جلد سوم

علم جفر نمبر 2010 دست غیب نمبر 2011

امراض روحانی نمبر 2012 رد اعتراضات نمبر 2013

خوفناک واقعات نمبر 2014 عملیات اکابرین نمبر 2015

بندش نمبر 2016 دفینہ نمبر 2017

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جنوری فروری ۲۰۱۰ء JAN.FEB.2010

علم جفر کی حقیقت

علم جفر کی خوبیاں

علم جفر کی گہرائیاں

عِلمِ جَفر نمبر

اگر آپ علم جفر سے واقف نہیں ہیں تو پھر آپ
روحانی عملیات کی حقیقت سے بھی واقف نہیں ہیں

علم جفر کے ذریعہ زندگی کے تمام مسائل کا حل

Rs.50/=

دانش عامری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۱۷

شمارہ نمبر ۲-۱

جنوری، فروری ۲۰۲۰ء

سالانہ زر تعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۴۳۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

اس شمارے کی قیمت -/50 ہے۔

پاکستان سے

زر تعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زر تعاون 12 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

لائف ممبری پاکستان میں

15 ہزار روپے انڈین

لائف ممبری غیر ممالک سے

25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے

کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون 09359882674

فیکس 224748 (01336)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمر الٰہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

محلہ ابوالمعالی، دیوبند

فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف

"TILISMATI DUNYA"

کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ

مجرمین قانون اور ملک کے غداروں

سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)

HASHMI ROOHANI MARKAZ

MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا

اور کہاں

نواب وقارالملک مرحوم ایک مرتبہ امروہہ آئے ہوئے تھے آپ کے محلے میں ایک غریب بیوہ سیدانی رہا کرتی تھیں، جن کی جوان بیٹی شادی کے واسطے بیٹھی ہوئی تھی، لیکن ماں اپنے افلاس کی وجہ سے اس کا انتظام نہ کرسکتی تھی۔ غریب سیدانی بے انتہا خوددار اور شرافت نسبی کا لحاظ رکھنے والی تھی۔ فاقوں پر فاقے کرتی لیکن کسی کے سامنے کوئی حرف زبان پر نہ لاتی اور نہ کسی کی امداد قبول کرتی۔ وہ حضرت بڑے پیر صاحب (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کی بہت معتقد تھی نواب صاحب مرحوم کو یہ حالت معلوم ہوئی۔ رات میں بارہ بجے کے قریب ایک شخص سیاہ کمبل اوڑھے ہوئے بیوہ سیدانی کے مکان پر آیا، دروازے پر پہنچ کر آواز دی۔ سیدانی نے پوچھا۔ ''کون ہے۔؟'' اس نے جواب دیا۔ ''ایک قادری فقیر'' حضرت غوث الاعظم کا نام سنتے ہی سیدانی نے اٹھ کر فوراً دروازہ کھولا اور پردے کے پاس آکر کہنے لگی۔ ''بھیا کیا ہے۔ رات میں کیسے آئے؟'' اس شخص نے کمبل کے نیچے سے روپیوں کی تھیلی نکالی اور سیدانی کی طرف بڑھا کر کہنے لگا۔ ''یہ لیجئے حضرت غوث پاک بڑے پیر صاحب نے یہ آپ کے لئے تحفہ بھیجا ہے۔'' بوڑھی خاتون تھیلی ہاتھ میں لے کر متحیر نگاہوں سے دیکھنے لگی اور وہ شخص وہاں سے نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

نواب وقارالملک کی وفات کے بعد ایک خاص ذریعہ سے اس راز کا انکشاف ہوا کہ غریب سیدانی کے یہاں بڑے پیر صاحب کا تحفہ لے جانیوالے کمبل پوش خود نواب وقارالملک مرحوم تھے۔ یہ واقعہ محض ایک دلچسپ کہانی ہے، یا آپ کے لئے کوئی سبق بھی اس میں موجود ہے۔؟ کیا طبیعت غیرت مندر رکھنے کے ساتھ ایسی حاجت مندی میں مبتلا آپ کی بستی، آپ کے محلہ، آپ کے خاندان میں کوئی انسان نہیں۔؟ پھر آپ نے بھی کسی حاجت مند کے ساتھ آج تک اس طرح کا سلوک کیا ہے۔؟ بستی میں اپنا نام کردینے کے لئے خدا جانے آپ کیا کچھ نہ خرچ کرچکے ہوں گے۔؟ نمائشی چندوں کی مد میں خدا معلوم آپ کیا کچھ نہ اٹھا چکے ہوں گے، پھر جس کسی کو آپ نے تانبے کے پیسے دیئے ہیں اس پر آپ اپنا احسان بھی سونے کی اشرفیوں کا جتاتے ہیں لیکن یہ ارشاد ہو کہ کبھی ساری مخلوق کی نظر سے چھپ کر یہاں تک کہ جس کے ساتھ سلوک کر رہے ہیں اس کی نظروں سے بھی اپنے کو چھپا کر، کبھی ''تھیلی بھر روپیہ'' نہ سہی، ''مٹھی بھر پیسے'' بھی دینے کا اتفاق ہوا ہے۔؟ وقارالملک مرحوم کوئی پیغمبر نہ تھے، زاہد خانقاہ نشین نہ تھے، اسی آپ ہی کے ملک کے رہنے والے تھے، اسی آپ ہی کے زمانہ کے تھے، آپ ہی کی طرح، بلکہ آپ سے کہیں زائد، بظاہر دنیا میں گھرے ہوئے تھے، مملکت آصفیہ میں ایک بڑے عہدہ پر سرفراز تھے۔ آپ پیمبروں کی تقلید کی ہمت نہیں کرتے، صحابہ و تابعینؓ کی روش اپنے مرتبہ سے بے حد بلند پاتے ہیں، کاملین سلف کی پیروی کا حوصلہ وولولہ اپنے میں نہیں پاتے! تو کیا اپنے زمانہ اور اپنے ہی وطن کے ایک اپنے ہی جیسے بظاہر دنیادار شخص کی مثال بھی خدانخواستہ آپ کے دل میں کوئی حرکت نہیں پیدا کرتی۔؟

بقلم خاص

ھٰذا من فضل ربی

۱۹۹۴ء میں طلسماتی دنیا کا آغاز ہوا تھا اور جس وقت طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ پریس گیا تھا اس وقت ہم یہ امید نہیں کر سکتے تھے کہ طلسماتی دنیا کو اس قدر مقبولیت ملے گی اور اس درجہ اس کی پذیرائی ہوگی، ہمارے ایک خیر خواہ حضرت مولانا مفتی واصف حسین صاحبؒ نے طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ دیکھ کر یہ فرمایا تھا کہ رسالہ تو خوب ہے اور یہ موضوع بھی فی زمانہ اپنے اندر دلچسپی رکھتا ہے لیکن اس موضوع پر تم کتنا لکھ سکو گے اور کتنے سال تم اس رسالے کو چھاپ سکو گے؟ آج مفتی صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں اگر وہ دنیا میں ہوتے تو دیکھتے کہ مسلسل پندرہ سالوں تک ہم اس موضوع کا حق ادا کرتے رہے ہیں اور اگر زندگی باقی رہی تو انشاء اللہ آئندہ پچیس سالوں تک اس موضوع کا حق ادا کرتے رہیں گے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا پہلا خاص نمبر ''جنات نمبر'' تھا۔ اس نمبر کو پیش کرتے وقت ہمیں یہ امید نہیں تھی کہ یہ عوام وخواص میں اس قدر مقبول ہوگا کہ ہمیں خود حیرت ہوگی، جنات نمبر کے دس سے زائد ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور آج بھی اس کی مانگ جوں کے توں برقرار ہے۔ جنات نمبر کے بعد طلسماتی دنیا کے دوسرے خاص نمبروں کو بھی زبردست پذیرائی ملی ان کے بھی کئی کئی ایڈیشن ہمیں چھاپنے پڑے۔

جادوٹونا نمبر، ہمزاد نمبر، موکلات نمبر، حاضرات نمبر، ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر، درود وسلام نمبر، استخارہ نمبر، شیطان نمبر، امراض جسمانی نمبر، اعمال شر نمبر، محبت نمبر، مجرب عملیات نمبر، خاص نمبر وغیرہ وغیرہ۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ان سب نمبروں کو زبردست مقبولیت حاصل ہوئی۔ اور مخفی علوم میں دلچسپی رکھنے والے لوگوں نے ان نمبروں کو جو اعزاز بخشا وہ قابل شکر ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ طلسماتی دنیا کے نمبروں سے استفادہ کرنے کے لئے کتنے ہی ہندو بھائیوں نے اردو زبان سیکھی اور آج وہ اردو زبان ہی میں ہم سے خط وکتابت کرتے ہیں۔ اب وثوق اور اعتماد کے ساتھ ہم اپنے قارئین کی خدمت میں ''علم جفر'' نمبر پیش کر رہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس نمبر کی مقبولیت کے بعد انشاء اللہ ہم روحانی عملیات کے موضوع پر ایک انوکھا نمبر پیش کریں گے جس سے روحانی عملیات کو مزید فروغ حاصل ہوگا اور روحانی عملیات کی لائن میں جو کفر وشرک کی غلاظتیں بکھری ہوئی ہیں وہ بھی انشاء اللہ صاف ہو جائیں گی یا لوگ اُن غلاظتوں کے تعفن اور سڑیند کو محسوس کرنے لگیں گے۔ اتنے سارے موضوعات کے بعد ابھی یہ موضوع تشنہ طلب ہے اور انشاء اللہ ہم یہ تشنگی دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں گے۔ ہاشمی روحانی مرکز جو روحانی عملیات کا ایک معتبر اور منفرد رسالہ ہے اس نے نہ صرف قارئین کو یہ مخصوص نمبر اور قیمتی نمبر عطا کئے بلکہ روحانیت کو فروغ دینے والی یہ کتابیں بھی ان کی خدمت میں نذر کیں۔

بسم اللہ کی عظمت وافادیت، سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت، آیت الکرسی کی عظمت وافادیت، سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت، سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت، آیاتِ شفاء، آیاتِ حفاظت، آیاتِ رزق، منزل کی عظمت وافادیت، اعمال حزب البحر، بچوں کے نام رکھنے کا فن، جانوروں کے طبی اور روحانی فوائد، پتھروں کی خصوصیات، علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، کرشمۂ اعداد، اعداد کا جادو، کشکولِ عملیات، اعمالِ ناسوتی، علم الحروف، اسماءِ حسنیٰ اور تحفۃ العالمین وغیرہ۔

انشاء اللہ ہاشمی روحانی مرکز بذریعہ ''مکتبہ روحانی دنیا'' اس سال بھی کئی قیمتی اور موثر کتابیں قارئین کی خدمت میں پیش کرے گا۔ جو موثر بھی ہوں گی اور جو عاملین کے لئے وسیلہ روزگار بھی بنیں گی۔ یہ روحانی خدمات محض اللہ کا فضل ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر اللہ کا فضل ہمارے شامل حال رہے گا تو اس کی دی ہوئی توفیق اور اس کی بخشی ہوئی صلاحیت سے انشاء اللہ ہم اسی طرح روحانی خدمات کرتے رہیں گے اور دنیا کو اس روحانیت سے روشناس کراتے رہیں گے جس کی بنیاد توحید وسنت پر قائم ہے اور جو سارے عالم میں فروغِ اسلام کا ذریعہ بن رہی ہے۔

قارئین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ راقم الحروف کی اکثر کتابوں کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے جا رہے ہیں۔ ہندی، انگریزی، تامل اور گجراتی زبان میں کئی کتابیں عنقریب چھپنے والی ہیں اور اس طرح روحانیت کا پیغام ہم گھر گھر میں اور دور دور تک پھیلانے کی مزید کوشش کر رہے ہیں۔ دعا کریں کہ رب العالمین اس روحانی چراغ کو جسے طلسماتی دنیا کہتے ہیں روشن رکھے تاکہ علم وروحانیت کا اجالا اسی طرح پھیلتا رہے اور گمراہی اور جہالت کی تاریکیوں سے ہم سب کو نجات ملتی رہے۔ دوستو! ہمارا کام اندھیروں میں چراغ جلانا ہے، کاش ہم چراغ جلاتے جلاتے اس دنیا سے رخصت ہو جائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں

☆ **راستی**: سچائی پر قائم رہو، سچائی میں نجات ہے۔

☆ **امانت داری**: جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان نہیں۔

☆ **پرہیز گار**: خدا کے نزدیک باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

☆ **سادگی**: عیش پسندی سے بچو۔ اللہ کے بندے عیش پسند نہیں ہوتے۔

☆ **توکل**: صرف خدا پر بھروسہ کرو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

☆ **اعانت**: اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ایک ماہ کسی مسجد میں معتکف ہونے سے افضل ہے۔

☆ **صلح**: صلح کرنی نفل نماز اور صدقہ سے بہتر ہے۔

☆ **عفو وحلم**: تم میں زیادہ قوی وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور قدرت ہوتے ہوئے بدلہ لینے سے درگزر کرے۔

ارشادات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو آگ جلائی ہے۔ اٹھو اسے نماز کے ذریعہ بجھادو۔

☆ تم میں سے کوئی بھی کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ حقیر مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت معزز ہوتا ہے۔

☆ شریف آدمی علم کی دولت حاصل کر کے متواضع ہو جاتا ہے اور شریر علم حاصل کر کے متکبر ہو جاتا ہے۔

☆ عقل مند کی پہچان کم گوئی ہے۔

☆ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کر کیونکہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔

☆ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں ایسا درخت ہوتا کہ جس کو کھالیا جاتا اور پھر کاٹ دیا جاتا ہے۔

☆ مصیبت کی جڑ کی بنیاد انسان کی گفتگو ہے۔

☆ آنسو بہا اس دن پر جو تیری زندگی سے گزر گیا اور اس میں کوئی نیکی نہیں ہوئی۔

☆ میوہ دار درخت کو مت کاٹنا۔

☆ علم بغیر عمل کے بیکار سا ہے اور عمل بغیر علم کے بیمار سا۔

یہی سچ ہے

☆ دل کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں مگر یہ محبوب کے عیبوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

☆ حکمت ایسا درخت ہے جو دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے۔

☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے دور رہو۔

☆ دل امیر کا ہو تو رکھ لیا جاتا ہے اگر غریب کا ہو تو توڑ دیا جاتا ہے۔

☆ اگر کسی کے دل میں جگہ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اس کا پورا نام لے کر پکارو۔

☆ تعجب ہے سر توڑنا جرم ہے جب کہ دل توڑنا نہیں۔

☆ جو دل ایک آئینہ ہے اگر وہ برائی سے پاک ہو تو اس میں خدا نظر آتا ہے۔

☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ ہو سکتا ہے وہی آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

☆ کتنے حسین ہیں وہ لوگ جو کسی کے دل کا سکون اور آنکھوں کا نور ہوتے ہیں۔

☆ کبھی ایک انسان کے بارے میں پورا معاشرہ فیصلہ دیتا ہے تو کبھی لوگ فیصلہ صادر کر دیتے ہیں۔ کبھی خاندان اور برادری والے اس کو فیصلوں کی

زنجیر سے جکڑ دیتے ہیں۔ کبھی دو انسان مل کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو کبھی دو دل ایک دوسرے کا ہمدم دوست اور ساتھی بننے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ مگر یہ فیصلے ناپائیدار اور کچے دھاگے کی مانند ہوتے ہیں جو لمحوں میں ٹوٹ جاتے ہیں مگر اصل فیصلے تو وہ ہیں جو خدا نے کر رکھے ہیں۔

اقوال زرّیں

☼ انسانوں سے زیادہ باوفا تو گدھا ہوتا ہے جو مالک سے مار تو کھاتا ہے پر ساتھ نہیں چھوڑتا۔

☼ احسان گزار ہونا کتے سے سیکھو۔ جو روٹی کے ایک ٹکڑے کے بدلے سارا دن دم ہلاتا رہتا ہے۔

☼ خود انحصاری شیر سے سیکھو جو بھوکا مر جاتا ہے پر کسی کا کیا ہوا شکار نہیں کھاتا۔

☼ اتنا کھاؤ جتنا ہضم کر سکو، اور اتنا پڑھو جتنا جذب کر سکو۔

سچ سچ

☼ ہم بھی کیسے مسلمان ہیں جو ''خدا کے گھر'' میں بمشکل جمعہ جمعہ حاضری بھرتے ہیں وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے جب کہ سینما گھر اور گھر بنے سینما گھر میں سارا دن گزار دیتے ہیں۔

☼ ہماری اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم سے سکون، خوشیاں اور راحتیں یوں دور بھاگ گئی ہیں جیسے اجڑے باغ سے طوطے۔

☼ ہم ہمیشہ دوسروں پر تنقید کرتے رہتے ہیں کبھی اپنے آپ کو بھی بہتر انسان بنانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔

☼ اگر ہم اولاد کی تربیت میں کوتاہی برتیں گے تو یقیناً اولاد بھی کیا خاک ہماری خدمت کرے گی۔

☼ دنیا میں اربوں کھربوں آئے اور چلے گئے جو خدمت خلق کر گیا وہی نامور ہوا۔

☼ توہین رسالت پر احتجاج کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم توہین رسالت کرنے والوں کی چیزوں کا بائیکاٹ کر دیں۔

☼ جو خود خوش نہیں رہتا وہ دوسروں کو بھی خوش نہیں دیکھ سکتا۔

☼ خدا کے بندوں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔

☼ ماں کے بغیر زندگی یوں ہے جیسے بغیر پانی کے کوئی دریا۔

☼ انسان خود اپنے اعمال سے انتخاب کرتا ہے جہنم یا جنت کا۔

مہکتی کلیاں

☼ زندگی صرف پانے کا نام نہیں یہاں بہت کچھ کھویا جاتا ہے۔

☼ اگر کسی کام میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اس کام کو اپنا مقصد بنا لو۔

☼ کسی کے دل میں اپنی جگہ بنانا چاہتے ہو تو اپنے اخلاق کو درست کرو۔

☼ ہمیشہ کوشش کرتے رہو کیونکہ مسلسل کوشش ناممکن کام کو بھی ممکن بنا دیتی ہے۔

☼ دوسروں کی مدد کی امید پر زندہ رہنا چھوڑو بلکہ اپنی مدد آپ کرو۔

زاویہ نگاہ

☼ دنیا کی محبت زندگی کی ہوس کو زیادہ اور آخرت کو تباہ کرتی ہے۔

☼ ایک راز ایسا ہے جو دنیا کے ہر خطے میں رہنے والے انسان پر جچتا ہے اور وہ ہے مسکراہٹ!

☼ خواہشات کی یلغار ہر انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔

☼ کسی سے نفرت یا محبت کرنے کے لئے پہلے اس کے وجود کو ماننا ضروری ہے۔

☼ طلب بھی پیاس کی طرح ہوتی ہے، لگتی ہے تو بے تحاشہ مانگتی ہے، شروع شروع میں بہت بے چین کرتی ہے، پوری ہو جائے تو تشنگی بڑھ جاتی ہے۔

☼ زمین پر کھڑے ہو کر دیکھیں تو سیارے بڑے دلکش لگتے ہیں مگر

پاس جا کر پتہ چلتا ہے کہ بجھ تو ہیں مگر ان کی روشنی بھی چرائی ہوئی ہے۔

☼ خوشی خود بخود نہیں آتی۔ اس کی تمنا اور کوشش کی جاتی ہے۔

☼ جو انگلیاں کانٹوں کی نوک سے ڈرتی ہوں وہ پھولوں کی نرمی سے بھی لطف اندوز نہیں ہو سکتیں۔!

☼ اعمال پھل ہیں اور الفاظ صرف پتے۔

کچھ باتیں اچھے لوگوں کی

☼ دیانت دارانہ محنت و مشقت، سربلندی و اعزازات کا زینہ ہے۔
(کلیولینڈ)

☼ ایسی شناسائی جو فوراً ہو جائے پچھتاوے کا باعث بنتی ہے۔
(تھامسن فلر)

☼ غم کا بہترین علاج مصروفیت ہے۔
(بائرن)

☼ بادشاہ ہو یا معمولی آدمی جسے گھر میں سکون حاصل ہو وہ خوش قسمت ترین شخص ہے۔ (گوئٹے)

☼ اگر لگن ہو تو ذرائع مل جاتے ہیں اور اگر نہ ملیں تو آدمی خود پیدا کر لیتا ہے۔ (چیین ننگ)

☼ اپنے خیالات کو اپنی جیل نہ بناؤ۔ (خلیل جبران)

☼ خدا ہمارے مقدر میں پتھریلے راستے لکھتا ہے تو ہمیں مضبوط جوتے بھی بخشتا ہے۔ (کٹیر ے بون)

سنہری باتیں

☼ جو لوگ دولت سے پیار کرتے ہیں ان کو نہ تو موت یاد رہتی ہے اور نہ خدا پر اعتقاد ہوتا ہے۔

☼ دنیا میں اگر کوئی محنت کا قدرداں ہوتا تو گدھا سب سے زیادہ قابل قدر ہوتا۔

☼ جاہل کے خیال اور عمل میں بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔

☼ یقین کے تین درجے ہیں۔ علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین۔

☼ تین قسم کے نشے بہت تیز ہیں۔ نشہ دولت، نشہ حسن اور نشہ علم۔

☼ افلاطون نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر آسمان کمان بن جائیں، حوادث تیر ہو جائیں اور خدا تعالیٰ تیر انداز ہو تو کہاں جائیں؟ کہا کہ تیر انداز سے قریب ہو جائے۔

☼ بدزبانی اور طول کلامی سے بچنے کا گر یہ ہے کہ اپنے کلام میں کیا، کیسے، کیوں، کہاں اور کس طرح کے الفاظ نہ آنے دو۔

اقوال زریں

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے کہ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے وہ فضل عظیم کا مالک ہے۔

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے کہ وہ قرآن مجید کے نازل کرنے والا ہے۔

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے کہ وہ بندوں کو کرب سے نجات دلاتا ہے۔

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے کہ وہ جبروت وملکوت کا مالک ہے۔

☼ اللہ تعالیٰ عظیم ہے کہ اس کو کسی دوسرے کی مدد کی ضرورت نہیں۔

☼ قرآن مجید میں لفظ "عظیم" متعدد بار آیا ہے۔

☼ لالچ سے بچو کہ یہ ہمیشہ کی فقیری ہے۔

☼ بہتر مستقبل چاہتے ہو تو ماضی میں مت جھانکو۔

سنہرے اقوال

وقت زندگی ھے: اے اللہ ہمیں کہیں اندھیرے میں نہ رہنے دیں۔ ہماری کج فہمیوں پہ ہمیں نہ پکڑ اور ہمیں وقت سے بے پروائی والا نہ بنا۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☼ اے اللہ میرے لئے اوقات میں برکت عطا فرما اور انہیں صحیح مصرف میں لانے کی توفیق دے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☼ تم ہر وقت یہ دیکھتے رہو کہ اللہ سے کتنے قریب ہوئے، شیطان سے کتنے دور ہوئے، جنت سے کتنے قریب ہوئے اور دوزخ سے کتنے دور ہوئے۔
(حضرت جنید بغدادیؒ)

☼ وقت ایک سمندر ہے جس میں کائنات کا جہاز تیر رہا ہے۔
(سر آئزک نیوٹن)

دولت بیکراں

☼ یقین کرنے کے بعد کسی بھی ثبوت کی گنجائش نہیں رہتی۔

☼ اپنے اندر اتنی بھاری خواہش نہ ڈالو جو اپنے بوجھ سے تمہیں گرا دے۔

☼ دنیا میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ بیوقوف پر یقین اور اچھے آدمی پر شک کیا جاتا ہے۔

☼ وقت ایک ایسا آوارہ گرد ہے جس کے پاس ایک جگہ قیام کرنے کے بعد خیمہ نہیں۔

☼ جس گھر میں کتابیں نہ ہوں وہ اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہ ہو۔

☼ پڑے پڑے زنگ آلود ہو جانیکے مقابلے میں اپنے آپ کو استعمال کرنا زیادہ اچھا ہے۔

☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔
☆ دیوار کا پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اپنی قیمت رکھتا ہے۔
☆ اس دوست کی دوستی سے کیا فائدہ، جو ڈھلتے سورج کے ساتھ غروب ہو جائے۔
☆ انسان کا راز جب تک اسکے دل میں رہتا ہے وہ سلامت رہتا ہے۔

بات پتے کی

☆ بہت سے الفاظ میں کم خیالات کا اظہار جہالت اور تھوڑے الفاظ میں زیادہ خیالات کا اظہار علمیت ہے۔
☆ عقل تجربے سے آتی ہے، دانش وخرد کے مقولے حفظ کرنے سے نہیں آتی۔
☆ مال وزر، سمندر کا شور والا پانی ہے، جتنا پیوگے، اتنی ہی پیاس بھڑکے گی۔
☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی آنکھ بھی کچھ نہیں کر سکتی۔
☆ جس شخص کا غصہ زیادہ ہوتا ہے اس کے دوست کم ہوتے ہیں۔
☆ مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو ہے۔
☆ اپنی تعریف کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔
☆ جسے سلامتی کی ضرورت ہو اسے خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔
☆ خاموشی غصے کا سب سے بہترین علاج ہے۔
☆ خاموشی سب سے زیادہ نفع بخش عبادت ہے۔

بہترین نیکی اور شرافت ہے

☆ قابو پاکر معاف کر دینا۔
☆ اہل وعیال والے مفلس کی خفیہ مدد کرنا۔
☆ مخفی قرض اور حق کو ادا کرنا۔
☆ حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا مٹانے کے لئے خاموش ہو جانا۔
☆ کمزور اور مظلوم کی حمایت کرنا۔
☆ جہاں پر کوئی نہ کہہ سکے اور ضرورت ہو وہاں حق بات کہہ دینا۔
☆ برائی پانے کے باوجود رشتے داروں کے ساتھ احسان وسلوک کرتے رہنا۔

اچھی باتیں

☆ ہم اندھیرے سے ڈرنے والے بچے کو بہ آسانی درگزر کر سکتے ہیں لیکن زندگی کا المیہ یہ ہے کہ لوگ روشنی سے ڈرتے ہیں۔ (اسمل کروتکی)
☆ تمام چیزوں کا حل، نمکین پانی میں مضمر ہے۔ آنسو پسینہ، یا سمندر۔ (آئزک ڈنی سن)
☆ اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملا۔ (برٹینڈرسل)
☆ مجھے بتاؤ کہ تمہارے دوست کون ہیں۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کون ہو۔ (سروانٹس)
☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)
☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔ (بائرن)

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ دنیا میں اتنی دولت نہیں کہ ایماندار آدمی کا ووٹ خرید اجا سکے۔ (گریگوری)
☆ جو شخص وعدہ کرنے سے جتنا زیادہ گریز کرتا ہے وہ وعدے کا انتہائی پابند ہوتا ہے۔ (روسو)
☆ سیاہی کا قطرہ لاکھوں انسانوں کو غور وفکر کی راہ دکھا سکتا ہے۔ (بائرن)
☆ چاہے غلط سوچو لیکن ہمیشہ خود سوچو۔ (لیس آنگ)
☆ جو شخص اپنے ملازم کو راز دیتا ہے وہ اسے اپنا آقا بنا لیتا ہے۔ (جان ڈرائی ڈن)
☆ زبان تین انچ لمبی ہوتی ہے لیکن چھ فٹ لمبے آدمی کو ہلاک کر سکتی ہے۔ (جاپانی کہاوت)
☆ دوستوں کو ڈانٹنا ہو تو علیحدگی میں ڈانٹو لیکن ان کی تعریف بر سر عام کرو۔ (پبلیلیوس)
☆ محبوب اور محبوبہ ایک دوسرے سے اس لئے نہیں اکتاتے کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے بارے میں ہی گفتگو کرتے ہیں۔ (کفوکالڈ)

روشنی

☆ حاجت مند کو تھوڑا دینے سے نہ شرماؤ کیونکہ خالی ہاتھ لوٹانا تو بہت گری ہوئی بات ہے۔
☆ سب سے معمولی درجہ کا علم یہ ہے کہ زبان سے ظاہر ہو اور بہترین علم وہ ہے جو عمل سے ہم تک پہنچے۔
☆ مسلمان جتنا غیرت مند ہوگا اتنا پاک دامن ہوگا۔
☆ لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام اس طرح بنا لو کہ مرجاؤ تو تمہارے لئے روئیں اور زندہ رہو تو تمہیں ملنا پسند کریں۔

علم کی بزرگی

☼ جو کوئی علم کی تلاش میں چلتا ہے اسے بہشت کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔
☼ تم جب تک علم کی تلاش میں ہو، راہ اللہ میں ہو۔
☼ علم کی تلاش پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔
☼ تحقیقات کا شوق آدھا علم ہے۔
☼ عبادت کی بزرگی سے علم کی بزرگی بہتر ہے۔
☼ حکمت و دانائی کو اپنی گمشدہ چیز سمجھو جہاں ملے لے لو۔
☼ جو کوئی علم چھپاتا ہے اسے آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔
☼ جہاں علم اور حلم اکٹھا ہوں، ان سے بہتر کوئی دو چیزیں کہیں ایک جگہ اکٹھی نہ ملیں گی۔

عبرت و نصیحت

☼ انسان کو جانچنے کا یقینی معیار صرف ایک ہے اور وہ ہے اصول پسندی۔
☼ اصول کی بنیاد پر چپ ہونا بہادری ہے اور مصلحت کی بنیاد پر چپ ہونا بزدلی ہے۔
☼ موت کیا ہے، موت کا مطلب ہے، دار العمل سے ابدی رخصت اور دار الجزاء میں ابدی داخلہ۔
☼ کھوئے ہوئے مواقع کا غم کرنا صرف اس قیمت پر ہوتا ہے کہ آدمی ملے ہوئے مواقع کو استعمال نہ کر سکے۔
☼ جو کچھ ہو چکا اس پر غم کرنا بعد از وقت ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس پر غم کرنا قبل از وقت۔

منتخب اشعار

یہ کم تو نہیں ہے کہ مرے عزم کا جگنو
تاریکی حالات سے ڈرنے نہیں دیتا

☼

لبوں پہ آتی تھی اک بات حرف حق بن کر
خبر یہ پھیلی جہاں میں زبان دراز ہم ہیں

☼

پڑے گا وقت تو تلوار بھی اٹھالیں گے
یہ اور بات کہ ہم بزدلوں میں رہتے ہیں

☼

اک ذکر خدا ہی سے کچھ بات نہیں بنتی
لازم ہے دلوں میں بھی کچھ خوف خدا رکھنا

☼

ڈوب جانا ہمیں قبول مگر
ناخدا کو خدا نہ مانیں گے

☼

ندامت کے چراغوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
اندھیری رات کے آنسو خدا سے بات کرتے ہیں

☼

ہماری مفلسی ہے اس میں ان کی بھی خطا کیا ہے
پرندے بھی کہاں سوکھی ہوئی جھیلوں پہ آتے ہیں

باتوں سے خوشبو آئے

☼ دنیا میں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام پورا کر کے سوتے ہیں۔
☼ یتیم وہ ہے جس کو علم نہیں لیکن غریب وہ ہے جس کو عقل نہیں۔
☼ اگر تم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو دین اسلام کی پیروی کرو۔
☼ جب تک کسی سے بات چیت نہ کرو، اسے حقیر مت سمجھو۔
☼ ہوشیاری اس کا نام ہے کہ انسان اپنے تجربے کو محفوظ رکھے۔
☼ جو شخص خواہ مخواہ خود کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔

یاد رکھئے

☼ جھنجھلاہٹ کا سب سے مؤثر علاج ایک دوست ہوتا ہے جس پر چیخنے چلانے کے بعد آپ اس کی گود میں سر رکھ کر جی بھر رو سکیں۔
☼ کسی سے روٹھنا ہو تو ضرور روٹھئے مگر اتنا نہیں کہ منانے والا مناتے مناتے خود روٹھ جائے۔
☼ سوچنا بہت ضروری ہے مگر اتنا نہیں کہ عمل کا وقت گزر جائے اور ہم سوچوں کے گرداب میں پھنسے رہیں۔
☼ غلام سو رہا ہو تو اس کو مت جگاؤ ہو سکتا ہے وہ آزادی کا خواب دیکھ رہا ہو۔
☼ بن مانگے جو مل جائے اس محبت کی کوئی اہمیت نہیں۔ اہم تو وہ ہے جو آپ کی دعاؤں سے حاصل ہو۔
☼ کتنے لوگ ہیں جو سمندر کی طرح بولتے ہیں مگر ان کی سوچ گندے جوہڑوں کی طرح محدود ہے۔

□□□□□

قسط نمبر ۱۲۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیو بند

بہ سلسلہ سورۂ مدثر

اگر کسی کے کان میں درد ہو، کان بہتا ہو اور کان میں کسی بھی طرح کی تکلیف ہو تو ان آیتوں کو ایک مرتبہ پڑھ کر کان میں دم کرنا انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر کان میں مستقل تکلیف ہو تو پھر ان ہی آیات کا نقش گلے میں ڈالیں۔ اور ان ہی آیات کے نقوش ۲۱ دن تک روزانہ ایک نقش پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۱ دن میں کان کی ہر تکلیف سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ۙ اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ○ فِىۡ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوۡنَ ○ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ○ مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ○ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ○ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ○ وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ○

ان آیات کا نقش مربع جو گلے میں ڈالا جائے گا یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۳۳	۹۹۴۶	۹۹۴۳	۹۹۴۰
۹۹۴۴	۹۹۳۹	۹۹۳۴	۹۹۴۵
۹۹۳۸	۹۹۴۱	۹۹۴۸	۹۹۳۵
۹۹۴۷	۹۹۳۶	۹۹۳۷	۹۹۴۲

ان ہی آیات کا نقش مثلث پینے کے لئے یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۵۷	۱۳۲۵۰	۱۳۲۵۵
۱۳۲۵۲	۱۳۲۵۴	۱۳۲۵۶
۱۳۲۵۳	۱۳۲۵۸	۱۳۲۵۱

اگر کسی شخص کو عبادت کی توفیق نہ ہوتی ہو یا اگر کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو یا اپنے رشتے داروں کو راہ راست پر لانے کا متمنی ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ مدثر کی ان آیات کو ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ان لوگوں کو کھلائے جو راہ راست پر نہیں ہیں۔ اور اگر وہ خود اپنی اصلاح چاہتا ہو تو خود بھی کھائے اور تین روز تک اس عمل کو برابر کرتا رہے۔ انشاء اللہ حیرتناک تبدیلی ہوگی اور عجیب وغریب انداز سے اصلاح ہوگی۔

ان ہی آیات کا نقش گلے میں ڈال دینے سے بھی سدھار پیدا ہوتا ہے۔ انسان گمراہی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور عبادت و ریاضت کی توفیق عطا ہوتی ہے اور اگر ان آیات کے نقش کو ۲۱ دن پابندی سے پچیس یا پلائیں تو اور بھی جلدی اثر ہوتا ہے اور زندگی میں ایک اچھا انقلاب رونما ہوتا ہے، خشیت پیدا ہوتی ہے، خطاؤں سے حفاظت ہوتی ہے اور عبادت خداوندی کی طرف طبیعت چلنے لگتی ہے۔ آیات یہ ہیں۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ○ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ○ وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ○

ان آیات کا نقش مربع گلے میں ڈالنے کے لئے یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷۱	۱۵۸۵	۱۵۸۱	۱۵۷۸
۱۵۸۲	۱۵۷۷	۱۵۷۲	۱۵۸۴
۱۵۷۶	۱۵۷۹	۱۵۸۷	۱۵۷۳
۱۵۸۶	۱۵۷۴	۱۵۷۵	۱۵۸۰

ان ہی آیات کا نقش مثلث جو پینے کے لئے دیا جائے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۰۸	۲۱۰۱	۲۱۰۶
۲۱۰۳	۲۱۰۵	۲۱۰۷
۲۱۰۴	۲۱۰۹	۲۱۰۲

سورۂ مدثر کا نقش خوش حالی لانے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے سیدھے بازو پر باندھنا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۰۸۱	۲۳۰۹۶	۲۳۰۹۲	۲۳۰۸۹
۲۳۰۹۳	۲۳۰۸۸	۲۳۰۸۲	۲۳۰۹۵
۲۳۰۸۷	۲۳۰۹۰	۲۳۰۹۸	۲۳۰۸۳
۲۳۰۹۷	۲۳۰۸۴	۲۳۰۸۶	۲۳۰۹۱

(باقی آئندہ)

◆◆◆◆◆◆

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۴۵

سیدنا القاضی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا القاضی ہے۔اس کے معانی ہیں فیصلہ کرنے والا۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی معاملے میں منصف بنایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فیصلہ صادر فرمایا جو دونوں فریقین کے لئے مطمئن کرنے والا ہوا۔آپ کا ہر فیصلہ برحق بھی ہوتا تھا اور عقل وفہم کے اعتبار سے بھی بالکل درست۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۹۱۱ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جھگڑے اور اختلاف میں قاضی یا ثالث بنادیا جائے اور وہ اندازہ نہ کر پا رہا ہو کہ فریقین میں کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔تو ایسے شخص کو چاہئے کہ فیصلہ کرنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کرے اور اس اسم مبارک کو نوسو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے پھر بارگاہ خداوندی میں دعا کرے کہ وہ صحیح فیصلہ کرنے پر قادر ہوجائے۔انشاء اللہ اس کے قلب پر حقیقت منکشف ہوجائے گی اور وہ جو بھی فیصلہ کرے گا وہ حق بجانب ہوگا۔

□ اگر کوئی شخص ناحق کسی مقدمہ میں پھنسا دیا گیا ہو تو مدعا علیہ کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کو تین سو مرتبہ اپنے اوپر دم کرکے عدالت میں جج کے روبرو جائے۔انشاء اللہ جج کا قلم اس کے حق میں چلے گا اور مقدمہ اس کے حق میں ہوجائے گا۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس اسم مبارک کو روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو طبیعت کے اندر اعتدال پیدا ہو اور حق کی روشنی قلب میں نمودار ہو اور انسان غلط سلط فیصلے کرنے سے محفوظ رہے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش طبیعت کے اندر اعتدال پیدا کرنے اور گمراہی سے محفوظ رکھنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، م، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۰	۲۳۴	۲۳۰	۲۲۷
۲۳۱	۲۲۶	۲۲۱	۲۳۳
۲۲۵	۲۲۸	۲۳۶	۲۲۲
۲۳۵	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۷	۲۹۹	۳۰۵
۳۰۱	۳۰۴	۳۰۶
۳۰۳	۳۰۸	۳۰۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۴	۲۲۶	۲۲۸	۲۲۳
۲۲۰	۲۳۱	۲۲۵	۲۳۵
۲۲۷	۲۳۳	۲۲۲	۲۲۹
۲۳۰	۲۲۱	۲۳۶	۲۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۵	۳۰۶	۳۰۰
۲۹۹	۳۰۴	۳۰۸
۳۰۷	۳۰۱	۳۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۰	۲۲۷	۲۲۰	۲۳۴
۲۲۱	۲۳۳	۲۳۱	۲۲۶
۲۳۶	۲۲۲	۲۲۵	۲۲۸
۲۲۴	۲۲۹	۲۳۵	۲۲۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۰	۳۰۶	۳۰۵
۳۰۸	۳۰۴	۲۹۹
۱۰۳	۳۰۱	۳۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ، یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۹
۲۲۵	۲۲۸	۲۳۶	۲۲۲
۲۳۱	۲۲۶	۲۲۱	۲۳۳
۲۲۰	۲۳۴	۲۳۰	۲۲۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۰	۳۰۸	۳۰۳
۳۰۶	۳۰۴	۳۰۱
۳۰۵	۲۹۹	۳۰۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۹۱ مرتبہ سیدنا القاضی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان نقوش کی تاثیر دگنی ہو جائے۔

سیدنا تقی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا تقی بھی ہے۔اس کے معانی ہیں سب سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ پرہیزگار۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۵۱۰ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ فسق وفجور سے محفوظ رہے اور اس کے باطن میں اللہ کا نور جلوہ گر رہے اور اس کے قدم برے کاموں کی طرف نہ اٹھنے پائیں۔تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۵۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کر لیا کرے۔انشاء اللہ ہمیشہ اللہ کی حفظ وامان میں رہے گا اور طبیعت میں پرہیزگاری پیدا ہوگی۔

□ اس اسم مبارک کا نقش برائیوں سے محفوظ رکھنے اور فطرت کے اندر نور الٰہی پیدا کرنے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۳۳	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۲۱	۱۳۲
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۵	۱۲۲
۱۳۴	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۱	۱۶۶	۱۷۳
۱۷۲	۱۷۰	۱۶۸
۱۶۷	۱۷۴	۱۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ث، یا ن یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۳	۱۲۸	۱۲۶	۱۳۳
۱۳۴	۱۲۵	۱۳۱	۱۲۰
۱۲۹	۱۲۲	۱۳۲	۱۲۷
۱۲۴	۱۳۵	۱۲۱	۱۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۷	۱۷۲	۱۷۱
۱۷۴	۱۷۰	۱۶۶
۱۶۹	۱۶۸	۱۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۲۰	۱۲۷	۱۳۰
۱۲۶	۱۳۱	۱۳۲	۱۲۱
۱۲۸	۱۲۵	۱۲۲	۱۳۵
۱۲۳	۱۳۷	۱۲۹	۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۱	۱۷۲	۱۶۷
۱۶۶	۱۷۰	۱۷۴
۱۷۳	۱۶۸	۱۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۴
۱۲۲	۱۳۵	۱۲۸	۱۲۵
۱۳۲	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۷	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۹	۱۷۴	۱۶۷
۱۶۸	۱۷۰	۱۷۲
۱۷۳	۱۶۶	۱۷۱

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۵۱۰ مرتبہ سیدنا تقی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر دگنی ہوجائے۔

سیدنا مُنــجٌ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ کا ایک صفاتی نام سیدنا منج بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں نجات کا ذریعہ۔ چونکہ انصاف کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے براہ شفاعت نجات کا ذریعہ بنیں گے اس لئے آپ کو "منج" کہا جاتا ہے۔

یہ اسم مبارک اسماءِ الٰہی سے مشترک ہے اور اس کے اعداد ۹۳ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی مصیبت میں پھنس گیا ہو کہ اس سے نکلنا ناممکن نظر آرہا ہو تو اس کو چاہئے کہ مغرب کی نماز کے بعد ایک ہزار ترانوے مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ اور ۲۱ یوم تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے ظلم وستم کا شکار ہو اور شوہر کی زیادتیوں سے اس کی زندگی اجیرن بن چکی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ۹۳ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے انشاء اللہ چند ماہ میں شوہر کی عادتیں بدل جائیں گی اور ظلم وستم سے باز آجائے گا۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ محسوس ہوتا ہو کہ وہ کسی آفت یا نحوست یا کسی آسیب وسحر کا شکار ہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کو ۹۳ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔ انشاء اللہ ہر طرح کے برے اثرات سے نجات ملے گی۔

اس اسم مبارک کا نقش آفات ومصائب سے نحوست اور گردش سے آسیب اور جادو سے نجات دلانے میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۲۳	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۲	۲۷
۱۷	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۸	۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸٦

۳۲	۲۷	۳۴
۳۳	۳۱	۲۹
۲۸	۳۵	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ن، ت، یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۱۸	۲۴	۲۲	۲۹
۳۰	۲۱	۲۷	۱۵
۲۵	۱۷	۲۸	۲۳
۲۰	۳۱	۱۶	۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸٦

۲۸	۳۳	۳۲
۳۵	۳۱	۲۷
۳۰	۲۹	۳۴

جن حضرات وخواتین کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۲۹	۱۵	۲۳	۲۶
۲۲	۲۷	۲۸	۱۶
۲۴	۲۱	۱۷	۳۱
۱۸	۳۰	۲۵	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال ہے۔

۷۸٦

۳۲	۳۳	۲۸
۲۷	۳۱	۳۵
۳۴	۲۹	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، د، خ، ل، ع یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰	۱۸	۲۰	۲۵
۲۱	۲۴	۳۱	۱۷
۲۷	۲۲	۱۹	۲۸
۱۵	۲۹	۲۶	۲۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۵	۳۰
۳۳	۳۱	۲۹
۳۲	۲۷	۳۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۹۳ مرتبہ سیدنا منج صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر دگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ مردوں کو اس بات کی تاکید کرے کہ وہ نقش دائیں بازو پر باندھیں اور عورتوں کو اس بات کی تاکید کرے کہ وہ نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں۔ لیکن جو نقش گلے میں ڈالے جاتے ہیں، نسبتاً ان کے نتائج اللہ کے فضل وکرم سے جلد برآمد ہوتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆ ◆

موسم

موسم بھی کیا عجیب شئے ہے اور پھر موسم اگر خوشگوار ہو تو دل کھل اٹھتے ہیں۔ سورج کی سنہری کرنیں رات کے اندھیرے کو چیرتی ہوئی چہار سو روشنیاں بکھیر دیتی ہیں اور دل کے ساز کا تار تار جھنجھنا اٹھتا ہے۔ حسین موسم میں دل کرتا ہے کہ پر لگ جائیں اور اڑ کر خوشبو میں گھل مل جائیں۔ قدرت کے حسین نظاروں کو آنکھوں کے ذریعہ دل میں اتارا جائے، مجبوریوں کی بیڑی پاؤں میں ہو تو اسے اتار پھینکا جائے اور جی بھر کر حسین موسم کا لطف اٹھایا جائے۔ ایسے حسین موسم میں تو خواہ مخواہ ہی مسکرانے گنگنانے اور لہرانے کو دل کرتا ہے۔

سورج نے کبھی اپنی روشنی کے دلائل نہیں دیئے۔ جو کسی مقصد کے لئے مرتے ہیں وہ مرتے نہیں۔

جو بے مقصد جیتے ہیں وہ جیتے نہیں۔

لوگ دوست چھوڑ دیتے ہیں، بحث نہیں چھوڑتے۔

اپنی لاعلمی کے احساس کا نام ہی علم ہے۔

علم جفر کیا ہے؟

علم جفر، علم الحروف کے اصولوں پر حوادثِ عالم کو معلوم کرنے کا نام ہے۔

علم الجفر کو علم الحروف بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ آنے والے وقت کی پیشین گوئیاں کی جاسکتی ہیں اور کسی بھی چیز کے بارے میں ایک جچا تلا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

علم جفر، علم تکسیر کا دوسرا نام ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ سائل کے سوال کے حروف میں تغیر اور تبدیلیاں کر کے جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

یہ پراسرار علم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؓ سے منسوب ہے اور اسی نسبت سے یہ علم جفر کہلاتا ہے۔ گویا کہ حضرت جعفر صادقؓ جفار اول ہیں اور یہی موجد علم جفر ہیں۔

آپ آل رسول ﷺ کے سلسلۂ نسب کی آٹھویں لڑی میں ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت امام باقرؓ تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت ام فردہ بنت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر تھیں۔

آپ اپنے آباؤ اجداد کی طرح صاحب علم، باہنر اور صاحب کمالات تھے۔ علومِ دین اور علومِ دنیا آپ کو اپنے والد ماجد سے وراثت میں ملے۔

علامہ ابن خلکان کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادقؓ سادات اہل بیت میں سے تھے، ان کی افضلیت محتاج بیان نہیں۔

(وفیات الاعیان جلد ا، ص ۱۰۵)

علامہ ابن طلحہ شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؓ اہل بیت کے ایک مقتدر اور عظیم فرزند تھے، آپ بہت سے علوم سے بہرہ ور تھے، آپ سے علمی عجائب وغرائب اور کمالات وکرشمات کا ظہور وانکشاف ہوا۔ (مطالب السوال، ص ۱۷۲)

آپ بتاریخ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ھ یوم دوشنبہ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ کا اسم گرامی جعفر، آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور آپ کا لقب صادق تھا۔ آپ کو طاہر، فاضل اور صابر بھی کہتے تھے۔ آپ کی ولادت کے وقت ہشام ابن ملک ولید بن یزید، عمر ابن عبدالعزیز، یزید ابن عبدالملک، ابراہیم ابن ولید اور مروان علی الترتیب خلیفہ مقرر ہوئے۔

مروان الحمی کے بعد سلطنت بنوامیہ کا چراغ گل ہو گیا اور بنوعباسیہ نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔

بنوعباس کا پہلا بادشاہ ابوالعباس، سفاح اور اس کے بعد منصور تخت نشین ہوا۔ اس منصور نے اپنی ہلاکت کے دو سال گذرنے کے بعد حضرت امام جعفر صادقؓ کو انگوروں میں زہر ملا کر شہید کر دیا تھا۔

عجائب القصص میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادقؓ منطق الطیر یعنی پرندوں کی بولی سے بھی واقف تھے، جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام پرندوں کی زبان سمجھتے تھے امام جعفر صادقؓ منصور عباس کے عہد میں بتاریخ ۵ شوال ۱۴۸ھ بعمر ۶۵ سال شہید ہوئے۔ جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا "علم جفر نمبر" پڑھنے والے تمام قارئین تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر حضرت امام جعفر صادقؓ کو ایصال ثواب کریں جن کے لگائے ہوئے باغ سے ہم آج تک پھول چن رہے ہیں اور ہمیشہ چنتے رہیں گے۔

انسان کو اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ کل مخلوقات میں انسان کو سب سے زیادہ عظیم مقام حاصل ہے۔ انسان کو قوت گویائی عطا کی گئی۔ جو رب العالمین کی ایک خاص عطا ہے۔ چنانچہ سورۂ رحمٰن میں بطور خاص اس کا ذکر کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَان۔ اللہ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے اندر بیان کی صفت پیدا کی۔ جو ایک خاص صفت ہے اور اس صفت کے ذریعہ انسان کو ایک خاص مقام ملا ہے۔ انسانوں میں بھی وہ انسان عظیم سمجھا جاتا ہے جس میں اچھی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہو۔ انسان ہی کی گفتگو کے لئے حروف، کلمات زبر زیر اور نقطے پیدا ہوئے جو تحریر و تقریر کی اصل بنیاد ہیں۔ اسی تفصیل کو اور حروف کے اس خزانے کو ''ابجد'' کہا جاتا ہے۔ ابجد حروف کی ترتیب کا نام ہے۔ ہر ابجد ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتی ہے۔ چاند کی منزلیں بھی ۲۸ ہی ہیں۔

ماہرین جفر نے علم جفر کے لئے ۱۲۸ ابجدوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ ۱۲۸ ابجدیں علم آثار اور علم اخبار میں کام آتی ہیں اور ان کے ذریعہ کائنات کو فتح کیا جاسکتا ہے اور ان کے ذریعہ اگلی اور پچھلی باتوں کا کسی نہ کسی حد تک ادراک کیا جاسکتا ہے۔ یہ ابجدیں درحقیقت لسان الغیب اور پوشیدہ علوم کے حصول کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ان ۱۲۸ ابجدوں میں سے ہر ابجد چاند کی ۲۸ منزلوں سے منسوب ہیں۔ ان میں ۱۲ ابجدیں بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک ابجد قمری ہے جو سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور جسے ام الاباجد۔ ابجدوں کی ماں سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد سب سے زیادہ اہمیت ابجد شمسی کی ہے۔ باقی ۱۲۶ ابجدیں ان دونوں ابجدوں کے ماتحت ہیں لیکن ہر ابجد کی الگ ایک حیثیت ہے اور ہر ابجد سے الگ کام لیا جاسکتا ہے اس لئے سبھی ابجدوں کی تفصیل کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔ بعض ابجدیں بعض امور میں تیر کی طرح کام کرتی ہیں اس لئے اس فن کے ماہرین نے ہر ابجد کو اپنی جگہ اہم سمجھا ہے اور ہر ابجد سے فائدہ اٹھانے کے لئے الگ الگ طریقے پیش کئے ہیں۔

علم جفر کی باریکیاں اور گہرائیاں جاننے کے لئے ان ۱۲۸ ابجدوں کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھ کر علم جفر پر محنت کرنی چاہئے۔

بالخصوص، علم جفر برائے علم اخبار کے لئے ان ۱۲۸ ابجدوں سے واقفیت ضروری ہے کیونکہ بے شمار امور میں جو اگلی پچھلی خبروں سے رکھتے ہوں ان ۲۸ ابجدوں سے مدد لینی پڑتی ہے۔ ذیل میں ہر ابجد کی الگ تفصیل پیش کی جارہی ہے۔ قارئین اس تفصیل کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت ان میں سے کسی نہ کسی ابجد سے مدد لینے کی ضرورت پیش آئے گی تو قارئین کے لئے آسان رہے گی۔ ہر ابجد کے ساتھ اس بات کی بھی وضاحت کردی گئی ہے کہ کونسی ابجد چاند کی کس منزل سے منسوب ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ ۱۲۸ ابجدیں تمام ابجدوں کا نچوڑ ہیں اور ان ۱۲۸ ابجدوں کی مدد سے ہی علم آثار اور علم اخبار کے مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جس نے ان ۱۲۸ ابجدوں کی گہرائیوں کو سمجھ لیا اور ان ابجدوں کو ذہن نشین کرلیا۔ اس نے علم جفر کے ۷۵ فی صد حصے کو اپنی مٹھی میں بند کرلیا۔

اس شمارے میں مستحصلہ کے ذریعہ بہت سے سوالوں کے جواب حاصل کئے جائیں گے اور الگ الگ ان کے طریقے بھی درج کئے جائیں گے۔ سوالوں کے جوابات حاصل کرتے وقت بھی آپ دیکھیں گے کہ کس ابجد کا استعمال کس طرح ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے مستحصلہ پر قدرت حاصل کرلی تو سمجھ لیجئے کہ آپ نے علم جفر کی تمام سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیں کیونکہ کسی بھی معاملہ میں صحیح مستحصلہ کا برآمد کرلینا ہی ماہر علم جفر ہونے کی علامت ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے سبھی قارئین اس دولت بیکراں سے استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور خدمت خلق کرتے رہیں گے اور ہمیں

دعاؤں سے نوازیں گے۔

ابجد قمری — منزل شرطین

حروف	ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اجہز — منزل بطین

حروف	ا	ج	ه	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد ادزی — منزل ثریا

حروف	ا	د	ز	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ	ج	و	ط	ل
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ص	ش	خ	ظ	ب	ه	ع	ک	ن	ف	ر	ث	ض
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اہطم — منزل دبران

حروف	ا	ه	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	ز	ک	س	ق	ث	ط	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد ادکع — منزل ہقعہ

حروف	ا	و	ک	ع	ش	ض	ج	ح	م	ص	ث	غ	ه	ی
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ر	ذ	ب	ز	ل	ف	ت	ظ	و	ط	ن	ق	خ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد ازمق — منزل ہنعہ

حروف	ا	ز	م	ق	ذ	ج	ط	س	ش	ظ	ه	ک	ف	ث
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	ح	ن	ر	ض	د	ی	ع	ت	غ	و	ل	ص	خ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد احسـت — منزل ذراعہ

حروف	ا	ح	س	ت	ب	ط	ع	ث	ج	ی	ف	خ	د	ک
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ص	ذ	ہ	ل	ق	ض	و	م	ر	ط	ز	ن	ش	ع
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اطفظ — منزل نثرہ

حروف	ا	ط	ف	ذ	ہ	م	ش	ب	ی	ص	ض	و	ن	ت
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	ک	ق	ظ	ز	س	ث	د	ل	ر	غ	ح	ع	خ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد ایقغ — منزل طرفہ

حروف	ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ن	ث	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اکشج — منزل جبہ

حروف	ا	ک	ش	ج	م	ث	ہ	س	ذ	ز	ف	ظ	ط	ق
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	ل	ت	د	ن	خ	و	ع	ض	ح	ص	غ	ی	ر
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد الثو — منزل زبرہ

حروف	ا	ل	ث	و	ف	غ	ک	ت	ہ	ع	ظ	ی	ش	د
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ض	ط	ر	ج	ن	ذ	ح	ق	ب	م	خ	ز	ص
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد امذط — منزل صرفہ

حروف	ا	م	ذ	ط	ش	ہ	ف	ب	ن	ض	ی	ت	و	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	س	ظ	ک	ث	ز	ق	د	ع	غ	ل	خ	ح	ر
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد انظل — منزل عوا

حروف	ا	ن	ظ	ل	ذ	ی	ث	ح	ش	و	ق	د	ف	ب
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	غ	م	ض	ک	خ	ط	ت	ز	ر	ه	ص	ج	ع
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اسبع — منزل سماک

حروف	ا	س	ب	ع	ج	ف	د	ص	ه	ق	و	ر	ز	ش
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ح	ت	ط	ث	ی	خ	ک	ذ	ل	ض	م	ظ	ن	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اعجص — منزل غفره

حروف	ا	ع	ج	ص	ه	ر	ز	ت	ط	خ	ک	ض	م	غ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ب	ف	د	ق	و	ش	ح	ث	ی	ذ	ل	ظ	ن
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد افہشط — منزل زبانا

حروف	ا	ف	ه	ش	ط	ذ	م	ب	ص	و	ت	ی	ض	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	ق	ز	ث	ک	ظ	س	د	ر	ح	خ	ل	غ	ع
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اصزخ — منزل اکلیل

حروف	ا	ص	ز	خ	م	ب	ق	ح	ذ	ن	ج	ر	ط	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	د	ش	ی	ظ	ع	ه	ت	ک	غ	ف	و	ث	ل
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اقطظ — منزل قلب

حروف	ا	ق	ط	ظ	ف	ر	ذ	س	ه	ث	م	ج	ش	ک
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	ر	ی	غ	ص	ح	ض	ع	و	خ	ن	د	ت	ل
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل شولہ

ابجد ارکب

حروف	ا	ر	ک	ب	ش	ل	ج	ت	م	د	ث	ن	ہ	خ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	و	ذ	ع	ز	ض	ف	ح	ظ	ص	ط	غ	ق	ی
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل نعائم

ابجد اشمہذ

حروف	ا	ش	م	ہ	ذ	ف	ط	ب	ت	ن	و	ض	ص	ی
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	ث	س	ز	ظ	ق	ک	د	خ	ع	ح	غ	ر	ل
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل بلدہ

ابجد اتسح

حروف	ا	ت	س	ح	ب	ث	ع	ط	ج	خ	ف	ی	د	ذ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ص	ک	ہ	ض	ق	ی	و	ظ	ر	م	ز	غ	ش	ن
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل ذابح

ابجد اثفک

حروف	ا	ث	ف	ک	ہ	ظ	ش	س	ط	ج	ذ	ق	م	ز
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	خ	ص	ل	و	غ	ت	ع	ی	د	ض	ر	ن	ح
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل بلعہ

ابجد اخقن

حروف	ا	خ	ق	ن	ہ	د	ظ	ت	ف	ل	ز	ب	ذ	ر
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ی	ہ	غ	ث	ص	م	ح	ج	ض	ش	ع	ک	و
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

منزل سعود

ابجد اذشف

حروف	ا	ذ	ش	ف	م	ط	ہ	ب	ض	ت	ص	ن	ی	و
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ج	ظ	ث	ق	س	ک	ز	د	غ	خ	ر	ع	ل	ح
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اضشر

منزل اخفیہ

حروف	ا	ض	ث	ر	ف	ن	ک	ح	ہ	ب	ظ	خ	ش	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ل	ط	و	ج	غ	ذ	ت	ق	ع	م	ی	ز	د
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اظذث

منزل مقدم

حروف	ا	ظ	ذ	ث	ش	ق	ف	س	م	ک	ط	ز	ہ	ج
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ب	غ	ض	خ	ت	ر	ص	ع	ن	ل	ی	ح	و	د
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اغظض

منزل مؤخر

حروف	ا	غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق	ص	ف	ع
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد اجعف

منزل رشا

حروف	ا	ج	ع	ف	ر	ش	ن	ذ	غ	ت	ض	خ	ی	ب
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ہ	ک	م	ص	د	ط	ل	ز	ح	و	ث	ظ	س	ق
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد شمسی

اس کا تعلق منازل قمر سے نہیں ہے

حروف	ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ی
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد قطب کے ۲۸ حروف ہیں۔ ابجد کے ہر حرف سے ایک ابجد بنتی ہے۔ اس طرح ۷۸۴ ابجدیں ۲۸ حروف سے بن سکتی ہیں۔ لیکن اوپر جن ابجدوں کا ذکر کیا گیا ہے یہ ابجدیں مستحصلہ برآمد کرنے میں کام آتی ہیں ایک ابجد ۱۲۸ ابجدوں سے الگ ہے۔ علماء جفر اس کو ابجد قطب کا نام دیتے ہیں۔ اس ابجد سے بھی مستحصلہ نکالا جاتا ہے اس لئے اس کی تفصیل بھی ذیل میں دی جا رہی ہے۔

حروف	س	و	ا	ل	ع	ط	ی	م	خ	ق	ح	ز	ت	ف
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ص	م	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ہ	ج	د	ث
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

علم جفر

مولانا حسن الہاشمی

جفر کے لغوی معنی کشادگی کے ہیں۔ اور عاملین کے نزدیک علم جفر اس علم کو کہتے ہیں جس میں حروف کے اسرار و رموز پر بحث کی جائے بعض عاملین کے نزدیک جفر، جعفر کا مخفف ہے اور جعفر سے مراد ہے امام جعفر صادقؒ۔ آپ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸ھ میں زہر خورانی کی وجہ سے آپکی وفات ہوئی اور اس طرح آپ نے بھی اپنے جد امجد کی طرح شہادت کا درجہ پایا۔

سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ نے اس علم کے چند عظیم الشان نکات بیان کئے تھے جو اپنی تاثیر کے لحاظ سے بے مثال تھے۔ اس لئے اس علم حروف واعداد کی نسبت حضرت امام جعفرؓ سے منسوب ہوگئی اور اس کا نام علم جفر پڑ گیا۔

علم جفر کی بنیاد

اس علم کی اصل بنیاد ابجد کے ۲۸ حروف پر ہے۔ ابجد ۸ چھوٹے کلموں پر مشتمل عربی حروف تہجی کا مجموعہ ہے۔ ابجد ہوز حطی وغیرہ کی شکل قمری کہلاتی ہے اور اب ت ث کی شکل شمسی کہلاتی ہے۔

علم ابجد: عربی کے ۲۸ حروف کو مرکب کر کے ۷ جملے بنالئے گئے ہیں۔ ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔ یہ ایک ذہنی مجموعہ ہے لیکن بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ابن حرہ عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے آٹھ بیٹے تھے۔ یہ ان ہی بیٹوں کے نام ہیں۔ روحانی عملیات اور علم جفر کے قواعد اس علم ابجد کے پابند ہیں۔

حروف مکتوبی: ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۳ حروف ہیں۔ میم، نون، واؤ۔

حروف مسروری: ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے۔ جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ہا، یا۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ حروف ہیں۔

حروف صوامت: بغیر نقطے والے حروف کو کہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۳ ہے۔

حروف ناطقہ: نقطے والے حروف کو کہتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ۱۵ ہے۔

حروف نورانی: ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف مقطعات میں شامل ہوں، ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف ظلمانی: ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف نورانی کے علاوہ ہوں۔ ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف اتصال: ان حروف کو کہتے ہیں جنکے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ مل جائیں۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل تین حروف ہیں۔ ج، ل، م۔

حروف انفصال: ان حروف کو کہتے ہیں جن کے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۲۵ حروف ہیں۔ الف، ب، ت، ث، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ن، و، ھ، ی۔

چند ضروری اصطلاحات

جمل کبیر: ان اعداد کو کہتے ہیں جو نو سے زیادہ ہوں۔ جمل کبیر کو اعداد مفصل بھی کہتے ہیں۔

جمل صغیر: اس کا دائرہ ایک سے ۹ تک محدود ہے۔ جمل صغیر کو عدد مفرد بھی کہتے ہیں۔

زبر بینات: ہر حرف کا پہلا حرف زبر اور باقی حروف بینات کہلاتے ہیں۔ مثلاً الف میں از بر کہلائے گا اور لف بینات۔

بسط کرنا: بسط کرنے کا مطلب ہے کہ کسی بھی نام کو الگ الگ حروف میں لکھنا۔ مثلاً خالد کو اس طرح لکھنا۔ خ ا ل د۔

امتزاج دینا: یعنی ایک حرف طالب کا لینا اور ایک حرف مطلوب کا لینا۔ مثلاً طالب کا نام خالد ہے اور مطلوب کا نام عارف ہے تو ان دونوں کا امتزاج

اس طرح ہوگا۔ خ ع اال ردف۔

استنطاق کرنا: مجموعہ اعداد کو دائیں سے بائیں کو جوڑنا اور مفرد عدد برآمد کرنا۔ مثلاً ۸۲۵۷ کو استنطاق اس طرح کریں گے۔
۵+۲+۸+۷=۲۲ ہوا۔ ۲۲ کا استنطاق کیا۔ ۲+۲=۴ ہوا۔ اس طرح ۸۲۵۷ مجموعہ اعداد کا مفرد عدد ۴ بنا۔

کبیر، وسط، صغیر: مجموعہ اعداد کو کبیر مرکب، اعداد کو وسیط اور مفرد عدد کو صغیر کہتے ہیں۔ ۸۲۵۷ عدد کبیر ہے۔ ۲۲ عدد وسیط ہے۔ اسی کو عدد مرکب کہتے ہیں۔ ۴ عدد صغیر ہے۔ اسی کو عدد مفرد عدد بھی کہتے ہیں۔

تخلیص کرنا: یعنی کسی بھی اسم سے مکرر حروف کو صاف کر دینا۔ مثلاً اسرار احمد کی تخلیص یہ ہوگی۔ اس رح م د۔

ترفع عددی: کسی بھی حرف کے اعداد کو دس گنا کر دینا۔ مثلاً الف کو ی سے اور ی کو ق کے اعداد سے بدل دینا۔ اسی طرح ق کا ترفع عددی غ ہوگا۔

ترفع اقراری: ایک حرف کو چھوڑ کر دوسرا حرف لینا ترفع اقراری کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا ترفع اقراری ج ہوگا۔

ترفع زواجی: ہر حرف کا چوتھا حرف ترفع زواجی کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا ترفع زواجی د ہوگا اور د کا ز ہوگا۔

بسط تضعیف: ہر حرف کے عدد کو دگنا کر کے حرف لینا بسط تضعیف کہلاتا ہے۔ مثلاً ن کا بسط تضعیف ق ہوگا۔

بسط تنصیف: ہر حرف کے عدد کا نصف کر کے حرف لینا بسط تنصیف کہلاتا ہے۔ مثلاً م کا بسط تنصیف ک ہوگا۔

حروف ملفوظی: الف، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۳ حروف ملفوظی کہلاتے ہیں۔ ملفوظی ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں وہ ۳ حروف میں بدل جائیں۔ مثلاً ا کو جب الف لکھا تو ال ف ۳ حرف بنے۔

حروف مکتوبی: ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے۔ مثلاً میم، نون، واؤ، یہ ۲۸ حروف میں کل ۳ حروف ہیں۔

حروف مسروری: ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، ھا، یا اور فا۔
یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ ہیں۔

(۱۳) حروف صوامت	ا	د	ہ	و	ح	ط	ک	ل	م	س	ع	ص	ر

(۱۵) حروف ناطقہ	ب	ج	ز	ی	ن	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	ف	ق

حروف نورانی	ا	ہ	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ص	ق	ر
حروف ظلمانی	ب	ج	و	د	ز	ف	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

ترفع عددی

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	اکائی
ترفع	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	دہائی

حروف اصلی	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	دہائی
ترفع	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	سیکڑہ

حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	سیکڑہ
ترفع	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	ہزار

ترفع اقراری

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
حروف اقراری	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر

حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروف اقراری	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

ترفع زواجی

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق
حروف زواجی	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت

حروف اصلی	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروف زواجی	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

بسط عزیزی

بسط عزیزی علم الاخیار یعنی علم مستحصلہ میں ایک کثیر الاستعمال قاعدہ ہے۔عملیات میں تو کبھی کبھی کام آتا ہے لیکن علم مستحصلہ میں اس کی بسا اوقات ضرورت پڑتی ہے۔اس لئے ایک عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کو بھی ذہن نشین رکھے۔

ذیل میں جو فہرست دی جارہی ہے اس میں اوپر والے حرف کا بسط عزیزی نیچے والا حرف ہے۔اگر کسی جگہ آپ یہ پڑھیں کہ م کا بسطِ عزیزی کرو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ م کی جگہ آپ ن کا استعمال کریں۔اگر لکھا ہو کہ ظ کا بسط عزیزی کرو تو ظ کی جگہ غ کا استعمال کرنا چاہئے۔

ا	ج	ہ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ت	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اوپر والی جدول میں ہر وہ حروف جو پہلی سطر میں درج ہے۔اس کا بسط عزیزی نیچے والا حرف ہے۔اور وہ حرف جو دوسری سطر میں درج ہے اس کا بسط عزیزی اوپر والا حرف ہے۔مثلاً ب کا بسط عزیزی الف ہے اور الف کا بسط عزیزی ب ہے۔م کا بسط عزیزی ن ہے اور ن کا بسط عزیزی م ہے۔

ترفع طبعی

یعنی طبیعت کے اعتبار سے حروف کو رفعت دیتا ہے۔اگر کوئی کہے کہ د کا ترفع طبعی بتاؤ تو جواب ہوگا ج۔

حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ
ترفع طبعی حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ط
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض

ترفع طبعی حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ

مراتب حروف

ہر حرف کو اپنے قیام کے اعتبار سے ایک مرتبہ حاصل ہے۔ مثلاً الف مرتبہ اول پر ہے۔ اور غ ۲۸ ویں مرتبہ پر ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست سے حروف کے مراتب کو پہچانیں۔

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

ابجد کی ایک اور قسم

حروف اوتاد، مائل اوتاد، زائل اوتاد، حروف اوتاد زمانہ حال پر استدلال کرتے ہیں۔ مائل اوتاد زمانہ مستقبل پر استدلال کرتے ہیں اور زائل اوتاد زمانہ ماضی پر استدلال کرتے ہیں۔

یہ قاعدہ جفر جامع میں بہت کام آتا ہے۔ جفر جامع میں اس قاعدے کے استعمال کے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔ اس تقسیم میں اوتاد کے حصے میں دس حرف آتے ہیں۔ مائل اوتاد اور زائل اوتاد کے حصے میں نو نو حروف آتے ہیں۔ مستحصلہ کے بعض قوانین میں بھی یہ تقسیم کارگر ثابت ہوتی ہے۔

اس کتاب میں یا فن عملیات کی دوسری کسی کتاب میں اگر آپ یہ پڑھیں کہ حرف الف کو جو اوتاد سے تعلق رکھتا ہے زائل اوتاد سے تبدیل کرو تو الف کی جگہ ج استعمال کرنا چاہئے۔ یا اگر کہیں یہ لکھا ہو کہ حرف اوتاد ذ کو حرف مائل اوتاد سے تبدیل کرو تو ذ کی جگہ ض کا استعمال کرنا چاہئے۔

ابجد کی اس تقسیم کا جدول درج ذیل ہے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کیونکہ جفر جامع اور مستحصلہ برآمد کرنے میں اس تقسیم کی بعض اوقات شدید ضرورت پڑے گی۔

حروف اوتاد	ا	د	ز	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ	زمانہ حال

حروف مائل اوتاد	ب	ہ	ح	ک	ن	ف	ر	ث	ض	زمانہ مستقبل
حروف زائل اوتاد	ج	و	ط	ل	س	ص	ش	خ	ظ	زمانہ ماضی

حروف کا تعلق ستاروں سے

ا ب ج د ـــــــ زحل سے تعلق رکھتے ہیں۔
ہ و ز ح ـــــــ مشتری سے تعلق رکھتے ہیں۔
ط ی ک ل ـــــــ مریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔
م ن س ع ـــــــ شمس سے تعلق رکھتے ہیں۔
ف ص ق ر ـــــــ زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
ش ت ث خ ـــــــ عطارد سے تعلق رکھتے ہیں۔
ذ ض ظ غ ـــــــ قمر سے تعلق رکھتے ہیں۔

رنگ اور موکل

خاکی حروف کا رنگ زرد ہے ـــــــ اور موکل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔
بادی حروف کا رنگ ہرا ہے ـــــــ اور موکل حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔
آبی حروف کا رنگ نیلا ہے ـــــــ اور موکل حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔
آتشی حروف کا رنگ سفید اور سرخ ہے ـــــــ اور موکل حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں۔

عدد فرد الفرد: وہ فرد جو دو کے درمیان ہو۔ جیسے ۱۱۱۔۱۷۵۔۱۵۳ اور میان میں واقع ۱، ۷، ۵ فرد الفرد کہلائے گا۔ یعنی عدد فرد الفرد اس طاق کو کہتے ہیں جو دو طاق عددوں کے درمیان ہو۔ مذکورہ مثال میں ۱، ۷، ۵ طاق اعداد ہیں۔ اور یہ دو طاق عددوں کے درمیان میں واقع ہیں۔

عدد زوج الفرد: اس عددِ زوج کو کہتے ہیں جو دو فرد کے درمیان میں ہو۔ مثلاً ۳۲۳، ۳۸۵، ۱۶۱ میں ۲، ۸، ۶ زوج الفرد کہلائیں گے۔ کیونکہ یہ ایسے جفت اعداد ہیں جو طاق اعداد کے درمیان واقع ہیں۔

عدد زوج الزوج: وہ جفت عدد جو دو جفت عددوں کے درمیان واقع ہو۔ جیسے ۲۲۲، ۴۸۴، ۶۶۶۔ اس مثال میں ۲، ۸، ۶ جفت عدد ہے اور دو جفت اعداد کے درمیان واقع ہیں۔

اعداد تامہ: وہ عدد جس کا نصف، ربع خمس پورا ہو سکے اور مسدس وغیرہ سے جو عدد بچے وہ اصل عدد سے مشابہ ہو۔ جیسے ۴۰۔

اعداد زائدہ: جس کا نصف وغیرہ پورا نہ ہو جیسے ۴۱

اعداد ناقصہ: جو تین پر تقسیم ہو سکے جیسے ۱۵، اور اس کا نصف پورا نہ ہو۔

استخراج: سائل کے سوال سے جواب نکالنے کو کہتے ہیں۔

طالع وقت: سوالِ سوالی کے وقت آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے درجے طے کر چکا ہے۔

منسوب: تکسیر کی سطر کو دائیں سے بائیں طرف پڑھنا۔

مکتوب: تکسیر کی سطر کو بائیں سے دائیں طرف پڑھنا۔

عُمق: تکسیر کی سطر کو اوپر سے نیچے پڑھنا۔

عرض: تکسیر کی سطر کو نیچے سے اوپر پڑھنا۔

اوتاد: زائچہ نجوم کا خانہ ایک، ۴، ۷، ۱۰، اوتاد کہلاتا ہے۔ اس سے حالات حاضرہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

مائل اوتاد: زائچہ نجوم کا خانہ ۲، ۵، ۸، ۱۱ کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے آنے والے زمانے کے حالات کا اندازہ ہوتا ہے۔

زائل اوتاد: زائچہ نجوم کا ۳، ۶، ۹، ۱۲ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس سے مسائل ماضی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔

فائدہ: حروف ابجد میں سطر مستحصلہ یا مستحضرہ میں پہلا حرف اوتاد، دوسرا مائل اوتاد، تیسرا زائل اوتاد گنتے ہیں۔ اور اس طرح بہ ترتیب حال، مستقبل اور ماضی کے مسائل کا اندازہ کرتے ہیں۔

اعداد مجمل: ابجد قمر سے لئے جاتے ہیں۔

اعداد مفصل: ابجد ملفوظی قمر سے لئے جاتے ہیں۔

اعداد مبسوط: ابجد عربی عدد سے لئے جاتے ہیں۔

ابجد شمسی: اب ت ث ج ح خ۔ اسے ابجد ابتث بھی کہتے ہیں۔

ابجد قمری: ابجد، ھوّز، حطّیٰ، کلمَنْ، سعْفص، قرشت، ثخذ، ضظغ کو کہتے ہیں۔

قران السطرین: سطور کے امتزاج کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایک سطر طالب کے نام کی ہو۔ دوسری سطر مطلوب کے نام کی ہو۔ اب دونوں کے حروف سے جو تیسری سطر تیار ہوگی اس کو قران السطرین کہیں گے۔

زائد النور: چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک کے زمانہ کو کہتے ہیں اور اسی زمانہ کو عروج ماہ بھی کہتے ہیں۔

کسر النور: چاند کی ۱۵ ارتاریخ سے آخر تک کا زمانہ کسر النور کہلاتا ہے۔اسی زمانہ کو ناقص النور بھی کہتے ہیں اور اسی زمانہ کو زوال ماہ بھی کہا جاتا ہے۔

بسط حرفی: الفاظ کو جدا جدا کر کے لکھنا جیسے جمیل احمد کو ج م ی ل اح م دلکھنا۔

بسط عددی: جمیل احمد کے اعداد کو جدا جدا کر کے اس طرح لکھنا ۴۴۸۱۳۱۴۴۳۔

بسط تضحیف: مثلاً ی کے اعداد کو دگنا کیا تو ۲۰ ہوئے۔ک کے عدد کو دگنا کیا تو ۴۰ ہوئے۔۴۰ میم کے عدد کو دگنا کیا تو ۸۰ ہوئے اسی طرح ف کے عدد کو دگنا کیا تو ۱۶۰ ہوئے۔۱۶۰ کے دگنے کئے ۳۲۰ ہوئے۔اس طرح ابجد کے حروف کو دوچند کرتے چلے جائیں تو اس طریقے کو بسط تضحیف کہا جاتا ہے۔

صدر مؤخر: تکسیر کے وقت سطر حروف میں سے ایک حرف شروع سے اور ایک حرف آخر سے لینا صدر مؤخر کہلاتا ہے۔مثلاً سطر حروف اق ب ال ح س ی ن۔اس کا صدر مؤخر اس طرح نکالیں گے۔ان ق ی ب س اح ل۔

مؤخر صدر: یہ صدر مؤخر کا برعکس طریقہ ہے۔اس میں پہلے آخر کا حرف اٹھائیں گے پھر شروع کا،اس طرح۔

سطر حروف: اق ب ال ح س ی ن۔

مؤخر صدر: ن ا ی ق س ب ح ال۔

اختیارات: سوال وجواب کو مکمل کرنے کے لئے چند اختیارات حل کرنے والے کو دیئے گئے ہیں جس کا ذکر عملیات کی کتابوں میں جگہ جگہ ملتا ہے اس طریقے کی وجہ سے حل کرنے والے کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ وہ حروف تو اخیہ کو ایک دوسرے سے تبدیل کرلے۔مثلاًت کی جگہ ث اور ج کی جگہ خ لے لے۔

مدخل کبیر: کسی بھی کلمے یا عبارت کے مکمل اعداد کو کہتے ہیں۔

مدخل وسیط: مدخل کبیر کے دائیں طرف سے ایک درجہ کم کر کے دوسرے درجے میں جمع کرنا۔مثلاً مدخل کبیر ۱۴۸ ہے تو اس کو مدخل وسیط اس طرح بنائیں گے کہ ۸ کو ۴ میں جمع کریں گے تو ۳ حاصل ہوگا اور ۱۴۸ کا مدخل وسیط ۱۳ بنے گا۔

مدخل صغیر: مدخل وسیط سے مدخل صغیر بنانے کے لئے ۱۳ کو باہم جمع کریں گے ۳ اور ایک کو جمع کرنے سے ۴ حاصل ہوگا۔اس حساب سے مدخل کبیر ۱۴۸ کا مدخل وسیط ۱۳،اور مدخل صغیر ۴ بنے گا۔بصورت اعداد ہم عبارت کے مکمل اعداد کو مدخل کبیر کے بجائے مجموعی اعداد، مدخل وسیط کو مرکب عدد اور مدخل صغیر کو مفرد عدد بھی کہہ سکتے ہیں۔

- ☐ بہ صورت حروف، مدخل کبیر ۱۴۸ کے حروف برآمد ہوں گے۔ح،م،ق۔
- ☐ مدخل وسیط ۱۳ کے حروف برآمد ہوں گے۔ج،ی۔
- ☐ مدخل صغیر ۴ کا حرف برآمد ہوگا۔د۔
- ☐ علم جفر میں اس طرح اعداد کے مدخل کبیر، مدخل وسیط اور مدخل صغیر کے ذریعہ حروف نکال کر پھر کسر وغیرہ نکالنے سے ایک زبردست قوت حاصل کی جاتی ہے۔اس طرح اس طریقے کو پوری طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے۔یہ اصطلاحیں پہلے بھی اشارتاً بیان کی جاچکی ہیں لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر انہیں کچھ وضاحت کے ساتھ یہاں بیان کردیا گیا ہے۔

حروف زبر بینات

زبر و بینات کا قاعدہ عمل اور مستحصلہ میں بکثرت کام آتا ہے اور اکثر جگہ اس قاعدہ کی ضرورت پڑتی ہے۔جب کسی حرف کو ملفوظی کہا جائے تو اس کا حرف اول زبر کہلاتا ہے۔اور اس سے وابستہ حروف کو بینات کہا جاتا ہے۔جیسے جیم ملفوظی حرف میں ج زبر ہے اور یم بینات ہیں۔

ذیل میں تمام حروف کی تفصیل مع اعداد کے پیش کی جارہی ہے۔

حروف ملفوظی	الف	با	جیم	دال	ھا	واؤ	زا	حا	طا	یا	کاف	لام	میم	نون
حروف زبر	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف بینات	لف	ا	یم	ال	ا	او	ا	ا	ا	ا	اف	ام	یم	ون

اعداد	۱۱۰	۱	۵۰	۳۱	۱	۷	۱	۱	۱	۱	۸۱	۴۱	۵۰	۵۶
میزان	۱۱۱	۳	۵۳	۳۵	۶	۱۳	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۰۱	۷۱	۹۰	۱۰۶

حروف ملفوظی	سین	عین	فا	صاد	قاف	را	شین	تا	ثا	خا	ذال	ضاد	ظا	غین
حروف زبر	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰
حروف بینات	ین	ین	ا	اد	اف	ا	ین	ا	ا	ا	ال	اد	ا	ین
اعداد	۶۰	۶۰	۱	۵	۸۱	۱	۶۰	۱	۱	۱	۳۱	۵	۱	۶۰
میزان	۱۲۰	۱۳۰	۸۱	۹۵	۱۸۱	۲۰۱	۳۶۰	۴۰۱	۵۰۱	۶۰۱	۷۳۱	۸۰۵	۹۰۱	۱۰۶۰

حروف تواخیه : جن کے ہم شکل اور حروف ہوں، جیسے ب، ج، د، س، ص، ط، ع وغیرہ ان کی تعداد ۱۸ ہے۔

حروف غیرتواخیه: جن کی صورت کے اور حروف نہ ہوں اور وہ دس ہیں۔ا، ف، ق، ک، م، ن، و، ہ، ی اور ل۔

حروف مقطعات متعلقہ سبعہ سیارگان

زحل ـــــــ الٓمٓ ۔ الٓمٓصٓ ۔ الٓمٓرٰ۔

مشتری ـــــــ الٓرٰ۔ الٓرٰ۔ الٓرٰ۔ الٓرٰ۔

مریخ ـــــــ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔

شمس ـــــــ طٰسٓ۔ طٰسٓمٓ۔

زہرہ ـــــــ یٰسٓ ۔ صٓ ۔

عطارد ـــــــ حٰمٓ۔ حٰمٓ عٓ سٓ قٓ۔

قمر ـــــــ قٓ۔ نٓ۔

حروف مقطعات یعنی حروف نورانی

میں سب سے کم عدد کا حرف الف ہے۔ اور سب سے زیادہ اعداد کا حرف ق ہے۔ جس کے سو (۱۰۰) عدد ہوتے ہیں۔ سو کا مطلب بھی ہے، ایک۔ اس لئے کہ علم الاعداد میں صفر کا کوئی مرتبہ نہیں ہوتا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حروف مقطعات کے سب سے کم عدد کے حرف میں اور سب سے زیادہ عدد کے حرف میں وحدتِ خداوندی کی طرف اشارہ ملتا ہے۔

عامل کو چاہئے کہ روحانی عملیات کی منزلیں طے کرتے ہوئے وحدتِ خداوندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف اور صرف خدائے برتر کو مالک الملک اور قادر مطلق سمجھے۔ تب ہی اس کی درخواستیں بارگاہ رب العالمین میں درجہ قبولیت کو پہنچ سکتی ہیں۔

حروف نورانی کی تعداد جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، ۱۴ ہے۔ اور ان ۱۴ حروف کو قرآن حکیم میں ۲۹ سورتوں میں دوہرایا گیا ہے۔ ان حروف کو ایک نقش میں اس طرح سمیٹا جا سکتا ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	حٰمٓ	الٓرٰ	الٓمٓرٰ
طٰسٓ	طٰسٓمٓ	یٰسٓ	نٓ
کٓھٰیٰعٓصٓ	الٓمٓصٓ	صٓ	
قٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ	طٰہٰ	

حروف مقطعات میں نورانی حروف کی تعداد : الف ۱۱ مرتبہ، ل ۱۱ مرتبہ، م ۱۷ مرتبہ، ر ۶ مرتبہ، ہ ۲ مرتبہ، ی ۲ مرتبہ، ع ۲ مرتبہ، ص ۳ مرتبہ، ط ۴ مرتبہ، س ۵ مرتبہ، ق ۲ مرتبہ، ن ایک مرتبہ، ح ۷ مرتبہ۔

حروف مقطعات کی قرآنی ترتیب

الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ الٓرٰ الٓرٰ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ
طٰسٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ الٓمٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حٰمٓ حٰمٓ
حٰمٓ حٰمٓ قٓ نٓ

اساس نظیرہ ، ابجد شمسی

اساس	ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
نظیرہ	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ہ	ی

یادرکھیں:

آتشی اور بادی حروف میں موافقت ہے۔

خاکی اور آبی حروف میں موافقت ہے۔

آتشی اور آبی حروف میں مخالفت ہے۔

بادی اور خاکی حروف میں مخالفت ہے۔

حروف بہ اعتبار کواکب

ستارے	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ
بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

نورانی حروف کو حروف آتشی کہتے ہیں۔ ظلمانی حروف کو خاکی حروف کہتے ہیں۔ جن حروف پر نقطے نہیں ہوتے ان کو حروف صوامت کہتے ہیں۔ جن حروف پر نقطے ہوتے ہیں ان کو حروف ناطقہ کہتے ہیں۔ جن حروف کے اوپر نقطہ ہوتا ہے ان کو فوقی کہتے ہیں۔ جن حروف کے نیچے یا درمیان میں نقطہ ہوتا ہے ان کو تحتی کہتے ہیں۔

حروف سعد ونحس

عنصر	سعد	نحس
حروف آتشی	ا ہ ط م	ف ش ذ
حروف بادی	و ی ص ت	ب ن ض
حروف آبی	ک س ق ث	ج ز ظ

حروف خاکی	د ح ل ع	ر خ غ

اساس ونظیرہ، ابجد قمری

ہر حرف کا پندرواں حرف نظیرہ کہلاتا ہے۔ مثلاً الف کا نظیرہ س ہے اور ن کا نظیرہ غ ہے۔ کیونکہ الف کے بعد پندرواں حرف س اور ن کے بعد پندرواں حرف غ ہوتا ہے۔ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ ط کا نظیرہ کیا ہے تو آپ فرمادیں ث ہے۔ کیونکہ ث، ط کا پندرواں حرف ہے۔ آپ کی آسانی کے لئے ذیل میں یہ فہرست دی جارہی ہے تاکہ آسانی سے آپ سمجھ سکیں کہ کونسے حرف کا نظیرہ کونسا حرف ہے۔

اساس	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
نظیرہ	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروف اصلی حروف قائم مقام

حروف اصلی	ب	ت	ج	د	ز	ر	ک
حروف قائم مقام	پ	ٹ	چ	ڈ	ژ	ڑ	گ
اعداد	۲	۴۰۰	۳	۴	۷	۲۰۰	۲۰

حروف کی ایک اور قسم

ان اقسام کی ضرورت مستحصلہ برآمد کرنے میں پڑتی ہے اور ان کے ذریعہ عامل مستحصلہ کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو ذہن نشین کرلینا ضروری ہے۔

حروف مساوات	ا	ج	ہ	ز	ط	ک	م
حروف ترفع	ب	د	و	ح	ی	ل	ن
حروف تنزل	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
حروف ترقی	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

حروف اعراب

بعض عملیات میں کچھ عبارتیں بے معنی ہوتی ہیں لیکن حروف کو مرکب بنا کر عبارت بنالی جاتی ہے۔ ان عبارتوں میں معنی کا اعتبار نہیں ہوتا اور ان عبارتوں میں اعراب لگانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے مواقعات پر ذیل کی تقسیم سے کام لیا جاتا ہے۔

عاملین اس بات کا لحاظ بھی رکھتے ہیں کہ اگر ایک سطر میں حروف طاق ہوں تو پانچ حروف کے کلمات بناتے ہیں اور اگر ایک سطر میں حروف جفت ہوں تو ۴ حروف کے کلمات بنائے جاتے ہیں۔ جملوں پر زیر زبر پیش اور جزم دینے کا نقشہ یہ ہے۔

پیش والے حروف	ج	ف	ک	ح	ز	ث	س
زبر والے حروف	ہ	ر	ش	و	ق	خ	ذ
زیر والے حروف	ص	ت	ل	م	ن	د	ی
جزم والے حروف	ا	ب	ط	ظ	ع	غ	ض

اس موضوع میں مختلف حکماء کی مختلف رائے ہے۔ لیکن راقم الحروف کو زیر زبر پیش والے حروف میں جس تحقیق پر اطمینان ہوا ہے اسے میں نے اپنے قارئین کے لئے نقل کردیا ہے اور میں اسی تفصیل پر عمل کرتا ہوں۔

جدول حروف، جلالی ، جمالی ، مشترک

جلالی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
جمالی	د	ح	ل	ع	ر	خ	ن	غ	ی
مشترک	ج	ک	س	ق	ت	ص	ض	ث	ر۔ظ

ابجد قمری

حروف	ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

ابجد شمسی

حروف	ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
حروف	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ھ	ی
اعداد	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

حروف جلالی و جمالی مشترک

جلالی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	ب	و
جمالی	د	ح	ل	ع	ر	خ	ن	غ	ی
مشترک	ج	ک	س	ق	ت	ص	ض	ث	ز۔ظ

حرف عناصر اور سمت

حروف آتشی	ا	ھ	ط	م	ف	ش	ذ	مشرق
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض	مغرب
حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ	شمال
حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ	جنوب

ابجد عربی عددی

یہ ابجد عملیات (آثار) اور مستحصلہ (اخبار) دونوں جگہ کام آتی ہے۔ لیکن اکثر طالبان علم اس سے واقف نہیں ہوتے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اردو میں ایک کو ایک اور دو کو دو کہتے ہیں۔ لیکن عربی میں ایک کو واحد اور دو کو اثنین کہتے ہیں۔ احد کے عدد ۱۳ اور اثنین کے عدد ۶۱۱ ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ابجد عربی میں الف کے اعداد ۱۳، اور با کے اعداد ۶۱۱ ہوتے ہیں۔ جس جگہ یہ لکھا ہو کہ اعداد ابجد، ابجد عربی سے حاصل کرو۔ وہاں یہی طریقہ مراد ہوگا۔ جو ہم نے بیان کیا۔

ذیل میں ابجد عربی عددی کی تفصیل دی جارہی ہے۔

اعداد	۵۲۰	۱۹۲	۶۵۱	۵۹۰	۴۴۷	۵۰۲	۱۴۸۳	۷۲۵	۱۱۵۲	۹۱۲	۵۸۴	۱۰۵۳	۹۸۲	۱۱۱
اعداد عربی	ستین	سبعین	ثمانین	تسعین	مأتہ	مأتین	ثلاثہ مأتہ	اربعہ مأتہ	خمسہ مأتہ	ستہ مأتہ	سبعہ مأتہ	ثمانیہ مأتہ	تسعہ مأتہ	الف
حروف ابجد	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
اعداد	۱۳	۶۱۱	۱۰۳۶	۲۷۸	۷۰۵	۴۶۵	۱۳۷	۶۰۶	۵۳۵	۵۷۵	۶۳۰	۱۰۹۱	۳۳۳	۷۶۰
اعداد عربی	احد	اثنین	ثلاثہ	اربعہ	خمسہ	ستہ	سبعہ	ثمانیہ	تسعہ	عشرہ	عشرین	ثلاثین	اربعین	خمسین
حروف ابجد	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن

حروف قمری کے اعداد قبض وبسط

حروف	اعداد قبض	اعداد بسط	حروف	اعداد قبض	اعداد بسط
ا	۱	۱۱۱	س	۶۰	۱۲۰
ب	۲	۱۲	ع	۷۰	۱۳۰
ج	۳	۵۳	ف	۸۰	۹۰
د	۴	۳۵	ص	۹۰	۱۰۱
ہ	۵	۱۵	ق	۱۰۰	۱۸۱
و	۶	۱۳	ر	۲۰۰	۲۱۰
ز	۷	۱۷	ش	۳۰۰	۳۶۰
ح	۸	۱۸	ت	۴۰۰	۴۱۰
ط	۹	۲۵	ث	۵۰۰	۵۱۰
ی	۱۰	۲۰	خ	۶۰۰	۶۱۰
ک	۲۰	۱۰۱	ذ	۷۰۰	۷۳۱
ل	۳۰	۷۱	ض	۸۰۰	۸۱۱
م	۴۰	۹۰	ظ	۹۰۰	۹۱۶
ن	۵۰	۱۰۶	غ	۱۰۰۰	۱۰۶۰

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک کالی، نکمی، مگر دین دار عورت زیادہ بہتر ہے۔ بددین اور خوبصورت عورت سے۔ (ابن ماجہ)

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیوی سے ناراض ہونے میں جلدی نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت پسند نہیں آئے گی تو دوسری عادت ضرور پسند آئے گی۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند
شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

رموز جفر

از قلم حضرت کاشف البرنیؔ

حصول رزق وکشائش رزق

بے روزگاری، رزق، ملازمت، رفع افلاس ادائیگی قرض وغیرہ کے لئے جس قدر اعمال ہیں ان کو قمر کے زائد النور حصہ میں کرنا چاہئے۔ دن بدھ، جمعرات اور جمعہ کا بہتر ہوتا ہے۔ نوچندی دن ہوں تو ان میں کام کریں۔ شرف قمر میں بھی اعمال تیار کئے جاتے ہیں۔ نظرات میں عطارد، قمر، زہرہ، مشتری میں سے کسی دو میں نظر تثلیث یا تسدیس یا قران کی ہو تو موثر وقت ہوتا ہے۔ ساعات بھی ان ہی کواکب کی ہونی چاہئیں۔ رات کو کبھی ان مقاصد کا عمل تیار نہ کریں۔

رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ فاتحہ کی چیزیں پاس رکھیں۔ عمل تیار کر کے فاتحہ دیں اور بچوں کو تقسیم کردیں۔ پھر تعویذ پہن کر حسب توفیق خیرات کردیں۔

حصول رزق

اس نقش کے عامل کو اللہ تعالیٰ غیب سے روزی دیتا ہے اور کسی کا محتاج نہیں کرتا۔ اگر صدق دل اور کامل اعتقاد سے عمل کیا گیا تو کلام خدا کی تاثیر دیکھنے میں آئے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کا موکل بناؤ، موکل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام (بلا والدہ) کے اعداد نکال کر ان کو انہی میں ضرب دیدو حاصل ضرب کے حروف بنا کر آگے کلمہ ایل لگادو۔ اب اس نقش کو دو سفید کاغذوں پر زعفران سے بالکل نیا قلم بنا کر ساعت مشتری یا عطارد میں زائد النور قمر میں لکھو۔

۷۸۶

۲۵۱	۲۵۶	۲۴۹
۲۵۰	۲۵۲	۲۵۴
۲۵۵	۲۴۸	۲۵۳

بائیں طرف ی ا ح ب ی ب لکھو اور ۷۸۶ لکھو۔ نیچے موکل کا نام پھر آیت لکھو۔ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ جب دونوں کاغذ تیار ہو جائیں تو ایک کو چاندی کی تختی پر چسپاں کردو۔ یا یہ تعویذ ہی چاندی کی لوح پر کندہ کرو۔ اس چاندی کی لوح کو مکان میں یا دفتر میں کسی اونچی جگہ دھاگا باندھ کر لٹکا دو تاکہ ہر وقت ہوا سے ہلتا رہے۔ دوسرا نقش عطر سے معطر کر کے اور موم جامہ کر کے اپنے بازو پر باندھ لو۔ دوسرے دن یہ نقش روزانہ بیس کی تعداد میں کاغذ پر لکھا کرو اور آٹے میں گولیاں بنا کر اسے پانی میں ڈال دیا کرو جس میں مچھلیاں ہوں۔ انشاءاللہ بیس یوم کے اندر غیب سے وہ سامان پیدا ہوگا جس سے عقل حیران رہ جائے گی۔ رزق ملے گا۔ اسباب رزق جاری ہوں گے تو کشائش ہوگی۔

نقش روزانہ ایک مقررہ وقت پر لکھنے چاہئیں۔ بہتر ہو کہ ہر روز ساعت اول میں لکھے جایا کریں۔ دریا وغیرہ میں نقوش ہر روز ڈالنے کی پابندی نہیں۔ چند دن کے اکٹھے بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔

روزگار وملازمت حاصل کرنا

جو شخص بے روزگار ہو باوجود کوشش کے روزگار یا ملازمت کا کوئی سلسلہ نہ بنتا ہو تو یوں کرے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ کے تمام حروف علیحدہ علیحدہ کر کے تکسیر جفری کریں۔ جب زمام نکل آئے تو ہر سطر کی ایک بتی بنالیں اوپر ذراسی روئی لپیٹ کر تلوں کا تیل ڈال کر بتی کو روشن کریں اور ستر مرتبہ یہی آیت پاس بیٹھ کر پڑھیں۔ آیت شریف پڑھتے ہوئے جب مَا عَنِتُّمْ پر پہنچیں تو ہر مرتبہ یہی کہیں کہ یاالٰہی غیب سے روزگار عطا فرما۔

اگر بتی گل ہوجائے تو اور تیل ڈال لیں۔ اگر پڑھائی کی تعداد ختم ہوجائے اور بتی کی تعداد ختم نہ ہو تو چپکے سے پاس بیٹھے رہیں جب عمل ختم ہو تو چراغ کو کسی جگہ رکھ دیں اور سو رہیں۔

یہ عمل عروج ماہ میں جمعرات کے دن یا رات کو ساعت مشتری یا عطارد میں کریں۔ پہلی رات میں جو وقت نکلے روزانہ اسی ساعت پر عمل کیا کریں۔ انشاءاللہ چند ہی دنوں میں روزگار یا ملازمت کا انتظام ہوجائے گا اور غیب سے ایسے اسباب پیدا ہوں گے جو کامیابی دیں۔

کشائش رزق وعلوئے مرتبت

واضح رہے علوئے مرتبت اور کشائش رزق وترقی دولت کے عملیات میں یہ ایک پرتاثیر عمل ہے۔ جو صاحب اس عمل کو باشرائط کریں گے تازیست اس عمل کے عاملین سلاطین سے زیادہ اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں بلاشبہ کبریت احمر ہے۔

ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو علی الصبح ساعت شمس میں باوضو ہوکر پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو لگا کر بیٹھیں۔ بخور شمس کا روشن کریں پھر اپنے نام کے اعداد اور اسم مطلوب یعنی ترقی رزق وکشائش رزق یا ترقی درجات وغیرہ کے اعداد جمل کبیر سے استخراج کریں۔ پھر آیت کریمہ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (سورۂ بقرہ آیت:۲۱۲) کے اعداد دو ہزار چوہتر (۲۰۷۴) میں جمع کردیں۔ اس کل مجموعہ کو ایک مربع نقش میں موافق چال سے پر کریں۔ اب اپنے نام کے حروف اور مطلوب کے حروف جدا جدا کرکے لکھیں۔ پھر آیت کریمہ کے حروف جدا جدا کرکے لکھیں اور آپس میں امتزاج دیں۔ یعنی پہلا حرف آیت کریمہ اور دوسرا اپنے نام کی سطر کا حرف لے کر لکھتے جائیں۔ جب تمام حروف آپس میں مخلوط ہوجائیں تو کلمات حرفی بنا کر ان کو نقش کے اردگرد لکھ دیں۔ پھر نقش کے اوپر یاکنیمول اور نیچے علیقول لکھ دیں اور تعویذ بنا کر پاس رکھیں۔ نقش جملہ شرائط نقش کو ملحوظ کرکے لکھیں۔ انشاء اللہ جزائے عظیم حاصل ہوگی اور ایسے اسباب رزق پیدا ہوں گے کہ اللہ کا فضل ہوجائیگا۔ تجارت پیشہ اور ملازمت پیشہ لوگوں کو اس عمل سے فیض کرنا چاہئے۔

مثال عمل کی یہ ہے۔

اسم طالب = غلام محمد = عدد = ۱۱۶۳

مطلوب = رزق = عدد = ۳۰۷

اعداد آیت ۲۰۷۴

میزان ۳۵۴۴

اصول نقش مربع سے ۸۷۸ حاصل کیا اور کسر ۲ ہوئی۔ اب امتزاج کیا۔

غ ل ا م م ح م د ر ز ق

و ا ل ل ا ہ ی ر ز ق م ن ی ش ا ا ب غ ی ر ح س ا ب۔

امتزاج۔ و غ ل ل ل ا ا م ہ م ی ح ر م ز د ق ر م ز ن ق ی ش ا ا ب غ ی ر ح س ا ب۔

چونکہ جفت حروف ہیں اسلئے کلمات چار چار کے بنائے اور ۳۵۴۴ کو چار پر تقسیم کیا تو صفر باقی بچا۔ اسلئے خاکی چال سے نقش لکھا۔ نقش مع کلمات یہ ہوا۔

۷۸۶

یاکنیمول

وغلل — لاام — همیح

۸۸۸	۸۹۳	۸۸۱	۸۸۲
۸۸۰	۸۸۳	۸۸۷	۸۹۴
۸۹۱	۸۹۰	۸۸۴	۸۷۹
۸۸۵	۸۷۸	۸۹۲	۸۸۹

یاعلیقول

رفع افلاس

جو شخص بے روزگار ہو، مفلسی میں گرفتار ہو، قرض نے پریشان کر رکھا ہو یا کاروبار رک گیا ہو، غرضیکہ کسی وجہ سے مالی مصائب نے گھیرا ڈال رکھا ہو تو ذیل کا عمل کرنا چاہئے۔ حریص کے لئے تو دنیا کی دولت بھی کم ہے۔ ضرورتمند، نادار ولاچار شخص کے لئے ہے۔

نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء غسل کریں۔ خوشبو لگائیں اور ایک چادر احرام کی صورت میں باندھ کر (سر ننگا رہے) تنہائی کی جگہ مصلے پر بیٹھ جائیں اور لوبان اور صندل کا بخور روشن کریں۔ دس پرزے کاغذ کے علیحدہ علیحدہ کرکے ہر پرزے پر یہ حروف لکھیں۔ ک، ہ، ی، ع، ص، ح، م، ع، س، ق۔ ان دس پرزوں کو اکٹھا کرکے مصلی کے کونے پر رکھ دیں اور پہلا پرزہ ک والا نظروں کے سامنے رکھ کر پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر عدد ک کے مطابق بیس مرتبہ یہ آیت شریف پڑھیں۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ۔ پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس پرزے کو مصلے کے دوسرے کونے پر رکھ کر دوسرا پرزہ اٹھائیں اور سامنے رکھ کر اس عدد کے مطابق آیت شریف پڑھیں اور اس طرح ہر پرزہ کے اعداد کے مطابق آیت شریف پڑھتے جائیں لیکن ہر بار اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ جب دسوں پرزے ختم ہوجائیں تو فوراً سجدے میں جاکر سو مرتبہ یارزاق کہیں اور تعداد پوری ہونے پر سجدہ سے سر اٹھا کر خلوص دل سے خشوع وخضوع سے رزق حلال وطیب کے لئے دعا کریں انتہائی عاجزی سے خدا سے دعا مانگیں۔ اگر تمہارے دل میں سوز آنکھوں میں حقیقی طلب کے آنسو ہوں گے تو قدرت تمہارے لئے دس دن میں رزق کے دروازے کھول دے گی اور غیب سے سامان پیدا ہوں گے۔ قرض سے رہائی نصیب ہوگی۔ روزگار کا انتظام ہوگا۔

اس عمل کا کل چلہ تیس یوم ہے۔ عامل کو چاہئے کہ تیس دن پورے کرے نہ معلوم قدرت کس وقت انتظام کردے۔ انشاء اللہ قدرت کا انعام ضرور حاصل ہوگا۔ پہلے دن غسل کرنا ہے اس کے بعد ہر روز ضروری نہیں، البتہ ہر دس دن کے بعد جب کہ ک آئے گا، پھر غسل کرنا ہوگا۔ اس عمل کو بعد از نماز عشاء یا قبل نماز فجر کرسکتے ہیں۔ عمل کرنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت کی روزانہ پڑھا کریں۔

مجاور ومسافر

عملیاتی دنیا کا ایک مشہور عمل ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عمل ہم شکل سکوں پر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک کو مجاور کہا جاتا ہے اور دوسرے کو مسافر، مجاور جس

جگہ ہوگا مسافر اس کے پاس پہنچے گا۔ جو لوگ اس کے عامل ہوتے ہیں وہ مجاور کو حفاظت سے اپنے پاس رکھتے ہیں اور مسافر کا سودا سلف بازار سے خرید لاتے ہیں لیکن اِدھر دکاندار نے اس سکہ کو رکھا اور اُدھر وہ غائب ہو کر مجاور کے پاس پہنچا۔ سب سے پہلے میں عرض کروں گا کہ اس قسم کے عملیات اسرار الٰہی میں سے ہوتے ہیں اور نظام عالم میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ اگر اس قسم کے عملیات ایسے ہی عام ہوتے تو کسی شخص کو دنیا میں نوکری، تجارت اور کوئی سعی کوشش کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ وہ اس عمل کے ذریعہ سیکڑوں اور ہزاروں روپے کے کام لے سکتا۔ اور یہ تو سوچو کہ دکاندار ہی دنیا میں کون ہوتا اور کون کرتا۔ دنیا میں سارے کام روپے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جب روپیہ قدرت سے اس آسانی سے مل جاتا تو کوئی تجارت ہی کیوں کرتا۔ سب کے سب مسافر کو لئے پھرتے۔ میں اس قسم کے عملیات کے حق میں نہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ مجھے اس علم کے اثر سے انکار ہے بلکہ اس کے کرنے اور عام ہونے سے انکار ہے۔ میرے پاس یہ عمل مدت سے ہے۔ مگر میں نے آج تک اسے نہیں آزمایا؟ کیوں۔؟ دو وجوہ سے۔ اول تو ایسے عملیات بہت ہی مشکل سے کامیابی کی حد تک پہنچتے ہیں۔ "عمرے باید کہ یار آید بکنار" اگر بالفرض کامیابی کی حد تک پہنچ گیا تو بھی شرعی حیثیت سے یہ طریق روزی کا اور ضروریات کا جائز نہیں یہ صریح دھوکا اور فریب ہے۔ اس قسم کے عملیات خرق عادت میں آتے ہیں۔ آزمانے والے کے لئے کوئی پابندی نہیں۔ بہر حال عمل سے قبل ان شرائط پر غور کرو۔

(۱) اس قسم کے عملیات کا اثر ایک خاص حکم ربی کے تحت ہوتا ہے اس لئے کسی کو مجال نہیں کہ وہ بتا سکے کہ کب عمل مکمل ہوا اور کیوں نہ ہوا۔ طالب صادق ایک مرکز پر استقلال سے جما رہے، تو آخر ایک دن کامیابی ضرور ہوگی۔ یعنی ایسا شخص ہی اس عمل میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا ہے جو استقلال کے ساتھ جان کی بازی اس پر لگا دے اور انصاف سے دیکھو تو یہ کوئی مشکل ہی نہیں۔ لوگ اپنی عمر کا عزیز حصہ تحصیل علم میں صرف کر دیتے ہیں اور اپنے سرمایہ کی آخری کوڑی بھی صرف کر کے بی اے، ایم اے کی ڈگری حاصل کرتے ہیں اور پھر جتنی تنخواہ لگتی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ پھر خدا کے خزانوں کو اسی قدر ارزاں کیوں تصور کر لیا جائے۔

(۲) یہ عمل دریا پر ہی مخصوص ہے۔ نہر، تالاب اور دیگر پانی پر نہیں ہو سکتا جن اصحاب کے قریب دریا نہیں وہ اس عمل کو ہرگز نہ کریں۔

(۳) قواعد کی پوری پابندی کریں۔

(۴) میں نے اس عمل کو آزمایا۔ نہ اس سے زیادہ بیان دے سکتا ہوں، البتہ مجھے اعتماد ہے کہ یہ عمل قطعی صحیح ہے۔ شرعی حدود کا وہ شخص خود ذمے دار ہوگا جو اسے کرے گا میں نے سب پہلو سمجھا دیئے ہیں۔

(۵) شرعی طریق پر نہیں، بلکہ عملیاتی طور پر اس کی زکوٰۃ یہ ہے کہ اگر اٹھنی مسافر بنے تو دو آنے اور روپیہ بنے تو چار آنے حق مسکین کا ہے۔ یعنی اٹھنی مسافر ہو تو آپ چھ آنے کی کوئی جنس بازار سے لائیں اور دو آنے خیرات کر دیں یہ زکوٰۃ ہر مرتبہ نکالنی ہوگی، خواہ ایک دن میں کئی مرتبہ جنس لائیں۔

(۶) بار بار اس عمل سے کام نہ لیں بلکہ ضرورت کے وقت لیا کریں۔ گو عملی طور پر اس کی قید نہیں کہ آپ دن میں ایک مرتبہ اس سے کام لیں یا دس مرتبہ۔

(۷) مجاور کی انتہائی احتیاط کریں۔ اگر مجاور جاتا رہا تو عمل ہاتھ سے جاتا رہے گا اور وہ دوبارہ اس کا حاصل کرنا محال ہوگا۔ یہ بھی ایک راز ہے کہ ایک مرتبہ ہو جانا ممکن ہے، لیکن دوسری مرتبہ ناممکن ہے۔

(۸) جب تک مسافر ہاتھ میں ہے، قید ہے پرواز نہ کرے گا۔ اسی طرح رومال یا کسی کپڑے میں بندھا ہوا پرواز نہ کرے گا لیکن جب ہاتھ اور کپڑے کی گرہ سے آزاد ہوگا فوراً پرواز کر جائے گا

(۹) جو حرف تحریر کریں، دال، واؤ کے فرق کو واضح طور پر لکھیں۔ یعنی حروف صاف اور واضح ہوں، ورنہ عمل بے کار ہو جائے گا۔

(۱۰) دو قسم کے حروف تحریر کئے جاتے ہیں۔ روپے کے روپے لکھیں اور اٹھنی کے اٹھنی پر۔ ان میں تغیر و تبدل نہ ہونے پائے ورنہ عمل بے کار ہوگا۔

(۱۱) یہ عمل ماہ ذوجسدین کا ہے اور کسی ماہ میں نہیں ہو سکتا۔ ذوجسدین چار مہینوں کے نام۔ جوزا، سنبلہ، قوس اور حوت۔

طریق عمل

ایک اٹھنی اور ایک روپیہ لو جو ایک ہی سن کے سکے ہوں یعنی دونوں پر سکہ کا سال ایک ہی ہو اور دونوں کو پانی سے پاک کرو۔

اٹھنی پر یہ حروف لکھو۔

دس اا ول ک ال رک مم اور ل ی ق ل ھ وا ی ل ل ام ول ل ھ۔

روپیہ پر یہ حروف لکھو۔

ح ب ام ف ل ھ ھ ن ل ی ح ل ن ول وح مم ول ل دم ل دھ ص ح اال۔

بسم اللہ کہ ۱۹ حروف ہیں۔ قل ھو اللہ کے ۴۷ حروف ہیں۔ کل ۶۶ حروف ہوئے۔ ان کے زوجی امتزاج سے مندرجہ بالا حروف پیدا ہوئے ہیں۔ خوب غور سے تحریر کرو۔ اگر کوئی غلطی ہوئی تو عمل بے کار ہو جائے گا۔

روپیہ حاصل کرنے، ان کو لکھنے اور دھونے کا کوئی وقت مقرر نہیں، نہ کوئی خاص سیاہی اور دوات و قلم درکار ہے، مگر حروف ایسے ہوں جو خوشنما ہوں اور سیاہی بھی روشن ہو۔ جو صاف و نمایاں حروف لکھ سکے۔ یہ حروف روپے اور اٹھنی

کی تصویر کی طرف لکھو، یعنی دونوں ایک ہی طرف ہوں۔ لکھنے کے وقت باوضو ہو۔ جب حروف لکھ چکو تو دونوں کو عطر میں معطر کرو۔ اب روپیہ اور اٹھنی تیار ہے۔

جب شرف قمر زائدالنور دونوں میں ہو تو آفتاب طلوع ہونے سے قبل دریا پر پہنچ جاؤ اور طلوع آفتاب کا انتظار کرو۔ جب آفتاب نکلنا شروع ہو تو روپے یا اٹھنی کو کنارے دو تین گز کے فاصلے پر گڑھا کھود کر دفن کردو۔ گڑھا کسی قدر گہرا ہو اور دریا سے کسی قدر فاصلے پر ہو اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔ یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے روپیہ دفن کرو یا اٹھنی۔ دفن کرتے وقت تینتیس مرتبہ سورۃ اِنَّا اَعْطَيْنَا گڑھے پر بیٹھ کر پڑھو۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھو۔ اب اس دن شام کو دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچو اور صبح کے مطابق گڑھا کھود کر دوسرا سکہ عین پہلے سکے کے مقابل میں دفن کردو۔ بعد دفن کے تینتیس مرتبہ سورۃ لایلاف قریش پڑھو۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھو۔

دونوں سکے بالمقابل ہوں۔ اس کے لئے پیمائش کی ضرورت نہیں۔ نظر سے اندازہ کرنا کافی ہے۔ دوسرا سکہ اس وقت دفن کرنا ہے جب سورج ڈوب رہا ہوگا۔ سمتوں کا بھی کوئی لحاظ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ دونوں سکے دریا کے آر پار بالمقابل دفن کرنے ہیں۔

اب روزانہ دفن کرنے والی جگہوں پر صبح وشام جا کر اسی طرح اِنَّا اَعْطَيْنَا لِاِیْلٰفِ پڑھا کرو (اول وآخر درود شریف پڑھو) جب سات یوم گزر جائیں تو آٹھویں دن طلوع آفتاب کے وقت سورۃ اِنَّا اَعْطَيْنَا مع درود شریف پڑھ کر اس گڑھے کو کھودو۔ گڑھا کھودنے پر تین حال تم پر واضح ہوں گے۔

ایک یہ کہ جو سکہ تم نے دفن کیا تھا وہ موجود ہے۔ بس سمجھ لو عمل بیکار ہو گیا کوئی اثر نہیں ہوا، دوسری طرف جا کر دوسرا سکہ نکال لو۔

دوسرا سکہ اپنی جگہ موجود نہیں سمجھ لو کہ عمل کام کر گیا۔ فوراً دوسری طرف پہنچو اور ۳۳ مرتبہ سورۃ لایلاف پڑھ کر گڑھا کھودو۔ دونوں سکے اسی جگہ ملیں گے دونوں کو قبضے میں کرلو۔ تیسرا یہ کہ پہلی ہی جگہ دونوں سکہ موجود ہوں تو بھی عمل کامیاب ہوا۔ اب اس پار جانے کی ضرورت نہیں رہی۔

قاعدہ یہ ہے کہ جو سکہ اپنی جگہ قائم رہا وہ مجاور کہلائے گا اور اسے کبھی نہ خرچ کیا جائے گا اسے حفاظت سے قبضے میں رکھنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ مجاور جہاں ہوگا مسافر وہاں پہنچ کر ہی رہے گا اور جو سکہ اپنی جگہ چھوڑ کر دوسرے کے پاس چلا گیا ہے وہ مسافر کہلائے گا۔ مسافر کو بازار میں چلاتے ہیں اور سودا سلف لاتے ہیں۔ مسافر دکاندار کو دیا اور چلے آئے۔ دکاندار جوں ہی اسے ہاتھ سے رکھے گا وہ اڑ کر مجاور کے پاس آجائے گا خواہ مشرق ومغرب کا فاصلہ ہی کیوں نہ ہو۔

یہ عمل دراصل حب کا ہے، مجاور معشوق اور مسافر عاشق کہلاتا ہے دونوں سکوں میں حب پیدا کر کے عاشق ومعشوق بنا دیتے ہیں چونکہ عاشق معشوق کے بغیر نہ رہ سکے گا اس لئے جہاں چھوڑیں گے وہاں سے بھاگ کر معشوق کے پاس آجائے گا۔

(۶۱) بحالی ملازمت یا مخصوص ملازمت کا حصول

یہ عمل مولانا عبدالکریم ویلمی کا وضع کردہ ہے۔ ان کے زمانہ میں وزارت کا عہدہ خالی ہوا۔ مسند وزارت حسن سنائی کو دی۔ نظام الملک اس مرتبہ کے خواستگار تھے وہ مولانا کے پاس پہنچے جو اس وقت آثار یہ جعفریہ میں یگانہ روزگار تھے ان سے اپنا مدعا بیان کیا۔ چنانچہ لوح چاندی ساعت عطارد میں تیار کر کے دی گئی۔ شرف یا اوج عطارد اس کے لئے موزوں اوقات ہیں۔ اس لوح کی برکت سے نظام الملک نے مرتبہ وزارت حاصل کیا اور حسن سنائی کو مغلوب کیا۔

اگر کسی شخص سے کسی بنا پر استعفیٰ طلب کر لیا گیا ہو یا ملازمت کا خطرہ ہو یا معطل کر دیا گیا ہو، یا ترقی پانے میں کئی مدمقابل ہوں یا حق تلفی ہوتی ہو یا اپنی ملازمت ومقام کے دوبارہ حصول کی خواہش ہو اور یہ بھی خواہش ہو کہ وہ تمام پر ترجیح پا کر خاص مقام یا عہدہ حاصل کرے تو اس عمل سے کام لے۔

اول نام مع والدہ لکھیں پھر خدا کے دو اسم مُعِزُّ مَجِيْدُ لکھیں۔ پھر افسر کا نام مع عہدہ لکھیں۔ اب ایک سطر میں فرداً فرداً تمام حروف کو لکھ کر صدر مؤخر کریں اور تمام تکسیر کے اعداد نکالیں (ان اعداد میں وہ سطر شامل نہ ہوگی جو سطر اول تھی اور دوبارہ آخر پر آئی ہے) ان اعداد کو نقش مسدس میں پر کریں۔

اس کے بعد افسر کا نام مع عہدہ لکھ کر اس کو حروف راست اح در س ص ط ع ک ل م و ہ میں امتزاج دیں۔ یعنی ایک حرف کا نام لیں۔ ایک حرف صوامت کا لیں اس نئی سطر کے حروف جفت ہوں تو چار چار کے کلمات بنائیں۔ طاق ہوں تو پانچ پانچ کے کلمات بنائیں اور ان کو نقش کے چاروں طرف ایک ایک بار لکھ دیں۔ اب چاروں طرف درمیان میں یہ اسماء لکھ دیں۔

(۱) یاطہمیال (۲) یامکیال (۳) یااصباوث (۴) یااہمیا اور چاروں کونوں پر یہ چاروں اعوان لکھ دیں (۱) یاکفتیالیوش (۲) یامعلموش (۳) یاطہالموش (۴) یاعملیوش۔

اسماء اور اعوان کی ترتیب یہی رہے گی۔ لکھنا جہاں سے چاہیں شروع کریں۔ جب ان کو لکھ دیں تو چاروں طرف لکیر کھینچ کر بند کر دیں۔ اس لکیر کے باہر چاروں طرف نام اور حروف صوامت کے امتزاج کی سطر لکھ دیں۔ (جملے نہیں) اس کے گرد پھر لکیر لگا کر حصار کردیں اوپر ۷۸۶ لکھیں اور نیچے لکھیں۔ یامعزیامجید فلاں ابن فلاں (نام طالب مع والدہ) کو فلاں کام یا مقصد میں کامیابی عطا فرما۔ (یہاں غرض لکھ دیں) اب نقش ہو تو لپیٹ لیں۔ لوح ہو تو اسکو زرد کپڑے میں باندھ لیں۔ دوران عمل مصطگی کی دھونی دیں۔ نقش کو پاس رکھیں اور پھر کوشش کریں کہ جب تک حصول مقصد نہ ہو۔ دونوں اسم بلاتعداد

دردور گھیں۔ انشاء اللہ حصول مقصد میں کامیابی ہوگی اور فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا۔

(۶۲) طلب مال

یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب کسی سے روپیہ لینا ہو اور وہ نہ دیتا ہو یا کسی سے قرض لینے کی ضرورت ہو اور وہ انکار کرتا ہو یا کسی سے مالی امداد کی ضرورت ہو اور وہ توجہ نہ کرتا ہو تو تالیف قلب کرکے اس سے کام نکالیں تاکہ مطلوب کے دل میں اس قدر انس طالب کیلئے پیدا ہو جائے کہ وہ ہر خدمت کرنے کو تیار ہو جائے۔

ایک مثال لیں جس میں طالب محمد، مطلوب احمد ہے اور طلب یک صد روپے کی ہے۔ اس عمل میں نقش مخمس سے کام لیں گے۔ مخمس ذوالکتابت کے پانچ دور ہوتے ہیں۔

(۱) اس نقش کے پہلے پانچ خانوں کے دور میں آیت يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کے اعداد ۱۴۹۳ پر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے پانچ خانوں کے دور میں جلب قلب کے اعداد ۱۶۳ میں مطلوب احمد کے ۵۳ عدد جمع کرکے ۲۲۰ پر کرنا ہے۔

(۳) تیسرے پانچ خانوں کے دور میں طالب ومطلوب کے اعداد ۹۲+۵۳=۱۴۵ کو پر کرنا ہے۔

(۴) چوتھے پانچ خانوں کے دور میں عدد آیت اور طالب مطلوب کے اعداد یعنی ۱۴۹۳+۹۲+۵۳=۱۶۳۸ کو پر کرنا ہے۔

(۵) پانچویں دور کے پانچ خانوں میں طلب یعنی یک صد روپے کے عدد ۳۴۷ میں لا کے عدد ۳۱ جمع کرکے کل ۳۷۸ کو پر کریں۔

چال نقش

۷۸۶

۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵
۱۴	۲۰	۲۱	۲	۸
۲۲	۳	۹	۱۵	۱۶
۱۰	۱۱	۱۷	۲۳	۴
۱۸	۲۴	۵	۶	۱۲

چال نقش

۷۸۶

۱۴۹۳	۲۲۰	۱۴۵	۱۶۳۸	۳۷۸
۱۴۶	۱۶۳۹	۳۷۴	۱۴۹۴	۲۲۱
۳۷۵	۱۴۹۵	۲۲۲	۱۴۷	۱۶۳۵
۲۲۳	۱۴۳	۱۶۳۶	۳۷۶	۱۴۹۶
۱۶۳۷	۳۷۷	۱۴۹۷	۲۱۹	۱۴۶

اب مندرجہ بالا تمام حسابی عمل کو ذیل کی چال سے اور ذیل کے طریقوں سے نقش کے اندر پر کریں۔ دور اول کے پانچ خانوں میں ۱۴۹۳ سے ۱۴۹۷ تک عدد آئیں گے۔

دور دوم میں ۲۲۰ عدد سرلوح آتا ہے۔ اس لئے ایک عدد کم کرکے خانہ میں ۲۱۹ لکھیں گے اور ترتیب سے پانچ خانے پر کردیں گے۔

دور سوم میں سرلوح ۱۴۵ اعداد آئیں گے۔ اس لئے دو عدد کم کرکے خانہ ۱۱ میں لکھ کر پانچ خانے پر کئے۔ اب یہ نقش مکمل ہے لیکن سرلوح ہندسے نہ لکھے جائیں بلکہ جب وہ خانہ لکھنے کی باری آئے تو اصل عبارت لکھی جائے۔ مثلاً اس مثالی نقش کے سرلوح یہ عبارت آئے گی۔

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ	جلب قلب احمد	محمد، احمد	محمد يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ	یک صد روپیہ لا

اس نقش کے نیچے مندرجہ ذیل عزیمت لکھنی چاہئے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا صَبَائِيْلُ يَا بخائيلُ يَا غطصجائيل وَيَاسَيِّدُ الْمُطَطْرُوْنَ تَسَلَّطُوْا عَلٰى وَجود احمد محبت ومؤدت محمَّد طَلَبُوْا مبلغ یک صدروپیه سکه رائج الوقت بحق يَا اللّٰهُ يَا حَكِيْمُ يَا مُجِيْبُ يَا دائِمُ وَبِحقِ آيت پاک يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ پہلا موکل اسم طالب محمد عدد ۹۲ کا ہے۔ دوسرا موکل عدد مطلوب احمد ۵۳ کا بنایا ہوا ہے۔ تیسرا موکل آیات کے اعداد ۱۴۹۳ کا ہے۔ چوتھا موکل تمام ملائکہ کا سردار ہے۔

اسماء باری تعالیٰ اسم مطلوب احمد کے ہر حرف کے مطابق لئے جائیں گے۔

بس یہی عمل کا طریقہ ہے اس کے دو نقش تیار کرنے چاہئیں۔ ایک کو طالب اپنے بازو پر باندھے دوسرے کو اپنے مکان یا مکان میں درخت ہو اس پر لٹکا دے تاکہ ہوا سے ہلتا رہے۔ انشاء اللہ مطلوب طالب کی طلب جلد پوری کرے گا۔

عروج ماہ میں جمعرات یا جمعہ کے دن تثلیث قمر ومشتری یا زہرہ ومشتری میں زعفران سے لکھنے چاہئیں۔

(۶۳) فراخی رزق وزیادتی آمدن

جس مقصد میں کامیابی درکار ہو اسے لکھ لیں۔ مثلاً ترقی، نفع، زیادتی

آمدن، فراخی رزق دولت۔ اب اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۔ کی ایک بسط سطر لکھو۔ یعنی علیحدہ علیحدہ حروف کرلو۔ دوسری سطر نام مع والدہ اور لفظ مقصد کی لکھ کر بسط کرو۔ اب ہر دو سطور کو آپس میں امتزاج دو یعنی ایک حرف آیت پاک کا۔ ایک نام والی سطر کا لے کر، پھر ایک آیت کا، ایک نام والی سطر کا حرف لے کر باری باری عمل کر کے ایک سطر مکمل کرلیں جس لائن کے حرف ختم ہوجائیں۔ دوبارہ شروع سے اس سطر کے اتنے حروف لے لیں۔ جس قدر ضرورت ہو اب تمام حروف کے نیچے ابجد قمری سے اعداد لکھیں۔ ان اعداد کے نیچے تکسیری سطر میں ان اعداد کے مطابق حروف قطب لکھیں۔ ان حروف کو چار چار ملا کر کلمات بنائیں۔ اب سطر امتزاج (آیت و اسم خود) کے اعداد نکال کر ایک مربع نقش آتشی چال سے پر کریں۔ چاروں کونوں پر چاروں ملائکہ کے نام لکھیں۔ اب اس نقش کے گرد حروف قطب لکھ دیں۔ نقش زعفران سے لکھیں اور بخور صندل سرخ کا کریں۔ اب نقش تیار ہے۔ ایسے دو نقش لکھیں۔ ایک کو پاس رکھ لیں۔ دوسرے کے اوپر اور نیچے ایک ایک ٹھیکری رکھ کر آگ کے نیچے دفن کردیں کہ اسے حرارت پہنچتی رہے جہاں نقش دفن ہے اس طرف منہ کر کے ایک سو ایک مرتبہ (۱۰۱) آیت مذکورہ پڑھیں۔ اسی طرح مقررہ وقت پر روزانہ آیت کا ورد اس نقش کی طرف منہ کر کے کیا کریں یا جائے دفن کے نزدیک بیٹھ کر پڑھیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ تک مقصد پورا ہوگا۔ اگر کوئی ایسی وجہ ہو کہ ایک مقررہ وقت پر روزانہ پڑھ سکیں تو پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے بلا تعداد پڑھا کریں اور حصول مقصد تک ورد جاری رکھیں۔

یاد رکھیں قضا، تدبیر، عمل، دعا، صدقہ خیرات سے ٹل جاتی ہے۔ عملیات کبھی بے کار نہیں جاتے۔ گرمی کا زمانہ ہو، دھوپ کی شدت ہو، آپ چھتری لگالیں۔ نہ آفتاب غروب ہوا۔ نہ دھوپ بند ہوئی مگر آپ دونوں چیزوں سے ایک تدبیر سے محفوظ ہوگئے۔ بس یہی حال عملیات کا ہے، جو قدرت کو کرنا ہے اسے ہونے دیں مگر اپنی تدابیر سے اس مشکل وقت کو عملیات کی مدد سے بہ آسانی گزارا جاسکتا ہے۔ کلام الٰہی کی وساطت سے اور بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقے سے کام میں اللہ تعالیٰ غیب سے کامیابی کے اسباب پیدا کردے گا۔

ابجد قطب یہ ہے۔

س	و	ا	ل	ع	ظ	ی	م	ح	ق	خ	ز	ت	ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ص	ن	ذ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ہ	ج	ظ	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

(۶۴) حصول ملازمت

طریقہ یہ ہے کہ اپنا نام مع والدہ کے تمام حروف اور مقصد کے تمام حروف لیں اور ان کو جدا جدا لکھیں۔ مثلاً احمد بن بانو ملازمت چاہتا ہے تو لائن یہ ہوگی۔

ا ح م د ب ا ن و م ل ا ز م ت

اب اس سطر سے آتشی حروف الگ کریں۔ بادی الگ، آبی الگ، خاکی الگ اور ان کی ایک ایسی لائن تیار کریں کہ پہلے وہ حرف لکھیں جن کے عدد زیادہ ہیں اس کے بعد عناصر کی ترتیب سے دوسرے حروف لکھ دیں۔

مثلاً آتشی: ا،م،ا،م،ا،م۔ عدد ۱۲۳۔

بادی: ب، ن، و، ت۔ عدد ۴۵۸۔

آبی: ز، عدد ۷۔

خاکی: ح، د، ل، عدد ۴۲ ہوئے۔ سب سے زیادہ عدد بادی کے ہیں۔ پھر آتشی کے، پھر خاکی، پھر آبی، لہٰذا سطر یہ ہوئی۔ ب، ن، و، ت، ا،م، ا، م،ا،م، ح، د، ل، ز۔ عنصر بادی غالب ہے۔ اس لئے بادی نقش بنے گا۔ منہ مغرب کی طرف کیا جائے گا۔ یہ نقش ۲۱۸۶ عدد مربع کا پر کیا جائے گا اور سطر کے حرف اول کے مطابق اسم اللہ کا لیا جائے گا۔ مثلاً اس میں حرف اول ب ہے تو باسط لیں گے۔ موکل اسرافیل ہے۔ نقش کے چاروں طرف تو مندرجہ بالا سطر لکھیں گے اور نیچے اس طرح عزیمت لکھیں گے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُم یَا مَلَائِکَۃُ ھٰذِ الْحُرُوْف۔ ب ن و ت ا م ا م ا م ح د ل ز

یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ یَا بَاسِطُ میری ملازمت کا جلد انتظام ہو، اس نقش کو زعفران سے لکھیں اور حسب استطاعت ختم اور صدقہ دے کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ قران عطارد و مشتری یا تثلیث قمر و مشتری میں عمل کریں۔

جدول عناصر

نمبر شمار	حروف	عنصر	ملائکہ	سمت
۱	ا۔ ھ۔ ط۔ م۔ ف۔ ش	آتشی	عزرائیل	مشرق
۲	ب۔ و۔ ی۔ ن۔ ص۔ ت۔ ض	بادی	اسرافیل	مغرب
۳	ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث۔ ظ	آبی	میکائیل	جنوب
۴	د۔ ہ۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ	خاکی	جبرائیل	شمال

(۶۵) اسباب کار

اسباب و اختیارات کے لئے یہ عمل مؤثر ہے یعنی کوئی رکا ہوا کام ہو، اس کے ظاہراً اسباب نظر نہ آتے ہوں۔ لاکھ ہاتھ پاؤں مارتے ہوں مگر ناکامی ہی ناکامی ہو تو اس وقت اس اسم سے مدد لیں۔ اللہ پاک حکمت کاملہ سے ایسے اسباب و ذرائع کا بندوبست فرمادیں گے کہ کام اور مقصد پورا ہوجائے گا۔

مسبب الاسباب کے وسیلہ میں سے ایک وسیلہ اسم الباعث کا ہے۔ آپ کسی حاجت یا مقصد کے حصول کے لئے اس اسم کی روحانیت سے مدد لے سکتے ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ وقت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ پاک وصاف جگہ میں عمل کے لئے بیٹھ جائیں۔ بخور مصطگی کا جلائیں اور ایک سیسہ کی تختی پر کسی نوکدار چیز سے اس اسم کا یہ نقش ذوالکتابت کندہ کریں۔ اصل نقش اور اس کی رفتار پر کرنے کی مثال ذیل میں دی جاتی ہے۔

رفتار نقش۔

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۱۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

اصل نقش۔

ال	ب ا	ع	ش
۷۱	۴۹۹	۳۲	۲
۴۹۸	۶۸	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۹۷	۶۹

نقش کے اوپر موکل کا نام جسشائیل لکھیں اور نیچے مقصد لکھیں۔ مثلاً رزق، روزگار، ترقی مرتبہ، ادائیگی قرض، رہائی محبوس، آمدن غائب۔ غرضیکہ کسی قسم کی حاجت ہو اس طرح لکھو۔ یَا اِلٰھِی یَا مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب۔ فلاں بن فلاں کی ترقی کے اسباب پیدا کر کے ترقی دے۔ الباعث۔

لوح مکمل کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھ کر اسم الباعث کا چھ سو چار دفعہ ورد کریں۔ پھر دعا کریں اور موکل کو اس طرح حکم دیں۔ اے جسشائیل میں بحکم خدا تم کو یہ کہتا ہوں کہ میرا فلاں کام فوراً سرانجام دو۔ یہ فقرہ نہایت سکون سے لیکن پرزور الفاظ میں ادا کرو اور یقین کرلو کہ چونکہ ہم نے ایک بات کے لئے اس اسم کے موکل کو حکم دیا ہے اس لئے وہ ضرور پورا ہوگا۔ اس کے بعد اپنا تختی کو کاغذ یا کپڑے میں لپیٹ کر پاس رکھ لو اور جو ممکن ہو، خیرات کرلو اور نیاز دلاؤ۔ انشاء اللہ اس کام کی تکمیل کے اسباب پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔ ہر حاجت مند صرف اپنے لئے تیار کرسکتا ہے۔

(۶۶) ادائیگی قرض اور معقول آمدنی کا حصول

اس عمل میں دو اسم کام کرتے ہیں۔ رحمٰن، رزاق، اسمائے الٰہی میں سے رحمٰن اس قوت کا نام ہے جو بلا مزد عنایات وعطایات کرتی ہے اور رزاق اس قوت کا نام ہے جو معیشت کی مختار ہے اور یہ سارا انتظام اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ جس شخص کی آمدنی کم ہو اور اخراجات پورے نہ ہوتے ہوں یا آمدنی معقول ہے اور قرض سر پر ہو یا زمین، مکان، جائیداد نہ ہو اور اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہو یا ملازمت نہ ملتی ہو اور ملازمت ہو تو مرضی کے مطابق اور وسائل کے موافق نہ ہو، یا ایک کی بجائے زائد کاموں میں روپیہ لگا رہا ہو یا انعامی اسکیموں میں حصہ لیتا ہو، مگر قسمت کبھی کھلی نہ ہو۔ یا زمیندار ہو، مگر مقروض ہو اور فصلوں سے نقصان رہتا ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ ان دونوں اسمائے الٰہی کے ذریعہ درخواست کرے اور ان کی روحانیت سے مدد لے۔ اللہ پاک نے خود فرمایا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْلَنا۔ یعنی مجھے اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے میرے اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ سے پکارو۔

اس امر کے لئے میرے پاس جو عمل ہے وہ جسمانی ہے جس کے اندر روح پوشیدہ ہے۔ اس روح کو صاحب علم لوگ بہ آسانی پہچان لیں گے وہ مندرجہ ذیل مثلث میں پوشیدہ ہے۔ اس مثلث کو لکھنے کے بعد نیچے یوں لکھیں اجب یاھشائیل اُطْلُبْکُمْ (جس قدر ضرورت ہو یا جو مطلب ہو) بحق یارحمن یارزاق العجل الساعۃ الوحا۔

یارحمن یارزاق

معطف	جبار	نافع
مقدس	رب	منعم
بار	الله العالمین	دائم اللطف

مثلاً روزانہ مزدوری پانے والا مطلب میں یہ لکھ سکتا ہے کہ اطلبکم پانچ روپیہ روزانہ۔ اسی طرح تنخواہ والے شخص کو بھی اپنا صحیح مطالبہ لکھنا چاہئے۔ اگر کسی نے انعامی بانڈ لیا ہے تو اس کا ذکر کرے۔ اگر زمین دار ہے تو بھی اچھی فصل کے اندر سے لکھے۔ اگر کوئی درویش ہے اور درس یا تبلیغ یا دینی کام میں مصروف ہے یا درود اور وظائف میں مشغول ہے تو وہ دست غیب کے لئے اپنا روزینہ لکھ سکتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ مشتری کی ساعت میں چاندی کی تختی یا کاغذ پر اس مثلث حرفی کو رفتار نقش سے لکھے، کاغذ پر زعفران سے لکھے۔ لکھتے وقت بخور، عود اور حب الغار کا ملا کر جلائے اور اسم یارحمٰن یارزاق کو چھ سو چھ بار پڑھ کر دعا مانگ کر نقش پر یا لوح پر دم کر کے اور سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ اب یہاں پھر توجہ سے کام لیں اور اپنی ہمت کے مطابق اس ورد کو اختیار کرلیں۔ مثلاً یا ان اسموں کو کھلا ورد کریں۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھا کریں یا روزانہ کسی وقت چھ سو چھ بار پڑھا کریں گو کام تو صرف لوح یا نقش بھی کرے گا اور ایسے اسباب دے گا کہ مالی لحاظ سے مقصد پورا ہو جائے گا تاہم اگر قسمت بہت کمزور ہو یا دیر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ورد یا وظیفہ کو لازمی اختیار کرلینا چاہئے وہاں وہ شخص جو

دست غیب سے روزینہ کا خواہش مند ہو یعنی بلا مزدوری کے حاجت مال کی رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ سوالاکھ چلہ اسی نیت سے نکالے۔ روزانہ پڑھائی کے دوران نقش یا لوح اتار کر جائے نماز کے نیچے رکھ لیا کرے اور پڑھنے کے بعد پھر بازو پر باندھ لیا کرے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی شخص بھی جو ان اسموں کی برکت حاصل کرے گا وہ محروم نہ رہے گا۔ جتنے بھی لوگ اس عمل کو کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد مراد کو پائیں گے۔ درمیان کا خانہ اسم ذات رب کا ہے۔ وہی مرکز ہے جو لوگ نقش کے نیچے صحیح طور پر مطلب کی سطر نہ لکھ سکیں وہ اس مرکزی خانہ میں صرف تعداد روپیہ کی لکھ دیں۔ روزانہ ہو تو روزانہ، یکمشت ہو تو اکٹھا لکھ دیں۔ اللہ رزاق بھی ہے اپنی درخواست پیش کریں۔ اسماء باقوت ہیں۔ درخواست دینا اور فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ میرا کام تو خزانوں کا اشارہ کرنا ہے۔

نقش مثلث کی چال یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

●●●●●●

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شمار	نام کتاب	قیمت	شمار	نام کتاب	قیمت
۱	عملیات محبت نمبر	100/-	۸	روحانی مسائل نمبر	75/-
۲	جادو ٹونا نمبر	100/-	۹	روحانی ڈاک نمبر	60/-
۳	امراضِ جسمانی نمبر	75/-	۱۰	جنات نمبر	60/-
۴	حاضرات نمبر	75/-	۱۱	شیطان نمبر	60/-
۵	ہمزاد نمبر	75/-	۱۲	خاص نمبر	60/
۶	مؤکلات نمبر	75/-	۱۳	اعمالِ شر نمبر	75/-
۷	استخارہ نمبر	75/-	۱۴	درود و سلام نمبر	50/-

موبائل : 09756726786

باحیا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق مسلم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تہبند باندھے لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا لیا اور اسی طرح لیٹے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی بلا لیا اور بدستور لیٹے رہے۔ اسکے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے کھلی ہوئی پنڈلی کو چھپا لیا اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ پھر ان کو اندر بلا لیا۔ پھر جب یہ سب حضرات چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے کہ جب پہلے دونوں حضرات آئے تو آپؐ بدستور لیٹے رہے اور پنڈلی بھی کھلی رہی مگر جب حضرت عثمانؓ آئے تو آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کھلی ہوئی پنڈلی کو بھی چھپا لیا۔؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ عثمانؓ باحیا اور شرمیلے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اگر میں نے اسی حالت میں ان کو بلا لیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شرم کی وجہ سے واپس چلے جائیں اور جو بات کہنے آئے ہیں وہ کہہ نہ سکیں۔

مستحصلہ علم جفر کا قیمتی ہتھیار

☆از خالدہ خلجی

مشہور ہے کہ مستحصلہ ناپید ہے جہاں تک خاکسار کا تعلق و تحقیق ہے مستحصلہ ناپید نہیں ناپید اگر ہیں تو وہ ذہن و دماغ ہیں جو مغز ماری سے جی چراتے ہیں۔

جو چیز ناپید ہو اس سے متعلق دنیا میں کوئی خبر نہیں ہوتی، جس چیز یا علم کے متعلق علماء و صوفیاء کرام فرمان کرے تو اس میں حقیقت و سچائی ضرور ہوتی ہے۔

سوال کے جواب کو حاصل کرنے کے لئے مختلف قاعدوں و اصولوں پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح سوال کے حروف بدل کر دوسرے حروف حاصل کئے جاتے ہیں۔ یہ حروف جواب کی صورت اختیار کرتے ہیں اس طرح ان حروف کو جو جواب کی صورت میں نکل آتے ہیں اسے مستحصلہ یا حروف مستحصلہ کہتے ہیں۔

اس دور میں جفر کے مستحصلے کی مکمل تشریح و مطلب بیان کیا جائے تو نہ جانے کیسے کیسے فتوے جاری ہوں۔ لہٰذا تعریف مستحصلہ کچھ یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ ہر مستحصلہ مختلف اصول کے تحت گھومتا ہے اور جواب پیدا کرتا ہے، حروف مستحصلات یعنی جواب کے حروف ایسے نکلتے رہتے ہیں گویا غیب کے پردے سے ندا۔ مستحصلہ کا مقام بہت بلند ہے، مستحصلہ کے جوابات مضبوط احکام و کشف کی مانند ہوتے ہیں لیکن انہیں الہام کے برابر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

مستحصلہ کو حاصل کرنے یا جاننے والے حضرات کے لئے لازم ہے کہ اُن میں نماز، روزہ، خوف خدا، ذکر، عبادت، صبر، تقویٰ و پرہیزگاری کے اوصاف ضرور ہونے چاہئیں اور پھر مستحصلہ کے حروف ایسے ہی دل و دماغ میں جگہ لیتے ہیں۔

حل مستحصلہ

علم الجفر میں ہمیشہ پاکیزگی کا خیال رکھنا چاہئے، حضرت علی مرتضیٰ کا قول ہے کہ اس عمل کو ہمیشہ باوضو کرنا چاہئے لہٰذا یہ مضمون بھی باوضو رقم کیا جارہا ہے۔

باوضو ہو کر یکسوئی کے ساتھ سائل کا سوال سنیں اور اسے کاغذ پر لکھ لیں۔ اب جس قاعدہ یا مستحصلہ سے آپ سوال حل کر رہے ہیں تمام تر توجہ اسی پر مرکوز رکھیں مستحصلہ کے حروف یعنی سطر جواب ریاضت کی مناسبت سے جواب دے گا۔ سوچ و خیال یہ رہے کہ جواب پردہ غیب سے مل رہا ہے۔

مستحصلہ کا اصول

جب سطر مستحصلہ یعنی سطر جواب پر پہنچیں تو حروف ناطق (یعنی جواب دینے والے حروف) مذکورہ قاعدے کے اصول کے تحت لیں گے مثلاً کہیں پر اصول ہوتا ہے کہ جواب نظیرہ سے اخذ کریں کہیں پر ہم مرتبہ کہیں پر اعدد جمع کرنے پڑتے ہیں، کہیں پر کسی جدول میں نظر دوڑانی پڑتی ہے، کہیں پر ابجد قمری کے علاوہ دیگر ابجد مثلاً شمسی، اجہز وغیرہ سے ناطق حروف لینے پڑتے ہیں۔

فانوس الجفر میں مستحصلہ کا طریقہ کار ہر مستحصلے کے ساتھ بیان کیا گیا ہے لیکن یہاں پر لکھ دیا جاتا ہے تاکہ مکمل کتاب کے مستحصلات کے متعلق آپ شروع ہی میں اس کے سہل طریقہ کو سمجھ سکیں۔

مستحصلہ حل کرنے کا طریقہ

ہر قاعدے کے سطر مستحصلہ کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے لیکن فانوس الجفر کے تمام کے تمام مستحصلات میں جب سطر مستحصلہ پر پہنچیں تو تین طریقوں سے حروف جواب دیں گے۔

(۱) حرف خود ناطق ہوگا

(۲) ہم مرتبہ ناطق ہوگا

(۳) نظیرہ ناطق ہوگا۔

(ناطق سے مراد وہ حروف جو جواب کے لئے مناسب یا موزوں ہوں یا جواب وہ ہوں)

آسانی کے لئے آگے کے اوراق میں جفر کی چند اصطلاحات بھی پیش کی جائیں گی تاکہ نظیرہ، ہم مرتبہ وغیرہ الفاظ تمام شائقین سمجھ سکیں۔

حروف ناطق کے انہیں تین اصولوں پر جو بالا بیان کی گئی ہیں کے مطابق چلتے رہیں ناطق حروف پر غور و فکر کریں، باربط، بامعنی جواب آپ کے

سامنے نکلتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یہ خیال رکھا جائے کہ علم الجفر کے مستحصلات بعض اوقات مشکل الفاظ میں جوابات دیتے ہیں، الفاظ پر ہمہ تن غور کیا کریں۔

سوال قائم کرنا

دنیا میں کسی قسم کا سوال ہو دانا، حکماء، علماء کے خیالات و مشاہدات کے مطابق جواب اسی سوال میں پوشیدہ ہوتا ہے، البتہ جواب کا دیکھنا یا نکالنا کسی نہ کسی قاعدے کا محتاج ہوتا ہے۔ علم الجفر کے حصہ اخبار کے ذریعے سوالات کرنے کے دو قسم ہوتے ہیں۔

(۱) مرکزی سوالات (۲) محوری سوالات

مرکزی سوال کی تشریح یا تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ ایسے سوالات جو ہم کسی بھی وقت یا عرصہ یا کسی زمانہ میں کریں اور ہمیں سوال کو منفرد بنانے کے لئے کسی تاریخ وغیرہ کی بندش کی ضرورت نہ پڑے مرکزی سوالات کہلاتے ہیں مثلاً کیا زمین گول ہے؟ یہ سوال کسی بھی زمانے میں کیا جائے تو ایک ہی جواب ہوگا۔ سیارے کتنے ہیں؟ دنیا کیا ہے؟ اسی طرح بے شمار سوالات مرکزی سوالات کہلاتے ہیں۔

اسی طرح محوری سوالات وہ ہوتے ہیں جس زمانے میں یا وقت کے لحاظ سے تبدیلی واقع ہو مثلاً کیا فلاں بن فلاں پاس ہوگا، اب یہ معلوم نہیں کہ سائل کسی جماعت کے متعلق سوال پوچھا جارہا ہے فرض کیا ہم نے سوال میں جماعت کا ذکر بھی کیا اور سوال کو اس صورت میں لکھا کہ کیا فلاں بن فلاں بارہویں جماعت پاس کرلے گا؟ اب یہ معلوم نہیں کہ سالانہ امتحان کے لئے پوچھا جارہا ہے یا دوسرے سالانہ کا؟ لہٰذا پھر سوال میں شک وشبہ رہ جاتا ہے بلکہ اس سوال کو صحیح بندش کے ساتھ ہم یوں لکھیں گے۔

سوال یا علم! کیا فلاں بن فلاں بارہویں جماعت کا امتحان پہلے چانس میں پاس کرلے گا؟

اب یہاں تاریخ کی بھی ضرورت نہیں کیوں کہ آپ نے پہلا چانس لکھ کر سوال کو صحیح و درست بندش کے ساتھ قائم کیا ہے۔ یاد رہے کہ سوال لکھنے سے پہلے ''یا علیم'' ضرور اور ضرور لکھا کریں کیوں کہ ہم جاننے والے سے پوچھ رہے ہیں اور واقعی کل کائنات کے امور علیم ہی جانتا ہے وہی علم رکھتا ہے، اسے ہی خبر ہے۔

پہلے بیان کئے گئے سوال کو یوں بھی لکھ سکتے ہیں

یا علیم! کیا فلاں بن فلاں بارہویں جماعت کا امتحان انیس سو نواسی کے سالانہ امتحان میں پاس کرلے گا؟

''یا علیم''! کیا رول نمبر ایک سو اٹھارہ ایف اے کے امتحان سالانہ امتحان انیس سو نواسی کوئٹہ بورڈ سے پاس ہوگا؟

ان سوالات پر غور کریں گے تو واضح طور پر ثابت ہوگا کہ سوال مکمل بندش کے ساتھ ہے اور کسی قسم کا شک وشبہ یا اعتراض نہیں۔

اب اسی طرح ایک شخص زندگی میں کئی بار بیمار ہوتا ہے۔ تو سوال میں تاریخ اور مرض کا اضافہ ضروری ہوتا ہے۔ اگر مرض معلوم نہ ہو تو تاریخ نہایت ضروری ہے۔ ایک بیمار سائل سوال کرتا ہے بیماری بخار ہے ہم سوال کرتے ہیں:

یا علیم! کیا احمد علی بن گلشن کا بخار اتر جائے گا؟

جواب نفی میں آتا ہے کہ بخار نہیں اترے گا اور پھر دو دن بعد بخار اتر جاتا ہے اور یہاں سائل کے دل میں جفر کے لئے غلط تاثرات جنم لیتے ہیں۔ یہاں پر سائل بھی حق بجانب ہے کیوں کہ جفار نے سوال غلط قائم کیا ہے کیوں کہ زندگی میں کئی بار انسان کو بخار سے گزرنا پڑتا ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ سوال احمد علی کے بچپن کا یا لڑکپن یا جوانی کا یا وقت مرگ کا ہے لہٰذا سوال میں تاریخ کا اضافہ کرنے سے سوال مکمل حل ہوگا۔

یا علیم! کیا احمد علی بن گلشن کا بخار اتر جائے گا؟ دس جنوری انیس سو نواسی؟ مطلب یہ ہے کہ مرکزی سوالات بہت کم ہوتے ہیں مرکزی سوالات میں تاریخ وغیرہ کی ضرورت نہیں، محوری سوالات میں دن، تاریخ، سال، مرض، واقعہ، سانحہ وغیرہ میں سے کسی نہ کسی ضرورت و سوال کے مناسبت سے ضروری ہے تاکہ اس سوال کا صحیح و ثابت جواب حاصل ہو۔

راقم کی نظر میں ایسی بہت سی کتابیں گزری ہیں جس میں بڑے بڑے جفار حضرات نے محوری و مرکزی سوالات میں تمیز کو خود بھی نہ جانا، پیشین گوئیوں کا غلط ہو جانا پھر اکثر سوالات کے غلط جوابات کا نکلنا یہ سب کچھ محوری و مرکزی سے ناشناسی ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا صحیح و مکمل سوال درست و سچے جواب کی ضمانت ہے۔

فانوس الجفر میں مختلف سوالات دیکھ کر ہر قاری خود بخود سمجھ جائے گا کہ مرکزی سوالات کے علاوہ دوسرے اقسام کے سوالات کیسے اور کس طرح قائم کئے جاتے ہیں، کسی سوال میں شبہ یا اعتراض نظر آئے تو تھوڑی سی فکر کے بعد درست ہی تصور کریں گے۔

سوال میں اسماء کا استعمال

ایک اہم غلطی جو سوالوں کے جوابات پر بہت اثر انداز ہوتی ہے وہ ہے سوالات میں ناموں کا غلط یا مبہم لکھنا۔ یاد رہے کہ سوال میں سائل یا جس

سے سوال متعلق ہو اس کا اصل نام لکھیں اور پھر نام کے ساتھ والدہ کا نام انتہائی ضروری ہے۔ بعض حضرات والدہ کی جگہ والد کا نام لکھ لیتے ہیں جو کہ غلط ہے ماں کا نام اس لئے سوال میں ضروری ہے کہ یہ تو سو فیصد حقیقت ہوتا ہے کہ سائل کو اس جہاں میں لانے والی ذات ماں ہے اور وہ اسی سے جنا ہے، لہٰذا اس میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا اور سوال مکمل ہو جاتا ہے۔ باپ کا نام تحریر کرنے سے پھر بھی شک وشبہ رہ جاتا ہے خواہ سوال کسی بھی ہستی سے متعلق ہو۔

بعض حضرات صرف نام لکھ لیتے ہیں۔ فرض کیا سائل محمد اشرف ہے اب دنیا میں اشرف نام کے بے شمار افراد ہیں۔ معلوم نہیں کہ کس اشرف کے متعلق پوچھا جا رہا ہے، لہٰذا ماں کا نام ساتھ لکھنے سے متعلقہ اشرف منفرد ہو جاتا ہے۔ بعض حضرات والدہ کے نام کی جگہ حوا لکھ لیتے ہیں، خاص طور پر تعویذوں میں، یہ بھی سراسر غلط ہے کیوں کہ حوا تو تمام انسانیت کی ماں ہے۔ ہر اشرف کے ساتھ حوا لکھا جا سکتا ہے، لہٰذا نام بمعہ والدہ کے سوال کے لئے ضروری ہے۔ والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو نام کے ساتھ عہدہ، مقام، روڈ یا سوچ سمجھ کے بعد سائل کو منفرد کیا جا سکتا ہے۔ جس کی مثالیں آگے کے اوراق میں آپ کی نظروں سے گذریں گی۔

قوانین مستحصلات

اس مضمون میں جو مستحصلات پیش کئے جا رہے ہیں اسے حل کرنے کے قوانین نہایت آسان ہیں اور ان کی اصطلاحات بھی بہت کم ہیں لیکن ہم یہاں اصطلاحات جفر کچھ زیادہ پیش کریں گے تا کہ ان مستحصلات کے علاوہ کسی اور مستحصلہ کو بھی حل کرنا پڑے تو اسی مضمون سے مدد لی جائے اور سرگردانی نہ رہے کہ فلاں کے معنی فلاں شئے کو کیسے اخذ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان مستحصلات کے اصطلاحات دیکھ کر آپ ان کے سہل ہونے کا دعویٰ تسلیم کریں۔

اصطلاحات

ا۔ سوال سوال کے معنی پوچھنا دریافت کرنا یعنی اگر کوئی سائل کچھ دریافت کرنا چاہے تو اس دریافت رسوال کو مکمل ترتیب و بندش کے ساتھ لکھ لیں اور سوال کے شروع میں ''یا علیم'' ضرور اور ضرور لکھیں۔

بسط حرفی

سوال کو حروف میں بدل دینا بسط حرفی کہلاتا ہے۔ مثلاً یا علیم احق کیا ہے؟

بسط حرفی = ح ق ک ی ا ہ ی

اساس رتلخیص یا تخلیص

سوال کے بسط حرفی کو یا کسی اور سطر کو خالص کر دینا اساس کہلاتا ہے۔ یعنی جو حرف بسط حرفی میں دو بار یا زیادہ بار آیا ہو اسے ایک بار لکھ لینا مثلاً

بسط حرفی = ح ق ک ی ا ہ ی

اساس = ح ق ک ی ا ہ

نظیرہ

یوں تو اٹھائیس اباجد ہیں اور ہر ابجد کا علیحدہ علیحدہ نظیرہ ہوتا ہے لیکن بنیادی ابجد، قمری ابجد ہے لہٰذا اکثر ابجد قمری کا نظیرہ ہی استعمال ہوتا ہے۔

اب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن

س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

ہر دو حرف اپنے اوپر نیچے کا نظیرہ کہلاتا ہے۔ یعنی الف کا نظیرہ س ہے اور س کا الف ہے علی ہذا القیاس۔

تمام اباجد میں ہر پندرہواں حرف نظیرہ ہوتا ہے۔

ایقغ وہم مرتبہ

ای ق غ	ب ک ر	ج ل ش	د م ت	ھ ن ث
۱	۲	۳	۴	۵
و س خ	ز ع ذ	ح ف ض	ط ص ظ	
۶	۷	۸	۹	

یہ تمام ابجد قمری سے نکلے ہیں ابجد قمری میں ہر دو سوال حرف تین تک کے حروف ہیں۔ ای ق غ ہم مرتبہ ہیں ا کا ہم مرتبہ ی ہے ق ہے و رغ ہے اسی رح ی کا ا ق غ ہے اور اسی طرح آگے ب کا ہم مرتبہ حروف ک ر اور ک کے ب ر ہیں اور ر کے ک ب ہیں علی ہذا القیاس۔

ابجد قمری بمعہ قیمت

علم جفر کی بنیاد ابجد قمری ہے باقی اباجد اسی سے نکلے ہیں، اکثر مستحصلات اسی کی قیمتوں حروف، ترتیب، نظریہ اور ترفع وغیرہ سے حل ہوتے ہیں۔

ابجد قمری

ا کی قیمت ا ہے اور ب کی ۲ اسی طرح س کی قیمت ۶۰ ہے۔ علی ہذا القیار

ب اور پ ایک ہی ہیں = د اور ڈ ر اور ڑ

ج اور چ ایک ہی ہیں = ز اور ژ ت اور ٹ اور گ

اعداد جمل کبیر کا مطلب ہے کہ جب سوال کو بسط حرفی یعنی حروف میں بدلا جاتا ہے تو ہر ایک کی قیمت لے کر تمام کے تمام جمع کریں یہ اعداد جمل کبیر کہلاتے ہیں۔

بسط تضعیف

یعنی کسی حرف کی قیمت کو دس گنا کر دیں پھر اس قیمت کے مطابق حرف لیں مثلاً م کی قیمت (۴۰) ہے۔

۴۰+۴۰=۸۰ ۸۰ قیمت ہے ف کی

لہٰذا م کا بسط تضعیف ف ہوا۔

بسط تنصیف

بالکل بسط تضعیف کے الٹ یہاں قیمت نصف کرنا پڑتی ہے مثلاً ف کا بسط تنصیف م ہے۔

کبیر، وسیط صغیر معلوم کرنا

جمل کبیر جو پہلے بیان کیا گیا وہی کبیر کہلاتا ہے۔ فرض کریں کسی بسط حرفی یا سطر کی کل قیمت یعنی جمل کبیر ۲۱۱ ہے تو وسیط معلوم کرنے کے لئے کبیر کے اکائی دہائی کو جمع کرتے ہیں، باقی کو ویسے ہی رہنے دیں۔

کبیر = ۲۱۱ وسیط = ۱+۱ = ۲ مکمل وسیط = ۲۲

صغیر کا طریقہ بھی وسیط کی طرح ہے۔

صغیر = ۲+۲ = ۴

لہٰذا کبیر = ۲۱۱ وسیط = ۲۲ صغیر = ۴

واضح رہے کہ نقطہ یعنی صفر شمار نہیں ہوتا۔

بسط ملفوظی

مطلب یہ ہے کہ حروف کو اس طرح لکھ لینا جس طرح زبان سے ادا ہوتے ہیں مثلاً حروف ا، م، و۔ ملفوظی الف، م، دال۔

ترفع حرفی

ابجد قمری میں حروف کو ایک درجہ بلند کرنا مثلاً

ا کا ب، ب کا ج، ج کا د، د کا ھ، علی ہذا القیاس

ترفع عددی

حروف کو اعداد کے مرتبے کے لحاظ سے بلند کرنا یعنی اکائی کو دہائی سے دہائی کو سیکڑہ سے، سیکڑہ کو ہزار سے مثلاً

ب کا ک، ک کا ر

طبعی حروف : آتشی حروف ا ھ ط م ف ش ذ

خاکی حروف : ب و ی ن ص ت ض

بادی حروف : ج ز ک س ق ث ظ

آبی حروف : د ح ل ع ر خ غ

ترفع طبعی

حروف کو طبعی لحاظ سے تبدیل کرنا یعنی آتشی کو خاکی سے خاکی کو بادی سے بادی کو آبی سے یا الٹ ترتیب سے یعنی جیسے مطلوب ہوں۔

ترفع اقراری

کسی حرف کے ایک حرف چھوڑ کر اگلا حرف لینا ترفع اقراری کہلاتا ہے مثلاً ا کا ج، ج کا ہ، ہ کا ز اس طرح تا آخر

ترفع زواجی

کسی بھی حرف کا اگلا چوتھا حرف تقع زواجی کہلاتا ہے مثلاً ا کا د، د کا ذ، ز کا ی اسی طرح تا آخر

امتزاج دینا

امتزاج دو سطروں کو آپس میں ضم کر کے لکھنے کو کہتے ہیں۔

ملاپ اس طرح ہو کہ ایک حرف پہلی سطر کا دوسرا حرف دوسری سطر کا اس طرح تمام حروف کو لکھ لینا۔

پہلی سطر = ا ب ج د ھ و

دوسری سطر = ز ح ط ی ک ل

امتزاج = ا ز ب ح ج ط د ی ھ ک و ل

دوسری سطر = ز ح ط ی ک ل

امتزاج = ا ز ب ح ج ط د ی ھ ک و ل

صدر موخر

کسی سطر کا پہلا حرف اور پھر آخری حرف پھر دوسرا حرف اور پھر آخر

سے دوسرا حرف اسی طرح تمام کریں تو یہ نئی سطر صدر موخر ہوگی مثلاً

اب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل

صدر موخر = ال ب ک ج ی د ط ہ ح و ز

موخر صدر

بالکل صدر موخر کے برعکس یعنی پہلے آخری صرف پھر پہلا حرف مثلاً

اب ج د ہ و

موخر صدر = و ا ہ ب د ج

زمام

جب ہم کسی سطر کو موخر صدر یا صدر موخر کرتے ہیں تو دوسری سطر ظاہر ہوتی ہے اسی طرح دوسری سطر کو جب پھر مذکورہ عمل میں لاتے ہیں تو تیسری سطر ظاہر ہوگی اسی ترتیب سے آگے چلتے رہیں تو پہلی سطر یعنی سطر اول ظاہر ہوگی اس سطر سے اوپر والی سطر، سطر زمام کہلاتی ہے مثلاً

ال م ح م د سطر اول

صدر موخر = ا دل م م ح

صدر موخر = اح دم ل م

صدر موخر = ام ح ل دم

صدر موخر = ام م د ح ل زمام

صدر موخر = ال م ح م د

تکسیر

صدر موخر یا موخر صدر کا عمل جب زمام تک کیا جاتا ہے تو ان تمام سطور کے عمل کو تکسیر کہتے ہیں جیسے زمام میں مثال ہے

تکسیر زوج

اگر حروف اور سطور جفت ہوں تو اسے تکسیر زوج کہتے ہیں۔

زبر و بنیات

ملفوظی حروف کا پہلا حرف زبر کہلاتا ہے باقی بنیات مثلاً میم میں م زبر ہے اور یم بنیات۔

حرف مکتوبی

میم، نون، واؤ یعنی جس حرف پہ شروع ہوں اسی پر ختم

حروف مسروری

ملفوظی میں سے وہ حروف جو صرف دو حروف پر مشتمل ہوں

با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ہا، یا

حروف ملفوظی

ملفوظی میں سے وہ حروف جو تین حروف پر مشتمل ہوتے ہیں

الف، جیم، دال، سین، شین، صاد، ذال، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔

طرح

حروف کی تقسیم کو طرح کہتے ہیں مثلاً کسی سطر کے متعلق لکھا ہو کہ پانچ حروف کی طرح دیں تو یوں ہوگا کہ پانچ حروف چھوڑیں گے اور چھٹا حرف لیں گے۔

تنزل

کسی حرف کا درجہ کم کرنا مثلاً ج کا تنزل ب ہے، ب کا الف، اسی طرح ہر ایک کا پچھلا حرف تنزل کہلاتا ہے۔

ابجد شمسی بمعہ قیمت

ابجد شمسی میں بھی قمری کی طرح ہر ترتیب و عمل کیا جاسکتا ہے۔

قوانین جفر کے چند بنیادی نقطے آپ نے ملاحظہ فرمائے انہی اصولوں و قوانین کے ذریعہ کافی مستحصلوں پر عبور حاصل ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں حصہ آخر میں بھی یہی قوانین آپ کی رہنمائی کرسکتے ہیں۔ اصل میں تو جب مخفی علوم سیکھے جاتے ہیں یا کوئی اور فن و ہنر وغیرہ تو ہر کسی کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ، طریقہ یا اصول ہوتا ہے۔ جب تک ان کے بنیادی قوانین کو نہ سمجھا جائے گا تو ان پر دترس تو درکنار ان کی تعریف و بیان بھی مشکل ہوگا۔

لہٰذا ان بنیادی قوانین کے بعد قوی امید ہے کہ شائقین جفر نہ صرف تعریف و بیان پر بلکہ علم جفر پر کافی حد تک دسترس پالیں گے۔

قاعدہ حسابی

کائنات جفر میں حسابی قواعد بے شمار ہیں اور کئی حضرات نے آزمائے و پرکھے ہوں گے لیکن ان تمام قواعد میں قاعدہ ہذا بے مثال ولاجواب ہے۔

جب برصغیر میں جفر کو عام کیا گیا اور اس کے کئی مستحصلات و قواعد پیش کیے گئے تو شائقین جفر نے آسان قواعد پیش کرنے کی آواز اٹھائی کیوں کہ لوگ دور حاضر کی جدت کی طرح ان علوم میں بھی آسان راستوں کو تلاش کرنے میں مگن ہیں لہٰذا علامہ شاد گیلانیؒ نے بہت سے آسان قواعد بھی پیش کیے پھر بھی محنت و مشکل امور سے جی چرانے والوں پہ یہ قواعد گراں گزرے بالآخر روحانی باپ نے سخاوت کی انتہاء کردی اور اپنے معمول کا قاعدہ رسائل و کتابوں میں بکھیر دیا۔ یہ قاعدہ ان کا معمول تھا اور عام طور پر اسی قاعدے کو استعمال میں رکھتے اور یہی قاعدہ مجھ خاکسار کا بھی معمول ہے، جدھر بھی کسی سائل نے سوال پوچھا قاعدہ حسابی سے جواب دیدیتا ہوں اور مختلف مواقعوں پر حیران کن جوابات دیئے ہیں، کئی بار چند ایک پیش گوئیاں اسی قاعدے سے اخذ کیے ہیں، جنتریاں و رسائل میں ثابت جفارِ عظیم اس مستحصلے کے متعلق لکھتے ہیں۔

''میں اس قاعدے کو علم غیب نہیں کہتا۔ علم غیب کچھ اور چیز ہے اور وہ مشیت ایزدی پر منحصر ہے۔ البتہ حسابی قواعد میں یہ قاعدہ بے حد آسان اور نہایت عمدہ جواب دینے والا ہے''۔

یہ قاعدہ بارہا شائع ہو چکا ہے لیکن لوگ ابھی تک اس کی قدر و قیمت سے بے خبر ہیں، مفصل مثالوں کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے اور یقین ہے کہ اکثر حضرات کا معمول بن جائے گا۔

اصول قاعدہ

(۱) سب سے پہلے یاعلیم لکھیں۔

(۲) یاعلیم ! کے بعد اپنا سوال یا سوال سائل مکمل بندش کے ساتھ لکھیں۔

(۳) اب یاعلیم کے علاوہ تمام سوال کو بسط حرفی کردیں۔

(۴) اب پہلے حرف سے گنتی شروع کردیں اور ساتواں، ساتواں حرف سطر سے اٹھالیں۔ یعنی سطر کو طرح دیں۔

(۵) اگر جواب مفصل چاہئے تو ہر چوتھا حرف سطر سے چن لیں۔

(۶) ۷×۷ یا (۴×۴) کی سطر ظاہر ہوگی۔

(۷) اب ان حروف کو ناطق کریں یعنی مستحصلہ سے بدل دیں۔ نہایت عمدہ اور درست جواب برآمد ہوگا۔

حروف تین طرح سے جواب دیں گے یا ناطق ہوں گے۔

(۱) حرف خود ناطق ہوگا۔

(۲) نظیرہ ناطق ہوگا۔

(۳) یا پھر ہم مرتبہ ناطق ہوگا۔

مذکورہ قاعدے سے حال شدہ سوالوں پر غور و فکر کریں انشاء اللہ تمام ذہنی کوفتیں دور ہوں گی۔

مثالیں

(۱) یاعلیم کیا علم الجفر مستقبل کے سوالات کے جوابات درست دیتا ہے؟

بسط حرفی = ک ی ا ع ل م ا ل ج ف ر م س ت ق ب ل ک ی س ل ا ت ک ی ج و ا ب ا ت د ر س ت د ی ت ا ھ ی

۷×۷= ا ت د ج ر ہ

مستحصلہ ر ناطق ہم مرتبہ نظیرہ ہم مرتبہ خود نظیرہ خود

جواب = ق ح / حق — س ج / چ — وھ / ہو

ایک عورت نے اپنے منگیتر کے متعلق سوال کیا کہ منگیتر دوسری شادی تو بعد میں نہیں کریں گے تو لہٰذا ان کے سوال کو اس طرح لکھا گیا۔

(۲) یاعلیم زندگی میں محمد نواز بن اشرف کتنی شادیاں کرے گا؟

بسط حرفی = ز ن د گ ی م ی ن م ح م د ن و ا ز ب ن ا ش ر ف ک ت ن ی ش ا د ی ا ن ک ر ی گ ا

۷×۷ ی و ر ا ی

مستحصلہ = خود ہم مرتبہ ہم مرتبہ خود خود

جواب = ی س / سے — ک وی / ایک (ایک سے)

لہٰذا سائلہ کو آگاہ کیا گیا منگیتر صاحب ایک شادی کریں گے۔

(۳) یاعلیم کیا کتاب فانوس الجفر عوام بآسانی سمجھ سکیں گے؟

بسط حرفی = ک ی ا ک ت ا ب ف ا ن و س ا ل ج ف ر ع و ا م ب ا س ا ن ی س م ج ھ س ک ی ن گ ی

۷×۷= ب ل م ی ی

مستحصلہ = ہم مرتبہ خود خود ہم مرتبہ غیر ناطق

ک ل م ×ا

جواب = کمال

یعنی نہ صرف سمجھ جائیں گے بلکہ کمال حاصل کرلیں گے۔

(۴) یاعلیم مرغی خانے کا کاروبار محمد عتیق بن حمیدہ بیگم کے لئے کیا ہے؟ اپریل انیس سو ٹوے۔

محمد اجمل انصاری محمد ناظم ٹمکی ضلع پون انڈیا

بسط حرفی = م رغ ی خ ان ی ک اک ارو ب ارم ح م دع ت ی ق ب ن ح م ی دھ ب ی گ م ک ی ل ی ی ک ی س اہ ی اب ری ل ان ی س س ون وی

۷×۷ ن و د ح ک ک ب س

مستحصلہ ہم مرتبہ خود خود غیرناطق ہم مرتبہ ہم مرتبہ خود نظیرہ

ھو   د×ب رب ا

جواب = ہو برباد

یہاں درمیان میں حرف ح غیر ناطق تھا یعنی جواب میں خلل یا غیر غالب تھا لہٰذا اسے ختم کردیا گیا۔

(۵) یا علیم خالد بن......کو غلام عباس بن...... سے مستحصلہ صدر موخر تکسیر والا ملا ہے کس درجے کا ہے؟

بسط حرفی = خ ال دب ن ب ۶۵۴۳۲۱ ک وغ ل ام ع ب اس ب ن ۶۵، و۶۵۴۳۲۱ س ی م س ت ح ص ل ھ ص در م وخ رت ک س ی روال ام ل اھ ی ک س ورج ی ک اھ ی

۷×۷ ب ک ب و س ل خ و ھ ی

مستحصلہ غیرناطق ہم مرتبہ نظیرہ ہم مرتبہ نظیرہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ نظیرہ خود خود

×ب ع س ا   ج س   رھ ے

جواب = عباس سچ رہے

(۶) یا علیم کیا عراقی صدر صدام حسین پھر کبھی امریکہ اور اس کے حامیوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا؟ جون انیس سو کیا نوے؟

بسط حرفی = ک ی اع راق ی ص درص دام ح س ی ن ب ھ رک ھ ب ی ام ری ک ھ اور اس ک ی ح ام ی ون ک ی خ ل اف ات ھ ک ھ را ھ وک اج ون ان ی س واک ان وی

۷×۷ ق ا ھ م ر م ل ھ ج س ی

مستحصلہ خود خود خود خود ہم مرتبہ خود ہم مرتبہ خود ہم مرتبہ خود خود خود

ق اھ م   ک م   ل ن ج   س ی

جواب = قائم کم چلن سے

مطلب یہ کہ آہستہ یا کم چلن/رفتار کے ساتھ اپنے آپ کو قائم کرنا یا کھڑا کرنا یعنی آئندہ عراق پھر اٹھ کھڑا ہوگا۔

(۷) یا علیم کیا ہمزاد کو عمل سے تسخیر کیا جاسکتا ہے۔

بسط حرفی = ک ی اھ م زاد ک وع م ل س ی ت س خ ی رک ی اج ا س ک ت اھ ی

۷×۷ ک س ا ت

مستحصلہ نظیرہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ

س خ رم

جواب = مسخر

(۸) یا علیم کیا حمیدن خان بن...... تسخیر ہمزاد کے عمل میں کامیاب ہو سکتا ہے انیس سو کا نوے۔

بسط حرفی = ک ی اح م ی دن خ ان ب ن خ ۵۴۳۲۱ ت س خ ی رھ م زادک ی ع م ل م ی ن ک ام ی اب ھ وس ک ت اھ ی ان ی س س وا ک ان وی

۷×۷ = درخ س ام اا س ی

مستحصلہ = ہم مرتبہ خود خود ہم مرتبہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ خود خود

ت خ س ی   د ی ق   س ی

جواب = سختی قید سے

(سختی سے قابو کرلے)

(۹) یا علیم ثریا بنت فرحت کی شادی کب ہوگی ستمبر انیس سو نوے؟

بسط حرفی = ث ری اب ن ت ف رح ت ک ی ش ادی ک ب ھ و ک ی س ت م ب ران ی س س ون وی

۷×۷ ت ش و ر ن

مستحصلہ ہم مرتبہ ہم مرتبہ خود نظیرہ ہم مرتبہ

م ج و   وھ

جواب = مجو ہو

جواب واضح قابل فہم نہیں لہٰذا (۴×۴) میں دیکھا۔

۴×۴ ا ف ک و ج س ر س و

مستحصلہ غیرناطق خود ہم مرتبہ نظیرہ خود ہم مرتبہ ہم مرتبہ خود نظیرہ

×ف ر ص   ھو   ب س ر

جواب = صرف ہو برس

یعنی صرف ایک برس بعد ہو یا ایک برس لگے۔

☆☆☆

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر-۱۶

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہوچکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنارہا ہے اس کے لئے ہرشاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہوجانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہرشاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگر چہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تا کہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگئی ہوتو واضح ہوجائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
423	محمد صلاح الدین ربانی	اے وی روڈ ممبئی ایم ایس	T341/06
424	حکیم اسرار الحق صدیقی	یونانی دواخانہ ضلع فتحپور یوپی	T346/06
425	محمد حکیم الحق حکیم	بیدر، کرناٹک	T347/06
426	محمد ادریس امام جامع مسجد	ترانہ کالونی، اجین، ایم پی	T350/06
427	ایس کے اچھن میاں	نرساپور، گوداوری ویسٹ	T351/06
428	محمد داؤد	محلہ قاضی سرائے، نگینہ بجنور	T354/06
429	محمد لطیف قاسمی	تحصیل نہال ضلع ڈوڈہ، کشمیر	T356/06
430	رضوان احمد	شیخ پورہ نندی، فروز پور یوپی	T357/06
431	نسیم احمد	ایم جے کے ہاسپٹل، چمپارن	T358/06
432	محمد طیب عبدالوہاب	الناور ضلع دھارواڑ، کرناٹک	T360/07
433	لطیف الدین	عیدگاہ کالونی، نورتھ آگرہ	T361/07
434	مرزا اسماعیل بیگ	کرما گڑھ، حیدرآباد	T362/07
435	شیخ جاوید	عیدن کالونی، بیدر، کرناٹک	T363/07
436	کریم الدین	فتح پور، سنت کبیر نگر، یوپی	T364/07
437	محمد عمار	دسہری باغ رسولپور، گورکھپور	T365/07
438	محمد شاہد	پاوٹی، چڑ تھاول، مظفرنگر یوپی	T367/07
439	غلام رسول آدم گھوجاریہ	ربانی کامپلیکس بیٹیہ، سورت	T369/07
440	محمد شریف	تواری پور، پرتاپ گڑھ یوپی	T370/07
441	ملک مسعود	بنجاروں کا پل سہارنپور	T371/07
442	سید عبدالرحیم	گلزار کالونی، پربھنی، ایم ایس	T372/07
443	محمد خالد	جامع مسجد نالبندی ٹپٹور کرناٹک	T373/07
444	محمد ریاض الدین	بریار پور، ضلع مظفر پور بہار	T374/07
445	عادل حسن	جھپلا ضلع پلاموں، جھارکھنڈ	T375/07
446	مرزا محمد بیگ	عیدی بازار، حیدرآباد اے پی	T379/07
447	محمد معاذ	نصیب نگر، حیدرآباد اے پی	T379/07
448	فیاض الرحمٰن خان	حاجی نگر، اکولہ، ایم ایس	T380/07
449	شیخ اللہ بخش عرف قیوم	شریفہ روڈ امرتنگر ممبرا ممبئی	T381/07
450	انوار احمد	قصبہ جھالو، ضلع بجنور یوپی	T382/07
451	سید سجاد حسین	اسلام پورہ، نظام آباد اے پی	T385/07
452	محمد تنویر عالم	نشان درہ، وایا بہادر گنج، بہار	T387/07

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوادیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ــــــــ ولدیت ــــــــ ٹی نمبر ــــــــ مکمل پتہ ــــــــ فون رموبائل نمبر ــــــــ

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں، اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہوجائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کردیئے جائیں گے تا کہ ان کو بھی اطمینان ہوجائے)۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

مستحصلہ کے ذریعہ جواب حاصل کرنے کی چند مثالیں

سید ناظر شاہ زنجانی

ابجد قمری کے ذریعہ سائل کے عام حالات کا استخراج

سائل کے سوال کے جفری جواب کے استخراج کو اصطلاح جفر میں مستحصلہ کہتے ہیں۔ مستحصلات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک خفیہ، دوسرے خبریہ، خفیہ سے مراد مفرد اعداد سے سوالات کے جوابات حاصل کرنا ہے۔ خبریہ مستحصلات مفرد اعداد سے حاصل نہیں ہوتے، ان کا ذکر اس کتاب کے حصہ سوم میں کیا جائے گا۔ فی الحال زائچہ نجوم کے بارے میں ابواب قائم کئے جاتے ہیں اور زیر نظر باب میں ابجد قمری کے ذریعہ حاصل ہونے والے مستحصلات خفیہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم سوالات کے جوابات کو بالتفصیل متخرج کرنے کے طریقوں پر روشنی ڈالیں ہم طالب جفر کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ علم جفر کے حصول کے لئے ایمان رکھنا اللہ محمدؐ اور قوانین آل محمدؐ پر نہایت ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر حصول علم جفر ناممکن ہے۔

سوال نمبر۱ : میرے واسطے مستقبل قریب کیسا ہے؟

جواب : سب سے پہلے مندرجہ ذیل معلومات کو ترتیب وار لکھ لو۔

امور معلومہ

(۱) سوال

(۲) نام سائل مع والدہ سائل

(۳) اعداد عمر سائل

(۴) اعداد سن ہجری

(۵) ماہ قمری

(۶) تاریخ قمری کے اعداد

(۷) روز سوال۔

اس کے بعد معلومات ۳،۴،۶ کے اعداد کو لے کر باہم جمع کیا۔

پھر معلومات ۱،۲،۵،۷ کے الفاظ کو لے کر بسط حرفی کے ذریعہ حروف الگ الگ کر لئے، پھر ان حروف کی تلخیص کر لی۔ باقی جو حروف بچے انہیں بلحاظ ابجد قمری ترفع عددی دیا۔ اب جو حروف برآمد ہوئے ان کا جمل کبیر حاصل کیا اور جمل کبیر کو معلومات ۳،۴،۶ کے اعداد میں جمع کر کے حاصل جمع کا جمل صغیر حاصل کیا اور اسے تین پر تقسیم کر دیا۔

ایک باقی رہے تو کشائش کاروبار، ترقی زر و دولت، رفع تکالیف اور خوشی حاصل ہو۔ اگر دو برآمد ہوں تو حالت موجودہ میں تغیر ہونے والا نہیں ہے اور اگر تین باقی بچیں یعنی پورا پورا تقسیم ہو تو رنج، فکر، ملال اور تنگ دستی پیش آئے۔

مثال : جاوید نصیر بن زبیدہ سلطانہ سائل نے مورخہ ۱۷؍جمادی الاول ۱۳۷۴ھ بروز چہارشنبہ سوال کیا۔ میرے واسطے مستقبل کیسا ہے؟ اس کے جواب کے مستحصلات خفیہ کو حسب ذیل استخراج کیا۔

امور معلومہ

(۱) سوال : میرے واسطے مستقبل قریب کیسا ہے؟

(۲) نام سائل مع والدہ: جاوید نصیر بن زبیدہ سلطانہ۔

(۳) اعداد عمر سائل: ۱۸ سال

(۴) اعداد سن: ۱۳۷۴ھ

(۵) ماہ قمری: جمادی الاول

(۶) اعداد تاریخ قمری: ۱۷

(۷) روز سوال چہارشنبہ۔

اور (۳+۴+۶) کے اعداد ۱۸+۱۳۷۴+۱۷+کل ۱۴۰۹ ہوئے۔

امور (۱+۲+۵+۷) کے الفاظ کو بسط حرفی کیا تو م ی ر ے و اس ط ی م س ت ق ب ل ق ر ی ب ک ی س ا ہ ے ج ا د ی د ن ص ی ر ب ن ز ب ی د ہ س ل ط ا ن ہ ج م ا د ی ال او ل چ ہ ا ر ش ن ب ہ حاصل ہوئے۔

ان کو تلخیص کیا تو حروف م ی ر و اس ط ت ق ب ل ک ہ ج د ن ص ز ش حاصل ہوئے۔

ان کو ترفع عددی دیا تو حروف ت ق غ س ی خ ص غ غ ک ش ر ن ل م ش ظ غ غ ہوئے۔

اب ان کو جمل کبیر کیا تو کل عدد ۷۳۶۰ ہوئے۔ ان میں ۱۴۰۹ کو جمع کیا تو ۸۷۶۹ ہوئے۔

ان کو جمل صغیر کیا تو ۹+۶+۷+۸=۳۰ یعنی ۳۰ ہوئے ۳

اب ان ۳ کو تین پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا۔
جواب یہ نکلا : کشاء کاروبار، ترقی زر و دولت، رفع تکالیف اور خوشی حاصل ہو۔

سوال نمبر۲: میری مٹھی میں کیا شئے ہے؟
جواب : امور معلومہ
(۱) اعداد نام سائل بمطابق ابجد قمری
(۲) اعداد روز سوال بمطابق ابجد قمری
(۳) اعداد ساعت سوال بمطابق ابجد قمری۔
ان ہر سہ اعداد کو جمع کر کے تین پر تقسیم کرو۔
اگر ایک باقی بچے تو کوئی شئے از قسم معدنیات و جمادات، انگشتری روپیہ پیسہ وغیرہ ہے۔
اگر تین باقی رہیں یا کچھ نہ بچے تو کوئی شئے از قسم حیوانات ناخن، بال، کھال یا چمڑا وغیرہ ہے۔
مثال : الطاف الٰہی سائل نے بروز یکشنبہ ساعت مشتری سوال کیا، میری مٹھی میں کیا شئے ہے؟
رموز معلومہ (۱) الطاف الٰہی سائل کے اعداد ۱۶۸ ہوئے۔
(۲) روز شنبہ کے اعداد ۷۳۸ ہوئے۔
(۳) صاحب ساعت مشتری کے اعداد ۵۹۰ ہوئے۔
یہ کل ۱۵۰۵ ہوئے ان کو تین پر تقسیم کیا تو کل باقی ۲ ہوئے۔ پس الطاف الٰہی صاحب کی مٹھی میں کوئی شے از قسم کاغذ کپڑا وغیرہ تھی۔ ۱۵۰۵ میں عدد ۵ کی کثرت سے معلوم ہوا کہ شے مطلوبہ شمار سے ضرور متعلق ہے پس کہا گیا کہ "پانچ روپے کا نوٹ" ہے جو کہ سائل کی مٹھی کھولنے پر صحیح نکلا۔

سوال نمبر۳: میری مراد کب پوری ہوگی؟
جواب : امور مطلوبہ
(۱) نام سائل مع نام والدۂ سائل
(۲) نام روز سوال
(۳) نام ساعت سوال
ان ہر سہ کو بمطابق ابجد قمری اعداد میں منتقل کیا اور حاصل اعداد کو جمل صغیر کیا اس سے جو حاصل ہوا اسے تین پر تقسیم کیا۔

ایک باقی رہے تو سائل کی مراد پوری نہیں ہو سکتی۔
دو باقی رہیں تو مراد توقف سے پوری ہوگی۔
تین باقی بچیں تو مراد فوراً پوری ہو جائے گی۔
مثال : پرویز انور سائل نے پوچھا کہ "میری مراد کب پوری ہوگی۔
روز سہ شنبہ بساعت مریخ
امور معلومہ (۱) پرویز انور بن کنیز صغراء کے اعداد ۱۹۱۲
(۲) روز سوال سہ شنبہ کے اعداد ۴۲۲
(۳) ساعت سوال مریخ کے اعداد ۵۸۰
کل اعداد ۱۹۱۲+۴۲۲+۸۵۰=۳۱۸۴۔ اس کو جمل صغیر کیا تو ۷ ہوئے۔ تین پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا۔ جواب جفر یہ حاصل ہوا کہ سائل کی مراد پوری نہیں ہو سکتی۔

سوال نمبر۴ : میرا کام بخوبی انجام ہوگا یا نہیں؟
جواب : امور معلومہ
(۱) قمری تاریخ سوال
(۲) روز سوال
(۳) سوال کی منزل القمر
(۴) ساعت سوال
ان سب کے شمار کو لے کر جمع کر لیا اور تین پر تقسیم کیا۔
ایک باقی رہے تو کام بخوبی سرانجام ہوگا۔
دو باقی رہیں تو کام تکلیف اور توقف سے پورا ہوگا۔
تین باقی رہیں تو کام کے سرانجام ہونے کی کوئی امید نہیں ہے۔
مثال : زید سائل نے سوال کیا کہ میرا کام بخوبی سرانجام ہوگا یا نہیں؟
امور معلومہ (۱) قمری تاریخ ۱۲ ماہ ذی الحجہ تھی لہٰذا شمار ۱۲ لئے۔
(۲) روز سوال منگل یعنی سہ شنبہ تھا لہٰذا شمار ۳ لئے۔
(۳) وقت دو گھنٹے بعد از طلوع آفتاب کا تھا لہٰذا شمار ساعت ۲ لئے۔
(۴) منزل القمر بلدہ تھی جس کا شمار اکیسواں ہے۔ لہٰذا ۲۱ آئے۔ کل ۲۸ ہوئے تین پر تقسیم کیا تو باقی ۲ بچے۔
چنانچہ جواب حاصل ہوا کہ کام پورا تو ہو جائے گا مگر تکلیف اور توقف کے ساتھ۔

ابجد شمسی کے ذریعہ سائل کے مالی حالات کا استخراج

سوال نمبر۱: کون سی تجارت کروں کہ فائدہ ہو؟

جواب : امور معلومہ

(۱) نام سائل و نام والدہ سائل

(۲) یوم سوال

(۳) ساعت سوال۔

ان سب کو لکھ کر بسط حرفی کرلو، پھر تخلیص کر کے بلحاظ ابجد شمسی ترفع حرفی کرو اور جو حروف حاصل ہوں ان کا بلحاظ ابجد شمسی جمل کبیر استخراج کرو۔ پھر اسے جمل صغیر میں لاؤ اور تین پر تقسیم کردو۔

ایک باقی بچے تو تجارت ازقسم سونا چاندی دیگر اشیائے معدنی میں فائدہ ہو۔

دو باقی بچیں تو تجارت ازقسم کپڑا، کاغذ اشیائے خوردنی جو نباتات سے تعلق رکھتی ہیں فائدہ ہو۔

تین باقی بچیں تو چمڑے کی تجارت یا مویشی وغیرہ کے بیوپار میں فائدہ ہو۔

مثال: ظہور الٰہی بن کریم نے یوم جمعہ کو سوال کیا کہ ''کون سی تجارت کروں کہ فائدہ ہو''؟

اس وقت ساعت سیارہ زحل کی تھی۔

امور معلومہ

(۱) نام سائل و نام والدہ سائل: ظہور الٰہی بن کرم بی

(۲) یوم سوال جمعہ

(۳) صاحب ساعت سوال زحل

مرحلہ اول بسط حرفی: ظ ہ و ر ا ل ا ہ ی ب ن ک ر م ب ی ج م ع ز ح ل

مرحلہ دوم تخلیص: ظ ہ و ر ا ل ی ب ن ک م ج ع ز ح

مرحلہ سوم ہو ترفع حرفی: ع ی ہ ز ب م ا ت د ل ن ح غ س خ

مرحلہ چہارم جمل کبیر: ۹۰+۱۰۰۰+۹۰۰+۲۰+۲+۶۰۰+۱+۳+۸۰۰+۵۰۰+۷۰۰+۶+۱۰۰+۳۰+۷=۴۷۵۹

مرحلہ پنجم جمل صغیر: ۹+۵+۷+۴=۲۵=۷

مرحلہ ششم طرح سہ گانہ: ۷÷۳=۲ خارج باقی

لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب حاصل ہوا ''سونا چاندی یا دیگر اشیائے معدنی کی تجارت میں فائدہ ہوگا''۔

سوال نمبر۲: کیا فلاں کام کرنا فائدہ مند ہے؟

جواب : امور معلومہ

(۱) نام سائل و نام والدہ سائل

(۲) نام کام

(۳) اعداد سال سوال کتنے سن ہجری ہے۔

(۴) اعداد ماہ سوال یعنی کون سا ماہ ہجری ہے۔

(۵) اعداد تاریخ سال یعنی کون سی تاریخ قمری ہے۔

(۶) نام یوم سوال۔

(۷) نام صاحب ساعت سوال۔

سب سے پہلے امور ۳، ۴، ۵ کو بروئے ابجد شمسی حروف میں لاؤ یعنی بسط عددی کرو، پھر اس سے جو الفاظ برآمد ہوں انہیں ۱، ۲، ۶، ۷ کے ساتھ لکھ کر بسط حرفی کرلو اور پھر ان حروف کی تخلیص کرو۔ بعدہٗ ان کو بروئے ابجد شمسی ترفع اقراری دو اور جو حروف برآمد ہوں ان کا جمل کبیر نکال کر سات پر تقسیم کردو۔

ایک باقی بچے تو اچھا ہے۔

دو باقی بچیں تو فائدہ کثیر ہو۔

تین باقی رہیں تو اس کام کا نہ کرنا بہتر ہے۔

چار باقی رہیں تو سخت نقصان اٹھائے۔

پانچ باقی بچیں تو مطلب پورا ہو جائے۔

چھ باقی بچیں تو فائدہ بسیار ہو اور راحت وعزت نصیب ہو۔

سات باقی بچیں یا کچھ نہ بچے تو نقصان کے ساتھ ساتھ بدنامی بھی ہو۔

سوال نمبر۳: دولت کس کام سے حاصل ہوگی؟

جواب: امور معلومہ

(۱) اعداد نام سائل و نام والدہ سائل بروئے ابجد شمسی

(۲) اعداد نام یوم سوال

(۳) اعداد نام صاحب ساعت سوال بروئے ابجد شمسی

ان سب اعداد کو جمع کر کے بسط عددی کیا۔ پھر بسط حرفی کے بعد تلخیص کر کے بروئے ابجد شمسی جمل کبیر کیا اور حاصل جمل کبیر کو ۷ پر طرح دی جو باقی بچا اس کو حسب ذیل خیال کیا۔

ایک بچے تو ملازمت حکام و امراء سے فائدہ ہو۔

دو بچیں تو بذریعہ تحریر و ازدواج دولت ملے۔

تین بچیں تو پیشہ وکالت سے دولت حاصل ہو۔

چار بچیں تو سفر وسیلۂ ظفر بنے۔

پانچ بچیں تو وراثت سے مال و منال ملے۔

چھ بچیں تو سوداگری سے زر و دولت نصیب ہو۔

سات بچیں یا کچھ نہ باقی بچے تو مزدوری، محنت دستی یا اولاد کے ذریعہ دولت ملے۔

مثال: شبیر حسین بن عزت بی بی نے شنبہ کو بساعت زحل سوال کیا: کون سا کام کروں جو دولت مند ہو جاؤں؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل و نام والدہ سائل شبیر حسین بن عزت بی بی کے اعداد= ۵۶۰۷

(۲) نام یوم سوال کے اعداد: شنبہ= ۱۶۴۲

(۳) نام صاحب ساعت سوال زحل کے اعداد= ۵۲۶

مرحلہ اول: تمام اعداد کا حاصل جمع ۵۷۷۷ ہوا، اس کا بسط عددی جو سبع الف سبع ماۃ سبعون خمسہ ہوا۔

مرحلہ دوم: عبارت حاصل شدہ از بسط عددی کا بسط حرفی س ب ع ال ف س ب ع م ا ت س ب ع و ن خ م س ہ ہوا۔

مرحلہ سوم: تخلیص س ب ع ال ف م ت و ہ ن خ ہ

مرحلہ چہارم جمل کبیر: ۳۰+۲+۹۰+۱+۵۰۰+۲۰۰+۶۰۰+۳+
۸۰۰+۷۰۰+۷+۹۰۰=۳۸۳۳

مرحلہ پنجم: ۳۸۳۳ کو سات پر طرح دی تو چار باقی بچے۔ لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب ملا۔ سفر وسیلہ ظفر ہے۔

سوال نمبر۴: کیا فلاں شے کی خرید میں فائدہ ہے؟

جواب: امور معلومہ:

(۱) نام سائل مع نام والدہ سائل

(۲) یوم سوال

(۳) نام صاحب ساعت سوال

ہر سہ کو بسط حرفی کر کے تخلیص کیا اور پھر بمطابق ابجد شمسی جمل صغیر نکال کر تین پر تقسیم کیا۔

ایک باقی رہے تو فائدہ

دو باقی رہیں تو مساوی نہ نقصان نہ فائدہ۔

اور اگر تین باقی بچیں تو خسارہ ہو

مثال: برکت بن عمر بی دوکاندار نے بروز یک شنبہ بساعت مشتری پوچھا کہ آیا وہ بنولے خریدے گا تو فائدہ ہوگا؟

جواب: امور معلومہ

(۱) برکت بن عمر بی یعنی نام سائل و والدہ سائل

(۲) یک شنبہ یعنی نام روز سوال

(۳) مشتری یعنی نام صاحب ساعت سوال۔

مرحلہ اول: ہر سہ کو بسط حرفی کیا ب ر ک ت ب ن ع م ر ب ی ی ک ش ن ب ہ م ش ت ر ی حاصل ہوئے۔

مرحلہ دوم: تخلیص ب ر ک ت ن ع م ی ش ہ

مرحلہ سوم: ان سب کو بروئے ابجد شمسی جمل کبیر کیا تو ۲+۱۰+
۴۰۰+۳+۷۰۰+۹۰+۶۰۰+۱۰۰۰+۴۰+۹۰۰=۳۷۴۵

اس کا جمل صغیر ۵+۴+۷+۳+۱۹+۱۰+۱ اہوا۔

اس کو تین پر تقسیم کیا تو ایک ہی برآمد ہوا۔

مستحصلہ خفیہ نے جواب دیا کہ اس خرید میں فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

ابجد اھطم کے ذریعہ املاک و سکونت

سائل متعلقہ حالات کا استخراج

سوال نمبر۱: مکان تعمیر کرتا ہوں کیسا رہے گا؟

جواب: امور معلومہ: (۱) نام سائل ووالدہ سائل

(۲) نام یوم سوال (۳) نام ساعتِ سوال

ہر سہ کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرے پھر جو حروف برآمد ہوں انہیں ا... س مان کر نظائر قائم کرے اور اس عمل میں ابجد اھطم استعمال کرے پھر جو نظائر برآمد ہوں بمطابق ابجد اھطم انہیں ترفع زواجی دے اور جو حروف اس عمل سے حاصل ہوں ان کا جمل کبیر کر کے جمل صغیر کر لے۔ اس طرح جو عدد برآمد ہوا سے چار پر تقسیم کر لے۔

اگر ایک باقی رہے تو تعمیر مکان مبارک ہے۔ خوشی، ترقی، مال واولاد ہو اور دشمن مغلوب ہوں۔

اگر دو باقی رہیں تو تعمیر کے لئے موقع مبارک نہیں، نتیجہ نقصان ہوگا۔

اگر تین باقی بچیں تو تعمیر مکان سے اندیشہ تکالیف اور تنگدستی کا ہے۔

اگر چار باقی بچیں تو تعمیر مکان کا جاری کرنا سعد ہے۔ انجام نیک ہوگا۔

مثال: طاہرہ خاتون بنت کنیز زہرا نے سوال کیا کہ کوٹھی تعمیر کرنا چاہتی ہے نتیجہ کیا ہوگا؟ دن سہ شنبہ اور ساعت مشتری کی تھی۔

جواب: امور معلومہ (۱) سائلہ طاہرہ خاتون بنت کنیز زہرا

(۲) یوم سوال سہ شنبہ (۳) ساعت سوال مشتری

مرحلہ اول بسط حرفی: ط ا ہ ر ہ خ ا ت و ن ب ن ت ک ن ی ز ز ہ ر ا س ہ ش ن ب ہ م ش ت ر ی

مرحلہ دوم: تخلیص ط ا ہ ر خ ت و ن ب ک ی ز س ش م

مرحلہ سوم: نظائر ک ج ص ت خ ح ع و ط ل ہ م ث س

مرحلہ چہارم: ترفع زواجی ث س ق ج ز ہ ر غ ع ش خ ف ذ ح ظ

مرحلہ پنجم: جمل کبیر ۲۰۰+۹۰+۱۰۰+۶۰+۷۰+۲+۸۰۰+۱۰۰۰+۷۰۰+۶+۹۰۰+۵+۷+۵۰۰+۳۰۰=۴۷۴۰

طرح سہ گانہ: ۳ باقی کچھ نہ یا تین بچے لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ سائلہ کوٹھی نہ بنائے ورنہ تعمیر شروع کرنے پر کمی خرچ اور تکلیف و تنگدستی کا اندیشہ ہے۔

سوال نمبر۲: مکان تعمیر کرنا چاہتا ہے کس دن شروع کرے؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل ووالدہ سائل

(۲) یوم سوال (۳) ساعت سوال (۴) طالع وقت

ان چاروں کا بسط حرفی کر کے تخلیص کرے اور بمطابق ابجد اھطم نظائر قائم کر کے پھر ترفع حرفی دے کر جو حروف برآمد ہوں ان کا بمطابق ابجد اھطم جمل کبیر کرے اور سات پر طرح دے۔

ایک باقی بچے تو روز شنبہ ہے جو نیک نہیں ہے۔

دو باقی بچیں تو روز پنجشنبہ ہے جو نہایت سعد ہے۔

تین باقی رہیں تو روز یک شنبہ ہے جو مبارک ہے۔

چار باقی بچیں تو روز سہ شنبہ ہے جو نامبارک ہے۔

پانچ باقی بچیں تو روز چہار شنبہ ہے جو ممتزج ہے یعنی نہ اچھا نہ برا۔

چھ باقی بچیں تو روز دوشنبہ ہے جو نہایت نیک ہے۔

سات باقی بچیں تو روز جمعہ ہے جو نیک ترین ہے۔

مثال: نذیر احمد بن نظیر بیگم مکان تعمیر کرنا چاہتا ہے۔

جواب: امور معلومہ (۱) سائل نذیر احمد بن نظیر بیگم۔

(۲) یوم دوشنبہ

(۳) ساعت قمر تھی

(۴) طالع وقت ۵ دلو تھا جو حروف میں منتقل ہو کر دلو ہوا۔

مرحلہ اول بسط حرفی: ن ز ی ر ا ح م د ب ن ن ظ ی ر ب ی ک م د و ش ن ب ہ ق م ر ہ د ل و

مرحلہ دوم: تخلیص ن ذ ی ر ا ح م د ب ظ ک و س ہ ق ل

مرحلہ سوم: نظائر ع ظ ل ص ج ت س ب و ذ ط ح ث ز ف ی

مرحلہ چہارم: ترفع حرفی روغ ت زش ق وح ب م ل ظ ک ش ن

مرحلہ پنجم: جمل کبری ۸۰۰+۴۰۰+۴۰۰+۷۰۰+۴۰+۷۰+۵۰+۱۰۰+۹+۵۰۰+۸+۴+۶۰۰+۳۰۰+۸۰+۶+۲۰=۳۶۸۷

مرحلہ ششم: طرح ہفت گانہ=۳۶۸۷÷۷=۵۲۶

خارج قسمت باقی ۵۔

لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب ملا کہ سائل بروز چہارشنبہ مکان تعمیر کرے جو اگرچہ سعد نہیں لیکن برا بھی نہیں ہوگا یعنی سائل پر کسی قسم کے نحس اثرات نہ ڈال سکے گا۔

سوال نمبر ۵: میرے مکان میں دفینہ ہے یا نہیں؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل ووالدہ سائل

(۲) نام یوم سوال

(۳) نام ساعت سوال

(۴) نام طالع وقت

(۵) نام منزل قمر

(۶) نام برج شمس

(۷) نام مکان یعنی پورا پتہ۔

اب سب کو بحالت ملفوظ لکھ کر بسط حرفی کرلو۔ اس کے بعد تخلیص کر کے بمطابق ابجد اعظم جمل کبیر کرو۔ پھر جو اعداد برآمد ہوں ان کو بمطابق ابجد اعظم بسط عددی کرلو۔ بسط عددی سے جو برآمد ہوا سے پھر تخلیص کرلو جو برآمد ہوا سے بمطابق ابجد اعظم بسط ملفوظی کرلو جو برآمد ہو اس کی تخلیص کر کے بمطابق ابجد اعظم ترفع حرفی کرلو اور اس کا جو نتیجہ برآمد ہوگا اس کا بمطابق اعظم جمل کبیر کرو۔ اور پھر جمل صغیر میں لاؤ اور دو پر تقسیم کردو۔ اگر ایک باقی بچے تو دفینہ ہے ورنہ نہیں۔

اگر ایک استخراج ہو تو پھر چار پر تقسیم کرو۔ اب اگر پھر ایک استخراج ہو تو مکان میں دفینہ ایسے مقام پر ہے جس پر آگ جلتی رہتی ہو۔

اگر دو باقی بچیں تو ڈرائنگ روم یا سلیپنگ روم یعنی نشست و برخاست کے کمرے میں یا خواب گاہ میں اور اگر تین باقی بچیں تو کسی ایسی جگہ پر جو پانی سے تعلق رکھتی ہے مثلاً غسل خانہ وغیرہ اور اگر چار باقی بچیں تو یا گودام میں ہے یا پھر جائے بول و براز میں ہے۔

مثال: منور علی بن حسین بی بی نے ۷ر فروری ۱۹۵۴ء بروز یک شنبہ بساعت مریخ سوال کیا کہ اس کے مکان مبارک منزل میں موہنی روڈ لاہور میں اس کی متوفیہ والدہ نے بروایت ہمشیرہ اش کہیں چار پانچ ہزار کی رقم دفن کی تھی جو وہ بتلائے بغیر ہی فوت ہوگئی۔ لہٰذا کیا یہ بات سچ بھی ہے یا نہیں؟ اگر سچ ہے تو دفینہ مذکور کس جگہ ہے؟

جواب: امور معلومہ (۱) منور علی بن حسین بی بی

(۲) یکشنبہ (۳) مریخ (۴) جوزا (۵) شرطین (۶) دلو

(۷) مبارک منزل موہنی روڈ، لاہور۔

مرحلہ اول بسط حرفی: م ن ور ع ل ی ب ن ح س ی ن ب ی ب ی ی ک ش ن ب ہ م ر ی خ وج وز ا ش ر ط ی ن د ل وم ب ار ک م ن ز ل م وہ ن ی رود ل اہ ور

مرحلہ دوم: تخلیص اول م ن ور ع ل ی ب ح س ک ش ہ خ ج ز ا ط د

مرحلہ سوم: جمل کبیر اول ۴+۲۰+۹+۸۰۰+۸۰۰+۷۰۰+۶۰۰+۱۰+۸+۵۰۰+۹۰+۸۰+۶+۲+۹۰۰+۶۰+۷۰+۱+۳+۴۰۰=۴۲۶۳

مرحلہ چہارم بسط عدد اربعہ الف اثنامائۃ سدسون ثلاثۃ۔

مرحلہ پنجم بسط حرفی ار ب ع ہ ال ف اث ن ام ات س دس ون ث ل اث ہ۔

مرحلہ ششم تخلیص ثانی ار ب ع ہ ل ف ث ن م ت س دو

مرحلہ ہفتم بسط ملفوظی الف را با عین ہا لام فا ثا نون میم تا سین دال واؤ

مرحلہ ہشتم بسط حرفی ال ف راب اع ی ن ہ ال ام ف اث ان ون م ی م س ی ن وال واو

مرحلہ نہم تخلیص ثالث ال ف رب ع ی ن ہ م ث دس د

مرحلہ دہم: ترفع حرفی وع ش خ ورن ص ط ف ظ ی ق ح

مرحلہ یازدہم جمل کبیر ثانی ۲+۷۰۰+۶+۹۰۰+۹+۸۰۰+۲۰۰+۳۰+۳+۵+۳۰۰+۱۰+۱۰۰+۵۰۰=۳۳۸۵

مرحلہ دوازدہم جمل صغیر ۵+۸+۳+۳+۱۹+۹+۱=۱۰=۱

جواب مستحصلہ خفیہ سے آیا کہ دفینہ ضرور ہے۔ اب ایک یعنی طاق عدد کو چار پر تقسیم کیا تو ایک ہی باقی بچا۔

لہٰذا اسے کہا گیا کہ مستحصلہ خفیہ جفریہ یہی جواب دیتے ہیں کہ روپیہ آگ سے ریب کسی جگہ گاڑا ہوا ہے۔

چنانچہ جب بعد ازاں باورچی خانہ میں چولہا اکھاڑا گیا تو نیچے سے ایک مٹی کے برتین میں رکھا ہوا روپیہ نکل آیا۔

☆☆☆

ابجد ایقغ کے ذریعہ سائل کے سوالات متعلقہ صحت امراض

جسمانی و روحانی کیفیت گریختہ گم شدہ و مسروقہ کے جوابات کا استخراج

سوال نمبر۱: مریض کو شفا ہوگی یا نہیں؟

جواب: امور معلومہ

(۱) نام سائل و والدہ

(۲) نام یوم سوال

(۳) نام ساعت

(۴) منزل قمری

ان سب کو لکھ کر بسط حرفی کرلیں پھر تخلیص کر کے بمطابق ابجد ایقغ ترفع حرفی کریں اور جو حروف حاصل ہوں ان کا جمل کبیر و صغیر حاصل کریں بمطابق ابجد ایقغ کے بعد ازاں تین پر طرح دیں۔

ایک باقی بچے تو مریض کو جلد شفا ہوگی۔

دو باقی بچیں تو مریض اس مرض سے مرے گا۔

تین باقی بچیں تو مریض مدت دراز تک بیمار رہ کر شفا پائے گا۔

مثال: قنبر علی بن ام کلثوم نے بروز دوشنبہ ساعت مشتری میں سوال کیا کہ وہ مرض درد گردہ میں مبتلا ہے آیا شفایاب ہوگا یا نہیں۔ بوقت سوال منزل رشا میں تھا۔

امور معلوم

(۱) قنبر علی بن ام کلثوم

(۲) دوشنبہ

(۳) مشتری

(۴) رشا

مرحلہ اول بسط حرفی ق ن ب ر ع ل ی ب ن ا م ک ل ث و م د و ش ن ب ہ م ش ت ر ی ر ش ا

مرحلہ دوم تخلیص ق ن ب ر ع ل ی ا م ک ث د و ش ہ ت

مرحلہ سوم ترفع حرفی غ ث ک ا ذ ش ق ی ت ر و س م ب ن ج

مرحلہ چہارم جمل کبیر ۴+۵۰۰+۹۰۰+۱+۴۰+۷۰۰+۳+۲+ ۴۰۰+۱۰۰۰+۲۰۰+۶۰+۳۰۰+۸+۹۰+۱۰۰=۵۱۰۰

مرحلہ پنجم جمل غیرہ ۵+۱=۶

مرحلہ ششم طرح سہ گانہ ۶÷۳ باقی صفر یا تین بچے۔

لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب حاصل ہوا کہ سائل دیر تک بیمار رہنے کے بعد شفایاب ہوگا۔

سوال نمبر۲: مرض روحانی آسیبی ہے یا جسمانی؟

جواب امور معلوم:

(۱) نام سائل و والدہ سائل

(۲) یوم سوال

(۳) ساعت سوال

(۴) منزل قمر سوال

ان سب کو بسط حرفی کر کے تخلیص کریں بعد ازاں جو حروف برآمد ہوں ان کو بمطابق ابجد ایقغ ترفع زواجی دیں اور پھر جمل کبیر کر کے ۱۲ پر تقسیم کریں۔

اگر ۱، ۵، ۹ بچیں تو مرض جسمانی ہے۔ یونانی علاج سے دور ہوگا۔

اگر ۲، ۰، ۱۰ باقی بچیں تو مرض بوجہ نظر بد لگنے کے ہے۔ صدقہ وخیرات سے دور ہوگا۔

اگر ۳، ۷، ۱۱ باقی بچیں تو مرض بوجہ آسیب ہے۔ روحانی علاج سے دور ہوگا۔

اگر ۴، ۸، ۱۲ باقی بچیں تو مرض بوجہ سحر ہے۔ علاج واقع السحر سے آرام ہوگا۔

مثال: جواب نمبر ایک کی مثال لیں۔

امور معلومہ ۱، ۲، ۳، ۴ وہی ہیں ان کو بمطابق مثال نمبر ۱ مرحلہ دوم تک عمل میں لایا گیا تو حروف تخلیص ق ن ب ر ع ل ی ا م ک ث و د ش ہ ت

مرحلہ سوم ترفع زواجی ص ش ا ق س ک ط غ ل ی ن ہ ج ر و م

مرحلہ چہارم جمل کبیر ۶+۷۰۰+۱+۳+۶۰+۹۰۰+۵+۴+ ۶۰۰+۲+۴۰۰+۸۰+۵۰۰+۱۰۰۰+۲۰۰+۳۰۰=۴۷۶۱

مرحلہ پنجم طرح دوازدہ=۴۷۶۱÷۱۲ خارج قسمت ۳۹۶ باقی ۹

پس مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ سائل کو جسمانی بیماری ہے۔ یونانی علاج سے آرام ہوگا۔

سوال نمبر۳: گریختہ زندہ ہے یا مردہ؟

جواب: امور معلوم

(۱) سائل ووالدہ سائل

(۲) نام گریختہ ووالدہ گریختہ

(۳) یوم سوال (۴) ساعت سوال (۵) مقام

ان پانچوں کو الگ الگ بسط حرفی کرے پھر ایک ایک سے حرف لے کر بمطابق ابجد ایقغ اعداد لے کر جمل کبیر کر کے ملفوظ کرتا چلا جائے۔ اس طرح جو حروف برآمد ہوں ان کی تخلیص کرے۔ پھر بمطابق ابجد ایقغ ترفع اقراری دے اور پھر جمل کبیر کے بمطابق ابجد ایقغ کرے اور تین پر تقسیم کردے۔

ایک بچے تو زندہ ہے۔

دو بچیں تو مردہ ہے۔

تین بچیں تو زندہ ہے لیکن کسی مرض یا مصیبت میں مبتلا ہے۔

مثال: امیر علی بن زینب نے جمعہ کے دن ساعت زحل میں سوال کیا کہ اس کا ملازم عمر دین پانصد روپیہ خورد برد کر کے بھاگ گیا ہے آیا وہ زندہ ہے یا مردہ؟

امور معلوم (۱) امیر علی بن زینب (۲) عمر دین بن حوا (کیوں کہ اس کی ماں کا نام معلوم نہیں) (۳) جمعہ (۴) زحل

مرحلہ اول: ام ی ر ع ل ی ب ن ز ی ن ب ع م ر د ی ن ب ن ح وا ج م ع ز ح ل دف ت ر اا رن ہ ق س م ت لا ہ ور

مرحلہ دوم جمل کبیر اول اع ج زد=۱+۳۰+۵۰۰+۲۰+۲۰۰=۷۵۱

م م م ح ف=۳۰۰+۳۰۰+۳۰۰+۹=۹۱۷

ی ع ول ر=۲+۱۰۰۰+۳۰+۶۰۰+۹۰=۱۷۲۲

ع س ع=۱۰۰۰+۲۰۰+۱۰۰۰=۲۲۰۰

ع ی ا=۳۰+۳+۱=۳۴

ل ن ا=۶۰۰+۴۰۰+۱=۱۰۰۱

ی ب ء=۲+۸۰۰+۱=۸۰۳

ب ن ن=۸۰۰+۴۰۰+۰۰=۱۶۰۰

ن ح ہ=۴۰۰+۸+۸۰=۴۸۸

زرق=۲۰+۵۰+۳=۷۳

ی اس=۲+۱+۶۰=۶۳

ن م=۴۰۰+۳۰۰=۷۰۰

ب ت=۸۰۰+۴۰۰=۱۲۰۰

ل=۶۰۰ ا=۱ ہ=۸۰ و=۵۰ ر=۱۰۰۰

مرحلہ سوم بسط ملفوظی=۷۵۱ - ۹۱۷ = ۱۷۲۲ = ۲۲۰۰

اوش ظض ک ی زش ر ورر

۳۴-۱۰۰۱-۸۰۳-۱۶۰۰-۴۸۸-۷۳ - ۶۳

ق ر ار ق ب ل ر ح ہ ن ق خ ق س

۷۰۰- ۱۲۰۰ - ۶۰۰ - ۱- ۸۰ - ۵۰ - ۱۰۰۰

ش ور ل ا ہ د ر

مرحلہ چہارم تخلیص اوش ظض ک ی ز ر دق ع ب ل ح ہ ن خ س

مرحلہ پنجم ترفع اقراری ق خ ف ک ع اغ ذ ی ن ط ور ب ض ث ل ت ہ

مرحلہ ششم جمل کبیر ثانی : ۳+۷۰+۹+۹۰۰+۳۰+۱+۴+۲+ ۴۰۰+۵+۵۰+۱۰۰۰+۸۰۰+۱۰+۱۰۰+۶۰۰+۹۰+۸۰=۴۱۹۵

مرحلہ ہفتم طرح سہ گانہ=۴۱۹۵÷۳ خارج قسمت ۱۳۹۸ باقی ۱

لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب ملا کہ گریختہ زندہ ہے۔

سوال نمبر۴: گریختہ یا گم شدہ اکیلا ہے یا کوئی اور بھی اس کے ساتھ ہے؟

جواب: امور معلومہ

(۱) نام سائل ووالدہ سائل

(۲) نام گم شدہ ووالدہ

(۳) نام یوم سوال

(۴) نام ساعت سوال

(۵) مقام سوال

ان سب کو بمطابق جواب ماقبل نمبر۴ مرحلہ ششم تک استخراج کرو اور جو جمل کبیر ثانی حاصل ہوا سے دو پر تقسیم کردو۔

اگر ایک باقی بچے تو گریختہ یا گم شدہ اکیلا ہے۔

اگر دو باقی بچیں یا پورا پورا تقسیم ہو تو گریختہ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔

مثال: مثال جواب نمبر۴ میں جمل کبیر ثانی ۴۶۱۷ برآمد ہوا، دو پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا۔ لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ گم شدہ گریختہ اکیلا ہے۔

ابجد او کع کے ذریعہ سائل کے سوالات متعلقہ طوالت عمر، موت

وراثت وحصول وازالہ قرض کے جوابات کا استخراج

سوال نمبرا: مجھے فلاں سے قرض حاصل ہوگا یا نہیں؟

جواب: امور معلوم (۱) نام سائل و والدہ سائل (۲) نام یوم سوال (۳) نام ساعت سوال (۴) طالع وقت۔

ان چاروں کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرلیں۔ بعدازاں از روئے ابجد او کع ترفع طبعی حسب ذیل دیں۔

آتش: ا ش م ہ ذ ف ط

باد: و ض ص ی ب ت ن

آب: ک ج ث س ز ظ ق

خاک: ع ح غ ر ل د خ

بعدازاں جو حروف حاصل ہوں ان کو بمطابق ابجد او کع جمل کبیر کرلیں۔ اس عمل کے بعد پھر جمل صغیر کر کے تین پر طرح دیں۔

ایک باقی بچے تو قرضہ حاصل ہوگا۔

دو باقی بچیں تو قرضہ حاصل نہیں ہوگا۔

تین باقی بچیں تو تھوڑا بہت مل ہی جائے گا۔

مثال: سید شمشاد حسین صاحب نے سوال کیا کہ آیا انہیں رفیوجی فائنینس کارپوریشن سے قرض مل سکے گا یا نہیں۔ ماں باپ کا نام آپ نے فاطمہ کبریٰ بتادیا، دن شنبہ کا تھا اور ساعت زہرہ کی تھی۔ طالع وقت ۱۴ درجہ عقرب تھا۔

امور معلومہ (۱) شمشاد حسین فاطمہ کبریٰ (۲) شنبہ (۳) زہرہ (۴) ادی عقرب

مرحلہ اول بسط حرفی ش م ش ادح س ی ن ب ن ف اط م ہ ک ب ر ی

مرحلہ دوم تخلیص ش م ادح س ی ن ب ف ط ہ ک ر ز ع ق

مرحلہ سوم ترفع طبعی ح غ ع ظ ج ر س ط ذ و خ ی و ہ ب ک ن

مرحلہ چہارم جمل کبری

+۴۰+۲+۵۰+۱۰۰۰+۶۰۰+۸۰+۷۰۰+۶۰+۷+۵۰۰+۴+۳۰+۸

۴۰۴۴=۸۰۰+۳۰+۹۰

مرحلہ پنجم جمل صغیر ۴+۴+۴=۱۲ کا جمل صغیر ۲+۱=۳

مرحلہ ششم طرح سہ گانہ=۳÷۳=خارج قسمت ۱ باقی کچھ نہ بچایا

بالفاظ دیگر ۳ کی طرح سے تین ہی باقی بچے۔ لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ سائل کو قرض حسب درخواست نہیں مل سکے گا۔ تھوڑا بہت مل ہی جائے گا۔

سوال نمبر۲: میرا دیا ہوا قرض واپس ہوگا یا نہیں؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل و والدہ سائل (۲) یوم سوال (۳) ساعت سال (۴) طالع وقت۔ ان سب کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرلیں۔ پھر بمطابق ابجد او کع بسط تفعیف کرلیں اور جو برآمد ہوں اس کو پھر تخلیص کریں اور جمل صغیر و کبیر کر کے تین پر طرح دیں۔

ایک باقی بچے تو قرض جلد واپس ملے۔

دو باقی بچیں تو دیا ہوا قرض دیر سے واپسی ہو اور کم وبیش ملے۔

مثال: صفیہ بی بی بنت ہاجرہ بی نے سوال کیا کہ اس نے ایک رشتہ دار کو کچھ عرصہ پہلے قرض دیا تھا۔ کب واپس ہوگا؟ یوم سوال دوشنبہ تھا، ساعت سوال زحل تھی اور طالع وقت ۱۸ حمل تھا۔

امور معلوم (۱) صفیہ بی بی بنت ہاجرہ بی (۲) سنبہ (۳) زحل (۴) یاحی حمل۔

مرحلہ اول بسط حرفی ص ف ی ہ ب ی ب ی ب ن ت ہ اج ر ہ ب ی دوش ن ب ہ ہ ز ح ل ع ی ح م ل

مرحلہ دوم تخلیص ص ف ی ہ ب ن ت اج ر و دش ز ح ل م

مرحلہ سوم بسط تفعیف: ث دز ذ ز ذ خ دن دس ع ز ہ خ ل ع ص ل س ض ت ص ح

مرحلہ چہارم تخلیص ثانی ث وز دخ ن وہ س ع ہ ل ص ض ت ع

مرحلہ پنجم جمل کبیر +۶۰+۲+۸۰۰+۱۰۰۰+۸۰+۱۰۰+۶۰۰+۲۰

۳۳۳۰=۸+۴۰۰+۶+۱۰+۲۰۰+۴۰+۴

مرحلہ ششم جمل صغیر=۹=۳+۳+۳+۰

مرحلہ ہفتم طرح سہ گانہ=۹÷۳=خارج قسمت ۳، باقی صفر یا ۳ بچے۔

لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ سائلہ کو قرض دیا ہوا دیر سے کم وبیش صورت میں ہی واپس ملے گا۔

☆☆☆

ابجد احست سے سوالات متعلقہ احوال دوست و برآمدگی امید کے جوابات کا استخراج

سوال نمبرا: کیا میری فلاں امید برآئے گی؟

جواب امور معلومہ (۱) نام سائل و والدہ سائل (۲) یوم سوال (۳) ساعت سوال (۴) منزل قمری (۵) طالع وقت ان سب کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرلیں بعد ازاں بمطابق ابجد احست ترفع اقراری دے کر جمل کبیر وصغیر کرلیں اور تین پر طرح دیں۔

ایک باقی بچے تو امید ضرور برآئے گی۔

دو باقی بچیں تو امید برآئے گی مگر تاخیر سے۔

مثال: محمد امین بن رحیم بی بی نے پنج شنبہ ساعت قمر میں سوال کیا کہ اسے اپنے دوست سے کچھ امداد ملنے کی امید ہے۔ کب تک امید برآئے گی۔ طالع وقت کا استخراج کیا تو ۷ادرجہ برج میزان تھا۔

امور معلومہ (۱) محمد امین بن رحیم بی بی (۲) پنجشنبہ (۳) قمر (۴) زی میزان

مرحلہ اول بسط حرفی م ح م د ا م ی ن ب ن ر ح ی م ب ی ب ی پ ن ج ش ن ب ہ ق م ر ز ی م ی ز ا ن

مرحلہ دوم تخلیص م ح د ا ی ن ب ر ج ش ہ ق ز

مرحلہ سوم ترفع اقراری ط ت ص س خ ع ز ف ا ق ڈ ش

مرحلہ چہارم ۶۰۰+۴+۶۰+۳+۳۰+۱۰۰+۷+۷۰۰+۲۰+۱+۱۰۰+۳۰۰+۹۰۰=۳۷۲۵

مرحلہ پنجم جمل صغیر=۵+۲+۷+۳=۱۷ کا جمل صغیر ۷+۱=۸

مرحلہ ششم طرح سہ گانہ=۸÷۳=۲ خارج قسمت ۲ باقی۔ لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ محمد امین صاحب کی امید ناامیدی سے بدل جائے گی۔

سوال ۲: میری امید کب تک برآئے گی؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل ووالدہ سائل (۲) یوم سوال (۳) ساعت سوال (۴) منزل قمری (۵) برج شمسی (۶) طالع وقت (۷) مقام سوال

سب کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرلیں بعد ازاں بمطابق ابجد احست جمل کبیر کر کے بسط ملفوظی کرلیں اور جو حروف حاصل ہوں انہیں بھی تخلیص کر کے بمطابق ابجد احست ترفع زواجی دیں اور جو حروف حاصل ہوں بمطابق ابجد احست بسط تضعیف کرلیں۔ اور جو حروف حاصل ہوں انہیں پھر تخلیص کریں۔ اب جو حروف برآمد ہوں ان کا جمل کبیر وصغیر بمطابق ابجد احست استخراج کریں۔

پس اگر ۱، ۲، ۳ برآمد ہوں تو اتنے اکائی سال

۴، ۵، ۶ حاصل ہوں تو اتنے نصف دہائی ماہ

۷، ۸، ۹ حاصل ہوں تو اتنے ربع صد دن میں امید برآئے گی۔

مثال: سید نجم الحسن بن زینت فاطمہ نے سوال کیا کہ انہیں برسوں سے امید ہے کہ مشرف بزیارت امام ہوں گے۔ ان کی امید کب برآئے گی؟ دن شنبہ کا ساعت مریخ کی منزل قمر، سماک برج شمسی حوت، طالع وقت سرطان اور مقام سوال دفتر آئینہ قسمت لاہور تھا۔

امور معلومہ (۱) نجم الحسن بنت زینت فاطمہ (۲) شنبہ (۳) مریخ (۴) سماک (۵) حوت (۶) سرطان (۷) دفتر آئینہ قسمت لاہور۔

مرحلہ اول بسط حرفی ن ج م ا ل ح س ن ب ن ز ی ن ت ف ا ط م ہ ش ن ب ہ م ر ی خ س م ا ک ح د ت س ر ط ا ن و ف ت ر ا ا ا ن ہ ق س م ت ل ا ہ و ر

مرحلہ دوم تخلیص اولیٰ ن ج م ا ل ح س ب ز ی ت ف ط ھ ق و ر

مرحلہ سوم ترفع زواجی ا خ ز ت و ب ط ث غ د ع ک ج ض م ظ ن

مرحلہ چہارم بسط تضعیف ح ص غ م ث ط ی ح ی ط غ ھ ت ی ق ث ی م ن غ ض ط ع

مرحلہ پنجم تخلیص ثانی ح ص غ م ث ظ ی ط ھ ت ق ن ض

مرحلہ ششم جمل صغیر ۴+۶۰+۱۰۰۰+۴۰۰+۸+۶۰۰+۱۰+۶+۸۰+۴+۱۰۰+۸۰۰+۲۰۰=۳۲۷۲

مرحلہ پنجم جمل صغیر=۲+۷+۲+۳=۱۴ کا جمل صغیر ۴+۱=۵

پس مستحصلہ خفیہ سے جواب برآمد ہوا کہ ۲۵ ماہ یعنی دو سال ایک ماہ میں اس شرف سے سید صاحب مشرف ہوسکیں گے۔ اور ۵ کا ہندسہ دلالت کرتا ہے کہ وہ دریں اثنا خمسہ مطہرہ یعنی حضور پنجتن پاک علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حب وولا میں مدارج علیہ طے کرتے چلے جائیں گے۔

ابجد اجہز کے ذریعہ سائل کے سوالات متعلقہ دشمن زندانی ونفع نقصان کے جوابات کا استخراج

سوال نمبر۱: فلاں شخص مفرور ہے، گرفتار ہوگا یا نہیں؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل و والدہ سائل (۲) یوم سوال (۳) ساعت سوال (۴) طالع وقت بسط حرفی کر کے تخلیص کریں۔ بعد ازاں بمطابق ابجد اجہز ترفع طبعی کر کے جمل کبیر و صغیر بمطابق ابجد اجہز کریں اور جو کچھ برآمد ہوا سے تین پر تقسیم کر دیں۔

ایک باقی بچے تو مفرور گرفتار ہو جائے گا۔

دو باقی بچیں تو مفرور گرفتار نہیں ہو سکے گا، معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

تین باقی بچیں تو مفرور کسی حادثہ کا شکار ہو جائے گا۔

مثال: سیٹھ نذر بھائی کی لڑکی ان کے نوکر کے ساتھ مفرور ہوگئی ہے اور ہمراہ پچاس ساٹھ ہزار کا زیور بھی لے گئی ہے۔ سیٹھ جی پولیس میں اطلاع دینے کے بعد دفتر آئینہ قسمت لاہور تشریف لائے اور سائل ہوئے، ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ صاحب پولیس میں رپٹ درج کرادی گئی ہے تو پھر ہمیں سوال کرنے کا کیا فائدہ۔ یہ معاملہ اب آپ نے حکومت کے ذمہ لگا دیا ہے لیکن سیٹھ صاحب مقرر ہوئے اور سائل ہوئے کہ صرف اتنا بتادیں کہ مفرور گرفتار ہوگا کہ نہیں؟ دیگر معلومات دریافت کی گئیں تو انہوں نے والدہ کا نام فاطمہ بتایا۔ دن چہار شنبہ کا اور ساعت سوال شمس کی تھی اور طالع وقت ۲ ثور تھا۔

امور معلومہ (۱) نذر بھائی بن فاطمہ (۲) چہار شنبہ (۳) شمس (۴) ب ثور

مرحلہ اول بسط حرفی ن ذ ر ب ھ اا ی ب ن ف ا ط م ہ ج ہ ا ر ش ن ب ہ ش م س ب ث ور

مرحلہ دوم تخلیس ن ذ ر ب ہ ا ی ف ط م ج ش س ث و

مرحلہ سوم ترفع طبعی ر وص ظ ج ز ر ح ث س ک اق م ش ل

مرحلہ چہارم جمل کبیر ۶۰۰+۷۰+۵۰۰+۵۰+۲+۴+۹۰+۳۰+۸+۶+۱+۱۰+۷+۲۰+۲۰۰=۱۵۹۸

مرحلہ پنجم جمل صغیر ۸+۹+۵+۱=۲۳ کا جمل صغیر ۳+۲=۵

مرحلہ ششم طرح سہ گانہ ۵÷۳= خارج قسمت ایک باقی ۲ بچے لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب ملا کہ مفرور گرفتار نہیں ہو سکے گا اور معاملہ رفع دفع ہو جائے گا۔

سوال نمبر۲: قیدی جلد خلاصی پاوے گا یا بدیر؟

جواب: امور معلومہ (۱) نام سائل و والدہ (۲) یوم سوال (۳) ساعت سوال (۴) طالع وقت (۵) منزل قمری (۶) برج شمسی سب کو بسط حرفی کر کے تخلیص کرلیں اور بمطابق ابجد اجہز ترفع طبعی کرلیں اور حروف بادی الگ الگ کر کے جمل کبیر و صغیر کر کے عدد حاصل کریں۔

۱، ۲، ۳ ہوں تو پوری قید کاٹ کر بلکہ شاید قید بڑھ جائے۔

۴، ۵، ۶ ہوں تو قید آدھی رہ جائے۔

۷، ۸، ۹ ہوں تو قیدی جلد خلاصی پائے۔

مثال: رحمت بی بی بنت کرموں نے سوال کیا کہ اس کا بیٹا سزا پاچکا ہے۔ اپیل دائر ہے۔ قیدی کب تک خلاصی پائے گا۔ دن دوشنبہ، ساعت زحل قمر منزل ثریا میں تھا اور شمس برج حمل طالع وقت ۳ جوزا۔

امور معلومہ (۱) رحمت بی بی بنت کرموں (۲) دوشنبہ (۳) زحل (۴) ج جوزا (۵) ثریا (۶) حمل

مرحلہ اول بسط حرفی ر ح م ت ب ی ب ی ب ن ت ک ر م و ں د و ش ن ب ہ ز ح ل ج ج و ز ا ث ر ی ا ح م ل

مرحلہ دوم تخلیص ر ح م ت ب ی ک د و ش ہ ز ل ج ا ث

مرحلہ سوم ترفع طبعی ص و ک غ ظ ج ر ط ل ب ق ج ہ ی ا ز ش

مرحلہ چہارم اخذ باد۔ ک ظ ج ق ج

مرحلہ پنجم جمل کبیر ۶+۵۰+۹۰+۱۰+۲=۱۵۸

مرحلہ ششم جمل صغیر ۸+۵+۱=۱۴ کا جمل صغیر ۱۴+۱=۵

عدد ۵ برآمد ہوا۔ لہٰذا مستحصلہ خفیہ سے جواب ملا کہ اپیل میں قید آدھی رہ جائے گی اور بعد ازاں ہوا بھی ایسا ہی۔

ایم غلام عباس اعوان

دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جن کے حواس ظاہرہ کو جو چیز بھلی لگتی ہے وہ اس چیز کی باطنی مضمرات جانے بغیر اس کے حصول کی سعی میں لگ جاتے ہیں۔ اس چیز کے باطنی نقائص وعیوب کیا ہیں۔؟ اس کا ادراک ہم محض ظاہری علوم کی مدد سے درست نہیں کرپاتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شاید تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۱۵)

چنانچہ واضح ہو کہ محض قیاس وقیافہ سے کیے گئے ہمارے فیصلوں میں نقص اور سقم باقی رہتا ہے اور یہی ناقص فیصلے آگے چل کر ہمارے لئے ناکامیوں اور محرومیوں کا سبب بنتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کسی ایسے مستند روحانی علم کی جو کسی امر کی پوشیدہ حقیقتوں کو آشکارا کرے۔

اس مقصد کے لئے ہم ائمہ معصومین رضی اللہ عنہم کے مقدس علم (علم الجفر) کا انتخاب پورے وثوق کے ساتھ کرسکتے ہیں۔ اس علم کی مشاورت سے ہم کسی امتحان یا نقصان میں پڑنے سے پہلے اس معاملہ کے خیر وشر سے آگاہی حاصل کرکے زندگی کو کامیابیوں کے قریب تر لاسکتے ہیں۔

مثلاً بچے کا رشتہ فلاں جگہ کرنا مناسب ہے یا نہیں۔؟ روپیہ کونسے کاروبار میں لگانا مفید ہے۔؟ بیرون ملک جانا ہوگا یا نہیں۔؟ فلاں کو قرض دینا یا لینا کیسا ہے۔؟ فلاں چیز کی خرید وفروخت میں فائدہ ہے یا نہیں۔؟ ذاتی کاروبار بہتر ہے یا ملازمت۔؟ فلاں عامل یا حکیم سے شفاء ہوگی یا نہیں۔؟ موجودہ پریشانی کا سبب اور حل کیا ہے۔؟ قسمت میں بڑا انعام ہے کہ نہیں۔؟ کونسا معدنی نگینہ مقدر کی گتھیاں سلجھا سکتا ہے۔؟ کونسا روحانی عمل میری زندگی کی کایا پلٹ سکتا ہے۔؟ فلاں مجھ سے دلی محبت رکھتا ہے یا نہیں۔؟ زندگی میں عیش وعشرت کا زمانہ کونسا ہوگا۔؟ الغرض اگر ہم تمام شعبہ ہائے زندگی میں جفر کے مشورہ کو معمول بنائیں تو تمام زیست کبھی نہ پچھتائیں۔ اب ہم علم جفر کا ایک بالکل آسان کلیہ اس یقین کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ اس قدر آسان جفر آپ کو کہیں سے نہیں ملے گا۔ بس سوال لکھئے۔ بسط حرفی کرلیں اور سات سات کی گنتی سے حروف مستحصلہ لے کر بامعنی الفاظ سے مربوط فقرہ بنائیں۔ انشاء اللہ مختصر مگر واضح جواب سے ملحوظ ہوں گے۔ مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

مثال نمبر (۱) یا علیم: حشمت علی بن میراں ثقلین ظفر بن شمیم سے مخلصانہ محبت رکھتا ہے یا نہیں۔؟

بسط حرفی: ح ش م ت ع ل ی ب ن م ی ر ا ن ث ق ل ی ن ظ ف ر ب ن ش م ی م س ی م خ ل ص ا ن ہ م ح ب ت ر ک ھ ت ا ہ ی ا ن ہ ۔

سات سات کی گنتی سے حروف لئے۔ ی ن ف م ا ر ی۔

نفی امر (واللہ اعلم)

مثال نمبر (۲) یا علیم: شبیر حسین بن جنت بی بی واقعی روحانی عامل ہے یا نہیں۔؟

بسط حرفی ش ب ی ر ح س ی ن ب ن ج ن ت ب ی ب ی و ا ق ع ی ر و ح ا ن ی ع ا م ل ہ ی ا ن ہ ۔

سات سات کی گنتی سے حروف لئے۔ ی ب ع ی ی

عیبی (عیب دار) (واللہ اعلم)

اس طرح آپ بھی کسی عامل یا ڈاکٹر کے پاس جانے سے قبل حقائق جان سکتے ہیں۔

یا علیم: کیا غلام عباس اعوان لاہور میں شائقین جفر سے ملاقات کے لئے ماہانہ دورہ رکھے تو مفید ہوگا۔؟

بسط حرفی: ک ی ا غ ل ا م ع ب ا س ا ع و ا ن ل ا ھ و ر م ی ں ش ا ی ق ی ن ج ف ر س ی م ل ا ق ا ت ک ی ل ی ی م ا ھ ا ن ہ د و ر ہ ر ک ھ ی ت و م ف ی د ھ و گ ا

سات سات کی گنتی سے حروف نکلے۔ م و ر ق ی ک ہ ھ م ا

(معزز) موقر کہے اہم

امید ہے قاعدہ آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے۔ مزید تفصیلات کے لئے رابطہ ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند ۲۴۷۵۵۴ سے کریں۔ اور یہ فون نمبر نوٹ کرلیں۔ 09359882674

بہتر یہ ہوگا کہ کسی بھی الجھن کو سلجھانے کے لئے جوابی لفافہ کے ساتھ ہمیں خط لکھیں۔

شفق رامپوری

ابجد قطب

ابجد قطب مع اعداد یہ ہے۔

س	د	ا	ل	ع	د	ی	م	ج	ق	خ	ز	ت	ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ص	ن	ذ	خ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ہ	ح	ظ	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اس ابجد کو منازل قمر بھی کہتے ہیں کیوں کہ منازل قمر سے بھی اس کا تعلق ہے۔ پہلے میں مستحصلہ کا ایک قاعدہ بیان کرتا ہوں۔ سوال اور سائل کا نام بسط کر کے ایک سطر میں لکھو اور ہر حرف کے نیچے اس کے اعداد لکھو، اب دیکھو کہ ابجد قطب سے مقرر ہوا ان سے وہ حرف تبدیل کرلو۔ پہلی سطر خارج کر دو اس سطر کو تخلیص کرو۔ امید ہے کہ جواب گویا ہوگا۔ اگر گویا نہ ہوتو ان حروف کا نظیرہ دو۔ (سطر اصلی کہو نہ کہ تخلیص شدہ حروف کو) اور اب پھر تخلیص کرو۔ امید ہے کہ جواب گویا ہوگا۔ اگر اب بھی جواب گویا نہ ہوتو جو سطر آپ نے سوال اور سائل کے حروف کی لکھ کر خارج کر دی تھی اس سطر اور جو سطر ابجد قطب سے تیار کی ہے ان دونوں سطور کو ممزوج کر کے سطر اول کا پہلا حرف اور سطر دوم کا آخر حرف لے کر دونوں کو تیسری سطر میں برابر لکھو، اس کو تکسیر مرکب بھی کہتے ہیں۔ جس کا قاعدہ ارواح الجفر میں کئی جگہ آچکا ہے) اس تمام سطر میں جو تیسری سطر دونوں کو مرکب کر کے بنائی گئے ہے) دو دو حرف چھوڑتے ہوئے تیسرا حرف لکھتے جایئے۔ جواب گویا ہوگا۔ اگر یہاں گویا نہ ہوتو تین تین حرف، پھر چار چار حرف پھر پانچ پانچ حرف پھر چھ چھ حرف پھر سات سات حرف چھوڑ جملہ بناتے جاؤ، اس تمام قاعدہ میں کسی جگہ جواب گویا ہوگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ و بحرمت روح مبارک حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یہ تو تھا مختصر قاعدہ مستحصلہ کا۔ لیکن ابجد قطب آثار میں بھی اکسیر صفت ہے۔ اس کا عمل دوسرے کو ہلا دیتا ہے باوجود یکہ مشہور یہ ہے کہ نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے حروف بسط کرو۔ واضح رہے کہ یہ عمل ہر جگہ کام دیتا ہے۔ خواہ مطلوب کوئی انسان ہو یا دنیا کا کوئی کام ہو۔ مثلاً ملازمت، ترقی نفع، دولت، فرق اس قدر رہوگا کہ مطلوب کی جگہ اس شئے کا نام لکھیں گے اور آیت قرآن پاک جو ضم ہوگی وہ بھی موافق اس مقصد کے تبدیل کریں گے۔ ہر قسم کی آیات قرآن شریف سے اخذ کر کے آخر میں لکھ دی گئی ہیں تا کہ آپ کو تلاش کی زحمت نہ ہو۔ اگر بالفرض کسی خاص مقصد کے واسطے کوئی آیت نہ ملے تو پھر سورہ اخلاص یعنی قل شریف کافی ہے۔ بہر حال اس آیت کو بھی بسط کرو اور آخر میں خدا کا نام جو اس کے ہم معنی ہو بحق بڑھا کر بسط کرو مثلاً نام طالب زید بن زکیہ اور نام مطلوب بکر بن ہندہ ہے۔ اور محبت کے لئے عمل کیا جاتا ہے تو آیت شریف یحبونھم کحب اللہ و الذین آمنوا اشد حبا للہ بحق یاودود اب نام طالب و مطلوب مع خانہ والدہ کے حروف کو آیت پاک معہ اسمائے الٰہی اس میں ممزوج کرلو۔ یعنی ایک حرف آیت پاک کا ایک حرف نام کا لو۔ اگر نام کے حروف ختم ہو جائیں تو پھر آغاز سے ناموں کے حرف پلٹ لو اسی طرح اگر آیت شریف مع اسم اعظم کے حروف ختم ہو جائیں (جو بھی زیادہ ہوں) اب وہ تمام حروف کے جو ممزوج ہو کر ایک جگہ کئے گئے ہیں) نیچے ابجد قمری سے اعداد لکھو۔ اب دیکھو کہ ابجد قطب میں ان اعداد کا کیا حرف ہے۔ بس ان اعداد سے تمام حرف ابجد قطب کے تبدیل کرلو اور ان حروف کے نیچے ابجد قطب کے اعداد لکھ کر ان تمام اعداد سے (مربع آتشی چال نقش پر کریں اور چاروں گوشوں پر مربع کے چاروں ملائکہ کے نام تحریر کریں۔ یعنی جبرئیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام اور اس نقش کے گرد وہ تمام حروف لکھ دو جن کے اعداد کا مربع ہے۔ اب نقش تیار ہے۔ عروج ماہ میں نوچندی جمعرات کو اس نقش کو باوضو قبلہ رخ ہو کر باادب تمام زعفران سے پُر کرو اور چولہے میں جس میں کھانا پکتا ہو اس قدر گہرا دفن کردیں کہ نقش نہ جلے نہ سرد ہو۔ بلکہ اس کو آگ کی گرمی پہنچتی رہے اور اس کے لئے ایک انچ سے دو انچ تک کی گہرائی کافی ہے۔ جب اس نقش کو دفن کر چکو تو چولہے کی طرف رخ کر کے ایک سو ایک مرتبہ وہی آیت مع اسم اعظم پڑھو۔ جس کو نام کے ساتھ مرکب کیا ہے۔ ایک ہفتہ یعنی سات دن کامل اسی طرح کرتے رہو۔ یعنی چولہے کے پاس بیٹھ کر اس عمل کو پڑھ لیا کرو۔ بس سات دن کا عمل ہے۔ خدا چاہے تو رات دن میں کامل اثر پیدا ہوگا۔ خدا کا نام بکثرت اسی کتاب میں جمع ہیں اور متفرق آیات

یہ ہیں۔ ہر قسم کی مصیبت رفع کرنے کے لئے ،قیدی کی رہائی کے لئے ،قرض سے رہائی کے لئے ،مقدمہ میں فتح یابی کے لئے ان تمام امور کے لئے آیت یونس ضم کیجئے وہ یہ ہے:لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظٰلمین بحق یاعزیزی ۔رفع افلاس کے لئے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ بحق یارزاق شفائے امراض کے لئے رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ بحق یاشافی۔ غرضیکہ اسی طرح کی موافق مطلب آیت تلاش کرلیں۔ مختلف مقام پر اس کتاب میں بھی بہت سی آیات آپ کو ملیں گی۔ قضائے مبرم و معلق کی بحث اسی کتاب میں کسی جگہ آچکی ہے۔ قضائے مبرم نہیں ٹلتی اور قضائے معلق تدبیر، دعا، صدقہ اور عملیات سے دور ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ قضائے مبرم میں بھی عملیات بیکار نہیں جاتے۔ گرمی کا زمانہ ہے، دوپہر کا وقت ہے، آفتاب کی تمازت بدن پھونکے دیتی ہے یا بارش ہورہی ہے۔ آپ نے چھتری لگالی اس سے نہ آفتاب غروب ہوگیا نہ دھواں دھار بارش بند ہوگئی، ہاں چھتری کی وساطت سے گرمی یا بارش کا اثر قدرے کم ہوگیا۔ بس یہی مثال عملیات کی قضائے مبرم میں ہے جو ہونا ہے آخر وہ ہوکر رہے گا۔ لیکن کلامِ الٰہی کی وساطت سے اس کی سختی نرمی میں بدل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کردیتا ہے کہ وہ مصیبت آسانی کے ساتھ گزر جاتی ہے۔

قاعدہ : اعداد ابجدی کا ایک قاعدہ علمائے کاملین کا یہ ایک عجیب و غریب قاعدہ ہے۔ اخبار و آثار میں ایک خاص بات ہے۔ آپ اپنے نام کا سر حرف معلوم کریں کہ کس عنصر کا ہے جس عنصر کا آپ کا سر اسم ہے اس عنصر کو اس میں سے اٹھالیں اور اس کے تحت میں جو سات حرف ہیں ان کے سر اسم کے مطابق خدائے تعالیٰ کے نام تلاش کریں۔ اس قسم کے بہت سے نام اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہیں۔ ان ساتوں ناموں کو آپ پڑھا کریں۔ پڑھنے کی تین ترکیبیں ہیں۔ ایک ترکیب تو یہ ہے کہ جو میزان اس نقش میں آخر میں ہے اس کے مطابق پڑھا کریں۔ دوم اپنے نام کے اعداد کے مطابق، تیسری ترکیب یہ ہے کہ ہر نام کو میزان کے مطابق پڑھا کریں۔ یہ ترکیب نہایت ارفع اور موثر ہے۔ چند دن میں انسان کی کایا پلٹ ہوجاتی ہے۔ اعتقاد کامل اور سچے دل سے پڑھو۔ پھر دیکھو کہ کیا تماشہ نظر آتا ہے۔

آتشی حرف	بادی حرف	آبی حرف	خاکی حرف	آتشی حرف	بادی حرف	آبی حرف	خاکی حرف
ا ۱	ب ۲	ج ۴	د ۸	ف ۱۶	ص ۳۲	ق ۶۴	ر ۲۸
ہ ۲	و ۲	ز ۸	ح ۱۶	ش ۳۲	ت ۶۴	ث ۱۲۸	خ ۲۵۶
ط ۴	ی ۸	ک ۱۶	ل ۳۲	ذ ۶۴	ض ۱۲۸	ظ ۲۵۶	غ ۵۱۲
م ۸	ن ۱۶	س ۳۲	ع ۶۴	میزان ۱۱۲	۲۲۴	۴۴۸	۸۹۶
۱۵	۳۰	۶۰	۱۲۰				

قاعدہ اسم اعظم : اسم اعظم شب قدر اور ساعت جمعہ کی طرح یا خط تقدیر کی مثل پوشیدہ ہے۔ کوئی قطعی نہیں کہہ سکتا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ لیکن خدا کے ننانوے مشہور ناموں میں ہے۔ مگر علماء اور محققین نے اپنی اپنی رائے کے مطابق اسم اعظم بیان کئے ہیں۔ خصوصاً حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اسم اعظم یہ ہے: ھو اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور بعض محدثین مثلاً حبان، حاکم، احمد بن شیبہ اور ابن ماجہ نے بہت تعمیم الفاظ اس کو اسم اعظم تسلیم کیا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ بعض محدثین کی رائے ہے کہ اسم اعظم ان دونوں آیات میں پوشیدہ ہے۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. اور اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ احادیث کی دسری کتب مثلاً ابوداؤد اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ میں مزید تحقیق ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں پوشیدہ ہے۔ سورہ بقرہ، سورہ طٰہٰ اور اسی حدیث پاک کی بنا پر بعض ابجد سے لکھو۔ بس جس نمبر کے یہ اعداد ہیں اسی نمبر حرف حرف سری ہوگا۔ اگر یہ اعداد ۲۸ سے زیادہ ہیں تو ۲۸ پر تقسیم کرلو۔ یعنی جس طرح حرف دلیلی بنایا ہے اپنے نام سے تین حرف پیدا کرلئے ان ہی کا نام مستوی دلیلی سری ہے۔ ان ہر سہ حروف کے اعداد کے مطابق خدا کا نام تلاش کرو۔ اگر اتفاق سے ایسا نام

مل جائے جس کے اعداد بھی ہر سہ حروف کے اعداد کے برابر ہوں اور اسم خدا اور تمہارے نام کا پہلا حرف بھی یکساں ہو تو یہ وہ اسم اعظم ہے جس کی تاثیر اور تعریف حد بیاں سے باہر ہے۔ پڑھتے پڑھتے انسان کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔ اب ایک نام نہیں ملتا تو پھر دو نام تین نام غرضیکہ ہم عدد نام جمع کر لو یہ خاص تمہارا اسم اعظم ہے اور گو حقیقی اسم اعظم نہ ہو مگر اثر میں اسم اعظم سے کم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ بات رہ گئی کہ روزانہ کس تعداد میں پڑھا جائے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ طریقہ اول روزانہ اس تعداد میں پڑھو جس قدر اعداد ہر سہ حروف کے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد کے برابر روزانہ پڑھا کرو۔ ایک طریقہ اور بھی ہے کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کرو۔ اب جو تعداد مناسب ہو اختیار کرو۔ اس قدر اور کہنا ہے کہ جس قدر تعداد میں زیادہ پڑھو گے جلد اور کامل اثر ہوگا۔ لیکن لگے ہاتھوں اس قدر اور سمجھا دوں کہ آج کل زمانہ فتنہ و فساد کا ہے اور لوگ کلام الٰہی کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرتے ہیں۔ برائے خدا کسی حرام کام کے لئے اسے نہ کرنا چاہئے۔ دین و دنیا تباہ ہو جائے گی۔ یہ عمل جلالی ہے۔ بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ دوسرے اعتقاد کامل اور پختہ یقین بھی ضروری ہے، اس میں خاص اثر ہے یہ میرا دعویٰ نہیں ہے بلکہ خدا کا دعویٰ ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی یہ اللہ کے کچھ پاکیزہ نام ہیں انہی سے اسے پکارو۔ خدا کا وعدہ ہے اور وہ بے شک سچا ہے، اس عمل کو کرو اور اپنے مقاصد دینی و دنیوی حاصل کرو۔ قارئین کی آسانی کے واسطے خدا تعالیٰ کے مقدس نام درج کر دیئے ہیں۔ اب تلاش و جستجو سے بچ جائیں گے۔ یہ سب کام محققین کا قول ہے کہ اسم اعظم الحی القیوم ہے اور بعض کے نزدیک اسم اعظم ایک نام نہیں بلکہ صفت کامل ہے اور وہ اسم اعظم اس پوری آیت شریف کو قرار دیتے ہیں اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ابو امامہ اور کئی دیگر محدثین نے بھی اس تمام آیت شریف کو اسم اعظم تسلیم کیا ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے ایک مستقل کتاب اسم اعظم کی تحقیق میں لکھی ہے اور اس میں وہ تمام اقوال جمع کئے ہیں جو اسم اعظم کی تحقیق میں پائے گئے ہیں اور تمام کاملین کے اقوال کو جمع کیا ہے۔ گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے تمام اقوال اور تحقیق کو جمع کیا ہے تاہم بہت بڑا حصہ آپ کی کتاب میں ہے مگر باوجود ان تمام اختلافات کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے کیوں کہ یہ اسم ذاتی ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئی ہیں ان سب میں اسم اللہ موجود ہے۔ بہر حال چوں کہ یہ ایک طویل بحث ہے اور میں طویل بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص باوضو پاک جگہ بیٹھ کر اور خوشبو کا استعمال کرتے ہوئے باادب تمام اسم پاک واعظم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرے صرف اس قدر کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کر لے اور اس چلہ کے دوران میں شریعت کی پابندی کرے جھوٹ سے، غیبت سے، لقمہ حرام سے، فریب سے غرضیکہ تمام منہیات سے اپنے کو بچائے رکھے اور جب چلہ ختم ہو جائے تو روزانہ ۶۶ مرتبہ اسم اعظم "اللہ" زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر اور آٹے میں لپیٹ کر دریا میں گولیاں بنا کر ڈال دیا کریں تو وہ نقش غنی اور مالا مال ہو جانے کے علاوہ فرشتہ صفت ہو جائے گا۔ اس کا نام روحانیوں میں ہوگا اور وہ روحانیت کو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ لیکن علماء جفر نے مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہے۔ علمائے جفر فرماتے ہیں کہ ہر شخص کا اسم اعظم علیحدہ ہے اور اس کے نام کے اندر پوشیدہ ہے۔ میں اس کی تحقیق واضح کرتا ہوں۔

میں قطعی طور پر یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ اس طریقے پر بنایا ہوا اسم واقعی اسم اعظم ہے مگر ہاں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اثرات اور نتائج میں اس اسم اعظم کو جو بطریق جفر ہوتا ہے پڑھ لے تو پھر اس دنیا میں کسی عمل کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ اسم اعظم محبت و تسخیر میں دولت میں، فتح میں، عزت میں غرضیکہ ہر حاجت میں کام آتا ہے اور پھر کام بھی اس طرح آتا ہے کہ تیر کی طرح کام کرتا ہے، اس کے جاننے کا قاعدہ یہ ہے کہ اپنے نام کے تین حرف مستوی، دلیلی، سری معلوم کر لو۔ یہ تینوں خاص اصطلاح ہیں جس کے اندر عجیب و غریب اسرار پنہاں ہیں۔ مگر میں اس وقت صرف اسم اعظم سے بحث کروں گا۔ (تمہارا جو نام ہے اس نام کا پہلا حرف مستوی کہلاتا ہے مثلاً تمہارا نام احمد ہے تو اس میں الف حرف مستوی ہے۔ اب رہا حرف دلیلی اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے حاصل کرو اور اس کو ۲۸ پر تقسیم کر دو۔ اب دو حالتیں ہوں گی یا تو تقسیم پوری ہو جائے گی یا تقسیم سے کچھ بچے گا۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو خارج قسمت کے اعداد کو لو اور ابجد پر پیش کرو اس نمبر پر جو حرف ہو دلیلی ہے۔ مثلاً تمہارے نام کے اعداد ۱۱۲ ہیں۔ اب تم نے ۲۸ پر تقسیم کیا تو ۴=۱۱۲ یعنی پورا تقسیم ہو گیا اور خارج قسمت ۴ ہوا۔ ابجد میں چوتھا حرف دال ہے۔ بس دال حرف دلیلی ہے۔ اب دوسری صورت یہ ہے کہ تقسیم سے کچھ باقی رہا تو جو باقی بچے گا اس نمبر کا حرف ابجد سے حرف دلیلی ہوگا۔ اب ایک خطرہ اور باقی رہا۔ شاید کوئی نام ایسا ہو کہ تقسیم بھی کامل ہو گئی لیکن خارج قسمت ۲۸ سے زیادہ ہے تو ایسی حالت میں خارج قسمت کو پھر ۲۸ پر تقسیم کرو اور جو باقی بچے اس نمبر کا حرف حرف دلیلی ہے۔ امید ہے کہ اس تفصیل کے بعد کوئی پیچیدگی نہ رہی ہوگی اور آپ دونوں حرف یعنی مستوی اور دلیلی نکالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب رہا تیسرا حرف سری اس کے معلوم کرنے کا یہ قاعدہ ہے کہ حرف دلیلی کے اعداد قرآن پاک سے اخذ کردہ ہیں۔ ان میں ہر اسم کے ساتھ اعداد بھی لکھ دیئے ہیں مگر انتخاب کرتے وقت آپ بھی دوبارہ جانچ کریں تا کہ کامل اطمینان ہو جائے۔

اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ	اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ
الله	۶۶	گرم	حمل	مریخ	بدیع	۸۶	خاکی	ثور	زہرہ
الهٔ	۳۶	〃	〃	〃	زارع	۲۷۸	〃	〃	〃
اول	۳۷	〃	〃	〃	زکی	۳۷	〃	〃	〃
آخر	۸۰۱	〃	〃	〃	حسیب	۸۰	سرد	سرطان	قمر
امر	۲۴۱	〃	〃	〃	حافظ	۹۸۹	〃	〃	〃
احسن الخالقین	۹۶۱	〃	〃	〃	حفیظ	۹۹۸	〃	〃	〃
احد	۱۳	〃	〃	〃	حق	۱۰۸	سرد	سرطان	قمر
اکرم	۲۶۱	〃	〃	〃	جمیل	۷۳	〃	〃	〃
اعلیٰ	۱۱۱	〃	〃	〃	دلیل	۷۴	آبی	حوت	مشتری
		〃	〃	〃	دائم العز	۱۰۶	〃	〃	〃
اعلم	۱۴۱	〃	〃	〃	دائم	۴۶	〃	〃	〃
الرحمن الرحیم	۵۸۹	〃	〃	〃	دیان	۶۵	〃	〃	〃
اکبر	۲۲۳	〃	〃	〃	دائم البقا	۱۸۰	〃	〃	〃
احکم الحاکمین	۲۲۱	〃	〃	〃	داعی	۸۵	〃	〃	〃
اصدق	۱۹۵	〃	〃	〃	ہادی	۲۰	〃	〃	〃
جبار	۲۰۶	بادی	عقرب	مریخ	ہو	۱۱	〃	〃	〃
جلیل	۷۳	〃	〃	〃	واحد	۱۹	خاکی	ثور	زہرہ
جواد	۱۴	〃	〃	〃	ودود	۲۰	〃	〃	〃
جاعل	۱۰۴	بادی	عقرب	مریخ	وہاب	۱۴	〃	〃	〃
اشد تنکیلا	۸۱۶	〃	〃	〃	ولی	۴۶	〃	〃	〃
اسرع الحاسبین	۴۹۴	〃	〃	〃	وکیل	۶۶	〃	〃	〃
اشد باسا	۳۶۹	〃	〃	〃	طالب	۴۲	〃	میزان	〃
بدوح	۲۰	خاکی	ثور	زہرہ	طبیب	۲۳	〃	〃	〃
باطن	۶۲	〃	〃	〃	طایق	۱۱۱	〃	〃	〃
باعث	۵۷۲	〃	〃	〃	یٰسین	۱۳۱	بادی	عقرب	مریخ
باقی	۱۱۳	〃	〃	〃	واجد	۱۴	خاکی	ثور	زہرہ
باسط	۷۲	〃	〃	〃	واسع	۱۳۷	〃	〃	〃
بصیر	۳۰۲	〃	〃	〃	وارث	۷۰۷	〃	〃	〃
باری	۲۱۳	〃	〃	〃	وافی	۹۷	〃	〃	〃
بر	۲۰۲	〃	〃	〃	وطر	۲۱۵	〃	〃	〃

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ	اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ
کافی	۱۱۱	بادی	جوزا	عطارد	ملیک	۱۰۰	آتشی	اسد	شمس
کاشف الضر	۱۴۳۲	〃	〃	〃	متعالی	۵۵۱	〃	〃	〃
کریم	۲۷۰	〃	〃	〃	مفتح الابواب	۵۷۲	〃	〃	〃
کھیعص	۱۹۵	〃	〃	〃	متولی	۴۸۶	〃	〃	〃
کفیل	۱۴۰	〃	〃	〃	مطھر	۲۵۴	〃	〃	〃
حکم	۶۸	〃	〃	〃	معید	۱۲۴	〃	〃	〃
حاکم	۶۹	〃	〃	〃	ملک	۹۰	〃	〃	〃
حکیم	۶۸	〃	〃	〃	مانع	۱۶۱	〃	〃	〃
حلیم	۸۸	〃	〃	〃	مولیٰ	۸۶	خاکی	عقرب	مریخ
حمید	۶۲	〃	〃	〃	منجی	۱۰۳	〃	〃	〃
حنان	۱۰۹	〃	〃	〃	نور	۲۵۶			
حی	۱۸	〃	〃	〃	سید	۷۴			
مصور	۳۳۶	آتشی	اسد	شمس	سریع العقاب	۵۴۴			
معطی	۱۲۹	〃	〃	〃	علام	۱۴۱			
مبدء	۵۶	〃	〃	〃	علیم الحکیم	۱۵۹			
محیی	۶۸	〃	〃	〃	عزیز المجید	۱۸۷			
مظھر	۱۴۵	〃	〃	〃	فالق الحب والنوی	۳۸۶			
مفرج	۳۲۳	〃	〃	〃	حی	۲۸	بادی	جوزا	عطارد
منان	۱۰۲	〃	〃	〃	طیب	۲۱	خاکی	میزان	زہرہ
مجید	۵۷	〃	〃	〃	طاھر	۲۱۵	〃	〃	〃
متکبر	۶۶۲	〃	〃	〃	منیر	۳۰۰	آتشی	اسد	شمس
مبین	۱۰۲	〃	〃	〃	ملھم	۱۱۵	〃	〃	〃
منذر	۹۹۰	〃	〃	〃	منعم	۲۰۰	〃	〃	〃
ممیت	۴۹۰	〃	〃	〃	مجیب	۵۵	〃	〃	〃
نعم المولیٰ	۲۷۷	خاکی	عقرب	مریخ	یاسین	۱۳۱	بادی	عقرب	مریخ
ناصر	۳۴۱	〃	〃	〃	یسر	۲۷۰	〃	〃	〃
نصیر	۳۵۰	〃	〃	〃	مخفی	۷۰۰	〃	〃	〃
مذل	۷۷۰	〃	〃	〃	محی	۳۰	〃	〃	〃
مستھزء	۵۲۲	آتشی	اسد	شمس	ممیت	۴۶۰	〃	〃	〃

اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ	اسم اعظم	اعداد	خاصیت	برج	ستارہ
میسر	۲۸۰	بادی	عقرب	مریخ	مومن	۱۳۶	آتشی	اسد	شمس
معز	۱۱۷	آتشی	اسد	شمس	مہیمن	۱۴۵	//	//	//
ماجد	۴۸	//	//	//	مقیت	۱۴۸	//	//	//
مغنی	۱۱۰۰	//	//	//	مجیب الدعوات	۵۶۷	//	//	//
مسبب	۱۰۴	//	//	//	مقوی	۱۵۶	//	//	//
میسر	۳۱۰	//	//	//	متین	۵۰۰	//	//	//
کبیر	۲۳۲	آتشی	اسد	شمس		۱۳۴	//	//	//
کاشف	۴۰۱	//	//	//	مقدم	۱۸۴	//	//	//
لطیف	۱۲۹	//	حمل	مریخ	منشی	۴۰۰	//	//	//
مالك	۹۵	//	اسد	شمس					
محصی	۱۴۸	//	//	//					
مفرق	۴۲۰	//	//	//					
مفتح	۵۲۸	//	//	//					
متمم	۵۴۰	//	//	//					
مسهل	۱۳۶	//	//	//					

اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد
سبحان	۱۲۱	نصیر	۳۵۰	فتاح العلیم	۶۷۰	علیم	۱۵۰
صمد	۱۳۴	البطش شدید	۶۶۰	عفو	۱۵۶	شدید العقاب	۵۲۲
قوی	۱۱۶	مقتدر	۷۴۴	عالم الغیب		مقسط	۲۰۹
قائم	۲۴۲	محیط	۶۷	قابل التوب	۵۷۲	مالك الملك	۲۱۳
قهر	۳۰۵	مخرج	۸۴۳	قاهر	۳۰۶	مخزی	۶۵۷
رب	۲۰۲	محیر	۲۵۴	رب الاعلیٰ	۲۴۴	مبتدع	۵۱۶
رفیق	۳۹۰	نعم الوکیل	۲۵۷	رحمٰن	۱۹۸	نادر	۲۵۵
رب المشرق	۸۴۴	فارج	۲۸۹	رب العزت	۱۲۷۵	نعم النصیر	۴۴۱
رزاق	۳۰۸	فعال	۱۸۱	رؤف	۲۸۶	ستار	۶۶۱
رفیع	۳۰۶	فارق	۳۸۱	رفیع الدرجات	۹۰۹	معلل	۱۳۰
رب العلمین	۴۲۴	صبور	۲۹۸	رب البیت	۶۵۴	عزیز	۹۴
رب العرش العظیم	۸۹۴	قادر	۳۰۵	شکور	۵۲۶	علی	۱۱۰

اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد	اسم اعظم	اعداد
رشید	۵۱۴	قدوس	۱۷۰	رافع	۳۵۱	ذوانتقام	۱۲۹۸
فاطر	۲۹۰	قاضی	۹۱۱	رفیق	۳۹۰	ذومغفرة	۲۳۲
فعال لما یرید	۳۷۶	رؤف	۲۸۶	رب الفلق	۴۴۳	ظهیر	۱۱۱۸
فرد	۲۸۴	رب العرش العظیم	۱۱۰۴	رب العظیم	۱۲۵۴	غافر	۱۲۸۱
صادق	۱۹۵	رب المغربین	۱۵۴۵	شافی	۳۹۱	غیاث المستغیثین	۳۶۱۲
قدیر	۳۱۴	رحیم	۲۵۸	شفیع	۴۶۰	غافر الذنب	۲۰۶۴
قابل	۱۳۳	رب المغرب	۱۴۷۵	تواب الرحیم	۶۹۸	تواب	۴۰۹
قهار	۳۰۶	رب کریم	۵۰۴	خیر الرازقین	۱۲۰۹	خالق	۷۱۲
سریع	۳۴۰	شاهد	۳۱۰	خیر الفاتحین	۱۳۹۰	خیر الراحمین	۱۱۵۰
رقیب	۳۱۲	شدید المحال	۴۲۸	خیر الماکرین	۹۷۰	خافض	۱۴۸۱
رب المشرقین	۳۰۸	مؤخر	۸۴۶	ذوالجلال	۸۰۱	خادع	۶۷۵
رب الناس	۳۴۴	متوفی	۵۳۶	ذالفضل	۱۶۴۷	ذوالرحمة	۱۳۸۶
شهید	۳۱۹	مجتبیٰ	۴۵۵	ذوالمعارج	۱۰۵۱	زاویؔ	۹۱۱
مظهر العجائب	۱۲۵۴	نافع	۲۰۱	ذاکر	۹۲۱	ذوالعرش	۱۳۰۷
مغیر	۱۲۳۱	نعم المولیٰ	۲۷۷	ظاهر	۱۱۰۶	ذوعقاب	۸۷۹
محدث	۲۵۲	سلام	۱۳۱	غفور	۱۲۸۶	ضار	۱۰۰۱
مهیمن	۱۰۵	عالم	۱۴۱	غفور الرحیم	۱۵۴۴	غنی	۱۰۶۰
منعم	۱۷۰	عالی	۱۱۱	غالب	۱۰۳۳	غیاث	۱۵۱۱
سمیع	۱۷۶	عادل	۱۰۵	شاکر	۵۲۱	غافر الذنوب	۲۷۰
سبوح	۷۶	فاضل	۹۱۱	ثابت	۹۰۴	غافر الذنب	۲۰۶۴
معین	۱۳۰	فاتح	۴۰۱	خیر الوارثین	۱۵۰۸		
عظیم	۱۰۲۰	صانع	۲۱۰	خیر الناصرین	۱۲۴۲		
فالق	۲۱۱	قابض	۹۰۴	خیر المنزلین	۱۰۲۸		
فتاح	۲۸۱	قاضی الحاجات	۱۳۵۵	ذوالمنن	۸۴۷		
صابر	۲۹۳	قریب	۳۱۲	ذوالقوة	۱۲۴۳		
قیوم	۱۵۶	قابل	۳۱۲	ذوالطول	۷۸۶		

قاعدہ : جب اپنا ستارہ معلوم نہ ہو یا دوسرے شخص کا ستارہ معلوم نہ ہو تو عملیات میں بڑا فرق پڑ جاتا ہے اور یہ ایک اصولی بات ہے۔ یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے کہ حروف کا تعلق ملائکہ اور سیارگان سے ہے۔ اب ایک شخص کا ستارہ ہے عطارد اور آپ جو عمل کر رہے ہیں اس کا تعلق ہے شمس سے تو ایسی حالت میں عمل کام نہ دے گا۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عملیات کا تعلق نجوم سے ہے۔ جو شخص علم نجوم سے ناواقف ہے وہ کبھی بھی عملیات میں کامیاب نہ ہوگا۔ مثلاً آپ کا ستارہ ایک وقت میں اوج اور شرف پر ہے اور آپ کی اس سے مخالفت ہے لیکن آپ کا ستارہ اس وقت نحوست میں ہے۔ آپ اس شخص کی مغلوبی کے لئے عمل کرتے ہیں تو عمل ہرگز کام نہ دے گا۔ ایسے موقع پر دو عمل برعکس کام دیں گے۔ ایک ایسا عمل جو اس کے ستارہ کی بلندی کو زائل کر دے، دوسرا وہ عمل جو آپ کے ستارے کی پستی کو بلند کرے اور اس کی نحوست دور کرے۔ اس طرح آپ اس پر غالب ہوسکیں گے۔ مقہوری و دشمنان کا عمل یہاں کام نہ دے گا۔ حکمت کا قانون ہے کہ مرض سے پہلے اسباب مرض کا علاج کرنا چاہئے اگر مرض کسی وجہ سے عارضی طور پر دور بھی ہو جائے تو اسباب مرض کی موجودگی میں اس کا لوٹ آنا یقینی ہے۔ بس ہر کام کے ہونے یا نہ ہونے کے پہلے اسباب تلاش کرو یعنی کام ہونے یا نہ ہونے کا علاج نہ کرو بلکہ اس سبب کا علاج کرو جس سے وہ کام ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک گاڑی جارہی ہے، گاڑیک ے پہیے کے نیچے ایک بھاری پتھر آ گیا جس کے سبب سے گاڑی رک گئی۔ اب تم بیلوں کو نہ مارو نہ کوئی اور تدبیر کرو بلکہ گاڑی چلانے کے لئے تم اس پتھر کو ہٹا دو جو پہیے کو روکے ہوئے ہے۔ اسی طرح ہر کام کے علل و اسباب کو معلوم کرو، ان اسباب کے معلوم ہونے پر علاج کرنے سے کامیابی ہوگی، ان اسباب میں سے ایک سبب ستارہ کا بھی معلوم کرنا ہے۔ صحیح ستارہ وہ ہے جس کی ساعت میں کسی کا نطفہ قرار پاتا ہے۔ نطفہ بنیاد اول ہے جو لوگ پیدا ہونے کے وقت کے ستارہ کو لیتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ پیدا ہونا ایک فعل کا نتیجہ اور اثر تھا نہ کہ اصل فعل لیکن نطفہ قرار پانے کی ساعت کو معلوم کرنا بہت دشوار ہے۔ اس لئے ایک زمانے سے پیدا ہونے کے وقت کے ستارے سے ہی کام لیا جات ہے اور اس غلطی کا یہ نتیجہ ہے کہ سوالات کے جوابات غلط بھی ہو جاتے ہیں اور کنڈلیوں کے حساب بھی غلط ہو جاتے ہیں۔ چاہے کوئی قابل نجومی ہی کیوں نہ اخذ کرے۔ بہرحال نطفہ قرار پانے کے وقت کے ستارے کو معلوم کرنا دشوار ہے۔ اس لئے اب عام عمل پیدائش کے وقت کے ستارے پر ہے لیکن مسلمانوں میں اس کا کوئی رواج نہیں اس لئے اب عام طریقہ پر سر اسم سے ستارہ بنایا جاتا ہے جس کا حساب یہ ہے۔

نام بروج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
نام ہندی	میکھ مریخ	برکھ زہرہ	متھن عطارد	کرک قمر	سنکھ شمس	کنیا عطارد	تلا زہرہ	برچھگ مریخ	دھن مشتری	مکر زحل	کنبھ زحل	حوت مشتری
حروف	چو، چ، چے، جو، لا، ل، بی لو، لے لوا آ، ع بو، دو، بے، دو، بو، دو	ای، ا، عی، لو، عو، اے، عو، او، ب، د، ب، بی، دی، بو، دو، بے، دے، بو، دو	ک، کا، کی، کو، ک، کھا، بنیان، چھ، کے، کو، ح، با، د	حی، ہی، حو، ہو، ع، ہے، جو، ہو، ڈا، ڈ، ڑی، ڑو، ڈے، دمو	م، ما، می، بو، لے، ہو، ٹ، ٹا، ٹی، ٹو، ٹے	ٹی، پ، پا، پی، یو، کھیا، اناں، ٹھ، ٹھا، پے، پو	ر، را، ری، رد، دے، رد، ت، ط، تا، قی، طا، تو، ط، طے، تے	تو، ن، نا، نی، نو، نے، نو، یا، ی، یو	بے، لو، بھو، بھا، بھی، بھو، دھا، ف، بھا، دلھا، بھے	پھو، ز، ذا، ح، ض، جی، ڈ، چو، جے، خ ہی، کھ، کھی، تی، کھے، گو، کھو، گھو، غ، گی	گی کے غ، گوس، ش ث، ص، ی، ہوسوہے، ذ، وبال	دی، ڈو، تھے، جھ، دے، دو، چ، چا، چی

اپنے نام کا پہلا حرف اس جدول میں تلاش کرو اور اس کے اوپر ستارہ اور برج معلوم کرو۔ لیکن نجوم بابل سے سوالات کے جوابات اور زندگی کے حالات ڈھونڈنے میں یہ قاعدہ ایک حد تک کام دیتا ہے۔ مگر عملیات میں اس کا اثر میں نے بہت کم پایا لہٰذا میں عرض کروں گا کہ جب کوئی عمل کرنا چاہتے ہیں اور اپنا یا کسی کا ستارہ معلوم کرنا ہے۔ تو اس قاعدے سے حال معلوم کرو کہ نام مع والدہ کے حروف ابجد قمری سے حاصل کر کے نقشہ سے برج اور ستارہ معلوم کرو، جو ہندسہ اوپر لکھا ہے وہ ہے جو تقسیم سے بچا ہے۔

عدد جو تقسیم سے بچا ہے	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	اگر تقسیم کامل ہو جائے
نام برج	حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت
نام ستارہ	مریخ	زہرہ	عطارد	قمر	شمس	عطارد	زہرہ	مریخ	مشتری	زحل	زحل	مشتری

اس قاعدہ پر اگر آپ عمل کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ ناکام نہ ہوں گے، اب اگر ایسا موقع ہے کہ مطلوب کی والدہ کا نام معلوم نہیں تو پھر مطلوب کے سر اسم سے ستارہ معلوم کر کے عمل کریں۔ حواسرا پا مہمل اور جہلا کا مشہور کردہ قاعدہ ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ نام والدہ محض تخصیص اور تعارف کے لئے زیادہ کیا جاتا ہے۔ کیوں کہ ایک نام کے دنیا میں بہت سے آدمی ہوتے ہیں اس لئے دو ہمنام شخصوں میں تخصیص ہو جائے اس لئے نام والدہ لکھا جاتا ہے۔ لیکن حوا لکھنے میں وہ تخصیص کالعدم ہو جاتی ہے۔ کیوں کہ ہمنام شخص بھی بن حوا ہے اس لئے صرف نام سے کام لیں، حوا زیادہ کرنے میں سوائے طول عمل کے کوئی فائدہ نہیں کیوں کہ جو خصوصیت ماں کا نام پیدا کرتا ہے وہ حوا میں مفقود ہو جاتی ہے۔ ہاں تصور سے مخصوص کریں۔ اگر تصور کامل ہے تو یقیناً عمل اثر کرے گا۔ یہ بھی واضح رہے کہ نام وہی تصور کیا جائے گا جو پیدائش کے وقت رکھا گیا ہے اور جو نام بعد میں تجویز ہوا یا مشہور ہوا اور قابل اعتبار نہیں، اسی طرح آج کل جو نام انگریزی وضع کے رکھ لئے گئے ہیں وہ ایم کا مریخ ہے تو بہت فرق ہو گیا۔ اسی طرح بعض ناموں میں لفظ محمد برکت کے لئے اضافہ بھی ہوتا ہے اور بعض میں اصلی ہے۔ جس جگہ برکت کے لئے اضافہ کیا ہے اس جگہ اسم محمد کو حذف کر دیں گے کیوں کہ وہ جز و اسم نہیں۔ اب بحث طلب امر یہ ہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو کہ نام سے پہلے اسم محمد ذاتی ہے یا تبرکی تو اس کی پہچان یہ ہے کہ نام ہمیشہ دو اسموں سے مرکب ہوتا ہے۔ جب محمد کے اضافہ سے تین اسم ہو جائیں تو لفظ محمد زیادہ مانا جائے گا۔ مثلاً محمد احسان علی یا محمد خورشید احمد، احسان علی مفہوم اسم کو پورا کرتا ہے، محمد برکت کے لئے اضافہ ہے لیکن محمد علی، محمد حسین، محمد نبی، اسم محمد ذاتی ہے۔ برکت اور عزت کے لئے اضافہ نہیں کیوں کہ یہاں محمد حذف کر دینے کے بعد صرف علی حسین اور نبی رہ جات یہں جو نام کے مفہوم کو مکمل نہیں کرتے۔ اسی طرح قومیت، کنیت، القاب اور خطاب بھی حساب میں نہیں آتے۔ مثلاً مرزا، سید، شیخ، خان وغیرہ نام کے اعداد استخرج کرنے اور ستارہ بنانے میں اس کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

بطن قواعد میں چند عملیات میں نے لکھ دیئے ہیں مگر ناظرین کے فائدے کے لئے ضروری امور میں کامیابی کے لئے چند عمل تحریر کرتا ہوں جن کا کوئی شمار نہیں۔ اس مختصر مضمون میں بے شمار نقش اور عمل آپ کو ملیں گے، میں نہیں کہتا کہ وہ سب عمل اور نقوش بے کار اور بے اثر ہیں۔ تمام حروف میں اثر ہے، ہر جملہ میں تاثیر ہے، ہر عدد جو نقش میں بھرا جائے موثر ہے لیکن تاوقتیکہ قواعد وضابط معلوم نہ ہوں سب بے کار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اکثر عمل کرتے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے ان اورق میں چند مشہور اور متداول قواعد وضوابط درج کر دیئے ہیں، باقی گہری اور عمیق باتیں انشاء اللہ تعالیٰ دوسری جلد میں بیان کروں گا۔

پچاس روز تک روزانہ چالیس مرتبہ سورہ مزمل شریف باوضو تنہائی میں اور تاریکی میں پڑھو (اول آخر ۳۰۳ گار درود شریف) اس عمل کا اثر یہ ہے کہ چار آدمی سیاہ پوش آکر کسی نہ کسی طریق سے ملاقات کریں گے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آدمی ان کو دوست یا عزیز سمجھ لیتا ہے اور دھوکہ کھا جاتا ہے۔ حقیقت میں یہ موکل ہوتے ہیں مگر تعداد چار سے کم نہیں ہوتی۔ جب ان سے ملاقات ہو تو ہر قسم کے ول کر کے جواب لے سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ان موکلوں نے عاملوں کو دفینہ بھی بتا دیا ہے۔ اگر بالفرض کسی وجہ سے یا بے احتیاطی سے عمل کمزور ہو گیا ہے تو خواب میں ملاقت کرنا لازمی ہے۔ خواب کی بات یاد رکھو وہ کام کی بات ہوگی۔

عصر و مغرب کے درمیان روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم آسمان کے سایہ میں یعنی اوپر چھت وغیرہ نہ ہو باوضو سر برہنہ ہو کر پڑھا کریں۔ چالیس دن میں فتوحات غیبی ہوں گی اور ایسی جگہ سے نفع ہوگا کہ جہاں نگاہ بھی نہ پہنچے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمت دے یا چالیس دن کے بعد اس عمل کے خاص اثرات ظاہر ہوں تو پھر ہمیشہ وردر کھے۔ اس عمل کا ورد کرنے والا کسی دوسرے عمل کا محتاج نہیں رہتا۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا (سورہ رعد)

یہ آیت شریفہ نہایت قوی اور زود اثر ہے بشرطیکہ پڑھنے والا ذرا ہمت سے کام لے۔

ترکیب یہ ہے کہ چالیس دن تک چار پائی پر نہ سوئیں تخت پر یا زمین پر سوئیں، عشاء کے فرض اور سنتیں پڑھیں وتر نہ پڑھیں، اب دنیا کے کاموں سے فراغت حاصل کر کے جب سونے کا وقت آئے تو وتر اور نفل پڑھ کر پاک بستر پر سونے کو لیٹ جائیں، کسی سے بات نہ کریں، نہ کھانا پینا کریں اور داہنے کان کے نیچے ہاتھ رکھ کر اکتالیس مرتبہ اس آیت شریفہ کو پڑھیں۔ اول و آخر ۳-۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اسی حالت میں سو جائیں۔ اسی طرح تین چلے فی

چلہ چالیس یوم کل ایک سوبیس دن کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس درمیان میں غیب سے کوئی دفینہ مل جائے گا۔ کوئی شخص کیمیا کا نسخہ تعلیم کردے یا کوئی صورت ہو بہرحال زندگی بھر کا بندوبست غیب سے ہوجائے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ نے فرض بھی عشاء کے سوتے وقت نہیں پڑھے تو فرض بھی اسی وقت پڑھ لیں۔ غرض اسی قدر ہے کہ نماز کے بعد فوراً وظیفہ شروع کردیں (نماز سے مراد وتر ہیں) اور بعد وظیفہ کوئی کام نہ کریں۔ نہ کسی سے بات کریں، سیدھے کان کے نیچے ہاتھ رکھ کر سوئیں۔ سونے کے بعد دوسری کروٹ بدل جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر اتفاق سے آپ وظیفہ پڑھ کر لیٹ گئے۔ ابھی نیند نہیں آئی تھی کہ کوئی ایسا حادثہ پیدا ہوگیا کہ جس میں اٹھنا اور بات کرنا ضروری ہوگیا۔ اب پھر وضو کرو اور چار رکعت نماز نفل پڑھ کر دوبارہ عمل پڑھو اور پھر سونے کو لیٹو اور بات کی تو دوبارہ عمل کی ضرورت نہیں۔ نیند آنے سے قبل اگر کوئی حادثہ ہوجائے تو عمل کو دہرانا ہوگا۔ یامالك الملك ذوالجلال والاکرام چلتے پھرتے وضو بے وضو ہروقت اس عمل کو پڑھا کرو۔ کوئی تعداد مقرر نہیں۔ مگر جس قدر پڑھ سکو خوب پڑھو اور اپنے ستارہ کی ساعت میں روزانہ رات میں ایک ہزار بار پڑھا کرو (بضرورت دن کو بھی پڑھ سکتے ہو) مگر تمہارے ستارہ کی ساعت ہو۔ فقیر اور غنی کردینا اس کا ادنیٰ کرشمہ سے۔ بہت ہی مجرب عمل ہے۔

جب کسی کے اولاد پیدا ہونے کا وقت آئے تو اس نقش مکرم کو زعفران سے باوضو قبلہ رخ ہوکر لکھو اور عورت کے سیدھے ہاتھ میں باندھ دو۔ بحکم خدا نہایت آسانی سے پیدا ہوگی۔ لیکن جیسے ہی بچہ پیدا ہوجائے اس نقش کو کھول کر دریا یا کنوئیں میں ڈال دیں۔ دیر نہ کریں۔

لو ع لو	لو ع لو	لو ع لو
لو ع لو	لو ع لو	لو ع لو
لو ع لو	لو ع لو	لو ع لو

پیٹ میں درد ہو، قبض ہو یا کسی کا پیشاب بند ہوجائے یا کسی کو ایام ماہواری بند ہوگئے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر بائیں ران میں باندھ دیں۔ بحکم خدا سب باتوں کے لئے تیر بہدف ہوگا۔ اسی طرح اگر قیدی کے باندھیں تو وہ جلد رہا ہوجائے گا۔ مجرب ہے۔ نقش یہ ہے۔

ح ۸	ا ۱	و ۶
ج ۳	ہ ۵	ز ۷
د ۴	ط ۹	ب ۲

جن عورتوں کو ایام ماہواری جاری ہوں اور بند نہ ہوتے ہوں تو اس نقش کو خون کبوتر یا خون مرغ یا خون بکری سے لکھ کر عورت کی کمر میں باندھیں۔ ایام بند ہوں گے۔

۲۷۲	۲۶۵	۲۷۰
۲۶۷	۲۶۹	۲۷۱
۲۶۸	۲۷۳	۲۶۶

اکثر احباب واصحاب اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ اس کے واسطے پہلے تو یہ دیکھیں کہ اگر کوئی مرض ظاہری ہے تو اس کا علاج کسی حکیم یا طبیب کی رائے سے کرائیں اور ذیل کا عمل کریں بحکم خدا اولاد ہوگی۔ مجرب ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ زن وشوہر دونوں روزہ رکھیں، افطار سے ایک گھنٹہ قبل کسی قسم کی مٹھائی کے دو دانے لاکر ہر دانے پر تین تین مرتبہ آیت شریف پڑھیں اور افطار اسی مٹھائی سے کریں۔ یعنی ایک ایک دانہ زن وشوہر کھالیں۔ بعد نماز عشا اس نقش معظم کو مشک اور زعفران کی سیاہی بنا کر لکھیں اور دودھ میں (ایک پاؤ کافی ہے) گھول کر دونوں زن وشوہر نصف نصف پی لیں۔ حسب منشا شکر بھی ملالیں اور نقش کو اچھی طرح دھولیں کہ کوئی حرف باقی نہ رہ جائے اور رات کو قربت کریں۔ بحکم خدا اولاد ہوگی۔ اگر پہلی مرتبہ اثر نہ ہو تو دوسرے ہفتہ میں پھر دونوں روزہ رکھ کر سب کام کریں پھر تیسرے ہفتہ میں پھر چوتھے ہفتہ میں۔ خدا چاہے تو ایک ماہ میں چار مرتبہ اس عمل کے کرنے سے اولاد ہوگی۔ وہ آیت شریف جو مٹھائی پر پڑھی جائے گی۔ جس سے افطار کیا جائے گا یہ ہے۔

اِذْقَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَافِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ بحق یاهادی یاهادی اور جو نقش سوتے وقت دودھ میں گھول کر پیا جائے گا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ط	س	ا	ب
۱۲	۳	۳۸	۱۹
۲۳	۴	۳۷	۱۸
۲۵	۵	۶	۳۳

"الامان" یہ ایک جملہ ہے۔ترک حیوانات کر کے باطہارت سوالاکھ مرتبہ اس جملہ کو پڑھیں۔۴۰ دن پر موقوف نہیں جتنے دنوں میں پڑھ سکیں سوالاکھ مرتبہ پڑھنے سے اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔سوالکھ ختم کرنے کے بعد روزانہ ایک سوایک مرتبہ صبح کو اور اسی قدر شام کو پڑھا کریں۔اب آپ عامل ہیں۔کسی شخص کے کسی جگہ اور کسی قسم کا درد ہو صرف تین مرتبہ عامل کے پڑھنے اور پھونکنے سے فوراً درد موقوف ہوگا یہاں تک کہ دردزہ بھی رفع ہوجاتا ہے۔اگر مریض عامل کے سامنے نہ ہوتو اس آدمی کے ہاتھ پر تین دفعہ پڑھ کر پھونک دے جو آدمی مریض تک جاتا ہو اور اس سے کہہ دے کہ یہ ہاتھ مریض کی درد والی جگہ پہ پھیر دو۔فوراً درد موقوف ہوگا۔جوان جانور کو بھی درد ہوتو اس کا اثر ہوتا ہے۔دورانِ زکوٰۃ کسی قسم کا گوشت نہ کھائیں۔دودھ، دہی، گھی کھا سکتے ہیں اور باوضو قبلہ رخ ہوکر روزانہ پڑھا کریں۔جب تک سوالاکھ کی تعداد ختم ہو بہت مجرب ہے۔

کمزوری یعنی قوت باہ کے شاکی ہوں خدا چاہے تو اس طریق عمل سے بہت قوت حاصل کریں گے،لیکن دنیا عالم اسباب ہے اس لئے بطریق اسباب کوئی دوا بھی کھائیں تو موثر ہوگی۔واضح ہو کہ عروج ماہ میں اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اس نقش کے گرداگرد یہ آیت پاک تحریر کرو۔وقیل یاارض ابلعی مائك و یاسماء اقلعی و غیض الماء و قضی الامر۔

بجق ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ ضظغ۔اس نقش کو موم جامہ کر کے اپنی کمر سے باندھ لیں۔بحکم خدا قوت مردی زیادہ ہوگی۔اگر کوئی خاص اثر معلوم نہ ہوتو تعویذ بدستور بندھا رہے اور روزانہ سوتے وقت وہ آیت شریف پڑھا کریں یعنی وقیل سے الامر تک (بجق ابجد پڑھنے کی ضرورت نہیں) روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھا کریں۔

۴۶	۳۸	۴۳
۴۰	۴۲	۴۵
۴۱	۴۷	۳۹

جس کسی کو سرعت کی بیماری ہو اور قوت امساک قطعی نہ رہی ہو۔انگور کا پتہ لا کر اس پر یہ عمل تحریر کرو اور بائیں ران کی جڑ میں باندھ لو۔انشاء اللہ تعالیٰ حسب خواہش امساک ہوگا۔عمل یہ ہے۔

کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله امسك ایها الماء المنازل من صلب فلاں بن فلاں (نام مریض مع والدہ)

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

☆☆☆☆
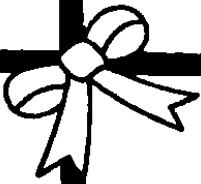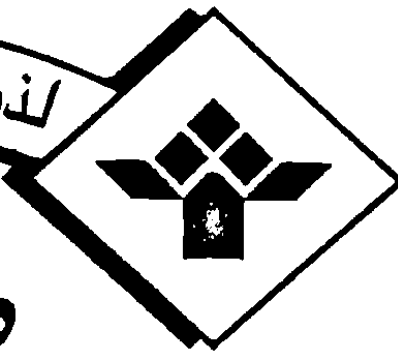
علم جفر کے ذریعہ جن وشیطان کا علم

(ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حما مسنون والجان خلقنه من قبل من نار السموم) (الحجر۲۶،۲۷)

''ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے''۔

اس آیت میں صراحت ہے کہ جن انسان سے پہلے پیدا کئے گئے ہیں۔ بعض متقدمین کا خیال ہے کہ ان کی پیدائش انسان سے دو ہزار برس پہلے ہوئی لیکن قرآن اور حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔

ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے، فرشتوں نے ہی آسمان کو آباد کیا، ہر آسمان میں کچھ فرشتے رہتے تھے اور ہر آسمان کے باشندے نماز، تسبیح اور دعا کرتے۔ ہر اوپر آسمان والے فرشتے نیچے آسمان والوں سے زیادہ عبادت، دعا، تسبیح اور ذکر واذکار کرتے۔ اس طرح فرشتوں نے آسمان کو آباد کیا اور جنوں نے زمین کو آباد کیا۔ آیئے قارئین کرام علم جفر سے پوچھتے ہیں کہ جن وشیطان کی حقیقت کیا ہے؟

یا علیم : کیا ایک مومن انسان کی (ایک) مومن جن سے دوستی ہو سکتی ہے؟

بسط حرفی کیا: ک ی ا ا ی ک م و م ن ا ن س ا ن ک ی م و م ن ج ن س ی د و س ت ی ھ و س ک ت ی ھ ی

ساتواں ساتواں حرف اٹھایا تو سطر بنی: م ا ن س ت

سطر اساس	م	ا	ن	س	ت
وجہ ناطق	X	ہم رتبہ	ہم رتبہ	ہم رتبہ	خود
جوابی حروف	X	ی	ھ	و	ت
ترتیب	X	ھ	و	ت	ی
الجواب	ہوتی (ہے)				

ایک مومن کی ایک مومن جن سے دوستی ہو سکتی ہے۔

کتاب لئالی الاخبار میں لکھا ہے کہ ایک زاہد انسان تھا جس کی ایک مومن جن کے ساتھ دوستی اور الفت ہوگئی۔ وہ زاہد انسان کہتے ہیں کہ میں ایک روز مسجد میں لوگوں کے ہمراہ صفوں کے درمیان بیٹھا تھا کہ میرا وہی جن دوست مجھ پہ ظاہر ہوا اور کہنے لگا ''یہ لوگ جو مسجد میں بیٹھے ہیں ان کو کس حالت میں دیکھتے ہو؟'' میں نے کہا ''میں دیکھ رہا ہوں کہ ان میں سے بعض سوئے ہوئے اور بعض بیدار ہیں''۔ اس نے کہا ''ان کے سروں پہ کیا چیز دیکھ رہے ہو؟'' میں نے کہا ''میں کوئی چیز نہیں دیکھتا'' پس اس نے اپنے ہاتھوں سے میری آنکھوں کو ملایا اور پھر کہا ''ملاحظہ کرو'' جوں ہی میں نے نگاہ ڈالی دیکھا کہ ہر ایک کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہوا ہے لیکن ان کوؤں میں سے بعض نے ان لوگوں کی آنکھوں کو جن کے سروں پر جو کوے بیٹھے ہیں وہ بعض اوقات اپنے پروں سے ان لوگوں کی آنکھوں کو ڈھانپ لیتے ہیں اور بعض اوقات اپنے پروں کو اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے اس (جن دوست) سے پوچھا ''یہ پرندے کیا ہیں؟'' میرے اس جن دوست نے کہا ''یہ کوے شیطان ہیں جو ان لوگوں پر موکل ہیں۔ یہ ان کے سروں پہ بیٹھے ہیں اور جوں ہی یہ لوگ اللہ سے غافل ہوتے ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے اپنے پروں کو رکھ کر انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر اس آیت کو پڑھا:

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو لهٗ قرین

اور جو شخص خدا کی یاد سے باندھتا ہے ہم (گویا خود) اس کے واسطے شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہی اس کا (ہر دم کا) ساتھی ہے''۔

یاعلیم : شیطان وجنات کی دنیا میں ''خناس'' کون ہے؟

بسط حرفی کیا: ش ی ط ا ن و ج ن ا ت ک ی د ن ی ا م ی ں خ ن ا س ک و ن ھ ی۔

ساتواں ساتواں حرف اٹھایا تو سطر بنی:

سطر اساس	ج	ن	ن	ی
وجہ ناطق	خود	خود	ہم رتبہ	خود
جوابی حروف	ج	ن	ھ	ی
ترتیب	ج	ن	ھ	ی
الجواب	جن ہے			

جیسا کہ حضرت امام جعفر صادقؓ علیہ السلام نے فرمایا: جب یہ آیت مبارکہ **والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم** (آل عمران ۱۳۵) نازل ہوئی تو ابلیس ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گیا جس کو کوہ ''ثویر'' کہتے ہیں خوب زور سے چیخ چیخ کر اپنے عفریت (چیلے) بلائے۔ سب اس کے پاس جمع ہو گئے اور پوچھا اے ہمارے بزرگ! کیا ہو گیا کہ تو نے ہمیں جمع کر لیا؟ کہنے لگا یہ آیت نازل ہوئی ہے تم میں سے کون ہے جو اس کے اثرات کو زائل کر سکتا ہو؟ (اپنے اپنے منصوبے بتاؤ) شیطانوں میں سے ایک چیلہ اٹھا اور اپنے طریقہ کار بتایا جسے شیطان (ابلیس)

نے رد کر دیا۔ دوسرا اٹھا اور اسی طرح کی باتیں کی، شیطان (ابلیس) نے کہا تم سے یہ اثر زائل نہیں ہو سکتا۔ ''خناس'' نے کہا یہ کام مجھ پر چھوڑ دو۔ ابلیس نے پوچھا کس طریقے سے اثر زائل کرو گے؟ کہنے لگا ان کی امیدوں کو لمبے وعدے دیتا رہوں گا حتی کہ خطاؤں میں پڑ کر گناہ میں مبتلا ہو جائیں اور جب گناہوں میں مبتلا ہو جائیں گے تو ان کی یادداشت سے استغفار کو بھلا ڈالوں گا۔ شیطان ابلیس نے کہا بالکل ٹھیک ہے تو یہ کام کر ڈالے گا اور اسے (خناس) کو قیامت تک وسوسے پیدا کرنے کا موکل بنا کر مامور کر دیا''۔

یاعلیم: شیاطین وجنات کی دنیا میں ''عفریت'' کیا ہے؟

بسط حرفی کیا: ش ی اط ی ن وج ن ات ک ی دن ی ام ی ن ع ف ر ی ت ک ی اھ ی

ساتوں ساتواں حرف اٹھایا تو سطر بنی: ودع ا:

سطر اساس	و	د	ع	ا
وجہ ناطق	خود	ہم رتبہ	x	ہم رتبہ
جوابی حروف	و	ت	x	ق
ترتیب	ق	و	x	ت
الجواب	قوت (والا)			

جیسا کہ تفسیر کنز الدقائق جلد ۱۴ ص ۵۵۶ میں درج ہے کہ عفریت جنوں میں سے طاقتور اور چالاک ترین فرد کے معنی میں ہے۔

یاعلیم: کیا نبیوں پر شیطان تسلط (حاصل) کر سکتا ہے؟

بسط حرفی کیا: ک ی ان ب ی ون پ رش ی ط ان ت س ل ط ک ر س ک ت اھ ی

چوتھا چوتھا حرف اٹھایا تو سطر بنی: ن ن ی ت ک ت ی

سطر اساس	ن	ن	ی	ت	ک	ت
وجہ ناطق	خود	ہم رتبہ	ہم رتبہ	نظیرہ	خود	ہم رتبہ
جوابی حروف	ن	ھ	ا	ح	ک	م
ترتیب	ن	ھ	ح	ا	ک	م
الجواب	نہ حاکم					

یعنی نبیوں وپیغمبروں پر شیطان حاکم نہیں ہو سکتے۔

اگر چہ شیطان لوگوں کو گمراہ کر کے ترویج دین، پیغمبروں کی تبلیغ کے نتائج میں تخریب کاری حتی کہ جسمانی تکلیف وبیماری کا سبب بننے کی حد تک طاقت رکھتا ہے لیکن پیغمبران گرامی کے نفوس زکیہ سے تعرض یا مس یا ان کے ارادوں اور ادراک میں خلل اندازی قطعاً نہیں کر سکتا اس لئے کہ ان کی عصمت اس طرح کے تصرف کے منافی ہے اور نہ ہی شیطان ان کے ارواح مقدسہ کوئی مداخلت کر سکتا ہے۔

مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام نے طرح طرح کے رنج دیکھے، بہت سی بیماریوں سے دوچار ہوئے، اہل وعیال سے دور ہو گئے (جنگل میں جانا پڑا) اور تنہا رہ گئے، نہ حرکت کرنے کی طاقت تھی اور نہ کسی نے ان کی امداد کی اور اس لحاظ سے کہ مقام تسلیم ورضا پر فائز تھے، اذن الٰہی کے بغیر اس ذات اقدس سے کسی چیز کی طلب نہ کی حتی کہ اذن ہوا۔ پس اس حال میں عرض کی: ''اے پروردگار عالم شیطان نے مجھے دکھ میں مبتلا کر دیا اور اذیت پہنچائی: (ص ۴۱)

اللہ نے ایوب علیہ السلام کی اس تضرع وزاری کے جواب میں فرمایا ''تو نے تمام امکانات کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیا اور تنہا اور بیمار ہو گیا اور ہلنے جلنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا، اپنے پاؤں کو زمین پہ مار تیرے پاؤں کے نیچے سے پانی کا چشمہ جاری ہوگا تو اس میں نہا تو تیری تمام بیماریاں دور ہو جائیں گے اور پانی پی، پیاس دور ہو جائے گی اور تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔ (ص ۴۲)

یاعلیم: ان جنات کی تعداد کیا (تھی) جنہوں نے قرآن (پاک کو) غور سے سنا؟

بسط حرفی کیا: اُن ج ن ات ک ی ت ع داد ک ی اج ن ون ن ی ق ران غ ور س ی س ن

ساتواں ساتواں حرف اٹھایا تو سطر بھی: ک ک ن و

سطر اساس	ک	ک	ن	ق
وجہ ناطق	ہم رتبہ	خود	خود	خود
جوابی حروف	ر	ک	ن	و
ترتیب	ر	ک	ن	و
الجواب	رک نو			

یعنی جنوں نے رک کر قرآن مجید غور سے سنا۔

جناب امیر المؤمنین حضرت علی نہج الاسرار میں فرماتے ہیں کہ اور جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہارے پاس بھیجا کہ وہ قرآن مجید کو غور سے سنیں وہ تعداد میں نو تھے۔ یہ جن رسول خدا کے پاس ایک کھجور کے درخت کے قریب آئے اور معذرت کی کہ ان کا گمان تھا کہ خدا کسی نبی کو بنا کر نہیں بھیجے گا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ان میں اکہتر ہزار جنوں نے ان کو قبول کیا اور روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، جہاد اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں ان کی بیعت کی اور عذر کیا کہ انہوں نے اللہ کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا تھا اور یہ افضل ہے اس سے جو سلیمانؑ کو عطا ہوا تھا۔ پس پاک تھی وہ ہستی جس نے محمد ﷺ کی نبوت کے لئے ان کو مسخر کیا جب کہ وہ سرکش ہو گئے تھے اور سمجھتے تھے کہ اللہ کا بیٹا بھی ہے اور جن وانس میں سے بھیجے ہوؤں کو شامل کر لیا جس کا کوئی حساب نہ تھا۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

زکوٰۃ و پرہیز کا مسئلہ

سوال از: فیروز احمد ــــــــــــ مظفر نگر

عرض خدمت کہ عملیاتی زکوٰۃ سے متعلق مندرجہ ذیل امور پر روشنی ڈالیں آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ دسمبر کے شمارے میں جگہ دیں۔

کیا ماہ منقلب یا ماہ ذوجسدین میں کسی اسم الٰہی کی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔؟ کیا دوران زکوٰۃ زبان سے متعلق گناہوں سے اجتناب رکھتے ہوئے مزید برآں پرہیز جمالی کرنا زکوٰۃ کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوگا۔؟

کیا چلے کے پورے ہونے کے بعد اگلے دن سے ہی دوسرے چلے کی شروعات کردی جائے۔ لیکن اگلے دن ہی برج درعقرب واقع ہوجائے تو پھر کیا صورت ہوگی۔؟

جگہ اور وقت کے تعین کی شرط کو ملحوظ رکھتے ہوئے استثنائی طور پر ایک دو دن کے لئے بجبوری جگہ بدلنی پڑ جائے اور متعین وقت میں بھی پانچ چھ منٹ کا فرق واقع ہوجائے تو کیا اس بات سے زکوٰۃ میں خلل پیدا ہوجائے گا۔؟ اس کی تلافی کیا ہوگی۔؟

اسم الٰہی کی زکوٰۃ صغیر، زکوٰۃ کبیر، زکوٰۃ اکبر، اور کبائر کے چار چلوں کے بعد اسم الٰہی کو کس تعداد میں اور کس وقت میں پڑھنا ہوگا اور بھول سے ناغہ ہوجانے پر پھر کیا تلافی ہوگی۔؟

عملیات کی کتابوں میں باریک جانکاریوں کا فقدان پایا ہے۔ لہٰذا آپ سے رابطہ کررہا ہوں کیونکہ برصغیر ہندوپاک میں آپ کے پایہ کا عامل کوئی نہیں ہے۔ روحانی علم کو آپ نے ایک سائنس کی شکل دی ہے جو جدید ذہن کو اپیل کرتا ہے آپ کی ۴۵ سال کی ریسرچ روحانی دنیا کا ایک علمی سرمایہ ہے۔ آنیوالی نسلیں اس سے بہت فائدہ حاصل کریں گی۔ دوسرے علوم فنون کی طرح عملیات میں بھی سرٹیفکٹ، ڈپلومہ وڈگریاں حاصل کرکے لوگ خدمت دین اور خدمت خلق کرسکیں گے۔ روحانی ہاسپٹل کی شروعات تو آپ نے روحانی مرکز کی شکل میں کردی ہے۔ جس سے ہزاروں افراد اپنی روحانی بیماریوں کا علاج کرارہے ہیں اور دین حق کی طرف واپس آرہے ہیں۔

ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا آپکے روحانی مشن کا اعتراف کرے گی اور خدا کے اس سچے دین رحمت کو دل سے قبول کرے گی اور وہ لوگ جان لیں گے کہ قرآن برحق ہے۔ انشاء اللہ!

جواب

زکوٰۃ کی شروعات اس مہینے میں نہیں کرنی چاہئے جو منقلب ہو۔ البتہ ذوجسدین میں زکوٰۃ کی شروعات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ افضل یہ ہے کہ زکوٰۃ ثابت ماہ میں ادا کرنی چاہئے تاکہ زکوٰۃ میں کسی بھی طرح کی کمزوری باقی نہ رہے۔

زکوٰۃ ادا کرتے وقت جلالی پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ پرہیز جمالی کا اہتمام عامل کو ضرور کرنا چاہئے۔ اور زبان سے متعلق جتنے بھی گناہ ہوں جیسے جھوٹ، غیبت، تہمت، الزام تراشی، گالی گلوچ اور فضول بکواس سے عامل کو مجتنب رہنا چاہئے۔ تاکہ اس کی زبان میں اثر پیدا ہو۔ جو لوگ دن میں زبان کی حفاظت نہیں کرپاتے اور رات میں اس زبان سے ذکر خداوندی میں مشغول ہوجاتے ہیں ان کے وظائف بے اثر رہتے ہیں اور ان میں کسی طرح کی کوئی تاثیر پیدا نہیں ہوتی۔ زبان تو زبان عامل کو تو اپنی سوچ وفکر پر بھی کنٹرول رکھنا چاہئے۔ کیونکہ بری سوچ وفکر کے اثرات بھی عمل پر مرتب ہوتے ہیں اور عمل کو بے اثر کردیتے ہیں۔ چنانچہ ایک ذراسی بدنیتی سے انسان کی برسہابرس کی محنت بھی رائیگاں ہوجاتی ہے اور انسان بہت سے روحانی ذخیرے کے باوجود ٹن ٹن

گوپال بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک چلہ پورا ہونے کے بعد اگلے ہی دن سے دوسرا چلہ شروع کر دینا چاہئے۔ نوچندی جمعرات وغیرہ کے انتظار کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر اگلے دن چاند برج عقرب میں ہو یا تحت الشعاع کا وقت ہو۔ یعنی اماوس لگ گئی ہو تو دو تین دن کے بعد دوسرا چلہ شروع کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ اوقات نحس مانے گئے ہیں یہ اوقات اگر دوران زکوٰۃ آجائیں تو عمل میں وقفہ کرنے کی ضرورت نہیں لیکن ان اوقات میں اگر کوئی بھی عمل شروع نہ کیا جائے تو بہتر ہے۔

دو چار دن کے لئے وقت اور جگہ کی تبدیلی میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چند منٹ کا اگر فرق پڑ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ مثلاً اگر عمل کا وقت دس بجے ہو تو دس بج کر دس منٹ پر اگر عمل شروع ہو گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاہم وقت اور جگہ اگر ایک ہی رہے اس میں تبدیلی بالکل بھی نہ ہو تو بہتر ہے۔ خصوصیت کے ساتھ وہ عمل جو باموکل ہوا کرتے ہیں ان میں جگہ اور وقت کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ زکوٰۃ میں کبھی کبھی اگر تبدیلی کسی عذر کی وجہ سے ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اسم الٰہی کی زکوٰۃ صغیر یا کبیر یا کبائر کی ادائیگی کے بعد روزانہ اسم الٰہی کو اس کے مجموعی اعداد کے برابر پڑھنا چاہئے جیسے اگر اسم یالطیف کی زکوٰۃ کبائر ادا کر دی گئی ہے تو اب اس اسم الٰہی کا ورد روزانہ ۱۲۹ مرتبہ کرنا چاہئے کیونکہ یالطیف کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ ورنہ کم سے کم روزانہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اگر اس بارے میں از راہ بھول کچھ ناغائیں ہو گئی ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ معلومات ہو جانے کے بعد روزمرہ کا معمول بنالینا بے حد ضروری ہے۔ اگر روزمرہ کے ورد کا اہتمام نہیں کیا جائے گا تو زکوٰۃ کا اثر آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا اور جس مقصد کے لئے زکوٰۃ ادا کی گئی ہو گی وہ مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

آپ نے ہماری محنت کی قدر کا اظہار کیا ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ روحانی خدمات اب ایک سائنس کا درجہ اختیار کرتی جارہی ہیں اور یہ سب ادارہ طلسماتی دنیا کی غیر معمولی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہماری کاوشوں کو سراہا اور ہماری حوصلہ افزائی کی لیکن سچ یہ ہے کہ ابھی ہماری تحریک اور جدوجہد میں بہت سی خامیاں موجود ہیں اور ہماری رفتار بھی بہت سست ہے۔ ہماری خواہش تو یہ ہے کہ اچھے عاملین کی ایک کھیپ تیار ہو جائے اور کلام الٰہی کے ذریعہ عاملین اللہ کے بندوں کی ایسی خدمات انجام دیں۔ جسے پوری دنیا محسوس کرے اور ارباب دنیا کلام الٰہی کی تاثیرات کی دل سے قائل ہو جائیں۔ ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ جب ہم کسی مسلمان کی زبان سے یہ سنتے ہیں کہ سفلی عمل کو سفلی عمل ہی کاٹ سکتا ہے اس طرح کی باتیں ہمارا ایمان، ہماری توحید اور ہمارے یقین کے کھوکھلے پن کو ثابت کرتی ہیں۔ جب کہ ہم جانتے ہیں کہ سفلی عمل میں شیاطین سے استمداد کی جاتی ہے جو شرک مبین ہے۔ طلسماتی دنیا اپنی بساط کے مطابق ایسی جہالتوں سے دو بدو لڑ رہا ہے اور کافی حد تک کامیاب ہے لیکن یہ کام صرف طلسماتی دنیا کا نہیں ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ توحید اور ایمان کی حفاظت کے لئے حتی الامکان بھاگ دوڑ کرے اور روحانی عملیات کی لائن میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کو صاف کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کرے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہماری محنت رنگ لائے گی اور آپ جیسے ہزاروں اور لاکھوں انسان کلام الٰہی کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات کرنے میں مصروف ہو جائیں گے۔ اور اس وقت ہمیں یہ کہنے کا حق ہو گا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہ رو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

گردش حالات کا غم

سوال از: افسر نذیر ———— راج گڑھ

میں تقریباً ۱۰ سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں اور آج بھی اتنا عرصہ بیت جانے کے بعد بھی اسے نہایت ذوق اور شوق سے پڑھتا ہوں۔ طلسماتی دنیا سے جو علوم روحانی کی معلومات حاصل ہوئی ہے۔ اور روحانی علوم کی جو باریکیاں معلوم ہوئی ہیں وہ اس کے مطالعہ کے بغیر ناممکن تھیں۔ میں اس وقت بے روزگار ہوں، پڑھائی مکمل کر لی ہے۔ اردو سے ایم۔ اے کیا ہے اور اس کے علاوہ بی۔ ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

پانچ سال سے ملازمت کی تلاش کر رہا ہوں۔ اسی سلسلے میں کچھ عمل بھی کئے ہیں، نماز میں اللہ سے دعا بھی کرتا ہوں لیکن اللہ کے یہاں میرا نہ کوئی عمل قبول ہوتا ہے اور نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں جو بھی کوشش کرتا ہوں کامیابی نہیں ملتی ہے۔ بہت پریشان ہوں۔ دماغ بھی چڑچڑا ہو گیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ کو کیا منظور ہے۔

میرا نام افسر نذیر ہے۔ میری پیدائش ۲۳؍ مارچ ۱۹۷۵ء کی ہے۔ میری والدہ کا نام زبیدہ خاتون اور والد کا نام محمد نذیر ہے۔ میں ایم پی کے راج گڑھ ضلع میں رہتا ہوں وہ بھوپال سے ۱۲۰ کلومیٹر ہے۔ ایم پی میں ۳۵ سال کی عمر تک ہی ملازمت مل سکتی ہے۔ اس کے بعد آدمی اوور ایج ہو جاتا ہے۔ بس رات دن یہی فکر رہتی ہے کہ اگر اسی سال ملازمت نہ ملی تو کیا ہو گا۔ آپ میرے لئے اللہ سے خصوصی دعا کریں کہ مجھے جلد از جلد ملازمت مل جائے۔ جناب من میرا نام افسر نذیر ہے۔ اور میرے والد کا نام محمد نذیر ہے۔ میرے تین بھائی اور ہمیں ان کا نام اسد نذیر، افسر نذیر، اور اظہر نذیر ہے۔ ہم بھی بھائیوں کے نام کے آگے نذیر لگا ہوا ہے۔ چونکہ والد کا نام محمد نذیر ہے۔ اسی نسبت سے ہم بھی بھائیوں کے نام کے آگے بھی نذیر لگا ہوا ہے۔ کیا نقش بناتے وقت نذیر کے عدد

بھی نکالے جائیں گے۔یا یہ کہ نذیر کو نام کا حصہ نہیں مانا جائے گا۔اگر میں اپنے نام کا کوئی نقش بناتا ہوں تو افسر نذیر کے پورے عدد نکالوں گا یا صرف افسر کے عدد نکالوں گا۔آپ نے درود سلام نمبر، صفحہ نمبر:۱۴۱ پر کرشمات جفر میں ایک نقش کی ترکیب دی ہے۔ یہ نقش پہلے بھی کئی رسالوں علم جفر کے قیمتی راز کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔اس کی ترکیب میں یہ ہے کہ پہلے اپنے نام کے عدد نکالو اس کے بعد اپنے والدین کے جزوی حروف اٹھاؤ پھر اس کے عدد نکالو۔میرا نام افسر نذیر ہے، میرے والد کا نام محمد نذیر ہے۔اب میرے نام میں بھی نذیر ہے اور میں اپنے والد کا جزوی نام اٹھاتا ہوں اور عدد نکالتا ہوں تو نذیر دو مرتبہ آئے گا یعنی نذیر کے دوبار عدد نکالے جائیں گے یا پھر یہ کہ میرے نام میں پہلے سے ہی میرے والد کا جزوی نام شامل ہے اس لئے نذیر کے ایک بار ہی عدد نکال لئے جائیں گے ۔ دونوں صورتوں میں کس کو اختیار کیا جائے۔ برائے مہربانی وضاحت فرمادیں۔

میں خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں برائے مہربانی جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ میرا اسم اعظم کونسا ہے، میرا لکی عدد کونسا ہے، مجھے کونسا عدد راس آئیگا۔ برائے مہربانی یہ بھی بتانے کی مہربانی کریں اور ہوسکے تو طلسماتی دنیا کے رسالہ میں جواب کے ساتھ شائع کریں عین نوازش ہوگی۔اس کے علاوہ مجھے کونسا پتھر راس آئے گا یہ بھی بتانے کی مہربانی کریں۔میں اپنا پتہ لکھا جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ طلسماتی دنیا ترقی کرتا رہے اور اس کے قارئین میں اضافہ ہوتا رہے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں

جواب

کچھ دنوں تک آپ اس عمل کا اہتمام کریں کہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر یہ آیت گیارہ مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیۡفٌ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ وَھُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ پڑھا کریں۔سورۂ یٰسین کے شروع اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔انشاء اللہ گردش حالات سے نجات ملے گی۔خزاں کا دور گزر جائے گا اور بہاروں کا دور گلستان قسمت میں داخل ہوجائے گا۔ہر طرف مسرتوں اور راحتوں کے گلاب کھل اٹھیں گے اور آپ کے دل و دماغ ان پھولوں کی خوشبوؤں سے معطر ہوجائیں گے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جس طرح اس دنیا میں موسم بدلتے رہتے ہیں۔کبھی گرمی ہوتی ہے، کبھی برسات، کبھی سردی۔اسی طرح تقدیر کے موسم بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں کبھی خوشیوں کا دور آتا ہے اور کبھی غموں کا، کبھی سکھوں کی برسات ہوتی ہے اور کبھی رنج اور غم کی چلچلاتی دھوپ سے انسان کو پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ بندے کو ہر حال میں مطمئن رہنا چاہئے اور اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہئے۔ یہی بندگی کی معراج ہے۔آپ کا یہ کہنا کہ اللہ کے یہاں نہ تو کوئی عمل قبول ہوتا ہے نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے، اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اللہ کو کیا منظور ہے ایک شکایت کا سا انداز ہے اور یہ انداز گفتگو ایک بندے کی شایان شان نہیں ہے۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے۔بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ہم جس چیز کی خواہش کرتے ہیں وہ چیز ہمارے حق میں بہتر نہیں ہے اس لئے وہ چیز ہمیں نہیں ملتی۔کچھ عرصہ کے بعد اس سے اچھی اور بہتر چیز اللہ ہمیں عطا کردیتے ہیں۔کچھ دعائیں جو اس دنیا میں کسی مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کی جائیں گی وہ بندے کے لئے آخرت میں ذخیرہ کردی جاتی ہیں۔اور یہ دعائیں اللہ کی رحمتوں کا وسیلہ بن جاتی ہیں۔اللہ کے نیک بندوں کا انداز یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں دنیا کی راحتیں نصیب ہوتی ہیں تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب ہمارے مالک کا فضل ہے۔ اور جب انہیں کلفتوں اور مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہماری خطاؤں اور گناہوں کی پاداش ہے۔ انداز گفتگو میں ادب نہایت ضروری ہے۔شکایت اگر تنہائی میں صرف اللہ سے ہو تو یہ بھی محبت اور ایمان کی دلیل ہے لیکن اگر اللہ کی شکایت ہم دوسروں سے کریں تو یہ ادا بندگی کے رتبے کو گھٹاتی ہے اور بندے کو اللہ کی نظروں میں گرادیتی ہے۔ ذرا دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک حقیقت کا اعتراف کس طرح کیا تھا۔انہوں نے فرمایا تھا وَاِذَا مَرِضۡتُ فَھُوَ یَشۡفِیۡنِ ۔جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو وہ شفا دیتا ہے، حالانکہ انہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ جب وہ بیماری دیتا ہے تو شفا بھی وہی دیتا ہے لیکن اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیماری کی نسبت اللہ کی طرف کردیتے تو یہ خلاف ادب ہوتا۔اور اس میں کسی نہ کسی درجے میں مالک کی کسر شان ہوتی۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا کہ میں بیمار تو خود ہوتا ہوں لیکن شفا مجھے اللہ دیتا ہے۔ بندگی کی عظمت اس میں ہے کہ بندہ ہر کوتاہی کو اپنی طرف منسوب کرے اور ہر فضل کو اپنے مالک سے منسوب کرے اور ادب اسی کو کہتے ہیں کہ جو سچائی اپنے اندر ہلکا پن رکھتی ہے اس کو بھی زبان پر نہ لائے اور اگر زبان پر لانا ضروری ہو تو بھی گفتگو کے انداز کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اگر کوئی بچہ اپنے باپ کو یہ کہہ کر پکارے اے میری ماں کے چاہنے والے تو اس میں ایک سچائی ہے لیکن انداز غلط ہے اور خلاف ادب ہے۔ کالے رنگ کا جوتا پہننا ناجائز نہیں ہے لیکن ادب کے خلاف ہے کیونکہ غلاف کعبہ کا رنگ کالا ہے اسلئے بعض صوفیوں نے یہ کہا ہے کہ جوتے کا رنگ کالا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن یہ ادب !یہ لحاظ !یہ تو بہت گہری باتیں ہیں، یہ باتیں تو ان ہی لوگوں کو زیبا دیتی ہیں جو ولایت کے مقام پر ہوں۔ عام بندے ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھ سکتے لیکن عام بندوں کو اپنا انداز گفتگو ایسا نہیں کرنا چاہئے اس سے کسر شان کا شبہ ہوتا ہے۔

امید ہے کہ آپ آئندہ اس انداز گفتگو سے پرہیز کریں گے اور اگر کسی طرح کا گلہ یا کسی طرح کی شکایت اپنے رب سے آپ کو کرنی بھی ہوگی تو وہ آپ تنہائی میں کرینگے۔اس تنہائی میں جہاں آپ کے اور آپ کے رب کے سوا

کوئی دوسرا نہ ہو۔

کسی بھی عمل کے لئے جب آپ اعداد نکالیں گے تو آپ کو صرف اپنے نام کے اعداد نکالنے چاہئیں۔ باپ کا نام جو باپ سے نسبت کے لئے لگایا جاتا ہے اس کے اعداد نکالنے کی ضرورت نہیں ہے، خواہ وہ نام کا جز و بھی ہو۔ آپ کا نام صرف افسر ہے۔ نذیر آپ کا سرنام ہے اس کے اعداد لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ جس عمل میں آپ کے جز و نام لینے کی تاکید ہو وہاں آپ نذیر کے اعداد بھی لے سکتے ہیں۔

آپ کے نام سے آپ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ کلی عدد، دو ہے اور آپ کا اسم اعظم "یَاحَمِیْدُ" عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اسم اعظم کے ورد سے بھی آپ کے مسائل حل ہوں گے اور سورۂ یٰسین کے اس عمل سے جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے آپ کے لئے روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو تمام مسائل سے نجات دے اور رزق حلال آپ کو وافر مقدار میں نصیب ہوتا کہ آپ رزق حلال کے ذریعہ دین و دنیا کی سبھی بھلائیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں آمین۔

کچھ ذاتی باتیں کچھ خواب

سوال از: محمد مبارک ــــــــــــ شاہجہاں پور

(۱) میں نے جواب تک عمل کئے ہیں ان کو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ اس کتابچہ کے صفحہ نمبر: ۱۱ پر جو نقوش کی زکوٰۃ بتائی گئی ہے، نقش مثلث اور مربع دونوں کی زکوٰۃ ادا کر چکا ہوں لیکن ایک نقش روز نہیں لکھتا ہوں تو کیا مجھے دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔

(۲) میں نے قریب ۶، ۷ سال پہلے سے حروف تہجی کی زکوٰۃ۔ الف کی زکوٰۃ منزل قمر کے حساب سے۔ باقی اور جسیم کی ۴۴۴۴ مرتبہ ۲۸ حروف کی زکوٰۃ ادا کی اور ایک دو مہینے کے بعد اس میں اور اضافہ کیا اور ہر منزل پر حرف کے ساتھ یاالف یااللہ دو یا تین مہینے پڑھا اس کے بعد اور اضافہ کیا اور ہر منزل پر یاالف یااللہ یااحد اس طرح یاباسط یاباقی پڑھا۔ اس طرح ۲۸ حروف کی زکوٰۃ قریب چار پانچ مہینے پڑھا اس کے بعد قمر کی منزل پر الف یااللہ محمود فی کل فعالی یااللہ ہر حرف کو۔ اسی طرح مؤکلات نمبر میں درج ۲۸ حروف کی زکوٰۃ ادا کی۔ ۲۸ مہینے تک بغیر مؤکلوں کے پڑھا ہوں تو کیا مجھے دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔

(۳) کتابچہ کے صفحہ نمبر: ۴۴ پر درج سورۂ یٰسین کے چلے قریب ۲، ۳ سال پہلے ادا کر چکا ہوں ان چلوں میں نمبر ایک، نمبر دو، نمبر تین، نمبر چار، نمبر پانچ، نمبر چھ ادا کر چکا ہوں۔ نمبر آٹھ کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ نمبر نو کی زکوٰۃ ادا کی تھی پر اس میں مجھے ڈر محسوس ہوا اس لئے میں نے تلاوتِ مبارک کی تلاوت کی تو میں نے خواب دیکھا ایک کلومیٹر لمبا اندھا دیکھا جو ریل کی پٹری کو لپٹ کر تھا اس کو ایک ریل کے انجن نے چیر دیا۔ پہلے چلے میں خواب میں مؤکلوں کی فوج نظر آئی جو واپس آ گئی۔ اسی طرح اور بھی چلوں میں مخصوص خواب نظر آئے۔ قبرستان میں جاتا مندرجہ بالا چلوں کو میں نے دو یا تین مرتبہ کئے پھر میرے دل میں کچھ ڈر یا کچھ ایسا محسوس ہوا جس کو مجھے برابر یاد نہیں۔ پھر میں نے یٰسین کے عمل میں ہر مبین پر دوسری چھوٹی چھوٹی آیت یا اسم الٰہی پڑھنے شروع کئے اور آج تک چالو ہے۔ ان چلوں سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ آنے والے حالات مجھے خواب میں دکھائی دیتے تھے اور جو کچھ خواب میں دیکھتا وہ خود بخود دن میں پیش آتا تھا۔ تو کیا مجھے ہر چلے دوبار کرنا پڑیں گے ضرور بتائیں۔

(۴) ابھی میرا یہ معمول ہے کہ میں ہر جمعرات کا روزہ قریب تین یا چار ماہ سے رکھتا ہوں اور آیت الکرسی ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھتا ہوں اور اس آیت مبارک کے مؤکل کو قریب چار پانچ مرتبہ دیکھ چکا ہوں۔ میں جب بھی سوتا ہوں آیت الکرسی پڑھ کر سوتا ہوں لیکن میں نے جو لباس رمضان المبارک میں ان فرشتے کا دیکھا ویسا کبھی نہیں دیکھا۔

(۵) میں نے قریب قریب تین چار سال پہلے خواب دیکھا تھا۔ ہندوؤں کے محلے میں ایک مندر جیسا بنا ہوا ہے قریب چھ فٹ کا۔ میں ادھر سے گزر رہا تھا تو مجھے ایک کاغذ کا پرچہ ملا۔ جس پر "قل ھو اللہ واحد احد" لکھا ہوا تھا اور آج کل میرا معمول ہے اسم الٰہی کو پڑھنا پہلے عدد کے حساب سے اور اس کے بعد حرف کے حساب سے میرا پڑھنے کا طریقہ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو یا رحمن یا رحیم یا ملک یا قدوس یا سلام۔ اس طرح ابھی میرا چلہ چل رہا ہے یا جبار ۲۰۶ مرتبہ اور یا عزیز ۴۰۰۰ مرتبہ یعنی یا عزیز کے عدد کے حساب سے بھی اسم الٰہی پڑھتا ہوں اور یا عزیز کو حرف کے ہزار سے پڑھتا ہوں جیسے ھو اللہ سے یا جبار تک ۲۰۶ مرتبہ پڑھ کر ۲۰۶ کو شامل کر دیا۔ یا عزیز ۴۰۰۰ مرتبہ پڑھتا ہوں اسی خواب کے قریب آگے یا پیچھے میں نے خواب دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک تخت پر ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس لاکھوں لوگ ہیں جس میدان میں آپ صلی اللہ علی وسلم ہیں وہ قبرستان کے پاس ہے۔

(۶) اسی طرح سورۂ یٰسین کے ہر مبین پر ۲۱ مرتبہ ذٰلک فضل اللہ ...... عظیم والی آیت اللہ کے دیدار والی پڑھی تو خواب میں دو فرشتے آئے اور کہا چلو۔ میں نے کہا۔ کہاں، انہوں نے کہا ایک سے ملنا ہے اور میرے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر لے چلے مجھے پتہ نہیں کتنی دور تک لے گئے اور مجھے گھبراہٹ ہونے لگی اور میں خدا کے دیدار کی طاقت نہ پاکر خواب سے جاگ گیا۔

میں اتنا طویل خط کبھی نہ لکھتا کیونکہ مجھے پتہ ہے آپ کو طویل خطوں سے بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ اگر اسے طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں تو بہت

مہربانی ہوگی۔ اگر اس کی گنجائش نہ ہو تو خط سے جواب دیں اور اس کی بھی اطلاع دیں کہ جوابی خط بھی لکھنا پڑتا ہے یا نہیں۔ آپ مجھے جو حکم دیں گے میں ضرور مانوں گا اور مجھے کتابچہ میں سے کونسے کونسے عمل شروع کرنے ہیں وہ بھی بتادیں تو بہت بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

حروف تہجی کی زکوٰۃ آپ نے صحیح طریقے سے ادا کردی۔ اگر آپ اس میں کچھ اضافہ بھی نہ کرتے تو بھی زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ لیکن آپ کے اضافہ سے اس میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اگر آپ اسی طرح لگاتار ۳ سالوں تک حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کردیں گے تو پھر آپ کو عمر بھر زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حروف تہجی کی زکوٰۃ ۴۴۴۴ مرتبہ صرف ایک سال کے لئے کارآمد ہوتی ہے لیکن اگر لگاتار ۳ سال تک اسی تعداد میں زکوٰۃ ادا کرلی جائے تو پھر یہ زکوٰۃ دائمی ہوجاتی ہے۔

نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روزانہ ہر نقش کو کم سے کم ایک مرتبہ روزانہ لکھ لینا چاہئے۔ اگر اب تک نہیں لکھا تو اب لکھنا شروع کردیں۔ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ کے خط سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے سورۂ یٰسین کے آٹھویں چلے کا اہتمام نہیں کیا ہے۔ جب کہ ان چلوں کو ترتیب سے ادا کرنا ہی ضروری تھا۔ آپ نے نواں چلہ پورا کرلیا اور آٹھواں چلہ نہیں کیا۔ آپ کے خط سے یہ بات بھی مترشح ہوتی ہے کہ آپ نے سورۂ یٰسین کے ۹ چلوں کے دوران ہی نقوش کی زکوٰۃ دینی شروع کردی۔ جب کہ کتابچہ میں اس بات کی وضاحت ہے کہ کتابچہ میں جو بھی اعمال درج ہیں انہیں ترتیب وار ہی ادا کرنا ہے اور سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے۔ کتابچے میں جو بھی ترتیب ہے وہ خاص مصلحتوں کی وجہ سے ہے اس ترتیب کو الٹ دینے سے وہ روحانیت حاصل نہیں ہوسکتی جو ایک طالب علم کو مطلوب ہوتی ہے۔

سورۂ یٰسین کی چلہ کشی کے دوران مبشرات شروع ہوتے ہیں۔ ان مبشرات پر زیادہ دھیان نہیں دینا چاہئے۔ نہ ان مبشرات کی وجہ سے کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونا چاہئے۔ طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ریاضتوں میں مصروف رہے اور ان خوابوں کے تگ ودو میں نہ پڑے جو اس کو ہر رات کو نظر آتے ہیں۔ ہر خواب کی تعبیر جاننے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہئے اس سے انسان خود بھٹک جاتا ہے۔ کیونکہ خواب کچھ ہوتا ہے اور تعبیر کچھ۔ کبھی کبھی تعبیر خواب کے بالکل ہی برعکس ہوتی ہے اور تعبیر کا فن ایسا فن ہے جو بہت باریک اور نازک فن ہے۔ خواب کی تعبیر بتانے کیلئے سیروں علم، منوں عقل اور کوئنٹلوں روحانیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر کس وناکس کے سامنے اپنا خواب بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر مؤکل سے ملاقات ہوجائے یا کوئی مؤکل بار بار خواب میں آنے لگے تو اس کا ذکر بھی کسی سے نہ کرنا چاہئے۔ مؤکل فرشتے ہوتے ہیں اور فرشتے بہت غیرت مند ہوتے ہیں جو طالب علم ان فرشتوں کا ذکر اپنے دوستوں سے یا اپنے گھر والوں سے کرنا شروع کردیتے ہیں تو یہ فرشتے پھر نظر نہیں آتے۔ یہ خوابوں میں آنا بھی بند کردیتے ہیں اور عامل سے بالمشافہ ملاقات کرنے سے بھی کترانے لگتے ہیں اس لئے صبر وضبط کا تقاضہ یہ ہے کہ اگر مؤکل خواب میں یا حقیقت میں نظر آنے لگیں تو ان کا ذکر کسی سے نہ کریں۔ ذکر کریں گے تو پھر ان کا دیدار ناممکن ہوجائے گا۔ اور ہاتھ میں آئی ہوئی دولت پھر ہاتھ سے نکل جائے گی۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اسلام میں پھیلنے کی اور اُبھرنے کی زبردست صلاحیت ہے۔ اسلام غالب ہونے کیلئے آیا ہے، مغلوب ہونے کے لئے نہیں۔ اور اسلام پوری دنیا پر غالب ہوکر رہے گا۔ کسی بھی مسلمان کا خواب میں یہ دیکھنا کہ مندروں کی دیواروں پر یا ہندوؤں کے مکانوں پر کلمہ لکھا ہوا ہے یا اللہ کا نام لکھا ہوا ہے تو اس پر حیرت نہیں کرنی چاہئے۔ اسلام ایک فطری مذہب ہے اور اسلام ایک دن ساری دنیا پر اپنا اثر قائم کرکے رہے گا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نسلی مسلمانوں کو بھی اس دنیا میں غلبہ حاصل ہوجائے گا اور وہ بھی دین اسلام کی طرح سرخرو اور سربلند ہوجائیں گے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نسلی مسلمان مزید ٹھوکروں کا شکار ہوں اور غیر مسلمین میں سے ایک بہت بڑی جماعت حلقہ بگوش اسلام ہوجائے اور اسی جماعت کی وجہ سے اسلام کو دنیا میں غلبہ نصیب ہو۔ ہمارے احوال دن بہ دن بگڑتے جارہے ہیں اور اندیشہ اس بات کا ہوگیا ہے کہ ہماری بداعمالیوں کی وجہ سے کہیں دولت دین ہم سے چھن نہ جائے۔ اس لئے اس طرح کے خوابوں کو دیکھ کر خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان خوابوں سے یہ اندازہ تو ہوتا ہے کہ دنیا میں دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوکر رہے گا لیکن یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ وہ مسلمان بھی سرخرو رہیں گے یا نہیں جنہیں اسلام ازراہ وراثت ملا ہے۔ مندروں کی دیواروں پر یا غیر مسلمین کے مکانوں پر اگر اللہ کا نام یا کلمہ توحید لکھا ہوا نظر آتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ لوگ جو آج اسلام سے محروم ہیں کل کو اسلام سے بہرہ ور ہوجائیں گے اور انہیں کسی وجہ سے رحمت خداوندی اپنی آغوش میں لے لیگی لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوگیا کہ وہ قوم جسے دین اسلام ورثہ میں ملا ہے اور جس نے دین اسلام کی ناقدری کی ہے۔ وہ اس سے محروم ہوجائیگی تو بہت برا ہوگا۔ دعا کرنی چاہئے کہ جب دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو تو ہم بھی دولت اسلام سے سرفراز رہیں اور ہماری کسی غلطی کی وجہ سے اللہ ہمیں اسلام سے محروم نہ کردے آپ کے خوابوں سے اسلام کی سربلندی کی طرف اشارہ ہورہا ہے۔ مسلمانوں کی سرخروئی کی طرف نہیں۔

آخر میں آپ سے عرض ہے کہ آپ اپنی ریاضتوں کی طرف متوجہ رہیں اور خوابوں کی طرف زیادہ دھیان نہ دیں اور اگر آپ کو خواب میں اُس مخلوق کا دیدار نصیب ہو جسے عام لوگ نہیں دیکھ سکتے تو اپنے رب کا شکر ادا کریں اور اس کا چرچا کرنے سے گریز کریں۔ شاگردی کے کتابچے میں جو ریاضتیں مذکور ہیں ان سے فارغ ہونے کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ کے بندوں کی خدمت کی طرف دھیان دیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ اس دنیا میں خدمت ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں اگر دکھاوا بھی ہو تو وہ جب بھی مقبول ہو جاتی ہے جب کہ دکھاوے اور ریا و نمود سے نماز جیسی عظیم الشان عبادت بھی بے اثر اور بے حقیقت ہو کر رہ جاتی ہے۔ اللہ ہم سب کو اپنے بندوں کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق دے اور ہمیں شیخی اور چھچھورے پن سے محفوظ رکھے آمین۔

ترک نماز کی سزائیں

سوال از: عامر یوسف و عاطف محمد ———— کشمیر

سلام کے بعد عرض یوں ہے کہ میرا نام عامر یوسف ڈار ہے اور والدہ کا نام حنیفہ بیگم ہے اور میرے والد صاحب کا نام جناب محمد یوسف ڈار ہے۔ میں نویں جماعت میں زیر تعلیم ہوں اور آج کے زمانہ میں ان پڑھ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں جب چھوٹا تھا تب سے ہی میری آواز رُک رُک کر باہر آتی ہے۔ چنانچہ میں کوئی بھی کام ٹھیک طریقے سے نہیں کر پا رہا ہوں۔ میرے ایک دوست نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا اور بعد میں آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا بھی پڑھا۔ تو سوچا کہ آپ کو اپنی مشکل پیش کروں۔ لہٰذا میں آپ سے مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ کوئی ایسا تعویذ دیں جس سے میں اپنی زندگی کو کامیاب کر سکوں۔

اس کے بعد میرا دوست نام عاطف محمد ڈار، والد غلام محمد ڈار، والدہ مسعودہ بیگم۔ آپ کی خدمت کیلئے ترس رہا ہے۔

محترم جناب میں کشمیر کا ہوں اور یہاں میرے چاروں طرف دشمن ہی دشمن ہیں۔ میرے گھر میں صرف میرا باپ اور دادا مرد ہیں۔ جس کے برعکس دوسرے لوگ ہم پر حملہ کر دیتے ہیں اور ہر روز کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا ہے۔ میں ایک اچھا لڑکا تھا قابل، نرم دل، پابند نماز سب کچھ تھا۔ لیکن اب میری زندگی خراب ہوتی جا رہی ہے اور میرے والد صاحب کبھی بھی نماز ادا نہیں کرتے۔ لہٰذا آپ سے امید رکھ کر میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ یا تعویذ دیجئے جس سے میرا گھر حفاظت میں رہے۔ میرے والد صاحب نماز کے پابند بھی رہیں اور میں بھی راہ مستقیم پر آ جاؤں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ جلد ہی ہمیں جواب دیدیں۔

جواب

ساری دنیا انسان کی دشمن ہو لیکن انسان خود اپنا دشمن نہ ہو تو انسان کا بہت زیادہ خون نہیں بگڑتا۔ بے شک جس انسان کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں اس کی راہوں میں مختلف قسم کی رکاوٹیں پڑتی رہتی ہیں اور دشمن لوگ مختلف انداز سے اپنی دشمنی نکالتے رہتے ہیں لیکن اگر انسان عمومی عداوتوں اور نفرتوں سے قطع نظر خود کو درست رکھتے ہوئے اپنی زندگی کا سفر جاری رکھے۔ صبر و ضبط کی ہی صفتوں کو اپنی ڈھال بنائے رکھے اور اپنے اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھے تو ایک دن وہ تمام رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اس کے مخالفین اور حاسدین اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کی مدد جب ہی آتی ہے جب انسان کا اپنا تعلق اللہ سے مضبوط ہو۔ آپ نماز کی پابندی رکھیں۔ تلاوت قرآن سے بھی غافل نہ رہیں اور روزانہ حسب استطاعت کچھ نہ کچھ صدقہ بھی کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دشمنوں کو اپنے برے ارادوں میں شکست فاش ہوگی اور آپ سرخرو رہیں گے۔

اپنے والد کو بھی نماز کی تاکید کریں۔ ترک نماز کی سب سے بڑی سزا اس دنیا میں یہ ملتی ہے کہ بے نمازی کے حق میں اللہ کے نیک بندوں کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور بے نمازی کے اوپر تعویذات اور وظائف بھی پوری طرح اثر انداز نہیں ہوتے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہوں کہ بزرگوں کی دعاؤں سے ہمیں بھی کچھ حصہ ملے اور اللہ کے خاص بندوں کی مخصوص دعائیں ہمیں لگیں تو ہمیں کم از کم نماز کو نظر انداز کر کے زندگی نہیں گزارنی چاہئے۔ نماز دین کا ستون ہے اور نماز ہی وہ عبادت ہے جو امیر پر، غریب پر، صحت مند پر، بیمار پر، جوان پر، بوڑھے پر، یکساں طور پر فرض ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بیمار کو اس بات کی اجازت ہے کہ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔ اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے میں کوئی دشواری ہے تو لیٹ کر اشاروں سے پڑھے لیکن اس فرض کو کسی بھی صورت میں ادا کرے کیونکہ عبادات میں اگر نمازیں بروز محشر درست ہو گئیں اور مکمل ادا ہو گئیں تو باقی عبادات میں اگر کچھ کوتاہی بھی ہوگی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے چشم پوشی کر لیں گے۔

آپ اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی پابندی پر اُکسائیں اور خود بھی انتہائی ذمہ داری کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز ادا کرنے کا مزاج بنائیں۔ نماز فجر کے بعد آپ روزانہ "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ نماز ظہر کے بعد آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اور نماز مغرب کے بعد آپ روزانہ "یا رزاق" ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ رات کو سونے سے پہلے عشاء کے بعد چالیس مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد درود شریف کی ایک تسبیح پڑھا کریں۔ یہ سب وظیفے آسان ہیں اور ان کو ادا کرنے میں نہ زیادہ وقت لگے گا اور نہ ہی آپ کو کوئی پریشانی ہوگی لیکن ان

وظائف کی برکت سے آپ کے سبھی مسائل انشاء اللہ حل ہوجائیں گے اور آپ کی زندگی آہستہ آہستہ صحیح ڈگر پر آجائے گی۔

آپ زیادہ اپنے دشمنوں کے بارے میں نہ سوچا کریں کیونکہ جب انسان ہروقت اپنے دشمنوں کی دشمنی پر نظر رکھتا ہے تو اس کی اپنی سوچ منفی ہوکر رہ جاتی ہے اور یہ بات خود انسان کے لئے زہر قاتل ہے۔ کیونکہ جب سوچ منفی ہوجاتی ہے تو پھر انسان کے خیالات خراب ہوجاتے ہیں اور اس کی سوچ وفکر کا تقدس پامال ہوجاتا ہے جو ایک افسوسناک بات ہے۔ دشمنوں کا معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دیں وہ بہتر انتقام لے سکتا ہے اور خود کو اپنے مسائل اور اپنی ذمہ داریوں میں مشغول رکھیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے اور اسی میں آپ کی فلاح اور کامیابی مضمر ہے۔ ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ پر اپنا کرم فرمائیں اور آپ کو دشمنوں کی دشمنی اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

غم اولاد غم روزگار

سوال از: ڈاکٹر شکیل کامل ــــــــــــــ ضلع بردوان

میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہوں! والد محترم بھی ڈاکٹر تھے میری بدنصیبی ہے کہ والد محترم عین نماز ظہر کے وقت نماز کی حالت میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ میرے ۳ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں۔ بڑا لڑکا ابھی پڑھ رہا ہے، نوکری کی کوشش میں پریشان ہے۔ امید ہوکر جاتا ہے کامیاب نہیں ہوتا۔ میں گھر کا اکیلا فرد ہوں، کوئی سہارا نہیں، میرا ابھی روزگار ہے۔ بڑی مشکل اور پریشان حال رہتا ہوں۔ ہر ماہ کچھ نہ کچھ پریشانی اور مالی حالات بھی۔

حضرت کوئی عمل یا وظیفہ بتادیں کرم فرمادیں۔ دکان میں برکت، عزت شہرت، شفایابی اور ہر ضرورتیں پوری ہوں۔ دکان میں رہتا ہوں تو مریض نہیں کسی وجہ سے باہر چلا جاؤں تو مریض مریضہ بہت واپس چلے جاتے ہیں اور میری شکایت بھی ہوتی ہے، بچے بھی ماں باپ کی عزت نہیں کرتے اور چڑچڑاہٹ اور ضدی، اہلیہ محترمہ بھی وہی حالات۔ ان کا بھی کچھ نہ کچھ لگا رہتا ہے، صحت سے مجبور علاج ایک طرف اور مرض ایک طرف علاج کراتے کراتے تھک چکا ہوں کیا کروں سمجھ میں نہیں آتا بچی کی فکر ہے شادی کس طرح ہو۔ میرا یہ معاملہ ہے۔ مہنگائی تو دیکھ ہی رہے ہیں۔ میرے لئے کوئی عمل بتادیں، ایک نیکی اور کرم فرمادیں۔ دعاؤں میں فریاد کردیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت، شہرت اور علم سے نوازیں۔

میرے کچھ کرایہ دار بھی پریشان کرر کھے ہیں۔ کچھ لوگ الٹی سیدھی لوگوں نے سکھا رکھا ہے۔ ایسا کچھ عمل بتائیں کہ دشمنوں سے محفوظ رہیں۔ کرم مہربانی ہوگی۔

جواب

نماز کی حالت میں موت ایک اچھی موت ہے اور انسان کی اُخروی سعادتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ اس طرح کی موتیں سبھی مسلمانوں کو عطا کرے اور آپکے والد کا آخرت میں مقام بلند کرے۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ (آمین)

اپنے بیٹے کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ نوکری کی تلاش جاری رکھے اور جب اپنے گھر سے نوکری کی تلاش میں نکلے یا کسی انٹرویو وغیرہ کے لئے گھر سے باہر قدم نکالے تو گیارہ مرتبہ درود شریف اور گیارہ مرتبہ "یامسبب الاسباب" پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے اور اس کو قابل قدر روزگار نصیب ہوجائے گا۔

اگر کسی عامل سے یہ نقش بنوا کر اپنے بیٹے کے گلے میں ڈلوادیں تو بہتر ہے۔ یہ نقش آپ خود بھی بنا کر اپنے بیٹے کو دے سکتے ہیں۔ اس کو ہری پینسل سے نقل کرلیں اور ہرے کپڑے میں پیک کراکر اس کے گلے میں ڈال دیں یا اس کے دائیں بازو پر بندھوادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

آپ اپنے روزگار کو مضبوط کرنے کے لئے صرف اس بات کی پابندی کرلیں کہ جب بھی اپنے کلینک کو کھولیں ایک مرتبہ آیت الکرسی ضرور پڑھ لیں اور کلینک پر بیٹھتے ہی گیارہ مرتبہ "یا کریم" پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرلیا کریں۔ صرف اتنے اہتمام سے آپ کے کام میں برکتیں شروع ہوجائیں گی اور مریضوں کا تانتا بندھنے لگے گا۔ اولاد کی نافرمانی آج کل گھر گھر کی کہانی ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کی ناقدری کرے گی اور ان کو ذہنی اذیتیں پہنچائیں گی۔ اولاد کو سرکشی اور نافرمانی سے بچانے کے لئے یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے کہ جب بچے سوجائیں تو سورۂ یٰسین کی تلاوت کرکے بچوں کے دونوں کانوں پر دم کردیا جائے۔ اس عمل کو ایک مہینے میں کم سے کم چار مرتبہ کرلیا کریں۔ یہ عمل آپ بھی کرسکتے ہیں اور آپ کی اہلیہ بھی کرسکتی ہیں۔ جب جسے موقعہ ہو اس عمل کو کرلے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے آپ کے بچے سدھر جائیں گے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنے سے محفوظ ہوجائیں گے۔

بچی کے رشتے کے لئے ہر بدھ کو عصر کے بعد سورۂ یوسف کی تلاوت کریں۔ چند ماہ کے اندر اندر اچھے پیغام موصول ہوں گے۔ دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند لڑکے کو ترجیح دیں۔ صرف مالداری کو پیش نظر نہ رکھیں۔ بہت سے اچھی آمدنی والے لوگ اچھے شوہر ثابت نہیں ہوتے جب کہ بہت سے کم آمدنی کے لوگ رشتے نباہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ کسی کو بھی شریک حیات بنانے کے لئے اس کا حسن اس کا نسب، اس کا خاندان، اس کی دولت اور اس کی دینداری دیکھی جاتی ہے اگر مسلمان ہمیشہ دینداری کو فوقیت دیں گے تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا اور ازدواجی زندگی پرسکون رہے گی آج اکثر شادیاں اس لئے بھی ناکام ہو رہی ہیں کہ ہم مسلمانوں نے دینداری کو پس پشت ڈال دیا ہے اور صرف ہماری نظر مال و دولت اور ظاہری شان و شوکت پر رہتی ہے۔

سورۂ یوسف کا عمل کرنے کے بعد جب آپ کی بیٹی کے پیغامات آنے شروع ہوں تو آپ برسر روزگار لوگوں میں جس کا بھی انتخاب کریں۔ اس کے اخلاق اور اس کے دین پر خاص نظر رکھیں تاکہ آپ کی بیٹی آنے والے کل میں پرسکون زندگی گزار سکے۔ یاد رکھیں جو لوگ خوف خدا رکھتے ہیں وہی بیوی بچوں کے اور دیگر رشتے داروں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ جنہیں اللہ کا خوف نہیں ہوتا ان میں شرم نہیں ہوتی اور جن میں شرم نہیں ہوتی وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور وہ اپنی شریک حیات کے ساتھ کوئی بھی ستم اور زیادتی کر سکتے ہیں۔ اس دنیا میں انسان کسی بھی گناہ سے کسی بھی ناانصافی سے اور کسی بھی زیادتی سے اسی وقت بچ سکتا ہے جب وہ اللہ سے ڈرتا ہو۔ دنیا کا قانون، مقدمہ بازیوں کا ڈر یا پولیس وغیرہ کا خوف انسان کو گناہوں سے باز نہیں رکھتا ہے، گناہوں سے صرف اللہ کے عذاب کا خوف روکتا ہے اس لئے ہر رشتہ جوڑنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھ لینا چاہئے کہ رشتہ لانے والا خوف خدا رکھتا ہے یا نہیں۔ اس میں دینداری ہے یا نہیں۔؟ اگر ہم مسلمان اپنی سوچ وفکر کے زاویوں کو بدل دیں گے تو ہمارا پورا سماج خود بخود بدل جائے گا۔ آج معاشرے کی تباہی کی اصل وجہ یہ ہے کہ دکھاوے، ریا ونمود اور جھوٹی شان و شوکت نے ہم مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ ہم دوسرے کے اخلاق اور دوسرے کی شرافت سے زیادہ اس کے گھر کے ساز وسامان اور اس کے گھر کے بے جان فرنیچر سے متاثر ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں میں اپنی بیٹیاں بیاہتے ہیں جہاں صرف مال ہو اور جہاں صرف دکھاوا ہو اور یہی وجہ ہے کہ ازدواجی زندگیاں تباہ و برباد ہو کر رہ گئی ہیں اور اکثر گھروں میں بہوؤں پر وہ وہ ستم توڑے جاتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔

امید ہے کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی کے لئے ایسے گھرانے کو فوقیت دیں گے جہاں حسن اخلاق، اسلامی تہذیب ہو۔ خوف خدا ہو اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی ہو۔

اپنے کرایہ داروں کی حرکت بے جا سے بچنے کے لئے سورۂ یٰسین کی یہ آیت روزانہ ۱۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد کرایہ داروں کی بری حرکتیں ختم ہو جائیں گی اور وہ سدھر جائیں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ رب العزت آپ کی تکلیفوں کا ازالہ فرما دیں اور آپ کو غم اولاد اور غم روزگار سے نجات حاصل ہو جائے۔ (آمین)

خوابوں کا سلسلہ

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

مکرمی جناب مولانا صاحب آداب تسلیم!

میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں ہوں۔ بہت کچھ لکھنا ہو گیا تو معاف کیجئے گا۔ ہاں میری بات پر غور کیجئے گا۔ میں بہت دنوں کی بات لکھ رہی ہوں۔ ۲۲ سال پہلے کی۔ میرے بستر پر میرے پہلا بچہ جب پیدا ہوا تو سو رہا تھا اور میں اندر آ رہی تھی تو دیکھتی ہوں بہت خوبصورت نوجوان مرد ہاتھ پر سر رکھ کر گردن اٹھائے لیٹا ہے میں یہ دیکھ کر جھجک گئی۔ پھر عاجزانہ انداز میں بولی۔ کسی کے کمرے میں غیر محرم کا ہونا گناہ ہے۔ وہ مرد شرافت سے اٹھ کر ہٹ گیا۔ پھر میں دوسرے راستہ میں کمرے میں داخل ہوئی تو ایک کالا سا آدمی موجود تھا اس کو بہت کچھ ملامت کی مگر لڑنے پر تیار تھا کیسے گیا مجھے یاد نہیں لیکن مجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکا۔ آنکھ کھلنے پر کچھ نہیں تھا۔ یہ ایک خواب سمجھ کر میں نے نظر انداز کر گئی لیکن میں نے اپنے شوہر سے کبھی خوش نہیں رہی شروع شروع میں، میں ان کی خدمت کرتی۔ حق شوہر ادا کرتی مگر دھیرے دھیرے میرے دل میں ان کی طرف سے بے مروتی ہوتی گئی۔ ایسا نہیں لڑ جھگڑ کر چلی جاؤں، رہتی ہوں، بات چیت بھی کرتی ہوں مگر ان کی اچھی باتوں پر بھی غصہ آ جاتا ہے اور بولنا شروع ہو جاتی ہوں۔ پہلے تو غیر مردوں کے ساتھ خواب میں، برے خواب بھی دیکھتی تھی مگر ایک مولانا نے مجھے دو تعویذ دیئے جب سے ایسا خواب نظر نہیں آیا۔ ابھی پندرہ دن ہو رہا ہے پھر خواب دیکھتی ہوں کہ میں میکہ میں ہوں، میرا دوپٹہ آنگن میں پڑا ہے اس پر ایک سانپ کا بچہ نیلا سا، بہت چمکیلا چڑھ رہا ہے میں دیکھ کر ڈر گئی۔ دوڑ کر ٹارچ لائی اس کے منہ پر جلاتی ہوں تو پورا جسم سانپ کے بچہ کا منہ چھوٹے بچہ جیسا کالی آنکھیں، کالا میں دیکھ کر جیسے جذباتی ہو کر بولی اے کالے بھٹو والے بتا تو کون ہے۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد بولا کہ میں برا آدمی ہوں، میں غصہ میں پھر بولی میں تجھے مار ڈالوں گی مگر پھر وہ کچھ بول نہیں سکا اس کے بعد ہی سے میرے منہ میں اچانک دانت ٹوٹ گیا وہ پھوڑا بن اتنا پریشان ہوگئی دو بار تو آپریشن ہوا ہے۔ اب اللہ اپنی رحمت سے شفا عطا کرے کہ میں اچھی ہو جاؤں۔ ایسا ہی بولنے والا خواب ایک ۱۴ سال پہلے دیکھی ہوں۔ میرے

دو مہینے کا حمل تھا اور میں رات کو اللہ کی عبادت کے لئے کھڑی تھی۔ شب قدر کی رات تھی جب بارہ بجے کے قریب ہوا میرے بدن پر بوجھ ہو گیا، تکلیف محسوس ہونے لگی، خیر وظیفہ پورا کر کے صبح ہو گئی جب سے ایسا رہتی تھی۔ ایک عالم نے تعویذ دیا بولے کچھ خواب دیکھنا رات کو بتانا وہ رشتے دار تھے وہ بھی سسرال کے تھے، رات کو میں خواب دیکھی کہ ایک پنجرہ میں کالا سا بھالو بند ہے میں جا کر مٹھی بھر اس کا بال پکڑ کر کہتی کہ اس کی کھال تو جیسے مخمل کا کمبل ہے۔ وہ بولا مجھے چھوٹنے دے میں تیری بچہ دانی کی رگ کاٹوں گا مجھے تعجب ہوا اس کو بتلانے لگی۔ خواب ہی میں کی اور اسے دیکھ کر بھالو بول رہا ہے۔ صبح جب وہ پوچھے بولنے والی بات بتادی، رگ کاٹنے والی شرم سے چھپا گئی، گھر گئی ایک ہفتہ کے بعد اچانک میت ہو گئی خاندان میں۔ تعویذ کا خیال نہ ہوا چلی گئی وہ خراب ہو گیا۔ اس کے چوتھے دن مجھے خون جاری ہو گیا نتیجہ یہ نکلا کہ حمل ضائع ہو گیا۔ اور اب میں حیض کی بیماری کی شکار ہو گئی ہوں۔ مجھے بہت زیادہ خون جاتا ہے نہ کوئی علاج سے آرام ہوتا ہے نہ کسی دعا سے۔ آپ کا بتایا ہوا تعویذ دعا جتنی طلسماتی دنیا میں دیکھتی ہوں سب عمل کرتی ہوں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر آپریشن کو کہتے ہیں اپنے پاس اتنی آمدنی نہیں ہے۔ برائے مہربانی میرے لئے کچھ بتائیں۔ جس سے اللہ پاک مجھے آرام عطا کردیں، پریشانی ہر دم رہتی ہے۔ ایک بیماری ختم نہیں ہوتی کہ دوسری اس سے بڑھ کر آتی ہے۔ نماز پڑھتی ہوں، دعا کرتی ہوں پر پہلے میں خشوع وخضوع سے نہیں بے دلی سے گھر میں ہر دم پریشان رہتی ہوں۔ کوئی اچھا ہوتا ہے، کوئی بیمار پڑتا ہے، برکت نہیں ہے کمائی میں۔ شوہر بہت شریف نیک ایماندار نمازی ہیں۔

اور ایک سوال یہ ہے کہ ۲ سال سے ہو رہا ہے میرے بیڈروم کی جالی میں معلوم نہیں کون ایک پیام آنکھوں والی لے کر لال تنگوسی میں گنڈے والی گرہ لگا کر مضبوطی سے باندھا تھا یہ بھی نہیں جانتی وہ کب کا تھا۔ میری لڑکی پڑھ رہی تھی اسی درمیان اس کی طبیعت خراب ہوئی۔ جس وقت وہ دیکھی تھی بہت بے چین تھی۔ اسی حالت میں جالی پر جا کر کھڑی ہو گئی اس کی نظر پڑی مجھے دیکھا میں بچی کوئی بچہ کیا ہوگا مگر میرے چھوٹے بچے ہیں نہیں کون کرسکتا ہے۔ میں بولی چھوٹے چھوٹے بچے سے پوچھوں گی وہ انکار کرنے لگا۔ میں کہاں سے ایسا پلاسٹک کا دھاگا پاؤں گا میں بھی سمجھ گئی کہ سچ کہہ رہا ہے اس کو توڑ کر بچے نیچے پھینک دیتے تنگوسی کو کاٹ کر میں نیچے اس کو میں پھینک دیا۔ خیال ہوا کہ گرہ پر سورۂ ناس پڑھ کر دم کر کے مگر بیچ وان بچہ توڑ کر پھینک چکا تھا کیا کرسکتی۔

مولانا صاحب آپ سے التجا ہے کہ میری تمام پریشانیوں کو غور طلب کریں کہ اس کا حل مجھے کسی قریبی شمارے میں لکھ دیں تاکہ میں آپ کے علم کے ذریعہ اللہ سے دعا کر کے اس کے کلام کی برکت سے فیض یاب ہو جاؤں آپ ہی کے بتائے ہوئے وظیفہ سے میرا بچہ باہر چلا گیا۔ اللہ کا فضل وکرم شامل تھا مجھے یقین آگیا کہ ہم لوگوں کو معلوم نہیں ہے بغیر عالم کی مدد سے کامیاب نہیں ہوں گے کیونکہ اس کو اللہ کے کلام پر قیمتی دعا کا علم ہے۔ بچہ تو گیا مگر اس کا مالک بہت سخت دل ہے اس کی مزدوری سے بھی آدھا حصہ اپنا لینا بھی میرے بچے کو بہت تکلیف ہے۔ کہتا ہے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ امی اتنی محنت کرتا ہوں، تنخواہ ہی کم دیتا ہے پھر آدھا پیسہ مزدوری میں سے بھی لے لیتا ہے۔ مہربانی کر کے اس کے لئے بھی بتائیں تاکہ مالک کا دل نرم ہو جائے۔ بچے کو صبر کی تلقین کرتی ہوں اور سورۂ فتح پڑھنے کو کہتی رہتی ہوں کہ صبر کرو۔ اللہ پر بھروسہ رکھو وہی سب مشکل حل کرے گا۔

میری غلطی کو معاف کیجئے نہ چاہتے ہوئے بھی خط لمبا ہو گیا ہے بہت شرمندہ ہوں۔ خدا آپ کو عمر درازی عطا کرے آپ کے علم میں خوب برکت ہو۔

(نوٹ) جو کچھ دیکھتی ہوں خواب میں، میں سال چھ مہینے پہلے کا خواب یہ ہے کہ رات کو دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے میں کھولنے لگی دیکھی تو کوئی نہیں جیسے گھر میں کنڈی لگا کر پلٹی اسی کھڑکی جالی میں میں چھوٹی بچی دونوں پیر ادھر ادھر کر کے بیٹھی ہے میں دیکھ کر تعجب میں پڑ کر بولی کہ ارے چار انگل کی جگہ میں کیسے یہ دونوں پیر دائیں بائیں کر کے بیٹھی ہے۔ دور کھڑی تھی لاحول ولاقوۃ لمبی پڑھ کر اس کو پھونک ماری تو اس کے پیر انگلی سب مل کر ایک نوکیلا ہتھیار کی طرح ہو گئی ویسا ہی ہاتھ بھی جیسا ایک بیچ میں بھالا جیسے ہو گیا۔ وہ بہت غصہ سے میں بولتے ہوئے غائب ہو گئی۔ میں خوش ہو گئی کہ یہ شیطان تھا میں اس کو بغیر انگلی کا کردی۔ اب کبھی ایسا نہیں ہوگا مگر خواب ہی میں کسی میدان میں چلی گئی وہاں بہت ساری میت ہوتی ہے، جانا مجھے بھی تھا وہاں گئی وہی ۱۰ سال کی لڑکی اپنی ماں کے ساتھ تھی بولنے لگی کہ یہ یہاں بھی آگئی۔ اس کی ماں میری طرف گھور کر دیکھتے ہوئے بولی کہ اب میری بچی کو کوئی تکلیف مت دینا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے پریشان کرے گی تو کروں گی مگر میں اس کی ماں کو بھی مفلوج کرنا چاہی مگر نہ کرسکی وہ چلی گئی۔ میرے خیال میں شیطانی حرکت ہے۔ گھر میں چلنے کی آہٹ بھی محسوس ہوتی ہے کہ کوئی میرے پیچھے سے گزر گیا ہے۔ رات کو گھر میں بدبو بھی بہت پھیلی رہتی ہے۔ میرا رہنا دشوار ہو گیا ہے۔ بہت بہت معذرت چاہتی ہوں، بہن سمجھ کر معاف کردیجئے گا بہت لکھ دیا ہے اور میں آپ کے یہاں سے علاج کرانا چاہتی ہوں مگر میں کس طرح پیسے بھیجوں معلوم نہیں ہے اور لفافے میں کچھ رکھ نہیں سکتی۔ برائے مہربانی مجھے علاج کرانے کا طریقہ بتائیں۔

جواب

آپ کے تمام خوابوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک طویل عرصہ سے آپ آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور کوئی جن آپ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ جو آپ کی ازدواجی زندگی کو بھی تباہ کرنے کی فکر میں ہے۔ لیکن ان خوابوں سے یہ اشارہ

بھی ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ آپ کے ساتھ رہی ہے۔ اور اس کے خصوصی فضل کی وجہ سے آپ آسیبی اثرات کی لپیٹ میں پوری طرح نہیں آسکی ہیں۔ جن صاحب نے آپ کا روحانی علاج کیا تھا اور اس کے بعد کافی دنوں تک آپ کو برے خوابوں سے نجات بھی مل گئی تھی انہوں نے بھی آپ کا مرض سمجھ لیا ہوگا اور آپ کو اثرات سے بچانے کے لئے تعویذ وغیرہ دیئے ہوں گے لیکن ہمارا اپنا سوچنا یہ ہے کہ ابھی تک آپ آسیبی اثرات میں مبتلا ہیں اور ان آسیبی اثرات سے آپ کے شوہر اور آپ کے بچے بھی کسی نہ کسی درجے میں متاثر ہوں گے۔ آپ کو مقامی کسی اچھے عامل سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ روحانی علاج کے ذریعہ آپ پوری طرح اثرات سے نکل سکیں۔ اگر آپ نے اپنے علاج کی طرف دھیان نہیں دیا تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کے اثرات آپکے بچوں پر منتقل نہ ہو جائیں اور یہ سلسلہ خدانخواستہ دراز نہ ہو جائے۔ جب تک آپ کسی سے علاج نہ کرائیں اس وقت تک یہ نقش کالی پینسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

اس نقش کو اس چال سے نقل کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اس کے ساتھ ساتھ روزانہ صبح شام معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے صبح شام پیا کریں اور اگر ممکن ہو تو روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں اور تلاوت کے وقت ایک جگ میں پانی بھر کر رکھ لیا کریں۔ تلاوت کے بعد اس پانی پر دم کر کے اس کو گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیا کریں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے گھر کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے اور آپ کو بھی کافی حد تک راحت ملے گی۔

آپ کو جو حیض کی زیادتی کا مرض ہو گیا ہے اس کے لئے حیض آنے سے پہلے ایک تسبیح روزانہ "یا قابض" کی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس ورد کی وجہ سے آپ دمِ حیض کی زیادتی سے محفوظ رہیں گے۔ حیض شروع ہونے کے بعد اگر آپ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں تو اس سے بھی حیض کی زیادتی میں کمی ہو جائے گی۔

آپ نے اپنے شوہر کے اخلاق اور مزاج کی تعریف کی ہے کہ وہ بہت اچھے انسان ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اس دورِ ترقی میں جو ایک اعتبار سے دورِ جاہلیت ہے۔ کسی عورت کو اچھا شوہر نصیب ہو جانا بہت بڑی سعادت ہے اور خوش نصیبی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے سچی محبت کریں اور ایک دوسرے کے صحیح معنوں میں حقوق ادا کریں، ایک دوسرے کے جذبات کو سمجھیں اور ایک دوسرے کے رجحانات کا احترام کریں تو گھر مثل جنت بن جاتا ہے اور محبت کی برکتیں دیکھنے والوں کو بھی صاف طور سے نظر آتی ہیں۔ اللہ آپ دونوں کی باہمی محبت کو برقرار رکھے اور آپ کو عمر بھر ازدواجی زندگی کا سکون اسی طرح حاصل رہے جس طرح ابھی تک حاصل ہے۔

کامیابی اور ترقی کی خواہش

سوال از: سفیان احمد ــــــــــ آسنسول بنگال

امید کرتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور اللہ سے میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو لمبی حیات عطا کرے۔ اللہ نے آپ کو علم و عمل کا سمندر عطا کیا ہے جس سے آپ تمام پریشان حال لوگوں کی مدد کر رہے ہیں، بے شک خدمت خلق کا بدلہ دخول جنت ہے۔

میرا نام سفیان احمد ہے۔ میں اس سے قبل خط لکھ چکا ہوں اور فون پر آپ سے بات چیت بھی ہوئی ہے لیکن جوابی خط سے محروم رہا۔ اس لئے دوبارہ خط لکھ رہا ہوں۔ حضرت میں ایک عامل کو دکھایا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کے رشتہ داروں نے کسی عامل سے بندش کے عمل کے ذریعہ آپ لوگوں پر جنات مسلط کرادیا ہے اسی وجہ سے ہم لوگوں کو طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمیشہ گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے۔ کاروبار ٹھیک نہیں چلتا، تنگی حالت ہے جو کام کیا اس میں نقصان ہوا، کامیابی کے بجائے پستی کی طرف جا رہے ہیں، کام کاج میں دل نہیں لگتا اور نہ جانے کو دل کرتا ہے، نہ کسی سے ملنے جلنے کا دل کرتا ہے، بس گھر میں پڑے رہتے ہیں، کیا کروں کچھ کرتا بھی ہوں تو نقصان ہو جاتا ہے۔ ہر وقت دل و دماغ میں ڈر خوف سا رہتا ہے۔ حضرت بندش ہونے پر کہیں پریشانی ہوتی ہے یہ تو آپ سمجھ سکتے ہیں روزی کے دروازے ہر طرف سے بند ہے، آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں بہت پریشان ہوں، ہم پانچ بھائی ہیں ایک بہن، تین بھائی اور بہن کی شادی ہو چکی ہے۔ میری نہیں ہوئی ہے اور ایک بھائی کا پولیو ہے اس کا نہیں ہوا۔ میرے بھائیوں کا گزارہ کیسے بھی چل رہا ہے لیکن میری حالت بالکل خراب ہے۔ بالکل بے روزگار ہوں۔ میرے ہر کام میں رکاوٹ اتنی ہوتی ہے کہ میں رونے لگتا ہوں، کوشش

کے باوجود کامیابی نہیں ملتی۔ جس کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہو گیا ہوں۔ میں پڑھا لکھا ہوں دین دنیا دونوں کی تعلیم حاصل ہے۔ میں ڈاکٹری کورس کر چکا ہوں پریکٹس جاری ہے۔ حضرت کوئی راستہ بتائیں جس سے یہ تمام جناتی بندش ختم ہو جائے۔ روزگار کے راستے کھل جائیں، رزق میں ترقی و برکت ہو۔ بلکہ ہم جو کام کریں اس میں کامیابی ملے، پریشانی دور رہو، دل سے ڈر و خوف دور ہو جائے۔

میں عملیات میں بہت دلچسپی رکھتا ہوں۔ میں ۱۹۹۹ء سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں اس سال کے اگست مہینے کے رسالے سے محروم رہا۔ ہمارے شہر میں آیا ہی نہیں شاید اسی میں میرا جواب ہو۔ خیر اس خط کے جواب میں ضرور جواب ملے گا۔

میرا نام سفیان احمد ہے، ماں کا نام صابرہ خاتون (مرحومہ) میری تاریخ کا دن، تاریخ یاد نہیں۔ صفر کے مہینے میں رات ۳۰۔ا بجے پیدا ہوا ہوں۔ میرا نام کا برج و ستارہ، دن کونسا ہے۔ تاریخ مہینہ لکی نمبر اور پتھر، رنگ وغیرہ۔ ہم اپنا نام لکھ چکے ہیں اس کا حل آپ تجویز کر دیں عین نوازش ہوگی۔ بے شک بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے۔ (سورۂ رحمٰن)

اور ایک گزارش، میں ڈاکٹری پاس کر چکا ہوں، آپ کوئی ایسا عمل تجویز فرمادیں جس کی برکت سے ہمارے ہاتھوں میں شفایابی حاصل ہو بلکہ جو میں دوا مریض کو تجویز کروں اس دوا سے مریض کو شفا ہو۔ بلکہ اصل شفایابی عمل کے ذریعہ ہو۔ دوا ایک بہانہ ہو۔ مریضوں کی آمد و رفت ہو۔ میں اور ڈاکٹروں کی طرح مریضوں سے پیسے اینٹھنا نہیں چاہتا۔ میں کم قیمت پر ۵ سے ۱۰ روپے۔ بس جس سے غریب سے غریب لوگ بھی علاج کرا سکیں۔ اللہ نے برکت دی تو غریبوں کی مدد کروں گا۔ ایسا عمل میں اقبال احمد نوری صاحب کی کتاب شمع شبستان رضا کے حصہ چہارم کے جواہر خمسہ کے باب میں دیکھا ہے۔ جو (ش) اجِبْ یَاھمْزَائیل بِحَقِّ شین یَاشافی یَاشافی الاَمْرَاض وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاھُوَشِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ الِلّمُوْمِنِیْن صدقت یاشافی۔ اس کا عامل موت چھوڑ کر ہر مرض کی شفا بن جائے۔ یہی عمل یا پھر آپ جو عمل تجویز فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب

بے شک آپ مختلف قسم کی بندشوں اور رکاوٹوں کا شکار ہیں لیکن میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ کسی رشتے دار نے آپ پر جنات مسلط کر دیے ہیں جنات کا مسلط کر دینا اتنا آسان نہیں ہے۔ اس طرح کی باتیں لوگوں کا بے وقوف بنانے کے لئے اور ان کی جیب ڈھیلی کرانے کے لئے بولی جاتی ہیں اور اس طرح کی باتیں سن کر کوئی بھی انسان زبردست قسم کی احساس کمتری اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اور احساس کمتری اور مایوسی جادو سے بھی زیادہ خطرناک چیز ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علاج کرنیوالے عاملین لوگوں کو زیادہ دکھ دے رہے ہیں اور انہیں جھوٹ بول کر ایک ایسے کرب میں مبتلا کر رہے ہیں جس سے جیتے جی نجات حاصل نہیں ہوتی۔ آپ ان توہمات سے باہر نکلیں اور آپ جن بندشوں اور رکاوٹوں کا شکار ہیں ان سے چھٹکارا پانے کے لئے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ اس وظیفے کو نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد پڑھیں۔ روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ رات کو سونے سے پہلے یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا شَافِیْ یَا حَیُّ یَا مَالِکُ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ صرف ان وظائف سے آپ کو تمام بندشوں اور رکاوٹوں سے نجات بھی مل جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ ان وظیفوں کو آپ پورے یقین کے ساتھ جاری رکھیں اور اس یقین کو بھی حرز جان بنالیں کہ اس دنیا میں اصل طاقت اللہ کی ہے۔ اصل قدرت اللہ کی ہے اور اصل کارساز اللہ ہی ہے۔ اگر بندہ اللہ پر کامل بھروسہ رکھے گا اور اس کی کبریائی اور عظمت کو دل و جان سے تسلیم کرے گا اور اس کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلائے گا تو کوئی بھی طاقت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تذبذب اور تردد اشکالات کو دل سے نکال پھینکیں اور یہ یقین رکھیں کہ مارنیوالے سے بچانے والے کے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں۔ اگر کسی نے آپ پر کچھ کر بھی دیا ہے تو یہ یقین رکھیں کہ زندگی دینے والا زندگی کا محافظ بھی ہے اور اللہ کے ہوتے ہوئے کوئی بھی کسی کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ جب آپ اس یقین کو اپنے دل میں جمالیں گے تو اللہ کی مدد اور نصرت کے آپ حقدار بن جائیں گے اور اللہ کی رحمتوں کی ہوائیں آپ کے لئے خود بخود چل پڑیں گی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یاعلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ اتوار کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کی مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، اور ۲۴ ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ آپ کو ہیرا، پکھراج اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے اور ترقی اور کامیابی کا سبب بنیں گے۔

آپ نے اقبال نوری صاحب والا جو عمل نقل کیا ہے وہ ٹھیک ہے آپ اس کو بھی جاری رکھ سکتے ہیں لیکن شروع میں اگر آپ ہمارے بتائے ہوئے وظائف ہی پر قناعت کریں تو بہتر ہے۔ وظائف کے سلسلے میں حریص نہ بنیں کہ کئی کئی عمل شروع کریں اس سے مسائل اور الجھ جاتے ہیں۔ وظائف کم ہوں اور کم تعداد میں ہوں لیکن شرح صدر کے ساتھ ان کو جاری رکھیں اور آہستہ آہستہ

صحیح تلفظ کے ساتھ وظائف پڑھیں۔ تو چلہ میں آیا، تو چلہ میں آیا کے انداز سے وظیفے گھسیٹنا اور اتنی زیادہ تعداد میں پڑھنا کہ زبان لڑکھڑا جائے اور پڑھنا مشکل ہو جائے ٹھیک نہیں ہے۔

ہم نے آپ کے لئے جو وظیفے منتخب کئے ہیں ان کی تعداد کم ہے۔ ان وظیفوں کی پابندی آپ سکون وطمانیت کے ساتھ جاری رکھیں گے تو آپ کا وقت بھی کم لگے گا اور آپ کی زبان بھی لڑکھڑا نہیں پائے گی۔

کتابوں کا مطالعہ کرتے وقت ہر وظیفے کو پڑھنے کی خواہش کرنا مناسب نہیں ہے۔ آپ کا یہ جذبہ کہ غریبوں کا علاج آپ کم پیسے لے کر کریں ایک قابل قدر جذبہ ہے۔ اس جذبہ کو اس وقت بھی باقی رکھئے جب آپ کے مطب اور کلینک میں مریضوں کا تانتا بندھنے لگے۔ اور لوگوں کے سر سے سر بجنے لگیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کے ہاتھ میں شفا دے، آپ کے کلینک میں ضرورت مندوں کی بھیڑ جمع ہونے لگے اور آپ اللہ کے بھی بندوں پر ہمیشہ شفقتیں اور مہربان رہیں۔

خوابوں کی تعبیر

سوال از: مجاہد عالم ——————— بنگلور

خواب نمبر: ایک۔ جب میں بارہ یا تیرہ سال کا تھا اس وقت میں نے ایک خواب دیکھا۔ ایک دن میں کاہلی سے عشاء کی نماز چھوڑ دیا۔ لیٹے لیٹے مجھے نیند آگئی۔ میری امی، نانی مجھے کئی بار کہی کہ جلدی نماز پڑھ لو۔ لیکن میں نے ان لوگوں کی بات اَن سنی کردی۔ رات میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ چاند میرے بالکل قریب آگیا۔ جیسے کہ میرے سر سے تھوڑا اوپر اور اس چاند سے ایک آدمی اترا، اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی مجھے لگا کہ وہ آدمی نہیں وہ خدا کا فرشتہ ہوگا۔ اس کے بعد وہ مجھ پر چھڑی برسانا شروع کردیا اور وہ کہنے لگے کہ تم نے نماز کیوں چھوڑ دی کیا سوچ کر چھوڑی۔

پھر میں ان سے کافی آرزو، منت کیا اور میں بولا کہ اب میں کبھی عشاء کی نماز نہیں چھوڑوں گا پھر وہ اچانک سے غائب ہوگیا۔ اس کے بعد سے میں عشاء کی نماز پابندی سے پڑھتا ہوں اور آج بھی میں پڑھ رہا ہوں۔ برائے کرم آپ میرے خواب کی تعبیر بتایئے۔

خواب نمبر: دو۔ اس کے کچھ دن کے بعد پھر میں ایک خواب دیکھا۔ میں خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ اور وہ مجھ سے کچھ پوچھے اور میں نے جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہاں کیسے آگئے۔ آپ کو اپنے مزار انور سے اٹھنے کا حکم نہیں ہے۔ پھر وہ مجھ سے کچھ پوچھے اور میں جواب دیتا رہا۔ لیکن یہ سوچنے لگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کیسے آگئے۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔

کچھ دن کے بعد خود خدائے تعالیٰ میرے خواب میں آئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور وہ مجھے کچھ کچھ پوچھتے رہے اور میں جواب دیتا رہا۔ بعد میں مجھے ایسا گمان ہوا کہ یہ سب شیطان کا کام ہے۔ کیونکہ میرے جیسے بیکار اور بدنصیب انسان کے خواب میں خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آسکتے ہیں۔ ویسے خواب میں نماز پڑھنا اور نعت پاک گانا میرا معمول ہے۔

خواب نمبر: تین۔ ایک بار میں خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص میرے خواب میں آیا۔ اور مجھے کہنے لگا کہ تم اللہ کے ولی ہو۔ میں نے ان سے کہا۔ بھائی میں اللہ کا ولی کیسے ہوسکتا ہوں میں تو بہت ہی بدنصیب اور بیکار انسان ہوں۔ پھر اس نے کہا نہیں۔ تم اللہ کے ولی ہو پھر میں نے اپنی بات کو جیسے ہی دوہرایا اس نے کڑی آواز میں بولا۔ تم اللہ کے ولی ہو۔ اتنا بول کر وہ چلا دیا۔ میں سوچتا ہی رہ گیا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلنے کے بعد بھی میں سوچتا رہا۔

خواب نمبر: چار۔ آج سے قریب دس یا بارہ سال پہلے جب مجھے انجینئرنگ میں کامیابی نہیں مل رہی تھی، اسی دوران مجھے ایک کتاب حاصل ہوئی۔ جس میں کچھ عمل کا طریقہ دیا ہوا تھا۔ ایسا تھا کہ ۴۰ دن کا عمل پورا ہونے پر دعا قبول ہوسکتی ہے۔ اگر اس سے نہیں ہو تو ۱۴۰ دن کا۔ جب میرا ۱۴۰ دن کا عمل پورا ہوگیا۔ مجھے کامیابی تو نہیں ملی لیکن مجھے ایک خواب نظر آیا۔ میں خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں، خدائے تعالیٰ مجھ سے فرمائے۔ اور وہ کہے۔ سنو تم ایک کام کرو۔ ابھی رحمت کی بارش ہونے والی ہے اور وہ بارش کچھ دیر کے لئے ہوگی تم کو جتنا غسل کرنا ہے اور جتنا پانی جمع کرنا ہے کرلو۔ میں نے خدا کی بات پر پورا عمل کیا۔ بارش شروع ہوئی اور میں غسل کرنے لگا۔ میرے پاس جتنا بھی برتن تھا مطلب کہ بالٹی، لوٹا، بدھنا وغیرہ وغیرہ۔ سبھی برتن میں پانی جمع کرلیا۔ افسوس کہ بات یہ تھی کہ میرے غسل کرنے کے درمیان ایک لڑکا اور بھی غسل کر رہا تھا۔ معاملہ یہ تھا کہ جیسے ہی اس لڑکے کا جگ میں بارش کا پانی گرتا تھا تو سارا پانی اچھل کر نیچے گر جاتا تھا۔ اور میرا جگ پانی سے فوراً بھر جاتا تھا۔ لیکن وہ لڑکا حد سے میرا جگ الٹا دیتا تھا لیکن پھر بھی میرا جگ فوراً بھر جاتا تھا۔ آخر کار رحمت کی بارش کا پانی سے پوری تشفی کے ساتھ غسل کیا اور برتن میں جمع بھی کرلیا۔ لیکن مجھے خواب سمجھ میں نہیں آیا۔ برائے کرم تعبیر بتائیں۔

خواب نمبر: پانچ۔ ایک بار خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ میں مکہ شریف حج کو گیا ہوں اور میں نے وہاں نماز ادا کی وہاں پر جو امام صاحب تھے وہ سب سے لمبے قد کے تھے۔ میں پیچھے صف میں کھڑا ہوا تھا لیکن وہ امام صاحب مجھے آگے بلائے پھر میں آگے والی صف میں نماز ادا کی۔ بعد میں کچھ انبیاء کرام

کا مزارات کی زیارات بھی کی۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

خواب نمبر پانچ۔آج سے تین یا چار مہینہ قبل میں ایک خواب دیکھا۔ میں خواب میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ میری موت ہوگئی اور سارے لوگ اور رشتہ دار میری میت کے لئے میرے گھر آئے۔ جب مجھے غسل کرانے کے لئے فرش پر لٹایا گیا تو میں زندہ ہوگیا۔ بازو والے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ کے جنازہ کی نماز کب ہوگی۔ میں نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ خدا کی جب مرضی ہوگی۔ میں ان لوگوں سے تو بات کر رہا تھا لیکن دل میں سوچ رہا تھا کہ آخر زندہ حالت میں جنازہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ برائے کرم آپ میرے خواب کی تعبیر بتائیں۔

جواب

آپ کے پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو اللہ کے نیک بندوں سے استفادہ کرنے کا موقعہ ملے گا۔ یہ اس خواب کی باطنی تعبیر ہے اور ظاہری طور پر اس خواب میں ہی اشارہ ہے کہ آپ نماز کی پابندی رکھیں اور نماز عشاء پڑھے بغیر سونے کی غلطی نہ کریں۔

آپ کا دوسرا خواب اچھا خواب ہے۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا بہت ہی مبارک ہے۔ آپ کا یہ سوچنا کہ آپ خطا کار ہیں تو آپ کے خواب میں خدا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے آسکتے ہیں تو آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ شیطان کسی کی بھی صورت بنا کر خواب میں آسکتا ہے لیکن اس کو یہ قدرت حاصل نہیں ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بنا کر کسی کے خواب میں آئے۔ اس طرح کے خواب اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ماں باپ کی، استادوں کی، یا بزرگوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور ان ہی دعاؤں کا فیض ہے کہ آپ کے خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم المرتبت ہستی آرہی ہے۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو حج کی سعادت نصیب ہوگی اور خدا کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ آپ حج جیسی عبادت انشاء اللہ خالصتاً اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کروگے اور انشاء اللہ ارکان کی ادائیگی بھی ٹھیک طریقہ سے ہوگی۔

آپ کے تیسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کی توفیق نصیب ہوگی۔ اور آپ کی ہمدردی اور اعانت کی وجہ سے کسی غریب رشتے دار کی نیا پار ہوجائے گی۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ولایت کا مقام کسی بھی انسان کو محض عبادت کرنے سے نہیں ملتا بلکہ ولایت کے مقام پر اللہ کے وہی عبادت گزار بندے فائز ہوتے ہیں جن میں خدمت خلق کا جذبہ ہوتا ہے اور جو دوسروں کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے خود پریشانیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ ماضی میں ایک بزرگ کو ولایت کا اعلیٰ ترین مقام محض اس لئے حاصل ہوا تھا کہ وہ لوگوں کو قرض دینے کے لئے خود قرض لیا کرتے تھے۔ اللہ کو ان کی یہ ادا اتنی اچھی لگی کہ انہیں ولایت کا وہ مقام عطا کیا جو قابل رشک ہوتا ہے۔ اس خواب کی تعبیر یہ بتاتی ہے کہ اللہ آپ کو بھی خدمت خلق کی توفیق بخشیں گے اور اس کی شروعات اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے ہوگی۔

آپ کے چوتھے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ زندگی میں کوئی دور ایسا بھی آئے گا جب آپ صاحب مال ہوجائیں گے لیکن اس وقت ایسا بھی ہوگا کہ کچھ حاسدوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے آپ کو ذہنی اذیتیں برداشت کرنا پڑیں گی۔ اس وقت آپ کو ان گنت مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑیگا۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لئے آپ انتھک جدوجہد کریں گے لیکن آپ کے لئے مسائل سے نمٹنا دشوار ہوگا۔ چند سالوں کی کشمکش کے بعد آپ کو مسائل سے نجات مل جائے گی اور آپ سکون حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ یہ مسائل اس وقت درپیش ہوں گے جب آپ کی زندگی ۴۰ سال سے زیادہ ہوچکی ہوگی۔ آپ کے پانچویں خواب کی تعبیر وہی ہے جو دوسرے خواب کی ہے انشاء اللہ آپ کو حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہوگا۔ آپ عالم مہتاب میں حج کی فرضیت سے سبکدوش ہوجائیں گے۔

آپ کے چھٹے اور آخری خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کسی وجہ سے بے انتہا مقروض ہوجائیں گے، اس قدر کہ آپ کے اپنے چاہنے والوں کو آپ کے قرض کے بوجھ کی وجہ سے آپ سے اظہار ہمدردی کرنا پڑے گی لیکن آپ پر اللہ کا فضل ہوگا اور آپ کو اس قرض سے نجات مل جائے گی۔

آپ کا خط طویل تھا اور اتنے سارے خوابوں کی تعبیر آپ کو پوچھنی تھی۔ ہماری مصروف ترین زندگی میں طویل خطوں کو پڑھنا ایک بہت بڑی آزمائش ہے پھر ان کا جواب دینا آزمائش در آزمائش ہوتا ہے۔ آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ لمبے چوڑے محبت نامے تحریر نہ کریں ورنہ ہمارے لئے مشکل ہوگی اور اگر ہم ان محبت ناموں کو نظر انداز کریں گے تو آپ کو شکایت ہوگی اور ہم پر بداخلاقی کا الزام بھی لگ سکتا ہے۔

برائے مہربانی خط ضرور لکھتے رہیں، خطوں ہی سے ہم اپنے چاہنے والوں کی چاہت کا اندازہ لگاتے ہیں پھر ہمارا اخلاقی فرض بھی یہ ہے کہ ہم اپنے حلقے کے لوگوں کے درد دکھ کو سنیں اور ان کو تسلی بھی دیں اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوئی سبیل نکالیں اور کوئی راہ تجویز کریں لیکن ہمارے چاہنے والوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ہماری بے پناہ مصروفیات کے پیش نظر اپنا مدعا اختصار کے ساتھ بیان کریں تاکہ خوش دلی کے ساتھ سوال وجواب کا مرحلہ پورا ہوجائے اور شکایت کا موقعہ نہ سائل کو ملے اور نہ مجیب کو۔

آپ نے ان خوابوں کے ساتھ ساتھ ایک سوال اور بھی روانہ کیا ہے اس

کا جواب انشاءاللہ مارچ کے شمارے میں دیں گے۔

ذیابیطس اور ذاتی معلومات

سوال از: انجمن سلطانہ ——— دھنباد

خیریت کی خواہاں ہوں، ہم سب خیریت سے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل میرے خسر نے آپ کو میرے بیٹے مشیر اکبر سلمہٗ جو ذیابیطس کا مریض ہے جس کی عمر ۸ سال ہے۔ یہ مرض ۶ سال کی عمر ہی میں پتہ چل گیا تھا اس کے بارے میں خط لکھا تھا مگر جواب میری نظر سے نہیں گزرا۔ آپ سے ایک بار پھر عرض ہے کہ اس بچے کے اس مرض سے صحت کی دعا کردی جائے اور ترکیب بتائی جائے تاکہ اس کو مکمل صحت ہوجائے۔ لڑکے کی تاریخ پیدائش ۱۳ راگست ۱۹۹۷ء بروز بدھ بوقت ۸ بج کر ۳۵ منٹ رات۔ اس کے لئے کچھ دعا وغیرہ بھی بتادی جائے اور تعویذ بھی دیدیا جائے۔ بچہ بہت ذہین ہے ہمیشہ امتحانات میں اللہ کے فضل سے اول آتا ہے۔ اس کا اسم اعظم، برج، ستارہ، اور پتھر برائے انگوٹھی بھی بتادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اچھی بری تاریخیں اور لکی نمبر مفرد عدد۔

حضرت آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دینا چاہتی مگر یہ چیزیں دوسرے نہیں بتاسکتے جس طرح آپ بتادیتے ہیں لیکن بادل نخواستہ یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ ہمارے اور ہمارے شوہر اور بچوں کا بھی اسم اعظم، برج، ستارہ، مفرد عدد، اچھی اور بری تاریخیں، لکی تاریخ اور نگینہ جو سوٹ کرے تعین فرمادیں۔ پیدائش کی تاریخ وغیرہ ذیل میں درج کرتی ہوں۔

شوہر نذیر اکبر، تاریخ پیدائش ۱۳ رنومبر ۱۹۶۳ء بروز بدھ بوقت ۱۱ بج کر ۴۹ منٹ دن کو۔

میں انجمن سلطانہ تاریخ پیدائش ۱۸ رمئی ۱۹۷۰ء بروز پیر بوقت ۹ بج کر ۴۵ منٹ دن میں۔ منجھلا بیٹا محمد حسیب اکبر تاریخ پیدائش ۲۰ رستمبر ۲۰۰۲ء بروز جمعہ بوقت ۵ بجکر ۱۵ منٹ پرشام۔ چھوٹا بیٹا احمد سعدان اکبر تاریخ پیدائش ۵ رفروری ۲۰۰۵ء بروز سنیچر بوقت ۱۱ بج کر ۱۵ منٹ رات۔

امید کرتی ہوں کہ آپ اپنے رسالے میں جواب تحریر فرما کر مجھ پر احسان فرمائینگے۔ میرے شوہر اپنے محکمے کے امتحانات کے علاوہ دوسرے امتحانات میں برائے ترقی کی تیاری میں ہیں دعا فرمادیں کہ کامیابی ہو اور ترقیاں ہوں اور ساتھ ساتھ کچھ دعا بھی پڑھنے کو بتلادیں۔

جواب

شوگر کا روحانی علاج اسی شمارے میں شائع کیا جارہا ہے اسکو دیکھ لیں اور اس کو اپنے عمل میں لائیں۔ انشاءاللہ اس مرض سے نجات ملے گی۔ شوگر کو دفع کرنے کے لئے ڈاکٹری علاج پر قناعت کرنا ہمارے نزدیک مناسب نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ روحانی علاج پر بھی توجہ دیں اور پرہیز کا اہتمام بھی کریں۔ شوگر دواؤں سے زیادہ پرہیز سے کنٹرول میں رہتی ہے۔ اور روحانی علاج سے کافی حد تک ختم ہوجاتی ہے۔

مشیر اکبر کا مفرد عدد ۸ ہے، ان کا لکی عدد ۲ ہے، ان کی مبارک تاریخیں ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ ان کا اسم اعظم ''یاحمید'' ہے۔ ۶۲ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کی تاکید کریں۔ ان کی تقدیر کا عدد ایک ہے۔ ان کی فطرت بہت مستحکم ہوگی غیرت مند ہوں گے، خوددار ہوں گے اور ان کو مسخر کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوگی۔ مشیر اکبر اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دے گا اور اس کے اندر وہ صلاحیتیں ہوں گی جو قائدوں میں ہوتی ہیں۔ حق و باطل کی کشمکش میں یہ ہمیشہ حق کے ساتھ رہے گا لیکن اس کی وہ قدر و منزلت نہیں ہوسکے گی جس کا یہ بجا طور پر حق دار ہوگا۔

مشیر اکبر کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ ان کیلئے اتوار، بدھ اور جمعرات کے دن مبارک ہیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ ۳ اور ۶ عدد اس کے دشمن عدد ہیں اس کو ان اعداد سے ہمیشہ نقصان پہنچے گا ہیرا، پکھراج اور پنا اسے انشاءاللہ راس آئیں گے۔ مشیر اکبر کو ہمیشہ ہوا، پانی اور آگ سے خطرہ لاحق رہے گا۔

آپ کے دوسرے بیٹے کا نام حسیب اکبر ہے۔ ان کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان کا لکی عدد ۷ ہے۔ ان کا اسم اعظم ''یالطیف'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ ان کی مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ ۳ عدد والے لوگ فطرتاً آزادی پسند ہوتے ہیں انہیں بے جا پابندیوں سے بہت وحشت ہوتی ہے۔ یہ لوگ کاروبار میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں، ذمہ دار ہونے کے ساتھ ان میں آرام طلبی بھی پائی جاتی ہے اور ان میں کسی قدر منتقم مزاجی بھی ہوتی ہے۔ جو کبھی کبھی انہیں دشمنی کی دلدل میں پھنسا کر رکھ دیتی ہے۔ ان کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے۔ ان کے لئے بدھ، جمعرات، جمعہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی غیر مبارک تاریخیں ۶ اور ۱۷ ہیں۔ انہیں پکھراج، نیلم اور پنا انشاءاللہ راس آئیں گے۔

آپ کے تیسرے بیٹے کا نام احمد سعدان اکبر ہے۔ ۲ ہے ان کا لکی عدد۔ ان کی مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں۔ یہ فطرتاً وفادار ہیں، ان کے اندر ساتھ نبھانے کی عادت ہے۔ یہ بہت سادہ لوح ہوں گے اور انہیں سادگی سے محبت ہوگی۔ یہ شرمیلے ہوں گے اور شرم و حیا ان کی فطرت کی جزو ہوگی۔ ان کا اسم اعظم ''یاواسع'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ ان کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے ان کے لئے جمعرات، جمعہ، ہفتہ اہم دن ہیں اور ان کی غیر مبارک تاریخیں ۱۲، ۱۷، ۱ اور ۲۳ ہیں۔ ان کو انشاءاللہ یاقوت راس آئے گا۔

آپ کے شوہر نذیر اکبر کا مفرد عدد ۶ ہے۔ لکی عدد ۹ ہے۔ ان کی مبارک

تاریخیں ۱،۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ انہیں اپنے اہم کام ان تاریخوں میں انجام دینے چاہئیں۔ ان کا اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے۔ جن حضرات کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے ان میں حسن اخلاق، حسن تہذیب، حسن گفتگو کی صلاحیت ہوتی ہے لیکن یہ لوگ بہت سی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے باوجود کسی قدر پست ہمتی کا شکار رہتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ عام طور پر لوگوں میں مقبول ہوتے ہیں اور ان کی بات چیت لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ان کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔ ان کیلئے غیر مبارک تاریخیں ۴، اور ۱۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ انہیں انشاء اللہ پکھراج، ہیرا اور موتی راس آئیں گے۔ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں۔ آپ کا لکی عدد ۸ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یا حسیب" ہے۔ عشاء کے بعد ۸۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کا برج ثور ہے اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۲۴، اور ۲۵ ہیں۔ آپ کو انشاء اللہ فیروزہ، عقیق اور مونگا راس آئیں گے۔

ذاتی معلومات سے دوسرے قارئین کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن ہم نے آپ کے سبھی بچوں کی تفصیل واضح کر دی ہے۔ شوگر کے لئے آپ اسی شمارے کے ایک مضمون سے استفادہ کریں۔ اس نقش روحانی علاج کے ذریعہ آپ کے صاحب زادے کو شوگر سے کلیتاً نجات مل جائے گی۔

بے کسی اور بے بسی کے رنج والم

سوال از: صدیق ——————— ہندوپور

مولانا صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت امید سے خط ڈالتا ہوں کہ آپ جواب دے گئے ہیں ایک بے باپ کا لڑکا ہوں۔ ہمارے والد کا انتقال ہو کر نو سال ہو گئے۔ مولانا ہمارے والدہ اس سے پہلے بھی ایک خط ڈالی تھیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ بچے کے سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر کانوں میں دم کریں اور دشمنوں کی حفاظت کے لئے صبح شام یا سلام یا حفیظ سو مرتبہ پڑھ اور جمعہ کے دن تین سو مرتبہ آیت کریمہ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنا لے لیکن آپ آیت کریمہ نہیں بتائے ہیں کونسی ہے۔ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھتے ہیں۔ مولانا صاحب گھر کے پاس گلی میں لوگ بہت جلتے ہیں۔ خود ہمارے ماموں کی لڑکی اور ماموں سب باہر کے لوگ بھی جلتے ہیں۔ مولانا جس جگہ ہم ہیں اس جگہ سے کبھی بھی ضرورت سے میری بہن جاتی ہے تو خود ہمارے ماموں کی لڑکی گالی دیتی ہے۔ کسی اور پر ڈال کر۔ حقیقت میں میری بہن کو دیتی ہے۔ ہماری والدہ جن کا کام کرتی ہے جس میں آٹھ دن میں ایک سو روپیہ کام کرتی ہے۔ گھر میں بہت پریشان ہیں۔ کوئی عمل بتاؤ مولانا صاحب اور میرا بھائی دونوں بھی مدرسہ میں جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ذہن کو کھول دے۔ مولانا صاحب خط بہت لمبا ہو گیا ہے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں آپ بہت سے لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں اس طرح ایک یتیم لڑکے کا جواب دے کر دعا لے۔ آپ اللہ کے واسطے جواب دیں۔

تم سلامت رہو ہزار برس

جواب

ہم نے سورۂ یٰسین کا مذکورہ عمل آپ کی والدہ کو اس لئے بتایا ہوگا کہ تم یا تمہارے بہن بھائی میں سے کوئی اپنے ماں باپ کا نافرمان ہوگا اور نافرمان کے دکھ سے بچانے کے لئے ہم نے یہ عمل بتایا ہوگا کہ رات کو جب بچے سو جائیں اس وقت سورۂ یٰسین پڑھ کر ان کے دونوں کانوں میں دم کردو۔ جن بچوں کے باپ فوت ہو جاتے ہیں وہ بچے اکثر سرکش اور سر پھرے ہو جاتے ہیں اور اس ماں کا بھی دل دکھاتے ہیں جو شوہر کے مرنے کے بعد اپنے بچوں ہی کو اپنا آخری سہارا سمجھتی ہے اور جب ان کا یہ سہارا بھی تہس نہس ہوتا نظر آتا ہے تو اس کے دل پر کیا کچھ نہیں گزرتی ہوگی۔ تم اگر دنیا میں خوش حالی اور آخرت میں اپنے رب کی خوشنودی چاہتے ہو تو اپنی غمزدہ ماں کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرنا اور یہ یقین رکھنا کہ جسے کہتے ہیں جنت وہ لاریب ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ باپ کے فوت ہو جانے کے بعد بچوں کا اور بھی فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی ماں کی اطاعت کریں اور اس سے اتنی محبت کریں کہ وہ اپنے شوہر کی جدائی کے غم کو بھول جائے۔

یوں تو قرآن حکیم کی ہر آیت بزرگ تر اور اس کی عظمت و رفعت کا کچھ ٹھکانہ نہیں ہے لیکن جب صرف آیت کریمہ کے الفاظ بولے جائیں تو سمجھ لیجئے اس سے مراد وہی آیت ہے جس کا ذکر آپ نے کیا ہے اور آپ لوگوں کے ورد میں ہے۔ اس آیت کے ورد سے مصائب سے نجات ملتی ہے اور حوادث سے حفاظت رہتی ہے۔ اگر مسائل حل ہونے میں اور مصیبتوں اور کلفتوں سے چھٹکارا ہونے میں کچھ تاخیر ہو جائے تو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ دیر سویر اللہ کی رحمتوں کی ہوا چل کر رہتی ہے اور جو لوگ اس کے آگے اپنا دامن پھیلاتے ہیں وہ کبھی محروم نہیں رہتے۔ بالآخر ان کا دامن اللہ کی رحمتوں سے بھر جاتا ہے اور ان کی دعائیں ایک نہ ایک دن قبول ہو جاتی ہیں۔ درِ کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا۔ اور پھر تم تو یتیم ہو۔ یتیم کے سر پر اگر کوئی ہاتھ رکھ دے تو جتنے بال یتیم کے سر پر ہوتے ہیں اتنے گناہ انسان کے معاف ہو جاتے ہیں جو سر یتیم پر اپنا دست شفقت رکھ رہا ہے۔ سوچو کہ یتیموں پر اللہ کتنا مہربان ہوگا۔ جواب اپنے ان بندوں پر بھی مہربان ہوتا ہے جن کے ماں باپ اور سرپرست زندہ ہوں تو ان

بندوں پر کس قدر مہربان ہوگا جن کے والدین یا سرپرست دنیا سے رخصت ہوگئے ہوں۔ بات بھروسے کی ہے اور یقین کی ہے اگر بندہ اللہ پر بھروسہ نہیں کرتا اور اس کی شان کریمی پر یقین نہیں رکھتا تو وہ رحمت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ تم سے لوگ کیوں جلتے ہیں۔ آج کل حسد اور جلن ان لوگوں سے ہوتی ہے جو صاحب حیثیت ہوتے ہیں جن کے پاس مال ہوتا ہے جن کی سماج میں کوئی عزت اور کوئی مرتبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ غریب ہوں، مفلوک الحال ہوں اور سماج میں ان کا کوئی انوکھا مقام نہ ہو تو ان سے لوگ کیوں جل رہے ہیں۔؟ لیکن یہ دنیا اس وقت جس موڑ پر ہے وہاں کسی ظلم، کسی ستم اور کسی ناقدری کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ ان لوگوں کے بھی لوگ درپئے آزار رہتے ہیں اور اس دور دیکھنے میں آرہا ہے کہ غریبوں اور بے سہارا لوگوں سے بھی حسد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ حسد الٰہی بغض کو کہتے ہیں اور الٰہی بغض یعنی خدا واسطے کا بیر کی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ یہ خواہ مخواہ ہوتا ہے اور بیری کے درخت کی طرح دل حاسد اُگتا ہے اور بغیر دھوپ اور پانی کے خوب پھلتا پھولتا ہے۔

حاسدین کے حسد سے بچنے کے سورہ فلق روزانہ چالیس مرتبہ پڑھا کرو اور اپنی والدہ سے کہو کہ وہ بھی پڑھا کریں۔ آپ کی والدہ اگر ایک ہفتے میں صرف سو روپے کماتی ہیں تو ان کی آمدنی بہت ہی کم ہے۔ انہیں کوئی دوسری مزدوری کرنی چاہئے۔ آج کے دور میں کئی کام ایسے ہیں کہ ان میں عورتیں سو روپے بھی کما سکتی ہیں۔ تم خود بھی پڑھنے کے بعد جو وقت بچا کرے اس میں کچھ کیا کرو۔ یاد رکھو کہ رزق حلال حاصل کرنے کے لئے اگر کیلے اور امرود کے ٹوکرہ لے کر سڑک پر بیٹھ جاؤ گے تب بھی تمہاری شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چوری کرنا، جوا کھیلنا، جیب کاٹنا یا بھیک مانگنا یہ مسلمانوں کے کام نہیں ہیں۔ مختلف مزدوری مسلمانوں کا شیوہ رہا ہے اور محنت مزدوری اللہ کے نبی نے کی ہے۔ جب تک تم پڑھ لکھ کر کسی قابل نہیں بن جاتے اس وقت تک تمہیں اپنی ماں کا ہاتھ بٹانے کے لئے کوئی بھی کام کرنا چاہئے۔ دو پیسے تم بھی کماؤ گے تو تمہارے گھر کے مسائل کچھ تو حل ہوں گے۔ ایک بات اور یاد رکھو یتیموں پر شفقت اور مہربانی کرنا الگ بات ہے۔ لیکن کسی بھی یتیم کا بار بار خود کو یتیم کہہ کر دوسروں کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرنا بھی کوئی اچھا طرز عمل نہیں ہے۔ اس سے ایسی شکایت جنم لیتی ہے جو رب کو بدنام کرنے کی وجہ بنتی ہے۔ دین اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ بات سمجھاتا ہے کہ دین کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی رضا میں راضی رہے۔ اور کوئی بھی شخص اللہ کے حکم اور اس کی مرضی کے بغیر یتیم نہیں ہوتا۔ بار بار خود کو یتیم کہنے اور یتیم سمجھنے سے بندہ اس احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہے جو زہر قاتل ہوتی ہے اور انسان کی شخصیت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ راقم الحروف حسن الہاشمی جب ۹ سال کا تھا اس کی والدہ اور والد اس دنیا سے رخصت ہوگئے تھے۔ اور یہ وہ وقت تھا جب حسن الہاشمی کے سر پر نہ کوئی سائبان تھا اور اس کے بہن بھائیوں کی اپنی کوئی چھت نہیں تھی۔ لیکن دیکھو اللہ نے پرورش بھی کرائی اور اتنا کام بھی لے لیا کہ جو برسہا برس تک روحانیت اور انسانیت کو فروغ دیتا رہے گا۔ یہ محض ان کا کرم ہے اور ان کا کرم کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہے وہ اپنے سبھی بندوں پر مہربان ہیں اور وہ یتیموں اور یسیروں پر کچھ زیادہ ہی مہربان رہتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ اس دنیا میں زیادہ تر کارنامے ان لوگوں نے انجام دیئے ہیں جن کے ماں باپ کا سایہ بچپن میں ان کے سر سے اٹھ گیا ہو۔ ہمت رکھو، لوگوں کی دشمنی اور حسد کا ہر وقت احساس مت کرو۔ جو اس دنیا میں کسی کو ستا رہا ہے ایک دن وہ خود ستایا جائے گا، جو جل رہا ہے ایک دن وہ خود دوزخ کی آگ میں جلے گا اور دوزخ میں جانے سے پہلے وہ اپنی جلن کا خود ہی شکار ہوگا اور اس کی شخصیت خود ہی جھلس کر رہ جائے گی۔ اس دنیا میں آج تک کوئی ایسا حاسد نہیں دیکھا جو اپنے حسد کی بھٹی میں دن رات خود ہی نہ جلتا ہو اور جس کے بغض وحسد کا شعلے دن رات اس کے بدن کی ایک ایک نس میں سوزش نہ پیدا کرتے ہوں۔

عزیزم! وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ بہتر انتقام لیتا ہے اور جب پکڑ کرنے پر آتا ہے تو بھاگنے کے سارے راستے بند کردیتا ہے۔ وہ قہار ہے وہ جبار ہے وہ منتقم بھی ہے۔ تم اپنے برے رشتے داروں کا معاملہ اپنے رب پر چھوڑ دو اور تم خود اس غم میں مت گھلو کہ کوئی آپ کو گالی دے رہا ہے اور فلاں حسد کررہا ہے۔

آمدنی میں اضافے کے لئے "یارزاق یاواسع" ۱۰۰ مرتبہ صبح شام خود بھی پڑھا کریں اور اپنے بہن بھائیوں سے کہو کہ وہ بھی پڑھا کریں۔

ایک بار پھر یہ عرض ہے کہ اپنی والدہ کا خیال رکھو، ان کی آنکھوں میں آنسو نہ آنے دو، یقین کرو کسی بچے کے یتیم ہوجانے سے بڑا غم کسی عورت کا بیوہ ہوجانا ہے۔ تم تو اپنے دکھ اور اپنے غم اپنی ماں سے بیان کرکے اپنے دل کو ہلکا کرلیتے ہوں گے لیکن تمہاری ماں اپنے شوہر کے گزر جانے کے بعد اپنا غم اور اپنے دل کی بات کس سے کہے۔؟ اس بھری دنیا میں کون ہے جو ایک غم زدہ عورت کے دل کی کسک کو سمجھ سکے اور تسلی کے دو لفظ بول سکے۔ آج کل ارباب خلوص بھی اتنے مصروف ہوگئے ہیں کہ انہیں کسی کے آنسو پونچھنے کی فرصت نہیں۔ اس لئے اس دنیا میں اپنا غم بس اپنا غم ہوتا ہے۔ انسان اس غم کو خود ہی سہتا ہے اور خود ہی اپنے دل کو سمجھاتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ تم اپنی تعلیم کو دل سے جاری رکھو گے تاکہ مستقبل میں کسی قابل بن سکو۔ اور اپنے مرحوم والد کی عزت وعظمت کا ذریعہ بنو۔ اچھے انسان بنو گے تو مرنے والے باپ کو لوگ اچھے الفاظ میں یاد رکھیں گے اور کہیں گے کہ تم اس کے بیٹے ہو جو طفولیت میں تمہیں چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا تھا۔ برے

بنو گے تو اپنے ماں باپ کی ذلت اور رسوائی کا سبب بنو گے۔ باپ کی روح کو تکلیف پہنچے گی اور ماں ایک ایسے درد میں مبتلا ہو جائے گی جو مرتے دم تک بھی ختم نہیں ہوگا۔
ہماری دعا ہے کہ اللہ تمہیں کسی قابل بنائے اور تم اپنی ماں کے لئے ایسے نگہبان اور محافظ ثابت ہو کہ جس کی دوران نگرانی کبھی آنکھ بھی نہیں جھپکتی۔

گھریلو الجھنیں

سوال از: (نام مخفی)
امید کرتی ہوں آپ اور آپ کے اہل خانہ اور پورا طلسماتی دنیا اسٹاف خدا کے فضل وکرم سے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ آپ کو دونوں جہاں میں سرخروئی اور کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔
محترم بزرگ جب میں آپ کی قیمتی کتاب کو پڑھتی ہوں میں آپ سے اپنی پریشانیاں کہنے کے لئے بے چین ہوگئی۔ حالانکہ میں آج تک کسی سے ان پریشانی کو کہتی نہیں ہوں۔ سوائے اللہ کے لیکن میں آج آپ سے کہہ رہی ہوں اور امید کرتی ہوں آپ اس کا تسلی بخش جواب دیں گے۔ میری پریشانی یہ ہے کہ میں سوچتی بہت ہوں ذہن میں طرح طرح کے خیال آتے ہیں اور مجھ میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔ میں ہر کام کی پلاننگ کرتی ہوں لیکن کرتی کچھ نہیں ہوں۔ میں بہت نیک بننے کی کوشش کرتی ہوں اور خود اپنے آپ سے اور اللہ سے وعدہ کرتی ہوں کہ اب میں یہ کام نہیں کروں گی لیکن اگلے دن وعدہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ میں کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی۔ ہر ایک سے مل جل کر رہنا چاہتی ہوں۔ حسن اخلاق کے ساتھ ان سے پیش آنا چاہتی ہوں۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا چاہتی ہوں لیکن کر کچھ نہیں پاتی مجھ میں غصہ بہت ہے میں غصہ کو کنٹرول نہیں کر پاتی لیکن اگلے لمحے پچھتاوا ہوتا ہے اور پھر اللہ سے معافی مانگتی ہوں ایسا نہیں ہے کہ میں ہر ایک سے لڑتی جھگڑتی ہوں لیکن جو کچھ بھی بولتی ہوں باوجود کوشش کے غصہ میں اور مجھے بھولنے کی بہت عادت ہے۔ دماغ میرا بہت کمزور ہے۔ میں اس سال بی، اے فائنل کی اسٹوڈینٹ ہوں اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے میرا دل پڑھائی میں خوب لگے اور جو کچھ بھی میں یاد کروں وہ مجھے بھولے نہیں اور میرا رزلٹ ایک دم شاندار آئے۔ میں اور میری پوری کلاس والے اچھے نمبرات سے کامیاب ہوں۔ اور مجھے انگلش آجائے میں بہت محنت کرتی ہوں لیکن ٹائم پر بھول جاتی ہوں۔ ہاشمی صاحب میرا ایک بھائی ہے جو کہ پیسے کی کمی کی وجہ سے داخلہ نہیں لے سکا۔ آپ اس کے لئے بھی کوئی وظیفہ بتائیں۔ جس سے اس کا ایڈمیشن ہو جائے اور اس کا دل نماز میں اور پڑھائی میں خوب لگے۔
ہاشمی صاحب میرے گھر میں بہت پریشانیاں ہیں ہر وقت کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے، کوئی نہ کوئی کام آکر اٹکا رہتا ہے، کبھی خوشحالی نہیں ہو پاتی، مالی پریشانیاں بھی بہت ہیں۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ تنگ دستی ہر برائی کی ماں ہے۔ میرے والد پھیری کرتے ہیں اور سیدھے سادھے ہیں ہر کوئی ان سے ادھار مانگتا ہے اس لئے ان کی کوئی کمائی نہیں ہو پاتی اسٹور کیلئے کوشش کرتے ہیں ہر ایک سے کہتے بھی ہیں لیکن وہ کسی اور کو دیدیتے ہیں لیکن میرے والد کو جو کہ پہلے سے کہہ رہے ہوتے ہیں۔
ہاشمی صاحب میرے والد بہت ایماندار نماز روزہ کے پابند ہیں لیکن پتہ نہیں اللہ ان کی روزی میں کیوں نہیں کشادگی کرتے ہیں۔ بالکل آمدنی اٹھنی اور خرچہ روپیہ والی بات ہے۔ اب آپ ہی بتایئے کتنی پریشانی ہوتی ہوگی لیکن خیر اللہ کی مرضی۔ آپ اس کے لئے کوئی وظیفہ بتایئے کہ میرے والد کو کوئی اسٹور مل جائے اور آمدنی میں اضافہ ہو جائے۔ جانتی ہوں کہ خط کافی لمبا ہو گیا ہے معافی چاہتی ہوں۔
ایک آخری سوال کہ جب بھی رات ہوتی ہے اور میں سونے کے لئے لیٹتی ہوں تو مجھے قبر یاد آتی ہے جب کبھی رات میں آنکھ کھلے گی مجھے ایسا لگے گا کہ بس قبر میں ہوں یا اس کے آس پاس اور پھر مجھے بہت ڈر لگنے لگتا ہے۔ قبر سے بھی اور اپنے گناہوں سے بھی اور اس ڈر سے چھٹکارا پانے کے لئے میں کیا کروں۔ حالانکہ میں نماز پابندی سے پڑھتی ہوں لیکن پھر بھی میں اپنے آپ کو بہت گناہ گار سمجھتی ہوں اور ہوں بھی تو مجھے نیک بننے کے لئے دعا بتایئے۔ اور اگر کوئی نماز اور اللہ کے بتائے ہوئے راستے سے غافل ہے تو اس کے لئے بھی کوئی وظیفہ بتایئے۔
ہاشمی صاحب میرا سالانہ امتحان قریب ہے اور آپ مجھے پڑھائی میں دلچسپی لینے کیلئے اور حافظہ قوی ہونے کے لئے جلد ہی جواب ارسال فرمادیں۔ آپکی بہت مہربانی ہوگی۔ خط میں تین سے زائد سوال ہو گئے ہیں میں اس کیلئے معافی چاہتی ہوں۔ اللہ آپ کو خیریت سے رکھے اور آپ کی اور طلسماتی دنیا کی عمر کو دراز کرے اور پوری کامیابی دے اپنے نیک مقصد میں۔ آمین

جواب

سوچ وفکر ایک اچھی نعمت ہے جو لوگ کچھ بھی نہیں سوچتے اور کسی بھی بارے میں کچھ بھی غور نہیں کرتے وہ بے حس ہوتے ہیں اور بے حس لوگ اپنے لئے بھی وجہ مصیبت ہوتے ہیں اور دوسروں کے لئے بھی دردسری کا سبب بن جاتے ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا۔

قوت فکر ونظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

جی ہاں جب کسی قوم کو فنا کے گھاٹ اترنا ہوتو پہلے اس کی سوچ وفکر پر تالے پڑ جائیں گے اور پھر آہستہ آہستہ وہ ایسی قبر میں اتر جائے گی جہاں صرف

اندھیرا ہوگا اور اذیت پہنچانے والے کیڑے مکوڑے ہوں گے۔

آپ کا سوچنا برا نہیں ہے لیکن اتنا سوچنا جتنا آپ سوچتی ہیں یہ بھی ایک مرض ہے اور یہ مرض بھی نقصان دہ ہے کیونکہ اس کی سرحدیں بالآخر وہم سے مل جاتی ہے اور وہم وہ بیماری ہے جس کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ سوچتی زیادہ ہیں اور اتنا سوچتی ہیں کہ سوچتے سوچتے اپنی تخیلاتی قبر میں اور پھر قبر کے اندھیرے کا خوف آپ پر طاری ہو جاتا ہے۔ آپ خود کو خطا کار اور گناہگار سمجھ کر بھی خود کو ہلکان بنائے رکھتی ہیں اور ہر وقت کا یہ خوف اور یہ ڈر آپ کو ایک ایسے احساس میں مبتلا رکھتا ہے۔ جو انسان کے لئے جان لیوا بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ دیکھئے جہاں تک خود کو گناہگار اور خاطی سمجھنے کا معاملہ ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہے۔ انسان خطاؤں کا پتلا ہے۔ ہر لمحہ اس سے خطائیں سرزد ہوتی ہیں۔ اس زعم میں مبتلا ہو جانا کہ ہم سے کوئی لغزش نہیں ہوتی ہے اچھا نہیں ہے۔ یہ احساس کہ ہم سرتا پا خطا کار ہیں، بندگی اور عاجزی کی علامت ہے لیکن خود کو اس درجہ خطا کار اور گناہگار سمجھنا کہ ہر وقت جسم پر لرزہ طاری رہنے لگے اور قبر ہر دم اپنے اردگرد گھومتی دکھائی دینے لگے اچھا نہیں ہے۔ اس لئے اس زندگی کے معاملات میں خلل پیدا ہوتا ہے جو اللہ کی امانت ہے اور جس کی حفاظت کرنا اللہ کے ہر بندے کا فرض ہے۔

ہر گھر سے جنازے نکلتے ہیں اور جس وقت جنازے نکلتے ہیں گھر کا ہر فرد سوگوار ہوتا ہے اور اس وقت ایسا لگتا ہے کہ اس گھر کے رونے والے اب کبھی ہنستے نظر آئیں گے لیکن چند دنوں کے بعد اس گھر میں پھر قہقہے بکھرنے لگتے ہیں اور اس گھر کا ہر فرد خوش بخوش نظر آنے لگتا ہے کیوں؟ کیونکہ اللہ نے اس دنیا کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے صبر کو پیدا کیا ہے۔ صبر نہ پیدا کیا جاتا تو اس دنیا کا نظام کسی بھی وقت درہم برہم ہو کر رہ جاتا، اور ایک بار کوئی سانحہ ہو جانے کے بعد گھر میں پھر کبھی خوشیاں لوٹ کر نہ آتیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے، غم، فکر، خوف اور اندیشے اپنی جگہ لیکن انسان کو ہر وقت ان کے اردگرد نہیں گھومنا چاہئے۔ ورنہ وہ زیادہ سوچ وفکر اور زیادتی غم جس کی وجہ سے دیوانہ ہو کر رہ جائیگا۔ اور زندگی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ خود کو عاصی سمجھنا بھی بندگی کی علامت ہے لیکن ہر وقت اسی غم میں گھلتے رہنا کہ ہم عاصی ہیں اور قبر ہمارے سامنے کھلی ہوئی ہے ہمیں زندگی کی گوناگوں ذمہ داریوں سے روکتا ہے جو ایک خطرناک بات ہے۔ ہر بندے کو چاہئے کہ وہ اس دنیا میں حویلیاں تعمیر کرتے وقت اپنے آخری ٹھکانہ کو بھی یاد رکھیں۔ گھر کی دہلیز پختہ بناتے وقت یہ بھی سوچ لے کہ ایک دن اسی دہلیز سے اس کا جنازہ بھی نکلنا ہے۔ یہ سوچ بندگی اور احساس بندگی کا نام ہے۔ لیکن ہر وقت قبر اس کے اندھیرے اور عذاب خدا کو یاد کر کے خوفزدہ ہونا، لرزنا اور اپنے کو حواس باختہ کرنا نیک بندوں کے طرز عمل کے خلاف ہے۔ ایمان، امید و خوف عبادت مانا گیا ہے۔ بندے کو اللہ کا خوف دل میں رکھنا چاہئے اور اسے اپنے اس رب سے اچھی امیدیں بھی وابستہ رکھنی چاہئیں جو بے شک غفور رحیم ہے اور جو بے شک اپنے بندوں کی بڑی بڑی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

آپ صبح شام سومرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھا کریں اس سے آپ کی سوچ وفکر میں اعتدال رہے گا۔ امتحان کے زمانہ میں روزانہ ایک تسبیح "یَا حَسِیْبُ" کی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے آپ اچھے نمبروں سے پاس ہوں گی۔

حافظے کی قوت بڑھانے کے لئے عمل یہ ہے کہ روزانہ صبح کو سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے نہار منہ پی لیا کریں۔ انشاء اللہ حافظہ قوی ہو جائے گا اور جو بھی پڑھیں گی یاد رہے گا۔

اپنے بھائی کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ روزانہ "یَا عَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی وجہ سے اس میں تعلیم کا ذوق پیدا ہوگا۔ اور اس کی طبیعت تعلیم کی طرف چلنے لگے گی۔

آپ کچھ نہ کچھ قرآن حکیم کی تلاوت کیا کریں۔ قرآن حکیم دیکھ کر پڑھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ذہن میں کشادگی پیدا ہوتی ہے، چہرے پر نور آتا ہے اور انسان کو ذہنی، جسمانی اور روحانی اذیتوں سے نجات ملتی ہے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو فکر صحیح کی دولتوں سے سرفراز رکھے اور ان فکرات سے نجات دے جو انسان کے لئے صرف کوفت کا باعث بنتے ہیں اور جن کی وجہ سے نظام زندگی میں تعطل اور خلل پیدا ہوتا ہے۔

خواہ مخواہ کی سوچ وفکر

سوال از: محمد صادق ـــــــــ گجرات

روحانی عملیات کرنے والوں کے لئے ایک پریشانی یہ ہوتی ہے کہ بہت سے لوگ علاج کے سلسلے میں آتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ کسی نے کسی کو دیکھ لیا کہ علاج کے لئے آیا ہے حالانکہ دونوں علاج ہی کے لئے آئے ہیں۔ اب وہ اس کے مخالف رشتے داروں کو بتلاتے ہیں کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فلاں جگہ تعویذ کرانے گیا تھا۔ اب اگر دونوں میں دشمنی ہوتی ہے تو وہ سیدھا عامل صاحب کے پاس آکر پوچھتا ہے کہ فلاں آدمی کیوں آتا ہے؟ ہماری ان سے دشمنی ہے آپ ان کا علاج نہ کریں وہ ہمارے لئے ہی کرواتا رہتا ہے اور اگر اس گھر میں کوئی بیمار ہو گیا تو عامل صاحب کو جواب دینا مشکل پڑ جاتا ہے وہ بھی کہتے ہیں کہ تمہارے پاس وہ شخص آتا ہے اور تعویذات کرواتا ہے اس سے ہم بہت پریشان ہیں۔ کیا کرنا چاہئے؟

جواب

اس طرح کی سوچ وفکر کی وجہ یہ ہے کہ آج کل عاملین کا طرۂ امتیاز یا یہ

ہے کہ وہ صرف دوسروں کو نقصان پہنچانے والے عملیات کر رہے ہیں۔ جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے بندوں کو نقصانات اور اذیتوں سے بچانے کے کام کر رہے ہوں ان کو کسی خوف اور ڈر کی کیا ضرورت ہے۔ ان کے پاس جو بھی بغرض علاج آئے گا وہ خود بھی یہ جانتا ہوگا کہ عامل صاحب لوگ تو سحر سے اور بندشوں سے نجات دلاتے ہیں نہ کہ ان پر سحر یا کسی اور چیز کو مسلط کرتے ہیں جب عامل نقصان پہنچانے والے عمل کا مرتکب ہوگا تب ہی وہ ڈرے گا اور اس بات کا اندیشہ رہے گا کہ اگر یہ بات کھل گئی تو کیا ہوگا۔ ہمارے خیال میں ایک اچھے عامل کا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو سحر سے آسیب سے جادو ٹونے سے حسد سے بندشوں اور رکاوٹوں سے نجات دلانے کی کوشش کرے۔ جب وہ اس طرز پر زندگی گزارے گا اور خدمت خلق میں مصروف رہے گا تو اس پر کسی کو کوئی شک نہیں ہوگا اور نہ اسے صفائی دینے کی ضرورت پڑے گی۔

آج کل دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ عاملین صرف جادو ٹونے، آسیب و جنات، سوتنوں کے ظلم سے نجات دلانے میں ساس اور بہو کی زبان بند کرنے اور جائز ناجائز محبتوں کے تعویذ دینے کے کارنامے انجام دے رہے ہیں۔ جسمانی امراض جو فی زمانہ انسانوں کے لئے ہلاکت کا سبب بنے ہوئے ہیں نہ عاملین ان پر غور کرتے ہیں نہ لوگوں کو موذی امراض سے نجات دلانے کی سعی کرتے ہیں۔ جب کہ روحانی علاج کے ذریعہ شوگر، ٹی بی، کینسر اور ایڈز جیسے موذی امراض سے بچایا جاسکتا ہے۔ اگر عاملین خدمت خلق کے دوران اللہ کے بندوں کو ہر مرض سے نجات دلانے کی بات کریں اور منفی کاموں میں زیادہ دلچسپی نہ دکھائیں تو ان پر کسی کو کوئی شک نہیں ہوگا۔ لوگ عامل کو مسیحا سمجھیں گے اور مسیحا کے در پر اگر دشمن نظر آئے تو کوئی مسیحا پر شک نہیں کرتا۔ شک عامل کی لن ترانیوں یا برے اطوار کی وجہ سے ہوتا ہے، روحانی عملیات کی وجہ سے نہیں۔

بداحتیاطی کا وبال

سوال از: حافظ نوشاد ———— مظفر پور

عرض حال یہ ہے کہ میں اپنے حاسدوں اور مخالفوں سے اس قدر تنگ آگیا ہوں کہ خدا کی زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ نظر آرہی ہے۔ مئی ۲۰۰۷ء میں چند آدمی بلکہ اچانک زمینی تنازع کو کھڑا کیا اور میرے مکان کو خالی کروادیا اس کے بعد کئی طرح سے پریشان کیا جو میں بیان سے قاصر ہوں۔ پھر یہ ہوا کہ ۲۲ رجون ۲۰۰۸ء میں میری بہن کی شادی اس موقع سے ان لوگوں نے منصوبہ بند سازش کے تحت پڑوس کی ابتک غریب لڑکی سے زنا کا جھوٹا الزام لگاکر خوف وہراس کے ماحول میں جبراً نکاح کروالیا۔ میرا پھر ۱۸ دسمبر ۲۰۰۸ء مجھ پر ۴۰۶-۳۹۸ کا مقدمہ کیا جو کہ پورا کا پورا جھوٹ پر مبنی ہے اور اسی پر بس نہیں کیا۔ بلکہ طرح طرح کے ظلم سے دوچار کیا۔ اس قدر مجبور کیا کہ میں مع والدین کے ہجرت کرنے پر مجبور ہوگیا اور رجب کے مہینے میں گھر چھوڑ کر اپنے ننہیال میں مقیم ہوگیا اور ابھی وہیں مقیم ہوں۔ پھر یہ کہ یہ لوگ گھر کے سامان وغیرہ کو بیچنا لوٹنا شروع کردیا ہے۔ میں ان حالات سے بہت پریشان ہوچکا ہوں۔

لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ کوئی وظیفہ بتائیں جس کی وجہ سے میں ان پریشانیوں سے نجات حاصل کرسکوں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

جواب

آپ سے زندگی میں کوئی نہ کوئی ایسی بھول غیر دانستہ طور پر سرزد ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آپ کے دشمن آپ پر حاوی ہوگئے۔ یوں تو ہر انسان کو اپنی زندگی میں چاق وچوبند رہنا چاہئے۔ لیکن بالخصوص اس وقت ہر انسان کے لئے چوکنا رہنا ضروری ہے جب وہ دشمنوں میں گھرا ہوا ہو۔ ایک ذراسی بھول بدنامی، رسوائی اور ذلت ومنکبت کا سبب بن سکتی ہے۔

آپ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ۳۱۴ مرتبہ "یامنتقم" پڑھا کریں اور پڑھتے وقت ان دشمنوں کا تصور رکھا کریں جو آپ کے خلاف سازشیں کررہے ہیں۔ اور آپ کے درپئے آزار ہیں۔ اس وظیفے کے اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں۔ عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ پڑھنے کا اہتمام کریں۔ اور ۲۵ مرتبہ سجدے میں جاکر پڑھا کریں اس طرح کل ۱۲۵ مرتبہ اس آیت کو روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کے دشمن اور بدخواہ اپنے انجام کو پہنچیں گے اور ان ہی اذیتوں سے گزریں گے جن سے آپ گزر چکے ہیں۔

اپنے اردگرد اگر اللہ کا کوئی نیک بندہ ہو تو اس سے رابطہ رکھیں اور دعاءِ خیر کی گزارش کریں۔ اللہ کے نیک بندوں کی دعائیں جلد قبول ہوجاتی ہیں اور ان کی توجہ سے ایسے مسئلے بھی حل ہوجاتے ہیں جن کا حل ہونا بظاہر ناممکن ہوتا ہے۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو دشمنوں کے شر سے اور حاسدوں کی سازش سے محفوظ رکھے اور آپ کو رسوائی اور بدنامی سے بچائے۔

اپنی کوتاہیاں

سوال از: شیخ عارف ———— برہانپور

حضرت بعد سلام معلوم ہو کہ میں شیخ عارف آسیری دارالسرور برہانپور کا رہنے والا ہوں۔ جناب میں بہت پریشانیوں سے گزر رہا ہوں۔ چند مسائل کا حل چاہتا ہوں۔ آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کے مطالعے نے مجھے آپ سے رجوع کرنے کا اور اپنے مسائل کے حل جاننے کیلئے حوصلہ دیا۔ اسلئے اپنے چند مسئلے پیش کررہا ہوں اسی امید ویقین کے ساتھ کہ آپ ان کا حل بتائینگے۔

(۱) جناب میں اکثر خواب میں سانپ دیکھا کرتا ہوں اور اس سے خوفزدہ رہتا ہوں۔

(۲) میں ہمیشہ کسی نہ کسی وجہ سے بیمار رہتا ہوں یعنی مسلسل علاج ہوتا

رہتا ہے۔

(۳) طبیعت نڈھال رہتی ہے جس کی وجہ سے نماز وغیرہ کی طرف بھی طبیعت مائل نہیں ہوتی۔

(۴) میں اپنے نام کا اسم اعظم معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ میری تاریخ پیدائش ۲۰/رجب جمعہ کا دن صبح ۱۰ بجے ہوئی۔ سن پیدائش کا علم نہیں ہے۔ لیکن اس وقت میری عمر ۳۰ سال کے لگ بھگ ہے۔

(۵) ساتھ ہی ساتھ میں اپنا برج، ستارہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

حضور والا مندرجہ بالا تمام مسائل کو پیش کرتے ہوئے یہ امید کرتا ہوں کہ آپ میری مشکلات کا حل ضرور عطا فرمائیں گے۔ ساتھ ہی خاکسار آپ سے دعاؤں کی گزارش کرتا ہے۔

جواب

خواب میں سانپ دیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ رشتے داروں میں کوئی دشمن ہے جو بزدل ہے لیکن آپ کے خلاف سازشیں کرتا رہتا ہے۔ یہ آپ پر کبھی حاوی نہیں ہو سکتا لیکن اس کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی وجہ سے آپکا ناک میں دم ہو سکتا ہے اور آپ کو جان و مال کا کچھ بھی نقصان خدانخواستہ ہو سکتا ہے۔

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ اکثر کس مرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ تندرستی ایک نعمت ہے اور تندرستی صرف دعاؤں سے نہیں ملتی۔ تندرستی برقرار رکھنے کے لئے انسان کو خود بھی محنت کرنا پڑتی ہے۔ وقت پر کھانے، وقت پر سونے، وقت پر عبادت و ریاضت کرنے اور وقت پر زندگی کی دیگر ذمہ داریاں ادا کرنے سے انسان تندرست رہتا ہے اور روحانی طور پر بھی وہ راحت محسوس کرتا ہے۔ منفی خیالات سے بھی تندرستی بگڑ جاتی ہے۔ اپنی تندرستی کو بحال رکھنے کے لئے آپ اپنے کاموں اور دیگر ذمہ داریوں کا ایک ٹائم ٹیبل بنائیں اور خود کو منفی سوچ و فکر سے آزاد کرلیں۔ انشاء اللہ صحت مند رہیں گے اور بیماریوں سے بھی نجات پائیں گے۔ نماز کی پابندی سے بھی تندرستی ٹھیک رہتی ہے۔ جو لوگ نماز سے غفلت برتتے ہیں ان کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ نماز میں غفلت انسان کو سست اور کاہل بناتی ہے۔ جب کہ نماز کی پابندی سے انسان چست اور ہشاش بشاش رہتا ہے۔

آپ کا اسم اعظم "یاباسط" ہے۔ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر ظہر کی نماز کے بعد صرف ۴۵ مرتبہ "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" پڑھ لیا کریں تو آپ کو بہت سے فائدے ہوں گے اور دشمنوں پر غلبہ رہے گا۔

آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج اور ستارے کا تعین کرنا دشوار ہے۔ اللہ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ کو جسمانی اور روحانی صحت سے مالا مال کرے۔ (آمین)

مالدار بننے کی آرزو

سوال از: محمد عباسی ——— بھوپال

میں دنیا کا سب سے بڑا مالدار اور غنی بننا چاہتا ہوں۔ مجھے دست غیب کا عمل اور مالدار، غنی بننے کا روحانی عمل چاہئے۔ غنی بننے کے بعد میں قوم مسلم کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ غریب لڑکیوں کی شادی، بیوہ عورتوں کی مدد، بیمار شخص کی مدد، قرض دار کی مدد، جملہ دینی مدارس اور خانقاہوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔

برائے کرم دست غیب اور غنی ہونے کا روحانی وظیفہ بتائیں۔

جواب

غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنے کیلئے دنیا کا سب سے مالدار ہونا ضروری نہیں ہے۔ آپ اپنی بساط اور استطاعت کے مطابق آج بھی اللہ کے غریب بندوں اور ضرورت مندوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ ایک قابل قدر جذبہ ہے لیکن اگر ہم اللہ سے کہیں کہ ہم تیرے بندوں کی مدد جب کریں گے جب تو ہمیں مالدار بنا دے گا تو یہ تو ایک طرح کی سودے بازی ہے۔ اسے نہ بندگی کی معراج کہتے ہیں اور نہ فیاضی۔

اگر آپ کے پاس دس روپے ہیں اور ۸ روپے میں آپ اپنی ضروریات کھینچ تان کر پوری کر سکتے ہیں تو دو روپے اللہ کے ضرورت مند بندوں کو دیدیں یہ دو روپے خرچ کرنا آپ کے لئے بہت بڑی نیکی ہوگی۔ بہ نسبت اس کے کہ آپ کروڑ پتی بننے کے بعد دو چار لاکھ روپے سے لوگوں کی مدد کریں۔

اللہ انسان کی نیت اور اس کے جذبے کو دیکھتا ہے وہ کروڑوں یا لاکھوں کی مدد پر نظر نہیں رکھتا۔ ایک غریب آدمی قرض لے کر کسی کی مدد کرتا ہے تو وہ کروڑ پتی لوگوں کی بڑی خدمت سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ اگر آپ مالدار بن گئے تو آپ مسلمانوں کی مدد کرینگے۔ یہ بھی ایک طرح کا بخل ہے۔ جو لوگ سچ مچ کے سخی اور فیاض ہوتے ہیں وہ مدد کرتے وقت صرف یہ دیکھتے ہیں کہ بندہ محتاج اور ضرورت مند ہے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ ہندو ہے یا مسلمان۔ ہمیں اللہ کے اخلاق اپنانے چاہئیں۔ اللہ جب رحمت کی بارش برساتا ہے۔ تو مسلمانوں کے کھیتوں میں جتنی بارش برساتا ہے اتنی ہی بارش کافروں کے کھیت میں بھی برساتا ہے۔

آپ روزانہ "یَا مُغْنِیُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ کیا بعید اس کی برکت سے آپ کی آمدنی میں زبردست اضافہ ہو جائے اور آپ غیبی امداد کے حق دار بن جائیں۔

سفلی سحر سے نجات حاصل کرنے کا آسان طریقہ

اگر کوئی شخص سفلی سحر کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی کچی زمین پر ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑا ہو جائے اور قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس سات سات مرتبہ پڑھے اور پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ جادو اس کے سر سے اس کے پیروں کی طرف آ رہا ہے اور پھر پیروں سے زمین میں منتقل ہو رہا ہے۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو اپنے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھائیں اور انگیٹھی میں کوئلے دہکا کر یہ مٹی اس میں ڈالیں۔ اس عمل کو لگاتار سات روز تک کریں۔ انشاء اللہ سفلی جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر مذکورہ سورتوں کو سات سات مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے سات روز تک اس پانی کو صبح شام پی لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

دشمن کے علاقہ سے گزرنا

اگر کسی مخدوش یا دشمن کے علاقہ سے گذرنا ہو اور یہ خواہش ہو کہ حفاظت اور امان کے ساتھ گذر جائے اور کسی طرح کی کوئی تکلیف درپیش نہ ہو تو مسافر کو چاہئے کہ ستر مرتبہ سورہ فاتحہ، ستر مرتبہ سورۂ اخلاص اور ستر مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور جب مخدوش علاقہ آئے تو لاتعداد مرتبہ یَاحَفِیْظُ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ سلامتی اور عافیت کے ساتھ اس علاقہ سے گذر جائے گا اور دشمن کو کچھ بھی خبر نہیں ہوگی۔

شش قفل

آسیب و جنات اور جادو سے بچنے کے لئے ان چھ تالوں کو صبح شام پڑھنا چاہئے۔ اگر ان کا نقش کوئی اپنے گلے میں ڈالے گا تو آسیب میں جنات اور جادو اور حسد سے حفاظت رہے گی۔ اس نقش کو اگر کسی شیشی میں رکھ کر گھر کے چاروں کونوں میں اوپر کی جانب اگر لٹکا دیں گے تو جنات جادو اور تمام برے اثرات سے حفاظت رہے گی۔ وہ شش قفل یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الْخَالِقُ الْعَلِيْمُ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الْوَهَّابُ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْخَبِيْرُ.

(۳) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الْبَصِيْرِ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ الْغَنِىُّ الْقَدِيْم.

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْم لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْم.

(۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيْم لَيْس كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْم.

(۶) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم بِسْمِ اللّٰهِ لَيْس كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ لَايَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

ان شش قفل کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۳۷	۴۷۵۱	۴۷۴۸	۴۷۴۴
۴۷۴۹	۴۷۴۳	۴۷۳۸	۴۷۵۰
۴۷۴۲	۴۷۴۶	۴۷۵۳	۴۷۳۹
۴۷۵۲	۴۷۴۰	۴۷۴۱	۴۷۴۷

بچہ اگر آسیب زدہ ہو

جو آسیب کا شکار ہو اس کو آسیبی اثرات سے نجات دلانے کے لئے یہ عمل کریں۔ یہ عمل اس وقت کریں جب بچہ صبح کو خالی پیٹ ہو۔ اس کے پیٹ میں دودھ یا کوئی غذا نہ پہنچی ہو۔ بچے کو سامنے بٹھا کر یا لٹا کر سورۂ بقرہ کی تلاوت باآواز بلند کریں اور سامنے یہ چیزیں بھی رکھ لیں۔

(۱) تھوڑا سا خشکا ابال کر

(۲) شکر اور دہی

(۳) تھوڑا سا اصلی گھی

پڑھائی ختم ہونے کے بعد بچے پر دم کر دیں اور مذکورہ چیزیں

خیرات کردیں۔ انشاء اللہ بچہ اثرات سے نجات پائے گا۔

افرادِ خانہ کی ناچاقیاں ختم کرنے کے لئے

اگر گھر میں آپس کی ناچاقیاں اور رنجش اس درجہ بڑھ چکی ہوں کہ ہر شخص اختلاف کا شکار ہو کر رہ گیا ہو تو پیر یا جمعرات کے دن اس عمل کی تیاری کرلیں۔ ایک چمڑہ یا کاغذ اپنے پاس رکھ لیں اور گلاب و زعفران سے اس وقت یہ کلمات لکھیں جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو اس تعویذ کو ہر اس شخص کے سینے سے مَس کریں جو گھر میں رہتا ہو اس کے بعد اس تعویذ کو گھر میں لٹکادیں۔ انشاء اللہ باہمی رنجشیں ختم ہو جائیں گی اور گھر میں محبت اور سکون کی فضا پیدا ہوگی۔

کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاح. وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا. هُوَ الَّذِیْ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ. يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ. وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ فَاِذَ الَّذِیْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ. عَسَى اللّٰهُ. اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ. وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى. وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ. ودود ودود ودود رؤف رؤف رؤف عطوف عطوف عطوف اللهم پاس بالفت بین الثلج والنار و الف بین بین فلاں فلاں (ان سب لوگوں کے نام مع والدہ لکھے جائیں جو اس گھر میں رہتے ہوں) کما الفت بین قلوب عبادك الصالحين على محبتك و طاعتك و كما الفت بين جبرائيل و ميكائيل تحت عرشك فانك قلت و قولك الحق و من آيَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ. و الف بين قلوبكم بالمودة الرحمة اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. وَ تِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنَاهَا اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ. اللهم الف بين قلوبهم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ.

ان کلمات کو لکھتے وقت زبر زیر لگانے کی ضرورت نہیں البتہ تمام کلمات کو صحت الفاظ کے ساتھ لکھیں۔ انشاء اللہ گھر کے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔

شوہر کے التفات کے لئے

اگر کسی کے کرنے، کرانے سے کوئی شخص اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگا ہو اور بیوی کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کرتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ سورۂ فجر کسی برتن میں لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر اس میں مہندی گوندھ لیں اور وہ مہندی بیوی اپنے ہاتھوں پر لگا کر شوہر کے سامنے جائے۔ انشاء اللہ وہ متوجہ ہوگا اور اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ اس عمل کو کئی بار بھی وقفہ وقفہ سے کیا جا سکتا ہے۔

سحر کو دفع کرنے کے لئے

کسی بھی سحر زدہ کو یہ طشتری پر زعفران سے لکھ کر شہد سے دھو کر دن میں تین بار چٹائیں اور یہ عمل سات دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ.

پانی اور ہوائی جہاز میں حفاظت کے لئے

جو مسافر پانی کے جہاز یا ہوائی جہاز میں بیٹھتے وقت "یاحفیظُ" سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے گا وہ محفوظ رہے گا اور اس کی وجہ سے تمام مسافر محفوظ رہیں گے اور اگر خدانخواستہ جہاز کو کسی بھی طرح کا کوئی نقصان یا خطرہ درپیش ہو اور دیگر مسافر بھی خطرے میں آگئے تب بھی یہ شخص اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا۔

سحر زدہ کا سو فیصد کامیاب علاج

مندرجہ ذیل آیات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر سحر زدہ پر دم کریں اور مندرجہ ذیل تعویذ سحر زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ لگاتار سات دنوں تک ایک تعویذ روزانہ پلائیں اور ایک تعویذ سے روزانہ غسل دیں۔ جو تعویذ پلانا ہو اس کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور جس تعویذ سے غسل کرنا ہے اس کو کالی روشنائی سے لکھ کر پانی میں گھول کر پھر سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ سات روز میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يٰبَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ. قُلْ هِیَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ. كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ.

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۷۸	۲۶۹۲	۲۶۸۹	۲۶۸۶
۲۶۹۰	۲۶۸۵	۲۶۷۹	۲۶۹۱
۲۶۸۴	۲۶۸۷	۲۶۹۴	۲۶۸۰
۲۶۹۳	۲۶۸۱	۲۶۸۳	۲۶۸۸

پلانے والا اور نہلانے والا نقش یہ ہے۔ پینے کے لئے زعفران سے لکھا جائے گا اور پلانے کے لئے کالی روشنائی سے لکھا جائے گا۔

۳۵۸۵	۳۵۷۷	۳۵۸۳
۳۵۷۹	۳۵۸۲	۳۵۸۴
۳۵۸۱	۳۵۸۶	۳۵۷۸

بلائیں گھر کی دہلیز سے باہر

اس دعا کے بے شمار فوائد ہیں اگر اس دعا کو ہر فرض نماز کے بعد پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں تو تمام آفات سے محفوظ رہیں۔ اگر شہر میں طاعون پھیل جائے تو اس دعا کو چالیس مرتبہ اپنے گھر میں پڑھ لیں انشاء اللہ گھر اور اس کے تمام افراد طاعون اور وبا سے محفوظ رہیں گے۔ اگر اس دعا کو گھر کی دہلیز پر لکھ کر چسپاں کریں تو گھر جب بھی تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی

ظالموں کی جڑ کاٹنے کے لئے

اگر کسی ظالم کی طرف سے ظلم وستم کا سلسلہ دراز ہوجائے یا کوئی ساحر بار بار سحر کے ذریعہ کسی کو پریشان کرتا ہو یا کوئی ظالم افسر کسی کا ناک میں دم رکھتا ہو تو مندرجہ ذیل عمل کے ذریعہ اس کو تباہ کیا جاسکتا ہے۔

عمل یہ ہے: نصف شب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل ۹۵۰ مرتبہ پڑھیں اور دوسری رکعت میں پہلی آیت سورہ فاتحہ کے بعد ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد نعم المولیٰ و نعم النصیر ۸۱۵ مرتبہ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں جا کر ظالم کے خلاف دعا کریں۔ اس عمل کو ۱۳ راتوں تک جاری رکھیں اور اس عمل کو چاند کی ۱۶ تاریخ سے شروع کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد ظالم تباہ و برباد ہوجائے گا۔

وساوس کا علاج

اگر کسی شخص کو وسوسے پریشان کرتے ہوں تو روزانہ اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ وسوسوں سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے: هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم.

نقش یہ ہے

۷۸۶

۶۶۴	۶۷۸	۶۷۵	۶۷۲
۶۷۶	۶۷۱	۶۶۵	۶۷۷
۶۷۰	۶۷۳	۶۸۰	۶۶۶
۶۷۹	۶۶۷	۶۶۹	۶۷۴

اگر آسیب حاضر ہو

اگر کسی مریض کے بدن پر آسیب حاضر ہو اور اسے ستا رہا ہو تو قرآن حکیم کی یہ آیت دونوں کانوں میں پڑھ کر دم کردیں۔ انشاء اللہ اسی وقت وہ بھاگ جائے گا۔ آیت یہ ہے: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ.

سلب شدہ مردانگی کا علاج

اگر جادو کے ذریعہ کسی مرد کی شہوت اور مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو کہ جس کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی کے قابل نہ رہا ہو تو اس عمل کو لگاتار ۲ دنوں تک کریں۔ انشاء اللہ بندش کھل جائے گی اور شوہر کی رجولیت بحال ہوجائے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ بیری کے پتے لے کر پانی میں ڈالیں اور پانی کو خوب گرم کریں، اس کے بعد بیری کے پتے نکال کر بہیں پانی میں بہانے ہیں۔ اس پانی پر جو گرم کیا گیا ہے مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر دم کریں۔

(۱) آیت الکرسی (۲) سورہ اخلاص (۳) معوذتین (۴) وَاَوْحَيْنَا

اس کے بعد اس پانی میں سے ایک گلاس پانی مریض پی لے اور

باقی سے غسل کرلے۔ انشاء اللہ سات دنوں میں مکمل شفا نصیب ہوگی۔

اگر شادی میں رکاوٹ ہو

اگر کسی لڑکی کی شادی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس لڑکی کو چاہئے کہ لگا تار چالیس دن تک نماز فجر کے بعد رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ سو مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ سو مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ بندش ختم ہوجائے گی اور شادی کے امکانات روشن ہوجائیں گے۔

ساحر اور سحر کرانے والے سے بدلہ لینے کے لئے

اگر کوئی سحر سفلی کا شکار ہو اور چاہتا ہو کہ اپنے دشمن سے بدلہ لے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ زوال ماہ میں یہ عمل شروع کرے اور پہلے چلے میں روزانہ چھ ہزار چار سو مرتبہ "یَا مُنْتَقِمُ" پڑھے دوسرے چلے میں چھ سو چالیس مرتبہ پڑھے اول اور آخیر درود شریف نہ پڑھے۔ دوران عمل اپنے دشمن کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ جو بھی دشمن ہوگا وہ انجام کو پہنچے گا اور سحر اس کی طرف لوٹ جائے گا۔ بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ اگر اس عمل کو اپنا لباس الٹا پہن کر کریں تو نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔

جادو کے ذریعہ اگر کچھ دفن ہو

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جادوگر بذریعہ جادو پتلے یا ہانڈی وغیرہ گھر میں دبا دیتے ہیں جو اہل خانہ کے لئے آفتیں کھڑی کرتا ہے، اس سحر مدفونہ کی نشان دہی بہت مشکل سے ہوتی ہے۔ ارباب تجربہ نے سحر مدفونہ کی نشان دہی کے لئے یہ عمل تجویز کیا ہے۔

رَبٌّ رَحِیْمٌ کریْمٌ جلِیلٌ عظیمٌ معیدٌ باسطٌ
باعثٌ ودودٌ حیٌّ قیومٌ شافیٌ باقیٌ واسعٌ
عزیزٌ قھارٌ جبارٌ ستارٌ غفارٌ بزرگ و برتر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ الصمد جل جلالہٗ

اس عمل کو روزانہ ستر مرتبہ پڑھیں، اول و آخیر ۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر ایک موکل ظاہر ہوگا جو سحر مدفونہ کی نشاندہی کرے گا۔

ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے

ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے کچی اینٹ پر یہ نقش لکھے اور دریا میں ڈال دے۔

۱۹لا ااا مم لا اا۷اا اکہ مطط۸۸ اا اا طط اام

فلاں ابن فلاں علیٰ بغض فلاں ابن فلاں بحرمۃ ال ق ا رع ہ م ال ق ا رع ہ وم اادراک م ال ق ارن دی م ی ک ون اس ک ال ف راش ا ل م ب ث د ث وت ک ن ال ج ب ال ک ال ع ہ ن ال م ن ف وث ف ام ام ن ث ق ل ت م وازی ن ہ ف ھ وف ی ع ی ش ۃ راض ی ہ اا مم ام ن خ ف ت م وازی ن ہ ف ام ہ ھ اوی ہ وم اادراک م اھ ی ہ ن ار ح ام ی ہ۔ بحق اھیا اشراھیا وبحق محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

ایضاً

مندرجہ ذیل دو نقش سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں۔ ایک نقش پر طالب کا نام مع والدہ لکھیں اور دوسرے پر مطلوب کا نام مع والدہ لکھیں اور دو تانبے یا پیتل کے لوٹے لے کر ایک نقش ایک لوٹے میں ڈالدیں اور دوسرا نقش دوسرے لوٹے میں ڈالدیں۔ اس کے بعد ۱۴ راتوں تک نصف شب کے بعد دونوں لوٹوں کو آپس میں ٹکراتے رہیں اور "یَابدوح" پڑھتے رہیں۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ "یَابدوح" پڑھنا ہے۔ اگر شمار کرنا لوٹے ٹکراتے وقت ممکن نہ ہو تو اندازہ کرلیں کہ ایک ہزار مرتبہ "یابدوح" کتنی دیر میں پڑھا جائے گا۔ بس اتنی دیر بغیر گنے پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ کتنا بھی گہرا تعلق ہوگا ختم ہوجائے گا۔

ایضاً

مندرجہ ذیل نقش دونوں کے نام لکھ کر کالے کتے کو کھلائیں، گوشت یا روٹی میں لپیٹ کر کتے کو ڈالیں۔ انشاء اللہ بہت جلد دونوں کے درمیان دشمنی پیدا ہوگی۔

اا اا ۲۷ ۹۹۴ ااا اا اا

جادو ٹونے سے نجات کے لئے

اگر مریض مرد ہو تو تن پر کپڑوں کے سوا کچھ نہ ہو اور اگر مریض عورت ہو تو کپڑوں کے اوپر چادر بھی ڈال سکتے ہیں۔ مریض کو زمین پر چت لٹا دیں، اگر زمین کچی ہو تو چھری سے اس پر لکیر کھینچیں اور اگر زمین پکی ہو تو زمین پر ریت پھیلالیں، سات مرتبہ معوذتین پڑھیں اور سر سے پیر تک چھری کو اتارتے رہیے زمین پر یا ریت پر ایک لکیر اوپر سے نیچے کھینچ

دیں۔اس طرح سات سات مرتبہ پڑھ کر لکیریں کھینچتے رہیں۔اور سات لکیریں کھینچ لیں۔اس طرح
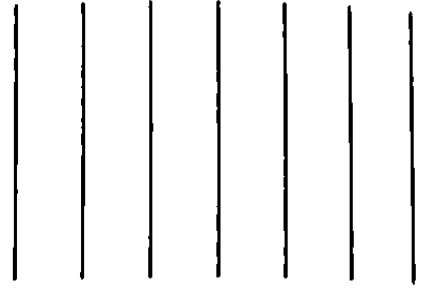
اس کے بعد سات مرتبہ معوذتین پڑھ کر مریض کے سر سے پیر تک چھری اتار کر دائیں سے بائیں تک لکیر کھینچ دیں اور اس طرح کل سات لکیر کھینچنی ہیں۔

دونوں طرح کی صورت یہ بنے گی۔
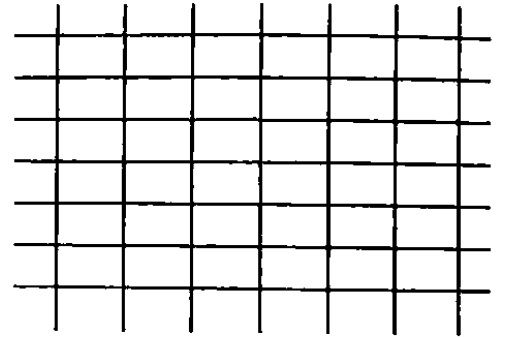
اس کے بعد اس ریت یا مٹی کو نہر یا ندی میں بہادیں۔روز کے روز بہادیں تو بہتر ہے۔لگاتار ۷ روز تک یہ عمل کرنا ہے۔انشاء اللہ سحر کے اثرات باطل ہوجائیں گے۔

خیر و برکت کے لئے

یہ نقش لکھ کر خیر و برکت کی نیت سے گھر یا دوکان کی دہلیز پر گاڑ دیں اور ۵۱ روپے کی مٹھائی بچوں میں تقسیم کریں۔انشاء اللہ نحوستیں دور ہوں گی اور خوب خیر و برکت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب س م ال ا ہ

ال و ا س ع ج

ل ج ل ال ہ

۹۹۹ ۹۹۹ ۹۹۹

مال و دولت کے لئے

ان دونوں نقش کو لکھ کر اس گلے میں رکھ دیں جس میں پیسے رکھتے ہوں انشاء اللہ خوب آمدنی ہوگی اور دولت کبھی ختم نہیں ہوگی۔

ف	ی	ط	ل
ل	ط	ی	ف
ی	ف	ل	ط
ط	ل	ف	ی

یالطیف یا ثناء الہندی ازغیب برساند

ح	ا	ت	ف
ف	ت	ا	ح
ا	ح	ف	ت
ت	ف	ح	ا

دستِ غیب کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو ۴۰ عدد روزانہ لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔جس پانی سے آٹا گوندیں اس پر ۴۱ مرتبہ سورہ مزمل پڑھ کر دم کریں بے پناہ فتوحات ہوں گی اور دست غیب بھی میسر آئے گا۔

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر بھاگا ہوا زنجیروں میں بھی بندھا ہوگا تو انشاء اللہ واپس آئے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکے گی۔زمین پر کسی بھی چیز سے

ایک دائرہ بنائیں، اگر زمین کچی ہو تو چاقو یا چھری سے دائرہ بنائے اگر پکی ہو تو چاک یا کوئلہ سے دائرہ بنائے اور وہ کلمات بھی تحریر کرے، جو درج کئے جارہے ہیں۔ اس کے بعد گوبر کا کیڑا پکڑ کر لائے اگر نر مادہ کا امتیاز ہوجائے تو بہتر ہے مرد کے لئے نر اور عورت کے لئے مادہ کیڑے کا استعمال کریں۔ اگر امتیاز نہ ہو تو جو بھی ہاتھ لگے اسی کو لے آئیں اور ریشم کے دھاگے سے اس کو باندھ دیں اور اتنی ڈھیل دیں کہ کیڑا دائرہ سے باہر نہ جاسکے۔ جیسے ہی کیڑا کچھ دیر تک اس دائرہ میں چلے گا مفرور بے قرار ہو کر واپس آئے گا۔ ورنہ اس کی واپسی کا کوئی نہ کوئی سبب اللہ پیدا کرے گا۔ دائرہ اس طرح بنے گا۔
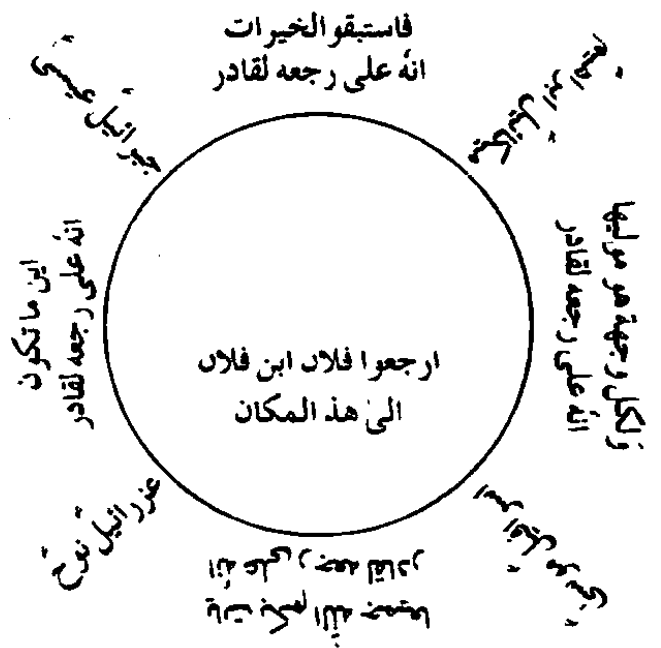
مایوس کن امراض سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی مایوس کن بیماری میں مبتلا ہوگیا ہو اور کسی بھی طرح آرام نہ مل رہا ہو تو ایک مٹی کا کونڈا یا طباق لے کر اس میں ڈھائی کلو گیہوں اور سو روپئے رکھ دیں۔ اس کے بعد مریض سے کہیں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ گیہوں پر اس طرح رکھے کہ اس کی دسوں انگلیاں ایک دوسری سے الگ ہوں، صرف ایک منٹ کے لئے ہاتھ رکھوائیں اس کے بعد کونڈا سو روپئے اور گیہوں خیرات کردیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کسی بوتل میں ڈال دیں اور اس بوتل میں پانی بھر دیں پھر یہ پانی ایک دو گھونٹ صبح شام مریض کو پلائیں۔

انشاءاللہ ۷ دن ہی میں شفا نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

قید سے نجات کے لئے

اگر کوئی قیدی قید سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو پاک مٹی لے کر جمعہ کے دن ۷ اور ۸ کے درمیان اسی مٹی کو بچھا کر اس پر دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس کے بعد اس مٹی کو پانی میں بہادے اور تھوڑی سی مٹی اپنے تکیہ میں پڑیا باندھ کر رکھ لے اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاءاللہ بہت جلد رہائی نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۱۶	۱۱	۱۸
۱۷	۱۵	۱۳
۱۲	۱۹	۱۴

اسم اعظم کا اثر

یعنی بزرگوں کا فرمانا ہے کہ جو شخص اس عمل کا ارادہ کرے اس کو چاہئے ۴۰ دن تک سورہ حدید کے شروع سے صدور تک اور سورہ آخری آیت لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآن سے ختم سورہ روزانہ سو مرتبہ پڑھے اور گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ دعا پڑھے پھر جو بھی دعا ہو مانگے انشاءاللہ دعا قبول ہوگی۔

دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الطاهر المقدس الحی القیوم الرحمن الرحیم ذوالجلال والاکرام. ان تصلی علی سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم و ان تفعلوا فی ماهو کذا و کذا برحمتك یاارحم الراحمین. کذا و کذا کی جگہ اپنا مقصد بیان کرے۔

بعض حکماء نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کے بعد کوئی کسی مردہ انسان کے لئے زندگی کی دعا بھی کرے گا تو وہ زندہ ہوجائے گا۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ یہ محض ایک مبالغہ ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عمل کے بعد

جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ اللہ کے فضل و کرم سے قبول ہوتی ہے۔ راقم الحروف کو بھی کئی بار کامیابی ملی ہے۔

مکان خالی کرنے کے لئے

اگر کسی شخص نے کسی کے مکان پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہو تو اس کا نام اس کی ماں کے نام کے ساتھ لکھ کر ایک چڑیا کے پیر میں باندھ دیں اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے گھر کے سامنے یہ عزیمت پڑھ کے چھوڑ دے۔ خدام هذه الاسماء كذا و كذا. كذا و كذا کی جگہ اپنا مقصد بیان کریں۔

چڑیا کے پیر میں یہ لکھ کر باندھیں فـاصبـحـوا لا يـرئ الا مساكنهم الوحا العجل الساعه.

حفاظت مکان ودوکان

اگر کوئی شخص گرہنی کے وقت یہ حروف سیسے پر لکھ کر قبلہ رو چسپاں کردیں تو وہ مکان ودوکان چوری اور تباہی سے محفوظ رہے۔

حروف یہ ہیں۔ ا ذ و ر ز ہ بجق یاحرائیل

کامیابی مقدمات کے لئے

اس نقش کو اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یاحنان	۲۶۹۶	۲۶۹۱	۲۶۹۸
یامنان	۲۶۹۷	۲۶۹۵	۲۶۹۳
یادیان	۲۶۹۲	۲۶۹۹	۲۶۹۴
یابرہان	الیقا	ملیقا	تلیقا

یابدوح یابدوح یابدوح

زبردست عمل

جو شخص حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۹۹ روز تک ۳ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے گا تو تمام اشیاء اس سے ملاقات کریں گی اور ہر چیز اس سے اپنا راز بیان کردے گی اور اللہ کے حکم سے اس میں ادراک کی استعداد پیدا ہوجائے گی۔ اس عمل کا عامل اگر کسی کو قہر سے دیکھے گا تو وہ ہلاک ہوجائے گا اور کسی کی طرف محبت سے دیکھے گا تو اس کو دین ودنیا کی ترقی نصیب ہوگی۔

اعدادِ رنج مرنج

اعدادِ رنج مرنج ۵۴۶ ہوتے ہیں ان اعداد میں مطلوب کے نام مع والدہ اعداد جمع کرکے اسماءِ گنج اس تعداد کے برابر ۷ روز تک پڑھیں طالب کا عشق رفع ہوگا۔ دونوں کی ناجائز محبت اور دونوں کا تصور ایک اسماءِ پنج یہ ہیں: یااللہ یارحمن یارحیم یاحی یاقیوم

رجولیت بحال کرنے کے لئے

اگر بذریعہ سحر کسی شخص کی رجولیت باندھ دی گئی ہو اور اس کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کے ساتھ مجامعت کرنے پر قادر نہ ہو تو ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے نام کے اعداد نکالے پھر اس میں حرف غ، ج یا حرف ب، س کے اعداد شامل کرکے ان میں ۱۶۳۱ کا اضافہ کردے پھر ان سب اعداد کو ۲۸ سے تقسیم کردے۔ تقسیم کے بعد جو خارج قسمت ہو اس کے حروف بنا کر اس میں تو لفظ طیش لگا دے پھر اس نام کو ساعت مرنج میں لوہے کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہن لے۔ انشاء اللہ طاقت بحال ہوگی اور کسی دوا اور غذا کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

حاضرات کا ایک نادر طریقہ

اس حاضرات میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس حاضرات کا نقش صرف چند شرائط کے ساتھ تیار کرنا ہی کافی ہے۔ بروز جمعہ ۸ اور ۹ کے درمیان نقش تیار کرنا ہے۔ ایک پاؤ چھوارے، ایک پاؤ کھجور، ایک پاؤ کشمش، ایک پاؤ بتاشے اور ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے لا کر رکھے، غسل کرے اور ایک ہرے رنگ کی چادر کا تہمند بنا کر پہنے اور ایک ہرے رنگ کی چادر اوڑھ لے اور قبلہ رو ہو کر نقش بنائے۔ گول دائرہ میں سیاہی بھرلے لیکن حاضرات کے وقت اس میں حاضرات کی سیاہی لگائے، نقش تیار کرنے کے بعد سورہ فاتحہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب تمام انبیاء کرام اور سرکارِ دوعالم ﷺ کو اور تمام اہل بیت کو پہنچائے، اس کے بعد مذکورہ تمام چیزیں کمسن بچوں میں تقسیم کردے اور ۷ نمازیوں کو میٹھے چاول جو سفید رنگ کے ہوں بنا کر کھلائے۔ نقش یہ ہے۔

لَا هُوَ عَلِيٌّ لِحَاسٌ

محمد حقٌ سرہٗ

نقش استخارہ

جب کوئی استخارہ کرنا ہو تو بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز پڑھ کر سو مرتبہ "یا قابض" پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر کسی سے بات کئے بغیر پاک صاف بستر پر سو جائیں اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

ق	ا	ب	ض
۳	۷۹۹	۱۰۱	۰
۷۹۸	۰	۳	۱۰۲
۲	۱۰۳	۷۹۷	۰

مصائب اور مشکلات سے نجات کے لئے

اگر مشکلات اور مصائب سے نجات حاصل کرنی ہو تو ان کلمات کو کاغذ کے ۳ پرزوں پر لکھ کر ۳ دن تک روزانہ ایک پرزہ بہتے پانی میں چھوڑ دیں۔ انشاء اللہ مصائب اور مشکلات سے نجات مل جائے گی۔ کلمات یہ ہیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الملک الحق المبین من العبد الذلیل الی الحولی الجلیل رب انی مسنی الضر و انت ارحم الراحمین ان تکشف عنی همی و حنزی و غمی وارفع عمی برحمتك یاارحم الراحمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علیٰ آله و اصحابه اجمعین الطیبین الطاهرین۔

فتح و کامرانی کے لئے

اگر یہ دونوں نقش لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں تو ہر لڑائی میں اور ہر مقابلہ میں کامیابی ملے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ب ب ب ب ب ب
س س س س س
ااا ااا
ل ل ل
ا ا ا ا ا ا ا
اااااااااا
ل ل ل ل ل ل ل ن

بسم
اللہ
الرالرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر
ح ح ح ح ح ح ح
م م م م م م م م
ن ن ن
اا اا
ل ل ل ل ل
ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر
حیم حیم حیم حیم حیم حیم حیم

من پسند شادی کے لئے

اس نقش کو دو پتھروں کے درمیان جن کا وزن دو دو کلو ہو دبا دیں۔ انشاء اللہ دل کی خواہش پوری ہوگی۔ نقش کو چال کے اعتبار سے پر کریں۔ نقش کی چال کی رہنمائی کر دی گئی ہے۔

۷۸۶

۳	ولم	یولد	ولم	یکن
۵	هو	الله	احد	الله
۷	یولد	ولم	یکن	له
۱	قل	هو	الله	احد
۶	الصمد	لم	یلد	ولم
۴	له	کفوا	احد	قل
۲	الله	الصمد	لم	یلد
	۸	کفوا	احد	

طالب الحب مطلوب

نام مع والدہ نام مع والدہ

میاں بیوی کی محبت کے لئے

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر ناشتے کے وقت دونوں کو پلائیں، اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں۔ انشاء اللہ دونوں کی نفرت محبت میں بدل جائے گی۔

آیت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا. اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. كذالك يَبْتَلِي فلاں لِمُحَبة فلاں۔ (یہاں دونوں کا نام لکھیں، والدہ کا نام بھی لکھیں)

☆☆☆

روحانیت کی چالیس کنجیاں

حسن الہاشمی

حضرت فضہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ جمعہ کا دن تھا۔ میں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر نے پانی کا ایک طشت اپنے ہاتھ میں لیا اور انہوں نے کچھ پڑھا اس کے بعد اس پانی پر دم کر دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے رسول خدا کی لخت جگر آپ پر میری جان قربان ہو۔ یہ فرمائیں کہ آپ نے اس پانی پر کیا پڑھ کر پھونکا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔؟

□ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ یہ دعا جو میں نے پڑھ کر اس پانی پر دم کی ہے وہ روحانیت کی چالیس کنجیاں ہیں۔ جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے اس دعا کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے کسی ایسے شخص کو پلائے گا جس کا مقدر کسی وجہ سے خراب ہو گیا ہو۔ اس پانی کے پینے سے اس کا مقدر کھل جائے گا اور اس کی نحوستیں ختم ہو جائیں گی۔

□ اگر میاں بیوی کے درمیان محبت نہ ہو تو اس پانی کی برکت سے ان دونوں کے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی۔ یہی دعا اگر کسی مٹھائی پر دم کر کے مطلوب کو کھلائی جائے گی تو وہ طالب سے محبت کرنے لگے گا۔ اگر دونوں کو کھلائی جائیگی تو دونوں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے۔

□ اگر کسی شخص کی روزی باندھ دی گئی ہو۔ اس دعا کو پانی پر پڑھ کر دم کر کے اس سے غسل کرائیں اس پانی کی برکت سے اس کی روزی کھل جائیگی اور یہی پانی اس کی دکان وغیرہ میں چھڑک دیا جائے۔ اس پانی کے چھڑکنے سے اور پینے سے تمام آفات سے حفاظت رہے گی اور مصائب سے نجات ملے گی۔

□ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس دعا کو جو ۴۰ کنجیوں پر مشتمل ہے ایک بار پڑھنے کا معمول بنالے گا اس کے تمام مسائل حل ہوں گے اور تمام مشکلات سے نجات ملے گی۔

راقم الحروف یہ عرض کرتا ہے کہ ان چالیس کنجیوں کا نقش اپنے گلے میں ڈال لینے سے اور روزانہ اس دعا کو ایک بار پڑھنے سے وہ دولتیں حاصل ہوتی ہیں جن کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ عامل کو مقبولیت ملتی ہے۔ تسخیر خلائق نصیب ہوتی ہے۔ مصیبتوں سے نجات ملتی ہے۔ ہاتھ میں شفا پیدا ہوتی ہے اور عامل جس کی طرف بھی توجہ کرتا ہے اس کے کام اللہ کے فضل سے بن جاتے ہیں۔ وہ چالیس کنجیاں یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

(۲) سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ.

(۳) لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ.

(۴) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ط سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(۵) وَتِلْکَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ.

(۶) وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا.

(۷) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا.

(۸) قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ط وَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ.

(۹) فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

(۱۰) وَلَا تُمْسِکُوْهُنَّ بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ۝

(۱۱) وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ۝

(۱۲) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۝

(۱۳) بَیْنَهَا بَیْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا۔

(۱۴) وَبَیْنَ یُوْسُفَ وَزُلَیْخَا۔

(۱۵) وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَا وَعَلِی۔

(۱۶) وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(۱۷) وَبِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ۔

(۱۸) یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا بُرْهَانُ یَا سُبْحَانُ یَا رِضْوَانُ یَا غُفْرَانُ یَا سُلْطَانُ۔

(۱۹) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

(۲۰) اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ○

(۲۱) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

(۲۲) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا ○

(۲۳) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

(۲۴) لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

(۲۵) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

(۲۶) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِکِ النَّاسِ ○ اِلٰہِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ○

(۲۷) قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ○

(۲۸) وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ ○

(۲۹) قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْرَحِمَنَا فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○

(۳۰) قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ○

(۳۱) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ○

(۳۲) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○

(۳۳) قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○

(۳۴) قُلْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ ○

(۳۵) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ○

(۳۶) قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ ○

(۳۷) قُلْ ھَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ○

(۳۸) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ○

(۳۹) سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ○

(۴۰) سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ط وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ان چالیس کنجیوں کو اگر حفظ نہیں کر سکتے تو دیکھ کر پڑھیں۔ لیکن ہمیشہ باوضو پڑھیں۔

ان کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۱ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھ لیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد ان سے جو بھی کام لیں گے وہ اللہ کے فضل وکرم سے بااثر رہے گا۔

۷۸۶

۱۸۵۹۰	۱۸۶۱۴	۱۸۶۰۸	۱۸۶۰۲	۱۸۵۹۶
۱۸۶۰۳	۱۸۵۹۷	۱۸۵۹۱	۱۸۶۱۰	۱۸۶۰۹
۱۸۶۱۱	۱۸۶۰۵	۱۸۶۰۴	۱۸۵۹۸	۱۸۵۹۲
۱۸۵۹۹	۱۸۵۹۳	۱۸۶۱۲	۱۸۶۰۶	۱۸۶۰۰
۱۸۶۰۷	۱۸۶۰۱	۱۸۵۹۵	۱۸۵۹۴	۱۸۶۱۳

ہفت سلام کے ذریعہ علاج

حسن الہاشمی

جادو، آسیب، نظر بد، نحوست اور بے شمار امراض جسمانی کا علاج ہفت سلام کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے اس کی الگ الگ تفصیل ناظرین کے لئے پیش کی جارہی ہے تاکہ قارئین ہفت سلام سے استفادہ کرکے ہمارے حق میں دعاءِ خیر فرمائیں۔

نقش نمبر:(۱)

سَلام علٰی نوح فی العلمِین			
۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

یہ نقش ذوالکتابت کہلاتا ہے۔ اس کو جمعرات کے دن مشتری کی ساعت میں تیار کرنا چاہئے۔ یہ نقش زہریلے جانوروں کا زہر اتارنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے نیز نظر بد، نحوست، روک ٹوک، حسد اور جسم میں کسی بھی درد یا ورم ہو اس کو دفع کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے تیر کی طرح کام کرتا ہے اس کو کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور یہی نقش زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر جمعرات سے بدھ کی شام تک لگاتار سات دن۔ ایک دن میں دو بار مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ایک ہی ہفتے میں بیماری سے اور دیگر عوارضات سے نجات ملے گی۔ اگر نقش ذوالکتابت بنانے میں دشواری ہو تو اس نقش کو اس طرح بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۵۶	۱۵۹	۱۶۳	۱۴۹
۱۶۲	۱۵۰	۱۵۵	۱۶۰
۱۵۱	۱۶۵	۱۵۷	۱۵۴
۱۵۸	۱۵۳	۱۵۲	۱۶۴

اگر مریض جمعرات کے دن سے بدھ کی شام تک دن میں دو بار صبح شام سو مرتبہ سَلام علٰی نوح فی العلمِین پڑھتا رہے تو مرض رفع ہونے میں اور تکالیف سے نجات ملنے میں اور بھی آسانی رہے گی۔

نقش نمبر:(۲)

۷۸۶

سَلام علٰی مُوسٰی وَھَارُوْن			
۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

یہ نقش ذوالکتابت جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں تیار کریں۔ یہ نقش سر سے پیر تک تمام امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ بالخصوص پیٹ اور کمر کے امراض میں تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ گیس، تیزابیت، آنتوں کے امراض، قبض وغیرہ میں یہ نقش اللہ کے فضل و کرم سے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور یہی نقش مریض کو پینے کے لئے دیں۔ یہ نقش جمعہ کے دن سے شروع کرکے جمعرات کی شام تک دن میں ۲ بار صبح شام پئیں۔ انشاء اللہ بیماریوں سے نجات ملے گی۔

اگر نقش ذوالکتابت بنانے میں دشواری ہو، تو اس نقش کو اس طرح بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۵۶	۱۵۹	۱۶۲	۱۴۸
۱۶۱	۱۴۹	۱۵۵	۱۶۰
۱۵۰	۱۶۴	۱۵۷	۱۵۴
۱۵۸	۱۵۳	۱۵۱	۱۶۳

اگر مریض جمعہ کے دن سے جمعرات کی شام تک دن میں ۲ بار صبح شام سو(۱۰۰) مرتبہ سَلام علٰی مُوسٰی وَھَارُوْن پڑھتا رہے تو مرض سے نجات ملنے میں اور بھی آسانی رہے۔ نقش نمبر:(۳)

۷۸۶

سَلام علٰی اِلْیاسِیْن			
۱۲۰	۴۲	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۱۱۹	۴۳
۱۳۳	۱۱۲	۴۰	۱۱۸
۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۱

یہ نقش ذوالکتابت سنیچر کے دن ساعت زحل میں لکھیں۔ یہ نقش ہر طرح کے جناتی اثرات سے، مرگی کے چکروں سے، بھوت پریت کے حملوں سے اللہ کے فضل وکرم سے نجات دیتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر مریض کو پینے کے لئے دیں۔ اس نقش کو پینے کے لئے کانچ کی بوتل میں ڈالیں اور ۷ دن تک سنیچر کی صبح سے جمعہ کی شام تک ایک دن میں ۲ بار مریض پانی پیتا رہے۔ انشاء اللہ امراض سے نجات ملے گی۔

اگر نقش ذوالکتابت بنانے میں دشواری ہو تو نقش اس طرح بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۰۰	۱۰۳	۱۰۷	۹۳
۱۰۶	۹۴	۹۹	۱۰۴
۹۵	۱۰۹	۱۰۱	۹۸
۱۰۲	۹۷	۹۶	۱۰۸

اگر مریض سنیچر کی صبح سے جمعہ کی شام تک دن میں ۲ بار صبح شام سو مرتبہ سَلامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن پڑھتا رہے تو مرض سے جلد نجات مل جائے۔

نقش نمبر: (۴)

۷۸۶

سَلامٌ قَوْلاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیْم			
۴۶۰	۹۰	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۴۵۹	۹۱
۱۳۳	۱۳۹	۸۸	۴۵۸
۸۹	۴۵۷	۱۳۴	۱۳۸

یہ نقش ذوالکتابت اتوار کے دن ساعت شمس میں لکھنا چاہئے۔ یہ نقش ہر طرح کی رکاوٹوں، بندشوں، سحر، حسد وغیرہ سے اللہ کے فضل وکرم سے چھٹکارا دلاتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر پینے کے لئے دیں۔ اس نقش کو بوتل میں ڈال کر سات دن تک مریض اتوار کی صبح سے سنیچر کی شام تک دن میں ۲ بار پیتا رہے۔ انشاء اللہ مذکورہ عوارضات سے چھٹکارا ملے گا۔

اگر نقش ذوالکتابت بنانے میں دشواری ہو تو اس نقش کو اس طرح بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

اگر مریض اتوار کی صبح سے سنیچر کی شام تک دن میں ۲ بار صبح شام سو مرتبہ سَلامٌ قَوْلاً مِّن رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھتا رہے تو مذکورہ عوارضات سے چھٹکارا مل جائے۔

نقش نمبر: (۵)

۷۸۶

سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی			
۵۵۳	۹۰	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۵۵۲	۹۱
۱۳۳	۱۱۲	۸۸	۵۵۱
۸۹	۵۵۰	۱۳۴	۱۱۱

یہ نقش ذوالکتابت پیر کے دن ساعت قمر میں بنائیں۔ یہ نقش بے راہ روی گمراہی، چال چلن کی خرابی، بے کرداری، شراب نوشی، جوا، سٹہ، منکرات وفواحشات سے نجات دلانے میں اللہ کے فضل وکرم سے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر کانچ کی بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۷ دن تک لگاتار صبح شام دن میں ۲ بار مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ مذکورہ تمام برائیوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

اگر نقش ذوالکتابت بنانے میں دشواری ہو تو اس نقش کو اس طرح بھی بنا سکتے ہیں۔

۷۸۶

۲۲۰	۲۲۴	۲۲۷	۲۱۳
۲۲۶	۲۱۴	۲۱۹	۲۲۵
۲۱۵	۲۲۹	۲۲۲	۲۱۸
۲۲۳	۲۱۷	۲۱۶	۲۲۸

اگر مریض پیر کی صبح سے اتوار کی شام تک دن میں ۲ بار صبح شام سو مرتبہ سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی پڑھتا رہے تو مذکورہ خرابیوں سے جلد نجات پالے۔

نقش نمبر:(۶)

۷۸۶

سلام عَلَیکُم طِبتُم فادخُلوُھا خٰلِدِیْن			
۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۶
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

نقش ذوالکتابت منگل کے دن ساعت مریخ میں لکھیں۔ یہ نقش کاروبار کے لئے تسخیر خلائق کے لئے، قرض کی وصولیابی کے لئے، شادی کے لئے اور دیگر فتوحات کے لئے اللہ کے فضل وکرم سے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ضرورت محسوس ہونے پر اگر یہ نقش مریض کو پینے کے لئے دیں تو اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر کانچ کی بوتل میں ڈلوادیں اور اس کا پانی صبح شام ۷ روز تک منگل کی صبح سے پیر کی شام تک دن میں ۲بار پلوائیں۔ انشاء اللہ مریض کی تمام رکاوٹیں دور ہوں گی اور مذکورہ معاملات میں اس کو اللہ کے فضل وکرم سے بھرپور کامیابی ملے گی۔

اگر یہ نقش ذوالکتابت بنانے میں کوئی دشواری ہو تو یہ نقش اس طرح بھی بناسکتے ہیں۔

۷۸۶

۵۴۳	۵۴۶	۵۴۹	۵۳۶
۵۴۸	۵۳۷	۵۴۲	۵۴۷
۵۳۸	۵۵۱	۵۴۴	۵۴۱
۵۴۵	۵۴۰	۵۳۹	۵۵۰

اگر مریض منگل کی صبح سے پیر کی شام تک دن میں ۲بار صبح شام سَلامٌ عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوھَا خٰلِدِیْن ۱۰۰مرتبہ پڑھتا رہے تو فتوحات وکامرانیاں جلد نصیب ہوں۔

نقش نمبر:(۷)

۷۸۶

سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطلَعَ الفَجر			
۴۶۳	۴۱۸	۱۵	۱۳۱
۱۴	۱۳۲	۴۶۲	۴۱۹
۱۳۳	۱۷	۴۱۶	۴۶۱
۴۱۷	۴۶۰	۱۳۴	۱۶

یہ نقش ذوالکتابت بدھ کے دن ساعت عطارد میں لکھیں۔ یہ نقش ان تمام امراض میں کام آتا ہے جن کا علم اور اندازہ نہ ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہے اور ڈاکٹر، اطبا اور عاملین اس کی تکالیف کی وجہ نہ سمجھ پا رہے ہوں اور کسی بھی طرح مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو پا رہی ہو تو ایسی صورت میں یہ نقش اللہ کے فضل وکرم سے مریض کو فائدہ پہنچائے گا۔ کالے یا نیلے یا فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ یہ نقش برائے حمل ان عورتوں کو بھی دیا جاسکتا ہے جو بانجھ ہوں ان کے گلے میں اس نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔ یہی نقش اگر مریض کو پینے کے لئے دیں تو گلاب وزعفران سے لکھ کر دیں۔ اور بوتل میں ڈال کر ۷ دن تک صبح شام پینے کی تاکید کریں۔ انشاء اللہ تمام امراض سے نجات ملے گی۔ اور ۳ماہ کے اندر اندر عورت کے حمل قرار پائے گا۔

یہ نقش ذوالکتابت اگر لکھنے میں دشواری ہو تو اس نقش کو اس طرح بھی بناسکتے ہیں۔

۷۸۶

۲۵۶	۲۵۹	۲۶۳	۲۴۹
۲۶۲	۲۵۰	۲۵۵	۲۶۰
۲۵۱	۲۶۵	۲۵۷	۲۵۴
۲۵۸	۲۵۳	۲۵۲	۲۶۴

اگر مریض بدھ کی صبح سے منگل کی شام تک سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطلَعِ الفَجر دن میں دوبار صبح شام ۱۰۰ مرتبہ پڑھتا رہے تو امراض سے جلد نجات عطا ہو۔

ہفت سلام کے نقوش ردِ سحر میں بہت مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ سحر کیسا بھی ہو، جناتی ہو یا سفلی ہو ہفت سلام کے ذریعہ دفع ہوجاتا ہے اور مریض کو اللہ کے فضل وکرم سے نجات مل جاتی ہے۔ سحر سے نجات پانے کے لئے اس تفصیل کو ذہن میں رکھیں۔

گلے میں ڈالنے کے لئے ہفت سلام کے ساتوں نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوادیں۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔ یا پھر یہ نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ یہ نقش بھی کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

۱۶۳۹	۱۶۴۲	۱۶۴۵	۱۶۳۲
۱۶۴۴	۱۶۳۳	۱۶۳۸	۱۶۴۳
۱۶۳۴	۱۶۴۷	۱۶۴۰	۱۶۳۷
۱۶۴۱	۱۶۳۶	۱۶۳۵	۱۶۴۶

یا پھر یہ نقش گلے میں ڈلوائیں۔

۸۶

سلام قولاً مِن رَّبٍ رَّحیم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

ردِ سحر کے ان نقوش کو لکھنے کے لئے کسی دن کی قید نہیں ہے۔ کسی بھی دن یہ ساتوں نقوش پینے کے لئے اور گلے کے لئے تیار کئے جاسکتے ہیں۔ یہ ساتوں نقش دنوں کے حساب سے مریض کو پلاتے جائیں گے۔

ہفت سلام کا نقش نمبر:(۱) جمعرات کے دن، دن میں تین بار پلانا ہے۔ صبح نہار منہ، شام کو عصر کے بعد رات کو سوتے وقت اور جمعرات کے دن مریض کو ایک تسبیح صبح شام سَلامٌ علیٰ نوحٍ فی العٰلمیِن کی پڑھنی ہے اور ۳۰۰ سو گرام چنے کی دال مریض کی طرف سے صدقہ کرنا ہے۔ یہ صدقہ کسی جانور کو کھلائیں جو کسی کا پالتو نہ ہو۔ ورنہ کسی درخت کے نیچے ڈالیں۔ ہر دن کے صدقہ کا یہی طریقہ رہے گا۔ یا تو کسی غیر پالتو جانور کو کھلائیں یا پھر جنگل میں کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیں۔

جمعہ کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۲) مریض کو پلائیں۔ وہی دن میں تین بار صبح نہار منہ یعنی ناشتے سے پہلے شام کو عصر کے بعد اور رات کو سوتے وقت روزانہ ہر نقش اسی طرح دن میں تین بار پلایا جائے گا۔ جمعہ کے دن بطور صدقہ جوار تین سوگرام یا گیہوں تین سوگرام مریض کی طرف سے صدقہ کریں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ صبح شام ایک تسبیح سَلامٌ علیٰ موسیٰ وَھٰارُوْن کی پڑھیں۔

ہفتہ کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۳) مریض کو پلائیں اور صدقہ تین کلو ثابت اڑد مریض کی طرف سے ادا کریں۔ اور مریض صبح شام سَلامٌ علیٰ اِلْیاسِیْن کی پڑھے۔

اتوار کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۴) مریض کو پینے کے لئے دیں اور مریض صبح شام ایک تسبیح سَلامٌ قَولاً مِن رَّبٍ رَّحیم کی پڑھے اور اس کی طرف سے صدقہ دال مونگ دھلی ہوئی یا گیہوں تین سوگرام ادا کریں۔

پیر کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۵) مریض کو پینے کے لئے دیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ تسبیح صبح شام سَلامٌ عَلیٰ مَنِ اتَّبع الھُدیٰ کی پڑھے۔ اور صدقہ کے طور پر مریض کی طرف سے تین کلو چاول ادا کریں۔

منگل کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۶) مریض کو پینے کے لئے دیں۔ اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ صبح شام ایک تسبیح سَلامٌ عَلَیکُم طِبْتُم فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْن کی پڑھے اور مریض کی طرف سے تین کلو مکئی ادا کریں۔

بدھ کے دن ہفت سلام کا نقش نمبر:(۷) مریض کو پینے کے لئے دیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ ایک تسبیح صبح شام سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر کی پڑھے۔ مریض کی طرف سے بطور صدقہ تین کلو باجرہ ادا کریں۔

یہ علاج سحر کو دفع کرنے کے لئے ہے۔ اس علاج سے حیرت انگیز فوائد انشاء اللہ ظاہر ہوں گے۔

ہفت سلام کے علاج کا ایک اور طریقہ بھی ہے وہ یہ ہے۔

اگر مریض، جمعرات کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۱) مریض کو دیں۔
اگر مریض، جمعہ کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۲) مریض کو دیں۔
اگر مریض، سنیچر کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۳) مریض کو دیں۔
اگر مریض، اتوار کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۴) مریض کو دیں۔
اگر مریض، پیر کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۵) مریض کو دیں۔
اگر مریض، منگل کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۶) مریض کو دیں۔
اگر مریض، بدھ کے دن بیمار ہوا ہو تو نقش نمبر:(۷) مریض کو دیں۔

بعض عاملین ہفت سلام کے نقش ذوالکتابت مریضوں کو اس لئے نہیں دیتے کہ اس میں بداحتیاطی یا بے ادبی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر پاکی ناپاکی کی احتیاط رکھیں تو نقش ذوالکتابت جلدی اثر دکھاتے ہیں۔

تمام مسائل کا حل قرآن پاک میں ہے۔ قرآن پاک کی کوئی سورۃ لے لیں اور اسے باوضو احتیاط سے اپنے نام کے اعداد صغیر کے مطابق بوقت فجر وظیفہ بنا کر پڑھیں تو مسئلہ نہ صرف حل ہوگا بلکہ چین بھی آئے گا اور پیسے بھی بچیں گے یا قرآن پاک لیں، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۲۱ مرتبہ (اهدنا الصراط المستقیم) پھر ۱۱ مرتبہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر بند قرآن پاک کے صفحات پر دم کر کے کھولیں۔ دائیں طرف کے صفحہ کی گیارہویں سطر کی عبارت پر غور کریں۔ آیت بشارت ہو تو کام ہونے میں کوئی تأمل نہیں۔ اگر اکارت آئے تو کام سے پرہیز کریں۔ بلکہ اس صفحہ پر جتنے صفاتی نام ہیں ان کے اعداد کا مجموعہ ملا کر بطور وظیفہ ورد شروع کریں۔ اگر اسمائے صفاتی نہ ملیں تو اسم ذاتی ''اللہ'' کا نام اپنے نام کے اعداد کا دوگنا کر کے پڑھنا شروع کر دیں۔ رحمت خداوندی جوش میں آئے گی۔ ایسے اسباب پیدا ہوتے جائیں گے کہ انسان دم بخود دھو کر رہ جائے گا۔

علم جفر کی دو شاخیں ہیں۔

ایک علم الاخبار: جس سے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔

دوسرا علم الآثار: جس سے ناممکن کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ میں علم جفر کے مشکل طریقوں سے اپنے قارئین کو نہیں الجھاؤں گا بلکہ آسان اور سہل ترین طریقے جن کو مشکل وقت میں استعمال کرتا ہوں اور نتیجہ تقریباً ۱۰۰٪ برآمد ہوتا ہے۔ وہ طریقہ پیش کر رہا ہوں۔

اپنا سوال جامع لکھیں اور اس میں ساعت مع شمارہ شامل کر کے بسم اللہ شریف کے اعداد تفریق کریں۔ جو اعداد ملیں انہیں تین پر تقسیم کریں۔ اگر (۱) بچے تو کامیابی یقینی ہے اور اگر (۲) بچے تو کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور نہ ہی آرزو پوری ہوگی۔ دعا، یا علمی معاونت لینا ہوگی اور اگر صفر (۰) تا (۳) بچے تو تجسس بڑھے گا، فکر پیدا ہو۔ چوکنا رہ کر کامیاب ہو سکو گے۔

مثال: انور حسین بن سکینہ کو ملازمت میں کامیابی ہوگی۔؟

ا ن و ر ح س ی ن — ۱+۵۰+۶+۲۰۰+۸+۶۰+۱۰+۵۰ = ۳۸۵
ب ن — ۲+۵۰ = ۵۲
س ک ی ن ھ — ۶۰+۲۰+۱۰+۵۰+۵ = ۱۴۵
ک و — ۲۰+۶ = ۲۶

م ل ا ز م ت — ۴۰+۳۰+۱+۷+۴۰+۴۰۰ = ۵۱۸
م ی ن — ۴۰+۱۰+۵۰ = ۱۰۰
ک ا م ی ا ب ی — ۲۰+۱+۴۰+۱۰+۱+۲+۱۰ = ۵۱۸

ہ و گ ی — ۵+۶+۲۰+۱۰ = ۴۱
ا ل س ا ع ت — ۱+۳۰+۶۰+۱+۷۰+۴۰۰ = ۵۶۲
ز ھ ر ہ — ۷+۵+۲۰۰+۵ = ۲۱۷
و — ۶ = ۶

کل میزان ۲۱۳۶
تفریق ۷۸۶
حاصل ۱۳۵۰

۳)۱۳۵۰(۴۵۰
۱۲
۱۵۰
۱۵۰
×

باقی صفر یا تین بچا تو کامیابی کے لئے چوکس اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ یعنی ملازمت کے لئے درخواست دینا کافی نہیں۔ بلکہ لوگوں کا ملاپ بھی ... اب یہاں پر جفر کی کمال دیکھیں۔ اگر ۲ بچتا تو حسب ذیل عمل کریں۔

نام سائل: انور حسین بن سکینہ،اعداد ۵۸۲
مقصد : ملازمت،اعداد ۵۱۸
آیت۔وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔اعداد ۲۰۷۴
جن حروف کی زیادتی ہوان سے نقش مرتب کریں۔ میزان ۳۱۷۴
چونکہ بادی حروف کی زیادتی ہے۔لہٰذا نقش بادی بنے گا۔قانونی عدد ۳۰

۴)۳۱۴۴(۷۸۶
۲۸
۳۴
۳۲
۲۴
۲۴
×

وال ل ھ ی رزق م ن ی ش اب غ ی رح س اب
ان ور ح س ی ن ب ن س ک ی ن ھ م ل ازم ت
امتزاجی حروف: واان ل ول رھ ح ی س ری زن ق ب م ن ن س ی ک ش ی ان ب ھ غ م یل راح زس م ات ب۔
کل حروف: ۴۳
ان امتزاجی حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھیں اور تہہ کرکے اپنے پاس رکھیں اور کبھی کبھار اسے اپنے ہاتھ کے دھاگے سے لٹکائیں اور مذکورہ آیت ۱۳مرتبہ پڑھیں۔روزانہ (۲۰۷۴)مرتبہ آیت کا ورد کریں۔بہتر ہے قرآن مجید کھول لیں اور جہاں متعلقہ آیت ہو،سامنے رکھ کر پڑھیں۔تاکہ یکسوئی آجائے۔نام اور آیت مقصد کے اعداد (۴+۷+۱+۳)۱۵یوم میں ملازمت کے اسباب پیدا ہوجائیں گے انشاءاللہ۔

ناممکن کو ممکن دکھائے گا جفر
یہی ہے جفر، یہی ہے ظفر

سہولت کے لئے ابجد قمری،ساعتوں کا چارٹ،ساعتوں کے اعداد،آتشی،بادی،آبی،خاکی کا نقشہ دیدیا ہے۔
ابجد قمری کا چارٹ یہ ہے۔

حروف	ا	ب پ	ج چ	دڈ	ھ	و	زژ	ح	ط	ی	گ ک	ل	م	ن
قیمت	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

حروف	س	ع	ف	ص	ق	رڑ	ش	ت ٹ	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
قیمت	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

(زیر،زبر،پیش،جزم،شد،مد،کھڑی مد،ہمزہ کا کوئی عدد نہیں ہوتا)

ساعتوں کا چارٹ

سوموار	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس
منگل	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
بدھ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ

جمعرات	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد
جمعہ	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری
ہفتہ	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ
اتوار	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر	زحل

(نوٹ) اپنے علاقہ کا طلوع آفتاب کا وقت لے کر ایک ایک گھنٹہ ساعت کو دیتے جائیں۔ مقررہ وقت جو ساعت (سیارہ) آئے وہی ساعت ہے۔ اعداد ساعت۔

الساعت	عطارد	قمر	زہرہ	شمس	مریخ	مشتری	زحل
اعداد	۲۸۴	۳۴۰	۳۱۷	۴۰۰	۸۵۰	۹۵۰	۴۵

تقسیم حروف بلحاظ عنصری

آتشی	بادی	آبی	خاکی
ا	ب	ج	د
ھ	و	ز	ح
ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع
ف	ص	ق	ر
ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ

آتشی

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بادی

۱۴	۷	۹	۴
۱	۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

آبی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

خاکی

۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

نقش

۷۸۶

واان ل ول رھ ح ی س ری ز

۷۹۹	۷۸۶	۷۹۳	۷۹۶
۷۹۲	۷۹۷	۷۹۸	۷۸۷
۷۹۴	۷۹۱	۷۸۸	۸۰۱
۷۸۹	۸۰۰	۷۹۵	۷۹۰

ب ت ا ر م

ن ق ب م ان ان ی ی ک

ش ی ان ب ھ ع م ی ل را ح ز

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

جوشخص آیت قطب کا عامل ہوتا ہے، فرشتے اس کی نگہبانی کرتے ہیں، اس آیت کا عامل کبھی مقروض نہیں رہتا اور اگر کبھی وہ مقروض ہوجاتا ہے تو غیب سے اس کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست ہوجاتا ہے، عامل کی روز بروز عزت اور روزی میں ترقی اور برکت ہوتی ہے اور اس کو ہر طرف سے مقبولیت اور محبوبیت ملتی ہے، بڑے بڑے متکبرین کے سراس کے آگے جھک جاتے ہیں۔

آیت قطب کا عامل اگر کسی درد والے پر ایک مرتبہ آیت قطب پڑھ کردم کردے تو فوراً درد ختم ہوجاتا ہے، درد کو ختم کرنے کا اس سے زیادہ موثر طریقہ دوسرا نہیں ہوسکتا، آیت قطب کا عامل زکوٰۃ کی ادائیگی کے بغیر عامل نہیں بن سکتا۔

آیت قطب کی زکوٰۃ صرف ۳؍دن میں ادا ہوجاتی ہے، طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کی صبح کو غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہنیں اور روزہ رکھیں اور مکمل تنہائی کی جگہ میں عصر اور مغرب کے درمیان آیت قطب کو ۱۳۳؍مرتبہ پڑھیں اور واضح رہے کہ جس جگہ عمل کرنا ہے تمام نمازیں اسی جگہ پڑھنی چاہئیں جہاں عمل کیا جائے، اسی جگہ جماعت کا اہتمام بھی کرسکتے ہیں ورنہ تنہا اپنی نماز بروقت ادا کریں۔

روزہ افطار کرنے کیلئے اپنے ہاتھ سے کھانا پکائیں ورنہ چنے ابال کرکھائیں، روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کریں، روزانہ غسل کریں، غسل بوقت سحر کریں اور عمل سے پہلے غسل کرکے روزانہ پاک صاف لباس بدلیں، تینوں روزے بہ نیت زکوٰۃ رکھیں، تیسرے دن ۹ آدمیوں کا کھانا خیرات کریں یعنی اتنا کھانا جس کو ۹ آدمی پیٹ بھر کر کھاسکیں، زکوٰۃ کی ادئیگی کے بعد آیت قطب کو روزانہ تمام عمر سات مرتبہ پڑھتے رہیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

آیت قطب یہ ہے۔

ثُمَّ اَنۡزَلَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ الۡغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغۡشٰى طَآئِفَةً مِّنۡكُمۡ‌ وَطَآئِفَةٌ قَدۡ اَهَمَّتۡهُمۡ اَنۡفُسُهُمۡ يَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ غَيۡرَ الۡحَـقِّ ظَنَّ الۡجَـاهِلِيَّةِ‌ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ لَّنَا مِنَ الۡاَمۡرِ مِنۡ شَىۡءٍ‌ قُلۡ اِنَّ الۡاَمۡرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ‌ يُخۡفُوۡنَ فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ‌ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا‌ قُلْ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ‌ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ‌ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ (پارہ۔۴۔آیت۔۱۵۴)

یہ آیت جلالی ہے، احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ زکوٰۃ ادا کریں، کیسے بھی مصیبت کے دن ہوں اگر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۳؍دن روزے رکھ کر روزانہ اسی طرح ۱۳۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھیں گے تو مصیبت کے دنوں سے نجات ملے گی، پرہیز صرف زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کرنا ہے، اس کے بعد پرہیز کی ضرورت نہیں ہے اور افطار وغیرہ میں خود کھانا پکانے یا چنے وغیرہ کھانے کی قید نہیں ہے اس آیت کا نقش اگر عامل کسی بھی بیماری میں لکھ دے گا تو انشاءاللہ مریض کو بیماری سے نجات مل جائے گی، کیسا بھی سخت مرض ہوگا تین دن کے اندر اندر شفا اور صحت نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۸۷	۵۰۰۰	۴۹۹۷	۴۹۹۴
۴۹۹۸	۴۹۹۳	۴۹۸۸	۴۹۹۹
۴۹۹۲	۴۹۹۵	۵۰۰۲	۴۹۸۹
۵۰۰۱	۴۹۹۰	۴۹۹۱	۴۹۹۶

حقائق پر مبنی

غیر مسلموں کی کہانی غیر مسلموں کی زبانی

ارشاد احمد رحاکم سنگھ (ڈوڈہ، جموں وکشمیر)

''مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں بچپن میں اپنی برادری میں ایک علاقے میں بطور مہمان گیا تھا۔ اس وقت میری عمر کافی کم تھی۔ وہاں شام کو ہم برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک گاؤں کی مسجد سے اذان کی آواز زور زور سے آنے لگی۔ میں نے میزبان سے استفسار کیا کہ یہ کون ہے جو اتنے زور زور سے چلا رہا ہے؟ میں اذان سے واقف نہیں تھا۔ خیر، میزبان نے فوراً کانوں میں انگلیاں دیتے ہوئے کہا: حاکم سنگھ! جلدی سے کان بند کرلو ہمیں اس آواز کو نہیں سننا چاہئے۔ میں نے بھی کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ اگر یہ مصیبت ہے تو اس مصیبت سے میں بھی بچ جاؤں لیکن دل میں سوال پیدا ہوا کہ یہ چلانے والے لوگ بھی تو انسان ہی ہیں، انہیں کچھ کیوں نہیں ہوتا؟''

میرا پیدائشی نام حاکم سنگھ ہے۔ میں سناتن دھرم کے سوریہ ونشی گوتر خاندان میں گاؤں درون جہانی ٹھاٹھری ضلع ڈوڈہ ریاست جموں وکشمیر میں ۱۹۶۹ء میں پیدا ہوا۔ میرے داداجی کا نام روپا چودھری تھا۔ وہ اپنے زمانے کے بڑے رئیس، زمین دار تھے۔ میرے پتا (والد) کا نام بدری ناتھ ہے۔ یہ اپنے ماں باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ میری دادی کے انتقال کے بعد دادا روپا چودھری نے دوسری شادی کی، جن سے دو بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ اس طرح سے میرے والد صاحب کے دو بھائی اور ایک بہن اور بن گئے۔ میرے والد صاحب کو دادا نے سنٹرل واٹر کمیشن C.W.C. محکمے میں نوکری دلائی تھی، لیکن کچھ عرصے بعد زمین داری کا زیادہ کام کاج ہونے کی وجہ سے دادی کے کہنے پر والد صاحب کی شادی بھی کی گئی۔ اس طرح ہم پانچ بھائیوں اور ایک بہن نے اپنے ماں باپ کے گھر جنم لیا۔ مجھ سے ایک بھائی اور ایک بہن بڑے ہیں۔ تین بھائی مجھ سے چھوٹے ہیں۔ میں بچپن سے ہی دھارمک وچار (دینی ذہن) کا ہوں اور صفائی پسند ہوں۔ اپنے آبائی دھرم (مذہب) کا پورا مطالعہ بچپن سے ہی کرتا ہوں۔ برہم سوتر ''ایکم برہما دوتیے نتے ناہی نہ ناستے کنچن'' کی مالا (تسبیح) غور سے جب بھی جپا (پڑھا) کرتا تھا تو سکون محسوس کرتا تھا، لیکن جب سماج میں لوگوں کو اس کے بالکل الٹ کرتے دیکھتا تھا تو مایوسی کے عالم میں کھو جاتا تھا۔ بڑے بڑے ہندو (سناتن دھرمی) Scholars کو مختلف اوتاروں اور تینتیس کروڑ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرتے دیکھ کر پریشانی کے جال میں پھنسا رہتا تھا، یہی ایک خاص وجہ تھی جو اپنی قوم کی ریتی رواج یا سوسائٹی نے اثرات قبول کرنے سے بارہ تیرہ سال کی عمر سے ہی مجھے روکے ہوئے تھی۔

زندگی کے اسی دور میں ایک نئی گھٹنا (واقعے) نے دل کے دروازوں کو مزید وا کیا۔ ۱۹۸۰ء کی بات ہے۔ جمعہ کا دن تھا، میرا ننھیال پرنوت گاؤں میں ہے۔ میرے والد اور والدہ پرنوت گئے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے حکم کے مطابق اسکول سے چھٹی کے بعد پرنوت پہنچ گیا۔ نانی نے مجھ سے کہا کہ گیہوں کی کٹائی ہو رہی ہے۔ آپ کے والد، والدہ کھیت پر ہیں۔ آپ وہیں جائیں اور ساتھ میں پانی کا ایک گاگر بھی لے جائیں۔ میں پانی کی گاگر لے چلا۔ کچھ دور جاکر دو بوڑھی عورتیں گیہوں کاٹتی ہوئی نظر آئیں۔ تپتی دھوپ میں مجھے دیکھ کر انہوں نے پانی پلانے کو کہا۔ میں ان کے لئے اجنبی تھا۔ پانی پینے سے پہلے ہاتھ دھوتے ہوئے بڑھیا پوچھتی ہے کہ آپ کا نام؟ میں نے بتا دیا۔ والد کا نام؟ وہ بھی بتا دیا۔ یہاں کس کے گھر آئے ہو؟ میں نے ایک بھگت (عبادت گزار) گھرانے کے ایک بڑے آدمی کا نام بتایا کہ اس کے گھر آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی بڑھیا نے پانی پینے سے انکار کر دیا۔ اس واقعے سے میرے دل کو بہت ٹھیس پہنچی۔ مجھے حق کی تلاش تو پہلے ہی سے تھی۔ اب میں تحقیق کے ایک اور سمندر میں جا پہنچا۔ یہ بھید بھاؤ جو کہ میرے لئے ایک نئی چیز تھی، مجھے دیکھنے کو ملا۔ دل سوچنے پر مجبور ہوا کہ پہلے تو ان بڑھیوں نے مجھے مجبور کر کے پیاس کی وجہ سے بے تابی سے پانی پلانے کے لئے پاس بلایا، لیکن تعارف سنتے ہی ان کی پیاس کہاں چلی گئی؟ وہ کون سی خوبی ہے جو ان میں ہے اور اس گھر میں نہیں ہے، جس گھر کے بڑے آدمی کا نام میں نے لیا تھا؟ پھر مجھ میں ہی وہ کون سی خامی ہے جسے دیکھ کر انہوں نے ایک دم ہاں کو ناں میں بدل دیا؟ میرا وقت بھی برباد کیا اور میرا پانی بھی ہاتھ دھونے میں

ضائع کیا۔ میں تو ہر روز نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑوں میں اسکول جایا کرتا ہوں اور یہ بڑھیا تو میلے کچیلے کپڑوں میں ہے۔ نسوار کے استعمال سے اس کے دانت کالے سیاہ ہو چکے ہیں۔ منہ سے نسوار کی بدبو آ رہی ہے۔ سر کے بالوں کی یہ حالت ہے کہ مشکل سے مہینے میں ایک بار ہی نہاتی ہوگی۔ یہ کون سے اور کس قسم کے لوگ ہیں؟ اس قسم کے بہت سے خیالات دل میں ابھرتے رہے۔ سوچتے سوچتے میں اس کھیت میں پہنچ گیا جہاں میرے ماں باپ کئی دیگر لوگوں کے ساتھ گیہوں کی کٹائی کر رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر والد صاحب میرے پاس پانی پینے پہنچے۔ میں نے انہیں پانی پلایا اور پیش آمدہ واردات کے بارے میں علاحدگی میں سنجیدگی سے بتایا۔ سب کچھ غور سے سننے کے بعد والد صاحب نے مجھے سمجھانے کی اپنی حد تک بھرپور کوشش کی۔ کئی من گھڑت اور بے سند مثالیں اور قصے، کہانیاں سنائیں۔ ہندو سماج یعنی سناتن دھرم میں اونچ نیچ اور جاتی واد (ذات پات) کے اس بھید بھاؤ کو لے کر کئی بے سند کتابوں کے حوالے بھی دیئے لیکن میرے دل میں ایک بات بھی نہیں اتری، بلکہ اور نئی پریشانی پیدا ہوئی کہ ہمارے سماج میں کچھ لوگ اپنے آپ کو پاک دامن یعنی ''شدھ'' اور دوسروں کو ناپاک یعنی ''اشدھ'' ٹھہراتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور کیسے ہوا ہے؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے میں نے کبھی سکھ برادری میں جا کر تو کبھی پنڈت برادری میں تو کبھی راجپوت برادری میں تو کبھی میگھ برادری میں جا کر تحقیق کی جس سے مجھے یہ معلومات ہوئیں کہ اچھوت یعنی ''اشدھ'' ناپاک جن کا نام گاندھی جی نے ''ہریجن'' یعنی ایشور کے بیٹے رکھا تھا، جب تک وہ ہندوؤں میں رہیں گے وہ انسانوں جیسے شرف و وقار سے محروم ہی رہیں گے کیوں کہ ہندوؤں کی مذہبی تعلیم کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ اچھوت ہندو برادری سے نکالے ہوئے لوگ ہیں۔ وہ نہ تو ہندوؤں کے مندروں میں داخل ہو سکتے ہیں اور نہ وہ ان کنوؤں اور نلوں سے پانی لے سکتے ہیں جن سے اونچی ذات والے ہندو لیتے ہیں اور نہ وہ ان کے ساتھ کھا پی سکتے ہیں اور نہ رہ سکتے ہیں۔ دور افتادہ دیہاتوں میں تو اب تک اونچی ذات والے ہندو بہت تھوڑے معاوضے پر ان سے خدمت لینا اپنا جائز حق سمجھتے ہیں۔ ہریجنوں کو اس کی بھی اجازت نہیں ہے کہ اور لوگوں کے مانند جوتے چپل پہن کر چل پھر سکیں۔

ایک سو بیس پچیس ملین یہ اچھوت ہندوستان میں تمام پست قبائل سے بھی پست تر لوگ ہیں اور صرف اونچی ذات والوں کے نوکر چاکر اور خادم سمجھے جاتے ہیں۔ عقیدہ یہ ہے کہ اچھوت اپنے ان گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں جو انہوں نے پچھلے جنم میں کئے تھے اور پھر بعض ادیان علوم کو صرف پروہتوں (پجاریوں) اور ایک مخصوص طبقے تک محدود رکھتے ہیں اور ان ادیان کی اساس اس تصور پر ہے کہ ایشور (خدا) نے انسان کو مختلف طبقوں میں اس لئے جنم دیا ہے کہ بعض طبقے اس کے محبوب اور بعض طبقے اس کے مغضوب ہیں، چنانچہ مشہور ہندوستانی فلسفی منو اپنی یادداشتوں میں لکھتے ہیں کہ ''برہما نے اپنے منہ سے برہمن کو ہاتھ سے کھتری کو، ران سے ویش کو، اور پاؤں سے شودر کو پیدا کیا ہے'' (۱:۳۱) اس لئے ان کی نظر میں بعض طبقے پست ہیں اور انہیں پست ہی رکھا جانا چاہئے، چنانچہ اسی باب کے نمبر ۵۱ میں وہ فرماتے ہیں ''ایشور نے شودر کو صرف ایک فرض نبھانے کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بلا چون و چرا برہمن، کھتری اور ویش کی خدمت کرتا رہے''۔ (۱:۹۱) اس لئے وہ برہموں کو حکم دیتے ہیں کہ شودر کے سامنے وید نہ پڑھے۔ یہ سب باتیں جن کی میں تحقیق کرتا گیا، مجھے دن بدن اچنبھے اور حیرت میں ڈالتی گئیں۔ رفتہ رفتہ مجھے سماج کے ہر بری ذات والے سے نفرت سی ہونے لگی۔

غور و فکر کے نتیجے میں الجھن بڑھتی گئی اور میں تنہائی پسند ہو گیا۔ بچپن ہی سے میرا نصب العین تھا اپنی ذات کے عرفان کے ساتھ کائنات کے وجود میں لانے والے کی معرفت کے حصول کے بعد اس بات کی واقفیت کہ اس ہستی کی عبادت کیسے کی جائے۔ اس کھوج میں مجھے کبھی سکھ بننا پڑا، کبھی عیسائیوں کی مجالس میں جانا پڑا تو کبھی ست سنگھ آنند مارگ کے درس سننے پڑے، مگر توحید پر مبنی برہم سوتر کے خلاف شرک میں سب ہی کو ملوث پایا۔ اس کے علاوہ چھوت چھات، بھید بھاؤ اور اونچ نیچ کی لعنت میں بھی سب کو گرفتار پایا۔ ہندو سماج کو اس تضاد عملی پر غور کرنا چاہئے۔ میں ہندو سماج میں ہزاروں نہیں بلکہ کروڑوں دیوی دیوتاؤں کی پوجا و پرستش کرتے دیکھ کر پریشان ہو اٹھتا۔ اور اندر ہی اندر گھٹ گھٹ کر جیتا تھا، اسی دور کی بات ہے ۱۹۸۱ء میں گورنمنٹ مڈل اسکول میں پانچویں کلاس میں پڑھ رہا تھا۔ مجھے دیوی دیوتاؤں سے چڑ تھی لیکن ماں باپ نے کسی دیوتا کی منت مانتے ہوئے میرے سر کے بال کٹوا کر ایک لمبی چوٹی سر پر چھوڑ دی تھی کہ ہمارا بچہ ٹھیک ٹھاک، صحت مند رہے تو ہم یہ چوٹی دیوتا کے دربار میں جا کر کٹوائیں گے۔ اور وہاں بکرے یا بھیڑ کی بلی (قربانی) بھی کریں گے۔ مجھے تو اس چوٹی سے نفرت اور چڑ تھی ہی، بچے الگ میری چوٹی سے چھیڑ چھاڑ کیا کرتے تھے۔ ایک دن اسکول میں میں نے بچوں کی شرارت کا بہانہ بنا کر اپنے سر کی اس لمبی چوٹی کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں جکڑ کر پوری طاقت سے اکھاڑ ڈالا اور اسکول کے باہر ایک کھیت میں اس چوٹی کو جا پھینکا۔ اس عمل سے میرا سر لہولہان ہو گیا۔ چوٹی کی جگہ پر ایک گہرا زخم بن گیا۔ اسکول کے کچھ سینئر طلبہ نے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ انہوں نے اس کی اطلاع اسکول کے ذمہ

داروں کو دی۔ اسکول کا اسٹاف مجھے دیکھنے کلاس میں آیا۔ مجھے خون سے بھرے دیکھ کر انہوں نے مجھے سنبھالا۔ میرے بڑے بھائی دکھی تھے کہ والدین جب گھر میں پوچھیں گے تو وہ اس کا کیا جواب دیں گے! بہرحال بھائی نے کچھ دوستوں کو ساتھ لے کر کھیت میں جا کر چوٹی کو ڈھونڈ نکالا اور گھر آ کر والدین کو پوری بات بھی سنائی اور چوٹی بھی دکھائی۔ والدین مجھے دیکھ کر بہت گھبرائے کہ نہ جانے میرے دماغ پر اس زخم کا کیا اثر پڑے گا، اس کے علاوہ دیوتا کی ناراضگی کا مسئلہ علیحدہ تھا۔ اب وہ اپنے آپ کو مصیبت میں گھرا سمجھنے لگے۔ مجھے یہ بالکل احساس ہی نہیں تھا کہ زخم کی وجہ سے سر میں درد ہے۔ دیوتاؤں کی تو مجھے بالکل ہی پرواہ نہیں تھی۔ ان کی عقیدت سے میرے مولائے کریم نے مجھے پاک رکھا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں چھٹی کلاس میں پہنچا تو ہمارے اس گورنمنٹ مڈل اسکول میں محمد شریف شیخ صاحب گاؤں زُدرانہ، بھدرواہ سے ٹرانسفر ہو کر آئے۔ یہ اگر چہ کلین شیو تھے اور ان کی شکل وصورت ہندوؤں ہی جیسی تھی لیکن بول چال میں، رہن سہن میں اور پڑھانے میں دوسرے اساتذہ سے مختلف تھے۔ میں ان کی ہر بات اور کام پر نظر رکھتا تھا۔ اتفاق سے انہوں نے میرے ننھیال پرنوت گاؤں میں نانا جی کے گھر کا ایک کمرہ کرائے پر لیا تھا، جس کی وجہ سے میرے ان کے ساتھ اچھے تعلقات ہو گئے۔ تعلیم میں ذہانت کی وجہ سے سب اساتذہ مجھے پسند کرتے تھے۔ میں پڑھائی کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں اور استادوں کی مذہبی روش پر بھی نظر رکھتا تھا۔ اپنوں کی عبادت کے طور طریقے سے تو میں واقف تھا ہی، اب مجھے اپنے ان نئے استاذ کے مذہبی طور طریقوں پر نظر رکھنی تھی۔ اتفاق سے ایک دن میں اپنے ننھیال پرنوت گیا۔ میں نے دیکھا کہ ماسٹر محمد شریف شیخ صاحب کچھ اٹھک بیٹھک سی کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ میں دروازے سے چھپ کر دیکھ رہا تھا۔ نانی سے پوچھا کہ ماسٹر صاحب یہ کیا کر رہے ہیں؟ پتا چلا کہ یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ ان کا مذہب اسلام ہے۔ یہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ یہ ایشور (خدا) کو اسی طرح سے یاد کرتے ہیں۔ میں پھر جھانک کر دیکھنے لگا کہ ان کا دیوتا کہاں ہے؟ وہ کس کی طرف متوجہ ہیں؟ کوئی تصویر، کوئی مورتی، کوئی نقشہ جو سامنے ہو، میں اسے دیکھوں لیکن کافی دیکھ ریکھ کے بعد بھی میری سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اس طرح میرے لئے تحقیق کا ایک اور نیا دروازہ کھل گیا۔ نماز کا معنی ومفہوم کیا ہے؟ مسلمان نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ ہم ہندو نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟ ہمیں کسی نے نماز کیوں نہیں سکھائی؟ مسلمانوں نے نماز کیوں سیکھی ہے؟ یہ مسلمان ۳۳ کروڑ دیوی دیوتاؤں کے عقیدت مند کیوں نہیں ہیں؟ یہ سب تو ماسٹر صاحب سے میں پوچھ نہیں سکتا تھا۔ اس وقت میں کم عمر تھا اور ماسٹر صاحب سخت مزاج کے تھے، اس لئے میرے دل کی بات میرے دل میں ہی رہ گئی۔ لیکن اس بات نے مجھے اور خاموش مزاج بنا دیا۔ ۱۹۸۵ء میں، میں نے ماڈل ہائی اسکول، بھیلہ میں نویں کلاس میں داخلہ لیا۔ یہ اسکول ہمارے لئے اس اعتبار سے نیا تھا کہ اس اسکول میں ہندو مسلم دونوں قسم کے طالب علم پڑھتے تھے۔

میری کلاس میں چار مسلمان لڑکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہ جب بھی آپس میں ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ میرے لئے یہ بھی ایک نئی چیز تھی کہ یہ لوگ آپس میں السلام علیکم اور ہمیں السلام علیکم کے بجائے آداب عرض کیوں کہتے ہیں۔ اس اسکول میں اکثریت چوں کہ ہندو طلبہ اور اساتذہ ہی کی تھی، اس کی وجہ سے یہ مسلمان طالب علم کچھ دبے دبے سے رہتے تھے۔ میں نے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو السلام علیکم کہنا شروع کیا، اس پر ہمارے یہ مسلمان دوست بہت خوش ہوئے۔ آہستہ آہستہ مجھے انہیں السلام علیکم کہنے ہی کی عادت پڑ گئی اور اس طرح میری ان سے بے تکلفی بڑھتی گئی۔ میں نے ان سے السلام علیکم کا مطلب پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اس کا مطلب اللہ سے دعا کرنا ہے کہ اللہ کی تم پر سلامتی ہو لیکن دریافت کرنے پر وہ قرآن کا ترجمہ وتشریح نہیں کر پائے۔ دل میں سوالوں کا ایک سیلاب تھا، جن کا جواب ڈھونڈنے کے لئے ماحول مجھے بے تاب کئے ہوئے تھا۔ ۱۹۸۶ء میں میں نے میٹرک فرسٹ گریڈ میں ۷۵۰ نمبرات میں سے ۵۰۶ نمبرات حاصل کر کے پاس کیا۔ میں نے .P.U.C میں میڈیکل سبجیکٹ لے کر داخلہ لیا۔ میرا مزاج حقیقی معبود کا متلاشی تھا۔ ذہنی پریشانی بڑھتی گئی۔ جیسے تیسے میں صرف 2+10 تک ہی پڑھ سکا۔ آگے پڑھنے کی تمنا ختم ہو گئی۔ معبودِ حقیقی کی تلاش کے لئے ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۵ء تک برابر کھوج میں لگا رہا۔ اس بیچ گورنمنٹ سروس کے لئے ایک دو بار آرڈر بھی آئے لیکن دل کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ اپنے سے اوپر صرف مالک حقیقی کو ہی دیکھنا پسند کرتا تھا۔ اسی خیال سے سروس جوائن ہی نہیں کرتا تھا۔

نومبر ۱۹۹۲ء میں میری شادی ہوئی ، اسی دور میں میں نے فارماسسٹ (Pharmacist) کا کورس کیا۔ اپریل ۱۹۹۵ء میں میں نیا تھری گاؤں میں میڈیکل شاپ شروع کی، اس وقت اس علاقے میں ملی ٹینسی زوروں پر تھی۔ علاقہ اگر چہ کافی بڑا تھا، لیکن دکانیں صرف آٹھ دس تھیں، ان میں صرف میں ہی ہندو تھا۔ پورے علاقے پانچ فیصد ہی ہندو لوگ بستے تھے۔ ۹۵ فیصد مسلمان پورے علاقے میں آباد تھے۔ میرے ارد گرد کے مسلمان دوکان دار اذان سنتے ہی مسجد کی راہ لیتے تھے۔ میں اکیلا پورے بازار میں رہ جاتا تھا۔ کبھی فوج کبھی STF کے جوان آکر میری دوکان کے باہر بینچوں پر بیٹھ جاتے تھے۔ ان کی زندگی بندروں کی سی لگتی تھی،

جو ملا کھاتے، جو منہ میں آیا بکتے، جسے چاہا لوٹتے، جسے چاہا مارتے پیٹتے اور جسے چاہا ستاتے۔ نہ اپنا پتا نہ اپنے پیدا کرنے والے کا پتا۔ اپنی ماں بہن کو گالی۔ دوسرے کی ماں بہن کی ایسی کی تیسی بکتے پھرتے، البتہ میں جب ان سے پوچھتا کہ فلاں شخص کیوں خاموش ہے تو جواب ملتا کہ خود اسی سے پوچھو۔ تعارف ہونے پر نام ہی سے پتا چل جاتا کہ وہ مسلمان ہے۔ میں حیران رہ جاتا کہ جس مستی سے دوسرے لوگ آرمی میں رہ رہے ہیں، یہ آدمی اس موج مستی سے کیوں دور رہتا ہے؟ میری دوکان کے ساتھ ہی نثار احمد ملک کا ٹی اسٹال کا کام تھا۔ میں نے جب ان سے لفظ مسلمان کے معنی و مطلب پوچھے تو انہوں نے بتایا کہ اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کرنے والے شخص کو مسلمان کہتے ہیں۔ میں مطمئن ہوگیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مسجد میں جاکر آپ زور زور سے اذان دیتے ہیں، اذان کا کیا مطلب ہے؟ ذرا مجھے سمجھائیے۔

نثار احمد ملک صاحب نے میرے کہنے سے نہ صرف نماز کے بارے میں تفصیل سے سمجھایا، بلکہ اس کا پورا ترجمہ مجھے لکھوا دیا۔ نماز میں پڑھی جانے والی ایک سورت سورۂ اخلاص کا معنی و مفہوم بھی یہی تھا۔ مجھے برسوں سے اسی کی تلاش تھی، میں جب کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا تو وہاں کچھ توحید کے راز بھی ملتے تھے، لیکن سماج کے لوگوں کو اس کے بالکل برعکس دیکھ کر دم گھٹنے لگا تھا، لیکن آج تو میں بے حد خوش تھا، مجھے ایک نیا راز ہاتھ لگا، مجھے محسوس ہوا کہ مسلمان بھائیوں نے اس راز کو میرے آباؤ اجداد سے چھپائے رکھا تھا۔ اب میں نے بھائی نثار احمد صاحب سے پوچھا: اسلام آپ کا مذہب ہے۔ سنا ہے اسے قبول کرنے کے لئے کچھ کلمے (۱) پڑھنے پڑتے ہیں۔ میرے ہندو بھائی ان کلمات کا نام لینا، پڑھنا اور سننا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ میں بچپن میں اپنی برادری میں ایک علاقے میں بطور مہمان گیا تھا۔ وہاں شام کو ہم برآمدے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک گاؤں کی مسجد سے اذان کی آواز زور زور سے آنے لگی۔ میں نے میزبان سے استفسار کیا کہ یہ کون ہے جو اتنے زور زور سے چلا رہا ہے؟ میں اذان سے واقف نہیں تھا۔ خیر، میزبان نے فوراً کانوں میں انگلیاں دیتے ہوئے کہا: حاکم سنگھ! جلدی سے کان بند کرلو۔ ہمیں اس آواز کو نہیں سننا چاہئے۔ میں نے بھی کانوں میں انگلیاں ڈال لیں تاکہ اگر یہ مصیبت ہے تو اس مصیبت سے میں بھی بچ جاؤں، لیکن دل میں سوال پیدا ہوا کہ یہ چلانے والے لوگ بھی تو انسان ہی ہیں، انہیں کچھ کیوں نہیں ہوتا؟ کیا ہمیں ہی اسے سن کر کوئی مصیبت آسکتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ آج ۱۹۹۶ء میں اس اذان سے ڈرنے کا بھی پردہ فاش ہوگیا۔ جب نثار احمد ملک صاحب نے اذان کا ترجمہ کرکے مجھے بتایا۔ میں نے ان چھے کلموں کے بارے میں بھی جاننا چاہا تو انہوں نے شوق سے چھے کلمے لکھوائے اور ان کا معنی و مطلب بھی اچھی طرح سمجھایا۔

ان کلموں کو سمجھنے کے بعد میرے دل کی گتھی کھلنے لگی اور دل کی دنیا آباد ہونے لگی۔ میں نے بہت پہلے پُران میں پڑھا تھا کہ سلمال دویپ (جزیرے) میں ایک انتم (آخری) ماہرشی کلکی اوتار (۲) وشنو ویش کے گھر میں جنم لے گا۔ وہ پوری دنیائے انسانیت و دنیائے جنات کے اوتار ہوں گے۔ اونچ نیچ، گورے کالے کے بھید بھاؤ کو ختم کردیں گے۔ ایک مہاپربھو کی عبادت کرنے کا پرچار (تبلیغ) کریں گے۔ انتم (آخری) مہارشی کلکی اوتار کی ماتا (ماں) کا نام سومتی ہوگا۔ کلکی اوتار اناروں اور کھجوروں والی جگہ میں پیدا ہوگا۔ انتم (آخری) مہارشی کلکی کی پیدائش عظیم ترین فرزند کے ہاں ہوگی۔ کلکی کی تعلیم کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ ایک پہاڑی میں پرسورام سے تعلیم حاصل کرے گا۔ انتم (آخری) مہارشی کلکی شوا سے گھوڑا حاصل کرے گا۔ کلکی اپنے چار رفیقوں کے ہم راہ شیطان کو مات دے گا۔ انتم (آخری) مہارشی، کلکی اوتار فرشتوں سے امداد حاصل کرے گا۔ کلکی خوبصورتی میں لاثانی ہوگا۔ انتم (آخری) مہارشی کلکی کا جسم معطر ہوگا۔ کلکی کی یوم پیدائش سے قبل اور والدہ اس کی پیدائش کے کچھ سمے (مدت) بعد اس جہانِ فانی کو خیرآباد کہیں گی۔ جگت گرو (رہنمائے عالم) کے پاس ایک برق رفتار گھوڑا ہوگا، جس پر سوار ہوکر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کرے گا۔

پران تمام دنیا کو سات دویپوں (جزیروں) میں تقسیم کرتا ہے۔ عرب سلمال دویپ (جزیرے) میں واقع ہے، اس سے معلوم ہوا کہ جگت گرو یا نرا شنز یا انتم (آخری) مہارشی، کلکی اوتار عرب میں پیدا ہوں گے۔ وشنو ویش (وشنو بھگت) کے معنی خدا (اللہ) کے ہیں، بھگت کے معنی اللہ کے بندے کے ہیں۔ اسی طرح ایشور کی یا وشنو کی بھکتی (عبادت) کرنے والے کو وشنو بھگت (اللہ کا بندہ) کہتے ہیں اور یہی معنی عبداللہ کے ہیں، جو محمد ﷺ کے والد ماجد کا نام نامی ہے۔ کلکی کی والدہ محترمہ کو سومتی کہا گیا ہے، جس کے لغوی

---

(۱) اسلام قبول کرنے کے لئے کم از کم دو لوگوں کی موجودگی میں صرف کلمۂ شہادت اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله۔ سمجھ کر ادا کرنا کافی ہے، اس کے لئے بہت سے کلموں کی ضرورت نہیں ہے۔ (مرتب)

(۲) ہندو عقیدے کے مطابق برائیوں اور ظلم کے خاتمے کے لئے خدا کا کسی مخلوق کے روپ میں زمین پر آنے کا نام اوتار واد ہے، اسلام اوتار واد کے تصور سے خالی ہے، بلکہ وہ انسانوں کی ہدایت کے لئے رسالت کا تصور دیتا ہے۔ (مرتب)

معنی شانتی یا امن کے ہیں۔ محمد ﷺ کی والدہ محترمہ کا نام آمنہ ہے۔ محمد ﷺ اناروں اور کھجوروں والی جگہ میں پیدا ہوئے۔ محمد ﷺ کی پیدائش بھی عرب کے عظیم فرزند عبدالمطلب کے گھر میں ہوئی، جو خانہ کعبہ کی دیکھ بھال کرنے والے تھے۔ محمد ﷺ نے بھی ایک پہاڑی پر ایک غار میں جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے تعلیم حاصل کی، یعنی ان پر وحی نازل ہوئی۔ محمد ﷺ نے اللہ ذوالجلال سے براق حاصل کیا۔ محمد ﷺ نے اپنے چار رفیقوں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم کی مدد سے بت پرستی کو مٹا کر شیطان کو مات دی۔ محمد ﷺ کو جنگ بدر میں فرشتوں کی مدد حاصل رہی۔ محمد ﷺ خوبصورتی میں بے مثال تھے۔ محمد ﷺ کا جسم پاک بھی انتہائی معطر اور ان کا پسینہ انتہائی خوشبودار تھا۔ محمد ﷺ کی پیدائش بھی ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ محمد ﷺ کا بہت ہی اچھا گھوڑسوار ہونا ثابت ہے اور آپ اپنے ہمراہ تلوار رکھا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں میرے ذہن وقلب میں پہلے ہی سے نقش تھیں جن کو میں نے بہت پہلے پڑھا تھا، اس لئے کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرے لئے سمجھنا مشکل نہ تھا، کیوں کہ میں ایکم برہما دویتیہ نست ناہی نہ نست کنچن کی مالا تو جپتا ہی تھا۔ مجھے صرف انتم (آخری) مہارشی، کلکی اوتار، جگت گرو (عالمی رہنما)، نراشنز محمد کی تصدیق چاہئے تھی، جس کے میں انتظار میں تھا، وہ مجھے محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے پورے طور پر حاصل ہوگئی، اتنا ہی نہیں وہ میرے اندر ایک بہت بڑا انقلاب برپا کرگئی۔

قرآن سمجھنے کے لئے میں نے قرآن مجید ہندی مترجم مع عربی متن ترجمہ مولوی فتح محمد خان صاحب جالندھری، تصحیح مولوی عبدالمجید سرور صاحب حاصل کیا۔ میں اب صبح وشام قرآن مجید کا مطالعہ سوچ سمجھ کر کرنے لگا۔ جب بھی قرآن مجید پڑھنے بیٹھتا تو مجھے ایسا محسوس ہوتا کہ اس میں مجھ سے ہی ہدایت کی راہ پر آنے کو کہا جارہا ہے اور عذاب کی دھمکی مجھے ہی دی جارہی ہے۔ ہدایت کی راہ پر آنے کے بعد نیک عمل کرنے پر جن انعامات کی خوشخبری دی جارہی ہے وہ سب مجھے ہی بتائی جارہی ہے۔ میرے دل نے میرے جسم کو کوسنا شروع کیا کہ یہ اللہ کی آخری کتاب ہے، اپنے آخری پیغمبر پر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے اتاری گئی ہے، جس کے ذریعے اخروی اور ابدی زندگی سنور سکتی ہے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے۔ اس پر عمل نہیں کیا گیا تو منافقوں کے ساتھ قیامت کے دن اٹھایا جاؤں گا۔ جو بھی خدائی علم حاصل ہوا ہے، فوراً اس پر عمل کرو اور دیر نہ کر۔ اگر موت نے کسی وقت آدبوچا وقت نکل چکا ہوگا۔ تحقیق ہی ہاتھ لگے گی، عمل ہاتھ سے جاچکا ہوگا، پھر اس پروردگار کے پاس کیا جواب دے گا؟ کئی روز تک میں اسی غور وفکر میں لگا رہا، بت پرستی کی ہر قسم کا تو میں بچپن سے ہی منکر تھا، اب صرف

مجھے اپنی رفیقۂ حیات کے قلب میں اس بات کو اتارنا تھا، بے چاری معصومہ کو نہ اپنے مذہب کا پتہ تھا اور نہ کسی اور مذہب کا، اس لئے میں اسے ہر روز کچھ نہ کچھ دینی بات سنا دیتا تھا اور اسے یقین دلاتا تھا کہ یہ جو میں باتیں سناتا ہوں یہ ٹائم پاس کرنے کے لئے راجے مہاراجاؤں کے قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے، جس پر ہر انسان کو عمل پیرا ہونا چاہئے۔ اسلام اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اس مذہب کی پایۂ تکمیل محمد ﷺ کے ذریعہ ہوئی ہے۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ ہمیں جس انتم (آخری) مہارشی، کلکی اوتار، جگت گرو (عالمی رہنما)، نراشنز وغیرہ کی آمد کا انتظار تھا وہ محمد ﷺ ہی ہیں، کیوں کہ محمد ﷺ اور کلکی اوتار بالکل ہم معنی شخصیت ہیں، جو اس دنیا میں بمقام سلمال دویپ (عرب جزیرے) میں تشریف لائے اور اس دنیائے فانی سے تشریف بھی لے گئے ہیں۔ ہمیں اس کی خبر ہی نہیں تھی۔ ہم تک اس علم کو کسی نے پہنچایا ہی نہیں ہے، اب جب کہ ہم کو اس بات کا پتہ چل چکا ہے تو ہمیں اسلام قبول کرنے میں پہل کرنی چاہئے اور پھر ان تمام اصحاب کو بھی آگاہ کرنا چاہئے جو کلکی اوتار کے ظہور کے منتظر ہیں۔ ان ہی شب وروز کے درمیان میں نے ایک رات خواب دیکھا، جو اس طرح سے ہے:

میں ایک وسیع عالی شان محل میں کھڑا ہوں، محل بے حد خوبصورت ہے، فرش پر جب نظر ڈالتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان گنت ہیرے جواہرات، لعل، یاقوت، موتی اس قدر کثرت سے بکھرے پڑے ہیں کہ میرے پاؤں تلے ہی جو جگہ ہے، صرف وہی پاؤں کے فرش پر رہنے کی وجہ سے خالی ہے۔ باقی محل کا پورا فرش بھرا پڑا ہے۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ ان چیزوں کو دیکھ کر یہ خیال بھی دل کو ڈرانے لگا کہ میں یہاں اچانک کیسے پہنچا! یہ کیا ماجرا ہے! جس کسی کا یہ محل ہے، اگر اس نے مجھے یہاں کھڑے دیکھا تو وہ میرے بارے میں کیا سوچے گا؟ میں یہاں کس راستے سے آیا ہوں! مجھے یہاں سے کس راستے سے باہر نکلنا ہے! اس محل کی یہ چمچماہٹ جو اس دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی، تو پھر یہ کیسے اور کیوں کر ممکن ہے! میں اسی سوچ میں پریشان تھا کہ مجھے اچانک ایک سیڑھی جو مجھ سے کافی دوری پر تھی، دکھلائی دیتی ہے، میں نے سوچا: ہوسکتا ہے، باہر نکلنے کے لئے یہی مناسب راستہ ہو، لیکن وہاں کیسے پہنچا جائے، کیوں کہ پورے محل کا فرش ان چیزوں سے بھرا پڑا ہے۔ خیر ایک ترکیب ذہن میں آئی کہ نیچے جھک کر ان چیزوں کو آرام کے ساتھ ہٹایا جائے۔ صرف پاؤں رکھنے کے لئے جگہ بنائی جائے، اسی طرح آہستہ آہستہ اس سیڑھی تک پہنچ سکتا ہوں۔ میں نے ٹھیک ایسے ہی کیا، میں سیڑھی کے قریب پہنچا، اوپر والی چھت جہاں یہ سیڑھی جارہی تھی، میں جانا چاہتا تھا، لیکن دیکھا کہ سیڑھی کے ہر زینے پر یہ چیزیں بے شمار رکھی ہوئی ہیں،

سیڑھی کے دونوں کناروں پر پھولوں کے پودے ہیں، پھولوں سے روشنی کی کرنیں میرے اوپر پڑ رہی ہیں، میں اچنبھے میں پڑا ہوں کہ یہ کیا بات ہے! یہ کس کا اتنا بڑا اعالی شان محل ہوسکتا ہے، جو اس قدر سجایا گیا ہے! خیر میں اسی ترکیب سے سیڑھیاں چڑھتا گیا، جس ترکیب سے پیچھے سے آیا تھا، کچھ دیر بعد جب میں اوپر والے محل میں پہنچا تو وہاں فرش پر سبز رنگ کی بہت بڑی قالین بچھی دیکھتا ہوں۔ ایک طرف سے یہ محل خالی پڑا ہوا ہے، لیکن جب دائیں طرف نظر ڈالتا ہوں تو باریش، سفید، لمبے کپڑوں میں ملبوس بہت سارے بزرگوں کو دیکھتا ہوں، جو شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جیسی آواز میں باتیں کررہے ہیں۔ مجھے ان کی اس بھنبھناہٹ کی آواز نے اپنی طرف متوجہ کیا۔ میں ان کی طرف چل دیا۔۔ مجھے اپنی طرف آتا دیکھتے ہی وہ سب کے سب کھڑے ہوگئے۔ ان لوگوں اور ان کے امام صاحب کی دائیں طرف ایک عالی شان نشست تھی، جو تکیوں سے سجی ہوئی تھی۔ مصافحے کے بعد مجھے اس پر بیٹھنے کے لیے کہا گیا۔ میں عالی شان گدی پر ان کے کہنے کے مطابق بیٹھ گیا، پھر وہ سب لوگ بیٹھ گئے۔ امام صاحب سے مصافحے کے وقت میرے دل کی کیا کیفیت ہوئی، یہ میں لفظوں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ ان کی شکل وصورت کے دیدار سے دل پر کیا اثر پڑا، یہ بھی لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ گدی پر بیٹھنے سے جسم کو کیا محسوس ہوا، اس کے بھی بیان سے قاصر ہوں۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔ جسم پسینے سے شرابور تھا۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اب اس منظر کو میں ہو بہو کئی بار اپنے دماغ کی آنکھوں سے دیواروں پر بھی دیکھنے لگا، اکثر میں اسی خیال میں محو ہو کر ڈوب جاتا۔ چہرے پر داڑھی جو روزانہ میں تراشا کرتا تھا، کافی دراز ہوگئی۔ اس کی طرف کئی مہینوں تک خیال بھی نہ آیا۔ دل ان ہی بزرگوں کی صحبت ونشست میں بیٹھنے کے لئے اداس ہونے لگا۔ ان سے مصافحہ کرنے کو دل اکثر تڑپنے لگا۔ یہ میرے دل کے اندر کی بات تھی، جسے میں نے اپنی رفیقۂ حیات سے بھی چھپائے رکھا تھا۔ وہ کئی بار اصرار کرتی، آپ کو کیا ہوا ہے؟ بتاتے کیوں نہیں؟ چہرے کا کیا حال بنا رکھا ہے؟ حجامت کیوں نہیں کرتے ہو؟ میں خاموش مسکراتے ہوئے بات کو ٹال دیتا۔

اسی علاقے کے میرے ایک دوست ہیں، جن کا نام محمد شریف بٹ ہے۔ یہ گاؤں بموں میں رہتے ہیں۔ میرے پاس اکثر بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن وہ میری دوکان میں تشریف لائے، جب کہ میں اس خواب کو اپنے دماغ کی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے یہ ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ محمد شریف صاحب میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیر، انہوں نے کچھ صبر کرنے کے بعد مجھے جھنجھوڑا کہ بھائی حاکم سنگھ! آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ آپ پہلے کی طرح نہیں رہے ہیں! میں کب سے یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ آپ دوسری طرف کہیں متوجہ ہیں۔ کیا بات ہے؟ آپ سہمے کیوں لگ رہے ہیں؟ فوج یا STF کے آدمی نے کہیں ڈرایا تو نہیں ہے یا کسی ملی ٹینٹ کی طرف سے خط تو نہیں آیا ہے۔ جو بھی بات ہے، آپ مجھے اپنے دل کی بات ضرور بتادیجئے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میرا فوج یا STF یا ملی ٹینسی سے کوئی دور تک کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ میں آپ کو کیا بتاؤں! انہوں نے مجھے بہت مجبور کیا تو میں نے جو خواب دیکھا تھا انہیں سنا دیا۔ محمد شریف صاحب نے مجھے تسلی دی کہ آپ خوش قسمت ہیں، جو آپ نے ایسا خواب دیکھا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل و احسان ہے۔ میں اس کی تعبیر تو آپ کو نہیں بتا سکتا، البتہ مشورہ دے سکتا ہوں کہ ہمارے علاقے کے ایک مشہور بزرگ ہیں جن کا نام جناب غلام قادر غنی پوری صاحب ہے، ان سے اس خواب کی تعبیر پوچھ سکتے ہیں۔ آپ آج ہی رات کو میرے گھر چلیں، رات کو وہاں میرے گھر میں ٹھہریں، صبح سویرے ہی ان سے ملاقات کرکے خواب کی تعبیر پوچھ لیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ہم یکم جنوری ۱۹۹۷ء کی رات کو محمد شریف بٹ صاحب کے گھر ٹھہرے۔ صبح یعنی ۲رجنوری ۱۹۹۷ء کی صبح کو جناب غلام قادر غنی پوری صاحب کے گھر کی طرف چل دیئے۔ راستے میں محمد شریف صاحب نے کہا کہ ہم جب بھی کسی خانقاہ یا مدرسے میں جاتے ہیں تو باوضو ہو کر جاتے ہیں، کیوں کہ وہاں قرآن پڑھا اور سنایا جاتا ہے۔ وہاں کے بزرگ بھی باوضو رہتے ہیں، اس لئے ہمیں بھی باوضو ہی ہو کر جانا چاہئے۔ یہ اپنے دل کا فتویٰ ہے۔ شرعی فتویٰ نہیں ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا: ہم اچھی چیز کو ہی اپنائیں گی۔ وضو کر کے ہی جائیں گے۔ انہوں نے مجھے وضو کرنا سکھایا، بہرحال ہم باوضو ہو کر بزرگ کے گھر پہنچے۔ وہاں پر کافی لوگوں کی بھیڑ تھی۔ یکے بعد دیگرے سب فارغ ہوئے۔ ہمارا نمبر بھی آگیا۔ تعارف کے بعد میں نے اپنا خواب سنایا اور اس کی تعبیر چاہی۔ بزرگ نے سب کچھ سن کر کچھ دیر خاموشی کے بعد قرآن کی کچھ آیات لکھ دیں اور صبح وشام ان کو پڑھنے اور ہر چالیس دن کے بعد ملاقات کرنے کے لئے کہا۔ میں اس سے زیادہ ان سے اور کچھ نہیں پوچھ سکا۔ میں اس فیصلے پر پہنچا کہ میرے اس خواب کی تعبیر یہی قرآن کی آیات ہیں جن کا مجھے ورد کرنا ہے۔ ہم وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ راستے میں میں نے محمد شریف صاحب سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ مجھے ذرا ہندی میں لکھوایئے۔ میں عربی نہیں جانتا ہوں۔ انہوں نے مجھے ترتیب سے وہ سب کچھ لکھوایا جو بزرگ نے لکھ کر دیا تھا۔ جب اس کا میں نے ترجمہ پڑھا تو اس کا مضمون اللہ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت پر مشتمل تھا۔ بس پھر کیا تھا۔ مجھے خواب کے ذریعے سے اپنی منزل آپ مل گئی تھی، جس کی تلاش میں میں

برسوں سے بے تاب تھا۔ آج میرا وہ خواب پورا ہو چکا تھا۔ اب مجھے اسے ظاہر ہی کرنا تھا۔ میں وقتاً فوقتاً بزرگ کے پاس حاضری دیتا رہا۔ وہاں مجھے توحید کا درس بھی ملتا رہا، روح کی اصلاح بھی ہوتی گئی۔ ۲۵؍اپریل ۱۹۹۷ء کو جناب غالب قادر غنی پوری صاحب نے میرا نام ارشاد احمد رکھا۔ اب میری زندگی کی دنیا بدل گئی تھی۔ اب میں مستند اسلامی لٹریچر خرید کر پڑھنے لگا۔ جوں جوں مطالعہ کرتا گیا، میرے ایمان کی کیفیت بڑھتی گئی۔ کچھ مہینوں کے بعد میں نے چھپ کر مسلم بنے رہنا مناسب نہیں سمجھا۔ اس لئے بزرگ سے ملاقات کرنے کے بعد عرض کیا۔ مجھے کورٹ میں جا کر اپنے اسلام قبول کرنے کی قانونی کارروائی کروانی چاہئے، کیوں کہ میرے چہرے پر اب لمبی داڑھی ہو چکی تھی، لباس بھی اپنے آپ بدل گیا تھا۔ شناختی کارڈ پر جو فوٹو اور نام تھا، اب میری شکل اس سے نہیں ملتی تھی۔ ماں، باپ، بھائی، بہن وغیرہ کو بھی اپنے اس فیصلے سے آگاہ کرنا تھا۔ بس اسی غرض سے ایک دن میں اپنے گھر آیا۔ والد اور والدہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے، میں پانچ چھ مہینوں کے بعد گھر آیا ہوا تھا۔ چہرے پر داڑھی دیکھ کر ماں نے کہا: بیٹا! وہاں کیا آپ کو حجامت بنانے کی بھی فرصت نہیں ہے؟ آپ پہلے کھانا وغیرہ کھا لیجئے اور پھر حجامت کر کے نہا لیجئے اور ذرا آرام کیجئے۔ میں نے کھانا وغیرہ کھایا، حجامت والی بات کو باتوں باتوں میں ٹال دیا۔ آرام کرنے کے بجائے ماں کے سامنے رسوئی میں بیٹھ کر ہاتھ میں تسبیح لئے اول کلمہ پڑھتا رہا۔ ماں نے پوچھا: یہ کیا پڑھ رہے ہو؟ ان کے لئے یہ کوئی نئی بات تو تھی نہیں، کیوں کہ میں بچپن سے اسی مزاج کا تھا۔ یوں بھی کبھی کبھی ان کے سامنے ایسے ہی برہم سوتر کی مالا جپا کرتا تھا۔ میں نے جواب دیا: میں پہلے ایک کم برہما دو تیے نستے نا ہے نانستے کنچن کی مالا جپتا تھا، اب میں لا الہ الا اللہ کی تسبیح کر رہا ہوں۔ ماں کے پوچھنے پر میں نے کہا: انتم (آخری) ماہرشی، کلکی اوتار، نرانشز، جگت گرو (عالمی رہنما) جو عرب میں محمد ﷺ کے نام سے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے تشریف لائے تھے اور اس دنیائے فانی کو خیر باد کہہ کر تشریف لے بھی گئے ہیں، ہمیں ان کا پتا ہی نہیں تھا۔ مجھے کچھ مہینے پہلے ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے۔ اب میں انہیں دنیائے فانی کا آخری نبی مانتا ہوں۔ ان کے لائے ہوئے دھرم (مذہب) کو مان چکا ہوں۔ جو جو تعلیمات انہوں نے نسلِ انسانی کو دی ہیں، انہیں تسلیم کرتا ہوں کہ اپنی طرف سے انہوں نے ایک بات بھی نہیں کہی ہے۔ سب کی سب ایشور (اللہ) کے حکم سے فرمائی ہیں، اس لئے آپ بھی ان پر ایمان لے آیئے۔ دوسروں کو بھی ان پر ایمان لانے کو کہئے اور اس پرانے دادا پڑدادا کے دین کو خیر باد کہئے، کیوں کہ ان کے ظہور کے بعد پرانے جتنے بھی ادیان ہیں، وہ منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب جو بھی ان پر عمل کرے گا، وہ آخرت میں ناکام ہوگا اور جو بھی محمد ﷺ کے دین میں داخل ہوگا، وہ آخرت میں کامیاب اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرے گا، یہی وہ کلکی اوتار ہیں، جگت گرو (عالمی رہنما) ہیں، نرانشز ہیں، جن کا برسوں سے بڑے گیانیوں (عالموں) اور پروہتوں (مذہبی امور انجام دینے والوں) کو انتظار ہے۔ ماں نے جواب دیا: اچھا! آپ کا دل جس راہ میں خوش رہتا ہے، قبول کریں۔ آپ سے تو ہماری کچھ پیش نہیں چلتی ہے۔ آپ جس طریقے سے بھی اس اوپر والے کی عبادت کرنا چاہتے ہیں، کریں۔ میں نے ماں سے پوچھا: مجھے نماز پڑھنی ہے۔ یہاں رسوئی میں پڑھ سکتا ہوں؟ ماں نے بخوشی اجازت دے دی۔ میں نے ماں سے کوئی صاف چادر لانے کو کہا۔ ماں نے صندوق میں سے اپنے سر کی نئی چادر نکال کر مجھے نماز پڑھنے کے لئے دیدی۔ میں نے نماز عصر، مغرب اور عشاء اسی چادر پر پڑھی۔ شام کو سب گھر والوں سے اس بارے میں تفصیل سے بات ہوئی۔ میں نے انہیں آگاہ کیا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میرے رہنے سہنے، کھانے پینے، عبادت کے طور طریقے آپ سے الگ ہوں گے، اس لئے آپ سب میرے ساتھ اسلام قبول کر لیجئے۔ سب نے انکار کیا کہ ہم اپنے دادا، پڑدادا کے دین سے نہیں پھر سکتے ہیں۔ آپ اپنی زندگی کو جس طرح سے گزارنا چاہتے ہیں، گزاریئے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ صرف ایک بات یاد رکھنا۔ اپنے ماں باپ کو کبھی بھی نہیں بھولنا۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ اسلام تو مجھے آپ کی سیوا (خدمت) کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ اسلام میں داخل ہوں یا نہ ہوں۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ میں اسلام کے حکم سے آپ ہی کا بیٹا رہوں گا۔ آپ کا سیوک (خادم) اور آپ کے سکھ دکھ کا پورا خیال رکھوں گا۔

۲۷؍ستمبر ۱۹۹۸ء کو میں ماسٹر بشیر احمد صاحب گاؤں گڑمالووا کو ساتھ لے کر بھدرواہ سیشن کورٹ روانہ ہوا۔ رات کو ہم دونوں بھدرواہ میں مولوی حفظ الرحمٰن صاحب کے مدرسے میں ٹھہرے۔ مولوی صاحب کے ہمراہ تقریباً گیارہ بجے کورٹ میں پہنچا۔ مولوی صاحب کی جان پہچان کورٹ کے جج صاحب سے اچھی تھی، اس لئے مولوی صاحب نے چپراسی کے ذریعے ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے پر ملنے کا سندیش (پیام) بھیجا۔ جج صاحب نے فوراً اندر سے چپراسی کو بھیجا کہ ہمیں اندر آنے دیا جائے۔ ہم تینوں جج صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے ہمیں گیسٹ روم میں بٹھایا اور تھوڑی دیر کے بعد خود بھی تشریف لائے۔ تعارف کے بعد میں نے اپنے آنے کی غرض بیان کی۔ جج صاحب نے تفصیل جاننی چاہی تو میں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے انہیں اپنے بچپن سے لے کر آج تک کے روحانی سفر کا حال سنایا۔ میری روداد سن کر جج صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ انہوں نے

تبدیلی مذہب کے متعلق سب کاغذات جلد مکمل کردیئے۔ جج صاحب نے کافی دیر تک مجھے گلے لگائے رکھا اور میری پیشانی پر بوسے دیتے رہے۔ میں جج صاحب کا یہ ہمدردی بھرا کردار دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ ان جج صاحب کا نام ضیاء الاسلام سہروردی صاحب ہے۔ بڑے نیک سیرت اور نیک صورت انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

میں ۱۴ر مارچ ۱۹۹۹ء کی شام والی گاڑی سے باتھری سے ڈوڈہ سٹی کے لئے اہلیہ اور بچوں کے کپڑے لے کر روانہ ہوا۔ March Closing کا مہینہ تھا اس لئے کافی سارے پیسے بھی میرے پاس تھے۔ بس دیر سے ٹھاٹھری اسٹیشن پر پہنچی۔ اس اسٹیشن سے STF کے دس بارہ جوان اپنے آفیسر سمیت بس میں سوار ہوئے۔ کچھ دور جانے کے بعد انہوں نے گاڑی کو روکا اور سبھی STF کے جوان نیچے اتر گئے۔ مجھے بھی گاڑی سے نیچے اترنے کو کہا۔ میں ان کی بات کو نہیں سمجھ پایا۔ خیر میں نے سوچا کہ میرے لباس کی وجہ سے شاید ان کو کچھ شک ہوا ہے، تلاشی کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔ یہ سوچ کر میں گاڑی سے نیچے اترا، لیکن انہوں نے کہا کہ اپنا پورا سامان بھی نیچے اتارو۔ میں نے سامان نیچے اتارا۔ میں نے ان سے اپنی اور اپنے سامان کی تلاشی لینے کو کہا، لیکن انہوں نے تلاشی نہیں لی، بلکہ ڈرائیور کو زبردستی بس آگے سفر پر لے جانے کا حکم دیا۔ مجھ سے زبردستی سامان اٹھوا کر اپنے ساتھ رات کو فکسو پوسٹ پر لے گئے۔ ان کا انچارج آفیسر سمپال نام کا تھا۔ جاتے ہی پوسٹ کے اندر ایک کمرے میں میرے کپڑے اتروائے گئے، پاجامہ بھی نکلوایا گیا۔ میرے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف پیٹھ پر خوب کس کر باندھ دیئے گئے۔ یہ سب اس آفیسر نے خود اپنے سامنے پونچھ علاقے کے کچھ سپاہیوں سے کروایا۔ ساتھ ہی وہ انتہائی گندی گندی گالیاں بکتا جا رہا تھا۔ مجھ سے اب پوچھ گچھ شروع ہوئی کہ آپ کتنے ملی ٹینٹوں کو جانتے ہیں؟ کس کس کے ساتھ آپ کا تعلق ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں نہ کسی ملی ٹینٹ کو جانتا ہوں اور نہ کسی سے میرا کوئی تعلق ہے۔ اس پر وہ مجھے اتنا مارتے پیٹتے کہ میں درد سے چلا اٹھتا۔ میری سانس رک جاتی۔ میں ان کے بار بار پوچھنے پر یہی کہتا رہا کہ میں صرف ایک اللہ کو اور اس کے آخری رسول کو ہی جان سکا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا کسی سے کوئی واسطہ ہے نہ تعلق۔ اس بیان پر انسپکٹر سمپال نے دو آدمیوں کو میرے اوپر مسلط کر دیا، ان میں سے ایک آدمی مسلسل کافی دیر تک میری دائیں ٹانگ پکڑ کر کھینچتا رہا تو دوسرا بائیں ٹانگ بے دردی سے زور سے کھینچتا رہا، جس سے میری کمر کے نیچے والے سارے جوڑ کڑ کڑا اٹھے۔ میں جب تکلیف سے چلاتا، انسپکٹر سمپال میرے منہ میں ٹاٹ ٹھونس دیتا تاکہ کوئی میری آواز باہر نہ سننے پائے اور دو آدمی میرے دونوں پاؤں کے تلووں پر زور زور سے ڈنڈے برساتے۔ جب انسپکٹر سمپال میرے منہ میں ٹاٹ ٹھونستا تو کہتا: یہ لے مسلمانوں کی جنت کے میوے کھا۔ اس کی اس بات سے مجھے معلوم ہوا کہ مجھے یہ سزا اسلام قبول کرنے پر دی جارہی ہے۔ اسی طرح سے دو گھنٹے تک ان لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، اس میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، یہاں تک کہ میں بے ہوش ہوگیا۔ میری بے ہوشی میں بھی وہ مجھے مارتے پیٹتے رہے۔ اچانک جس کمرے کو بند کر کے وہ مجھے پیٹ رہے تھے، اس کے دروازے کو کسی نے زور سے کھٹکھٹایا۔ انہوں نے مجھے چھوڑ کر جلدی سے دروازہ کھول دیا، پھر وہ لوگ آپس میں کانا پھوسی کرنے لگے اور کچھ نچلی منزل کی طرف دوڑ پڑے۔ انہوں نے مجھے کچھ وقفے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا۔ خیر کچھ دیر کے بعد وہ انسپکٹر واپس کمرے میں آیا اور میرے دونوں ہاتھ کھول دیئے، پھر وہ مجھ سے نرم نرم باتیں کرنے لگا اور پوچھنے لگا کہ کیا تو جادو جانتا ہے؟ بول تو نے کیا کیا سیکھا ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ میں جادو وادو کچھ نہیں جانتا ہوں اور نہ ہی اس بارے میں مجھے کچھ علم ہے، بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں جانتا ہوں۔ یہ سن کر وہ آگے کچھ نہیں بول پایا۔ اس نے مجھے اٹھنے کے لئے کہا۔ میں اٹھ نہیں سکتا تھا، دو آدمیوں نے مجھے پکڑ کر اٹھایا اور مجھے اسی کمرے میں سہارا دے کر چلانے لگے، پھر اس انسپکٹر نے حکم دیا کہ اس کو نیچے والے کمرے میں لے جایا جائے، جہاں ان کے کچھ آدمی بھی رہتے تھے۔ مجھے وہاں لے جایا گیا، وہاں میرے پاس کوئی دودھ کا گلاس لے کر آتا، کوئی پانی کا گلاس، کوئی کھانے سے بھری پلیٹ لے کر آتا۔ مجھے کیا کھانا پینا تھا۔ میں تو اندر سے چور چور تھا، آخر کار وہ سب سو گئے اور کچھ ادھر ادھر چلے گئے۔ میرے سامنے ان ہی میں کا ایک آدمی مجھے دیکھ کر سسکیاں لے کر رو رہا تھا۔ میں نے اس سے، اس کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: دراصل انہوں نے آج آپ کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، لیکن اللہ نے انہیں ناکام کردیا۔ میں نے اس سے پوچھا: وہ کیسے اور کیوں میری زندگی کو ختم کرنا چاہتے تھے؟ اس نے کہا: کہ آپ کو چھوڑنے کی وجہ میں بیان کر سکتا ہوں، لیکن زندگی کو کیوں ختم کرنا چاہتے تھے، یہ مجھے معلوم نہیں۔ جب آپ کو انہوں نے دو گھنٹے تک بری طرح سے مارا پیٹا، آپ کی چیخیں کمرے کو ہلا رہی تھیں کہ اچانک اس کمرے میں ایک آگ کا گولا نمودار ہوا، وہ پھٹ گیا، ہم یہاں تین چار آدمی تھے، باقی سب آپ کو مار پیٹ رہے تھے۔ جب وہ آگ کا گولا پھٹا تو چاروں طرف آگ ہی آگ ہوگئی، ہم ڈر گئے۔ ہمارے پاس جتنا پانی تھا، آگ بجھانے کے لئے آگ پر پھینکا گیا لیکن ایک عجیب بات ہوئی، ہم سب دنگ رہ گئے کہ اس پانی نے جیسے مٹی کے تیل کی طرح آگ پکڑ لی: آگ اور زیادہ پھیل گئی۔ ہم سب اوپر والی منزل میں دوڑ

گر گئے، جہاں دوسرے آپ کو مار پیٹ رہے تھے۔ ہم نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا اور سپال صاحب کو سب معاملہ سنایا۔ وہ نفری سمیت وہاں آیا۔ بڑی مشکل سے سب نے مل جل کر آگ بجھائی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد انہوں نے آپ کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہے، بلکہ آپ سے ہمدردی جتا رہے ہیں، میں خود یہ بات سن کر حیران رہ گیا اور اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑا۔ یہی میرا اللہ ہے جو ناممکن کو ممکن کر دکھاتا ہے۔ ہزاروں بار بھی اگر اس کی راہ میں قربان ہو جاؤں تب بھی اس کا شکر ادا نہیں کرسکتا ہوں۔ اس کا مجھ جیسے ناچیز پر بے پناہ فضل واحسان ہے۔ دوسری صبح مجھے ڈوڈہ JIC میں لاکر بند کر دیا گیا۔ یہاں پر ان دنوں کھجوریہ نام کا JIC انچارج ہوا کرتا تھا۔ بہت ظالم آدمی تھا۔ اسے بھی اس سپال انسپکٹر نے جاتے جاتے میرے سامنے بتا دیا تھا کہ یہ آدمی جادو جانتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا۔

اس رات کو میں JIC ڈوڈہ میں نظر بند رہا۔ کھجوریہ نے کافی بدتمیزی کی۔ دوسرے دن میرا فرضی بیان اس نے خود ہی اپنی مرضی سے لکھا اور جامہ تلاشی کی رپورٹ بھی بنائی اور میرے ریمانڈ آرڈر کے لئے جج صاحب کے پاس پیشی کا منصوبہ بنایا۔ میرے جسم کے دائیں طرف کے حصے کو کچھ ہو گیا تھا۔ دایاں ہاتھ بھی ٹیڑھا میڑھا ہو گیا تھا، اس لئے برائے نام انہوں نے مجھے ڈاکٹر کو بھی دکھانا تھا، چنانچہ مجھے ہتھکڑی لگا کر پانچ سپاہیوں سمیت ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ڈوڈہ میں تشخیص کے لئے لایا گیا۔ ایمرجنسی میں کوئی ڈاکٹر صاحب تھے، جنہیں میں نہیں جانتا تھا۔ ڈاکٹر نے پولیس انچارج کو ڈانٹا کہ اس کا کیا چیک اپ کرنا ہے۔ اس کو تو بہت زیادہ توڑ پھوڑ دیا گیا ہے، اس لئے اسے جلد از جلد ہاسپٹل میں ایڈمٹ کرو۔ یہ سن کر بھی پولیس انچارج کو رحم نہیں آیا اور بروفین کی تین چار ٹکیاں ہاسپٹل کے اندر کی دوکان سے لیں اور جج صاحب کے پاس ریمانڈ کے لئے پیش کیا گیا۔ جج صاحب جموں سائڈ کے تھے اور جے آئی سی انچارج کھجوریہ بھی جموں کی طرف کا تھا۔ کھجوریہ جج صاحب کی کرسی کے پاس ہی جا بیٹھا۔ جج صاحب میری فائل جو کھجوریہ نے تیار کی تھی، غور سے پڑھ رہے تھے۔ پوری فائل دیکھنے کے بعد انہوں نے کھجوریہ سے کہا: اس فائل میں جامہ تلاشی رپورٹ نہیں ہے۔ وہ کہاں ہے؟ کھجوریہ بار بار ان سے کہتا: جناب! اسی میں ہے، وہ پھر دیکھتے اور پھر پوچھتے، اس میں جامہ تلاشی رپورٹ کہاں ہے؟ کھجوریہ پھر کہتا: جناب! اسی میں ہے۔ اس پر جج صاحب کو کچھ شک ہوا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر مجھ سے پوچھا: بیٹے! بولو، یہاں کیسے پہنچے ہو؟ میں زیادہ تو کچھ بول نہیں سکتا تھا، لیکن میں نے اپنا دایاں ہاتھ جو بالکل ٹیڑھا ہو گیا تھا، مشکل سے اوپر اٹھا کر انہیں دکھایا اور عرض کیا کہ انہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے، جن کو حکومت نے لوگوں کی رکھوالی کے لئے گاؤں گاؤں میں تعینات رکھا ہے۔ جج صاحب میرے حال کو دیکھتے ہی کھجوریہ جے آئی سی انچارج پر انتہائی غصے میں آکر برس پڑے اور پولیس کو ہی حراست میں بند کرنے کی دھمکی دی کہ آپ لوگوں نے یہ غیر قانونی کام کیسے کیا ہے؟ میں تم سب کو اریسٹ (گرفتار) کراؤں گا۔ اسے فوراً ہسپتال میں داخل کرواؤ، اس طرح سے میں ایک مہینے کچھ دن ڈسٹرکٹ ہاسپٹل ڈوڈہ میں زیرِ علاج رہا، پانچ دس دن تک پولیس کے آدمی بھی میرے ساتھ دن رات ہسپتال میں رہے لیکن اس کے بعد اچانک وہ سب رفو چکر ہو گئے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد جناب غلام قادر غنی پوری صاحب نے مشورہ دیا کہ آپ خاص ڈوڈہ شہر میں ہی اپنا کاروبار کرو۔ یہاں ہمارے علاقے کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، چنانچہ ڈوڈہ میں میں نے دوکان کرائے پر لے کر کاروبار شروع کیا۔ الحمدللہ ڈوڈہ کے باا‌ثر و معزز مسلمانوں نے مجھ سے بھرپور تعاون کیا اور ان کی ہمدردی وخلوص میرے شاملِ حال رہا۔ میں ان تمام حضرات کا بے انتہا مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

الحمدللہ ۱۹۹۹ سے آج تک میں نے یہاں ڈوڈہ میں اپنے کاروبار کے ساتھ ساتھ کئی غیر مسلم بھائیوں تک دین کی دعوت پہنچائی۔ ان میں متعدد نے قبولیت اسلام کے بعد اپنا نام بھی بدل لیا ہے اور کئی اپنے نام بدلنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ میں ان سے اکثر عرض کرتا ہوں کہ مذہب اسلام رنگ ونسل، قبیلے اور علاقائیت سے ماورا مذہب ہے جو ایک منفرد فضیلت کا حامل ہے، اسی لئے جب کوئی فرد اسلام قبول کرتا ہے اور مذہب اسلام کو قریب سے دیکھتا ہے تو وہ روحانی طور پر ایک گونہ گو سکون واطمینان و انبساط کی کیفیت محسوس کرتا ہے، اگر چہ اپنے آباواجداد کے مذہب کو چھوڑنا ایک بڑا کٹھن مرحلہ اور مشکل فیصلہ ہوتا ہے، لیکن اسلام کی آفاقی تعلیمات اور اس کی وسعتِ نظری انسان کو اس انتخاب میں مدد کرتی ہے۔

میں اپنے دینی بھائیوں سے یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ آپس کے مسلکی اختلافات کو اپنے درمیان سے دور کریں۔ اپنے ایمان کی نعمت کو پہچانیں، کیوں کہ ایمان کی ایک دن کی زندگی بغیر ایمان والی سیکڑوں سال کی زندگی سے افضل اور بہتر ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جو کام سرانجام دینے کی اپنی اس امت کو تلقین کی ہے، ان کے امتی ہونے کی حیثیت سے سارے انسانوں کو اس دین کی روشنی کی طرف دعوت دیں اور منسوخ شدہ ادیان کے اندھیروں سے بھی دنیائے انسانی کو واقف کرائیں۔ خود کو ایک باعمل مسلمان بنائیں اور قرآن اور سیرتِ رسول ﷺ سے رہنمائی حاصل کریں۔

(بہ شکریہ میں نے اسلام قبول کیا)

قسط نمبر: ۴۶

کرشماتِ جَفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر طریقہ

رزق اور روزی میں خیر وبرکت اور آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک حصہ ہے۔ جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی۔ قارئین سے گزارش ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ اس مضمون کی سطر کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی غلطی نہ ہوجائے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام کے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔ مثلاً طالب کا نام تسلیم احمد ہے اور والدہ کا نام اختری بیگم ہے۔ تسلیم احمد کے اعداد ۵۹۳ اور اختری بیگم کے اعداد ۸۸۳ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۱۴۷۶ ہیں۔ چونکہ تسلیم احمد کے نام کا پہلا حرف ت ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں جتنے بھی ت استعمال ہوئے ہیں ان کی تعداد کو ۴ سے تقسیم کرکے جو اعداد برآمد ہوں گے انہیں شامل کریں گے۔ اس کے بعد قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام د، ف، ت سے شروع ہوئے ہیں ان کے حروف کی کل تعداد کو شامل کریں گے۔ اس کے بعد جو اسماء الٰہی ت سے شروع ہوئے ہیں ان کے کل اعداد بھی شامل کئے جائیں گے۔ اب اس تفصیل کو دیکھیں۔

قرآن حکیم میں حرف ت کی کل تعداد ۱۱۹۹ ہے۔ ان کو ۴ گنا کیا تو کل اعداد ہوئے۔ ۴۷۹۶۔ قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام ت سے شروع ہوئے ہیں ان کے نام اور حروف کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ توبہ	۷۰۳۶۱۵
سورۂ تغابن	۷۹۷۴۱
سورۂ تحریم	۳۹۲۳۲
سورۂ تکاثر	۱۰۳۶۷۰
ٹوٹل	۹۳۶۲۵۸

ت سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی اور ان کے اعداد قمری۔

یاتواب ۴۰۹

تمام اعداد کا مجموعہ یہ ہے۔ ۴۷۹۶

۱۴۷۶

۹۳۶۲۵۸

۴۰۹

۹۴۲۹۳۹

۶۰۰

اس میں سے ۶۰۰ وضع کرکے ۴ سے تقسیم کردیں۔

۴)۹۴۲۳۳۹(۲۳۵۵۸۴

۸
۱۴
۱۲
۲۲
۲۰
۲۳
۲۰
۳۳
۳۲
۱۹
۱۶
۳

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے۔ ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ ہوگا لیکن پانچویں خانہ میں ۲۱ کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۳۵۷۲۵	۲۳۵۷۸۵	۲۳۵۸۴۵	۲۳۵۵۸۴
۲۳۵۸۲۵	۲۳۵۶۰۴	۲۳۵۷۰۵	۲۳۵۸۰۵
۲۳۵۶۲۴	۲۳۵۸۸۵	۲۳۵۷۴۵	۲۳۵۶۸۵
۲۳۵۷۶۵	۲۳۵۶۶۵	۲۳۵۶۴۴	۲۳۵۸۶۵

وکفٰی باللہ شہیدًا محمدٌ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

علم جفر کا ایک نادر تحفہ
تسخیر و محبت کا ایک بے مثال عمل

حسن الہاشمی

یہ طریقہ محبت، دوستی اور تسخیر کا ایک بے مثال طریقہ ہے۔ اس کے ذریعہ کوئی بھی شخص اپنے روٹھے ہوئے دوست کو راضی کر سکتا ہے۔ اس عمل کی تیاری پہلے سے کر لینی چاہئے اور نقش اس وقت تیار کرنا چاہئے جب زہرہ و مشتری کی تثلیث ہو۔ اگر نقش اس وقت تیار کیا گیا تو انشاء اللہ بہت جلد اثرات ظاہر ہوں گے اور مطلوبہ مقصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو دو سعید ستاروں کے قران میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کا نام مع والدہ لکھا جائے پھر طالب کے والد والدہ کے نام کے جو حروف ہوں ان کے تینوں طریقہ سے استخراجِ مداخل کرے اس کو مدخلِ اول کہا جائے گا۔ اس کے بعد طالب کے نام اور والدہ کے نام کے حروف کو ملفوظی کر کے اس عمل کو پھر دہرائیں اور کارروائی کر لیں اس کو ہم مدخل دوم مانیں گے۔

اس کے بعد نام کے ملفوظی حروف اور مدخل کے حروف کے کل اعداد برآمد کریں گے۔ اس کے بعد مدخل دوم کے کل حروف میں سے مکرر حروف کو حذف کر کے ایک سطر بنائیں گے اور اس سطر کو محفوظ کر لیں گے۔ بالکل اسی طرح ہمارا مقصد محبت ہے۔ محبت کے حروف اور اعداد کے ساتھ اسی عمل کو دہرائیں گے۔ اس کے مدخل اول اور مدخل دوم کے حروف سے مکرر حروف حذف کر کے ایک سطر تیار کریں گے اور اس سطر کو بھی محفوظ رکھیں گے۔

آخیر میں مطلوب کے نام اور والدہ کے نام کے حروف اور اعدد کے ساتھ ہی کارروائی کریں گے۔ اس طرح تخلیص کے بعد ہمیں ۳ سطریں ملیں گی۔

ایک سطر۔ طالب کے حروف کی

دوسری سطر۔ محبت کے حروف کی

تیسری سطر۔ مطلوب کے حروف کی

ان سطروں کو آپس میں امتزاج دیں گے اور ان کی تخلیص کر کے صدر مؤخر کے ذریعہ زمام برآمد کریں گے اس پوری کارروائی میں ہمیں طالب مطلوب اور محبت کے اعداد بھی موصول ہوں گے۔ تین طرح کے مداخل کے بعد حاصل ہوں گے، ان تینوں کو باہم صحیح کر کے حسب قاعدہ دو نقش تیار کریں گے، ایک بادی چال سے اور ایک آتشی چال سے۔ جو نقش آتشی چال سے بنائیں گے وہ طالب کے بازو پر بندھے گا، جو نقش بادی چال سے بنائیں گے وہ کسی پھل دار درخت پر لٹکے گا۔

کسر کے بعد جو کارروائی ہوگی اس کی آخری دو سطریں ایک کر دیں گے اور پہلی سطر بھی الگ کر دیں۔ یہ کل ۳ کاغذ کے پرزے ہمیں ملیں گے۔ پہلی والی سطر کا فتیلہ پہلی رات، درمیان کی سطروں کا فتیلہ دوسری رات اور آخری دو سطروں کا فتیلہ تیسری رات جلائیں۔ تینوں رات تلوں کے تیل میں کورے چراغ میں نئی روئی کے ساتھ فتیلہ روشن ہوگا اور تینوں مرکب اعداد کی مجموئی تعداد کے بعد عزیمت چراغ کے سامنے بیٹھ کر پڑھنی ہوگی۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا اور مطلوب بے قرار ہو کر طالب کے پاس آئے گا۔ یہ عمل بالخصوص اس وقت کرنا چاہئے جب مطلوب طالب سے روٹھ گیا ہو اور بات کرنے کے لئے اور طالب کے پاس آنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس عمل کو جو بے شک تیر کی طرح کام کرتا ہے لیکن اس عمل کو صرف جائز امور میں کرنا چاہئے۔

اب اس ساری تفصیل کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھیں۔

اس مثال میں طالب حمیسرہ، ماں کا نام سارا، مطلوب کا نام ندا، ماں کا نام سکینہ، مقصد محبت۔

عملِ طالب

مدخل اوّل

نام مع طالب مع والدہ: ح م ی س س را

اعداد: ۳۷۹

مدخلہ کبیر ۳۷۹

حروف ط ع ش

مدخلہ وسیط ۴۶

حروف و م

مدخلہ صغیر ۱۰

ی

مدخل دوم (نام اور والدہ کے نام کو اور مداخل کے حروف کو ملفوظی کریں گے)

ح ا م ی م ی ا س ی ن س ی ن را ال ف طا

ع ی ن ش ی ن واو م ی م ی ا

اعداد ۱۲۷۶

مدخلہ کبیر ۱۲۷۶
حروف وع رغ

مدخلہ وسیط ۱۳۳
حروف ج ل ق

مدخلہ صغیر ۷
حرف ز

مدخل سوم (مکرر حروف کو حذف کیا گیا)

ح ا م ی س ن ر ل ف ط ع ش و=۸۶۴

مدخلہ کبیر ۸۶۴
حروف دس ض

مدخلہ وسیط ۹۰
حرف ص

مدخلہ صغیر ۹
حرف ط

مداخل ثلاثہ کی تخلیص: ح ا م ی س ن ر ل ف ط ع ش و دض ص

اعداد ۱۷۵۸

مدخلِ اول: عملِ مقصد محبت۔ م ح ب ت اعداد ۴۵۰

مدخلہ کبیر ۴۵۰
حروف ل ن ت

مدخلہ وسیط ۴۵
حروف ہم

مدخلہ صغیر ۹
حروف ط

مدخل دوم: محبت کو ملفوظی کر کے لکھیں گے۔

م ی م ح ا ب ا ت ا اعداد ۵۰۴

مدخل کبیر ۵۰۴
حروف دش

مدخلہ وسیط ۵۴
حروف دن

مدخلہ صغیر ۹
حرف ط

مدخل سوم (مکرر حروف کو ساقط کر دیں گے)

م ی ح ا ب ت = اعداد ۴۶۱

مدخلہ کبیر ۴۶۱
حروف ا س ت

مدخلہ وسیط ۴۷
حروف ن م

مدخل صغیر ۱۱
حروف ای

مدخل ثلاثہ کی تخلیص: م ی ح ر ب ت د ش ن ط = اعداد ۱۰۲۴

عمل مطلوب مدخل اول: نام مطلوب مع والدہ ن داس ک ی ن ہ ب ا ن و اعداد ۲۵۹

مدخلہ کبیر ۲۵۹
حروف ط ن ر

مدخلہ وسیط ۳۴
حروف دل

مدخلہ صغیر ۷
حرف ز

مدخل دوم (اب نام مطلوب مع والدہ ملفوظی کر کے لکھیں گے)

ن ون دال ال ف س ی ن ک اف ی ا ن ون ہا

ب ا ن ون واو اعداد ۷۱۸

مدخلہ کبیر ۷۱۸
حروف ی ذ

مدخلہ وسیط ۷۹
حروف ط ع

محمد اجمل انصاری مرحوم ناظم نجمی مومن پورہ اکولہ

مدخلہ صغیر ۱۶
حروف وی
مدخل سوم (اب مکرر حروف کو ساقط کرکے لکھیں گے)
ن دال ف س ی ک وہ ب اعداد ۲۶۸
مدخلہ کبیر ۲۶۸
حروف ح س ر
مدخل وسیط ۴۴
حروف دل
مدخل صغیر ۷
حرف ز
مداخل ثلاثہ کی تخلیص ن دال ف س ی ک وہ ب ح رز اعداد ۴۸۳
اب ہمارے پاس ۳ طرح کے اعداد اکھٹے ہوگئے۔
ان کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۷۵۸
۱۰۲۴
۴۸۳
کل ۳۲۶۵
قانون کے وضع کئے ۳۰
پھر تقسیم کردیں گے ۴ سے
۴) ۳۲۶۵ (۸۰۸
۳۲۳۵
۳۲
۳۵
۳۲
۳
۳ باقی رہے۔ نقش میں کسر آئے گی پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔
دو نقش بنیں گے ایک بادی چال سے جو پھل دار درخت پر لٹکے گا، ایک نقش بنے گا آتشی چال سے جو طالب کے بازو پر بندھے گا۔
آتشی چال سے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۱۶	۸۱۹	۸۲۲	۸۰۸
۸۲۱	۸۰۹	۸۱۵	۸۲۰
۸۱۰	۸۲۴	۸۱۷	۸۱۴
۸۱۸	۸۱۳	۸۱۱	۸۲۳

بادی چال سے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۱۱	۸۱۷	۸۱۵	۸۲۲
۸۲۳	۸۱۴	۸۲۰	۸۰۸
۸۱۸	۸۱۰	۸۲۱	۸۱۶
۸۱۳	۸۲۴	۸۰۹	۸۱۹

یہ دونوں نقش اس وقت بنیں گے جب زہرہ و مشتری کی تثلیث ہوگی یا اس وقت بنیں گے جب دو سعید ستاروں کا قران ہوگا۔
عمل کی ایک کارروائی یہاں مکمل ہوگئی۔ اب دوسری کارروائی یہ ہے کہ تینوں مداخل ثلاثہ کے تخلیص شدہ حروف اور باہم امتزل پھر تخلص کرنا ہے پھر صدر موخر کر کے کسر کے ذریعہ زمام نکالنی ہے۔ ہمارے تینوں مداخل ثلاثہ کے تخلیص شدہ حروف یہ ہیں۔
ح ام ی س ن رل ف ط ع ش ود ض ص
م ی ح اب ت د ش ن ط
ن دال ف س ی ک وہ ب ح اوز
ح م ن ای دم ح ای ال س ب ف ن ت س رد ی ل ش ک ف ن و ط ط ہ ع ب ش ح ورد ز ض ص
ان حروف کی تخلیص کرنے کے بعد یہ سطر بنے گی۔
ح م ن ای دی ل س ب ف ت ر ش ک وط ہ ع ش زض ص
اب ان حروف کی کسر بنانی ہے اور صدر موخر کے ذریعہ زمام نکالنی ہے جو اس عمل کا آخری مرحلہ ہے۔ دیکھئے صدر موخر کے ذریعہ زمام اس طرح نکلے گی۔ ایک حرف اُدھر سے لینا ہے اور ایک حرف اِدھر سے لیکن اہے اور جب تک ہماری آخری لائن پہلی لائن سے نہ مل جائے اس وقت تک حروف اُدھر سے اور اِدھر سے اٹھاتے رہیں گے حروف ۲۳ ہیں اور ۲۳ حروف کی زمام ۲۴ سطر میں برآمد ہوجاتی ہے۔ بطور مثال کسر پیش کی جارہی ہے۔
کسر یہ ہے۔

ح	م	ن	ا	ی	د	ی	ل	س	ب	ف	ت	ر	ث	ک	و	ط	ح	ع	ش	ز	ض	ص
ص	ح	ض	م	ز	ن	ش	ا	ع	ی	ح	د	ط	ی	و	ل	ک	س	ث	ب	ر	ف	ت
ت	ص	ف	ح	ر	ض	ب	م	ث	ز	س	ن	ک	ش	ل	ا	و	ع	ی	ی	ط	ح	د
و	ت	ح	ص	ط	ف	ی	ح	ی	ر	ع	ض	و	ب	ا	م	ل	ث	ش	ز	ک	س	ن
ن	د	س	ت	ک	ح	ز	ص	ش	ط	ث	ف	ل	ی	م	ح	ا	ی	ب	ر	و	ع	ض
ض	ن	ع	د	و	س	ر	ت	ب	ک	ی	ح	ا	ز	ح	ص	م	ش	ی	ط	ل	ث	ف
ف	ض	ث	ن	ل	ع	ط	د	ی	و	ش	س	م	ر	ص	ت	ح	ب	ز	ک	ا	ی	ح
ح	ف	ی	ض	ا	ث	ک	ن	ز	ل	ب	ع	ح	ط	ت	د	ص	ی	ر	و	م	ش	س
س	ح	ش	ف	م	ی	و	ض	ر	ا	ی	ث	ص	ک	د	ن	ت	ز	ط	ل	ح	ب	غ
ع	س	ب	ح	ح	ش	ل	ف	ط	م	ز	ی	ت	و	ن	س	د	ر	ف	ا	ص	ی	ث
ث	ع	ی	س	ص	ب	ا	ح	ک	ح	ر	ش	د	ل	ض	ف	ن	ط	و	م	ت	ز	ی
ی	ث	ز	ع	ت	ی	م	س	د	ص	ط	ب	ن	ا	ف	ح	ض	ک	ل	ح	د	ر	ش
ش	ی	ر	ث	د	ز	ح	ع	ل	ت	ک	ی	ض	م	ح	س	ف	ع	ا	ص	ن	ط	ب
ب	ش	ط	ی	ن	ر	ص	ث	ا	د	و	ز	ف	ح	س	ع	ح	ل	م	ت	ض	ک	ی
ی	ب	ک	ش	ض	ط	ت	ی	م	ن	ل	ر	ح	ص	ع	ث	س	ا	ح	د	ف	و	ز
ز	ی	و	ب	ف	ک	د	ش	ح	ض	ا	ط	س	ت	ث	ی	ع	م	ص	ن	ح	ل	ر
ر	ز	ل	ی	ح	و	ن	ب	ص	ف	م	ک	ع	و	ی	ش	ث	ح	ت	خ	س	ا	ط
ط	ر	ا	ز	س	ل	ض	ی	ت	ح	ح	و	ث	ن	ش	ب	ی	ص	د	ف	ع	م	ک
ک	ط	م	ر	ع	ا	ف	ز	د	س	ص	ل	ی	ض	ب	ی	ش	ت	ن	ح	ث	ح	و
و	ک	ح	ط	ث	م	ر	ن	ع	ت	ا	ش	ف	ی	ز	ر	ی	ن	ف	ع	ش	ت	ا
ل	و	ص	ک	ی	ح	س	ط	ض	ث	د	م	ب	ح	ز	ر	ی	ن		ع	ش	ت	ا
ا	ل	ت	و	ش	ص	ع	ک	ش	ی	ن	ج	ی	س	ر	ط	ز	ض	ح	ث	ب	و	م
م	ا	د	ل	ب	ت	ث	و	ح	ش	ض	ص	ز	ع	ط	ک	ر	ف	س	ی	ی	ن	ح
ح	م	ن	ا	ی	د	ی	ل	س	ب	ف	ت	ر	ث	ک	و	ط	ح	ع	ش	ز	ض	ص

اس کسر کی پہلی سطر، آخر کی دوسطریں اور درمیان کی ۲۰ سطریں فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں تلوں کے تیل میں نئی روئی کے ساتھ جلائے جائیں گے اور تینوں رات چراغ کے سامنے بیٹھ کر ۲۱ مرتبہ یہ عزیمت طالب پڑھے گا۔ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَااَیُّهَا الْاَرْوَاحُ الْعَالِیَاتِ الطَّاهِرَاتِ الْمُوَکَّلَاتِ بِهٰذِهِ الحروفِ وَالتَّکْسِیْرِ و یَا اَیُّهَا الْاَرْوَاحَ الْعَالِیَاتِ الْاَعْوَانِ بِهٰذِهِ الْحُرُوْفِ وَالتکسِیْرِ اَقْسَمْتُ بِحَقِّ الْاِسْمِ الْاَعْظَمُ بِهٰذِهِ الْحُرُوْفِ والتکسِیْرِ بحق یَامَالِكُ یامغنیُ ویامعطیُ مسخر القلوب (نام مطلوب مع والدہ) فی حق (نام طالب مع والدہ) اُحضُرُوْا العجل العجل العجل الساعة الساعة الوحا الوحا الوحا۔

انشاء اللہ اس عمل کے بعد روٹھا ہوا دوست بے قرار ہو کر حاضر ہوگا اور محبت کا اظہار کرے گا۔ ایک بار تاکیداً پھر عرض ہے کہ اس طرح کے فارمولے بزرگوں کا ورثہ ہے۔ ان کا استعمال ناجائز امور میں نہیں کرنا چاہئے۔ جائز مقاصد میں ان فارمولوں کا استعمال کرکے اپنے رب کی مدد حاصل کریں۔

ہر مہم کی آسانی کے لئے صرف ایک رات کا عمل تیر بہدف

دن کو روزہ رکھے۔ رات کو بعد نماز عشاء تازہ وضو کر کے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک ہی جلسہ میں ۱۲ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر ہزار مرتبہ پڑھنے کے بعد ۲ رکعت نماز نفل پڑھتا جائے۔ اس طرح گویا ۲۴ رکعت نماز نفل اور ۱۲ ہزار بار بسم اللہ شریف پڑھی جائے گی۔ جب یہ عمل ختم ہو تو ۹۰ بار مندرجہ ذیل قسم آخر تک پڑھے۔ انشاء اللہ المولیٰ والکریم بڑی سے بڑی مشکل آسان ہو۔

دعائے قسم یہ ہے۔ ۹۰ بار پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۔ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا قَيُّوْمُ يَا دَآئِمُ يَا طَنْبَهُوْحُ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِفَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَبِهَيْمَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَبِمَنْزِلَةِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اِرْفَعْ قَدْرِیْ يَا اَللّٰهُ وَيَسِّرْ اَمْرِیْ يَا اَللّٰهُ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ يَا اَللّٰهُ وَاجْبُرْ كَسْرِیْ وَاغْنِیْ فَقْرِیْ وَطَوِّلْ فِیْ طَاعَتِکَ عُمْرِیْ وَيَسِّرْ اَمْرِیْ وَمَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ يَا مَنْ هُوَ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الرَّحِيْم ۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ بِاسْمِ الْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ بِاسْمِ الْجَبَرُوْتِ وَالْعَظْمَةِ وَاَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الْمُتَّقِيْنَ ط وَاَهْلِ طَاعَتِکَ الْمُحِبِّيْنَ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ط وَنَصْرًا مُّعِيْنًا وَّمَخْرَجًا فِی الدَّارَيْنِ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط اِنَّکَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ط بِفَضْلِکَ وَبِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

نماز قضائے حاجت

یہ وہ نماز ہے جس کو نماز اشراق کہتے ہیں اس کے لئے شرط یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد وہیں بیٹھا ذکر الٰہی کرتا رہے اور جب طلوع آفتاب کو ۲۰ منٹ گزر جائیں تو اپنے مقصد کے لئے ۴ رکعت نماز اشراق کی نیت سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ والشمس، دوسری رکعت میں واللیل، تیسری رکعت میں والضحیٰ، چوتھی رکعت میں سورۂ الم نشرح پڑھ کر رکعات پوری کرے اور سلام پھیر کر اپنے مقصد کی دعا کرے۔

عمل حل المشکلات

یَا فَتَّاحُ الَّذِیْ فَتَحَ كُلَّ اَبْوَابٍ ایک سو گیارہ بار اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ ۳ یا ۷ یا ۱۱ دن میں ورنہ زیادہ سے زیادہ ۲۱ روز میں مقصد پورا ہو۔ اس کے لئے وقت بعد نماز عشاء بہتر ہے۔

بیس کا نقش ہر کام کے لئے مجرب ہے

یا دردائیل — یا بدوح — یا جبرائیل

۲	۷	۱۱		
	۱۰	۴	۶	
		۸	۹	۳

یا جبرائیل — یا تنکفیل

دانہ سلیمانی حاصل کرنے کا مجرب عمل

یہ عمل ہر مطلب براری کے لئے بذریعہ غیبی امداد مفید اور مؤثر ہے۔ چاہئے کہ اس عزیمت کو جس کے اعداد ۱۰۹۳ ہیں۔ اسی تعداد سے یہ عزیمت ۴۰ روز تک ترک حیوانات کے ساتھ پڑھے۔ جب چالیسواں دن آئے تو اس دن خالی حجرہ میں خوب لوبان وغیرہ سلگائے اور اس عزیمت کو حسب معمول پڑھے پڑھتے پڑھتے ناگاہ اس کا مؤکل صفرائیل جو دانہ سلیمانی کا محافظ ہے۔ اس عزیمت کا تابع ہو کر اچھی طرح ظاہر ہوگا اور سلام کرے گا۔ چاہئے کہ سوائے سلام کا جواب دینے کے اور کوئی کلام نہ کرے۔ جب تک ۱۰۹۳ بار عزیمت کی تعداد پوری نہ کر لے۔ یہاں تک کہ وہ خود کلام کرے گا اور پوچھے گا کہ تیرا کیا مقصد ہے۔ مجھ سے طلب کر اس سوال کا جواب عزیمت کی تعداد ختم کرنے کے بعد دے یعنی یہ کہے کہ میرا مقصد تمہاری تسخیر ہے۔ مجھ سے کلمہ محمدی کی قسم کے ساتھ یہ عہد کرو کہ جب میں تم کو طلب کروں فوراً حاضر ہو۔ جب یہ عہد مکمل ہو جائے تو اس مؤکل کو رخصت کر دے اور اس عزیمت کو روزانہ ۳۹۰ بار ورد کریں۔ میں رکھے تا کہ عمل قائم رہے۔

عزیمت یہ ہے۔ اجب یاصفرائیل بحق یاصمد یاقیوم یارب

اگر ایک چلّہ میں مؤکل حاضر نہ ہو تو تین چلّہ تک برابر حسب معمول پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تیسرے چلّہ میں ضرور ضرور مسخر ہوگا اور عہد و پیمان کرے گا۔ بعدہٗ اگر چاہے کہ کسی مطلب کے لئے مؤکل کو بلائے یا دانہ سلیمانی طلب کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ گوشہ تنہائی میں خوب لوبان سلگائے اور غسل کر کے

پاک جامہ پہنے اور اس عزیمت کو ۳۹۰ مرتبہ پڑھے۔ جب وہ حاضر ہو اور سلام کرے تو سلام کا جواب دینے کے بعد اپنا مطلب بیان کرے یا دانہ سلیمانی کو اس سے طلب کرے فوراً اس دانے کو لانے کے لئے وہ موکل غائب ہو جائیگا۔ اس کے واپس آنے کے وقت تک اسی جگہ عامل ٹھہرا رہے یہاں تک کہ وہ حاضر ہو کر مطلوبہ دانہ عامل کے روبرو پیش کرے گا۔ چاہئے کہ تعظیم کرے اس دانہ کی اور اس کو سر آنکھوں پر رکھے اور حیض ونفاس والی عورت اور جنب والے مرد کی نظر سے پوشیدہ رکھے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس دانہ کو خلاف شرع کام کیلئے ہرگز طلب نہ کرے کیونکہ ایسی نیت سے اگر عمل کیا گیا تو موکل ہرگز مسخر نہ ہوگا بلکہ نقصان پہنچائے گا۔ اس کے ذریعہ ہر جائز کام لیا جاسکتا ہے۔ جس کا طریقہ وہ موکل خود بتائے گا۔

تنبیہ: یہ عمل مجربات میں سے ہے مگر اس میں ترک حیوانات جلالی ضروری ہے جس کی تشریح طویل ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوکی کی ترکاری بغیر مرچ کی اور جَو کی روٹی خود پکا کر کھاتا رہے اور روزانہ پانی دریا کا کسی نمازی آدمی سے منگا کر رکھ لے اور تا اختتام عمل اسی کو پیتا رہے۔ مخلوق خدا اور دین کی خدمت کی نیت سے اس عمل کو پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی چلّے میں کامیابی کی سو فیصدی امید ہے اگر یہی نیت رہی تو عامل کی ضروریات زندگی امید وخیال سے زیادہ قدرتاً پوری ہوں گی کہ عامل خود حیران رہ جائے گا۔

دعوت یا وہاب

نوچندی جمعرات کو بشرطیکہ اس روز قمر در عقرب نہ ہو۔ بعد نماز صبح طلوع آفتاب کے فوراً بعد دو رکعت نماز حاجت ایسے مکان میں پڑھے کہ کوئی اسے نہ دیکھے۔ پھر ۳ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد بحضور قلب رو چودہ ہزار مرتبہ اسم مبارک یَـا وَهَّابُ پڑھے۔ (اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے پیر ومرشد نے اسی طرح لکھا ہے اور اس میں کنایہ ہے یا وہاب) اور اس تعداد کو ختم کرنے کے بعد ۳ مرتبہ درود شریف پڑھے اور کوشش کرے کہ شمار میں فرق نہ ہونے پائے۔ (شروع کرنے سے پہلے تسبیح کے دانوں کو گن لے کہ پورے سو ہیں یا کم زیادہ اگر زیادہ ہوں تو نکال دے اور کم ہوں تو پورے سو کرے تا کہ تعداد میں بھول نہ ہو) بعدہٗ روزانہ صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان یعنی سورج طلوع ہونا شروع نہ ہو ۱۴ امرتبہ یَا وَهَّابُ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کی گرہوں میں پڑھے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۴ امرتبہ اس طرح پڑھے کہ سیدھے ہاتھ کی چھنگلیوں کے نیچے سے اوپر کو ہر گرہ پر یہ اسم پڑھنا شروع کرے یہاں تک کہ انگوٹھے کے برابر والی انگلی تک ۱۲ مرتبہ ہو جائے گا۔ جب ۱۲ امرتبہ اس طرح پورا کر چکے تو انگوٹھے کے دو گرہوں پر دوبار پڑھے تا کہ ۱۴ امرتبہ پورا ہو جائے۔ ہر روز جس حال میں بھی ہو وضو یا بے وضو یہاں تک کہ اگر یہ ڈر ہو کہ آفتاب نکل آئے گا تو بحالت غسل ہی پڑھ لے تا کہ قبل طلوع آفتاب کی قید میں فرق نہ پڑے۔ ۱۵ ادن یا ۲۱ دن اس طرح پڑھتا رہے تا کہ عمل میں قوت اور اثر پیدا ہو جائے۔ کسی حاجت کے لئے پڑھنا ہو تو چاہئے کہ بعد نماز عشاء خلوت وتنہائی میں دو رکعت نماز حاجت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے ۳ بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام پھیرنے کے ۳ بار درود شریف پڑھے اور اسم مبارک یَـا وَهَّابُ ۴۰۰ مرتبہ پڑھے۔ پھر تین بار درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد خاموش بیٹھا رہے اور دل میں اسی اسم کی تکرار کرتا رہے۔ جب نصف شب گزرے وضو کر کے پھر دو رکعت نماز حاجت پڑھے۔ بعدہٗ قبلہ رو الٹے پاؤں پر کھڑا ہو اور سیدھے پاؤں کے تلوے الٹے پاؤں کے زانوں پر رکھے اور چودہ مرتبہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر اسم مذکور حسب معمول پڑھے اور الٹے ہاتھ کی انگلیوں کی گرہوں پر شمار کرتا جائے۔ یہاں تک چودہ مرتبہ چودہ بار ہو کر کل تعداد ۱۹۶ بار ہو جائے پھر فوراً هَبْ لِیْ رِزْقًا وَاسِعًا ۱۴ امرتبہ پڑھ کر ۳ بار درود شریف پڑھے اور اسی جگہ سو جائے۔ اگر صبح کو اثر مرتب نہ ہو تو دوسری اور تیسری رات کو بھی اسی طرح پڑھے۔ انشاء اللہ کیسا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو پورا ہوگا۔ پھر عمل کے برقرار رکھنے کے لئے ۴۰۰ مرتبہ اول وآخر ۳-۳ بار درود شریف برابر روزانہ اسم یَـا وَهَّابُ پڑھتا رہے۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔ اور بار بار کا تجربہ شدہ ہے۔ بعض کا کام فوراً ہوا اور بعض کا کام دوسرے دن اور بعض کا تیسرے دن بہر حال اس عمل کا پڑھنے والا محروم نہیں رہا ہے۔

الحمد شریف کا عمل برائے ہر حاجت مجرب ہے

ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ کو ایک ہی جلسہ میں عشاء کی نماز کے بعد سے صبح کی نماز تک پانچ ہزار مرتبہ مع اول وآخر درود شریف ۱۱-۱۱ بار پڑھے۔ لامحالہ حاجت پوری ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ گوہر مراد حاصل ہو۔

بڑی بڑی مشکل حل ہونے کا لاجواب عمل

منقول از سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز عشاء تازہ وضو کر کے دو ہزار مرتبہ مع بسم اللہ شریف یہ بیت ایک ہی جلسہ میں پڑھے فوراً مشکل حل ہو۔

فسهِّلْ يَـا اِلٰهِـى كُلَّ صَعْـبٍ
بِحُـرْمَةِ سَيِّـدِ الْاَبْـرَارِ سَهِّـلْ

اگر چند مسلمان بیٹھ کر ایک ہی جلسہ میں سوا لاکھ دفعہ اس کا ختم پڑھیں۔ بڑی سے بڑی مشکل آسان ہو۔

علم جفر کے نادر عملیات

محمد شارق انصاری

عمل نمبر۱:

یہ جو عمل پیش کیا جارہا ہے سیدنا محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظی اعداد کا ہے اور دیگر اعداد شامل کرکے نقش کی خانہ پری ہوگی، شرف شمس میں نقش مخمس کو ساعت شمس کے وقت لکھنا ہوگا لیکن کل میزان کا مفرد عدد دیکھنا ہوگا کہ ایک بن جائے۔ اگر مفرد عدد ایک نہ بنے تو مفرد عدد ایک کرنے کے لئے جتنے بھی عدد شامل کرنے پڑیں شامل کرلیں اور کل اعداد میں ۶۰ عدد کی تفریق کرنے کے بعد بقیہ اعداد کو ۵ سے تقسیم کردیں اور حاصل قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر نقش مخمس کی رفتار کے مطابق نقش پر کریں۔ اگر تقسیم کے بعد ایک بچے تو خانہ ۲۱ میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔ باقی طریقہ کار ''تحفۃ العالمین'' میں دیکھیں۔

مثال: سیدنا محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اعداد ملفوظی ۱۸۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ملفوظی ۱۵۵۳

وسعت رزق کے اعداد ملفوظی ۱۰۵۴

اسم بدوح کے اعداد ملفوظی ۰۰۶۵

نام طالب مع والدہ کے اعداد ملفوظی ۲۷۲۷

۷۱۹۴

مفرد عدد ایک بنانے کے لئے ۷ عدد کا اضافہ کیا ۷

کل میزان ۷۲۰۱

تفریق ۶۰

تقسیم ۵) ۷۱۴۱ (۱۴۲۸

۵
۲۱
۲۰
۱۴
۱۰
۴۱
۴۰
① خانہ ۲۱ کسر ہے

نقش یہ بنا

۷۸۶

۱۴۳۵	۱۴۳۹	۱۴۴۳	۱۴۵۳	۱۴۳۱
۱۴۴۱	۱۴۴۵	۱۴۵۰	۱۴۲۸	۱۴۳۷
۱۴۴۷	۱۴۵۲	۱۴۳۰	۱۴۳۴	۱۴۳۸
۱۴۴۹	۱۴۳۲	۱۴۳۶	۱۴۴۵	۱۴۴۴
۱۴۲۹	۱۴۳۳	۱۴۴۲	۱۴۴۶	۱۴۵۱

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۱۲	۱۶	۲۵	۴
۱۴	۱۸	۲۲	۱	۱۰
۲۰	۲۴	۳	۷	۱۱
۲۱	۵	۹	۱۳	۱۷
۲	۶	۱۵	۱۹	۲۳

اس نقش کے چاروں طرف سیدنا محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیں اور نیچے رزق اور روزگار کے مطابق مقصود لکھ دیں انشاء اللہ یہ نقش آپ کو کامیابی سے ہم کنار کرائے گا۔

علم جفر کا ایک اور عمل

نمبر۲: شرف شمس کے وقت ساعت شمس میں نام طالب مع والدہ کے اعداد میں حروف نورانی کے اعداد سورہ شمس اور الشمس کے اعداد میں ۱۲۸۷ کا اضافہ کردیں کل اعداد سے ۱۶ عدد تفریق کرنے کے بعد ۴ پر تقسیم کردیں اور نقش بلا کسر بھریں۔ نقش مربع کی چال دی جاتی ہے۔

چال یہ ہے۔

۸	۱۰	۱۵	۱
۱۳	۳	۶	۱۲
۲	۱۶	۹	۷
۱۱	۵	۴	۱۴

تسخیر وحب کا ایک نادر عمل

نمبر۳: تسخیر کے لئے شرف قمر میں لکھیں یا پھر عروج ماہ میں ساعت قمر میں جب کہ قمر برج ثابت میں ہو قمر و زہرہ کی تثلیث ہو قمر ہر طرح کی نحوست سے پاک ہو جب اس نقش کو مرتب کریں، نقش کی چال آتشی ہے۔ دو دو کے اضافے سے نقش پُر کرنا ہے۔ اس نقش کو اس وقت بھی لکھ سکتے ہیں جب کہ طالع وقت ذو جسدین ہو۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۶۶	۲۲	۱۳۳	۹۲
۱۳۵	۹۰	۶۸	۲۰
۸۸	۱۲۹	۲۶	۷۰
۲۴	۷۲	۸۶	۱۳۱

چال یہ ہے۔

۱	۶	۳	ح
۴	ز	ب	۵
و	۱	۸	ج
۷	د	ہ	۲

عمل چال معکوس

نمبر۴: نقش مربع ایک نئی چال جو کہ معکوس ہے جو کسی بھی عملیات کی کتاب میں نہ ملے گی۔

(۱) یہ چال کسی بھی ناجائز محبت کی تفریق میں کارآمد ہے۔

(۲) اور یہ چال حشرات الارض کو دفع کرنے میں بھی کام دے گی۔

چال معکوس

۲	۷	۱۲	۱۳
۱۶	۹	۶	۳
۵	۴	۱۵	۱۰
۱۱	۱۴	۱	۸

مرکزی حروف کا عمل

نمبر ۵ : اپنا اور والدہ کا نام لکھ کر اس کے مرکزی حروف نکالو اور پھر ملفوظی کرلو ان کے اعداد بحساب ابجد جمع کر کے اس کے استطاق سے جو عدد حاصل ہو اس کو خانہ اول میں رکھ کر مربع نقش تیار کرلو اور زعفران سے اس جھلی پر لکھو جس جھلی میں زرکوب، چاندی اور سونے کے ورق کوٹا کرتے ہیں، یہ جھلی زرکوب کے ہاں مل جاتی ہے استعمال شدہ نقش لکھنے کا وقت قمر ماہ کی چودہ تاریخ کو ساعت مشتری میں صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک لکھنے کا وقت ہے۔ جس وقت مشتری رجعت میں نہ ہو اس وقت میں لکھیں، مربع آتشی چال سے بھرا جائے گا، نقش کے چاروں طرف وہ حروف لکھ دو جو تم نے اپنے اور والدہ کے نام کے مرکز سے حاصل کئے ہیں۔

تبدیل اعداد کا عمل

نمبر۶ : یہ نقش یا اللہ، یا فتاح کا ہے۔ دو، دو کے اضافہ سے چار خانہ پُر کرنے ہوں گے، پھر ۵ والے خانے سے اعداد کی تبدیلی شروع ہو جائے گی، اسی طرح چار چار خانہ اعداد کی تبدیلی سے پُر کئے جائیں گے، اس نقش کے چار دور ہوں گے، اول دور اسم الٰہی سے، دور دوم بھی اسم الٰہی سے، دور سوم نام طالب مع والدہ کے اعداد سے، دور چہارم مقصد کے اعداد سے پُر کرنا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

اللہ	۷۱۴	۱۰۳۶	فتاح
۱۰۳۸	۴۸۷	۶۸	۷۱۲
۴۸۵	۱۰۳۲	۷۱۸	۷۰
۷۱۶	۷۲	۴۸۳	۱۰۳۴

دفق = ۲۳۰۵

نوٹ : مجموعی اعداد کے مطابق اسم الٰہی کا ورد کرنا ہوگا۔

حاضرات کے اکثر اعمال معمول کے ذریعے ہی کئے جاتے ہیں اور وہ بھی نابالغ بچوں کے ذریعے کیوں کہ نابالغ بچوں پر حاضرات کا نزول جلد ہوتا ہے۔ کچھ اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں بالغ افراد کو معمول بنایا جاتا ہے اور کچھ اعمال ایسے بھی ہیں جن کے ذریعے عامل خود حاضرات کا مشاہدہ کرتا ہے اور حاضرات سے ہر طرح کے امور سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ ایسے اعمال کو حاضراتِ وجودی کہتے ہیں یعنی عامل کے وجود میں حاضرات داخل ہو کر اسے انکشاف کرواتی ہے۔ کچھ حاضرات عالمِ خواب میں عامل کو خبر دیتی ہیں اور کچھ اعمال حاضرات کے ایسے بھی ہیں کہ حاضرات سے تحریری معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں اور کچھ اعمال سے اپنے عزیزوں سے بذریعہ خواب ملاقات کی جاتی ہے جو ایک عرصہ سے اس دنیا فانی سے نجات پا کر عالم برزخ میں روحانی ابدان کے ساتھ ابدی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

راقم الحروف کی یہ کوشش ہے کہ اس نوعیت کے تمام اعمال آپ کی خدمت میں پیش کروں تا کہ آپ اس علم عظیم سے مکمل اور جامع عظیم فائدہ حاصل کر سکیں۔

حاضرات سورۃ فاتحہ

مندرجہ ذیل عمل میری کتاب ''فیضان القرآن'' حصہ اول سے ماخوذ ہے۔

اس عمل میں یہ شرط ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر حضور ﷺ چاروں خلفاء راشدین اور اصحابہ النوبہ کو اس کا ثواب ہدیہ کریں۔ یعنی اس طرح شروع کریں۔

"یَآ اَصْحَابَ النَّوْبَةِ أخذت الاذن مِنكُمْ وَ اَجَازَتكُمْ وَ بِاِذنِكُمْ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔"

آخر سورت تک ایک صاف پانی والا آئینہ بازار سے خرید اجائے اور اس آئینہ کے پیچھے یہ خاتم تحریر کی جائے۔

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

پھر اس حاضرات کے آئینہ کو لوبان اور کزبرہ کا بخور کیا جائے اور اس آئینہ کو دیوار کے ساتھ زاویہ نظر کے مطابق لٹکا دیں اور خود چار زانوں بیٹھ کر آئینہ میں کامل یکسوئی سے دیکھیں اور سورۃ فاتحہ آمین تک تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ پڑھیں مگر شرط یہ ہے کہ ہر سو کے بعد یہ عبارت تین مرتبہ پڑھیں اور پھر آخر میں بھی تین مرتبہ پڑھیں۔ عبارت یہ ہے: اُحْضُرْ یَاخَادِمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ وَاکْشِفِ الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ حَتّٰی اَرَاكَ بِعَیْنِیْ وَ اُخَاطِبُكَ بِلِسَانِیْ۔

جب تعداد مکمل ہو جائے گی تو آئینہ میں ایک مغربی شخص ظاہر ہو گا پس جب مغربی شخص ظاہر ہو جائے تو عامل کے لئے ضروری ہے کہ اسے السلام علیکم کہے پھر اپنا مقصد ظاہر کرے۔ انشاء اللہ حاضر ہونے والا خادم ہر قسم کے امور کی سچی خبر دے گا، بغیر کسی کمی بیشی کے۔ عامل اس سے امراض کی تشخیص کروا سکتا ہے، چوری کے بارے میں اور مفرور اور پردیس گئے ہوئے مسافر کے بارے میں پوچھ سکتا ہے اور اس جیسے دیگر امور کے بارے میں بھی پوچھ سکتا ہے۔ مگر واضح رہے کہ خلافِ شرع کوئی سوال نہ پوچھیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو عمل کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور دوبارہ عمل جاری نہ ہوگا۔

حاضراتِ وجودی

یہ حاضراتِ ارواح کا ایک عظیم عمل ہے۔ معمول کے بغیر حاضرات کا نزول ہوتا ہے۔ حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ عامل روزہ سے ہو، حاضرات کی

جگہ پاک اور صاف ہو، ایک نیا آئینہ لے کر اس کی پشت پر اتوار کے روز مندرجہ ذیل خاتم لکھی جائے اور پھر اسے کزبرہ اور لوبان کا بخور دیا جائے۔ پس حاضرات کا آئینہ تیار ہے۔ خاتم یہ ہے۔

جب حاضرات کرنا چاہیں باوضو ہو کر الگ خلوت کے مکان میں جو پاک وصاف اور خوشبو سے معطر ہو، میں بیٹھ جائیں اور حاضرات کے آئینہ کو اپنے سامنے رکھ لیں۔ کزبرہ اور لوبان کا بخور روشن کریں اور مندرجہ ذیل عزیمت بار بار پڑھ کر اپنے سینے اور آئینہ پر دم کرتے ہیں۔ پس کچھ دیر کے بعد آئینہ میں آندھی سی چلتی ہوئی آپ کو معلوم ہوگی یا آئینہ میں آبشار سی گرتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اور پھر کچھ آدمی دوڑتے ہوئے معلوم ہوں گے۔ مگر آپ عزیمت بار بار پڑھتے رہیں۔ کچھ دیر بعد اس عمل کا خادم آئینہ میں ظاہر ہوگا اور وہ السلام علیک کہے گا۔ پس عامل کے لئے لازم ہے کہ وہ جواب میں اُس ظاہر ہونے والے خادم کو کہے وَ عَلَیْكَ وَمِنْكَ وَ فِیْكَ پھر اپنے مقصد کی اس خادم سے بات کرنی چاہئے۔ انشاء اللہ وہ آپ کو تسلی بخش جواب دے گا۔ جو بھی آپ معلوم کریں گے ہر طرح کی خبر دے گا۔ اگر کسی پر اسے مسلط کرنا چاہیں تو بھی حکم کی تعمیل کرے گا۔ مگر اعمالِ شرط سے باز رہنا چاہئے۔

عزیمت یہ ہے: اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ بِطَامِ قَرُوْقِ قَرُوْقِ مَرْدُوْشِ مَرْدُوْشِ وَدُوْدٌ شُكُوْرٌ غَفُوْرٌ تَرْفَقَلْ عَفْقَلْ هَیُوْشِ اَنْزِلْ یَاشَمْهُوْرِشْ وَاكْشِفُوْا الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ حَتّٰی اَرٰكُمْ بِعَیْنِیْ وَ اُخَاطِبُكُمْ بِلِسَانِیْ وَ اَسْاَلُكُمْ عَمَّا اُرِیْدُ لَقَدْ كُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَائَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (سورہ ق آیت ۲۲)

وَكَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ (الانعام-۷۶) الوحا العجل الساعة.

کسی فرد پر حاضرات مسلط کر کے پوچھنا

حاضرات کا یہ عجیب وغریب عمل اپنی مثال آپ ہے۔ اس حاضرات میں ہر قسم کی خبر بالکل درست حاصل ہو جاتی ہے۔ غائب، گم شدہ اور گریختہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ چوری کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، دفینہ کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس عمل میں مندرجہ ذیل چھ اسماء کے خدام کسی بھی فرد کے بدن پر مسلط کر کے ان سے معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ مگر عامل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان اسماء کی ریاضت کرلے تب عمل جاری ہوگا۔ اس کی ریاضت کے دو طریقے ہیں۔ پہلے طریقہ ریاضت میں چھ یوم عمل روزانہ نماز عشاء کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ پہلی رات ان اسماء کو ۵۰۹ مرتبہ، پانچویں رات ۳۶۲ مرتبہ اور چھٹی رات ۲۲۴ مرتبہ پڑھیں، عمل جاری ہوگا، روزانہ پڑھنے والے اسماء یہ ہیں:

طَرْشِ، طَارِشِ، طَارُوْشِ، اَكْمُوْشِ، اكْمَاشِ، طَهِیْشِ.

دوسرا طریقہ ریاضت کا یہ ہے کہ ان اسماء کو نو یوم تک روزانہ ۲۸۸ مرتبہ پڑھیں۔ پس عمل جاری ہو جائے گا۔ پس جب بھی حاضرات کی ضرورت محسوس کریں۔ کسی بالغ فرد کو وضو کرائیں اور اس کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل عمل عزیمت تحریر کر کے اور اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل عمل نو مرتبہ پڑھ کر دم کریں پھر نو مرتبہ پڑھ کر دم کریں یعنی اس طرح تین بار کریں یہاں تک کہ عمل پڑھنے کی تعداد ۲۷ ہو جائے۔ اسی دوران وہ بالغ فرد خواہ مرد ہو یا عورت زمین پر گر جائے گا، جس طرح آسیب زدہ کرتا ہے اور اسے اپنی ہوش نہ رہے گی۔ ان اسماء کے خدام اُس کے بدن پر مسلط ہو جائیں گے۔ اس وقت آپ جو بھی پوچھنا چاہیں اُس سے پوچھ لیں۔ ہر طرح کے سوالوں کا درست جواب دے گا۔ ہتھیلی پر لکھنے اور پڑھنے پر دم کرنے والا عمل یہ ہے:

طَرْشِ، طَارِشِ، طَارُوْشِ، اَكْمُوْشِ، اكْمَاشِ، طَهِیْشِ اَجِیْبُوْا یَاخُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَالْبِسُوْا الْجُثَّةَ وَارْمُوْهَا اِلَی الْاَرْضِ حَتّٰی یُخَاطِبُنِیْ بِمَا اُرِیْدُ جَمِیْعَ الْاَحْوَالِ مِنْ مَرَضٍ وَسَرِقَةٍ وَدَفِیْنٍ وَ غَائِبٍ.

اور جب آپ اس خادم کو بدن سے الگ کرنا چاہیں تو سورہ اذا زلزلت الارض پڑھ کر دم کریں پس وہ واپس چلا جائے گا۔

حاضرات بذریعہ خواب

اگر کسی قسم کے مخفی امر کی خبر حاصل کرنا چاہیں یا کسی بھی مقصد کے لئے کشف چاہیں یا کسی گمشدہ کے بارے میں تفصیلاً معلوم کرنا چاہیں، غرضیکہ اس طرح کا کوئی بھی مسئلہ ہو۔ اس عمل سے بذریعہ خواب مکمل وضاحت ہو جائے گی اور ہر طرح کی درست خبر ملے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش تحریر کریں اور اسے سوتے وقت اپنے تکیہ کے نیچے رکھیں اور سونے سے قبل دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھیں "یَا كٓهٰیٰعٓصٓ یَا

حمعسق" اور ہر بیکرہ پر ایک مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ یَا کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ اَکْشِفْ لِیْ عَنْ کَذَا وَ کَذَا وَ نُسَبِّیْ حَاجَتَكَ وَ تَنَامْ.

اور نقش یہ ہے:

کاشف	قولہ	علیم
[illegible]	یا کھیعص اکشف لی عن کذا کذا بحق حمعسق	[illegible]
خبیر	[illegible]	حکیم

حاضرات عالم خواب

اگر کسی عزیز رشتہ دار، کسی محبوب یا دوست، کسی گریختہ، مفرور یا غائب کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں کہ وہ کس حال میں ہے۔ زندہ ہے یا وفات پاچکا ہے یا اپنے کسی فوت شدہ عزیز سے بذریعہ خواب کوئی امر معلوم کرنا چاہیں تو اس عمل سے لیں۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد الگ خلوت کے مکان میں دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ والشمس اور دوسری رکعت میں واللیل سات سات مرتبہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر درود شریف لاتعداد پڑھتے پڑھتے سو جائیں مگر یاد رہے کہ یہ نقش کسی سفید کاغذ پر تحریر کر کے اپنے تکیہ میں رکھیں اور سو جائیں۔ خواب میں مکمل آگاہی ہو جائے گی، نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَ کَذَا

عالم خواب کی حاضرات

ہر طرح کے کشف اور ہر طرح کی خبر حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش ایک کاغذ پر تحریر کر کے اپنے تکیہ میں رکھیں اور سورہ فلک ۳۸ مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ آخر میں ایک مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَ کَذَا مقصد پورا ہوگا نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص	ع	ی	ھ	ک
ک	ص	ع	ی	ھ
ھ	ک	ص	ع	ی
ی	ھ	ک	ص	ع
ع	ی	ھ	ک	ص

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ کَذَا وَ کَذَا

حاضرات بذریعہ آواز

صاحب ''الجواہر اللماعۃ فی استحضار ملوک الجن فی الوقت والساعۃ'' تحریر فرماتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی خفیہ گفتگو معلوم کرنا چاہیں یا کسی مریض کی بیماری کے بارے میں معلوم کرنا چاہیں، کسی مخفی امر کو معلوم کرنا چاہیں، دفینہ یا چوری کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ ہر طرح کے مسائل کے بارے میں اس عمل کا خادم ''جواش'' آپ کو ہر طرح کی خبر دے گا۔ اس حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ مسلسل سات یوم روزے رکھیں اور روزانہ صبح و شام مندرجہ ذیل عمل ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور ہر نماز کے بعد تین سو دس مرتبہ اور ان سات ایام میں صندل سرخ کا بخور بھی جلانا ہوگا۔ عمل کی ریاضت کے وقت سات دنوں میں آپ کی ریاضت مکمل ہو جائے گی۔ پھر جب بھی آپ کسی انسان کے راز کو معلوم کرنا چاہیں یا کسی بھی مخفی امر کو معلوم کرنا چاہیں تو عمل مذکورہ تین مرتبہ آہستہ آہستہ پڑھیں۔ عمل پڑھتے وقت اپنے سر کو گھٹنوں کے درمیان رکھیں۔ پس اس عمل کا خادم ''جواش'' بذریعہ آواز آپ کو آگاہ کرے گا۔ یہ ایک راز ہے، کامیاب عاملین و کاملین کا اسے نااہل سے پوشیدہ رکھنا ضروری ہے، عمل یہ ہے: کَمْشٍ، مَشٍ، غَکْشٍ، شَمْلَاخْ اَجِبْ یَا جَوَاشُ وَاظْهِرْنِیْ عَلٰی ضَمَارِ النَّاسِ.

حاضرات روشن ضمیری

صاحب ''سِحْرِ الْكُهَّانِ فِیْ حُضُوْرِ الْجَانِ'' جواش کا عمل اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپ اس عمل کی ریاضت کا ارادہ کریں تو سات یوم روزے رکھیں اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔ عمل یہ ہے:

طَیکَش. شَملَاخ. کَمشِ. عَکمَش. شَملَیخ اَجب یاخَادِمُ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَاخْبِرْنِیْ بِمَا فِیْ جَمِیْعِ ضَمَائِرِ النَّاسِ وَاخْبِرْنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ضَمَائِرِ الْعَالَمِ وَاَخْبَارِهِمْ الوحا العجل الساعۃ۔

طریقہ مندرجہ بالا عمل اول کے مطابق ہے۔ جو اس آپ کو لوگوں کے باتی الضمیر سے آگاہی کرے گا۔ ہر طرح کی خبر دے گا اور آپ سب حالات مرد روشن ضمیر کی طرح سمجھ لیں گے۔

حاضرات سے تحریری جواب حاصل کرنا

یہ عمل بھی بڑا عجیب عمل ہے جسے عبدالفتاح السید الطوخی نے اپنی تصنیف ''سحر الکہان'' میں بڑی تعریف کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ اس حاضرات سے آپ کسی بھی سوال کا تحریری جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بیماری کی تشخیص کر سکتے ہیں۔ مفرور اور گریختہ کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر امر کی کامیابی اور ناکامی معلوم کریں یا کسی چوری کا پتہ لگائیں۔ دفینوں کے بارے میں انکشاف کریں یا اس جیسے دیگر امور سب کے بارے میں مکمل آگاہی ہوگی۔ عروج ماہ میں عمل روزانہ اکیس مرتبہ پڑھیں اور اکیس یوم تک بلا ناغہ پڑھیں اور دوران ریاضت لوبان، کزبرہ کا بخور روشن کریں۔ پھر جب بھی کسی سوال کا جواب لینا چاہیں تو اپنا سوال ایک کاغذ پر تحریر کریں اور اس کاغذ پر ایک سرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر کسی برتن میں رکھ دیں اور اوپر اس برتن کا سرپوش رکھ دیں اور سات مرتبہ عمل پڑھ کر سرپوش اٹھا کر کپڑے پر دم کریں۔ تین مرتبہ ایسا ہی کریں تاکہ پڑھنے کی تعداد اکیس ہو جائے۔ پھر کاغذ ریشمی کپڑے سے نکال کر دیکھیں۔ اس میں آپ کے سوال کا جواب تحریر ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پہلی مرتبہ جواب برآمد نہ ہو تو پھر حسب سابق کریں اور بار بار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا، عمل یہ ہے:

سَرِیْعُ. رَفِیْعُ. مُطِیْعُ. هَلِیْعُ. سَلِیْعُ. سَلْطِیْعُ. سَلْطِیْعُ اَجبْ یَا اَبَا مَعْرُوْفِ یَامُغرِبُ وَاخبِرْنَا عَمَّا نَسْئَلُكَ عَنْهُ بشم بَاهَول طَفْطَفَاهَوْلَ. شَمْطَلُوْش. كَهَمُوح. اكْمِنْ اَیرخ هَدَاش. كِیكَش. كِیكُوش. بِحَقِّ الْخَاتَمِ وَ صَاحِبِهٖ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اِهبِطْ بِحَقِّ السید طحیطمغیلیال وَاخبِرْنَا عَمَّا نَسْئَلُكَ عَنْهُ فَاِنْ اَحْجَم عَلَیْكَ فَاسْاَلْ اَعْوَانَكَ السِّتَّةَ عَشَرَ الطَّیَّارَةَ اَهْیَا بِحَقِّ السَّرِیْعِ الرَّفِیْعِ الوحا العجل الساعۃ۔

حاضرات کا آئینہ

یہ حاضرات الارواح کا بڑا پیارا عمل ہے اور مصر کے مشہور عامل عبدالفتاح السید الطوخی کا عمل ہے۔ آئینہ حاضرات میں خود عامل ارواح کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور ہر طرح کے سوالوں کا جواب حاصل کر سکتا ہے۔ حاضرات کا آئینہ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نیا شیشہ بازار سے خرید لیں اور اس کی پشت پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کریں۔ خاتم تحریر کرتے وقت آپ کا تازہ غسل اور وجو ہونا چاہئے۔ لوبان اور کزبرہ کا بخور جلتا رہے، خاتم یہ ہے:
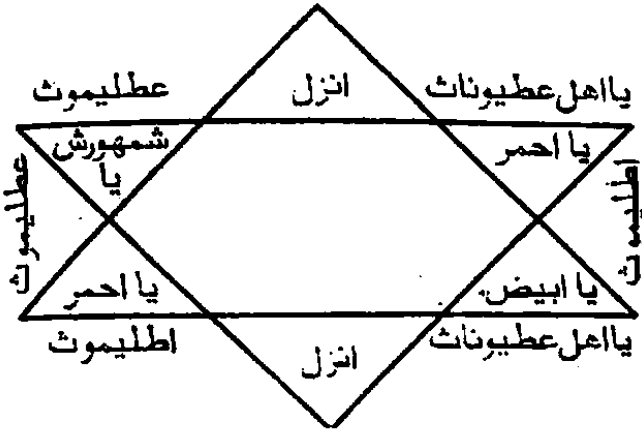
حاضرات کے لئے مندرجہ ذیل آیات کا ایک کاغذ پر تحریر کر کے اپنی پیشانی پر چپکا لیں۔ آیات یہ ہیں:

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ. فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ. (الانعام ۷۶، ق-۲۲)

اور مندرجہ ذیل عزیمت تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر اور آئینہ پر بار بار دم کریں۔ آئینہ میں ایک خلا سا پیدا ہو جائے گا یا سوراخ بن جائے گا یا ایک دروازہ نظر آئے گا اور اس میں ایک انسان نظر آئے گا اور اشاروں میں اپنے سر سے آپ کے سلام کا جواب دے گا۔ آئینہ میں جب کوئی آدمی نظر آئے تو آپ اُسے کہیں عَلَیْكَ السَّلَام وَ مِنْكَ وَ فِیْنَا اور پھر اپنے مقصد کے سوالات کریں، ہر ایک سوال کا تسلی بخش جواب دے گا۔ خواہ آپ اُس سے کسی مریض کی بیماری کے بارے میں پوچھیں یا کسی گریختہ کے بارے میں معلوم کریں۔ کسی گمشدہ چیز، انسان، حیوان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو بھی مکمل آگاہی ہوگی، چاہے کسی دفینہ کے بارے میں پوچھیں۔ عزیمت یہ ہے:

اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ بِطَامِ قَرُوْقِ خَطُوْقِ مَرْدُوْقِ وَدُوْدُ شَكُوْرُ اَبرُوْقِ عَضَافِلِ هَیدَرُوْسِ اَنْزِلُوْا یَامَعَاشِرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوْحَانِیَّةِ اَنْزِلْ خَمَرُ اَنْزِلْ شَمْهُوْرِشُ وَاكْشِفُوْا اِلَی الْحِجَابَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ حَتّٰی اَرَاكُمْ بِعَیْنِیْ وَ اُكَلِّمُ بِلِسَانِیْ وَ اَسْاَلُكُمْ اُرِیْدُ مِنْكُمْ لَقَدْ

كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ. (ق-۲۲)

وَكَذٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۔(انعام:۷۶)إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ. الوحا العجل الساعة.

اور جب حاضرات سے مکمل رہنمائی حاصل کرلیں اور عمل ختم کرنا چاہیں تو یہ پڑھ کر آئینہ پر دم کریں، حاضرات واپس ہوگی۔

بغنبروم خندروم طریقا نضرب بسور له باب باطنه فيه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب انصرف ايها الروح الروحانية بارك الله فيك و عليك.

حاضراتِ وجودی بذریعہ آواز

اس عمل میں حضرت سامہ کی روح کو کسی بھی فرد پر حاضر کرکے معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ اپنی مثال آپ ہے۔ اس عمل کی ریاضت اکیس یوم تک الگ خلوت کی جگہ باپرہیز جلالی و جمالی کریں۔ عمل قابو میں آجائے گا۔ روزانہ نماز عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور عروج ماہ میں جمعرات کے دن سے شروع کریں، عمل یہ ہے۔

هُوَ الْأَسَامَةُ سِرُّنَا هُوَ يَا كَرِيمُ

اکیس یوم کی ریاضت کے بعد آپ اس عمل کے عامل ہوجائیں گے۔ اب عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ روزانہ پینتالیس مرتبہ اس کا ورد کرتے رہیں۔ ناغہ بالکل نہ ہو۔ کیوں کہ جس دن ناغہ ہوجائے گا اسی دن عمل باطل ہوجائے گا۔

حاضرات کا طریقہ

جب کبھی ضرورت ہو، کسی بیمار یا ضرورت مند کو چارپائی پر آرام سے لٹادیں اور اس کے سرہانے مندرجہ بالا عمل پینتالیس مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ مریض غیر اختیاری طور پر نیند کی حالت میں چلا جائے گا اور خراٹے لینے لگے گا۔ جب خراٹوں کی آواز آنے لگے تب پوچھیں کہ حضرت اسامہ کی روح حاضر ہوئی ہے یا نہیں۔ جب اس کا لب ولہجہ عربی زبان میں بدل جائے تو پھر السلام علیکم کہیں۔ حضرت اسامہ کی روح عربی لب ولہجہ میں آپ کو جواب دے گی۔ اب اس روح سے مرض کی تشخیص کے بارے میں پوچھیں۔ اس کا علاج دریافت کریں۔ ہر طرح کے سوالات پوچھ سکتے ہیں، جو بات بھی پوچھیں گے ہر بات کا تسلی بخش جواب ملے گا۔ زیادہ سے زیادہ اکیس مرتبہ پینتالیس منٹ سے زیادہ کسی ایک فرد پر حاضرات نہ کریں۔ ایک دن میں زیادہ سے زیادہ پینتالیس آدمیوں پر عمل کرسکتے ہیں۔ بچوں پر اس کی حاضرات نہ کریں۔ اگر مجبوری ہو تو دوبارہ نہ کریں۔

تسخیر روح مثل ہمزاد

یہ ایک خاص عمل ہے مگر اس عمل میں یہ شرط ضروری ہے کہ اپنے استاد کی نگرانی میں ہی عمل کریں۔ اگر بغیر اجازت کے عمل کریں گے یا تو عمل میں ناکامی ہوگی یا رجعت ہوجاتی ہے۔ عروج ماہ میں جب ہفتہ کے روز منزل ہقعہ، سماک، اکلیل یا رشا ہو تو اپنے نام مع والدہ کے اعداد قمری نکال کر ان سے اکتالیس عدد تفریق کرکے باقی اعداد کو نطق کریں اور وائیل کا اضافہ کرکے ایک اسم بنالیں اور مندرجہ ذیل عبارت کے آخر میں بحق یا کے بعد تحریر کرکے روزانہ کی مقرر کی گئی تعداد کے مطابق پڑھیں۔ عبارت یہ ہے۔

يَسْكَ فِي الْوَهَا فِي الْكَمَا يُسْكَ فِي الْوَهَا فِي الْكَمَا بِحَقِ يَا (..........)

خالی جگہ پر اعداد نطق کرکے استخراج کردہ اسم تحریر کریں۔

صرف سات یوم کا عمل ہے۔ گوشت ہمہ قسم اور جماع سے پرہیز ہے۔ ہفتہ کی رات گیارہ بجے الگ کمرہ میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھیں، اتوار کو اٹھائیس ہزار مرتبہ پڑھیں، سوموار کو سات ہزار مرتبہ پڑھیں، منگل کو چار ہزار مرتبہ پڑھیں، بدھ کو تیرہ ہزار مرتبہ پڑھیں، جمعرات کو تین ہزار مرتبہ پڑھیں اور پھر جمعہ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

چھٹی رات ایک روح باشکل عورت خوبصورت یا بدصورت حاضر ہوگی، کبھی بدصورت بن کر آتی ہے اور کبھی خوبصورت بن کر آتی ہے۔ اس سے کسی طرح کا خوف نہ کھائیں اور اس سے قول وقرار کرلیں اور دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ پس یہ روح مثل ہمزاد ہر وقت آپ کے پاس رہے گی اور ایک منٹ میں دنیا بھر کی خبریں اور حب وبغض کے کام کرے گی مگر کوئی چیز لاکر نہیں دے سکتی۔ بیمار کی بیماری اور اس کو فائدہ کرنے والی ادویات سب بتادیا کرے گی۔

یہ عمل صرف تین سال تک کام دے گا، تین سال کے بعد دوبارعمل کرنا پڑتا ہے۔ اس عمل کا بخور گوگل ہے۔ پڑھتے وقت جلائیں اور پڑھنے کا وقت رات گیارہ بجے مقرر ہے۔ اس میں کمی بیشی نہ کریں۔

عمل حاضرات عجب

حاضرات کا یہ عمل عزیزی خواجہ حافظ محمد اسحاق آف دنیاپور کا ہے اور

اپنے تاثرات میں عجب ہے۔ صرف پانچ یوم کی مختصر ریاضت سے عمل جاری ہوجاتا ہے۔ اس کی ریاضت کا طریقہ ہے کہ پانچ یوم تک روزانہ نمازِ عشاء کے بعد ایک گلاس پانی کا بھر کر سامنے رکھ کر عمل پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور پانی پر دم کر کے خود پی لیا کریں۔ بعد از زکوٰۃ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ جب کبھی ضرورت ہو سائل کی آنکھیں بند کروا کر اس پر گیارہ، گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ چند منٹوں میں سائل کی آنکھوں میں روشنی ظاہر ہوگی اور اس کے سامنے تمام حالات جو آپ پوچھیں گے مثل ٹی وی ظاہر ہوں گے۔

پڑھنے والا عمل یہ ہے:

خضر است خضر مست، چھوں تمہارا نام
تم کرو ہمارا کام بفضل اللہ اللہ اللہ

عمل حاضرات در آئینہ

اس عمل کی ریاضت نہیں ہے بڑا آسان عمل ہے۔ روزانہ ایک مرتبہ سورہ یٰسین شریف لازمی پڑھنا ہوگی۔ کبھی ناغہ نہ کریں، اس سے عمل جاری رہے گا۔ جب سورہ یٰسین پڑھنا چھوڑ دیں گے، عمل جاری نہ رہے گا۔ جب کبھی ضرورت ہو بچے اور آئینہ پر تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، حاضرات کا نزول شروع ہو جائے گا۔ ہر طرح کے سوالات پوچھیں۔ انشاء اللہ درست جوابات ملیں گے۔ عمل یہ ہے:

یٰسین یٰسین یٰسین بِحُرْمَتِ مُشْکِلْ کُشَا یٰسین تَفْصِیْرَ الی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مُسَخَّرْ شَوْ

خبر بذریعہ آواز

حاضرات کے اعمال میں سے یہ عمل اپنی نوعیت کا واحد آسان اور لاثانی عمل ہے۔ مندرجہ ذیل آیت مبارکہ روزانہ سوتے وقت ایک تسبیح پڑھا کریں اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے شروع کریں اور اکیس یوم تک مسلسل کریں۔ پہلے ہی ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ کانوں میں آواز آنا شروع ہو جائے گی۔ جب آواز آنا شروع ہو جائے تب اپنے دل میں کسی بھی مقصد کا تصور کریں، انشاء اللہ تعالیٰ بذریعہ آواز آگاہی ہو جائے گی پھر جب کبھی کسی امر سے آگاہی چاہیں تو چند مرتبہ آیت مبارکہ پڑھیں اور مقصد کا تصور کریں، بذریعہ آواز مکمل جواب ملے گا۔ یقین و اعتقاد شرط اول ہے۔

آیت مبارکہ یہ ہے: فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. (سورہ مریم آیت ۱۷)

مستحصلہ تجرید

لیاقت اللہ قریشی

مستحصلہ تجرید سریانی قواعد میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس کے قوانین زیادہ پیچیدہ نہیں، سطر مستحصلہ ایک جدول سے حاصل ہوتی ہے جو یہاں درج کی جارہی ہے۔ آپ پہلے قوانین کو پڑھیے۔

۱- سائل اپنا سوال جس طرح اور جن الفاظ میں ادا کرے اسے من وعن اسی الفاظ میں لکھ لیں۔

۲- جو حروفاتِ سوال ہوں ان کے نیچے ان کی تعداد لکھ لیں۔

۳- اس تعدادِ حروف کے نیچے تکرارِ حرف لکھیں۔

۴- تکرارِ حرف کے نیچے ربعات ۱، ۲، ۳، ۴ کر کے لکھ دیں۔

۵- اب ان سب کو یعنی: سوال کا حرف + عددِ مرتبہ + عددِ تکرار + ربع کو جمع کریں جو حاصل جمع آئے اگر وہ ۲۸ سے کم ہے تو اسے بعینہٖ لکھ دیں۔ اگر ۲۸ سے زیادہ ہو تو اس عدد کو ۲۸ پر تقسیم کریں جو عدد باقی بچے وہ لکھیں۔

۶- ان عداد کو ابجدِ نوحی کے مراتب کے مطابق حروف میں بدل لیں۔

۷- اب ان تمام حروف کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں۔

۸- حصہ اول کو موخر صدر اور حصہ دوم کو صدر موخر کر دیں۔

۹- پھر پوری سطر متحضرہ کو موخر صدر کر دیں۔

۱۰- اس سطرِ صدر موخر کو درجِ ذیل جدول کے حروف سے مرتبہ کے مطابق حرف لے کر ناطق کر لیں۔

انشاء اللہ شافی جواب استخراج ہوگا۔ جو جواب کے عین مطابق اور بمنزلہ وحی والہام ہوگا۔ ان قوانین سے ہٹ کر اگر آپ نے جواب کا استخراج کرنے کی کوشش کی تو آپ مایوس ہوں گے اور جو جواب آپ بنائیں گے وہ قابل اعتماد نہیں ہوگا۔

میں ایک مثال حل کر رہا ہوں اسے مذکورہ بالا قواعد کی روشنی میں دیکھئے آپ مستحصلہ سمجھ جائیں گے اور کوئی دشواری حائل نہیں ہوگی۔

جدول استخراج جواب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ھ	ح	ک	ن	ف	ر	ث	ض
ب	و	ط	ل	س	ص	ش	خ	ظ
ج	ز	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ
د	-	-	-	-	-			

مثال :

میرے ایک دوست بیمار تھے، عیادت کو حاضر ہوا تو پوچھنے لگے۔

''میرا مرض کب دور ہوگا؟''

میں نے اسی مستحصلہ سے ان کا سوال حل کیا

سوال : ''میرا مرض کب دور ہوگا''؟

	حصہ اول								حصہ دوم							
بسط حرفی	م	ی	ر	ا	م	ر	ض	ک	ب	د	و	ر	ہ	و	گ	ا
تعدادِ حروف	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
تکرارِ حروف	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۲	۲
ربعات	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
میزان	۷	۶	۹	۱۰	۱۳	۱۲	۱۹	۱۵	۱۳	۱۷	۲۱	۲۱	۲۰	۲۴	۲۲	۲۳
حروف	ز	و	ط	ی	ل	ل	ق	س	م	ف	ش	ش	ر	خ	ت	ث
موخر صدر	س	ز	ق	و	س	ط	ل	ی	م	ث	ف	ت	ش	خ	ش	ر
موخر صدر مکمل سطر	ر	س	ش	ز	خ	ق	ش	و	ت	ل	ف	ط	ث	ل	م	ی
جواب	ش	ع	ر	ہ	ح	ص	ش	ہ	ت	ک	ص	ح	خ	م	ل	ی

جواب:

ش ع ر ہ　　خ ص ش　　ہ ت ک ص ح　　خ م　　ل ی

عشرہ　　شخص　　کہہ صحت　　خم　　لے

تشریح : جواب کے حروف کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ایک ایک لفظ خوب وضاحت پیش کر رہا ہے۔ جدول کو سامنے رکھئے اور دیکھئے کہ جواب حروف جدول کے مطابق منتخب ہوئے ہیں یا نہیں۔

ایک بات کا خیال رکھیں کہ اس مستحصلہ سے اگر آپ اپنا کوئی سوال کرنا چاہیں تو اپنا نام اور والدہ کا نام لکھ کر سوال مکمل کریں۔

اگر سائل کوئی دوسرا شخص ہے تو اپنا سوال بتانے کے لئے وہ سوال کو اپنی زبان سے ادا کرے عین وہی الفاظ آپ لکھ کر سوال کی سطر بچھائیں ایسا نہ کریں کہ سائل کے الفاظ کی بجائے آپ اپنے طور پر اس کے سوال کو با محاورہ اردو میں لکھ کر سوال حل کرنے بیٹھ جائیں۔ جواب تو برآمد ہوگا تسلی بخش نہیں ہوگا۔

آیئے ایک اور مثال حل کردوں تا کہ آپ پر مستحصلہ واضح ہوسکے۔

مثال نمبر۲: سوال: یا علیم۔ کیا لیاقت اللہ کو حج نصیب ہوگا؟

حروف سوال	ک	ی	ا	ل	ی	ا	ق	ت	ا	ل	ل	ہ	ک	د	ح	ج	ن	ص	ی	ب	ہ	و	گ	ا
تعدادِ حروف	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
تکرارِ حروف	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۱	۳	۲	۳	۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۳	۱	۲	۲	۳	۴
ربعات	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
میزان الاعداد	۵	۶	۸	۱۲	۹	۱۱	۱۲	۱۷	۱۴	۱۷	۲۰	۲۲	۱۸	۲۴	۲۷	۲۴	۲۴	۲	۲۶	۲۷	۱	۴	۳	۵
حروف مستحصلہ	ہ	و	ح	ل	ط	ک	ل	ف	ن	ف	ر	ت	ص	ث	ظ	خ	خ	ب	ض	ظ	ا	د	ج	ہ
صدر موخر موخر صدر	ت	ہ	ر	و	ف	ج	ن	ل	ف	ط	ل	ک	ص	ہ	ث	ج	ظ	د	خ	ا	خ	ظ	ب	ض
موخر کلیم	ض	ت	ب	ہ	ظ	ر	خ	و	ا	ف	خ	ج	د	ن	ظ	ل	ج	ف	ث	ط	ہ	ل	ص	ک
حروف ناطق	ظ	ر	ا	ہ	×	ش	خ	و	د	ص	خ	د	ا	ن	ظ	م	ا	ق	ی	ہ	ک	ف	ل	×

جواب: ظاہر　خوش　صد　خدا　ظن　قیام　کہہ　لف

تشریح : خوش ہو جاؤ کہ مولا کریم نے بیت اللہ شریف میں قیام مقدر فرمایا ہے۔

قارئین کرام! مستحصلہ تجرید عجیب وغریب مستحصلہ ہے۔ ویسے تو علم جفر تمام کا تمام ہی انسانی عقل وفہم سے ماورئی ہے کیوں کہ اس کی زبان خداوند تعالی کے کوڈورڈز (Code Words) ہے۔ ان کوڈورڈز یا خفیہ الفاظ کے معنی پر جس قدر غور کیا جائے عجیب ترین مفہوم ومطلب ذہن میں ابھرتا ہے۔

اسی مستحصلہ سے ایک مثال اور پیش کرر ہاہوں۔ دیکھئے کیسا شاندار جواب برآمد ہوا ہے؟ مجھ پر اگر کفر کا فتویٰ نہ لگے تو جو سوال میں اس مثال کے ذریعہ حل کرر ہاہوں بظاہر آپ کو حماقت معلوم ہوگا مگر جس علم پر مشتمل یہ حروف تحریر میں آرہے ہیں اس کے متعلق عوام الناس کے ذہنوں سے یہ شک دور کرنے کے لئے کہ علم جفر محض فراڈ ہے اس مثال کو حل کرر ہاہوں۔

مثال : سوال : ''کیا خدا ہے''؟

اساس	ک	ی	ا	خ	د	ا	ہ	ی
تعداد حروف	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
تکرار حروف	۱	۱	۱	۱	۱	۲	۱	۴
ربعات	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
میزان الاعداد	۵	۶	۸	۱۵	۱۱	۱۱	۱۶	۱۵
حروف مستحصلہ	ہ	و	ح	س	ک	ک	ع	س
موخر صدر رصدر موخر	س	ہ	ح	و	ک	س	ک	ع
موخر صد کلہم	ع	س	ک	ہ	س	ح	ک	و
جواب	ن	ع	م	و	س	ی	ک	ہ

نعم سو

''نعم'' عربی میں ''ہاں'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اقراری لفظ ہے، مکمل جواب بامعنی یوں سمجھئے ''سو کہے ''نعم'' (ہاں)

اب آپ اندازہ لگالیجئے کہ خود اس کا بخشا ہوا علم اس کے وجود کا کس واضح انداز میں اقرار کرر ہاہے اور خود اسی کی زبان عربی میں جو اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک ہے۔ جس میں اس نے اپنا کلام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور راہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔ اس سے بڑھ کر اس علم کی صداقت کا کوئی اور ثبوت شاید کوئی نہ دے سکے۔

حروف مستحصلہ کی مرتبہ جدول کو سامنے رکھئے اور دیکھئے کہ یہ جواب مستحصلہ کے قواعد کے مطابق استخراج ہوا ہے یا خود ساختہ جواب ہے۔؟ فیصلہ آپ پر چھوڑ رہاہوں۔

بات

☆وہ بات کیوں کہتے ہو جو کر نہیں سکتے۔ (قرآن حکیم)

☆سخت بات کرنے والوں کو میں پسند نہیں کرتا۔ (حضرت محمدؐ)

☆مصیبت کی جڑ انسان کی بات چیت ہے۔ (حضرت ابوبکرؓ)

☆غافل سے پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بات کہتا ہے۔ (غوث پاک)

☆بات کم کرنا حکمت ہے۔ (حضرت محمدؐ)

☆جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔ (بوعلی سینا)

☆قلت عقل کا اندازہ بات کی کثرت سے ہوتا ہے۔ (بوعلی سینا)

☆اچھی بات غور سے سنو، کہنے والا کوئی ہو۔ (سقراط)

قرآن حکیم کی وہ آیات جن میں کوئی نقطہ نہیں ہے ان کے اعمال کی تفصیل قارئین کے استفادہ کے لئے پیش کی جارہی ہے۔ہم امید کرتے ہیں صاحب صلاحیت قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے اور ہمیں دعادیں گے۔

جن حضرات کواس بات کی خواہش ہو کہ ان کا کاروبار ترقی کرے ان کے گھر میں خیر و برکت ہواوران کورزق حلال وافر مقدار میں ملے۔ان کا رب ان کی مدد کرے۔اور آفات ومصائب سے ان کی حفاظت رہے۔ان حضرات کو قرآن حکیم کی اس آیت سے استفادہ کرنا چاہئے۔

آیت یہ ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝

اس آیت کے اعداد یہ ہیں۔　　۲۶۷

اس آیت کاورد صبح شام ۲۶۷ مرتبہ کریں۔

اس آیت کے حروف کوالگ الگ لکھیں۔

و ا ل ہ ک م ا ل ہ و ا ح د ل ا ا ل ا ل ا ہ و۔

ان حروف کو جو حروف مکرر ہیں ان کو حذف کرنے کے بعد دوسری سطر بنائیں۔اس طرح۔ و ا ل ہ ک م ح د۔

ان حروف کے کل اعداد یہ ہیں۔　　۱۱۴

اس آیت کریمہ کے تین نقش بنیں گے۔ایک نقش آتشی چال سے بنے گا۔ جواس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۹	۷۳	۶۹	۶۶
۷۰	۶۵	۶۰	۷۲
۶۴	۶۷	۷۵	۶۱
۷۴	۶۲	۶۳	۶۸

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں ایک نقش آبی چال سے بنے گا۔وہ اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۱	۲۸	۲۱	۳۴
۲۲	۳۳	۳۲	۲۷
۳۶	۲۳	۲۶	۲۹
۲۵	۳۰	۳۵	۲۴

تیسرا نقش بادی چال سے بنے گا وہ اس طرح کہ پہلے مکرر حروف کو حذف کرنے کے بعد جو حروف باقی رہے تھے ان کو ملفوظی کریں گے۔اور ملفوظی کرکے ان کے اعداد برآمد کریں گے اس طرح۔

واؤ	الف	لام	یا	کاف	میم	حا	دال
۱۳	۱۱۱	۳۱	۶	۱۰۱	۹۰	۹	۳۵

اعداد کا مجموعہ　　۳۹۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۵	۹۷	۱۰۰	۹۴
۹۱	۱۰۳	۹۶	۱۰۶
۹۸	۱۰۴	۹۳	۱۰۱
۱۰۲	۹۲	۱۰۷	۹۵

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں یا پھر اپنے گھر میں کہیں لٹکائیں۔ان تینوں نقوش کے استعمال کے ساتھ ساتھ مذکورہ آیت کو صبح شام ۲۶۷ مرتبہ پڑھتے رہیں۔انشاء اللہ رزق کی راہیں کھلیں گی۔آمدنی میں خیر و برکت ہوگی اور آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت رہے گی۔ بہت آسان عمل ہے اور نتائج کے اعتبار سے قوی ثابت ہوتا ہے۔اس عمل کی برکت سے دل میں کیفیت بھی پیدا ہوتی ہے اور ایمان ویقین میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔اس عمل کو سوچ سمجھ کر پوری توجہ کے ساتھ کریں اور فائدہ اٹھائیں۔

بہ سلسلہ علم الاعداد

مفرد اور مرکب اعداد کی کرشمہ سازی

کسی بھی شخص کے نام کے جب ہم اعداد برآمد کرتے ہیں تو تین طرح کے اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ نمبر ایک نام کے مجموعی اعداد۔ نمبر ۲ نام کے مرکب اعداد۔ نمبر تین نام کا مفرد عدد۔

نام کا مفرد عدد اور نام کا مرکب عدد صاحب نام کی شخصیت اور اس کے احوال کو واضح کرتا ہے۔ ذیل میں خلیل احمد کی جو مثال دی گئی ہے اس میں نام کا مفرد عدد ۳ ہے اور مرکب عدد ۱۲ ہے۔ اسی طرح آپ اپنے نام کے دونوں عدد مفرد اور مرکب برآمد کر کے اپنی شخصیت اور اپنے احوال کا اندازہ کریں اور اپنی خوبیوں اور خامیوں پر نظر ڈالیں۔

خ	۶۰۰	ا	۱	عرف خلّو	
ل	۳۰	ح	۸		۶۰۰
ی	۱۰	م	۴۰		۳۰
ل	۳۰	د	۴		۶
خلیل	۶۷۰	احمد	۵۳		۶۳۶

خلیل احمد عرف خلّو کے مجموعی اعداد یہ ہیں۔

۶۷۰
۵۳
۶۳۶
۱۳۵۹

ان مجموعی اعداد کا مرکب عدد ۱۸ برآمد ہوا اور مفرد عدد ۹۔

خلیل احمد عرف خلّو کی شخصیت اور احوال کا اندازہ کرنے کے لئے ۹ اور ۱۸ کی تفصیل پڑھیے۔

کسی بھی شخص کے نام کے اعداد برآمد کرنے کے لئے اس کی عرفیت، اس کا گھریلو نام اور اس کا تخلص بھی شامل کرنا چاہئے۔ لیکن برادری وغیرہ کی نسبت کے اعداد شامل نہیں کرنے چاہئیں۔ جیسے انصاری، قریشی، صدیقی، خان وغیرہ۔

اعداد کیا کہتے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے ذیل میں دی گئی تفصیل کا مطالعہ کریں۔

۱- اس عدد والے عموماً خوش قسمت ہوا کرتے ہیں، ان کی زندگی شاندار طریقے سے بسر ہوتی ہے۔

۲- اس عدد والے عجیب و غریب شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ ان کی سب سے اہم عادت خلوت پسندی ہے۔

۳- اس عدد والے کی سب سے پسندیدہ صفت امید و یقین کا جذبہ ہے جس کا یہ اظہار کرتے ہیں۔

۴- اس عدد والے متحمل مزاج اور مضبوط ارادوں کے مالک ہوا کرتے ہیں۔ یہ کافی قابلِ اعتماد اور عملی انسان ہوتے ہیں۔

۵- یہ عدد علم الاعداد کے نقشے میں جملہ اعداد کے وسط میں ہے۔ اس کے حامل بڑے روشن دماغ، روشن ضمیر، روشن خیال اور باہمت ہوتے ہیں۔

۶- اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ خوبصورت اشیاء اور قدرتی مناظر کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ریاضی دان، فنون لطیفہ کے مشتاق۔

۷- اس عدد والے درویشانہ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، ان لوگوں میں بڑے آدمیوں کی سی باتیں ہوتی ہیں۔

۸- اس عدد کے حامل بڑے سے بڑے مرحلے قوت ارادی سے حاصل کرتے ہیں۔

۹- اس عدد والوں کی ترقی کے راستے میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔

۱۰- اس عدد کے لوگوں کو یقین کر لینا چاہئے کہ وہ جو چاہتے ہیں اس کو حاصل کر لینا ان کے لئے ناممکن نہیں۔ مگر اندھا دھند کسی چیز کے پیچھے پڑ جانا اور اس کے خواب دیکھتے رہنا ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

۱۱- اس عدد والوں کو زندگی میں کئی قسم کی کشمکش سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

۱۲- اس عدد والوں کو رنج والم کے کٹھن دور کو مستقل مزاجی اور ہمت سے بسر کرنا چاہئے۔ ان کو چاہئے کہ وہ ہمت کو پست نہ ہونے دیں، صبر سے اچھے دنوں کا انتظار کریں۔

۱۳- اس عدد والوں کو اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے مزید معلومات اور علم حاصل کرنا چاہئے۔

۱۴- کسی بات میں آپ بہت جلد کامیاب ہونے والے ہیں لیکن محتاط رہیں آپ کی خوشی رنج میں بدل سکتی ہے۔ برے وقت سے ہر وقت خبردار رہیں۔

۱۵-آپ پر عنقریب ایک مشکل امتحان آنے والا ہے جو آپ کی شخصیت سے متعلق ہے۔ ایسے وقت میں اپنے کسی مخلص دوست سے مشورہ لیں گے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن سے بھی کام لیں۔

۱۶-دنیا جو کہتی ہے کہنے دیں۔ وہ وقت دور نہیں جبکہ آپ کی شہرت کافی پھیل جائے گی۔ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

۱۷-ہوسکتا ہے کہ آپ کی پیچیدگیوں میں مزید اضافہ ہوجائے مگر آپ کو چٹان کی طرح اپنے ارادے پر قائم رہنا چاہئے۔ عنقریب آپ کے مالی حالات بہتر ہوجائیں گے۔

۱۸-آپ کے حالات بہت جلد سدھر جائیں گے۔ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

۱۹-آپ کسی واقعہ سے بڑے متاثر ہوں گے لیکن اس کے بعد آپ کو غیر متوقع خوشی نصیب ہوگی۔

۲۰-اس اثر اور صحبت سے دور رہیں جو آپ کی ہمت کو گرہن لگادے۔ بعض اوقات آپ کے جذبات برانگیختہ ہوجائیں گے، اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔

۲۱-اگر آپ نے اپنی عادات اور خصائل کو بروقت نہ سدھارا اور اپنے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا نہ کی تو بہت جلد آپ مصیبت کے گہرے غار میں گر پڑیں گے۔

۲۳-کامیابی و کامرانی عنقریب آپ کے قدم چومنے والی ہے اور اس فتح کا انحصار آپ کی محنت پر ہے جو آپ لگاتار کئی سال سے کررہے ہیں۔

۲۴-یہ ایک خطرے کی علامت ہے۔ ایک بہت بڑی مصیبت آپ کی راہ دیکھ رہی ہے جو آپ کے کسی قریب دوست کی وجہ سے پیدا ہوگی۔

۲۵-یہ ایک نہایت سازگار نشان ہے۔ آپ کے لئے ایک بہت بڑی خوشی پیدا ہونے والی ہے۔ جو محبت کے سلسلے میں ہوگی۔

۲۶-آپ کے لئے زندگی کا میدان کھلا ہے۔ عقل و ہوش سے ہر بات کا جائزہ لیں اور کوئی کام کرنے سے پہلے تین بار سوچ لیں۔

۲۷-آپ کے لئے سوائے کامیابی کے اور کچھ نہیں۔ آپ دولت، شہرت اور مسرت کے مالک بنیں گے۔

۲۸-آپ کے مستقبل میں کچھ سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ آپ پر کوئی مصیبت آئے گی لیکن کسی حقیقی دوست کی مدد سے آپ کی رہنمائی کرے گی۔

۲۹-آپ کی خواہشات اور ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے آپ کو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوگی جو آپ کا حقیقی دوست ہو۔

۳۰-زندگی بنانے میں ایک نسوانی ہاتھ آپ کے راستے کے پتھر اور کانٹے اٹھائے گا۔

۳۱-اپنی حالت کو بدلنے کے لئے کسی کی مدد یا سہارا نہ ڈھونڈیں، ہر بات کا اپنی ذات پر انحصار کریں۔

۳۲-اپنی ہٹ پر اڑے رہنا آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس سے آپ بہت بڑا موقع ہاتھ سے کھودیں گے۔

۳۳-آپ اپنے دوستوں اور ہم پیشہ لوگوں سے خبردار رہیں۔ ایک مصیبت آپ کے راستے میں حائل ہونے والی ہے۔

۳۴-آپ اپنے ارادے پر کاربند رہیں اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کوئی آپ پر ہنستا ہے، آپ وہ کام کرنے والے ہیں جو کوئی اور نہیں کرسکا۔ جو آپ کے لئے دولت اور مسرت کا باعث ہوگا۔

۳۵-یہ بڑا خوش نصیب عدد ہے۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں اور اس کام پر جمے رہیں جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

۳۶-آپ بہت جلد غصے میں آجانے سے محتاط رہیں۔ ان باتوں سے احتراز کریں جو آپ کے غصہ کو بھڑکا دینے والی ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ غصے میں آپ ایک شاندار موقع ہاتھ سے کھودیں۔

۳۷-جب تک آپ مضبوط ارادے اور بلند ہمت کو اپنے کردار میں شامل نہ کریں گے آپ ان مرحلوں میں کامیاب نہ ہوسکیں گے جو آپ کی ہمت کا امتحان لے رہے ہوں۔

۳۸-فی الحال ہر چیز آپ کی کامیابی اور خوشی کے لئے سازگار ہے۔ ہمت کرکے آگے بڑھیں۔ آپ کی منزل دور نہیں۔

۳۹-آپ کو ایک بڑے کٹھن مرحلے سے گذرنا پڑے گا اور آپ کی مالی پوزیشن گر جائے گی۔

۴۰-آپ سنہرے خواب دیکھتے رہتے ہیں جو آپ کو کچھ فائدہ نہ پہنچاسکیں گے، جب تک کہ آپ انہیں عملی جامہ نہ پہنائیں۔ اگر عمل نہ ہوتا تو تاج محل فقط خواب ہی رہتا۔

۴۱-آپ بہت جلد سفر کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک سفر بحری ہوگا۔ دوسرا بری، ان کا انجام یا تو نہایت خوشگوار ہوگا یا پھر بڑا ہی ناخوشگوار۔

۴۲-آپ کو کسی باحقیقت شخص سے مدد ملنے والی ہے۔ جس کی ملاقات آپ سے غیر متوقع طور پر ہوگی۔

۴۳-آپ کے لئے شادی نہایت زبردست اثر رکھتی ہے جس کے

بعد آپ کی زندگی میں نہایت خوشگوار انقلاب آئے گا۔

۴۴-آپ زندگی میں ناکامی کا منھ دیکھنے والے ہیں جو آپ کی نسبت کے چھوٹ جانے سے سامنے آئے گی۔ بہرحال آپ کو ایک ادھیڑ عمر کی عورت سے خطرہ ہے۔

۴۵-آپ کی آئندہ زندگی میں بہت سی اداسیاں اور بے شمار دل ٹوٹنے کے واقعات۔

۴۶-آپ کے لئے خطرہ درپیش ہے کہ آپ ایک موقعہ پر جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ایک بہت بڑے واقعہ کو غلط سمجھ لیں گے آپ کے محسوسات آپ کو صحیح سوچنے سے باز رکھیں گے۔

۴۷-آپ اپنی زندگی میں ایک ایسی محبت کریں گے جو آپ کی خوشی کی راہیں کھول دیگی۔ ممکن ہے کہ ابتداء میں آپ اسے معمولی واقعہ خیال کریں۔ مگر پھر آپ کو اس کی صحیح قدر و قیمت معلوم ہو جائے۔

۴۸-آپ ایک ننھے بچے کی آنکھ سے صحیح مسرت کا منھ دیکھیں گے اور آپ کی ایک چھوٹی سی مہربانی آپ کو اندازے سے بڑا انعام دے گی۔ آپ کی ساری مرادیں برآئیں گی۔

۴۹-بہت سی کشمکش اور مایوسیوں کے بعد آپ کو فتح نصیب ہونے والی ہے۔ اپنے دوستوں کی قدر کریں وہی آپ کے عقدوں کو حل کریں گے۔

۵۰-محبت کے سلسلے میں آپ کو ایک خطرہ لاحق ہے آپ اس کا مضبوطی سے مقابلہ کریں۔ آپ کو بڑا محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

۵۱-اگر آپ نے اپنے بہترین دوستوں کی نصیحت کا مذاق اڑایا تو پھر آپ کو ایک بہت بڑے امتحان سے گذرنا پڑے گا۔

۵۲-ایک اجنبی آپ کے روزگار پر نہایت خوشگوار اثر ڈالنے والا ہے۔ اگر آپ عورت ہیں تو وہ محبت کے سلسلے میں ملاقات ہوگی۔ آپ کی گھریلو زندگی نہایت شاندار بسر ہوگی۔

۵۳-یہ آپ کے لئے ایک بے عزتی کا نشان ہے۔ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو اپنے محبوب کے انتخاب میں بہت احتیاط سے کام لینا پڑے گا۔

اگر آپ شادی شدہ ہیں تو اپنے رفیق حیات یا رفیقہ حیات سے کوئی جھگڑا نہ کریں ورنہ پریشانی ہوگی۔

۵۴-شادی آپ کے لئے بدنصیبی کا پیغام لائے گی۔ آپ ایک ایسی عورت سے خطا کھائیں گے جو آپ سے زیادہ عمر کی ہوگی۔

۵۵-آپ کے اردگرد پُرسکون، خوشگوار گھریلو زندگی اور بہت سے بچے اور وفادار دوست ہیں۔

۵۶-ان لوگوں سے خبردار رہیں جو آپ کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بظاہر آپ کا دوست ہے مگر وہ ہر وقت کسی ایسے موقعے کی تاک میں رہتا ہے کہ آپ کو نقصان پہنچا سکے۔

آپ کے ایسے دشمن بھی ہیں جو آپ کو ہر وقت نیچا دکھانے کی سوچتے رہتے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی آپ کے اس دوست کی طرح خطرناک نہیں۔

۵۷-آپ کا مستقبل تاریک ہے۔ ایک عورت آپ کے لئے برا وقت لائے گی۔ اس سے آپ کی عزت و شہرت کو بڑا نقصان پہنچے گا۔ اگر اس عورت کے سلسلے میں آپ کوئی امید لگائے بیٹھے ہیں تو اسے توڑ دیں۔

۵۸-ایک آدمی جس سے آپ ابھی تک نہیں ملے آپ سے بڑا جھگڑا کرے گا اور پھر نتیجہ کے طور پر آپ کا دشمن ہو جائے گا۔ اس سے خبردار رہیں۔

۵۹-آپ کو اپنے کسی عزیز، کسی دوست کے لئے قربانی دینا پڑے گی۔

۶۰-اپنی امید کو بروئے کار لانے کے لئے آپ کو بہت بڑا خطرہ مول لینا پڑے گا۔ اگر آپ نے دانائی سے کام لیا تو تمام دشواریوں پر فتح پالیں گے اور جو چاہتے ہیں مل جائے گا۔

۶۱-آپ کے کاروبار کے سلسلے میں آپ کو ایک مصیبت پیش آئے گی۔ ایک خوفناک رقیب آپ کی قوت برداشت کا امتحان لینے والا ہے۔ اس کے نتیجے سے نکلنے کے لئے آپ کو دانش مندی اور جرأت کی ضرورت ہے۔

۶۲-آپ ایک ایسے بڑے قانونی نکتے میں پھنسنے والے ہیں جس کی وجہ سے عدالت میں آپ کی یا آپ کے نمائندہ کی حاضری ضروری ہوگی۔

اگر آپ کمزور دل اور غیر مستقل مزاج ثابت ہوں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔

۶۳-آپ اپنی حرکات سے محتاط رہنے اور ان فیصلوں کو سوچ سمجھ کر کریں جن کا تعلق آپ کے نزدیک رہنے والوں سے ہے۔ اس بات کا خطرہ ہے کہ آپ ایک ایسا قدم اٹھا بیٹھیں گے جس کے لئے برسوں پچھتائیں گے۔

۶۴-آپ کا ایک غلط قدم اٹھ جانے سے ایک بہت بڑی ناخوشگوار صورت حال آپ کے راستے میں ہے۔ اگر آپ نے کوئی غلط فیصلہ کیا تو سب کچھ کھو بیٹھیں گے۔ اس ناخوشگوار صورت حال سے بچنے کے لئے جو بھی

قدم اٹھائیں سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔

۶۵-ایک غیر دانش مندانہ قدم آپ کے لئے مصیبت لائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ اپنی موجودہ پوزیشن کو کچھ عرصے کے لئے کھو بیٹھیں گے۔ احتیاط کریں۔

۶۶-آپ عنقریب ہی نقصان اٹھانے والے ہیں جو آپ کے قانونی پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔

۶۷-آپ کے سر پر بہت بڑا خطرہ منڈلا رہا ہے جس سے عارضی طور پر آپ کے پروگرام تہ و بالا ہو جائیں گے۔

اس سلسلہ میں ایک پراسرار دریافت آپ کے امتحانات کا خاتمہ کردے گی اور آپ کے مسئلے ختم ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے سوچ بچار سے کام لیا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

۶۸-آپ کو بہت جلد کامیابی نصیب ہوگی۔ بلکہ وقتی طور پر مرحلے اور مایوسیاں پیش آئیں گی۔

ان نشیب و فراز میں سب مشکلات آپ کی پیدا کردہ ہوں گی۔ زود اعتباری سے بچئے، لاپرواہی نہ کریں ورنہ آپ اپنے برے دنوں کے لئے اپنے ہاتھوں سے راستہ تیار کریں گے۔

۶۹-آپ دنیا میں بڑی ترقی کرنے والے ہیں جس کا بیشتر حصہ ایک عورت کے ذریعہ ہوگا۔ آپ محبت کے دوش بدوش کاروبار نہ کیجئے۔ محبت اور دولت دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

۷۰-آپ کی کامیابی کا سب سے بڑا سبب دوستی ہوگی۔ جس کا سیاسیات کے عالمانہ پیشہ سے تعلق ہوگا۔ خیال رکھئے کہ آپ اس کی صحبت کو زیادہ طلب سے کہیں کھو نہ دیں۔ احتیاط لازم ہے۔

۷۱-آپ کے لئے زندگی میں بہت سی کٹھن راہیں ہیں جن میں سے بیشتر آپ کے بس سے باہر ہیں۔ آپ اس چیز کو ضرور ذہن میں رکھیں۔ آپ بڑے شوق سے اپنے دوستوں کی مدد کریں مگر کامیابی کا دارومدار آپ کی اپنی کوششوں پر ہے۔

سہل نگاری اور ڈر کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں۔ انتہائی پریشانی میں بھی مسکرایئے۔ آپ کے غم کا یہی انسداد ہے۔

۷۲-آپ کو دولت کے ذریعہ ایک غم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ میں قربانی کا جذبہ زیادہ ہوگا تو آپ اس میں سے باہر نکل سکتے ہیں۔

۷۳-آپ ان دوستوں کی بات پر مطلق دھیان نہ دیں جو آپ کو یہ کہتے ہیں کہ زندگی کا موجودہ نظام بدل دو اور شہرت اور قسمت کے لئے کوئی راہ اختیار کریں۔

۷۴-آپ کا اپنا شخصی کاروبار اب بہت ترقی پر پہنچنے کو ہے۔ آپ کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ آپ کے تمام پروگرام خاک میں مل جاتے ہیں۔

۷۵-آپ کو سرتوڑ محنت کے سوا کامیابی مشکل ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ دوسرے آدمی تندہی اور سخت کام کرنے کے بغیر ہی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ آپ کو محنت اور استقلال سے کامیاب کرنا ہوگا۔

۷۶-سخت کام اور جفاکشی سے آپ مسرت اور دولت جتنی چاہیں پیدا کر سکتے ہیں۔

۷۷-آسانی سے دولت پیدا کرنے سے گریز کریں، ایسی دولت جیسے آتی ہے ویسے چلی جاتی ہے۔

۷۸-دولت وہی کام آتی ہے جو محنت سے پیدا کی گئی ہو۔ آپ کے پاس روپیہ پیسہ غیر متوقع طریقے سے آرہا ہے۔ اگر آپ نے اس پر غور نہ کیا تو یہی روپیہ پیسہ آپ پر برا وقت لاسکتا ہے۔

۷۹-آپ جو امید ایک مدت سے دل میں لئے ہوئے ہیں وہ بہت جلد پوری ہونے والی ہے۔ لیکن آپ کو اسے حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی۔ کیوں کہ آپ کے راستے میں ایسے دشمن بھی ہیں جن کی آپ کو بالکل خبر نہیں ہے۔

۸۰-آپ کو ایک ایسی مصروفیت کی وجہ سے کامیابی نصیب ہونے والی ہے جس کی آپ کو امید ہی نہیں۔

یہ مصروفیت وہ نہیں جو آپ اب لئے ہوئے ہیں بلکہ چندان اشخاص سے تعلق رکھتی ہے جو آپ سے بہت چھوٹے ہیں۔ کچھ دیر بعد اپنی وفاداری کا نیک انجام دیکھ لیں گے۔

۸۱-سب سے پراسرار واقعات کے نتیجے کے طور پر آپ کو خوشی نصیب ہونے والی ہے۔ اگر آپ نے حیرت کو اپنے دل میں جگہ نہ دی تو آپ بہت عقل مند ثابت ہوں گے۔ آپ خوش قسمتی لانے والے عناصر کی تفصیل میں نہ جائیں۔

۸۲-ہر فیصلے سے جو سمندر یا ہوا سے تعلق رکھتا ہے بہت محتاط رہیں۔ غیر متوقع طور پر حادثہ ہو سکتا ہے۔ اگر آپ عقل مند اور مدبر ہیں تو اس کی روک تھام کر سکتے ہیں۔

۸۳-ایک ایسا پیشہ آپ پر اثر انداز ہونے والا ہے جس میں آپ کبھی

واسطہ معروف نہیں ہوئے۔ آپ اپنے ذہن کو خبردار رکھئے اور انسانی معاملات کے مطالعہ کو وسیع کریں۔ یہ علم زندگی میں کسی وقت آپ کے بڑا کام آئے گا اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

۸۴- ایک بڑا خوشگوار واقعہ آپ کو پیش آنے والا ہے جو آپ کی ایک مہربانی کا بدلہ ہے۔ جو کہ کبھی آپ نے کی اور اس کو آپ کا اب تک احساس نہیں۔

۸۵- آپ کے ہاتھ میں کچھ روپیہ آنے والا ہے لیکن روپیہ چوں کہ آپ کی ایمانداری کی کمائی نہ ہوگا اس لئے آپ کے کسی کام نہیں آئے گا۔ اگر آپ اس میں سے نصف خیرات کردیں تو بڑا اچھا ہوگا۔ کیوں کہ جو خطرہ منڈلا رہا ہے خیرات سے ٹل جائے گا۔

۸۶- آپ ایک ایسے اجنبی سے ملیں گے جو آپ کو نصیحت کرے گا۔ اگر آپ نے اس پر عمل کیا تو آپ ہمت اور عقل مندی کے ایک امتحان سے گزریں گے۔ اگر آپ ثابت قدم رہے تو انجام بڑا اچھا ہوگا۔

۸۷- آپ کو ایک دور دراز جگہ سے تحفہ آرہا ہے۔ اگر آپ اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دیں گے تو آپ کے لئے فائدہ مند ہوگا۔

۸۸- آپ کے پیش نظر جو راستہ ہے وہ بہت ناہموار ہے۔ اپنے دوستوں سے مشورہ طلب کریں۔

۸۹- ایک بڑے مدعا تک پہنچنے کے لئے آپ بہت سے اجنبی آدمیوں سے ملنے والے ہیں۔ اگر آپ نے تدبر سے کام لیا تو ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہوں گے۔

۹۰- آپ میں جلد بازی میں اور فوراً کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ آپ ایسے ہوائی قلعے اور خیالی شیش محل بناتے ہیں جنہیں بنانے میں کامیاب ہونا مشکل ہے۔

آپ کو جو نصیحت کی جائے جو مشورہ دیا جائے اسے غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ آپ کو کسی بھی اہم معاملے کے متعلق کوئی اقدام فوری طور پر نہیں کرنا چاہئے۔

۹۱- مسئلہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو یا ماحول میں کتنا ہی تناؤ کیوں نہ ہو۔ آپ تمام مسائل کو حل کرلیں گے اور ماحول کو پرسکون بنادیں گے۔

۹۲- آپ بے چین طبیعت کے مالک ہیں۔ آپ کی مضطرب طبع کسی ایک جگہ زیادہ طویل مدت تک رہنے نہیں دیتی۔ یہ متلون مزاجی آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ مستقل مزاجی پیدا کریں۔

۹۳- آپ جذباتی نہیں۔ ہر قسم کی جذباتیت سے محرز ہیں۔ خصوصاً محبت کے معاملے میں آپ کی یہ خصوصیت بڑی نمایاں ہوتی ہے۔ گھر کے پالتو جانوروں یعنی بلی، کتے یا طوطا مینا سے غیر معمولی پیار کرتے ہیں۔

۹۴- آپ ہمیشہ آگے بڑھنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ مگر دوسروں کو نقصان پہنچا کر آگے بڑھنا پسند نہیں کرتے۔ یہی بات آپ کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اس عدد کے لوگ اکثر اپنا کاروبار شروع کردیتے ہیں۔ تاکہ ایمانداری کی ان قدروں کو تازہ کرسکیں جن کا آج کل تجارتی دنیا میں فقدان ہے۔ اپنی گھریلو زندگی میں یہ تمام طرح کی چیزیں فراہم کرتے ہیں۔

۹۵- آپ بڑی پیچیدہ شخصیت کے مالک ہیں۔ عموماً یہ تاثر دیتے ہیں کہ شرمیلے ہیں آپ ان افراد میں سے ہیں جو فقرہ کہنا اپنا دستور بنالیتے ہیں کہ یہی میری قسمت میں تھا۔ خود پر ترس کھانا ان کی بنیادی کمزوری ہے جو ان کے کردار کو تباہ کردیتی ہے۔

اگر آپ کی پیدائش کے بوقت برج سنبلہ میں قمر تھا تو آپ یہ خیال رکھیں کہ کام اور تفریح میں ایک توازن ضرور برقرار رہے اور لوگوں سے ان کی دلچسپی کے مطابق ملیں۔

۹۶- آپ بڑے فیاض ہیں۔ آپ میں ایسی فیاضی پائی جاتی ہے کہ کام خود کرتے ہیں مگر شہرت اور تعریف کا مستحق دوسروں کو بناتے ہیں۔ آپ کو زیادہ وقت تنہائی میں نہیں گزارنا چاہئے کیوں کہ تنہائی کو افسردہ بنادیتی ہے۔

۹۷- آپ بڑے خود پسند اور مغرور ہیں۔ آپ کی شخصیت پرکشش اور مقناطیسی ہے۔ بے انتہا کم وقت میں دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت آپ میں پائی جاتی ہے جو کہ ایک غیر معمولی بات ہے۔ خود پسند اور معزز ہوتے ہوئے زیادہ حساس ہونا واقعی بڑی خصوصیت ہے۔

۹۸- آپ سفر کرنا بڑا پسند کرتے ہیں۔ نئے نئے مقامات دیکھنا اور اپنے کام میں آگے بڑھنا پسند کرتے ہیں۔

آپ کسی نہ کسی وجہ سے اپنے خیالات کا اظہار آزادانہ طور پر نہیں کرسکتے۔ مجموعی طور پر آپ بڑے خوش مزاج اور ہردلعزیز ہیں اور یہی ہر دلعزیزی آپ کی شہرت و امارت کا باعث بنے گی۔

۹۹- آپ دونوں جنسوں میں بے حد مقبول ہیں۔ کیوں کہ آپ میں صحیح بات کہنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ آپ میں دوسروں کو خوش کرنے اور اپنے آپ کو پسند کروانے کی شدید خواہش ہوتی ہے۔

آپ فطرتاً متلون مزاج ہیں۔ غیر دیانت دار یا بے وفا نہیں۔ آپ کے کردار کی بنیادی چیز آپ کے نقطۂ نگاہ کی تازگی ہے۔ آپ ایسے مسائل فوراً حل کرکے رکھ دیتے ہیں جو دوسروں کو چکرا دیتے ہیں۔

☆☆☆

شوگر کتنی بھی بڑھی ہوئی ہو۔اس روحانی علاج کے ذریعہ اس کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

☐ اگر آپ کو شوگر ہے اور آپ کوئی دوا لے رہے ہیں تو اس علاج کے شروع کرنیکے بعد ایک مہینہ تک دوا جاری رکھیں۔ایک دم دوا بند نہ کریں۔

☐ دو مہینے تک واجبی پرہیز کرتے رہیں۔خصوصیت کے ساتھ میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔

☐ تین کلومیٹر تک مسلسل چہل قدمی کرتے رہیں۔شوگر کے مریض کے لئے چلنا نہایت ضروری ہے۔انشاء اللہ ۴ ماہ کے اندر اندر شوگر بالکل ختم ہوجائے گی اور انشاء اللہ اس کے بعد دوا اور پرہیز کی بھی ضرورت نہیں رہے گی لیکن اگر پھر بھی پرہیز جاری رکھیں تو بہتر ہے۔

صبح ناشتے سے پہلے دوپہر کے کھانے سے پہلے اور رات کو کھانے سے پہلے آدھا گلاس پانی پر ایک مرتبہ یہ آیت پڑھکر دم کریں۔اور اس پانی کو پی لیں۔

آیت یہ ہے۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۔ (سورۂ بنی اسرائیل) جب تک یہ آیت یاد نہ ہو اس کو دیکھ کر پڑھتے رہیں۔اس نقش کو جو ذیل میں دیا ہے کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔نقش باوضو اور قبلہ رو ہوکر لکھیں اور چال کا خیال رکھیں۔اس نقش کو آتشی چال سے لکھا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ایک مہینے تک اس نقش کو ایک گھنٹے پانی میں گھولنے کے بعد سونے سے پہلے رات کو پیا کریں۔لگاتار ۳۰ نقش پینے ہیں۔یہ نقش مثلث بھی آتشی چال سے لکھا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

اس نقش کی آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شوگر ایک بار ہونے کے بعد پھر کبھی ختم نہیں ہوتی اور شوگر کے مریض کو عمر بھر دواؤں سے شوگر کنٹرول رکھنی پڑتی ہے وہ اس روحانی علاج پر تجربہ کرکے دیکھیں۔اس روحانی علاج سے ہزاروں لوگ شفایاب ہوچکے ہیں اور وہ اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ قرآن حکیم جو سرچشمۂ ہدایت ہے وہ جسمانی اور روحانی امراض کیلئے ذریعۂ شفاء بھی ہے۔

عاملین سے التماس ہے کہ وہ اس روحانی علاج کے ذریعہ اللہ کے ان بندوں کی خدمت کریں جو شوگر کی وجہ سے کمزور اور ناتواں ہوگئے ہیں اور ان کی زندگی کا کیف ختم ہوچکا ہے۔انشاء اللہ معالجین کو مایوسی نہیں ہوگی اور مرض سے شفایاب ہوکر لاکھوں لوگ انہیں دعاؤں سے نوازیں گے۔

جنات کی رہائش گاہ

رونگٹے کھڑے کردینے والی ایک خوفناک داستان جو ایک آپ بیتی پر مشتمل ہے

از عرفان سبحانی

دوسری قسط

میں شمیم سلمان، عبدالباسط خاں اور شنومیاں ان سانپوں کے قریب گئے تو ہم سب کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ مرے ہوئے سانپ کے چاروں طرف جو سانپ موجود تھے وہ باقاعدہ رو رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بعض سانپ زمین پر تڑپ رہے تھے اور بعض سانپ اپنا پیر زمین پر مار رہے تھے۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ماتم کررہے ہوں، سانپوں کا یہ منظر دیکھ کر شمیم سلمان نے کہا۔

عرفان بھائی کیا سانپ ایسا کرتے ہیں؟

کیوں نہیں کر سکتے۔ جانوروں کا بھی دل ہوتا ہے، ان کے بھی احساسات ہوتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ''سوچو اگر جانوروں کے احساسات اور ان کے جذبات نہ ہوا کرتے تو پھر ان میں سلسلۂ نسل کیسے چلتا۔ کبوتروں کو دیکھو ان کا جوڑا ہوتا ہے اور کبوتر اور کبوتری میاں بیوی کی سی زندگی گزارتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ چڑے اور چڑیا کو دیکھو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح محبت کا اظہار کرتے ہیں اور کس طرح دونوں ایک دوسرے سے چونچیں ملا کر بوس و کنار کرتے ہیں۔ اور جب ان کا ساتھی بچھڑ جاتا ہے تو کس طرح اس کی جدائی میں بے قرار ہوجاتے ہیں۔ جانور بھی دل و دماغ رکھتے ہیں انہیں غم اور خوشی کا احساس بھی ہوتا ہے مور جب جنگل میں مارے خوشی کے ناچتا ہے تو وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جب ناچتے ناچتے اس کی نظریں اس کے بدنما پنجوں پر پڑتی ہیں تو اس کی خوشی کافور کی طرح اڑ جاتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔

یہ سب ٹھیک ہے۔ ''شنو نے کہا'' لیکن یہاں صورت حال دوسری ہے، یہاں تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ سانپ نہیں بلکہ......

میں نے شنو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تم بھی وہمی ہو اور تمہاری کھوپڑی میں وہی باتیں گھسی ہوئی ہیں جن باتوں کی تخلیق عورتیں کرتی ہیں۔ ارے بھئی تم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جانوروں میں بھی حس ہوتی ہے اور وہ بھی اپنے ساتھیوں اور بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ جذبات رکھتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص کوے کو مار کر کسی درخت پر لٹکا دے تو سارے کوے کائیں کائیں کرکے اسی درخت پر منڈلانے لگتے ہیں اور اپنے انداز میں آہ وفغاں شروع کردیتے ہیں۔ بے شک ان سانپوں کا ایک ساتھی مر گیا ہے یہ اس کی موت کا غم محسوس کررہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ تڑپ رہے ہیں۔ اس کا مطلب کچھ اور نکالنا وہم اور صرف وہم ہے اور مجھے اس طرح کی سوچ، فکر سے گھن آتی ہے۔ چلو۔ میں نے شمیم سلمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا چمگادڑوں والے کمرے میں دیکھتے ہیں۔ شاید وہاں بھوتوں کا سچ مچ کوئی قافلہ آگیا ہو۔ میرے لہجے میں طنز تھا اور ہونٹوں پر مذاق اڑانے والی مسکراہٹ۔

ہم جس وقت چمگادڑ والے کمرے کے قریب پہنچے تو ہمیں ایک عجیب طرح کی بدبو کا احساس ہوا، میں نے اپنے تینوں ساتھیوں کو معنی خیز انداز سے دیکھا۔ وہ تینوں خود مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ اس سے پہلے ان میں سے کوئی بولتا میں نے خود ہی کہا۔ اب تم اس بدبو کو لے کر بھی وہی بات چھیڑ دو گے جس سے مجھے وحشت ہوتی ہے۔ لیکن میں خود محسوس کررہا ہوں کہ یہ بدبو کیسی ہے اور یہ بدبو اسی کمرے سے پھوٹ رہی ہے جس کا ہم جائزہ لینے کے لئے جارہے ہیں۔

ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ یہ بدبو آخر ہے کس طرح کی۔ اگر گوشت سڑنے کی ہے تو شاید ہمارا گم شدہ شکار کسی طرح اس کمرے میں پہنچ گیا ہے اور سڑ گیا ہے۔ لیکن سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور طرح کی ہوتی ہے۔ یہ بدبو سڑے ہوئے گوشت کی محسوس نہیں ہورہی تھی۔ یہ تو ایک عجیب طرح کا تعفن تھا جسے ہماری ناکوں نے شاید پہلی بار محسوس کیا تھا۔ ہم ابھی تک کچھ سمجھ سکے تھے کہ وہ بدبو کس چیز کی تھی۔ ہم نے اپنی زندگی میں انسان کی سڑی ہوئی لاش بھی دیکھی ہے لیکن اس کی بدبو اور طرح کی تھی۔ سڑی ہوئی غلاظتیں بھی دیکھی ہیں ان کی بدبو اور طرح کی ہوتی ہے۔ دال سڑتی ہے، کوفتے سڑتے ہیں، کچا گوشت سڑتا ہے، سبزیاں سڑتی ہیں، پھل سڑتے ہیں، ان سب سڑی ہوئی چیزوں کی بدبو الگ ہوتی ہے۔ یہ بدبو جو چمگادڑوں والے کمرے سے پھوٹ رہی تھی یہ تو عجیب طرح کی بدبو تھی جسے ہم اپنی زندگیوں میں پہلی بار محسوس کررہے تھے۔ ابھی ہم اس بدبو کے بارے میں غور ہی کررہے تھے کہ گلزار ہماری طرف دوڑتا ہوا آیا اور اس نے آکر بتایا کہ

انجمن کی طبیعت خراب ہوگئی ہے اور وہ بول نہیں پا رہی ہے۔

کیا ہوا ہے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

تم ہی چل کر دیکھو۔ سب کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہیں۔ عجیب طرح کا دورہ سا اس پر پڑا ہوا ہے۔

ہم چاروں اس کمرے کی طرف چل دیئے جہاں شہزاد بیگ اور ان کی بیوی کا قیام تھا۔

میں نے جا کر دیکھا انجمن پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی، وہ کچھ بولنا بھی چاہ رہی تھی لیکن بول نہیں پا رہی تھی، اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں عجیب طرح سے مڑی ہوئی تھیں۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ کر ڈر گئی ہے اور خوف کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آواز بند ہوگئی ہے۔

میں نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔ انجمن بیٹا بولو تمہیں کیا نظر آ رہا ہے؟ کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا؟ آخر کیا ہوا تمہیں؟ تمہارے کہیں درد ہے؟ تمہیں چکر آ رہے ہیں؟ بے ترتیب سے سوالات میری زبان پر آتے رہے لیکن اس نے میرے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔

میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کیا اس طرح کی کیفیت اس کی پہلے بھی کبھی ہوئی ہے؟

عرفان میاں۔ بالکل نہیں۔ یہ تو ایسا پہلی بار ہو رہا ہے۔

اس کے بعد کافی دیر تک شہزاد بیگ کی بیوی انجمن کا سر سہلاتی رہی۔ لیکن اس کی حالت وہی رہی اور وہ اسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خود کو دیکھتی رہی۔ ہماری ٹیم میں افتخار ایک ایسا شخص تھا جسے کچھ دعائیں اور سورتیں یاد تھیں۔ اس نے بڑھ چڑھ کر انجمن پر دم کرنا شروع کیا۔ میں اگرچہ ان چیزوں کا قائل ہی نہیں تھا اور میں اس وقت یہ سمجھ رہا تھا کہ انجمن کی دماغی کیفیت کچھ متاثر ہوگئی ہے اور اس وقت اس کو کسی ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے تھا لیکن وہاں ہم ڈاکٹر کہاں سے لاتے۔ اس لئے جب افتخار پڑھ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگا تو میں خاموش رہا۔ ہم میں ایک شخص عبدالحمید ایسا بھی جو باقاعدہ ڈاکٹری کا پیشہ نہیں کرتا تھا لیکن اس نے ڈاکٹری کا کورس مکمل کر رکھا تھا اور اسے تھوڑا بہت تجربہ تھا۔ اس نے انجمن کی نبض وغیرہ دیکھ کر یہ کہا بظاہر تو اس کو کوئی بیماری معلوم نہیں ہوتی، پھر بھی میرے پاس ایک گولی ہے جو دماغی سکون کے لئے میں اس کو دے دیتا ہوں یہ سو جائے گی اور جب اٹھے گی تو بالکل ٹھیک ہوگی۔

عبدالحمید نے انجمن کو ایک Tablet کھلا دی اور چند منٹ کے بعد وہ سوگئی۔ اس کے سونے کے بعد ہم کئی ساتھی چمگادڑ والے کمرے کی طرف گئے۔ اس وقت ایک حیرتناک بات یہ ہوئی کہ سانپوں کا غول غائب ہوگیا۔ اب اس جگہ جہاں سانپ کی لاش پڑی ہوئی تھی وہاں کوئی سانپ نہیں تھا اور مرا ہوا سانپ بھی غائب ہوگیا تھا۔

چمگادڑ والے کمرے کے پاس جیسے ہی ہم پہنچے تو ہمیں اس بار گرمی کا احساس ہوا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کے اندر آگ لگ رہی ہو اور اسی کی تپش باہر تک محسوس ہو رہی ہو۔ چلو کمرے میں چلو۔ میں ایک دم یہ کہہ کر چمگادڑوں والے کمرے میں گھس گیا۔ میرے پیچھے پیچھے عبدالباسط، شمیم، سلمان، نعیم اختر اور شنو میاں بھی کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کمرے کی چھت پر بڑے بڑے چمگادڑ لٹکے ہوئے تھے۔ دیواروں پر مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے اور کمرے میں ایک بدبو پھیلی ہوئی تھی، کمرے کی زمین تپ رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کی زمین کے نیچے کوئی بھٹی جل رہی ہو، میں نے اپنے ساتھیوں سے فخریہ انداز میں کہا۔ دیکھ لو کمرے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تم لوگوں کا یہ کہنا کہ اس کمرے میں چہل پہل سی ہو رہی ہے اور کچھ انسانوں کے بولنے کی آوازیں بھی آ رہی ہیں صرف وہم تھا۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ لیکن ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ مجھے بھی یہ محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں کوئی ہنس رہا ہے؟ ہنسی کی آواز سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ خود بھی حیران اور ششدر نظر آ رہے تھے کیوں کہ ہنسی کی آواز انہوں نے بھی سنی تھی۔

نعیم اختر بولا۔

کمرے میں کوئی نظر نہیں آ رہا ہے اور یہ ہنسنے کی آواز...... یہ تپش...... یہ بو بو؟...... ؟ یہ سب کیا ہے؟

وہ دیکھو...... شنو نے ایک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کھڑکی ہل رہی ہے۔ ہم نے اس کھڑکی کی طرف دیکھا واقعی یہ کھڑکی ہل رہی تھی جب کہ اس کے برابر والی کھڑکی بالکل ساکت تھی۔

ارے یہ بھی ایک طرح کا وہم ہے۔ میں نے کہا چلو باہر چلو۔

لیکن کھڑکی تو صاف طور سے ہل رہی تھی۔

شمیم سلمان نے کہا۔

میں بولا: ہم بہت دیر سے ہی سوچ رہے ہیں کہ اس کمرے میں کچھ ہے۔ ہماری اپنی سوچ کی وجہ سے ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ کھڑکی ہل رہی ہے، زمین جل رہی ہے اور بدبو پھیل رہی ہے۔ ان خرافات کو دماغ سے نکالو اور شکار کی تیاری کرو۔ بچے مت بنو ورنہ یہاں سے بالکل ناکام لوٹو گے اور سننے والے ہمارا مذاق اڑائیں گے۔

اس کے بعد ہم ہال کمرے میں آگئے اور اگلے دن شکار کو جانے کے لئے پروگرام سیٹ کرنے لگے۔

اسی دوران گلزار، شمیم، نعیم اختر اور شہزاد بیگ نیل گائے کا گوشت

بنانے میں مصروف ہوگئے اور باقی سبھی لوگ نجمہ اور انجمن کے سوا ہال کمرے میں موجود رہے اور آپس میں ہنسی مذاق چلتا رہا۔ ہمارا تذکرہ جن اور بھوت ہی تھے۔ عبدالحمید کو چھوڑ کر سب ساتھیوں کا کہنا یہ تھا کہ بھوت ہر جگہ ہوتے ہیں اور بھوت کوئی بھی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس دوران گلزار قریشی نے بھوتوں کے کئی قصے سنائے اور نعیم اختر نے بھی بتایا کہ اس کے اپنے گھر میں بھی جنات کا اثر ہے لیکن جب سے اس کے والد نے اپنا گھر کسی مولانا سے کلوایا تب سے اثرات محسوس نہیں ہو رہے ہیں، اس کا کہنا تھا کہ رات کو ان کے گھر میں جنات کے چلنے پھرنے کی آوازیں آتی ہیں، الماری سے روپے پیسے اور زیورات غائب ہو جاتے تھے اور باورچی خانے سے اکثر کھانا پکا پکایا غائب ہو جاتا تھا، نعیم اختر نے یہ بھی بتایا کہ کئی بار ان کے برآمدے میں خون کی بارش بھی ہوئی اور کئی بار ان کی والدہ کو سوتے وقت ریشمی سی رسی سے باندھ دیا گیا۔ میں چونکہ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا اس لئے میں ان باتوں کو سن کر بہت کوفت محسوس کر رہا تھا لیکن وقت گذارنے کے لئے ان باتوں سے برائے دکھاوا دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن جب میں نے نعیم کی زبان سے یہ بات سنی کہ رات کو ان کی والدہ کو اتنی سے باندھ دیا جاتا تھا تو مجھے یقین نہیں آیا اور میں نے برجستہ کہا۔ یار اتنی مت پھینک کہ سمیٹنی ہی مشکل ہو جائے۔ میری بات سن کر سب چپ ہوگئے۔ میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ رات کو کوئی جن آ کر کسی عورت کو باقاعدہ باندھ دے اور اس باندھنے سے اس کا فائدہ یہ کیا تھا؟

اللہ کی قسم: نعیم اختر بولا ایسا ہوا تھا۔ تمہیں میرا یقین نہیں آ رہا۔ جب ہم واپس ہوں گے تو میں اپنی والدہ سے تمہاری بات کراؤں گا۔ انہیں تو کسی عالم نے یہ بھی بتایا تھا کہ جنات تمہاری والدہ پر عاشق ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔

میں یہ بھی نہیں مانتا کہ جنات عورتوں پر عاشق ہو جاتے ہیں۔ کیا جنات میں لیڈیزوں کی کمی ہے جو وہ حوا کی بیٹیوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ اور چلو مان لو کہ جنات آپ کی والدہ پر عاشق ہوگئے تھے تو کیا عشق میں یوں باندھ کر کوئی اپنی محبوبہ کو لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسان کو مٹھی میں یوں باندھ کر لے جا سکتے ہیں، کون ہاتھ پیر باندھ کر اپنی محبوبہ کو لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسان کو مٹھی میں بند کر لیتے ہیں۔ میں نہیں مانتا۔ اور میرے دوستوں جب جنات کسی کو مٹھی میں بند کر لے جا سکتے ہیں تو رسیوں سے کسی کو باندھ کر لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

میری باتیں یوں تو سب غور سے سن رہے تھے لیکن سب کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ انہیں میری تنقید پر اطمینان نہیں تھا۔ ایک عبدالحمید کے سوا باقی سب ساتھی میری تنقید کا برا سا مان رہے تھے۔

اور نعیم اختر تو باتوں سے باقاعدہ ناراض ہونے لگا تھا۔ میں نے موقعوں کی نزاکت سمجھتے ہوئے کہا

چلو یہ سب کچھ صحیح ہوگا اور اس دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہوگا لیکن اگر ہم ان باتوں میں الجھ گئے اور اگر ہم نے ان جنوں اور بھوتوں کے قصوں کو زیادہ اہمیت دیدی تو ہمارے حوصلے ختم سے ہو جائیں گے اور ہمیں دُم دبا کر یہاں سے بھاگنا پڑے گا۔ اسی وقت نجمہ خان ہال کمرے میں داخل ہوئیں اور انہوں نے آ کر یہ بتایا کہ انجمن کو ہوش آ گیا ہے اور وہ آپ کو بلا رہی ہے، شہزاد خاں یہ سن کر نجمہ خاں کے ساتھ اپنے کمرے میں چلے گئے۔

گوشت تیار ہوگیا تھا اور اتنا ہوگیا تھا کہ اس کو ہم کھا نہیں سکتے تھے اس لئے ہم نے ضرورت کا گوشت رکھ کر باقی سب قریب میں ایک تالاب تھا اس میں ڈالنے کا پروگرام بنایا کہ صبح کو ناشتے سے پہلے ہی اس کو ٹھکانے لگا دیں گے۔

یہ رات بالکل سکون سے گذر گئی۔ انجمن بھی ٹھیک رہی اور رات کو کسی بھی طرح کا کوئی سانحہ پیش نہیں آیا۔ البتہ ایک دو کو چھوڑ کر سبھی ساتھی خوف زدہ سے رہے اور سبھی اس تعلق کے ساتھ سوئے کہ آج کی رات کچھ نہ کچھ حرکت ہو سکتی ہے۔ بریانی نجمہ خان نے بنائی اور ان کی مدد گلزار قریشی اور نعیم اختر اور شہزاد بیگ نے کی۔ ناشتے کے دوران سب خوش بخوش تھے اور رات خیریت سے گذرنے کی وجہ سے سب کو قدرے اطمینان بھی تھا اور سب کے چہروں پر ایک طرح کی شگفتگی تھی۔ انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ ناشتے کے بعد میں عبدالحمید اور شمیم سلمان آس پاس گھومنے کے لئے نکل گئے۔ شہزاد بیگ نجمہ اور انجمن اپنے کمرے میں چلے گئے باقی دیگر ساتھی بنگلے ہی کے بیرونی حصے میں مٹرگشت کرنے لگے۔ دوران چہل قدمی عبدالحمید نے کہا۔

عرفان: یہ بنگلہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا بنانے والا بہت شوقین مزاج تھا

بے شک میں نے تائید کی۔ بنگلے کے تقریباً مٹے ہوئے نقش ونگار یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بنانے والے نے دل کھول کر اس بنگلے پر پیسہ لگایا تھا۔

لیکن یہ بات تو وہی ہے ناسب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ۔

جی ہاں بڑی بڑی بلڈنگیں، پھر ان کی خستہ حالت دنیا کی بے ثباتی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں، لوگ اپنی رہائش کے لئے اور اپنے شوق پورے کرنے کے لئے پختہ، آرام دہ اور خوبصورت مکان بناتے ہیں اپنی دیواروں کو فلک بوس کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن موت آنے پر سب کچھ اسی دنیا میں چھوڑ کر خالی ہاتھ اپنے آخری ٹھکانے کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ عبدالحمید کی باتوں میں حقیقت پوشیدہ تھی اور وہ اچھی طرح یہ ثابت کر رہے تھے کہ اس دنیا کا یہ انسان خواہ وہ کسی کچے مکان میں رہتا ہو یا کسی مضبوط ترین

حویلی میں موت کا فرشتہ اسے پکڑ ہی لیتا ہے اور پھر وہ انسان کتنا ہی بارعب ہو اور کتنے ہی دبدبے والا ہو انتہائی بے کسی اور لاچاری کی حالت میں قبرستان کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔حویلی کے گیٹ پر بھی اس کے نام کا فریم ہوتا ہے پھر اس کے مزار پر بھی اس کے نام کا کتبہ لگ جاتا ہے۔فرق صرف اتنا ہے کہ حویلی کے گیٹ پر فریم وہ خود لگاتا ہے اور اس کی قبر پر کتبہ اس کے رشتے دار لگواتے ہیں۔

اور بھائی میں نے سنا ہے: میں بولا۔کہ اس حویلی کے جو مالک تھے وہ بہت مالدار تھے، وہ دو ہزار بیگھے زمین کے مالک تھے۔اس بنگلے کے علاوہ ان کے اپنے دس مکان اور بھی تھے، ان کی رہائش گاہ کا جو مکان تھا وہ دس ہزار اسکوائر فٹ پر بنا ہوا تھا۔اس میں پندرہ کمرے تھے۔دس باتھ روم تھے، ان کے پاس بیس گھوڑے تھے، پانچ کاریں تھیں اور از راہ ذوق انہوں نے کئی ہاتھی بھی پال رکھے تھے۔ان کی بیویاں بھی دو تھیں اور میں نے تو یہ تک سنا ہے کہ جب ان کی بیٹیوں کی شادی ہوئی تو انہوں نے اکیس کلو سونا جہیز میں دیا اور ضرورت کی ہر چیز انہوں نے بوقت رخصت اپنی بیٹیوں کو دی۔ان کی اولاد زیادہ نہ تھی، ایک بیوی سے صرف دو لڑکیاں تھیں اور ایک بیوی سے صرف ایک لڑکا تھا لیکن ان کے ساتھ یہ حادثہ ہوا کہ ایک سفر کے دوران ان کی ایک بیوی ایک بیٹی اس کا شوہر اور ان کا بیٹا اور اس کی بیوی ایک حادثہ کا شکار ہوگئے اور انہوں نے جائے حادثہ پر ہی دم توڑ دیا۔نواب صاحب......

یار نواب صاحب کا نام کیا تھا۔شمیم سلمان نے پوچھا۔

نواب صاحب کا نام۔سید بدرالزماں تھا۔اور وہ مزاج کے اعتبار سے بہت سخت لیکن بہت فیاض اور سخی قسم کے انسان تھے۔اس حادثے کے بعد نواب صاحب بھی چند سال ہی جئے، اس کے بعد وہ بھی دنیا سے رخصت ہوگئے اور اس کے بعد ان کی جائیداد یوں ہی تباہی و برباد ہوگئی۔نواب صاحب میرے والد کے بہت گہرے دوست تھے اور والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ اس فارم میں وہ مختلف دوستوں کے ساتھ آ کر کئی بار ٹھہرے ہیں لیکن اس وقت یہ فارم اور یہ بنگلہ مثل جنت معلوم ہوتا تھا۔اس بنگلے کے چاروں طرف بہت خوبصورت پھلواری ہوا کرتی تھی اور اس کی دیکھ بھال کے لئے درجنوں ملازمین پہرے پر رہا کرتے تھے۔نواب صاحب کے انتقال کے بعد رفتہ رفتہ ہر چیز ویرانے میں تبدیل ہوگئی، نواب صاحب کی ایک بیوی، ایک بیٹی اور داماد ابھی تک زندہ ہیں لیکن اس حادثے کے بعد اور پھر نواب صاحب کی وفات کے بعد سب بے جان ہو کر رہ گئے ہیں۔نواب صاحب کی کتنی ہی جائیداد تتر بتر ہوگئی، اس طرح کی باتوں میں کافی وقت گذر گیا۔دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ دیر گپ شپ رہی اور اس کے بعد میں، عبدالحمید، شہزاد بیگ، نعیم اختر اور شنو میاں شکار کے لئے روانہ ہوگئے۔آج ہمیں ایک ایسے جنگل میں جانا تھا جو ہماری قیام گاہ سے مطلوبہ فاصلے پر تھا اور اس جنگل میں ہر طرح کے وحشی جانور موجود تھے۔سنا تھا وہاں شیر اور چیتے بھی ہیں، ہم دو جیپوں کے ساتھ روانہ ہوئے ہم چاہتے تھے کہ یہ کوشش ہو کہ شیر زندہ پکڑا جائے اس لئے ہم نے بڑا پنجرہ بھی ایک جیپ میں ساتھ لیا تھا لیکن شکار سے پہلے ہمیں ایک ہرن زندہ پکڑنا تھا تاکہ اس کی مدد سے ہم شیر کو گھیر سکیں۔جس وقت ہم جنگل میں داخل ہوئے اس وقت سورج ڈھلنے لگا تھا اور شام اس دوشیزہ کی طرح خوبصورت محسوس ہو رہی تھی جو اپنی عمر کے اٹھارویں سال میں داخل ہو رہی ہو۔ہمارے پاس کئی بڑی ٹارچیں موجود تھیں کیوں کہ بھیانک جنگل کے بھیانک اندھیرے میں ہم ان گاڑیوں کی مدد ہی سے جانوروں کو دیکھ سکتے تھے۔ہماری ایک جیپ ایسی تھی کہ اس پر لوہے کی جالیاں تھیں اور اس کی چھت بھی ایک بڑے جال کی طرح تھی، اسی جیپ میں ہمیں جنگل کا دورہ کرنا تھا تاکہ ہم وحشی جانوروں کے حملے سے محفوظ رہیں۔سورج غروب ہونے سے پہلے ہماری نظر ایک ریچھ پر پڑی۔شنو نے کہا۔عرفان! شیر لوا سے۔

ریچھ پکڑ کر کیا کریں گے۔کوئی چڑیا گھر تھوڑی کھولنا ہے۔

اسی وقت نعیم اختر نے ایک سائڈ میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ دیکھو کتنے سارے ہرن۔

میں نے دیکھا ہرنوں کا ایک غول تھا جو ایک طرف جا رہا تھا۔ہم نے اپنی جیپ دوڑائی لیکن یہ غول گھنے جنگل میں جا کر کہیں گم ہوگیا۔اب اندھیرا پوری طرح پھیل چکا تھا۔اب ہم کسی ایسے ہرن کی تلاش میں تھے جسے ہم اپنی جیپ کی تیز لائٹ کے ذریعہ اندھا کر کے اسے پکڑ لیں۔تھوڑی دیر کے بعد ہمیں دو ہرن گذرتے ہوئے نظر آئے اور ہم نے اپنی جیپ ان کے پیچھے دوڑا دی۔ایک ہرن ہم سے بچ کر نکل گیا لیکن دوسرے کو بے سدھ کرنے میں ہم کامیاب ہوگئے اور ہم نے تھوڑی بہت جدو جہد کے بعد اسے زندہ پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم نے ایک نیل گائے کا بھی شکار کر لیا، اس کے بعد جب رات نو بجے تک ہمیں کوئی کامیابی نہیں ملی تو ہم واپس ہوگئے اور ہم نے یہ پروگرام سیٹ کر لیا کہ اگلے دن ہم شیر کا شکار کرنے کے لئے دن میں آئیں گے۔ہم بارہ بجے کے بعد اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔وہاں جا کر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ انجمن کی طبیعت پھر خراب ہوگئی تھی اور اس پر دورہ پھر پڑ گیا تھا۔وہ کافی دیر تک اس کیفیت میں رہی لیکن پھر سوگئی۔اس کے علاوہ اور کوئی بات سننے کو نہیں ملی۔سب لوگ کھانے پر ہمارا انتظار کر رہے تھے، ہمارے فریش ہونے تک دسترخوان بچھ گیا تھا اور ہم سب کھانا کھانے میں مشغول ہوگئے۔ابھی ہم کھانا کھا رہے تھے کہ دو کالے رنگ کی بلیاں ایک دوسرے کا پیچھا کرتے وقت اس کمرے میں چلی گئیں جس میں انجمن سو رہی تھی۔ان کو کمرے میں

جاتے ہوئے دیکھ کر نجمہ بولی۔ ارے وہاں انجمن سو رہی ہے۔ اگر اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ ڈر جائے گی۔ یہ سن کر شہزاد بیگ تیزی کے ساتھ کمرے میں گئے لیکن اگلے ہی لمحے انہوں نے مجھے آواز دی۔ عرفان! جلدی آؤ۔۔ میں ان کی آواز سن کر کمرے میں گیا تو میں نے دیکھا انجمن اپنے بستر پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے بالوں سے خون ٹپک رہا تھا۔

اس کے بعد کھانا چھوڑ کر سبھی کمرے میں آگئے۔ نجمہ خان نے کہا۔ انجمن کا سر دیکھ کر کوئی چوٹ لگی ہے کیا۔ شہزاد بیگ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ان کا ہاتھ بھی خون سے بھر گیا لیکن انہوں نے بتایا کہ سر میں خون ہے لیکن چوٹ محسوس نہیں ہو رہی۔ انجمن اس وقت بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھی۔ آنکھیں اس کی پھٹی ہوئی تھیں، زبان بالکل بند تھی، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ شاید دل کا درد یا تکلیف محسوس کر رہی ہے۔ اس وقت ہم نے اس کو لٹانے کی کوشش کی لیکن اس کا بدن اینٹھا ہوا تھا اور وہ لیٹنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میں نے نجمہ سے کہا: بھابی جان تم جا کے کھانے کے برتن سمیٹو میں اسے نکالتا ہوں۔ نجمہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ وہ دونوں بلیاں کہاں گئیں جو کمرے میں ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہوئے داخل ہوئی تھیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا ادھر اُدھر نظر ڈالو وہ کالی بلیاں کہاں گئیں۔ عبدالباسط نے کہا۔ کمال ہے وہ بلیاں تو کہیں نظر نہیں آرہی ہیں، وہ تو اسی کمرے میں داخل ہوئی تھیں اور یہاں سے نکلنے کا تو کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہے۔

پھر وہ کہاں گئیں؟ شنو نے حیرت کا اظہار کیا۔

ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ اچانک نجمہ خان کے چیخنے کی آواز آئی۔ شہزاد خان اور نعیم اختر کمرے سے بھاگتے ہوئے باہر ہال کمرے میں گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی۔ میں بھی ہال کمرے میں پہنچا تو دیکھا نجمہ خان بے ہوش پڑی ہیں، میں نے حیرت سے کہا یار نجمہ کو ہوا کیا؟

شاید انہیں کچھ نظر آیا ہے۔ سلمان خان نے کہا۔ لیکن یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بولا۔

اس طرف سے مجھے کچھ آہٹ محسوس ہو رہی ہے۔ عبدالباسط نے کہا

کس طرف؟ میں نے پوچھا

اس طرف دیکھئے۔ عبدالباسط نے چمگادڑوں کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔

چلو ٹارچ اٹھاؤ میں نے کہا: اسی وقت اس کمرے کے اندر جا کر دیکھ لیتے ہیں ورنہ رات بھر وہم رہے گا۔

میں شمیم، سلمان اور شنو چمگادڑوں والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ میں اس بات کا فیصلہ کر چکا تھا کہ میں ایک دم کمرے میں گھس جاؤں گا کیوں کہ مجھے یقین تھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں کو صرف وہم ہو رہا ہے، ان کے دل و دماغ میں جن اور بھوت گھسے ہوئے ہیں۔ اس وقت ایک زہریلی قسم کی آواز فضا میں بلند ہوئی۔ رک جاؤ۔ پچھتاؤ گے۔

اس جنگل......اور اس بنگلے میں جہاں دور دور تک کوئی انسان نہیں بستا تھا۔ وہاں کسی انسان کی آواز اور وہ بھی دہشت ناک قسم کی، میرے لئے یہ بات قابل حیرت تھی لیکن میں نے ایک لمحے کے لئے اپنے قدم روکے اور اس کے بعد میں اس کمرے میں داخل ہو گیا۔

جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا میرے پیچھے پیچھے شمیم اور شنو بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ لیکن اسی وقت ایک تھپڑ کی آواز آئی اور فوراً ہی شنو کے منہ سے نکلا: مر گیا باپ رے۔

میں نے شنو کی طرف دیکھا۔ کیا ہوا؟

میرے کسی نے رہپٹ مارا ہے۔

سچ مچ؟

کیا تم نے آواز نہیں سنی۔ شنو نے کہا۔ میرا تو سر بھی چکرا گیا۔ رہپٹ تھا یا بم کا گولا۔ میں اس وقت ٹارچ کی مدد سے شنو کی طرف دیکھ رہا تھا کہ شمیم بولا۔ میرا کوئی دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔

یار تم لوگوں کو کیا ہو گیا۔ میں چیخا: تم سب کے سب بہت وہمی ہو۔

کمرے میں تو ہمیں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا، ہم کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اسی وقت میرے ہاتھ میں ٹارچ چھوٹ گئی اور میں جیسے ہی ٹارچ اٹھانے کے لئے جھکا تو مجھے کسی نے زور سے دھکا دیا اور میں زمین پر گر گیا۔

عرفان۔ خود کو سنبھالو شنو اور شمیم نے میرا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا۔ اس وقت؟؟ میں پھر ایک آواز گونجی۔ چلے جاؤ، پچھتاؤ گے۔

یار کون بولتا ہے یہ؟ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

ابھی ہم چمگادڑوں والے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے کہ شہزاد بیگ کی آواز آئی۔ کیا ہوا؟ میں نے ہال کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے کہا۔

دیکھو فرش کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا پورے فرش پر تازہ تازہ خون بہہ رہا تھا جیسے ایک ساتھ کئی جانور ذبح کر دئے گئے ہوں۔

ہم اس بہتے ہوئے تازہ بہ تازہ خون پر غور ہی کر رہے تھے کہ ایک آواز پھر گونجی۔ جان کا بدلہ جان اور خون کا بدلہ خون۔

یہ آواز میں نے بھی سنی تھی۔ میں اس آواز کو اپنے ساتھیوں کا وہم قرار نہیں دے سکتا تھا۔ (باقی آئندہ)

قیمتی اوقات کے قیمتی نقوش

تثلیث شمس ومشتری

یہ وقت بہت قیمتی ہوتا ہے اور یہ وقت سال میں ایک بار ضرور آتا ہے۔

۲۰۱۰ء میں یہ وقت جولائی کے مہینے میں پڑ رہا ہے۔ یہ وقت ۲۵؍جولائی کو شام ۴ بجکر ۴ منٹ سے شروع ہوگا اور ۲۷ جولائی تک شام ۵ بجکر ۴۸ منٹ تک رہے گا۔

اس قیمتی وقت میں جو نقش بنے گا وہ بہت قیمتی ہوگا اور اس کی روحانی تاثیر بہت مستحکم ہوگی، اس نقش کے نتائج باذن اللہ بہت جلد برآمد ہوں گے۔ یہ نقش ان لوگوں کے لئے مفید ہوگا جو تسخیر خلائق اور حصول دولت کے متمنی ہوں مثلاً ڈاکٹر لوگ، وکیل لوگ یا دوکاندار لوگ یا وہ لوگ جو اس بات کے خواہش مند ہوں کہ اہل دنیا ان سے رجوع کریں اور خلقت ان کی طرف متوجہ ہو اس طرح کے تمام لوگوں کے لئے یہ نقش انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کے پترے پر یا کاغذ پر یہ نقش لکھیں۔

اس نقش کے کل اعداد ۹۵۸ ہیں۔ اس نقش کی ہر لائن کا ٹوٹل ۹۵۸ ہوگا۔ اس نقش کے اوپر نعم النصیر لکھیں۔ دائیں بائیں یامجید، یارفیع لکھیں اور نقش کے نیچے و کفیٰ باللہ شھیدا محمدٌ رسول اللہ لکھیں

اس نقش کی پشت پر اسم الٰہی یا رحمٰن اور اسم الٰہی یا منعم کا نقش لکھیں۔ ان دونوں اسم کے مشترکہ اعداد ۴۹۸ ہیں اور ان کا نقش مخمس حسب قاعدہ بنے گا۔ پہلے جو نقش بنے گا وہ یہ ہے۔

۷۸۶

نعم النصیر

یامجید (دائیں) — یارفیع (بائیں)

یفعل	اللہ	مایشاء	و یحکم	مایرید
۳۵۴	۸۵	۲۶۱	۱۹۱	۶۷
۲۶۲	۱۹۲	۶۸	۳۵۵	۸۱
۶۹	۳۵۱	۸۲	۲۶۳	۱۹۳
۸۳	۲۶۴	۱۹۴	۶۵	۳۵۲

و کفیٰ باللہ شھیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

جو نقش اس نقش کی پشت پر بنے گا وہ یہ ہے۔ نقش ۴۹۸ کا بنے گا۔ نقش میں کسر آئے گی اس لئے ۱۱۱ وے خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش کے نیچے یاھتائیل لکھیں۔

۷۸۶

۸۷	۹۳	۱۰۰	۱۰۶	۱۱۲
۱۰۱	۱۰۷	۱۰۸	۸۸	۹۴
۱۰۹	۸۹	۹۵	۱۰۲	۱۰۳
۹۶	۹۸	۱۰۴	۱۱۰	۹۰
۱۰۵	۱۱۱	۹۱	۹۲	۹۹

یاھتائیل

ان دونوں نقوش کی چال یہ ہے۔

۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵
۱۴	۲۰	۲۱	۲	۸
۲۲	۳	۹	۱۵	۱۶
۱۰	۱۱	۱۷	۱۳	۴
۱۸	۲۴	۵	۶	۱۲

اس نقش کو سبز یا زرد کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں اور ۴۰ دن تک لگاتار روزانہ "یا رحمٰن یامنعم" سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوں گے۔ عقل حیران ہوگی۔

تثلیث عطارد وزحل

یہ وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ یہ وقت اس سال ۱۲؍فروری کو آرہا ہے۔

یہ وقت اس سال ۱۲؍فروری کو رات ایک بج کر ۱۶ منٹ پر شروع ہوگا اور ۱۳؍فروری کو رات ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ تک باقی رہے گا۔

جن مریضوں کا علاج کسی بھی طرح ممکن نہ ہو رہا ہو اور ان کے علاج سے ڈاکٹر اور اطبا لوگ عاجز آ گئے ہوں اور تیماردار تشویش میں مبتلا ہوں ان کے لئے اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ صحت

بحال ہوگی اور بیماری کیسی بھی ہونجات ملے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ بیس کلو گیہوں لائیں، اگر مریض خود خرید کر لائے تو بہتر ہے۔ اگر مریض چلنے پھرنے کے قابل نہ ہوتو اس کا کوئی بھی خونی رشتے دار گیہوں خرید کر لائے اور ان گیہوں پر ۷ مرتبہ مندرجہ ذیل دعا کو پڑھ کر دم کردے۔ اگر مریض یہ دعا خود پڑھے تو بہتر ہے۔ مجبوری میں وہی پڑھے جو گیہوں خرید کر لایا ہے۔ اس کے بعد مریض کو چت لٹادیں اور وہ گیہوں مریض کے دائیں بائیں اوپر نیچے اور مریض کے پورے جسم پر ڈالیں۔ ۵ منٹ کے بعد ان کو سمیٹ لیں اور فقیروں کو تقسیم کردیں۔ اگر فقیروں کی تعداد ۷ ہو تو بہتر ہے۔ مجبوراً ۳ فقیروں میں بھی دے سکتے ہیں۔ گیہوں اس وقت سے جس کی وضاحت اوپر کی گئی ہے خریدے جاسکتے ہیں اور تقسیم کرنے کا وقت بعد کا بھی ہوسکتا ہے لیکن مریض کے اوپر اور دائیں بائیں ڈالنے کا وقت وہی ہو جس کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ وقت اس سال ۱۲ فروری کو پڑ رہا ہے۔ آئندہ اس بات کا لحاظ رکھیں کہ اس عمل کو تثلیث عطارد وزحل کے وقت کرنا ہے۔

دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الَّذِیْ ذَا اَسْئَلُكَ بِهِ الْمُضْطَرّ كَشَفْتَ مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَ عَلَّتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ. جَعَلْتَهٗ خَلِیْقَتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَیَّرٍ وَ اَنْ تُعَافِیْنِیْ فِیْ عِلَّتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

مقابلہ شمس وزحل

کسی برائی سے کسی کو بچانے کے لئے یا دو ایسے شخصوں میں نفرت ڈالنے کے لئے جن میں ناجائز تعلقات ہوں یا جن کے آپسی تعلق کی وجہ سے لوگوں کا نقصان ہو رہا ہو یہ عمل کرنا چاہئے۔ نفرت و عداوت کے لئے یہ وقت بہت قیمتی مانا گیا ہے اور اس وقت جو عمل اس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے اس میں زبردست تاثیر ہوتی ہے۔ یہ وقت اس سال یعنی ۲۰۱۰ء میں مارچ کے مہینے میں ۲۲ تاریخ کو پڑ رہا ہے۔

۲۲ مارچ کو اس کی شروعات صبح ۶ بجکر ۷ منٹ پر ہوگی اور ۲۳ مارچ کو یہ وقت صبح ۴ بجکر ۳۱ منٹ تک رہے گا۔

جس شخص کو کسی برائی سے بچانا ہو تو اس کا نام لکھیں اور جس برائی سے بچانا ہو اس برائی کا نام لکھیں پھر الگ الگ حروف میں سطر بنالیں، اس کے بعد اس سطر کو الٹ کر دوسری سطر بنائیں۔ یعنی جو پہلی سطر کا آخری حرف تھا اس سے دوسری سطر شروع کر کے اسی طرف سے حرف لکھتے چلے جائیں پھر اس سطر کی تکسیر جفری کریں یعنی ایک حرف ادھر سے اور ایک حرف ادھر سے لے کر سطریں پوری کرتے رہیں یہاں تک کہ زمام نکل آئے۔ زمام صحیح طور سے جب نکل آئے گی تو جو ہماری الٹی ہوئی سطر تھی آخیر میں بھی بالکل وہی سطر بن جائے گی اس کے بعد ان تینوں سطروں کو قینچی سے کاٹ لیں یعنی پہلی سطر آخری سطر اور درمیان کی تمام سطور۔ ان کی گندے کپڑے میں تین بتیاں بنا کر سرسوں کے تیل میں مٹی کے چراغ میں ۳ دن تک جلائیں۔

پہلی سطر کی بتی پہلے دن، درمیان کی سطر کی بتی دوسرے دن اور آخری سطر کی بتی تیسرے دن جلادیں۔ یہ عمل مذکورہ اوقات میں کریں اور بتیاں اگر اس زمانہ میں جلائیں جب چاند عقرب میں ہوتا ہے تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ ایک ہی ہفتے میں نتائج برآمد ہوں گے۔

مثلاً اگر زید کو جس کی ماں کا نام نجمہ ہے شراب سے محفوظ کرنا ہو تو سطر اس طرح بنے گی۔

زی دن ج م ہ ش راب

اب اس سطر کو اس طرح الٹ دیں گے۔

ب ارش ہ م ج ن دی ز

اب اس سطر کی تکسیر جفری حسب قاعدہ ہوگی۔

اگر دو شخصوں کے درمیان نفرت ڈالنی ہو تو ان کے نام مع والدہ لکھ کر پھر سطر کو الٹ کر تکسیر جفری کریں گے۔ یہ عمل انتہائی قیمتی عمل ہے جو مذکورہ اوقات میں کرنے سے تیر بہدف ثابت ہوگا۔

شرف قمر

شرف قمر کا وقت بھی بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اس وقت جو بھی مثبت اور مفید عمل کیا جاتا ہے اس میں باذن اللہ بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اچھے کاموں کے لئے اس وقت کی قدر کریں اور خدمت خلق کے لئے اس وقت کو اہمیت دیں۔

یہاں ہم حضرت کاش البرنیؒ سے استفادہ کر کے تین عمل پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت مند حضرات ان تینوں عمل سے فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ ترقی، تسخیر اور فتوحات کے لئے یہ نقش تیار کریں۔

کلمات مقدسہ یہ ہے: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَفِیْعُ جَلَالَهٗ. ان کلمات کے اعداد ۵۹۴ ہیں۔ ان کلمات کا موکل جِنْشَائِیْل ہے اسم الٰہی یا رفیع ہے۔

جس شخص کے لئے عمل تیار کرنا ہو اس کا نام مع والدہ اعداد نکال کر مذکورہ اعداد میں شامل کردیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے تیار کریں۔ اور دو نقش بنائیں۔ ایک بازو پر بندھے گا اور گھر میں لٹکے گا اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق کلمات مقدسہ کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی۔ اپنے کاموں میں ترقی ملے گی اور

لوگوں میں مقبولیت بڑھے گی۔ خلق خدا، محبت اور شفقت کا معاملہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔ مربع کا نقش بنانے کے لئے کل اعداد میں سے ۳۰ تفریق ہوں گے۔ اس کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے انہیں ۴ سے تقسیم کیا جائے گا۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو ۱۳ ویں خانے میں اگر ۲ باقی رہیں تو نوے خانہ میں اور اگر ۳ باقی رہیں تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

مال و دولت حاصل کرنے کے لئے اس آیت سے استفادہ کریں۔ یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اس آیت کے اعداد ۲۱۸۶ ہیں۔ موکل همققضائیل ہے اور اسم الٰہی یا یاغنی ہے۔

اس کا نقش بھی اسی طرح بنے گا۔ طالب کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد ان اعداد میں شامل کر کے حسب قاعدہ مربع کا نقش بنایا جائے اور دو نقش بنائے جائیں۔ ایک نقش بازو پر رہے گا اور ایک گھر میں آویزاں ہوگا۔ اس کے بعد طالب کو چاہئے کہ مذکورہ آیت کو عمل کی مجموعی تعداد کے مطابق ۲۱ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ جلد اس کے لئے دولت کمانے اور زندگی کی فراوانی کے راستے کھل جائیں گے۔

اگر کسی شخص کا کوئی کام رکا ہوا ہو یا اس کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں تو اس کو اس آیت سے استفادہ کرنا چاہئے۔

آیت یہ ہے: نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ اس آیت کے اعداد ۸۲۴ ہیں۔ موکل کلمائیل ہے۔ اسم الٰہی یا نصیر ہے۔

اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کر کے ان میں ۸۲۴ شامل کرلیں اور ۳۰ سے تفریق کر کے باقی اعداد کو ۴ سے تقسیم کردیں اور حسب قاعدہ آتشی چال سے نقش تیار کرلیں۔ نقش دو عدد بنائیں، ایک اپنے بازو پر باندھ لیں اور ایک نقش کو اپنے گھر میں لگالیں اور ۲۱ دن تک عمل کی مجموعی تعدد کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ تمام بندشوں سے نجات ملے گی اور رکے ہوئے کام سب پورے ہوجائیں گے۔

قارئین کی آسانی کے لئے یہاں ہم ایک مثال دے رہے ہیں تا کہ نقش تیار کرنے میں آسانی ہوجائے۔

مثال: سلیم احمد ابن زاہدہ کے لئے بندشیں ختم کرنے کا نقش بوقت شرف قمر تیار کرنا ہے تو وہ اس طرح بنے گا۔

سلیم احمد - اعداد	۱۹۳
زاہدہ - اعداد	۲۲
آیت کے اعداد	۸۲۴
کل	۱۰۳۹
قانون کے گھٹے	۳۰

۴) ۱۰۰۹ (۲۵۲
۸
۲۰
۲۰
۹
۸
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا نقش میں کسر ہے ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵۹	۲۶۲	۲۶۶	۲۵۲
۲۶۵	۲۵۳	۲۵۸	۲۶۴
۲۵۴	۲۶۸	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۲۶۷

یہ نقش دو بنیں گے اور سلیم احمد ۲۱ روز تک ۱۰۳۹ مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی پڑھیں گے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہر نقش کے نیچے عزیمت لکھنی ضروری ہے۔ عزیمت سے نقش کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔

جو نقش ترقی اور فتوحات کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یا رافع ارفع فلاں ابن فلاں اجب یا خبشائیل بحق لا الٰہ الا اللہ رفع جلالہٗ

جو نقش حصول دولت کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی: یا غنی اِغنِ فلاں ابن فلاں اجب یا همققفائیل بحق یغنیهم اللہ من فضلہ

جو نقش بندشیں ختم کرنے کے لئے بنے گا اس کی عزیمت یہ ہوگی یا نصیر اُنصر فلاں ابن فلاں اجب یا کلمائیل بحق نعم المولیٰ ونعم النصیر

تینوں عزیمتوں میں فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب اور اس کی ماں کا نام لکھا جائے گا۔ شرف قمر کے اوقات ہر ماہ آتے ہیں۔ ان اوقات میں اگر مذکورہ عمل کئے جائیں گے تو انشاء اللہ نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔ جو لوگ خود یہ نقش نہیں بنا سکتے وہ کسی عامل کی خدمات حاصل کریں اور عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھا کر اللہ کے ضرورت مند بندوں کی مدد کریں۔

روزنامہ راشٹریہ سہارا کی ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "مسلمانوں کی سیاسی بے حسی کی عکاسی" مراسلہ نگار کا نام محمد قسیم ہے۔ مراسلہ نگار اپنے مراسلے کی بسم اللہ اس طرح کرتے ہیں۔

"آپ کے باوقار اخبار میں آج زین شمسی کی تحریر بہ عنوان' کاش یہ شور بلقیس بانو کیلئے بھی ہوتا" اور ایک اہم خبر اسرائیل کے جابرانہ رویہ کے متعلق صفحہ ۱۲ پر اس سرخی کے ساتھ غزہ پر اسرائیلی فوج کشی قطعی ناقابل قبول محاصرہ پر اقوام متحدہ کو تشویش۔" شائع ہوئی ہے یہ خبر اور مضمون دونوں ہی مسلمانوں کی سیاست کی عدم بیداری اور بے حسی کی عکاسی کرتے ہیں۔

خدا ہی جانے مراسلہ نگار ہندوستان کے کس گوشے میں رہتے ہیں کہ انہیں یہ تک خبر نہیں کہ مسلمان نہ خواب غفلت کا شکار ہے اور نہ ہی اس پر بے حسی طاری ہے۔ آج کا مسلمان اس قدر چاق وچوبند ہے کہ آج سے پہلے وہ کبھی اتنا نہیں تھا۔ آج کل کے مسلمان کسی بھی چانس کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور ان کے بھائی بند جو خود بھی حسن اتفاق سے مسلمان ہی ہوتے ہیں ان کی بھرپور مدد کرتے ہیں اور یہ مدد ان کی بیداری اور ہوش مندی کا واضح ثبوت ہوتی ہے۔ ابھی چند ماہ پہلے کی بات ہے کہ دیوبند کے ایک محلے میں مسجد کے مکان میں ایک مسلمان کرائے دار تھا اس نے مسجد کے متولی کی ذراسی غفلت کا فائدہ اٹھا کر مکان پر قبضہ کرنے کی اسکیم مرتب کرلی اور اس نے نگر پالیکا کے ملازمین سے ساز باز کر کے اپنا نام مالک کی حیثیت سے نگر پالیکا کے ریکارڈ میں درج کرالیا۔ جب یہ بات کسی طرح طشت از بام ہوئی تو نگر پالیکا کے دیگر ملازمین جو سوئے اتفاق سے سب کے سب مسلمان تھے مسجد کے متولی کے بجائے نگر پالیکا کے اس ملازم سے اظہار ہمدردی کرنے لگے جس نے رشوت لے کر قابض کا نام نگر پالیکا کے ریکارڈ میں چڑھا دیا تھا۔ نگر پالیکا کے ایک ملازم سے جو شاید کسی نہ کسی درجے میں باقاعدہ مسلمان محسوس ہوتے ہیں کسی اللہ والے نے یہ کہا۔ کہ بھئی نگر پالیکا کے ملازم کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا اور مسجد کی جائیداد کے خلاف یہ سازش نہیں کرنی چاہئے تھی تو انہوں نے یہ جواب دے کر اعتراض کرنے والے کو لاجواب کردیا کہ قبضہ کرنے والا ایک غریب شخص تھا اور اس نے رشوت دینے کے لئے بھی باقاعدہ قرض حاصل کیا تھا اور قرض بھی اسے کسی مہاجن سے سود پر ملا۔ اس لئے اس سے ہمدردی کرنا ضروری تھا۔ رہی مسجد کی جائیداد تو مسجد اللہ کی ہوتی ہے کسی متولی کی ملک نہیں ہوتی اور قابض بھی اللہ ہی کا بندہ تھا کوئی ایرا غیرا نہیں تھا اور اللہ میاں کے پاس مسجدوں کی اور مسجد کی جائیداد کی کوئی کمی نہیں ہے۔ یہ تھا وہ مدلل جواب جس کو سن کر اعتراض کرنے والے کے چھکے چھوٹ گئے اور اسے شرمندہ ہو کر کئی دن تک اپنا منہ چھپانا پڑا۔ یہ کوئی ایک واقعہ نہیں ہے۔ نہ جانے کتنے مسلمان دوسروں کے مکانات پر قبضہ کررہے ہیں اور نہ جانے کتنے مسلمان رشوت لے کر اپنی دنیا سدھارنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ سب کچھ بغیر بیداری کے نہیں ہوتا۔ اسی کو سیاست معلّی کی زبان میں حکمت عملی کہتے ہیں۔ اسی طریقہ کار کو حسن سیاست بھی کہا جاتا ہے اور ایسے لوگ بفضل قسمت معاشرے میں ذکی الحس اور موقعہ شناس سمجھے جاتے ہیں۔ اتنی ساری خوبیوں کے باوجود کسی مراسلہ نگار کا یہ کہنا کہ مسلمان بیدار نہیں ہیں اور مسلمانوں پر بے حسی طاری ہے درست نہیں ہے۔

مراسلہ نگار آگے چل کر لکھتے ہیں۔

"مضمون اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان باقاعدہ لمبے عرصے تک احتجاج نہیں کرسکتے صرف چند اخباروں میں اپنی حالت زار پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں بڑے پیمانے پر احتجاجی مہم چلانے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔"

مراسلہ نگار کھلم کھلا سفید جھوٹ بول رہے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ مسلمان لمبے عرصے تک کوئی احتجاج نہیں کرسکتے۔ بابری مسجد ۱۹۹۲ء میں شہید ہوئی تھی اس پر آج تک احتجاج ہو رہا ہے اور وہ مسلمان جو اپنے محلے کی مسجد میں سال بھر میں ایک بار بھی آنے کی غلطی نہیں کرتے۔ جنہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کی بھی

توفیق نہیں ہوتی وہ بھی بابری مسجد کا غم اپنے دل میں لئے پھرتے ہیں۔اور موقعہ بہ موقعہ فرقہ پرست ہندوؤں کو گالیاں عطا کرتے نظر آتے ہیں اور رہے مسلم رہنما وہ ہر الیکشن کے موقعہ پر بابری مسجد کا ذکر ضرور چھیڑتے ہیں۔مسلمانوں کا کونسا ایسا لیڈر ہے جو بابری مسجد کے حوالے سے اپنی آنکھیں لال پیلی نہیں کرتا اور کونسا ایسا قائد ہے جو بابری مسجد کی شہادت کا ذکر کر کے اسٹیج پر قلابازیاں کھا کر اللہ میاں کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار نہیں کرتا۔اس کے باوجود کسی کا یہ کہنا کہ مسلمان زیادہ لمبے عرصے تک اپنا احتجاج جاری نہیں رکھ پاتے ناواقفیت کی دلیل ہے۔

مراسلہ نگار رقم طراز ہیں۔

بلقیس معاملے پر احتجاج کیوں نہیں کر سکتے۔؟ سپریم کورٹ میں درخواست کیوں داخل نہیں کرتے۔؟

شاید مراسلہ نگار کو یہ معلوم نہیں کہ بلقیس والا کیس بہت نازک تھا۔اس کیس میں اگر کوئی بھی مسلمان لیڈر زیادہ دلچسپی لیتا تو اسے اس بات کا ڈر تھا کہ بلقیس کہیں اسی کے گلے میں نہ لٹکادی جائے۔آج کل مسلم لیڈروں کا ایک بیوی کو برداشت کرنا بھی کتنا مشکل ہو رہا ہے۔بیوی لیڈر کی ہر ایک حرکت اور ہر ایک بری عادت سے واقف ہوتی ہے۔اس لئے لیڈر "زنا" تو آسانی سے کر لیتے ہیں لیکن نکاح کرتے ہوئے ڈرتے ہیں کیونکہ انہیں اس بات کا اندیشہ رہتا ہے کہ دو بیویاں باہمی حکمت عملی سے کہیں ان کی کرسی نہ کھسکا دیں۔اس لئے انہوں نے بلقیس والے مسئلے میں کوئی دلچسپی نہیں لی اور رہی یہ بات کہ سپریم کورٹ میں درخواست کیوں نہیں داخل کی۔تو بھئی مسلمانوں کے بے شمار لیڈر ایسے ہیں جو اس طرح اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے ہیں کہ اگر مدد دائیں ہاتھ سے ہوتی ہے تو بے چارے بائیں ہاتھ کو کچھ بھی خبر نہیں ہوتی۔ہوسکتا ہے کہ درخواست دی ہو اور جج کو اس بات کا پابند کر دیا ہو کہ وہ کسی سے نہ کہے۔مسلم لیڈروں کو یہ معلوم ہے کہ ان کی قوم کی عقل ابھی تک بالغ نہیں ہوسکی ہے اور قوم میں اچھی باتوں کو سمجھنے کی ابھی تک اہلیت پیدا نہیں ہوسکی ہے اس لئے کچھ نیک کاموں کو چوروں کی طرح چھپ چھپ کر کرنا پڑتا ہے۔کیا مراسلہ نگار کو یہ خبر نہیں کہ چند سال قبل جمعیۃ العلماء کے بعض وہ مخلص لیڈران کرام جو ایمان کا چمچہ اپنے منہ میں دبا کر ماں کے پیٹ سے نکلے تھے۔بابری مسجد کا سودا آر ایس ایس کے نیتاؤں سے کر رہے تھے۔جمعیۃ العلماء کے قائدوں پر کون شک کرسکتا ہے۔ان کا حلیہ دیکھ کر کفار تک کلمہ شہادت پڑھنے کے لئے اپنے پر تولنے لگتے ہیں۔ان کی نیت پر کون بے وقوف ترچھی نظر ڈال سکتا ہے۔لیکن بدنصیبی دیکھئے کہ بے وقوف قوم جمعیۃ العلماء کے حسن نیت کا ادراک نہ کرسکی اور اس نے سودا طے ہونے سے پہلے ہی شور وغل کر دیا۔ان حرکتوں سے سودے بھی بگڑ جاتے ہیں اور مسلمانوں کی بدعقلی پر ہندو تک بھی ماتم کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔اس لئے از راہ مجبوری اب قوم کے رہبر اچھے کام بہت ڈر ڈر کر اور چھپ چھپ کر کرنے لگے ہیں تاکہ ہوا خیزی بھی نہ ہو اور نیکی کر اور کنوئیں میں ڈال والے مقولے پر بھی اس قرب قیامت میں پورا پورا عمل ہو جائے۔ہمیں یقین ہے کہ مسلم لیڈران نے سپریم کورٹ میں درجنوں درخواستیں بلقیس والے معاملے میں لگادی ہوں گی لیکن اپنا نام اور پتہ درج نہیں کیا ہوگا۔تاکہ ان کے اخلاص پر شک نہ ہوسکے۔اور کسی دیوانے کو اظہار دیوانگی کا کوئی موقعہ فراہم نہ ہوسکے۔

مراسلہ نگار نے بغیر سانس لئے یہ بھی فرمایا ہے۔

بیسٹ بیکری کیس کو کسی مسلم تنظیم نے کیوں نہیں اٹھایا اس کے برعکس سکھ عوام ۱۹۸۴ء والے معاملے پر آج بھی احتجاج اور مظاہرہ کرتے ہیں اور اب تک ہر متاثر شخص کو ۱۰ لاکھ روپے بطور معاوضہ مل چکے ہیں۔

مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ آزادی کے بعد سکھوں کے ساتھ ۱۹۸۴ء میں صرف ایک معاملہ پیش آیا۔جس پر سکھوں نے احتجاج کیا اور یقیناً اس احتجاج کی شنوائی بھی ہوئی۔اور متاثرین کو بھرپور معاوضہ بھی ملا۔لیکن مراسلہ نگار کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ سکھوں کے ساتھ ۱۹۸۴ء میں صرف ایک ہی معاملہ پیش آیا تھا۔مسلمانوں کے ساتھ آزادی سے اب تک ہزاروں معاملات پیش آچکے ہیں۔فرقہ وارانہ ہزاروں فسادات ایسے ہوچکے ہیں جن میں لاکھوں مسلمانوں کی جان، آبرو اور املاک داؤ پر لگ گئی ہے اگر حکومت ایمانداری سے متاثرین مسلمانوں کو معاوضہ دینے کا فیصلہ کرلے گی تو وہ کنگال ہو جائے گی۔دس لاکھ تو بعد کی بات ہے اگر فی کس ایک لاکھ روپے دینے کا بھی حکومت ارادہ کرتی ہے تو اس کو امریکہ سے بھیک مانگنی پڑے گی اور امریکہ مسلمانوں کے لئے ہماری حکومت کو بھیک بھی نہیں دے گا۔اس لئے حکومت اپنے دل میں خواہ مسلمانوں کے لئے کتنا بھی درد رکھتی ہو۔مسلمانوں کے لئے کوئی نیک ارادہ نہیں کرسکتی۔پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ سکھوں کے عوام کو حکومت نے جو معاوضہ دیا ہے وہی معاوضہ وہ مسلم رہنماؤں کو "بطور محنتانہ" کئی بار دے چکی ہے مسلمانوں کو راجیہ سبھا کی سیٹ، مختلف نوعیتوں کے ایوارڈ، پٹرول پمپ وغیرہ کس خانے میں ڈالے جائیں گے۔مسلمانوں کو اس بات پر سجدہ شکر ادا کرنا چاہئے کہ وہ لاکھ غریب سہی انکے رہنما تو مالدار ہیں وہ بیکار سہی ان کے لیڈروں کے پاس تو کاریں ہیں۔جس قوم کے لیڈر اس ملک میں سر ٹھاکر جی رہے ہیں آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں بنا رہے ہیں وہ قوم غریب ہوکر بھی سرخرو ہے۔ذرا سوچیں اگر ان کے لیڈروں کو نہ نوازا جاتا تو آج وہ اسی حال میں ہوتے جس حال میں ان کی قوم مبتلا ہے، تو کیا یہ خوش آئند بات ہوتی دیکھنے والے ہمارے رہنماؤں پر رحم کھاتے ان کی مدد کرتے اور ان

کے بچے تھرڈ کلاس اسکولوں میں پڑھ رہے ہوتے۔ان کی بیویاں پیوند کے کپڑے پہن کر مجلسوں میں جاتیں اوران پراس قدر انگلیاں اٹھتیں کہ انگلیاں اٹھنے کے لئے کم پڑجاتیں۔اس وقت بھی قوم کی بدنامی ہوتی آج قوم کو صرف اپنا غم ہے،اپنے لیڈروں کی بدحالی کا غم نہیں ہے۔اگرانکی بدحالی کا غم بھی دامن گیر ہوتا تو بے چاری قوم یہ شعر گنگنانے پرمجبور ہوتی۔

اپنا بھی غم ہے ان کا بھی غم ہے
اب دل کے بچنے کی امید کم ہے

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔

سلام اس بہادر برادری کو جو اپنے حقوق حاصل [illegible] کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتی ہے۔خواہ قومی سطح پر یا بین الاقوامی سطح پر پگڑی یا کرپان کا معاملہ ہو یا داڑھی کا،کئی ممالک میں وہ اپنے حقوق انسانی کو حاصل کر چکی ہے۔

بہادر تو مسلمان بھی ہیں وہ بھی کسی سے نہیں ڈرتے۔ان کے رہنماؤں نے انہیں اس قدر بہادر بنادیا ہے کہ کسی بھی جلسے میں کھلم کھلا وہ نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں اوراپنے لیڈروں کو''زندہ باد'' کہہ کراپنی شجاعت کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔اس ملک میں صرف سردار ہی پگڑیاں نہیں باندھتے یہ پگڑیاں اپنے بے شمار لیڈروں کے سروں پر بندھی ہوئی ہیں۔اورکوئی لیڈر ایسا نہیں ہے جس نے اپنی حفاظت کے لئے ریوالور کا لائسنس حاصل نہ کررکھا ہو۔ مراسلہ نگار سکھوں کی کرپان سے متاثر نظر آتے ہیں لیکن ان کی نظر مسلم لیڈروں کے ان ہتھیاروں پر نہیں ہے جو باقاعدہ حکومت سے اجازت حاصل کرکے خریدے جاتے ہیں۔رہی داڑھیاں تو مسلمانوں کی اکثریت آج داڑھی رکھ رہی ہے اورمسجدوں اورمدرسوں سے وابستہ لاکھوں اورکروڑوں مسلمانوں کے چہرے پر لمبی لمبی داڑھیاں موجود ہیں ان سب کو نظرانداز کرکے سکھوں کی کرپان،سکھوں کی پگڑی اورسکھوں کی داڑھی کی دہائی دینا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔اس سے تعصب کی بو آتی ہے اورپھر مراسلہ نگار کو یہ بات بھی یادرکھنی چاہئے کہ ہمارے لیڈر بہادر تو بہت ہیں لیکن مصلحت کو نظرانداز کرکے زندگی نہیں گزارتے۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ محمود مدنی جیسے لیڈروں نے دہشت گردی کے خلاف جو اجلاس کئے اس میں رخ کچھ اس انداز کا رکھا تا کہ دہشت گردی کا شبہ صرف مسلمانوں پر ہو۔انہوں نے کچھ مفتیوں سے اس طرح کے فتوے بھی حاصل کرلئے جن سے صاف طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے دہشت گردی بگڑے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے عمل میں آرہی ہے۔اس سے انہیں کئی فائدے ہوئے۔نادان قوم کی نظروں میں وہ آخرت پرست سمجھے جانے لگے۔ہندوستان کے فرقہ پرست وہ ہندو جوان کے جلسے میں مسلمانوں کی بھیڑ دیکھ کر گھبرا گئے تھے انہوں نے راحت کی سانس لی اورانہوں نے محمود مدنی کو ٹی وی پرپیش کرکے ان کو سرخرور کھنے کی ذمہ داری نبھائی۔فرقہ پرست سمجھ گئے کہ اس لیڈر سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔اس سے کچھ بھی پوچھو یہ جو بھی جواب دے گا اس کا فائدہ ہمیں ہوگا اورنقصان ہوگا تو ان مسلمانوں کو ہوگا جو دہشت گرد نہ ہوکر بھی دہشت گرد سمجھے جاتے ہیں اورجب ان کو ناکردہ گناہوں کی سزائیں ملتی ہیں تو اس سے ان کا مذہب بھی بدنام ہوتا ہے جو ہندومت کا سب سے بڑا رقیب ہے۔محمود مدنی کے مصلحت آمیز بیانات سے حکومت وقت بھی متاثر ہے اوروہ محمود مدنی کو کسی بھی وقت کوئی عہدہ عطا کرسکتی ہے۔کیونکہ حکومت ایسے ہی لوگوں کی ہمہ وقت تلاش میں رہتی ہے جو بزبان خود ایسی باتیں کریں جن سے اکثریت پر کوئی حرف نہ آئے اورجس سے صرف اقلیت بدنام ہو۔محمود مدنی کو اس طرح کے کارناموں کا صلہ ابھی امریکہ کی ایک یونیورسٹی سے بھی حاصل ہوا ہے۔وہ امریکہ جو مسلمانوں اوراسلام کا دشمن ہے اس کی یونیورسٹیوں کے ذمہ داروں کو ایسے لوگ عزیز لگتے ہیں جو اس طرح کی باتیں کریں جس سے شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھومیں،ایسے لوگوں کی تعریف کرنے سے وہ کیوں چوکیں گے چنانچہ انہوں نے ایک مضمون کی ڈیڑھ سطر میں محمود مدنی کے لئے اچھے کلمات کا اظہار کیا ہے یہ سب باتیں ہوش مندی سے بھی تعلق رکھتی ہیں اوربہادری سے بھی انہیں سمجھنے کے لئے منوں ایمان کی اورٹنوں عقل کی ضرورت پڑتی ہے اس سے عامۃ المسلمین چونکہ محروم ہیں اس لئے وہ ایسے لیڈروں کو سمجھ نہیں پاتے اوران کے خلاف خواہ مخواہ تنقید کرتے رہتے ہیں۔

مراسلہ نگار کو چاہئے کہ وہ دوسری اقوام کی تعریف کرنے کے ساتھ ان مسلم لیڈروں کو بھی اپنی نظر میں رکھے جن کی دھوم امریکہ تک ہوچکی ہے۔ امریکہ کچھ بھی سہی وہ ایک ملک عظیم ہے۔

مراسلہ نگار آگے چل کر لکھتے ہیں۔

''اسرائیل کے جبروظلم کی لمبی داستان ہے،جس میں مسلم ممالک اورمسلم تنظیموں کے احتجاج کا کہیں ذکر نہیں ہے۔امریکہ مسلمانوں کو دہشت گرد سمجھتا ہے مگر اسرائیل کے ظلم وستم کے نظام میں پوری طرح شریک ہے۔''

مراسلہ نگار جس ذہنیت سے بات کررہے ہیں اسی ذہنیت نے ہندوستان میں مسلم لیگ جیسی جماعتوں کی پرورش کی ہے۔مراسلہ نگار کو معلوم ہونا چاہئے کہ حکمت مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے یہ جہاں سے بھی ہاتھ لگے لے لینا چاہئے وہ امریکہ جو مسلمانوں کا جانی دشمن ہے جو اسلام کی جڑیں اکھاڑنے کی سازشیں کررہا ہے اگراسی امریکہ کی کسی یونیورسٹی کا کوئی متعصب پروفیسر ہمارے کسی لیڈر کی تعریف میں دروغ گوئی سے کام لے تو کیا ہم اس کو رد کردیں۔؟ کیا ہم مسلمانوں کی اوراسلام کی خاطر کسی ایسے عہدے کو ٹھکرادیں جو اسلام دشمن

لیکٹری سے ریلیز ہوا ہو۔؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم مصلحت کا قتل کرنے والے ہوں گے۔ اسرائیل میں یہودی رہتے ہیں یہ یہودی لاکھوں اور کروڑوں روپے ہندوستان کی ملی تنظیموں، اردو اخباروں، دینی مدرسوں کو عطا کررہے ہیں اور لینے والے لے رہے ہیں اور اس رقم کو کار خیر میں لگا رہے ہیں تو کیا یہ سب کچھ غلط ہے۔؟ ارے بھئی یہ سمجھ داری ہے حکمت عملی اور دور اندیشی ہے۔ اسرائیل ہمارا دشمن ہے وہ اپنے خزانہ خاص سے اگر ہمیں کچھ دے رہا ہے تو اس کو لے کر خوب کھا پی کر اس کے خلاف بولنا چاہئے اس کے خلاف منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے لیڈر ایسا نہیں کریں گے تو دشمنی اور بڑھے گی اور بم اور بھی پھٹیں گے۔ اس لئے امریکہ اور اسرائیل سے کچھ نہ کچھ مسلمانوں کا تال میل رہنا چاہئے اور اگر ان دونوں ملکوں کے خلاف احتجاج ہو بھی تو صرف اردو میں ہونا چاہئے تاکہ ان کو اندازہ ہی نہ ہو کہ ان کے خلاف غل غپاڑہ ہو رہا ہے یا انہیں سلامی دی جارہی ہے۔

مراسلہ نگار نے کیا یہ شعر نہیں سنا۔

یہ عظیم ملک ہے کچھ دوست بنائے رکھئے
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملائے رکھئے

ہمارے کچھ لیڈروں نے اسلام دشمن اور مسلم دشمنی سے قطع نظر امریکہ اور اسرائیل سے نرمی برتی ہے۔ وقتاً فوقتاً یہ لوگ امریکہ اور اسرائیل مدعو کئے جاتے ہیں، دعوت بھی ہوتی ہے۔ تحائف بھی ملتے ہیں اور ان کی تعریفیں بھی کی جاتی ہیں۔ نابالغ قسم کے اعتراضات کو اہمیت دے کر اگر ہمارے لیڈر امریکہ اور اسرائیل کی "عطا" کو واپس کردیں گے تو اس سے سراسر نقصان ہوگا اور دشمنی کی ایک نئی شق جنم لے گی۔ جو یکسر مصلحت اور منفعت کے خلاف ہوگی۔ اس لئے مسلم قوم کو کچھ بھی ہو۔ یہی کہنا چاہئے۔ لیڈر رہ زندہ باد۔ قائد قوم پائندہ باد۔

مراسلہ نگار اپنے مراسلے کے آخیر میں لکھتے ہیں۔

"جب تک اسرائیل پر پابندیاں عائد نہیں ہوں گی، مسلم ممالک اقوام متحدہ کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ مسلم ممالک کے عوام اس بات پر احتجاج کیوں نہیں کرتے۔ کیا کربلا کا جذبہ ختم ہوگیا۔؟

حضور والا کربلا کا جذبہ ختم تو نہیں ہوا۔ لیکن واقعہ کربلا نے ہماری اور ہمارے لیڈروں کی آنکھیں ضرور کھول دی ہیں۔ واقعہ کربلا نے ثابت کیا تھا کہ ارباب حق سر کٹا تو سکتے ہیں لیکن سر جھکا نہیں سکتے۔ لیکن یہ سانحہ کربلا جس دور میں پیش آیا تھا اس دور کے مسلمان ہارنا پسند کرتے تھے لیکن کس مفاد کی خاطر دشمنوں اور قاتلوں سے ہاتھ ملا لینا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔ دنیا جانتی ہے کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جان دیدی لیکن ایک ظالم و فاسق انسان کے آگے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ آج کل کے مسلمان اور بالخصوص آج کل کے لیڈر کسی بھی معاملے میں صرف یہ دیکھتے ہیں کہ ان کا اپنا ذاتی فائدہ کس بات میں ہے، سر جھکانے میں ہے یا سر کٹانے میں۔ اگر سر جھکا کر ان کی پانچوں تر ہو رہی ہوں تو وہ آرام سے دشمنوں کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔ سر کٹانا تو دور کی بات ہے۔ آج کل کے لیڈر حق کی خاطر اپنی انگلی تک شہید نہیں کرا سکتے اور کیوں کرائیں وہ جنت جو قیامت کے بعد ملے گی اس سے بہتر دنیا کی وہ خوشیاں ہیں جو آج نقد حاصل ہو رہی ہیں اس لئے ہمارے نیتا ادھار ملنے والی جنت کے مقابلے میں نقد ملنے والی راحتوں سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں۔ ہم اپنے رہنماؤں کی نیتوں پر بھی شک نہیں کرسکتے۔ ممکن ہے کہ وہ اس لئے کرسی کے چکر میں لگے رہتے ہوں کہ کرسی پر بیٹھیں تب ہی دشمنوں سے ڈٹ کر بات کرسکتے ہیں۔ اس لئے وہ کرسی کی خاطر قوم کے قاتلوں سے سمجھوتہ کرلیتے ہوں گے۔ اگر رہنماؤں کی نیت یہی ہے تو اس نیت کا ہمیں احترام کرنا چاہئے۔ یہ دعویٰ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ہمارے مسلم رہنما صرف عزت ہی بٹور رہے ہیں اور ذلت سے ان کا کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم نے کئی بار اپنے اچھے خاصے لیڈروں کی درگت دیکھی ہے، ان پر جوتے اور گندے انڈے بھی اچھالے گئے ہیں اس کے باوجود وہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ اور انہوں نے قوم کی اس حرکت بے جا کا برا نہیں مانا۔ وہ حکومت وقت کی خوشامد کرتے رہے اور راجیہ سبھا کی سیٹ کی خاطر حکومت وقت کے آگے اپنی داڑھیاں اور مونچھیں ہلاتے رہیں۔ رہنماؤں کی ان قربانیوں کو کس طرح فراموش کیا جاسکتا ہے۔ ان رہنماؤں کو واقعہ کربلا کی یاد دلانا دور اندیشی نہیں ہے۔ اگر کسی دن جوش میں آکر یہ شہید ہوگئے تو مسلمانوں کا کیا ہوگا۔ کم سے کم ہمارے رہنما ہمیں سبز باغ اور سنہرے خواب تو دکھاتے رہتے ہیں۔ خواب کے سہارے بھی وقت کٹ جاتا ہے۔ اگر ہمیں کوئی خواب دکھانے والا بھی نہیں رہا تو پھر کیا ہوگا۔ ہم نے مانا کہ جھوٹے خوابوں کو کبھی تعبیر نصیب نہیں ہوتی اور ہم نے مانا کہ امیدوں کا فریب پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ لیکن بقول شاعر

فریب امید کے سہارے گزر تو جاتے ہیں چند لمحے
خدا برے وقت سے بچائے جو یہ بھی نہ ہوگا تو کیا کریں گے؟

(یار زندہ صحبت باقی)

کدو کے فوائد: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کدو کھانے سے دماغ میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ کدو کا بکثرت استعمال کرتے ہیں وہ دماغی امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔

ہاضمہ کی ترکیب: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گوشت کو دانتوں سے توڑ کر کھانے سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔

قسط نمبر ۹۸

کی کشمکش

ابی ملک کو جب زبول کے قاصد سے سکم شہر کے حالات کا علم ہوا تو وہ سکم کے شہریوں پر بڑا برہم اور پیچ پا ہوا کہ کیوں انہوں نے میری اطاعت سے منہ موڑ کر ایک اجنبی اور نو وارد شخص جعل بن عبد کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔ اسی غصے اور برافروختگی کے تحت ابی ملک بذات خود ایک لشکر لے کر سکم شہر کی طرف روانہ ہوا۔ دوسری طرف جعل بن عبد ان حالات سے بے خبر تھا۔ اسے یہ بھی علم نہ تھا کہ شہر کے حاکم زبول نے ایک قاصد ابی ملک کو بھجوا کر اس کی شکایت کر دی ہے اور یہ کہ ابی ملک اپنے لشکر کے ساتھ تیزی سے سکم شہر کی بڑھ رہا ہے۔ ایک روز جعل بن عبد شہر کے حاکم زبول کے ساتھ صبح ہی صبح سکم شہر کے دروازے پر کھڑا تھا تو اس وقت ابی ملک کا لشکر شہر کے سامنے نمودار ہونا شروع ہوا۔ اس پر جعل بن عبد نے زبول کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے زبول! یہ کون لوگ ہیں جو کوہستانوں کی چوٹیوں سے اتر کر سکم شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں۔''؟

اس پر زبول نے چال چلی۔ وہ اس وقت تک جعل کو ابی ملک کے حملہ سے آگاہ نہ کرنا چاہتا تھا جب تک ابی ملک کا پورا لشکر نمودار ہو کر شہر کا گھیراؤ نہ کرے۔ اس پر اس نے جعل بن عبد کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے ابن عبد! تو نے آج میری موجودگی میں حد سے زیادہ شراب پی لی ہے۔ اسی بنا پر تجھے کوہستانوں کے سائے بھی ایسے لگتے ہیں جیسے انسان حرکت میں ہوں۔''

اس پر جعل بن عبد نے اپنے سر کو جھٹکا۔ اپنے آپ کو سنبھالا اور کہا۔ ''اے زبول! تو جھوٹ بکتا ہے، میدان کے بیچوں بیچ سے لوگ اس طرف کو بڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دائیں بائیں سے بھی تو دیکھ کس طرح مسلح لوگ سکم کی طرف آ رہے ہیں۔''

زبول جان گیا کہ جعل کو حقیقت حال کی خبر ہو گئی ہے۔ لہٰذا اس نے جعل بن عبد پر طنز کرتے ہوئے کہا۔ ''اے جعل بن عبد! اب تیرا وہ منہ کدھر گیا جس سے تو کہا کرتا تھا کہ ابی ملک کون ہے کہ ہم اس کی اطاعت کریں۔ ا دیکھ جس ابی ملک کی تو حقارت کیا کرتا تھا وہی ابی ملک اپنے لشکر کے ساتھ تیری سرکوبی اور گوشمالی کے لئے آن پہنچا ہے۔ اب تیری موت تیرے سر پر کھیل رہی ہے اور تو ابی ملک کی خونخواری اور اس کے انتقام سے بچ نہ سکے گا۔''

جعل بن عبد نے زبول کے منہ سے جب یہ گفتگو سنی تو اس نے فوراً اپنے دفاع کی ٹھانی۔ شہر میں داخل ہو کر اس نے شہر کے دروازے بند کر دیئے اور ابی ملک کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ سکم کے لشکر کو ترتیب دینے لگا۔ جب وہ اپنے زعم میں اپنے لشکر کی تیاریاں مکمل کر چکا تو شہر سے باہر نکل اس نے ابی ملک کا مقابلہ کیا لیکن ابی ملک کے لشکر کی تعداد بہت زیادہ تھی جس کی بنا پر جعل بن عبد کو شکست ہوئی۔ ایک بار پھر جعل بن عبد سکم شہر میں محصور ہو گیا۔ جب کہ ابی ملک نے اپنے لشکر کے ساتھ شہر کا محاصرہ کر لیا۔ کچھ دن تک جعل بن عبد شہر کے اندر محصور رہ کر حالات کا جائزہ لیتا رہا۔ اس دوران ابی ملک نے شہر کا محاصرہ تنگ سے تنگ کر دیا تھا اور اہل شہر کے لئے اس نے ہر طرح کی رسد و کمک بند کر کے رکھ دی تھی۔

جعل بن عبد نے جب دیکھا شہر کے معاملات اس کے ہاتھ سے نکلنا شروع ہو گئے ہیں تو وہ ایک رات اپنے عزیزوں اور قریبی ساتھیوں کے ساتھ نکل کر بھاگ گیا۔ دوسرے لوگوں نے بھی رات کے وقت جعل بن عبد کی دیکھا دیکھی شہر سے بھاگنا شروع کر دیا تھا۔ زبول نے اس کی اطلاع ابی ملک کو دی۔ پس جعل بن عبد تو اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے ساتھ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا لیکن جو دوسرے لوگ شہر سے نکلے ان میں سے اکثر کو ابی ملک نے تہ تیغ کر دیا۔ پھر بھی جعل بن عبد کی طرح کچھ لوگ سکم شہر سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے سکم شہر سے نکلنے کے بعد البریت کے مندر اور تیبض نام کے قلعے میں جا کر پناہ لینا شروع کر دی۔

آخر کار تنگ آ کر شہریوں نے سکم شہر ابی ملک کے حوالے کر دیا۔ ابی ملک شہر میں اپنے لشکر کے ساتھ داخل ہوا اور شہر کے اندر جس قدر لوگ تھے ان سب کو اس نے قتل کرا دیا۔ سکم شہر کو تباہ و برباد کر دیا اور ویران کرنے کے بعد ابی ملک البریت کے مندر کی طرف بڑھا۔ راستے میں جبل ضلمون سے ایک درخت کی شاخ کاٹ کر اس نے اپنے کندھے پر رکھ لی اور اپنے سارے لشکریوں کو بھی اس نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا۔ پس! سارے لشکریوں نے ابی ملک کا اتباع کیا اور درختوں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر انہوں نے اپنے کندھے پر رکھ لی۔

اس طرح ابی ملک اپنے لشکر کے ساتھ آگے بڑھا اور وہ تمام خشک شاخیں جو اس کے لشکری اٹھائے ہوئے تھے ان کی مدد سے اس نے البریت کے مندر کو آگ لگا دی تھی۔ اس طرح اس کے اندر جو مرد و عورتیں اور مرد پناہ

لئے ہوئے تھے وہ سب جل کر راکھ ہو گئے تھے۔ البریت کی تباہی کے بعد ابی ملک نے پھر پیش قدمی کی اور تیبض کے قلعے کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس قلعے کے اندر ایک بہت بڑا اور مضبوط برج تھا۔ لہٰذا مرد اور عورتیں بھاگ کر اس برج میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے تھے۔ تیبض جو ایک قلعہ ہونے کے علاوہ ایک شہر بھی تھا۔ اس میں ابی ملک کے محاصرے کے باعث خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ جب کہ ابی ملک شہر پر آخری اور فیصلہ کن ضرب لگانے کے لئے شہر اور قلعے کی فصیل کے گرد گھوم کر ایسے کمزور حصے کو تلاش کرنے لگا تھا جہاں سے وہ حملہ آور ہو کر اپنی فتح کو یقینی بنا سکے اور شہر والوں پر قابو پا کر ان کا قتل عام کر سکے۔

ابی ملک جب اپنے محافظوں اور اپنے صلاح داروں کے ساتھ اس قلعے کے سب سے مضبوط برج کے نیچے سے گزر رہا تھا۔ جس کے اندر سکم سے بھاگ کر آنے والے مرد عورتوں نے پناہ لے رکھی تھی تو ایسا ہوا کہ ایک عورت نے ہمت اور جرأت سے کام لیتے ہوئے چکی کا ایک پاٹ اٹھا کر ابی ملک پر دے مارا۔ چکی کا یہ پاٹ ابی ملک کے سر پر لگا اور اس کی کھوپڑی کو توڑ کر رکھ دیا۔

ابی ملک نے جب دیکھا کہ ایک عورت نے اس کے سر پر چکی کا پاٹ پھینکا ہے اور یہی پاٹ اس کی موت کا باعث بن رہا ہے تو اس نے انتہائی کرب اور تکلیف دہ احساس میں اپنے ایک صلاح دار کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے نوجوان! تو اپنی تلوار کھینچ اور میری گردن کاٹ دے تاکہ میرے یوں مرنے کے بعد لوگ میرے حق میں یہ نہ کہتے پھریں کہ ابی ملک کو تو ایک معمولی عورت نے چکی کا پاٹ گرا کر ہلاک کر دیا۔

پس ابی ملک کے اس صلاح دار نے ابی ملک پر اپنی تلوار گرائی اور اس کی گردن کاٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ اس طرح ابی ملک کو اس کی شرارتوں کا صلہ ملا اس نے جو اپنے بھائیوں کو قتل کیا تھا، اس کی سزا کو پہنچا اور اس کے بچ نکلنے والے بھائی یوتام نے کوہستان گرزیم پر کھڑے ہو کر سکم شہر کے لوگوں کو جو لبنان کے درختوں کی حکایت سنائی تھی وہ سکم شہر والوں پر بھی پوری ہو کر رہی۔ ابی ملک کی موت کے بعد اسرائیلیوں کے ایک قاضی تولع بن فرہ نے بنی اسرائیل کے معاملات کو سنبھالا لیکن لوگوں نے اس کی نیکی کی باتوں کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور بت پرستی کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ تولع کے بعد ایک دوسرا قاضی یاشیر اٹھا۔ اس نے بھی بنی اسرائیل کو راہ راست پر لانے کی بہتری کوشش کی۔ لیکن بنی اسرائیل خدائے واحد کو بھول کر بعل دیوتا اور عشتار دیوی کی عبادت میں لگے رہے اور اب بنی اسرائی نے کنعانیوں کے بعل اور عشتار کے علاوہ آرامیوں، موآبیوں، بنوعموں فسلتیوں اور دیگر اقوام کے دیوتاؤں کی پرستش بھی شروع کر دی تھی۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

دوپہر کے وقت یوناف سرائے کے کمرے میں بستر پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔ اور سوچوں میں غرق تھا۔ ایک دم وہ چونکا اور پکارنے لگا۔ "ابلیکا! ابلیکا! تم کہاں ہو۔"؟

ابلیکا نے فوراً اس کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا "کیا بات ہے؟ میرے حبیب!"

اس پر یوناف بولا۔ "اے ابلیکا! میں نے اس خونخوار اور مافوق الفطرت چیتے کو تلاش کرنے کا ایک بہترین طریقہ سوچ لیا ہے۔" ابلیکا نے بے تابی آواز میں پوچھا۔ "وہ کیا۔"؟ یوناف بولا۔ اے ابلیکا! میں ابھی سردار مجستا کے پاس جاتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ لوہے اور لکڑی کا ایک مضبوط پنجرہ تیار کرائے جس کا ایک مضبوط دروازہ ہو اور دروازے سے باہر ایک کنڈی بھی ہو اور اس پنجرے کو غار سے باہر رکھ کر چیتے کو پیش کی جانے والی بکری اس پنجرے کے اندر باندھی جائے۔ میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر وہاں موجود رہوں گا۔ اور کسی کو دکھائی نہ دوں گا۔ پس رات کے وقت جب وہ چیتا بکری کو کھانے پنجرے میں داخل ہوگا تو میں پنجرے کا دروازہ باہر سے بند کر کے کنڈی لگا دوں گا۔ بس چیتے کو اس پنجرے سے نکلنے کے لئے اور پنجرے کی کنڈی کھولنے کے لئے انسانی روپ میں آنا ہوگا۔

اور اے ابلیکا! جب وہ چیتا کنڈی کھول کر باہر نکلنے کے لئے انسانی روپ دھارے گا تو میں اسے پہچان لوں گا کہ وہ کون ہے۔ اس کے بعد میں اس پر قابو پانے کی کوشش کروں گا۔

ابلیکا نے مسکراتی اور توصیف آمیز آواز میں کہا۔ "اے یوناف! یہ ایک بہترین اور کارآمد طریقہ ثابت ہوگا۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف جست لگا کر اپنے بستر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابلیکا! میں اب سردار مجستا کی طرف جاتا ہوں۔" پھر یوناف اپنے کمرے سے باہر آیا اور سرائے سے نکل کر وہ بستی کی طرف جانے لگا۔

یوناف ابھی سرائے سے تھوڑی دور گیا تھا کہ اسے اپنے سامنے بستی کی طرف سے تین افراد آتے دکھائی دیئے۔ ان میں سے ایک تو مجستا تھا۔ دوسری اس کی بیٹی قرطیسہ اور تیسرا ان کے ساتھ کوئی اور جوان تھا۔ اچانک ایک طرف سے تین چار کتے نمودار ہوئے اور وہ ان پر بری طرح بھونکنے لگے۔ یوناف نے دیکھا۔ وہ کتے سردار مجستا کو نظر انداز کرتے ہوئے قرطیسہ اور اس کے ساتھ نوجوان پر ایسے انداز میں بھونک رہے تھے جیسے وہ اس نوجوان اور قرطیسہ سے اپنی جان کا خطرہ محسوس کر رہے ہوں۔ یہ سماں دیکھتے ہوئے یوناف نے فوراً پکارا۔ "ابلیکا! ابلیکا! تم کہاں ہو۔؟"

ابلیکا نے فوراً یوناف کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔ "کیا بات ہے میرے حبیب۔؟"

یوناف وہاں رک گیا اور رازداری میں اس نے کہا۔ "اے ابلیکا!

میں نے ان مافوق الفطرت نر مادہ چیتوں کو پالیا۔ اور وہ دونوں ہمارے سامنے سردار مجستا کے ساتھ آرہے ہیں۔ اے اہلیکا! ان کتوں کا سردار مجستا کو نظر انداز کرکے قرطیسہ اور ان کے ساتھ آنے والے جوان پر بھونکنا اس بات کا ثبوت ہے کہ کتے ان پر نہیں بلکہ ان کے اندر جو چیتے کی فطرت اور خمیر ہے اس پر اپنے لئے خطرہ محسوس کرتے ہوئے بھونک رہے ہیں اور دیکھو! یہ کتے کیسے اب بھی لگاتار ان دونوں پر بھونک رہے ہیں اور مجستا کو وہ لگاتار سارے ہی نظر انداز کرتے جارہے ہیں۔

اور اے اہلیکا! گو میں اب ان دونوں کو جان چکا ہوں لیکن میں پنجرے کے اندر بکری باندھنے والی تجویز پر ضرور عمل کروں گا تا کہ میرے ان اندازوں کی توثیق بھی ہوجائے۔

اہلیکا نے اس پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف! تمہارے سارے ہی اندازے درست ہیں۔ اب یہ دونوں ہماری گرفت سے بچ نہ سکیں گے لیکن ہمیں قرطیسہ سے متعلق بھی غور کرنا ہوگا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔ جب ہی تو اس نے ایک بار تمہاری خاطر مادہ چیتے کی صورت میں نر چیتے پر حملہ کردیا تھا۔ میں سمجھتی ہوں یہ دونوں بہن بھائی ہیں اور سردار مجستا کی اولاد نہیں ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ یہ دونوں آخر کیوں اور کیسے سردار مجستا کے ہاں رہ رہے ہیں۔ اے یوناف! میرے خیال میں یہی وہ نوجوان ہے جس کو مجستا نے روفاش کے نام سے تم سے متعارف کیا تھا اور کہا تھا کہ اس کا بیٹا جس کا نام روفاش ہے اور جو شکار کا بڑا شوقین ہے وہ بھی ان چیتوں پر قابو پانے کا بڑا خواہش مند ہے۔ پس ان دونوں کے ساتھ ہمیں دو مختلف جذبوں کو سامنے رکھ کر سلوک کرنا ہوگا۔"

یوناف نے اہلیکا کی اس گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس لئے کہ وہ تینوں چلتے ہوئے یوناف کے قریب آگئے تھے۔ یوناف نے بولنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔ "اے سردار مجستا! میں تو آپ ہی کی طرف جارہا تھا۔ اچھا ہوا آپ خود ہی ادھر آگئے۔ مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے۔ اس لئے اب سرائے ہی میں چلتے ہیں۔"

یوناف کے خاموش ہونے پر سردار مجستا نے اپنے ساتھ آنے والے نوجوان کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ "اے یوناف! اس سے ملو یہ میرا بیٹا روفاش ہے یہ آج ہی شکار سے واپس آیا ہے۔ اور جب میں نے اس سے تمہارا ذکر کیا تو یہ فوراً تم سے ملنے کا خواہش مند ہوا۔ لہٰذا میں اسے اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔ اس مافوق الفطرت چیتے پر قابو پانے کے لئے یہ تمہاری بہت مدد کرسکتا ہے۔"

یوناف نے ایک بار غور سے روفاش کی طرف دیکھا پھر اس سے مصافحہ کرنے کے لئے اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا اور پھر جونہی روفاش کا ہاتھ یوناف نے اپنے ہاتھ میں لیا تو یوں لگا جیسے اس نے کسی انتہائی خونخوار درندے کا پنجہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہو۔ ساتھ ہی ساتھ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے یوناف نے اس سے درندوں جیسی بو بھی محسوس کی، پھر روفاش کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے یوناف نے کہا۔ "اے سردار مجستا مجھے تمہارے اس بیٹے روفاش سے مل کر بے حد خوشی اور اطمینان ہوا ہے، جب سے تو نے میرا اس سے غائبانہ تعارف کرایا ہے میں اسی سے متعلق سوچتا رہا ہوں کہ سردار مجستا کا بیٹا کیسا شکاری ہوگا۔ اب روفاش سے مل کر میں سمجھتا ہوں کہ میرا ایک طرح سے بوجھ کم ہوگیا ہے۔"

یوناف کی اس گفتگو پر مجستا، روفاش اور قرطیسہ تینوں مسکرا کر رہ گئے پھر وہ چاروں سرائے کی طرف جارہے تھے۔

سرائے کے پاس جاکر ایک بار پھر سرائے کے کتے، روفاش اور قرطیسہ پر بری طرح بھونکے۔ اس پر روفاش نے اپنے کندھے سے لٹکتی کمان اور پشت پر بندھا تیروں کا ترکش درست کرتے ہوئے کہا۔ "میں ان کتوں کو اکثر مارتا رہتا ہوں اس لئے مجھے دیکھتے ہی یہ بھونکنے لگ جاتے ہیں۔" پھر روفاش نے بیزاری محسوس کرتے ہوئے مجستا سے کہا۔ "اے میرے باپ! میں اب اپنے شکار پر جاتا ہوں۔ یوناف کے پاس پھر کسی روز بیٹھوں گا اور کھل کر اس سے بات ہوگی۔"

اس کے ساتھ ہی روفاش نے یوناف سے مصافحہ کیا اور وہاں سے چلا گیا روفاش کے جانے کے بعد یوناف، مجستا کے قریب آیا اور رازداری سے اسے مخاطب کرکے اس نے کہا۔ "اے سردار مجستا! آج ہی لوہے اور لکڑی کا ایک پنجرہ بنواؤ۔ اس پنجرے کا ایک دروازہ ہو اور دروازے کو باہر سے بند کرنے کے لئے ایک کنڈی بھی لگی ہو۔

"اے سردار مجستا! اس پنجرے کو چیتے کی غار کے سامنے رکھواؤ اور اس پنجرے کے اندر چیتے کے لئے ایک بکری بھی باندھ دو پھر دیکھو کہ میں کیسے چیتے کی نہ صرف نشاندہی کرتا ہوں بلکہ اس پر قابو بھی پاتا ہوں۔"

اس پر مجستا نے کہا۔ "اے یوناف! میں سرائے کے مالک مریشس سے بات کرتا ہوں وہ اپنی سرائے میں کام کرنے والے صناعوں سے کام لے کر آج ہی اس پنجرے کا اہتمام کردے گا اور شام تک پنجرے کو چیتے کی غار سے باہر رکھوا کر اس میں ایک بکری باندھ دی جائے گی۔"

یوناف کے جواب دینے سے قبل ہی مجستا کی بیٹی قرطیسہ نے مجستا کو مخاطب کیا اور بولی۔ "اے میرے باپ آپ مریشس سے پنجرے سے متعلق بات کریں۔ اتنی دیر تک میں یوناف کو اس کے کمرے میں لے جاکر ایک اہم موضوع پر گفتگو کرتی ہوں۔"

مجستا جب سرائے کے مالک مریشس کے کمرے کی طرف گیا تو حسین قرطیسہ نے بڑی جوانمردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یوناف کا ہاتھ تھام لیا پھر وہ

یوناف کواس کے کمرے کی طرف لے جانے لگی۔

جس وقت مجستا کی بیٹی قرطیسہ نے یوناف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا اس وقت یوناف کو ایسا لگا تھا جیسے حسین قرطیسہ کے اس لمس سے اس پر کسی ساحرانہ عمل کی ابتدا ہوگئی ہو یاوہ آسیب زدہ فضاؤں کے اندر اڑنے لگا ہو۔ حسین قرطیسہ کے اس لمس میں طلب کی حدت، وفا کی آنچ، دھڑکتے دل کی وارفتگی اور کانپتے ہاتھوں کی لرزش تھی۔ اس لمس سے یوناف پر ایک ہیجانی کیفیت سی طاری ہوگئی تھی اور وہ ایسا محسوس کررہا تھا گویا وہ خوابوں کی دھند اور دل آویز تخیلات میں تحلیل ہوکررہ گیا ہو۔ یوناف چپ چاپ اس کے ساتھ ہولیا تھا۔

قرطیسہ یوناف کو اس کے کمرے میں لائی اور جب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ گئے تب یوناف نے قرطیسہ کو مخاطب کرکے پوچھا "اے حسین قرطیسہ! تو علیحدگی میں مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہے اور تیرا باپ مجستا اس پر کیا سوچے گا کہ تو کیوں مجھے علیحدگی میں لے گئی ہے اور مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہے؟"

اس پر قرطیسہ نے بڑی بے باکی اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف! میرا باپ یا دیکھنے والے لوگ یہی کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ سے محبت کرتی ہوں یا آپ کو پسند کرتی ہوں۔ اس بنا پر علیحدگی میں لے جاکر کچھ کہنا چاہتی ہوں اور میں آپ سے یہ کہوں کہ میں ان باتوں سے ڈرتی نہیں ہوں میں نے تو اپنے باپ مجستا سے بھی کھل کر کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو پسند کرتی ہوں ہوسکتا ہے میرے والد صاحب آپ سے میری شادی کی بات کریں۔ لہٰذا میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ انکار نہ کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں میں نہ صرف آپ کی مخالف قوتوں سے آپ کی حفاظت کروں گی بلکہ آپ کے لئے ایسی وفاشعار بن کر رہوں گی جیسے جسم کے لئے اس کی روح۔"

یوناف نے غور سے قرطیسہ کی طرف دیکھا اور کسی قدر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔ "اے قرطیسہ! کیا صرف یہی بات کہنے کے لئے تم مجھے یوں علیحدگی میں لے کر آئی ہو؟"

قرطیسہ بولی۔ "نہیں ہرگز نہیں۔ یہ بات تو دوران گفتگو ضمناً نکل آئی تھی تو میں نے کہہ دیا ہے ورنہ میں تو آپ سے یہ کہنے کے لئے آپ کو علیحدگی میں لائی ہوں کہ میرے بھائی روفاش سے محتاط رہیں۔ وہ آپ کا دشمن ہے اور آپ کو نقصان پہنچاسکتا ہے۔"

یوناف نے غور سے قرطیسہ کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "تمہارا بھائی روفاش کس بنا پر میرا دشمن ہے اور کیوں کر مجھے نقصان پہنچاسکتا ہے؟"

اس استفسار پر قرطیسہ نے مغموم آواز اور پرسوز لہجے میں کہا۔ "وہ مجھے پسند کرتا ہے اور مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرنے کا خواہاں ہے لیکن اب جب اسے یہ خبر ہوئی ہے کہ میں آپ کو پسند کرتی ہوں اور آپ سے شادی کرنے کی آرزومند ہوں تو وہ آپ کا دشمن بن گیا ہے۔ وہ آپ کو نقصان پہنچا کر ہر صورت میں مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے جب کہ میں اس سے سخت نفرت کرتی ہوں۔ اسے ناپسند کرتی ہوں۔ اس لئے کہ میرا اس کا ضمیر اور میری اس کی فطرت ہی آپس میں نہیں ملتے۔"

اس انکشاف پر یوناف نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا "اے قرطیسہ! کیا تم روفاش کی سگی بہن نہیں ہو؟"

قرطیسہ نے اقرار کیا۔ "ہاں میں اس کی سگی بہن ہوں۔"

یوناف نے اس بار زور دے کر پوچھا۔ "پھر تمہاری شادی اس سے کیسے اور کیوں کر ہوسکتی ہے؟"

قرطیسہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ "ان سرزمینوں کے اندر رواج اور قاعدہ ہے کہ سگے بہن بھائیوں کی بھی آپس میں شادی ہوجاتی ہے اور یہاں کے لوگ ایسا کرتے ہیں اسی بنا پر روفاش بھی مجھ سے شادی کرنیکا خواہش مند ہے۔"

اس بار یوناف نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا حسن اور تمہاری دلکشی ہی ایسی ہے کہ ہر کوئی تم سے شادی کا خواہش مند ہوگا۔"

یوناف کی اس گفتگو پر قرطیسہ نے چونک کر یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے رس اور مٹھاس سے بھرپور اپنی آواز اور چاہت ومحبت سے لبریز انداز میں پوچھا۔ "کیا ایسی خواہش کرنے والوں میں آپ بھی شامل ہیں۔"

یوناف نے اس بار کھل کر اقرار کیا۔ "ہاں میں بھی تم سے شادی کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔"

انتہائی خوشی اور جذبات کے وفور میں قرطیسہ نے آگے بڑھ کر یوناف کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں لئے اور کہا۔ "اے یوناف! آپ نے یہ اقرار کرکے میرے سارے ہی واہمے اور میرے سارے ہی تشکرات دور کردیئے ہیں۔ اب میں صرف روفاش ہی نہیں بلکہ اس جیسی اور کئی قوتوں کا مقابلہ اور سامنا کرسکتی ہوں۔ اب مجھے اپنی اور آپ کی جان کا اگر کسی طرف سے خطرہ ہے تو وہ صرف عزازیل کے ساتھی ہیں۔ جو روفاش کے ساتھ مل کر مجھے اور آپ دونوں کو نقصان پہنچانے کی ہمت اور قدرت رکھتے ہیں۔ پر دیکھیں جب تک میری جان میں جان ہے میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے بھی اپنی اور آپ کی حفاظت کرنے کی کوشش ضرور کروں گی لیکن اس میں مجھے بہت کم کامیابی کی امید دکھائی دیتی ہے۔ بہر حال حالات کچھ بھی ہوں اپنی موت تک آپ کا ساتھ دوں گی۔"

حسین قرطیسہ کی اس ساری گفتگو کے جواب میں یوناف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ قرطیسہ پھر بول پڑی۔ "اے یوناف! یہ جو آپ نے میرے بابا کو لکڑی اور لوہے کا پنجرہ بنانے کے لئے کہا ہے اور اس پنجرے میں جو اس آدم خور چیتے

کے لئے بکری باندھیں گے تو اس کا آپ کو کیا فائدہ ہوگا۔؟ وہ چیتا بڑے آرام سے اس پنجرے میں داخل ہوگا اور بکری کھا کر نکل جائے گا۔" پھر پنجرہ بنانے کا کیا فائدہ۔؟ اور اے یوناف میں آپ کو مشورہ بھی دوں گی کہ آپ اس چیتے کا خیال ترک کر دیں یہ ایک انتہائی طاقت ور اور مافوق الفطرت چیتا ہے اور آپ کسی بھی صورت اس پر قابو نہ پاسکیں گے بلکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ چیتا کہیں آپ کو نقصان ہی نہ پہنچادے۔ میں آپ کو یہ بھی مشورہ دوں گی کہ جب میری اور آپ کی شادی ہوجائے تو ہم کہیں دور اور گمنام سرزمینوں کی طرف نکل جائیں جہاں ہم دونوں خطرات سے دور پرسکون زندگی گزار سکیں۔"

اپنی بات کہتے کہتے قرطیسہ رک گئی۔ اچانک وہ بے حد مغموم، اور اداس ہوگئی تھی۔ پھر اس نے انتہائی مایوسی میں کہا۔" پر ایسا کرنے کا کیا فائدہ۔ آپ کو لے کر میں جہاں کہیں بھی جاؤں گی یہ روفاش اور اس کے علاوہ عزازیل اور اس کے ساتھی مجھ سے انتقام لینے کے لئے وہاں پہنچ جائیں گے۔ آہ میری زندگی کس کرب اور عذاب میں مبتلا کر دی گئی ہے۔ اے یوناف! میں آپ کے ساتھ شادی نہیں کرسکتی۔ میں اپنے ساتھ آپ کو بھی عزازیل اور روفاش کے انتقام کا نشانہ نہیں بنانا چاہتی۔ اے یوناف! تم یہاں سے چلے جاؤ اور مجھے یہاں روفاش اور عزازیل کے عذاب میں مبتلا رہنے کے لئے تنہا چھوڑ دو۔"

اس موقع پر قرطیسہ انتہائی اداس اور افسردہ ہوگئی تھی اس کا چہرہ اتر گیا تھا اور آنکھوں کے اندر ویرانیاں رقص کرنے لگی تھیں۔ یوناف چند ثانیوں تک قرطیسہ کی اس حالت کو غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے بھرپور چاہت کے انداز میں قرطیسہ کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور ہمدردی سے اسے مخاطب کر کے کہا۔

اے قرطیسہ! تو آخر عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے اس قدر خوفزدہ کیوں ہے۔ بخدا میں جب بھی اپنے رب کا نام لے کر عزازیل کے سامنے آؤں تو اسے ذلت و پستی کا نشانہ بنا کر رکھ دوں۔ اے قرطیسہ! میں جب بھی اپنے رب کا نام لے کر کھانسوں تو عزازیل کے پاس میرے سامنے سے بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ عزازیل سے تو میری دشمنی قدیم اور پرانی ہے اور میں جب چاہوں اسے مار بھگاؤں۔ اور رہے عزازیل کے ساتھی اور تمہارا یہ بھائی روفاش تو اے قرطیسہ! یہ سب تو میرے بائیں ہاتھ کی مار بھی نہیں ہیں۔ میں جب ان کے اندر داخل ہوں تو یہ ایسا محسوس کریں جیسے بکریوں کے اندر بھیڑیا اور چوہوں کے اندر بلی گھس آئی ہو۔ اے قرطیسہ! میری محبت اور میرا ساتھ ہوتے ہوئے تمہیں ایسے لوگوں سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔؟"

تھوڑی دیر قبل تک جہاں حسین قرطیسہ کی حالت نگاہوں میں بکھری صدیوں کی منتشر داستانوں، جہنم کی مجبور تنہائیوں میں سلگتی آہوں اور دیمک لگی روح جیسی ہو رہی تھی وہاں اب اس کی حالت کربوں کے ہجوم، خیالات کی تنویر، جمال کی لو اور اتصال کدہ جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ پھر اس نے اپنی تبسم بکھیرتی آواز میں پوچھا۔" آپ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو کیسے جانتے ہیں۔؟ اس کے علاوہ آپ نے اس چیتے کو پکڑنے کے لئے جو لکڑی اور لوہے کا پنجرہ بنانے کو کہا ہے۔ اس سے آپ کیسے کام لیں گے۔؟ پہلے آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیں پھر میں کچھ اور آپ سے پوچھوں گی۔"

یوناف نے بھی ہلکی ہلکی مسکراہٹ میں قرطیسہ کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔" اے قرطیسہ جہاں تک پنجرے کا تعلق ہے تو اسے اس چیتے کے غار کے سامنے رکھ کر اس میں ایک بکری باندھ دی جائے گی اور جب چیتا اس بکری کو کھانے کیلئے اس پنجرے میں داخل ہوگا تو میں اس پنجرے کا دروازہ بند کر کے باہر سے کنڈی لگادوں گا۔ اب اگر وہ چیتا مافوق الفطرت ہے تو وہ پہلے اپنی ہیئت کو چیتے سے انسان میں تبدیل کرے گا تا کہ وہ پنجرے کی دروازے کی کنڈی کھول سکے اور جب وہ ایسا کرے گا تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ وہ کون ہے اور اس کے بعد اس سے نمٹنا میرے لئے آسان ہوجائے گا۔"

یوناف کے اس انکشاف پر قرطیسہ نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہا۔ "اے یوناف! آپ بھی کیسی بچوں جیسی باتیں کرتے ہیں اگر آپ پنجرے کا دروازہ بند کرنے کے لئے وہاں کھڑے ہوں گے تو وہ چیتا پنجرے میں بکری کے لئے داخل ہونے کے بجائے آپ کو اپنا نشانہ بنائے گا اور آپ پر حملہ آور ہوگا اس لئے کہ وہ چیتا جانور کی نسبت انسانی گوشت زیادہ پسند کرتا ہے۔ اب بتائیں وہ پنجرہ آپ کے اس مقصد کے لئے سودمند ثابت ہوسکتا ہے۔؟"

یوناف نے شوخ لہجے میں کہا۔" ہاں سودمند ہوسکتا ہے۔"

قرطیسہ نے بھی محبتوں بھری چہکتی ہوئی آواز میں کہا۔" وہ کیسے۔؟ ذرا بتائیں تو تا کہ میں بھی اس کی افادیت جان سکوں۔"

یوناف فوراً اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا اور غور سے اس نے قرطیسہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔" بتاؤں۔؟"

قرطیسہ نے زور دے کر کہا۔" ہاں بتائیں نا۔؟"

اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا اور قرطیسہ کی نگاہوں سے غائب ہوگیا۔ یوناف کے اس طرح غائب ہوجانے پر قرطیسہ حیرت و پریشانی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ اچانک یوناف پھر قرطیسہ کے سامنے نمودار ہوا اور اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔" میں اپنی انہی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس پنجرے کا دروازہ باہر سے بند کردوں گا۔ اب بتاؤ وہ پنجرہ سودمند ثابت ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟"

قرطیسہ نے اس بار گہری مسکراہٹ میں کہا۔" ہاں اب تو وہ پنجرہ ضرور کارگر ثابت ہوسکتا ہے۔"

پھر یوناف نے اس بار قرطیسہ پر ایک نیا انکشاف کرتے ہوئے

کہا۔ ویسے اب میں اس پنجرے کی کوئی خاص ضرورت بھی محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے کہ میں اب ویسے بھی جان چکا ہوں کہ وہ مافوق الفطرت چیتا کون ہے۔ کہاں رہتا ہے؟ اور اس پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔"

یوناف کے اس انکشاف پر قرطیسہ بوکھلاسی گئی اور پوچھا۔" آپ نے کیسے جان لیا کہ وہ مافوق الفطرت چیتا کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔"؟

یوناف نے اس بار فیصلہ کن انداز میں کہا۔" وہ مافوق الفطرت چیتا جس نے ان بستیوں کے اندر تباہی و بربادی پھیلا رکھی ہے وہ تمہارا بھائی روفاش ہے۔ اس لئے کہ سرائے سے نکل کر جب میں بستی کی طرف جارہا تھا اور تم لوگ مجھے راستے میں مل گئے تھے تو میں نے دیکھا کچھ کتے تم دونوں، بہن بھائی پر اس انداز میں بھونک رہے تھے جیسے تم دونوں سے انہیں جان کا خطرہ ہو۔ جب کہ سردار مجستا کو وہ نظرانداز کررہے تھے پھر سرائے کے پاس آکر بھی تم دونوں پر کتے بری طرح بھونکے تھے۔ اس طرح مجھے یقین ہوگیا تھا کہ مافوق الفطرت چیتے تم دونوں، بہن بھائی ہی ہو اور میرا یہ یقین اس وقت اور زیادہ پختہ ہوگیا جب تم نے میرے اس کمرے میں عزازیل کا ذکر کیا تھا اور اس سے خدشہ اور خطرہ محسوس کیا۔"

یوناف ذرا رک کر پھر کہہ رہا تھا۔" اب میں وہ پنجرہ اس لئے بھی بنا رہا ہوں کہ اس پنجرے کے پاس میں اپنی سری قوتیں استعمال کرکے سردار مجستا کو بھی کھڑا کروں گا وہ بھی کسی کو دکھائی نہ دے گا۔ اس طرح وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ روفاش جسے وہ اپنا بیٹا کہتا ہے دراصل وہ مافوق الفطرت چیتا ہے جس نے ان علاقوں کے اندر تباہی و بربادی پھیلا رکھی ہے۔"

یوناف کے اس انکشاف پر قرطیسہ کی گردن جھک گئی۔ اس کا چہرہ پیلا پڑ گیا جب کہ اس کی آنکھوں میں دور دور تک ویرانیاں برس رہی تھیں۔ یوناف نے چند ثانیوں بعد اپنا سامنے سر جھکائے بیٹھی قرطیسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" اے قرطیسہ! تم فکرمند نہ ہو یہ جاننے کے باوجود کہ تم ایک مافوق الفطرت لڑکی ہو اور کسی بھی لمحے انسان سے چیتے کا روپ دھار کر تم جس پر چاہو حملہ آور ہوسکتی ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم نے آج تک خونخواری اور آدم خوری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھے پسند کرتی ہو اور اس کا ثبوت تم پہلے ہی اس وقت دے چکی ہو جب میں ایک روز رات گئے سردار مجستا کی حویلی میں سرائے کی طرف جارہا تھا اور راستے میں اس چیتے نے مجھ پر حملہ کردیا تھا تو اس سے تم بھی وہاں نمودار ہوئی تھیں اور میری حمایت میں تم نے اس چیتے پر مجھے بچانے کے لئے حملہ کردیا تھا۔ اس طرح، اے قرطیسہ تم نے پہلے ہی یہ بات ثابت کررکھی ہے کہ تم اپنے بھائی روفاش کی نسبت مجھے پسند کرتی ہو۔ لہٰذا میں تمہیں کسی اذیت، کسی عذاب یا کسی تکلیف اور دکھ میں نہ پڑنے دوں گا۔ میں ہر اس قوت سے تمہاری حفاظت کروں گا جس نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔"

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۰ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امو مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۰ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ﻫ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۳-۱۴
۲ جنوری	قمروزحل	تسدیس	۲۴-۱۵
۳ جنوری	قمرومریخ	قران	۷-۱۴
۴ جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۲۵-۳
۵ جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۳۵-۵
۵ جنوری	عطاردوزہرہ	قران	۱۹-۱۶
۶ جنوری	قمروزحل	قران	۲۴-۱۸
۷ جنوری	قمروشمس	تربیع	۲۰-۱۶
۷ جنوری	قمرومریخ	تسدیس	۴-۱۷
۸ جنوری	قمروشمس	تثلیث	۳۷-۱۱
۹ جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۵۶-۷
۱۰ جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۴۸-۲
۱۱ جنوری	قمروزحل	تسدیس	۳۷-۸
۱۲ جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۱۸-۸
۱۳ جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۱۳-۸
۱۳ جنوری	قمروزحل	تربیع	۴۰-۱۹
۱۵ جنوری	قمروشمس	قران	۴۱-۱۲
۱۶ جنوری	قمروزحل	تثلیث	۱۲-۸
۱۷ جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۴۲-۴
۱۸ جنوری	قمرومشتری	قران	۵۱-۱۱
۲۱ جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۱۰-۹
۲۲ جنوری	زہرہوزحل	تثلیث	۳۶-۱۱
۲۳ جنوری	قمروزہرہ	تربیع	۴-۲۲
۲۴ جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۳۶-۳
۲۵ جنوری	قمرومشتری	تربیع	۳۸-۱۹
۲۶ جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۵۸-۱۰
۲۷ جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۴-۲۳
۲۸ جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۵۱-۱۷
۳۰ جنوری	قمرومریخ	قران	۳۹-۱۰
۳۱ جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۴۹-۲۳

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۲ فروری	قمروعطارد	تثلیث	۴۳-۰۰
۳ فروری	قمروزحل	قران	۱۹-۲
۴ فروری	قمروزہرہ	تثلیث	۰۰-۶
۵ فروری	قمرومشتری	تثلیث	۴۵-۵
۶ فروری	قمروشمس	تربیع	۱۸-۵
۷ فروری	قمرومشتری	تربیع	۳۰-۱۴
۸ فروری	قمروشمس	تسدیس	۴۶-۱۹
۹ فروری	قمروزحل	تربیع	۱۵-۰۰
۱۰ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۴۷-۲
۱۲ فروری	قمروعطارد	قران	۹-۱۰
۱۳ فروری	عطاردومریخ	مقابلہ	۵۴-۱۵
۱۴ فروری	قمروشمس	قران	۲۰-۸
۱۵ فروری	قمروزہرہ	قران	۲۳-۲
۱۷ فروری	قمرومشتری	قران	۴۴-۷
۱۸ فروری	قمروعطارد	تسدیس	۵۲-۳
۱۹ فروری	قمروشمس	تسدیس	۵۰-۱۷
۲۰ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۲-۷
۲۰ فروری	قمروعطارد	تربیع	۲۱-۲۱
۲۲ فروری	قمرومریخ	تسدیس	۳-۴
۲۳ فروری	قمروزہرہ	تربیع	۳۴-۱
۲۳ فروری	قمروعطارد	تثلیث	۴۶-۱۰
۲۴ فروری	قمروزحل	تربیع	۲۲-۱۰
۲۴ فروری	قمروشمس	تثلیث	۳۰-۱۴
۲۵ فروری	قمروزہرہ	تثلیث	۳۴-۹
۲۶ فروری	قمرومریخ	قران	۴۳-۸
۲۶ فروری	قمروزحل	تسدیس	۳۳-۱۱
۲۸ فروری	قمروعطارد	مقابلہ	۴۴-۱
۲۸ فروری	شمس ومشتری	قران	۱۳-۱۶
۲۸ فروری	قمرومشتری	مقابلہ	۴۹-۲۱
۲۸ فروری	قمروشمس	مقابلہ	۷-۲۲

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۲-۱۸
۲ مارچ	قمرومریخ	تسدیس	۱۵-۷
۳ مارچ	قمرومریخ	تربیع	۴۰-۸
۴ مارچ	قمروعطارد	تثلیث	۲۳-۱۶
۵ مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۲۶-۲
۶ مارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۲-۱۰
۷ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۲۹-۱۰
۸ مارچ	عطاردومشتری	قران	۱۵-۷
۹ مارچ	قمروزحل	تربیع	۱۷-۳
۱۰ مارچ	قمروشمس	تسدیس	۱۱-۱۴
۱۱ مارچ	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۱۱
۱۴ مارچ	شمس وعطارد	قران	۴۶-۱۸
۱۵ مارچ	قمرومشتری	قران	۴۵-۲
۱۶ مارچ	قمروشمس	قران	۳۰-۲
۱۶ مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۵۸-۱۲
۱۷ مارچ	قمروزہرہ	قران	۳۶-۱۱
۱۸ مارچ	عطاردومریخ	تثلیث	۲-۵
۱۸ مارچ	عطاردوزحل	مقابلہ	۳۳-۱۶
۲۰ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۴-۱
۲۱ مارچ	قمروشمس	تسدیس	۳۲-۶
۲۲ مارچ	شمس وزحل	مقابلہ	۶-۶
۲۲ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۲-۹
۲۳ مارچ	مریخ وزحل	تسدیس	۲۱-۹
۲۴ مارچ	قمروعطارد	تربیع	۲۳-۱۰
۲۵ مارچ	قمروشمس	تثلیث	۲۵-۲۳
۲۶ مارچ	قمروعطارد	تثلیث	۳۴-۲۰
۲۸ مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۵۹-۱۸
۲۹ مارچ	قمروزحل	قران	۸۵-۱۷
۳۰ مارچ	قمروشمس	مقابلہ	۵۵-۷
۳۱ مارچ	قمرومریخ	تربیع	۴۹-۲۲

نظراتِ کواکب علاوہ قمر

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۲۱ جنوری	زہرہ وزحل	شروع	۴-۴۴
۲۲ جنوری	زہرہ وزحل	تکمیل	دن ۱۱-۳۶
۲۳ جنوری	زہرہ وزحل	ختم	شام ۶-۲۷
۲۳ جنوری	شمس وزحل	شروع	رات ۹-۵۶
۲۴ جنوری	شمس وزحل	تکمیل	رات ۲۱-۶
۲۵ جنوری	شمس وزحل	ختم	رات ۸-۱۴
۱۲ فروری	عطارد وزحل	شروع	دن ۳-۲
۱۳ فروری	عطارد وزحل	تکمیل	صبح ۷-۲
۱۳ فروری	عطارد وزحل	ختم	رات ۱۰-۵۵
۷ مارچ	زہرہ ومریخ	شروع	صبح ۶-۶
۸ مارچ	زہرہ ومریخ	تکمیل	رات ۱۲-۴۶
۸ مارچ	زہرہ ومریخ	ختم	شام ۷-۳۵
۱۷ مارچ	عطارد ومریخ	شروع	شام ۴-۲۷
۱۸ مارچ	عطارد ومریخ	تکمیل	صبح ۵-۲
۱۸ مارچ	عطارد ومریخ	ختم	شام ۵-۳۸
۲۰ مارچ	شمس ومریخ	شروع	شام ۷-۵۷
۲۱ مارچ	شمس ومریخ	تکمیل	رات ۱۱-۲۶
۲۳ مارچ	شمس ومریخ	ختم	رات ۳-۱۸

تسدیس

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۲ فروری	مریخ وزحل	شروع	رات ۱-۱۴
۱۵ فروری	مریخ وزحل	تکمیل	رات ۸-۵۷
۲۰ فروری	مریخ وزحل	ختم	شام ۴-۳۶
۱۸ مارچ	مریخ وزحل	شروع	صبح ۴-۵
۲۳ مارچ	مریخ وزحل	تکمیل	صبح ۹-۱۸
۲۷ مارچ	مریخ وزحل	ختم	دوپہر ۱-۳۸

قران

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۴ جنوری	شمس وعطارد	شروع	دوپہر ۲-۲۷
۵ جنوری	شمس وعطارد	تکمیل	رات ۱-۳۵
۵ جنوری	شمس وعطارد	ختم	دن ۱۰-۴۲
۵ جنوری	عطارد وزہرہ	شروع	صبح ۶-۵۷
۵ جنوری	عطارد وزہرہ	تکمیل	شام ۴-۱۰
۶ جنوری	عطارد وزہرہ	ختم	رات ۱-۲۴
۷ جنوری	شمس وزہرہ	شروع	رات ۱۰-۸
۱۲ جنوری	شمس وزہرہ	تکمیل	رات ۲-۳۵
۱۶ جنوری	شمس وزہرہ	ختم	شام ۷-۴
۱۳ مارچ	شمس وعطارد	شروع	شام ۵-۱۶
۱۴ مارچ	شمس عطارد	تکمیل	شام ۶-۴۳
۱۵ مارچ	شمس عطارد	ختم	رات ۷-۴۴

تربیع

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۱۴ جنوری	عطارد وزحل	شروع	رات ۹-۱۰
۱۵ جنوری	عطارد وزحل	تکمیل	شام ۶-۵۰
۱۶ جنوری	عطارد وزحل	ختم	رات ۱۱-۶

مقابلہ

تاریخ	سیارے	کیفیت	وقت
۲۶ جنوری	زہرہ ومریخ	شروع	رات ۸-۸
۲۷ جنوری	زہرہ ومریخ	تکمیل	دن ۱۰-۵۸
۲۸ جنوری	زہرہ ومریخ	ختم	رات ۱-۲۸
۲۹ جنوری	شمس ومریخ	شروع	صبح ۸-۱۵
۳۰ جنوری	شمس ومریخ	تکمیل	رات ۱-۱۲
۳۱ جنوری	شمس ومریخ	ختم	شام ۶-۲۰
۱۳ فروری	عطارد ومریخ	شروع	دن ۲-۲۳
۱۳ فروری	عطارد ومریخ	تکمیل	شام ۳-۵۴
۱۴ فروری	عطارد ومریخ	ختم	صبح ۵-۲۳
۸ مارچ	زہرہ وزحل	شروع	رات ۷-۲۹
۹ مارچ	زہرہ وزحل	تکمیل	دوپہر ۱-۵۰
۱۰ مارچ	زہرہ وزحل	ختم	صبح ۸-۲
۱۸ مارچ	عطارد وزحل	شروع	صبح ۴-۵۸
۱۸ مارچ	عطارد وزحل	تکمیل	شام ۴-۲۳
۱۹ مارچ	عطارد وزحل	ختم	صبح ۴-۶

☆☆☆

نظراتِ کواکب

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت
۵جنوری	قمروزہرہ	۳۵-۵
۸جنوری	قمروشمس	۳۷-۱۱
۱۲جنوری	قمرومریخ	۱۸-۸
۱۶جنوری	قمروزحل	۱۲-۸
۲۲جنوری	زہرہ وزحل	۳۶-۱۱
۲۷جنوری	قمرومشتری	۴-۲۳
۴فروری	قمروزہرہ	۰۰-۶
۵فروری	قمرومشتری	۴۵-۴
۲۳فروری	قمروعطارد	۴۶-۱۰
۲۴فروری	قمروشمس	۳۰-۱۴
۲۵فروری	قمروزہرہ	۳۴-۹
۱۸مارچ	عطاردومریخ	۲-۵
۲۶مارچ	قمروعطارد	۳۴-۲۰

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت
۷جنوری	قمرومریخ	۴-۱۷
۹جنوری	قمروعطارد	۵۶-۷
۱۰جنوری	قمروزہرہ	۴۸-۲
۱۱جنوری	قمروزحل	۳۷-۸
۱۳جنوری	قمرومشتری	۱۳-۸
۸فروری	قمروشمس	۴۷-۱۹
۱۰فروری	قمرومشتری	۴۷-۲
۱۸فروری	قمروعطارد	۵۲-۳
۱۹فروری	قمروشمس	۵۰-۱۷
۲۰فروری	قمرومشتری	۲-۷
۲۶فروری	قمروزحل	۳۳-۱۱
۲مارچ	قمرومریخ	۱۵-۷
۱۰مارچ	قمروشمس	۱۱-۱۴
۲۰مارچ	قمرومشتری	۴-۱
۲۱مارچ	قمروشمس	۳۶-۲
۲۳مارچ	قمروزحل	۲۱-۹

قران

تاریخ	سیارے	وقت
۳جنوری	قمرومریخ	۷-۱۴
۵جنوری	عطاردوزہرہ	۱۹-۱۶
۶جنوری	قمروزحل	۳۴-۱۸
۱۵جنوری	قمروشمس	۴۱-۱۲
۱۸جنوری	قمرومشتری	۵۱-۱۱
۳۰جنوری	قمرومریخ	۳۹-۱۰
۳فروری	قمروزحل	۱۹-۲
۱۲فروری	قمروعطارد	۹-۱۰
۱۴فروری	قمروشمس	۲۰-۸
۱۵فروری	قمروزہرہ	۲۳-۲
۱۷فروری	قمرومشتری	۴۴-۷
۲۶فروری	قمرومریخ	۴۳-۸
۲۸فروری	شمس ومشتری	۴۹-۲۱
۸مارچ	عطاردومشتری	۱۵-۷
۱۴مارچ	شمس وعطارد	۴۶-۱۰
۱۵مارچ	قمرومشتری	۴۵-۲
۱۶مارچ	قمرومریخ	۵۸-۱۲
۱۷مارچ	قمروزہرہ	۳۶-۱۱
۲۹مارچ	قمروزحل	۸۵۱۷

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت
۷جنوری	قمروشمس	۲۰-۱۶
۱۳جنوری	قمروزحل	۴۰-۹
۲۳جنوری	قمروزہرہ	۲۲-۴
۲۵جنوری	قمرومشتری	۳۸-۱۹
۶فروری	قمروشمس	۱۸-۵
۷فروری	قمرومشتری	۳۰-۰۰
۹فروری	قمروزحل	۱۵-۰۰
۲۰فروری	قمروعطارد	۲۱-۲۱
۲۳فروری	قمروزہرہ	۳۴-۱
۲۴فروری	قمروزحل	۲۲-۱۰
۴مارچ	قمرومریخ	۴۰-۸
۷مارچ	قمرومشتری	۲۹-۱۰
۹مارچ	قمروزحل	۱۷-۳
۲۲مارچ	قمرومشتری	۲-۹
۲۴مارچ	قمروعطارد	۲۳-۱۰
۳۱مارچ	قمرومریخ	۴۹-۲۲

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت
یکم جنوری	قمروعطارد	۳-۱۴
۴جنوری	قمرومشتری	۲۵-۳
۲۱جنوری	قمروزحل	۱۰-۹
۲۶جنوری	قمرومریخ	۵۸-۱۰
۲۸جنوری	قمروعطارد	۵۱-۱۷
۳۱جنوری	قمرومشتری	۴۹-۲۳
۲۸فروری	قمروعطارد	۴۴-۱
۲۸فروری	قمرومشتری	۴۹-۲۱
۲۸فروری	قمروشمس	۷-۲۲
یکم مارچ	قمروزہرہ	۲-۱۸
۱۱مارچ	قمرومریخ	۴۸-۱۱
۱۸مارچ	عطاردوزحل	۳۳-۱۶
۲۲مارچ	شمس وزحل	۶-۶
۳۰مارچ	قمروشمس	۵۵-۷

شرف قمر

۲۳؍جنوری۔ دوپہر ایک بج کر ۵۷منٹ سے ۲۳؍جنوری شام ۳بج کر ۴۸منٹ تک۔

۱۹؍فروری۔ رات ۸بج کر ۱۶منٹ سے ۱۹؍فروری رات دس بج کر دس منٹ تک۔

۱۹؍مارچ۔ رات ایک بج کر ۵۰منٹ سے ۱۹؍مارچ رات ۳بج کر ۴۲منٹ تک قمر کو مقام شرف حاصل ہوگا۔ ان اوقات میں رزق کی ترقی، تسخیر ومحبت اور دیگر مثبت کام انجام دینے چاہئیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۵؍فروری رات ۲بج کر ۲منٹ سے ۵؍فروری رات ۳بج کر ۴۷منٹ تک۔ ۴؍مارچ دن ۱۱بج کر ۱۰منٹ سے ۴؍مارچ دوپہر ۱۲بج کر ۵۱منٹ تک۔

۳۱؍مارچ۔ رات ۹بج کر ۳۵بج کر ۳۵منٹ سے ۳۱؍مارچ رات ۱۱بج کر ۱۶منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں نفرت وعداوت، کسی کو عہدے سے گرانے، کسی کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے اور دیگر منفی کام انجام دینے چاہئیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

منفی کام کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کسی کو ناحق نہ ستائیں۔ اور کسی کی راہوں میں ناحق رکاوٹیں پیدا کرنا جرم عظیم ہے۔ منفی کام کرتے وقت اچھی طرح تحقیق کر لینی چاہئے۔ منفی کام صرف ان لوگوں کے خلاف کریں جو اللہ کے بندوں پر ظلم کر رہے ہوں اور جن کی ترقی سے ہزاروں لوگوں کا نقصان ہو رہا ہو۔ ہمارا کام وضاحت کر دینا ہے، باقی ہر شخص اپنی عاقبت کا خود ذمہ دار ہے۔

تحویل آفتاب

۱۹؍فروری رات ۱۲بج کر ۵منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰؍مارچ رات گیارہ بج کر دو منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔

یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کیلئے قیمتی مانے گئے ہیں اپنی اہم ضروریات کیلئے اللہ کے سامنے اپنا دامن پھیلایئے۔ اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیجئے۔

منزل شرطین

۱۸؍فروری صبح ۴بج کر ۵۵منٹ پر۔ ۱۸؍مارچ صبح ۱۰بج کر ۳۳منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ جو لوگ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں وہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

شرف زہرہ

۴؍مارچ دوپہر ایک بج کر ۱۸منٹ سے ۵؍مارچ صبح ۸بج کر ۳۳منٹ تک زہرہ کو مقام شرف حاصل ہوگا۔ یہ وقت بہت قیمتی ہے۔ یہ وقت سال بھر میں ایک ہی بار آتا ہے۔ محبت، تسخیر، مقبولیت اور فتوحات کے نقوش بنانے کے لئے اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس وقت میں بنے ہوئے تعویذ تیر کی طرح کام کرتے ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے سو فی صد مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

ہبوط عطارد

۹؍مارچ دوپہر ۲بج کر ۵۸منٹ سے ۱۰؍مارچ آخر شب ۳بج کر ۵۰منٹ تک عطارد ہبوط میں رہے گا۔ کسی کو تعلیم سے روکنے، تعلیم کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے، ڈاکٹروں، وکیلوں کے خلاف منفی کام کرنے کے لئے یہ وقت مؤثر مانا گیا ہے۔ اس وقت جو منفی کام ہوں گے۔ باذن اللہ جلد ان کے نتائج برآمد ہوں گے۔ لیکن یہ بات واضح رہے کہ خواہ مخواہ کسی کو پریشان کرنا اور ناحق کسی کے راستوں میں رکاوٹیں کھڑی کرنا جرم عظیم ہے۔ اور اس میں اپنی آخرت کا نقصان ہے۔ البتہ اگر کسی کی ترقی سے ملت کو کوئی خطرہ ہو تو اس کی ترقی روکنے کے لئے عمل کئے جا سکتے ہیں۔

رجعت واستقامت

عطارد: ۱۰؍فروری در برج دلو کیم؍مارچ در برج حوت اور ۱۷؍مارچ در برج حمل میں حالت استقامت میں رہے گا۔

زہرہ: ۱۱؍فروری در برج حوت ۷؍مارچ در برج حمل اور ۳۱؍مارچ در برج ثور حالت استقامت میں رہے گا۔

نوچندی جمعرات

۲۱؍جنوری، ۱۸؍فروری، ۲۵؍مارچ کو نوچندی جمعرات ہوگی۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے اور کوئی بھی عمل کی شروعات کرنے والے نوچندی جمعرات کو ملحوظ رکھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ اور عمل میں خیر وبرکت ہوگی۔ اور عامل کو اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نوچندی جمعرات روحانی عملیات میں ایک خاص دن مانا جاتا ہے، خصوصیت کے ساتھ وہ عمل جو روزگار، محبت وتسخیر، فتوحات، کامیابی سے تعلق رکھتے ہیں یا جو عمل باموکل ہوتے ہیں انہیں اگر نوچندی جمعرات سے شروع کیا جائے تو ان میں ایک خاص برکت اور اہمیت ہوتی ہے۔

ایک عجیب نقش

جو شخص اس نقش کو نوچندی جمعرات کو ساعت مشتری میں بنا کر اپنے پاس رکھے گا اس کے تمام کام انشاء اللہ ہو جائیں گے اور تمام مشکلات اور مسائل سے نجات ملے گی، قلب قوی ہوگا۔ روح میں طہارت پیدا ہوگی اور فرشتے اس کی اطاعت کریں گے۔ حجابات اٹھیں گے، ذہن میں بالیدگی اور وجدان میں نکھار پیدا ہوگا، روحیں اس سے خطاب کریں گی۔ یہ نقش لینے دینے، عزت بخشنے معزول کرنے جیسے معاملات میں بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ نقش کے ساتھ باوضو ہو کر اس نقش کو قبلہ رو ہو کر لکھیں۔ اور نقش لکھنے کے بعد اس دعا کو ایک بار پڑھ کر نقش پر دم کر دیں

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْھَاءِ من اسمک الاعظم بالثلث العصی ولالف المقوم بالمیم الطمیس الابتر وبالسلم وبالاربعۃِ ھِیَ کالکاف بلامعصم بالھاءِ المشقوقۃِ وبالواد المعظم صورۃ اسمک الشریف الاعظم وھی کذا و کذا اَن تصَلِّیْ علٰی سَیِّدنا محمد بعددِ کلِّ حرفٍ جریٰ بہ القلم تقضی حاجتی۔ اس کے بعد اپنی حاجت بیان کریں اور نقش پر دم کر دیں۔

نقش یہ ہے۔

و	ھے	اااا	#	م	آاا	✡
اااا	#	م	م	✡	و	ھے
م	آاا	✡	و	ھے	اااا	#
✡	و	ھے	اااا	#	م	آاا
	اااا	#	م	آاا	✡	و
#	م	آاا	آاا	و	ھے	اااا
آاا	✡	و	ھے	اااا	#	م

قرآنی آیات کی مدد سے کوسوں دور سے بھی سانپ کا زہر اتارنے کا دعویٰ

حافظ عبدالغفور خان اب تک 250 افراد کا علاج کر چکے ہیں

ممبئی 3 جنوری (یو این آئی)

قرآن پاک کی آیات کے اثر سے کوسوں دور سانپ کا زہر اتارا جاتا ہے، اس کامیاب روحانی علاج کا ممبئی میں رہائش پذیر ایک حافظ قرآن عبدالغفور خان نے دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ علم انہوں نے بہت محنتوں سے حاصل کیا ہے اور متاثرہ افراد کا وہ علاج بالکل مفت کرتے ہیں۔ عبدالغفور خاں اتر پردیش کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے لکھنؤ کے ندوۃ العلماء اور ہردوئی کے مدرسہ اشرف المدارس سے دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اگر کسی بھی شخص کو سانپ کاٹ لے اور وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو صرف وہاں سے متاثرہ شخص کے بازو میں بیٹھ کر کوئی ان سے موبائل پر رابطہ قائم کرلے تو وہ قرآنی آیات کا ورد کر کے ایک گلاس پانی میں وہ پورا زہر اتار لیتے ہیں نیز جوں ہی وہ اپنا ورد شروع کرتے ہیں فوراً متاثرہ شخص کی حالت میں افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چند منٹوں میں وہ ایک عام آدمی جیسا ہو جاتا ہے۔ سورج گرہن کے دوران اپنے عامل استاد سے انہوں نے یہ علم سیکھا ہے اور انہیں کی تاکید کی گئی ہے کہ وہ اس علاج کے عوض کوئی رقم نہ لیں نیز اگر اس علاج کے دوران انہیں رقم خرچ کرنی پڑے مثلاً فون وغیرہ کرنا پڑے تو وہ خود اس کے خرچ کو برداشت کریں۔

عبدالغفور خان پیشے سے ایک تاجر ہیں اور نایاب گھڑیوں کی تجارت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب تک انہوں نے 250 سے زائد افرد کا کامیاب علاج کیا ہے۔ عبدالغفور کے مطابق وہ بچھو کاٹنے کا بھی علاج کرتے ہیں لیکن اس کے لئے انہیں متاثرہ شخص کے پاس جانا پڑتا ہے۔ سانپ کاٹنے کے علاج کے تعلق سے وہ مزید کہتے ہیں کہ عمل مکمل ہونے کے بعد جوں ہی وہ پانی کے گلاس پر دم کرتے ہیں پورا زہر اتر جاتا ہے۔ اس نمائندے کو انہوں نے حال ہی میں مہاراشٹر کے کولہاپور شہر میں ایک سانپ کاٹے ہوئے شخص اس کے دوست غفور کے درمیان ہوئی موبائل گفتگو کی کیسٹ سنائی جس میں سانپ کے زہر اتارنے کی مکمل گفتگو ٹیپ کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف یہ بلکہ اگر کسی شخص کے مکان یا اس کی دکان میں سانپ گھس جائے تو اس کو بھی بذریعہ موبائل گفتگو متعلقہ جگہ سے وہ نکال دیتے ہیں۔ غفور خان کے مطابق اکثر لوگ انہیں فون کرتے ہیں اور اس دوران جب وہ کسی کام میں مصروف رہتے ہیں تو فوری طور پر وضو کر کے وہ پھر اپنے موبائل سے اس شخص کو فون کر کے اس کا زہر اتارتے ہیں نیز چاہے اس کام میں اپنی ایس ٹی ڈی کرنی پڑے یا لوکل کال، اس کے اخراجات وہ خود ہی برداشت کرتے ہیں۔

اکیسویں صدی کا مسلمان اور عصری تعلیم

اسلام کے ماننے والے پوری دنیا میں کیوں رسوائی کا شکار ہیں؟ اور کیوں اپنی اہمیت کھوتے جا رہے ہیں؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا حل پہلی عالمی جنگ کے بعد سے آج تک ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ سوال جس کا حل ہر مسلمان تلاش کر رہا ہے لیکن عالم یہ ہے کہ اس سوال میں مسلمان الجھتا ہی جا رہا ہے اور حل اسے کہیں نظر نہیں آتا۔ مسلمان کو اپنے تنزلی کے بارے میں سوچتے سوچتے ایک صدی بیت گئی۔ دنیا میں مسلمان ایک چمکتا ہوا ستارہ تھا لیکن آج اس کی روشنی ماند پڑ گئی ہے۔ وہ ایک روشن چاند کی مانند تھا لیکن اسے گہن لگ چکا ہے آخر کیوں؟ کیا ہمارے مذہب میں کوئی کمی ہے (نعوذ باللہ) جس کی وجہ سے ہم تنزلی کا شکار ہیں کیا اسلام دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر دنیا میں امن قائم کرنے سے روکتا ہے؟ کیا اسلام مسلمان کو ترقی سے روکتا ہے؟ کیا اسلام کی تعلیم بین الاقوامی نہیں ہے۔ نہیں صاحبان جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے ہمارے دین برحق میں کہیں کوئی کمی یا خامی نہیں ہے تو حضرات آخر ہماری تنزلی کا سبب کیا ہے؟ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے دین و دنیا کو ساتھ لے کر چلنے کی تلقین کی ہے دونوں کے ساتھ ہی میں مسلمانوں کی دنیا و آخرت میں کامیابی ہے۔ مسلمانوں کے حالت کا پتہ کرنے پر ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ خاصہ دین دار ہے لیکن دنیاوی تعلیم سے ناواقف اور دوسرا طبقہ خالص دنیادار اور دین کے معاملات میں بالکل کورا۔ جس کی وجہ سے بعض دفعہ وہ اللہ کے فرمان کو درگزر کر جاتا ہے جو باعث رسوائی ہے۔ اسی لئے ہمارا دینی و عصری تعلیم کو ساتھ ساتھ لے کر چلنا بے حد ضروری ہے۔ قرآن کریم میں "ربنا آتنا فی الدنیا" موجود ہے جس کو ساتھ لے کر ہی ہم دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے جب قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ کیا تو مشرکین قیدیوں سے فرمایا کہ آپ کے پاس جو علم ہے وہ مسلمانوں میں منتقل کر دو اور رہائی حاصل کرو۔ معاذ اللہ کیا کسی کافر کے پاس دین کا علم ہو سکتا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمدؐ نے دنیاوی تعلیم ان سے حاصل کرنا اور مسلمانوں کو اس علم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت سمجھا اور مسلمانوں کو یہ اشارہ دیا کہ دنیاوی تعلیم حاصل کر کر کے وہ دنیا میں سرخرو ہو سکتے ہیں لیکن یہ اس قوم کا المیہ ہے کہ اس نے دنیاوی تعلیم سے اپنے آپ کو دور رکھا جس کی وجہ سے پوری دنیا میں مسلمان پر حیرت و رسوائی کا شکار ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے جاہل عرب قوم کی اصلاح و تربیت کرتے ہوئے انہیں روشنی کا مینار بنا کر دنیا کے سامنے ایک مثال قائم کر دی اور یہی لوگ دنیا میں جاہ و جلال کے ساتھ ایک عرصے تک دنیا کے ایک بڑے حصے پر حکمراں رہے یہی لوگ دنیا کو عدالت، شجاعت، نظم و ضبط، بہترین انتظامیہ اور اخلاق حسنہ کا درس دیتے رہے۔ انہوں نے دنیا کو سائنسی علوم سے روشناس کرایا اور دنیا میں علم و رحمت کے موتی بکھیرے، ان ہی لوگوں میں خالد بن ولیدؓ، طارق بن زیادؒ، محمد بن قاسم اور صلاح الدین ایوبی جیسے ماہر جرنیل گزرے۔ ان ہی میں ہمیں امام غزالی، بوعلی سینا، البیرونی، عمر خیام، نظام الملک طوسی، ابن خلدون، ابن نفیس، ابن الہیثم، الخورزمی، الرازی، جابر بن حیان، الفارابی، ابن رشید، ابن بطوطہ، الدریسی، احمد لاہوری جیسے لوگ پیدا ہوئے۔ جب تک مسلمان دین و دنیا کو ساتھ لے کر چل رہے تھے تب تک دنیا ان کے قدموں میں تھی، دنیا پر ان کے اثرات نمایاں تھے۔

ہم دنیا میں کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔ جب کہ اللہ نے قرآن کے ذریعے مسلمانوں کو کائنات کی تخلیق کے بارے میں بتلایا اور قرآن کریم میں بہت ساری جگہ فرمایا کہ عقل والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں جس کا فائدہ مغربی دنیا تو اٹھا ہی رہی ہے مگر مسلمان خواب و غفلت کا شکار ہے جبکہ ہم ہی سے حاصل کئے ہوئے علم سے آج مغرب باعزت ہے اور مسلمانوں پر رعب طاری کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، حالیہ دنوں میں امریکہ نے دو مسلم ممالک پر حملہ کیا۔ ایک افغانستان اور دوسرا عراق جہاں لڑنے والوں کی کمی نہ تھی لیکن Technology کے سامنے وہ بے بس نظر آئے۔ اگر مسلمان اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے کو اپناتے اور دین اور دنیا کو ساتھ لے کر دنیا کی Technology کو اپنا کر وہ امریکہ کو کڑا جواب دے سکتے تھے۔

پچھلی صدی میں مسلمان دنیا کو متاثر کرنے میں ناکام رہے اور مسلمان دینے والے سے زیادہ لینے والے بن گئے اور آج ہم جس چیز کا استعمال کر رہے ہیں مثلاً کمپیوٹر، موبائل، ٹیلی فون، ٹی وی، ہوائی جہاز، ٹرین، کار، بس ان میں سے کسی بھی چیز کو ہم نے ایجاد نہیں کیا۔ ہم دنیا پر منحصر ہیں، دنیا کا انحصار ہم پر نہیں، جو ہماری ذلت و رسوائی کا بہت بڑا سبب ہے۔ دانشورانِ ملت، علمائے دین، طالب علم اس پر غور فرمائیں کہ کس طرح آخرت میں سرخرو ہوں، ہمارے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں دنیا کا جدید ترین علم ہو۔ تب ہی ہم زمانہ میں معتبر اور سرخرو ہو سکتے ہیں۔

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جنوری فروری ۲۰۱۱ء

JAN.FEB.2011

دولت مند بننے کے روحانی فارمولے

غیبی امداد حاصل کرنے کے نادر طریقے

رزق حلال کے پوشیدہ خزانے

غربت وتنگ دستی سے نجات حاصل کرنے کے لئے پڑھئے

دستِ غیب نمبر
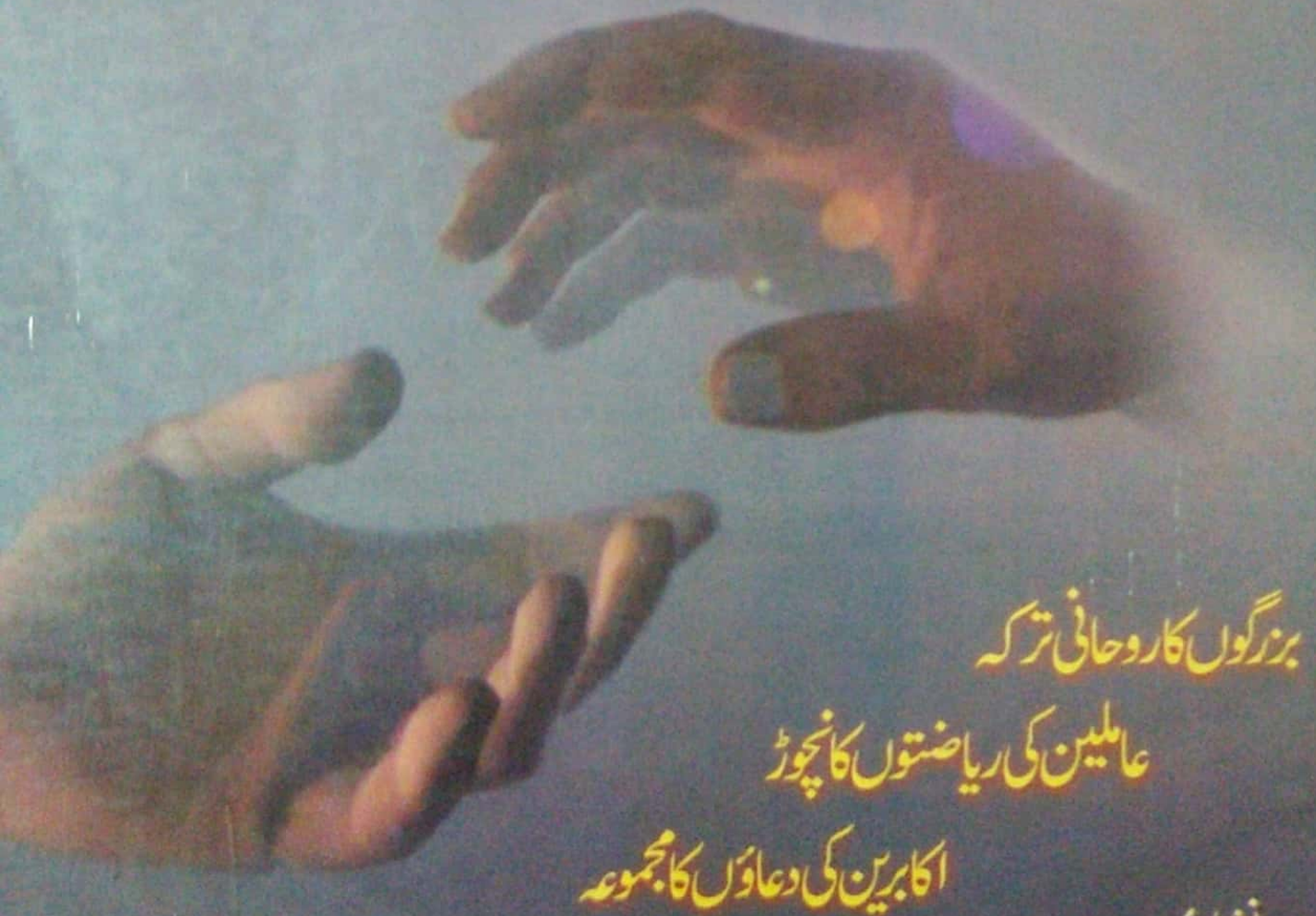
بزرگوں کا روحانی ترکہ

عاملین کی ریاضتوں کا نچوڑ

اکابرین کی دعاؤں کا مجموعہ

دانش عامری

Rs.50/=

کیا اور

کہاں

زمین خشک، مردہ و بے جان پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ جب ''آسمان'' سے پانی برستا ہے، اسی وقت ہر طرف تازگی وشادابی پھیل جاتی ہے، سبزہ لہلہانے لگتا ہے، پھول کھلنے لگتے ہیں اور ذرہ ذرہ میں گویا جان پڑ جاتی ہے۔ زمین پر تاریکی چھائی ہوتی ہے، ہر چیز اندھیرے کے حجاب میں لپٹی ہوتی ہے، جب ''آسمان'' پر آفتاب طلوع ہوتا ہے اور اس کی کرنیں زمین پر پہنچتی ہیں تو ہر شئے روشن ہو جاتی ہے، ہر طرف نور پھیل جاتا ہے، کوئی چیز چھپی ہوئی یا دھندلی نہیں رہ جاتی اور ذرہ ذرہ جگمگانے لگتا ہے۔ آفتاب جب چھپ جاتا ہے تو زمین پھر بے نور رہ جاتی اور سارا منظر بے روپ، بھیانک اور بے رونق ہو جاتا ہے۔ جب ''آسمان'' پر چاند اور تارے طلوع ہوتے ہیں تو یہ بدمنظری پھر دور ہو جاتی ہے اور آنکھوں کے سامنے زینت، رونق اور خوشنمائی کا ایک سماں پھرنے لگتا ہے۔

اسی طرح زمینی زندگی کا ہر دور، آسمانی تائید ونصرت، مدد و اعانت، پرورش وسرپرستی کا محتاج ہے۔ زمین پر سردی کے بعد گرمی، گرمی کے بعد برسات، برسات کے بعد سردی کے موسم جو ادل بدل کر آتے رہتے ہیں، زمین پر رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات کے جو دورے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب (خواہ پرانے خیال کے مطابق) آسمان کی گردش (خواہ نئے خیال کے مطابق) آسمان کے گرد گردش کا نتیجہ ہوں، بہر حال کسی نہ کسی صورت سے فیض آسمانی ہی کا نتیجہ ہیں۔ درخت جب خشک ہو جاتے ہیں، سبزہ جب جل جاتا ہے، زمین جب پیاسی ہو کر تپنے لگتی ہے، دریاؤں کے لبوں پر جب ریت کے پپڑیاں جم جاتی ہیں، تو آسمان ہی کی بارش، اپنے فیض وکرم سے ان سب کو سیراب، سب کو تر و تازہ اور سب کو شاداب کر دیتی ہے۔ اگر آسمان کی (یا اس کے بجائے ہیئت جدیدہ جو بھی اصطلاحی لفظ رکھا جائے) یاری ودستگیری قدم قدم پر سہارا نہ دیتی رہتیں تو نہ آج زمین موجود ہوتی نہ زمین کی دلچسپیاں اور نہ خوشنمائیاں، نہ زینتیں اور رونقیں، نہ آرائشیں وآسائشیں۔

جب آپ کی مادی، جسمانی، ناسوتی، زندگی کی بقاء، پرورش، ترقی وتکمیل کا اس قدر سامان ''آسمان'' سے ہوتا رہتا ہے تو آپ اپنی اخلاقی، روحانی وملکوتی زندگی کے لئے ''آسمان'' کی طرف سے کیوں اس قدر غافل، بے پروا اور بے نیاز ہیں؟ آسمانی بارش جب آپ کی زمینی کھیتی کو سیراب کرتی رہتی ہے تو کیا آپ کے دل کی کھیتی کو زندگی نہ بخشے گی؟ کیا آپ کی اخلاقی زندگی کو تازہ وشاداب نہ کرے گی؟ آسمانی آفتاب جب آپ کی تاریک زمین کو روشن اور آپ کے جسم کو گرم کرتا ہے تو کیا آپ کی روح میں نور اور اجالا اور آپ کے دل میں گرمی نہ پیدا کر دے گا؟ آپ زمین کے باشندہ ہیں اور آپ کی ہر قسم کی زندگی کی پرورش وتربیت، ترقی وتکمیل کا سامان ''آسمان'' ہی کے ذمہ رکھ دیا گیا ہے (**وفی السماء رزقکم وما توعدون**) آپ کی عقل وفکر کی مردہ زمینوں کو وحی الٰہی کی آسمانی بارش زندہ بیدار کر سکتی ہے، آپ کے دل ودماغ کے سرد وتاریک گوشوں کو وحی الٰہی کا آسمانی آفتاب نور وحرارت پہنچا سکتا ہے، آپ اپنا رشتہ آسمان ہی سے جوڑیئے، اپنے رزق، جسمانی وروحانی کا حصہ آسمان ہی سے تلاش کیجئے، اپنی حیات ابدی اور دائمی زندگی کا نسخہ آسمان ہی سے حاصل کیجئے۔ صرف یہی رشتہ ایسا ہے جو زندگی میں نظم وتربیت، معنی ومفہوم پیدا کر دیتا ہے، صرف یہی واسطہ ایسا ہے جو آپ کو خوف وحزن، شک وتردد یاس وحیرانی کی ناہمواریوں اور تلخیوں سے نجات دلا کر، آپ کی زندگی میں سکون واطمینان کی ہمواری اور لطف ومسرت کی شیرینی پیدا کر سکتی ہے۔ صرف یہی عقیدہ ایسا ہے جو محتاجی وبے کسی، بے نیازی وحکومت کا گدائی میں شاہی کا اور بندگی میں خدائی کا مزہ ''کل'' نہیں ''آج'' پیدا کر دیتا ہے۔

بقلم خاص

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات

بعض مسلمان اس خام خیالی میں مبتلا ہیں کہ اس دنیا میں کافروں اور مشرکوں کو اللہ اس لئے نوازتا ہے کہ انہیں آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں ہے اور چوں کہ مسلمانوں کو آخرت کے تمام انعامات ملنے والے ہیں۔ اس لئے انہیں اس دنیا میں اکثر نعمتوں سے محروم رکھا جاتا ہے۔ یہ بات کسی حد تک درست ہوسکتی ہے لیکن یہ بات آخری حد تک درست نہیں ہے۔ اگر یہ بات آخری حد تک درست ہوتی تو پھر اس دنیا میں رہتے ہوئے کوئی بھی صاحب ایمان خوش حالی سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور اس دنیا کی زندگی میں کسی بھی کافر اور مشرک کو کسی بھی طرح کی مصیبت اور زحمت کا سامنا کرنا نہیں پڑتا لیکن دیکھنے میں تو یہ آتا ہے کہ بے شمار مسلمان اس دنیا میں خوش حال زندگی بسر کرتے ہیں، انہیں عزت و دولت بھی میسر رہتی ہے اور جاہت و مقبولیت بھی، اور اس کے برعکس ان گنت کافر اور مشرک لوگ اس دنیا کی زندگی میں زحمتیں بھی برداشت کرتے ہیں اور طرح طرح کی کلفتیں بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بے شک دنیا دار الحزن ہے لیکن صرف مسلمانوں کے لئے یہ دنیا دار الحزن نہیں ہے بلکہ بعض کافروں اور مشرکوں کے لئے بھی یہ دنیا دار المصائب ثابت ہوئی ہے۔ درحقیقت اس دنیا کو اللہ تعالی نے دار الاسباب بنا کر پیش کیا ہے یعنی یہ دنیا بڑی حد تک اسباب وعلل کی پابند ہے، چنانچہ اس دنیا میں جو لوگ اسباب کو ملحوظ رکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں انہیں اللہ کے فضل سے راحتیں نصیب ہوتی ہیں اور جو حضرات اسباب کو نظر انداز کر کے زندگی گزارتے ہیں انہیں طرح طرح کی روکاوٹوں اور محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک حدیث میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے حاصل کرلیا۔ گویا کہ کسی بھی چیز کو پانے کے لئے کوشش کرنا اور تگ ودو میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ بے شک کسی بھی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ کا فضل ضروری ہے۔ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو انسان کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ کی عنایت، ان کی توجہ اور ان کا فضل بنیادی حیثیت رکھتا ہے لیکن یہ بات بھی مسلم ہے کہ اللہ کا فضل ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اللہ کے بنائے ہوئے اسباب اور اللہ کی پیدا کردہ تدبیروں کا لحاظ رکھیں۔ جو لوگ کوشش سے بھاگتے ہیں محنت ومشقت سے جان چراتے ہیں اور کامیابی کے لئے کرامتوں اور معجزوں کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس دنیا میں تمام دور اندیش لوگوں کا طریقہ یہ رہا ہے کہ ان کے قدم منزل کی طرف رواں دواں ہوگئے ہیں اور ان کے ہاتھ اللہ کے سامنے منزل مقصود پانے کے لئے اٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ دعائیں ان ہی لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں جو محنت اور لگن کے ساتھ اپنے مقصد کے لئے صحیح سمت میں رواں دواں ہوں۔ انسان دعا کرے اور کوشش بالکل نہ کرے یہ سنت رسول نہیں، ہمیں فلاں کام کو کس وقت انجام دینا چاہئے فلاں مقصد کے لئے کس تاریخ اور کس گھڑی میں اپنے قدم اٹھانے چاہئیں، کون سا کام پاک صاف ہوکر باوضو ہوکر کرنا چاہئے اور کس عبادت وریاضت کے لئے کس طرح کا لباس پہننا چاہئے، کس بیماری سے نجات پانے کے لئے کس معالج سے رجوع کرنا چاہئے اور اپنی صحت اور تندرستی کو باقی رکھنے کے لئے کس دوا اور غذا کو اہمیت دینی چاہئے وغیرہ یہ تمام باتیں اسباب اور تدابیر کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کو ملحوظ رکھ کر ہم اللہ کے فضل کے مستحق بنتے ہیں اور کامیابیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔

دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ مسلمانوں کی بہ نسبت کافر اور مشرک لوگ اسباب وتدابیر کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور شاید اسی لئے وہ اسباب وعلل کی اس دنیا میں مسلمانوں کے بہ نسبت زیادہ کامیاب نظر آتے ہیں۔ اگر مسلمان اپنے تمام کاموں میں اسباب وتدابیر کو پیش نظر رکھیں، صحیح وقت پر اپنے کاموں کی شروعات کریں اور اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسباب وتدابیر کو اہمیت دیں تو انہیں اس دنیا میں بھی قدم قدم پر کامیابی نصیب ہو اور آخرت کی کامیابی بھی محض ایمان پر منحصر نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں آخرت کی کامیابی کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالحہ کی بھی قید لگادی گئی ہے اور اعمال صالحہ میں نماز، روزہ، حج، معاملات، حقوق العباد وغیرہ بھی داخل ہیں اور آخرت کی کامیابی کے لئے ان عبادتوں اور ریاضتوں کا لحاظ رکھنا ناگزیر ہے۔

قارئین کی خدمت میں "دست غیب" نمبر حاضر ہے لیکن دست غیب کی کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اسباب وعلل کی طرح روحانی فارمولوں کے تمام قیود وشرائط کے پابند ہوکر اللہ سے دعا کریں۔ جو قوم جنگ کے اصولوں کو سامنے رکھ کر کسی کے خلاف محاذ آرائی کرتی ہے اور اس کا دامن فتح کے لئے اپنے رب کے سامنے پھیلا ہوا ہوتا ہے تو اس کو اپنے دشمنوں پر غلبہ نصیب ہوتا ہے اور فتح اور سرخروئی اس کے حصے میں آتی ہے۔ اس دنیا کا سب سے بڑا سچ یہی ہے کہ کامیابی سے ہمکنار وہی لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے منزل پر پہنچنے کے لئے اپنے قدم اٹھاتے ہیں اور بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے والوں کو نہ دنیا ملتی ہے اور نہ آخرت۔ دنیا وآخرت کی کامیابی کے لئے ممکنہ جدوجہد کرنا بہرحال ضروری ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ''رات میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگے۔ اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں ہوتی ہے۔'' (صحیح مسلم)

سنہری باتیں

ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بلاوجہ آپ کو گالیاں دینا شروع کر دیں، مگر آپ پہلے سے بھی زیادہ دعائیں دیتے ہوئے چل دئے۔ یہ دیکھ کر ایک حواری نے عرض کیا۔ ''اے اللہ کے نبی! آپ نے ان شریروں کے شر کے بدلے میں جس خیر اور رحمت کا مظاہرہ فرمایا کہیں یہ انہیں غرور میں مبتلا نہ کردے۔ یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''انسان کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہی دوسرے کو دیتا ہے۔ ان کے پاس شر ہی شر تھا اور ہمارے پاس خیر ہی خیر ہے۔''

فکر ونظر

□ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو مسخر کر لیتی ہے۔

□ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے لیکن جہاں علم کی روشنی ہو وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

□ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

□ جو شخص دوسروں کو اپنی بے عزتی کرنے کی اجازت دیدے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

□ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

□ جو بات حکمت سے خالی ہو وہ آفت جو خاموشی سے خالی ہو وہ غفلت اور جو نظر سے خالی ہو وہ دولت ہے۔

□ محبت ہمیشہ اپنی گہرائی سے بے خبر رہتی ہے جب تک اسے جدائی کے لمحے بیدار نہ کریں۔

□ مجھے دنیا والوں کے بنائے قوانین سے نفرت ہے، جو عمل کرنے والوں کو تو موت کی سزا دیتے ہیں مگر جو روح کو کچل دیتے ہیں وہ آزاد رہتے ہیں۔

□ مایوسی سے مت گھبرائیں کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

زاویہ نگاہ

□ بادل کی طرح رہو، جو پھولوں اور کانٹوں دونوں پر برستا ہے۔

□ دنیا جس کے لئے قید ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔

□ محبت اور عداوت کبھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

□ ہر مسکراتا ہوا چہرہ اندر سے خوش نہیں ہوتا۔

□ انسان کی تباہی تین باتوں میں ہے۔

(۱) توبہ کی امید پر گناہ کرنا۔

(۲) زندگی کی امید پر توبہ نہ کرنا۔

(۳) توبہ کئے بغیر رحمت کی امید رکھنا۔

□ غلطی تمہارے تجربے میں اضافہ کرتی ہے۔ اور تجربہ تمہاری

غلطیوں کو کم کرتا ہے۔ تم اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہو اور دوسرے لوگ تمہاری کامیابی سے سیکھتے ہیں۔

☐ پھولوں کی تمنا ہو تو کانٹوں کی چبھن سے گھبرا جانا دانش مندی نہیں ہے۔

☐ مصیبت ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اپنے پرائے پہچانے جاتے ہیں۔

☐ امید زندگی کا لنگر ہے اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی ڈوب جاتی ہے۔

☐ خالق کے ساتھ ادب کا دعویٰ غلط ہے، جب تک کہ تم مخلوق کے ادب کا خیال نہیں رکھتے۔

غور طلب باتیں

☐ اگر آپ غلطی پر ہوں تو بچوں کے سامنے ضرور اپنی غلطی مان لیں اس طرح انہیں بھی زندگی میں اپنی غلطی تسلیم کرنا آسان لگے گا۔

☐ کوشش کریں کہ اپنے مسائل کے سلسلے میں بچوں کے سامنے نہ الجھیں جو والدین بچوں کے سامنے ہر وقت لڑائی جھگڑے اور بحث ومباحثے میں پڑے رہتے ہیں وہ عموماً اپنے بچوں کی شخصیت میں ساری زندگی کے لئے منفی اثرات پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

☐ نئے بچے کی آمد کے بعد بڑے بچے کو بات بے بات مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ سے پرہیز کریں، بصورت دیگر آپ بچے میں اس کے بہن بھائیوں کے خلاف نفرت پیدا کرنے کا سبب بنیں گے۔

☐ بچوں کو اچھے کام اور رویوں پر شاباش ضرور دیں اور کبھی غلطی سے بھی اچھے کام یا رویئے پر تنقید یا سزا کا نشانہ نہ بنائیں۔

☐ اسی طرح برے کاموں اور رویّوں پر دانستہ یا نادانستہ طور پر کبھی خوشی کا اظہار نہ کریں۔

تعلیم کے ساتھ تربیت بھی ضروری ہے

☐ بیشتر والدین بچوں کو اسکول یا مدرسے کے سپرد کر کے ان کی تربیت کی ذمے داری سے سبکدوش ہو جاتے ہیں ان کے خیال میں بچے کو اچھی درس گاہ مہیا کر دینا ہی کافی ہے حالانکہ تعلیم کے ساتھ تربیت لازم وملزوم ہے اور یہ والدین ہی کا کام ہے۔ اس ضمن میں کچھ تجاویز پیش خدمت ہیں۔

☐ بچوں کی تربیت کے معاملے میں والدین کو اپنے رویّوں میں لچک اور طبیعت میں نرمی پیدا کرنی چاہئے، مثبت کاموں پر بچوں کی حوصلہ افزائی ضرور کریں اور کسی حد تک ان کی سوچ اور عمل کو آزادی دیں۔

☐ بچوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے حل میں ہر طرح سے ان کی مدد کریں انہیں تنہا ہرگز نہ چھوڑیں۔

☐ اگر کوئی بات سمجھانی مقصود ہو تو طویل لیکچر دینے کے بجائے مختصر اور واضح انداز میں سمجھائیں، لمبی تقریروں سے بچے اکتا جاتے ہیں۔ (ان کا ادھر اُدھر دیکھنا اور جمائیاں لینا اس کا بات کا واضح ثبوت ہے)

☐ بچوں کے ساتھ بلاوجہ بحث میں مت الجھیں ورنہ بچوں کو بھی فضول بحث کی عادت ہو جائے گی۔

علم و دولت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ علم بہتر چیز ہے یا دولت۔؟ آپؓ نے فرمایا: علم دولت سے بہتر ہے، اس لئے کہ دولت قارون وفرعون کو ملتی ہے اور علم پیغمبروں کو ملتا ہے۔ انسان کو دولت کی حفاظت کرنی پڑتی ہے مگر علم انسان کی حفاظت کرتا ہے۔ دولت والے آدمی

کے دشمن بہت ہیں مگر علم والے آدمی کے دوست بہت۔ دولت خرچ کرنے سے گھٹتی ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ دولت مند بخیل اور علم والا سخی ہوتا ہے۔ دولت کو چور چرا سکتا ہے، علم کوئی نہیں چرا سکتا۔ دولت کی حد ہوتی ہے لیکن علم کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

بڑے لوگ بڑی باتیں

☐ اگر تم ہنستے ہو تو تمام دنیا تمہارے ساتھ ہنسے گی لیکن اگر روتے ہو تو اکیلے روؤ گے۔ (بیکن)

بیکار ہے

☐ بیکار ہے وہ دولت جس میں محبت نہ ہو۔
☐ بیکار ہے وہ گھر جس میں اتفاق نہ ہو۔
☐ بیکار ہے وہ رزق جس میں حلال نہ ہو۔
☐ بیکار ہے وہ دوست جو مطلب پرست ہو۔

اقوال زرّیں

☐ تین چیزوں کو اپنا مشغلہ بنائے رکھو۔
(۱) خدمت (۲) ذکر اللہ (۳) تلاوت کلام پاک۔
تین چیزیں سوچ سمجھ کر اٹھائیں۔
(۱) قیام (۲) قسم (۳) ظلم۔
تین چیزیں ہر ایک سے جدا ہوتی ہیں۔
(۱) صورت (۲) سیرت (۳) قسمت۔
تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
(۱) موت (۲) وقت (۳) عمر۔
تین چیزوں کا احترام کریں۔
(۱) والدین (۲) استاد (۳) علمائے کرام۔
تین چیزوں کو حقیر نہ سمجھو۔
(۱) قرض۔ (۲) مرض (۳) فرض۔
تین چیزوں کو پاک و پاکیزہ رکھو۔
(۱) جسم (۲) لباس (۳) روح۔
تین چیزیں دل سے کریں۔
(۱) رحم (۲) کرم (۳) دعا۔
تین چیزیں زندگی میں ایک بار ملتی ہے۔
(۱) والدین (۲) حسن (۳) جوانی۔

وقت

☐ وقت خدا کی امانت ہے۔
☐ وقت کو جو ضائع کرتے ہیں ایک دن وقت انہیں ضائع کر دیتا ہے۔
☐ وقت کی قدر کرو، گزرا ہوا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں لگتا۔

لفظ لفظ موتی

☐ اعمال کے میزان میں جو چیز سب سے زیادہ بھاری ثابت ہوگی وہ حسن خلق ہے۔
☐ خدا کے نزدیک سب سے پسندیدہ بات آدمی کی سچی بات ہے۔
☐ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا اس لئے زمین پر فساد نہ کرو۔
☐ کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ، اس میں برکت ہے۔
☐ حیا خوب ہے اور عورتوں میں اس کا ہونا خوب تر۔
☐ سب سے بہتر انسان وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔
☐ پیار ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے آگے ہر دیوار ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔
☐ جب تک حقیقت سے آگاہ نہ ہو جاؤ کوئی فیصلہ نہ کرو۔
☐ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔
☐ جب غصہ تم پر غلبہ پائے تو خاموشی اختیار کرو۔

جی ہاں

☐ مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔
☐ میٹھی زبان ہزار دشمنوں سے بچاتی ہے۔
☐ دولت کے بجائے اطمینان تلاش کرنا چاہئے۔
☐ ایمان، تحمل اور فراخدلی کا نام ہے۔

محبت

☐ محبت کے کئی روپ ہیں اور ہر روپ لافانی حیثیت کا حامل ہے۔ محبت خدا ہے اور خدا محبت ہے۔ یہ وہ جذبہ ہے جو انسان کو زندگی کا سرور بخشتا ہے اور جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔
☐ محبت ایک روشنی ہے جو ہر دل کو منور کرتی ہے اور دل کا ہر گوشہ محبت کا پیمانہ بن جاتا ہے۔

☐ محبت انسان کے دل کے تاروں کو سرگم بنا دیتی ہے۔
☐ محبت کے رنگ ہر آنکھ کو اپنے رنگ میں رنگ لیتے ہیں تو دنیا بہت حسین دکھائی دینے لگتی ہے۔ ہر طرف محبت کی کلیاں بکھری نظر آتی ہیں۔
☐ محبت دل کے جذبوں کی سچائی ہے۔
☐ محبت زندگی کا سرسنگیت ہے جو انسان گنگنائے تو چاروں طرف جل ترنگ بج اٹھتے ہیں اور قوس وقزح کے رنگ بکھر جاتے ہیں۔ یہ وہ جذبہ ہے جو نفرت کی آگ کو سرد کر دیتا ہے۔ دشمن دل کو بھی پیار میں بدل دیتا ہے۔
☐ محبت دونوں جہاں کی پناہ ہے۔
☐ محبت دل کی صدا ہے، جو ہر دل تک اپنا سفر جاری رکھتی ہے۔
☐ محبت زندگی کا سرور ہے، زندگی کی جھنکار ہے، مہکار ہے، اور مترنم گیت ہے جو ہر دل میں سما جائے اور ہر دھڑکن کی صدا بن جائے۔

دوستی

☐ کسی دوست کو کھو دینا ایک بڑی مصیبت ہے لیکن ان کو بھول جانا موت کی مانند ہے۔
☐ سچے دوست آپ کی آنکھوں میں دیکھ کر دل کا حال بتا سکتے ہیں۔
☐ دوستی ایک ایسی حقیقت ہے جس میں دوست کی خوشی آپ کی ضرورت بن جاتی ہے۔

مشعل راہ

☐ اپنے راستے میں آنے والے پتھروں کو ٹھوکر سے نہ ہٹاؤ، اپنے ہی پاؤں زخمی ہوں گے، بہتر ہے کہ ان سے بچ کر چلو یا راستہ تبدیل کر لو۔
☐ جائز چیز کے حصول کے لئے آخری حد تک محنت کرو اور پھر بھی نہ ملے تو سمجھ لو کہ وہ تمہاری قسمت میں نہیں ہے۔
☐ زیادہ سونے والے کی ہو سکتا ہے کہ صحت اچھی ہو جائے مگر اس کا وقت اچھا نہیں رہتا۔

گناہگار کے آنسو

خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن مسجد کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرط ذوق اور خوف خدا سے آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ نے چھت سے نیچے گلی کی طرف جھانکا تو آپ کے آنسو ایک راہگیر پر جا پڑے اس نے اوپر دیکھ کر کہا۔ بھائی پانی کے یہ قطرے پاک تھے یا ناپاک۔؟
آپ نے فرمایا میرے بھائی! اپنے کپڑے دھو لو یہ قطرات پاک نہیں ہیں، یہ مجھ گناہ گار کے آنسو ہیں تم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے لئے خدارا مجھے معاف کر دو۔

اقوال زرّیں

☐ غریب کو کچھ دو تو احسان نہ جتاؤ بلکہ احسان مند رہو کہ اس نے قبول کر لیا۔
☐ جو شخص کسی کے احسان کا شکر گزار نہیں وہ آئندہ اس عمل سے محروم کر دیا جاتا ہے۔
☐ اگر تم کسی کے ساتھ احسان کرو تو اسے ظاہر مت کرو اور جب تم پر کوئی احسان کرے تو اسے مت چھپاؤ۔

کام کی باتیں

☐ زندگی ایک پتھر ہے اس کو تراشنا انسان کا کام ہے۔
☐ کسی کا دل نہ دکھا کیونکہ تیرے پہلو میں بھی دل ہے۔
☐ وقت، عزت اور اعتماد ایسے پرندے ہیں جو اڑ جائیں تو پھر واپس نہیں آتے۔

انہوں نے کہا

☐ تمہاری عقل ہی تمہاری استاد ہے۔ (شیکسپیئر)
☐ نعمتیں ان کو ملتی ہیں جو نعمتوں کی قدر کرتے ہیں۔
(حکیم محمد سعید)
☐ غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہو کر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
(ارسطو)
☐ دنیا میں سب سے خطرناک غصہ جوانی کا ہے۔ (شیکسپیئر)

دوستی کا رشتہ

☐ دوستی پاک اور مقدس رشتے کا نام ہے۔
☐ سچی اور پاک دوستی خوش نصیبوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔
☐ اچھی دوستی قدرت کا بہترین تحفہ ہے۔
☐ دوستی صورت دیکھ کر نہیں بلکہ سیرت دیکھ کر کرنی چاہئے۔
☐ دوستی کی پہچان آزمائش یا مصیبت میں ہوتی ہے۔

□ دوستی اس سے کرو جو سچا ہو جب کہ مطلبی دوست سے تنہائی بہتر ہے۔

علم میں اضافہ کیجئے!

□ انسانی جسم میں طاقت ور ترین پٹھا ہماری زبان ہے۔
□ انسانی خون پانی سے ۶ گنا بھاری ہوتا ہے۔
□ بلیاں سو مختلف قسم کی آوازیں نکال سکتی ہیں جب کہ کتے صرف دس اقسام کی آواز نکال سکتے ہیں۔
□ انسان کے جسم میں خون ۷۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرتا ہے۔
□ مشہور سائنس داں ڈارون کا مشغلہ کیڑے مکوڑے پکڑنا تھا۔
□ زمین سے ٹکراتے وقت بارش کے قطرے کی زیادہ سے زیادہ رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

اللہ کی محبت

ایک کنیز آدھی رات کو کھڑی دعا کر رہی تھی۔
اے اللہ! اس محبت کے صدقے جو تجھ کو مجھ سے ہے۔ میری دعا قبول کرلے اور میرے گناہ معاف کر دے۔
مالک کی آنکھ کھل گئی، کہنے لگا تو کیسے یہ دعا کر رہی ہے کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔
اس نے کہا۔ اگر اللہ مجھ سے محبت نہ کرتا تو مجھے رات کو نماز پڑھنے کی توفیق نہ دیتا اور میں بھی تیری طرح سو رہی ہوتی۔

روشنی کے مینار

□ دوسروں کے جذبات کی نہ صرف قدر کریں بلکہ ان سے دوستی اور خیر خواہی میں پہل کریں اور دوسروں کے قصور معاف کرنے کا حوصلہ رکھیں۔
□ والدین کی خدمت دنیا و آخرت کی فلاح کا ذریعہ ہے۔ والدین کی نافرمانی سے بچیں کیونکہ ماں باپ کی نافرمانی سے نحوستیں پیدا ہوتی ہیں۔
□ دوسروں کے عیب نہ کھولیں ورنہ آپ کے عیب بھی کھل جائینگے۔

شمع فروزاں

□ علم کے بغیر انسان اللہ کو نہیں پہچان سکتا۔
□ زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے درد پر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔
□ گالی کا جواب نہ دو کیونکہ کبوتر کوے کی بولی نہیں بول سکتا۔
□ ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے اور انسان کی قیمت اس کی خوبیاں ہوتی ہیں۔
□ جو اچھی باتیں پڑھو وہ لکھ لو، جو لکھ لو بیان کرو اور جو بیان کرو اس پر عمل کرو۔
□ زندگی میں کوئی اہم مقام حاصل کرنا چاہتے ہو تو وقت کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو اور وقت کے ہمیشہ پابند رہو۔

شمع ہدایت

□ ظالموں کو معاف کرنا مظلوم لوگوں پر نیا ظلم کرنے کے برابر ہے۔
□ زیادہ خوش حالی عموماً برائی کی طرف لے جاتی ہے۔
□ سب سے بڑی خیانت خودکشی ہے۔
□ جو شخص مروت سے محروم ہو اس کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

ماں

□ اگر تیری ماں تجھ سے ناراض ہے تو یقیناً تو جنت کی چابی گم کر چکا ہے۔
□ جب میں اپنی ماں کی یاد میں روتا ہوں تو فرشتے میرے آنسو پونچھتے ہیں۔
□ جب مجھے میری ماں یاد آتی ہے تو میرے خوابوں میں جنت کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔
□ اگر کوئی چیز شروع سے آخیر تک تیرے ساتھ رہ سکتی ہے تو وہ تیری ماں کی دعا ہے۔
□ انسان کی زبان پر سب سے خوبصورت لفظ ''ماں'' ہے اور سب سے حسین پکار ''میری ماں'' ہے یہ ایک لفظ ہے جس سے امید و آس کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔ یہ پُرخلوص لفظ ہمیشہ دل کی گہرائیوں سے نکلتا ہے۔

سبق آموز

□ زندگی کے گلشن میں صرف پھول چننے کی تمنا نہ کرو۔
□ بادل کی سی زندگی گزارو، بادل پھولوں پر نہیں کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔
□ وفا سیکھنی ہو تو پھول سے سیکھو کیونکہ وہ شاخ سے جدا ہوتے ہی

مرجھا جاتا ہے۔

□ اپنی زبان کو پھول کی پتیوں کی طرح نرم اور اپنا لہجہ شبنم کے قطروں کی طرح شگفتہ رکھو، کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔

□ پھول سے سبق لو جو کانٹوں کے درمیان رہ کر بھی سب کو اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب رہتا ہے۔

□ اسلام ہی ایک ایسا پھول ہے جس کی خوشبو سے یہ سارا جہاں معطر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

□ ہمارے جسم میں تین کروڑ سوراخ ہیں جو جسم سے پسینہ اور رطوبت خارج کرتے ہیں۔

□ ہمارا دل ایک گھنٹے میں تقریباً چار ہزار دو سو مرتبہ ایک دن میں تقریباً ایک لاکھ مرتبہ ایک سال میں تقریباً ساڑھے ۳ کروڑ مرتبہ دھڑکتا ہے۔

□ ہمارے جسم کا خون ہر سال اکسٹھ ہزار تین سو بیس میل کا سفر طے کرتا ہے۔

□ ہمارے جسم کے اعصاب ایک سیکنڈ کے ۱۰۰ ویں حصے میں خبر ہمارے دماغ کو پہنچا دیتے ہیں۔

□ ہم ایک منٹ میں ۱۶ سے ۱۸ بار سانس لیتے ہیں اور دن میں تقریباً ۲۵ ہزار مرتبہ سانس لیتے ہیں۔

□ اسی طرح کے اور بہت سے افعال ہمارا جسم انجام دیتا ہے جس سے ہمارے ارادے اور اختیار کو کوئی دخل نہیں۔ وہ کونسی طاقت ہے جو اتنے حیرت انگیز افعال انتہائی سلیقے سے انجام دے رہی ہے۔

□ کیا اب بھی ہم اپنے اس خالق کا شکر ادا نہیں کریں گے جس نے اپنی قدرت سے ہمارے جسم کو اتنی ساری صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ان میں سے ایک بھی صلاحیت ختم ہو جانے پر ہماری زندگی ختم ہو جاتی ہے۔

رشتوں کی کہانی

۱۹۶۰ء۔ ابھی دو سال تک شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

۱۹۶۲ء۔ رشتہ آیا ہے لڑکے کی ذات اچھی نہیں ہے، لڑکے کی زبان میں لکنت بھی ہے۔

۱۹۶۶ء۔ لڑکا اچھا ہے، تنخواہ بھی ٹھیک، لیکن ذاتی مکان نہیں ہے۔

۱۹۶۸ء لڑکے کی تنخواہ کم ہے، گزر بسر مشکل ہے۔

۱۹۷۰ء لڑکے کی آمدنی ٹھیک ہے لیکن تعلیم کم ہے لڑکے میں گفتگو کا سلیقہ بھی نہیں ہے۔

۱۹۷۵ء۔ لڑکے کے گھر والے لالچی معلوم ہوتے ہیں ابھی سے مطالبات کر رہے ہیں۔

۱۹۸۰ء۔ لڑکے کی ۴ بہنیں کنواری ہیں، ایک بہن بیوہ ہو کر میکے ہی میں رہ رہی ہے، ہماری بیٹی کا ناک میں دم رہے گا۔

۱۹۸۵ء۔ پہلی مر چکی ہے، دو بچے ہیں ہماری بیٹی ان بچوں کی پرورش نہیں کر سکے گی۔

۱۹۹۰ء۔ لڑکا برسر روزگار ہے لیکن باپ کے مرنے کی وجہ سے اپنی ماں اور بہن بھائیوں کی بھی کفالت کرتا ہے۔ آگے چل کر ہماری بیٹی کے لئے مسائل پیدا ہوں گے۔

۲۰۰۰ء۔ لڑکے کی عمر کچھ زیادہ لگتی ہے، جوڑی صحیح نہیں رہے گی۔ ہماری بیٹی کو بھی یہ لڑکا پسند نہیں۔

یہ آپا جان کیلئے ان رشتوں کی تفصیل ہے جو پسند نہیں کئے جا سکے۔ آپا جان اس وقت عمر کی پچاسویں دہلیز پر ہیں ان کی جوانی خاندانی انا کی شکار ہو کر رہ گئی ہے۔ اب ماں باپ دونوں اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ بھائیوں کی شادی ہو گئی ہے لیکن بھاوجوں نے اچھا سلوک نہیں کیا ہے۔ اس لئے آپا جان دوسروں کے رحم و کرم پر زندگی گزار رہی ہیں۔ موم کی طرح پگھلنے والی آپا جان کے سلسلے میں خدا کو کون جواب دیگا۔ والدین؟ سماج؟ خاندان؟ یا خود آپا جان، سوچئے اور خوب سوچئے اور سوچئے اس طرح کتنی بہنیں ان جھوٹی اناؤ کا شکار ہو رہی ہیں۔

مسکراہٹ

□ محبت کی روح ہوتی ہے۔

□ دلوں کو جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔

□ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔

□ شدت غم کو چھپا لیتی ہے۔

□ روح کو شگفتہ رکھتی ہے۔

□ شکایتوں کو مٹاتی ہے۔

مہکدار باتیں

□ شکایت کرنا چھوڑ دو، دل کو سکون ملے گا۔

□ طنز کرنا چھوڑ دو، روح کو قرار ملے گا۔

□ حرص کرنا چھوڑ دو، بے قراری سے نجات ملے گی۔

□ دوسروں کا مذاق اُڑانا چھوڑ دو، اپنا ضمیر مطمئن رہے گا۔

احتجاج

بچوں کی شرارتوں سے تنگ آکر ایک دن ان کی امی نے سب کے سامنے یہ اعلان کیا کہ آج میں ایک انعامی مقابلہ شروع کر رہی ہوں۔ گھر میں پورے ہفتے تک جو سب سے زیادہ میرا کہنا مانے گا، سب سے زیادہ مجھ سے ڈرے گا، بالکل چپ رہے گا، خواہ مخواہ کی فرمائشیں نہیں کرے گا اور میرے اشاروں پر چلے گا، میں اس کو انعام دوں گی۔
یہ سن کر بچوں نے احتجاج کیا کہ ہمیں یہ مقابلہ منظور نہیں کیونکہ اس مقابلے میں تو پاپا جیت جائیں گے۔

ذرا سنئے

□ چاند اپنی روشنی سارے عالم میں پھیلا دیتا ہے لیکن اپنے داغ کو اپنے سینے تک محدود رکھتا ہے۔

رہنمائی

□ کسی کا دل مت دکھاؤ کیونکہ دکھی دلوں کی فریاد آسمان تک جاتی ہے۔
□ اس خوشی سے دور رہو جو آنے والے کل میں غم بن کر تمہارے دل کو دکھ دے۔
□ پہلا قدم اٹھانے سے پہلے دیکھ لو کہ راستہ کس طرف جاتا ہے۔
□ وہ دل جس میں محبت نہ ہو اس سیپ کی مانند ہے جس میں موتی نہ ہو۔
□ وفا ایک ایسا دریا ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔
□ غصہ اپنے او پر اعتماد کی کمی کا نام ہے۔
□ بلیک میل وہ کرتے ہیں جن میں کوئی اور صلاحیت نہیں ہوتی۔
□ موت کی یاد انسان کو نیک بناتی ہے۔
□ دنیا کی ہر چیز ضائع ہونے کے بعد دوبارہ دستیاب ہو سکتی ہے لیکن ضائع شدہ وقت دوبارہ ہاتھ نہیں لگتا۔

منتخب اشعار

عمل کی سوکھتی رگ میں ذرا سا خون شامل کر
مرے ہمدم فقط باتیں بنا کر کچھ نہیں ملتا

□

یہ اور بات کہ تنقید میرے گھر نے کی
مرے کہے کی حمایت تو شہر بھر نے کی

□

اپنے پُرکھوں کی وراثت کو سنبھالو ورنہ
اب کی بارش میں یہ دیوار بھی گر جائے گی

□

رکھتے ہیں جو غیروں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کے بکھرا نہیں کرتے

□

چوٹ لگ جاتی ہے تو کیا ہوتی ہے دل کی حالت
ایک آئینے کو پتھر پہ گرا کر دیکھو

□

جو ہو سکے تو جانئے اپنی مسرتیں
یہ سوچنا غلط ہے زمانے سے کیا ملا

□

اپنے ہاتھوں میں حفاظت کا عصا لے جانا
گھر سے نکلو تو بزرگوں کی دعا لے جانا

نہلا، دہلا

(۱) کنوئیں کے پاس رہ کر بھی پیاسا کون رہتا ہے۔
□ کیشیئر۔
(۲) وجودِ زن سے ہے کائنات میں.........
□ جنگ۔
(۳) وہی ہے پیار کے قابل۔
□ جس کی ہے جیب بھاری۔
(۴) آج کل کے دور میں محبت کی جنگ کیسے جیتی جا سکتی ہے۔
□ دولت کے زور پر۔
(۵) زندگی کی تصویر میں رنگ کیسے بھرے جا سکتے ہیں۔
□ امیر باپ کی خوبصورت بیٹی سے شادی کر کے۔
(۶) اگر خواب میں خزانہ مل جائے تو۔؟
□ فوراً خیالی بینک میں جمع کروا دیں۔
(۷) اونٹ پہاڑ کے نیچے کب آتا ہے۔؟
□ جب چار من کے دولہا کو پانچ من کی دلہن مل جائے، کیا سمجھے؟

قسط نمبر ۱۳۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

سورۂ تکویر

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ تکویر قرآن حکیم کی ۸۱ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کی پہلی آیت سے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ تک سات مرتبہ روزانہ پڑھنا تمام آفات اور تمام زہریلے جانوروں کے شر سے بچاتا ہے۔ جیسے سانپ، بچھو، بھڑ، کتا اور بھیڑیا وغیرہ۔ ان تمام جانوروں کے شر سے ان آیات کا پڑھنے والا محفوظ رہتا ہے۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ ○ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ ○ وَاِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ○ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ○ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ○ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ○ وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ○ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ○ وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ ○ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ○ وَاِذَا الْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ ○ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ ○ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ○ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ ○ وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ○ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ○

طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد اشراق کی نماز سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ان آیات کو سات مرتبہ پڑھیں، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ انشاء اللہ موذی جانوروں کے کاٹنے سے اور ان کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

تھوڑی سی رسوت پر ہرا دھنیہ پیس کر سات مرتبہ مذکورہ آیات پڑھ کر دم کردیں پھر اس کو زخموں، پھنسیوں اور پھوڑوں پر لگادیں۔ سات روز تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ زخم بھر جائیں گے اور پھنسیاں اور پھوڑے ختم ہوجائیں گے۔

ان ہی آیات کو اگر سات مرتبہ پڑھ کر زمزم پر دم کردیں پھر زمزم صبح شام سات روز تک پئیں تو معدہ کی تمام تکالیف کو آرام ملے گا۔

ان ہی آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر شہد پر دم کر کے رکھ لیں اور نہار منہ روزانہ اس شہد کو سات دن تک چاٹیں۔ انشاء اللہ سینے کی تمام تکالیف سے نجات ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سورۂ کوّرت کی مندرجہ ذیل آیات کے ذریعہ مجنوں اور پاگل کا علاج کیا جاسکتا ہے لیکن پہلے آیات کی زکوٰۃ ادا کرلینی چاہئے۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ان آیات کو ۳ روز تک روزانہ سات ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد جب کسی کا علاج کرنا مقصود ہو تو ان آیات کو ۴۱ طشتریوں پر گلاب وزعفران سے لکھیں اور روزانہ ایک طشتری پانی سے دھوکر مریض کو پلائیں انشاء اللہ ۴۱ روز میں مریض مکمل صحت یاب ہوجائے گا۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ○ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ○ وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ○ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ○ وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ○ فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ ○ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ○ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○

ہر قسم کی بلاؤں سے حفاظت کے لئے اور انہیں دفع کرنے کے لئے سورۂ کوّرت کا نقش بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو منگل کے دن مریخ کی ساعت میں کالی روشنائی سے لکھ کر تعویذ بنا کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکادیں۔ انشاء اللہ تمام موذی جانور اور بلائیں گھر سے دفع ہوجائیں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۷۷	۹۵۸۰	۹۵۸۳	۹۵۶۹
۹۵۸۲	۹۵۷۰	۹۵۷۶	۹۵۸۱
۹۵۷۱	۹۵۸۵	۹۵۷۸	۹۵۷۵
۹۵۷۹	۹۵۷۴	۹۵۷۲	۹۵۸۴

اگر سورۂ کوّرت کو چالیس مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک لگاتار پڑھ لیں تو اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد، امل اگر سورۂ کوّرت کا نقش کسی کو دے گا تو انشاء اللہ مطلوبہ فائدہ حاصل ہوگا۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دست غیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم کو روزانہ ایک رقم غیب سے ملا کرے بلکہ دست غیب کے صحیح یہ معنی ہیں کہ انسان کبھی فکر معاش میں پریشان نہ ہو اور غیب سے اس کی امداد ہوا کرے۔ تمام بزرگان دین کی امداد غیب سے ہوئی ہے۔

۲۰۰۱ء میں ایک بزرگ سعودی عرب سے تشریف لائے تھے اور وہ اس قدر خرچ کرتے تھے کہ ان کو خرچ کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی تھی ان کی جیب ہر وقت روپوں سے بھری رہتی تھی۔ اتفاق سے نظامی صاحب سے ان کا تعلق اس قدر گہرا ہو گیا کہ گویا بے تکلف ہو گئے۔ ایک دن نظامی صاحب نے کہا کہ عرب کے لوگ پاکستان میں آتے ہیں لیکن خرچ نہیں کرتے مگر آپ بے تکلف خرچ کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک عمل ہے، جس کی برکت سے مجھے غیب سے اس قدر ملتا ہے کہ میں کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ نظامی صاحب نے وہ عمل دریافت کیا تو کہا ابھی آپ جوان ہیں جوانوں کے کرنے کا یہ عمل نہیں ہے، بوڑھے آدمی کر سکتے ہیں اور بڑھاپے میں ہی اس کی ضرورت ہے مگر ایک نقش بتاتا ہوں اسے کر لو یہ بھی کام دے گا۔ میں نے تو اسے کیا نہیں اس لئے کہ مجھے ضرورت پیش نہیں آئی مگر اب لوگوں کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس عمل کو لکھتا ہوں۔

یہ نقش آپ روزانہ گیارہ عدد لکھا کریں۔ لکھے ہوئے نقش زمین میں دفن کر دیا کریں۔ روزانہ دفن کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دس بیس دن کے جمع کر کے بھی دفن کر سکتے ہو۔ کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے ہاں ذرا سی پابندی ضروری ہے۔ یعنی ناغہ نہ ہو روزانہ لکھ لیا کریں، اگر آپ کی شادی نہیں ہوتی یا آپ کے لڑکا یا لڑکی کی شادی میں رکاوٹ ہے یا آپ کو نوکری کی تلاش ہے یا کوئی جھوٹا مقدمہ آپ پر ہے غرضیکہ کوئی ضرورت ہے تو اللہ پاک اسے پورا فرما دیتا ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے، دوا اثر نہیں کرتی یہ نقش لکھنا شروع کریں، اللہ شفا دے گا۔ روزانہ گیارہ نقش لکھ لیا کریں کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے، کوئی خاص قلم دوات کی ضرورت نہیں ہے۔ اکیس دن میں اللہ چاہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے مگر اصل میعاد اس کی پورے چالیس دن کی ہے، درمیان کے خانہ خالی میں وہ مقصد لکھیں جس کے واسطے آپ عمل کر رہے ہیں انشاء اللہ آپ مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ ترقی کے لئے یا تبدیلی کے لئے غرضیکہ ہر مقصد کے واسطے آپ یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

۹۲	۷۳۶	۲۷۶
۴۶۰	یہاں مقصد لکھیں	۶۴۴
۵۵۲	۳۶۸	۱۸۴

چہل کاف

چہل کاف عاملین کا مشہور اور مستند علم ہے۔ اکثر اصحاب اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے۔ لیکن چہل کاف میں بہت اختلاف ہے، کئی قسم کے میری نظر سے گزرے مگر میں جسے مستند اور صحیح مانتا ہوں وہ کسی بزرگ نے ایک نظم میں بیان کر دیئے ہیں۔ بہ نسبت نثر کے نظم زیادہ آسانی سے یاد ہو جاتی ہے مگر پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ اسے نثر بنا کر پڑھے یا نظم بنا کر پڑھے۔ اصل چیز صحیح پڑھنا ہے۔ یہ عمل بہت مستند ہے اور اس کے پڑھنے کے طریق بھی مختلف دیکھے گئے ہیں، میرے تجربے میں یہ طریقہ بہت مستند ہے جو لکھتا ہوں پہلے چہل کاف معلوم کر دو اور یاد کر لو۔

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِينَ كَانَ مِنْ كَلَكًا تَكِرُ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ تَحْكِي مُشْكَشَكَةً كَلَكُلُكِ كَلَكًا كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافَ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كُنْتَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ

اس کے خواص یہ ہیں۔ دشمن کے دفع کرنے یا مغلوب کرنے کے واسطے ستر مرتبہ روزانہ تین دن پڑھ کر تصور کر کے اس کی طرف پھونک دو دشمن دفع ہو جائے یا مغلوب ہو جائے گا۔ اگر کوئی دیوانہ ہو یا جن شیطان کا اثر ہو، یا کسی پر جادو کیا گیا ہو تو اتنے پانی پر جو مریض کو کافی ہو، سات مرتبہ پڑھ کر اور اس پانی پر پھونک کر چند گھونٹ مریض کو پلا دو۔ تین دن یہ عمل کرو سب اثر جاتا رہے گا۔ اگر کسی نے زہر کھا لیا ہو یا سانپ وغیرہ نے

کاٹ لیا ہو تو چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھ کر اور تھوڑا سا پانی ڈال کر چالیس مرتبہ پڑھ کر اور دم کر کے یہ پانی پلا دو زہر کا اثر جاتا رہے گا۔ لکھا ہوا عمل دنیا کی کوئی مشکل ہو تو دس دن تک روزانہ سو مرتبہ پڑھو اللہ اس مشکل کو دور فرما دے گا۔

زبان بندی کے واسطے سترہ مرتبہ پڑھ کر تصور سے اس کی طرف پھونک دو اس کی زبان بند ہو جائے گی۔

اگر کوئی بے سبب قید ہو گیا ہو تو اس کی رہائی کے لئے روزانہ سات دن تک ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھو اللہ قیدی کی رہائی کے اسباب پیدا کر دیگا۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو یا لڑکا نہ ہوتا ہو یا اولاد ہو کر مرجاتی ہو تو روزانہ سو مرتبہ بیس یوم تک پڑھے تو نیک اولاد اللہ عطا فرمائے گا۔ اگر دو آدمیوں میں خلاف شرع محبت ہو تو بیس مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھو اور دونوں طرف تصور سے پھونک دو ان میں جدائی ہو جائے گی۔ اگر کسی کی قوت کو کسی نے باندھ دیا ہو یا کسی وجہ سے قوت ختم ہو گئی ہو تو ایک دھاگے میں چالیس گرہ لگاؤ اور لیٹ کر یہ دھاگہ اپنے پیٹ پر رکھو اور ایک مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ کھول دو۔ چالیس مرتبہ میں چالیس گرہ کھول دو، گئی گنا طاقت واپس آجائے گی۔ کسی پرہیز کی اس عمل میں ضرورت نہیں ہے نہ کسی قسم کا خطرہ ہے نہ کوئی خاص مہینہ، دن، تاریخ وقت مقرر ہے۔ یہ تمام کام اس نقش سے بھی لئے جاسکتے ہیں۔

۷۸۶

۲۳۳۹	۲۳۳۴	۲۳۴۲
۲۳۴۱	۲۳۳۸	۲۳۳۶
۲۳۳۵	۲۳۴۳	۲۳۳۷

چہل کاف مع موکل یہ ہے۔

کَفَاکَ رَبُّکَ یَا جَنْتَائِیْلُ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً یَازَوْلَائِیْلُ کِفُکَا فُھَا کَکَمِیْنَ یَاجِبْرَائِیْلُ کَانَ مِنْ کَلَکَا یَا کَنْکَائِیْلُ تَکِرُّ کَرًّا یَامِیْکَائِیْلُ کَکِرِّ الْکَرِّ یَانَعْمَائِیْلُ فِیْ کَبِدٍ تَحْکِیْ مُشَکْشَکَۃً یَاسَرْکَائِیْلُ کَلَکْلُکِ کَلَکَا یَاھَمْرَائِیْلُ کَفَاکَ مَابِیْ کَفَاکَ الْکَافُ کُرْبَتَہٗ یَاعِزْرَائِیْلُ یَا کَوْکَبُ کُنْتَ تَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکِ یَا مَھْکَائِیْلُ۔

اوپر والا عمل چہل کاف نظم میں ہے لیکن اس کا پڑھنا صحیح طریق پر اسی کا کام ہے جو عربی سے واقف ہو عام لوگوں کا پڑھنا مشکل کام ہے اس لئے میں چہل کاف کا مثلث لکھتا ہوں اس سے بھی بہت کام لئے جاسکتے ہیں۔ جو اوپر ذکر کئے جا چکے ہیں۔

۷۸۶

۳۳۵۲	۳۳۴۵	۳۳۵۰
۳۳۴۷	۳۳۴۹	۳۳۵۱
۳۳۴۸	۳۳۵۳	۳۳۴۶

دعا

دعا روحوں اور آرزو کی ہم آہنگی کا نام ہے، دینے اور لینے والے کے مابین ایک ایسے لمحے کی تخلیق کا پیش لفظ ہے جس میں خواہشوں کی تکمیل موجزن رہتی ہے۔ دعا نہ مانگنے والے ہاتھ ریگستانوں کی طرح رہتے ہیں جن پر پانی کی بوند برسائے بغیر بادل گزر جاتے ہیں۔ دعا تزکیہ نفس ہے۔ دعا آرزو کا گہوارہ ہے، دعا عبادت کا مغز ہے۔

اعداد روحانی

حسن الہاشمی پہلی قسط

بذریعہ آیاتِ ربّانی

قرآن حکیم کی ہر آیت اپنے اندر ایک تاثیر رکھتی ہے۔ ایک آیت ہی کیا قرآن حکیم کا ایک ایک نقطہ بھی خیر و برکت سے خالی نہیں ہے۔ تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جن حضرات نے قرآن حکیم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہے وہ کسی بھی معاملے میں کبھی ناکام نہیں ہوئے۔ ایک صاحب ایمان کے لئے خوبی یہ ہے کہ قرآن اس کے سینے میں ہو، قرآن اس کے دل و دماغ میں ہو، قرآن زبان پر ہو اور قرآن اس کے گلے میں لٹکا ہوا ہو۔ جو لوگ قرآن حکیم سے روحانی امداد حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں اس امداد سے دنیا کی کوئی طاقت محروم نہیں کرسکتی۔ شرط یہ ہے کہ روحانی امداد طلب کرنے والا ایمان و یقین کی دولتوں سے سرشار ہو اور اس کا یہ عقیدہ ہو کہ جس ذات گرامی کا یہ کلام ہے اس ذات گرامی کے دست قدرت ہی میں کل کائنات ہے وہ ذات کسی کو کچھ دینے کا ارادہ کرلے تو اس کو کوئی محروم نہیں کرسکتا اور اگر وہ ذات کسی کو محروم رکھنے کا فیصلہ کرلے تو کوئی اس کو کچھ دے نہیں سکتا۔

اس مضمون میں ہم قرآن حکیم کی ان خاص خاص آیتوں کی افادیت پر روشنی ڈالیں گے جو ہمارے بزرگوں کے تجربات میں رہی ہیں اور ان آیات سے انہوں نے خود بھی استفادہ کیا ہے اور اللہ کے بندوں کو بھی فائدہ پہنچایا ہے۔

اس مضمون کی شروعات ہم سورۂ فتح کی پہلی آیت سے کررہے ہیں آیت یہ ہے۔ **اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحًا مُّبِینًا۔**

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر شخص حالات سے مغلوب ہو یا کسی کو یہ اندیشہ ہو کہ اس کے دشمن اس پر غالب آجائیں گے یا کسی بھی معاملے میں کوئی اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے صلح کرنے کا خواہش مند ہو ایسی تمام صورتوں میں اس آیت کا ورد روزانہ ۱۷۶ مرتبہ کرے۔ جمعرات کے دن نماز فجر کے بعد سے اس کی شروعات کرے اور لگاتار سات دن تک مذکورہ تعداد میں اس آیت کو پڑھتا رہے۔ آخری دن ۱۷۷ مرتبہ پڑھے۔ روزانہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ صلح کے آثار پیدا ہوں گے اور دشمن مغلوب ہوگا اور دشمنوں اور بدخواہوں پر واضح فتح نصیب ہوگی۔ اس آیت کے اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا نقش فتح حاصل کرنے میں یا امن و صلح کی راہیں کھلوانے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس آیت کا نقش طالب کے عنصر کے اعتبار سے بنایا جائے اور طالب کے سیدھے بازو پر ہرے کپڑے میں پیک کرکے باندھ دیا جائے۔ انشاء اللہ ہر جائز معاملے میں کامیابی ملے گی، فتح عطا ہوگی اور دشمن مقہور ہوگا۔

اگر کسی شخص کے دل میں حوصلہ نہ ہو، پست ہمتی ہو یا دشمنوں کا خوف ہو تو اس آیت کا نقش مثلث اس شخص کو پینے کے لئے دیا جائے۔ اس نقش کی برکت سے اس کو بزدلی اور پست ہمتی سے نجات ملے گی اور اس کے اندر حوصلہ بھی پیدا ہوگا اور ایک طرح کی روحانی قوت بھی۔ اس نقش کو بھی عنصر ہی کے اعتبار سے یعنی نام کے حرف اول کے حساب سے لکھیں۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۱۱	۳۱۴	۳۰۰
۳۱۳	۳۰۱	۳۰۷	۳۱۲
۳۰۲	۳۱۶	۳۰۹	۳۰۶
۳۱۰	۳۰۵	۳۰۳	۳۱۵

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۲	۴۰۷	۴۱۴
۴۱۳	۴۱۱	۴۰۹
۴۰۸	۴۱۵	۴۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۰۳	۳۰۹	۳۰۷	۳۱۴
۳۱۵	۳۰۶	۳۱۲	۳۰۰
۳۱۰	۳۰۲	۳۱۳	۳۰۸
۳۰۵	۳۱۶	۳۰۱	۳۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰۸	۴۱۳	۴۱۲
۴۱۵	۴۱۱	۴۰۷
۴۱۰	۴۰۹	۴۱۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، یا ش یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۱۴	۳۰۰	۳۰۸	۳۱۱
۳۰۷	۳۱۲	۳۱۳	۳۰۱
۳۰۹	۳۰۶	۳۰۲	۳۱۶
۳۰۳	۳۱۵	۳۱۰	۳۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۲	۴۱۳	۴۰۸
۴۰۷	۴۱۱	۴۱۵
۴۱۴	۴۰۹	۴۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، خ، ل، ع یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۱۰	۳۰۵	۳۰۳	۳۱۵
۳۰۲	۳۱۶	۳۰۹	۳۰۶
۳۱۳	۳۰۱	۳۰۷	۳۱۲
۳۰۸	۳۱۱	۳۱۴	۳۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۱۰	۴۱۵	۴۰۸
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۳
۴۱۴	۴۰۷	۴۱۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" ۱۲۳۳ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر کئی گنا بڑھ جائے اگر عامل اس آیت کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھ کر ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کرکے زکوٰۃ ادا کرے تو اس آیت سے بھرپور استفادہ کرنے میں اس کو آسانی رہے گی اور وہ کسی بھی معاملے میں کامیابی سے محروم نہیں رہے گا۔

طلب مال، رزق اور خیر و برکت کے مجرب فارمولے پیش کرنے کے بعد اب ہم اپنے قارئین اور روحانی عملیات کے شائقین کی خدمت میں "دست غیب" کے مجرب فارمولے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ حق تعالیٰ ہمارے اکابرین کی قبروں کو نور سے بھر دے اور انہیں عالم برزخ میں قابل رشک مقام عطا کرے کہ انہوں نے اپنی زندگی کے نہ جانے کتنے قیمتی ایام قربان کر کے آنے والی نسلوں کے لئے دست غیب کے فارمولوں کا قابل گراں قدر سرمایہ چھوڑا ہے۔ کم سے کم ایک ادنیٰ سا عامل ہونے کی حیثیت سے میں یہ کہنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ اگر کوئی صاحب ہمت ان فارمولوں میں سے کسی ایک فارمولے کو بھی ایمان ویقین کے ساتھ استعمال میں لے آئے تو شاید اسے پھر کسی جدوجہد کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔

راقم الحروف یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ روزی وہ قابل قدر ہوتی ہے جو محنت ومشقت کے ذریعہ حاصل کی گئی ہو، جو مال عملیات کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے اس میں وہ لذت نہیں ہوتی جو ہاتھ پاؤں ہلانے کے بعد حاصل شدہ مال میں ہوا کرتی ہے، لیکن چونکہ "صنم خانۂ عملیات" کو ایک مکمل کتاب کی حیثیت سے پیش کرنے کی آرزو ہے اس لئے اس بات کو تشنہ چھوڑنا مناسب نہیں، ورنہ یہ راقم الحروف اپنے تمام قارئین کے لئے اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ اسباب کی اس دنیا میں جدوجہد اور محنت ومشقت کے راستوں سے روزی کمائیں تاہم اگر کسی مجبوری کی بنا پر "دست غیب" کی ضرورت محسوس کریں تو ان فارمولوں سے کسی بھی فارمولے کو عمل میں لائیں اور کامیابی سے ہمکنار ہونے پر اپنے مالک ورزاق کا شکر ادا کریں کہ جس کی مرضی کے بغیر نہ روزی عطا ہوتی ہے نہ روزگار۔

طریقہ (۱)

سورۂ ہمزہ (سپارہ ۳۰) فجر کی سنت وفرض کے درمیان ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور اس عرصہ میں کوئی جماعت ترک نہ کریں اور ہر قسم کے گوشت سے پرہیز رکھیں۔ انشاء اللہ چالیس روز کے بعد چالیس روپے روزانہ غیب سے ملنے شروع ہوں گے۔ چالیس دن کے بعد مذکورہ سورۃ کسی بھی وقت چالیس مرتبہ پڑھ لیا کریں البتہ چالیس روز کے بعد پرہیز کی ضرورت نہیں۔

طریقہ (۲)

سات روزے رکھیں اور ان سات دنوں میں جھوٹ بالکل نہ بولیں اور روزانہ بعد نماز عشاء یہ آیت وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ـ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا بھی ضروری ہے۔ اس کے بعد بلا درود یَا حَیُّ ایک ہزار مرتبہ اور یا قیوم ایک سو پچاس مرتبہ پڑھیں۔ سات دن کے بعد ایک جن حاضر ہوگا جو پانچ درہم دے گا انہیں اپنی جیب میں رکھ لیں۔ اس کے بعد اپنی ضروریات کے لئے جیب سے رقم نکالتے رہیں۔ انشاء اللہ جیب سے رقم برآمد ہوتی رہے گی۔

سات روز کے بعد مذکورہ آیت کو سو مرتبہ اول وآخر درود شریف تین تین مرتبہ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو اکیس اکیس مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھتے رہیں تاکہ عمل کی خیر و برکت برقرار رہے۔

طریقہ (۳)

دست غیب کے لئے مندرجہ ذیل نقش ۳۲ روز تک ساٹھ عدد گلاب وزعفران سے لکھیں اور ہر ایک نقش پر "یَا اٰمِنُوا کیْلُ بِحَقِّ یَا رَزَّاقُ" ۳۰۸ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر ان نقوش کی آٹے میں گولیاں بنا کر کسی تالاب میں ڈال دیں۔ ۳۲ دن کے بعد دو نقش لکھیں اور ان دونوں نقش پر مذکورہ عمل ۳۰۸ مرتبہ دم کر دیں۔ اس کے بعد ایک نقش اپنی ٹوپی میں سی لیں اور

ایک مصلے کے نیچے رکھ لیا کریں اور عشاء کے بعد مذکورہ عمل ۳۰۸ مرتبہ پڑھا کریں۔ عمل سے فراغت کے بعد مصلے کے نیچے سے آپ کی تحریر کے اور خرچ کے مطابق رقم ملے گی انشاء اللہ۔

۳۲ دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش اس طرح بھرا جائے گا کہ اس خانہ میں جہاں ۸۵ ہے، ۸۵ کے بجائے اپنا یومیہ خرچ لکھ دیں۔ پوری ایمانداری سے اتنا ہی لکھیں جتنے کی روز ضرورت پڑتی ہے۔ انشاء اللہ یہ خرچ غیب سے ملے گا۔ شرط یہ ہے کہ حاصل شدہ رقم کو روز کے روز خرچ کر دیا جائے۔ اگر کچھ بھی اس میں سے کسی دن بچا لیا تو پھر عمل ختم ہو جائیگا اور اگلے دن کچھ بھی نہیں ملے گا پھر دوبارہ از سر نو یہ عمل کرنا پڑے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

طریقہ (۴)

عروج ماہ میں مندرجہ ذیل نقش مشتری یا قمر کی ساعت میں لکھیں۔ روزانہ دس دن تک اس نقش کو ۱۸ مرتبہ گلاب و زعفران سے لکھیں اور پھر ان ۱۸ نقوش کو کسی ویران مقام پر ایک ہی جگہ دفن کر دیں۔ دس دن کے بعد ایک بزرگ آ کر انشاء اللہ کچھ نہ کچھ دے کر جائیں گے۔ اس میں سے ۲۵ فی صد روزانہ خیرات کرنے ضروری ہیں۔ جس دن خیرات نہیں کریں گے عمل باطل ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۲	۲۶۵	۲۶۸	۲۵۵
۲۶۷	۲۵۶	۲۶۱	۲۶۶
۲۵۷	۲۷۰	۲۶۳	۲۶۰
۲۶۴	۲۵۹	۲۵۸	۲۶۹

طریقہ (۵)

پیر کے دن روزہ رکھ کر دودھ چاول سے افطار کرو، پھر بعد نماز عشاء ۴۱ ہزار مرتبہ ''یا وہابُ'' مع اول و آخر درود شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھو۔ انشاء اللہ اسی شب مؤکل حاضر ہوگا۔ اس دن حاضر نہ ہو تو منگل کے دن بلا روزہ عشاء کی نماز کے بعد ''یا وہاب'' دس ہزار مرتبہ اول آخر درود شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھو۔ اس دن بھی حاضر نہ ہو تو بدھ کے دن منگل ہی کی طرح پھر پڑھو۔ انشاء اللہ بدھ کے دن مؤکل حاضر ہوگا اور اگر خدانخواستہ بدھ کے دن بھی مؤکل حاضر نہ ہوا تو جمعرات کے دن پیر کی طرح روزہ رکھ کر ۴۱ ہزار مرتبہ ''یا وہاب'' اول و آخر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھو۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا اور اگر جمعرات کے دن بھی حاضر نہ ہوا تو پھر بلا روزہ جمعہ، ہفتہ، اتوار کو مذکورہ اسم باری دس ہزار مرتبہ پڑھو۔ درود شریف کی تعداد وہی رہے گی اور ان تین دنوں میں بھی مؤکل حاضر نہیں ہوا تو پیر کے دن پھر اسی طرح عمل کو دہراؤ اور دن میں روزہ رکھو اس پیر کو انشاء اللہ لازمی طور پر مؤکل حاضر ہو جائے گا۔

آپ مؤکل سے جس قدر چاہیں رقم کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ یہ مؤکل یکشمت ایک ہی بار رقم دے گا اور اگر آپ نے اس سے جتنی رقم طلب کی وہ اس پر راضی نہ ہوا تو وہ جس قدر رقم دینا چاہے آپ اسی قدر رقم پر راضی ہو جائیں۔ اسی مؤکل سے حجت کرنا مناسب نہیں، ورنہ وہ کچھ دیئے بغیر چلا جائے گا۔ اس عمل سے قبل روزانہ آیت الکرسی کا حصار کر لینا ضروری ہے۔

طریقہ (۶)

جو شخص ہر رات کو سونے سے پہلے تازہ وضو کر کے ۴ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد) دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ہی بیس مرتبہ، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ہی تیس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ہی ۴۰ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد استغفار سو مرتبہ اور درود شریف ایک ہزار مرتبہ اور یہ آیت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک تھیلی سفید کپڑے کی سلوا کر اس میں مندرجہ ذیل نقش سبز کپڑے میں پیک کر کے رکھ دے۔ ۱۴ روز تک یہ عمل کرے اور پہلے ہی دن سے تھیلی نقش والی مصلے کے نیچے رکھ لیا کرے۔ اس کے بعد کہیں سے بھی کچھ آمدنی ہو، اس تھیلی میں ڈال دے اور بغیر حساب اور گنتی کے اس میں سے حسب ضرورت خرچ کرتا رہے۔ انشاء اللہ کتنا بھی خرچ کرے گا، تھیلی خالی نہیں ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ تھیلی میں کبھی جھانک کر نہ دیکھے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

طریقہ (۷)

نوچندی جمعرات کو سورج نکلنے سے پہلے ذیل کا نقش لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھیں۔ دوسرے دن اسی وقت پھر نقش لکھیں اور پہلے والے کو آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں۔ اسی طرح برابر ۴۱ روز تک کریں اور ہر آٹھویں دن ۸ گولیاں تالاب میں ڈال دیا کریں۔ ۴۱ واں نقش ہرے کپڑے میں موم جامے کے بعد پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد کچھ نہ کچھ غیب سے ملنا شروع ہوگا اور اگر اس بات کو راز میں رکھا گیا تو رقم میں اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

طریقہ (۸)

بدھ کو سورج نکلنے سے پہلے انار کے ۷ پھول توڑ کر ہر پھول پر ۷ مرتبہ سورۂ قدر پڑھیں اور ساتوں کو دریا میں ڈالیں اور آتے جاتے وقت پیچھے پلٹ کر نہ دیکھیں۔ ۷ روز تک برابر ایسا کریں۔ انشاء اللہ ۷ روز کے بعد غیب سے روزی ملنی شروع ہوگی۔

طریقہ (۹)

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل چار ہزار پانچ سو مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں، لگاتار ۴۰ دن تک یہ عمل کریں۔

اَللّٰھُمَّ یَاکَافِیْ اِکْفِنِیْ نَوَائِبَ الدُّنْیَا وَمَصَائِبَ الدَّھْرِ وَذُلَّ الْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ اَغْنِنَا بِغِنَائِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَبِجُوْدِکَ وَفَضْلِکَ عَنْ خَلْقِکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دَعَوْنَاکَ کَمَا اَمَرْتَنَا فَاسْتَجِبْ مِنَّا کَمَا وَعَدْتَّنَا اَللّٰھُمَّ یَامُغْنِیُّ اَسْئَلُکَ غِنَاءَ الدَّھْرِ اِلَی الْاَبَدِ اَللّٰھُمَّ یَافَتَّاحُ اِفْتَحْ لِیْ بَابَ رَحْمَتِکَ وَاسْبِلْ عَلَیَّ سِتْرِ عِنَایَتِکَ وَسَخِّرْلِیْ خَادِمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ بِشَیْءٍ اَسْتَعِیْنُ بِہٖ عَلٰی مَعَائِشِ اَمْرِ دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ وَاٰخِرَتِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَسَخِّرْلِیْ کَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ وَالْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالطَّیْرِ لِنَبِیِّکَ سُلَیْمَانَ ابن دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامِ وَبَاھِیَا اَشْرَاھِیَا اَدُوْنَائِیْ اَصْبَاوُتْ اٰلِ شُدَائِیْ یَا مَنْ اَمْرُہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

چالیس روز کے بعد انشاء اللہ اسی عمل کے مؤکلین پورا نفقہ لے کر حاضر ہوں گے اور چالیس دن کے بعد مذکورہ آیت ۴۵ مرتبہ اور مذکورہ عزیمت ۷ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ صبح کو تکیہ کے نیچے سے نان ونفقہ کی رقم برآمد ہوگی۔

طریقہ (۱۰)

مندرجہ ذیل نقوش کو روزانہ اکتالیس مرتبہ لکھیں اور ۴۱ دن تک برابر لکھتے رہیں اور روز کے روز آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا میں ڈالتے رہیں۔ دوران چلّہ ترک حیوانات ضروری ہے۔ انشاء اللہ چلے کے بعد بارہ روپے روزانہ غیب سے ملنے شروع ہوں گے۔ چلّے کے بعد ان نقوش کو روزانہ ایک ایک مرتبہ ضرور لکھتے رہیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔ بارہ روپے روزانہ ملنے کے علاوہ ان نقوش کو جس کو بھی لکھ کر دیں گے اس کے گھر میں خوب خیر وبرکت ہوگی اور مال کی فراوانی ہوگی۔ نقوش یہ ہیں۔

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	یاالٰہی دست غیب عطا کر	۳۰

۷۸۶

۱	۸	۳
۶	٤	۲
۵	یاالٰہی دست غیب عطا کر	۷

۷۸۶

ب	د	و	ح
ح	و	د	ب
د	ب	ح	و
و	ح	ب	د

۷۸۶

۱۷	۹	۳۱	۱۵
۳۲	۱۴	۱۸	۸
۱۳	۲۹	۱۱	۱۹
۱۰	۲۰	۱۲	۳۰

۷۸۶

باسط	فتاح	رزاق	منعم
۳۰۹	۱۹۹	۷۳	۲۸۸
۱۹۸	۳۰۶	۹۱٤	۷٤
۹۰٤	۷۵	۱۹۷	۳۰۷

طریقہ (۱۱)

چلّے کی نیت سے اس عمل کی شروعات اس طرح کریں کہ سب سے پہلے چاند کی یکم تاریخ سے تین تاریخ تک تین روزے رکھیں اور افطار کھیر سے کریں، دودھ کی کھیر اتنی پکائیں کہ پیٹ بھر کر اسے کھالیں، کھیر نہ کم ہو نہ زیادہ پانچویں تاریخ سے عمل شروع کریں۔ عشاء کی نماز کے دو گھنٹے کے بعد احرام باندھ کر تازہ وضو کے ساتھ مصلّے پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور ہر بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور ختم سورۃ پر تین بار آمین کہیں۔ اس کے بعد ایک بار یہ عزیمت پڑھیں۔ وَافْتَحْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ مِنْ رَّحْمَتِکَ بِحَقِّ یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اَلْطُفْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ الْطَافِ۔ یہ پڑھ کر سورۂ مزمل پڑھنی شروع کریں۔ جب وَکِیْلًا پر پہنچیں اکیس مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر اور اس کے بعد نو مرتبہ "یَارَبُّ" کہیں، جب مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پر پہنچیں، دست غیب کی دعا کریں۔ ختم سورۃ پر انیس مرتبہ یَارَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ وَغِیَاثُہٗ وَمَعَاذَہٗ یَارَحِیْمُ پڑھیں۔ اس طریقہ سے گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ عمل کے اختتام پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ ایک رات کا عمل ہوا۔ چالیس روز تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ چالیس دن کے بعد قادر مطلق کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ کس طرح وہ غیب سے رزق کی بارشیں کرتا ہے۔

طریقہ (۱۲)

چالیس روز تک بہ نیت زکوٰۃ گیارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء اَللّٰہُ الصَّمَدُ اَجِبْ یَا عِزْرَائِیْل یَادَرْدَائِیل یَا مِیْکَائِیل پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ ایک چلّے میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چلّہ پورا ہونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ تین چلوں تک پڑھیں۔ تین چلوں کے بعد صرف ایک تسبیح روزانہ پڑھ لیا کریں۔ اول و آخر درود شریف حسب استطاعت پڑھیں۔ انشاء اللہ غیب سے رزق کا نزول ہوگا اور اندازہ نہیں ہوگا کہ کہاں سے روزی پہنچائی جارہی ہے۔

طریقہ (۱۳)

عروج ماہ میں اتوار کے دن سے یہ عمل شروع کریں۔ اس عمل میں ترک حیوانات ضروری ہے۔ پہلی رات نیا لباس پہنیں، غسل کریں اور جس قدر زیادہ سے زیادہ خوشبو میسر ہو اس کی دھونی دیں اور جائے عمل کو ہمہ اقسام کی خوشبوؤں سے معطر کریں۔ عمل سے قبل اپنے ہاتھوں سے دو روٹی روغنی تیار کرلیں اور ان پر دو لڈو جو کسی صاحب ایمان حلوائی سے خرید کر لائیں اور کسی دریا کے کنارے پر جا کر یہ عمل کریں۔ دوران عمل اگربتی، عود، لوبان، جو خوشبو میسر ہو وہ اپنے اردگرد روشن کریں اور حصار کر کے بیٹھ جائیں۔ اوّلاً گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر سورۂ فاتحہ کو بمع مؤکل ایک ہزار مرتبہ پڑھیں، دوران عمل اگر کوئی خوفناک چیز نظر آئے تو ہرگز اس سے خوف نہ کھائیں اور یقین رکھیں کہ وہ چیز آپ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی اگر نظر آنے والی صورت روٹی طلب کرے تو نصف روٹی اس طرح اسے دیں کہ آپ کا ہاتھ حصار کے دائرے سے باہر نہ نکلے بہتر ہے کہ آپ روٹی

کا حصہ اس کی طرف اچھال دیں۔ عمل کے اختتام پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور بقیہ روٹی اور لڈو اسی وقت کھالیں اور اگر نظر آنیوالی چیز روٹی نہ مانگے تو عمل کے اختتام پر دونوں روٹیاں اور دونوں لڈو تناول کرلیں۔ (یادرکھیں کہ نظر آنے والی چیز کو مطالبے پر صرف ایک روٹی کا نصف حصہ دینا ہے، لڈو میں سے کچھ بھی نہیں دینا ہے) انشاء اللہ ساتویں روز کے اختتام پر کچھ حسین وجمیل عورتیں عمدہ پوشاک میں آئیں گی اور عامل سے بات چیت کریں گی۔ اگر آخری دن عمل کے اختتام سے پہلے یہ عورتیں نظر آجائیں تو ہرگز ہرگز ان سے بات نہ کی جائے جب تک عمل پورا نہ ہوجائے اور عمل کے پورا ہونے کے بعد روٹی اور لڈو نہ کھالئے جائیں ورنہ عمل خراب ہوجائے گا۔ بات چیت کے دوران عامل جس قدر چاہے ان سے اپنا روزینہ طے کرلے۔ انشاء اللہ تمام عمر یہ روزینہ غیب سے عامل کو ملتا رہے گا۔

یہ عمل اگر پہلے ہفتے میں کامیاب نہ ہوتو دوسرے ہفتے میں کامیاب ہوتا ہے ورنہ تیسرے ہفتے میں لازماً بفضل رب کامیاب ہوجاتا ہے۔ ارباب تجربہ نے لکھا ہے کہ بالعموم تو پہلے ہی ہفتے میں کامیابی نصیب ہوجاتی ہے لیکن اگر عامل میں روحانیت کی کمی ہوتو تیسرے ہفتے میں بہر اعتبار اللہ کے فضل وکرم سے محنت ٹھکانے لگ جاتی ہے۔ سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھی جائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَارَؤُف يَاعطوف مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَاقَادِرُ يَامُقْتَدِرُ يَاحَكِيْمُ يَاحَلِيْمُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن۔

طریقہ (۱۴)

دنیا کے غم وآلام سے اگر انسان پریشان ہوجائے اور زیادہ پیسہ کمانے کی صلاحیت نہ ہو، آمدنی محدود ہو اور مسائل غیر محدود ہوں، کہیں کوئی جائے پناہ نہ ہو، قرض خواہوں نے پریشان کررکھا ہو، ایسی نازک صورت حال میں اپنے مالک حقیقی کے دربار میں سر جھکائے اور اس سے مانگئے جو سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بند دروازوں کو کھولنے والا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی معطی نہیں، کوئی فیاض نہیں، کوئی سخی نہیں، ایسے نادار لوگوں کے لئے جو مالی مشکلات کا شکار ہوں۔ سورۂ فاتحہ کا ایک نادر عمل پیش کیا جارہا ہے۔ اس عمل کو اپنے مالک وخالق پر بھروسہ کرتے ہوئے شروع کیا جائے اور یقین کامل رکھا جائے کہ دینے والی ذات اسی کی ہے۔ وہ بہ سبب عطا کرے یا بلا سبب عطا کرے، بہرکیف عطا کرنے والا وہی ہے۔ نوچندی جمعرات سے اس عمل کی شروعات کریں اول وآخر چالیس چالیس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں یہ عمل لگاتار چالیس دن تک کریں۔ پرہیز کچھ نہیں وقت اور جگہ نہ بدلے انشاء اللہ چلہ پورا ہونے کے بعد غیب سے رزق ملے گا اور اتنا ملے گا کہ عقل حیران ہوگی۔ بعض ایسی جگہوں سے بھی مدد ہوگی کہ جس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا، یہ عمل بارہا کا آزمودہ ہے۔

طریقہ (۱۵)

عروج ماہ کی نوچندی جمعرات کو غسل کرکے پاک صاف اگر میسر ہوں تو نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر بعد نماز مغرب اول وآخر پانچ پانچ درود شریف اور درمیان میں ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ پہلے دن مغرب کے بعد ہی پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بعد اگلے دن سے جس وقت بھی پڑھیں پھر آخر تک اسی وقت پڑھنا ہے۔ انشاء اللہ چلّے کے بعد دست غیب عطا ہوگا، کتنا ملے گا، کیسے ملے گا، یہ عالم الغیب ہی جانتا ہے۔ البتہ یہ طے ہے کہ ایسی جگہوں سے روزی عطا ہوگی جہاں سے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ ایک بار کچھ مل جانے پر بات کو پوشیدہ رکھا جائے اور راز کسی پر ظاہر نہ کیا جائے۔

طریقہ (۱۶)

ایک اور عمل جو نہایت مؤثر ہے پیش کیا جاتا ہے۔ عمل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کا اسم ذات "یااللہ" بعد نماز عشاء ۱۲ ہزار مرتبہ پڑھا جائے گا اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ ۴۰ روز تک متواتر اسی طرح پڑھیں اور روزانہ مندرجہ ذیل ۲۵ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر کسی تالاب میں ڈالیں انشاء اللہ چالیس دن کے بعد دست غیب کا ظہور ہوگا اور اللہ اپنے خاص خزانوں سے روزی عطا کرے گا۔ ۴۰ دن کے بعد تین نقش روزانہ لکھ کر ڈالتے رہیں اور ۶۶ مرتبہ مرتبہ "یااللہ" پڑھتے رہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

طریقہ (۱۷)

دست غیب کا ایک اور مجرب طریقہ درج کیا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ عروج ماہ میں لگاتار ۳ روزے رکھیں اور افطار سے چند منٹ پہلے ۷ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔ اَجِبْ یَا جبرائیلُ یَا اسرافیلُ ویاھمواکیلُ ویا اسمٰعیلُ ویاطسجائیلُ بحق یاباسط۔ پھر اسی کو عشاء کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں اور پھر کاغذ کے اُن آٹھ پرزوں پر جن پر "یاباسط" کا نقش لکھنا ہے، یہ آیت آٹھ مرتبہ دم کردیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًالِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ اس کے بعد ۸ نقش تیار کرلیں۔ نقش یہ ہے۔

یاجبرائیل

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۳۴	۱۲
۳۰	یاباسطُ	۴۲

یا اسرافیل — یا میکائیل

بالکل اسی طرح ۹ دن تک کریں۔ نو دن میں کل ۷۲ نقوش تیار ہوجائینگے ان کو کسی بوتل میں ڈال کر وہ بوتل کسی تالاب میں پھینک دیں۔ اس کے بعد روزانہ ایک نقش لکھیں اور ٹوپی میں رکھ لیں۔ اگلے دن نیا نقش لکھیں۔ اسے ٹوپی میں رکھ لیں اور ٹوپی والا نقش محفوظ کرلیں۔ جب دس نقش ہوجائیں تو دس گولیاں آٹے کی بنا کر دریا میں چھوڑ دیں۔ ۴۰ دن تک ایسا کرتے رہیں۔ ہر دسویں روز دس نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اس دوران میں غیب سے امداد ملنی شروع ہوگی۔ بارہا کا مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

طریقہ (۱۸)

دست غیب کا ایک نادر عمل پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عمل تیر بہدف ہے اور بہت کم خطا کرتا ہے اور خاص مشکل بھی نہیں ہے۔ کرنا اس میں صرف یہ ہے کہ اپنے نام کے ابجد سے حروف نکالو پھر اس کے مطابق اللہ کا کوئی نام شامل کرو۔ پھر تکسیر جفری کرو۔ تکسیر میں ہر دوسری سطر ایک حرف دائیں طرف سے اور ایک حرف بائیں طرف سے اٹھا کر سطر بنائی جاتی ہے۔ جب آخری سطر پہلی سطر کے مطابق آجائے تو اس کو زمام کہتے ہیں۔ ایک دن تکسیر کرو، اگلے دن مٹا دو یا پانی سے دھو دو۔ اسی طرح لگاتار چالیس دن تک کرو اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھو کہ کس طرح بے شمار دولت عطا کرتا ہے۔ تختی آم کی تیار کرانی ہے اور قلم انار کی لکڑی کا ہو اور روشنائی میں کچھ عطر شامل کرلینا چاہیئے۔

مثال اس کی یہ ہوگی۔ عزیز احمد۔ ع ز ی ز ا ح م د۔
اللہ کے دو نام لیں گے۔ رزّاق۔ منعم۔ رزاق۔ م ن ع م۔
ع ز ی ز ا ح م د۔ رزاق۔ م ن ع م۔

اب اس کی تکسیر جفری پوری کریں گے۔ جب آخری سطر پہلی سطر کے مطابق آجائے تو سمجھ لیں کہ تکسیر صحیح ہوگئی۔

(تکسیر کے قاعدے سے واقفیت نہ ہو تو جو سطر پہلی سطر کے مطابق آجائے اسے آخری سمجھ لیں)

ع	ز	ی	ز	ا	ح	م	د	ر	ز	ا	ق	م	ن	ع	م
م	ع	ع	ر	ن	ی	م	ر	ق	ا	ا	ح	ز	م	ر	د
د	م	ر	ع	م	ع	ر	ز	ح	ن	ا	ی	ا	م	ق	ز
ز	د	ق	م	م	د	ا	ع	ی	م	ا	ع	ن	ز	ح	ز
ز	ز	ح	د	ز	ق	ن	م	ع	م	ا	ز	م	ا	ی	ع
ع	ز	ی	ز	ا	ح	م	د	ز	ز	ا	ق	م	ن	ع	م

اس مثال میں آپ یہ دیکھیں کہ آخری سطر پہلی سطر کے مطابق ہوگئی جب تک آخری سطر کے عین مطابق نہ ہو، سمجھئے کہ ابھی زمام نہیں نکلی یا پھر کہیں غلطی ہورہی ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ "تکسیری جفری" کے ذریعہ حُب، تسخیر اور رزق و فتوحات کے جو عملیات کیے جاتے ہیں وہ بفضل خداوندی تیر بہدف ہوا کرتے ہیں اور ایک دم تیر نشانے پر لگتا ہے۔ میں نے تکسیر جفری کے ذریعہ جب بھی کوئی عمل کیا ہے اس میں مجھے بھرپور کامیابی نصیب ہوئی ہے اور کام چٹکی بجاتے ہوگیا ہے۔

اس طرح کے امور کو عاملین پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن میں اپنے قارئین سے یہ وعدہ کرچکا ہوں کہ "کتمان علم" کا مرتکب نہیں ہوں گا۔ لہٰذا جو کچھ اپنے استادوں اور بزرگوں سے سیکھا ہے اسے بے کم وکاست انشاء اللہ بیان کروں گا اسی وعدے کی ایفا کی وجہ سے یہ اہم طریقہ بھی نذر قارئین کرکے میں قلبی طور پر مطمئن ہوں۔ لیکن میں اپنے قارئین سے پھر تاکیداً یہ عرض کروں گا کہ وہ ہر عمل کو پوری طرح سمجھ کر انتہائی احتیاط اور ذمہ داری

کے ساتھ اور مکمل ایمان ویقین کے ساتھ انجام دیں تب ہی مقاصد حسنہ میں کامیابی ممکن ہے۔

طریقہ (۱۹)

نوچندی جمعرات کو تازہ غسل کرے اور پھر بوقت تہجد خوشبو لگا کر اور لوبان اور اگربتی جلا کر گوشہ تنہائی میں بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھے۔ ہر روز اسی طرح ۲ نقش لکھے۔ نقش لکھنے کے بعد اپنی ٹوپی میں رکھ لے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر "یا منعم" کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھے۔ نقش پُر کرتے وقت "یا منعم" کے نیچے دو روپے لکھ دے۔ نماز فجر کے بعد اشراق تک یا منعم پڑھتا رہے اور اس کے بعد اشراق کی نماز ادا کرے۔ ایک نقش پانی سے نگل لے اور دوسرا نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال آئے۔ انشاء اللہ ۴۰ روز کے بعد دو روپے روزانہ ملنے شروع ہوں گے۔ ۲۰ روز کے بعد یا منعم کے نیچے دو ریال لکھ دے۔ انشاء اللہ اب دو ریال ملنے شروع ہوں گے۔ جب بیس روز تک دو ریال ملتے رہیں تو پھر دو ڈالر لکھ دے۔ اب دو ڈالر ملنے شروع ہوں گے بس اس سے زیادہ کا لالچ نہ کرے۔ جب دو ڈالر ملنے لگیں تو پھر یا منعم دو سو مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر نقش لکھنے کی ضرورت نہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا منعم	۹۸	۶۰	۴۲
۶۶	۳۶	۶	۹۲
۳۰	۴۸	۱۱۰	۱۲
۱۰۴	۱۸	۲۴	۵۴

طریقہ (۲۰)

بزرگوں کا تجربے میں آیا ہوا ایک اور دست غیب کا عمل پیش کیا جا رہا ہے جو انتہائی زود اثر ہے اور مجرب بھی ہے اور مشکل بھی نہیں ہے۔ اس عمل کو دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کسی بھی وقت کر سکتے ہیں لیکن جس وقت بھی پہلے دن کریں، چالیس دن تک لگاتار اسی وقت کریں، کسی دن کسی وقت اور کسی وقت نہیں ہونا چاہئے اور بزرگوں نے فرمایا ہے اگر اس عمل کو روزانہ بعد نماز عشاء کیا جائے تو افضل ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر مصلے ہی پر بیٹھ کر ایک بار درود تاج پڑھیں اور اس کے بعد آیت کریمہ۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ط وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ط ایک ہزار مرتبہ پڑھے، چند ہی روز میں یا عمل کے آخری ہفتے میں ایک مؤکل حاضر ہو کر کچھ دے گا وہ چیز لے کر احتیاط سے رکھ لے اور چالیس دن کے بعد ہر فرض نماز کے بعد اول و آخر درود ابراہیم ایک بار اور مذکورہ آیت دس مرتبہ پڑھتا رہے تا کہ عمل قائم رہے۔ انشاء اللہ اس چیز کے خرچ کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ جو مؤکل دوران عمل دے کر جائے گا بلکہ کچھ نہ کچھ غیب سے عطا ہوتا رہے گا۔

اکابرین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کی شروعات کسی برج ثابت اور عروج ماہ میں کرے تو کامیابی کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔

طریقہ (۲۱)

یہ عمل صرف اس شہر یا گاؤں میں ہو سکتا ہے جہاں دریا ہو، چھوٹے موٹے تالاب پر بھی ممکن نہیں ہے۔ البتہ اگر نہر ہو تب بھی بات بن جائیگی۔

ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ چھ گز کپڑا خالص حلال کی کمائی سے خریدو، یہ کپڑا سفید یا ہرے رنگ کا ہو، اس میں سے تین گز کی پگڑی بناؤ تین گز کا تہمند بناؤ اور نوچندی جمعرات کو روزہ رکھو اور صبح کی نماز کے بعد تہمند اور پگڑی باندھ کر یہ آیت پڑھتے ہوئے دریا کی طرف چل پڑو۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا٥

ننگے پاؤں جانا بھی شرط ہے، دریا پر جا کر غسل کرو، غسل کے دوران بھی آیت پڑھتے رہو، غسل کے بعد پگڑی کو تہمند بنالو اور تہمند کو پگڑی بنالو۔ واپسی میں بھی آیت کریمہ پڑھتے رہو، گھر آ کر دونوں کپڑے احتیاط کے ساتھ تہہ کر کے کسی صندوق میں رکھ دو اور اپنے کپڑے پہن لو۔ دوسرے ماہ پھر نوچندی جمعرات کو روزہ رکھو اور اسی عمل کو دہراؤ۔

یہ بات واضح رہے کہ کپڑوں پر (۱) اور (۲) ڈال دو۔ ایک نمبر کو پگڑی بناؤ اور دوسرے کو تہمند۔ واپسی میں الٹا کرو۔ (۲) کو پگڑی بناؤ اور ایک نمبر کو تہمند۔ اسی طرح یاد رہے گا اور بھول چوک نہیں ہوگی۔ لگاتار گیارہ جمعراتوں تک گویا کہ گیارہ مہینوں تک یہ عمل جاری رکھو، گیارہویں دن کے عمل کے بعد ایک دو دن کے اندر اندر کسی بزرگ سے ملاقات ہوگی اور وہ ایک انگوٹھی عطا کریں گے اس انگوٹھی کو پہن لو اور روزانہ اس انگوٹھی پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کرتے رہو تا زندگی۔

اس انگوٹھی کے پہننے کے بعد روزانہ غیب سے کچھ نہ کچھ ملتا رہے گا، نماز کی پابندی کے ساتھ خیرات بھی روزانہ کچھ نہ کچھ کرتے رہو تاکہ عمل متاثر نہ ہو۔

طریقہ (۲۲)

یہ عمل بھی بزرگوں سے منقول ہے اور مجرب ہے۔ اس عمل کی کامیابی پر روزانہ کچھ نہ کچھ ملتا ہے لیکن اس میں دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جو کچھ بھی عطا ہو اس کا ۲۵ فیصد حصہ خیرات کرنا روز کے روز ضروری ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جو کچھ بھی ملے ۲۵ فیصد خیرات کر دینے کے بعد اسے اپنی ذاتی ضروریات میں خرچ کر دینا ضروری ہے ورنہ آئندہ کے لئے روزینہ بند ہو جائے گا۔

مندرجہ ذیل نقش روزانہ پندرہ عدد لکھ کر کسی بھی کھیت میں جا کر دبا دیں۔ چاند کی پہلی تاریخ سے چاند کی پندرہ تاریخ تک روزانہ اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ پندرہ دن کے بعد ایک بزرگ سے ملاقات ہوگی۔ وہ جتنا عطا کریں گے اتنا پھر تکئے کے نیچے سے یا گھر کے کسی طاق میں رکھا ہوا ملتا رہے گا۔ اسی طرح کے دست غیب والے عملیات میں راز کو چھپائے رکھنا عمل کو پائیدار بناتا ہے کسی پر راز افشا کر دینے سے بھی عمل کی قوت فنا ہو جاتی ہے۔ اس لئے عمل سے پہلے اور بعد میں کسی پر اپنا راز ظاہر نہ کیا جائے ورنہ عمل کو نقصان پہنچے گا اور وہ بے اثر ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۱۵۳	۱۶۶	۱۵۷	۱۴۹	۱۶۱
۱۴۷	۱۶۴	۱۵۱	۱۶۹	۱۵۵
۱۶۷	۱۵۸	۱۴۵	۱۶۲	۱۵۴
۱۶۰	۱۵۲	۱۷۰	۱۵۶	۱۴۸
۱۵۹	۱۴۶	۱۶۳	۱۵۰	۱۶۸

طریقہ (۲۳)

دست غیب کا ایک اور مجرب طریقہ نقل کیا جا رہا ہے۔ مندرجہ ذیل نقش ۴۰ عدد روزانہ لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر کسی دریا میں یا بڑے تالاب میں ڈالیں، تو چندی اتوار سے یہ عمل شروع کریں اور نقش لکھنے سے پہلے ۱۸۰ مرتبہ "یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ بِالْخَیْرِ" پڑھیں، اس عمل کے چلے میں ترک حیوانات ضروری ہے۔ ورنہ عمل باطل ہو جائے گا، چالیس دن پورے ہونے کے بعد روزانہ ایک نقش لکھ کر جیب میں ڈال لیا کرے، شام تک انشاء اللہ جیب روپوں سے بھری رہے گی، نقش کے پہلے خانے کو خالی رکھا ہے اور اس خانہ کا عدد خانے کے اوپر تحریر کرنا ہے۔ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے بلکہ یہ نقش بزرگوں سے اسی طرح نقل ہوتا چلا آرہا ہے اس لئے ہم نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے اور شائقین سے اسی طرح نقل کرنے کی تاکید ہے۔ نقش یہ ہے۔

	۷۸۶		۴۶۰
۴۶۷	۴۷۰	۴۷۴	
۴۷۳	۴۶۱	۴۶۶	۴۷۱
۴۶۲	۴۷۶	۴۶۸	۴۶۵
۴۶۹	۴۶۴	۴۶۳	۴۷۵

طریقہ (۲۴)

ذیل میں ایک نقش دیا جا رہا ہے یہ اگرچہ دست غیب کا تو نہیں ہے لیکن اگر اس نقش کو طریقے سے کر لیا جائے تو دست غیب ہی کی طرح رزق کے اسباب بنتے ہیں اور ہر طرف سے رحمت خداوندی کی ہوائیں اس طرح چلتی ہیں کہ مالی مسائل خود بخود حل ہونے لگتے ہیں اور خوب خیر و برکت ہوتی ہے۔

اس نقش کو چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر اپنے پاس رکھے ورنہ گلاب و زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر پھر چاندی کا ورق رکھ کر نقش کو موڑ کر تعویذ کی شکل دے اور پھر اس اسے سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے بازو پر باندھ لے پہلے چار دنوں تک یَارَزَّاقُ تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِی الرِّزْقِ رِزْقُکَ یَارَزَّاقُ ۳۰۸ مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کرے، کپڑے ہی سمیت۔ اس کے بعد چار دن تک الوہابُ ۲۷۰ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کرے اس کے بعد تاعمر یارزاق یاوہاب دس مرتبہ روزانہ پڑھ کر نقش پر دم کرتا رہے۔ اول و آخر ہمیشہ حسب توفیق درود شریف بھی پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ رزق کی بے حد فراوانی ہوگی اور دنیا سمجھے گی کہ کہیں سے دست غیب مل رہا ہے۔

نقش یہ ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

یاعطرائیل — یاامواکیل

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

یاجبرائیل — یارفتمائیل

طریقہ (۲۵)

یہ نقش بھی دست غیب کی طرح دولت کی فراوانی لاتا ہے اور بفضل خداوندی اسباب خود بخود بنتے ہیں۔ یہ نقش بسم اللہ کا ہے۔ اس نقش کو چاندی کی تختی پر کندہ کرائیں ورنہ پھر مذکورہ نقش کی طرح گلاب وزعفران سے لکھیں۔ یہ نقش شرف قمر میں لکھیں اس کے بعد قمر ہی کی ساعت میں اس عمل کو کریں کہ اول سات مرتبہ درودِ تاج ورنہ پھر درود ابراہیم ہی پڑھ لیں اس کے بعد یہ پڑھیں۔ اَجبْ یاجبرائیل یاھمواکیل یارویائیل یا اسرافیل یاطاطائیل یادورائیل یاامواکیل یاتنکفیل یامولائیل یاسرکتیائیل بحقِ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کردے اور پھر اس پر مذکورہ نقش کی طرح چاندی کا ورق رکھ کر اسے موڑ لیں اور پھر موم جامہ کے بعد اسے تعویذی شکل دے کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں اس کے بعد روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر اس نقش پر تاعمر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ ہر طرف سے روزی کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اَجبْ یاجبرائیل بحقِ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

اَجب یاھمواکیل بحقِ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم — اَجب یااسرافیل بحقِ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	یااکرام	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

اَجبْ یاطاطائیل بحقِ بسمِ اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

طریقہ (۲۶)

اول ترک حیوانات دس روز تک کرے اور تین روزے رکھے۔ اس کے بعد عروج ماہ نوچندی اتوار سے عمل شروع کرے۔ تہجد کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر پانچ ہزار دوسو چوراسی مرتبہ اسم "یاباسطُ" پڑھے پھر ایک سو ایک مرتبہ درود ابراہیم پڑھے۔ اس کے بعد نماز فجر ادا کرے، نماز فجر کے بعد انار کے قلم سے ۴۲ نقش "یاباسطُ" کے لکھے۔ پھر انہیں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے۔ دریا کی طرف جاتے وقت اور واپسی میں کسی سے کلام نہ کرے اور نہ ہی مڑ کر دیکھے۔ روزانہ اسی طرح ۴۱ دن تک عمل کرتا رہے۔

دوران عمل جَو یا گندم کی روٹی نمک سے کھائے اور روٹی خود پکائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ کھائے۔ اپنا کام کسی سے نہ کرائے، انشاء اللہ ۴۱ روز کے بعد روزی میں برکت ہوگی اور کچھ نہ کچھ روزانہ پردۂ غیب سے عطا ہوگا، جو کچھ بھی ملے اسے خرچ کردے، جمع نہ کرے ورنہ عمل باطل ہوجائے گا۔ ۴۱ دن کے بعد بلا پرہیز ۱۱ نقش روزانہ لکھ کر دریا میں ڈالتا رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یارفتمائیل بحق باسط

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۴۴	۳۶
۴۲	برائے دست غیب	۳۰

طریقہ (۲۷)

بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص آیت کریمہ "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" کا جدول وَفقی اور جدول کسری ایک کاغذ پر چاند کی ۱۴ تاریخ کو بعد نماز مغرب لکھ کر اپنے پاس رکھ لے اور آیت کریمہ کو روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے ۴۵۰ مرتبہ پڑھتا رہے تو اسے دنیا میں عزت اور سرداری عطا ہوگی انشاء اللہ اور اگر ان دونوں جدولوں کو ایک کاغذ پر اور دوسرا اس کی پشت پر لکھ کر خوشبو سے معطر کر کے اپنے تکیے میں سی لے اور پہلے چلّے میں آیت کو ایک ہزار نوسو مرتبہ پڑھے۔ ایک چلّے کے بعد تاحیات ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کو معمول بنائے تو اس کو غیب سے روزی عطا ہوگی۔

جدول وَفقی حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل یہ ہے۔

جدول وَفقی اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	له	و	ن	ع	م	ل	ا	ل	و	ک	ی	
س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ف	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	[illegible]
ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	[illegible]
ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	[illegible]
ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	[illegible]
ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	[illegible]
ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	[illegible]
ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	[illegible]
ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	[illegible]
و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	[illegible]
ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	[illegible]
ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن
م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع
ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م
ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا
و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل
ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	[illegible]
ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک
ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی

جدول تکسیری حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل یہ ہے۔

ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل
ل	ح	ی	س	ک	ب	و	ن	ل	ا	ا	ا	م	ل	ع	ل	ن	ه	و
و	ل	ه	ح	ن	ی	ل	س	ع	ک	ل	ب	م	و	ا	ن	ا	ل	ا
ا	و	ل	ل	ا	ه	ن	ح	ا	ن	و	ی	م	ی	م	ل	ب	س	ل
ک	ا	ع	و	ل	ل	س	ل	ب	ا	ل	ح	م	ن	ی	ه	و	ا	ن
ن	ک	ا	ا	و	ع	ح	و	ی	ل	ن	ل	م	س	ه	ل	ل	ب	ا
ا	ن	ب	ک	ل	ا	ل	ا	ه	و	س	ع	م	ح	ل	و	ن	ی	ل
ل	ا	ی	ن	ن	ب	و	ک	ل	ل	ا	ح	م	ل	ع	ا	س	ه	و
و	ل	ه	ا	س	ی	ا	ن	ع	ن	ل	ب	م	و	ا	ک	ح	ل	ل
ل	و	ل	ک	ح	ه	ک	ا	ا	س	و	ی	م	ا	ب	ن	ل	ع	ن
ن	ل	ع	و	ل	ل	ن	ل	ب	ح	ا	ه	م	ک	ی	ا	و	ا	س
س	ن	ا	ل	و	ع	ا	و	ی	ل	ک	ل	م	ن	ه	ل	ا	ب	ح
ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ه	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل

طریقہ (۲۸)

یہ ایک انتہائی مجرب عمل ہے۔ سورۂ قارعہ کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور ہر نماز کے بعد سورۂ قارعہ ایک بار پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رزق کے دروازے کھلیں گے، ملنے والی رقم ہمیشہ جائز کاموں میں خرچ کریں۔ روزانہ اول آخر ایک مرتبہ درودشریف پڑھا کریں۔ سورۂ قارعہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۱۶	۳۱۲۰	۳۱۲۳	۳۱۰۹
۳۱۲۲	۳۱۱۰	۳۱۱۵	۳۱۲۱
۳۱۱۱	۳۱۲۵	۳۱۱۸	۳۱۱۴
۳۱۱۹	۳۱۱۳	۳۱۱۲	۳۱۲۴

طریقہ (۲۹)

اس عمل کو ترک حیوانات کے ساتھ تہجد کے وقت کرنا چاہئے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ چالیس دن تک گوشہ تنہائی میں اس عمل کو جاری رکھیں۔ اس جگہ کسی کا عمل دخل دوران چلّہ نہ رہے۔

عمل یہ ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَسْتَغِیْثُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔۱۴سو مرتبہ پڑھنا ہے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دست غیب کی دولت سے سرفراز ہوگا اگر ترک حیوانات کے ساتھ پڑھیں تو صرف پانچ سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اس عمل کی برکت سے رزق کے دروازے کھلیں گے لیکن دست غیب سے بہرہ ور نہیں ہوگا۔ چالیس دن کے بعد روزانہ اس عمل کی ایک تسبیح پڑھتے رہیں۔

طریقہ (۳۰)

عمل یہ ہے۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

ترکیب: نماز عشاء کے بعد دو رکعت نفل ادا کریں اس طرح کے سورۂ فاتحہ کے بعد اس آیت کو پچاس مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دست غیب کے لئے دعا کریں۔ اس عمل کو ۲۱ راتوں تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ دست غیب نصیب ہوگا، کامیابی کی صورت میں روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور دولت جمع کرنے کی غلطی نہ کریں۔

طریقہ (۳۱)

یہ عمل ایک بزرگ کی عطا ہے اور ہم اس عمل کو اپنے تمام قارئین کو بخش رہے ہیں، فائدہ اٹھائیں اور ہمیں اور بزرگوں کو دعاء خیر سے نوازیں ہم نے بھی اس عمل کا تجربہ کیا ہے۔ اس عمل کے شروع کرنے سے غیبی فتوحات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کی پابندی کے بعد عجیب وغریب کمالات کا ظہور شروع ہوتا ہے۔ پروردگار عالم طرح طرح کی نعمتیں عطا کرتا ہے، رزق کی فراوانی ہوتی ہے اور آمدنی میں زبردست اضافہ ہوتا ہے، دل باغ باغ رہتا ہے اور روح مطمئن اور آسودہ رہتی ہے، اس عمل کی برکت سے وہ سب کچھ ملے گا جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد گیارہ سو مرتبہ "یامغنی" اور گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھیں، اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ چلّے کے دوران ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں اور چلّے کے بعد روزانہ کسی بھی وقت صرف ایک تسبیح پڑھتے رہیں۔ نوچندی جمعرات کو پہلے دن عمل کے بعد "یامغنی ویاغنی" کا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ دست غیب دولت عطا ہوگی اور رزق کے دروازے ایسی جگہ سے کھلیں گے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۹	۵۴۳	۵۴۶	۵۳۲
۵۴۵	۵۳۳	۵۳۸	۵۴۴
۵۳۴	۵۴۸	۵۴۱	۵۳۷
۵۴۲	۵۳۶	۵۳۵	۵۴۷

طریقہ (۳۲)

اس عمل کی برکت سے بھی دست غیب کے دروازے کھل جاتے ہیں اور روزی موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بہ نیت زکوٰۃ سورۂ یٰسین عشاء کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھیں اول وآخر ۴۱ مرتبہ درودشریف پڑھیں اور ۴۱ ویں رات سورۂ یٰسین کا نقش بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ۵ مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھتے رہیں۔ اول وآخر پانچ مرتبہ درودشریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی اور دولت کی

ریل پیل ہوگی۔ بارہا کا آزمایا ہوا عمل ہے اللہ کے فضل سے کبھی خطا نہیں کرتا۔ سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۵۹

طریقہ (۳۳)

ایک زبردست عمل جو انسان کو صاحب دولت بنا دیتا ہے۔ جس ہجری ماہ کی پہلی تاریخ جمعرات کی ہو اس سے یہ عمل کرنا ہے پہلی تاریخ کو روزہ رکھنا ہے اور دودھ اور چاول سے افطار کرنا ہے۔ بعد نماز عشاء وتر پڑھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کریں اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص نماز سے فارغ ہو کر اس کا ثواب اہل بیت کو پہنچا دیں۔ اس کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز فجر کے بعد سورۂ مزمل گیارہ مرتبہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف نماز ظہر و عصر و مغرب کے بعد سورۂ مزمل دو مرتبہ اور عشاء کے بعد تین مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح ایک سال تک اس عمل کو جاری رکھیں اور ہر ہجری مہینے کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھتے رہیں۔ ایک سال کے بعد اس قدر فتوحات ہوں گی کہ عقل حیران ہوگی۔ اس دوران اگر سورۂ مزمل کا نقش گلے میں پڑا رہے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۹۱	۱۷۱۹۴	۱۷۱۹۷	۱۷۱۸۴
۱۷۱۹۶	۱۷۱۸۵	۱۷۱۹۰	۱۷۱۹۵
۱۷۱۸۶	۱۷۱۹۹	۱۷۱۹۲	۱۷۱۸۹
۱۷۱۹۳	۱۷۱۸۸	۱۷۱۸۷	۱۷۱۹۸

طریقہ (۳۴)

نوچندی جمعرات کو غسل کر کے نیا لباس پہن لیں اور نماز مغرب کے بعد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ سورۂ مزمل ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ عشاء کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھ کر سو جائیں، صبح کو کسی سے بات چیت کئے بغیر ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں پھر نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔ اس طرح اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ غائبانہ فتوحات شروع ہوں گی۔

طریقہ (۳۵)

یہ نقش روزانہ ۱۲ کی تعداد میں لکھ کر آگ میں جلائیں اور اس کی خاک کسی نہر یا دریا میں ڈالیں۔ اس عمل کو ۱۲۰ دن تک جاری رکھیں انشاء اللہ غیب سے روزی کا سلسلہ شروع ہوگا۔

۷۸۶

لے	ح	حج
ع	لا	لے
۶	۱۱۱۶۱	۹

طریقہ (۳۶)

آدھی رات کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر گیارہ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ "یاعزیز" پڑھیں۔ اس کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یارحیم یاکریم پڑھیں، آخر میں تین سو مرتبہ "یامنتقم" پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل ختم کر دیں۔ ایک چلّے کے بعد دولت کے انبار لگیں گے۔

طریقہ (۳۷)

یہ عمل حضرت شفق رامپوریؒ نے اپنے مشہور ماہنامہ ستارہ کی اشاعت ستمبر ۱۹۵۹ء میں دیا تھا اور یہ بھی تحریر کیا تھا کہ یہ عمل انہیں مشہور طبیب بزرگ حضرت سید معظم الدین احمدؒ نے عطا کیا تھا۔ جس کو عام افادیت کے لئے انہوں نے اپنے رسالے میں پیش کیا۔ اس عمل کو جس نے بھی کیا اس نے اس کو مجرب پایا۔

یہ عمل بکرمی کے آٹھ مہینوں میں کر سکتے ہیں اور اس عمل کو نوچندی جمعرات کو کرنا ہے لیکن بکرمی کے ان مہینوں میں اس عمل سے پرہیز رکھیں بیساکھ، ساون، کارتک، مگھر، نوچندی جمعرات کا روزہ رکھنا ہے۔

تیاری یہ ہے۔ مٹی کا ایک برتن لائیں اس میں پانی رکھیں، کچھ چھوارے اور کچھ کھجور لائیں، افطار میں اس پانی کے جو مٹی کے برتن میں کسی کنوئیں یا دریا سے لائے ہوں اور کھجور و چھوارے کے سوا کچھ نہ کھائیں

نہ کچھ پیئیں۔ افطار سے کچھ دیر پہلے غسل کریں، پاک صاف لباس پہنیں، لباس پر عطر لگائیں اور مصلّٰی بچھا کر اس کے اردگرد ۴ اگربتیاں جلالیں۔ افطار کھجور سے کر کے چھوارہ کھالیں اور پھر پانی پی لیں۔ نماز مغرب اسی جگہ مع اوّابین کے ادا کریں، اس کے بعد عشاء تک درود شریف پڑھتے رہیں، عشاء کی اذان پر قضاءِ حاجت سے فارغ ہو کر تازہ وضو کریں اور اسی جگہ عشاء کی نماز ادا کریں۔ نماز سے فارغ ہو کر ۴۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور بارہ ہزار مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

اَزِفَةُ الْاٰزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۔ اس عمل کے دوران کوشش کریں کہ وضو نہ ٹوٹے اور اگر وضو ٹوٹ جائے تو حصار کے اندر تیمم کرلیں، ڈھیلے کا پہلے سے اہتمام رکھیں۔ انشاء اللہ عمل پورا ہونے پر مصلّے کے نیچے سے رقم ملے گی۔ یہ عمل اگر کسی وجہ سے پہلی بار کامیاب نہ ہو تو تیسری مرتبہ ضرور کامیاب ہوجاتا ہے لیکن عمل نوچندی جمعرات ہی کو کرنا ہے۔ بعض بزرگوں نے اس عمل کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ مذکورہ ۴ ماہ کو چھوڑ کر اگر آٹھوں مہینے یہ عمل کرلیا جائے تو پھر روزانہ تہجد کے وقت مصلّے سے رقم برآمد ہوتی ہے۔ لیکن رقم جتنی بھی ملے اس کو روز کے روز خرچ کر دینا ضروری ہے، بچا کر رکھنے سے عمل خراب ہوجاتا ہے۔

طریقہ (۳۸)

اس عمل کی زکوٰۃ ۲۷ دن میں ادا ہوتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ۱۲ دن تک روزانہ ۷۸۶ نقش لکھیں اور ۱۷ ویں دن سے نقش صرف ۴ عدد لکھیں ان نقوش کو روزانہ یا اکٹھے آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، اس کے بعد روزانہ ایک نقش لکھتے رہیں۔ انشاء اللہ غیب سے روزی ملتی رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۶۵	۴۴۴۸	۵۵۵
۳۸۹۳	یاغنی اغنی	۲۷۷۵
۱۱۱۰	۲۲۲۰	۳۳۳۸

طریقہ (۳۹)

رات کے ۱۲ بجے اٹھیں اور وضو کر کے پندرہ مرتبہ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کریں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۲۴ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی ۲۵ ویں دن سے سورۂ طٰہٰ کی تلاوت نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ کرلیا کریں۔ انشاء اللہ غیب نے روزینہ ملے گا اور رزق ایسی جگہ سے ملے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا۔ یہ عمل اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

طریقہ (۴۰)

بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ "کیمیا، لیمیا اور سیمیا" کے بارے میں اولیاء اللہ کے سوا کوئی کچھ نہیں جانتا۔ دست غیب بھی کیمیا کا ایک جزو ہے۔ کیمیا اسے کہتے ہیں کہ تانبے سے سونا بن جائے۔ دست غیب اسے کہتے ہیں کہ انسان کو اس کی اپنی ضرورت کے مطابق اس قدر رزق ملتا رہے کہ اس کو جائز اخراجات میں کوئی دشواری نہ ہو۔ یہ عمل بزرگوں کی عطا ہے اس عمل کو پوری دیانت داری کے ساتھ تمام قارئین تک پہنچایا جارہا ہے آگے اللہ کی مرضی اور آپ کی صحیح محنت۔ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ اگر قارئین نے اس عمل کو محنت اور حسن نیت کے ساتھ کرلیا تو پھر کسی کی محتاجی نہیں رہے گی۔ قدرت کی طرف سے انتظام ہوتا رہے گا۔

یہ عمل سات دن کا ہے۔ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں، دوران عمل جھوٹ نہ بولیں، فحش باتوں سے پرہیز رکھیں، بے ضرورت لوگوں سے ملاقات نہ کریں، زیادہ وقت تنہائی میں گزاریں۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے، عشاء کے بعد کرنا ہے اور نوچندی جمعرات کو روزہ رکھ کر جمعہ کی شب سے اس عمل کی شروعات کرنی ہے۔ کھانے کی چیزوں میں گوشت، لہسن، پیاز وغیرہ سے، بیڑی سگریٹ سے پرہیز رکھیں، گوشت کسی بھی جانور کا ہو نہ کھائیں۔ عشاء کے بعد اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا ہے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔

آیت یہ ہے۔ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یاحیُّ یاقیُّوم" پڑھیں، آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اس عمل کو ایک نشست میں بھی کر سکتے ہیں اور کئی نشستوں میں بھی، لیکن اس کو شروع عشاء کے بعد ہی کرنا ہے اور اگلے دن مغرب کی نماز کے بعد عشاء سے پہلے پہلے ختم کر دینا ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کے بعد رزق غیب سے ملے گا۔ یہ عمل اگر سال میں چند بار کرلیا جائے تو کیا ہی کہنے لیکن ایک مرتبہ کرنے والے بھی دست غیب سے محروم نہیں رہتے۔

طریقہ (۴۱)

دست غیب کے صرف یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک طے شدہ رقم مصلّے

کے نیچے سے ملتی رہے بلکہ دست غیب کا مطلب یہ بھی ہے کہ انسان کو کبھی فکر معاش نہ ہو۔ اور قدرت کی طرف سے اس کی امداد ہوتی رہے۔ تمام بزرگان دین غیبی امداد سے بہرہ ور تھے اور انہیں رزق کے سلسلے میں کوئی محتاجی نہیں تھی۔ ۱۹۱۰ء کی بات ہے کہ بغداد سے ایک بزرگ آئے اور وہ بزرگ اللہ کے بندوں پر اتنا خرچ کرتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی اور اتنا خرچ کرنے کے بعد بھی ان کی جیب خالی نہیں ہوتی تھی۔ ایک دن شفق رامپوریؒ نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت اس بے دریغ خرچ کا راز کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک عمل ہے جو مجھے کسی بزرگ سے عطا ہوا تھا اس عمل کی برکت سے مجھے غیب سے اس قدر ملتا ہے کہ مجھے خرچ کرنے کے بعد بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ ایک نقش ہے اور اس نقش کی اجازت میں تمہیں بھی دیتا ہوں اور اس کی اجازت میں سب کو بھی دیتا ہوں۔ اس نقش کو روزانہ گیارہ کی تعداد میں لکھنا ہے اس میں کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ نقش روزانہ لکھنے ہیں اور ناغہ ایک دن کی بھی نہیں کرنی ہے۔ لگاتار ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھنا ہے، اس نقش کے بے شمار فوائد ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ لڑکے اور لڑکی کی شادی میں کوئی رکاوٹ، نوکری کی تلاش میں کوئی الجھن، آپ پر کوئی جھوٹا مقدمہ، قرض کا بوجھ، اخراجات میں دشواری، کسی مرض سے پریشانی وغیرہ۔ انشاءاللہ اس طرح کے تمام امور میں غیب سے مدد ہوگی اور غیب سے زر کثیر ملے گا جو خرچ کرنے پر کم نہیں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲	۷۴۳	۲۷۶
۴۶۰	یہاں مقصد لکھیں	۶۵۱
۵۵۹	۳۶۸	۱۸۴

روزانہ گیارہ نقش لکھ کر کسی درخت کی جڑ میں دبانے ہیں، روزانہ دبانے ضروری نہیں لیکن روزانہ لکھنے ضروری ہیں۔ ساتویں دن یا دسویں دن اکٹھے دبا سکتے ہیں۔ انشاءاللہ دوران چلہ ہی فتوحات شروع ہو جائینگی لیکن دست غیب کی دولت ۴۰ دن کے بعد ملے گی۔

طریقہ (۴۲)

یہ نقش مولانا الحاج قطب علی اجمیریؒ کا عطا کیا ہوا نہایت مجرب ہے۔ بعد نماز صبح قبل از طلوع آفتاب زعفران سے لکھیں، قلم نیا ہو اگر انار کی ٹہنی کا ہو تو اچھا ہے۔ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ غیب سے روزی ملنے کا سلسلہ شروع ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲	۱۸۹	۱۹۶	۱۹۹
۱۹۵	۲۰۰	۲۰۱	۱۹۰
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۱	۲۱۴
۱۹۲	۲۰۳	۱۹۸	۱۹۳

طریقہ (۴۳)

کسی ایک نماز کے بعد روزانہ پندرہ مرتبہ یہ آیت پڑھنے کا معمول بنائیں، اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ انشاءاللہ کچھ ہی دنوں کے بعد غیب سے روزی کا سلسلہ شروع ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

طریقہ (۴۴)

پہلے سورۂ فاتحہ کی زکوٰۃ ادا کریں، زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈال لیں۔ پھر اسی رات سے روزانہ بہ نیت زکوٰۃ ۳۳۷ مرتبہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کریں۔ یہ عمل ۲۸ دن تک جاری رہے گا۔ آخری دن یعنی ۲۸ ویں دن سورۂ فاتحہ ۳۶۲ مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زکوٰۃ کے بعد روزانہ ۲۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاءاللہ صاحب زکوٰۃ کو غیب سے رزق ملے گا، کوئی بیماری نہیں ہوگی اور اگر خدانخواستہ کوئی بیماری ہوگئی تو صرف ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر سینے پر دم کرنے سے بیماری سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

میکائیل

طریقہ (۴۵)

اس عمل کے بعد وہاں سے رزق ملے گا جہاں سے گمان نہ ہو۔
طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں اس کے بعد مع بسم اللہ چہل کاف ۶۲ بار پڑھیں۔ اس کے بعد آیت کریمہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں پھر درود ابراہیم گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں، عمل کا وقت اور جگہ مقرر رکھیں۔ انشاء اللہ اس عمل کا اثر دس دن میں ظاہر ہونے لگے گا۔ غیب سے کچھ ملے گا لیکن لانے والے سے کوئی سوال نہ کریں، نہ یہ پوچھیں کہ تم کون ہو، کہاں سے آئے ہو، کس نے بھیجا ہے۔ جو کچھ دیدے لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور اس چیز کی حفاظت کریں اگر رقم ہو تو اس رقم کو خرچ نہ کریں چالیس دن کے بعد قرآن حکیم کی یہ آیت دس مرتبہ پڑھتے رہیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف۔
آیت یہ ہے۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ط وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ط

طریقہ (۴۶)

سات روزے رکھیں اور ہر شب نماز عشاء سے قبل چہل کاف سو مرتبہ مع بسم اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔
وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ اس آیت کے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَاحَیُّ" اور ایک سو پچاس مرتبہ "یَاقَیُّوْمُ" پڑھیں۔ انشاء اللہ سات دن کے بعد ایک نامعلوم شخص کوئی رقم دے گا اس کو بیگ میں رکھ لیں بغیر دیکھے اور خرچ کرتے رہیں، رقم کبھی ختم نہیں ہوگی۔

طریقہ (۴۷)

سورہ حشر کی اس آیت کی زکوٰۃ اکبر ادا کرے۔ پھر چالیس یوم تک بلاناغہ عشاء کے بعد ۵۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد روزانہ صرف ۷ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ رزق کے دروازے کھلیں گے اور بے گمان رزق ملے گا۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

طریقہ (۴۸)

اس مقصد کیلئے "یَابَاسِطُ" کا اسم مبارک مشہور ہے، مثلث وضعی کا ایک عمل پیش خدمت ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ اسم الٰہی "یَابَاسِطُ" ۷۲ مرتبہ پڑھ کر یہ آیت ۶۲ مرتبہ پڑھیں۔ یَابَاسِطُ الَّذِیْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اس کے بعد ہر نقش کاٹ کر علیحدہ علیحدہ کر کے آٹے میں گولیاں بنا کر بہتے ہوئے پانی میں ڈالیں۔ اس کے بعد ۷۲ نقش لکھیں اور اسم یَاحَیُّ کے اٹھارہ نقش لکھیں اور ان کو بھی الگ الگ کاٹ لیں اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں لیکن پہلے یَابَاسِطُ اور اس کے بعد یَاحَیُّ کے کٹے ہوئے نقش دریا میں ڈالیں۔ ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں اور ۴۰ دن کے بعد روزانہ ایک نقش ۷۲ والا اور ایک نقش ۱۸ والا لکھ کر کاٹ کر دریا میں ڈالتے رہیں۔
یہ بات یاد رکھیں کہ نقش لکھنے کے بعد جب تک دریا میں نہ ڈال دیا کریں کسی سے بات نہ کیا کریں۔ اگر کوئی راستے میں عجوبہ نظر آئے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ اس دوران اگر کوئی راستے میں کچھ طلب کرے تو نہ دیں۔ یہ نقوش لکھتے وقت اپنا حصار کرلیا کریں۔ چالیس دن کا پرہیز یہ ہے کہ زبان سے متعلق جو گناہ ہیں ان سے پرہیز کریں، جھوٹ، غیبت، بہتان وغیرہ۔
نقش یاباسط کا یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۲۰	۲۵
۲۲	۲۴	۲۶
۲۳	۲۸	۲۱

نقش یاحیُّ کا یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲	۷
۴	۶	۸
۵	۱۰	۳

طریقہ (۴۹)

سیب کے قلم سے اور زعفران سے روزانہ ۲۷ نقش یاباسط کا لکھیں، لگاتار ۲۷ دن تک اور ہر روز ۲۷ نقش لکھنے کے بعد ۲۷ مرتبہ یہ آیت پڑھا کریں۔ یَابَاسِطُ الَّذِیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ آخری نقش خود کھالیں اور ۱۷ نقش روزانہ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ آخری دن جب نقوش دریا میں ڈالیں گے تو خود ایک نقش واپس آجائے گا اس کو اٹھا کر رکھ لیں اور سمجھ لیں کہ نقش کے عامل ہو گئے۔

نقش دریا میں ڈالتے وقت راستے میں آتے جاتے بات نہ کریں۔ اگر راستے میں کوئی کچھ طلب کرے تو نہ دیں۔ جس کے پاس یہ نقش ہوگا وہ کبھی روزی سے محتاج نہیں ہوگا۔ بے گمان، بے حساب رزق ملے گا اور ملتا رہے گا۔

یاجرائیل

یا اسرافیل				یا عزرائیل
	۱۸	۴۸	۶	
	۱۲	۲۴	۳۶	
۴۲		یاباسط		۳۰

نقش یہ ہے۔

طریقہ (۵۰)

اَجِبْ یَاجِبْرَائِیْلُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَاھَمْوَاکِیْلُ یَااِسْمَاعِیْلُ یَاطَسْجَائِیْلُ بِحَقِّ یَابَاسِطُ۔

یہ عزیمت سات بار پڑھیں پھر اس کاغذ پر آیت اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ کاغذ پر اوپر والا نقش لکھیں جو طریقہ (۴۹) میں دیا گیا ہے۔ روزانہ ۸ نقش اسی طرح لکھنے ہیں اور لگاتار ۹ دن تک لکھیں۔ ۸ دن میں ۷۲ نقش تیار ہوں گے۔ آٹھویں دن ان نقوش کو کسی شیشی میں بند کر کے دریا میں ڈالیں۔ اس کے بعد روزانہ ایک نقش لکھیں اور اپنے سر میں باندھ لیں اگلے دن اس نقش کو اُتار کر رکھ لیں اور دوسرا نقش لکھ کر سر میں باندھ لیں، آٹھویں دن ان تمام نقوش کو جو کل ۹ ہوں گے آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ رقم ملنی شروع ہوگی جو برابر ملتی رہے گی۔

طریقہ (۵۱)

ہر نماز کے بعد "یاوہابُ" ۱۹۶ مرتبہ پڑھیں اور رات کو عشاء کی نماز کے بعد ۴۰۰۴ مرتبہ پڑھیں لیکن پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کریں اس کے بعد ۴۰ دن تک مذکورہ تعداد میں پڑھیں۔

زکوٰۃ اس طرح ادا ہوگی کہ مذکورہ اسم الٰہی کو چار کروڑ مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ اس تعداد کو کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ دنوں میں اپنی سہولت کے اعتبار سے پوری کریں۔ اگر اتنی تعداد میں پڑھنا ناممکن ہو تو پھر ۵ ہزار روزانہ ۴۰ دن میں چودہ لاکھ کی تعداد پوری کرلیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کے بعد ۴۰ دن میں اوپر والی تعداد پوری کریں۔ اس کے بعد روزانہ ایک نقش لکھیں، ۱۴ دنوں میں ۱۴ نقش لکھ کر قینچی سے الگ الگ خانے کاٹ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ ایک نقش میں ۹ خانہ ہوں گے اور ۹ گولیاں آٹے کی بنیں گی، ایک گولی میں ایک ہی خانہ رکھیں، ہر نقش پر ایک مرتبہ یہ پڑھ کر دم کرلیا کریں اَجِبْ یَاجِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَاوَھَّابُ۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳	۱۰	۱
۹	یاوہاب	۵
۲	۴	۸

طریقہ (۵۲)

نوچندی جمعرات کو غسل کر کے ۳ بجے خوشبو لگا کر بخور جلائیں اور خلوت میں بیٹھیں اور گیارہ سو بار درود شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش لکھیں اور اپنی ٹوپی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر اسم الٰہی "یامنعم" ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں۔ اگلے دن صبح کو سورج کے سامنے کھڑے ہو کر دوسو مرتبہ "یامنعم" پڑھیں۔ اس طرح اس عمل کو ۱۴ دن تک لگاتار کریں انشاء اللہ روزینہ جاری ہوگا۔ نقش صرف پہلی رات بنے گا اس کے بعد صرف اسم الٰہی کا ورد کرنا ہے۔ یہ عمل بہت خاص ہے۔

نقش یہ ہے۔

نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

۴۲	۶۰	۷۸	یامنعم
۷۲	۶	۳۶	۶۶
۱۲	۹۰	۴۸	۳۰
۵۴	۲۴	۱۸	۸۴

طریقہ (۵۳)

نوچندی جمعرات کو غسل کر کے نیا لباس پہنے، صندل اور لوبان کی دھونی لے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر یہ عزیمت دوبار پڑھے۔ اَجِبْ یَاجِبْرَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مُنْعِمُ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔ اس کے بعد ۴۴۴۴ مرتبہ یَا مُنْعِمُ پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ روزانہ دو نقش لکھے، نقش لکھتے وقت منہ مشرق کی طرف رہے۔ ایک نقش کھالے دوسرا نقش ٹوپی میں رکھ لے۔ اگلے دن ایک نقش کھالے اور ٹوپی والا نقش ٹوپی میں سے نکال کر رکھ لے اور نیا نقش ٹوپی میں رکھ لے۔ آخری دن دو نقش ٹوپی میں رکھا جائے گا وہ مستقل ٹوپی میں رہے گا، باقی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے۔ یہ عمل بھی ۱۴ دن کا ہے اس میں روزانہ رات کو صرف پہلے دن اسم الٰہی ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھا جائے اس کے بعد روزانہ صرف دو سو مرتبہ پڑھا جائے اور روزانہ عزیمت دو سو مرتبہ پڑھی جائے گی۔

۱۴ دن کے بعد روزانہ دو سو مرتبہ "یَا مُنْعِمُ" پڑھتے رہیں۔

۱۴ دن تک انڈا، مچھلی ہر طرح کا گوشت بند رکھیں۔ نقش وہی رہے گا جو طریقہ نمبر (۵۲) میں دیا گیا ہے۔ نقش کے پہلے خانہ میں یامنعم کے نیچے مطلوبہ رقم لکھ دیں لیکن رقم بہت زیادہ نہ لکھیں اور اگر نہ لکھیں بلکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دیں تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ دست غیب کی دولت سے سرفراز ہوگا اور دست غیب کی دولت سے سرفراز ہوگا اور دست غیب جاری رہے گا۔

طریقہ (۵۴)

یارزاق کا نقش بھی دست غیب کی دولت سے بہرہ ور کرتا ہے۔ روزانہ ۱۴ نقش لکھنے ہیں اور ان نقوش پر ۳۱۸ مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔ یَا اَمْوَاکِیْلُ بِحَقِّ یَارَزَّاقُ۔

۳۳ دن تک ایسا ہی کرنا ہے، پہلے دن کا پہلا نقش اور آخری دن کا آخری نقش دونوں ایک جگہ کر کے ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور باقی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر پھر دریا میں ڈال دیں۔ ۱۴ دن کے بعد روزانہ ایک نقش لکھتے رہیں اور عزیمت صرف اٹھارہ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ روزینہ جاری رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

اموا کیل رزاق

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

طریقہ (۵۵)

نماز چاشت کے بعد سجدے میں جا کر اسم "یاوہابُ" ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ ۴۰ دن کے بعد گھر کی کسی نہ کسی دیوار سے نوٹ نکلے گا۔ عمل جاری رہے گا تو دست غیب بھی جاری رہے گا۔ رقم جو بھی ملے اس پر قناعت کریں اور زیادہ کا لالچ نہ کریں۔

طریقہ (۵۶)

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بڑوں نے دست غیب کے جو عملیات ہم تک پہنچائے ہیں وہ سب یوں ہی ہیں۔ ان میں کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہیں ہے وہ صرف دل کو بہلانے کے لئے ہیں حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ ان عملیات میں ناکامی عامل کی اپنی کسی کوتاہی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ دست غیب کے عمل میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب عامل شرائط پر کھرا اترے۔ عمل کو اور بعد میں کامیابی کو پوشیدہ رکھے اس کی چرچا نہ کرے۔ دست غیب حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرے۔

(۱) پرہیزگاری اختیار کرے۔
(۲) رزق حلال کا خواہش مند ہو۔
(۳) جو لباس اس کے بدن پر ہو وہ حلال روزی سے خریدا ہو۔
(۴) یقین کامل ہو، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہو۔
(۵) ہر جمعرات کا روزہ رکھے۔
(۶) آنکھوں کو ممنوع چیزوں سے محفوظ رکھے۔
(۷) ہر وقت باوضو رہے مدات کو وضو کر کے ہی سونے کی عادت ڈالے۔

(۸) نہانے وسونے وغیرہ میں کسی کی مدد حاصل نہ کرے۔

(۹) عمل مکمل تنہائی میں کرے۔

(۱۰) دوران عمل مٹی کا چراغ جلائے اس میں زیتون کا تیل ڈالے۔

(۱۱) بیڑی سگریٹ اور حقے سے دوران عمل پرہیز رکھے۔

(۱۲) روزانہ عود یا کوئی بھی بخور جلائے۔

(۱۳) عمل شروع کرنے سے پہلے لگاتار سات دن تک روزے رکھے کشمش سے روزہ کھولے۔

(۱۴) اگر جو کی روٹی سرکہ سے کھائے تو بہتر ہے۔

(۱۵) کسی مؤکل کا دیدار ہو تو ہرگز نہ ڈرے۔

(۱۶) دوران عمل نیند کا غلبہ نہ ہو۔

(۱۷) عمل کی عبارت حفظ کر لے دیکھ کر نہ پڑھے۔

(۱۸) روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتا رہے۔

نوچندی جمعرات سے عمل کی شروعات کرنی ہے۔ رات کو بعد نماز عشاء سورۂ یٰسین ۴۱ مرتبہ پڑھے اور دعا بھی ۴۱ مرتبہ پڑھے اور اسی جگہ سوجائے۔ نماز فجر کے بعد اشراق تک درود شریف پڑھتا رہے، اشراق کی نماز ادا کرے، دعا کرے کہ اللہ غیب سے روزی جاری کردے۔ ۴۰ دن اسی طرح کرنا ہے۔ ۴۰ دن کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ دعا پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ جتنی بھی رقم کی نیت کرے گا روزانہ تکیہ کے نیچے سے برآمد ہوگی۔

سورۂ یٰسین اگر زبانی یاد نہ ہو تو دیکھ کر بھی پڑھ سکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ حفظ پڑھے اور صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ فِي الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْبَحْرِ فَاَطْلِعْهُ وَاِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ وَاِنْ كَانَ كَثِيْرًا فَهَوِّنْهُ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ عَلٰى فِيْهِ مِنَّةٌ وَّاجْعَلْ يَدَيَّ عُلْيَا بِالْاِعْطَاءِ وَلَا تَجْعَلْ يَدَيَّ السُّفْلٰى بِالْاِسْتِعْطَاءِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

طریقہ (۵۷)

اسم یا وہاب کا عمل نادرِ زمانہ ہے، پوری کائنات اس کی عظمت ورفعت کی معترف ہے۔ یہ عمل بزرگوں کی خاص امانت ہے۔ اس عمل کے پانچ مراتب ہیں۔ پہلا مرتبہ برائے سلطنت، دوسرا مرتبہ برائے وزارت، تیسرا مرتبہ برائے امارت، چوتھا مرتبہ برائے تسخیر خلائق، پانچواں مرتبہ برائے دست غیب ہے۔

اگر پہلی ترکیب سے زکوٰۃ ادا کرے تو بادشاہ بن جائے اگر دوسری ترکیب سے زکوٰۃ ادا کرے تو وزارت نصیب ہو اور تیسری ترکیب سے زکوٰۃ ادا کرے تو امیر کبیر بن جائے۔ اگر چوتھی ترکیب سے زکوٰۃ ادا کرے تو مخلوق مسخر ہو اور اگر پانچویں ترکیب سے زکوٰۃ ادا کرے تو غیب سے رزق ملے۔

پہلی ترکیب: پرہیز جلالی وجمالی اور ترک حیوانات کے ساتھ۔ ہر وقت باوضو رہے، عمل سے پہلے غسل کرے۔ ۴۰ دن میں ۱۴ کروڑ مرتبہ "یا وہاب" پڑھنا ہے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف، روزانہ ۱۴ نقش لکھے اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور بادشاہت عطا ہوگی۔

دوسری ترکیب: مذکورہ طریقہ سے روزانہ اتنی تعداد میں پڑھے ۴۰ دن میں ۴ کروڑ مرتبہ ہوجائے اور روزانہ ۱۴ نقوش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔

تیسری ترکیب: ترکیب یہ ہے کہ ایک کروڑ مرتبہ ۴۰ دن میں پڑھے۔ روزانہ ۱۴ نقش لکھے اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔

چوتھی ترکیب: یہ ہے کہ روزانہ تین ہزار ایک سو چھپن مرتبہ روزانہ پڑھیں، اس میں نقش لکھنے کی ضرورت نہیں۔

پانچویں ترکیب: روزانہ ۳۵ ہزار مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، روزانہ ۱۴ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۴۰ دن میں ۱۴ لاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ آخری دن ایک مؤکل حاضر ہوگا اور رقم عطا کرے گا۔ اس کے بعد اتنی ہی رقم روزانہ تکیہ کے نیچے سے برآمد ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۱۰	۱
۹	اجب یا جبرائیل بحق یا وہاب	۵
۲	۴	۸

طریقہ (۵۸)

اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْن۔ جو شخص اس کلمے کو ہر فرض نماز کے بعد ۲۵ مرتبہ پڑھے گا اور اس عمل کو ایک سو بیس دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس کو دست غیب حاصل ہوگا اور اس کی غیب سے زبردست مدد ہوگی۔

طریقہ (۵۹)

روزانہ صبح کی نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر ۷۰ مرتبہ ''یافتاح'' پڑھیں اور اس عمل کو ۱۲۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ غیب سے روزی پہنچے گی۔ ۱۲۰ دن کے بعد نماز فجر کے بعد صرف ۱۱ مرتبہ پڑھنے کا حسب قاعدہ معمول رکھیں۔ انشاء اللہ غیب سے امداد ہوتی رہے گی۔

طریقہ (۶۰)

نوچندی اتوار سے یہ عمل شروع کرے، مندرجہ ذیل نقش ۶۰ عدد لکھے اور لگاتار ۳۳ دن تک لکھے اور ہر نقش پر ۳۰۸ مرتبہ ''یا امواکیل بجق یارزاق'' پڑھ کر دم کردے پھر ان نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا میں ڈال دے۔ پانی میں ڈالتے وقت ایک مرتبہ پھر یہ کہے ''یا امواکیل بحق یارزاق'' ۳۳ دن پورے ہونے پر اگر چاند عقرب میں نہ ہو تو نماز فجر کے بعد ۳۰۸ مرتبہ مذکورہ عزیمت پڑھ کر دو نقش بنائے ان میں سے ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور ایک نقش جائے نماز کے نیچے یا پھر تکیہ کے نیچے رکھ دے۔ نماز اگر ہمیشہ ایک ہی جگہ پڑھتا ہو تو جائے نماز کے نیچے نقش رکھے ورنہ اپنے تکیہ یا بستر کے نیچے رکھ دے۔ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ اوابین کی نفلیں پڑھے اور نفلوں کے بعد ۳۰۸ مرتبہ ''یارزاق'' پڑھا کرے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ انشاء اللہ غیب سے روزی کے دروازے کھلیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

یا امواکیل بحق یارزاق

طریقہ (۶۱)

ترک حیوانات اور پرہیز جمالی وجلالی کے ساتھ یہ عمل کریں، نوچندی جمعرات سے بشرطیکہ وہ جمعرات قمر در عقرب سے محفوظ ہو۔ اس عمل کی شروعات کریں۔ ۴۱ دن تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ عمل ہمیشہ رات ہی کے حصے میں کریں۔ ۴۱ ویں دن موکل نظر آئیں گے، ان سے رقم کا مطالبہ کریں، اگر یک مشت مطالبہ کریں گے تو موکلین بھاری رقم دینے کا وعدہ کریں گے اور وہ رقم اگلی رات تکئے کے نیچے سے ملے گی ورنہ روزانہ کچھ نہ کچھ تکئے کے نیچے سے ملتا رہے گا۔

دوران عمل اور عمل کے بعد اپنا راز محفوظ رکھیں۔ لوگوں سے بتائیں گے تو عمل خراب ہوگا اور محرومی ہاتھ لگے گی۔

دست غیب کا عمل بہت ہی مجبوری اور ناگزیر حالات میں کرنا چاہئے۔ اصل دست غیب اپنی محنت کی کمائی ہے لیکن اگر کسی معذوری کی وجہ سے محنت کرنا ممکن نہ ہو یا کسی بھاری قرض کی ادائیگی کا مسئلہ درپیش ہو تو اس وقت ایسے عمل کرنے چاہئیں۔

طریقہ (۶۲)

حضرت کاش البرنیؒ فرماتے ہیں کہ نوچندی جمعرات کو ۳ بجے شب غسل کر کے کپڑوں میں خوشبو لگا کر بخور روشن کرے اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ ذیل نقش کو آتشی چال سے پُر کرے اور اس نقش کو اپنی ٹوپی میں رکھ لے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ''یَا مُنْعِمُ'' ۴۴۴ مرتبہ پڑھے۔ روزانہ ورد اتنی ہی بار کرے اور روزانہ دو نقش لکھے۔ ایک نقش کو جو سب سے پہلے لکھا جائے گا اس کو ٹوپی میں رکھ لے اور دوسرا نقش نگل لے اس کے بعد اگلی رات سے دو نقش لکھتا رہے ایک نگلتا رہے اور ایک آٹے میں گولی بنا کر رکھتا رہے۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن راتوں تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ ۲۱ رات کے بعد دو روپے ملنے شروع ہوں گے۔

اس عمل کو ۲۱ دن کے بعد پھر نوچندی جمعرات سے اسی طرح شروع کرے اور ۲۱ دن تک اسی طرح جاری رکھے۔ ۲۱ دن گزرنے کے بعد انشاء اللہ ۳۰ روپے روزانہ ملنے لگیں گے۔ اس کے بعد پھر نوچندی جمعرات سے تیسری مرتبہ اس عمل کی شروعات کرے اور اسی طرح اس عمل کو جاری رکھے انشاء اللہ ۲۱ دن کے بعد دو سو روپے روزانہ ملنے لگیں گے۔ بس اس سے زیادہ کا لالچ نہ کرے۔ اسی طرح ٹوپی میں ۳ نقش ہو جائیں گے۔ ہر چلّے کی بیس گولیاں ایک ساتھ دریا میں ڈال دے۔

حیرتناک عمل ہے اور حیرتناک کامیابی اللہ کے فضل وکرم سے سامنے آتی ہے۔(اس عمل کو دوبارہ لکھا گیا ہے، بہت خاص عمل ہے)
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامنعم	۹۸	۶۰	۴۲
۶۶	۳۶	۶	۹۲
۳۰	۴۸	۱۱۰	۱۲
۱۰۴	۱۸	۲۴	۵۴

طریقہ (۶۳)

یامنعم کا دوسرا طریقہ برائے دست غیب یہ ہے۔ یہ طریقہ بھی تیر بہدف ہے۔ اس طریقہ سے بھی زبردست کامیابی ملتی ہے۔ نوچندی جمعرات کے بعد نصف شب کے بعد غسل کر کے نیا لباس پہنے اور لباس کو خوشبو سے معطر کرے، عود، صندل اور لوبان کی دھونی لے۔ دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر یہ عزیمت دوسو مرتبہ پڑھے۔ اَجِبْ یَاجِبْرَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ بِحَقِّ یَا مُنْعِمُ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ۔ اس کے بعد ۴۴۴۴ مرتبہ یامنعم پڑھے اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اگلے دن صبح کو نماز فجر کے بعد اپنا رخ مشرق کی طرف کر کے دو نقش لکھے۔ ایک نقش پانی میں گھول کر پی لے اور دوسرا نقش اپنی ٹوپی میں رکھ لے۔ اس کے بعد روزانہ دوسو مرتبہ عزیمت اور دوسو مرتبہ "یامنعم" پڑھتا رہے لگاتار ۴۰ دن تک۔ پہلے دن یامنعم ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھنا ہے، نقش وہی ہے جو طریقہ (۶۲) میں دیا ہے۔ اس عمل میں نقش صرف پہلے ہی دن بنے گا۔ یہ عمل ایک سو بیس دن تک کرنا ہے، اس عمل میں پہلے چلّے کے بعد دو روپے روزانہ دوسرے چلّے کے بعد بیس روپے روز اور تیسرے چلّے کے بعد دوسو روپے روز ملنے شروع ہوں گے انشاء اللہ۔ اس سے زیادہ کا لالچ نہ کرے ورنہ عمل خراب ہو جائے اور پھر کچھ بھی نہیں ملے گا۔

طریقہ (۶۴)

عروج ماہ میں اس عمل کی شروعات کریں، روزانہ ۱۶ نقش لکھیں لگاتار ۳۲ دنوں تک، روزانہ ۱۶ نقش لکھنے ہیں۔ پہلے دن کا پہلا نقش اور آخری دن کا آخری نقش دونوں ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کر کے ہمیشہ اپنے بازو پر باندھیں، باقی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ روزانہ ۱۶ نقش لکھنے کے بعد نقوش کو سامنے رکھ کر ۳۰۸ مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔ یاامواکیل بحق یارزاق۔ انشاء اللہ ۳۲ دن کے بعد غیب سے روزینہ جاری ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۶	۹۸	۱۰۴
۱۰۰	۱۰۳	۱۰۵
۱۰۲	۱۰۷	۹۹

طریقہ (۶۵)

نوچندی اتوار کو ایک ہزار مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کے بعد سورۂ الم نشرح کے ۲ نقش تیار کرے، ایک نقش گھر میں لٹکا دیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے سورۂ الم نشرح کے اول و آخر میں چالیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں اور رات کو وتروں سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت دست غیب پڑھ کر دوسو مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔ ۴۰ دن کے بعد ہر فرض نماز کے بعد سورۂ الم نشرح ۳ مرتبہ اور عشاء کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۶	۳۱۱۰	۳۱۰۷	۳۱۰۳
۳۱۰۸	۳۱۰۲	۳۰۹۷	۳۱۰۹
۳۱۰۱	۳۱۰۵	۳۱۱۲	۳۰۹۸
۳۱۱۱	۳۰۹۹	۳۱۰۰	۳۱۰۶

طریقہ (۶۶)

نوچندی جمعرات کو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر "یارزاق" ۳۰۸ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے ختم کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یارزاق کا نقش بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ۴۰

دن کے بعد غیب سے روزی کا بندوبست ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

بحق یارزاق

طریقہ (۶۷)

پرہیز جمالی وجلالی اور ترک حیوانات کے ساتھ یہ عمل کرنا ہے، عمل سے پہلے ۳ روزے رکھے، روزے اس طرح رکھے کہ آخری روزہ نوچندی مہینے کو رکھا جائے۔ نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کرنی ہے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد حالت وضو میں ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر نماز فجر ادا کرے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد مشرق کی طرف رخ کر کے مندرجہ ذیل نقش کو ۲۷ مرتبہ لکھے اور اسی وقت آٹے میں گولیاں بنا کر ان نقوش کو دریا میں ڈال دے آتے اور جاتے وقت راستے میں کسی سے بات نہ کرے، نہ پیچھے مڑ کر دیکھے، کوئی آواز بھی دے تو نظر انداز کر دے۔

روزانہ اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھے، دوران عمل جَو یا گیہوں کی روٹی، ابلی ہوئی دال سے کھائے، کوشش کرے کہ یہ روٹی اور سالن خود پکائے ورنہ ایسی عورت سے پکوائے جو پرہیزگار ہو اور حیض ونفاس سے پاک صاف ہو۔ انشاءاللہ ۴۰ دن کے بعد دست غیب کی شروعات ہوگی۔ آخری دن بجائے ۲۷ کے ۳۷ نقش لکھے اور ۳۷ واں نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اجب یا رفتمائیل بحق باسط

۱۸	۴۸	۲
۱۲	۳۴	۳۶
۴۲	برائے دست غیب	۳۰

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

طریقہ (۶۸)

سب سے پہلے اسم "یاوہاب" کی زکوٰۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ ۱۱ دن کے اندر "یاوہابُ" سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہے۔ روزانہ تعداد مقرر کر کے سوا لاکھ مرتبہ گیارہ دن میں پڑھ لیں، اگر روزانہ کی تعداد برابر ہو تو بہتر ہے۔ اس طرح پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد ایک سو ایک مرتبہ عـزیـزُ ربُّ الْعَرْشِ الْمَجِیْد پڑھیں۔ پھر "یَـاوَهَـابُ" مقررہ تعداد میں پڑھ کر آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سوا لاکھ کی تعداد پوری ہونے کے بعد روزانہ یاوہاب ۳۶۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف۔ بارہویں دن ۴ آدمیوں کی دعوت کریں اور ایک کتے کو بھی کھانا کھلائیں اگر ۱۲ ویں دن مکان نہ ہو تو تین چار دن کے اندر اندر یہ دعوت ضرور کر دیں۔

جس روز دعوت کرنے کا ارادہ ہو اس روز علی الصبح نماز فجر پڑھ کر جنگل کی طرف چلے گئے۔ راستے میں کالا کتا نظر آئے گا۔ اس سے کہہ دیں کہ آج شام کو تمہاری دعوت ہے۔ تم ضرور آنا، اس کے بعد اس کتے کی طرف پلٹ کر نہ دیکھیں، کھانا مغرب کے بعد کھلانا ہے۔ کھانے کے لئے مغرب کے بعد چٹائی بچھا دیں اور کتے کا انتظار کریں۔ کتا آجائے تو اس کو ایک طرف پلیٹ میں کھانا دیدیں اور خود ۴ نمازیوں کے ساتھ کھانا کھائے۔ کتا کھانا کھا کر چلا جائے گا۔ اس کے بعد ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ عقل حیران ہوگی۔ رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور ضرورت کے مطابق غیب سے روزی جاری ہوگی۔

کتا ظاہر کے اعتبار سے کتا ہوگا، حقیقت کچھ اور ہی ہوگی لیکن اس بارے میں زیادہ غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے، سامان دعوت یہ ہونا چاہئے، کم سے کم ساڑھے چار کلو گیہوں کا آٹا، سوا کلو بکرے کا گوشت، دہی ۳ پاؤ، پیاز سوا کلو۔ دعوت میں ان ہی اشیا کا استعمال کریں۔

طریقہ (۷۰)

پرہیز جلالی وجمالی کے ساتھ ۴۰ دن تک یہ عمل کرے۔ روزانہ ۱۴۴۱۴ مرتبہ "یاوہابُ" پڑھے، اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور روزانہ مندرجہ ذیل ۱۴ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ آخری دن ۱۴ کے بجائے ۱۵ نقش لکھے اور سب سے آخر والا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے تکیے میں رکھ لے۔ انشاء اللہ کچھ ہی عرصہ کے بعد تکیہ کے نیچے رقم ملنی شروع ہوگی۔ چلّے کے بعد اگر سورۂ مزمل روزانہ گیارہ مرتبہ اور یاوہابُ ایک سو مرتبہ اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو روزینہ روز سے روز بڑھتا رہے گا۔

دست غیب کے علاوہ اور بھی فتوحات ہوں گی اور تسخیر خلائق کی دولت سے بھی عامل بہرہ ور رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۱۰	۱
۹	بحق یاوہابُ	۵
۲	۴	۸

طریقہ (۷۰)

اسم "یاواسع" کا عمل بھی دست غیب کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھ کر مغرب کے بعد عشاء تک لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد "یاواسع" ۱۳۷۰۰ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش دو عدد لکھیں، ایک ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک کو آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں۔ اگلی رات سے روزانہ ایک ہزار کی تعداد کم کرتے رہیں اور نقش دو ہی بناتے رہیں، ایک نقش روزانہ پانی میں گھول کر پیتے رہیں اور ایک نقش کو آٹے میں گولی بنا کر رکھتے رہیں آخری دن "یاواسع" سات سو مرتبہ پڑھا جائے گا اور یہ عمل کا آخری دن ہوگا اس دن ۳ تعویذ بنائیں ایک تعویذ گھول کر پی لیں اور ایک تعویذ آٹے میں گولی بنا کر رکھ دیں۔

ایک تعویذ جو سب سے آخر میں رکھیں اس کو پہلے والے تعویذ کے ساتھ شامل کر کے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ غیب سے روزی کا سلسلہ شروع ہوگا۔ عمل مکمل ہونے کے بعد روزانہ بعد نماز عشاء ۱۳۷ مرتبہ "یاواسع" پڑھتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاواسع	۶۹	۴۰	۴۸
۴۴	۲۴	۴	۶۵
۲۰	۳۲	۷۷	۸
۷۳	۱۲	۱۶	۳۶

طریقہ (۷۱)

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں، عشاء کی نماز بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر ۱۰۱ مرتبہ "یَاحَاضِرُ یَانَاظِرُ یَاشَا... یَاحَیُّ یَامَالِکُ" پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے اول وآخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۱۲۰ دن تک جاری رکھنا ہے۔ انشاء اللہ اس دوران عجیب عجیب بشارتیں ہوں گی۔ رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلتے رہیں گے۔ زبردست خیر وبرکت ہوگی اور تین چلّے پورے ہو جانے پر انشاء اللہ دست غیب کی دولت حاصل ہوگی۔ پہلے دن مذکورہ عمل کے بعد مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔ ۱۲۰ ویں دن یعنی عمل کے آخری دن پھر اس نقش کو دوبارہ بنائیں اور اس کو بھی اسی نقش کے ساتھ شامل کر لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یَاحَاضِرُ یَانَاظِرُ

۶۵۷	۶۷۱	۶۶۸	۶۶۴
۶۶۹	۶۶۳	۶۵۸	۶۷۰
۶۶۲	۶۶۶	۶۷۳	۶۵۹
۶۷۲	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۷

اس عمل میں کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔ البتہ چلتے ہوئے لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں اور زبان کو جھوٹ، غیبت وغیرہ سے محفوظ رکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

بھائی کے علاج کی خاطر

سوال از: محمد یامین ـــــــــ لاہور (پاکستان)

میرا نام محمد یامین، میرا تعلق لاہور سے ہے۔ تقریباً سات آٹھ ماہ سے آپ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، طلسماتی دنیا کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اللہ اسے اور زیادہ خیر کا ذریعہ بنائے آمین۔

آپ کا شاگرد بننے کی خواہش ہے آپ مجھے اپنی شاگردی میں لے کر عملیات میں رہنمائی فرمائیں۔ تقریباً پانچ چھ سال سے عملیات کی لائن میں ہوں، لیکن صحیح رہنمائی نہیں مل سکی، چند عمل کئے ہوئے ہوں جو مختصر عرض کردیتا ہوں۔ بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، یاحی یاحین لاحی فی دیمومۃ ملکہ بقائہ یاحی، سورۂ قریش، سورۂ طارق، سورۂ جن، سورۂ مُزَّمِلُ باموکل، سورۂ فیل باموکل، چہل کاف سادہ اور باموکل، چہل کاف باموکل محرم میں خاص ترکیب سے دریا پر، مسجد میں، پھر قبرستان میں حضرت لاہوریؒ کی قبر پر پڑھا۔ سورۂ جن حضرت طاہر بندگیؒ کی قبر پر، سورۂ فیل حضرت بابا موج دریاؒ کی قبر پر سورۂ مزمل قبرستان میں، جتنے دن اور تعداد مجھے کہی گئی اسی طرح میں عمل کرتا رہا۔

حزب البحر کی زکوٰۃ بھی ادا کر رکھی ہے، صفر کے مہینے میں جو خاص طریق پر ادا کی جاتی ہے۔ دو قسم کے موہنی منتر بھی عمل میں ہیں۔ یہ سارے عمل روزانہ پڑھنے کی ترتیب میں ہیں۔

میرا اس لائن میں آنے کی وجہ میرا چھوٹا بھائی جس کا نام محمد امین ہے، تقریباً آٹھ یا نو سال پہلے اس پر جادو ہوا تھا، جادو کچھ اس طرح کا تھا کہ سارے گھر والے اس کی وجہ سے پریشان تھے۔ میں نے کافی عاملوں کے پیچھے بھاگ دوڑ کی، وقت بھی لگا اور پیسہ بھی لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا جس کی وجہ سے میں نے عملیات سیکھنے شروع کئے۔ ابھی تقریباً سال ہوا ہے بھائی کا ٹوٹا پھوٹا علاج شروع کیا ہے، کچھ افاقہ ہوا ہے، آپ سے دردمندانہ عرض ہے، آپ میری عملیات میں رہنمائی فرمائیں تاکہ چھوٹے بھائی کا علاج اور مخلوق خدا کی بقدر ہمت خدمت کرسکوں۔ اس ٹوٹی پھوٹی عبارت کو ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جگہ دے کر شاگرد بننے کا طریقہ عنایت فرمائیں اللہ آپ کے عمل میں اور زندگی میں برکتیں عطا کرے آمین۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

جواب

شاگرد بننے میں کوئی حرج نہیں اور مخلوق کی خدمت کرنے کا جذبہ بھی ایک قابل قدر جذبہ ہے۔ کیونکہ خدمت خلق ایک ایسی عبادت ہے جو بندے کو دونوں جہاں میں سرخرو کرتی ہے اور اس عبادت میں اگر کوئی کوتاہی ہوجائے تب بھی یہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوجاتی ہے۔ جبکہ دوسری عبادتیں کوتاہیوں کی بنا پر رد کردی جاتی ہیں۔ یوں اللہ غفور رحیم ہے وہ اگر کھوٹی اور بے قیمت عبادتوں کو قبول فرمالے تو کسی کو چون وچرا کا کیا حق ہے۔ آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اس لئے اللہ آپ کی مدد ضرور کریں گے اور آپ کو ایک دن کسی قابل ضرور بنائیں گے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ صرف جذبے اور صرف خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔ انسان کو کسی قابل بننے کے لئے محنت وریاضت بھی کرنی چاہئے۔ اس دنیا میں ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی قابل بنے، لوگ اس کی عزت کریں وہ صاحب ثروت ہو اور دنیا اس کے سامنے سر جھکائے۔ لیکن صرف خواہش کرلینے سے انسان کو اس دنیا میں کوئی مقام حاصل نہیں

ہوتا بلکہ انسان کو اس دنیا میں کچھ بننے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے ایک طویل عرصہ تک انتھک جدوجہد کرنے کے بعد اس کا دامن مراد بھرتا ہے اور لمبی مدت تک محنت اور ریاضت کرنے کے بعد اسے گوہر مقصود ہاتھ لگتا ہے ہم آپ کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں لیکن آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کے اہل بننا چاہیں تو آپ کو محنت اور ریاضت کی راہوں سے گزرنا پڑے گا۔ محض آرزو کرنے سے اہلیت پیدا نہیں ہوگی اور جب تک اہلیت پیدا نہیں ہوگی خدمت خلق کے میدان میں ہم ناکام رہیں گے اور ممکن ہے کہ ہمیں ناکامی کے ساتھ ساتھ رسوائی کا غم بھی جھیلنا پڑے۔ جہاں تک بھائی کا علاج کرنے کی بات ہے تو یہ بھی ایک مستحسن جذبہ ہے لیکن اس بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ آپ فوری طور پر کسی اچھے عامل سے رجوع کریں اور وقت ضائع نہ کریں۔ اگر یہ یقین ہو کہ آپ کے بھائی پر کسی نے جادو کرا رکھا ہے تو پھر علاج کے سلسلے میں ٹال مٹول ٹھیک نہیں ہے جوں جوں مدت گزرتی رہے گی جادو کی طاقت بڑھتی رہے گی اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک خاص میعاد گزر جانے کے بعد علاج بھی ممکن نہیں ہوتا اس لئے بھائی کے علاج کے لئے خود کے عامل بننے کا انتظار نہ کریں۔ اگر آپ دن رات ریاضتوں میں بھی گزار دیں تب بھی سال ڈیڑھ سال سے کم میں آپ عامل نہیں بن سکتے اور اتنے آپ کسی قابل بنیں گے اتنے خدانخواستہ آپ کے بھائی کی جان پر بن جائے گی، آپ بھائی کے علاج کے لئے کسی معتبر عامل سے رجوع کریں اور روحانی عملیات میں کسی قابل بننے کے لئے اپنی جدوجہد کی شروعات کریں۔ جو عمل آپ کر چکے ہیں جو وظائف آپ کے معمولات میں داخل ہیں ان کو جاری رکھ سکتے ہیں لیکن ہمارا شاگرد بننے کے لئے آپ کو ان ریاضتوں سے بہرحال گزرنا پڑے گا جس کی ہم رہنمائی ایک کتابچے کے ذریعہ کریں گے۔ شاگرد بننے کے لئے آپ کو ان شرائط کو پورا کرنا ہوگا۔ اپنا نام اور اپنے والدین کا نام بھجوائیں، اپنا شناختی کارڈ بھجوائیں اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھیں، اپنا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی بھجوائیں، ۳ عدد فوٹو بھیجیں اور پاکستانی ایک ہزار روپے یا انڈین چھ سو روپے روانہ کریں۔ شاگرد بننے کے لئے ان سب چیزوں کا وصول ہو جانا ضروری ہے۔ جب تک کسی معتبر عامل سے رابطہ نہ ہو تب تک یہ عمل کریں کہ روزانہ سورۂ فاتحہ، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے یہ پانی دن میں دو بار صبح شام رات کو سوتے وقت اپنے بھائی کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش خود بنا کر کالے کپڑے میں پیک کرکے بھائی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بھائی کو جادو سے نجات ملے گی اور اگر خدانخواستہ جادو سے نجات نہیں ملے گی تو جادو کی قوت بڑھنے نہیں پائیگی نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹٦	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸٦	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمت ایں نقش ہر بلا دفع شود

آپ نے لکھا ہے کہ آپ پانچ چھ سال سے عملیات کی کتابوں کا مطالعہ کر رہے ہیں لیکن عامل اس لئے نہیں بن سکے کہ آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل نہ ہو سکی۔ اس سلسلے میں یہ عرض ہے کہ کوئی بھی انسان صرف کتابیں پڑھ کر عالم نہیں بن جاتا۔ عالم بننے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح عامل بننے کے لئے بھی کسی رہنما کی رہنمائی میں اپنا روحانی سفر تہہ کرنا لازمی ہوتا ہے، جب تک کسی کی رہنمائی اور نسبت آپ کو حاصل نہیں ہوگی اس وقت تک آپ معتبر اور مستند قسم کے عامل نہیں بن سکیں گے، علم کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا، کتابوں کا مطالعہ کرنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے لیکن علم حاصل کرنے کے لئے کسی استاد سے رجوع کرنا ضروری ہے اگر کسی بنا پر آپ کسی اور عامل کو اپنا استاد بنالیں اور اس کی رہنمائی میں روحانیت کی مشق کریں تب بھی بہتر ہے، ضروری نہیں کہ آپ ہمارے شاگرد بنیں، پاکستان میں بھی اچھے اور معتبر قسم کے عامل موجود ہیں آپ ان سے رابطہ پیدا کریں اور ان کی رہنمائی میں اپنی جدوجہد کا آغاز کریں، صرف کتابیں اور رسالے پڑھنے پر قناعت نہ کریں ورنہ زندگی کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور جسے کہتے ہیں خود اعتباری وہ ہزاروں کتابیں پڑھنے کے بعد بھی حاصل نہیں ہو سکے گی۔

رشتے داریوں کے غم

سوال از: بی بی عائشہ۔

حضرت صاحب میرا ایک مسئلہ ۱۰ سال ہو گئے ہیں آپ سے یہ مسئلہ بیان کرنے کی کوشش کی لیکن شہید کربلا کا صدقہ آج محرم ۵ کو یہ وقت ملا ہے۔ حضرت صاحب میں آپ کے طلسماتی دنیا کی پرانی قاری ہوں اور دیگر مسائل میں آپ سے رہبری پائی ہوں، الحمد للہ کامیاب بھی ہوئی

ہوں۔ دعاؤں میں آپ کو یاد کرتی ہوں۔

حضرت صاحب دراصل مسئلہ یہ ہے کہ میرے ابو عبدالغفار بن محبوبی کے ہم ۹ بچے ہیں دو ماؤں سے یعنی پہلی ماں کے گزرنے کے بعد دوسری ماں سے شادی ہوئی۔ ٹھیک نو بھائیوں میں ہمارے ابا ہی بڑے ہیں اور دو بھائی اللہ بخش اور پٹھان صاحب ابا اور دو بھائی کل ۳۔ کوئی بہن نہیں۔ ابا بڑے بھائی ہونے کے ناطے خود ایک زمین خرید کر چھوٹا موٹا گھر بنائے۔ ابا گارہ مزدو ہیں، عمر ۷۰ سال ہے۔ اتنے نیک دل ہیں کہ کھانا اور کھانے کے علاوہ کوئی بھی دیگر خصلت نہیں رکھتے، کبھی کوئی جھگڑا نہ کسی طرح سے کوئی برائی ہے۔ اسی سلسلے میں ابا اپنے بھائی اور ماں باپ کو پالتے رہے، ماں باپ کے گزرنے کے بعد ابا بھائیوں کو پالے اور ساری قربانیاں دے کر ان کو اپنے پاس ہی رکھ لیا۔ ایک چچا گزر گئے لیکن ایک اور چھوٹے چچا ہیں وہ ابا کے ساتھ رہ کر یہ کہتے رہے کہ میں اپنا گھر بنا لے کر جاؤں گا۔ ان کا اچھا پکا گھر بھی بن گیا لیکن شیطانی خصلت اب وہ آدھا حصہ مانگتے ہیں، کورٹ میں مقدمہ درج کر دیتے ہیں ابا بہت پر ملال ہیں بہت غم کرتے ہیں۔

گھر میں ہمیشہ جھگڑے اور ابا بیوی بچوں سے ناراض رہنے لگے اللہ تعالیٰ کا شکر کہ جیسے تیسے ابا کے سارے بچوں کی شادی ہوگئی ہے۔ اب آخر میں ایک لڑکا بچا ہوا ہے، خیر شریعت میں کیا بھائیوں کو کوئی حق ہے کہ ابا کی کمائی سے جائیداد حاصل کریں۔

حضرت بہت سے عاملین کا کہنا ہے کہ ان لوگوں نے گھر پر اور گھر والوں پر گندی بندشیں کرا کر رکھی ہیں، سچ مانئے حضرت آج سے پہلے ہم نے کبھی بھی علاج کرانے کی کوشش نہیں کی۔ جیسے سارے خاندان والوں کی بھی زبان بندی کردی گئی ہے۔ سب لوگ باہر تو ابا کے حق میں بولتے ہیں لیکن چچا کا معاملہ آتا ہے تو دامن جھاڑ کر کہتے ہیں، عجیب قسم کی کشمکش ہے ابا تو اتنے دل آزار ہو گئے ہیں کہ کہتے ہیں کہ یا مجھے موت آئے یا اس کو اللہ میری نظروں سے دور کردیں۔ ہم سب لوگ نہیں چاہتے کہ چچا پر کوئی آنچ آئے۔ حضرت صاحب آپ سے گزارش ہے کہ ہماری رہبری کریں۔

آپ کے رسالے کو اللہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے، جو پریشان دلوں کا آسرا ہے کیا آپ کے رسالے کے عملیات کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے ڈرتی ہوں کہیں کوئی غلطی یا گستاخی نہ ہو۔ چچا کی بیوی بہت ظالم ہے۔ میں بہت پہلے ایک عمل پڑھی تھی، کھجور کی گٹھلیوں والا عمل، یہ صرف آپ مخصوص یہ پریشان حال ایسی طرح کی ایک عورت کے لئے لکھا تھا۔ اسی لئے سنبھل کر عملیات کرنا چاہتی ہوں۔

حضرت جی برائے مہربانی ذہنی اور جسمانی الجھن سے اللہ چھٹکارا دلائیں، میرے والدین اور دیگر بھائی بہن سارے ان پڑھ ہیں یا کم پڑھے لکھے ہیں، میرے ابا کی پریشانی اور مصیبت دیکھی نہیں جاتی۔ حضرت صاحب بہت تکلیف ہوتی ہے، میں رات رات بھر نہیں سوتی سوچ میں ہی رات کٹ جاتی ہے۔ میرے ماں باپ بالکل خاموش ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت جی میں لوح شمس بنوانا چاہتی ہوں، تاریخ اور ہدیہ بتائیں تو روانگی کی کوشش کروں گی۔

جواب

نوچندی منگل سے دو عمل شروع کریں اور جو لوگ آپ سے اور آپ کے والد سے دشمنی کر رہے ہیں یا ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں ان کا تصور اپنے ذہن میں رکھیں۔ روزانہ ۳۱۳ مرتبہ "یا منتقم" پڑھیں۔ اگر اس وقت یعنی پڑھائی کے وقت کوئی کڑوی چیز منہ میں رکھ لیں تو بہتر ہے۔ اس عمل کو کسی کالے کپڑے پر بیٹھ کر کریں۔ دوسرا عمل بھی نوچندی منگل سے شروع کرنا ہے، تعداد اتنی ہی رکھیں، قرآن حکیم کی اس آیت کو پڑھیں۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ اس عمل کو پڑھتے وقت اگر اپنے کپڑے الٹے کر کے پہن لیں اور یہ نیت کریں کہ آپ پر جو لوگ بھی کچھ الٹا سیدھا عمل کرا رہے ہیں یا آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں ان کے اعمال بد کی تاثیر ان ہی کی طرف لوٹ جائے۔ اس عمل کو بھی کالی چادر یا کالے کپڑے پر بیٹھ کر کرنا ہے۔ ان دونوں عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ ان دونوں عمل کے اول و آخر میں درود شریف نہ پڑھیں بلکہ شروع میں بسم اللہ بھی نہ پڑھیں۔ ان دونوں عمل کو بے وضو کریں۔ اور ان کو کرتے وقت اپنی پشت قبلے کی طرف کر لیں۔ انشاء اللہ ان دونوں عمل کی برکت سے آپ کے اور آپ کے والد کے بدخواہوں کو اپنے برے ارادوں میں شکست ہوگی اور ان کی سازشیں الٹ جائیں گی۔ خود ان کے درمیان دراڑیں پڑ جائیں اور برا چاہنے والے خود ہی باہم دست و گریباں ہو کر کمزور پڑ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ صبح شام "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ" دو سو مرتبہ گھر کے سب افراد پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ سلامتی عافیت اور تحفظ میسر رہے گا اور اللہ کی طرف سے خاص نگہبانی رہے گی۔ آج کل رشتے داروں کی طرف سے زیادہ تکالیف انسان کو مل رہی ہیں غیر تو پھر بھی کچھ رحم کھا لیتے ہیں لیکن رشتے داروں کے دلوں میں رحم اور

ہمدردی کے جذبات نہیں اُبھرتے ان کے اپنے مفادات اور اپنی اغراض انہیں نرا جانور بنا کر رکھ دیتی ہیں اور دوسروں کی چیزوں کو ہڑپ کرنے کے لئے وہ جس جانور پن کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کو دیکھ کر انسانیت ماتم کناں ہو کر رہ جاتی ہے۔

اگر یہ بات سچ ہے کہ آپ کے والد نے اپنے پیسوں سے زمین خرید کر مکان بنایا تھا تو اس مکان پر آپ کے چچا اور دیگر رشتے داروں کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ مکان آپ کے والد کی ملک ہے۔ اور ان کے بعد اس کا ترکہ ان کی اولاد کو پہنچتا ہے۔ دیگر رشتے دار جو آپ کے والد کی اس جائیداد پر نظر رکھتے ہیں اور لوگوں کو ورغلا کر اس پر اپنا قبضہ جمانے کی تگ ودو کر رہے ہیں وہ اللہ کے نافرمان ہیں اور ایسے لوگوں کو آخرت کی سزائیں بھگتنی پڑیں گی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر زمین کی رجسٹری آپ کے والد کے نام ہے تو دنیا کی عدالت میں بھی انہیں منہ کی کھانی پڑے گی لیکن دنیا کی عدالتوں میں تو کسی دھاندلی بازی سے انسان مقدمہ جیت بھی لیتا ہے حالانکہ وہ حق پر نہیں ہوتا مگر آخرت کی عدالت میں تو حق دار فتحیاب ہوگا اور باطل اور ارباب باطل کو اللہ کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔ نہ وہاں وکیل ہوگا نہ بے جا دلیل ہوگی، نہ دلیل کی گنجائش ہوگی۔ اپنے نامۂ اعمال کی انسان وکالت، حمایت یا مخالفت کرے گا اور حق تعالیٰ بہ نفس نفیس مقدمات کا فیصلہ فرمائیں گے۔ اس دنیا کی حد تک آپ بھی اپنی کوششوں کو جاری رکھیں اس کے بعد اچھے برے جو نتائج سامنے آئیں ان کو اللہ کی مصلحت سمجھیں اور ان پر دل سے ایمان لائیں۔ باقی اصل خوشیاں اور اصل راحتیں تو آخرت ہی کی ہیں۔ دنیا تو چند روزہ ہے، کوئی کسی کی جگہ پر قبضہ کرنے میں اگر کامیاب بھی ہوگیا تو وہ بھی کب تک قابض رہے گا۔ اسے بھی ایک دن اس جائیداد کو چھوڑ کر دنیا سے جانا پڑے گا۔

اپنے والد کو صبر وضبط کی تلقین کریں اور انہیں سمجھائیں کہ موجودہ پوزیشن میں ان کا شمار مظلومین میں ہے، ظالموں میں نہیں۔ جب کہ ان کے بدخواہوں کا شمار ظالموں میں ہے اور انسان اس دنیا میں وہی کامیاب ہے جو مظلوم ہو نہ کہ ظالم۔ ظالم اگر کچھ لینے میں کامیاب بھی ہوگیا تو ایک دن اسے بہت کچھ دینا بھی پڑے گا اور جھیلنا بھی پڑے گا۔ اللہ ہم سب کو اس کردار سے محفوظ رکھے جو ظالموں کا کردار ہوتا ہے اور اللہ ہم سب کو اس حسینی کردار کی تقلید کرنے کی توفیق دے جس نے حق کی خاطر میدان کربلا میں اپنی جان گنوادی تھی۔ یزید کو چند سالوں تک اقتدار میسر رہا اس کے بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہوگیا اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اقتدار سے محروم ہونے کے بعد بھی دلوں پر حکومت کرتے رہے اور آج بھی ان کی مظلومیت پر رونے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ ان سب کے آنسوؤں کو جمع کرلیا جائے تو ایک سمندر بن کر بھر جائے گا۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا کردار ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ انسان کو مظلوم بننا چاہئے نہ کہ ظالم۔ ظالم چند دن کی چودھراہٹ کے بعد رسوا ہو کر دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے اور مظلوم دلوں پر راج کرتا ہے اور اللہ کی رحمتیں اور عنایتیں مظلوم کے حق میں ہیں جو ایک دن اس کو ٹل کر رہتی ہیں۔

آپ کو بھی صبر کرنا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ ہی اللہ کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ صبر کریں، صبر کرتی رہیں اور نمازوں کی پابندی رکھیں۔ اپنے مسائل اگر اللہ کے حوالے کردیں گی تو زیادہ کامیابی کی امید ہے۔

لوح شمس اگر چاندی پر تیار کرائیں تو اس کا ہدیہ پندرہ سو روپے ہے اور اگر کاغذ پر بنوائیں تو اس کا ہدیہ پانچ سو روپے ہے۔ آپ کے حالات کے پیش نظر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ شرف شمس کا نقش کاغذ پر بنوالیں اور اس کے لئے ۳۱ مارچ ۲۰۱۱ء تک ۵۰۰ روپے کا منی آرڈر روانہ کردیں۔ نقش ۸ اپریل کو بنے گا اور ۱۰ اپریل تک انشاء اللہ روانہ کردیا جائے گا۔

ترقی چاہتی ہیں

سوال از: (نام ندارد)

مولانا صاحب میں کمپیوٹر کے Hard dest (HDD) کا بزنس کرنا چاہتی ہوں اور اس Hard dest (HDD) کی لائن مجھے معلوم ہے۔ میں اس بزنس میں بہت کامیاب ہونا چاہتی ہوں۔ مجھے اللہ پر بھروسہ ہے میں مایوس نہیں ہوں، مجھ میں بہت ہمت، لگن ہے لیکن پریشانی یہ ہے کہ مولانا صاحب مال نہیں ملتا، میں پرانا Hard dest (HDD) خریدنا چاہتی ہوں، کئی جگہ کوشش کی لیکن مجھے ہر بار مایوسی ہاتھ لگی۔ دکاندار کہتا ہے کہ ہم پرانا مال نہیں رکھتے تمہیں Scrap مارکیٹ جانا پڑے گا لیکن میں عورت ذات مارکیٹ Scrap جانے میں بہت شرمندگی محسوس کرتی ہوں، کئی بار میں وہاں ہمت کر کے مال کی تلاش میں گئی لیکن کچھ مال ہاتھ نہیں لگا اور کئی کمپیوٹر کی دکاندار کے پاس گئی اور کئی کمپیوٹر دکانداروں نے مجھ سے وعدہ کیا اگر مال آئے گا تو ہم آپ کو فون کرکے بتادیں گے۔ لیکن اس کے بعد کسی کا کوئی فون نہیں آیا۔ مولانا صاحب میرے کچھ رشتے دار اس بزنس میں بہت کامیاب ہیں اور بہت پیسہ کماتے ہیں، وہ ناسک میں رہتے ہیں، انہیں بہت مال ملتا ہے آس

پاس کے شہروں سے اور دور دور کے شہروں سے انہیں خود Delar مال لاکر دیتا ہے۔

مولانا صاحب پر مجھے مال نہیں ملتا۔ مولانا صاحب میری ایک چھوٹی لڑکی ہے جو ابھی اسکول جاتی ہے، اخراجات بھی بڑھ گئے ہیں کیونکہ میں چاہتی ہوں اس کی پرورش اچھے سے کروں اور اسے کسی قابل بنا سکوں کیونکہ مولانا صاحب آج کل مہنگائی میں بہت مشکلیں آرہی ہیں، گھر کے اخراجات کو چلانا، گھر میں کوئی مرد نہیں ہے، میں بہت ایمانداری سے اس کو روزگار کے روپ میں اپنانا چاہتی ہوں تاکہ چار پیسے ہاتھ میں رہیں۔ میں اپنے بچے اور اپنی ضرورت کو پورا کرسکوں، کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا نہ پڑے۔ مولانا صاحب عورت ذات ہوکر بزنس کریں اس میں کیا کوئی برائی ہے، کیا میں غلط کررہی ہوں اگر آپ لکھتے ہیں نہیں کرنا چاہئے تو میں آپ کی بات فوراً مان لوں گی اور اس بزنس کو کبھی نہیں کروں گی اور اپنی زندگی غریبی کے دن میں کاٹ لوں گی اور اگر آپ کو لگتا ہے عورت ذات کو بھی کمانا چاہئے اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے تو مولانا صاحب مجھے کوئی ایسا تعویذ یا عمل بتائیں جس سے زبردست کامیابی اور ترقی ملے۔ ہر طرف سے مجھے مال ملنا شروع ہوجائے، ساری مشکلیں ختم ہوجائیں اور مولانا صاحب ایسے ایسے راستے کھل جائیں جہاں سے مجھے امید بھی نہ ہو۔

مولانا صاحب میں بہت محنت کررہی ہوں، پانچ وقت کی نماز بھی ادا کرتی ہوں اور اللہ پر مجھے پورا بھروسہ ہے وہ مجھے ضرور کامیاب کرے گا۔ مولانا صاحب میں روز بعد عشاء ایک سوایک مرتبہ یاحاضرُ یاناظرُ یاشافیُ یاحیُّ یامالکُ پابندی کے ساتھ پڑھتی ہوں۔ مولانا صاحب اگر اس بزنس میں مجھے کامیابی ملے گی تو میں پیسے کمانے لگی تو ضرور اللہ کے بندے مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہیں میں ان کی ہمیشہ مدد کروں گی۔ خط بہت طویل ہورہا ہے، میں معافی چاہتی ہوں۔

جواب

کوئی بھی عورت اگر پردے کو ملحوظ رکھ کر کوئی ملازمت یا تجارت کرنا چاہتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پردہ اور حیا عورت کے زیور ہیں ان زیوروں کی حفاظت کے ساتھ آپ کسی بھی لائن میں کام کرسکتی ہیں۔ آپ میدان تجارت میں اپنی نظر کی حفاظت کریں اور اس بات کی بھی کوشش کریں کہ دوسروں کی نظر بد سے بھی آپ محفوظ رہیں اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ خود کو ایسے لباس اور برقع میں ملبوس رکھیں جو مردوں کو دعوت نظارہ نہ دے رہا ہو۔ بعض برقعہ میں مردوں کی نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا کام کرتی ہیں، عورتوں کو ایسے فیشن اپیل قسم کے برقعہ بھی نہیں پہننے چاہئیں۔ بعض عورتوں کے لباس بھی برقعوں سے جھانکتے ہیں اور دیکھنے والوں کو بری ترغیب دیتے ہیں۔ اس طرح کے لباس سے بھی خود کو بچانا چاہئے۔ اسلام عورتوں کو کسی اچھے کام سے یا کہیں ضرورت سے نہیں روکتا وہ ہر جگہ ایک حد متعین کرکے کسی بھی میدان میں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ہمیں ان حدوں کو نہیں پھلانگنا چاہئے، رزق میں ترقی، تجارت میں عروج اور کامیابی کے لئے اس شمارے میں کافی فارمولے دیئے گئے ہیں ان فارمولوں میں سے جسے آپ کرسکیں ایمان ویقین کے ساتھ کرلیں انشاء اللہ تجارت اور بزنس میں ترقی ہوگی اور رزق حلال کے لئے ہر طرف سے دروازے کھلیں گے۔ عشاء کے بعد آپ جو وظیفہ پڑھ رہی ہیں اپنی جگہ بہت مؤثر ہے اور یہ وہ وظیفہ ہے جس نے ایک بار ہمیں بھی مالی پریشانیوں سے چھٹکارا دلایا تھا۔ حسب معمول عشاء کے بعد ایک سوایک مرتبہ پڑھتی رہیں اور اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ دوسروں کی مدد کرنے کا جذبہ بہت اچھا جذبہ ہے لیکن دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنے دولت مند بننے کا انتظار نہ کریں بلکہ اپنی وسعت اور اپنی بساط کے مطابق ضرورت مندوں کی مدد کرتی رہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی اللہ کی رضا حاصل نہیں ہوتی اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک روپیہ کسی کو دے کر بھی اللہ کی رضا حاصل ہوجاتی ہے۔ اللہ ہماری نیت اور خلوص کو دیکھتا ہے، ہماری رقم کو نہیں دیکھتا۔ کروڑ پتی بن کر لاکھوں خرچ کرنے کے مقابلے میں غربت کی حالت میں چند روپے خیرات کردینا زیادہ نیکی کی بات ہے اس لئے تنگ دستی کے دور میں بھی آپ ضرورت مندوں کی مدد اپنی بساط کے مطابق کرتی رہیں۔ دوسروں کی مدد سے بھی اپنی راہیں کھلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ایک کے بدلے میں دس عطا کرتا ہے۔

نرسوں کا خوف

سوال از: حافظ محمد خواجہ حسین ــــــــــ حیدرآباد

ادباً عرض گزارش یہ ہے کہ بہت دنوں سے ہماری دلی تمنائیں تھیں ہم آپ کو خط لکھیں اور ہمارا جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ میں ایک عالم ہوں میں تقریباً دوسال سے آپ کی کتاب کا مطالعہ کررہا ہوں اللہ کے کرم سے میں نے اور آپ کی دعاؤں سے بہت فیوض حاصل کیا اور میں بہت آرزو سے یہ خط لکھ رہا ہوں، آپ کسی بھی حال میرا خط ماہ جنوری میں شامل کریں میں بہت پریشان ہوں، میں یہ خط آپ کو حیدرآباد

سے لکھ رہا ہوں، میرے گھر میں تقریباً ۶ بھائی تھے جن میں سے ایک کا انتقال ہوگیا۔ ہم پہلے ایک کرائے کے مکان میں تھے بعد میں ہم نے ذاتی مکان خریدا پھر اس کے بعد ہمارے والد صاحب نے ہمارے دونوں بھائیوں کی شادی کرنے کا ارادہ کیا، دونوں بھائی کی رسم کرنے کے بعد۔ ہمارے ایک بھائی جن کا نام محمد محبوب ہے، اچانک بیمار پڑ گئے، لاکھ بتانے کے باوجود کچھ بھی نہیں ہوا وہ انتقال کر گئے۔ پھر ہم بہت پریشان، ہمارا کاروبار ٹھپ ہوگیا، پھر تقریباً چار سال کے بعد ہمارے والد صاحب نے تیسرے بھائی کی شادی طے کردی شادی ہونے کے بعد تقریباً ہماری سب سے چھوٹی بہن جن کا نام رسول بی ہے وہ بیمار پڑ گئی اور کینسر ہوگیا لاکھ دکھانے کے باوجود اس کا بھی انتقال ۲۰۰۸ء میں بروز اتوار ہوگیا۔

مولانا صاحب ہم بہت پریشان، قرض میں ڈوبے ہیں جتنا کماتے ہیں وہ سارا پیسہ بیماری میں لگا دیتے ہیں، کیا کریں کیا نہ کریں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ ہمیشہ شادی کے بعد کچھ نہ کچھ نقصان ہوتا رہتا ہے۔ بعض پرانے لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگوں پر (نرسوں) کا اثر ہے اور وہ تمہیں موت کے منہ میں لے جاتا ہے اور تمہیں پریشان کر رہا ہے اور ایک بات میں آپ کو بتانا ضروری ہے۔ ہم اصل کرناٹک ضلع یادگیر کے ہیں، ہمارے گھر کے پاس گھر کو ایک سانپ کے پتھر تھے جیسے ہماری دادی ہر (اماوس) کو دودھ اور اگربتی لگا کر اس کو مانتے تھے لیکن ہمارے والد صاحب جب بیعت ہوئے تو اس سانپ کے پتھر کو چل کر باؤلی میں ڈال دیئے تب سے ہم پریشان ہیں اور اسی دن سے ہمارے بڑے بھائی جن کو فڈس کی بیماری ہوئی ابھی تک کم نہیں ہوئی لاکھ دکھانے کے باوجود اس کا بھی علاج بتائیں اور ہمارے گھر کے بارے میں کچھ بتائیں اور اس کا کچھ علاج بتائیں ہم کیا کریں اور ہم کو نرسوں سے چھٹکارا دلائیں اور ہمارے کاروبار کے بارے میں کچھ بتائیں بڑی مہربانی ہوگی۔

میرے والد صاحب کا نام محمد شہاب الدین ہے اور مولانا میرا نام حافظ محمد خواجہ حسین ہے۔ میرے لئے میرے نام سے کونسا ذکر اچھا ہے بتایئے اور میرا لکی نمبر اور اسم اعظم کیا ہے اور مجھے کونسا پتھر اور میرے گھر والوں کے لئے بتایئے۔

جواب

حیدرآباد میں نرسوں کا خوف عام ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہمیں نرسوں نے تباہ کر دیا اور ہمیں نرسوں نے اس حال کو پہنچا دیا۔ نرسوں کے بارے میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ وہ کوئی دیوتا ہے جو انسانوں کو پریشان کرتا ہے بالخصوص ان انسانوں کو جو اس کو بھینٹ نہیں دیتے اور اس کے نام کی خیرات نہیں کرتے۔

ہمارے خیال میں یہ تمام باتیں فاسد عقیدہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس دنیا پر نہ کسی دیوتا کا اختیار ہے اور نہ کسی اور طاقت کا کنٹرول۔ یہ ساری دنیا اللہ کے حکم سے چل رہی ہے اور اس کا نظام پوری کائنات کو اپنے بس میں کئے ہوئے ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ بہاریں آتی ہیں اور نہ خزائیں۔ اللہ چاہتا ہے تو انسان کو خوشیاں عطا ہوتی ہیں اور اللہ چاہتا ہے تو انسان غموں اور دکھوں سے دوچار ہوتا ہے، خوشیاں، راحتیں، آسانیاں، غم، تکلیفیں، مزاحمتیں سب اس کی قدرت ہی کے کرشمے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شیطان کی بھی اپنی ایک طاقت ہے اور یہ طاقت بھی اللہ کی عطا کردہ ہے لیکن شیطان کی طاقت اور دوسری کسی بھی چیز کی قوت اللہ کی کبریائی اور قدرت کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کسی بھی صاحب ایمان کو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں جس سے یہ اندازہ ہو کہ دیوی دیوتاؤں کی طاقت اللہ کی قدرت سے بڑھ کر ہے۔

نرسوں کا علاج بھی ممکن ہے بشرطیکہ انسان کا اپنا ایمان اور یقین مضبوط ہو۔ مفصل ایمان اور کمزور یقین کے ساتھ کوئی علاج نہیں ہوتا۔ آپ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کسی عامل سے رجوع کریں اور روحانی علاج کرائیں۔ انشاء اللہ آپ کو مصائب اور گردشوں سے نجات ملے گی۔

آپ کے گھر میں جو حادثے ہوتے رہے وہ افسوسناک ہیں اس طرح کے حادثوں کے بعد ایک طرح کا خوف دل ودماغ پر منڈلاتا رہتا ہے لیکن اس کے تدارک کے لئے آپ کو اپنے رب سے رجوع کرنا چاہئے اور اس کے بعد کسی معتبر عامل سے رجوع کرنا چاہئے۔ عامل بھی صرف ذریعہ بنتا ہے، مصائب وآلام سے نجات تو اسی وقت ممکن ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اسی کے حکم سے بیماریاں ختم ہوتی ہیں، اسی کے حکم سے آفتوں سے چھٹکارا ملتا ہے اور اسی کے حکم سے مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کسی سانپ کو یا کسی پتھر کی چیز کو بھینٹ دینا یا دودھ وغیرہ پلانا ایک خاص عقیدے کے باعث محض ایک شرک ہے اور شرک ایمان کو تباہ وبرباد کر دیتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے وہ اپنے بندوں کے ہر گناہ کو معاف کر دے گا لیکن شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اس طرح کی حرکتوں سے توبہ کرنی چاہئے اور اپنی مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے صرف اور صرف اللہ سے رجوع کرنا چاہئے۔ عاملین سے رجوع بھی اس یقین کے ساتھ کرنا چاہئے کہ یہ صرف ذریعہ بنیں گے، نجات تو مصیبتوں سے اس وقت

ممکن ہے جب اللہ چاہے۔ اللہ ہی ہمارا مالک ہے وہی ہمارا خالق ہے، وہی ہمارا معبود ہے اور وہی ہمارا مستعان ہے اس کی رضا کے بغیر ہماری نیا طوفانوں سے نکلنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔

آپ روزانہ صبح شام آیت الکرسی پڑھنے کے بعد سو مرتبہ "یارقیب" پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کریں اور اپنے گھر میں روزانہ ۳ سورتوں کا ختم چالیس دن تک کرائیں۔ سورۂ بقرہ، سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل، ان تینوں سورتوں کی تلاوت روزانہ خود کریں یا کسی سے کرائیں۔ انشاء اللہ آپ کو اور آپ کے گھر کو تمام آفتوں سے نجات ملے گی۔ اگر زسوں کی حقیقت ہے تو اس کے برے حملوں سے بھی آپ محفوظ رہیں گے۔ بشرطیکہ قرآن پاک کی تلاوت آپ ایمان ویقین کے ساتھ کریں۔ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے، لکی عدد ۳ ہے اور آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہے۔ عشاء کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کو انشاء اللہ اوپل راس آئے گا، ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں۔

مختلف مطالبے

سوال از: محمد اسلم جاوید ——— پٹنہ

(۱) بزرگوں سے سنا ہے کہ اللہ پاک ہر شخص کی قسمت پیدا ہونے کے ساتھ ہی تحریر فرمادیتے ہیں اور ایک مقررہ وقت کے تحت ہی اس میں کمی یا اچھی یا بری رونما ہوتے رہتے ہیں۔ گویا اس میں تبدیلی ہوتی ہے۔ ترقی کا معاملہ یا تنزلی کا، کیا بدنصیبی کو کسی نگینہ پاک وظیفہ، قرآنی آیات، دعاؤں کے ذریعہ یا پھر درود وغیرہ کے ذریعہ سے خوش نصیبی میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ یہ سارے ذرائع یا وسیلے کتنے کارگر، مفید اور اثر انداز ثابت ہوتے ہیں اور کس حد تک۔

(۲) حضرت بزرگوں سے سنا ہے کہ اچھے نام رکھنا اور پیدائش کے دن وتاریخ اور وقت بھی کسی شخص کی زندگی میں ان کا خاصا اثر دکھلاتے ہیں۔ ایک ہی دن تاریخ اور نام والے پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگیاں بالکل مختلف وبرعکس ہوتے ہیں۔ تو پھر پیدائش کے دن تاریخ کیسے اثر انداز ہوتی ہیں۔

(۳) حضرت بزرگوار کتابوں میں پڑھا ہے کہ علم نجوم سے ایک مسلمان کو دور رہنا چاہئے۔ یہ کس حد تک جائز ہے۔

(۴) کسی تعویذ کو لکھنے میں چال کا جاننا ضروری ہے کوئی اچھی کتاب ہے جو تعویذ لکھنے کے متعلق ساری جانکاری حاصل کراسکے تو تحریر فرمائیں۔

(۵) پیدائش کے دن تاریخ کے حساب سے جو راشی، لکی نمبر اور مفرد عدد نکالنے کے لئے کوئی اچھی کتاب کا نام بھی ضرور بتلائیں مہربانی ہوگی۔

حضرت موصوف سے گزارش ہے کہ میں اس خط کے ساتھ ایک جوابی لفافہ بھی ارسال کررہا ہوں تاکہ آپ سوالوں کا جواب خط کے ذریعہ تحریر فرمائیں اور عنقریب شمارے میں شائع کریں تاکہ اور حضرات بھی معلومات میں اضافہ کریں۔

(نوٹ) میں اپنی اہلیہ اور دونوں بچوں کی پیدائش دن وتاریخ اور وقت لکھ رہا ہوں۔ راشی، کون سے نگینے اثر کریں گے، مفرد عدد، لکی نمبر اور مبارک تاریخیں ہیں مرحمت فرمائیں۔ ذرّہ نوازی ہوگی۔ میرے دونوں بچوں کی زندگی کیسے رہے گی اور کیا وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکیں گے وغیرہ۔

میں اپنی اور اپنی اہلیہ کا گھر بیٹھے روحانی علاج کروانا چاہتا ہوں آپ بتائیں کیا کرنا ہوگا۔ اور اپنا ایڈریس ہے۔ اس خط میں بس اتنا ہی باقی انشاء اللہ آئندہ۔

میرا نام محمد اسلم جاوید، پیدائش ۲۵ رجنوری ۱۹۶۵ء (ہسپتال میں) دن پیر، جگہ نموشوگنج میں، مغرب کے وقت۔ میری والدہ کا نام نور النساء ہے۔ میری اہلیہ کا نام شاہینہ انجم۔ تاریخ پیدائش یاد نہیں دن جمعہ ہے، عمر ۳۵ سال۔ میری اہلیہ کی والدہ کا نام جمیلہ خاتون ہے۔

میرے پہلے بیٹے کا نام محمد کامران حیدر، پیدائش تاریخ ۸ / مارچ ۲۰۰۰ء دن بدھ کو، وقت ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ پر دن میں جگہ پال گنج ہسپتال میں۔ میرے دوسرے لڑکے کا نام محمد ذیشان، عمر پیدائش کی تاریخ ۱۰ / اکتوبر ۲۰۰۱ء دن بدھ کو وقت صبح ۳ بجے جگہ قاضی پور نالی ننیہال میں۔

میری شادی مئی ۱۹۹۴ء میں ہوئی تھی۔ یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کونسا عدد لکی ہے اور کونسا دن اور تاریخیں مبارک ہیں اور کونسا عدد دشمن ہیں اور کونسا دن نقصان دہ ہیں۔

نام کے اعتبار سے مفرد عدد زیادہ اثر انداز زندگی میں ہوتے ہیں یا پیدائش کے دن اور تاریخ کے۔ مفرد عدد زیادہ کارگر اور اثر انداز ہوتے ہیں۔ پیدائش کی تاریخ تو بدلی نہیں جاسکتی ہاں نام کو ضرور بدل سکتے ہیں۔ اگر ناموں میں خامی ہو تو وہ بھی تحریر کریں اور بچوں کے مناسب نام رکھیں۔ عرف نام بھی مفرد عدد نکالنے میں کام میں لائے جاتے ہیں یا پھر صرف اصلی نام کا استعمال کرتے ہیں۔ خط طویل ہوگیا ہے اس کے لئے بہت زیادہ معافی مانگتا ہوں لیکن خدا واسطے کے خط کو پورا پڑھیں اور میری حالت پر غور وخوض کرکے جائزہ لیں۔

جواب

آپ کا خط قدرے طویل ہے اور ۳ سے زیادہ سوالوں پر مشتمل ہے لیکن آپ کی دلجوئی کی خاطر اس خط کو پڑھ کر اس میں درج شدہ تمام سوالوں کا مختصر جواب دیا جارہا ہے لیکن جواب اتنے مبہم اور مختصر نہیں ہیں کہ آپ کی اور دیگر قارئین کی تشفی نہ ہوسکے۔ آپ کا پہلا سوال تقدیر سے متعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ کاتب تقدیر نے اس دنیا میں پیدا ہونے والے ہر شخص کی تقدیر پہلے ہی سے لکھ دی ہے۔ پیدا ہونے والا کہاں پیدا ہوگا اس کو موت کس علاقہ میں آئے گی، موت کی وجہ کوئی بیماری بنے گی، موت طبعی ہوگی یا غیر طبعی۔ اس کو اپنی زندگی میں کن احوال سے گزرنا پڑے گا۔ مال اس کے حصہ میں کتنا آئے گا، کن کن دکھوں سے یہ دوچار رہے گا، کونسی خوشیاں اور راحتیں اس کو میسر رہیں گی وغیرہ۔ یہ باتیں پہلے سے طے شدہ ہوتی ہیں لیکن بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تقدیر مطلق اور ایک تقدیر معلق۔ تقدیر مطلق میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی لیکن تقدیر معلق اللہ کے حکم سے بدل جاتی ہے اسی لئے دین اسلام نے دعاؤں کو ایک خاص اہمیت دی ہے اگر کسی انسان کی زندگی میں کسی بھی طرح کی تبدیلی اور تغیر کا امکان نہ ہوتا تو دعا مانگنے کی ضرورت بھی کیا تھی۔ پھر تقدیر بنانے والا رب العالمین ہے اور کسی قانون اور کسی ضابطے کا پابند نہیں ہے وہ کسی کی بری تقدیر کو بھی اچھی تقدیر میں بدل سکتا ہے۔ وہ اگر اپنے کسی خاص فیصلے میں کوئی تبدیلی کرلے تو کسی کو اعتراض یا چون وچرا کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس کا بنایا ہوا قانون یہ ہے کہ جو لوگ اس کی نافرمانی کریں گے وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے اور جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ جنت اور اس کی نعمتوں کے حق دار ہوں گے لیکن اگر کسی وجہ سے وہ نافرمانوں کو معاف کردے اور ان کی خطاؤں کو نظر انداز کردے اور فرمانبرداروں کو گرفتار کرلے اور ان کے اعمال صالحہ کو رد کردے تو کسی کو شور مچانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ وہ مالک ہے، وہ مختار ہے اس کو اپنے طے شدہ آئین کے خلاف کوئی بھی فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نیک کام کرکے کسی زعم میں مبتلا ہونا محض نادانی ہے کیونکہ کسی بھی اچھے کام کو اگر اللہ کی بارگاہ میں شرف مقبولیت حاصل نہ ہو تو اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

اس تفصیل سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اللہ نے جو تقدیر متعین کردی ہے اس میں بھی اللہ کے حکم سے تبدیلی ممکن ہے۔ اگر تبدیلی ممکن نہ ہوتی تو اس دنیا کا نظام اور انسانوں کی جدوجہد بے معنی ہوکر رہ جاتی اور دانشوروں کی رائے یہ ہے کہ کوشش کرنا اور بھاگ دوڑ کرنا بھی تقدیر الٰہی کا ایک حصہ ہے جن کی زندگی میں خوشیاں ہوتی ہیں انہیں جدوجہد کرنے کی توفیق ملتی ہے اور انہیں اللہ کے سامنے اپنا دامن پھیلانے کی بھی توفیق عطا ہوتی ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں جب طاعون پھیلا اور عمر فاروقؓ اس وبا سے محفوظ رہنے کے لئے مکہ سے کوچ کرنے لگے تو کسی صحابی نے اعتراض کیا کہ تم تقدیر سے بھاگ رہے ہو یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا تھا کہ میں تقدیر سے تقدیر کی طرف بھاگ رہا ہوں کیونکہ یہ بھی تو تقدیر میں لکھا ہوا ہے کہ میں طاعون سے بچنے کے لئے جگہ چھوڑ دوں گا اور طاعون سے محفوظ ہوجاؤں گا اور تم مکہ ہی میں مقیم رہوگے اور طاعون کا شکار ہوجاؤ گے۔

ویسے تقدیر کا معاملہ بہت نازک ہے اس میں زیادہ الجھنے سے گمراہ ہوجانے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ عقل لڑانا اور زیادہ گہرائیوں میں جانا اچھا نہیں ہے۔ بس یوں سمجھنا چاہئے کہ اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر کی بھی ایک اہمیت اور اللہ کی بنائی ہوئی تدبیریں بھی اپنا ایک اثر رکھتی ہیں۔ کچھ لوگ زندگی کی ناکامیوں کا جب شکوہ کرتے ہیں تو وہ اپنی تقدیر کو کوستے نظر آتے ہیں لیکن وہ اپنی ان کوتاہیوں کو محسوس نہیں کرتے جن کوتاہیوں کی وجہ سے انہوں نے تدبیر اور اسباب کو نظر انداز کرکے زندگی گزار رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جو لوگ تدبیروں کو اہمیت اور اسباب کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزارتے ہیں اور فضل رب پر ان کا یقین ہوتا ہے وہی لوگ خوش نصیب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی جدوجہد رنگ لاتی ہے اور ان کا مستقبل ان کے حال سے اچھا ہوجاتا ہے۔ اللہ تو پھر اللہ ہے وہ تو قادر مطلق ہے اس کو تو سب کچھ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ہم نے اپنے بڑوں سے یہ بھی سنا ہے کہ

جہاں میں مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

یعنی اس دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر اللہ کا کوئی نیک بندہ کسی پر نظر کرم ڈال دے یا کسی کے لئے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھالے تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجاتا ہے۔ اسی بات کے پیش نظر دعاؤں کی بھی ایک حقیقت ہے اور تعویذ اور وظائف بھی اپنا ایک درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہر صورت میں اور ہر حالت میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ دعائیں، تعویذات وظائف یا تدابیر اسی وقت اپنا اثر دکھاتے ہیں جب عرش الٰہی پر کسی بھی کامیابی کے لئے اللہ کا حکم ہوجاتا ہے۔ اصل

فیصلہ آسمان ہی پر ہوتا ہے اور آسمانی فیصلے کے سامنے دنیاوی فیصلوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۲) ماں باپ کی طرف سے اپنے بچوں کے لئے سب سے پہلا تحفہ اچھا نام ہے، اچھا نام وہ ہوتا ہے جو الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہو، اس کے معانی اچھے ہوں، وہ بزرگوں کے نام سے ملتا جلتا ہو اور ماہرین کی رائے کے مطابق اس کا مفرد عدد تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے میل کھاتا ہو۔ اسلام نے اچھے ناموں کے لئے تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کی کہیں تشریح نہیں کی ہے لیکن اسلام ایک فطری مذہب ہے اور وہ دنیاوی تجربات کی کہیں مخالفت نہیں کرتا وہ دنیاوی تجربوں کو اہمیت دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تجربات توحید وسنت سے متعلق نہ ہوں۔ ارباب تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کے نام کا مفرد عدد ان کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے ٹکراتا ہو ان کی زندگی میں نشیب وفراز بہت آتے ہیں اور انہیں خواہ مخواہ کی الجھنوں اور مشکلوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے نام ایسا رکھنا چاہئے جو تاریخ پیدائش سے ہم آہنگ ہو اور اس کے لئے کسی اچھی کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے یا کسی ماہر علم الاعداد سے رجوع کرنا چاہئے۔

اب رہی یہ بات کہ بعض اچھے نام والے لوگ بھی اس دنیا میں برباد اور بگڑے ہوئے نظر آتے ہیں تو اس کی وجوہات دوسری ہوتی ہیں۔ اچھے ناموں کے باوجود جب ان کی صحبتیں غلط ہوتی ہیں یا ماں باپ کی طرف سے انہیں اچھی تربیت نہیں ملتی اس لئے ان کی فطری خوبیاں پامال ہو کر رہ جاتی ہیں۔ والدین کے لئے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اچھا نام دیں بلکہ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ان کی تعلیم، ان کی تربیت اور ان کی اچھی صحبت پر دھیان دیں۔ اگر ماں باپ اپنے بچوں کو اچھا نام دے کر بے فکر ہو جائیں گے اور انہیں تعلیم وتربیت سے محروم رکھیں گے تو اچھا نام انہیں انسان نہیں بنا سکے گا۔ سچ بات یہ ہے کہ مادر شکم میں نطفہ قرار پاتے ہی ماں باپ کی ذمہ داریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلے زمانہ کی مسلمان مائیں اپنے بچوں کو وضو کر کے دودھ پلاتی تھیں۔ اور پہلے زمانہ کے مسلمان ماں باپ حمل ٹھہرنے کے بعد خود کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں مشغول رکھتے تھے اس کے نتیجے میں بچے صاحب اخلاق پیدا ہوتے تھے۔ آج کے دور میں بچوں کو بگاڑنے کے لئے خود ماں باپ بھی اہم رول ادا کر رہے ہیں اس لئے اچھے "نام" والے بچے بھی اچھائیوں سے محروم نظر آتے ہیں۔

(۳) علم نجوم کی کچھ حدیں جائز ہیں۔ ان حدوں تک اگر خود کو محدود رکھا جائے تو علم نجوم سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسلام کسی بھی علم کی مخالفت نہیں کرتا البتہ وہ کسی علم سے جو برے اثرات دلوں میں ابھرتے ہیں ان کی مخالفت کرتا ہے۔ ایک زمانہ میں ہمارے علماء نے انگریزوں کی زبردست مخالفت کی تھی اور جب سرسیدؒ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد رکھی تو ان کے خلاف غل غپاڑہ ہوا لیکن بعد کے حالات نے یہ ثابت کیا کہ جب تک مسلمان انگریزی زبان میں مہارت حاصل نہیں کریں گے تب تک عیسائیوں میں اور یورپی ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرنا آسان نہیں ہوگا۔ آج اخبارات میں، ٹی وی میں، ریڈیو پر علم نجوم کے ذریعہ خرافات پھیلائی جارہی ہے اگر مسلمان اس علم نجوم سے بالکل نابلد رہیں گے تو ان خرابیوں کا ازالہ کیسے ہوگا جو علم نجوم کے نام پر معاشرے میں پھیل رہی ہیں۔

علم نجوم اگر مطلقاً حرام ہوتا تو قرآن حکیم شمس وقمر اور دیگر ستاروں کی رجعت اور استقامت کا ذکر کیوں ہوتا۔؟ حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں ہمارے علما نے مکھی پر مکھی ماری ہے اور انہوں نے خود کو لکیر کا فقیر بنا کر پیش کیا ہے۔ کاش ہمارے علما علم نجوم کی حدیں متعین کر کے اس امت کی رہنمائی کرتے تو اس کے نتائج خوش آئند ہوتے اور اس کے ذریعہ بھی اللہ کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی اور دوسری اقوام اسلام کے ہمہ گیر دین ہونے کی قائل ہو جاتیں۔

علم نجوم کیلئے حضرت کاش البرنیؒ کی کتاب اسباق النجوم کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب بڑی حد تک آپ کی پیاس بجھا سکتی ہے اور اس کتاب کے ذریعہ آپ کافی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

نقوش کی چالیس جاننے کے لئے راقم الحروف کی مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں اور علم الاعداد کی جانکاری کے لئے راقم الحروف کی ترتیب دی ہوئی علم الاعداد کو پڑھیں۔ اس کا مطالعہ کرنے سے آپ کو اعداد کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوں گی۔ اعداد کی دوستی، دشمنی کا اندازہ ہوگا اور یہ بھی اندازہ ہو جائے گا کہ کس شخص کا لکی نمبر کونسا ہوتا ہے اور لکی نمبر زندگی کے کن کن شعبوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ جب کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے، آپ کا دشمن عدد ۵ ہے، لکی عدد ۶ ہے اور آپ کا اسم اعظم "یا عزیز" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔

آپ کی اہلیہ کا مفرد عدد ۶ ہے، دشمن عدد ایک اور ۸ ہیں، لکی عدد ۴ ہے، مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں، اسم اعظم "یا علیم" ہے۔ عشاء کی نماز

کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔

محمد کامران حیدری کا مفرد عدد ۳ ہے، دشمن عدد ۴ اور ۸ ہیں، لکی عدد ۷ ہے۔ مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰ ہیں۔ ان کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں۔ کامران حیدر کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، ان کے نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے۔ غالباً کامران حیدر زندگی کے نشیب وفراز سے بار بار دوچار ہوتے رہیں گے۔

محمد ذیشان عمر کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کا دشمن عدد ۲ اور ۴ ہیں۔ لکی عدد ۵ ہی ہے۔ مبارک تاریخیں ۵، ۱۴، ۲۳ ہیں۔ ان کا اسم اعظم "یاوہاب" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ محمد ذیشان عمر کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے۔ جوان کے نام مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے۔ اس نام میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

اگر اپنے بچوں کے بارے میں مزید تفصیل جاننا چاہیں تو ان کا روحانی زائچہ بنوائیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ تاریخ پیدائش سے جو مفرد عدد برآمد ہوتا ہے وہی قسمت کا عدد ہے اور اس میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کا نام قسمت کے عدد کے مطابق رکھنا چاہئے اور اسی عدد کو اہمیت دینا چاہئے۔ تاریخ پیدائش نہیں بدل سکتی البتہ نام عمر کے کسی بھی حصے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نام کا مفرد عدد انسان کی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اس کی مزاجی کیفیت کو واضح کرتا ہے جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد تقدیر اور قدرتی احوال پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ماں باپ کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ نام ایسا رکھیں کہ تقدیر کے عدد سے متصادم نہ ہو تاکہ قسمت اور شخصیت میں مطابقت رہے۔

جن لوگوں کے نام کئی کئی ہوتے ہیں ان کی شخصیت بھی چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جاتی ہے۔ اسلام کو اس دنیا میں آئے ہوئے صدیاں گزر گئی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو آج تک اپنے بچوں کا نام رکھنا بھی نہیں آیا۔ اسلام کی دیگر خصوصیات سے تو ہم کیا بہرہ ور ہوتے۔ اسلام مسلمانوں کو اچھی متاثر کن زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے اور اچھے ناموں کی ترغیب بھی اس لئے دیتا ہے کیونکہ اچھے نام اچھی پہچان کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یاد رکھیں اصل چیز انسان کی اچھائیاں ہیں لیکن اگر اچھائیاں اچھے نام سے وابستہ ہیں تو سونے پر سہاگہ والی بات ہوتی ہے۔ کوشش ہر انسان کو یہ کرنی چاہئے کہ وہ اچھا انسان بنے۔ لیکن اگر اس کے ماں باپ نے اس کا نام بھی اچھا رکھا ہو تو اس کی اچھائیاں دوچند ہوجاتی ہیں اور اس کو اپنا نام بتانے میں فخر محسوس ہوتا ہے۔

ہم مالک کے شکر گزار ہیں کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی تحریک لوگوں پر اثر انداز ہو رہی ہے اور وہ توحید وسنت کو برقرار رکھتے ہوئے آج اچھے ناموں کی قدر کررہے ہیں اور اس بات کی کوشش بھی کررہے ہیں کہ ان کے بچے اچھے ناموں کے ساتھ پکارے جائیں اور ان کے ناموں کا اثر ان کی صحت پر پڑے۔ اپنے بچوں کے ناموں پر مزید غور وفکر کرنے کے لئے ہماری کتاب بچوں کے نام رکھنے کا فن کا مطالعہ کریں جو اس بارے میں ایک طالب علمانہ کوشش ہے اور جو آپ کی زبردست رہنمائی کرسکتی ہے۔

فن کی بات

سوال از: (نام مخفی)

راقم الحروف کا یہ دوسرا خط حضرت کی خدمت مبارکہ میں پیش ہے امید ہے کہ حضرت نظر کرم فرمائیں گے۔ اس سے قبل یعنی پہلی مرتبہ بندہ حضرت کی خدمت میں خط ارسال کرچکا جس میں فرضی صاحب کے تعلق سے بھی لکھ چکا۔ بندہ حضرت کے رسالہ کا دلجمعی سے مطالعہ کرتا ہے نیز یہ کہ رسالہ کے علاوہ حضرت کے چند کتب بندہ کے مطالعہ میں ہیں۔ ان دنوں تو تحفۃ العاملین زیر مطالعہ ہے جس سے بندہ کافی متاثر ہوا اور اب تو سینہ میں حضرت کے شاگرد ہوجانے کا داعیہ ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ قوی امید ہے کہ حضرت اپنے شاگردی میں قبول فرماتے ہوئے ہمت افزائی، رہنمائی اور لیطمئن قلبی کی راہ ہموار فرمائیں گے۔!

"بندہ محسوس کرتا ہے کہ حضرت کی متذکرہ بالا تصنیف بفضلہ تعالیٰ اپنا رنگ لارہی ہے اور خدائے بزرگ وبرتر سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ حضرت کی کتب کو مقبول عام وخاص بنائے آمین۔"

تحفۃ العاملین کے مطالعہ کے دوران حضرت سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں، قوی امید ہے کہ حضرت جوابات ارسال کرتے ہوئے تسکین قلبی فرمائیں گے۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

ایک مثال یہاں پیش کرتے ہوئے بندہ سوالات کے جوابات چاہتا ہے۔ مثلاً جمیل احمد ابن حلیمہ کے لئے کشادۂ رزق کا عمل کرنا ہے تو یہ سطر اس طرح بنی جمیل احمد ابن حلیمہ کی روزی کشادہ ہو یاواسع۔

"واضح ہو کہ بندہ نے درج ذیل عمل میں ہر پانچویں حرف پر سرخ قلم کا استعمال کیا ہے کہ حضرت کو عمل کی جانچ میں سہولت رہے، پھر اس بات کا انکار بھی روا نہیں کہ درج ذیل عمل جہاں پیچیدگی ہو وہیں دماغ کو

خوب خوب حاضر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اک حرف کی بھی غلطی سے عمل ہی ناقص ہوکر رہ جاتا ہے تو ان سے فائدہ کی توقع کم ہی ہوجاتی ہے۔ یوں مؤثر حقیقی تو ذات باری تعالیٰ ہے وہ چاہیں تو کورا کاغذ بھی انسان کو شفا دے سکتا ہے لیکن اسباب اور اصولوں کی اس دنیا میں ہم پروردگار عالم پر اور اس کی قدرت کاملہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر تعویذات ونقوش کے سلسلے میں احتیاط اور ذمہ داری کا پہلو اختیار کریں اور تاثیر جلد سامنے آئے اور مقصد پورا ہو۔ بہر حال یہاں تکسیر بطنی پیش خدمت ہے۔

مثال تکسیر بطنی۔

چنانچہ سطر اس طرح بنی جمیل احمد ابن حلیمہ کی روزی کشادہ ہو یا واسع۔ اس مثال میں کل حروف کی تعداد ۳۵ بھی ہے اور طاق نیز کل حروف کے اعداد ہیں ۱۰۲۴۔

ج م ی ل ا ح م د ا ب ن ح ل ی م ہ ک
ی ر و ز ی ک ش ا د ہ ہ و ی ا و ا س ع۔ سطر نمبر: ایک
ا ب م و ا ی ع ل ا ی ر ش و ی ی د ل ی
ک ہ ا م م ح ک ی ہ و ج ح ن ہ ز د ا۔ سطر نمبر: ۲
ا ی ی ہ ک ح ا و ا س ک ح ج د م ل و ی
م و ز ب ع ش ل م ہ ہ ا ی ر د ا ی ن۔ سطر نمبر: ۳
ک س م و ل ی ن ہ ا د م س ا ی ی و ج ی
ع ہ ا ی ا ح و ب ہ د ا ح ک ل ز م ر۔ سطر نمبر: ۴
ل د ی ہ و ح ر و ا ی ع ح ا م م ہ ا ی ا د ز
س ن ش ج ی ہ ل ک ی م و ا ب ک۔ سطر نمبر: ۵
و ی م د ج ی ک ہ ا م ا ش ک ب ی و ا ی
ن ل ا د ر ح ا س ہ و ل ح ع ہ ز ی م۔ سطر نمبر: ۶
ج م ی ل ا ح م د ا ب ن ح ل ی م ہ ک
ی ر و ز ی ک ش ا د ہ ہ و ی ا و ا س ع۔ سطر نمبر: ۷

اتنی کارروائی کے بعد رہی بات نقش بنانے کی اور بندہ نے نقش بنانے کے لئے وہی کیا جو حضرت نے تحفۃ العاملین میں تکسیر بطنی کے عنوان میں رہنمائی کی۔ یعنی متذکرہ بالا عمل میں جتنے حروف ہیں ان کل میں سے مکررات کو حذف کرتے ہوئے عنصر کا اندازہ کیا تو درج بالا عمل میں حروف کی باعتبار عنصر صورت حال یہ نکلی۔

آتشی: م ا ہ ی۔ بادی ی ب ن و۔ آبی ج ز ک س۔ خاکی ل ح د ر ع۔ مربع عناصر میں خاکی حروف کا غلبہ زیادہ ہے۔ چنانچہ نقش بنایا جائے گا خاکی چال سے یہاں تک تو بفضلہ تعالیٰ بندہ کو کارروائی سمجھ میں آ گئی۔

مذکورہ عمل میں مقصد کے موافق اسم الٰہی لایا گیا یا واسع اور مذکورہ اسم الٰہی کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اس لئے بندہ نے ''روحانی عملیات کا گیارہواں قدم'' کے صفحہ نمبر: ۲۷۸ سے قیاس کرتے ہوئے مذکورہ عمل کے کل اعداد میں سے ۶۰ وضع کر کے دو دو کا اضافہ کیا تو نقش یوں پر ہوا۔

۷۸۶

۹۹۴	۹۷۲	۹۷۴	۹۸۴	۳۹۲۴
۹۷۶	۹۸۲	۹۹۶	۹۷۰	۳۹۲۴
۹۸۸	۹۷۸	۹۶۸	۹۹۰	۳۹۲۴
۹۶۶	۹۹۲	۹۸۶	۹۸۰	۳۹۲۴
۳۹۲۴	۳۹۲۴	۳۹۲۴	۳۹۲۴	۳۹۲۴

اور پھر نقش کی میزان ہر طرف سے برابر یعنی ۳۹۲۴ آرہی ہے جو نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے لیکن پہلی سطر کے کل حروف کے اعداد ہیں ۱۰۲۴۔ چنانچہ بندہ اس مقام پر الجھن محسوس کرتا ہے۔ حضرت سے گزارش ہے کہ اس جانب رہنمائی فرمائیں کیا بندہ نے جس طریقہ سے نقش پُر کیا وہ درست ہے یا نہیں۔؟ یا پھر کل حروف کے جو ۱۰۲۴ اعداد ہیں یہ اعداد میزان پر اترنا نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہوگی۔؟ تکسیر کی سطر اور زمام کی سطران کی تعریف سمجھائیے۔؟ مذکورہ عمل میں اتنی کارروائی کے بعد عزیمت تیار کرنی ہو اور عزیمت کے لئے بھی بندہ نے وہی کارروائی کی جو حضرت نے تحفۃ العاملین میں تکسیر بطنی کے عنوان سے رہنمائی کی۔ یعنی حروف کی تعداد طاق ہونے پر درمیانی حرف پہلی سطر سے کیا جائے گا اور اسی طرح دوسری سطر سے بھی درمیانی حرف بندہ نے تکسیر بطنی کی جو مثال پیش کی ہو ان کی ہر سطر میں تعداد حروف ۳۵ جو طاق بھی ہیں تو پہلی سطر میں ۱۷ حروف چھوڑ کر ی ہو۔ دوسری سطر میں بھی ۱۷ حروف چھوڑ کر ی اب ان دو حرفوں کو جوڑتے ہوئے آگے ایل بڑھا دیں گے مؤکل بنا ییائیل۔ اب تیسری سطر سے بھی درمیانی حرف لیتے ہوئے اعوان بنائیں گے مزید اتفاق یہ کہ تیسری سطر میں بھی درمیان حرف ی ہو تو اعوان بنا، یوش۔ تو اب اس عمل کی عزیمت اس طرح تیار ہوئی۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَلٰئِكَةُ الْمُوَكَّلِ وَالْاَعْوَانُ عَلَى الْحُرُوْفِ وَالتَّكْسِيْرِ يَيَائِيْل يَايُوْش میری روزی میں اضافہ کے لئے مدد کرو۔ اَلْعَجَلَ الْعَجَلَ اَلْعَجَلَ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلسَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ۔ اس طرح تکسیر بطنی کا یہ عمل پایہ تکمیل

کو تو پہنچ چکا۔

متذکرہ بالا دو نقوش تیار کئے جائیں گے ایک نقش طالب اپنے بازو پر باندھے گا اور دوسرا عنصر کے مطابق۔ اگر بادی ہو تو کسی پھل دار درخت پر تعویذ کی شکل میں لٹکایا جائے گا، آتشی ہو تو جلایا جائے گا، آبی ہو تو گولی بنا کر نہر، تالاب میں اور خاکی ہو تو زمین میں دفن کیا جائے گا۔ بفضلہ تعالیٰ دو نقوش کے استعمال کا طریقہ بندہ کی سمجھ میں آ گیا لیکن عمل کے شروع میں جو حروف بسط کئے گئے تھے ان کا کیا کیا جائے۔؟

متذکرہ بالا عمل میں نقش کے لئے وہی کرنا ہے جو عنصر کے اعتبار سے ہو نقش تیار ہوگا اور تمام حروف میں جس عنصر کا غلبہ ہوگا اسی عنصر کو فوقیت دی جائے گی لیکن اگر مربع عناصر کے حروف تعداد میں یکساں ہوں تو کیا کیا جائے گا۔؟

حضرت معاف فرمایئے کہ بندہ کا خط طوالت کی حد کو چھونے جا رہا ہے، چند سوالات کے بعد قلم کو روکتا ہوں۔

تحفۃ العالمین میں حضرت نے جو رجال الغیب کا نقشہ نقل فرمایا ہے بندہ کے پاس جو نسخہ ہے اس میں طباعت کی غلطی ہونے سے بندہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ مہینہ کا نمبر کیا ہے اور تاریخ کیا ہے۔ حضرت سے گزارش ہے کہ رجال الغیب کا نقشہ بھی ارسال فرمائیں اور یہ بھی بتائیں کہ نقشہ میں جو آٹھ سمتوں میں لکیریں بنی ہوئی ہیں لکیر کے دائیں جانب میں مہینہ نمبر شمار ہوگا یا بائیں جانب میں۔؟

حضرت کی مرتب کردہ کتاب سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت جس میں حضرت نے سورۂ فاتحہ کے نقوش مربع ومثلث پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بندہ نے ان نقوش کو غور وفکر کیا تو نقوش کی میزان ہر طرف سے برابر آئی جو کہ نقش صحیح ہونے کی علامت ہے لیکن سوال بندہ کا یہ ہے سورۂ فاتحہ کے مجموعی اعداد ۹۴۶۱ ہیں۔ جو مذکرہ بالا کتاب میں بھی نقوش کی میزان اتر رہی ہے۔ جب مذکورہ ...رت کا نقش بنایا جائے گا تو مجموعی اعداد میں سے کتنے اعداد وضع کئے جائیں گے اور کتنے اعداد بڑھاتے ہوئے نقش پُر کئے جائیں گے۔؟ سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت میں حضرت نے کتاب کے آخر میں دولت عظیم کے عنوان سے تسخیر وقبولیت اور حصول مال دولت کا عمل تحریر فرمایا ہے جو بندہ کو پسند آیا ہے اور بندہ عمل میں لانا چاہتا ہے۔ قوی امید ہے کہ حضرت اجازت دیتے ہوئے ہمت افزائی فرمائیں گے لیکن متذکرہ بالا عمل میں بندہ کو ایک طرح کی کراہت سی لگتی ہے۔ متذکرہ بالا عمل میں سورۂ فاتحہ کا عددی نقش جس کے نیچے سورۂ فاتحہ بھی لکھا ہے کو ران کے نیچے رکھنا ہوگا۔ بندہ اس طرح کلام اللہ کی مبینہ بے حرمتی سمجھتا ہے حضرت اس جانب رہنمائی کریں۔؟

بندہ آپ کا باضابطہ شاگرد بننا چاہتا ہے۔ بندے کی تاریخ پیدائش ۱۹۸۸ء، مئی ۷ ہے۔ بندہ کے نام اور تاریخ پیدائش میں بہ اعتبار اعداد کوئی ٹکراؤ تو نہیں لیکن بہ اعتبار حروف کوئی ٹکراؤ، دشمنی ہو تو حضرت اس جانب رہنمائی فرمائیں۔ کیا بندہ عامل بننے کا اہل ہے یا نہیں۔؟

بندہ حضرت کی مصروفیات کو بھی محسوس کر رہا ہے لیکن ادھر خط کے جواب میں برف کی طرح پگھل بھی رہا ہوں، قوی امید ہے کہ حضرت جلد از جلد جوابات ارسال فرماتے ہوئے لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي اور ہمت افزائی کی راہ ہموار فرمائیں گے۔

علم الاعداد اور صنم خانہ عملیات یہ دو کتابیں بندہ خریدنا چاہتا ہے ان کی قیمت مع ڈاک خرچ کیا ہے۔ حضرت رہنمائی فرمائیں۔

حضرت سے گزارش ہے کہ بندہ کا خط اگر آنے والے شمارے میں شائع کر دیں تو احسان عظیم ہوگا یا پھر بندہ کے پتہ پر ارسال فرما دیں شمارے میں شائع کرنے پر نام مخفی رکھیں۔

جواب

آپ کے اس طویل ترین خط میں جواب طلب بات برائے نام ہی ہے۔ اس لئے اس جواب کو پھیلانا ممکن نہیں ہے۔ لیکن آپ کا خط رسالے میں اس لئے چھاپا جا رہا ہے تاکہ طلسماتی دنیا کے دوسرے قارئین کو یہ اندازہ ہو جائے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رائیگاں نہیں ہے۔ لوگ اس لائن میں محنت کر رہے ہیں اور طلسماتی دنیا کی رہنمائی کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ خط اس لئے بھی چھاپا جا رہا ہے کہ تاکہ دوسرے قارئین اور طلباء روحانیت کو ترغیب ہو اور وہ بھی ہماری کتابوں سے اسی طرح استفادہ کریں جس طرح آپ کر رہے ہیں اور کامیابی کے قریب قریب پہنچ گئے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اگر حروف میں عنصر کے اعتبار سے کچھ حروف کا غلبہ نہ ہو تو پھر آتشی چال کو فوقیت دینی چاہئے کیونکہ آتشی چال سب سے زیادہ قوی مانی جائے گی، جو حروف برائے عمل بسط کئے جاتے ہیں ان کو برابر نقش کے چاروں طرف لکھ دینا چاہئے۔

آپ کے نام کے اعداد وحروف میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے لیکن کسی بھی نام میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ذاتی نام کا استعمال ادبًا نہیں کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ازراہ برکت لگایا جاتا ہے وہ ایک کافی ہے۔ اب ادب اور احترام کا تقاضہ ہے کہ

دونوں ذاتی نام ایک نام کے ساتھ نہیں وابستہ کرنے چاہئیں۔ سورۂ فاتحہ کے کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کرکے ۴ سے تقسیم کریں گے۔ حاصل تقسیم ۲۳۵۷ آئے گا اور خارج تقسیم ۳۔ پہلے خانہ میں ۲۳۵۷ رکھ کر ایک ایک کے اضافہ کے ساتھ نقش پُر کیا جائے گا لیکن چونکہ اس میں کسر آرہی ہے اور ۳ بچ رہا ہے اس لئے پانچویں خانہ میں بجائے ایک کے دو عدد کا اضافہ ہوگا۔

رجال الغیب کا نقشہ یہ ہے۔

مشرق

۲۶ ۱۸ ۱۱ ۳

۳۰ ۲۳ ۱۵ ۸

مغرب
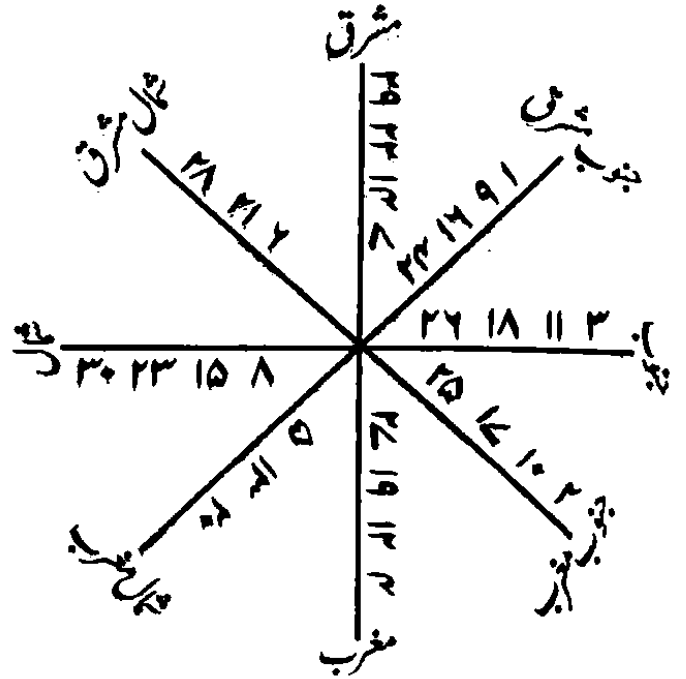
ہر ماہ رجال الغیب ان سمتوں میں رہتے ہیں۔ عامل کو بوقت عمل رجال الغیب کی طرف اپنی پشت رکھنی چاہئے۔ عامل اور رجال الغیب کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے عمل میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کی جدوجہد دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کی جدوجہد کو کسی کامرانی تک پہنچائے اور آپ کو مزید ہمت اور لگن عطا کرے۔ آمین۔

یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ علم ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے تمام عمر پڑھنے کے بعد انسان تشنہ ہی رہتا ہے۔ راقم الحروف نے دو ہزار سے زیادہ کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور پچاس سالوں سے اس لائن میں تگ ودو کر رہا ہے لیکن ابھی تک ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجھے کچھ بھی نہیں آتا اور ابھی تک بے شمار خامیاں موجود ہیں۔ سچ تو یہ ہے انسان عمر بھر طالب علم ہی رہتا ہے اور جس دن وہ خود کو عالم سمجھ لیتا ہے اس کی ترقی اسی دن رک جاتی ہے۔

علم الاعداد مارکیٹ میں دستیاب ہے لیکن صنم خانہ عملیات ابھی تک زیر ترتیب ہے۔ انشاء اللہ اس کتاب کو ہم مؤثر ترین بنا کر ہدیۂ ناظرین کریں گے۔

زندگی میں کبھی سکون و راحت نہیں ملی

سوال از: فریبہ بانو ــــــــــ جالنہ

عرض مسئلہ یہ ہے کہ میں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور میرا پانچ مرتبہ آپریشن ہوا ہے۔ دو مرتبہ پیٹ کا اور تین مرتبہ دائیں پیر کا اب بہت پریشان ہوگئے ہیں علاج کرتے کرتے۔ ہر مہینے ہم کو خون چڑھوانا پڑتا ہے اور ڈاکٹروں کی ہر رپورٹ Clear آتی ہے۔ ہم تو بہت پریشان ہوگئے ہیں اس لاعلاج بیماری سے۔ بہت علاج کیا پر بے اثر ہے، عامل صاحب اس سلسلے میں آپ ہماری مدد کریں۔ اگر خدا نے چاہا تو آپ کے بتائے عمل سے طبیعت ٹھیک ہوجائے۔

جواب

زندگی میں سکھ اور دکھ چلتے ہی رہتے ہیں۔ عام موسموں کی طرح تقدیر کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے، زندگی میں غموں کی دھوپ بھی ہوتی ہے اور خوشیوں کا سایہ بھی انسان کی زندگی کا چمن کبھی بہاروں سے بہرہ ور ہوتا ہے اور کبھی خزاؤں سے متاثر۔ یہ کہنا کہ زندگی میں کبھی سکون اور راحت نہیں ملی تعجب خیز بات ہے لیکن چونکہ آپ کہہ رہی ہیں اور آپ نے اپنے سوالوں پر یہ عنوان خود ہی جمادیا ہے تو ہم تکذیب کیوں کریں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو بدسکونی سے نجات دے اور آپ کو سکون و راحت کی دولت سے سرفراز کرے۔ مذکورہ بیماری سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالیں۔ خود نقل کرلیں یا کسی عامل یا کسی نمازی سے نقل کرالیں۔ اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ ۷ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۵ دن تک کریں اور نقش کو ایک سال تک اپنے گلے میں رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۷۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۴۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

نقش کو اس چال سے پُر کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

دست غیب میں ناکامی

سوال از: عبدالقیوم قریشی ــــــــــ سیونہ

محترم عامل صاحب میں نے دست غیب کا عمل کیا اور مکمل ایک چلّہ کیا پر تب بھی ناکامیابی کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کوئی دست غیب کا عمل بتادیجئے۔ جس کے کرنے سے تنگی دور ہوجائے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔

محترم عامل صاحب میرا خط اپنے شمارے میں شامل کرلیجئے۔ عین مہربانی ہوگی۔

جواب

روحانی عملیات میں اکثر و بیشتر ناکامی عامل کی اپنی کسی کوتاہی کی بنا پر ہوتی ہے ورنہ ہمارے بزرگوں نے علم و عمل کا جو اثاثہ چھوڑا ہے وہ اپنی جگہ معتبر بھی ہے۔ اور مستند بھی۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ عامل بے سوچے سمجھے کسی عمل کو پڑھ کر شروع کردیتا ہے نہ اس کو کسی کی طرف سے اجازت ہوتی ہے نہ رہنمائی۔ وہ خود بھی غور و خوض کئے بغیر عمل شروع کردیتا ہے اور اپنے عمل میں کوئی نقص ہونے کی وجہ سے وہ ناکام ہوجاتا ہے۔

اس شمارے میں دست غیب کے کافی فارمولے نقل کئے جارہے ہیں۔ آپ جس فارمولے کو یہ سمجھیں کہ آپ اس کو کرلیں گے اسی پر تجربہ کریں اور مکمل یقین کے ساتھ کسی فارمولے پر محنت کریں۔ ہم یقین کرتے ہیں، اگر آپ نے عمل کو پوری شرائط اور یقین کامل کے ساتھ انجام دیا تو انشاء اللہ آپ کامیابی سے بہرہ ور ہوں گے۔

ہم دعا کرتے ہیں اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کو تنگ دستی سے نجات ملے (آمین)

انسان کائنات اور رموز سیارگان

تحریر : شیخ زوّار رضا جاوا

حمد وثنا رب محمد وآل محمد کی اور بے حد درود وسلام محمد وآل محمد پر کہ بلاشبہ یہی لائق درود ہیں۔ گزشتہ سال آپ کو سیارگان اور ان کے مراتب کے بارے میں ایک چارٹ کے ذریعے بتایا گیا یہ نظام قدرت ہے کہ جب کسی بچے کی ولادت ہوتی ہے تو اس وقت کے سیارگان حسب مراتب اس بچے پر سعد ونحس اثرات مرتب کرتے ہیں اور انہی مراتب کے زیر اثر بچہ بڑا ہو معاشرے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ آپ نے اکثر افراد کو یہ کہتے سنا ہوگا کہ محنت تو بہت کرتے ہیں مگر صلہ نہیں ملتا، دراصل انہیں یہ پتا ہی نہیں ہوتا کہ انہیں کس شعبہ میں محنت کرنی چاہئے یہ بالکل اس طرح ہے جیسا کہ آپ کو لاہور سے راولپنڈی جانا ہے اور آپ ملتان کی ٹرین میں سوار ہو جائیں، ہر آنے والے وقت میں آپ منزل سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ قدرت نے آپ کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور آپ کو علم سے نوازا ہے، اب یہ آپ پر فرض ہے کہ علم کے ذریعہ اپنی شرفی پوزیشن پر فائز ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ (گود سے گور تک علم حاصل کرو) اسی سلسلے کی کڑی ہے کچھ افراد اس سے مراد صرف نصابی علم لیتے ہیں جبکہ خالق اکبر نے آپ کو اشرف المخلوقات بنا کر تمام کائنات آپ کے تصرف میں دیدی، اس کی ایک واضح مثال آپ کو ائمہ طاہرین کی ظاہری حیات طیبہ میں ملتی ہے۔ ائمہ سے کائنات کے کسی بھی علم سے متعلقہ سوال کیا جاتا تھا تو فوراً جواب صاحب سوال کو مل جاتا تھا۔ ائمہ کا جسد خاکی میں ان تمام علوم کے بارے میں علم رکھنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگر انسان چاہے تو اپنی کوشش سے ان تمام علوم پر دسترس رکھ سکتا ہے مگر ان تمام علوم کا اچھا یا برا استعمال اس کی اپنی صواب دید پر ہے۔ المختصر انسان کی سہولت کے لئے پروردگار نے بتوسل ائمہ ہمیں کئی ایک علوم سے نوازا کہ انسان اپنے معاملات میں آگاہی حاصل کر سکے۔ علم نجوم بھی ایسا ہی ایک علم ہے یہ آپ کو پیش آنے والے متوقع حالات سے آگاہی دیتا ہے یا کئی ایسے سوالات جن کا جواب عام حالات میں آپ کے لئے جاننا ممکن نہیں ہوتا، ان میں علم نجوم کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ یہ نظام قدرت ہے کہ ہر انسان کے حالات ایک جیسے نہیں ہوتے نہ سدا ایک جیسے رہتے ہیں، کوئی ترقی کرتا ہوا بہت اوپر چلا جاتا ہے تو کوئی تنزلی کا شکار ہو کر نیچے رہ جاتا ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ تمام ستارے حکم خداوندی سے انسانی زندگی پر مختلف اثرات مرتب کرتے ہیں کیا یہ حکمت خدزاوندی نہیں کہ ایک ہی ستارہ کبھی سعد اثرات مرتب کرتا ہے تو کبھی نحس اثرات مگر پروردگار عالم نے ہر مرض سے پہلے شفا کا وعدہ بھی کیا ہے، کیا اس کا خاص لطف وکرم نہیں کہ وہ ہمیں بار بار اپنے آگے جھکنے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ہمارے مانگنے پر خوش ہو کر عنایات کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہ تمام دعائیں وقرآنی آیات جو کہ ہمارے امور زندگی مثلاً رزق، اولاد، صحت، روپیہ وغیرہ کے حصول کے لئے بذریعہ آئمہ ہم تک پہنچائی گئیں یہ تمام اسی سلسلے کی کڑی ہیں، آپ سب کے لئے ان چیزوں کا حصول ممکن ہے ایک اچھا منجم آپ کے زائچہ میں ان وجوہات کو تلاش کرتا ہے جو آپ کی ترقی یا حصول مراد میں رکاوٹ ہوتی ہیں یا آپ کے لئے مسائل کا باعث ہوتی ہیں اور پھر علاج کے طور پر آپ کو درود، وظائف یا صدقات بتائے جاتے ہیں مگر یہ تمام باتیں اسی وقت ممکن ہوتی ہیں جب یہ تشخیص ہو کہ وجوہات کیا ہیں مثلاً جیسا کہ آپ تمام احباب کو معلوم ہے کہ قمر درعقرب ایک نحس وقت ہوتا ہے۔ اب اگر کسی نومولود کے زائچہ کے پہلے گھر قمر درعقرب ہو تو اس کے شخصی وقار کو متاثر کرے گا، دوسرے ہو تو روپیہ پیسہ کا نقصان ہوگا یا حصول ہی مشکل ہوگا، اگر تیسرے گھر ہو تو عزیز واقارب بالخصوص بہن بھائیوں کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی پیدا کرے گا، اگر چوتھے ہو تو جائے رہائش یا والدہ کی جانب سے پریشانیاں لے کر آئے گا، اگر پانچویں ہو تو اولاد کا حصول یا اولاد کی جانب سے قلبی سکون ممکن نہ ہوگا، چھٹے گھر ہو تو صحت، ملازمت وغیرہ کو متاثر کرے گا، اگر ساتویں ہو تو ازدواجی شراکتی زندگی اجیرن کر دے گا، المختصر ہر گھر کے منسوبات کے مطابق اپنے اثرات کو ظاہر کرے گا اور یہ ہر ماہ ہوتا ہے اور تقریباً 24 گھنٹوں میں یہ زائچہ کے تمام حصول کو متاثر کرنے کا باعث بنتا ہے اور اگر یہ بوقت پیدائش شرف یا اوج وغیرہ میں ہو تو اول الذکر تمام امور میں بہتری کا باعث بنتا ہے، ایسا بھی ہر ماہ ہوتا ہے، اسی طرح باقی سیارگان بھی آپ کی زندگی میں اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اگر آپ یہ جان لیں کہ کون سا ستارہ آپ کی زندگی میں کیا وار کر رہا ہے تو ان سے منسوبہ درود وظائف الواح یا صدقات سے آپ اس کے نحس اثرات سے پروردگار کی امان حاصل کر سکتے ہیں، اسی طرح علم نجوم کسی بھی معاملے میں فیصلہ کرتے وقت آپ کا معاون ہو سکتا ہے۔ کس وقت کون سا کام آپ کے لئے انجام دینا بہتر ہے اور کس وقت نہیں بالخصوص شادی بیاہ ومنگنی وغیرہ سے قبل یہ دیکھ لینا کہ بیٹا بیٹی کے لئے یہ رشتہ ازدواج کیسا رہے گا از حد ضروری ہے کیوں کہ زندگی کے کئی ایک اہم فیصلوں میں سے یہ بھی ایک اہم فیصلہ ہے، اسی طرح غلط وقت پر کی گئی شراکت داری یا سرمایہ کاری آپ کے مسائل میں اضافہ کا باعث ہو سکتی ہے۔ علم نجوم زندگی کے تقریباً تمام امور میں آپ کی بہترین رہنمائی کرا سکتا ہے۔ ☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضلِ خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا پایا جاتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

قسط نمبر: ۵۶

کرشماتِ جفر

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے

رزق میں خیرو برکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی امداد کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک خاص حصہ ہے جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقہ کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی اب تک گیارہ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ ۱۲ ویں قسط پیش کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے مثلاً طالب کا نام شعیب اختر اور والدہ کا نام رابعہ بانو ہے۔ شعیب اختر کے اعداد ۱۵۸۳ اور رابعہ بانو کے اعداد ۳۳۷ ہیں دونوں کے مجموعی اعداد ۱۹۲۰ ہیں۔ چونکہ شعیب اختر کے نام کا پہلا حرف ش ہے اس لئے قرآن حکیم میں جتنی بار حرف ش استعمال ہوا ہے اس تعداد کو ۳ سے ضرب دے کر حاصل ضرب کو شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں حرف ش ۲۱۱۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ۳ سے ضرب دے کر کل تعداد ہوئی ۶۳۴۵۔

قرآن حکیم میں جن سورتوں کے نام حرف سین سے شروع ہوئے ہیں وہ کل ۳ ہیں۔ پہلی سورۃ سورۂ شعراء اعداد ۲۰۳۷۳۸۔ دوسری سورۃ سورۂ شوریٰ، اعداد ۲۰۱۳۳۹، تیسری سورۃ، سورۂ شمس، اعداد ۱۹۴۹۹ تینوں سورتوں کے مجموعی اعداد ۶۲۰۵۷۶

حرف ش سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی مع اعداد یہ ہیں۔ یاشافی، اعداد ۴۵۱، یا شہید، اعداد ۳۱۹، یا شکور، اعداد، ۵۲۶، تینوں ناموں کے مجموعی اعداد ۱۲۹۶ ہیں۔ کل اعداد یہ ہوئے

نام مع والدہ	۱۹۲۰
حرف ش کے اعداد مع ضرب	۶۳۴۵
اسماء الٰہی کے اعداد	۱۲۹۶
سورتوں کے اعداد	۶۲۰۵۷۶
ٹوٹل	۶۳۰۱۳۷
ان میں سے وضع کئے	۶۰۰
	۶۲۹۵۳۷

باقی اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا ۴)۶۲۹۵۳۷(۱۵۷۳۸۴

۴ / ۲۲ / ۲۰ / ۲۹ / ۲۸ / ۱۵ / ۱۲ / ۳۳ / ۳۲ / ۱۷ / ۱۶ / ۱

حاصل تقسیم ۱۵۷۳۸۴ کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے۔ نقش میں چونکہ کسر ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ۲۱ کا اضافہ کریں گے۔ پھر باقی خانوں میں ۲۰ کا اضافہ کرکے نقش پورا کریں گے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۷۳۸۴	۱۵۷۶۴۵	۱۵۷۵۸۴	۱۵۷۵۲۴
۱۵۷۶۰۴	۱۵۷۵۰۴	۱۵۷۴۰۴	۱۵۷۶۲۵
۱۵۷۴۸۴	۱۵۷۵۴۴	۱۵۷۶۸۵	۱۵۷۴۲۴
۱۵۷۶۶۵	۱۵۷۴۴۴	۱۵۷۳۶۴	۱۵۷۵۶۴

وکفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا ایک طالب کے بازو پر بندھے گا۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے، ان دونوں نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں تیار کریں تو بہتر ہے ورنہ کسی دن ساعت شمس میں لکھیں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کلید خزانۂ غیب

سید وارث علی شاہ جیلانی

یہ عمل تسخیر و رجوعات اور فتوحات عامہ کے نیز غیبی امداد کے لئے اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی مداومت سے رزق کی فراخی ہوتی ہے آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ دست غیب حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق عامل سے رجوع کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے اس عمل کو اپنایا ان کو تسخیر و محبت کی دولت بھی ملی اور ان کو غیب کے خزانے بھی میسر آئے۔ یہ عمل بزرگوں کا خاص ترکہ ہے اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ یہ عمل بطور خاص طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

یہ عمل ایک فارسی قلمی بیاض سے منقول ہے۔ حضرت سلطان الموحدین شیخ ظہور الحق والشرع والدین نے فرمایا کہ جو شخص پنجگانہ ہر فرض نماز کے بعد ایک بار ہمیشہ پڑھے گا، غیب کے خزانہ کی کنجی اس کے ہاتھ آ جائے گی اور ترقی دارین حاصل ہوگی۔ روایت ہے کہ ایک بزرگ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور روزانہ ایک ہزار روپیہ خرچ کرتے تھے جو لوگ غریبی، مفلسی اور ناداری میں مبتلا ہیں وہ ضرور یہ عمل پڑھا کریں اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ان کے رزق اور کاروبار میں خیر و برکت دے گا۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ یا اللّٰہ (۳ بار) اَلرَّقِیْبُ الرَّؤُفُ یا اللّٰہ (۳ بار) اَلْحَافِظُ الْحَکِیْمُ (۳ بار) اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یا اللّٰہُ (۳ بار) اَلْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَارَبِّیْ قَضَیْتُ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ یَارَبُّ یَا اَللّٰہُ یَابَاسِطُ یَارَزَّاقُ یَافَتَّاحُ یَاکَرِیْمُ بِسْمِ اللّٰہِ اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَاَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَبْوَابَ رِزْقِکَ وَاَبْوَابَ خَیْرِکَ وَاَبْوَابَ کَرَامَتِکَ وَاَبْوَابَ نِعْمَتِکَ وَاَبْوَابَ سَعَادَتِکَ وَاَبْوَابَ دَوْلَتِکَ وَاَبْوَابَ سَلَامَتِکَ وَاَبْوَابَ عَطِیَّتِکَ وَاَبْوَابَ عَافِیَتِکَ وَاَبْوَابَ قَنَاعَتِکَ وَاَبْوَابَ غِنَائِکَ وَاَبْوَابَ بَرَکَاتِکَ وَاَبْوَابَ حَمْدِکَ وَاَبْوَابَ ذِکْرِکَ وَاَبْوَابَ شُکْرِکَ وَاَبْوَابَ طَاعَتِکَ وَاَبْوَابَ حَقَّائِکَ وَاَبْوَابَ تَوْفِیْقِکَ وَاَبْوَابَ رِضَائِکَ وَاَبْوَابَ عِبَادَتِکَ وَاَبْوَابَ شَرَفِکَ وَاَبْوَابَ عِزَّتِکَ وَاَبْوَابَ سَبِیْلِکَ وَاَبْوَابَ عِلْمِکَ وَاَبْوَابَ مَعْرِفَتِکَ وَاَبْوَابَ حُجَجِکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قَدْ تَکَلَّفْتَ رِزْقِیْ وَرِزْقَ کُلِّ دَابَّۃٍ وَّاَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ وَیَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیَا اَفْضَلَ مَنْ اَعْطٰی وَیَا خَیْرَ الْبَدِیْعِ اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ لِنَفْسِیْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَصَاحِبِ ھٰذَا الدُّعَآءِ فلاں ابن فلاں (نام خود مع والدہ) بِفَضْلِکَ الْوَاسِعِ رِزْقًا لَّا وَاسِعًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا کَاھِنِیًا مُّرِیْئًا بِلَا کَدٍّ وَّلَا مِنَّۃِ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَاسْئَلُ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَمِنْ عَطِیَّتِکَ وَاَرْجُوْا یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاعَلِیُّ یَاعَظِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاکَرِیْمُ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَادَیَّانُ یَاسُبْحَانُ یَاسُلْطَانُ یَابُرْھَانُ یَامُسْتَعَانُ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فَھْمًا وَّمَحَبَّۃً فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِکَ وَاجْعَلْنِیْ عَزِیْزًا فِیْ عُیُوْنِھِمْ وَاجْعَلْنِیْ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّادَامَتِ الرَّحْمَۃُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی اَصْبَرِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّبُوْرِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَی التَّوْفِیْقِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَلَی التَّقْصِیْرِ ۔ سُبْحَانَکَ مَا عَبَدْنَاکَ بِحَقِّ عِبَادَتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

اللہ سے مشورہ

یہ بعد نمازِ مغرب طلوع فجر تک کسی بھی وقت کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک باروضو کریں، اس کے بعد کسی سفید کاغذ پر مٹھائی رکھیں، مٹھائی حسبِ گنجائش رکھیں، اس کے بعد ایک بار درود شریف، ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر ۱۵ مرتبہ یا مظہر العجائب اور گیارہ مرتبہ یا کاشف الغرائب پڑھیں، اس کے بعد ۹ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک ماریں۔ اس کے بعد ۲ رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں، پہلی رکعت میں الحمد شریف پڑھتے ہوئے جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچیں تو اس کی تکرار ۵۰۰ مرتبہ کریں، یا اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک آپ کا جسم دائیں یا بائیں نہ گھوم جائے۔ اگر دائیں طرف گھومے تو سمجھیں ''ہاں'' میں جواب ہے، اگر بائیں طرف گھومے تو سمجھیں ''نا'' میں جواب ہے۔ اس کے بعد سورۃ پوری پڑھ کر حسب قاعدہ رکعت پوری کرلیں اور دوسری رکعت میں کسی تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ۵۰۰ کی تعداد پوری ہونے پر بھی بدن نہ گھومے تو عمل کو ناکام سمجھیں اور اس استخارہ کو کچھ دنوں کے لئے ملتوی کردیں۔ بعض اوقات دورانِ عمل بدن اتنی تیزی سے گھومتا ہے کہ کسی پہلوان کے روکنے پر بھی نہیں رک سکتا۔

عملِ حاضرات

مریض کو سامنے بٹھا کر ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ اگر جنات کا اثر ہوگا تو فوراً حاضری ہوگی اور جن قول و قرار کرے گا۔ اگر عامل ۱۱ مرتبہ یا حفیظ پڑھ کر دم کرلے گا تو مریض اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

مفرور کی واپسی

۴۰ سیاہ مرچ لے کر ان میں سے ہر ایک مرچ پر سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد ہر ایک مرچ پر ایک مرتبہ سورۂ الم نشرح اور ایک مرتبہ مفرور کا نام مع والدہ لے کر دم کردیں اور اس طرح ایک ایک کرکے ان مرچوں کو آگ میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ مفرور بے قرار ہوکر واپس آئے گا اور جب تک واپس نہیں آئے گا اس کو چین نہیں ملے گا۔

مقدمہ میں کامیابی

کسی بھی مقدمہ میں کامیابی کے لئے مقدمہ کی تاریخ سے ۳ دن پہلے یہ عمل شروع کریں۔ انشاءاللہ مقدمہ کا رخ اپنی طرف ہوجائے گا۔ سورۂ نصر نماز ظہر کے بعد ۲۲ مرتبہ، نماز عصر کے بعد ۵۶ مرتبہ، نماز مغرب کے بعد ۴۰ مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ۱۹ مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کے بعد مقدمہ کی کامیابی کی دعا کریں۔

کھانے میں برکت

اگر کسی نے کوئی تقریب منعقد کی ہو اور اچانک مہمان توقع سے بہت زیادہ آجائیں اور صاحب خانہ کو یہ خطرہ ہو کہ کھانا مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے کم پڑجائے گا تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ میزبان کو چاہئے کہ وضو کرکے ایک جگہ بیٹھے اور ۷ مرتبہ سورۂ عصر پڑھے، اول و آخر ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے اور کھانے پر دم کردے۔ انشاءاللہ مہمان کتنے بھی زیادہ سے زیادہ آجائیں گے لیکن کھانا کم نہیں پڑے گا۔

قرض کی ادائیگی

یہ عمل اُن لوگوں کے لئے ایک نعمت ہے جو قرض میں پھنسے ہوئے ہوں، عشاء کی نماز کے بعد ۲ رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ عصر اور چاروں قل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ سے قرض کی ادائیگی کی دعا کرے۔ انشاءاللہ قرض کی ادائیگی کا غیب سے بندوبست ہوجائے گا، جب تک قرض ادا نہ ہوجائے اس عمل کو جاری رکھیں۔

پھانسی سے رہائی

اگر کسی شخص کو عدالت نے پھانسی کی سزا سنادی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ۷۸۶ مرتبہ سورۃ ناس پڑھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ سزا معاف ہوجائے گی، پھانسی اور جیل سے نجات ملے گی۔

تمام جانور مطیع ہوں

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ جنگل کے وحشی جانور بھی مثلاً شیر، چیتا، بچھو، ہاتھی اور سانپ وغیرہ اس کا ادب کریں اور اس کے مطیع ہوجائیں تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ۷۰ مرتبہ اللہ الصمد پڑھے اور اس عمل کو مستقل جاری رکھے۔ انشاء اللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے اور وحشی جانوروں میں سے کوئی بھی عامل کو گزند پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا۔

اچھے برے حالات کی جانکاری

روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل لگاتار ۴۵ دن تک پڑھیں، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۴۵ دن کے بعد جب کوئی استخارہ کرنا ہو یا کسی چیز کے بارے میں یہ جانکاری حاصل کرنی ہو کہ وہ چیز یا وہ کام زیادہ اچھا ہے یا برا؟ تو عشاء کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ ادا کرلیں۔

۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ نقش تکیہ میں رکھ کر سوجائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ واضح رہے کہ اس عمل کے بعد کسی سے بات نہ کریں اور جس بستر پر سوئیں وہ پاک صاف ہونا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸۸۳	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۸۸۲
۶	۹	۸۸۵	۳
۸۸۴	۴	۵	۱۰

چور کون ہے؟

عامل کو چاہئے کہ پہلے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھ کر اور سائل پر دم کردے (اس سے پہلے سائل سے وضو کرالے) دم کرنے کے بعد سائل سے کہے کہ وہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر آنکھیں بند کرلے، ان حروف میں سے کسی ایک پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ لے، جن حروف پر انگلی رکھی جائے اس کا احوال دیکھ لیں کیا ہے۔

حروف یہ ہیں۔

د س	ط ن	ح ل
ل ز	ا د	ی ح
ج م	ب ک	م ن

احوال یہ ہیں؛

د س : سفید یا سیاہ رنگ کا آدمی ہے، وہ پہلے تمہارا دشمن ہے یا تمہارے دشمن کا نوکر ہے، پستہ قد ہے، ہونٹ باریک ہیں، اس کا مکان تمہارے مکان کی مغرب کی طرف ہے۔

ط ن : چور کا رنگ گندمی ہے، اس کے دائیں پیر پر نشان ہے، چور اس وقت دکن کی طرف گیا ہے، چور کو پکڑنا اور مال کا ملنا مشکل ہے۔

ح ل : چور کا رنگ کالا ہے اور پیشانی پر نشان ہے، اس کا گھر جنوب کی طرف ہے اور اس وقت مغرب کی طرف گیا ہے، فوراً تلاش کروگے تو مل جائے گا۔

ی ح : چور کا رنگ زرد ہے، اس کے دونوں بازوؤں میں سے کسی ایک بازو پر کوئی چوٹ کا نشان ہے، وہ تمہارا دوست بھی ہے۔

ج م : چور کا رنگ گندمی ہے، دائیں پیر پر کسی چوٹ کا نشان ہے، تلاش کروگے تو مل جائے گا اور مال کی واپسی بھی ممکن ہے۔

ل ز : چور مرد ہے، رنگ سیاہ ہے، وہ تمہارا بدخواہ ہے، تمہارے دشمن کا گہرا دوست ہے، کوشش کروگے تو چوری کھل جائے گی لیکن مال نہیں ملے گا۔

م ج : چور مرد ہے، رنگ گندمی ہے، مال ملنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

ب ک : چور عورت ہے، رنگ زرد ہے، منہ چوڑا ہے، دائیں

ہاتھ میں زخم ہے، یا داغ ہے، مگر وہ واپس آئے گی، وہ اپنوں میں سے ہی ہے۔ مال مل جائے گا۔

اد : چور کا رنگ زرد ہے، پستہ قد ہے، فربہ ہے، اس کے بائیں پیر پر ایک نشان ہے، کوشش کرنے پر مال مل جائے گا۔

چور کی جانکاری کا ایک اور طریقہ

۲ رکعت نماز نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والشمس ۷ بار پڑھیں، دوسری رکعت میں سورۂ واللیل ۷ مرتبہ پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف اور ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل پڑھیں اور یہ نقش اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ مغرب میں چور کی نشاندہی ہو جائے گی۔

۷۸۶

ص	م	ل	ا
ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ل	ا	ص	م

افلاس کا خاتمہ

جو شخص غربت و افلاس کا شکار ہو، ہر روز نمازِ فجر کے بعد اشراق تک لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتا رہے، اس کے بعد ۲ رکعت نماز نفل ادا کر کے ۱۰۰ مرتبہ "یــا رزاق"، ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لے۔ انشاء اللہ غربت و افلاس سے نجات مل جائے گی۔

اصلاحِ ظاہر و باطن

جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کے ظاہر و باطن کی اصلاح ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "یاظاهر یا باطن" پڑھے اور اول آخیر ۵-۵ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لے۔

انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس ہوگا۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹

سانپوں کو بھگانے کا عمل

اگر کسی گھر میں سانپ موجود ہوں اور ان کو بھگانا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل سلام ۷ مرتبہ پڑھ کر اول و آخیر ۷-۷ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کریں پھر اس پانی کو گھر کے ۳ گوشوں میں ڈال دیں۔ ایک کونے میں نہ ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کونے سے سانپ نکل کر گھر سے ہجرت کر جائیں گے اور پھر اس گھر میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

سلام یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ. سَلَامٌ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ. سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ. سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. صلى الله عليه وسلم.

فتوحات کے لئے

فتوحات کے لئے یہ نقش ۴ عدد نوچندی جمعرات کو پہلی ساعت میں لکھ کر گھر کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد فتوحات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور حیرت انگیز کامیابیاں ملیں گی۔

۷۸۶

۳۱۶۷۸	۳۱۶۸۱	۳۱۶۸۴	۳۱۶۷۰
۳۱۶۸۳	۳۱۶۷۱	۳۱۶۷۷	۳۱۶۸۲
۳۱۷۲	۳۱۶۸۶	۳۱۶۷۹	۳۱۶۷۶
۳۱۶۸۰	۳۱۶۷۵	۳۱۶۷۳	۳۱۶۸۵

فتح مندی

اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر دکان میں یا گھر میں آویزاں کرے تو درج ذیل فائدے اس کو محسوس ہوں گے۔

اس پر کسی جادو کا اثر نہیں ہوگا، نظر بد سے محفوظ رہے گا، فتوحات ہوں گی، دکان میں گراہک آئیں گے، گھر میں خیر و برکت ہوگی، گھر سے اثرات بد ختم ہوں گے، نحوستوں کا ازالہ ہوگا۔

اگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کے گلے میں تعویذ ڈال دیں تو بچہ ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

مبينا	لك فتحا	فتحنا	انا
اِنَّا	فتحنا	لك فتحاً	مبينا
لك فتحاً	مبينا	انا	فتحنا
فتحنا	انا	مبينا	لك فتحا

ناچاقی دور کرنے کے لئے

اگر کسی گھر کے افراد آپس میں لڑتے رہتے ہوں اور ہر وقت کی بحث او جھگڑے سے پریشان ہوں تو ان کلمات کو کسی چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر سب کو پلائیں، آخر میں سب کے نام لکھ دیں۔

کلمات یہ ہیں:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا اللّٰہ یااللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ العلی العظیم یااللّٰہ یااللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ بدیع السمٰوٰت والارض برحمتك یا ارحم الراحمین الحب مابین. اس کے بعد سب کے نام لکھ دیں۔

ٹینشن کا علاج

اگر کسی شخص کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹینشن ہو جاتی ہو اور ٹینشن کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہو یا گھر کا ماحول خراب ہو جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ۴۱ مرتبہ درودِ ابراہیم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کرے۔ اگر اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کر لیا تو انشاء اللہ ٹینشن اور ڈپریشن سے نجات مل جائے گی۔

خواب میں احتلام سے نجات

جس شخص کو احتلام کی بیماری ہو اس کو چاہئے کہ کسی کاغذ پر حرف ''ت'' ۴۰۰ مرتبہ لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھ کر اپنے تکیہ میں سی لے تو انشاء اللہ احتلام سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے: تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

جنون اور پاگل پن کا علاج

اس نقش کو اس وقت لکھیں جب چاند منزل سعود میں ہو، منزل سعود چاند کی ۲۴ویں منزل ہے۔ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اگر مرض بڑھا ہوا ہو تو اس نقش کو روزانہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر سات دن تک مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ چند دن میں دیوانگی اور پاگل پن سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۰	۱۵۳	۱۵۶	۱۴۲
۱۵۵	۱۴۳	۱۴۹	۱۵۴
۱۴۴	۱۵۸	۱۵۱	۱۴۸
۱۵۲	۱۴۷	۱۴۵	۱۵۷

جسمانی قوت

اگر کوئی شخص جسمانی قوت میں کمی محسوس کرتا ہو تو ذیل کا نقش منگل کے دن مریخ کی ساعت میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ جسمانی قوت میں اضافہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ذال الف لام ذ ذ ذ ذ ذ ذ قادر مقتدر قوی قائم قدیر قدیم قادر قیوم مابعض قاہر قابل قدر من قریب انک علی کل شئ قدیر

☆☆☆

باب الرزق

حسن الہاشمی

پروردگار عالم صرف خالق اور مالک ہی نہیں بلکہ وہ رازق اور کفیل بھی ہے۔ وہ صرف اپنے بندوں کا محتسب ہی نہیں بلکہ عادل و منصف بھی ہے اور ان کے حق میں رحمٰن و رحیم بھی ہے...... یوں تو اپنی کل مخلوقات کو روزی وہی پہنچاتا ہے۔ لیکن جس بندے پر وہ مہربان ہوتا ہے اس پر اپنا خصوصی فضل فرماتا ہے اور ہر طرف سے اس پر روزی کے دروازے کھول دیتا ہے...... وہ لوگ جن پر خدائی کی رحمتیں اور اس کا فضل نازل ہوتا ہے ان کے گھروں میں خوب خیر و برکت ہوتی ہے اور وہ لوگ کم آمدنی میں بھی مطمئن زندگی بسر کرتے ہیں اور تنگی میں بھی مسرور نظر آتے ہیں لیکن اس کے بندوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو افلاس اور غربت کے تھپیڑوں کو برداشت نہیں کر پاتے اور مایوسیوں کے طوفان میں غرق ہوجاتے ہیں۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے۔ اس دنیا میں خدا کی بنائی اچھی بری تقدیر پر ایمان و یقین رکھتے ہوئے از راہِ سنت انبیاء یہ ضروری ہے کہ انسان کسب و معیشت کے میدان میں اپنی دوڑ دھوپ جاری رکھے۔ اللہ کوشش کرنے والوں پر اپنا فضل کرتا ہے اور چلنے والوں کے لئے منزل تک پہنچنا سہل کر دیتا ہے۔ ہر بندے کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ جدوجہد کے ساتھ دعاؤں، وظیفوں اور روحانی عملیات سے بھی اپنا تعلق جوڑے رکھے۔

اکابرین نے ایسے بے شمار روحانی فارمولے ایجاد کئے ہیں کہ اگر اخلاص و یقین کے ساتھ ان پر عمل کیا جائے تو ناکامی ممکن نہیں ہے...... اسی طرح کے مجرب اور زود اثر ہزاروں فارمولوں میں سے بہتر فارمولوں کا انتخاب میں اس ''باب الرزق'' میں پیش کر رہا ہوں اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ اگر شائقین اور ضرورت مند حضرات نے خلوص و للّٰہیت کے ساتھ ان میں سے کسی بھی عمل کو حرزِ جان بنالیا تو وہ اللہ کے فضل و کرم سے محروم نہیں رہے گا۔ اس انتخاب میں میں مشکل اور آسان ہر قسم کے عملیات پیش کئے دے رہا ہوں۔ اپنی اپنی طاقت، صلاحیت اور بساط کے مطابق کسی عمل کو منتخب کر کے پروردگار کی رحمتوں اور عنایتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی کوشش کریں۔

طریقہ (۱)

عشاء کی نماز کے بعد روزانہ وتر اور سنتوں کے درمیان ایک سو ایک مرتبہ "یاحاضر یاناظر یا شافی یاحی یا مالک" پڑھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ چند ماہ ایسا کرے، انشاء اللہ پروردگار کی طرف سے رحمت کے دروازے کھلیں گے اور رزق کی ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ بارہا کا آزمایا ہوا عمل ہے...... قارئین فائدہ اٹھائیں اور مجھ گناہگار کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

طریقہ (۲)

فجر کی نماز کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے: یَابدیعُ العجائب بالخیر اللّٰہ الصَّمدُ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یَاحفیظُ یارزَّاقُ اللّٰھمَّ صَلِّ علیٰ مُحمَّدٍ وعلیٰ الِ مُحمَّدٍ اَنواعِ الرِّزقِ والفتوحات ...... اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ بہت کم مدت کے بعد ترقی کے آثار نمایاں ہوں گے اور خوب برکت ہوگی۔ یہ عمل بھی آزمایا ہوا ہے

طریقہ (۳)

صبح کی نماز کے بعدے مرتبہ مندرجہ ذیل اسماء باری تعالیٰ پڑھے اور تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد رحمتوں کا نزول ہوگا اور معاشی تنگی دور ہوجائے گی۔

یَااللّٰہ یاسمیعُ یاعلیمُ یاسریعُ الحساب یاواسِعُ یاعدلُ یاعلیُّ یاعظیم یَامُتَعالُ یَاعَزِیْزُ یَاغَفُوْرُ یَابَاعِثُ یافَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ یَارَافِعُ یامُعِیْدُ یَامَانِعُ یانَافِعُ یَاجَامِعُ یَابَدِیْعُ۔

طریقہ (۴)

نماز جمعہ کے بعد مندرجہ ذیل دعاء ستر مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ایک ماہ نہیں گزرے گا کہ رزق کے اندر اس قدر وسعت پیدا ہوگی کہ عقل حیران رہ جائے گی۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اَلْمُعْطِیْ ھُوَ اللّٰہُ.

طریقہ(۵)

غنی اور مالدار ہونے کے لئے یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔ عمل یہ ہے کہ اسم یَا وَھَّابُ کو چالیس دن تک کوئی ایک وقت مقرر کرکے چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ دوران چلہ ہی رزق کی وسعت اور خیر و برکت کے آثار شروع ہو جائیں گے۔ اگر روزانہ مقررہ تعداد کے بعد تین مرتبہ یہ قسم بھی پڑھ لے تو کامیابی یقینی ہے۔ یہ عمل بے شمار بزرگوں کے معمول میں رہا ہے اور یہ عمل اگر یقین اور دل جمعی کے ساتھ کیا جائے تو کبھی خطا نہیں کرتا۔ قسم یہ ہے جو مؤکل کو دی جاتی ہے:
یارَفْتمائیل اقسمتُ عَلَیْکم و اغننی علیکم بحق یا وھابُ.

طریقہ(٦)

جو شخص فجر یا عشاء یا مغرب کی نماز کے بعد اسم باری تعالیٰ "یالطیف" ایک سو انیس مرتبہ، پھر ایک سو انیس مرتبہ قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ.

ایک ماہ کے اندر اندر حالات بدلیں گے اور رزق میں فراوانی ہو جائے گی۔ اس عمل کے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔

طریقہ(۷)

اگر کوئی تنگی معاش کا شکار ہو، آمدنی کم ہو اور اخراجات زیادہ ہوں، تو مندرجہ ذیل عمل کو پابندی کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ غیب سے روزی کا بندوبست ہوگا۔ ایسی ایسی جگہوں سے رزق پہنچے گا کہ جہاں کوسوں گمان بھی نہیں ہوگا اور خیر و برکت بھی بے حد ہوگی۔

عشاء کے فرض کے بعد دو سنتیں پڑھ کر اس دعا کو دس مرتبہ پڑھے: اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ. اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. ...... پھر اس کے بعد مندرجہ ذیل دعا کو ۳ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد وتر پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَ رَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ. اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُھُمَا مِمَّنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاكَ.

طریقہ(۸)

فراخی رزق اور ترقی درجات کے لئے اس آیت کو عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے...... نہایت مجرب عمل ہے۔

آیت یہ ہے: وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ. فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ.

طریقہ(۹)

یہ عمل بہت آسان ہے اور رزق کی ترقی اور وسعت کے لئے بے حد کارآمد ہے۔ فجر کی نماز کے بعد روزانہ ۴۵ مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

عمل یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرحمن الرحیم ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ.

طریقہ(۱۰)

یہ عمل بھی بے حد آسان ہے اور ہر شخص اس کی پابندی کر سکتا ہے۔ نمازِ فجر کے بعد "اَللّٰہُ الصَّمَد" سو مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ قرض بھی ادا ہوگا اور رزق کی فراوانی ہوگی۔

طریقہ(۱۱)

صبح کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد تین تین مرتبہ جو شخص یہ دعا پڑھے گا انشاء اللہ غیب سے روزی پہنچے گی۔

دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اِبْتَدَیْتُ وَبِكَرَمِكَ اِقْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِكَ اِھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اَسْتَغْنَیْتُ وَاَسْتَغْفِرُكَ

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

طریقہ (۱۲)

یہ عمل سورۂ یٰسین شریف کا ہے اور بے حد مجرب اور موثر ہے، جو شخص اس عمل کی پابندی کچھ دنوں تک کرلے گا۔ حق تعالیٰ اس کے رزق اور کاروبار میں دوگنی چوگنی ترقی عطا فرمائے گا مگر خلوص اور یقین اور حسن نیت شرط ہے۔ دو دو رکعت کی نیت باندھے۔

عمل کی ترکیب یہ ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد آٹھ رکعات بہ نیت صلوٰۃ الاوابین پڑھے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں یٰسٓ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيْمِ سے شروع کر کے فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ تک پڑھے۔

دوسری رکعت میں......اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى سے وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ تک پڑھے

تیسری رکعت میں...... وَمَالِيَ سے جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ تک پڑھے

چوتھی رکعت میں......وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ سے وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ تک پڑھے

پانچویں رکعت میں......وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا سے وَلَا اِلٰى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ تک پڑھے۔

چھٹی رکعت میں......وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ سے هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ تک پڑھے

ساتویں رکعت میں......وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ سے فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ تک پڑھے

آٹھویں رکعت میں......وَذَلَّلْنٰهَا سے كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تک پڑھے۔

فراغت کے بعد روزانہ اپنے کاروبار اور رزق کی ترقی کی دعا کرے اور کرشمۂ قدرت دیکھے۔

طریقہ (۱۳)

افلاس اور غربت دور کرنے کے لئے اور رزق میں فراوانی کے لئے یہ عمل انتہائی مجرب اور زود اثر ہے۔ عمل یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ کچھ دنوں کے بعد مالداری کا دور شروع ہوگا۔ انشاء اللہ

آیت یہ ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

اسی آیت کا دوسرا عمل جو انتہائی مجرب پایا گیا ہے، یہ ہے:

عروج ماہ میں اتوار کے دن (بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو) صبح کو اٹھ کر نماز فجر ادا کرنے کے بعد پاک لنگی پہن کر غسل کرے اور پھر وہی گیلی لنگی پہنے ہوئے آفتاب کی طرف رخ کر کے اس آیت کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ اس طرح ۲۱ مرتبہ پڑھے، کچھ دنوں کے بعد ہر طرف سے دولت برسنی شروع ہوگی۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا سے قَدْرًا تک پڑھے۔

طریقہ (۱۴)

ہر فرض نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ اسم باری تعالیٰ ''یالطیف'' پڑھ کر تین مرتبہ یہ آیت پڑھے: اللّٰه لطيف بعباده يرزق من يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ پڑھنے سے رزق میں خوب خیر و برکت ہوتی ہے اور تنگی معاش رفع ہو جاتی ہے۔

طریقہ (۱۵)

فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ ''يَا لَطِيْفُ'' پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا رزق کے لئے انتہائی مفید ہے: اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيَّ رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ عَطِّفْ عَلَيَّ خَلْقَكَ كَمَا صُنْتَ وَجْهِيْ عَنِ السُّجُوْدِ بِغَيْرِكَ فَصُنْهُ عَنْ ذِلِّ السُّؤَالِ لِغَيْرِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

طریقہ (۱۶)

جو شخص اس دعاء کو پانچوں وقت نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے، خصوصاً نماز جمعہ کے بعد کبھی ناغہ نہ کرے تو ہر قسم کی پریشانی اور مصیبت سے بچا رہے گا اور اپنے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس دعاء کی برکت سے حق تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کریں گے کہ جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا اور رزق میں اس قدر وسعت

ہو جائے گی کہ اسے خود حیرت ہوگی۔ قرض اگر ہوگا تو وہ بھی ادا ہو جائے گا اور کچھ ہی ایام کے بعد اس کا شمار مالداروں میں ہونے لگے گا۔

دعا یہ ہے: یَااَللّٰہُ یَااَحَدُ یَاوَاحِدُ یَامَوْجُوْدُ یَاجَوَّادُ یَابَاسِطُ یَاکَرِیْمُ یَاوَهَّابُ یَاذَالطَّوْلِ یَاغَنِیُّ یَامُغْنِیْ یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ اَنْفِحْنِیْ مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَیْرٍ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ کُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ اَللّٰهُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُ یَامُعِیْدُ یَاوَدُوْدُ یَاذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَافَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِیْ بِمَاحَفِظْتُ بِهِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

طریقہ (۱۷)

رزق میں خیر و برکت کا بے حد آسان عمل نقل کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ جب بھی گھر میں داخل ہوں، کسی سے بات کرنے سے پہلے ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ رزق میں برکت ہوگی۔

طریقہ (۱۸)

چلتے پھرتے سورۂ الم نشرح اور سورۂ کافرون کی کثرتِ تلاوت رزق و مال میں خیر و برکت کا موجب ثابت ہوتی ہے۔

طریقہ (۱۹)

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر سورۂ فتح تین مرتبہ پڑھ لے تو پورے سال آئندہ رمضان تک فراوانی کے ساتھ رزق ملتا رہے۔

طریقہ (۲۰)

ہر روز گیارہ مرتبہ یا مغنی اور گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

طریقہ (۲۱)

نماز چاشت کے بعد سو مرتبہ ''یا باسط'' پڑھنے سے رزق میں فراخی پیدا ہوتی ہے۔

طریقہ (۲۲)

روزانہ ایک ہزار مرتبہ ''یا وھاب'' اور ایک ہزار مرتبہ ''یا حیُّ یا قیوم'' پڑھنے سے رزق کے اندر برکت اور وسعت پیدا ہوتی ہے۔

طریقہ (۲۳)

ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت پڑھنا رزق کے لئے نہایت مفید ہے: لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

طریقہ (۲۴)

جو شخص آیت الکرسی مع بسم اللہ خالدون تک اور پوری سورۂ فلق مع بسم اللہ اور سورۂ ناس اور قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَ عَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پڑھنے کا معمول بنالے گا اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا۔

طریقہ (۲۵)

بعد نمازِ فجر اول و آخر چودہ چودہ مرتبہ درود شریف اور پھر چودہ مرتبہ ''یا وہاب'' پڑھنے والا کبھی رزق سے محروم نہیں رہے گا۔ بلکہ اہل اللہ نے لکھا ہے کہ اس کی نسلیں بھی کثرتِ رزق سے بہرہ ور رہیں اور کبھی بفضل خداوندی افلاس کا شکار نہیں ہوں گی

طریقہ (۲۶)

نصف شب کے بعد دو رکعت نماز بہ نیت کشائش رزق پڑھے۔ دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ مصلّی پر ہی قبلہ رو بیٹھے بیٹھے یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَاخَفِیَّ الْاَلْطَافِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِ خَفِیٍّ پھر ایک ہزار مرتبہ یا بدوح پڑھ کر پھر دو رکعت ادا کرے (یہ دو رکعت عام نفلوں کی طرح پڑھے) اور اس کا ثواب سید علی ہمدانی کو پہنچا دے۔ اس کے بعد فروانی رزق کے لئے دعا کرے۔ انشاء اللہ اتنا ملے گا کہ دیکھنے والے حیران رہ جائیں گے۔

طریقہ (۲۷)

عشاء کی نماز کے بعد اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں یہ آیت ۵۰۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ۲۱ روز کے اندر اندر حیرتناک انداز میں رحمتوں اور وسعتوں کا نزول ہوگا۔ آیت یہ ہے: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَهُ الْكِبْرِیَاءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْم اسی آیت کا ایک اور عمل طریقہ ۲۸ میں دیکھیں۔

طریقہ (۲۸)

فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان یہ آیت ۳۲ مرتبہ پڑھے۔ اول وآخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ کشائش رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

طریقہ (۲۹)

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مفلس اور نادار ہو اور چاہتا ہو کہ افلاس اور ناداری سے نجات مل جائے لیکن کوشش اور جدوجہد کے بعد بھی غربت سے چھٹکارا نہ ملتا ہو تو اسے چاہئے کہ ''صلوٰۃ الواسعہ'' پڑھے اور بہتر ہے کہ ہر جمعرات کو نصف شب کے بعد پڑھے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں اس قدر رزق ملے گا کہ تمام پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔

''صلوٰۃ الواسعہ'' پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ یہ آیت پڑھے: وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُهَا اِلَّاهُوَ وَیَعْلَمُ مَافِی الْبَرِّ وَالْبَحرِ وَمَاتَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِی ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَایَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ.

اور دوسری رکعت میں یہ آیت دس مرتبہ سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھے:

وَمَامِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ. نماز سے فراغت کے بعد کچھ دیر استغفار پڑھے اور غربت دور ہونے کی دعاء کرے۔

طریقہ (۳۰)

بزرگوں سے ایک طریقہ یہ بھی منقول ہے کہ بوقت تہجد دو رکعت نماز ادا کرے، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد سجدے میں جاکر ۴۱ مرتبہ آیت کریمہ (دعاءِ یونس) پڑھے، پھر سجدے سے سر اٹھا کر اپنا دایاں رخسار زمین سے رگڑے اور سات مرتبہ کہے ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم یَافَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام اور بایاں رخسار رگڑتے ہوئے یہی عمل کرے۔ انشاء اللہ چند ہی دن کے بعد برکتیں نازل ہوں گی اور غربت وافلاس سے نجات ملے گی۔

طریقہ (۳۱)

جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۳ مرتبہ اور یارحمٰن ہزار مرتبہ، یارزاق ہزار مرتبہ، یاوہاب ہزار مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۳ مرتبہ اور یارحیم ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فراغت کے بعد تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ غیب سے روزی ملے گی۔

طریقہ (۳۲)

عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر نوسو مرتبہ یامغنی پڑھے، پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور خیر و برکت کی دعا کرے۔ انشاء اللہ ہر طرف سے رزق کے دروازے کھلیں گے اور خوب خیر و برکت ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ یقین واخلاص کے ساتھ کچھ دنوں تک لگاتار یہ عمل کیا جائے۔

طریقہ (۳۳)

یہ عمل تین روز کا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ لگاتار تین روزے رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ عشاء کے فوراً بعد عمل شروع کردیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہوجائے۔ عمل پورا ہونے کے بعد سحری کھائیں۔ انشاء اللہ تین روز کے بعد اس عمل کے اثرات ظاہر ہوں گے۔ غیب سے روزی کا بندوبست ہوگا، قرض ہوگا تو اس کی ادائیگی کا بندوبست ہوجائے گا۔ اپنی رقم کسی اور کے ذمے ہوگی تو وہ وصول ہوجائے گی۔ تین گزرنے کے بعد پھر روزانہ عشاء ہی کی نماز کے بعد سو سو مرتبہ پڑھ لیا کریں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ ضرور پڑھیں۔ درود شریف کے بغیر عمل میں جاذبیت پیدا نہیں ہوتی۔

وہ دونوں آیتیں یہ ہیں: اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ

الْعَزِيْزِ الْوَهَّابُ. اَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ.

طریقہ (۳۴)

یہ عمل بہت اہم ہے اور بہت کم خطا کرتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چڑھتے چاند میں پیر کے دن طلوع آفتاب کے بعد پہلے دن يَاعَزِيْزُ الْمَنِيْعَ الْغَالِبُ عَلٰى اَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ يَاعَزِيْزُ ۵۹۸ مرتبہ پڑھے اس کے بعد لگاتار ۳ روز تک یہی وظیفہ ۵۹۵ مرتبہ پڑھے اور پہلے دن عشاء کی نماز کے بعد يَاحَمِيْدُ الْفَعَّالِ ذَاالْمَنِّ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَاحَمِيْدُ ۵۷۰ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ۳ دن تک لگاتار عشاء کی نماز کے بعد ۵۶۸ مرتبہ پڑھے۔ ہر وظیفہ سے پہلے سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔

جس دن یہ عمل شروع کرے اس دن سب سے پہلے یہ دو نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر کسی ڈائری یا کاپی میں کھلے ہوئے ہی رکھ لے اور روزانہ وظیفہ ختم کرکے ان دونوں نقشوں پر دم کرتا رہے۔ دم کرکے پھر کتاب یا ڈائری میں رکھ دے۔ وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

(۱) ۷۸۶

۵۹۵	۵۹۸	۲۰۲	۵۸۸
۶۰۱	۵۸۹	۵۹۴	۵۹۹
۵۹۰	۵۰۴	۵۹۶	۵۹۳
۵۹۷	۵۹۲	۵۹۱	۶۰۳

(۲) ۷۸۶

۵۰۶۸	۵۰۷۱	۵۰۷۴	۵۰۶۱
۵۰۷۳	۵۰۶۲	۵۰۶۷	۵۰۷۲
۵۰۶۳	۵۰۷۶	۵۰۵۹	۵۰۶۶
۵۰۷۰	۵۰۶۵	۵۰۶۴	۵۰۷۵

چار دن کا عمل پورا ہونے کے بعد ان دونوں نقشوں کو موم جامہ کے بعد تعویذ کی شکل دے لے اور نمبر ایک نقش کو ہرے کپڑے میں کرکے دائیں بازو پر اور نمبر ۲ کو بائیں بازو پر باندھ لے۔ یہ بھی ہرے کپڑے میں ہوگا۔ اس کے بعد یعنی چار روز کے بعد والی دعا فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ اور دوسری دعا بعد نماز عشاء ستر مرتبہ پڑھے اور دونوں تعویذوں پر ہاتھ پر بندھے ہی بندھے آستین چڑھا کر دم کردیا کرے۔

بس یہ عمل ہے، اس کو بتائے ہوئے طریقہ سے کرنے کے بعد حق جل شانہٗ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیے۔ دولت کس طرح ہر طرف سے سمٹ کر آتی ہے۔

طریقہ (۳۵)

بزرگوں سے ایک عمل یہ بھی منقول ہے جو بے حد سریع الاثر ہے۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں پیر، منگل اور بدھ لگاتار تین روزے رکھے اور روزانہ افطار سے پہلے غسل کرے اور ہر روز دوسرا لباس خواہ نیا ہو یا دھلا ہوا استعمال کرے۔ افطار پھل سے کرے اور اس کے علاوہ کھانے میں سحری تک کچھ نہ لے، چائے یا دودھ وغیرہ لے سکتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت چالیس مرتبہ پڑھ کر پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور تینوں دن عمل کے اختتام پر سجدے میں جا کر خیر و برکت اور روزی اور معشیت کی ترقی کی دعاء کرے۔ انشاء اللہ دعاء قبول ہوگی اور رزق میں خوب فراوانی ہوگی۔ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جائیں گے کہ اس شخص کی غربت اور افلاس کیسے دور ہوا۔

يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ. الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ. اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ. يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ. وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ.

طریقہ (۳۶)

ایک یہ عمل بزرگوں سے نقل کیا گیا ہے۔ درج ذیل آیت کو کسی چینی کے برتن پر گلاب وزعفران سے لکھ لے، پھر اس برتن میں بہتی ہوئی نہر یا ندی کا پانی بھر لے اور روزہ رکھ کر افطار اس پانی سے کرے۔ لگاتار تین دن ایسا کرے اور روزے عروج ماہ میں رکھے۔ انشاء اللہ روزگار وسیع ہوگا۔ آیت یہ ہے: حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ.

طریقہ(۳۷)

روزی کے فراخی کا یہ عمل حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی طرف منسوب ہے۔ دن میں دس بجے وضو کرے اور چار رکعت نماز بہ نیت چاشت ادا کرے پھر سجدے میں جائے اور ۱۰۴ مرتبہ اسم "یَاوَھَابُ" پڑھے۔ ہر قمری مہینے میں لگاتار ے روز یہ عمل کرلیا کرے۔ انشاء اللہ کبھی روزی میں تنگی نہیں ہوگی۔

طریقہ(۳۸)

آخر شب میں ۴۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سے بے گمان رزق حاصل ہو۔ مجرب عمل ہے۔

طریقہ(۳۹)

سورۂ نون (پارہ ۲۹) نماز میں پڑھنے سے غربت دور ہوتی ہے۔

طریقہ(۴۰)

سورۂ مزمل (پارہ ۲۹) نماز میں پڑھنے سے روزی فراخ ہوتی ہے۔

طریقہ(۴۱)

سورۂ القارعہ (پارہ ۳۰) کا بکثرت پڑھنا روزی کو بڑھاتا ہے۔

طریقہ(۴۲)

سورۂ واقعہ (پارہ ۲۷) اگر ۴۱ مرتبہ پڑھ لی جائے تو افلاس سے نجات حاصل ہو۔

طریقہ(۴۳)

سورۂ طٰہٰ (پارہ ۱۶) اگر صبح صادق کے وقت اس کی تلاوت کی جائے تو رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں۔

طریقہ(۴۴)

"یامغنیُ" ہر روز ۱۱۱ مرتبہ پڑھنے سے معیشت کی تنگی سے نجات مل جائے اور رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو۔

طریقہ(۴۵)

نمازِ فجر سے پہلے سب گوشوں میں دس دس مرتبہ "الــــرزاق" پڑھے اور جو گوشہ سمتِ قبلہ کی دائیں طرف ہو اس سے شروع کرے۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت ہوگی۔

طریقہ(۴۶)

نمازِ چاشت کے بعد "یارزاق" دس بار روزانہ پڑھنے سے رزق میں فراخی پیدا ہو۔

حسن الہاشمی

ملازمت اور حصولِ روزگار

اس کمر توڑ مہنگائی اور بے روزگاری کے دور میں معاشی حالات عمومی طور پر ابتر سے ابتر ہوتے جارہے ہیں۔ کاروبار بغیر پیسوں کے نہیں ہوتا اور ملازمتیں بغیر سفارش اور رشوت کے نہیں مل رہی ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں سماج میں چوری، ڈکیتی، لوٹ مار اور دوسرے مختلف کرپشنوں کے سوا اور کیا جنم لے گا۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسل کو تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ کوئی ہنر بھی سکھلائیں، ہنر مند آدمی نہ صرف یہ کہ کسی بھی وقت کسی بھی جگہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوسکتا ہے بلکہ وہ کوئی بھی چھوٹا موٹا کارخانہ لگا کر دوسروں کو بھی روزگار فراہم کرسکتا ہے۔ مسلمانوں میں مزدوروں کی اکثریت ہے اور اس کی بنیادی وجہ تعلیم و تربیت سے محرومی ہے اور ہنر اور ذاتی صلاحیتوں کا فقدان بھی جو مسلمانوں میں بے روزگاری کا سبب بنا ہوا ہے۔

ہمارے معاشرے میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو تعلیم یافتہ بھی ہیں، اچھے کاری گر بھی ہیں، پھر بھی محروم روزگار ہیں۔ ایسے لوگ اپنے رب سے دعائیں کریں۔ دنیاوی اسباب اختیار کرنے کے بعد رب العالمین سے بھی اپنے روزگار کی دعا کرنی چاہئے کیوں کہ اصل فیصلے زمین پر نہیں آسمان ہی پر ہوتے ہیں اور رزق کے بارے میں تو صاف طور پر قرآن حکیم میں فرمادیا گیا ہے وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ اور آسمان میں تمہارا رزق موجود ہے۔

اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جو روزی ہمیں اس زمین پر مل رہی ہے وہ دراصل آسمان کے طے شدہ پروگرام کے تحت ہے پھر کیوں نہ ہم اپنے رازق کے سامنے اپنی معاشی ضروریات رکھیں اور دنیا کے دروازے کھٹکھٹانے سے پہلے کیوں نہ اسی کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ وہ اگر مہربان ہوگیا تو ساری دنیا مہربان ہوجائے گی اور نہ بھی ہو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور اگر وہ نامہربان رہا تو کسی کی مہربانی ہمارا بیڑہ پار نہیں کرسکتی۔ ہم مصائب و مسائل کے بھنور میں غوطے لگاتے رہیں گے۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے، اسباب کا اختیار کرنا فطری امر ہے لیکن اگر اسباب اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ہم دعاؤں کا بھی اہتمام کریں اور اکابرین کے فرمودہ عملیات پر بھی کچھ وقت لگائیں تو ملازمت کا حاصل ہونا یا روزگار کے لئے کوئی بھی بندوبست ہوجانا سہل ہوجائے گا۔ اس باب کے تحت ہم ملازمت اور حصولِ روزگار کے کچھ نادر فارمولے پیش کر رہے ہیں اور انہیں ہم اجازت عام کے ساتھ نقل کر رہے ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ ان کو اختیار کرنے والا پنج وقتہ نمازی ہو۔ بے نمازی کو ہم کسی بھی روحانی عمل کی اجازت دینا عمل کی توہین سمجھتے ہیں۔ بے نمازی یہ کرسکتا ہے کہ کسی نمازی سے نقش تیار کرائے۔ البتہ وظائف بے نمازی بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ سے بے وفائی کرنے کے ساتھ اس کی رحمتوں کا امیدوار رہنا بے حیائی ہے۔ یہ بندگی نہیں بندگی کی توہین ہے۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے، اللہ ان سے ناراض رہتا ہے۔ ممکن ہے کہ وقتی طور پر انہیں دنیا میں کچھ راحت و آرام مل جائے لیکن ایسے لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور نمازی اگر دنیا میں پریشان بھی ہوتا ہے تو انجام اس کا خراب نہیں ہوتا۔ وہ دنیا میں کیسی بھی گزار لے۔ آخرت میں بہرحال سرخرو ہوگا اور رحمتِ خداوندی کا حق دار ہوگا۔

سب سے زیادہ خوش نصیب اس دنیا میں وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں اور دنیا کی راحتیں بھی انہیں میسر ہیں۔ اگر ہم اللہ کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا کی نعمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی خواہش اور دوڑ دھوپ کریں تو یہ حرام نہیں ہے۔ حرام تو یہ ہے کہ ان دنیا کے دھندوں میں لگ کر اپنے خالق، مالک اور رازق کو فراموش کردے۔ نماز کی پابندی اور دوسرے شرعی احکامات کی پابندی کے ساتھ اکابرین کے روحانی فارمولوں کو آزما کر دیکھئے۔ دولت اور دنیا آپ کے قدموں میں ہوگی۔ انشاء اللہ

طریقہ (۱)

جب تک حسب منشاء کام نہ ملے، بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء

دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ایک سو مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ستر مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد کوئی معقول ملازمت ملے گی۔

طریقہ (۲)

حصولِ ملازمت کے لئے ایک بے حد زود اثر عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیشہ اپنا اثر دکھا دیتا ہے اور بے روزگار کو روزگار نصیب ہو جاتا ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کے تمام حروف الگ الگ کر کے تکسیر جفری کریں۔ جب زمام نکل آئے یعنی آخری سطر پہلی سطر کے مطابق ہو جائے تو اس پر سطر کاٹ کر ان کی ایک بتی بنالیں اور اسے نئی روئی میں چڑھا کر بتی بنائیں۔ روزانہ ایک بتی جلائیں۔ تلوں کے تیل میں بتی جلائیں اور چراغ جلنے کے دوران مذکورہ آیت ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ جب مَا عَنِتُّمْ پر پہنچے تو ایک بار یوں کہیں "یاالٰہی مجھے غیب سے روزگار عطا فرما" اگر پڑھائی کی تعداد ختم ہو جائے اور ابھی بتی جل رہی ہو تو جب تک بتی جلتی رہے تب تک چراغ کے پاس خاموش بیٹھے رہیں۔ بتی کے ختم ہونے پر چراغ کو احتیاط سے رکھ دیں اور پھر اس کے بعد سو جائیں۔ اگلے دن اسی چراغ میں نیا تیل ڈال کر پھر دوسری بتی جلائیں۔ یہ عمل عروج ماہ میں جمعرات کے دن ان دونوں ساعتوں میں سے کسی ایک ساعت کا لحاظ رکھیں۔ انشاء اللہ عمل کے ختم کے بعد جلد ہی اچھی ملازمت کی اطلاع ملے گی اور کام بن جائے گا۔

طریقہ (۳)

بزرگوں سے حصولِ ملازمت کے لئے ایک طریقہ اور بھی منقول ہے جو بہت سیدھا سادا ہے لیکن تجربے میں آیا ہوا ہے اور اس طریقہ پر عمل کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ جو شخص بے روزگار ہو، اسے چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر دو زانو بیٹھ کر سورۂ قریش (لایلاف قریش) پوری سورۃ ایک سو دس مرتبہ پڑھے اور حصولِ ملازمت کی دعا کرے۔ چالیس دن نہیں گزریں گے کہ مناسب ملازمت مل جائے گی۔ انشاء اللہ

طریقہ (۴)

حصولِ ملازمت کا ایک عجیب و غریب اور حیرت ناک حد تک مجرب عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل "گوہر نایاب" کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اسے سمجھ کر کرلیا جائے تو ملازمت تو کیا جو چاہو وہ مل جاتا ہے۔ ہم اس مشکل ترین عمل کو بے حد آسان بنا کر پیش کر رہے ہیں تاکہ ہمارے قارئین اس سے استفادہ کرسکیں۔

طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ اپنا نام، والدہ کا نام اور ملازمت کے حروف الگ الگ کرلیں، اس کی مثال یوں سمجھئے: مثلاً محمد ابن نسیم کو ملازمت چاہئے تو سب سے پہلے اُن کے حروف الگ الگ یوں کریں (ابن کے حروف اس میں شامل نہیں ہوں گے)

م ح م د ن س ی م م ل ا ز م ت

یہ کل پندرہ حروف ہیں۔ اب انہیں عنصر کے اعتبار سے الگ الگ کردیں اور سب سے پہلے ان حروف کو لکھیں جن کی تعداد زیادہ ہے، پھر جن کی تعداد دوسرے نمبر پر ہے، پھر وہ جن کی تعداد تیسرے نمبر ہے، پھر وہ جن کی تعداد سب سے کم ہے۔

ان پندرہ حروف میں سب سے زیادہ آتشی حروف ہیں، ان کی تعداد ۷ ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے انہیں نقل کریں گے۔ دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ بادی حروف ہیں، ان کی تعداد ۳ ہے۔ لہٰذا انہیں نقل کریں گے، اس کے بعد خاکی حروف لیں گے۔ کیونکہ ان کی تعداد بھی ۳ ہے، اس کے بعد آبی لیں گے جو حرف ایک ہے۔

م م م م ا م ی ن ت ح د ل ذ

اب اوپر والی سطر بالکل الٹ گئی۔ اب ان کی اعداد عنصر کے اعتبار سے شمار کریں گے۔

آتشی حروف کے کل اعداد ہوئے	۲۰۶
بادی حروف کے کل اعداد ہوئے	۴۶۰
خاکی حروف کے کل اعداد ہوئے	۴۲
اور آبی حروف کے اعداد ہوئے	۷
ان کو ٹوٹل ہوا	۷۱۵

ان اعداد میں سب سے زیادہ عدد بادی حروف کے ہیں۔ اس لئے بادی عنصر غالب ہے تو نقش بادی چال سے بھرا جائے گا اور نقش بناتے وقت منہ مغرب کی طرف کیا جائے گا، کیونکہ بادی حروف کی سمت

مغرب ہے۔ یہ نقش حسب قاعدہ ۲۱۸۶ عدد مربع کا پُر کیا جائے گا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۳۹	۵۵۲	۵۴۹	۵۴۶
۵۵۰	۵۴۵	۵۴۰	۵۵۱
۵۴۴	۵۴۷	۵۵۴	۵۴۱
۵۵۳	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۸

جو سطر بعد میں تیار ہوئی تھی اس کا پہلا حرف م ہے تو اسمائے بادی میں وہ نام لیا جائے گا، جو م سے شروع ہو مثلاً مجید لیں گے اور م کے مؤکل کا نام بھی عزیمت میں استعمال کریں گے۔

نقش کے نیچے عزیمت اس طرح لکھیں گے۔

اَقْسَمْتُ علیکم یاملائکۃ ھذ الحروفِ م م م ہ م ا م ی ن ت ح د ل ز یارومائیل بحق یامجید میری ملازمت کا بندو بست فرمادیں۔

اس نقش کو زعفران و گلاب سے لکھیں اور حسب توفیق و استطاعت صدقہ دے کر اس نقش کے اوپر تین چاندی کے ورق چڑھا کر پھر زرد کاغذ میں لپیٹ لیں، پھر موم جامہ کریں یا پلاسٹک چڑھائیں، اس کے بعد سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

اگر یہ عمل اس وقت کریں جب عطارد مشتری سے قران کر رہا ہو تو عمل کی قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ عطارد یا مشتری کی ساعت میں عروج ماہ میں اس نقش کو تیار کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد ملازمت ملے گی۔

طریقہ (۵)

جسے ملازمت نہ ملتی ہو یا ملازمت کسی وجہ سے چھوٹ گئی ہو تو وہ نوچندی جمعرات کو روزہ رکھے اور اسی رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ آیت پڑھے: وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي سے الْمُحْسِنِينَ تک (پارہ ۱۳ رکوع ۱) پھر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد اس آیت کو پڑھے، پھر عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کو پڑھے، اس کے بعد سو بار لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور سو بار اللہ اکبر کہے اور سو بار الحمد للہ کہے، پھر سو بار سبحان اللہ اور سو بار استغفر اللہ اور سو بار درود شریف پڑھے، اس کے بعد سو جائے، اگلے دن صبح کو فجر کی نماز سے پہلے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر جو دراصل اُن ہی آیات کا نقش ہے جو اوپر بیان کی گئی ہیں، سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ ایک ہفتے میں یا پھر زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر اندر برسرِ روزگار ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۲۹	۳۱۴۲	۳۱۳۹	۳۱۳۶
۳۱۴۰	۳۱۳۵	۳۱۳۰	۳۱۴۱
۳۱۳۴	۳۱۳۷	۳۱۴۴	۳۱۳۱
۳۱۴۳	۳۱۳۲	۳۱۳۳	۳۱۳۸

طریقہ (۶)

یہ طریقہ صرف ملازمت ہی کے لئے نہیں اور بھی چیزوں کے لئے مفید ہے۔ مثلاً ترقی مرتبہ، ادائیگی قرض، قید سے رہائی، شادی کے لئے، رشتے کی منظوری وغیرہ لیکن ملازمت کے حصول کے لئے خاص طور پر یہ عمل تیز بہدف ثابت ہوتا ہے اور نہایت آسان بھی ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش سیسے کی تختی پر کسی نوک دار چیز سے کندہ کریں اور یہ عمل قمر یا مشتری کی ساعت میں کریں اور دورانِ عمل مصطگی کی دھونی لیں ورنہ دار چینی کی دھونی لیں، نقش کندہ کرنے کے بعد چھ سو چار مرتبہ "یاباعث" پڑھیں، پھر ذرا زور سے کہیں اے حبشائیل (نام مؤکل) میں باذن خداوندی تمہیں اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ میرا فلاں کام انجام دو۔ فلاں کام کے بجائے اپنا مقصد بیان کریں، جو بھی ہو صرف ایک بار کہنا ہے۔ ۷ روز تک مشتری یا قمر کی ساعت میں سیسے کی تختی پر پہلے دن نقش کندہ کیا گیا ہے، سامنے رکھ کر یہ عمل کرنا ہے، اس کے بعد اس تختی کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھ لیں، جیب میں یا بٹوے میں یا کسی اور محفوظ جگہ بکس وغیرہ میں۔ انشاء اللہ اس کام کے لئے بہتر سے بہتر اسباب پیدا ہوں گے، اس عمل کے لئے کام کی تکمیل تک روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرنا حسب گنجائش ضروری ہے۔

خیرات کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مدد ایسے لوگوں کی کرنی چاہئے جو دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے نہ پھرتے ہوں، جو

لوگ کسی سے سوال نہیں کرتے اور مفلوک الحال ہوتے ہیں ان کی مدد کرنے سے فائدہ زیادہ ہوتا ہے، خیرات کی کوئی مقدار نہیں ہے اپنی بساط کے مطابق کرتے رہیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ب ا	ع	ش
۷۱	۴۹۹	۳۲	۲
۴۹۸	۶۸	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۹۷	۶۹

طریقہ (۷)

جو شخص بے روزگاری سے پریشان ہو اور اسے کوشش کے باوجود بھی ملازمت نہ ملتی ہو تو اس کے لئے ایک مجرب عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ اگر اس عمل کو صحیح طریقے سے انجام دیا گیا تو اس کا عامل بہت جلد برسر روزگار ہو جائے گا۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے اور جمعرات گزرنے پر جو شب آئے اس میں سات مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے، جمعہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان مندرجہ ذیل آیات لکھ کر سفید کاغذ پر پھر سبز رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور عصر سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے۔ اس کے بعد افطار سے پہلے ایک مرتبہ سورۂ یوسف پڑھے، عشاء کی نماز کے بعد بھی ایک مرتبہ سورۂ یوسف کی تلاوت کرے۔ سونے سے پہلے پچاس مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وسبحان اللہ وبحمدہ پڑھے۔ اس کے بعد بھی پچاس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ عمل مکمل ہوا۔ اب سو جائے، انشاء اللہ اس عمل کے بعد جلد ہی روزگار نصیب ہو جائے گا۔

جو آیات کریمہ سفید کاغذ پر گلاب وزعفران سے لکھی جائیں گی وہ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ. قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ. وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ.

طریقہ (۸)

اگر کوئی شخص بے روزگاری کا شکار ہو تو مندرجہ ذیل آیت کو فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ستر مرتبہ پڑھے، جب تک ملازمت نہ مل جائے۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی۔ آیت یہ ہے: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.
اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی روزانہ پڑھے۔

طریقہ (۹)

ملازمت کے لئے کسی تنہائی کی جگہ میں روزانہ عشاء کی نماز کے بعد چالیس دن گیارہ سو مرتبہ ''اللہ الصمد'' پڑھے۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شیریف پڑھے، انشاء اللہ چلہ پورا ہوتے ہی ملازمت مل جائے گی۔

طریقہ (۱۰)

کوئی شخص بے روزگار ہو، ملازمت کی تلاش ہو، یا کسی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہو اور چاہتا ہو کہ اسے دوبارہ اس ملازمت کے لئے قبول کر لیا جائے یا اس سے بھی اچھی ملازمت کی جستجو ہو تو مندرجہ ذیل اسماء کا ورد کرے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے لیکن ان اسماءِ الٰہی سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک چلہ ترکِ حیوانات کے ساتھ مندرجہ ذیل تعداد میں پڑھے۔ یا سمیع ایک سو اکیانوے مرتبہ، یا واسع ایک سو اڑتالس مرتبہ اور یا رزاق تین سو انیس مرتبہ جدا جدا ایک ہی جلسے میں پڑھے۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے، چالیس دن پورے ہو جانے پر بچوں میں کچھ شیرینی تقسیم کر دے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اگر اپنے لئے یا کسی اور کے لئے حسب قاعدہ یہ عمل لگاتار سات دن کرے گا تو انشاء اللہ سات روز کے اندر اندر ملازمت مل جائے گی یا وہی جگہ دوبارہ عطا ہوگی جہاں سے معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد جب بھی یہ عمل سات روز کیا جائے گا اس میں ترک حیوانات کی ضرورت ہوگی، یہ عمل بے حد مجرب ہے۔

طریقہ (۱۱)

ایک بہت ہی قیمتی عمل پیش کیا جا رہا ہے، جو اکابر کی طرف سے تمام امت مسلمہ کے لئے ایک خصوصی عطیہ ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ

ضرورت مند شخص جو روزگار یا ملازمت کی تلاش میں ہو عروج ماہ میں بوقت چاشت تقریباً دس بجے دن ایسی جگہ جائے جہاں تالاب یا حوض ہو، سب سے پہلے وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت نفل ادا کرے، اس کا ثواب حضرت یونس علیہ السلام کو پہنچائے۔ اس کے بعد پانی میں داخل ہوجائے، اس قدر کہ ناف پانی میں ڈوب جائے، گیارہ مرتبہ استغفار کرے، گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور چودہ مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اور پانی میں غوطہ مارے، سر پانی کے اندر لے جائے، جب سانس ٹوٹنے لگے تو سر اٹھائے اور ایک وقت کے بعد پھر غوطہ لگائے اور پانی کے اندر ہی ملازمت کے حصول کی دعا کرے، اس کے بعد سر اٹھائے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی پی لے، اس کے بعد پھر غوطہ لگائے، پہلے غوطے کی طرح خاموشی کے ساتھ جب سانس بے قابو ہونے لگے، سر اٹھالے اس کے بعد گیارہ مرتبہ استغفار، گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور پھر غوطہ لگائے، پہلے غوطے پر خاموش رہے، دوسرے غوطے پر ملازمت کے حصول کی دعا کرے۔ دوسرے غوطے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چند قطرے پانی کے پی لے۔ تیسرے غوطے پر پھر خاموش رہے، اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ استغفار، گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، پھر بدستور تین غوطے لگائے اس طرح یہ عمل تین مرتبہ ہوگا۔ کل نو غوطے لگائے جائیں گے۔ سات روز لگاتار ایسا ہی کرے۔ گھر سے روزانہ تھوڑا سا حلوہ بنا کر لے جائے۔ عمل ختم ہونے پر وہ حلوہ خود کھالے۔ انشاء اللہ خلافِ توقع بہت ہی بہتر ملازمت ملے گی۔

طریقہ (۱۲)

ملازمت اور کاروبار کے لئے ایک بہت ہی قیمتی اور مجرب عمل پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے اور بفضل خداوندی اس کا اثر حیرتناک طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

اولاً اس عمل کی سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ نکالے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اسم کو گیارہ روز تک بعد نماز عشاء گیارہ ہزار تین سو چونسٹھ مرتبہ پڑھے۔ عمل اس طرح شروع کرے، پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر سو مرتبہ یاعزیزُ ربُّ العَرشِ المجیدُ پڑھے، اس کے بعد ۱۱۳۶۴ مرتبہ یا وہاب پڑھے۔ تعداد پوری ہونے پر ۱۱ مرتبہ پڑھتا رہے تاکہ عمل قابو میں رہے۔ اس کے بعد جب اس عمل سے فائدہ اٹھانا ہو، صبح کی نماز پڑھ کر جنگل کی طرف چلا جائے اور نیت کرے کہ یا وہاب والا عمل پڑھوں گا، راستے میں بلا تعداد یا وہاب پڑھتا رہے۔ عامل کو جنگل میں ایک کالا کتا نظر آئے گا، اس کتے کو مخاطب کرکے کہہ دے کہ اے مخلوقِ خدا آج شام کو میرے مکان پر تمہاری دعوت ہے۔ تم ضرور آجانا، یہ کہتے ہی اپنے گھر کی طرف پلٹ جائے اور پھر پیچھے کی طرف مڑ کر نہ دیکھے۔ شام کو پانچ آدمیوں کی نیت سے کھانا پکائے، ان چیزوں کو ملحوظ رکھے، آٹا، گیہوں کا ۴ کلو، بکری کا گوشت ایک کلو، دہی آدھا کلو، پیاز ایک کلو، اصلی گھی آدھا کلو، ان چیزوں کو پکا لے، مغرب کے بعد دسترخوان بچھا کر چار نمازیوں کو جن کی صبح سے دعوت کر رکھی ہو، بلا کر بٹھا لے اور کتے کا انتظار کرے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کتا آجائے گا، اس کا کھانا بقدر ایک آدمی کے ایک طرف رکھ دے، وہ اپنی خوراک کھا کر چلا جائے گا، اس کے بعد انشاء اللہ ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ عامل کو خود حیرت ہوگی، عامل کو نہ صرف یہ کہ روزگار ملے گا بلکہ عامل جہاں بھی ہاتھ ڈالے گا کامیابی ہی کامیابی ملے گی۔

دعوت کی فراغت کے بعد اگر عامل مہمانوں کے جانے کے بعد اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے تو زیادہ افضل ہے۔ کتے سے گھن نہ کرے، اس کو عزت کی نظر سے دیکھے، یہ کتا بظاہر کتا ہے لیکن درحقیقت کتا نہیں ہے بلکہ مؤکل کتے ہی کی صورت میں آتا ہے۔ پے درپے کئی عمل کرنے کے بعد عامل کو اس کی اصلی صورت بھی نظر آجاتی ہے۔ یہ عمل بزرگوں کا آزمودہ ہے۔ اسے بعد کے عاملین نے اپنی بیاض میں نقل کرکے امت کے لئے ایک قیمتی اثاثہ چھوڑا ہے۔ ہم نے بھی اسے خدمت خلق کی نیت سے من وعن نقل کردیا ہے۔

طریقہ (۱۳)

یہ نقش بھی حصول غنا اور حصولِ ملازمت و روزگار کے لئے مؤثر و مجرب ثابت ہوا ہے۔ جو شخص برسرِ روزگار ہے وہ اس کی برکت سے ترقیاں حاصل کرتا ہے اور جو شخص بے روزگار ہے وہ اس کی برکت سے ملازمت یا مناسب روزگار سے لگ جاتا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج جمعرات سے یہ نقش لکھنا شروع کرے اور پہلے روز ۵۵ نقوش لکھے، ۵۴ نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے اور آخری یعنی ۵۵واں نقش موم جامے کے بعد سبز رنگ کے

کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ یہ تمام کام باوضو اور قبلہ رو ہو کر کرے۔ ہر نقش پر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرتا رہے: اَكْرَمْنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَّاسِعَةً وَّنِعْمَةً كَثِيْرَةً بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اس کے بعد ہر روز ایک نقش لکھتا رہے اور ۸ روز کے نقوش اکٹھے الگ الگ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتا رہے۔ لگاتار ۴۰ روز تک یہ عمل کرے اور ۱۰ مرتبہ روزانہ نقش لکھنے کے بعد مذکورہ دعا پڑھتا رہے۔ ۴۰ دن کے بعد نقش لکھنے کا سلسلہ مقرر کر کے پڑھتا رہے تو افضل ہے۔ ہاتھ پر بندھے ہوئے نقش کو بھی ہمیشہ بندھا رکھے ورنہ ایک سال کے بعد اسے اپنے گھر میں کسی جگہ لٹکا دے۔ انشاء اللہ چلّے کے دوران ہی اچھی ملازمت یا روزگار یا ترقی نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

یاارحم الراحمین	ونعمة كثيرة برحمتك	من لدنك رحمة واسعة	اكرمنی وهب لی
۱۳۷۸	۳۷۵	۵۹۹	۲۳۶۷
۳۷۶	۱۳۸۱	۲۳۶۴	۵۹۸
۲۳۶۷	۵۹۷	۳۷۷	۱۳۸۰

طریقہ (۱۴)

قضائے حاجت اور حصولِ روزگار کے لئے یہ عمل بھی اکابرین سے منقول ہے اور اسے اہل تجربہ نے تیر بہدف قرار دیا ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو اشراق کی نماز سے پہلے تین مرتبہ درودِ تنجینا پڑھے، اس کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُغْنِيْ وَاَنَا الْفَقِيْرُ فَمَنْ يَدْعُ الْفَقِيْرُ اِلَّا الْمُغْنِيْ. اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ ''یا مغنی'' پڑھے اس کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ. يَاغِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَ مَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ مُوْنِسِيْ عِنْدَ كُلِّ وِحْشَةٍ وَرَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ يَاغِيَاثِيْ آخر میں پھر تین مرتبہ درود ابراہیم پڑھ لے۔ عمل سے فراغت کے بعد اشراق کی نماز پڑھ کر سجدے میں جا کر اپنے روزگار کی اپنی زبان میں دعا کرے یہاں تک کہ قلب پر رقت طاری ہو جائے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کرے۔ انشاءاللہ حسبِ خواہش روزگار میسر آئے گا۔

طریقہ (۱۵)

تمام انبیاء عظام اور اولیائے کرام نے اسم ''یا وہاب'' کی بدولت دولتِ دارین حاصل کی ہے۔ اس اسمِ مبارک کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۴۶ مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ اس اسم مبارک کی دعوتِ کبیر کا مخصوص طریقہ بزرگوں سے یہ منقول ہے کہ یہ اسم ۱۲ لاکھ مرتبہ مقررہ وقت میں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ چالیس روز تک پڑھے۔ ایسا کرنے والا سیف زبان ہو جائے گا لیکن اگر اس کی ہمت نہ ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۴۶ مرتبہ پڑھتا رہے۔

جب کوئی حاجت ہو مثلاً کسی مصیبت سے چھٹکارے کی خواہش، قرض سے نجات کی خواہش، مقدمے میں کامیابی کی خواہش یا ملازمت و روزگار کی خواہش تو یہ عمل کرے۔ رات کو ۱۲ بجے کے بعد اٹھ کر غسل کرے اور پاک وصاف لباس پہن کر دو رکعت نفل ادا کرے اور پھر ننگے سر کھڑا ہو جائے اور کھڑے ہو کر پڑھے اور پھر آخر تک کھڑے ہو کر پڑھتا رہے۔ عمل کے ختم ہو جانے پر کھڑے ہی کھڑے مطلب کی دعا کرے۔ یہ عمل لگاتار اسی طرح تین دن کرے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھے۔

طریقہ (۱۶)

یہ عمل حصولِ ملازمت کے لئے بہت ہی آسان ہے لیکن بے حد مؤثر ہے، جب بھی اس عمل کا کسی نے تجربہ کیا ہے، اسے مایوسی نہیں ہوئی ہے جو شخص بے روزگار ہو اور چاہتا ہو کہ اللہ اسے مناسب روزگار عطا کر دے تو اسے چاہئے کہ جمعہ کے دن عروج ماہ میں اس عمل کی شروعات کرے۔

عمل صرف یہ ہے کہ مندرجہ ذیل دعا جمعہ کی نماز اور نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے اور اس کے بعد سجدے میں جا کر کم سے کم پانچ منٹ تک ملازمت کے لئے دعا کرے، جمعہ کے بعد اگلے جمعہ تک یہی عمل ظہر کی نماز کے بعد کرتا رہے اور پھر دوسرا جمعہ آنے پر پھر جمعہ کے بعد کرے۔ اس کے بعد بند کر دے۔ انشاءاللہ ایک ہفتے ہی میں یا پھر کچھ دنوں کے

بعد خوشخبری سننے کو ملے گی۔

دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِیُٔ یَامُعِیْدُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ (۱۷)

سلطان المشائخ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص پریشان حال یا بے روزگاری کا شکار ہو تو وہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سے مغرب تک بلاتعداد ''یااللہ یارحمٰن یارحیم'' پڑھتا رہے۔ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لے تو ۴ جمعے نہیں گزریں گے کہ اس کی پریشانی اور بے روزگاری انشاء اللہ ختم ہو جائے گی۔

طریقہ (۱۸)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر مندرجہ ذیل دعا ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھ لی جائے تو اس کا کثیر فائدہ پڑھنے والے کو ملے۔ یہ دعا اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہی ہے۔ اس کو صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرکے پڑھنے والا کبھی مالی پریشانی، بے روزگاری، دشمنوں کی سازش اور دنیاوی آفتوں کا شکار نہیں ہوگا۔ اگر اس دعا کو مقروض پڑھے گا تو بفضلِ رب اس کا قرض ادا ہو جائے گا، اگر اس دعا کو بے روزگار پڑھے تو بفضلِ رب اس کو روزگار مل جائے گا۔ اگر اس دعا کو مالی پریشانیوں میں مبتلا پڑھے گا تو بفضلِ رب اس کی پریشانی دور ہوگی اور ترقی اس کو نصیب ہوگی۔ یہ دعا اُن لوگوں کے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہوتی ہے۔ جو مالی مشکلات کا شکار ہوں یا بے روزگار ہوں۔

دعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالشُّكْرُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْقُدْرَةُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ......بِسْمِ اللّٰهِ وَالسُّلْطَانُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ...... وَالْكِبْرِیَاءُ لِلّٰهِ......وَالْفَجْرُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالْقَهْرُ لِلّٰهِ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالنِّعْمَةُ لِلّٰهِ......بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْعَطَاءُ لِلّٰهِ ...... بِسْمِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءُ لِلّٰهِ......بِسْمِ اللّٰهِ وَیَااَللّٰهُ وَیَارَحْمٰنُ وَیَارَحِیْمُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ. بحقِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم.

طریقہ (۱۹)

غیر ملکی ملازمت کے لئے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ چالیس دن کا عمل ہے: طریقہ یہ ہے کہ نوچندی اتوار سے اسے شروع کریں، روزانہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، گیارہ سو گیارہ مرتبہ ''یامغنی'' پڑھیں۔ اس کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں، آخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ ایک چلے میں کامیابی نصیب ہوگی۔

طریقہ (۲۰)

ملازمت اور روزگار کے لئے علم جفر کا ایک نادر عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ اگر اسے سمجھ کر کرلیا تو یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے اور اگر یہ عمل عامل کی حیثیت سے دوسروں کے لئے بھی کیا جائے تو بھی کامیابی ملتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ اسم باری تعالیٰ ''رازق'' کی زکوٰۃ کبیر ادا کررکھی ہو اور اگر صرف اپنے لئے کرنا ہے تو اسم باری تعالیٰ کی زکوٰۃ صغیر ادا کردی جائے اور اس کے بعد یہ عمل کیا جائے تو فوراً اثر سامنے آتا ہے۔ زکوٰۃِ صغیر کا قاعدہ یہ ہے کہ ''یارزاق'' کو ۳۰۸ مرتبہ روزانہ ایک وقت مقرر کرکے بہ نیت زکوٰۃ پڑھا جائے اور چالیس روز تک لگاتار پڑھا جائے اور زکوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ یارزاق کو ۱۲۳۲ مرتبہ روزانہ چالیس روز بہ نیت زکوٰۃ کبیر پڑھا جائے۔ زکوٰۃ کبیر سے پہلے زکوٰۃ صغیر کی ادائیگی ضروری ہے۔

طریقہ عمل یہ ہے کہ پہلے اسم باری تعالیٰ رزاق لکھے اور پھر اسم طالب جو بھی ہو وہ لکھے۔ مثلاً اگر طالب کا نام محمد اختر ہے تو اس طرح لکھ لے۔ رزاق

م ح م د ا خ ت ر

اب ان حروف کو باہم امتزاج دے۔ امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف اسم باری کا لے اور ایک اسم طالب میں سے لے۔ مثلاً: ر م ز ح ا م ق د ر ا ز خ ت ا ر ق

اگر اسم طالب کے حروف زیادہ ہوں تو دوبارہ اسم باری کے حروف استعمال کرلئے جائیں گے جیسا کہ اوپر والی مثال سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد ان کے اعداد حاصل کرلیں۔ مثلاً:

رزاق کے عدد ہوئے	۳۰۸
محمد اختر کے عدد ہوئے	۱۲۹۳
حروفِ امتزاج کے عدد ہوئے	۱۹۰۹
ٹوٹل	۳۵۱۰

اب اس کو پہلے ۴ سے تقسیم کرلیں ۸۷۷ (۳۵۱۰ (۴

۳۲
۳۱
۲۸
۳۰
۲۸
۲

دو باقی رہے

ایک قاعدہ اور ذہن نشین کرلیں کہ کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کرنے کے بعد اگر ایک بچے تو نقش آتشی چال سے پُر کریں، اگر ۲ بچے تو بادی چال سے نقش بھرے، اگر ۳ بچیں تو آبی چال سے نقش پُر کریں، اگر کچھ بھی نہ بچے تو خاکی چال سے نقش پُر کریں۔ اس کے بعد ۳۵۱۰ کو حسب قاعدہ پُر کرلیں۔ مثلاً ۳۵۱۰ کا قانون کے مطابق نقش یوں بنے گا چوں کہ باقی ۲ رہے اس لئے بادی چال سے نقش پُر کیا گیا ہے۔

۷۸۶

رم زح ام ق د

۸۸۳	۸۷۰	۸۷۷	۸۸۰
۸۷۶	۸۸۱	۸۸۲	۸۷۱
۸۷۸	۸۷۵	۸۷۲	۸۸۵
۸۷۳	۸۸۴	۸۷۹	۸۷۴

رازح ت ارق (دائیں) — رازح ت ارق (بائیں) — یارزاق (نیچے)

اس طرح کے دو نقش تیار کرلے۔ ایک طالب اپنے دائیں ہاتھ پر باندھ لے اور دوسرا کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادے۔ نقش ساعت زہرہ میں جمعہ کے دن عروج ماہ میں لکھنا ہے، امتزاج والے حروف کو نقش کے اوپر لکھا جائے اور ۴۰ روز تک ''یارزاق'' ۳۵۱۰ مرتبہ پڑھا جائے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ۔ اگر چالیس روز تک کامیابی نہ ملے تو پھر اگلے چالیس دن تک ''یارزاق'' کے بجائے ''الرزاق'' چار ہزار مرتبہ اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس چلے میں یقیناً کام بن جائے گا۔ کام بن جانے پر پتھر کے نیچے دبے تعویذ کو پتھر کے نیچے سے نکال کر گھر میں لٹکا دینا چاہئے۔

طریقہ (۲۱)

حصولِ زر اور حصولِ روزگار کے لئے ایک نماز اکابر سے منقول ہے۔ یہ نماز صلوٰۃ التسبیح کی طرح پڑھی جاتی ہے، اگر اس نماز کو بوقت تہجد یا نصف شب کے بعد لگاتار سات روز تک پڑھ لیا جائے، روزگار نصیب ہوجاتا ہے اور مستقبل قریب میں دولت کی فراوانی ہوتی ہے۔ اس نماز کو ''صلوٰۃِ ملائکہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ چار رکعت نفل قضائے حاجت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں ۹۵ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سورۂ فاتحہ اور دوسری سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ رکوع میں تسبیح کے بعد دس مرتبہ، قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد دس مرتبہ، دونوں سجدوں میں دس مرتبہ، دونوں سجدوں کے درمیان دس مرتبہ اور قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخریٰ میں دس دس مرتبہ، کل تین سو مرتبہ تعداد ہوئی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان ہی کلمات کو سو مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے اور لگاتار یہ عمل سات روز تک کرکے چھوڑ دے۔ انشاء اللہ جلد ہی بے روزگاری اور غربت دور ہوگی۔

کم خوراکی

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے زیادہ بڑا برتن کوئی نہیں ہے اور یہی ایسا برتن ہے جو کبھی بھرنے کا نام نہیں لیتا۔ آپ کا فرمان ہے کہ پیٹ کے ۳ حصے کرلینے چاہئیں ایک کھانے کے لئے، ایک پانی کے لئے اور ایک کو خالی چھوڑ دینا چاہئے جو لوگ ایسا کریں گے وہ طرح طرح کے امراض سے محفوظ رہیں گے۔

آج دنیا اس بات کی قائل ہوگئی ہے کہ تمام امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں اور معدہ بسیار خوری سے خراب ہوتا ہے جو لوگ کھانے کے معاملے میں بداحتیاط ہوتے ہیں وہ وقت سے پہلے تندرستی اور توانائی سے محروم ہوجاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ ولادت

پہلی قسط

سید ناظر حسین شاہ زنجانی

آپ کی تاریخ ولادت ماہ جنوری کی کوئی تاریخ ہے تو آپ کا برج جدی اور سیارہ زحل ہے، برج جدی کے متعلقین کا قد درمیانہ، جسم میں خشکی اور دبلا پن زیادہ ہوتا ہے، ان کی استخواں بڑی بڑی ہوتی ہیں، چہرہ لمبوترہ، رخسار کی ہڈیاں ابھری ہوئی اور ٹھوڑی اور ناک لمبی، گردن پتلی مگر طویل، چھاتی تنگ اور کمزور، گھٹنے ٹیڑھے ہوتے ہیں۔

برج جدی کے تحت تولد ہونے والے انسان خسیس ہوتے ہیں، وہ زندگی کے ہر شعبہ میں باعمل ہوتے ہیں، ان میں بلا کی قوت برداشت ہوتی ہے۔ وہ غضب کے ذہین ہوتے ہیں اور بہترین سیاسیات کے مالک ہوتے ہیں اور امن کے ساتھ خلوت پسند اور دور اندیش ہوتے ہیں۔

یہ لوگ اپنے مقاصد کے حصول میں ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں۔ احتیاط برتتے ہیں اور بہت جلد اچھے برے میں تمیز کر لیتے ہیں، وہ دشمن کو اکساتے نہیں، ان کا طریق کار خاموش اور صلح خواہ ہوتا ہے، بے حد سنجیدہ ہوتے ہیں اور یہی ان کی کمزوری ہے۔ جب انہیں اپنی شکست کا احساس ہو جائے تو نہایت غیر معمولی حرکات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اہل جدی یعنی ماہ جنوری کے متولدین کو مات دینے کے لئے ظاہراً ان کے سامنے بے وقوف بن کر ان سے ایسا سلوک کرو جیسے تم ان سے نفرت کرتے ہو، ان کی طبعی سنجیدگی کو اہمیت نہ دو اور ان پر یہ ظاہر کرو کہ تم ان کے خطرناک ارادوں سے بالکل خائف نہیں ہو۔ اس پر وہ خود بخود تمہارے قدموں میں آگریں گے۔

یہ لوگ بہترین قسم کے منتظمین بن سکتے ہیں۔ اپنی اعلیٰ انتظامی قابلیتوں کے باعث یہ کامیاب پولیس افسر بن سکتے ہیں بلکہ حکومت کے جملہ انتظامی اداروں میں یہ بطرز احسن اپنے فرائض انجام دے سکتے ہیں۔ جن حضرات کے زائچوں میں زحل شرف میں ہو وہ لوگ اعلیٰ قسم کے روحانی ڈاکٹر بن سکتے ہیں بلکہ اکثر اولیاء اللہ کے سیارگان کی حالت یہی ہوتی ہے یعنی وہ برج جدی کے تحت تولد ہوتے ہیں اور ان کے زائچوں میں زحل شرف کا ہوتا ہے، جن لوگوں کے زائچوں میں زحل ہبوط کا ہو وہ غلام، مزدور، گورکن وغیرہ پیشے اختیار کرتے ہیں۔ متولدہ ماہ جنوری جادوگری میں بھی کمال حاصل کرتے ہیں، یہ لوگ اکثر چمڑا سازی کی تجارت یا پھر جوتوں کا کاروگار کریں تو نفع کما سکتے ہیں۔ یہ کباڑی کا کاروبار بھی خوب کر سکتے ہیں اور ایک اچھے ماہر سنگ تراش بھی بن سکتے ہیں۔ ان کے لئے داروغگی وجیل کی ملازمت بھی باعث ترقی ہو سکتی ہے اور اگر یہ زراعت کا پیشہ اختیار کریں تو ایک جلیل القدر زمین دار یا پھر ایک ماہر زراعت سائنس دان ہو سکتے ہیں۔

برج جدی کے متعلقین کے لئے بہترین جائے رہائش پہاڑی مقامات ہیں، یہ لوگ اگر کسی ہسپتال، قبرستان یا کسی خانقاہ کے قریب رہیں تو ان کے لئے باعث برکت ہوگا۔

ان لوگوں کا مبارک رنگ سیاہ ہے لیکن اگر یہ لوگ اپنے لباس یا لباس کے کسی حصہ کا رنگ، اودا، خاکی، سیاہ یا سرمئی رکھیں تو نہایت بہتر وفائدہ مند رہتا ہے۔ ان کے لباس کا جزو لازم سیاہ رومال ہے۔ اس کی مخفی قوت یہ ہے یہ لوگ ہر بلا سے محفوظ و مامون رہیں گے۔

ان لوگوں کی مرغوب غذا دال ماش، شیریں و نمکین کھچڑی، گوشت اور بیضۂ ماکیاں ہے اور یہی غذا ان کے لئے صحت آور بھی ہے۔

ان افراد کے لئے بہترین خوشبو عطر خس و عطر گل ہیں۔ ویسے تل کا میٹھا تیل اور ناریل کا تیل بھی ان کے لئے نہایت نفع بخش ہے۔

ان لوگوں کے دن کی مبارک ساعات عصر، مغرب اور تہجد کے اوقات کی ہیں۔ بہترین موسم ان کے لئے فصل خریف ہے۔ پوس کا مہینہ ان کے واسطے پر سعادت ہوتا ہے۔ ان کا مبارک دن ہفتہ اور مبارک رات شب چہارشنبہ یعنی بدھ کی رات ہے۔

ان کے لئے مرغوب ترین موسمی میوے پستہ، فندق، چلغوزہ، فارق ہیں اور بہترین صحت آور سبزیاں ان کے لئے آلو، کچالو، شلجم، اروی، میتھی ہے۔

جسم انسانی کا گھٹنا برج جدی سے منسوب ہے۔ اہل جدی کا جسم گو اچھا خاصہ صحت مند ہوتا ہے لیکن یہ لوگ امراض سے بڑی جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت خاص کر برج جدی کے زیر اثر پیدا ہونے والی

خواتین کی ہوتی ہے۔ ویسے برج جدی یعنی متولدین ماہ جنوری کے خاص امراض مالیخولیا، جنون، کابوس، جوع البقر، جوع الکلبی، تپ ربع، درد زانو، اوجاع مفاصل، تپ سوداوی، درد اعضاء، ورم بدن، جلندر، خشکی اندام، درد شکم، امراض معدہ، جذام، بہق، ورم فتق ہیں اور اس لحاظ سے ان کے لئے نافع ادویات جوز دفلفل، نارجیل، کشتۂ فولاد، سم الفار، غورہ، خرنوب، ہلیلہ، بزرالبنج، سپستان، رسوت، حب الزلم، شربت انار، سفوف حب آلاس، عرق شاہترہ وچرائتہ، صبر سقوطری ہیں۔

ان کے لئے مبارک نگینہ نیلم ہے، سلیمانی بھی ان کے لئے سعد اور نیک ہے۔ ان کے لئے مبارک فلزات آہن ہے۔ یہ لوگ اگر فولاد مجلیٰ کی انگشتری میں نیلم یا سلیمانی پہنیں تو نہایت بہتر ہے اور اگر پلاٹینم کی انگشتری میں نیلم پہن لیں تو سبحان اللہ، ان کے لئے سعد و نیک ترین ہے۔

ان لوگوں کا مبارک عدد آٹھ ہے، ویسے اگر یہ لوگ اپنا عدد ذاتی معلوم کرنا چاہیں تو تاریخ، ماہ اور سال کے اعداد کو جمع کر کے جمل صغیر کر لیں، ان کا ذاتی عدد نکل آئے گا۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت یکم، ۱۰، ۱۹ر اور ۲۸ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، دبلا پتلا کسرتی جسم، نہایت ہی کفایت شعار، منصف مزاج، جدت پسند، مستقل مزاج، خوش طبع اور جنس مخالف کی طرف رغبت ہوتی ہے۔

آپ کی مالیات : کفایت شعار اور مالی معاملات میں نہایت محتاط آپ کا روپیہ اُس صنعت یا کاروبار میں لگنا چاہئے جس سے کثیر منافع ہو۔

آپ کی صحت : اگر آپ منشیات سے پرہیز کریں گے تو آپ کی صحت بطرز احسن برقرار رہ سکتی ہے۔

آپ کے ستارے : آپ پر شمس وسکینہ کا بہت گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ آپ کا مبارک رنگ سنہری رنگ کے تمام شیڈ اور سیاہ رنگ کے جملہ شیڈ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کا مبارک ترین نگینہ تو نیلم ہے، ویسے ہیرا اور پکھراج بھی آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : آپ کی زندگی کا پہلا، دسواں، انیسواں، اٹھائیسواں، سینتیسواں، چھیالیسواں، پچپیسواں، چونسٹھواں اور تہترواں سال آپ کے لئے نہایت اہم ہے۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۲، ۱۱، ۲۰ر اور ۲۹ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : چھوٹا قد، دبلا پتلا جسم، عجیب وغریب رفتار، سیاہ بال، سیاہ رنگت، گھٹنوں میں تناؤ، ضرورت سے زیادہ خودغرضی۔

آپ کی مالیات : آپ حقیقت میں اتنے مالدار نہیں ہیں جتنا مالدار آپ کو خیال کیا جاتا ہے۔

آپ کی صحت : زیادہ شغل سے آپ کے اعصاب میں تعطل پیدا ہو جانے کا خدشہ ہے۔ لہٰذا محتاط رہیں۔

آپ کے ستارے : آپ پر نیپچون اور قمر کے اثرات زیادہ حاوی ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : سفید دودھیا رنگ، زردی مائل، نیلا اور فاختئی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کے لئے زبرجد، درنا سفتہ، سنگ قمر اور دیدۂ گربہ نامی نگینے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : آپ کی زندگی کے ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱، ۶۵، ۷۰ اور ۷۴ سال نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۳، ۱۲، ۲۱ر اور ۳۰ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، صحت مند جسم، موتیا رنگت، نقوش پتلے، پتلے، جلد غصہ میں آجانے والا، ہر وقت نصیب کا رونا رونے والا، متلون مزاج، تعلقات زیادہ دیر تک قائم نہ رکھنے والا۔

آپ کی مالیات : آپ کی کوشش یہی ہوگی کہ منصوبات کی کامیابی کے لئے زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کیا جائے۔

آپ کی صحت : آپ لگاتار کام اور کثرت اشغال کے باعث اپنی بہترین صحت کو بگاڑ لیں گے، لہٰذا محتاط رہیں۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ زحل ہے۔

آپ کے لئے مبارک رنگ : آپ کے لئے مبارک رنگ اودا، ارغوانی اور کاسنی ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کے لئے مبارک نگینے اسکندرو، دراسود، اورالماس اسود ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱، ۸، ۱۲، ۱۷، ۲۱، ۲۶، ۳۰، ۳۵، ۳۹، ۴۴، ۴۸، ۵۳، ۵۷، ۶۲، ۶۶، ۷۱، ۷۵/اور ۸۰ اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۴، ۱۳، ۲۲/اور ۳۱ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، سیاہ رنگ، خود غرض، متلون مزاج، زودرنج، ترش رو، بدمزاج، متکبر۔

آپ کی مالیات : آپ سعی بلیغ سے خوب روپیہ کمائیں گے لیکن دولت پانی بن کر آپ کے ہاتھ سے خرچ ہوجائے گی۔

آپ کی صحت : آپ کی خرابی صحت کا سبب کوئی مرض نہیں ہوگا بلکہ کسی حادثہ کے باعث آپ کی صحت خراب رہے گی۔

آپ کے ستارے : شمس وزحل آپ کے ستارے ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : بھورا، سنہرا اور ہلکا نیلا رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس، یاقوت زردو سرخ، نیلم اور وڑا آپ کے لئے مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۵۸، ۶۴، ۶۷/اور ۷۳ اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۵، ۱۴، ۲۳ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : کوتاہ قد، نحیف بدن، نہایت متلون غیر مستقل مزاج، زودرنج، نہایت لالچی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر گرفت کرنے والا، ذکی الحس اور پھرتیلا

آپ کی مالیات : آپ اپنے مالی معاملات میں نہایت محتاط اور کفایت شعار شخص ہیں۔

آپ کی صحت : اگر آپ اپنی صحت برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو ذہن پر سے جملہ قسم کے دباؤ اور برے تاثرات ہٹادیں اور جتنا زیادہ ہوسکے اپنے دماغ کو آرام کا موقع دیں۔

آپ کے ستارے : آپ سیارہ عطارد کے زیر اثر پیدا ہوئے ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : ہر قسم کے ہلکے رنگ آپ کی تقدیر کو خوشگوار بناسکتے ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس اور دوسرے چمکیلے قسم کے تمام پتھر آپ کے لئے مبارک نگینے ثابت ہوسکتے ہیں

آپ کے اہم سال : ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۵۹، ۶۸، ۷۷، اس کے علاوہ ۱۷، ۲۶، ۳۵، ۴۴، ۵۳ بھی آپ کے لئے انقلاب آفریں سال ثابت ہوں گے۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۶، ۱۵، ۲۴ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : کوتاہ قد، زردرو، پتلے پتلے نقش، صحت مند جسم، بخیل اور ناعاقبت اندیش۔

آپ کی مالیات : ۶/جنوری کو پیدا ہونے والے تو دولت کی ذخیرہ اندوزی کبھی نہ کرسکیں گے البتہ ۱۵/اور ۲۴ جنوری کے متولدین جوں جوں زندگی میں بڑھتے چلے جائیں گے دولت اکٹھی ہوتی چلی جائے گی۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت تمام عمر اوسط سے زیادہ بہتر رہے گی۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ زہرہ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : نیلے رنگ کے جملہ شیڈ آپ کے لئے نیک اور سعد ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : فیروزہ اور دوسرے نیلے رنگ کے پتھر لاجورد وغیرہ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۶، ۱۵، ۲۴، ۳۳، ۴۲، ۵۱، ۶۰/ اور ۶۹ آپ کی زندگی کے اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۷، ۱۶، ۲۵ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : پست قد، نحیف بدن، سیاہ رنگ، نہایت جذباتی اور گہرے تخیلات کا مالک۔

آپ کی مالیات : آپ کی مالی حالت آپ کے لئے عظیم شہرت ضرور لائے گی لیکن جو دولت آپ کے ہاتھوں سے نکل جائے گی وہ آپ کے لئے خوشی نہیں پیدا کرسکے گی۔

آپ کی صحت : آپ کا بدن نحیف ونزار ہے، آپ

بالعموم ان امراض میں مبتلا ہوں گے جو آسانی سے تشخیص نہیں ہو سکتے۔

آپ کے ستارے : قمر اور نیپچون آپ کے ستارے ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : خاکستری اور سبز رنگ آپ کے لئے نیک اور سعد ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : زبرجد، زمرد اور ناسقہ آپ کے لئے مبارک نگینے ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱، ۶۵، ۷۰، ۷۴، ۷۷ اور ۷۹ اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۸، ۱۷، ۲۶ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : چھوٹا قد، دبلا جسم، بڑے بڑے استخواں، سیاہ رنگت، بیضوی چہرہ، نہایت خود غرض، حریص، ترش رو، شکی مزاج اور کینہ ور۔

آپ کی مالیات : دوسروں کو کارآمد مالی مشورے دینے کے باوجود آپ خود ایسے موقعوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے جن سے آپ کی مالیات میں کسی قسم کی ترقی ہو سکتی ہے۔

آپ کی صحت : آپ اچانک ہی کسی مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں، یعنی آپ کی خوش گواری صحت کے ادوار کافی طویل ہیں۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ دجال اکبر زحل ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : جامنی، سیاہ اور بینگنی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : گہرے نیلے رنگ کے نیلم، الماسِ اسود اور دور اسود آپ کے لئے مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲، ۷۱، ۸۰ آپ کی زندگی کے نہایت اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۹، ۱۸، ۲۷ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، دبلا پتلا، اکہرا جسم، سیاہ رنگت، ذکی الطبع، روشن ضمیر، پراثر شخصیت رکھنے والا، دور اندیش، غضب کی قوتِ ارادی کا مالک، اخلاقی قوت کا مظاہرہ کرنے والا، دلیر، سخی، عالی دماغ، باریک بین اور سریع الفہم ایسا شخص زندگی میں اونچا مقام حاصل کرتا ہے۔

آپ کی مالیات : ۳۵ سال اور اس کے بعد ۶۲ سال کی عمر میں آپ کی مالیات عظیم الشان ترقی کریں گی۔

آپ کی صحت : صحت کے لحاظ سے آپ مبدفیض کے منظور نظر واقع ہوئے ہیں، خدا نے آپ کو ایک صحت مند شخصیت عطا فرمائی ہے، بڑھاپے میں صحت خوشگوار ہی رہے گی، البتہ اختلاج قلب کی شکایت ضرور ہو جائے گی۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ کوتوال فلک مریخ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : گلابی رنگ کے جملہ شیڈ اور قرمزی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہے۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کا مبارک نگینہ یاقوت سرخ اور سرخ رنگ کے دوسرے تمام چمکدار پتھر ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲، ۸۱، ۹۰ آپ کی زندگی کے اہم ترین سال ہیں۔

اگر آپ ماہ فروری میں تولد ہوئے تو یاد رکھیں کہ آفتاب اس ماہ کے بیشتر ایام میں برج دلو کے اندر دورہ کرتا ہے اور آپ پر برج دلو کے اثرات قوی پڑتے ہیں۔ برج دلو کا عام علامتی نشان مشکیزہ اٹھائے ہوئے سقہ ہے جس طرح یہ دوسروں کی پیاس بجھاتا پھرتا ہے ٹھیک اسی طرح ماہ فروری میں پیدا ہونے والے افراد دوسروں کے کام آتے ہیں اور فیض و احسان کا منبع ہوتے ہیں جس کام کے متعلق انہیں یقین ہو جائے کہ اس سے دوسروں کو فائدہ ہوگا اسے بڑے شوق اور تن دہی سے کرتے ہیں، جس کام میں صرف ان کا اپنا بھلا ہو اس میں بالعموم سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ موقع گزر جاتا ہے اور کسی کام میں کامیاب ہو سکنے کی پوری طاقت کے باوجود ناکام رہ جاتے ہیں، ان کی یہ کمزوری دور ہو جائے تو دنیا کا کوئی مرتبہ ایسا نہیں جس تک یہ نہیں پہنچ سکتے مگر عملی زندگی میں ان میں سے نوے فیصدی لوگ اپنے کام میں سستی کی وجہ سے ناکام رہتے ہیں۔

ان لوگوں کا عام کردار یہ ہے کہ ارادہ کے پکے، خاموش طبع اور

وفادار ہوتے ہیں۔ عام رسم و رواج کے مخالف ہوتے ہیں اور نئی نئی راہیں نکالتے ہیں، یہ لوگ بہترین ریفارمر اور لیڈر ثابت ہوتے ہیں، یکسوئی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی بہت قوت ہوتی ہے۔ حافظہ صاف اور ذہن تیز ہوتا ہے، فنون لطیفہ خاص طور پر مصوری، موسیقی اور ادب کے بہت دلدادہ ہوتے ہیں لیکن سائنس کے مطالعہ سے ان کے اصل جوہر کھلتے ہیں۔ ان کی فطرت دور بین ہوتی ہے۔ اپنے ملاقاتیوں کے کردار کو ایک ہی نظر میں بھانپ سکنا ان کی طاقت میں ہوتا ہے۔ سائنس کی وہ شاخ جس کا تعلق ریسرچ یعنی تحقیق سے ہو ان کی طبیعت سے بہت مناسبت رکھتی ہے۔ اس میں یہ بہت کامیاب رہتے ہیں، بالخصوص بجلی کے متعلق نئی نئی ایجادیں معرض وجود میں لانے کا ملکہ ان میں فراواں ہوتا ہے۔

مادی جسم کے مقابلہ میں ان کی روح اور دماغ بیدار ہوتے ہیں۔ اگر ان کے ذہنی قویٰ پوری طرح نشو و نما پاجائیں تو یہ لوگ ایثار، پیشہ، بے لوث محبت کے پیکر، رحیم، معاف کردینے والے، موجد، دوسروں کے دل کا حال آنکھوں میں سمجھ لینے والے، دیانتدار، فنون لطیفہ کے دلدادہ، منصف، حلیم اور مطمئن ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر ان کی دماغی صلاحیتوں پر نسلی کیفیات حاوی ہوجائیں اور بدکرداری میں گھر جائیں تو یہ زود رنج، منتقم مزاج، دھوکے باز، پریشان خیال، مضطرب اور سنکی ہوتے ہیں، اس وقت ان کی مشکلات کا بہترین علاج علوم مخفیہ جفر و نجوم سے ہی ہوسکتا ہے۔

ان لوگوں کی طبیعت میں احساس تنہائی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جگہیں ان کے لئے بہت کشش رکھتی ہیں، جہاں لوگوں کا ہجوم ہو جیسے سینما، میلہ، جلسہ، برات، جنازہ، کسی جگہ کوئی ہجوم ہو یا کوئی فرد مشتعل ہو اور فساد کا انتہائی خطرہ ہو ان لوگوں میں سے کسی کو آگے کردیجئے ان کی مقناطیسی کشش دلیل بازی کے رنگ میں اس پر قابو پالے گی، اسی طرح پاگل انسان پر ان لوگوں کا بڑا اثر ہوتا ہے، یہ اسے قابو میں رکھنے کی خداداد طاقت رکھتے ہیں۔ عام طور پر ان کی زندگی میں لوگ ان کی تمام خوبیوں کا پورا اندازہ نہیں لگاتے۔

فروری کے مہینہ میں پیدا ہونے والے انسان کی ظاہری پہچان یہ ہے کہ عام طور پر اس کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی، یہاں تک کہ دوسرے لوگوں کی آنکھوں کے مقابلہ میں اس کی آنکھوں میں نمایاں خصوصیت نظر آئے گی۔

یہ لوگ بہت زیادہ موٹے تازے نہیں ہوتے، معدہ کی خرابی، قلت خون، ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا عام طور پر ان کی بیماریاں ہوتی ہیں، کسی حادثہ سے دانتوں، پاؤں اور ٹخنوں کو ضرر پہنچنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

سبزی اور پھل ان کے لئے بہت مفید ہے، گوشت مفید نہیں، پالک، گاجر، پیاز، اجوائن خاص طور پر ان کی طبیعت سے مناسبت رکھتے ہیں۔ دسمبر، جنوری، فروری اور جولائی کے مہینوں میں انہیں اپنی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

ان کی زندگی کا سترہواں، چھبیسواں، پینتیسواں، چوالیسواں، ترپن واں اور باسٹھ واں سال بہت اہم ہوتا ہے۔ انہی سالوں میں سے کسی ایک میں ان کی موت کا امکان قوی تر ہوتا ہے۔ یوم شنبہ یعنی ہفتہ ان کی خوش قسمتی کا دن ہوتا ہے، اگر ہفتہ کے دن انگریزی مہینہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ تاریخ ہو تو ان لوگوں کے لئے یہ دن اور بھی زیادہ مبارک ہوتا ہے۔ ان کے بعد اتوار اور پیر بھی مبارک دن ہیں۔ یہ لوگ نئے کام بالعموم ۲۱ دسمبر سے ۲۹ فروری تک کریں۔ اس عرصہ میں یہ لوگ بہت کامیاب رہتے ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۱، ۱۰، ۱۹، ۲۸ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، مضبوط جسم، منصف مزاج، گرم جوش، خود پسند اور متکبر۔

آپ کی مالیات : مالی معاملات میں جب آپ کے ساتھ کوئی اور شریک ہو تو آپ تخمین پسندی سے پرہیز کیا کریں ورنہ خطرناک قسم کے تنازعات پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

آپ کی صحت : آپ جسمانی طور پر اتنے صحت مند نہیں ہیں جتنا صحت مند آپ کا دماغ ہے۔

آپ کے ستارے : شمس و سکینہ آپ کے ستارے ہیں۔

آپ کے مبارک رنگ : سنہری، زرد اور گہرا نیلا آپ کے لئے مبارک رنگ ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس، ہلکے رنگ کا نیلم اور پکھراج آپ کے لئے مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۶۴، ۶۷ اور ۷۳ واں سال آپ کی زندگی میں نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ فروری (۲۹ صرف لیپ سال میں) ہے تو

آپ کی خصوصیات : قد درمیانہ، مائل بہ فرازی، نہایت خوبصورت اور مضبوط جسم، گورا رنگ، بھورے بال، خوش خلق، صاحب مروت، سیر و تفریح کا شائق اور جدت پسند۔

آپ کی مالیات : آپ اپنی زندگی کے آخری سالوں میں کافی سے زیادہ دولت مند ہو جائیں گے اور یہ دولت آپ کو کسی سے بطور ورثہ حاصل ہوگی۔

آپ کی صحت : صحت کے لحاظ سے آپ ایک تنومند انسان ہیں اور خرابی صحت کی شکایت آپ کو شاذ و نادر ہی ہو سکے گی۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ قمر ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : آپ کے لئے مبارک و سعید رنگ دودھیا سفید ہے، ویسے موتیا رنگ کے شیڈ بھی نہایت نیک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کا مبارک نگینہ دُرّ اسود ہے۔

آپ کے اہم سال : ۲، ۱۱، ۲۰، ۳۸، ۴۷، ۵۶، ۶۵، ۷۰ ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۳، ۱۲، ۲۱ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، صحت مند جسم، گورا رنگ، خوش مزاج، حلیم الطبع، بامروت، پرکشش اور شہرت مند

آپ کی مالیات : آپ زندگی میں جو کاروبار بھی کریں گے اس میں منافع عظیم کمائیں گے۔

آپ کی صحت : کثرت اشغال آپ کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ اس کے باعث آپ فالج تشنج سوزش جگر اور خون کا دباؤ زیادہ ہونے سے پیدا ہونے والے دیگر امراض کا شکار ہو سکتے ہیں۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ سعد اکبر مشتری ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : زردی مائل نیلے رنگ کے تمام شیڈ آپ کے لئے بہترین ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کے لئے اسکندریہ اور جمونی نہایت مبارک پتھر ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰، ۳۹، ۴۸، ۵۷، ۶۶، ۷۵ آپ کی زندگی کے اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۴، ۱۳، ۲۲ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، مضبوط جسم، کھلتا ہوا رنگ، جدت پسند، ذکی الطبع، دور اندیش، روشن ضمیر، خاموش طبیعت اور ذہین و فطین۔

آپ کی مالیات : روپیہ آپ کے لئے وہ کشش نہیں رکھتا جو دوسرے عام آدمیوں کے لئے رکھتا ہے۔

آپ کی صحت : اپنے ذہن کو پریشانیوں سے خالی رکھیں اور خوش رہیں، آپ کی صحت نہایت خوشگوار رہے گی۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ سکینہ در عروج ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : اودا اور بینگنی رنگ اور اس کے تمام شیڈ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : زرقون آپ کا مبارک نگینہ ہے۔

آپ کے اہم سال : ۱، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۵۸، ۶۴، ۶۷، ۷۳ سال آپ کی زندگی میں نہایت اہم ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۵، ۱۴، ۲۳ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، متناسب اعضاء، گورا رنگ، فربہ جسم، علم دوست، علوم مخفی کا دلدادہ، فراخ دل اور نہایت ہی مہذب۔

آپ کی مالیات : آپ دوسروں کو بہترین مالی مشورے دے سکتے ہیں لیکن خود ان مشوروں پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔

آپ کی صحت : آپ کی صحت کی خوشگواری اس سے ہی معلوم ہو سکتی ہے کہ آپ متناسب الاعضاء اور فربہ جسم ہیں لیکن آپ کو زندگی میں کسی وقت بھی جگر، تلی، گردوں اور مثانہ کی تکالیف لاحق ہو سکتی

ہیں۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ دبیر، فلک عطارد ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : ہر قسم کے رنگ کے ہلکے شیڈ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس اور دوسرے سفید رنگ کے چمک دار پتھر آپ کے مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۵۹، ۶۸، ۷۷ آپ کی زندگی کے اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۶، ۱۵، ۲۴ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، مضبوط جسم، حسین وجمیل چہرہ، گورا رنگ، نہایت پیاری اور ہر دل عزیز شخصیت، مہذب باتمیز موسیقی اور دیگر فنون لطیفہ کا دلدادہ۔

آپ کی مالیات : زندگی میں جوں ہی آپ آگے بڑھیں گے آپ کا تب تقدیر کو اپنے حق میں فیاض پاتے چلے جائیں گے۔

آپ کی صحت : آپ ایک صحت مند جسم رکھتے ہیں، بیماری آپ کو بہت ہی کم لاحق ہوگی، لیکن ہوا لگنے کا خطرہ ہے اور نمونیہ لاحق ہونے کا قوی احتمال ہے، محتاط رہیں۔

آپ کے ستارے : آپ کا ستارہ رقاصۂ فلک زہرہ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : نیلے رنگ کے تمام شیڈ آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : پکھراج اور ہلکے رنگ کے نیلم آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۶، ۱۵، ۲۴، ۳۳، ۴۲، ۵۱، ۶۰، ۶۹، ۷۸ آپ کی زندگی میں پُر اہمیت سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۷، ۱۶، ۲۵ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : لمبا قد، دبلا مگر مضبوط جسم، چھاتی عریض، گورا رنگ، ذہین وفطین، دور اندیش، صاحب عرفان، خاموش طبع اور امن پسند۔

آپ کی مالیات : آپ قناعت پسند اور مال ودولت کی زیادہ پرواہ کرنے والے نہیں ہیں۔

آپ کی صحت : صحت کے متعلق آپ کو عجیب وغریب کیفیات سے گذرنا ہوگا، بچپن میں آپ دبلے پتلے نازک اندام تھے۔ آپ کے جسمانی عوارضات کے متعلق اطباء تک پریشان رہے ہیں۔ صرف آپ کے پیٹ کی تکالیف کے متعلق ڈاکٹر لوگ بھی حتمی طور پر صحیح تشخیص نہیں کرسکتے۔

آپ کے ستارے : نیپچون آپ کا ستارہ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : فاختی، اودا اور ارغوانی رنگ آپ کے لئے نہایت مبارک ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کا سعید نگینہ زمرّد ہے، گہرے سبز رنگ کا زمرد آپ کی تقدیر میں ایک زبردست انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔

آپ کے اہم سال : ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱ آپ کی زندگی کے اہم سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۸، ۱۷، ۲۶ فروری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، مضبوط جسم، سیاہ رنگ، فطرتاً چال باز، ذہین وفطین، متکبر اور ہر وقت دوسروں پر غلبہ پالینے کی فکر میں رہنے والا، دور اندیش اور اپنی اس اچھی صفت کو بھی کارروائیوں میں صرف کرنے والا۔

آپ کی مالیات : آپ جب بھی چاہیں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں لیکن آپ میں اس امر کی زبردست خواہش کا پیدا ہونا لازم ہے کہ اب روپیہ کمانا چاہئے۔

آپ کی صحت : آپ اتنے صحت مند نہیں جتنے کہ آپ نظر آتے ہیں۔ آپ کو اختلاج قلب اور اختلال دماغ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کے ستارے : نحس اکبر زحل آپ کا ستارہ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : بینگنی رنگ کا نیلا شیڈ آپ کے لئے نہایت مبارک ہے۔

آپ کے مبارک نگینے : الماس، اسود اور وڑ اسود آپ کے لئے مبارک ترین نگینے ثابت ہوسکتے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲، ۶۷، ۷۱ آپ کی زندگی کے اہم ترین سال ہیں۔

اگر آپ کی تاریخ ولادت ۹، ۱۸، ۲۷ جنوری ہے تو

آپ کی خصوصیات : درمیانہ قد، مضبوط جسم، سخی، فیض رساں، آزاد منش، نہایت ہیجان پسند، جھگڑالو لیکن جلد معاف کردینے والا۔

آپ کی مالیات : آپ اپنے مالی معاملات میں ایک خوش قسمت انسان ضرور ہیں لیکن آپ کے اخراجات لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دینے کے لئے کافی ہیں۔

آپ کی صحت : آپ کو اپنی صحت کا خیال زیادہ رکھنا لازم ہے۔ آپ کے پھیپھڑے اور قلب دونوں مرض کو بہت جلد قبول کرلینے والے ہیں۔

آپ کے ستارے : مریخ آپ کا ستارہ ہے۔

آپ کے مبارک رنگ : قرمزی، گلابی اور سرخ رنگ کے جملہ شیڈ آپ کے لئے مبارک رنگ ہیں۔

آپ کے مبارک نگینے : آپ کے لئے زرقون اور اسکندر نہایت مبارک نگینے ہیں۔

آپ کے اہم سال : ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲ آپ کی زندگی میں اہم ترین سال ہیں۔

......بقیہ ص ۱۲۸ کا......

اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۹ کا عدد دو بار آیا اور صفر بھی دو ہوں تو ۹ کی طاقت پامال ہوجائے گی، لیکن اگر ۹ تاریخ پیدائش میں ایک بار بھی ہو اور ایک اور ۴ بھی موجود ہوں تو ایسا شخص بہت اونچا مقام حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور اس کی تاریخ پیدائش میں ۸ کا عدد دو بار آیا ہو تو ایسے شخص کو اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے غلط فہمیاں رہتی ہیں اور اعتماد کی کمی کی وجہ سے نقصانات کا احتمال رہتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک، ۳، ۶ یا نو ہو اور ۹ کا عدد تاریخ پیدائش میں ۳ بار آیا ہو تو ایسا شخص بہت بڑا مقام حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا۔ مفرد عدد ۹ کی تاریخ پیدائش میں ۳ یا ۴ مرتبہ ۹ کی تکرار حامل عدد کے مزاج میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرتی ہے اور ایسے لوگوں کا ڈکٹیٹر بننے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور اس میں ۱، ۴، ۹ میں سے کسی ایک عدد کی تکرار کامیابی کی ضمانت ہے۔ اگر ۹ عدد والے کی تاریخ پیدائش میں ایک ۲ بار آئے یا ۹ دو بار یا ۴ کا عدد ۲ بار آئے تو زبردست مقبولیت ملتی ہے اور کامیابیاں قدم چومتی ہیں۔

مضمون کے شروع میں ہم نے ایک تاریخ نقل کی تھی۔ 17-12-1988 اس تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے۔ ۲، ۷ اور ۹ ایک بار آیا ہے اور ۸ کی تکرار ہے اور اس تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ۳ بار ہے، جس تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ۲ یا اس سے زائد ہو جبکہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا نو ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ حامل تاریخ کو زبردست مقبولیت ملے گی اور وہ بین الاقوامی شہرت حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا۔ اس تاریخ پیدائش میں ۸ کی تکرار ہے جو شخصیت کو مستحکم اور بہادر بنانے میں اہم رول ادا کرتی ہے لیکن چونکہ اس تاریخ میں سے ۷ بھی موجود ہے جو ۸ کی تکرار کی وجہ سے پیدا ہونے والے استحکام کو کمزور کرتا ہے اس لئے حامل تاریخ کو استحکام تو حاصل ہوگا لیکن کبھی کبھی ایسے حالات سے بھی گزرنا پڑے گا جو انسان کو کمزوری عطا کرتے ہیں اور انسان کو بدنامی اور رسوائی سے بھی دوچار کرتے ہیں۔ اس تاریخ میں ۹ کی موجودگی محبت اور تسخیر خلائق کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب تاریخ عوام میں مقبول رہے گا اور محبت واپنائیت کی دولتوں سے سرشار رہے گا، اس تاریخ پیدائش میں دو کی موجودگی خود اعتباری کی ضامن ہے۔ آپ اپنی تاریخ پیدائش کو لکھ کر اس کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ آپ زندگی میں کس طرح کے انقلابات سے دوچار ہوسکتے ہیں۔

واقعات القرآن

پہلی قسط

حضرت آدم وحوا

قرآن حکیم کے بیان کے مطابق حق تعالیٰ نے زمین وآسمان سے متعلق تمام چیزوں کو چھ دن میں پیدا فرمایا۔ زمین جب معرضِ وجود میں آئی تو وہ ڈانواڈول ہو رہی تھی، اس میں ٹھہراؤ اور استقلال نہیں تھا، اس کو ساکت و جامد کرنے کے لئے خالقِ کائنات نے بڑے بڑے پہاڑوں کو میخوں کی طرح اس پر نصب کر دیا تا کہ زمین کی حرکت وجنبش رک جائے۔ جب پہاڑوں کے نصب ہونے کے بعد زمین کو قرار نصیب ہو گیا، وہ ساکت ہو گئی، اس کی تھرتھراہٹ ختم ہو گئی تو اُن فرشتوں نے اپنی حیرانی کا اظہار کیا جو بارگاہِ خداوندی میں باذن خداوندی اور برضاءِ خداوندی مقیم تھے اور جو لحہ بہ لحہ اللہ کی قدرت اور اس کی عظمت و کبریائی کا بچشمِ خود مشاہدہ کیا کرتے تھے۔ فرشتوں نے اپنی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اے رب! تو نے پہاڑوں کو پیدا کر کے اتنی طویل وعریض زمین کو ساکت وصامت کر دیا۔ زمین میں ٹھہراؤ آ گیا ہے۔ اب زمین پر کسی طرح کا لرزہ طاری نہیں ہے۔ اب زمین پر چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا آسان ہو گیا ہے۔ تیری قدرت سے پیدا شدہ ان پہاڑوں کی قوت کا ہمیں بخوبی اندازہ ہو گیا ہے جو تیرے ایک اشارے پر وجود پذیر ہوئے، لیکن اے رب ذوالجلال کیا تو نے ان پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز پیدا کی ہے؟ خالقِ کائنات نے جواب دیا نعم: الحدید جی ہاں میں نے لوہا ان پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور ایک چیز پیدا کی ہے اور وہ ہے لوہا۔ لوہے کی طاقت پہاڑوں سے بھی زیادہ ہے۔ لوہا اگر پتھر سے ٹکراتا ہے تو پتھر پاش پاش ہو جاتا ہے لیکن لوہے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ لوہے کی طاقت کا اندازہ کرنے کے بعد فرشتوں نے پھر ایک سوال کر ڈالا اور پوچھا یا رب ذوالجلال! کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ طاقت ور کوئی چیز پیدا کی ہے؟ خالق کائنات نے جواب دیا نعم: النار . جی ہاں میں نے لوہے سے بھی زیادہ طاقتور ایک چیز پیدا کی ہے اور وہ ہے آگ۔ بے شک آگ کی طاقت لوہے سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر لوہے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو لوہا موم کی طرح پگھل جاتا ہے اور آگ کا کچھ بھی نہیں بگڑتا۔ آگ کی طاقت کا اندازہ لگانے کے بعد فرشتوں نے پھر ایک سوال کر ڈالا اور پوچھا کہ اے رب ذوالجلال! کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز پیدا کی ہے؟ خالق کائنات نے جواب دیا نعم: الماء. میں نے آگ سے بھی زیادہ ایک طاقتور چیز پیدا کی ہے اور وہ ہے پانی۔ بلاشبہ پانی کی قوت آگ سے بھی زیادہ ہے۔ دہکتی ہوئی آگ پر اگر پانی چھڑک دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے اور پانی کا کچھ نہیں بگڑتا۔ فرشتوں نے پانی کی طاقت کا اندازہ کرنے کے بعد پھر ایک سوال کیا یا رب ذوالجلال! کیا تو نے پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز پیدا کی ہے؟ خالقِ کائنات نے جواب دیا نعم: الھوا. جی ہاں میں نے پانی سے بھی زیادہ ایک طاقتور چیز پیدا کی ہے اور وہ ہے ہوا۔ لاریب ہوا کی قوت پانی سے بھی زیادہ ہے۔ ہوا جس رخ پر چلتی ہے پانی اسی رخ پر بہتا ہے، ہوا جب شدید تر ہو کر آندھی کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو سمندر میں طوفان آ جاتا ہے اور ہوا سمندر کے پانی میں ایک جوش پیدا کر دیتی ہے۔ فرشتوں کی حیرانی ختم نہیں ہوئی، انہوں نے آخری سوال کر ڈالا اور پوچھا یا رب ذوالجلال! کیا تو نے ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز پیدا کی ہے؟ خالق کائنات نے جواب دیا: جی ہاں میں نے سب سے زیادہ طاقتور اس صدقہ کو بنایا ہے جو دائیں ہاتھ سے دیا جاتا ہے اور بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوتی۔ صدقہ کی طاقت کا اندازہ یہیں سے کیا جاتا ہے کہ آسمان سے ایک بلا پوری قوت کے ساتھ چلتی ہے اور یہ بلا حکم خداوندی سے چلتی ہے لیکن جب زمین سے کسی انسان کا دیا ہوا صدقہ آسمان کی طرف روانہ ہو جاتا ہے اور وہ اس بلا سے ٹکراتا ہے جو بحکم خداوندی عرش سے روانہ ہوئی ہے تو بلا شکست کھا جاتی ہے اور صدقہ اس بلا کو زمین پر آنے سے روک دیتا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اس صدقہ کی طاقت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ جو دینے والا اس طرح چھپا کر دے کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ جو دائیں ہاتھ کے بالکل ہی قریب ہے۔ زمین کی تخلیق کے بعد جنوں کی تخلیق کی گئی اور یہ جنات زمین پر آباد ہو گئے۔ ان ہی جنات میں ایک عزازیل بھی تھا جو ابلیس کے نام سے بھی مشہور تھا۔ اس کی عبادتوں اور ریاضتوں کا چرچا

پہلے آسمان تک ہوا تو پہلے آسمان کے فرشتوں نے اللہ کی بارگاہ میں یہ درخواست کی کہ اس عابد وزاہد کو زمین پر نہ رکھیں، اس کو آسمان پر اٹھالیں تا کہ اس کی صحبت سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ اللہ نے فرشتوں کی درخواست منظور کرلی اور عزازیل کو پہلے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد دوسرے آسمان کے فرشتوں نے یہ درخواست کی کہ یارب العالمین! اس عزازیل کی عبادتوں کو دیکھ کر رشک ہوتا ہے، اس کو مزید ترقی عطا کریں اور دوسرے آسمان پر اٹھالیں تا کہ ہمیں بھی اس کی صحبت اور قربت سے استفادہ کرنے کا موقع ملے۔ اللہ نے دوسرے آسمانوں کے فرشتوں کی یہ درخواست منظور کرلی اور عزازیل کو دوسرے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ اس طرح شدہ شدہ عزازیل ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔ عبادت کے ساتھ اس کی علم ومعرفت کا عالم یہ تھا کہ لوحِ محفوظ کے اندراج کا بھی اس کو اندازہ ہوجاتا ہے کہ رب العالمین نے کیا راز اس لوح محفوظ میں مخفی طور پر تحریر کئے ہیں۔ لوحِ محفوظ کا ایک خاص راز یہ اس پر ظاہر ہوا کہ عرش سے کوئی ایک ذات نافرمانی کا اظہار کرے گی اور حق تعالیٰ اس کو عرش سے نکال کر زمین پر پھینک دیں گے۔ عزازیل نے فرشتوں سے کہا کہ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص راندہ درگاہ ہونے والا ہے اور کسی پر اللہ کا غضب نازل ہونے والا ہے۔ فرشتے یہ سن کر لرز گئے اور انہوں نے عزازیل سے کہا ہم میں تو آپ ہی سب سے زیادہ عبادت کرنے والے ہیں اور اسی لئے تو آپ ہی مستجاب الدعوات ہوں گے، آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم اللہ کے قہر اور غضب سے محفوظ رہیں۔ عزازیل نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی اور فرشتوں کی حفاظت کی درخواست کی جو اللہ نے قبول بھی کرلی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ دعا کرتے وقت عزازیل نے خود کو مستثنیٰ رکھا۔ یا تو وہ اپنے لئے دعا کرنا بھول گیا یا اس نے ازراہِ تکبر یہ سوچا کہ میں بغیر دعا کے بھی محفوظ ہوں۔ مجھ سے زیادہ سجدے کرنے والا اس عرش پر اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے اللہ کا قہر مجھ پر نازل نہیں ہوسکتا۔ لیکن بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ وہ ذات جو عرشِ الٰہی سے نکالی جانے والی تھی وہ عزازیل ہی کی ذات تھی اور یہ عزازیل جو بعد میں ابلیس اور شیطان کے نام سے مشہور ہوا غرور اور تکبر کی وجہ سے مارا گیا اور ذلت ورسوائی اس کا مقدر بن کر رہ گئی۔ ہوا یہ کہ جنات کی تخلیق کے بعد خالقِ کائنات نے یہ ارادہ کیا کہ آدم کو پیدا کریں اور آدم کی اولاد کا سلسلہ تا قیامت روئے زمین پر چلے۔ چنانچہ خالق کائنات نے فرشتوں کو اس بات سے آگاہ کیا کہ وہ جلد ہی ایک اور مخلوق کو پیدا کرنے والا ہے، جس کو وہ خاک سے پیدا کرے گا اور اس کی اولاد زمین پر زندگی کی جدوجہد کرے گی، وہ زمین میں اپنے رہنے کے لئے مکانات بنائے گی، زمین سے اگنے والی چیزیں اس کی غذا بنیں گی، ان کی باقاعدہ ایک نسل ہوگی، ان میں ایک دسرے کی محبت بھی ہوگی اور ایک دوسرے سے اختلاف کا سلسلہ بھی ہوگا، ان کے بڑے جب فوت ہوجائیں گے تو ان کی نسل ان کی جانشینی اختیار کرے گی اور اس طرح نسلاً بعد نسلٍ ان کی اولادیں تخت نشین ہوتی رہیں گی۔ فرشتوں کو یہ بات گراں گزری کہ خداوند تعالیٰ ان سے ناراض ہورہا ہے اور اسی بنا پر وہ کوئی اور مخلوق پیدا کرنے والا ہے ورنہ ان کے ہوتے ہوئے کسی اور مخلوق کی ضرورت ہی کیا ہے؟ چنانچہ فرشتوں نے لرزتے ہوئے حق تعالیٰ کی جناب میں یہ عرض کیا:

''اے پروردگار! جب ہم ہر وقت تیری تسبیح وتقدیس میں مشغول رہتے ہیں تو پھر تو ہمارے سوا کوئی اور مخلوق کیوں پیدا کررہا ہے؟ جبکہ زمین سے پیدا ہونے والے فوائد کے بارے میں ان لوگوں کے درمیان اختلافات پیدا ہوں گے اور وہ روئے زمین پر فساد بھی برپا کریں گے؟''

خالق کائنات نے فرشتوں کی بات سن کر اطمینان کے ساتھ فرمایا:

''جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ آدم کو زمین پر اپنا خلیفہ بنانے میں میری ایک حکمت پوشیدہ ہے جسے تم نہیں سمجھ سکتے، ہاں میں اس مخلوق کو پیدا کردوں گا تو پھر تمہیں یہ حکم دوں گا کہ تم اس کو سجدہ کرو اور تمہیں میرے حکم کی تعمیل میں اسے سجدہ کرنا چاہئے''

خالق کائنات نے آدم کا پتلہ ایک خاص مٹی سے بنایا، س مٹی کو گارا بنانے کے لئے پانی کا استعمال ہوا، جب پتلہ تیار ہوگیا تو اس کو ہوا کے ذریعہ خشک کیا، پھر اس کو آگ کی آنچ سے پکایا، تا کہ یہ مضبوط اور مستحکم ہوجائے۔ اس کے بعد اس میں اپنی روح پھونک دی۔ آدم کے پتلے میں مٹی، پانی، ہوا اور آگ کا کارنامہ رہا، اس لئے ہر انسان ان چار عناصر سے مرکب نظر آتا ہے۔ اس کے جسم میں مٹی ہے، گرمی کے زمانے میں اگر انسان کے جسم میں سے پانی ٹپکتا ہے تو سانس اور گیس کی صورت میں انسان کے جسم سے ہوا خارج ہوتی ہے اور انسان کے جسم میں جو گرمی اور تپش ہے جو بخار جیسے امراض میں کھل کر محسوس ہوتی ہے وہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان کے بدن میں آگ کا عنصر بھی موجود ہے لیکن مجموعی اعتبار سے آدم کو مٹی سے تیار کیا گیا تھا اس لئے انسان کے جسم میں سب سے بڑا عنصر مٹی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جب آدم کا پتلہ تیار ہوگیا اور اس میں حق تعالیٰ نے اپنی روح پھونک دی اور روح ناک کے ذریعہ داخل کی گئی تو آدم کو چھینک آئی اور بے اختیار ان کی زبان سے نکلا الحمد للہ، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جواباً حق تعالیٰ نے فرمایا یرحمک اللہ اللہ تجھ پر اپنا رحم فرمائے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ سب سے پہلے انسان کی زبان سے جو فقرہ خارج ہوا وہ اللہ کی تعریف تھی، اس کے بعد خالق کائنات نے تمام فرشتوں کو یہ حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں، سب فوراً سجدے میں چلے گئے لیکن ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ حق تعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا؟ تو نے آدم کو سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے اور مجھے آگ سے۔ آگ کا مرتبہ مٹی سے بلند ہے اس لئے میں آدم سے بہتر ہوں اور جب میں آدم سے بہتر ہوں تو میں آدم کو سجدہ کیوں کروں؟

اس طرح شیطان نے حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے کھلم کھلا روگردانی کی۔ اس نے کھل کر اپنے تکبر اور گھمنڈ کا اظہار کیا۔ خالق کائنات نے اس کے غرور اور تکبر کی سزا دینے کے لئے فرمایا کہ تم آسمان کے کناروں سے نکل جاؤ، تو آج ہماری رحمت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوگیا ہے۔ اب قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔

شیطان نے یہ سن کر بھی توبہ نہیں کی اور اس نے کہا کہ مجھے یہ لعنت اور یہ رسوائی اور یہ اخراج منظور ہے لیکن میری یہ درخواست ہے کہ تو مجھے قیامت تک زندہ رکھے گا۔ مجھے موت نہیں آئے گی۔ اللہ نے شیطان کی اس درخواست کو منظور کرلیا اور فرمایا کہ جا ہم تجھے قیامت تک کی مہلت دیتے ہیں۔ تیری نسل برابر چلتی رہے گی اور تجھے یوم موعود تک موت نہیں آئے گی۔

شیطان نے کہا: میری دوسری درخواست یہ ہے کہ مجھے یہ صلاحیت عطا کر کہ میں خون بن کر تیرے بندوں کی رگوں میں دوڑوں۔ خالق کائنات نے شیطان کی دوسری درخواست بھی منظور فرمالی اور فرمایا کہ ہم نے تجھے یہ صلاحیت بخش دی کہ تو ہوا بن کر اور خون بن کر آدم کی اولاد کی رگوں میں دوڑے گا۔

یہ سن کر شیطان نے کہا کہ پھر سن! میں تیرے بندوں کو آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے گمراہ کروں گا اور انہیں تیرا فرماں روا بندہ بننے نہیں دوں گا، اس مکالمہ کے بعد شیطان کو عرش الٰہی سے زمین پر پھینک دیا گیا اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق قیامت تک کے لئے ڈال دیا گیا۔

یہ بھی فرمادیا: تو نے اپنے لئے جو راستہ چنا ہے اب تو اس راستے پر نکل جا اور میرے بندوں میں سے جس پر تیرا زور چلے اس کو بہکا اور گمراہ کر، تو میرے بندوں پر چڑھ کر انہیں مضطرب رکھ کر تو ان کے مال اور اولاد میں باقاعدہ شریک بن جا۔ انہیں جھوٹے وعدوں سے خوش رکھ، انہیں لمبی چوڑی آرزوؤں کے چکر میں ڈال لیکن یاد رکھ میرے جو بندے مستحکم اور مضبوط عقیدے کے ہوں گے وہ تیری باتوں میں نہیں آئیں گے۔ جو تیرے اشاروں پر ناچیں گے میں ان سے دوزخ کو بھردوں گا اور جو تیرے چکر میں نہیں آئیں گے میں انہیں جنت کے انعامات سے نوازوں گا۔

فرشتوں نے حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں آدم کو سجدہ تو کرلیا تھا اور آدم کے بلند مقام کا اعتراف بھی کرلیا تھا لیکن محسوس یہ ہوتا تھا کہ جیسے وہ اس گمان میں مبتلا ہوں کہ ان کا وجود بہ اعتبار علم وفہم آدم سے افضل ہے، اس لئے خالقِ کائنات آدم کچھ کی چیزوں اور ان کے نام کا علم بطور خاص عطا کیا اور اس کے بعد خالق کائنات نے فرشتوں کے سامنے کچھ چیزیں رکھ کر فرمایا کہ ان چیزوں کا نام بتاؤ۔

فرشتے مبہوت ہوگئے اور وہ ان چیزوں کا نام بتانے سے قاصر رہے اور انہوں نے برملا اپنی کم علمی کا اعتراف کیا اور کہا:

اے پروردگار! جو علم تو نے ہمیں بخشا ہے ہم اس کے سوا کچھ نہیں جانتے اور بے شک تو ہی علیم وخبیر ہے۔

اس کے بعد خالق کائنات نے آدم سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھا۔ آدم نے فرافر ان چیزوں کے نام بتادیئے اور اس طرح فرشتوں کے روبرو آدم کی عظمت وبرتری ثابت ہوگئی اور فرشتے آدم کے رتبے اور مرتبے سے پوری طرح واقف ہوگئے اور فرشتے سمجھ گئے کہ آدم کا کیا مقام ہے اور آدم کی تخلیق کا راز کیا ہے۔

اس کے بعد حضرت آدم کے سکون اور راحت کے لئے حضرت حوا کی تخلیق کی گئی اور ان دونوں کو حق تعالیٰ نے بہشت میں سکونت بخشی۔ ان دونوں کو جنت میں داخل کرتے ہوئے خالق کائنات نے فرمایا کہ تم اس جنت میں مقیم رہو جو چاہے کھاؤ، پیو اور جو چاہے تفریح کرو، جنت کی تمام

نعمتیں تمہارے لئے ہیں لیکن میری ہدایت یہ ہے کہ تم جنت میں فلاں درخت ہے اس کا پھل مت کھانا بلکہ اس درخت کے قریب بھی مت جانا اور اگر تم نے میری ہدایت پر عمل نہیں کیا تو پھر تم دونوں ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے اور میری عنایتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔

آدم وحوا دونوں بہشت میں رہنے لگے جو ان کا دل چاہتا کھاتے، جو دل چاہتا پیتے، جنت کی نعمتوں سے وہ بہرہ ور ہوتے رہے اور جنت میں چہل قدمی بھی کرتے رہے اور سکون و راحت کی سانسیں لیتے رہے۔ دونوں کی موافقت اور مقاربت کی وجہ سے دونوں کو روحانی اور ذہنی سکون حاصل رہا اور دونوں پوری طرح سے مطمئن اور شاداب رہے اور اللہ کا شکر بھی ادا کرتے رہے لیکن یہ بات شیطان کو ناگوار گزری اور اس نے ان دونوں کو اللہ کی نافرمانی پر اکسانا شروع کیا تاکہ یہ دونوں نافرمانی کے مرتکب ہو کر اسی طرح جنت سے نکال دیئے جائیں جس طرح شیطان کو عرش الٰہی سے نکالا گیا تھا۔

شیطان نے حضرت آدم کو بہکانے کے لئے چکنی چپڑی باتیں کیں اور ان کا دل جیتنے کے لئے وہ مختلف حربے استعمال کرتا رہا۔ اس نے قسم کھا کر یہ یقین دلایا کہ میں تو تم دونوں کا خیرخواہ ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ اس جنت میں مقیم رہو لیکن اللہ نے تمہیں اس پھل سے باز رکھنے کی کوشش کی ہے جس کو کھا کر تم دونوں فرشتے بن جاؤ گے اور پھر تم کو جنت سے نکالنا ممکن نہیں ہوگا لیکن حضرت آدم شیطان کے بہکاوے میں نہیں آئے وہ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے لرزتے رہے، اس کے بعد شیطان نے حوا پر ڈورے ڈالنے شروع کئے اور انہیں سمجھانے کی کوشش کی اور ان کے سامنے اپنی خیرخواہی کے دعوے کئے اور قسمیں کھائیں حوا دل اور دماغ کی کمزور تھیں وہ شیطان کی باتوں میں آگئیں اور انہوں نے حضرت آدم کو سمجھانے کی ٹھان لی، بالآخر حضرت آدم بھی بہک گئے اور جس درخت کے قریب نہ جانے کی ہدایت کی گئی تھی اس درخت کے قریب چلے گئے اور اس کا پھل بھی کھالیا، اس پھل کے کھاتے ہی ان کا سر چکرانے لگا اور جنت کا جو لباس ان کے بدن پر موجود تھا وہ غائب ہو گیا اور وہ دونوں دفعتاً برہنہ ہو گئے۔

اس وقت حق تعالیٰ نے آدم وحوا سے کہا: تم دونوں نے میرے حکم سے سرتابی کی اور میری نافرمانی کر کے میری ناراضگی مول لی، میں نے تمہیں اس درخت کے قریب جانے سے روکا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔

حضرت آدم وحوا خدا کی بارگاہ میں جھک گئے۔ انہوں نے ندامت کا اظہار کیا اور نہایت پشیمانی کے ساتھ یہ عرض کیا

"اے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے اور ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہو جائیں گے۔

خالق کائنات نے فرمایا: تم اس جگہ سے باہر ہو جاؤ، اب زمین ہی تمہاری منزل اور قیام گاہ ہوگی اور تم قیامت تک اپنی جدوجہد جاری رکھو گے اور قیامت تک ایک دوسرے کے دشمن بھی رہو گے۔

ایک روایت کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام کو لنکا میں اور حضرت حوا علیہا السلام کو جدّہ میں اتارا اور میدانِ عرفات میں دونوں کی توبہ قبول ہوئی اور اس کے بعد آدم وحوا کی نسل کا سلسلہ شروع ہوا، جو ابھی تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

اس پورے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ غلطی شیطان نے بھی کی تھی اور غلطی آدمؑ سے بھی ہوئی تھی، شیطان نے غلطی کر کے ندامت کا اظہار نہیں کیا اور کوئی معذرت بھی نہیں کی اس لئے وہ قیامت تک اللہ کی نظروں سے گر گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی شخصیت پر بدنصیبی کی مہر لگ گئی۔ اس کے برخلاف حضرت آدمؑ نے غلطی کرنے کے بعد پشیمانی اور ندامت کا اظہار کیا۔ بار بار توبہ کی اور رورو کر اپنی خطا کا اعتراف کیا۔ اللہ نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا۔ انہیں اپنی حجیت عطا کی اور اپنی نسبت سے سرفراز فرمایا۔ آج بھی اس دنیا میں کوئی بھی انسان جو غلطی کر کے اپنی غلطی پر قائم رہتا ہے، غلطی کو غلطی نہیں سمجھتا اور شیطان کی طرح الٹی سیدھی تاویلیں کرتا ہے وہ شیطان کی تقلید کرتا ہے اور اللہ کی نظروں سے گر جاتا ہے اور جو انسان غلطی کر کے پچھتاتا ہے، تائب ہوتا ہے وہ انسان سے آدمی بن جاتا ہے اور حضرت آدم کا مقلد ہو کر اللہ کی نظروں میں ابھرتا ہے اور اللہ کی رحمتوں اور عنایتوں کا حق دار بن جاتا ہے، اس لئے یہ ثابت ہوتا ہے کہ غلطی کرنا آدمیت کی علامت ہے اور غلطی کر کے غلطی پر شرمندہ نہ ہونا شیطنیت کی علامت ہے۔

☆☆☆

برائے نجات از مصائب وبرائے بلندی درجات

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کے لئے پیش کئے جارہے ہیں۔ ان عملیات میں ان اسماء الٰہی کے ذریعہ مدد حاصل کی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہیں۔

طریقہ کار یہ ہے کہ طالب کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان میں سے نقطے والے حروف کو حذف کرنے کے بعد باقی اعداد لے لیں گے اور ان میں اسماء الٰہی کے اعداد شامل کئے جائیں گے۔ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کرکے حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھیں گے اس کے بعد ہر خانہ میں اتنا ہی اضافہ کرتے رہیں گے۔ اگر تقسیم کے بعد کچھ باقی رہا چھٹے خانہ میں اس کا بھی اضافہ کردیں گے، نقش صحیح بن جائے گا اور ہر طرف کی میزان برابر آئے گی۔ دو نقش تیار کریں گے ایک طالب کے گھر میں لٹکادیں گے اور دوسرا طالب کے دائیں بازو پر باندھیں گے۔

مثلاً محمد نواب ابن صالحہ بانو کے لئے مصائب سے نجات دلانے کا نقش تیار کرنا ہے تو کارروائی اس طرح ہوگی۔

محمد نواب میں نقطے والے حروف حذف کئے۔ جو حروف باقی رہے وہ مع اعداد یہ ہیں۔

م، ح، م، د، و، ا۔ اعداد ۹۹

والدہ کے حروف یہ ہیں۔

ص، ا، ل، ح، ہ، ر، و۔ اعداد ۱۴۱

اسم الٰہی مُمْهِلُ۔ اعداد ۱۱۵

۳۵۵

ان اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں۔

۱۲)۳۵۵(۲۹
۲۴
۱۱۵
۱۰۸
۷

حاصل تقسیم ۲۹ ہے باقی رہے ۲۹ کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۲۹ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ چھٹے خانہ میں ۲۱ کے بجائے ۲۸ لکھیں اس کے بعد ہر خانہ میں ۲۹ ہی کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ انشاءاللہ نقش صحیح بن جائے گا۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۹	۲۳۹	۸۷
۱۴۵	الٰہی محمد نواب ابن صالحہ بیگم کی مصیبت دفع کردے	۲۱۰
۱۸۱	۱۱۶	۵۸

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۳۵۵ آرہی ہے۔

دوسری مثال خلیل احمد ابن سلطانہ کی ہے۔ اسم الٰہی عادل برائے حصول عزت۔

ل، ی، ل، ا، ح، م، د۔ اعداد ۱۲۳

س، ل، ط، ا، ہ۔ ۱۰۵

ٹوٹل ۱۲۳×۱۰۵=۲۲۸

اسم الٰہی، یا عادل، اعداد ۱۱۱

۳۳۹

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۸	۲۲۷	۸۴
۱۴۰	الٰہی خلیل احمد ابن سلطانہ عزت ومقبولیت عطا کرے	۱۹۹
۱۷۱	۱۱۲	۵۶

(باقی آئندہ)

عجیب وغریب فارمولے

ہاتھی

● ہاتھی کی ہڈی چاند کی پہلی تاریخوں کو مرگی والے کے بازو پر باندھیں تو اس کی مرگی دور ہوجائے گی۔

آنسو

● اگر خوشی کے وقت میں انسان کا آنسو نکلے تو اس بوند کو اگر مرگی والے کو دیا جائے تو عارضہ مرگی جاتا رہے۔

بال لمبے کرنا

● گھوڑے کی سرگین کو جلا کر تلوں کے تیل میں حل کر کے بالوں پر لگادیں تو بال بہت لمبے ہوجائیں۔
ہاتھی دانت کو جلا کر خاکستر کر کے اس کے برابر سوت ملادیں اوران کو بکری کے دودھ میں کھرل کریں جہاں بال نہ پیدا ہوں وہاں چیپ کردیں، چند دنوں میں وہاں بال پیدا ہوجائیں گے۔

بال بڑھیں

● اگر ہاتھی دانت کو مٹی کے آبخورے میں بند کر کے اس طرح جلادیں کہ اس کا دھواں نہ نکلے پائے اور پھر اس خاکستر کو پانی میں ملا کر بالوں پر لگادیں تو بال بڑھیں۔

بھیڑ

● بھیڑ کا مغز اور چونا ہم وزن ملا کر بال اکھاڑ کر لگایا جائے تو وہاں بال پیدا نہیں ہوں گے۔

خچر

● اگر اس کے سموں کو پانچ گرام روغن السی میں ملا کر جوش دیں اور پھر اس تیل کو گنجے سر پر لگادیں تو چند روز میں بال پیدا ہوجائیں۔

بال دوبارہ پیدا نہ ہوں

● جنگلی چوہا اگر کسی جگہ کے بال اکھاڑ کر جنگلی چوہا کے پتہ کا عرق اس جگہ پر لگادیں تو بال پھر دوبارہ پیدا نہ ہوں گے۔

چمگادڑ

● اگر بغل کے بال اتار کر چمگادڑ کا خون اس جگہ لگادیں تو پھر بال دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے۔

خراطین

● اس کو خاکستر کے روغن گل میں ملا کر جس جگہ بال نہ پیدا ہوں وہاں لگائیں تو بال پیدا ہوں گے۔

مینڈک

● مینڈک کی زبان پیس کو نیشکر کے چھلکوں میں جلا کر اس کو جہاں لگادیں وہاں بال پیدا ہوں۔

۶ عدد زہرہ ستارے سے منسوب مانا گیا ہے۔ ۶ عدد مقناطیسی کشش رکھتا ہے۔ محبت، حسنِ انتظام اور فنون لطیفہ اس عدد کی خاصیت سمجھے جاتے ہیں۔ مقبولیت، شہرت اور عزت بھی اس عدد کے حامل کو وافر مقدار میں ملتی ہے اور یہ لوگ اچھی گفتگو کے بھی ماہر ہوتے ہیں ان کی گفتگو سن کر لوگ متأثر ہوتے ہیں اور ان کے قرب سے روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

جو لوگ ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو پیدا ہوئے ہوں یہ لوگ ۶ عدد کے لوگ مانے جاتے ہیں، یہ لوگ جنس مخالف کیلئے باعث کشش ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں کو قدرتی مناظر سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ لوگ سیر و تفریح کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں انہیں اکثر ترکہ میں پراپرٹی یا دولت ہاتھ لگتی ہے اور ان میں خود بھی دولت کمانے اور جائیداد بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ محبت کرنے کے عادی ہوتے ہیں، زندگی کی شروعات ہی سے یہ ذہنی اور قلبی طور پر کسی سے وابستہ ہو جاتے ہیں اور عمر کے آخر تک کسی نہ کسی بندھن سے بندھے رہتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگوں کی شخصیت بہت جاندار ہوتی ہے ان میں زبردست استحکام ہوتا ہے، یہ مستقل مزاج ہوتے ہیں اور ہمیشہ خود کو مصروف رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ کسی بھی ماہ کی ۶، ۱۵ یا ۲۴ کو پیدا ہونے والے لوگ محبت اور اپنائیت کے قائل ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اختلافات سے کافی حد تک محفوظ رہتی ہے۔ یہ لوگ نفرت اور عداوت سے بیزار رہتے ہیں اور محبت اور تعلقات کو ہر حال میں ترجیح دیتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگ ماحول کو بہتر بنانے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرانے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں ان کے اندر جو غیر معمولی کشش ہوتی ہے وہ لوگوں کو ان کی طرف متوجہ کر سکتی ہے اور یہ لوگ حسن کلام سے لوگوں کے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں پر اپنا اچھا اثر چھوڑنے میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں۔

اگر آپ کسی ماہ کی ۶ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ بے حد پرکشش ہوں گے، آپ کے اندر اچھی گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت ہوگی، آپ محبت، شفقت، اپنائیت اور نرمی سے دنیا والوں کے قلوب کو فتح کرنے میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے اور لوگ آپ سے دوستی کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔ اگر آپ ۱۵ تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں تو آپ خرچ کے معاملے میں بے حد محتاط ہوں گے اتنے کہ لوگ آپ کو کنجوس سمجھنے پر مجبور ہوں گے، اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۵ ہے تو دنیا آپ کو ہدایا اور تحائف دینے پر مجبور ہوگی اور آپ لوگوں سے تحفے اور ہدیئے وصول کرنے میں ہمیشہ خوش بخوش رہیں گے، آپ صرف ضروری معاملات میں خرچ کرینگے اور آپ کی خواہش یہ ہوگی کہ لوگ آپ پر بے دریغ خرچ کریں۔

اگر آپ ۲۴ تاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ کے اندر زبردست مقناطیسی صلاحیت موجود ہوگی آپ کو دیکھنے والا آپ کی طرف متوجہ ہونے اور آپ سے محبت کرنے پر مجبور ہوگا، آپ کے اندر حسن انتظام کی صلاحیت ہوگی اور آپ اہل دنیا پر اپنے گہرے اثرات اور نقوش مرتب کرنے کے اہل ہوں گے، خرچ کے معاملے میں آپ بھی محتاط ہوں گے لیکن اتنے نہیں کہ آپ کو کنجوس کہا جاسکے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۶، ۱۵، یا ۲۴ کو ہو تو آپ کسی بھی ماہ کی ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲ اور ۳۱ تاریخ کو پیدا ہونے والے لوگوں سے پرہیز کریں اور خاص طور پر ان لوگوں سے دور رہیں جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ ہو۔ ۴ عدد کے لوگ آپ کے لئے کسی قدر بہتر ہوں گے لیکن ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں سے آپ کے تعلقات ہمیشہ خوش گوار رہیں گے اور ان لوگوں کی قربت سے ہمیشہ آپ کو روحانی سکون میسر آئے گا۔ ۲ اور ۵ عدد کے افراد آپ کیلئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، ان کی قربت سے نہ آپ کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ قابل ذکر فائدہ۔ ۶ عدد کے لوگوں سے آپ کی دوستی قابل رشک رہے گی۔ ۶ عدد کے لوگ یا وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶، ۱۵، یا ۲۴ ہو وہ آپ کو بہر حال راس آئیں گے اور ان سے آپ کو زبردست فائدے پہنچیں گے اگر آپ کسی خاص مصلحت کی وجہ سے ایک یا ۸ عدد والے لوگوں سے تعلق بنائے رکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کسی ماہر اعداد سے رجوع کریں، ان لوگوں سے تعلق رکھنے کی کوئی معقول ترکیب بتائیں گے کیونکہ یہ لوگ آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوں گے ان کی ایذا رسانی سے کسی خاص

ترکیب یا کسی خاص وظیفے کی بنیاد ہی پر آپ نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

۶ عدد والوں کیلئے یہ رنگ مبارک ثابت ہوں گے

نیلا، سفید، گلابی، پیازی۔

اپنے لباس، گھر یا آفس کے پردوں میں ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کو فوقیت دیں ان رنگوں کے استعمال سے آپ کو مالی فائدہ بھی ہوگا اور آپ اپنے قلوب میں سکون وراحت محسوس کریں گے۔ آپ کو کالے اور جامنی رنگ سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہئے۔ یہ رنگ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

مبارک نگینہ

فیروزہ اور پنا آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا۔ ۶ ماشے کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ یہ نگینے آپ کو راس آئینگے اور ان نگینوں کی برکت سے آپ کے لئے راہیں ہموار ہوں گی اور آپ کی زندگی میں خوش حالی آئے گی۔

۶ عدد والے لوگوں کے لئے اسماء الٰہی کا ورد

یَارَحِیْمُ ۲۵۸ مرتبہ، یابارِی ۲۱۳ مرتبہ، یارقیبُ ۳۱۲ مرتبہ، یا علیمُ ۱۵۰ مرتبہ، یا حکیم ۷۸ مرتبہ، یا باعثُ ۵۷۳ مرتبہ، یا مقتدر ۷۴۴ مرتبہ، یا جامع ۱۱۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ان اسماء الٰہی میں کسی بھی اسم الٰہی کا انتخاب کرلیں اور عشاء کے بعد مذکورہ تعداد میں ہمیشہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد آپ کو اپنی زندگی میں کامیابی اور خوش حالی کا احساس ہوگا۔ (باقی آئندہ)

بدہضمی کا علاج: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے یا کسی سواری پر کھانا کھانے سے بدہضمی کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں اس کے خلاف عمل کرنے سے انسان بدہضمی سے محفوظ رہتا ہے اور تکبر سے بھی حفاظت ہوتی ہے۔ کرسی پر بیٹھ کر کھانا کھانا بھی صحت کے لئے مضر ہے اسی طرح کھڑے ہوکر کھانا کھانا نہ صرف خلاف سنت ہے بلکہ انسانی صحت کو تباہ کرنے کا ذریعہ ہے، بیٹھ کر زمین پر کھانا کھانے سے صحت پر خوش گوار اثر پڑتا ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی عمل ہوتا ہے۔ رسول خدا عام طور پر اکڑوں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔

اس سال ۲۰۱۱ء میں ۳۰ سال کے بعد زحل شرف میں آرہا ہے

لہٰذا شرف کے اوقات میں اس فتح نامہ کو تیار کرا کے پاس رکھنا بیحد مفید ہوگا جو لوگ ساڑھ ستی اور زحل و دیگر ستاروں کی نحوست وغیرہ سے متاثر ہورہے ہیں ان کے لئے آب حیات کا کام دے گا۔ چونکہ ۸ کا عدد عموماً نحس سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا ۸ عدد کی نحوست سے بچنے کے لئے ۸ آیات سلام سے استفادہ کیا ہے۔

نقش آیات سلام کے خواص وفوائد

قرآن مجید میں "سلام" کا لفظ ۴۲ مرتبہ آیا ہے۔ اسم رفع نحوست کے لئے صرف آٹھ آیات سلام کی آیات مبارکہ سے استفادہ کررہے ہیں۔

(۱) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ۔ (سورۂ یٰسین، آیت ۵۸ پارہ ۲۳، اعداد ۸۱۸)

(۲) سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۔ (الصّٰفّٰت، آیت ۷۹ پارہ ۲۳، اعداد ۶۲۷)

(۳) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۔ (الصّٰفّٰت، آیت ۱۰۹، پارہ ۲۳، اعداد ۵۰۰)

(۴) سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۔ (الصّٰفّٰت، آیت ۱۲۰، پارہ ۲۳، اعداد ۶۲۵)

(۵) سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْيَاسِينَ ۔ (الصّٰفّٰت، آیت ۱۳۰، پارہ ۲۳، اعداد ۴۰۳)

(۶) سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۔ (الصّٰفّٰت، آیت ۱۸۱، پارہ ۲۳، اعداد ۶۶۲)

(۷) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۔ (سورۂ زمر، آیت ۷۳، پارہ ۲۴، اعداد ۲۱۴۷)

(۸) سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔ (سورۂ القدر، آیت ۵، پارہ ۳۰، اعداد ۱۰۲۷)

ہشت آیات سلام کا نقش خالی البطن

جمعرات یا جمعہ کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش زعفران وعرق گلاب سے لکھیں۔ سعید ساعت کا انتخاب نہایت احتیاط سے کریں۔

جبرائیل

۱۷۰۷	۳۵۶۰	۵۶۹
۳۹۹۱	مقصد	۲۸۳۵
۱۱۳۸	۲۲۷۶	۳۴۲۲

نقش کا وفق ۶۸۳۶

جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو اور غیر معمولی حالات کا شکار ہوں تو بلا سوچے سمجھے نام نہاد جاہل عاملوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے فی الفور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حاکمان شریعت ائمہ ہدیٰ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہئے اور توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ صدقہ وخیرات دینا ضروری ہے اور اس فتح نامہ سے فائدہ حاصل کریں۔ یہ فتح نامہ ۸ سلاموں پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجہ ذیل خواص وفوائد ہیں۔

(۱) اس نقش فتح نامہ کو ساعت سعید میں جو بھی لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے گا یا بازو پر باندھے گا اسے اپنے ہر جائز مقصد میں کامیابی ہوگی اور اپنی ہر دلی مراد حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ مثلاً شادی بیاہ، روزی، ملازمت، تسخیر خلائق، عزت ووقار، ترقی مراتب وغیرہ۔ اس مقصد کے لئے ۲۰۲ مرتبہ آیات کا ورد روزانہ کریں۔

(۲) دشمنوں کو ذلت وخواری وشکست فاش پہنچانے کے لئے چھ روز کا عمل ہے۔ ہر روز آیات سلام ایک سو ایک بار اول وآخر درود عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ساتھ پڑھیں۔ خدائے ذوالجلال کی مدد سے دشمن ذلیل وخوار ہوں گے۔

(۳) جو شر دشمن سے محفوظ رہنا چاہے تو روزانہ ۳۱۳ بار آیات سلام

پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(۴) زہریلا جانور کاٹے تو اس پر اثر نہ ہوگا۔

(۵) شادی کا نہ ہونا، بندش، رکاوٹ، بانجھ پن، ملازمت کا نہ ملنا، سحر و جادو اس کے لئے روزانہ ایک سو ایک بار ۴۱ یوم پڑھیں۔ ایک نقش گلے میں پہنیں اور ایک نقش زعفران سے لکھ کر روزانہ چالیس یوم پئیں۔

(۶) برائے کشف اسرار غیبی، پردہ غیب سے راز خداوندی معلوم کرنے کے لئے چالیس روز کا عمل ہے۔ روزانہ ۱۶۷ مرتبہ آیات سلام پڑھیں۔ انشاء اللہ اسرار غیبی منکشف ہوں گے۔

(۷) عزت و وقار اور ترقی مراتب کے لئے روزانہ گیارہ مرتبہ آیات سلام پڑھے۔

(۸) تمام مشکلات، مہمات اور جملہ دشواریوں کے حل کے لئے آیات سلام کا ۲۰۲ مرتبہ ورد بے حد مؤثر ہے۔

(۹) انتہائی وحشت کی دوری اور قید و بند اور پھانسی سے نجات پانے کے لئے روزانہ ۱۶۵ مرتبہ پڑھیں اور اس کے ساتھ ۲۵ مرتبہ سورۂ جن پڑھیں۔

(۱۰) تسخیر خلائق کے لئے ۱۱۰ مرتبہ نیز جس مقصد کیلئے پڑھیں گے انشاء اللہ غیب سے سامان ہوگا اور کامیابی قدم چومے گی۔

(۱۱) جو شخص روزانہ ۱۰۱ مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھے وہ اس کے عجیب و غریب اثرات دیکھے گا اور انشاء اللہ ہر کام میں کامیابی ہوگی، زیادہ فوائد لکھنے سے قلم قاصر ہے اور آیات سلام کو روزانہ پڑھیں اپنی زندگی خوشی و خوش حالی سے بسر کریں۔ یہ عمل جو بھی یقین کامل کے ساتھ کرے گا انشاء اللہ ضرور بالضرور کامیاب ہوگا۔

(۱۲) آیات سلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ یہ ۸ سلام جادو کے توڑ کے خاتمہ کے لئے بے حد مفید ہیں اور سحری و جادوئی اثرات کو ختم کرنے کیلئے فوری اثر کرتے ہیں۔ بزرگان دین نے معجزہ نما سلاموں سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثر سے نجات نہ ملتی ہو تو آیات سلام کے نقش ''لوح فتح نامہ'' کے ذریعہ جادو اور سحر کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ ایک نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دینا چاہئے اور ایک نقش زعفران سے لکھ کر مریض کو پینے کے لئے دینا چاہئے۔ انشاء اللہ سخت سے سخت جادو سحر ختم ہوجائے گا اور مریض ۲۸ یوم میں مکمل صحت یاب ہوجائے گا اور جس کسی نے بھی جادو کیا ہوگا وہ جادو پلٹ جائے گا۔

(۱۳) جس لڑکی کا بخت بستہ ہو اور شادی نہ ہو رہی ہو وہ ۱۲۵ مرتبہ اور جس لڑکے کا بخت بستہ ہو وہ ۳۰۲ مرتبہ ان آیات کا ورد کرے اور نقش کاغذ پر یا چاندی کی لوح بنوا کر پاس رکھے۔ بخت کشادہ ہوگا۔

(۱۴) بیرون ملک جانے کے خواہش مند ان آیات کو ۳۱۳ مرتبہ اور آیت معراج (سورۂ بنی اسرائیل کی پہلی آیت) ۲۶۸ مرتبہ بلاناغہ عشاء کے بعد اور نماز فجر سے پہلے ورد بنائیں کامیابی کے دروازے کھل جائیں گے۔

عمل اور عاملین کی ضروریات

احمد غزالی شہیدی

خوشبوئیں اور دھونیاں

افسوں گری کی رسموں اور خاص قسم کی خوشبوؤں اور دھونیوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جب ساحرین یکجا ہو کر کسی عمل کو ادا کرتے ہوئے یا منتروں کو پڑھتے ہوئے خوشبوؤں مالش کے تیلوں اور مہک دار جڑی بوٹیوں Aromatic Herbs کو جلا کر اس درجہ بیدار کر لیا جاتا ہے کہ جسموں کی آگ بھڑک کر انتہا کو چھونے لگتی ہے۔ اس مفہوم کو "وچ کرافٹ ٹوڈے" میں ذیل کے الفاظ میں ادا کیا جاتا ہے۔

"To inflame the self to the highest might of frency""

دھونی کے عمل کے ذریعہ سحر کاری کو زیادہ مؤثر کیا جاتا ہے۔ دھونی چونکہ بخارات اور دھوئیں کے نیچے سے اوپر کی طرف اٹھانے کا سبب بنتی ہے۔ اس لئے اس عمل سے اس ستارے کو رام کیا جاتا ہے، جس کا اس وقت کے جادوئی عمل سے تعلق ہوتا ہے۔ ہر ستارے کے ساتھ مختلف اجزا پر مبنی دھونی مخصوص کر دی گئی ہے، مثال کے طور پر مغرب میں "سیٹرن" کے لئے odorous roots peperwori roots "عطارد" کے ساتھ franicence Cloves Nutmegs. اور مریخ کے لئے (Senders, Cyprus, ungun, Balsan, Lignum, Aleos) مخصوص ہیں۔ برصغیر میں ستاروں کے ساتھ جن خوشبوؤں کا تعلق جوڑا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) زحل: (عود، لوبان، رال، لونگ) (۲) مشتری: (مشک، چودانہ، کافور، صندل، سرخ عود شکر) (۳) مریخ: (لوبان عود، رال، کافور (۴) شمس: (دارچینی، عود، مشک، زعفران) (۵) زہرہ: (عود، عنبر، مشک، صندل سفید، کافور اسپید) (۶) عطارد: (صندل سرخ، لونگ، کافور، نمک و مشک عود) (۷) قمر: (شہد، کافور، عود)

مذکورہ بالا خوشبوؤں اور دھونیوں میں سے چند ایک مقبول اقسام کا مختصر تعارف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) عود صلیب

اس کی دو اقسام پائی جاتی ہیں، نر کا درخت جو شکل گاجر کے اور مادہ "جو کرفس" کی طرح کا ہوتا ہے۔ نر درخت کے اندر دو خط صلیبی ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اس نے اپنا یہ نام پایا ہے۔ اس کے پتے سبز، دانے سرخ اور جڑ سفید ہوتی ہے۔ از روئے فراج اس خوشبو کا ستارہ مریخ سے منسوب ہے۔ گرم مزاجوں اور حاملہ عورتوں کے لئے اس کا استعمال مضر سمجھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں دوسرے کئی عوارض کے ارقم مرگی اور دردِ سر وغیرہ کے علاج کے لئے عود صلیب نہایت مفید ہے۔ مردوں کے علاج میں نر درخت اور عورتوں کے علاج میں مادہ درخت زیر استعمال لیا جاتا ہے، دھونی اس کی مجنوں اور مصروع کو مفید ہے۔

(۲) کافور

یہ سفید شفاف، چمک دار، صاف اور تیز بو والا گوند ہے، جو ایک درخت سے نکلتا ہے۔ اس درخت کی شکل مثل دیودار کے ہوتی ہے۔ شاخیں بررنگ سفید اور پتے مولسری کی مانند ہوتے ہیں۔ اس درخت کے اجزا سے کافور کی بو آتی ہے، بعض کا خیال ہے کہ یہ دارچینی کے درخت سے بھی نکلتا ہے۔

کافور کو زحل ستارہ سے منسوب کیا جاتا ہے مگر اہل ہند اس کی نسبت مریخ سے جوڑتے ہیں۔

(۳) لونگ

یہ بیری کے شکل کے ایک درخت کا پھل ہے، اس کی شاخیں چنبیلی کی طرح پتلی اور پتے انار کے پتوں کے مانند مگر ذرا بڑے ہوتے ہیں۔

کڑا (دائرہ)

ازمنۂ وسطیٰ کا ساحر ارواح کے اجتماع سے ہم کلام ہونے کی غرض سے کڑا یا دائرہ بنا کر اس کے وسط میں بیٹھتا تھا۔ یہ ایک حصار ثابت ہوتا، جو ایک طرف اسے بدروحوں اور بھوتوں کے حملوں سے بچاتا اور دوسری طرف اسے Familiars "پالتو جانوروں" سے پوچھ گچھ کرنے اور ہدایت لینے کا موقع فراہم کرتا۔ دائرے کے تصور کا ماخذ Dramatic CERENONIALISM کو سمجھا جاتا ہے۔ یہ علامت، تسلسل، حتمیت اور ابدیت کے تصورات کو ظاہر کرتی ہے، جس طرح Scandanavian Mythology کے مطابق ایک اژدہے نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں

لے رکھا ہے۔ کبھی کبھی حمیت ظاہر کرنے کے لئے دائرے کو یوں استعمال کیا جاتا ہے جیسے Popullas tunas نے روم کے بادشاہ Antiochus کو دھمکی دینے کے لئے سینیٹ میں تقریر کرتے ہوئے زمین پر دائرہ بنادیا اور کہا۔ ''اب میں جواب لے کر اس دائرے سے نکلوں گا۔''

دائرے کی یہ علامت کبھی کبھی اجرام فلکی کو ظاہر کرنے کے لئے بھی برتی جاتی ہے، مگر ایسا بالعموم قبور، مزارات اور مذہبی عمارات کے معاملے میں کیا جاتا ہے۔ Talmud روایت کی رو سے مخروطی گھر میں وبا یا جذام کا گزر نہیں ہوتا۔ اس کا منطقی سبب شاید یہ ہو کہ گولائی میں کوڑا کرکٹ اور گندگی کا کسی کونے میں جمع ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔ دائرہ زمانہ قدیم سے Supernatural Protective Barrier گردانا جاتا ہے۔ یہ پہلو ہر حال میں بڑا اہم ہوتا ہے کہ دائرے کا خط کس چیز سے کھینچا گیا ہے۔

ہندوستانی اقوام ''شواپ'' اور ''بیلا کولا'' میتوں کے چاروں طرف خاردار جھاڑیوں کا حصار بنا دیتی ہیں، تاکہ مرنے والے کی بھٹکتی ہوئی آتما مردہ جسم پر حملہ نہ کردے۔ اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ دائرہ یا سرحدی لکیر مکمل ہو اور کہیں خلا نہ ہو۔ جہاں سے بدروح اندر داخل ہوسکے۔

آگ اور پانی چونکہ جنگ وجدل اور روحانی مقابلوں میں کام آنے والے عوامل ہیں اس لئے ان دونوں کو مخصوص انداز میں دائرے کے اندر استعمال کیا جاتا ہے۔ چین میں منتر پڑھتے وقت میت کے چاروں طرف راکھ کا دائرہ بنادیا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح مردہ Reauscitate ہوجائے گا۔

زمانہ قدیم کے ہندوؤں میں ایک رسم تھی کہ وہ اعزاز بخشنے یا تکریم کرنے کے لئے کسی شخص کے گرد اس کی طرف سے (گردش شمس کی مثل) تین چکر لگاتے تھے۔ اسی طرح (Punerel Pyre) کے گرد دائرے کی شکل میں چکر لگانا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ بیمار کو بچانے کے لئے بھی یہی رسم ادا کی جاتی۔ اس سے مراد یہ لی جاتی کہ مریض کے چاروں طرف ایک متحرک اور زندہ ''کڑا'' (دائرہ) موجود ہے کہ اس کے پیچھے (honorofic variety) تصور کارفرما ہے۔ انگشت، بازو اور ٹخنوں پر باندھے جانے والے کڑوں کا نفسیاتی پس منظر بھی بقول Frazier گولائی میں زندگی کی رمق یا بالفاظ دیگر جسم کی حرارت کو مقید اور پابند کرنے کے لئے ایک احساس تحفظ پیدا کرتا ہے۔ ہندوستان میں زچہ کو بلاؤں سے بچانے کے لئے سیاہ کوڑیوں سے دائرہ کھینچ دیتے ہیں۔ پودے کے گرد دائرہ بنا کر طلوع سحر سے پہلے اسے اکھیڑنے سے دردسر کا رفع ہوجانا اور منتروں سے پڑھے ہوئے دھاگے کو جسم کے متاثرہ حصے کے گرد دائرے کی شکل میں باندھ کر درد یا تکلیف کا علاج کرتے ہیں یہی تصور کام کررہا ہوتا ہے۔

اہل یونان کے ہاں جادوئی پہیے کا ملتا جلتا نظریہ رائج تھا۔ دائرہ سادہ کم ہی ہوتا ہے۔ بعض میں دو عمودی خط diameters کھینچے جاتے، جو eross کا نشان لگتے۔ اصولی طور پر ہر دائرے میں ایک یا ایک سے زائد pentasrams ہوتے۔ دو pentasrams کے مقابل دو triangle ہوتے ہیں، جو ایک دوسرے کے خط کو کاٹتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح مہر سلیمانی کا نقش ابھرتا ہے۔

عام طریقہ یہ ہوتا ہے کہ نوفٹ کا ایک مربع (square) بنایا جاتا ہے پھر Diagonal بنائے جاتے۔ بعدازاں اس کے گرد دائرہ وضع کیا جاتا اس کے اندر ایک چھوٹا دائرہ بھی بنایا جاتا ہے۔ اس طرح کا خط ایک فٹ کی دوری پر ہوتا ہے۔ ساحر اس دائرے کو جادوئی پتھر Ematille سے کھینچتے ہیں۔ دائرے میں ایک دروازہ رکھا جاتا ہے، جو ساحر اور اس کے حواریوں کے آنے جانے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ مشک کی خوشبو سے فضا مہکائی جاتی ہے۔ جسے Great Cabalistic Cirlss کہا جاتا ہے وہ دائرہ کسی مقتول بچے کی ادھیڑی گئی کھال سے بنایا جاتا ہے۔ دائرہ مدعو کی گئی ارواح اور غیر مرئی قوتوں کو مطلوبہ وقت تک اپنی دسترس اور قید میں رکھنے کا مؤثر ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ جس ستارے کے زیر کارروائی کی جانی مقصود ہو اسی سے موافقت رکھنے والی دھات کو استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً مغربی ساحرانہ رسوم کے مطابق اگر ستارہ شمس ہے تو دائرہ سونے کا ہوگا اور اگر ستارہ مریخ ہے تو اسے لوہے کا بنایا جائے گا۔

جس طرح کہ پہلے بیان ہوا دائرہ ایک دفاعی حصار ہے، دنیا کی بہت سی اقوام میں یہ رواج پا چکا ہے، حتیٰ کہ نوزائیدہ بچوں کے کٹہرے دار جھولے کے گرد آفات سے محفوظ رکھنے کے لئے دائرہ کھینچ دیا جاتا ہے، بعض مقامات پر اس دائرے میں آدم اور حوا کے اسماء لکھ دیئے جاتے ہیں یا پھر قدیم سامی روایت کے مطابق دروازے پر تین ملائکہ سانوی، سانساوی اور سمین کلاف کے اسماء لکھ دیئے جاتے ہیں۔ قدیم سامی ادب میں اس کا پس منظر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ''ملتھ'' نامی دیوی کو دنیا کی مٹی سے بنایا گیا

تھا۔ مقصد یہ تھا کہ وہ پوری دنیا کی ماتا دیوی بنے۔ "طلتھ" نے اس کی بجائے صرف مقام "سکوبی" کی ملکہ بننا پسند کیا۔ وہ ہوس اور وحشت میں ڈوب کر مردوں کے جسم سے رمق حیات کشید کر لیتی ہے، نوازائدہ بچوں کو لقمہ بنا لیتی ہے۔ لڑکیاں ابتدائی چند ہفتوں میں مگر لڑکے آٹھ سال کی عمر تک اس کا پسندیدہ ہدف ہوتے ہیں۔ "طلتھ" کو گرفتار کرنے پر سانوی، سانساوی اور "سمین کلاف" نامی تین مخالف فرشتوں کو مامور کیا گیا۔ یہ تینوں فرشتے اسے دھکیل کر بحر احمر کی طرف لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔ جہاں انہوں نے دیکھا کہ "طلتھ" دیوی حیرت ناک رفتار سے اژدہے پیدا کر رہی تھی۔ "طلتھ" دیوی نے پھر باغ بہشت کا رخ نہ کیا اور دنیا میں آوارہ خرامی کو ترجیح دی۔ اب وہ اپنی اولاد اور بلاؤں کی ٹولی کو ساتھ لئے کرۂ ارضی پر گھومتی ہے، مگر جہاں دائرہ بنا ہوا ہو اور اس میں آدم اور حوا یا مذکورہ بالا تین فرشتوں کے اسماء لکھے ہوں وہاں سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جاتی ہے۔

اس جادوئی دائرہ کا قطر آٹھ فٹ ہوتا ہے اس کی بیرونی سرحدوں کو ایک دائرے نے گھیرا ہوتا ہے جو بالعموم ۶ انچ موٹا اور تقریباً ایک فٹ ہر طرف سے کشادہ ہوتا ہے، جو بڑے اور چھوٹے دائرے کے درمیان جادوئی کلمات تحریر کئے جاتے ہیں، اشکال بنائی جاتی ہیں ان میں ۶ کونی تارہ اور تکونیں ہوتی ہیں۔ ان تحریروں اور شکلوں کو خنجر یا تلوار کی مدد سے چاک کیا جاتا اور شنگرفی سرخ رنگ سے بنایا جاتا ہے۔ "کڑے" میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ ہوتا ہے، جو ساحر استعمال کرتا ہے۔ "کڑا" یا دائرہ مکمل ہوتے ہی اس کو جائفل کی دھونی دی جاتی ہے تا کہ دشمن اور بلائیں دور ہو جائیں۔ دائرہ کے درمیان میں قربان گاہ بنائی جاتی ہے، جن کا رخ مشرق کی جانب رکھا جاتا ہے اس پر سفید "ملینین" اور دو سفید موم بتیاں دکھائی دیتی ہیں۔ اگر عدو یا دشمن کو ختم کرنا ہو تو پھر اس کپڑے اور موم بتیوں کا رنگ سیاہ ہونا ضروری ہے ان انتظامات کے مکمل ہوتے ہی ساحر بدروحوں کو بلانے کے لئے خود کو تیار سمجھتا ہے۔ بدروح کی آمد ہو جائے تو ساحر مدعا ظاہر کرتا ہے۔ اپنے ارادے کی تکمیل ہوتی دیکھ لے تو پھر اسے بدروح کو واپسی کی درخواست کرنی پڑتی ہے۔ اگر درمیان میں عمل ترک کر کے ساحر دائرے سے باہر نکل آئے تو بدروح کا غضب اسے ہلاک کر سکتا ہے۔ بدروح کبھی کبھی ذیل میں درج احکامات کی مثل احکامات صادر کرتی ہے تا کہ ساحر کے ارادے کا عملی مظاہرہ ہو سکے۔

"مریخ کی ساعت میں جن ارواح کی مدد لی جاتی ہے ان کے نام اور تعریفیں کسی بھی صاف مومی قسم کی کوری سطح پر لکھ دی جائیں۔"

بسا اوقات بدروحوں کے حلف ناموں یا مجوزہ دعاؤں کو ساحر اپنے لہو یا سمندری کچھوے کے لہو سے لکھتا ہے۔ زمرد کے پتھر پر بھی ان کو کندہ کروایا جاتا ہے۔

دائرہ افسوں گری میں تمام جادوئی رسموں کی بنیاد ہے۔ یہ افسوں گری کا مرکز ہوتا ہے۔ ساحرین دائرے میں آجانے کے بعد مخالف ارواح اور مخالف طاقتوں کے حملے سے خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ سفلی رسومات ادا کرتے وقت اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ کوئی زیادہ طاقتور اور مخالف ساحر اس کی سفلی قوت نہ لوٹ لے۔ اس لئے دائرہ کا دفاعی نظام اسے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ دائرے کے اندر رہ کر ساحر کے عمل کا سفر شروع ہوتا ہے اور وہ اس منزل پر پہنچ جاتا ہے، جسے Cone fo power کہا جاتا ہے۔ ساحرین اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اگر وہ اس دائرہ سے باہر آجائیں تو وہ Astral world کی ارواح سے رابطہ نہیں کر سکتے۔

ساحرین کے نزدیک دائرے کی جگہ کا انتخاب کرنا ایک اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ ویران اور گھنے جنگلوں میں اگر کوئی صاف ٹکڑا ہو تو اسے چن لیا جاتا ہے۔ ورنہ اگر عام جگہ پر دائرہ بنانا ہو تو اسے کسی آلۂ سحر (یعنی چھڑی، جھاڑو اور مردے کی ہڈی) سے جھاڑا جاتا ہے۔ تنکے سمیٹے جاتے ہیں، خاک کے ذرّوں کو سحر زدہ کر کے دائرہ کے اندر کی فضا کو سفلی عمل کے لئے سازگار کیا جاتا ہے۔ جب دائرے کی صفائی ہوتی ہے تو ساحر کا ذہن سفلی عمل کے اگلے مرحلوں کیلئے تیار ہو کر اپنے وجود کے طاقتی مرکز میں سفلی قوتیں بھرنے کیلئے راہ ہموار کرتا ہے۔ دائرہ میں موم بتی سے روشنی پیدا کی جاتی ہے۔ بالعموم چار روپے یا چار موم بتیاں عناصر اربعہ کی علامت کے طور پر روشن کی جاتی ہیں۔ (یعنی باد، آتش، آب اور خاک) یہ روشنیاں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی سمتوں کا بھی نشان ہوتی ہیں۔ دائرہ آٹھ فٹ کے علاوہ نو فٹ کا بھی بنایا جاتا ہے۔ اسکے اندر ایک یا ایک سے زائد چھوٹے دائرے اضافی طور پر بنائے جاتے ہیں، ان کا مطلب وہ قوت حاصل کرنا ہے، جس کے ذریعہ عمل کے دوران مختلف طاقتوں سے وقتاً فوقتاً رابطے ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر چھوٹے دائرے بدروحوں کو بلانے کے کام آتے ہیں۔ مدعو کی گئی سفلی طاقتوں کی آمد پر سازگار فضا conducive atmosphere پیدا کرنے کے لئے مختلف نباتات کی دھونیاں دی جاتی ہیں۔ ان دھونیوں کی خوشبو فضا میں پھیل کر سفلی عمل کے آگے بڑھنے کا پتہ دیتی ہے۔ یہ دھونی دائرہ کے اندر کی سفلی دنیا اور باہر کا فرق ظاہر کرتی ہے، گویا دائرے کے اندر سفلی دنیا سے رابطے کا اہتمام ہوتا ہے اور دائرہ سے باہر عام دنیا کے اصول کارفرما ہوتے ہیں۔ سفلی عمل جب مکمل ہوتا ہے

تو ایک aura of icy coolness چھا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے trans-like اثر ہوتا ہے۔ ساحرین محسوس کرتے ہیں کہ سفلی عمل مکمل ہوتے ہی spiralling cnergy ان کے وجود کو محیط کر لیتی ہے۔ ساحرین اس موقع کی تاک میں ہوتے ہیں۔ فوراً اس کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جس مقصد کے لئے سفلی عمل شروع کیا گیا ہوتا ہے، پیدا شدہ سفلی قوت کی شدت کا رخ ''ہدف'' کی طرف موڑ دیا جاتا ہے تاکہ اس کو مطلوبہ نقصان پہنچانا ممکن ہو۔

تعویذات

تعویذات کی چار اقسام ہیں، آتشی، بادی، خاکی اور آبی، ان اقسام کو مواقع کی مناسبت سے منتخب کیا جاتا ہے، گویا اسلوب اختیار کرتے ہوئے ساحر ہر قسم کی جغرافیائی اور معاشرتی حالات کی موزونیت کے مطابق حربہ استعمال کرسکتا ہے۔ اسلوب کا عنوان بتاتا ہے کہ تعویذ کے اثرات کا آغاز کس گھڑی ہوگا، اس کی تاثیر کو بڑھانے والے فطری عوامل کون سے ہوں گے، جن کی بدولت تعویذ کے نقش یا اعداد سے لائی جانے والی مطلوبہ تبدیلی کو برقرار رکھا جائے گا اور کس طرح رفتہ رفتہ اس تبدیلی میں اضافہ ہوگا، دوسرا یہ تسلی ضروری ہوتی ہے کہ تعویذ کو اپنی جگہ سے بلایا نہ جائے تاکہ وہ بغیر نظروں میں آئے اپنی تاثیر کی شعاعیں بکھیرتا رہے۔ ان تعویذوں کے محل وقوع اور ساخت سے ان کی قسم کا اندازہ ہوتا ہے، نیز ان خفیہ تعویذوں کا دوسروں کے گھروں میں پایا جانا ہی ثابت کرتا ہے کہ یہ شر کے مقاصد پر مبنی ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا چار اقسام کے تعویذات کے لکھنے کے علیحدہ علیحدہ آداب صدیوں سے طے شدہ ہیں۔ سحر کے ماہرین ان پر عمل پیرا ہیں، مگر ان کی عقلی توجیہات پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ تعویذات کاغذ یا جانوروں کی کھال پر لکھے جاتے ہیں۔

آتشی

لکھتے وقت ساحر منہ کا رخ مشرق کی طرف کر لیتا ہے، آگ ساتھ رکھ لی جاتی ہے۔ تعویذ مکمل ہوجائے تو اسے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے، جو اس کی تاثیر کے آغاز کی علامت ہے۔

بادی

ضروری ہے کہ تعویذ مغرب کی طرف رخ کرکے اور کسی بلند جگہ پر بیٹھ کر لکھا جائے۔ یہ جگہ بہت زیادہ ہوادار ہونی چاہئے۔ جب تعویذ مکمل ہوجاتا ہے تو اسے کسی درخت سے لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس کی تاثیر کو مہمیز دینا یا Trigger کرنا ہے، کیونکہ جیسے ہی وہ ہلنا شروع کرتا ہے اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ جب تک وہ تعویذ ہلتا رہتا ہے اس کے اثرات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

آبی

آبی تعویذ دکن کی طرف رخ کرکے لکھا جاتا ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہوتا ہے کہ اسے دریا کے کنارے بیٹھ کر لکھا جائے۔ جیسے ہی تعویذ مکمل ہوجاتا ہے اسے بہتے ہوئے پانی کی موجوں کی نذر کردیا جاتا ہے، جس سے آبی تعویذ کی تاثیر کی کارروائی کا آغاز ہوجاتا ہے، جب تک بہاؤ جاری رہتا ہے وہ تاثیر زندہ رہتی ہے۔

خاکی

اس تعویذ کو لکھتے وقت منہ شمال کی جانب کیا جاتا ہے، کسی مشکل یا رُکے ہوئے کام کو پورا کرنے میں بڑا کارآمد ہے۔ اس کی تاثیر کی ابتدا اس وقت ہوتی ہے، جب اسے زمین میں دفن کیا جائے۔ پرانی قبر میں دبا دیا جائے تو اس کے اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

عمومی اصول

تعویذ سازی میں قوت خیال کو ایک مرکز پر لاکر اس کی کرشمہ سازیوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ حُب کا تعویذ لکھنا ہو تو عامل کوئی میٹھی چیز اپنے منہ میں رکھ لیتا ہے یا ''ہدف'' (جس کے خلاف تعویذ لکھا گیا ہو) کی رنگت کے مطابق روشنائی کا انتخاب کیا جاتا ہے، یعنی اگر وہ زرد رنگت والا ہے تو زعفران سے اگر سرخ رنگ رکھتا ہے تو سرخ روشنائی سے اور اگر سیاہی مائل ہے تو سیاہی تعویذ لکھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس ساری کارروائی میں تعویذ لکھنے والا اپنی قوت خیال کو مخفی طور پر بیدار کرتا ہے، ان کو ایک رخ پر منتقل کرنے کا مؤثر طریقہ کرتا ہے تاکہ جو نتیجہ چاہے وہ جلد پیدا ہوجائے۔ اگر خفیہ تعویذ مل جائیں اور ان کا مقصد معلوم کرنا ہو تو ان تعویذوں کے محل وقوع سے ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، پھر ان کا ازالہ بھی دشمن کے ارادے کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنا آسان ہوجائے گا، مثلاً زمین میں دفن خاکی تعویذات کا مقصد دوستوں میں جدائی ڈالنا اور دشمنوں کو ہلاک کرنا ہے۔ درختوں پر بندھے ہوئے یا ٹھونکے گئے بادی تعویذات کا مدعا کسی کو محبت کے شکنجے میں جکڑنا یا اس کی زبان بندی کرنا ہوتا ہے۔

محمد اجمل انصاری متو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

اکابرین کے تجربات

جسمانی امراض کا خاتمہ

اس عمل ونقش کو ہر قسم کی جسمانی بیماری کے خاتمے اور شفائے کاملہ حاصل کرنے کے لئے کیا جاسکتا ہے اور اللہ رب العزت اس پاک عمل ونقش کی بدولت ضرور شفادیتا ہے۔

اگر کسی کو درد قولنج ہو تو اس نقش کو روزانہ پانچ دنوں تک چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر صبح نہار منہ گلاب کے عرق سے دھو کر پیئے اور ایک کو اپنے گلے میں باندھے۔ اللہ کے حکم سے درد قولنج کا خاتمہ ہوگا۔ درد گردہ کیلئے اس نقش کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اپنے گردے کے مقام پر چپکنے والی ٹیپ کے ساتھ لگائے۔ ہول قلب اور دل کے تمام امراض کے لئے اس نقش کو سات دنوں تک سیب کے چھلکے پر کالی سیاہی سے لکھے اور اس چھلکے کو صبح نہار منہ کھائے اور اس نقش کو دو عدد زعفران سے لکھ کر ایک کو گلاب کے عرق کی بوتل میں ڈال کر اس عرق کو پیئے اور دوسرے کو اپنے دل کے مقام پر باندھے۔ اللہ شفادے گا۔

درد ناف کے لئے اس نقش کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر اس تیل کی مالش اپنے پیٹ پر کرے اور روئی کو اسی تیل میں بھگو کر ناف کے مقام پر رکھے، اللہ کے حکم سے ناف کا عارضہ ختم ہوگا اور اس مرض کے خاتمے کے اسی نقش کو سبز ریشمی کپڑے پر کالی سیاہی سے لکھے اور اسے ناف کے مقام پر باندھے یا لمبی ڈوری سے اس نقش کو ناف کے مقام پر رکھے۔

	ط	ط	
س	تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ		ط
س			ط
	د	د	

ہر کام میں فراخی

اس نقش کو کسی بھی تنگ کام کو کھولنے، نکاح بندی والے عمل کے خاتمے، اولاد بندی والے عمل کے خاتمے اور بدنظری سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو مریض مہینے کی کسی بھی تاریخ کو سفید کاغذ پر زعفران سے لکھے اور اس کے نیچے اپنا نام مع والدہ لکھ کر اسے اپنے گلے میں باندھے۔ جس کسی کو بھی نظر بد لگتی ہوگی یا کوئی بدعمل کروایا ہوگا اس کا اثر باطل ہوگا اور آئندہ کے لئے اس نقش کو باندھنے کے بعد امن وامان قائم رہے گا۔

رزق کی فراخی کے لئے اس نقش کو خرچ کرنے والے روپے کے دونوں طرف کالی سیاہی سے لکھے اور اسے اپنے پاس عطر سے معطر کر کے اپنی جیب میں رکھے اور پلیدی والی حالت میں اسے اپنے آپ سے علیحدہ کرلے اور بعد غسل کے پھر رکھے غیب سے دولت آئے گی اور جیب نوٹوں سے ہر وقت بھری رہے گی۔

اولاد بندی ونکاح بندی والے مریض اس نقش کو دو عدد زعفران سے سفید کاغذ پر لکھیں۔ ایک کو اپنے گلے میں باندھیں اور دوسرے کو سادہ پانی میں ڈال کر اس کا پانی پئیں، نکاح کو کھولنے کے لئے اس نقش کو اگر لکڑی کی کنگھی پر لکھا جائے اور اسے اپنے سر پر پھیرا جائے تو نکاح جلد ہوگا۔

ط ط ط ط س س س س

۹	ط	س	۹
۹	س	ط	۹
۹	ط	س	۹

ط ط ط ط س س س س

دست غیب

غیب کے ذریعہ رزق آنے اور ایسے طریقے سے رزق آنے کے لئے جہاں سے انسان گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اس عمل کو کرے۔ اللہ کے حکم سے جو اوپر درج کیا ہے بالکل ایسا ہی ہوگا لیکن بعض حالات میں بدنیتی طاقت ورعمل کو بے کار کردیتی ہے۔ اس لئے نیک نیتی کے ساتھ اس عمل کو کیا جائے اللہ کے حکم سے کامیابی ہی ہوگی۔ انشاء اللہ اس عمل کو نوچندی جمعرات کو اکیس مرتبہ زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اس کے نیچے اپنا نام مع والدہ اور اپنا مختصر سا مقصد لکھے پھر نوچندی جمعرات سے لے کر گلے دس دنوں تک اسی تعداد میں نقوش لکھنے چاہئیں۔ کل گیارہ دن بنیں گے ان

گیارہ دنوں کے نقوش کو موم جامے کے کسی بڑے سے ٹکڑے میں محفوظ کرے اور اس کے باہر عطر لگا کر کسی پھل دار درخت کی جڑ میں ان نقوش کو دفن کرے اور گھر آکر دوبارہ اس نقش کو دو عدد زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے ایک کو اپنے کاروباری مقام یا گھر کی چوکھٹ کے اوپر لگائے اور دوسرے کو اپنے روپے رکھنے والی جگہ یا گھر میں کیے جانے والا عمل صاحب عمل اپنی جیب میں رکھے۔ اس عمل کو دکان یا گھر دونوں کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے دونوں کے طریقہ کار بھی لکھ دیئے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

ااااال ل ل ل م م م م م

ا	ا	ل	م	ا
ا	م	ا	ل	ل
ل	ل	م	ا	م
م	ا	ل	م	ا

ااااال ل ل ل م م م م م

ہر نقصان سے بچنے کے لئے

اگر کسی کا دنیاوی معاملات میں ہر مرتبہ نقصان در نقصان ہوتا ہو اور اس کی کوئی صحیح وجہ بھی سامنے نہ آرہی ہو یا کوئی دشمن یا حاسد اپنے بداعمال سے نقصان و پریشانی میں ہر وقت مبتلا رکھتا ہو تو اس نقش کو تین عدد زعفران سے نوچندی جمعرات کے روز بعد نماز عشاء سفید کاغذ پر لکھے۔ ایک کو اپنے گھر یا کاروباری مقام پر، چوکھٹ کے اوپر لگائے، دوسرے کو اپنے گلے میں باندھے اور تیسرے کو مٹی کے گھڑے میں ڈال کر احتیاط سے اپنے گھر یا کاروباری مقام کی در و دیوار پر چھینٹے لگائے۔ اللہ کے حکم سے انسانی یا غیر انسانی مخلوق کے زور پر کیا ہوا نقصان ہمیشہ کے لئے باطل ہوگا۔ پھر اسی نقش کی آیت کو اپنے گھر یا کاروباری مقام پر سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھوائے اور کسی میٹھی شئے کو غریبوں میں تقسیم کرے، نقصانات، جادو ٹونہ، آسیب و سحر ہمیشہ کے لئے اس گھر کی جان چھوڑ دیں گے۔

اگر کوئی بچہ یا بڑا ویسے ہی پریشان رہتا ہو اور اسے حادثات پیش آتے ہوں تو اس کے گلے میں اس نقش کو اسی کے صاف کپڑے پر کالی روشنائی سے لکھ کر اس کے گلے میں باندھے اور دوسرے کو سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر پانی میں ڈال کر اس کا پانی پلائے۔ اللہ تعالیٰ ہر ضرر رساں شئے سے محفوظ فرمائے گا۔ نقش یہ ہے۔

آلـــم ۴۳۱

اللّٰہ	لاَ	اِلٰہ	اِلاَّ
لاَ	اللّٰہ	اِلاَّ	ھُو
اِلٰہ	اِلاَّ	ھُو	اَلحیُّ
اِلاَّ	ھُو	اَلحیُّ	القیُّوم

آلـــم ۴۳۱

تمام کاموں کے لئے

اس نقش کو بہت سے کاموں میں ایسے استعمال کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی بلاوجہ غصہ کرتا ہو اور اس غصے میں کافی نقصان ہوتا ہو اور اس کی کوئی اصلاح نہ ہو رہی ہو تو اس نقش کو بروز جمعرات بعد نماز عصر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اس کے نیچے اس کا نام مع والدہ لکھ کر اس کا پانی پلائے اور اگر ہو سکے تو ایک عدد نقش اس کے گلے میں بھی باندھے۔

شیطانی برائی سے نجات کے لئے اس نقش کو مریض کا نام مع والدہ لکھ کر اس کے گلے میں پہنائے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس کا پانی پلائے، ہر ضرورت پوری ہونے کے لئے اس نقش کو ایک عدد گھر میں بڑے سے سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر چوکھٹ کے اوپر لگائے اور گھر کے دوسرے افراد اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں باندھیں اللہ کے حکم سے ان کی غیب سے مدد ہوگی اور دنیا میں کئی دوسرے ناانجان انسان وسیلہ بن جائیں گے۔

اااال ل ل ل م م م م ر ر ر ر ر

ا	ا	ل	م	ر	ا
ل	ر	ا	م	ل	ل
م	ل	ر	م	ا	م
ر	ا	ل	م	ر	ر

اااال ل ل ل م م م م ر ر ر ر ر

کشائش رزق

ہر مہینے کی ساتویں تاریخ کو صبح کے وقت غسل کریں اور آدھ پاؤ گیہوں کے آٹے کی دو روٹیاں پکائیں اور ان میں گھی چرب کریں ایک روٹی پر شکر رکھیں اور دوسری پر تھوڑا سا دہی اور نمک اور چار سیاہ مرچیں اور یہ سب جانماز کے کناروں پر رکھیں پھر فاتحہ ان روٹیوں پر دیں اس کے بعد قبل طلوع آفتاب اس نقش کو سات عدد لکھ کر رکھ لیں۔ جب نماز ظہر کا وقت

آئے تو نقوش کو دریا میں ڈال دیں اللہ کے حکم سے روزانہ غیب سے اتنے روپے ضرور مل جائیں گے جس سے اچھی طرح گزارا ہو سکے۔ اس تمام عمل کے دوران کسی سے کسی بھی قسم کی کوئی گفتگو نہیں کرنی ہوگی اور تمام عمل کو اگر ہو سکے تو درود پاک پڑھتے ہوئے کریں، نماز کی سختی سے پابندی کریں اگر کوئی کاروباری فرد اس عمل کو کرے تو اسے رزق کی کمی نہیں ہوگی اور دن بہ دن ترقی ہوگی۔

میکائیل — هو الرّزّاق علی الاطعا — جبرائیل

۱۰	۴۵	۴۴	۷	۱۱	۱۲	۲۶
۹	۱۹	۳۴	۱۷	۲۰	۳۵	۴۱
۸	۱۸	۲۴	۲۳	۲۸	۳۲	۴۲
۴۹	۳۷	۲۹	۲۵	۲۱	۱۳	۱
۴۸	۳۶	۲۲	۲۷	۲۶	۱۴	۲
۴۷	۱۵	۱۶	۳۳	۳۰	۳۱	۳
۴	۵	۶	۴۳	۳۹	۳۸	۴۰

عزرائیل — یا وهاب ذی الطول — اسرافیل

فتح ونصرت

دنیا کے ہر کام میں فتح ونصرت حاصل کرنے اور اپنے دشمنان وحاسد افراد کو اپنے حق میں زیر کرنے کیلئے اس نقش کو مخصوص نام دشمنان وحاسدان اس نقش کو نیچے لکھے اور اس سے نیچے اپنا مختصر سا مقصد اپنا نام مع والدہ لکھ کر اسے اپنے سیدھے بازو پر باندھے۔ اللہ نے چاہا تو تمام دشمنان کا منہ کالا ہوگا اور وہ اس فرد کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

اس کے علاوہ دنیاوی کاموں میں ہر چھوٹی بڑی رکاوٹ کا خاتمہ ہوگا اور وہی ہوگا جو اللہ کو منظور ہوگا۔ اگر کسی فرد کو بدنظر بہت لگتی ہو تو وہ اپنے پہنے ہوئے صاف کپڑے پر اس نقش کو لکھے اور اسے اپنے گلے میں باندھے، زندگی میں کبھی بدنظر کا اثر نہیں ہوگا۔

اگر کوئی دن بہ دن کسی گردش میں مبتلا ہو اور کوئی اچانک ہی بنتا ہوا کام بگڑ جاتا ہو اور اس بات کی صحیح سمجھ بھی نہ آ رہی ہو تو اس نقش کو اپنا نام مع والدہ لکھ کر اپنے گلے میں باندھے۔

نقش یہ ہے۔

	ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص				
۹	ص	ص	ص	ص	۹
۹	ص	ص	ص	ص	۹
۹	ص	ص	ص	ص	۹
۹	ص	ص	ص	ص	۹
	ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص				

ہر مقصد میں کامیابی

اس نقش کو جو کوئی بھی زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں باندھے اور اس کے نیچے اپنا نام مع والدہ اور اپنا مختصر کوئی بھی مقصد لکھ کر گلے میں پہنے گا تو اللہ کے حکم سے اسے دنیاوی معاملات میں کوئی بھی پریشانی یا مصیبت نہیں آئے گی اور اس کے کام غیبی امداد کے طور پر ہوں گے لیکن اس نقش کو نوچندی جمعرات کو سورج نکلنے کے ایک گھنٹے کے بعد لکھے اور اسے چاندی یا کسی اور دھات میں کندہ کروا کر اپنے گلے میں باندھے۔ دشمن حاسد افراد کے غلط ارادوں سے باز رہنے اور ان پر فتح حاصل کرنے کے لئے اسی نقش کو اوپر والے طریقہ کے مطابق لکھے اور اس کے نیچے دشمن کا نام مع والدہ لکھ کر اسے اپنے الٹے بازو پر باندھے، دشمن اپنے ہر برے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ دشمن کی اصلاح یا ایسے افراد کی اصلاح کرنے کے لئے جو اچانک پیار و محبت سے منہ موڑ چکے ہوں اس نقش کے نیچے ان تمام افراد کے نام مع والدہ لکھ کر ان کے پسندیدہ مشروب میں گھول کر یہ مشروب ان افراد کو پلایا جائے جو ایسی کیفیت میں مبتلا ہوں اللہ کے حکم سے یہ دوبارہ پیار و محبت قائم کریں گے اور پرانی دشمنی کا خاتمہ ہوگا۔ دفع بواسیر سے نجات کے لئے اس نقش کو چاندی کے پترے پر کندہ کروائے اور اسے گلاب کے عرق میں ڈال کر صبح نہار منہ اس عرق کو پیئے۔

حافظہ تیز ہو

اگر کسی بچے یا بڑے کو قرآن پاک یا دنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں مشکل دشواری پیش آتی ہو جو کچھ یاد کیا ہو یاد نہ رہتا ہو تو روزانہ بعد نماز

عشاء کے اول وآخراعتصام واحتشام کے ساتھ ایک سودس مرتبہ سورۂ مزمل کو پڑھے اورگلاب کے عرق پر دم کرکے پئے اور اگر پاس زیتون کا تیل رکھ لےاوراسے بھی پھونک مارےتواس تیل کی مالش سرپرکرے اوررات کوسونے سے پہلے ایک ایک قطرہ اپنے کان میں بھی ڈالے۔اللہ کے حکم سے اس عمل کی بدولت جوکچھ بھی یادکیا جائے گاوہ یادرہے گااور جس سبق کو استاد سے سنا جائے گاوہ نہیں بھولے گا۔اسی عمل میں زیادہ اثر پیدا کرنے کے لئے اور امتحان میں غیبی مدد حاصل کرنے اور اچھے نمبروں سے پاس ہونے کے لئے اس نقش کو بوقت صبح سورج طلوع دن نوچندی جمعرات کو ہرن کی جھلی پرزعفران سے لکھےاوراس کے نیچے اپنانام اورمختصر سے مقاصد کئی یا صرف ایک خاص مقصد لکھے اور اسے اپنے سیدھے بازو پر باندھے۔اللہ کے فضل سے امتحان کے دنوں میں اللہ کی طرف سے خصوصی مدد حاصل ہوگی اور دل زیادہ پڑھائی لکھائی میں لگا رہے گا۔اگرکوئی اس نقش کوروزانہ صبح نہارمنہ چینی کی پلیٹ پرزعفران سے لکھ کرگلاب کے عرق سے دھوکرپئے تو سوسالہ دماغ بھی کھل جائے گااور جس شئے کوایک مرتبہ دیکھ لےگاتووہ ساری زندگی اسے نہیں بھولے گا۔

۷۸۶

انّ	لک	فی النّھار
لک	فی النّھار	سبحا
فی النّھار	سبحا	طویلا

ایک خاص عمل رزق میں وسعت وبرکت کے لئے

یہ عمل ہمارے بزرگوں کے تجربے میں رہا ہے۔عمل یہ ہے،عشاء کی نماز کے بعد باوضو (اپنے گھر یامسجد میں) روبہ قبلہ بیٹھ کرسب سے پہلے گیارہ باردرودشریف پڑھے۔(نمازوالا درود بہتر ہے ورنہ جودرود شریف یاد ہو پڑھے) پھر ۱۴۱۴ مرتبہ پڑھے یَاوَھَّابُ۔اس کے بعد ایک سوایک بار یہ پڑھیں۔یَاوَھَّابُ ھَبْ لِیْ مِنْ نِعْمَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔پھرگیارہ مرتبہ درودشریف پڑھے (پھردعامانگے) انشاءاللہ تعالیٰ رزق میں وسعت وبرکت ہوگی اوراگر بے روزگار ہے توروزگار مل جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ یہ عمل بلاناغہ جاری رکھے۔اسی کے ساتھ ساتھ ہرنماز کے بعد تسبیح فاطمہ (یعنی ۳۴بار اللّٰہُ اَکْبَرُ، ۳۳بارسُبْحَانَ اللّٰہ اور ۳۳بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) کم سے تین دفعہ۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اوردرودشریف کاحتی الوسع اہتمام کیاجائے۔ ☆☆

روحانی دولتیں

عامل زاہد حسین جعفری

اسم اعظم دست غیب راز رزق

کسی چیز کو پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔ جیسے خزانہ بغیر تکلیف اور گل بغیر خار کے حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ پاک کے جلالی نام پڑھنے سے مشکل حل ہوا سے اسم اعظم کہتے ہیں۔ دست غیب اسے کہتے ہیں جو کہ انسان کو اپنی ضروریات کے مطابق غیب سے اس قدر ملتا رہے کہ وہ اپنے جائز اخراجات کو پورا کرتا رہے اس دفعہ میں نے دست غیب کے اعمال لکھے ہیں۔

عمل دست غیب

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم۔ وَعِندَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلاَّ يَعْلَمُهَا وَلاَ حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الأَرْضِ وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ۔ یہ آیت مبارکہ قرآن مجید کے ساتویں پارہ سورۂ انعام جو کہ چھٹا سورہ ہے اور تیرہواں رکوع اور آیت نمبر ۵۹ ہے۔ سب سے پہلے آپ سات روزے رکھیں، جھوٹ ہرگز نہ بولیں اور ہر شب بعد از نماز عشاء پہلے چہل کاف ننانوے مرتبہ بمعہ بسم اللہ شریف پڑھیں اور بعد میں یہ آیت مبارکہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یَا حَیُّ ایک ہزار بار اور یَا قَیُّوْمُ ایک سو پچاس مرتبہ پڑھیں سات دن۔ اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائے گا یا کوئی صورت پیدا فرمائے گا۔ آپ رزق یا اور جو بھی آپ کی دلی مراد ہوگی واہب العطایا پورا فرمائے گا۔ یہ عمل زندگی بھر کام دے گا باقی جو اس کا حکم ہے وہ مختار ہے، قبول کرے یا نہ کرے۔ اس کے اختیار میں ہے مگر وہ سریع رضا کسی کی محنت برباد نہیں کرتا وہ سب سے اچھی مزدوری دینے والا ہے۔

عمل دست غیب

سورۃ الطلاق پارہ ۲۸ میں یہ آیت شریفہ ہے۔ مکمل آیت نمبر ۲ و ۳ یوں ہے۔ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا۔ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَحْتَسِبُ ط وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ط إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ط قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔

اکثر بزرگان دین عاملین کاملین حضرات نے اس آیت شریفہ کو اکسیر قرآن کا نام دیا ہے۔ اس کے بہت عظیم فوائد ہیں۔ اس مجرب عمل کو تین مختلف واسطوں اور سندوں سے علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے امیر کائنات ابوالائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ یہ آیت سورۃ الطلاق کی ہے۔ وہاں سے رزق ملے گا کہ جہاں وہم و گمان بھی نہ ہو کہاں سے رزق کی فراوانی ہو رہی ہے۔ اول درود ابراہیمی اور چہل کاف مع بسم اللہ شریف چھیاسٹھ بار پڑھئے اور بعد ازاں یہ آیت کریمہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک بار درود ابراہیمی پڑھے۔ اسی طرح ۴۰ روز وقت مقررہ پر پڑھے، خواہ صبح ہو یا شام مگر بعد از نماز عشاء بہتر ہے۔ انشاء اللہ اس کا اثر پانچویں یا چھٹے دن ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ غیب سے ایک چیز پہنچے گی مگر لانے والے سے کسی قسم کی معلومات نہ کرے، نہ دریافت کریں کہ تم کون ہو اور یہ کیا چیز ہے۔ بس وہ خاموشی سے چیز لے لیں اور حفاظت سے رکھ لیں، جب چالیس دن ختم ہوں تو چاہئے کہ ہر روز بعد از نماز فجر اول و آخر ۱۰ بار درود شریف اور سورۃ الطلاق کی اس آیت کا ورد جاری رکھیں تا کہ یہ عمل آپ کے قبضے میں رہے اور اس کا اثر باقی رہے عمل ضائع نہ ہو، اگر ہر نماز کے بعد نا ممکن ہو تو صرف بعد نماز فجر وظیفہ پڑھ لیا کریں۔ اس سورۂ طلاق کے میرے پاس پندرہ وظیفے موجود ہیں، ضرورت مند جوابی لفافہ لکھ کر آسان وظیفہ منگوا سکتے ہیں۔

عامل کے لئے ضروری ہدایات

عامل عمل کا محتاج ہوتا ہے۔ عمل کرنے سے پہلے ہر عامل کو چاہئے کہ وہ اللہ جل جلالہ کی مرضی حاصل کرے۔ یعنی استخارہ کرے، یا دو رکعت نماز حاجت ادا کرے پھر اسی مصلحت پر ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے۔ انشاء اللہ دوران ورد ضمیر آگاہ کر دے گا۔ عمل کرے یا نہ کرے، عامل کو

چاہئے کہ اپنا حصار اس طرح کرے کہ سورۃ الحمد شریف آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر اپنے ہاتھوں کی انگلیوں اور پورے جسم پر دم کرے پھر انہیں سورتوں کو تین تین بار پڑھ کر اپنے چاروں طرف دائرہ کھینچ لے خود کو مولا علی رضی اللہ عنہ کی سپردگی میں تحفظ کے لئے دے اور پھر عمل شروع کرے۔ یاد رہے کہ دست غیب کے مؤکل بھی مومنین ہیں کسی طرح سے اذیت نہیں دیتے اور نہ ہی کسی طرح سے ڈراتے ہیں۔ مؤکل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے۔ جو دنیاوی نظام میں اللہ کے حکم پر اللہ کے بندوں کی غائبانہ مدد کرتے ہیں۔ مثلاً ایک مؤکل میکائیل علیہ السلام غائبانہ روزی فراہم کرنے پر مامور ہیں۔

حسب خواہش لڑکی کے رشتے کے لئے

حسب خواہش مومنین ومومنات کی فرمائش پر بچے بچیوں کے رشتے کیلئے چند اعمال تحریر کررہا ہوں۔ کسی لڑکی کا رشتہ نہ ہورہا ہو، والدین سخت پریشان ہوں، والدین کی نیندرات کو اڑتی جارہی ہو تو حسب ذیل طریقہ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔ سورۃ الاحزاب جو کہ پارہ نمبر ۲۱ میں ہے، خالص مشک وزعفران سے لکھ کر یا کسی پرہیز گار شخص سے لکھوا کر کوزہ یا کسی ڈبیہ میں بند کر کے کسی اونچی جگہ جو کہ پاک صاف ہو رکھ کر دن میں ایک مرتبہ بعد از نماز فجر یا عشاء والد یا لڑکی کی والدہ سورۃ احزاب کی روزانہ تلاوت کریں۔ اس بارے میں کسی اور کو معلوم نہ ہو حسب خواہش لڑکیوں کے رشتے آنے لگیں گے۔ بے اولادوں کے لئے آب خضر مصطفائی، آب نیساں وتعویذ مل سکتا ہے۔ شادی کے لئے تعویذ اور وظیفہ منگوایا جاسکتا ہے۔

شوہر کو مہربان بنانا

یہ تعویذ جو عورت اپنے پاس رکھے اور دن میں گیارہ مرتبہ ورد کرے اور اول وآخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے شوہر کے دل میں نرمی پیدا ہوگی اور بیوی کا تابعدار رہے گا۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ بِحَقِّ موسٰی وَعِیسٰی وبِحَقِّ دَاوٗد وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِحَقِّ جبْرَائِیْلُ میکائِیْلُ اِسْرَافِیْلُ وَعِزرَائِیْلُ۔

بے اولادی

اللہ بے نیاز سب کو اولاد جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمائے۔ ہر نبی اور پیغمبر اولاد کے لئے دعا مانگتے رہے کہ یا اللہ مجھے اپنا وارث عطا کر۔

حضرت حرث بن مغیرہ رضی اللہ سے منقول ہے کہ میں نے ایک دفعہ امام ناطق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے مولا اے فرزند رسولؐ ہمارا تو خاندان اس دنیا سے مٹ رہا ہے۔ ہماری نسل ختم ہورہی ہے۔ میں بے اولاد ہوں مجھے طلب اولاد کے لئے کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیں، آپ نے فرمایا۔ کہ حالت سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرو۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

حرث بن مغیرہ کہتے تھے میں نے امام پاک کے حکم پر عمل کیا تو خالق اکبر حلال مشکلات نے مجھے دو بیٹے عطا کئے ایک کا علی اور دوسرے کا نام حسین رکھا۔

اولاد کے لئے نقش یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم. علی علی علی علی علی علی علی به به به به به به هب هب هب هب هب لیسن لیسن لیسن لیسن لیسن لیسن اراه اراه اراه اراه اراه اراه شَراهیًا شَراهیًا شَراهیًا شَراهی امیرالمومنین هذا الوحی القدوس القدوس القدوس له له له له له له آه آه آه آه آه آه ۲ ۲ ۲ ۲ سر

اگر کسی کے ہاں اولاد نرینہ یعنی بیٹا پیدا نہ ہوتا ہو تو ان پاک حروف کے اسماء کو نوچندی ماہ عروج بروز جمعرات خالص مشک وزعفران سے لکھ کر یا لکھوا کر عورت اپنے دائیں بازو سے باندھے تو انشاء اللہ اس کے ہاں فرزند پیدا ہوگا اور دل میں قصد کرے کہ اس کا نام پہلے محمدؐ پر رکھوں گا اگر اس تعویذ کو بے ثمر درخت کے ساتھ باندھے تو بفضل خدا بار آور ہوگا۔

بندش کاروبار

جس کا کاروبار بوجہ سحر جادو یا ٹونا بند ہوگیا ہو، کام نہ چلتا ہو، بکری کم ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بہت مجرب اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے کٹورہ بھر پانی لے کر اس پر ۷ مرتبہ سورہ رحمٰن کی یہ آیات یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔

مع اول وآخر درود شریف، درود تنجینا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اپنی کاروباری جگہ پر وہ پانی چاروں کونوں اور دروازوں میں

اچھی طرح چھڑکیں اس کے علاوہ سورۃ الفاتحہ ۷ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۷ مرتبہ اور آیت الکرسی سات مرتبہ جس میں کلمہ وَلاَ یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ۲۱ مرتبہ بالفتاح یَارَزاقُ ۲۱ بار اور دور تحجیناے بار پڑھ کر دکان کے چاروں کونوں میں پھونک ماریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ اکتالیس روز کے عمل سے کاروبار کی بندش ختم ہوکر کاروبار عروج پر چلا جائے گا، رزق کی فراوانی ہوجائے گی انشاءاللہ۔

دمہ کے لئے

دمہ کے لئے یہ نقش مجرب ترین ہے۔ یہ نقش حقیقی اعظم ہند کا بتایا ہوا ہے۔ مشک وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ایک ہفتہ پینے سے مرض جاتا رہتا ہے۔ مریض خشک چنے زیادہ استعمال کرے۔

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۱۱۰۱۹ ۷۱۶ ۱۶۵۱

۷۸۶

۸	۵۷۹	۵۸۲	۱
۵۸۱	۲	۷	۵۸۰
۳	۵۸۴	۵۷۷	۶
۵۸۷	۵	۴	۵۸۳

اب ع ع ع بحرمة لاَاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ تعَالٰی عَلَیه وَاٰلِهٖ وصَحْبِهٖ وسَلم

ملازمت ترقی روزگار ورزق

جس شخص کا کاروبار نہ ہو ملازمت نہ ہو اور ذریعہ بھی نہ ہو تو یہ عمل اکسیر کا حکم رکھتا ہے بعد از نماز فجر یا عشاء ایک سو مرتبہ پڑھا جائے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے۔ ۴۰ دن پورے نہ ہوں گے کہ انشاءاللہ غیب سے کوئی سامان ملازمت یا ذریعہ معاش ظہور میں آئے گا اور رزق کے لئے عمل کیا جائے گا تو پردہ غیب سے رزق کی تدبیر ہوگی، مفلسی اور ناداری دور ہو جائے گی۔

بسم اللّٰه الرَّحمٰنِ الرَّحیم ۔ یَامُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ یَا مُفَتِّحُ الْاَبْوَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَیَا خَالِقَ الْاَبْصَارِ وَیَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ اَرْشِدْنِیْ وَیَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَارَبِّ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

استغاثہ بحضور فاطمۃ الزہرا علیہا السلام

بعد از غسل نصف شب دو رکعت نماز ادا کرے پھر تسبیح حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام پڑھے اور نماز وتسبیح کا ثواب سیدہ عالمین کو ہدیہ کرے اس کے بعد درج ذیل کلمہ "استغاثہ" سجدے میں سر رکھ کر سو مرتبہ کہے۔ پھر دائیں طرف رخسار کو زمین پر رکھ کر ۳ دفعہ یہی ذکر پڑھے۔ پھر بائیں رخسار کو زمین پر رکھ کر سو دفعہ یہی ذکر پڑھے۔ پھر سجدہ گاہ پر سر رکھ کر یہی ذکر ایک سو دس مرتبہ پڑھے۔ یَامَوْلاَتِیْ یَا فَاطِمَةُ اَغِیْثِیْنِیْ (اے میری مخدومہ اے فاطمہؑ میری فریاد کو پہنچیں)

پریشانی سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص پریشان ہو تو فوراً شہزادہ علی اصغر اور شہزادی سکینہ کی نیاز مان لے اور پھر اس ادائیگی کے لئے دودھ کے شربت پر نیاز دلا کر معصوم بچوں کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی جائز حاجات قبول ہوں گی۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

مجرب عمل برائے اولاد نرینہ

آزمودہ عمل ہے، اعتقاد شرط ہے، حاملہ ہونے کے دوسرے ماہ کے آخر میں عمل کرنا ہے۔ اول نماز حاجات پڑھنی ہے۔ ایک صاف کاغذ پر محمد نام لکھ کر قرآن شریف پارہ نمبر (۲۶) سورۂ محمد میں رکھ دیں۔ بچہ کا نام پیدائش کے بعد محمد پر ہی رکھنا ہے۔ اس کے بعد سات لوگ باوضو بیٹھیں۔ ۷ گلاب جامن یا کوئی مٹھائی سامنے رکھیں۔ دوران عمل گفتگو سے اجتناب کریں، ایک عورت حدیث کساء پڑھے اور پھر تمام افراد سورۂ انعام پڑھیں۔ پڑھنے کے بعد نیاز کھانی ہے۔ انشاءاللہ دعا پوری ہونے کے بعد دوبارہ عمل کرائیں۔

زیتون کے فوائد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کی بہت تعریف کی ہے۔ زیتون کے تیل میں کھانا پکا کر کھانے سے اعضاء معتدل رہتے ہیں اور اس تیل کی مالش سے جسم کا درد بھی دور ہوتا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق شیطانی اثرات سے بھی حفاظت ہوتی ہے۔

علاج بذریعہ صدقات

حسن الہاشمی

آج کے دور میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہورہی ہیں اور بازار میں نقلی دواؤں کی وجہ سے ایک مرض کو دفع کرنے کی صورت میں دس دس امراض جسم کے اندر پیدا ہورہے ہیں اور اس صورت حال سے سبھی لوگ پریشان ہیں اور عام لوگ اس فکر میں بھی مبتلا رہتے ہیں کہ ان بیماریوں سے کس طرح چھٹکارا حاصل ہوگا اور کب تک چھٹکارا ملے گا اور کیا ان بیماریوں سے ہمیں نجات مل جائے گی یا ہم موت سے ہم کنار ہوجائیں گے، غیب کی باتوں کا صحیح اندازہ لگالینا تو مشکل ہے لیکن تجربہ کار لوگوں کے فارمولوں کے ذریعہ ہم کسی نہ کسی نتیجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور بذریعہ صدقات آسمانی آفات اور ارضی مصائب سے نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ صدقہ دواؤں اور غذاؤں سے زیادہ طاقت رکھتا ہے اور صدقہ کے ذریعہ ہر بلا سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔
سب سے پہلے ہم مرض اور اس کے صدقہ کا اندازہ کریں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کا نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ جس دن وہ یا اس کی طرف سے کوئی پوچھنے آیا ہے اس دن کے اعداد بھی شامل کریں اور جس دن بیماری لاحق ہوئی ہے اس دن کے اعداد بھی شامل کریں۔ اس مجموعہ اعداد کو ۲۸ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اس سے مندرجہ ذیل تفصیل سے نتیجہ برآمد کریں

مثال۔ مریض کا نام امتیاز احمد اور والدہ کا نام جمیلہ بیگم۔ بیماری کی شروعات بروز جمعرات، تشخیص کا دن اتوار، ان سب کے اعداد نکالیں۔

امتیاز احمد، اعداد	۵۱۲
جمیلہ بیگم، اعداد	۱۶۰
جمعرات، اعداد	۵
اتوار، اعداد	۱۶
	۶۷۸

۲۸) ۶۷۸ (۲۴
۵۶
۱۱۸
۱۱۲
۶

نتیجہ۔ مریض چند دنوں میں انشاء اللہ اچھا ہوجائے گا۔
صدقہ۔ گائے سفید یا کالی ایک دودھ دو کلو، مکھن ایک پاؤ چاول ۵ سیر، دہی ایک پاؤ، (اگر وسعت نہ ہو تو گائے کے بجائے بکری خیرات کریں)

دن	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
اعداد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

جدول یہ ہے۔

اعداد	منزل قمر	مدت یا کیفیت مرض	صدقات
۱	شرطین	مرض کو اچھا ہونے میں بہت وقت لگے گا	سفید رنگ کا مرغ ایک کلو دودھ پانچ کلو چاول
۲	بطین	بیماری خدانخواستہ جان لیوا بھی ثابت ہوسکتی ہے	پکے ہوئے چاول ۵ کلو، دو کلو دودھ، آدھی کلو اصلی گھی، مرغ کسی بھی رنگ کا ایک عدد، چینی ایک کلو
۳	ثریا	انشاء اللہ مریض جلد صحت یاب ہوجائے گا	لوہا ۵ کلو، سرسوں کا تیل ایک کلو گھی ایک کلو
۴	دبران	مریض کو اچھا ہونے میں کچھ وقت لگے گا	سات طرح کا اناج دس دس کلو سفید کپڑا دس میٹر، شکر لال ایک کلو

۵	ہقعہ	اندیشہ ہے کہ مریض کی جان چلی جائے	گائے یا بیل ایک سفید مرغ ایک سفید کپڑا پانچ میٹر چاول دس کلو، گھی ایک کلو
۶	ہنعہ	انشاءاللہ مریض چند ہی دنوں میں ٹھیک ہوجائیگا	گائے سفید یا کالی ایک، دودھ دوکلو، مکھن ایک پاؤ، چاول ۵کلو، دہی ایک پاؤ
۷	ذراعہ	خدانہ کرے بیمار کی جان کو خطرہ ہے	ایک عدد کتھئی رنگ کا بکرا، لال رنگ کا مرغ، رزد رنگ کا کپڑا دس میٹر
۸	نثرہ	انشاءاللہ مریض بہت جلد تندرست ہوجائے گا	کالے رنگ کا کپڑا دس میٹر، دال ماش کالی ایک کلو، گھی دوسیر، لوہا ایک کلو، ساتوں طرح کے اناج چھ چھ کلو
۹	طرفہ	ہوسکتا ہے کہ مریض جانبر نہ ہوسکے	سفید بکرا ایک، مرغ ایک، چاندی ایک تولہ، گھی ۲کلو، زرد رنگ کا کپڑا ۱۲۱ میٹر، سونا ایک تولہ
۱۰	جبہ	مریض کو اچھا ہونے میں کچھ وقت لگے گا	کالے رنگ کا بکرا یا مرغ، ثابت اُڑد ۵کلو، مٹر دس کلو، سرسوں کا تیل ایک کلو، گھی ایک کلو
۱۱	زہرہ	انشاءاللہ زندگی بحال رہے گی	گھی اصلی آدھی کلو، چاول ۵کلو، ساتوں طرح کے اناج ایک ایک کلو، کپڑا دس میٹر، ایک مرغ
۱۲	صرفہ	انشاءاللہ بیمار جلد شفا پائے گا	پکے ہوئے چاول دس کلو، گھی ایک کلو، مرغ ایک عدد، دودھ دوکلو، دہی ایک پاؤ
۱۳	عوا	اندیشہ ہے کہ مرض ٹھیک نہیں ہوسکے گا	شکر لال ۶ کلو، کالا مرغ ایک عدد، گھی دوکلو، چاول دس کلو، ثابت اڑد ۳کلو
۱۴	سماک	کچھ وقت لگے گا لیکن مریض تندرست ہوجائیگا	شکر دس کلو، کسی بھی رنگ کا مرغ ایک عدد، گھی دوکلو، گیہوں ایک من، چینی دوسیر
۱۵	غفرہ	انشاءاللہ مریض صحت یاب ہوجائے گا	گلنار ۵تولہ، گھی اصلی آدھی کلو، کپڑا سفید رنگ کا ۷ میٹر، ساتوں اناج، دس دس کلو، سرخ رنگ کا مرغ ایک
۱۶	زبانا	مریض کو اچھا ہونے میں کچھ وقت لگے گا	کپڑا دس میٹر، گھی اصلی ایک پاؤ سفید مرغ ایک عدد، شکر لال ۲۰کلو، چاول ایک کلو
۱۷	اکلیل	مریض کی زندگی کو خطرہ ہے صدقہ کے ذریعہ بچ بھی سکتا ہے	تیل سرسوں ایک کلو، چاندی ایک تولہ، ساتوں اناج دس دس کلو، شکر ۶ کلو، مرغ ایک عدد، گھی ایک کلو
۱۸	قلب	مریض کچھ عرصہ کے بعد تندرست ہوجائے گا	سونا ۹ماشہ، بکرے کا گوشت دوکلو، چاول ۵کلو، چاندی ۶تولہ، کپڑا کسی بھی رنگ کا ۱۲ میٹر، گھی اصلی آدھی کلو
۱۹	شولہ	انشاءاللہ مریض بہت جلد ٹھیک ہوجائے گا	لوہا ایک کلو، چاول ۵کلو، چاندی سات تولہ، گھی ایک کلو، سونا ۶ ماشہ، کپڑا سات میٹر
۲۰	نعائم	مریض بہت جلد صحت یاب ہوجائے گا	دودھ دوکلو، پکے ہوئے چاول دس کلو، سفید مرغ ایک، کپڑا نوگز، گھی ایک کلو
۲۱	بلدہ	انشاءاللہ مریض دو چار دنوں میں ٹھیک ہوجائیگا	گھی ایک کلو، ۵غریبوں کا کھانا، چاول ۵کلو
۲۲	ذابح	جلد تندرستی نصیب ہوگی انشاءاللہ	سونا ۶ماشہ، گھی ۲کلو، چاندی ۶تولہ، چاول دس کلو، چینی ۵کلو، کپڑا گیارہ میٹر
۲۳	بلعہ	مریض کو خوش خبری دیں کہ وہ جلد ٹھیک ہوجائیگا	گیہوں کا آٹا ۵کلو، شکر لال ایک کلو، مرغ ایک عدد، گھی ایک کلو، سونا ۶ ماشہ
۲۴	سعود	مریض کو خوشخبری دی جائے کہ وہ جلد تندرست ہوگا	بکرا ایک عدد، ساتوں اناج سات سات کلو، چاندی ایک تولہ، گھی ایک کلو

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

۲۵	اضبیہ	مریض کوتندرست ہونے میں کچھ عرصہ لگے گا	ساتوں اناج دس دس کلو، بکرا ایک عدد، گھی دوسیر، سونا ۳ ماشہ
۲۶	مقدم	یہ خبر باعث مسرت ہوگی کہ مریض انشاء اللہ جلد ٹھیک ہوگا	کپڑا سات میٹر، ہلدی ایک کلو، دہی ایک پاؤ، چاندی ۶ تولہ، نمک سات کلو
۲۷	مؤخر	مریض کے جلد صحت یاب ہونے کی امید نہیں ہے	دودھ دس کلو، مرغ ایک عدد، سونا ایک تولہ، چاندی ایک تولہ، چاول ۵ کلو
۲۸	رشا	انشاءاللہ مرض بہت جلد ختم ہوجائے گا	بکرا ایک عدد، مرغ سفید ایک، گھی ایک کلو، پکے ہوئے چاول ۱۰ کلو، دہی ایک پاؤ

گنجا پن: اگر کسی شخص کو گنجا پن کی شکایت ہوتو وہ گائے کے دودھ سے تیار شدہ دہی لے کر اسے تانبہ سے تیار شدہ کسی برتن میں ڈال کر خوب گھوٹے حتی کے دہی سبز رنگ کی ہوجائے۔ پھر اسے پھینٹے ہوئے دہی میں ہلدی کی کچھ مقدار ملادیں لیجئے دوا تیار ہے۔ اب یہ دہی گنجا پن کے مریض کے سر میں لگادیں کچھ عرصہ تک روزانہ یہ عمل دہرائیں جلد تکلیف دور ہوجائے گی۔

عمل بسم اللہ شریف

مسز سید اقتدار حسین نقوی

جو شخص مفلس و مجبور ہو اور کوئی ذریعہ معاش نہ ہو تو اس عمل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اگر کوئی شخص روزہ رکھنے پر قادر ہو تو وہ روزہ رکھے۔ پہلے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن اور جمعہ کو غسل کر کے مسجد یا امام بارگاہ میں جائے اور کچھ صدقہ کرے۔ اگر کمزور یا بیمار ہے کہ جا نہیں جاسکتا تو گھر میں قبلہ رخ بیٹھ جائے اور عمل بسم اللہ اس طرح شروع کرے۔ اول و آخر درود پاک ۷ مرتبہ نقش کو سامنے رکھ کر پڑھے اس کے بعد یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ○ اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الَّذِیْ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَيُّوْمِ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ ۔ یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرے کہ مجھے رزق حلال عطا فرما۔

یَارَزَّاقُ یَامُعْطِیُ علاوہ جمعہ ہر روز ۱۹ مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کو ۱۱ مرتبہ پڑھیں اور نقش کے اوپر دم کریں۔

ہر جائز مراد کے لئے اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد ان آیات کو ۱۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر درود پاک ۳ مرتبہ پڑھیں۔ یہ آیت سورۃ الروم آیت نمبر ۴ اور ۵ ہیں۔ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ اس آیت کو اس وقت تک پڑھیں جب تک حالات بہتر نہیں ہوتے۔

نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۹۶ / ۵۱۶	۱۹۹ / ۵۱۹	۲۰۲ / ۵۲۲	۱۸۹ / ۵۰۹
۲۰۱ / ۵۲۱	۱۹۰ / ۵۱۰	۱۹۵ / ۵۱۵	۲۰۰ / ۵۲۰
۱۹۱ / ۵۱۱	۲۰۴ / ۵۲۴	۱۹۷ / ۵۱۷	۱۹۴ / ۵۱۴
۱۹۸ / ۵۱۸	۱۹۳ / ۵۱۳	۱۹۲ / ۵۱۲	۲۰۳ / ۵۲۳

عمل دست غیب

جس مومن کو یہ منظور ہو کہ حلال اور جائز ضرورتوں کیلئے اس کو کبھی پریشانی پیش نہ آئے وہ لقمۂ حرام اور نجس سے پرہیز کرے اور چالیس دن ایک معین مقام پر پابندی وقت سے اول وقت نماز مغربین پڑھے اور مابین مغرب و عشاء ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔ اس کے بعد جگہ کی قید نہ رہے گی۔ مگر وقت کی پابندی سے ہمیشہ پڑھتا رہے۔ کبھی جائز ضرورتوں کے لئے پریشان نہ ہوگا۔ غیب سے سامان مہیا ہوگا مگر جب امور حرام و ناجائز میں صرف کرے گا یا ارادہ کریگا تو وہ برکت سلب ہوجائے گی۔ اول و آخر درود شریف جتنی دفعہ مقرر کرلے۔ ہمیشہ ملحوظ رہے۔ (وظائف مقبول)

ہر معاملے کی خبر رکھنے والی ہستی اس اسم کا ذاکر رحمت خداوندی سے مالا مال ہوتا ہے

اسم پاک یاخبیر کے لغوی معنی خبر رکھنے والے کے ہیں اور یہ خبر احاطہ کرتی ہے کائنات سے متعلق ہر چیز پر کیونکہ خبیر وہی ہستی ہوسکتی ہے جسے ہر وہ بات معلوم ہو جو کوئی جن وانس، کوئی فرشتہ نہ جانتا ہو۔ اسم پاک یاخبیر کی اس تعریف کی روشنی میں اللہ تعالیٰ ہی خبیر نظر آتا ہے۔ کیونکہ اسے ہر چیز کی خبر ہے اور تمام اشیاء کی اور تمام مخلوق کی، تمام تر باریکیاں اس کی نظر میں ہیں۔ وہ ہر وقت ہر چھوٹی اور بڑی چیز کی پوری طرح خبر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام عالموں کے حالات سے باخبر ہے اور کسی بھی عالم کی کسی بھی چیز کا علم ہونا اس کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یاخبیر کے اسم پاک سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ اسم پاک جمالی ہے اور اس کے اعداد ۸۱۲ ہیں۔ اس کے مؤکل کا نام ہنزائیل ہے جو کہ ۱۴ سردار فرشتوں کا نگراں ہے جن میں سے ہر سردار کے پاس ۸۱۲ فرشتے ہیں۔ اس اسم کو ان تمام باتوں سے منسوب کیا جاتا ہے جو باتیں انسانی عقل میں نہ آسکتی ہوں۔

انسانی فطرت اپنے کل کے بارے میں جاننے کیلئے بڑی بے چین ہے اور اس کے لئے لوگ طرح طرح کے علوم کا سہارا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کا صحیح ادراک انسان کو باقی سارے مخفی علوم کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی ناموں کی بدولت مستقبل میں بھی جھانک سکتا ہے اور ماضی کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ اگر وہ خالصتاً اللہ کے مبارک ناموں پر مداومت کرتا ہے تو نہ صرف مستقبل میں آنیوالے خطرات سے باخبر ہو جاتا ہے بلکہ ان سے بچنے کا مداوا کرنے کے لئے بھی اسے یہی علم کام آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کا ادراک اور خوبیاں جاننا ایک وسیع علم ہے اور جو اس کا عالم وعامل ہوتا ہے وہ لمحوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کا دامن پکڑ سکتا ہے۔

اصلاح کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی اس طرح اصلاح کرے کہ اسے اپنی برائیوں کا پتہ چل جائے اور اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کر وہ ان برائیوں کو اپنی ذات کے اندر سے ختم کردے تو اسے چاہئے کہ اس اسم پاک میں اپنے نام کے اعداد بمع والدہ کے نام کے اعداد شامل کرے اور اسے دوگنا کر کے ۴۰ دن تک اول وآخر درود شریف کے ساتھ مقررہ تعداد میں پڑھے نہ صرف اسے اپنی برائیوں کا پتہ چل جائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے ان برائیوں کو ختم کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

کشف کا حصول

آج کل انسان طرح طرح کے علوم کا سہارا لے کر دوسروں کی بابت جاننے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ جن میں سرفہرست پیرا سائیکالوجی ہے۔ پیرا سائیکالوجی میں طالب علم کو اس کی چھٹی حس پیدا کرنے کے لئے مختلف مشقیں کرائی جاتی ہیں اور جب وہ ان تمام امتحانات سے گزر جاتا ہے تو اس کی چھٹی حس بیدار ہو جاتی ہے اور وہ دوسروں کے ذہن کو پڑھ سکتا ہے، دوسروں کے دل کی بات جان سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص مندرجہ بالا صفات اپنے اندر پیدا کرنا چاہتا ہو تو اسے کسی پیرا سائیکالوجی کے کالج میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ شخص جو یہ چاہتا ہو کہ وہ دوسروں کو پڑھ لے اور ان کے دل ودماغ میں چھپی ہوئی باتیں اسے معلوم ہو جائیں تو اسے چاہئے کہ وہ اسم پاک یاخبیر کو اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۸۱۲ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھے۔ چلہ ختم ہو جائے تو ۲ رکعت نفل نماز شکرانہ ادا کرے اور بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کرے کہ اس کی تیسری آنکھ کھل جائے۔ بس اس کے بعد اس کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہو جائے گی کہ وہ اپنے پاس آنے والے ہر انسان کے بارے میں آگہی حاصل کرے گا۔ یہاں یہ بات بہت ضروری اور سمجھنے کی ہے کہ کسی انسان کی خوبیاں تو دیکھنی چاہئیں لیکن اسے اس کے گناہوں کے سبب برا نہیں جاننا چاہئے۔ اس لئے کہ اسلام بندے سے نہیں برائی سے نفرت کرتا ہے اور ویسے بھی کسی کی برائی کو چھپانا اور اس کا عیب ڈھانپنا اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ایک ہے اور حدیث مبارکہ ہے جس کا مفہوم ہے کہ جس نے اس دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

مریض کا مرض معلوم کرنا

حکیموں، ڈاکٹروں کے لئے اسم پاک یاخبیر کا ذکر کرنا بہت ہی مفید اور کارآمد ہے۔ تشخیص وعلاج میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا بہت ہی ضروری اور اچھی بات ہے کیونکہ اللہ کی مدد سے اس بیماری کی تشخیص بھی ہوجاتی ہے جو نہایت ہی پیچیدہ ہوتی ہے اور اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی ہوتی۔ اسم پاک یاخبیر پڑھنے سے نہ صرف تشخیص بلکہ علاج میں بھی آسانی ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم اسم پاک یاخبیر کو روزانہ بعد از نماز فجر اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود ابراہیمی کے ساتھ ۳۰۰ مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ پروردگار اسے حکمت کی نعمت سے مالا مال کردیتا ہے اور وہ جیسے ہی مریض کو دیکھتا ہے نہ صرف یہ کہ وہ اس کے مرض کی تشخیص کرلیتا ہے بلکہ اس کے علاج میں بھی اسے آسانی حاصل ہوجاتی ہے۔ چنانچہ مریض جلد صحت یاب اور فتح یاب ہوجاتا ہے۔

رشتہ اچھا ہے یا برا

اگر کسی کو رشتے کا پیغام آیا ہو اور گھر والے جاننا چاہتے ہوں کہ یہ رشتہ ان کے لئے مناسب ہے یا نہیں تو لڑکے یا لڑکی کے والدین میں سے کوئی بھی فرد اسم پاک یاخبیر کو ۷ دن تنہائی میں ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھے، اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود پاک بھی پڑھے اور اس کے بعد بات کئے بغیر سوجائے۔ اول تو پہلے دن ہی پتہ چل جاتا ہے لیکن اگر پہلے دن پتہ نہ چلے تو سات دن کے اندر اندر پڑھنے والے کو ہر صورت میں اس رشتے کی بابت اچھا یا برا ہونے کا پتہ چل جائے گا۔

آج کل جہاں نفسا نفسی کا عالم ہے اور انسان ایک دوسرے کو دھوکا دینے میں مصروف ہیں، خاص طور پر لڑکیوں کے والدین بے حد پریشان ہوتے ہیں کہ پہلے تو مناسب رشتہ نہیں ملتا اور کوئی رشتہ مل جائے تو اس کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ وہ ہر طرح سے کوشش کرکے معلومات حاصل کرتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے دلوں میں ڈر ہی رہتا ہے۔ ایسے میں اگر معاملہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سپرد کردیا جائے تو نہ صرف والدین کی پریشانی ختم ہوجاتی ہے بلکہ ان کی بچی بھی ہنسی خوشی زندگی گزارتی ہے۔

کاروبار میں نفع ہوگا یا نقصان

کوئی بھی کاروبار شروع کرنے سے پہلے اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ اس میں فائدہ ہے یا نقصان یا کسی کی شراکت کرنا اچھا ہوگا یا برا تو اسم پاک یاخبیر کی برکت سے اور اس کا ذکر کرنے سے انسان اچھے برے انجام کو جاننے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے چاہئے کہ اسم پاک یاخبیر کو بلاناغہ ۱۱۰۰ مرتبہ بعد از نماز عشاء اور وتروں سے پہلے مع اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود پاک ۷ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ اسے جو وہ جاننا چاہتا ہے اس کے بارے میں مکمل علم حاصل ہوگا جس کی روشنی میں وہ اپنے کاروبار کا لائحہ عمل مرتب کرسکتا ہے۔

آج کے دور میں جس کو بھی دیکھو وہ یا تو اپنے کاروبار کی وجہ سے پریشان ہے یا اپنے شراکت دار سے مطمئن نہیں ہے، بعد میں پچھتانے اور نقصان اٹھانے سے بہتر ہے کہ انسان پہلے ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس اسم پاک یاخبیر کا سہارا لے لے۔ پھر اسے بعد کی پریشانی اور نقصان نہیں ہوگا۔

نفس وشیطان اور مکار لوگوں سے بچنے کا عمل جو شخص نفس اور مکار فریب لوگوں سے بچنا چاہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور پناہ میں آنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس اسم پاک یاخبیر کو ۲۱ دن تک گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے تو انشاء اللہ نفس پر غالب رہے گا، شیطان کے جال میں نہیں آئے گا اور مکار لوگوں کے دھوکے سے بچتا رہے گا۔

قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے

جو شخص قرب الٰہی حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اسم پاک یاسمیع کو ۱۸۰۰ مرتبہ روزانہ بعد از نماز عشاء وتروں سے پہلے اول وآخر ۹ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ ذاکر کو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الٰہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قبول ومقبول ہوجائے گی اور کوئی دعا مسترد نہ ہوگی۔

اچھے خصائل پیدا کرنے کے لئے

جو شخص اپنی عادت کے ہاتھوں مجبور ہو اور اس کے خصائل اچھے نہ ہوں، وہ چاہتا ہو کہ وہ اچھے خصائل اور اخلاق وکردار کا حامل ہوجائے تو اسے چاہئے کہ وہ ۴۰ دن تک اسم پاک یامعز کو ۷۰ مرتبہ پڑھتا رہے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اچھے لوگوں کی صحبت عطا کرے گا، اس کے دل میں اپنا خوف پیدا کرے گا جس سے اس کے خصائل اچھے ہوجائیں گے اور وہ دوسروں کی نظر میں ایک بہتر

انسان بن جائے گا۔

حصول عزت وجاہ

اگر کوئی شخص اپنے خاندان میں ہمیشہ باعزت رہنا چاہتا ہو اور معاشرے میں بلند مقام حاصل کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ ۲۱ دن تک بلاناغہ اسم پاک یامعزکو اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۴۱۰ مرتبہ پڑھے، انشاءاللہ مقصد حاصل ہوگا۔

دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے

جو شخص مظلوم ہو اور یہ چاہتا ہو کہ ظالم اس پر نہ صرف ظلم کرے گا بلکہ اس کے عزیز واقارب کے لئے بھی نقصان کا باعث ہوگا تو اسے چاہئے کہ اسم پاک یامذل کو روزانہ ۴۰ دن اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰۰ مرتبہ پڑھے۔ ۴۰ دن گزرنے نہ پائیں گے کہ ظالم ذلیل ہوگا اور حق تعالیٰ مظلوم کو محفوظ ومامون رکھے گا۔ ظالم اگر بادشاہ بھی ہو تو بھی مظلوم اس کے شر سے بچا رہے گا اور ظالم کی تمام قوتیں اللہ تعالیٰ جل شانہ سلب کرلے گا۔

تسخیر روح خود

از قلم: حکیم غلام سرور شباب (ماہر علوم مخفی)

اسم اللہ کا یہ عمل تسخیر روح خود کا انتہائی جامع اور کمال درجے کا قوی الاثر عمل ہے۔ الامام الکبیر والحکیم الشہیر ابی العباس احمد بن علی البونی اپنی کتاب ''منبع اصول الحکمۃ'' میں اس عمل کی بے حد تعریف فرماتے ہیں۔ امام موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا عامل جس چیز کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا تصرف اسے بخشتا ہے اور بے شمار مطالب عامل کے پورے ہوتے ہیں۔ دوران عمل جس مقصد کی طرف توجہ کرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مقصد فی الفور پورا ہو جائے۔ عامل کا باطن روشن ہو جائے اور ارواح باطنیہ زندہ ہو جائیں۔ اس جلیل القدر عمل کو عملیات کی جملہ شرائط کی پابندی کے ساتھ ہی بجا لایا جائے۔ عمل کی ریاضت کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ نماز عشاء کے بعد اسم اعظم اللہ ۶۶ مرتبہ اور مندرجہ ذیل عزیمت ۱۶ مرتبہ پڑھی جائے اور اسے اپنا معمول بنالے۔ تا حیات انشاء اللہ عجائبات کا مشاہدہ ہوگا اور انوار کا مشاہدہ ہوگا۔ عزیمت یہ ہے۔

اَلٰهِی مَآ اَسْرَعُ التَّكْوِیْنَ بِكَلِمَتِكَ وَاَقْرَبُ الْاِنْفِعَالاَتِ بِاَمْرِكَ اَسْئَلُكَ بِمَآ اَظْهَرْتَ فِیْ الْعَرْشِ مِنْ نُوْرِ اِسْمِكَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الرَّفِیْعِ الْمَجِیْدِ الْمُحِیْطِ فَانْتَشَاَتْ مَلاَ ئِكَتَهٗ اِنْتِشَآءً مُنَاسِبًا لِتِلْكَ الْحَضْرَةِ فَكُلٌّ مِّنْهُمْ رُوْحٌ وَكُلُّ نَفْسٍ مِّنْ اَنْفَاسِهِمْ رُوْحٌ وَّكُلُّ ذِكْرٍ مِّنْ اَذْكَارٍ رُوْحٌ وَّكُلٌّ مِّنْهُمْ اَذْهَلَتْهُ عَظْمَةُ تَجَلِّیْكَ فِیْ اَسْمَآئِكَ فَانْفَعَلَتْ ذَوَاتُهُمْ بِتِلْكَ الْاَذْكَارِ فَهُمْ ذَاكِرُوْنَ مِنَ الذُّهُوْلِ وَذَاهِلُوْنَ مِنَ الذِّكْرِ فَذِكْرُهُمْ مِنْ حَيْثُ الْاِسْمِ اَنْتَ اَنْتَ وَمِنْ حَيْثُ الذُّهُوْلِ هُوَ هُوَ وَمِنْ حَيْثُ الْعَظْمَةِ اٰهٖ اٰهٖ وَمِنْ حَيْثُ التَّجَلِّیْ هَا هَا وَمِنْ حَيْثُ السِّتْرِ هِیَ هِیَ وَمِنْ حَيْثُ التَّسْبِیْحِ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ مَآ اَعْظَمُ سُلْطَانَكَ وَاَعَزُّ شَانُكَ اَحَاطَ عِلْمُكَ وَسَبَقَ تَقْدِیْرُكَ وَنَفَذَتْ اِرَادَتُكَ وَجِّهْنِیْ وِجْهَةً مَّرْضِیَّةً مِّنْ تَصْرِیْفِ قُدْرَتِكَ فِیْ كُلِّ فِعْلٍ بِعَزْمٍ اَوْ فِكْرٍ ظَاهِرٍ اَوْ بَاطِنًا فَاِنَّ حَضْرَتَكَ لاَ تَقْبَلُ الْغَیْرَ حَتّٰی تَصْدُرَ لِیْ اَفْعَالُ الْاَكْوَانِ وَمَنْ فِیْهِنَّ اَتَصَرَّفُ فِیْهَا بِمَآ اُرِیْدُ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا تُرِیْدُ وَاَنْتَ اَلْطَفُ اللُّطَفَآءِ وَاَرْحَمُ الرُّحَمَآءِ وَعَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مؤکلات کے بادشاہ سے خدمت حاصل کرنا

اس کی ریاضت کا طریقہ یہ ہے کہ تین دن تک روزہ رکھیں، خلوت کی شرط کے ساتھ اور ہر نماز کے بعد هَوْشٍ تَوْشٍ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور چوتھے دن لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں۔ آپ کے سامنے مؤکلات کا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ اس سے خوف نہ کریں وہ آپ سے حاجت پوچھے گا مگر اسے کسی بات کا جواب نہ دیں بلکہ هَوْشٍ تَوْشٍ لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں۔ آپ کے پاس ایک سبز رنگ کا کاغذ ہو جس کی لمبائی ہاتھ سمیت کہنی تک دو بار ہو اور اس پر یہ عبارت لکھی ہو۔ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلاَ تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلاً۔

کچھ دیر بعد بادشاہ واپس چلا جائے گا۔ اس کے بعد ایک خادم آپ کے پاس حاضر ہوگا۔ آپ اس کو وہ کاغذ کا جریدہ دیدیں۔ پس یہ اس کا عہد ہوگا، اس کے بعد جب بھی ضرورت ہو اسے طلب کریں، ہر کام میں معاونت کرے گا۔ مگر کوئی بھی غیر شرعی کام سرانجام نہ دے گا۔ خادم کے حاضر ہونے پر اس سے دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں اور ان شرائط کی پابندی کریں جو تسخیر کے وقت طے ہوں۔

تسخیر مؤکل

جو لوگ عملیاتی اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے ان کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ میں پھونک مارنے والا۔ کوئی عمل ان کا درست نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے آج کل لوگوں کے اکثر اعمال تسخیرات ارواح باطل ہوتے ہیں۔

''یا طُبْطُهَا'' یہ ایک ارضی مؤکل کا نام ہے۔ تمام قواعد کی پابندی کرتے ہوئے کسی بھی نوچندی اتوار یا جمعرات کو بعد از نماز عشاء مقرر وقت اور جگہ پر روزانہ سات تسبیح پڑھیں۔ صرف ایک ہفتہ کا عمل ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں، مؤکل ڈراتا ہے اور طرح طرح کی شکلیں تبدیل کر کے عامل کے سامنے آتا ہے۔ اکثر یہ مؤکل رات کو عامل کے پاس

مہمان بن کر آتا ہے اور رات گزارنے کی عرض کرتا ہے۔ عامل کو اس موکل کی مہمان نوازی کرنا چاہئے، جاتے ہوئے آپ پر نوازش کر جائیگا۔

اگر ایک ہفتہ عمل مکمل کرنے پر موکل حاضر نہ ہو تو بغیر ناغہ کئے یعنی آٹھویں دن حسب طریق ''یَا طَیْطُھَتَا'' یہ ایک سماوی موکل کا نام ہے۔ روزانہ سات تسبیح پڑھیں اور سات یوم تک پڑھیں۔ ان ایام میں اگر موکل کا ظہور ہو جائے تو بہتر ہے۔ دوسری صورت میں دونوں اسماء کو ملا کر یعنی ''یَا طُبْطُھَا یَا طَیْطُھَتَا'' روزانہ ۱۴ تسبیح پڑھیں اور اس عمل کو برابر تین ہفتے یعنی پورے اکیس یوم تک جاری رکھیں۔

دوران ریاضت موکل جانوروں اور خوفناک صورتوں میں نظر آتا ہے اور کبھی قریب سے گزرتا ہے اور کبھی آوازیں دیتا ہے، لیکن نقصان نہیں پہنچاتا۔ آخری ہفتہ میں کسی دن موکل حسینی شکل میں آکر آپ کے پاس رات کو ٹھہرنے کی درخواست کرے گا۔ پس آپ اس کی خوب خاطر اور مہمان نوازی کریں۔ جاتے ہوئے آپ پر نوازش کر جائیگا۔ جو چاہے سو کام لیں اور عہد و پیمان بھی ضرور کر لیں۔

حاضرات موکلات سورۂ فاتحہ شریف

ابوعبیا ''فضائل القرآن'' میں حضرت حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ فاتحہ الکتاب کو پڑھے گویا اس نے تمام کتاب منزلہ کو پڑھا۔

رسالہ ''منور القلوب'' میں ہے کہ دعوت سورۂ فاتحہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو تعلیم فرمائی اور انہوں نے حضرت امام حسنؓ کو اور انہوں نے حضرت امام زین العابدینؓ کو، انہوں نے امام باقرؒ، کو انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؒ کو اور انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظمؒ کو۔

حضرت بایزید بسطامی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے ۲۹ برس تک چہل اور قرشیا وغیرہ میں صرف کئے اور کوئی فوائد کما حقہ جامع نظر نہ آئے۔ اتفاقاً میں ایک روز حضرت امام موسیٰ رضا کاظمؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ انتیس برس ہوئے، آپ کا غلام دعوت کرتا ہے اور اب تک کچھ بھی تجلیات خاص سے فیضیاب نہیں ہوا۔ حضرت امام موسیٰ رضا کاظمؒ نے کمال لطف اور نہایت شفقت سے فرمایا کہ ابھی منزل دور ہے، ابھی دعوت کئے جاؤ مراد کو پہنچ جاؤ گے۔ میں نے عاجزی سے اپنا سر حضرت امام علیہ السلام کے قدموں پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ یا امام! مجھ کو تعلیم فرمائیں اور راہ ہدایت بتلائیں کہ قوت دعوت کی حاصل ہو اور اس کا بھید شفاف اور ساتھ مراقبات کے کھل جائے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ واللہ! اگر تم ہزار برس تک دعوت کرتے رہو گے کچھ حاصل نہ ہوگا جب تک کہ ہماری اجازت سے سورۂ فاتحہ کی دعوت نہ کرو گے مطلب کو ہرگز نہیں پہنچو گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا حضرت پھر مجھے اس کی تعلیم فرمائیں، بعد ایک مدت کے آپ نے خلوت کی اجازت دی۔

۳۹ دن تک میں اس دعوت میں مشغول رہا ہر روز عجائبات دیکھتا تھا اور کچھ بھی خوف نہ کھاتا تھا۔ ۳۹ ویں روز چار موکل بہت سے کواکب کے ساتھ میرے پاس آئے اور السلام علیکم کہا۔ میں نے سلام کا جواب دیا۔ پھر موکلوں نے کہا ہم حاضر ہیں اے صاحب دعوت! اپنا مدعا کہہ کر تیری خدمت بجالائیں۔ ہم سب فرمانبردار ان اسماء کے ہیں کہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے ملک، ارواح اور جن وانس پیدا کئے ہیں، ہمارے تحت و تصرف میں ہیں اور جو کچھ تیرا مدعا ہوگا، حاصل ہوگا۔ میں نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ انہوں نے کمال شفقت سے پھر کہا۔

میں نے ان کا نام پوچھا! ایک نے کہا میرا نام ارفائیل ہے، چار ہزار فرشتے میرے مطیع ہیں **بحق عظمت هجار بحق بدالقرآن الاعظم بحق ام الدعوات**۔ اس کے بعد دوسرا موکل آیا میں نے اس کا نام بھی دریافت کیا۔ اس نے کہا میرا نام مورخ ہے۔ لاکھ ارواح جن وانس میرے زیر فرمان ہیں، قوت اس دعوت کے جس کام کا مجھے حکم ہوا بجالاؤں گا۔ تیسرا موکل آیا میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا میرا نام سرفیائیل ہے تمام جن وانس اور شیاطین اور ارواح ارضی وسماوی اس اسم کے تابع ہیں اور سب میرے مطیع ہیں جو کچھ فرمائیں میں اس کو بجالاؤں۔

اس کے بعد چوتھا موکل آیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا میرا نام شیخ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت بزرگیاں عنایت فرمائی ہیں۔ بارہ ہزار صورت فلک وسات ہزار جن وانس میرے تابع ہیں۔ یا اللہ الواحد القہار بحق یا بدوح۔ جب صاحب دعوت مجھ کو طلب کرے، حاضر ہوں جس مطلب کے لئے حکم کرے، فوراً بجالاؤں۔

میں نے بخور آگ میں ڈال کر رخصت کیا۔ ۳۹ روز تمام عالم علوی اور سفلی کا مشاہدہ کیا اور غرائبات و عجائبات دیکھے۔ چالیسویں روز جا کر امامؒ کی قدم بوسی کی۔ امام موسیٰ رضا کاظمؒ نے میرے حال پر بہت شفقت اور بہ لطف مجھے رخصت کیا اور فرمایا کہ جس کو اس کے لائق پانا، اس طریقہ کی اجازت دینا۔ طالب کے لئے لازم ہے کہ سلسلہ نوریہ یا سلسلہ طیفوریہ کے کسی شیخ سے اجازت حاصل کر کے دعوت کو شروع کرے۔ اگر ایسا ممکن

نہ ہوسکے تو پھر اول استخارہ سے معلوم کرے۔ اگر اجازت مل جائے تو دعوت شروع کرے۔ اگر اجازت نہ ملے تو اس خیال کو ترک کردے۔

طریقہ دعوت سورۂ فاتحہ

ترک حیوانات جلالی اور جمالی کے ساتھ کسی خلوت کے مکان میں رات کو مقررہ وقت پر عمل پڑھیں۔ عروج ماہ میں سوموار کے دن روزہ رکھیں اور رات کو خلوت میں بیٹھ کر ہر شب ایک ہزار مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل کی ریاضت کے دوران کسی سے بات چیت نہ کی جائے اور ہر سو کے بعد ایک دفعہ درود شریف پڑھیں۔ عمل کی مدت چالیس یوم ہے۔

ارواح کی کئی اقسام ہیں، کچھ صرف خبریں دیتی ہیں، کچھ دنیاوی امور میں مدد کرتی ہیں، کچھ کو تسخیر کے بعد دشمنان پر مسلط کرکے انہیں تکلیف دی جاتی ہے۔

یہاں ہم دنیاوی امور میں مدد دینے والی اور خبریں دینے والی ارواح کی تسخیر کا ایک عمل تحریر کررہے ہیں۔ ہر عمل کے ساتھ قواعد اور پرہیز تحریر کرنا اب ضروری نہیں ہے۔ کتاب میں تمام تر تفصیل موجود ہے۔ اس لئے ہر عمل سے قبل تسخیر ارواح کے تمام تر پرہیز کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ورنہ نقصان کا خطرہ اور وقت کی بربادی ہے۔

تسخیر مؤکلات اور سورۂ مزمل شریف

طالب صادق کے لئے لازم ہے کہ اول ایک گوشہ تنہائی تلاش کرے۔ جگہ پاکیزہ اور صاف ستھری ہو، آپ کے سوا اس جگہ کوئی دوسرا نہ آئے، عمل کی جگہ ہمہ وقت معطر رہے، ضروری ہے کہ عامل دوران ریاضت لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور نہ ہی جماع کرے اور مکمل پرہیز ترک حیوانات کے ساتھ عمل کی مدت ریاضت پچاس یوم پوری کرے اور روزانہ باوضو رہے اور ہر تیسرے روز غسل ضروری ہے۔ اگر روزانہ غسل تازہ کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ باحصار قوی الاثر کرکے تنہائی اور تاریکی کی مقررہ جگہ پر رات کے آخری حصہ میں عمل کی ریاضت شروع کرے۔ روزانہ اول وآخر تین سو تین بار درود شریف اور چالیس بار سورۂ مزمل شریف اور ہر بار پوری بسم اللہ شریف پڑھنا از حد ضروری ہے اور روزانہ آنکھیں بند کرکے باتصور مؤکلات مزمل شریف پڑھیں۔

پچاس یوم کے اندر اندر کسی بھی رات آپ سے چار آدمی نورانی چہرے والے مگر سیاہ پوش آکر کسی نہ کسی طرح ملاقات کریں گے۔ عامل بعض اوقات ان مؤکلات کو اپنا دوست یا عزیز سمجھ کر دھوکہ کھا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے کوئی عزیز ملنے والے تھے۔ دراصل یہ سورۂ مزمل شریف کے مؤکلات ہوتے ہیں۔

ان مؤکلات کی پہچان یہ ہے کہ یہ کبھی بھی چار سے کم نہیں ہوتے۔ جب بھی ملاقات کرتے ہیں چاروں آتے ہیں اور چاروں کے چہرے نورانی ہوتے ہیں مگر انہوں نے سیاہ لباس زیب تن کیا ہوتا ہے۔ پس طالب صادق کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب بھی ملاقات ہو تو ان سے حاضری کا طریق دریافت کرلے۔ بوقت ملاقات ان مؤکلات سے ہمہ قسم کے سوالوں کے جوابات حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ بعض اوقات مؤکلات عامل کو دفینہ بھی بتادیتے ہیں اور بعض اوقات علم کیمیا سکھادیتے ہیں۔ پس عامل کو چاہئے کہ زیادہ لالچ نہ کرے، ہاں چاہئے تو ان سے روزینہ مقرر کروالے اور اپنی زندگی عبادت میں گزارے۔

ایک اور ضروری بات کی بھی وضاحت کرتا چلوں کہ اگر خدانخواستہ کسی بے احتیاطی سے عمل کمزور ہوجائے تو پھر بھی مؤکلات خواب میں ملاقات ضرور کرتے ہیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ دوران ریاضت اپنے روزانہ کے خوابوں کو تاریخ وار کسی ڈائری میں تحریر کرتا رہے کیونکہ جو بھی بات خواب میں ہوتی ہے وہ بڑے کام کی بات ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مؤکلات عامل سے ظاہری ملاقات نہیں کرتے اور روزانہ خواب میں ہر بات اور ہر کام سے آگاہ کردیتے ہیں۔ ایسا صرف عمل میں بے احتیاطی اور کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے ورنہ ظاہری طور پر مؤکلات کا ملاقات کرنا ضروری ہے۔

یہ عمل صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو تسخیر ارواح کی ریاضت کرسکتے ہیں۔ حصول تسخیر ارواح کے لئے راستے میں مختلف مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور اس مقصد میں صرف وہی لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں جن میں صبر واستقامت اور ضبط کا یارا ہو نیز منزل کے حصول کی لگن ہو، تمام اہل احباب کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔

تسخیر مؤکل

قارئین! یہ واضح کردوں کہ مؤکلات جنات سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اور مؤکلات کے اعمال تسخیر کی ریاضت میں بہ نسبت تسخیر جنات ڈر خوف اور مشاہدات عجیبہ زیادہ ہوتے ہیں۔ تسخیر مؤکلات کے اعمال کامل مرشد یا اس فن کے عظیم اساتذہ کی نگرانی میں کرنے چاہئیں ورنہ رجعت کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ زیر نظر عمل بھی ایسے اعمال میں سے

ہے جو اپنے اثرات میں قوی الاثر ہے۔ اس عمل میں بھی عجیب وغریب مشاہدات ہوتے ہیں۔ اگر دوران ریاضت طالب ڈر گیا تو پھر جان کی خیر نہیں۔ اکثر اس عمل کے مؤکلات عامل کو اپنی باتوں میں لگا دیتے ہیں اور عامل عمل کو بھول جاتا ہے۔ یا پھر ایسے عجیب وغریب منظر دوران ریاضت عامل کی آنکھوں کے سامنے آتے ہیں کہ قوی دل عامل بھی خوف سے کانپنے لگتا ہے۔

میرا مشورہ ہے کہ اس عمل کو صرف وہی لوگ کریں جو بہت بہادر ہوں اور ایسے اعمال کرتے رہتے ہوں۔ کم ہمت اور ڈرپوک نیز ایسے نوجوان جو عملیات تسخیر ارواح کے قواعد کو نہیں سمجھتے اس عمل کی ریاضت کا بالکل قصد نہ کریں۔ ورنہ نقصان اٹھائیں گے، عمل درج ذیل ہے۔

بحق اھیا اشراھیا اَجِیْبُوْنِیْ وَاْتُوْنِیْ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ط یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ط وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

(سورۃ الحدید آیت۔۴)

ترکیب: اس عمل کی ریاضت رات کو کسی قبرستان میں دو قبروں کے درمیان بیٹھ کر کی جاتی ہے۔ اکیس یوم کا عمل ہے۔ روزانہ نماز عشاء کے بعد کسی عظیم قبرستان میں دو پرانی قبروں کے درمیان بیٹھ کر باحصار قوی روزانہ تین سو پینسٹھ بار پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ دوران ریاضت کسی قسم کا خوف دل میں نہ لائیں اور نہ ہی دوران ریاضت کسی منظر پر توجہ دیں۔ اگر چاہیں تو کسی معاون کو ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ جو قبرستان میں الگ کسی جگہ بیٹھے جہاں سے وہ آپ کو دیکھ سکے لیکن آپ اسے نہ دیکھ سکیں۔

آخری دن یعنی اکیسویں دن ایک انسان بالکل برہنہ حالت میں آئے گا جس کے کپڑے قریب ہی رکھے ہوں گے اور وہ دونوں قبروں کے درمیان لیٹا ہوگا۔ عامل کو چاہئے کہ اس سے کسی قسم کا خوف نہ کھائے۔ درحقیقت یہ عامل کا ہمزاد ہوتا ہے، یہ ضروری نہیں کہ وہ برہنہ آدمی آخری دن حاضر ہو، دوران ریاضت کسی دن بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ عامل مقررہ وقت پر پڑھنے کے لئے جاتا ہے تو وہ برہنہ آدمی پہلے ہی ان قبروں کے درمیان لیٹا ہوا ملتا ہے۔ پس عامل کو چاہئے کہ اپنا روزانہ کا عمل شروع کرے اور اس کی طرف توجہ نہ دے۔

یہ بتادینا بھی ضروری ہے کہ وہ دائیں جانب سرہانے کی طرف پڑھنے والے کے لئے تھوڑی سی جگہ ضرور چھوڑ دے گا۔ اس جگہ پر خاموشی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھنا شروع کردیں۔ اگر وہ آپ کو پکارے تو ہرگز کسی بات کا جواب نہ دیں۔ ہاں آخری دن عمل مکمل ہونے کے بعد وہ کپڑے پہن کر آپ کے سامنے عاجزی کے ساتھ حاضر ہوگا اور کہے گا کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔؟

پس اس وقت عامل کو چاہئے کہ بڑی دلیری کے ساتھ اسے کہے کہ اس عمل کے مؤکل کو حاضر کردو جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے تابع ہے۔ پس وہ غائب ہوجائے گا اور چند منٹ بعد مؤکل حاضر ہوگا۔ مؤکل پوچھے گا کیا حکم ہے۔؟ آپ اس سے قول وقرار لے کر حاضری کا طریقہ پوچھ لیں وہ اپنے حاضر ہونے کا طریقہ بتادے گا۔ جب اس سے قول وقرار کرلیں اور حاضری کا تمام طریقہ پوچھ لیں تب اس سے جو کام کروانا ہو کہہ دیں فوراً کرے گا اور صبح کو انشاءاللہ وہ کام ہوجائے گا۔

پرہیز: تمام قسم کی منشیات، بدبودار اشیاء اور لحم البقر نہ کھائیں، نیز بغیر اجازت مرشد معصوم یا کامل رہبر کے عمل شروع نہ کریں۔

نوٹ: وہ برہنہ شخص بہانے بہانے سے آپ سے بات کرے گا اور جانے کی اجازت مانگے گا اگر آپ نے اس کی باتوں میں آکر اجازت دیدی تو آپ کی ریاضت ضائع ہوجائے گی۔ آپ اس کی طرف ہرگز توجہ نہ دیں جب تک وہ خود کپڑے پہن کر آپ سے حکم نہ پوچھے۔

تسخیر ملک کندیاس، خادم آیت الکرسی

تسخیر ملک کندیاس کا یہ عظیم عمل اپنی مثال آپ ہے۔ اس عمل کو عصر حاضر کے چند عاملین نے ملکی روحانی رسائل میں تحریر کیا ہے مگر سب نے نامکمل اور ادھورا عمل تحریر کیا ہے۔ ہم نے اس عمل کی بہت زیادہ تحقیق کی اور بالکل درست اور مکمل عمل تحریر کیا جاتا ہے۔ تاکہ ہماری کتاب ''مصباح الارواح'' آنے والی نسلوں کے لئے ایک سند کا درجہ رکھے۔

اس عمل کی صاحب ''اغاثۃ المظلوم فی کشف اسرار العلوم'' نے بیحد تعریف کی ہے۔ صاحب ''الغزالی الکبیر'' نے اس کی خوب وضاحت فرمائی ہے اور صاحب ''سحر الکهان فی حضور الجان'' بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے کہ انہوں نے اس عمل کی دعوت مکمل تحریر فرمائی ہے۔ ہم اس عظیم عمل کو مکمل وضاحت سے تحریر کرتے ہیں تاکہ آپ کامیاب ہوجائیں۔

واضح رہے کہ ملک کندیاس عظیم روحانی مؤکل ہے جو جنات کے بہت سے قبیلوں پر حکمرانی کرتا ہے۔ جن میں جناتی قبیلوں کے سردار ''ملک ہارش'' اور ''ملک عمار'' بھی شامل ہیں اور ملک کندیاس تمام امور

میں عامل کا معاون اور مددگار رہتا ہے۔ اپنے آقا کو پل بھر میں مشرق سے مغرب تک لے جاتا ہے۔ ملک کندیاس کا عامل کبھی مفلس نہیں رہتا۔ اگر ہزاروں روپے روزانہ مساکین وفقراء پر خرچ کرے تو ملک کندیاس کمی نہ آنے دے گا۔ اگر عامل چاہے تو یہ ملک اسے ہوا میں اُڑا کر فوراً اس جگہ پہنچا دیتا ہے جہاں وہ چاہے گا اور اگر عامل خواہش کرے کہ مجھے خانہ کعبہ شریف میں نماز ادا کرنا ہے تو فوراً خادم کندیاس حکم کی تعمیل کرے گا اور عامل کو وہاں پہنچا دے گا۔ غرضیکہ عامل کی ہر جائز خواہش فوراً پوری کرتا ہے۔

اس عظیم عمل کی ریاضت صرف سات یوم کی ہے اور آخری مدت اکیس یوم ہے۔ اس عمل میں ترک حیوانات جلالی وجمالی کا پرہیز لازم اور شرط اول ہے اور کسی عامل کامل روحانی استاد کی شاگردی بھی از حد ضروری ہے۔ جب آپ اس عظیم عمل کی ریاضت کا ارادہ کریں تو خلوت اختیار کریں اور تمام لوگوں سے الگ خلوت میں رہیں یہاں تک کہ آپ کا عمل مکمل ہوجائے۔ خلوت کی شرائط یہ ہیں۔

۱۔ آپ کی خلوت گاہ پاک وصاف ہونی چاہئے۔
۲۔ آپ کی خلوت گاہ میں ہمہ وقت بخور جلتا رہے۔
۳۔ فارغ وقت میں آنکھیں بند رکھنا اور اپنے روحانی راہبر کا تصور کرنا، درود شریف پڑھنا۔
۴۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا، مکان میں روشنی بند رکھنا۔
۵۔ دوران ریاضت خوف اور گھبراہٹ کو اپنے آپ سے دور رکھنا۔
۶۔ عمل شروع کرنے سے قبل اصراف عامل کا عمل پڑھ کر عمل شروع کرنا۔

جب آپ عظیم عمل کی ریاضت کے لئے خلوت اختیار کریں تو سب سے پہلے اصراف عامر کا یہ عمل پڑھیں۔ تاکہ خلوت گاہ کے عامر جنات آپ کی ریاضت میں کسی قسم کا خلل پیدا نہ کرسکیں۔

اصراف عامر

اول سورۂ قدر پڑھیں اور آخری آیت مبارکہ "سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" کو تین مرتبہ پڑھیں، پھر یہ پڑھیں۔

اِنْصَرِفُوْا يَا عُمَّارُ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْمَحَلِّ حَتّٰى اَقْضِىْ حَاجَتِىْ ثُمَّ تَعُوْدُوْنَ اِلٰى مَكَانِكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ۔

پھر یہ پڑھیں۔

يَا يَغْمُوْش يَا يَغْمُوْش يَلْغَمُوْش يَلْغَمُوْ اَلْغَمُوْش اَلْمَغُوْش مَرْغَمُوْش مَرْغَمُوْش ايلغموش ايلغموش مَرْشِ مَرْشِ مَرْبُوْش مَرْبُوْشِ جَلَّ الْجَلِيْلُ صَاحِبِ الْاِسْمِ الْكَبِيْرُ الْاَرْضُ بِكُمْ يَا تَرْجُفُ وَالرِّيَاحُ بِكُمْ تَعْصِفُ وَالْاَوْدِيَةُ بِكُمْ تَخْفِقُ وَالْجِبَالُ بِكُمْ تَزَلْزَلُ وَاَسْمَاءُ نَارُ مُحْرِقَةٌ مُحِيْطَةٌ بِكُمْ يَا عُمَّارُ هٰذَا الْمَكَانِ وَاِلَّا فَتَنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَآءِ بِشُهُبٍ مِنْ نَارٍ فَتَقْطَعُ مِنْكُمُ الْاَمْعَاءُ وَتَتْرُكُمْ وَحِيْنَ مَا يَمِيْنَ مَصْرُوْعِيْنَ اللّٰهَ اللّٰهَ اللّٰهَ الْكَلَامُ كَلَامُ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ عَبْدُ اللّٰهِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَيُّهَا الْمَلِكُ طَارِش لَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ رَاحَةٌ حَتّٰى تَرْحَلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ وَاَعْزِمُ عَلَيْكُمْ يَا مَعَاشِرَ الْاَرْوَاحِ وَالْاَعْوَانِ اَنْ تَنْزِلُوْا عَلٰى عُمَّارِ هٰذَا الْمَكَانِ بِالسَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ فِى الْاَعْنَاقِ بِالْهَيْبَةِ وَالْوَقَارِ اَسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَطْرِدُوْهُمْ وَاَبْطِلُوْا حَرَكَاتِهِمْ وَاذْهَبُوْا عُمَّارِ هٰذَا الْمَكَانِ وَحَرِيْمَهُمْ وَعَيَالِهِمْ مِنْ طَرِيْقِ الْخُدَّامِ وَسِيْرُوْا فِىْ خِلْمَتِىْ حَتّٰى يَنْتَهِىْ عَمَلِىْ بِحَقِّ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ هَيَّا اَسْرِعُوْا بِالرَّحِيْلِ فِىْ وَقْتِىْ هٰذَا بِحَقِّ مَبْرُوْهُ كَفْدَغْ دِيْغُوْغِ الوحا السَّاعَةَ۔

طریقہ ریاضت: واضح رہے کہ آیت الکرسی کے حروف کی تعداد ۱۷۰ ہے اور یہی تعداد اس عمل کے روزانہ پڑھنے کی ہے۔ اپنی خلوت میں منگل کے روز نماز فجر ادا کریں اور تمام دن درود پاک کا ورد کریں اور وقت پر نماز ادا کریں اور عشاء کے بعد آیت الکرسی ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اور دعوت شریفہ ۱۷۰ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھیں مگر آپ کی ریاضت منگل کا دن گزار کر بدھ کی رات نماز مغرب سے شروع ہوگی۔ یعنی نماز مغرب سے دعوت شریفہ ۱۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ پھر عشاء کے بعد آیت الکرسی ۳۱۳ مرتبہ، پھر دعوت شریفہ ۱۷۰ مرتبہ، اس طرح سات راتیں مسلسل پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سات راتوں میں کامیابی بخشے گا۔ اگر آپ روزانہ نماز عشاء کے بعد آیت الکرسی ۱۷۰ مرتبہ اور ہر نماز کے بعد دعوت شریفہ ۱۷۰ مرتبہ پڑھیں تو اکیس یوم کی ریاضت کرنا ہوگی۔ دعوت شریفہ ہر نماز کے بعد پڑھنے والی یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَكَّلُ اِلَيْكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَاهِ يَاهِ يَاهِ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَاهُوْ يَاهُوْ يَاهُوْ يَا غِيَاثِىْ عِنْدَ شِدَّتِىْ يَا اَنِيْسِىْ عِنْدَ يَا مُجِيْبِىْ عِنْدَ دَعْوَتِىْ يَا مُفَرِّجَ كُرْبَتِىْ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ يَا اللّٰهُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اَنْتَ حَىٌّ قَيُّوْمٌ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ يَا مَنْ جَمِيْعَ

الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِهٖ اَمْرِهٖ وَقَهْرِهٖ اَسْئَلُکَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مِنْ رُوْحَانِیَّةِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الشَّرِیْفَةِ تُعِیْنُنِیْ عَلٰی قَضَآءِ حَوَائِجِیْ وَمَا اُرِیْدُ یَا مَنْ لَّا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِهْدِنِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ حَتّٰی اَسْتَرِیْحَ مِنَ النَّوْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مَلْکَنِیُّ التَّصْرِیْفَ مَلْکَنِیُّ التَّصْرِیْفَ مَلْکَنِیُّ التَّصْرِیْفَ یَا مَنْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ وَاَرْشِدْنِیْ فِیْمَا اُرِیْدُ مِنْ اِتْمَامِ اَمْرِیْ وَشَفِّعْنِیْ اِسْمَاعَ قَوْلِیْ وَاِثْبَاتَ فِعْلِیْ وَعَمَلِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ اَهْلِیْ یَا مَنْ یَّعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ مِنْ خَلْقِهٖ یَا مَنْ یَّعْلَمُ ضَمِیْرَ عِبَادِهٖ سِرًّا وَّجَهْرًا اَسْئَلُکَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خَادِمَ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الشَّرِیْفَةِ وَالْاٰیَةِ الْکَرِیْمَةِ الْمَنِیْعَةِ یَکُوْنُ لِیْ عَوْنًا عَلٰی مَاۤ اُرِیْدُ مِنْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ حَوْلًا حَوْلًا هَیْلًا هَیْلًا جَوْلًا جَوْلًا مَالِکًا مَالِکًا مَلْطًا مَلْطًا یَا مَنْ لَّا یَتَصَرَّفُ فِیْ مُلْکِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سَخِّرْلِیْ عَبْدَکَ کند یاس حَتّٰی یُکَلِّمُنِیْ فِیْ حَالِ یَقْظِیْ وَیُعِیْنُنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ یَا مَنْ لَّا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا اَللّٰهُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ یَا بَاعِثُ یَا شَهِیْدُ یَاحَقُّ یَا وَکِیْلُ یَاقَوِیُّ یَامَتِیْنُ کُنْ لِیْ عَوْنًا وَّمُعِیْنًا وَّحَافِظًا وَّنَاصِرًا اَمِیْنًا وَسَخِّرْلِیْ خَلْقَکَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ یَاْتُوْنَ خَاضِعِیْنَ طَآئِعِیْنَ مُسْرِعِیْنَ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِخَیْرِکَ وَارْزُقْنِیْ بِفَضْلِکَ بِاَلْفِ الف لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ اَشْکُوْا بَثِّیْٓ اِلَیْکَ مَالَا یَخْفٰی عَلَیْکَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اَیُّهَا السَّیِّدُ کند یاس اَجِبْنِیْ اَنْتَ وَخُدَّامُکَ وَاَعِیْنُوْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ بِحَقِّ مَا تَعْتَقِدُوْنَهٗ مِنَ الْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ وَبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَجِبْ اَیُّهَا السَّیِّدُ کند یاس اَسْرَعَ مِنَ الْبَرْقِ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ بُرْهَانًا نُوْرُ شَیْءٍ اَمَانًا وَّاَنْسِنِیْ بِکَ عَنْ کُلِّ مَطْلُوْبٍ وَّاَصْحِبْنِیْ بِکَ فِیْ نَیْلِ کُلِّ مَرْغُوْبٍ یَا قَادِرُ یَاجَلِیْلُ یَاقَاهِرُ یَا عَظِیْمُ یَا نَاصِرُ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔

مشاہدات دوران ریاضت

پہلی رات کی ریاضت کے دوران نصف رات کے وقت آپ کو اپنی خلوت گاہ کے مشرقی کونے سے گدھے جیسی آواز سنائی دے گی۔ اس وقت استقلال قلب کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں کیونکہ آیت الکرسی کے عامل پر کوئی چیز قادر نہیں ہوسکتی اور دعوت شریفہ حجاب بن جاتی ہے۔ جب آپ کی ریاضت کی دوسری رات یعنی جمعرات کی رات آپ نیزہ مارنے کی اور گھوڑوں کے دوڑنے کی آوازیں سنیں گے۔ یہ آواز آپ کی خلوت گاہ کی چھت کے اوپر سے آئیگی اس وقت بھی استقلال سے بیٹھیں اور خوف نہ کھائیں کیونکہ دعوت شریفہ حجاب بن جائے گی۔ تیسری رات جو جمعہ کی رات ہوگی آپ کی خلوت گاہ میں بلیاں ظاہر ہوں گی۔ پہلی قطار میں برنگ سرخ دوسری میں برنگ سیاہ اور تیسری میں برنگ سفید۔ یہ خلوت گاہ کے دروازے یا کسی دیوار سے ظاہر ہوکر درمیان سے گزرتے ہوئے نکل جائیں گی۔ آپ کو بالکل ان سے ڈرنا نہ چاہئے۔ اور اسی طرح اگلی چند راتوں میں بھی عجیب وغریب مشاہدات ہوں گے۔ آپ اپنے دل میں کسی طرح کا خوف اور گھبراہٹ نہ لائیں بلکہ روزانہ رات کو بخور یعنی اچھی قسم کی خوشبوؤں کی دھونی تیز کرتے رہیں جس سے آپ کی خلوت گاہ معطر رہے۔ آخری رات عود، لوبان اور جلوتری کا بخور بہت زیادہ جلائیں۔

آخری رات جب آپ کی ریاضت نصف کی تعداد میں ہوگی تو خلوت گاہ میں ایک زلزلہ سا آئے گا اور پھر آپ کی خلوت گاہ کی چھت یا دیوار پھٹ جائے گی اور اس جگہ سے نور کے ستون ظاہر ہوں گے۔ پھر اس نور سے ایک خوبصورت نوجوان مثل بدر منیر ظاہر ہوگا جو اس عمل کا خادم ملک کندیاس ہوگا۔ اس وقت آپ خوشبوؤں کی دھونی تیز کردیں اور وہ آپ کو کہے گا السلام علیک یا ولی اللہ۔ آپ اس کے احترام میں کھڑے ہوکر اس طرح جواب دیں۔ وعلیک السلام یا ملک کندیاس ابن عبداللہ۔ پھر وہ آپ سے پوچھے گا کہ تمہاری کیا حاجت ہے۔؟ ہم نے تمہاری بات سن لی ہے اور مان لی ہے یعنی دعا قبول ہوگئی ہے آپ کی۔

آپ اسے کہیں میں اپنے لئے ایک معاون ومددگار خادم چاہتا ہوں جو میری بقیہ عمر میں میرا ہمیشہ خادم رہے۔ ملک کندیاس آپ سے عہد لے گا کہ آپ کسی کی چغلخوری نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تنگ نظر نہ کرنا، مظلوم کی مدد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم میں نافرمانی نہ کرنا۔ نہ اپنی نظر سے اور نہ باقی اعضا سے اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے چالیس رکعتیں پڑھتے رہنا، اور مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کے لئے

دعائے خیر کرنا۔ جب تک زندہ رہیں پس آپ جواباً کہہ دیں جی ہاں میں نے قبول کیا یہ سب کچھ اور اس پر ہمیشہ قائم رہوں گا۔ پس وہ نور کا خادم آپ کو ایک سونے کی انگوٹھی دے گا جس پر اسم اعظم تحریر ہوگا اور وہ کہے گا یہ میرے اور آپ کے درمیان عہد ہے۔ جب مجھے حاضر کرنا چاہیں اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ کی شہادت والی انگلی میں پہن کر دعوت شریفہ تین مرتبہ پڑھ کر مجھے اس طرح مخاطب کرنا یا ملک کند یاس احسینی حضورِ کَ۔ میں فوراً آپ کے سامنے حاضر ہوجایا کروں گا اور آپ کے تمام امور میں مددگار رہوں گا۔ پس آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی۔

تسخیر موکل نورانی

حاضرات ارواح اور تسخیرات ارواح کا علم جتنا دلچسپ ہے اتنا ہی مشکل اور خطرناک بھی ہے۔ اگر یہ علم اتنا ہی آسان ہوتا تو ہر آدمی ارواح کا عامل ہوتا اور مخلوق خدا کا جینا دوبھر ہوجاتا۔ جو لوگ اس عظیم علم کے قواعد وضوابط کو نہیں سمجھتے اور تسخیر ارواح کے اعمال شروع کردیتے ہیں انہیں اکثر رجعت ہوجاتی ہے۔ میں نے اکثر لوگوں کو اس شوق میں پاگل ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو لوگ عملیات کے اصولوں کو مدنظر نہیں رکھتے ان کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ میں پھونک مارنے والا۔ کوئی عمل ان کا درست نہ ہوگا اسی وجہ سے آج کل لوگوں کے اکثر اعمال تسخیرات ارواح باطل ہوتے ہیں۔ واضح کردوں کہ موکلات جنات سے کہیں زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں اور موکلات کے اعمال تسخیر کی ریاضت میں بہ نسبت تسخیر جنات ڈر خوف اور مشاہدات عجیبہ زیادہ ہوتے ہیں۔ تسخیر موکلات کے اعمال کامل مرشد یا اس فن کے عظیم اساتذہ کی نگرانی میں یا ان سے اجازت حاصل کرکے کرنے چاہئیں ورنہ رجعت کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔

طریقہ ریاضت: نوچندی اتوار سے اس عمل کی ریاضت شروع کی جائے۔ مکمل خلوت کی شرط کے ساتھ۔ ریاضت کی مدت اکیس یوم ہے۔ نماز پنجگانہ اور تمام ریاضت کے دوران روزہ رکھنا ہوگا۔ ہر نماز کے بعد ایک ایک تسبیح درود پاک اول وآخر اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ پڑھنا ہے۔ عمل کے دوسرے یا تیسرے ہفتے کے تیسرے یا پانچویں روز دوران ریاضت کمرہ میں ایک نور ظاہر ہوگا اور ہر طرف چمک اور روشنی ظاہر ہوگی۔ یہ علامت کامیابی کی ہے۔ پس برابر اسمائے باری تعالیٰ یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ کی تلاوت کرتے رہیں۔ ان اسماء کا موکل مانوس ہوگا جس کے سر پر ایک نورانی تاج ہوگا۔ عامل کے سامنے ظاہر ہوگا اور سلام کرے گا۔ عامل کو چاہئے کہ جب موکل ظاہر ہوکر سلام کرے تو باادب اور اچھے طریقہ سے سلام کا جواب دے تو موکل کہے گا کہ کون ہے وہ شخص جس نے پناہ مانگی اس اسم اعظم کے ساتھ مشغول رہنے کی۔ اس وقت عامل باادب طریقہ سے کہے کہ میں ارادہ رکھتا ہوں آپ سے بھائی چارے کا تو موکل کہے گا کہ میں تیرا بھائی ہوں اپنا ہاتھ لمبا کر۔ اس وقت عامل کے پاس ایک سبز رنگ کے اچھے کاغذ پر یہ نقش مبارک خوش خط لکھا ہونا چاہئے جو موکل پکڑ لے گا اور عہد کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی حَیُّ الْقَیُّوْم اور عَلِیّ الْعَظِیْم ہے۔ اس وقت عامل کو موکل کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوگا۔ یہی عہد ہوگا عامل اور موکل کے درمیان مگر عامل کے لئے لازم ہے کہ موکل سے باادب کہے کہ مجھے کسی ایسی چیز کا اشارہ دے جس کے ساتھ تیری حاضری کو پہچان سکوں تو موکل کوئی پتھر، نگینہ، انگوٹھی یا کوئی اور ایسی چیز دے گا اور حاضری کا طریقہ بھی بتائے گا۔ پھر اچانک نظروں سے غائب ہوجائے گا۔

سبز کاغذ پر جو نقش مبارک تحریر کرکے پاس رکھنا ہے وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ح	ی	ق	ی	و	م
ح	م	و	ی	ق	ی
ی	ح	م	و	ی	ق
ق	ی	ح	م	و	ی
ی	ق	ی	ح	م	و
و	ی	ق	ی	ح	م

اس کے بعد جب عامل چاہے تو اسے حاضر کرے۔ سوائے جمعہ کے روز۔ پس وہ حاضر ہوگا اور عامل کی ہر جائز خواہش پوری کرے گا اور کوئی کام خلاف شرع نہ کرے گا اور نہ ہی عامل کو کرنے دے گا۔ دوران ریاضت لوبان کا بخور روشن کرنا ہوگا اور روزہ منقی اور روغن زیتون سے رکھنا اور افطار کرنا ہوگا، پانی پیا جاسکتا ہے، باقی غذا سے پرہیز کرنا ہے۔ مندرجہ بالا نقش کے اردگرد آیت الکرسی لکھی جائے گی اور پھر سورۃ الحشر کی آخری آیات لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک تحریر کی جائیں گی۔ یہ نقش مکمل ہوجائے گا۔ اسے دوران ریاضت پاس رکھنا ہوگا۔ دوران ریاضت جو بھی واقعات ومشاہدات پیش آئیں ان کا ذکر کسی سے بھی نہ کریں سوائے اپنے اساتذہ، رہنما کے۔ تمام باتوں کو اپنے دل میں ہی محدود رکھیں اور کسی کو یہ علم نہ ہو کہ آپ عمل تسخیر موکل کررہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

عملیات برائے وسعت رزق وکشائش

(۱) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس شخص کی روزی کا باب تنگ ہوگیا ہو اور وہ چاہے کہ روزی مجھ کو آسانی سے میسر آئے تو لازم ہے کہ صبح وشام میں تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ لکھا ہے کہ اس عمل کا اثر یہ ہے کہ عامل کی سات پشت خلق کی محتاج نہ ہوگی اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور وہ دعا یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقْنِیْ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالاً طَیِّبًا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

(۲) جو شخص سورۂ مبارکہ اِنَّا اَنْزَلْنَا کو تین سوساٹھ مرتبہ پڑھے۔ جو حاجت اور مطلب خدا سے چاہے گا انشاء اللہ تعالیٰ برآوے گا اور ختم اس سورۃ کا اس تعداد سے دفع فقر وفاقہ اور محتاجی اور وسعت رزق اور تونگری اور ادائے قرض کے لئے منجملہ مجربات کے ہے اور ایک حدیث میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اسی کیفیت پر وارد ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھا کرے گا محتاج ہوگا تو خدا اس کو غیب سے روزی پہنچائے گا۔

(۳) جس گھر میں یا جس جگہ میں ہر روز سورۂ قٓ کو تلاوت کیا جائیگا مالک مکان ہمیشہ دولت اور سعادت اور عزت اور حرمت سے رہے گا اور ذلت سے محفوظ رہے گا، یہ مجرب عمل ہے۔

(۴) دولت اور کشائش امور کے لئے ہر روز اس آیت کو تین سو پچاس مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔

یَا وَاسِعُ کو وسعت رزق کے لئے مداومت کرے گا تو ہرگز محتاج نہ ہوگا مجرب ہے۔

(۶) بعض ارباب خواص یعنی ان لوگوں نے جو خاصیت اسماء کے عالم میں لکھا ہے فراخی معاش اور وسعت رزق کے لئے دو ہزار تین سو پچاسی مرتبہ ان اسماء کو پڑھے۔

یَا کَافِیُ یَاغَنِیُّ یَا فَتَّاحُ یَارَزَّاقُ۔

(۷) جو شخص دس جمعے پے درپے ہر ایک جمعہ کو دس دس ہزار مرتبہ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِیُّ کو ذکر کرے اور اس اثنا میں ترک حیوانات کرے، جناب اقدس الٰہی اس کو دنیا وعقبیٰ میں غنی وبے نیاز کرے گا اس پر بھی لوگوں نے تجربہ کا دعویٰ کیا ہے۔

بہ سلسلۂ علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

حسن الہاشمی

کیا گل کھلاتی ہے

اس مضمون کو پڑھئے اور اپنی تاریخ پیدائش کو کسی کاغذ پر لکھ کر دیکھئے اور اندازہ کیجئے کہ آپ قدرتی طور پر کیا خوبیاں اور کیا خامیاں اپنی شخصیت میں رکھتے ہیں: مثال کے طور پر کوئی شخص ۱۷ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پیدا ہوا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش کو ہم اس طرح نوٹ کریں گے۔

۱۹۸۸ء-۱۲-۱۷۔

اس تاریخ پیدائش میں ایک عدد کی تکرار ۳ بار ہے۔ ۸ کی تکرار ۲ بار ہے، ۲، ۷ اور ۹ کا عدد ایک بار آیا ہے۔ اس تاریخ پیدائش کی خوبی اور خامی انداز اس مضمون کو پڑھ کر ہوگا۔ یاد رکھیں کسی بھی تاریخ پیدائش میں دو صفروں کی موجودگی اس تاریخ پیدائش کو غیر مناسب بنا دیتی ہے اور جس شخص کی تاریخ پیدائش میں دو صفر موجود ہوں تو اس کی ترقی میں سست رفتاری رہے گی اور ایسے شخص کو اپنا مقام بنانے میں بہت سخت محنت کرنی پڑے گی۔ ایسے شخص کی ذرا سی بھی غلطی اس کو منزل سے کوسوں دور کر سکتی ہے، جن لوگوں کی تاریخ پیدائش میں دو صفر ہوتے ہیں ان کی زندگی کا اولین حصہ بہت کٹھنائیوں میں گزرتا ہے لیکن اگر یہ لوگ محنت اور مشقت کے عادی ہوں اور انہیں کسی چیز کے پالینے کی لگن ہو تو زندگی کے آخری حصے میں یہ کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۳ صفر ہوں تو ایسے شخص کو اپنی زندگی میں مالی نقصانات بہت اٹھانے پڑتے ہیں۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہو تو پھر صفر کی تکرار انسان کے لئے تباہ کن ثابت ہوتی ہے لیکن عجیب وغریب اتفاق یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو تو صفر کی تکرار نقصان کے بجائے فائدہ پہنچاتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہو تو صفر کی تکرار زندگی میں اچھے برے انقلاب لاتی ہے، انسان اچانک کمال سے زوال تک پہنچ سکتا ہے اور زوال پذیر ہونے کے بعد اچانک عروج پر بھی پہنچ سکتا ہے۔

باقی اعداد کے لئے صفر کی تکرار ضرر رساں ہی ثابت ہوتی ہے۔

ایک : ایسے افراد جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک اور ان کی تاریخ پیدائش میں صفر ایک یا دو ہوں تو ان کو اپنے اہم معاملات میں حد درجہ احتیاط برتنی چاہئے۔ تاریخ پیدائش میں ایک عدد کی تکرار انسان کو بار بار کامیابیوں سے ہی ہمکنار کرتی ہے اور انسان بین الاقوامی شہرت کا حقدار بن جاتا ہے بشرطیکہ اس کی تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار کے آٹھ ۳، ۶، ۸، ۹ کے ہندسے شامل ہوں لیکن یاد رکھیں کہ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کی تکرار یا موجودگی شادی شدہ زندگی میں خرابی لاتی ہے یا عدم مطابقت پیدا کرتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی شریک حیات سے شکایات رہتی ہیں یا ان کی شریک حیات ان کے معیار پر پوری نہیں اترتیں، جس کی وجہ سے گھر اختلافات کی آماجگاہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۱، ۳، ۶ اور ۹ اعداد کی تکرار ہو لیکن صفر موجود نہ ہو تو انسان کی زندگی بے حد کامیاب گزرے گی اور انسان خوشیوں سے مالا مال رہے گا۔ عدد ایک کی تکرار کم سے کم چار مرتبہ ہو اور صفر موجود نہ ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا ۲ ہو تو انسان ماہر علوم نجوم، دست شناس اور خفیہ علوم کا ماہر بن سکتا ہے اور بین الاقوامی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

اگر کسی تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد ۲ بار ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہو یا تاریخ پیدائش میں ۵ کا عدد ۲ بار آیا ہو تو انسان جج، منسٹر یا اسکالر بن سکتا ہے اور غیر معمولی عزت حاصل کر سکتا ہے۔

دو : تاریخ پیدائش میں ۲ کی تکرار انسان کو کامیابیوں سے روکتی ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ اور تاریخ پیدائش میں ۲ ایک سے زائد بار آیا ہو تو پھر انسان آسانی سے عروج تک پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہو اور اس میں ۵ ایک بار آیا تو پھر انسان کو بار بار نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور اس کی ترقی میں بار بار رکاوٹیں پڑتی ہیں۔

تین : اگر تاریخ پیدائش میں ۳ کی تکرار ۳ بار ہو اور ۸ کا عدد ۲ بار آیا ہو، جبکہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہو تو ایسے شخص کی سیاسی زندگی حد سے زیادہ کامیاب گزرتی ہے اور وہ ہر جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کے کارناموں کی قدر ہوتی ہے اور اس سے کارنامے صادر ہوتے رہتے ہیں جن کو حد درجہ پذیرائی نصیب ہوتی ہے۔ اگر تاریخ پیدائش میں ۳ کا عدد ۳ بار آیا ہو اور ۹ کا عدد ۲ بار آیا ہو تو کامیابی اور مقبولیت کی ضمانت ہے۔ ایسے لوگ زندگی کی شروعات دکھوں سے کرتے ہیں لیکن زندگی کا وسطی

اور آخری حصہ انتہائی کامیابی کے ساتھ گزارتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں اور انہیں عوام کی ہمدردیاں حاصل رہتی ہیں۔ اگر تاریخ پیدائش میں ۳ دو بار آیا ہو اور عدد ۶ دو یا ۳ بار آیا ہو تو ایسا انسان بہت سخی، فیاض اور دریا دل ہوتا ہے، اس میں ایثار کرنے کا زبردست جذبہ موجود ہوتا ہے لیکن ایسا شخص محبت پرست بھی ہوگا اور محبت اس کی کمزوری ہوگی۔

چار : اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں چار کا عدد ۳ بار آیا ہو تو ایسا شخص خودمختاری کی زندگی گزارتا ہے اور اس کو ایسے رشتے داروں سے کسی طرح کی کوئی مدد حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کو اپنے رشتے داروں کی مخالفتوں کا سامنا بار بار کرنا پڑتا ہے۔ ۴ عدد کی تکرار بہت سی تبدیلیوں کی وجہ بنتی ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا، پے در پے سفر کرنا ان کی تقدیر بن جاتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں عدد ۴ دو یا دو سے زائد بار آیا ہو تو ایسا شخص تحریر یا تقریر میں نمایاں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہو اور اس کی تاریخ پیدائش میں ۵ کا عدد حد درجہ ہو یا ۴ اور ۵ کی تکرار ہو تو ایسے شخص کی زندگی الجھنوں میں گزرتی ہے اور اسے بے شمار دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہو اور ۴ کی تکرار بھی تاریخ پیدائش میں ہو لیکن ۵ کا عدد ایک بار بھی نہ آیا ہو تو پھر ایسا شخص کامیاب مصنف، شاعر اور دانشور بن جاتا ہے اور اس کو غیر معمولی شہرت اور مقبولیت کا حاصل ہوتی ہے۔

عدد پانچ : اگر تاریخ پیدائش میں ۵ کی تکرار ۳ بار یا ۴ بار ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳، ۵ یا ۸ ہو تو ایسا شخص کامیاب سیاست داں بن سکتا ہے۔ اگر چہ ان کی زندگی کا آغاز بہت معمولی حالات میں ہوتا ہے لیکن پھر رفتہ رفتہ انہیں عزت، مقبولیت، شہرت سبھی کچھ مل جاتا ہے اور وہ نمایاں کامیابی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ تاریخ پیدائش میں ۵ عدد کی تکرار اگر ۳ بار ہو تو اور عدد ۸ کم سے کم ۲ بار ہو تو یہ ایک مقبول ترین انسان کی علامت ہے۔ یہ لوگ کوئی بھی پیشہ اپنا سکتے ہیں، انہیں ہر پیشے میں کامیابی ملتی ہے۔

عدد چھ : اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں عدد ۶ کم سے کم دو، چار یا اس سے زائد بار آیا ہو تو ایسا شخص نمایاں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۶ عدد ایک بار آیا ہو اور اس کے ساتھ ۳ یا ۹ بھی ایک ایک بار آیا ہو تو ایسا شخص بھی کامیابی اور ترقی حاصل کر لیتا ہے اور آسودہ زندگی گزارتا ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہو اور ۶ کا عدد بھی تاریخ پیدائش میں موجود ہو تو ایسا شخص عزت و مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب رہتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہو اور ۳، ۶، ۹ عدد ایک بار تاریخ پیدائش میں آرہے ہوں تو سمجھئے کہ اس شخص کو زبردست عروج اور کمال نصیب ہوگا، یہ شخص ملنسار ہوگا، مہمان نواز ہوگا، خدمتِ خلق میں دلچسپی رکھے گا اور اس کو اربابِ اقتدار کی دستگیری بھی حاصل رہے گی۔

عدد سات : اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو تو ایسا شخص روحانیت میں کمال حاصل کرسکتا ہے اور اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۷ عدد ایک بار یا ۲ بار آیا ہو اور اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو تو ایسے شخص میں زبردست روحانیت ہوگی اور ایسا شخص خفیہ علوم میں مہارت حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو اور اس کی تاریخ پیدائش میں ۱، ۲، ۷ موجود ہوں تو ایسے لوگ ناموری حاصل کرنے میں حد درجہ کامیاب رہتے ہیں اور آسمانِ مقبولیت پر اونچی اڑان اڑتے ہیں۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۷ کا عدد ۳ بار یا ۲ سے زائد بار آیا ہو تو ایسے شخص کو زبردست روحانی سکون میسر رہتا ہے اور ان میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو اور اس کی تاریخ پیدائش میں ۳ عدد کی تکرار ہو تو ایسا شخص دولت مند بن جاتا ہے اور اس کو دستِ غیب سے بھی مدد مل سکتی ہے۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۷ دو بار آیا اور ۳ کا عدد بھی دو بار آیا ہو تو ایسا شخص کامیاب ترین زندگی گزارتا ہے اور اپنے ہم عصروں میں نمایاں نظر آتا ہے۔

عدد آٹھ : اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۸ عدد دو بار آیا اور ۳ کا عدد بھی کم سے کم دو بار آیا ہو تو ایسا شخص مخفی علوم حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ تاریخ پیدائش میں اگر ۸ عدد دو بار آیا ہو، ۳ بھی دو بار آیا ہو اور ۶ بھی دو بار آیا ہو تو ایسا شخص زبردست فنکار بن سکتا ہے۔

عدد نو : اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور اس کی تاریخ پیدائش میں ایک عدد کی تکرار دو بار یا دو سے زائد بار ہو تو ایسا شخص بین الاقوامی شہرت حاصل کرنے میں کامیاب رہے گا۔ ایسا شخص مخفی علوم میں خاصی دلچسپی رکھے گا اور اس کی زندگی میں خوشگوار سفر کی بہتات رہے گی۔ ۹ کے عدد کو علم الاعداد میں بہت طاقتور مانا جاتا ہے اور تاریخ پیدائش میں اس کی تکرار نہایت بلند پائے کی ضمانت ہے۔ لیکن کسی کی تاریخ پیدائش میں ۹ کی تکرار اس کی طبیعت میں جھلاہٹ اور اشتعال کو ثابت کرتی ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو اپنے مزاج پر کنٹرول رکھنا چاہئے۔

بقیہ ص ۱۸۷ پر......

نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

پروفیسر ڈاکٹر ضیاء الدین اعظمی، بانکے رام
(اعظم گڑھ، اترپردیش)

''اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میں بھیانک اندھیروں سے نکل کر روشنی میں اور اتھاہ گہرائیوں سے اٹھ کر بلندیوں میں پہنچ گیا ہوں۔ مجھے اپنے مقصد زندگی کا پہلی بار صحیح شعور ہوا۔ میں نے یہ بات بھی بڑی شدت سے محسوس کی کہ اسلام اور موجودہ مسلمان معاشرے میں بہت بڑا فرق ہے اور غالباً یہی بات غیر مسلموں کے قبول اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم دعوت دین کا دائرہ غیر مسلموں تک وسیع کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس فرق کو ختم کرنا ہوگا ورنہ غیر مسلموں میں توسیع دعوت کا کام ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔''

میں (خاندانی نام بانکے رام) ۳۴ سال پہلے ۱۹۴۳ء میں ضلع اعظم گڑھ (یوپی) کے قصبے میں ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوا۔ میرے والد برادری کے چودھری تھے۔ ہمارا کولکاتہ (مغربی بنگال) میں خاصا وسیع کاروبار تھا۔ میں نے مڈل تک تعلیم اپنے قصبے کے مڈل اسکول میں حاصل کی، پھر شبلی کالج اعظم گڑھ میں جس کے ساتھ ہائی کلاسز بھی تھیں، داخلہ لیا۔ یہاں تحریک اسلامی سے متعارف اور متاثر ہوا اور زندگی کی گاڑی کا رخ ہی بدل گیا۔

۱۹۵۱ء میں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد گھر آیا تو ایک صاحب نے مجھے سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''ستیہ دھرم'' (''دین حق'' کا ہندی ترجمہ) پڑھنے کو دی۔ کتابوں کے مطالعے سے مجھے فطری رغبت تھی، چنانچہ بڑے شوق سے کتاب پڑھی اور اس مطالعے نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں اب تک مہیب تاریکیوں میں کھویا ہوا تھا۔ وہ تہہ در تہہ تاریکیاں چھٹ رہی ہیں اور پہلی بار روشنی کی کرنیں دکھائی دے رہی ہیں۔ اس احساس نے میرے دل میں اس روشنی سے ہم کنار ہونے کی تڑپ پیدا کردی۔ میں نے اس کتاب کو کئی بار پڑھا اور ہر بار گرمی شوق دو آتشہ ہوتی گئی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اس مصنف کی ہندی میں ترجمہ شدہ تمام کتابیں حاصل کرکے پڑھوں گا۔

میں نے ہندو مذہب کی باقاعدہ تعلیم تو حاصل نہیں کی تھی، البتہ ایک ہندو گھرانے میں پیدائش اور اپنے گردوپیش کے شدید مذہبی ماحول کی وجہ سے میں ہندو مذہب کے عقائد اور رسوم سے اچھی طرح متعارف بھی تھا اور بے حد متاثر بھی، بلکہ میرے دل میں ہندو مذہب کے لئے شدید عصبیت تھی۔ میں ہندو مذہب کے سوا کسی دوسرے مذہب کو برسر حق نہیں سمجھتا تھا لیکن اسلام کا مطالعہ شروع کیا اور میرے سامنے اسلام کا یہ دعویٰ آیا کہ ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' یعنی صرف اسلام ہی دین حق ہے تو میں نے ایک بار پھر ہندو مذہب کو نئے سرے سے سمجھنے کی کوشش کی۔ اس مقصد کے لئے اپنے کالج کے سنسکرت کے لیکچرار کی طرف رجوع کیا۔ وہ گیتا اور ویدوں کے بہت بڑے عالم تھے، لیکن مجھے مطمئن نہ کرسکے۔ امر واقعہ تو یہ ہے کہ ہندو مذہب کے دیومالائی نظام عقائد اور ناقابل فہم رسوم میں اطمینان قلب کے لئے سرے سے کوئی سامان ہی موجود نہیں، یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کے نوجوان طبقے میں اپنے مذہب کے دیومالائی تصورات اور عجیب وغریب رسوم کے متعلق سخت بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ اگر ان لوگوں سے رابطہ قائم کیا جائے اور ان کی ذہنی سطح اور مخصوص پس منظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے لٹریچر تیار کرکے ان میں پھیلایا جائے تو ان میں دعوت اسلامی کے پھیلنے کے بڑے مواقع ہیں۔ اس کا مجھے ذاتی طور پر تجربہ ہے۔

میٹرک پاس کرنے کے بعد جب میں کالج گیا تو میرا یہ معمول تھا کہ تفریح کے پیریڈ میں شیخ مودودیؒ کی ہندی میں ترجمہ شدہ کتابوں کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دوست ہندو طلبہ کو ایک علیحدہ جگہ بٹھا کر سید مودودیؒ کی مشہور کتاب ''دینیات'' پڑھ کر سنایا کرتا۔ وہ نہ صرف یہ کہ بڑی توجہ اور دل جمعی سے سنا کرتے، بلکہ اس سلسلے میں ان کی دلچسپی اس قدر زیادہ تھی کہ اگر بوجوہ میرے مسلمان ہوجانے کا فوری انکشاف نہ ہوجاتا تو شاید وہ سب لوگ بھی میرے ساتھ ہی قبول اسلام کا اعلان کرتے۔

چھٹیوں کے بعد کالج کھلا تو میرے اندر مزید اسلامی کتابوں کے مطالعہ کرنے کا شوق اور فراواں ہوچکا تھا۔ خوش قسمتی یہ تھی کہ مجھے سید مودودیؒ کی ہندی میں ترجمہ شدہ کتابیں آسانی سے مل جاتیں۔ اسی مطالعہ کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ سید مودودی نے ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے سزائے موت کو خندہ پیشانی سے لبیک کہا تھا

اور رحم کی اپیل کی پیشکش یہ کہہ کر مسترد کردی تھی کہ میرے لئے اللہ کی راہ میں شہید ہونا ظالموں سے رحم کی اپیل کرنے کے مقابلے میں بدرجہا بہتر ہے۔ اس واقعے نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے موت کو خندہ پیشانی سے لبیک کہنے والے لوگ صرف تاریخ کی کتابوں میں ملتے ہیں۔ اب پتہ چلا کہ اسلام میں آج بھی ایسے عظیم لوگ موجود ہیں جو راہ حق میں ہنسی خوشی جان دیدینے کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے ہیں۔ اس انکشاف نے مجھے اسلام کے اور زیادہ قریب کردیا۔

اسی دوران مجھے خواجہ حسن نظامی کا ہندی ترجمہ قرآن پڑھنے کا موقع ملا۔ اللہ نے مزید مہربانی یہ کی کہ شبلی کالج ہی کے ایک استاد نے جو سید مودودیؒ کی فکر سے گہرے متاثر تھے اور جنہوں نے ایک ہفتہ وار حلقہ درس قرآن بھی قائم کررکھا تھا، اسلام کے لئے میرا ذوق وشوق دیکھ کر مجھے اپنے حلقہ درس میں شامل ہونے کی خصوصی اجازت دیدی۔

سید مودودیؒ کی کتابوں کے مسلسل مطالعے اور حلقہ درس قرآن میں باقاعدگی سے شمولیت نے میرے قبول اسلام کے جذبے کو دوآتشہ کردیا، مگر بعض خدشات دل ودماغ میں اُبھر اُبھر کر میرے اس روحانی سفر کی راہ میں حائل ہوجاتے اور میں ٹھٹھک کر رہ جاتا۔ سب سے زیادہ پریشانی یہ تھی کہ میں دوسرے اہل خاندان کے ساتھ کس طرح نباہ کرسکوں گا، خصوصاً چھوٹی بہنوں کے مستقبل کے متعلق بہت پریشان تھا، مگر اسی دوران ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ مجھے نتائج کی پرواہ کئے بغیر فوراً اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ ہوا یہ کہ ایک دن ان ہی استاد صاحب نے جن کے حلقہ درس میں میں بلاناغہ شامل ہوتا تھا، سورۂ عنکبوت کا درس دیا۔ پہلے انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ (القرآن، العنکبوت ۲۹، ۴۱)

’’جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے، جو گھر بناتی ہے اور سب سے بودا گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔ کاش لوگ (اس حقیقت سے) باخبر ہوتے۔‘‘ (ترجمہ آیت مذکورہ)

پھر اس کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے تمام سہارے مکڑی کے جالے کی طرح کمزور اور بے بنیاد ہیں۔ ان کی اس تشریح اور دل میں کھپ جانے والے انداز بیان نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور میں نے بغیر کسی تاخیر کے اسلام قبول کرنے اور تمام سہاروں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کا سہارا پکڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ اسی مجلس میں میں نے اپنے استاد سے کہا کہ میں فوری طور پر اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں، ساتھ ہی ان سے نماز سے متعلق کوئی مناسب کتاب بھی مانگی۔ انہوں نے مجھے ادارہ ’’الحسنات‘‘ رام پور (یوپی) کی آسان ہندی زبان میں شائع کردہ کتاب ’’نماز کیسے پڑھیں‘‘؟ دی، جس سے میں نے چند گھنٹوں کے اندر اندر نماز سیکھ لی۔ مغرب کے قریب دوبارہ استاد کے پاس پہنچا۔ ان کے ہاتھ پر باقاعدہ اسلام قبول کرلیا اور ان ہی کی اقتدا میں مغرب کی نماز ادا کی۔ یہ میری سب سے پہلی نماز تھی اور اس کی کیفیت میں کبھی بھول نہ سکوں گا۔

قبول اسلام، انکشاف اور اعلان کے درمیان کئی ماہ کا وقفہ رہا۔ حلقہ بگوش اسلام ہونے کے فوراً بعد مجھے ایک زبردست ذہنی کشمکش سے دوچار ہونا پڑا۔ یہ دراصل اس عملی کشمکش کا نقطۂ آغاز تھا، جو چند ماہ بعد میرے قبول اسلام کے انکشاف اور اعلان کے بعد شروع ہونے والی تھی۔ اس ذہنی کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا سلسلہ تعلیم منقطع ہوکررہ گیا۔ میرا سارا وقت یا تو سید مودودیؒ کی کتابوں کے مطالعے میں گزرتا یا ان کی کتابوں کے منتخب حصے اپنے ساتھی طلبہ کو سنانے میں۔ نماز کے وقت میں چپ چاپ گھر سے نکل جاتا اور کسی الگ تھلگ جگہ جاکر نماز ادا کرتا۔ یہ سلسلہ کوئی چار ماہ تک جاری رہا۔ لیکن میری یہ سرگرمیاں زیادہ مدت تک پوشیدہ نہ رہ سکیں۔ میں اعظم گڑھ میں اپنے ایک عزیز کے ہاں رہتا تھا۔ اس کا لڑکا میرا دوست اور ہمراز تھا۔ اس نے جو مجھ میں یہ تبدیلیاں دیکھیں تو پہلے خود مجھے سمجھانے کی کوشش کی اور کہا کہ اس طرح اسلام قبول کرنے کے بعد میں اپنے والدین اور عزیز واقارب سے کٹ جاؤں گا لیکن جب اس نے ’’ناقابل اصلاح‘‘ پایا تو والد صاحب کو کلکتہ خط لکھ دیا کہ فوراً اعظم گڑھ پہنچیں، ورنہ لڑکا ہاتھ سے نکل جائے گا۔ والد صاحب خط ملتے ہی پہنچ گئے اور پھر مجھے بتدریج ان حالات سے دوچار ہونا پڑا، جن کی توقع تھی اور جن کے لئے میں اپنے آپ کو ذہنی طور پر پہلے سے تیار کرچکا تھا۔

والد صاحب کلکتہ سے اعظم گڑھ پہنچے تو انہوں نے ابتدا میں براہ راست مجھے کچھ کہنے کے بجائے میرے حالات کا جائزہ لیا، پھر یہ سمجھتے ہوئے میں شاید کسی جن یا بھوت سے متاثر ہوگیا ہوں، مختلف پنڈتوں اور پروہتوں سے میرا علاج کرانے لگے، لیکن کوئی جن یا بھوت ہوتا تو شاید جھاڑ پھونک سے چلا جاتا۔ یہاں تو معاملہ ہی دوسرا تھا، چنانچہ جو چیز بھی پنڈتوں اور پروہتوں سے لاکر دیتے میں بسم اللہ پڑھ کر کھالیتا، بہرحال

جب وہاں میرا علاج نہ ہوسکا تو والد صاحب نے مجھے اپنے ساتھ کلکتہ لے جانے کا فیصلہ کیا، تاکہ تحریک اسلامی کے افراد سے جو ان کے نزدیک اس "بیماری" کی اصل جڑ تھے، رابطہ برقرار نہ رہ سکے، لیکن بھلا یہ رابطہ کہاں اس طرح کے حیلوں بہانوں سے ٹوٹ سکتا تھا۔؟ چنانچہ کلکتہ پہنچتے ہی میں نے وہاں کے تحریکی رفقا سے رابطہ قائم کیا اور اس طرح میرا سب سے بڑا یعنی نماز پڑھنے کا مسئلہ بھی حل ہوگیا۔ والد صاحب کو علم ہوا تو وہ بھونچکے رہ گئے۔ انہوں نے فوراً مجھے الٰہ آباد میں مقیم اپنے ایک عزیز کے ہاں بھیج دیا۔ یہاں اب جھاڑ پھونک کے ساتھ ساتھ مختلف پنڈتوں اور پروہتوں نے مجھے سمجھانا، بجھانا بھی شروع کردیا۔ کہنے لگے، "ہندو مذہب اسلام کے مقابلے میں زیادہ مکمل مذہب ہے، لیکن جب میں نے ہندو مذہب کے بارے میں سوالات کئے تو وہ جواب نہ دے سکے۔ زچ ہوکر بولے، اچھا، اگر ہندو مذہب چھوڑنا ہی ہے تو پھر مسلمان بننے کے بجائے عیسائی بن جاؤ، کیونکہ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی اور اس کے مقابلے میں عیسائیوں کی فارغ البالی سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ عیسائیت اسلام کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر مذہب ہے۔ میں نے جواب میں کہا۔ دراصل میں مسلمانوں سے نہیں، بلکہ اسلام سے متاثر ہوکر مسلمان ہوا ہوں۔

آخر کچھ عرصے کی جھاڑ پھونک اور بحث ومباحثہ کے بعد مجھے ناقابل علاج قرار دیدیا گیا اور والد صاحب دوبارہ اپنے گھر لے آئے۔ گھر والوں کا پہلے ہی رو روکر برا حال ہو چکا تھا۔ مجھے مکان کے ایک کمرے میں رکھا گیا اور تحریکی رفقا سے رابطہ ممنوع قرار دیدیا گیا۔ ساتھ ہی والدہ صاحبہ، بہنوں اور دوسری رشتے دار خواتین نے مجھے اسلام سے باز رکھنے کے لئے اپنے طور پر رونے دھونے اور منت سماجت کا سلسلہ شروع کردیا۔ اِدھر جھاڑ پھونک بھی جاری رہا، لیکن یہاں ہر چیز بے اثر ثابت ہورہی تھی۔ تنگ آکر گھر والوں نے سخت قدم اٹھانے کا فیصلہ کرلیا۔ مجھ پر دباؤ ڈالنے کے لئے ان سب نے بھوک ہڑتال کردی۔ میرے لئے یہ بڑا ہی سخت اور صبر آزما مرحلہ تھا۔ والدین اور بھائی بہن کوئی بھی کھانے کی کسی چیز کو ہاتھ تک نہ لگاتے۔ وہ میری نظروں کے سامنے بھوک سے نڈھال پڑے سسکتے رہتے، لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے استقامت بخشی اور اسلام سے باز رکھنے کا یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوا۔

اس کوشش ناکام کے بعد گھر والوں نے ایک اور حربہ آزمایا۔ ایک مولوی صاحب کو لے آئے، جنہوں نے مجھے بتایا کہ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص اپنے والدین کی زندگی میں ان کی مرضی اور اجازت کے بغیر اسلام قبول کرنے کا اعلان یا کوئی بھی ایسا کام کرے۔ جس سے اس کے قبول اسلام کا اظہار ہوتا ہو، اس لئے جب تک آپ کے والدین زندہ ہیں، آپ اپنے اسلام کو دل میں رکھیں اور نماز اور دوسرے احکام پر عمل درآمد سے سختی سے اجتناب کریں۔ مولوی صاحب کی یہ بات مجھے کچھ عجیب سی لگی، لیکن اس وقت تک مجھے اس سلسلے میں مزید کچھ زیادہ معلومات نہیں تھیں، اس لئے میں نے مولوی صاحب کے اس مشورے کو واقعی اسلام کا ایک حکم سمجھتے ہوئے سر تسلیم خم کردیا۔ اس پر گھر اور برادری میں خوب خوب خوشیاں منائی گئیں۔ چند ہی دن بعد انکشاف ہوا کہ ان مولوی صاحب کا تعلق ایک ایسے فرقے سے ہے، جو خود اپنے آپ کو مسلمانوں کے سواد اعظم سے علیحدہ سمجھتا ہے اور یہ کہ ان کے اس فتوے کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ پتہ چلتے ہی میں نے اپنے معمولات کو دوبارہ اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کا فیصلہ کرلیا اور دوبارہ باقاعدگی سے پانچوں وقت کی نماز پڑھنے لگا۔ ساتھ ہی ہندو مذہب سے کھلے بندوں اظہار برأت شروع کردیا۔ چند دن بعد میں ایک مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مقامی ہندوؤں کے ایک گروہ نے مسجد میں گھس کر نمازیوں پر حملہ کردیا۔ میں نے یہ صورت حال دیکھی تو فیصلہ کرلیا کہ اب قبول اسلام کے باقاعدہ اعلان کا وقت آچکا ہے، چنانچہ میں نے مسجد ہی میں سرِ عام اپنے قبول اسلام کا اعلان کردیا اور واضح کیا کہ اب میرا ہندو مت یا ہندوؤں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ ہندوؤں کے لئے ایک کھلا چیلنج تھا اور مجھے ان کی طرف سے اس چیلنج کا جواب دینے کے متعلق کوئی غلط فہمی نہ تھی۔

گھر پہنچا تو گھر والوں کا رنگ ہی بدلا ہوا تھا، ان کی وہ خوشیاں جو چند دن پہلے میرے اسلام کو پوشیدہ رکھنے کے فیصلے سے پیدا ہوئی تھیں کافور ہو چکی تھیں اور سب کے چہرے غم سے نڈھال ہو چکے تھے، لیکن بحمد اللہ ایسی کسی بھی چیز سے میرے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ اِدھر والد صاحب نے یہ سمجھ کر کہ اب مجھے اسلام سے باز رکھنا ان کے بس کا روگ نہیں، میرا معاملہ ایک ہندو تنظیم کے سپرد کردینے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ تنظیم اپنی انتہا پسندی اور اسلام دشمنی کے لئے بری طرح بدنام ہے۔ اب ابتلا اور مصائب کا ایک نیا اور نہ ختم ہونے والا بہت سخت اور صبر آزما سلسلہ شروع ہوگیا اور اگر اللہ مجھے استقامت نہ دیتا تو شاید میں ان حالات کا مقابلہ نہ کرسکتا۔

مجھے ہندوؤں کی جس تنظیم کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا وہ مذہب کے معاملے میں انتہا پسند ہی نہیں، تشدد پسند بھی ہے۔ اس تنظیم کے

مقاصد میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ بھی شامل ہے کہ ان مسلمانوں اور عیسائیوں کو ہر ممکن طریقے سے دوبارہ ہندو بننے پر مجبور کیا جائے۔ جن کے آباؤ اجداد ہندو تھے۔ ظاہر ہے جن لوگوں کی انتہا پسندی کا یہ عالم ہو، وہ ایک ہندو نوجوان کے قبول اسلام کو کس طرح ٹھنڈے پیٹوں برداشت کرسکتے تھے۔ ان کے ہتھے چڑھنے کے بعد کسی شخص کے سامنے صرف دو ہی راستے کھلے رہ جاتے ہیں، ارتداد یا موت۔ تیسرے کسی راستے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے بالکل ہی معجزانہ طور پر اس آزمائش سے بچالیا لیکن جن دوسری آزمائشوں سے گزرنا پڑا وہ بھی کم صبر آزما نہ تھیں۔

بعض مخلص دوستوں کے پرزور اصرار پر جو مجھے اس انتہا پسند تنظیم کے حوالے کردینے کے منصوبے سے آگاہ تھے، مجھے شہر سے باہر واقع ایک دوست کے گھر ایک ایسے کمرے میں پناہ گزیں ہونا پڑا، جہاں مویشی باندھے جاتے تھے۔ مذکورہ انتہا پسند تنظیم کو میری یوں اچانک گمشدگی کی اطلاع ملی تو اس کے کارکن میری تلاش میں پورے شہر میں پھیل گئے۔ شہر کی کوئی مسجد، کسی معروف مسلمان کا مکان، کوئی راستہ اور کوئی اڈہ ایسا نہ تھا، جہاں پر پہرے نہ بٹھادیئے ہوں۔ مجھے اس ناکہ بندی کی برابر اطلاع ملتی رہی۔ یہ سلسلہ کئی دن تک جاری رہا۔ یہ رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا۔ سحر و افطار اور نماز کی ادائیگی کا اہتمام بھی اسی مویشی خانہ میں ہوتا۔ تقریباً ایک ہفتہ اس پناہ گاہ میں اسی حال میں گزرا، پھر اس تنظیم کے کارکنوں نے وہاں سے مایوس ہوکر اپنی تلاش کا رخ دوسرے شہروں کی طرف پھیر دیا، چنانچہ ایک روز رات کے پچھلے پہر بھیس بدل کر ایک ساتھی کے ہمراہ ریلوے اسٹیشن پہنچا اور ایک دوسرے بڑے شہر میں پہنچ گیا۔ وہاں کے تحریکی رفقا کو میرے قبول اسلام کے بارے میں پہلے سے پتہ تھا۔ دراصل میں ان ہی کی دعوت پر وہاں گیا تھا۔ مجھے ان لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور میری خواہش پر ایک دینی درس گاہ میں داخل کروادیا لیکن ابھی وہاں تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ اس ہندو تنظیم کے کارکن آوارد ہوئے اور وہاں رہنا ممکن نہ رہا، چنانچہ ان رفقا نے مجھے بدایوں کے ایک دور افتادہ قصبے کی ایک درس گاہ میں بھیج دیا۔ اس درس گاہ کا انتخاب اس اعتبار سے مناسب تھا کہ یہ علاقہ اس ہندو تنظیم کی رسائی سے باہر معلوم ہوتا تھا۔ وہاں میں نے دینی تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی سیکھنا شروع کردی، کیونکہ اس کے بغیر محض ہندی زبان کے بل بوتے پر اردو زبان میں موجود وسیع اسلامی لٹریچر پر حاوی ہونا ممکن نہ تھا۔ ابھی اس مدرسے میں بمشکل ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ اس تنظیم کے کارکن میری تلاش میں وہاں بھی پہنچ گئے۔ یہ محض ایک معجزہ تھا کہ ان کے آنے کی اطلاع مجھے پہلے مل گئی اور وہاں سے نکل جانے میں آسانی رہی۔

اب میری منزل جنوبی بھارت کا صوبہ تمل ناڈو تھا۔ وہاں کی مشہور دینی درس گاہ دارالسلام عمر آباد ضلع ویلور کے ارباب حل وعقد میرے بارے میں پہلے سے جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے سرآنکھوں پر بٹھایا۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہاں تقریباً چھ سال تک مجھے پوری یکسوئی اور دل جمعی سے دینی تعلیم حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔ یہاں تقریباً پانچ سال گزارنے کے بعد میں نے کچھ عرصہ کے لئے اپنے آبائی قصبے میں جانے کا فیصلہ کیا۔ وہاں میں نے اپنے ان ہی محسن کے ہاں قیام کیا، جنہوں نے مجھے سب سے پہلے سید مودودیؒ کی ایک چھوٹی سی کتاب ''ستیہ دھرم'' (دین حق) کے ذریعہ اسلام سے روشناس کرایا تھا۔ لوگوں کو میری آمد کی خبر ہوئی تو وہ جوق در جوق مجھ سے ملنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ حیران کن بات یہ تھی کہ ان میں ہندو بھی تھے۔ اس کی وجہ مجھے بعد میں معلوم ہوئی۔ وہ یہ کہ انہوں نے جب دیکھا کہ اس قدر مصائب اور شدائد کے باوجود میں نے اسلام پر استقامت دکھائی ہے اور مجھے کوئی لالچ اور خوف راہ حق سے منحرف نہیں کرسکا تو ان کی نفرت عقیدت میں بدل گئی۔ اسی دوران عید الفطر آگئی۔ مسلمانوں نے اعلان کردیا کہ عید کی نماز بھی میں ہی پڑھاؤں گا اور خطبہ بھی میں ہی دوں گا۔ اس اعلان کے نتیجے میں نہ صرف یہ کہ قرب وجوار کے ہزاروں مسلمان بڑے بڑے جلوسوں کی شکل میں عیدگاہ میں جمع ہونے لگے، بلکہ عیدگاہ کے چاروں طرف ہزاروں ہندو بھی میری تقریر سننے کے لئے پہنچ گئے۔ وہ اس بات پر بیحد حیران تھے کہ مسلمانوں نے ایک ایسے شخص کو جو ابھی چند سال پہلے ہندو تھا، اپنی مذہبی پیشوائی اور امامت کے منصب پر کس طرح فائز کرلیا۔ وہ اسلام کے اس پہلو اور پھر میری تقریر سے حد درجہ متاثر ہوئے۔

اللہ کا شکر ہے والدین کے رویے میں بھی خاصی تبدیلی آچکی تھی، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں مجھ جیسے حالات سے دوچار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو بعید نہ تھا کہ معمولی توجہ سے وہ بھی حلقہ بگوش اسلام ہوجاتے۔

دارالسلام عمرآباد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میں نے مزید تعلیم کیلئے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا، جو بآسانی مل گیا۔ چار سال کے بعد وہاں سے فارغ التحصیل ہوا تو جامعۃ الملک عبد العزیز مکہ مکرمہ میں ایم اے میں داخلہ لے لیا۔ ایم اے میں میرا تحقیقی

مقالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث کی نوعیت اور حیثیت سے متعلق تھا اور اس کا عنوان تھا: "ابو هريرة في ضوء مروياته في جمال شواهده وانفراده" یہ امتحان بھی امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ سے منسلک ہوگیا، چنانچہ اب رابطہ عالم اسلامی میں ایک ذمہ دار منصب پر فائز ہوں۔

(ا) رابطہ میں رہتے ہوئے بھی میں نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ حال ہی میں جامعہ ازہر قاہرہ (مصر) سے پی ایچ ڈی کی ہے۔ پی ایچ ڈی میں میں نے اپنے تھیس (thesis) میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے عدالتی پہلو پر تحقیق کی ہے اور اس کا عنوان ہے: "اقضية رسول الله صلى الله عليه وسلم" یہ دونوں تحقیقی مقالے عنقریب کتابی صورت میں شائع کیے جارہے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا میں بھیانک اندھیروں سے نکل کر روشنی میں اور اتھاہ گہرائیوں سے اٹھ کر بلندیوں میں پہنچ گیا ہوں۔ مجھے اپنے مقصد زندگی کا پہلی بار صحیح شعور ہوا۔ میں نے یہ بات بھی بڑی شدت سے محسوس کی کہ اسلام اور موجودہ مسلمان معاشرے میں بہت بڑا فرق ہے اور غالباً یہی بات غیر مسلموں کے قبول اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم دعوت دین کا دائرہ غیر مسلموں تک وسیع کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس فرق کو ختم کرنا ہوگا ورنہ غیر مسلموں میں توسیع دعوت کا کام ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے۔

یوں تو اسلامی نظام حیات کے ہر پہلو کی کیفیت

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

کی سی ہے لیکن پھر بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ مجھے اسلام کے رشتہ اخوت ومؤاسات نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ آج اس گئے گزرے دور میں بھی اسلام کے ان تابناک اصولوں کی برکت سے مسلمان معاشرے میں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (القرآن، سورۃ الحجرات، ۴۹، ۱۰) کا جذبہ جاری وساری ہے، اسی طرح آج بھی مسلمان معاشرے میں معاشرتی مساوات کی جو روح کارفرما ہے، اس کی نظیر کسی اور معاشرے میں نہیں ملتی۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ (القرآن، سورۃ الحجرات ۴۹، ۱۳) کے جس ارشاد ربانی نے دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عربی نخوت کے بت کو پاش پاش کردیا تھا اور بلال حبشیؓ اور سلمان فارسیؓ کو ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا ہم پلہ بنادیا تھا اس کے اثرات اس گئے گزرے دور میں بھی مسلمان معاشرے پر بڑے صاف اور واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

تحریک اسلامی میں مجھے سب سے زیادہ تحریک کے داعی سید مودودیؒ کے ذاتی کردار نے متاثر کیا ہے۔ راہ حق میں عزیمت واستقامت کی جو نظیر سید مودودیؒ نے قائم کی، اس کی مثال ماضی قریب میں بمشکل ہی ملے گی۔ محض دعویٰ کرنا اور بات ہے، لیکن پھانسی کی سزا ملنے پر بھی پائے استقامت میں لغزش نہ آنے دینا اور باطل کے ساتھ سمجھوتے کی پیشکش کو پائے استحقار سے ٹھکرادینا کوئی معمولی بات نہیں۔

شیخ مودودیؒ نے جو اسلامی لٹریچر تخلیق کیا ہے، میرا یہ ایمان ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے مسلمانوں میں الحاد ولادینیت اور دہریت کو کبھی فروغ نہیں مل سکتا۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اگر سید مودودی کا تخلیق کردہ یہ عظیم الشان لٹریچر موجود نہ ہوتا تو اب تک مسلمانوں کا جدید تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ اسلام سے بالکل بے گانہ ہوچکا ہوتا۔

موجودہ دور میں ملت اسلامیہ کو درپیش سب سے بڑا چیلنج وہ مختلف افکار ونظریات اور ازم ہیں، جو گزشتہ صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں خالص مادہ پرستانہ بنیادوں پر کام کررہے ہیں۔ آج کی دنیا کا ایک بڑا حصہ ان ہی ملحدانہ افکار ونظریات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اگرچہ یہ نظریات نوع انسانی کو ذہنی استقرار اور قلبی سکون فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں اور ان کے نتیجے میں انسان کے مسائل اور مصائب میں بھیانک اضافہ ہوا ہے اور اب دنیا ان سے اکتا چکی ہے لیکن اس کے باوجود انہیں ایک خاص مقصد کے تحت ایک منظم طریقے سے عالم اسلام میں پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے اور بدقسمتی سے انہیں مسلمانوں میں پھیلانے کے لئے خود مسلمانوں ہی میں بعض ایجنٹ مل گئے ہیں۔

میرے خیال میں اس صورت حال سے پریشان ہونے کی قطعا کوئی ضرورت نہیں۔ اسلام کسی انسان کا نہیں، بلکہ اللہ کا اتارا ہوا دین ہے اور خود ساختہ افکار ونظریات اس کے مقابلے میں زیادہ عرصہ تک ٹھہر نہیں سکتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان ارباب فکر ونظر اس چیلنج سے اسلام کی روشنی میں عہدہ برآ ہونے کے لئے میدان میں آجائیں اور ان گمراہ کن افکار ونظریات کے مقابلے میں اسلام کو پیش کریں۔ اگر ایسا ہوجائے تو مجھے یقین ہے کہ یہ ملحدانہ افکار ونظریات اسلام کے مقابلے میں ریت کی طرح بے بنیاد ثابت ہوں گے۔ میں اس سلسلے میں مفکر اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور تحریک اسلامی سے وابستہ دوسرے مفکرین کے تخلیق کردہ لٹریچر کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ بلاشبہ اپنے اندر اس چیلنج سے عہدہ برآ ہونے

کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے دانش اور اہل قلم ان کتابوں میں دیئے گئے رہنما خطوط کی روشنی میں مزید لٹریچر تیار کریں تاکہ ہمارے لئے زندگی کے ہر میدان میں اسلام کی روشنی میں مکمل رہنمائی کا سامان موجود رہے۔

اب تک اردو، ہندی عربی میں میری چھ تصانیف مکمل ہو چکی ہیں۔ پہلی کتاب ''گنگا سے زمزم تک'' اردو زبان میں ہے۔ اس کے علاوہ ہندی زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد اور اسلامی نظام حیات کے مختلف پہلوؤں کو ایک دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کی صورت میں خالص علمی ادب میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہی پہلوؤں سے ہندو مت، بدھ مت، جین مت اور سکھ مت کا تقابلی مطالعہ بھی کروں گا، کیونکہ میرے نزدیک ہندوؤں کی اسلام سے دوری کا، دوسری بہت سی باتوں کے علاوہ ایک سبب یہ بھی ہے کہ ان کے سامنے اسلام کو خود ان کی زبان میں اور ان کی مخصوص ذہنی افتاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے پیش کرنے کی بہت کم کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں جماعت اسلامی ہند کے شائع کردہ ہندی لٹریچر کے علاوہ کوئی اور قابل ذکر چیز بمشکل ہی ملتی ہے۔ یہ لٹریچر خاصی مقدار میں ہونے کے باوجود کافی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ہندوؤں کے سامنے ان کی مخصوص ذہنی افتاد کو سامنے رکھتے ہوئے خود ان کی اپنی زبان میں اسلام کو وسیع پیمانے پر پیش کیا جائے تو ہندوؤں میں اسلام کی اشاعت کے خاصے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں، خصوصاً اس لئے کہ اب ہندوؤں کا نوجوان طبقہ ہندو مت کے دیومالائی عقائد اور رسم و رواج سے سخت غیر مطمئن ہوتا جا رہا ہے۔ وہ ذہنی سکون کی تلاش میں ہندو مت کو چھوڑ کر کسی اور طرف جانا چاہتا ہے۔ اگر ہم اسلام کو خود ان کی زبان میں ان کی اپنی ذہنی سطح کے مطابق ان کے سامنے پیش کریں تو شاندار نتیجہ نکل سکتا ہے۔ یہی اس کتاب کے لکھنے کا بنیادی محرک ہے۔ اس کتاب کی تصنیف کا ایک سبب اور بھی ہے۔ بھارت میں ہندی زبان کے سرکاری اور تعلیمی زبان قرار دیئے جانے کے بعد مسلمانوں کے لئے ناگزیر ہو گیا ہے کہ وہ ہندی زبان میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر تخلیق کرنے کا اہتمام کریں، ورنہ اندیشہ ہے کہ وہاں خود مسلمانوں کی آئندہ نسلیں بھی بتدریج اسلام سے بیگانہ ہوتی چلی جائیں گی۔

تقریباً دس سال بعد میں دوبارہ ہندوستان گیا تو میں نے ہندوستان کو کئی پہلوؤں سے مختلف پایا۔ سب سے اہم پہلو ہندو مسلم تعلقات کا ہے، کیونکہ ہندوؤں میں اسلام کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں اس چیز کو بنیادی کردار ادا کرنا ہے۔ ہندوؤں میں اسلام سے دوری کا سب سے بڑا سبب مسلمانوں سے ان کی نفرت اور دوری رہا ہے، جس کے باعث کچھ تو اپنا تعصب تھا اور کسی حد تک خود مسلمانوں کا طرز عمل بھی۔ مسلمانوں سے اپنی شدید نفرت کی وجہ سے وہ اسلام کے زندگی بخش نظام کو قریب سے دیکھ ہی نہیں سکے اور ہمیں یہ بات بھی تسلیم کرنا ہوگی کہ خود مسلمان بھی انہیں پوری طرح متاثر نہ کر سکے۔ وہ نہ تو انہیں اسلام کی دعوت صحیح طور پر پیش کر سکے اور نہ اپنے طرز عمل سے اس بات کی شہادت دے سکے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو ذلت کی کن پستیوں سے اٹھا کر عظمت کی کن بلندیوں پر فائز کر سکتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوؤں میں کئی انتہا پسند تنظیمیں مثلاً ہندو مہا سبھا، جن سنگھ، راشٹریہ سیوک سنگھ وغیرہ پیدا ہو گئیں، جو اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھتی ہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں ان تنظیموں نے ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ انہوں نے یہ سب کچھ اعلانیہ کیا۔ کانگریس کی طرح دوستی کے پردے میں نہیں، لیکن اب میں ہندوستان گیا تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اب ان میں سے بعض کے رویئے اور طرز عمل میں ایک خوشگوار تبدیلی آچکی ہے۔ خصوصاً جن سنگھ ایسی متعصب اور راشٹریہ سیوک سنگھ جیسی انتہا پسند تنظیموں کا رویہ بہت حد تک بدل چکا ہے۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ جب بھارت کی سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اپنے مخالفین کو ظلم اور جبر و تشدد کا نشانہ بنا کر جیلوں میں ٹھونسنا شروع کر دیا تو اکثر ایسا ہوا کہ جن سنگھ اور آر ایس ایس کے لیڈر اور کارکن اور تحریک اسلامی کے قائدین اور کارکن ایک ہی جیل، بلکہ ایک ہی کمرے میں ٹھونس دیئے گئے۔ یوں جن سنگھ اور آر ایس ایس کے لیڈروں کو ایک عرصے تک تحریک اسلامی کے قائدین اور کارکنوں کو قریب سے دیکھنے اور ان کی وساطت سے اسلام کو اس کے صحیح رنگ میں سمجھنے کا موقع ملا۔ اسلام کی دعوت ان کے سامنے اصل رنگ میں پیش کی گئی اور ساتھ ہی اپنے طرز عمل سے اس کی شہادت بھی دی گئی تو اس نے اپنا اثر دکھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جن سنگھ اور آر ایس ایس کی اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی اب رواداری میں بدل چکی ہے۔ اب ان کا رویہ معاندانہ ہونے کے بجائے خیر خواہانہ ہو چکا ہے۔ یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے، جو ان جماعتوں کے رویئے اور طرز عمل میں آئی ہے۔

اب تو یہاں تک دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اوقات ان لوگوں کی طرف سے تحریک اسلامی کے رہنماؤں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ان کے

مندروں میں آکران کے اجتماعات سے خطاب کریں اوران کے سامنے اسلام کواس کے اصل رنگ میں پیش کریں، چنانچہ ان ہی دنوں کی بات ہے امیر جماعت اسلامی ہند محترم محمد یوسف صاحب مرحوم نے جن سنگھی رہنماؤں کی دعوت پراحمدآباد جاکران کے مندر میں درس قرآن بھی دیا اور اسلامی نظام زندگی کے مختلف پہلوؤں پر خطاب بھی کیا، اسی دوران نماز کا وقت آیا توانہوں نے مندر کے احاطے ہی میں اذان دے کراپنے احباب اور رفقاء کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ اسلام کے سلسلے میں افہام وتفہیم کی یہ کوششیں جاری رہیں تو انشاء اللہ یہ لوگ اسلام کے قریب سے قریب تر آتے جائیں گے اور کعبے کو اس صنم خانے سے کتنے ہی پاسباں مل جائیں گے۔

میرا یہ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ بھارت میں، میں پچیس دن ٹھہرا اور یہ عرصہ شمالی ہندوستان سے جنوبی ہندوستان تک مسلسل سفر میں گزرا۔ جہاں بھی گیا میرا بڑا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ مسلمانوں کی مختلف تنظیموں کے زیراہتمام منعقدہ جلسوں، طلبہ کے اجتماعات اور مسجدوں میں عامۃ المسلمین سے اکثر خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ میں نے ہر جگہ مسلمانوں کو یہ بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کی کہ ہندوستان کے بدلتے ہوئے حالات میں اسلام کی نشرواشاعت کے سلسلے میں ان پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہیں اور وہ ان ذمہ داریوں سے کس طرح عہدہ برآ ہوسکتے ہیں۔

میں اپنے والدین سے بھی ملا تھا۔ وہ بھی میری شخصیت کے اندر اسلام کی برکت سے پیدا ہونے والی عظیم تبدیلی نیز میرے رابطہ عالم اسلامی میں ایک اہم منصب پر فائز ہوجانے کی وجہ سے بے حد متاثر تھے۔ انہیں مزید متاثر میرے طرز عمل نے کیا، جو میں نے پانچ چھ سال سے ان کے بارے میں اختیار کررکھا ہے۔ میں نے ان کی کفالت کی ساری ذمہ داریاں سنبھال رکھی ہیں اور یہ بات ان پر واضح کردی ہے کہ میرا ان کے ساتھ یہ طرز عمل اسلام کے واضح احکامات اور تعلیمات کی بنا پر ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے کہ اگر کسی کے والدین اسلام نہ قبول کریں تب بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ اس بات نے انہیں اسلام کے بہت قریب کردیا ہے، جب میں نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اسلام کو دل کی گہرائیوں سے پسند کرتے ہیں لیکن سردست ہم اپنے اندر قبول اسلام کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں پاتے۔ میں نے بھی زیادہ اصرار کرنے کے بجائے یہی مناسب سمجھا کہ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہوں اور اس دن کا انتظار کروں، جب اللہ کے فضل سے ان کے دل میں اسلام کے لئے شیفتگی خودبخود ایک تڑپ میں تبدیل ہوجائے، وہ کسی خارجی دباؤ کے بجائے خود اپنے داخلی دباؤ سے حلقہ بگوش اسلام ہوجائیں۔ اللہ نے چاہا تو وہ دن دور نہیں ہے۔

ملت اسلامیہ کے نام میرا پیغام یہ ہے کہ خیر الامت کی حیثیت سے وہ دنیا میں نوع انسانی کی قیادت کے لئے برپا کی گئی ہے۔ اس کا کام دوسری قوموں کے پیچھے چلنا نہیں ان کی رہنمائی کرنا ہے اور یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے، جب وہ اللہ سے پھرے ہوئے انسانوں کے خود ساختہ نظریات اور افکار کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اسلامی نظام حیات کو عملی طور پر اپنائے، اپنے قول وعمل سے اللہ سے پھرے ہوئے انسانوں کو اسلام کے زندگی بخش نظام کی طرف دعوت دے اور انہیں تباہی اور بربادی سے ہم کنار ہونے سے بچائے۔ اس نے ایسا نہ کیا تو وہ خود بھی تباہ ہوگی اور باقی نوع انسانی کی تباہی کا وبال بھی اسی کے سر ہوگا۔

(بشکریہ ماہنامہ "اردو ڈائجسٹ" لاہور (پاکستان) جنوری ۱۹۷۸ء بحوالہ ہم کیوں مسلمان ہوئے؟ ڈاکٹر عبدالغنی فاروق ۲۹۰۔۳۱۵ نئی دہلی ۱۹۸۹ء)

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات وارشادات

حضرت مخدوم علی ہجویریؒ کا مزار مبارک گزشتہ ۹ سو سال سے مرجع خلائق ہے، آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ کی گراں بہا تصنیف ''کشف المحجوب'' میں سے کلام اور خاموشی کے آداب کے زیر عنوان چند اقتباسات ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں۔

اس سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو نیک عمل اور اللہ کی طرف دعوت دے۔

قول معروف سے مراد نیک بات کہنا ہے۔

اللہ نے بنی آدم کو عظمت و بزرگی عطا فرمائی ہے۔

قوت گویائی جتنی بڑی نعمت ہے اتنی ہی خرابی کا سرچشمہ بھی ہے، اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اپنی امت کے متعلق میں جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ اس کی زبان ہے۔''

''گفتار'' کی مثال شراب کے مانند ہے۔ یہ عقل کو ست کردیتی ہے اور جسے اس کی لت پڑ جائے وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ اہل طریقت نے بھی یہ جانتے ہوئے کہ گفتار باعث آفت ہے بجز ضرورت بات کرنے کے ہمیشہ گریز کیا ہے۔ وہ ہر کلام کے آغاز اور انجام کو جانچتے ہیں اگر اظہار جانب حق ہو تو اظہار کرتے ہیں ورنہ خاموش رہتے ہیں کیونکہ ان کا یہی عقیدہ و ایمان ہے کہ ''حق تعالیٰ تمام اسرار کو جاننے والا ہے اور وہ بدبخت ہے جو اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس حوالے سے ارشاد ربانی۔ ''کیا وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے اسرار اور ان کی سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ (حالانکہ ایسا نہیں ہے) ہم سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے انہیں لکھتے ہیں۔''

ارشاد نبویؐ ہے۔ ''جس نے خاموشی اختیار کی، اسے یقیناً نجات حاصل ہوگی۔''

خاموشی میں بے حد فوائد ہیں۔ مشائخ کی ایک جماعت خاموشی کو کلام سے بہتر سمجھتی ہے اور ایک دوسری جماعت کلام کو خاموشی سے افضل سمجھتی ہے۔ بقول حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ الفاظ اور عبارت آرائیاں کسی چیز کا دعویٰ کرنے کی دلیل نہیں اور اثبات حقیقت میں بے کار دعویٰ ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ اختیار گفتگو کے باوجود خاموش رہنا پڑتا ہے۔ مثلاً خوف کے مقام پر بات کرنے کا اختیار اور طاقت ہو تو لب کشائی نہیں ہوتی۔

حق تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو اپنے انعامات اور اپنی نوازشات پر شکر اور حمد وثنا کرنے کا حکم دیا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ ''مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو قبول کروں گا۔'' ایک اور مقام پر ارشاد ہوا کہ میں پکارنے والے کی سنتا ہوں، جب وہ پکارتا ہے۔'' اسی طرح دیگر بے شمار آیات ہیں جو ہمیں بولنے کا حکم دیتی ہیں۔ کہتے ہیں ایک روز حضرت شبلیؒ بغداد کے محلے کرخ سے گزر رہے تھے، دیکھا کہ ایک مدعی طریقت کہہ رہا ہے۔ ''خاموشی کلام سے بہتر ہے۔'' حضرت شبلیؒ نے کہا۔ ''تیری خاموشی تیرے کلام سے بہتر ہے، تیرا کلام لغو ہے اور تیری خاموشی مضحکہ خیز ہے جبکہ میرا کلام خاموشی سے بہتر ہے کیونکہ میری خاموشی علم ہے اور میرا کلام علم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر میں نہ بولوں تو یہ میری بردباری ہے اگر بولوں تو یہ میرے علم کا اظہار ہوگا۔ جب خاموش ہوتا ہوں تو حلیم ہوتا ہوں اور جب بولتا ہوں تو علیم ہوتا ہوں۔

حضرت داتا گنج بخشؒ کے نزدیک کلام دو قسم کا ہوتا ہے اور خاموشی کی بھی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک کلام کی بنیاد حق پر ہوتی ہے اور دوسرے کی باطل پر۔ اسی طرح ایک خاموشی تو مقصود حاصل ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور دوسری غفلت پر مبنی ہوتی ہے، کلام یا خاموشی کے وقت ہر شخص کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اگر کلام کی بنیاد حق پر ہے تو کلام بہتر ہے ورنہ خاموشی کلام سے بہتر ہے۔ اسی طرح اگر خاموشی مقصود حاصل ہونے اور مشاہدے کی وجہ سے ہے تو کلام سے بہتر ہے اور اگر یہ حجاب اور غفلت کی وجہ سے ہے تو گفتار بہتر ہے، کچھ مدعی جن کے پیش نظر فضول باتیں، کچھ نفسانی خواہشات اور بیہودہ عبارت آرائیاں ہوتی ہیں، کلام کو خاموشی سے بہتر سمجھتے ہیں اور انہی کی ایک جماعت جو کنوئیں اور مینار میں تمیز نہیں کرسکتی، خاموشی کو کلام سے بہتر کہتی ہے، دونوں گروہ یکساں ہیں۔

خاموشی کے آداب یہ ہیں کہ خاموشی اختیار کرنے والا جاہل نہ ہو، جہالت پر مطمئن نہ ہو اور غفلت میں مبتلا نہ ہو۔

مرید کو چاہئے کہ رہنماؤں کے کلام پر دخل انداز نہ ہو، اس میں تصرف نہ کرے بے سروپا اور سطحی گفتگو سے پرہیز کرے۔ جس زبان سے کلمۂ شہادت پڑھا ہے اور اقرار توحید کیا ہے، اسے جھوٹ اور غیبت کے لئے استعمال نہ کرے۔ مسلمانوں کا دل نہ دکھائے، درویشوں کو ان کا نام لے کر نہ پکارے، جب تک اس سے کچھ نہ پوچھا جائے، زبان نہ ہلائے، درویش کے لئے خاموشی کی شرط یہ ہے کہ باطل پر خاموش نہ رہے اور بولنے کی شرط یہ ہے کہ بجز حق کوئی بات زبان سے نہ نکالے، اس میں بیشمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

اس مضمون کی پہلی قسط دسمبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں چھپ چکی ہے

امام الہند! میں نے حیرت سے صوفی ہدہد کو دیکھا۔ پھر میں نے بہت ہی سادگی کے ساتھ عرض کیا کہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا لقب تھا۔ یہ لقب اور یہ خطاب مجھے کیسے دیا جاسکتا ہے۔ صوفی ہدہد نے اپنی بلغمی آواز میں فرمایا۔ فرضی صاحب وہ زمانے لد گئے جب ایک خطاب پر ایک ہی شخص کی اجارہ داری ہوا کرتی تھی۔ اب ایک ہی خطاب درجنوں لوگوں میں بٹ سکتا ہے۔

میں سمجھا نہیں۔ میں نے پھر سادگی کا اظہار کیا۔ شاید دوسرے حاضرین بھی صوفی ہدہد کی بات نہیں سمجھ رہے تھے۔ سب ہی اہل مجلس انہیں اس طرح آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے جیسے صوفی ہدہد پشتو میں گفتگو کر رہے ہوں۔ صوفی ہونہار کا منہ تو اس طرح فرط حیرت سے کھلا ہوا تھا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کوئی چمگادڑ اس میں گھس کر انڈے نہ دے لے

صوفی ہدہد نے اپنی پانوں کی ڈبیہ میں سے ایک پان نکال کر اپنے منہ میں چلتا کیا پھر تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے بولے۔ کیا تم اخبار نہیں پڑھتے۔؟

بہت پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں، میں ناشتہ سے پہلے صرف سرخیاں دیکھتا ہوں اور پھر آہستہ آہستہ عشاء کی نماز تک اخبار کے حاشئے تک ہضم کر جاتا ہوں۔

تو کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ پچھلے دس سالوں میں ایک درجن سے زیادہ لوگوں کو امیر الہند کا خطاب دیا جاچکا ہے اور کتنے ہی لوگ تو اچانک ہنگامی طور پر امیر الہند بن گئے اس سے کم سے کم یہ تو ثابت ہوگیا کہ اس دور جدید میں کسی بھی لقب اور خطاب پر کسی ایک ہی شخص کی اجارہ داری نہیں، ایک ہی لقب اور خطاب ہزاروں لوگوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور اگر ایسا کرنا شرعاً بھی غلط ہوتا تو ہمارے علماء کرام اس غلطی کی پشت پناہی نہ کرتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی ایسے امیر الہند دیکھے ہیں جو باشرع بھی تھے اور پرہیزگار بھی۔ اس لئے فرضی صاحب تکلف کو برطرف رکھ کر ایک اور امام الہند کا خطاب قبول فرمائیں۔ آج کے بعد ہم سب آپ کو انتہائی ادب واحترام کے ساتھ امام الہند پکاریں گے اور آپ کو لبیک کہنا پڑے گا اور خدا کو حاضر وناظر جان کر خود کو امام الہند سمجھنا بھی پڑے گا۔

میں اس کی بھرپور تائید کرتا ہوں، صوفی آرپار نے کھڑے ہوکر کہا۔

صوفی معشوق بھی جوش میں آگئے اور انہوں نے بھی کھڑے ہوکر اور سینہ پھلا کر عاشقانہ انداز میں اس تحریک کی تائید کی اور یہ تک فرمادیا کہ ابوالخیال صاحب مجھے تو دیکھنے میں بھی صوفی صد "امام الہند" لگتے ہو۔ یقین نہ آئے تو گھر جاکر آئینہ دیکھنا لیکن میری آنکھوں سے دیکھنا۔ جس طرح مجنوں لیلیٰ کو جب بھی دیکھتا تھا اپنی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ اس لئے وہ عمر بھر لیلیٰ کے عشق میں مبتلا رہا اور اس کے بعد دھڑا دھڑ سبھی یار دوست میری تائید کرنے لگے اور پھر نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی صداؤں سے پوری مجلس گرما گرم ہوگئی۔ میرے معصوم قارئین اس طرح مجبوراً مجھے "امام الہند" کا خطاب برداشت کرنا پڑا۔ میرے معصوم قارئین اور اس طرح میں راتوں رات بلکہ آناً فاناً میں "امام الہند" بن گیا اور اچھی خاصی عقل والے لوگ مجھے امام الہند سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے۔ آپ سے کیا پردہ بظاہر تو میں اس خطاب کو وصول کرنے سے انکار کر رہا تھا اور یہ ثابت کرنے کی فکر میں تھا کہ میں اس گرانقدر خطاب کا اہل نہیں ہوں لیکن میری روح کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے اور میرے دماغ میں پھلجھڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔ میں خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا اور مجھے اپنے دوستوں پر پے بہ پے فخر محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے مجھے اہل نہ ہوتے ہوئے اہل سمجھا اور اتنے بڑے خطاب سے نوازا کہ آسمان کے فرشتے بھی میری شخصیت پر رشک

کررہے ہوں گے۔ کچھ شرماتے ہوئے کچھ لجتے ہوئے میں نے کہا۔اب جب آپ لوگوں نے مجھے امام الہند بنادیا ہے تو میری ذمہ داری ہے کہ میں کچھ کرکے دکھاؤں لیکن پھر بھی اگر کچھ کرنے کے دوران مجھ سے کوئی بھول چوک ہوگئی تو گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔صوفی طمطراق نے بڑے طمطراق سے کہا تم امام ہو۔ جیسے ہی کوئی غلطی ہو فوراً سجدۂ سہو کرلینا۔نماز خدمت درست ہوجائے گی۔آپ لوگوں کی محبتوں کا میں کس طرح شکریہ ادا کروں میں زندگی میں پہلی بار کچھ بولتے ہوئے شرمار ہا تھا اور کیوں شرمار ہا تھا قسم خدا کی اس کا مجھے بھی اندازہ نہیں تھا۔

دیکھئے، سنئے، دھیان دیجئے۔صوفی اٹمش بولے۔اب آپ امام الہند ہیں اور آپ کو یہ لقب ایسے دوستوں نے عطا کیا ہے کہ جن سے اچھے دوست اس دنیا میں نہ کبھی پیدا ہوئے نہ کبھی پیدا ہوں گے۔ان کی عنایتوں کی قدر کریں اور آگے کے لئے سوچیں کہ اب کرنا کیا ہے؟

دوستو!''میں بولا'' میں نے میدان سیاست میں کئی بار دوڑ لگانے کی کوشش کی ہے لیکن میں نے جب بھی اس میدان میں دوڑ لگانے کا ارادہ بھی کیا ہے تو میں دوڑ لگانے سے پہلے ہی اوندھے منہ گر پڑا ہوں۔اس میدان میں پہلا قدم رکھتے ہی مجھے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ راستہ کٹھن ہے اور منزل بہت دور ہے۔میں نے شاید کسی دل جلے فقیر کی بددعا سے الیکشن بھی لڑے لیکن پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کے بعد ہزاروں بار اللہ کے سامنے دامن پھیلانے کے بعد بھی میری ضمانت ضبط ہوگئی۔

بات دراصل یہ ہے کہ تم جس طرح صراط مستقیم پر چلنے کے خواہش مند رہے ہو۔''صوفی البلاغ نے کہا۔اس پر چلنا کم سے کم ہندوستان میں تو ممکن نہیں ہے۔ہندوستان کے نیتاؤں کا حال یہ ہے کہ وہ جو ہوتے ہیں وہ نظر نہیں آتے اور جو نظر آتے ہیں وہ ایسے ہوتے نہیں۔نیتاؤں کے ظاہر و باطن میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔اگر تمہیں نیتا بننا ہے تو پارلیمنٹ پہنچنا ضروری ہے اور پارلیمنٹ تک جلد پہنچنے کیلئے کچھ راستے شارٹ کٹ بھی ہوتے ہیں ان ہی راستوں کا انتخاب کرکے تم پارلیمنٹ تک پہنچو گے اگر پارلیمنٹ تک پہنچنے کے لئے راہ راست پر چلو گے تو بار بار گرو گے اور بار بار ضمانت ضبط کرانے کے غم سے دوچار ہوں گے۔

شارٹ کٹ راستے کونسے راستے ہیں۔''میں نے حیرانی سے پوچھا'' ان راستوں کی نشاندہی تو ارباب تجربہ ہی کریں گے۔میں تو ایسے معاملے میں طفلِ مکتب ہوں۔

ان میں سے پہلا راستہ ہے جھوٹ۔صوفی البلاغ نے کہا۔ایسا جھوٹ جسے تم سچ سمجھ کر بولو اور اس کے مقابلے میں دنیا والے جو سچ بولیں، اس سچ کو تم جھوٹ سمجھو اور اس کا انکار زبان سے بھی کرو اور گردن ہلا کر بھی۔

میں سمجھا نہیں۔میں واقعی نہیں سمجھا تھا اس لئے میں نے استفہامیہ نظروں سے صوفی البلاغ کو دیکھا۔

صوفی البلاغ بولے۔مثلاً اگر تمہیں کسی جلسے کو خطاب کرنا ہو تو تمہیں یہ کہنا پڑے گا کہ تمہارے آباؤ اجداد نے جنگ آزادی میں اپنے اپنے گھر پھونک کر حصہ لیا تھا، تمہارے خاندان کے درجنوں لوگ انگریزوں کا مقابلہ کرتے ہوئے جاں بحق ہوگئے تھے، جوش تقریر میں تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ٹیپو سلطان تمہارے جدامجد کے سگے نانا کا منہ بولا بیٹا تھا تم چاہو تو جھانسی کی رانی کو اپنی پرنانی کی سوتیلی بہو ثابت کرسکتے ہو۔عوام ایسی ہی باتوں سے خوش ہوتے ہیں اور ایسی باتیں کرکے کئی لوگ ماضی میں شہید ملک بن گئے ہیں۔لیکن یہ تو سب جھوٹ ہوگا۔ میں نے معصومیت کے ساتھ کہا۔

جھوٹ نہیں بالکل سفید جھوٹ، رگوں میں دوڑنے والے سفید خون کی طرح سپاٹ جھوٹ لیکن یہ جھوٹ تمہیں اتنی بار بولنا پڑے گا کہ تم خود بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھنے لگو۔تمہیں یہ بھی کہنا ہوگا کہ ہندوستان میں تم ہی مسلمانوں کے خیرخواہ ہو اور جو جماعتیں مسلمانوں کی خیرخواہی کے کام کررہی ہیں ان کی راتوں کو چھپ چھپ کر تم ہی مدد کررہے ہو اور تم ہی ان تمام جماعتوں کی روحِ رواں ہو، یقین کرو اس طرح کے جھوٹ بول کر تم سب کی نظروں میں سرخرو ہوجاؤ گے اور لوگ دوران تقریر زندہ باد کے نعرہ لگانے پر مجبور ہوں گے۔جان من! صوفی البلاغ نے لِلک کر کہا۔جھوٹ ہی سیاست کا پہلا سبق ہے اور جس نے یہ سبق صحیح صحیح سنادیا تو پھر سیاست اس کو چھٹی دینے کی غلطی نہیں کرتی اور اگر میں نے جھوٹ کے بجائے سچ بولا اور اپنی قوم سے یہ کہا کہ میں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا لیکن میں اپنی قوم کے لئے بہت کچھ کرنے کا ارادہ کررہا ہوں تو............؟

تو تم ہمیشہ کی طرح پہلا قدم اٹھاتے ہی منہ کے بل گرپڑو گے اور تم پر کوئی رحم کھانے کی غلطی بھی نہیں کرے گا کیونکہ جو دنیا صرف جھوٹ پر زندہ ہے جو جھوٹے وعدوں، جھوٹے دعووں، جھوٹی تسلیوں، جھوٹے نعروں پر زندہ ہے وہ سچ کو کیسے برداشت کرے گی۔جھوٹ کی اس دنیا میں سچ بولنے والے نکّو ہوجاتے ہیں اور نکّو لوگ ہمیشہ شرمندہ رہتے ہیں، سرخرو نہیں ہوتے۔سچ بولنے والوں کو بار بار شرمسار ہونا پڑتا ہے اور بار بار یہ منہ کے بل بھی گرتے ہیں۔

دوسرا سبق کیا ہے۔''میں نے پوچھا''

سیاست کا دوسرا سبق ہے پروپیگنڈہ۔پمفلٹ، بھاشن، اخبار میں ہر جگہ ایک ہی بات کہ آپ کی جمعیۃ القوم عرش الٰہی سے براہ راست

خدمت خلق کے لئے اتری ہے۔ اور پچھلی دس صدیوں سے انسانیت کی دُکھتی ہوئی رگوں پر اپنی انگلیاں رکھ کر انہیں سکون فراہم کررہی ہے۔ جگہ جگہ آپ کے بینر ہوں، جگہ جگہ آپ کی پرچیاں بٹ رہی ہوں اور جگہ جگہ اس بات کی چرچا ہو کہ ابوالخیال سے بہتر کوئی رہنما نہیں اور جمعیۃ القوم سے زیادہ غم خوار کوئی جماعت نہیں۔ اس دنیا کے لوگ پروپیگنڈے سے متاثر ہوتے ہیں اور پروپیگنڈے کے طوفان میں بے جان تنکوں کی طرح بہہ جاتے ہیں۔

یقین کریں کہ اس پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر ایک دن آپ خود بھی یہ سمجھنے لگیں گے کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ بتایا جارہا ہے اور جیسا کہ شور مچایا جارہا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے کئی رہبروں کو دیکھا تھا جو خدمت خلق میں بالکل زیرو تھے لیکن پروپیگنڈے کی زد میں آکر وہ خود کو ہیرو سمجھنے لگے تھے اور دنیا بھی انہیں ہیرو سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوگئی تھی۔ تم پروپیگنڈہ کرکے تو دیکھو ایک دن تم خود بھی یہ سمجھنے لگو گے کہ تم ہی مسلمانوں کے مسیحا ہو اور تم ہی اس قوم کے ناخدا۔

شروع شروع میں تو میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ جب کہ میں تو گھاٹ گھاٹ کا پانی پئے ہوئے تھا لیکن میرے احباب جس خلوص سے بول رہے تھے اور جس ایمان ویقین کے ساتھ مجھے سمجھارہے تھے آہستہ آہستہ ہر بات میرے دل میں اُترتی چلی گئی اور رفتہ رفتہ میں یہ سمجھنے لگا کہ لیڈر کس طرح بنایا جاتا ہے اور ندائے قوم بننے کے لئے کن چور گلیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اب میں پوری طرح ہشاش بشاش ہوچکا تھا، میں نے شرم اور تکلف کی جو بوسیدہ سی چادر اوڑھ رکھی تھی اس کو میں نے اُتار کر پھینک دیا، ادب اور لحاظ کو اپنے وادیٔ دماغ سے گیٹ آؤٹ کیا، اپنے بڑوں کی طرف سے جو جھجک وراثت میں ملی تھی اس کو رفع دفع کیا۔ اب میں پوری طرح خود کو نستعلیق محسوس کررہا تھا۔ دیکھنے والے صاف محسوس کررہے تھے کہ میں پوری طرح ایمانداری کے ساتھ آہستہ آہستہ وادیٔ سیاست میں قدم رکھ رہا تھا۔ اور اس رنگ میں رنگ جانے کے لئے بے تاب تھا جو ہمارے رہبروں کا رنگ ہوتا ہے۔ ایسا پکا رنگ جسے نہ شرافت کا صابن دور کرسکتا ہے اور نہ دیانت داری کی کریم۔ مجھے پوری طرح تیار دیکھ کر صوفی البلاغ بولے اب بتائیں کہ اس درسگاہ سیاست کا تیسرا سبق کیا ہے۔

میں آپ کے پڑھائے ہوئے دونوں سبق ہضم کرچکا ہوں، میں خود تیسرا سبق سننے کیلئے بیتاب ہوں، خدایا دیر نہ کریں۔ میں ہمہ تن گوش ہوں۔

جی میرے لال۔ سیاست کا تیسرا سبق ہے بے شرمی۔ اس لائن کے ماہرفن نے برسہا برس پہلے یہ فرمادیا تھا کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ لہٰذا اگر تمہیں مکمل نیتا اور لیڈر کامل بننا ہے تو شرم کو طلاق مغلظہ دیدینا۔ ایسی طلاق کہ جس میں رجوع کرنے کی نوبت ہی نہ آسکے۔ تم پر جوتے اُچھلیں، گندے انڈے اچھلیں یا ٹماٹر اچھلیں، پیازیں اچھلیں تمہیں نہ مجمع عام میں حیا آنی چاہئے اور نہ ہی رات کی تنہائیوں میں افسوس ان چیزوں کو سوغات سمجھ کر ہنستے ہوئے قبول کروگے اور یہ یقین رکھو کہ جتنا ذلیل کیا جائے گا اتنا ہی تم اونچے اُڑوگے۔ جوتے کھا کر اگلے دن تمہیں پبلک کے سامنے یہ کہنا ہے کہ میں تمہارا ہوں تم چاہے پھول برساؤ، چاہے جوتے، میں تمہارا دامن نہیں چھوڑوں گا بظاہر پبلک تم سے یہ کہے گی کہ الیکشن جیتنے سے پہلے تم نے اتنے سارے وعدے کئے تھے وہ تم نے کیوں پورے نہیں کئے۔ تم کہنا اس بار میں جو وعدے کررہا ہوں وہ ضرور پورے ہوں گے۔ یہ کہنے کے بعد پھر وہی جھوٹ کا فارمولہ شروع کردینا دعویٰ کرنا کہ میں گھر گھر میں دودھ کی نہریں بہادوں گا۔ سڑکیں ایسی بنادوں گا کہ پیدل چلنے والے یاد کریں، ایک میل ایک منٹ کی رفتار سے چلیں گے بلکہ کوشش اس بات کی کروں گا کہ انسان کو چلنے کی زحمت گوارہ نہ کرنی پڑے بلکہ سڑک خود چلے۔ اور مسافر کو منزل تک پہنچائے۔ اوٹ پٹانگ جو منہ میں آئے بولتے چلے جانا اور یہ یقین رکھنا یہ دنیا جتنی جھوٹ سے متاثر ہوتی ہے اتنی سچ سے متاثر نہیں ہوتی۔

اور آپ کو، ابوالخیال صاحب۔ کچھ کرنے کے لئے چندہ بھی کرنا پڑے گا۔ چندے کے بغیر آپ سیاست کے اس چٹیل میدان میں دو قدم بھی نہیں چل سکتے۔ یہ آواز صوفی بدرالدجی کی تھی۔ انہوں نے اپنی طویل ترین داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ اور چندہ وہ لوگ نہیں کرسکتے جنہیں شرم ہے۔ شرم دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکتی ہے اگر آپ کو زیادہ سے زیادہ چندہ کرنا ہوگا تو زیادہ سے زیادہ بے شرم بننا پڑے گا اور چندہ اس طرح کرنا پڑے گا کہ دینے والا شرما جائے لیکن آپ شرمانے کی حماقت نہ کریں۔

جمعیۃ القوم کا ایک آفس ہوگا۔ اس کے لئے فرنیچر بھی خریدنا پڑیگا۔ ''مولوی جزاک اللہ نے بولنا شروع کیا'' اس کا کرایہ دینا پڑے گا اس میں ایک آدھ کلرک اور ایک آدھ چپراسی رکھنا پڑے گا ان کی تنخواہیں نکالنی پڑیں گی اور ہم جیسے مخلص دوستوں کا دن بھر تانتا بندھا رہے گا اور چلو ہم تو چائے اور بسکٹ وغیرہ پر بھی قناعت کرلیں گے لیکن دوسرے مہمانان خصوصی کے لئے کیا کچھ نہیں کرنا پڑے گا اور ان سب لوازمات کیلئے پیسے چاہئیں اور پیسے کے لئے قوم کے سامنے دامن تو پھیلانا ہی پڑے گا اور بار بار قوم کے سامنے دامن پھیلانے کے لئے شرم وحیا سے پیچھا چھڑالینا

لازمی ہے اگر تھوڑی سی بھی شرم آپ کے وجود میں باقی رہ گئی تو یہ بہت پریشان کرے گی۔ لہٰذا اس سے تو تعلقات منقطع کر لینے ہی میں عافیت ہے۔

سیاست کا ایک سبق اور بھی ہے۔''صوفی ہل من مزید بولے۔''

وہ کیا ہے۔؟''میں نے پوچھا۔''

وہ سبق یہ ہے کہ اگر تمہیں کامیاب سیاست داں بننا ہے تو اپنی کہنی ہے اور دوسروں کی ہرگز ہرگز نہیں سننی ہے اور اگر غلطی سے کسی کی بات ایک کان میں داخل ہو بھی گئی تو اس کو فی الفور دوسرے کان سے نکال دینا ہے۔ اور یہ ذہن بنا لینا ہے کہ اچھی باتیں عقیدہ خراب کرتی ہیں اس لئے اچھی باتوں پر کان نہیں دھرنے ہیں۔ جھوٹی اور لایعنی باتوں ہی کو مال ملیدہ سمجھنا ہے اور ان ہی کو اِدھر اُدھر چلتا کرنا ہے۔ قوم بھی ان ہی باتوں پر سردھنتی ہے جن کا کوئی مطلب نہ ہو۔

ابوالخیال صاحب۔ صوفی آر پار نے بھی چونچ کھولی۔ یہ مت سمجھنا کہ کامیاب نیتا بننے کے لئے بس اتنے ہی سبق کافی ہیں، نہیں ابھی تو بہت سے سبق ایسے ہیں جو تمہیں یاد کرنے پڑیں گے لیکن ابھی تو اتنے ہی اسباق پر بس کرو۔ باقی جب اس لائن میں چوکڑیاں بھرو گے تو تجربات خود بخود تمہیں سہارا دیں گے اور ایسے ایسے فارمولے تجربہ کار نیتاؤں سے تمہیں موصول ہوں گے کہ جن پر عمل کرنے سے پہلے ہی تمہارے دل و دماغ کی تمام بند کھڑکیاں کھل جائیں گی اور تم سمجھ جاؤ گے کہ اس دنیا کو جو بہت چالاک بنتی ہے کس طرح بے وقوف بنایا جاتا ہے اور یاد رکھو جو رہنما دنیا والوں کو بے وقوف بنانے کے فارمولے جانتا ہے اسی کو قوم اپنا مخلص مانتی ہے۔ ایمانداری کے چکر میں مت رہنا۔ ایمانداری کا کیا آج مرے کل دوسرا دن۔ تمہیں تو خود کو نمایاں کرنا ہے اور خود کو نمایاں کرنے کے لئے اتنے جھوٹ بولنے ہیں اور قوم کو اتنا بے وقوف بنانا ہے کہ ایک دن خود تمہیں اس جاہل اور معصوم قوم پر رحم آنے لگے۔ ہم سب دعا کریں گے کہ اللہ تمہیں کسی طرح راجیہ سبھا کی سیٹ دلا دے بس یہی تمہاری آخری منزل ہے۔

الحمد للہ یہ میٹنگ بہت کامیاب رہی اس میٹنگ سے مجھے پوری طرح یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ میرے احباب چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں اور ان کی آئندہ کی صحبتوں سے مجھے وہ سب مل سکتا ہے جس کی ایک مدت سے مجھے تمنا ہے۔ ان کی باتوں میں کتنا اخلاص تھا اور ان کے مشوروں میں کس قدر سادگی تھی۔ انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ان کی پیدائش کا مقصد ہی میری مدد کرنا ہے اور اللہ نے بطور خاص ان سب کو میرے لئے مبعوث کیا ہے۔ واہ رے اللہ تیری شان، تو واقعتاً جب کسی کو دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ اس میٹنگ کے بعد مجھے یہ خوش فہمی ہو گئی تھی کہ میں ۷۵ فی صد نیتا بن چکا ہوں۔ میٹنگ میں دفتر کی جگہ بھی طے ہو گئی اور ایک مہینہ کا کرایہ چند دوستوں نے اپنی جیب سے بھر دیا تھا اور یہ بھی طے ہو گیا تھا کہ روزانہ یہ دفتر دو گھنٹے کھولا جائے گا۔ جس میں لوگوں کی شکایات سنی جائیں گی اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ ہم تمہارے مسائل کو حکومت تک پہنچائیں گے اور جب تک حکومت تمہارے مسئلے حل نہیں کرے گی ہم حکومت کا ناک میں دم کر دیں گے۔

لیکن حکومت تک پہنچائیں گے کیسے۔؟''میں نے یوں ہی ایک سوال کر لیا۔''

پھر وہی بات۔''صوفی معشوق نے گھورا''یار تم کبھی نہیں سدھرو گے۔ یار کون بے وقوف عوام کے مسئلے حکومت تک پہنچا رہا ہے لیکن کہنا تو یہی پڑے گا۔ ہم اس مردہ قوم کو گڑ نہیں دے پائیں گے لیکن گڑ دینے کی باتیں تو بنائیں گے۔ اگر باتیں نہیں بنائیں گے تو کون ہمیں قوم کا خیر خواہ سمجھے گا۔ ہمارے رہنماؤں میں سے کون قوم کے لئے حکومت سے کچھ کہہ رہا ہے لیکن ہر جلسے میں بڑی بڑی تجاویز پاس ہو رہی ہیں اور باقاعدہ حکومت کو بار بار للکارا بھی جاتا ہے۔ حکومت بھی سمجھتی ہے کہ سارا غل غپاڑہ قوم کو بے وقوف بنانے کے لئے ہے اس لئے وہ کوئی نوٹس نہیں لیتی۔

''آئی سی''میں نے انگلش میں کہا اور اس کے بعد میں نے اپنے سب دوستوں کو اطمینان دلا دیا کہ میں آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔ میں قوم کا پکا رہنما بن کر دکھاؤں گا میرے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہوں گے ایک ہاتھ میں قوم اور دوسرے ہاتھ میں راجیہ سبھا کی سیٹ۔

میٹنگ کے بعد میں خوش بخوش گھر پہنچا تو بانو نے مجھ سے کہا۔

بہت خوش نظر آ رہے ہو۔ خیریت تو ہے۔؟

بیگم! خیریت ہی تو ہے جب ہی تو خوش نظر آ رہا ہوں۔ اگر تم نظر نہ لگاؤ تو عرض کروں کہ آج میرے دوستوں نے دوستی کا حق ادا کر دیا انہوں نے کامیاب ترین لیڈر بننے کے ایسے سنہرے فارمولے مجھے عطا کئے کہ احساسات کی سرزمین پر میری روح میرے دل اور دماغ کی بانہوں میں باہیں ڈال کر رقص کرنے لگی۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اب میں لیڈر بن جاؤں گا اور آسمانِ شہرت پر چاند اور ستاروں کی طرح دمکنے لگوں گا۔ اور میرا بھی ذکر اخباروں میں اسی طرح ہونے لگے گا جس طرح بابائے قوم اور فدائے ملک و ملت کا ہوتا ہے۔ مجھے بھی دنیا اسی طرح سلامیاں دے گی جس طرح مولانا شہید ملت کو دی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ دیکھنے میں اچھے خاصے شیخ چلی محسوس ہوتے ہیں۔

ہوا کیا۔؟''بانو نے بے تابی سے پوچھا۔''

ہوا یہ کہ میٹنگ کامیاب رہی اور آپ کے اس شوہر کو جسے آپ نے بھی کوئی حیثیت نہیں دی ہے، دوستوں نے "امام الہند" کا خطاب عطا کر دیا۔ مجھے اور بھی خطابات ملنے والے تھے لیکن میں نے خود ہی منع کر دیا کہ میں ایک ایک کر کے سارے خطاب آپ لوگوں سے وصول کر لوں گا۔ فی الحال تو یہی خطاب میرے لئے کافی ہے۔ بیگم یقین کرو اس وقت میں خود من ہی من میں کر محسوس کر رہا تھا اور امام الہند بن کر میں یہ سمجھ رہا تھا کہ جیسے میں ہی ساری کائنات کا ناخدا ہوں۔

لیکن امام الہند تو مولانا ابوالکلام آزاد کا خطاب ہے۔

بیگم یہ اشکال مجھے بھی ہوا تھا لیکن میرے دوستوں نے جو تعلیم یافتہ نہ ہو کر بھی تعلیم یافتہ لوگوں سے بہت آگے کی چیز ہیں انہوں نے مجھے سمجھایا کہ اب کوئی خطاب ایک ہی شخص کی جاگیر نہیں ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ دیکھو پچھلے دس سالوں میں کتنے امیر الہند پیدا ہو کر دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور اس کے بعد کتنے ہی لوگ امیر الہند قسم کے لوگ ہمارے سماج میں زندہ ہیں اور ان کے مرنے کے بعد کتنے ہی لوگوں کو یہ امید ہے کہ انہیں امیر الہند بنا دیا جائے گا۔ تو جب امیر الہند درجنوں ہو سکتے ہیں تو امام الہند دس بیس کیوں نہیں ہو سکتے۔

مجھے یہی خطرہ تھا۔ "بانو کا موڈ خراب ہو چکا تھا" آپ کے دوست آپ کو کچھ سیدھی راہ نہیں چلنے دیں گے۔ یہ خود تو بیکار ہیں ہی کبھی آپ کو بھی کارآمد نہیں بننے دیں گے۔ آپ سیاست کے میدان میں کوئی ایک کارنامہ تو انجام دیتے پھر اگر آپ کو کوئی خطاب ملتا تو میں بھی خوش ہوتی۔ ابھی تو آپ نے اس میدان میں چلنے کا صرف ارادہ ہی کیا ہے ابھی سے خطابات ملنے لگے تو پھر آپ میں اور ان لال بجھکڑوں میں کیا فرق ہوا جو قوم کا بے وقوف بنا کر خود کو تیس مار خاں سمجھ رہے ہیں اور قوم بھی از راہ جہالت انہیں سلامیاں دے رہی ہے اور خطاب بھی اتنا بڑا، امام الہند۔ آپ جانتے ہیں کہ امام الہند کسے کہتے ہیں۔؟ امام اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پیچھے کالے گورے، امیر غریب، اپنے بیگانے، جاہل عالم، عقل مند، ناسمجھ مخالف موافق سب طرح کے لوگ نماز پڑھیں۔ کیا آپ سب طرح کے لوگوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔؟ اور اگر نہیں رکھتے تو آپ کو امام بننے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اور یہ جو لوگ دھڑا دھڑ امیر الہند بن رہے ہیں، یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ میں نے ایک سوال کیا۔

یہ بھی غلط ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ امیر الہند کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں جتنی بھی اقوام ہیں ان سب کا میرِ کارواں، جب کہ یہ بات عقلاً ممکن نہیں ہے کیونکہ ہر مسلمان کسی نہ کسی مسلک سے وابستہ ہے، کسی نہ کسی مذہب اور عقیدے کی نمائندگی کرتا ہے اور جو آدمی کسی ایک جماعت، کسی ایک مسلک اور کسی ایک قوم کا رہنما ہو وہ ہرگز ہرگز امیر الہند کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا اور اس طرح کے خطابات اپنے ہی لوگ اپنے ہی لوگوں کو عطا کرتے ہیں جس کی کوئی قانونی اور شرعی حیثیت نہیں ہوتی جس طرح کہ اس خطاب کی کوئی حیثیت نہیں ہے جو آپ کے دوستوں نے آپ کو عطا کر دیا ہے۔ بہت سے لوگ اپنے آپ کو بقلم خود امت کا خیر خواہ لکھتے ہیں تو کون انہیں امت کا خیر خواہ سمجھتا ہے۔ لکھنے کو کچھ بھی عمر بھر لکھتے رہو کیا فرق پڑتا ہے لیکن مرنے کے بعد والی زندگی بھی تو کچھ ہے۔ اس کے بارے میں بھی ایک مسلمان کو سوچنا چاہئے آپ امام الہند کے خطاب پر اپنے تئیں خوش ہو سکتے ہیں لیکن جب آپ اس خطاب کے حق دار نہیں ہیں تو آپ سے آخرت میں پوچھ تاچھ ہو سکتی ہے۔ آپ سے بھی اور آپ کے ان دوستوں سے بھی جنہوں نے از راہ دوستی اتنا بڑا خطاب آپ کو تھما دیا۔

بیگم، پلیز۔ یہ آخرت کا ذکر مت چھیڑا کرو۔ اس ذکر سے سارے ولولوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ بیگم سوچو۔ ہمارے بھی بچے ہیں، ان کو بھی اس دنیا میں ہنسی خوشی زندہ رہنا ہے، اگر اسی طرح جائز ناجائز حلال اور حرام کے چکروں میں لگے رہے تو ہم تو ان بچوں کو ایک ٹوٹی ہوئی چھت بھی نہیں دے پائیں گے۔ صوفی شہتوت کو دیکھو۔ بیل گاڑی میں پھرا کرتے تھے اب ہر مہینے ایک نئی کار خرید رہے ہیں، اب تک ۱۶ مکانوں کی رجسٹری کرا چکے ہیں، گھر سے نکلتے ہیں تو سلام کرنے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور ان کے پیچھے چلنے والوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہوتے ہیں جن کو قوم کا دانشور کہا جاتا ہے۔ ابھی چند سال پہلے انہیں ان کی گلی میں کوئی پہچانتا نہیں تھا۔ اچانک وہ قوم کے رہنما بن گئے اور اچانک ہی ساری قوم کو یہ خبر ہوئی کہ ان کے آباؤ اجداد تو اس ہندوستان کو آزاد کرانے میں ایک ایک کر کے سب شہید ہو گئے تھے۔ صوفی شہتوت کا کمال یہ ہے کہ یہ دن میں لیڈر نظر آتے ہیں اور دن چھپتے ہی پیر بن جاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں سے اس دنیا کو لوٹ رہے ہیں، ایک طرف سیاست ہے، دوسری طرف پیری مریدی، وارے کے نیارے ہیں۔

میں جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ بابری مسجد جیسے سلگتے ہوئے مسائل میں بارہا صوفی شہتوت نے فرقہ پرستوں سے ہاتھ ملا کر یا کچھ لے دے کر ایسے بیان بھی دیئے ہیں جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ بابری مسجد

بابر نے مندر توڑ کر ہی بنائی تھی، ایسے لوگوں پر مرنے کے بعد کیا گزرے گی اللہ ہی جانے۔

مرنے کے بعد جو گزرے گی وہ تو گزرے ہی گی لیکن اس وقت تو ان کی پانچوں انگلیاں تر ہیں انہیں دیکھ کر تو رشک آتا ہے۔

آپ کو آتا ہوگا مجھے تو ایسے صوفیوں اور مولویوں پر رحم آتا ہے جو اپنی آخرت داؤ پر لگا کر اپنی دنیا کو سنوارنے میں لگے ہوں۔

بیگم! مجھے حیرت ہے کہ امام الہند کا خطاب ملنے کے بعد لوگوں نے مجھے اس طرح جھک جھک کر سلام کرنا شروع کر دیا ہے کہ جیسے میں کوئی خاص قسم کی مخلوق ہوں جو عرش الٰہی سے براہ راست نازل ہوا ہوں۔ لوگ میری تقدیر پر عش عش کر رہے ہیں اور گھروں میں عورتوں تک میں میرا ذکر خیر بدستور ہو رہا ہے اور ایک تم ہو مبارک باد دینے کے بجائے میری نظر اُتارنے کے بجائے مجھے آخرت سے ڈرا رہی ہو اور میرے ولولوں کے سینے میں نشتر اُتار رہی ہو۔ یقین کرو بیگم میں بابری مسجد کے لئے انتھک لڑائی لڑوں گا لیکن مجھے ذرا کسی قابل بننے تو دو۔

اگر آپ ان دوستوں پر تکیہ کرتے رہے جنہوں نے آپ کو امام الہند کا خطاب پکڑا دیا ہے تو کسی قابل نہیں بن سکتے۔ جو لوگ کرسی یا خطابات کے چکر میں ہوں وہ اس قوم کے لئے یا اپنے مذہب کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں ایسے درجنوں لیڈروں سے واقف ہوں جنہیں فدائے قوم سمجھا جاتا ہے جنہوں نے چھکے دے کر کرسیاں حاصل کر لی ہیں لیکن ایسے لوگ صرف اپنے لئے اور بیوی بچوں ہی کیلئے دولت اور شہرت بٹورتے ہیں انہیں نہ قوم سے ہمدردی ہے اور نہ بابری مسجد جیسے مسئلوں سے۔ انہیں تو صرف اپنی فکر ہے اور ایسے لوگ وقتی طور پر مشہور اور مقبول بھی ہو جاتے ہیں لیکن قوم کسی بھی وقت ان سے حساب و کتاب کی باتیں شروع کر دیتی ہے اور قوم اگر عمر بھر الو بھی بنی رہے تو کیا ہے ایک دن ان رہنماؤں کو مرنا ہے اور مرتے ہی حساب و کتاب کے مرحلوں سے گزرنا ہے۔ خدا کے لئے اگر آپ قوم کے لئے اور اپنے مذہب کے لئے مخلص ہیں تو واپس اپنے گھر آجائیے۔ امام الہند اور امیر الہند جیسے خطابوں سے خوش ہو کر آپ گمراہ ہو جائیں گے اور میں آپ کی آخرت کی تباہی پر ماتم کرنے پر مجبور ہوں گی اور آپ جانتے ہیں کہ مجھے اس دنیا سے زیادہ جو عارضی ہے وہ آخرت پسند ہے جو ہمیشہ کے لئے ہوگی۔

بانو کی باتوں سے ذائقہ خراب ہو گیا تھا لیکن یار دوستوں کا اصرار تھا کہ چندہ شروع کرو، اگر پیسے آگئے تو کام شروع کر ہی دیں گے۔ بیوی کا کیا یہ تو ایک دن راضی ہو ہی جائے گی، آخر بیوی کب تک ناراض رہ سکتی ہے۔

یار دوستوں کا مشورہ مان کر چندے کی شروعات کی اور سوچا کہ سب سے پہلے مولانا حسن الہاشمی کے پاس جاؤں گا۔ سنا تھا وہ بہت فیاض ہیں اور کسی کو مایوس نہیں کرتے۔ ایک دن صبح ہی صبح ان کے گھر پہنچ گیا وہ اپنی بیگم کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔ میں نے علیک سلیک کے بعد بغیر تمہید کے عرض کیا۔

حضرت! میں اچانک امام الہند بنا دیا گیا ہوں، میں نے جمعیۃ القوم قائم کر کے اپنی قوم پر ایک احسان کر دیا ہے۔ مجھے آگے چل کر بابری مسجد کا کیس لڑنا ہے اور بابری مسجد بنوا کر تمام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنی ہے۔ مجھے اس وقت مالی امداد چاہئے۔ آپ اپنی طرف سے اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے ایک شاندار قسم کی رسید کٹوا کر شکریہ کا موقع دیں۔

آپ یقین کریں۔ میری یہ فصیح و بلیغ گفتگو سننے کے بعد جو خالصتاً میں اپنی معصوم قوم کے لئے بول رہا تھا انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے میں ان کے گھر میں ڈکیتی ڈالنے کے لئے آیا ہوں۔ چند منٹ تک مجھے گھورنے کے بعد وہ اپنی زوجہ سے مخاطب ہوئے اور بولے

لگ گئے، لائن پر۔ بیگم! آخر۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھی

جی، میں سٹپٹا گیا۔ ہاشمی صاحب یہ مصرعہ پڑھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے ان کے جانے کے بعد ان کی بیوی نے میرے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھماتے ہوئے کہا۔ چھوڑ لے چائے پی۔

میرے محترم قارئین، مجھے ہاشمی صاحب نے چندہ دینے کے بعد مذکورہ مصرعہ دیا تھا جس کا میں مطلب سمجھ نہیں پایا ہوں اور میں نے بھی قسم کھالی ہے کہ جب تک کہ اس مصرعے کا مطلب نہیں سمجھ لوں گا جب تک جمعیۃ القوم کے دفتر کا افتتاح نہیں کروں گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
ن	م	ل	ک	ی	ط	ح
ش	ر	ق	ص	ف	ع	س
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت

نوٹ: فال دیکھنے یا دکھلانے والے کو چاہئے کہ پاک وصاف ہوکر خدا کا نام لے کر اپنے دلی مقصد کا خیال کرے، فال کے نقشہ پر انگلی رکھے اور بعد کو ذیل کے نقشے سے سوال معلوم کرے۔

(الف) عنقریب تمہاری بہتری کے لئے پردہ غیب سے ایک ایسا وسیلہ پیدا ہوجائے گا جس کے ذریعہ تمہارے روزگار میں ترقی اور مایوس امیدوں میں کامیابی ہوگی۔

(ب) تمہارے دل میں چیزے بدست رفتہ باز بدست می آید کا جو خیال ہے امید ہے خدا کرے گا ایام منحوس گزر گئے، عنقریب مقصد برآئے گا۔

(ج) ترقی روزگار و آمدنی کا تم کو خیال لگا ہوا ہے۔ دشمنوں سے تم ہمیشہ خوف زدہ رہتے ہو، یہ نیکی کا بدلہ تمہیں بدی سے ملتا ہے۔

(د) تمہارے خیالات اس وقت منتشر ہو رہے ہیں جس کام سے تم فائدہ اٹھانا چاہتے ہو۔ وہ کام کسی دیگر وسیلہ سے انجام پائے گا۔

(ہ) تم کو گھبرانا نہیں چاہئے، چند یوم میں سب کام درست ہونے والے ہیں، جس شخص کی تم کو خواہش ہے وہ تمہارا کام الفت ومحبت سے کرے گا۔

(و) تم کو گھبرانا نہیں چاہئے، جس شخص سے ملاپ کا ارادہ رکھتے ہو اسے تم کو چنداں فائدہ نہ ہوگا، بلکہ تمہارے گھر میں ہر وقت جھگڑا رہے گا۔

(ز) تمہارے وصل کے درمیان کچھ رکاوٹیں ہیں، در پردہ وہ تم جو کوشش کر رہے ہو اس کا انجام توقف سے ہوگا، تم کو دولت اور ترقی ملنے والی ہے۔

(ح) جس شخص پر حصول مدعا کے لئے بھروسہ رکھتے ہو وہ تم کو لیت ولعل میں ٹال رہا ہے اس لئے تمہارے ایام گردش میں ہیں۔

(ط) تم نے اپنے کاموں کو خود بگاڑا ہے، کیوں کہ تم دلی راز دوسروں کو فوراً بتلا دیتے ہو جس کا نتیجہ تمہارے حق میں ناقص ہے۔

(ی) تم ایک شخص کی ملاقات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو، امید رکھو کہ عنقریب تمہاری دلی منشاء پوری ہونے والی ہے۔

(ک) سچ تو یہ ہے کہ تم دونوں ہاتھ لڈو کے مصداق بننا چاہتے ہو، دنیا کی ہوس تم پر غالب ہے پردہ غیب سے تمہاری معاونت ہونے والی ہے۔

(ل) تمہارے ایام منحوس ہیں، جس کام کی تم کوشش کرتے ہو، اس کا نتیجہ کچھ اچھا نہیں نکلتا، ابھی ایک سال گزار دو، اس کے بعد تمہارے بگڑے ہوئے کام راستی پر آجائیں گے۔

(م) حاسدوں کی رخنہ اندازی نے تمہارا کام بگاڑا ہے اور تمہاری ترقی میں خلل ڈالا ہے مگر تین دن تک تمہاری کوشش بر نہ آئے گی، صبر و استقلال سے کام لو۔

(ن) جس مطلوب کے خیال میں بے قرار ہو بوجہ گردشِ ایام اس کے حاصل ہونے میں کچھ توقف ہے۔

(س) امیدوں پر جلد کامیابی ہوگی، بیمار صحت یاب ہوگا، اولاد کو سکھ ملے گا، روزگار میں برکت ہوگی۔

(ع) تمہارے کاروبار میں کچھ خلل ہونے والا ہے اور عزیزوں کی طرف سے تمہاری طبیعت میں ملال رہتا ہے۔ عورت کا سکھ امیدوں سے کم ملتا ہے۔

(ف) جس چیز کی تمہیں خواہش لگی ہوئی ہے وہ عنقریب ملنے والی ہے، تم کو فائدہ ہوگا اور تمہارے کاروبار میں ترقی ہوگی۔

(ص) قرض خوروں اور مخالفوں نے تمہاری طبیعت کو منتشر کردیا ہے مگر یاد رکھو کہ سب کام ایک سال کے اندر راستی پر آجائیں گے۔

(ق) امید ہے کہ تم جلد کامیاب ہوجاؤ گے اور کوئی شخص تمہاری مدد کرے گا۔ عورت سے پرہیز کرو۔

(ر) خواہش پوری ہونے میں دیر لگے گی، کوشش جاری رکھنا۔

(ش) تمہاری مصیبت ٹل گئی ہے۔ اب اچھے دن آنے والے ہیں۔ ......بقیہ ص ۱۴۴ پر......

ماہانہ قمری حالتیں

جنوری

نیاچاند: 4 جنوری دوپہر 04-02
نصف چاند: 11 جنوری دوپہر 33-04
مکمل چاند: 20 جنوری صبح 22-02
نصف چاند: 26 جنوری شام 58-05

فروری

نیاچاند: 3 فروری صبح 32-07
نصف چاند: 11 فروری دوپہر 19-12
مکمل چاند: 18 فروری دوپہر 37-01
نصف چاند: 25 فروری صبح 27-04

مارچ

نیاچاند: 5 مارچ صبح 47-01
نصف چاند: 13 مارچ صبح 46-04
مکمل چاند: 19 مارچ رت 11-11
نصف چاند: 26 مارچ شام 08-05

اپریل

نیاچاند: 3 اپریل شام 33-07
نصف چاند: 11 اپریل شام 06-05
مکمل چاند: 18 اپریل صبح 45-07
نصف چاند: 25 اپریل صبح 48-07

مئی

نیاچاند: 3 مئی صبح 52-11
نصف چاند: 11 مئی صبح 34-01
مکمل چاند: 17 مئی دوپہر 10-04
نصف چاند: 24 مئی رات 53-11

جون

نیاچاند: 2 جون صبح 04-02
نصف چاند: 9 جون صبح 12-07
مکمل چاند: 16 جون صبح 15-01
نصف چاند: 23 جون دوہر 49-04

جولائی

نیاچاند: یکم جولائی دوپہر 55-01
نصف چاند: 8 جولائی دوپہر 31-12
مکمل چاند: 15 جولائی صبح 41-11
نصف چاند: 23 جولائی صبح 03-10
نیاچاند: 30 جولائی رات 41-11

اگست

نصف چاند: 6 اگست دوپہر 09-04
مکمل چاند: 13 اگست رات 59-11
نصف چاند: 22 اگست صبح 56-02
نیاچاند: 29 اگست صبح 05-08

ستمبر

نصف چاند: 4 ستمبر رات 40-10
مکمل چاند: 12 ستمبر دوپہر 28-02
نصف چاند: 20 ستمبر شام 40-06
نیاچاند: 27 ستمبر دوپہر 10-04

اکتوبر

نصف چاند: 4 اکتوبر صبح 16-08
مکمل چاند: 12 اکتوبر صبح 07-07
نصف چاند: 20 اکتوبر صبح 31-08
نیاچاند: 27 اکتوبر صبح 57-00

نومبر

نصف چاند: 2 نومبر رات 39-09
مکمل چاند: 11 نومبر صبح 17-01
نصف چاند: 18 نومبر رات 10-08
نیاچاند: 25 نومبر صبح 11-11

دسمبر

نصف چاند: 2 دسمبر دوپہر 53-02
مکمل چاند: 10 دسمبر رات 37-07
نصف چاند: 18 دسمبر صبح 49-05
نیاچاند: 24 دسمبر رات 08-11

......بقیہ ص ۱۴۳ کا......

(ت) تمہاری دلی مراد بر آنے والی ہے، چھ ماہ تک انتظار کرو تاکہ راحت ملے۔

(ث) خدا کا شکر کرو تمہاری مصیبت ختم ہوگئی۔

(خ) ابھی تھوڑے دن مصیبت کے باقی ہیں، عبادت کرو تاکہ راحت ملے۔

(ذ) جس مقصد کے لئے تم نے فال دیکھا ہے وہ جلد پورا ہونے والا ہے۔

(ض) تم اس قدر حیران نہ ہو، جو مصیبت تم نے اٹھائی ہے وہ عنقریب دفع ہوجائے گی۔

(ظ) تمہاری دلی مراد بر آنے میں دو مہینے کی اور تکلیف ہے۔ خدا نے چاہا تو جلد خوشی سے دن پھریں گے۔

(غ) گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تمہارے گھر عنقریب خوشی کا موقع آنے والا ہے۔

محمد اجمل انصاری موٹو ماسٹر نعمانی پبلی کیشن اوکھلا

اسلم راہی

قسط نمبر:۱۰۸

بانتو جب دوبارہ یوناف کے قریب آیا اور یوناف پر اس نے ضرب لگانا چاہی تو یوناف نے اس کا اٹھا ہوا ہاتھ فضا میں ہی پکڑ لیا اور پھر اس کی گردن کے دائیں بائیں پہلوؤں پر اس نے دو ایسی ضربیں لگائیں کہ بانتو انتہائی تکلیف اور اذیت کا اظہار کرتے ہوئے زمین پر گر گیا۔ اس لمحہ یوناف کی حالت ویرانوں کے ستم، حادثوں اور سانحوں کے طوفان اور غموں کی گہری دھوپ جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ زمین پر پڑے ہوئے بانتو کو مخاطب کر کے یوناف نے پوچھا۔ ''اے بانتو! میری یہ ضرب کیسی رہی۔؟''

بانتو نے یوناف کے اس استفسار کا کوئی جواب نہ دیا۔ ہمت کر کے ایک بار وہ پھر اٹھا اور یوناف کی طرف بڑھا پر جب وہ یوناف کے قریب گیا تو یوناف طوفانی انداز میں اس کی طرف بڑھا اور برق کے کوندے کی سی پھرتی سے اس نے بانتو کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر فضا میں بلند کر دیا۔

یوناف کے اس طرح بانتو کو اٹھا لینے پر سردار مکادو، ساحر ماروا اور اس کی بیٹی باسو حیران و پریشان ہو کر رہ گئے تھے۔ یوناف نے جب بانتو کو زمین پر پٹخ دیا تب ساحر ماروا یوناف کے قریب آیا اور کسی قدر خفگی اور ناراضگی میں اس نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ''اے اجنبی جوان! کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔''؟

یوناف نے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔ ''ہاں میں جانتا ہوں کہ تم اس خانہ بدوش قبیلے کے ساحر ہو۔''

ماروا نے اس بار غضب ناک ہو کر کہا۔ ''جانتے ہوئے بھی کہ میں اس خانہ بدوش قبیلے کا ساحر ہوں تم نے یہ بدتمیزی کی کہ انتہائی بے دردی سے تم نے بانتو کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ جب کہ بانتو میری بیٹی باسو کا منگیتر ہے اور آج ان دونوں کی شادی ہو رہی ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو گے کہ ساحر کی حیثیت سے میں تمہاری اس بدتمیزی کا تم سے ایک ہولناک اور حیرت انگیز انتقام بھی لے سکتا ہوں۔''

ساحر کی اس گفتگو پر یوناف سیاہ رات کے پھیلاؤ کی طرح آگے بڑھا، اپنا داہاں ہاتھ اس ساحر ماروا کی گردن پر رکھا اور پھر اسے اٹھا کر ہوا میں معلق کرتے ہوئے کہا۔ ''اے ماروا میں نے تیرے جیسے حقیر و بدترین ساحر بہت دیکھے ہیں اگر تو بوڑھا نہ ہوتا تو میں تجھے اسی طرح پٹخ دیتا جس طرح میں نے بانتو کو پٹخ دیا ہے۔''

اس دوران حسین باسو تیزی سے آگے بڑھی اور لگاتار تین طمانچے بڑی تیزی کے ساتھ اس نے یوناف کے منہ پر مارتے ہوئے کہا۔ ''تجھے کیسے جرأت ہوئی کہ تو یوں حقیر انداز میں میرے باپ کو اٹھالے۔ تجھے اس گستاخی کی سزا ضرور مل کر رہے گی اور سزا بھی ایسی کڑی جس کی اذیت تو ساری عمر بھلا نہ سکے۔''

اچانک یوناف نے اپنے الٹے ہاتھ کا ایک زوردار طمانچہ باسو کے منہ پر دے مارا جس کے جواب میں باسو ہوا میں قلابازیاں کھاتی ہوئی بانتو کے پاس جا گری۔ اس لمحہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر تیز لمس دیا پھر کہا۔

''اے یوناف! سنبھلو! یہ ساحر تم پر اپنے سحر کی ابتدا کر چکا ہے جو تمہارے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے لہٰذا اس کے سحر کے حرکت میں آنے سے قبل ہی تم اپنا دفاع مکمل کر لو۔''

یوناف نے فوراً ساحر ماروا کو زمین پر پھینک دیا۔ پھر اس نے اپنی تلوار نکال کر اپنے گرد حصار بنا لیا اور اس حصار کے اندر وہ خاموش اور پرسکون کھڑا ہو کر ساحر ماروا کی طرف سے کسی ردعمل کا انتظار کرنے لگا۔

اچانک ساحر ماروا نے مٹی کی مٹھی بھری پھر وہ مٹی اس نے یوناف کی طرف دے ماری۔ جب سحر کی ہوئی مٹی کا کوئی اثر یوناف پر نہ ہوا تو ساحر ماروا حیرانی اور پریشانی سے کبھی یوناف اور کبھی اپنے قبیلے کے سردار مکادو کی طرف دیکھنے لگا۔ سردار مکادو بھی ماروا کے اس طرح دیکھنے کا مطلب جان گیا تھا۔ اسی بنا پر وہ بھی یوناف کی طرف حیرت اور پریشانی سے دیکھنے لگا۔

اس موقع پر یوناف نے کھل کر ایک قہقہہ لگایا۔ بانتو اور باسو بھی اٹھ کر وہاں کھڑے ہو گئے تھے اور وہ بھی اسے پریشانی کے عالم میں دیکھنے لگے تھے۔

اس موقع پر یوناف نے کھل کر ایک قہقہہ لگایا۔ بانتو اور باسو بھی اٹھ

کر وہاں آکر کھڑے ہوگئے تھے اور وہ بھی اسے پریشانی کے عالم میں دیکھنے لگے تھے۔

اس موقع پر یوناف نے ساحر کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے ساحر ماروا! کسی ظن وگمان میں نہ رہنا۔ اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم مجھ پر اپنا کوئی طلسم کر کے مجھے نقصان پہنچا سکتے ہو تو یہ تمہاری صریح غلط فہمی ہے۔ تمہارا کوئی سحر کوئی طلسم مجھ پر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو اب تک تیرے جیسے کئی ساحر مجھے فنا کر چکے ہوتے۔"

اپنی اس ناکامی پر ساحر ماروا سٹپٹا کر رہ گیا۔ ایک بار اس نے پھر مٹھی میں مٹی بھر کر یوناف کی طرف پھینکی لیکن جب اس کا کوئی ردعمل نہ ہوا تب یوناف نے اس ساحر کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے ماروا سن رکھو تمہارا کوئی عمل، تمہارا کوئی بھی سحر مجھ پر اثر انداز اور کارگر ثابت نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا تم ان بکھیڑوں میں نہ پڑو ورنہ یاد رکھو میرے ہاتھوں تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔" یوناف ذرا رُکا پھر کہنے لگا۔ "اے ماروا! تمہارے حق میں بہتر ہوگا کہ تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اور بانتو اور اپنی بیٹی کو لے کر یہاں سے چلے جاؤ اور سنو اگر تم نے میرے ساتھ اپنے اس معاملے کو طول دیا تو تم تینوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ رہے گا۔ میں تو صرف بانتو سے انتقام لینے اِدھر آیا تھا اور ہوسکتا تھا کہ میں بانتو کا خاتمہ کر دیتا۔ لیکن جب تم نے یہ انکشاف کیا کہ آج تمہاری حسین بیٹی باسو کی شادی بانتو کے ساتھ ہو رہی ہے تو میں نے اپنے ارادے میں تبدیلی کرلی۔ پس میں نے بانتو کو معاف کیا۔ اب تم تینوں یہاں سے چلے جاؤ اور تم تینوں کا یہاں رکنا میرے غصے کو اور بھڑکائے گا جو تمہارے لئے نقصان دہ ہوگا۔"

یوناف کی باتیں شاید حسین باسو کی سمجھ میں آگئی تھیں۔ لہٰذا اس نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لے گئی جب کہ بانتو بھی ان دونوں کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔

ماروا! بانتو اور باسو کے چلے جانے کے بعد سردار مکادو یوناف کے قریب آیا اور اسے گلے لگاتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے یوناف! تو واقعی ایک حیرت انگیز انسان نکلا۔" مکادو کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیونکہ اس کے خیمے سے ایک حسین عورت نکلی تھی اور مکادو اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جب وہ عورت نزدیک آئی تو مکادو نے اس کی طرف اشارہ کر کے یوناف سے کہا۔ "یہ میری بیوی پانگی ہے۔"

پانگی نے قریب آکر کہا۔ "میں تم دونوں کی گفتگو اور اس مہربان جوان کے ہاتھ ماروا، باسو اور بانتو کی حالت بھی دیکھ چکی ہوں۔"

پانگی کے خاموش ہونے پر مکادو نے اپنا سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "ہم گھر کے صرف دو ہی افراد ہیں ایک میں اور ایک میری بیوی پانگی۔ اے یوناف! میں اپنی بات کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس لئے کہ خیمے سے میری بیوی نکل آئی تھی۔ اب جب کہ یہ سب کچھ دیکھ اور سن ہی چکی ہے تو سنو! میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہارے یہاں آنے سے مجھے کچھ حوصلہ اور اطمینان ہوا کیونکہ اس سے قبل میں ساحر ماروا اور بانتو کی طرف سے اپنے لئے بہت بڑا خطرہ محسوس کرتا تھا۔ بانتو گو ایک طاقتور اور زور آور انسان ہے لیکن میں اسے اپنے لئے بڑا خطرہ محسوس نہ کرتا تھا۔ اس لئے کہ اپنے حامیوں کی مدد سے اس پر میں قابو پاسکتا تھا لیکن اب حالات ایک دوسرا رخ اختیار کر گئے ہیں کیونکہ چند دن ہوئے قبیلے کے ساحر نے اپنی بیٹی باسو کو بانتو سے منسوب کر دیا اور آج دونوں کی شادی ہونے والی ہے۔

باسو اور بانتو کی شادی سے حالات میرے خلاف کروٹ لے لیں گے کیونکہ اس کے بعد قبیلے کا ساحر جائز و ناجائز طور پر اپنی بیٹی کے شوہر بانتو کی طرف داری کرے گا اور میری جگہ بانتو کو قبیلے کا سردار بنانے کی کوشش کرے گا۔ دوسری طرف بانتو بھی قبیلے کا سردار بننے کا خواہش مند رہا ہے۔ ماضی میں دو ایک بار وہ اس کا اظہار بھی کر چکا ہے لیکن میرے ساتھ میرے حامیوں کی تعداد دیکھتے ہوئے وہ خاموش رہا تھا۔ اب جب کہ وہ ساحر ماروا کا داماد بن جائے گا تو اس کے حوصلوں اور اس کے عزم کو اور تقویت ملے گی۔ اس لئے ساحر ماروا کا قبیلے کے اندر بڑا اثر ورسوخ ہے اور بانتو کی حمایت میں وہ قبیلے کے اندر کوئی بڑا انقلاب بھی برپا کرسکتا ہے لیکن اے یوناف! تمہارے یہاں آنے اور ماروا، باسو اور بانتو کو یوں اپنے سامنے زیر کرتے دیکھ کر مجھے تمہاری ذات سے کچھ حوصلہ اور اطمینان ہونے لگا اور میں یہ خیال کرنے لگا ہوں کہ شاید وہ تمہاری یہاں موجودگی کے باعث قبیلے کا ساحر ماروا اپنے اس ہونے والے داماد بانتو کے ساتھ مل کر میرے خلاف کوئی قدم اٹھانے میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔"

یوناف نے بڑی ہمدردی کے ساتھ سردار مکادو کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے مکادو! تم بے فکر اور مطمئن رہو، میں تمہارے خلاف ساحر ماروا اور بانتو کی کسی بھی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دوں گا۔ اے مکادو! تمہارے قبیلے کے اندر میرے لئے ایک کشش اور ہمدردی کی وجہ ہے اس لئے کہ تمہارا یہ قبیلہ ایک خانہ بدوش قبیلہ ہے اور تمہارے ساتھ

رہ کر اور افریقہ کے مختلف علاقوں کی سیر و تفریح کر کے میں یہاں کے لوگوں کی قدیم و جدید رسومات اور ان کے قوانین و آئین اور عادتیں جان سکوں گا۔

سردار مکادو نے فرط مسرت سے آگے بڑھ کر یوناف کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اطمینان و خوشی کے اظہار میں کہا۔ "اے عظیم نووارد! تو نے ایسا ارادہ ظاہر کر کے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ قسم مجھے لوبیر دیوتا کی! تم میرے لئے بے فکری، دلجمعی، تشفی، ڈھارس اور طمانیت کا باعث بن گئے ہو، تمہاری موجودگی میں اب ہانتو اپنی بے پناہ قوتوں کے باوجود مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکے گا۔"

مکادو جب خاموش ہوا تو اس کی بیوی پانگی آگے آئی اور یوناف کے کندھے پر اس نے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے عزیز! میرے ماں باپ مر چکے ہیں، کوئی بہن بھائی نہ تھا۔ لہٰذا آج سے تم ہی میرے بھائی ہو۔"

یوناف نے فوراً پانگی کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا۔ "اے پانگی! فکر مند نہ ہو، تو آج سے میری بہن ہے اور میں اس قبیلے میں اٹھنے والی ہر سازش سے تم دونوں کی حفاظت کروں گا۔ خواہ یہ سازش کھڑی کرنے والا قبیلے کا ساحر مار وا ہی کیوں نہ ہو۔"

مکادو نے یوناف کو اپنے ساتھ لپٹا لیا اور کہا۔ "تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے، یوناف! اب جبکہ تم نے میری بیوی کو اپنی بہن بنا لیا ہے تو اب تم ہمارے عزیز اور محسن ہو۔ لہٰذا تم ہمارے ساتھ خیمے میں رہو گے، تم دیکھتے ہو کہ چمڑے کا بنا ہوا ہمارا یہ خیمہ کافی بڑا ہے اور اسے تقسیم کر کے کئی کمروں میں تبدیل کیا ہوا ہے۔"

پھر مکادو یوناف کو پکڑ کر اپنے خیمے میں لے گیا۔ جب وہ تینوں ایک کمرے میں بیٹھ گئے، تب یوناف نے پوچھا۔ "اے مکادو! جھیل میرو کے کنارے میرے ایک جاننے والے نے بتایا تھا کہ تمہارا یہ خانہ بدوش قبیلہ اپنے بادشاہ کی رسم میں حصہ لینے کے لئے اس طرف آیا ہے۔ کیا یہ درست ہے کہ تمہارے قبیلے کا ساحر مار وا اس رسم کو انجام دے گا اور یہ کہ پہلے بادشاہ کو قتل کر کے ایک نیا بادشاہ مقرر کیا جائے گا...؟"

یوناف کی اس گفتگو پر مکادو مسکرایا۔ پھر بولا۔ "یوناف! میرے عزیز تمہارے جس جاننے والے نے تمہیں یہ تفصیل بتائی ہے اسے سننے میں کچھ غلط فہمی ہوگئی۔ اس لئے کہ اس رسم کی ادائیگی کا فرض لوبیر دیوتا کے مندر کا بڑا پجاری ادا کرے گا اور ان سرزمینوں کا جو سب سے بڑا ساحر ہوتا ہے اسے ہی لوبیر دیوتا کا بڑا پجاری مقرر کر دیا جاتا ہے اور یہی بڑا پجاری پرانے بادشاہ کے خاتمے اور نئے بادشاہ کی تخت نشینی کے فرائض ادا کرے گا۔

اور اے یوناف یہ رسم لوبیر دیوتا کے مندر میں ہی ادا کی جاتی ہے اور یہ مندر دریائے کانگو کے وسط میں ایک جزیرے کی صورت میں ہے۔ یہ جزیرہ دریائے کانگو کے اندر ایک کافی بڑا جزیرہ ہے اور اس کے اندر مندر کی عمارت بھی بڑی قدیم اور عظیم ہے جو پتھروں سے بنائی گئی ہے اور یہ عمارت بڑی وسیع ہے۔ اس مندر کے پجاری مرد اور عورتیں سب مندر سے منسلک عمارتوں کے اندر رہتے ہیں۔ پرانے بادشاہ کے قتل سے قبل نئے بادشاہ کی خواہش اس سے پوچھی جاتی ہے اور جب نیا بادشاہ اپنی خواہش کا اظہار کر دیتا ہے تب پرانے بادشاہ کو اس کے اہل خانہ سمیت قتل کر دیا جاتا ہے اور نئے بادشاہ کی تاج پوشی اور تخت نشینی کا جشن منایا جاتا ہے۔ اور یہ جشن تین دن تک جاری رہتا ہے۔

پرانے بادشاہ کے قتل اور نئے بادشاہ کی اس تاجپوشی کی رسم میں ان سب خانہ بدوش قبیلوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے جن کا تعلق اس سرزمین سے ہو۔ لہٰذا ہمیں بھی اسی رسم میں حصہ لینے کے لئے یہاں بلایا گیا ہے اور اس رسم کی ادائیگی کے ایک ہفتے بعد ہم پھر یہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ یہ رسم کل لوبیر دیوتا کے مندر میں سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے گی اور اے یوناف! اس رسم میں تم بھی میرے ساتھ لوبیر دیوتا کے مندر میں چلو گے۔ اے یوناف باقی باتیں بعد میں ہوں گی۔ آؤ اب ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔" اس کے ساتھ ہی مکادو اور پانگی یوناف کو اپنے خیمے کے دوسرے کمرے کی طرف لے گئے تھے۔

وہ رات یوناف نے مکادو کے خیمے میں بسر کی تھی۔ اسی روز ہانتو اور باسو کی شادی ہوگئی تھی۔ دوسرے روز پرانے بادشاہ کے خاتمہ اور نئے بادشاہ کی تاجپوشی کی رسم تھی اور اس رسم میں حصہ لینے کے لئے لوگ جوق در جوق لوبیر دیوتا کے مندر کی طرف جانا شروع ہو گئے تھے۔ یوناف بھی سردار مکادو اور اس کی بیوی پانگی کے ساتھ اس رسم میں حصہ لینے کے لئے مندر کی طرف روانہ ہوا۔ جب وہ دریائے کانگو کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دیکھا وہاں ان گنت چھوٹی موٹی کشتیاں کھڑی تھیں اور ان کشتیوں میں بیٹھ بیٹھ کر لوگ لوبیر دیوتا کے مندر کی طرف جا رہے تھے۔ جس کی عمارت دریائے کانگو کے وسط میں ایک قدیم جزیرے کے اندر تھی اور لوگوں کی طرح یوناف بھی مکادو اور پانگی کے ساتھ اس جزیرے میں داخل ہوا جس کے اندر لوبیر دیوتا کی قدیم عمارت تھی۔ دیوتا کا مندر اور اس کے اطراف کی ساری عمارتیں جن کے اندر پجاری اور پجارنیں رہتے تھے، سب بڑے بڑے سیاہ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی تھیں۔

مکادو اور پانگی کی راہنمائی میں یوناف ایک ایسے وسیع میدان میں آیا جس کے اندر پہلے سے بے شمار لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ میدان مندر کی عمارت کے پہلو میں تھا۔ اس میدان کے سامنے سیاہ رنگ کے پتھروں کی ایک کافی بلند، خوب چوڑی اور کافی لمبی دیوار تھی۔ اس دیوار کے ساتھ پتھروں ہی کی ایک بڑی شہ نشین بنی ہوئی تھی اور اس شہ نشین کے دائیں طرف گیلی مٹی کا تازہ بنا ہوا ایک مجسمہ کھڑا تھا اور اس مجسمہ کے دائیں طرف اور بہت سے مٹی کے مجسمے تھے اور ان مجسموں کے سر انسانی کھوپڑیوں کے تھے۔ یوناف نے یہ بھی دیکھا کہ وہ مجسمہ شہ نشین کے قریب اور تازہ بنا تھا اور اس کی مٹی ابھی گیلی تھی وہ مجسمہ صرف گردن تک کا تھا اور اس مجسمہ کا سر نہیں بنایا گیا تھا۔

کچھ دیر تک یوناف حیرت و تعجب سے اس سارے ماحول کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے مکادو کو مخاطب کر کے پوچھا۔ مکادو! مکادو کیا تم مجھے ان مجسموں کی تفصیل بتاؤ گے جن کے سر انسانی کھوپڑیوں کے ہیں۔"؟

مکادو نے مسکراتے ہوئے کہا۔" کیوں نہیں، ضرور بتاؤں گا۔ سنو یوناف! یہ سامنے دیوار کے کے ساتھ جو شہ نشین بنی ہوئی ہے پرانے بادشاہ کو مارنے اور نئے کو تخت نشین کرنے کی رسم اسی پر ادا کی جاتی ہے پرانا بادشاہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس شہ نشین پر آ کر بیٹھ جاتا ہے جب کہ نیا بادشاہ اکیلا ہی آتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ کنوارا ہو اور بادشاہ بننے کے بعد شادی کرے۔ کارروائی شروع کرنے سے قبل پہلے نئے بادشاہ سے اس کی خواہش پوچھی جاتی ہے۔ جب وہ اپنی خواہش بتا چکتا ہے تب پرانے بادشاہ اور اس کے اہل خانہ کو اس مندر کا بڑا پجاری قتل کر دیتا ہے اور بادشاہ کو قتل کرنے سے قبل مٹی کا ایک مجسمہ تیار کیا جاتا ہے اور بادشاہ کا کٹا ہوا سر اس بے سر کے گیلی مٹی کے مجسمے میں سر کی جگہ رکھ دیا جاتا ہے۔

"یہ دیوار کے ساتھ کا مجسمہ تم دیکھ رہے ہو جن کے سر انسانی کھوپڑیوں کے ہیں۔ یہ سب کھوپڑیاں قدیم بادشاہوں کے کٹے ہوئے سر ہیں جو محفوظ کر لئے جاتے ہیں۔"

یوناف نے حیرت سے مکادو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔" ایسا کیوں کیا جاتا ہے۔"؟

مکادو پھر بولا۔" ان سرزمینوں کے اندر انسانی سر کی بڑی حرمت ہے۔ اسی بنا پر ایک خاص تقدس کو اس عقیدے سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ انسانی جسم کے اندر تین روحیں ہوتی ہیں اور سب سے پہلی اور اچھی روح الوری کہلاتی ہے۔ وہ انسانی سر میں ہوتی ہے۔ اسی روح کے تقدس کے طور پر بادشاہ کے سر کو ان مٹی کے مجسموں پر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ تاکہ سر کی روح خفا نہ ہو اور اپنی مرضی سے جب چاہے مرنے والے کے سر سے نکل کر چلی جائے۔"

مکادو کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔ کیونکہ کچھ لوگ شہ نشین پر آ کر بیٹھ گئے تھے۔ یوناف نے دیکھا اس شہ نشین پر آ کر بیٹھنے والوں میں ایک بوڑھا انسان تھا جو مغموم اور پریشان تھا۔ دوسرا ایک نوجوان جس کے سر پر سنہری تاج تھا اور جو زرق برق لباس پہنے ہوئے تھا۔ جن سے روشنی اور زندگی کی خواہشات نمایاں تھیں۔ تیسرا ایک ایسا شخص تھا جو اپنے لباس اور حلئے سے کوئی پجاری اور ساحر لگتا تھا اور چوتھی ایک نوخیز لڑکی تھی جس کا قیمتی لباس دور سے چمک رہا تھا وہ لڑکی پھلتی پھلتی صبح جیسی نوخیز ادھ کھلے پھول کے جوبن جیسی خوبصورت اور مدھم جھنکار جیسی پرکشش، نقرئی آوازوں اور مترنم خواب جیسی سمندر، تاروں جیسی شکیل اور لچکتی قوس قزح جیسی خوش اندام تھی۔ یوناف نے اندازہ لگایا وہ شہ نشین پر بیٹھی ہوئی لڑکی مکادو کے خانہ بدوش قبیلے کے ساحر ماروا کی بیٹی باسو سے بھی کئی گنا زیادہ خوب رو اور پری چہرہ تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی برف کی سل جیسی منجمد اور زمہریر فضاؤں جیسی سرد سرد سی بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر رات کی خاموشیوں جیسا سوچوں کا زہر تھا گویا وہ کسی کے قلب کی تیرگی کا شکار ہو رہی ہو۔ اس کی آنکھوں میں کدورت ہی کدورت تھی جیسے وہ کسی کی عقل کج روی کی بھینٹ چڑھائی جانے والی ہو، اس کے علاوہ یوناف نے یہ بھی دیکھا کہ اس شہ نشین کے اردگرد کچھ مسلح لوگ بھی آ کھڑے ہوئے تھے جن کے ہاتھوں میں برہنہ تلواریں تھیں، پھر یوناف نے اپنے اردگرد بیٹھے لوگوں کا خیال کرتے ہوئے مکادو کو مخاطب کرتے ہوئے سرگوشی اور رازداری سے پوچھا۔" مکادو! مکادو! یہ شہ نشین پر آ کر بیٹھ جانے والے لوگ کون ہیں اور اس رسم کی کارروائی کب شروع کی جائے گی۔؟"

مکادو نے بھی رازداری میں کہا۔" سنو یوناف! شہ نشین پر آ کر بیٹھنے والوں میں سے جو بوڑھا انسان اپنی جگہ پر ملول و مغموم بیٹھا ہوا ہے یہ یہاں کا پرانا بادشاہ ہے جسے قتل کیا جانا ہے اور وہ جو اس کے ساتھ پتھر کی سی مورتی کی طرح بے حس و حرکت اور حسین ترین لڑکی بیٹھی ہوئی ہے وہ اس قتل کئے جانے والے بادشاہ کی بیٹی ہے جس کا نام ساھی ہے اور یہ نوجوان تاج پہنے ہوئے بیٹھا ہے یہ نیا بادشاہ ہے اور اس کا نام نرون ہے

اور جو شخص اس نئے بادشاہ کے پاس بیٹھا ہے وہ لوبیر دیوتا کے مندر کا بڑا پجاری بریون ہے۔"

مکادو کہتے کہتے اچانک خاموش ہوگیا کیونکہ لوبیر مندر کا بڑا پجاری بریون اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اس موقع پر مکادو نے فوراً یوناف کے کان میں سرگوشی کی۔"یوناف یوناف! اب خاموشی سے دیکھتے جاؤ کیونکہ اس قدیم رسم کی ابتدا ہورہی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ بڑا پجاری اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔"

یوناف بڑی توجہ اور انہماک سے اس طرف دیکھنے لگا۔ بڑے پجاری بریون نے اٹھ کر نئے اور نوجوان بادشاہ سے اس کی خواہش پوچھی۔ جس کے جواب میں اس نئے بادشاہ نرون نے پرانے بادشاہ کی حسین وجمیل بیٹی سامی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"اس کی موت معاف کردی جائے کہ میں اس سے شادی کروں گا۔"

اس پر بڑے پجاری نے باہر کھڑے محافظ کو اشارہ کیا۔ وہ پرانے بادشاہ کو پکڑ کر شہ نشین سے نیچے لے گئے۔ اس موقع پر حسین سامی نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔ شاید وہ اس دلخراش منظر کو دیکھنا نہ چاہتی تھی۔ ان محافظوں نے فوراً پرانے بادشاہ کی گردن کاٹ کر اس کا سر گیلی مٹی کے بنے ہوئے بے سر کے بت پر رکھ دیا اور بادشاہ کے دھڑ کو ایک گڑھے میں ڈال کر زمین میں دفن کردیا۔ جب یہ ساری کارروائی ہوچکی تب کہیں جا کر حسین سامی نے اپنے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹائے تھے۔ بڑا پجاری اس بار سامی کے قریب آیا۔ اس بار اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی اور اس نے سامی کو مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں پوچھا۔"اے سامی! کیا تو نئے بادشاہ نرون کی بیوی بننے پر رضامند ہے۔؟"

اس استفسار پر سامی کی حالت ساحل پر چیختی ہوئی شام کی پاگل ہواؤں اور وقت کی آنکھوں میں بکھر کر پھیل جانے والے کاجل جیسی ہوکر رہ گئی تھی۔ اس نے باری باری بڑے پجاری اور نئے بادشاہ نرون کی طرف ایسے انداز میں دیکھا گویا وہ ان دونوں کے لئے اجل کی ہم نفس اور قیامت بردوش بن جانے کا عزم کرچکی ہو۔ پھر اس کے ساتھ ہی اس نے بلند آواز میں کہا۔"نہیں ہرگز نہیں۔ میں اس نرون کے ساتھ کبھی اور کسی بھی وقت شادی پر آمادہ نہیں ہوسکتی۔ اے بڑے پجاری میں تم سے اس نرون سے اس دیوتا لوبیر سے یہاں تک کہ یہاں کی ساری رسومات سے بھی نفرت کا اظہار کرتی ہوں۔ میں ایسے شخص کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کرتی ہوں جس کے سر پر میرے باپ کے خون میں ڈبو کر تاج رکھا گیا ہو، ایسے شخص سے شادی کی پیش کش میری ذات کی توہین ہے۔"

سامی کے اس فیصلے پر بڑے پجاری بریون نے جب سوالیہ انداز میں نئے اور نوجوان بادشاہ نرون کی طرف دیکھا تو نرون نے چند ساعتوں کے توقف اور غور وفکر کے بعد کہا۔"اس سامی کو لوبیر دیوتا کی عمارت میں اسیر کردیا جائے اور اگر شام تک اپنے الفاظ واپس لے کر میرے ساتھ شادی پر آمادہ نہیں ہوتی تو اس کی گردن کاٹ دی جائے۔"

بڑے پجاری بریون نے اس موقع پر وہاں کھڑے مسلح محافظوں کو سرگوشی کے انداز میں کچھ کہا۔ جس کے جواب میں وہ محافظ حسین سامی کو پکڑ کر وہاں سے لے گئے۔ اس کے بعد بڑے پجاری برون نے اس رسم کے خاتمے کا اعلان کردیا جس کے جواب میں لوگ وہاں سے اٹھ کر اپنے گھروں کو چلدیئے۔ اس موقع پر یوناف نے مکادو کے کان میں سرگوشی کی۔

مکادو، مکادو! اس سامی نام کی حسین وجمیل لڑکی نے کیا عمدہ اور خوب جواب بڑے پجاری اور نئے بادشاہ کو دیا ہے۔ اس نے واقعی میرے خیالات کی ترجمانی کر کے رکھ دی ہے۔

مکادو نے فوراً یوناف کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔ آہستہ بولو۔ ایسی گفتگو اگر کسی نے سن لی تو ہم دونوں کا ہی خاتمہ کر کے رکھ دیا جائے گا۔"

جواب میں یوناف تھوڑی دیر کے لئے مسکراتا رہا پھر اس نے کسی قدر سنجیدگی سے کہا۔ مکادو! مکادو! تم پائکی کو لے کر اپنے خیموں کی طرف جاؤ۔ میں ذرا اس جزیرے اور اس کے اندر لوبیر دیوتا کے مندر کی ان قدیم عمارتوں کا جائزہ لوں گا۔"

مکادو نے اس بار کانپتی اور خوفزدہ سی آواز میں تنبیہ کی۔"ایسی حماقت ہرگز نہ کرنا یوناف! تم ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اگر تم پر کسی نے شک کرلیا کہ تمہارا تعلق یہاں کے لوگوں کے دشمنوں سے ہے تو تم ناحق دھر لئے جاؤ گے لوگ تمہیں نئے بادشاہ کے سامنے پیش کردیں گے وہ تمہیں اسیری کی ایسی سزا دے گا جس میں رہائی کا کوئی تصور تک بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

یوناف نے بڑی نرمی اور سرگوشی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "مکادو! مکادو! تم جانتے ہو کہ میں ایک مافوق الفطرت اور دراز دست انسان ہوں۔ یہ تمہارا بوڑھا پجاری اور تمہارا یہ نیا بادشاہ نرون دونوں ہی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ سنو مکادو! میں نیکی کا ایک نمائندہ ہوں اور اس تجویز کے اندر میں نیکی ہی کے ایک کام کی ابتدا کرنے والا ہوں۔ سنو میں اس حسین وجمیل شہزادی سامی کی رہائی کا سامان کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ لڑکی جان دیدے گی پر نہ تو یہ اپنے کہے ہوئے الفاظ واپس لے گی اور نہ

ہی یہ زون سے شادی پر آمادہ ہوگی۔ لہٰذا میں اسے اس کے نا کردہ گناہوں کی سزا نہ ہونے دوں گا۔ میں آج شام تک اس ساسی کو مرنے نہ دوں گا۔ میں اس کی جان بچاؤں گا۔ اسے اس کی اسیری سے نجات دوں گا اور اسے قید سے نکال کر میں تمہارے خیمے میں لے کر آؤں گا۔ لہٰذا تم پانکی کو لے کر اپنے خیموں کی طرف چلو اور پھر تھوڑی دیر تک دیکھنا ان سرزمینوں کے اندر میں اپنا کیا کمال دکھاتا ہوں۔"

یوناف جب اپنی بات مکمل کر چکا تو مکادو نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ "یوناف! یوناف! ایسا کام کرنا تو دور کی بات اس سے متعلق سوچنا بھی ترک کردو۔ میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا۔ اول تو شہزادی ساسی کو مندر کی اسیری سے نکالنا ہی مشکل ترین بلکہ ناممکن ہے اور اگر تم ایسا کرنے میں کسی طور کامیاب ہو بھی گئے تب بھی سن رکھو کہ تم اور ساسی دونوں بچ نہ سکیں گے اس لئے کہ مندر کے پجاری اور محافظ سونگھ لینے والے درندوں کی طرح تم دونوں کا تعاقب کریں گے اور تم دونوں کیسی ہی محفوظ جگہ پر کیوں نہ چلے جاؤ وہ تم دونوں کو ڈھونڈ کر ٹھکانے لگادیں گے۔ لہٰذا میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ اس کام سے باز رہو کہ اسی میں تمہاری فلاح اور سلامتی ہے۔ تم ایک ایسے کام کا ارادہ کررہے ہو جو ان سرزمینوں کے اندر آج تک کسی نے نہیں کیا۔ اسلئے کہ ایسا کرنا یہاں کی قدیم رسم ورواج سے بغاوت اور لوبیر دیوتا کے خلاف بغاوت تصور کیا جاتا ہے۔ یوناف! یوناف! تم میرے ساتھ میرے خیمے میں چلو اور ساسی کو اسیری سے نکالنے کے ارادے کو بھول جاؤ۔"

اپنی بات مکادو نے ختم کر کے غور سے یوناف کی طرف دیکھا۔ شاید وہ یوناف کے چہرے پر اس گفتگو کا ردِ عمل دیکھنا چاہتا تھا۔ پر یوناف کے چہرے پر دور دور تک سکون ہی سکون اور بے فکری ہی بے فکری تھی۔ پھر یوناف نے سیال اور کوندتی تلملاہٹ جیسے انداز میں کہا۔ "اے مکادو! میں جو ارادہ کر لیتا ہوں اسے کر گزرتا ہوں۔ تم میرے متعلق فکر مند نہ ہو، لوبیر دیوتا کے پجاریوں نے ساسی کے سلسلے میں اگر مجھ سے ٹکرانے کی کوشش کی تو میں ان کی حالت غم میں سلگتے الفاظ، آگ میں نہائے باب اور احساس ندامت کی سحر جیسی کر کے رکھ دوں گا۔ بس اب تم پانکی کو لے کر اپنے خیموں کی طرف چلے جاؤ اور مجھے میرے کام کی ابتدا کرنے دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرے اس کام سے نہ تم پر کوئی حرف آئے گا اور نہ میری ذات کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ اب تم اس موضوع پر مزید گفتگو نہ کرنا۔"

مکادو جواب میں خاموش رہا اور اپنی بیوی کو لے کر آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مکادو کے چلے جانے کے بعد یوناف تھوڑی دیر تک وہاں خاموش کھڑا رہا پھر اس نے راز دارانہ انداز میں پکارا۔ "ابلیکا! ابلیکا! تم کہاں ہو۔؟"

جواب میں ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا حریری لمس دیا پھر اس کی ایک لگن ایک تڑپ سے بھرپور اور نغمگی کے اڑتے رنگوں میں ڈوبی راگوں کی آہٹ جیسی آواز سنائی دی۔ "یوناف! میرے حبیب! کہو کیا بات ہے۔؟"

یوناف نے بھی جواب میں الفاظ کے آئینوں میں اترتی ہوئی آواز میں کہا۔ "ابلیکا! ابلیکا! کیا تم تھوڑی دیر پہلے ادا کی جانے والی رسم کو دیکھتی رہی ہو۔؟"

ابلیکا نے پھر رنگوں کی صدا اور خوشبوؤں کی آواز میں کہا۔ "میں اس قدیم، فرسودہ اور ظالمانہ وغیر فطری رسم کی ساری کارروائی دیکھ چکی ہوں۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔؟ میرا اندازہ ہے کہ تم میرے ساتھ حسین و جمیل شہزادی ساسی سے متعلق گفتگو کرنا چاہو گے اس لئے کہ میں تمہارے اور مکادو کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن چکی ہوں اور مجھے امید ہے کہ میرا اندازہ غلط نہ ہوگا۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہارا اندازہ درست ہے ابلیکا! میں چاہتا ہوں تم ذرا ساسی کی خبر لو کہ لوبیر دیوتا کے اس مندر کی عمارت میں کہاں اور کس جگہ اسیر کردی گئی ہے۔ تا کہ میں اسے وہاں سے نکال کر اس کی جان بچاسکوں۔ میں نہیں چاہتا وہ معصوم لڑکی جاہلانہ رسومات اور ظالمانہ نظام کی بھینٹ چڑھ جائے۔"

ابلیکا نے مسرت کے رنگ اور احساسات کی خوشیاں بکھیرتی آواز میں کہا۔ "تم درست کہتے ہو یوناف! ساسی کی مدد کرنا ہمارا فرض بنتا ہے اور اس معاملے میں مکمل طور پر میں تم سے اتفاق کرتی ہوں۔ پر اے یوناف! تم نے تو ارادہ کیا تھا کہ تم مکادو کے خانہ بدوش قبیلے میں رہ کر افریقہ کی قدیم رسومات کا مطالعہ کرو گے۔ اب ساسی کو یہاں سے نکال کر تم کدھر رخ کرو گے۔"؟

یوناف نے مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔ "مجھے ساسی کو نکال کر کہاں جانا ہے۔ اسے اس مندر کی اسیری سے نکال کر میں اسے مکادو کے خیمے میں ہی رکھوں گا اور مکادو کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کروں گا کہ وہ دو ایک روز تک یہاں سے کوچ کر جائے تا کہ ساسی کو لے کر ہم یہاں سے دور نکل جائیں۔"

پیشانی کے وسط کے قریب داہنی جانب تل ہو تو جاہ وحشمت کا مالک ہوتا ہے، اگر برنگ سرخ ہو تو عالم دین ہو اور شہرت پائے، اگر برنگ سیاہ ہو تو عوام اس کی جانب سے کینہ رکھے۔ مسے کی شکل کا ہونے سے آدمی صاحب نصیب ہوتا ہے۔

داہنی کنپٹی پر تل والا شخص صاحب دولت ہوگا۔ پیشانی کے اوسط میں بالوں سے ملا ہوا برنگ سرخ ہو تو اس شخص کا دل مکدر اور مزاج غصہ آور ہو، عورت کے یہ تل ہو تو پھوہڑ ہوتی ہے، اگر برنگ سیاہ ہو تو حیلہ ساز خیال کی جاتی ہے اور اس کی طبیعت افعالِ بد کی طرف راغب رہے۔

اگر عورت کے تل برنگ سرخ ہو تو بامراد ہوتی ہے اور تمام خواہشوں سے بہرہ یاب مگر سیاہ تل کی بدولت زبان دراز ہوگی۔ پیشانی کے بائیں طرف بالوں سے ملا ہوا تل ہو تو بدرویہ ہوگا، جس کی بدولت تمام مصائب برداشت کرنے پڑیں گے اگر برنگ سرخ ہو تو رنج وآلام زیادہ ہو اور اگر سیاہ رنگ کا ہو تو تمام عمر عیش کرے۔

پیشانی کے بائیں طرف کنپٹی سے کسی قدرے اونچے تل والا شخص سمجھ والا اور داتا کہلاتا ہے، اگر برنگ سیاہ ہو تو وہ شخص دروغ گوئی کے باعث ذلیل اور بے عزت رہے، بجائے تل کے مسہ ہو تو یہ شخص بدقسمت ہوتا ہے۔ عورت کے یہ تل ہونا باعصمت اور نیک ہونے کی دلیل ہے۔ اگر برنگ سیاہ ہو تو ایسی عورت پس وپیش نہیں سوچتی، اس سے جو بھی برائی ممکن ہو، ہوسکتی ہے۔

پیشانی کے بائیں طرف وسط پیشانی کے قریب تل ہونے سے وہ شخص بزرگوں کو ستائے گا، اگر یہ تل برنگ سرخ ہو تو جائیداد کی بربادی کی دلیل ہے۔ اگر برنگ سیاہ ہو تو بڑے لوگ اس کو تباہ و برباد کریں گے، جس عورت کے یہ تل ہو وہ کسی مرد کی وجہ سے دھوکہ کھا کر رنج والم برداشت کرتی ہے۔ اگر سیاہ تل ہو تو اور بھی سیاہ بختی کی دلیل ہے۔

داہنی کنپٹی پر آنکھ سے اوپر تل والا شخص خوش قسمت ہوتا ہے اور عمر دراز ہوتی ہے، برنگ سرخ بارزوی مائل ہو تو وہ علم کا شائق ہوگا، جس عورت کے یہ تل ہو تو اس کی شادی خوش قسمت انسان سے ہوتی ہے۔

داہنی کنپٹی پر گردن کی جانب جھکا ہوا تل صاحب فہم اور ادراک و متمول اور درازی عمر ہونے کی دلیل ہے۔ اگر برنگ سرخ ہو تو صاحب اقبال ہوتا ہے، سیاہ رنگ ہونے سے مبتلا رنج والم رہتا ہے، داہنی بھوں پر تل والے کی شادی عام طور پر کم سنی میں ہوتی ہے اور بیوی خوش قسمت نیک طالع ملتی ہے۔

آنکھ سے اوپر بائیں طرف تل والا ہمیشہ علیل رہتا ہے، اگر برنگ سیاہ نہ ہو تو بیماری مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اگر اس جگہ مسہ ہو تو انجام کار راحت کا باعث ہے، جس عورت کے یہ تل ہو اس کی صحت خراب رہتی ہے، رشتہ داروں سے سکھ بہت کم اٹھاتی ہے، اگر برنگ سیاہ ہو تو تمام عمر مصائب برداشت کرتی ہے۔

بائیں بھوں پر تل والا بہت کم اپنی مراد کو پہنچتا ہے، داہنی یا بائیں آنکھ کے بیرونی گوشہ کا تل والا مستقل مزاج اور ذی شعور ہوتا ہے مگر اس کی موت ظلم سے واقع ہوتی ہے۔ داہنی آنکھ کے گڑھے کے نیچے تل والا آدمی گرم مزاج اور خفقانی ہوتا ہے۔

ناک پر تل والا آدمی ہر کام میں حسب مراد کامیابی حاصل کرتا ہے۔

ناک پر تل والی عورت یا پیادہ دور دراز کا سفر کرتی ہے، نتھنوں کی جڑ کا تل بہت مبارک ہوتا ہے۔

داہنی یا بائیں رخسار پر تل والا آدمی بلحاظ قسمت متوسط درجے کا ہوتا ہے، نیچے کے جبڑے پر تل والی عورت اپنی تمام عمر رنج وغم اور بیماریوں میں بسر کرتی ہے، ٹھوڑی پر تل والا محنتی، جفاکش، خوش مزاج اور ہر دل عزیز ہوتا ہے۔ کان کے تل والے کو دولت اور عزت ملتی ہے، داہنے کان کی لو پر تل والا پانی میں ڈوب کر مرتا ہے۔

گلے پر تل والا آدمی شادی کے بعد دولت مند ہوتا ہے اور راحت پاتا ہے، گلے کے دونوں طرف تل والا پھانسی پر لٹکتا ہے اور مرجاتا ہے، گلے کے تل والے کو روپیہ پیسہ کی کمی نہیں ہوتی۔

داہنے بازو پر تل والا آدمی چاق وچوبند، بے خوف اور صاحب دل ہوتا ہے، داہنے مونڈھے پر تل والا زود رنج اور تنگ طبع اور دوسروں کا فرماں بردار ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل نقش ۳۵ عدد لگاتار ۳۵ دن تک لکھیں اور ۳۵ نقش کے بعد ان کو اپنے سامنے رکھ کر ۳۰۸ مرتبہ مندرجہ ذیل عزیمت پڑھیں۔ انشاءاللہ ۳۵ دنوں میں اس طرح اس عمل کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتویں روز یا سات روز کے بعد ساعت سعید میں دو نقش لکھیں۔ ایک نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اور ایک نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے حفاظت سے رکھ لیں۔ اس کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۳۰۸ مرتبہ عزیمت پڑھا کریں۔ انشاءاللہ ہر طرف سے روزی کے دروازے کھل جائیں گے اور غیب سے روزی کا حصول شروع ہو جائے گا۔ انتہائی مجرب اور موثر عمل ہے۔ ضرورت مند حضرات اس عمل کو کر کے فائدہ اٹھائیں۔

اس عمل کے لئے یہ شرائط ہیں۔ دورانِ عمل لباس سفید ہو، خیالات میں فساد نہ ہو، زبان غیبت، جھوٹ اور الزام تراشی سے محفوظ ہو اور رزق حلال پر توجہ رکھیں، عمل کی کامیابی کے بعد جو کچھ میسر آتا ہے اس کا دس فیصد حصہ خیرات کرتے رہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۸۳	۸۰	۷۶
۸۱	۷۵	۷۰	۸۲
۷۴	۷۸	۸۵	۷۱
۸۴	۷۲	۷۳	۷۹

بحق یاامواکیل یارزاق

عزیمت یہ ہے: یاامواکیلُ بحقِ الحقُ یارزاق میرے لئے روزینہ مقرر فرمادیں۔

العجل الوحا الساعة

باصلاحیت قارئین کے لئے ہم دست غیب کا ایک مجرب اور مبارک عمل پیش کرتے ہیں جو بے حد زود اثر ہے اور اکثر اکابر کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ جو لوگ مالی پریشانیوں کا شکار ہیں، جن کی آمدنی کم ہے اور اخراجات زیادہ ہیں، ان کے لئے یہ عمل ایک قابل قدر تحفہ ہے، وہ اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور کامیابی ملنے پر ہمیں اور "ہاشمی روحانی مرکز" دیوبند کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عمل یہ ہے: نوچندی اتوار گزر کر جو پیر کی شب آئے اس شب سے اس عمل کی شروعات کریں۔ غروب آفتاب کے بعد رات کے ۱۲ بجے تک عمل کا بہترین وقت ہے، عمل اس طرح شروع کریں کہ ۱۲ بجے سے پہلے مکمل ہو جائے۔

پہلی رات میں سات سات مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ

دوسری رات میں چھ چھ مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ساٹھ مرتبہ سورۂ فاتحہ

تیسری رات میں پانچ پانچ مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں پچاس مرتبہ سورۂ فاتحہ

چوتھی رات میں چار چار مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ

پانچویں رات میں تین تین مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں تیس مرتبہ سورۂ فاتحہ

چھٹی رات میں دو دو مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ۲۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ

ساتویں رات میں ایک ایک مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ۱۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ

اسی طرح تین مہینوں تک اس عمل کو جاری رکھیں اور ہر ماہ نوچندی اتوار سے شروع کریں۔ اگر کسی ماہ نوچندی اتوار کو چاند عقرب میں ہو تو عمل کی شروعات بعد میں کسی بھی دن سے کرلیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر رحمتِ خداوندی کی ہوائیں چلنی شروع ہو جائیں گی اور غیب سے حیرت ناک ذرائع سے روزی کے آثار پیدا ہوں گے اور خیر و برکت کی بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

دست غیب کا روحانی فارمولہ

یقین محکم کے ساتھ اس کو آزمائیں

سفید کپڑے پر ہری روشنائی سے یا ہری پنسل سے یہ نقش لکھیں:

۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰
۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱
۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴
۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱	۱۲۶
۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰	۱۹۱
۱۹۱	۱۲۶	۱۱۴	۲۳۱	۲۲۰	۱۲۰

طریقۂ عمل یہ ہے کہ اس کپڑے کی جس پر نقش بنا ہوا ہو ایک تھیلی بنالیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سائڈ میں چلا جائے۔ ۱۴ دن تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار سورۂ اخلاص، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۰ بار سورۂ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۂ اخلاص، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۰ بار سورۂ اخلاص۔

نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار مرتبہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھیں۔

یہ نقش مسدس کا نقش ہے۔

اس کے بیت اول میں قل ہو اللہ احد کے ۲۲۰ ہیں
بیت ثانی میں اللہ الصمد کے ۲۳۱ ہیں۔
بیت ثالث میں لم یلد کے ۱۱۴ ہیں
بیت رابع میں ولم یولد کے ۱۲۶ ہیں
بیت خامس میں ولم یکن لہٗ کے ۱۹۱ ہیں
اور بیت سادس میں کفواً احد کے ۱۲۰ ہیں۔
ایک ضلع کا ٹوٹل ۱۰۰۲ ہے
جملہ اضلاع کے مجموعی اعداد ۶۰۱۲ ہیں۔

اس تھیلی کو اپنے پاس رکھ لیں اور ۱۴ دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس تھیلی میں ڈالتے رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ تھیلی کبھی روپیوں سے خالی نہیں رہے گی، اس تھیلی کے اندر جھانکنے کی اور روپیوں کو شمار کرنے کی غلطی نہ کریں۔ انشاء اللہ اس انداز کی خیر و برکت ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۱ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۱ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ق)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۱ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمر ومشتری	تثلیث	۴۱-۰۰
۲ جنوری	قمر وزحل	تسدیس	۵۱-۱۲
۲ جنوری	قمر وعطارد	قران	۳۲-۱۹
۳ جنوری	قمر ومشتری	تربیع	۳۸-۷
۴ جنوری	قمر وشمس	قران	۳۳-۱۴
۴ جنوری	زہرہ ومشتری	تثلیث	۸-۱۹
۵ جنوری	قمر ومریخ	قران	۱۹-۵
۵ جنوری	قمر وزحل	تثلیث	۲۹-۶
۷ جنوری	شمس وزحل	تربیع	۲۹-۱۹
۷ جنوری	قمر وعطارد	تسدیس	۱۳-۲۰
۸ جنوری	قمر وزہرہ	تربیع	۴۶-۹
۹ جنوری	قمر وشمس	تسدیس	۴۹-۲۲
۱۰ جنوری	قمر ومریخ	تسدیس	۵۵-۱۱
۱۰ جنوری	قمر ومشتری	قران	۴۱-۱۶
۱۱ جنوری	قمر وزہرہ	تثلیث	۵۷-۳
۱۲ جنوری	عطارد ومشتری	تربیع	۴-۲
۱۳ جنوری	قمر ومریخ	تربیع	۲۸-۴
۱۴ جنوری	مریخ ومشتری	تسدیس	۴-۶
۱۵ جنوری	قمر ومشتری	تسدیس	۳۰-۱۶
۱۶ جنوری	قمر وزہرہ	مقابلہ	۳۶-۱۱
۱۷ جنوری	قمر ومشتری	تربیع	۲۵-۲۳
۱۸ جنوری	قمر وعطارد	مقابلہ	۱۳-۱۱
۱۹ جنوری	قمر وزحل	تربیع	۲۳-۶
۲۰ جنوری	شمس ومشتری	تسدیس	۸-۴
۲۱ جنوری	قمر وزہرہ	تثلیث	۴۵-۲
۲۲ جنوری	قمر وعطارد	تثلیث	۱۳-۰۰
۲۴ جنوری	زہرہ وزحل	تسدیس	۴۸-۰۰
۲۵ جنوری	قمر وزحل	قران	۶-۱۰
۲۸ جنوری	قمر ومشتری	تثلیث	۱۸-۱۴
۳۰ جنوری	قمر ومشتری	تربیع	۲۳-۲۲

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمر وعطارد	قران	۱۱-۲۲
۲ فروری	قمر ومشتری	تسدیس	۴۱-۸
۳ فروری	قمر ومریخ	قران	۴۶-۸
۴ فروری	شمس ومریخ	قران	۱۹-۲۲
۵ فروری	عطارد ومشتری	تسدیس	۵۹-۲۰
۶ فروری	مریخ وزحل	تثلیث	۴۵-۲۲
۷ فروری	زہرہ ومشتری	قران	۱۹-۱۰
۸ فروری	قمر وزحل	مقابلہ	۴۹-۱۴
۸ فروری	قمر وشمس	تسدیس	۳۹-۱۹
۱۰ فروری	قمر وعطارد	تربیع	۹-۱۳
۱۱ فروری	قمر ومریخ	تربیع	۴۲-۹
۱۲ فروری	قمر ومشتری	تسدیس	۳۲-۱۱
۱۳ فروری	قمر وزحل	تثلیث	۳۸-۱۱
۱۴ فروری	عطارد وزحل	تثلیث	۱۷-۱۴
۱۵ فروری	قمر وزحل	تربیع	۴۰-۱۶
۱۶ فروری	قمر ومشتری	تثلیث	۵۸-۲۲
۱۷ فروری	قمر وزحل	تسدیس	۵-۱۸
۱۸ فروری	قمر وشمس	مقابلہ	۴-۱۴
۱۹ فروری	قمر وزہرہ	تثلیث	۵۶-۱۸
۲۰ فروری	قمر ومشتری	مقابلہ	۵۴-۲۳
۲۱ فروری	عطارد ومریخ	قران	۱۲-۴
۲۱ فروری	قمر وزحل	قران	۶-۱۷
۲۲ فروری	قمر وشمس	تثلیث	۴-۲۱
۲۵ فروری	قمر وعطارد	تربیع	۱۶-۴
۲۵ فروری	شمس وعطارد	قران	۱۶-۱۴
۲۵ فروری	قمر وزحل	تسدیس	۵۰-۲۳
۲۷ فروری	قمر ومریخ	تسدیس	۰۰-۷
۲۷ فروری	قمر وشمس	تسدیس	۱۰-۱۷
۲۷ فروری	قمر وعطارد	تسدیس	۱۸-۲۱
۲۸ فروری	قمر وزحل	تربیع	۵-۸

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمر وزہرہ	قران	۲۷-۸
۲ مارچ	قمر ومشتری	تسدیس	۲۳-۲
۴ مارچ	قمر ومریخ	قران	۵۷-۱۲
۵ مارچ	قمر وعطارد	قران	۲۵-۱۸
۶ مارچ	قمر وزہرہ	تسدیس	۳۸-۲۱
۷ مارچ	قمر ومشتری	قران	۱۲-۵
۹ مارچ	قمر ومریخ	تسدیس	۳۴-۲۲
۱۰ مارچ	زہرہ ومشتری	تسدیس	۵۴-۱۷
۱۱ مارچ	قمر وعطارد	تسدیس	۲۴-۱۷
۱۲ مارچ	قمر وزحل	تثلیث	۵۸-۱۶
۱۳ مارچ	قمر وشمس	تربیع	۱۴-۵
۱۴ مارچ	قمر ومشتری	تربیع	۴۱-۱۵
۱۵ مارچ	زہرہ وزحل	تثلیث	۳-۷
۱۶ مارچ	عطارد ومشتری	قران	۵۶-۶
۱۷ مارچ	قمر وزہرہ	مقابلہ	۳۵-۶
۱۹ مارچ	قمر وشمس	مقابلہ	۳۹-۲۳
۲۰ مارچ	قمر ومشتری	مقابلہ	۵۲-۲۰
۲۱ مارچ	قمر وزہرہ	تثلیث	۲۵-۱۳
۲۵ مارچ	قمر وعطارد	تثلیث	۵۲-۱۷
۲۶ مارچ	قمر وشمس	تربیع	۳۷-۱۷
۲۷ مارچ	قمر ومشتری	تربیع	۳۱-۹
۲۸ مارچ	قمر وعطارد	تربیع	۲۹-۴
۲۸ مارچ	قمر ومریخ	تسدیس	۴۷-۸
۲۹ مارچ	مشتری وزحل	مقابلہ	۲۴-۳
۲۹ مارچ	قمر وشمس	تسدیس	۲۱-۸
۲۹ مارچ	قمر ومشتری	تسدیس	۱۹-۲۱
۳۰ مارچ	قمر وعطارد	تسدیس	۱۹-۲۱
۳۱ مارچ	قمر ونیپچون	قران	۵۱-۳
۳۱ مارچ	قمر وزہرہ	قران	۵۸-۱۳
۳۱ مارچ	قمر وپلوٹو	تسدیس	۱۳-۱۹

محمد افضل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
یکم جنوری	قمرومشتری	۴۱-۰۰
۴جنوری	زہرہ ومشتری	۸-۱۹
۷جنوری	قمروزحل	۲۹-۶
۱۱جنوری	قمروزہرہ	۵۷-۳
۱۳جنوری	قمروعطارد	۱۶-۸
۱۷جنوری	قمروزحل	۱۴-۲
۲۰جنوری	قمرومشتری	۵۵-۲
۲۱جنوری	قمروزہرہ	۴۵-۲
۲۲جنوری	قمروعطارد	۱۳-۵۵
۲۴جنوری	قمروشمس	۵۵-۱۱
۲۴جنوری	قمرومریخ	۲۹-۱۶
۲۸جنوری	قمرومشتری	۱۸-۱۴
۳فروری	قمروزحل	۲۷-۱۴
۶فروری	شمس وزحل	۱۹-۱۲
۶فروری	مریخ وزحل	۴۵-۲۲
۱۰فروری	قمروزہرہ	۱-۶
۱۳فروری	قمرومریخ	۰۰-۲۲
۲مارچ	قمروزحل	۴۰-۱۸
۱۲مارچ	قمروزہرہ	۶-۱۰
۱۴مارچ	قمرومریخ	۵۹-۲۳
۱۵مارچ	زہرہ وزحل	۳-۷
۱۵مارچ	قمروشمس	۳۳-۱۵
۱۶مارچ	قمرومشتری	۹-۲۰
۱۶مارچ	قمروعطارد	۳۲-۲۱
۲۱مارچ	قمرومریخ	۱۲-۱۳
۲۴مارچ	قمروشمس	۳۲-۷
۲۵مارچ	قمروعطارد	۵۲-۱۷
۲۹مارچ	قمروزحل	۴۱-۲۰

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲جنوری	قمروزحل	۵۱-۱۲
۵جنوری	قمرومشتری	۱۲-۱۶
۵جنوری	قمروزہرہ	۴۵-۱۷
۷جنوری	قمروعطارد	۱۳-۲۰
۹جنوری	قمروشمس	۳۹-۲۳
۱۴جنوری	مریخ ومشتری	۴-۶
۲۰جنوری	شمس ومشتری	۸-۴
۲۱جنوری	قمروزحل	۵۵-۷
۲۴جنوری	زہرہ وزحل	۴۸-۵۵
۲۵جنوری	قمروزہرہ	۵۲-۱۴
۲۷جنوری	قمرعطارد	۲۰-۱۳
۲۹جنوری	قمروشمس	۵-۴
۲۹جنوری	قمرومریخ	۳-۷
۲فروری	قمرومشتری	۴۱-۹
۴فروری	قمروزہرہ	۲۱-۱۶
۵فروری	عطاردومشتری	۵۹-۲۰
۷فروری	قمروعطارد	۲۱-۱۵
۱۲فروری	قمرومشتری	۳۲-۱۱
۲۴فروری	قمروزہرہ	۴۰-۵
۲۵فروری	قمروزحل	۵۰-۲۳
۲۷فروری	قمروشمس	۱۰-۱۷
۲۷فروری	قمروعطارد	۱۸-۲۱
۲مارچ	قمرومشتری	۲۳-۲
۱۲مارچ	زہرہ ومشتری	۰۰-۷
۲۶مارچ	قمروزہرہ	۳۲-۴
۲۹مارچ	قمروشمس	۲۱-۸
۳۰مارچ	قمروعطارد	۳۶-۶

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۳جنوری	قمروشتری	۱۹-۷
۴جنوری	قمروزحل	۳۰-۲۰
۷جنوری	شمس وزحل	۲۹-۱۹
۱۷جنوری	قمرومشتری	۲۵-۲۳
۱۹جنوری	قمروزحل	۲۳-۶
۲۳جنوری	قمروزہرہ	۱۷-۷
۲۶جنوری	عطاردوزحل	۲۷-۱۵
۲۶جنوری	قمرومریخ	۱۸-۲۲
۳۰جنوری	قمرومشتری	۲۳-۲۲
یکم فروری	قمروزحل	۱۰-۴
۷فروری	زہرہ ومشتری	۸-۱
۱۰فروری	قمروعطارد	۹-۱۳
۱۱فروری	قمرومریخ	۴۲-۹
۱۱فروری	قمروشمس	۴۶-۱۲
۲۵فروری	قمروعطارد	۱۶-۴
۲۵فروری	قمروشمس	۵۶-۴
۲۷فروری	قمروشمس	۰۰-۱۵
۹مارچ	قمروزہرہ	۵۲-۱۶
۱۲مارچ	قمرومریخ	۱۹-۱۳
۱۲مارچ	قمروشمس	۱۴-۵۵
۱۴مارچ	قمروعطارد	۵۰-۱۰
۲۳مارچ	قمروزہرہ	۳۸-۱۸
۲۵مارچ	قمرومریخ	۳۹-۲۰
۲۶مارچ	قمروشمس	۳۷-۱۷
۲۷مارچ	قمروشمس	۳۱-۹
۲۷مارچ	قمروعطارد	۳۴-۱۰
۲۸مارچ	قمرومریخ	۴۷-۸

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲جنوری	قمروعطارد	۳۲-۱۹
۴جنوری	قمروشمس	۴۳-۱۴
۵جنوری	قمرومریخ	۱۹-۵
۲۵جنوری	قمروزحل	۶-۱۰
یکم فروری	قمروعطارد	۱۱-۲۲
۳فروری	قمروشمس	۰۰-۸
۳فروری	قمرومریخ	۴۶-۸
۷فروری	قمرومشتری	۱۹-۱۰
۲۱فروری	عطاردومریخ	۱۲-۴
۲۱فروری	قمروزحل	۶-۱۷
۲۵فروری	شمس وعطارد	۱۶-۱۴
۴مارچ	قمرومریخ	۵۷-۱۲
۵مارچ	قمروشمس	۱۵-۲
۵مارچ	قمروعطارد	۲۵-۱۸
۷مارچ	قمرومشتری	۱۲-۵
۲۱مارچ	قمروزحل	۵۷-۰۰
۳۱مارچ	قمروزہرہ	۵۸-۱۳

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۲جنوری	قمروزحل	۱۷-۷
۱۸جنوری	قمروعطارد	۱۳-۱۱
۲۰جنوری	قمروشمس	۵۰-۲
۲۰جنوری	قمرومریخ	۱۰-۹
۱۸فروری	قمروعطارد	۴-۴
۱۸فروری	قمرومریخ	۵۹-۸
۷مارچ	قمروزحل	۵-۱۸
۱۷مارچ	قمروزہرہ	۳۵-۶
۱۸مارچ	عطاردوزحل	۲۵-۱۹
۱۹مارچ	قمرومریخ	۱۹-۸
۱۹مارچ	قمروشمس	۳۹-۲۳
۲۰مارچ	قمرومشتری	۵۲-۲۰
۲۱مارچ	قمروعطارد	۱۶-۶
۲۹مارچ	مشتری وزحل	۲۴-۳

شرف قمر

۹رفروری رات ۸ بجکر ۵۵ منٹ سے ۹ فروری رات ۱۰ بجکر ۵۴ منٹ تک اس کے بعد ۹ مارچ رات ۳ بجکر ۲۶ منٹ سے ۹ مارچ صبح ۵ بجکر ۲۶ منٹ تک قمر حالتِ شرف میں رہے گا۔ محبت، میل ملاپ، رزق اور کامیابی وترقی جیسے کاموں کے لئے موثر ترین وقت۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

۲۲ فروری شام ۶ بجکر ۲۰ منٹ سے ۲۲ فروری رات ۷ بجکر ۵۹ منٹ تک، اس کے بعد ۲۲ مارچ رات ۴ بجکر ایک منٹ سے ۲۲ مارچ ۵ بجکر ۳۷ منٹ تک قمر حالتِ ہبوط میں ہوگا۔ عداوت، نفرت وغیرہ کے لئے موثر ترین وقت عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں اور جائز امور میں اللہ کی مدد حاصل کریں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

شرف شمس

۱۸ اپریل صبح ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ سے ۱۹ راپریل صبح ۱۰ بجکر ۳۹ شمس حالتِ شرف میں رہے گا، کاروبار، ترقی کاروبار، کامیابی، تسخیر ومحبت وغیرہ کے لئے موثر ترین وقت عامل اس وقت کی قدر کریں اوراس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔

شرف زہرہ

۱۸راپریل رات ۲ بجکر ۳۲ منٹ سے ۱۸راپریل رات ۱۰ بجکر ۲۳ منٹ تک زہرہ کو شرف حاصل ہوگا، محبت، تسخیر اور تعلقات کی استواری کے لئے موثر ترین وقت، عاملین کو چاہئے کہ اس وقت کی قدر کریں اوراس سے فائدہ اٹھائیں۔

تحویل آفتاب

۱۹رفروری صبح ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا اس کے بعد ۲۱ مارچ صبح ۴ بجکر ۵۰ منٹ کو آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا، دعاؤں کی قبولیت کا بہترین وقت۔

منزل شرطین

۷ جنوری صبح ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، اس کے بعد ۶ فروری کو صبح ۱۰ بجکر ۴۳ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہو، اس کے بعد ۲ مارچ کو شام ۴ بجکر ۴۵ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروفِ تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور زکوٰۃ کی شروعات کریں۔

عطارد۔ حالت استقامت

۱۳ جنوری۔ شام ۴ بجکر ۱۵ منٹ پر در برج جدی

۴ فروری رات ۳ بجکر ۳۹ منٹ پر در برج دلو

۲۲ فروری رات ۲ بجکر ۲۱ منٹ پر در برج حوت

۹ مارچ رات دس بجکر ۱۸ منٹ در برج حمل

عطارد حالتِ رجعت

۳۱ مارچ رات ۲ بجکر ۱۸ منٹ پر در برج حمل

زہرہ حالتِ استقامت

۴ فروری دن ۱۱ بجکر ۲۸ منٹ پر در برج قوس

۲ مارچ صبح ۸ بجکر ۸ منٹ پر در برج دلو

۲۷ مارچ دن ۱۲ بجکر ۲۲ منٹ پر در برج حوت

مریخ حالتِ استقامت

۱۶ جنوری رات ۴ بج کر ۱۱ منٹ پر در برج دلو

۲۳ فروری صبح ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر در برج حوت

مشتری حالتِ استقامت

یکم جنوری رات ۱۲ بجکر ۳۱ منٹ پر در برج حوت

۲۲ جنوری رات ۱۰ بج کر ۴۲ منٹ پر در برج حمل

زحل حالتِ رجعت

۲۶ جنوری دن ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر در برج میزان

بیچھون حالتِ استقامت

یکم جنوری رات ۱۲ بجکر ۳۱ منٹ در برج دلو

۴ راپریل شام ۷ بجکر ۲۱ منٹ در برج حوت

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

نمبر شمار	نام خصوصی نمبرات	قیمت
۱	عملیات محبت نمبر	100/-
۲	جادو ٹونا نمبر	100/-
۳	امراضِ جسمانی نمبر	75/-
۴	حاضرات نمبر	75/-
۵	ہمزاد نمبر	75/-
۶	مؤکلات نمبر	75/-
۷	استخارہ نمبر	75/-
۸	روحانی مسائل نمبر	75/-
۹	روحانی ڈاک نمبر	60/-
۱۰	جنات نمبر	60/-
۱۱	شیطان نمبر	60/-
۱۲	خاص نمبر	60/-
۱۳	اعمالِ شر نمبر	75/-
۱۴	درود و سلام نمبر	50/-
۱۵	مجرب عملیات نمبر	75/-
۱۶	علم جفر نمبر	75/-

موبائل : 09756726786

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

عسکری مسجد اور گردوارہ تنازع حل کرنے کے لئے
مولانا ارشد مدنی سے ڈی ایم نے 2 دن کی مہلت مانگی

سہارنپور (ایس بی این)

عسکری مسجد اور گردوارہ کے تنازع کو حل کرنے کے لئے ضلع انتظامیہ نے جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر مولانا ارشد مدنی سے دو تین دن کی مہلت مانگی ہے اور مسئلہ کو جلد از جلد حل کرانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اس مسئلہ پر مولانا ارشد مدنی نے ہوٹل مہارانی میں پریس کانفرنس بلائی تھی۔ مولانا پریس کانفرنس میں نہیں آئے اور فون پر اے ڈی ایم ڈاکٹر نیرج شکلا کی اس یقین دہانی کے بعد جامعہ مظاہر علوم میں قیام پذیر رہے۔ راشٹریہ سہارا سے انہوں نے اس یقین دہانی کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ہم بھی مسئلہ کا منصفانہ اور پرامن حل چاہتے ہیں۔ ضلع انتظامیہ نے یقین دلایا ہے کہ اس کے حل کے لئے فضا ساز گار کرنے کی کوشش میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر ضلع انتظامیہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے گا تو پھر اگلا قدم اٹھایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ شہر کے امن اور بھائی چارہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ شہر کی فضا ساز گار رہے اور مسلمانوں کو انصاف ملے۔ اسی لئے انہوں نے آج کی پریس کانفرنس میں شرکت نہیں کی۔ سمجھا جاتا ہے کہ فرقہ وارانہ طور پر حساس مانتے ہوئے ضلع انتظامیہ نے مولانا ارشد مدنی کی پریس کانفرنس ملتوی کرائی۔

ادھر جمعیۃ علماء کے ضلع صدر مولانا محمد اختر قاسمی، شہر صدر حافظ عبدالغنی، نائب صدر حاجی محمد علی پپو، ضلع جنرل سکریٹری ڈاکٹر ماجد زبیری کے علاوہ وحدت اسلامی کے کل ہند امیر مولانا عطاء الرحمٰن وجدی نے ہوٹل مہارانی میں مشترکہ طور پر نامہ نگاروں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے صاف طور پر کہا کہ انصاف کا تقاضہ ہے کہ عسکری مسجد جس جگہ تھی اس جگہ مسجد تعمیر کرائی جائے اور جن لوگوں نے مسجد شہید کی ہے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ ان لیڈروں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ان کی طرف سے نہ صرف ریاستی وزیر داخلہ کے چیف سکریٹری کو بلکہ مقامی طور پر ڈی آئی جی، ایس ایس پی اور متعلقہ تھانہ میں مسجد کی شہادت کے بارے میں تحریر دی گئی ہے لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

انہوں نے ضلع افسران کی نیت پر بھی شک ظاہر کیا اور کہا کہ بعض افسر اس مسئلہ کو حل کرانا نہیں چاہتے اور ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔ ان لیڈروں نے کہا کہ قانونی کاروائی کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑی تو اس کے لئے اکال تخت کے ذمہ داران کو اس ناانصافی سے آگاہ کرایا جائے گا اور مسجد سے ہرگز دستبرداری نہیں کی جائے گی۔

☆☆☆

ہر شخص کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ اس کا وجود انمول ہے۔ اس کے جسم کے کسی بھی عضو کی قیمت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ آنکھ ہو، کان ہو، ناک ہو، دماغ ہو، گردہ ہو، غرض کوئی بھی عضو ہو بے انتہا قیمتی ہے، جن لوگوں کے گردے خراب ہوجاتے ہیں وہ اس کی اہمیت سے کماحقہٗ واقف ہوتے ہیں، دسوں لاکھ روپئے میں بھی ایک گردہ ملنا انتہائی مشکل ہوتا ہے، جن کی آنکھوں کی روشنی چلی جاتی ہے ان سے آنکھوں کی قیمت پوچھئے کیا یہ قیمتی اعضاء اللہ نے غریب انسانوں کو نہیں دیئے۔ ہوا اور پانی جو انسانی زندگی کے لئے ناگزیر ہے، کیا وہ غریب شخص کو حاصل نہیں۔

بعض مرتبہ انسان پر سخت حالات آجاتے ہیں، بیماری لاحق ہوجاتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسے وقت انسان اللہ کا شکر ادا نہ کرے، بلکہ سخت ترین حالات، مصائب وآفات اور مسائل وامراض میں بھی انسان کو اپنی زبان منعم حقیقی کے شکر سے تر رکھنی چاہئے اور دل کی گہرائیوں سے اس کا شکر گزار رہنا چاہئے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ اس میں کون سی بھلائی پوشیدہ ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ چیز اس کے حق میں بہتر ہو۔ یہ مشاہدہ ہے کہ کسی کو بعض چیزیں ناپسند ہوتی ہیں مگر وہی اس کے لئے بہتر ہوتی ہیں اور بعض چیزیں بعض لوگوں کو محبوب وپسندیدہ ہوتی ہیں لیکن وہ چیزیں فی الواقع ان کے لئے بہتر نہیں ہوتی ہیں، اس کا اندازہ ایسے واقعات سے کیا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات کوئی شخص بہت تیزی کے ساتھ ترقی کرتا ہوا نظر آتا ہے، اچھی ملازمت حاصل کرلیتا ہے، یا کاروبار کھڑا کرلیتا ہے، مکان بھی بنالیتا ہے، پھر ہوائی جہازوں میں بھی اڑنے لگتا ہے، اس کی اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے بعض متعلقین واحباب کو اس کو بڑا ترقی یافتہ سمجھنے لگتے ہیں اور اپنے آپ کو پہلی جیسی حالت میں دیکھ کر مایوس ہوجاتے ہیں یا احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتے ہیں لیکن پھر پتہ چلتا ہے کہ غریبی کی سطح سے اوپر اٹھ کر ظاہری ترقی کی راہ میں رواں دواں یہ شخص دفعتًا کسی حادثہ کا شکار ہوجاتا ہے، جس میں وہ معذور ہوجاتا ہے یا فوت ہوجاتا ہے، یعنی اس کی ساری ترقی دھری کی دھری رہ جاتی ہے اور اسے زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ وہ شان وشوکت جسے دیکھ کر لوگ تلملا رہے تھے، کتنی محدود اور ناقص ثابت ہوئی۔ اس طرح کے نہ جانے کتنے واقعات آئے دن سامنے آتے ہیں، ان سے سبق لیتے ہوئے باری تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کی ضرورت ہے۔

شکر کی ادائیگی دل سے بھی ہوتی ہے اور عمل سے بھی۔ یعنی جب انسان منعم حقیقی کا شکریہ ادا کرے تو دل کی گہرائیوں سے کرے، رسمی الفاظ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی بڑی تعداد ہے جو اپنی بات چیت میں ''اللہ کا شکر ہے''، ''اس کا فضل ہے''، ''اللہ کا کرم ہے'' اور ''الحمدللہ'' وغیرہ الفاظ خوب استعمال کرتے ہیں مگر ان کلمات کی ادائیگی کے وقت شکر کے جذبات ان کے سینوں میں موجزن نہیں ہوتے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شکر مطلوب نہیں ہے۔ شکر تو وہ ہے جو دل سے ہو، پورے جذبات کے ساتھ ہو، جس وقت انسان باری تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے شکر کے الفاظ بولے تو اس وقت اس کا دل اور دماغ حاضر ہو اور اس میں اس کے دلی جذبات بھی شامل ہوں۔

(بہ شکریہ حج میگزین، ممبئی)

☆☆☆

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند

JAN.FEB 2012 جنوری/فروری ۲۰۱۲ء

سفلی سحر، آسیب، نظربد، بندش، گردش جیسی آفتوں
کرنی کرتوت کا معتبر علاج کا ذخیرہ

امراضِ روحانی نمبر

رونگٹے کھڑے کردینے والی ایک خوفناک داستان

عاطف ہاشمی

RS.50/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۱۹
شمارہ نمبر ۱-۲
جنوری، فروری ۲۰۱۲
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت -/50 روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون 09359882674
فیکس (01336) 224748

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور

کہاں

قارئین متوجہ ہوں

کسی بھی طرح کے خاص نقش کا ہدیہ جب بھی روانہ کرنا ہو تو ''ہاشمی روحانی مرکز'' کے نام ڈرافٹ بنوائیں اور ڈرافٹ پر صرف Hashmi Roohani Markaz ہی لکھوائیں۔ ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ادا کرنی ہو تو اپنی رقم اس اکاؤنٹ میں ڈالیں

(S.B.I.) HASAN AHMAD SIDDIQUI
A/c No. 20015925432
Branch Deoband

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ منی آرڈر سے روانہ کریں یا ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں، ڈرافٹ پر صرف TILISMATI DUNYA لکھوائیں، ڈرافٹ کسی بھی بینک کا ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر رقم آن لائن ادا کرنی ہو تو اس اکاؤنٹ میں روانہ کریں۔

TILISMATI DUNYA
(P.N.B) 0134002100020854
Branch Deoband

تمام قارئین ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے کسی بھی طرح کے تعاون یا ایجنٹ حضرات واجب رقومات اس اکاؤنٹ میں ڈال سکتے ہیں

(ICICI) TILISMATI DUNYA
A/c No. 0191021000253
Branch Saharanpur

کسی بھی طرح کی وضاحت طلب کرنے کے لئے یا کسی بھی نقش وغیرہ کے بارے میں تحقیق کرنے کے لئے ان فون نمبروں پر بات کریں اور **تحقیق کئے بغیر** کبھی ہدیہ روانہ نہ کریں۔ فون نمبر یہ ہیں:

09358002992 (مولانا حسن الہاشمی) 09897320040 (زینب ناہید عثمانی)
09756726786 (ابوسفیان عثمانی) 09897648829 (کفیل الرحمٰن)
09634011163 (حسان عثمانی) 013366-222683, 224748 (گھر)

کسی بھی طرح کے نقش اور معاملے کی کوئی بھی بات ان فون نمبروں کے علاوہ کسی اور فون پر **(قابل اعتبار نہیں ہوگی)**

ضروری نہیں ہے کہ یہ اشتہار ہر ماہ چھاپا جائے لیکن آپ اپنی رقومات روانہ کرتے وقت اس اشتہار کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں تاکہ آپ کسی بھی طرح کے **دھوکے اور نقصان** سے محفوظ رہیں۔ منی آرڈر بھیجنے اور خط و کتابت کرنے کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

نوٹ: کسی بھی طرح کی رقم روانہ کرنے کے بعد ان دو نمبروں پر ایس ایم ایس کریں 09756726786, 09358002992

هاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 ضلع سہارنپور یوپی

بقلم خاص

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

سرکار دوعالم ﷺ کی بے شمار پیشین گوئیوں میں سے ایک پیشین گوئی یہ بھی تھی کہ گھر گھر میں ناچ گانے ہوں گے اور گھر گھر میں جنات کے اثرات ہوں گے اور گھر گھر میں جادو ٹونا ہوگا۔ جب سے ٹی وی عام ہوا رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی کہ قیامت کے قریب ایک زمانہ وہ آنے والا ہے کہ جب گھر گھر میں ناچ گانے ہوں گے اور ان کی وجہ سے بے حیائی اور بے شرمی عام ہوکر رہ جائے گی۔ ٹی وی اس دور کی ایک ضرورت سی بن کر رہ گیا ہے، جہاں اس ٹی وی کے ذریعے دنیا بھر کی معلومات فراہم ہوتی ہے اپنے گھر بیٹھے کوئی شخص دنیا بھر کے حالات سے باخبر ہوجاتا ہے وہیں اس ٹی وی کے ذریعہ انسان ایسے پروگرام دیکھنے میں بھی دلچسپی لینے لگتا ہے جو انسانی اخلاق و کردار کو پامال کرنے میں اہم رول ادا کرتے ہیں اور جن کو دیکھتے دیکھتے انسان میں خود بخود بے حیائی اور بے غیرتی پیدا ہوجاتی ہے۔ ٹی وی نے اخلاقیات کو ختم کرنے میں جو رول ادا کیا ہے اس کا انکار کم سے کم ایسا کوئی شخص نہیں کرسکتا جو سننے دیکھنے اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور جن گھروں میں فحش پروگرام اور گندی فلمیں دیکھنا بھی ایک معمول بنا ہوا ہو ان گھروں کا حال تو بس ایسا ہے کہ الامان الحفیظ۔

سرکار دوعالم ﷺ کی یہ پیشین گوئی کہ قیامت کے قریب گھر گھر میں جنات کے اثرات ہوں گے اور گھر گھر میں جادو ٹونے کا بھی ایک سلسلہ ہوگا یہ پیشین گوئی بھی تقریباً پوری ہوچکی ہے۔ آج کل کوئی گھر ایسا نہیں ہے جہاں جنات کی کارروائیاں نہ چل رہی ہوں، فی زمانہ لاکھوں، کروڑوں لوگ جنات اور آسیب کی ریشہ دوانیوں سے پریشان ہیں اور گھر گھر میں ان اثرات کی وجہ سے ایک طرح کی افراتفری مچی ہوئی ہے۔ آسیبی اثرات کے علاوہ گھر گھر میں سحر اور جادو کی تباہ کاریاں بھی چل رہی ہیں اور لوگ سفلی اور جناتی جادو کے ذریعہ لوگوں کا چین، سکون برباد کر رہے ہیں۔ عاملوں کی اکثریت خوف خدا اور احتسابِ آخرت سے چوں کہ بالکل ہی بے نیاز ہے اس لئے چند روپوں کی خاطر کسی کا چلتا ہوا کاروبار سفلی اور گندے علم کے ذریعے بند کردیا جاتا ہے۔ معصوم لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کردی جاتی ہے، محبت کرنے والے میاں بیوی کے درمیان دراڑیں ڈال دی جاتی ہیں وغیرہ۔ ایسے عاملین کی ایک کھیپ ہمارے معاشرے میں دندنا رہی ہے کہ جن کا مطمح نظر محض دولت سمیٹنا ہوتا ہے، انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ ہماری لاٹھی کس کے سر پر پڑ رہی ہے اور ہماری بدنیتی اور بے کرداری سے کس معصوم کا گھر برباد ہو رہا ہے۔ روحانی عملیات کی لائن سے بھی اللہ کے بندوں پر جو ظلم و ستم ہو رہے ہیں اس کا انکار بھی صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو عقل و فہم سے بالکل نابلد ہوں اور جن کی معلومات بھی صفر کے برابر ہوں۔ ایسے بدترین حالات میں جب اندھیرے گھر گھر میں بکھر چکے ہوں جب جہالتیں اور خباثتیں پورے ماحول انسانی پر اپنا تسلط جما چکی ہوں، کوئی ایک چراغ، کوئی ایک دیا، کوئی ایک لو اندھیروں کو ڈس کر اور تاریکیوں کو نگل کر روشنی پھیلانے پر قادر نہیں ہوسکتی۔ تاہم ''طلسماتی دنیا'' نے اپنی بساط بھر کوشش جاری رکھی ہوئی ہے اور جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کے ساتھ یہ چراغ ۱۸ سالوں سے برابر برسرِ پیکار ہے۔ طلسماتی دنیا کا ''امراضِ روحانی نمبر'' اسی جنگ کی ایک کڑی ہے۔ جو لوگ اچھے عاملوں تک نہیں پہنچ سکتے وہ اس ''امراض روحانی نمبر'' کے ذریعہ اپنا دفاع خود کرسکتے ہیں۔ اور جو لوگ بفضل خدا عامل ہیں وہ اس علمی ذخیرے سے معتبر قسم کی خدمت خلق کرسکتے ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ طلسماتی دنیا کی روشنی کو چہار دانگ عالم میں پھیلائے اور جہالت اور گمراہی پر اس چراغ حق کو مکمل غلبہ عطا کرے۔ تاکہ اس کے معصوم بندے اس کرب والم سے نجات پالیں اور وہ اس دوطرفہ مار سے محفوظ ہوجائیں۔ جو اس وقت گھر گھر کی کہانی بنی ہوئی ہے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہا آمین باد

مختلف پھولوں

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ جو شخص کسی مسلمان سے کوئی غم اور دکھ دور کرے گا اللہ اس شخص سے روز قیامت کے دکھوں میں سے کوئی دکھ دور کرے گا۔

☆ جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے اللہ اسے جنت کے پھل کھلائے گا۔

☆ راہ خدا میں خرچ کرو اور حساب نہ کرو۔

☆ شادی کرو اس سے دولت بڑھتی ہے۔

☆ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔

☆ بدگمانی سے بچو۔

☆ کسی کی عیب جوئی مت کرو۔

☆ دنیاوی ساز وسامان جمع کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل مت کرو، باہمی حسد اور بغض مت کرو اور نہ ہی اللہ اور رسول کی اطاعت و فرمانبرداری سے پیچھے ہٹو، آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔

☆ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

اختصاریئے

☆ ولائل کی کمی دولت مند، دولت سے اور طاقت ور طاقت سے پورا کرتے ہیں۔

☆ جاہل ہونے کے لئے اَن پڑھ ہونا ضروری نہیں۔

☆ مغز اور معدہ دو ایسے برتن ہیں جنہیں بہ یک وقت نہیں بھرا جاسکتا۔

☆ اچھے آدمی پر برائی کے اور برے آدمی پر اچھائی کے بھی دورے پڑتے ہیں۔

☆ احتیاطوں سے بیماری، یا مصیبت سے بچا جاسکتا تو خدا کو ماننے والے بہت کم رہ جاتے۔

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ

☆ ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس کے اندر ہے۔

☆ ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کرتی ہے۔

☆ تمہاری وہ خاموشی جس کے بعد تم سے بات کرنے کی خواہش پیدا ہو جائے، تمہارے اس کلام سے بہتر ہے جس کے بعد تم کو خاموش کر دیا جائے۔

☆ اپنا حق لینے میں کبھی کوتاہی نہ کرو، البتہ دوسروں کے غصب حقوق سے بچو۔

☆ ضرورت کے لئے اللہ کو پکارنے والا دونوں حالتوں میں اللہ کو کو چھوڑ دیتا ہے، ضرورت پوری ہونے پر اور ضرورت پوری نہ ہونے پر۔

☆ خوبصورتی کپڑوں سے نہیں علم و ادب سے ہوتی ہے۔

☆ کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔

اقوال زرّیں

☆ دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے عزت و آبرو کو برقرار رکھے۔

☆ ادب انسان کا زیور ہے۔

☆ کم بولنا عقل مندی ہے۔

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔
☆ لوگو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرنی نہیں۔
☆ حسد بری شئے ہے اس کو دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔
☆ تکبر علم اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔
☆ غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔
☆ حقیقی کامیابی لگاتار محنت سے حاصل ہوتی ہے۔
☆ بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔
☆ دوسروں کے مال کی حرص نہ کرنا سخاوت ہے۔

آب حیات

☆ کتاب اہل علم کا باغ ہے، مطالعہ اس کی سیر ہے اور حکمت اس کے گلہائے خوشبو ہیں۔
☆ زبان کو ایسا محفوظ رکھو جیسے سونا اور چاندی کو رکھتے ہو۔
☆ بہت کھانا اور بہت سونا ایسی عادتیں ہیں جو انسان کے دل کو سیاہ کر دیتی ہیں۔
☆ نرم کپڑے اور عمدہ کھانے کی عادات نہ ڈالو تا کہ جنت کے اچھے کھانے کپڑے سے محروم نہ ہو جاؤ۔
☆ دنیا دریا ہے اور آخرت کنارہ، کشتی تقویٰ ہے اور لوگ مسافر۔
☆ اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز روز محشر ہے۔
☆ دانا وہ شخص ہے جو وقت کو دیکھ کر کام کرتا ہے۔
☆ خواہ کچھ بھی ہو، گناہ انسان کو پریشانی میں ضرور ڈالتا ہے۔
☆ زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔
☆ توبہ کی تکلیف سے گناہ کا چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔

☆ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔
☆ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ دو دفعہ پوچھنا، ایک غلط راہ اختیار کرنے سے بہتر ہے۔
☆ جو تمہارے نصیب میں ہے اس پر صبر اور شکر کرو اور جو تمہاری قسمت میں نہیں اس کے لئے جستجو مت کرو۔
☆ مرد کا امتحان عورت سے اور عورت کا امتحان پیسے سے ہوتا ہے۔
☆ زندگی صرف چند دنوں کے لئے اور اچھا نام ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے۔

جواہر پارے

☆ اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت خاک میں نہ ملاؤ۔
☆ اگر تم نیچے والوں پر ظلم کر رہے ہو تو اوپر والے کے انتقام کا انتظار کرو۔
☆ خاموشی دل کا سکون ہے اور روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے جو جسم کے لئے نیند۔
☆ دل ایک آئینہ ہے جس میں اگر میل نہ ہو تو خدا بھی نظر آتا ہے۔
☆ جو شخص دنیا میں رہ کر دنیا کی محبت سے بچتا رہے اس نے خود کو بھی فائدہ پہنچایا اور دوسروں کو بھی۔
☆ خدا جس قوم کی تباہی چاہتا ہے اس کی قیادت عیاش آدمیوں کے سپرد کر دیتا ہے۔
☆ اگر روزی عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے تمام بے وقوف

بھوکے مرجاتے۔

☆محنتی کے لئے پہاڑ کنکر ہے اور سست کے لئے کنکر پہاڑ ہے۔

☆اس دنیا کے تمام لوگ ایک دوسرے کے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

☆جو زیادہ پوچھتا ہے، زیادہ سیکھتا ہے اور زیادہ تسکین پاتا ہے۔

☆انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔

☆اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنا سیکھ لیا ہے تو یقین کرو تم نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے۔

☆جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆کل کی سوچ میں آج کو اداس مت کرو۔

اگر اہل علم کو نہ سکھایا جائے اور نااہل کو تعلیم دی جائے تو علم کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔

امید

☆امیدوں کے سہارے زندہ رہنا اور جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

☆بندے کو اپنے مالک کے سوا کسی سے امید نہیں رکھنی چاہئے۔

☆اپنے گناہوں کے سوا کسی سے نہیں ڈرنا چاہئے۔

☆عاقل اپنے عمل اور جاہل اپنی امیدوں پر بھروسہ کرتا ہے۔

☆بری عورت سے وفا اور محبت کی امید رکھنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ جگنو کی آگ سے دیا روشن کرنا۔

☆اس سے بڑھ کر بے وقوفی نہیں ہوسکتی کہ آگ کا بیج بوؤ اور جنت کی امید رکھو۔

☆فضول امیدوں پر بھروسہ مت کرو، یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

☆ہمیں ناامید، مایوس اور پست نہیں ہونا چاہئے۔

☆اسی لئے امید پر دنیا قائم ہے۔

☆امید ایسی چیز ہے جس میں انسان اپنے اعمال، عمل کا بھروسہ رکھتا ہے، امید ہے تو انسان اس پر قائم ہے۔

یہی سچ ہے

☆کسی آدمی کو اپنی بساط سے زیادہ مل جائے تو پھر لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہو جاتا ہے۔

☆ہر جملہ خوب صورت ہے اگر وہ ہماری امیدوں کے مطابق ہو۔

☆بعض لوگ جہاں جاتے ہیں اپنے ساتھ خوشیاں لے جاتے ہیں اور بعض لوگوں کے چلے جانے سے خوشی ہوتی ہے۔

☆محبت اس سے نہیں کی جاتی جو خوب صورت ہو، خوب صورت وہ ہے جس سے محبت ہو۔

☆دوست کو اپنے معاملات سے اتنا ہی آگاہ کرو کہ اگر وہ دشمن ہو جائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

محبت کہیں جسے......!

☆محبت کی تاثیر عادتوں کو بدل دیتی ہے۔
(حضرت داتا گنج بخشؒ)

☆پہلی محبت اور پہلی بارش دونوں انسان کو مبہوت کر دیتی ہیں۔
(ناصر کاظمی)

☆محبت کو نہ تو دلائل سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی فراموش کیا جاسکتا ہے۔ (ملٹن)

☆سچی محبت یہ بھی ہے کہ بچھڑ جانے کے بعد بھی اس کی کسک محسوس کرے۔ (بلراج سائن)

☆حقیقی محبت اظہار اور خدمت سے ظاہر ہوتی ہے۔
(لنڈن بی فریڈ)

☆محبت کا سبق بارش سے سیکھو، جو پھولوں کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہے۔ (جارج واشنگٹن)

☆انسان اپنی زندگی میں ہر چیز کے پیچھے بھاگے گا مگر وہ چیزیں اس کا پیچھا کریں گی، ایک اس کا رزق، دوسرے اس کی موت۔

☆زندگی کے لئے دل کی ضرورت ہوتی ہے، دل کے لئے خوشیوں کی ضرورت ہے۔ خوشیوں کے لئے اچھے دوست کی ضرورت ہے۔ اور اچھے دوست کے لئے مجھے آپ کی ضرورت ہے۔

جی ہاں

☆مصیبت میں پریشان ہونے سے پہلے سوچ لینا چاہئے کہ اس بات میں اللہ تعالیٰ کی حکمت چھپی ہوگی۔

☆مسکرا کر بات کرنا سب سے اچھی عادت ہے۔
☆غصہ کبھی کبھی قابل سے قابل انسان کو بھی بے وقوف بنا دیتا ہے۔
☆جو غریبوں کا خیال رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا خیال رکھتا ہے۔

نور بصیرت

☆بے وقوف جب تک خاموش رہتا ہے، عقل مند شمار ہوتا ہے۔
(حضرت سلیمان علیہ السلام)
☆بے وقوف کی عقل اس کی زبان کے پیچھے اور عقل مند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
☆بے وقوف کے کانوں میں باتیں مت ڈالو کیونکہ وہ تیری باتوں پر عمل کرنے کی بجائے تیرے دانشمندانہ کلام کی تحقیر کرے گا۔
(حضرت سلیمان علیہ السلام)
☆بے وقوف اگر بڑے مرتبے پر ہو تو اسے بڑا مت خیال کر۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)
☆عقل مندوں کے ساتھ جنگ کرنا بے وقوفوں کے ساتھ حلوہ کھانے سے زیادہ آسان ہے۔ (حضرت فضیل عباسؒ)
☆خالی تمنا حماقت (بے وقوفی) کا جنگل ہے۔ جس میں بیوقوف ہی مارا مارا پھرتا ہے۔ (حضرت غوث پاکؒ)
☆پانی سے آگ بجھ سکتی ہے، چھتری سے دھوپ رک سکتی ہے، لکڑی سے جانور قابو میں آسکتے ہیں، ہر بیماری کی دوا ہے، ہر گناہ کی تلافی کا کوئی طریقہ ہے، لیکن بے وقوف کی بے وقوفی کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ (فرینکلن)

باتوں سے خوشبو آئے

☆شرم کی کشش حسن سے زیادہ ہے۔
☆مضبوط ارادے ماں بناتی ہے۔
☆غم اس وقت کرو جب مسرت حد سے بڑھ جائے۔
☆خاموشی اسٹور میں جمع شدہ عقل مندی ہے۔
☆کامیاب انسان بننے کے لئے ہمیشہ وقت کی دہلیز کو عبور کرنا پڑتا ہے۔

☆داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے۔
☆کسی کے ایمان کا اندازہ اس کے وعدہ سے لگاؤ۔
☆کم گو، کم خور، اور بے آزار ہمیشہ خوش، سلامت اور مصیبتوں سے دور رہتا ہے۔
☆اگر تم غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کردو گے تو سچ بھی باہر رہ جائے گا۔
☆کام کرو کیونکہ کام سے غلطی، غلطی سے تجربہ اور تجربہ سے ہی عقل آتی ہے۔
☆مذاق میں بھی بات سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے تاکہ کسی کا دل نہ دکھے۔

راہ عمل

☆میزان اعمال کو خیرات کے وزن سے بھاری کرو۔
☆جو تمہارے ساتھ سختی کرے تم اس کے ساتھ نرمی کرو، تمہاری نرمی اس کی سختی کو آخر کار نرم کردے گی۔
☆جب تمہارا دشمن تمہارے قابو میں آجائے تو اس کے ساتھ احسان اور نیکی سے پیش آؤ۔
☆کسی دوست کی حق تلفی کر کے اس کی دوستی کا اعتبار نہ کرو کیونکہ جس دوست کی حق تلفی کی جائے گی وہ تمہارا دوست نہیں رہے گا۔

یاد رکھئے

☆سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
☆جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔
(حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
☆انسان کی فطرت اس کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے معلوم ہوتی ہے۔ (افلاطون)
☆ظاہر پر نہ جا، آگ دیکھنے میں سرخ نظر آتی ہے، مگر اس کا جلایا ہوا سیاہ ہو جاتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)
☆مجھے اعتدال پسندوں سے نفرت ہے اور انتہا پسندوں سے

محبت، اعتدال پسندوں نے کامیابی اور ناکامی کے درمیان وہ راہیں تلاش کر رکھی ہیں جو کم نامی کے گڑھے میں لے جاتی ہیں۔ (خلیل جبران)

☆مسکراہٹ وہ واحد لباس ہے جو ہمیشہ فیشن میں رہتا ہے۔

بکھرے موتی

☆علم مال سے بہتر ہے، علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔

☆ بندوں کے حقوق ادا کرنے والا آخرت کے حقوق بھی ادا کرے گا۔

☆جس کی امیدیں چھوٹی ہیں اس کے عمل بھی درست ہوتے ہیں۔

☆کبھی تلواروں کے وار خالی جاتے ہیں اور کبھی خواب سچے ہوجاتے ہیں۔

☆خاموشی عالم کے لئے زینت اور جاہل کے لئے پردہ جہالت ہے۔

☆رزق دو طرح کا ہے ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو، ایک وہ جو تمہیں تلاش کرتا ہے۔

☆جب خدا کسی کو ذلیل کرتا ہے علم اس پر حرام کردیتا ہے۔

فحوائے کلام

☆احترام اگر بے لوث کیا جائے تو زیادہ خوب صورت ہوتا ہے۔

☆تغیر اس کائنات کا بنیادی اصول ہے۔

☆شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆اگر تم کسی کا بھلا کر رہے ہو تو یقین کرو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔

☆باتیں گھڑنے کے فن کو ادب کہتے ہیں۔

☆باتونی شخص کم گو شخص کی نسبت جلدی مصائب کا شکار ہوتا ہے۔

☆ارتکاز کے حصول کا بہترین طریقہ عبادت ہے۔

☆الفاظ اظہار کا سب سے سستا ذریعہ ہیں۔

☆بات اپنے اثر کے اعتبار سے چھوٹی یا بڑی ہوتی ہے۔

☆شریکے کے خطاب سے پکارے جانے والے شخص کی ہر بات ہشت پہلو ہوتی ہے۔

☆ذہانت، معاملہ فہمی کا دوسرا نام ہے۔

☆ساتھ دینا بھی اپنائیت کا ایک اظہار ہے۔

☆تکرار گفتگو کے حسن کو گہنا دیتی ہے۔

☆کسی چیز پر ڈالی گئی ایک نگاہ آپ کی مجموعی سوچ پر اثر انداز ہوتی ہے۔

☆نگاہ کا زاویہ ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔

☆عقل مندوں کے لئے دنیا نہایت وسیع جب کہ بے وقوفوں کے لئے دنیا نہایت مختصر ہوتی ہے۔

☆انسان کو لفظ نہیں رویئے مارتے ہیں۔

☆تھکن کا احساس منزل پر پہنچ کر ہی پوری طرح جاگتا ہے۔

☆ کسی کو بے وقوف بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کی تعریف کردی جائے۔

☆ کسی کام کو نامکمل چھوڑنا انسانی فطرت نہیں، حتی کہ وہ اپنی حسرتوں کو اپنی اولاد کے راستے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک بات

☆کسی سے اپنی ناراضگی کو اتنا طویل مت کرو کہ وہ تمہارے بغیر ہی جینا سیکھ لے۔ (حضرت علیؓ)

☆ہر بلا و مصیبت کے پس منظر میں رحمت و نصیحت ہے۔

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

ماں

☆کسی نے پوچھا "ماں کیا ہے اور کون ہے؟"

☆ سمندر نے کہا ماں ایک ایسی سیپی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں چھپا لیتی ہے۔

☆بادل نے کہا ماں ایک دھنک ہے جس میں ہر رنگ نمایاں ہوتا ہے۔

☆ شاعر نے کہا ماں ایک ایسی غزل ہے جو ہر سننے والے کے سینے میں اترتی چلی جاتی ہے۔

☆مالی نے کہا ماں باغ کا وہ پھول ہے جس سے باغ کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆اولاد نے کہا ماں ممتا کی داستان ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔

☆اللہ نے کہا ماں میری طرف سے قیمتی اور نایاب تحفہ ہے۔

زندگی

☆انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہے۔(بطلیموس)

☆زندگی کوئل کی طرح سریلی اور سانپ کی طرح زہریلی ہوتی ہے۔(گوئٹے)

☆زندگی ایسا لباس ہے جو پھٹ جائے تو دوبارہ خریدا نہیں جاسکتا۔(ٹالسٹائی)

☆جو صرف اپنی ذات کو خوش رکھتا ہے اس کی زندگی بے کار ہے۔
(سری نواس)

خوشنودی

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا۔

''اے مالک! جب تو خوش ہوتا ہے تو کیا کام کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔''جب میں خوش ہوتا ہوں تو بارش برساتا ہوں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا۔''جب تو اور زیادہ خوش ہو تو۔''

فرمایا۔''تو میں بیٹیاں پیدا کرتا ہوں۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا۔''اے مالک دو جہاں، تو جب سب سے زیادہ خوش ہو تو کیا کرتا ہے۔''

فرمایا۔''پھر میں مہمان بھیجتا ہوں۔''

دل، دریا، سمندر

☆جب شمع کو پروانہ ایک دفعہ دیکھ لیتا ہے تو پھر واپس تاریکی میں نہیں جاتا، چیونٹی بھی مٹھائی کے ڈھیر میں مرجاتی ہے، لیکن اسے چھوڑتی نہیں، اسی طرح نیک عابد خوشی سے سب چھوڑنا گوارہ کرتا ہے، لیکن خدا تعالیٰ کی محبت سے منحرف نہیں ہوتا۔(کرشن چند)

☆سب سے زیادہ اسی کو ملتا ہے جو مطمئن ہے۔(شیکسپیئر)

☆جنگ وحشی انسانوں کا پیشہ ہے۔(نپولین)

☆زندگی ایک پھول ہے، محبت اس کا شہد۔(وکٹر ہیوگو)

بڑے لوگ بڑی باتیں

☆جو شخص علم کی مشکلات نہیں جھیلتا اسے ہمیشہ جہالت کی ذلتیں سہنا پڑتی ہیں۔(محمد علی جوہرؒ)

☆جس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل نہ کیا، وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔(شیخ سعدیؒ)

☆ایک عالم کی طاقت، ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہوتی ہے۔
(حضرت بایزید بسطامیؒ)

منتخب اشعار

صداقتوں کی کسوٹی تھی زندگی جن کی
صلیبِ وقت پہ سچا بیان دے نہ سکے

☆

آنسو نکل پڑے تو میاں لاج رہ گئی
اظہار غم کا ورنہ سلیقہ نہ تھا ہمیں

☆

ملنے والے کئی مفہوم پہن کر آئے
کوئی چہرہ بھی نہ آنکھوں نے پڑھا تیرے بعد

☆

جس کے لئے توڑدیں ساری حدیں
آج اسی نے کہا اپنی حد میں رہو

☆

کتنی بے کیف سی رہ جاتی ہے دل کی بستی
کتنے چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے

☆

ممکن نہیں ہے جنت مل جائے اس کو واہب
پھولوں سا نرم ونازک جو ماں کا دل دکھائے

☆

میسر جن کو غم میں کیفِ بے پایاں نہیں ہوتا
انہیں کچھ اور ہوتا ہے غم جاناں نہیں ہوتا

☆☆☆☆☆

آج مدت کے بعد اپنے یہاں کے قبرستان میں جانے کا اتفاق ہوا، یہ سامنے کس کا ڈھیر ہے؟ یہ چمیلی لونڈی کی قبر ہے، ساری عمر خدمت گزاری میں تمام کردی، پیدا کرنے والے نے اسے بھی دل دیا تھا، دماغ دیا تھا، ہاتھ پیر دیئے تھے، آنکھ کان دیئے تھے، ناک نقشہ، صورت شکل میں کوئی عیب نہ تھا، پہلو میں دل تھا اور دل میں حوصلے تھے اور ولولے، ارمان تھے اور اُمنگیں، پر پیدا باندی کے پیٹ سے ہوئی تھی، ساری عمر باندی ہی بنی رہی، صحن، والان، کمرہ کوٹھری، کوٹھا، ہر جگہ جھاڑو دینا، برتن مانجھنا، کھانا پکانا، پنکھا جھلنا، بیویوں کے پیر دابنا، اندر سے باہر بار بار کام کے لئے دوڑتے رہنا، ہر قسم کا کام اس کے ذمہ تھا، مجال تھی کہ کسی قسم کی خدمت سے، کسی وقت کسی حال میں انکار کرسکے! سونے، کھانے، آرام کرنے کے کسی وقت پر بھی حق نہ تھا، سارے کے سارے تین سو پینسٹھ دن اور دن کے پورے چوبیسوں گھنٹے کے لئے تابعدار تھی، جاڑوں کی کڑکڑاتی ہوئی راتیں ہوں یا گرمیوں کی چلچلاتی ہوئی دوپہریں، عید ہو یا بقرعید، کسی روز کسی وقت بھی چھٹی کا حق نہ تھا، تقریب کے دن کام اور دوگنا کرنا پڑتا تھا، جھڑکیاں سننا، کوسنے سہنا، مار کھانا، شرط زندگی تھا، بڑے بوڑھوں اور بڑی بوڑھیوں کا ذکر نہیں، اپنے گود کے کھلائے ہوئے اور لڑکیوں تک کی گالی اور مار سب کچھ سہی اس لئے کہ وہ "مالک" کی اولاد تھے! شاید اس کے پہلو میں دل نہ تھا، یا دل میں احساس باقی نہیں رہا تھا۔

آج اس کی قبر اس کی وضع داری نباہ رہی ہے۔ جس حال میں زندگی کے دن کاٹ دیئے، وہی شان قبر کی بھی ہے، کچی مٹی کا ایک ڈھیر ہے، جو پہلی ہی برسات میں بیٹھ گیا ہے، اس پر نہ کوئی چبوترہ ہے نہ قبہ، نہ کوئی کتبہ ہے نہ چراغ دان، نہ اس کی قبر پر کوئی حافظ قرآن مقرر ہیں، نہ اس کے فاتحۂ سالانہ میں پلاؤ تقسیم ہوتا ہے، نہ اس کا جنازہ دھوم دھام سے اٹھایا گیا، نہ کسی نے خیرات تقسیم کی، نہ کسی نے اس کی رحلت کا حال اخباروں میں چھپوایا، نہ کسی نے اس کے "انتقال پر ملال" پر کوئی مرثیہ کہا، نہ اس کی تاریخ وفات کے لئے کسی نے بحر فکر میں غوطہ لگایا، اور نہ کسی کے کان میں آکر حضرت ہاتف نے مصرعہ تاریخ سنایا۔ "شریفوں" کے بھائی اور بیٹے، دوست اور عزیز، کبھی کبھی ان کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آنکلتے ہیں، اس بے چاری کے ڈھیر کی جانب کوئی بھی رخ نہیں کرتا، کیا مرنے کے بعد بھی لونڈی لونڈی اور باندی باندی ہی بنی رہتی ہے؟ اس کی روح فریادرس کے دربار میں فریاد کررہی ہے اور بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کے ارشاد فرمانے والے کے دربار میں اس کا مقدمہ درپیش ہے!

اسی احاطہ میں چمیلی کی "مالکہ" بستی کی مشہور بیگم صاحبہ کا سنگیں مزار بھی ہے، آج آقا و غلام و رئیس و رعایا، بیگم اور ماما، بیوی اور باندی کے فرق مٹ چکے ہیں، دونوں کے حصہ میں کل دو دو گز زمین ہے، خاک کا بستر ہے، کفن کی چادر ہے، غفلت کا متوالا انسان آج بھی امیری اور غریبی کا فرق ظاہر کرنے پر مٹا ہوا ہے، ایک کے سنگیں مقبرہ پر بجلی کا قمقمہ رات کو دن بنائے ہوئے ہے، دوسرے کے کچے ڈھیر کو ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی نصیب نہیں، لیکن اجالے کی ضرورت آج قبر کے باہر نہیں، قبر کے اندر موجود ہے، چمیلی سے آج اس کا سوال نہیں ہوگا کہ خود کیا پہنا اور اپنی لونڈیوں کو کیا پہنایا، خود کیا کھایا اور اپنی باندیوں کو کیا کھلایا، اپنے آپ کو اپنی پیش خدمتوں کی زبان سے کیا کیا کہلایا اور خود ان بے زبانوں کو "مردار" اور "چڑیل" "شیطان کی بچی" اور "حرام زادی" کہہ کر اپنی زندگی میں کتنی بار پکارا اور جس نے ان سوالات سے امان پالی اس نے بہت بڑی امان پالی۔

قسط نمبر ۱۴۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ شمس

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ شمس قرآن حکیم کی ۹۱ ویں سورت ہے۔

جس عورت کو مسان ہو اور اس کے بچے مرجاتے ہوں اس کے لئے یہ عمل نہایت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ڈھائی سو گرام دیسی اجوائن میں سو گرام سیاہ مرچ اور ڈھائی سو گرام شہد لیں، عروج ماہ میں اکتالیس مرتبہ سورۂ شمس پڑھ کر ان سب چیزوں پر دم کرلیں، پھر حمل ٹھہرنے کے بعد روزانہ حاملہ کو ایک چٹکی اجوائن تین سیاہ مرچ اور آدھا چمچہ شہد کھلائیں اور آخری مہینے تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے حمل محفوظ رہے گا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عمر طبعی کو پہنچے گا۔

سورۂ شمس کا اشراق کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا فالج، لقوہ اور رعشہ کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ سورۂ شمس کا نقش ہر طرح کی مشکلات سے نجات دلاتا ہے اور کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس سورۃ کا نقش اگر شرف شمس کے وقت تیار کیا جائے تو دولت اور عزت ہمکنار کرتا ہے، خصوصاً اس سورت کا نقش ان حضرات کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے جو اقتدار پر ہوں یا اقتدار حاصل کرنے کے لئے کوشش کررہے ہوں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۷۴	۳۸۷۷	۳۸۸۱	۳۸۶۷
۳۸۸۰	۳۸۶۸	۳۸۷۳	۳۸۷۸
۳۸۶۹	۳۸۸۳	۳۸۷۵	۳۸۷۲
۳۸۷۶	۳۸۷۱	۳۸۷۰	۳۸۸۲

سورۂ واللیل

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ واللیل قرآن حکیم کی ۹۲ ویں سورت ہے۔

رزق کی ترقی اور روزی میں خیر و برکت کے لئے اس سورۃ کو روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور روزانہ ۴۱ روپے خیرات کریں۔ اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلیں گے اور رزق حلال کی کثرت ہوگی، نیز خوب خیر و برکت بھی رہے گی۔ اس دوران اگر بدبودار چیزوں کا استعمال نہ کریں تو بہتر ہے، خاص طور سے کچے لہسن اور پیاز کا استعمال ہرگز ہرگز نہ کریں۔

اگر کوئی شخص گم ہوجائے اور کسی بھی طرح اس کا سراغ نہ مل رہا ہو تو اس سورت کو ہرن کی کھال پر لکھ کر اور نیچے گمشدہ اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر کسی درخت پر لٹکادیں، انشاء اللہ بہت جلد وہ واپس آجائے گا یا اس کا سراغ مل جائے گا۔ اس سورت کا نقش مال کی حفاظت کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اس کو لکھ کر دکان اور مکان میں لٹکادیں تو چوری اور ڈکیتی وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۴۱۶	۷۴۱۹	۷۴۲۲	۷۴۰۹
۷۴۲۱	۷۴۱۰	۷۴۱۵	۷۴۲۰
۷۴۱۱	۷۴۲۴	۷۴۱۷	۷۴۱۴
۷۴۱۸	۷۴۱۳	۷۴۱۲	۷۴۲۳

سورۂ والضحیٰ

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ ضحیٰ قرآن حکیم کی ۹۳ ویں سورت ہے، اگر دو ناراض شخصوں کے درمیان یا دو ناراض میاں بیوی کے درمیان میل ملاپ کرانا ہو تو یہ عمل کریں، ۴۱ مرتبہ اس سورت کی تلاوت کرکے سوجائیں، پھر نماز کے بعد سات مرتبہ درود شریف اور سات مرتبہ سورۂ ضحیٰ پڑھ کر بہت دیر تک دونوں کی محبت کی دعا کریں، چند دن اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ دونوں کی ناراضگی ختم ہوجائے گی۔

بدخوابی، رات کو چونکنا، ڈرنا ان سب باتوں کے لئے سورۂ ضحیٰ کا ۷ مرتبہ پڑھ کر سینے پر دم کرنا فائدہ کرتا ہے اور مذکورہ عوارض سے نجات دلاتا ہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

امداد روحانی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ "سلام قولا من رب رحیم"
(سورۂ یٰسین، آیت، ۵۸)

قرآن حکیم کی یہ آیت دفع سحر میں تیر کی طرح کام کرتی ہے اور اس آیت کا ورد رکھنے والے لوگ جادو کی کارروائی سے پوری طرح محفوظ رہتے ہیں۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ کسی کا جادو اس پر اثر انداز نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد صبح شام سو مرتبہ کیا کرے، نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس آیت کو سو مرتبہ پڑھنا اپنے معمول میں شامل کرلے، اس آیت کا ورد کرنے سے بدخواہی سے بھی نجات ملتی ہے اور نیند خوب آتی ہے۔

اس آیت کا نقش جادو سے نجات دلانے میں بے حد مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے اور نظر بد سے بھی نجات ملتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، م، ط، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۶۸	۲۷۴
۲۷۰	۲۷۳	۲۷۵
۲۷۲	۲۷۷	۲۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۰	۲۰۳	۲۰۵	۲۰۰
۱۹۷	۲۰۸	۲۰۲	۲۱۱
۲۰۴	۲۰۹	۱۹۹	۲۰۶
۲۰۷	۱۹۸	۲۱۲	۲۰۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۴	۲۷۵	۲۶۹
۲۶۸	۲۷۳	۲۷۷
۲۷۶	۲۷۰	۲۷۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب

شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۷	۲۰۴	۱۹۷	۲۱۰
۱۹۸	۲۰۹	۲۰۸	۲۰۳
۲۱۲	۱۹۹	۲۰۲	۲۰۵
۲۰۱	۲۰۶	۲۱۱	۲۰۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۵	۲۷۴
۲۷۷	۲۷۳	۲۶۸
۲۷۲	۲۷۰	۲۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، ر، خ، ل یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۷۷	۲۷۲
۲۷۵	۲۷۳	۲۷۰
۲۷۴	۲۶۸	۲۷۶

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ پینے کے نقش حسب ضرور اور بیماری کے مطابق دیئے جائیں، پینے والے نقوش کی تعداد کم سے کم گیارہ اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ ہونی چاہئے۔ گلے اور بازو والے نقوش کو کالے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کی جائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ. (سورۂ ہود، آیت ۱۱۲)

اس آیت کا ورد کرنے سے خود اپنی طبیعت میں بھی ایک طرح کا استحکام پیدا ہوتا ہے، عزائم پختہ ہوجاتے ہیں، مستقل مزاجی کی صفت پیدا ہوتی ہے اور مخلوق کی نظروں میں بھی عامل ایک مستحکم انسان بن جاتا ہے، تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوتی ہے اور دیکھنے والے مرعوب ہوجاتے ہیں۔

اس آیت کا ورد روزانہ سو مرتبہ بعد نماز عشاء کرنا چاہئے۔ اس آیت کا نقش بھی ارادوں میں مضبوطی پیدا کرنے اور لوگوں کی نظروں میں مقبول اور بارعب ہونے میں حیرت انگیز تاثیر دکھاتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۳	۵۱۶	۵۱۳	۵۱۰
۵۱۴	۵۰۹	۵۰۴	۵۱۵
۵۰۸	۵۱۱	۵۱۸	۵۰۵
۵۱۷	۵۰۶	۵۰۷	۵۱۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۶	۵۱۱	۵۰۹	۵۱۶
۵۱۷	۵۰۸	۵۱۴	۵۰۳
۵۱۲	۵۰۵	۵۱۵	۵۱۰
۵۰۷	۵۱۸	۵۰۴	۵۱۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے، ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۶	۵۰۳	۵۱۰	۵۱۳
۵۰۹	۵۱۴	۵۱۵	۵۰۴
۵۱۱	۵۰۸	۵۰۵	۵۱۸
۵۰۶	۵۱۷	۵۱۲	۵۰۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ر، خ، ل، ع، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۲	۵۰۷	۵۰۶	۵۱۷
۵۰۵	۵۱۸	۵۱۱	۵۰۸
۵۱۵	۵۰۴	۵۰۹	۵۱۴
۵۱۰	۵۱۳	۵۱۶	۵۰۳

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو ۲۵ مرتبہ ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دگنی ہوجائے۔ ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کریں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴۳

عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اگر کسی خاص مقصد میں کامیابی حاصل کرنی ہو تو ذات باری تعالیٰ کے وہ اسماء صفاتی جن میں کوئی حرف نقطے والا نہیں ہے، ان کے اعداد نکال کر ان اعداد میں اپنے نام والدہ کے اعداد بھی شامل کرلیں لیکن اس طرح کہ اپنے نام اور والدہ کے نام میں سے ان حروف کو ساقط کردیں جو نقطے والے حروف ہیں باقی حروف کے اعداد اسماء باری تعالیٰ کے اعداد میں شامل کرکے نقش مثلث خالی البطن تیار کریں اور ان اسماء باری تعالیٰ کو ان کے اعداد کے مطابق پڑھ کر نقش پر دم کردیں، نقش کے پیٹ میں اپنا مقصد جو بھی مختصراً لکھ دیں اور نقش دو تیار کرلیں، ایک نقش گھر میں لٹکادیں اور ایک نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

اگر نقش محبت یا کسی کو مسخر کرنے کے لئے ہو تو اس میں مطلب کے نام مع والدہ بھی اسی طرح شامل کریں یعنی نقطے والے حروف کو وضع کرکے باقی حروف کے اعداد لیں اور نقش کے پیٹ میں اپنا مقصد لکھ دیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ جن نقوش میں آیات قرآنی اور اسماء الٰہی سے مدد لی جاتی ہے ان نقوش کو کسی ناجائز کام کے لئے استعمال نہ کریں ورنہ آخرت کا نقصان ہوگا اور اللہ کی ناراضگی کے حق دار بن جائیں گے، جائز امور میں ان نقوش کا استعمال کریں اور ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہیں۔

وہ اسماء باری تعالیٰ جن میں کوئی حرف نقطے والا نہیں ہے وہ مع اعداد یہ ہیں۔

اللہ ٦٦، ملک ۹۰، سلام ۱۳۱، عدل ۱۰۴، علی ۱۱۰، واسع ۱۳۷، ولی ۴۶، محصی ۱۴۸، احد ۱۳، واحد ۱۹، صمد ۱۳۴، اول ۳۷، ہادی ۲۰، ٹوٹل ۱۰۵۵۔

مثال علی احمد ابن فاطمہ بانو کی ملازمت کے لئے نقش تیار کرنا ہے تو اس کی کارروائی اس طرح ہوگی۔ علی احمد ابن فاطمہ بانو کے حروف صوامت اور اعداد یہ ہیں۔

ع، ل، ی، ا، ح، م، د، ا، ط، م، ہ، ا، و = ۲۲۵

ان اعداد میں شامل کئے اسماء الٰہی کے اعداد ۱۰۵۵

ٹوٹل ۱۲۸۰

کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کیا۔ ۱۰۶(۱۲۸۰(۱۲

$$\begin{array}{r} 12 \\ \hline \times 80 \\ \hline 72 \\ \hline 8 \end{array}$$

خارج قسمت ۱۰۶ آیا، ۸ باقی رہے، نقش کے پہلے خانہ میں ۱۰۶ لکھ کر ہر خانہ میں ۱۰۶ کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش میں کسر آرہی اس لئے چھٹے خانہ میں بجائے ۱۰۶ کے ۱۱۴ لکھیں گے، باقی خانوں میں آخر تک ۱۰۶ ہی کا اضافہ کرتے رہیں گے۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	٦

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۱۸	۸۵٦	۱۰٦
۷۵۰		۵۳۰
۲۱۲	۴۲۴	٦۴۴

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۲۸۰ آرہی ہے۔ حروف صوامت کے عملیات میں اس وقت زبردست کامیابی عامل کو ملتی رہے جب عامل نے حروف صوامت کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہو اور حروف صوامت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ نہایت آسان ہے لیکن زکوٰۃ چاند گرہن یا سورج گرہن کے اوقات میں ادا کی جاتی ہے۔ جو لوگ استفادہ کرنا چاہتے ہیں وہ روحانی تقویم اپنے پاس رکھیں اور گہرائی کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں۔

قسط نمبر: ۲۶

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت وتسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق میں خیرو برکت، آمدنی میں اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور جس کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک حصہ ہے، جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقے کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی، اب تک ۲۲ قسطیں قارئین کی خدمت میں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ ۲۳ ویں قسط ہدیہ ناظرین کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے قارئین اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے، قارئین ٹوٹل کو اچھی طرح چیک کرلیں اگر ہم سے بھی ٹوٹل میں کوئی بھول چوک ہوگئی ہو تو اس کی اصلاح کرلیں اور اس طریقے کے تمام اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔ مثلاً طالب کا نام لئیق احمد اور والدہ کا نام منیزہ ہے، لئیق احمد کے اعداد ۱۹۴ اور منیزہ کے اعداد ۱۱۲ ہیں۔ دونوں کے مجموعی اعداد ۳۰۶ ہیں۔ چونکہ لئیق احمد کے نام کا پہلا حرف ل ہے، اس لئے قرآن حکیم میں ل جتنی بار آیا ہے اس کو ۳ سے گنا کریں گے، قرآن حکیم میں حرف لام ۵۲۹۲ مرتبہ استعمال ہوا ہے، اس تعداد کو ۳ سے ضرب دیا تو کل اعداد ہوئے ۱۵۸۷۶۔ قرآن حکیم میں حرف ل سے شروع ہونے والی دو سورتیں ہیں، ایک سورۂ لقمان، اعداد ۱۵۹۰۰۰ اور دوسری سورت سورۂ واللیل اعداد ۲۹۶۶۶ دونوں کے مجموعی اعداد ہوئے ۱۸۸۶۶۶۔

حرف ل سے اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ایک ہے، یالطیف اعداد ۱۲۹۔

کل اعداد یہ ہوئے۔	۳۰۶
حروف کی تعداد مع ضرب	۱۵۸۷۶
قرآنی سورتوں کے اعداد	۱۸۸۶۶۶
اعداد اسم الٰہی	۱۲۹
	۲۰۴۹۷۷
وضع کئے	۶۰۰
باقی کو ۴ سے تقسیم کیا۔	۴)۲۰۴۳۷۷(۵۱۰۹۴

۲۰
×۴
۴
×۳۷
۳۶
۱۷
۱۶
۱

حاصل تقسیم کو پہلے خانہ میں رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے نقش میں چونکہ کسر ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ۲۰ کے بجائے ۲۱ کا اضافہ کریں گے۔ نقش اس طرح تیار ہوگا۔

۷۸۶

۵۱۲۳۴	۵۱۲۹۴	۵۱۳۵۵	۵۱۰۹۴
۵۱۳۳۵	۵۱۱۱۴	۵۱۲۱۴	۵۱۳۱۴
۵۱۱۳۴	۵۱۳۹۵	۵۱۲۵۴	۵۱۱۹۴
۵۱۲۷۴	۵۱۱۷۴	۵۱۱۵۴	۵۱۳۷۵

وکفیٰ باللہ شھیدا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے، ایک نقش طالب کے پاس رہے گا، ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ ان دونوں نقش کو نوچندی اتوار میں تیار کریں یا عروج ماہ میں ساعت شمس یا ساعت مشتری میں تیار کریں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆

ہر شرعی اور جائز مسئلے کا حل

محمد وآل محمد کے توسل سے

قرض سے نجات، نذر حضرت امام محمد تقی: قضائے حوائج اور ادائیگی قرض کے لئے جمعۃ المبارک کے دن غسل کرکے قبل از طلوع شمس دو رکعت نماز بطریق نماز فجر ادا کرے اور بعد از نماز ایک ہزار پینتالیس (۱۰۴۵) مرتبہ پڑھے۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. اور اس کا ثواب امام محمد تقی جواد علیہ السلام کی خدمت میں ہدیہ کرے تو انشاءاللہ کامیاب وکامران ہوگا۔

ہر غم سے نجات کے لئے: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روز عاشورہ میرے پدر بزرگوار نے میرے خیمے میں اس حالت میں نزول اجلال فرمایا کہ آپ کی تمام زرہ سے خون جوش مار رہا تھا۔ فرمایا کہ یہ دعا میری ماں نے میرے نانا، اور نانا نے جبرائیل سے مجھے تعلیم فرمائی کہ شدائد مصائب میں پڑھی جائے جو بھی غمگین وپریشان اس کو پڑھے گا، خدا اس کو نجات دے گا، دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِحَقِّ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ وَبِحَقِّ طٰہٰ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ یَا مَنْ یَّقْدِرُ عَلٰی حَوَائِجِ السَّائِلِیْنَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الضَّمِیْرِ یَا مُنَفِّسُ عَنِ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُفَرِّجُ عَنِ الْمَغْمُوْمِیْنَ یَارَاحِمَ الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ یَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِیْرِ یَا مَنْ لَّا یَحْتَاجُ اِلَی التَّفْسِیْرِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ. اس کے بعد اپنی حاجات کا سوال کرے۔

قبولیت دعا کے لئے: سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ بقدر ایک سانس یااللہ بقدر ایک سانس یارحمٰن اور بقدر ایک سانس یارحیم کہہ کر دعا مانگی جائے تو فوراً قبول ہوتی ہے نیز حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ قرآن شریف کی سو آیتیں کسی بھی جگہ سے پڑھ کر سات مرتبہ یااللہ کہہ کر اگر دعا کی جائے تو مستجاب ہوگی۔

امام زمانہ کی خدمت میں عریضہ برائے بخت کشائی دختران: آج کل اکثر والدین بچیوں کے رشتوں کی وجہ سے بہت پریشان ہیں، جو مومنین ومومنات پریشان ہیں وہ اپنی پریشانی کے حل کے لئے درخدمت اقدس امام زمانہ عجل اللہ فرجہ میں عریضہ پیش کریں جو کہ یہ ہے۔ تَوَسَّلْتُ اِلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ اَلنَّبَاءِ الْعَظِیْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعِصْمَۃِ الْاَجِیْنِ بِاُمِّکَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِاٰبَائِکَ الطَّاهِرِیْنَ وَبِاُمَّهَاتِکَ الطَّاهِرَاتِ وَحَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ وَنُوْرِ النُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ اَنْ تَکُوْنَ سَفِیْرِیْ اِلَی اللّٰہِ فِی الْحَاجَۃِ. اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیں اور اس کو پاک مٹی میں رکھ کر کنوئیں یا آب جاری میں رو بقبلہ ڈالیں اور کہیں یَا عُثْمَانَ بْنَ سَعِیْدٍ اَوْصِلْ رُقْعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَیْهِ السَّلَام (مجرب ہے) جو حضرات ان اعمال کے کرنے سے قاصر ہوں وہ لوح پنج تن پاک بنوا کر اپنے پاس رکھیں، جملہ مقاصد سے مستفید ہوں گے، لوح پاک یہ ہے۔

عزرائیل ۸۶ جبرائیل

۱۱۰	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۴	۹۴
۱۳۴	۹۵	۱۰۸	۱۱۹	۱۲۹
۱۱۷	۱۲۷	۱۳۵	۹۴	۱۱۱
۹۶	۱۰۹	۱۳۰	۱۲۵	۱۳۳
۱۲۸	۱۳۱	۹۴	۱۱۴	۱۱۸

نام مع والدہ لکھیں

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

آسیبی اثرات کا علاج

سوال از: قاری عبدالقادر جیلانی ــــــ لاہور (پاکستان)

محترم و مکرم واجب الاحترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب و تکریم صورت حال یہ ہے کہ بندہ فقیر و حقیر ٹھیک ٹھاک ہے اور آنجناب کی خیر و عافیت کا طالب ہوں۔

بعد ازاں ماہنامہ طلسماتی دنیا بغیر حیل وحجت کے مل رہا ہے۔ اللہ کریم آپ جناب کی غیبی مدد و نصرت فرمائے۔ اللہ کریم آپ کو خلق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

استاذی و محسنی حکیم عامل حافظ جمیل احمد جمیل صاحب سکندر پوری کا بندہ فقیر و حقیر ان کا شاگرد رشید ہے۔ بندۂ عاجز کو عملیات کا از حد شوق ہے، سچا شوق ہے، بڑے بڑے بزرگ حضرات عاملوں سے کام سیکھا ہے اور سیکھ رہا ہوں، آپ حضرات سے التجا ہے کہ آپ بھی میری معاونت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

آپ جناب کی نیک دعاؤں سے جنات و آسیب و جادو کے مریضوں پر اللہ کریم کی رضامندی اور خلق خدا کی خدمت کرتا ہوں، بغیر کسی لالچ کے اللہ کریم کی مدد سے ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہوں، جنات و آسیب و جادو کا بڑا جنون ہے، جو عامل ایسے مریضوں پر ہاتھ نہیں ڈالتے ڈر کے مارے بندہ فقیر و حقیر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ اللہ کریم مدد فرماتے ہیں۔ مریض شفایاب ہو جاتے ہیں لیکن ایک گھرانا ہے بندہ نے بڑی محنت کی، بہت ہی فائدہ ہوا، پھر مرض جہاں تھا وہیں آ گیا، ان لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے عاملوں سے علاج کروایا لیکن جوں جوں دوا کی مرض بڑھتا گیا، یہ وہ آدمی ہے جس کے گھر کو مرض نے گھیرا ہوا ہے، محمد طیب بن جنت النساء بیوی خالدہ بنت عقیلہ ہے، بڑی بیٹی کا نام شمائلہ، دوسری کا نام ثانیہ، تیسری کا نام ماریہ، چوتھی کا نام جویریہ، بیٹا ایک ہے۔ نام محمد عمر ہے، دو بیٹیاں ان کے اسی بیماری میں فوت ہو گئیں، اب بیٹا محمد عمر، ثانیہ بیٹی پکڑی میں ہیں، چلنا پھرنا بند ہے، معذور ہو گئے، سب گھر والوں کا یہ حال ہے رات کو نیند نہیں آتی، کھانا کھانے لگتے ہیں تو قے جیسی حالت ہوتی ہے، بھوک نہیں لگتی، دم کشی سی حالت رہتی ہے، سب کا حساب وغیرہ لگا کر بتائیں کیا مرض ہے، علاج بھی بتائیں، بہت بہت شکریہ اور مرض کی تشخیص والا نقش ارسال فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو روحانی عملیات کا ذوق ہے اور آپ روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کر کے انسانیت پر احسانات کرنے کی روش اپنائے ہوئے ہیں اور اس سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ روحانی عملیات کے سلسلے میں جاننے والوں کی رہنمائی حاصل کرنے اور کتابی تحقیقات کرنے کا مزاج بھی رکھتے ہیں جو فی زمانہ عنقا ہوتا جا رہا ہے۔ آپ نے بڑے بڑے عاملوں سے رہنمائی حاصل کی ہے اور اب مجھ جیسے طالب علم کے

دروازے پر دستک دی ہے، میں بڑے بڑے عاملوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا لیکن جو کچھ مجھے آتا ہے وہ بتانے سے گریز نہیں کروں گا، بخل اور کتمانِ حق دونوں ہی میرے نزدیک گناہ کبیرہ ہیں اور میں ان گناہوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میری آرزو ہے کہ مرنے سے پہلے اللہ کے بندوں میں وہ سب تقسیم کردوں جو مجھے آتا ہے، البتہ میں اہل اور نااہل میں تفریق ضرور کرتا ہوں اور یہ ضروری بھی ہے کیونکہ نااہل کو قیمتی عمل عطا کردینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے عمل کی بھی توہین کی اور نااہل کی زندگی کو بھی خطرے میں ڈال دیا کیونکہ نااہل عمل کی بھی ایسی کی تیسی کرتا ہے اور خود اپنے آپ کو بھی خاصا نقصان پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی اپنی جان بھی گنوا بیٹھتا ہے، اس لئے کسی نااہل انسان کو میں اہم عملیات بتانے سے احتیاط برتتا ہوں، البتہ اہل آدمی کی علمی دستگیری کرنے میں مجھے تامل نہیں ہوتا، بس بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے تاخیر ہوجاتی ہے اور یہ میری زندگی کی سب سے بڑی مجبوری ہے، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے مراسلت کو جاری رکھا تو آپ کے لئے ایسے ایسے علمی خزانوں کی نشاندہی کروں گا جو آپ کی دین ودنیا سنوارنے میں مفید اور مؤثر ثابت ہوں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ میں آپ کے ہر سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں دوں، اس لئے جواب کے لئے جوابی لفافہ کا اہتمام آپ کی طرف سے ہونا چاہئے، اگر آپ ڈاک ٹکٹ وغیرہ نہیں بھجواسکتے تو بیرنگ خط کے ذریعہ جواب دینے کی اجازت دیں گے۔

آپ نے جس گھرانے کا تذکرہ کیا ہے، وہ آسیبی اثرات کا شکار ہے اور ان اثرات میں بری طرح جکڑا ہوا ہے، یہ خاندان جس گھر میں مقیم ہے وہ گھر بھی آسیبی اثرات میں گھرا ہوا ہے لیکن اگر محمد طیب صاحب اور ان کے بیوی بچے فی الحال اس مکان کو چھوڑ بھی دیں گے تب بھی اثرات ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے، جب تک باقاعدہ ان کا علاج نہیں ہوجائے گا اور اگر ان کا علاج ہوگیا تو انشاء اللہ اسی گھر میں رہتے ہوئے انہیں آسیبی اثرات اور جناتی کارروائیوں سے نجات ملے گی۔

ایک مؤثر طریقہ علاج کا لکھ رہا ہوں، انشاء اللہ اس آسان طریقہ سے مذکورہ گھرانے کو آسیبی اثرات سے چھٹکارا مل جائے گا۔

محمد طیب صاحب کے گھر میں ۴۱ روز تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ تلاوت کے وقت ایک بالٹی میں پانی بھر کر رکھ لیں اور روزانہ اس پر دم کرکے گھر کے سب افراد کو پلائیں اور گھر کی سب دیواروں پر اس پانی کی چھینٹیں دیں اور گھر کے سب کونوں میں بھی یہ پانی چھڑکوائیں، یہ کام روزانہ ۴۱ دن تک کریں، تلاوت چاشت کے وقت کریں اور روزانہ رات کو گھر کے صحن میں کھڑے ہوکر پست آواز میں چاروں سمتوں کی طرف رخ کرکے اذان دیں، روزانہ چار مرتبہ اذان دی جائے گی۔ ہر سمت کی طرف شمال جنوب مشرق مغرب کی طرف رخ کرکے ایک ایک مرتبہ اذان دیں، سورۂ بقرہ کا نقش سب کے گلے میں ڈلوادیں اور ۴۱ دن تک گھر میں ہلدی اور اجوین کی دھونی عصر اور مغرب کے درمیان دیتے رہیں۔

سورۂ بقرہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۸۹۴
۲۳۶۹۰۷	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۹۰۶
۲۳۶۸۹۶	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۰۰
۲۳۶۹۰۴	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۹۰۹

انشاء اللہ اس طریقے پر عمل کرکے محمد طیب صاحب اور ان کے گھر والے آسیبی اثرات سے نجات پالیں گے۔

جنات یوں بھی ستاتے ہیں

سوال از: ثمینہ

میں طلسماتی دنیا تقریباً دو سالوں سے پڑھتی آرہی ہوں، اس میں روحانی ڈاک کا کالم میں خاص کر پڑھتی ہوں، میں آپ کو ایک زحمت دے رہی ہوں، خدا کرے آپ اسی طرح لوگوں کی پریشانیاں ختم کرتے رہیں، آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک مقصد میں کامیاب کرے اور صحت وتندرستی عطا فرمائے، آمین۔

ہم تین بہنیں ہیں اور ایک بھائی ہے، میرے والد (انصاری محمد عمر ابن صابرہ بی) سانچہ چلاتے ہیں، قریب تین چار مہینے پہلے کی بات ہے، میرے والد کا کرتا جو رات کو دروازے کی کھونٹی پر ٹنگا ہوا تھا، لیکن صبح پانچ بجے وہ کرتا غسل خانے میں پایا گیا، اس کرتے پر کیچڑ لگا ہوا تھا، غسل خانے

سے دروازے تک کا فاصلہ گیارہ فٹ ہے، گھر میں سب سے پوچھنے پر یہی جواب ملا کہ کترارات کو دروازے پر ہی ٹنگا ہوا تھا اور اسے کسی نے ہاتھ نہ لگایا تھا، اس بات کو سب نے نظرانداز کردیا، لیکن آج صبح دس دسمبر کو فجر کی نماز کے بعد تقریباً ساڑھے سات بجے جب گھر کے سب لوگ سوگئے اور ہماری یہ عادت ہے کہ ہم لوگ گھر کے سب کھڑکی اور دروازے اچھی طرح سے بند کر کے سوتے ہیں، دروازے پر دو کنڈیاں لگی ہوئی تھیں لیکن جب تقریباً ساڑھے نو بجے میری والدہ کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ دروازہ کھلا ہوا ہے اور گھر کے سب لوگ سو رہے تھے، اس دوران نہ کوئی گھر سے باہر گیا اور نہ کوئی اندر آیا لیکن پتہ نہیں کہ دروازے کیسے کھل کھلا۔ ایک بات اور کہ تقریباً ایک مہینے سے میرے والد جب رات کو سوتے ہیں تو کبھی کبھی ان کو ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ایک دو مہینے کا بچہ پیٹ پر ہاتھ رکھ دیتا اور وہ ڈر کر اُٹھ جاتے ہیں، کئی بار ہم لوگوں کو گھر کے ایسے کونے سے پیسے ملے ہیں کہ جہاں کا گمان بھی نہیں ہوتا اور ایسا تب ہی ہوتا ہے جب ہم لوگوں کو پیسے کی بہت زیادہ تنگی ہوتی ہے اور تین چار سال پہلے رات کو تقریباً دو تین بجے کے قریب میری والدہ کو کوئی آواز دیتا تھا، آواز ہماری چاچی کی تھی، لیکن دروازہ کھولنے پر کوئی نہیں دکھتا تھا، اس واسطے ہم لوگوں نے مالیگاؤں کے ایک عامل سے رجوع کیا تو اس نے گھر کے چاروں کونوں میں کیل گاڑنے کو دی۔ اس کے بعد سے آواز دوبارہ نہیں آئی۔

جواب

آپ کے گھر کو جنات نے اپنی رہائش گاہ بنا رکھا ہے اور جنات میں بھی انسانوں کی طرح اچھے برے، شریف، رذیل، معیاری، غیر معیاری بھی قسم کے جنات ہوتے ہیں، جو جنات شریف اور نیک ہوتے ہیں وہ مکان کے مکینوں کو نہ ستاتے ہیں، نہ ہی ان کے کسی کام میں خلل ڈالتے ہیں، بلکہ بعض گھروں میں تو یہ تک دیکھا گیا ہے کہ جنات نے اس گھر کے رہنے والوں کی خاصی مدد کی ہے، لیکن جو لوگ شریر اور خبیث النفس ہوتے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اس گھر کے رہنے، بسنے والوں کا ناطقہ بند کردیتے ہیں، بلکہ ان کے لئے ایسی رکاوٹیں بھی پیدا کردیتے ہیں اور کھانے پینے کی چیزوں کو بھی خلط ملط کردیتے ہیں اور کپڑوں کو بھی کاٹ دیتے ہیں، کچھ اسی طرح کی حرکات کا شکار آپ کا مکان ہے۔ آپ ان حرکات سے چھٹکارا پانے کے لئے کسی عامل سے اصحاب کہف کے نام لکھوا کر اپنے گھر میں چسپاں کرلیں، انشاء اللہ ان حرکات سے چھٹکارا نصیب ہوجائے گا اگر چاہیں تو ان ہی کلمات کو کسی عامل سے لکھوا کر یا کسی نمازی سے لکھوا کر اپنے گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈلوادیں۔

اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھوائیں، زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ **الٰھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر ط وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنھا جائز ولو شاء لھداکم اجمعین. برحمتك یا ارحم الرّاحمین بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم.**

اثرات وجنات کا چکر

سوال از: محمد رسول ــــــــ چٹگوپہ ضلع بیدر (کرناٹک)

ایک زمانہ سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں، ماہ اکتوبر کا رسالہ زیر مطالعہ ہے، ماشاء اللہ تمام مضامین بہت اچھے ہیں۔ ''روحوں سے ملیے'' کی پہلی قسط بہت پسند آئی، ''تربیت نامہ'' کی دوسری قسط بھی بہت اچھی ہے۔ روحانی ڈاک بہت شوق سے پڑھتا ہوں، ہر وقت یہ سوچتا رہتا ہوں کہ میں بھی اپنے کچھ مسائل آپ کے سامنے پیش کروں، مگر سوچنے پر سوچنے میں ہی شاید دو سال گزر گئے۔

میں یہاں کے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں ہیڈ کلرک کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں، میرا وطن النند شریف ہے جو ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ ہے۔ آج سے تقریباً ۶۰ سال پہلے میرے والد النند شریف میں ایک گھر خریدے ہیں، والد محترم پولیس کانسٹبل تھے، وظیفے کے بعد ہم چار بھائی اور دو بہنیں والدین کے ساتھ آکر اسی گھر میں رہنے لگے، اس دوران کوئی انہونی واقعات تو کچھ بھی نظر نہیں آئے البتہ گھر میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ پریشانیاں رہتی تھیں اور گھر میں برکت تو ہرگز نہیں رہتی تھی، ایسے ہی وقت گزرتا گیا، بہنوں کی شادیاں ہوئیں اور میری بھی ہوگئی، میری شادی ہوکر بھی تقریباً ۱۸ سال مکمل ہوگئے ہیں، اللہ کے فضل وکرم سے دو لڑکیاں بھی ہوئیں جو ۱۴ اور ۱۶ سال کی ہیں، مگر پہلی زچگی میں لڑکا پیدا ہوتے ہی

اللہ کو پیارا ہو گیا دوسری اور تیسری زچگیاں بھی بہت مشکل سے ہوئیں مگر چوتھی زچگی میں لڑکی پیٹ میں ہی مرگئی، ڈاکٹروں کی لاپرواہی سے بچے دانی کو بھی نقصان پہنچا اور اس کے بعد سے میری بیوی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہی ہمیشہ بیمار ہی رہتی ہے، ویسے تو گھر کا ہر فرد کسی نہ کسی بیماری کا شکار ہے ہی۔

اللہ کے فضل و کرم سے گھر میں سبھی افراد نمازی ہیں، والد محترم کے انتقال کے بعد ہم لوگ الند شریف چھوڑ کر گلبرگہ میں رہنے لگے، اس مکان میں بہن اور بہنوئی رہتے تھے مگر وہ بھی تین مہینے ہوگئے گلبرگہ میں ہی رہنے لگے ہیں۔

میری اور ایک بہن جو گلبرگہ میں رہتی ہے ہمیشہ بیمار رہتی تھی تو ایک دن میرے بہنوئی کو کسی عامل کے بتانے پر یہ معلوم ہوا کہ ہمارے اُس مکان میں جو الند شریف میں ہے کسی قدیم زمانہ کے راجہ کا پورا خزانہ ہے اور اس پر ایک خراب جن مسلط ہے اور وہی جن خاندان کے ہر فرد کو ایک زمانہ سے ستا رہا ہے اور ستاتا رہے گا، وہی عامل صاحب (تقریباً دو سال پہلے) میری بہن کے علاج کے لئے اُس گھر کی مٹی اور الند شریف کی درگاہ حضرت لاڈلے مشائخ انصاریؒ کی رودی وغیرہ لے کر کچھ عمل کرنے کے بعد اُن چیزوں کو بہن کے گھر کے صحن میں نیم کے درخت کے نیچے دفن کر دیئے، اس کے بعد وہ درخت بالکل سوکھ گیا اور اللہ کے فضل و کرم سے بہن کی حالت اچھی ہے، مگر اسی دن جس دن یہ عمل کیا گیا تھا میری والدہ میرے پاس چنگوپہ میں تھے، عصر کی نماز پڑھنے کے لئے ہاتھ ٹیک کر اُٹھ رہی تھی ہاتھ پھسل گیا اور ران کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی، اپنے عامل صاحب کا کہنا ہے کہ یہ حرکت بھی اُسی جن کی ہے، والدہ محترمہ کے پیر کا علاج شولا پور میں کئے۔ اسٹیل کی سلاخ ڈالنا پڑا، جو تاحیات اندر ہی رہے گی، اسٹیل کی سلاخ ڈالنے کے بعد شولا پور سے والدہ کو اُسی مکان میں لاکر رکھا تھا، اس وقت میری سب سے چھوٹی بہن اور بہنوئی اس مکان میں رہتے تھے، والدہ محترمہ کو لانے کے بعد اماوس کے دن میری چھوٹی بہن کے پیر بالکل بے جان سے ہوگئے تھے، مگر بعد میں ایک یہاں کے عامل کو بتانے پر بالکل آرام ہو گیا، مگر والدہ محترمہ کو آرام ہونے کے بعد وہ دیکھنے کے لئے چنگوپہ لانے کے لئے بولے تھے مگر تب تک ان کے پلنگ کے اوپر چھت پر کچھ کنکر وغیرہ باندھنے کے لئے دیئے تھے، اُس دن شاید اماوس کا ہی دن تھا، چنگوپہ سے الند جانے تک رات کے ۱۲ بج رہے تھے اس لئے میں صبح چلنے کی نیت سے سو گیا، ابھی میری آنکھ بھی نہیں لگی تھی والدہ کے پلنگ سے عجیب بھیانک آوازیں آنے لگیں، میں اور میری بیوی ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گئے، والدہ تو گہری نیند میں تھی مگر آوازیں ان کے پلنگ کے پاس سے ہی اب بھی آرہی تھیں، ہمت کر کے والدہ کو جگایا تو وہ بالکل نارمل تھی، اس کے بعد وہ کنکر وغیرہ باندھ دیئے، بعد میں ان عامل صاحب کے پاس والدہ کو لے کر گیا تو وہ کہنے لگے کہ کچھ بھی نہیں ہے، شاید ان کا علم محدود ہے، اگر کسی کے جسم میں جن وغیرہ ہوں تو وہ چھڑاتے ہیں، گھروں میں ہوں تو شاید جانتے نہیں۔

آج کل میں بھی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوں، کبھی گردن کے اطراف میں درد ہوتا ہے تو کبھی پیروں کی ایڑیوں میں درد ہونے لگتا ہے، مختلف ڈاکٹروں سے علاج کروا رہا ہوں مگر کچھ کم نہیں ہو رہا ہے اس کے باوجود بھی میرا یہ دل نہیں مانتا کہ ہمارے اُس گھر میں جن ہے، اگر ہے تو ان تمام واقعات کے پیچھے اسی کا ہاتھ ہے۔ مہربانی فرما کر آپ ہی بتایئے کہ حقیقت کیا ہے؟ اور اس کا علاج کیا ہے؟ جوابی خط ساتھ میں رکھا ہوں، مہربانی فرما کر جلد سے جلد جواب دیں۔

جواب

بلاشبہ آپ نے جس مکان کا تذکرہ کیا ہے، اس میں جنات ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے افراد خانہ کو پریشان کرتے رہے ہیں، آپ اس گھر کو اثرات جنات سے نجات دلانے کے لئے سب سے پہلے یہ کریں کہ ۴۰ دن تک اُس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت بہ آواز بلند خود کریں یا کسی حافظ سے کرائیں، روزانہ صبح کو دس بجے سے بارہ بجے تک یا پھر ظہر کے بعد تلاوت کریں تو بہتر ہے اور ہر جمعرات کو بعد نماز عصر ایک فتیلہ بنائیں اور نئی روئی میں اس کو بتی کی شکل دے کر کورے مٹی کے چراغ میں سرسوں کے تیل میں جلائیں کل پانچ فتیلے پانچ جمعراتوں تک جلائیں، فتیلہ اس طرح بنائیں۔

مکان کے ہر کمرے میں اصحاب کہف کی نام مندرجہ ذیل انداز سے لکھ کر یا کسی عامل سے لکھوا کر فریم میں آویزاں کریں۔

۷۸۶

الٰهی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبهم قطمیرط وعلی اللّٰه قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء لهداکم اجمعین. برحمتك یا ارحم الرّاحمین بجاهِ سیّد المرسلین صلی اللّٰه علیه وسلم.

سورۂ بقرہ کی تلاوت کے وقت ایک بالٹی میں پانی رکھ لیا کریں، تلاوت کے بعد اس پانی پر دم کریں اور گھر کے سب افراد کو روزانہ یہ پانی پلائیں، باقی پانی گھر کی تمام دیواروں پر چھڑکیں اور بقیہ پانی مکان کے تمام کونوں میں ڈال دیں۔ ان چند عملیات کی برکت سے انشاء اللہ آپ کا مذکورہ اس مکان کے مکینوں کو کسی بھی طرح کی کوئی گزند جنات کی طرف سے نہیں پہنچے گی۔

سفلی عمل کا وار

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

ضروری احوال یہ ہے کہ میرے گھر کا کچھ جھگڑا ہے، میرے چچا سے، اور میرے چچا نے گھر کے جھگڑے کی وجہ سے میرے والد کو دوسروں سے جان سے مروادیا ہے اور میرے والد عامل بھی تھے اور مارنے والا ایک سفلی عامل ہے اور اب وہ میری ماں کو جان سے مروانے کے چکر میں پڑا ہے۔

برائے مہربانی آپ ہمیں اس سفلی عامل سے بچنے کی کوئی ترکیب بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اگر کوئی عامل کسی کو جان سے ماردے تو اسے کیسے جانا جاسکتا ہے اور عامل نے اپنے علم سے ہی جان سے مارا ہے۔ آپ مہربانی کر کے اسے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھپوادیں تاکہ اس کو دوسرے لوگ بھی جان سکیں اور اپنی جان کی حفاظت کرسکیں۔

جواب

سفلی عمل کی کارستانیاں اب گھر گھر میں بکھری ہوئی ہیں اور یہ امت محمدیہ خرافات کی دلدل میں پھنس کر رہ گئی ہے، سفلی عمل کے ذریعہ ایک دوسرے کے کاروبار بند کرائے جارہے ہیں اور ایک دوسرے کی جانیں بھی لی جارہی ہیں، یہ سب کچھ قرب قیامت کی نشانیاں ہیں، انسان تو انسان صاحب ایمان بھی خوف خداوندی سے محروم ہوچکے ہیں اور نماز روزے کے پابند بھی ایک دوسرے کی گردنیں ماررہے ہیں اور بغض وحسد کے گرداب بلا میں اُلجھے ہوئے ہیں، اللہ اپنا فضل فرمائے، ستم بالائے ستم یہ ہے کہ مسلمانوں میں بعض ڈرامہ باز لوگوں نے یہ بات پھیلادی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ صرف سفلی عمل ہی سے ہوسکتی ہے اور وہاں اللہ کی کتاب (العیاذ باللہ) بے اثر ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ یہ ہے کہ لوگوں کی ہدایت اور شفاء کا ذریعہ بن کر نازل ہوا ہے اور قرآن میں ہر طرح کے امراض اور دکھوں کا مداوا موجود ہے۔

میرا اپنا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کے مختلف عملیات سے سفلی عمل کی کاٹ ہوگئی ہے اور اسماء حسنٰی کے ذریعہ بھی سفلی عمل کی کاٹ ہوجاتی ہے، شرط یہ ہے کہ عامل خالق کائنات اور اس کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ رکھتا ہو اور اس کے قادر مطلق اور مختار کل ہونے میں اسے ذرہ برابر بھی تردد نہ ہو، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان زبان سے یہی کہتا پھرتا ہے کہ اللہ ہی مالک ہے اور اللہ ہی صاحب اختیار ہے، لیکن دل کی گہرائیوں میں ایمان ویقین اس کا متزلزل ہوتا ہے یا پھر اس انداز کا نہیں ہوتا جس انداز سے وہ زبان سے اظہار کرتا رہتا ہے اور اس کی سزا اس کو اس دنیا میں یہی ملتی ہے کہ مادی چیزیں اسے فیض رساں محسوس ہونے لگتی ہیں اور ہزار دعووں کے باوجود اس کا یقین مادی ہی چیزوں پر جم جاتا ہے وہ دواؤں پر جس قدر بھروسہ کرتا ہے اس قدر بھروسہ دعاؤں پر نہیں کرتا، اسی طرح کی صورت حال سے مسلمانوں کی اکثریت دوچار ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں جسمانی اور روحانی ہر طرح کی بیماریوں کا علاج درج فرمایا ہے اور تجربات ان کی تاثیر کی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ مروجہ سفلی عمل اگرچہ گندگی اور نجاست کا دوسرا نام ہے، لیکن اللہ کا کلام اس نجاست سے بھی نجات عطا کردیتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ علوی علاج میں تھوڑی دیر لگ جاتی ہو، کچھ دیر میں صحت ملے، لیکن عقیدۂ سلامتی کے ساتھ ملے، اس سے کہیں درجہ بہتر ہے کہ صحت کسی ذریعہ سے فی الفور مل جائے، لیکن ایمان اور عقیدہ غارت ہو کر رہ جائیں۔

جو لوگ اس دنیا میں سفلی عمل کا شکار ہیں ان سب سے یہ درخواست ہے کہ وہ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا پڑھا ہوا پانی صبح شام گھر کے سب افراد کو پلائیں، انشاء اللہ سفلی عمل کتنا بھی خطرناک ہوگا زائل ہو جائے گا اور ۴۰ دن کے اندر اندر طبیعت میں بحالی پیدا ہوگی۔

آپ کی یہ بات کہ اگر کوئی عامل کسی کو جان سے مار ڈالے تو اس کا اندازہ کیسے کریں؟ سوال یہ ہے کہ اگر اندازہ بھی کرلیں تو آخر فائدہ ہی کیا ہے، اس دنیا کا قانون جادو کے ذریعہ پیش آنے والی موت پر کوئی دفعہ قائم نہیں کرتا، الا یہ کہ آپ خود اپنے دشمن کے ساتھ وہی کر گزریں جو اس نے کیا ہے اور ایسا کرنا بھی ایمان کے منافی ہے، جادو کرنا شرک کا درجہ رکھتا ہے، جس طرح شرک کی معافی نہیں ہے اسی طرح جادو کرا کر کسی کو مار ڈالنے پر بھی معافی نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں اس طرح کی صورت حال کا اگر کوئی شکار ہو کر زندگی گنوا بیٹھے تو اس کے پسماندگان کو صبر کرنا چاہئے اور معاملے کو اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے اس سے بہتر انتقام لینا اور کسی کے بس کی بات نہیں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ فوراً کرنے کی بات یہ ہے کہ مرنے والے کے پسماندگان قاتل کی تلاش کے بجائے اپنی اپنی حفاظت کے لئے نماز اور تلاوت قرآن کی طرف متوجہ ہوں اور وقتاً فوقتاً صدقہ بھی کرتے رہیں اور اللہ کے محتاج بندوں کی ہاتھ پیروں سے خدمت بھی کرتے رہیں، یہی باتیں انسان کو اعلیٰ بناتی ہیں اور آفتوں سے محفوظ رکھتی ہیں۔

بندش کا دکھ

سوال از: (نام ندارد ——————— بانڈی پورہ)

میں کریانہ دکانداری کرتا ہوں، میرا کام بے حد اچھا چلتا تھا، بیوپاری مجھے پندرہ بیس لاکھ روپے کا مال دیتے تھے، میں انہی کے روپیہ سے کام کرتا تھا وہ میری بے حد عزت واحترام کرتے تھے، میں نہایت ایمانداری کے ساتھ ان کے روپیہ واپس دیتا تھا وہ بھی مجھے بے حساب مال بھیجتے تھے، لیکن اچانک کسی نے میرے ہرے بھرے باغ کو اُجاڑ دیا، انہوں نے مال دینا بند کر دیا، وہ میری شکل دیکھ کر ترش رو ہوتے ہیں، لڑنے جھگڑنے کو اُٹھتے ہیں، صرف اپنا روپیہ مانگتے ہیں، میں انہیں دیتا ہوں، لیکن وہ میری بے عزتی کرتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جن کے پاس میرا روپیہ بقایا ہے وہ بھی گالیاں دیتے ہیں لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں، انہوں نے تقریباً لاکھوں روپیہ کھایا۔ میں ان کے پاس ہاتھ جوڑتا ہوں، لیکن وہ پسیجنے کے بجائے مارنے کو آتے ہیں، دکان میں جو مال تھا وہ سڑ گیا، کوئی گاہک اُسے لینے کو تیار نہیں، دکان خالی ہوگئی ہے، صرف قرضدار ہی قرض دار آتے ہیں، بیوپاری، گاہک، گھر والے سب لوگ میری بے عزتی کرنے پر تلے ہوئے ہیں، میں پاگل ہو گیا ہوں، کسی نے مجھے جادو کیا، میں پریشان ہوں، گھر میں تنگ دستی آگئی ہے، جب کہ وہی میرے بیوپاری میرے ہمسایہ دکانداروں کو بے حساب ٹرکوں کے ٹرک مال بھیجتے ہیں۔ نہ جانے وہ مجھے کیوں نہیں دیتے ہیں، یہ حالات دیکھ کر میں زہر کھانے پر تیار ہو گیا ہوں۔

جواب

کسی بھی صاحب ایمان شخص کو زہر کھانے کی بات زبان سے نہیں نکالنی چاہئے۔ ایسی باتیں ان ہی لوگوں کو زیبا دیتی ہیں جو ایمان سے محروم ہوں اور جو زندگی کو خدا کی امانت کے بجائے اپنی ملک سمجھتے ہوں۔

اللہ پر ایمان لانے والے اور اس سے ڈرنے والے خودکشی کرکے اپنی جان گنوانے کی بات خواب وخیال میں بھی نہیں کر سکتے، حالات کتنے بھی خراب ہوں وہ پھر بھی ٹھیک ہو سکتے ہیں، زخم ہمیشہ ہرے بھرے نہیں رہتے، ان پر کھرنڈ بھی جمتا ہے اور وہ مندمل بھی ہو جاتے ہیں، اندھیرے کتنے ہی بھیانک ہوں بالآخر چھٹ جاتے ہیں اور سورج ایک بار پھر طلوع ہوتا ہے اور گھروں میں پھر روشنی بکھرتی ہے، دور خزاں کے بعد پھر دور بہار آتا ہے اور خوشبو اور رنگت سے پھر صحن چمن مالا مال ہوتا ہے۔

آپ کے حالات آج ابتر ہیں، آپ کی جیب آج خالی ہے، آپ آج ذہنی کشمکش اور مالی کس مپرسی کا شکار ہیں، لیکن آپ یقین کریں کہ جس طرح آپ کا اچھا دور بیت گیا ہے اسی طرح یہ برا دور بھی بیت جائے گا اور ایک دن آپ پھر سکون وعافیت کی دولت سے اور چھوٹے بڑے نوٹوں سے بہرہ ور ہوں گے، غم کے بادل چھٹیں گے اور خوشیوں کے خزانوں سے آپ ایک بار پھر مالا مال ہوں گے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

کے مصداق آپ کی زندگی میں بھی شام کے بعد پھر صبح آئے گی،

اندھیرے کے بعد پھر روشنی نمودار ہوگی، جس طرح چاند اور سورج کو گہن لگتا ہے اسی طرح انسان کی تقدیر کو بھی گہن لگ جاتا ہے اور وقتی طور پر چاند اور سورج کی طرح انسان کے آسمان تقدیر میں کالس بکھر جاتی ہے، لیکن اس کے بعد پھر گہن کا پردہ ہٹتا ہے اور چاند اور سورج کی طرح تقدیر پھر چمکتی ہے اور اپنے جلوے دکھاتی ہے۔

بلاشبہ آج آپ کسی کی بدخواہی کی وجہ سے بندش میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہیں اور جہاں ہاتھ ڈال رہے ہیں نقصان ہو رہا ہے، انہوں نے بھی نگاہیں پھیر لی ہیں اور دوستوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے، اعتماد کو ٹھیس پہنچی ہے اور ساکھ ڈانواڈول ہو کر رہ گئی ہے، لیکن اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور اپنے اللہ کو یاد کرتے رہے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کو درد وغم کی اس دلدل سے جس میں آپ پھنسے ہوئے ہیں نجات مل جائے گی۔

آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ" پڑھا کریں اور روزانہ ایک گلاس پانی پر سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھ کر دم کرکے پیا کریں، دکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں، چالیس دن کے بعد آپ کو بندش کے دکھ سے انشاء اللہ چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔

ڈائن کی حقیقت اور علاج

سوال از: شبلی قادری ـــــــ گیا (بہار)

میں یہ ناچیز پہلی بار آپ کی خدمت میں یہ تحریر ارسال کر رہا ہوں جو کچھ سوال بھی عرض ہے وہ یہ کہ عرصہ سے آپ کے رسالے کا مطالعہ کر رہا ہوں، واقعی نایاب رسالہ ہے، مگر ایک چیز کی تلاش ہے وہ اب تک کسی رسالے میں نہیں دیکھا اور نہ اس میں، اس دور میں خصوصاً دیہاتوں میں ڈائن وغیرہ کا مسئلہ اُبھرتا ہے، کسی نے کسی کو بدنام کردیا کہ فلاں کی بیوی ڈائن ہے اور کبھی کبھی یہ بات ثابت بھی اس طرح ہوتی ہے کہ فلاں عورت فلاں کے بچے کو ٹوک دیا یا کسی بڑے کو کچھ کہہ دیا تو وہ بچہ علیل ہو جاتا یا مر جاتا یا کسی بڑے کے سر میں درد یا آنکھ میں درد وغیرہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے کئی واقعات سننے کو ملتے ہیں، کیا حقیقت ہوتی ہے اس سے مطلع فرمائیں اور وہ عورت جو ڈائن کے نام سے مشہور ہوتی ہے اس کی جانچ کا طریقہ ارسال فرمائیں اور پھر اس کے عمل کو باطل کرنے کا طریقہ بھی اپنے محبوب رسالے کے ذریعہ ارسال فرمائیں، تاکہ قارئین کو بھی اس کی معلومات ہو سکے۔

جواب

جنات اور آسیب وغیرہ کی ستم ظریفیاں تو اپنی جگہ ہیں لیکن مسلمانوں میں توہمات کا سلسلہ بھی پورے زوروں پر ہے، شیطانی اثرات کو کوئی بھی نام دے کر خوف وہراس پھیلا دیا جاتا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان حرکات کا صدور صرف عوام سے نہیں ہوتا بلکہ خاص الخواص بھی جہالت فاحشہ اور توہمات باطلہ کا شکار نظر آتے ہیں۔ سید، بزرگوں کا سایہ، سرکٹا شہید، ڈائن اور چڑیلوں کے نام پر ایسی ایسی کہانیوں نے جنم لیا ہے کہ بس خدا کی پناہ۔

ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ رب العالمین نے کچھ ایسی نظر نہ آنے والی مخلوقات بھی پیدا کی ہیں جو انسانوں کو نفع پہنچانے کی طاقت بھی رکھتی ہیں اور نقصان بھی اور اس طرح کی مخلوقات کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے، لیکن فی زمانہ توہمات اور خیالات فاسدہ کا سلسلہ اتنا طویل ہو گیا ہے کہ حقیقت تصورات کے جنگل میں مفقود ہو کر رہ گئی ہے۔ پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مختلف علاقوں میں مختلف ناموں کے ساتھ وہم بازیاں بکھری ہوئی ہیں۔ ہمارے اپنے خیال میں نظر نہ آنے والی مخلوقات میں جنات اور ام الصبیان کے اثرات انسانوں کو پریشان کرتے ہیں اور ان ہی اوپری اثرات کو مختلف علاقوں میں مختلف نام دیئے جاتے ہیں۔

دیہاتوں میں بعض عورتیں آسیب وغیرہ کے اثرات کا شکار ہو کر نیم پاگل سی ہو جاتی ہیں جب کہ بعض عورتیں اپنے شوہروں یا گھر کے دوسرے ذمہ داروں کے ظلم وستم سے پریشان ہو کر مکر بھی کرتی ہیں لیکن یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ اوپری اثرات کا ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کا انکار ایک بہت بڑی حقیقت کا انکار ہے۔ ہمارا مسلم سماج ہر معاملے میں افراط وتفریط کا شکار ہے، کوئی پہاڑ کو رائی کا دانہ سمجھ رہا ہے اور کوئی رائی کے دانے کو پہاڑ، کوئی اُس کنارے پر کھڑا ہے اور کوئی اِس کنارے پر۔ اعتدال اور توسط کی راہ کو جب سے نظر انداز کیا گیا ہے یہ امت ضلالت وگمراہی کی بھول بھلیوں میں کھو گئی ہے، آپ نے اپنے علاقے کی جو پریشانی تحریر کی ہے یہ غالباً ام الصبیان کے کرتوت کا نتیجہ ہے اور ام الصبیان اسی طرح پریشان اور خوف زدہ کرتی ہے اور اس کے

پریشان کرنے کے مختلف ڈھنگ ہیں، اب آپ اسے ڈائن کا نام دیں یا چھل پیری کا یہ آپ کی مرضی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ڈائن، چڑیل، چھل پیری، نرسوں وغیرہ کی اپنی کوئی حقیقت نہیں ہے بلکہ ہمارے عرض کا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نظر نہ آنے والی مخلوق کو جو بھی نام دیا جاتا ہے اس کی صدفی صد کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بس اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ انسان جب جب اپنے رب کی یاد سے غافل ہو کر بندگی کے فرائض وواجبات ادا کرنے میں کوتاہی برتتا ہے، شیطانی اثرات مختلف انداز سے اس کو دبوچ لیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ خالی مکان میں بھوت آباد ہو جاتے ہیں، اسی طرح جو خانہ دل اللہ کی یاد سے خالی ہوتا ہے اس میں شیطانی طاقتیں اپنا گھر بنالیتی ہیں، اس لئے اس طرح کی تمام نقصان پہنچانے والی طاقتوں سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے قلب وذہن کو اللہ کی یاد اور تصور سے خالی نہ کریں ورنہ ہمارے دل ودماغ پر اُن چیزوں کا قبضہ ہو جائے گا جن کی حقیقت کچھ بھی ہو، لیکن وہ ابن آدم کی بہر حال بدخواہ ہیں اور بنی نوع انسان کو اذیت دینے کے درپے رہتی ہیں۔

جنات نمبر میں مرض کی تشخیص کے معتبر طریقے ہم نے درج کئے تھے سب سے مؤثر اور آسان طریقہ تشخیص کا یہ ہے کہ نیلے رنگ کے سات ڈورے لے کر مریض کو سر سے پیر تک ناپیں، اس کے بعد سات مرتبہ سورہ مزمل پڑھ کر ان ڈوروں پر دم کردیں اس کے بعد پھر ان ڈوروں سے مریض کو ناپیں، اگر ڈورے جوں کے توں رہیں تو اسے جسمانی مرض سمجھیں، اگر بڑھ جائیں تو سمجھیں کہ اوپری اثرات ہیں اور اوپری اثرات میں یہ یقین رکھیں کہ غیر انسانی مخلوق کوئی درپے آزار ہے اور اگر ڈورے گھٹ جائیں تو اس کو جادو تصور کریں اور اس صورت میں یہ یقین کرلیں کہ کوئی انسان بدخواہی کررہا ہے اور بذریعہ سحر مریض کو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہے۔ ان تینوں ہی صورتوں میں مریض کا علاج قرآن حکیم کی آیات یا اسماء حسنٰی کے ذریعہ کیا جائے۔ ہمارے اپنے تجربات کا حاصل یہ ہے کہ تمام جسمانی امراض میں سورۂ فاتحہ کا نقش مؤثر ثابت ہوتا ہے، اوپری اثرات میں حروف مقطعات کا نقش اور سحر وجادو میں معوذتین کا نقش پورا اپنا اثر دکھاتا ہے اور دراصل چیز اللہ کی رضا اور ان کا اذن ہے، ان کی مرضی اور حکم واجازت کے بغیر نہ دن طلوع ہوتا ہے نہ رات آتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے علاج کے وقت یہ یقین دل میں ہونا چاہئے کہ مرض اسی وقت رفع ہوسکتا ہے جب خالق اکبر کی رضا ہو، اس لئے علاج جسمانی یا روحانی دواؤں کے ذریعہ ہو یا تعویذات کے ذریعہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہونا چاہئے، اسی میں عافیت ہے اور اسی میں خیر وبرکت اور بہتر ہے کہ ہم اپنی جسمانی، روحانی اور ذہنی الجھنوں کا حل اللہ کی آخری کتاب میں تلاش کریں، یہ کتاب ہمارے لئے ذریعۂ شفاء بھی ہے اور وسیلۂ نجات بھی۔

کالی مائی کون ہے؟

سوال از: (ایضاً)

کالی مائی (کالی کلکتہ والی) شہرت خراب انداز میں آتی ہے اور سفلی جادو ٹونوں میں اس کا ذکر بہت شد ومد سے ہوا ہے۔ کالی مائی کون تھی، کہاں تھی، کب تھی، اس کا کردار اتنا وحشیانہ کیوں ہے جیسا کہ اکثر وبیشتر اس کی تصاویر میں دیکھا جاتا ہے کہ گلے میں انسانی کٹے ہوئے سر کا ہار ہے، ایک ہاتھ میں چھرا جس سے خون ٹپک رہا ہے، زبان نکلی ہوئی ہے یعنی وحشت وبربریت، سفاکیت، بے رحمی، تشدد، قتل وغارت گری، ظلم واستبداد یہ ساری صفتیں اس کی تصویر کی بناوٹ سے اس میں استعمال ہونے والے رنگوں سے ظاہر کی جاتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے یا صرف مصورانہ ذہن کی اُپج ہے۔ مفصل جواب درکار ہے جو کہ علمی حیثیت بھی رکھتا ہو، صرف سنی سنائی پر اکتفا مت کیجئے۔

جواب

کالی مائی جیسے قصے اور تذکرے خواہ دنیا میں کتنے ہی تواتر کے ساتھ کیوں نہ ہوں ان کی حقانیت میں شبہ ہوتا ہے، اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ کالی مائی کسی بدکردار اور نافرمان عورت کی روح ہے جو دنیا میں بھٹک رہی ہے اور قیامت تک آسمان وزمین اس کو پناہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں، تو یہ بات کسی قدر قابل قبول ہوسکتی ہے کیونکہ یہ بات روایات سے ثابت ہے کہ بعض مخلوقات کی روحیں بالخصوص ظالموں، خودکشی کرنے والوں اور ناحق مار ڈالنے والوں کی روحیں باذن اللہ ادھر اُدھر بھٹکتی ہیں اور اللہ کے بندوں کو ستاتی ہیں لیکن چونکہ ان کو اصلی صورت میں کوئی دیکھ نہیں

پاتا تو اپنے اپنے ذہن سے ان کا حلیہ بیان کیا جاتا ہے اور بالعموم ہوتا یہ ہے ایسے ستانے والی چیز کا حلیہ برے سے برا اور خطرناک سے خطرناک بنا کر پیش کیا جاتا ہے، ضروری نہیں کہ کالی مائی بذات خود کوئی مخلوق ہو کیونکہ اگر اسے باقاعدہ ایک الگ تھلگ مخلوق مانیں تو پھر ہمیں یہ بات بھی ماننی پڑے گی کہ کالی مائی کا کوئی شوہر بھی ہے اور اس کا کوئی باپ بھی رہا ہوگا اور اس کی اولاد بھی ہوگی، کیونکہ یہ صفت تو صرف اور صرف حق تعالیٰ کی ہے کہ وہ لم یلد ولم یولد ہیں نہ وہ کسی سے پیدا ہیں اور نہ کوئی ان سے پیدا ہے۔ کسی بھی مخلوق کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ اس کے اپنی اولاد نہ ہو، لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ کسی کی اولاد نہ ہو، اگر ہم کالی مائی کو ایک الگ تھلگ مخلوق تصور کرلیں تو پھر ہمیں یہ بات بھی باور کرانی ہوگی کہ کالی مائی کے والدین بھی دنیا میں رہے ہوں گے، تب ہی تو اسے بھی دنیا میں آنے کا شرف حاصل ہوا ہوگا۔

ہمیں کالی مائی سے متعلق بکھرے ہوئے واقعات کا سرے سے انکار نہیں ہے، ان کی کچھ نہ کچھ حیثیت ضرور ہے، لیکن حقیقت صرف اتنی ہے کہ جب بھی کسی علاقے میں بالخصوص بنگال کے علاقے میں کسی نظر نہ آنے والی مخلوق نے کسی کو ستایا ہو تو لوگوں نے اس کا سہرا کالی مائی کے سر باندھ دیا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کالی مائی کسی سفلی عمل کرنے والی جادوگرنی کی روح بد ہو یا اس کے کسی بگڑے ہوئے جادو کی کوئی صورت ہو جو خوفناک صورت اختیار کرکے اللہ کی مخلوق کو ستاتی پھرتی ہو۔

یہ بات واقعات ومشاہدات سے ثابت ہو چکی ہے کہ سفلی جادو جن کی طرح بولتا ہے، گویا کہ اس کا اپنا ایک وجود ہوتا ہے، جو دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو گزند پہنچاتا ہے، لوگ اس کی بڑبڑاہٹ اور بکواس کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جن بول رہا ہے جب کہ وہ جادو ہوتا ہے اور کسی کا چڑھایا ہوا ہوتا ہے یا پھر کسی کا بھٹکا ہوا عمل ہوتا ہے۔

ہم صاحب ایمان اور صاحب عقیدہ لوگوں کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں لاتعداد اور بے شمار مخلوق اللہ نے ایسی بھی پیدا کی ہے کہ انسانوں کو نہ اس کا علم ہے اور نہ مشاہدہ ہے، ممکن ہے کہ باقاعدہ کالی مائی کی کوئی نسل بھی ہو اور وہ سب کے سب کالی مائی کے نام سے پہچانے جاتے ہوں۔ لم یلد ولم یولد کی صفت سے تو اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی بھی متصف نہیں ہے یہ تو اِن کی ذات کی خصوصیت ہے کہ نہ انہیں کسی نے جنا اور نہ ہی وہ کسی کو جنیں گے، ان کے علاوہ دنیا میں جتنی بھی جاندار مخلوق ہے ماسوا فرشتوں کے کہ وہ باذن اللہ پیدا ہوتے ہیں، باقی تمام مخلوقات میں توالد وتناسل کا سلسلہ ہے اور حد ہے کہ شیطان کی بھی آس اولاد ہے اور شیاطین کی آبادی میں انسانوں کی طرح بڑھ رہی ہے، اسی طرح جنات کی بھی باقاعدہ نسل ہے اور روزافزوں ہے۔

میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں یہ چند سطور لکھ دی ہے، مجھے یہ لکھ دینے میں بھی کوئی تامل اور تکلف نہیں ہے کہ کالی مائی کے موضوع پر میں نے آج تک کوئی مستند کتاب نہیں پڑھی، لوگوں کی زبانی واقعات سنے ہیں اور سنی سنائی بات کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، ممکن ہے کہ کالی مائی کے بارے میں کوئی اور صاحب کچھ روشنی ڈالیں، بہر حال میں اس سے زیادہ اس موضوع پر نہ جانتا ہوں نہ لکھ سکتا ہوں، یہ چند باتیں بھی میں نے خالصتاً بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میں اللہ کے عطا کردہ علم کی روشنی میں لکھ دی ہے اگر اس میں بھی کوئی خطا ہوگئی ہو تو میں اللہ سے بھی معافی کا طلب گار ہوں اور آپ سے بھی۔

حیدرآباد میں نرسوں کی کارستانیاں

سوال از: اقبال احمد ——— حیدرآباد، اے پی

جواب دیجئے مہربانی ہوگی۔

نرسوں سے کیسے پیچھا چھڑایا جائے، یہ کیا چیز ہے نرسوں، جو گھروں کو تباہ وبرباد کردیتا ہے اس کا توڑ کوئی روحانی عمل کوئی آسان ٹوٹکہ وغیرہ بتائیے تاکہ کئی گھروں میں سکون ہو، خاص کر یہ سیدوں کا پیچھا کرتا ہے۔ اب آگے ایک گھر کی کہانی جو پڑوسی عورت آتے جاتے رہ کر اپنی بَلا دوسرے کے گھر منتقل کررہی ہے، یہ سفلی عمل کرکے ہر گھر کو برباد کرتی ہے، چنانچہ میرے رشتہ دار کو ایسا ہی کیا گیا ہے، نرسوں لگادیئے، گھر کو سفلی عمل سے باندھ دیئے ہیں، کئی عاملوں کا علاج کرایا، فائدہ نہیں ہوتا ہے، تمام افراد گھر میں بیمار، تمام کا دل گھر میں نہیں لگتا ہے، آپسی مسلسل لڑائی، تمام افراد چڑچڑے رہتے ہیں، گھر میں کلش بہ کلں ہوتی رہتی ہے، بچے ستانا، ماں کا رات دن کوسنا جاری رہتا ہے، ہر ہفتہ، ہر اتوار، ہر منگل، ہر پونم، ہر اماوس کو تمام مرنے مارنے پر تیار رہتے ہیں، کوئی کام نہیں بنتا ہے، کوئی کام پورا نہیں ہوتا، ہر کام میں رکاوٹ آجاتی ہے، سب پریشان رہتے ہیں، سب کے چہرے بے رونق، اُداس، بیمار سے رہتے

ہیں۔ ایسے ہی تمام ہندوؤں کے تہوار آتے ہی گھر میں زبردست ہنگامے ہوتے ہیں، ماں کے پیٹ میں دھواں بھر جاتا ہے، سانس نہیں آتی، سینے پر وزن ہوجاتا ہے، گنیش بٹھانے پر عامل کہتے ہیں گڈی پر عمل کرکے تمہارے نام سے قبرستان میں گھڑت کرکے پیٹ میں اُتاری گئی ہے، سب کو پکڑنا پڑتا ہے لیکن اتنا زبردست عامل نہیں ملا جو اس بَلا کو پکڑے اور تمام گھر کے افراد کے پیچھے نرسوں لگایا گیا ہے، یہ سب نرسوں کا کھیل ہے، یہ سید لوگ ہیں، عورت نمازی، پرہیزگار، قرآن شریف رات دن پڑھتی ہے، لیکن فائدہ ندارد، بہت پریشان ہیں، ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں، خواب میں سانپ، پانی، قبریں، بھیانک شکلیں وغیرہ رکھتی ہیں۔

مہربانی کرکے نرسوں کو ختم کرنے والی چیز بتایئے اور پیٹ سے گڈی نکالنے والی چیزیں بتایئے، مہربانی ہوگی۔ ایک سید کا خاندان بچے گا۔

جواب

حیدرآباد کی نرسوں کے بارے میں ہم اس سے پہلے کسی شمارے میں لکھ چکے ہیں، یہ غالباً کوئی دیوی ہے جو لوگوں سے بھینٹ لیتی ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے یہ تو صحیح طور پر عالم الغیب ہی جانتا ہے لیکن اس طرح کی دیوی اور دیوتاؤں کے تذکرے ہم نے اپنے دیوبند میں بھی سنے ہیں اور اکابرین نے روحانی اور قرآنی عملیات کے ذریعہ ان پر قابو پایا ہے۔ اس لئے اس طرح کی حقیقتوں کو محض وہم قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن یہ بات بھی مسلم ہے کہ دنیا کی کوئی مصیبت ہو اس کا حل دنیا کے پیدا کرنے والے نے خود بتایا ہے اور کوئی غم ایسا نہیں ہے جس کا تدارک نہ ہو، کوئی درد ایسا نہیں ہے جس کا درماں نہ ہو اور کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں ہے جس کے شر سے بچنے کی تدابیر انسان کو نہ سُجھا دی گئی ہوں۔

تم نے جس گھرانے کی مشکلات کا ذکر کیا ہے اور فریاد کی ہے کہ انہیں نرسوں کی کارستانیوں سے بچایا جائے ان کے لئے ہم چند عملیات کی نشاندہی کرتے ہیں، اگر اس خاندان نے ان کو ذمہ داری کے ساتھ انجام دیدیا تو یقین ہے کہ بفضل رب العالمین اس خاندان کو "غم نرسوں" سے نجات عطا ہوجائے گی۔

چالیس روز تک گھر میں بعد نماز ظہر سورۂ بقرہ کی تلاوت کا اہتمام ہو، ہر جمعرات کو لگاتار ۶ جمعراتوں تک ختم خواجگان کا اہتمام ہو اور جس زمانہ میں نرسوں کی آمد ہوا کرتی ہے اس زمانہ میں ہر رات کو گھر کے صحن میں بہ آواز بلند اذانیں اس طرح دی جائیں کہ سب سے پہلے مغرب کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے پھر مشرق کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے اس کے بعد شمال کی طرف رخ کرکے اذان دیں اور آخر میں جنوب کی طرف رخ کرکے اذان دی جائے۔ گھر کے چاروں گوشوں میں اصحاب کہف کے اسماء اس طرح لکھ کر زمین میں گاڑ دیئے جائیں اور یہ اسماء کاغذ کے چار پرزوں پر اس طرح لکھے جائیں۔

الٰهی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبهم قطمیر ط وعلی الله قصد السبیل ومنها جائر ولو شاء لهداکم اجمعین. زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں، زرد کاغذ پر کالی یا نیلی روشنائی سے یہ اسماء لکھ کر ان تمام گھروں کے چاروں کونوں میں گاڑ دیئے جائیں جو نرسوں کی شرارت آمیز کارروائیوں سے متاثر ہیں اور آئندہ کے لئے مزید خطرہ محسوس کرتے ہیں، سورۂ بقرہ کی تلاوت کے وقت ایک بالٹی پانی پر دم کرکے اس پانی کی چھینٹیں گھر کی تمام دیواروں پر دی جائیں اور گھر کے تمام گوشوں میں بھی وہ پانی چھڑکا جائے اور اس پانی کو گھر کے تمام افراد اپنے چہروں پر بھی ملیں، پانی میں اُنگلیاں ڈبو کر اس کو اپنے چہرے پر مل لیا کریں۔ یہ عمل لگاتار چالیس روز تک کرائیں، اذان مذکورہ طریقے سے ان سبھی گھروں میں دلوائی جائے جو نرسوں کے حملے سے متاثر ہیں اور اندیشہ رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ ان کے لئے پھر مسائل کھڑے کرے گی اس کے ساتھ کم سے کم چھ جمعراتوں تک لگاتار ختم خواجگان کا اہتمام اس طرح کریں۔ بدھ گزر جانے کے بعد جو شام آتی ہے اس میں مغرب سے کچھ پہلے غسل کریں، پاک صاف کپڑے پہنیں اور درود شریف پڑھتے رہیں اور زیتون کے تیل میں ایک چراغ جلائیں اور اس چراغ کو کسی ایسے کمرے میں رکھ دیں جو الگ تھلگ ہو، اگر کوئی کمرہ ایسا نہ ہو تو گھر کے کسی بھی دالان یا کمرے میں رکھ دیں، صحن میں نہ رکھیں اور چراغ جلاتے وقت یہ شعر پانچ مرتبہ پڑھیں۔ یہ چراغ سورج غروب ہونے سے پہلے روشن کریں۔

الٰہی تابود خورشید وماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

بعد نماز مغرب اپنے کپڑوں پر عطر لگائیں اور مصلے پر بیٹھ کر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ. اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِااللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ اس کے بعد سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ پڑھ کر حضرات خواجگان چشت کی تمام ارواح مقدسہ کو ایصال ثواب کریں، پھر تین مرتبہ پڑھیں، اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْد اور پھر سجدے میں جا کر آسیبی، جناتی، دیوی دیوتاؤں کے اثرات اور ستاروں کی نحوست وغیرہ سے محفوظ رہنے اور نجات پانے کی دعا کریں۔ یہ عمل چھ جمعراتوں تک کریں اور اس دوران کم سے کم ایک بکرا اللہ کے نام پر قربان کر کے بہ نیت صدقہ اس کا گوشت غریبوں میں تقسیم کرائیں، انشاء اللہ نرسوں کی پھیلائی ہوئی آفتوں سے چھٹکارا ملے گا۔

اقبال صاحب! یہ تفصیلات تو ہم آپ کے سوال کے جواب میں آپ ہی کو مخاطب ہو کر لکھ رہے ہیں، لیکن ان تفصیلات سے حیدرآباد کے وہ تمام حضرات فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نرسوں کی تخریب کاریوں سے متاثر یا خوفزدہ ہیں۔ ہم اپنے پروردگار سے دعا کریں گے کہ وہ اپنے بندوں کو اس طرح کی نظر نہ آنے والی مخلوقات کی شرارتوں سے محفوظ رکھے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں نیز اولیاء اللہ کے طفیل میں حیدرآباد کے پورے علاقے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس جنجال سے نجات عطا فرمائے، آمین۔

یہ بدروح کیا ہے؟

سوال از: عطار عظیمی ــــــــــ ممبئی

"روحانی ڈاک نمبر" فروری، مارچ کے شمارے میں صفحہ: ۶۰ کی چودھویں لائن میں آپ نے لکھا ہے کہ گناہگار کی روح کو جب زمین آسمان میں کہیں پناہ نہیں ملتی ہے تو بھٹکتی پھرتی ہے اور انسانوں کو بھی پریشان کرتی ہے۔

حقیقتاً جب ملک الموت کسی انسان کی روح قبض کرتے ہیں تو وہ روح فرشتوں کے پھیرے میں (بسبب اعمال) اس کے مقام تک پہنچادی جاتی ہے، چاہے وہ علیین ہو یا سجین ہو، اب کوئی روح بجز حکم ربی وہاں سے ہلنے کی بھی مجاز نہیں ہے۔ سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر روح کے نام پر یہ کیا چیز ہوتی ہے؟ یہ خالصتاً روحانیت کا سوال ہے اور آپ سے امید ہے کہ اس کا تسلی بخش جواب ارسال فرمائیں گے۔

روح امر ربی ہے اور ایک جسم میں دو روح نہیں ہو سکتیں، روح خالص ہوتی ہے اور لافانی ہوتی ہے، حساب سزا و جزا کے بعد انسانوں کو جسم عطا ہوں گے، عذاب جسم پر ہوں گے، روح پر عذاب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

جواب

جن چیزوں کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ان کی سو فیصد اور کوئی توجیہ نہیں کی جاسکتی۔ روایات سے اور آثار و قرائن سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے مرنے کے بعد کچھ روحیں مقام علیین اور کچھ روحیں مقام سجین تک پہنچادی جاتی ہیں، وہیں روحوں کا بھٹکنا بھی ثابت ہے۔ یہ روحیں بھٹکتی ہیں وہ بھی باذن اللہ ہی بھٹکتی ہوں گی اور جن روحوں کو کسی بھی مقام میں پناہ نہیں ملتی وہ بھی تا قیامت اِدھر اُدھر بھٹکتی ہی پھرتی ہوں گی، ایسا نہیں ہے کہ یہ روحیں اللہ تعالیٰ کے دست قدرت سے باہر ہیں، بلکہ اللہ ہی کی مرضی سے بھٹکتی ہوں گی اور اس وقت تک بھٹکتی رہتی ہوں گی جب تک اللہ انہیں کسی آخری مقام تک نہ پہنچادے۔

آپ کی یہ بات درست ہے کہ روح امر ربی ہے اور اللہ ہی جسم کے اندر روح پیدا کرتا ہے، اللہ کے ماسوا کسی میں یہ طاقت نہیں کہ ادنیٰ سی کسی بھی مخلوق میں روح ڈال سکے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اصول یہ ہے کہ ایک انسان کے جسم میں ایک ہی روح رہے، اگر کسی انسان کے جسم میں دو روحیں ہوں گی تو اس انسان کا زندہ رہنا دوبھر ہوجائے گا کیوں کہ ایک روح کا تقاضہ کچھ ہوگا اور دوسری روح کا تقاضہ کچھ اور۔ ایک روح بیٹھنے پر راغب ہوگی دوسری کھڑی ہونے پر، ایک روح چلنے کے لئے اکسائے گی، دوسری لیٹنے پر اور اس طرح انسان کے جسم کی اچھی خاصی درگت بن جائے گی لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ ایک جسم میں دو روحیں سمانی ناممکن ہوں۔ جب کسی انسان پر کسی دوسری چیز کا اثر ہوتا ہے تو وہ اثر انسان کے جسم کے اندر ہی ہوتا ہے اور اس کے آثار ظاہر

میں پیدا ہوتے ہیں اور انسان ایسی صورت حال میں اپنے آپ میں نہیں رہتا، اس کے اختیارات تقریباً سلب ہوجاتے ہیں اور وہ صاحب عقل ہوتے ہوئے بھی دیوانوں جیسی باتیں کرنے لگتا ہے، دراصل اس کی روح پر کوئی دوسری چیز غالب آجاتی ہے جو مجملہ روح ہی ہوتی ہے اور وہ انسان کے رگ و پے میں داخل ہوکر ایک اعتبار سے انسان کا جزو بن جاتی ہے اور انسان کے اختیارات میں اپنے اختیارات شامل کرکے انسان کو قابازیاں کھلاتی ہے۔ شیطان لعین کے بارے میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ لہو بن کر انسان کے رگ و پے میں دوڑتا ہے اور انسان کے خیالات وتصورات پر غالب آجاتا ہے۔ اس طرح کی روایات سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ انسان کے جسم میں ایک روح کے ہوتے ہوئے دوسری چیزوں اور ہواؤں کا داخل ہوجانا خلاف عقل اور خلاف روایت نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ روح خالص ہوتی ہے اور لافانی ہوتی ہے، ناقابل فہم بات ہے۔ خدا ہی جانے آپ کی مراد کیا ہے؟ اور خالص اور نخالص کی بات الگ ہے اور فانی اور لافانی کا مسئلہ بھی الگ ہے، کون کہتا ہے کہ روح ڈپلی کیٹ بھی ہوتی ہے۔ روح تو اوریجنل ہی ہوتی ہے، روح میں کوئی کھوٹ نہیں ہوتا، بحث تو صرف یہ ہے کہ جسم میں روح کے ہوتے ہوئے بھی کسی دوسری روح کا یا کسی ہوا وغیرہ کا داخلہ ممکن ہے یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں ہماری رائے یہ ہے کہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک جسم میں بیک وقت متعدد روحیں نہیں سماسکتیں، جب کسی طرح کی نکیر موجود نہیں ہے تو اثبات کے لئے کسی دلیل کا ہونا ضروری نہیں ہے اور شواہد وقرائن اور بے شمار تجربات وواقعات یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہ روحیں اور جناتی اور شیطانی اثرات ہوا اور اثر بن کر انسانوں کے جسم وابدان میں داخل ہوتے ہیں اور انسانوں کے لئے مسئلہ بنتے رہتے ہیں۔

آپ کی آخری یہ بات بھی کہ عذاب وثواب کا ترتب روحوں پر نہیں جسم پر ہوتا ہے، محل نظر ہے۔ ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ قیامت کے میدان میں تو وہی جسم عطا ہوگا جو اس دنیا میں انسان کو میسر تھا، لیکن قبر میں اور برزخ میں جو عذاب ہوتا ہے وہ یقیناً روح ہی کو ہوتا ہے جسم کو نہیں، اگر جسم کو عذاب ہونا ضروری ہوتا تو جو جسم جلادیئے جاتے ہیں یا پانی میں غرق ہوجاتے ہیں یا محفوظ کرلئے جاتے ہیں ان پر عذاب کی صورت کیا ہوگی؟ فرعون جو خدا کا باغی تھا اور بدترین مغرور انسان تھا، اس کی لاش آج بھی مصر کے عجائب خانہ میں محفوظ ہے تو کیا اس کو اس کی نافرمانیوں اور سرکشیوں کی سزا اب تک نہیں ملی ہوگی؟ ہمارے خیال سے اس کو جو عذاب دیا جارہا ہوگا وہ اس کی روح پر اثر انداز ہورہا ہوگا اور عذاب روح ہی کو ہوتا ہے جسم تو اس لئے متاثر ہوتے ہیں کیونکہ وہ روح سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس دنیا میں جب ہم کسی انسان کو کوئی سزا دیتے ہیں تو صرف اس کا بدن زخمی نہیں ہوتا بلکہ روح کو بھی کرب والم برداشت کرنے پڑتے ہیں بلکہ اصل تکلیف اور اذیت روح ہی کو ہوتی ہے اور جب جسم پامال ہوجائے گا تو پھر تکلیف اور کرب کی راہوں سے صرف روح ہی کو گزرنا پڑے گا۔ آپ نے خود بھی تو فرمایا ہے کہ روح لافانی ہوتی ہے، گویا کہ جسم فانی ہوتا ہے اور عذاب وثواب کی حق دار فانی چیز نہیں ہوسکتی بلکہ وہی چیز عذاب وثواب اور جزا وسزا کی مستحق ہوگی جو لافانی ہوگی اور لافانی روح ہوتی ہے۔ اس لئے اسی کو عذاب وثواب کے مزے اور خطرے جھیلنے پڑتے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ روح پر عذاب کی کوئی دلیل نہیں ہے، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ جسم پر عذاب ہونے کی کسی ایک دلیل سے آپ روشناس کرادیں تو میں اپنے موقف پر نظر ثانی کروں گا۔ موجودہ صورت میں تو میں اسی موقف پر مطمئن ہوں کہ عذاب روح پر ہوتا ہے جسم پر نہیں۔

جادو کی تباہ کاریاں

سوال از: محمد احسان اللہ مفتاحی ــــــــ ممبئی

میری ایک چھوٹی سالی ہے جس کی عمر ۱۵، ۱۶ سال کے درمیان ہے، نام جہاں آراء ہے۔ اب سے تقریباً دو سال قبل میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی، چار دن کے اندر کئی ڈاکٹر بدلے گئے کئی بوتل پانی چڑھایا گیا، کئی کئی مرتبہ پیٹ کا ایکسرا کرایا گیا، ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہیں آئی، مطلب یہ کہ ڈاکٹروں نے بیماری کے نہ سمجھ میں آنے کی وجہ سے علاج کرنے سے انکار کردیا، مجبوری میں گھر لے گئے، پیٹ میں تکلیف تھی، مریض کی صحت بالکل خراب ہوگئی تھی، بچنے کی

امید نہیں تھی، اس حادثے سے دو ماہ قبل میری شادی ہوئی تھی، اتفاق سے میں گھر ہی تھا۔ میرے گاؤں سے خبر آئی کہ سالی کی حالت بہت خراب ہے، ڈاکٹروں نے علاج سے انکار کردیا ہے، یہ خبر سنتے ہی ہم دونوں میاں بیوی وہاں پہنچ گئے، سالی کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ ممکن ہے اس کو کسی نے جادو کردیا ہے، پیٹ میں جہاں تکلیف تھی، میں نے بہ اجازت اس کے پیٹ پر ہاتھ ڈالا تو پیٹ میں جہاں تکلیف تھی اس جگہ پر پتھر جیسا کچھ معلوم ہوا، میں نے کہا یہ کسی نے جادو چلایا ہے، اس کو کسی اچھے عالم دین کو دکھلایا جائے، میری باتوں کو سب نے مان لیا اور عالم دین کے پاس لے گئے، مولانا نے جانچ وغیرہ کی اور گاؤں کی ایک عورت کا مولانا نے نام بھی بتایا کہ فلاں عورت نے اس کو جادو کیا ہے، مولانا نے پانی وغیرہ دم کر کے دیا اور دعا تعویذ کردیا، مولانا محترم کے دعا تعویذ سے کافی حد تک فائدہ ہوا، مطلب یہ کہ بالکل ٹھیک ہوگئی لیکن بہت افسوس کی بات یہ ہے کہ ٹھیک دو سال بعد پھر وہی بات ہوگئی ہے جو پہلے تھی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ مولانا نے جو تعویذ دیئے تھے وہ تعویذ خود بخود گم ہوگئے ہیں، میری سالی نے تعویذ کہیں رکھ دیا، تعویذ گم ہوگیا پھر وہی پریشانی ہوگئی تھی جو پہلے تھی اور جو مولانا صاحب نے دعا تعویذ کئے تھے وہ بھی نہیں ہیں کہیں چلے گئے۔ ایک دن اتفاق سے میں وہیں تھا کہ میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی میں سمجھا کہ کوئی جن بھوت کا اثر ہوگیا ہے، میں قرآن شریف کی چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا، دم کیا ہوا پانی وغیرہ پلایا، پھر بھی کوئی فائدہ جلد نہیں ہوا، کان میں تیل وغیرہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن بہت مشکل سے ایک کان میں تیل ڈال سکا، گویا کہ میں ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک اس کو دم کرتا رہا، دم کیا ہوا پانی وغیرہ پلاتا رہا۔ اس درمیان وہ کسی کسی وقت بہت ہنستی بھی تھی اور عجیب عجیب رنگ روپ سے وہ کافی تکلیف میں تھی، اس کی تکلیف دیکھ کر گھر کے سارے لوگ پریشان تھے، پانی وغیرہ بہت مشکل سے پیتی تھی، اتنی تکلیف اس کو تھی کہ پانی بھی حلق سے نہیں جا پا رہا تھا، میں خود ہی اس کی کیفیت دیکھ کر دنگ رہ گیا، یہ سلسلہ لگاتار دوسرے دن بھی ٹھیک اسی وقت رات میں ہوا، جس وقت پہلے دن رات میں ہوا تھا، دوسرے دن بھی چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کرتا رہا، لیکن گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد تھوڑا سا فائدہ ہوا، دوسرے دن صبح میں اپنے گھر چلا آیا، پتہ نہیں آگے کیا ہوا، اس گاؤں میں کوئی مولوی نہیں ہے کہ وقتی طور پر دعا کرائی جائے، گاؤں جہالت سے بھرا ہوا ہے، لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ آپ برائے کرم کوئی ایسی ترکیب کردیں کہ میری سالی کے اوپر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جادو کا اثر ختم ہوجائے اور اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہوجائے اور اس کی جان کسی طرح سے بچ جائے، شادی کا سارا انتظام مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن اس کی صحت کی وجہ سے کہیں رشتہ نہیں تلاش کیا جارہا ہے اور جو عورت اس کو جادو کی ہوئی ہے وہ گاؤں میں ڈائن کے نام سے جانی جاچکی ہے۔

میں آپ سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس عورت کے متعلق بھی کوئی آسان ترکیب بتائیں تاکہ اس نالائق عورت کو تباہ و برباد کیا جاسکے تاکہ سیکڑوں غریبوں کی جان بچے، نیز آپ ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ ہم وقتی طور پر جادو سحر، جن بھوت کے مریض کو آرام پہنچا سکیں۔

میں مولوی ہوں، پانچ وقت کی نماز اللہ کے کرم سے پابندی سے پڑھتا ہوں، فی الوقت درس و تدریس کا کام انجام دے رہا ہوں لیکن میں دعا تعویذ جھاڑ پھونک کے سلسلے میں کچھ نہیں جانتا ہوں، اس معاملے میں میں جاہل ہوں۔ لہٰذا آپ ہمیں فوری طور پر جادو سحر بھوت جن کے مریض کو آرام پہنچانے کے لئے ضرور بتائیں کیونکہ میں اپنی سالی کو دم کرتے وقت بہت شرمندہ ہوا ہوں۔ برائے کرم آپ میری سالی پر رحم و کرم کرتے ہوئے کوئی ترکیب کردیں، تاکہ ساری زندگی کے لئے اس کو آرام مل جائے۔

گاؤں کی جو عورت جادو کی ہے ان کے گھر والے لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہیں، اس کا لڑکا حافظ قرآن بھی ہے، کیا وہ اپنی ماں کو اس حرکت سے باز نہیں رکھ سکتا، آپ ہمیں کوئی آسان ترکیب ضرور بتائیں تاکہ ہم ان دشمنوں کو بربادی کے گھاٹ اُتار کر غریبوں کی جان بچا سکیں بات آہستہ آہستہ لمبی ہوگئی ہے، ہمیں آپ کی ذات سے ایسی پوری امید ہے کہ آپ ہمارے اس خط کو مدنظر رکھ کر جواب ضرور روانہ فرمائیں گے، میں آپ کے اوصاف کمالات کو سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ مایوس نہ کریں گے، اللہ آپ کو جزائے خیر دے، آمین۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ''جادو ٹونا نمبر'' اسی لئے شائع کیا گیا تھا تاکہ جادو سے متاثر لوگ وقتی طور پر خود اپنا یا اپنے متعلقین کا علاج کرسکیں، بہتر

ہوگا آپ طلسماتی دنیا کا جادو ٹونا نمبر کہیں سے حاصل کر کے بغور اس کا مطالعہ کریں اور اس میں چھاپے گئے عملیات میں سے جس عمل کو آپ اپنے لئے آسان سمجھیں اسکو اختیار کریں، لیکن یہ بات یاد رکھیں یہ وقتی طور پر بچاؤ کا طریقہ ہے، بہتر یہ ہے کہ اگر جادو اور جنات کے اثرات پرانے ہوں اور مرض حد سے زیادہ بڑھ چکا ہو تو پھر کسی مستند اور معتبر عامل سے رجوع کریں۔

عملیات کی لائن میں دھوکے بازی عام ہے، دھونی رچا کر لوگوں کا اُلو بنانے والوں کی تعداد زیادہ ہے، مسلمانوں کے عقیدوں سے کھیلنے والے مداری شہر شہر اور گلی گلی بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن اچھے اور خدا ترس لوگ آج بھی تلاش کرنے سے مل جاتے ہیں گو کہ ان کی تعداد کم اور برائے نام سہی، پھر بھی ہر علاقے میں آپ کو مل جائیں گے، شرط یہ ہے کہ تلاش کرنے والے کی طلب سچی ہو۔

آپ نے مریض کی جو صورت حال لکھی ہے وہ سنگین ہے، اس کا علاج کوئی عامل ہی کر سکتا ہے، کیونکہ اناڑی پن کی وجہ سے مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے اس طرح کے امراض میں کچے پکے عاملوں سے رجوع نہیں کرنا چاہئے اور نہ خود طبع آزمائی کرنی چاہئے۔

آپ اپنی سالی کو روزانہ ایک طشتری پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں۔ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوسَى اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُّلْقُوْن ۝ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْن ۝ لگاتار ۴۰ دن تک روزانہ ایک طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائیں اور یہ عزیمت لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنی سالی کے گلے میں ڈالیں۔

اُبْطُلُوْهُ اُبْطُلُوْهُ اُخْرُجُوْهُ اُخْرُجُوْهُ حَلُّوْهُ حَلُّوْهُ اَفْتَحُوْا اِفْتَحُوْا شراهیاً بعزۃِ اللّٰہ یزول بقوۃ اللّٰہ یزول کل باسٍ وبقدرۃ اللّٰہ یُحِلُّ کُلَّ مَفْقُوْدٍ مع الطلسم ۱۰۱۔۲۱۱۔۱۱۱۔۲۱۱

اب رہی وہ عورت جس پر آپ کو کرنی کرتوت کا شبہ ہے تو اس کو خدا کے حوالے کر دیجئے اگر وہ فی الحقیقت ظالم ہے اور یہ حرکتیں وہ کر رہی ہے تو خدا اس سے خود نمٹ لے گا، بندے کی بساط ہی کیا ہے جو کسی سے بدلہ لینے کی کوشش کرے، اگر ہم اس طرح کے معاملات اللہ کے سپرد کر دیں تو اسی میں دور اندیشی بھی ہے اور آئندہ کے لئے بچاؤ بھی۔

دشمنوں کو بربادی کے گھاٹ اتارنے کا جذبہ حرام نہیں ہے، لیکن اس میں اجر و ثواب کی امید نہیں کی جا سکتی، اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا خدا آپ سے راضی رہے اور آپ کی خطاؤں سے درگزر کرے تو اپنے دشمنوں کو معاف کر دینے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کریں اور اللہ سے فریاد کریں، اسی میں آپ کی دین و دنیا کی بھلائی ہے، اسی میں اپنی حفاظت ہے اور اسی میں اجر و ثواب ہے۔

اگر آپ دشمنوں کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرنے کے لئے "یا منتقم" ۳۱۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں (آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں) تو بہتر ہے، اس اسم مبارک کے ورد سے دشمن کی چالیں پامال ہو جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسی مصیبت کا شکار ہو جائے کہ دوسروں کو ستانے کی سزا اسے اسی دنیا میں مل جائے، اللہ بہت بڑا ہے، بہت قدرت والا ہے اور اپنے مظلوم بندوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے، تمام معاملات و مقدمات اسی کے سپرد کر دیں گے تو نقصان میں نہیں رہیں گے۔

مدفونہ جادو کا سراغ

سوال از: صغریٰ بانو ——— شارجہ

ہمارے یہاں جادو ٹونا کا اچھا خاصا زور ہے، ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے جادو ٹونا کئے جاتے ہیں، میں خود بھی اس طرح کے کرتوت کا شکار رہی ہوں اور میری نوکری میں کئی لوگوں کو اس طرح کی کرنی کرتوت کا شکار ہو کر کافی جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ جادو ٹونا کی نحوست سے بچاؤ کے لئے کوئی عمل عنایت کریں اور جو لوگ جادو کا شکار ہو چکے ہوں ان کے لئے جادو کے اثرات سے نجات پانے کا کوئی طریقہ بتائیں، نیز سحر مدفونہ کے سراغ کے لئے جسے عام فہم زبان میں گڑت سے تعبیر کرتے ہیں، کوئی مؤثر عمل بتائیں، میں آپ کی شکر گزار رہوں گی۔

جواب

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جادو اور جنات کا زور گھر گھر میں ہوگا اور عوام و خواص سب ہی ان چیزوں کا شکار ہوں گے۔ آج کل جادو اور جنات کا زور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش

گوئی کے مطابق علاقہ در علاقہ اور گلی در گلی ہے اور جہلا اور علماء بھی جادو اور جنات کی حرکات سے مستفیض ہورہے ہیں، کچھ لوگ اس دنیا میں ایسے بھی ہیں جو جادو ٹونے کی حقیقت کے قائل نہیں وہ جادو اور جنات کے اثرات کو طبیعتوں کا وہم بتا کر مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگ بالعموم خود کو عقل کل اور توحید کا متوالا سمجھتے ہیں، حالانکہ عقل سے پیدل ہوتے ہیں اور توحید وسنت کے مفہوم سے تقریباً نابلد بھی۔

ایسے ہی لوگ بخاری ومسلم کی اُن تمام روایات کی تکذیب کرتے ہیں جن میں آنحضور صلی اللہ پر جادو کرنے کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں اور یہ بتایا ہے کہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں اسی وقت نازل ہوئی تھیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جادو کی لپیٹ میں آچکے تھے اور اپنی طبیعت میں گرانی محسوس کیا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ خدا کی بنائی ہوئی اس اسباب کی دنیا میں جس طرح دوسرے اسباب کی ایک حقیقت ہے اور ان کا انکار عین دوپہر کے وقت سورج کے انکار کے برابر ہے۔ اسی طرح اسباب وعلل کی اس دنیا میں جادو اور کرنی کرتوت بھی ایک سبب اور ذریعہ کی حقیقت رکھتے ہیں اور ذریعہ بھی دوسرے اور اسباب اور ذرائع کی طرح انسانوں کو باذن اللہ نقصان پہنچا سکتا ہے جو لوگ اس حقیقت کا مذاق اڑاتے ہیں وہ دراصل اپنی جہالت اور کم فہمی کچھ چھپانے کے لئے دوسروں پر انگشت نمائی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جو لوگ توحید وسنت کا گہرا علم رکھتے ہیں اور عقل سلیم کی دولت سے بھی بہرہ ور ہیں وہ کبھی جادو اور جنات کے اثرات کا مذاق نہیں اڑا سکتے کیونکہ یہ اثرات نہ خلاف روایت ہیں اور نہ خلاف عقل۔

تمام ارباب عقیدہ اس بات کے قائل ہیں کہ جادو کرنا اور کرانا حرام ہے اور جادوگر کی بخشش نہیں ہے، جادوگر قطعاً مشرک کی ہوتا ہے اور دنیا و آخرت میں اسی سزا کا مستحق ہوتا ہے جس طرح کی سزا کا مشرک مستحق ہوتا ہے، اگر مشرک رحمت خداوندی سے محروم ہے تو جادوگر بھی رحمت خداوندی سے کوسوں دور ہے، الا ماشاء اللہ نشہ حرام ہے، لیکن نشے کی ایک حقیقت ہے، اسی طرح جادو بھی حرام ہے، لیکن جادو کی ایک حقیقت ہے، جادو کا انکار کرنا ایک ایسی حقیقت کا انکار کرنا ہے جیسے ہر دور میں بے شمار اور لاتعداد لوگ تسلیم کرتے رہے ہیں۔

دور اندیش ہیں وہ لوگ جو جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی نحوستوں اور خباثتوں سے محفوظ رہنے کے لئے کسی عمل کا اہتمام کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جادو ایک شیطانی دھندہ ہے جس کے تدارک کے لئے قرآنی آیات اور بزرگوں کے مجربات کو اپنے معمولات میں شامل کرنا چاہئے اور یہ یقین دل میں جاگزیں رکھنا چاہئے کہ جس طرح دوائیں باذن اللہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں اسی طرح تعویذات بھی باذن اللہ اپنا اثر دکھاتے ہیں اور انسان کو ناگہانی آفتوں اور ذلتوں سے نجات دلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

آپ نے اپنے سوال میں تین باتیں معلوم کی ہیں، ایک تو یہ کہ اگر کسی پر جادو اثر انداز ہوجائے تو اس کا تدارک کیسے ہو، دوسرے یہ کہ جادو کی نحوست سے کیسے محفوظ رہا جائے اور تیسرے یہ کہ سحر مدفونہ کا سراغ کس طرح لگائیں۔

جادو کی نحوست سے محفوظ رہنے کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کی ایک ایک مرتبہ تلاوت اس نیت سے کرلی جائے کہ پاک پروردگار ہمیں اور اور اس کے اثرات بد سے محفوظ رکھے، اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد معوذتین کی تلاوت کا پابند ہوگا اور رات کو سوتے وقت سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنے کا پابند ہوگا اسے جادو اور کرنی کرتوت کسی طرح کا انشاء اللہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، لیکن اگر خدانخواستہ کوئی شخص جادو کا شکار ہو ہی گیا تو اس کے لئے ہم عمل تحریر کررہے ہیں۔

عمل نمبر ایک یہ ہے کہ اس کے گلے میں قرآن حکیم وہ تین سورتیں لکھ کر ڈالیں، جن میں "ک" نہیں ہے، سورۂ عصر، سورۂ قریش اور سورۂ فلق۔ عمل نمبر دو یہ ہے کہ مندرجہ ذیل عزیمت بعد نماز عصر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے مسحور کو پلائیں اور اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں۔ عزیمت یہ ہے۔

بجری بجری کواڑ بجری باندھو دسوں دوار بجری آئے بجری جائے سب جگ سمائے، ٹونا جادو سب رد ہوجائے، جو ٹونا جادو پھر کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہاں پر جائے جو کرے سو مرے۔ بحق **لا الٰہ الا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔**

عمل نمبر تین یہ ہے کہ مریض کو زمین پر چت لٹادیں، اگر مریض مرد ہو تو اس کے تن پر کپڑوں کے سوا کچھ اور نہ ہو اور اگر مریضہ عورت ہو تو اس پر ایک چادر بھی ڈال سکتے ہیں۔ عامل ایک چاقو لے کر معوذتین سات مرتبہ پڑھ کر چاقو پر دم کرے اور مریض کے سر پر چاقو اتارتا ہوا پیروں کی طرف لائے اور پیروں سے ایک فٹ کے فاصلے پر بائیں سے دائیں طرف ایک فٹ کی لکیریں کھینچ دے اس طرح سر سے پیر کی طرف کو چاقو اتارتے ہوئے بائیں سے دائیں سات لکیریں کھینچے، ہر مرتبہ چاقو پر سات مرتبہ معوذتین پڑھ کر دم کرتا رہے، جب سات لکیر کھینچ جائیں تو مریض کو الٹا لٹادے اور معوذتین سات مرتبہ پڑھ کر چاقو پر دم کرے پھر چاقو کو سر سے پیروں کی طرف اُتارتے ہوئے ان ہی لکیروں پر اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچ دے، دائیں سے بائیں سات لکیریں کھینچے اور اوپر سے نیچے تین لکیریں کھینچے۔ اس عمل کو لگاتار سات دن تک کرنا چاہئے۔

لکیروں کی صورت حال یہ ہوگی۔
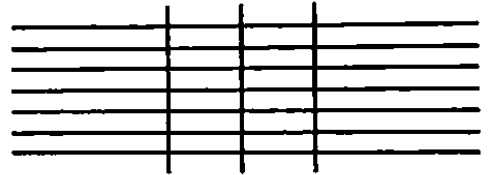
ان تینوں عمل سے کیسا بھی جادو ہوگا وہ علوی ہو یا سفلی انشاء اللہ سات روز میں مریض کو جادو کی نحوست سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

گڑت معلوم کرنے کے لئے سورۂ شعراء کا یہ نقش لکھ کر سفید مرغ کے گلے میں باندھ دیں اور اس کو مشتبہ جگہ پر چھوڑ دیں جہاں گڑت ہوگی مرغ وہاں جاکے بیٹھ جائے گا۔ آپ وہاں سے کھود کر دیکھیں گی تو وہاں پتلے وغیرہ موجود ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸ ۱۰۰۹۳۴	۱۱ ۱۰۰۹۳۷	۱۴ ۱۰۰۹۴۰	۱ ۱۰۰۹۲۷
۱۳ ۱۰۰۹۳۹	۲ ۱۰۰۹۲۸	۷ ۱۰۰۹۳۳	۱۲ ۱۰۰۹۳۸
۳ ۱۰۰۹۲۹	۱۶ ۱۰۰۹۴۲	۹ ۱۰۰۹۳۵	۶ ۱۰۰۹۳۲
۱۰ ۱۰۰۹۳۶	۵ ۱۰۰۹۳۱	۴ ۱۰۰۹۳۰	۱۵ ۱۰۰۹۴۱

خانۂ نقش کے کونوں میں جو نمبر ڈالے گئے ہیں وہ نقش کی چال بتانے کے لئے ہیں۔ اس نقش کی آپ کے لئے، سبھی قارئین کے لئے عام اجازت ہے، خدمت خلق کی غرض سے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، انشاء اللہ اس نقش کے مؤکلین مرغ کو اسی جگہ لے جاکر بٹھادیں گے جہاں گڑت ہوگی، اس کے بعد سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اس جگہ کو اگر کھودا جائے گا تو کسی بھی طرح کا کوئی نقصان زمین کھودنے والے کو نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ نقش دفینے اور خزانے کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا، یہ صرف سحر مدفونہ کے لئے ہے۔ امید ہے کہ آپ اور ہمارے دیگر قارئین ان عملیات سے فائدہ اٹھائیں گے جو ہم نے اوپر بیان کئے ہیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان فارمولوں میں اپنے فضل وکرم سے خصوصی اثر پیدا کرے اور تجربہ کرنے والوں کو مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

قسط نمبر: ۱۱

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

باطنی انوار و برکات کے لئے

یہ ورد سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کا ورد خاص رہا ہے اور اس ورد کی برکت سے ہر طرح کی مشکل اور طرح کی آفت سے نجات ملتی ہے۔ نماز تہجد یا نماز فجر کے بعد اس کو معمول میں رکھنا چاہئے۔

لا الٰہ الا اللّٰہِ محمد رسول اللّٰہ لہٗ ھو یا فتاحُ.

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لِلّٰہ لہٗ ھو یا فتاحُ.

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ لہٗ ھو یاقیومُ.

لا الٰہ الا االلّٰہ محمد رسول اللّٰہ لہٗ ھو یا رحمٰنُ.

لا الٰہ الا االلّٰہ محمد رسول اللّٰہ لہٗ ھو یا رحیمُ یاغفورُ.

تمام حاجات اور مشکلات کے لئے

خاندانِ عالیہ قدریہ کے معمولات میں یہ ورد رہا ہے، جس کی تاثیر عجیب وغریب ہے، اس ورد کی پابندی کرنے والا تمام آفتوں، مقدموں اور پریشانیوں سے نجات پالیتا ہے اور اس کی تمام حاجتیں پوری ہوجاتی ہیں۔ اس ورد میں ترتیب کا خیال رکھیں۔

ھو الحیُّ القیوم	بعد نماز فجر	ایک ہزار مرتبہ
ھو العلیُّ العظیم	بعد نماز ظہر	ایک ہزار مرتبہ
ھو الرحمٰن الرحیم	بعد نماز عصر	ایک ہزار مرتبہ
ھو الغنی الحمید	بعد نماز مغرب	ایک ہزار مرتبہ
ھو اللطیف الخبیر	بعد نماز عشاء	ایک ہزار مرتبہ

چالیس دن تک اس تعداد کی پابندی کرنے کے بعد ہمیشہ فرض نماز کے بعد سو مرتبہ ورد میں رکھیں۔ انشاء اللہ عجیب وغریب فوائد محسوس کریں گے۔

روحانی ترقی حاصل کرنے کے لئے

یہ عمل حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی طرف منسوب ہے، اس کی پابندی سے روحانیت میں بردست ترقی ہوتی ہے اور حیرت انگیز مشاہدات سامنے آتے ہیں۔ خواجہ غریب نواز کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس ورد کی پابندی کرے گا وہ کشف والہام سے سرفراز ہوگا اور اس کو حق تعالیٰ کا دیدار بھی نصیب ہوگا۔ ۵ دن کا معمول اس طرح رکھیں۔

پہلے دن سو مرتبہ لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَّ يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

دوسرے دن سو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلاَ وَلَدًا

تیسرے دن سو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ.

چوتھے دن سو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لاَّ يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

پانچویں روز سو مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰـهُ وَ كَفٰى وَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَاهُ وَ لَيْسَ وَرَآءَ هُ الْمُنْتَهٰى سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ كَرِيْمًا وَلاَ يَزَالُ رَحِيْمًا.

چھٹے روز پھر پہلے دن والا عمل دوہرائیں اور اسی طرح پھر ۵ دن تک کریں۔ اس طرح چالیس دن تک کریں۔ انشاء اللہ زبردست روحانی ترقی حاصل ہوگی اور کشف والہام کی دولت بھی میسر آئے گی۔

ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے

ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے یہ دعا صبح وشام پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَنْتَ رَبِّىْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَالَمْ يَشَاءَ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّ ىَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

زندگی میں خوشی لانے کے لئے

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات شیخ الاسلام فرید الدین قدس سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا، آپ فرمارہے تھے کہ ہر روز ۹ بار یہ دعا پڑھا کرو لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. خواب سے بیدار ہوتے ہی میں نے کئی کتابوں میں بزرگوں کے اس دعا کے بارے میں یہ اقوال پڑھے کہ جو شخص اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھے اس کو قلبی سکون اور روحانی خوشی ملے گی اور اسے اگر کوئی غم بھی پیش آئے گا تو اس کو وہ ہنسی خوشی برداشت کرے گا۔ حضرت خواجہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس دعا کی پابندی کی تو مجھے وہ سب کچھ ملا جو میں نے بزرگوں سے سنا تھا۔

خواص اسماءِ کہف

امام نیشاپوری نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسماءِ اصحاب کہف بہت سے کاموں میں سریع الاثر اور تیر بہدف ثابت

ہوتے ہیں: مثلاً

❖ اگر کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو ایک کپڑے پر اصحاب کہف کے نام لکھ کر آگ کے بیچ میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آگ سرد ہو جائے گی۔

❖ اگر کوئی بچہ بہت روتا ہو تو یہ نام لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں یا اس کے سرہانے لٹکا دیں۔ انشاء اللہ اس کا رونا موقوف ہو جائے گا۔

❖ باغ اور کھیتی کی حفاظت کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر کسی لمبے بانس میں باندھ کر لٹکائیں۔ انشاء اللہ باغ اور کھیتی کی ہر طرح سے حفاظت رہے گی۔

❖ درد سر کو دفع کرنے کے لئے اور بخار وغیرہ سے نجات پانے کے لئے ان اسماء کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

❖ کسی حاکم اور افسر کے پاس جانا ہو اور اس کو متاثر کرنا مقصود ہو تو ان ناموں کو لکھ کر اپنے بائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ حاکم و افسر متاثر ہوگا اور نرمی کے ساتھ بات چیت کرے گا۔

❖ اسی طرح ولادت میں آسانی کے لئے بھی عورت کی بائیں ران پر باندھیں۔ انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا وغیرہ۔

واضح رہے کہ جب اسماء کو کاغذ پر لکھیں تو آخیر میں ان کے کتے کا نام بھی ضرور لکھیں۔

اسماءِ اصحاب کہف یہ ہیں: **یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذرفطیونس، کشافطیونس، تبیونس، یوانس بوس و کلبھم قطمیر.**

خواص پنجاہِ قاف

قرآن حکیم میں پانچ آیات ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت میں دس قاف ہیں۔ ان آیات میں قدرت نے، وہ عجیب وغریب اسرار و خوص رکھے ہیں کہ ان کی تفصیل کے لئے ایک عظیم دفتر بھی کافی نہیں۔ ان میں سے نہایت اختصار کے ساتھ چند خواص یہ ہیں:

❖ یہ آیات دشمن کو مغلوب اور مقہور کرنے کے لئے بالخصوص بہت مشہور ہیں۔ جو شخص ان آیات کا ورد پابندی کے ساتھ کرے گا اس کے دشمن اس کے سامنے اپنا سر نہیں اٹھا سکیں گے اور کہیں آمنا سامنا ہو گیا تو دشمن مرعوب ہو جائیں گے اور کسی طرح کی لب کشائی نہیں کریں گے۔

❖ کسی ظالم بادشاہ یا ظالم افسر کے پاس جانے سے ان کے شر اور ظلم سے حفاظت رہتی ہے۔ افسر اور حاکم کتنا بھی سخت مزاج اور سنگ دل کیوں نہ ہو اس پڑھنے والے کے خلاف ایک حرف ناروا زبان سے نہیں نکال سکتا بلکہ اتنی نرمی کے ساتھ پیش آئے گا کہ دیکھنے والے حیرت کرتے ہیں۔

❖ ان آیات کے ورد سے شری جنات اور شری انسانوں سے ایک طرح کی آڑ ہو جائے گی اور ورد کرنے والا ہر وقت ان کی شرارتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

❖ ان آیات کو اگر ہتھیار وغیرہ پر پڑھ کر دشمن پر حملہ کرے تو دشمن کو یقیناً شکست ہوگی۔

❖ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ان پانچوں آیتوں کی روزانہ تلاوت کرے، گا یا ان آیات کا نقش ٹوپی میں سی کر ٹوپی اوڑھ لے گا تو اللہ تعالیٰ بارہ ہزار مسلح فرشتے اس پر تعینات کریں گے جو اس شخص کی ہر آفت اور ہر بلا سے حفاظت کرتے رہیں گے اور جنت الفردوس میں بھی اس شخص کے لئے ۱۶ محل یاقوت سرخ کے تعمیر کئے جائیں گے۔

❖ اگر بادشاہ ان آیات کا ورد رکھے تو اس کی سلطنت اور حکومت بھی کبھی ختم نہ ہو۔

❖ ان آیات کا پڑھنے والا موذی جانوروں کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

❖ حضرت شیخ مجدالدین کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں رجال الغیب، ابدال، اوتار اور اقطاب سب ان ہی آیات کے ذریعہ تصوف کرتے ہیں۔ جو شخص ان آیات کو ہمیشہ پڑھے گا اور ان آیات کا نقش اپنے پاس رکھے گا تو وہ ظاہراً اور باطناً الہ کے فضل سے تصرف کرنے لگے گا اور رجال الغیب اور اقطاب وقت سے اس کی ملاقات ہوتی رہے گی۔

❖ جو شخص ان آیات کا ورد کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا نقش بھی اپنے پاس رکھے گا زہر سے، سحر سے اور آسیب سے نیز حادثوں سے اور مہلک امراض سے اس کی حفاظت ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن بھی مقرر کردے گا جو نگہبان اور محافظ کی حیثیت سے ہر وقت اس کے ساتھ رہے گا۔

❖ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچوں آیات کا ورد سفر، حضر میں کرتے تھے اور ان ہی آیات کی برکت سے آپ کفار و مشرکین اور منافقین پر غالب رہے اور ان کی سازشوں سے محفوظ رہے۔

❖ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص ان پانچوں آیات کو کسی طشتری پر زعفران سے لکھ کر جمعہ کے دن پئے گا تو اس کی تمام بیماریاں اور تمام رنج و غم دور ہو جائیں گے۔

❖ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان آیات کا ورد رکھنے والے سے بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوتی ہیں اور اس کی دعائیں حیرتناک طریقے سے قبول ہوتی ہیں۔

❖ اکثر اکابرین ان آیات کی تلاوت عصر کی نماز کے بعد کرتے تھے۔

وہ آیات یہ ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ. قَدِيْرٌ عَلٰى مَا يُرِيْدُ.

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ. قَوِىٌّ لَا يَحْتَاجُ ل؟؟؟؟؟

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا. لِمَنْ طَغٰى وَعَصٰى.

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ. قُدُّوْسٌ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ.

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. قَيُّوْمٌ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ ذُو الْقُوَّةِ.

ان پانچوں آیتوں کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۴۰	۱۱۳۶۵	۱۱۳۵۸	۱۱۳۵۲	۱۱۳۴۶
۱۱۳۵۳	۱۱۳۴۷	۱۱۳۴۱	۱۱۳۶۱	۱۱۳۵۹
۱۱۳۶۲	۱۱۳۵۵	۱۱۳۵۴	۱۱۳۴۸	۱۱۳۴۲
۱۱۳۴۹	۱۱۳۴۳	۱۱۳۶۳	۱۱۳۵۶	۱۱۳۵۰
۱۱۳۵۷	۱۱۳۵۱	۱۱۳۴۵	۱۱۳۴۴	۱۱۳۶۴

خواصِ آیت کریمہ

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا کوئی مقصد پورا نہ ہو یا اس کو کسی مصیبت سے نجات ملے یا کوئی شخص اپنے منصب سے معزول ہو گیا ہو اور یہ چاہتا ہو کہ پھر اس منصب پر واپس چلا جائے تو ۴۱ دن تک روزانہ ۴۱ مرتبہ آیت کریمہ پڑھا کرے۔

اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ آیت کریمہ پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کے تمام کام بنائے جائیں گے اور دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگے گی۔ شیطان اور ظالم حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا۔ دوستوں کے دلوں میں قدر پیدا ہوگی اور دشمنوں پر رعب طاری ہوگا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ آیت کریمہ اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے اور اس کے ورد سے ہر طرح کے مصائب سے نجات ملتی ہے۔

خواص بسم اللہ

❖ جو شخص سوتے وقت ۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے گا تو وہ جنات اور انسانوں کے شر اور سازشوں سے ساری رات محفوظ رہے گا۔ ناگہانی موت سے بھی حفاظت رہے گی۔

❖ اگر کسی آسیب زدہ یا جن زدہ انسان پر ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں تو وہ ٹھیک ہو جائے۔

❖ ظالم حاکم کے سامنے ۵۰ مرتبہ پڑھنے سے ظالم کے دل میں ہیبت پیدا ہو۔

❖ اگر کسی جگہ بارش نہ ہو رہی ہو تو خالص نیت کے ساتھ ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ بارش ہو جائے گی۔

❖ اگر جسم میں درد ہو تو سو مرتبہ پڑھ کر اس جگہ پر دم کر دیں تو انشاء اللہ درد فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

❖ جمعہ کے دن جمعہ سے قبل ۱۱۳ مرتبہ بسم اللہ پڑھے اور اس وقت دعا مانگے جب امام دونوں خطبے کے درمیان بیٹھے تو انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

❖ اتوار کے دن صبح کو پہلی ساعت میں قبلہ کی طرف رخ کر کے ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر رزق کے لئے دعا کریں تو انشاء اللہ بے حساب رزق ملے گا۔

❖ اگر نماز فجر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لیں تو دنیا مسخر ہوگی۔

❖ قید سے رہائی حاصل کرنے کے لئے ۳ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

❖ میاں بیوی ایک دوسرے کے محبت حاصل کرنے کے لئے بارش کے پانی پر ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر ایک دوسرے کو پلائیں تو محبت میں شدت پیدا ہوگی۔

❖ بچے کے گلے میں ۲۱ مرتبہ لکھ کر ڈال دیں تو بچہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

◆ اگر ۳۵ مرتبہ لکھ کر گھر میں لٹکا دیں تو گھر تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

◆ اگر محرم کی پہلی تاریخ کو ۱۱۳ مرتبہ لکھ کر گلے میں ڈال دیں تو ہر طرح کے خطرے سے محفوظ رہیں گے۔

◆ اگر ۱۱۱ مرتبہ لکھ کر باغ کی زمین میں دفن کریں تو باغ میں پھل بہت آئیں۔

◆ دنیا کو مسخر کرنے کے لئے نوچندی جمعرات کو روزہ رکھ کر چھوارے سے افطار کریں اور نماز مغرب کے بعد ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاء اللہ جو بھی دیکھے گا عزت و محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس عمل کا فائدہ اس وقت بہت جلد سامنے آئے گا جب بسم اللہ کا نقش حرفی اور عددی بھی اپنے گلے میں ڈال لیں۔

◆ اگر روزہ رکھ کر افطار سے پہلے ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دعا کریں تو دعا ضرور قبول ہو۔

بسم اللہ کے نقوش یہ ہیں۔

نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الریم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

نقش عددی یہ ہے

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

دعوت اسم یا وہاب

تمام نبیوں اور ولیوں نے اس ''یا وہاب'' کے ذریعہ روحانیت کی دولت حاصل کی ہے۔ اسم یا وہاب کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۴۶ مرتبہ مع درود شریف کے پڑھیں۔ اگر کوئی مہم پیش آئے تو آدھی رات کو اٹھ کر غسل کریں اور پاک صاف کپڑے پہن کر دل کی حضوری کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھیں اور سر برہنہ ہو کر ۱۰۴۲ مرتبہ ''یا وہاب'' پڑھیں۔ جب تین سو مرتبہ پڑھ چکیں تو کھڑے ہو کر اللہ سے اپنی حاجت طلب کریں پھر بیٹھ کر پڑھنے لگیں، جب سات کے قریب پہنچیں تو کھڑے ہو کر دعا کریں اور اللہ سے اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دعا کریں۔

دعوت کبیر کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو ۱۲ لاکھ مرتبہ دن متعین کر کے پڑھیں۔ دعت کبیر کے بعد عامل سیف زبان ہو جائے گا جو بھی اس کی زبان سے نکل جائے گا انشاء اللہ پورا ہو جائے گا۔

☆☆☆☆

جادو کیا ہے؟

از قلم : حکیم غلام سرور شباب
(ماہرِ علوم مخفیہ)

جادو میں یقیناً تاثیر پائی جاتی ہے۔ قرآن حکیم سے بھی جادو کا ثبوت ملتا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا:

''لیکن شیطانوں نے کفر کیا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ بھی سکھاتے تھے جو بابل کے دو شخصوں ہاروت وماروت پر اترا۔''

علاوہ ازیں رحمت عالم (ﷺ) کو خیال ہوتا تھا کہ آپ (ﷺ) نے ایک کام کیا ہے حالاں کہ اسے کیا نہ ہوتا تھا۔ ساحر نے جادو کنگھی میں اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں میں اور تر کھجور کے خوشہ میں کر کے زروان نامی کنوئیں میں دفن کر دیا تھا، اس کو کھولنے کے لئے معوذتین دو سورتیں اتریں۔ حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں ان سورتوں کی ساتویں آیتوں کے پڑھنے سے ساتوں گرہیں کھل گئیں۔ آیئے ہم آپ کو جادو کی حقیقت بتائیں۔ نفوسِ انسانی میں اثر ڈالنا دو طرح ممکن ہے۔ بعض نفوس اپنی ہمت سے بغیر کسی آلے یا معاون کی مدد سے اثرات ڈال دیتے ہیں۔ فلاسفہ اسی اثر کو جادو کہتے ہیں۔

بعض معاون کے ذریعے اثر انداز ہوتے ہیں، مثلاً افلاک، عناصر یا خواص اعداد سے مدد لیتے ہیں، اس اثر کو طلسم کہتے ہیں۔

بعض خیالات میں تصرف کرتے ہیں اور اپنے ارادے کے مطابق ہر شکل وصورت دوسروں کے خیالات میں ڈال دیتے ہیں، پھر اپنی روحانی اثر انداز قوت کے ذریعے وہ شکل وصورت محسوسات میں اتارتے ہیں اور وہ چیز دوسروں کو دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسا معلوم ہونے لگتا ہے جیسے یہ خارج میں موجود ہے حالانکہ خارج میں موجود نہیں ہوتی، اسے علم سیمیا کہتے ہیں۔

علم سیمیا پر امام بونی کی کتاب الغایہ اور کتاب الانماط وغیرہ ہیں ار جادو پر عہد موسوی سے پہلے کی کتب ملتی ہیں جیسے قبطیوں اور کلدانیوں کی کتابیں سحر، جادو بابل کے علاقی کی سریانی اور کلدانی اقوام اور مصری علاقے کے قبطیوں وغیرہ میں پایا جاتا تھا۔ جادو میں ان اقوام کی لکھی ہوئی کتابیں بھی ملتی ہیں اور ان میں جادو کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کتابوں کے تراجم بہت ہی کم ہوئے۔ مثلاً الفلاحۃ القبطیہ (اوضاع اہل بابل کے بارے میں) کا ترجمہ ملتا ہے۔ لوگوں نے اسی کتاب سے جادو لیا اور اس میں نئے نئے جادو ایجاد کئے۔ ہم مختلف اقوام کے جادو اور سحر کی تاریخ میں ان چیزوں کا ذکر تفصیلاً کریں گے۔

سحر و طلسم میں فرق

اہل فلاسفہ کے نزدیک سحر جادو اور طلسم میں یہ فرق ہے کہ سحر میں ساحر کو کسی معاون کی ضرورت نہیں ہوتی اور صاحبِ طلسم کو کواکب کی روحانیت، اسرار الاعداد، خواص موجودات اور اوضاع فلکیہ سے جو بزعم اہل نجوم عالم میں مؤثر ہیں معاونت حاصل کرتا ہے، نیز فلاسفہ کہتے ہیں جادو میں روح کا روح سے اتحاد ہوتا ہے اور طلسمات میں روح کا جسم سے۔ ان کے نزدیک ان کے یہ معنی ہیں کہ طلسمات میں طبائع علویہ فلکیہ اور طبائع سفلیہ میں ربط و تعلق پیدا کر دیا جاتا ہے اور طبائع علویہ فلکیہ کو ستاروں کو روحانیات کہتے ہیں، اسی لئے صاحبِ طلسم اکثر اعمال میں علم النجوم کا محتاج ہوتا ہے، اسے یوں سمجھئے کہ جادوگر اپنے کرشمے، اپنی قوتِ نفسانیہ اور بعض حالات میں شیاطین اور ارواحِ خبیثہ کی مدد سے دکھاتا ہے اور صاحب طلسم یہ سب کرشمے اپنی قوتِ علمیہ سے۔

جادو ایک ایسا علم ہے جس کے ذریعے انسان اپنے اندر یہ صلاحیتیں پیدا کر لیتا ہے کہ وہ علام عناصر میں اپنے اثرات ڈال سکے۔ پس قوتِ نفسانیہ سے عالم عنصری پر براہِ راست اثر ڈالنا سحر جادو ہے اور غیبی طاقتوں کی مدد سے اثر ڈالنا مثلاً اثرات سماویہ، نسبت عددیہ اور طلسم کی روحانیت کو کھینچ کر لانے والے بخورات کے ذریعے کسی چیز پر اثر ڈالنا یوں سمجھ لیجئے کہ طلسم ارواح علویہ وسفلیہ کو ملا دینے کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے طلسمات کے نزدیک طلسم چہارگانہ طبائع کو آمیز کر کے ان سے اٹھایا ہوا خمیر ہے۔ یہ خمیر کسی دوسری چیز میں پڑ جاتا ہے تو اس کی

حالت کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔

سحر جادو کی ماہیت

علمی نقطہ نظر سے اگر معین سے مدد لے کر عالم عنصری میں تصرف کیا جائے تو اسے طلسم کہتے ہیں اور اگر بغیر معین عالم عنصری پر مافوق الفطرت و مافوق العادت کوئی اثر ڈالا جائے تو اسے سحر جادو کہتے ہیں۔ اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ اجسام کی صورت نوعیہ کا بدلنا یا نفوس انسانی میں اثر ڈالنا دو طرح ممکن ہے۔

(۱) قوت نفسانیہ سے (۲) قوت علمیہ سے
قوت نفسانی سے کام لینا سحر جادو ہے۔
اور قوت علمیہ سے کام لینا طلسم ہے۔

سحر جادو کیا ہے؟

سحر کے معنی وسوسہ و خیالات کی پراگندگی کے ہیں، لغت میں اگرچہ سحر سے مراد نہ سمجھ میں آنے والی نقصان دہ قوت ہے۔ اصطلاحی طور پر بھی سحر جادو سے مراد ایذاء دہندہ طاقت ہے۔ لغوی اور اصطلاحی طور پر سحر جادو کا مفہوم انہی معانوں میں ہی مستعمل ہے لیکن زمانہ قدیم و جدید سے روحانیت کے علمبرداروں نے سحر سے سحر زدہ کا علاج بھی کیا ہے جو بہت بڑی مثبت قدر ہے۔ اس مثبت قدر کو اہل فن نے سفید جادو کا نام دیا ہے۔

کالے جادو کی تعریف

کالے جادو میں شیطان ایک عظیم جادوئی ایجنٹ کے طور پر کام پر لگایا جاتا ہے اور ان برے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جو ایک خیال (تصور) کے تحت پہلے سے طے شدہ ہیں، ابتدائے آفرینش سے انسان فطرت کے ظہور کو سمجھنے کے لئے کوشاں تھے، ان کو سوچنے اور فکر کرنے کے لئے ایک مواد مل گیا۔ یوں انہوں نے لاتعداد دیوی، دیوتاؤں کی تخلیق کی، جن میں لکڑی اور پتھر کے خود ساختہ بت اور عام انسان تھے۔ جن کے کلام کو ماورائی کلام کا درجہ دیا گیا۔ جادو کے فلسفے کی ابتدا اسی وقت سے ہی ہوگئی تھی۔

زمانہ عدم سے تخلیق کائنات تک ہر شئے مثبت دھارے میں چل رہی تھی، لیکن جب تخلیق آدم ہوئی تو اس مثبت (رحمانی) قوت کے مدمقابل منفی (شیطانی) قوت ہوگی، اس طرح خلق خدا دونوں قوتوں کے دھارے پہ بہنے لگی۔

دونوں قوتوں میں خاص فرق یہ تھا کہ جو خالص رحمانی قوتیں تھیں وہ بہت سی مشکل کٹھن تھیں، جبکہ شیطانی قوتیں بہت آسان تھیں یہ فرق آج بھی ہے۔ رحمانی قوتوں والے برگزیدہ بندے اور پیغمبر کہلائے، شیطانی قوتوں یعنی استدراج والے دیوی دیوتا اور ان کے محبوب و اوتار مانے گئے۔ سحر یا جادو وہ علم ہے جس کے ذریعے افعال اور اعمال مافوق الفطرت و مافوق العادت ظہور میں آسکتے ہیں۔ چوں کہ سحر جادو کے خفیہ اسباب عالم میں کئی اقسام کے ہیں اس لئے جادو کی بھی کئی اقسام ہیں۔

اقسام

(۱) الفاظ کی مخصوص بندشوں سے حالات میں تصرف پیدا کرنا۔
جادو کی اصطلاح میں الفاظ کی مخصوص بندش کا نام منتر ہے۔
اہل ہنود نے سحر جادو کو تین شعبوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔
(۱) منتر (۲) جنتر (۳) تنتر

ان کی روحانیت یا سحر و ساحری انہی تینوں اقسام پر مشتمل ہوتی ہے۔ الفاظ کی مخصوص بندش کا نام منتر ہے۔ منتر کی تعریف ہم آئندہ صفحات میں لکھیں گے۔ یہاں ہم جنتر پر بحث کے بعد تنتر کی اقسام اور علم جادو کے اصل اصولوں کے کلیدی اسرار کو عیاں کرنے کے لئے آگے آنے والے جدول سے استفادہ کرتے ہیں۔ جنتر کی کئی اقسام ہیں جن کی اصل یہ دو قسمیں ہیں۔

(۱) عددی جنتر (۲) حرفی جنتر

عددی جنتر میں مخصوص طریق سے اعداد پُر کر کے خاص طریقہ سے مختلف امور کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اعداد کا تعلق باطنی طور پر شیاطین اور جادوئی قوتوں سے ہوتا ہے۔ درحقیقت اعداد اسم شیاطین اور شیطانی و جادوئی قوتوں سے اخذ کئے ہوتے ہیں۔

(۲) حرفی جنتروں میں بجائے اعداد کے منتروں کے الفاظ یا حروف مخصوص طریقہ سے پر کئے جاتے ہیں۔ جنتر مخصوص خانوں کے

مجموعہ کو کہتے ہیں جس کی کئی اقسام ہیں۔ تمام کی تمام مذکورہ بالا دو اقسام سے ہی ماخوذ ہیں۔ علمِ جادو کی اقسام اور تنتر کو سمجھنے کے لئے ہم ذیل کی چند جدولوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

جدول نمبر(۱)

جدول ۲:

جادو
مثبت — منفی — متفرق

جدول نمبر(۲)

جادو
عملی جادو — علم وحکمت
علم وحکمت: طب — علوم مخفی
طب: علاج بالسحر — طب ساحری — طب یونانی
علوم مخفی: علم کیمیا — علم لیمیا — ہیمیا — سیمیا — ریمیا

جدول نمبر ۳:

جادو
جنتر — منتر — تنتر
جنتر: حرفی — متفرق عددی
تنتر: نباتاتی جادو — حیواناتی جادو — جماداتی جادو
نباتاتی جادو: اشجار سے — عقاقیر سے
حیواناتی جادو: حیواناتی تنتر یعنی حشرات اور پرندوں سے — حیواناتی تنتر یعنی جانوروں اور چوپایوں سے — حیواناتی تنتر یعنی انسانوں کی ہر چیز سے
جماداتی جادو: پتھر اور مختلف دھاتوں اور دیگر بے جان چیزوں کے ذریعے

جادو کی کرشمہ سازی

ہم یہاں جدولوں کی مختصر تشریح کر رہے ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ انسانی اور حیوانی قلوب اور صحت و زندگی پر جادوگر کس طرح سے مثبت اور منفی سحری اثرات ڈالتا ہے اور اصل جادوگران چند اصولوں کو اپناتے ہوئے حسب منشاء نتیجہ حاصل کرتا ہے۔

سحر بالمثل

سحر بالمثل جادوئی عمل اپنے نتیجہ سے ہم آہنگ ہوتا ہے اور نتیجہ اپنے سبب کی مانند ہوتا ہے۔ عملی اقدام اور نتیجے میں مماثلت ہوتی ہے۔ نظریاتی اعتبار سے اس کی اساس قانون مماثلت ہے۔ مثلاً

ہمارے دیہاتوں میں آج بھی برسات کے دنوں میں جب کالے اور سرمئی بادل آسمان پر نظر آتے ہیں تو بچے اپنے چہرے پر سیاہ رنگ لگا کر گھروں سے باہر نکل آتے ہیں اور خوشی سے شور مچا کر کہتے ہیں۔ اللہ میاں مینہ برسا! اللہ میں مینہ برسا!!

اور بعض اوقات شدید گرمیوں یا خشک سالی میں جب بارش نہیں ہوتی تو لڑکیاں بالیاں گھر میں کسی بوڑھے ضعیف بابے پر اچانک پانی گرا کر شور مچاتی ہیں بابا بارش میں بھیگ گیا اور پھر بھاگ جاتی ہیں، سیاہ بادلوں کی مثل چہرے کو سیاہ کرنا اور بوڑھے پہ پانی ڈالنا آغاز اور انجام میں مماثلت ہے۔ یعنی سحر بالمثل میں جو عمل کئے جاتے ہیں وہ ایک جیسے خیالات پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس عمل میں جادوگر کا نظریہ ہے کہ اگر کسی عمل کی نقالی کی جائے گی آغاز اور انجام کے لحاظ سے نقل بمطابق اصل ثابت ہوگی۔ یعنی یکساں عمل سے یکساں نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

تمام دنیا میں پائے جانے ولاے جادو کی جملہ اقسام میں قانونِ مماثلت، قانونِ رابطہ، قانونِ اشارہ اور جنتر، منتر، تنتر کے اصول ہی رائج ہیں۔ گویا جادو کے بنیادی اصول ایک جیسے ہی ہیں لیکن عملی طریق الگ الگ ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو نظریئے کے اعتبار سے تمام دنیا میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔

قانون مماثلت قانون رابطہ اور منتر

جادوگر سحر بالمثل اور سحر باللمس کو مدنظر رکھتے ہوئے الفاظ کی ایسی بندشیں ترتیب دے کر منتر استخراج کرتا ہے اور پھر منتر بھی وہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی ہے۔

سحر باللمس

جادوگر نے فن اور عمل نے لمسیاتی سحر کو فروغ دیا۔ اس جادو کی اساس قانونِ لمس یا قانونِ رابطہ ہے، اس میں جادو کا یہ نظریہ کارفرما ہے کہ ایک بار جب اشیاء ایک دوسرے کو چھو لیتی ہیں تو الگ ہونے پر بھی ان کا تعلق نہیں ٹوٹتا اور وہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ سحر باللمس کو آپ چھوت کا جادو بھی کہہ سکتے ہیں۔ ایک طرح تو چھوت کے جادو میں بھی قانون میں مماثلت کارفرما ہے لیکن اس کے عمل میں ایک نئی بات ہے، اس میں جادوگر کا یہ نظریہ ہے کہ انسانی جسم کا کوئی عضو یا اس سے لگنے اور چھونے والی کوئی چیز الگ ہونے کے بعد اس سے مربوط و متصل رہتی ہے، فاصلے کی دوری اس کے متعلق اور رابطہ کو توڑ نہیں سکتی۔ اس لئے جدا ہونے والی چیز جادوئی عمل میں ایک واسطے یا وسیلے کا کام دیتی ہے۔ اس کے ذریعے جادوگر متعلقہ شخص تک اچھے یا بری سحری اثرات پہنچاتا ہے۔ اسی اصول کے تحت ہی جادوگر کسی کو نقصان پہنچانے کی غرض سے اس کے بدن کا پسینہ لگا کپڑا، سر کے بال، نقشِ پا کی مٹی یا ناخن وغیرہ حاصل کر کے سحر جادو کرتا ہے جس سے مثبت اور منفی دونوں طرح کے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ہماری عورتیں اٹھراء زدہ یا بانجھ عورتوں کے سایہ سے بھی ڈرتی ہیں، اس خوف میں چھوت کے جادو یعنی سحر باللمس کا قانون ہی کارفرما ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں آج بھی اپنے جسم کا کپڑا، بال، ناخن وغیرہ کسی کو نہیں دیتیں تا کہ کوئی جادو نہ کرے۔

بعض اوقات جادوگر قانونِ رابطہ اور قانون مماثلت دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے جادوئی اعمال ترتیب دے کر زیر استعمال لاتا ہے بلکہ اکثر مثبت اور منفی نتائج حاصل کرنے کی غرض سے جادوگر تالیفی جادو کی مندرجہ بالا دونوں اقسام کو باہم ملا کر کرتا ہے۔ مثلاً لکڑی، موم یا آٹے سے دشمن کا پتلہ، بت یا کوئی ایسی شبیہ جس میں متعلقہ شخص کتے پاؤں کی مٹی، بدن کا پسینہ لگا کپڑا، سر کے بال یا ناخن بھی استعمال میں لاتا ہے اور اس بت یا شبیہ کو اپنے سامنے ایک نشان رکھ کر مطلوبہ شخص پر وار کرتا ہے۔ سفلی عمل اکثر شبیہ اور پتلے سے ہی کام لیتے ہیں اور اسی کے ذریعے جادوئی اثرات اصل شخص تک منتقل کرتے ہیں۔ آسانی کے لئے ہم اسے شبیہی جادو بھی کہہ سکتے ہیں۔ سحر باللمس میں بعض اوقات نظر اور اشارے سے بھی کام لیتے ہیں۔

علومِ مخفی

(۱) **علم کیمیا**: اس علم کے ذریعے دھاتوں اور پتھروں کو کام میں لایا جاتا ہے، مختلف دھاتوں کو ملا کر نئی دھات تیار کی جاتی ہے۔ سونا چاندی اور دھاتوں کی کشتہ سازی کی ترکیب و تیاری کا نام کیمیا ہے۔ جابر بن حیان کے بارے میں ابنِ خلدون اپنے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جابر بن حیان جادو کے ذریعے سونا، چاندی تیار کرتا

لیکن ہم کسی طرح اس علم کو جادو نہیں کہہ سکتے۔

(۲) علم لیمیا : علم لیمیا کا مطلب ہے قوائے فاعلہ علوی کے منفعلہ سفلی کے ساتھ منتقل کردینا تاکہ وہ ایک نئی کیفیت پیدا کریں۔

(۳) علم ہیمیا : اس علم سے مراد علم تسخیرات ہے کواکب، موکلات اور اجنہ کی تسخیر دعوات بخور وغیرہ۔

(۴) علم سیمیا : دراصل یہ علم خیالات ہے، اس علم سے خیالات میں تصرف کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں خیالی صورتیں پیدا ہوتی ہیں، جن کا خارج میں کچھ وجود نہیں ہوتا۔

(۵) علم ریمیا : یہ شعبدات کا علم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قوائے جواہر ارض کا معلوم کرنا اور ان کو ترکیب دینا تاکہ ان سے ایک فعل عجیب سرزد ہو، جدید زمانے کے شعبدہ بازوں نے اس کو جادو کا نام دے کر لوگوں کے ذہنوں میں مغالطے پیدا کر رکھے ہیں، شعبدہ بازی اور جادوگری میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ شعبدہ بازی کو آپ نظری دھوکہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور شعبدہ باز کو ایک تماشہ گر کہہ سکتے ہیں۔ یہی لوگ روحانیت کے نام پر عوام کو لوٹنے والے ہیں۔ ان کی عیاریوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس علم کا جاننا ضروری ہے۔ شعبدہ بازی کسی طرح بھی جادو نہیں ہے کیوں کہ جادو ایک باقاعدہ فن ہے اور شعبدہ بازی صرف مداری کا تماشہ ہے اور کچھ نہیں۔

طب ساحری

اسقلی بوس جسے ہرمس اوّل حضرت ادریسؑ کا شاگرد بتایا جاتا ہے کی طب میں علاج بالسحر اور طب ساحری ہی تھی۔ یہ بہت بڑی دو مثبت قدریں ہیں۔ تاریخ طب اور قدیم تاریخ کے مطالعہ سے یہ راز عیاں ہوجاتا ہے کہ طب کے علم اور فن کا آغاز سحر المثل سے ہی ہوا۔ طب ساحری میں علاج بالمثل کا دستور العمل محتاج تعارف نہیں ہے۔ اسقلی بوس سے بقراط، سقراط، افلاطون، ارسطو، فیثا غورث، حکیم دوالیس اسکندرونی اور حکیم جالینوس تک تمام کے طریقہ علاج میں طب کا راہ راست جادو سے تعلق رہا ہے۔ قدیم طبی کتب میں سے کوئی بھی ایسا کتبہ آپ کو نہیں ملے گا جس میں جادو کے جنتر، منتر، تنتر موجود نہ ہوں۔ اسی طرح آپ قدیم جادو کی نوشتوں کا مطالعہ کریں تو آپ طبی نسخوں کو بھی موجود پائیں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ طب اور جادو لازم و ملزوم تھے تو بے جا نہ ہوگا۔ جنتر کے بارے میں ہم پہلے بتا چکے ہیں۔

جہاں منفی جادو انسانی صحت و زندگی کے لئے خوفناک اور خطرناک ترین ہے وہاں مثبت جادو فائدہ مند بھی ہے۔ اس سلسلہ میں تاریخی شواہد بھی موجود ہیں کہ قدیم ایام میں لوگ سحر سے علاج معالجہ کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہم طب ساحری میں بتا چکے ہیں۔ آج بھی دنیا کے ہر خطے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو سحر سے بے شمار امراض کا علاج کرتے ہیں۔ دیہاتوں میں آج بھی سانپ، بچھو اور دیگر کئی قسم کے علاج لوگ منتروں سے کرتے ہیں۔ ہم یہ بتا چکے ہیں کہ منتر بھی وہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی ہے۔ منتر سحر بالمثل اور سحر باللمس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ جس میں مثبت اور منفی دو پہلو نکلتے ہیں۔ ہر علم یا کام گناہ بھی ہے اور ثواب بھی۔ جب مقصد بدی کا ہو یا نتیجہ بد ہو تو گناہ ہے۔ چور بھی رات کو جاگتے ہیں اور عابد بھی، اول الذکر کے لئے گناہ اور مؤخر الذکر کے لئے ثواب۔ علامہ اقبالؒ نے سچ ہی کہا ہے ؏

علم را برتن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود

علاج بالسحر ایک بہت بڑی مثبت قدر ہے، بشرطیکہ مقصد فلاحِ انسانیت، نوبل کورت فرانسیسی عورت جو مصریات پر کئی کتب کی مصنفہ ہیں لکھتی ہیں کہ ابس سنبل کے معبدوں میں ایک خاص رول ''ہمدردانہ جادو'' میں مضمر تھا جو اسے ادا کرتا تھا۔ ان معبدوں میں جو کچھ پیش کیا گیا اسے وجود میں جو ''مسخر'' کر لیتا، وہ ہمیشہ کے لئے ہمدردانہ جادو یعنی مثبت سحر کا عامل بن جاتا تھا۔ طیبہ (مصر کے قدیم دارالحکومت کا نام) میں (ارمیس دوم) کے تابوتی معبد میں کھدائی کے دوران جہاں ہمدردانہ (مثبت جادو) کے کئی معالجوں کے مقبرے دریافت ہوئے وہاں ایسے کتبے بھی برآمد ہوئے جن پر اس جادو کی تصویری عبارتیں لکھی تھیں۔ یہ کھدائی ایک انگریز ماہر آثاریات جے۔ ای کوئبل نے ۱۸۹۵ء میں کروائی۔ افسوس کہ لوگوں نے جادو کے منفی یعنی تخریبی پہلو کو اپنایا ہے جبکہ اس میں فلاح انسانیت کے لئے تعمیری پہلو بھی ہے۔ بات منتروں کی ہو رہی تھی کہ منتر کیا ہے؟ اور اس کے ساحری اثرات کیا ہیں؟

تعریف منتر

منتر کہتے ہیں ایسے الفاظ کی بندش کو جو تاثیر ظاہر کرے۔ یہ ہندی لفظ ہے۔ دراصل الفاظ کی بندش ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ ردھم (Rythem) اس سے پیدا ہوتا ہے۔ شعر بھی الفاظ کی بندش ہے۔ ایک خیال جب شعر کی بندش میں آتا ہے تو اس میں ایک خاص لطف اور زور پیدا ہوجاتا ہے، وہی قوت ہوتی ہے۔ آپ سب نے سن رکھا ہوگا اور اکثر احباب کے تجربے میں ہوگا کہ کس طرح ایک اچھا گایک دوران ریاض کسی مخصوص سر سے شیشہ یا دوسری کانچ کی اشیاء کو توڑ ڈالتا ہے۔ اچھے گایک گاتے گاتے گلاس کے ارتعاشی میدان تک پہنچ جاتے ہیں اور گلاس ریزہ ریزہ ہوکر بکھر جاتا ہے۔ بعینہٖ وہ لوگ جو افسون منتر اور عزیمتیں باندھتے ہیں یا باندھنے کا علم رکھتے ہیں وہ اپنی زبان میں ایک خاص نکتۂ خیال کو مدنظر رکھ کر الفاظ باندھتے ہیں۔ ان الفاظ کا ردھم جب افسون یا منتر کا قالب اختیار کرتا ہے تو اس میں ایسا زور پیدا ہوجاتا ہے تو منتر وہی نتیجہ پیدا کرتے ہیں جس کی ان میں خواہش بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً اگر افسون یا منتر مرض کے متعلقہ ہے تو مرض کا اثر فی الفور دور ہوجاتا ہے۔ بعض جگہ آپ الفاظ بے معنی اور بے ربط پائیں گے۔ مگر منتر کے ردھم کو قائم رکھنے کے لئے وہ ضروری ہوتے ہیں۔ ان میں غلطی سے ایک آدھ لفظ ادھر ادھر یا غلط ہوجائے تو اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ یعنی منتر کا ساحری اثر ایسی صورت میں ممکن ہے۔ جب عمل میں گڑبڑ نہ ہو۔ منتر صحیح ہوں ان میں خرابی پیدا ہوجائے تو مطلوبہ نتیجہ حاصل نہ ہوگا۔ منتر یعنی الفاظ کی بندش دنیا کی ہر زبان میں کی جاسکتی ہے۔ منتر کے الفاظ کی درست ادائیگی ضروری ہے۔ جس طرح شعر وزن سے گر کر ناموزونیت واضح کردیتا ہے اور اس کو گرفت میں لایا جاسکتا ہے، اسی طرح جو لوگ الفاظ کی مخفی قوتوں کا علم جانتے ہیں ان کو ہی منتر یا افسون کے الفاظ کی بندش کی قوت کا علم ہوتا ہے۔

تنتر کیا ہے؟

یہ ہندی زبان کا لفظ ہے۔ تنتر ودیا ایک بڑا وسیع علم ہے۔ ایک لحاظ سے تمام کی تمام طب تنتر ودیا ہے۔ میرے نزدیک معدنیاتی، نباتاتی اور حیواناتی اجزائے ترکیبی کے اعمال و افعال عجیبہ کا نام تنتر ہے۔ بعض تنتر ایسے زبان زدعام ہوگئے ہیں کہ عورتیں گھروں میں کرتی ہیں۔ مثلاً بچے کو نظر لگ جائے تو سات عدد سرخ مرچیں لے کر بچے کے سر پر سات مرتبہ پھیر کر آگ میں ڈال دیتی ہیں تو نظر بد دفع ہوجاتی ہے۔ بچے کے گلے میں ہینگ ڈالتی ہیں تو وہ وبائی امراض سے بچا رہتا ہے۔ ایسے سینکڑوں تنتر گھروں میں روزانہ زیر عمل آتے ہیں۔ پہلے پہل ان تمام اعمال کو لغو اور واہیات سمجھا جاتا تھا کہ یہ تمام تنتر محض عورتوں کے وہم کی پیدائش ہیں لیکن یہ ماننا پڑتا ہے کہ تنتر اپنے عجیب و غریب مثبت اور منفی اثرات رکھتے ہیں۔ قدیم مستند کتب اور نامی گرامی مصنفین کی تصنیفات تنتروں سے بھری پڑی ہیں۔ مثلاً حکیم جالینوس کی کتاب ''سرادویہ'' حکیم ابوالعلا بن زہر کی ''خواص الادویہ'' مولانا حکیم نجم الغنی کی ''خزائنۃ الادویہ'' شندور الذہب جلالی کے رسائل، مجربطی خالد کے اشعار و میزان، حکیم طمطم بن وامر ہندی کے طلسمات، تماثیل ابوبکر بن وحشیہ، مصحف ہرمس از ہرامسہ، کتاب شاطین، کتاب سرمکتوم نو اسمین افلاطون خلاصہ، کتاب بیناس خسرو شاہ ساوی کے رسائل، عبداللہ مغربی کی کتاب سحر، حکیم ابوالقاسم احمد ساوی کی کتاب عیون الخلائق و انسیاح الطرائق، حکیم ربانی شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ کی کتاب عجائب المخلوقات وغریب الموجودات ایسے ہزاروں نام ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کسی بھی طرح غلط بیانی نہیں کرسکتے۔ تنتروں کے علم کی اساس بھی قانون رابطہ اور قانون مماثلت ہے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ساحر فرعون سامری کے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بت کا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قدموں کی مٹھی بھر خاک کی تاثیر سے جوہر حیات سے موصوف ہونا دراصل قوائے ارضیہ (تنتر) ہی کا کرشمہ ہے۔

جادوگری کا تاریخی پس منظر

تاریخی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے سحر جادو کی ابتدا بابل اور نینوا سے ہوئی۔ یہ زمانہ پانچ ہزار قبل از مسیح سے بھی پہلے کا تھا۔ ۱۸۴۹ء میں اور اس کے بعد کا نجیک نینوا کش اور اشود وغیرہ کے شاہی کتب خانوں میں دس ہزار سے بارہ جوختی دستیاب ہوئے ہیں اور اس وقت وہ برطانوی عجائب خانہ میں محفوظ ہیں۔ ان میں سے چھ سو ساٹھ

سحر جادو کے متعلق ہیں۔ یونان میں با قاعدہ اور باضابطہ سحر جادو کی ابتداء اسقیبوس نے عوام میں اس کے سحر انگیز معالجات کی بری شہرت ہوئی۔ امیر الوفاء نے ''مختار الحکیم'' میں تحریر کیا ہے کہ اسقیبوس حضرت ادریس علیہ السلام کا شاگرد تھا۔ اس نے نوے برس عمر پائی۔ اس کی موت کے متعلق یہ روایت بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے احکام الٰہی کی تعمیل میں اسے ایک آتشی ستون پر بٹھا کر عالم بالا کو لے گئے۔ اسقیبوس نے نے اپنے خاندان سے باہر کسی کو سحر جادو تعلیم نہ کیا۔ حکیم دوامیس اسکندرونی جو اسقیبوس کی انیسویں پشت سے تھا، اس نے سحر جادو کے اصول وقواعد مرتب کرنے کے علاوہ اسے اپنے ہی خاندان تک محدود نہ رکھا بلکہ عام کر دیا۔ یہاں تک کہ حکیم جالینوس ۹۵ء نے فن جادوگری کو یونان میں ایک با قاعدہ پیشے کے طور پر رائج کیا۔ حضرت موسیٰ کا واسطہ فرعون کے زمانہ کے جادوگر اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں سے تھا۔ حضرت موسیٰ نے فرعون کے گھر تعلیم پائی۔ شاہی خاندان کا فرد ہونے کی وجہ سے آپ کو اعلیٰ تعلیم دی گئی۔ اس زمانہ میں علم سحر، علم افلاک اور علم ریمیا وسیمیا عام تھا۔ اللہ پاک نے اس وقت کے علماء اور ساحروں کا مقابلہ کرنے کے لئے حروف کا علم آپ کو عطا فرمایا۔ قرآن حکیم میں ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے مقابلہ ومناظرہ میں ملک بھر سے جو جادوگر بلوائے گئے تھے انہوں نے رسیوں کو سانپ میں تبدیل کر دیا تھا۔ گویا جادو کی حقیقت کا قرآن بھی معترف ہے۔ انجیل نے صاف طور پر اس کی اصلیت کو تسلیم کیا ہے۔ مشہور مورخ البیرونی جو ۱۰۱۷ء سے ۱۰۳۷ء تک ہندوستان میں رہا۔ اپنی کتاب الہند میں ہندوؤں کے علم جادو کے بارے میں اور ان کے رہن سہن کے بارے میں تفصیلاً تحریر کیا، البیرونی نے علم کیمیا کو بھی جادو ہی کی ایک قسم کہا ہے۔

بابل میں جادو کی کثرت

بابل میں سریانی اور کلدانی قوموں میں جادو کا رواج بہت تھا۔ جیسا کہ قرآن پاک سے ثبوت ملتا ہے اور احادیث رسول ﷺ سے بھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بابل میں جادو کا بڑا زور تھا۔ اسی لئے حضرت موسیٰ کو اس جنس کا معجزہ دیا گیا جس میں اس زمانے کے لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے تھے۔ یعنی بظاہر جادو کی جنس سے معجزہ معلوم ہوتا تھا مگر جادو نہ تھا۔ مصر کے علاقہ میں آج بھی جادو کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون اپنی شہرہ آفاق کتاب مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک جادوگر نے اس کا جس پر وہ جادو کرنا چاہتا تھا کا پتلہ بنایا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر جس قسم کا جادو کرنا چاہتا تھا مخصوص منتر پڑھ کر اس پتلے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور ساتھ ہی وہی منتر بار بار پڑھتا رہا اور اس میں تعاون کے لئے جس کو شریک کیا تھا اسے قسم دلائی کہ وہ اس عزیمت کی تعمیل کرے۔ اس ڈھانچے کی اور منتر کے کلموں کی ایک خبیث روح ہوئی ہے۔ وہ جادو کے تھوک میں لپٹ کر نکلتی ہے اور اس پتلے میں پہنچ جاتی ہے اور اس کے پاس دیگر ارواحِ خبیثہ جمع ہیں۔ یہ خبیث روحیں جادو کئے ہوئے شخص کے ساتھ وہی کرتی ہیں جو جادوگر چاہتا ہے۔ علامہ موصوف تحریر کرتے ہیں کہ ہم نے ایسے جادوگر بھی دیکھے ہیں جو کسی کپڑے یا چمڑے کی طرف دل ہی دل میں کچھ پڑھ کر اشارہ کرتے ہیں اور وہ تار تار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح چرتے جانوروں کی طرف ان کا پیٹ پھاڑنے کے لئے اشارہ کرتے ہیں تو فوراً ان کی آنتیں پیٹ سے نکل کر زمین پر آگرتی ہیں۔

ہندوؤں کی مشہور کتاب ''رگ وید'' جو ۴۵۰۰ ہزار اور ۱۹۰۰ قبل مسیح کے درمیان لکھی گئی جو ایک ہزار بھجنوں اور منتروں کا مجموعہ ہے اسی طرح ہندوؤں کی کتب شام وید، یجر وید، اتھروید وغیرہ میں عجیب وغریب جادو پائے جاتے ہیں۔ رامائن اور مہابھارت ہندوؤں کی مشہور کتابیں ہیں۔ ان میں بھی عجیب وغریب سحر موجود ہے۔ تحفۃ الہند میں دیوی دیوتاؤں کی پیدائش کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ سحر وجادوگری کے سلسلے میں بہت سی غیر تاریخی روایات بھی مشہور ہیں۔ جن میں سے بعض کی تصدیق سامی النسل مذاہب کی الہامی کتب توریت، زبور، انجیل (عہد نامہ عتیق) اور قرآن مجید میں بھی بیان ہے۔ مثلاً ہاروت ماروت اور فرعونی جادوگروں کا تذکرہ قرآن پاک میں موجود ہے۔

تاریخ کے اوراق تو چند ہزار برس ہوئے شروع ہوئے لیکن جادو کی ابتداء اس سے بھی نہ جانے کتنے ہزار سال پہلے ہوئی۔ جادو اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود انسان قدیم ہے۔ المختصر یہ کہ سحر جادو کا خیال ہر مذہب میں ہی نہیں بلکہ ان گروہوں اور ان قوموں میں بھی پایا جاتا ہے جو وحشی

تھیں۔ احادیث کی کتب میں رسول اللہ ﷺ پر جادو کرنے کا ذکر ہے جس کے دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی آخری دو سورتیں معوذتین نازل ہوئیں۔ گویا جادو کی تاثیر اس قدر مؤثر ہوتی ہے کہ ایک پیغمبر پر بھی اس کی واردات ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایشیا کے ملکوں میں بھی جادوگری تھی، ہمارے براعظم میں بنگال کا جادو مشہور تھا۔ دنیا میں صرف ایک مسلمان قوم ہے جس نے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا۔ حیرت ہے کہ اب پاکستان میں مسلمان ہی ہیں جو جادو کرتے ہیں اور اس کا اتنا زور ہوتا جارہا ہے کہ ہر شخص جس کا مرض بڑھ جائے یا کسی کا کاروبار بند ہو جائے یا نحوست کے دور میں گرفتار ہو جائے تو اس کو شکایت ہو جاتی ہے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے اور یہ حقیقت بھی ہے جادو منتر کے بارے میں جو سائنس اور روشن خیال طبقہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہے، یہ اب بھی دنیا کے سب ہی ممالک میں کم و بیش مختلف اشکال میں رائج ہیں جن میں یورپ، امریکہ اور انگلستان بھی شامل ہیں۔

یورپی ممالک میں گزشتہ چند صدیوں سے سیاہ وسفید جادو پر بڑی جامع کتب طبع ہو رہی ہیں جن میں جادو کے قوانین، اصول اور جادوگری کے بے شمار اعمال ملتے ہیں: مثلاً

1. The Illustrated Anthology of Scorcery Magic and Alchemy.

مصنف نے ۱۹۲۹ء میں پہلی مرتبہ فرانسیسی زبان میں لکھ کر طبع کرایا تھا۔ پھر ملنڈن میں پہلی مرتبہ ۱۹۳۱ء میں انگریزی میں طبع ہوئی۔ اس وقت تک یہ مختصر کتاب تھی۔ دوبارہ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں انگریزی زبان میں مکمل طور پر طبع ہوئی۔ اس میں تسخیر ارواح، منتر، جادو، نقوش، نجوم، تنتر، قیافہ، دست شناسی، کیمیا گری کے موضوع ہیں۔

2. The Secret Lore of Magic

3. Transcendental Magic.

انگلینڈ میں پہلی بار ۱۸۹۶ء میں رائیڈر اینڈ کمپنی کے زیر اہتمام طبع ہوئی۔ اس کا پہلا امریکی ایڈیشن ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ اس کتاب میں جادو کے اصول، اقسام، تھیوری جو جادو کے کام کو زیر اثر لاتے ہیں پر بحث کی گئی ہے، جبکہ اس کے دوسرے نصف حصہ میں خاص جادوئی اوزار اور تیار کرنے اور ان سے کام لینے کے طریق درج ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں ارواح اربعہ، مردہ روحوں سے بات چیت کرنے، جنتر اور شیطانی روحوں کے بارے میں معلومات ہیں۔ یہ کتاب قدیم لاطینی اور یونانی کتب کا ترجمہ ہے۔

4. The magicians of the Golden Dawn.

5. HIstory of Magic.

6. The Key of Mysteries.

مختلف ممالک کی جادوگری پر ایک نظر

یوگا کی ہزاروں سالہ قدیم کتاب یوک تنتر میں جن سدھیوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سے ہمارے مسلم صوفیاؤں نے بھی استفادہ کیا ہے بلکہ تمام سلسلوں میں اکثر یوگا کی ورزشیں اور سانس کی مشقیں شامل ہیں۔

تنتر ودیا اور تانترک یوگا کے علاوہ ہندوستان کا ایک تانترک چکر ہے اور اس جادو کے ہندو برہما جی مہاراج سے منسوب کرتے ہیں۔ ہندو ویدوں کے مطابق ساری کائنات دیوتاؤں کے تحت ہے اور دیوتا منتروں کے مطیع ہیں اور منتروں کا جاپ سدھیوں سے ہوتا ہے۔ ویدک ودیا کے مطابق جو انسان چوبیس سدھیاں سدھ کرلے وہ پراسرار انسان بن جاتا ہے۔ مثلاً:

(۱) انیما : سدھی کا حامل اپنے جسم کو اپنی مرضی کے مطابق چھوٹا بڑا کرسکتا ہے۔

(۲) : لگھما : سدھی کا حامل اپنے جسم کو ہلکا کرنے کے فضاء میں اڑسکتا ہے۔

(۳) ہما : سدھی جسے حاصل ہو جائے وہ حسب خواہش اپنے جسم کو بڑھا سکتا ہے۔

(۴) پراپتی : سدھی مل جانے سے دلی خواہش پوری ہوتی ہے۔

(۵) وشتو : سدھی کو حاصل کرنیوالا بھوتوں کو قابو کر لیتا ہے۔

(۶) ایشتو : سدھی کے عامل میں یہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں فوراً چلا جاتا ہے۔

(۷) اتورکنی : سدھی سے بدن پر سردی اور گرمی کا اثر نہیں ہوتا۔

(۸) پرکایا دلیش : سدھی کو سدھ کر لینے والا انسان روح کی ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقلی کا عامل ہوتا ہے (Agrinst

Heresies) نامی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی عیسوی کے ایک جادوگر تیلیلے کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ کو حقیقتاً مصلوب نہیں کیا گیا تھا بلکہ انہوں نے سائمن کے جسم میں منتقل ہو کر مصلوب ہونے کا سارا عمل اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ تبت کے رہنے والوں کا بھی عقیدہ ہے کہ ان کے سب سے عظیم الامہ کی روح اس کی موت کے فوری بعد ایک نوزائیدہ بچے کے جسم میں چلی گئی تھی جو اس کا منتظر تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم مصری بھی اس فن سے واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے حنوط شدہ لاشوں کو مقبروں میں محفوظ کیا۔ مصریوں کی طرح تبت کے رہنے کے پاس بھی ایک کتاب ہے جسے (Book of The Dead) کہتے ہیں جس میں روح کے جسمانی قالب سے نکل جانے کے بعد روح کو فائدہ پہنچانے کے مختلف جادوئی طریقے اور ہدایات دی گئی ہیں۔

(۹) دوددورشٹی : سدھی کے عامل کی نظر ہزاروں میل تک کام کرتی ہے۔

(۱۰) وددوشرونی : سدھی کو سدھ کر لینے سے ہزاروں میں دور کی آوازوں کو سنا جاسکتا ہے۔

(۱۱) اگنی وشیہ : سدھی کا عامل آگ سے کھیلتا ہے۔ آگ اسے نقصان نہیں پہنچاتی۔ ہندو روایت کے مطابق گورو گورکھ ناتھ جی چوبیس سدھیوں کے عامل تھے۔

ایک انگریز مبصر اور مورخ مسٹر تھرسن نے ہندوستان کی سیاحت کے بعد ایک کتاب ''جنوبی ہند کا سحر'' تصنیف کی تھی اس میں جا بجا مالا باری ساحروں کا ذکر آتا ہے۔ مسٹر تھرسن لکھتے ہیں کہ یہاں ایسے نظر بند ہیں کہ وہ ذرا سی دیر میں آنکھوں کے سامنے سے غائب ہو جاتے ہیں۔ مختلف جانوروں کی شکلیں اختیار کر کے دکھا سکتے ہیں۔ بالعموم بھینسے، بلی اور کتے وغیرہ کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ لوگ ان سے بہت ڈرتے ہیں۔ یہ لوگ اگر کسی شخص کو مارنا چاہیں تو بھنسا بن کر دشمن کے گھر پر چلے جاتے ہیں اور اپنے سحر جادو کے زور سے اسے گھر سے باہر نکال لاتے ہیں اور اس کے پیٹ میں سینگ مار کر اسے ہلاک کر دیتے ہیں۔ غرض مالاباری جادوگروں کی مافوق الفطرت طاقتوں کا اثر نا قابل فہم حد تک پہنچ چکا ہے۔

بھان متی جادو

اگر ہم ہندوستان کی قدیم جادوئی تاریخ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ پراچین زمانہ سے غیر ممالک ہندوستان کو جادو اور اعجازی کرشمات کی سرزمین تصور کرتے ہیں جو کہ رشیوں، منیوں اور فقیروں سے آباد تھی اور جو ایسی کرامات دکھا سکتے تھے جو انسانی طاقت سے باہر تھیں۔ ہندو عقیدہ ہے کہ اندر دیوتا کے دربار میں جادو کا استعمال کیا جاتا تھا اور اس لئے اسے ''اندر جل'' کہتے ہیں۔ اور یہ روایت بھی مشہور ہے کہ راجہ بھوج اس فن جادوگری میں بہت مہارت رکھتا تھا اور اسی لئے اسے بھوج بازی یا بھوج ودیا کہتے ہیں۔ اس کی تاریخ کا آغاز حضرت عیسیٰ سے کئی صدیاں قبل یعنی مہاراجہ مالویہ کے زمانے سے ہے۔ راجہ بھوج کی دانا اور ہوشیار لڑکی بھان متی یعنی جادوگری میں یکتائے فن تھی۔ اسی لئے اس کے طریق کو بھان متی کا کھیل کہتے ہیں۔ بھان متی کے پراسرار جادو کے عامل ہمیشہ پنچ ذات مثلاً بھنگی، چمار وغیرہ بدکردار قسم کے لوگ ہوتے تھے اور بھان متی جادو کو عام طور پر دشمنوں کے خلاف انتقامی کارروائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بھان متی ایک خطرناک سفلی عمل ہے۔ بھان متی کے عامل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک کا کھیل پینتیس پتلی کا، دوسرے کا پینسٹھ پتلی کا ہوتا ہے۔ پینتیس پتلی کا اسی گاؤں میں بیٹھ کر عمل کرے تو اس کا عمل معمول پر اثر انداز ہوتا ہے، ندی پار ہو تو ناکام رہتا ہے جبکہ پینسٹھ پتلی کا عامل کسی پر عمل کو نے معمول ندی پار بھی ہو تو اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً بھان متی کا عامل اپنی گڑیا کے جسم کے دو ٹکڑے کر دے تو دشمن جہاں کہیں بھی ہوگا اس کے جسم کے بھی دو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اگر عامل اپنے گھر بیٹھ کر ہنڈیا میں گندگی ڈال دے گا تو دشمن کے گھر بھی ہنڈیا میں گندگی پائی جائے گی۔ اس بھان متی کا عامل اپنی پتلی کے کپڑوں کو آگ لگائے گا تو معمول کے کپڑوں کو بھی آگ لگ جائے گی۔ اگر عامل پتلی کو رسی سے باندھ کر درخت پر لٹکائے تو دشمن جہاں بھی ہو درخت سے لٹکا ہوا ملے گا۔ بھان متی عامل ہی دشمنان کے گھروں میں خون کی بارش اور کپڑوں کو آگ لگواتے ہیں۔

جادو کی یہ قسم بڑی خطرناک ہے۔ اس کے کرشمے اب بھی کبھی

کبھار پاکستان میں دیکھنے اور سننے کو ملتے ہیں۔

جزیرہ گونتی مالا : کی جادوگرنیاں کالی بلی میں اپنی روح داخل کردیتی تھیں، پھر یہ کالی بلی جس بیمار گھر جاتی وہ ہلاک ہوجاتا، اگرچہ اس بلی کو پکڑنا بے حد مشکل ہوتا، اگر اسے کوئی مضروب کرتا تو جادوگرنی کو سخت چوٹ لگتی۔

سوڈان : میں جادوگررات کو درندہ اور دن کو انسان بن جاتے ہیں۔

کیلی فورنیا : کے جادوگر طبیبوں کے بارے میں کہا جاتا ہیکہ وہ ریچھ بنجاتے اور ریچھ مارا جاتا تو یہ واپس اپنی شکل میں آجاتے۔

جزیرہ چکچی : کے جادوگر نہ صرف خود اپنی شکل بدلتے بلکہ حریف کی بھی شکل بدل دیتے تھے، اسے اینڈیر بناتے اور خود بھیڑیا بن جاتے، پھر یہ اینڈیر کو کھا جاتا۔

افریقہ : میں جادوگروں کا پورے کا پورا گروہ درندوں کی شکل اختیار کرلیتا اور پھر درندوں کا یہ غول مل کر دشمنوں کا صفایا کرتا۔

افریقہ میں جادو کی ایسی قسم پائی جاتی ہے جسے زومبی کا نام دیتے ہیں۔ اس جادو سے جادوگر کسی مردہ جسم کو اپنے دشمن کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے بھیجتے ہیں تو وہ مردہ جسم جادوگر کی مرضی کے مطابق اس کے دشمن کو تکلیف پہنچاتا ہے۔

زومبی : وہ مردہ جو زندوں کی طرح اُٹھ کھڑا ہوا اور زندگی سے محروم ہوکر بھی وہ کالے علم کے عمل کے ذریعہ چلتا پھرتا ہو، اسے زومبی کہتے ہیں۔

نائیجیریا : کے جادوگر شکل وصورتیں بدلنے کے کام کو ایک عام بات سمجھتے، دن کو دروازے کے سامنے اڑنے والا پرندہ، رات کو فضا میں تیرنے والی چمگادڑیں اور شکاری کا راستہ کاٹ کر جانے والے جانور سب کے سب جادوگر ہی ہوتے۔

مشہور ساحروں کے سحر کا مختصر جائزہ

حمورابی

قوم نوح کی سرزمین ''کالدہ'' کی سرزمین تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کے بعد قوم کالدہ ایک دفع پھر کفر وطغیان میں غرق ہوئی تو اس کا پرکاہن وستارہ شناس معترف ہوگئے۔ ان کاہنوں میں ایک کاہن کا نام حمورابی تھا۔ جو شان وشوکت میں اپنے وقت کے سلاطین وامراء سے بدرجہا زیادہ جاہ وحشمت رکھتا تھا۔ حمورابی نے کالدہ وآسور یہ دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک ملت کی بنیاد استورا کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا۔ چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام مید میں صائیبن کا ذکر آیا ہے۔ حمورابی نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود دریائے قارن سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھی اور حمورابی بیک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان، ایک مذہبی پیشواء اور ایک عالم علوم مخفیات اور جادوگر مانا جاتا تھا۔ بعض غیر ثقہ ومتعصب تاریخ دانوں نے توریت کے دس احکام کو حمورابی کے مجوزہ قوانین سے گڈمڈ کردیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت موسیٰ کو پتھر کی سلوں پر بننے والی توریت دراصل حمورابی کے کتبے تھے جو اس نے کوہ طور میں جگہ جگہ کھدوائے ہوئے تھے۔ خیر یہ ایک مذہبی موضوع ہے۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ حمورابی ایک ستارہ شناس اور ستارہ پرست کاہن اور زبردست جادوگر تھا اور اس نے ثوابت سے متعلقہ جو دعوتیں اور عملیا ونقوش پتھروں پر کھدوائے تھے وہ آج بھی عراق وشام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ثواب سے منسوب ہیں۔

فرعون

قصص الانبیاء میں فرعون کے باپ کا نام معصب اور دادا کا نام ملک ریان بیان کیا گیا ہے اور بعض مورخ نے لکھا ہے کہ فرعون کا نام معصب بن ولید بن ریان تھا اور عمر بھی تقریباً چار سو برس کی ہوئی اور اس عرصہ میں یہ کبھی بیمار نہ ہوا۔ اس نے خدئی دعویٰ کیا تھا، فرعون بڑا زبردست جادوگر تھا۔

روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو دعوت اسلام دی تو فرعون نے تقریباً چار ہزار مشہور اور نامور جادوگروں کو طلب کیا جو اس کے دربار میں رہتے تھے۔ سامری ان میں زبردست جادوگر تھا۔ سامری کے بارے میں ہم آئندہ تحریر کریں گے یہاں ہم فرعون کا جائزہ لیتے ہیں۔

(۱) فرعون مصر رامیس ثانی اور طامون غخ رانے اپنے خزانے کے اردگرد ایک ایسی بھول بھلیاں بنارکھی تھی جس کی دیواریں بڑی

اونچی تھیں، یہ جادوئی دیواریں یوں لگتی تھیں جیسے آسمان کے ساتھ مل رہی ہوں۔ جب کوئی خزانہ چرانے کی نیت سے اس بھول بھلیاں میں داخل ہوتا تو اس کے سامنے سیڑھیاں آتیں، جب وہ پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھتا تو اسے آخری سیڑھی پر ایک عجیب بھیانک انسان دکھائی دیتا جس کا اوپر کا حصہ انسان کا اور نچلا حصہ گھوڑے کا دکھائی دیتا اور اس کے ہاتھ میں کمان ہوتی، خزانہ چرانے والا ڈر کر بھاگ جاتا لیکن اگر وہ بڑے ہی مضبوط دل کا انسان ہوتا تو دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھتے ہی ایک تیز سنسناتا ہوا ایک تیر آتا جو اس کے سینے میں پیوست ہوتا اور خزانہ چرانے وہیں گھائل ہو کر رہ جاتا۔

(۲) فرعون مصر رامیس دل نے اپنے درباری جادوگروں سے چار زہریلے سانپ بنوا کر اپنے تخت کے چار پاؤں کے پاس بٹھا رکھے تھے، جب وہ کسی کو سزائے موت کا حکم دیتا تو وہی سانپ سزائے موت پانے والے کو ڈس لیتے۔

(۳) فرعون نے ایک ایسا طلسمی شیشہ تیار کیا تھا جو شہر میں ایک خاص جگہ لا دیا گیا تھا جس سے تمام نیک و بد حالات معلوم ہو جایا کرتے تھے۔

(۴) طاموں غ رانے اپنے شاہی باغ میں پھل دار درختوں کی حفاظت کے لئے ہر ایک درخت کے ساتھ ایک جادوئی پنجہ لگا رکھا تھا۔ جب کوئی چور پھل توڑتا تو یہ پنجہ اس کو مضبوطی سے پکڑ لیتا اور جب تک چوکیدار یا مالی نہ آ جاتا جادو کا پنجہ اسے چھوڑتا نہ تھا۔

(۵) طوطمی خاندان کی مصری ملکہ قلوپطرہ نے دریائے نیل کے کنارے ایک ایسی بارہ دری بنوائی تھی جس میں بہت سی جادو کی مورتیاں بنی ہوئی تھیں۔ جب وہ اس بارہ دری کی سیر کرنے جاتی تو ان جادوئی مورتیوں میں جان آ جاتی اور ناچنے گانے لگتی تھیں

نمرود

نمرود جادوگر نے بھی خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن یہ بات بہت ہی کم آدمیوں کو معلوم ہوگی کہ اس کی شہرت کا باعث کیا تھا اور وہ کونسی طاقت تھی جس کے بل بوتے پر اس نے خدائی دعویٰ کیا تھا۔ وہ نمرود جادوگر کے یہ سات جادو تھے۔ نمرود آج سے ساڑھے چار ہزار برس پہلے ہوا ہے۔ اس کا دارالسلطنت دنیائے قدیم کا وہ مشہور شہر نینوا تھا جسے قدیم زمانے کا لندن اور پیرس کہنا زیادہ مناسب ہے۔ جادو کی ابتداء بھی بابل اور نینوا سے ہوئی۔ نینوا کی شہر پناہ کا طول ساٹھ میل تھا، چوڑائی ستر فٹ تھی، اس شہر کی پناہ کی حفاظت کے لئے پندرہ سو برج برابر فاصلے پر قائم تھے جن کی بلندی دوسو فٹ تھی اور ان میں محافظ ہر وقت موجود رہتے تھے۔ شہر کی آبادی سات لاکھ تھی۔ نمرودی سن تقریباً ۲ ہزار ۵۰ برس پہلے ہوا ہے اور نینوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوا چھ سو سال پہلے تک موجود تھا، اس کے کھنڈرات بھی نظر آتے تھے لیکن ۶۲۳ء میں ہرقل اور خسرو پرویز کی باہمی جنگ کے دوران گھوڑوں کی ٹاپوں اور فوجوں کی ریل پیل نے اس کے کھنڈرات کا نشان بھی دنیا سے مٹا دیا۔

(۱) نمرود کا پہلا جادو

شہر پناہ کے باہر پانی کے ایک حوض میں سنگِ مرمر کی بطخ بنائی گئی تھی۔ جب کوئی غیر علاقے کا شخص شہر میں داخل ہوتا تو بطخ بہت زور سے چیختی، چلاتی اور اس قدر شور مچاتی کہ شہر کا بچہ بچہ اس کی آواز سن لیتا اور اس بات سے آگاہ ہو جاتا تھا کہ کوئی اجنبی شہر میں داخل ہوا ہے۔ شہر کے دروازے کے محافظ بھی ہوشیار ہو کر اجنبی کو روک لیتے تھے اور پوری طرح تسلی کر لینے کے بعد شہر میں داخل ہونے کی اجازت دیتے تھے۔ شہر کے عام باشندے بھی اطلاع حاصل کر لیتے کہ شہر میں داخل ہونے والا کس قسم کا شخص ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے اور کس غرض سے یہاں آیا ہے۔ اس طریق سے کسی بدمعاش، چور یا جاسوس وغیرہ کو شہر میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوتی تھی اور نہ ہی نظر بچا کر کوئی شہر میں داخل ہو سکتا تھا۔

(۲) دوسرا نمرودی جادو

ایک دھات کی خوفناک شکل بنائی گئی تھی اور اسے شہر کے باہر کھڑا کر دیا گیا تھا۔ جب کوئی درندہ یا دوسرا ایذا دینے والا جانور شہر کی طرف آتا تو یہ شکل جھپٹ کر اسے پکڑ لیتی اور کچل کر ہلاک کر دیتی تھی۔

(۳) تیسرا جادو

ایک ڈھول تھا جب کسی کے یہاں چوری ہوتی یا کسی کی کوئی چیز

کھوجاتی تھی تو وہ ان اشخاص کو جن پر اسے شبہ ہوتا ڈھول کے پاس لے جاتا اور ہر شخص ڈھول کو ہاتھ سے ضرب لگاتا مگر ڈھول خاموش رہتا تھا لیکن جوں ہی چور اسے ہاتھ لگاتا ڈھول ایک دم شور مچا دیتا جس سے چور پکڑا جاتا تھا، اس جادو کی وجہ سے شہر میں چوری مطلق نہ ہوتی تھی۔

(۴) چوتھا جادو

ایک آئینہ تھا جسے ''جہاں نما'' کہنا زیادہ مناسب ہے۔ اسے دیکھنے کا سال میں صرف ایک وقت مقرر تھا جس شخص کا کوئی عزیز سفر میں ہوتا اور اس کی اطلاع نہ ملتی تو وہ شخص مقررہ دن آئینے پاس چلا جاتا تھا۔ چنانچہ آئینے سے اپنے عزیز کی تمام حالت نظر آجاتی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا تھا کہ اس کا عزیز کہاں اور کس حال میں ہے۔ اگر مسافر فوت ہو چکا ہوتا تو اس کی لاش اور قبر وغیرہ اور وہ علاقہ جہاں قبر ہوتی نظر آجاتا تھا اور اگر زندہ ہوتا تو اسی علاقے میں جہاں اس وقت اس کا قیام ہوتا، چلتا پھرتا یا جس حالت میں بھی ہوتا نظر آجاتا۔

(۵) نمرود کا پانچواں جادو

شہر سے باہر ایک چشمے کے ارد گرد نمرود کی تمام سلطنت کا نقشہ زمین پر چونے وغیرہ سے بنایا گیا تھا اور پانی کے خارج ہونے کے لئے ایک طرف نالی بنادی گئی تھی۔ نقشے میں شہر اور علاقے چشمے کے انہی سمتوں میں بنائے گئے تھے جن سمتوں میں واقع تھے۔ جب کسی شہر یا علاقے کا حاکم یا رعایا باغی ہو جاتے تھے تو پانی کے خارج ہونے والی نالی بند کر کے پانی نقشے کے اس شہر یا علاقے پر چھوڑ دیا جاتا تھا جہاں بغاوت ہوتی تھی۔ یا کوئی دشمن حملہ آور ہوتا تھا۔ چنانچہ نقشے پر پانی پھرنے کے ساتھ ہی وہ علاقہ تباہ ہو جاتا تھا اور نمرود جادوگر کی طرف سے دوسرا حاکم جا کر کسی جنگ و جدل کے بغیر اس پر قبضہ کر لیتا تھا اور رعایا کے خوفزدہ انسان عاجزی سے سر اطاعت جھکا دیتے تھے۔ اس جادو کی وجہ سے نہ کسی حاکم کو سرتابی کا حوصلہ ہوتا اور نہ رعایا کو سرکشی کی جرأت اور نہ ہی تباہی کے خوف سے کوئی دشمن نمرود کے ملک میں قدم رکھتے تھے اور اس پر حملہ کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاتے تھے۔ نمرود اس جادو کی موجودگی میں فوج کے بغیر بھی اپنے ملک پر بڑے دبدبے اور طنطنے سے حکومت کر سکتا تھا۔

(۶) چھٹا نمرودی جادو

پانی کا ایک حوض تھا جس میں پینے والی چیزوں میں سے کئی آدمی ایک ایک چیز دودھ، شراب، شربت اور شہد وغیرہ ڈال دیتے تھے جو آپس میں بالکل مل جاتی تھیں لیکن جب کوئی شخص اس حوض سے گلاس بھر نکالتا تھا تو اس کے گلاس میں کسی ذرہ بھر ملاوٹ کے بغیر خالص وہی چیز نظر آتی تھی جو اس نے ڈالی ہو اور جو شخص نہ ڈالنے پر گلاس بھرتا تھا تو اس میں خالص پانی کے سوا اور کچھ نہ آتا تھا۔

(۷) نمرود کا ساتواں جادو

نمرود کے محل کے سامنے ایک معمولی درخت تھا لیکن اس کے سائے میں جتنے آدمی آنا چاہتے تھے وہ اتنا ہی اپنے سائے کو اسی قدر وسیع کر دیتا تھا کہ تمام آدمی آسانی سے سائے میں آرام پا سکیں۔

سامری

قصص الانبیاء میں ہے کہ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں ایک زرگر تھا۔ اس کا نام سامری تھا۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سامری حضرت موسیٰؑ کا بھانجا تھا، جب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ فرعون کے قبضہ سے نکال کر مصر سے چلے اس وقت یہ سامری بالکل بچہ تھا۔ جب دریا کے کنارے سب اکٹھا ہوئے تو لوگوں نے اس سامری کو بہت ڈھونڈا لیکن اس کو اس گنتی میں نہ پایا۔ مصر آتے وقت راستے میں اکیلا بیٹھا روتا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نے اس کو اپنے بازوؤں پر بہت روز تک رکھا۔ یہاں تک کہ جب ماں باپ اس کے گھر میں آئے تب حضرت جبرائیلؑ اس کو لے جا کر اس کے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر بٹھا کر چپکے سے چلے گئے کیوں کہ سامری کو حضرت جبرئیلؑ سے بہت محبت تھی، ان کے چلے جانے اور جدا ہونے کی وجہ سے بلند آواز سے رونے لگا۔ اس کا باپ اس کے رونے کی آواز سن کر اپنے گھر سے باہر نکل آئے۔ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اٹھا کر اسے گھر کے اندر لے گئے۔ اس کے بعد چند روز تک سامری نے زرگری سیکھی۔ جب حضرت موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا نائب بنا کر بنی اسرائیل میں چھوڑ گئے تھے اور ستر بزرگ آدمیوں کو لے

کر کوہِ طور پر گئے تھے اس کے بعد سامری نے فرصت پاکر سب قوم کو جمع کر کے کہا کہ آج بیس دن ہوئے ستر بزرگ آدمیوں کو لے کر حضرت موسیٰ کوہِ طور پر گئے۔ اس کے خدا نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ سب کوہِ طور پر مر گئے۔ اگر تم لوگ اس کی صداقت چاہتے ہو تو اس کے خدا کو میں تمہیں دکھاؤں تا کہ تم اس سے پوچھ لو۔ تب حال معلوم ہوجائے گا۔ انھوں نے کہا اچھا اس میں کیا مضائقہ ہے۔ تب سامری نے سونے سے ایک قالب صورت گائے بنا کر بطور سانچے کے اس کو آگ میں رکھ دیا اور پھر اس جادوگر نے سونا، چاندی کو اس آگ میں سانچے پر ڈال دیا۔ وہ پگھل کر پانی ہوکر اس قالب کے اندر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہ بچھڑے کی صورت بن گیا۔ سامری نے اس قالب کو آگ سے نکال کر ایک بچھڑا سونے کا خوبصورت اس کے اندر سے نکال کر رکھ دیا اور اس کا نام بھی گئو سالہ سامری رکھا اور پھر اسی کو قوم سامری پوجتی تھی۔

قرآن مجید میں ہے: اس نے (سامری) کہا کہ میں نے ایسی چیز دیکھی جو اوروں نے نہیں دیکھی، تو میں نے فرشتے کے نقشِ پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی، پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا۔ (طٰہٰ، آیت ۹۶)

اور بعض محققوں نے یوں لکھا ہے کہ فرعون کے دریا میں غرق ہونے کے وقت سامری طفل نہ تھا، بلکہ جوان تھا۔ اس وقت ایک شخص کو دیکھا کہ گھوڑے پر سوار ہوکر فرعون کے لشکر میں آیا۔ جب اس کا گھوڑا قدم اٹھاتا تو اس کے زیرِ سم مرتبے اور بزرگی سے تازہ گھاس پیدا ہوتی تھی۔ سامری نے معلوم کیا کہ شاید جبرئیل ہوں گے جو حضرت موسیٰ کی مدد کو آئے ہیں۔ اس وقت ایک مشت خاک ان کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اٹھا کر رکھ لی تھی اور پھر گئو سالہ (بچھڑے) کے منہ میں ڈال دی۔ بچھڑے کے منہ سے گائے کی آواز نکلتی تھی جسے قوم سامری پوجتی تھی۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ساحر فرعون سامری کے ہاتھوں کے تراشے ہوئے بت کا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے قدموں کی مٹھی بھر خاک کی تاثیر سے جوہر حیات سے موصوف ہونا دراصل قوائے ارضیہ ہی کا کرشمہ تھا۔

بعض روایتوں میں ہے کہ فرعون کے درباری جادوگروں میں سے بڑا جادوگر سامری تھا۔

گمنام جادوگر اور سربستہ جادو

دنیائے عجائبات کی تاریخ میں ہزاروں عجوبے پائے جاتے ہیں، ان میں سے ایک کا تذکرہ بذاتِ خود ایک حیرت انگیز عجوبہ ہے۔ ملک شام جسے سائبیریا کہتے ہیں وہ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی ''سارہؓ'' کے نام سے موسوم کیا گیا تھا، اس میں ایک ریگستان ہے جسے ''موت'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیوں کہ وہ اس قدر خشک اور گرم ہے کہ اس سے گزرنے کا ارادہ جو کوئی اولوالعزم انسان کرتا ہے وہ شدت تشنگی سے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ریگستان کا نام ''موتہ'' رکھا گیا ہے۔ ایک تو ریگستان بذاتِ خود ہی عجوبہ ہے لیکن اس میں نہایت حیرت انگیز چیز بھی ہے جسے آپ ایک سربستہ جادو کہہ سکتے ہیں۔ موتہ میں ایک بہت بڑا پتھر ہوا ہے جس پر پتھر کا ایک تخت رکھا گیا ہے۔ پتھر پر ایک برہنہ لاش پڑی ہوئی ہے، باوجود زبردست تحقیقات کے اس سربستہ جادو کا راز اب تک منکشف نہیں ہوسکا کہ وہ تخت اور لاش کب پہنچائے گئے۔ لاش پر موسمی حوادث کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نہ کوئی شخص وہاں جانا گوارا کرتا ہے۔ البتہ مصیبت میں مبتلا انسان وہاں فریادیں لے کر جاتے ہیں اور مراد برآتی ہے، اسی ریگستان میں ایک مندر ہے جو ایک پہاڑی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ سال بھر میں صرف چار دن مندر میں پوجا پاٹ کے لئے مخصوص ہیں۔ ان دنوں مندر کو بہت آراستہ کیا جاتا ہے اور مرد عورتیں بڑی تعداد میں وہاں آتے ہیں۔ شراب و کباب کا شغل ہوتا ہے۔ دورانِ جشن ایک نہایت چست و چالاک اور قوی ہیکل انسان نمودار ہوتا ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح پیدا ہوا ہے اور وہ بھی لوگوں کے ساتھ شغل، مے نوشی میں شریک ہوتا ہے۔ جب وہ بالکل بدمست اور از خود رفتہ ہوجاتا ہے تو ناچنے لگتا ہے اور ناچتے ناچتے مندر کی مورتی کے آگے سجدہ کرتا ہے۔ چند منٹ بعد وہ کھڑا ہوجاتا ہے اور اچھلتا کودتا ہوا پہاڑ کی چوٹی کی طرف دوڑتا ہے۔ وہاں خوب تالیاں بجاتا ہے اور پتھر کے تین ٹکڑے تین اطراف میں پھینکتا ہے۔ پھر وہ چیخ چیخ کے کچھ کہتا ہے جس کے الفاظ سمجھ میں نہیں آسکتے۔ پھر وہ نہایت تیزی اور گھبراہٹ سے اڑتا ہوا وادی میں چلا جاتا ہے وہاں وہ بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے اور مرغِ روح اس کے قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتا

ہے۔تمام لوگ بے تابانہ اس کی طرف دوڑتے ہیں اور اس کے بے حس وحرکت جسم کو اٹھا کر لاتے ہیں اور مندر کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔اس سے لوگ مختلف سوال کرتے ہیں اور آئندہ سال کے واقعات دریافت کرتے ہیں، وہ بے جسم وجان سب کے سب سوالات کا جواب دیتا ہے اور جو باتیں بتاتا ہے وہ عموماً صحیح ہوتی ہیں۔جب لوگ دریافت کر چکے تو لاش میں پھر زندگی کے آثار نمودار ہونے لگتے ہیں۔تھوڑی دیر میں وہ ہوش میں آکر اٹھ بھاگتی ہے اور پہاڑ میں غائب ہو جاتی ہے۔سال بھر تک وہ شخص نہ نظر آتا تھا، نہ اس کے مسکن کا پتہ لگتا ہے۔کئی بار کوشش کی گئی مگر معلوم نہ ہو سکا کہ یہ جادوگر کون ہے؟ کس طرح نمودار ہوتا ہے اور کہاں غائب ہو جاتا ہے۔اس کی پیدائش یا ظہور کے متعلق اتنا ضرور بیان کیا جاتا ہے کہ جشن کے دن مجمع میں ایک دھواں نمودار ہوتا ہے پھر اس میں انسان کی شبیہ پیدا ہوتی ہے اور آخر کار ایک زندہ آدمی بن کر مے نوشی کرتا اور کرشمے دکھاتا ہے۔

المقنع

خلافتِ عباسیہ کے دور میں تیسرے خلیفہ مہدی کے زمانے میں ۱۵۸ھ تا ۱۶۹ھ ایک شخص المقنع یعنی ''نقاب پوش'' نے بغاوت کی۔مشہور مورخ البیرونی نے اس کا نام ہاشم بن حکیم لکھا ہے۔لیکن ابن خلقان اس کا نام عطا لکھتے ہیں۔المقنع کو سحر جادو میں بڑی دسترس حاصل تھی، ریاضی اور کیمیا میں بھی وہ ماہر تھا۔اس نے خدا کا مظہر ہونے کا دعویٰ کیا، وہ اپنے پیروکاروں سے کہتا تھا کہ خدا سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے پیکر میں ظاہر ہوا، اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کے جسم میں آیا، پھر تمام پیغمبروں کے جسموں میں ظاہر ہوتا ہوا ابو سلم خراسانی کے قالب میں جلوہ گر ہوا، اس کے بعد خود اس کے جسم میں ظاہر ہوا۔المقنع پست قامت اور بدصورت انسان تھا۔ایک آنکھ سے محروم بھی تھا، اس لئے وہ ظاہری بدصورتی کو چھپانے کے لئے چہرے کو سونے کے پترے سے ڈھانپے رکھتا تھا۔اسی لئے اسے المقنع یعنی نقاب پوش کہنے لگے۔اس کے پیراؤں نے اس کی پرستش شروع کر دی تھی۔المقنع طرح طرح کی جادوئی کرشمے دکھا کر ان کے اعتقادات کو مضبوط کرتا رہتا تھا۔

المقنع نے سیماب اور بعض دوسرے کیمیاتی مرکبات سے ایک مصنوعی چاند تیار کیا۔یہ چاند قدرتی چاند کی مانند بڑھتا، گھٹتا تھا۔جس کی روشنی بارہ بارہ میل تک نظر آتی تھی۔المقنع نے اپنے پیراؤں کی ایک فوج بھی منظم کی اور خلیفہ مہدی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور کافی عرصہ اس کے لئے وجہ پریشانی بنا رہا۔آخر خلیفہ مہدی کے حکم سے مسبب بن زبیر اس فتنے کے استیصال کے لئے نامزد ہوا۔مسبب نے المقنع کو اس صدر مقام پر جا گھیرا۔اس نے جب دیکھا کہ بچاؤ کی کوئی صورت نہیں تو اپنی بیویوں اور دوسرے پیراؤں سے دریافت کیا کہ تم میں سے کون کون میرے ساتھ جنت میں جانا چاہتا ہے؟ جنت میں جانے کو بھلا کون تیار نہ تھا۔چنانچہ سب نے اس کا ساتھ دینے کی خواہش ظاہر کی۔آخر اس نے سب کو زہر پلا دیا اور خود تیزاب کے خم میں بیٹھ گیا جس سے اس کے جسم کے ذرات تیزاب میں تحلیل ہو گئے۔

بنگالی جادوگروں کا کرشمہ

تزکِ جہانگیر سے مغل شہنشاہ سلیم الدین جہانگیر نے تحریر کیا ہے۔ اس میں ہے کہ بنگال کے چند جادوگر جہانگیر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔علاوہ دیگر حیرت انگیز تماشوں اور کرشموں کے ریشمان اور آسمان والا کرشمہ سب سے زیادہ ہوش ربا تھا، اس کی تفصیل یوں ہے کہ ان جادوگروں میں سے ایک نے بڑھ کر بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ جہاں پناہ میرا ایک دشمن آسمان پر چڑھ گیا ہے۔میں سیڑھی لگا کر آسمان پر اس کے ساتھ لڑنے کے لئے جا رہا ہوں۔انشاء اللہ میں سے قتل کر کے اور فتح یاب ہو کر واپس آجاؤں گا اور ایک خوبصورت نوجوان عورت کو بادشاہ کی کرسی کے قریب بٹھا کر کہا کہ یہ میری پیاری خوبصورت بیوی ہے۔یہ حضور کے پاس میری امانت ہے۔اسے میری واپسی ت اپنے پاس محفوظ رکھیں۔چنانچہ جادوگر نے میدان میں کھڑے ہو کر ایک ڈوری کو آسمان کی طرف پھینکا کہ اس کا سرا نظروں سے غائب ہو گیا اور ڈوری ہوا میں معلق ہو گئی۔چنانچہ جادوگر ہتھیاروں سے مسلح ہو کر سیڑھی کی طرح اس پر چڑھ گیا اور تمام تماشائیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ایک لحظہ کے بعد وہ ڈوری ہلنے لگی اور بعدہٗ اس آسمان کی طرف سے خون کی دھار بندھ گئی اور اس میں خون ٹپکنے اور بہنے لگا۔تماشائی اس ڈوری کی عجیب وغریب حرکت اور اس میں خون

کے زمین پر جاری ہونے کو نہایت حیرت اور تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں جادوگر کے ہاتھ پاؤں اور ہفت اندام یعنی سب اعضاء یکے بعد دیگرے کٹ کٹ کر خون آلودہ حالت میں ڈوری کے قریب میدان میں آکر آسمان سے گرنے لگے اور آخر میں اس کا سر دھڑام سے میدان میں آکر گرا۔ اس پر جادوگر کی عورت جو بادشاہ کی کرسی کے پاس بیٹھی تھی چلا اٹھی اور زار زار روتی ہوئی اس جادوگر کی لاش کے پاس آکر کہنے لگی، یہ تو میرے خاوند کی لاش ہے۔ آسمان پر دشمن نے اسے قتل کر دیا ہے اور سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نیچے پھینک دیا ہے اور اپنے قبیلے کے جادوگروں کو مخاطب کر کے کہنے لگی کہ ایندھن وغیرہ کا سامان کرو۔ میں پیارے خاوند کے ساتھ ستی ہو کر زندہ جل مروں گی۔ چنانچہ جادوگروں نے فوراً ایندھن تیار کر کے ایک چتا بنالی۔ بادشاہ اور امراء و وزراء نے انہیں اس کام سے بہت روکا لیکن جادوگروں نے اس عورت کو چتا میں بٹھا کر اس کے خاوند کی لاش کے ساتھ آگ لگادی اور وہ چتا عورت سمیت ایک راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ بادشاہ اور تماشائی اس خوفناک منظر کو سخت حیرت اور استعجاب سے دیکھ کر دم بخود بیٹھے تھے کہ اتنے میں جادور مذکور ہتھیار لگائے زندہ اور صحیح سلامت اس ڈوری سے اترتے ہوئے نمودار ہوا اور ایک لحہ میں جہانگیر کے سامنے آکر بادشاہ سے یوں مخاطبہ ہوا کہ جہاں پناہ! حضور کے بخت و اقبال سے میں نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے اور جو لاش یہاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گری تھی وہ میرے دشمن کی لاش تھی۔ بعدہٗ بادشاہ سے اپنی بیوی کا طلب گار ہوا کہ میری امانت مہربانی کر کے مجھے واپس کی جائے۔ بادشاہ سلامت نے بہت معذرت کا اظہار کر کے کہا کہ اسے تو تیرے بھائیوں اور ہمراہیوں نے تیری لاش کے ہمراہ زندہ جلا کر ستی کر دیا ہے۔ ہم اس کا خون بہا دینے کو تیار ہیں۔ چنانچہ خون کا ابھی فیصلہ ہو رہا تھا کہ اتنے میں دہکتی ہوئی راکھ سے جادوگر کی عورت زندہ اور صحیح سلامت نکل آئی اور اپنے خاوند کے پہلو میں کھڑے ہو کر بادشاہ سے عرض کیا جہاں پناہ خون بہا کی تکلیف نہ فرمایئے میں زندہ اور صحیح سلامت ہوں۔ یہ ہوش ربا اور حیرت افزاء منظر دیکھ کر بادشاہ اور امراء و وزراء نے ان جادوگروں کو بڑے بھاری انعام و اکرام دیئے اور تماشائیوں نے بھی دل کھول کر نقد و جنس پیش کئے۔ آج تک دنیا کا کوئی جادوگر ایسا جادو کا کھیل دوبارہ پیش نہ کر سکا۔ ☆

ساس بہو کو تابع کرنے کا عمل

تسمیہ الم تر کیف خواب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں بن فلاں فعل ربك باصحاب الفیل الم یجعل بستم کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم بستم طیرا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم بستم کعصف ماکول بستم.

یہ سورت سات بار پڑھ کر شکر پر دم کریں اور مطلوب کو کھلائیں اور اگر نہ کھلا سکیں تو چیونٹیوں کو ڈال دیں۔

بہو کو تابعدار بنانا

اگر کسی کی بہو تابعدار نہ ہو اور اسے تابعدار بنانا مقصود ہو تو نقش مطلوب کے پہنے ہوئے کپڑے پر لکھ کر چراغ میں جلائے اور مطلوب کے نام کے اعداد کے مطابق یا ودود پڑھے، چراغ کی لو مطلوب کے مکان کی طرف رکھے، اول و آخر درود شریف نو بار مطلوب کے نام میں جتنے حرف ہوں اتنے ہی دن یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ بہو تابعدار ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر گیارہ ہزار مرتبہ یا ودود پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرتا رہے اور مطلوب کو تین دن تک کھلائے۔ انشاء اللہ حسب منشاء نتیجہ نکلے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۶	۴	۶
۳	۷	۳	۷
۸	۶	۴	۲
۵	۱	۹	۵

☆☆☆☆

جادو اور اس کی تباہ کاریاں

از قلم : غلام سرور شباب
ماہر علوم مخفیہ

سحرزدہ کی پہچان

ہر بیماری اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ علامات نہ ہوں تو بیماری کا پتہ نہیں چل سکتا۔ جادو لاعلاج ہرگز نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ علاج ذرا صبر آزما ہے۔ ذیل میں سحرزدہ پر جادو کے بداثرات سے جو علامات ظاہر ہوتی ہیں درج کی جاتی ہیں تاکہ آپ مسحور کی پہچان کرسکیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ سحرزدہ کا جسمانی علاج کرتے رہیں۔ کیونکہ سحرزدہ کا شافی علاج روحانی علم سے ہی کیا جاسکتا ہے اس لئے علامات سے آگاہی ضروری ہے۔ علامات سحر مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ایک سحرزدہ انسان یا جادوزدہ فرد کا زندگی کے معاملات میں رویہ بالکل ایسا ہوتا ہے جیسا کہ شوگر اور دل کے مریض کا یعنی مریض چڑچڑا اور بہت زیادہ حساس ہوجاتا ہے۔ بات بات پر رونے دھونے اور لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ذہنی طور پر بیزاری کا شکار اور ہر اس شئے سے جو کچھ روز قبل اسے پسند تھی، اب نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۲) شیطانی اعمال اسے بہت اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں اور ماضی کے کردار اسے ناپسند آنے لگتے ہیں۔ ہر برا کام اسے اچھا لگنے لگتا ہے، وہ ماضی کی طرف بار بار لوٹ لوٹ جاتا ہے اور جن سے اسے کبھی رغبت رہی ہو، انہیں شدت سے یاد کرنے لگتا ہے اور مستقبل کے بہت سے خواب اور بہت سے خدشات اسے آگھیرتے ہیں۔ یعنی اگلے پچھلے اعمال میں شیطان اسے الٹا پلٹا دیتا ہے۔

(۳) مریض خود کو بدقسمت جاننے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوکر کفر کی راہ اختیار کرلیتا ہے۔ تمام اچھے کام ایک ایک کرکے چھوٹ جاتے ہیں اور برے کاموں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

(۴) مریض کو کچھ سمجھایا جائے تو وہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ہر بات رد کرتا چلا جاتا ہے اور پاگلوں کی طرح شیطانی اعمال کی طرف رجوع کرتا ہے۔

(۵) مسحور پر جب جادو کا حملہ ہوتا ہے تو اس کی سانس اکھڑ جاتی ہے اور دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ ایسے میں مریض کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جاسکتا ہے کہ وہ کس قدر قابو سے باہر ہورہا ہے۔ اگر پورے گھر میں جادو کا اثر ہو تو ہر ایک لڑنے مرنے پر اتر آتا ہے۔

(۶) مسلسل جادو کے زیر اثر رہنے والے مریضوں کے بال اترنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض گنجے ہوجاتے ہیں۔

(۷) جادو سے بعض اوقات مریض بالکل پاگل ہوجاتا ہے اور اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھتا ہے۔

(۸) جادوزدہ شخص کا نماز میں دل نہیں لگتا یا نماز میں دل لگا نہیں پاتا۔

(۹) جادوزدہ گھر میں اگر جانور یا پرندے ہوں تو ان کے بھی بال و پر جھڑنے لگتے ہیں اور گھر پر جادو کے شدید حملے کی صورت میں وہ کھانا پینا یکسر ترک کردیتے ہیں اور چند روز بیمار رہ کر مرجاتے ہیں۔ بعض اوقات کپڑوں یا دیواروں پر خون کے چھینٹے بھی نظر آتے ہیں۔

(۱۰) اگر سحرزدہ مریض کوئی لائق طالب علم ہو یا طالبہ ہو تو علم کے حصول سے اس کی دلچسپی ختم ہوجاتی ہے، دماغ سست رہنے لگتا ہے اور بعض اوقات تو بالکل الٹ جاتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایسے جادوزدہ طالب علم اچانک آنا بند کردیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یوں وہ امتحان میں ناکام ہوجاتے ہیں۔ بالخصوص مقابلے کے امتحانوں میں اس قسم کی صورت حال بار بار دیکھنے میں آتی ہے۔

(۱۱) جادوزدہ مرد، عورت کے سر میں مسلسل درد رہتا ہے جو ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ جسم انتہائی تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تھکاوٹ کا احساس بہت ہی زیادہ ہوجاتا ہے۔ صبح اٹھ کر بھی تازگی کا احساس نہیں ہوتا۔ نیند نہ آنے کی شکایت بھی اکثر پیدا ہوجاتی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ نیند آتی ہے اور اہم کام نہیں ہوپاتے۔ گردن کے پچھلے حصے پر بوجھ اور کھنچاؤ رہتا ہے اور بائیں طرف کی پسلیاں

گرفت زدہ محسوس ہوتی ہیں۔ بعض اوقات جسم بہت بھاری ہوجاتا ہے اور ہڈیوں میں درد کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ طبیعت عموماً شدید بیزار اور سست رہتی ہے۔

(۱۲) گھر کے سنسان اور تاریک کونوں اور کمروں سے خوف محسوس ہوتا ہے ان تاریک جگہوں پر رکنے سے یہ تین چیزیں محسوس ہوتی ہیں۔

(الف) جسم میں عجیب سی سرسراہٹ اور سر کو چڑھتی ہوئی چیونٹیاں سی۔

(ب) جسم کے بائیں جانب بوجھ یا عجیب سی حرارت۔

(ج) سر کے بال سرکتے محسوس ہوتے ہیں۔ جسم اور آواز دونوں بھاری ہوجاتے ہیں۔

(۱۳) گھر میں عجیب سی بو پھیلی رہتی ہے۔ بعض اوقات ایسی بدبو کے جھونکے آتے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی پٹیاں کھول رہا ہو اور بعض اوقات گندگی کی بھی بدبو آتی ہے۔

(۱۴) جسم سے جب ہوا سی گزرتی محسوس ہو یعنی ایسا لگے کہ جسم جالی دار سی کوئی شئے ہے اور سرسراہٹ کے ساتھ کوئی ہوا سی یا تو اسمیں داخل ہو رہی ہے یا گزر رہی ہے تو سمجھ لیں کہ جادو کا حملہ اپنے عروج پر ہے۔

(۱۵) اذان سے قبل سخت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور جسم تھکاوٹ سی اور بخار سا ظاہر کرتا ہے۔

(۱۶) حملے کی شدت سے مسحور گھر کی اشیاء توڑنے یا گھر کے بے قصور افراد پر برسنا اور سخت زبان میں بولنا شروع کردیتا ہے۔ ایسا شخص بات بات پر جھگڑا کرنے لگتا ہے اور عجیب فساد پیدا ہوجاتا ہے۔

(۱۷) مسحور مریض کا چہرہ سخت تنا ہوا اور رنگ زرد ہوجاتا ہے، لہجہ بے رحم اور سمجھ بوجھ رخصت ہوجاتی ہے، کمزور بھی طاقت ور بن جاتا ہے۔ ایسے مریض کو اگر بدکلامی کرنے پر مارا پیٹا جائے تو اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا مزاج اور برہم ہوجاتا ہے پھر جادو کا حملہ دور ہوجانے کے بعد مریض پشیمان اور افسردہ ہوجاتا ہے۔

(۱۸) جس شخص پر جادو کیا گیا ہو، اس کے معدے میں مسلسل درد رہنا اس بات کی علامت ہے کہ اسے جادو کا عمل پلایا گیا ہے یا کھلایا گیا ہے۔

جادو کیسے کروایا جاتا ہے

جادو علوی ہو یا سفلی، اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ جادو کو کسی پر واقع کرنے کے ایک نہیں لاتعداد طریقے ہیں۔ عام طور پر کھانے پینے کی چیزوں میں کوئی سفلی عمل کردیا جاتا ہے اور پھر وہ چیز کسی کو کھلا یا پلادی جاتی ہے۔ یہ چیز جس کے جسم میں داخل ہوتی ہے اپنا اثر دکھاتی ہے اور ایسے جادو کا جو کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ ہوا ہو، علاج کرنا بھی قدرے دشوار ہوتا ہے کیونکہ کھانے پینے کی چیزوں کی وجہ سے مسحور کے رگ وریشے میں سرایت کرجاتا ہے اور خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر اپنا ناپاک ارادہ پورا کرنے کے لئے مطلوبہ فرد کے بال یا ہاتھوں پیروں کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کسی طرح حاصل کرلیتا ہے اور بعض اوقات صرف سر کے بال ہی کافی ثابت ہوتے ہیں۔ استعمال شدہ اَن دھلے کپڑے جادو کے عمل میں کام آتے ہیں، دھلنے کے بعد انسانی جسم کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں اور قوت لامسہ کا اثر ختم ہوجانے کی وجہ سے انسان سحر وجادو کی لپیٹ میں نہیں آتا۔

اگر یہ تینوں چیزیں دستیاب نہ ہوں تو پھر مطلوبہ شخص کے پاؤں تلے کی مٹی حاصل کرکے اس میں مردہ گھاٹ کی مٹی کے علاوہ گندے اور سفلی عمل سے تیار کی ہوئی چیزیں جادو کرنے والا ملاتا ہے اور پھر ایسی جگہ انہیں دبا دیتا ہے جہاں سے مطلوبہ شخص کو روزانہ گزرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ جادو کا اثر مسحور کے بدن پر پڑنا شروع ہوجاتا ہے کہ جن کا دواؤں کے ذریعہ علاج نہیں ہوتا۔ علاج کرنے والے تھک جاتے ہیں لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور مریض کی صحت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی لاتعداد طریقے ہیں۔ مثلاً گھر کی چوکھٹ پر کوئی چیز گڑوا دینا، گھر کے صحن میں جادو کے عمل والی کوئی چیز دفن کروا دینا، مطلوبہ افراد کا پتلہ بنا کر اس پر نام مع والدہ تحریر کرکے اس پر جادو اور سفلی علم کا عمل کرکے اسے کسی قبر میں دفن کروا دینا تاکہ ایک وقت

معینہ میں اس گرھت کے اثرات مریض مسحور کے قلب وذہن پر پڑنے شروع ہوں پھر اس کے بعد مسحور کا جسم لاغر اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض جانوروں کی ہڈیوں پر، جو اکثر حرام جانوروں کی ہوتی ہیں، مطلوبہ شخص کا نام لکھ کر کالے جادو کا عمل کیا جاتا ہے اور پھر اس ہڈی کو اس کے گھر یا آس پاس دبادیا جاتا ہے۔ بعض جانوروں مثلاً الو، چمگادڑ، زاغ، گربہ اسود اور مرغ سیاہ وغیرہ کے خون پر سفلی عمل کیا جاتا ہے۔ پھر اس خون کو مریض کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے جس سے اہل خانہ میں نفرت اور بے اتفاقی پیدا ہوجاتی ہے اور اکثر بیمار ہوجاتے ہیں۔

اسی طرح حلال جانوروں کے گردوں، دل اور کلیجی پر بھی سفلی اور کالا علم کرکے دشمنان کے گھروں میں ڈال دیتے ہیں۔ جس سے اہل خانہ کالے جادو کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ روز مرہ کے استعمال میں آنے والی کھانے کی چیزیں مثلاً سرخ مرچ، ہلدی، دھنیا، آٹا یا پھر کوئی پھل وغیرہ پر بھی سفلی عمل کرکے اس فرد کے گھر بھجوادی جاتی ہے جس پر جادو کا عمل کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو وہی شخص استعمال کرلیتا ہے جس کے لئے بھجوائی گئی ہیں تو جادوگر کا تیر نشانے پر لگتا ہے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آجاتا ہے اور برباد ہوجاتا ہے۔

بعض جادو غیر میعادی ہوتے ہیں اور بعض کی میعاد مقرر ہوتی ہے اگر میعادی جادو کی میعاد کے دوران مریض مسحور کا علاج کرالیا جائے تو جادو کا اثر باطل ہوجاتا ہے اور مسحور انسان خطرے سے نکل جاتا ہے۔ لیکن اگر میعاد پوری ہوگئی اور کوئی ڈھنگ کا روحانی علاج نہیں ہوسکا۔ تو مریض کی قوت دفاع گھٹتے گھٹتے کم سے کم ہوتی چلی جاتی ہے اور جسم پر ضعف اور مردنی طاری ہوجاتی ہے نیز جادو زدہ انسان کا روزگار بھی متاثر ہوجاتا ہے کیونکہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے، صرف اس کی جان ہی نشانہ نہیں بنتی بلکہ اس کا مال بھی نشانہ بنتا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ وبرباد ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی مریض مسحور جاں بحق بھی ہوجاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جب یہ بات مسلم ہے کہ موت جب ہی آئے گی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تو پھر کسی کے مارنے سے یا کسی کے جادو کرنے سے کوئی کیسے مرسکتا ہے۔؟

یہ بات بظاہر خوشنما اور قرین عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا برا سبب اختیار کرے گا، اس کے نتائج سامنے آکر رہیں گے اور یہ نتائج نظام خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہم نے آج تک کسی بھی صاحب عقیدہ انسان کو کرفیو کے دور میں یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ گھر سے باہر چلو، کرفیو سے کیا ہوتا ہے، گولی تو جب ہی لگے گی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا؟ کوئی شخص خواہ کتنا ہی راسخ العقیدہ ہو، زہر کا پیالہ یہ سمجھ کر نہیں پیتا کہ جب تک اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا زہر اثر انداز نہیں ہوگا۔

اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑائی اور فوقیت اپنی جگہ لیکن اسباب باذن اللہ ہر ہر معاملے میں اثر انداز ہوتے ہیں ۔آگ باذن اللہ جلاتی ہے، تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے، تریاق باذن اللہ حیات نو عطا کرتا ہے، زہر باذن اللہ بدن کو گلادیتا ہے۔ اسی طرح سفلی جادو اور کالا علم بھی باذن اللہ انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بھی لے لیتا ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ جس کی موت کاتب تقدیر نے سحر وجادو کے ذریعہ لکھ دی ہے، اس کی موت سحر وجادو کے ذریعہ ہی واقع ہوتی ہے۔ خواہ وہ سحر جادو کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو اگر کوئی زہر کی سمیت کا قائل نہیں ہوتا تب بھی زہر اس کو نقصان پہنچانے میں کسر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ آفتیں برپا کی جاتی ہیں۔

☆☆☆☆

ام الصبیان کیا ہے؟

ام الصبیان بچوں کا مشہور مرض ہے۔ جیسے (۱) جدہ (۲) شہانۃ (۳) الحرہ (۴) ام اللیل (۵) الخفہ بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ان کے سات نام ہیں اور بعض کے نزدیک دس اور بعض کے نزدیک بارہ نام ہیں۔ ام الصبیان ایک نہایت ہی طاقتور اور مہیب صورت کی جن عورت ہے۔ یہ ایسی خطرناک جنیہ ہے کہ جس پر اس کی نظرِ ستم ہو جاتی ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اس ملعونہ کو گرفتار کر کے اپنے دربار میں حاضر کیا تو اس نے بتایا کہ میری ہی نظر سے دنیا میں قبریں یا مُردوں سے پُر ہوتی ہیں۔ میری ہی نظر سے لوگ بیمار ہوتے ہیں۔ چھوٹے بچے میرے اثر سے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔ میری وجہ سے عورتوں کی گودیں بچوں سے خالی ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی شیر خوار بچے کو آپ دیکھیں کہ اسے قے اور دست آتے ہیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئی ہیں۔ ٹانگیں بالکل پتلی اور پیٹ بڑھ گیا ہے، بچے کے جسم کا رنگ کبھی لال، پیلا اور کبھی نیلا ہو جاتا ہے تو سمجھیں کہ اس کو یہی بیماری ہے۔ روحانی و جسمانی دونوں علاج کروائیں۔ قدیم اساتذہ عظام امام غزالیؒ، امام جلال الدین سیوطیؒ، خواجہ احمد دیربیؒ فرماتے ہیں کہ ام الصبیان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو عہد و میثاق لئے وہ سات عہد ہیں۔ یہاں کا تفصیلاً ذکر باعثِ طوالت ہوگا۔ اساتذہ عظام نے اپنے مجربات میں ام الصبیان کے علاوہ اطفال کے دیگر امراض کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہاں چند اعمال کی شرح بیان کی جا رہی ہے۔ حکیم جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت ذیل کے تعویذ (عہد ام الصبیان) کو اپنی کمر پر باندھے تو وضع حمل کی تکلیف سے محفوظ رہے گی اور وضع حمل کے بعد بچے کے گلے میں ڈالے تو انشاء اللہ بچہ سحر، جادو وغیرہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

حکیم موصوف لکھتے ہیں کہ حضرت اسماعیلؑ سے ام الصبیان نے کہا کہ جس کے پاس یہ عہد میثاق (تعویذ) ہوگا۔ میں اس کے پاس نہ جاسکوں گی اور کہا یا سیدی مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے پرندوں کو ہوا میں مسخر کیا ہوا ہے کہ میں اس پر ظلم نہ کروں گی، جس کے پاس یہ عہد ہوگا اس کے مکان کے نزدیک نہ جاؤں گی۔ پھر حضرت سلیمان نے حکم دیا کہ کچھ اور زیادہ کر۔ ملعونہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے زمین و آسمان کو فرماں بردار ہو کر آنے کا حکم دیا اور قسم ہے جبرئیل و میکائیل اور ملائکہ مقربین کے حق کی جو ان عہد و اسماء کو اپنے پاس رکھے میں اس کے پاس نہیں جاؤں گی۔ نہ رات کو نہ دن کو، حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کچھ اور زیادہ کر۔ ملعونہ نے کہا مجھے قسم ہے تیرے اسم و خاتم و قوت و لشکر کے حق کی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے حق کی اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے حق کی اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کے حق کی اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کے حق کی جو اس عہد رکھتے ہیں، جو اس کے جسم و تمام اعضاء سے نکل جاؤں گی جیسا کہ بال آٹے سے نکل جاتا ہے، پھر اس ملعونہ نے بارہ اسماء اور طلسم اور ایک خاتم بتلائی جو درج ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے خاتم کو سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کریں اور خاتم کے اردگرد دائرہ کی شکل میں طہاطیل لکھیں، پھر دائرہ ہی کی شکل میں ام الصبیان کے بارہ نام اور پھر طلسم تحریر کریں۔ حاملہ عورت ایک تعویذ کو اپنی کمر پر باندھے یا گلے میں لٹکائے۔ وضع حمل کے بعد بچے کے گلے میں ڈالا جائے۔ دوسرا تعویذ ماں، بچہ دونوں عرق بادیان میں گھول کر لیتے رہیں۔

نقش اگلے صفحہ پر ہے:

سوکڑا کا علاج

سوکڑا یعنی مسان کی بیماری سے بے شمار بچے ہر سال مرتے ہیں تجربات و مشاہدات اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جن عورتوں کو اٹھراؤ ہوتا ہے، سوکڑے مسان، ام الصبیان کی بیماری اکثر ان کے بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اب اٹھرا کیوجہ سے اولاد نرینہ کی پیدائش نہیں ہوتی۔

(۲) اٹھراء کیوجہ سے بچے کمزور اور لاغر پیدا ہوتے ہیں۔

(۳) اٹھراء کی وجہ سے بچوں کو ام الصبیان ہوتا ہے۔

یہ ایک ایسا نامراد مرض یا آسیب ہے جو امراض عورت سے کسی تندرست کو لگ جاتا ہے۔ اٹھراء کی مریض عورتیں تندرس عورتوں کے بچوں پر اکثر جادوٹوناکرتی ہیں اور یہ عورتیں ظالم قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کے سحر جادو اور ٹونے کے کئی اقسام ہیں۔ ایسی عورتیں ہی رات کو تازہ مرنے والے بچے (جس پر ٹونہ کرتی ہیں) کو برہنہ ہوکر قبر سے نکال کر غسل دیتی ہیں اور خود بھی غسل کرتی ہیں، پھر بچے کو سرمہ وغیرہ ڈالتی ہیں۔ بچے کو کنگھی کرتی ہیں اور دیگر طریقوں سے بچے کو خوبصورتی سے سنوارتی ہیں۔ اس تمام عمل کے دوران گھی کا چراغ روشن کرکے طرح طرح کے ٹونے کرتی ہیں اور پھر بچے کو قبر میں دفن کرکے واپس آجاتی ہیں۔ اس طرح سے اپنا مرض رآسیب دوسری عورتوں پر ڈال دیتی ہیں اور خود تندرست ہوجاتی ہیں۔ بعض مریض عورتیں ایسی تندرست عورت کو پہلے بچے کی آنول حاصل کرکے اس پر طرح طرح کے جادوٹونے کرتی ہیں، بعض عورتیں رات کے وقت کسی چوراہے میں غسل کرتی ہیں اور بوقت غسل طرح طرح کے جادوٹونے کرتی ہیں۔ اس طریقہ سے ان کا آسیب اٹھراء ختم ہوجاتا ہے اور غسل والی جگہ سے جتنی عورتیں گذرتی ہیں ان کو اٹھراء کا نامراد آسیب لگ جاتا ہے۔ ذیل کا عمل سوکڑے سے نجات کے لئے ایک مجرب عمل ہے۔

عمل

کسی خاص وقت اور دن کی ضرورت نہیں، کسی بھی دن ۱/۴ کلو سرسوں کا تیل لے کر قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے ایک ہی نشست میں ایک ہزار بار اسم باری تعالیٰ "یَاقَھَّارُ" پڑھ کر دم کریں۔ تین تین بار اوّل و آخر درود ابراہیمی ضرور پڑھیں۔ پس تیل اکسیر سوکڑا تیار ہے۔ صبح وشام مالش کریں۔ انشاء اللہ بچہ دن بدن موٹا تازہ ہوگا۔

حفظِ اطفال

ننھے منے بچوں کی حفاظت کے لئے ذیل کا گنڈا اکسیر ہے۔ کامل اعتقاد کی ضرورت ہے۔ بے اعتقاد ہمیشہ نامراد رہتا ہے۔ ذیل کا طریق میرے خاندانی مجربات میں سے ہے۔ بچوں کی ڈائن سحر، جادو، نظربد، ام الصبیان اور چیچک کے لئے قوی الاثر ہے۔ اس سے بچے کے دانت بھی آسانی سے نکل آتے ہیں بچہ ہر طرح سے محفوظ رہتا ہے۔ گنڈا حفظ اطفال تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیلے رنگ کے سوت کے سات تار لے کر سورت الرحمٰن پڑھنا شروع کریں۔ جب آیت فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَان پر پہنچیں تو ایک گرہ لگائیں اور خوب سخت کریں۔ سورۃ پڑھتے جائیں اور ہر بار آیت مذکورہ پر ایک گرہ سخت لگائیں اور دم کریں۔ سورۃ الرحمٰن مکمل ہوگی تو تیں گرہیں لگ جائیں گی۔ اب اس دھاگہ کو بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔ اول وآخر تین تین بار درود شریف ضرور پڑھیں۔

حفظ مال وجان کے لئے

خواجہ احمد دیربی اپنے مجربات میں لکھتے ہیں کہ ذیل کی سبعہ

اشکال کو ابن عباسؓ نے اسم اعظم کہا ہے۔ ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے ان اشکال سبعہ کو تین امر میں آزمایا۔ تو میں نے اس کو شمشیر تیز براں پایا۔

(۱) اشکال سبعہ کو جس کشتی میں رکھا گیا اس کو غرق سے امان ملی۔

(۲) اور جس مکان کے اندر رکھا گیا وہ جلنے سے محفوظ رہا۔

(۳) جس مال میں رکھا گیا وہ چوری سے محفوظ ہوا یعنی نہ چوری ہوا نہ رائیگاں ہوا۔ سبعہ اشکال یہ ہیں۔

XX و ھے |||| # A TTT XX

امیر المؤمنین وساقی المؤمنین چشمۂ صاف وشیریں وساقی حوضِ کوثر حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ نے سبعہ اشکال کو ذیل کے نقش کی صورت میں ترتیب دیا ہے۔ یہ نقش تحفظ مال وجان کے لئے قوی تر ہے۔ سحر، جادو، نظر بد، دافع سر، دشمنان وشیاطین وجنات کے لئے بھی مفید ہے۔

ساتوں شکل کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶ قول

XX	و	ے	||||	#	A	TTT	XX
TTT	XX	و	ے	||||	#	A	TTT
A	TTT	XX	و	ے	||||	#	A
#	A	TTT	XX	و	ے	||||	#
ے	#	A	TTT	XX	و	ے	||||
TTT	ے	#	A	TTT	XX	و	ے
و	||||	ے	#	A	TTT	XX	و
XX	و	||||	ے	#	A	TTT	XX

شوہر کے دل میں محبت پیدا کرنا

یہ نقش لکھ کر اگر مرد سے بیوی متنفر ہے تو مرد سیدھے بازو پر باندھے اور اگر بیوی سے شوہر متنفر ہے تو عورت اپنے الٹے بازو پر باندھے، موم جامہ ضرور کرلیا جائے۔

۷۸۶

۱۴	۲۰	۲۶	فلاں بن فلاں علی حب فلاں بنت فلاں
۱۲	۲	۱۲	۱۶
۱۸	۲۲	۶	۲۸

ہر ایک کو فرماں بردار کرنے کا عمل

یہ عمل زن وشوہر برادر اور فرزند و پدر کی محبت آپس میں اتفاق و واتحاد کے لئے بہت مجرب ہے کہ جن دو میں محبت کرانا ہو ان دونوں کے پہنے ہوئے کپڑے کی تقریباً دو ڈھائی بالشت لمبی اور چھنگلی کی برابر چوڑی پٹی پھاڑ لیں، دونوں کو ملا کر مثل ڈوری کے بٹ لیں، پھر یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا. یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ. اللھم فلاں بن فلاں بنت فلاں وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ. یہاں تک پڑھ کر اس اس ڈور میں ایک گرہ لگائیں، اسی طرح مرتبہ پڑھ کر سات گرہ لگائیں، جہاں فلاں بن فلاں لکھا ہے وہاں طالب اور اس کی ماں کا مطلوب اور اس کی ماں کا نام لیں، اس کے بعد گنڈے کو گلے میں باندھیں۔ دونوں میں ایسی محبت ہو کہ دیکھنے والے رشک کریں۔

باہر گئے ہوئے خاوند کو واپس بلانا

اگر کسی کا خاوند ملک سے باہر گیا ہو اور توجہ نہ دیتا ہو اور اسے واپس بلانا مقصود ہو تو اس کے نام کے اعداد نکال کر مذکورہ اتنی بار پڑھے مطلوب تین دن میں حاضر ہو، اگر پہلے یا دوسرے دن آجائے جب بھی تین دن پڑھے، اس کا عمل تین دن سے کم نہیں اور سات دن سے زیادہ نہیں کرنا پڑتا یا تو اس کی خیریت ملے یا پیغام آئے یا وہ خود آئے۔ سوال یہ ہے کہ اگر قیدی ہو تو سات دن میں کیسے آسکتا ہے؟ تو یہ عمل اتنا قوی تر ہے کہ اس کا اثر سب پر ظاہر ہوتا ہے، جن کے قبضے میں مطلوب ہو وہ سب اس کی حمایت کریں، اگر قیدی سات دن میں نہ مل سکے مگر اس کی آزادی کے آثار سات دن میں ضرور پیدا ہو جائیں گے۔ اگر مطلوب کے نام کے اعداد ۳۷۸۵ ہوں تو ان سب کو جمع کرلیں تو مرکب اعداد صرف ۲۳ ہوتے ہیں، صرف ۲۳ بار پڑھے جو حضرات تعداد نہ نکال سکیں وہ صرف ۴۱ بار پڑھیں۔

از قلم : حکیم غلام سرور شباب
(ماہرِ علوم مخفیہ)

آسب زدہ اور مسحور زدہ میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آسیب زدہ پر جن، شیاطین اور ارواحِ خبیثہ خود مسلط ہو جاتی ہیں مگر مسحور پر عامل یا جادوگر اپنے جادو، عمل والفاظ کلمات اور تعویذات کے ذریعے مسلط کر دیتا ہے یا لوگ اپنے دشمنان پر عامل یا دوگروں سے ایسا کروا دیتے ہیں۔

جادو کا اثر کیسے ہوتا ہے؟

جادو کے منتروں میں جنات اور ارواحِ خبیثہ اور شیاطین کی تعریف ہوتی ہے۔ جادوگران کو کارساز بنا کر کام کے لئے کہتے ہیں، ان سے مدد طلب کرتے ہیں تو جنات شیاطین اور خبیث ارواح خوش ہو کر جادوگروں کی مرضی کے مطابق کام کرتی ہیں۔ بعض جادو ایسے ہوتے ہیں جن میں جادوگر ارواحِ ارضیہ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کو خوش کرنے کے لئے مختلف قسم کے بخور روشن کرتے ہیں، سیاہ مرغے اور بکرے ان ارواح کو بھینٹ دیتے ہیں۔ تب ارواحِ ارضیہ مثلاً ہنومان، راون، لکشمی دیوی، کالی دیوی، پاربتی، کورگھ جتی وغیرہ جادوگروں کی خواہش کے مطابق کام کرتی ہیں۔

جادو اور جنات وشیاطین کا تعلق

سحر جادو کا تعلق جنات، شیاطین اور ارواحِ خبیثہ سے ہے۔ جادو کرنے والا دوسروں پر جادو کے ذریعے اس طرح کے شیطان وجنات مسلّط کر دیتا ہے جس سے اس کے دشمنان کو جسمانی بیماریاں لگ جاتی ہیں اور خبیث روحیں جانوروں کو مار دیتی ہیں۔ کاروبار تباہ ہو جاتا ہے یا گھر میں لڑائی جھگڑا، بے اتفاقی اور بے برکتی ہو جاتی ہے۔ چھوٹے بچے ڈرنے لگتے ہیں اور عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔

سحری اثرات کی کیفیات

سحر جادو سے پیدا شدہ صورتیں درج ذیل ہیں:

(۱) سحر جادو کی ایک قسم یہ ہے کہ میاں بیوی پیار محبت سے رہتے ہوں، یکا یک مرد اپنی بیوی سے برگشتہ ہو جائے، اس مقصد کے لئے جادو کا عمل مرد کے لئے کیا ہوتا ہے۔

(۲) عورت اپنے خاوند کو بغض کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے۔ سحر جادو سے پہلے اپنے شوہر کی عاشق زار ہوتی ہے، اس صورت میں سحر کا عمل عورت پر کیا اثر ہوتا ہے۔

(۳) یا عورت اپنے میاں کو حیوان سے زیادہ حقیر اور مبغوض سمجھنے لگتی ہے اور اس کی نظر جس وقت بھی شوہر پر پڑتی ہے تو وہ اس کو عجیب بھیانک شکل وصورت کا نظر آتا ہے۔

(۴) عورت کو بیاہ، شادی سے جادو کے ذریعے روک دیا جاتا ہے۔ لوگ اس کے پاس نکاح کا پیغام لے کر آتے ہیں مگر انکار سن کر مایوسی کے عالم میں واپس ہو جاتے ہیں۔

(۵) کنواری لڑکیوں کا پیغام آنا ہی بند ہو جاتا ہے۔ کہیں سے رشتہ ہی نہیں آتا۔

(۶) مرد اپنے گھر والوں، بیوی، بچوں سے بغض کرنے لگتا ہے۔

(۷) ایک قسم کا سحر بکریوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ بکریوں کے بچے مرنے لگتے ہیں۔ جادو کا عمل راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے تو جس بکری کی الکھن میں وہ عمل آ جاتا ہے اس کے بچے مر جاتے ہیں۔

(۸) ایک قسم کا جادو بکری یا دودھ دینے والے جانوروں کے لئے کیا جاتا ہے، یہ عمل براہِ راست ان جانوروں کے رحم پر اثر انداز ہوتا ہے، بچہ ادھ کچرا اسقاط ہو جاتا ہے۔

(۹) ایک قسم کا جادو چوپایوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس عمل سے چوپایوں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

(۱۰) ایک قسم کا جادو گائے کے لئے کیا جاتا ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنے تھنوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی اور تھنوں سے بجائے دودھ کے خون

آتا ہے۔

(۱۱) ایک عمل انسان کی اولاد مارنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد انسان کی اولاد مرنا شروع ہوجاتی ہے۔

(۱۲) ایک جادو کی قسم انسان کے شیر خوار اور چھوٹے بچوں کے لئے ہے۔ اس عمل کے موکل وشیاطین بچے کو بحیرۂ قلزم کا پانی پلا دیتے ہیں، وہ پانی پیتے ہی بیمار ہوجاتے ہیں یا مرجاتے ہیں۔

(۱۳) طالع برج سنبلہ میں منگل یا جمعہ کے دن عورت کا پتلا بنا کر راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ پتلا جس عورت الکھن میں آجاتا ہے اس کے پیٹ سے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکا پیدا نہیں ہوتا۔ اس عمل کے مؤکل مغرب اقصیٰ کی ایک بوٹی جو دریا کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ عورت کو کھلا دیتے ہیں، اس بوٹی کی تاثیر یہ ہے کہ نر اولاد کی پیدائش بند ہوجاتی ہے۔

(۱۴) مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے باندھ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی حقیقی طاقت سے محروم ہوجاتا ہے۔

(۱۵) نئی نویلی دلہن پر بھی جادو کیا جاتا ہے۔ دلہن اپنے شوہر کو بری اور غصہ کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس قسم کے سحر زدہ جوڑے میں ہمیشہ نااتفاقی اور ناچاقی رہتی ہے۔

(۱۶) ایک قسم کا سحر عورتوں کے لئے مخصوص ہے کہ وہ اپنے شوہر کو برا سمجھنے لگتی ہے۔

(۱۸) ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ عورت کے سر اور پیٹ میں پانی پیدا ہوجاتا ہے۔

(۱۰) ایک قسم جادو کی ایسی ہے کہ عورت کی شکل وصورت تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایسے اعمال میں جادوگر پرندہ الو کے اجزاء سے مسان تیار کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔

(۲۰) عورت کے اولاد کی پیدائش بند ہوجاتی ہے۔ ماہواری آتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

(۲۱) ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان کا مال مویشی وغیرہ سب تلف ہوجاتا ہے۔

(۲۲) میاں بیوی اور پورے گھر میں تفریق اور عداوت پیدا ہوجاتی ہے۔

(۲۳) گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا، ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

(۲۴) مرد یا عورت کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ وہ کسی علاج سے صحت یاب نہیں ہوتے، ادویات اثر نہیں کرتیں۔

(۲۵) مرد اپنے عہدہ اور مرتبہ سے تنزل پر آجاتا ہے۔ افسران ناراض رہنے لگتے ہیں۔

(۲۶) مرد کے پاس کوئی مال و دولت نہیں رہتا۔ خالی ہاتھ ہوجاتا ہے۔

(۲۷) ایک قسم کا جادو عورتوں کے لئے ایسا ہے کہ وہ کسی شوہر کے یہاں جم کر نہیں رہتی۔ طلاق لیتی رہتی ہیں اور لوگوں سے نکاح کرتی رہتی ہیں۔

(۲۸) مرد کو جلاوطن کردیا جاتا ہے۔

(۲۹) جو عورت صاحبِ حسن و جمال ہوتی ہے۔ سحر جادو کے ذریعے اس کا حسن و جمال مسخ ہوجاتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔

(۳۰) بچے اور بوڑھے خواب میں ڈرنے لگتے ہیں۔

(۳۱) بعض اوقات گھر میں بند الماریوں کے اندر رکھتے ہوئے کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

(۳۲) اور کئی گھروں میں جادو کے ذریعے آگ لگ جاتی ہے اور کافی نقصان ہوتا ہے۔

(۳۳) بعض اوقات گھر میں نامعلوم طور پر گوشت، ہڈیاں اور خون کے چھینٹے گرتے ہیں۔

(۳۴) گھر کے تمام افراد کے ذہن میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳۵) بعض دفعہ جادو کے ذریعے کنواری لڑکیوں کے سر کے بال کٹ جاتے ہیں۔

(۳۶) بکسوں میں بند کپڑوں کا تار تار ہوجانا وغیرہ سب جادو کے کرشمے ہیں۔

(۳۷) گھر میں مختلف چیزوں کا چوری ہوجانا زیورات، نقدی وغیرہ۔

(۳۸) گھر میں کنکر اور پتھروں کی بارش ہونا وغیرہ۔

تشخیص کے طریق

علاج سے پہلے تشخیص ضروری ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے ایسے مریضوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ جن پر جنات مسلط ہوتے ہیں۔ جنات سے مریض کو نجات دلوانا بھی اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ یار لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ ایسے جنات عامل اور اس کے خاندان کو ضرر پہنچانے سے باز نہیں آتے، ذرا سی غفلت ہونے پر عامل کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض احباب جسمانی امراض کے مریضوں کو طرح طرح کی دھونیاں دے کر پریشان کردیتے ہیں۔ حالاں کہ ان پر نہ تو جنات مسلط ہوتے ہیں، نہیں کوئی آسیب کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً عورتوں بالخصوص زیادہ عرصہ تک کنواری بیٹھی رہنے والی لڑکیوں کو ایک مرض اکثر ہوجاتا ہے جس میں ایسی لڑکیاں مبتلا ہوتی ہیں جن کی شادی کافی عمر گزرنے کے بعد ہوتی ہے۔ ایسی مریض عورتوں پر جناتی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ کبھی خوب ہنسنے لگتی ہیں، کبھی ہنستے ہنستے رونے لگتی ہیں اور کبھی اپنے اکیلے میں گفتگو کرنے لگتی ہیں اور دورے کی شکل میں فضول گفتگو کرتی ہیں۔ اپنے کپڑے پھاڑتی ہیں۔ بالوں کو نوچتی ہیں اور پھر بے ہوش ہو کر گر پڑتی ہیں۔ اس مرض کا نام ہسٹریا ہے۔ مردوں، عورتوں کے جلد امراض کے علاج کے لئے ملاحظہ ہو۔ راقم کی طبی کتاب "بیاض شباب"، بعض عورتوں کو حیض کی رکاوٹ کی وجہ سے بھی دورے پڑتے ہیں جسے جنات کا اثر سمجھا جاتا ہے اور لیکوریا کی پرانی مریضہ کو احباب کہتے ہیں کہ کالے علم کے تعویذات کا اثر ہے اور سادہ لوح عوام سے پیسے بٹورتے ہیں۔ سیلان الرحم (لیکوریا) حیض کی بندش، کمی بیشی اور باؤ گولہ میں مریضہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نظر نہ آنے والی چیز نے آکر اس کا گلہ دبادیا ہے اور اس حالت میں مریضہ کو حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے اور مریضہ بولنے سے قاصر ہوتی ہے۔ مردوں میں کئی ایسے مرد جو ایک عرصہ تک بدعات کا شکار رہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے مرد چلتے چلتے گر پڑتے ہیں۔ ایسے مردوں، جوان لڑکوں کو چکر آتے ہیں، اکیلے میں ڈر اور خوف محسوس ہوتا ہے۔ رات کو کبھی کبھی اپنے ہی سایہ سے ڈر جاتے ہیں اور کبھی کبھی معمولی سی آہٹ ہونے پر چیخنا چلانا شروع کردیتے ہیں اور کبھی کبھی رات کو سوتے میں خواب میں ڈرتے ہیں۔

ایسی علامات آسیب زدہ کی بھی ہوتی ہیں۔

مندرجہ بالا سطور لکھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ سب سے پہلے تشخیص کرلی جائے کہ آیا مریض کو مرض جسمانی ہے یا روحانی۔ اس پر آسیب مسلط ہے یا تعویذات کا اثر ہے یا اسے بدنی مرض ہے یا سحر جادو کا اثر ہے۔

تشخیص مرض

اگر مرض کے متعلق معلوم کرنا مقصود ہو کہ مرض روحانی ہے یا جسمانی، سحر جادو ہے یا جنات کا آسیب ہے تو درخت نیم کے برگ چار عدد لے کر ہر ایک برگ پر ذیل کی آیت تین تین بار پڑھ کر دم کریں اور مریض یا مریضہ کو کھلادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم. لَا یُجَلِّیْھَا لِوَقْتِھَا اِلَّا ھُوَ

(ا) اگر ذائقہ کڑوا ہو تو مرض بدنی یعنی جسمانی ہے۔

(ب) اگر ذائقہ نمکین ہو تو علامت سحر جادو اور تعویذات کی ہے۔

(ج) اگر ذائقہ میٹھا ہوجائے تو پھر آسیب کا اثر ہے۔

۲-دیگر طریقہ

ذیل کا نقش چار الگ الگ کاغذوں کے ٹکڑوں پر زعفران سے تحریر کریں۔ پہلے ایک دوپٹہ کو ناپ لیں (اگر مریض عورت ہو) اور اس کے چاروں کونوں پر یہ چاروں نقش باندھ دیں اور یہ دوپٹہ رات کو سونے سے کچھ دیر قبل مریضہ کے سر پر باندھ دیں۔ صبح کو دوپٹہ کھول کر پیمائش کریں۔ اگر مریض مرد ہو تو اس کے سر پر باندھنے والے صافہ (کپڑے) کے چاروں کونوں پر تعویذ باندھیں۔

(الف) اگر دوپٹہ سابقہ ماپ سے کم ہوجائے تو آسب کا اثر ہے۔

(ب) اگر زیادہ ہوجائے تو سحر جادو ہے۔

(ج) اگر برابر رہے تو مرض بدنی یعنی جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے

۱۶۰ ــــ ۱۱۹

۳-دریافت بیماری

اس نقش کو کوری ٹھیکری پر تحریر کرکے رات کو آگ میں ڈال

اعمال القرآنی مولانا محمد ... [illegible]

دیں۔ صبح نکال کر دیکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۳۴۱۱۱۲ع۴ع۹ع۵۱۸۳۱۱

۲۴۱۱۱۶۳ف۹۱۵۱۸۳۱۱

(الف) اگر حروف سیاہ ہی رہیں تو مرض جسمانی ہے۔
(ب) اگر حروف غائب ہو جائیں تو مریض پر جنات شیاطین کا اثر ہے۔
(ج) اگر حروف سرخ ہو جائیں تو مریض پر سحر جادو ہے۔
(د) اگر حروف سفید ہو جائیں تو مریض کو نظر بد لگی ہے۔

۴- تشخیص کا بے نظیر طریقہ

اس عمل سے اس وقت کام لیا جائے جب کسی مریض کی تشخیص مختلف طریق سے بھی نہ ہو سکے یا ایسے مریض جو علاج کروا کر تھک چکے ہوں۔ مرض کا پتہ نہ چلتا ہو، ادویات بے اثر ہو چکی ہوں یا علاج کروانے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہو اور یہ مثال صادق ہو چکی ہو۔
''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''

اکثر ایسا سحر جادو اور کالے علم کے تعویذات اور عمل کے ذریعے ہوتا ہے مرض کا پتہ نہیں چلتا۔ ایسے مریضوں سے ڈاکٹر اور حکماء عاجز ہوتے ہیں۔ ذیل کے عمل کو آزمائیں اور راقم السطور کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ عمل یوں ہے کہ اول سورۂ یٰسین شریف بامبین پوری ایک بار پڑھیں، پھر سورۂ رحمٰن پوری ایک بار پڑھیں۔ پھر سورہ مزمل ایک بار پوری پڑھیں۔ دوسری بار دوسرے رکوع سے شروع کر کے آخر تک پڑھیں اور یہ تین بار پڑھیں۔ تمام سورتیں معہ بسم اللہ پڑھیں اور اول و آخر درود شریف طاق بار ضرور پڑھیں۔

ایک شیشے کی صاف بوتل میں سات مساجد سے حاصل کردہ پانی ڈال لیں اور اس پر مذکورہ بالا عمل پڑھ کر دم کریں۔ مریض کو صبح و شام ایک ایک گھونٹ پینے کی ہدایت کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ مرض ظاہر ہو جائے گا۔

۵- طریقہ دریافت مرض، آسیب، جادو

ایک کوری ٹھیکری پر ذیل کا نقش تحریر کریں، بعدہٗ مریض / مریضہ کے سر سے سات بار اتار کر آگ میں ڈال دیں تاکہ ٹھیکری خوب گرم ہو کر سرخ ہو جائے۔ ٹھنڈا ہونے پر غور سے دیکھیں۔
(الف) اگر حروف سفید ہو جائیں تو سحر جادو اور تعویذات کا اثر ہے۔
(ب) اگر حروف سرخ ہو جائیں تو چڑیل، دیوی اور جنات وغیرہ کا اثر ہے۔
(ج) اگر غائب ہو جائیں تو آسیب پریوں کی جملہ اقسام ہے۔
(ہ) اور اگر حروف سیاہ ہی باقی رہیں تو بدن میں مرض جسمانی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۳۴۱۱۱۲ع۴ح۹ع۵۱۸۳۱۱

۶- طریقہ تشخیص عجیبہ

اس طریقہ کو مجھے چند بار قریب المرگ مریضوں پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ اس طریقہ سے مجھے تشخیص کرنے میں ہر بار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ عمل ایک طرح کا استخارہ ہے۔ اگر مریض کا حال معلوم کرنا ہو کہ اچھا ہو گا یا نہیں۔ بیماری بڑھ جائے گی، یا جلدی صحت یابی حاصل ہو گی۔ ذیل کے اسماء طلسمات کو ایک انڈے پر تحریر کریں اور رات کے وقت مریض کے سر کے پاس وہ مرغی کا انڈا خفیہ رکھ دیں۔ صبح کے وقت نکال کر اسے ابال کر دیکھیں۔
(الف) اگر انڈے کا رنگ سیاہ یا سرخ ہو گا تو سمجھیں گے کہ بیماری طویل ہو گی اور مریض مر جائے گا۔
(ب) اگر رنگ نہ بدلے تو انشاء اللہ مریض اچھا ہو جائے گا۔
طلسماتی اسماء یہ ہیں:
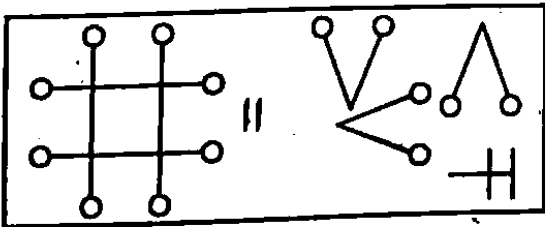
۷- تشخیص مرض بذریعہ سیارگان

یہ طریقہ میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے۔ میرا یہ صدری راز تھا جو کہ پہلی بار اس کتاب میں درج کر رہا ہوں۔ دنیائے تشخیص میں اس سے آسان اور سو فیصد درست عمل آپ کو نہ مل سکے گا۔ تشخیص کے اس طریقہ کو بچوں کا کھیل نہ بنائیں۔ اس سے صرف ایسے

وقت مدد لی جائے جبکہ مرض سے جسم کے مختلف حصے متاثر ہوں یا متعدد امراض جسم کے اندر پائی جاتیں۔ کبھی کچھ ہوگیا کبھی کچھ یا طبیب اور ڈاکٹروں کی تشخیص کسی مرض کی نشاندہی نہ کرے یا مدت تک ادویہ کا علاج کرنے پر بھی شفاء حاصل نہ ہوئی ہو۔ تب اس طریقہ سے تشخیص کر کے علاج کی طرف توجہ دیں۔

طریقہ یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس ایسا مریض آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے تب دیکھیں کہ کس سیارہ کی ساعت چل رہی ہے۔ پس ہر سیارے کے آگے نتیجہ درج ذیل ہے۔ اس طرح آپ کو مریض کے مرض کا بآسانی پتہ چل جائے گا۔

(۱) شمس : مریض کے بدن میں گرمی اور خشکی اعتدال سے زیادہ ہے، مرض کا سبب یہی ہے۔

(۲) قمر : اسے دونظر کی بیماری یعنی جن وانس کی نظر بد کا اثر ہے۔

(۳) عطارد : تعویذات کا اثر ہے۔ مریض ذہنی طور پر مفلوج ہے۔ گھر میں یا باہر سحر جادو دفن ہے۔

(۴) زہرہ : مرض عشق میں مبتلا ہے۔

(۵) مریخ : مریض پر جنات کا آسیب ہے۔ مرض بدن کے اندر سرایت کر چکا ہے۔ نیند کے اندر ڈرتا ہے۔

(۶) مشتری : غذا کے غلط استعمال سے مرض لاحق ہوا ہے اور مرض جسمانی ہے۔

(۷) زحل : مریض پر سحر جادو کا اثر عظیم ہے۔

تشخیص وعلاج

اگر آپ معلوم کرنا چاہیں کہ فلاں مریض کو نظر بد لگی ہے یا اس پر جنات وآسیب کا اثر ہے یا کوئی مرض ہے تو ذیل کے طریقوں سے معلوم کریں۔

طریقہ

مریض کے جوتے اتروا کر اس کے دائیں پاؤں کو پاکیزہ صاف مٹی یا راکھ پر لگوائیں تاکہ پاؤں کا نقش مٹی یا راکھ پر آبن جائے۔ اب اس نقش پا کی خوب پیمائش کر کے لکھ لیں۔ اس کے بعد سورہ ہمزہ شریف مع بسم اللہ تین بار پڑھیں۔ ہر بار آخر میں یہ کلمات تین تین بار پڑھیں۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَامَيْمُوْنَ يَا اَبَا نُوْحٍ اَنْ تُنْزِلَ عَلٰى هٰذَ الْاَثَرِ وَ تَبَيَّنَ مَا بِصَاحِبِهٖ مِنَ الْمَرَضِ اِنْ كَانَ مِنَ الْجِنِّ اَوْ مِنَ الْاِنْسِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَاِنْ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَطَوِّلْهُ وَ اِنْ كَانَ مِنَ الْاِنْسِ فَقَصِّرْهُ وَ اِنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ فَاَبْقِهٖ عَلٰى حَالِهٖ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ الْوَحَا ۳ بار، الساعة ۳ بار، مریض کے پاؤں کے نشان پر دم کریں۔ اب دوبارہ پیمائش کریں۔ پس اگر۔

الف : نقش پا چھوٹا ہو جائے تو اثر جنات ہے یا آسیب و پری کا اثر ہے۔

ب : نقش پا بڑا ہو جائے تو وہ گزند انسان سے ہے۔

ج : نقش پا بدستور رہے یعنی پہلی پیمائش کے مطابق ہی رہے تو اس سے معلوم ہوگا کہ وہ صدمہ مرض منجانب اللہ ہے۔

پہلی صورت میں یعنی اگر نقش پا چھوٹا ہو گیا ہے تو اس کے لئے:

الف : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (بنی اسرائیل)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ. فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (المومنون ۱۱۵)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ. فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ. (سورہ رحمٰن، ۳۳، ۳۵)

ان تمام آیات مبارکہ کو سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ تعویذ کو چمڑے وغیرہ میں بند نہ کیا جائے بلکہ ایسے معطر کر کے چاندی یا کسی بھی دھات کی تختی میں بند کیا جائے۔ انشاء اللہ مریض تندرست ہو جائے گا۔

ب : اگر نقش پا بدستور رہے تو اس کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ آخر سورہ تحریر کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنے کے لئے دیں۔ یہ سورۃ حشر پ ۲۸ کی آخری چار آیات ہیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ ☆

سورۂ الکوثر سے شفاء

سید علی حسن شاہ، لاہور جس کسی کو رسولی ہوگئی ہو اور اس کے علاج کے باوجود بھی آرام حاصل نہ ہوتا ہو تو ایسے میں حضرت شیخ منان رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ ذیل کا عمل بے حد نافع اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے پیر، منگل، بدھ تین روزے بہ نیت شفاء رکھے، تیسرے دن بوقت زوال غسل کرے اور اپنے رب کے حضور جانے کی تیاری کرے، اس کے لئے ایک پاک صاف کپڑا ہمراہ لے کر مسجد یا گھر کے کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر چار رکعت نماز نفل بہ نیت شفاء رسولی اس طریقہ سے ادا کرے کہ اس میں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون (سات مرتبہ)، سورہ کوثر (سات مرتبہ)، سورہ اخلاص (سات مرتبہ)، سورہ فلق (سات مرتبہ)، سورہ الناس (سات مرتبہ) پڑھے پھر خشوع و خضوع کے ساتھ تمام ارکان نماز سے فارغ ہو کر گلے سے تمام کپڑے اتار کر وہی پاک صاف کپڑا پہن لے اور پھر زمین پر دایاں رخسار رکھ کر ذیل کی دعا سات مرتبہ کم از کم اور جتنا زیادہ ہو سکے انتہائی خشوع و خضوع اور الحاح وزاری سے مانگے۔

دعا یہ ہے: یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاکْشِفْ مَابِیْ مِنْ ضَرٍّ وَّ مُعْتَقِدَۃً وَالنَّبِیَّ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعِنِّیْ عَلٰی بِتَمَامِ الْفِتْنَۃِ وَاَذْھِبْ مَابِیْ فَاِنَّہٗ قَدْ آذَانِیْ وَ غَمَّنِیْ.

''اے اکیلے اے عزت والے، اے کریم، اے بے حد رحیم و شفقت کرنے والے، اے قریب، اے قبول کرنے والے، اے سب پر رحم کرنے والوں سے زیادہ رحمت نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر اور میری بدحالی اور رنج کو دور فرما اور مجھے دنیا و آخرت میں عافیت کا لباس پہنا اور اپنی پوری نعمتوں کے ساتھ مجھ پر احسان فرما اور میری اس تکلیف کو دور فرما، اس بیماری نے مجھے اذیت پہنچائی اور غم میں ڈالا ہے۔''

اس عمل کو روزانہ تا حصول شفایابی جاری رکھے۔ انشاء اللہ شفا کاملہ سے معمور ہوگا اور رسولی ختم ہو جائے گی۔

حفاظت از دشمنان

جو شخص اپنے دشمنوں کے ہاتھوں نقصانات اٹھاتا رہتا ہے اور چاہے کہ اس کے دشمن آئندہ اس کو کسی بھی قسم کا ضرر نہ پہنچا سکیں تو اس کے لئے ذیل کا نقش سورہ کوثر بے حد نافع اور مفید ہے۔

نقش یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق جبرائیل	اِنَّا	اَعْطَیْنٰکَ	الْکَوْثَرَ ﴿حق میکائیل﴾
	فَصَلِّ	لِرَبِّکَ	وَانْحَرْ
	اِنَّ	شَانِئَکَ	ھُوَ الْاَبْتَرُ
	اَلْحَفِیْظُ	یَا حَفِیْظُ	حَفِظْتَ

من شر الفلاں بن الفلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھیں

درد کمر

جو فرد شدید کمر درد میں مبتلا ہو اور کسی طرح آرام نہ آتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل نافع اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے چینی کی سات طشتریاں لے کر ان پر سورہ کوثر بمعہ بسم اللہ شریف اور آیات ذیل زعفران و گلاب سے لکھیں اور بعد ازاں ان طشتریوں کو روغن زیتون سے باری باری دھو کر اس روغن زیتون کو کسی شیشی میں محفوظ فرمالیں اور بعد ازاں روزانہ رات کو اس روغن زیتون کی مالش کمر پر کر کے اوپر کپڑا ڈال کر سو جائیں۔ صبح کو اٹھ کر نیم گرم پانی سے غسل کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم کے عمل سے کمر درد سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا مل جائے گا، اگر اس عمل کو مسلسل اکیس یوم تک کر لیا جائے تو زندگی میں پھر کبھی بھی یہ مرض لاحق نہ ہوگا۔

آیات مبارکہ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی. اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرٰھِیْمَ وَ مُوْسٰی.

ارباب دانش کو جادو کے وجود میں ذرا سا بھی شک نہیں کیوں کہ

جادو اور اس کی قسمیں

از: قلم حکیم غلام سرور شباب
(ماہر علوم مخفی)

اقسام سحر جادو

جادو کی پہلی قسم وہ ہے جس کا علم ہاروت اور ماروت سے نکلا ہے، بابلیوں نے اس علم کو ان سے سیکھ لیا تھا اور اسی علم میں وہ تعمق بہت کیا کرتے تھے اور کلدانی جو بابل کے رہنے والے تھے اسی علم میں زیادہ تر مشغول تھے۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ بابل کے حکیموں نے نمرود کے زمانہ میں جو بابل کا بادشاہ تھا، سات طلسم بنائے تھے جو وہم وادراک میں نہیں آسکتے تھے اور ان کے سمجھنے سے عقل قاصر ہے، ان ساتوں طلسموں کا ذکر اپنی ہم اپنی کتاب ''ردِ سحر'' حصہ اول میں لکھ چکے ہیں۔ یہاں ہم مصری اور بابلی جادو کی اقسام تحریر کرتے ہیں۔

قسم دوم

جادو کی دوسری قسم وہ ہے جس سے جادو کا عمل پڑھ کر جن شیاطین اور ارواح خبیثہ کی تسخیر کی جاتی ہے، جادوگر انہی ارواح خبیثہ کو لوگوں پر مسلط کر کے یا ان کی چوکی بٹھا کر پریشان کرتے ہیں۔

قسم سوم

جادو کی اس تیسری قسم سے جادوئی عمل پڑھ کر بھوتوں اور شیاطین کے سرداروں کو قابو کیا جاتا ہے اور پھر ان سے کام لیا جاتا ہے۔

قسم چہارم

چوتھی قسم کا جادو صرف روحانیات اور تخیلات سے تعلق رکھتا ہے جس میں جادوگر اپنے خیالات کے زور سے یا جنی یا شیطانی ذرائع سے دوسروں پر اثر ڈالتا ہے۔

قسم پنجم

پانچویں قسم کے جادو میں خواص اشیاء کے کرشمے دکھائے جاتے ہیں، مثلاً انگلیوں کا آگ سے روشن کر لینا، اگر چراغ سے انگلیوں کو روشن کیا جائے تو انگلیاں مثل شمع کے روشن ہو جائیں گی مگر جلنے نہ پائیں گی۔ دراصل یہ جادو نہیں ہے بلکہ علم ریمیا یعنی شعبدوں کا علم ہے۔

ایک اور اعتبار سے جادو کی اقسام :

جادو کی تین اقسام ہیں۔

(۱) فطری (۲) علوی (۳) مافوق الفطرت۔

فطری جادو

فطری جادو وہ ہے کہ جس سے قوانین قدرت کے موافق عجائبات کا ظہور ہوتا ہے اور نظام کائنات اسی فطری جادو سے قائم ہے، مرنا، جینا سب اسی جادو سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ بہت سے عجائبات سماویہ مطلق سمجھ میں نہیں آتے، جو روز مرہ یا کبھی کبھی ہماری آنکھوں کے آگے حادثات ہو کے معدوم ہو جاتے ہیں، جن کا سبب ہم نہیں دریافت کر سکتے اور جن کے حادثات ہونے کے صحیح اسباب ہماری ضعیف اور محدود عقول نہیں پاسکتیں تو بھی اس صورت سے ہمارے بہت سے تجربے فطری فلسفہ بالخصوص بجلی علم مناظر و مرایا اور علم قوت مقناطیسی اسی قسم کے جادو کی ایک شکل پیدا کرتے ہیں، ناواقف اور جاہل لوگ ان ہی کو معجزہ اور کرامت سمجھتے ہیں۔

علوی جادو

علوی جادو وہ ہے جس کے ذریعہ سے ہر قسم کی ارواح اور ستاروں پر قدرت حاصل ہو جائے اور پھر انسان پر پورا قبضہ ہو جائے۔

مافوق الفطرت

وہ جادو ہے، جس سے شیاطین اور اجنہ ارواح خبیثہ مسخر ہو سکیں، ایسا جادوگر بعض اوقات فطرت کی قوتوں پر جادو کے زور سے غالب ہو جاتا ہے لیکن درست یہ ہے کہ فطری قوتوں پر کوئی مکمل طور پر غالب نہیں آ سکتا۔

بھاری جادو کے پانچ طریقے اور خصوصی علامات

بھاری قسم کے جادو کی مندرجہ ذیل پانچ اقسام ہیں۔

(۱) آٹے یا مٹی یا موم کا پتلا بصورت دشمن بنا کر پتلے کے اوپر نام تحریر کرتے ہیں، پھر افسوں گر جادو کا عمل پڑھ کر اس عمل کے بیر، دیوی، دیوتا یا خبیث روح کو دعوت دیتے ہیں اور پتلے کے بدن میں ببول کے کانٹے یا سوئی چبھوتے ہیں اور اپنے جادو کے عمل کے مؤکل کو تکلیف اور دکھ دینے پر مقرر کر دیتے ہیں پھر اس پتلے کو دشمن کے مکان یا گھر میں موقع پا کر دفن کر دیتے ہیں، پس جب یہ گڈا دفن ہو جاتا ہے تب سے وہ بیچارہ جس کے نام پہ جادو کا عمل کیا گیا ہوتا ہے، دن رات ایسی حالت میں رہتا ہے کہ اس کے جسم میں جا بجا سوئیاں چبھتی ہیں اور بدن میں چیونٹیاں چلتی رہتی ہیں۔

تمام بدن میں گرمی کی حدت بڑھ جاتی ہے اور بدن میں آگ جیسی تپش رہتی ہے، گرمی سے دل گھبراتا ہے اور سحر زدہ بے قرار اور پریشان رہتا ہے۔ مؤثر علاج نہ ہو سکے تو یہ علامات روز بروز بڑھتی ہیں اور آخر جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔

(۲) اس دوسری قسم کے جادو میں جادو کرنے والے ایک کوزہ سفال آب نارسیدہ لے کر مطلوبہ فرد کا ایک پتلا یا گڈا آٹے، مٹی یا موم سے بنا کر رکھتے ہیں اور اس کوزہ میں پتلے کے ہمراہ سات قسم کی مٹھائی اور پھول رکھ دیتے ہیں، پھر جادو کا عمل پڑھ کر کسی خبیث روح مثلاً کالی، لونا چماری، درگا دیوی، کلوا بیر، ڈاکنی یا جھلی وغیرہ کی چوکی بٹھاتے ہیں اور پتلے کے بدن میں سوئیاں چبھو دیتے ہیں اور خبیث روح کو اپنے مقصد کے پورا کرنے کی قسم دیتے ہیں۔ پھر اس کوزہ پر جلتے ہوئے چراغ اور تمام سامان کو خبیث روح کی بھینٹ کے ہمراہ چلتے پانی نہر، ندی یا دریا میں چھوڑ دیتے ہیں پھر کیا ہوتا ہے اس جادو سے مریض بے چارہ مثلاً آب رواں اپنے آپ کو سمجھتا ہے اور ہر وقت اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور بے چارے کا دل ڈوبتا ہے، بدن خوف اور گھبراہٹ سے کانپتا ہے، مریض انتہائی بزدل ہو جاتا ہے۔

(۳) دیوالی یا دسہرہ یا چاند اور سورج گرہن کے اوقات میں جادوگر کسی ارواح ارضیہ کی جادو سے سدھی کر لیتے ہیں، کیونکہ ہنومان، کالکاں، بھیروں، نارسنگھ، پستا جنی، سیتا اور جٹا دھاری وغیرہ کو قبضہ میں لانے کے لئے یہ اوقات مؤثر ہوتے ہیں۔ جادوگر ان کے جادو منتر کو سدھ کر لیتے ہیں اور ان کی بھینٹ دیتے ہیں پھر سال بھر ان سے کام لیتے ہیں اور جب کسی انسان خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ کو تکلیف اور رنج والم میں مبتلا کرنا چاہیں تو جادو کرنے والے اپنی مددگار و معاون روح کی بھینٹ دیتے ہیں اور اس کی چوکی چلاتے ہیں اور کچھ میعاد مقرر کرتے ہیں جس کے لئے جادو کیا گیا ہو۔

چوکی یوں چلاتے ہیں کہ کسی ٹھیکرے میں دشمن کا پتلا اور سامان رنج والم رکھ کر چراغ جلا کر جادو کا عمل پڑھ کر روح خبیث کو کام پر لگاتے ہیں، اس جادو سے مریض کے تمام بدن میں درد ہوتا ہے، دل گھبراتا ہے، افشار خون بڑھ جاتا ہے، کلیجہ بھاری ہو جاتا ہے، یا پھر منہ یا پاخانہ یا پیشاب کے راستے خون آتا ہے، یا پھر بدن اور کپڑوں پر خون لگ جاتا ہے، یا خون کے چھینٹے پڑتے ہیں، ہر وقت بدن جلتا رہتا ہے، حتیٰ کے سحر زدہ کا جینا دوبھر ہو جاتا ہے، مؤثر علاج نہ کیا جائے تو تھوڑے ہی عرصے میں سحر زدہ مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

(۴) کسی کو کھلانے پلانے کے لئے جادو منتر پڑھ کر لونگ کے جوڑے، الائچی، پان کے پتے، راکھ مسان یا اور چیزیں دیتے ہیں، جس کو کھلا دیں گے وہ دماغی طور پر ختم ہو جاتا ہے، کوئی کام کرنے کو اس کا جی نہیں چاہتا، پاگلوں جیسی حرکتیں کرے گا یا وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں اب مر جاؤں گا، وہ کہتا ہے میں مرنا چاہتا ہوں یا وہ بے سدھ بیٹھا رہتا ہے۔ بعض عورتیں افسوں گروں سے اپنے خاوندوں کو رام کرنے کے لئے بھی ایسی چیزیں بھاری معاوضہ دے کر حاصل کر کے کھلا دیتی ہیں جس سے ان کے خاوند زن مرید بن جاتے ہیں، عورتوں کا حکم چلتا ہے اور خاوند بیچارہ بیوی کا غلام بے دام بن کے رہ جاتا ہے۔

(۵) اس پانچویں قسم کے جادو میں جادو کے عمل سے کسی شخص مرد

ہو خواہ عورت، لڑکی ہو یا لڑکا ایسا دکھ پہنچاتے ہیں کہ اس سے جان جاتی رہتی ہے، ایسا جادو جس پر بھی کیا گیا ہو اس کے کندھے بھاری رہتے ہیں، سر چکراتا ہے، آنکھوں میں درد، دماغ ماؤف، بدن میں سستی اور کبھی اس کی پیٹھ اور شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے اور بوجھ رکھا ہوا محسوس ہوتا ہے، یادداشت دن بہ دن کمزور ہونے لگتی ہے، خواب میں ڈراؤنی شکلیں نظر آتی ہیں، مریض تنہائی پسند ہونے لگتا ہے۔

مسحور پر مدفون جادو کے بد اثرات

جادوگر جادو کا عمل کر کے ان چار جگہوں پر دفن کرتے ہیں۔

(ا) آگ میں (۲) قبر میں (۳) درخت پر (۴) مرگھٹ یا مسان میں (ا) آگ والے جادو سے مسحور کے دل ودماغ پر ہر وقت خوف وہراس طاری رہتا ہے، نقاہت، پریشانی اور اداسی چھائی رہتی ہے، دل میں آگ لگی ہوئی محسوس ہوتی ہے، روٹی کھا پی سکتا ہے، چل پھر بھی سکتا ہے، آگ والے عمل کے مسحور کے جادو قدیم ہونے پر ہاتھ پاؤں سکڑ جاتے ہیں۔

(۲) قبر والے جادو کے اثر سے مسحور بیمار اکثر سست رہتا ہے، خواب پریشان آتے ہیں، مریض کا چارپائی سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا، بدن میں روز بروز نقاہت بڑھ جاتی ہے، مریض سوتا بہت ہے، جسم میں دردیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی بیماری کی لپیٹ میں رہتا ہے۔

(۳) درخت والے جادو کے اثر سے مریض کا دل ہر وقت اُڑتا ہے، کانوں میں شائیں شائیں کی آواز آتی ہے، چارپائی پر لیٹے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی چارپائی سے نیچے گر جائے گا، ایسے سحرزدہ کو اکثر چیزیں گھومتی ہوئی نظر آتی ہیں، بعض اوقات وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی چارپائی گھوم رہی ہے، سر کو چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں اور کبھی سر چکرانے کی وجہ سے مریض گر پڑتا ہے۔

(۴) مرگھٹ والے جادو کے بد اثرات سے مسحور کو خوفناک ڈراؤنے خواب آتے ہیں، خوابوں میں بدروحیں اور سیاہ رنگ کی بلائیں اکثر دیکھتا ہے اور ذہن میں ہر وقت وسوسے رہتے ہیں اور مریض شکی مزاج ہوتا ہے، اپنے قریبی عزیزوں کی بات کا بھی اعتبار نہیں کرتا، جیسے جیسے جادو کے عمل کو عرصہ گزرتا ہے، مریض مخبوط الحواس ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک مدت بعد بالکل پاگل اور دیوانہ ہو جاتا ہے۔

سحری اثرات کی کیفیات

سحرزدہ مریض پر مندرجہ ذیل علامات وکیفیات ظاہر ہوتی ہیں۔

(ا) کسی شخص کو ایک جگہ قرار نہ آئے، یا کوئی عورت ماری ماری پھرے اور اسے ہر جگہ سے طلاق ملے۔

(۲) عورت کے خوبصورت ہونے کے باوجود کوئی شخص اسے نکاح میں لانے کا قصد نہ کرے۔

(۳) کسی کی عقل سلب ہو جائے۔

(۴) شوہر بیوی سے نفرت کرنے لگے۔

(۵) مسحور مرد فرزند وزن اور گھر والوں اور کھانے پینے، بولنے سے نفرت کرے گا۔

(۶) بیوی شوہر سے نفرت کرنے لگے اور دشمن محسوس کرے، مسحور عورت اپنے بچوں سے کبھی نفرت کبھی پیار کرے، مزاج چڑچڑا ہو جائے۔

(۷) کسی کے بچے زندہ نہ رہیں۔

(۸) سحرزدہ پر ایک علامت جادو کی یہ بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی ہڈیوں اور گوشت کے اندر درد رہتا ہے اور بعض کو دردسر اور اسہال لگ جاتے ہیں۔

(۹) مسحور کو بعض اوقات اکیلے میں یا اندھیرے میں خوف آتا ہے اور ذہن میں طرح طرح کے وسوسے اور خیالات میں یکسوئی نہیں رہتی۔

(۱۰) مرد عورت پر جنسی فعل کے لئے قادر نہ ہو، یعنی شہوت اور قوت مردانہ باندھ دی گئی ہو۔

(۱۱) عورت مرد سے کھنچی کھنچی رہے۔

(۱۲) عورت اپنے مرد سے ہمبستری کرنے سے بھاگے۔

(۱۳) پرانے سحرزدہ مریض کا دل ودماغ کمزور ہو جاتا ہے اور اکثر ہوش وحواس میں نہیں رہتا، اکثر پرانے مسحور وہمی ہو جاتے ہیں۔

(۱۴) جس فرد پر سحر جادو ہو وہ دن بہ دن لاغر وبے قرار ہوتا جائے گا۔

(۱۵) مسحور عورت اور مرد دونوں کی صحبت بے کیف رہتی ہے۔

(۱۶) مال واسباب اور کاروبار میں استحکام نہ ہو۔

(۱۷) پالتو جانور کثرت سے مرنے لگیں۔

(۱۸) گھر پر وباء نازل ہوجائے اور تمام اہل خانہ بیماریوں میں مبتلا رہیں۔

(۱۹) کسی کو پتلا، گڑیا یا بوتہ میں ڈال دیا گیا ہو۔

(۲۰) جادوگر کئی قسموں سے جادو کا وار کرتے ہیں، اگر کسی کو زندگی سے محروم کرنا ہو تو پھر اس کے اثرات جسم پر وارد کرتے ہیں جس سے مجموعی طور پر آدمی کام کا نہیں رہتا، ایسے سحر زدہ بیماریوں کا مجموعہ بن جاتے ہیں، ایک بیماری سے نجات ملی تو دوسری نئی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں، ادویات اپنا اثر کرنا چھوڑ دیتی ہیں یا ایک دوائی پہلے کچھ فائدہ دیتی ہے اور بعد میں وہی دوائی بے فائدہ ثابت ہوتی ہے۔

(۲۱) بعض ساحر جادو کے عمل سے بدن کے خاص حصوں کو باندھ دیتے ہیں، مثلاً کسی مرد کی مردانہ قوت اور شہوت کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، مرد اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کرسکتا، اسی طرح کی شہوت عورت بستہ کردیتے ہیں، عورت کو جماع سے نفرت ہوجاتی ہے۔

(۲۲) کچھ سفلی افسوں گر لوگوں کے کاروبار کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، چلتا چلتا کاروبار رک جاتا ہے، یا لاکھوں کی آمدنی ہزاروں اور ہزاروں کی آمدنی سیکڑوں پر آجاتی ہے، مشینری کو جادو کے عمل سے باندھ دیتے ہیں، جس سے آئے روز نقصان ہوتا رہتا ہے اور مشینری میں ٹوٹ پھوٹ ہوتی رہتی ہے۔

(۲۳) رشتے داروں سے زیادہ مخالفتیں پیدا ہوجانے پر لوگ جادو کرنے والے کو تلاش کر کے بہت خرچ کرتے ہیں اور دوسروں کو تباہ کرتے ہیں، بعض رشتہ نہ ملنے پر لڑکی کی عقد بندی اور بخت بندی جادو کے ذریعہ کروادیتے ہیں، ایسی لڑکیوں کے رشتہ کے پیغام آتے ہیں، مگر بات پکی نہیں ہوتی، کسی نہ کسی وجہ سے رشتہ نہیں ہوتا اور ایسی سحر زدہ لڑکیاں بے چاری جوانی کی عمر اپنے والدین کے گھر میں ہی گزار لیتی ہیں۔

(۲۴) بعض دفعہ کنواری خوبصورت لڑکیوں کے سرخ سیب کی مانند تر و تازہ چہرے مرجھا جاتے ہیں، آنکھوں کے نیچے حلقے بن جاتے ہیں، چہرے پر سیاہیاں پڑ جاتی ہیں، حتیٰ کہ چہرے کی تمام خوبصورتی آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے آنے والے لڑکی کا رشتہ ناپسند کر جاتے ہیں اس کے لئے بھی حاسد جادو کا عمل کرواتے ہیں۔ جادو کی یہ تمام قسمیں اس وقت ہماری دنیا میں رائج ہیں اور اللہ کے بندوں کو رنج پہنچا رہی ہیں۔

☆☆☆☆

تشخیص کا روحانی طریقہ

بعض تکالیف ایسی ہوتی ہیں کہ معلوم نہیں ہوتا کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے، جنات ارواح خبیثہ، گفتار بد یا سحر جادو یا کوئی جسمی بیماری کا پتہ لگانے کے لئے یہ ایک نہایت مخفی اور پوشیدہ راز ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس روحانی طریقہ تشخیص سے تمام رنج وغم اور حزن والم معلوم ہو جاتے ہیں اور پھر آسانی سے ان کا علاج ہو جاتا ہے۔

ہم نے اپنی کتاب "ردسحر" حصہ اول اور" آسیبی قوتوں سے نجات" میں چند تشخیص کے روحانی طریقے تفصیل سے تحریر کردیے ہیں، مزید روحانی تشخیص کے طریقے جاننے کے لئے مذکورہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ یہاں صرف ایک ہی عمل تحریر کیا جاتا ہے، یہ عمل کافی سارے اعمال پر بھاری ہے، اگر کسی مرد یا عورت کی بیماری کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ وہ آسیب زندہ ہے یا اس پر جادو کا اثر ہے، کوئی جسمانی مرض ہے یا گفتار بد کا اثر ہوا ہے، طریقہ یہ ہے کہ:

مریض یا مریضہ کو دیوار کے سہارے اس طرح کھڑا کریں کہ اس کے دونوں پاؤں کے تلوے دیوار کے برابر رہیں، سر اور جسم بھی دیوار سے ملا ہوا سیدھا رہے۔ اب سات تار ریشمی یا سوت کے نیلے یا سیاہ لے کر برابر کریں، پھر ان کو ملائیں اور یہ تار اس قدر لمبے ہوں کہ مرد یا عورت کے قد سے ایک دو بالشت زیادہ ہوں۔ ان تاروں کو صاف کرلیں تاکہ کوئی گانٹھ یا جھری نہ رہے جس سے ناپا جائے، مرد یا عورت اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی گول حلقے کے موافق کر کے اس ڈورہ کو انگلی کے حلقے میں پکڑ لے، اگر مریض مرد ہو تو اس کے دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور عورت ہو تو بائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان ڈورا لے کر سرا پکڑ لیا جائے اور دوسرا ڈورے کا ماتھے کے اوپر جہاں کہ بال نکلتے ہیں، عامل یا کوئی دوسرا شخص اچھی طرح اس ڈورے کو کھینچ کر ناپے اور اس جگہ پر گرہ لگادے۔ اب عامل اس ڈورے پر بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھ کر سات مرتبہ مع بسم اللہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اس ڈورہ پر دم کرے، پھر سات مرتبہ مع بسم اللہ سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر دم کرے۔ اسی طرح سورۂ اخلاص اور سورۂ تبت یدا اور قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۂ لِاِیْلٰفِ اور الم ترکیف اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور دم کرے، پھر تین مرتبہ آیت الکرسی وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک مع بسم اللہ پڑھے اور دم کرے پھر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مُوَکِّلَاتِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ اَخْبِرُنِیْ بِحَقِّ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَصَغَارَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغَارِبِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ. پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ. پڑھ کر دم کرے پھر چار مرتبہ یہ اسم مع موکلات پڑھے۔ یَا جِبْرَائِیْلُ یَا دَرْدَائِیْلُ یَا رَفْتَمَائِیْلُ یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ اور دم کرے اور پھر تین مرتبہ یہ اسم جبروتی پڑھے۔ یَاخَافِضُ تَخَفَّضَتْ بِالْخَفْضِ وَالْخَفْضُ فِیْ خَفْضِكَ یَاخَافِضُ. اور دم کرے پھر اس ڈورے کو مریض کے جسم سے ناپے، اگر جسم کے برابر رہے تو پھر دوبارہ سہ بارہ ناپے، پھر بھی برابر رہے تو پھر تین مرتبہ مع بسم اللہ سورۂ مزمل پڑھے اور دم کرے اور پھر ناپے۔

(۱) اگر ایک انگل ڈورہ لمبائی میں گرہ سے بڑھ جائے تو سمجھ لیں کہ کسی چیز سے نظر ہوگئی ہے جس سے یہ بیماری ہوگئی ہے۔

(۲) اگر دو انگل بڑھ جائے تو سمجھ لیں کہ آسیب کا اثر ہے اور آسیب از قسم جنات یعنی بادشاہ جن اور گفتار بد جنات ہے۔ ہندی میں اس کو بچھلیا کہتے ہیں، یہ قسم جنات عورتوں کی ہوتی ہے۔

(۳) اگر تین انگل بڑھ جائے تو آسیب بھوت چڑیل کا ہے۔

(۴) اگر چار انگل بڑھ جائے تو آسیب خبیث کا ہے، دودھ، دہی

یا شکرانہ دیا پلاؤ کے اوپر جمعہ کے دن ہوا ہے اور تکلیف ان کی وجہ سے ہوئی ہے۔

(۵) اگر پانچ انگل بڑھ جائے تو نظر خبیث کی لگی ہے۔

(۶) اگر چھ انگل بڑھ جائے تو آسیب بادشاہ جن اور گفتار و بھوت چڑیل نے تسلط کیا ہے۔

(۷) اگر سات انگل بڑھ جائے تو آسیب سردار خبیث کا ہو گیا ہے اور لشکر کثیر بھوتوں اور چڑیلوں نے مریض کو دبا رکھا ہے۔

(۸) اگر آٹھ انگل دورہ زیادہ ہو جائے تو آسیب بادشاہ جنات خبیث بہت زبردست کا اثر ہے۔

ڈورہ کم ہو جائے تو

(۱) اگر ڈورہ ناپنے سے ایک انگل کم ہو جائے تو نظر بد دیو کی سمجھنی چاہئے۔

(۲) اگر ڈورہ دو انگل کم ہو جائے تو آسیب بادشاہ جنات اور پریوں کا اثر ہو گیا ہے۔

(۳) اگر تین انگل کم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ کسی دشمن نے ازراہ عداوت سحر جادو کیا یا کرایا ہے اور اس کی نشانی بیمار میں یہ معلوم ہوگی، بدن پر چیونٹیاں چل رہی ہیں، دل میں سوئی سی چبھتی ہے اور دل پر تکیہ کی سختی کا معلوم ہونا، دن یا رات کو نیند آئے تو بندر یا سیاہ کتا یا عورت سیاہ رنگ یا سرخ کپڑے پہنے ہوئے، یا جوگی اور بیراگی جیسی شکل دکھائی دینی اور اکثر سیاہ رنگ کی چیزیں نظر آنا، عورت مرد بری صورت کے خواب میں نظر آنا اور کبھی کسی کے پاخانہ یا منہ سے خون آنا اور جگر کی جگہ پہلی تاریخ کے چاند جیسی سختی معلوم ہونا، کندھوں پر بوجھ رہنا، ہاتھ پاؤں ٹوٹنا، یہ سب علامات سحر جادو کی ہیں، اس سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(۴) اگر چار انگل کم ہو جائے تو بھی جادو ہی سمجھنا چاہئے کہ مریض پر سحر جادو کے ذریعہ چوکی، کالی دیوی یا چوکی ہنونت یا چوکی بیر مسان کی بٹھائی گئی ہے۔

(۵) اگر پہلے ناپ پر ڈورہ مذکورہ ایک انگل کم ہو جائے اور دوسرے ناپ میں پانچ انگل کم ہو جائے تو آسیب دیو کا ہے۔

روحانی فارمولے

حسن الہاشمی

روحانی فارمولہ (۱)

مندرجہ ذیل تینوں نقش حسب ذیل طریقے سے تیار کریں اور مریض کو حسب قاعدہ بٹھا کر کورے چراغ میں فتیلہ بوقت شام عصر و مغرب کے درمیان جلائیں، انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔

۶۴۴۱	۶۴۵۴	۶۴۵۱	۶۴۴۸
۶۴۵۲	۶۴۴۷	۶۴۴۲	۶۲۵۳
۶۴۴۶	۶۴۴۹	۶۴۵۶	۶۴۴۳
۶۴۵۵	۶۴۴۴	۶۴۴۵	۶۴۵۰

۱	۲	۳	۴	۵
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰

بحق	اهياً	اشراهياً	عليقاً
ها	ها	ها	ها
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱

بحق عليقاً مليقاً تليقاً انت تعلم مافی

قلوبهم ہر چہ در وجود فلاں ابن فلاں حاضر شود

سوختہ شود العجل العجل

۶۶۵۴۹۵۸	۶۶۵۴۹۵۱	۶۶۵۴۹۵۶
۶۶۵۴۹۵۳	۶۶۵۴۹۵۵	۶۶۵۴۹۵۷
۶۶۵۴۹۵۴	۶۶۵۴۹۵۹	۶۶۵۴۹۵۲

روحانی فارمولہ (۲)

اگر آسیب کسی کو بار بار پریشان کرتا ہو اور کسی طرح باز نہ آتا ہو تو اس نقش کا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور نقش کے نیچے مریض اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں، عامل مریض کو چراغ کے سامنے بٹھائے اور آیت الکرسی پڑھے اور درمیان عمل یعنی چراغ جلنے کے دوران عامل وَلَا يَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا کی تکرار کرتا رہے۔ انشاء اللہ آسیب جل کر خاک ہو جائے گا اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔ نقش اس طرح تیار کریں۔

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع ع

فلاں بن فلاں

روحانی فارمولہ (۳)

ایک نقش کالی روشنائی سے بنائیں اور مریض کے گلے میں کالے کپڑے میں پیک کرا کر ڈال دیں اور سات نقش زعفران سے تیار کریں اور مریض کو روزانہ ایک نقش پلائیں۔ انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۵۸	۱۵۶۱	۱۵۶۵	۱۵۵۱
۱۵۶۴	۱۵۵۲	۱۵۵۷	۱۵۶۲
۱۵۵۳	۱۵۶۷	۱۵۵۹	۱۵۵۶
۱۵۶۰	۱۵۵۵	۱۵۵۴	۱۵۶۶

روحانی فارمولہ (۴)

مندرجہ ذیل نقش کو طریقہ نمبر:۳ کے مطابق استعمال میں لائیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۹۹۹۳	۴۹۹۹۶	۱
۴۹۹۹۵	۲	۷	۴۹۹۹۴
۳	۴۹۹۹۸	۴۹۹۹۱	۶
۴۹۹۹۲	۵	۴	۴۹۹۹۷

روحانی فارمولہ (۵)

اگر کسی شخص کو آسیب و جنات کا خلل ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور اگر کسی گھر میں آسیب کے اثرات ہوں تو اس نقش کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیں، انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰
یا اللہ آسیب و جنات دور شود			

روحانی فارمولہ (۶)

اگر کسی شخص کو جن پریشان کرتا ہو تو اس کے گلے میں چہل کاف کا نقش لکھ کر تعویذ بنا کر ڈال دیں، انشاء اللہ جن بھاگ جائے گا اور پھر کبھی اس

نفس کو پریشان نہیں کرے گا۔چہل کاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۸	۱۶۶۱	۱۶۶۴	۱۶۵۱
۱۶۶۳	۱۶۵۲	۱۶۵۷	۱۶۶۲
۱۶۵۳	۱۶۶۶	۱۶۵۹	۱۶۵۶
۱۶۶۰	۱۶۵۵	۱۶۵۴	۱۶۶۵

روحانی فارمولہ(۷)

یہ فتیلہ حضرت غوث قدس سرّہ العزیز سے منسوب ہے اور یہ ایک فتیلہ ہے جو ایسے موقعے پر استعمال میں لائیں جب دوسرے طریقوں سے مریض کو فائدہ نہ ہوا ہو،فتیلہ بنانے کے بعد سب سے پہلے حسب استطاعت کمسن بچوں کو شیرنی منگا کر تقسیم کریں اور اس کا ایصال ثواب حضرت غوث کو پہنچادیں۔اس کے بعد اس فتیلے کو ۴۹ مرتبہ مریض کے سر سے پیر تک اُتار دیں،مریض کا حصار کر کے چاقو مریض کے سامنے گاڑ دیں،فتیلہ نئے چراغ میں روشن کریں،اگر آسیب سخت ہو تو آدمی حصار کے اندر برائے احتیاط بیٹھیں تا کہ مریض چراغ کی طرف ہاتھ بڑھا نہ سکے،اگر فتیلہ جل گیا تو خدا کے فضل وکرم سے بلا جو بھی ہوگی اسی کے ساتھ ساتھ جل کر خاک ہو جائے گی،فتیلہ کا مضمون اور نقش یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۱۱	۱۴	۱	۸
۴	۵	۱۰	۱۵
۶	۳	۱۶	۹
۱۳	۱۲	۷	۲

الٰہی بحرمت خویش وجلالِ خویش وعظمت برائے ہر منتر وہر دیو وہر خبیث وہر جن وہر وسوسے وہر مرض وام الصبیان کہ در وجود فلاں ابن فلاں سخت شدہ باشد بہ برکت ایں نقش سوختہ گردد،الٰہی بحرمت سلیمانؑ ابن داؤدعلیہ السلام وبحرمت ایں اسمائے بزرگ العجل العجل العجل الوحا الوحا الساعہ الساعہ الساعہ الواس الواس علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلیم مافی قلوبھم ملیقاً س ان ل وت ن ج ل ان م س ان ل ودوض ی ذس وس ی ی ذل اس ا ن خ ل اس ارس ل ارش ن م س ان ل اس ان ل ال س ان ل اک ل م س ان ل اب اب درع ال ق،وباثر ایں اسماء بزرگان وایں لعین ابلیس،شداد،ثمود،فرعون،ہامان،قارون،ابوجہل،جملہ امراض وعلل وبلا ہا در وجود فلاں ابن فلاں بحرمت ایں فتیلہ را سوختہ گردد بحرمت اھیاً و اشر اھیاً

طریقہ(۸)

مندرجہ ذیل دو نقش تیار کر کے ایک آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرا فتیلہ بنا کر کورے چراغ میں جلائیں اور حسب معمول مریض کو

تاکید کریں کہ وہ چراغ کو دیکھتا رہے۔

بدوح ۷۸۶ بدوح

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

بدوح بدوح

روحانی فارمولہ (۹)

قرآن حکیم کی آیت ذیل کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر کنوئیں کے تازہ پانی پر دم کر دیں اور نصف شب کے بعد اس پانی سے آسیب زدہ کو نہلا دیں، تین روز تک لگاتار ایسا کریں، انشاءاللہ مریض چوتھے دن بالکل اچھا ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْهَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

روحانی فارمولہ (۱۰)

آسیب زدہ شخص کو ہوش میں لانے کے لئے سورۂ نور کی آخری ۳ آیات پانی پر دم کر کے مریض کے منہ پر چھینٹیں دیں، انشاءاللہ فوراً ہوش وحواس درست ہوں گے۔ (سورۂ نور ۱۸ ویں سپارے میں ہے) مجرب اور آزمودہ عمل ہے۔

روحانی فارمولہ (۱۱)

دفع جن کے لئے یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں، خانہ نمبر: ۹ میں مریض کا نام مع اسم والدہ لکھیں۔

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

اس خانہ میں مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

روحانی فارمولہ (۱۲)

یہ نقش آسیب زدہ کے بازو پر باندھ دیں، انشاءاللہ آسیب بھاگ جائے گا۔

۷۸۶

اللہ	رسول اللہ	محمد	الا اللہ	لا الہ
یاغفار	یاستار	یارحیم	یارحمٰن	یااللہ
یاشکور	یاغفور	یابدوح	یاوہاب	یاکریم

روحانی فارمولہ (۱۳)

مندرجہ ذیل نقش آسیب زدہ اور سحر زدہ دونوں مریضوں کے لئے یکساں طور پر مفید ہے، آسیب زدہ یا سحر زدہ کو بارش، دریا یا کنوئیں کے پانی میں نقش ڈال کر پانی کھولالیں، پھر اس پانی سے نہلائیں، مجبوری میں نل کا پانی لے لیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔ نقش جمعہ یا پیر کے دن نیک ساعت میں مرتب کریں اور نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَادُوقِيائيل۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

روحانی فارمولہ (۱۴)

اگر کسی جن کو جلانا مقصود ہو تو عامل کو چاہئے کہ بروز دوشنبہ (پیر) صبح ۸،۹ بجے کے درمیان ایک فتیلہ تیار کر کے رکھے اور بوقت ضرورت کام میں لائے، جب کسی مریض کے اوپر جن حاضر ہو یا عمل سے حاضر کیا گیا ہو اور اس کو جلانا مقصود ہو تو اس فتیلے کو کورے چراغ میں جلا کر مریض کے روبرو رکھے اور عامل اس عزیمت کو پڑھتا رہے، انشاء اللہ سخت سے سخت جن جل کر خاک ہوگا۔ عزیمت یہ ہے۔ **علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلیم مافی قلوبھم۔**

فتیلہ بنانے والا نقش یہ ہے۔

> سوختم جملہ دیویان پریان وکفتاران وجوگیان وجنات وجنیات آنچہ در وجود مزاحمت بدبد خاکستر گردد و بحرمت **علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلیم مافی قلوبھم وَما فی انفسھم علیقاً ملیقاً تلیقاً انت** ہر بلا در وجود فلاں ابن فلاں باشد سوختن فتیلہ در آمدہ در چراغ حاضر شود گردرنگ نباید سوز و خاکستر گردد

فلاں ابن فلاں کی جگہ ہمیشہ خالی رکھیں اور بوقت ضرورت یہاں مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

روحانی فارمولہ (۱۵)

نقش ۳۴ کی زکوٰۃ ادا کرے، مربع آتشی چال سے، زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ کا نقش روزانہ لکھ کر ۳۴ روز تک اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے، ۳۴ روز کے بعد ۱۶ دن تک ۱۶ نقوش روزانہ لکھے اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ ۱۶ دن کے بعد ۴ نقش چار روز تک روزانہ لکھے اور آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اس کے بعد شیرینی بچوں میں تقسیم کرے اور تمام بزرگوں کو ایصال ثواب کرے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۳۴ کا نقش کو جس کو بھی جس مقصد کے لئے بھی لکھ کر دیا جائے گا، انشاء اللہ کامیابی ہوگی، نقش کے نیچے مقصد تحریر کر دیا جائے، اگر یہ نقش فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کو سنگھادیں، انشاء اللہ اسی وقت آسیب رفع ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

روحانی فارمولہ (۱۶)

اگر کسی شخص کو آسیب ستاتا ہو تو اس نقش کو جمعرات کے دن صبح ۶، ۷ بجے کے درمیان لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا، یہ نقش نادعلی کا ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۴	۱۰۲۷	۱۰۳۰	۱۰۱۷
۱۰۲۹	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۸
۱۰۱۹	۱۰۳۲	۱۰۲۵	۱۰۲۲
۱۰۲۶	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۱

روحانی فارمولہ (۱۷)

مندرجہ ذیل نقش آسیب کو جلانے میں تیر بہدف ہے، نقش اس طرح تیار کریں۔

بحق سلیمان ابن داؤدؑ بحق یابدوح و بحق آصف

ابن برخیا اصحاب سلیمان علیہ السلام

یاا یہا الناس بحق اسرافیل بحق جبرائیلؑ

فرعون	۴۹۴	۴۹۷	۵۰۰	۴۸۶	ف
نمرود	۴۹۹	۴۸۷	۴۹۳	۴۹۸	نم
شداد	۴۸۸	۵۰۲	۴۹۵	۴۹۲	ش
ھامان	۴۹۶	۴۹۱	۴۸۹	۵۰۱	ھ
جالوت					ج

علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلیم مافی

قلوبھم آنچہ در وجود فلاں ابن فلاں

ابلیس جن، بھوت، دیو، پری باشد در روغن فتیلہ در آمد حاضر شود بسوزد

روحانی فارمولہ (۱۸)

آسیب وغیرہ کو رفع کرنے کے لئے مریض کے دائیں کان میں ۲۱ مرتبہ اور بائیں کان میں ۱۹ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کرے، انشاء اللہ آسیب اسی وقت رفع ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○ پہلے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کردینی چاہئے۔ طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کرے اور بعد نماز عشاء روزانہ مذکورہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور متواتر ۴۱ روز تک پڑھے۔ ۴۱ ویں روز شیرینی کمسن بچوں میں تقسیم کرے اور اس فن کے بزرگوں کو ایصال ثواب کرے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس کے بعد مذکورہ بالا طریقے سے جب بھی عامل کام لے گا اسے فائدہ ہوگا۔

روحانی فارمولہ (۱۹)

سرسوں کے تیل پر مندرجہ ذیل آیت ۱۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کے کان میں ناک کے نتھنے پر بغلوں پر، بیسوں ناخنوں پر اور دل کے مقام پر اس تیل کو لگوائیں، انشاء اللہ اثرات اسی وقت زائل ہوں گے اور مریض کو سکون ملے گا۔ یہ آیت سورۂ بروج میں ہے اور سورۂ بروج ۳۰ ویں سپارہ میں ہے۔ آیت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ۝

روحانی فارمولہ (۲۰)

مندرجہ ذیل عزیمت سات کاغذوں پر لکھ کر آسیب زدہ کو سات دن تک متواتر پلائیں، انشاء اللہ مریض کو آسیبی اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔ علیقاً ملیقاً تلیقاً انت تعلیم مافی قلوبھم۔

روحانی فارمولہ (۲۱)

اس نقش کو بروز پیر، جمعرات یا بدھ کو لکھ کر بعد نماز فجر ایک مریض کے گلے میں ڈالیں اور سات نقش سات روز تک مریض کو پلادیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات ختم ہو جائیں گے اور مریض کو مکمل آرام ملے گا۔

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

الٰہی فلاں بن فلاں کو آسیب و جنات کے شر سے محفوظ رکھ

روحانی فارمولہ (۲۲)

دیو، پری اور جنات کے اثرات کو رفع کرنے کے لئے اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مریض کو فائدہ ہوگا۔

علحح علحح صلحح صلحح سا سحح صحح سا سحح یا اللہ یا اللہ

روحانی فارمولہ (۲۳)

سورۂ مومون (سپارہ ۱۸) کی آخری آیات سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلائیں، انشاء اللہ ایک دو روز میں طبیعت بحال ہو جائے گی اور آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

روحانی فارمولہ (۲۴)

اس نقش کو لکھ کر فتیلہ بنا کر اس پر کپڑا چڑھا کر آسیب زدہ کو دھواں دیں، دھواں ناک میں داخل ہونا ضروری ہے، انشاء اللہ آسیب ایسا بھاگے گا کہ

پھر کبھی پلٹ کر نہیں آئے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۴	۵۵۷	۵۶۲
۵۵۹	۵۶۱	۵۶۳
۵۶۰	۵۶۵	۵۵۸

روحانی فارمولہ (۲۵)

اس نقش کو تیار کر کے فتیلہ بنا کر روغن زیتون میں جلائیں اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ چراغ کی طرف دیکھے، انشاء اللہ آسیب یا تو بھاگ جائے گا یا جل کر راکھ ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔
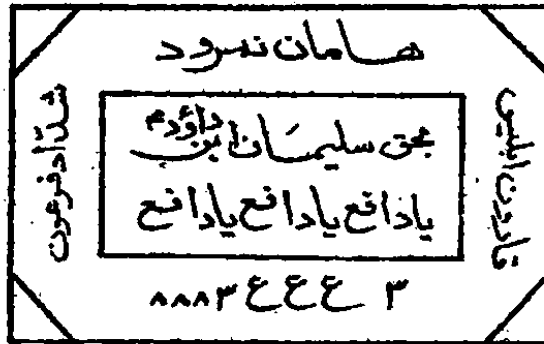
روحانی فارمولہ (۲۶)

آسیب کو دفع کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۹۸۷	۷۹۸۲	۷۹۸۹
۷۹۸۸	۷۹۸۶	۷۹۸۴
۷۹۸۳	۷۹۹۰	۷۹۸۵

روحانی فارمولہ (۲۷)

آسیب کو دفع کرنے کے لئے اس نقش کو سرخ رنگ کے کپڑے میں تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ آسیب کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲	۷
۴	۶	۸
۵	۱۰	۳

روحانی فارمولہ (۲۸)

اس نقش کو حسب قاعدہ سرسوں کے تیل میں فتیلہ بنا کر روشن کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔
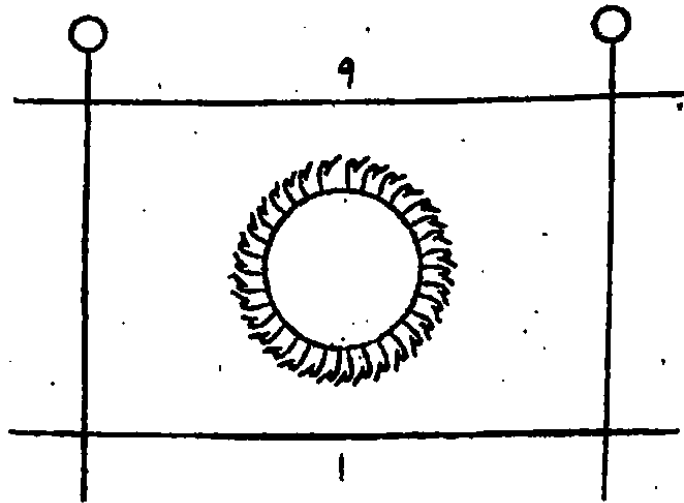
روحانی فارمولہ (۲۹)

مجربات دیربی میں لکھا ہے کہ جب کسی کو جن آزار دیتا ہو تو ان آیات کو نیلے کپڑے پر لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ ان آیات وکلمات کی برکت سے جن اور آسیب کا اثر زائل ہو جائے گا۔

وہ آیات یہ ہیں۔ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِيْتُ كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ عَقَدْتُ عَنْكَ يَا حَامِلَ كِتَابِيْ هٰذَا الْسِنَةِ الْخَلْقِ الْمُبَشِّرِيْنَ كُلَّ اُنْثٰى وَذَكَرٍ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ. وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ وَجَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ○ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○

روحانی فارمولہ (۳۰)

نیلے رنگ کے سات تار سوتی مریض کے قد کے برابر ناپ لیں، ناک کی جڑ سے پیر کے انگوٹھے تک ناپیں پھر مندرجہ ذیل آیت سات مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائیں اور گرہ بند کرنے سے پہلے دم کر دے، اسی طرح سات گرہ لگائیں اور مریض کے گلے میں اس گنڈے کو (دوہرہ یا تہرہ کرکے) ڈال دیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

روحانی فارمولہ (۳۱)

سات عدد کالی مرچ لیں، ہر ایک مرچ پر سات سات مرتبہ سورۂ قریش (سپارہ ۳۰) پڑھ کر دم کر دیں پھر انہیں پانی میں گھس لیں اور اس پانی کو آسیب زدہ کی آنکھوں میں لگائیں، انشاء اللہ مریض کو شفاء ہوگی۔

روحانی طریقہ (۳۲)

خزانہ جلالی میں لکھا ہے کہ روایت صحیح سے یہ ثابت ہے کہ جو کوئی عہد نامہ جنیان کو اپنے پاس رکھے گا کبھی اس پر کبھی اس پر آسیب کا اثر نہیں ہوگا اور سفلی عمل کے حملے سے بھی انشاء اللہ وہ محفوظ رہے گا۔ عہد نامہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوۡرَ ط ثُمَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ○ قُلۡ لَّنۡ یُّصِیۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوۡلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ○ اِنِّیۡ تَوَكَّلۡتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیۡ وَرَبِّكُمۡ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ○ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ عَلَیۡهِ یَتَوَكَّلُ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ○ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیۡنَ ○ وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ○ هٰذَا كِتَابٌ مِّنۡ مُّحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّقَبَآئِلَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدَآئِنِ وَالۡاَمۡصَارِ لِجَمِیۡعِ الۡاَرۡضِیۡنَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیۡتَآءِ الزَّكٰوةِ عَلَى التَّبۡعَةِ سَارًا یٰسٓ بِصَاحِبِهَا وَفِیۡ بُیُوۡتِ الۡخَمۡسِ اَخۡلَاطٍ وَلَا اَشۡبَاقَ وَالۡاَشۡعَارَ وَمَنۡ اَحۡیٰ فَقَدۡ اَتٰى كُلَّ حَرَامٍ فَاسۡتَمِعُوۡا قَوۡلَ النَّبِیِّ وَوَعۡدَتَهٗ وَاحۡفَظُوۡا اَوۡ اِمۡتَثِلُوۡا الۡاَمۡرَ وَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡخَارِمِیۡنَ الۡمُنۡقَادِیۡنَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡفَاسِقِیۡنَ الۡمُتَمَرِّدِیۡنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوۡرٍ اَثِیۡمٍ مُتَمَرِّدٍ لَعِیۡنٍ. شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًاۢ بِالۡقِسۡطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ○ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰهِ الۡاِسۡلَامُ. نُوۡرٌ وَّحِكۡمَةٌ وَّحَوۡلٌ وَّبُرۡهَانٌ وَّقُدۡرَةٌ وَّسُلۡطَانٌ وَّلَا مَنۡ لَّا یَنَامُ وَلَا اَفۡعَلَ اللّٰهُ عِیۡسٰى رُوۡحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ.

روحانی فارمولہ (۳۳)

آسیب زدہ کے لئے یہ فتیلہ کورے چراغ میں حسب قاعدہ روشن کریں، سات دن تک لگاتار روشن کریں اور ہر بار نیا چراغ لیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔ فتیلہ کا طلسم یہ ہے۔ ـــــ لا لا لا ـــــ

روحانی فارمولہ (۳۴)

اس طلسم کا فتیلہ بنا کر آسیب زدہ کے ناک میں دھواں جلا کر دھواں پہنچا دیں، انشاء اللہ آسیب بے دم ہو کر دفع ہوگا۔ طلسم یہ ہے۔
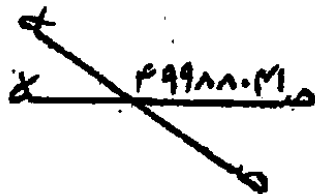
روحانی فارمولہ (۳۵)

اس فتیلہ کو حسب قاعدہ مریض کے روبرو چراغ نو میں جلائیں تین دن تک، انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

ج د ا ا و ج و ا ا د ج
بحق یا بلوح یا تنکفیل

روحانی فارمولہ (۳۶)

اسمائے کہف بہ عبارتِ ذیل کاغذ پر لکھ کر جس کمرے میں مریض رہتا ہو اس کی دیواروں پر چاروں طرف چپکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کو دکھائیں وہ دیکھنے سے انکار کرے تو جبراً دکھائیں اور پھر اسی نقش کو تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیب دفع ہوگا۔

اسماء کہف اس طرح لکھیں۔

الٰھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر ط وعلی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء لھداکم اجمعین. وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولانا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

روحانی فارمولہ (۳۷)

مندرجہ ذیل فتیلہ بھی آسیب کو جلانے اور دفع کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، حسب قاعدہ کورے چراغ میں جلائیں اور پھول خوشبودار چراغ کے پاس رکھیں، انشاء اللہ آسیب حاضر ہو کر جل جائے گا۔

فتیلہ اس طرح بنائیں۔

روحانی فارمولہ (۳۸)

مندرجہ ذیل نقش فتیلہ بنا کر اتوار کی شب، پیر کی شب یا بدھ کی شب میں جلائیں۔ چراغ نو میں حسب قاعدہ جلائیں، انشاء اللہ جو بھی آسیب ہوگا نقش کے مؤکلین اس کو چراغ کی لو میں حاضر کریں گے، فتیلہ گائے کے گھی میں جلائیں، لوبان کی الگ سے دھونی دیتے رہیں اور ۱۰۰ گرام شیرینی اور کچھ تازہ پھول چراغ کے قریب رکھیں پھر اس شیرینی اور پھولوں کو بھی چراغ کے ساتھ تالاب میں پھینک دیں، نقش کے پیچھے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ جو کچھ اس مریض کے جسم میں ہے اور تکلیف دیتا ہے، اسے مؤکلو اس کو حاضر کرو اور جلا دو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۴۸	۲	۷
۶	۳	۴۵	۴۴
۴۷	۴۲	۸	۱
۴	۵	۴۳	۴۶

روحانی فارمولہ (۳۹)

اس نقش کو لکھ کر آسیب زدہ کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ چند دن میں آسیب دفع ہوجائے گا اور مریض کو آرام ملے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۹۱۲	۱
۴۹۱۱	۲	۷	۱۲
۳	۴۹۱۴	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۹۱۳

روحانی فارمولہ (۴۰)

مریض سے تین کوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤ اڑد ثابت منگائیں، الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤ اڑد پر سات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ○ بطل السحر باذن اللّٰہ بطل السحر باذن اللّٰہ بطل السحر باذن اللّٰہ اور ہر تھیلی میں یہ نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے تین مرتبہ اُتاریں یا مریض کے ہاتھوں سے اُڑد اور تعویذ ہانڈی میں ڈلوائیں، ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آنچ پر پکائیں، ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگادیں، ہانڈی میں اڑد اور تعویذ کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں، ۴۵ منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چولہے سے اُتار دیں اور جب یہ ٹھنڈی ہوجائے اس کو لے جاکر جنگل میں دفن کردیں، لگاتار تین دن تک یہ عمل کریں، تیسرے دن ہانڈی کے دفن ہونے کے بعد مریض کو غسل دیں اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ جادو ٹوٹ جائیگا اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۴
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

حسن الہاشمی

روحانی فارمولہ (۱)

قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کرکے جادو زدہ انسان کی آنکھوں، کانوں، ناک اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں، انشاء اللہ گیارہ ہی دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ان دونوں کی زکوٰۃ ادا کردی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہوجاتا ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دونوں ہی سورتوں کو چالیس مرتبہ روزانہ ۴۱ دن تک پڑھیں۔ پہلے ہی دن اور اکتالیسویں دن روزہ رکھیں اور ۴۱ ویں دن تین غریبوں کو کھانا اپنے ساتھ افطار کے وقت کھلائیں، ان تینوں غریبوں سے اپنا خونی رشتہ نہیں ہونا چاہئے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور پھر حسب ضرورت یہ سورتیں برائے مسحور پڑھی جائیں گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آئے گا۔

روحانی فارمولہ (۲)

جادو اُتارنے کا یہ طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے اور بے حد مؤثر اور تیر بہدف ہے۔ ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے مریض کو اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں، انشاء اللہ سحر کا اثر زائل ہوجائے گا، بے حد مجرب ہے، اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب ہونا مشکل ہو تو سات مسجدوں کا پانی بشرطیکہ مسجدیں حوض والی ہوں یا برے والی ہوں لے لیں، یہ بھی مشکل ہو تو چھ مسجدوں کا پانی لے کر اس میں ایک کنوئیں کا پانی بھی شامل کرلیں، تب بھی انشاء اللہ مفید رہے گا۔ آیات قرآنی یہ ہیں۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (سورۂ یونس آیت ۸۱، ۸۲، سپارہ ۱۱) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ○ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○ (سورۂ اعراف، آیت ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰی ○ (سورۂ طٰہٰ، آیت ۶۹، سپارہ ۱۶)

مریض کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی نالی میں نہ جائے بہتر ہے، کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں ورنہ ریت پھیلا کر اس پر غسل دیں اور پھر اس ریت کو سکھا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں پھینک دیں یا کہیں جنگل میں دبا دیں۔ (نہلانے کے معاملے میں ہمیشہ یہ اصول یاد رکھیں، کیونکہ اس اصول کو ہم اس کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے)

روحانی طریقہ (۳)

ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ اکابرین سے دوسرے انداز سے منقول ہے وہ بھی اپنی جگہ بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے، اس میں بجائے

کنوؤں کے پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔
ایک گھڑا بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔
ایک گھڑا پانی ایسے کنوئیں کا لیں جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔
جمعہ کے دن سات ایسے درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں، پتوں کی تعداد اکیس اکیس ہونی چاہئے۔
دونوں پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب پتے ڈال دیں اور طریقہ نمبر ۳ میں بیان کردہ تینوں آیات قرآنی کو کسی کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر اس میں گھول دیں، کھولتے وقت تین تین مرتبہ ان آیات کو پڑھیں، ضرورت سمجھیں تو پانی کو گرم کر لیں، ورنہ ٹھنڈے ہی پانی سے غسل دیں اور اس طریقے میں غسل کسی تالاب کے کنارے پر دیں، غسل دیتے وقت تین آدمیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہو، غسل کے وقت مریض کا ستر ڈھانپے رکھیں اور مریض کو دوران غسل کھڑا رکھیں، اس صورت میں صرف سات دن تک غسل دیں، انشاء اللہ سحر باطل ہوگا۔

روحانی فارمولہ (۴)

قرآن حکیم کی اس آیت کو اور عزیمت کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر لگاتار سات دن تک مریض کو پلائیں، انشاء اللہ بحکم الٰہی سحر باطل ہو جائے گا اور مریض کو شفاء نصیب ہوگی، یہ عمل بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔
فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ بطل بطل السّحر باذن اللّٰه☆ااام☆

روحانی فارمولہ (۵)

اگر کسی شخص پر جادو کرا دیا گیا ہو تو ہفتے کے دن بعد نماز عصر قرآن حکیم کی وہ تین سورتیں لکھ کر گلے میں ڈالیں، جن میں "ک" نہیں ہے اور وہ سورتیں یہ ہیں، سورۂ عصر، سورۂ قریش، سورۂ فلق (سپارہ ۳۰) ان ہی سورتوں کو سات دن تک ۲۱، ۲۱ مرتبہ پڑھ کر ایک کٹورا پانی پر دم کر کے مریض کو پلاتے رہیں، انشاء اللہ سات ہی روز میں کیسا بھی جادو ہوگا، خواہ وہ علوی ہو یا سفلی، اتر جائے گا اور بفضل رحمٰن ورحیم مریض روبہ صحت ہوگا۔

روحانی فارمولہ (۶)

اگر کسی مریض پر جادو ٹونا، بندش اور ٹوٹکا وغیرہ ہو یا مریض کو سفلی اور گندے علم کے ذریعہ بے بس کر دیا گیا ہو تو اس مریض کو زمین پر چت لٹائیں اور مریض مرد ہو تو ٹین کے کپڑوں کے علاوہ کوئی اور کپڑا نیچے اوپر نہ ڈالیں، اگر مریض عورت ہو تو اوپر موٹی سی چادر ڈال سکتے ہیں، لیکن کچھ نہ ڈالیں جس جگہ لٹائیں وہ جگہ پاک اور صاف ہونی ضروری ہے۔ اس کے بعد عامل ایک چاقو لے، چاقو پورا لوہے کا ہو، اس میں لکڑی وغیرہ کا دستہ نہ ہو تو پوری لوہے کی چھری لے اور اس چھری پر سات مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرے اور مریض کے سر سے پیروں کی طرف چھری اُتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دے۔ سات لکیریں کھنچ جانے کے بعد مریض کو اُلٹا لٹا دے اور اس کے بعد عمل مذکورہ کر کے ان ہی لکیروں کے اوپر اوپر سے نیچے کی طرف لکیر کھینچے اور کل تین لکیریں کھینچے، بائیں سے دائیں سات لکیریں کھینچنی ہیں اور اوپر سے نیچے تین لکیریں کھینچنی ہیں اور لکیر کھینچنے سے پہلے چاقو یا چھری پر سات مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرنا ہے اور دم کر کے چاقو یا چھری کو مریض کے سر سے پیروں کی طرف اُتارنا ہے اس کے بعد لکیر کھینچنی ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوئی، اسی طرح لگاتار سات روز تک کاٹ کرنی ہے، اگر یہ کاٹ عصر اور مغرب کے درمیان کی جائے تو بہتر ہے، انشاء اللہ اس کاٹ سے کتنا بھی سفلی اور گندہ جادو ہوگا کٹ جائے گا اور مریض ایک ہی ہفتے میں بحکم الٰہی بھلا چنگا ہو جائے گا۔
لکیروں کی صورت یہ رہے گی۔

ختم — اوپر سے نیچے — شروع

بائیں سے دائیں — شروع

ختم

روحانی فارمولہ (۷)

پاک وصاف مٹی سے ایک گولہ بنائے جو وزن میں ڈھائی سو گرام کا ہو، اس پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں، پھر اس کو کسی بھٹی میں ڈال دیں، جب یہ خوب تپ جائے اس وقت اس کو پانی میں ڈال دیں اور صبح وشام اور دو پہر دن میں ۳ مرتبہ یہ پانی جادو زدہ کو پلائیں، انشاء اللہ جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔

آیت الکرسی دل قرآن آب چلے تو رحمان حلقہ حلقہ سات آسمان سات زمین سات گلی ایک دربان پاؤں رکھے جبرئیل کرم کرے، رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا در کھلا رہے، چلہ وہ کرے جو جادو کرے سو مرے۔ یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

روحانی فارمولہ (۸)

اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو تو اس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں، انشاء اللہ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

۷۸۶

<table>
<tr><td>٨</td><td>١١</td><td>١٤</td><td>١</td></tr>
<tr><td>١٣</td><td colspan="2" rowspan="2">٢ ٧
٨
١ ٣
٦ ٥ ٤
٧ ٩
٢
١٦ ٩</td><td>١٢</td></tr>
<tr><td>٣</td><td>٦</td></tr>
<tr><td>١٠</td><td>٥</td><td>٤</td><td>١٥</td></tr>
</table>

روحانی فارمولہ (۹)

جادو علوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اسی عزیمت کو پڑھ کر دم کر دیں پھر اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح وشام پلاتے رہیں اور اسی عزیمت کو ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں، انشاء اللہ مریض کو شفاء ہوگی۔

موسیٰ وہارون کی لاٹھی ٹوٹکا کرنے والے کی ٹوٹے پائی، ساحر پڑے موت کی کھائی، کعبہ کی نظر، بیکار ہوا جادو کا اثر بسم اللہ اللہ اکبر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

روحانی فارمولہ (۱۰)

اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلادیں اور لگاتار سات دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو انشاءاللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا، نقش یہ ہے اور یہ نقش "یاسلام" کا ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۹	۴۷
۴۶	۴۴	۴۱
۴۰	۴۸	۴۳

روحانی فارمولہ (۱۱)

یہ نقش بھی جادو کے اثرات ختم کرتے ہیں بے حد مؤثر ثابت ہوا ہے اور یہ نقش حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ آٹھ نقش تیار کئے جائیں، ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور سات نقش مریض کو روزانہ دودھ میں گھول کر پلائے جائیں، نقش ہمیشہ رات کو سوتے وقت پلایا جائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۴	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۴	۱۶۵۲۶

روحانی فارمولہ (۱۲)

مندرجہ ذیل کلمات اور آیات قرآنی ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ مغرب کے بعد ۲۱ روز تک پلائیں، اگر روزانہ پڑھنا دشوار ہو تو ایک ہی دن ۲۱ مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر کسی بوتل میں پانی بھر کر اسے دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ مغرب کے بعد یہ پانی ۳ گھونٹ ۲۱ دن تک پلائیں، انشاءاللہ سحر سے پوری طرح نجات ملے گی اور اگر اس عمل کے بعد کوئی شخص پھر جادو کرائے گا تو اسی کی طرف وہ جادو لوٹ جائے گا۔

وہ کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بجری بجری کواڑ بجری باندھوں دسوں دوار بجری آئے بجری جائے سب جگ سمائے ٹونا جادو سب رد ہو جائے جو ٹونا جادو پھر کرائے الٹ پلٹ وہاں کا وہیں پر جائے جو کرے سو مرے۔ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ٥ (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۲، سپارہ ۱۵)

روحانی فارمولہ (۱۳)

اگر کوئی شخص جادو میں مبتلا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل صرف دو نقش گلاب و زعفران سے تیار کئے جائیں، ایک مریض کے گلے میں ڈال دیں

اور ایک بوتل میں ڈال کر اس میں پانی بھر دیں، پھر صبح شام یہ پانی مریض کو پلائیں، انشاء اللہ مریض کو جادو سے نجات ملے گی۔ یہ نقش "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" قرآن حکیم کی ۲۴ویں سپارے کی آیت کا ہے۔
نقش یہ ہے، اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک گوشت سے پرہیز کے ساتھ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، بعدہٗ روزانہ صرف ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

روحانی فارمولہ (۱۴)

اگر یہ شبہ ہو کہ کسی شخص کو کسی نے کچھ کھلا پلا دیا ہے جس سے جسم کے اندر جادو کے اثرات پیدا ہو گئے ہیں تو ایسے شخص کے علاج کے لئے اس نقش کو روزانہ طشتری پر لکھ کر دن میں ۳ مرتبہ پلائیں، انشاء اللہ جسم کے اندر سے جادو کے اثرات نکل جائیں گے اور اس شخص کو شفاء حاصل ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۲۳۸	۳۴۲۳۳	۳۴۲۴۰
۳۴۲۳۹	۳۴۲۳۷	۳۴۲۳۵
۳۴۲۳۴	۳۴۲۴۱	۳۴۲۳۶

روحانی فارمولہ (۱۵)

جس شخص پر سحر کا اثر ہو اس مریض پر مندرجہ ذیل سب سورتیں پڑھ کر دم کریں اس کے بعد ایک بوتل میں پانی بھر کر اس پانی کو بھی اسی طرح دم کریں اور دن کے ۱۲ گھنٹوں میں ہر ایک گھنٹے میں ایک گھونٹ یہ پانی مریض کو پلائیں اس طرح سات دن تک عمل کریں، انشاء اللہ کیسا بھی مہلک اور سفلی جادو ہوگا اُتر جائے گا، جو کچھ پڑھا جائے گا اس کی تفصیل یہ ہے۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار، سورۂ فاتحہ سات بار، آیت الکرسی سات بار، سورۂ کٰفرون سات بار، سورۂ اخلاص سات بار، سورۂ فلق سات بار، سورۂ ناس سات بار۔ عمل کے شروع اور آخر میں تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

روحانی فارمولہ (۱۶)

حروف مقطعات کے چاروں عناصر کا اجتماعی نقش دو عدد بنائیں، ایک گلاب و زعفران سے بنا کر بوتل میں ڈالیں اور پھر اس میں پانی بھر دیں اور اس پانی کو صبح دوپہر شام تین تین گھونٹ سحر زدہ کو پلائیں اور دوسرا نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ گیارہ دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۶۰ / ۸۵۲ / ۸۴۸ / ۸۴۱	۸۴۹ / ۸۳۸ / ۸۴۳ / ۸۴۷	۸۵۲ / ۸۴۶ / ۸۴۱ / ۸۴۵	۸۳۸ / ۸۴۹ / ۸۵۳ / ۸۵۲
۸۵۱ / ۸۴۵ / ۸۴۰ / ۸۵۳	۸۳۹ / ۸۵۱ / ۸۵۴ / ۸۴۴	۸۴۵ / ۸۵۱ / ۸۴۷ / ۸۵۰	۸۵۰ / ۸۳۹ / ۸۴۴ / ۸۳۸
۸۴۰ / ۸۴۷ / ۸۵۱ / ۸۴۸	۸۵۴ / ۸۴۴ / ۸۳۹ / ۸۴۰	۸۴۷ / ۸۴۰ / ۸۴۵ / ۸۵۱	۸۴۴ / ۸۵۴ / ۸۵۰ / ۸۴۶
۸۴۸ / ۸۴۱ / ۸۴۶ / ۸۴۳	۸۴۳ / ۸۵۳ / ۸۴۹ / ۸۵۴	۸۴۱ / ۸۴۸ / ۸۵۲ / ۸۳۹	۸۵۳ / ۸۴۳ / ۸۳۸ / ۸۴۹

روحانی فارمولہ (۱۷)

جادوٹونے کولوٹانے کے لئے سورۂ عبس (سپارہ، ۳۰) کا نقش بھی بے حد موئژ ہوتا ہے، اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر سورۂ عبس ۱۳ مرتبہ پڑھ کردم کر کے رکھ لیں اور صبح شام مریض کو یہ پانی پلائیں، مغرب کے بعد مریض کو سورۂ عبس تین مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں، اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں، انشاءاللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۴	۱۲۸۲۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۲۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۴	۱۲۸۳۵

روحانی فارمولہ (۱۸)

جادو کے اثرات سے حفاظت کے لئے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں، انشاءاللہ آسیبی اثرات اور جادو کے اثرات سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورۂ علق کا ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۴۱	۵۶۲۷
۵۶۴۰	۵۶۲۸	۵۶۳۴	۵۶۳۹
۵۶۲۹	۵۶۴۳	۵۶۳۶	۵۶۳۳
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۴۲

روحانی فارمولہ (۱۹)

آیت الکرسی کا نقش آسیب وسحر کے لئے تیر بہدف ہے، اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے، اگر اس نقش کو شرف مشتری میں چاندی کی تختی پر کندہ کرا کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتی ہے، سحر زدہ انسان کو ۱۱ نقوش پینے کے لئے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے، کیسا بھی سحر ہوگا انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۵۸	۴۵۵۳	۴۵۶۰
۴۵۵۹	۴۵۵۷	۴۵۵۵
۴۵۵۴	۴۵۶۱	۴۵۵۶

روحانی فارمولہ (۲۰)

قرآن حکیم کی آیت وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَام (آیت ۴۷، سورۂ ابراہیم، سپارہ ۱۳) جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتشی چال سے بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور دو مثلث نقش مثلث آتشی چال سے مثلث بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں پیک کریں، اس کے علاوہ مثلث آتشی چال سے گیارہ نقش گلاب وزعفران سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے، انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۶
۳۷۸	۳۶۷	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۸	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۹	۳۸۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۹	۴۸۴	۴۹۲
۴۹۱	۴۸۸	۴۸۶
۴۸۵	۴۹۳	۴۸۷

روحانی فارمولہ (۲۱)

قرآن حکیم کی آیت قَدْ جَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُبِيْن ٥ (آیت ۱۵، سورۂ مائدہ، سپارہ ۶) یہ آیت بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ ۲۰ جیسا ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۷	۲۸۰	۲۸۳	۲۷۰
۲۸۲	۲۷۱	۲۷۶	۲۸۱
۲۷۲	۲۸۵	۲۷۸	۲۷۵
۲۷۹	۲۷۴	۲۷۳	۲۸۴

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۲	۳۶۶	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۱	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۷۰

روحانی فارمولہ (۲۲)

قرآن حکیم کی آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (آیت ۱۳۷، سورۂ بقرہ، سپارہ ۱) طریقہ بالکل طریقہ ۲۰ جیسا ہے، یہ آیت بھی جادو کے اثرات زائل کرنے میں تیر بہدف ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۸	۱۶۵
۱۷۷	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۰	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۷۹

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۱	۲۲۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۲۳۴	۲۲۹

روحانی فارمولہ (۲۳)

قرآن حکیم کی آیت لِيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ط (آیت ۶، سورۂ حدید، سپارہ ۲۷) یہ آیت بھی سحر کے اثرات زائل کرنے میں مفید و مؤثر ہے، طریقہ علاج پہلے ہی طریقے کے مطابق ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۰	۶۷۳	۶۷۶	۶۶۳
۶۷۵	۶۶۴	۶۶۹	۶۷۴
۶۶۵	۶۷۸	۶۷۱	۶۶۸
۶۷۲	۶۶۷	۶۶۶	۶۷۷

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۶	۸۹۱	۸۹۸
۸۹۷	۸۹۵	۸۹۳
۸۹۱	۸۹۹	۸۹۴

روحانی فارمولہ (۲۴)

قرآن حکیم کی آیت وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ط (آیت ۳، سورۂ فتح، سپارہ ۲۶) یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں سحر کے اثرات کو زائل کرنے میں آئی ہے اور تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۴	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۴	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

روحانی فارمولہ (۴۵)

قرآن حکیم کی آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ٥ (آیت، ۴۵، سورۂ مومن، سپارہ ۲۴) اس کے ذریعہ بھی سحر زدہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور ہمیشہ اُسے موثر پایا ہے۔ طریقہ علاج پہلے ہی طریقے جیسا ہے۔

نقش مربع یہ ہے۔ نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۲	۳۹۶	۳۹۲	۳۸۹
۳۹۳	۳۸۸	۳۸۳	۳۹۵
۳۸۷	۳۹۰	۳۹۸	۳۸۴
۳۹۷	۳۸۵	۳۸۶	۳۹۱

۷۸۶

۵۱۳	۵۰۵	۵۱۱
۵۰۷	۵۱۰	۵۱۲
۵۰۹	۵۱۴	۵۰۶

روحانی فارمولہ (۴۶)

سات بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں، انشاء اللہ سات روز میں مریض کو آرام ملے گا اور سحر سے نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَھِیًّا اَشْرَاھِیًّا بِحَقِّ یا باسِطُ وَبِحَقِّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَبِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق وَبِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس وَبِحَقِّ یَا شَمْعُلُوْنِیْ. اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے بہ نیت زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

روحانی فارمولہ (۴۷)

ایک چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت گلاب و زعفران سے لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں، روزانہ نئی پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ سات پلیٹوں پر لکھوا کر اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں اور مندرجہ ذیل نقش سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ سات ہی روز میں سحر سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّیَاطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمَانَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ط (آیت ۱۰۲، سورۂ بقرہ، سپارہ ۱) نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۳	۳۵۵	۳۶۱
۳۵۷	۳۶۰	۳۶۲
۳۵۹	۳۶۴	۳۵۶

روحانی فارمولہ (۴۸)

کیسا بھی جادو ہو علوی ہو، یا سفلی، کالا ہو، میلا ہو، ہر قسم کے جادو کو زائل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل عزیمت کو زرد رنگ کے کاغذ پر لکھ کر مریض

کے گلے میں ڈالیں۔ بارش کے پانی یا نہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سحر زدہ کو صبح شام گیارہ دن تک پلائیں اور اتنی ہی تعداد میں سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں، انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ دن کے درمیان تین مرتبہ غسل بھی اگر سحر زدہ کو کرادیں تو اور بھی جلدی جادو کے اثر سے نجات ملے گی۔

یـا الٰهـی بَطَلَ السِّحْرُ بِحَقِّ ادمَ وَبطَلَ السِّحْرُ بِحَقِّ موسیٰ وعیسیٰ وهارون وَبَطَلَ السِّحْرُ بِحَقِّ محمَّد مصطفٰی صلی الله علیه وسَلـم وَبِـحَـقِّ اصحاب لوط وبِحَقِّ اصحاب بدر وبِحَقِّ جمیع الْمُرسَلِیْن وبِحَقِّ جمیع الاولیاء وبِحَقِّ جمیع المومنین برَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.

روحانی فارمولہ (۳۰)

اس نقش کو سحر زدہ کو لگاتار سات دن تک پلائے اور ایک نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	٦

روحانی فارمولہ (۳۰)

بسم اللہ کا یہ نقش بھی جادو سے نجات کے لئے تیر بہدف ہے، طریقہ علاج یہ ہے ایک نقش تو لکھ کر گلے میں ڈالیں، سات گلاب و زعفران سے لکھ کر سات دن تک روزانہ ایک نقش مریض کو پلائیں اور سات نقش کالے کاغذ پر کچی پینسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر عمل کر اس کو جلادیں اور مریض کو غسل کرادیں، انشاء اللہ سات دن میں جادو سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۲٦۳	۲۵۸	۲٦۵
۲٦۴	۲٦۲	۲٦۰
۲۵۹	۲٦٦	۲٦۱

روحانی فارمولہ (۳۱)

سورۂ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ ا نقش پلیٹ پر لکھ کر پلیٹ کو دھو کر مریض کو صبح ۸ اور ۱۰ بجے کے درمیان پلائیں اور ایک

نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۴	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۲
۲۰۲۰۹	۲۰۲۱۱	۲۰۲۱۳
۲۰۲۱۰	۲۰۲۱۵	۲۰۲۰۸

روحانی فارمولہ (۳۲)

''آیت سحر'' کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے، سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو برتن ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے، کسی ایسے کنوئیں سے پانی نکالیں کہ جو کنواں معطل ہو یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو، ایسا کنواں نہ ہو تو پھر اس تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں جس میں دھوبی کپڑے نہ دھوتے ہوں، ان دونوں پانیوں کو ایک جگہ کر لیں اور اس میں مندرجہ ذیل نقش جو دراصل آیت سحر کا نقش ہے کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں اور اس میں ۱۴ پتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں اس کے بعد اس پانی کو چولہے پر رکھ دیں، جب اس میں کھدّے پڑ جائیں تو پانی کو چولہے پر سے اُتار لیں اور ٹھنڈا کر لیں، اس کے بعد سحر زدہ انسان کو جنگل لے جائیں اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں، پانی اس کے گھٹنوں تک آ جانا چاہئے، اس کے سر پر پانی ڈالیں، غسل کے بعد گھر آ کر اس کے گلے میں یہی نقش کالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں اور ایک بوتل پانی پر آیت سحر سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور سات دن تک صبح شام یہ پانی مریض کو پلائیں، انشاء اللہ سات دن میں مکمل آرام مل جائے گا اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۶۹	۹۸۳	۹۷۹	۹۷۶
۹۸۰	۹۷۵	۹۷۰	۹۸۲
۹۷۴	۹۷۷	۹۸۵	۹۷۱
۹۸۴	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۸

آیت سحر یہ ہے۔ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ○

روحانی فارمولہ (۳۳)

اکابرین سے ایک یہ طریقہ سحر کو اُتارنے کا منقول ہے کہ ۱۴۱ اگربتی لیں، ہر ایک اگربتی پر وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ○ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، صبح شام ایک اگربتی مریض کے سرہانے جلائیں اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں، جس وقت اگربتی جل کر ختم ہو جائے اس وقت اس پانی کا ایک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں، اگربتی کے نیچے کوئی مٹی

کا برتن رکھیں، تاکہ راکھ محفوظ کی جاسکے۔ ۴۱ اگر بتیاں ۲۰ دن میں ختم ہوجائیں گی، ان سب کی راکھ جمع کرکے رکھ لیں اور ۲۱ ویں دن مریض غسل خانہ میں جاکر اس راکھ کو اپنے بدن پر ملے، پوشیدہ مقامات چھوڑ دے، راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے، چند منٹ کے بعد غسل کرلے، انشاءاللہ جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔ آیت کریمہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۶	۴۶۹	۴۷۲	۴۵۹
۴۷۱	۴۶۰	۴۶۵	۴۷۰
۴۶۱	۴۷۴	۴۶۷	۴۶۴
۴۶۸	۴۶۳	۴۶۲	۴۷۳

روحانی فارمولہ (۳۴)

آیت کریمہ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ○ کا نقش ہر مشکل، ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو رفع کرنے کے لئے اکسیر ثابت ہوتا ہے، ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں پھر صبح شام یہ پانی مریض کو پلائیں، ایک نقش کالے کپڑے میں کرکے مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

روحانی فارمولہ (۳۵)

آسیب اور سحر دونوں کے لئے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے، یہ عمل ''اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ'' کا ہے۔ یہ آیت ۲۴ ویں سپارے کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے اس کے بعد ایک سفید مرغ لیں، یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہئے لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہئے اور مرغی ایسی ہونی چاہئے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ انڈا دیا ہو، اس مرغے یا مرغی کو ذبح کرلیں اور اس کی دائیں ٹانگ کو جدا کردیں اور بازو کو بھی الگ کرلیں اور پھر اس کو نکالیں، اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کو استعمال کریں۔ کشنیز، سیاہ مرچ، مرغی کے انڈے کی زردی، سونٹھ، روغن زیتون، ورنہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں، ان کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کے لئے حسب خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں اور ان کی مقدار حسب خواہش رکھنی چاہئے، نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں ہو، باپ نہ ہو، نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہو ماں نہ ہو، نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں، نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں، کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھلوائیں جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر سورۂ کافرون کا نقش گلاب وزعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورۂ قریش کا نقش لکھیں، پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھوکر آدھا پانی مریض کو پلادیں اور آدھا پانی اُس بالٹی میں ڈال دیں، جس میں مریض کے اور چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے، اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کرکے اگر سردی ہو تو تیز گرم کرکے مریض کو نہلادیں اور اس کے بعد مریض کے گلے میں ''اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ'' کا نقش لکھ کر ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۹۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورۂ کافرون کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۵	۹۴۰	۹۴۷
۹۴۶	۹۴۴	۹۴۲
۹۴۱	۹۴۸	۹۴۳

تین دن تک مریض کو عصر اور مغرب کے درمیان اس عزیمت کو لکھ کر کاغذ کو کالے کپڑے میں لپیٹ کر پھر کوئلے جلا کر اس میں یہ کپڑا ڈال دیں اور مریض کو دھونی دیں، کوئلوں پر ۲۱ دانے سیاہ مرچ کے اور کچھ لوبان بھی ڈال لیں۔ عزیمت یہ ہے۔ **حٰمٓ س حٰمٓ س بسم س بسم س احرقنا فرعون وثمود وصهال ہ ہ ہ ع ع و الہ ھا**، انشاء اللہ تین دن ہی میں جادو اور ٹونکے کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

روحانی فارمولہ (۳۶)

آسیب زدہ مریض یا سحر زدہ مریض کے لئے ایک اور نادر عمل نقل کیا جاتا ہے جس میں قدرے محنت تو زیادہ کرنی پڑتی ہے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے مریض سات دن ہی میں صحت مند ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اس سحر زدہ کے لئے یہ طریقہ علاج سودمند ثابت ہوتا ہے جس پر سحر جنات کے ذریعہ مسلط کیا گیا ہو مریض کے گلے میں آیت الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترک نقش لکھ کر ڈالیں۔ دائیں بازو پر "**یا خالق الارض والسّمآء**" لکھ کر باندھیں، بازو پر اصحاب کہف مندرجہ ذیل طریقے سے لکھ کر باندھیں۔

الٰھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذر فطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر ط وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنھا جائر ولو شاء لھداکم اجمعین. یاالٰہی بحرمت اسماء اصحاب کہف ہر قسم کہ آسیب ونظر بد وسحر در وجود ایں را دفع شود **اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر**ٌ ○ آیت الکرسی اور سورۂ فاتحہ کا مشترک نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵ / ۱۸۷	۲۳۶۸ / ۴۹	۲۳۷۱ / ۱۱۰	۲۳۵۷ / ۱۳۷
۲۳۷۰ / ۱۰۹	۲۳۵۸ / ۱۳۸	۲۳۶۴ / ۱۸۶	۲۳۶۹ / ۵۰
۲۳۵۹ / ۱۳۹	۲۳۷۳ / ۱۱۲	۲۳۶۶ / ۴۷	۲۳۶۳ / ۱۸۵
۲۳۶۷ / ۴۸	۲۳۶۲ / ۱۸۴	۲۳۶۰ / ۱۴۰	۲۳۷۲ / ۱۱۱

مریض کو تین دن تک ان چیزوں کی دھونی دو۔
کھجور کے درخت کے ریشے، ناریل کے ریشے، گدھے اور بلی کے ناخن ایک مرتبہ میں صرف ایک ایک اور مندرجہ ذیل عزیمت کاغذ پر لکھ کر کوئلے دہکا کر مریض کو ان سے دھونی دیں۔ عزیمت یہ ہے۔سا مسا بعلا ج منه وملہ واسقۂ۔
مریض کو تین دن تک روٹی شہد سے کھلائیں، بقیہ چار دنوں میں بکرے کا گوشت کھلا سکتے ہیں، ورنہ سات دنوں تک صرف روٹی اور شہد پر قناعت کریں، ایک بوتل پانی پر سورۂ حشر کی آخری تین آیات سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح شام یہ پانی پلائیں، ساتویں دن تین رنگوں کا بکرا خریدیں، اس کو ذبح کر کے اس کا خون مریض کے گھر کے چاروں کونوں میں ڈلوادیں اور گوشت غریبوں میں بٹوادیں، البتہ اس کا سر مریض کے اوپر سے سات مرتبہ اُتار کر جنگل میں دبوادیں۔
اگر جادو حد سے زیادہ خطرناک ہو تو بکرے کے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر سات فقیروں کو کھانا کھلائیں اور ہاتھ ایک بالٹی میں دھلوا کر اس پانی سے مریض کو ساتویں دن نہلادیں، سات دن کے بعد مزید ۲۱ دن تک مندرجہ ذیل آیات اور عزیمت گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل میں گھول لیں، ۲۱ دن تک یہ پانی مریض کو بعد نماز عشاء مریض کو پلاتے رہیں۔ معوذتین، سورۂ طارق، سورۂ حشر کی آخری تین آیات آخر میں یہ کلمات لکھیں۔ بسم اللہ شافی وبسم اللہ کافی وبحق یا صمدُ یااحدُ یا فردُ برحمتك یا ارحم الراحمین (زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں) انشاء اللہ اس طریقہ علاج سے کتنا بھی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً ۲۱ روز تک مزید دوسرا پانی جس کی وضاحت کردی گئی ہے سوتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

روحانی فارمولہ (۳۷)

سحر و آسیب سے حفاظت کے لئے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو رفع کرنے کے لئے آیت الکرسی کا نقش بے حد مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے، اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو سحر اور آسیب سے حفاظت رہتی ہے، اگر اس نقش کو فریم کرا کر گھر میں آویزاں کریں یا تعویذ کی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو وبائی امراض اور آفات ارضی وسماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ سحر و آسیب کی نجاستوں سے بھی پاک صاف ہو جاتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۶۰	۴۵۵۳	۴۵۵۸
۴۵۵۵	۴۵۵۷	۴۵۵۹
۴۵۵۶	۴۵۶۱	۴۵۵۴

روحانی فارمولہ (۳۸)

آج کے پرفتن دور میں جب کہ حسد اور جلن عام اور جادو ٹونا عام در عام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے، ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے، نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھنے کا معمول بنائے۔ رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے سوئے اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کرا کر

آویزاں کرلے، انشاءاللہ پورا مکان جادوٹونے سے محفوظ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۳۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۲۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

روحانی فارمولہ (۳۹)

حروف نورانی کا نقش بھی سحر کو رفع کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالنے سے سحر کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

روحانی فارمولہ (۴۰)

سفلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اسم "یاممیت" کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ اس اسم کو سات ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادوزدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں، اگر کوئی شخص خود ہی سحر کی لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے او پر دم کرلے، اس عمل کو سات روز تک جاری رکھے، اگر جمعرات سے شروع کرے تو افضل ہے، انشاءاللہ سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی اور صحت عطا ہوگی، عمل کے شروع اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ اگر جادوزدہ کے گلے میں مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیر عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدے کے امکانات اور زیادہ ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۷	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

عمل باندھ جادو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت الکرسی......الخ لکھ ہزاری، چلے اک لکھ چوی ہزار کی سواری، کوہے کا کوٹ، تانبے کی کوہاڑی، اَلْحَمْد ...... الخ کی زنجیر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق ......الخ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ......الخ کا کوڑا، حضرت عیسیٰ کی کنجی، حضرت موسیٰ واجندرا، حضرت شاہ علی دامندرہ، سب کار سندرا، بدنظر گفتار کی باندھ کرو، سٹھ مٹھ کی باندھ کرو، روڑ کنکر کی باندھ کرو، جن، پری، بھوت پریت دی باندھ کرو، تار تعویذ دی باندھ کرو، شیطان ابلیس دی باندھ کرو، خبیث ڈائن دی باندھ کرو، جادو ٹونے دی باندھ کرو، گڑے مسان دی باندھ کرو، گرولائے تار دھاگے دی باندھ کرو، دبے دبائے باندھ کرو، اگ لائے لٹکائے دی باندھ کرو، کھوائے پیائے دی باندھ کرو، چلے علم دی باندھ کرو، میرے پیر استاد باندھ کرو، مرشد کا فیض، استاد کی دعا، اللہ کا حکم چلے کل مرسل دی سواری چلے، لَاحَــوْلَ ......الخ چنگاری چلے، حضرت سلیمان کا تخت چلے، شاہ علی دامندرا چلے۔ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم۔

طریقہ علاج

یہ عمل سحر جادو، ٹونا، مسان، نظر بد اور ہر طرح کے تعویذات کے بداثرات کو ختم کرنے کے لئے قوی الاثر ہے، خواہ کسی خبیث ارواح کی چوکی بٹھائی گئی ہو، یا پتلا بنا کر کہیں دفن کردیا گیا ہو، سب کا اثر باطل ہوجاتا ہے، سحر اور آسیب زدہ کے لئے اس کے قد کے برابر سات رنگ کے دھاگے کی سات تاریں لے کر یا کچے سوت کی سات تاریں لے کر ان کی چار تہہ کرلیں۔

اب ایک مرتبہ عمل پڑھ کر دھاگے پر گرہ لگائیں اور دم کریں، اس طرح گیارہ گرہ لگائیں اور یہ دھاگہ مریض کے گلے میں کسی دھات کی تختی میں بند کرا کر ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ سحر جادو سے محفوظ ہوجائے گا اور دوبارہ کبھی سحر جادو ٹونا کے بداثرات نہ ہوں گے جب تک یہ دھاگہ گلے میں رہے گا۔

عمل جاری کرنے کا طریقہ

عامل کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عمل کی قوت کو اپنے قابو میں لائے۔ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ گیارہ مرتبہ اس عمل کو خلوت کی جگہ پڑھا جائے، مدت ریاضت عمل اکیس یوم ہے، بعد ریاضت روزانہ مداومت رکھیں تا کہ عمل کی قوت ہمیشہ قابو میں رہے۔

مسان ایک مہلک بیماری

مولانا حسن الہاشمی

بعض عورتوں اور بعض بچوں کو مسان کی بیماری ہوتی ہے، اس بیماری میں بچے سوکھ کر مرجاتے ہیں، بعض عورتوں کے صرف لڑکیوں پر یہ بیماری اثرانداز ہوتی ہے۔ لڑکی کا حمل ہوتا ہے تو ساتھ خیروعافیت کے فراغت ہوتی ہے، لیکن جب بھی لڑکے کا حمل ہوگا یا تو ضائع ہوجائے گا یا بچہ پیدا ہونے کے بعد سوکھ سوکھ کر مرجائے گا۔ اسی طرح بعض عورتوں کے صرف لڑکیوں پر یہ بیماری اثرانداز ہوتی ہے، ان کی لڑکیاں ختم ہوجاتی ہیں اور لڑکے ٹھیک رہتے ہیں، بعض عورتوں کے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اس مرض کی لپیٹ میں آتے ہیں، بعض عورتوں کو یہ بیماری نہیں ہوتی لیکن ان کے بعض بچے مسان کا شکار ہوجاتے ہیں اور سوکھ سوکھ کر جان دیتے ہیں، غالباً یہ ایسی بیماری ہے جو اگرچہ جسمانی ہی ہے لیکن اس کا علاج دواؤں اور جڑی بوٹیوں میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کا علاج صرف اور صرف روحانیت میں ہے اور یہ مرض تعویذ گنڈوں یا پھر دعاؤں اور وظائف سے رفع ہوتا ہے، یوں اللہ جسے زندگی دینا چاہے وہ موت کے چنگل سے بھی نکل آتا ہے۔

"صنم خانۂ عملیات" سے استفادہ کرنے والوں کے لئے ایسے قیمتی فارمولے منتخب کئے ہیں جن کے ذریعہ مسان کی مہلک بیماری سے بفضل خداوندی بہ آسانی نمٹا جاسکتا ہے۔

طریقہ (۱)

نیلے رنگ کے سوتی ڈورے کے ۴۱ تار لیں، ان کو یکجا کرکے سورۂ طارق (سپارہ: ۳۰) پڑھ کر گرہ کے دائرہ میں دم کرکے گرہ لگادیں، اس طرح ۴۱ مرتبہ سورۂ طارق پڑھ کر ۴۱ گرہ لگائیں، پھر یہ ڈورہ حاملہ عورت کے پیٹ یا زیر ناف باندھ دیں، ولادت کے بعد یہی گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ مسان رفع ہوگا اور بچہ اس کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ رہے گا، جب تک بچہ ماں کا دودھ پیئے اس وقت تک یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈالے رکھیں۔

انتہائی مجرب عمل ہے۔

طریقہ (۲)

جس بچے کو مسان کی بیماری لاحق ہو اس کو یہ نقش ۴۰ دن تک روزانہ ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر پلایا جائے۔ نقش یہ ہے۔

بحق باللہ العلی العظیم

۱۱ ۱۱

طریقہ (۳)

جو بچہ دن بہ دن سوکھتا جارہا ہو اور کوئی دوا اور غذا کارگر نہ ہورہی ہو اس کے لئے دو نقش بنائے جائیں ایک نقش بیگن پر بنایا جائے اور بیگن کو وہاں لٹکادیا جائے جہاں بچہ سوتا ہے۔ بیگن دن بہ دن سوکھتا رہے گا اور انشاء اللہ بچہ موٹا ہوتا رہے گا۔ دوسرا نقش کاغذ پر بنا کر بچہ کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ بیگن والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط	ولا	دی
لا	ھ	و
مس	ق	ای

کاغذ والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۳	۴۲۶	۴۳۰	۴۱۶
۴۲۹	۴۱۷	۴۲۲	۴۲۷
۴۱۸	۴۳۲	۴۲۴	۴۲۱
۴۲۵	۴۲۰	۴۱۹	۴۳۱

طریقہ (۴)

جن بچوں کو سوکھے کا مرض ہو ان کے لئے یہ نقش بھی تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے، نقش تیار کرکے بچے کے گلے میں ڈلوائیں انشاء اللہ

چالیس دن کے اندر مرض رفع ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۶۲۳۷	۱
۶۲۳۶	۲	۷	۱۲
۳	۶۲۳۹	۹	۶
۱۰	۵	۴	۶۲۳۸

طریقہ (۵)

بہت ہی سخت قسم کے مسان میں خواہ کسی عورت کو یا بچے کو مندرجہ ذیل نقش اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اس کو سفید رنگ کے مرغ کے خون سے اتوار کے دن ساعت شمس میں بنایا جائے، انشاءاللہ چند دن کے اندر شفاء نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۱	۱۴۴	۱۴۷	۱۳۳
۱۴۶	۱۳۵	۱۴۰	۱۴۵
۱۳۶	۱۴۹	۱۴۲	۱۳۹
۱۴۳	۱۳۸	۱۳۷	۱۴۸

طریقہ (۶)

مسان کی بیماری میں نقش اصحاب کہف بہت مجرب ہے اور اس نقش کی برکت سے مسان کی بیماری سے بچے کو پوری طرح نجات مل جاتی ہے اور بچہ مکمل صحت مند ہو جاتا ہے، نقش اصحاب کہف کے دو طریقے اکابرین سے منقول ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ چار مٹی کی ایسی ٹھیکریاں حاصل کی جائیں، پکنے کے بعد جن پر کبھی پانی نہ لگا ہو ان پر نقش اصحاب کہف کالی روشنائی سے لکھ دیا جائے پھر ان ٹھیکریوں کو آگ میں ڈال دیا جائے، جب ٹھیکریاں خوب تپ جائیں تو ان کو نکال کر پلنگ کے چاروں پاؤں کے نیچے دبا دیں اور روزانہ بچے کو اسی پلنگ پر چالیس دن تک سلائیں، چالیس دن کے اندر اندر بچہ انشاءاللہ خوب تندرست ہو جائے گا۔ چالیس دن کے بعد ان ٹھیکریوں کو کسی تالاب یا کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔

نقش اصحاب کہف کا دوسرا طریقہ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی بچے کو مسان کی بیماری ہو وہ بچہ سوکھتا جا رہا ہو یا اس بچے کو مسان کے دورے پڑتے ہوں، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہوں، آنکھیں چڑھ جاتی ہوں، منہ سے جھاگ آنے لگتے ہوں تو نقش اصحاب کہف کو کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ چالیس دن کے اندر اندر شفاء اور صحت نصیب ہوگی، نقش اصحاب کہف یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۴	۱۰۲۸	۱۰۳۱	۱۰۱۷
۱۰۳۰	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۹
۱۰۱۹	۱۰۳۳	۱۰۲۶	۱۰۲۲
۱۰۲۷	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۲

طریقہ (۷)

دوسو گرام اجوائن لیں اور اس پر سورۂ نصر (**اذا جآء نصر اللّٰہ**، سپارہ ۳۰) ۲۱ مرتبہ پڑھ کر مع بسم اللہ پڑھ کر دم کریں پھر اس اجوائن کو پچاس گرام تول کر چار حصوں میں کر کے چار پوٹلیاں بنالیں اور زچہ کی چار پائی میں ایک ایک پوٹلی چاروں پاؤں میں باندھ دیں، چالیس دن تک پلنگ ایک ہی جگہ رہنے دیں، چالیس دن کے بعد چاروں پوٹلیاں کسی دریا یا تالاب میں ڈال دیں اور مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ بچہ مسان کی آفت سے محفوظ رہے گا، یہ عمل خاص طور پر ان عورتوں کے لئے ہے، جن کے بچے عام طور سے سوکھے کا شکار ہو کر مر جاتے ہوں۔ گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

بحق میکائیل　　　　۷۸۶　　　　بحق جبرائیل

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

بحق اسرافیل　　　　یاحی یاقیوم　　　　بحق عزرائیل

طریقہ (۸)

اگر کوئی عورت، بچہ یا بڑا سوکھے کا شکار ہو، دن بہ دن سوکھتا جا رہا ہو تو ایسے مریض کے لئے ایک ہزار تیرہ مرتبہ قرآن حکیم کی مندرجہ آیت کو

کسی بھی دن عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر چنبیلی یا سرسوں کے تیل پر دم کرکے رکھ لیں۔ پھر اس تیل سے مریض کے جسم پر رات کو مالش کیا کریں، انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض قوی اور تندرست ہوجائے گا۔ آیت یہ ہے۔ فَانْظُرْ اِلٰى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

طریقہ (۹)

جس بچے پر مسان کا اثر اس قدر ہو کہ اس کے بچنے کی قطعاً توقع نہ ہو، اس کے لئے ایک عمل نقل کیا جارہا ہے، حد سے زیادہ سریع الاثر ہے۔

عمل یہ ہے کہ گڑ کی سات گولیاں چنے کے برابر بنائیں جائیں اور ہر ایک گولی پر ۱۲۶۲ مرتبہ یہ عمل پڑھ کر دم کریں، اَدْعُوْنَ تَدْعُوْنَ اب زرم جُشْنَك شَو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْ دینا بروقت و نیز ناپید شَوَدْ بحقِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مندرجہ ذیل سات عدد کاغذ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر رکھ لیں، گڑ کی گولی روزانہ نہار منہ مریض کو کھلا دی جائے، عصر اور مغرب کے درمیان ایک نقش گھول کر مریض کو پلاتے رہیں، بعد میں ساتوں کاغذ آٹے میں گولہ بنا کر کسی دریا وغیرہ میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۴۲	۱۴۵	۱۳۱
۱۴۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۴۳
۱۳۳	۱۴۷	۱۴۰	۱۳۶
۱۴۱	۱۳۵	۱۳۴	۱۴۶

طریقہ (۱۰)

جس بچے کو مسان کی شکایت ہو یا جس عورت کے بچے سوکھ کر مرجاتے ہوں ان کے لئے یہ طریقہ بھی کارگر ہے کہ عود کی دو لکڑیاں جو وزن اور سائز میں برابر ہوں، ان دونوں لکڑیوں کے بیچ میں سوراخ کرکے اس طرح کہ لکڑیاں چٹخنے نہ پائیں، سرخ یا نیلے رنگ کے ڈورے میں پرو کر مریض کے گلے میں ڈال دی جائیں اور تین سال تک گلے میں پڑا رہنے دیں، ڈورا خراب ہوجائے تو بدل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، انشاء اللہ مسان کی شکایت دور ہوگی اور مریض کو کامل صحت انشاء اللہ نصیب ہوگی۔

طریقہ (۱۱)

جس بچے کو مسان کی شکایت ہو اس نقش کو لکھ کر کپڑے میں پٹی میں لپیٹ کر گرہ لگا کر بچے کی بائیں کلائی میں باندھ دیں، نقش لکھ کر رکھ لیں اور پہلے والے نقش کو کھول کر توے کو آگ پر رکھ کر گرم کریں اور اس نقش کو اس پر رکھ کر جلا دیں، جلانے سے پہلے نقش مریض کے پورے بدن پر مل لیں، نقش کو توے پر رکھتے ہوئے فاصلے پر چلے جائیں، اس کا دھواں کسی کو نہیں لگنا چاہئے، اگر نقش نہ جلے تو دور سے لکڑی وغیرہ سے اسے دبا دیں، جب وہ اچھی طرح جل جائے تو فوراً اس کو چمٹے سے پکڑ کر گندی نالی میں پھینک دیں، لگاتار چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو شخص اس عمل کو کرے، ماں باپ میں سے کوئی یا کوئی دوسرا فرد کرے، تو چالیس دن تک وہی شخص کرے۔ ''درمیان میں بدلنا نہیں چاہئے، نقش کو باندھنے سے پہلے روزانہ لوبان سے دھونی دینا بھی ضروری ہے اور دوسرا نقش چالیس کی تعداد پینے کے لئے گلاب وزعفران سے بھی لکھ کر دیئے جائیں، شام کو ایک دن پہلے والا نقش جلانے کے بعد فوراً مریض کو زعفران والا نقش پلا دیا جائے اور اس کو ایک گھنٹے پہلے پینے کے گھول دیا جائے۔ اس طریقہ عمل میں احتیاط بہت لازمی ہے، کسی بھی جزو کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے، ورنہ فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

بچہ پیدا نہ ہونے کے اسباب

یوں تو بچہ اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتا ہے اور اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو اولاد نہیں ہوتی، لیکن اسباب کی دنیا میں بچہ پیدا نہ ہونے کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں، ماہرین نے غور و فکر کے بعد حمل قرار نہ پانے کی مندرجہ ذیل وجوہات بتائی ہیں، عاملین کو چاہئے کہ اس طرح کے موضوعات پر کام کرتے ہوئے اور بانجھ عورتوں کا علاج کرتے ہوئے ان کو بھی پیش نظر رکھیں اور روحانی علاج کے ساتھ ساتھ یہ طبی فارمولے بھی استعمال کرائیں۔

پہلا سبب یہ ہے کہ عورت کی بچہ دانی الٹ جاتی ہے۔ علامت، صحبت کے بعد عورت کے سر میں درد ہوتا ہے۔ علاج، مغز بنولہ، مرغ کی بیٹ آپس میں حل کر کے حیض سے فارغ ہونے کے بعد تین روز تک روئی تر کر کے عورت شیافہ لے پھر شوہر کے ساتھ صحبت کرے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ علامت صحبت کے بعد اندام نہانی کے ساتھ سارا بدن درد محسوس کرتا ہے، چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔ علاج، ہیرا ہینگ تلی کے تلی میں حل کر کے غسل طہارت تین روز تک شیافہ لے، اس دوران شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

تیسرا سبب یہ ہے کہ رحم کے منہ پر گوشت آجاتا ہے۔ علامت صحبت کے بعد عورت کی کمر میں درد ہوتا ہے۔ علاج، زیرہ سفید اور ہاتھی کا ناخن باریک پیس کر گائے کے گھی میں حل کر کے تین روز تک شیافہ لے، غسل طہارت کے بعد۔

چوتھا سبب یہ ہے کہ رحم کے سر پر ایک کیڑا پیدا ہو جاتا ہے، جو مرد کے نطفے کو کھا جاتا ہے۔ علامت، صحبت کے بعد ہڈیوں میں درد ہوتا ہے۔ علاج، صابن اور سجی کھار قدرے پانی میں ہموزن کر کے غسل طہارت کے بعد تین روز تک شیافہ لے۔

پانچواں سبب یہ ہے کہ رحم میں اعتدال سے زیادہ گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ علامت، صحبت کے بعد دل زور سے دھڑکتا ہے اور دل کے آس پاس درد بھی ہوتا ہے۔ علاج، مغز نیب اور گل گلاب کو باریک پیس کر گائے کے گھی میں حل کر کے غسل طہارت کے بعد تین روز تک شیافہ لے۔

چھٹا سبب یہ ہے کہ رحم میں اعتدال سے زیادہ سردی پیدا ہو جاتی ہے۔ علامت، صحبت کے بعد پورا سینہ درد کرتا ہے۔ علاج، کلونجی اور سیاہ زیرہ ہموزن پیس کر تلی کے تیل میں پکائیں، جب پکتے پکتے نصف رہ جائے تو روئی میں تر کر کے غسل طہارت کے بعد تین روز تک شیافہ لے۔

ساتواں سبب یہ ہے کہ عورت کے رحم پر ورم ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ صحبت کے بعد عورت کو غیر معمولی تھکن کا احساس ہوتا ہے۔ علاج، لونگ کو باریک پیس کر بکری کے دودھ میں حل کر کے تین روز تک شیافہ لے۔

آٹھواں سبب یہ ہے کہ دیو، پری یا ام الصبیان کا اثر ہو۔ علامت یہ ہے کہ کسی بھی طرح کا صحبت کے بعد درد نہ ہو۔ علاج مندرجہ ذیل کلمات ساعت سعید میں لکھ کر غسل طہارت کے بعد عورت کی کمر میں باندھیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. والملک القدیم، والعطاءِ العظیم، والصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْم۔

نواں سبب یہ ہے کہ لوگ عورت کی کوکھ باندھ دیتے ہیں، اس کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔ علامت یہ ہے کہ صحبت کے بعد عورت کو اختلاج ہوتا ہے، یا جی متلاتا ہے اور طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے، علاج یہ ہے کہ ایک سفید رنگ کا بکرا خرید کر غریبوں میں تقسیم کیا جائے اور اسی بکرے کے گوشت کا کچھ حصہ پکا کر طالب علموں کی دعوت کی جائے، کھانا کھلانے کے بعد ان کے ہاتھ ایک برتن میں دھلوائے جائیں، اس پانی کے ہمراہ بارش کا پانی ملائیں یا پھر سات کنوؤں کا پانی ملائیں، اس پانی سے عورت کو غسل کرائیں، انشاء اللہ عورت کی کوکھ کھل جائے گی۔

اس عورت کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں اور اس کو اسی بکرے کے خون سے لکھیں جو صدقے کے لئے ذبح کیا جارہا ہے، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	ج	ب	ا
ا	ب	ج	د
ج	د	ا	ب
ب	ا	د	ج

اسی نقش کی پشت پر یہ عزیمت لکھیں، نقش لکھتے وقت اجوین اور سیاہ مرچ کی دھونی لیں۔

ملمط ۱۸۴۶ ۳۹۱۶۱
کھ ۱۶ ۱۴ ۱۶ ۱۷ العلل

لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کی بندش کھولنے کے لئے

از : غلام سرور شباب (ماہر علوم مخفیہ)

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہر دور میں اہم رہا ہے۔ عصر حاضر میں تو لڑکیوں کے لئے اچھا بر ملنا ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ ہر فرد یہی چاہتا ہے کہ ہونے والی بیوی کافی سارے جہیز کے ساتھ کاروبار کے لئے بھی رقم اپنے ساتھ لائے جبکہ لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی بوڑھی ہوجاتی ہیں۔ بعض عاشقِ نامراد اچھے رشتہ کی بات طے ہونے پر اور جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر سفلی عاملین سے وجہ و بعض لڑکیوں کا بخت بستہ کرواتے نظر آتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد، عورت ہر دو ناکام ہونے کی صورت میں مخالف کی عقد بندی کے درپے رہتے ہیں۔ ہند و پاک میں ہی نہیں دنیا کے ہر خطہ میں سفلیات کے جاننے والے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جو نیہ کام چند روپے لے کر خرابی پیدا کرتے ہیں یہی لوگوں کے کاروبار کو بھی بستہ کرتے ہیں۔ ہم ہر دو جنس کی بخت کشائی کے اعمال اپنے اس مختصر مضمون میں تحریر کر رہے ہیں تا کہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔ اس مقصد کے لئے ہم سورۂ یٰسین شریف کی آیت مبارک سبحان اللہ...... لایعلمون سے نقوش بخت کشائی اور دل پسند شادی تیار کرنے کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔

نام سائمہ رانی بنت شریفاں: اعداد یہ ۹۰۲

آیت مبارکہ سبحان الذی......لایعلمون: اعداد ۴۲۸۸

مجموعہ ۵۱۹۰

ان اعداد کا مربع مربع جعفری قاعدہ کے مطابق تحریر کریں، آیت کے اعداد کے حروف پیدا کر کے اسم موکل علوی اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ علوی کا اسلم لوح کے اوپر درج کریں اور اسم اجنہ لوح کے نیچے درج ہوگا۔

اعداد آیت مبارکہ ۴۲۸۸

حروف ح ف ر د غ

اسم موکل علوی حفرودغائیل

اسم اجنہ حفرغغغغیوش

مثالی نقش مربع جفت آتشی یہ ہے خانہ ۹ میں کسر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حفرودغائیل

۱۲۹۶	۱۳۰۳	۱۳۰۹	۱۲۸۲
۱۳۰۷	۱۲۸۴	۱۲۹۴	۱۳۰۵
۱۲۸۶	۱۳۱۳	۱۲۹۹	۱۲۹۲
۱۳۰۱	۱۲۹۰	۱۲۸۸	۱۳۰۱۱

حفرغغغغیوش

اس نقش کو سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے کسی ساعتِ زہرہ میں تحریر کیا جائے اور سائلہ اپنے پاس رکھے یا گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بخت کشادہ ہوجائے گا اور شادی کے پیغامات آئیں گے۔

اگر کسی مخصوص جگہ رشتہ کرنا مطلوب ہو تو اس آیت کے اعداد میں ہر دو کے نام معہ والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش تیار کیا جائے اور طالب اپنے گلے میں پہنے یا اپنے پاس رکھے۔ خدا نے چاہا تو مطلوبہ جگہ شادی ہوگی۔ مثلاً

نام طالب، رانی بنت شریفاں، اعداد ۹۰۲

نام مطلوب، اختر بن سرداراں، اعداد ۲۱۱۷

آیت مبارکہ سبحان الذی......لایعلمون ۴۲۸۸

مجموعہ ۷۳۰۷

اس نقش کے آیت مبارکہ کے اعداد سے اسم مؤکل اور اسم اجنہ حسبِ سابق پیدا کئے جائیں گے اور اسم طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد سے بھی اسم مؤکل اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ مثلاً

اعداد طالب و مطلوب ۹۰۲ + ۲۱۱۷ = ۳۰۱۹

حروف ط ی غ غ غ غ

اسم موکل طیغا عیل

اسم اجنہ طیغغغیوش

مثالی نقش مربع جفت مخصوص جگہ شادی کے لئے یہ ہوگا، کسر خانہ نمبر ۵ میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفروغائیل

طغغغغوش

۱۸۱۱	۱۸۳۸	۱۸۳۲	۱۸۲۶
۱۸۳۴	۱۸۲۴	۱۸۱۳	۱۸۳۶
۱۸۲۲	۱۸۲۸	۱۸۴۲	۱۸۱۵
۱۸۴۰	۱۸۱۷	۱۸۲۰	۱۸۳۰

حفرغغغغوش

اس نقش کو رانی اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر چاہے کہ اس کی شادی رانی سے ہوجائے تو اس نقش کو اختر کے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر کی بخت کشائی مطلوب ہے تو نقش اول میں بجائے رانی کے اختر کے اعداد اور آیت مبارکہ سے مربع جفت آتشی رفتار سے تیار کرکے اختر کے گلے میں ڈالے۔

بخت کشائی کے لئے چند چٹکلے

(۱) جس لڑکی کا نکاح یا شادی نہ ہوتی ہو یا بخت باندھا گیا ہوتو ذیل کے اسماء طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر کسی سعد وقت میں لکھ کر کسی مٹی کے کوزے میں ڈال کر پانی بھر دیں۔ تین ہفتہ تک لڑکی اس کوزہ سے پانی پیتی رہے۔ خدا نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور جلد شادی یا نکاح کا ہوگا۔

اسمائے طلسمات یہ ہیں: **سولما لج ملححی هملوخیم.**

(۲) ایضاً : اس طلسم کو کسی نئے کپڑ پر دھاگہ سے کڑھائی کرکے اپنے پاس رکھے۔ مقصد برآئے طلسم یہ ہے: **هـمـطيطلا هنا سلمسلا بطيسله ههو يربحه مهسه كهلهٔ بلع عجائيب.**

(۳) اگر کسی دوشیزہ کا بخت بستہ ہوتو ذیل کی عبارت کو کسی سعد وقت میں سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے کسی کنوئیں میں یا دریا میں ڈال دیں۔ روزانہ ایسے گیارہ تعویذ تیار کرکے آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالیں۔ صرف گیارہ روز تک ایسا کریں، خدا نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور شادی یا نکاح کے پیغامات آئیں گے اور کسی صالح مرد سے ضرور شادی ہوگی۔ وہ عبارت یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم من یحیی العظام وھی رمیم رب العرش العظیم من کالکم الفتح بخت (نام لڑکی کا ہے والدہ تحریر کریں) **و آور بازوجاً صالحاً ابداً.**

مردوں کے لئے چند چٹکلے

(۱) اگر کسی مرد کو لڑکی نہ دیتے ہوں تو اس طلسم کو سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر دھوکر پانی کو لڑکی کے دروازے پر چھڑک دیں اور ایک تعویذ لکھ کر لڑکی کے گھر کے دروازے کی چوکھٹ کے نیچے دفن کردے۔ خدا نے چاہا تو لڑکی والے راضی ہوکر رشتہ دیں گے۔

ع م ع ل اح ۱۱۱ھ ح م ۱۱ م ۱۱ ۱۱ ھ م

ح اح ۱۱ ح م ء اح ۹ ۱۱ ھ ۹ م ۱۳۱ ۳ ۱۱۱

ھ آآآ ۳ لہ ح ء ع آ ۵ ا م ۳۹

(۲) ایضاً : اگر لڑکی والے رشتہ نہ دیتے ہوں تو ان اسماء طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھوکر وہ پانی ان کے دروازے پر چھڑک دیں۔ خدا نے چاہا تو راضی ہوجائے گی۔

صلخ صلح صلح اصل الی الجمل جابها له سحرہ

ھ۹ [illegible] اح ۱۱۱ ع اللہ

(۳) اگر لڑکی والے رشتہ کے لئے راضی نہ ہوتے ہوں تو اس دعا کو سفید کاغذ پر لکھ کر دھوکر لڑکی کے گھر میں جہاں رشتہ کی بات کرنا ہو چھڑک دیں۔ راضی ہوجائیں گے۔

یاشفیا یا شفیها بلقها یا طلسملسیا یا سخیا انجایا لع (یہاں لڑکی کا نام مع والدہ اور ناراض لوگوں کے نام لکھیں) راضی **شود ینا محشایا محشینا یاسین ما تعسنیا یا طنایا سمنا اہ اہ اہ فتصیر یا کھیح یا کھکھح یا ارحم الراحمین.**

(۴) ہمہ قسم کی بندش نکاح ختم کرنے کے لئے سورہ فتح لکھ کر غسل کرنے اور پینے کے لئے دیں۔

بستہ مردوزن کا کشادہ کرنا

اکثر سفلی عاملین چند روپوں کے لالچ میں بذریعہ سحر جادو کسی کا اچھا خاصا چلتا ہوا کاروبار بستہ کردیتے ہیں، کسی کی ترقی باندھ دیتے

ہیں، کسی کا نکاح بستہ کردیتے ہیں تاکہ شادی نہ ہوسکے۔ اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ مرد وزن کی قوت مباشرت تک بستہ کردیتے ہیں اور اس طرح میاں بیوی ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ متنفر ہوجاتے ہیں۔ اساتذہ عظام اور علماء جفر نے شہوت بستہ کے اعمال صرف اس لئے وضع کئے ہیں کہ آوارہ اور زانی مرد وزن کی شہوت بستہ کردی جائے تاکہ وہ اس فعل بد سے باز آجائیں لیکن دولت کے پجاریوں نے اس سے بھی شرک کا پہلو نکال لیا ہے۔

ہم ذیل میں بستہ مرد وزن کو کشادہ کرنے کے چند مجرب اعمال تحریر کررہے ہیں۔

(۱) اگر کسی مرد کو کسی حاسد دشمن نے سحر، جادو کے ذریعے بستہ کردیا ہو اور وہ مرد اپنی حلال بیوی پر بوقتِ ملاپ قادر نہ ہوتا ہو تو ذیل کے نقش کو قمر درجدی کے اوقات میں (سیسہ) کی دھات پر کسی لوہے کے قلم سے کندہ کریں اور مردہ بستہ پر اس لوح کو اپنی کمر میں باندھے تو سحر جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۵	۴۸
۴۹	۵۱	۵۳
۵۴	۴۷	۵۲

کینیلج

(۲) اگر پاکباز عورت کو کسی نے حسد وبغض کی وجہ سے بذریعہ جادو بستہ کردیا ہو اور ان حروف کو کسی کاغذ پر تحریر کرکے دھوکر عورت عضو پوشیدہ کو دھوئے اور ایسا ہفتہ عشرہ تک کرے، اثر باطل ہوگا، حروف یہ ہیں: ف ج ش ث ظ ز ف ج ا ش ج ش ت۔

(۳) بستہ مرد کا عورت پر کشادہ کرنا

کئی بار کا مجرب عمل ہے۔ طریقہ یوں ہے کہ بستہ مرد کا نام مع والدہ لے کر ابجد قمری سے اعداد نکالیں اور ان اعداد میں (۱۲۰۰) عدد اور جمع کرکے ایک مربع ذیل کی چال سے پُر کریں اور نقش کو قمر درسنبلہ کے اوقات میں جب شمس وقمر کی نظر تثلیث یا تسدیس ہو تو تحریر کریں۔ نقش کو زعفران اور گلاب سے تیار کریں۔ مقررہ وقت میں زیادہ تعداد میں نقش تیار کریں تاکہ مرد بستہ ہفتہ عشرہ تک دھوکر صبح وشام پی لیا کرے۔ مقصد حاصل ہوگا۔ مثلاً بستہ مرد کا نام مع والدہ اسماعیل بن صاعقہ ہے۔ اعداد ۴۷۸+۱۲۰۰-۳۰=۱۶۴۸÷۴=۴۱۲

مقررہ رفتار سے نقش پر کیا تو ذیل نقش تیار ہوا۔ مذکورہ بالا اوقات کے لئے کوئی بھی رائج الوقت تقویم ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۴۲۵	۴۱۲	۴۱۹	۴۲۲
۴۱۵	۴۲۶	۴۲۱	۴۱۶
۴۲۰	۴۱۷	۴۱۴	۴۲۷
۴۱۸	۴۲۳	۴۲۴	۴۱۳

میکائیل اسرافیل عزرائیل

ایضاً: جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو خواہ اس کی کسی نے بذریعہ سحر جادو باندھ دیا ہو یا نامرد ہو ایسے تین روز تک بالترتیب اس عبارت کو لکھ کر کاغذ کے ٹکڑوں پر دیا جائے تاکہ وہ بھی دھوکر پانی کو پی لے یا اسے چینی کی پلیٹ پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے لکھ کر نہار منہ شہد ڈال کر چٹایا جائے۔ انشاء اللہ عورت پر قادر ہوگا۔ پہلے روز یہ لکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِيْ عَلَى الْجِمَاعِ الْحَلِيْلَةِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

دوسرے روز یہ لکھیں۔

حٰمٓ عٓسٓقٓ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ

إِلاَّ أَنْتَ سُبْحٰنَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ أَنْ تُعَافِیْنِیْ مِنَ الْعِنَّۃِ وَ تَقْدِرْ لِیْ عَلَی الْجِمَاعِ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

تیسرے روز یہ لکھیں:

کٓھٰیٰعٓصٓ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا أَحَدُ یَا فَرْدُ أَنْ تُعَافِیْنِیْ مِنَ الْعِنَّۃِ وَ تُقْدِرَ لِیْ عَلَی الْجِمَاعِ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

اگر بذریعہ جادو مرد کو بیوی سے مجامعت سے روک دیا گیا ہو تو اس کے علاج کے لئے ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں۔ بیری کے درخت کے سات تازہ پتے یعنی کونپلیں لے کر دو پتھروں میں پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اس پانی پر آیت الکرسی اور چاروں قل شریف پڑھ کر دم کریں اور پھر سحر زدہ کو صرف تین گھونٹ پلا دیں اور باقی پانی سے غسل کرائیں۔ یہ نسخہ بیمار، سحر زدہ کے لئے تیر بہدف ہے جبکہ مرد کو بیوی سے جماع سے روک دیا گیا ہو۔ انشاء اللہ ایک ہی بار کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

کاروبار کی بندش کھولنا

اگر کسی کی دوکان، دفتر یا کاروبار بستہ کر دیا گیا ہو یا کسی وجہ سے کاروبار نہ چلتا ہو، لاکھ کوشش اور محنت سے بھی کاروبار میں ترقی نہیں ہوتی ہو تو ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں، خداوند تعالیٰ کے حکم سے غیبی اسباب پیدا ہوں گے اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ جب تک نقش دوکان، دفتر میں آویزاں رہیں گے کسی کے سحر جادو اور نظر بد کا اثر نہیں ہوگا۔

ترکیب عمل کچھ اس طرح ہے کہ سفید کاغذ کے چوبیس الگ الگ ٹکڑوں پر ذیل کا نقش تحریر کریں۔ نقش لکھنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں۔ عروج ماہ میں کسی بھی مبارک دن کی سعد ساعت میں تحریر کریں۔ اب سوا کلو گندم کا آٹا گوندھ کر اس کے اکیس برابر وزن پیڑے بنائیں اور ہر پیڑے میں ایک ایک نقش بند کر کے کسی نہر یا دریا پر چلے جائیں اور ہر ایک پیڑے پر صرف اکیس بار مندرجہ ذیل شعر پڑھیں اور دریا میں ڈال دیں اور واپس اپنی دوکان، دفتر، کاروباری جگہ پر آکر وہاں لوبان کا بخور روشن کریں، باقی جو تین نقش ہیں ان میں سے ایک کو دوکان، دفتر کے اندر بالکل سامنے اونچی جگہ پر جہاں آنے جانے والے کی نظر پڑے آویزاں کریں، اب کچھ دیر بیٹھ کر وہی شعر پڑھیں پس عمل مکمل ہوا، اسی شعر کو بلا تعداد چلتے پھرتے اور کاروباری جگہ پر بیٹھے پڑھا کریں۔ اس عمل سے وہ تمام لوگ جن کا واسطہ اکثر عوام الناس سے رہتا ہے مثلاً ڈاکٹرز، حکماء، وکلاء، تاجران اور دوکاندار حضرات یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پڑھنے والا شعر یہ ہے:

یا ہست خضر یا مست خضر جو چلے خضر کی آن
ہند، سندھ کوٹ نگر تھیں لے آئیو میری دکان

اور نقش یہ ہے

۷۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لَا إِلٰہَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحٰنَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
۱۱ک ۱۱۱۱ ۹۰۰۰ ط ء ل ۹ و

بندش کاروبار ختم کرنے کے لئے

سفید کاغذ پر عام روشنائی سے ایک بار سورہ فاتحہ، ایک بار سورہ الم نشرح، ایک بار آخری دونوں قل شریف اور آخر میں یہ تحریر کریں۔

بسم اللّٰہ الکبیر اعوذ باللّٰہ العظیم من شر کل شیطانٍ و ہامۃٍ و عینٍ لامۃٍ ومن شر کل غرق النہار و شر النار ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و الہٖ و اصحابہٖ اجمعین.

طریقہ استعمال

اس کاغذ کو پانی میں بھگو دیں، جب سیاہی اتر جائے تو اس پانی کو صبح و شام کاروباری جگہ، دفتر، دوکان وغیرہ میں چھڑکاؤ کریں، جب پانی خشک ہو جائے تو تب اوپر سے گذر سکتے ہیں۔ دیواروں پر بھی چھڑک دیں۔ انشاء اللہ بندش ختم ہوگی اور کاروبار خوب چلے گا۔

دوکان کی بندش کھولنے کے لئے

یہ سب نام ایک سطر میں لکھ کر کاروبار کی جگہ پر روزانہ تین بار

جلائیں ارلوبان کا بخور روشن کریں، چھ سات روز کافی ہے
ابلیس، نمرود، شداد لعین، فرعون، ابوجہل، ہاروت وماروت، ہامان

ہمہ قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کی دوکان بذریعہ سحر جادو باندھ دی گئی ہو، حلوائی کی بھٹی، گھر کا چولہا، کمہار کی آوی وغیرہ مرد و زن کی شہوت ہر قسم کی بندش کھولنے کے لئے یہ عمل بارہا کا مجرب ہے۔ آزمائیں اور راقم کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ عمل یہ ہے:

"اللہ جیسے بادشاہ محمد جیسے وزیر حضرت خواجہ خضر جیسے دلبند دستگیر جیسے پیر ہٹ، کھلے دوکان کھلے چار کوٹ کا راہ کھلے دہائی حضرت حضر دی دوہائی مہتر الیاس دی۔"

اس عمل کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر دم کر دیں اور پانی کو متونہ جگہ پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہوگا اور بندش کھل جائے گی۔

ترقی رزق وبرکت کے لئے

یہ نقش سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے جو شخص اپنے پاس رکھے، اس کے رزق میں ترقی اور برکت ہوگی۔

۷۸۶

اللہ لطیف

القوی العزیز			یا وہاب یا رزاق
۴۳۰	۴۲۵	۴۳۲
۴۳۱	۴۲۹	۴۲۷
۴۲۶	۴۳۳	۴۲۸

خسارہ دوکان/کاروبار ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کی دوکان یا کاروبار خسارے میں جا رہا ہو تو اسے چاہئے کہ جب صبح اٹھ کر اپنی دوکان یا کاروبار کی جگہ پر آئے تو سب سے پہلے درود شریف باوضو گیارہ بار پڑھے، پھر سورۂ اذا جاء نصر اللہ الخ دس بار پڑھا کرے، پھر دعا کرے، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور دعا کرے اور خرید و فروخت میں مصروف ہو جائے۔ انشاء اللہ بہت جلد تنگی دور ہو جائے گی اور دوکان و کاروبار خوب چلے گا۔ کم از کم ایک ہفتہ تک اس عمل کو ضرور کرے۔ اگر اس عمل کو روزانہ پڑھے اور اسے اپنا معمول بنا لے تو انشاء اللہ چند برسوں میں غنی ہو جائے گا۔ کامل اعتقاد شرط ہے۔

برائے ادائیگی قرض

اگر کسی پر قرض کا بوجھ بڑھ گیا ہو تو اسے چاہئے کہ نماز عشاء پڑھ کر اسی جگہ پر سورہ نصر یعنی اذا جاء نصر اللہ کو اکتالیس بار روزانہ اکتالیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قرض سے سبکدوش ہو جائے گا۔ مجرب واکثیر الاثر ہے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھیں کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور درود شریف سے دعا کو روحانی پر لگ جاتے ہیں اور دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

دعا رفع رجعت وسحر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ سَدَرَتُ اِخوَ الجنّ والانس والشیاطینَ والشجرۃ وَالاَّ بالمنیۃ من الجن والانس والشیاطینِ و یَلُوْذُ بِھِمْ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَعِزِّ باللّٰہ الکبیر الاکبر برحمتك یا ارحم الراحمین و بحق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین.

شہوت بستہ کھولنے کے طریق

عمل

کسی چینی کی بڑی طشتری پر پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ مع بسم اللہ تحریر کر کے شہد اور پانی سے دھو کر بستہ مرد و زن کو پلائی جائے۔ شفاء ہوگی۔
واضح رہے کہ زعفران وگلاب کی روشنائی سے طشتری پر تحریر کیا جائے گا اور روزانہ نہار منہ ایک طشتری دھو کر پی جائیگی، ہفتہ عشرہ میں شفاء ہوگی۔

عمل غسل

زعفران وگلاب کی روشنائی سے کسی کاغذ پر سورۂ الم نشرح تحریر کر کے دھو کر بستہ مرد کو تھوڑا سا پلایا جائے، باقی پانی میں اور پانی ملا کر غسل کرے، مگر پانی گندی جگہ نہ جائے بلکہ گڑھا کھود کر غسل کرے تا کہ غسل کا پانی گڑھے میں جائے یا پھر مکان کی چھت پر غسل کیا جائے۔

عمل

سیاہ مرغی کا انڈہ لے کر اُبال لیا جائے، پھر چھیل کر اس پر مندرجہ طلسم تحریر کیا جائے پھر اس کے دو حصے کر لئے جائیں، آدھا آدھا مرد عورت کھالیں۔ طلسم یہ ہے۔ ما ہ ء ما لا ۲ ہ ہ ہ ع اع ا

عمل

سورۂ واقعہ کسی سفید کاغذ پر تحریر کر کے پانی میں گھول کر عورت و مرد کو پلانا مفید ہے، روزانہ نہار منہ پلانا چاہئے، ہفتہ عشرہ ایسا ہی کیا جائے۔

عمل

چودہ کھجوریں لے کر ہر ایک پر فتح محمنت تحریر کریں اور سات عورت کو روزانہ نہار منہ ایک ایک کھلائی جائے اور سات مرد کو اسی طریق پر سات یوم تک کھلائی جائیں اور یہ نقش تحریر کر کے پانی میں گھول کر مرد و زن اس پانی سے غسل کریں تو اس پریشانی سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

لیا خیم لیا غولیا فور لیا رث لیا روغ لیا روش لیا سلش						
ف	ق	ج	م	خ	م	ت
ت	ف	م	ق	خ	ج	م
م	ت	ج	ف	خ	م	ق
ق	م	م	ق	خ	ج	ف
ف	ق	ج	م	خ	م	ت

بندشوں سے نجات

بندش شادی کا علاج

اگر کسی کا نکاح وشادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت ونکاح نہ ہوتا ہو، اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تا کہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح ونسبت ہوجائے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

رر	ررر	رر
س	س	س
رر	ررر	رر

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ اَھْدٰی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراًo فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْo

پیغام نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو۔ یا کسی نے نکاح ونسبت باندھ دی ہو۔ یا شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل بڑا لاجواب ہے۔ یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ o لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ لتعیّن بَعْلاً صَالِحاً یَاْتِی بنت فلاں بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔ اور مسجد سے مٹی لے کر اس کی سات انگلیاں بنائی جائیں۔ پھر ہر ایک ٹکیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ o پھر ایک ٹکیہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی ٹکیہ بدن پر ملے اور غسل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات ہفتے گزرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح ونسبت ہوجائے گی۔

پیغام شادی

اگر کسی لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کر کے گلے میں ڈال دیں یا بائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اندر اچھا پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحیم

وَیَنصرکَ اللّٰہُ نصراً عزیزًا	نصرٌ منَ اللّٰہ وفتحٌ قریب	اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَکُم الْفَتْحُ	اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
۲۱۷۵	۱۲۳۳	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۲۳۱	۲۱۷۲	۱۳۰۴	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۲۳۰	۲۱۷۳

الٰہی بحرمت این نقش مبارک فلاں بنت فلاں کا بخت کشادہ ہو

لڑکی کی شادی جلد ہو

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے لکڑی کی کنگھی پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں۔ اس کے بعد یہ کنگھی لڑکی صبح وشام اپنے بالوں میں (حالت پاکی میں) کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ	اللہ
یَا قَیُّومُ	یَا حَیُّ
اللہ	اللہ

برائے پیغام نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش تحریر کرکے باندھا جائے۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے۔ گرہ آگے لگائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام وصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رک	ع	ط	ص
ح ف	ط	ص	ک
ط ع	ص	ک	ق
ص ع	ی	ن	ح
ع ع	ی	ف	ط

یا اللہ جل جلالہٗ بحرمت ایں نقش فلاں بنت فلاں کا پیغام نکاح جلد آئے آمین

(۱۴) برائے نکاح ونسبت

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو رہی ہو تو اس کے لئے سورۂ طٰہٰ کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کرکے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرکے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح ونسبت یا شادی کی بات پکی ہو جائے نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۹۸۱۸	۹۹۸۲۱	۹۹۸۲۹	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۶	۹۹۸۱۷	۹۹۸۲۲
۹۹۸۱۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۴	۹۹۸۲۶

اچھے رشتوں کے لئے

جس لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتے ہوں یا بات بن بن کر بگڑ جاتی ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش تحریر کرکے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنے کو دیں تاکہ کنواری دوشیزہ اسے اپنے گلے میں ڈالے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۸۸۱۶	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱
۸۸۸۱۴	۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

اور سورۂ احزاب سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کرکے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر لکڑی کی ایک ڈبیہ میں خوشبو لگا کر رکھ دیں۔ سورۃ کے آخر میں اس لڑکی کا نام جس کے رشتہ نہ آتے ہوں، مع والدہ بھی تحریر کریں۔ پھر اس ڈبیہ کو بکس میں کپڑوں کے درمیان رکھ دیں اور لڑکی روزانہ ایک مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اچھے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے۔

من پسند رشتوں کے لئے

من پسند رشتے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں۔ ان دونوں پتھروں کا وزن دو کلو سے کم نہ ہو۔ نقش کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ پھر اس لڑکے کا نام مع والدہ تحریر کریں۔ جس سے شادی کرنا مطلوب ہو۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۹	۷۳	۸۱
۸۰	۷۸	۷۵
۷۴	۸۲	۷۷

نام لڑکی مع والدہ الحب نام لڑکا مع والدہ

پیغامات نکاح کے لئے

اگر کسی نوجوان لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورۂ ممتحنہ ایک نشست میں پانچ مرتبہ پڑھ کر لڑکی اپنی شادی کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو مسلسل پانچ روز تک کرے۔ اگر لڑکی خود نہ کر سکے تو اس کی والدہ یا کوئی بہن بھائی عمل کرے اور پھر اس لڑکی کا نام لے کر شادی کے لئے دعا کرے۔ عمل سے قبل مندرجہ ذیل نقش جو اسی سورہ مبارکہ کا ہے، تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رشتوں کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵۳۳۷	۲۵۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

بخت کشادہ فلاں بنت فلاں

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو۔ اس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہوجائے گا اور اس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہوجائے گی۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اسے آگ میں گرم کریں۔ پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیشاب کرے تاکہ پیشاب سے وہ قفل ٹھنڈا ہوجائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے پھر اس قفل پر مزوجات مع مؤکلات تحریر کریں۔

ب ۲ د ۴ و ۶ ح ۸

بدوحائیل کمسفائیل رتخضائیل

پھر اس باکرہ لڑکی کو کسی بڑے دروازہ میں کھڑی کر کے اس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اسے کسی بڑی نہر یا دریا میں ڈال دیا جائے۔ پس سحر کا اثر ختم ہوجائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان دوشیزہ کا نکاح نہ ہو رہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اسے کندر کا بخور دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

نھش ۔ کھل ۔ ماوش ۔ بارش ۔ سدرش ۔ ھوش ۔ نوش ۔ نواش ۔ فھواش ۔ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةُ فلاں بنت فلاں وَرَغَبَ فِيْ خِطْبَتِهَا كُلُّ مَنْ رَاٰهَا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الْعَظِيْمَةِ وَبِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمْ الوحا العجل الساعة.

رشتوں کا پیغام آئے

اگر کسی کنواری کی منگنی نہ ہوتی ہو یا رشتہ کا کوئی پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کریں تاکہ لڑکی اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے یا منگنی وغیرہ ہوجائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵۴	۲۴۶	۲۵۱
۲۴۸	۲۵۰	۲۵۳
۲۴۹	۲۵۵	۲۴۷

☆☆☆☆

آیت الکرسی...... ہمارے مسائل کا حل

ڈاکٹر الحاج
محمد حسین اکبر، لاہور

● جھاڑو کبھی کھڑی کر کے نہ رکھیں، اس سے گھر میں نحوست آتی ہے۔

● زمین پر سفر کے لئے چاند کے پہلے چودہ دن اور سمندری سفر کے لئے آخری پندرہ دنوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔

● بچے کی تعلیمی بسم اللہ کا آغاز اس دن کرنا چاہئے جو اس کی پیدائش کا دن ہو۔

● طاق دنوں، طاق مہینوں اور طاق سالوں میں شادی، نکاح اور معاہدے اچھا اثر ڈالتے ہیں۔

● اگر پھٹکری تکئے کے نیچے رکھ کر سو جائیں تو برے خواب نظر نہیں آئیں گے۔

● جب بھی نئے گھر میں منتقل ہوں تو سب سے پہلے پانچ چیزیں وہاں لے جا کر رکھ دیں۔ پھر چوبیس گھنٹے کے بعد دوسرا سامان منتقل کریں۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: قرآن مجید، روٹی، شہد، چاندی کا کوئی بھی زیور، نمک۔

● عورت کی شادی اس تاریخ میں کرنی چاہئے جس تاریخ میں وہ پیدا ہوئی ہو، البتہ مرد کے لئے سالگرہ کے دن شادی کرنا مناسب ہے۔

● مقناطیس کو اگر چیونٹیوں کے سوراخ پر رکھ دیں تو چیونٹیاں بھاگ جاتی ہیں۔

● سِل کا بٹہ اگر ٹوٹ جائے تو اس کو گھر میں نہیں رکھنا چاہئے۔ باہر پھینک دینا چاہئے ورنہ نحوست پیدا ہوگی۔

● کنگھا بار بار کرنے سے بلغم ختم ہو جاتا ہے۔

● موسم سرما میں سرسوں کے تیل کی مالش سے گیس کی بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

● پیشاب بے وجہ روکنے سے مثانے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

● کھانا کھانے کے بعد پیشاب کرنے سے پتھری کے امکانات پیدا نہیں ہوتے۔

● ہڑ کا مربہ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔

● آلو بخارا کھانے سے لکنت ختم ہو جاتی ہے۔

● برص اور بواسیر سورۂ یٰسین کو برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر پینے سے یہ دفع ہو جاتی ہے۔

● دہی کھانے سے دل قوی اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔

● پانی میں نمک ملا کر فرش دھونے سے دیمک، چیونٹیاں اور دوسرے کیڑے مکوڑے پیدا نہیں ہوتے۔

● نیم کے پتے کمرے میں جلانے سے مچھر بھاگ جاتے ہیں۔

● جس گھر میں ہد ہد دفن ہوتا ہے وہاں جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔

● دماغی کام لیٹ کر نہیں کرنا چاہئے۔

● ● ●

"سوائے خدائے یکتا اور زندہ کے کوئی معبود نہیں جو اپنی ذات میں خود قائم ہے اور دوسری تمام موجودات اس کی وجہ سے موجود ہیں۔ نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ وہ اونگھ (وہ اس کائنات کی تدبیر سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہے) جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب کچھ اسی کے لئے ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور اس کے اذن سے شفاعت کرے (شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کے لائق افراد کی شفاعت کرنے سے اس مالکیت مطلقہ میں کوئی کمی واقع نہیں

ہوتی) اس کے بندوں کے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے سب کو جانتا ہے (گزشتہ اور آئندہ والے سب لوگ اس کے حضور برابر ہیں) سوائے ان چند افراد کے جن کے بارے میں وہ چاہتا ہے کہ کوئی بھی اس علم سے آگاہ نہیں ہوسکتا (یہ اسی کی ذات ہے جو ہر شئے سے باخبر ہے، دوسری تمام مخلوق کا محدود علم اس کے بے پایاں و بے کراں علم کا پرتو ہے) اس کی کرسی (حکومت) تمام آسمانوں اور زمین کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اس کے لئے کوئی بوجھ نہیں، ہر قسم کی بلندی اور عظمت صرف اسی ذات کے لئے مخصوص ہے۔

اس آیت کو آیت الکرسی کیوں کہتے ہیں؟

اس آیت مجیدہ کا نام "آیت الکرسی" اس لئے رکھا گیا ہے کیوں کہ لفظ "کرسی" اس آیت کے ذیل میں آیا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ یہ نام صرف عام لوگوں یا مسلمانوں نے اپنے میلان و رجحان کی وجہ سے نہیں رکھا بلکہ یہ نام خود اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ نے رکھا جیسا کہ یہ راویان احادیث کے سلسلہ روایت کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خود اس آیت مجیدہ کا نام "آیت الکرسی" رکھا ہے اور اس آیت مجیدہ کو اسی نام سے پکارا کرتے تھے۔ باقی لوگوں نے آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہی نام پکارنا شروع کر دیا اصحاب، تابعین و تبع تابعین اور پھر چلتا چلتا یہ نام آج چودہ صدیاں بعد بھی قرآن کے پیروکار و پوری کائنات میں اس آیت مبارکہ کو اسی نام سے پہچانتے ہیں۔

آیت الکرسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وہ صفات عالیہ بیان فرمائی ہیں جو اس کی ذات احدیت اور معبود حقیقی کے شایان شان ہیں۔

حیات، قومیت، مالکیت، علم اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی قدرت کاملہ جیسی صفات کو اس آیت کے ضمن میں بیان فرمایا ہے۔

اس آیت مجیدہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تذکرہ سولہ مرتبہ ہوا ہے، کبھی نام کے ساتھ، کبھی ضمیر کے ساتھ، یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پورے قرآن میں آیت مجیدہ جیسی کوئی آیت موجود نہیں۔

تفسیر درمنثور میں حضرت رسول اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ ہر شئے کا تاج ہوتا ہے اور قرآن کا تاج آیت الکرسی ہے۔ امالی شیخ میں ابی امامہ باہلی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین سے سنا آپؓ نے ارشاد فرمایا میں نہیں جانتا کہ کسی شخص نے اسلام میں عقل و شعور کی منزلیں طے کی ہوں یا اسلام میں پیدا ہوا ہو، رات کی تاریکی کو گزار چکا ہو۔ میں نے پوچھا "تاریکی شب" سے کیا مراد ہے؟ آپؓ نے فرمایا پوری رات مگر یہ کہ اس آیت کو اَللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے لے کر وھو العلی العظیم تک پڑھے، اگر وہ جان لے کہ یہ آیت کتنی عظمت کی مالک ہے تو اسے کسی بھی صورت میں ترک نہ کرے کیوں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا آیت الکرسی ایک خزانہ ہے جو زمین کے نیچے سے مجھے عطا ہوا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو عطا نہیں ہوا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا جب سے میں نے یہ جملہ رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ کوئی بھی ایسی رات نہیں دیکھی جس میں میں نے یہ آیت نہ پڑھی ہو۔ مختلف روایات سے آیت الکرسی کی بہت زیادہ فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ہم نے اس کے خلاصہ کو یہاں بیان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کرسی تمام آسمانوں اور زمینوں کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ انسانوں کا علم ابھی اس درجہ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کرسی کے رازوں سے پردہ ہٹا سکے، ابھی تک کوئی ایسا عالم پیدا نہیں ہوا جس کا علم آسمانوں اور زمینوں کا احاطہ کئے ہوئے ہو اور رائج علمی طریقہ سے بھی ابھی تک ہمارے وسیع جہاں کا کسی نے احاطہ نہیں کیا۔ اگرچہ اس کی نفی پر بھی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ سائنس دان اور دانشور اس حقیقت کے معترف ہیں کہ آسمانوں اور زمین کی وسعتوں کو ماپنے کے لئے ابھی تک ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، ہم اپنے موجود وسائل سے جتنا بھی کائنات کا مطالعہ کرتے ہیں آئے دن ایک نیا انکشاف ہوتا ہے، لہٰذا حتمی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کائنات کی وسعت بس اتنی ہی زیادہ ہے جس کا ہمارا موجود علم اندازہ لگا چکا ہے۔ بلکہ یہ ایک قوی احتمال موجود ہے کہ بے شمار اور بھی عالم موجود ہیں جو آج کے موجودہ وسائل کی دسترس سے باہر ہیں۔

آیت الکرسی کے دس وقف اور اس کے خواص وفوائد

آیت الکرسی میں دس وقف پائے جاتے ہیں جو کوئی بھی آیت

سورہ توحید پڑھو، جب سجدے میں جاؤ تو پڑھو "سبوح قدوس رب الملائکة والروح" پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور ۹۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھو، یہ ناممکن ہے کہ جائز و شرعی حاجات پوری نہ ہوں۔(۹) اگر دولت مند بننا چاہتے تو اکتالیس دن ہر رات گیارہ سو مرتبہ پڑھو، پھر چار رکعت نماز پڑھو، پہلی رکعت میں الحمد اور پھر "امن الرسول" سے شروع کر کے آخری سورۃ تک تین مرتبہ پڑھو، اسی طرح دوسری رکعت میں بھی پڑھو۔ پھر تیسری رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ مرتبہ سورہ زلزلہ پڑھو، پھر چوتھی رکعت میں الحمد پچیس مرتبہ اور سورہ توحید پڑھو اور سلام پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھو، اگر یہ عمل کرلو تو اتنے مال دار بن جاؤ گے کہ اپنے مال کا حساب و کتاب تک نہ کرسکو گے۔ (۱۰) جو کوئی شخص ہر فریضہ اور نافلہ نماز کے بعد اس آیت کی تلاوت کرے وہ کبھی محتاج اور فقیر نہ ہوگا اور مخلوق خدا سے بے نیاز ہوجائے گا۔(۱۱) جو کوئی شخص ہر نماز فریضہ اور نمانافلہ کے بعد باقاعدگی سے اس آیت کی تلاوت کرے گا اللہ اپنے لطف و کرم سے اسے بہت زیادہ مال عطا فرمائے گا اور اس کی روزی وسیع کردے گا۔ (۱۲) اس کو ایسے مقام سے روزی مہیا کرے گا جہاں سے اس کے وہم و گمان میں نہ ہوگا۔ (۱۳) اگر اس آیت مجیدہ کو اپنی دوکان کے دروازے پر آویزاں کردیا جائے تو کاروبار بہت زیادہ چلے گا اور منفعت بہت زیادہ ہوگی جسے وہ شمار بھی نہیں کرسکے گا۔ (۱۴) اگر گھر کے دروازے پر آویزاں کردیا جائے تو چور اس گھر میں کبھی داخل نہیں ہوگا اور وہ گھر چور کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (۱۵) اگر کوئی شخص اس آیت کو کثرت سے پڑھے گا تو وہ دنیا میں ہی جنت میں اپنے گھر کو دیکھے گا۔

آیت الکرسی پڑھنے کا ثواب اور فوائد

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرماتے ہیں کہ جس گھر میں بھی آیت الکرسی پڑھی جائے اس گھر سے تیس دن تک شیاطین دور رہتے ہیں اور کوئی جادوگر مرد چالیس دن تک اس گھر میں نہیں آسکتا۔ اے علی! اس بات کی اپنے بچوں کو تعلیم دو، اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو تعلیم دو کیوں کہ آیت الکرسی سے بڑھ کر کوئی باعظمت آیت نازل نہیں ہوئی۔

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ آیت الکرسی سے بڑھ کر پورے قرآن پاک میں کوئی بزرگ ترین آیت نہیں۔ جو کوئی اس آیت کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس شخص پر مقرر فرمائے گا کہ وہ اس گھڑی سے لے کر کل اسی گھڑی تک اس کے تمام نیک کاموں کو لکھے گا اور برے کاموں کو مٹاتا جائے گا۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص ہر فریضہ نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے کوئی شئے اسے جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ سوائے موت کہ اس کی ہر شئے سے حفاظت کی جائے گی اور سوائے صدیقین اور عابدین کے اس آیت کی تلاوت کا اتنا خاص خیال کوئی نہیں رکھے گا۔ جو کوئی سونے سے پہلے اس آیت مجیدہ کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے ہمسایوں اور اطراف خانہ میں رہنے والوں کی حفاظت فرمائے گا۔ بعض معتبر تفاسیر میں ذکر ہوا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابی قرآن مجید کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ کون سی آیت فضیلت کے اعتبار سے تمام آیات سے افضل ہے۔ حضرت علیؓ نے انسے فرمایا تم کہاں سوچ کے گھوڑے دوڑا رہے ہو، قرآن مجید کی آیت الکرسی وہ باعظمت آیت ہے جو سب سے ارشاد آیت ہے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے نقل فرمایا کہ اے علی! تمام انسانوں کے سردار حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور تمام عرب کے سردار محمدؐ ہیں لیکن میں اس بات پر فخر نہیں کرتا فرمایا فارس کا سردار حضرت سلمان فارسی ہیں اور تمام کلام کا سردار قرآن مجید ہے اور قرآن کی سردار سورہ بقرہ ہے اور سورہ بقرہ کی سردار آیت الکرسی ہے۔

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کے لئے سات آسمان کھل جائیں گے اور پھر پہلی حالت میں اس وقت تک واپس نہیں آئیں گے جب تک آیت الکرسی پڑھنے والے پر نظر رحمت نہ ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا پھر خدا ایک فرشتے کو حکم دے گا جو اس کا حساب لکھے گا اس کے گناہوں اور برائیوں کو محو کرے گا اس گھڑی سے لے کر آئندہ کل اسی گھڑی تک اس سے جو گناہ سرزد ہوں گے اللہ اسے معاف کردے گا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مومن اس آیت کی تلاوت کرے اور اس کا ثواب اہل قبور کو ہدیہ کرے اور دنیا کے تمام مرحومین، مومنین کو ہدیہ کرے تو اللہ تعالیٰ مشرق سے مغرب تک تمام

قبور میں چالیس نور داخل کرے گا، تمام کی قبروں کو وسعت عطا کرے گا، ہر مردے کے درجے بلند کرے گا، آیت الکرسی پڑھنے والے کے درجات کو بھی بلند کرے گا اور اسے ساٹھ پیغمبروں کا ثواب عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آیت الکرسی کے ہر حرف کے بدلے ایک ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اس کے لئے روز قیامت تک تسبیح کرتے رہیں گے۔ (تفسیر منہج الصادقین، ج۲، ص۹۲ تا ۹۴)

آیت الکرسی کا نزول، عجیب اتفاقات اور حق جنت

جب آیت الکرسی نازل ہوئی تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عرش الٰہی کا خزانہ نازل ہوا ہے اور مشرق و مغرب میں جتنے بت تھے سرنگوں ہوگئے۔ شیطان ڈر گیا اور اس نے اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہا کہ آج کوئی بہت بڑا حادثہ رونما ہوا ہے۔ تم یہاں رہو، میں تمام مشارق اور مغارب عالم کو دیکھوں کہ کیا واقعہ ہوا ہے؟ شیطان پوری دنیا کا معائنہ کرتا ہوا جب مدینہ پہنچا تو اس نے ایک شخص سے پوچھا کل رات کیا واقعہ رونما ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ آیت الکرسی نازل ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمام بت سرنگوں ہوگئے ہیں۔ ابلیس یہ سن کر واپس لوٹ گیا اور اپنی قوم کو اس بات کی خبر دی کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں بھی اس آیت کی تلاوت کی گئی تیس دنوں تک شیطان اس گھر کے قریب تک نہیں آسکے گا۔

عمرو بن مقداد نے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی آیت الکرسی کی ایک بار تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک ہزار دنیا کی ناپسندیدہ اور مکروہ چیزوں کو جبکہ آخرت میں ایک ہزار ناپسندیدہ اور مکروہ چیزوں کو دور کرے گا جن میں دنیا کی معمولی ترین چیز فقر اور آخرت کی معمولی ترین ناپسندیدہ چیز عذاب قبر کو دور کرے گا۔ (تفسیر ابوالفتوح، ج۱، ص۴۳۹)

عبداللہ ابن عون کا کہنا ہے کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہوچکی ہے، لوگوں کو روک دیا گیا ہے اور مجھے لایا گیا اور مجھ سے انتہائی آسان حساب کتاب لیا گیا اور مجھے جنت میں لایا گیا اور مجھے میرے محلات دکھائے گئے، کہ میں ان کی خوبصورتی دیکھ کر حیران و پریشان ہوگیا۔ مجھے کہا گیا کہ اس محل کے دروازے گنو، میں نے گنے تو پچاس تھے، پھر مجھے کہا گیا کہ اس کے گھروں کو شمار کرو، میں نے شمار کئے تو ایک سو پچھتر تھے، مجھے کہا گیا کہ یہ محل تمہاری ملکیت ہے، اس نے کہا میں نیند سے خوشی خوشی اٹھ بیٹھا اور خدا کا شکر ادا کیا، جب صبح ہوئی تو محمد بن سیرین کے پاس حاضر ہوا اور اپنے خواب میں جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا، اس نے کہا لگتا ہے کہ آیت الکرسی بہت زیادہ پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا؟ تو انہوں نے بتایا کیوں کہ اس آیت کے پچاس کلمات اور ایک سو پچھتر حروف ہیں۔

زوال آفتاب سے پہلے تلاوت آیت الکرسی کی تاثیر کے سبب بخشش

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قسم کھا کر فرمایا جو کوئی آیت الکرسی کو زوال آفتاب سے پہلے ستر مرتبہ اور سورج کے کامل ہونے پر ستر مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردے گا۔ اگر اسی سال مرے گا تو بغیر حساب و کتاب بخش دیا جائے گا۔ (بحار الانوار، ج۸۶، ص۲۵۶)

آب نیساں تمام بیماریوں کا علاج

راوی بیان کرتا ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے آپؐ نے سلام کیا، ہم نے جواب سلام عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک دعا کی تعلیم نہ دوں جو جبرائیلؑ نے مجھے بتائی ہے تاکہ تمہیں کسی ڈاکٹر کی دوا کی ضرورت تک محسوس نہ ہو؟

حضرت علیؑ اور سلمان فارسی نے عرض کیا مولا وہ کون سی دعا ہے؟ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وہ نیساں "اپریل کے مہینہ میں جو بارش برسے اس کا پانی" میں برسنے والی بارش کا پانی لے کر اس پر ستر مرتبہ سورہ فاتحہ، ستر مرتبہ آیت الکرسی، اکہتر مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد، ستر مرتبہ سورہ فلق، ستر مرتبہ سورہ الناس اور ستر مرتبہ سورہ کافرون پڑھو اور سات دن لگاتار صبح و شام اس پانی کو پیو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس رب کی جس نے مجھے عہدہ نبوت پر مبعوث فرمایا ہے جبرائیلؑ نے کہا جو کوئی اس پانی کو پئے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدن سے ہر درد کو دور کردے گا اور اس کو عافیت اور سلامتی عطا فرمائے گا۔

آیت الکرسی کا عجیب وغریب اثر تحفظ مال

بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حسب معمول ہر رات جب اپنی دوکان کو بند کرتا تو آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماردیتا، اتفاقاً ایک دن اس نے دوکان بند کی لیکن آیت الکرسی پڑھنا بھول گیا، سوتے وقت یاد آیا تو اس نے وہیں سے اپنے بستر پر سے ہی آیت الکرسی پڑھ کر دوکان کی طرف پھونک ماردی۔ جب صبح دوکان پر گیا تو کیا دیکھا کہ دوکان کا دروازہ کھلا ہے، دیکھ کے پریشان ہوا، جب نزدیک آیا کیا دیکھتا ہے کہ تمام قسم کی اجناس اور مال کو اکٹھا کر کے ایک جگہ رکھ دیا گیا ہے اور وہاں ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا، پوچھا تو کون ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے؟ میں نے چاہا کہ شور مچاؤں کہ چور چور لیکن اس نے کہا چپ ہوجاؤ، پریشان نہ ہو میں تمہاری کوئی چیز نہیں لے گیا۔ دیکھ تیری دوکان کی تمام چیزیں اپنی جگہ پر موجود ہیں لیکن میرا ماجرا غور سے سنو کہ میں کل رات کے ابتدائی حصہ میں آیا تھا کہ سب کچھ لے جاؤں لیکن جتنی بھی کوشش کی مجھے راستہ نہیں ملا، پوری رات اس دوکان میں محصور رہا ہوں کہ تو آگیا ہے۔ دوکاندار فوراً سمجھ گیا کہ یہ آیت الکرسی پڑھنے کا اثر ہے۔

یرقان کا علاج

حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت امام علیہ السلام کو اپنی وصیتوں میں فرمایا اے علی! جان اگر کوئی اپنے پیٹ میں صفرائی، صفرائی یرقان میں مبتلا ہو اس کے علاج کے لئے اس کے پیٹ پر آیت الکرسی لکھی جائے اور پھر اس تحریر کو دھو کر پلایا جائے تو اللہ تعالیٰ لطف وکرم سے وہ شخص اس بیماری اور درد سے نجات حاصل کرلے گا۔

آیت الکرسی کے چند مجرب المجرب فوائد

آیت الکرسی پڑھنے کے بہت زیادہ فائدے ہیں، ہم یہاں پر صرف چند ایک کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

(۱) جو کوئی شخص ہر فریضہ اور نافلہ نماز کے بعد اس آیت کی تلاوت کرے وہ کبھی محتاج اور فقیر نہ ہوگا اور مخلوق خدا سے بے نیاز ہوجائے گا۔ (۲) جو کوئی شخص ہر نماز فریضہ اور نافلہ کے بعد باقاعدگی سے اس آیت کی تلاوت کرے گا اللہ اپنے لطف وکرم سے اسے بہت زیادہ مال عطا فرمائے گا اور اس کی روزی وسیع کردے گا۔ (۳) اس کو ایسے مقام سے روزی مہیا کرائے گا جہاں اس کے وہم وگمان میں نہ ہوگا۔ (۴) اگر اس آیت مجیدہ کو اپنی دوکان کے دروازے پر آویزاں کردیا جائے تو کاروبار بہت زیادہ چلے گا اور منفعت بہت زیادہ ہوگی جسے وہ شمار نہیں کرسکے گا۔ (۵) اگر گھر کے دروازے پر آویزاں کردیا جائے چور اس گھر میں کبھی داخل نہیں ہوگا اور وہ گھر چور کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (۶) اگر کوئی شخص اس آیت کو کثرت سے پڑھے گا تو وہ دنیا میں ہی جنت میں اپنے گھر کو دیکھے گا۔

بحکم خدا آیت الکرسی بہت جلد مشکل کشائی کرتی ہے

اگر کسی کو بہت ہی اہم مشکل درپیش ہو اور وہ چاہے کہ وہ بہت ہی جلد حل ہوجائے تو ایسے صحرا یا جنگل میں چلا جائے جہاں کوئی آدمی نہ ہو، وہ اپنے چاروں طرف دائرہ کھینچ لے اور خشوع وخضوع کے ساتھ روبقبلہ بیٹھ جائے اور ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو اس بات میں شک ہی نہیں کہ اس دن اس کی مشکل حل نہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وسعت رزق کیلئے آیت الکرسی سے فیض رسانی

غروب آفتاب کے وقت اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھو پھر جو بھی خدا سے چاہتے ہو مانگو، انشاء اللہ ضرور ملے گا۔

وسعت رزق، کاروبار اور ثروت و دولت کے لئے سحری کے وقت صبح کے نزدیک دو رکعت نماز پڑھیں، پہلی رکعت میں سورہ الحمد کے بعد سترہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھو، ان دونوں رکعتوں کے رکوع میں سترہ مرتبہ سبحان ربی العظیم وبحمدہٖ اسی طرح دونوں رکعتوں کے چاروں سجدوں میں سترہ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہٖ پڑھیں۔

یہ عمل انتہائی مجرب ہے اس عمل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ سونے کا پوشیدہ خزانہ ہے، کسی نااہل کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئے۔

بخار کا علاج

ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام کے حضور شکایت کی کہ اسے بہت زیادہ بخار رہتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا آیت الکرسی کو کسی برتن میں لکھو، پھر اسے پانی میں حل کرو اور پانی پی لو، بخار ختم ہوجائے گا۔

آیت الکرسی پڑھنے کے دیگر اہم فوائد

دردِ چشم کا علاج

آنکھوں کے درد اور آشوب چشم کے علاج کے لئے آیت الکرسی پڑھو اور ساتھ ساتھ دل میں اس کے صحیح ہونے کی نیت اور ارادہ کرو، یعنی آنکھوں کے درد اور بیماری کے خاتمہ کی نیت سے آیت الکرسی پڑھیں۔ (الباقیات الصالحات، مفاتیح الجنان)

اگر آیت الکرسی پڑھنے سے پہلے آنکھ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اُعِیْذُ نُوْرَ بَصَرِیْ وَ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُطْفَاءُ یہ عمل آنکھوں کی بینائی میں اضافہ کے لئے بھی مفید ہے اور اسی طرح جن لوگوں کو رات میں نظر نہیں آتا ان کے لئے بھی مجرب ہے۔ یہ بھی وارد ہوا ہے کہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے سے بینائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوتے وقت پڑھیں تحفظ شیطان و جن

رسول اکرم ﷺ سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور محمد ﷺ جنوں میں ایک جن نیند کی آپ کو مکر وفریب اور اذیت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، لہٰذا آپ سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھا کریں۔

آیت الکرسی کی تلاوت تعقیب نماز

ایک روایت کے مطابق جو کوئی بھی ہر نماز واجب کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عبادت مقبول ہوگی، وہ خدا کی امان اور پناہ میں ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر قسم کی بلاؤں اور گناہوں سے محفوظ رکھے گا۔

آیت الکرسی اور رفع مشکلات

حضرت امامؑ نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ جان لو کہ آیت الکرسی کی کتنی عظمت اور اہمیت ہے تو اس کو کسی بھی صورت میں ترک نہیں کرو گے۔ اپنی مشکلات کو دور کرنے کے لئے آیت الکرسی کی پناہ لو اگر کوئی مشکل ہے، پریشانی ہے، بیمار ہو اور سمجھتے ہو کہ دنیا کے تمام دروازے تم پر بند کئے جا چکے ہیں تو آیت الکرسی سے کیوں غافل ہو، ایمان کامل اور عقیدہ راسخ کے ساتھ اس آیت کی تلاوت کرو اور اپنا نتیجہ اور مقصود حاصل کرلو، جیسا کہ ان گنت لوگوں نے اسے پڑھا اور نتیجہ حاصل کیا۔

آیت الکرسی کے نور کی تختی

قطب راوندی کی کتاب مطالب الباب میں حضرت رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں دو تختیاں دیکھیں، ایک لوح میں پورا قرآن لکھا ہوا تھا جس سے تین نور چمک رہے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ نور کیسے ہیں؟ جبرائیل نے بتایا یہ تین نور، سورہ قل ہو اللہ احد، سورہ یٰسین اور آیت الکرسی کا نور ہے۔

عبداللہ بن ابی جعفر کا شفاء طلب کرنا

عبداللہ بن ابی جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں بہت زیادہ بیمار تھا اور ایسے درد میں مبتلا تھا کہ ڈاکٹروں نے لاعلاج کردیا تھا، میں ایک رات بہت ہی زیادہ غمزدہ حالت میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ کیوں نہ میں قرآن سے شفاء طلب کروں، اس نیت سے میں نے آیت الکرسی کو پڑھا اور اپنے آپ کو دم کیا، مجھے نیند آگئی، میں خواب میں دو مردوں کو دیکھا جو میرے سامنے کھڑے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اس شخص نے آیت الکرسی پڑھی ہے، اس آیت مجیدہ میں تین سو پینسٹھ رحمتیں ہیں اور اس شخص کو ابھی صرف ایک رحمت تک پہنچایا گیا ہے۔ میں نیند سے بیدار ہوا اور میں نے دیکھا کہ میرا درد ختم ہو گیا ہے۔

آیت الکرسی آنکھوں کے نور کے لئے

ہر نماز کے بعد اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر سورہ الحمد اور آیت الکرسی پڑھو اور بعد میں یہ کہو "اُعِیْذُ نُوْرَ بَصَرِیْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُطْفٰی"

حاجت کے پورا ہونے کے لئے

اگر کسی کی کوئی حاجت ہو تو وہ سات دن روزہ رکھے اور ہر روز دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین مرتبہ سورہ طارق دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ توحید پڑھے اور سلام کے بعد سجدہ میں جائے اور ستر مرتبہ یہ پڑھے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ پھر سر کو اٹھالے اور اکانوے مرتبہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے (اگر حاجت شرعی طور پر جائز ہے تو) یہ محال اور ناممکن

ہے کہ اس کی حاجت پوری نہ ہو۔

بچوں کی سلامتی کے لئے

بچوں اور اپنی سلامتی کے لئے چالیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور لکھ کر بچوں کے بازو پر باندھ دیں یا گلے میں ڈال دیں، بچے صحیح و سالم اور محفوظ رہیں گے۔

اضافہ محبت کے لئے

اپنے نام کے عدد (جو کہ حروف ابجد کے مطابق ہوں) یا طالب و مطلوب کے نام کے عدد کے مطابق اتنی تعداد میں پڑھیں محبت بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ بطور مثال محمد کے عدد ۹۲ اور علی کے عدد ۱۱۰ ہیں، بشرطیکہ یہ امر حلال ہو، کل تعداد بنی ۲۰۲ مرتبہ پڑھیں۔

چلنے سے تھکان نہیں ہوگی

اگر آیت الکرسی پڑھ کر پاؤں کو دم کر دو تو پیدل چلنے سے تھکان نہیں ہوگی۔

دشمن اندھا ہو جائے گا

جو شخص چاہتا ہو کہ دشمن اسے نہ دیکھے وہ ستر مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے چاروں طرف پھونک دے، دشمن اسے نہیں دیکھ سکے گا۔

پانی حاصل کرنے کے لے

اگر کوئی کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہ ہو اور پیاس سے ہلاک ہونے کا ڈر ہو تو ۶۶ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پانی طلب کرو، حاجت پوری ہو جائے گی۔

مال کو بحفاظت پہنچانے کے لئے

اگر کوئی اپنے مال کو منزل تک بحفاظت پہنچانا چاہے تو آیت الکرسی کو لکھ کر سامان میں رکھ دے اور سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دے، مال خیریت سے منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔

عذاب قبر کے خاتمہ کے لئے

اگر ایک مٹھی مٹی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر میت کی قبر میں ڈال دی جائے تو اس مردہ کو عذاب نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں رہے گا۔

جلب محبت کے لئے

اگر کوئی شخص شربت پر آیت الکرسی پڑھ کر جس کسی کو بھی پلائے گا وہ اس کا محب بن جائے گا۔

آیت الکرسی کی دو سو پچاس برکتیں

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے علی تمام کلام اور باتوں کی سردار کلام قرآن مجید ہے، قرآن کی سردار سورہ بقرہ ہے اور سورہ بقرہ کی سردار آیت الکرسی ہے، اے علی آیت الکرسی کے پچاس کلمات ہیں اور ہر کلمہ کی پچاس برکتیں ہوں گی۔

فالج اور موذی مرض (کینسر) کا علاج

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو کوئی بھی سوتے وقت آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا وہ فالج کے درد سے نہ ڈرے، اسے موذی امراض اور فالج نہیں ہوگا۔

فقر و تنگدستی کا علاج

روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی بھی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا وہ فقر و فاقہ سے نجات حاصل کرے گا اور اس کا رزق وہاں سے آئے گا جس کا اسے خواب و خیال بھی نہ ہوگا۔ اگر آیت الکرسی کو لکھ کر دکان کے دروازے کے اوپر یا گھر میں آویزاں کر دے اس کا مال زیادہ ہوگا وہ کبھی دوسروں کا محتاج نہیں ہوگا جو کوئی بھی صبح گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھ کر نکلے گا وہ غربت، فقر اور تنگدستی سے محفوظ رہے گا۔

اولاد نرینہ بیٹا چاہنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب عورت حاملہ ہو جائے اور اس کے حمل کو چار ماہ گزر جائیں اس کا شوہر عورت کے چہرے کو قبلہ کی طرف کر کے آیت الکرسی پڑھے، پھر اس کے پہلو پر ہاتھ رکھ کر یہ کہو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا "میرے اللہ میں اس کا نام محمد رکھوں گا" اگر ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بیٹا عطا کرے گا، اگر ولادت کے بعد اس مولود کا نام محمد

رکھوگے تو یہ نام مبارک ہوگا اور اگر نام محمد نہ رکھو گے تو خدا نے چاہا تو معاف کردے گا۔

شر شیطان کا علاج

جو کوئی بھی ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھے گا وہ شیطان کے شر، مکر و فریب اور وسوسہ سے محفوظ رہے گا۔

سلامتی مسافر کے لئے

جو کوئی حالت سفر میں ہے اور کسی شئے سے ڈرے تو اپنے چاروں طرف دائرہ کھینچ لے اور اس لکیر پر آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ قل اعوذ برب الفلق، سورہ قل اعوذ برب الناس، سورہ توبہ کی آیت نمبر ۵۱ پڑھے اور یہ پڑھے:

قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. وہ امان اور سلامتی میں رہے گا اور سات مرتبہ ایسے کرے وہ کبھی بھی کوئی شئے نہیں بھولے گا اور فرشتے اس کی بخشش کے لئے دعا کریں گے۔

ظاہری و باطنی دردوں کا علاج

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھوڑا سا بارش کا پانی لے پھر اس پر سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ والناس میں ہر ایک کو ستر ستر مرتبہ پڑھیں اور ہر روز سات دن تک صبح کو پئیں، دل اور بدن کے اندر جو بھی بیماری ہوگی اللہ تعالیٰ بدن سے تمام بیماریوں کو نکال کر مکمل صحت عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ

جان مال کی حفاظت اور قرآن کا نہ بھولنا

حضرت امام سجاد علیہ السلام نے ذکر فرمایا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی بھی سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات، آیت الکرسی کو ھم فیھا خالدون تک پڑھے اور سورہ بقرہ کی اخری تین آیات کی تلاوت کیا کرے تو اپنی جان اور مال کے بارے میں کوئی برائی نہیں دیکھے اور وہ قرآن کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔

پریشانی سے نجات کے لئے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اگر کوئی پریشانی اور مشکل کے وقت اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیت الکرسی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد فرمائے گا اور اسے اس پریشانی سے نجات مل جائے گی۔

حفاظت بدن انسان کے لئے

بعض روایات میں ذکر ہوا ہے چند چیزیں انسان کی حفاظت کرتی ہیں:

(۱) جانور کی گردن کے قریب کا گوشت کھانا (۲) حلوہ کھانا (۳) ٹھنڈی روٹی کھانا (۴) دال مسور کھانا اور آیت الکرسی پڑھنا۔

نماز میں آیت الکرسی کے وسیلہ سے شفاعت

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اتوار کی رات چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں محافظت فرمائے گا، اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا، اگر وہ مرجائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مخلص قرار پائے گا، روز قیامت اسے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں چار شہر عطا ہوں گے۔

داخلہ میدان محشر اور آیت الکرسی

حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص اتوار کی رات دو رکعت نماز سورہ الحمد، آیت الکرسی اور سورہ توحید کو ایک ایک مرتبہ پڑھے تو روز قیامت جب میدان محشر بپا ہوگا تو اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عقل عطا فرمائے گا جو عقل اس کی وفات تک اس کے ہمراہ رہے گی۔

ڈراؤنے خواب اور آیت الکرسی

صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونا چاہا، شہاب الدین عبید میرے پاس آیا اور کہا امام صادق علیہ اسلام کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور پوچھنا جب میں سوتا ہوں تو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں ڈر کر نیند سے بیدار ہو جاتا ہوں ان کا کیا کروں؟

صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی درخواست پیش کی حضرت ارشاد فرمایا اس کو کہو جب سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو سورہ والناس، سورہ فلق اور آیت الکرسی کو پڑھو، البتہ آیت الکرسی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ انشاء اللہ اس طرح ڈراؤنے اور خوفناک قسم کے خواب آپ کے قریب تک نہیں آئیں گے۔

حفاظت بچہ حاملہ خاتون

روایت میں ذکر ہوا ہے کہ ماں کے پیٹ میں بچے کی حفاظت کے لئے آیت الکرسی کو زعفران سے لکھ کر حاملہ عورت کی کمر کے ساتھ باندھ دو، وہ بچہ حادثات اور نقصان دہ چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

لوگوں کی نظروں میں پسندیدہ ہونے کے لئے

روایت میں ذکر ہوا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ بزرگوں یا کسی عزیز اور شخصیت کی نظروں میں پسندیدہ قرار پاؤ تو جب ان کے پاس جاؤ تو تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھو اور اپنی ہتھیلیوں پر پھونک مار کر چہرے پر مل لیں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ان کی نظروں میں پسندیدہ اور محبوب قرار دے گا۔

آیت الکرسی ہر بلاء اور آفت کے سامنے رکاوٹ

حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو اپنی وصیتوں میں ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی طلوع آفتاب ک وقت سات مرتبہ سورہ الحمد، سات مرتبہ آیت الکرسی، سات مرتبہ قل اعوذ برب الفلق، سات مرتبہ سورہ قل اعوذ برب الناس کو پڑھنے کے بعد سات مرتبہ اس دعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

تو بائیں کندھے پر مقرر فرشتہ ایک سال تک اس کے گناہوں کو نہیں لکھے گا، ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور دونوں جہانوں میں نیک بخت ہو جائے گا۔

آیت الکرسی کی تلاوت سے شیاطین گھر سے ۳۰ دن دور

حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں آیت الکرسی کی تلاوت کی جائے اللہ تعالیٰ شیاطین کو اس گھر سے تیس دن تک دور رکھے گا پھر رسول خدا ﷺ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے علی اس آیت کی اپنی اولاد کو اپنے اہل خانہ کو اور اپنے ہمسایوں کو تعلیم دو، اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی سے افضل کوئی بھی آیت نازل نہیں فرمائی۔

آیت الکرسی اسم اعظم

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعظم کی تعلیم دوں؟ اصحاب نے عرض کیا ہاں یا ابن رسول اللہ ﷺ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا آیت الکرسی پڑھ کر قبلہ رخ ہو کر جو بھی دعا کرنا چاہو کرو، انشاء اللہ دعا شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ (حلیۃ المتقین)

آیت الکرسی کے عجیب و غریب اثرات

تحفظ بدن کے لئے

روایت میں مروی ہے کہ جو کوئی اپنے بدن کی حفاظت اور سلامتی کے لئے آیت الکرسی کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس پر مقرر فرمائے گا، اگر اسے درد کا خوف ہوگا یا درندے کا یا کاٹنے والے حشرات الارض کا تو اللہ اس کو ان سے محفوظ رکھے گا تو اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مامور رہے گا اور اگر دو مرتبہ پڑھے گا اس پر دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر پانچ مرتبہ پڑھے گا آواز آئے گی اے فرشتو میرے بندے کو میرے حوالے کر دو، میں خود اس کی حفاظت کروں گا۔ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا اور اللہ بہترین حفاظت کرنے والا ہے۔

واپس گھر آنے پر آیت الکرسی کی تلاوت کا ثواب

حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی سفر سے واپسی

پر گھر میں آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا، فقر و فاقہ اور تنگدستی اس کے گھر سے باہر رخصت ہو جائے گی۔

آیت الکرسی کا ختم

صحراء میں تنہائی میں جاکر شرعی حاجات کے لئے اپنے اردگرد لکیر کھینچ لو اور روبہ قبلہ ہو کر پوری توجہ اور حضور قلب کے ساتھ ایک ہی مجلس میں ۲۹۰ مرتبہ آیت الکرسی کی تلاوت کرو، اس کا بہت زیادہ فائدہ ہوگا، سبھی حل المشکلات انشاء اللہ تعالیٰ ہوں گی۔

مصیبتوں سے چھٹکارا اور حفاظت بدن کے لئے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص دریا اور سمندر کا سفر کرنے کا اردہ کرے تو وہ کھڑا ہو کر تین تین مرتبہ آیت الکرسی اپنے دائیں اپنے بائیں اور اپنے سامنے رخ کر کے پڑھے، یہ عمل اس کو ہر مصیبت سے نجات اور پریشانی سے چھٹکارے کے ساتھ ساتھ اس کے بدن کی حفاظت کا باعث بنے گا۔

تالہ کھولئے

روایت میں نقل ہوا ہے کہ جو کوئی کسی رات ۷۰ مرتبہ بند تالے پر آیت الکرسی کو پڑھے تو وہ کھل جائے بشرطیکہ حلال اور شرعی طور پر جائز ہو۔

دنیا و آخرت کی سعادت مندی

پہلے غسل کریں، پھر قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائیں اور درود پڑھیں، پھر آیت الکرسی کو اپنے نام کے عدد کے برابر پڑھیں۔ اپنے نام کے عدد نکالنے کے لئے حروف ابجد نکال لو اور پھر اس کے مطابق آیت الکرسی پڑھیں، تم پر کامیابی کے دروازے کھل جائیں گے۔ سعادت اور خوش بختی آپ کا مقدر بن جائے گی اور فقر و تنگدستی آپ سے دور چلی جائے گی۔

حروف ابجد کے عدد درج ذیل ہیں:

الف	ب	ج	د	ہ	و
۱	۲	۳	۴	۵	۶
ز	ح	ط	ی	ک	ل
۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰
م	ن	س	ع	ف	ص
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰
ق	ر	ش	ت	ث	خ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰
☆	ذ	ض	ظ	غ	☆
☆	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	☆

بطور مثال اگر ایک شخص کا نام انصر عباس ہے وہ اپنے نام کے ابجد اس طرح نکالے گا۔

الف۱+ ن۵۰+ ص۹۰+ ر۲۰۰+

ع۷۰+ ب۲+ الف۱+ س۶۰=۴۷۴

لہٰذا انصر عباس اس عمل کے لئے اپنے نام کے حروف ابجد کے مطابق ۴۷۴ مرتبہ آیت الکرسی کی تلاوت کرے گا۔

برائے آسانی ولادت بچہ

حضرت فاطمہ زہراءؑ سے روایت ہے کہ جب آپ کے یہاں جنت کے شہزادوں کی ولادت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زوجہ حضرت ام سلمیٰ اور زینب بن جحشؓ کو حکم دیا کہ فاطمہؓ کے پاس جائیں اور آیت الکرسی اور اس آیت مجیدہ کی تلاوت کریں۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور معوذتین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کا تعویذ بنا کر دیں

شب دفن میت

مستحب ہے کہ میت سے عذاب قبر کو دور کرنے کے لئے میت کو دفن کرنے کے بعد کی پہلی رات میں میت کے لئے دو رکعت نماز وحشت پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ کی تلاوت کریں اور سلام کے بعد پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَهَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ وَّ فُلَانٍ فلاں فلاں کی جگہ میت کا نام لیں، یہ میت کی قبر میں پہلی

شب کو پڑھی جائے اور بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد پڑھی جائے۔

صلح کرانے کیلئے آیت الکرسی پڑھو

اصفہان کے ایک سید محترم نے فرمایا میرے بیس سالہ بھائی اور چالیس سالہ داماد کے درمیان شدید اختلاف ہوگیا اور یہ اختلاف کافی طول پکڑ گیا اور تمام گھر والوں کے لئے اذیت کا باعث بنا۔

صلح کے لئے ان کے پاس بہت سے دوستوں کو بھیجا ان کو بہت زیادہ نصیحت کی، بہت سے لوگوں نے ان کی منت وسماجت کی لیکن میرے بھائی نے میرے داماد کے بارے میں بدکلامی اور توہین آمیز رویے کو ترک نہ کیا میرے لئے اس مسئلہ کا حل مشکل ہوتا گیا اور ناممکن نظر آنے لگا، میں جناب آیت اللہ نجابت کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے سامنے اپنی مشکل کو بیان کیا۔ انہوں نے دعا فرمائی اور فرمایا جب اصفہان سے چلے جاؤ تو نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے بعد آیت الکرسی کو پڑھو اور پھر ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ لو اور یہ دعا پڑھو: أُعِيذُ نُورَ بَصَرِيْ بِنُوْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُطْفٰى یعنی میں اپنی آنکھ کے نور کے لئے پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ اس نور کی جو کبھی خاموش نہیں ہوگا۔"

پھر اپنے بھائی سے درخواست کرو کہ وہ آپ کے داماد سے صلح کرے۔ میں نے عرض کیا جناب آقائے محترم یہ کام محال وناممکن نظر آتا ہے، وہ صلح کے لئے تیار نہیں ہوگا، انہوں نے فرمایا ایسے نہیں وہ تمہارے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم ہوجائے گا اور جس طرح بھی تم اپنے داماد کے ساتھ صلح کرانا چاہو گے وہ صلح کرلے گا۔ میں نے ویسے ہی عمل کیا جیسے آقائے نجابت نے بتایا تھا پھر اپنے بھائی کو بلایا اور اس سے درخواست کی کہ میرے داماد کے ساتھ صلح کرلو، اس نے فوراً کہا کہ آپ کا حکم سر آنکھوں پر میں نے کہا صلح کے لئے کہاں بیٹھیں؟ اس نے کہا جہاں آپ کا جی چاہے بالآخر دونوں کو اکٹھا بٹھانے کے لئے پروگرام بنایا اور بھائی نے بغیر کسی ناراضگی و ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے صلح کرلی۔

آیت الکرسی نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

انسان کو جب دشمنوں کے شر کا خطرہ ہو تو اس نیت سے آیت الکرسی کی تلاوت کریں کہ دشمن ہمیں نہ دیکھ سکے۔ آیت الکرسی کی یہ عظمت ہے کہ بے دھڑک دشمنوں کے درمیان سے گزرتے رہیں دشمن تمہیں نہیں دیکھ سکیں گے۔ یہ عمل آزمودہ تجربہ شدہ ہے۔

آیت الکرسی باموکل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا جِبْرَائِيْلُ يَا كَمَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا اِسْرَافِيْلُ يَا كَوَائِيْلُ يَا تَنْكَفِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا مِيْكَائِيْلُ يَا نَائِيْلُ يَا تِمْكَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا شُوْرَائِيْلُ يَا سَامَائِيْلُ يَا اَخَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ اَجِبْ يَا بَرْتَائِيْلُ يَا تِرْتَائِيْلُ يَاهِرْبَائِيْلُ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ اِسْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

آیت الکرسی کی فضیلت

جب سے جاتے وقت پڑھو گے تو ستر ہزار فرشتے ہر طرف سے تمہاری حفاظت کریں گے۔ جب گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھو گے تو آپ کے گھر سے محتاجی دور ہوگی۔ جب وضو کرتے وقت تلاوت کرو گے تو ستر درجے بڑھ جائیں گے۔ اگر رات کو سوتے وقت پڑھوں گے تو ایک فرشتہ رات کو تمہاری حفاظت کرے گا۔ اگر فرض نمازوں کے بعد پڑھو گے تو مرنے کے بعد آپ کا ایک پاؤں زمین پر اور دوسرا جنت میں ہوگا۔ ☆

مختلف اثرات سحر کا علاج

(۱) جادو کے بداثرات کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ مرد اپنی بیوی کو برا اور حقیر جاننے لگتا ہے، بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے، حالانکہ جادو کے اثرات بد ہونے سے قبل وہی بیوی اس کی آنکھوں کا تارا ہوتی ہے، بعض فاحشہ عورتیں مرد کو قید کر لیتی ہیں اور مرد اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگتا ہے، کبھی کوئی عورت حسد کی وجہ سے کسی عورت کے خاوند کو انتقاماً بذریعہ سحر جادو اس سے جدا کرنا چاہتی ہے، ایسے حالات میں خواہ وجہ کوئی بھی ہو، ذیل کا عمل نہایت مفید اور فائدہ بخش ہے۔

علاج کا طریقہ یہ ہے۔

ذیل کی آیات مبارکہ کسی سفید کاغذ پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے تحریر کر کے مرد کو پینے کے لئے دی جائیں اور ذیل کا نقش مربع تحریر کر کے اس کے اردگرد یہی آیات مبارکہ تحریر کر کے اسے عود کی دھونی دے کر عورت کو گلے میں پہننے کے لئے دیں اور سورۂ ملک مع بسم اللہ بغیر اعراب کے تحریر کر کے دھو کر اس پانی سے عورت غسل کرے، انشاء اللہ عورت اپنے شوہر کی نظر میں پُر وقار اور محبوب ہو جائے گی۔

آیات مقدسہ اور نقش مبارک یہ ہے۔

فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ○ (سورۂ یوسف، آیت ۳۱)

فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ○ (سورۂ یونس، آیت ۸۰،۸۱)

۷۸۶

۷۰	۵۰	۱	۴۰
۱	۴۰	۷۰	۵۰
۴۰	۱	۵۰	۷
۵۰	۷۰	۴۰	۱

(۲) عورت خاوند کو برا خیال کرے

سحر جادو کے بداثرات کی دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ عورت اپنے خاوند کو اپنا دشمن سمجھنے لگتی ہے اور اسے برا خیال کرنے لگتی ہے، حالانکہ جادو کے اثرات سے قبل وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار اور عاشق ہوتی ہے۔ اس جادو کا علاج یہ ہے کہ سات عدد چھوہارے، کھجور یا انجیر لے کر ہر ایک پر اسمائے قمر تحریر کریں اور وہ مرد کو کھلا دیں اور ایک حجاب تحریر کر کے مرد کو گلے میں پہننے کو دیں۔

حجاب یہ ہے کہ ایک سفید کاغذ پر زعفران اور گلاب سے تیار کردہ روشنائی سے سورۂ یوسف مع بسم اللہ تحریر کریں اور تعویذ بنا کر نویں اور عورت کو سابقہ عمل کی آیات مقدسہ تحریر کر کے پہننے کو دیں۔ اس عمل کے کرنے سے مرد میں ایک انجانی سی کشش اور فطرتی وجاہت میں بے حد جاذبیت پیدا ہو جائے گی جس کی وجہ سے عورت اپنے مرد کو بے تحاشہ پسند اور پیار کرنے لگے گی۔ اسمائے قمر یہ ہیں۔ لیاخیم، لیاغور، لیافور، لیاربث، لیاروغ لیاروش، لیاسلش۔

مرد گھر والوں سے نفرت کرتا ہو

جادو کے بداثرات کی ایک صورت یہ ہوتی ہے۔ مرد اپنے گھر والوں، بیوی بچوں سے بغض ونفرت کرنے لگتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ○ (سورۂ الممتحنۃ آیت ۷) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ○ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ○ (سورۂ یونس، آیت ۸۰،۸۱) سات مرتبہ کسی برتن میں زعفران اور گلاب سے تحریر کر کے بارش کے پانی سے دھو کر پانی مرد کو پلائیں، انشاء اللہ بغض ونفرت ختم ہو جائے گی اور بیوی بچوں سے پیار کرنے لگےگا۔

محمد اعظم انصاری مومن پورہ پٹنی یونس رنگ اعظم

اگر کسی کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں

کبھی جادو کا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی کی اولاد بہت کم جیتی ہے اور کبھی جادو کئے ہوئے پر سے کوئی عورت گزرتی ہے تو جادو کی وجہ سے اس کی کوکھ یا پاخانہ کے مقام یا پیٹ پر بد اثرات وارد ہوتے ہیں تو اس کے پیٹ کا بچہ مرجاتا ہے یعنی حمل ساقط ہوجاتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سورۂ واقعہ، آیات شفا اور ننانوے اسماء الحسنیٰ کسی سفید کاغذ پر زعفران کی روشنائی سے تحریر کرکے تعویذ بنا کر عورت کے گلے میں پہنادیں اور آیات بطلان سحر کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھوکر عورت کو آفتاب طلوع ہونے کے وقت سات یوم تک پلائیں اور اس کے سر پر آیات بطلان سحر (۷۰) مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔

آیات شفا یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ○ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ط قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط

اور ننانوے اسماء الحسنیٰ یہ ہیں۔ نقش اسماء الحسنیٰ مبارک یہ ہے۔

اللہ	رحمٰن	رحیم	مالک	قدوس
بدوح	سلام	مومن	مہیمن	عزیز
جبار	قہار	خالق	باری	غفور
غفار	شکور	وہاب	رزاق	متکبر
علی	کبیر	حافظ	مقیط	حبیب
جلیل	کریم	رقیب	مجیب	واسع
ودود	مجید	باعث	شہید	حق
وکیل	قوی	فتاح	خالص	عالم
باسط	حفیظ	رب	رافع	معز
مذل	سمیع	بصیر	علیم	عادل
خبیر	حلیم	عظیم	عفو	مبین
ولی	حمید	خفی	بدیع	محی
ممیت	مقسط	حی	قیوم	قابض
احد	صمد	قادر	مقتدر	مقدم
آخر	اول	ظاہر	باطن	والی
متعال	بر	تواب	منعم	منتقم
رؤف	ذوالجلال	جامع	غنی	مغنی
معطی	نافع	صانع	نور	ہادی
باقی	رشید	صبور	صادق	ستار
مانع	حکم	مصور	حکیم	اللہ

صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں

جادو کی ایک صورت یہ ہے کہ اولاد نرینہ کی پیدائش ختم ہوجاتی ہے یہ جادو اس طرح جادوگر کرتے ہیں کہ عورت کی شکل بنا کر منگل یا جمعہ کے دن طالع سنبلہ کے وقت جادو کا عمل کرکے کسی جگہ دفن کردیتے ہیں، تو جس عورت کے لئے عمل کیا جاتا ہے اسے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے جنات میں سے کچھ شیاطین کو جادو کی تاثیر پر مقرر فرمایا ہے، وہ مغرب اقصیٰ کی زمین سے ایک خاص قسم کی گھاس لاکر عورت کو کھلادیتے ہیں جس کے اثر سے وہ صرف لڑکیاں ہی جنتی ہیں۔

اس جادو کا علاج یہ ہے کہ سورۂ نجم کسی برتن میں لکھ کر پانی سے دھوکر اس پانی سے بدھ کے دن عورت کو غسل کرائیں اور اس کے سر پر سورۂ انبیاء پوری اور آیات بطلان سحر اور اسمائے قمر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور فقبح مخمت کا تکسیری نقش تحریر کرکے عورت کو دیں تاکہ وہ اپنے گلے میں پہن لے، خداوند تعالیٰ اس کا حال بدل دے گا۔

آیات بطلان سحر یہ ہیں۔ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (سورۂ یونس، آیت ۸۰، ۸۱) اور اسمائے قمر یہ ہیں۔

لیا خیم، لیا غور، لیا فور، لیا رث، لیا روغ، لیا روش، لیا سلش، اور فقجخ محمت کا تکسیری نقش یہ ہے۔

۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶	۷۸۶
ف	ق	ج	م	خ	م	ت
ت	ف	م	ق	خ	ج	م
م	ت	ج	ف	خ	م	ق
ق	م	م	ت	خ	ج	ف
ف	ق	ج	م	خ	م	ت

اگر دلہن دولہا سے نفرت کرے

ایک قسم کا جادو دلہن پر کیا جاتا ہے جس کے اثر سے وہ دولہا سے میل ملاپ نہیں کرتی اور نفرت کرنے لگتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ سورۂ یوسف ایک کاغذ سفید پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے تحریر کریں اور پھر یہ آیت سات مرتبہ تحریر کریں۔ آیت یہ ہے۔ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ o (سورۂ یوسف، آیت ۳۱)

پھر اس کتابت کو عورت یعنی دلہن کے سر پر ماریں اس کے بعد کسی چیز پر یہ آیت پڑھ کر دم کر کے کھلا دیں۔ آیت یہ ہے۔

وَكُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ o (الذّریات، آیت ۴۹) بعدہٗ اوپر والی کتابت عورت کے سر پر باندھ دی جائے، عورت بالکل تابع دار ہو جائے گی اور راغب ہوگی اور یقیناً اپنے شوہر کے سوا نہ رہ سکے گی۔ ایسی عورتوں کے لئے جو اپنے شوہر سے کھنچی کھنچی رہتی ہیں ان کے لئے یہ عمل بہترین ہے، وجہ خواہ کوئی بھی ہو۔

اگر کسی کی عقل جاتی رہی ہو

سحر جادو کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ اچھے بھلے آدمی کی عقل اچانک سلب ہو جاتی ہے اور وہ آدمی ہمیشہ بہکی بہکی باتیں کرتا رہتا ہے، بات کرے تو بیٹھی ہوئی اور پھٹی ہوئی آواز میں، ابھی پانی پینے کے اصول بیان کرے تو اگلے ہی لمحے کائنات کے بنائے جانے پر اعتراض کرنے لگا، ایسے مسحور کو ساری دنیا دشمن نظر آتی ہے، کبھی ایک عامل سے علاج کروایا پھر اسے خود ہی چھوڑ دیا اور کسی نئے عامل کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، ایسے مریض کا ارادہ اور خیال لحہ لحہ بدلتا رہتا ہے، خود کو عقل مند اور ساری دنیا کو پاگل سمجھتے ہیں، ایسے مریض اپنے ساتھ عجیب وغریب پیش آنے والے واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔ ان واقعات کو کوئی بھی فرد سچ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ یہ سحر جادو کی شدید ترین نوعیت ہے۔ علاج ایسے مسحور کا یہ ہے کہ یہ آیت مبارک اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا (الفرقان آیت، ۴۵)

اس کے ساتھ اسمائے قمر، لیا خیم، لیا غو، لیا فور، لیا رث، لیا روغ لیا روش، لیا سلش اور اس کے بعد اسمائے رؤسا اربعہ یا مارز، یا کمطم، یا قسور، یا طیکل۔

مسحور پر بلا تعداد پڑھتے جائیں یہاں تک کہ مریض ہوش میں آجائے پھر مندرجہ بالا آیت مبارکہ مع اسمائے قمر اور اسمائے رؤسا اربعہ اور سورۂ عادیات تحریر کر کے تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔ بعد میں سورۂ رحمٰن چینی کے برتن میں تحریر کر کے پانی سے دھو کر اس پانی میں عرق لہسن اور روغن کنجد ملا کر مریض مسحور کے سر میں مالش کرائی جائے۔ بحکم خدا تعالیٰ ہفتہ عشرہ میں مکمل فائدہ ہو جائے گا مگر اس روغن کی مالش مسلسل جاری رکھنی چاہئے یہاں تک کہ وہ حادثہ دور نہ ہو جائے اور عقل مکمل طور پر واپس ہو جائے، جیسی پہلی تھی۔

اگر عورت ہمبستری سے نفرت کرے

سحر وجادو کی ایک صورت یہ ہے کہ جب کسی عورت پر کیا جاتا ہے تو وہ ہمبستری سے باز رہتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ ہمبستری کو میرا جی نہیں چاہتا، اگر خاوند مجبور کرے تو بہت جھگڑا کرتی ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یہ آیت کسی شیشے یا چینی کے ظروف پر تحریر کریں اور ستر مرتبہ تحریر کریں، پھر دھو کر اس میں شہد ملا کر سات یوم رات کو سوتے وقت عورت کو پلائیں۔ آیت یہ ہے۔

اِمْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ (سورۃ التحریم آیت، ۱۰) اور اس آیت مبارکہ کا نقش

ذوالکتابت تحریر کرکے خاوند کو دیا جائے تاکہ وہ اپنے گلے میں پہن لے۔
نقش یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

۳۱۷	۱۳۱۶	۶۸۷	۷۱۲
مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْن	کَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ	اَمْرَاَۃَ لُوْطٍ	اِمْرَاَۃَ نُوْحٍ وَّ
۶۸۶	۷۱۳	۳۱۶	۱۳۱۷
۷۱۴	۶۸۹	۱۳۱۴	۳۱۵
۱۳۱۵	۳۱۴	۷۱۵	۶۸۸

ضرور اس عورت کی حالت بدل جائے گی، اگر کوئی شخص سونے سے قبل باطہارت مندرجہ بالا آیت سات مرتبہ پڑھ کر اپنی بیوی سے ہمبستر ہو تو عورت بے حد پائے اور مرد کی عاشق بنی رہے۔

ٹھہراؤ پیدا کرنے کے لئے

کوئی ایسا شخص جو سدا نقل مکانی کرتا رہا ہو اور تبدیلی مقامات میں اپنی عافیت سمجھتا ہو یا حالات سے بے حد دلبرداشتہ ہو یا کسی کی طبیعت میں سیمابی پن پیدا ہو اور وہ خواہ مخواہ اِدھر اُدھر بلا کسی وجہ کے گھومتا پھرتا رہے یا کوئی عورت ماری ماری پھرتی رہے اور جہاں جہاں وہ شادی کرے وہاں سے اسے طلاق ملے اور خود بھی کسی ایک جگہ اسے سکون نہ آئے تو اس عمل سے طبیعت میں ٹھہراؤ اور سکوت پیدا ہو جائے گا، ایسے تمام لوگوں کے لئے یہ عمل مسیحا صادق ہے جن کے ذہن میں ہر دم ایک تغیر سا برپا رہتا ہے، جونہی کوئی خیال پیدا ہو تو فوراً اسی کے دھارے میں بہہ جائیں، بعض اوقات روحانی عملیات میں نووارد افراد اور بعض اوقات عاملین کو کسی عمل کی رجعت کی صورت میں بھی ایسے واقعات پیش آتے ہیں، سب کے لئے یہ عمل لاجواب ہے۔

خدانخواستہ اگر کسی کے ساتھ ایسے حالات ہوں تو اس کا علاج یہ ہے۔ یہ آیت مبارکہ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ۝ (سورۂ ابراہیم آیت ۲۴)

جمعۃ المبارک یا سوموار کے یوم سورۂ اخلاص، سورۂ قریش اور معوذتین کے ہمراہ زعفران سے تحریر کرکے عرق گلاب اور شہد سے دھوکر پلائیں اور یہ نقش اعظم تحریر کرکے گلے میں پہنائیں۔

نقش اعظم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وب ومن　یلد الخناس	الفلق العقد　یولد فی	جوع حاسد　له من	لایلف قل هو الله　قل قل اعوذ
من شر　یکن الناس	قریش برب الفلق　هو برب الناس	فلیعبدوا الاوقب　لم الوسواس	اطعمهم ومن　ولم صدور
الفهم من　الله ملك الناس	من خوف حسد　احد والناس	هذا شر النفثت　و الذی	والصیف شر ما خلق　الصمد من شر
البیت فی　لم یوسوس	الشتآء ومن　الله الناس	رحلة شر ما خلق　احد اله	وآمنهم اذا　کفوا الجنة

مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

اور مندرجہ ذیل نقوش تحریر کرکے ان سے غسل کرائیں۔

رفتار نقوش

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

۷۸۶

۲۰۳	۲۸۴۲	۲۲۲۳	۱۶۲۴
۲۲۳۶	۱۴۲۱	۴۰۶	۲۶۳۹
۱۲۱۸	۱۸۲۷	۳۲۲۸	۶۰۹
۳۰۲۵	۸۱۲	۱۰۱۵	۲۰۳۰

۷۸۶

۲۵۵۲	۳۵۰۹	۴۴۶۶	۳۱۹
۴۱۴۷	۶۳۸	۲۲۳۳	۳۸۲۸
۹۵۷	۵۱۰۴	۲۸۷۱	۱۹۱۴
۳۱۹۰	۱۵۹۵	۱۲۷۶	۴۷۸۵

۷۸۶

۸۶۴	۱۱۸۸	۱۵۱۲	۱۰۸
۱۴۰۴	۲۱۶	۷۵۶	۱۲۹۶
۳۲۴	۱۲۲۸	۹۷۲	۶۴۸
۱۰۸۰	۵۴۰	۴۳۲	۱۶۲۰

اگر عدم استحکام کی صورت پیدا ہوگئی ہو

سحر جادو کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ مسحور کے پاس روپیہ پیسہ بالکل نہیں ٹھہرتا، خواہ کتنا ہی کمائے، گزر اوقات مشکل سے ہوتی ہے، کبھی وہ زمانہ تھا کہ ایک آدمی پورے خاندان کو پالتا تھا، اب یہ زمانہ ہے کہ دس فرد کمائیں تو ایک آدمی کو نہیں کھلا سکتے۔ ایسی صورت میں اگر اپنوں کی مہربانیاں بھی شامل حال ہوجائیں تو آدمی کوڑی کوڑی کا محتاج ہوجاتا ہے، روزی رزق میں برکت ختم ہوجاتی ہے۔ لاکھ کوشش ومحنت سے بھی مالی ومعاشی حالت نہیں بدلتی، مال واسباب میں استحکام نہیں رہتا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۝ (سورۃ الانبیاء آیت ۸۸،۸۷)

کسی پاکیزہ ظروف میں تحریر کرکے متاثرین کو دھوکر پلائیں اور چند روز تک ایسا ہی کریں اور یہ نقش مبارک گھر میں یا وقوع جگہ بلندی پر آویزاں کریں۔

نقش بطلان سحر یہ ہے۔

نقش اگلے کالم میں ملاحظہ فرمائیں۔

۷۸۶

قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ	بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُه	اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ	عَمَلَ الْمُفْسِدِیْن
عَمَلَ الْمُفْسِدِیْن	اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِح	بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُه	قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُم
بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُه	قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُم	عَمَلَ الْمُفْسِدِیْن	اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِح
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ	عَمَلَ الْمُفْسِدِیْن	قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ	بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُه

اور یہ نقش مبارک زعفران وگلاب کی روشنائی سے تحریر کرکے شہد سے دھوکر متاثرین کو چند روز تک پلائیں، خداوند تعالیٰ کے فضل وکرم سے عدم استحکام کی صورت مکمل طور پر ختم ہوجائے گی اور مال واسباب روپے پیسے اور روزی رزق میں استحکام پیدا ہوگا۔

نقش مبارک یہ ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ. (سورۂ ابراہیم آیت ۳۱ تا ۳۴)

اگر اسی نقش مبارک کو شرف شمس کے وقت تحریر کرکے ایسا شخص اپنے پاس رکھے جس کی روزی رزق میں تنگی ہو تو ایک سال گزرنے سے پہلے خداوند تعالیٰ اس شخص کو اتنا رزق عطا فرمائے گا کہ وہ مالدار ہوجائے گا۔

گھر والوں میں صلح کے لئے

سحر جادو کی ایک صورت یہ بھی ہوتی ہے کہ گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا، ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں، ہر فرد ایک دوسرے پر بے اعتمادی کرتا ہے، ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، کوئی بھی دوسرے کی بات برداشت نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ گھر میدان جنگ بنا رہتا ہے۔

اس کا علاج یہ ہے کہ پوری سورۃ نساء مع بسم اللہ شریف تحریر کر کے دھو کر کسی کھانے پینے کی چیز میں ملا کر ہر جھگڑا کرنے والے فرد کو کھلائی جائے تو انشاء اللہ وہ گھر والوں سے خلوص ومحبت سے پیش آئے اور ہمیشہ صلح رکھے نیز گھر میں جہاں تمام افراد بیٹھتے ہوں وہاں یہ نقش مبارک تحریر کر کے کسی بلند جگہ پر آویزاں کر دیا جائے۔

نقش یہ ہے۔

قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. (سورۂ یونس آیت ۸۰،۸۱)

اگر مویشی کثرت سے مرجاتے ہوں

ایک قسم کا جادو ایسا ہوتا ہے کہ جس کے ذریعہ انسان کا مال مویشی وغیرہ مرنے لگتے ہیں، اگر کسی کا بھیڑ، بکریوں، بھینسوں، مرغیوں وغیرہ کا کاروبار ہو اور اسی میں مندا ہو، اس صورت میں ہو کہ پالتو مال کثرت سے مرجائے تو یہ عمل اس واسطے مطلق تدارک ہے۔

مندرجہ ذیل نقش مبارک تحریر کر کے ہوا میں لٹکائیں جہاں جانور باندھے جاتے ہوں، جانوروں میں برکت ہوگی اور ساتھ سحر وجادو سے تحفظ اور اصلاح بھی ہوجائے گی۔ نقش مبارک یہ ہے۔

یاحافظ یاحفیظ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یاحافظ یاحفیظ

۲۲۲۴۰	۲۲۲۵۴	۲۲۲۵۱	۲۲۲۴۸
۲۲۲۵۲	۲۲۲۴۷	۲۲۲۴۱	۲۲۲۵۳
۲۲۲۴۶	۲۲۲۴۹	۲۲۲۵۶	۲۲۲۴۲
۲۲۲۵۵	۲۲۲۴۳	۲۲۲۴۵	۲۲۲۵۰

قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ.

چوپایوں میں برکت کے لئے

ایک قسم کا جادو چوپایوں کے لئے مخصوص ہے، اس جادو سے چوپائے مختلف بیماریوں کا شکار ہو کر مرنے لگتے ہیں یا ان کے بچے مرنے لگتے ہیں، کبھی چوپایوں کے جوڑوں میں درد شروع ہوجاتا ہے اور وہ چلنے پھرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔

اس کا علاج یہ ہے کہ یہ نقش چوپائے باندھنے کی جگہ لگادیں۔

نقش یہ ہے۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. (سورۂ انعام ۱۲۲) قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. (سورۂ یونس آیت ۸۰،۸۱)

اور سورۂ قریش کسی پتھر یا سکورے پر تحریر کر کے دھو کر وہ پانی چوپایوں کو پلادیں اور یہ نقش چیونٹیوں کے بلوں کی خاک لے کر ایک لکڑی کی تختی پر خاک کو پھیلا کر اس خاک پر تحریر کر دیں اور ہفتہ کے روز وہ خاک چوپایوں کے باندھنے کی جگہ بکھیر دیں، انشاء اللہ چوپایوں میں برکت ہوگی، بہ کثرت موت نہ ہوگی، سحر جادو سے محفوظ رہیں گے اور بیماری سے بچے رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
ح	ش	ث	ظ	غ	ز	ف
ش	ث	ظ	غ	ز	ف	ح
ث	ظ	خ	ز	ف	ح	ش
ظ	غ	ز	ف	ح	ش	ث
غ	ز	ف	ح	ش	ث	ظ
ز	ف	ج	ش	ث	ظ	غ

اور مندرجہ ذیل اسماء الحسنٰی ستر مرتبہ گھاس یا مویشیوں کے چارے پر پڑھ دم کر کے چوپایوں کو کھلادیں۔

اللہ حیّ قیّوم دائم باقی مانع صمد.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مریض کا نام، مریض کی والدہ کے نام کے اعداد نکالیں، جس دن وہ بیمار ہوا ہے اس دن کے اعداد اور جس دن معلومات کرنی ہوں اس دن کے اعداد، دونوں دنوں کی تاریخیں اور ماہ وسن کے اعدد شامل کر کے ۲۸ سے تقسیم کردیں اور ذیل کی تفصیلات سے نتیجہ برآمد کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو مریض بہت دیر میں اچھا ہوگا۔ ایک مرغ سفید، پانچ کلو چاول، ایک کلو مکھن صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہیں تو مریض کی جان کو خطرہ ہے۔ دوکلو کھانڈ، ایک کلو اصلی گھی، ایک مرغ صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوجائے گا۔ ایک کلو سرسوں کا تیل، ایک بکری کا بچہ، ۵ کلو لوہا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۴ باقی رہیں تو مریض دیر میں اچھا ہوگا۔ دس کلو گیہوں، دس گز سفید رنگ کا کپڑا صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۵ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ گائے کا اصلی گھی ۵ کلو اور ۱۵ گز لٹھا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۶ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہوجائے گا۔ ۵ کلو چاول، ۵ کلو دودھ صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۷ باقی رہیں تو مریض خطرے میں ہے۔ بکرا ایک عدد، دوکلو اصلی گھی صدقہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۸ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوجائے گا۔ سات طرح کا غلہ چھ چھ کلو خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۹ باقی رہیں تو زندگی ختم ہونے کا اندیشہ ہے۔ ایک بکرا، ۱۰ گرام چاندی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۰ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک بکرا، پانچ کلو سرسوں کا تیل خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۱ باقی رہیں تو مریض ٹھیک ہوجائے گا۔ سات طرح کا اناج، سات سات کلو خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۲ باقی رہیں تو مریض بہت جلد ٹھیک ہوجائے گا۔ ایک مرغ، ایک کلو گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۳ باقی رہیں تو مریض کو اندیشہ موت ہے۔ دس کلو چاول ۳ کلو اڑد خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۴ باقی رہیں تو مریض دیر سے تندرست ہوگا۔ دوکلو گھی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۵ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوجائے گا۔ دس کلو چنا، ایک کلو گھی، ایک مرغ خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۶ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۱۰ کلو شکر، ایک کلو گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۷ باقی رہیں تو مریض کو خطرہ ہے۔ ۱۰ کلو اصلی گھی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۸ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۶ تولہ چاندی خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۱۹ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۷ تولہ چاندی، ۵ کلو لوہا خیرات کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲۰ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ دس میٹر کپڑا، ایک سفید مرغ خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۱ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ۵ کلو اصلی گھی خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۲ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ تولہ چاندی، دس کلو گیہوں خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۳ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۶ ماشہ سونا، ۶ تولہ چاندی خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۴ باقی رہیں تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ایک کلو بکرا، ایک مرغ خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۵ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ سات قسم کا غلہ، سات سات کلو خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد ۲۷ باقی رہیں تو مریض دیر سے اچھا ہوگا۔ ایک تولہ سونا خیرات کریں۔
اگر تقسیم کے بعد صفر باقی بچے تو مریض جلد اچھا ہوگا۔ ۵ کلو گھی، ۵ کلو شکر، ایک مرغ خیرات کریں۔

قسط نمبر: ۱۱

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ نہایت خوبصورت، خوب سیرت اور اپنے شوہر سے بے حد محبت کرنے والی تھیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتی تھیں، لیکن وہ بانجھ تھیں ان کی اولاد نہیں ہوئی جب کہ انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ ایک بیٹے کے متمنی تھے، انہوں نے اولاد ہونے کے لئے بہت جتن بھی کئے، دعائیں بھی کیں، لیکن نہ جانے اللہ کی کیا مصلحت تھی کہ وہ نکاح کے ایک طویل عرصہ کے بعد تک اولاد سے محروم تھیں اور پھر وہ عمر کے اُس مرحلے میں پہنچ گئیں کہ انہیں اولاد سے تقریباً مایوسی ہوگئی، جب انہیں ایک طرح کا یقین سا ہوگیا کہ وہ صاحب اولاد نہیں بن سکتیں تو انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے بادشاہ کی بخشی ہوئی کنیز جس کا نام ہاجرہ تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہبہ کردی حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ سے نکاح کرلیا اور کچھ ہی دنوں کے بعد حضرت ہاجرہ کے بفضل خدا حمل قرار پایا۔ حضرت ہاجرہ کے حاملہ ہونے سے حضرت ابراہیمؑ تو تھے ہی بہت خوش لیکن حضرت سارہ کو بھی دلی خواہش تھی کیونکہ وہ برسہا برس سے اپنے شوہر کی خواہش کا اندازہ لگا چکی تھیں اس لئے انہوں نے بھی اس حمل کو اپنے لئے خوش آئند سمجھا اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت ہاجرہ کا خوب خیال بھی رکھا تاکہ بچہ ساتھ خیر وعافیت کے پیدا ہو۔ چنانچہ تقریباً ۹ مہینے میں حضرت ہاجرہ کے بطن سے ایک فرزند پیدا ہوا، جس کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل رکھا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے چہرے اور آنکھوں میں ایک عجیب طرح کی چمک تھی، ان کے چہرے سے نبوت کا نور ٹپکتا تھا۔

حضرت ابراہیمؑ کو اسمٰعیلؑ سے حد سے زیادہ محبت تھی وہ بے شک ان کے جگر کا ٹکڑا اور ان کی آنکھوں کا تارہ تھے اور اپنے اس محبوب ترین بیٹے کی خاطر وہ اپنی دوسری بیوی حضرت ہاجرہ کو بھی بہت اہمیت دینے لگے تھے، ان کا دھیان بطور خاص حضرت ہاجرہ کی طرف رہنے لگا تھا، یہ بات حضرت سارہ کو اچھی نہیں لگی اور ان کے دل میں رشک ورقابت کے وہ جذبات اُبھرنے لگے جو عورتوں کا خاصہ ہوا کرتے ہیں، حضرت سارہ اکثر غمگین اور اُداس رہنے لگیں اور اس کے بعد نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ وہ حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کو دیکھنے کی روادار نہ تھیں۔ شروع شروع میں انہوں نے حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کچھ ایسی باتیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کانوں میں ڈالیں جن کی وجہ سے ہاجرہ اور ان کے بیٹے کی وقعت کم ہوجائے اور حضرت ابراہیمؑ کے دل میں تنفر پیدا ہو، لیکن جب انہیں کامیابی نہیں ملی اور حضرت ابراہیم کا رویہ تبدیل نہیں ہوا تو انہوں نے حضرت ابراہیم پر یہ دباؤ ڈالا کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو کسی ایسے دور دراز مقام پر لے جاکر چھوڑ دو جہاں سے ان کی کوئی خبر تک نہ آسکے اور ہم دونوں میاں بیوی حسب سابق پرسکون زندگی گزارتے رہیں۔

یہ بات ماننے والی نہیں تھیں، لیکن حضرت ابراہیمؑ پر وحی نازل ہوئی کہ تم سارا کے جذبات کا احترام کرو اور اس کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اسمٰعیل اور ہاجرہ کو کسی دور دراز مقام پر لے جاکر چھوڑ دو ہم ان دونوں کی نگرانی اور پرورش کریں گے۔

حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہ اور اسمٰعیل کو لے کر گھر سے روانہ ہوگئے، مکہ کی وادیوں میں پہنچ گئے اس زمانہ میں یہ علاقہ ایک سنسان علاقہ تھا، ایسی وحشت اور سنسانی کہ جہاں دور تک نہ کوئی آدم نہ آدم زاد نہ کوئی درخت اور نہ کوئی زندگی گزارنے کا وسیلہ، دور تک چٹیل میدان تھا، بس ریت کا ایک صحرا تھا جسے دیکھتے ہوئے بھی وحشت ہوتی تھی۔ حضرت ہاجرہ تو شوہر کے حکم کی تعمیل کی وجہ سے کچھ نہ بولیں، لیکن حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے والد کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ اے اباجان!

اس لق ودق میدان میں آپ ہمیں چھوڑ کر کیوں جارہے ہیں؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل ہی دل میں جواب دیا۔ اے میرے لخت جگر اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو میں تمہیں ہرگز ہرگز خود سے جدا نہ کرتا اور اس پرخطر وادی میں تمہیں اس طرح بے یارومددگار چھوڑ کر نہ جاتا، لیکن میں اپنے رب کی قدرت کاملہ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمہیں ضائع نہیں ہونے دے گا اور اسی وحشت ناک میدان میں تمہارے لئے

زندگی کی آسائشیں مہیا کردے گا وہ بہت بڑا ہے اور اس کی قدرت کوئی بھی کارنامہ دکھا سکتی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو اس "وادی غیر ذی زرع" میں چھوڑ کر حضرت سارا کے پاس واپس آگئے اور حضرت ہاجرہ کے پاس انہوں نے کھانے پینے کا بہت ہی معمولی سا سامان چھوڑا جو چند ہی دنوں میں ختم ہوگیا۔

حضرت ہاجرہ ایک خطرناک اور وحشت ناک میدان میں بالکل تنہا تھیں اور ان کی گود میں دودھ پیتا ہوا ایک بچہ تھا، جس کی زندگی کی فکر انہیں اپنی زندگی سے زیادہ تھیں، ہر طرف پُر ہول سناٹے تھے، انسان تو انسان کہیں سے کہیں تک کوئی چرند اور پرند بھی نظر نہیں آتا تھا، کھانے پینے کا سامان جب ختم ہوگیا تو حضرت ہاجرہ کو یہ فکر ہوئی کہ وہ اپنے بچے کو کیسے بچائیں گی لیکن انہوں نے صبر وتوکل کے دامن کو سختی سے پکڑے رکھا اور ایک امید کے ساتھ اس آسمان کی طرف بار بار دیکھتی رہی جہاں سے ان کا رب کوئی بھی حکم جاری کرسکتا تھا اور ایک دن غذا پیٹ میں نہ جانے کی وجہ سے ان کا دودھ بھی خشک ہوگیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے جب بلبلانے لگے تو حضرت ہاجرہ صفا ومروہ کے پہاڑوں کے درمیان پانی کی تلاش میں بھاگتی رہیں، لیکن وہاں تو دور دور تک پانی کا کوئی نشان نہیں تھا اور ادھر حضرت اسمٰعیل پیاس کی شدت کی وجہ سے تڑپ رہے تھے۔

حضرت ہاجرہ بار بار دو پہاڑوں کے درمیان پانی کی تلاش میں بے تحاشہ بھاگتی رہیں اور تھوڑی دیر کے بعد آکر حضرت اسمٰعیل کو بھی دیکھتی رہیں جو پیاس کی شدت کی وجہ سے بلک بلک کر رو رہے تھے، عجیب منظر تھا، اس منظر کو دیکھ کر زمین وآسمان کو بھی رحم آتا تھا، دوڑ لگاتے لگاتے حضرت ہاجرہ تقریباً مایوس ہوگئیں، حضرت اسمٰعیل پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین پر اپنی نازک نازک سی ایڑیاں رگڑ رہے تھے اور ان کی ماں اپنی مجبور مامتا سے بے بس ہوکر پانی کی تلاش میں اِدھر سے اُدھر سرگرداں تھیں۔ حضرت اسمٰعیلؑ کو تڑپتا ہوا دیکھ کر ایک بار پھر انہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ لگا کر اور دور دور تک اپنی نگاہیں دوڑا کر پانی کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملا، اب ان کے ہاتھ پیر جواب دے چکے تھے اور انہیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ ان کا معصوم بچہ پیاس کی شدت کی وجہ سے دم توڑ دے گا وہ اب وہ تیز رفتاری کے ساتھ چل بھی نہیں سکتی تھیں، وہ بہت ہی مایوسی کی حالت میں تھکے تھکے پیروں کے ساتھ جب واپس لوٹیں تو حضرت اسمٰعیل کا رونا موقوف ہوچکا تھا وہ روتے روتے تھک چکے تھے، اب ان کی آواز تک نہیں نکل رہی تھی، بہت ہی دل گداز منظر تھا، ایک بے بس ماں اپنے بچے کو پیاس کی شدت کی وجہ سے تڑپتا ہوا دیکھ رہی تھی اور کچھ نہیں کرسکتی تھی، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت اسمٰعیل اب خاموش تھے اور زمین پر اپنی ایڑیاں رگڑ رہے تھے، اس مایوس کن حالت میں حضرت ہاجرہ کی نظر حضرت اسمٰعیل کی ایڑیوں کی جانب پڑی، انہوں نے دیکھا وہاں سے پانی نکل رہا تھا، پہلے تو انہیں یقین نہیں آیا لیکن آہستہ آہستہ یہ پانی ایک چشمے کی سی صورت اختیار کرگیا۔ حضرت ہاجرہ نے آسمان کی طرف دیکھ کر اپنے رب کا شکر ادا کیا اور پانی اپنے چلو میں لے کر حضرت اسمٰعیل کے منہ میں ٹپکایا جس سے انہیں راحت ملی۔ اس پانی کی عجب تاثیر یہ تھی یہ پیاس کے ساتھ ساتھ بھوک بھی مٹاتا تھا اور انسان کے اعضاء میں توانائی پیدا کرتا تھا، پانی کے اس چشمے کے پھوٹ جانے کی وجہ سے ماں اور بیٹے کی جان بچ گئی اور یہ وہی پانی ہے جو ابھی تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اسی کو "ماءِ زمزم" کہتے ہیں۔ آج تک اس ماء زمزم کی خصوصیت یہی ہے، یہ پیاس بھی مٹاتا ہے، یہ بھوک کے احساس کو بھی ختم کرتا ہے اور یہ بیماریوں سے نجات دلانے کا ذریعہ بھی بنتا ہے گویا کہ یہ پانی بھی ہے، غذا بھی ہے اور ایک طرح کی دوا بھی ہے۔ یہ پانی ہمیں حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ کی مظلومیت اور ان کے صبر وضبط کی یاد دلاتا ہے، آج مکہ مکرمہ ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں لوگ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور رہتی دنیا تک ہوتے رہیں گے۔

یہ پانی جو معصوم اسمٰعیل کی ایڑیوں کی رگڑ سے پیدا ہوا تھا باقاعدہ ایک چشمے کی شکل اختیار کرگیا اور جب پانی کا چشمہ جاری ہوگیا تو پھر اس لق ودق میدان میں پرندے بھی منڈلانے لگے اور جب زمین کی خشکی تری میں بدل گئی تو کچھ گھاس بھی اُگ آئی اور اسی دوران ایک قبیلے کے لوگ کسی چیز کی کھوج کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے اور انہوں نے میٹھے پانی کا ایک چشمہ جاری دیکھا تو انہوں نے یہاں اپنا ڈیرہ جمالیا۔ اس طرح حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی تنہائی دور ہوگئی، حضرت ابراہیمؑ نے

ایک بے آب گیاہ میدان میں اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ آتے ہوئے یہ دعا کی تھی۔

اے پروردگار! میں نے اپنے بیوی اور بچے کو اس جگہ بسا دیا ہے تاکہ تو ان کی حفاظت کرے اور یہ لوگ یہاں رہ کر نماز قائم کریں، اے پروردگار تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں کے ذریعہ روزی بہم پہنچا، امید ہے کہ وہ تیرے شکرگزار رہیں گے۔

قبیلے کے لوگوں نے حضرت ہاجرہ کو عزت دی اور انہوں نے حضرت اسمٰعیل کو بھی اپنی محبتوں اور شفقتوں سے نوازا۔ کافی عرصہ کے بعد جب ابراہیمؑ دوبارہ اس جگہ تشریف لائے تو ان کی حیرت کی انتہا نہیں رہی انہوں نے دیکھا وہاں تو باقاعدہ ایک بستی سی آباد ہوگئی اور ان کے بیوی بچے راحت وسکون کے ساتھ انہیں وہاں نظر آئے، یہ دیکھ کر وہ سجدہ ریز ہوگئے اور انہوں نے اس مالک کا شکر ادا کیا جس نے ان کی دعا قبول کرکے ان پر بہت بڑا احسان کیا تھا، اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ اکثر وہاں آتے رہے اور اپنی بیوی بچے کی خبر گیری کرتے رہے، یہاں تک کہ حضرت اسمٰعیلؑ سن بلوغ کو پہنچ گئے۔

ایک رات حضرت ابراہیمؑ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ اللہ کے راستے میں اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کی قربانی پیش کررہے ہیں اور انہیں اپنے ہاتھوں سے ذبح کررہے ہیں۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد کئی دن تک ان کی طبیعت بہت اُداس رہی، انہیں ایک طرح کا اضطراب اور بے چینی رہی، لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے تو میں اس حکم کی تعمیل سے منہ نہیں موڑوں گا۔ انہوں نے اپنی بیوی کو یہ بات نہیں بتائی البتہ آپ نے اپنے بیٹے پر ایک دن یہ راز کھول دیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں اللہ کے راستے میں ذبح کررہا ہوں، اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟ حضرت اسمٰعیل خلیل اللہ کے فرزند تھے اور حضرت ابراہیمؑ کی تربیت میں زندگی گزار رہے تھے وہ خود بھی اپنے باپ کی طرح اللہ مطیع کے فرمانبردار تھے، انہوں نے بے تأمل کہا اگر اللہ آپ کو یہ حکم دیتا ہے تو آپ کو اس حکم کی تعمیل کرنی چاہئے اور جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں انشاء اللہ صبر کروں گا اور اللہ کی رضا میں راضی رہوں گا۔

حضرت اسمٰعیلؑ نے کہا، ابا جان آپ اس کام میں دیر نہ کریں اور جو بھی آپ کو حکم دیا جارہا ہے فی الفور اس کی تعمیل کرگزریں، آپ انشاء اللہ مجھے صابر وشاکر پائیں گے اور میں اللہ اور آپ کی رضا کے لئے اُف تک نہ کروں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب یہ دیکھا کہ ان کے فرزند نے اپنی جان کا نذرانہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے کسی بھی تأمل کا اظہار نہیں کیا تو انہوں نے یہ قربانی دینے کا تہیہ کرلیا، یہ بات شیطان لعین کو بہت گراں گزری اور اس نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بہکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، حد تو یہ ہے کہ اس نے مقام منیٰ میں حضرت اسمٰعیلؑ کو اس قربانی سے روکنے کے لئے اپنی کوشش تیز کردی اور مختلف حربوں کے ساتھ حضرت اسمٰعیلؑ کو اس قربانی سے باز رکھنے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا رہا اور طرح طرح سے روڑے اٹکاتا رہا، منیٰ میں اس نے جن مقامات پر رُکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کی تھی آج بھی حاجی لوگ اُن مقامات پر شیطان لعین کے کنکریاں مارتے ہیں، یہ ذلت رسوائی شیطان کو قیامت تک برداشت کرنی پڑے گی اور قیامت کے بعد کی ذلت اور عذاب اس کے علاوہ ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے جس وقت حضرت اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے لئے انہیں زمین پر لٹایا، ایک لحہ کے لئے ان کی پدرانہ شفقت تڑپ اٹھی، لیکن فوراً ہی انہیں اپنے اللہ کے حکم کا خیال آیا تو انہوں نے چھری کو مضبوطی سے پکڑلیا اور پھر یہ چھری حضرت اسمٰعیلؑ کے گلے پر انہوں نے پھیردی۔ چھری کو اللہ نے حکم دیدیا تھا کہ وہ اسمٰعیل کے گلے کو نہ کاٹے، حضرت ابراہیمؑ پیغمبر تھے اور ایک پیغمبر میں اتنی طاقت ہوتی ہے جتنی چالیس مردوں میں ہوتی ہے، انہوں نے اپنی طاقت کو پوری طرح استعمال کرتے ہوئے اپنے فرزند کے گلے پر چھری چلائی، لیکن چھری اللہ کے حکم سے سرتابی کیسے کرسکتی تھی وہ چل کر نہ دی اور حضرت اسمٰعیل محفوظ رہے اور اسی وقت اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ اے ابراہیم ہم نے تمہارے جذبے اور تمہاری قربانی کو قبول کرلیا ہے، بس تم اپنے فرزند کے بجائے ایک دنبہ قربان کردو، میں یہ سمجھوں گا کہ تم نے ہمارے راستے میں اپنے بیٹے کو قربان کردیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور اپنے رب کا شکر
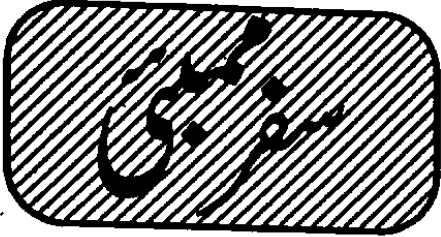
بجالائے، اس کے بعد انہوں نے اُس چھری کو پہاڑ کی طرف اُچھال دیا، مؤرخین نے لکھا ہے کہ جو چھری اسمٰعیل کے گلے کو نہ کاٹ سکی تھی اس نے پہاڑ کی بارہ چٹانوں کو کاٹ ڈالا، چھری کا کام تو کاٹنے ہی کا ہوتا ہے لیکن جب اللہ نے یہ حکم دیدیا تو کہ وہ اسمٰعیل کی گردن پر نہ چلے تو وہ چل کر نہ دی اور جب وہ پہاڑ پر چلی تو اس نے اپنی صلاحیت دکھادی اور سخت ترین بارہ چٹانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔

اللہ کو حضرت ابراہیم کا یہ جذبہ اس قدر پسند آیا کہ اس نے قیامت تک پیدا ہونے والے مسلمانوں کے لئے اس قربانی کو ضروری قرار دیدیا تاکہ قیامت تک حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی یاد کی جاتی رہے۔ بزرگوں نے فرمایا، قیامت تک جو مسلمان اللہ کے راستے میں قربانی دیں گے انہیں حقیقتاً ثواب ملے گا اور اس سے ۷۰ گنا ثواب حضرت ابراہیم کو ملے گا جنہوں نے اس کے حکم کی تعمیل میں اپنے اکلوتے بیٹے کو قربانی کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس کے بعد اللہ کے حکم پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور تعمیر کرتے وقت باپ بیٹے یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ ہماری اس محنت اور کارکردگی کو قبول فرما۔ بے شک تو ہی سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔ حج کا ایک ایک رکن آج بھی حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی کہانی

علم الاعداد کی زبانی

شیخ اکرم منصوری

علم الاعداد کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز چاہے وہ انسان ہو یا جانور یا کوئی اور چیز اس علم کے دائرے سے باہر نہیں، اس علم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ زمین پر پیدا ہونے والی ہر مخلوق اور کوئی بھی چیز کا حساب عدد نمبر: ایک سے عدد ۹ پر مشتمل ہوتا ہے، یہ عدد انسان پر اور کوئی بھی چیز پر خفیہ طور پر کام کرتے رہتے ہیں۔ کلام ربانی میں فرمایا گیا ہے کہ "وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا" ہر چیز کو اعداد میں سمیٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ بس انسان کی سوچ و فکر اور صلاحیت پر منحصر ہے کہ وہ اس علم کی گہرائی میں جا کر موتی و لعل ڈھونڈ کر لائے۔ اس علم کے ذریعے ہم کتنے ہی مسائل حل کر سکتے ہیں، جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی، بلکہ بعض علماء نے اسے ناجائز قرار دیا، آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کائنات اتنی ہی ہے جو نظر آرہی ہے، کبھی اپنے دائرۂ سوچ سے باہر نکل کر سوچنے کی ہمت ہی نہیں کرتے، جو بات ہمارے کاسۂ عقل میں بیٹھ گئی وہ سچ اور جو ہمارے سر کے اوپر سے نکل جائے ہم اس پر کفر کا فتویٰ دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسلمان ہونے کا حق ادا کر دیا، دوسری طرف عوام کا حال یہ ہے کہ وہ پاجامہ کا ناڑہ باندھنے کے طریقے سے واقف نہیں مگر بڑے بڑے علماء کو اس طرح آنکھیں دکھاتے ہیں کہ اس نے ابھی ابھی صحیح بخاری ختم کی ہو، آج ایسا کونسا مسلم گھرانا ہے جو اپنے بچوں کی شادی کی تاریخ نکالنے سے پہلے "قمر درعقرب" نہ دیکھتا ہو۔ "قمر درعقرب" بھی علم نجوم کا ایک وقت ہے جو نحس کہلاتا ہے، نجوم ایک ایسا علم ہے جو ستاروں کی چال کے ذریعے نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اجرام فلکی کرۂ ارض پر موجود ہر شئے پر چاہے وہ ذی روح ہو یا سمندر سب پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس کا مسلم ثبوت چاند کی کشش بھی ہے، جو مکمل چاند کے زمانہ میں سمندر میں جوار بھاٹا لانے کا باعث بنتا ہے اور جب ہی ستارے انسان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں تو نکموں کو اقتدار مل جاتا ہے اور جو اقتدار پر ہوتے ہیں وہ یا تو جیل کی چار دیواری یا قبر کے اندھیرے میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں، مگر آج ہم لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں تین لاکھ علوم معلوم ہوئے ہیں تو غور کرو کہ اس کے جملوں میں کتنے علوم ہوں گے اس کے کلمات میں کتنے علوم ہوں گے اور اس کے حروف میں کتنے علوم ہوں گے، قرآن مجید کا اعلان ہے۔ "لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ" جو لوگ اچھے ہوتے ہیں وہی اس کو چھوتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں جو لوگ اس کا احترام نہیں کرتے وہ پاکیزہ بھی نہیں ہوتے۔ کیا قرآن مجید میں ستاروں کی چال کے بارے میں پوری ایک سورت "سورۂ بروج" نازل نہیں ہوئی، کیا سورۂ رحمٰن میں موتی، یاقوت، مرجان کا ذکر نہیں ملتا، کیا قرآن شریف میں عدد کا ذکر نہیں ملتا، کیا سورۂ فیل میں ہم کو ہوائی طاقت اور بم کا اشارہ نہیں ملتا، کیا ہوا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز کو مدینہ منورہ سے سیکڑوں میل دور حضرت ساریہؓ کے کانوں میں آواز نہیں پہنچائی تھی، کیا یہ موبائل فون اور ریڈیو کا اشارہ نہیں تھا۔ یہ سب خدا کی طرف سے اشارے تھے مگر ہم صرف ایک دوسرے پر انگلی اٹھانے پر ہی مصروف ہیں، انگلی اٹھانے والا یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی طرف بھی تین انگلیاں اشارہ کر رہی ہے، اگر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ہر علوم کے بارے میں کھول کھول کر بیان کر دیتا تو آپ یقین مانیں قرآن شریف کے موجودہ اوراق میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا اور یہ موجودہ شکل سے چار گنا موٹا ہوتا۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم موجودہ قرآن شریف کو ہی نہیں پڑھ رہے جیسا قرآن شریف میں ایسی کئی باتیں ہیں جن کو مختصر مختصر بیان کیا

گیا ہے۔ سمجھداروں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے، سمجھدار اشارہ پاتے ہی سوچ وفکر شروع کردیتا ہے اور ایک دن اپنی منزل کو پا ہی لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ "فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن" تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے، مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ آج ہم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بہرحال ہم بات کررہے تھے علم الاعداد کی اس علم کی گرفت اتنی مضبوط ہے اس کے ذریعے بعض ایسی گتھیاں بھی سلجھائی جاسکتی ہیں کہ جن کو سلجھانے سے انسان قاصر ہے۔

میں علم الاعداد کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں، یہ میرے استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی دعاؤں کا اثر ہے کہ کچھ لکھنے کی کوشش کررہا ہوں، میں آج ایک مسئلے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں جو پچھلے دس سال سے زیر بحث بنا ہوا ہے، وہ مسئلہ ہے "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" کا، انشاءاللہ میں علم الاعداد کی روشنی میں یہ ثابت کروں گا کہ یہ حملہ القاعدہ کا نہیں بلکہ خود امریکہ کا کیا ہوا ہے، میں یہاں پر کئی ایک ثبوت پیش کرسکتا ہوں کہ یہ حملہ خود امریکہ نے کروایا ہے، یہ بات کئی امریکی دانشوروں نے ثبوت کے ساتھ پیش کی ہے کہ یہ "امریکہ کا خود ساختہ کارنامہ" ہے، جس کی پلاننگ بہت پہلے کی جاچکی تھی۔

علم الاعداد کے دامن میں ایک سے لے کر ۹ اعداد ہیں، گویا کہ علم الاعداد میں سب سے پہلا عدد ایک اور سب سے آخر عدد ۹ ہے۔ یہ ۹ اعداد میں ہر عدد کا کوئی دوسرا عدد دوست بھی ہوتا ہے اور دشمن بھی اور کوئی عدد ہم آہنگ اور کوئی عدد کا دوسرے عدد سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ مطلب نہ وہ دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔

ہم یہاں پر صرف ۲ عدد کے بارے میں بات کریں گے۔

۲ عدد کا ہم آہنگ عدد ۸ ہوتا ہے۔

۲ عدد کا دوست عدد ۷، ۴، ۲ ہوتا ہے۔

۲ عدد کا دشمن عدد ۵ ہوتا ہے۔

۲ عدد کا نہ دوست نہ دشمن عدد ۶، ۳، ۱ ہوتا ہے۔

علم الاعداد کے مذکورہ قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ آگے کا مضمون پڑھئے آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ یہ حملہ کس نے کروایا تھا اور علم الاعداد کی گرفت کتنی مضبوط ہے۔

ایک بات میں عرض کردوں کہ ۲ عدد کا دشمن عدد ۵ ہے اور یہ پانچ عدد کس کا ہے، انشاءاللہ ہم آپ کو آگے بتائیں گے۔

"ورلڈ ٹریڈ سینٹر" پر جس دن حملہ ہوا وہ منگل کا دن تھا اور تاریخ تھی۔ ۲۰۰۱ء۔۹۔۱۱ ہم اس تاریخ کو جمع کرکے مفرد عدد نکالیں گے۔

۵=۱+۴-۱۴=۱+۱+۹+۲+۱

صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اگر ہم صرف تاریخ کو لیں گے تو ہم کو عدد ۲ برآمد ہوگا، ۲=۱+۱-۱۱

دنیا آج اس واقعہ کو نائن الیون کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ۹/۱۱

۲=۱+۱-۱۱=۹+۱+۱

ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی جو بلڈنگ تھی اس کی چوڑائی اور لمبائی ۲۰۰ فٹ تھی، اگر ہم صفر کو نکال دیں گے تو ۲ بچتا ہے۔

بلڈنگ کی اونچائی میٹر میں ۵۲۴۰ ہے، ہم ۵۲۴ کو جمع کریں گے۔

۔۲=۱+۱-۱۱=۵+۲+۴

بلڈنگ کی ۶۵ فٹ نیچے ۲ ریل کی لائن تھیں۔ ۵+۶=۱۱-۱+۱=۲۔ ریل کی لائن ۲۔ دونوں بلڈنگوں میں ۱۱۰ رفلور تھے، صفر نکال دینے کے بعد ۱۱ بچا۔ ۲=۱+۱

ہر ایک بلڈنگ میں اسٹیل کے ۴۷ پلر تھے، ۷+۴=۱۱-۱+۱=۲

اگر دونوں بلڈنگوں کو دور سے دیکھا جائے تو وہ عدد گیارہ کی شکل میں نظر آتے تھے۔ ۲=۱+۱۔

۸:۴۸ کو پہلا جہاز بلڈنگ سے ٹکرایا۔ ۸+۴+۸=۲۰ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔

وہ امریکن ایئر لائنز کی فلائٹ تھی اور فلائٹ نمبر تھا ۱۱، ۱+۱=۲ دوسرا جہاز ۹:۱۱ منٹ پر دوسری بلڈنگ سے ٹکرایا۔ ۱+۱+۹=۱۱-۱+۱=۲۔

پہلی بلڈنگ حملہ کے ۵۶ منٹ بعد زمین دوز ہوگئی۔

۔۲=۱+۱-۱۱=۵+۶

اور دوسری بلڈنگ ۱۰:۲۸ منٹ پر زمین دوز ہوگئی

۔۲=۱+۱-۱۱=۱+۲+۸

دنوں بلڈنگوں سے کود کر (حملہ کے بعد جان بچانے کے لئے) مرنے والوں کی تعداد ۲۰۰ ہے، صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔

ہر دو سیکنڈ میں ایک آدمی جان بچانے کے لئے کود رہا تھا، ۲ عدد برقرار۔
۹۲ فلور سے ۱۰۲ فلور کے درمیان جہاز ٹکرایا تھا۔

۲+۹=۱۱-۱+۱=۲

اگر ہم ۹۲ سے ۱۰۲ تک گنتی کریں گے تو ٹوٹل ۱۱ فلور ہوں گے۔ ۱+۱=۲۔ مطلب جہاز کی ٹکر سے گیارہ فلور متاثر ہوئے۔

۱۰:۱۰ منٹ پر ایک اور فلائٹ پنسلوانیہ کے جنگل میں گر کر تباہ ہوئی، ۱+۱=۲۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے پہلا جہاز ٹکرانے کے ۱۴ منٹ بعد ہی امریکی T.V چینلوں نے ۹:۰۲ منٹ پر اعلان کر دیا کہ ہم پر آتنک وادی حملہ ہوا ہے۔ ۲+۹=۱۱-۱+۱=۲

جس وقت ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے دوسرے ٹاور کے حملہ کی خبر مسٹر بش کو دی گئی وہ اسکول میں کلاس دوم کے بچوں کے ساتھ تھے، ۲ کا عدد برقرار۔

۹:۲۹ منٹ پر مسٹر بش کا پہلا بھاشن کہ ہمارے ملک پر آتنک وادی حملہ ہوا۔ ۹+۲+۹=۲۰۔ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ اس بھاشن کے بعد مسٹر بہادر میرا مطلب ہے مسٹر بش ایئر فورس ون میں بیٹھ کر فرار ہوگئے، ساری امریکی عوام کو بے یار و مددگار چھوڑ کر اور پورا دن غائب ہونے کے بعد رات ۸:۳۰ پر پھر سے T.V پر نمودار ہوئے اور "مسٹر بہادر" نے کہا ہم دنیا کے کونے کونے میں آتنک واد کا پیچھا کریں گے۔

۳+۸=۱۱-۱+۱=۲

دونوں بلڈنگوں میں مرنے والے سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۲ سال اور سب سے بزرگ آدمی کی عمر ۸۳ سال تھی۔

۳+۸=۱۱-۱+۱=۲

حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق مرنے والوں کی تعداد اس حملہ میں ۲۶۰۳۔ ۳+۶+۲=۱۱-۱+۱=۲

ایمرجنسی ورکرز جنہوں نے آگ بجھانے یا لوگوں کی جانیں بچانے کی کوشش کی ان کے مرنے کی تعداد ۴۸۸ ہے۔

۸+۸+۴=۲۰۔ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے مالک کا نام "لیری سلواسٹائن" ہم اس نام کے اعداد نکالیں گے۔

ل	ی	ر	ی	س	ل	و	ر	ش	ٹ	ا	ی	ن
۳۰۰	۱۰	۲۰۰	۱۰	۶۰	۳۰	۶	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۱	۱۰	۵۰

ٹوٹل ۱۵۶۸، اب اس کو جمع کریں گے۔

۸+۶+۵+۱=۲۰-۲

اس مالک کی وہیں پر اور ایک بلڈنگ تھی اس کا نام تھا، wt077 جو ۴۷ فلور کی تھی وہ بلڈنگ بھی اسی دن شام ۵:۲۴ پر گر گئی۔

۷+۴=۱۱-۱+۱=۲

۲+۴+۵=۱۱-۱+۱=۲

یہ بات تو ہوگئی کہ اعداد کس طرح خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اب انشاء اللہ علم الاعداد کے ذریعہ یہ کوشش کریں گے کہ یہ حملہ کس نے کروایا اور کس نے نہیں۔

اب ہم سب سے پہلے مسٹر جارج واکر بش کے اعداد نکالیں گے۔

جارج		واکر		بش	
ج	۳	و	۶	ب	۲
ا	۱	ا	۱	ش	۳
ر	۲	ک	۲		۵
ج	۳	ر	۲		
	۹		۱۱		

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اعداد خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اور اعداد نے اپنا کام بڑی خوبی سے کیا، آپ کو یاد ہوگا کہ آج بھی اس حملے کو ۹/۱۱ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر تاریخ سے ہی یاد کیا جانا ہوتا تو ۱۱/۹ کیوں نہیں کہا گیا، یہاں پر اعداد نے اپنا کام کیا اور اس واقعہ کو ۹/۱۱ کہا جانے لگا، کیونکہ جارج واکر بش کے نام کے اعداد میں ہی وہ تاریخ نکل کر آرہی ہے۔

دیکھئے جارج کے ۹ واکر کے ۱۱ اور بش کے ۵۔

دو عدد کا دشمن عدد ۵، بش کا عدد ۵۔

اس ۵ عدد پر تھوڑا غور کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ موت کا عدد بھی ۵ ہی ہوتا ہے۔

موت:

م	۴۰
و	۶
ت	۴
	۱۴۰

۴+۱=۵

یعنی ۱۱/۹ کے حملہ میں مرنے والوں اور عراق، افغانستان میں مرنے والوں کی موت کا ذمہ دار مسٹر جارج واکر بش ہے۔

امریکی حکومت نے جس تنظیم پر یہ الزام لگایا تھا، دنیا جانتی ہے اس کا نام "القاعدہ" ہے اور اس کے صدر کا نام "اسامہ" نائب صدر کا نام "ایمن الظواہری" ایک اور نام یہ دونوں ناموں کی طرح مشہور کیا گیا وہ نام تھا، "عطا محمد" امریکہ کے مطابق ۱۹ ہائی جیکرس نے چار جہازوں کا اغوا کیا تھا، یہ ان کا صدر تھا۔

اب ہم ان چاروں ناموں کے اعداد نکالیں گے۔

القاعدہ		اسامہ		عطا محمد		ایمن الظواہری	
ا	۱	ا	۱	ع	۷	ا	۱
ل	۳	س	۶	ط	۹	ی	۱
ق	۱	ا	۱	ا	۱	م	۴
ا	۱	م	۴	م	۴	ن	۵
ع	۱	ہ	۵	ح	۸	ا	۱
د	۴		۱۷	م	۴	ل	۳
ہ	۵		۱	د	۴	ظ	۹
	۱۶		+		۳۷	و	۶
	۱		(۲)		۳	ا	۱
	+		۷		+	ہ	۵
	۶		۸		۷	ر	۲
	(۷)				(۱)	ی	۱
							۳۹
							(۳)

بش کے اعداد ۵، القاعدہ کے ۷، اسامہ کے ۸، ایمن الظواہری کے ۳، اور عطا محمد کے ایک۔ اب ذرا علم الاعداد کے اس قانون پر نظر ڈالئے جو ہم کو بتاتا ہے کہ ۲ عدد کا کونسا عدد دشمن ہے اور کونسا عدد دوست ہے اور کون سے عدد سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر ہم حملہ کی تاریخ پر غور کریں گے تو دن منگل کا ملے گا، تاریخ ۱۱ ملے گی اور اگر ہم تاریخ، مہینہ اور سال کو رکھ کر مفرد عدد نکالیں گے تو ہم کو ۵ عدد ملے گا۔ دیکھئے ۵،۴+۱-۱۴= ۲۰۰۱-۹-۱۱۔ صرف تاریخ ۱۱-۱+۱=۲۔ دن منگل۔ اگر ہم منگل کے اعداد نکالیں گے تو مفرد عدد ۵ ملے گا۔

م	۴
ن	۵
گ	۲
ل	۳
	۱۴-۴+۱=۵

بش کے اعداد بھی پانچ ہیں۔

۵ عدد کا ہم آہنگ عدد ۵، منگل کا عدد ۵۔ ٹوٹل تاریخ کا مفرد عدد ۵۔ مسٹر بش کو ٹوٹل تاریخ کے مفرد عدد سے بھی مدد ملی اور دن سے بھی مدد ملی کیونکہ ان کا نمبر بھی ۵ ہی ہے۔ اب کیوں نہ اس واقعہ کو قرآن مجید میں ڈھونڈا جائے۔

ہم سب سے پہلے اس واقعہ کی تاریخ کو لیں گے۔ ۲۰۰۱/۹/۱۱ اگر امریکیوں نے اس واقعہ کو نام دیا "نائن الیون" ۹/۱۱۔

ہم ۹ سے مراد لیں گے، قرآن مجید کی سورت نمبر ۹ یعنی "سورۂ توبہ" اور گیارہ سے مراد لیں گے، قرآن مجید کا گیارہواں پارہ اور ۲۰۰۱ سے مراد لیں گے "سورۂ توبہ" کے کلمات یعنی اگر ہم "سورۂ توبہ" کے شروع سے ایک ایک کلمہ کی گنتی کریں گے تو سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۹ کے ایک کلمہ "جرف ہار" پر ۲۰۰۱ کی تعداد پوری ہوگی، یہ "جرف ہار" کیا ہے؟

"جرف ہار" اس سڑک کا نام ہے جس پر "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" قائم تھا۔

"سورۂ توبہ" آیت نمبر ۱۰۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝

ترجمہ: تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر وہ بھلا ہے یا وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤنڈ گڑھے کے کنارے تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا اور اللہ ظالموں کو راستہ نہیں دیتا۔

قارئین اب اس آیت مبارک کے اس حصے پر غور کریں، جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وہ جس نے اپنی نیو چنی ایک گراؤنڈ گڑھے کے کنارے" "تو وہ اسے لے کر" "جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا"

اب ذرا جرف ہار کے معنی بھی دیکھ لیجئے۔

جرف: وہ زمین جس کے نیچے کی مٹی دریا کا پانی بہا کر لے گیا اور اوپر کچھ مٹی رہ گئی، بہت کمزور کہ جو یا تو خود ہی گر جائے یا پاؤں رکھتے ہی گر جائے۔ دنیا جانتی ہے کہ دونوں فولادی عمارتیں کمزور مٹی کی طرح زمین دوز ہو گئیں۔

۹/۱۱ کی دسویں برسی کے موقعہ پر T.V کے نیوز چینلوں نے اس جگہ کا مشاہدہ کروایا جہاں پر "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" کے دونوں ٹاور قائم تھے۔ مگر

آج وہاں پر امریکی حکومت نے مرنے والوں کی یاد میں دو بڑے چکور حوض بنوائے اور ہر حوض کے بیچ میں ایک بڑا گڑھا بنوادیا، پانی کو اس طرح حوض کے چاروں کناروں سے چھوڑا جاتا ہے کہ وہ پانی اوپر سے گر کر حوض کے بیچ میں گڑھے میں چلا جاتا ہے۔ اب اس جگہ کو دیکھنے سے یہی گمان ہوتا ہے کہ دریا کا پانی دونوں بلڈنگوں کو بہا کر لے گیا اور ہم دریا کے پانی سے مراد پٹرول کو بھی لے سکتے ہیں وہ بھی پانی کا ہی ایک حصہ ہے مگر اس کی خاصیت الگ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو پٹرول کہتے ہیں۔ ٹاور سے جہاز ٹکرانے کے وقت ہر ایک جہاز میں ۲۰،۰۰۰ لیٹر پٹرول تھا۔

اب ہار کے معنی بھی دیکھ لیجئے۔

ہار: پھٹ جانے والی عنقریب گرنے والی۔ دنیا جانتی ہے کہ وہ عمارتیں اتنی مضبوط تھیں کہ کم سے کم ۳۰۰ سال اس کا وجود باقی رہتا۔ مگر وہ اپنی عمر کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی پورا نہ کرسکی اور دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ وہ دونوں عمارتیں جہاز کے ٹکرانے سے پھٹ گئی تھیں۔

اب ہم اس آیت مبارک کے اعداد نکالیں گے جس میں اس واقعہ کا اشارہ ملتا ہے، سورۂ توبہ آیت نمبر: ۱۰۹ کے اعداد ۶۴۴۶۔ اس کو جمع کریں گے تو ہم کو عدد ۲ حاصل ہوگا۔ ۶+۴+۴+۶+۲

کیا یہ قرآن شریف کا معجزہ نہیں ہے؟ یہ قرآن شریف کا معجزہ ہی ہے۔ مگر آج کا انسان خدا کی اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے بجائے مسلکی لڑائی میں مصروف ہے اور قرآن شریف تو آج کل شوکیس کی زینت بن کر رہ گیا ہے۔

اب کیوں نہ اسامہ کی موت کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے، امریکہ کے مطابق اسامہ کو ۲-۵-۲۰۱۱ کو پاکستان کے ایبٹ آباد کی بلال کالونی میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں مارا گیا، آپ یہاں پر بھی تاریخ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ بھی امریکہ کا سفید جھوٹ ہے، اگر ہم تاریخ کو لیں گے تو عدد ۲ حاصل ہوگا اور اگر ہم تاریخ مہینہ اور سال کا بھی مفرد عدد نکالیں گے تو ۲ عدد ہی حاصل ہوگا۔

دیکھئے ۲+۵+۲+۱+۱=۱۱=۱+۱=۲ اور جس حویلی میں اسامہ کو مارا گیا تھا اس حویلی کا نمبر ۲۵۴ تھا، اس کا بھی مفرد عدد ۲ ہی ہوگا۔

دیکھئے ۲+۵+۴=۱۱=۱+۱=۲۔ اب جب کہ براک اوبامہ نے ۲۰۱۲ء کے انتخاب کے لئے اپنی دوسری میعاد کی امیدواری کا اعلان کردیا ہے، لہٰذا انہوں نے اسامہ کی ہلاکت سے اپنی انتخابی مہم کا عملاً آغاز کردیا، بش نے زندہ اسامہ کے نام پر دوبارہ اقتدار حاصل کیا جب کہ اوبامہ چاہتے ہیں کہ اسامہ کی موت پر دوسری کامیابی حاصل کریں۔ جب کہ کئی خفیہ ایجنسیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ ۲۰۰۱ کو ہی مرگیا۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں کہ اسامہ زندہ ہے یا مرگیا یا امریکہ کے قید میں ہے، ہم یہاں علم الاعداد کے ذریعہ یہ جاننے کی کوشش کررہے ہیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

مضمون کی شروعات میں بیان کیا جاچکا ہے کہ علم الاعداد ایک سے لے کر ۹ عدد تک اپنی وسعت رکھتا ہے، مطلب یہ کہ علم الاعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ا اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ باقی۔ دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں اس سے مرکب ہوکر بنتے ہیں۔ ان دونوں عدد کو ایک دوسرے کے مقابل رکھا جائے تو ان کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔

۹/۱۱ کے حملے میں امریکہ کے مطابق ۱۹ ہائی جیکرس نے حصہ لیا اور قرآن شریف کی جس آیت میں اس حملہ کا اشارہ ملتا ہے وہ آیت نمبر ۱۰۹ ہے۔ علم الاعداد میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، صفر کے نکلنے کے بعد ۱۹ بنا۔ عدد ۱۹ کا ظاہر ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس حملہ کی حقیقت کو جاننے کے لئے علم الاعداد کا ہی سہارا لینا ہوگا۔ قارئین آپ نے دیکھا علم الاعداد کی گرفت کتنی مضبوط ہے اور اس علم سے کتنے ہی مسائل حل کئے جاسکتے ہیں۔ اس علم کی اور زیادہ جانکاری کے لئے مولانا حسن الہاشمی کی ''علم الاعداد اعداد بولتے ہیں'' کرشمۂ اعداد' اعداد کا جادو'' کا مطالعہ کریں، آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ اس علم کی گہرائی کتنی ہے۔ اللہ آپ کو اور ہم کو اس علم کو سمجھنے اور اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

القہّــار

مشتاق احمد بی کام (کراچی)

قہار کے معنی ہیں مصلحت کی بنا پر قہر نازل کرنے والا، زبردست یا غلبہ رکھنے والا، قہار اور قاہر اسی ذات کی صفت ہے، جو ہر شئے پر کامل قدرت رکھتی ہو۔ ''وہ اپنے بندوں پر کامل قدرت رکھنے والا ہے۔''

(سورۃ الانعام)

جتنی بھی موجودات ہیں ان کے غلبہ وقدرت کے تحت داخل ہیں، جب کوئی شخص اس اسم ذات کا ذکر کرتا ہے تو اس کا نفس اور اس کی خواہشات اور اس کے سب دشمن مغلوب ہوجاتے ہیں۔ اس اسم سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان کی کوئی حقیقت نہیں، تمام عالم خدا کی قدرت کے آگے عاجز و ماندہ ہے اس لئے نفس اور شیطان کے شر سے ہمہ وقت چوکنا رہنا چاہئے اور دونوں پر اپنے کو حاوی بنالینا چاہئے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''قہار اور قاہر وہ ذات ہے جو ظالموں اور سرکشوں سے مظلوموں کا انتقام لیتی ہے، بایں طور کہ ظالموں کو ہلاک کرتی اور ان کو ذلیل ورسوا کرتی ہے اور کوئی موجود شئے ایسی نہیں جو اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو بلکہ قدرت انسانی بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔''

جو شخص حب دنیا اور ماسوا اللہ کی عظمت میں مشغول ہو وہ اس اسم کا کثرت سے ورد کرے اس کے دل سے دنیا کی محبت وعظمت جاتی رہے گی اور انشاء اللہ اس پر دشمنوں کا غلبہ نہ ہوگا بلکہ دشمنوں پر اس کو فتح ہوگی۔

جو شخص خلوت میں پڑھے اور کسی ظالم کے لئے بددعا کرے تو وہ ہلاک ہو، اگر مابین نماز فرض وسنت بروز جمعہ مقہوری دشمن کی نیت سے سو مرتبہ پڑھے اور کسی ظالم کے لئے بددعا کرے تو وہ ہلاک ہو اور دشمن مقہور ہوں، اگر کوئی شخص خلاف مرضی حق کسی کی مخالفت میں اس اسم کا عمل کرے تو اس کا عمل رجعت کرے گا۔ عامل اور اعداء دونوں ہلاک ہوں گے، اس لئے اعمال جلالی سے پرہیز کی تاکید ہے اور ناجائز کسی کو عملیات سے نقصان نہیں کرنا چاہئے، اگر رجعت پڑ گیا تو اس شخص پر عذاب الٰہی نازل ہوجاتا ہے۔ مؤکلات اس کو تنگ کرتے رہتے ہیں، جو بھی علم وحکمت اور قدر ومنزلت اس شخص میں ہوتی ہے وہ سب ضائع ہوجاتی ہے، اگر مالدار ہو تو فقیر ہوجائے، صاحب عزت، ذلت کی زندگی بسر کرے، گویا رجعت عمل میں اگر مرا نہیں پھر بھی اس کی زندگی عذاب جہنم بن جائے گی۔

جو شخص اس کے مربع شرف مریخ میں نقش کرکے پہنے تو کوئی اس پر غالب نہ آسکے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ا	ھ	ق
۴	۱۰۱	۱۹۹	۲
۹۸	۳	۳	۲۰۲
۴	۲۰۱	۹۹	۲

مریخ کو جدی کے ۲۸ درجہ پر شرف ہوتا ہے اور یہ موقع تقریباً ڈیڑھ سال میں ایک مرتبہ ضرور ملتا ہے۔

اگر کوئی شخص القہار کو بہت پڑھے تو پروردگار عالم رنج وغم اور مصیبت دنیا سے اس کو علیحدہ کردے اور قاری اپنے نفس پر غالب آجائیگا۔

مشکلات کو دور کرنے کے لئے ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے پریشانی جاتی رہتی ہے اور یہ اسم حل للمشکلات کے لئے مجرب ہے۔

یہ اسم جلالی ہے اور عنصر آتشی ہے، اس کے اعداد ۳۰۶ ہیں اور ''ال'' کے اضافہ سے ۳۳۷ ہیں۔ اہل تحقیق نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۳۳۷ مرتبہ روزانہ پڑھے تو محبت دنیا کے دل سے زائل ہو۔

یہ اسم مشترک قہر ولطف ہے، یعنی اس اسم میں حب اور بغض دونوں قوتیں پوشیدہ ہیں، لیکن غلبہ قہر کا ہے اور عزرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر منقوش ہے۔

اس اسم کی دعوت تیس دن کی ہے، روزانہ نو ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے، جب دعوت تمام ہوگی تو عامل میں یہ اثر پیدا ہوجائے گا کہ جو بھی قہر ولطف کا اثر عامل پر ہوگا اس کا اثر عالم پر ظاہر ہوگا، یعنی اگر کسی کو قہر

وغضب کی نظر سے دیکھے تو وہ برباد ہو اور اگر رحم کی نظر سے دیکھے تو سرشار ہو۔
شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۷۰۰۰ ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل آیت کو پڑھے تو عجیب وغریب خواص کا حامل ہو، دشمنان ظاہری وباطنی پر فتح حاصل ہو اور دشمن برباد مقہور ہوں۔
آیت یہ ہے۔ یَا ذا بَطْش الشَّدِید انْتَ الَّذِی لَا یُطَاقُ انْتِقَامَہ.

اگر اس نقش کو ساعت مریخ میں منگل کے روز ایام ہفتہ کے روز زوال قمر میں لکھے یعنی چاند کی پندرہ تاریخ کے بعد اور پرانی قبر میں دفن کرے، فلاں ابن فلاں کی جگہ دونوں کا نام لکھے جن کے درمیان عداوت پیدا کرانی ہو تو فوراً اثر ہوگا۔ نقش کے اوپر لکھے۔ "وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمْ فلاں بن فلاں وفلاں بن فلاں الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃ." نقش کے نیچے لکھے۔ کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاق. اَللّٰھُمَّ فَرِّقْ بَیْنَ فلاں بن فلاں کی کما فرقت بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْض وبین آدم وابلیس وبین محمد وابوجھل.

۷۸۶

انت الذی	لایطاق	انتقامہ	یا قاہر
الشدید	انت الذی	لایطاق	انتقامہ
ذوالبطش	الشدید	انت الذی	لایطاق
یا قاہر	ذوالبطش	الشدید	انت الذی

چال نقش

۷۸۶

۱۰	۱۱	۱۲	۷
۹	۱۶	۱۵	۶
۸	۱۳	۱۴	۵
۱	۲	۳	۴

آیت وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُم الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃ. میں ان دونوں کے جن کے درمیان عداوت ڈالنا ہو، کے نام مع والدہ کے اعداد شامل کرکے دو مثلث پر کرے اور کپڑے میں لپیٹ کر دونوں کے گھروں میں یا راستے میں ایک ایک نقش دفن کردے تو عداوت ہو۔
آیت کے اعداد ۳۳۳۶ ہیں۔
مثال: زید بن زہرہ، عمر بن ناصرہ، ان دونوں میں عداوت کرانا ہے۔

آیت کے اعداد	۳۳۳۶
زید بن زہرہ	۲۳۸
عمر بن ناصرہ	۶۵۶
	۴۲۳۰

کل اعداد	۴۲۳۰
نفی قانون مثلث	۱۲

۳)۴۲۱۸(۱۴۰۶=۳÷
۳
۱۲
۱۲
۱۸
۱۸
×

مثالی نقش، چال آتشی مثلث۔

۷۸۶

۱۴۰۳	۱۴۰۶	۱۴۱۱
۱۴۰۸	۱۴۱۰	۱۴۱۲
۱۴۰۹	۱۴۱۴	۱۴۰۷

اگر میدان جنگ میں صاحب دعوت انگشت شہادت اپنے کانوں پر رکھ کر اے مرتبہ اسم مذکور کو پڑھ کر جمعیت دشمن کی جانب دم کرے اور کہے "بستم دست وپا وزبان لشکر وبستم شین ہائے ارضی وسماوی" تو خدا کے حکم سے اور اسم اعظم کے صدقے میں سب کے سب بستہ ہو جائیں گے اور مغلوب ہوں گے۔
جن دو اشخاص میں ناجائز تعلق ہو یا باہمی بغض وفساد کے لئے دونوں کے نام مع والدہ لکھے اور ان کے اعداد کو نقش مثلث میں آتشی چال سے زحل یا مریخ کی ساعت میں قمر ناقص النور میں مردے کے کفن پر لکھے، یعنی مردے کے لئے جو کفن آئے اس میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لے اور جس مردے کا کفن ہے اس کی قبر میں اس نقش کو دفن کرے اور اس مردے کے سرہانے بیٹھ کر ۳۱۳ بار پڑھے وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُم فلاں بن فلاں الْعَدَاوَۃ

وَالْبَغْضَآء فلاں بن فلاں الْعَدَاوَة وَالْبَغْضَآء بحق عزرائیل اس طرح تین دن جا کر پڑھے، باہمی عداوت ہوجائے گی۔ خیال رہے کہ کسی کو ناجائز نہ ستائے اور عملیات جلالی سے پرہیز کرے، اگر دشمنی ہوتو معاملہ اللہ پر چھوڑ دے، یہ بہتر ہے۔ بہر حال عملیات کی حقیقت سے انکار نہیں ہے۔

مثال: گزشتہ صفحہ پر اسی عمل کو سمجھایا ہے۔

آیت وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُم .... اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَة.

جن دو اشخاص کے درمیان عداوت کرانا منظور ہو ان دونوں کے نام مع والدہ کے اعداد لے کر جمع کریں اور اسی تعداد میں مندرجہ بالا آیت کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے دونوں میں سے جسے آسانی ہو کھلائے اور اگر کھانا ناممکن ہو تو ان کے ناموں کے اعداد کے مطابق ایک ٹانگ پر کھڑا ہوکر پڑھے، انشاء اللہ اسی دن جدائی ہو، یہ عمل نصف شب کے بعد کرنا چاہئے۔ عمل جلالی ہے، حصار کر کے پڑھے اور اپنے بھلے برے کا خود ذمہ دار ہوگا۔

دشمن کے دفعیہ کے لئے ذیل کا عمل بہت مؤثر ہے، اگر ناجائز کیا تو خود پر وبال آئے گا اور رجعت ہوگی۔

عمل یہ ہے۔ فجر کی نماز سنت اور فرض کے درمیان سورۂ الم ترکیف ۴۱ مرتبہ پڑھے اور پھر ذیل کی دعا کو ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰهُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ وَالْقَاهِرُ كُلُّ جَبَّارٍ عَنْدَ نَاصِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ بِهِ الحول وَالْقُوَّةِ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ.

دوپہر کو ایک مٹھی خاک ہاتھ میں لے کر سر برہنہ دھوپ میں کھڑے ہوکر سات مرتبہ سورۂ تبت یدا، سات مرتبہ سورۂ ناس، سات مرتبہ سورۂ لایلاف اور اکتالیس مرتبہ ذیل کی دعا يَاقَاهِرُ الْعُدُوِّ يَا وَالِيُ يَابدوح يَا قَاهِرُ الْعُدُوِّ پڑھ کر اس خاک پر دم کر کے جس کے گھر ڈالے وہ برباد ہو، اگر خاک رہ گزر کی ہوگی تو وہ ذلیل وخوار ہوگا، اگر خاک اجاڑ و ویران جگہ کی ہوگی تو وہ گھر اور اس کا مال واسباب برباد ہوجائے گا اور اگر خاک مسجد کی ہوگی تو اس کو گھر چھوڑ کر بھاگنا ہوگا، خدا کے واسطے اس عمل سے کسی کو سزا نہ دیں، کیا خبر کوئی دوسرا یہی عمل آپ کے لئے کرلے۔

اگر اس اسم کی دعوت بجالائے تو وہ شخص خلق خدا کے اندر ایک بہت بڑی اللہ کی قوت ثابت ہوگا، حق داروں کو حق دلانے میں غالب ہوگا۔

اگر کوئی چاہے کہ کسی کو دوستی میں بے قرار کرے تو سفید ریشم پر مشک وزعفران سے تحریر کر کے دیوار خانہ مطلوب میں پنہاں کردے اور ۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھ کر اس کی طرف دم کرے، بے شک مطلوب محبت میں مبتلا ہو۔

اس اسم کی ریاضت الگ کمرے میں پرہیز جمالی وجلالی اور ترک حیوانات کا خیال رکھے اور عمل کو حصار کر کے پڑھے۔ گفتگو سے پرہیز کرے اور بعد ختم نیاز دلائے اور پھر روزانہ ۳۰۶ مرتبہ پڑھا کرے۔

اس کی دعوت کے تین طریقے حل شدہ۔

طریقہ نمبر: ایک۔

قہار	صغیر	کبیر	اکبر	کبائر	اکبرکبائر	زکوۃ
حروف ۴	۳۰۶	۱۲۲۴	۴۸۹۶	۱۹۵۸۴	۷۸۳۳۶	۳۱۳۳۴۴

طریقہ نمبر: دو۔

زکوۃ	نصاب	عشر	دورمدور	قفل	بذل	ختم
۳۱۳۳۴۴	۱۵۶۶۷۲	۷۸۳۳۶	۳۹۱۶۸	۱۹۵۸۴	۹۷۹۲	۴۸۹۶

طریقہ نمبر: تین۔

قہار	صغیر	وسیط	کبیر	نصاب	حظ	کفو	خاتم
حروف ۴	۳	۴۰	۴۰۰	۴۰۰۰	۳۰۵	۶۱۱	۱۸۶۹۶۶

☆☆☆☆☆☆☆☆

صوفی چقندر کے بڑے بھائی کے ہم زلف کی خالہ زاد بہن کے منجھلے بیٹے صوفی آر پار کے سب سے چھوٹے صاحبزادے نورِ چشمی چنو میاں کی بسم اللہ کی تقریب پورے دھوم دھام سے منانے کا پروگرام تھا، جس میں وقت کے علماء مشائخ اور مانے ہوئے پیر فقیر اپنے تمام ترحلیوں کے ساتھ جلوہ افروز ہونے والے تھے۔ پاکستان تک کے پیروں اور صوفیوں کو مدعو کیا گیا تھا، میں بھی مہمان خصوصی کی حیثیت سے بلایا گیا تھا، میرا دعوت نامہ صوفی ذوالجلال کے داماد نو مولوی شاہ باز خاں عرف تیتر والے سرخ رنگ کی شیروانی میں ملبوس ہو کر دندناتے ہوئے میرے غریب خانہ پر اس طرف تشریف لائے تھے جیسے مجھ پر اور میرے خاندان پر کوئی احسان عظیم کرنے کے لئے تشریف لائے ہوں، ان کی سرخ رنگ کی شیروانی کو دیکھ کر میرے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے اور ایک لمحہ کے لئے میں احساس کمتری کی دلدل میں دھنس گیا تھا، نہ جانے کیوں، پھر میں نے خود کو اس دلدل سے اُبھارتے ہوئے کہا تھا۔

یار۔ اس رنگ کی شیروانی میں کسی مولوی نما انسان کو میں پہلی بار ملبوس دیکھ رہا ہوں اور قرب قیامت کی معتبر پیشین گوئیوں پر غور کر رہا ہوں۔

کیوں اس رنگ میں کیا برائی ہے؟ انہوں نے دعوت نامہ مجھے تھماتے ہوئے کہا تھا۔

برخوردار، برائی تو آج کل ننگ دھڑنگ رہنے میں بھی نہیں ہے، دور اندیش قسم کے شاعر صدیوں پہلے یہ شعر قوم کو تھما گئے تھے۔

تن کی عریانی سے اچھا نہیں کوئی لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں الٹا سیدھا

کچھ پلے پڑا، میں نے معنی خیز نظروں سے انہیں دیکھا۔

میرے تو کچھ سمجھ میں نہیں آیا ہاں میری بہن ٹی وی ڈراموں کی شائق ہیں انہوں نے ڈرامہ کے ہیروں کو لال شیروانی میں دیکھ لیا ہوگا بس ان کی ضد تھی کہ میں بھی ایک شیروانی لال رنگ کی بنوالوں۔

قرب قیامت ہے۔"میں بولا"صوفیوں اور مولویوں کے خاندان کی لڑکیاں ٹی وی ڈراموں سے اپنے گھر کے مردوں کا لباس منتخب کر رہی ہیں، آخر کیا ہوگا اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات کا!

میں کچھ بھی سمجھا نہیں۔"شاہ باز خاں بولے" مجھے کچھ تو سمجھایئے۔

برخوردار تم کچھ سمجھو گے بھی نہیں، اور میں تمہیں کچھ سمجھا بھی نہیں سکوں گا ہمارے دور کا سب سے بڑا المیہ ہی یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی کو کچھ نہیں سمجھا پا رہا ہے، بالخصوص نئی نسل تو سمجھنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہے اور تم تو نئی نسل سے تعلق رکھتے ہو نا۔ میرا موڈ تو خراب ہو ہی گیا تھا، میں نے انہیں گھورتے ہوئے پوچھا، کیسے آنا ہوا؟ تم اپنا شانِ نزول بتاؤ۔

صوفی آر پار نے یہ دعوت نامہ آپ کو بھجوایا ہے، چنو میاں کی بسم اللہ کی تقریب میں علماء وقت اور اولیاء ہند و پاک تشریف لا رہے ہیں اور صوفیوں کا ایک مستند جھنڈ بھی حاضر تقریب ہو رہا ہے۔ آپ کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے بلایا گیا ہے، آپ اس تقریب میں ضرور شرکت کریں اور ارباب تقریب کی تمناؤں کو پورا کر کے شکریہ کا موقعہ دیں وہ ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ گئے۔

بے فکر رہو، اس طرح کی تقریبات سے مجھے پوری دلچسپی ہے، میں ضرور آؤں گا اور اس طرح کی رنگ برنگی شیروانیوں کے مزے بھی لوں گا وہ کنواری لڑکیوں کی طرح مسکرائے اور میرے طنز کا مطلب بھی بے چارے نہ سمجھ سکے اور بڑے کروفر کے ساتھ واپس چلتے بنے، ان کے

جانے کے بعد پھر میں سوچنے لگا، اس دور میں ہوا صرف دنیاداروں کو نہیں لگی بلکہ مولویوں اور صوفیوں کی اولادیں بھی فیشن کی آندھیوں اور طوفانوں کی زد میں پوری طرح آچکی ہیں۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ کونسا آئینہ دیکھتے ہیں اور کونسا زاویہ ان کو اس طرح کے بے ہودہ لباس میں دیکھ کر ان کی کمر تھپتھپاتا ہے۔ اس رنگ جہالت سے بے چاری شیروانیاں ابھی تک محفوظ تھیں اب ان کی آبرو بھی میدان فیشن میں اپنی گردن کٹوانے پر مجبور ہوگئی ہے۔ دعوت نامہ لے کر اندر گھر میں پہنچا تو بانو بولی، پھر کوئی دعوت نامہ اس مہینے کتنی دعوتیں ہو رہی ہیں، یہ کس کی شادی ہے، اس نے میرے ہاتھ سے دعوت نامہ لیتے ہوئے کہا۔

یہ شادی نہیں ہے، یہ بسم اللہ کی تقریب ہے، یہ سنت اولیاء کا کھلا مظاہرہ ہے۔

اتنا قیمتی دعوت نامہ۔!؟ بانو نے حیران ہو کر کہا۔

گھبراؤ نہیں، آئندہ چل کر جنازوں کے دعوت نامے بھی اسی شان وبان سے چھپا کریں گے۔ بیگم بات دراصل یہ ہے کہ اب خلوص تو رہا نہیں اور انسان اپنے نفاق پر پردہ ڈالنے کے لئے اس طرح کی چیزوں پر پیسہ لٹارہا ہے تاکہ لوگ اس کی بات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکیں اور دعوت ناموں میں ہی اُلجھ کر رہ جائیں اور سارے تبصرے کارڈ ہی تک محدود رہیں۔

میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھی۔

تم میری بات کا مطلب کہاں سمجھ لوں گی'' میرے لہجے میں کڑواہٹ تھی''

آپ تو ناراض ہوجاتے ہیں، میں واقعتاً نہیں سمجھ سکی کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

جاؤ اب مجھے فرصت نہیں ہے۔'' میں نے پلنگ پر لیٹتے ہوئے'' میں پھر کسی وقت میں تمہیں سمجھاؤں گا ابھی سمجھا دونا۔'' بانو نے ضد کی'' اب تو آپ کوئی کام نہیں کر رہے ہیں، خالی لیٹے ہی تو ہو۔

بیگم، لیٹنا بھی ایک طرح کی مصروفیت ہے اور انسان اگر وہ سو بھی جائے تو پھر وہ مصروف در مصروف ہوجاتا ہے۔ امت مسلمہ کے کروڑوں انسان اسی طرح کی مصروفیت میں مبتلا ہیں لیکن تم عورتیں جو پیدائشی طور پر ناقص العقل ہوتی ہیں اس مصروفیت کا مفہوم تک نہیں سمجھ سکتیں۔

بانو، مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے میں جہالت کے غبارے کسی نابالغ بچے کی طرح ہوا میں اُڑا رہا ہوں۔

اس طرح کیوں گھور رہی ہو؟'' میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا'' کیا مجھے نگلنے کا ارادہ ہے؟

اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا، لیکن اس کی آنکھیں بول رہی تھیں اور یہ کہہ رہی تھیں، ہو تم بہت عجیب وغریب قسم کے شوہر تمہاری اونچائی اور گہرائی کو ناپنا آسان نہیں ہے۔

بس اتنا زیادہ مت گھورو کہ کراماً کاتبین کو بھی شرم آجائے، جاؤ جلدی سے چائے بنا کر لاؤ، بغیر مانگے کچھ دیتی ہی نہیں ہو۔

بانو میں یہ خوبی ابھی تک موجود ہے کہ وہ میری کسی فرمائش کو رَد نہیں کرتی ہے نہ رات میں، میں نے ابھی دس منٹ پہلے چائے پی تھی، میرے کہتے ہی وہ پھر کچن میں چائے بنانے کے لئے چلی گئی، واقعتاً ہم مسلمان شوہروں کا بھرم اسی میں ہے کہ ہماری بیویاں ہمیں مجازی خدا سمجھ کر ہمارے اشاروں پر ناچتی رہیں ورنہ کسی ایک طرف سے بھی ہم شوہر محسوس نہیں ہوتے۔

بانو نے چائے کی پیالی میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔ اے جی! یہ صوفی آر پار وہی ہیں نا جو پہلے کبوتر بیچا کرتے تھے اور کنکوے اڑاتے تھے۔

کیوں گڑے مردے اُکھاڑتی ہو، وہ زمانہ تو لد گئے اب تو یہ پیری مریدی کر رہے ہیں اور بفضل پیری مریدی روزانہ ان سے ہزاروں کرامتیں سرزد ہو رہی ہیں، دن دہاڑے سیکڑوں لوگ ان سے بیعت ہو رہے ہیں اور تم ابھی تک ماضی کی آپ بیتیوں میں الجھی ہوئی ہو، اللہ سے ڈرو اور سوچو اگر اللہ صوفی آر پار سے راضی نہ ہوتا تو ایک ایک سیکنڈ میں درجنوں لوگ ان کے مرید بننے کے لئے بیتاب نہ ہوتے۔

مولانا کلن شاہ بدایوں میں پیدا ہو کر اجمیر میں پلے بڑھے ہو، بریلی شریف سے فیض یافتہ رفتہ ہو کر دیوبند شریف کی گلیوں کی خاک چھانی، علماء وقت نے انہیں مسلم پیر تصور کیا وہ تک صوفی آر پار سے بیعت ہونے کے لئے برسہا برس سے خوشامد کر رہے ہیں لیکن صوفی آر پار کا کہنا ہے عالم بالا سے جب اشارہ ہوگا تب ہی بیعت کروں گا۔ بانو اس طرح کے صوفیوں اور ولیوں کے بارے میں شبہ کرنا اپنے ایمان کا قتل کرنے

کے برابر ہے غیبت کے بغیر اگر چین نہ پڑ رہا ہو تو کسی ایرے غیرے کی غیبت کرلیا کرو ان مشائخ کی طرف انگلی مت اُٹھاؤ۔ خطرے میں آجاؤ گی اور میں بھی بارگاہ ایزدی میں تمہاری سفارش نہیں کرسکوں گا۔

آپ اپنے دوستوں کے بارے میں بڑے بڑے حساس ہیں، بانو نے جھلاتے ہوئے کہا۔ ’’آپ نے تو خود بھی اس رنگین قسم کے قصے صوفی آر پار کے سنائے تھے، مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کیسے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میں نے ہی سنائے تھے اور میں نے تمہیں یہ بھی بتایا تھا کہ دوران پیری مریدی انہیں کسی سے دفعتاً عشق بھی ہوگیا تھا، اس کمبخت عشق کا کمال یہ ہے کہ بالکل بے ارادہ بھی ہوجاتا ہے، اسی طرح ان بے چاروں کو بھی ہوگیا تھا۔

اور اس آناً فاناً ہوجانے والے عشق کی وجہ سے یہ بدنام بھی بہت ہوئے تھے لیکن وہ جلدی ہی ختم بھی ہوگیا تھا۔

بیگم یہی تو غیبت ہے عشق داڑھی اور شیروانی میں زیادہ دیر تک نہیں چل پاتا کبھی کبھی تو چار قدم چل کر ہی گھٹنے ٹیک دیتا ہے لیکن یہ سب باتیں اس وقت کی ہیں جب وہ تصوف کی راہوں میں گھٹنوں کے بل چل رہے تھے، اب تو وہ باقاعدہ پیر بن چکے ہیں، اب تو انہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم ہاروت ماروت کے والد صاحب سے ملاقات کررہے ہیں، سب نے ان کی پچھلی خطاؤں کو اللہ کو حاضر وناظر مان کر معاف کردیا ہے لیکن ایک تم ہو ان ہی واہیات باتوں کو اپنے دل میں لئے بیٹھی ہو۔ بیگم اٹھو وضو کرو اور دو نفلیں پڑھ کر اللہ سے معافی مانگو۔

میرا یہ ٹھینگا معافی مانگے، بانو روایتی اداؤں کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی اور میں آسمان کی طرف دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ اے قادر مطلق اگر تو نے ان عورتوں کو لگام نہیں پہنائی تو تیری بنائی ہوئی یہ خوبصورت کائنات ایک دن بغیر کسی طوفان کے ہی ڈوب جائے گی اور ان عورتوں کے ساتھ ساتھ بے چارے مرد بھی ناکردہ گناہوں کی سزا بھگتیں گے۔

اور ہاں ایک بات اور بھی یاد آئی۔‘‘ بانو کسی طوفان کی طرح اپنے کمرے سے نکل کر آئی‘‘ آپ نے ہی تو بتایا تھا کہ چند سال پہلے صوفی آر پار نے خالہ ارجمند کی بیٹی حسنیٰ کو ایک پرچہ لکھ کر بھیجا تھا جس میں تحریر تھا کہ حسنیٰ! تم بہت حسین ہو، جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں دل ودماغ مدہوش سے ہوجاتے ہیں، یاد ہے نا آپ کو آپ ہی نے بتایا تھا اور اس وقت یہ بھی کہا تھا کہ ان صوفیوں کی مت ماری گئی یہ بڑھاپے میں حُسن بازیاں کرنے سے باز نہیں آرہے ہیں۔

بیگم! اس وقت خود ہمارا ایمان پوری طرح بالغ نہیں ہوا تھا اور ہم اس وقت فن تاویل کی گہرائیوں سے نابلد تھے۔ آج ہمیں اس بات کا سوفی صد اندازہ ہے کہ کسی بھی لڑکی کے حسن کی تعریف کرنا گناہ نہیں ہے یہ تو خالق حسن کی صناعی کا اعتراف ہے۔

سنو! بانو نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ اگر صوفی آر پار اس لڑکی کو دیکھ کر اللہ میاں سے کہتے کہ آپ کی قدرت پر ایمان لانے کو دل چاہتا ہے کہ آپ نے ایسے ایسے پرکشش چہرے بنائے ہیں تب تو یہ اللہ ہی کی تعریف ہوتی، لیکن صوفی آر پار نے تو لڑکی کو پرچہ لکھا تھا جو ان کی بدنیتی کی غمازی کررہا تھا۔

بیگم۔ بحث کرنا تم سے بیکار ہے، تم ان صوفیوں اور مولویوں سے بدظنی کا شکار ہو۔‘‘ میں نے جھلاتے ہوئے کہا‘‘ اور مجھے تمہاری آخرت کی فکر ہوگئی ہے۔ کل صوفی آر پار کیا تھے کیا نہیں آج وہ مانے ہوئے پیر ہیں اور جب وہ سر پر رومال اور صاف باندھ کر جلوہ افروز ہوتے ہیں تو فرشتے تک ان سے ہاتھ ملا کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کا کمال یہ ہے کہ حضرت جبرائیل تک ان سے معانقہ کرتے ہیں اور اس سے بھی بڑا کمال یہ ہے کہ جب وہ حضرت جبرائیل سے معانقہ کررہے ہوتے ہیں تو کسی کو دکھائی نہیں دیتے۔ بانو قسم میدان کربلا کی تم جیسی عورتیں ان کی گرد کو نہیں پہنچ سکتیں اور سنو ابھی کچھ نہیں بگڑا اللہ سے معافی تلافی کرلو ورنہ حشر کے میدان میں اللہ اپنے ولی کی غیبت کرنے پر تمہیں پکڑلیں گے اور میں......

اور آپ خوشی کے مارے تالیاں بجائیں گے کیونکہ آپ کو یہ بات پسند ہی نہیں کہ اللہ مجھے معاف کردے، صوفیوں سے تو ہے ہی بدگمانی۔ میری جان تم تو اپنے اُس شوہر سے بھی بدگمان ہو جو جیسا کیسا سہی ہزاروں شوہر کی موجودگی میں بے مثال کہنے کا حق دار ہے۔ بیگم تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ کمپنی نے اب اچھے شوہر بنانے بند کردیئے ہیں مجھ جیسے فرمانبردار قسم کے شوہر اب بالکل ہی عنقا ہوکر رہ گئے ہیں، بیگم......

لاحول ولا قوۃ، میں بولے چلے جارہا تھا اور بانو برقعہ اوڑھ کر کہیں چلتی بنی، دیکھا آپ نے یہ ہے عورتوں کی حرکت بے جا، لیکن اے

میرے پیارے قارئین نکاح کے بعد صبر کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔ شریف قسم کے شوہر ایک ہی سانس میں ایک دو تین بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ایک ہی قسط میں مہر ادا کر دینا ان کے بس میں نہیں ہوتا۔

دل کئی دن تک اُداس رہا، لیکن چنومیاں کی بسم اللہ کی تقریب میں تو جانا ہی پڑا۔ میری مصیبت یہ ہے کہ مجھے دیکھ کر لوگ خواہ مخواہ بھی ہنسنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب سے اذان بت کدہ میں اذان دے رہا ہوں صورت حال یہ ہے کہ اگر کسی کے جنازے میں بھی جاتا ہوں تو پہلے دیکھ کر حاضرین ہنستے ہیں پھر رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے فرماتے ہیں آؤ فرضی صاحب مرنے والے بہت ہی ہنس مکھ انسان تھے بالکل آپ کی طرح لیکن آج بے ارادہ ہی جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

یعنی!

یعنی کہ پہلے سے کوئی مرنے کا پروگرام نہیں تھا، سر تک میں درد نہیں ہوا، بالکل ہٹے کٹے تھے رات محفل یاراں میں خوب کھلکھلاتے رہے اور آج صبح اچانک رواں دواں ہو گئے، ہر موت پر اسی طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں، اس سے مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ ہنسنا ہنسانا بھی ایک مصیبت سی ہے اور لوگ ہنسانے والے کو اور دل بہلانے والے کو مسخرہ کہنے لگتے ہیں اور اس کی سزا جنازوں تک میں اسے دی جاتی ہے۔

میں جس وقت پنڈال میں پہنچا تو کئی لوگ تو اس طرح بغل گیر ہوئے جیسے میں کسی پرانی قبر میں سے نکل کر آیا ہوں، ایک صاحب بولے۔

کافی دنوں کے بعد آپ کے دیدار ہوئے؟ کیا کہیں باہر گئے ہوئے تھے؟

ایک صاحب بولے، کیا ہاشمی صاحب نے زنجیریں پہنا رکھی ہیں، کیا محفلوں میں آنے جانے پر پابندی لگادی ہے۔

نہ بھئی ایسا کچھ نہیں ہے۔ ''میں اس طرح کے سوالوں سے جھلا گیا'' نہ مجھ پر کسی نے پابندی عائد کی ہے اور نہ ہی کسی کی ہمت ہے کہ وہ مجھے بیڑیاں پہنا سکے۔ دراصل میں دعوت کے کام سے جڑ گیا تھا اور میں نے باقاعدہ ایک چلّہ بھی لگا لیا ہے۔

ماشاءاللہ صوفی ہدہد نے حیرت سے مجھے تکا، چلّہ اور آپ؟

کیوں؟ کیا میں ہدایت یافتہ نہیں ہوں، دوستوں میں نے تو دعوت کے کام میں وہ کارنامے انجام دیئے کہ کافروں تک نے میرے گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال دیئے اور میرے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے بے قرار ہو گئے، لیکن میں نے انہیں دعوت کے اصول سمجھاتے ہوئے کہا کہ پہلے دعوت پھر اسلام یعنی تم لوگ پہلے دعوت کے کام سے جڑ جاؤ، اسلام قبول کرنے کی اتنی جلدی نہیں ہے۔

تم تو فرضی صاحب اس وقت بھی سر تا پا دعوت لگ رہے ہو۔ ''صوفی آؤں تو جاؤں نے لپک کر کہا'' اور تمہارے چہرے پر تو اس وقت بھی نور موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے۔

چونکہ میں خصوصی مہمان تھا اس لئے مجھے اسٹیج پر ہی بٹھایا گیا اور ایک عدد گاؤ تکیہ بھی میرے حصے میں آیا۔ میری مشکل یہ ہے کہ جب میں کسی تقریب میں جاتا ہوں تو لوگ تقریب سے زیادہ میری طرف متوجہ رہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ میں اذان دینا شروع کر دوں۔ صوفی نمکین جیسے سنجیدہ ترین لوگ بھی مجھ سے لطیفے سننے کی فرمائش شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ میں تقریبات میں اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ میں سنجیدگی سے اپنا ناطہ قائم رکھوں اور ہنسنے ہنسانے سے باز رہوں لیکن اللہ کی یہ مخلوق نہ جانے کیوں اس بات کی فکر میں لگی رہتی ہے کہ کچھ ہو جائے، چھڑ جائے، کوئی پٹاخہ اور ہو جائے کسی کی غیبت۔ حد تو یہ ہے کہ امت کے سن رسیدہ لوگ جن کی قبرستان میں سیٹیں کنفرم ہو چکی ہیں وہ بھی اس طرح للچائی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں جیسے دل ہی دل میں یہ دعا مانگ رہے ہوں کہ میں کوئی ایسا فقرہ اُچھال دوں جسے سن کر اکابرین ملت لوٹ پوٹ ہو جائیں اور تھوڑی دیر کے لئے محفل زعفران ہو جائے۔ آپ نے دیکھا کہ جب مشاعروں میں سنجیدہ کلام سنتے سنتے اور محبت، شرافت اور انسانیت کا انجام دیکھتے دیکھتے سامعین جمائیاں لینے لگتے ہیں اور داد اس طرح دینے لگتے ہیں جیسے ہرجانہ پیش کر رہے ہوں تو کسی ایسے شاعر کو مائک کے سامنے لایا جاتا ہے کہ جس کے پڑھنے سے پہلے ہی لوگ ہنہنانے لگتے ہیں اور بے چارے وہ لوگ بھی قہقہے لٹانے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو کسی رشتے دار کے جنازے سے اُٹھ کر آئے ہوں اور اس بار تو حد ہی ہو گئی۔ مولانا صواد ضواد کے بھتیجے صوفی اذا جاء نے جو تصوف کے تمام تر حقوق ادا کرنے کی وجہ سے عشرہ مبشرہ میں شامل ہو چکے ہیں اور جن کی صورت دیکھتے ہی وہ لوگ بھی ایمان لے آتے ہیں کہ کفر جن کی تقدیر میں

قیامت تک کے لئے لکھ دیا گیا ہو وہ بھی مجھے دیکھ کر اس طرح ہشاش بشاش ہو گئے جیسے میں کوئی غلمان ہوں اور براہ راست جنت الفردوس کی چھت سے اسٹیج پر کودا ہوں، انہوں نے اپنی مسلمہ سنجیدگی کو طلاق مغلظہ دیتے ہوئے کہا۔ کیسے ہو ابوالخیال فرضی؟ اور کیا سوچ رہے ہو اس ماحول کو بت کدہ سمجھ کر اذان شروع کرو، طنز میں ڈوبے ہوئے جملے اُچھالو میں ناچیز اور حقیر فقیر بھی تمہاری باتوں سے انجوائے لینے کے لئے بے تاب ہوں، ہم صوفیوں کا کیا آج مرے کل دوسرا دن۔ یہ دور تو تمہارا ہے لوگوں کو ہنساتے بھی ہو اور انہیں ایسا شربت فولاد بھی پلا دیتے ہو کہ اگر ضمیر نام کی کوئی چیز ان کے جسم میں موجود رہ گئی ہو تو وہ کم سے کم ڈ ڈڑی تو لینے ہی لگتا ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کچھ نہیں سمجھے۔ دراصل میری باتوں کو سمجھنے کے لئے مجھے سمجھنا ضروری ہے اور مجھے سمجھنے سے پہلے طنز اور تضحیک کا فرق سمجھنا ضروری ہے، لیکن اس سمجھنے سمجھانے کے بجائے اس وقت تو میں آپ کو بسم اللہ کی تقریبات میں لے چلتا ہوں جہاں امت مسلمہ کے چیدہ چیدہ صوفی اور مولوی رنگ برنگ کے صافوں اور شیروانیوں میں موجود ہیں اور ہزار بدعتوں کی موجودگی میں سنتوں کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس دور کے مسلمانوں کا یہی تو کمال ہے "کہ شادی کارڈوں پر" "عقدہ مسنون" اس طرح لکھا ہوتا ہے جیسے تقریب شادی میں سنت رسول کی مظاہرہ ہوگا، لیکن سنت رسول عین نکاح کے وقت بھی تلاش کرنے سے بھی کہیں نہیں ملتی۔ قاضی جس وقت نکاح کا خطبہ پڑھتا ہے اس وقت نئی نسل کے لوگ اس طرح شور و غل کر رہے ہوتے ہیں جیسے نکاح نہیں کوئی تماشہ ہو رہا ہو، بس لے دے کر ایجاب و قبول ہی دین کا ایک حصہ ہے، باقی تو سب اور دنیاداری ہے۔

میں نے دیکھا کہ بسم اللہ کی تقریب میں جب ایک قاری صاحب چنو میاں کو الف کی ہجے کرا رہے تھے اس وقت کیمرہ مین دھڑا دھڑ فوٹو اُتار رہا تھا اور وقت کے مشائخ انتہائی خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی تصویر کھنچوا رہے تھے، جن حضرات کے چہروں پر سفید داڑھیاں تھیں وہ بھی تصویر کھنچوانے میں کسی طرح کی کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کر رہے تھے، ایسے تر بہ تر ماحول میں نہی عن المنکر کی غلطی کون کر سکتا ہے؟ اور اگر مجھ جیسا کوئی زبان دراز آدمی کچھ کلمہ حق زبان سے نکال بھی دے تو مستند قسم کی مفتی اور صوفی حضرات مجھ جیسے لوگوں کو شیخ چلی سمجھ کر نظر انداز

کر دیتے ہیں، اس لئے میں بھی اب ایسی تقریبات میں ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کے مصداق ہی بنا رہتا ہوں اور تنقید و اعتراض کے بجائے ماحول سے مستفیض ہونے کی کوشش کرتا رہتا ہوں اور بقول صوفی چند اسی میں عافیت بھی ہے اور اسی میں دوراندیشی بھی۔

بسم اللہ کی اس مبارک تقریب میں چند منٹ تک چنو میاں کچھ کچھ پڑھانے کی کوشش کی گئی ہے پھر اس طرح سب حاضرین اس طرح ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے جیسے چنو میاں پوری طرح فاضل و کامل ہو گئے ہوں، اس کے بعد ناشتہ چلا اور لوگ اس طرح ناشتے پر ٹوٹ پڑے جیسے آج کے بعد پھر تازندگی ناشتہ نصیب نہیں ہوگا، صاحب شرع لوگ اپنی اپنی رکابیاں سنبھالے اس طرح ناشتے کی میز کے سامنے کھڑے تھے جیسے برسہا برس کے بعد انہیں ان کھانے پینے کی چیزوں کا دیدار نصیب ہوا ہو، پردے کا خاصا انتظام تھا لیکن عورتیں تو خود ہی شاید پردے بازی سے اُکتا چکی تھیں، ہر عورت اس طرح کے برقعہ میں ملبوس تھی کہ برقعہ بجائے خود دعوت نظارہ دے رہا تھا، اچھے برقعوں کا کمال یہی ہوتا ہے کہ اندر کچھ بھی ہو برقعہ دیکھ کر بچا کچا ایمان بھی ڈگمگانے لگتا ہے اور شرم و غیرت آنکھوں سے نکل کر وقتی طور پر ہی سہی گھٹنوں میں آ کر مقیم ہو جاتی ہے تاکہ ہمیں حُسن بازی کی توفیق ہو سکے۔ یہ تقریب خاص دینی قسم کی تھی لیکن اس میں حلوہ بھی تھا اور جلوہ بھی، صوفی مسکین جیسے پرہیزگار لوگ حلوے سے بھی مستفیض ہو رہے تھے اور جلوے سے بھی۔ دوران ناشتہ میں نے صوفی مسکین سے پوچھا، مسلمانوں کے اور خاص طور پر مولویوں کے اس چال چلن کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

یار تم ہر چیز کو تنقید کی نگاہوں سے مت دیکھا کرو، انہوں نے آدھا سموسہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں سبھی کچھ ہے اور ہر چیز ہم انسانوں ہی کے لئے پیدا کی گئی ہے اگر یہ سب کچھ غلط سلط ہوتا تو وقت کے مشائخ کیوں چپ رہتے؟ فرضی صاحب آپ بہت اچھے انسان ہیں لیکن آپ ہر چیز کو جب تنقید کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں تو ہمیں سچ مانئے بہت بُرا لگتا ہے، آپ ذرا اُدھر دیکھئے، انہوں نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ مولانا تحفۃ العلی صاحب اس دور کے مانے ہوئے مقرر اور باضابطہ قسم کے مفتی ہیں لیکن ایک پردہ نشین خاتون سے کس طرح راز و نیاز کر رہے ہیں، ظاہر ہے کہ کوئی مسئلہ

بتا رہے ہوں گے، آپ جیسے لوگ تو گستاخی معاف اس کو بھی تنقید کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور اگر موڈ ہو گیا تو کوئی الزام بھی لگا دیں گے۔

صوفی جی! "میں بولا" آپ کے خیال میں کیا اس طرح عورتوں سے باتیں کرنا اور محفل میں کھلے طور پر یوں راز و نیاز کرنا کیا جائز ہے؟

ارے بھائی کیا جائز ہے اور کیا ناجائز، اس چکر میں پڑتے ہی کیوں ہو، خوشی کے ماحول میں تو سب چلتا ہی ہے، وہ ناشتہ کی پلیٹ صاف کر کے دستی رومال سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے بولے، فرضی صاحب ان باتوں کو جانے دو، خود بھی خوش رہو اور دوسروں کو خوش رہنے دو، وہ زمانہ لد گئے جب شریعت مسلمانوں کے ساتھ پھرتی تھی، اب نیا زمانہ ہے، اب شریعت اور طریقت والی باتیں ذائقہ خراب کرتی ہیں شریعت کو گھر چھوڑ کر آنا چاہئے، شریعت ساتھ رہتی ہے تو مزے میں خلل پڑتا ہے، وہ بولے جا رہے تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا واقعتاً یہ دور کسی بات پر انگلی اٹھانے کا نہیں ہے، جب حمام میں سب ننگے ہوں تو کپڑے پہننے والا نکو بنتا ہے، آج کے دور میں عافیت سے وہ ہیں جو شریعت کی پامالی پر اپنے دل میں کوئی درد محسوس نہیں کرتے، لفظوں کی حد تک شریعت اور جہالت کی باتیں ضرور کرنی چاہئے، لیکن محفلوں کے ماحول کو پراگندگی سے بچانے کے لئے دور اندیشی اسی میں ہے کہ انسان ماحول میں ملا جلا رہے اور اُف کر کے حاضرین کے سر میں درد کرنے کا ذمہ دار نہ بنے، جب کبوتر، کوّے، چیل، گدھ، شکرے اور فاختائیں کسی ایک منڈیر پر ایک ساتھ دانا چگ رہے ہوں تو آخر میرے پیٹ ہی میں مروڑ کیوں ہوتا ہے، شاید میرے اندر صبر و ضبط کی عادت ہی نہیں۔ (یار زندہ صحبت باقی)

ماہنامہ طلسماتی دنیا

کی قیمت مارچ ۲۰۱۲ء کے شمارے سے بیس روپے کے بجائے پچیس روپے کر دی گئی ہے، خریدار اور ایجنٹ حضرات یہ بات نوٹ کر لیں۔ کاغذ کے دام چڑھ جانے کی وجہ سے مجبوراً پانچ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے، امید ہے کہ قارئین کا تعاون جاری رہے گا اور قیمت بڑھانے سے انہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

منیجر

ادارہ طلسماتی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۲ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۲ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ل)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۲ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
یکم جنوری	عطارد مریخ	تربیع	مکمل	۱۱_۳۶
۲ جنوری	عطارد مریخ	تربیع	خاتمہ	۹_۷
۶ جنوری	عطارد و زحل	تسدیس	ابتدا	۲۰_۱۸
۷ جنوری	عطارد و زحل	تسدیس	مکمل	۱۳_۴۳
۸ جنوری	عطارد و زحل	تسدیس	خاتمہ	۷_۱
۸ جنوری	عطارد مشتری	تثلیث	ابتدا	۶_۲۸
۸ جنوری	عطارد مشتری	تثلیث	مکمل	۲۳_۳۵
۹ جنوری	عطارد مشتری	تثلیث	خاتمہ	۱۶_۲۸
۱۲ جنوری	شمس مریخ	تثلیث	ابتدا	۷_۱۱
۱۲ جنوری	زہرہ و زحل	تثلیث	ابتدا	۱۸_۷
۱۳ جنوری	شمس مریخ	تثلیث	مکمل	۱۰_۲۶
۱۳ جنوری	زہرہ و زحل	تثلیث	مکمل	۱۴_۳۵
۱۴ جنوری	زہرہ و زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۱_۲
۱۴ جنوری	زہرہ مشتری	تسدیس	ابتدا	۱۱_۴۳
۱۴ جنوری	شمس مریخ	تثلیث	خاتمہ	۱۲_۵۹
۱۵ جنوری	زہرہ مشتری	تسدیس	مکمل	۸_۱۷
۱۶ جنوری	زہرہ مشتری	تسدیس	خاتمہ	۵_۱۵
۱۹ جنوری	شمس زحل	تربیع	ابتدا	۲_۲۶
۲۰ جنوری	شمس زحل	تربیع	مکمل	۲_۴۸
۲۱ جنوری	شمس زحل	تربیع	خاتمہ	۳_۱۹
۲۱ جنوری	شمس مشتری	تربیع	ابتدا	۱۰_۲۶
۲۲ جنوری	شمس مشتری	تربیع	مکمل	۱۲_۵
۲۳ جنوری	عطارد مریخ	تثلیث	ابتدا	۱_۳۱
۲۳ جنوری	شمس مشتری	تربیع	خاتمہ	۱۴_۰۰
۲۳ جنوری	عطارد مریخ	تثلیث	مکمل	۱۶_۴۵
۲۴ جنوری	عطارد مریخ	تثلیث	خاتمہ	۷_۵۱
۲۶ جنوری	عطارد و زحل	تربیع	ابتداء	۲۳_۵۳
۲۷ جنوری	عطارد و زحل	تربیع	مکمل	۱۳_۵۰
۲۸ جنوری	عطارد و زحل	تربیع	خاتمہ	۵_۴۲
۲۹ جنوری	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۹_۲۸

فروری، مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
یکم فروری	زہرہ مریخ	مقابلہ	ابتدا	۱۰_۴۵
۲ فروری	زہرہ مریخ	مقابلہ	مکمل	۵_۱۱
۲ فروری	زہرہ مریخ	مقابلہ	خاتمہ	۲۳_۳۰
۶ فروری	شمس عطارد	قران	ابتدا	۵_۵۶
۷ فروری	شمس عطارد	قران	مکمل	۱۴_۳۲
۸ فروری	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۲۳_۱۵
۱۳ فروری	عطارد و زحل	تثلیث	ابتدا	۱۱_۱۹
۱۳ فروری	عطارد و زحل	تثلیث	مکمل	۱۴۰۰
۱۴ فروری	عطارد و زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۳_۱۶
۱۶ فروری	عطارد مشتری	تسدیس	ابتدا	۷_۱۵
۱۶ فروری	عطارد مشتری	تسدیس	مکمل	۲۱_۳۷
۱۷ فروری	عطارد مشتری	تسدیس	خاتمہ	۱۱_۴۹
۱۷ فروری	شمس زحل	تثلیث	ابتدا	۲۲_۱۲
۱۸ فروری	شمس زحل	تثلیث	مکمل	۲۱_۳۲
۱۹ فروری	شمس زحل	تثلیث	خاتمہ	۲۰_۵۱
۲۳ فروری	عطارد مریخ	مقابلہ	ابتدا	۵_۴۵
۲۳ فروری	عطارد مریخ	مقابلہ	مکمل	۱۶_۵۵
۲۴ فروری	عطارد مریخ	مقابلہ	خاتمہ	۴_۱۹
۲۴ فروری	شمس مشتری	تسدیس	ابتدا	۱۱_۱۸
۲۵ فروری	شمس مشتری	تسدیس	مکمل	۱۶_۲
۲۶ فروری	شمس مشتری	تسدیس	خاتمہ	۲۰_۵۳
۳ مارچ	شمس مریخ	مقابلہ	ابتدا	۸_۳۰
۳ مارچ	زہرہ و زحل	مقابلہ	ابتدا	۱۹_۵۸
۴ مارچ	شمس مریخ	مقابلہ	مکمل	۱_۴۰
۴ مارچ	زہرہ و زحل	مقابلہ	مکمل	۱۶_۴۸
۴ مارچ	شمس مریخ	مقابلہ	خاتمہ	۱۸_۵۱
۵ مارچ	زہرہ و زحل	مقابلہ	خاتمہ	۱۳_۴۰
۱۲ مارچ	مریخ مشتری	تثلیث	ابتدا	۲۰_۵۵
۱۳ مارچ	زہرہ مریخ	تثلیث	ابتدا	۲۰_۱۰
۱۳ مارچ	زہرہ مشتری	قران	ابتدا	۷_۴۵

مارچ، اپریل، مئی

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۱۴ مارچ	زہرہ مشتری	قران	مکمل	۱۱_۴۳
۱۴ مارچ	زہرہ مریخ	تثلیث	مکمل	۱۲_۵۷
۱۴ مارچ	مریخ مشتری	تثلیث	مکمل	۱۵_۲۱
۱۵ مارچ	زہرہ مریخ	تثلیث	خاتمہ	۵_۵۱
۱۵ مارچ	زہرہ مشتری	قران	خاتمہ	۱۵_۱۸
۱۶ مارچ	مریخ مشتری	تثلیث	خاتمہ	۱۰_۳۲
۲۱ مارچ	شمس عطارد	قران	ابتدا	۱۲_۶
۲۲ مارچ	شمس عطارد	قران	مکمل	۵۱۰۰
۲۳ مارچ	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۱۳_۲۱
۲۹ مارچ	عطارد و زہرہ	تسدیس	ابتدا	۷_۳۰
۲۹ مارچ	عطارد و زہرہ	تسدیس	مکمل	۲۳_۱۳
۳۰ مارچ	عطارد و زہرہ	تسدیس	خاتمہ	۱۵_۳۶
۱۷ اپریل	زہرہ مریخ	تربیع	ابتدا	۴_۲۱
۱۸ اپریل	زہرہ مریخ	تربیع	مکمل	۵_۶
۱۹ اپریل	زہرہ مریخ	تربیع	خاتمہ	۶_۲۱
۱۵ اپریل؛	شمس زحل	مقابلہ	ابتدا	۱_۱۲
۱۵ اپریل	شمس و زحل	مقابلہ	مکمل	۲۳_۵۶
۱۶ اپریل	شمس و زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۳_۴۱
۲۳ اپریل	شمس مریخ	تثلیث	ابتدا	۲_۴۸
۲۴ اپریل	شمس مریخ	تثلیث	مکمل	۶_۴۹
۲۵ اپریل	شمس مریخ	تثلیث	خاتمہ	۱۰_۲۷
۳ مئی	عطارد و زہرہ	تسدیس	ابتدا	۱۱_۲۱
۴ مئی	عطارد و زہرہ	تسدیس	مکمل	۸_۳۰
۵ مئی	عطارد و زہرہ	تسدیس	خاتمہ	۴_۳۶
۵ مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	ابتدا	۲۱_۱۳
۶ مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	مکمل	۶_۲۷
۶ مئی	عطارد و زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۰_۴۲
۱۰ مئی	زہرہ و زحل	تثلیث	ابتدا	۶_۴۱
۱۲ مئی	شمس مشتری	قران	ابتدا	۹_۵۵
۱۳ مئی	عطارد مریخ	تثلیث	ابتدا	۱_۱۲

شرف قمر

۲۶ فروری رات ۱۲ بجکر ۵ منٹ سے ۲۷ فروری رات ۲ بجکر ۵ منٹ تک ۲۵ مارچ صبح ۷ بجکر ۱۸ منٹ سے ۲۵ مارچ صبح ۸ بجکر ۱۹ منٹ تک، ۲۱ اپریل دوپہر ایک بجکر ۴۱ منٹ سے ۲۱ اپریل سہ پہر ۳ بجکر ۴۱ منٹ تک، ۱۸ مئی شام سات بجکر ۳۹ منٹ سے ۱۸ مئی رات ۹ بجکر ۴۱ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ یہ اوقات مثبت کام کے لئے بہت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوطِ قمر

۱۳ فروری صبح ۶ بجکر ۲۹ منٹ سے ۱۳ فروری صبح ۸ بجکر ۳۶ منٹ تک، ۱۱ مارچ دوپہر ۲ بجکر ۱۱ منٹ سے ۱۱ مارچ سہ پہر ۳ بجکر ۴۸ منٹ تک، ۱۷ اپریل رات ۱۲ بجکر ۱۸ منٹ سے ۱۸ اپریل رات ایک بجکر ۴۴ منٹ تک، ۵ مئی دن ۱۱ بجکر ایک منٹ سے ۵ مئی دوپہر ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ تک۔ قمر ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کام کے لئے مقرر ہیں۔ ان اوقات میں منفی کام کرنے سے باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں۔ ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے ان اوقات کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

تحویلِ آفتاب

۱۹ فروری رات ۱۱ بجکر ۴۸ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰ مارچ دن ۱۰ بجکر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔

۱۹ اپریل رات ۹ بجکر ۴۳ منٹ پر آفتاب بجر ثور میں داخل ہوگا۔

۲۰ مئی رات ۸ بجکر ۴۶ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔

یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے موثر ثابت ہوتے ہیں۔ ان اوقات میں اللہ کی بارگاہ میں اپنی ضروریات اور اپنی تمناؤں کے لئے اپنا دامن پھیلانا چاہئے، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

منزل شرطین

۲۴ فروری رات ۱۲ بجے قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۲۲ مارچ دن ۳ بجکر ۴۸ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۱۸ اپریل رات ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۱۶ مئی صبح ۳ بجکر ۱۷ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے قیمتی وقت: زکوٰۃ کی شروعات اسی وقت سے کریں اور روزانہ ہر حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ ادا کریں۔

شرفِ شمس

۸ اپریل شام ۴ بجکر ۲۷ منٹ سے ۹ اپریل شام ۵ بجکر ۳ منٹ تک تسخیر خلائق حصول دولت و مقبولیت کے لئے ایک قیمتی وقت۔

اوجِ زہرہ

۲ مئی شام ۱۰ منٹ سے ۵ مئی رات ۱۰ بجکر ۱۳ منٹ تک زہرہ اوج میں رہے گا۔ محبت و تسخیر اور حصول رشتہ کے لئے قیمتی وقت۔

رجعت واستقامت

عطارد : ۱۳ مارچ حالتِ رجعت در برج حمل شروعات شام ۷ بجکر ۳۱ منٹ۔

عطارد : ۲۴ مارچ حالتِ رجعت در برج حوت شروعات ۱۱ بجکر ۴۸ منٹ۔

عطارد : ۴ اپریل حالتِ استقالت در برج حوت شروعات شام ۳ بجکر ۲۴ منٹ۔

عطارد : ۱۷ اپریل حالتِ استقامت در برج حمل شروعات صبح ۴ بجکر ۱۲ منٹ۔

عطارد : ۲۴ مئی حالتِ استقامت در برج جوزا، شام ۴ بجکر ۴۲ منٹ۔

زہرہ: ۵ مارچ حالت استقامت در برج حمل شروعات دن ۱۱ بجکر ۴۲ منٹ۔

زہرہ ۳ اپریل حالتِ استقامت در برج جوزا، شروعات رات ۸ بجکر ۴۸ منٹ۔

زہرہ : ۱۵ مئی حالتِ رجعت در برج جوزا شروعات رات ۸ بجکر ۳ منٹ۔

مریخ : ۱۴/اپریل حالتِ استقامت در برج سنبلہ شروعات صبح ۹ بجکر ۳۹ منٹ

برائے محبت، تسخیر، حصول رزق کے لئے قیمتی اوقات

۱۳/فروری دن ۱۱ بجکر ۱۹ منٹ سے ۱۳/فروری دن ایک بجکر ۱۶ منٹ تک۔

۱۲/مارچ رات ۸ بجکر ۵۵ منٹ سے ۱۶/مارچ صبح ۱۰ بجکر ۳۲ منٹ تک۔

۱۳/مارچ صبح ۷ بجکر ۴۵ منٹ سے ۱۵/مارچ دن ۳ بجکر ۱۸ منٹ تک۔

۲۳/اپریل رات ۲ بجکر ۴۸ منٹ سے ۲۵/اپریل صبح ۱۰ بجکر ۳۷ منٹ تک۔

۲۳/اپریل رات ۲ بجکر ۴۸ منٹ سے ۲۵/اپریل صبح ۱۰ بجکر ۳۷ منٹ تک۔

ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے موثر ترین اوقات

۲۳/فروری صبح ۵ بجکر ۳۵ منٹ سے ۲۴/فروری صبح ۴ بجکر ۱۹ منٹ تک۔

۳/مارچ صبح ۸ بجکر ۳۰ منٹ سے ۴/مارچ شام ۶ بجکر ۵۱ منٹ تک۔

۷/اپریل صبح ۴ بجکر ۲۱ منٹ سے ۹/اپریل صبح ۶ بجکر ۳۱ منٹ تک۔

۱۵/اپریل رات ایک بجکر ۱۲ منٹ سے ۱۶/اپریل رات ۱۰ بجکر ۴۱ منٹ تک۔

۵/مئی شام ۴ بجکر ۲۴ منٹ سے ۶/مئی رات ۸ بجکر ۴۲ منٹ تک۔

ان اوقات میں منفی کام کریں لیکن ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں اور دنیا کے تھوڑے سے فائدے کے لئے اپنی آخرت کا بڑا نقصان کرنے کی حماقت نہ کریں، البتہ ناجائز قسم کی محبت اور ناجائز قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کے لئے ان اوقات میں اگر نقش وغیرہ تیار کریں گے تو نتائج باذن اللہ بہت جلد ظاہر ہوں گے۔

نظرات سیارے باسیارہ قمر

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمرشمس	تربیع	۶_۵۳
۲مارچ	قمرزحل	تثلیث	۱۸_۴۵
۵مارچ	قمرزہرہ	تربیع	۴_۴۸
۱۱مارچ	قمرزحل	قران	۸_۴۰
۱۵مارچ	قمرشمس	تربیع	۶_۵۶
۱۷مارچ	قمرزحل	تربیع	۱۸_۳۲
۲۲مارچ	قمرشمس	قران	۲۰_۱۸
۲۷مارچ	قمرعطارد	تسدیس	۱۰_۶
۲۹مارچ	قمرزحل	تثلیث	۲۳_۲۴
۲۹مارچ	قمروزحل	قران	۱۳_۵۳

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمرشمس	تربیع	۱_۱۲
۳/اپریل	قمرزہرہ	تربیع	۲۸۱۹
۵/اپریل	قمرعطارد	مقابلہ	۱۱_۱۸
۷/اپریل	قمرشمس	مقابلہ	۰۰_۵۰
۹/اپریل	قمرعطارد	تثلیث	۱۲_۲۷
۱۱/اپریل	قمرزحل	تسدیس	۱۶_۳۷
۱۳/اپریل	قمرشمس	تربیع	۱۹_۲۱
۲۲/اپریل	قمرمشتری	قران	۲۲_۴۱
۳۰/اپریل	قمرزحل	تسدیس	۱۹_۴۸

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۲مئی	قمرزہرہ	تربیع	۱۶_۲۹
۴مئی	قمرزحل	قران	۲۳_۳۳
۶مئی	قمرشمس	مقابلہ	۹_۶
۹مئی	قمرعطارد	تثلیث	۷_۵
۱۳مئی	قمرزحل	تثلیث	۳_۲۱
۱۵مئی	قمرزحل	تربیع	۱۳_۵۲
۲۰مئی	قمرمشتری	قران	۱۸_۶
۲۸مئی	قمرمشتری	تربیع	۵_۲۵
۳۰مئی	قمرمشتری	تثلیث	۱۱_۲۱

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

حجاج کو بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے فوری اقدامات کی ضرورت

ہندوستان آنے والے ایک لاکھ سے زائد حجاج کے لئے کسی ایک علاقہ میں ہی عمارتیں حاصل کی جائیں تاکہ ان کے لئے قیام، ٹرانسپورٹ اور طبی سہولیات ایک ہی جگہ دستیاب ہوسکیں: کے رحمان خان

نئی دہلی (یواین آئی) راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیرمین اور حج خیر سگالی وفد کے لیڈر کے رحمان خان نے کہا کہ سعودی عربیہ میں ہندوستانی حجاج کو بہتر سہولیات فراہم کرانے کے لئے فوری طور پر ٹھوس اقدامات ہونے چاہئیں۔ یواین آئی سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ سعودی عربیہ میں ہندوستانی حجاج کے لئے سب سے بڑا مسئلہ بہتر رہائش گاہوں کا ہے۔ رہائش گاہیں لینے کے لئے مکہ کرمہ میں ہندوستانی حج مشن کا عملہ پورے سال مصروف رہتا ہے اور ہر ممکن کوشش کے باوجود ہندوستانی حجاج کو رہائش گاہوں کے تعلق سے کچھ نہ کچھ شکایات ضرور رہتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سعودی عربیہ میں مقیم ہماری قونصل جنرل فیض قدوائی نے وزارت خارجہ کو تجویز بھیجی ہے کہ چوں کہ حج ہر سال ہوتا ہے اور ہندوستان سے آنے والے ایک لاکھ سے زائد حجاج کے لئے کسی ایک علاقہ میں ہی عمارتیں حاصل کی جائیں تاکہ ان کیلئے قیام، ٹرانسپورٹ اور طبی سہولیات ایک ہی جگہ دستیاب ہوسکیں۔ مسٹر رحمان خان نے بتایا کہ مقامی لیڈروں نے حرم شریف سے تقریباً دو کلومیٹر دور کدئی علاقہ میں طویل المدتی لیز کی بنیاد پر ہندوستانی حج مشن کو عمارات بنا کر دینے کی پیش کش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا نے بھی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس تجویز پر عمل درآمد ہوتا ہے تو ہر سال عمارتوں کی تلاشی کے عمل سے نجات مل جائے گی اور ہندوستانی حجاج بھی سکون کے ساتھ قیام کرسکیں گے۔ خیال رہے کہ اس سال ہندوستانی حجاج کے لئے ۶۵۲ عمارتیں حاصل کی گئی تھیں جن میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار حجاج کو ٹھہرایا تھا، ان میں ۱۶۲ بچے بھی شامل ہیں۔ حج کے انتظام میں اصلاحات کے سوال پر مسٹر کے رحمان خان نے بتایا کہ ملیشیا کے تابونگ حاجی کی طرز پر ہندوستان میں بھی ایسا ہی ادارہ بنانے سے ایک طرف حجاج کو سہولت ہوگی تو دوری طرف سرکاری سبسڈی پر انحصار ختم ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ تابونگ حاجی عازمین حج کے لئے انتظامات کرنے والا ایک ایسا ادارہ ہے جو عازمین میں بچت کرنے کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے اور اس بچت سے کمیونٹی کی پروجیکٹوں میں سرمایہ کاری کرتا ہے اور اس سے ہونے والی آمدنی کو عازمین حج کی بہبودی میں خرچ کرتا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ تابونگ حاجی اپنے وسائل خود پیدا کرتا ہے۔ یہ حکومت اور عوامی شرکت والا تجارتی ادارہ ہے اور تمام مالی لین دین شریعت کے مطابق کرتا ہے۔ مسٹر رحمٰن خان نے کہا کہ ہندوستان میں بھی حج کے انتظامات کے لئے تابونگ حاجی جیسے ادارے کی شدید ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تابونگ حاجی کی اسلامک ڈیولپمنٹ بنک کے اشتراک سے اس سال مارچ میں یہاں ایک حج کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز ہے۔ مسٹر کے رحمان خان نے بتایا کہ اس سال پاکستان اور خلیجی ممالک کے لوگوں کو منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کے درمیان میٹرو ٹرین کی سہولیات حاصل تھیں۔ سعودی حکام ہندوستانی حجاج کو یہ سہولت فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نہ جانے ان کی دعا میں کیا تاثیر تھی کہ ابھی دعا مانگ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ایک خوان لئے کھڑا نظر آیا اور تینوں بزرگوں کا نام لے کر ان کے بارے میں دریافت کرنے لگا، یہ بڑے حیران ہوئے کہ پورے بغداد میں ہمیں جاننے والا تو کوئی بھی نہیں ہے۔

مشہور محدث اور مورخ حافظ ابن کثیرؒ نے "البدایہ والنہایہ" میں ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ روسی ترکستان کی طرف تین بزرگ رہتے تھے اور تینوں کا نام محمد تھا۔ ایک محمد بن جریر طبری جن کی تفسیر تفسیر ابن جریر کے نام سے مشہور ہے اور دوسرے محمد بن خزیمہ جو بہت بڑے محدث ہیں اور ان کی حدیث کی ایک مشہور کتاب ہے اور تیسرے محمد بن نصر المروزی جو کہ بہت بڑے محدث ہیں، قیام اللیل کے نام سے ان کی ایک تصنیف مشہور ہے، ان تینوں نے ابتداء میں اپنے شہر میں رہ کر علم حاصل کیا لیکن انہوں نے سن رکھا تھا کہ بڑے بڑے علماء محدثین، فقہاء اور مفسرین عراق کے دارالخلافہ بغداد میں رہتے ہیں۔ چنانچہ ان سے علم حاصل کرنے کا شوق ہوا لیکن کہاں ترکستان اور کہاں بغداد و عراق بالآخر سفر کے ارادے سے جو بھی زاد سفر تھا لے کر بغداد کے طرف چل پڑے۔ خدا جانے کسی گھوڑے یا اونٹ پر یا پیدل ہی سفر طے کیا ہوگا۔ مہینوں کا سفر طے کرنے کے بعد ایسی حالت میں بغداد پہنچے کہ زاد سفر ختم ہو چکا تھا۔ ایک حبہ بھی کھانے کے لئے موجود نہ تھا اور اس پر طرہ یہ کہ بغداد میں کوئی جاننے والا بھی نہیں کہ اسی کے پاس جا کر ٹھہر جائیں۔ شہر کے کنارے ایک مسجد تھی اس میں جا کر ٹھہر گئے اور آپس میں مشورہ کیا زاد سفر تو ختم ہو گیا ہے اور آگے جانے سے پہلے کھانے پینے کا بندوبست کرنا ہے، اس لئے کہیں ہم زدوری کرتے ہیں تا کہ کچھ پیسے حاصل ہو جائیں اور کھانے پینے کا سامان مل جائے پھر کسی عالم کے پاس جا کر علم حاصل کریں گے۔ چنانچہ یہ مزدوری کی تلاش میں نکلے کہیں مزدوری نہیں ملی، سارا دن چکر لگا کر واپس آ گئے۔ اسی حال میں تین دن فاقے کے گزر گئے اور کام نہ ملا۔ بالآخر تینوں نے مشورہ کیا کہ ایسی حالت ہوگئی ہے کہ اب اگر کچھ کھانے کو نہ ملا تو جان جانے کا اندیشہ ہے اور اس حال میں اللہ تعالیٰ نے سوال کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا اب سوائے سوال کرنے اور کسی کے پاس جا کر اپنی حالت بیان کرنے کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ یہ تینوں بزرگ ایسے تھے کہ ساری عمر انہوں نے ایسا کام نہیں کیا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک جا کر یہ کام کرے۔ پھر سوال ہوا کہ کون کرے؟ تو قرعہ ڈالنے کی تجویز پر عمل کیا گیا۔ اس میں سے محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کا نام آیا۔ محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ میں نام نکلنے کی وجہ سے جانا تو پڑے گا لیکن جانے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنے کی مہلت دیدو۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دیدی اور نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ! یہ ہاتھ آج تک آپ کی بارگاہ کے علاوہ کسی کے سامنے نہیں پھیلے۔ آج ایسی مجبوری آ پڑی ہے کہ اگر آپ نے اپنے فضل سے کوئی راستہ نکالا تو یہ ہاتھ کسی دوسرے کے سامنے نہیں پھیلے گا کیوں کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں، نہ جانے ان کی دعا میں کیا تاثیر تھی کہ ابھی دعا مانگ رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی خوان لئے کھڑا نظر آیا اور تینوں بزرگوں کا نام لے کر ان کے بارے میں دریافت کرنے لگا، یہ بڑے حیران ہوئے کہ پورے بغداد میں ہمیں جاننے والا تو کوئی بھی نہیں ہے۔ ہم تو اجنبی اور مسافر ہیں، اس نے کہا کہ آپ کے لئے حاکم بغداد نے کھانا بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانا تو ہم بعد میں لیں گے لیکن یہ بتاؤ کہ حاکم سے ہمارا کیا تعلق؟ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ آج رات جب بغداد کا حاکم سویا تو اسے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم کیسے حاکم ہو؟ تمہارے شہر کے اندر ہمارے تین مہمان ہیں، اس حال میں کہ ان پر تین دن سے فاقہ ہے اور ان کے کھانے کا کوئی انتظام نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کا پورا پتہ اور نام بھی بتا دیا۔ اس کے بعد حاکم بغداد نے بیدار ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ مجھے یہ کھانا دے کر آپ حضرات کی خدمت میں بھیجا ہے۔ یہ ابھی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ یہاں مانگنے کی دیر ہے اور حقیقت میں ہم مانگنا بھی نہیں جانتے۔ مانگنا آ جائے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ کوئی جو ناشناس عطا ہو تو کیا علاج؟ ان کی نوازشوں میں تو کوئی کمی آج بھی نہیں ہے۔ ☆

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۰
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۳
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت -/60 ہے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی چھوڑے نہیں ...

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
ای میل آئی ڈی HRMARKAZ19@GMAIL.COM

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالہٰی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بےزاری کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

قرآن حکیم کی تاثیرات کا انکار توحید کے منافی ہے

جھاڑ پھونک کا سلسلہ دور رسول ﷺ ہی سے شروع ہو گیا تھا اور بعض صحابہؓ نے قرآنی سورتوں کے ذریعے جھاڑ پھونک اور علاج کے جو تجربے کئے وہ کامیاب بھی رہے اور ان تجربوں کو سرکار دو عالم ﷺ کی تائید بھی حاصل رہی۔ بے شک قرآن حکیم مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانوں کے لئے ذریعہ شفا ثابت ہوتا رہا ہے۔ قرآن حکیم کی آیت و ننزل من القرآن ماھو شفاء و رحمة للمؤمنین اس بات کی دلیل ہے قرآن کریم جسمانی اور روحانی تمام بیماریوں کے لئے باعث شفا ثابت ہوتا ہے اور تجربہ کرنے والوں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جو بیماری دواؤں سے اور جڑی بوٹیوں سے ٹھیک نہیں ہوتی وہ بھی قرآنی آیت کے ذریعے ٹھیک ہو جاتی ہے۔ طب روحانی اور اعمالِ قرآنی جیسی کتابیں ثابت کرتی ہیں کہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں میں ہر مرض کا علاج موجود ہے۔ لیکن ہر چیز کے لئے ایمان اور یقین شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ایمان اور یقین دل میں موجود ہو تو قرآن کریم کے ایک ایک حرف سے بھرپور استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں قرآن کریم نازل ہونے کا اصل مقصد انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت ہے قرآن محض روحانی علاج اور جھاڑ پھونک کے لئے نازل نہیں ہوا ہے لیکن اگر اس کلام ربانی سے جھاڑ پھونک اور علاج کا فائدہ بھی اٹھا لیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟

جب بزرگوں کے پہنے ہوئے کپڑے اور ان کی ڈاڑھی کے بال وغیرہ بھی ذریعہ برکت ثابت ہو جاتے ہیں تو قرآن کریم کے الفاظ ذریعہ برکت کیوں نہیں ہوتے ہوں گے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں بعض ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہیں اس بات کا یقین ہی نہیں آتا کہ قرآن کریم کی سورتیں اور ان سورتوں کی بعض آیتیں بعض بیماریوں کو دفع کرنے میں دواؤں سے زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، جوارش جالینوس پر ڈیکسا اور ٹیٹرا کیپسول پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں وہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کے نقوش پر تجربوں کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے اور ان کی افادیت پر یقین نہیں کرتے۔ کیوں کہ ان کے اپنے دماغوں میں اور دل میں میل کچیل بھرا ہوا ہے دین اسلام نے کسی بھی انسانی تجربہ کی مخالفت نہیں کی ہے۔ لیکن بعض مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ عاملین کے قرآن حکیم سے متعلق ہزاروں تجربوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان کی کھلے طور پر تردید کرتے ہیں جو ایک طرح کی بدنصیبی اور ایک طرح کی بددینی اور گمراہی ہے۔ بے شک اس دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو فی نفسہٖ موثر ہو۔ کوئی دوا، کوئی غذا، کوئی وٹامن اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو نہ صحت دے سکتا ہے نہ تقویت۔ دوا بھی اللہ کے حکم ہی سے باعث شفا ثابت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ یقین رکھ کر کوئی تعویذ اپنے گلے میں ڈالتا ہے کہ یہ تعویذ اللہ کے حکم سے میرے لئے مفید ثابت ہوگا تو اس بات کی مخالفت کی جاتی ہے اور بعض لوگ اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔ تعویذ صرف اس صورت میں شرک بن سکتا ہے جب اس میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد اور استعانت طلب کی گئی ہو۔ اگر تعویذ قرآنی آیات اور اسماءِ الٰہی پر مشتمل ہو تو اس کو شرک سمجھنا کھلی بے وقوفی اور اعلیٰ درجہ کی ابلہی ہے۔ اللہ کے کلام سے اس یقین کے ساتھ فائدہ اٹھانا کہ اللہ کے حکم سے یہ ذریعہ نجات ثابت ہوگا عین توحید اور عین دانش مندی ہے۔ صحیح العقیدہ عاملین کے تجربات نے یہ بات ثابت کر دکھائی ہے کہ بعض امراض کے علاج سے اطباء اور ڈاکٹر لوگ عاجز آ چکے تھے لیکن قرآن حکیم کی آیتوں اور سورتوں کے ذریعے ان امرض سے انسانوں کو نجات مل گئی۔ دور اندیش ہیں وہ لوگ جو قرآن حکیم کی سورتوں سے اور قرآن حکیم کی آیتوں سے ہر مصیبت میں استفادہ کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر ان کا رب مصیبتوں سے نجات دلانے کا فیصلہ نہ کرے تو دنیا کی کوئی طاقت، کوئی دوا، کوئی تدبیر، کوئی فارمولہ مصیبتوں سے نجات نہیں دلا سکتا۔ ایسا یقین رکھنے والے لوگ جب کلام الٰہی پر بھروسہ کرتے ہیں تو کچھ احمق افراد اور کوڑ مغز قسم کے لوگ انہیں مشرک سمجھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو توحید و سنت کی معانی کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ لیکن توحید و سنت کے نام پر ان لوگوں کی کرتب بازیاں جاری رہتی ہیں۔ یہ ہزار قسم کے مشرکانہ اعمال میں خود ملوث رہ کر بھی تعویذوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ لوگ توحید کی حقیقت سے نابلد ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی ساری تگ و دو توحید کے نام پر ہی ہوتی ہے۔ عوام کو ان لوگوں سے چوکنا رہنا چاہئے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

☆ خدا جس قوم کی تباہی چاہتا ہے اس کی قیادت مصرف اور عیاش آدمیوں کے سپرد کردیتا ہے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں پر بھی حکمراں بنایا گیا اسے قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا، اس طوق سے اس کی گردن کو اس کا عدل ہی نجات دلائے گا اور اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ''اس طرح دنیا میں رہو جس طرح کوئی مسافر راستہ طے کرنے والا اور اپنی جان کو قبر کا مسکن جانو۔''

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر آدمی کے پاس ایک پوری وادی بھی سونے کی ہو تو وہ دوسری کے لئے ہوس کرتا ہے اور اسی طرح اس کی حرص مرنے تک باقی رہتی ہے۔''

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگ نیکی میں شرم اور برائی میں فخر محسوس کریں گے، اس وقت ہر طرح کی عیاشی میسر ہوگی، ہر گھر میں ناچ گانا ہوگا، لوگ مختلف بیماریوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں گے۔ ماں اور نوکرانی میں کوئی فرق نہیں رہے گا، لوگ ایک دوسرے سے اونچی عمارتیں بنائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایسا وقت آئے تو کثرت سے استغفار پڑھنا، یہ سب سے مفید عمل ہوگا۔ میری پیاری بہنوں! شاید وہ وقت آگیا ہے، جتنا بھی ہوسکے استغفار پڑھا کرو، پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کس وقت سن لے اور آپ کے گناہوں کو معاف فرمادے اور شاید ہماری بخشش کا وسیلہ بھی بن جائے۔

پھول

اچھی بات کہنا نیکی بھی اور صدقۂ جاریہ بھی تو کیوں نہ ہم نیکی کے پھول ایک دوسرے کو دیں اور اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو گلزار بنادیں۔

اقوال زریں

☆ اندھیری رات چاہے جتنی ہی تاریک اور طویل کیوں نہ ہو اس کے آخری کنارے پر ایک سورج ضرور کھڑا ہوتا ہے۔

☆ بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

☆ جگنو کی طرح روشن بنو، جو اندھیرے میں اجالا کرتے ہیں۔

☆ جس کو اپنا دوست بناؤ، اس کے بارے میں کبھی دوسروں سے مت پوچھو۔

☆ جس سے محبت کی جائے، اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔

☆ کسی کو پالینا محبت نہیں بلکہ کسی کے دل میں گھر بنالینا محبت ہے۔ کسی سے روز مل کر باتیں کرنا، دوستی نہیں بلکہ اس سے بچھڑ کر اسے یاد رکھنا دوستی ہے۔

☆ خوش نصیبی ایسا پرندہ ہے جو تکبر کی منڈیر پر کبھی نہیں بیٹھتا۔

☆ ہٹ دھرمی پھیکے مشروب کی طرح ہے، یہ نہ آپ کو کچھ راحت دے گی اور نہ دوسروں کو۔

☆ اکثر محبتیں اس لئے ضائع ہوجاتی ہیں کہ ہم انہیں غلط انسان کو

سونپ دیتے ہیں۔

☆ فاصلے بڑھ جائیں تو دلوں کے بندھن کمزور ہی نہیں پڑتے بلکہ کبھی کبھی ٹوٹ بھی جاتے ہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ جو بات کہنا چاہتے ہو اختصار سے کہو تا کہ لوگ اسے پڑھیں، صاف صاف کہو تا کہ وہ اسے سمجھ سکیں، یوں کہو کہ آنکھوں کے سامنے تصویر بن جائے تا کہ وہ اسے یاد رکھیں اور سب سے اہم یہ ہے کہ جو کچھ کہو سچ کہو تا کہ لوگ اس کی روشنی میں آگے بڑھ سکیں۔

☆ انسان علم کا بوجھ اٹھانے کے باوجود اپنے آپ کو پھول کی طرح محسوس کرتا ہے۔

☆ عقل مند اپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور بے وقوف اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆ کنجوس آدمی دولت کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دولت اس کی مالک ہوتی ہے۔

☆ محنتی کا ہاتھ اسے کبھی نہ کبھی دولت مند بنا دیتا ہے۔

انمول ہیں

☆ کسی کو پالینا محبت نہیں بلکہ اس کے دل میں جگہ بنالینا محبت ہے۔

☆ جاہل کی باتوں کو برداشت کرنا عقل کی زکوۃ ہے۔

☆ خوش بخت کو آخرت اور بد بخت کو دنیا کا غم ہوتا ہے۔

☆ ایمان دار کو غصہ بھی جلد آتا ہے اور راضی بھی جلد ہو جاتا ہے۔

☆ اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو فرض کو فرض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔

☆ بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔

☆ سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔

☆ جو شخص حرام کھاتا ہے اس کے تمام اعضاء گناہ میں پڑ جاتے ہیں۔

☆ غموں کو چھپا کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھنا عظمت ہے۔

☆ موت کو اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سویا کرو۔

☆ سونے کو آگ پرکھتی ہے جب کہ انسان کو مصائب زمانہ۔

☆ غریب چند چیزوں کا محتاج ہوتا ہے اور لالچی ہر چیز کا۔

☆ وہ تھوڑا عمل جو ہمیشہ کیا جائے اس بڑے عمل سے اچھا ہے جسے اکتا کر چھوڑ دیا جائے۔

مہکتی کلیاں

☆ برا ہے وہ انسان جو دوسروں کو برا سمجھتا ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالٰی سے دور ہو جاتا ہے تو سکون اس انسان سے دور چلا جاتا ہے۔

☆ جو انسان جنت کی طلب کرتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ہمیشہ نیکیوں کی طرف لپکے۔

☆ علم حاصل کرنا عبادت اور اسے آگے پھیلانا صدقہ جاری ہے۔

☆ جو شخص آپ کو اچھی بات کی تلقین کرے اور بری بات پر ٹوکے وہی آپ کا محسن اور اچھا دوست ہے۔

☆ ایمان اور حیا دو ایسے پرندے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اڑ جائے تو دوسرا خود ہی اڑ جاتا ہے۔

☆ اگر تم اسے نہ پاسکو جسے تم چاہتے ہو تو اسے ضرور پالینا جو تمہیں

چاہتا ہے کیوں کہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوبصورت ہوتا ہے۔

☆ دعویٰ کرنا تکبر ہے، جس کو پہاڑ بھی برداشت نہیں کرسکتا۔

☆ جو شخص معرفت نفس کے لئے سعی نہیں کرتا، اس کی خدمت قبول نہیں ہوتی۔

سنہرے لوگ، سنہرے اقوال

☆ تم جو چاہتے اسے پانے کی خواہش کبھی نہ کرو، کیوں کہ جب وہ تمہارے ہاتھ آئے گی تو اپنا روپ کھودے گی، چاہے وہ چیز ہو یا کوئی انسان۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتا ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ محبت ایسی شیرینی ہے جس کو چکھ لینے کے بعد دیر تک اس کا ذائقہ برقرار رہتا ہے۔ (شیکسپیئر)

☆ اعتماد ہی زندگی کی معراج ہے۔ (ارسطو)

☆ جو بے انتہا قوی ہوجائیں، ان کے ذہن مسخ ہوجاتے ہیں۔ (ولیم یٹ)

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور ایک وہ جو میرے بہت اپنے تھے۔

☆ دل بجھ جائے تو شہر تمنا کے چراغاں سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

☆ آزمائش دوست کی ہو، محبت کی ہو، یا کسی دلبر لمحے کی کبھی بھی سودمند نہیں ہوتی، کون جانے اس لمحے وہ کتنا مجبور ہو۔

☆ واقعات اور حالات محبت پر کبھی اثر انداز نہیں ہوتے۔

☆ کچھ لوگ خطوط کی طرح ہوتے ہیں کہ بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا، دل چاہتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں، کچھ لوگ دعاؤں کی طرح ہوتے ہیں کہ جب ہم سجدے میں سر جھکاتے ہیں تو وہ اشکوں کی طرح آنکھوں سے ٹپک جاتے ہیں۔

☆ سورج کا گرہن وقتی ہوتا ہے لیکن اگر دلوں کو گرہن لگ جائے تو زائل کرنا بہت محال ہوتا ہے۔

☆ محبت جنہیں یاد کرتی ہے انہیں سدا سفر میں اڑائے پھرتی ہے محبت صرف جوگ ہے۔

☆ جب اعتماد و یقین ٹوٹتے ہیں تو انسان اندر سے کس طرح کرچی کرچی ہوتا ہے یہ وہی جان سکتا ہے جو اس کرب سے گزرا ہو۔

☆ ہر رابطے، رشتے اور تعلق کی ایک متعین عمر ہوتی ہے، اس پر بھی جوانی اور بڑھاپا آتا ہے، مزاج، ترجیح اور پسند مختلف ہو تو سارے رشتے تعلق اور محبتیں طبعی عمر سے پہلے اپنی عمر پوری کرلیتے ہیں۔

وقت

☆ اس کے پاؤں کی آہٹ نہیں سنی جاسکتی۔

☆ ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا نہیں ہوتا۔

☆ ایسی شئے نہیں جو دولت سے خریدی جاسکے۔

☆ اسے ضائع کرتے ہوئے یہ یاد رکھو کہ وہ تم کو بھی ضائع کررہا ہے۔

☆ اس کا غلام بن جانا بہترین دانائی ہے۔

☆ زندگی کی قیمتی دولت ہے، جس نے اسے کھویا، اس نے ساری دنیا کھودی۔

☆ اس کا صحیح استعمال کامیابی کے راستے کھول دیتا ہے۔

☆ جب یہ گزر جائے تو پچھتانا بے کار ہے۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

☆ اے نفس! خدا کے دئے ہوئے پر راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کرلے جو اس سے زیادہ دے۔

☆ اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

☆ اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے، ورنہ گناہ مت کر۔

☆ اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ، ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

☆ اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

قیمتی باتیں

☆ اپنی صبح کا آغاز صدقہ سے کریں، خواہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا مسکراتا چہرہ ہی کیوں نہ ہو۔

☆ آپ کی مسکراہٹ صدقہ جاری ہے، اس میں بخل نہ کریں۔

☆ ہمارے روحانی بینک بے حد کمزور ہیں، کوشش کریں کہ ذکر الٰہی میں ڈوبے رہیں، اس سے آپ کو اپنے پیارے اور عظیم ترین رب کا قرب ملے گا اور بینک میں رقم جمع ہوگی۔

☆ میاں بیوی کی ازدواجی زندگی ایک عبادت ہے، اس رشتے کی بنیاد سچائی اور اعتماد پر رکھیں، یقیناً خوشیاں آپ کے آنگن میں رقص کرتی رہیں گی۔

☆ والدین کا احترام جنون کی حد تک کریں۔

سنہرے موتی

☆ فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا، بلکہ اس کے قبول کرنے پر خود احسان مند ہو۔ (حضرت امام غزالیؒ)

☆ سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)

☆ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔
(سید عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر، اور بھاری ہیں میزان پر۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)

☆ انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے، لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔
(حضرت فضیلؒ)

☆ آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔
(حضرت شیخ احمد سرہندیؒ)

☆ بغیر عمل کئے بہشت کی آرزو کرنا اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت کرنا جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)

☆ دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہاں سے بند کرلے یہی وہ سوراخ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

☆ جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھ لو اسے حفظ کرلو، جو حفظ ہیں، ان کو بیان کرو۔ (حضرت یحییٰ برکیؒ)

وجودِ زن سے ہے

☆ نیک عورت امور دنیا سے نہیں بلکہ اسباب آخرت سے بھی ہے۔

☆ عورت درس ادب واخلاق کی سب سے بڑی معلمہ ہے۔

☆ عورت گلاب کا پھول ہے، جس میں خودداری کا کانٹا لگا ہوا ہے۔

☆ دنیا میں کوئی چیز اتنی نازک نہیں جتنا کہ عورت کا دل۔

☆ عورت کا فطرت مرد کی فطرت سے بالاتر ہے۔

☆ عورت کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ بڑی جلدی اعتبار کرلیتی ہے۔

☆ عورت شبنم ہے جو پھول سے بھی زیادہ نازک ہے، مگر مرد کے منہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ اسے شعلہ بنا سکتے ہیں۔

شمع فروزاں

☆ مصرف کا تلاش کرنا روپیہ کمانے سے دشوار ہے۔

☆ سب سے زاہد وہ ہے جو حرام کو ترک کرے۔

☆ ملازم یا کاریگر کو اپنے دماغ سے کام کرنے دو۔

☆ بددیانتی تمہارے سرمائے کو کھا جائے گی۔

☆ ملازم پر ہر وقت سوار رہنے پر وہ کام نہیں کرسکتا۔

☆ کاروبار میں اخلاق ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

☆ ملازمین سے ہمیشہ اس طرح پیش آؤ جیسے وہ تمہارے بچے ہیں۔ ان کی خطاؤں کو اس طرح معاف کرو جس طرح تم اپنے بچوں کی خطائیں معاف کرتے ہو۔

☆ خاکساری سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔

☆ جو عقل کا مالک ہے وہ فقیر نہیں۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نقصان پہنچائے۔

☆ مزدور کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی ادا کرو۔

☆ جملہ کاروبار خدا کی طرف سے ہیں تیری کوشش سے نہیں۔

روشن ہے ہر بات

☆ دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور تمام لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔ (حضرت علیؓ)

☆ اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

☆ تمام لوگ مساوی طور پر مغرور واقع ہوئے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ اظہار غرور کے طریقے الگ الگ ہیں۔ (لارڈشن)

☆ خوشی کے پھولوں سے اتنا پیار مت کرو کہ ان کی پنکھڑیوں سے غم کا عرق ٹپکنے لگے۔ (ارسطو)

مہکتی کلیاں

☆ آرزو نصف زندگی ہے اور بے حسی نصف موت۔

☆ وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔

☆ منزل کے تعین کے بغیر سفر شروع کر دیا جائے تو ہر اٹھتا قدم تھکن بڑھانے اور حوصلے پست کرنے لگتا ہے۔

☆ تنہائی کے مسافر بیمار روحوں کی طرح اذیت کی منزلیں طے کرتے ہیں۔

☆ ہمارا گزرا ہوا کل صرف آج کی یاد ہے اور آنے والا کل آج کا خواب۔

اچھی باتیں

☆ خواب ضرور دیکھئے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ حقیقت کو آپ کے خوابوں سے کوئی سروکار نہیں۔

☆ محبت کرو، مگر رشتوں کی تخصیص کئے بغیر۔

☆ دوسروں پر انحصار کر کے آپ خود اپنی زندگی تباہ کرتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ گھروں کی طرح ہوتے ہیں، جو چاہے کتنے دور ہوں، دل ان کی روح میں سمٹ جانے کو بے چین رہتا ہے۔

☆ محبت جن کے ساتھ ہوتی ہے، وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے، کبھی محبت انہیں تنہا نہیں ہونے دیتی۔

☆ جو لوگ آپ سے اختلاف رکھتے ہیں، ان کے بارے میں پریشان نہ ہوں، پریشان تو ان لوگوں کے بارے میں ہوں جو آپ سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن ان میں یہ بتانے کی جرأت نہیں ہوتی۔

کام کی بات

☆ میں نے اللہ سے طاقت مانگی اور اس نے مجھے مضبوط کرنے کے لئے مشکلات دیں۔

☆ میں نے اللہ سے عقل مانگی اور اس نے مجھے حل کرنے کے لئے مسائل دیئے۔

☆ میں نے اللہ سے خوشحالی مانگی اور اس نے مجھے کام کرنے کے لئے دماغ دیا۔

☆ میں نے اللہ سے حوصلہ مانگا اور اس نے مجھے خطرات دیئے کہ میں ان پر قابو پاؤں۔

☆ میں نے اللہ سے محبت مانگی اور اس نے مجھے مصیبت زدہ لوگ دیئے کہ میں ان کی مدد کروں۔

☆ میں نے اللہ سے عنایات مانگی اور اس نے مجھے مواقع دیئے کہ میں ان سے فائدہ اٹھاؤں۔

علم

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا۔

''علم کیا ہے؟''

آپؓ نے فرمایا۔ ''علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو جوڑو، کوئی تمہیں محروم کر دے تو تم اسے نواز دو، طاقت انتقام ہو تو عفو و درگزر سے کام لو، خطا کار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کہو اور فرط غضب میں کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں پچھتانا پڑے۔''

کچھ باتیں ہیں اچھی

☆ آخر میں ہمیں اپنے دشمنوں کے الفاظ یاد نہیں رہتے بلکہ اپنے دوستوں کی خاموشی یاد رہتی ہے۔

☆ دوست کون ہوتا ہے؟ وہ ایک ایسا فرد ہوتا ہے جس کے ساتھ آپ اپنے اصل رنگ میں نمایاں ہونے کی ہمت کر سکتے ہیں۔

☆اپنی بات کی وضاحت کبھی مت کرنا، تمہارے دوستوں کو اس کی ضرورت نہ ہوگی اور تمہارے دشمن اس پر یقین نہیں کریں گے۔
☆زندگی کا اچھا اصول یہ ہے کہ دوستانہ تعلقات کو استعمال کرو مگر دوستوں کو استعمال مت کرو۔
☆دوست کے گھر کی طرف جانے والا راستہ کبھی طویل نہیں ہوتا۔

ہے سچ یہ مگر

☆ اس ماڈرن دور کی ایک واضح کمزوری یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات اور ضروریات میں فرق محسوس نہیں کرتے۔
☆ ہم سوچنے کے لئے زندہ نہیں بلکہ ہم اس لئے سوچتے ہیں کہ زندہ رہ سکیں۔
☆ان لوگوں سے عبرت پکڑو جو دوسروں سے عبرت نہیں پکڑتے۔
☆ کام سے غلطی، غلطی سے تجربہ، تجربے سے عقل، عقل سے خیال اور خیال سے نئی چیزیں وجود میں آتی ہیں۔
☆ بے شک بہت دیر تک سوچو لیکن سوچنے کی بعد تمہارا فیصلہ اٹل ہونا چاہئے۔

اقوال جبران

☆ کچھوے راستوں کو خرگوش سے زیادہ سمجھتے ہیں۔
☆ کچلی ہوئی روح بھی فطری ضروریات سے نجات نہیں پاسکتی۔
☆ اگر بھوکے کے سامنے گاؤ گے تو وہ اپنے پیٹ سے تمہارا گانا سنے گا۔
☆ایمان، دل کے صحرا میں ایک سرسبز وشاداب قطعہ زمین ہے، جہاں دلائل کے قافلے نہیں پہنچ سکتے۔
☆تم ایک نہیں دو ہو، ایک تاریکی میں بیدار اور دوسرا روشنی میں غافل۔
☆اگر تم وہی دیکھتے ہو جسے روشنی ظاہر کرتی ہے اور وہی سنتے ہو، جس کا اعلان آواز کرتی ہے تو درحقیقت نہ تم دیکھتے ہو نہ سنتے ہو۔

سنہری باتیں

☆ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔
☆ آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔
☆ کبھی کبھی امیری کے خمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔
☆ جو شخص بات کرنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لینا چاہئے۔
☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے، اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔
☆علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے، جیسا کہ بارش زمین کو۔

یاد رکھئے

☆مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقت ور ہوتا ہے۔
☆ تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے دوست ہیں۔
☆موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔
☆اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھو اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔
☆شروع کرنا تیرا کام ہے اور ختم کرنا اللہ کا کام ہے۔

لڑکیاں

لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں، اپنی ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر کی نگاہ ڈالو، لفظوں میں مت تولو، نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو، دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکا لو، بات کرو تو کوئی گندا خیال نگاہ اور دل کو آلودہ نہ کرے، تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے نہ کہ سامنے والے کو اپنی عزت کی فکر پڑ جائے۔

اقول حضرت ابو بکر وراق

☆اگر امرا تباہ ہو جائیں تو خلقت کی دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔
☆اگر علماء تباہ ہو جائیں تو خلقت کا دین تباہ و برباد ہو جائے۔
☆اگر فقراء تباہ ہو جائیں تو لوگوں کے دل ہلاک ہو جائیں۔
☆ انبیاء حکماء ہیں اور نبوت کے بعد حکمت کے سوا اور کسی چیز کا درجہ اتنا نہیں ہے۔
☆تمام کاموں میں صحیح فیصلہ کر کے حکم لگانا حکمت کی پہلی نشانی ہے۔
☆صرف حاجت اور ضرورت کے مطابق گفتگو کرو۔

☆ عاقلوں کی صحبت ان کی پیروی سے کرو۔
☆ زاہدوں کی صحبت ان کے ساتھ خاطر و مدارات سے کرو۔
☆ جاہلوں کی صحبت ان کے ساتھ صبر جمیل سے کرو۔
☆ اس مفلس کا دل خوش و خرم ہونا چاہئے جس پر دنیا میں حکومت کا محصول نہ ہو اور آخرت میں اللہ جبار و قہار کا حساب نہ ہو۔
☆ رات سونے سے قبل تمام دن کے افعال پر غور کرو۔
☆ وقت کی حفاظت کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر وقت کے لئے ایک خاص کام مخصوص ہو اور اس کے خلاف نہ ہو۔

تسلیم و رضا

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے ایک غلام خریدا، گھر پہنچ کر اس غلام سے پوچھا۔ "کیا کھاؤ گے؟"
پوچھا۔ "کیا پہنو گے"
جواب دیا۔ "جو پہناؤ گے"
پوچھا۔ "کیا نام ہے؟"
جواب دیا۔ جس نام سے بلاؤ گے۔"
پوچھا۔ "کیا کام کرو گے؟"
جواب دیا۔ "جو کام کراؤ گے۔"
پوچھا۔ "کوئی درخواست۔"
جواب دیا۔ غلام کو درخواست سے کیا کام؟"

یہ سن کر حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے اپنا گریبان پکڑ لیا اور اپنے آپ سے بولے۔ "اے عاجز و مسکین اپنی عمر میں تو بھی اپنے مالک رب رحیم و کریم سے اسی طرح پیش آیا کر جس طرح یہ غلام کہتا ہے۔"

موتیوں جیسے لفظ

☆ آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ ہوتے ہیں کہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ مل جائے تو سوال کریں گے کہ یہ چیز دے اور وہ چیز دے۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں، جن کو اگر اللہ مل جائے تو عرض کرتے ہیں کہ حکم فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے، بس آپ حکم ماننے والوں میں سے بن جائیں۔
☆ بُرا انسان اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے دوسروں پر تنقید زیادہ کرتا ہے اور خود میں تبدیلی نہیں۔
☆ اگر کوئی احمق تجھ سے یہ کہے کہ روح بھی جسم کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے تو اس کی جہالت پر ترس کھا اور اسے بتا کہ پھول پتی پتی ہو کے ختم ہو جاتا ہے لیکن بیج ہمیشہ باقی رہتا ہے اور ہماری نظروں کے سامنے جاوداں زندگی کے اسرار منکشف کرتا ہے۔

ہمدرد

آپ کی بیزاری بھی صحیح ہے، ایک سچے اور مخلص ساتھی کی کمی رفتہ رفتہ آپ کو احساس کمتری میں مبتلا کرتی جارہی ہے، آپ کے حوصلے ماند پڑتے جارہے ہیں اور شوق کم۔

لوگ کہتے ہیں ایک اور ایک گیارہ، مگر میری نظر میں دو دل کر سب دنیا کے برابر ہیں۔ ایک محبوب دوست، ایک مخلص ہمراز، ایک پُرخلوص آواز، پیار کی ایک نظر، پرعزم مسکراہٹ کی ایک جھلک، پرامید گفتگو کا ایک فقرہ، ہمت افزا تحریر کا ایک ورق، محبت کی پرنور شعاعوں کا جھلملاتا سا عکس، ایک ہمدرد ہاتھ کی مدد، تعاون کا ایک لفظ، انسان کو آفاق کی ان وسعتوں میں لے جاتا ہے جہاں افق کی تمام حدیں مٹ جاتی ہیں۔

شاید آپ کے لئے

☆ کوشش کیجئے جن کے ساتھ عمر گزارنے کا سودا طے کرنا ہو، ان سے دل ملیں نہ ملیں، ذہن ضرور ملتے ہوں۔
☆ کچھ چیزوں کی اہمیت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھ جاتی ہے اور کچھ چیزیں وقت گزرنے کے ساتھ اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہیں۔
☆ جو شخص آپ کی بے جا تعریف کرتا ہے، وہ بے جا تنقید بھی کرسکتا ہے۔
☆ وقت صرف ان سے وفا کرتا ہے جو اس کی قدر کرتے ہیں۔
☆ دور بھاگئے ایسے لوگوں سے جو کھیل کھیل میں زندگیوں سے کھیل جانے کے عادی ہوں۔
☆ اپنی غلطی تسلیم کرنا مشکل ترین کاموں سے ایک ہے، لیکن ناممکن کاموں میں سے نہیں۔
چھوٹا اور تاریک گھر قبول کرلو، لیکن چھوٹے اور تاریک ذہن کا ساتھ قبول مت کرو۔

کرن کرن روشنی

سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

☆ جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کر کے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔''

☆ کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک رات بھی مت گزار۔

☆ مومن اپنے اہل وعیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے، جب کہ منافق درہم ودینار پر۔

☆ اے عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! ورنہ مشقت فضول ہے۔

فرشتہ اور شیطان

ایک مصور کو ایک مرتبہ فرشتے کی تصویر بنانے کا خیال آیا۔ اس نے پوری دنیا دیکھ ماری مگر اسے کوئی فرشتہ جیسا نہ ملا۔ آخر سخت کوشش کے بعد اسے ایک آٹھ سال کا نونہال ملا شکل وصورت میں کسی بھی فرشتے سے کم نہ تھا۔

مصور نے آخر اس کی تصویر بناڈالی، جب اس تصویر کی نمائش کی گئی تو خوب واہ واہ ہوئی۔ تیس سال بعد جب مصور بوڑھا ہوا تو اس نے سوچا، کیوں نہ مرنے سے پہلے کوئی بڑا کام کرلیا جائے۔

چنانچہ اس نے سوچنا شروع کردیا، آخر اس کے ذہن میں خیال آیا کہ کیوں نہ شیطان کی تصویر بنائی جائے، اس مقصد کے لئے اس نے شیطان کی تلاش شروع کردی، اس کام کے لئے اسے زیادہ محنت نہ کرنی پڑی۔

کیوں کہ دنیا میں شیطان بہت ہیں، ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں، پھر بھی اس نے جیل میں ایک ایسے قیدی کو ڈھونڈ نکالا جو نہایت خوفناک لگ رہا تھا، اس کی شکل سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

اس کی لال لال آنکھیں اس کو اور زیادہ دہشت ناک بنارہی تھیں، مصور نے اسے تصویر بنانے کے لئے چن لیا اور جیل کے حکام سے اجازت لے کر اس کی تصویر بنانی شروع کردی۔ مگر وہ شخص مصور کو دیکھتے ہی رونے لگا، اس نے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپالیا، مصور کے پوچھنے پہ اس نے جواب دیا۔

''آج سے تیس سال پہلے آپ نے فرشتے کی تصویر بنانے کے لئے مجھے ہی پسند کیا تھا۔''

منتخب اشعار

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مرکے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

☆

ہمیں یہ ڈوبتا سورج یہی پیغام دیتا ہے
بلندی پرکوئی واہب سدا قائم نہیں رہتا

☆

یہ سکت ہے ضبط غم کی نہ مجال اشکباری
یہ عجیب کیفیت ہے نہ سکوں نہ بے قراری

☆

غزل کہتے ہیں اب ہم کوئی مشکل نہیں ہوتی
تمہیں ہم پیار کرتے ہیں غزل خود بنتی جاتی ہے

☆

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نہ نکلے
بہت نکلے مرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

☆

گر دکھی دل کو بہت بچایا ہم نے
جس جگہ زخم ہو وہاں چوٹ سدا لگتی ہے

☆

اس قدر بھی نہ کرو ظلم تم خدا کے لئے
دل یہ مجبور نہ ہوجائے بدعا کے لئے

نوشتہ دیوار

اگر منزل تک پہنچنا چاہتے ہو تو گرنے کے بعد سنبھلنے کی عادت ڈالو۔

☆☆☆☆

ذرا سوچئے

آپ اہل حدیث ہوں یا اہل فقہ، مقلد ہوں، یا غیر مقلد، حنفی ہوں یا شافعی، مالکی ہوں یا حنبلی، وہابی ہوں یا بدعتی، دیوبندی ہوں یا بریلوی غرض کسی اسلامی فرقہ کی جانب بھی اپنے تئیں منسوب کرتے ہوں، ہر حال اور ہر صورت میں آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو، ان کے سچے عاشق اور ان کے لائے ہوئے دین کے سچے متبع ہیں۔ باوجود اس دعویٰ پر متحد ہونے کے آپ ایک دوسرے کو گمراہ کہہ رہے ہیں، ایک دوسرے کے عقائد کو فاسد سمجھ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو دولت ایمان سے تہی مایہ قرار دے رہے ہیں! اس انتشار و تفریق کے جو نتیجے ہیں، وہ سب آپ کے سامنے ہیں، لیکن آپ کہتے ہیں کہ آپ کی حق گوئی و حق شناسی آپ کو مجبور کررہی ہے کہ آپ اپنی ہی اختیار کی ہوئی راہ پر رہیں!

بہت ٹھیک ہے، آپ اپنے مسلک پر قائم رہئے، لیکن اللہ کبھی یہ بھی تو سوچ لیجئے کہ اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید صرف اختلافی جزئیات تک ہے یا متفقہ کلیات میں بھی؟ صرف انہی مسائل میں جو آپ کے اور دوسروں کے درمیان ما بہ الاختلاف ہیں، یا ان میں بھی جو سب کے نزدیک یکساں مسلم و متفق علیہ ہیں اور جو بنیاد دین ہیں؟ اختلافات تو بس یہی ہیں نا کہ ایک گروہ کے نزدیک نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنا موافق سنت ہے، دوسرے کے نزدیک ناف پر، اور تیسرے کے نزدیک سر کو کھلے رکھنا؟ یا ایک کے نزدیک گانے اور باجے کی سخت ممانعت حدیث میں وارد ہوئی ہے، دوسرے کے نزدیک گانا سننا سنت رسولؐ سے ثابت ہے؟ یا پھر ایک گروہ، وضو میں پیر دھونا سنت رسولؐ کے مطابقت میں ضروری سمجھتا ہے، دوسرے کے نزدیک صرف مسح کرنا ثابت ہے؟ جتنے اختلافات ہیں، وہ سب انہی کے چند جزئیات میں ہیں یا اس سے بڑھ کر اہم و اصولی مسائل میں بھی ہیں؟ کیا اس میں بھی کوئی اختلاف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ ہی بولتے رہے؟ کیا اس میں بھی کسی گروہ نے شک کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی تقویٰ و پارسائی کے ساتھ گزری؟ کیا اس سے کسی فرقہ نے انکار کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی کے عاشق تھے؟ کیا اس کے ماننے میں کسی کو کبھی تامل رہا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایثار و انکسار مجسم تھے؟ کیا اس کے تسلیم کرنے میں کسی کو ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ ہوا ہے کہ سرکار گرامی ایک پیکر خلوص و دیانت تھے؟

پھر آخر یہ کیا قیامت ہے کہ سیرت مبارک کے ان صدہا مسلم و متفق علیہ اہم واقعات کو چھوڑ کر آپ کی نظر جب پڑتی ہے تو اختلافی جزئیات ہی پر پڑتی ہے؟ یہ کیا اندھیر ہے کہ ان تمام اہم مسلمات سے قطع نظر کرکے آپ کی نگاہ چند بہت ہی غیر اہم فروع تک محدود رہ گئی ہے؟ یہ کیا خدا کا قہر ہے کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوق عبادت، شوق نماز، راستی، امانت و دیانت، بے نفسی، ایثار، انکسار، فیاضی، ہمدردی، غمگساری، سادگی، بے خوفی، خشیت الٰہی، تمام "محکمات" کو بھول کر یا قصداً بھلا کر، سارا زور طبیعت، زور زبان، زور قلم چند اختلافی "متشابہات" کی موشگافی میں صرف فرما رہے ہیں اور اسی کو اپنے نزدیک دین کی خدمت سمجھ رہے ہیں!

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۱۵۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ نصر

بزرگوں سے سورۂ نصر کے بے شمار فائدے منقول ہیں۔ اس سورت کے ورد کرنے سے کامیابیاں ملتی ہیں اور فتوحات حاصل ہوتی ہیں، اگر اس سورت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھا جائے تو کاروبار میں اضافہ ہوتا ہے اور تمام مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کی جائے اور ہر مبین پر سورۂ نصر کو ۱۱ مرتبہ پڑھا جائے پھر سورۂ یٰسین مکمل ہونے کے بعد آخر میں پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے اور اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھا جائے تو زبردست مقبولیت ملتی ہے اور تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوتی ہے۔

تسخیر خلائق کا ایک اور عمل بزرگوں سے منقول ہے، وہ یہ سورۂ نصر کے چار نقش روزانہ چاروں عناصر سے بنائے جائیں اور مذکورہ عمل پڑھنے کے بعد ان نقوش پر دم کر دیا جائے۔ اس کے بعد آبی نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دیا جائے، بادی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکا دیا جائے، خاکی نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے زمین میں دبا دیا جائے، اگر اس نقش کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبائیں تو اچھا ہے، آتشی نقش کو اپنے گھر میں دبا دیا جائے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، گیارہویں دن ایک نقش آتشی چال سے سورۂ یٰسین کا بھی بنائیں اور ایک نقش زائد آتشی چال سے سورۂ نصر کا بھی بنائیں، پھر ان دونوں نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوگی۔ مخلوق مسخر ہوگی اور عزت و مقبولیت میں زبردست اضافہ ہوگا، آتشی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۰	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۲۹	۱۵۳۵
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۸
۱۵۳۳	۱۵۲۷	۱۵۲۶	۱۵۳۸

آبی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۷	۱۵۲۳	۱۵۳۰	۱۵۳۴
۱۵۲۹	۱۵۳۵	۱۵۳۶	۱۵۲۴
۱۵۳۲	۱۵۲۸	۱۵۲۵	۱۵۳۹
۱۵۲۶	۱۵۳۸	۱۵۳۳	۱۵۲۷

بادی چال سے نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۲۶	۱۵۳۲	۱۵۲۹	۱۵۳۷
۱۵۳۸	۱۵۲۸	۱۵۳۵	۱۵۲۳
۱۵۳۳	۱۵۲۵	۱۵۳۶	۱۵۳۰
۱۵۲۷	۱۵۳۹	۱۵۲۴	۱۵۳۴

خاکی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۳۳	۱۵۲۷	۱۵۲۶	۱۵۳۸
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۸
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۲۹	۱۵۳۵
۱۵۳۰	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳

سورۂ یٰسین کا نقش آتشی چال سے یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۳۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۳۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۳۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۳۸	۵۵۳۵۹

توجہ طلب

اس ماہ روحانی ڈاک کے کالم میں ان عنوانات کے تحت سوال وجواب پڑھئے۔

۱	طالب علمانہ اشکال
۲	خوامخواہ کی سوچ
۳	روحانی عملیات سے متعلق سوال درسوال
۴	روحانیتِ عملیات پر شبہ بھی اس کی طرف داری بھی
۵	کم فہمی کے فتنے
۶	یہ ہمارے مفتی حضرات
۷	من گھڑت باتیں
۸	پھر وہی مخالفت
۹	علماء اور علم نجوم
۱۰	روحانی زائچے کی حقیقت
۱۱	شرک اور توحید کا فرق
۱۲	علم الاعداد اور علماء
۱۳	علم نجوم پر دلائل کی طلب
۱۴	۷۸۶ اور ہرِ کرشنا
۱۵	تعویذ کی مخالفت
۱۶	یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور
۱۷	مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ کن اصطلاح
۱۸	مولانا اخلاق حسین قاسمی کی وضاحتیں
۱۹	تعویذ گنڈہ کی شرعی حیثیت
۲۰	چھلہ، تانت اور دھاگے
۲۱	قرآن تعویذ کی حقیقت
۲۲	تعویذ اور گنڈے کے مفاسد

امداد روحانی

اکیسویں قسط

بذریعہ آیاتِ ربّانی

حسن الہاشمی

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ فَاللّٰہُ خَیۡرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ۔ (سورۂ یوسف)

اس آیت میں حق تعالیٰ کی کئی صفات کا تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک صفت تو یہ ہے کہ تمام بھلائیوں کا سرچشمہ اللہ کی ذات گرامی ہے، تمام بھلائیوں اور اچھائیوں کے سوتے اسی چشمے سے پھوٹتے ہیں۔ دوسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ اپنے بندوں کا محافظ ہے، اس کی اگر نظر کرم نہ ہو تو کون آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ تیسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حد سے زیادہ رحم کرنے والا اور چوتھی صفت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے، رحم و کرم کے معاملے میں کوئی اس کی برابری نہیں کرسکتا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کا ورد سو مرتبہ رکھے گا تو وہ تمام فتنوں سے، ریشہ دوانیوں سے اور آسمانی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سفر پر جانے سے پہلے اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرلے تو دوران سفر حادثوں سے اس کی حفاظت رہے۔

اکابرین کا دعویٰ یہ ہے کہ اس آیت کے بہ کثرت پڑھنے سے نہ صرف یہ کہ جسمانی امراض سے حفاظت ہوتی ہے بلکہ روحانی امراض سے بھی انسان محفوظ رہتا ہے۔ جیسے آسیبی اثرات، جادو ٹونے کی لعنت، نظر بد وغیرہ۔ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھنے کا بھی معمول رکھیں تو سکون و عافیت کی دولت سے سرفراز رہیں اور ناگہانی حادثوں سے بطور خاص حفاظت رہے۔

اس آیت کا نقش تمام روحانی اور جسمانی امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور روحانی امراض، آفتوں سے ذریعہ نجات بنتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۰	۴۴۴	۴۴۱	۴۲۸
۴۴۲	۴۳۷	۴۳۱	۴۴۳
۴۳۶	۴۳۹	۴۲۶	۴۴۲
۴۲۵	۴۴۳	۴۳۵	۴۴۰

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

فَاللّٰہُ خَیۡرٌ	حَافِظًا	وَّھُوَ	اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ
۱۸	۵۸۸	۹۵۸	۹۸۹
۵۸۷	۱۵	۹۹۲	۹۵۹
۹۹۱	۹۶۰	۵۸۶	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۴	۸۴۷	۸۵۲
۸۴۹	۸۵۱	۸۵۳
۸۵۰	۸۵۵	۸۴۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ن یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۳	۴۳۹	۴۳۷	۴۴۴
۴۴۵	۴۳۶	۴۴۲	۴۳۰
۴۴۰	۴۳۲	۴۴۳	۴۳۸
۴۳۵	۴۴۶	۴۳۱	۴۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۴۸	۸۵۳	۸۵۲
۸۵۵	۸۵۱	۸۴۷
۸۵۰	۸۴۹	۸۵۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۴	۴۳۰	۴۳۸	۴۴۱
۴۳۷	۴۴۲	۴۴۳	۴۳۱
۴۳۹	۴۳۶	۴۳۲	۴۴۶
۴۳۳	۴۴۵	۴۴۰	۴۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۲	۸۵۳	۸۴۸
۸۴۷	۸۵۱	۸۵۵
۸۵۴	۸۴۹	۸۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۰	۴۳۵	۴۳۳	۴۴۵
۴۳۲	۴۴۶	۴۳۹	۴۳۶
۴۴۳	۴۳۱	۴۳۷	۴۴۲
۴۳۸	۴۴۱	۴۴۴	۴۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵۰	۸۵۵	۸۴۸
۸۴۹	۸۵۱	۸۵۳
۸۵۴	۸۴۷	۸۵۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر دگنی ہوجائے۔

قرآن حکیم کی ایک آیت ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. (سورۂ بنی اسرائیل)

اس آیت کا ورد کرنے سے انسان کی تندرستی بحال رہتی ہے، اگر اس آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا جائے تو انسان تمام امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جگہ وبا یا طاعون پھیل رہا ہو تو اس آیت کو روزانہ ۱۹۶۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ جس گھر میں اس آیت کا ورد انیس سو ساٹھ مرتبہ ہوگا وہ گھر اور اس گھر کے تمام افراد وبائی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔

اس آیت کا نقش تمام امراض میں وسیلۂ نجات ثابت ہوتا ہے اور انسان کو دولت شفا میسر آتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، م، ف یا ذ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۹۶	۴۹۲	۴۸۹
۴۹۳	۴۸۸	۴۸۳	۴۹۵
۴۸۷	۴۹۰	۴۹۸	۴۸۴
۴۹۷	۴۸۵	۴۸۶	۴۹۱

اس آیت کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ	مَا هُوَ شِفَاءٌ	وَرَحْمَةٌ	لِلْمُؤْمِنِينَ
۶۵۵	۲۵۵	۶۱۶	۴۳۳
۲۵۴	۶۵۲	۴۳۶	۶۱۷
۴۳۵	۶۱۸	۲۵۳	۶۵۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۶	۶۴۹	۶۵۴
۶۵۱	۶۵۳	۶۵۵
۶۵۲	۶۵۷	۶۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت یا ض ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۶	۴۸۸	۴۹۰	۴۸۵
۴۸۲	۴۹۳	۴۸۷	۴۹۷
۴۸۹	۴۹۵	۴۸۴	۴۵۱
۴۹۲	۴۸۳	۴۹۸	۴۸۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۴	۶۵۵	۶۵۰
۶۴۹	۶۵۳	۶۵۷
۶۵۶	۶۵۱	۶۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۲	۴۸۹	۴۸۲	۴۹۶
۴۸۳	۴۹۵	۴۹۳	۴۸۸
۴۹۸	۴۸۴	۴۸۷	۴۹۰
۴۸۶	۴۹۱	۴۹۷	۴۸۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۴	۶۵۵	۶۵۰
۶۴۹	۶۵۳	۶۵۷
۶۵۶	۶۵۱	۶۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، خ، ع، غ، ر یا ل ہو، ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۱	۴۸۶	۴۸۵	۴۹۷
۴۸۴	۴۹۸	۴۹۰	۴۸۷
۴۹۵	۴۸۳	۴۸۸	۴۹۳
۴۸۹	۴۹۲	۴۹۶	۴۸۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۵۲	۶۵۷	۶۵۰
۶۵۱	۶۵۳	۶۵۵
۶۵۶	۶۴۹	۶۵۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل مذکورہ آیت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے، یہ نقش کالے کپڑے میں پیک ہوکر گلے میں ڈالنے چاہئیں یا بازو پر باندھنے چاہئے۔ پینے والے نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی ۳ دن تک دن میں دوبار صبح شام پینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مفتی سلمان صاحب منصوری پوری کے مضمون کا جائزہ

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا سلسلہ دوسرے فیشنوں کی طرح پورے شباب پر ہے، جن لوگوں کو توحید وسنت کی ہوا تک نہیں لگی وہ بھی از راہ دکھاوا تعویذ گنڈوں کی مخالفت کر کے اپنے متقی ہونے کا ثبوت فراہم کرتے رہتے ہیں، میدان مخالفت میں ایسے ہی لوگ زیادہ دندنا رہے ہیں، جن کو اللہ کے سادہ لوح بندے متقی اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہیں یا پھر وہ خود ہی اپنے بارے میں اس خوش گمانی کا شکار ہیں کہ وہ صاحب تقویٰ ہو چکے ہیں اور فرشتے ان کے بھیگے ہوئے دامن کو نچوڑ کر وضو کرنے کے لئے بے تاب ہیں، جب انسان اس طرح کی خوش گمانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس سے ہزاروں طرح کی حماقتیں سرزد ہونے لگتی ہیں لیکن مشکل یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ان حماقتوں کا ادراک نہیں کر پاتے، بلکہ ان حماقتوں کو بھی وہ کرامتوں کا نام دے کر اپنی خود ساختہ بزرگی میں اضافہ کر لیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں عبادت اور ریاضت کے سارے داؤ پیچ سے صرف وہ اور ان کا طبقہ واقف ہے، باقی ساری دنیا نماز روزے کے نام پر جھک کر رہی ہے۔ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں غیر مقلدین اور سلفی حضرات تو سر سے پیروں تک ظلم اور ناانصافی کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں، لیکن جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت اور دیگر جماعتوں کے بعض چھٹ بھیئے بھی اس مخالفت میں ساجھے داری کرتے نظر آتے ہیں، ان مخالفین میں زیادہ تعداد ان ہی لوگوں کی ہے جو علم ومعرفت سے قطعاً نابلد ہیں اور توحید وسنت سے کافی حد تک کورے ہیں، لیکن ہمارے دور کی مشکل یہ ہے کہ نیکی کے راستے پر چند قدم چلنے کے بعد اکثر لوگ خود کو امام ابوحنیفہ یا حسن بصری سمجھنے لگتے ہیں اور ان کا گمان اپنے بارے میں یہ ہو جاتا ہے کہ بس ان کی ساری خطائیں معاف کر دی گئی ہیں اور ان کا شمار ان بزرگوں میں ہو چکا ہے جن سے آخرت میں کوئی حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے۔

شیطان لعین نے بخشا کسی طبقے کو نہیں ہے، ضدی اور ہٹ دھرم قسم کے لوگوں نے تو تعویذ گنڈوں کا مذاق اڑایا ہی ہے، جاہل اور عقل باختہ لوگ تو اس میدان مخالفت کا شہسوار بنے ہوئے ہی ہیں لیکن صاحب علم اور صاحب تقویٰ لوگوں کی بھی ایک جماعت نہ جانے کیوں اور خدا ہی جانے کس لئے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کر کے اپنے تئیں مگن نظر آتی ہے۔ علم سے کورے اور عقل سے پیدل لوگوں کے کسی اعتراض کو اہمیت دینا تو بجائے خود نادانی ہے اور غیر مقلدین اور سلفی حضرات سے اُلجھنا بھی ایک طرح کا دیوانہ پن ہے لیکن وہ لوگ جنہیں دنیا ارباب علم اور ارباب تقویٰ میں شمار کرتی ہے اور وہ یقیناً قابل احترام لوگوں میں گردانے جاتے ہیں اور ہم جیسے طالب علم بھی انہیں صاحب علم، صاحب رائے، صاحب معرفت اور صاحب ورع سمجھتے ہیں وہ بھی جب جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں مخالفین کے ساتھ لے سے لے ملانے کی حرکت کرتے ہیں تو حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی۔

مراد آباد کے مفتی سلمان صاحب منصور پوری کا ایک مضمون ہماری نظروں سے گزرا ہے، یہ مضمون ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد کے جون کے شمارے میں چھپا ہے، اس مضمون کو چھاپنے کی نیت کچھ بھی رہی ہو لیکن اس مضمون کی اشاعت سے طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

دوسری ضرورتوں کی طرح تعویذ گنڈوں کی ضرورت بھی آج گھر گھر میں محسوس ہو رہی ہے اور اس ضرورت کو پوری کرنا بھی ضروری ہو گیا ہے، اگر اس ضرورت کو صحیح طریقوں سے پورا نہ کیا گیا تو پھر اللہ کے ضرورت مند بندے جو روحانی علاج کی ضرورت محسوس کریں گے وہ غلط لوگوں کی دکانوں میں پہنچیں گے اور وہاں جا کر وہ اپنے پیسے تو برباد کریں گے ہی اس کے ساتھ ساتھ اپنے عقیدوں اور اپنی غیرتوں کو بھی نیلام کر کے آئیں گے۔ آج مسلمان مردوں اور عورتوں کی ایک کھیپ کی کھیپ غلط قسم کے پنڈتوں اور بازاری قسم کے سفلی عاملوں کی چوکھٹوں کے چکر لگا رہی ہے، یہ لوگ اپنی جیبیں بھی کنوار ہے ہیں اور اپنے عقائد کی بھی ایسی کی تیسی کرا رہے ہیں، جب تک صحیح عاملوں کی ایک جماعت معاشرے میں روحانی علاج کی خدمت انجام نہیں دے گی، برے اور عیار ومکار قسم کے عاملوں سے محفوظ رہنا ممکن نہیں ہوگا۔ مفتی سلمان

صاحب جیسے لوگ مخلص ہیں اور علم کے ساتھ ساتھ عقل وخرد کی دولتوں سے بھی سرفراز ہیں، انہیں اچھے برے کی تمیز بھی ہے، لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے سے انہیں کیا ملتا ہے، ہمارے بالکل بالکل سمجھ میں نہیں آتا، اس طرح کے مخالفانہ مضامین سے ان سلفیوں کو کمک پہنچتی ہے جو ہمارے بزرگوں اور ہمارے علماؤں کی مخالفت میں ایک مدت سے رطب اللسان ہیں اور جو حقائق اور شواہد سے بے پرواہ ہوکر صرف مخالفت کی جگالی کرتے رہتے ہیں اور اپنے پٹارے میں سے ایسی ایسی حدیثیں نکال کر لاتے ہیں جو ذخیرۂ احادیث میں تلاش کرنے سے بھی کہیں نہیں ملتیں۔

مفتی سلمان صاحب کا مضمون تضاد سے بھرا ہوا ہے، انہوں نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ تعویذ گنڈوں کی زبردست تائید بھی کی ہے۔

مفتی سلمان صاحب اپنے مضمون کے شروع میں رقم طراز ہیں:

> جب نظر لگنا برحق ہے تو اس کے اُتارنے کی بھی تدبیر کرنی چاہئیں اور چونکہ یہ ایک غیر محسوس چیز ہے اس لئے اس کا اتارنا بھی محض حسی دواؤں سے نہیں ہوسکتا، بلکہ مؤثر کلمات سے ہی ہوگا، اسی لئے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنی کلمات وغیرہ کے ذریعہ نظر اُتارنے کا حکم دیا ہے۔

مفتی صاحب نے اپنے مضمون کے اس پیراگراف میں یہ تو تسلیم کرلیا ہے کہ نظر لگ جانا برحق ہے اور اس کا علاج دواؤں سے ممکن نہیں ہے، لیکن انہوں نے اس پیراگراف میں یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ ایک غیر محسوس چیز ہے۔ جب کہ نظر بد محسوس ہوتی ہے، اس کو غیر محسوس کہنا غلط ہے، جب کسی کو نظر لگتی ہے تو اس کو خود محسوس ہوتا ہی ہے کہ شاید اسے کسی کی نظر لگ گئی ہے، بلکہ دوسرے دیکھنے والے بھی یہ محسوس کرلیتے ہیں کہ اس کو نظر لگ گئی ہے، کیوں کہ نظر لگنے کے بعد چہرہ مرجھا جاتا ہے، کچھ چہرے پر پیلا پن بھی ظاہر ہونے لگتا ہے اور کچھ جسم عجیب طرح کی تھکاوٹ بھی محسوس کرنے لگتا ہے، نظر بد سے صرف صحت ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ کاموں میں بھی خلل پیدا ہوجاتا ہے۔ نظر اگر کاروبار کو لگ جائے تو چلتا ہوا کاروبار متاثر ہوجاتا ہے، نظر لگ جانے کے بعد چلتی ہوئی دکان ٹھپ ہوجاتی ہے، جس دکان پر گراہکوں کا ہجوم لگا رہتا تھا وہاں گراہک آنے بند ہوجاتے ہیں، یہ سب کچھ نظر بد کے بعد ہوتا ہے اور یہ کچھ صاف طور پر محسوس بھی ہوتا ہے اس کو غیر محسوس کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے، محسوس ہونے اور معلوم ہونے میں یقیناً فرق ہے، اگر مفتی صاحب یہ فرماتے کہ نظر محسوس تو ہوتی ہے لیکن معلوم نہیں ہوتی یہ کھلی آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی تو بھی ٹھیک ہوتا، لیکن مفتی صاحب کا یہ فرمانا کہ نظر ایک غیر محسوس چیز ہے، شاید انداز بیان کی کھلی غلطی ہے۔

ایک شاعر نے کہا تھا کہ:

> محبت تیرے جلوے کتنے رنگا رنگ جلوے ہیں
> کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

اس شعر میں شاعر محبت کے دو جلوؤں کی بات کر رہا ہے کہ وہ جلوہ جو ابتدا میں صرف ہلکا سا محسوس ہوتا اور ایک وہ جلوہ جو دیوانگی کی حد تک بڑھ کر صاف طور پر معلوم ہونے لگا ہے، لیکن جو چیز عشق ومحبت کی ابتدا میں محسوس ہوتی ہے وہ بھی دوسروں کو محسوس ہوجاتی ہے اور دیکھنے والی آنکھوں کو نظر بھی آتی ہے، بے شک اس نظر بد کا علاج دواؤں سے ممکن نہیں ہے، بلکہ قرآن حکیم کی آیتوں یا اسماءِ حسنیٰ ہی سے ممکن ہے۔ مفتی صاحب نے دواؤں کے ساتھ "حسی" کا اضافہ بھی خواہ مخواہ کیا ہے کیونکہ وہ کلمات جو نظر اتارنے کا ذریعہ بنتے ہیں وہ بھی حسی ہوتے ہیں، بلکہ ان میں حس کمال درجے تک موجود ہوتی ہے، جب کہ دوائیں تو قطعاً بے حس ہوتی ہیں، وہ صرف اللہ کے حکم سے ذریعۂ شفا بنتی ہیں، ان میں بذات خود مرض کو دفع کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

مفتی صاحب کو یہاں یہ فرمانا چاہئے تھا کہ جو دوائیں دوسرے جسمانی امراض میں ذریعۂ نجات بن جاتی ہیں وہ نظر بد کو دور نہیں کرسکتیں کیوں کہ یہ ایک روحانی مرض ہے اور یہ مرض صرف دعا اور صرف جھاڑ پھونک کے ذریعہ ہی دور ہوسکتا ہے، لیکن چونکہ مفتی صاحب کو روحانی مرض اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنی تھی اس لئے انہوں نے یہاں ان دونوں باتوں سے احتراز برتا۔

قارئین مفتی صاحب کا یہ جملہ نوٹ رکھیں کہ مفتی صاحب نے یہ لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے قرآنی آیات کے ذریعہ نظر اُتارنے کا حکم دیا ہے، یعنی صرف اجازت نہیں دی، بلکہ حکم دیا ہے۔ جو پیغمبر علیہ السلام کا حکم دین وشریعت کا حصہ بن جاتا ہے اور پھر اس سے مفر اختیار کرنا دین وشریعت سے بغاوت کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

مفتی سلمان صاحب اگلی سطور میں فرماتے ہیں:

> ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا

جس کے چہرے پر نظر کا اثر تھا، یعنی پیلا پن تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لئے جھاڑ پھونک کراؤ اسے نظر لگ گئی ہے۔ (بخاری شریف: ۸۵۴/۲)

مفتی صاحب کی تحریر کردہ ان سطور سے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ نظر بد غیر محسوس چیز نہیں ہوتی، بلکہ یہ نظر زدہ انسان کے چہرے پر صاف طور پر دکھائی بھی دیتی ہے اور اندازہ کرنے والے یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ اس انسان کو کسی کی نظر لگ گئی ہے، کیونکہ نظر لگنے سے انسان کا چہرہ پہلے جیسا نہیں رہتا، وہ پیلا پڑ جاتا ہے اور کملا جاتا ہے، اس روایت سے صاف طور پر یہ بھی مترشح ہوجاتا ہے کہ نظر لگنے پر جھاڑ پھونک کرانے کا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، اگر اس کو حکم نہیں صرف مشورہ بھی مانیں تب بھی یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ جھاڑ پھونک کرنا اور کرانا طریقہ نبوی کا ایک حصہ ہے، اس کو ناجائز سمجھنا قطعاً غلط ہے۔ جو لوگ جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنے میں غنڈہ گردی پہ اتر آتے ہیں ان کو چپ کرنے کے لئے بخاری شریف کی یہی ایک روایت کافی ہے۔

اس کے بعد مفتی صاحب فرماتے ہیں:

حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جعفر (رضی اللہ عنہ) کی اولاد کو بد نظر لگ گئی ہے تو میں کیا ان کے لئے رقیہ (جھاڑ پھونک) کرسکتی ہوں؟ تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

نَعَمْ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ.

(مسلم شریف: ۲۲۰/۲، ابن ماجہ شریف: ۲۵۱، موطا امام مالک ۳۷۴)

ہاں، جھاڑ پھونک کراؤ، کیونکہ اگر کوئی چیز قضاء قدر کو بدل سکتی ہے تو نظر ضرور بدل دیتی۔ (قضاء قدر کو کوئی نہیں بدل سکتا)

اس روایت سے اور بھی اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ نظر لگ جاتی ہے اور نظر لگنے سے تندرستی وغیرہ کو نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور نظر لگ جانے کی صورت میں جھاڑ پھونک کرانے کی اجازت بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمادی ہے اور ساتھ ساتھ آپ نے یہ تک فرمادیا ہے کہ قدرت کے فیصلے کو کوئی چیز بدل دینے پر قادر ہوتی تو وہ نظر ہی ہوتی۔ اس واضح روایت کے بعد بھی وہ سلفی حضرات جو جھاڑ پھونک کے خلاف لاٹھیاں لئے نہ جانے کب سے دوڑ رہے ہیں، کس قدر غلط روش ہے، اس کا مطلب صاف طور پر یہ ہے کہ جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنے والے حضرات احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی پرواہ نہیں کرتے، بلکہ یہ اپنے نفسوں کے غلام ہیں اور جس کو یہ پسند نہیں کرتے بس اس کے خلاف غل غپاڑہ کرنے ہی میں انہیں مزہ آتا ہے اور اس کو یہ پرہیزگاری سمجھتے ہیں جب کہ یہ پرہیزگاری نہیں بلکہ یہ ایک بیماری ہے اور بیماری بھی لاعلاج۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

اور بعض روایات میں ہے کہ نظر اتارنے کے لئے جس شخص کی نظر لگ گئی ہے، اگر اس کے بدن کا دھوون حاصل کرکے منظور الیہ پر ڈالا جائے تو اس عمل کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسلم شریف ۲۲۰/۲)

گویا کہ نظر اتارنے کی یہ بھی ایک تدبیر ہے۔

ان حوالہ جات سے یہ اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے کہ نظر اتارنے کے متعدد طریقے بزرگوں سے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اور یہ تمام طریقے جھاڑ پھونک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان طریقوں کو رد کرنے والا وہی شخص ہوسکتا ہے جسے نہ اپنے اکابرین سے انسیت ہو اور نہ جسے احادیث رسول کا پاس ہو، سلفی حضرات کا بظاہر دعویٰ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ حدیث رسولؐ کے سوا کسی کی تقلید نہیں کرتے لیکن جب تحقیقات سامنے آتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تقلید نہیں کرپاتے، جب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر کا لگنا اور نظر اتارنے کے لئے جھاڑ پھونک کرانا ثابت ہے تو پھر مطلقاً جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا چہ معنی دارد؟

مفتی سلمان صاحب کا اگلا پیراگراف یہ ہے۔

علاوہ ازیں حضرات علماء و مشائخ سے نظر اتارنے کی الگ الگ تدبیریں منقول ہیں، مثلاً شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ کا محبوب عمل ہے کہ جس شخص کو نظر لگ جائے تو اسے ۱۱ سرخ مرچیں ڈنٹھل سمیت لے کر ہر مرچ پر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر پورے بدن پر اتاریں اور پھر سب مرچوں کو آگ میں جلادیں اور تین دن تک ہر روز یہی عمل کریں، تو انشاء اللہ نظر کا اثر جاتا رہے گا۔

نیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب اعمال قرآنی اور بہشتی زیور میں نظر اتارنے کی متعدد تدبیریں درج ہیں۔

اس کے علاوہ جو بھی طریقہ تجربہ سے مفید ہو اور اس میں ناموزوں کلمات نہ ہوں اس کے ذریعہ نظر اتارنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اس پیراگراف میں مفتی سلمان صاحب نے مزید یہ وضاحت کردی ہے کہ نظر اتارنے کے متعدد طریقے ہمارے اکابرین سے منقول ہوتے چلے آرہے ہیں اور یہ سب کے سب شرعاً جائز ہیں، انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر وہ طریقہ جو تجربتاً سودمند ہو اور جس میں ایسے کلمات شامل نہ ہو جنہیں غیر موزوں کہا جاسکے اس طریقے کو اختیار کرنے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے، سچ تو یہی ہے کہ روحانی امراض سے نجات حاصل کرنے کے لئے توحید وسنت کو پیش نظر رکھ کر ہمارے بزرگوں نے اپنے گہرے تجربات کا جو اثاثہ چھوڑا ہے اس پر شک کرنا یا اس کو غلط سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور ان جیسے سیکڑوں اکابرین توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شدت سے پابند تھے اور دانستہ اور غیر دانستہ ایسا کوئی کام نہیں کرتے تھے جو توحید وسنت کے منافی ہو، ان حضرات اکابر نے اپنی ذاتی بیاضوں میں نظر بد اور اثرات بد اتارنے کے ہزاروں طریقے امت مسلمہ تک پہنچائے ہیں اور تجربتاً یہ سب طریقے مفید اور مؤثر ثابت ہوئے ہیں، لیکن جن حضرات کے دماغوں میں خلل ہے اور جو عقل کے نام پر دیوانگی کی باتیں کرتے ہیں ان سب کا شور وہنگامہ جھاڑ پھونک کے خلاف آج بھی جاری ہے اور وہ اپنے اس غیر سنجیدہ اختلاف کو توحید وسنت کی خدمت سمجھ کر عرصہ دراز سے جاری رکھے ہوئے ہیں، حق تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے دفتر کے دفتر ناکافی ہیں، کیونکہ جب کوئی فرد یا کوئی گروہ نہ سمجھنے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اس کو سمجھانا قطعاً ناممکن اور بعید عقل ہوا کرتا ہے۔

جھاڑ پھونک کے بعد مفتی سلمان منصور پوری صاحب تعویذ باندھنے یا لٹکانے سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> اوپر صحیح اور معتبر دلائل سے جھاڑ پھونک کا مشروع ہونا ثابت ہوچکا ہے جس سے انکار کی گنجائش نہیں اب یہاں ایک بحث یہ ہے کہ جن کلمات سے دم کیا جارہا ہے اگر ان صحیح کلمات کو لکھ کر بدن میں لٹکا دیا جائے جس کو عرف عام میں "تعویذ" کہا جاتا ہے تو شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟ تو اس بارے میں دور صحابہ ہی سے اختلاف چلا آرہا ہے۔

حضرت مفتی سلمان صاحب کی اس گفتگو سے اپنے سر میں تولہ بھر عقل رکھنے والا کوئی بھی انسان یہ سمجھ جائے گا کہ تعویذ بعد کے زمانہ میں ایجاد ہونے والی چیز نہیں ہے بلکہ تعویذوں کا سلسلہ دور صحابہ ہی سے چل رہا ہے اگر تعویذوں کا ذکر وفکر اصحاب رسولؐ کے دور میں نہ ہوتا تو پھر اس بارے میں اختلاف ہی کیوں ہوتا؟ بے شک بعض اصحاب رسول تعویذوں کے بارے میں بہت محتاط تھے وہ تعویذ باندھنے یا لٹکانے کے قائل نہیں تھے، لیکن بعض صحابہ اس بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے، وہ تعویذ باندھنے اور لٹکانے کے نہ صرف قائل تھے بلکہ انہوں نے خود بھی تعویذوں کا استعمال کیا ہے، اگر تعویذ مطلقاً ناجائز ہوتے تو ایک صحابی سے بھی اس بات کی امید نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ تعویذوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے اور اس کو جائز قرار دیتے۔ جو حضرات تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھیاں اٹھائے پھر رہے ہیں اور تعویذ گنڈوں کو شرک ثابت کرنے میں پاگل پن کا مظاہرہ کررہے ہیں وہ دراصل ان صحابہ پر بھی شرک وبدعت کا الزام لگا رہے ہیں جو تعویذ گنڈوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے، اگر تعویذ گنڈے شرک ہوتے تو کسی ایک صحابی سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ وہ تعویذوں کا دفاع کرے گا اور اس کو جائز قرار دے گا۔

مفتی سلمان صاحب اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف یہ رائے منسوب ہے کہ وہ مطلقاً تعویذ لٹکانے کو منع فرماتے تھے اور اس کی دلیل میں وہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے جو ان کی اہلیہ محترمہ حضرت زینبؓ کے حوالے سے منقول ہے جسے اس مضمون کے شروع میں تحریر کیا گیا ہے لیکن اس واقعہ کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ جس ڈورے کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کاٹ کر پھینک دیا تھا وہ ایک یہودی کا دیا ہوا تھا، جس کے بارے میں یہ تحقیق نہ تھی کہ وہ کس کلمات پر مشتمل ہے اس لئے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیش نظر تعویذ کا عدم جواز ان صورتوں تک محدود ہو جو یقینی طور پر کلمات حق پر مشتمل نہ ہوں۔

اس پیراگراف میں مفتی سلمان صاحب نے خود یہ فرمادیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کے گلے میں سے جو لٹکا ہوا تعویذ نکال کر پھینک دیا تھا وہ کسی یہودی کا دیا ہوا تھا، ظاہر ہے کہ یہودی کا دیا ہوا تعویذ قرآنی کلمات پر مشتمل نہیں ہوگا، اگر اس تعویذ میں قرآن کی آیات لکھی ہوئی ہوتیں ہوتو اور پھر بھی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ تعویذ گلے میں سے نکال کر پھینک دیتے تو پھر یہ شور مچانا درست ہوتا کہ عبداللہ ابن مسعودؓ مطلقاً تعویذ گنڈوں کے مخالف تھے۔ روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ تعویذ ایک یہودی کا دیا ہوا تھا اور یہودی کا دیا ہوا تعویذ کلمات حق پر مشتمل نہیں ہوگا۔ اس تعویذ کو ایک عبداللہ ابن مسعودؓ ہی کیا کوئی بھی صحابی برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ اس روایت کے پیش نظر مخالفین کا یہ شور مچانا کہ عبداللہ ابن مسعودؓ تعویذوں کے قائل نہیں تھے اور تعویذ گلے میں سے نکال کر پھینک دیا کرتے تھے، ایک ناروا بات ہے اور اس ایک روایت کو لے کر پوری امت کو مغالطے میں رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

مفتی سلمان صاحب مزید حاشیہ آرائی کرتے ہیں:

> اس کے برخلاف صحابیٔ رسولؐ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا معمول صراحت کے ساتھ منقول ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم کردہ دعائیہ کلمات لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔ روایت حسب ذیل ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یُعَلِّمُھُمْ مِنَ الْفَزْعِ بِکَلِمَاتِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ بن عمرو یُعَلِّمُھُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِیْہِ وَمَنْ لَمْ یَعْقِلْ کَتَبَہٗ فَاَعْلَقَہٗ عَلَیْہِ.

(داؤد شریف: ۲/۵۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے لوگوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے (جن کا ترجمہ یہ ہے) میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے ذریعہ اللہ کے غصے سے اور اللہ کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسہ انگیزیوں سے اور شیطان کے سامنے آنے سے پناہ چاہتا ہوں اور حضرت عبداللہ ابن عمروؓ اپنی اولاد میں سے جو سمجھ دار بچے ہوتے تھے انہیں یہ کلمات سکھا کر زبانی یاددہانی کرادیتے تھے اور جو بچے بے شعور ہوتے تھے، ان کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر تعویذ کے طور پر ڈال دیتے تھے۔

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد مفتی سلمان صاحب فرماتے ہیں:

> نیز علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ دردِزہ میں مبتلا عورت کے لئے ولادت میں آسانی کے واسطے ایک تعویذ لکھ کر اس کے بازو پر باندھ دیتے تھے اور بعض روایات میں ہے کہ اس تعویذ کو گھول کر پلانے اور تعویذ کے پانی کو مذکورہ عورت کی رانوں وغیرہ میں چھڑکنے کا حکم دیتے تھے۔

دیکھئے مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۹/۶۴، ۶۵ (مطبوعہ الرماشۃ العامۃ لشؤان الحرمین الشریفین)

اس روایت سے نہ صرف یہ کہ تعویذ کا باندھنا جائز ثابت ہوتا ہے بلکہ تعویذ گھول کر پلانا اور اس کا پانی چھڑکنے کا جواز بھی ثابت ہوجاتا ہے۔ عقل عامہ بھی یہ بات مانتی ہے کہ جو کلمات حق ہوتے ہیں موثر ہوتے ہیں، ان کو برکۃً پاس رکھنا ان کو اپنے گھروں میں لٹکانا اور ان کو پانی میں گھول کر پینا اور چھڑکنا قرین عقل ہے اور اسی بنیاد پر طغرے گھروں میں آویزاں کئے جاتے ہیں اور بزرگوں کی تحریروں کو بطور تبرک سنبھال کر رکھا جاتا ہے، ان چیزوں کی مخالفت وہی لوگ کرسکتے ہیں جو نہ روایات کو تسلیم کرتے ہیں اور نہ عقل عامہ کو مانتے ہوں، ایسے لوگوں کی نفس پرستی نے امت مسلمہ میں جو مغالطے اور مخمصے پھیلائے ہیں اس سے ساری دنیا واقف ہے۔

مفتی سلمان صاحب نے یہاں تک کی گفتگو کے بعد جو ریمارک دیا ہے اس نے اختلاف بے جا کی گرد کو کافی حد تک صاف کردیا ہے اور اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ تعویذات کا سلسلہ قطعاً جائز ہے اور تعویذوں کے خلاف جو شور وغل مچ رہا ہے اس کی حیثیت ناجائز ہنگامے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

> ان روایات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک صحیح کلمات پر مشتمل تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں تھا، جمہور علماء کی رائے بھی یہی ہے، البتہ سعودی عرب کے بعض سلفی علماء بہت شدت کے ساتھ ہر طرح

کے تعویذ کا انکار کرتے ہیں، لیکن دلائل کی رو سے یہ شدت روا نہیں، خود علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ فتاویٰ میں صراحت کے ساتھ تعویذ کا جواز منقول ہے۔

یہاں تک کی گفتگو میں مفتی سلمان صاحب نے کھل کر تعویذوں کا دفاع کیا ہے اور ان کی تحریر حق وصداقت پر مبنی رہی ہے، اس کے بعد نہ جانے کیوں ان کے تیور کچھ بدل گئے ہیں، شاید کہ وہ سعودی عرب کے سلفی علماء سے مرعوب ہوگئے ہوں یا شاید کہ وہ انہیں ناراض کرنا خلاف مصلحت سمجھتے ہوں، انہوں نے ذرا سا رنگ بدلا اور اگلی تحریر یوں حوالۂ قرطاس کی ہے۔

البتہ یہ ضروری ہے کہ جس معاشرے میں شرائط وحدود کا لحاظ کئے بغیر بدعقیدگی کے ساتھ تعویذوں کا رواج ہوجائے تو اس کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہئے اور عوام وخواص کو آگاہ کرنا چاہئے کہ تعویذ اصل نہیں بلکہ اللہ کی قدرت اور اس کا فیصلہ ہی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اگر فیصلہ نہ ہو تو آدمی لاکھ تعویذ کرلے اس سے نہ کسی کی بگڑی بن سکتی ہے اور نہ بنی ہوئی زندگی بگڑ سکتی ہے۔

مفتی سلمان صاحب سے ادباً ہماری گزارش ہے کہ عوام کی بدعقیدگی محض تعویذوں کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ بدعقیدگی غلط سوچ وفکر اور جہالت فاحشہ کی وجہ سے ہے۔ علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو اس جہالت فاحشہ سے نجات دلانے کی کوشش کریں جس میں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ مفتی صاحب کی اصل مرض پر نظر نہیں ہے، اصل مرض جہالت ہے، غلط طرز فکر ہے، بگڑی ہوئی ذہنیت ہے، ہمیں مسلمانوں کو اس جہالت سے نجات دلانی چاہئے، جس میں مبتلا ہوکر وہ صحیح قسم کی سوچ وفکر سے محروم ہوچکے ہیں، اگر اس مرض کا علاج کرنے کے بجائے ہم بھی سلفی علماء کی طرح تعویذوں کے خلاف غل غپاڑہ مچانے لگیں گے تو سدھار آنے کے بجائے اور مسلم معاشرہ میں نئے نئے بگاڑ پیدا ہوں گے اور نئے نئے فتنے سر ابھاریں گے۔

صرف عملیات کی لائن سے ہی نہیں جہالت بیگم نے ہر جگہ اپنا رول کھل کر ادا کیا ہے، یہ جہالت ہی ہے کہ نیکی اور تقوے کے نام پر طرح طرح کی بدعتیں مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں۔ مفتی صاحب! تعویذوں کی مخالفت کے بجائے ہمیں اس غلط سوچ وفکر کی اصلاح کرنی چاہئے جس نے مسلم معاشرے میں ستم ڈھا رکھے ہیں اور جس غلط سوچ وفکر کی وجہ سے غلط قسم کے عاملین کو اپنی غلط سلط دکانیں چلانے کے مواقعات فراہم ہورہے ہیں، اس بات کو ہم تہہ دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ روحانی عملیات کے لائن میں غلاظت اور گندگی حد سے زیادہ بکھر چکی ہے وہ لوگ جو روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں، وہ لوگ جنہیں نماز روزے کی بھی توفیق نہیں ہوتی وہ لوگ جن کے عقائد قابل مرمت ہیں اور وہ لوگ جنہیں اللہ کے بندوں سے اتنا بھی تعلق نہیں ہے جتنا تعلق صاحب دل لوگوں کو اپنی گلی کے کتے اور بلیوں سے ہوتا ہے وہ لوگ بھی اس میدان میں پوری پوری بے شرمی کے ساتھ اُچھل کود کررہے ہیں، ایسے لوگ عقائد کی بھی مٹی پلید کررہے ہیں، لوگوں کی جیبیں بھی کاٹ رہے ہیں اور اللہ کے بندے اور بندیوں کی عزتیں بھی پامال کررہے ہیں، بیشک اس طرح کے لوگ اس قابل ہیں کہ ان کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا جائے اور ان کی قلعی کھول کر ان کو ایسی سزائیں دی جائیں جو دوسرے لپاٹی لوگوں کے لئے عبرتناک ہوں، غلط لوگوں کو سزائیں دینے کے بجائے غلط سلط اور مشرکانہ عملیات کے خلاف آواز اٹھانے کے بجائے اگر صحیح قسم کے تعویذ اور خدا ترس قسم کے عاملوں کے خلاف بھی مفتی اور مولوی حضرات چھرے اور برچھیاں اٹھا کر دوڑ پڑیں گے تو اس سے سوائے نقصان کے اور کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

محترم مفتی صاحب! ضرورت اس بات کی ہے کہ جب تعویذ اس دور کی ضرورت بن چکا ہے اور اس سے راہ فرار اب ممکن نہیں ہے تو پھر ہم صحیح عاملوں کی ایک کھیپ تیار کریں جو کلام اللہ اور اسماء حسنیٰ اور ایسے کلمات کے ذریعہ علاج کرنے کی جدوجہد جاری رکھے جو توحید وسنت سے متصادم نہ ہوں۔ ہمیں اس کا احساس ہے کہ دوسرے امور کی طرح امت اس بارے میں بھی افراط وتفریط کا شکار ہے، کچھ جیالے تو ایسے ہیں جو تعویذوں کی مخالفت کرنے ہی کو تقویٰ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ عاملوں کے خلاف تو سب وشتم کرتے ہی ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ کلام الٰہی کی توہین کرنے سے بھی باز نہیں آتے، سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کے نقوش کو مشرکانہ قرار دینا، کلام الٰہی کی کھلی توہین ہے۔ خدا کی قسم یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ خبط اور پاگل پن ہے اور بوالہوسی کا ایسا کینسر ہے کہ جس کا علاج اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ ان نادانوں کا اور علم صحیح عقل وخرد سے محروم لوگوں کا گمان یہ ہے کہ تعویذوں سے کوئی بھی فائدہ حاصل ہونا ممکن

نہیں ہے، اس کے برعکس ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی بھی بہتات ہے جو سر کے درد کو بھی جادو کا اثر سمجھتے ہیں اور جس دن ان کی دکان میں بکری نہیں ہوتی تو ان کو فوراً ہی یہ خیال آتا ہے کہ ان کی دکان کی بندش کردی گئی ہے، اسی طرح بے شمار عورتیں جب ان کے بچہ نہیں ہوتا تو ایک دم اس خیال بد کا شکار ہو جاتی ہیں کہ کسی نے ان کی کوکھ بندی کردی ہے وغیرہ۔ یہ دونوں قسم کے لوگ بے شک اور لاریب افراط و تفریط کا شکار ہیں، یہ سمجھ لینا کہ تعویذوں سے کچھ نہیں ہوتا اور یہ سمجھ لینا کہ تعویذوں ہی سے سب کچھ ہوتا ہے، افراط و تفریط ہے۔ اس سے ہٹ کر ایک راستہ اعتدال کا بھی ہے اور ہمارے اکابرین نے اسی راستے کو اختیار کیا تھا، ان کی سوچ یہ تھی کہ تعویذوں سے اسی طرح فائدہ پہنچنے کا امکان ہوتا ہے جس طرح دواؤں اور غذاؤں سے فائدہ پہنچنا ممکن ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے ایسا کبھی نہ کہا نہ سوچا کہ تعویذ ہی ہر مسئلے کا حل ہے، لیکن انہوں نے یہ سوچنے اور کہنے کی بھی کبھی غلطی نہیں کی کہ تعویذوں سے کچھ بننے والا نہیں ہے اور کلام الٰہی پر مشتمل تعویذات بھی مشرکانہ طریق عمل ہے۔

مفتی صاحب! غیر مقلدین سے ہمارا اختلاف بے شمار باتوں میں ہے اور وہاں ہم کسی مصلحت کی بنا پر بھی نرم ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں، فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہو، آمین بالجہر کا مسئلہ ہو یا تراویح میں بیس رکعات کی بات ہو، کہاں، ہم شدید سے شدید تر نہیں ہیں، اگر تعویذ گنڈوں کے معاملے میں بھی ہم اپنی جگہ تنے کھڑے رہیں تو اس میں ہماری آخرت کا بگڑتا کیا ہے؟ جہاں تک غلط قسم کے عاملین اور مشرکانہ قسم کے عملیات کا تعلق ہے تو اس کے خلاف جہاد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس خرافات کے خلاف جہاد اسی وقت ممکن ہے جب ہم نے صحیح عمل کرنے والوں کی ایک جماعت ان کے مقابلے میں کھڑی کردی ہو، خدا کے لئے تعویذوں کے خلاف ایسا ہلکا لفظ زبان سے نہ نکالا کیجئے جس سے مفسدوں کو تقویت مل جائے اور ہمارے سیکڑوں بزرگوں کا تقویٰ مشکوک ہو کر رہ جائے۔

مفتی صاحب! ایک تعویذوں ہی کی بات نہیں ہے، بے شمار جاہلوں اور لاتعداد صاحب علم لوگوں کی سوچ یہ ہے کہ جب وہ بیمار ہو جاتے ہیں تو فلاں ڈاکٹر کی فلاں دوا ہی سے انہیں فائدہ ہوتا ہے تو یہ سوچ بھی اگر دیکھا جائے تو مشرکانہ سوچ ہے، کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ دوا بھی جب ہی فائدہ کرتی ہے جب اللہ چاہے، اگر اللہ کسی مریض کو شفا نہ دینے کا فیصلہ کرلے تو دنیا کی کوئی دوا بھی اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اس دنیا میں ایسے ہزاروں لوگ ہیں جنہیں اصلی گھی اور مکھن کھا کر الرجی ہو جاتی ہے کیوں؟ کیوں کہ اللہ کے حکم کی وجہ سے اصلی گھی اور مکھن ان کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا جب کہ عام طور پر یہ دونوں چیزیں جسم کو تقویت عطا کرتی ہیں۔

اس دنیا میں کوئی انسان کسی بھی معاملے میں کیسا بھی قابل تعریف سبب اختیار کرلے اور کتنی لاجواب قسم کی تدبیر بروئے کار لے آئے، لیکن اس کو اپنے مقصد میں کامیابی اسی وقت ملے گی جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو، صرف تعویذوں ہی کے معاملے میں ایسا سوچنا کہ اصل اللہ کی قدرت ہے، شاید ایک طرح کی مغالطہ دہی ہے۔ اس سے ہر عامل اور ہر مفتی کو گریز کرنا چاہئے، اگر تعویذ کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتے تو کوئی تدبیر، کوئی سبب، کسی بزرگ کی کوئی بھی دعا کسی کی بگڑی کو نہیں بنا سکتی۔ تعویذوں کی طرح ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے اور اللہ کے حکم کے بغیر نہ کوئی بگڑتا ہے اور نہ بنتا ہے۔ ہمیں اپنی اور عوام کی سوچ وفکر کی اصلاح کرنی چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ اگر اللہ ہمیں دینا چاہے تو کوئی طاقت ہمیں محروم نہیں کرسکتی اور اللہ ہمیں محروم رکھنا چاہے تو کوئی طاقت ہمیں عطا نہیں کرسکتی، نہ تعویذ، نہ کوئی دوا، نہ کوئی غذا، نہ کسی بزرگ کی سرپرستی اور نہ کسی مولوی اور مفتی کا دست شفقت۔

مفتی صاحب آپ کے پاس ایسے، بہت سے لوگ آتے ہوں گے جو از راہ برکت آپ سے اپنے سر پر آپ کا ہاتھ رکھوانا چاہتے ہوں گے اور آپ رکھ بھی دیتے ہوں گے تو کیا آپ کا ہاتھ کسی کو کچھ دے سکتا ہے، اگر اللہ کی مرضی نہ ہو؟ کیا آپ نے کبھی اپنے معتقدین سے یہ بات کہی کہ میرا ہاتھ تمہیں کچھ نہیں دے سکتا، کیوں کہ اصل قدرت تو اللہ کی ہے، اللہ دینا چاہے گا تو وہ دے گا، میرے ہاتھ سے کیا ہوتا ہے، آج ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا یہ عقیدہ بنا ہوا ہے کہ اگر ہم فلاں عالم دین سے اپنے اوپر دم کرالیں گے تو ہمارے وارے کے نیارے ہو جائیں گے اور اگر فلاں بزرگ ہمارے گھر میں قدم رکھ دیں گے تو ہمارے گھر کی نحوستیں دور ہو جائیں گی اور اگر فلاں عالم دین فلاں مفتی صاحب اور فلاں بزرگ ہمارے لئے اپنے ہاتھ اٹھا دیں گے تو ہمارا بیڑہ پار ہو جائے گا تو کیا یہ ساری باتیں غلط ہیں؟ کیوں کہ اس دنیا کا نظام قدرت جب اللہ کے

ہاتھوں میں ہے تو پھر کسی مولوی، کسی مفتی، کسی بزرگ کی حقیقت کیا ہے کہ وہ نظامِ قدرت کو بدل سکے، لیکن ہمارا کہنا یہ ہے کہ تعویذوں سے تو باذن اللہ فائدہ ہوتا ہی ہے لیکن بزرگ کی نظر سے، ان کے دستِ شفقت سے، ان کی توجہ سے بندہ اللہ کی رحمتوں کا حق دار بن جاتا ہے۔ اسی لئے تجربہ کار لوگوں نے فرمایا ہے۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مفتی صاحب! جب کوئی گھر خالی اور مدت تک لاوارث پڑا رہے تو اس میں جنات اور شیاطین اپنا قبضہ کر لیتے ہیں، عملیات کی لائن کو علماء نے مدتوں نظر انداز رکھا اور یہ لاوارث کی طرح رہی۔ اس لائن کو خالی دیکھ کر اس میں ایسے غلط لوگ گھس گئے۔ جن کے پاس نہ عقیدہ ہے، نہ خدا کا خوف ہے، نہ دنیا کی شرم ہے، یہ عاملین اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں، ان سے انخلاء کرانے کے لئے ہمیں صحیح عاملوں کی ایک جماعت پیدا کرنی پڑے گی تب ہی ان سے قبضہ لینا ممکن ہے۔ اگر آپ اچھے عاملوں کی حوصلہ افزائی سے ہم ہاتھ اٹھالیں گے تو پھر غلط عاملوں سے اللہ کے ضرورت مند بندوں کو کون بچائے گا؟ وہ کس کے دامن میں پناہ تلاش کریں گے؟ اور کس سے اپنی امیدیں وابستہ کریں گے؟

اس کے بعد اپنے مضمون میں مفتی سلمان صاحب نے جھاڑ پھونک پر نذرانہ لینے کے بارے میں روشنی ڈالی ہے کہ نذرانہ لینا جائز ہے یا ناجائز۔ اس پیراگراف کی شروعات مفتی سلمان صاحب نے اس طرح کی:

> صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ قرآنی کلمات وغیرہ کے ذریعہ علاج کرنے پر نذرانہ کی لین دین فی نفسہ درست ہے، اس بارے میں مشہور واقعہ صحابیِ رسول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت سفر میں تھی، راستہ میں انہوں نے عرب کے ایک قبیلے کی آبادی کے قریب پڑاؤ ڈالا اور ان سے ضیافت کی گزارش کی، گو قبیلے والوں نے ضیافت سے صاف انکار کر دیا، اتفاق یہ ہوا کہ قبیلہ کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا، پس انہوں نے اس کے علاج کی بہت کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تو بعض لوگوں نے یہ رائے دی کہ یہ جماعت جو تمہارے پاس ٹھہری ہوئی ہے ہوسکتا ہے اس کے پاس اس کا کوئی علاج ہو، چنانچہ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوری تفصیل بتائی کہ سردار کو ڈس لیا گیا ہے اور کوئی علاج کارآمد نہیں ہورہا ہے تو کیا تمہارے پاس اس کی کوئی تدبیر ہے؟ تو حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس کا علاج کردوں گا، لیکن چونکہ تم نے ہماری درخواست پر ضیافت سے انکار کر دیا تھا اس لئے میں اس وقت تک نہیں جھاڑوں گا جب تک تم ہمارے لئے مناسب معاوضہ مقرر نہ کرو، چنانچہ بکریوں کی ایک تعداد پر معاوضہ کی بات طے ہوگئی، پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کر دیا تا آں کہ وہ شخص جوڑ سا گیا تھا ایسا چست ہو گیا جیسے اسے رسّی سے کھول دیا گیا ہو اور اس طرح چلنے پھرنے لگا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ ہو، چنانچہ قبیلے والوں نے اپنے وعدے کے مطابق عوض میں بکریاں دیدیں۔ اب یہ بحث ہوئی کہ انہیں آپس میں تقسیم کر لیا جائے، لیکن حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ابھی رکھو پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تحقیق کریں گے، چنانچہ جب وہ لوگ واپس ہوئے اور پورا واقعہ سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں یہ کیسے پتہ چلا کہ سورۂ فاتحہ بھی رقیہ ہے؟ اور جو تم نے کیا ٹھیک کیا، یہ بکریاں تقسیم کرلو اور اس میں میرا بھی حصہ رکھو۔ (بخاری شریف ۲/۲۵۵، ۸۵۶)

اسی واقعہ کے بعض طرق میں پیغمبر علیہ السلام کا یہ جملہ بھی منقول ہے کہ:

اِنَّ حَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ.

(بخاری شریف ۲/۸۵۴)

یقیناً ان چیزوں میں جن کو دم کر کے تم معاوضہ لیتے ہو، سب سے زیادہ معاوضہ کی مستحق چیز اللہ کی کتاب ہے۔ (یعنی شرکیہ کلمات وغیرہ کے مقابلہ میں قرآنی آیات پڑھ کر معاوضہ لینا زیادہ موزوں ہے)

اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ روحانی عملیات کی خدمت کرنے والے حضرات اگر اپنی محنت کا معاوضہ جسے عرفِ عام میں

''ہدیہ'' کہتے ہیں، طلب کریں تو یہ قطعاً جائز ہے۔ لوٹ مار کرنے اور اور حد سے زیادہ پیسے وصول کرنے والوں کی مخالفت ہونی چاہئے، لیکن جو لوگ اپنا حق الخدمت لوگوں سے وصول کرتے ہیں، ان پر اُنگلیاں اٹھانا اور ان کی مخالفت کرنا اس روایت کی رو سے قطعاً غلط ہے۔ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی سورت کو پڑھ کر دم کرنے کے بعد معاوضہ وصول کیا جاسکتا ہے اور اس بات کی یہ کہہ کر مخالفت نہیں کرنی چاہئے کہ قرآن حکیم کی قیمت وصول کی جارہی ہے، جو لوگ جھاڑ پھونک کی مخالفت میں صدیوں سے اپنا سر دھن رہے ہیں ان کے لئے بخاری شریف کی یہ روایت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی، دراصل جب انسان اپنے نفس کا غلام بن جاتا ہے تو اس کو رات کے اندھیرے میں تو کچھ نظر آتا ہی نہیں، دن کی روشنی میں بھی اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ جب کسی انسان کو مخالفت کی جگالی کرنے کی عادت سی پڑجاتی ہے تو پھر وہ اس بیل کی مانند ہوجاتا ہے کہ جب اس کے منہ میں کچھ نہیں ہوتا تب بھی وہ جگالی کرنے سے باز نہیں آتا۔

مفتی سلمان صاحب مزید فرماتے ہیں:

> اسی طرح حضرت خارجہ بن صلت تمیمیؒ اپنے چچا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جب وہاں سے لوٹنے لگے تو راستہ میں ایک آبادی سے گزر ہوا، جہاں ایک پاگل شخص بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا اس کے گھر والوں نے کہا کہ آپ لوگ پیغمبر علیہ السلام کے پاس سے واپس آرہے ہو تو کیا آپ کے پاس علاج ہے جس سے اس مریض کو شفا ملے، چنانچہ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر اسے جھاڑا، جس سے وہ ٹھیک ہوگیا، پس انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں، جنہیں لے کر میں پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا قصہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم نے سورۂ فاتحہ پڑھی تھی، کچھ اور تو نہیں پڑھا تھا؟ میں نے کہا کہ ''نہیں'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بکریاں تم لے لو کیوں کہ بہت سے لوگ تو حرام طریقے پر جھاڑ پھونک کرکے کھاتے ہیں، لیکن تم نے صحیح اور حق جھاڑ پھونک سے مال حاصل کیا ہے۔ (ابوداؤد شریف: ۵۴۴/۲)

اس روایت سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ قرآن حکیم کی کسی سورت سے جھاڑ پھونک کرکے اور اجرت لے لینا جائز ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ لوگ تو ناجائز اور حرام طریقوں سے جھاڑ پھونک کرکے اجرت لیتے ہیں، گویا کہ وہ طریقہ جائز بھی نہیں ہے، لیکن تم نے تو قرآن پڑھ کر اجرت لی ہے جو تمہارے لئے جائز ہے اور مال حلال کے مترادف ہے۔ جھاڑ پھونک پر اجرت کو جائز ثابت کرنے کے بعد مفتی سلمان صاحب نے ازراہ مشورہ یہ فرمایا ہے کہ اکابر علماء کے لئے اجرت مناسب نہیں ہے۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> تاہم مقتدا حضرات یعنی، وہ علماء جن کی طرف دینی معاملات ومسائل میں رجوع کیا جاتا ہے اور ان کے عمل کو نمونہ اور سند قرار دیا جاتا ہے ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ تعویذ گنڈوں کو ذریعۂ آمدنی نہ بنائیں، کیوں کہ اس کی وجہ سے ان کی حیثیت عرفی مجروح ہوتی ہے اور آج کل جس طرح اس کام کو ایک پیشے کی حیثیت دیدی گئی ہے اور باقاعدہ اس کی دکانیں کھل گئی ہیں اس کا ثبوت سلف صالحین کے زمانہ سے نہیں ملتا، لہٰذا احتیاط لازم ہے۔

حضرت مفتی صاحب کی بات درست ہے، وہ حضرات علماء جو خود عامل بھی نہیں ہیں انہیں اس خدمت کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کرنا چاہئے، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ان سے کوئی تعویذ طلب کرے تو انہیں تعویذ بھی نہیں دینا چاہئے اور صاف صاف کہہ دینا چاہئے کہ میں اس لائن کا آدمی نہیں ہوں، اس خدمت کے لئے کسی عامل سے رجوع کرو، لیکن ہمارے دور میں مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی مولوی فتویٰ دیدے تو مفتی حضرات عوام سے یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ فلاں مولوی مفتی نہیں ہے، اس لئے اس کو فتویٰ دینے کا حق نہیں ہے، لیکن اگر کوئی مفتی تعویذ دیدے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا، جب کہ مفتی صاحب نقش لکھنے کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے اور جہاں تک عملیات کی دکانیں کھلنے کا معاملہ ہے تو سبھی کو نظر آرہا ہے اور جو دکانیں بازاری قسم کے لوگ کھول رہے ہیں اس پر سبھی کو تشویش ہے، لیکن ایک عملیات ہی کی لائن ایسی نہیں ہے، جس کو پیشہ بنالیا گیا ہے، بلکہ خلوص وللّٰہیت سے پوری طرح محروم دور میں دین کا کونسا ایسا شعبہ ہے جو پیشہ بن کر نہ رہ گیا ہو، دینی مدرسے بے شک

اسلام کے قلعے ہیں، لیکن دینی مدرسے بھی اب دکانوں کی طرح کھل رہے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ رمضان المبارک میں اعتکاف کی مجلسیں بھی اب اچھی خاصی دکانیں بن کر رہ گئی ہیں۔ آخر کس کس چیز پر انگلی اٹھائی جائے گی اور کس کس چیز کے خلاف واویلا کیا جائے گا۔ ہم حضرت مفتی صاحب سے ایک طالب علمانہ سوال کریں گے کہ یہ اجتماعی اعتکاف، یہ بخاری کا ختم شریف، یہ تبلیغی جماعت کا گشت، یہ باجماعت لاؤڈ اسپیکر پر تہجد کی نماز وغیرہ کیا یہ سب کچھ سلف صالحین کے زمانہ میں تھا؟ ان باتوں کو جن مصالح کے پیش نظر برداشت کیا جاتا ہے، ان ہی مصلحتوں کے پیش نظر روحانی عملیات کے سلسلوں کی تائید کیوں نہیں جاسکتی؟ مفتی صاحب یہ دلیرے تو عوام کالانعام کے ہیں کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ اگر وہ لوگ جو نمونہ اور سند سمجھے جاتے ہیں وہ بھی ان ہی دلیروں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں گے تو بات کیسے بنے گی؟ اور ضرورت مند لوگ برے عاملوں کے پاس جانے سے کیسے محفوظ رہیں گے؟

مفتی سلمان صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں ایک عنوان قائم کیا ہے۔ جھاڑ پھونک اور تعویذ سے بالکلیہ احتراز افضل ہے، اس عنوان کے ضمن میں مفتی صاحب فرماتے ہیں:

> اوپر آمد تفصیل سے جھاڑ پھونک کا نفس جواز معلوم ہو چکا ہے، لیکن یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے کہ افضل اور اعلیٰ بات یہی ہے کہ جھاڑ پھونک کا مشغلہ بالکل اختیار نہ کرے، چنانچہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سے جن لوگوں کو بلا حساب وکتاب جنت میں داخلے کی بشارت دی گئی ہے ان لوگوں کی صفات میں ایک اہم صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں اور نہ کراتے ہیں۔

تفصیلی روایت ملاحظہ فرمائیں:

"حضرت حسین ابن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید ابن جبیرؓ کی خدمت میں حاضر تھا تو حضرت نے پوچھا کہ رات ستارہ ٹوٹنے کا منظر کس نے دیکھا ہے؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے اور میں نماز میں نہیں تھا، بلکہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تھا تو حضرت سعید بن جبیر نے پوچھا تو پھر تم نے کیا کیا؟ تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امام شعبیؒ کے واسطے سے ایک حدیث پہنچی ہے تو حضرت نے فرمایا کہ امام شعبیؒ نے تم سے کیا بیان کیا؟ تو میں نے عرض کیا کہ انہوں نے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے کہ "لَا رُقْیَةَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ" رقیہ تو صرف نظر یا ڈنک کے لئے بھی درست ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ تم نے جو سنا وہ ٹھیک ہے، لیکن مجھ سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خود فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں پس میں نے ایک نبی کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور کسی نبی کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک دو شخص ہیں اور کسی نبی کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے، پھر میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت پیش کی گئی تو مجھے خیال ہوا کہ یہ میری امت ہے تو بتایا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے، لیکن اوپر کی طرف نظر اٹھایئے، پس میں نے دیکھا تو ایک زبردست مجمع ہے پھر کہا گیا کہ دوسری طرف نظر اٹھایئے تو اس طرف بھی بڑا مجمع تھا تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر عذاب اور بلا حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ فرمانے کے بعد آپ اٹھ کر دولت خانہ میں تشریف لے گئے اور حاضرین صحابہ میں یہ بحث شروع ہوگئی کہ وہ خوش نصیب لوگ جو بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے، یہ کون لوگ ہوں گے؟ تو ان میں سے کسی نے کہا کہ یہ غالباً صحابہ کرام ہوں گے؟ اور بعض نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوں گے اور انہوں نے اللہ کے ساتھ کبھی شرک نہیں کیا ہوگا اور بعض دوسری آراء بھی سامنے آئیں، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے آئے، تو آپؐ نے پوچھا تم لوگ کیا بحث کررہے تھے؟ تو ہم نے پوری بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (وفی روایة لا یکتوون)

وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ بدفالی کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار پر کامل توکل کرتے ہیں اور بعض روایات میں ہے وہ آگ سے داغنے کے ذریعہ علاج نہیں کرتے۔

یہ سن کر ایک صحابی حضرت عکاشہ ابن محصنؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضرت! میرے حق میں دعا فرما دیجئے کہ اللہ میرا شمار اس جماعت

میں فرمادیں، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم ان ہی میں سے ہو، پھر ایک صاحب نے کھڑے ہوکر یہی درخواست کی تو ان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمادیا کہ عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔"
(مسلم شریف مع فتح الملہم :۱/۳۷۹،۳۸۰)

حضرت مفتی سلمان صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس طرح کی روایات کو بیان کرکے موجودہ زمانہ کے وہ تمام حضرات جو کسی وجہ سے تعویذ گنڈوں سے تو متنفر ہیں باقی ان کے اندر تمام اخلاقی خرابیاں موجود ہیں وہ نادان اور سر پھرے لوگ یہ سمجھیں گے کہ چونکہ ہم جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے قریب نہیں گئے اس لئے ہم بے حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے جب کہ یہ روایت اس زمانہ کی ہے جب صحابہ کرام میں تمام اخلاقی خوبیاں موجود تھیں اور وہ ایک بے مثال قسم کے مسلمان اور لاجواب قسم کے انسان تھے، اگر وہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے قریب نہیں تھے تو بے شک یہ بات ان کی خوبیوں میں اضافہ کرتی تھی، لیکن موجودہ زمانہ کے وہ تمام حضرات جن کے سینوں میں مسلک کے، علاقہ پرستی کے، من پسند بزرگوں کے، نسل پرستی کے، گندی سیاست کے اور گروہ بندی کے ہزاروں بت رکھے ہوئے ہوں اور جن کے قلوب اچھے خاصے بت خانہ بنے ہوئے ہوں وہ لوگ اگر تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے پرہیز بھی کرتے ہوں تو کیا وہ بے حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے؟

مفتی صاحب اس طرح کی روایات کو اس دور میں بیان کرنا کسی فتنے کی بنیاد رکھنے سے کم نہیں ہے، اس طرح کی روایتوں سے صرف ان لوگوں کا بھلا ہوتا ہے جو تعویذ گنڈوں کے پیچھے تو لاٹھی لئے دوڑ رہے ہیں، لیکن اس کے سوا ان کے دامن میں کچھ نہیں ہے اور محض اس بنیاد پر کسی کا بے حساب جنت میں داخل ہوجانا امر محال ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر اس طرح کی روایتوں کو ظاہری معانی کے اعتبار سے ہمارے اکابرین نے تسلیم کیا ہوتا تو شاید ہی کوئی بزرگ اور کوئی عالم دین جھاڑ پھونک کے قریب پھٹکتا۔ ہمارے علماء کی اور دینی مدارس کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے سب علماء اور سب مدارس تقریباً جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے بالواسطہ یا بلاواسطہ وابستہ رہے ہیں اور ہم تو یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس "فعل مشکوک" سے آپ بھی اور آپ کا خاندان بھی محفوظ نہیں ہوگا؟

غنیمت ہے کہ مفتی سلمان صاحب نے اس روایت کو بیان کرکے اس حاشیہ نگاری کا فریضہ بھی انجام دیدیا ہے۔

مفتی صاحب کہتے ہیں:

اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ جھاڑ پھونک کو مؤثر نہیں سمجھتے اور شرکیہ کلمات والے تعویذ نہیں کرتے، لیکن اس تشریح پر یہ اشکال ہے کہ رقیہ کو مؤثر ماننے یا کلمات شرکیہ کے ذریعہ رقیہ کرنے سے تو شریعت میں مطلقاً ممانعت ہے اور اس اعتبار سے تو ہر مومن اس بشارت کا مستحق ہونا چاہئے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس لئے اس کی صحیح تشریح وہ ہے جو مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے منقول ہے کہ جنت میں بلا حساب وکتاب داخل ہونے والے حضرات توکل اور اعتماد کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوں گے، جس کا مقتضی یہ ہے کہ ان تمام اسباب کو ترک کردیا جائے کہ جن کی شریعت میں کسی بھی درجہ میں ممانعت آئی ہے گو کہ بعض صورتوں میں ان اسباب کا جواز بھی ثابت ہو، پھر بھی کمال توکل یہ ہوگا کہ ان کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔

اس وضاحت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مذکورہ روایت کا اصل منشاء یہ نہیں ہے اور محض جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں سے بچنے والے کو بشارت نہیں دی گئی ہے کہ بلکہ بشارت ان لوگوں کے لئے ہے، جو کسی بھی چیز کے حاصل ہونے کے باوجود اللہ پر کامل بھروسہ اور اعتماد کرتے ہوئے ہر اس چیز کو ترک کردیں جس میں کسی بھی طرح کے شرک یا شک کا احتمال ہو اور اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو ہزاروں چیزیں مسلم معاشرے میں بلکہ مولویوں اور مفتیوں کے معاشرے میں ایسی پھیلی ہوئی ہیں کہ جن کو ترک کئے بغیر بے حساب جنت میں داخل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیا ایسی چیزوں کے بارے میں بھی کبھی آپ قلم اٹھانے کی زحمت فرمائیں گے؟

اس وقت مجھے ایک بات یاد آرہی ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کہ جن کے خاندان نے امت کو دارالعلوم دیوبند جیسا عظیم الشان مدرسہ عطا کیا ہے کہ جس کی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہم اور آپ کسی قابل بنے ہیں وہ انگریزی دوائیں استعمال نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ انگریزی دواؤں میں الکحل کا استعمال کیا جاتا

ہے، انہوں نے تازندگی یونانی دواؤں کے ذریعہ اپنا علاج کیا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے معالج حکیم محمود صاحب مرحوم نے اس وقت جب ان کا وصال ہونے والا تھا انہیں انگریزی دوا لینے کا مشورہ دیا تو حضرت حکیم الاسلام نے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا اس طرح کی دوائیں کھا کر تندرستی حاصل کرنے سے بیمار رہنا افضل ہے۔ ایسے لوگ اگر جھاڑ پھونک سے بھی دور رہے ہوں تو بے شک بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، لیکن وہ تمام چھٹ بھیئے اور تقدس کے اعتبار سے وہ تمام نابالغ لوگ جو تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے احتراز برتتے ہوں اور ہزاروں طرح کے مشکوکات میں سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے ہوں وہ بے حساب جنت میں کس طرح داخل ہو جائیں گے، حالانکہ یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ مذکورہ روایت کا اصل منشاء یہ ہے کہ اللہ کے بندے اگر بے حساب جنت میں داخل ہونے کے خواہش مند ہوں تو وہ تمام اخلاقی خوبیوں سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ پر مکمل بھروسہ اور توکل رکھیں اور ہر اس چیز سے اجتناب کریں جو شک کے دائروں میں بھی آتی ہو۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مفتی سلمان صاحب کی نیت میں فطور ہے، بے شک انہوں نے حسن نیت کے ساتھ اس روایت کو بیان کیا ہے، لیکن اس طرح کی روایتوں سے وہ لوگ فائدہ اٹھائیں گے جنہوں نے صحیح قسم کے تعویذوں اور معتبر قسم کی جھاڑ پھونک کے خلاف بھی ایک ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کے مزاج اور ان کے طریقہ کار کو نظر انداز کر کے اس طرح کی روایتوں کو سر پر اٹھائے ہوئے ہیں اور توحید وسنت کے نام پر اپنی من مانیوں اور نفس پرستیوں کا کاروبار کر رہے ہیں، ان میں سلفی حضرات پیش پیش ہیں اور ان میں ہمارے ہی کیمپ کے وہ لوگ بھی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں جو علم وخرد سے کلیتاً محروم ہیں اور جنہیں توحید وسنت کی گہرائیوں کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔

حضرت مفتی سلمان صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں ایک اور ستم ڈھایا ہے۔ اس فتوے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن شاید حضرت مفتی صاحب کے ذوق مخالفت کی ابھی تسکین نہیں ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے شوق کی تکمیل کے لئے یہ حکیم الامت کا یہ فتویٰ بھی نقل کر دیا۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ سے ایک صاحب نے سوال کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ "میں اگرچہ کلام الٰہی کو برحق مانتا ہوں لیکن اس زمانہ کے دستور کے موافق قرآنی آیات وغیرہ سے جھاڑ پھونک مطلق نہیں کرتا تو کیا میرا عقیدہ غلط تو نہیں؟ اس پر حضرت تھانوی نے بہت مختصر اگر جامع اور شافی جواب ارشاد فرمایا جو اس بحث میں فیصلہ کن موقف کی حیثیت رکھتا ہے، حضرت نے فرمایا جھاڑ پھونک جائز ہے، مگر افضل یہی ہے کہ نہ کیا جائے، آپ کا عقیدہ ٹھیک ہے۔ (امداد الفتاویٰ: ۴/ ۸۸)

حضرت مفتی سلمان صاحب نے اس فتوے کو نقل کر کے بے شمار اکابرین کے عمل اور تقوے کو مشکوک کر دیا ہے۔ حیرت ہے کہ ایک طرف تو حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جھاڑ پھونک کو غیر افضل قرار دے رہے ہیں اور ایک طرف جھاڑ پھونک کو کسی نہ کسی درجے میں وہ اہمیت دیتے رہے ہیں ان کی اعمال قرآنی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ انہوں نے جھاڑ پھونک نہ صرف خود کی بلکہ کتابیں لکھ کر انہوں نے دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی، اگر جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے نہ کرنا ہی افضل تھا تو پھر ہمارے بے شمار بزرگوں نے جن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، محدث وقت حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، ولی کامل حضرت مولانا سید اصغر میاںؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ جیسے حضرات شامل ہیں، انہوں نے افضل کو چھوڑ کر غیر افضل طریقے کو کیوں اختیار کیا؟ آج بھی ہزاروں علماء دیوبند کا مشغلہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے کرنا ہے جن میں سے مولانا افتخار کاندھلویؒ جیسے لوگ بھی شامل ہیں، جو عمر بھی تعویذ گنڈے کرتے رہے اور آج بھی کرتے ہیں۔ مولانا طلحہ صاحب جو شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ کے فرزند ارجمند ہیں وہ باقاعدہ تعویذوں کے تھیلے بھر کر بیٹھ جاتے ہیں اور عصر کے بعد کھلے عام یہ تعویذ ضرورت مند کو تقسیم کرتے ہیں، ان سب لوگوں نے اس غیر افضل طریقے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے کیوں پکڑ رکھا ہے؟ کیا یہ لوگ اس شعور آگہی سے محروم ہیں، جس شعور وآگہی سے پوری طرح وہ لوگ بہرہ ور ہیں جنہوں نے جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے؟

مفتی سلمان صاحب نے اپنا مضمون ختم کرنے سے پہلے ایک وضاحت بھی کی ہے، قارئین اس کو بھی ملاحظہ کر لیں۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

ترک رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) کے علم کے باوجود بعض اکابر سے تعویذ وعملیات میں جواشتغال منقول ہے وہ ایک خاص مصلحت پیش نظر تھا، کہ ہندوستان کے شرکیہ ماحول میں عوام غیر مسلم جادوگروں، یا تانترکوں اور بدکردار جاہل بدعتیوں کے جال میں آ کر اپنا ایمان غارت کر رہے تھے تو اس لئے ان کے ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری ہوا کہ جائز حدود میں رہ کر انہیں متبادل جائز علاج فراہم کیا جائے، جو شرک اور اس کے جراثیم سے پاک ہو اور آیات قرآنیہ اور صحیح کلمات پر مشتمل ہو اسی جذبے کو سامنے رکھ کر بزرگوں نے یہ طریقہ مجبوراً اپنایا تھا، جس کا خاطر خواہ فائدہ بھی سامنے آیا اور بہت سے عوام کفر وشرک کے نرغے سے نکل کر راہ راست پر آ گئے۔

مفتی سلمان صاحب کی گفتگو سے یعنی تمام صغریٰ اور کبریٰ ملانے کے بعد یہ بات تو ثابت ہو ہی جاتی ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے شرعی طور پر جائز ہیں، جو لوگ انہیں شرک سے تعبیر کرتے ہیں انہیں جھاڑ پھونک اور تعویذات سے للّٰہی بغض ہے، جو ایمان کی کمی کی علامت ہے، لیکن مفتی صاحب نے نہ جانے کن لوگوں سے مرعوب ہو کر کہیں کہیں جو افضل اور غیر افضل کی حاشیہ نگاری کی ہے اس حاشیہ نگاری سے ہمیں شکایت ہے اور ایک ہمیں ہی کیا ہر اس انسان کو شکایت ہوگی جو دوٹوک بات سننے کا اور دوٹوک بات کرنے کا مزاج رکھتا ہوگا۔ جس زمانہ میں لوگ کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کر رہے ہوں اس زمانہ میں پھسپھسی اور ہلکی پھلکی بات کرنا ارباب علم اور اہل تقویٰ کو زیب نہیں دیتا۔ ایسے لوگوں کا کھل کر مقابلہ کرنا چاہئے تا کہ عدل وانصاف کا تقاضہ پورا ہو سکے اور دودھ کا دودھ ہو اور پانی کا پانی ہو کر سامنے آ سکے۔

مفتی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ لفظ بہ لفظ درست ہے، ہمارے سیکڑوں اکابرین نے مسلمانوں کو غلط سلط لوگوں کے پاس جانے سے روکنے کے لئے روحانی عملیات کی خدمات کو جاری رکھا تا کہ لوگ عقائد خراب کرنے والے تانترکوں سے محفوظ رہیں اور ان کی ذہن سازی کے لئے اور ان کے دلوں میں کلام الٰہی کی عظمتیں پیدا کرنے کے لئے کلام الٰہی کے ذریعہ علاج کے سلسلے کو برقرار رکھا اور بقول مفتی صاحب اس کا خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا۔ عوام کی روحانی ضرورتیں بھی پوری ہوئیں وہ غلط سلط جگہوں سے اور نامحمود قسم کے لوگوں سے بھی محفوظ رہے اور انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ قرآن حکیم تمام بیماریوں کے لئے نسخہ کیمیا کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہمارے بزرگوں نے جس دور میں اس روحانی خدمات کی طرح ڈالی وہ دور اتنا خطرناک نہیں تھا، جتنا خطرناک یہ زمانہ ہے۔ آج اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ریل پیل کی وجہ سے پروپیگنڈہ کی دنیا پوری طرح چاق وچوبند ہے۔ اس زمانہ میں شرک وبدعت پھیلانے والوں کی تعداد پہلے سے کہیں زیادہ ہے اور بری عقل پہلے سے زیادہ عیار ومکار ہو چکی ہے، دوسری طرف تعویذ گنڈوں کو طلب کرنے والوں کی تعداد میں بھی بے تحاشہ اضافہ ہو چکا ہے۔ ایسی صورت حال میں اگر عوام کی ضرورت صحیح جگہ سے اور صحیح العقیدہ قسم کے لوگوں کی طرف سے پوری نہیں ہوگی تو غلط سلط لوگوں کے پاس جانے سے عامۃ المسلمین کو کیسے روکا جا سکے گا۔ آج کے زمانہ میں پہلے سے زیادہ بلکہ کہیں زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ صحیح عاملوں کی ایک کھیپ تیار کی جائے، جو لوگوں کی خدمات آیات قرآنی اور اسماء الٰہی کے ذریعہ کر سکیں اور عوام کے دلوں میں قرآن حکیم کی عظمتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ انہیں شرک وبدعت کی قباحتوں سے بھی آگاہ کر سکیں۔ اس دور میں اپنے اکابرین کی سنتوں کو زندہ کرنا اور انہیں ایک نئی تازگی اور تابندگی دینا عین دوراندیشی اور حق نوازی کی بات ہے، اس دور میں جب دنیا جائز وناجائز باتوں میں الجھی ہوئی ہے ان کے سامنے افضل اور غیر افضل باتوں کی تفصیل رکھ کر مخالفین عملیات کی کمر تھپتھپانا اور انہیں تقویت عطا کرنا کم سے کم دوراندیشی اور حکمت عملی کے خلاف ہے۔

اس وقت مجھے ایک بات یاد آ رہی ہے وہ یہ کہ ایک بار ۳۵ برس پہلے ریاست رامپور میں ایک بزرگ سے ملنے گیا، انہوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ برخوردار تم دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کر رہے ہو اور اسلامی ادب سے واقف نہیں ہو، میں ان کی بات سن کر لرز گیا اور میں نے عرض کیا، حضرت مجھ سے ایسی کونسی گستاخی ہوگئی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کہ غلاف کعبہ کا رنگ کالا ہوتا ہے اور تم نے کالا جوتا پہن رکھا ہے، میں نے عرض کیا، حضرت غلطی ہوگئی، لیکن میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا کالا جوتا پہننا ناجائز ہے؟ بزرگ نے فرمایا نہیں، ناجائز نہیں ہے لیکن ادب کے خلاف ہے، آج کتنے علماء اور کتنے صلحاء اس ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں،

میں تو آج بھی ایک طالب ہوں، لیکن ان بزرگ کی اس بات کے بعد میں نے ۳۵ سالوں سے کالا جوتا استعمال نہیں کیا، اس وقت مجھے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ایک بات اور یاد آگئی، حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا تھا کہ نائی کے گھر دعوت نہیں کھانی چاہئے، کسی حاضر نے پوچھا تھا کہ حضرت کیا یہ فتویٰ ہے؟ حکیم الامتؒ نے جواب دیا کہ فتویٰ نہیں ہے، لیکن تقویٰ یہی ہے کہ جو لوگ دن بھر لوگوں کی داڑھیاں مونڈتے ہوں ان کے دسترخوان پر کھانا نہیں کھانا چاہئے۔

محترم مفتی سلمان صاحب سے عرض یہ ہے کہ ادب بے ادبی، تقویٰ اور فتویٰ، افضل اور غیر افضل بے شک یہ سب مسلم معاشرے ہی کی باتیں تھیں اور ایک زمانہ وہ بھی تھا جب صاحب ایمان لوگ ادب کو فوقیت دیتے تھے اور بے ادبی سے بڑے تو بڑے بچے بھی اجتناب کرتے تھے، فتوے کی بات تو الگ ہے، لوگ ہر معاملے میں تقوے ہی کو ترجیح دیا کرتے تھے اور مشکوک باتوں سے بھی خود کو بچانے کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے اور ہر حالت میں اور ہر صورت میں تمام تر نقصانات کو برداشت کرتے تھے، افضل طریقے کو ہی اپنانے میں خیر سمجھتے تھے اور غیر افضل طریقوں سے خود کو ہر ممکن طور پر بچاتے تھے، لیکن حضرت مفتی صاحب یہ گزرے ہوئے دور کی باتیں ہیں جس دور میں صاحب ایمان کہلانے والے لوگ ناجائز کاموں کی بھول بھلیوں میں گم ہو کر رہ گئے ہوں، اس زمانہ میں انہیں افضل باتیں اور تقوے کی باتیں بتانے سے کیا حاصل ہوگا؟ پہلے تو ان مسلمانوں کو ناجائز اور حرام کاموں سے کسی طرح بچایئے، پھر اس کے بعد ان کو افضل اور اشرف کاموں کی ترغیب دیجئے، جو لوگ ناجائز کاموں میں ملوث ہوں انہیں افضل باتوں کی ترغیب دینے سے کیا حاصل ہوگا؟

مفتی سلمان صاحب! تعویذ گنڈوں میں وہ خرابیاں نہیں ہیں جو خرابیاں دوسرے برے کاموں میں موجود ہیں، سود خوری عام سے عام ہوتی جارہی ہے، شراب نوشی بھی اب مسلمانوں میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل رہی ہے، جھوٹ، غیبت، جوا، سٹے بازی، زنا کاری، اغلام پرستی، تہمت تراشی، کونسا ایسا کبیرہ گناہ ہے جو مسلم معاشرے کا ایک حصہ بن کر نہ رہ گیا ہو، ان گناہوں سے اور ان خطاؤں کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ اب یہ خرابیاں اتنی پھیل چکی ہیں کہ ”اصلاح معاشرے“ کے جلسوں سے اب کچھ ہونے والا نہیں ہے اب تو جہاد اور ان بگڑے ہوئے مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن مفتی صاحب اعلان جنگ ممکن نہیں ہے کیوں کہ معاشرے میں خرابیاں غریبوں سے زیادہ مال داروں کی پھیلائی ہوئی ہیں اور مال داروں کے خلاف آواز بلند کرنا ممکن نہیں ہے۔

ہمارے علماء کی اکثریت سال میں کئی بار ان مال داروں کے دروازے پر چندے کے لئے جاتی ہے اور ان کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتی ہے، اس لئے ان کے خلاف کوئی جنگ چھیڑنا کیسے ممکن ہے؟ یہ خرابیاں عوام کی ہیں اور ذرا آپ خواص کی خرابیوں کی طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھیں، دینی مدارس میں نفاق، چاپلوسی، تملق، خوشامد، جی حضوری، جھوٹ، غیبت، نخوت، تکبر، احساسِ برتری وغیرہ کتنی خرابیاں سر ابھار رہی ہیں، ان خرابیوں کی وجہ سے دینی مدارس کا اصل مقصد دن بہ دن فوت ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ کیا یہ خرابیاں اصلاح طلب نہیں ہیں؟

محترم مفتی صاحب! یہ دور تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا دور نہیں ہے۔ یہ دور دوسری بیشمار خرابیوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ غلط سلط عاملین کے خلاف آواز بلند کرنے کا دور ہے اور غلط سلط عاملین کے خلاف آواز اٹھانے کا فائدہ اسی وقت ممکن ہے، جب صحیح قسم کے عاملین کی ایک جماعت آپ مسلمانوں کو فراہم کر سکیں؟ موجودہ صورت میں آپ کا یہ مضمون جو آپ نے برائے اصلاح لکھا ہے اس سے فائدہ بہت کم ہوگا اور نقصان بہت زیادہ۔ (اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد ــــــــ کشمیر

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے، جناب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ کے علم جو کہ آپؑ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کرکے مجھے بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے۔ اللہ آپ کو اس کے بدلے میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے۔ آمین

محترم ہاشمی صاحب! میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے؟ کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں (فروری، مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۵۵ پر پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے۔ اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الٰہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا ہو تو پھر بے شک یہ بھی شرک ہوگا) لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت سے ایسے تعویذ دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو۔ فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ تو مہربانی کرکے مجھے یہ سمجھا دیجئے کہ یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟

آپ میری بات کا برا مت ماننا کیوں کہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کردیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں تاکہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال: کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہوجائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال: میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کردے۔ میرا نام جو تمام اسکولوں اور سرٹیفکٹوں میں ہے وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے (بلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے۔ تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے لیکن اتنا ضروری ہے کہ میں ۲۵ رفروری اور ۱۰ ارمارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب! یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالے میں انتظار رہے گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی

ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنا دے تاکہ میں حشر کے میدان میں بھی سرخرو ہوں اور کسی شرمندگی کا شکار نہ ہوسکوں۔

اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں ان کا سد باب ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگا دیں۔

ہم بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کر سکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کر سکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نرا شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں۔ ان ہی فرشتوں کو ''رجال الغیب'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں۔ کوئی رزق پہنچانے پر مامور ہے، کسی کا کام مظلومین کی داد رسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی مریضوں کی دیکھ ریکھ کرنے میں مشغول ہے، کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے۔ کوئی فرشتہ رحمت باراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے، اور کسی فرشتے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم وحکمت عطا کر رہا ہے اور چوں کہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہو رہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات رب العالمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کرکے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

تعویذات میں ان فرشتوں کا نام استعمال منجملہ شرک نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں، کوئی وزیر داخلہ ہے کوئی وزیر تعلیم ہے، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات بہ سلسلۂ تعلیم حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی مدد بھی کردے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے نہ اس نظام سے روگردانی۔ بندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سو فیصد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا موکل کو ''نظر نہ آنے والا مددگار سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور موکلین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ وفکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ وفکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔

اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جا رہا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عامل

اس سے خود مدد طلب کر رہا ہے۔

امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کی سوا کسی کو پکارنا یا کسی کو حقیقتاً مستعان سمجھنا کفر و شرک کے سوا کچھ نہیں، اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت کرنا جس سے توحید و ایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی، زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح و شام "یا وکیلُ یاودودُ یاوھابُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھ لیا کریں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بھی تڑپ کر پکار لیں گے بس سمجھ لیں وہ آپ کا اسم اعظم ہے۔ تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر "یاسمیع" ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔

یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا آپ کو مقبولیت، فراوانی، رزق، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے، یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے قرآن حکیم میں مذکور ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح و شام پھیلانے کا معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب رہتا ہے۔

خوامخواہ کی سوچ

سوال از: عبدالقیوم ——— ناندیڑ

آپ کا رسالہ "ماہنامہ طلسماتی دنیا" نظر سے گذرا، چوں کہ میں جماعت اسلامی سے متفق ہوں اور اس لٹریچر میں قرآنی آیات کو انسانوں کی ہدایت و فلاح بہبودی کے لئے استعمال ہوتے دیکھا لیکن جیسے یہ میں نے یہ رسالہ پڑھا مجھے بڑا تعجب ہوا کہ یہاں پر قرآنی آیات مجھے ورد اور نقوش کے ذریعہ استعمال ہوتی نظر آئی، چوں کہ آپ کی تحریر توحید پرستانہ ہے کیا اس طرح سے قرآن کا اصل مقصد فوت نہیں ہوتا؟ اگر نہیں ہوتا ہے تو برائے مہربانی اس کا تفصیلی جواب دیجئے اور چوں کہ میری عادت یہ ہے کہ جب تک کسی کا تحقیقی مطالعہ نہیں کرتا اس کے بارے میں رائے قائم نہیں کرتا، چوں کہ آپ نے جو عملیات اس میں بتائے ہیں اس میں کسی ایک کی اجازت کا طلب گار ہوں، اس کا صحیح طریقہ بتایئے، انشاءاللہ اس پر عمل کر کے ورد اور نقوش کے عمل کو اور اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہوں۔

جواب

جماعت اسلامی کے لٹریچر میں آپ نے یہ پڑھا کہ قرآن انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا میں آپ نے یہ دیکھا کہ ہم قرآن کی مختلف آیات کے ذریعے انسانوں کے علاج کے طریقے بتاتے ہیں اور انسانوں کو اس بات پر اکساتے ہیں کہ وہ بیمار پڑ جانے پر قرآن کی آیات کے ذریعے علاج کریں، ہمارے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اس میں تعجب خیز بات ہی کیا ہے اور دونوں باتوں میں ٹکراؤ کیسے پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے اگر کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ قرآن انسانوں کی ہدایت اور فلاح و بہبود کے لئے نازل ہوا ہے تو یہ بھی سچ ہے اور اگر آپ نے طلسماتی دنیا میں قرآن کے ذریعہ علاج اور تعویذ گنڈوں کی بات پڑھی ہے تو اس کی صداقت میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ دونوں ہی باتیں اپنی اپنی جگہ درست بھی ہیں اور قرین صواب بھی۔

بلاشبہ قرآن اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے نسخۂ رحمت بھی ہے اور نسخۂ شفا بھی ہے۔ جو لوگ اس قرآن کی تعلیمات سے اپنی زندگیوں میں سدھار لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں وہ بھی حق پر ہیں اور جو لوگ قرآن کی آیات کے ذریعہ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے نجات کی راہ تلاش کرتے ہیں وہ بھی غلطی پر نہیں ہیں۔ قرآن بلاشبہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کے کلام اور اس کے ایک ایک نام میں ہزاروں حکمتیں پوشیدہ ہیں اور لاکھوں خزانے بھی۔ کلام الٰہی سے برکت حاصل کرنا، کلام الٰہی سے بیماریوں کی شفا چاہنا، قرآن حکیم کے ذریعہ دوسرے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کی سعی کرنا، بندگی کے عین مطابق ہے اور جو لوگ

اس پر حیرت کریں ان کی عقل اور سوچ پر ہمیں حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے کہ دینی جماعتوں سے وابستہ ہوکر بھی انسان کی عقل گھٹنوں چلنے کے قابل بھی نہیں ہو پا رہی ہے۔ پھر اس عقل سے کسی اہم کارنامے کی توقع کیسی کی جاسکتی ہے؟

جماعت اسلامی والوں کی سوچ وفکر پر تنقید اور اعتراضات کی گھنگور گھٹائیں چھائے رہتی ہیں، اس لئے اگر مطلع عقل پر کوئی چاند طلوع بھی ہوجائے تو بھی اس چاند کی روشنی پھیلنے نہیں پاتی۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ کسی اسلامی جماعت سے وابستہ ہیں لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ آپ جماعت اسلامی سے وابستہ ہونے کے بعد اپنی سوچ وفکر میں نکھار پیدا نہ کرسکے۔ پھر بھی غنیمت ہے کہ آپ نے طلسماتی دنیا کی تحریروں کو توحید پرستانہ قرار دیا۔ ورنہ بعض حضرات کا عالم تو یہ ہے کہ وہ کلام الٰہی کے ذریعہ بنائے گئے تعویذات کو بھی شرک بتاتے ہیں، اور اس طرح کلام الٰہی کی کھلی توہین کرکے بھی اس خام خیالی میں مبتلا رہتے ہیں کہ دین اسلام کو پوری طرح بس وہی سمجھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی آخرت کی فکر ہے اور ہم بھی آخری درجے تک شرک اور کفر سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہم نے روحانی تحریک کی داغ بیل اسی لئے ڈالی ہے کہ اب انسانوں کی اصلاح کے لئے اس سے زیادہ موزوں اور بہتر طریقہ دوسرا نہیں ہے اور کلام الٰہی کے ذریعے علاج نہ صرف کلام الٰہی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اس سے کلام الٰہی کی قدر دانی بھی ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ ان تعویذوں کو بھی شک کی نظروں سے دیکھتے ہیں جو شرکیہ کلمات سے محفوظ ہوں ان کی عقل کو زنگ لگا ہوا ہے، اس لئے وہ کسی بھی بارے میں صحیح فیصلہ کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کو جس عمل کی اجازت درکار ہو اس کی وضاحت کریں تب ہی اجازت دی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو حق بات سمجھنے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرمائے۔ آمین

روحانی عملیات سے متعلق سوال در سوال

سوال از: شارق انصاری ــــــــ کانپور

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اس سے قبل میں تین خطوط روانہ کرچکا ہوں ایک خط کے جواب سے تشفی استفادہ ہوا شکریہ۔

اب یہ چوتھا خط روانہ کررہا ہوں آپ نے مسائل نمبر اور روحانی ڈاک نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا ہے اللہ رب العزت آپ کو صحت اور تندرستی عطا فرمائیں آپ کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب وکامران فرمائیں آمین۔ اس دور میں جہاں عملیات کے کام کو اتنا مشکوک کردیا ہے کہ اللہ کی پناہ، دعا اور تعویذات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ دعا بھی اللہ ہی سے کی جاتی ہے اور تعویذات اللہ کے کلام کے حروف واعداد سے تیار کئے جاتے ہیں پھر بھی لوگوں کی ذہانت اتنی کم علمی کا سبب بن چکی ہے کہ لوگ اس کے برے نتائج ثابت کرکے عملیات کا بیڑا غرق کئے ہوئے ہیں اور کچھ عاملین حضرات نے بھی جو عملیات کا غلط استعمال کرکے لوگوں کو اللہ سے مخاطب ہونے سے ہٹادیا ہے خدا ہم سب کو ہر نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس دور جہالت سے میں جہالت سے مجتنب رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دریافت طلب بات یہ ہے کہ اگر ہم ترقی روزگار کا عمل کررہے ہیں اور اوج شمس میں کرنا ہے وقت ۱۱؍جولائی ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۲؍جولائی ۵ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہے۔ ماہ منقلب سرطان کا ہے۔ ہر ایک برج دن اور رات سے متعلق ہے جب کہ منقلب ماہ غیر مبارک مانے جاتے ہیں، ہم رات کو عمل برج کے مطابق کررہے ہیں کیونکہ برج سرطان رات سے متعلق ہے اب سعد ساعت کو تلاش کیا تو یہ بات کیسے معلوم کریں گے کہ رات کی جو ساعتیں چل رہی ہیں وہ سعد ہیں یا نحس؟ (تقویم سے ہم اصل ساعت تو معلوم کرلیتے ہیں)

نمبر۲: اتوار کے دن کا عمل ہے دن شمس کا ہے اگر ہم شمس کے روز اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو عمل باطل ہوجائے گا یا کارآمد رہے گا؟

نمبر۳: مطلب معلوم کرنا یہ ہے کہ اوج شمس کا عمل کا وقت ۴ بج کر ۴۱ منٹ صبح تا ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ شام تک ہی دیا ہے، برج سرطان جو رات کے عمل سے متعلق ہے تو پھر کیا کرنا ہوگا۔ کواکب میں دوستی اور دشمنی بھی ہے اگر ہم شمس کے دن اور زحل کی ساعت میں عمل کریں تو اثر پذیر کا عالم کیا ہوگا۔ برائے مہربانی کے نتائج عمل سے آگاہ کریں۔

نوٹ: شمس کو زہرہ سے زحل سے دشمنی ہے (یہ وقت صرف دن تک کا ہی ہے قواعد کے حساب سے ایک برج رات سے متعلق ہے اور ایک دن سے جبکہ سرطان برج رات سے تعلق ہے یہ عمل کیسے ہوگا قواعد سے تشریح فرمائیں مہربانی ہوگی۔

نمبر۴: طالع میرا عقرب ہے ماہ منقلب سرطان یا طالع میرا اسد اور ماہ ذوجسدین مؤنث آبی حوت یہ عمل رات کا ہے ان میں باہم دوست زیادہ دشمنی ہے توان اعمال کو کن قواعد کے ڈھنگ سے کیا جائے۔ کوئی مثال عمل سے پوری تشریح فرماکر جواب سے متفق فرمائیں شکریہ۔

بازار میں مختلف قسم کی عملیات کی کتابیں نظر آتی ہیں یہ کتابیں قواعد سے ادھوری ہی رہتی ہیں جس کو ایک عام آدمی پڑھ کر عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اس قسم کی کتابوں کو پڑھ کر عملیات میں قدم رکھنے والے انسانوں کے دماغ ماؤف ہو جاتے ہیں۔

نمبر۵: حروف نورانی کو اگر آتشی نقش میں نہ پُر کر کے آبی، خاکی، بادی کی چال سے پُر کریں تو یہ غلط ہے یا صحیح۔ اسی طرح حروف ظلماتی کو خاکی چال سے نہ پُر کر کے آتشی چال سے پُر کردیں تو کیا نتیجہ ہوگا۔؟

نمبر۶: اس طرح حروف نورانی کے حروف نہ لکھ کر حروف نورانی کے کلمات بنا کر تحریر کریں یا پھر حروف نورانی اور نام مع والدہ کے جو امتزاج دیا ہے ان کے کلمات یا حروف نقش کے اردگرد تحریر کردیں۔

نمبر۷: اس طرح حروف نورانی مقصد مع والدہ کے امتزاج سے جو حروف برآمد ہوئے ہیں ان کو ان حرفوں کو کلمات یا حرفوں سے نقش نورانی کے اردگرد کردیں یا جو نقش مربع کا عمل تقویم میں صفحہ نمبر ۲۳۶ پر دیا اس مربع کے اردگرد لکھ دیں، بجائے نقش نورانی کے اردگرد لکھنے کے۔

نمبر۸: سیارے رجعت میں کب اور کیسے آتے ہیں کسی کا ستارہ رجعت میں ہیں کس کا ستارہ استقامت میں ہے اس کا علم کیسے ہوتا ہے برائے مہربانی تحریر فرمائیں شکریہ ہوگا۔

نمبر۹: آپ کی مفصل عملیات کی فنی کتاب تحفۃ العاملین کا انتظار ہی رہا۔ شاید اس کتاب میں ہمارے ذہن میں ابھرنیوالے مختلف سوالات کا حل نکل آئے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کو بھرپور کامیابی اور کامرانی سے نوازے اور اس کتاب کو اس دور جہاں میں ایک اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور آپ کو صحت اور تندرستی کے ساتھ اچھا رکھے اور آپ کے جسمانی ضعف کو دور کر کے ایک عظیم جسمانی قوت عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

نمبر۱۰: اگر کوئی شخص شادی کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ اتنا عشق محبت میں چور ہو گیا کہ وہ اپنے والدین اور بھائی بہن کی محبت کو بھول چکا ہو صرف اپنی بیوی کا غلام ہو گیا ہو اور وہ اسی کا فرماں بردار بن گیا ہو اور بیوی نے شوہر کو اپنے تابع کرلیا ہو تو اس شخص کا دل سرد کرنے کے لئے اور عشق محبت کو دور کرنے کیلئے کونسا عمل کارآمد ہوگا۔ وظیفہ اور نقش مع ساعت کے تحریر فرمادیں۔

نمبر۱۱: اعمال شر میں نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر اور کالے کپڑے میں پیک کر کے عمل کیا جاتا ہے۔ مثال: کسی شخص کے اوپر اثرات بد ظاہر ہوتو موافق آیت اور اسم الٰہی کا نقش بنا کر دیا جاتا ہے اثرات بد کو دور کرنے کے لئے موافق آیت اور اسم الٰہی کون سے ہیں اور اس عمل اور نقش کو کس ساعت میں لکھنا اور پڑھنا چاہئے۔

نمبر۱۲: اعمال خیر کے لئے سعد ساعت اور نقش زعفران اور گلاب سے لکھے جاتے ہیں بیماری کو دور کرنے کے لئے اگر نقش لکھا جائے تو یہ عمل اعمال شر میں لکھا جائے گا یا اعمال خیر میں کیونکہ بیمار شخص میں شر موجود ہے جس کی وجہ سے وہ بیمار رہتا ہے۔ بیماری کو دور کرنے کے لئے ساعت عطارد یا مریخ کے دن، مریخ کی ساعت کارآمد ہے۔ ''طلسماتی دنیا'' ہم یہ نہیں سمجھ پارہے ہیں کہ بیماری کو دور کرنے کے لئے یہ عمل اعمال شر میں گنا جائے گا یا اعمال خیر میں جب اعمال شر اور خیر کی سمجھ نہ ہوگی تو سیاہی، کپڑا اور قلم ساعت کس طرح منتخب کروں گا یہی وضاحت چاہتا ہوں۔

مثال: رزق کی فراوانی کے لئے نقش ہری پینسل یا زعفران اور گلاب سے محلول کر کے لکھا جاتا ہے اور ساعت شمس، مشتری کارآمد ہے ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل تو خیر کا ہے)

(i) علاج معالجہ کیلئے شمس، مشتری، مریخ کی ساعت کارآمد ہوتی ہیں ''طلسماتی دنیا'' (یہ عمل خیر کا ہے یا شر کا)

(ii) بیماری کو دور کرنے کے لئے عمل کریں تو اعمال خیر سمجھ کر کریں یا اعمال شر کے تمام لوازمات ملحوظ کر کے عمل کریں۔ خط مختصر لکھنا چاہتا ہوں لیکن طویل ہو جاتا ہے نہ جانے کیوں؟

جواب

ہماری طرف سے شرط تو یہ ہے کہ ایک وقت میں تین سوالوں سے زیادہ نہ کئے جائیں اور اگر کوئی کرتا بھی ہے تو ہم اس کے تین سوالوں کا جواب دیتے ہیں اور باقی سوالوں کو رد کردیتے ہیں لیکن روحانی مسائل نمبر میں چونکہ عوام کی الجھنوں کا حل ہمیں پیش کرنا ہے اس لئے اس نمبر کی حد تک تین سوالوں کی قید ہم نے ہٹادی ہے اور کوئی

سائل کتنے بھی سوال کرلے اس کے سبھی سوالوں کا جواب ہمیں دینا ہے چنانچہ آپ دیکھ لیجئے کہ آپ کے ۱۲ سوالوں کا جواب ہم دے رہے ہیں آپ اپنے سوالوں کے جوابات بالترتیب پڑھ لیجئے۔

(۱) اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ لوگ روحانی عملیات کی مخالفت میں رطب اللسان ہیں اور وہ اس پاکیزہ سلسلے کو کفر وشرک سے جوڑنے کی مذموم کوشش بھی کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی کوشش کبھی بارآور ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت روحانی عملیات کی قائل ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ دین کی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری ہے جو صرف اندھوں کو نظر نہیں آتا باقی سب آنکھ والے اسے دیکھتے ہیں اور اس کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں اور اسے روحانی طور پر محسوس بھی کرتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی تعویذ گنڈوں کی مخالفت کو اپنا فریضہ سمجھ لیتے ہیں جو نئے نئے دینداری میں داخل ہوئے ہوں اور جنہیں صحیح معنوں میں توحید وسنت کا علم نہ ہو ایسے لوگ خود کو متقی اور پرہیزگار ثابت کرنے کیلئے اپنے گھروں کی عورتوں پر اپنا رعب جماتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں جیسے ان کی مخالفت کرنا دین اسلام کا کوئی جزو ہو ایسے ہی لوگ محفلوں اور مجلسوں میں خود کو دین اسلام کا چودھری ثابت کرنے کے لئے تعویذوں کی مخالفت شروع کردیتے ہیں اور اس طرح دندناتے ہیں جیسے انہوں نے پورا دین گھول کر پی لیا ہو حالانکہ انہیں دین اسلام کی ابجد کی بھی خبر نہیں۔ لیکن اس طرح کے تمام لوگ صرف غل غپاڑہ کرسکتے ہیں اور اس طرح کے غل غپاڑوں سے کوئی فائدہ حاصل ہونے والا نہیں۔ امت کے اساطین نے روحانی عملیات کو اہمیت دی ہے۔ بیسویں صدی کے بزرگوں میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ جیسے عظیم الشان بزرگوں نے نہ صرف یہ کہ تعویذ گنڈوں کو جائز قرار دیا ہے بلکہ مختلف کتب اس موضوع پر لکھی ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے طبقات میں جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے بھی رسائل ومسائل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تعویذ گنڈوں کو جائز بتایا ہے۔ بریلوی حضرات کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ نے بھی نہ صرف اس سلسلے کی توثیق کی ہے بلکہ انہوں نے بھی اس موضوع پر کافی کچھ لکھا ہے ان سب کی رائے اور کتب کو نظرانداز کرکے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مخالفت کرنے والا یا تو ناواقف دین ہے یا پھر خود کو نمایاں کرنے کی وجہ سے زبان چلا رہا ہے اور ایسے لوگوں کی بات کا نوٹس لینا بھی غلط ہے۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے جب ان کی اپنی کوئی اہمیت نہیں تو ان کی بات کو بھی اہم نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعویذ گنڈوں کے راستوں سے بے شمار لوگوں نے اللہ کے بندوں کو لوٹا کھسوٹا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ سیکڑوں لوگ جو روحانی عملیات کی الف ب کا علم بھی نہیں رکھتے وہ اس لائن کے ذریعہ عوام کا الو بنا رہے ہیں اور کمال جاہل ہونے کے باوجود خود کو "بابا" اور "پیر جی" ثابت کررہے ہیں۔ بیشک ان لوگوں کی مخالفت ہونی چاہئے لیکن ان کی مخالفت کے بجائے روحانی عملیات کے سلسلے ہی کو ناجائز قرار دے دینا یا اس کو شرک سے تعبیر کرنا نہ صرف کوری جہالت ہے بلکہ کھلا ہوا ظلم وستم بھی ہے۔

کوئی بھی برج دن یا رات سے متعلق نہیں ہے البتہ بعض برج مثبت ہوتے ہیں اور بعض منقلب۔ عمل اگر مثبت ہو تو اس کو مثبت برج میں کرنا چاہئے اور اگر عمل منفی ہو تو اس کو منقلب برج میں کرنا چاہئے۔ کسی بھی تقویم کے ذریعہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ ساعت کس ستارے کی ہے۔ تقویم سے صرف پہلی ساعت کا اندازہ نہیں بلکہ دن رات کی ۲۴ ساعتوں کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ اور روحانی تقویم کے ذریعہ آپ کو اس بات کا بھی اندازہ ہوجائے گا کہ کونسی ساعت سعید ہے اور کونسی منحوس۔

(۲) اتوار کے دن شمس ستارے کی حکومت ہوتی ہے اس دن وہ عمل جو شمس ستارے سے متعلق ہوتے ہیں وہ بے شک بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری ساعتوں کا اثر اس دن باقی نہیں رہتا ہر ساعت اپنی اپنی جگہ کارآمد اور مؤثر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر شمس کی ساعت میں کاروبار کی ترقی کے عمل کئے جاتے ہیں اور زحل اور مریخ کی ساعتوں میں کاروبار کی تباہی کے عمل ہوتے ہیں اگر کوئی عامل اتوار کے دن مریخ کی ساعت میں کوئی منفی عمل کرے اور کسی کو تباہ کرنے کا عمل کرے تو وہ کارگر رہے گا۔ کیونکہ وہ ایک منحوس ساعت میں کیا جا رہا ہے۔

(۳) ہم عرض کرچکے ہیں کہ برج کے معاملے میں دن اور رات کی کوئی قید نہیں ہے کسی بھی برج میں کوئی بھی عمل کیا جاسکتا ہے مثلاً برج سرطان کا دائرہ حکومت ۲۲ رجون سے ۲۳ رجولائی تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔

اس دوران خواہ آپ رات کو عمل کریں خواہ دن میں، انشاء اللہ کارگر رہے گا۔ لیکن اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے کام نہ کریں، جن کا برج حمل، میزان یا جدی ہو کیونکہ یہ تینوں برج، برج سرطان کے لئے غیر یقینی ہیں۔ البتہ اس برج کے عرصہ حکومت میں ان لوگوں کے لئے کوئی بھی عمل بطور خاص مؤثر ہوسکتا ہے جن کی تقدیر کا ستارہ قمر ہو یا جن کے نام کا پہلا حرف ح یا ہ ہے۔

بے شک شمس کو زہرہ اور زحل سے دشمنی ہے اس لئے ساعت شمس میں ایسے لوگوں کے لئے کوئی عمل نہ کریں جن کا ستارہ زحل یا زہرہ ہو۔ البتہ باقی پانچ ستارے والوں کے لئے شمس کی ساعت میں عمل کیا جاسکتا ہے۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ منفی کام دن کی ساعتوں میں نہ کریں وہ رات کی ساعتوں میں کریں اور مثبت کام دن کی ساعتوں میں کریں۔ جن بروج کا تعلق رات سے ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس برج کے عرصہ حکومت میں دن میں کوئی کام ہو ہی نہیں ہوسکتا۔ بس اس کا مطلب یہ ہے کہ اس برج سے جو شخص متعلق ہے اس کے لئے رات کو کیا گیا عمل بشرطیکہ اسی برج سے متعلق ستارے کی ساعت میں ہو تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ مثلاً اگر کسی ایسے شخص کے لئے کوئی منفی کام کرنا ہے جس کا برج سرطان ہے تو اس کیلئے رات کو قمر کی ساعت میں کام کریں گے تو جلدی نتائج برآمد ہوں گے۔

(۴) اگر برج اور ماہ میں ماہیت کے اعتبار سے کوئی اختلاف ہو تو برج کی ماہیت کو ترجیح دینی چاہئے۔ مثلاً کسی شخص کا برج سرطان ہے جو منقلب ہے اور اس کی تاریخ پیدائش شعبان کی ہے جو ثابت ہے تو ایسی صورت میں ہمیں برج کو اہمیت دینی چاہئے۔ کیونکہ ماہ قمری سے زیادہ انسان کے اوپر ماہ شمسی اثر انداز ہوتا ہے۔ اور نظام شمسی ہی سے ہمیں انسان کی قسمت کے ستارے کا اندازہ ہوتا ہے اس لئے روحانی عملیات کے معاملے میں اولاً نظام شمسی کو اہمیت دیں اور ثانیاً نظام قمری کو۔ بعض لوگوں کی رائے یہ بھی ہے کہ دنوں کے اعتبار سے ماہ قمری کو اہمیت دینی چاہئے اور مہینوں کے اعتبار سے ماہ شمسی کو اہم سمجھنا چاہئے۔

بازار میں عملیات کی جو کتابیں نظر آتی ہیں وہ اپنی اپنی جگہ سب صحیح ہیں لیکن کسی بھی ایک کتاب سے مکمل فن سمجھ میں نہیں آسکتا اس کے لئے سیکڑوں کتابوں کی ورق گردانی بھی ناکافی ہے۔ اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روحانی عملیات کی باریکیاں اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتیں جب تک کسی مستند استاد سے رابطہ قائم نہ ہو۔ کتابوں سے علم نہیں آتا، کتابوں سے صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے ادب تہہ کرنا ضروری ہے۔

(۵) حروف نورانی یا ظلماتی ان کا نقش کسی بھی چال سے پُر کیا جاسکتا ہے۔ نقش بھرتے وقت دیکھنا یہ چاہئے کہ ہم جس کے لئے نقش بھر رہے ہیں اس کا اپنا عنصر کیا ہے اگر طالب کا عنصر آبی ہو تو اس کو آتشی چال سے پُر کیا ہوا نقش فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ اسی طرح جس انسان کا مزاج خاکی ہو اسکو وہ نقش فائدہ نہیں پہنچا سکتا جو بادی چال سے بھرا گیا ہو۔

نقش کے چاروں طرف جو حروف آپس میں امتزاج دے کر لکھے جاتے ہیں اس کے بہت سے طریقے رائج ہیں۔ سب سے زیادہ معتبر طریقہ یہ ہے کہ طالب و مطلوب کے نام کے حروف ان کی ماؤں کے ناموں کے حروف کے ساتھ اس عمل کے حروف بھی شامل کرلئے جائیں جن کا نقش بنایا گیا ہے پھر ان کو آپس میں امتزاج دے کر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیا جائے۔ امتزاج دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ دوسری سطر میں مطلوب اور اس کی ماں کے نام کے حروف لکھیں اور تیسری سطر میں عمل کے حروف لکھ دیئے جائیں پھر ان کو اس طرح امتزاج دیں کہ چوتھی سطر تیار کرتے وقت سب سے پہلے سطر اول کا حرف لیں پھر دوسری سطر کا حرف اٹھائیں پھر تیسری سطر کا حرف اٹھائیں اور اس طرح چوتھی سطر تیار کرلیں۔ پھر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ ان حروف کی تلخیص بھی کی جاسکتی ہے یعنی جو حروف مکرر ہوں ان کو حذف کردیں اور ہر حرف کو صرف ایک ہی بار اٹھائیں اور بغیر تلخیص کے بھی نقش کے چاروں طرف حروف نقل کئے جاسکتے ہیں سبھی طریقے عملیات میں رائج ہیں عاملوں کی اپنی اپنی سوچ کے اعتبار سے ان کا استعمال ہوتا ہے۔

(۷) ہم نے وضاحت کردی ہے کہ دونوں طریقے عملیات میں رائج ہیں عامل اپنی سوچ وفکر اور اپنے رجحان کے اعتبار سے نقش کی تکمیل کرسکتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک طریقے کو صحیح اور کسی ایک طریقے کو غلط قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دونوں طریقے درست ہیں سب کو اپنی صواب دید پر نقش بھرنے کا اختیار ہے۔

(۸) ان باتوں کا اندازہ لگانے کے لئے تقویم کا مطالعہ ضروری ہے۔ ہر سال تقویم میں اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ کونسا ستارہ کس

عرصے میں مستقیم ہے۔ اور کس عرصہ میں وہ راجع ہے۔ تقویم سے اس کا اندازہ کرنے کے بعد لوگوں کے لئے کام کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی تقدیر کا ستارہ متعین ہوتا ہے۔ وہ تقویم دیکھ کر خود بھی اس بات کا اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی تقدیر کا ستارہ کس زمانہ میں استقامت میں ہے اور کس زمانہ میں رجعت میں۔ اس سال ہم نے بھی روحانی تقویم میں سیاروں کی رجعت واستقامت کا نقشہ نقل کردیا ہے۔ تاکہ ہمارے قارئین کو اپنے بارے میں اندازہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔

(۹) الحمدللہ تحفۃ العاملین منظر عام پر آچکی ہے اور اس کتاب کو پڑھ کر عاملین نے جن اچھے تأثرات کا اظہار کیا ہے وہ ہمارا حوصلہ بڑھانے کیلئے بہت کافی ہیں۔ "تحفۃ العاملین" کو علماء ربانی کے حلقہ سے بھی بھرپور پذیرائی ملی ہے اور ان حضرات نے بھی اس کتاب کو سراہا ہے جو عملیات کی لائن میں برسہا برس سے روحانی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے لئے عوام نے بھی اس کتاب کو پسند کیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ بھی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہم نے عملیات کے فن پر یہ اہم کتاب پیش کی ہے۔ اور اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد بہت ساری گتھیاں خود بخود سلجھ جاتی ہیں۔

(۱۰) ایسے شخص کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے لئے حب کا کوئی نقش بنا کر اس کی والدہ کے گلے میں ڈال دیں اور قُلْنَا یٰنَا رُکُونِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْم ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس کی ماں اس کو روزانہ یا ہفتہ میں ایک دوبار پلادیا کرے اور اس عمل کو ساعت زہرہ یا ساعت مشتری میں کریں تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ اسکے دل سے جنون والی کیفیت کم ہوجائے گی۔ لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل اسی وقت کریں جب تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہوگئی ہو کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ظلم عظیم کررہا ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی میں مکمل کوتاہی اور غفلت برت رہا ہے۔ کسی بھی شوہر کے لئے ایسا عمل کرنا کہ وہ اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگے یا اس کی محبت کم ہوجائے شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر ایسے شوہر کے دوسرے بھائی بھی ہوں یا اس کا باپ بھی زندہ ہو تو پھر اس کے لئے ایسا عمل نہیں کرنا چاہئے۔ ماں کی محبت کا عمل صرف اس وقت جائز ہے جب باپ فوت ہوگیا ہو اور کوئی دوسرا بھائی ماں کی کفالت والا نہ ہو۔ اگر کفالت کرنے والے دوسرے بھائی اور بیٹے موجود ہیں پھر میاں بیوی کے درمیان کسی بھی طرح نفرت کا عمل کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

(۱۱) صرف اعمال شر میں نہیں بلکہ کالی روشنائی سے نقش امراض جسمانی میں بھی اور اثرات آسیب میں بھی اور اثرات سحر میں بھی کام لیا جاتا ہے اور زعفران سے یا ہری پینسل سے نقوش محبت کے، ترقی کامیابی کے، اور روزگار وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں یا وہ نقوش زعفران سے لکھے جاتے ہیں جو مریض اور مطلوب کو پلانے ہوں۔ اسی طرح کالے کپڑے میں وہ نقوش پیک کئے جاتے ہیں جو امراض جسمانی کے لئے لکھے گئے ہوں۔ یا ان نقوش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے جو کسی آسیب زدہ یا سحر زدہ انسان کے لئے لکھے گئے ہوں۔

جو نقوش کاروبار کے لئے، ترقی کے لئے، محبت وتسخیر کے لئے اور ملازمت وغیرہ کے لئے لکھے جاتے ہیں ان کو ہرے کپڑے میں پیک کیا جاتا ہے۔

تحفۃ العاملین میں مختلف آیات اور اسماء حسنیٰ کی تشریح کی گئی ہے جو مختلف مسائل میں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کیلئے رزق و روزگار کا نقش بنایا جائے تو اسماء الٰہی یَارَزَّاقُ، یَا بَاسِطُ، یَا وَاسِعُ، یَا فَتَّاحُ، وغیرہ کے عمل اور نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔ ان کے اعداد بالترتیب، ۳۰۸، ۲، ۷۲، ۱۳۷، اور ۴۸۹، ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان آیات کے نقوش بھی برائے روزگار دیئے جاسکتے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَاب یَا اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْز۔ یہاں آیت کے اعداد ۲۰۷۳ اور دوسری آیت کے اعداد ۱۲۸۷ ہیں۔

کاروبار وغیرہ کے لئے کوئی بھی نقش ساعت مشتری ساعت شمس اور ساعت قمر وعطارد میں لکھنے چاہئے اور محبت کے لئے کوئی بھی نقش ساعت زہرہ اور ساعت مشتری میں لکھنا چاہئے۔

محبت کے لئے اسماء الٰہی میں سے "یَاوَدُوْدُ، یَالَطِیْفُ، یَاجَامِعُ، یَارَؤُف، وغیرہ کو اہمیت دینی چاہئے ان کے اعداد بالترتیب یہ ہیں۔ ۲۰، ۱۲۹، ۱۱۴، اور ۲۸۶۔

محبت کے لئے آیات قرآنی میں سے وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْد۔ اعداد ۱۲۹۱۔ یا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ۔ اعداد ۳۱۲۳ ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مذکورہ مقاصد میں

دیگر اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کا استعمال عاملین کرتے ہیں۔اس کی وضاحت تحفۃ العاملین میں کردی گئی ہے۔

(۱۲) ظاہری بات ہے کہ امراض کو دفع کرنیوالے تمام اعمال اعمال خیر ہی ہوتے ہیں کسی کو بیماری، سے نجات دلانے والا عمل شر نہیں ہوسکتا وہ تو کارخیر ہی ہے۔آپ کا یہ فرمانا کہ بیمار انسان کے اندر شر موجود ہے اور اسی وجہ سے وہ بیمار ہے ایک غلط بات ہے۔انسان کسی شر کی وجہ سے بیمار نہیں ہوتا بلکہ بیماری کسی نہ کسی جسمانی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے جب کہ شر روحانی کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے۔کوئی بھی انسان جب وہ مریض ہو اس کو شری قرار نہیں دیا جاسکتا۔اگر بیماریاں شر کا پیش خیمہ ہوا کرتیں تو پھر بیماری کو اللہ کی رحمت قرار کیوں دیا جاتا۔ ہم نے تو اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ بیمار انسان کی دعا قبول ہوتی ہے کیونکہ جب انسان سفر میں ہوتا ہے یا وہ کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے اور اللہ اس کے قریب ہوتا ہے اس حساب سے بیماری ایک رحمت ہے نہ کہ کوئی شر۔ بیماری کو دفع کرنے کے لئے جو نقوش تیار کئے جاتے ہیں انہیں زحل اور مریخ کے علاوہ کسی بھی ستارے کی ساعت میں تیار کیا جاسکتا ہے اور ہم اس بات کی بھی وضاحت کرچکے ہیں کہ امراض جسمانی کو دفع کرنے والے نقوش بھی کالے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔اوران کو کالی روشنائی سے بھی لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

ہم عرض کرچکے ہیں کہ رزق کی فراوانی والے نقوش ہری پینسل سے یا پھر زعفران سے لکھنے چاہئیں۔اورانہیں ہرے کپڑے میں پیک کرنے چاہئیں۔امراض جسمانی کو دفع کرنے والے تمام اعمال، اعمال خیر ہی قرار پائیں گے۔کسی کو بیماری سے نجات دلانے کی کوشش کسی بھی ذریعہ سے ہو ایک طرح کا خیر ہے اسے شر قرار نہیں دے سکتے ۔شر تو یہ ہے کہ ہم کسی کو بیمار کرنے کی کوشش کریں۔

آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ خط مختصر لکھیں اور ایک بات کو کئی بار نہ پوچھیں۔ہم تو طویل خطوط کے جوابات بھی دے سکتے ہیں لیکن دوسرے قارئین کا بھی خیال کرنا چاہئے۔لمبے لمبے سوال پڑھ کر قارئین کو کوفت بھی ہوسکتی ہے اور وحشت بھی۔امید ہیکہ آپ آئندہ خیال رکھیں گے اور کسی کو بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیں گے۔

روحانیتِ عملیات پر شبہ بھی اس کی طرف داری بھی

سوال از: محمد عارف ——— رامپور

جناب مولانا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کہ عرض یہ ہے کہ ہم لوگوں سے کوئی خاص اردو نہیں آتی ہے لیکن طلسماتی دنیا کی وجہ سے اردو پڑھنا اور تھوڑی بہت لکھنا سیکھ لیا ہے اس لئے لکھنے میں کوئی غلطی وغیرہ ہو جائے تو اس کیلئے معاف کریں۔

یہی خط ہم آپ کو ہر ۱۵ دن میں تب تک روانہ کرتے رہیں گے جب تک آپ کا روحانی ڈاک نمبر بازار میں نہیں آجاتا تاکہ آپ کو خط ہمارا مل جائے۔

ہمیں کسی طرح کا ڈر نہیں رہے کہ آپ کو ہمارا خط ملا یا نہیں ملا۔ کیونکہ اس بار روحانی ڈاک نمبر نکال رہے ہیں تو اس لئے محمد عارف اور میرے دوست کچھ اہم سوالات آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ آپ ہمارے ان سوالوں کا جواب ضرور دینگے۔

میں B-A میں پڑھتا ہوں جب میں نے چار پانچ سال پہلے طلسماتی دنیا کو پڑھا تو مجھ کو لگا کہ اپنا وقت برباد کرنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا لیکن جیسے جیسے میں پرانا ہوتا گیا تو سمجھ میں آنے لگا کہ اس علم میں کچھ نا کچھ بات ہے پھر اس کے بعد میں نے اپنے دوستوں کو طلسماتی دنیا پڑھنے کو دی ان میں سے کچھ دوستوں نے تو کوئی خاص دلچسپی نہیں دکھائی لیکن کچھ نے دلچسپی دکھائی اور کچھ نے تو اتنا پسند کرا کہ وہ اس لائن میں آنے کے لئے باقاعدہ تیار ہوگئے۔اب ہم آپ کو یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم اس لائن میں کیوں آنا چاہتے ہیں۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اس لائن میں آنے کے لئے پہلی شرط پرہیزگاری ہے اور پرہیزگاری سیدھے طور پر بندے کا رشتہ رب سے جوڑ دیتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اس لائن سے خدمت خلق ہوتی ہے اور خدمت خلق بھی عبادت ہے۔یہ اور تیسری سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ اس لائن کو روزگار کا ذریعہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور اگر عامل اچھا ہے تو لوگوں کو پریشانیوں سے نجات دلانے کا ذریعہ تو بنتا ہی ہے ساتھ ساتھ لوگوں کے دلوں میں ایمان بڑھتا ہے۔لیکن مولانا صاحب میں تقریباً آپ کا چار پانچ سال پرانا قاری ہوں لیکن کچھ سوال میرے اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے سے روک رہے ہیں۔اس لئے ہماری آپ سے بنتی ہے کہ ہمارے ان سوالوں کا جواب دے کر ہماری رہنمائی کریں۔

مجھ کو اور میرے دوستوں کو اس لائن میں آنے میں سب سے بڑی

پریشانی وہ یہ آرہی ہے کہ میں اور میرے چاروں دوست پڑھے لکھے ہیں۔ کمپیوٹر کا دور چل رہا ہے ایسے میں کمپیوٹر سیکھنے کے بجائے جھاڑ پھونک میں پڑ جائیں تو زمانہ ہم پر ہنسے گا۔ کس کس کو سمجھائیں گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ اس زمانے میں اچھے بھلے آدمی کو لوگ دیوانہ بنا دیتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ روحانی عملیات کی سماج میں کوئی حیثیت نہیں ہے خاص کر پڑھے لکھے سماج میں۔ دیگر لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر روحانی عملیات اتنے مؤثر ہیں تو یہ لائن لکیر کی فقیر کیوں بنی ہوئی ہے۔ دنیا کا کوئی سا بھی علم لے لیجئے لگ بھگ سبھی نے ترقی کی ہے انسان چاند پر پہنچ گیا۔ آسمانوں میں اُڑنے لگا، سمندروں کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا وہ چیزیں جن کا خیال اور گمان بھی نہ تھا ان کی ایجاد کردی اور ان چیزوں کو ہر شخص دیکھ رہا ہے اور ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور جب کوئی علم ظاہر ہے تو انسان اس علم کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ جگہ جگہ ڈاکٹری اور انجینئرنگ کالج ہیں۔ لوگ پیسہ خرچ کررہے ہیں، وقت خرچ کررہے ہیں دماغ لگا رہے ہیں لیکن پھر بھی مشکل سے داخلہ مل پاتا ہے۔ داخلے کے لئے لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے برعکس ایک روحانی لائن ہے جو بہت پاک ہے اور بندے کا رشتہ رب سے جوڑتی ہے انسان میں ایمان وتقویٰ پیدا کرتی ہے اور بزرگوں کی ایجاد ہے لیکن اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ دنیا میں آپ کو (بڑے بڑے مدرسے، کالج، اسکول، اسپتال اور دوسرے ادارے مل جائیں گے مگر کوئی روحانی ادارہ نہیں ملے گا جس کی سماج میں کوئی حیثیت ہو) آج تک میں نے کوئی ایسا ادارہ نہیں دیکھا جہاں باقاعدہ لوگوں کی بھرتی کی جاتی ہو ان کو روحانی علم سکھایا جاتا ہو کیوں؟ میں سمجھتا ہوں اس کی شاید یہ وجہ رہی ہو کہ جس طرح ڈاکٹر وغیرہ اپنی ڈگری وغیرہ ظاہر کرتے ہیں جس سے ان کا علم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس طرح عامل کتنا بھی بڑا ہو اس کے علم کے بارے میں پتہ نہیں چل پاتا۔ اب آپ ہی خود ایمانداری سے بتائیں کہ جس عامل کے علم کے بارے میں کچھ پتہ نہیں ہو اس کو استاد بنانا تو دور کی بات ہے اس شخص سے علاج بھی کروانا کیا بہتر ہے؟ اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ ڈھونگی ہیں پاکھنڈی ہیں وہ عامل بن کر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ آخر یہ ذمہ داری بھی تو ایک عامل کی بنتی ہے خاص کر آپ جیسے لوگوں کی جن سے ہزاروں لوگ وابستہ ہیں، کہ کوئی ایسی راہ نکالیں جن سے ان ڈھونگی عامل سے لوگوں کو چھٹکارا ملے اور اس لائن کی قدر وقیمت بڑھے۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے۔ یہ تو ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایسے حالات میں اور ماحول میں طلسماتی دنیا وجود میں آیا اور اس نے لوگوں کی رہنمائی کی۔

اب آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ دو کام کو ضرور انجام دیں پہلا جو قاری اس لائن میں آنا چاہتے ہیں اور ان کے دل میں اس لائن کے خلاف کچھ شک وشبہ ہے تو آپ ان کو دور کردیجئے۔ کوئی ایسا کالم شروع کیجئے یا پھر نجی طور پر رہنمائی کیجئے تاکہ وہ شمع جو طلسماتی دنیا کے روپ میں منظر عام پر آئی ہے وہ بجھنے نہ پائے بلکہ اس شمع سے ہزاروں شمع روشن ہو جائیں۔!

دوسرا کام یہ ہے کہ روحانی علم کوئی شریعت تو ہے نہیں کہ اس میں پھیر بدل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بھی اور علموں کی طرح ایک علم ہے اور اس میں بھی سدھار کیا جاسکتا ہے جیسے کوئی شخص روحانی علم کے ذریعے خدمت خلق کرنا چاہتا ہے اور وہ روزگار کے روپ میں بھی اس کو اپنانا چاہتا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کم محنت کرکے کوئی ایسا روحانی علم حاصل کرلیا جائے۔ مثلاً جسم میں کہیں بھی درد ہو یا بواسیر، یرقان ہو، کھاج کھجلی الرجی وغیرہ کوئی ایسی ایک یا دو بیماریاں جن کا علاج کرنے میں روحانی مہارت حاصل ہو۔ جیسے ڈاکٹر ہوتے ہیں کوئی (BSC-MBBS) ہوتا ہے تو کوئی چھوٹا موٹا ہوتا ہے لیکن خدمت خلق تو سبھی کرتے ہیں لیکن ہم نے اس لائن میں یہی دیکھا کہ فلاں فلاں چلہ کرو، یہ کرو، وہ کرو جس سے انسان کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے اتنی محنت دیکھ کر وہ گھبرا جاتا ہے۔ ہر انسان کی محنت کرنے کی طاقت الگ الگ ہوتی ہے اس لئے کوئی ایسی راہ نکالئے کہ جو لوگ زیادہ محنت کرنے کے لائق نہیں ہوں وہ روحانی لائن کی آسان لائن اپنا کر اسی لائن سے فائدہ اٹھا سکیں جیسے آپ نے مئی ۱۹۹۷ء میں الٓـمٓ عامل بننے کا عمل طلسماتی دنیا میں دیا۔ اس الٓـمٓ کے عمل کی زکوٰۃ میں پرہیز کسی طرح کا نہیں۔ اگر عمل کسی وجہ سے چھوٹ جاتا ہے تو ڈر کی کوئی بات نہیں ہے۔ رجعت کا اندیشہ نہیں ہے اور اس عمل کے ذریعے بھی حیرت ناک طور پر مریض کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عمل ہر لحاظ سے بہتر ہے اور ایک عام قاری اس کی زکوٰۃ ادا کرکے الٓمٓ کا عامل بن سکتا ہے۔

اب رہے وہ قاری جو اس لائن میں بہت دور تک نکل جانا چاہتے ہیں جو جن یا موکل تابع کرنا چاہتے ہیں جو جادو وغیرہ کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کو پریکٹیکل کی بھی ضرورت ہے۔ یعنی استاد کی دیکھ ریکھ میں عمل کرنا چاہئے اب اس طرح کے عمل طلسماتی دنیا پڑھ کر تو نہیں کئے جاسکتے تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی قاری آپ کو رہنما بناتا ہے تو کیا آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ کی دیکھ ریکھ میں چلاکشی کرلی جائے یا پھر کوئی اور صورت اختیار کی جائے۔ ابھی حال میں طلسماتی دنیا میں (اکتوبر نومبر ۲۰۱۲ء) غائب ہونے کا عمل شائع ہوا ہے اس عمل کو پڑھ کر تو یقین ہی نہیں ہوا کیونکہ طلسماتی دنیا میں عمل چھپا تھا اس لئے یقین کرنا پڑا لیکن اتنا قیمتی عمل ایک کونے میں بریکٹ میں تھا نہ ہی از طرف کا نام تھا۔ یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی اگر اس عمل کے بارے میں اور کوئی بات معلوم کرنا چاہیں تو کس سے معلوم کریں یا پھر آپ سے معلوم کرلیں۔ اس عمل میں کوئی پرہیز وغیرہ تو نہیں۔ کیا رجعت وغیرہ کا اندیشہ تو نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ جہادی تنظیموں سے جڑے ہیں ان کے لئے تو اس طرح کے عمل بہت قیمتی ہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس عمل کو کرنے کی اجازت مجھ کو دیں تاکہ میں روحانی عمل کا مشاہدہ ان کھلی آنکھوں سے کرسکوں اور ان لوگوں کی زبان پر تالا لگا سکوں جو اس لائن کو بے اثر مانتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں آپ سے ایک گزارش اور ہے وہ یہ ہے کہ آپ بھی دلی، مرادآباد یا بریلی وغیرہ کا دورہ بھی کیا کریں تاکہ یہاں کے لوگ بھی آپ سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ اس خط کے جواب کا بے صبری سے انتظار رہے گا۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک پوری طرح اپنا اثر دکھا رہی ہے اور لوگوں کے دلوں میں روحانی تحریک کا اثر دھیرے دھیرے ہو رہا ہے اور لوگ آہستہ آہستہ اس کاروان علم وعمل میں شامل ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں جو ہماری رہنمائی میں منزل حق کی طرف دس سال پہلے رواں دواں ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی تھی اس وقت ہم اس کا گمان بھی نہیں کرسکتے تھے کہ اس طرح جوق در جوق لوگ ہماری تحریک میں شامل ہوں گے جس وقت ہم نے اس روحانی سفر کا آغاز کیا تھا اس وقت لوگوں نے ہم پر کھلی تنقید کی تھی اور بعض حضرات نے مذاق بھی اُڑایا تھا، افسوس کی بات یہ تھی کہ مذاق اڑانے والوں میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو چھپ چھپ کر تعویذ گنڈے بھی کیا کرتے تھے لیکن جب ہم نے ان تعویذوں کی توثیق کے لئے ایک روحانی تحریک کی بنیاد ڈالی تو ان ہی لوگوں کی طرف سے اظہار تمسخر بھی ہوا اور ان ہی لوگوں نے پھبتیاں بھی کسیں لیکن ہم نے نہ کسی کی تنقید کی پرواہ کی اور نہ کسی کے مذاق کا برا مانا اور ہم نے اپنا روحانی سفر جاری رکھا۔ ہم قلم وکاغذ کے ذریعہ بھی خدمت کرتے رہے اور ہم نے علاج کے سلسلے کو بھی جاری رکھ کر عوام وخواص کے بے لوث خدمت کا ایک ادارہ ''ہاشمی روحانی مرکز'' کے نام سے قائم کیا۔ جو برابر عوام کی روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ ہم سے تربیت حاصل کرنے والوں کا ایک وسیع ترین حلقہ بن چکا ہے۔ جو ملک کے کونہ کونہ میں ہم سے تربیت حاصل کرکے روحانی خدمت انجام دے رہا ہے اور طلسماتی دنیا کے بعد ہزاروں لوگ اس لائن سے جڑ گئے ہیں۔ اور ہزاروں لوگوں نے ہماری دی ہوئی لائن پر کام کرنا شروع کردیا ہے یہ سب طلسماتی دنیا کا فیض ہے۔ اور یہ سب رب العالمین کا فضل وکرم ہے۔

اب ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ کے کچھ دوست اس لائن کو اختیار کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے دل میں کچھ شبہات ہیں جن کی وجہ سے وہ لوگ اس لائن کو اختیار کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دوستوں کا کوئی قابل ذکر اعتراض نقل نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ دنیا کی دوسری لائنیں ترقی کر رہی ہیں اور انسان ترقی کرتے ہوئے چاند تک پہنچ گیا ہے لیکن روحانی لائن نے کسی بھی طرح کی کوئی ترقی نہیں کی اس لئے آج تک کوئی روحانی ادارہ قائم نہیں ہوسکا۔

عزیزم اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانی عملیات کرنے والوں نے اپنی لائن کا گلا خود ہی گھونٹا ہے جنہوں نے اس لائن کو اختیار کرکے اپنا پیٹ بھرا ہے انہوں نے بھی اس لائن کو فروغ دینے کی آرزو تک نہیں کی۔ دراصل اس لائن کو فروغ تو جب دیا جاتا جب اس لائن پر کام کرنے والوں نے باقاعدہ یہ فن کتابوں سے یا کسی استاد سے سیکھا ہوتا

بالعموم یہ ہوا کہ کہیں سے کوئی ایک آدھ عمل ہاتھ لگ گیا کسی نے کوئی حاضرات کا فارمولہ عطا کر دیا، کسی استاد نے کوئی ایک عمل تسخیر وغیرہ کا بخش دیا یا کسی بزرگ کی کوئی بیاض ہاتھ لگ گئی اور عمل کی دکان کھول کر بیٹھ گئے۔ پھر یہ ہوا کہ کسی انسان کو بھی اپنا عمل نہیں بتایا اور ایک دن مر گئے تو علم وعمل کی اس محدود دولت کو جو کہیں سے ہاتھ لگ گئی تھی اپنے ساتھ قبر میں لے گئے، اللہ اللہ خیر صلاّ۔

بعض بزرگوں نے اپنے عمل کو اس لئے لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ کہیں ان کا عمل کسی نااہل کے ہاتھوں تک پہونچ کر اللہ کے بندوں کے لئے باعث زحمت نہ بن جائے ان بزرگوں کی نیت تو بلاشبہ درست تھی لیکن ان بزرگوں نے صحیح عمل لوگوں سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔ ہوا یہ کہ جب صحیح عمل لوگوں تک نہیں پہنچ سکے تو غلط سلط عمل دنیا میں رائج ہو گئے اور اس طرح غلط سلط عاملوں کی اچھی خاصی ایک کھیپ تیار ہو گئی۔

اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ تھا کہ وہ سب تعویذ کرتے تھے اور سائڈ بزنس کے طور پر اس عملیات کی لائن کو اختیار کیے ہوئے تھے لیکن کسی نے بھی باقاعدہ اس فن کو نہ سیکھا تھا اور نہ سیکھنے کی تمنا کی تھی۔ اور اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ بھی تھا کہ وہ چھپ چھپ کر تعویذ کیا کرتے تھے ۔ جیسے کہ وہ کوئی غلط کام کر رہے ہوں۔ ان کے اس طریقہ سے دیکھنے والے مخمصے میں مبتلا ہو جایا کرتے تھے۔ اور اس کام کو غلط سمجھنے لگتے تھے۔ لیکن جب سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کا آغاز ہوا ہے تب سے تعویذ گنڈے کرنے والوں کے حوصلے کھل گئے ہیں اور اب اس لائن پر محنت کرنے والے لوگ کھل کر یہ خدمت انجام دے رہے ہیں اور ایک معالج اور ایک ڈاکٹر کی طرح بے خوف وخطر اس لائن کو اپنائے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ بہت جلد وہ وقت بھی آئے گا، روحانی عملیات کی لائن دوسری لائنوں کی طرح سب کی نظروں میں معتبر ہو جائے گی اور شک وشبہات کے بادل آہستہ آہستہ چھٹ جائیں گے۔

آپ کا یہ کہنا غلط ہے کہ روحانی عملیات کی لائن پڑھے لکھے لوگوں میں معتبر نہیں ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں کی ایک بڑی تعداد آج روحانی عملیات کی محتاج ہے۔ اور حد تو یہ ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم حضرات ان روحانی علوم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ بات وہی ہے کہ جب صحیح علم پیش کرنے والوں نے بخل سے کام لیا یا کسی مصلحت کی وجہ سے علم صحیح کو چھپایا تو پھر غلط علوم مسلم معاشرہ میں پھیل گئے اور جب صحیح عاملوں کی تعداد گھٹ گئی تو غلط قسم کے عاملین جو الف کے نام بے بھی نہیں جانتے تھے انہوں نے غلط عملوں سے اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا اور خوب دولتیں غلط انداز بٹوریں اس سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہو گئی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ "ہاشمی روحانی مرکز" کی طرف سے باقاعدہ روحانی تعلیم وتربیت کا سلسلہ جاری ہے اور سیکڑوں کی تعداد میں ہر سال طلباء ہم سے روحانی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وقت دور نہیں جب باقاعدہ روحانی تعلیمات کا سلسلہ عام ہو کر شہر در شہر اور قریہ در قریہ پھیل جائے گا اور وہ چراغ جو ہم نے روشن کیا تھا اس سے ہزاروں چراغ روشن ہو کر پورے عالم میں روشنی پھیلانے کی خدمت انجام دینے لگیں گے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ روحانی عملیات کی لائن کوئی شریعت کی لائن نہیں ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو سکے اور یہ فرما کر آپ نے یہ کہنا چاہا ہے کہ اس کو سکھانے کے لئے آسان طریقے تجویز کیے جائیں تاکہ لوگوں کو چلہ کشی وغیرہ میں پریشانیاں نہ ہوں۔

عزیزم۔ دنیا کا کوئی بھی کام ہو اور دنیا کی کوئی بھی لائن ہو اس پر عبور پانے کے لئے انسان کو جدوجہد تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ ایک انسان جب سرجن بننے کی ٹھان لیتا ہے تو اس کو چھ سات سال اپنی زندگی کے کھپانے پڑتے ہیں تب وہ سرجن بن پاتا ہے۔ روحانی عملیات کی لائن جو کسی بھی طرح ڈاکٹری لائن سے کم درجہ کی نہیں ہے۔ اس کا علم حاصل کرنے کے لئے اگر زندگی کے چار پانچ سال لگ جائیں اور اس میں کچھ محنت بھی کرنی پڑ جائے تو اس میں کونسی قیامت ٹوٹ پڑتی ہے ۔ مشکل تو یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھنے والا محنت تو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور پہلے ہی دن سے اسے موکل اور ہمزاد تابع کرنے کی لگ جاتی ہے اور بس یہی سوچ وفکر اس کو عامل بننے نہیں دیتی اس لئے کہ جب اسمیں روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی تو وہ چند قدم چل کر ہی مایوس ہو جاتا ہے۔

کامیابی انسان کو جب ہی ملتی ہے جب انسان کسی بھی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ اپنا سفر شروع کرے۔ ایک دم منزل تک پہنچنے کے لئے کوئی بھی چھلانگ انسان کو منزل تک نہیں پہنچاتی۔ منزل تک پہنچنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنے قدم اٹھانے چاہئیں اور حسب ترتیب اور

حسب قاعدہ اپنے سفر کو جاری رکھنا چاہئے۔
روحانی عملیات میں کوئی بھی چلہ ایسا نہیں ہے کہ جسے ہم ناممکن قرار دے سکیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بعض چلوں میں جو موکل اور ہمزاد تابع کرنے کے لئے کرائے جاتے ہیں ان میں شدید محنت کرنی پڑتی ہے اور پرہیز وغیرہ بھی وہ ذرا سخت قسم کے ہوتے ہیں لیکن ان چلوں کے بعد جو کامیابی ملتی ہے وہ بھی تو حیرتناک ہوتی ہے اور کسی بھی بڑی کامیابی کے لئے بڑی محنت کرنا ایک فطری سی بات ہے۔
روحانی عملیات کی لائن میں تمام چلے شدید محنت والے نہیں ہوتے بعض چلے تو اتنے آسان ہوتے ہیں کہ انہیں بچے بھی کر سکتے ہیں۔ چند ہی چلوں میں محنت کرنی پڑتی ہے دراصل آج کے دور میں لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانا چاہتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی ایسا طریقہ ہاتھ آجائے کہ کچھ بھی نہ کرنا پڑے اور موکل اور ہمزاد خود ہی ان کے غلام بن جائیں اور انہیں خزانے لا لا کر دینے لگیں اور اس طرح کی باتیں خوابوں میں تو ممکن ہیں لیکن حقیقت میں ممکن نہیں ہیں۔
آپ نے جس عمل کی اجازت مانگی ہے۔ ہماری طرف سے آپ کو اس کی اجازت ہے لیکن ہم آپ سے بھی یہ عرض کریں گے کہ آپ اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ چلیں۔ آپ کو اتنی دولتیں نصیب ہوجائیں گی کہ آپ سے سمیٹی بھی نہیں جائیں گی۔ بس شرط یہی ہے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ تعلیم وتربیت کی شروعات کریں اور ایک دم چھلانگ لگانے سے گریز کریں۔ انشاء اللہ پھر ہر عمل میں کامیابی آپ کا مقدر بنے گی اور فتوحات اور منزلیں آپ کے قدموں کے نیچے ہوں گی۔

کم فہمی کے فتنے

سوال از محمد مبارک خاں ـــــــــــ شاجاپور، ایم پی
میں طلسماتی دنیا کا بڑی شدت سے انتظار کرتا ہوں اور بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن مجھے ایک بہت بڑی پریشانی سامنے آگئی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کے طلسماتی دنیا میں ایک مضمون ''کرشمہ اعداد'' میں جیسے ''میری قسمت آج کل کیسی ہے؟'' میں اپنی قسمت کا حال معلوم کرسکتا ہوں مگر میرے گاؤں میں اعداد سے قسمت کا حال معلوم کرنا یا قسمت کے حال جاننے کو غلط قرار دے رہے ہیں اور اس کام کو کرنے والوں کو ایمان سے خارج کہتے ہیں۔ میں الجھن میں پڑا ہوا ہوں اور میں دنیا کی کوئی بھی کتاب کے لئے ایمان کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ میرے لئے ایمان اپنی جان سے زیادہ قیمتی ہے۔ قسمت کے حال جاننے سے زیادہ قیمتی ہے تو آپ سے مہربانی کے ساتھ گذارش ہے کہ آپ یہ بتادیجئے کہ قسمت کا حال جاننا یا اور کوئی کام کرنا کون سی حدیث سے ثابت ہے یا کون سی قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ آپ اس کا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور چھاپ دیں یا جوابی خط سے ضرور دیں، اس بارے میں میں بہت پریشان ہوں، آپ اس کا جواب اپنے اگلے رسالے میں ضرور چھاپیں۔ مہربانی کرکے میری مدد کریں، میری حالت ایک طرف کنواں اور ایک طرف کھائی کی سی ہے۔ میں علماء دیوبند کو اور میں ہی نہیں ساری دنیا علماء دیوبند کو مانتی ہے۔ آپ اس کا جواب اگلے رسالے میں ضرور دیں۔ ورنہ میں اپنے ایمان ویقین کو کس سے پوچھ کر صحیح کروں گا۔
مہربانی کرکے میرے یقین اور ایمان کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت بہت نوازے۔ آمین

جواب

آپ کی تحریر سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ دین کے معاملے میں آپ کی معلومات بہت کم ہیں اور آپ کو دین کی بنیادی باتوں کا مطالعہ کرنے کا موقع نہیں مل سکا ہے۔ اس لئے آپ جیسے سیدھے سادھے لوگوں کو بہکا لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔
ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ''کرشمۂ اعداد'' کے تحت ہم جو کچھ بھی شائع کر رہے ہیں اس کا گمراہی اور بدعقیدگی سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، یہ اعداد کا علم انسانی تجربات پر مشتمل ہے اور انسانی تجربات کو شریعت نے ہر موقع پر اہمیت دی ہے، اعداد کے ذریعہ جو علم حاصل ہوتا ہے اس کی حیثیت یقینی نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت ظن اور گمان کی ہوتی ہے اور اس طرح سے حاصل کردہ ظن اور گمان کو گمراہی قرار دینا دین اسلام کی تعلیم سے نابلد ہونے کی علامت ہے۔
دور رسول اللہ ﷺ میں ایسے آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے جن کے ذریعے انسانی جسم کے اندرونی احوال دو اور دو چار کی طرح واضح ہوجاتے ہوں۔ آج ایکسرے مشین کے ذریعے گردے میں چھپی ہوئی باریک سے باریک پتھری کا اندازہ کرلیا جاتا ہے، الٹراساؤنڈ کے ذریعے حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی، یہ اندازہ کرلیا جاتا ہے اور بھی بہت

سے ایسے آلات ایجاد ہو گئے ہیں جس سے دماغ میں چھپے ہوئے پوشیدہ خیالات کا ادراک ہو جاتا ہے تو کیا یہ سب کچھ شرک اور گمراہی ہے؟

قسمت یا مستقبل کا جو بھی اندازہ اعداد کے ذریعہ ہوتا ہے اس پر صرف "قیاس" کا حکم لگایا جا سکتا ہے اور اسی کو ہم برابر اپنے مضامین میں لکھتے ہیں، ہم نے کسی بھی مضمون میں ایسا جملہ نہیں لکھا کہ اعداد کے ذریعہ جو نتیجہ سامنے آئے اس کو وحی کا درجہ دو، بلکہ ہم بار بار لکھتے ہیں کہ اس طرح کے نتائج ایک قیاس اور اندازے کے برابر ہیں اور اکثر تجربات کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ تاہم ان کو سو فیصد صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح کی وضاحتوں کے باوجود بھی اگر کچھ لوگ کرشمۂ اعداد کو غلط قرار دے رہیں تو ہمیں ان کی پرواہ نہیں ہے کیوں کہ دین سلام ان کی جاگیر نہیں ہے کہ وہ بات جس بات کو وہ غلط سمجھ لیں وہ غلط ہی ہو جائے۔ ہمارے دور میں ایسے مولویوں کی کمی نہیں جو مدرسہ کی سند کے حساب سے اور چہرے مہرے کے اعتبار سے شاندار معلوم ہوتے ہیں لیکن جنہیں شریعت کے تقاضوں کا علم اتنا بھی نہیں ہوتا جتنا علم پرائمری اسکول کے بچوں کو ریاضی کا ہوتا ہے، اسی طرح کے مولویوں نے مسلم معاشرے میں حد سے زیادہ بے چینی پیدا کر رکھی ہے اور ان ہی لوگوں کی وجہ سے لایعنی قسم کے اختلافات کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ نام نہاد قسم کے عالم دین نہ بولنے سے پہلے سوچتے ہیں اور نہ بولنے کے بعد۔ انہیں تو بس ہر معاملہ میں اعتراض کرنے سے غرض ہے۔ حالاں کہ دنیا کے کسی بھی معاملے میں اعتراض کرنا دنیا کی سب سے آسان بات ہے۔

آپ نے علمائے دین کی اہمیت کو واضح کیا ہے، تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو صحیح قسم کے علمائے دین ہیں ان کی قدر ہم بھی کرتے ہیں اور ہم خود بفضل خدا دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور مسلک کے اعتبار سے ہم خود بھی دیوبندی ہیں لیکن ہم ان دیوبندیوں میں سے نہیں ہیں جن کا مقصد حیات مسلک کی لڑائی اور بے وزن قسم کی باتیں کرنا ہے اور جو لوگوں کو لڑا کر ہی خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

علماء دیوبند میں سب ایسے سر پھرے نہیں ہیں ان میں کی اکثریت آج بھی سوجھ بوجھ سے بہرہ ور ہے اور دینی معاملے کو ہر جگہ ملحوظ رکھتی ہے اور ان ہی کی وجہ سے دیوبندی مسلک کا سکون برقرار ہے لیکن بدنصیبی سے ایسے علماء بھی اس مسلک سے جڑ گئے ہیں جنہیں نہ علم ہے نہ عقل اور نہ ہی انہیں دین اسلام سے کوئی لگاؤ لیکن دین اسلام کی آڑ میں ایسے لوگ ہر جگہ ہنگامے کرتے نظر آتے ہیں اور یہی لوگ دین کے نام پر دنیا کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔

جہاں تک ایمان کے قیمتی ہونے کا معاملہ ہے تو ہر مسلمان کے نزدیک سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہی ہے، ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ایمان سے زیادہ قیمتی چیز کوئی نہیں ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ بس ایمان کی پرواہ تو ہمیں ہی ہے اور کسی کو نہیں یہ بھی ایک طرح کی جہالت اور ایک طرح کا تکبر ہے اور احمقانہ قسم کی خوش فہمی ہے۔

مبارک صاحب ایسی غیر مبارک بات اپنے ذہن میں ایک منٹ کے لئے بھی لانا کہ ہم ایسے رسالے میں وہ باتیں شائع کرنے کے خوگر ہوں جو ایمان اور اسلام کے منافی ہوں یقین کر لیں یہ تو قابل گرفت قسم کی سوچ ہے، جس کا حساب دینا بھی آپ کے لئے اور ان لوگوں کے لئے مشکل ہو جائے گا جو ایمان کے نام پر لوگوں کو اچھی تحریکوں سے بدگمان کرنے کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ہمارے دور کے محدود علم رکھنے والے علماء نے سائنس کی بھی مخالفتیں پوری شدت کے ساتھ کی تھیں، لیکن اب آ کر ان ہی علماء کو یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ سائنس سے اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی ہے۔ کمپیوٹر نے نہ صرف یہ کہ علم الاعداد کو کافی حد تک اہمیت دی ہے بلکہ اسی کمپیوٹر کی کوششوں سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی ہے کہ اعداد کے جچے تلے حساب پر قرآن حکیم پورا اترتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ کتاب اللہ ہی کی نازل کردہ ہے۔

کسی بھی علم کی مکمل تحقیق کئے بغیر اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو ایک دم ایمان کے خلاف قرار دیدینا نہ صرف جہالت ہے بلکہ ایک طرح کا ظلم و ستم بھی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم اور حدیث کے ذریعے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ اعداد کے ذریعے قسمت کا حال بتانا جائز ہے تو آپ ہماری بات مان لیں گے۔

ہماری آپ سے درخوست ہے کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت یا کسی حدیث رسولؐ سے یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ آپریشن کرانا، ڈاکٹروں کے یہاں گلوکوز چڑھوانا اور انجکشن لگوانا جائز ہے تو ہم بھی آپ کی بات مان لیں گے۔ ورنہ پھر آپ یہ یقین رکھیں کہ اگر حدیث

رسولؐ یا قرآن کریم کی کسی آیت میں انجکشن اور آپریشن کا ذکر نہ ہو تو پھر یہ سب کچھ غلط اور ناجائز ہے۔

دراصل ہر معاملے میں قرآن و حدیث کی باتیں کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہے جو خود قرآن و حدیث سے نابلد ہیں اور صرف اعتراضات اور تنقید کرنے ہی کی وجہ سے معاشرے میں پہچانے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایسے لوگوں سے خود کو نہیں بچائیں گے تو آپ کو آنے والے کل میں بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

طلسماتی دنیا کے بارے میں یہ یقین رکھیں کہ یہ رسالہ دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے اور بڑی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔ جو لوگ اس کی تحریروں کو ایمان کے خلاف قرار دے رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو چہرے مہرے اور وضع قطع کے اعتبار سے صاحب علم لگتے ہیں ورنہ ان لوگوں کو اسلام کا عروج کھلتا ہے، یہ اسلام کو صرف مسجدوں اور مدرسوں تک دیکھنا چاہتے ہیں، اس سے زیادہ جب انہیں کسی بھی جگہ اسلام اور اس کی حقانیت اثر انداز ہوتی نظر آتی ہے تو ان کو فکر سوار ہو جاتی ہے اور الٹے سیدھے اعتراضات کر کے ہر اس کوشش کو ناکام بنانے کی جدوجہد کرتے ہیں جو اسلام کے لئے مختلف تہذیبوں اور مختلف قوموں میں تعارف کا ذریعہ بن رہی ہو۔

ہم نیت پر کسی کے شبہ نہیں کرتے لیکن ازراہ کم فہمی اور ازراہ لاعلمی مولویوں کا ایک طبقہ اسی طرح کی حرکتوں کا شکار ہے، وہ تقویٰ کے نام پر وہم اور وساوس مسلم سماج میں پھیلا رہا ہے اور توحید کے نام پر توحید ہی کی جڑیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ مذہب اسلام نے کسی علم اور کسی بھی تجربے کی آنکھیں بند کر کے مخالفت نہیں کی ہے۔ اس نے ہر علم کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے اصول پیش کئے ہیں، اگر کوئی علم اور کوئی تجربہ براہ راست عقائد سے نہ ٹکرا رہا ہو تو اس کو اہمیت دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

کرشمۂ اعداد کو پیش کرتے ہوئے ہم نے کئی بار یہ بات لکھی ہے کہ یہ صرف ایک حسابی اور اعدادی اندازہ ہے جو تجربہ اور کسوٹی پر پورا بھی اتر سکتا ہے اور نہیں بھی۔ اس پر سو فیصد بھروسہ ٹھیک نہیں ہے، اس کے باوجود کسی بھی شخص کا یہ کہنا کہ ایسا علم پیش کرنے والا ایمان سے خارج ہے، صرف شیطانی حرکت ہے، جو لوگ ایسا کہتے ہیں ان سے فرما دیجئے کہ وہ اپنے ایمان کا جائزہ بھی لیتے رہا کریں کہ ایمان ان کے گھروں میں کس قدر بے دست و پا بنا ہوا ہے اور اس پر کیا کیا قیامتیں ٹوٹ رہی ہیں۔

ہم نے کھلی ہوئی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ جو علم الاعداد اور علم نجوم کے خلاف ایسے لچھے دار اعتراضات کرتے ہیں ان کا اپنا ایمان بجائے خود بے روح نظر آتا ہے۔ صرف خاکی لباس پہن کر کوئی پولیس والا نہیں بن جاتا لیکن مسلمانوں میں سفید کپڑے پہن کر بہت سے لوگ ''اہل اللہ'' اور علماء کبار بن جاتے ہیں اور اعتراضات کی جگالی شروع کر دیتے ہیں، اس خوش فہمی کے ساتھ کہ ہم بھی ہیں اللہ والے۔

اللہ ایسے گیہوں نما جو فروشوں سے تمام سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین۔

ایسے لوگوں نے اپنی کم فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے بہت سے فتنوں کو جنم دیا ہے۔

یہ ہمارے مفتی حضرات

سوال از جمشید عالم ــــــــــــ پورنیہ (بہار)

امید کرتا ہوں کہ مزاج گرامی اچھے ہوں گے، میں تقریباً ایک سال سے آپ کے رسالے کا خریدار ہوں، تقریباً مجھے سارے ہی مضامین پسند آتے ہیں، ان دنوں میری نظروں سے کتب خانہ نعیمیہ دیوبند سے شائع ہونے والی ایک کتاب جو مولانا یوسف لدھیانوی کی لکھی ہوئی ہے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جو کہ شاید پانچ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اسی کتاب کے پہلے حصے کے صفہ ۳۶۸ سے صفحہ ۳۷۱ پر نظر پڑی جس میں ستاروں کا علم، علم نجوم پر اعتقاد کفر، برجوں اور ستاروں میں کوئی ذاتی تاثیر نہیں اور علم الاعداد پر یقین رکھنا گناہ ہے وغیرہ وغیرہ پڑھ کر کچھ عجیب سی کیفیت ہوئی، سوچنے پر مجبور ہوا کہ آپ کے رسالے میں جو ان چیزوں کے بارے میں اعلانیہ تصدیق کی جاتی ہے کس بنا پر درست ہے۔ ویسے ناچیز آپ کے قلم کی داد دیتا ہے فن خطاطی میں واقعی آپ کا جواب نہیں۔

امید کرتا ہوں کہ ناچیز کے خط کا جواب مع تفصیل حقائق پر مبنی دیں گے۔

جواب

جس کتاب کا آپ نے ذکر کیا ہے اور اس کتاب کے کچھ تراشے

بھی آپ نے بھیجے ہیں یہ ہماری نظروں سے نہیں گذرے، تراشے پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ یہ کتاب جن مفتی صاحب کی لکھی ہوئی ہے ان کے علم میں توسع اور گہرائی نہیں ہے اور مفتی صاحب کے علم میں جب تک توسع اور گہرائی نہیں ہوگی وہ غیر معمولی مسائل پر حکیمانہ گفتگو کرنے کے مجاز نہیں ہوسکتے، لیکن آج جو لوگ مفتی بن کر افتاء کے منصب پر قائم ہیں وہ سب اپنے اپنے مسلک کی زلف گرہ گیر کا بری طرح شکار ہیں اور کسی نہ کسی مدرسے کے ملازم ہیں۔ ملازمت اور احساس ملازمت انہیں اس قابل نہیں چھوڑتا کہ وہ کھل کر عادلانہ طور پر کچھ کہہ سکیں۔ چنانچہ ہر مدرسے کا مفتی یا تو جواب اتنے مبہم انداز میں دے گا کہ معقول عقل رکھنے والوں کی پوری ٹیم بھی اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے گی۔ عوام کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بھی یہ مفتی حضرات عربی زبان کا بے جا استعمال کرنے سے باز نہیں آتے۔

مثلاً یہ فرمائیں گے کہ وکذافی الشامی ورواہ البخاری وہذا جواب صحیح جہاں یہ خود اپنے جواب سے مطمئن نہیں ہوتے وہاں یہ لکھ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں واللہ اعلم بالصواب وغیرہ جیسے الفاظ دراصل راہ فرار کے انداز ہوتے ہیں لیکن یہ انداز چوں کہ عالمانہ ہوتا ہے لہٰذا لوگ اس سے مرعوب بھی ہوتے ہیں اور محظوظ بھی۔

آپ نے کتاب کے جو تراشے روانہ کئے ہیں انہیں دیکھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ یہ کتاب فرضی سوالات پر مشتمل ہے گویا کہ مفتی صاحب نے خود ہی سوال قائم کر کے خود ہی جواب دیا ہے، یہ انداز بہت پرانا اور بہت ہی بچکانہ ہے اس طرح کے انداز سے تعلیم الاسلام پڑھنے والے بچے تو شاید مطمئن ہو جائیں لیکن وہ حضرات کیسے مطمئن ہوسکتے ہیں جن کی عقل سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو۔

آپ نے جو تراشے روانہ کئے ہیں ان میں سب سے پہلا سوال دست شناسی سے متعلق ہے جسے مفتی صاحب نے بلا دلیل ناجائز قرار دیا ہے۔ اس کے بعد مفتی صاحب نے ستاروں کے علم سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ستاروں کا علم یقینی نہیں اور پھر ستارے بذات خود مؤثر بھی نہیں۔

ہم مفتی صاحب سے یہاں یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ علم وحی کے علاوہ دنیا کا کون سا علم یقینی ہے اور دنیا کی کون سی چیز مؤثر بالذات ہے مؤثر بالذات اس کائنات میں بلکہ دونوں جہاں میں صرف حق تعالیٰ کی ذات گرامی ہے، ان کی ذات گرامی کے ماسوا کوئی بھی ذات اور کوئی بھی چیز مؤثر بالذات نہیں ہے۔ دوا بھی مؤثر بالذات نہیں ہوتی، لیکن دوا کھانے کو کون حرام سمجھتا ہے؟

مفتی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ اسلام کے نقطۂ نظر سے چوبیس گھنٹے میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن اسلام میں اس کی کوئی تعیین نہیں کی گئی۔ یہ بات اسلامی نقطۂ نظر سے بالکل غلط ہے، احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے، اس کے علاوہ شب کا آخری حصہ بھی مقبولیت کا درجہ رکھتا ہے اور بے شمار روایات سے تہجد کے وقت کی مقبولیت ثابت ہے۔

مفتی صاحب کا یہ فرمانا کہ دعا کی قبولیت کے لئے وقت کی تعیین نہیں کی گئی قطعاً لاعلمی کی بات ہے جسے وہ علم سمجھ کر بیان کررہے ہیں۔

نحوست سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا ہے کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ ہمارے خیال سے یہ بات بھی کم علمی کی دلیل ہے۔

حق تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں یہ ارشاد فرمایا ہے **فارسلنا علیهم ریحاً صرصراً فی ایام نحسات** (حم سجدہ، آیت ۱۶) ہم نے ان پر بڑی زور کی ہوا بھیجی ایسے دنوں میں جو نحوست اور مصیبت کے دن تھے۔

اس آیت کے ہوتے ہوئے کسی بھی عالم اور مفتی کا یہ فرمانا کہ اسلام میں نحوست کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے کم علمی کی بات ہے۔ حق تعالیٰ نے اس دنیا میں جب مبارک چیزیں پیدا کی ہیں تو ان کو ممتاز کرنے کے لئے منحوس چیزوں کو بھی پیدا کیا ہے تاکہ مبارک چیزوں میں امتیاز ہوسکے۔ اگر غیر مبارک چیزوں کا خالق خدا کے سوا کسی اور کو مانیں گے تو سب سے بڑا شرک ہوگا، اس لئے کہ اس کائنات کی ہر اچھی بری چیز کا خالق ایک ہی ہے، اسی نے مبارک چیزیں پیدا کی ہیں اور اسی نے منحوس اور جب منحوس چیزیں اس دنیا میں موجود ہیں تو ان کا تصور بھی اسلام میں موجود ہے۔ البتہ اسلام چوں کہ اللہ کے بندوں کو توہمات سے بچانا چاہتا ہے اس لئے وہ نحوست نحوست کی رٹ لگانے کو پسند نہیں کرتا لیکن وہ نحوست کا کلیۃً انکار نہیں کرتا اور انکار کرتا تو نحوست کا تذکرہ کسی بھی انداز میں قرآن میں موجود نہ ہوتا۔

رہی یہ بات کہ جو شخص کسی نجومی کے پاس گیا اور اس سے اس نے کوئی بات پوچھی تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی تو یہاں بھی مفتی صاحب نے یا تو بات کو سمجھا ہی نہیں یا پھر جان بوجھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں جن نجومیوں کے پاس جانے سے صحابہ کرامؓ کو روکا تھا وہ سب کے سب مشرک تھے اور مشرکانہ ذہن پیدا کرنے کی تحریک چلایا کرتے تھے ان کے فال نکالنے کا طریقہ اور ستاروں کی چالوں سے مستقبل کی باتیں بتانے کا انداز قطعاً مشرکانہ تھا اور وہ اس سلسلہ میں غیر اللہ سے استمداد کیا کرتے تھے جو قطعاً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے، لیکن یہ سمجھنا کہ علم نجوم کا تمام سرمایہ درجۂ شرک کی حیثیت رکھتا ہے، عالمانہ قسم کی جہالت ہے اور اس جہالت کا کوئی فائدہ امت کو پہنچنے والا نہیں بلکہ اس جہالت سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ حق تعالیٰ کی صناعی اور حکمت عملی کو عبث سمجھنے کی حماقتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے بار بار کائنات میں تدبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ ستارے اور انسانی ہاتھ اسی کائنات کا ایک حصہ ہیں، ستاروں کی استقامت اور رجعت اسی کائنات کا اہم گوشہ ہے جسے حق تعالیٰ نے اپنی مخصوص حکمتوں کے ساتھ بنایا ہے اور اس کائنات میں کوئی ایک ذرہ بھی عبث اور بے فائدہ نہیں پیدا کیا گیا۔

انسانی جسم میں انسانی ہاتھ کی بناوٹ بھی حق تعالیٰ کی حکمت عملی کی طرف اشارہ کرتی ہے اور فطرت کے رازوں سے خفیہ انداز میں پردے ہٹاتی ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر ہاتھ میں ایک انگوٹھا اور چار انگلیاں بھی کسی مقصد کے لئے پیدا کی ہیں، اس کے مقاصد ایک نہیں بے شمار ہو سکتے ہیں اور اس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جس طرح چار انگلیاں ایک انگوٹھے کے ساتھ ہیں اسی طرح ایک مرد چار نکاح کر کے چار عورتوں کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔

ہاتھ کی سختی اور نرمی سے ہاتھ چھوٹے اور بڑے ہونے سے ہاتھ کے لمبے اور موٹے ہونے سے انسان کی شخصیت اور مزاج کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ انسان کی ہتھیلی میں جو لکیریں ہیں وہ ساری دنیا کے انسانوں کی ایک جیسی کیوں نہیں ہیں اور ہر انسان کے دائیں ہاتھ کی لکیریں اس کے بائیں ہاتھ کی لکیروں سے مختلف کیوں ہوتی ہیں، پھر یہ لکیریں حالات کے ساتھ کیوں بدلتی رہتی ہیں؟ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ایک لکیر دھندلی پڑ جاتی ہے اور اس کی جگہ دوسری لکیر ابھرنے لگتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض لکیریں بالکل معدوم ہو جاتی ہیں اور بعض نئی لکیریں ان کی جگہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان باتوں کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ خوامخواہ ہے اور یہ سب کچھ بے مقصد ہے، اگر کہنے والا یہی کہتا ہے کہ تو وہ خدا پر بے مقصد کام کرنے کی تہمت لگاتا ہے، جب کہ اسلامی عقیدہ بہت شدت کے ساتھ اس بات کا قائل ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں ایک چیز بھی بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی۔

ہاتھ کی لکیروں اور پامسٹری کا علم اگر حد سے تجاوز کر جائے اور آنے والی کل کی باتیں معلوم کرنے اور انہیں پھیلانے کی تحریک چلائے تو بلاشبہ اس سے اسلامی عقیدے پر حرف آتا ہے۔ اس سلسلے میں پہلی ٹھوس بات یہ ہے کہ ہاتھ کی لکیروں کا علم دوسرے علوم کی طرح حتمی اور یقینی نہیں ہوتا ہے، اس سے اس طرح اندازے کئے جا سکتے ہیں جس طرح ایکسرے مشین سے جسم کے اندرونی حصوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اور جس طرح ایکسرے کی مشین غلط رپورٹ بھی پیش کر دیتی ہے اسی طرح ہاتھ کی لکیروں کا علم رکھنے والا بھی غلطی کر سکتا ہے، اس لئے اگر کوئی بھی پامسٹری یہ دعویٰ کرے کہ وہ جو کچھ بتائے گا مستقبل میں من وعن اور حرف بحرف ایسا ہی ہوگا تو بلاشبہ اس کا یقین رکھنے والا گنا ہگار ہوگا، کیوں کہ آنے والے کل کا صحیح علم صرف باری تعالیٰ کو ہے لیکن کسی بھی علم کے ذریعے اگر کچھ اندازے کر کے انسان زندگی کے اقدامات کرتے ہوئے احتیاط کو ملحوظ رکھے اور اللہ کی دی ہوئی عقل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے اور یہ یقین اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ ہر چیز اللہ کے حکم کی پابند ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں صحیح اور غلط اسباب کی ایک حقیقت ہے، البتہ نتائج اللہ کے اذن کے پابند ہوتے ہیں تو یہ سوچ اور فکر اسلامی عقائد سے ہرگز نہیں ٹکراتی بلکہ وہ سوچ جو مفتی صاحب جیسے لوگوں کی سوچ ہے اسلامی عقائد سے ٹکراتی ہے اور حق تعالیٰ پر بے مقصد کام کرنے کے الزامات عائد کرتی ہے۔

علم نجوم کی ایک حقیقت ہے اس کو بے بنیاد وہی لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ جنہوں نے قرآن حکیم کی کسی ایک تفسیر کا مطالعہ بھی بغور نہ کیا ہو۔

قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ پوری

تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے اور اس وقعہ میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ کسی نجومی نے فرعون کو بتا دیا تھا کہ آپ کے ملک میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو آپ کے لئے زوالِ سلطنت کا ذریعہ بنے گا۔ چنانچہ فرعون نے اپنی پوری طاقت لڑکوں کو ختم کرنے میں صرف کردی لیکن نجومی کی بات صحیح ہو کر رہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور فرعون کے گھر ہی میں ان کی پرورش ہوئی اور پیشین گوئی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی غارت گری کا سبب بنے۔ اس سے یہ انداز ہوتا ہے کہ نجومی صرف بکواس نہیں کرتا وہ ستاروں کی چالوں سے اور حق تعالیٰ کی پیدا کردہ دوسری حقیقتوں کا جوڑ توڑ کر کے جو جائزہ تیار کرتا ہے اس میں اگر چہ خطا کا امکان ہوتا ہے لیکن وہ علمی طور پر درست بھی ہو سکتا ہے اور درست ہوتا بھی ہے۔ ایک دم تمام باتوں کا انکار کردینا اور ہر بات کو بدعقیدگی سے جوڑ دینا بجائے خود ایک قسم کی بدعقیدگی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء کسی بات کی تہہ میں جانے کے بجائے سطحی فکر کے ساتھ مکھی پر مکھی مارنے ہی کو تقویٰ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات پر نہ غور وفکر کرتے ہیں اور نہ اس کی حکمت عملی کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت کرتے ہیں اور جس چیز کا انہیں علم نہیں ہوتا اس کو مشرکانہ بتا کر اپنا پیچھا چھڑا لیتے ہیں، اس طرح کے وطیروں سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں نقصان پہنچا ہے۔ اللہ سب کو عقل سلیم دے اور اس تقویٰ سے محفوظ رکھے جو بجائے خود ایک وہم ہے اور امت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔

من گھڑت باتیں

سوال از: ــــــــــ حافظ عظیم الدین عثمانی

بعد آداب وسلام عرض ایں کہ چند سوال جن کو میرے دوست اور رشتے داروں نے مجھ سے پوچھے ہیں وہی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں، ساتھ میں جوابی لفافہ بھی ارسال کر رہا ہوں، امید ہے کہ جلد از جلد جواب سے نواز کر ممنون فرمائیں گے۔

سوال: چند روز قبل ہم اپنے قریبی رشتہ دار کے ساتھ کسی کام سے شہر سے باہر نکل رہے تھے کہ اچانک راستے میں ایک نامعلوم شخص سے ملاقات ہوگئی، وہ ہم دونوں کو روک کر تعویذ گنڈے کی حقیقت بیان کرنے لگے اور اس وجہ سے کہ وہ میرے رشتے دار کے گلے میں تعویذ لٹک رہا تھا۔ بہر حال انہوں نے دورانِ گفتگو رسول اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر کوئی شخص کسی کے گلے سے تعویذ توڑ کر پھینک دے گا تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔'' چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، میرے رشتے دار کے گلے سے کسی طرح تعویذ توڑ کر پھینک دیا لیکن ہم دونوں اس شخص کی اس حرکت کو خاموشی سے دیکھتے اور سنتے رہے۔ بعدہٗ انہوں نے اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا پرچہ نکال کر دیا جس میں انہوں نے تعویذ گنڈوں کو جہاں کمانے کھانے کا دھندہ اور شرک قرار دیا تھا وہیں اس کے لکھنے والوں کے متعلق ان کا نظریہ اچھا نہیں تھا۔ مزید انہوں نے تعویذ کے عدم جواز کے ثبوت میں حدیث شریف سے یہ دلیل پیش کی تھی ''**من علق تمیمة فقد اشرك**'' اس اتفاقی واقعہ کے پیش آنے کے بعد تمام رشتہ داروں اور دوستوں میں یاک قسم کی ذہنی الجھن پیدا ہو کر رہ گئی ہے۔ کیوں کہ اب تک وقت ضرورت فن عملیات سے تعلق رکھنے والے مولانا صاحب سے تعویذ لے لیا کرتے تھے اور بفضل خدا اس تعویذ کے ذریعے مقصد حاصل ہو جایا کرتا تھا اور مذکورہ تعویذ بھی ایک بڑے مشہور عامل صاحب نے دیا تھا لیکن اس وقعہ کے بعد سبھی میں ایک طرح کی کھلبلی مچی ہوئی ہے، اس لئے جس کو اب تک ہم جائز اور مباح سمجھ کر کیا کرتے تھے اس پر شرک اور حرام کا حکم لگا دیا گیا ہے۔ بہر حال میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو یہ بات کہہ کر اطمینان دلایا ہوں کہ بہت جلد ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ مکمل معلومات حاصل کر کے بتاؤں گا۔

درخواست ہے کہ مفصل جواب سے نوازیں گے، کرم ہوگا۔

جواب

جو حدیث اُن ''نامعلوم صاحب'' نے بیان کی ہے وہ من گھڑت ہے۔ صحیح حدیث میں ایسی کوئی روایت موجود نہیں ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اگر کسی کے گلے میں سے تعویذ نکال کر پھینک دیا جائے تو اس پر عمرے کا ثواب ملے گا، جو اسلام دین کے بنیادی امور میں زور زبردستی کا قائل نہیں ہے، جو اعلان عام کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین، دین میں کوئی زور زبردستی نہیں، اسی اسلام کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جو زور زبرستی کے قبیل سے ہو اسلام پر الزام تراشی کرنے کے برابر ہے۔

وہ صاحب غالباً غیر مقلد ہوں گے اور غیر مقلد کی اپنی الگ ایک

دنیا ہے، ظاہر ہے کہ وہ ہماری دنیا سے بالکل مختلف ہیں۔ ہم اپنے اکابرین کی اتباع کرنے کے پابند ہیں اور ان کے یہاں اتباع کا سرے سے کوئی درجہ نہیں ہے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ تقلید غلط در غلط ہے، جبکہ دنیا میں آج تک کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو تقلید سے بے نیاز ہو کر جی سکے، کسی نہ کسی کو تقلید تو کرنی ہی پڑے گی اور اگر کسی بزرگ کی نہیں تو پھر اپنے نفس کی تقلید کرنی پڑے گی۔

ہم نے رسول خدا ﷺ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، ہم نے اپنے بزرگوں سے جو کچھ سنا ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی طرح اپنے بزرگوں کی اتباع کرتے ہوئے سیرت کے گہوارے تک پہنچے ہیں۔ ہمارے وہ بے شمار اکابرین جو خدا سے ڈرنے میں پیش پیش تھے اور جن کی راتیں خوف آخرت سے سرشار تھیں جن کی آنکھوں سے خوف خداوندی کے چشمے پھوٹتے دیکھے گئے تھے ان کے نورانی چہروں پر احتساب کے اندیشے ایمان و یقین کی قوس و قزح بکھیرتے ہوئے دکھائی دیتی تھی انہوں نے بھی تعویذ کیے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ نے شفاء العلیل جیسی گراں قدر روحانی عملیات کی کتاب امت کو دی۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی علمی اور دینی خدمات کا سلسلہ بہت طویل ہے۔ انہوں نے اپنی حیات عزیز میں گیارہ سو سے زیادہ کتابیں لکھ کر اور بیس ہزار سے زیادہ تقریریں کر کے دعوت اسلام کا فرض بحسن وخوبی نبھایا۔ ان کی ولایت شہرۂ عام کا درجہ رکھتی ہے اور ان کی بزرگی پر کسی دشمن کو بھی کوئی کلام نہیں ہے۔ انہوں نے بھی اعمال قرآنی لکھ کر روحانی عملیات کے جواز پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

حد تو یہ ہے کہ بعض اہل حدیث بزرگوں نے بھی تعویذات کیے ہیں اور اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے لیکن پھر ان کی دنیا میں ایسے چھوکرے عام طور پر نظر آجاتے ہیں جو تعویذوں کو شرک بتا کر اپنے عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کرتے پھرتے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیے کہ سبھی قسم کے تعویذ فی الیقین جائز نہیں ہیں، جن تعویذوں میں غیر اللہ سے استمداد کی گئی ہو وہ یقیناً شرک کا درجہ رکھتے ہیں اور ان سے احتراز ضروری ہے۔

آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں جو لوگ مشرف بہ اسلام ہوا کرتے تھے ان کے گلے میں عبرانی زبان کے کچھ کلمات لٹکے دیکھے گئے تھے اور ان کلمات سے شرک کی بو آتی تھی، لہٰذا آپ انہیں توڑ دیتے تھے اور ان کو توڑ دینا یقیناً ضروری تھا لیکن اللہ کے رسول ﷺ پر اس بات کا الزام لگانا کہ انہوں نے کلام ربانی کی آیات کو توڑا تھا یا کلام ربانی کے نقوش کو توڑنے پر عمرے کا ثواب کا وعدہ کیا تھا آپ پر بہت بڑا الزام ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ زبان ہلاتے ہوئے انسان یہ بھول جاتا ہے کہ میں صداقت بیانی کے زعم میں کیا بک رہا ہوں۔

کسی بھی چیز کے حلال وحرام کا فیصلہ کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے اور ہمیں ان لوگوں پر حیرت ہے کہ جنہوں نے کسی ایک غیر ذمہ دار انسان کی بات سن کر اپنے اکابرین ہی پر سے اعتماد اٹھا لیا اور مخمصے کا شکار ہو گئے۔

ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ جو لوگ تعویذوں کو شرک بتاتے ہیں وہ کلام الٰہی کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ تعویذات میں کلام الٰہی ہی کو بنیاد بنایا جاتا ہے۔ اس دور میں غیر مسلمین کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے تعویذات کو فروغ دینا ضروری ہے۔ آنے والے کل میں انشاء اللہ یہی طریقہ تبلیغ اسلام کا ذریعہ بنے گا۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تعویذات کی لائن سے جو گمراہیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اس لائن میں جو کچے پکے لوگ دوکانیں سجا کر بیٹھ گئے ہیں ان کی گرفت کی جائے اور عوام کے اندر بیداری پیدا کی جائے، جو لوگ مشرکانہ باتیں کرتے ہیں یا اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں یا غیب دانی کے وعدے کرتے ہیں ان سے لوگوں کو بچایا جائے۔

روحانی عملیات دوسرے علاج کے طریقوں کی طرح ایک طریقہ ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے دوسرے طریقوں کی طرح یہ بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس طریقے کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنا ارباب تعقل اور اہل تدین کا کام نہیں ہوسکتا۔ رہے بے چارے غیر مقلد تو وہ تو دوسرے معاملات میں بھی اپنی ناک کی سیدھ میں چلنے کے عادی ہیں۔ اگر آپ اُن سے نہ الجھیں تو بہتر ہے کیوں کہ ان کی بھی عقل کا ایک دائرہ ہے اور وہ دائرہ غیر محدود نہیں ہے جو بات ان کے سمجھ میں نہیں آسکی کیا ضرورت ہے کہ ہم انہیں اس بات کو سمجھانے کی فکر میں دبلے ہوں۔

ہمیں ان اکابرین کے طریقوں پر اطمینان رکھنا چاہئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضیات کے بلاشبہ پابند تھے اور انہوں نے تعویذ گنڈوں کو حرام قرار نہیں دیا، بلکہ دوسرے طریقہ علاج کی طرح اس کو بھی مباح بتایا اور خود بھی اس مباح پر عمل کر کے اس کی مباحیت کی توثیق کی۔

پھر وہی مخالفت

سوال از: صدیق الدین .... رامپور

آپ کا ماہنامہ "طلسماتی دنیا" تقریباً ایک سال سے پڑھ رہا ہوں اور مجھے یہ رسالہ بہت اچھا لگتا ہے، مجھے ہی نہیں میرے گھر والے بھی بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ میں کچھ سوال لے کر حاضر ہوا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ میرے ان سوالوں کے جواب دے کر میرے دل کو مطمئن کریں گے۔ حالاں کہ یہ سوال آپ سے بہت لوگ کر چکے ہیں کہ تعویذ گنڈے کرنا حرام ہے۔ اسلام میں منع ہے اور آپ نے ان کا جواب بہت ہی اچھے ڈھنگ سے دیا، اب میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

ایک حدیث نقل کر رہا ہوں کہ جناب حضرت محمد ﷺ نے فرمایا جس نے تعویذ باندھی اس نے شرک کیا۔ (احمد و حاکم)

دوسری حدیث میں ہے جس نے تعویذ باندھی اللہ اس کو کامیاب نہ کرے اور جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ (حاکم)

یہ حدیث ان تعویذ گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہو اور آپ نے اگست و ستمبر کے شمارے میں جو جنتر پیش کرے ہیں ان پر تو اللہ کا نہ نام ہے اور نہ کلام۔ تو کیا ایسے جنتروں کو اپنا کر ہم شرک میں نہیں پڑ جائیں گے۔ اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ جب ہمارے پاس قرآن جیسا خزانہ موجود ہے تو پھر ہم ادھر ادھر ہاتھ کیوں ماریں؟ اس لئے آپ ایسے عمل فوراً بند کریں یا پھر آپ ہماری رہنمائی کریں۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والوں کے علم وعقل کا حدود اربعہ کتنا ہے یہ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ جب سے ہم نے طلسماتی دنیا نکالا ہے اور جب سے ہم نے روحانی مرکز کی طرف سے خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا ہے اس وقت سے بھی قسم کے لوگوں سے روزانہ واسطہ پڑتا ہے اور آئے دن ایسے لوگوں سے سابقہ پیش آتا ہے کہ جنہیں توحید کی 'ت' اور سنت کے 'س' کی خبر نہیں۔ لیکن وہ توحید وسنت کی باتیں کر کے اپنی نادانیوں اور کم فہمیوں کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

شیطان نے پہلے ہی دن انسانوں سے دشمنی کی ٹھان لی تھی اور یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ دائیں سے بائیں آگے سے اور پیچھے سے وہ انسانوں کو گمراہ کرے گا اور انہیں صراط مستقیم سے ادھر ادھر کر کے ہی چین لے گا۔ چنانچہ وہ اپنی ڈیوٹی برابر انجام دے رہا ہے اور مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعہ وہ انسانوں کو راہِ راست سے بھٹکانے کی مہم میں لگا ہوا ہے۔ وہ انسانوں کو صرف دنیا ہی کے ذریعہ گمراہ نہیں کرتا بلکہ وہ انسانوں کو دین اور توحید وسنت کے نام پر بھی دھوکہ دیتا ہے اور انسانوں کی جہالت کا خصوصیت کے ساتھ پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہے۔

دیکھا یہ گیا ہے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں علم دین کی ہوا نہیں لگی، یا جنہوں نے مدرسوں میں شوق سے نہیں پڑھا اور کچا پکا علم حاصل کرنے کے بعد وہ خود کو رستم علم سمجھنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی خدمات انجام دیتے رہے یا پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت ان حضرات کی طرف سے ہوتی ہے جنہوں نے بزعم خود اپنے آپ کو سنت رسول کا اجارہ دار سمجھا اور جو ہمیشہ اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ ہم ہی رسول کی صحیح معنوں میں تقلید کرنے والے ہیں۔ حالاں کہ یہ صرف ان کی خام خیالی ہے، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت ایسے لوگوں کو بھی کرتے دیکھا ہے جنہیں ایمان مجمل کی خبر نہیں تھی اور جنہیں دوسرا کلمہ بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا ان کا بھی محبوب مشغلہ تھا اور وہ بھی تعویذ گنڈوں کو منجملہ شرک بتا کر جھوما کرتے تھے۔

آپ نے بھی تعویذ گنڈوں کے سلسلے میں جو انداز اختیار کیا ہے وہ قابل گرفت ہے۔ اگرچہ آپ اس سلسلے میں وضاحت چاہتے ہیں لیکن آپ کا انداز گفتگو یہ بتاتا ہے کہ بری صحبت کی وجہ سے آپ کا ذہن بھی کلام الٰہی کی طرف سے صاف نہیں ہے اور آپ بھی اس بیماری کا شکار ہیں جو تکبر اور زعم توحید سے اکثر مسلمانوں کو لگ جاتی ہے اور پھر لاعلاج ہو کر رہ جاتی ہے۔ آپ نے سنی سنائی باتوں کو حدیث بتا کر بڑا ظلم کیا ہے، شاید آپ کو نہیں معلوم کہ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ آنحضور ﷺ کی طرف کوئی بات منسوب کرنا ہے۔ اس سے بڑا گناہ کیا ہوسکتا ہے کہ اپنے الٹے سیدھے تصورات رسول خدا ﷺ کے سر مڑھ دیں، اس دنیا میں کوئی بھی بات کسی کی طرف منسوب کر دینا بھی

بہت بڑا جرم ہے اور رسول خدا ﷺ کی طرف منسوب کردینا تو اور بھی بڑا ظلم ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ”حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تعویض باندھی اس نے شرک کیا۔“ یہ جملہ بجائے خود اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ آپ نے کسی کتاب سے کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ اگر آپ کتاب سے عبارت نقل کرتے تو تعویض کے بجائے تعویذ لکھتے۔ کیوں تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنے والے بھی کم علمی اور کم عقلی کے باوجود تعویذ کو تعویض نہیں تعویذ ہی لکھتے ہیں لیکن اپ نے تو ذال کو ضاد سے بدل کر یہ ثابت کردیا ہے کہ آپ نے اس موضوع سے متعلق اردو کی کتابیں بھی غور سے نہیں پڑھیں اور جب یہ بات ہے تو پھر احمد اور حاکم کے حوالے دینا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے۔

آپ نے نہ جانے کس شخص کی زبانی کچھ سن لیا اور اسے پوری طرح سمجھے بغیر آپ نے اسے نقل کردیا اور حوالہ احمد وحاکم کا دیدیا۔ یہ بات ذمہ داری اور احتیاط کے برخلاف ہے کہ بات پوری طرح سمجھے بغیر اور اس کی تحقیق کے بغیر ہم کچھ بھی نقل کردیں اور اسے کسی بھی معنی میں مراد لے لیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ آں حضور ﷺ پر الزام جاتا ہے بلکہ احمد وحاکم پر بھی تہمت لگتی ہے کہ انہوں نے وہ بات بیان نہیں کی جو آپ نقل کررہے ہیں۔

آپ نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں تین روایات بیان کی ہیں اور یہ تینوں روایات عقل کے پیمانے پر پوری نہیں اترتیں۔ ان کے انداز بیان ہی سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو توڑ مروڑ کر بیان کیا جارہا ہے اور کچھ کا کچھ بتانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

احادیث رسولؐ اور تاریخ صحابہؓ سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ کے دور مبارک میں قرآنی آیات کے نقوش کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا لوگوں کے گلے میں جو تعویذ لٹکے رہتے تھے وہ دراصل عبرانی زبان کے کچھ کلمات ہوتے تھے اور ان کلمات کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ کیا ہیں ان کے بارے میں آں حضور ﷺ کی رائے اگر مخالفانہ ہو تو بات قرین عقل ہے۔ لیکن ان تعویذوں کو قرآنی حکیم کے موجودہ نقوش پر قیاس کرنا محض ایک زیادتی ہے بلکہ جہالت فاحشہ ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے ان منتروں کے پڑھنے کی بھی اجازت دی ہے جن میں شرکیہ کلمات کا استعمال نہ ہو۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ان کلمات پر قدغن لگادیتے جو خالصۃً اللہ کو پکارنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ غور کیا جائے تو آنحضور ﷺ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنا بہت بڑی تہمت ہے۔ العیاذ باللہ، آپ نے دو روایات اور بھی نقل کی ہیں، ایک یہ کہ جس نے تعویذ باندھی اللہ اس کو کامیاب نہ کرے، دوسری یہ کہ جس نے گنڈے باندھے اللہ اسے سکون نصیب نہ کرے۔ یہ انداز آنحضور ﷺ کا ہے ہی نہیں۔ سیرت کا معمولی سا طالب علم جانتا ہے کہ بددعا دینا آپ کی فطرت سے بعید تھا اور آپؐ نے کبھی بددعاؤں کے ساتھ گفتگو نہیں کی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات آپ کی طرف نقل کرتا ہے تو اس کا وہ خود ہی ذمہ دار ہے، اس کے بعد آپ نے ایک ستم اور بھی ڈھایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں یہ حدیث ان تعویض گنڈوں کے بارے میں ہے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو گویا کہ اللہ کے سامنے اللہ کا نام لینا بھی شرک ہے۔ تو پھر آپ ہی بتایئے اس دنیا میں توحید کیا ہے؟ اور خدا پرستی کسے کہتے ہیں؟

حیرت کی بات یہ ہے کہ آج کے دور ترقی میں ٹیڑا کیپسول پر ایمان لانا شرک نہیں ہے۔ انجکشن اور آپریشن پر یقین رکھنا شرک نہیں ہے۔ دواؤں اور غذاؤں کو مؤثر اور مقوی ماننا بھی شرک نہیں ہے اور جڑی بوٹیوں کی خصوصیات پر سرخم کرنا بھی کفر نہیں ہے، البتہ ان نقوش پر یقین رکھنا آج بھی شرک ہے جن میں اللہ کا نام لکھا گیا ہو، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم (بایں عقل وبینش بباید گریست)

آپ ”طلسماتی دنیا“ کو پابندی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ یہ بات آپ نے خود ہی لکھی ہے، اس لئے ہم آپ سے بطور خاص یہ گذارش کریں گے کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایمان اور توحید کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان آپ کی علمی کا ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ کو ایسی جگہ لے جا کر کھڑا کردے جہاں پہلے ہی سے کچھ لوگ کھڑے ہیں اور تعویذوں کی مخالفت میں تالیاں بجا کر اپنے علم وعقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت دے رہے ہیں اور اپنے ہی طرز عمل سے اپنی قلعی کھول رہے ہیں۔

ہم پورے ہوش وحواس کے ساتھ یہ بات لکھ رہے ہیں کہ تعویذ کو اللہ کا کلام سمجھ کر گلے میں ڈالنا اور اللہ کے کلام کے ذریعہ اللہ کی استعانت طلب کرنا عین توحید ہے اور جو اس کو شرک سمجھے وہ دیوانہ بھی

ہے اور ضال ومضل بھی۔

اب رہے وہ جنتر جو اگست وستمبر کے شمارے میں دیئے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی یہ یقین رکھیں کہ ان میں کوئی بھی جنتر مشرکانہ کلمات کا آئینہ دار نہیں ہے۔ ان میں کسی جنتری کے کسی خانہ میں کوئی ایسا حرف تحریر نہیں ہے جو اللہ کی وحدانیت کو چیلنج کرتا ہو اور یہ جنتر محض اس خیال سے نقل کیے گئے تھے کہ روحانی علاج کرنے والے حضرات ہندوؤں کو قرآنی نقوش ازراہِ مصلحت نہیں دے سکتے وہ ہندو بھائیوں کا علاج ان جنتروں کے ذریعہ کریں، اس پہ بھی تنقید کرنا اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان کی سوچ کا دائرہ اس قدر تنگ ہو چکا ہے کہ الٰہی توبہ!

علماء اور علم نجوم

سوال از: غفار قادر ــــــــــــــ جنتور

وہ لوگ جو تعویذ اور عملیات کے ذریعے خدمت خلق کر رہے تھے وہ لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار تھے، خالص مادی وسائل جن کا مذہب وایمان تھا، انہیں مادہ پرستانہ لوگوں کی طعن وتشنیع کا ہدف بننا پڑتا تھا مگر حق پر ہوتے ہوئے بھی یہ روحانی لوگ بھیگی بلی بنے رہتے تھے کیوں کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں اپنی بات ثابت کرنے کا انہیں سلیقہ نہیں تھا۔ طلسماتی دنیا نے میدان میں آکر انہیں تحفظ فراہم کیا اب وہ ہر ایک کو منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں مگر ایک بات اب بھی کھٹکتی ہے اور مجھ جیسے لاکھوں لوگوں کو بھی کھٹکتی ہوگی اس لئے اس کا جواب بھی لاکھوں لوگوں کی تشفی کردے گا اور لاکھوں مخالفین کے منہ بند کردے گا۔

کسی بھی دنیاوی مسئلے کو اگر ہم حل کرنے بیٹھیں تو علم نجوم اس کی بنیاد ہے۔ سعد اور نحس وقت فلاں سیارے کی حکمرانی میں یہ عمل کریں، فلاں سیارے کی حکمرانی میں تباہی وبربادی کا عمل کریں، فلاں وقت حب کے لئے درست ہے، فلاں دشمنی کے لئے، تعویذ لکھنے کے لئے بھی اوقات کی شرط ہے، کسی کا برج، سیارہ دیکھنا ہو، شریک حیات کا انتخاب کرنا ہو، شادی بیاہ کی تاریخ میں قمر در عقرب کو تو بڑے سے بڑا ناستک بھی مانتا ہے۔ غرض اگر باریکی سے جائزہ لیا جائے تو ہم پائیں گے کہ ہماری ساری زندگی علم نجوم کی مرہون منت ہے۔

سال میں آنے والی تین مقدس راتیں شب قدر، شب برأت اور شب معراج ہے۔ ان تینوں راتوں میں مسجد کی طرف کبھی نہ پھٹکنے والا بھی اس دن خاص اہتمام سے مسجد میں آتا ہے، نماز پڑھتا ہے تلاوت کرتا ہے، اس کے بعد بڑی عقیدت سے مولانا کا بیان سننے بیٹھ جاتا ہے۔ مولانا پہلے ان راتوں کی فضیلت بیان کرتے ہیں، نوافل وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد یہ ضرور کہتے ہیں کہ آج کی رات میں تمام کی بخشش ہو جائے گی مگر تین اشخاص کو اللہ تعالیٰ آج کی رات بھی نہیں بخشے گا وہ تین اشخاص یہ ہیں: ماں باپ کا نافرمان، سود خور اور نجومی جب کہ عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ علم نجوم کے بغیر ہم سانس بھی نہیں لے سکتے۔ خود ان مولانا کے گھر میں شادی بیاہ ہو تو وہ سب سے پہلے قمر درعقرب ضرور دیکھیں گے۔ سعد ونحس اوقات میں تعویذ لکھیں گے۔ غرض کوئی بھی کام علم نجوم سے ہٹ کر نہیں کریں گے۔ مگر دوران تقریر یہ فتویٰ ضرور داغیں گے کہ نجومی کی بخشش نہیں۔

پوچھنا صرف یہ ہے کہ یہ تضاد کیوں؟ آخر نجومی کی تعریف کیا ہے؟ منجم کسے کہیں گے؟ شادہ بیاہ کے وقت یہ احتیاط برتنا کہ کہیں دشمن سیارے والے میاں بیوی ایک چھت کے نیچے نہ آجائیں کیا علم نجوم نہیں؟ بہرحال اس بے چارے نجومی کی تشریح ضرور کردیں تاکہ مجھ جیسے اور بہت سارے لوگوں کی تشفی ہو سکے۔

جواب

وہ زمانے تو لد گئے جب علماء کسی بھی معاملے میں تحقیقات کی زحمت اٹھاتے تھے اور کسی بات کو منقح کرنے کے لئے کتابوں کی ورق گردانی کیا کرتے تھے، آج کل کے علماء لکھنے پڑھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے ہیں، صرف نام کے مولوی ہیں اور دین کی بنیادی چیزوں سے بھی وہ نابلد ہیں، ایسے علماء بالعموم لکیر کے فقیر ہوتے ہیں اور ان کی زندگی اس مینڈک کی سی ہوتی ہے جو ایک کنوئیں ہی کو عین کائنات کو سمجھ لیتا ہے، الا ماشاء اللہ کوئی بھی دور کتنا بھی گزرا کیوں نہ ہو باصلاحیت اور صاحب ہوش وحواس علماء سے خالی نہیں رہا ہے۔ خال خال ہی سہی، ہر دور میں ایسے علماء بھی موجود رہے ہیں کہ جو عقائد اسلامی کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا کے سارے علوم کو اہمیت دیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سائنس کی دنیا کی بھی علماء نے ایک زمانے میں بہت مخالفت کی اور اس کو اسلام کا حریف سمجھا لیکن بعد میں یہ اندازہ ہوا کہ سائنس

اسلام کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ صدیوں پہلے کے لوگ یہ بات سنتے تھے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اس کا عکس وہاں موجود رہتا ہے اور قیامت تک اس کی تصویر محفوظ کرلی جاتی ہے تا کہ انکار گناہ کی صورت میں اس کو اس کی آنکھوں سے اس کے گناہ کا مشاہدہ کرایا جاسکے۔ جب کیمرہ ایجاد ہوا تو اس وقت یہ بات بآسانی سمجھ میں آگئی کہ انسان کی تصویر کھینچی جاسکتی ہے اور جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کی جاسکتی ہے اس کے بعد پھر وہ جب چلتی پھرتی تصویروں کے کیمرے ایجاد ہوئے تو یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ اسلام کا یہ دعویٰ بھی حق بجانب ہے کہ انسان خود اپنی آنکھوں سے خود کو گناہ کی طرف چلتے ہوئے گناہ کا مرتکب ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔

صدیوں پہلے کون اس بات کا ادراک کرسکتا تھا کہ انسان کی چلتی پھرتی تصویر اتاری جاسکتی ہے، جو لوگ فلموں میں ڈراموں میں کام کرتے ہیں ان کے مرنے کے برسہا برس کے بعد بھی آپ انہیں اس طرح دیکھ سکتے ہیں جس طرح وہ زندہ ہوں۔ ان کی ایک ایک ادا قیامت تک ریکارڈ رہتی ہے، اس طرح ہر انسان کو پوری زندگی کا ریکارڈ اور اس کی ایک ایک حرکات وسکنات محفوظ رہتی ہیں اور انکار کی صورت میں حق تعالیٰ قیامت کے دن ان کی فلم انہیں چلا کر دکھائیں گے کہ لو اپنی آنکھوں سے اپنی نقل وحرکت کا مشاہدہ کرو۔ ٹیپ ریکارڈ کے ایجاد ہونے سے پہلے کون اس بات کا اندازہ کرسکتا تھا کہ انسان کی آواز محفوظ کی جاسکتی ہے اور برسہا برس کے بعد بھی، حد یہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی آواز کو سنا جاسکتا ہے، اسی طرح کی اور بھی بہت سی مثالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سائنس نے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا ہے۔ سائنس اسلام کے منافی نہیں ہے۔

معراج رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی جاتی تھی اور عقل پرست لوگ اس کو امر محال ثابت کیا کرتے تھے لیکن جب لوگ چاند تک پہنچ گئے تو معراج رسولؐ والی بات اہل عقل کے نزدیک امر محال نہ رہی۔

ٹیلی فون، انٹرنیٹ جیسے آلات نے وحی کی حقانیت کو ثابت کردیا ہے اور اسی کے ذریعہ بے شمار امور نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک برحق مذہب ہے اور اس کی تائید وتصویب سائنس بھی کرتی ہے۔ اسی طرح علم نجوم اور علم الاعداد جیسے موضوعات بھی اسلام کی حقانیت اور برتری کو ثابت کرتے ہیں لیکن محتاط علماء نے ان موضوعات کے بعض حصوں کو ناجائز بتایا ہے اس لئے ان موضوعات کے ہر ہر جزء کو بالخصوص اس جزء کو جو مطلقاً غیب کی باتیں بتاتا ہے قابل ترک قرار دیا ہے۔ آنحضور ﷺ کے دور مسعود میں نجومی اور کاہن لوگ مشرکانہ عقائد رکھتے تھے اور اس لئے کہ ان کی افراط وتفریط کا شکار تھے اور قطعی طور پر گمراہ اور بدعقیدہ بھی تھے، ان سے ملنے میں اپنے عقائد اور اپنی پاکیزہ سوچ وفکر کے غارت ہوجانے کا خطرہ رہتا تھا، اس لئے رسول خدا ﷺ نے ان سے ملنے کی ممانعت بڑی شدومد کے ساتھ کی تھی تاکہ صحابہ کرامؓ ایسے لوگوں کے دروں پر دستک نہ دیں، لیکن علم نجوم کی کلیتاً مخالفت کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات ایک پاکیزہ فن ہے جس کے سوتے اکابرین اور صلحاء سے ملتے ہیں لیکن بازاری عاملین کا حال بہت ابتر ہے اور ان عاملین کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں ایمان واسلام کی تباہی کا اندیشہ ہوتا ہے، اس صورتِ حال کو دیکھ کر اگر کوئی صاحب ہوش اور دوراندیش انسان بازاری عاملین کے یہاں آنے جانے پر پابندی لگادے تو اس کا مطلب روحانی عملیات کی مخالفت نہیں ہوگی۔

روحانی عملیات کی پاکیزگی اور عبادات اپنی جگہ مسلم رہے گی، البتہ ان لوگوں سے احتراز کرنا واجب ہوگا جو عملیات کے نام پر لوگوں کے ساتھ چاند ماری کررہے ہیں اور ان کے عقائد پر بھی ڈاکے ڈال رہے ہیں۔

ہمارے علماء کا فرض ہے کہ وہ علم نجوم کی باریکیوں سے پردے ہٹانے کی جدوجہد کریں اور علم نجوم کے ذریعہ تبلیغ دین کی طرح ڈالیں۔ آنے والے کل میں علم الاعداد، علم نجوم اور علوم اعداد کا مطالعہ کرکے ان کے قابل ذخیروں کو برائے خدمت اٹھالیں گے تو ممکن ہے کہ ایک دنیا کل ہماری حلقۂ بگوش ہوجائے اور پھر اس دنیا کو ہم بتائیں گے کہ ان علوم سے اسلام کی حقانیت اور عظمت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے: ولقد جعلنا فی السماء بروجاً و زینّٰھا للنّٰظرین. و حفظنٰھا من کل شیطٰن الرجیم. (سورہ حجرات: ۱۵)

اور ہم نے آسمان میں بروج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کیا اور شیطان مردود سے ان کو محفوظ رکھا۔

علم نجوم میں بروج اور ستاروں کی بہت اہمیت ہے اور قرآن حکیم میں ان دونوں کا ذکر کئی بار ہوا ہے اور ان اصطلاحوں کا بھی ذکر کسی نہ

کسی انداز میں ہوا ہے جو نجومیوں کی مشہور و معروف اصطلاحیں ہیں مثلاً علم نجوم میں یہ بات مسلم ہے کہ ستارا سیدھی چال چلتا ہے تو اس کے اثرات اہل دنیا پر مثبت پڑتے ہیں اور ستارہ جب الٹی چال چلتا ہے تو متعلقین پر اس کے اثرات منفی پڑتے ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا: **فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس.** (سورۂ تکویر:۸۱)

میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو پیچھے کو ہٹتے چلتے رہتے ہیں اور تھم جاتے ہیں۔

اہل نجوم ستاروں کی تین حالتیں بیان کرتے ہیں ان کا سیدھا چلتے رہنا، ان کا لوٹنا، ان کا ساکت ہوجانا۔ جب ستارہ اپنی سیدھی راہ چلتا ہے تو اہل نجوم اس کو استقامت سے تعبیر کرتے ہیں اور جب ستارہ منزل پر پہنچ کر تھم جاتا ہے تو اہل نجوم اس سے ساکت ہوجانا مراد لیتے ہیں اور جب ستارہ لوٹتا ہے تو اہل نجوم اس کو رجعت سے تعبیر کرتے ہیں۔

اب ذرا اس کو دوسرے انداز سے سنئے: ایک انسان کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے۔ یعنی جب انسان پیدا ہوا تو اس وقت زہرہ ستارے کی حکمرانی تھی، اس لئے زہرہ ستارہ اس انسان کی تقدیر کا ستارہ سمجھا جائے گا اور ساری زندگی یہ زہرہ ستارہ اس انسان پر اثر انداز رہے گا۔ اب زہرہ ستارے کی تین حالتیں ہوں گی، جب وہ سیدھی راہ چلے گا اور سیدھی راہ چلتے چلتے مقام عروج پر پہنچے گا تو اس انسان کو جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے دنیا میں عروج نصیب ہوگا، خوش حالی ملے گی اور قدم قدم پر کامیابیاں عطا ہوں گی اور جب یہ زہرہ ستارہ ساکت ہوجائے تو انسان کے کاروبار میں بھی ایک طرح کا ٹھہراؤ آجائے گا اور جب یہ زہرہ ستارہ حالت رجعت میں ہوگا اور رجعت کی حالت سے گزرتا ہوا مقام ہبوط میں پہنچے گا تو اس انسان کی حالت بھی ابتر ہوسکتی ہے۔ جس کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہو اور یہ نظام چوں کہ قدرت کا بنایا ہوا ہے اس لئے ہم یہی مانیں گے کہ اس دنیا میں اچھا یا برا جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ مشیت الٰہی کے اشاروں ہی پر ہوتا ہے ان کی مرضی کے بغیر درخت کے کسی پتے کو بھی ہلنے کی اجازت نہیں ہے۔ عروج و زوال اور نشیب و فراز کی کشمکش، ان کے بنائے ہوئے نظام کی وجہ سے ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کسی کو چوں و چرا کرنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اوپر بیان کردہ آیت کی تفسیر پر گفتگو کرتے ہوئے کشف الاسرار کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ... سے مراد خمسہ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ ... آیت سے ستاروں کا راجع ہونا، مستقیم ہونا اور غروب ہونا مراد ہے۔ ... دیکھا جائے تو علم نجوم قدرت خداوندی کی اور نظام ارض و سما کی ... کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے آسمان پر ستاروں کا جال بچھایا ہے وہ صرف دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ وہ ایک نظام ... ہے اور ایک خاص پیمانے کے ساتھ یہ نظام قیامت تک چلتا رہے گا۔

صدیوں برس پہلے علم نجوم کے بغیر علم طب بے فائدہ سمجھا جاتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ حکماء چاند کے اتار چڑھاؤ کی روشنی میں امراض کی کیفیت سمجھ کر لوگوں کا علاج کیا کرتے تھے اور اللہ کے فضل و کرم سے کامیابی سے ہم کنار ہوا کرتے تھے، اس کے ساتھ ساتھ قدیم کتب میں جڑی بوٹیوں کے خواص کے ذکر کے ساتھ منسوب سیاروں کا ذکر بھی ملتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ سیارے دواؤں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ علم نجوم اور علم اعداد کی گہرائی کے ساتھ مطالعہ حق تعالیٰ کی بڑائی، ان کے بنائے ہوئے نظام کے استحکام کو ثابت کرتا ہے لیکن چوں کہ دنیا کا حال اس وقت یہ ہے کہ علم کافی بڑھ گیا ہے لیکن اس سے استفادہ کرنے کی صلاحیتیں اور عقلیں دن بدن مفقود ہوتی جارہی ہیں اس لئے دنیا کے علم کے بڑے بڑے شہسوار بھی لکیر کے فقیر اور کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں اور ہر بات کو ناجائز ثابت کرکے زحمت تحقیق سے جان بچانے ہی میں وہ آسانی اور عافیت سمجھتے ہیں مگر آپ پریشان نہ ہوں بہت جلد وہ دور آنے والا ہے جب علماء ان علوم سے استفادہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

روحانی زائچے کی حقیقت

سوال از: ابوالکلام بن محمد مرتضیٰ ـــــــ مئو ناتھ بھنجن

آپ لوگ طلسماتی دنیا اردو منتقلی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ستاروں کو دیکھ کر صحیح وقت سے کام لیں، بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے جبکہ مولانا صادق سردھنوی صاحب "فتح مصر" صفحہ ۱۸۴ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمرو ابن العاصؓ سے ارسطالیس نے ستاروں کی تعداد پوچھی تو عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ سیارے سات ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ

عطارد اور قمر تو پھر ارسطاطالیس نے کہا کیا آپ ان کی تاثیرات سے بھی واقف ہیں تو عمرو ابن العاصؓ نے کہا کہ ہمارے مذہب میں ان کی تاثیرات پر یقین کرنا شرک اور گناہ ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جب ایک ستارہ دوسرے ستارے سے نزدیک ہوتا ہے تو احتراق وانعکاس کا احتمال ہوجاتا ہے لیکن اکثر نہیں بھی ہوتا اور چوں کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کے متعلق انسان کو بہت کم علم دیا ہے اس لئے ستاروں کی تاثیرات کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے اکثر دھوکہ کھاجاتے ہیں اور اس لئے اس کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے محترم نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی نجومی اور فال نکالنے والے کی بات کا اعتبار نہ کرو اور جو ایسا کرے گا وہ سخت گناہ گار ہوگا، تو کیا اس حساب سے روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟ یہ چیز تو اب میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر روحانی زائچہ بنوانا اور اس پر بھروسہ رکھنا اور ستاروں پر بھروسہ رکھنا صحیح ہے تو آپ اس کا مفصل جواب طلسماتی دنیا سے دیں تاکہ اور بھی لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور نقصان سے بچیں۔

دوسرے یہ کہ فروری، مارچ ۹۸ء کے رسالہ صفحہ ۱۰۳ میں جو آپ نے اعداد نکالنے کی ترکیب بیان کی ہے اس آخری لائن میں آپ نے لکھا ہے کہ جو بھی نام ہو پہلے اس کے مجموعی اعداد نکال لیں، پھر انہیں باہم جوڑ کر مفرد عدد نکالیں۔ مثلاً کسی کا نام خالد ہے تو 'خ' کے اعداد ۶۰۰، الف کا ایک 'ل' کے ۳۰ اور 'د' کے ۴، مجموعی اعداد ۶۳۵ ہوئے، انہیں باہم جوڑیں گے تو ہوجائیں گے ۱۴، اس کے بعد ۴ اور ایک کو جمع کریں گے تو ۵ عدد برآمد ہوگا۔ اس طرح سے آپ کے نام کا مفرد عدد سات نکلے گا، ہمارے سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ۵ عدد برآمد ہوا تو کیسے خالد کا مفرد عدد ۷ ہوا تو آپ ہمیں طلسماتی دنیا میں سمجھادیں اور اگر میرے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو آپ ہمیں معاف کریں۔

جواب

اگر آپ غور وفکر سے کام لیتے تو آپ کو اس بات کا اندازہ ہوجاتا کہ آپ کے سوال کا جواب خود آپ کے سوال ہی میں موجود ہے لیکن ایک آپ ہی نہیں عامۃ المسلمین کا حال یہ ہے کہ کسی بھی بات کی گہرائی میں جانے کی ادنیٰ سی زحمت نہیں کرتے اور سطحی انداز سے سوچتے ہیں اور مکھی پر مکھی مارنے کو تقویٰ اور احتیاط کا نام دیتے ہیں۔ اسی بے شعوری نے جو وہم وگمان سے پیدا ہوتی ہے لیکن جسے ہم پرہیزگاری کا نام دیتے ہیں ہمارے دین کو خاصا نقصان پہنچایا ہے۔

مولانا صادق سردھنوی ایک ناول نگار تھے کوئی فقہ کے امام نہیں تھے کہ ان کی بیان کردہ ہم کسی روایت کو آنکھیں بند کرکے تسلیم کرلیں حالاں کہ ان کی روایت کو تسلیم کرلینے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہم جو کچھ طلسماتی دنیا میں لکھ رہے ہیں اور جو کچھ روحانی زائچے کے کالموں میں بیان کررہے ہیں ان سے آپ کی نقل کردہ اور مولانا صادق سردھنوی کی بیان کردہ روایت ذرہ برابر نہیں ٹکراتی۔ ان کی بیان کردہ روایت میں حضرت عمرو بن العاصؓ یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں ستاروں کی تاثیرات پر یقین رکھنا شرک اور گناہ ہے اس کا بالکل واضح مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ستاروں کو موثر بالذات ہونے کا یقین رکھتے ہیں وہ مشرک اور گناہگار ہیں، اس لئے کہ ہر ہر معاملے میں موثر حقیقی حق تعالیٰ کی ذات ہے۔ حق تعالیٰ کے سوا پوری کائنات میں کوئی بھی چیز موثر بالذات نہیں ہے اور یہی موقف ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہے اور یہی بات ہم روحانی زائچے کے ایک ایک جزو میں کہ ہر چیز خواہ وہ ستاروں سے تعلق رکھتی ہو یا علم الاعداد سے وہ اللہ کے اذن ورضا کی پابند ہے۔ مسئلہ صرف ستاروں کا یا گردش لیل ونہار کا نہیں کہ ہم علم نجوم کی مخالفت میں مخلص بن جائیں اور باقی مادی چیزوں پر ایمان لانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ صرف ایک بیماری ہے جسے ہم نے توحید پرستی کا نام دے ڈالا ہے، توحید یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر ہر معاملے میں، ہر ہر مسئلہ میں اس بات کا یقین رکھیں کہ اگر اللہ کی مرضی شامل حال نہ ہو تو کسی بھی کام اور کسی بھی طلب کی تکمیل ہونے والی نہیں ہے۔ دوا جب ہی اثر دکھاتی ہے جب اللہ چاہے اور چھری اپنا کام اسی وقت کرتی ہے جب اللہ کی رضا ہو، اسی طرح دنیا کی ہر ہر چیز اسی وقت اپنی صلاحیت واہلیت کا مظاہرہ کرتی ہے جب مالکِ کون ومکاں کی مرضی ہو۔ ان کی مرضی نہ ہو تو زہر کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو زندگی نہیں دے سکتا۔

ہم نے ایک بار نہیں بلکہ ہزاروں بار ریاء، نمود کی اس دنیا میں یہ دیکھا ہے کہ جو روایات کے ظاہری معنی پر عمل کرکے اتراتے ہیں اور علم نجوم وغیرہ کی مخالفت کرکے خود کو توحید اور تقوے کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں ان کا اپنا کمال یہ ہے کہ وہ دوسری مادی چیزوں پر اسی طرح ایمان لاتے

ہیں جس طرح اللہ کے نیک بندے اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں، کیا یہ شرک مبین نہیں ہے؟ کسی بھی دوا یا غذا کے بارے میں یا کسی سبب کے بارے میں یہ یقین رکھے کہ یہ نزلہ کو رفع کرنے میں موثر بالذات ہے یا کوئی لال تیل کے بارے میں یہ یقین جمالے کہ یہ تیل زخموں کو بھر دینے میں موثر بالذات ہے تو یہ کھلا ہوا شرک ہے۔ صرف ستارہ ہی کو بالذات ماننا شرک نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں کسی بھی چیز کو خواہ وہ کتنی مقدس اور قابل اعتبار کیوں نہ ہو موثر بالذات ماننا ہی کھلا شرک ہے اور عقیدے کو مجروح کرنے والی سوچ ہے۔

حضرت عمرو بن العاصؓ جس فلسفی سے محو کلام تھے وہ صاحب ایمان نہیں تھا اس لئے اس کے سامنے انہوں نے جو کچھ کہا وہ ٹھیک کہا۔ انہوں نے اس کے ذہن کی اصلاح کے لئے یہ فرمایا کہ ہم لوگ ستاروں کی ایسی کسی تاثیر کے قائل نہیں جو اللہ کے حکم کی پابند نہ ہو۔ یہ بات انہوں نے اس لئے بھی واضح کی کہ ہر کافر و مشرک خواہ وہ اس زمانے میں ہو یا اس زمانے کی اس کی سوچ وفکر کافرانہ اور مشرکانہ ہوتی ہے اور یہ لوگ دنیا کی بے شمار چیزوں کو موثر بالذات ماننے کے خبط میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ان لوگوں کے سامنے بات کرنے کا انداز اگر اپنے اندر شدت نہ رکھتا ہو تو بات کی حقیقت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہمارے اکابرین نے بدعقیدہ لوگوں کے سامنے بعض مباح باتوں کو اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ ''ضروری'' یا ''غیر ضروری'' محسوس ہوتی ہیں حالاں کہ وہ درجۂ اباحت سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ ایک صاحب عقل آدمی جب بھی کوئی بات کرے گا وہ سامع کی عقل اس کے علم اور اس کے عقیدے کو سامنے رکھ کر بات کرے گا۔ ایک ہی بات انداز بیاں کے بدل جانے سے اپنا مفہوم بدل دیتی ہے اور انداز سننے والے کی صلاحیت اور مزاج کے اعتبار سے متکلم طے کرتا ہے لیکن ہم مسلمان لوگ کسی بھی بات کو اور کسی بھی اپنے بزرگ کے مقولے کو بیان کرتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ فلاں بات کسی موقع پر اور کسی شخص کے سامنے ارشاد فرمائی گئی تھی۔

حضرت عمرو ابن العاصؓ نے ارسطاطالیس کے سامنے ستاروں کی تاثیر کے بارے میں نفی کی شدت کو اس لئے اختیار کیا تھا کہ وہ ستاروں کے موثر بالذات ہونے کا قائل تھا اور اس کی پوری قوم اس بات پر ایمان رکھتی تھی کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ستاروں کے اتصال وانفصال کا نتیجہ ہے اور بس۔ اس کے سامنے وہی جواب مناسب تھا جو صحابی رسول ﷺ نے دیا۔ اس جواب کا مطلب یہ نکالنا کہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کی گردش اور ان کی استقامت و رجعت کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے بڑی نادانی اور غیر شعوری کی بات ہے۔ اسی طرح دور رسول اللہ ﷺ میں شگون اور فال لینے والوں کی ایک ایسی جماعت بھی موجود تھی جو عقیدے کے اعتبار سے توحید سے بالکل نابلد تھی اور خود بھی وہ گمراہ تھی اور اللہ کے بندوں کو بھی گمراہی کی دعوت دیا کرتی تھی۔ اس جماعت کی اکثریت ''علم غیب'' کی باتیں بتاتی تھی، جو باتیں سرتاپا بدعقیدگی اور ضلالت سے تعلق رکھتی تھیں ان کی مخالفت کرنا نبی کریم ﷺ کے لئے ضروری تھا لیکن ہمارے بزرگوں نے جو پیشین گوئیاں وقتاً فوقتاً کی ہیں اور جنہیں امت نے صحیح مانا ہے اس کو ہم ''علم غیب'' سے کیوں تعبیر نہیں کرتے۔ ہم ان پیشین گوئیوں کو کیوں حق سمجھتے ہیں اور کیوں ان کو بیان کرکے خوش ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ ان پیشین گوئیوں کو زبان سے ظاہر کرنے کے بعد بھی ہمارے بزرگوں نے ''انشاء اللہ'' کی قید سے اپنے ہر اندازے کو مقید کیا ہے اور ہر پیشین گوئی بھی کسی نہ کسی علم سے وابستہ ہے۔ وہ علم نجوم ہو، علم اعداد ہو، علم حروف ہو، یا کوئی علم ہو بغیر کسی علم کا سہارا لئے کوئی بھی پیش گوئی قابل اعتبار نہیں ہوتی اور کسی بھی علم کے بغیر اگر کوئی بات مستقبل کی بیان کی جائے گی تو وہ علم غیب ہو جائے گی اور علم غیب شرعاً حرام ہے۔

ہمیں اپنے بزرگوں سے اس بات کی امید نہیں کرنی چاہئے کہ وہ علم غیب کے دعوے کے مرتکب ہوں گے، انہوں نے جو بھی پیش گوئیاں کی ہیں وہ کسی نہ کسی علم ومعرفت کا سہارا لے کر کی ہیں۔

حیرت وافسوس کی بات ہے کہ آج مسلمان اس بات پر غور نہیں کرتے کہ حق تعالیٰ نے آسمان، ستارے، بروج، منازل قمر وغیرہ کیوں پیدا کئے؟ اگر ان چیزوں کو عبث مان لیں تو ہم قرآن کے منکر ہو جائیں گے، اس لئے کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا وما خلقنا السماء والارض وما بینھما باطلاً ہم نے زمین وآسمان کے درمیان جو کچھ پیدا کیا ہے وہ خالی از حکمت نہیں ہے۔

آسمان پر چاند ستاروں کا جو جال بچھایا گیا ہے یہ صرف خوشنمائی کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے پیچھے گہری حکمتیں کارفرما ہیں، جن کا مکمل علم صرف حق تعالیٰ کو ہے لیکن انسانی تجربات اس بات کو واضح کرتے

ہیں کہ حق تعالیٰ نے چاند ستاروں کی گردش اور ان کی رفتار کو نظامِ کائنات کے لئے ایک سبب کے طور پر پیدا کیا ہے، ستارے اور چاند سورج جب حرکت میں آتے ہیں تو ان سے وہ موسم بھی بدلتے ہیں، جنہیں ہم سردی اور گرمی کا نام دیتے ہیں اور ان کی رفتار و روش سے وہ موسم بھی متغیر ہوجاتے ہیں جنہیں ہم غربت اور مالداری کا نام دیتے ہیں لیکن ایک مسلمان کو اس بات کا یقین ہر حال میں رکھنا چاہئے کہ نظام قدرت کا کوئی کارخانہ رضاء الٰہی اور حکم الٰہی کے بغیر حرکت میں نہیں آسکتا۔ چاند، ستارے ہوں یا سمندر کی لہریں، ہوائیں ہوں یا زمین کے ذرے، یہ سب کے سب حکم الٰہی کے پابند ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو گراتے ہیں اور اسی کے حکم سے انسانوں کو اٹھاتے ہیں، عروج وزوال کے تمام اسباب باری تعالیٰ کی مرضیات کے محتاج ہیں۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے: **و سخر لکم اللیل والنھار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ان فی ذالک لآیات لقوم یعقلون.**

یعنی جتنی بھی چیزیں زمین وآسمان میں پیدا کی گئی ہے ان سب کو انسانوں کے لئے مسخر کردیا گیا ہے۔ دن، رات، چاند، سورج اور ستارے سب انسانوں کی خدمت کے لئے مسخر کردیئے گئے ہیں لیکن یہ بھی فرمادیا گیا کہ یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوا ہے اور ان باتوں میں عقل والوں کے لئے غور وفکر کی نشانیاں ہیں۔

قرآن وحدیث میں کسی بھی جگہ علم نجوم کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور جہاں کسی قدر مخالفت کا پہلو نظر آتا ہے وہ اس وقت کے معاشرے اور مشرکین عرب کی سوچ وفکر کے اعتبار سے ہے۔ وہ عمومی مخالفت نہیں ہے لیکن اس امت نے جو ہمیشہ لکیر کی فقیر بنی رہی، قرآن وحدیث کی گہرائیوں میں جانے کی زحمت نہیں کی۔ مکھی پر مکھی مارنے والے لوگ صرف الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھے رہے اور انہوں نے حق تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں کی گہرائی میں جھانکنے کی بھی کوشش نہیں کی، نتیجہ یہ ہوا کہ بعض ایسے علوم کی مخالفتیں بھی زور وشور کے ساتھ ہوئیں کہ جن علوم کے ذریعہ ہم دین کی تبلیغ کرسکتے تھے اور اہل دنیا پر اپنا سکہ جما سکتے تھے بلکہ ہوا یہ کہ ان علوم کو جن کو ہم نے ممنوع سمجھ کر نظر انداز کردیا تھا وہ ان لوگوں کے ہتھوں چڑھ گئے جو خدا کے باغی تھے اور جو دین اسلام کے دشمن تھے، آج کئی پر اسرار علوم کی ٹھیکیداری دشمنان اسلام کے پاس چلی گئی ہے اور وہ ان کا ناجائز استعمال کرکے اللہ کے بندوں کے عقائد پر چاند ماری کررہے ہیں۔

صاحب روح المعانی نے سورہ صافات کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ چاند برج عقرب میں ہو تو سفر کرنا مناسب نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے چاند جب منازل کا سفر طے کرتا ہے اس وقت دنیا کی حالت تغیر پذیر ہوتی ہے۔ سعید اور غیر سعید ساعتیں ابھرتی اور مٹتی ہیں اور انسانی احوال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر دن اور ہر ساعت ایک جیسی نہیں ہوتی۔ اگر تمام دن ایک جیسے ہوتے تو قرآن حکیم میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ **کل یوم ھو فی شان** ہر دن کی ایک نئی شان ہے۔ اگر ہر ساعت کی ایک جیسی ہوتی تو حدیث پاک میں یہ ارشاد نہ ہوتا **کل امر مرھون باوقاتھا** ہر کام کسی خاص وقت کا مرہون منت ہوتا ہے۔ ساعت اور وقت کی ایک اہمیت ہوتی ہے اور ہر عمل اپنے صحیح وقت پر ہی قابل قدر ہوتا ہے۔ عمل کتنا ہی اچھا ہو اگر اس کو صحیح وقت پر انجام نہیں دیا گیا تو اس کی قدر وقیمت کم ہوجاتی ہے۔ ایک بار آنحضور ﷺ سے کسی صحابی نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی نیکی کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ **الصلوٰۃ علیٰ وقتھا** نماز کو اپنے صحیح وقت پر پڑھنا، صرف نماز پڑھ لینے کو بڑی نیکی نہیں بتایا بلکہ نماز کو صحیح وقت پر ادا کرنے کو بڑی نیکی قرار دیا۔

دارالعلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتویؒ نے ایک بار ایک نقش کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح بہت سی روایات ہم اپنے بڑوں کی نقل کرسکتے ہیں۔ ان روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دنوں کی اور ساعتوں کی ایک اہمیت ہے اور یہ اہمیت ستاروں اور لیل ونہار کی گردش سے قائم ہوتی ہے اور اسی کا نام علم نجوم ہے۔ اس کو آنکھیں بند کرکے حرام قرار دینا اور اقوال رسول اللہ ﷺ کی گہرائی میں نہ جانا مسلمانوں کی غلط روش ہے اور اب اس روش کو بدلنا چاہئے۔

صاحب فتح القدیر نے حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم نجوم ایک ایسا علم ہے کہ لوگ اس سے عاجز ہیں اور میری خواہش تھی کہ میں یہ علم حاصل کرتا۔

صاحب فتح القدیر نے سورۂ انعام کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ علم نجوم سیکھو جو بحرو بر کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو اس میں غیر ضروری بات ہو اس سے رک جاؤ۔
صاحب فتح القدیر نے سورۂ انعام کی تفسیر میں آنحضور ﷺ کا بھی ایک قول اس طرح نقل کیا ہے کہ جس سے علم نجوم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

صاحب روح المعانی نے سورۂ صافات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے میمون ابن ابراہیم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ علم نجوم کے دوران جھوٹ بولنے سے بچو کیوں کہ اس کا ماخذ علم نبوت ہے۔
تفسیر مظہری نے امام غزالیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ علم نجوم جھوٹا ہے تو اس دعوی کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔
جواب بہت لمبا ہو جائے گا ورنہ اس طرح کی روایات کے ڈھیر لگائے جاسکتے ہیں، جن سے علم نجوم، چاند ستاروں کے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے لیکن آپ نے ایک روایت نقل کرکے اس کی اہمیت کو فنا کرنے کی کوشش کی ہے۔
اگر روایات کے صرف ظاہری معنی پر دھیان دیا جائے تو پھر تو بے شمار مسائل خلط ملط ہو جائیں گے اور وہ دنیاوی عقائد بھی پامال ہو جائیں گے جن کو اہم ترین بنانے کے لئے امت کے بڑوں نے روایات کی جگہ جگہ تاویلات کی ہیں۔ تاویلات کا دروازہ من پسند جگہوں پر کھولنا اور ناپسند جگہوں پر بند کر دینا تقویٰ نہیں ہے بلکہ ظلم وستم ہے اور امت کو اس ظلم وستم سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے نہ یہ کہ انسان خود ہی اس میں مبتلا ہو جائے اور اسی کو توحید اور نیکی سمجھنے لگے۔
آپ نے فال کی کی بھی مخالفت کی ہے اور اس بارے میں بھی ایک روایت نقل کی ہے اگر آپ نے اسلامی تاریخ کا سنجیدگی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوتا تو آپ خود ہی اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ آنحضور ﷺ جس معاشرے میں مبعوث ہوئے تھے وہ حد سے زیادہ شرک اور توہم پرستی کا شکار تھا اور اس وقت کے منجم اور فال بتانے والے لوگ خالصتاً کفر وشرک کے اندر مبتلا تھے، ان کے اذہان وقلوب میں کوسوں دور تک اللہ اور اللہ کی وحدانیت کا تصور تک موجود نہیں تھا، ایسے لوگوں کے پاس جانے سے ایمان اور اسلام کو زبردست خطرہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا تھا اور وہ صحابہ کرامؓ جو اسی معاشرے میں پلے بڑھے تھے پھر اللہ نے انہیں ہدایت کی توفیق عطا فرمادی تھی، وہ خود بھی اسی طرح خرابیوں میں عرصہ دراز تک مبتلا رہے تھے اس وقت کوئی فال نکالنے والا اور کوئی علم نجوم کے ذریعہ علاج کرنے والا صاحب ایمان موجود نہیں تھا، جو لوگ یہ کام کر رہے تھے وہ دین اسلام کے حریف تھے اور اسلام کی ترویج وترقی سے ہراساں اور پریشان تھے۔ اگر ان کے پاس جانے کو ممنوع قرار نہ دیا جاتا تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ توہم پرستی سے نکل کر اسلام کے قلعے میں داخل ہونے والے صحابہ پھر دوبارہ کسی جہالت اور ضلالت کا شکار ہو کر اپنا وقار نہ کھو بیٹھتے اور پھر اس دولت سے کہیں محروم نہ ہو جاتے جو اللہ کی توفیق اور رسول اللہ ﷺ کی محنت سے نصیب ہوئی تھی۔
دور رسول اللہ ﷺ میں فال نکالنے کا ایک مخصوص طریقہ رائج تھا اور یہ طریقہ قطعاً مشرکانہ تھا اس کی اگر مخالفت نہ کی جاتی تو آگے چل کر امت مسلمہ کو زبردست نقصان پہنچتا۔ ان طریقوں کو اگر ذہن میں نہ رکھ کر فال وغیرہ کی مخالفت کی جائے گی تو یہ ہمارے اُن اکابرین کی زبردست توہین ہے جو خداترس تھے اور تقویٰ اور تقدس میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے اور انہوں نے فال کی نت نئے طریقے اس امت کے لئے خود ایجاد کئے تھے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ہر وہ طریقہ جو توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول ﷺ سے صاف طور پر ٹکراتا ہو یا اگر کسی طریقے سے بنیادی عقیدے کی دیواریں زمیں بوس ہو جاتی ہوں تو ان طریقوں کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن فال کے ہر طریقے کی اگر مخالفت کی جانے لگے گی تو اس سے دین کا فائدہ نہیں ہوگا بلکہ دین کو زبردست نقصان پہنچے گا اور امت کے ان بزرگوں سے اعتماد اٹھ جائے گا جن کی نہ نیت میں کھوٹ تھا نہ سوچ وفکر میں۔
صاحب تفسیر مظہری نے ایک فال کی تفصیل پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ازلام سات تھے جو کعبے کے مجاور کے پاس رہا کرتے تھے، یہ لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے تھے، ایک پر لکھا ہوتا تھا ''ہاں ٹھیک ہے'' دوسرے پر لکھا ہوتا تھا ''نہیں ٹھیک نہیں ہے'' ایک پر لکھا ہوتا ''تم سے'' دوسرے پر لکھا ہوتا ''تمہارے علاوہ کسی اور سے'' ایک پر لکھا ہوتا ''چسپاں'' اور دوسرے پر لکھا ہوتا ''العقل'' ایک خالی بھی تھا۔
جب لوگ کسی کام کا ارادہ کرتے تھے مثلاً سفر کا، نکاح کا، نسب جاننے کا تو بڑے بت ہبل کے پاس جاتے تھے، یہ قریش کا سب سے بڑا بت مانا جاتا تھا، ہبل کے پاس جا کر مجاور کو سو درہم دیتے اور وہ ترکش

کو گھما کر تیر نکالتا تھا جو اس تیر میں لکھا آتا لوگ اسی کام کو اہمیت دیتے تھے اور ان امور میں تمام تر توجہ ہبل کی طرف رہا کرتی تھی کہ یہ "بت اعظم" ہماری رہنمائی کرے گا۔ ظاہر ہے کہ یہ کھلا شرک تھا اور اس کی مخالفت کرنا بے حد ضروری تھا، وہ فال جس کے پیچھے یہ تصور کارفرما ہو کہ ہماری رہنمائی اللہ کی جانب سے ہوگی اور جس میں کسی بت اور کسی غیر اللہ کا کوئی تصور کارفرما نہ ہو، اس فال کو چودہ سو برس پہلے والی مشرکانہ فال کے مترادف قرار دینا ظلم عظیم اور جہل مبین ہے۔

روحانی زائچہ آپ نے جب دیکھا ہی نہیں تو اس کی مخالفت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، پہلے آپ اس کو ایک نظر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ ہم روحانی زائچوں کے ذریعہ کس طرح کا ذہن بنا رہے ہیں۔ روحانی زائچہ دیکھ کر آپ کو خود اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ ہماری تحریک کا مقصد توحید باری تعالیٰ کا جھنڈا گاڑنا ہے۔ اس کی بنیادیں کھوکھلی کرنا نہیں ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آخرت کا ثواب اور اجر تو اپنی جگہ ہے لیکن دنیاوی مفادات کی خاطر بھی بندہ اپنے رب کو یاد کرے اور یہ یقین رکھے کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا اس وقت تک کسی کو کامیابی یا ناکامی نصیب نہیں ہو سکے گی۔

ان روحانی زائچوں کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اللہ کے بے شمار بندے اللہ کا ذکر کرنے لگے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں سدھار اور انقلاب لانے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ایک بار آپ بھی روحانی زائچے پر نظر ڈالیں، پھر مخالف اور مخالفت کی بات کریں۔ کسی چیز کو سمجھے بغیر اس پر تنقید کرنا اسلامی روش اور خدا ترسی کے منافی ہے۔

آپ نے خالد کے مفرد عدد کے بارے میں جو اعتراض اٹھایا ہے وہ درست ہے۔ محمد خالد کے اعداد سات ہوتے ہیں، مضمون نگار کی غلطی سے صرف خالد چھپ گیا ہوگا اور ذہن میں محمد خالد ہوگا، اس لئے یہ بھول چوک ہوگئی ہوگی۔ اس لئے ہم معذرت چاہتے ہیں۔ آپ اس کی تصحیح کر لیں۔

شرک اور توحید کا فرق

سوال از: عشرت نازنین ــــــــــ حیدرآباد

میں آپ کے رسالے کو بہت دلچسپی سے پڑھتی ہوں لیکن ایک مدت سے میرے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے تو پھر تعویذ وغیرہ سے مدد حاصل کرنا کیا شرک نہیں ہے۔؟ جب ہم مانتے ہیں کہ ہر معاملے میں اللہ ہی کرتا ہے وہی بیماری سے شفاء دیتا ہے وہ ہی رزق کے بند دروازوں کو کھولتا ہے اور وہی اپنے بندوں کا مددگار ہے پھر ہم تعویذ و عملیات کے چکر میں کیوں پڑیں۔ اور کیا یہ سب کچھ توحید کے خلاف نہیں ہے۔؟ میں امید کرتی ہوں کہ میری اس کھٹک کو دور کر کے اپنے جواب سے مجھے مطمئن کریں گے۔ اگر میرے سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں ہی دیں تو اچھا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی صحیح معلومات فراہم ہو جائیں۔

جواب

حق تعالیٰ نے اس کائنات کو اسباب کے تحت پیدا کیا ہے وہ تمام اسباب کا خالق ہے اس لئے اس کو "مسبب الاسباب" کہا جاتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہونے کے ساتھ قادر مطلق بھی ہے۔ اس ساری کائنات میں اس کی قدرت کے کرشمے ہزار بار دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس دنیا کا ذرہ ذرہ اس کے دست قدرت میں ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر نہ چمن میں پھول کھلتے ہیں نہ سمندروں میں طوفان آتے ہیں اور نہ ہی پھولوں میں رنگ اور خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ زمین کے ذرّے ہوں یا آسمان کے ستارے سب اس کی مرضیات کے پابند ہیں۔ چاند اور سورج اس کے حکم پر دن اور رات اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں اور قیامت تک اسی طرح ڈیوٹی انجام دیتے رہیں گے۔ بے شک آسمان پر نمودار ہونے والے سیارے انسانوں کی قسمت پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن یہ سب بھی اللہ کی قدرت اور اس کی مرضیات کا کرشمہ ہے۔ بے شک حق تعالیٰ مسبب الاسباب ہے، خالق اکبر ہے، قادر مطلق ہے، حاجت روا بھی ہے اور مختار کل بھی ہے۔ لیکن ان باتوں کے جاننے اور ماننے کے ساتھ ہمیں یہ بھی جاننا اور ماننا چاہئے کہ اس نے ہمیں زندگی گزارنے کے لئے اسباب کا پابند کیا ہے۔ اسباب کو اہمیت نہ دینا یا اسباب کو نظر انداز کرنا اللہ کے نیک بندوں کا شیوہ کبھی نہیں رہا۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز خواہ کیسی بھی صلاحیت اپنے اندر رکھتی ہو وہ اللہ کے حکم کی محتاج ہے۔ اور کوئی بھی چیز اس کے حکم اور اس کی مرضی کے بغیر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ نہیں کر سکتی مثلاً آگ کا کام جلانا

ہے، آگ انگارے پیدا کرتی ہے وہ شاخوں پر پھول نہیں کھلاتی لیکن یہی آگ جب نمرود نے دہکائی اور اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ڈالا تو وہ ان کے لئے گلزار بن گئی۔ آگ کا کام جلانے کا تھا لیکن جب اللہ کی مرضی نہیں ہوئی تو اس آگ نے جلانے کے بجائے پھول کھلائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پوری طرح محفوظ رہے، چھری کا کام کاٹنے کا ہے لیکن جب اللہ کی مرضی نہیں ہوئی تو وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چل کر نہیں دی۔ چھری کھنڈی نہیں تھی وہ اتنی تیز تھی کہ جب اس چھری کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک پہاڑ کی طرف اچھالا تو اس نے ۱۲ چٹانوں کو کاٹ دیا لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام کا گلا کاٹنے سے وہ مجبور رہی۔ کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں تھی۔ غرضیکہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز ہو وہ اللہ کے حکم سے ہی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتی ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ

مرضی مولیٰ ازہمہ اولیٰ

مالک کی مرضی تمام چیزوں اور تمام ارادوں سے بڑھ کر ہے، اللہ چاہتا ہے تو ریگ زاروں میں پھول کھلا دیتا ہے اور اگر اللہ چاہتا ہے تو طوفانوں میں زندگی مل جاتی ہے۔ فرعون نے بچوں کی پیدائش پر پابندی لگادی تھی لیکن موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش مخالفت طوفانوں میں ہوئی اور فرعون کے محل میں ان کی پرورش ہوئی۔ اس دنیا میں بارہا یہ دیکھنے کو ملا ہے کہ تریاق کھا کر مریض مرگیا اور زہر کھانے والے کو زندگی مل گئی۔ قرآن حکیم میں اسی نظریہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے۔ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ۔

اگر اللہ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرلے تو تمہیں برائی سے کوئی بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا اور اللہ تمہارے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ کرلے تو کون ہے جو اس کے فضل وکرم سے تمہیں محروم رکھ سکے۔ ہر صاحب ایمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں دینے والی اور عطا کرنے والی ذات صرف اللہ کی ذات ہے باقی بظاہر جو دینے والے ہوتے ہیں وہ ایک ذریعہ ہوتے ہیں لیکن وہ انسانوں کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ اسی وقت بڑھاتے ہیں جب اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اولاد کا معاملہ ہے۔ اولاد کا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہ صرف اولاد پیدا کرنے ہی میں قادر مطلق نہیں ہے بلکہ اس کو اس بات کا اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ لڑکا پیدا کرے یا لڑکی۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ وَيَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ۔ یعنی وہ جو چاہے پیدا کرے اس کو مکمل اختیار ہے۔ جو لڑکی پیدا ہوجانے پر عورت کو قصوروار سمجھتے ہیں اور عورت کو نظروں سے گرادیتے ہیں وہ نرے جاہل اور بدعقیدہ ہوتے ہیں کسی بھی حاملہ عورت کے لڑکا ہو یا لڑکی یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے۔ باقی لڑکا پیدا کرنے کے لئے جو بھی اسباب اور ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں وہ سب جائز ہیں اور ان کے توسل سے اکثر مراد پوری بھی ہوجاتی ہے لیکن اس صورت میں بھی عطا کرنے والی ذاتی اللہ ہی کی ہے۔ اسباب اور ذرائع بذات خود کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔ بے شک اولاد اللہ عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہزاروں انسانوں کو اولاد سے محروم بھی رکھتا ہے۔ ہزاروں میاں بیوی وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد بھی بچے سے محروم رہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ مرد یا عورت میں کوئی خامی ہوتی ہے اس لئے عورت کے حمل نہیں ٹھہرتا اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد اور عورت میں کسی طرح کی کوئی خامی نہیں ہوتی لیکن حمل پھر بھی نہیں ٹھہرتا کیونکہ اللہ کی مرضی نہیں ہوتی تاہم عورت اور مرد اپنی کوشش جاری رکھتے ہیں، دوائیں بھی کھاتے ہیں تعویذ بھی گلے میں لٹکاتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں اور یہ سب کچھ ان اسباب میں آتا ہے جو اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ اور جن کو اختیار کرنا بحکم ربی ہی ہے۔ بے شک اللہ چاہے تو بغیر باپ کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت مریم کے پیٹ سے پیدا کیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا وہ محض اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے تھے اور اللہ چاہے تو بغیر ماں کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسے کہ حضرت حوا کو پیدا کیا تھا۔ حضرت حوا کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم کی بائیں پسلی سے پیدا کیا تھا۔ حضرت حوا کے کوئی ماں نہیں تھی ان کی خلقت اللہ کی قدرت کا ایک کرشمہ ہے اور اللہ چاہے تو بغیر ماں باپ کے بھی بچہ پیدا کرسکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا۔ اس کی قدرت سے کچھ بھی بعید نہیں اس کی قدرت چاہے تو کسی بھی ناممکن چیز کو ممکن بناسکتی ہے لیکن اسبابی طور پر اس دنیا میں بچہ اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب عورت اور مرد شادی کرکے وظیفہ زوجیت ادا کریں۔ اگر شادی کے بعد کوئی شخص اپنی

بیوی سے دور دور رہے تو بچہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس دنیا میں لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں اور ان بیماریوں کو دفع کرنے کے لئے وہ اپنا علاج بھی کراتے ہیں تا کہ انہیں بیماریوں سے نجات ملے اور وہ پہلے کی طرح تندرست ہوجائیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے کہ جب میں بیمار ہوجاتا ہوں تو اپنا علاج کراتا ہوں اور یہ میری سنت ہے۔ اب اگر کوئی شخص بیمار ہوجانے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہے اور یہ ثابت کرے کہ وہ صحت کے معاملہ میں صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو یہ وطیرہ ٹھیک نہیں ہے یہ اللہ پر بھروسہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرح کا مذاق ہے۔ جو لوگ بیمار ہوجانے پر دوا کھاتے ہیں وہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں اور دوا کھاتے وقت ان کی زبان پر اللہ شافی ہوتا ہے کیونکہ انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ دوا کی کوئی اوقات نہیں ہے اگر اللہ کی مرضی صحت دینے کی نہ ہو البتہ دوا بطور سبب استعمال کی جاتی ہے اور سبب کا استعمال کرنا نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف عقیدہ۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس دارالاسباب میں کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کسی سبب کی توسط اور کسی ذریعہ کو اختیار کرنا عین دانش مندی ہے اور عین بندگی کی علامت ہے۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ تقویٰ اور وہم میں فرق ہوتا ہے۔ تقویٰ انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور وہم انسان کو اللہ سے دور کردیتا ہے کچھ لوگ اس دنیا میں صرف وہمی ہوتے ہیں لیکن ان کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ وہ متقی ہیں جب کہ متقی لوگ اللہ کے زیادہ ماننے والے ہوتے ہیں اور وہ اللہ کے پیدا کردہ تمام اسباب کا احترام کرنے والے ہوتے ہیں۔ توحید باری تعالیٰ ایک مسلمان کی سب سے پہلی بنیاد ہے جب تک کوئی مسلمان اس بات کا یقین نہ رکھے اس دنیا میں معبود اور مستعان صرف رب العالمین ہے تو وہ صاحب ایمان ہو ہی نہیں سکتا اس یقین کے بعد کہ دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے اگر کوئی کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے کوئی سبب کوئی واسطہ اور کوئی وسیلہ اختیار کرے گا تو اس کو خلاف توحید قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس دنیا میں جو بھی اسباب جو بھی وسائل اور جو بھی ذرائع موجود ہیں وہ سب اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر بینائی کم ہوجائے اور کوئی اپنی آنکھوں پر عینک لگالے تو اس کو شرک نہیں کہتے۔ اسی طرح کسی بھی بیماری میں مبتلا ہوجانے پر اگر کوئی شخص دوا کھالے یا اپنے زخموں پر مرہم لگالے تو اس کو شرک نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ اگر کوئی شخص دل میں یہ یقین رکھتا ہو کہ مجھے فلاں دوا سے شفاء ہوتی ہے یا فلاں ڈاکٹر ہی میرا علاج کرسکتا ہے تو اس میں شرک کی بو پیدا ہوجائے گی کیونکہ کوئی ڈاکٹر کوئی عامل، کوئی طبیب اور کوئی دوا فی نفسہٖ کسی کو شفاء نہیں دے سکتی۔ ان چیزوں کو ہم بطور سبب اختیار کرتے ہیں لیکن اور ہمارا بنیادی عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ شفاء ہمیں جب ملے گی جب ہمارے مالک کی مرضی ہو۔

تعویذ بھی ایک طرح کا سبب ہے، ایک ذریعہ ہے، ایک وسیلہ ہے، اور اگر اس تعویذ میں مشرکانہ کلمات نہ ہوں تو توحید باری تعالیٰ کے منافی نہیں ہے۔ ہم کسی منسٹر سے فون پر کسی کی سفارش کرتے ہیں یا خط لکھ کر کسی کی سفارش کرتے ہیں تو یہ ایک ہی بات ہے۔ انسان بذریعہ گفتگو کسی سے بات کرے یا بذریعہ تحریر یہ دونوں صورتیں ایک جیسی ہیں اسی طرح دعا ہے۔ ہم کسی کو زبان سے دعا دیں یا کسی کو لکھ کر دعا دیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے جب کسی کو دعا دینا اور کسی سے دعا لینا جائز ہے تو پھر دعا اگر بذریعہ تحریر یا بذریعہ تعویذ دی جائے تو اس کو شرک کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ ہماری پکار بذریعہ تحریر اللہ کی بارگاہ ہی میں ہو۔

مثلاً اگر ہم ''یاشافی'' پڑھ کر کسی پر دم کردیں تو یہ قطعاً جائز ہے اور اگر ہم ''یاشافی'' لکھ کر کسی کے گلے میں ڈال دیں تو یہ ناجائز کیسے ہوسکتا ہے۔ کسی سے ہم فون پر اظہار محبت کریں یا کسی کو خط لکھ کر اظہار محبت کریں تو یہ دونوں ہی صورتیں جب ایک جیسی ہیں تو تعویذ کے معاملے میں ان کو ایک دوسرے سے الگ تھلگ کیوں سمجھا جاتا ہے اس دنیا میں ہزاروں بار ہم دوسروں سے دعاؤں کے طالب ہوتے ہیں اور جب ہمیں دعائیں ملتی ہیں تو ان کے فائدے بھی ہمیں حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہمیں کسی سے تحریری دعا وصول کرلیں جسے تعویذ اور نقش کہتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرلیں یا سورۂ فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈال لیں تو یہ دونوں صورتیں تقریباً ایک جیسی ہیں۔ یہ بات تو مسلم ہے کہ پڑھنے کے مقابلے میں لکھ کر گلے میں ڈالنا زیادہ اچھا نہیں لیکن اس کو ناجائز یا غلط سمجھنا، غلط ہے۔

اللہ کے کلام کو اعداد کی صورت میں ڈھالنا محض اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ کے کلام کی بے ادبی نہ ہو، لیکن وہ بھی صرف لکھنے کی حد تک۔ اگر کوئی سورۂ فاتحہ سے استفادہ کرنے کا خواہش مند ہوگا اور لکھنے کے مقابلے میں پڑھنے کو فوقیت دے گا تو اس کو حروف کے ذریعہ ہی استفادہ

کرنا ہوگا نہ کہ اعداد کے ذریعہ کیونکہ اعداد کا استعمال صرف لکھنے کی حد تک ہی درست ہے۔

تعویذ میں اگر استمداد غیر اللہ سے کی گئی ہو مثلاً اگر ہم اللہ کے ماسوا کسی شیطان سے، کسی بت سے، کسی دیوی دیوتا سے یا کسی بزرگ سے استفادہ کرنا چاہیں اور ان کے نام تعویذوں میں لکھ کر صرف ان ہی سے امداد طلب کرنا چاہیں تو بے شک یہ شرک ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے تعویذوں کے لئے غیر مسلمین کی چوکھٹ پر جانا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جو بھی جنتر منتر لکھ کر دیں گے ان میں اللہ کا نام یا اللہ کا کلام نہیں ہوگا بلکہ ان میں ان دیوی دیوتاؤں کے نام ہوں گے جن کو پکارنا یا جن کے سامنے دامن پھیلانا شرک ہے۔

ہم بیمار ہوجانے پر سَلام قَولاًمِنْ رَّبٍ رَّحِیْم پڑھ کر خود پر دم کریں یا سَلام قَولاًمِنْ رَّبٍ رَّحِیْم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں یا سَلام قَولاًمِنْ رَّبٍ رَّحِیْم حرفی یا اعدادی صورت میں لکھ کر گلے میں ڈالیں تو یہ سب جائز ہے ان صورتوں میں پڑھنا افضل ہے لیکن باقی دو صورتیں بھی جائز ہے اس کو ناجائز سمجھنا یا شرک سے تعبیر کرنا غلط ہے۔

حاصل جواب یہ ہے کہ اس دنیا میں جو دارالاسباب ہے کسی سبب کو اختیار کرنا اس یقین کے ساتھ کہ یہ سبب میری نیا کو پار نہیں کرے گا۔ میری نیا کو تو اللہ ہی پار کرے گا۔ لیکن میں اس سبب کو اس لئے اختیار کررہا ہوں کہ یہ سبب اللہ نے بنایا ہے اور اللہ کے نیک بندوں نے اسباب کو اختیار کر کے اللہ کی مدد حاصل کی قطعاً جائز ہے اور اسی کو بندگی کہتے ہیں۔ جو لوگ کسی سبب کو اختیار نہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں اور اس کو توکل علی اللہ سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ توکل یہ ہے کہ ہم دوا، تعویذ، غذا استعمال کرتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ شفاء اور تندرستی اسی وقت نصیب ہوگی جب ہمارا رب چاہے۔ یہی عین توحید ہے اور یہی بات قرین قیاس ہے اور اس کو دانش مندی کہتے ہیں۔

- امید ہے کہ تم نے توحید اور شرک کا فرق سمجھ لیا ہوگا پھر بھی اگر تشفی نہ ہو تو بندہ ہر اعتراض کا جواب دینے کے لئے حاضر ہے۔

علم الاعداد اور علماء

سوال از: مختار احمد صوفی ــــــــــ سرینگر

ہم نے آپ کی چند کتابیں پڑھی اور دل کو بہت مسرت ہوئی ہم نے علم الاعداد پڑھ کر ایسا لگتا ہے جیسے آج ہی ہم پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری ریاست کے علماء علم الاعداد کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور کچھ علماء اس علم کو تو مانتے ہی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں جو ہونا ہے وہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ علم الاعداد کی اس میں کوئی جگہ ہی نہیں ہے یہ علماء اس روشن علم سے کوسوں دور ہیں اور اس علم کو پڑھنا بھی برداشت نہیں کرتے۔ اب جو علماء علم بروج یا علم حروف سے واقف ہیں وہ بچوں کے نام اس طرح رکھتے ہیں مثال کے طور پر اگر کسی کی پیدائش ۲۶ رنومبر ہے تو یہ لوگ اس کا بروج قوس نکالیں گے اور نام حرف (ف) سے نکالیں گے اور ماں کا نام جمع کریں گے باقی نام کا مجموعہ کیا ہوا اس کی فکر ہی نہیں کرتے اور بھی بہت سے طریقے نام نکالنے کے یہاں پر رائج ہیں جو کہ علم الاعداد کی رو سے بالکل غلط ہے۔ جو علماء علم بروج یا دوسرے علوم کو مانتے ہی نہیں ہے وہ مسلم بچوں کے نام بغیر کسی علم کو دیکھے بغیر رکھتے ہیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں بچوں کی زندگی پریشانیوں میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ اس کے بارے میں کوئی علماء قدم اٹھائے تاکہ مسلم معاشرہ اس چمکتے ہوئے روشن علم سے فیض یاب ہوجائے۔

جواب

علم الاعداد کوئی ناجائز علم نہیں ہے۔ اس علم کے ذریعہ اسی طرح اندازے لگائے جاتے ہیں جس طرح دوسرے علوم کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہ بھی محض ایک اندازہ ہے۔ مثلاً حکیم نبض دیکھ کر دل، جگر اور گردوں کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہے تو یہ بھی محض ایک اندازہ ہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ حکیم کے اکثر اندازے صحیح ثابت ہوتے ہیں اسی طرح علم اعداد کے ذریعہ جو اندازے لگائے جاتے ہیں وہ بھی ۸۰ فیصد درست ہوتے ہیں لیکن جس طرح دنیا کے ہر علم میں ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اسی طرح علم اعداد میں بھی ۲۰ فیصد غلطی کا امکان ہوتا ہے اور اس دنیا میں سو فیصد ایک ہی علم درست ہوتا ہے اور وہ ہے علم وحی۔

جو علماء علم تو رکھتے ہیں لیکن فہم اور عقل ان کے پاس محدود ہوتی ہے وہ کسی بات کی گہرائیوں میں جائے بغیر کچھ بھی بول دیتے ہیں اور ہر اس بات کا انکار کردیتے ہیں جو ان کے پلے نہیں پڑ رہی ہے۔ بے شک تائید تو کسی بھی علم کی اس وقت کرنی چاہئے جب علم کی حقیقت کو انسان

خود سمجھ لے۔ لیکن یہ کونسی شریعت ہے کہ انسان جس بات کو خود نہ سمجھ رہا ہو اس کی آنکھیں بند کرکے مخالفت شروع کردے۔ کسی بات کی تائید نہ کرنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ بس اب اس بات کی مخالفت شروع کردی جائے بات پلے نہ پڑنے کی صورت میں انسان کو کف لسان کرنا چاہئے یعنی خاموشی اختیار کرلینی چاہئے۔ ہم بھی دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور توحید وسنت کے معاملے میں ہم بھی بہت حساس ہیں۔ ہم بھی اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی پتہ حرکت میں نہیں آتا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کی کامیابی کا دارومدار توحید وسنت پر عمل کرنے میں ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم دنیا کے دوسرے علوم کو بالکل ہی بے حیثیت اور بیکار نہیں سمجھتے اور ان علوم سے استفادہ کرنے کو خلاف شرع نہیں گردانتے۔ آج کی دنیا علم اعداد، علم قیافہ، علم فلکیات، علم پامسٹری پر ریسرچ کررہی ہے ایسے زمانہ میں اگر ہمارے علماء ان علوم کو ناجائز قرار دے کر اپنے آرام کدوں میں بیٹھے رہیں گے تو ملت کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بے شک یہ تمام علوم علم شریعت وطریقت کے سامنے کم درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا اپنا ایک وجود ہے اور اسلام کفر وشرک کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے وجود کو مانتا ہے اور ان کے وجود سے جو بھی فائدہ اٹھانا ممکن ہو اس کو جائز سمجھتا ہے بشرطیکہ وہ فائدہ شریعت کے کسی حکم سے نہ ٹکراتا ہو اور توحید سے متصادم نہ ہو۔

آج بے شمار متقی اور صاحب علم حضرات عیسائی، یہودی اور غیر مسلم ڈاکٹروں سے اپنا علاج کراتے ہیں اور ان کی سوجھ بوجھ کا احترام کرتے ہیں۔ جب کسی غیر مسلم ڈاکٹر کی رائے مان کر اس سے اپنا علاج کرانا جائز ہو تو علم اعداد کے ماہرین کی بات مان کر ان کے مشوروں کو اہمیت دینا کیسے ناجائز ہوسکتا ہے۔ ایک زمانہ میں ہمارے علماء نے انگریزی کو مطلقاً حرام قرار دے دیا تھا اور سرسید پر کفر کے فتوے تک لگادیئے تھے، آج علماء ہی کا ایک طبقہ انگریزی کو ضروری قرار دے رہا ہے اور دارالعلوم دیوبند تک میں انگریزی کی تعلیم دی جارہی ہے۔ ہمارے علماء کو چاہئے کہ اپنی زبان ہلانے سے پہلے عقل سلیم کا استعمال کرلیا کریں۔ اور اگر عقل سلیم موجود نہ ہو تو دوسرے اہل تجربہ سے مشورہ کرکے زبان چلایا کریں ہر چیز کی مخالفت تقویٰ نہیں محض ایک بیماری ہے اور اس بیماری کا علاج بہت ضروری ہے۔

نام کے سلسلے میں ہماری رائے یہ ہے کہ نام اپنے بچوں کا ایسا رکھنا چاہئے جس کے معانی اچھے ہوں جو ہلکا پھلکا بھی ہو مختصر بھی ہو اور جو علم اعداد کے اعتبار سے بھی موزوں ہو۔ اس دنیا میں اسلام کو آئے ہوئے پندرہ سو سال ہوگئے ہیں لیکن مسلمانوں کو اپنے بچوں کے نام تک رکھنے نہیں آئے اور بلاشبہ بعض نام انسان کی شخصیت کا کچومر بنا کر رکھ دیتے ہیں اس لئے ہمارا مشورہ یہی ہے کہ نام رکھتے وقت دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ اعداد کو بھی ملحوظ رکھیں۔ علم اعداد کو لازمی تصور نہ کریں لیکن اس کو بالکل نظر انداز بھی نہ کریں۔ علم اعداد ایک تجرباتی علم ہے اور اسلام کسی بھی تجربہ کی مخالفت نہیں کرتا۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ علم اعداد اس دور کی ایجاد نہیں ہے، یہ علم برسہا برس پرانا ہے اور صدیوں سے لوگ اس سے مستفیض ہورہے ہیں۔

علم نجوم پر دلائل کی طلب

سوال از: کے عبدالباری ——— وانمباڑی

عزت مآب، عالی جاہ، بحر عملیاتی فنون حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند۔ مدیر طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج اقدس۔ طویل عرصہ سے روحانی ڈاک میں غیر حاضری کے بعد آج پھر آپ سے استفادہ حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں امید کہ مجھ ناچیز کے لئے میرے عملیاتی سوالات کا جواب دے کر میری حوصلہ افزائی کے ساتھ قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فیضیابی کا موقعہ عنایت کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک آپ کا صدابہار عملیاتی خزانے سے بھرپور طلسماتی دنیا قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

عملیاتی فنون کے مدرسہ سے بے دخل حضرات اور اس فن کو بہ آسانی فیضیاب ہونے والوں کی سرپرستی سے بھی محروم اشخاص، ستاروں کی گردش، ستاروں کے اثرات کے منکر ہیں۔ ازراہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں قوانین نجوم کی وضاحت عنایت کریں۔

جواب

ستاروں کی گردش اوران کے اثرات کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے

جس نے قرآن حکیم کو غور سے نہ پڑھا ہو۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ستاروں کا اور ان کے اثرات کا ذکر واضح انداز میں ہے اور ستاروں کی رجعت اور استقامات کا تذکرہ بھی قرآن حکیم میں موجود ہے اس کے باوجود کسی کا ستارہ گردش اور اثرات کا انکار کرنا نا علمی اور کم سمجھی کی بات ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں محدود رکھنے والے علماء کو اشکال ہوتا ہے اور وہ اپنی عافیت ان چیزوں کا انکار کردینے ہی میں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف حقائق سے راہ فرار ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز کا خالق رب العالمین ہے۔ اس نے اس دنیا میں جہاں اچھی چیزیں پیدا کی ہیں وہیں اس نے بری چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ تریاق کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زہر کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے لیکن تریاق ہو یا زہر کوئی بھی چیز اللہ کی مرضی اور اذن کے بغیر اپنا اثر نہیں دکھاتی۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوائیں انسانوں کو بیماروں سے نجات دلانے کے لئے کھلائی جاتی ہیں لیکن دوائیں کھا کر بعض مریض مر بھی جاتے ہیں وہاں ڈاکٹر لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ دواؤں نے ریکشن کردیا تھا۔ حالانکہ قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ دوا مریض کے حلق میں اترتے ہی اپنے رب سے یہ پوچھتی ہے کہ میں اس مریض کو فائدہ پہنچاؤں یا نقصان۔؟ اور جو فیصلہ اللہ کا ہوتا ہے دوا اسی فیصلے کی پابند ہو کر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا معاملہ ہے ستارے جو چال بھی چلتے ہیں وہ اللہ کی مرضی سے چلتے ہیں اور ستاروں کی رفتار چاند اور ستاروں کی رفتار کی طرح طے شدہ ہے۔ جس طرح چاند اور سورج نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اسی طرح دیگر سیاروں کا حال بھی یہی ہے کہ وہ نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے کبھی سیدھی چال سے چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال سے۔ ان کی رفتار کا کوئی حصہ اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔ ستارے اس دنیا کے نظام پر اور انسانوں کی تقدیر پر اگر اثر انداز ہوتے ہیں تو محض اللہ کی رضا کی خاطر۔ ان کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی چال متعین کرسکیں اور اللہ کی مرضی کے بغیر کبھی جنبش بھی کرسکیں۔

علم نجوم میں ستاروں کی رجعت واستقامت کا جو ذکر ہے وہ قرآن حکیم سے ماخوذ ہے قرآن حکیم ستاروں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں اور سیدھے چلنے والوں کی۔ مراد یہاں وہ ستارے ہیں جو کبھی سیدھے چلتے ہیں اور کبھی الٹے۔ جب وہ سیدھا چلتے ہیں تو اسی چال کو استقامت کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹا چلتے ہیں تو اس چال کو حالت رجعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر بیان کرنے کے لئے علامہ شبیر عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں یوں فرماتے ہیں۔

''کئی سیاروں مثلاً زحل مشتری، مریخ اور عطارد کی چال اس ڈھب سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئی اور کبھی ٹھٹھک کر الٹے پھریں۔''

اس آیت سے تو ستاروں کی رجعت واستقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے لیکن جہاں تک ستاروں کی گردش کا تعلق ہے تو چاند اور سورج مسلسل روزانہ گردش میں نظر آتے ہیں۔ اگر ان کی ہر وقت کی الٹ پھیر دیکھ کر بھی کوئی ستاروں کی گردش اور حرکت کو نہیں مانتا تو اس کو سمجھانا بے سود ہے کیونکہ جو کھلی دلیل کو جھٹلا سکتا ہے وہ کس دلیل سے مطمئن ہوگا۔

بے شک علم نجوم کے تمام اجزاء کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اور ایک علم نجوم ہی کیا اس دنیا میں بے شمار علوم ایسے ہیں جن کی ایک حد مقرر ہے اور جب وہ ان حدود سے گزر جاتے ہیں تو شریعت ان کی تائید نہیں کرتی۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس کا سہارا لے کر نجومی حضرات غیب کی باتوں کا اندازہ کرتے ہیں اور راز فطرت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ناجائز ہے اور اس سے احتراز ضروری ہے لیکن ستاروں کی گردش کو نہ ماننا اور ان کی چلت پھرت اور ان رجعت واستقامت کا انکار کرنا حقائق سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے۔

مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کشف الاسرار کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ اس سے مراد خمسہ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ اس آیت سے ستاروں کا راجع ہونا مستقیم ہونا اور خراب ہونا مراد ہے۔ اس آیت کے علاوہ اور بھی دیگر قرآنی آیات سے ستاروں کی گردش کا اشارہ ملتا ہے اور یہی گردش باذن اللہ انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتی ہے۔ چاند جب پوری تاریخوں کا ہوتا ہے تو سمندر میں طوفان اٹھتے ہیں

اور چاند کی تکمیل سمندر پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کے مزاج میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں ہے لیکن اس دنیا میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو جو کنوئیں کا مینڈک بنا ہوا ہے وہ کسی بات کی گہرائی میں جانے کا نہ اہل ہے نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے اور ایسے لوگوں سے سر مارنا اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا شاید فعل عبث ہے۔

۷۸۶ اور ہری کرشنا

سوال از: ناہید ایڈوکیٹ ________ سہارنپور

ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصال ثواب تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس پمفلٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اور بسم اللہ کے اعداد ۱۲۱۸ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں، اور رافضیوں کی سازش بتایا ہے۔ اور اس کو کفر تک قرار دیدیا۔ یہ پمفلٹ میں آپ کو بھجوارہی ہوں۔

پمفلٹ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا ۷۸۶

برادران اسلام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۃ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۰ میں آیت کا جزو ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورۃ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی فضیلت میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط وپیغام) میں بسم اللہ لکھوایا۔ بسم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور ذکر وثنا پر بڑے بلیغ اور جامع طریقہ پر دلالت کرتی ہے۔ بسم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر وبیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے نکالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے۔؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ ومعانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندسوں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آیتوں کا بدل تصور کرنا قرآن میں تحریف (ردوبدل) کرنا ہے۔ بلکہ کفر کے مترادف ہے۔ حروف تہجی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیعی (رافضیوں کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے فروغ دیا۔

۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان "ہری کرشنا" کا نمبر ۷۸۶ ہے۔ مسلمانوں! دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر میں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

=۱۲۱۸	ر	ر	ح	م	ا	ن	ال	ر	ر	ح	ی	م
	۲۰۰	۲۰۰	۸	۴۰	۱	۵۰	۳۱	۲۰۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ بغدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

چلو آج سے ہم عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ کبھی بھی ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات پر قائم رہنے کی

توفیق عطا فرمائے۔

حافظ ومولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ ودلشاد بیگم علیہا الرحمہ

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔؟

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اس علم کی حیثیت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کرسکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہوکر بنتے ہیں لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی۔ وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کیے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۔ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم، ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم وبیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللهِ ۔ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کررہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین وشریعت کسی بھی علم کی بحیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز وناجائز پر گفتگو کرتے ہیں لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کردیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کررہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور وفکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے کہ علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے؟ اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔

قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال میں ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مسلط ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور وفکر کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورۃ میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے۔ یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی مرتبہ ہوا ہے حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورۃ سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورۃ ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔

نمبر: ایک۔ بسم۔ نمبر: دو۔ اللہ نمبر: ۳۔ الرحمٰن۔ نمبر: ۴۔ الرحیم۔

یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

مثلاً، لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے۔ دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

مزید دیکھئے، قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علی السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس سورۃ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علی السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق ہے۔ جو قرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نیا سے

جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورۃ ہے۔ سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں ۔ اگر قرآن حکیم کی آخری سورۃ سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے تو یہ سورۃ الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورۃ ۲۷ ویں سورۃ کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے۔ کیا یہ سب محض اتفاق ہے۔؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں ۔ ح، م، ع، س، ق ۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف، ح	۵۳ بار۔
حرف، م	۳۰۸ بار۔
حرف، ع	۹۹ بار۔
حرف، س	۵۳ بار
حرف، ق	۵۳ بار۔

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف، ص	۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف، ص	۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف، ص	۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو رہے ہیں۔

۱۹) ۱۵۲ (۹
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آئی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے بَصْطَۃً۔ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں ۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف صٓ سے نہیں حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف صٓ کے اوپر سٓ بنا دیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسطۃ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک ص کم ہو جاتا ہے اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے۔ اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اور سورۂ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے۔ لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات الٓمٓصٓ سے شروع ہوتی ہے ۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص کی اس سورۃ میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۹
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
x

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٰ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٰ اور ہٰ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے۔ اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اور کھل کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دوعالم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔

اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو بھی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کردیتا ہے۔

قدیم عربی اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کردیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے، یہ حاشیئے کی حد ہے۔ ارباب قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد کے میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴ دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کئے جارہے ہیں محض ایک جہالت اور محض ایک حماقت ہے۔ اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق بالکل نابلد ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں हरे कृष्णा لکھا جاتا ہے हरय कृष्णा نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہری کرشنا اسلیئے لکھا ہے کہ اسکے اعداد ۷۷۶ کے بجائے ۷۸۶ ہوجائیں۔ صاحب پمفلٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدۂ بغدادی سے نقل کئے ہیں۔ اپنے علم کی حقیقت کھول دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے۔ امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کیلئے قاعدہ بغدادی پر قناعت کرلینا اس بات کی علامت ہے کہ انکے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا، مشہور مفسر اور کئی ضخیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اسکے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ سیوطیؒ جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ کی بیماری کافروں، مشرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک تہمت تراشی ہے اور تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کرچکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۷۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ھرِ زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترا کے ساتھ لکھا جاتا ہے یے کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۷۸۶ کی مخالفت کرنی تھی یہ ان کی کارگیری ہے کہ انہوں نے زیر کو ی میں اس لئے بدل دیا تاکہ ۱۰ عدد کا فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاہم اگر زور زبردستی سے یہ ثابت بھی کردیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۷۸۶ تو ذبیح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام

کا لقب تھا۔ لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دارومدار ہے۔ صاحب پمفلٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں الف الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ ب بِرّ کے شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن بِرّ اور بدی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بھٹے سے اینٹ آکر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہوجائے تو وہ مسلمان کے بھٹے کی ہونے کے باوجود مردود ہوکر رہ جاتی ہے۔ اور اگر کسی ہندو کے بھٹے سے اینٹ آکر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہوجاتی ہے۔ جب کوئی شخص ۷۸۶ لکھ کر اس کی نسبت بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہگار قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ۷۸۶ کی نسبت اگر کسی برے کلمے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانیں گے لیکن ۷۸۶ کی نیت اگر کسی اچھے کلمے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا میاں صاحبؒ دیوبندیؒ جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ صاحب پمفلٹ سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا درجہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیئے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلا رہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔ صاحب پمفلٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں۔؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا۔؟ جو علم وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔

صاحب پمفلٹ نے اپنے پمفلٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

صاحب پمفلٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے۔ بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔ کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو ۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے۔ لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے، اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کررہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ وفکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سینکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرمارہے ہیں اور توحید کے معاملات میں وہ اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورۂ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بارہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور ایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل

ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے۔؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں۔ اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کیلئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جارہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور ناعلمی کی بات ہے۔

آج کے دور میں جب کہ اخبارات ورسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہورہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہوگئی ہے۔ اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے اور جو دوراندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں۔ اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ حماقت جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا کسی بھی اچھی چیز کو مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ اگر مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہو جاتی ہے تو اس میں حرج ہی

کیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر؈ صرف بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے ؒ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا ؈ کو علیہ السلام اور رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور ؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں اور پڑھنا درست نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم۔ کیونکہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ ودو کررہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیونکہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہوجاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیونکہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں۔ اور اذانِ بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا۔ ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو بے شمار نیکیوں کا حق دار ہوجاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہوجائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف رہے لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہوجائے۔ ان دونوں صحابہ

کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر و ثواب کے حقدار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بد بخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو۔ اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا باسمہ تعالیٰ لکھنا چاہئے لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں جو سراسر بے ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۷۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہو جائیں اور انہیں تالیاں پیٹنے کا موقعہ مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو مکرر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔ علم الاعداد میں میں زیر زبر اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر دھاندلی بازی کا ثبوت دیا ہے۔ اور اس طرح ۷۷۶ کے ۷۸۶ بن گئے ہیں۔

صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بددیانتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں لیکن صاحب پمفلٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں اور انہوں نے مشدد حروف کو ڈبل تسلیم کیا ہے جو نا علمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمفلٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو ''عبادت'' سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے خود کو طرّم خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھلانگیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندروں کو بھی شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ انسان تو پھر انسان ہے۔

تعویذ کی مخالفت

سوال از: ندیم ــــــــــ گجرات

میرے پاس ایک کتاب ہے جادو کا توڑ۔ اس میں مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب نے قرآن اور حدیث کی دعائیں لکھی ہیں۔ علاج کے لئے پڑھا جائے، دم کیا جائے، لکھ کر پلایا جائے لیکن وہ صفحہ نمبر: ۸ پر گلے میں باندھنے کو سختی سے منع کرتے ہیں۔ کیا گلے میں تعویذ ڈالنا شرعاً ناجائز ہے۔؟ اگر جواب نفی میں ہے تو مولانا عبدالکریم پاریکھ کیوں سختی سے منع کرتے ہیں۔؟

اب موضوع بدل کر ذرا بتادوں کہ میں جس علاقہ میں رہتا ہوں وہ مسلمانوں کا بڑا گاؤں ہے وہاں تقریباً نصف صدی سے اچھے اچھے عامل پائے جاتے ہیں۔ وہ عامل جن یا مؤکل تابع کر لیتے ہیں یا خود جن ان سے دوستی کر لیتے ہیں۔ دنیا بھر سے مایوس مریض آتے ہیں، شفاء پا جاتے ہیں۔ جنات کے بارے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں کسی کو جنات پریشان کرتا ہو تو وہ ایسے عملیات بھی جانتے ہیں کہ اس کو حاضر کر کے پھر حصار میں لے کر اس کو پریشان کر دیتے ہیں۔ گھنٹوں تک عامل اسے مختلف طریقوں سے پریشان کرتا ہے گویا اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ اس کو مزہ آتا ہے۔ بالکل نہیں ڈرتے ہیں۔ پھر وہ زندگی بھر آتا نہیں اور پریشان کرتا نہیں ہے۔ اور اسی جن کو وہ غلام بنا کر رکھ لیتے ہیں۔ فیا للعجب۔

جواب

اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات نہ ہوں تو اس کو بازو پر باندھنا یا گلے

میں ڈالنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ان تعویذوں کو ممنوع قرار دیا گیا تھا جو شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوتے تھے۔ مثلاً آج کے دور میں جو لوگ سفلی عمل کرتے ہیں یا سفلی نوعیت کے تعویذ کرتے ہیں ان کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ شیاطین سے استعانت طلب کی جاتی ہے اور جن عزیمتوں میں یا تعویذوں میں شیاطین کو اپنا مستعان بنایا جائے وہ بے شک شرک کے قبیل سے ہیں اور ان سے صاحب ایمان کو احتراز کرنا چاہئے لیکن وہ تعویذ جو آیات قرآنی یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں یا جن تعویذوں میں مدد رب العالمین سے مانگی گئی ہو ان کی مخالفت کرنا اور انہیں شرک بتانا درست نہیں ہے۔

مولانا عبدالکریم پاریکھ ایک معتبر قسم کے عالم ہیں لیکن وہ دین اسلام کا معیار نہیں ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کہہ دیں وہ سب درست ہو۔ ہم بھی ان کا احترام کرتے ہیں اور ان کی تحریر کو اہمیت دیتے ہیں لیکن ان کے قلم سے نکلی ہوئی ہر ہر بات کو ہم سو فی صد درست نہیں سمجھتے۔ ان کا یہ فرمانا کہ تعویذوں کو گلے میں نہیں ڈالنا چاہئے ہمارے نزدیک محض ایک مبالغہ ہے اور کسی بھی معاملہ میں مبالغہ کرنا اور کسی حلال چیز کو حرام قرار دینا احتیاط کے خلاف ہے۔

آپ نے اپنے علاقہ کے بعض عاملین کا ذکر کرکے تعجب کا اظہار کیا ہے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے جو عامل سچ مچ کے فنکار ہوتے ہیں وہ اپنے علم وعمل کے ذریعہ جنات کو قابو میں کرلیتے ہیں اور انہیں اپنے عمل کی طاقت سے بے بس کردیتے ہیں۔ انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے اور مخلوقات میں جنات بھی شامل ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کا مقام جنات سے بھی بڑا ہے۔ انسان جن کو تابع کرلیتا ہے لیکن جن انسان کو تابع نہیں کرسکتا۔ جن انسان کے جسم میں گھس کر انسان کو پریشان تو کرسکتا ہے لیکن وہ انسان کو اپنا غلام بنانے پر قادر نہیں ہے جب کہ بہت سے عالموں اور عاملوں نے جنات تابع کرکے انہیں اپنا غلام بنایا ہے اور ان کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت بھی کی ہے۔ روحانی عملیات کی لائن میں بعض اوقات مؤکل اور ہمزاد تابع کرنا ضروری ہوجاتا ہے کیونکہ مؤکل اور ہمزاد سے تشخیص مرض میں بہت مدد ملتی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ ان کو تابع کئے بغیر عامل اللہ کے بندوں کی خدمت نہیں کرسکتا غلط ہے۔ تشخیص کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں ان طریقوں کے ذریعہ عامل یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ مریض کن عوارض کا شکار ہے۔ جو لوگ جنات تابع کرکے یا مؤکل وہمزاد کو اپنا مطیع بنا کر اللہ کے بندوں کی خدمات میں معروف ہیں وہ سب قابل قدر ہیں لیکن اس طریقہ کار کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے اصل چیز صحیح تشخیص کے بعد روحانی علاج ہے اگر صحیح تشخیص کے لئے دوسرے طریقوں میں عامل کو مہارت ہو تو اس کو جن اور مؤکل تابع کرنے کے لئے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اپنے عمل کے ذریعہ اگر عامل مریض پر سے جن اتار کر اس کو قید کرلے اور مریض کو اس کی شرارتوں سے نجات دلا دے تو یہ ایک قابل قدر بات ہے اور ایسے عامل کی پذیرائی ہونی چاہئے۔

آخر میں گزارش ہے کہ تعویذوں کی بے جا مخالفت کرنے والوں سے دور رہیں اور انہیں وہمی سمجھ کر نظر انداز کردیں۔

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور

سوال از ________ محمد علیم حاجی محمد

کیا نگینہ کا استعمال جائز ہے۔ آج کل یہ عام ہورہا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں پتھر جڑی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) ایک حدیث نظر سے گزری کہ سرکار دو عالم ﷺ نے انگوٹھی کو نکال پھینکا تھا۔ جب کہ ان سے انگوٹھی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک نگینہ خریدا۔ جو بعد میں سمندر میں پھینک دیا۔ وجہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے۔ اور دل میں یہ کھٹکا آیا کہ پتھر کے خریدنے سے مجھے فائدہ ہوا۔ مگر کہیں پھر شرک میں مبتلا نہ ہوجاؤں۔ اس لئے اسے پھینک دیا۔ کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے۔ اور اچھی بری تقدیر پر انسان کو شاکر رہنا چاہئے۔ البتہ اسے اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ہر ماہ کے ماہنامے کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم کریں۔ یہ ہوتا ہے تو کیا یہ جائز ہیں۔

میری ناقص معلومات کے مطابق اگر کوئی کسی سے حالات معلوم کرنے چاہتا ہے تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ اگر جائز ہے تو پھر جیسے میرا نام محمد علیم ہے۔ تو میرے نام کے

کس حرف سے دیکھا جائے گا۔م سے یا ع سے۔اگر کسی کا نام قیصر جہاں ہے تو ق سے یا ج سے۔

برائے مہربانی جن احادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب دو گے تو باب نمبر، اور حدیث نمبر ضرور لکھے۔اسی طرح قرآن کا جزء نمبر، سورۃ اور آیت نمبر ضرور لکھیں۔

جواب

وہم اور تقوے کے راستے ایک دوسرے سے بہت قریب تر ہوتے ہیں۔اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی آگہی نصیب نہ ہو تو وہ عمر بھر اوہام وساوس میں مبتلا رہتا ہے۔اور اسے خوش گمانی یہ ہوتی ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی گزار رہا ہے۔

اس دنیا کی تمام نعمتیں حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں۔اور ان میں اپنے فضلِ خاص سے طرح طرح کی افادیت اور متنوع قسم کی لذتیں اپنے بندوں کی ضروریات، خواہشات اور راحت وآرام کے لئے دویعت کی ہیں۔ان نعمتوں کو ٹھکرا دینا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو شرک سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک ومعصیت کے دریا میں گلے گلے ڈوبے نظر آتے ہیں۔اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناخن تر ہونے پر بھی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔اور جائز وناجائز کی بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔اور آپ یقین جانیں ایسا تب ہی ہوتا ہے۔جب انسان دین کے شعور اور اسلام کی گہرائیوں سے نابلد ہو۔اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر خود کو علامہ اور شیخ عبد القادر جیلانیؒ سمجھنے لگے۔جو لوگ قرآن واحادیث کے صرف ترجمے پڑھ رہے ہیں۔وہ کبھی حقیقت دین کہ گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتے۔وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلاء ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں۔اور اس زعم میں مبتلاء رہتے ہیں کہ وہ پرہیزگار ہو گئے ہیں۔اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔جو بلا شبہ ہم سب کا عدو مبین ہے۔(وہ ہمارا کھلا ہوا دشمن ہے)اور ہم سے زیادہ علم بھی رکھتا ہے۔ہم سے زیادہ نفسیات بھی جانتا ہے۔اور ہم سے زیادہ تجربات بھی رکھتا ہے۔وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جا سکتا ہے۔جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا اس کو وہ دین کے ذریعہ گمراہ کر دیتا ہے۔اور انسان کو افراط وتفریط میں مبتلا کر کے اسے وہ دین کا چھوڑتا ہے نہ دنیا کا۔جب کہ حضرت انسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے لئے یہ بتا دوں کہ انگوٹھی پہننا سنتِ انبیاء ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یحیٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور فخر کائنات رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنی ہے۔

خدا ہی جانے آپ نے اردو کی کس کتاب میں یہ پڑھ لیا کہ آنحضور ﷺ نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی۔ممکن ہے کہ آپ نے کسی صحابی کیؓ کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو۔اور آپ نے اسے نکال کر پھینک دیا ہو۔اس لئے کہ شریعت میں سونا مردوں کیلئے حرام ہے۔سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سنت ہے۔اور یہ سنت حضرت آدم سے لیکر خاتم النبیین ﷺ تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب رب کائنات نے حضرت حوا کو پیدا فرمایا۔اور حضرت آدم سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی۔اس وقت حضرت آدمؑ کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی۔جو آپ نے حضرت حواؑ کو بخش دی۔اور حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا خطبہ نکاح اپنے شایانِ شان خود ہی پڑھا۔تب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکور ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو منجانب اللہ انگوٹھی عطا ہوئی تو پانچوں انگلیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرپنچ کی حیثیت رکھتا ہوں۔اس لئے حق میرا ہے۔کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔انگوٹھے کی برابر والی انگلی نے کہا

کہ مجھے شہادت کی انگلی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے۔اس لئے حق میرا ہے۔درمیان کی انگلی نے کہا۔ میں سب سے بڑی ہوں اور بزرگ ہونے کی وجہ سے یہ استحقاق میرا ہے۔ بربر والی بولی کہ میری بناوٹ سب سے جداگانہ ہے۔اس لئے انگوٹھی کے پہننے کا حق میرا ہے۔ چھوٹی انگلی چپ رہی حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا سب کو اپنی بڑائی اور بزرگی پر فخر ہے۔اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں۔ بھلا مجھے اپنا حق جتانے کا کیا حق رہ جاتا ہے۔میری تو کوئی بساط ہی نہیں ہے۔اس پر وحی نازل ہوئی ۔حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں عاجزی پسند ہے۔اس لئے اے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگلی میں ہی پہنو۔

ایک روایت میں سے پتہ چلتا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا۔تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنا دی۔ تاکہ آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔

اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔اگر ان میں کوئی سقم ہے بھی تو چلئے انہیں نہ مانئے۔لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ صحیح ترین روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ نے عمر بھی چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے۔اور اسی کو ''مہر نبوت'' کہتے ہیں۔آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدت تک حضرت عثمان غنیؓ کے پاس رہی۔اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی اسی وقت سے اس امت میں نئے نئے فتنوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ انگوٹھی کا پہننا شرعاً ممنوع ہے۔اب رہی پتھروں اور نگینوں کی تاثیر کی بات تو وہ بھی رویات اور انسانی تجربات سے ثابت ہے۔

اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے غذاؤں میں تندرستی اور صحت بنانے کی تاثیر پیدا کی ہے۔اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور نگینوں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے۔اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصور سے پہننے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب کہ ایمان ویقین یہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق۔خالقِ کائنات ہی ہے۔

آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہننے کے بعد آپ کو کامیابیاں ملنے لگی تھیں۔اس لئے آپ کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے معنی تھا۔

ذرا سوچئے اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ بیوی سے صحبت کا نتیجہ ہے۔اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو۔ یار یہ تو شرک ہو گیا۔اور پھر وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا چھوڑ دے یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو تقویٰ کہیں گے؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو کسی معالج کے مشورے پر وہ جوشاندہ پینے سے۔اور جوشاندے کے پینے سے اس کا نزلہ رفع ہوجائے ۔اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جوشاندہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکے سے بچنے کے لئے عمر بھر یہ قسم کھالے کہ اب جوشاندہ نہیں پیوں گا۔تو کیا اس کو پرہیزگاری کا نام دیں گے؟

آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن وحدیث ہماری وجہ سے باقی ہیں۔جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری محنت کی وجہ سے ہو رہی ہے۔اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں۔دین کی بہاریں دینداری، صحبتِ بابرکت سے اور پیری مریدی سے پھیل رہی ہیں۔۔یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوتیں تو دینِ اسلام مٹ جاتا۔

اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کر سکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہو گئے۔آپ کس کس چیز کا قلادہ اپنے گلے سے نکال کر پھینکیں گے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکنے کے بجائے اپنی سوچ بدلئے۔اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو۔ انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلاء ہو جائے گا۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں۔وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔

بذاتہٖ اور فی نفسہٖ کوئی بھی چیز کسی کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع۔

آگ میں جلانے کی صلاحیت یا باذن اللہ ہے۔یہی آگ بحکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی۔اور برف کی طرح ٹھنڈی ہوگئی تھی۔چھری کے اندر کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے۔یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا۔تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔

بارشوں سے کھیتیاں پروان بھی چڑھتی ہیں۔ اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ و برباد بھی ہو جاتی ہیں۔ مال سے عزت بھی ملتی ہے۔ اور مال سے انسان ذلیل وخوار بھی ہو جاتا ہے۔ اولاد ذریعہ راحت بھی بنتی ہے۔ اور اولاد زحمت وکلفت میں بھی مبتلا کر دیتی ہے۔ اور عذاب جان بھی بن جاتی ہے۔

شریک حیات اس دنیا میں مثل جنت ہے۔ اور یہی شریک حیات انسان کے لئے دوزخ بھی بن جاتی ہے۔

دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں۔ اور یہی دوائیں ری ایکشن پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہیں۔

اس طرح کے بیشمار حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے۔ اگر چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اور فائدہ پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو ہاتھ میں پہننے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اسکے ذریعہ جو بھی مجھے فائدے ہوں گے وہ بفضل رب ہوں گے۔ کیوں کہ پتھروں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت حکم خداوندی کا محتاج ہے۔ تو پتھر کا پہننا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتا۔ اور آپ یقین رکھیں کہ جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے جان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں۔ بعض پتھروں کے پہننے سے گردے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ ٹھنڈا رکھتا ہے۔

بعض پتھروں کا استعمال دولت وعزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا۔ تو پھر تریاق زہر کا کام کرتا ہے۔ اور غذائیں اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تندرستی پیدا کرنے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب آپ غلط لے رہے ہیں۔ اس دنیا میں جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے دین ودنیا کیلئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ بس اسے ان پر شاکر رہنا چاہئے۔ اسباب وعلل کو ترک کرنا تقویٰ نہیں ہے۔ ایک طرح کی نافرمانی ہے۔ اور سنت انبیاءؑ کے خلاف ہے۔ اور اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھاگ دوڑ نہ کرے۔ اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو

پھر دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دینے چاہئیں۔ اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے۔ بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی نصیحت بھی نہیں کرنی چاہئے۔ اور جو لوگ جہالت میں مبتلاء ہیں ان کے لئے تعلیم وتدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئے۔ اور یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے۔ اور یہ سب اچھی بری تقدیر کے دائرے میں آتا ہے۔

یہ سوچ بظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے۔ لیکن اس سوچ کے تانے بانے بالآخر انسان کو غلط رخ پر لیجاتے ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین ودنیا کے مسائل کے بارے میں تمام انسانی تجربات کی روشنی میں اقدامات کریں۔ اور اقدامات کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں انھیں من جانب اللہ سمجھیں اور اسی کو تقدیر الٰہی جانیں۔ لیکن اسباب وعلل اور انسانی تجربات کو ٹھوکر مار کر اچھی بری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر جمود اور تعطل پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات کی ہنسی اڑاتا ہے۔ اور یہ تقویٰ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تحفۂ نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے، تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم ہیرو بن سکیں۔ لال بجھکو بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اٹھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے نام کا سر حرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا ناجائز ہے۔ اور اس کے بعد آپ نے یہ فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے۔ لیکن از راہ جہالت اس طرح کی باتیں وبائے عام کی طرح پھیل رہی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ سے کچھ باتیں کریں۔ تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے۔ اور کتنا غلط۔

آنحضور ﷺ نے جن نجومیوں کے پاس جانے سے روکا تھا۔ وہ سب بددینی پھیلاتے تھے۔ اور شیاطین تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سو فیصد صحیح سمجھ کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے۔ اور یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں صد فیصد پیش آنے والی ہیں۔ اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی۔

اس لئے ان سے روکنا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کردیتا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کو بیشمار غیب کی باتیں بتادی گئی تھیں۔ حد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کردئے گئے تھے۔ چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ نے چودہ سو برس پہلے جو بتادی تھیں۔ وہ آج حرف بحرف صحیح ثابت ہورہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحبِ ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ ہٹادے اسے خود مغیبات کا علم حاصل ہوسکتا ہے۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں۔؟

علم غیب درحقیقت اس علم کا نام ہے۔ جو انسان کو حواس خمسہ کے بغیر حاصل ہو۔ اور یہ قطعاً ناممکن ہے۔ اور جو حواسِ خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوگا۔ نہ اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

اللہ نے انسان کو ۵ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں۔ سونگنے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سننے کی قوت، چکھنے کی قوت، ان قوتوں کا سہارا لیکر جو علم حاصل ہوگا۔ اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ آپ ۲۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیجئے۔ اور اس سے پوچھئے کہ اس گولی میں کون کون سی ادویات کا استعمال ہوا ہے۔ وہ اس گولی کو اپنی زبان کی نوک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کردے گا۔ مگر یہ علم غیب نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ چکھنے کی قوت کے سہارا لیکر حقیقت کی گہرائی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی نبض کسی کامل طبیب کو دکھائیں۔ وہ آپ کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظر نہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کردیگا۔ کہ جگر کی کیا حالت ہے؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے۔ اور گردوں پر کیا گزر رہی ہے۔؟ کیا یہ علم غیب ہے۔؟ ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ کہ طبیب جو کچھ بھی ارشاد فرمارہے ہیں۔ چھونے کی قوت کا سہارا لیکر ارشاد فرمارہے ہیں۔ اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں۔ انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی یہ بتادیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلادھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں چھینٹے پڑیں گی۔ الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حمل کے چوتھے مہینے یہ بتادیا جاتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اسپتالوں میں مہلک امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر پہلے ہی بتادیتے ہیں کہ یہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جیئے گا۔

لیڈروں اور علماء کے مہینوں پہلے یہ پروگرام طے ہوجاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ تقریر کریں گے۔ اس طرح کی باتیں قطعاً علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں۔ یہ صرف انسانی تجربات کے اندازے ہوتے ہیں۔ اور یہ صحیح بھی ہوجاتے ہیں اور غلط بھی۔ ان پر سو فیصد بھروسہ کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان موسم کے اثرات سے بچنے کے لئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو خلاف تقدیر اور خلاف شریعت سمجھیں۔ اور موسم سرما میں گھر کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیمار ہوجائے تو اس کو تقدیر الٰہی سمجھ کر اس بیماری پر شاکر رہے۔ اور علاج نہ کرے۔ اور مختلف علوم کا سہارا لیکر مستقبل میں تدابیر احتیاط کو بروئے کار نہ لائے اور یہ سمجھے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادت قبول نہیں ہونگی حالانکہ شریعتِ اسلامی نے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے۔ البتہ ان چیزوں میں الجھ کر رہ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم تقدیر الٰہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ قطعاً غلط ہے۔ اور ناممکن ہے۔

حیرانی کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے اور جن باتوں سے رسول خدا ﷺ نے پورا پورا زور دے کر ان سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان نہیں ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کا ارشاد کہ جو انسان اللہ کے بندو کو ستائے گا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا۔ اس کی نمازیں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی۔

آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان سے خوش نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے دل ان سے دکھے ہوئے ہیں۔ جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، بڑوں کی بے عزتی چھوٹوں سے بیزاری، ناپ تول میں کمی۔ امانت میں خیانت کذب بیانی، غیبت، تہمت، اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارا نہیں کرتے۔ ان کی نمازیں ان کے منہ پر تو نہیں ماردی جائیں گی۔

دراصل نجومیوں سے بچنا آسان ہے۔ اور ان بے کرداریوں سے بچنا مشکل ہے اس لئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔

رسولِ خدا ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقدمات میں جھوٹی گواہی

دے۔ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اس بات کا چرچہ مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسول خدا ﷺ نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر کر کے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ برائیں نہیں چھوڑیں۔ لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرتے رہے کہ اگر کوئی کسی نجومی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ حالانکہ رسول خدا ﷺ نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی۔ اس وقت اہل عرب علم نجوم اور علم کہانت کی خرابیوں میں گلے گلے تک دھنسے ہوئے تھے۔ اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بدعقیدگی کا بالعموم شکار نہیں ہے۔ بلکہ بالعموم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ لیکن اس طرف ان کا دھیان نہیں ہے۔ حالانکہ توحید وسنت کیلئے وہ خرابیاں سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ کئی سال پہلے یہ بتادیا جاتا ہے کہ کس تاریخ مین کس وقت سورج گرہن ہوگا۔ کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے۔؟ کیا علم غیب ہے۔؟ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہہ کہ ۲۸ فروری کو سورج اتنے بجکر اتنے منٹ پر نکلے گا۔ تو کیا یہ علم غیب ہے۔ اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔؟

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جو علم اور عقیدے کے سلسلے میں اتنے حساس ہیں۔ وہی لوگ دوسرے شرعی امور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں۔ ہماری مراد آپ نہیں ہیں بلکہ ہماری مراد ان لوگوں سے ہے جو اس طرح کے معاملے میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو عقائد کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہیں۔ لیکن سطحی علم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتو کی جگالی کرتے ہیں۔ جو ان کو مرغوب طبع ہوں۔ باقی دوسری خرابیاں اور بدعقیدگیاں جو ان کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوتی ہیں۔ ان کی طرف سے وہ یکسر غافل ہوتے ہیں۔ اور ان کی سنگینی کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالٰی نے نظام کائنات چلانے کیلئے ۱۲ برج بنائے ہیں۔ اور ان کا ذکر قرآن حکیم میں ارشارۃً موجود ہے۔ اور دنیا میں بول چال کے لئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروف تہجی کہلاتے ہیں۔ ہر حرف کسی نہ کسی برج سے تعلق رکھتا ہے۔ جب سورج اس برج میں داخل ہوتا ہے اور اس برج کے اثرات ساری دنیا پر پڑتے ہیں۔ اس وقت اس سے متعلقہ حروف پر جوبن آتا ہے۔ اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے۔ وہ حروف اگر کسی انسان کے شروع میں ہوں تو ان انسانوں کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے ارباب تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مہینے میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حروف سے شروع ہو۔ ان پر یہ کیفیت طاری ہوسکتی ہے۔

یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہوتا یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے۔ اور کسی بھی معاملے میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اسلام کی بعثت کا جو مقصد تھا۔ وہ آج مسلم معاشرے میں بالکل ہی فوت ہو چکا ہے، اور بھائی لوگ لایعنی باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ تو اس پر برگ وبار آتے ہیں وہ ہرا بھرا بھی ہوتا ہے۔ عقائد جب صحیح ہوتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے۔ اور اس کے اعضاء پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے کھلتے ہیں۔ صرف باتوں کی بھول بھلیوں کھوجانے کا نام توحید نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے کو سنبھالے رکھیں۔ کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے۔ وہ باذن اللہ چل رہا ہے۔ اور انسانی تجربات بجملہ حرام نہیں ہیں۔ رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ پیشگی کچھ کہا جائے۔ عقائد کو خراب کرنے ولی ہیں۔ البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو ان کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے۔ اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، شین، ف، وغیرہ سے شروع ہونے والے نام آتشی مزاج رکھتے ہیں۔ اور جنکے نام ان سے شروع ہوتا تے ہیں انکو غصہ زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ باتیں تجرباتی ہیں۔ شرعی نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد بھروسہ کرلیں۔ البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے۔؟ اور اس میں کیا خلاف عقیدہ بات ہے۔؟

جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں۔ تو یہ بھی مانئے کہ موسم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کل کیسا گزرے گا۔؟ حروف اور

بروج اور ساعتوں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجہ پر پہنچے گا وہ صرف امکانی بات ہوگی۔ وہ علم وحی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کرلیا جائے۔ اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علیم ہے تو اس میں سر حرف م ہی ہے۔ کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جزو ہے۔

آپ نے اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو قرآن کے حوالے سے دیں۔ اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحے پر ہے۔ تو میرے بھائی جب آپ نے اعتراض اٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحے کا حوالہ نہیں دیا ہے تو ہمیں آپ کیوں اس زحمت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ جب بھی آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاء اللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے۔

آپ کو یہ بات اپنے پلے سے باندھ لینی چاہئے کہ تقویٰ اور وہم میں بہت فرق ہے۔ انہیں آپس میں گڈمڈ مت کیجئے ورنہ آپ کو بہت پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ اپنی سوچ میں نکھار پیدا کر لیجئے اس یقین کو اپنے دل میں جمالیجئے کہ اس کائنات میں اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ اور اسباب علم وتدبیر کے ذریعہ جو کچھ معلومات فراہم ہوتی ہیں اس کو غیب نہیں کہتے۔ تھرمامیٹر بخار کی رہنمائی کرتا ہے یہ علم بالواسطہ ہے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہوتا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی ایک گمراہ کن اصطلاح

سوال از ــــــــــــــ جنید احمد دہلی

جنوری کے ترجمان دار العلوم میں مولانا اخلاق حسین قاسمی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے ''طب نبوی میں مبالغہ آرائی'' ۔ اس مضمون کے ایک اقتباس میں مولانا فرماتے ہیں۔

امراض تین قسم کے ہیں۔ امراض جسمانی امراض روحانی، امراض دائمی،

قرآن حکیم کو امراض روحانی کا نسخہ شفاء کہا گیا ہے۔ شِفَاءٌ لِمَا فِی الصُّدُوْر (سورۂ یونس آیت ۴۴) شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲) هُدًی وَّشِفَاءٌ (سورۂ فصلت آیت نمبر ۴۴) قرآن حکیم کی اصطلاح میں قلب، فواد او صدر سے انسان کے باطنی حالات ذہنی اور فکری کیفیات اور اخلاق وعادات مراد ہیں۔ قرآن حکیم ذہن وفکر کی بیماریوں، شک نفاق، حب مال وجاہ، حسد اور طمع کے علاج کا نسخۂ شفاء ہے اور حضرات انبیاء عقائد صحیحہ اور اعمال حسنہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا علاج کراتے ہیں۔ اس لئے روحانی طبیب حضرات انبیاء اور ان کے وارث (علماء حق) ہیں۔

یہ سب کچھ لکھنے کے بعد مولانا اخلاق حسین قاسمی براہ راست عاملوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''عوامی محاورں کے مطابق اوپری، جھپٹا، بھوت، آسیب وہمی وجود رکھتے ہیں حقیقی وجود نہیں رکھتے۔ ان وہمی امراض کو روحانی امراض کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور نہ جھاڑ پھونک اور علوی وسفلی عملیات کرنیوالوں کو روحانی طبیب کہنا صحیح ہے۔ یہ وہمیات کے طبیب ہیں''

جھاڑ پھونک کا دھندہ کرنے والوں کو روحانی طبیب کہنا روحانی علاج (نبوت) کی توہین معلوم ہوتی ہے۔

مولانا کی یہ تحریر پڑھ کر طبیعت میں خلفشار پیدا ہوگیا ہے۔ دوستوں کے مشورہ پر میں آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں اور اس بات کی امید کرتا ہوں کہ آپ اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔ اور اس بات کی وضاحت کرنے کی زحمت کریں گے کہ مولانا کے فرمودات کس حد تک صحیح ہیں اور کس حد تک غلط۔

جواب

مولانا اخلاق حسین قاسمی معروف عالم دین ہیں۔ ہم بھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی اتنے بڑے عالم اور امام وقت نہیں ہیں کہ ان کی زبان سے جو کچھ بھی نکل جائے امت اسے مستند سمجھنے پر مجبور ہو۔ ترجمان دار العلوم ہمارے پاس بھی آتا ہے۔ اور کبھی کبھی اسے پڑھنے کی توفیق بھی ہوجاتی ہے۔ لیکن اکثر معروفیات کی وجہ سے اس کا مطالعہ کرنے کی نوبت نہیں آتی۔ لیکن آپ کا مراسلہ موصول ہونے کے بعد ہم نے جنوری کا ترجمان دار العلوم دیکھا۔ کیونکہ آپ کا خط پڑھ کر ہمیں اس بات کا یقین نہیں آیا تھا کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی جیسا ذی علم انسان ایسی واہی بات اپنے قلم سے نکال سکتا ہے کہ جس کی شناعت دو اور دو چار کی طرح واضح ہو۔

مولانا نے اس مضمون کے مذکورہ اقتباسات میں جو کچھ فرمایا ہے وہ کسی بھی حد تک درست نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت آج کے دور کا فیشن ہے۔ اور اس فیشن کو اچھے خاصے سنجیدہ لوگوں نے بھی اختیار کرلیا ہے۔ وہ لوگ جو سماجی خرابیوں کے گندے تالاب میں پانی کی تطہیر کے لئے اپنے ٹخنے بھگونا پسند نہیں کرتے اور مصلحت کی چپلیں پہن کر گناہوں کی ریت سے چپ چاپ اور آنکھیں موند کر گزر جاتے ہیں وہ نازک ترین اور معیاری قسم کا تقوی رکھنے کے باوجود تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں گلے گلے تک ڈوبے نظر آتے ہیں۔ کیوں۔؟ کیا رضاء خداوندی کے لئے؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ فیشن کی گندی ندی میں غوطہ زن ہو کر نمایاں ہونے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔

ہم نے اس دنیا میں اپنی آنکھوں سے ایسے بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو ہر مادی چیز پر ایمان لے آتے ہیں۔ ہر دلفریب چیز کے سامنے ان کا سر جھکنے لگتا ہے جو شاندے سے لے کر خمیرہ مروارید جیسی چیزوں پر اور ایول اور ڈیکسا جیسی معمولی ٹیبلٹوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور ان مادّی چیزوں کے موثر ہونے کا عملی ثبوت پیش کرتے رہتے ہیں لیکن جب اللہ کے کلام کی تاثیرات کا ذکر آتا ہے تو اچانک ان لوگوں پر توحید کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ تاثیر آیات کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ اور مخالفت کی جگالی شروع کردیتے ہیں۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ آسان چیز ''اعتراض'' کو شریک حیات بنائے ہوئے ہوں اور خصوصیت کے ساتھ عملیات کے پیچھے لا ٹھی لے کر ننگے پیر دوڑے چلے جارہے ہوں۔

مولانا کا لب ولہجہ بھی اتنا گھٹیا نہیں جتنا گھٹیا لب ولہجہ ان لوگوں کو کا ہوتا ہے جو شرک ونفاق کے ماحول میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے وقت وہ ایسے بھلے نظر آنے لگتے ہیں جیسے کہ مادر زاد ولی ہوں۔ اور ولایت ان کے اپنے گھر کی میراث ہو۔ لیکن مولانا اخلاق حسین قاسمی نے از خود یا کسی دلربا کے اشاروں پر جو بھی کچھ فرمایا ہے وہ اسی گھٹیا طرز فکر کی تائید کرتا ہے جو تھرڈ کلاس لوگوں کے ذہن کی پیداوار ہے۔

مولانا کا یہ فرمانا کہ امراض تین قسم کے ہوتے ہیں۔ محل نظر ہے اور انہوں نے امراض کی جو تین قسمیں بیان کی ہیں وہ بھی ناقابلِ اعتبار ہیں۔ امراض ان کے علاوہ بھی بیشمار انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاج کے طریقے بھی بے شمار ہیں۔ مولانا نے ان تین قسموں کو بیان کرتے ہوئے علمی خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ اور روحانی بیماریوں کو وہمی امراض بتا کر ایک ایسی اصطلاح گھڑی ہے کہ جس کے غلط ہونے میں کسی بھی صاحبِ ایمان اور صاحب عقیدہ کو کوئی تردد نہیں ہوسکتا ہے۔

مولانا کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہم مستقل ایک بیماری ہے۔ اور یہ ایسی بیماری ہے، سنا ہے کہ جس کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ جب کہ روحانی بیماریوں کا علاج عام طور پر دستیاب ہے۔ اور لاتعداد تجربوں سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ روحانی عملیات کی اپنی ایک مستقل حیثیت ہے۔ اور ان بیماریوں کی بھی بلاشبہ ایک حیثیت ہے جو اوپری یا کرنی کرتوت کے ناموں سے مشہور ہیں۔

ہمارا موقف ان تین ہی آیات سے ثابت ہوجاتا ہے۔ جو مولانا اخلاق حسین قاسمی نے اپنے مضمون کے مذکورہ اقتباسات میں نقل کی ہیں۔ مثلاً سورۂ یونس کی آیت شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ. (سورۂ یونس) کے الفاظ استعمال کرکے حق تعالیٰ نے ان اخلاقی کمزوریوں اور عقیدے کی خرابیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو برے انسانوں کے قلوب کا جزو لاینفک ہوا کرتے ہیں۔

انسان کا دل جہاں اچھائیوں کا مرکز بن سکتا ہے وہیں وہ برائیوں کا سرچشمہ بھی بن سکتا ہے۔ دل سینے میں ہوتا ہے اس لئے پروردگار نے اس آیت میں صدور کا لفظ استعمال کرکے یہاں دل ہی مراد لیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ قرآن جو قلب محمد ﷺ پر نازل ہو رہا ہے، یہ ان تمام برائیوں کے لئے باعث شفا بن سکتا ہے۔ جو تمہارے سینوں میں پرورش پا رہی ہیں۔ یہ بات مسلم ہے کہ قرآن حکیم نے اخلاق خرابیوں کا محور روح کو نہیں قلب کو مانا ہے۔ روح انسان کے رگ وپے میں رواں رہتی ہے۔ وہ کسی ایک جگہ مقیم نہیں ہوتی۔ جب کہ دل صرف سینے میں ہوتا ہے۔ وہ خون بنکر رگ وپے میں نہیں دوڑتا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے غیر دانستہ طور پر یا دانستہ جن بیماریوں کا ذکر کیا ہے وہ روحانی نہیں بلکہ اخلاق بیماریاں ہیں۔ اور قرآن نے ان بیماریوں اور خرابیوں کا ذمہ دار روح کو نہیں انسان کے

قلب کو ٹھہرایا ہے۔ مولانا اخلاق حسین سے اخلاقی کمزوریوں کو امراضِ روحانی بول کر اپنے قارئین کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ قرآن حکیم نے اخلاقی خرابیوں کا جہاں جہاں ذکر کیا ہے وہاں وہاں اس نے بالفاظِ صریح روح کو نہیں دل کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔

سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا ہے۔ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰى اَنْ تُصِيْبَنَا دَائِرَةٌ. اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ اے محمد ﷺ تم نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ لوگ بھاگ کر کفار کے گروہ میں شامل ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ ہم کو گردش زمانہ نہ لپٹ جائے۔

اس آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ جن کو خدا کے وعدوں اور مسلمانوں کی حقانیت پر اعتماد نہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے کھل کر یہ ارشاد فرمادیا ہے کہ اخلاق و کردار کی وہ بیماریاں جن کو رفع کرنے کی جدوجہد تمام انبیاؑ اور ان کے وارثین نے کی ہے وہ شک، تردد، کفر، نفاق، کبائر و صغائر وغیرہ ہیں اور ان کا محور انسان کا قلب ہے۔ یہ اخلاقی کمزوریاں ہیں جو دل کے بگڑ جانے کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ انہیں امراضِ روحانی باور کرانا آنکھوں میں دھول جھونک نے کے مترادف ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعے سے یہ بات بھی مترشح ہوجاتی ہے۔ کہ اخلاقی خرابیاں صرف کفار اور مشرکین ہی میں نہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی یہ خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔ اور یہ خرابیاں شجرِ ایمان کی جڑ کو کھوکھلا کرتی ہیں۔

سورہ انفال میں فرمایا گیا ہے۔ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْا کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا یہ لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

علامہ عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔
''روگ یہ کہ خدا کے رسول ﷺ کو سچ مانا لیکن حرص نہیں چھوڑی''

اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ اخلاقی خرابی صرف شرک اور نفاق کو نہیں کہتے بلکہ اخلاقی خرابی سے ہر وہ چیز مراد ہے جس سے اللہ کی نافرمانی وجود میں آتی ہو۔

حرص، لالچ، غیبت، بہتان، خیانت، وغیرہ جیسے امراض، انسان کے کردار کو کھوکھلا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی ناراضگی کا موجب بنتے ہیں۔ ان سب خرابیوں کو روحانی امراض کہہ کر روحانی عملیات کے لئے لیٹے لینا شاید ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو فریب خوردہ ہوں یا فریب دینے کے فن میں پوری طرح ماہر ہوں۔

اخلاقی خرابی اور روحانی بیماری دو الگ الگ حقیقتیں ہیں ان دونوں کو ایک ثابت کرنا یا تو سادہ لوحی ہے۔ ورنہ پھر فنکاری۔

سورۂ مدثر میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ۔ تاکہ کہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور منکر لوگ۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں منافقین اور ضعیف الایمان لوگ مراد ہیں۔ اور کافروں سے مشرک لوگ مراد لئے گئے ہیں۔ ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ جس طرح کفار و مشرکین کے قلوب بیمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کے دل بھی مختلف بیماریوں میں مبتلاء ہوجاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ مسلمان کا دل کسی مہلک مرض کا شکار نہیں ہوتا۔

اس دنیا میں جہاں امراض مختلف نوعیتوں کے ہوتے ہیں۔ سر کا درد پیٹ کا درد جوڑوں کا درد، عرق النساء کا درد، ہاتھ پیروں کی سوجن، نگاہ کی کمزوری دانتوں کی بیماریاں، بالوں کا گرنا، علاوہ ازیں بخار، کھانسی، ٹی بی، ذیابطیس، عارضہ قلب، ایڈز اور کینسر وغیرہ۔ اور بھی بے شمار امراض ہیں۔ جو انسانی جسم کو دیمک کی طرح چاٹ کرا سے کھوکھلا اور بے دم کردیتے ہیں۔ ان میں بہت سے امراض معمولی ہوتے ہیں۔ اور معمولی سے علاج اور توجہ سے وہ رفع ہوجاتے ہیں۔ اور انسان پھر سے تندرست ہوجاتا ہے۔ جب کہ بعض امراض ایسے بھی ہیں کہ وہ غیر معمولی ہوا کرتے ہیں۔ اور انسان کو بالآخر ختم ہی کردیتے ہیں۔ اور اسے پیوند خاک کردیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح انسانوں کے دل بھی مختلف امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور یہ سب اخلاقی امراض ہوتے ہیں۔ جس طرح جسمانی بیماری میں اگر علاج اور پرہیز کی طرف توجہ نہ دی جائے تو بیماری بڑھتی رہتی ہے۔ اسی طرح دل کی بیماریوں میں اگر علاج کی فکر نہ کی جائے تو یہ بیماریاں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور ایک دن انسان مردہ ہوکر رہ جاتا ہے۔

ایک مرتبہ فخر دو جہاں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح انسان کا جسم بیمار ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی بیمار ہوتا ہے۔ اگر تم دیکھو کہ کوئی شخص بات بات پر لڑرہا ہے۔ بات بات میں بیہودہ گوئی میں مبتلا ہے۔ امانتوں میں خیانتیں کرتا ہے۔ ہر بات میں کذب بیانی سے کام لیتا ہے تو سمجھ لو کہ اس کا دل بیمار ہے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر بندہ توبہ کر لیتا ہے تو یہ کالا نقطہ مٹ جاتا ہے۔ ورنہ اس کی سیاہی بڑھتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ پورا دل ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔

ہم نے یہاں دونوں روایات کا مفہوم بیان کیا ہے۔ ان روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اخلاقی خرابیاں ہی امراض قلوب کہلاتی ہیں۔ اور یہی انسان کی انسانیت کو پامال کرتی ہیں اور رفتہ رفتہ انسان حیوان ناطق سے حیوان ناحق بن کر رہ جاتا ہے۔

سورۂ احزاب میں ایک جگہ امت کی ماؤں آنحضور ﷺ کی ازواج سے مخاطب ہوتے ہوئے قرآن حکیم کہتا ہے۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي. تم لچک دار آواز میں کسی سے بات نہ کیا کرو کہ لالچ کر بیٹھے وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے۔ یہاں بھی ضعیف الایمان مسلمان ہی مراد ہیں۔ کیوں کہ اس بات کی امید نہیں کی جاسکتی کہ ازواج رسول ﷺ سے کفار و مشرکین آکر گفتگو کرتے ہوں۔ البتہ مسلمان آنحضور ﷺ کی غیر موجودگی میں جب در رسول ﷺ پر آتے ہوں گے تو مجبوراً پردے کی آڑ میں سے ازواج رسول ﷺ کو بات چیت اور سوال و جواب کرنے پڑتے ہوں گے۔ اس لئے انہیں تنبیہ کی کہ اگر کسی سے بات کرنی پڑ جائے تو لب ولہجہ اتنا نرم اور خوشگوار نہ ہو کہ وہ شخص جو خیالات کا اچھا نہیں ہے کسی بدگمانی کا شکار ہو جائے اور خواہ مخواہ اس کا ایمان خراب ہو۔

ان آیات کے علاوہ کفار و مشرکین کی سیاہ قلبی کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن حکیم نے متعدد مقامات پر یہ فرمایا ہے کہ ان کے قلوب پتھروں کی طرح سخت ہیں۔ کہیں فرمایا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔

سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا ہے: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ سورۂ توبہ میں فرمایا گیا ہے۔ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ سورۂ اعراف میں فرمایا گیا۔ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ سورۂ منافقون میں فرمایا گیا ہے۔ فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ۔ ان جیسی تمام آیات میں حق تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے بارے میں فیصلہ کن انداز میں یہ فرمایا ہے کہ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے۔ اور ان کے اندر سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہوگئی ہے۔ اب انکی تندرستی اور حق کی طرف پلٹ آنے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ ہم کم سے کم سو ۱۰۰ آیتوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اخلاقی کمزوریاں ہی قرآن کی زبان میں امراض قلوب کہلاتی ہیں۔ اور انبیاء ان ہی بیماریوں سے انسان کو بچانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ ان بیماریوں کو امراض روحانی کا نام دے کر، ان بیماریوں کو جو روحانی بیماری کے نام سے مشہور ہیں، وہی امراض قرار دینا اگر فنکاری نہیں ہے تو پھر نادانی ضرور ہے۔

ایک جگہ قرآن حکیم میں انداز بدل کر یوں فرمایا ہے۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ. الیٰ آخرہٖ۔ اس جگہ یہ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے چکروں میں پڑ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تمام برائیوں کی جڑ اور تمام گناہوں کی اساس دلوں کا ٹیڑھا پن ہے جب دل بگڑ جاتا ہے تو انسان اخلاقی طور پر مریض ہو جاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کا مظاہر کرنے لگتا ہے۔ اور ان ہی عبدیت سوز مظاہروں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ سے زائد انبیاء کو اس دنیا میں روانہ کیا ہے۔ تاکہ وہ جسموں میں چھپے ہوئے قلوب کی اصلاح کا کام انجام دے سکیں۔ جو لوگ آنحضور ﷺ کی تبلیغ وتلقین سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ شاید ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں۔

اس طرح کی بے شمار آیات کے ہوتے ہوئے مولانا اخلاق حسین قاسمی کا جب کہ وہ خیر سے مفسر قرآن بھی ہیں اور دہلی کی مختلف مساجد میں درس قرآن کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں۔ انسان کی اخلاقی کمزوریوں کو امراض روحانی باور کرانا دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔ اور تاثیرات آیات قرآنی کے خلاف ایک شوشہ چھوڑنے کے برابر ہے جبکہ روحانی امراض کو سواد امت نے تسلیم کیا ہے۔ اور قرآن حکیم کی آیات سے علاج کی طرح سواد امت ہی نے ڈالی ہے۔ امام رازیؒ جیسا صاحب خرد انسان بھی اختلاف شدید کرنے کے باوجود

روحانی بیماریوں اور قرآن حکیم کی آیات کے ذریعہ ان کا تدارک کرنے کا قائل ہو گیا تھا۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے قرآن کی جو دوسری آیت نقل کی ہے۔شفاء ورحمة ۔اس سے بھی ان بیماریوں کی طرف اشارہ اور اس کے علاج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو مولانا اخلاق حسین کا خاص نشانہ ہیں۔ اور مولانا نے جنہیں بزعم ہدف ملامت بنانے کی کوشش کی ہے۔

قرآن حکیم کو مسلمانوں کے ہدایت اور شفا قرار دیا گیا ہے۔ قرآن ہدایت ہے ان اخلاقی بیماریوں کے لئے جو پہلے انسان کے سینے میں ہاتھ پیر پھیلاتی ہیں اس کے بعد انسان کے اعضاء پر ان کا نشو ونما ہوتا ہے اور قرآن ذریعہ شفاء ثابت ہوتا ہے ان تمام امراض کے لئے جو انسان کے بدن اور اس کی تندرستی کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ یہ بیماریاں دواؤں سے بھی رفع ہوتی ہیں اور دعاؤں سے بھی، اور ان بیماریوں پر قرآن حکیم کی مختلف آیات سے قابو پالیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ نے صدیوں کے تجربات سے یہ بات ثابت کردی ہے کہ قرآن حکیم کی بعض مخصوص آیات بعض مخصوص امراض کے رفع کرنے میں دواؤں اور انجکشنوں سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ اور ان کے حیرتناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

لیکن یہ بات ان لوگوں کے سمجھ میں نہیں آئے گی جو عقل زدہ ہیں۔ یا خود کو عقل کل سمجھتے ہیں یا اس خبط میں مبتلا ہیں کہ دین کو دنیا میں صرف ہم نے سمجھا ہے۔ اور ہمارے سوا سب علماء نے صرف جھک ماری ہے۔

....

حیرت ہے کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور عارف باللہ حضرت مولانا اصغر حسین میاں صاحبؒ جیسے اساطین امت تو روحانی امراض اور روحانی علاج کے قائل ہوں اور قرآن حکیم کی آیات کے ذریعۂ علاج ومعالجے کی کوششوں کو حق قرار دیتے ہوں اور اس سلسلے میں کتب خانوں کو انہیں نے کتابیں بھی مرحمت کی ہوں۔ لیکن ان کے اخلاف کا حال یہ ہے کہ اپنے اسلاف کے طرز فکر کا مذاق اڑا کر یہ ثابت کرنے کے درپے ہیں کہ دین کی سوجھ بوجھ ان کے سوا کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی اپنے مضمون کے بین السطور میں درا صل یہ باور چاہتے ہیں کہ قرآن صرف ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اس سے کوئی اور فائدہ اٹھانا امر محال ہے۔

یہ بات انہوں نے کھل کر نہیں کہی۔ لیکن نہیں نے اپنے مضمون میں انداز وہی اختیار کیا ہے جو تاثیرات قرآنی کی مخالفت کرنے والوں کا ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم کو بذریعہ شفاء علماء دیوبند نے بھی مانا ہے۔ اور حکیم الامتؒ اور مفتی شفیع جیسے اکابرین نے اس موضوع پر کھل کر گفتگو کی ہے۔ اور یہ تسلیم کیا ہے کہ قرآن کی آیات سے جسمانی صحت حاصل کرنے کی کوشش عین قرین عقیدہ ہے۔ اور شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

علامہ شبیر عثانی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی جس طرح حق کے آنے سے باطل بھاگ جاتا ہے۔ قرآن کی آیات سے جو بتدریج اترتی رہتی ہیں۔ روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ دلوں سے عقائد باطلہ اخلاق ذمیمہ اور شکوک وشبہات کے روگ مٹ کر صحت باطنی حاصل ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات اس کی مبارک تاثیر سے بدنی صحت حاصل کی جاتی ہے۔ جیسا کہ روح المعانی اور زاد المعاد وغیرہ میں اس کا فلسفہ اور تجربہ بیان کیا گیا ہے۔ بہر حال جو لوگ ایمان لائیں یعنی اس نسخۂ شفا کو استعمال کریں گے، تمام قلبی اور روحانی امراض سے نجات پاکر خدا کی رحمت خصوصی اور ظاہری اور باطنی رحمتوں سے سرفراز ہوں گے

اس تشریح کے بعد قرآن حکیم کی آیات سے جسمانی امراض کا علاج کرنیوالی روش کو ہدف ملامت بنانا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو" انا ولا غیری" کے زعم میں مبتلا ہوں۔ اور خدمت علم کی آڑ میں نادانستہ شیطان کی پیروی کررہے ہوں۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ قرآن حکیم کے نازل ہونے کا اصل مقصد انسانوں کی اصلاح ہے۔ ان کے اندر عبدیت اور بندگی کے سوائے جذبات کو جگانا ہے۔ انہیں ایک خدا کی عبادت پر اکسانا ہے اور ان کے دلوں میں رکھے ہوئے مختلف بتوں کی مخالفت کرنا ہے۔ خواہشات کے بت، علاقہ پرستی کے بت، حسب ونسب کے بت اور اللہ کی نافرمانی کے تمام بتوں اور تمام بت خانوں پر قدغن لگانے کے لئے اللہ کی آخری کتاب آسمان سے اتری ہے۔ لیکن اس سے کسی بھی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن حکیم کو اگر کسی اور جائز کام کے لئے استعمال کرلیا جائے

تو یہ خلاف عقل اور خلاف عقیدہ ہے۔

بارش کا اصل مقصد زراعت وکھیتی اور مختلف سبزوں اور باغوں کو ہریالی عطا کرنا ہے۔ سوکھی ہوئی زمین کو نئی زندگی دینے کے لئے باذن اللہ بارش برستی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بارش کے پانی سے اپنے گھر کے برتن دھونے لگے تو اس کے خلاف یہ کہہ کر غل غپاڑہ مچانا کہ بارش اس لئے نہیں برستی کہ اس سے برتن مانجھے جائیں کہاں کی دانش مندی ہے۔

لاریب اللہ کا کلام انسانوں کو انسانیت کا درس دینے کے لئے آیا ہے۔ لیکن اگر اس کے کلام کے حروف کی برکتوں سے دوسرے فائدے بھی اٹھالئے جائیں تو نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف روایت۔ جب کہ یہ بات ثابت بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس دنیا میں ایسے بھی بہت سے امراض ہیں جن کو دفع کرنے کے لئے طب یونانی بھی فیل ہے اور ایلوپیتھی بھی۔ بلکہ مجبوراً اللہ کے کلام کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

آنحضور ﷺ پر لبید ابن اعصم نے جو سحر کرایا تھا۔ ظاہر ہے کہ وہ دنیا کی کسی دوا اور ٹیبلیٹ سے اور کسی جڑی بوٹی سے رفع نہیں ہوسکتا تھا اس کو رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے معوذتین کو نازل کیا۔ اور ان کی برکت سے آنحضور ﷺ کو اثرات سحر سے نجات ملی۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے جسمانی امراض کے بعد دوسرے امراض کو امراض وہمی بتاتے ہوئے یہ سوچنا تک گوارہ نہیں کیا۔ کہ ان کی روشنائی کی چھینٹیں دامن رسول ﷺ تک بھی پہنچتیں گی۔ کون بالپا مسلمان یہ سوچ سکتا ہے کہ آنحضور ﷺ پر جو سحر ہوا تھا اور جسے آپ ﷺ نے بہ نفس نفیس۔ خود محسوس کر یا تھا وہ حقیقت نہیں تھی۔ وہ وہم تھا یا صرف سوچ وفکر کی غلطی تھی۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ حیرت ہے کہ جو عالم دین برسہابرس سے قرآن حکیم کی تفسیریں بیان کرتے پھرتے ہوں انھیں یہ تک خبر نہیں کہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا شان نزول کیا ہے؟

چلئے رسول اللہ ﷺ کی بات ہم یہاں نہیں اٹھاتے۔ کیوں کہ یہ باتیں عوام وخواص کا چلن بن چکی ہیں کہ وہ سب ہی کچھ یاد رکھتے ہیں لیکن سیرت رسول ﷺ اور تاریخ اسلام کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ممکن ہے ایسا چودہ سو سال کے طویل فاصلوں کی وجہ سے ہوتا ہو، پھر ابھی چند برس پہلے کی بات ہے جب ترجمان دارالعلوم کے بابا آدم حضرت مولانا وحید الزماں کیرانوی‌ؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نے ان پر جادو کرادیا ہے۔

راقم الحروف کو ایک دن انہوں نے بلا کر ایک گھنٹے کی گفتگو دوران یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ میں سفلی عمل میں مبتلا ہوں اور میرے دشمن مجھے اپنے راستے کا پتھر سمجھ کر راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔

تو کیا مولانا وحید الزماںؒ کی سوچ وفکر کو زنگ لگ گیا تھا۔ کیا وہ وہم کے اندر مبتلا تھے۔؟ ابھی حال ہی میں مرکز نظام الدین میں حضرت مولانا اظہار حسین صاحب کاندھلویؒ کا انتقال ہوا۔ اور ان کے بارے میں ان کے معتقدین کی رائے یہی ہے کہ ان پر بھی سحر کرایا گیا تھا۔

عالم اسلام کی مشہور شخصیت مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن ندوی بھی جادوگری کی ریشہ دوانی کا شکار رہے۔ جب کہ مظاہر العلوم سہارنپور کے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس صاحب آسیبی اور سحری دونوں ہی طرح کے اثرات کا شکار ہیں۔

کیا ان حضرات اور ان جیسی بے شمار شخصیات کے بارے میں یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ سب امراض وہمی میں مبتلا ہیں۔؟

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے آسیب وسحر کے اثرات کو امراض وہمی بتا کر اپنے قلم سے ایک ایسی اصطلاح کو جنم دیا ہے جو گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی۔

انسان کی عمر میں ایک دور وہ بھی آتا ہے جب وہ بولنے کے بعد سوچتا ہے ایک دور وہ آتا ہے جب انسان بولنے سے پہلے سوچ لیتا ہے۔ لیکن انسان کی زندگی میں ایسا بھی ایک دور آتا ہے جب وہ نہ بول کر سوچتا ہے نہ سوچ کر بولتا ہے اور اسی دور سے ہمارے بزرگ مولانا اخلاق حسین گزر رہے ہیں۔ ان کے بعض دیگر مضامین بھی ایسے ہماری نظروں سے گزرے ہیں جن میں انفرادیت تو تھی لیکن حق موجود نہیں تھا وہ صرف ان کے اپنے تفردات تھے۔ جو امت مسلمہ کے لئے چٹ پٹی چاٹ تو بن سکتے تھے۔ اور بنے۔ لیکن ان مضامین سے مسلمانوں کے اذہان وقلوب کی کوئی اصلاح ہونے والی نہیں تھی اور ہوئی بھی نہیں۔

مولانا نے اخیر میں جو کچھ فرمایا وہ صرف تعویذ گنڈوں کی مخالفت کا ایک نمونہ ہے اور اس طرح کے نمونوں پر ہم اس سے پہلے کئی بار مدلل گفتگو کر چکے ہیں۔ ہمارے علماء سب کچھ ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن

جب آیاتِ قرآن کی تاثیرات کی بات چلتی ہے تو نہ جانے کیوں ان کے چہروں کا رنگ اڑ جاتا ہے۔ اور وہ آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ خدا ہی جانے کہ یہ حق پرستی ہے یا باطل نوازی۔ جہاں تک تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کے راستوں سے ضلالت وگمراہی پھیلنے کا معاملہ ہے تو ہمیں بھی ا سے انکار نہیں۔ ہم بار بار یہ بات لکھ چکے ہیں کہ بازاری قسم کے عاملین نے عقائد کی مٹی پلید کر کے رکھ دی ہے۔ اور روحانی عملیات کا بیوپار کرنے والے نیم ملاؤں نے توحید وسنت کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔

اور گلی در گلی جھاڑ پھونک کی دکانیں کھول کر فنون عملیات کی زبردست توہین کی ہے اور اللہ کے سادہ لوح بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ لیکن سوال تو پھر یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کونسی ایسی لائن ہے جہاں دھوکہ دینے والے فنکار موجود نہ ہوں۔ علم کی لائن ہو یا عملیات کی ڈاکٹری کی لائن ہو یا طبِ یونانی کی۔ مدرسہ کی لائن ہو یا درگار کی۔ تبلیغ کی لائن ہو یا تحریر کی۔ ہر لائن میں تجارت غالب آچکی ہے اور ہر لائن روزگار اور معیشت سے جڑ چکی ہے اور ہر لائن میں انگلی کٹوائے بغیر خود کو شہید اعظم کہلانے والوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ ایک لے دے کر صرف عملیات کی لائن ایسی نہیں جہاں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو۔

اور بھی دوسرے اطراف میں دن دہاڑے لوٹ مار چل رہی ہے۔ اور تحریر وتقریر کے دھندے بھی ہر جگہ پورے شباب پر ہیں۔ لیکن دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ سارا شور عملیات کے خلاف مچایا جاتا ہے اور دسرے اطراف میں ہونے والے دھندے اور چار سو بیسیاں نہ صرف گوارہ بلکہ بڑے بڑے سورماء وقت خود بھی خیانت کی ان کیچڑ میں لت پت نظر آتے ہیں۔ جنھیں اسلامی شریعت کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کو اس پر بھی شکایت ہے کہ جھاڑ پھونک اور علوی اور سفلی عملیات کرنیوالوں کو روحانی طبیب کہنا صحیح نہیں ہے۔

جو امراض نظر نہ آرہے ہوں۔ جو امراض جسم سے زیادہ انسان کی روح اور احساسات پر اثر انداز ہو رہے ہوں۔ اگر وہ امراض، امراض روحانی نہیں ہیں۔ تو پھر کیا ہیں۔؟ اور ایسے امراض کا علاج کرنے والے حضرات اگر روحانی ڈاکٹر وطبیب نہیں ہیں تو پھر کیا ہیں۔؟

صحیح بات تو یہ ہے کہ انسان جن امور میں خود کورا ہوتا ہے وہ ان امور کی مخالفت ہی میں اپنی عافیت اور بڑائی سمجھتا ہے۔ اور ہر اس چیز کے خلاف لنگوٹ کس لیتا ہے۔ جس سے وہ خود نابلد ہے۔

اس وقت ہمیں ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ ماہ مبارک میں دیوبند کی مدنی مسجد میں ایک مرتبہ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے کہا۔ حضرت! میرے سینے میں درد ہے کچھ پڑھ کر دم کر دیں۔ حضرت مولانا نے پڑھ کر اسی وقت دم کر دیا۔ وقتی طور پر اس شخص کی بیماری ختم ہوگئی۔ لیکن اگلے دن وہ پھر درد کی شدت سے تڑپ اٹھا۔ پھر مولانا اسعد مدنی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا۔ حضرت ذرا توجہ دیجئے اور ایسا کوئی عمل کیجئے جس سے مجھے سکون ہو جائے اور روز روز کے درد سے نجات مل جائے۔ اس کی بات سن کر حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بھائی اس معاملے میں میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ بہتر ہے کہ تم کسی عامل سے رجوع کرلو۔

مولانا سید اسعد مدنی کو اپنی کم دانی کے اظہار پر ذرا بھی تامل نہیں ہوا۔ اور انہوں نے برملا اپنی عدم معلومات کا اعتراف کر کے اپنے بڑے پن کا ثبوت دیا۔ لیکن اس دنیا میں، جس دنیا میں مولانا اسعد مدنی جیسے حضرات رہتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی رہتے ہیں جنھیں ہمہ دانی کے زعم کا شکار دیکھا گیا ہے۔ جو اس خبط میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم دنیا کے ہر علم سے واقف ہیں اور ہر موضوع پر طبع آزمائی کر سکتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ علم وعمل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور ایسے ہی لوگوں کی تحریروں سے مختلف فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی علمیت مسلم ہے۔ ہم بھی انہیں باضابطہ عالم سمجھتے ہیں لیکن اگر وہ صرف ان ہی موضوعات پر قلم اٹھائیں جن کی شدھ بدھ انہیں حاصل ہے تو یہ ان کے حق میں بھی اچھا ہوگا اور امت مسلمہ کے حق میں بھی نہیں۔ جس میدان میں انہوں نے کبھی دو گز کا سفر نہیں کیا۔ اس میدان میں چھلانگ لگانے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ہمارے جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے جن اخلاقی بیماریوں کو روحانی امراض بتایا ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ اگر کسی موقع پر اخلاقی کمزوریوں کو روحانی لغزش بھی کہہ دیا جائے تو حرج تو اس میں بھی کچھ نہیں، لیکن اس پر زور دینا کہ روحانی بیماری کہتے ہی اخلاقی کمزوری کو ہیں۔ صرف غلط نہیں۔ غلط در غلط ہے۔

قرآن حکیم میں کفار کے لئے مسلمانوں کے لئے بلکہ مسلمانوں

سے بھی بڑھ کر مومنین کے لئے فرمایا ہے۔

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْماً مُّؤْ مِنِيْن.

قرآن حکیم ان اخلاقی کمزوریوں کیلئے نسخۂ شفاء ہے۔ جو مومنوں کے سینے میں ہوا کرتی ہیں۔ الغرض، قرآن حکیم نے جہاں بھی ان کمزوریوں کا تذکرہ کیا ہے۔ وہاں اسے روحانی نہیں قلبی بیماری بتایا ہے۔

بھوت پریت کے اثرات احادیثِ رسول ﷺ سے بلاواسطہ ثابت ہیں۔ آنحضور ﷺ نے بتایا ہے کہ شیطان انسان کے رگ وپے میں خون کی طرح دوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جنات ابلیس ہی کی اولاد ہیں۔ یہ اگر انسان کے جسم میں داخل ہوکر رگوں میں خون کی طرح سرایت کر جائیں اوار انسانی روح اور احساس پر غالب آکر بکواس کرنے لگیں تو اس میں کوئی اچھنبے کی بات نہیں ہے۔ ایسا فی الحقیقت ہوتا رہتا ہے اور اللہ کے لاکھوں بندے جنات کی حرکات سے پریشان ہیں۔ ایسی باتوں کو وہم بتانا ان سب لوگوں پر الزام تراشی کرنا ہے۔ اور انہیں کاذب ثابت کرنا ہے، جو بے چارے اس طرح کی آفتوں کا شکار ہیں۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی نے طبِ نبوی کے سلسلے میں بھی جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ناقص معلومات کا آئینہ دار ہے۔ ہم مولانا سے درخواست کریں گے کہ وہ کسی نئے موضوع پر قلم اٹھاتے وقت مطالعہ ضرور کرلیا کریں۔ بالخصوص سیرت رسول ﷺ کے کسی بھی گوشے پر زبان کھولنے سے پہلے ضروری معلومات فراہم کرلیا کریں۔ انہوں نے طبِ نبوی اور شہد کے سلسلے میں جن خیالات کو قرطاس وقلم کیا ہے ان میں بھی خاصا جھول ہے۔ آنحضور ﷺ کے ذاتی تجربے کو اہمیت نہ دینا ہمارے نزدیک گستاخی ہے۔ جب کہ مولانا اخلاق حسین قاسمی نے اس مضمون میں ایک جگہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حوالے سے یہ فرمایا ہے۔

''آپ سے جن دواؤں کی تعریف منقول ہے۔ وہ آپ ﷺ کے ذاتی تجربہ کی بنیاد پر ہے۔ وحی الٰہی سے اسی تعریف کا کوئی تعلق نہیں۔''

یہاں ہم عرض کریں گے کہ ہم دنیا میں بوعلی سینا اور سقراط بقراط کے ذاتی تجربوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان کے فرمودات پر ایمان لے آتے ہیں۔ تو پھر آنحضور ﷺ کے ذاتی تجربے کو اہمیت نہ دینا تقویٰ اور نیکی کی کونسی قسم ہے؟ ہمارے نزدیک محمدؐ کا ذاتی تجربہ دنیا بھر کے حکیموں اور فلاسفروں سے زیادہ قابل قدر ہے۔ ہم اسے صرف اس بناء پر بے حیثیت نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس کا تعلق وحی الٰہی سے نہیں ہے۔

مولانا اخلاق حسین قاسمی خود کو مولانا لکھتے ہیں۔ جب کہ کسی بھی عالم دین کے لئے لفظ ''مولانا'' لکھنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ترجمہ ''ہمارے آقا'' ہوتا ہے'' سیدنا اور مولانا جیسے گرانقدر خطابا تیرہویں صدی تک صرف آنحضور ﷺ کے لئے وقف تھے۔ لیکن اب ہر مولوی اپنے نام سے پہلے مولانا لکھ کر اتراتا ہے۔

روحانی امراض کے معالج کو روحانی طبیب کہنے پر تو مولانا اخلاق حسین قاسمی کو اعتراض ہے۔ لیکن ''مولانا'' کے استعمالِ بے جا کے بارے میں انہیں کوئی شکایت غالباً پیدا نہیں ہوئی۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ خود بھی مولانا کہلاتے ہیں۔؟

آپ کے سوال کے جواب میں یہ چند باتیں نوکِ قلم پر آگئی ہیں۔ اگر مولانا اخلاق حسین قاسمی نے بھی تسلیم کرلیا تو ہمارے نزدیک اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو بھولا نہیں کہلاتا۔ لیکن اگر انہوں نے اسے پڑھ کر بحث کا کوئی دروازہ کھولا تو پھر ہم بھی انتہائی تفصیل کے ساتھ یہ بتلائیں گے کہ روحانی عملیات کی مخالفت کرنے کا اصل منشاء کیا ہے اور اس کے سرے کس تحریک سے جاکر ملتے ہیں۔

اور جو لوگ تعویذ گنڈوں اور آیاتِ قرآنی کی تاثیرات کے منکر ہیں ان کے عقیدے کی بساط کتنی ہے۔ اور ان کے علم وفہم کا جغرافیہ کیا ہے۔ توحید وسنت سے ہمیں بھی لگاؤ ہے۔ اور بدعت وگمراہی سے ہمیں بھی وحشت ہوتی ہے۔ تعویذ گنڈوں کے نام پر جو جہالت مسلم سماج مین بکھری ہوئی ہے اس سے ہمیں بھی اتفاق نہیں۔ لیکن جو لوگ تعویذوں کی مخالفت کرتے وقت فنِ عملیات ہی کو بے وقعت ثابت کرنے لگتے ہیں۔ اور اس علمی ذخیرے کو دریا برد کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ہم انھیں بھی امت کا خیرخواہ نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک افراط وتفریط کی اس جنگ میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ ہم اپنے بڑوں کی واضح کردہ لائن سے ادھر اُدھر نہ ہوں۔ نہ تعویذوں کو مؤثر بالذات سمجھیں اور نہ بالکل ہی بے اثر۔ سمجھ میں نہیں آتا وہ کون لوگ ہیں جو مولانا اخلاق حسین قاسمی جیسے لوگوں کا استعمال کر گزرتے ہیں۔ اور امت کے اندر نئے نئے فتنوں کے دروازے چوپٹ کرادیتے ہیں۔ اللہ ہم سب پر اپنا فضل فرمائے۔ انسان کو جہالت شاید

اتنا نقصان نہیں پہنچاتی جس قدر نقصان یہ احساس پہنچاتا ہے کہ ہم ذی علم ہیں۔اور ہم سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ جواب طویل ہو گیا۔ میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔اور یہ دعا کرتا ہوں۔

نوٹ یہ مضمون اور اس کے بعد کا مضمون پرانی روحانی ڈاک میں سے نقل کیا گیا ہے۔اس مضمون کو ہم نے اپنے قارئین کے لئے اس لئے نقل کیا ہے تا کہ یہ اندازہ ہو سکے کہ روحانی عملیات کی مخالفت ایسے لوگوں نے بھی کی ہے جو ایک حلقے میں مستند سمجھے جاتے تھے۔

اگر ہم ایسے لوگوں کی باتوں پر آمنّا و صدقنا کہہ دیں تو پھر ان تمام حضرات کا تقویٰ اور پرہیز گاری اور علم و معرفت مشکوک ہو جاتی ہے۔جن کو تمام مسلمانوں کی طرف سے سند ولایت حاصل ہے۔اور جس میں شیخ عبدالقادر جیلانی، خوجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیا اور بعد کے بزرگوں میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی عارف باللہ حضرت مولانا اصغر حسین صاحب وغیرہم شامل ہیں۔حق بات یہ ہے کہ غیر مقلد حضرات سے متاثر ہو کر بعض علماء نے روحانی عملیات کے خلاف شور مچایا ہے۔

بہر کیف اب مولانا اخلاق حسین قاسمی اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اللہ ان کی بشری خامیوں کو معاف کر کے انہیں جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے،اور ان کی علمی خدمات کو قبول فرمائے۔آمین

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطلا باطلا وارزقنا اجتنابه.

مولانا اخلاق حسین قاسمی کی وضاحتیں

سوال:از ــــــــــــ مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلی

آنجناب کے رسالہ''طلسماتی دنیا''میں اس ناچیز کے ایک تحقیقی مضمون پر تنقیدی مضمون شائع ہوا ہے۔

یہ مضمون ایک صاحب نے فوٹو اسٹیٹ کرا کر مجھے ارسال کیا ہے۔اس مضمون بہت مدھم ہے۔کچھ پڑھا گیا اور کچھ نہیں پڑھا گیا مضمون نگار بڑے فاضل صاحب قلم ہیں اور انہوں نے بڑی محنت سے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ مضمون میں زیادہ زور وہمی امراض کی تعبیر کی تردید پر دیا گیا ہے۔میں اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔البتہ فاضل محترم نے اس ناچیز کے مقصد و محرک کو سامنے نہیں رکھا۔

عملیات سے مطلقاً کون انکار کر سکتا ہے۔

میں نے حضرت میاں اصغر حسین کے عملیات کو دیکھا ہے۔انہیں میرے اساتذہ کبار مادر زاد ولی کہتے تھے۔ میں نے اپنے شیخ مولانا مدنیؒ کی عملیات کو دیکھا ہے۔ بھلا ان حضرات کی عملیات کا آج کے شعبدہ باز عاملوں کے عملیات سے کیا واسطہ۔؟

میں نے اس میدان میں بلاشبہ دو بالشت بھی چلنے کی زحمت نہیں کی۔

لیکن میرے اردگرد اس میدان کے بڑے بڑے شہ سوار اس دھندہ میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی شعبدہ بازی کے کمال کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ لوگ کس طرح تو ہم پرست مشرکین ہندوؤں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔اسے تو جانے دیجئے۔لیکن ان کے ہاتھوں ان پڑھ مسلمانوں خاص کر عورتوں کے ایمان کو شرک کی آلودگی میں جس طرح دھکیلا جا رہا ہے اس سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔

دلی کے مشہور میواتی عامل قاری دیت محمد مرحوم میرے دوست تھے انہوں نے اپنی غیب دانی کا شعبدہ مجھے دکھایا اور کہا۔مولانا! یہ صرف ہاتھ کی صفائی ہے۔اور کچھ نہیں۔

کونسی اخلاقی معصیت ہے جس کا ارتکاب یہ عامل لوگ نہیں کرتے۔جھوٹ بولنا، گمراہ کن اصطلاحوں اور محاوروں سے کام لینا وغیرہ وغیرہ، اور لوگوں سے جیبیں خالی کرانا۔ ایک طوفان بدتمیزی ہے جو عملیات کے نام سے برپا ہو رہی ہے۔

میں نے ان عاملوں کی شعبدہ بازی پر ایک کتابچہ لکھا ہے اور اس کا انجام دکھایا ہے۔کہ آج جمنا کے کنارے بیٹھے دھول اور دھواں رمائے فقیروں کے پاس مسلمان عورتوں اور مردوں کا کس قدر ہجوم نظر آتا ہے۔ اور یہ عوام عملیات کے چکروں میں کہاں تک پہنچ چکے ہیں۔؟

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

جواب

آپ کا تنقیدی مضمون پڑھنے کے بعد جس قدر افسوس ہوا تھا۔ اس سے زیادہ افسوس ہمیں آپ کا یہ خط پڑھ کر ہوا۔ گستاخی کی معافی چاہتے ہوئے میں اپنے ان الفاظ کو ایک بار پھر دہراؤں گا جو آپ کے

مضمون کی رد میں، میں نے سپردِ قلم کیے تھے۔ میں پھر بھی عرض کروں گا جب کوئی بھی عالم اس خوش فہمی یا غلط فہمی کا شکار ہو جائے کہ وہ جتنا جانتا ہے اتنا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور اس کی ''سمجھ دانی'' میں جس قدر مغز ہے اس قدر مغز کسی اور کے کدوئے سر میں نہیں ہے تو پھر ایسے ہی مضامین ظہور میں آتے ہیں۔ جیسا مضمون آپ نے ترجمانِ دارالعلوم کو عطا کیا تھا۔

آپ نے غیر شعوری طور پر اس خط میں بھی اپنی بڑائی کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ''طلسماتی دنیا'' میں ناچیز کے ایک تحقیقی مضمون پر تنقیدی مضمون شائع ہوا ہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے جون ۱۹۹۷ء کے شمارے میں آپ نے کے تنقیدی مضمون پر ایک تحقیقی تبصرہ شائع کیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے یہاں بھی بساط الٹ دی۔ آپ اپنی شان اور حیثیتِ عرفی کے خواہ مخواہ ہی جھنڈے گاڑنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ تنقید تو آپ ہی نے کی تھی نا۔؟ آپ کی چند سطری تنقید کو تحقیق کون کہہ سکتا ہے۔؟ جب کہ طلسماتی دنیا کا مضمون سیر حاصل بھی تھا اور محققانہ بھی۔ اور دلائل وبراہین سے آراستہ بھی۔

محترم میں آپ کی عالمانہ حیثیت کا قائل ہوں اور یہ بھی مانتا ہوں کہ آپ نے اپنی زندگی میں دینِ اسلام کی خاصی خدمات انجام دیں ہیں۔ لیکن میں آپ کے ان تفردات کا ہمیشہ مخالف رہا ہوں جو نہ جانے کس زعم میں آکر آپ بسا اوقات قرطاس وقلم کے حوالے کردیتے ہیں۔ اور جس سے ملت اسلامیہ کو خاصا نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن شاید آپ کو اس کا ادراک نہیں ہو پاتا۔ کبھی فرصت ملی تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ آپ کے قلم نے کہاں کہاں قلابازیاں کھائی ہیں۔

آپ اپنے خط میں خود ہی اس بات کا اعتراف کررہے ہیں کہ آپ نے روحانی عملیات کے میدان میں بلاشبہ دو بالشت چلنے کی زحمت گوارا نہیں کی ہے تو پھر آپ کو روحانی عملیات پر قلم اٹھانے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو کسی معاملہ میں اپنی کم علمی کا معترف ہو اسے اس معاملے میں لب کشائی کرنے کا حق ہی کیا ہے۔؟

آپ نے خط میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ آپ نے عملیات کے بجائے عاملین پر تنقید کی تھی۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ آپ اپنے مضمون کو ایک بار پھر غور سے پڑھئے۔ آپ نے اس مضمون میں نام نہاد عاملین کو نشانہ بنانے کے بجائے روحانی عملیات ہی کو نشانہ بنایا ہے۔ اور آپ نے روحانی عملیات کی دیرینہ اصطلاحوں ہی پر گولی چلائی ہے۔

جہاں تک عاملین کی خرابیوں اور فریب کاریوں کا معاملہ ہے تو اس سے ہمیں بھی انکار نہیں۔ طلسماتی دنیا میں ہم متعدد مرتبہ ان عاملوں کے خلاف آوازیں اٹھا چکے ہیں جو الف کے نام بے نہیں جانتے۔ لیکن اللہ کے سیدھے سادھے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے اور کھسوٹنے میں مشغول ہیں۔

بلاشبہ ایسے تمام عاملین جو روحانی عملیات کی آڑ لے کر مختلف گلیوں اور کوچوں میں تعویذ گنڈوں کا بیوپار کررہے ہیں۔ قابلِ گردن زدنی ہیں۔ اور ایسے ہی عاملوں نے روحانی عملیات کی مٹی پلید کرکے رکھدی ہے۔ ان عاملوں کے خلاف اگر آپ بغاوت کا اعلان کریں اور ان کے خلاف کسی مہم کا آغاز کریں تو ہم سب سے پہلے آپ کی آواز میں اپنی آواز ملانے کی کوشش کریں گے۔

لیکن عاملین کی دھوکے بازیوں کی دہائی دے کر روحانی عملیات کے خلاف شوروغل کرنا نہ قرین دیانت داری ہے نہ قرین عقل مندی۔ اور نہ ان باتوں سے دینِ اسلام کا کوئی فائدہ ہے بلکہ اس طرح کی باتوں سے دین میں نت نئے فتنے ابلنے کا اندیشہ ہے۔

آج مسلم سماج کا جو حال ہے وہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ گھرانے جو نماز روزے سے بے نیاز نہیں۔ وہ گھرانے بھی رسم ورواج کی دلدلوں میں بری طرح دھنسے ہوئے ہیں۔ معاملات کی خرابی، جوا، سٹے بازی، سودخوری، زناکاری، قتل وغارت گری، جھوٹ، غیبت، لعن طعن، گالی گلوچ وغیرہ۔ کونسا ایسا گناہ ہے جو مسلم سماج میں پرورش نہ پا رہا ہو۔ ان خرابیوں اور کبیرہ گناہوں کے ریل پیل دیکھ کر اگر کوئی صاحب ہوش وحواس آدمی اسلام سے بدظن ہوجائے اور اسلام کے خلاف قلم وکاغذ سنبھال لے تو کیا اسے سمجھ داری کہیں گے۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز ہرگز نہیں۔

تو پھر اسے محترم بزرگ عاملین کی دیدہ دلیری، دنیا پرستی اور ہذیان گوئی کا دیدار کرکے روحانی عملیات ہی سے بدظن ہوجانا اور یہ سمجھ لینا کہ یہ خرابیاں روحانی عملیات کی دین ہیں۔ ہوش مندی اور ایمان داری سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔

ہوٹلوں میں گپ بازی اور بازاروں پر سرگشت کرنے والے پرلے درجے کے مسلمانوں کے کردار اور عمل سے اسلام کی حقانیت کا موازنہ کرنا اگر نادانی ہے تو پھر بازاری قسم کے عاملین سے روحانی عملیات کا جوڑ لگانا بھی عظیم الشان قسم کی نادانی ہے۔

ہمیں حیرت ہے کہ آپ کے دھونی رچانے والے بہروپیوں کو اس میدان کا شہسوار مانا ہے۔ میں آپ کی غلط فہمی دور کردوں گا کہ وہ تمام لوگ جو آپ کے ارد گرد اور اریب قریب دھونی رچا کر لوگوں کو اُلو بنا رہے ہیں وہ روحانی عملیات کے ہرگز ہرگز شہسوا نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو اس معاملہ میں آپ سے بھی کہیں زیادہ گئے گزرے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اس میدان میں خود دو قدم بھی کبھی نہ اٹھائے ہوں۔ لیکن اس کا روانِ حق کے قدموں کی دھول کو ضرور دیکھا ہے جو اس راستے سے گزر کر عالمانہ وقار اور فقیرانہ شان کے ساتھ منزلِ مقصود تک پہنچے ہیں۔ اسی کاروانِ حق کے چند راہرو کا تذکرہ آپ نے اسی خط میں کیا ہے جس کا میں اس وقت جواب دے رہا ہوں۔

ان دھونی رچانے والوں نے تو کسی حق پرست عالم کا دیدار تک نہیں کیا۔ کوئی ایک آدھ کتاب تک نہیں پڑھی۔ اس لئے ان کا شمار تو بے حیثیت لوگوں میں بھی نہیں ہوتا۔

گستاخی کی ہزار بار معافی چاہتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا کس قماش کے لوگوں میں ہے۔؟ آپ نے جن عاملین کا تذکرہ جم کر کیا ہے ہمیں تو ان کا تصور کرتے ہوئے اور برائے مثال بھی ان کا تذکرہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اور ہمیں اس سے بھی زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ آپ کو اپنے ارد گرد ایسے ایسے لوگ نظر آئے جو اللہ کے بندوں کو کے عقائد خراب کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں پر آپ کی نظر کبھی نہیں اٹھی۔ جنہوں نے روحانی عملیات کا سہارا لیکر ہی نہ جانے کتنے لوگوں کی عاقبت سدھار دی ہے۔

میں ایسے بیشمار عاملینِ حق اور فاضلینِ دیوبند سے بخوبی واقف ہوں جو دلی میں شہر میں رہ کر روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بھی خدمت کر رہے ہیں اور اللہ کے دین کی بھی۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے ارد گرد سے کچھ آگے بھی جا کر دیکھیں تو آپ کو اندھیروں کے سوا انشاء اللہ کچھ روشنی بھی دکھائی دے گی۔ خرابیوں کے اس پار آپ کو کچھ خوبیاں بھی دکھائی دیں گی۔ اور آپ کو اہلِ حق اور اربابِ دین و دانش کا سرسری جائزہ لیکر خود اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ اللہ کے بیشمار صالح بندے آج بھی روحانی عملیات کے ذریعہ دینِ ھدیٰ کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ عملیات کی دنیا بے شمار خرابیوں اور تہہ در تہہ کیچڑ کے باوجود آج بھی کنول کے پھول کی طرح صاف شفاف ہے۔

محترم بزرگ! میں آپ سے ایک طالب علمانہ سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جب آپ نے اس بات کا اعتراف بقلم خود کر لیا ہے کہ آپ کے اساتذۂ کبار نے روحانی عملیات کے سلسلوں کا قائم رکھا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں کی خدمات انجام دیں تو پھر آپ نے اس میدان میں دو بالشت چلنے کی بھی زحمت کیوں گوارہ نہیں کی؟ آپ نے اس لائن کو حقیر کیوں سمجھا۔؟

گستاخی مزید معافی طلب کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں یا تو آپ غلطی پر ہیں یا پھر آپ کے اساتذہ غلطی پر تھے۔ جہاں تک میری اپنی سوچ وفکر کام کرتی ہے تو وہ یہ ہے کہ آپ کے اساتذہ جو درحقیقت ہمارے اکابرین تھے وہ سب کے سب حق پر تھے اور انہیں نے روحانی عملیات کے سلسلوں کو قائم رکھ کر ہوشمندی کا ثبوت دیا تھا۔

اور جن اصاغیرین نے اپنے اکابرین کی پالیسیوں کو نظر انداز کر کے زندگی گزاری ہے۔ غلطی کا مظاہرہ انہوں نے ہی کیا ہے۔ کیونکہ وہ کتنے ہی بڑے ہو جائیں وہ اپنے اکابرین کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

میں دعویٰ کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اگر آپ جیسے باصلاحیت عالمِ دین روحانی عملیات سے سے خلع لے کر یکسونہ ہو جاتے تو پھر جاہلوں کو اس میدان پر قبضہ کرنے کا اور روندنا نے کا موقعہ نہ ملتا۔ جب آپ نے از خود یہ میدان چھوڑ دیا تھا تو پھر اس میدان میں جہلاء نے اپنا ڈیرہ جما لیا ان دھونی رچانے والے حضرات کے خلاف غل غپاڑے مچانے سے پہلے ذرا یہ تو غور کرلیں کہ ان کو چھوٹ دینے کی غلطی اور حماقت کس نے کی ہے۔؟

آپنے اپنے ایک دوست کا بھی ایک واقعہ نقل کیا ہے جس نے آپ کو اپنے ہاتھ کی صفائی دکھائی تھی۔ ان باتوں سے اس کا اندازہ کرلینا مشکل نہیں ہے۔ کہ اے محترم بزرگ! آپ کا تعلق کبھی کسی

اچھے عامل سے نہیں رہا۔ آپ کا اٹھنا بیٹھنا ان عاملین میں رہا جو صرف شعبدے باز تھے۔ اسی لئے آپ روحانی عملیات کی بالیدگیوں سے ناآشنا رہے۔ اور ابھی تک ناآشنا ہیں۔ کاش آپ کو ان حضرات عاملین کی صحبت بھی نصیب ہوجاتی جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجاتا ہے اور جنہیں دیکھ کر انسان کو اپنی عاقبت سدھارنے کی فکر شروع ہوجاتی ہے۔

حلقۂ دیوبند میں حضرت مولانا افتخار کاندھلوی اور حضرت مولانا صدیق حسن باندوی اسی میدان کے شہسوار ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہے۔ اسی طرح اور بھی بے شمار بزرگ ہیں جن کا دیدار ہی وجہ اصلاح بن جاتا ہے۔ کسی تقریر اور تحریر کی ضرورت نہیں پڑتی۔

آپ نے جمنا کے کناروں پر بیٹھے ہوئے کچھ فقیروں کو دھونی رچاتے ہوئے تو دیکھا ہے۔ لیکن مسجدوں کے حجروں میں کھجور کی چٹائی پر بیٹھ کر بے لوث خدمت کرنیوالے صاحب تدین لوگوں کو نہیں دیکھا جو اس فن کے ذریعہ خدمتِ دین میں مصروف ہیں۔

اور تبلیغ کا دعویٰ نہ کرکے بھی تبلیغ دین میں لگے ہوئے ہیں اور اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہیں۔ اور غیر مسلمین کے قلوب پر بھی بذریعہ خدمت فتح پارہے ہیں۔ اگر آپ کو میرا یقین نہ آئے تو دیوبند آیئے میں آپ کو دکھاؤں گا کہ روحانی عملیات کے ذریعہ صرف فریب کاریاں اور مکاریاں نہیں ہورہی ہیں۔ بلکہ اللہ کے بیشمار بندے روحانی عملیات کے ذریعہ کچھ ایسے پاپڑ بھی بیل رہے ہیں۔ جو تنقید و تنقیص کا مظاہرہ کرنے والے نہیں بیل سکتے۔ تقریر اور تفسیر بیان کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن غیروں کے دل جیت لینا۔ اور شکستہ دلوں کے کام آنا بہت مشکل ہے۔

بلاشبہ جھوٹ، مبالغے، گمراہ کن اصطلاحیں اس لائن میں بے حد وحساب ہیں۔

لیکن اے لائق صد احترام بزرگ! ان باتوں سے کونسی لائن خالی ہے۔ کیا علم و عمل کی لائن میں ریا، نفاق، حسد، ہم عصروں کی جنگ جیسے تیغ ایک دوسرے میں روزانہ تقسیم نہیں ہوتے۔ کیا دینی مدارس میں تملق، اور دکھاوے جیسی بیماری یاں پوری ریل پیل کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔ کیا ان بیماریوں کی وجہ سے یا چند وبعض غلط قسم کے فاضلین دیوبند کی وجہ سے جو راہ راست سے ادھر اُدھر ہوگئے ہوں مادر علمی یا دیگر مدارس کے خلاف علمِ بغاوت بلند کردینا یا غلط قسم کے مولویوں، ملاؤں کی صحبت میں رہ کر تمام علمائے حق کو ان کے مثل سمجھ لینا ہوشمندی ہے۔؟

اگر نہیں تو پھر آپ کا جمنا کے کنارے پر بیٹھے ہوئے افیم کھاکر دھوئیں چھوڑنے والوں کو روحانی عاملین کے ہم پلّہ قرار دے کر قصرِ روحانیت پر طنز و حقارت کے پتھر اچھالنا کیا حیثیت رکھتا ہے۔؟ یہ کارِ ثواب ہے یا جرم عظیم؟ یہ صالحانہ تنقید ہے یا جارحانہ تنقیص۔؟

برائے مہربانی آپ خود ہی فیصلہ کریں۔ میں اگر عرض کروں گا تو شکایت ہوگی۔

آپ نے حضرت میاں صاحب کے بارے میں ''مادرزاد ولی'' کی جو اصطلاح استعمال کی۔ وہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ یہ اصطلاح بجائے خود گمراہ کن ہے۔ اس لئے کہ نبوت وہبی ہوتی ہے اور ولایت وہبی نہیں ہوتی۔

جو چیز کسی ہو وہبی نہ ہو اس کو مادر زاد ولایت سے تعبیر کرنا ازروئے شرع غلط ہے۔ حضرت میاں صاحبؒ کی ولایت، بزرگی اور انکا کمالِ تقویٰ اور ان کی شانِ ایمانداری سب کچھ مسلم ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے وقت کے ولی کامل اور عارف باللہ شخص تھے اور انہوں نے روحانی عملیات کا ایک یادگار ذخیرہ چھوڑا ہے۔ لیکن انہیں مادرزاد ولی کہنا ایک غیر شرعی اصطلاح ہے جس سے بدعت کی بو آتی ہے۔

اب ذرا سوچئے کہ جب آپ جیسا محتاط عالمِ دین اور ممتاز صاحبِ قلم زورِ خطابت۔ اور جوش لفاظی میں کسی غلط اصطلاح کو اپنی زبان پر لاسکتا ہے تو پھر ان ہی لوگوں کا کیا قصور ہے جو لوگوں کو اُلو بنانے کے لئے غلط اصطلاحیں تخلیق کررہے ہیں۔ جب کہ وہ جاہل اور مکار بھی ہیں۔ آپ کی طرح عالم اور حقیقت پسند نہیں۔

آپ کے کسی معتقد نے آپ کو طلسماتی دنیا کے چند صفحات کی فوٹو اسٹیٹ بھجوائی ہے۔ کاش انہوں نے پندرہ روپے خرچ کرکے آپ کو طلسماتی دنیا کا پورا شمارہ بھجوادیا ہوتا تو آپ کو ایک شمارہ پڑھ کر ہی اندازہ ہوجاتا کہ یہ رسالہ دین کی کس طرح خدمت کررہا ہے۔ اور رطب و یابس اور افراط و تفریط کے خلاف کس طرح جہاد کررہا ہے۔ لیکن اسی ایک بات سے اندزہ ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے معتقدین کے مزاج کو سدھارا تو ہوگا مگر نکھارا نہیں۔

بڑی خوش آئند بات ہے کہ آپ نے بازری قسم کے عملین کے

خلاف کوئی کتابچہ بھی لکھا ہے۔ ہم آپ کا پیشگی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا جہاد ان لوگوں کے خلاف ہے جو عملیات کے نام پر دنیا کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔

لیکن خدانخواستہ اگر کتابچے میں آپ نے روحانی عملیات ہی کو نشانہ بنایا ہو تو ہم اس کا علمی جائزہ لیں گے۔ بہتر ہوگا کہ اگر آپ کتابچہ چھپتے ہی طلسماتی دنیا کو روانہ کردیں۔ ورنہ پھر ہم بازار سے خرید لیں گے خدا حافظ۔

آپ کے لئے دعا گو کہ اللہ آپ کو ہمیشہ راہ ہدایت پر قائم رکھے۔ اور آپ کے قدم کبھی متزلزل نہ ہونے پائیں۔ (آمین)

تعویذ گنڈہ کی شرعی حیثیت

سوال از ______ (نام مخفی)

تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایک طالبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے۔ اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہوگئے ہیں۔ آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کرکے اس کا جواب دیں۔ ان اشکالات کو رفع فرمائیں۔ جو ہمارے دماغ میں پیدا ہوگئے ہیں اس مضمون نگار کا نام ہے عائشہ مرتضیٰ جو عالمیت کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں۔

اسلامی عقیدۂ توحید کو اولین بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں۔ تنہا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک و مربی و پالنہار ہے۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ نفع و نقصان کا مالک صرف وہی ہے۔ اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع و نقصان کا مالک ماننا، مشکل کشا و حاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا واستغاثہ کرنا ناجائز ہیں۔ بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. (سورۂ مائدہ:۷۲) نیز ارشاد خداوندی ہے۔ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ. (سورۂ زمر

:۳۸) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من لقی اللہ لا یشرك به شیئا دخل الجنة ومن لقی اللہ یشرك به شیئا دخل النار: جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم مین داخل ہوگا۔ اس کے علاوہ قرآن حدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں۔ اور شرک کے تمام دروازے کو بند کردیتے ہیں۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان شرکیہ امور میں سے تعویذ وگنڈے چھلا، تانت اور دھاگہ بھی ہیں۔ جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں گے۔ انساء اللہ۔

تعویذ گنڈے

بنواسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا۔ آج امت مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تلاشی لی جائے تو کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا تو کسی میں کوڑیاں اور مونگے۔ اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان الرقی والتمائم ولتولة شرك. بیشک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ: کمزوری دور کرنے کے لئے، آپ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو۔ یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مرگئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔ ایک دوسری روایت ہے کہ:

"من علق تعلق تملیمة فقد اشرك"

جس نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ من تعلق تمیمة فلا اتم اللہ وم تعلق ودعة فلا ودع اللہ لہٗ. جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری

نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون راحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے

تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت، اور دھاگے کی بھی وبا بری طرح پھیلی ہوئی ہے۔ جب کہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کررہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی اور چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے۔ اسے باقی نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت

آج کل جب لوگوں کو تعویذ گنڈوں سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذیں لیتے ہیں، جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا۔ (سورۂ حشر) جو رسول ﷺ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے۔ چاہے قرآن سے لکھا ہو یا غیر قرآن۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد

تعویذ اور گنڈہ دینے والوں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں۔ نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سے جاہل مسلمان کفار و مشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پہل کرتے ہیں۔ جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگ غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں۔ کہ مقصد حل ہو جانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگربتی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو تعویذ اور گنڈہ کے بہانے لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلتے ہیں۔ عام طور سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں۔ اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا۔ جب کہ وہاں کوئی نہ ہو۔ پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے؟ شعبدہ باز اور مکار ملّا لوگوں کے عقیدہ و مال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اور ان کے دین و دنیا کو برباد کردیتے ہیں۔ پھر وہ دردر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم وبصیرت عطا فرمائے۔ اور امت کو شرک وتوہمات کے دلدل سے نجات بخشے۔ آمین۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جارہی ہے۔ اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے۔ اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں۔ وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں۔ اور ناقص العلم بھی۔ وہ بھی اب توحید وشرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اسطرح کے مضامین پڑھکر دکھ ہوتا ہے۔ اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جارہی ہے۔ اور شیطان لعین توحید وسنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضیٰ کا مضمون اس انداز سے شروع ہے جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے۔ اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کررہا ہے۔ اور تعویذ گنڈوں کی نہ صرف اشاعت کررہا ہے بلکہ تعویذ گنڈوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا ربّ العٰلمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذاتِ گرامی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں اور اسی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں۔ ان کی اگر مرضی نہ ہو تو انسان سانس بھی نہیں لے سکتا۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہے۔ بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہ مؤثر ہے وہ بھی

بلاریب شرک اور بدعقیدگی کا شکار ہیں۔ دوا ہو یا غذا۔ دعا ہو یا تعویذ ذات ہوں باری تعالٰی کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان دو شعروں میں واضح کرتا ہے۔

پہلا شعر تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے
ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو عاملین علم صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور و آگہی کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں لگے ہوئے ہیں انکا عقیدہ یہ ہے کہ تعویذ فی نفسہٖ اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے۔ اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب رب العٰلمین کی مرضی شاملِ حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے۔ اور شرک تو بہرحال شرک ہے۔ معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہوتی۔ پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گنڈوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کیلئے بہت ناکافی ہیں۔ ان ناقص دلائل سے تعویذ گنڈے ہرگز ہرگز ناجائز نہیں ہوتے۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے۔ جو شرک کے قبیل سے ہوں۔ اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد طلب کی گئی ہو۔ اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے جن میں مشرکانہ کلمات لکھے ہوں۔

دورِ رسول ﷺ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے۔ اس وقت سورۃ فاتحہ وغیرہ کا کا نقش کسی کے گلے میں نہیں تھا۔ اسی لئے سرکار دو عالم ﷺ نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا۔

لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اور بزعم خود یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ۔

صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں ناجائز سمجھتے تھے۔ چاہے قرآن لکھا گیا ہو یا غیر قرآن۔

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔

اگر فی الواقعہ صحابہ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ وہ آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہو۔ ناجائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہؒ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، حضرت مولانا امام غزالیؒ جیسے اساطین امت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں۔ اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے۔ اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم ان لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے۔ اور جن سے قلم میں روشنائی بھرنی بھی نہیں آتی۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں ان اداروں کے ذمہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کر رہے ہیں۔ جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیئے ہیں اس طرح کے دلائل مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں۔

اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے۔ لیکن ان کے نماز نہ پڑھنے اور روسے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہیں۔ اور ان کا علاج کرنا بے معنی ہے۔

نماز نہ پڑھنا ایک الگ خرابی ہے۔ اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا وہ بلا شبہ گناہ گار ہے۔ اور اللہ کا نافرمان ہے۔ لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہو جاتا۔ اگر عامل روحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بدنصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے پھر بھی کسی محترمہ کو اس کا مذاق اڑانے کا حق نہیں ہے۔ اور یہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے کہ عاملین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عاملین کا بھی مذاق اڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ جو عاملین عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے یا انہیں ورغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ لعین ہیں۔ اور وہ اپنے روحانی پیشے کے خود ہی غدار ہیں۔

لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کئے ہیں۔ تو ان کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا۔ ڈاکٹروں کی ہر برائی کس لئے برداشت کر لی جاتی ہے کیا ڈاکٹروں سے اس دنیا میں یا اُس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا۔؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل، حکیم ہوں یا وید۔ اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے۔ لیکن چند بُرے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد ایک ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا ظلم ہے۔ اور ظلم شرک کے بعد سب سے گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دار العلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں۔ اور جو دار العلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے تھے۔ وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک لے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول وضوابط ہیں۔ جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دینا و آخرت کی فلاح وبہود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے اکابرین نے ان حقائق کی تشریح وتوضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔

اور ان کے فوائد بیان کئے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات نظر بد، سحر زدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ہیں۔ خود آنحضور ﷺ کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے واقعات احادیث میں موجود ہیں۔ (بحوالہ رموز مقطعات، صفحہ ۱۴)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسنؒ صاحب کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ایسے موضوعات میں ایک معروف متبول موضوع۔ قرآن پاک کی مختلف آیات وکلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات ومشکلات میں ان کا استعمال اور ان کے وہ بیش بہا اثرات وفوائد ہیں جس کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہو رہا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبد الرحمٰن صاحب قاضی شریعت دار القضاء دہلی فرماتے ہیں۔

قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء ورحمت بھی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا میاب علاج بھی ہے۔

حضرت شاہ عبد القادرؒ موضح القرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں۔ دل کے شبہات اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضور ﷺ پر جادو کر دیا تھا۔ جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہوگئی تھی۔ ان اثرات کو دور کرنے کیلئے معوذتین کا نزول ہوا۔ چنانچہ ان کو پڑھ کر دم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہوگئے۔

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام میں جھاڑ پھونک اور اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے۔ اس کو شرک سے تعبیر کرنا ان ہی لوگوں کی کا شیوہ ہوسکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلے میں سینکڑوں جلیل قدر علماء اور حضرات صوفیاءِ کرام نے مختلف انداز میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں۔ اور تعویذات کی حقانیت پر سینکڑوں کتابیں قلم بند کی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوفاق اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں۔ اور بعض نقوش اعداد پر۔

امام احمد بونیؒ کی شمس المعارف ولطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے۔ جو امت کی خدمات جلیلہ کے لئے لکھی گئی

تھی۔ اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے ان حضرات کے علاوہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبد الغنیؒ، حضرت شاہ عبد العزیزؒ، حضرت شاہ عبد القادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ، حضرت مفتی عزیز الرحمٰنؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، جیسے اکابر نے حروف اور اعداد پر مشتمل آیاتِ قرآنی کے تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک کا درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اس کی توقع کرنا بھی محال تھا۔

تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بدعقیدگیاں اور جو عیاریاں سامنے آرہی ہیں ان کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے۔ جو لوگ روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو کر گلی گلی دھونی رچا کر بیٹھے ہیں۔ اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اور ان کے ایمان کو بھی خراب کر رہے ہیں۔ ان کے لتّے لینے چاہئیں۔ لیکن سرے سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے ایک لحہ ضائع کئے بغیر بھی توبہ کرنی چاہئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب علم صحیح رکھنے والوں نے تعویذ گنڈوں کے فن سے آنکھیں موندلیں تو پھر ایک سے ایک بڑا جاہل اس میدان میں کود گیا۔ اور اس نے اپنی من مانیوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ اور ان کی جیبیں بھی کاٹیں۔

ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہار برأت کرتے ہیں۔ جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ نہ ان کا کردار درست ہے۔ نہ انداز گفتگو۔ انہیں دین اسلام سے اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے۔ اور یہ سب لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور موقعہ مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بھی بہت برا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی برائی کی وجہ سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اور آیات قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصہ شرک باور کرانا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عاملین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عاملین سماج میں دندناتے رہیں گے۔ مخالفت ان لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کی مخالفت کرنیکے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاٹھی اٹھا کر گھر سے نکل کھڑے ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے۔ اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم کے لوگ آپ کی کمر تھپتھپادیں تو بھی آپ کو دین و دنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

عائشہ صاحبہ سے ہماری بطور خاص اور از راہِ خلوص یہ گذارش ہے کہ اس طرح کے مضامین لکھنے سے بہت زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ ہانڈی چھولہے کی ذمہ داری سنبھالیں۔ اور لکھنے لکھانے کا شوق پورا ہی کرنا ہے تو اس طرح کے امور پر طبع آزمائی نہ کریں۔ آپ کا یہ مضمون جس کو آپ نے ایک شاہکار سمجھ کر قارئین کے لئے پیش کیا ہے یہ آپ کی قابلیت اور علمی اوقات کی قلعی کھول رہا ہے۔ آپ نے جو روایات بیان کی ہیں وہ سب محل نظر ہے سرکار دوعالم ﷺ کی طرف غلط باتیں منسوب کرنا بہت بڑا ظلم ہے۔ خدا کے لئے آئندہ احتیاط برتیں۔

ہمیں امید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی۔ اگر تشفی نہ ہوئی ہو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا ہے۔ اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے۔ اور ہماری خواہش یہی ہے کہ اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

☆☆☆

اعلان

روحانی ڈاک کے کالم میں حصہ لینے کے لئے خط کو مختصر اور صاف صاف لکھیں۔ انشاء اللہ بروقت آپ کو جواب ملے گا۔ کبھی مایوسی نہیں ہوگی۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا، ابوالمعالی، دیوبند۔

جادو جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کی غیر عالمانہ مخالفت کا جائزہ

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

یہ مضمون ماہ نامہ طلسماتی دنیا جنوری 1994ء میں شائع ہوا تھا عوام کی افادیت کی وجہ سے اس کو پھر ایک بار چھاپا جارہا ہے۔ (حسن الہاشمی)

حیدرآباد سے شائع ہونے والے "ماہ نامہ الحق" کی اشاعت ہمارے سامنے ہے اس میں جادو کو بے اثر اور بے حقیقت ثابت کرنے کے ساتھ جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کی پرزور مخالفت کی گئی ہے۔ کسی بھی مسئلہ کی پرزور مخالفت فی نفسہ معیوب نہیں کہلاسکتی اگر وہ معرف طرز فکر اور معقول دلائل سے آراستہ ہو، لیکن اگر طرز فکر کے نام پر غبار سادہ لوحی اور دلائل کے نام پر تک بندیوں کا طومار کاغذ پر بکھیر دیا گیا ہو تو پھر پرزور مخالفت تو درکنار معمولی درجہ کا اختلاف اور جھڑپیں بھی اس قابل نہیں ٹھہر سکتیں کہ کوئی فہیم انسان انھیں گوارہ کرسکے۔

ماہنامہ الحق والوں نے اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے دلائل کا جو ڈھیر لگایا ہے وہ ریت کی دیوار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا، اور ہمارے نزدیک اس لائق بھی نہیں ہے کہ باقاعدگی کے ساتھ اس کارد کیا جائے، لیکن طلسماتی دنیا کے ایک کرم فرما کی خواہش وفرمائش کا احترام کرتے ہوئے ہم طوعاً، کرھاً، اس مضموع پر قلم اٹھارہے ہیں۔ اور اس مضمون کا رد کرنے کی ٹھان چکے ہیں جس کے نسوانی دلائل کسی بھی طور پر قابل التفات نہیں ہیں حق والوں کی کسی بات پر گرفت کرنے سے قبل ہم بطور تمہید یہ عرض کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ تعویز گنڈوں کے نام پر جو مکر وفریب اور دھاندلی پورے معاشرے میں بکھری ہوئی ہے اس کے ہم بھی سخت مخالف ہیں۔ تعویز گنڈوں کی اونچی اونچی دکانیں اور لمبے چوڑے کاروبار جو شہر در شہر گاؤں در گاؤں گلی در گلی وجود میں آچکے ہیں اس سے ہم بھی برگشتگی وبے زاری کا اظہار کرتے ہیں اور ان عوام وخاص کا ہم ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں کہ جو تعویز گنڈوں کی زلف گرہ گیر کے کچھ اس طرح اسیر ہوکر رہ گئے ہیں کہ جب قید حیات سے نجات ملے گی تب ہی اس زلف گرہ گیر سے بھی چھٹکارا حاصل ہوگا ورنہ چھٹکارے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ایسے تمام لوگو کا حال یہ ہے کہ سر کے درد کو یہ او پری اثر کا نام دیتے ہیں۔ ٹانگ میں اگر موچ آجائے تو یہ کج فکرے یہ یقین کر بیٹھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرادیا ہے۔ میاں بیوی کی تکرار جہاں ذرا طویل وعریض ہوئی تو یہ یقین کرلیا جاتا ہے کہ ہونہ ہو کسی نے گھر میں تعویز گاڑ دئے ہیں۔ بالاتفاق دو چار روز جسم کے کسی حصے میں درد ہوجائے تو پھر یہ تصور قائم ودائم ہوجاتا ہے کہ حضرت آسیب جسم کے کسی حصہ میں حلول کرچکے ہیں۔ یہ سب باتیں یقیناً قابل گرفت ہیں۔ لیکن ان خرافات کو آڑ بنا کر تعویز گنڈوں کی کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑنا دین ودانش سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے مترادف ہے۔ یہ تنقید نہیں کوری تنقیص ہے جس میں کچھ عقل زدہ لوگ بری طرح مبتلا ہیں۔

کسی دنیا مین اگر ایسے وہمی لوگ پیدا ہوجائیں جو طبیعت کے معمولی اضمحلال کو بوارض خیال کرنے لگیں، اور اسی طرح کی معمولی سستی اور تھکان کو علت عظمیٰ سمجھ کر طبیبوں کا ناک میں دم کردیں تو مزاج پرسی ان ہی وہمیوں کی ہونی چاہئے نہ کہ یہ سارا نزلہ علاج وتشخیص پر بہہ جائے اور اطباء کے خلاف نعرے بلند کئے جانے لگیں۔

دیکھا جائے تو اصل خرابی تعویز گنڈوں میں نہیں بلکہ اس افراط میں ہے کہ تعویز گنڈوں پر یقین رکھنے والے جس کا شکار ہوکر رہ گئے ہیں، اور سوچا جائے تو صرف ایک تعویز گنڈوں کا معاملہ ہی لے دے کے ایسا نہیں ہے کہ جہاں افراط کی گھنگھور گھٹائیں لہرارہی ہوں بلکہ

اور بھی ہزاروں مسائل ہیں کہ جن میں امت مسلمہ افراط وتفریط میں بری طرح ملوث ہے۔

اعتدال اور توسط کے مبین راستہ کو جب بھی مسلمانوں نے ترک کیا ہے معاشرے میں فتنہ وفساد کی ریل پیل ہو کر رہی ہے۔ تعویز گنڈوں کے سلسلے میں بھی امت نے توسط کی راہ چھوڑ کر افراط کا جو راستہ اختیار کیا ہے وہ نامحمود بھی ہے اور مضرر ساں بھی ہے۔ لیکن صرف تعویز گنڈوں میں افراط وتفریط نامحمود اور مضرت رساں نہیں بلکہ افراط وتریط کا مظاہرہ اور اعتدال وتسط سے بیزاری جہاں جہاں بھی ہے وہاں وہاں مضرت ہے نامحمودیت ہے نقصانات ہیں۔

کچھ لوگ عدم تقلید کے سلسلے میں افراط کا شکار ہیں کچھ لوگ عبادات کرنے میں اعتدال کی ڈگر سے ادھر ادھر ہو گئے ہیں کچھ لوگ اور دوسرے معاملات میں افراط وتفریط کے زر خرید غلام بن کر رہ گئے ہیں، یہ سبھی لوگ اس قابل ہیں انھیں متنبہ کر کے افراط وتفریط کے خاردار راہوں سے واپس بلانے کی کوشش کی جائے تو اصل جرم افراط ہے نہ کہ تعویز گنڈوں سے عقیدت رکھنا اور جب اصل جرم افراط ٹھہرا تو پھر ماہنامہ الحق والے بھی اس جرم سے برالذمہ قرار نہیں پا سکتے اس لئے کہ انھوں نے تعویز گنڈوں کی مخالفت میں افراط سے کام لیا ہے، اور افراط بہر حال افراط ہے خواہ وہ کسی امر کی موافقت میں ہو یا مخالفت میں۔

الحق کی اس اشاعت خاص میں پہلا مضمون محمود قیصر صاحب کی فہم کاریوں کا نتیجہ ہے انھوں نے جادو پر تبرا کرتے ہوئے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ جادو کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں اور اگر حقیقت ہے تو صرف اتنی سی کہ دیکھنے والی آنکھیں متاثر اور متحیر ہو جاتی ہیں اور بس۔ مضمون کی ابتدائی سطور میں انھوں نے تعویز گنڈوں پر حملہ کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ چونکہ تعویذ گنڈے حقائق سے گریز کا رجحان پیدا کرتے ہیں اور مصائب ونوائب اور امراض وعلل کا مردانہ وار مقابلہ کرنے سے روکتے ہیں، لہذا ان کی قباحتوں کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے گویا کہ محمود صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بیماریوں کا علاج دراصل ایک طرح کی بزدلی اور کم ہمتی ہے، بلند ہمتی اور مردانگی تو یہ ہے کہ اگر بخار آئے تو آدمی اس سے بغل گیر ہوتا رہے اور اسے رفع دفع کرنے کے لئے علاج ومعالجہ کی طرف مائل نہ ہو یہ شوشہ چھوڑنے کے بعد انھوں نے سحر کو بے حقیقت اور بے اثر ثابت کرنے کے لئے آیات وروایات کے ساتھ جو کھلواڑ کیا ہے اب ذرا اسے بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔

اولاً محمود قیصر صاحب نے قرآن حکیم کی یہ تین آیتیں پیش کی ہیں۔

(۱) قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ. (۱۱۶اعراف)

(۲) قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى. (۶۶طٰہٰ)

(۳) فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى. (۶۷طٰہٰ)

ان آیات قرآنیہ کو نقل کرنے کے بعد محمود صاحب نے یوں گل فشانی کی ہے۔

سیاق وسباق کے تحت ان آیات قرآنی پر غور کیا جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ فرعون کے ماہر جادوگروں (سحار علیم) کی متحدہ کوشش حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں سوائے اس کے کچھ نہ تھی کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں دوڑتے ہوئے سانپوں کی طرح نظر آنے لگی تھیں، اور جادو کے ماہرین کی جماعت حضرت موسیٰ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکی۔

جہاں تک نقصان نہ پہنچانے والی بات ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اعجاز موسیٰ کے سامنے جادوگروں کی جادوگری ہیچ ہو کر رہ گئی تھی اور وہ موسیٰ کا بال بھی بیکا نہ کر سکے تھے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے کہ جادو اپنے اندر کوئی اثر نہیں رکھتا، بندوق کی گولی انسان کی جان لے لیتی ہے لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی موت واقع نہیں ہوتی تو کیا اس سے یہ نتیجہ برآمد کیا جا سکتا ہے کہ کارتوس میں حقیقتاً کوئی اثر ہوتا ہی نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا تھا، لیکن آگ ان کے جسم میں معمولی درجہ کی سوزش بھی پیدا نہ کر سکی تو کیا اس واقعہ کو دلیل بنا کر یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آگ میں جلانے کی تاثیر سرے سے ہی نہیں اور اگر ہوتی تو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے ابراہیم کو جلا کر راکھ کر دیتے، صحیح اور قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ آگ ہو یا آدمی، کارتوس ہو یا جادو ان میں سے کوئی بھی چیز خداوند عالم کی رضا کے بغیر کسی کو گزند پہنچا ہی نہیں سکتی۔

موسیٰ علیہ السلام کو جادوگروں کی جماعت اگر کوئی نقصان نہ

پہنچا سکی تو اس کا سیدھا سادا مطلب صرف یہ تھا کہ اللہ کی قدرت موسیٰ کا ساتھ دے رہی تھی اور اللہ کی قدرت کے آگے نہ جادو کی کوئی حقیقت تھی نہ فرعون کے لاؤلشکر کی۔ ان آیات سے یہ استدلال کرنا غلط در غلط ہے کہ جادو اپنے اندر کوئی تاثیر نہیں رکھتا ہے۔ اور ایک بے اثر اور بے حقیقت چیز ہے محمود صاحب نے یہ لکھ کر مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے کہ جادو گروں کی متحدہ کوشش بجز اس کے تھی ہی کیا کہ ان کی لاٹھیاں اور رسیاں موسیٰ کو اور تمام تماشہ بین کو دوڑتے ہوئے سانپ محسوس ہونے لگیں۔

محمود صاحب نے تو یہاں بلا وجہ خامہ فرسائی کی زحمت کی ہے۔ قرآن تو خود کہہ رہا ہے سَحَرُوْا اَعْیُنَ النَّاسِ یعنی ان جادوں گروں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا تھا۔ گویا جادوگروں نے صرف نظر بندی کی تھی ممکن تھا کہ وہ اس کے بعد بھی کچھ حرکت کرتے اور موسیٰ علیہ السلام کو مرعوب و مغلوب کر دیتے مگر خداوند قدوس نے موسیٰ کی مدد کی اور جس نظر بندی سے انھوں نے لوگوں کو متاثر کرنا چاہا تھا اسی نظر بندی کے ذریعہ انھیں سراسیمہ کر دیا گیا اور وہ مزید حرکتیں کرنے سے باز آئے، حیرت ہے کہ محمود صاحب نے منقولہ بالا آیات سے یہ مطلب کیسے نچوڑ لیا کہ جادو کی حقیقت فقط اتنی ہے کہ وہ انسان کی آنکھوں کو فریب اور دھوکا میں مبتلا کر سکتا ہے اپنے نچوڑے ہوئے اسی مطلب میں اور زیادہ تراوٹ پیدا کرنے کے لئے انھوں نے ذرا آگے چل کر ایک جگہ پھر یہ فرمایا کہ

"جادو کی حقیقت نظر بندی کے سوا کچھ اور نہیں، جادو سے انسان کی صرف نظر متاثر ہوتی ہے"

اور یہ بات ایسی بات ہے کہ کوئی بھی صاحب علم جس سے متفق نہیں ہو سکتا اور اگر اس فرمان سے متفق ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اسلاف کی آرا اور تفاسیر کو دریا برد کر دے اس لئے ان کی موجودگی میں محمود صاحب کی رائے صحت مند کہلانے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔

آیئے یہ بھی دیکھتے چلیں کہ قابل اعتماد مفسرین نے ان آیات کے ضمن میں کیا فرمایا ہے، اور سحر و نظر بندی کے سلسلے میں ان کی کیا رائے ہے، سورۂ اعراف والی آیت کے ضمن میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

"ساحرین فرعون نے اس وقت جو شعبدہ دکھلایا تھا اس میں فی الواقع قلب ماہیت نہیں ہوا بلکہ وہ محض تخییل اور نظر بندی تھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام اقسام سحر اسی میں منحصر ہوں" شاید انھوں نے یہ گمان کیا ہو کہ ہم اتنی ہی سی کارروائی سے موسیٰ کو دبا لیں گے اور کچھ گنجائش ملتی تو ممکن تھا کہ وہ اس سحر عظیم سے بڑا کوئی اور سحر اعظم دکھلاتے، مگر اعجاز موسوی نے ساحروں کو پہلے ہی مورچہ پر ہی مایوس کن شکست دے دی آگے موقعہ ہی نہیں رہا کہ مزید مقابلہ جاری رکھا جاتا۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اسی آیت کے ذیل میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ

اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سحر کا منتہا اتنا ہی ہے کہ نظر بندی ہو جاتی ہے بلکہ بعض انواع سحر سے تبدیل حقیقت ممکن ہے۔ (بیان القرآن)

صاحب روح المعانی کی رائے بھی ملاحظہ فرمالیجئے، انھوں نے اسی آیت کے ضمن میں سحر کے موضوع پر کلام فرماتے ہوئے یہ تفصیل پیش کی ہے۔

واستدل بالآية من قال كالمعتزلة ان السحر لاحقيقة له و انما هو مجرد تخييل و فيه الهم ونهم ان ارادو ان ماوقع في القصة من السحر كان كذلك مسلم والاية تدل عليه وان ارادوا ان كل سحر تخييل فممنوع والآية لا تدل عليه والذى ذهب اليه جمهور اهل السنة ان السحر اقسام وان منه مالا حقيقة اومنه ماله حقيقة

(روح المعانی جلد۹)

ویسے جمہور اہل سنت کی رائے کی رائے یہ ہے کہ سحر کی مختلف قسمیں ہیں ان میں سے بعض کی کچھ حقیقت نہیں (یعنی وہ صرف نظر کا فریب ہوتی ہے) اور بعض کی حقیقت ہے (یعنی وہ نظر کا فریب نہیں ہوتیں بلکہ وہ واقعات کی دنیا میں انکا تحقق ہوتا ہے اور وہ نفع و نقصان پہنچا سکتی ہیں) اس آیت کی تشریح میں اقوال تو اور بھی ایسے نقل کئے جاسکتے ہیں جن سے دو اور دو چار کی طرح جادو کی حقیقت کا اثبات ہو جاتا ہے مگر کیا فائدہ کاغذ سیاہ کرنے سے۔ ہمارے خیال میں تین قابل اعتماد تفسیروں کی رائے جاننے کے بعد اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ مزید تفاسیر کی ورق گردانی کی جائے، تفسیر کشاف، تفسیر بیضاوی خازن تفسیر مدارک وغیرہ تفاسیر میں سے کوئی بھی تفسیر ایسی نہیں ہے جس میں سحر کی حقیقت کا مذاق اڑایا گیا ہو اور محمود قیصر صاحب کی طرح جادو کو بے اثر ثابت کرنے کے لئے حقائق سے روگردانی کی گئی ہو۔

ذرا آگے چل کر محمود صاحب نے موضوع سے غیر متعلق قرآن کی

چند آیات نقل کی ہیں۔ اور اس کے بعد خالص فلسفیانہ انداز میں یوں لب کشائی کی ہے۔

''بلاشبہ یہ واقعات اس حقیقت کو واشگاف کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ہستی نافع وضار نہیں۔''

خدا جانے ان سے یہ کس نے کہدیا ہے کہ جادو بذات خود نافع وضار ہے۔ یہ تو ایک ظاہری بات ہے کہ ہر معاملہ میں کارساز حقیقی خدا ہی ہوتا ہے، خدا کی ایماء اگر شامل حال نہ ہو تو دنیا کی کوئی چیز نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ نقصان یہی حال جادو کا بھی ہے وہ بھی خدا کی مرضی کے بغیر اپنا کوئی اثر نہیں قائم نہیں کرسکتا، تاہم اگر دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہوں جو بذات خود جادو کو نافع اور ضار سمجھتے ہوں تو پھر ان کے کافر و مشرک ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک جادو ہی کی کیا تخصیص دنیا کی کسی بھی چیز اور کسی بھی ہستی کے بارے میں کسی انسان کا یہ تصور کہ وہ بذاتِ خود نفع اور نقصان پہنچا سکتی ہے اس کے کافر و مشرک ہونے کے لئے کافی ہے۔

الف اگر اس خام خیالی میں مبتلا ہے کہ آنحضور ﷺ یا حضرت علیؓ مختار کل اور مشکل کشا ہیں تو اس کے مشرک اور کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

جیم اگر اس عقیدے کا شکار ہے کہ بزرگان دین بذات خود ہر قسم کا نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں تو اس کے بھی غیر مومن ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

دال اگر یہ دعوا کرتا ہے کہ آگ اللہ کے اذن کے بغیر بھی جلا ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تو اسے بدعقیدہ کہے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ تو پھر آخر ایک جادو کے بارے میں یہ فرمادینا کیا معنی رکھتا ہے کہ وہ بذات خود نافع وضار نہیں ہے بلکہ نافع وضار تو یقیناً صرف قدرتِ خداوندی ہے۔؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جادو کی حقیقت کے بارے میں علماء کا اختلاف چلا آرہا ہے۔ بعض لوگ اس کی حقیقت کو تسلیم کرنے میں تذبذب کا شکار ہیں جب کہ اکثریت شدت سے اس بات کی قائل ہے کہ جادو اپنے اندر حقیقت بھی رکھتا ہے اور اثرات بھی۔ روح المعانی کی عبارت ہم ابھی نقل کرچکے ہیں اس میں بالصراحت فرمادیا گیا ہے کہ جمہور علماء جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے جادو کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔

بلاشبہ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے کہ بندوق کی گولی اور ہوائی جہاز سے گرنے والے بم کی طرح جادو کا مؤثر ہونا بھی اللہ کے اذن کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مگر جو چیز ہزارہا سال سے انسان کے تجربے اور مشاہدے میں آرہی ہو، اس کے وجود کو جھٹلا دینا محض ایک ہٹ دھرمی ہے۔ (تفہیم القرآن جلد ششم)

اس سلسلے میں مولانا حفظ الرحمنؒ یوں رقم طراز ہیں۔ جمہور علماء اہل سنت کی یہ رائے ہے کہ سحر واقعی ایک حقیقت اور مضر رساں اثرات رکھتا ہے حق تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح مضر اثرات دکھلائے ہیں جس طرح زہر میں یا دوسرے نقصان رساں ادویہ میں۔ (قصص القرآن جلد اول)

علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں ابوعبداللہ قرطبی کا..... قول نقل کیا ہے کہ ہمارے نزدیک سحر حقیقت ہے اور واقعتاً ایک شئے ہے پروردگار اس کے ذریعہ سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ فتح الباری کی دسویں جلد میں حافظ حجر عسقلانیؒ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

واختلف فی السحر فقیل هو تخییل فقط ولا حقیقة له وهذا اختیار ابی جعفر الاستر ابادی من الشافعیة و ابی بکر الرازی من الحنفیة وابن حزم الظاهری وطائفة قال النووی والصحیح ان له حقیقة وبدقطع الجمهور وعلیه عامة العلماء.

ترجمہ: اور سحر کے بارے میں اختلاف ہے کہ بعض نے کہا کہ وہ بس تخیل ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں اور اسی رائے کو اختیار کیا ہے ابوجعفر شافعی اور ابوبکر رازی حنفی نے اور ابن حزم ظاہری اور ایک چھوٹی سی جماعت کی بھی یہی رائے ہے۔ نووی فرماتے ہیں کہ صحیح بات یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ثابتہ ہے اور جمہور علماء کا قطعیت کے ساتھ یہی رائے اور یہی مسلک ہے عام علماء کا۔

ہمارے خیال میں یہ تفصیل سمجھانے کے لئے کافی ہے کہ سحر صرف خام خیالی اور نظر بندی کا نام نہیں بلکہ سحر کی ایک مسلمہ حقیقت ہے اور سحر کے ذریعے نفع بھی پہنچایا جاسکتا ہے اور نقصان بھی پہنچایا جاسکتا ہے، لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ جو تفصیل ہمارے لئے اور تمام قارئین کے لئے کافی ہوا ہے محمود نصیر صاحب بھی اپنے لئے کافی سمجھیں۔ لہٰذا دل چاہتا ہے کہ کچھ تفصیل اور پیش کردی جائے۔ ممکن ہے کہ اس تفصیل پر نظر ڈالنے کے بعد وہ ان خیالات سے رجوع کرلیں جو اہل سنت کے خیالات سے

متصادم نظر آتے ہیں۔

جادو کو برحقیقت اور پراثر ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس سب سے بڑی دلیل بخاری کی وہ روایت ہے جس میں آنحضورﷺ پر جادو کئے جانے اور جادو ہوجانے کی خبر دی گئی ہے، یہ روایت حضرت عائشہؓ، حضرت زید ابن ارقمؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے۔ اور اس روایت کو مختلف سندوں کے ساتھ بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، احمد عبدالرزاق حمیدی ابن سعد طبرانی، بیہقی، حاکمؒ وغیرہ جیسے قابل اعتماد محدثین نے نقل کیا ہے۔ اس روایت کے ہوتے ہوئے جادو کی حقیقت وتاثیر کا انکار عین دوپہر میں سورج کے انکار کے مترادف ہے۔ روایت یہ ہے۔

عن عائشةؓ قالت سحر رسول الله ﷺ رجل من بني زريق يقال له لبيدبن الاعصم حتى كان رسول الله ﷺ يخيل اليه انه يفعل الشئ وما فعله حتى اذا كان ذات يوم او ذات لية وهو عندي لكنهٗ دعا ودعاثم قال يا عائشه اشعرت ان الله افتاني فيما استفيته فيه اتاني رجلان فقد احمد هما عند راسي ولآخر عندرجلي فقال احد هما لصاحبة ماوجبع الرجلي ؟ قال مطعوب قامن طبه قال لبيد بن الاعصم قال في اى شئ قال في مشط ومشاطه وجب طلع نخلة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذي اراوان فاتاها. رسول الله ﷺ في انا س من اصحابه فجاء فقال عائشه كانّ ماء هانقاعة الهناء او كان رؤس نخلها روس الشياطين فقلت يا رسول ﷺ عليه وسلم افلا استخرجهٗ قال فدعاني الله فكرٰهت الثور على الناس فيه شرافامر بها فد فنت (بخاری)

حضرت عائشہؓ راوی ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہﷺ پر لبید ابن عاصم نامی شخص نے جادو کیا اس سے آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ جس کام کو آپﷺ نے نہ کیا ہوتا اس کو کرنے کا گمان ہوجاتا۔ ایک دن یا ایک رات آپ میرے پاس تھے۔ لیکن دعا کرتے رہے۔ اس پر آپﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بتادیا ہے جو میں نے معلوم کرنا چاہا تھا، میرے پاس دو شخص آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے پوچھا کہ اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے والے شخص نے پوچھا کہ جادو کیا کس نے ہے۔ دوسرے شخص نے کہا لبید ابن عاصم نے۔ پہلے والے شخص نے پوچھا کہ جادو کس چیز پر کیا گیا ہے، دوسرے نے جواب دیا کہ کنگھی، سر کے بال اور تروتازہ کھجور کے خول میں۔ پہلے نے دریافت کیا یہ چیزیں ہیں کہاں؟ دوسرے نے جواب دیا کہ زرداں کے کنویں میں۔ پھر رسول اللہﷺ چند صحابہؓ کے ساتھ اس کنویں کے پاس پہنچے۔ پھر واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عائشہ! کنویں کا پانی مہندی کے نچوڑ کی طرح سرخ ہوگیا ہے اور اس کنویں کے پاس والے درخت کا سر شیطان کے سروں کی مانند تھا، قلت یا رسول اللہ، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہﷺ کیا میں اس کی تحقیق نہ کروں؟ آپﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے عافیت دے دی اس لئے میں نے برا محسوس کیا کہ لوگوں میں اس کی برائی پھیلاؤں۔ پھر آپﷺ نے اس کنگھی کو دفن کرنے کا حکم دیا اور وہ دفن کردی گئی۔

جمہور علما اور مفسرین اس بات کے قائل ہیں کہ آں حضرتﷺ پر جادو کیا گیا تھا۔ اور اس کے دفاع کے لئے "معوذتین" نازل کی گئی تھیں۔ ان کے ورد سے اللہ نے آپ کو جادو کے اثرات سے نجات عطا فرمائی۔ لیکن روایتی دانش مندوں کا خیال یہ ہے کہ آنحضرتﷺ پر جادو کا اثر امر محال ہے۔

اور محمود قیصر صاحب جیسے ارباب فہم کا تصور یہ ہے کہ جادو کی کوئی حیثیت نہیں خواہ حدیث سے ثابت ہو یا قرآن سے۔ ایسے فہیم اور دانش مند لوگ دراصل اپنے توہمات و مفروضات کے کچے دھاگوں میں اس درجہ جکڑے ہوئے ہیں کہ انہیں ہر حقیقت وہم اور ہر سچائی خیال خام محسوس ہوتی ہے آنحضورﷺ پر جادو کا اثر نہ خلاف عقل ہے اور نہ منافی نبوت لیکن کیا کہا جائے دنیا میں کچھ ایسے ضرورت سے زیادہ سمجھدار اور محتاط لوگ موجود ہیں کہ جو نہ حقائق کو مانتے ہیں۔ اور نہ صحابہ کرام جیسے احتیاط پسندوں کی بات کو ایسے لوگوں کے نزدیک ہر وہ چیز وہم ہے جسے وہ وہم سمجھ لیں۔ اور ہر وہ چیز بروجود ہے جسے وہ بروجود خیال کریں۔

جو حضرات حضورﷺ پر جادو کے اثرات کو نہیں مانتے ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جن حقائق و واقعات کو بیان فرمایا ہے کیا وہ غلط ہیں؟

کیا اللہ کی کتاب کے مقابلہ میں تاریخ و روایات کی صحت کو مانا جاسکتا ہے؟ جن کو ہمارے ہی طرح کے انسانوں

نے مرتب وجمع کیا ہے؟ (صفحہ ۹)

کاش کوئی محمود صاحب کے کانوں میں یہ بات ڈال دے کہ محترم قرآن حکیم ان پر براہِ راست نازل نہیں ہوا بلکہ یہ قرآن ان ہی لوگوں کی توسط سے آپ تک پہنچا ہے جنھیں وہ اپنے جیسا انسان کہہ کران کے مقام کو گھٹانے کی کوشش فرمارہے ہیں۔ صحابہ کرام اس اعتبار سے یقیناً محمود صاحب جیسے تھے کہ ان کے بھی محمود صاحب کی طرح ایک ناک تھی دو کان تھے۔ دو آنکھیں تھیں۔ دو ٹانگیں تھیں، دو ہاتھ تھے۔ ایک پیٹ تھا۔ وغیرہ۔ لیکن کیا اخلاق وکردار احتیاط وتقویٰ، اور ایمان ویقین کے اعتبار سے بھی وہ محمود یا حسن جیسے لوگ تھے۔ کیا ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ کوئی تفاوت نہیں۔ مغالطہ دہی کی انتہا ہے کہ محمود صاحب نے صحابہ کرام کو اپنا جیسا انسان کہہ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ احادیث کا ذخیرہ قابلِ اعتبار نہیں۔ لیکن مغالطہ دیتے وقت وہ یہ بھول گئے۔ کہ قرآن حکیم لوحِ محفوظ سے براہِ راست ان پر نازل نہیں ہوا بلکہ یہ آنحضور ﷺ پر اترا اور صحابہ کرام ہی کے واسطے سے ساری دنیا تک پہنچا۔ اگر صحابہ کرام کی بیان کردہ احادیث ناقابلِ اعتبار ہیں تو پھر اس قرآن ہی کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے جسے ہم اللہ کی کتاب سمجھ کر سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ اس کے ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ کیوں ہے کہ برحق ہے۔ کیا خداوند عالم نے براہِ راست ہمارے دلوں میں اس کی حقانیت کے ثبوت پیدا کردئے ہیں۔ کیا جبرائیل امین نے ہماری کنڈیاں کھٹ کھٹا کر فرداً فرداً یہ اطلاع دی تھی کہ جس کتاب کو ہم خدا کی کتاب سمجھتے ہیں وہ واقعی خدا کی کتاب ہے اور واقعی اس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ برحق ہے۔ ظاہر ہے کہ نہیں بلکہ اس کو برحق سمجھنے کی ایک ہی دلیل ہمارے پاس ہے۔ اور وہ یہ کہ جن مبارک ہاتھوں سے یہ ہم تک پہنچا ہے۔ وہ دین اور روایات کے معاملہ میں سرتا پا "احتیاط" کہلانے کے مستحق تھے۔ دین کی باتیں نشر کرنے کے معاملہ وہ جتنے محتاط تھے، اتنا محتاط کوئی مسلمان چودہ سو سال میں نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ان کے بارے میں یہ فرمادینا کہ وہ ہماری طرح کے انسان تھے۔ فریب خوردگی۔ بےہودگی اور جہالت فاحشہ!!

محمود قیصر صاحب دراصل یہ فیصلہ کرچکے ہیں کہ وہ جادو اور اس کی حقیقت کو غلط ثابت کرکے رہیں گے خواہ ایسا کرنے کے لئے انھیں عقائد کی بنیادیں ڈھانی پڑ جائیں۔ اسی چکر میں آکر انہوں نے احادیث پر اپنی دانش مندی کا آرا چلادیا ہے اور اپنے قارئین پر یہ تاثر چھوڑنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن میں جادو کی حقیقت کا انکار کیا گیا ہے۔ اور صحابہ کرام یعنی ہم جیسے انسان چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ جادو برحق ہے اور اس کا وجود امرِ واقعہ ہے۔ حالانکہ قرآن حکیم میں کسی بھی جگہ جادو اور اس کے اثر کو بےحقیقت نہیں کہا گیا ہے۔ ہم محمود صاحب سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت سے یہ ثابت کریں کہ جادو قطعاً بےاثر ہوتا ہے۔ اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔

موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جا ساحرین آئے تھے انکے ایک کرتب کو ثبوت بنا کر یہ یقین کر بیٹھنا کہ جادو کی حقیقت نظر بندی کے سوا کچھ نہیں نا سمجھی ہے، یہ تو بالکل ایسا ہی ہوگیا جیسے اثرات بیماری کا مخالف دردِ سر سے دوچار ہونے کے بعد یہ ثابت کرنے کی فکر میں اٹھ کھڑا ہو کہ بیماری کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ سر دکھنے لگتا ہے۔ ایک عام سی بات ہے کہ بیماری کا لفظ تمام بیماریوں پر محیط ہوتا ہے۔ درد سر بھی، تپ دق پر بھی کھانسی نزلہ پر بھی چیچک اور کینسر پر بھی۔ گویا کہ بیماری کا لفظ بول کر سبھی بیماریاں مراد لی جاسکتی ہیں۔ اب اگر کوئی شخص دردِ سر کے بارے میں یہ خیال کر بیٹھے کہ بس بیماری کا کل جغرافیہ یہ ہی ہے، تو بالکل ایسا ہی ہوگا کہ جیسے محمود قیصر صاحب نظر بندی اور شعبدہ گری کو کل جادو سمجھ بیٹھے ہیں۔

قابلِ تعجب بات یہ ہے کہ محمد نعیم الدین جیسے لوگ، جو آنحضور ﷺ کو نور کی مخلوق سمجھتے ہیں جادو کے قائل تھے اور اس حقیقت کو تسلیم کرتے تھے کہ، نبی کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور آپ پر اس کا زبردست اثر ہوا تھا، اور آپ ﷺ اس کے اثر سے نہ صرف پریشان ہوتے بلکہ مسلسل اس سے نجات پانے کی دعائیں کیا کرتے تھے، چنانچہ احمد رضا خاں صاحب کے ترجمہ پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

لبید ابن اعصم یہودی نے اور اس کی بیٹیوں نے حضور ﷺ پر جادو کیا اور حضور ﷺ کے جسم مبارک اور اعضائے ظاہرہ پر اس کا اثر بھی ہوا۔

اعضائے ظاہرہ کی قید تو یہاں بلاوجہ لگادی گئی ہے، صحیح بات تو یہ ہے کے حضور انور ﷺ کا ذہن بھی جادو سے متاثر تھا، البتہ آپ کا عقیدہ اور آپ کی قوت جادو کے اثر سے بالکل محفوظ تھی۔ روایات میں آپ ﷺ کے بارے میں یہ آتا ہے کہ جن دنوں آپ جادو کے زیر اثر تھے ان دنوں آپ اکثر کاموں کے بارے میں مغالطہ اور نسیان کا شکار ہوجاتے تھے۔ جن کاموں کو نہ کیا ان کے بارے میں یہ گمان ہوتا تھا کہ میں انہیں

کر چکا ہوں، بعض اوقات یہ بھی ہوا کہ ازواج مطہرات سے خلوت نہیں کی۔ لیکن یہ وہم ہورہا ہے کہ خلوت کر چکا ہوں۔

اس قسم کی باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کا حافظہ بھی جادو کی لپیٹ میں تھا، البتہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کا ایمان کلیتہً محفوظ تھے، انہیں کوئی آنچ نہیں آئی تھی، کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس زمانہ میں آپ ﷺ نے قرآن کو غلط سلط انداز میں پڑھا ہو۔ یا آپ ﷺ کی زبان پر ناروا باتیں آئی ہوں۔ یا کوئی حرکت آپ ﷺ سے اس طرح کی سرزد ہوئی ہو جو دین وشریعت کے خلاف پڑتی ہو لہٰذا یہ وہم کرنا درست نہیں ہے کہ مسحور ہونے کی حالت میں آپ کی نبوت بھی ضرور متاثر ہوئی ہوگی۔

اس واقعہ جادو کو مولانا مودودی نے بڑی تفصیل کے ساتھ بایں الفاظ بیان کیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے بعد جب نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو محرم ۷ھ میں خیبر سے یہودیوں کا ایک وفد آیا۔ اور ایک مشہور جادوگر لبید بن اعصم سے ملا جو انصار کے قبیلہ بنی زریق سے تعلق رکھتا تھا[1]۔ ان لوگوں نے ان سے کہا کہ (محمد ﷺ) نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ تمہیں معلوم ہے، ہم نے ان پر بہت جادو کرنے کی کوشش کی مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اب ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ کیوں کہ تم ہم سے بڑے جادوگر ہو۔ یہ تین اشرفیاں حاضر ہیں۔ انہیں قبول کرو، اور محمد ﷺ پر ایک زور کا جادو کرو۔

اس زمانے میں حضور ﷺ کے یہاں ایک یہودی لڑکا خدمت گار تھا، اس سے ساز باز کر کے ان لوگوں نے حضور ﷺ کی کنگھی کا ایک ٹکڑا حاصل کر لیا۔ جس میں آپ ﷺ کے موئے مبارک تھے، ان ہی بالوں اور کنگھی کے دندانوں پر جادو کیا گیا۔

بعض روایات میں یہ ہے کہ اس کی بہنیں اس سے زیادہ جادوگرنیاں تھیں، ان سے اس نے جادو کروایا تھا۔ بہرحال ان دونوں صورتوں میں سے جو بھی صورت ہو، اس جادو کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف[2] میں رکھ کر لبید نے زریق کے کنویں ذروان یا ذی اذوان نامی کی تہ میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا۔

اس جادو کا اثر نبی ﷺ پر ہوتے ہوتے پورا ایک سال لگا، دوسری ششماہی میں کچھ تغیر مزاج میں محسوس ہونا شروع ہوا، آخری چالیس دن سخت اور آخری تین دن زیادہ سخت گزرے، مگر اس کا زیادہ سے زیادہ جو اثر جو حضور ﷺ پر ہوا وہ بس یہ تھا، کہ آپ ﷺ گھلتے جارہے تھے۔ کسی کام کے متعلق خیال فرماتے کہ وہ کر لیا ہے، مگر نہیں کیا ہوتا تھا، اپنی ازواج کے متعلق خیال فرماتے کہ آپ ان کے پاس گئے ہیں۔ مگر گئے نہیں ہوتے تھے۔ اور بعض اوقات آپ کو اپنی نظر پر بھی شبہ ہوتا تھا کہ کسی چیز کو دیکھا ہے مگر نہیں دیکھا ہوتا تھا۔

یہ تمام اثرات آپ ﷺ کی ذات تک محدود رہے حتیٰ کہ دوسرے لوگوں کو یہ تک معلوم نہ ہوسکا کہ آپ پر کیا گزر رہی ہے۔ رہی آپ کی نبی ہونے کی حیثیت تو اس میں آپ ﷺ کے فرائض کے اندر کوئی خلل پیدا نہ ہونے پایا، کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ اس زمانے میں آپ قرآن کی کوئی آیت بھول گئے ہوں، یا کوئی آیت آپ ﷺ نے غلط پڑھ ڈالی ہو یا اپنی صحبتوں میں اور اپنے وعظوں اور خطبو میں آپ ﷺ کی تعلیمات کے اندر کوئی فرق واقع ہوگیا ہو۔ یا کوئی ایسا کام وحی کی حیثیت سے پیش کر دیا ہو، جو فی الواقع آپ ﷺ پر نازل نہ ہوا ہو، یا نماز آپ ﷺ سے چھوٹ گئی ہو اور اس کے متعلق بھی آپ ﷺ نے سمجھ لیا ہو کہ پڑھ لی ہے مگر نہ پڑھی ہو، ایسی کوئی بات معاذ اللہ پیش آجاتی تو دھوم مچ جاتی، اور پورا ملک عرب اس سے واقف ہوجاتا کہ نبی کو کوئی طاقت چت نہ کرسکی تھی۔ اسے ایک جادوگر کے جادو نے چت کر دیا۔

لیکن آپ کی حیثیت نبوت اس سے بالکل غیر متاثر رہی، اور صرف اپنی ذاتی زندگی میں آپ اپنی جگہ اسے محسوس کر کے پریشان تھے، کہ آپ ﷺ نے بار بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اسی حالت میں نیند آگئی، یا غنودگی طاری ہوئی، اور پھر آپ ﷺ نے بیدار ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے جو بات اپنے رب سے پوچھی تھی، وہ اس نے مجھے بتا دی ہے، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ وہ کیا

---

[1] بعض روایوں نے اسے یہودی کہا ہے، اور بعض نے منافق، اور یہودی کا حلیف۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ وہ بنی زریق میں سے تھا، اور یہ سب کو معلوم ہے کہ بنی زریق یہودیوں کا کوئی قبیلہ نہ تھا، بلکہ خزرج میں سے انصار کا ایک قبیلہ تھا، اس لئے یا تو وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اہل مدینہ سے یہود ہو گئے تھے، یا یہود کا حلیف ہونے کی بنا پر بعض لوگوں نے اسے بھی یہودی شمار کر لیا۔ تاہم اس کے لئے منافق کے الفاظ استعمال ہونے سے پہلے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر وہ مسلمان بنا ہوا تھا۔

[2] ابتداء میں کھجور کا خوشہ ایک غلاف کے اندر ہوتا ہے اور نر کھجور کے غلاف کا رنگ انسان کے رنگ سے ملتا جلتا ہوتا ہے اور اس کی بو انسان کے مادہ منویہ کے جیسی ہوتی ہے

بات ہے؟ آپ نے فرمایا دو آدمی (یعنی فرشتے دو آدمی کی صورت میں) میرے پاس آئے ایک سرہانے کی طرف تھا اور ایک پائنتی کی طرف، ایک نے پوچھا انہیں کیا ہوا؟ دوسرے نے جواب دیا، ان پر جادو ہوا ہے، اس نے پوچھا کس نے کیا ہے؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے۔ پوچھا کس چیز میں کیا ہے؟ جواب دیا کنگھی اور بالوں میں ایک نر کھجور کے کوشے کے غلاف کے اندر۔ پوچھا وہ کہاں ہے؟ جواب دیا بنی زریق کے کنویں ذیاردان (یا ذروان) کی تہ کے پتھر کے نیچے ہے۔ پوچھا اس کے لئے کیا جائے؟ جواب دیا کہ کنویں کا پانی سونت دیا جائے اور پھر پتھر کے نیچے سے اسے نکالا جائے، اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت زبیر کو بھیجا، ان کے ساتھ جبیر بن ایاسؓ الزرقی اور قیسؓ بن الزرقی (یعنی بنی زریق کے یہ دو اصحاب) بھی شامل ہو گئے، بعد میں حضور ﷺ خود بھی چند اصحاب کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، پانی نکالا گیا اور وہ غلاف بر آمد کر لیا گیا اس میں وہ کنگھی اور بالوں کے ساتھ اور ایک تانت کے اندر گیارہ گرہیں پڑی ہوئی تھیں اور ایک موم کا پتلا تھا جس میں سوئیاں چبھوئی ہوئی تھیں، جبریل علیہ السلام نے آ کر بتایا کہ آپ معوذتین پڑھیں۔ چنانچہ آپ ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی، اور پتلے میں سے ایک ایک گرہ کھلتی جاتی رہی اور پتلے میں سے ایک ایک سوئی نکالی جاتی رہی۔ خاتمہ تک پہنچتے ہی ساری گرہیں کھل گئیں، ساری سوئیاں نکل گئیں اور آپ جادو کے اثر سے نکل کر ایسے ہو گئے جیسے کوئی شخص بندھا ہوا تھا کھل گیا۔

اس کے بعد آپ نے لبید کو بلا کر باز پرس کی۔ اس نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ کیوں کہ اپنی ذات کے لئے آپ نے کبھی انتقام نہیں لیا، یہی نہیں بلکہ آپ نے اس معاملہ کا چرچہ کرنے سے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مجھے اللہ نے شفا دے دی ہے اب میں نہیں چاہتا کہ کسی کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں۔ (تفہیم القرآن)

یہ تفصیل ان حضرات کے لئے کافی ہے جو انبیاء علیہ السلام کو بشر سمجھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ انبیاء کو بشر ہی تصور نہیں کرتے شاید انہیں مندرجہ بالا تفصیل مطمئن نہ کر سکے، اور جو لوگ تفہیم القرآن کو ترچھی نظروں سے دیکھتے، اور مولانا مودودیؒ کے افکار و خیالات سے مطمئن نہیں ہو پاتے ان کے لئے مفتی شفیعؒ کی مندرجہ ذیل تحریر کافی ہو سکتی ہے مفتی صاحب سحر کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سحر در حقیقت اسباب طبیعہ ہی کا اثر ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام اسباب طبیعہ کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں شانِ نبوت کے خلاف نہیں جیسے ان کا بھوک پیاس سے متاثر ہونا، بیماری میں مبتلا ہونا اور شفا پانا۔ ظاہری اسباب سب جانتے ہیں اسی طرح جادو کے باطنی اسباب سے بھی انبیاء متاثر ہو سکتے ہیں۔ اور یہ تاثر شانِ نبوت کے منافی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ پر یہودیوں کا سحر کرنا اور اس کی وجہ سے آپ پر بعض آثار کا ظاہر ہونا اور بذریعہ وحی اس جادو کا پتہ لگانا اور اس کا ازالہ کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے (معارف القرآن)

آدمی ضدی اور ہٹ دھرم نہ ہو تو اس تفصیل کے بعد اسے یقین کر لینا چاہئے کہ جادو ایک ٹھوس حقیقت کا نام ہے، یہ حقیقت عوام و خواص تو درکنار انبیاء پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جادو کو برحق ثابت کرنے کے لئے ان مضبوط ترین دلیلوں کے بعد کسی دلیل کے بیان کی احتیاج محسوس نہیں ہوتی۔

ایک جگہ محمود قیصر صاحب نے جادو والی روایات کا تو طریقوں سے رد کیا ہے ملاحظہ فرمایئے، سب سے پہلے وہ یہ تحریر فرماتے ہیں۔

جادو سے حضور ﷺ کی شخصیت جب ایک سال تک متاثر رہی تو لازماً فرائضِ رسالت متاثر ہو جانا بھی لازمی ہے۔

کیونکہ جادو سے پہلے نظر متاثر ہو جاتی ہے پھر ذہن متاثر ہوتا ہے یہ تو اللہ کی بات ہے، جس کے خلاف کوئی بات قابلِ قبول نہیں ہو سکتی، جادو کے اثر سے فرائضِ رسالت کو غیر متاثر ثابت کرنے کے لئے حضور ﷺ کے بیمار ہونے اور زخمی ہونے کی دلیل بھی صحیح نہیں کیونکہ زخمی اور بیمار ہونے کی حالت میں بھی آپ کا ذہن صحیح سلامت رہا ہے کیا ان صورتوں میں بھی حضور ﷺ کے ذہن کی یہ ہی کیفیت ہو گئی ہو گی، جو جادو کے اثر سے ہونا بیان کیا گیا ہے۔

دنیا میں ان گنت لوگوں کے بارے میں یہ سننے میں آیا ہے، کہ ان پر سحر کیا گیا ہے، لیکن آج تک یہ بات کسی کے بارے میں بھی سننے میں نہ آ سکی کہ فلاں سحر زدہ شخص نے بوجہ سحر اپنے نظریات تبدیل کر لئے۔ اور وہ

اپنے نظریات کے خلاف آواز بلند کرنے لگا آنحضورﷺ پر سحر کا یہ مطلب نکالنا غلط ہے کہ ان کے وہ نظریات جو بحالت سحر ملت کے سامنے آئے وہ مشکوک ہیں۔

پھر اس سلسلے میں ایک عقلی دلیل اور بھی ہمارے پاس ہے جس کا سہارا لے کر یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ سحر کا اثر آپ کی ذات تک محدود رہا اور آپ کی شانِ نبوت یکسر اس سے محفوظ رہی۔ دلیل یہ ہے کہ پروردگار عالم نے قرآن کے الفاظ و معانی کے تحفظ کا وعدہ فرمایا ہے کہ ہم ہی نے اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں۔ اس وعدے اور دعوے پر ایمان رکھنے کے بعد عقل خود یہ کہنے پر مجبور ہے کہ حضورﷺ تکالیف کے کسی بھی اسٹیج سے گذر جاتے لیکن ان کی شانِ نبوت پر کوئی آنچ آنے والی نہیں تھی۔ یہاں تو اللہ کی قدرت اور زیادہ کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ایک نبی پر جادو کا اثر ہو رہا ہے اس کا ذہن بھی متاثر ہے اور قلب بھی۔ جسم کا رواں جادو کی لپیٹ میں تھا اور کا بائے نبوت پوری طرح محفوظ تھے، ان پر باذن اللہ سحر اثر انداز نہیں ہو سکا تھا۔

شق نمبر۔۵، ۶ اور ۷ کے ضمن میں قیصر صاحب، جادو کے ساتھ جھاڑ پھونک کا بھی مذاق اڑاتے چلے گئے ہیں اور ایک دلیل بھی انھوں نے ایسی پیش نہیں کی ہے جس سے ان کا موقف قابل قبول ثابت ہو سکے۔ اگر آدمی انکار ہی کرنے کا فیصلہ کر لے تو وہ پہاڑوں کے وجود کا بھی بآسانی انکار کر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص آفتاب کی مخالفت کی ہی ٹھان لے تو وہ عین دوپہر میں سورج کے وجود کا مذاق اڑا سکتا ہے۔ انکار کرنے والوں نے بلا دلیل حقائق کا انکار کیا ہے اور اپنا انجام سوچے بغیر بارہا آسمان پر تھوکنے کی حماقتیں کی ہیں۔

بالکل اسی طرح ہمارے یہ یہاں محمود قیصر صاحب بھی ہر ہر حقیقت کو جھٹلانے پر کمر بستہ نظر آتے ہیں۔ انھوں نے نہ صرف یہ کہ جادو کی پرزور مخالفت کی بلکہ جھاڑ پھونک اور تعویز گنڈوں کے پیچھے بھی لاٹھی لے کر دوڑ پڑے ہیں۔ اس کی پرواہ کئے بغیر کے ان کی لاٹھی کن کن روایات کا سر پھاڑ رہی ہے۔ اور کن کن صداقتوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس دلیل پیش نہیں کی اس لئے ہم باقاعدہ ان کی ان شقوں کا رد کر کے اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ جبکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضورﷺ نے بہ نفس نفیس خود جھاڑ پھونک کی ہے اور کبھی کسی صحابی کو جھاڑ پھونک سے نہیں روکا۔ شق نمبر ۸، ضمن میں محمود صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

تعجب ہے کہ ظہار کے سلسلہ میں تو اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو بیداری کی حالت میں فوری وحی کے ذریعہ اپنی ایک بندی کی پریشانی و غم کو دور فرمادیا لیکن خود حضور اکرمﷺ کو ایک سال تک گھلتے رہنا پڑا، اور اللہ نے اس طویل مدت میں اس تعلق سے آپ پر توجہ نہیں فرمائی۔

اس عبارت میں طنز ظاہراً جادو کی حقیقت کو ماننے والوں پر کیا جا رہا ہے اور ان محدثین پر کیا جا رہا ہے قیصر صاحب کچھ روایات بیان کر کے حقیقت پسندی اور صداقت نوازی کے مرتکب ہوئے ہیں لیکن اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو طنز کا نشانہ محدثین اور علماء نہیں بلکہ باری تعالیٰ بنتے ہیں۔ قیصر صاحب نے باری تعالیٰ کو یہ سبق دینے کی کوشش کی ہے کہ جب آپ اپنی ایک معمولی بندی کی درخواست حلق سے برآمد ہوتے ہی قبول کر لیتے ہیں تو ایک عظیم پیغمبر کی دعاؤں کو قبول کرنے آپ نے میں ایک سال کیوں لگا دیا، اور ان کی پریشانی کو رفع کرنے میں ٹال مٹول اور تامل سے کام کیوں لیتے رہے۔

حیرت ہوتی ہے قیصر صاحب کی عقل پر کہ وہ نظام قدرت کے معمولی نشیب و فراز کو نہ سمجھ سکے۔ اور لنگڑی، لولی منطق کا سہارا لے کر اعتراض کی جگالی کرنے میں مشغول ہو گئے۔

ان گنت بار یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ آدمی سے کوئی بھاری چیز ٹکرائی لیکن آدمی کو گزند نہ پہنچا سکی۔ اور بعض لوگ اونچی اونچی دیواروں سے گر کر صحیح سالم رہے اور انہیں معمولی درجہ کی چوٹ بھی نہیں لگی اور دوسری طرف یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ خدا کا رسول ایک جنگ مین معمولی سے حملہ سے اپنا دانت شہید کر بیٹھا طائف کے سفر میں اس کے پاؤں لہولہان ہو گئے اور خدا دیکھتا رہا، جب کہ اس کے بعض بندے سنگ ریزوں اور خاردار جھاڑیوں سے بخیر و عافیت گزر جاتے ہیں۔ آخیر قیصر صاحب ان باتوں پر کیوں اعتراض نہیں ہوتا۔؟

ہر صاحب نظر اور صاحب شعور اس بات سے واقف ہے کہ یہ دنیا دارالاسباب ہے یہاں بھی اسباب کے پابند ہیں۔ خواہ وہ عوام ہوں یا خواص۔ انبیاء متقرب کہلانے کے حق دار سہی لیکن تھے وہ سب کے سب انسان ہی۔ اور ہر انسان اسباب کا پابند ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی نبی کا سر پتھر سے ٹکرائے اور انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

اب رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ظہار کے سلسلہ میں اپنی بندی کی دعا فوراً قبول کر لی اور اپنے محبوب رسولﷺ کی دعائیں ذرا تاخیر سے

قبول کیں۔ تو اس میں تحیر کی کوئی وجہ نہیں اس لئے کہ پروردگار عالم اپنے کتنے ہی صالح بندوں کو طرح طرح کی آزمائشوں سے گذارتے ہیں۔ اور اپنے گناہ گار اور بدترین بندوں کو بے انتہا نعمتیں عطا کرتے ہیں اور ان کی تمام دعائیں اور تمنائیں پوری فرمادیتے ہیں۔ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور کسی کو چون وچرا کا کوئی حق نہیں۔ اپنی مصلحتوں کو وہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

نمبر ۹۔ ضمن میں قیصر صاحب کے دوسرے ارشادات کا جائزہ لینے سے پہلے ہم قارئین کو یہ بتادیں کہ قیصر صاحب نے ازراہِ کرم علمی جادو سے متعلق کئی مسائل کو ایک ہی دائرہ میں سمیٹ لیا ہے۔ اور اسی کے لئے ایک سیدھی سادی بات الجھ کر رہ گئی اور حقائق گڈمڈ ہوگئے ہیں۔ جادو سے متعلق تمام مسائل پر گفتگو موقع نہیں ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل مسائل پر گفتگو کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) جادو کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں؟
(۲) جادو کس قدر اثر انداز ہوتا ہے؟
(۳) جدو دی نفسہ مؤثر ہے یا نہیں؟
(۴) جادو کرنا یا کرانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(۵) جادو سیکھنا یا سکھانا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے؟
(۶) جادوگر کی سزا کیا ہے اور اسے مسلمان سمجھا جائے یا نہیں؟
(۷) جادوگر کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

اپنے مضمون کی پہلی قسط میں تفاسیر اور کتب احادیث کے حوالوں سے ہم بتا چکے ہیں کہ جادو صرف نظر بندی اور فریب دہی کا نام نہیں بلکہ اس کی ایک حقیقت ہے اور اسے ہر دور کے علماء وعقلاء نے تسلیم کیا ہے۔ اگرچہ ہم اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ مزید اس موضوع پر خامہ فرسائی کی جائے، تاہم اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے اور قارئین کو اور زیادہ مطمئن کرنے لئے ہم چند تفاسیر وکتب کی ورق گردانی پھر کررہے ہیں جادو کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب تفسیر حقانی فرماتے ہیں۔

متکلمین کی ایک جماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ سحر کوئی اثر نہیں رکھتا۔ مگر دیگر علماء یہ کہتے ہیں کہ بے شک اسباب خفیہ سے ایک تاثیر پیدا ہوتی ہے اور اس کا انکار بدیہیات کا انکار ہے۔ (تفسیر حقانی)

اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے علامہ بغویؒ نے فرمایا ہے کہ سحر کا وجود تمام اہل سنت والجماعت کے نزدیک مسلم ہے۔ وہ امام شافعیؒ کے حوالہ سے یہ بھی فرماتے ہیں کہ سحر کی تاثیر عجیب ہوتی ہیں یہ تندرست کو مریض کردیتا ہے، خلاف واقعہ بات کو عین واقعہ بنادیتا ہے اور بسا اوقات اس کے اثرات سے قتل تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر مظہری کی پہلی جلد) سحر وا اعین الناس کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی شفیعؒ نے لکھا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا جادو ایک طرح کی نظر بندی اور تخیل تھی، دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہونے لگا کہ یہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپ بن کر دوڑ رہے ہیں حالانکہ وہ واقع میں اسی طرح لاٹھیاں اور رسیاں ہی تھیں۔ سانپ نہیں بنے تھے۔ یہ ایک طرح کا مسمیریزم تھا۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ سحر صرف اسی قسم میں منحصر ہے اور سحر کے ذریعہ انقلاب ماہیت نہیں ہوسکتا کیونکہ شرعی اور عقلی دلیل اسکی نفی پر قائم نہیں بلکہ سحر کے مختلف اقسام واقعات سے ثابت ہیں۔ (معارف القرآن جلد چہار صفحہ ۳۱)

اس موضوع پر کلام کرتے ہوئے صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ: تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سحر کی تاثیر وحقیقت مسلم ہے اور اس سلسلہ میں کسی کی مخالفت مروی نہیں ہے ماسوا معتزلہ اور امام ابوحنیفہؒ کے (فتح القدیر جلد اوّل صفحہ ۱۰۳)

صاحب کشاف فرماتے ہیں: وذہب اہل السنۃ الی اثباتہ واثبات تاثیرہ (تفسیر کشاف جلد اوّل صفحہ ۱۲۸)

اہل سنت کی رائے یہ ہے کہ سحر ثابت ہے اور اس کی تاثیر بھی ثابت شدہ ہے۔ مولانا عبدالماجد دریابادی نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے: سحر کا رواج دنیا میں ہمیشہ بہت زیادہ رہا ہے اور اب بھی متعدد قوموں میں ہے۔ (تفسیر ماجدی صفحہ ۲۱۵) اس جملہ میں مولانا مرحوم نے دنیا کا لفظ استعمال کرکے اس تصور کی تردیک کردی ہے کہ جادو کسی خاص ملک اور خاص علاقہ کی پیداوار نہیں بلکہ اس کا رواج دنیا بھی میں پایا جاتا ہے۔ اور دنیا بھی کے لوگ جادو کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں مولانا عبدالماجد صاحب نے بھی سحر کی مختلف قسمیں باور کرائی ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ سحر کی ایک قسم خیال میں تصرف کرنا بھی ہے اور مسمیریزم بھی اس میں داخل ہے۔ (تفسیر ماجدی صفحہ ۳۵۰)

اس طرح یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ پہلے اور بعد کے تمام محدثین اور مفسرین نے جادو کی حقیقت کو بھی مانا ہے اور اس کی چھوٹی بڑی قسموں کو بھی تسلیم کیا ہے۔ مفسرین ومحدثین کی آراء کو نظر انداز

کرکے کسی بھی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ جادو کی سرے سے کوئی حقیقت ہی نہیں ہے یا جادو نظر بندی کے ماسواء کچھ بھی نہیں سڑی ہوئی قسم کی ضد اور بچکانہ ہٹ دھرمی کے علاوہ کچھ نہیں کہلاسکتی۔

اس موضوع پر مزید تفصیل جاننے کے لئے امام رازی اصفہانیؒ کی مفردات القرآن دیکھی جائے صفحہ ۲۲۵ اس موضوع پر انھوں نے بڑی مدلل اور جادو کی چھوٹی بڑی قسموں کا تعارف کرایا ہے۔

آیئے اب یہ دیکھیں کہ جادو کس حد تک اثر انداز ہوسکتا ہے۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: الجمھور علی ان لہ حقیقۃ وانہ قد یبلغ الساحر الی حیث یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء یقتل النفس ویقلب الا نان حمارا والفاعل الحقیقی فی کل ذالک ھو اللہ تعالٰی۔ا

اور جمہور کی رائے یہ ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور جادوگر ہوا میں پرواز کرسکتا ہے اور جہاں چاہے پہنچ سکتا ہے اور ہو پانی پر بھی چل سکتا ہے اور قتل نفس بھی کرسکتا ہے اور وہ انسان کو گدھے میں تبدیل کرسکتا ہے اور فاعل حقیقی ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ ہے۔

اور دیکھئے: وجوز اھل السنۃ ان یقدر الساحر علی ان یطیر فی الھاء ویقلب الانسان حمارا والحمار انسانا (شیخ زادہ۔صفحہ ۳۶۶)

ترجمہ: اور درست سمجھتے ہیں اہل سنت والجماعت اس بات کو کہ جادوگر قادر ہوتا ہے، ہوا پر اڑنے پر اور انسان کو گدھا، اور گدھے کو انسان بنانے پر۔

صاحب فتح القدیر نے ما یفرقون بہ المرء و زوجہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جادو انسان کے قلب پر اثر انداز ہوتا ہے، اس کے ذریعہ محبت بھی پیدا کی جاسکتی ہے اور نفرت بھی یہ تفرقہ بھی کرا دیتا ہے اور رفاقت بھی اس کے ذریعہ قربت بھی قائم ہوسکتی ہے اور دوری بھی۔

امام مالک میں بروایت قعقاع ابن حکیم سے منقول ہے کہ کعب بن احبار فرمایا کرتے تھے۔ لولا کلمات اقولھن لجعلتنی الیھود حمارا۔ ترجمہ: اگر میں فلاں کلمات نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے۔ موطا امام مالک میں وہ کلمات بھی نقل کئے گئے ہیں جو کعب ابن احبار کے معمولات میں شامل تھے۔ اب تک کی گفتگو سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) کہ جادو صرف وہم اور نظر بندی نہیں بلکہ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔

(۲) جادو سے تبدیل جنس بھی ممکن ہے، اور محبت والفت اور قتل وغارت گری بھی۔

(۳) جادو ٹھوس حقیقت کے باوجود فی نفسہ موثر نہیں جس طرح اس دنیا میں کی بھی چیز فی نفسہ موثر نہیں۔ ہر معاملہ میں فاعل حقیقی پروردگا ہی ہوتا ہے۔ جادو بھی باذن اللہ ہی اثر انداز ہوسکتا ہے۔ بذات خود اس کی حقیقت وہی ہے جو تریاق اور زہر کی ہے۔ اگر پروردگار چاہے تو یہ دونوں چیزیں اپنا اپنا اثر دکھاسکتی ہیں، ورنہ ہرگز ہرگز نہیں۔

اب رہی یہ بات کہ کسی پہ جادو کرنا یا کرانا کیسا ہے۔ تو اس بارے میں تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ سحر کرنا اور کرانا دونوں حرام ہیں۔ جس طرح شراب پینا سود کھانا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح کسی پر جادو کرنا اور کرنا ہی دونوں حرام ہیں۔ اگر کسی کی پر جان لینے کی غرض سے جادو کرایا گیا ہو تو یہ بھی ارادۂ قتل ہے۔ اور اس کی سزا جہنم ہے۔ یعنی کسی کو مار ڈالنے کی غرض سے جو سحر کیا جائیگا یا کرایا جائیگا تو بطور سزا اس شخص کو جہنم میں ڈالا جائیگا جہاں وہ کفار ومشرکین کی طرح ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔

جادو سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے بعض ائمہ دفع ضرر کی غرض سے سیکھنے سکھانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اور بعض ائمہ بہر حال جادو سیکھنے سکھانے کو حرام اور ناجائز قرار دیتے ہیں۔ بعض فقہا کی رائے یہ ہے کہ اگر جادو سیکھنے میں اس قسم کی عزیمتیں پڑھنی پڑیں جن میں شیاطین سے استمداد مقصود ہو تو ان کا پڑھنا قطعی طور پر حرام اور شرک ہے۔ اور ہر وہ شخص مشرک ہے جو غیر اللہ سے استمداد کا طالب ہو۔ بعض فقہاء کے نزدیک اگر عزیمت میں شرکیہ کلمات نہ ہوں تو ان کا پڑھنا اپنے اندر کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔

بہر حال جادو سیکھنا بعض فقہاء کے نزدیک صرف اس صورت میں حرام اور ناجائز ہے۔ جب کہ اس سے کسی کو نقصان پہنچانے کی نیت ہو۔ اگر اپنا اور دوسروں کا دفاع مقصود ہے تو جادو سیکھنے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس میں کفریہ کلمات کی آمیزش نہ ہو۔ اس سلسلہ کی آخری بحث یہ ہے کہ آیا جادوگر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں بھی فقہاء کا اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جادوگر کی توبہ قبول ہوسکتی ہے۔ لیکن امام مالک اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جادو زندقہ ہے اور زندیق کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ اس بارے میں امام احمدؒ کے دو قول ہیں۔ ایک قول میں وہ امام شافعیؒ سے اور دوسرے قول میں وہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ سے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

بعض دیگر فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر جادوگر اپنی زندگی میں تجدید ایمان کرلے تو اور اس کا تجدید ایمان کرنا واضح ہو تو پھر اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس لئے کہ حالت کفر وشرک سے تمام گناہ ایمان لانے کے

بعد کالعدم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تجدید ایمان کے بعد کسی بھی شخص کو ناقابل معافی سمجھنا درست نہیں (واللہ اعلم بالصواب)

قیصر صاحب نے اپنے مضمون میں جھاڑ پھونک کا بھی خوب دل کھول کر مذاق اڑایا ہے۔ اور انھوں نے جھاڑ پھونک کرنے والوں کی خوب خوب تواضع کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ قیصر صاحب نے احادیث کے ذخیرہ پر کبھی سرسری نگاہ ڈالنے کی بھی زحمت نہیں کی ہے۔ اس لئے وہ احادیث انکی نظروں سے نہیں گذر سکیں جنہیں مختلف محدثین حضرات نے اپنی مسندات میں نقل کیا ہے۔

اس سلسلے کی چند روایات یہ ہیں۔

(۱) امام عاصمؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھونے کاٹ لیا۔ اور ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول ﷺ اگر آپ فرمادیں تو میں اس کو جھاڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو ضرور پہنچائے۔

(۲) دوسری روایت میں ہے کہ آل عمرو بن حزمؓ رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو ایک منتر آتا ہے۔ جس سے ہم بچھو کے کاٹے کو جھاڑا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ منتر مجھے پڑھ کر سناؤ۔ چنانچہ وہ آپ کو سنایا گیا۔ آپ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ اس منتر میں کوئی کلمہ قابل اعتراض کلمہ نہیں ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ ضرور اسے فائدہ پہنچائے۔

(۳) ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی منتر میں خلافِ شرع کلمات نہ ہوں تو ان کی ذریعہ جھاڑ پھونک کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بحوالہ حیاۃ الحیوان۔

حاصل گفتگو یہ ہے کہ جھاڑ پھونک کی شریعت میں اجازت ہے بس اس شرط کے ساتھ کہ اس میں مشرکانہ کلمات نہیں ہونے چاہئیں۔ اور جو جھاڑ آج تک قرآن حکیم کی سورۃ اور آیتوں سے کی جاتی ہے ان پر شبہ کرنا یا ان کی مخالفت کرنا تو دیوانگی اور پاگل پن کی علامت ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر:۲۱

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

خیر و برکت کے لئے

مندرجہ ذیل حروف مقطعات کو عشاء کی نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو عروج ماہ میں شروع کر کے گیارہ راتوں تک جاری رکھیں۔ آخری دن جب پڑھنے سے فارغ ہو جائیں تو گلاب و زعفران سے ان حروف مقطعات کو ایک سو کے نوٹ پر لکھ کر اپنے گلے یا تجوری یا الماری میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ زبردست خیر و برکت ہوگی۔ حروف مقطعات یہ ہیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ طٰسٓ قٓ نٓ وَالقلم وما یسطرون.

سحر کا مؤثر ترین علاج

اگر کسی سحر زدہ شخص کا علاج کسی بھی روحانی فارمولے سے کارگر نہ ہو رہا ہو تو اس فارمولے پر عمل کریں۔ انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی اور مریض کو سحر سے نجات مل جائے گی۔ مریض کو وضو کرا کر عامل اپنے سامنے بٹھائے اور عامل خود بھی وضو کر کے عمل شروع کرے۔ سب سے پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات سات مرتبہ معوذتین پڑھے پھر چودہ مرتبہ سورۂ یٰسین کی آیت سلامٌ قولاً من رب رحیم پڑھے۔ آخر میں پھر تین بار درود شریف پڑھے اور مریض کے پورے بدن پر دم کردے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دے اور اس نقش کو موم جامہ کر کے کالے کپڑے میں پیک کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۳۲۹	۹۳۳۳	۹۳۳۶	۹۳۲۲
۹۳۳۵	۹۳۲۳	۹۳۲۸	۹۳۳۴
۹۳۲۴	۹۳۳۸	۹۳۳۱	۹۳۲۷
۹۳۳۲	۹۳۲۶	۹۳۲۵	۹۳۳۷

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون اور مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر پندرہ پلادے اور مریض کو تاکید کردے کہ ایک نقش کا پانی بوتل میں ڈال کر تین دن تک دن میں تین بار پینا ہے۔ صبح کو ناشتے کے بعد، شام کو عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت۔ اس حساب سے پینتالیس نقش پندرہ دن چلیں گے۔ انشاء اللہ مریض کو سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴۴۱	۱۲۴۳۶	۱۲۴۴۳
۱۲۴۴۲	۱۲۴۴۰	۱۲۴۳۸
۱۲۴۳۷	۱۲۴۴۴	۱۲۴۳۹

الٓمٓصٓ طٰہٰ طٰسٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ والقلم وما یسطرون

زبان بندی کے لئے

اگر کسی شخص کے دشمن اور حاسدین اس کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہوں اور اس مخالفت بے جا اور بکواس سے اس کا ناک میں دم ہو گیا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ کالے رنگ کے ریشمی سات دھاگے لے کر اس پر سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع کریں اور جب آیت فبای آلاءِ ربکما تکذبان پر پہنچیں تو گرہ لگا دیں اور ہر بار گرہ لگانے سے پہلے ایک بار یہ بھی پڑھیں بستم زبان فلاں ابن فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں بحق کھیٰعص و بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر اس دھاگے کو کسی دریا یا نہر کے کنارے پر دبا دیں۔ انشاء اللہ مخالفین کی زبان بند ہو جائے گی۔

مقاصدِ حسنہ میں کامیابی کے لئے

جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابی کے لئے اس نقش کو ہرے رنگ سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور نقش کے نیچے اپنا مقصد بھی لکھ دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور خواہش پوری ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱۲	۷۱۵	۷۱۸	۷۰۵
۷۱۷	۷۰۶	۷۱۱	۷۱۶
۷۰۷	۷۲۰	۷۱۳	۷۱۰
۷۱۴	۷۰۹	۷۰۸	۷۱۹

خون بند کرنے کے لئے

کسی بھی طرح کا خون جاری ہو، خونِ حیض یا نکسیر ہو یا بواسیر کا خون جاری ہو جاتا ہو سب کو بند کرنے کے لئے اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ خون جاری ہونے کا سلسلہ بند ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

				ص ق				
			ی ع	۱۱۷	ع س			
		ک ح	۱۲۲	ھم	۱۲۰	ی ع		
	ع س	۱۱۲	ص ق	۱۱۱	ک ح	۱۲۳	ھم	
ھم	۱۱۹	ع ع	۱۲۵	ع س	۱۱۶	ص ق	۱۱۰	ک ح
	ک ح	۱۱۴	ھم	۱۱۸	ی ع	۱۲۱	ع س	
		ص ق	۱۱۳	ک ح	۱۱۵	ھم		
			ع س	۱۲۴	ص ق			
				ی ع				

کسی بھی طرح کی بندش کو کھولنے کے لئے

بندش کسی بھی طرح کی ہو یا عقد کسی بھی نوعیت کا ہو مثلاً کسی کا کاروبار بند کر دیا گیا ہو یا کسی کی شہوت باندھ دی گئی ہو یا کسی کی شادی پر بندش لگادی گئی ہو یا میاں بیوی کی باہمی تعلق پر قدغن لگادی گئی ہو ان سب بندشوں کو کھولنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے عقد اور بندش سے نجات مل جائے گی۔ نقش مع آیاتِ قرآنی اس طرح لکھیں۔

۷۸۶

یٰسٓ والقرآن الحکیم

قل	بم	لمل
ول	حل	لرم
ام	ون	طن

نٓ والقلم وما یسطرون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُوْسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا. ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہُ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہُ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا.

تسخیرِ حکام کے لئے

تسخیرِ حکام کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کو شمس کی ساعت میں گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۱۳۰	۱۱۲۰	۱۱۳۵
۱۱۳۳	۱۱۲۸	۱۱۲۳
۱۱۲۲	۱۱۳۷	۱۱۲۶

نکاح کی رکاوٹیں دور کرنے کے لئے

اگر کسی کے نکاح میں رکاوٹیں پڑی ہوئی ہوں تو اس نقش کو نوچندی بدھ کو ساعتِ عطارد میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد نکاح کا پیغام آئے گا اور شادی ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۱۳۱	۱۱۱۶	۱۱۳۸
۱۱۳۵	۱۱۲۸	۱۱۲۲
۱۱۱۹	۱۱۴۱	۱۱۲۵

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے دشمن کو مقہور اور مغلوب کرنے کا خواہش مند ہو تو اس نقش کو نوچندی منگل کو ساعتِ مریخ میں کالی روشنائی سے لکھ کر موم جامہ کے بعد نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ دشمن مرعوب ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۳۲	۱۱۱۲	۱۱۴۱
۱۱۳۷	۱۱۲۸	۱۱۲۰
۱۱۱۶	۱۱۳۵	۱۱۲۴

قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے

اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ قوتِ حافظہ مضبوط ہوگا اور ذہن کھل جائے گا۔ طلباء کے لئے یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔ پس اگر اس نقش کو ساعتِ عطارد میں لکھیں تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۳	۱۱۰۸	۱۱۴۴
۱۱۳۹	۱۱۲۸	۱۱۱۸
۱۱۱۳	۱۱۴۹	۱۱۲۳

صلح اور محبت کے لئے

اگر کسی کے درمیان محبت اور صلح کرانی ہو تو اس نقش کو نوچندی جمعہ کو لکھ کر گھر میں یہ نقش لٹکا دیں اور نقش کے نیچے دونوں کے نام مع والدہ لکھ دیں۔ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں۔

۷۸۶

۱۱۳۴	۱۱۰۴	۱۱۴۷
۱۱۴۱	۱۱۲۸	۱۱۱۶
۱۱۱۰	۱۱۵۳	۱۱۲۲

ہر طرح کے مریض سے شفا پانے کے لئے

کوئی شخص کسی بھی مرض میں مبتلا ہو اس سے شفا پانے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مرض سے چھٹکارا ملے گا اور تندرستی بحال ہو جائے گی۔

۷۸۶

۱۶۹۱	۱	۱۶۹۳
۱۶۹۲	۱۶۹۰	۳
۲	۱۶۹۴	۱۶۸۹

حفاظت مکان ودکان کے لئے

کسی بھی جگہ کی حفاظت کے لئے خواہ وہ دوکان ہو یا مکان ہو، آفس ہو یا کوئی کارخانہ وغیرہ ہو اس نقش کو لکھ کر فریم میں لگا کر مغربی دیوار پر آویزاں کریں۔ یعنی مشرقی دیوار کے روبرو انشاء اللہ ہر طرح کی آفت اور جادوٹونے سے حفاظت رہے گی اور ترقیاں نصیب ہوں گی۔

۷۸۶

الله سبحٰ

جبرائیل

قاضی الحاجات مجیب الدعوات والاکرام

الٓر	کھٰیعٓصٓ	طٰسٓ	حٰمٓ	قٓ	نٓ
ملیك ق	۳ ع	ط م	اطهر حي	۳ م	مهلك
ی اله	هی حی اله	۵م	ع	ح ص ق	اله منعم
ع ع	۹ اله	ط س ق	مناح	عالي اعلى ی	ع م
الهی	له منعم	محمد ﷺ	ما ص ق	حٰمٓ	الٓمٓ
7ص	ر م	طاهر طی	ر م	۲ ع	حامل حي ق

فقطلشائیل ن والقلم وما یسطرون لوبیائیل

یٰسٓ والقرآن الحکیم — اسرافیل — کھیعص

حٰمٓ والقرآن العظیم — عزرائیل — حمعسق

بدوح میکائیل (لوح)

لوح شمس

عزت ووقار کے حصول، حکومت اور اقتدار کے حصول کے لئے ملازمت اور کاروبار میں ترقی کے لئے ہر دل عزیز بننے کے لئے اور ساری دنیا پر اپنا رعب قائم کرنے کے لئے اس لوح کو چاندی کے پترے پر کندہ کرکے یا پھر گلاب وزعفران سے کاغذ پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ اور قدرت الٰہی کا کرشمہ دیکھیں کہ دنیا کس طرح آپ کے قدموں میں آجائے گی۔ اس لوح کو اگر اس وقت تیار کریں جب شمس کو شرف حاصل ہوتا ہے تو اس کی تاثیر کھل کر سامنے آئے گی۔ واضح رہے کہ شمس کو شرف کو سال میں ایک بار حاصل ہوتا ہے۔ لوحِ شرف شمس یہ ہے۔

۷۸۶

الٓر	طٰہٰ	ی	س	ح	م
طٰہٰ	س	م	الٓر	ی	ح
ی	م	ح	طٰہٰ	الٓر	س
م	ح	س	ی	طٰہٰ	الٓر
س	الٓر	طٰہٰ	ح	م	ی
ح	ی	الٓر	م	س	طٰہٰ

لوحِ شرف قمر

یہ لوح مختلف مقاصد میں کامیابیوں سے ہم کنار کرتی ہے اور دل ودماغ کو ہر طرح کے حالات میں پُرسکون رکھتی ہے۔ اس لوح کو کاغذ پر

گلاب و زعفران سے اس وقت لکھیں جب قمر کو شرف حاصل ہوتا ہے اور یہ شرف ہر ماہ قمر کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر اس لوح کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہنیں تو افضل ہے۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

خمعسق	ن طسم	المر
۲۲۹	۲۳۶	۲۴۳
نافع	۳۱۳	۱۹۴

لوحِ شرف مریخ

مقابلہ کسی بھی طرح کا ہو اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے شرف مریخ کی لوح بفضل رب تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اور کامیابی اور جیت سے ہمکنار کراتی ہے۔ مردانہ قوت اور قوتِ امساک کے لئے بھی یہ لوح تیر کی طرح کام کرتی ہے اور عقد شہوت کھولنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ بعض ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ یہ لوح انسان کو باذن اللہ سحر اور آسیب کے اثرات سے بھی محفوظ رکھتی ہے۔ اس لوح کو اگر اس وقت تیار کریں جب مریخ کو شرف حاصل ہو رہا ہو تو اس لوح کے فائدے بہت جلد سامنے آتے ہیں۔ مریخ کو ہر دوسرے سال شرف حاصل ہوتا ہے۔ اس طرح اگر لوحہ یا جست پر کندہ کرالیں تو بہتر ہے ورنہ سرخ کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں۔

لوحِ شرف مریخ یہ ہے۔

۷۸۶

حم	الم	ص	ع	هی	ك	المص
ع	هی	ك	المص	حم	الم	ص
المص	حم	الم	ص	ع	هی	ك
ص	ع	هی	ك	المص	حم	الم
ك	المص	حم	الم	ص	ع	هی
الم	ص	ع	هی	ك	المص	حم
هی	ك	المص	حم	الم	ص	ع

لوحِ عطارد

علم و عقل میں اضافہ کرنے کے لئے کند بچوں کو ذہین بنانے کے لئے ان کی قوت اضافہ کو مضبوط کرنے کے لئے دماغی امراض سے نجات دلوانے کے لئے وکیل حضرات کو مستعد کرنے کے لئے اور ان کی قوتِ فیصلہ میں نکھار پیدا کرنے کے لئے لوح عطارد بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس کی تائید کارگر ثابت ہوتی ہے۔ اگر اس لوح کو شرف عطارد میں بنائیں تو اس کے نتائج بہت جلد برآمد ہوتے ہیں۔ بالخصوص اگر اس کو شرف عطارد کے وقت میں ساعتِ عطارد میں تیار کریں اس لوح کو کاغذ پر ہری پینسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔ اس لوح کا فائدہ ہر سال اٹھایا جاسکتا ہے۔

شرف عطارد کی لوح یہ ہے۔

۷۸۶

الٓرٰ	طٰسٓ	حٰمٓ	ق
۴۹	۹۹	۲۳۲	۶۸
۹۸	۴۶	۷۱	۲۳۳
۷۰	۲۳۴	۹۷	۴۷

لوحِ مشتری

دولت، استحکام، زبردست خوش حالی، تجارت اور روزگار میں اضافہ، ترقی، کامرانی اور مال و زر حاصل کرنے کے لئے لوحِ مشتری بفضل رب سب سے زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے۔ حصولِ جائیداد اور حصولِ جاگیر کے لئے بھی اس کا اثر پائیدار ثابت ہوتا ہے۔ انعام حاصل کرنے کیلئے لاٹری کے ٹکٹ میں اپنا نمبر نکلوانے جیسے معاملات میں بھی یہ لوح بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس لوح کو شرف مشتری کے اوقات میں بنائیں تو اس کی تاثیر یقینی ہو جاتی ہے۔ شرف مشتری کا وقت ہر بارہ سال کے بعد آتا ہے۔ لوحِ شرفِ مشتری یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	ا	ل	م	ر	ا	ل	ر
ا	ل	م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ
ل	م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح
م	ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م
ر	ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع
ا	ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س
ل	ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س	ق
ر	حٰمٓ	ح	م	ع	س	ق	ن

لوحِ زہرہ

عوام و خواتین میں مقبولیت، تسخیر محبوب، تسخیر دوست، رجوعِ خلقت، شادی، من پسند جگہ شادی، حسن اور کشش پیدا کرنے کے لئے لوحِ زہرہ بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس لوح کو گلاب و زعفران سے تیار کریں یا چاندی کے پترے پر کندہ کریں۔ اگر اس کو شرف زہرہ کے اوقات میں تیار کریں تو اس کی تاثیر باذن اللہ کئی گن بڑھ جائے گی۔ شرف زہرہ کا وقت تقریباً ہر سال آتا ہے۔ لوح شرف زہرہ یہ ہے۔

۷۸۶

الٓرٰ	طٰسٓمٓ	ص	ح	م
۹	۴۱	۲۳۲	۱۰۵	۹۱
۱۰۶	۸۷	۱۰	۴۲	۲۳۳
۴۳	۲۳۴	۱۰۷	۸۸	۶
۸۹	۷	۳۹	۲۳۹	حق

لوحِ زحل

تمام رکاوٹوں اور تمام نحوستوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے لوحِ زحل کا استعمال کرنا دور اندیشی ہے۔ اس لوح کو شرف زحل کے اوقات میں تیار کرنا چاہئے۔ شرف زحل ۲۹ سال میں ہوتا ہے۔ اس لوح کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے مرتب کرنا چاہئے اور کالے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کرنا چاہئے۔ لوح شرف زحل یہ ہے۔

۷۸۶

الٓمٓ	ا	ل	ر	ا	ل	م	ح	م
ح	م	م	ا	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر
ل	ر	ا	م	م	ح	ل	الٓمٓ	ا
ل	الم	ا	ل	ر	ا	م	م	ح
م	ح	م	الم	ا	ل	ر	ا	ل
ا	ل	ر	ح	م	م	ا	ل	الٓمٓ
ا	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر	ح	م-	م
م	م	ح	ل	الٓمٓ	ا	ل	ر	ا
ر	ا	ل	م	ح	م	الٓمٓ	ر	ل

خواصِ پنجاہِ قاف

قرآن کریم کی پانچ آیات ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت میں دس قاف ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان آیات قرآنی میں ایسے رموز اور اسرار پوشیدہ ہیں جن کو بیان کرنے سے انسان کی زبان قاصر ہے۔ یہ آیات دشمنوں کو مغلوب اور مقہور کرنے اور دوستوں اور دشمنوں پر اپنا رعب اور دبدبہ قائم کرنے میں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ اگر ان آیات کو پڑھ کر کسی ظالم افسر کے سامنے جائے تو اس کے قہر وظلم سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ یہ آیات جنات اور شیاطین سے بچانے کے لئے ڈھال کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ پانچوں آیات روزانہ تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ بارہ ہزار فرشتے اس پر تعینات کردے گا جو ہر آفت اور ہر بلا سے اس کی حفاظت کریں گے اور جنت الفردوس میں اس کے لئے سولہ محل سرخ یاقوت کے تعمیر کئے جائیں گے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ گھر میں کوئی صاحب اقتدار شخص ان آیات کی روزانہ تلاوت کرے گا اس کا اقتدار قائم رہے گا اور تمام دشمنوں پر اس کا غلبہ رہے گا اور وہ ہمیشہ موذی جانوروں کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔ حضرت شیخ مجد والدین کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں رجال الغیب، ابدال اوتار اور اقطب وقت بھی حضرات ان ہی آیات کے ذریعہ ہی تصرفات کرتے ہیں۔ جو شخص ان آیات کو ہمیشہ پڑھے گا اور ان کا نقش اپنے پاس رکھے گا وہ بھی ظاہراً یا باطناً تصرف کرنے لگے گا۔ اور رجال الغیب اور قطب وقت سے اس کی ملاقات ضرور ہوگی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان آیات کا نقش اپنے پاس رکھے گا زہر، سحر اور ہر موذی چیز سے اس کی حفاظت رہے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن مقرر کردیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پانچوں آیات سفر میں اور غزوات کے موقعوں پر پڑھتے تھے اور ان ہی آیات کی برکت سے آپ کفار ومشرکین اور منافقین پر ہمیشہ غالب رہے اور حق تعالیٰ نے ہر موقعہ پر آپ کی مدد فرمائی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ پانچوں آیات پڑھ کر پانی پر دم کرکے ہر جمعہ کو پینے کا معمول رکھے گا وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا اور مہلک

بیماریوں سے اس کی حفاظت رہے گی۔

ان آیات کا ورد، انسان کو بیماریوں سے رنج والم سے، حادثوں سے اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے اور جادوٹونے سے محفوظ رکھتا ہے اور انسان کمالات زندگی کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ آیات یہ ہیں:

(۱) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ. قَدِیْرٌ عَلٰی مَا یُرِیْدُ.

(۲) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ. قَوِیٌّ لَایَحْتَاجُ اِلٰی مُعِیْنٍ.

(۳) اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا. لِمَنْ طَغٰی وَ عَصٰی.

(۴) وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ. قُدُّوْسٌ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ.

(۵) قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. اَلْقَیُّوْمُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ذُوالْقُوَّةِ.

ہر قرآنی آیت کے بعد جو اسم الٰہی تحریر ہے، آیت کو ایک مرتبہ پڑھنے کے بعد اس اسم الٰہی کو تین مرتبہ پڑھیں۔

ان پانچوں آیت کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۶۵۹	۸۶۶۵	۸۶۷۱	۸۶۷۸	۸۶۵۳
۸۶۷۲	۸۶۷۳	۸۶۵۴	۸۶۶۰	۸۶۶۶
۸۶۵۵	۸۶۶۱	۸۶۶۷	۸۶۶۸	۸۶۷۵
۸۶۶۳	۸۶۶۹	۸۶۷۶	۸۶۵۶	۸۶۶۲
۸۶۷۷	۸۶۵۷	۸۶۵۸	۸۶۶۴	۸۶۷۰

تنگی رزق کو ختم کرنے کے لئے

تنگی رزق کو ختم کرنے کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں لکھیں۔ اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ولقد	فتنا	سلیمان	والقینا	علی کرسیہ	جسدا	ثم اناب
فتنا	فتنا	سلیمان	والقینا	علی کرسیہ	جسدا	ثم اناب
سلیمان	سلیمان	سلیمان	والقینا	علی کرسیہ	جسدا	ثم اناب
والقینا	والقینا	والقینا	والقینا	علی کرسیہ	جسدا	ثم اناب
علی کرسیہ	علی کرسیہ	علی کرسیہ	علی کرسیہ	علی کرسیہ	جسدا	ثم اناب
جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	ثم اناب
ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب

حالات سنوارنے کے لئے

جو شخص تنگی رزق سے پریشان ہو وہ اس نقش کو نوچندی جمعرات کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور روزانہ عشاء کے بعد ''یاباسط یاودود'' ۹۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ایک سال نہیں گذرے گا کہ انشاء اللہ روزی کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور تنگی رزق کی شکایت دور ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ا	س	ط	و	د	و	د
ا	س	ط	و	و	و	د	ب
س	ط	و	د	و	د	ب	ا
ط	و	د	و	د	ب	ا	س
و	د	و	د	ب	ا	س	ط
د	و	د	ب	ا	س	ط	و
و	د	ب	ا	س	ط	و	و
د	ب	ا	س	ط	و	د	و

بے پناہ دولت کے لے

قرآن حکیم کی ایک آیت کو بزرگوں نے اکسیر قرآنی قرار دیا ہے۔ اس آیت کے ذریعہ کابرین نے زبردست دولت اور شہرت حاصل کی ہے۔ آیت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا.

اس آیت کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے اس آیت کو روزانہ متواتر ایک سو اکیس مرتبہ لگاتار اکیس دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ دوران زکوۃ بھی رزق میں کشادگی پیدا ہوگی۔

زکوۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مکمل خلوت میں احرام باندھ کر با پرہیز مندرجہ ذیل نقش ذوالکتابت گیارہ عدد روزانہ لکھیں۔ اس عمل کو نوچندی

جمعرات کی رات سے شروع کریں۔ ہر نقش پر مذکورہ آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر دیں۔ ان تمام نقوش کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ صبح اٹھ کر ایک کلو آٹے میں ان نقوش کی گولیاں بنائیں اور انہیں دریا میں ڈال دیں۔

دوسری رات پھر گیارہ نقش لکھیں اور حسب سابق ان پر مذکورہ آیت سو سو بار پڑھ کر اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر دم کر دیں۔ ان میں سے دس نقش اور ایک دن پہلے اور نقش دریا میں ڈلیں گا۔ اسی طرح روزانہ ایک نقش بچاتے رہیں اور پچھلے نقش کے ساتھ کل گیارہ نقش کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔

آخری دن جو نقش بچائیں دریا میں باقی نقش ڈالنے کے بعد اس کو ہرے کپڑے میں موم جامہ کے بعد پیک کر لیں اور اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ رزق میں اس قدر کشادگی اور وسعت ہو جائے گی عقلیں حیران ہوں گی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اس عمل کے بعد جب رزق میں وسعت پیدا ہو تو روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور مذکورہ آیت کو روزانہ گیارہ بار پڑھتے رہیں۔ نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا	ویرزقہ من حیث لا یحتسب	ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ	قد جعل اللہ لکل شیٔ قدرا
۲۳۰۱	۹۶۸	۱۶۶۵	۱۳۳۶
۹۶۷	۲۲۹۸	۱۳۳۹	۱۶۶۶

رزق کے لئے سورۂ فاتحہ کا عمل

نوچندی اتوار کو سورۂ فاتحہ کا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اسی دن سے بہ نیت زکوۃ روزانہ سورۂ فاتحہ کے ۳۳۷ مرتبہ پڑھنا شروع کر دیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۲۸ دن تک جاری رکھیں اور آخری دن ۳۶۲ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوۃ ادا ہو گی۔

سورۂ فاتحہ کے عامل کو رزق تو فراوانی کے ساتھ ملتا ہی ہے اس کے سب رنج و الم بھی دور ہو جاتے ہے اور خوش حالی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ورۂ فاتحہ کا عامل جس ضرورت مند کو سورۂ فاتحہ کا نقش لکھ کر دیتا ہے اس کے بھی کام بن جاتے ہیں۔ دولت ملتی ہے، مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور تمام امراض سے شفا نصیب ہوتی ہے۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

زکوۃ کی ادائیگی کے بعد کم سے کم روزانہ ایک مرتبہ اس نقش کو لکھنا چاہئے اور اس نقش کو کسی ضرورت مند کو دے بھی سکتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ نقش ہر مرض کو دفع کرنے میں کام آئے گا۔

۷۸۶

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً	و یرزقہ من حیث لا یحتسب	ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ	قد جعل اللہ لکل شیٔ قدراً
۲۳۰۵	۹۶۷	۱۶۶۵	۱۳۳۶
۹۶۶	۲۳۰۲	۱۳۳۹	۱۶۶۶
۱۳۳۸	۱۶۶۷	۹۶۵	۲۳۰۳

پہلی قسط

اپنے مکمل نام، عرفیت اور تخلص وغیرہ جو بھی آپ اپنے نام کے ساتھ لگاتے ہوں، سب کے اعداد نکال کر پھر مفرد عدد برآمد کریں، اس کے بعد اعداد کی تفصیل دیکھیں، مثلاً کسی کا نام محمد ابرار عرف منے میاں ہے، کل اعداد ہوئے: ۶۹۷، مفرد عدد۴، اسی طرح اپنے نام کے اعداد نکال کر اندازہ کیجئے کہ آپ کی اپنی خصوصیات کیا ہیں۔

ایک عدد ستارہ شمس سے تعلق رکھتا ہے اور برج اسد کے تحت آتا ہے، اہم دن اتوار اور پیر ہوتے ہیں، مبارک نگینے، پکھراج اور نیلم ہوتے ہیں۔ جس شخص کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے وہ فنون لطیفہ کا شوقین ہوتا ہے، اس کا مزاج شگفتہ ہوتا ہے، اس کو تفریحات سے لگاؤ ہوتا ہے، اس کی صورت اور اس کی آواز پرکشش ہوتی ہے، اس کو موسیقی اور نغمہ سرائی سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ اگر شاعر، وکیل یا جج اور بیرسٹر بن جائیں تو ان کی زندگی بہت کامیاب گزرتی ہے اور یہ لوگ دوسروں کے دل ودماغ پر چھا جاتے ہیں، ان میں زبردست صلاحیت ہوتی ہے اور یہ لوگوں کو اپنی مسحور کن باتوں سے متاثر کرنے میں ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں، ایسے لوگ علم اور دولت کے بغیر ہی دوسرے لوگوں کے دل ودماغ پر حکومت کرتے ہیں اور ان کو اپنا مطیع بنالیتے ہیں، ان میں زبردست قوت فیصلہ ہوتی ہے، ان کی عقل وفراست بہت تیز ہوتی ہے، انہیں تعمیری کاموں سے دلچسپی ہوتی ہے، تخریبی کاموں سے یہ بہت دور رہتے ہیں، ان میں فطری رعب ہوتا ہے، ان کے مخالف بھی ان کے سامنے ان کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کرپاتے۔ ایک عدد کے لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں، یہ اکثر اپنے خیالات اور رجحانات پر قابو نہیں رکھ پاتے، ان کی فطرت میں آزادی ہوتی ہے، یہ آزادی کو پسند کرتے ہیں، یہ کسی کی محکومیت کو برداشت نہیں کرپاتے، یہ ہر ممکن طریقے سے دولت اور شہرت حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اپنے مقصد میں بھرپور کامیابی حاصل کرلیتے ہیں۔ ان کے ارادے مضبوط ہوتے ہیں، ان کے عزائم میں استحکام ہوتا ہے اور یہ مستقل مزاج بھی ہوتے ہیں، ان میں کام کرنے کی لگن اور دھن ہوتی ہے جو انہیں اپنے مقاصد میں کامیابیوں سے ہمکنار کراتی ہے، یہ تندرست بھی ہوتے ہیں اور عمومی طور پر جسمانی اعضاء قوی اور مضبوط ہوتے ہیں، ان کا مزاج حاکمانہ ہوتا ہے، اگر کوئی ان کے حکم کی تعمیل نہ کرے تو یہ چراغ پا ہوجاتے ہیں، یہ حکم عدولی برداشت نہیں کرسکتے لیکن ایک عدد والے دل کے نرم ہوتے ہیں، کسی کی غلطیوں کو معاف کرکے یہ سکون محسوس کرتے ہیں، ان میں تقریر کرنے کی اور اپنی باتوں سے متاثر کرنے کی زبردست صلاحیتیں ہوتی ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، ایک عدد کے لوگ ہر محفل میں نمایاں رہتے ہیں اور عمومی طور پر لوگ ان کی عزت کرتے ہیں، ان میں دور اندیشی بھی ہوتی ہے اور موقع شناسی بھی، یہ دور اندیشی اور موقع شناسی کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے ہم عصروں میں مقبول ہوتے ہیں، ایک عدد والے لوگ اگر کسی انجمن یا سوسائٹی کے صدر یا سربراہ بن جائیں تو بہت کامیاب رہتے ہیں اور انجمن اور سوسائٹی کو اصولوں کے ساتھ چلاتے ہیں اور اعلیٰ خدمت کے ذریعہ زبردست مقبولیت اور شہرت حاصل کرلیتے ہیں، یہ اپنے چاہنے والوں کا مکمل اعتماد حاصل کرنے میں ہر دور میں کامیاب رہتے ہیں اور دیانت، امانت دار، اور اصول پرستی کی وجہ سے یہ ہمیشہ سرخرو رہتے ہیں اور ان کا سر اپنے حلقے میں ہمیشہ بلند رہتا ہے، ایک عدد والے لوگ کسی قدر خوشامد پسند ہوتے ہیں، لوگوں کی چاپلوسی اور خوشامد کی وجہ سے یہ اکثر نقصان بھی اٹھاتے ہیں، لیکن اس خامی سے یہ خود کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، یہ لوگ غیرت مند بھی ہوتے ہیں اور سچ کے خود دار ہوتے ہیں، یہ لوگوں کو دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں، کسی کے آگے دامن پھیلا کر انہیں سکون میسر نہیں آتا، بہت بڑے حالات میں بھی یہ اپنی پریشانیوں کو چھپائے رکھتے ہیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے، میاں بیوی میں سے جن کا عدد ایک ہو وہ اپنے شریک حیات کے لئے ایک نعمت بن جاتا ہے، ایک عدد والے افراد اگر ۲۱ جولائی سے ۲۰ اگست کے درمیان پیدا ہوئے ہوں تو ان کی مذکورہ خصوصیات میں اور بھی چار چاند لگ جاتے ہیں، ایک عدد والے لوگ بھرپور زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں، یہ جدوجہد، جیئے دو کے مصداق خود بھی زندہ دلی میں مگن رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی زندہ دلی سے بھی محظوظ ہوتے ہیں، ان لوگوں کی زندگی دوسروں کے لئے ایک مثال بن جاتی ہے، اور یہ لوگ دوسروں کے لئے سبق آموز ثابت ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۲۱

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

جب معاہدہ کے مطابق دس سال کی مدت پوری ہوگئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دی ہوئی بھیڑیں اکٹھی کیں اور اپنی بیوی کو لے کر اپنی والدہ اور اپنی ہمشیرہ سے ملنے کے لئے مصر روانہ ہوگئے۔ دوران سفر ایک نہایت ٹھنڈی رات کو جب ہوائیں بھی خوب چل رہی تھیں اور ٹھنڈ کی وجہ سے جسم کپکپا رہے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام راستہ بھی بھول گئے تھے، اس وقت دونوں میاں بیوی سردی کی زیادتی کی وجہ سے بے حد پریشان تھے اور بھیڑیں بھی ٹھنڈی ہواؤں کی وجہ سے کانپ رہی تھیں، اسی وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت دور آگ دکھائی دی اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا میں اس آگ کی طرف جاتا ہوں۔ وہاں یقیناً کوئی بستی ہوگی، وہاں جاکر مجھے راستے کی رہنمائی ہوجائے گی اور میں تھوڑی سی آگ بھی لے آؤں گا تاکہ تم کچھ راحت محسوس کرسکو۔ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اس طرف چل پڑے، جدھر انہیں آگ دکھائی دی تھی، چلتے چلتے جب وہ کوہ طور پر پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ جسے وہ آگ سمجھ رہے تھے وہ آگ نہیں تھی بلکہ وہ ایک طرح کی روشنی تھی جو ایک ہرے بھرے درخت کے اوپر نظر آرہی تھی اور جس سے پورا ماحول جگمگا رہا تھا۔ کوہ طور بالکل جنگل میں تھا، آس پاس کوئی بستی اور کوئی فرد و بشر دکھائی نہیں دے رہا تھا، روشنی بدستور قائم تھی اور پورا درخت اس روشنی کی وجہ سے پوری طرح روشن تھا۔ حضرت موسیٰ حیرت وتعجب کے ساتھ اس روشنی کی طرف دیکھ رہے تھے جو عجیب طرح کا ایک اُجالا تھا لیکن جو دہکتی ہوئی آگ محسوس ہورہی تھی۔ اچانک حضرت موسیٰ کو ایک آواز سنائی دی۔

اے موسیٰ! میں تمہارا پروردگار ہوں، یہاں تم اپنے جوتے اُتار دو، کیوں کہ تم ایک وادیٔ مقدس میں داخل ہوچکے ہو۔ حضرت موسیٰ نے اپنے جوتے اُتار دیئے، اس کے بعد وہی آواز پھر سنائی دی اور اس آواز نے پوچھا، اے موسیٰ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟

موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا یہ عصا ہے، جس پر میں ٹیک لگاتا ہوں اس عصا سے اپنی بھیڑوں کو ہنکاتا ہوں اور اس عصا سے میں اپنے کئی کام لیتا ہوں۔

آواز آئی، اس عصا کو زمین پر ڈال دو!

حضرت موسیٰ نے اس عصا کو جب زمین پر ڈال دیا تو وہ ایک ڈراؤنا سانپ بن گیا، اس کو دیکھ کر حضرت موسیٰ کے دل میں ایک خوف پیدا ہوا اور آپ نے بھاگنے کی کوشش کی، اسی وقت وہ آواز پھر بلند ہوئی، اے موسیٰ تم ڈرو مت واپس آؤ ہم اس کو پہلی والی صورت میں تبدیل کردیتے ہیں تم اس کو ہاتھ بڑھا کر پکڑلو۔

حضرت موسیٰ نے پشمینے کا جبہ پہن رکھا تھا، انہوں نے سانپ کو پکڑنے کے لئے اس جبہ کی آستین کو اپنے ہاتھ پر لپیٹ لیا اس کے بعد انہوں نے سانپ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

پھر آواز آئی۔ اپنی آستین کو ایک طرف کردو اور اے موسیٰ تم بے خوف و خطر اس سانپ کو اُٹھالو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بے خوف ہوکر جیسے ہی سانپ کو اٹھایا تو وہ ان کا عصا بن گیا۔

اس کے بعد آواز آئی اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو، جب آپ نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈالا تو وہ نہایت چمکدار بن گیا، اس سے روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں، اس کے بعد آپ نے پھر اپنے ہاتھ کو گریبان میں ڈالا تو پھر اپنی اصلی حالت میں آگیا۔

پھر آواز آئی، اے موسیٰ! یہ تمہارے رب کی بہت بڑی نشانیاں ہیں، ان نشانیوں سے ہماری قدرت کا اندازہ کرو اور اب ضروری یہ ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس کو دین حق کی دعوت دو۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ اے پروردگار! میں نے فرعون کی قوم کے ایک فرد کو مار ڈالا تھا، اس لئے مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ وہ مجھے قصاص کے طور پر قتل نہ کرڈالے اور اے پروردگار میری زبان میں لکنت ہے، میں اپنا مدعا صاف طور پر پیش نہیں کرسکتا، اگر آپ میرے ساتھ میرے بھائی ہارون کو بھی بھیج دیں تو مجھے آسانی ہوجائے گی، میرا بھائی روانی کے ساتھ گفتگو کرلیتا ہے، وہ اچھے الفاظ میں میری تصدیق کردے گا اور فرعون کو متاثر کرنے میں ہم دونوں بھائی آپ کی مدد سے کامیاب رہیں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ درخواست اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی

اور ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ کے معاون بن گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبوت کی دولت سے سرفراز ہوکر واپس آئے، آپ کو بھولا ہوا راستہ بھی یاد آ گیا اور آپ نے اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر اللہ کا پیغام انہیں پہنچایا اور اس طرح اس راہ ہدایت میں حضرت ہارون علیہ السلام کی معیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حاصل ہوگئی، اس دوران ایک غیبی ندا پھر آئی اور حضرت موسیٰ کو اس بات کا یقین دلایا گیا کہ تم فرعون کے دربار میں بے خوف وخطر جاؤ اور یہ بات یاد رکھو تم اور تمہارا ساتھ دینے والے ہی کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات اپنی والدہ اور بہن سے بھی ہوگئی، گھر والوں سے بچھڑنے کے بعد ملنے میں جو لطف آتا ہے، اس لطف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی سرفراز ہوئے، حضرت موسیٰ نے اپنے نکاح کی تفصیل اپنی ماں اور بہن کو سنائی اور دوران سفر قدم قدم پر اپنے رب کی مدد کا حوالہ دیا۔ اس کے بعد یہ بھی بتایا کہ کس طرح میں آگ کی تلاش میں نکلا تھا اور کس طرح مجھے نبوت کی دولت عطا ہوئی۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اس بات کا علم ہوا کہ موسیٰ کو یہ حکم ہوا ہے کہ فرعون کے دربار میں جاؤ اور دین ہدیٰ کی تبلیغ کرو، تو وہ خوف زدہ ہوگئیں، کیوں کہ وہ جانتی تھیں کہ فرعون ایک ظالم وجابر حکمراں ہے اور حضرت موسیٰ پر ایک قتل کا الزام بھی ہے اور ایک مدت سے فرعون کی پولیس حضرت موسیٰ کو تلاش کرتی رہی ہے، وہ چاہتی تھیں کہ موسیٰ فرعون سے دور رہیں لیکن خدا کے حکم کی وجہ سے انہیں خاموش ہونا پڑا۔ اپنی ماں کی دعائیں لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں پہنچ گئے اور حضرت موسیٰ نے بے خوف ہوکر اپنا مدعا بیان کیا اور کہا۔

میں پروردگار کے حکم پر یہاں آیا ہوں، میرے لئے مناسب یہی ہے کہ میں سچ بولوں اور جو مجھے حکم ہوا ہے میں اس کی تعمیل کروں، میں پروردگار کی واضح نشانیوں کے ساتھ تمہارے دربار میں آیا ہوں اور تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم بنی اسرائیل کو ان تمام پابندیوں سے آزاد کردو اور ان کو میرے ساتھ جانے دو۔

فرعون نے نہایت حقارت کے ساتھ حضرت موسیٰ کی طرف دیکھا اور بولا۔ تمہارا خدا کون ہے؟

حضرت موسیٰ نے جواب دیا، میرا خدا وہ ہے جس نے ساری مخلوق کو ایک صحیح پیمانے پر پیدا کیا، ان کو رزق فراہم کیا اور ان کو زندگی کے صحیح مقاصد کی رہنمائی کی۔

فرعون نے کہا۔ جب تم بچے تھے اور کس مپرسی کا شکار تھے، کیا اس وقت ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی؟ ہم نے تمہیں راحتیں پہنچائیں اور کئی سالوں تک تم ہمارے دربار میں ہمارے شاہی کروفر کے ساتھ رہے، تمہیں تمام خوشیاں میسر رہیں اور ہماری وجہ سے تمہیں محبت بھی ملی اور اعزاز بھی، اب تم کس خدا کی بات کررہے ہو اور اس خدا کی حیثیت کیا ہے۔

حضرت موسیٰ نے جواباً کہا۔ تم احسان جتا رہے ہو کہ تم نے اپنے گھر میں میری پرورش کی تھی، حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارے ظلم وستم کی وجہ سے جو تم نے بنی اسرائیل پر ڈھا رکھے تھے اور بچوں کی پیدائش پر پابندی عائد کر رکھی تھی، اس جبر واستبداد کی وجہ سے میری ماں نے مجھے پیدا ہوتے ہی دریائے نیل کے حوالے کردیا تھا اور میری ماں نے نہایت رنج وحسرت کے ساتھ میری جدائی برداشت کی اور تمہارے ظلم وستم کی وجہ سے اپنی گود کو سونی کرلیا۔ اس وقت میری ماں پر جو کچھ گزری اس کی وجہ تم ہو، اور تمہارا ظلم ہے۔

فرعون نے کہا۔ یہی نہیں بلکہ اور بھی احسانات ہم نے تم پر کئے ہیں، ہماری وجہ سے تمہاری قدر ومنزلت عام تھی اور ہماری رعایا تمہارا احترام کرنے میں فخر محسوس کرتی تھی، تم نے ہماری رعایتوں کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور ایک دن ہماری قوم کے ایک فرد کو قتل کرکے تم فرار ہوگئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میرا اس شخص کو قتل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، میں نے اس کو متنبہ کرتے ہوئے ایک گھونسا رسید کیا تھا لیکن ناگہانی طور پر وہ مرگیا اور اس کی موت کا مجھے افسوس ہوا اور اے فرعون! اگر اللہ کی نظروں میں بھی میں قاتل ہوتا تو مجھے نبوت کی دولت ہرگز ہرگز عطا نہیں ہوتی۔

فرعون نے کہا۔ کان کھول کر یہ بات سن لو کہ میرے علاوہ اگر تم کسی کو اپنا خدا تسلیم کروگے تو میں تمہیں گرفتار کرکے جیل میں ڈال دوں گا۔

فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ ساری گفتگو عام لوگوں کے سامنے ہوئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو برسر عام للکارا تھا، اس لئے فرعون کے رعب اور دبدبے میں کمی آ گئی تھی اور لوگ اس کو ایک عام سا انسان سمجھنے لگے تھے، فرعون کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر لوگوں نے اس کی حقیقت سمجھ لی تو اس کا وقار خاک میں مل جائے گا، اس نے فوراً ہی اپنے کچھ کارندوں کو شہر کی گلی کوچوں میں روانہ کیا اور یہ افواہ ہر

طرف پھیلادی کہ فرعون ضروری تیاری کر کے موسیٰ کے خدا سے جنگ لڑنے کے لئے آسمان پر جارہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ فرعون نے اپنے وزیر خاص ہامان کو حکم دیا کہ وہ ایک بلند ترین عمارت تعمیر کرائے تا کہ فرعون اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا سے جنگ کا اعلان کر سکے۔

فرعون کا یہ حربہ کسی درجے میں کامیاب رہا اور عام لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ فرعون موسیٰ کے خدا سے ڈٹ کر مقابلہ کرے گا اور اس کو شکست فاش سے دوچار کرے گا۔ اس حربے سے فرعون کو یہ فائدہ پہنچا کہ نادان اور بے وقوف قسم کے لوگ فرعون کی خدائی کے قائل رہے اور ان کے دلوں میں یہ یقین جمارہا کہ فرعون ہی ان کا خدا ہے اور فرعون ہی ان کو ہر عذاب سے نجات دلانے کی طاقت رکھتا ہے۔

فرعون نے اپنی برتری قائم رکھنے کے لئے حضرت موسیٰ کو یہ دھمکیاں دینی شروع کیں کہ تم اپنی نبوت کے دعوؤں سے دستبردار نہیں ہوئے اور اگر تم نے میرے علاوہ کسی اور کو اپنا خدا تسلیم کیا اور اس خدا کا پرچار کیا تو میں تمہیں قید کرلوں گا اور تمہیں سخت سزا دوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے پھر ایک ملاقات کر کے کہا۔ میرے پاس اپنی حقانیت کی واضح دلیل موجود ہے۔

فرعون نے کہا۔ تمہارے پاس دلیل کیا ہے؟ تم صرف باتیں بنارہے ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا، اچانک وہ اژدہا بن گیا، فرعون یہ دیکھ کر بھونچکا رہ گیا اور گھبرا کر کہنے لگا اس کے علاوہ تمہارے پاس اور دلیل کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو اس سے نور کی کرنیں پھوٹنے لگیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سے اس قدر روشنی نکل رہی تھی کہ فرعون کی آنکھیں اس روشنی کی وجہ سے چندھیانے لگیں۔

ان نشانیوں کو دیکھ کر فرعون متاثر تو بہت ہوا لیکن اس کے دل میں حکومت اور اقتدار کی ہوس سمائی ہوئی تھی، اس لئے وہ اپنا سر جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوا اور برابر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا رہا، اس نے ان معجزوں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ پر جادوگری کا الزام لگایا اور اپنی رعایا کے لوگوں کو ورغلاتے ہوئے کہا کہ موسیٰ اور اس کا بھائی ہارون جادوگر اور شعبدہ باز ہیں اور چاہتے ہیں کہ جادو کے ذریعہ سے تمہیں اس ملک سے بے دخل کر دیں، اب تم ہی بتاؤ کہ ان دونوں کے ساتھ مجھے کیا سلوک کرنا چاہئے؟

فرعون کے درباریوں نے کہا۔ آپ ان دونوں بھائیوں کو اپنے دربار میں ہی روکے رکھیں اور مختلف شہروں میں اپنے کارندے روانہ کردیں تا کہ وہ تلاش کر کے ایسے ماہر جادوگر اور شعبدے بازوں کو بلا کر لے آئیں جو ان دونوں بھائیوں کی شعبدے بازی کا جواب اپنے علم وفن سے دے سکیں۔ درباریوں کا یہ مشورہ فرعون کو پسند آیا اور اس نے حکم دیا کہ ایسے ماہر جادوگر اور شعبدہ باز حاضر کئے جائیں جو موسیٰ اور ہارونؑ کی ان حرکتوں کا جواب دے سکیں، جلد ہی ایسے جادوگر اور شعبدے باز مہیا ہوگئے، جنہوں نے حضرت موسیٰ سے مقابلے کا اعلان کردیا اور فرعون کی مرضی سے مقابلہ کا ایک دن بھی طے ہوگیا، مقابلے کا انتظام ایسی جگہ پر کیا گیا جہاں ہزاروں تماشائی کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

شعبدہ بازوں نے میدان میں ایسی رسیاں پھینک دیں جن میں پارہ بھرا ہوا تھا، جب ان پر دھوپ پڑی تو یہ حرکت کرنے لگیں، وہ لوگوں کو ایسی دکھائی دیتی تھیں کہ جیسے بڑے بڑے اور خطرناک سانپ چل رہے ہیں، ان شعبدہ بازوں کو اپنی کامیابی کا اس قدر یقین تھا کہ یہ کہنے لگے کہ فرعون کی عزت ووقار کی قسم جیت ہماری ہوگی اور موسیٰ اور اس کا بھائی شکست فاش سے دوچار ہوں گے اور اس کے بعد فرعون کا بول بالا رہے گا۔

جس وقت فرعون کے جادوگروں نے اپنے جادو اور شعبدے بازی کے بہترین کرتب دکھا کر لوگوں کو متحیر کر رکھا تھا اس وقت حضرت موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینک دیا، اس نے ایک اژدہے کی شکل اختیار کرلی اور اس اژدہے نے جادوگروں کے بنائے ہوئے سانپوں کو نگل لیا اور پھر اس میدان میں جادوگروں کی رسیوں کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

جب شعبدے بازوں نے یہ دیکھا کہ ان کی شعبدے بازی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عمل سے کوئی مقابلہ نہیں ہے وہ شعبدہ بازی اور جادوگری میں ماہر تھے وہ سمجھ گئے کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں، بلکہ ان کے پاس کوئی غیبی طاقت ہے جو ان کا ساتھ دے رہی ہے، انہیں یقین ہوگیا کہ حضرت موسیٰ اللہ کے نبی ہیں اور ان کا عصا درحقیقت ایک معجزہ ہے اور معجزے کا مقابلہ شعبدہ بازی سے نہیں کیا جاسکتا، تمام شعبدہ باز سجدے میں گر گئے اور انہوں نے حضرت موسیٰ کی نبوت اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بزرگی کو تسلیم کرلیا اور انہوں نے برسرعام یہ اعلان کردیا کہ وہ حضرت

موسٰی کو اللہ کا نبی تسلیم کرتے ہیں اور اس خدا پر ایمان لانے کا اعلان کرتے ہیں جس نے موسٰی کو دولت نبوت سے سرفراز کیا ہے۔

فرعون چراغ پا ہوگیا اور انہوں نے ان لوگوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں نے میری اجازت لئے بغیر ایمان لانے کا اعلان کردیا ہے، اب میں تمہیں اس کی سخت سزا دوں گا اور تمہارا قتل عام کروں گا تا کہ تمہارے قبیلے کے لوگوں کو ہمیشہ کے لئے عبرت ہو جائے اور وہ موسٰی اور اس کے خدا سے دور رہیں۔

فرعون کے دربار میں کھڑے ہوئے شعبدہ بازوں نے کہا کہ اگر تم ہمارا قتل کردو گے تو ہمارا کیا بگڑے گا، ہم موسٰی کے خدا کے جو ساری دنیا کا خدا ہے، بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اور سرخرو ہو جائیں گے۔ انہوں نے ڈٹ کر کہا اے فرعون۔ تم ہمیں سولی پر لٹکا دو، یا کوئی اور سزا دو، اب تو ہم خدا پر ایمان لاچکے ہیں اور ہم اب اس ارادے سے باز آنے والے نہیں ہیں، ہم اگر مر گئے تو ممکن ہے کہ ہمارا خدا ہمارے گناہوں کو معاف کردے اور ہمیں دار رحمت میں جگہ عطا کردے۔

فرعون کو شعبدہ بازی کے کرتب دکھا کر زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا، اس کھلی شکست کے بعد اس کی عزت خاک میں مل گئی اور اس کی مقبولیت کا گراف گر گیا، جنتا عام طور پر اس سے بدظن ہوگئی اور اس کا وقار مجروح ہوگیا، اس کے بعد اس نے اپنے خاص درباریوں سے مشورہ کر کے حضرت موسٰی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا، یہ عجیب اتفاق تھا کہ اسی مجلس میں ایک شخص ایسا بھی موجود تھا جو موسٰی سے ہمدردی رکھتا تھا اور جو حق پرست بھی تھا، اس نے اسی وقت فرعون اور اس کے غلط قسم کے مشیروں کو متنبہ اور کہا کہ یہ بات قطعاً مناسب نہیں ہے کہ تم لوگ کسی مقابلے میں ہارنے کے بعد ایسے شخص کو قتل کرنے کا منصوبہ بناؤ جس کی خداپرستی واضح ہو چکی ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے اور موسٰی واقعتاً خدا کا فرستادہ ہے تو پھر تم اور تمہاری قوم کسی بڑے عذاب میں مبتلا ہو جائے گی، اس کے بعد وہ شخص فرعون کے مشیروں کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ بے شک آج حکومت تمہاری ہے۔ لیکن جب کل کے دن اللہ کا عذاب آئے گا تو ہمارا مددگار کون ہوگا؟ مجھے ڈر ہے کہ تم پچھلی قوموں کی طرح کسی بڑے عذاب کا شکار ہو کر نیست و نابود ہو جاؤ گے اور تمہارا ساتھ دینے والوں کا حشر بھی خراب ہوگا۔

فرعون نے اس شخص کی یہ بے باکی دیکھ کر کہا کہ تم بھی گمراہ ہو گئے ہو اور تم بھی واجب القتل ہو، اس شخص نے کہا کہ میں تم سے اظہار ہمدردی کر رہا ہوں اور تم بجائے میری قدر کرنے کے مجھ پر آنکھیں نکال رہے ہو، اس کی اس بے باکانہ گفتگو کو گستاخی تصور کر کے فرعون کے حواریین نے اس پر حملہ کرنا چاہا لیکن خدا نے اس کو بچالیا۔ اور وہ وہاں سے کسی طرح نکل گیا۔

فرعون کے ناپاک ارادوں سے حضرت موسٰی کی سرگرمیوں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی وہ تبلیغ دین کا کام پوری شدت کے ساتھ کرتے رہے اور آہستہ آہستہ حق پرستوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور فرعون کی گرفت دن بہ دن اسرائیل پر ڈھیلی پڑتی رہی، اس دوران حضرت موسٰی پر وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسٰی تم فرعون سے صاف صاف کہہ دو کہ اگر وہ اپنی سرکشی سے باز نہیں آیا تو عنقریب وہ اس کی پوری قوم ہمارے عذاب میں مبتلا ہو کر رہے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی یہ وارننگ فرعون تک پہنچادی لیکن فرعون اپنی سرکشی اور تمرد سے باز نہیں آیا، اس کی ہٹ دھرمی اور اس کی خباثتیں جوں کے توں برقرار رہی۔

اس کے بعد مختلف انداز سے عذاب الٰہی کا سلسلہ شروع ہوا، قوم خشک سالی کا شکار ہوئی، فصلیں تباہ ہوگئیں، پھر زبردست طوفان آیا، باغات تباہ و برباد ہو گئے، پھر جوؤں، مینڈکوں، ٹڈیوں کے سیلاب آئے اور ان کی وجہ سے فرعون کی قوم کو طرح طرح کی سزائیں برداشت کرنی پڑیں، ایک بار خون کا طوفان بھی آیا، گھر گھر میں خون برسنے لگا، کھانے پینے کی چیزوں میں بھی خون پیدا ہونے لگا، اس طوفان سے فرعون کی قوم کا ناک میں دم ہوگیا، قوم کے لوگ بار بار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ کہتے رہے کہ اگر آپ ہمیں اس طوفان سے نجات دلادیں گے تو ہم ایمان لے آئیں گے اور آپ کی نبوت کو تسلیم کرلیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بار بار رب العالمین سے اس گمراہ قوم کی سفارش کرتے رہے اور انہیں مختلف طوفانوں سے نجات دلانے کی دعا کرتے رہے اور حضرت موسٰی کی دعائیں قبول بھی ہوتی رہیں۔ فرعون کی قوم بار بار طوفانوں سے نجات پاتی رہی، لیکن جن کی قسمت میں ہدایت نہیں ہوتی، انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوتی، فرعون اور اس کی قوم اللہ کے عذابوں کو محسوس کرتے رہے اور حضرت موسٰی کی دعاؤں کی قبولیت کا بھی اندازہ کرتے رہے لیکن بدنصیبی ان پر مسلط رہی اور انہیں توبہ کرنے کی اور ہدایت حاصل کرنے کی توفیق نصیب نہ ہو سکی۔ (باقی آئندہ)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: بنگلور

نام: محمد ذاکر حسین عرف سلیم

نام والدہ: محمودہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء

تعلیمی لیاقت: بی اے، ایم بی اے

آپ کا نام ۱۲ حروف پر مشتمل ہے۔ آپ کے نام کے تین جزء ہیں اور ہر جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے، جو غصے، جھنجھلاہٹ اور غیر معمولی اشتعال اور حد درجہ غیض وغضب کی علامت ہے۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں دو حرف بادی، دو حرف آبی، ۴ حرف خاکی اور چار حروف آتشی ہیں۔ اس حساب سے آپ کے نام میں کسی بھی عنصر کو غلبہ حاصل نہیں ہے بلکہ عناصر میں ایک طرح کا توازن موجود ہے، تاہم چونکہ آپ کے نام کا ہر جزء آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے آتشی حروف کو ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے، جو آپ کے مزاج کا ایک خاص پہلو ہے اور جس کے اثرات وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے ہوں گے۔

آپ کی عرفیت سلیم ہے، اس میں بھی چار حروف ہیں، ان حروف میں بھی ایک خاکی ہے، ایک آبی ہے، ایک بادی ہے اور ایک آتشی ہے، ان میں ایک طرح کا توازن موجود ہے اور ان حروف میں بھی عنصر کے اعتبار سے کسی کو غلبہ حاصل نہیں ہے۔

آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۱۱ ہیں۔ مرکب عدد ۱۶ ہے اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے، آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۵ ہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے، ان کو علوم مخفیہ سے خاص لگاؤ ہوتا ہے، مثلاً علم نجوم، علم اعداد، علم پامسٹری وغیرہ سے ان کی دلچسپی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ تفریح اور سیر سپاٹوں میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں، ان لوگوں کی طبیعت سیمابی ہوتی ہے، یہ دم میں تولہ اور دم میں ماشہ بن جاتے ہیں، رقیق القلب ہوتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں سے متاثر ہوجاتے ہیں، جذباتی مزاج ہونے کی وجہ سے ہر شخص سے بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور کسی سے بدگمان ہونے میں بھی انہیں دیر نہیں لگتی، مزاج میں سنجیدگی ہوتی ہے، تمسخر اور چھچھور پن سے یہ کوسوں دور رہتے ہیں، درد وغم کو برداشت کرلیتے ہیں لیکن اختلاف کو برداشت نہیں کرپاتے، اگر کوئی شخص ان کی رائے کے خلاف کچھ بولتا ہے تو یہ ایک دم دل برداشتہ ہوجاتے ہیں اور ان کا دل کانچ کی طرح ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔

۷ عدد کے لوگ اپنی فیملی سے بہت محبت کرتے ہیں، یہ اپنی فیملی کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ تبدیلی ہوا کے قائل ہوتے ہیں، اسی لئے یہ لوگ تفریح کے بھی شائق ہوتے ہیں اور دوران سفر ان کی طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ عمومی طور پر مادہ پرست نہیں ہوتے، ان میں ایک طرح کی روحانیت بھی ہوتی ہے، اس عدد کے لوگ اکثر وبیشتر بہت زیادہ مال دار نہیں ہو پاتے، لیکن اگر یہ حسن اتفاق سے مال دار ہوجائیں تو یہ خیراتی اداروں کو اور فلاحی تنظیموں کو دل کھول کر امداد دیتے ہیں اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے، اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ فطرتاً سکون اور سکوت پسند ہیں، آپ کو عام مجلسوں سے اُکتاہٹ ہوتی ہے، آپ میں نفس کشی کی صلاحیت بھی ہے، آپ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلیتے ہیں، آپ چونکہ صبر وضبط کی دولت سے بہرہ ور ہیں، اس لئے ہر طرح کے حالات میں آپ مطمئن رہتے ہیں اور تنگ دستی کے لمحوں میں بھی آپ کی زبان پر شکایتیں رنگتی نظر نہیں آتیں، آپ عافیت پسند ہیں، بے وجہ کے اختلافات اور بے وجہ کے بحث ومباحثہ سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ میں ایک کمزوری بھی ہے وہ یہ کہ آپ ایک طرح کی احساس کمتری میں مبتلا رہتے ہیں اور اس احساس کمتری کی وجہ سے بروقت کسی بھی معاملے میں اقدام نہیں کرپاتے اور خوشیوں اور راحتوں سے محروم ہوجاتے ہیں، تنقید مزاجی آپ کی فطرت کا جزء ہے، آپ اکثر وبیشتر ضرورت سے زیادہ حساس ہونے کی وجہ سے اپنے قرابت داروں اور اپنے دوستوں سے بدظن ہوجاتے ہیں اور ترش روئی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ آپ کی عرفیت کا مفرد عدد ۵ ہے۔ اس عدد کی وجہ سے آپ میں

جرأت اور بہادری کا جوہر نمایاں ہوگا، منصوبہ بندی میں آپ ماہر ہوں گے، لیکن محبت اور اخلاقیات کے معاملے میں آپ کافی حد تک خشک مزاج ہوں گے، جلد بازی کا مزاج ہوگا، غصے سے بے قابو ہو جاتے ہوں گے اور کافی حد تک شکی مزاج بھی ہوں گے۔

دو دو ناموں کی یہی مشکل ہوتی ہے کہ انسان دو طرح کی خصوصیات کی وجہ سے چوں چوں کا مربہ بن کر رہ جاتا ہے، کبھی اس کی شخصیت پر کسی عدد کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کبھی کسی عدد کا۔ ایک نام، ایک عرفیت اور ایک ہی تخلص کی وجہ سے انسان کے مزاج میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے اور فطرت دو رنگی مزاج سے پوری طرح محفوظ رہتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۷، ۱۴، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے، دکان کی شروعات، تجارت یا ملازمت کی شروعات، منگنی، شادی، سفر وغیرہ میں ان تاریخوں کو ترجیح دیں۔

آپ کا لکی عدد ۳ اور ۵ ہیں۔ ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے خوش آئندہ ثابت ہوں گی۔ آپ دوستی ۶ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی اور آپ کو ان لوگوں سے مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔ ۷، ۸، آپ کے لئے عام سے عدد ہیں، ان عدد کے لوگوں سے فائدہ اور نقصان آپ کے حالات کے مطابق ہوگا، دراصل ان عدد والے لوگوں کو نہ دوست کہہ سکتے ہیں اور نہ دشمن، ۱، ۲، اور ۴ آپ دشمن اعداد ہیں، ان عدد کے لوگوں اور چیزوں سے آپ جس قدر احتراز کریں گے اتنا ہی آپ کے حق میں مفید ہوگا۔

آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ نمبر بے اطمینانی، حادثات، غداری، ذہنی الجھن، اور نت نئی پریشانیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگر آپ کسی نہر، جھیل یا سمندر کے قریب رہائش اختیار کریں تو مرکب عدد کے منفی اثرات سے کافی حد تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔

آپ کی عرفیت کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ تیزی کے ساتھ خرید فروخت کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، آپ کو نمبر دو کے کاروبار سے ہمیشہ احتراز کرنا چاہئے اور کسی بھی پراپرٹی کو اگر آپ نے اس کو فروخت کرنے کے لئے خریدا ہے اس کو ۵ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں، ورنہ زبردست نقصان سے دوچار ہوں گے، یہ نمبر اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ پانی، آگ اور ہوا سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

اپنی زندگی کے نشیب و فراز سے اطمینان حاصل کرنے کے لئے اور مسائل پر قابو پانے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کا ورد رکھنا چاہئے، آپ کا اسم اعظم "یا حلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۲۱ ہے، یہ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کے آنے والے سال آپ کو خوشیوں سے دوچار کریں گے، یہ تاریخ انسان کو ماضی کے گہرے تجربات کے بعد زندگی کے پیش آنے والے سالوں میں آسودگی اور اطمینان عطا کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ بفضل رب عمر کے ۳۰ سالوں کے بعد آپ راحتوں سے دوچار ہو جائیں گے، یہ ایک موافق تاریخ ہے جو وسط عمر کے بعد کامیابی کی ضمانت بنتی ہے۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہے۔ یہ آپ کی قسمت کا عدد ہے، حسن اتفاق یہ ہے کہ ۵ ہی آپ کی عرفیت کا عدد ہے اور ۵ آپ کا لکی عدد بھی ہے، یہ اتفاق آپ کو زندگی کے کسی بھی دور میں استحکام عطا کرسکتا ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۲۲، ۲۳ اور ۲۸ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ اگر آپ ان تاریخوں میں کسی بھی اہم کام کی شروعات کریں گے تو ناکام ہو جانے کا اندیشہ رہے گا۔

جمعہ کے دن آپ کے لئے خاص طور پر مبارک ہے، جب کہ اتوار اور پیر آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ اہم کاموں کے لئے ہمیشہ جمعہ کے دن کو اہمیت دیجئے، بدھ اور سنیچر کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، لیکن اتوار اور پیر کے دن اہم کاموں سے احتراز برتیں۔

آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ ہیرا، پنا اور اوپل آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ ۵ گرام چاندی کی انگوٹھی میں ان میں سے کسی بھی پتھر کو جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھیں، کیونکہ اس دنیا کی ہر مفید چیز اللہ کے حکم سے ہی فائدہ پہنچاتی ہے، وہ مفید بالذات نہیں ہوتی۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی بیماری بالخصوص درد گردہ، امراض قلب، یا امراض دماغ سے تعلق رکھتی ہو تو آپ غفلت نہ برتیں اور فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں۔

آپ کے مبارک رنگ: سفید، زرد اور سبز ہیں۔ ان رنگوں کو اہمیت

دیجئے۔ ان رنگوں کا استعمال آپ کسی بھی طرح کریں، یہ آپ کے لئے انشاءاللہ مفید ثابت ہوں گے، اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر کی کھڑکیوں میں لٹکادیں یا ان رنگوں کا دستی رومال اپنے ہاتھ رکھیں تو انشاءاللہ آپ پرسکون رہیں گے اور عافیت کے ساتھ ساتھ آپ خوش حالی سے بھی بہرہ ور رہیں گے۔

آپ کے نام اور عرفیت میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے کل اعداد ۵۱۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات کے اعداد بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۵۷۷ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع بنا کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاءاللہ یہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۴۳	۱۴۷	۱۵۰	۱۳۶
۱۴۹	۱۳۷	۱۴۳	۱۴۸
۱۳۸	۱۵۲	۱۳۵	۱۴۲
۱۳۶	۱۴۱	۱۳۹	۱۵۱

آپ کے مبارک حرف ت، ث، ر اور ط ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔ مثلاً اگر آپ بیرون ملک میں ملازمت کے خواہش مند ہوں تو ریاض میں ملازمت کرنے کو ترجیح دیں یا پھر تجارت کو اہمیت دیں وغیرہ۔ تجارت میں لکڑی کا کاروبار، پتھر اور چونے کی تجارت یا زمین کی خرید وفروخت آپ کو انشاء اللہ راس آئے گی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر ایثار کرنے اور قربانی دینے کا جذبہ موجود ہے، لیکن آپ اکثر کچھ مفروضے ایسے قائم کرلیتے ہیں جو بالآخر آپ کو صدمات سے دوچار کرتے ہیں اور جب آپ کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں تو آپ کو دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں۔ نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کی صلاحیت، جذبۂ ایثار، پراسرار دماغ وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ بے اعتدالی، بے آرامی، ترش روئی، تغیر پسندی، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی وغیرہ۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۰		۹
۲		۸
۱۱۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۴ بار آیا ہے، جو آپ کے اندر قوت بیان حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اپنا مدعا بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں، لیکن اگر آپ کو اپنا مدعا بیان کرنے کا موقع نہ ملے تو آپ بددل ہوجاتے ہیں اور حد سے زیادہ مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں، آپ کھانے کے معاملے میں بھی لاپرواہ ہوسکتے ہیں، بسیار خوری کی طرف مائل ہوسکتے ہیں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خاص اوقات میں آپ کھانا بالکل ہی ترک کردیں۔

۲ کی موجودگی یہ بتاتی ہے کہ آپ کے اندر فہم وادراک موجود ہے، آپ بے حد حساس ہیں، لیکن کسی بھی مقابلے کے موقع پر آپ خود کو بے سکونی محسوس کرتے ہیں، گھبرا جاتے ہیں اور آپ اپنے انداز سے کام کرنا ہی پسند کرتے ہیں۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ پائی جاتی ہے، آپ کو یہ چاہئے کہ اپنی تخلیقات، اپنی مصنوعات یا اپنے جذبات دنیا کے سامنے کھل کر پیش کریں اور آپ کو اس معاملے میں کسی بھی طرح کی پس وپیش سے کام لینا نہیں چاہئے، کیونکہ بروقت اقدامات نہ کرنے سے ناکامیاں اور محرومیاں حصے میں آتی ہیں۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، گویا کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ تنہائی کو پسند کرتے ہیں، لیکن تنہائی میں آپ ایک طرح کا خوف بھی محسوس کرتے ہیں، آپ کو ذہنی اور جسمانی ورزش کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

۸ کی موجودگی اچھی علامت ہے، آپ دوسروں کی صلاحیتوں کو

پرکھنے میں مہارت رکھتے ہیں، صفائی پسند ہیں، آپ کام شروع کرنے میں دیر کرتے ہیں، لیکن کام شروع کرنے کے بعد اس کو ختم کرنے میں آپ کو کافی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی کامیابی کی طرف اشارہ کرتی ہے، لیکن اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کسی بھی وقت پیچ وتاب کھاکر خود ہی اپنے لئے نئے نئے مسائل پیدا کر لیتے ہیں اور جذباتی بن جاتے ہیں، آپ کو خواہ مخواہ کے اختلافات سے بچنا چاہئے اور احساس کمتری سے بھی پیچھا چھڑانا چاہئے، اچھے خواب دیکھنا برا نہیں ہے، لیکن اپنی ذات میں گم ہوکر رہ جانا برا ہے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ خود اعتمادی کی دولت سے آپ مالا مال ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام موجود ہے، لیکن آپ کا فوٹو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ زندگی کے مسائل سے اُکتا چکے ہیں اور آپ اطمینان حاصل کرنے کے لئے حالات سے بغاوت کرنے کے موڈ میں ہیں۔

ہمارا پیش کردہ خاکہ ایک علمی اندازہ ہے، اگر آپ کو اس خاکے سے اتفاق ہو تو اپنی خوبیوں میں اضافہ کیجئے اور اپنی خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کیجئے، اس کالم کا یہی مقصد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ایک دن صبح ہی صبح صوفی اذا جاء کے صاحبزادے قاری فخر الزماں کا فون آیا۔ فرما رہے تھے کہ وہ کوئی سماج سدھار کمیٹی بنانے کے خواہش مند ہیں اور ان کے دماغ میں یہ آرزو بھی کروٹیں لے رہی ہے کہ وہ اس کمیٹی کا صدر مجھے بناویں، کیوں کہ ان کے نزدیک میں ہی لے دے کے اس طرح کے کاموں کے گہرے تجربے رکھتا ہوں اور لوگ مجھ پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے بھی نہ جانے کیوں میرے نام پر کچھ مطمئن سے ہو جاتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں سنجیدہ قسم کی باتیں فون پر کرنے کا عادی نہیں ہوں، گھر آ جاؤ اور روبرو بیٹھ کر اپنا مدعا بیان کرو، میں بانو سے مشورہ کرنے کے بعد ہاں یا نا کرنے کا فیصلہ کروں گا۔

ان کے فون رکھنے کے بعد دورِ جوانی کی ہزاروں یادیں صف بہ صف آکر میدانِ دماغ میں کھڑی ہو گئیں اور میں یادوں کی بھول بھلیوں میں گھر گیا۔ مجھے یاد آیا کہ ایک زمانہ میں مجھے بھی سماج کی نوک پلک درست کرنے کی فکر لاحق ہو گئی تھی، اس زمانہ میں مجھے بس ایک ہی دھن تھی کہ لوگ سدھر جائیں۔ ایک کمیٹی کی شروعات ہم نے صفائی ستھرائی کا پرچار کرتے ہوئے کی تھی اور اس وقت بڑی محنت سے ہم نے ایک نعرہ بھی تخلیق کیا تھا، کوڑا کرکٹ ہٹاؤ، محلہ بچاؤ، اس نعرے کی ندرت پر کئی اچھے بھلے لوگ بھی ایمان لے آئے تھے، لیکن اپنے گھر کے آگے کوڑا کرکٹ پھیلانے کے چال چلن سے کوئی بھی باز نہیں آیا تھا۔

اور میں جھوٹ کیوں بولوں، میرے گھر کے آگے بھی کوڑا کباڑ حسبِ معمول بڑھتا ہی جا رہا تھا جو میری بدنامی کا باعث بھی بنا، کچھ نادان قسم کے عقل مند مجھ پر بے موسم برسات کی طرح برس پڑتے تھے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ کہا کرتے تھے، پہلے خود کو سدھارو بعد میں سماج کو سدھارنا۔ اس کمیٹی کو کسی گدھا گاڑی کی طرح کھینچتے ہوئے ہمیں یہ تجربہ ہوا کہ لوگ صفائی ستھرائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن عام طور پر گندگی ہی کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے تقریبات کے دوران ٹشو پیپر سے شریف لوگوں کو ناک پونچھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اکثر بیاہ شادی کے موقعوں پر میں نے یہ دیکھا ہے کہ لوگوں کے کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں لیکن ان کے خیالات گندے ہوتے ہیں اور خیالات کی گندگی کا مظاہرہ لوگ مختلف انداز سے کرتے ہیں، دیکھتے ہی دیکھتے شادی کا پنڈال طرح طرح کی گندگیوں سے بھر جاتا ہے، خود ہماری کمیٹی کے ممبران بھی گندگی ہی کو پسند کیا کرتے تھے، حالانکہ صفائی ستھرائی کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے وہ سب لاجواب قسم کی تقریر کر لیا کرتے تھے۔ مسلم سماج میں کام کرنے کے دوران ہمیں بخوبی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم بہت کچھ کہہ سکتے ہیں، لیکن کچھ کر نہیں سکتے، اس لئے باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ سماج سدھار کمیٹی کو بند کر کے کسی اور سوسائٹی کی بنیاد ڈالی جائے۔

یہ دل ہمارا کچھ نہ کچھ کرنے کے لئے بے چین رہا کرتا تھا، چنانچہ ایک زمانہ میں ہمیں رشتے طے کرانے کی سوجھی، شریف گھرانوں میں لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں، ان کے من پسند پیغامات نہیں آرہے تھے، ہمیں خیال ہوا کہ ہم ایسا کوئی سلسلہ شروع کریں جس میں اچھے اچھے داماد شریف لوگوں کو فراہم کر سکیں، اچھا جذبہ رکھنے والے سب غریب ہی ہوتے ہیں، ہم بھی غریب ہی تھے، اچھے جذبے کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اِدھر اُدھر سے میز اور کرسی مستعار لے کر ہم نے اپنے دفتر کی داغ بیل ڈالی، مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے بھی ہمارے پاس پیسے نہیں تھے، لیکن مٹھائی ضروری بھی تھی اس لئے آدھا کلو لڈو منگا کر رکھ لئے گئے تھے، تاکہ آنے والے حضرات کھا کر نہ سہی تو کم سے کم لڈوؤں کو دیکھ کر اپنا منہ میٹھا کرتے رہیں۔ جس دن دفتر کا افتتاح ہوا اس دن کافی لوگ آئے

اس بھیڑ کو دیکھ کر ہمیں یہ خوش فہمی ہوگئی تھی کہ ہماری سوسائٹی شاندار انداز میں چلے گی۔ اس دن ہم نے ایک ڈائری پر یہ لکھنا شروع کردیا تھا کہ کس گھر میں کتنی لڑکیاں اور کتنی بیوائیں موجود ہیں، سوچا تھا کہ بیواؤں کو بھی صحیح ٹھکانے پر پہنچاتے رہیں گے اور جن لوگوں کی بیویاں اس جہان فانی سے رخصت ہوگئی تھیں، ان سے ہماری ہمدردی کا سلسلہ جاری تھا، لوگ ہماری کارکردگی سے بہت خوش تھے، بعض بوڑھے بھی اپنے دلوں میں فرحت محسوس کررہے تھے کہ شاید ان کی بھی کوئی لاٹری کھل جائے۔ اس زمانہ میں ہم سے صوفی سقراط اور صوفی بقراط جیسے لوگ بھی اندھیرے میں چھپ چھپ کر مل چکے تھے، ان حضرات کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ عورتوں کو دیکھ کر انہیں خود ہی شرم آجاتی ہوگی، لیکن ایسے کئی لوگوں نے جب رازدارانہ طور پر یہ فرمائش کی کہ کسی طرح ہمارا بھی کہیں نمبر لگادیجئے تو ہمیں خدا کی قدرت پر بڑی حیرت ہوئی، واقعی وہ کرشمہ ساز ہے، اس نے ایسے بھی لوگ اس دنیا میں پیدا کئے ہیں کہ جن کی پرہیزگاری کا جغرافیہ ان کو برتے بغیر سمجھ میں نہیں آتا۔

صوفی آرپار کے سسر خواجہ اعتبار الحق نوے کی دہائی سے گزر رہے تھے، افتتاح کے اگلے دن پھر پیوند شیروانی پہن کر میرے گھر آگئے اور بولے، تم سے کیا شرم ابوالخیال، تم تو اپنی اولاد کے درجے میں ہو، تم نے یہ شادی کرانے کا سلسلہ شروع کرکے امت پر ایک احسان کیا ہے، اپنی ڈائری کے کسی حاشیے میں میرا نام بھی لکھ لینا اور یہ واضح رہے کہ میں خفیہ نکاح کا خواہش مند ہوں، میرے نواسے اور پوتے میری ایک مشت داڑھی میں لٹک جائیں گے اس لئے رازداری کا لحاظ رکھتے ہوئے مجھے بھی ایجاب وقبول کے مرحلے سے گزار دو، مرنے کے بعد بھی تمہیں دعا دیتا رہوں گا۔

افسوس کی بات یہ تھی کہ ہمارے پاس زیادہ تر درخواستیں شادی شدہ لوگوں کی آتی تھیں، یا پھر ایسے حضرات کی جن سے نکاح کرنے کے لئے حوا کی کوئی بیٹی حامی نہیں بھر سکتی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دفتر کو بند کرنا پڑا، بہ مشکل تمام ایک دو شادیاں طے کرائیں جن کا انجام تمام شادیوں سے بھی زیادہ بدتر ہوا، اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ شادیاں تو آسمان پر پہلے ہی سے طے ہوتی ہیں اور جب یہ کام ازل میں اللہ میاں کرچکے ہیں تو ہم کیوں اس دور میں مغز زنی کرتے پھریں، آپ یقین کریں کہ دفتر بند ہونے کے بعد بھی کئی بوڑھے میرے گھر کے چکر لگاتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ اگر کوئی چانس ہو تو ہمیں ضرور یاد کرلینا۔

مجھے یاد آیا کہ خدمت خلق کی خاطر ایک بار میں نیتا بھی بن گیا تھا، نیتا بننے میں مجھے کچھ بھی دیر نہیں لگی تھی، شکل تو میری نیتا جیسی ہی تھی، بس کھادی کے کپڑے اور گاندھیائی ٹوپی سر پر رکھنے کی دیر تھی، چند منٹوں ہی میں ابوالخیال فرضی سے سبھاش چندر بوس بن گیا تھا اور تو اور مجھے دیکھ کر شریف قسم کے لوگ بھی سلام کرنے لگے تھے اور بعض خواتین بھی برقعے سمیت ہاتھ کے اشاروں پر سلام کرلیا کرتی تھیں۔ نیتا بنتے ہی لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوگئے تھے کہ میں ان کے مسائل کی نیا پار لگادوں گا اور میرا اپنا دعویٰ بھی یہی تھا کہ ادھر میں کچھ بنا اور اُدھر سمجھو تمہارے الجھے ہوئے مسائل کی گتھیاں سلجھیں، لیکن شومئی قسمت، کئی بار چناؤ میں کھڑا ہوا لیکن ہر بار ضمانت ضبط ہوئی، پھر یہ سوچ کر مطمئن ہوگیا کہ آج کل شریف لوگ الیکشن میں نہیں جیتا کرتے، یار دوستوں نے بھی مجھے تسلی دیتے ہوئے یہی کہا برخوردار آج کل الیکشن میں وہی لوگ جیتتے ہیں جو خود غنڈے ہوں اور غنڈہ گردی جن کا کاروبار ہو، تم حقیقتاً جتنے شریف ہو، دیکھنے میں اس سے زیادہ شریف لگتے ہو تو تم کس طرح الیکشن میں جیت جاتے۔

ایک مرتبہ شاعری کا خبط سوار ہوا، میں شاعری کے ذریعہ بھی خدمت خلق کا جذبہ رکھتا تھا، لیکن اس لائن میں بھی اوندھے منہ گرا اور میری خداداد صلاحیتوں کے دانت بتیس کے بتیس ٹوٹ گئے، اچھے اچھے شعروں پر بھی داد نہیں ملتی تھی، اپنے شعروں کی اچھائی پر اس لئے یقین تھا کہ وہ میں بڑے بڑے شاعروں کی بیاض میں سے چرا کر لے جاتا تھا، لیکن اندازہ یہ ہوا کہ لوگ شعروں پر داد نہیں دیتے بلکہ شاعروں کو داد دیتے ہیں، اگر شعر بالکل بکواس ہو لیکن وہ شعر کسی اچھے شاعر کی زبان سے پڑھا جارہا ہو تو اس کو بے تحاشہ داد ملنی شروع ہوجاتی ہے اور داد وصول کرنے کا ایک دوسرا بھی طریقہ ہے میں اس طریقے سے واقف نہیں تھا، پھر میرے ایک دوست نے وہ طریقہ مجھے ازبر یاد کرایا۔ اس میں کچھ پیسے تو خرچ ہوئے لیکن داد موسلا دھار بارشوں کی طرح برسی۔ ہوتا یہ تھا کہ کچھ لڑکوں کو دو دو روپے دے کر ادھر اُدھر بٹھادیا کرتا تھا اور پھر ادھر میں ڈائس پر آیا اور دو دو روپے کی ذمہ داری شروع اور جب ادھر اُدھر بیٹھے نابالغ لونڈے داد دینی شروع کرتے تھے تو بیسیوں بالغوں کو بھی شرم آجاتی تھی وہ بھی واہ واہ کی رٹ لگانی شروع کردیتے تھے۔

مشاعروں کے دوران یہ بھی اندازہ ہوا کہ آج کل کے شاعر دوران مشاعرہ داد کم اور خیرات زیادہ بٹورتے ہیں۔ میں بھی مشاعرہ پڑھتے پڑھتے کافی تجربہ کار ہوگیا تھا، میں ایک مصرعہ پڑھنے کے بعد، جس پر مجھے ایک بھی داد نہیں ملتی تھی، کہا کرتا تھا اگر دوسرے مصرعے پر آپ اسی طرح خاموش رہے تو میں میدان حشر میں آپ لوگوں کے خلاف مقدمہ دائر کروں گا۔ میری اس دھمکی پر لوگ لرز اٹھتے تھے اور میرا دوسرا مصرعہ پڑھنے سے پہلے ہی واہ واہ سبحان اللہ کی آوازیں فضاؤں میں بکھرنے لگتی تھیں اور جب مجھے تجربات مشاعرہ پوری طرح حاصل ہوگئے تو یہ بھی ہوا کہ اگر کسی نے میرے کسی شعر پر داد نہیں دی تو میں نے فخر سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اس شعر کا پورا پورا لطف اٹھایا ہے اور اسی لئے آپ کو داد دینے کی فرصت ہی نہیں ملی، میں آپ لوگوں کی اس گہری خاموشی کی قدر کرتا ہوں، میں آپ کو دعاؤں سے نوازتا ہوں اور براہ مہربانی اگلے شعر پر آپ دعاؤں سے نوازیں۔

میں نے کئی بار شعر پڑھنے سے پہلے یہ بھی کہا کہ اب جو شعر میں پڑھنے جارہا ہوں یہ اردوئے معلّیٰ کی ایک حقیری کوشش ہے، لیکن اس شعر کو پرائمری میں کئی کئی بار فیل ہونے والے لوگ نہیں سمجھیں گے، یہ کہہ کر جب میں شعر پڑھتا تھا تو دھوئیں دار قسم کی داد ملتی تھی، جن لوگوں نے شعر نہ بھی سنا ہو وہ بھی داد دینے لگتے تھے، کیوں کہ پرائمری اسکول میں بار بار فیل ہونے کا عیب تو سبھی کو چھپانا ہوتا تھا، میرے نستعلیق قسم کے دوستوں کے مشورے پر یہ بھی ہوا کہ ہم نے خود ہی پھولوں کے گل دستے بنا کر لڑکوں کو دیئے کہ جیسے ہی میں اپنی ناک کھجاؤں تو تم یہ اشارہ پاتے ہی زندہ باد کا شور مچاتے ہوئے اسٹیج پر کود پڑنا اور پھولوں کا گجرا میرے گلے میں ڈال دینا، میں نے اس طرح بھی مشاعروں میں اپنا لوہا منوایا ہے، لیکن دوسروں کی غزلیں کب تک چرا چرا کر پڑھتا اور کب تک مکاریوں کا سہارا لے کر شاعر بنا رہتا، ایک دن شاعری کو طلاق دے ڈالی۔ اس کے بعد بھی کئی کارنامے ایسے انجام دیئے کہ اگر اللہ نے رحم وکرم سے کام نہ لیا تو دوزخ میں جانا یقینی ہے۔ قاری فخر الزماں کا فون سننے کے بعد یادوں کی برات میرے حافظے کی دہلیز پر بجنے لگی اور میں دیر تک ان یادوں کی اُچھل کود سے محظوظ ہوتا رہا، اسی اثناء میں ملک الموت میرے کمرے میں پوری آن بان کے ساتھ داخل ہوئیں، میں عرف عام میں اپنی زوجہ کو ملک الموت کہتا ہوں کیوں کہ دونوں ہی کے اچانک آجانے سے دم گھٹنے لگتا ہے اور جس کے ساتھ ساتھ کپڑوں کو بھی پسینہ آجاتا ہے، میرے چہرے پر تبسم کی بکھری ہوئی قوس وقزح کا اندازہ کرکے وہ بولیں۔

کونسی دنیا میں کھوئے ہوئے ہو۔ خود بخود ہنس رہے ہو۔

بیگم۔ بیتے ہوئے دنوں کی یاد آگئی تھی، کیا زمانہ تھا، ذرا سی دیر میں رونے والوں کو ہنسا دیا کرتے تھے اور ہنسنے والوں کو رُلا دیا کرتے تھے، صوفی چلغوزے بھی میری حرکتوں پر ہنس دیا کرتے تھے، جب کہ انہوں نے مسکراہٹ سے کئی کوس دور رہنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

یہ وقت یادوں میں کھونے کا نہیں ہے، آج بازار کے کئی کام ہیں، اٹھئے اور بازار سے یہ سامان لے کر آیئے۔ بانو نے ایک پرچہ میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

حکم کی تعمیل بجالانے میں مجھے کوئی عذر نہیں، لیکن برائے مہربانی ایک بات سن لیں اور اپنا کوئی نقد مشورہ عطا فرمائیں۔

کیا بات ہے؟" بانو نے مجھے استفہامیہ نظروں سے گھورا"

عرض یہ کرنا تھا کہ صوفی اذاجاء کے صاحب زادے قاری فخر الزماں ایک کمیٹی سماج سدھار کمیٹی کے نام سے شروع کررہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ میں اس کمیٹی کی صدارت کے فرائض انجام دوں.........

پھر ان ہی خرافات میں کھوگئے جن سے آپ نے توبہ کرلی تھی۔

بیگم تم خدمت خلق کو خرافات کہتی ہو، بیگم سماج میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے اور جس قدر خرابیاں لپٹس کے درختوں کی طرح اپنا سر اُبھار رہی ہیں، ان سے نمٹنا ضروری ہے۔

مجھے معلوم ہے آپ کا جذبۂ سدھار اور آپ کی خدمت خلق!

شک کررہی ہو یا الزام لگارہی ہو۔

میں شک بھی کررہی ہوں اور حقیقت کا اظہار بھی کررہی ہوں، آپ نے ایک بار صفائی ستھرائی کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ایک کمیٹی ایسی بھی بنائی تھی کہ جو مسلمانوں کو صفائی ستھرائی پر اُکسائے گی اور انہیں پاک وصاف رہنے کی ترغیب دے گی، لیکن حال یہ تھا کہ آپ کے بیٹھنے کی جگہ پر گندگی کا ڈھیر ہوا کرتا تھا، جسے میں صاف کرتے کرتے تھک جاتی تھی اور آپ کو اس گندگی سے کوئی وحشت نہیں ہوتی تھی۔

آپ نے ایک بار شادیاں طے کرانے کی ایک تحریک بھی شروع کی تھی، اس وقت آپ کا حال یہ تھا کہ برائے منگنی جس لڑکی کا بھی فوٹو

آپ کو موصول ہوتا تو آپ اس لڑکی کا فوٹو دیکھ کر خود ہی طرح طرح کے منصوبے بنانے لگتے تھے اور اس کے ناک نقشے کی صحیح کیفیت جاننے کے لئے بیتاب سے ہو جاتے تھے۔ آپ نے شاعری بھی شروع کی تھی لیکن ہوا یہ کہ شاعری آپ کے پلے سے بندھ کر اتنی رسوا ہوئی کہ اس کو ایک دن خود ہی اپنا بوریہ بستر باندھنا پڑا اور جس زمانہ میں آپ نیتا بنے تھے اس زمانہ میں آپ گھر میں بھی ہر وقت بھاشن دیا کرتے تھے، لیکن آپ کو گھر کے کسی کام کاج کی توفیق نہیں ہوا کرتی تھی۔ وہ تو کسی پیر فقیر کی دعاؤں کی وجہ سے آپ نے نیتا گیری چھوڑ دی ورنہ اس بات کا خطرہ ہو گیا تھا کہ آپ گھر کو ایسا نگر پالیکا بنا کر رکھ دیں گے جہاں لوگوں کا دل دکھانے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا، ان بیماریوں سے آپ کو نجات مل چکی تھی، اب پھر اسی جہالت اور حماقت کے خشک تالاب میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ بانو نے ایک منٹ کی خاموشی کے بعد کہا۔ قاری فخر الزماں کو میں جانتی ہوں، یہ وہی تو ہیں جو ایک لڑکی کو چھیڑنے کی خاطر چوراہے پر پٹ بھی چکے ہیں۔

بیگم، تم گڑے مردے کیوں اکھاڑتی ہو،'' میں نے تلملا کر کہا'' قاری فخر الزماں کا ماضی کچھ بھی رہا ہو جب سے وہ پیر ذوالفقار نقش بندی سے بیعت ہوئے ہیں دن میں پچاس بار نماز پڑھتے ہیں اور اپنی آنکھوں پر کالا چشمہ اسی لئے لگائے رکھتے ہیں تاکہ لڑکیوں کی نظر ان کی آنکھوں پر نہ پڑے۔ ان کے تقوے کی دھوم قبرستانوں تک میں پھیلی ہوئی ہے، ان کے بارے میں ایک بار کسی شخص نے کوئی غلط تبصرہ کر دیا تھا اسی وقت کراماً کاتبین نے اس کا ایمان سلب کر کے اس کو کفرستان روانہ کر دیا، بے چارہ آج تک بے ایمان ہو کر نادانی کے صحراؤں میں بھٹکتا پھر رہا ہے، تم بھی اسی وقت توبہ کرو، ورنہ ان کراماً کاتبین کا کوئی بھروسہ نہیں کہ تمہارا بھی ایمان سلب کر کے تمہیں کوہ قاف کی وادیوں میں بھٹکنے کے لئے نہ چھوڑ دیں۔

چلئے اٹھئے، دیر ہو رہی ہے، بازار سے یہ سودا لائیں، اگر قاری فخر الزماں آ گئے تو گک میں انہیں کوئی گولی دے دوں گی۔

بیگم۔ انہیں گولی نہیں دینی ہے، میں ان کے خیالات سے استفادہ کروں گا اور ان کی معیت میں خدمت خلق کی ایک نئی بنیاد ڈالوں گا۔ کیا سمجھیں؟

میں کچھ نہیں سمجھی۔ آپ بازار جایئے، ٹھیک ہے اگر وہ آ گئے تو میں ان کو بیٹھک میں بٹھالوں گی اور ان کو چائے بھی پلادوں گی، لیکن میں سب نہیں کرنے دوں گی جس کے لئے آپ اپنے پر تول رہے ہیں۔

بیگم۔ تم کبھی نہیں سدھروگی، بیگم اب چل چلاؤ کا وقت آ رہا ہے، وکٹ گرنے سے پہلے جتنے رن بنالیں اچھا ہے۔ دس بیس چھکے مارے بغیر جنت نہیں ملنے والی۔

خدا کے لئے جایئے، بانو نے اس طرح مجھے گھر سے نکالا جیسے میں اس کا شوہر نہیں کوئی آلتو فالتو قسم کا انسان ہوں، میں ایک شریف النفس قسم کے شوہر کا کردار ادا کرتے ہوئے گھر سے نکل گیا اور جب سودا سلف خرید کر بازار سے واپس آیا تو قاری فخر الزماں اپنے کچھ حوارین کے ساتھ بیٹھک میں براجمان تھے اور اتنی زور سے قہقہے لگا رہے تھے کہ ان کے قہقہوں کی آواز پاکستان تک جا رہی ہوگی اور مجھے دیکھ کر ایسے چپ ہو گئے جیسے ان کی روح پرواز کئے ہوئے ۳ مہینے ہو چکے ہوں۔

میں نے بغیر سلام کئے پوچھا، کب نازل ہو گئے تھے؟

وہ کنواری لڑکی کی طرح شرماتے ہوئے بولے۔ عالی جناب، چند منٹ پہلے حاضر باش ہوئے ہیں، ان کا جواب سن کر میں گھر میں چلا گیا۔ بانو فریش نظر آ رہی تھی، اس نے مسکرا کر کہا۔ میں ناشتہ تیار کرتی ہوں، لیکن آپ کو میری قسم کسی کمیٹی میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اب اپنے بچے بڑے ہو گئے ہیں، ان کی طرف دھیان دیں، اصلاح معاشرہ کی کوئی تنظیم گھر میں کھولیں، آپ اس کے صدر بن جائیں، بچوں میں بھی دوسرے عہدے تقسیم کریں اور مجھے اس تنظیم کا خزانچی بنادیں، آپ کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور گھر بھی ٹھیک ٹھاک چلتا رہے گا۔

میں کچھ بولنا ہی چاہ رہا تھا کہ بانو میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ بس اب آپ بیٹھک میں جائیں اور اپنے دوستوں کی اصلاح کیجئے۔

میں حیران ہوں کہ ان بیویوں کو آخر کیا گیا ہے، یہ مردوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈال کر ہمیں کس قسم کا مجازی خدا سمجھتی ہیں۔ ہمارے سارے حقوق سلب کر کے اللہ کی رضا کی امید دلائی رہتی ہیں، اُف میرے خدا تو بھی ازدواجی زندگی کے معاملے ہم مردوں کی کوئی مدد نہیں کرتا، میں تلملاتا ہوا بیٹھک میں داخل ہوا، مجھے دیکھ کر قاری فخر الزماں چہک کر بولے آپ کی عمر بہت ہوگی فرضی صاحب۔

کیوں؟

ابھی بھی ہم آپ کا ذکر خیر کر رہے تھے، اور آپس میں ایک دوسرے کو یہ یقین دہانی کرا رہے تھے کہ اگر آپ نے سماج سدھار کمیٹی کی

ذمہ داریاں سنبھال لیں تو یہ کمیٹی بننے سے پہلے ہی کامیاب ہو جائے گی اور اس کا چرچا و دھان سبھا تک ہوگا اور کیا بعید ہے۔..........

سنئے۔"میں نے قاری فخر الزماں کی بات کاٹتے ہوئے کہا" ابھی اس موضوع کو مت چھیڑیئے، اندر کی فضا اچھی نہیں ہے۔ گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، بجلی کے کڑکنے کا بھی اندیشہ ہے، کالی آندھی کسی بھی وقت چل سکتی ہے اور شعلے برسنے کا بھی اندیشہ ہے۔

لیکن ابھی ہم آئے ہیں، ابھی تو آسمان صاف تھا۔" قاری فخر الزماں کے ایک ساتھی بولے۔"

آپ کون ؟ "میں نے انہیں استفہامیہ نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔"

یہ میرے، بہت ہی ہونہار جگری دوست ہیں، اگر میں ان سے یہ کہوں فرضی صاحب تم ابھی اسی وقت تالاب میں چھلانگ لگادو، تو چاہے تالاب دور دور تک بھی کہیں نہ ہو یہ چھلانگ لگانے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں، بہت مرمٹ قسم کے انسان ہیں۔

شکل سے بھی مرمٹ لگ رہے ہو، آپ نے کتنے دن سے کھانا نہیں کھایا؟"میں نے ان سے پوچھا۔"

عالی جناب ابوالخیال صاحب کھانا تو میں ہر وقت کھاتا ہوں لیکن نہ جانے کیوں جسم میں خون بالکل نہیں بن رہا، ان کے لہجے میں مایوسی تھی۔

تم لوگ سماج سدھار کمیٹی بنانے جارہے ہو، اور تمہارے جسموں میں خون نہیں بن رہا ہے، پھر کیسے کام چلے گا۔ ہمارے ملک میں جتنی کمیٹیاں کام کر رہی ہیں ان سب کے کرتا دھرتا کیا کھا کر ٹن ٹن کی طرح موٹے ہو رہے ہیں، ان کے جسموں کی بہاریں دیکھ کر سماج سدھار کمیٹیوں کو بھی فخر ہوتا ہے کہ دنیا میں کچھ ہو نہ ہو ہمیں چلانے والے تو ہرے بھرے ہو رہے ہیں۔ جمعیۃ الفضلاء ہند کے کارکنوں کو دیکھ کر قوم وملت کے غم میں کس قدر موٹے ہو گئے ہیں کہ بے چاروں سے پیدل چلا نہیں جارہا ہے، مجبوراً ان کے لئے کاروں کا انتظام کیا جاتا ہے، ان کی فربہی دیکھ کر وہ منسٹر تک متاثر ہوتے ہیں جو قوم کا خون پی پی کر ایوان پارلیمنٹ میں دندناتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم سے زیادہ اس ملک کا وفادار کوئی نہیں، لیکن جب وہ جمعیۃ الفضلاء کے رہنماؤں کو دیکھتے ہیں تو ان کو احساس کمتری ہونے لگتا ہے، تم لوگوں کو دیکھ کر تو مچھر تک شرمندہ ہو جائیں گے کہ ان لوگوں کے جسموں سے کیا استفادہ کریں ان کے جسموں میں تو خون ہی نہیں ہے۔

حضرت!" قاری فخر الزماں نے پھر چونچ کھولی" ہم اسی لئے تو اس کمیٹی کی داغ بیل ڈال رہے ہیں تاکہ قوم میں بھی سدھار آئے اور ہمارے یہ دبلے پتلے جسم بھی کسی قابل بن جائیں، حضرت اب تو آئینہ بھی ہم سے کترانے لگا ہے۔

تم پیدائشی سمجھ دار لگتے ہو، تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے، کیونکہ کمیٹیاں چلانے کے لئے چرب زبان ہونا ضروری ہے اور اس طرح کی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے بے شرمی بھی اچھی خاصی مقدار میں ہونی ضروری ہے تاکہ ہم قوم کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہ کریں۔

یعنی۔" قاری فخر الزماں بولے" دینے والے شرما جائیں لیکن وصول کرنے والوں کو کوئی شرم نہ ہو۔

بے شک "میں نے تائید کی۔"

تو حضرت اس کی تو ہم مشق کر چکے ہیں، ایک صاحب بولے جو اتنی میلی شیروانی میں تھے کہ ان کی طرف دیکھ کر مجھے جماداروں کے جدامجد کی یاد آ گئی۔

مشق؟ میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

جی ہاں۔ ابتدائی خرچوں کے لئے دل کھول کر مانگ رہے ہیں، انشاءاللہ ابھی آپ سے بھی کچھ نہ کچھ لے ہی لیں گے۔

لیکن میں کہہ چکا ہوں کہ اندر کا موسم خوشگوار نہیں ہے۔

یہ بار بار آپ موسم کی خرابی کی بات کیوں کر رہے ہیں۔"صوفی آر پار کے نواسے نے کہا۔"

دیکھو بھائیو۔"میں نے قاری عبدالباسط کے لب ولہجے میں وضاحت شروع کی۔" بے شک میں دیکھنے میں آزاد نظر آتا ہوں، لیکن میں پچھلے ۲۵ برسوں سے قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہا ہوں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ میں کسی بھی لڑکی کو دیکھ کر خواہ مخواہ بھی عشق شروع کر دیا کرتا تھا اور نابالغ قسم کی لڑکیاں بھی میرے کردار کا جغرافیہ سمجھے بغیر مجھے اس طرح دیکھا کرتی تھیں جیسے وہ میرے ناگہانی قسم کے عشق میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ بھائیو آپ میرا یقین کریں کتنے ہی عشق تو میں پوری طرح بالغ ہونے سے پہلے ہی کر چکا تھا اور کتنے ہی عشق بالغ ہونے کے بعد میں نے ایسے بھی کئے ہیں کہ مجھے لڑکیوں کا نام تک معلوم نہیں ہو سکا۔ میں نے پوچھا

بھی نہیں اور انہوں نے بتلایا بھی نہیں۔

اور میرے عزیز دوستو جس زمانہ میں مجھے آزادی پوری طرح میسر تھی اسی زمانہ میں میں نے عتا گیری بھی جم کر کی تھی، ایک ایک جلسے میں کئی کئی بار تقریر کرتا تھا اور جب لوگ مجھ پر گندے انڈے اُچھالتے تھے تو فخر سے یہ کہتا تھا کہ میں بھی ہوں پانچویں سواروں میں، کیوں کہ میرا یہ عقیدہ تھا کہ جس لیڈر پر گندے انڈے اور جوتے اُچھلتے ہیں اسی کا رتبہ سوا ہوتا ہے۔

عزیز ساتھیو ایک بار ہم نے کاہل کمیٹی بھی بنائی تھی، اس کمیٹی میں ہم نے چن چن کر ان لوگوں کو ممبر بنایا تھا جو کاہلی میں اپنی مثال آپ ہوں، اس تنظیم کا صدر ہم نے ایسے شخص کو بنایا تھا جسے پوری زندگی خود نہانے کی بھی توفیق نہیں ہوئی تھی، وہ ازراہ کاہلی خود نہیں نہاتے تھے جس دن انہیں غسل کرنا ہوتا تھا گ، دس دن وہ دوستوں کی خوشامد کرتے تھے، دوست ہی ان کے کپڑے اُتارتے تھے اور یار دوست ہی ان کے بدن پر پانی بہاتے تھے، ان کو ان کی بہنیں کھانا کھلاتی تھیں، یہ کاہلی میں سب کاہلوں سے زیادہ مشہور تھے، ان کو صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی تھیں۔

اس کمیٹی کا ممبر بننے کی فیس یہ تھی کہ گھر سے ایک تکیہ اٹھالاؤ اور دفتر میں آکر پڑجاؤ، جب کوئی امیدوار تین دن تین رات تک ایک ہی حالت میں پڑا رہتا تھا تب اس کو ممبر بنایا جاتا تھا۔ میں تو فقیروں کی دعاؤں کی وجہ سے پندرہ دن ایک ہی حالت میں پڑا رہا تھا، لیکن صدارت منشی مروارید کے حصے میں آئی تھی کیوں کہ ان کو اٹھانے اور بٹھانے کے لئے بھی چار لوگوں کی ضرورت پڑا کرتی تھی، سب کی رائے یہ تھی کہ ان سے زیادہ آلسی کوئی نہیں ہے، لہٰذا کاہلوں کی اس تنظیم کی صدارت کے حق دار قدرتی طور پر یہی ہیں۔ وہ اپنے دستخط بھی کاہلی کی وجہ سے چار پانچ قسطوں میں کیا کرتے تھے۔ عزیز ساتھیو آج بھی جب یہ زمانہ یاد آجاتا ہے تو کلیجہ منہ کے راستوں سے باہر آکر مونڈھوں پر سوار ہوجاتا ہے اور دل اور دماغ ایک دوسرے سے گلے مل کر آنسو بہانے لگتے ہیں۔

آپ کی آزادی کسی نے سلب کرلی؟'' کسی نادان سے ساتھی نے پوچھا۔''

بیوی کے سوا کس کی مجال ہوسکتی ہے کہ ہماری آزادی چھین لے، وہ بیوی جس کو ہم نہایت کروفر کے ساتھ بیاہ کر لائے تھے آج ہمارے گھر کی وہ حکمراں بن گئی ہے اور اس کے حکم سے سرتابی کرنا ہم جیسے بہادروں کے بس کی بات نہیں ہے۔

آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں؟'' قاری فخر الزماں کے چہرے پر تشویش کروٹیں لے رہی تھی۔''

میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ میں بھی اس بات کا خواہش مند تھا کہ سماج سدھار کمیٹی آنا فانا قائم ہونی چاہئے، لیکن بیوی نے سخت آرڈر جاری کردیا ہے کہ اگر آپ نے اس طرح کی کسی کمیٹی میں حصہ لیا تو وہ کہرام مچادے گی اور بیویوں کے کہرام سے ہم جیسے شریف شوہر بہت ڈرتے ہیں اور سمجھوتہ کرنے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

تو کیا ہم مایوس لوٹیں گے۔'' صوفی نونہال کے بھانجے لڈن میاں بولے۔''

نہیں مایوس نہیں جانے دوں گا۔ ابھی ناشتہ آرہا ہے۔

چلو بھی ناشتہ ہی سہی کچھ تو ہاتھ لگے گا۔'' قاری فخر الزماں نے کہا''

ایسے ہماری دلی تمنا یہی تھی کہ اس کمیٹی کا صدر آپ کو بنادیں، آپ کی وجہ سے کمیٹی کا وجود مسلم ہوجاتا۔

چلئے میری دعائیں آپ کے ساتھ رہیں گی۔

اگر ہم اپنی بھابی سے بات کرلیں۔'' صوفی چراغ علی بولے''

ممکن ہے کہ ہماری بات وہ سن لیں اور ان کو ہم پریشان لوگوں پر رحم آجائے۔

آپ کو معلوم نہیں کہ میری بیوی ارسطو کی خالہ لگتی ہے وہ بڑے بڑے سورماؤں کی باتوں میں نہیں آتی، میں ایک جھوٹ سے سو بار پورے سماج کو متاثر کرلیتا ہوں لیکن وہ میرے سو جھوٹ بولنے پر ایک بار بھی متاثر نہیں ہوتی۔ اس کو چکمہ دینا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔

چند منٹ کے بعد ناشتہ آگیا، اس ناشتے پر سب اس طرح پل پڑے جیسے یہ برسہا برس سے بھوکے ہوں، میں سوچنے لگا کہ جو لوگ کھانے کے دوران پلیٹوں پر رحم نہیں کھاسکتے وہ سماجی کام کے دوران اللہ کی مخلوق پر کیا رحم کھائیں گے۔

ناشتے سے فارغ ہوتے ہی قاری فخر الزماں رسید بک میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

برکت کے طور پر کچھ عنایت کردیں۔

میں نے ان کے ہاتھ سے رسید لے کر کہا، میں اپنی بیوی سے ڈونیشن لاکر دیتا ہوں، ڈونیشن دینے کے معاملے میں وہ بہت فیاض ہے۔

چلئے رسید اگر بھابی جان کے نام کی کٹے گی تو اور بھی برکت ہوگی،

قاری فخرالزماں چیخے۔

میں رسید بک پکڑ کر بانو کے پاس پہنچا اور بڑے ہی عاجزانہ انداز میں میں نے درخواست کی کہ بیگم یہ سب کے سب سرتاپا مخلص محسوس ہورہے ہیں، یہ واقعتاً سماج کو سدھارنے کے غم میں مبتلا ہیں، ان کی مدد کے لئے اپنی خاص کمائی میں سے کچھ تو عنایت کردیجئے۔

بانو کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور ہونٹوں پر مسکراہٹ بھی، اس نے رسید بک اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

میں اس پر اپنے قلم سے ناشتہ لکھ دیتی ہوں۔

ناشتہ! کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ یہ جو ہم نے ابھی اتنا عمدہ ناشتہ کرایا ہے، اس کو ہماری طرف سے ڈونیشن سمجھ لیں اور ہمیں دعائیں دیں، کیش تو میرے پاس ایسے کاموں کے لئے کچھ ہے نہیں۔

بیگم! کچھ تو خیال کیجئے بڑے بڑے صوفیوں اور سورماؤں کی اولادیں ہمارے گھر سے خالی لوٹ کر جائیں تو اللہ تعالیٰ بھی کیا سوچیں گے۔

اونلی اکیاون ہی کی کٹوا دیجئے۔

ہرگز نہیں کٹواؤں گی، اس نے رسید بک میرے حوالے کردی، اور بولی ان سے کہہ دو کہ اب یہ یہاں سے نکل لیں اور آپ سے ایک بار پھر بھی کہے دیتی ہوں کہ اگر آپ نے ان سے اس طرح کے کاموں میں جڑنے کا کوئی وعدہ کیا تو میں بھائی صاحب سے آپ کی شکایت کروں گی۔

بھائی صاحب، بھائی صاحب ہیں، اس علاقے کے گورنر نہیں ہیں جو ہر بات پر ان سے ڈراتی ہو۔

انسان کو صرف خدا سے ڈرنا چاہئے۔

اور خدا سے آپ ڈرتے نہیں، اسی لئے دوسروں سے ڈرانا پڑتا ہے۔

میں پیر پٹختا ہوا واپس بیٹھک میں آیا اور اپنی جیب سے ۱۲ روپے نکال کر انہیں دیا اور یہ جھوٹ بولا کہ ہماری بیگم نے کہا ہے کہ بہت بڑی رقم بہت جلد دوں گی، پہلے تم اس کام کو شروع کرو اور سماج میں سدھار لانے کے لئے تن من کی بازی لگادو۔

زندہ باد۔ فرضی صاحب کی بیگم زندہ باد۔ ابوالخیال فرضی پائندہ باد "وہ سب ایک ساتھ چیخ رہے تھے" اس کے بعد کسی نے پھر فرمائش کی۔

حضرت! اگر آپ صدارت قبول فرمالیں تو لطف آجاتا۔

میں صدارت ضرور منظور کرلیتا۔ کیوں کہ مجھے صدر بننے کا بہت شوق ہے، اگر آپ مجھے گدھوں کی یونین کا بھی صدر بناؤ گے تو میں بسر وچشم اس عہدے کو قبول کروں گا۔" میں نے پرزور آواز میں کہا" لیکن میں بتا چکا ہوں کہ آج میرے گھر کا موسم انتہائی خراب ہے۔ صبح سے بادل گرج رہے ہیں، گرم گرم ہوائیں چل رہی ہیں، بجلی کڑک رہی ہے اور کسی بھی عتاب زوجہ کا میں اور آپ سب شکار ہوسکتے ہیں۔ اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ آپ لوگ اب میرے گھر سے رفو چکر ہوجائیں اور اس موضوع کو اسی وقت ختم کردیں۔

آخر اس موضوع سے موسم کا کیا تعلق ہے؟" صوفی الہلال کے صاحبزادے صوفی نزاکت علی بولے۔"

برخوردار تم نہیں سمجھوگے۔" میں نے کہا" میں اللہ میاں کے بعد سب سے زیادہ اپنی بیوی سے ڈرتا ہوں اور اللہ میاں تو اپنے بندوں کی ہزار خطائیں معاف کردیتے ہیں، لیکن یہ بیویاں اپنے شوہروں کی ایک ایک غلطی پر پوری پوری گرفت کرتی ہیں اور ایسی ایسی سزائیں دیتی ہیں کہ مرنے کے بعد بھی رونگٹے کھڑے رہتے ہیں۔

لیکن ہم نے تو یہ سنا ہے کہ آپ کی بیگم تو بہت شریف ہیں؟

تم نے بالکل صحیح سنا ہے۔ وہ بہت شریف ہے لیکن کوئی بھی بیوی ہو وہ پہلے بیوی ہوتی ہے اور بعد میں شریف، کیا سمجھے؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے، کیوں کہ ہزار قسم کی سزائیں بھگتنے کے بعد اور ہزار قسم کی التجائیں کرنے کے بعد میں بھی ابھی تک کچھ نہیں سمجھا ہوں۔ بس مختصر یہ سمجھئے کہ ان عورتوں کو سمجھنے نہ سمجھنے سے بات نہیں بنے گی، بس ان کے حکم کی تعمیل کرنے ہی میں دین ودنیا کا سکون ہے۔ میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں میں آپ اس کی اس کمیٹی کی صدارت منظور نہیں کرسکتا۔ البتہ چھپ چھپا کر آپ کے لئے دعائیں کرتا رہوں گا۔

عجیب بات ہے۔" صوفی صواد ضواد بولے" اتنے بھلے انسان کا گھر میں کیا حشر ہورہا ہے۔

جب میں صبر کرتا ہوں بھائیو، تو تم سب بھی صبر کرو۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ یا تو ہمارے جذبات ہی کو ختم کردے یا پھر ہماری بیویوں کو نیک توفیق عطا کرے یا اگلے جنم میں ہماری شادیاں مردوں سے کراوے۔

اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو اس کمیٹی کا خفیہ صدر بناسکتے ہیں؟" پتہ نہیں کس نے یہ مشورہ دیا"

خفیہ صدر کیسا ہوتا ہے؟

یعنی کے سامنے کوئی اور، اور درپردہ کوئی اور۔

میرے عزیز ساتھیوں ایسی صدارت سے کیا فائدہ ہوگا، کیوں کہ جب تک تم میرے نام کو نہیں اُچھالو گے تمہیں فائدہ کیسے حاصل ہوگا۔

یہ بھی آپ ٹھیک کررہے ہیں۔'' قاری فخر الزماں نے بہت دیر کے بعد زبان کھولی۔''

چلئے تو پھر ہم سب صبر کئے لیتے ہیں، آپ اپنی بیگم کی خوشامد کرتے رہئے، جس دن انہیں آپ پر اور ہم سب پر رحم آجائے تو برائے مہربانی ایک مس کال کردیجئے، ہم پھر حاضر خدمت ہوجائیں گے اور ایک بار ناشتے کی سعادت پھر حاصل ہوجائے گی۔

ان لوگوں کے رخصت ہونے کے بعد جب میں گھر میں واپس آیا تو بانو آنکھیں پھاڑ کر طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ مجھے گھور رہی تھی۔

میں نے کسی قدر بیزاری کے ساتھ کہا۔ اب تو خوش ہو، میں نے ان تمام مخلصین کو جو سماج کی خاطر اپنی نیندیں حرام کررہے ہیں اور میری صدارت کے لئے اپنے کلیجوں کو اپنے ہاتھوں میں رکھ کر آئے تھے خالی ہاتھ ہی رخصت کردیا اور میں کرتا بھی کیا اگر صدارت منظور کرلیتا تو میری ازدواجی زندگی کو تم گھن لگادیتیں۔ واقعتاً شوہر بننا کتنا دشوار ترین مرحلہ ہے، کیسی کیسی خواہش دن دہاڑے پامال ہوجاتی ہیں اور کتنی ہی حسرتوں کو دل سے ہجرت کرنی پڑتی ہے۔

ناشکری کرتے ہو، آپ کی کتنی ہی خواہش جو نابالغ بچوں جیسی ہوتی ہیں، میں نے انہیں بھی اپنی سر آنکھوں پر رکھا ہے۔

لیکن بیگم میں پھر بھی یہی کہوں گا۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارماں لیکن پھر بھی کم نکلے

(یار زندہ صحبت باقی)

آج اس حادثے کو گزرے ہوئے ایک ہفتہ ہوگیا تھا ـــــ رفتہ رفتہ بھی مہمان جو خوشی میں شریک ہونے کے لئے قہقہے لگاتے ہوئے آئے تھے وہ رنج وغم اور ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ رخصت ہوگئے۔ نئی حویلی اب ہمارے لئے خوف ناک بن چکی تھی۔ اب اس حویلی کے گوشے گوشے میں خوف اور دہشت بکھری ہوئی نظر آتی تھی۔

گڈو کی پیدائش کا دن ـــــ اس کی موت کا دن بھی ثابت ہوا ـــــ وہ بے چارہ جس تاریخ میں اس دنیا میں آیا تھا۔ اسی تاریخ میں اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اس بے چارے نے اپنی سال گرہ کی رسم کفن پہن کر پوری کی ـــــ اس کی لاش کا وہ بھیانک اور وحشت ناک منظر میں ابھی تک نہیں بھولی اور شاید قیامت تک نہ بھول سکوں۔ کتنا پیارا بچہ تھا اور کس قدر دردناک انجام سے دوچار ہوا ـــــ آج جب اس کے کھلونوں پر نظر پڑتی ہے تو دل اور دماغ پر ہتھوڑے سے برسنے لگتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے بار بار میری رگوں سے خون نچوڑا جارہا ہے۔ وہ میرے لئے ایک کھلونے کی مانند تھا ـــــ درد وغم سے بھری ہوئی دنیا میں وہی میری امیدوں کا اکلوتا چراغ تھا جو اس طرح گل ہوا کہ خدا کسی دشمن کا چراغ بھی اس طرح گل نہ کرے۔ چراغ بجھ گیا اور میری کائنات میں اندھیرے چھاگئے ـــــ اب تو خودکشی کا جواز پیدا ہوگیا تھا لیکن میں نے خودکشی نہیں کی ـــــ اگر میں خودکشی کرلیتی تو آج ''طلسماتی دنیا'' کے لئے خوف ناک حویلی کی درد بھری داستان کون قلم بند کرتا۔

گڈو کی موت ایک میرے لئے ہی نہیں پورے گھر کے لئے سانحہ عظیم ثابت ہوئی ـــــ اس کی دردناک موت نے ہمارے پورے گھر کو شمشان گھاٹ بنادیا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ہر طرف خون ابل رہا ہو اور جیسے ہر طرف شعلے بکھر رہے ہوں، ایک عجیب طرح کا کرب تھا جو چہروں پر بکھرا ہوا تھا ـــــ گھر کا ہر فرد افسردہ اور کھویا کھویا رہنے لگا۔

خالو یٰسین اور خالہ نجمہ نیم مردہ ہوکر رہ گئے ـــــ خالہ نجمہ کا سرخ وسپید چہرہ بھی ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اس پر ہلدی مل دی ہو۔

نانی اماں کی زبان پر تو قفل ہی چڑھ گیا تھا ـــــ اب تو وہ صرف آنسوؤں کی زبان سے بات کرتی تھیں۔ بس روتی ہی رہتی تھیں۔ مجھے بار بار لپٹاتیں اور ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے جھرنے پھوٹ جاتے۔ میں بھی انہیں بلکتا دیکھ کر بے قابو ہوجاتی اور میری آنکھیں بھی دریا بہانے پر مجبور ہوجاتیں ـــــ اور میرا دل سینے میں ہچکولے کھانے لگتا۔ آہ میری زندگی کیا ہے ـــــ ایک دائمی ناسور، ایک درد مسلسل اور ایک نہ بھرنے والا زخم ـــــ زندگی کیا ہے ـــــ زندگی کے نام پر ایک فریب ہے، جسے میں کھارہی ہوں اور نہ جانے کب تک کھاتی رہوں گی۔

گڈو کی موت کے بعد باجی شاہدہ اور باجی آمنہ بھی گم سم سی ہوکر رہ گئی تھیں ـــــ وہ بھی ایسی ہوگئی تھیں جیسے بہاروں کے رخصت ہونے کے بعد پھول سہمے سہمے ہوجاتے ہیں کہ نہ جانے کب نذر خزاں ہوجائیں۔ گھر کے ہر فرد کو موت رقص کرتی نظر آتی تھی۔ راتوں کی نیندیں اڑگئی تھیں اور دن کا چین رخصت ہوگیا تھا ـــــ کوکب کے والدین آج آٹھ نوروز رہ کر لکھنؤ واپس ہوئے تھے۔ کوکب بھی چلی گئی تھی ـــــ اس نے جاتے ہوئے مجھ سے کہا تھا ـــــ تیرے ماں باپ گئے ـــــ اور اب تیرا بھائی بھی گیا ـــــ لیکن رابعہ پھر بھی تجھے جینا ہے اور اپنے آنسوؤں کو پینا ہے۔

میں نے اس کی بات سن کر جواباً کہا تھا ـــــ تو بے فکر رہ ـــــ تو جب بھی دہلی آئے گی میں تجھے زندہ ملوں گی۔ سب مر جائیں گے لیکن میں نہیں مروں گی۔ میں اتنی خوش نصیب نہیں کہ موت مجھے آسانی سے گلے لگالے ـــــ کوکب مجھے ایک اچھے دوست کی طرح تسلیاں دیتی ہوئی چلی گئی ـــــ اور آج پٹواری اصغر حسین اور ان کی بیگم بھی رخصت ہو گئے ـــــ اگرچہ یہ دونوں دہلی کے رہنے والے تھے لیکن صرف خالو کی دل بستگی کے لئے اور ہم سب کا غم غلط کرنے کے لئے آٹھ دس دن تک ہمارے گھر رہے ـــــ لیکن بے چارے کب تک ہمارا غم غلط کرتے۔ ہر شخص کے اپنے بھی کچھ غم ہیں، ہر شخص کو اپنے غموں اور مسئلوں سے بھی نمٹنا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ بھی لوگ رخصت ہو گئے ـــــ اور گھر میں صرف گھر والے ہی باقی رہ گئے۔

صاعقہ، زرین، روبینہ اور گڑیا جن کی عمر ابھی کھیلنے کودنے کی تھی اور جو نہ جانے کب سے گڈو کی سال گرہ کے لئے تیاریاں کر رہی تھیں۔ وہ بھی اب بجھے ہوئے چراغوں کی طرح بے نور سی لگ رہی تھیں۔ گھر میں موت کی سی خاموشی تھی ـــــ اور قبرستان کا سا منظر تھا۔

یوسف اور یونس بھی نڈھال ہو کر رہ گئے تھے اور ماما زبیر تو بس مجھے گھورتے رہتے تھے اور مجھ پر رحم کھا کر ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھرتے رہتے تھے۔ مگر کب تک ـــــ؟ کاروان زندگی کسی طوفان کے آنے سے کب رکا ہے جو اب رکتا۔ دلوں پر کچھ بھی گزر جائے لیکن انہیں تو ہر حال میں دھڑکنا ہے، آج تمام تر خاموشیوں اور اداسیوں کے باوجود میں نے خود خالہ اور خالو کی افسردگی دور کرنے کے لئے جتنے میں پہل کی ـــــ اور انہیں درد و کرب کے دوزخ سے نکالنے کی جدوجہد شروع کی۔ انہوں نے میری ادنیٰ سی کوشش کا خیر مقدم کیا اور مجھے سینے سے لگا کر پہلے تو خالو روئے اور اس کے بعد انہوں نے میرا بوسہ لیتے ہوئے مجھے ہنسانے کی کوشش کی اور ایک ایسی بات سنائی کہ میں بے اختیار ہنس پڑی اور سب گھر والے بھی ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔

تھوڑی دیر کے بعد باہم گفتگو اور مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ حویلی کو باقاعدہ کسی مولوی صاحب سے کلوا دیا جائے۔

چنانچہ اس دن ایک مولوی صاحب کو اس کام کے لئے بلایا گیا۔ مولوی صاحب نے کچھ کیلیں منگا کر گھر کے تمام کونوں میں گاڑ دیں۔ کچھ پانی پڑھ کر تمام گھر کی دیواروں پر چھڑکا اور کچھ تعویذ بھی لٹکائے ـــــ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں کسی ایک کمرے میں رات بھر کوئی عمل پڑھوں گا اور اُن جنات سے جو اس حویلی میں گھسے ہوئے ہیں کوئی معاہدہ کروں گا یا پھر انہیں یہاں سے دفع کردوں گا ـــــ چنانچہ انہیں خالو نے اس بات کی اجازت دے دی اور ایک کمرے میں ان کا ٹھکانہ کر دیا گیا اور جن چیزوں کی انہوں نے فرمائش کی مثلاً اگربتی، لوبان، ہلدی، سفید کپڑا اور نہ جانے کیا کیا اب تو مجھے یاد بھی نہیں رہا۔ ان کے لئے سب چیزیں مہیا کر دی گئیں۔

مولوی صاحب کے گھر پر سونے کی وجہ سے گھر کے افراد کو ایک طرح کی طمانیت حاصل تھی ـــــ اور بس ایسا لگ رہا تھا جیسے ہماری پریشانی آج کے بعد ختم ہو جائے گی اور ایسا ہی یقین ہمیں مولوی صاحب نے بھی دلایا تھا۔

لیکن جب صبح ہوئی تو پھر ہم سب ایک نئی مصیبت کا شکار ہو گئے۔ صبح کو سب کی آنکھ بھی دیر میں کھلی ـــــ خالو جان نے صبح اٹھتے ہی مولوی صاحب کا کمرہ کھٹکھٹایا اور کافی دیر تک کھٹکھٹاتے رہے۔ دس بجے تک جب کمرہ نہیں کھلا تو ایک مستری کو لا کر کواڑ تڑوانے پڑے۔ آس پاس کے گھروں میں بات پھیل گئی اور کواڑ ٹوٹنے کے بعد معلوم ہوا کہ مولی صاحب دنیا میں نہیں تھے، ان کی داڑھی اور چہرہ جل کر بھسم ہو چکا تھا ـــــ اور وہ بے چارے نیم برہنہ زمین پر مردہ پڑے ہوئے تھے۔

مولوی صاحب کی موت بھی جنات کی کارستانی تھی ـــــ لیکن یہ باور کرانا فوراً مشکل ہو گیا کہ اس قتل ناحق میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں خالو لیٹین اور ماما زبیر ہی دو مرد تھے۔ چنانچہ پولیس نے دونوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ پھر ماما زبیر کو تو اسی وقت چھوڑ دیا تھا۔ البتہ خالو لیٹین کی ضمانت اگلے دن ہو سکی تھی۔ اس حادثہ کے کچھ ہی دنوں کے بعد خالو لیٹین نے اپنے بعض دوستوں کے مشورے پر پنڈت جی کو حویلی دکھائی۔ انہوں نے حویلی دیکھنے کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ وہ کچھ چیزوں سے پوری حویلی میں دھونی دیں گے اور اس دھونی کے اثر سے جنات نو دو گیارہ ہو جائیں گے اور پھر کبھی پلٹ کر اس حویلی کا رُخ نہیں کریں گے۔

پنڈت جی نے حسب پروگرام حویلی میں دھونی دی ـــــ دھونی دینے کے دوران اچانک پنڈت جی کی دھوتی میں آگ لگ گئی اور پنڈت جی نے اچھا خاصا کہرام مچا دیا۔ دنیا اکٹھی ہو گئی ـــــ اور بے چارے پنڈت جی خوف و دہشت کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے، اس حادثے کے

ے بعد خالو جان کو ایک دن اچانک ایک بوڑھا شخص حویلی کے باہر ٹہلتے
ے ہوئے ملا اور اس نے خالو یٰسین سے علیک سلیک کی۔
خالو یٰسین کا کہنا یہ تھا کہ میں اس سے کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ وہ
ے ایکدم غائب ہوگیا۔ اگلے دن یہی شخص خالو جان کو خواب میں نظر آیا اور
شلاً اس نے خواب میں آ کر کہا۔
یٰسین میاں! کان کھول کر ایک بات سن لو کہ اگر آئندہ تم نے کوئی
عامل بلایا تو عامل کا حشر تو جو ہوگا وہ ہوگا، ہم تمہارے سب بیوی بچوں کو
تہس نہس کردیں گے۔
اس خواب کے بعد خالو جان نے پختہ ارادہ کرلیا کہ آئندہ وہ کسی
مولوی یا پنڈت کو نہیں بلائیں گے ——— پہلے خالو ان باتوں کا یقین
نہیں کرتے تھے اور اب اس طرح کی ہر بات کا یقین آجاتا تھا ———
اسی زمانہ میں ایک حد سے زیادہ ہوش اڑانے والی ایک بات یہ پیش آئی
کہ خالہ نجمہ جو امید سے تھیں انہیں عجیب طرح کے دورے پڑنے شروع
ہوئے۔ جب انہیں دورہ پڑتا وہ بے ہوش ہوجاتیں اور ان کے منہ سے
خود بخود قہقہے نکلنے لگتے۔ آنکھیں بند ہوتیں اور زور زور سے ٹھٹھے مار مار کر
وہ ہنستی رہتیں ——— اس عارضے میں وہ زیادہ دن مبتلا نہیں رہیں۔ دس
بارہ دن ان کی یہ کیفیت رہی۔ البتہ اس کے بعد جو حادثہ مسلسل ان کے
جسم کا جزو بن گیا تھا وہ بڑا ہی وحشت ناک تھا اور اس کے مشاہدے سے
اچھے اچھوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے ——— ہوتا یہ تھا کہ ان کے
پیٹ میں سے بچے کے ہنسنے کی آواز آیا کرتی تھی اور ہنسی میں ایک عجیب
طرح کی وحشت ہوا کرتی تھی۔ ایسا محسوس ہوا کرتا تھا کہ جیسے قبر کے اندر
مردہ ہنس رہا ہو ——— خالہ نجمہ اس زمانہ میں اس درجہ پریشان اور خوف
زدہ رہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ خوف اور دہشت ان کے چہرے سے ٹپکا
کرتی تھی۔ وہ اس تصور سے بھی کانپا کرتی تھیں کہ معلوم نہیں جس بچے کی
پیدائش سے پہلے عورت کے پیٹ میں سے ہنسنے کی آوازیں آتی ہوں،
اس بچے کے بارے میں جس قدر بھی تشویش ہو، کم ہی کم ہے اور ایک دن
وہ بچہ پیدا ہو ہی گیا۔ بچہ کیا تھا خالہ نجمہ کی زندگی کا بہت بڑا حادثہ تھا
——— یا شاید نا کردہ گناہوں کی سزا تھی جو بچے کے روپ میں انہیں ملی۔
(باقی آئندہ)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

کاہنہ کی اس گفتگو سے ساؤل خوش ہوا اور بولا۔ اے کاہنہ تو میرے لئے اللہ کے نبی سموئیل کی روح کو حاضر کرتا کہ ان کی روح سے میں اس جنگ سے متعلق رہبری اور رہنمائی حاصل کرسکوں۔''

ساؤل کے اتنا کہنے کے بعد اس کاہنہ نے خاموشی اختیار کرلی پھر اس نے اپنے عمل کی ابتدا کی پھر وہ کاہنہ اچانک چونک پڑی اور اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہوکر پیلا ہونے لگا۔ اس سے انہوں نے اندازہ لگالیا کہ کاہنہ سموئیل نبی کی روح کو حاضر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہے۔ اس پر ساؤل نے استفسار کیا۔''اے کاہنہ کیا تو روح کو بلانے میں کامیاب ہوگئی ہے۔

کاہنہ نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بھی بحال ہوگئے پھر اس نے خوشیاں برساتی آواز میں کہا۔ اے ساؤل میں تمہاری مطلوبہ روح کو حاضر کرنے میں کامیاب ہوگئی ہوں۔

اپنی خوشیوں کو دباتے ہوئے ساؤل نے پوچھا۔''اے کاہنہ! تو کیا دیکھتی ہے؟''

کاہنہ نے کہا۔''میں ایک ایسی ہستی کو اپنے سامنے دیکھتی ہوں جو دیوتاؤں کی طرح قامت میں خوب اٹھی ہوئی ہے۔''

ساؤل نے پھر پوچھا۔''اس کی شکل کیسی ہے کاہنہ؟''

کاہنہ بولی۔''ایک بوڑھا میرے سامنے آرہا ہے جو جبہ پہنے ہوئے ہے۔'' اور ساتھ ہی کاہنہ نے اس کی شکل وشباہت سے متعلق بھی کچھ نمونے دیئے تب ساؤل جان گیا کہ اس وقت کاہنہ کے سامنے سموئیل نبی کی روح ہے جسے صرف کاہنہ ہی دیکھ سکتی ہے۔ تب ساؤل نے تو بڑی عاجزی اور انکسار میں سموئیل کو پکارنا شروع کیا۔

اس پر روح کی آواز ساؤل کے کانوں میں پڑی۔''اے ساؤل تو نے مجھے کیوں بے چین کیا اور کیوں مجھے بلوایا؟''

اس استفسار کے جواب میں ساؤل نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

''اے آقا! میں سخت پریشان ہوں، کیونکہ فلستی مجھ سے لڑنے کے لئے میری طرف بڑھ رہے ہیں اور سب سے بڑی اور بری بات یہ کہ داؤدؑ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس فلستی لشکر میں شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرا خداوند بھی مجھ سے علیحدہ ہوگیا اور اس مصیبت کے وقت اس نے بھی مجھے چھوڑ دیا ہے حالانکہ خداوند ہی کے حکم سے مجھے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا تھا، اب بتائیں میں کیا کروں؟''

ساؤل کی ان باتوں کے جواب میں سموئیل کی روح نے پھر کہا۔ ''اے ساؤل تو مجھ سے کیا پوچھنا چاہتا ہے، جب خداوند نے ہی تجھے چھوڑ دیا تو کون تیری مدد کرنے کی جرأت کرسکتا ہے، خداوند جیسا چاہتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ اے ساؤل! داؤدؑ اللہ کا نبی ہے اور ایک نبی کے ساتھ تو نے ہر طرح کا براحربہ استعمال کیا ہے، دیکھ تیرے برے اعمال کے باعث بنی اسرائیل کی یہ سلطنت اب تجھ سے چھن جانے والی ہے اور عنقریب وہ وقت آرہا ہے جب داؤدؑ بنی اسرائیل کا بادشاہ بنے گا اور بنی اسرائیل کی سلطنت کو عظیم الشان بنا کر رکھ دے گا۔ اے ساؤل اب وقت آرہا ہے کہ تو اور تیرے بیٹے عنقریب مجھ سے آملیں گے۔''

سموئیلؑ نبی کی روح سے ایسی باتیں سننے کے بعد ساؤل چکرا کر زمین پر گر گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ روح وہاں سے چلی گئی پھر کاہنہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی، اس نے اپنے خدام کو بلایا جنہوں نے کاہنہ کے اشارے پر ساؤل کو اٹھا کر ایک پلنگ پر لٹادیا، اس دوران اس کاہنہ نے ساؤل اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا اور اپنے خدام کی مدد سے روٹیاں تیار کروائیں، اتنی دیر تک ساؤل نے بھی اپنے حواس پر قابو پالیا اور پلنگ سے اٹھ کر اس نے کاہنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اے کاہنہ تیرا شکریہ کہ تو نے میری خاطر سموئیل کی روح کو حاضر کیا۔ گو اس روح نے جو باتیں بتائی ہیں وہ میرے حق میں بہتر اور سودمند نہیں ہیں لیکن میں ان حالات میں اپنے لئے اس سے بہتر توقعات بھی

نہ رکھتا تھا۔ بہر حال سموئیل کی اس روح کے انکشافات کے مطابق جو کچھ مجھ پر گزرے گی اسے برداشت کرنا ہوگا۔“

پھر کاہنہ نے ان سب کی ضیافت کی، اس کے بعد ساؤل وہاں سے نکلا اور اپنے لشکر کے ساتھ وہ آگے بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

لگاتار آگے بڑھتے ہوئے فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے انیق کے مقام پر پڑاؤ کیا، اس پڑاؤ کے دوران فلستیوں کے کچھ سردار اس وقت اپنے بادشاہ اکیس کے خیمے میں داخل ہوئے جس وقت وہ اپنے خیمے میں اکیلا تھا، اکیس کے کہنے پر وہ سب سردار اس کے سامنے بیٹھ گئے، پھر اکیس نے غور سے ان کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے میرے عزیز سردارو! تم سب مجھ سے کیا کہنے آئے ہو، تم سب کے چہرے مجھے بتاتے ہیں کہ کسی اہم موضوع پر تم لوگ مجھ سے بات چیت کرنے آئے ہو۔“

اس استفسار پر ان میں سے ایک سردار بولا۔ ”یہ جو داؤد اور اس کے ساتھی اسرائیلی ہمارے لشکر میں شامل ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟ ان اسرائیلیوں سے ہمارے لشکر کو آئندہ جنگ میں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔“

اکیس ان کی بات کو سمجھ گیا تھا، لہٰذا اس نے داؤد اور ان کے ساتھیوں کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔ ”اے میرے عزیزو! یہ داؤد! یہ یوناف اور ان کے ساتھی بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کے آدمی نہیں ہیں جو جنگ میں ہمارے ساتھ فریب کریں گے۔ سنو میرے عزیزو! جب سے داؤد اور ان کے ساتھی بھاگ کر میرے پاس آئے ہیں اور صقلاج شہر کے اندر انہوں نے بود و باش اختیار کی ہے تب سے میں نے ان لوگوں کے اندر اپنے لئے اور فلستیوں کے لئے کوئی برائی نہیں دیکھی۔“

فلستی سرداروں نے اکیس کی ان باتوں پر اتفاق نہ کیا اور اس بار ایک اور سردار نے کہا۔ ”اے بادشاہ ہم آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ داؤد اور ان کے ساتھیوں کو اس جنگ میں حصہ نہ لینے دو اور انہیں یہیں سے واپس بھیج دو، ایسا نہ ہو کہ وہ جنگ میں ہماری مخالفت پر اتر کر ہمارے لئے ناقابل تلافی نقصان بن جائیں، اس لئے کہ ان کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے اور بنی اسرائیل کی محبت میں ان کا دل ضرور دھڑکے گا اس لئے کہ ساؤل ان کا بادشاہ رہا ہے اور اپنے بادشاہ کے لئے ان کے دلوں میں ہمدردی ضرور ابھرے گی۔“

اس بار ایک اور سردار بولا۔ ”اے بادشاہ یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھو کہ داؤد وہی ہے جس نے کبھی ہمارے نامور پہلوان جالوت کو جنگ میں زیر کر کے قتل کر دیا تھا اور بنی اسرائیل کی لڑکیوں نے گانے گائے تھے کہ ساؤل نے تو ہزاروں کو اور داؤد نے لاکھوں کو مارا۔ ان حالات و واقعات کی روشنی میں ہم سب متفقہ طور پر یہی مشورہ دیں گے کہ آپ داؤد اور اس کے ساتھیوں کو اس جنگ میں حصہ نہ لینے دیں اور انہیں واپس بھجوا دیں۔“

ان سرداروں کی اس گفتگو کے بعد اکیس نے انہیں وہاں سے چلے جانے کو کہا۔

اپنے سرداروں کے چلے جانے کے بعد فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے داؤد اور یوناف کو اپنے خیمے میں بلایا۔ جب وہ دونوں وہاں آئے تو اکیس نے انہیں بڑی عزت و احترام سے اپنے پاس ایک نشست پر بٹھایا پھر انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ”اے میرے عزیزو! تم دونوں اپنے ساتھیوں کو لے کر یہیں سے اور آج ہی صقلاج شہر کی طرف لوٹ جاؤ اور اس جنگ میں تم لوگ حصہ نہ لے سکو گے جو بنی اسرائیل کے ساتھ متوقع ہے۔“

اکیس کے اس فیصلے پر داؤد نے کہا۔ ”اے بادشاہ! آخر ہم نے کیا کیا ہے، جس کی بنا پر تم ہمیں اس جنگ میں حصہ لینے سے روک رہے ہو؟“

اکیس بے چارے نے گلوگیر سی آواز میں کہا۔ ”میں جانتا ہوں تم لوگ ایمان دار ہو اور نیک ہو جس روز سے تم میرے پاس آئے ہو، میں نے تمہارے اندر کوئی بدی نہیں پائی۔ خداوند کی قسم تم راست گار ہو، میں تو اپنے لشکر میں تم لوگوں کو مبارک خیال کرتا ہوں، اسی لئے اپنے ساتھ بھی لے کر آیا تھا، پر میرے سردار نہیں چاہتے کہ تم لوگ اس جنگ میں شریک ہو۔

اور سنو میرے عزیزو! تم اس فیصلے کا برا نہ ماننا، دراصل میں نہیں چاہتا کہ تم لوگوں کی وجہ سے میرے لشکر کے اندر پھوٹ اور نفرت پڑ جائے، اے داؤد! میں تیری بڑی قدر کرتا ہوں اور میری نگاہ میں تو خداوند کے فرشتے کی مانند ہے، پر جو حالات میرے لشکر میں بنتے نظر آرہے ہیں، ان کے تحت میں نہیں چاہوں گا کہ تم لوگ میرے لشکر میں شامل رہو۔ دیکھو! اب شام ہو رہی ہے، دیکھو اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوچ نہ کرنا ورنہ میرے لشکریوں کے دلوں میں طرح طرح کے خدشات اٹھ

کھڑے ہوں گے۔ رات تم میرے لشکر میں ہی رہو اور صبح اندھیرے منہ یہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل جانا تاکہ تمہارے کوچ کی خبر عام لشکریوں کو نہ ہو۔ سو اب تم دنوں جاسکتے ہو۔

داؤدؑ اور یوناف وہاں سے اٹھ گئے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ رات انہوں نے لشکر ہی میں گزاری اور اگلے روز صبح ہی صبح وہ صقلاج شہر کی طرف روانہ ہوگئے۔

☆☆☆☆

سورج غروب ہورہا تھا، آسمان کے حاشئے عارضِ گل کی طرح رنگین ہوگئے تھے، اندھیرے نے زمین کو مشق خونخواری بنانے کی تیاریاں شروع کردی تھیں، ایسے میں عارب، بیوسا اور عبیطہ رامہ شہر سے باہر چہل قدمی کررہے تھے کہ عزازیل ان کے پاس نمودار ہوا، اسے دیکھتے ہی وہ رک گئے، انہوں نے دیکھا کہ اس موقع پر عزازیل بڑا ہشاش بشاش اور خوش وخرم دکھائی دے رہا تھا، عارب اس کے قریب آیا اور پوچھا، اے آقا، آج آپ خلاف توقع کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہے ہیں، کیا کوئی خاص وجہ ہے؟

عزازیل نے گہری مسکراہٹ سے کہا۔ "ہاں خاص وجہ ہے، میں نے ان دنوں ایک بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے اور کامیابی بھی ایسے لوگوں کے خلاف جہاں ایسے کام ناممکن دکھائی دیتے ہیں۔"

بیوسا اور عبیطہ بھی عزازیل کے قریب آگئیں اور عبیطہ نہ کہا۔ "اے آقا کیا آپ ہمیں اپنی اس کامیابی کی تفصیل بتائیں گے؟"

عزازیل نے غور سے عبیطہ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا۔ "اے میرے عزیزو! میں بہت بڑا معرکہ سر کرنے میں کامیاب ہوا ہوں اور وہ کچھ یوں کہ تم جانو، اللہ کے نبی داؤدؑ ساؤل کے خوف سے فلستیوں کے بادشاہ اکیس کی طرف چلے گئے تھے، یوناف بھی ان کے ساتھ تھا، گزشتہ دنوں اسرائیلیوں اور فلستیوں کے تعلقات زیادہ خراب ہوگئے اور فلستیوں کا بادشاہ اکیس اپنے لشکر کو لے کر نکلا تاکہ بنی اسرائیل پر حملہ آور ہو اور اکیس نے داؤدؑ اور ان کے جنگ جو ساتھیوں کو بھی اپنے لشکر میں شامل کیا اور سنو رفیقو! جس وقت داؤد علیہ السلام اور یوناف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اکیس کے لشکر میں شامل ہونے کے لئے نکلے تو ان کی غیر موجودگی میں صقلاج شہر کے خلاف میں حرکت میں آیا۔

اور سنو عزیزو! میں نے ایسا کیا کہ میں عمالقیوں کے ایک گروہ میں داخل ہوا، یہ جنگ جو قبائلی کا ایک بہت بڑا گروہ تھا اور جبل سونا کے کناروں کے ساتھ ساتھ خیمہ زن تھا اور یہ گروہ تجارتی کاروانوں کو لوٹ کر گزر بسر کرتا ہے، پس میں نے اس گروہ کے سردار کے نفس میں وسوسات ڈالے اور اسے صقلاج شہر پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دی۔ میرے مسلسل وساوس ڈالنے پر اس سردار پر اثر ہوا، پس اپنے جنگجو قبائل کے ساتھ اس نے صقلاج شہر کا رخ کیا۔ اس نے شہر کی اکثر آبادی کو موت کے گھاٹ اُتار دیا ہے اور شہر کو مکمل طور پر لوٹنے کے بعد وہ صحرائے سینا کے کناروں کی طرف چلا گیا ہے۔ بہت کم عورتیں اور مرد شہر سے بھاگ کر اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یوناف، اریسہ کو بھی صقلاج میں چھوڑ کر داؤدؑ کے ساتھ اکیس کے لشکر میں شامل ہوا تھا، میں نے صقلاج شہر میں اریسہ کو بڑا تلاش کیا لیکن وہ مجھے نہیں ملی۔ میں چاہتا تھا کہ یوناف کی غیر موجودگی میں اریسہ پر غلبہ پاکر اسے ختم کردوں لیکن وہ بڑی چالاک لڑکی ہے۔ شاید اس نے ان حالات کو پہلے ہی بھانپ لیا تھا، لہٰذا شہر میں داخل ہونے سے قبل ہی وہ وہاں سے نکل گئی۔

بہرحال یہ اریسہ کب تک مجھ سے بچے گی، ایک نہ ایک روز تو یہ ضرور میری گرفت میں آئے گی اور وہاں میرے رفیقو! ایک اور کام بھی ہماری منشاء کے مطابق ہوگیا ہے اور وہ یہ کہ فلستیوں کے بادشاہ نے داؤدؑ پر عدم اعتماد کا اظہار کرکے انہیں بنی اسرائیل اور فلستیوں کی جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا ہے۔ اکیس کے سرداروں نے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی تھی کہ داؤدؑ اور اس کے ساتھی اسرائیلی ہیں، لہٰذا اسرائیل کے خلاف اس جنگ میں، وہ فلستیوں کے ساتھ دھوکا بھی کرسکتے ہیں۔ اس بنا پر اکیس نے داؤدؑ اور ان کے ساتھیوں کو جنگ میں حصہ لینے سے روک دیا ہے اور اب وہ سب صقلاج شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں، یوناف بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے، جب یہ لوگ صقلاج شہر میں داخل ہوں گے اور اپنی آنکھوں سے شہر کی تباہی کا منظر دیکھیں گے تو پھر ان لوگوں کو اپنی کمتری اور بے چارگی کا احساس ہوگا۔

میرے ساتھیو! یہ تو ایک کام ہے، جس کی میں تکمیل کرچکا ہوں، اب میں اپنے دوسرے کام کی ابتدا کرنے والا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس میں بھی مجھے کامیابی ہوگی۔

اس بار بیوسا بولی۔ "اے آقا اگلے کام کی تفصیل بتانے سے قبل آپ ہمیں یہ بتایئے کہ آپ لوگوں کے دلوں میں کس طرح وسوسے

ڈالتے ہیں؟''

حسین بیوسا کے اس سوال پر عزازیل نے کچھ سوچا، پھر بولنا شروع کیا۔ ''کسی کو گمراہ کرنا یا راہ راست سے ہٹانا اور نیکی سے دور رکھنے اور بدی میں ملوث کرنے کے لئے گو میرے پاس بے شمار طریقے ہیں، لیکن ان میں سے دو بڑے اہم ہیں، جنہیں استعمال کر کے میں عموماً کامیاب ہی رہتا ہوں، ان دو میں سے ایک تو وسوسے کا عمل ہے، یہ وسوسے کا عمل بار بار یہ کرنا پڑتا ہے تب جا کر کبھی اس میں کامیابی ہوتی ہے، یوں سمجھو کہ وسوسہ عمل شر کی ابتدا ہے، جس کسی کو میں نے اپنا ہدف بنانا ہوتا ہے، پہلے اس کے ذہن میں وسوسے ڈالتا ہوں، پھر لگاتار عمل سے ان وسوسوں کو خواہش میں تبدیل کرتا ہوں، پھر خواہش کو نیت میں بدلتا ہوں، اس طرح میں آگے بڑھتا ہوں، نیت کو پھر ارادے میں، ارادے کو عزم میں اور عزم کو مکمل عمل شر میں تبدیل کر کے رکھ دیتا ہوں۔

یہ تو ایک طریقہ ہے اور کسی کو راہ راست سے ہٹانے کے لئے میرا دوسرا بڑا طریقہ یہ ہے کہ میں ایک دم کسی پر وارد ہوتا ہوں اور اسے شرک میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر اس میں مجھے ناکامی ہوئی اور انسان مجھ سے بچ نکلے تو پھر میں یہ کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو بدعت میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر کوئی انسان اس سے بھی بچ نکلے تو میں پھر اس کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے گناہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں اور جب کوئی اس میں ملوث ہو تو پھر یہی چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر ایک بہت بڑا گناہ بن جاتے ہیں۔

اور اگر میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو انسان کے خلاف یہ میری بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے اور اگر میں اس میں بھی ناکام رہوں اور کسی کو چھوٹے چھوٹے گناہوں میں ملوث کرنے میں کامیاب نہ ہوں پھر میں اگلا قدم اٹھاتا ہوں اور میرا اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ میں نیکی کرنے والے شخص کے ذہن میں یہ بات ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں کہ وہ نیکی کی تشہیر نہ کرے اور اپنے آپ تک محدود رکھے اور اگر اس میں مجھے کامیابی نہ ہو تو میں آخری حربہ استعمال کرتا ہوں اور وہ یہ کہ اس شخص کو معاشرے کے اندر بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ایسے حالات پیدا کرتا ہوں کہ لوگ اسے خوب برا بھلا کہیں اور ان پر کیچڑ اچھالیں، جب ایسا ماحول پیدا ہو جاتا ہے تو اے میرے رفیقو! تو میں پھر اس شخص کے پاس آتا ہوں اور اس کے ذہن میں یہ بات ڈالتا ہوں کہ لوگ تجھے برا بھلا کہتے ہیں اور ایسی باتیں سن کر برداشت کرنا بزدلی ہے، لہٰذا تو بھی انہیں ان جیسا جواب دے اور اگر وہ شخص غصے میں آ کر لوگوں کی میری باتوں کا جواب برائی سے دیتا ہے تو پھر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔''

اس بار عارب نے پوچھا۔ ''اے آقا! اگر آپ کا یہ آخری حربہ بھی ناکام ہو تب؟''

اس پر عزازیل نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ پھر میں ایسے شخص کا پیچھا چھوڑ دیتا ہوں اور یہ سمجھ لیتا ہوں کہ وہ شخص نیکی میں پوری طرح ڈوب چکا ہے اور میرے کام کا نہیں رہا ایسے لوگوں پر میں وقت ضائع نہیں کرتا اور انہیں چھوڑ کر دوسری طرف راغب ہو جاتا ہوں۔''

عارب پھر بولا۔ ''اے آقا! آپ کے یہ دونوں ہی طریقے بہت عمدہ اور کسی قدر دلچسپ بھی ہیں، تھوڑی دیر قبل آپ اپنے دوسرے کام پر روشنی ڈالنے لگے تھے جس کی ابھی ابتدا کرنی ہے۔''

عزازیل نے غور سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اے عارب! میرے عزیز یہ دوسرا کام تم بیوسا اور عبیطہ مل کر کرو گے اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گا۔'' پھر عزازیل کہتے کہتے رک گیا اور اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھی داسم کو آواز دی، تھوڑی دیر بعد داسم عزازیل کے سامنے نمودار ہوا اور اسے دیکھتے ہی عزازیل نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

داسم! داسم! میں عارب، بیوسا اور عبیطہ کے ساتھ ایک ایسے موضوع پر گفتگو کرنے لگا ہوں جس کی اطلاع اور بھنک کسی بھی صورت میں یوناف، ابلیکا اور اریسہ کو نہیں ہونی چاہئے، لہٰذا ہمارے اطراف کے پورے ماحول پر نگاہ رکھو، یوناف، ابلیکا اور اریسہ میں سے کوئی بھی اگر اِدھر کا رخ کرے تو تم فوراً مجھے اطلاع کر دو تاکہ میں گفتگو کا یہ سلسلہ بند کر دوں۔''

عزازیل کا یہ حکم پا کر اس کا ساتھی وہاں سے روپوش ہو گیا۔ داسم کو یہ ہدایت دینے کے بعد عزازیل نے عارب، بیوسا اور عبیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے پھر کہنا شروع کیا۔ ''اے میرے ساتھیو! دوسرا کام اگر ہم یہ احسن طریقے سے کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم ابلیکا کو یوناف سے علیحدہ کر کے اسے اذیتوں کے ایک لامتناہی سلسلے میں ڈال کر رکھ دیں گے۔ سنو میرے عزیزو! میرا لائحہ عمل یہ ہوگا کہ یہاں سے ہم چاروں شہر عین دور کی طرف جائیں گے۔ فلسطین کے اس شہر میں ایک کاہنہ رہتی

ہے جو بے شمار علوم کے علاوہ روحوں کو اپنے سامنے حاضر کرنے کے علم سے بھی خوب واقف ہے۔ چند دن پہلے روحوں کو حاضر کرنے کا عمل اس کاہنہ کے ہاں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور وہ اس طرح کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل اس کے پاس گیا اور متوقع جنگ سے متعلق اللہ کے نبی سموئیل کی روح سے مشورہ کرنے کی خاطر اس نے اس کاہنہ کا رخ کیا، پس ساؤل کے کہنے پر اس کاہنہ نے سموئیل کی روح کو حاضر کیا اور جنگ سے متعلق اس سے مشورے کئے، پس میں نے اپنی آنکھوں سے سموئیل کی روح کو اس کاہنہ کے پاس آتے دیکھا، پس میرے عزیزو! اس کاہنہ کی مدد سے ہم بھی ایک بہت بڑا کام انجام دیں گے۔

اے میرے قدیم و کہنہ ساتھیو! اور تم تینوں بھی عین دور شہر کی اس کاہنہ کے پاس جائیں گے۔ پہلی بات تو ہم اس سے یہ کہیں گے کہ وہ ارواح حاضر کرنے کا علم ہمیں بھی سکھادے اگر وہ ایسا کرنے پر رضامند ہوجائے تو پھر تم تینوں بہن بھائی یہ علم اس سے سیکھ لینا اور اس علم کی مدد سے ہم ابلیکا کو طلب کرلیں گے اور اس پر گرفت کر کے اسے یوناف سے علیحدہ کردیں گے اور جب ابلیکا ہماری گرفت میں آجائے گی تو اسے ہم کھل کر یوناف کے خلاف استعمال کریں گے اور اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو یوناف کا تو ہم جینا تک حرام کردیں گے۔''

اس موقع پر عارب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔ ''اے آقا! اگر عین دور کی کاہنہ نے ہمیں روحوں کا یہ علم سکھانے سے انکار کردیا تب؟''

اس پر عزازیل نے مطمئن انداز میں کہا۔ ''تو پھر ہم ایک اور کام کریں گے، ہم اس کاہنہ سے کہیں گے کہ وہ ابلیکا کو ہمارے لئے اسی طرح بلائے جس طرح اس نے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کے لئے اللہ کے نبی سموئیل کی روح کو بلایا تھا۔''

مجھے امید ہے کہ وہ کاہنہ ایسا کرنے پر رضامند ہوجائے گی اور جب وہ کاہنہ ابلیکا کو حاضر کرے گی تو اسی وقت میں ابلیکا پر ایک ایسا عمل کروں گا کہ ابلیکا یوناف کی گرفت سے آزاد ہوکر ہماری گرفت میں آجائے گی، جب ایسا ہوجائے تو پھر تم لوگ دیکھنا میں ابلیکا کو کیسے یوناف کے خلاف استعمال کرتا ہوں۔''

عزازیل کی اس گفتگو پر عارب نے بے پناہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر ایسا ہوجائے تو پھر ہم یوناف پر مکمل طور پر حاوی ہوجائیں گے اس کے بعد تو یوناف کی حالت ہمارے سامنے ایک کمتر اور لاچار انسان کی سی ہوگی اور ہم اس پر اپنی مرضی کے مطابق ضرب لگانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ پر اے آقا! اس کام کی ابتدا ہم کب کریں گے؟''

عزازیل نے خوشی اور طمانیت میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے میرے کہنہ ساتھیو! ہم ابھی اور اسی وقت عین دور کی اس کاہنہ کی طرف روانہ ہوں گے۔''

اس کے ساتھ ہی عزازیل نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور اپنے ساتھی داسم کو آواز دے کر اس نے طلب کیا۔ چند ہی ساعتوں میں جب داسم وہاں نمودار ہوا تو عزازیل نے اس سے پوچھا۔ ''اے داسم کسی اور نے تو ہماری گفتگو نہیں سنی؟''

داسم نے بڑے عزم و وثوق سے کہا۔ ''اے آقا! آپ کی گفتگو کسی نے نہیں سنی، اس دوران میں ابلیکا یوناف اور اریسہ میں سے کوئی بھی اس طرف نہیں آیا۔''

عزازیل نے اس بار عارب، بیوسا اور نبیطہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ''آؤ اب عین دور کاہنہ کے پاس چلیں۔'' اس کے ساتھ ہی وہ سب اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور رامہ شہر کے اس نواحی حصے سے روپوش ہوگئے۔

☆☆☆☆

فلستیوں کے بادشاہ اکیس کے لشکر سے علیحدہ ہونے کے بعد داؤد اور یوناف اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیزی سے سفر کرتے ہوئے جب صقلاج شہر کے قریب آئے تو ایک طرف سے حسین اریسہ بھاگتی ہوئی نمودار ہوئی، وہ بڑی بکھری بکھری اور پریشان حال تھی، اس کی حالت دیکھتے ہوئے داؤد اپنی جگہ پر رُک گئے اور ان کے پیچھے ان کے ساتھی بھی رُک گئے، پھر یوناف نے بڑی نرمی اور ملائمت سے اریسہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ اریسہ! اریسہ! کیا بات ہے تم پریشان اور پراگندہ سی کیوں دکھائی دے رہی ہو؟''

اریسہ یوناف کے اور قریب آئی اور اس نے کہنا شروع کیا۔ ''آپ لوگوں کے صقلاج شہر سے نکلنے کے بعد اس شہر پر قیامت بیت گئی، جہاں تک میرا اندازہ ہے عزازیل نے کچھ عمالیقی قبائل کو صقلاج پر حملہ آور ہونے کی اکساہٹ اور ترغیب دی، پس یہ عمالیقی صقلاج پر حملہ آور ہوئے اور جس وقت وہ شہر میں داخل ہوئے اس وقت عزازیل بھی ان کے ساتھ تھا، میں اسے پہچان گئی، میں جانتی تھی کہ وہ مجھ پر گرفت

کرے گا، لہٰذا میں خود کو اس کی نگاہوں سے بچا کر صقلاج شہر میں داخل ہوئی، انہوں نے شہر کو جی بھر کے لوٹا، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو انہوں نے بے دریغ قتل کیا، صقلاج کے بہت کم لوگ اِدھر اُدھر چھپ کر اپنی جانیں بچانے میں کامیاب ہو سکے تھے، گو عمالیقیوں کے چلے جانے کے بعد بچ جانے والے یہ لوگ شہر میں واپس آگئے ہیں پر شہر میں ہر وقت عجیب سنسناتی اور ویرانی کا عالم رہتا ہے اور ایسا لگتا ہے صقلاج اب کوئی ہنستا بستا شہر نہیں بلکہ ایک غم کدہ ہے، جس کے مکینوں سے خوشیاں ہمیشہ کے لئے چھین لی گئی ہوں۔"

اریسہ کی یہ گفتگو سن کر داؤد اور یوناف کی حالت درد کے نیلے رخساروں اور خون ناحق کی بوند جیسی ہو کر رہ گئی تھی، پھر داؤدؑ نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ہمیں فوراً صقلاج پہنچ کر لوگوں کی داد رسی اور عمالیقیوں کا تعاقب کر کے ان سے انتقام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

یوناف نے داؤدؑ سے اتفاق کیا اور اس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ پھر صقلاج کی طرف بڑھنے لگے تھے، جب وہ صقلاج میں داخل ہوئے تو بچے کھچے لوگ رو رو کر ان سے عمالیقیوں کے مظالم کے خلاف فریاد کرنے لگے، انہی لوگوں کی زبانی یہ بھی پتہ چلا کہ عمالیقی داؤدؑ کی دونوں بیویوں اور صقلاج کی دیگر لڑکیوں کو اسیر بنا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔

داؤدؑ اور یوناف نے ان بے کس لوگوں کو تسلی دی پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ عمالیقیوں کے تعاقب میں لگ گئے۔

داؤدؑ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ صحرائے سینا میں عمالیقیوں کا تعاقب کرتے ہوئے ایک ندی کے کنارے آئے تو صحرا کی خشک اس ندی کے کنارے ایک شخص بے سدھ اور نیم بے ہوش سا پڑا ہوا تھا۔ داؤدؑ نے وہاں اپنے لشکر کو روک لیا اور اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا کہ ریت پر پڑے ہوئے اس شخص سے معلوم کریں کہ وہ کون ہے اور اس صحرا میں کیوں اس طرح بے بس اور تنہا پڑا ہوا ہے؟

جب داؤدؑ کے ساتھی اس سے قریب ہوئے تو انہوں نے دیکھا وہ شخص زندہ تھا اور اس کی سانس بڑی تیزی سے چل رہی تھی جب اس کے منہ پر چھینٹے دیئے گئے تو وہ سنبھل گیا، آنکھیں اس نے کھولیں، بڑی حیرت و پریشانی کے عالم میں اس نے داؤدؑ کے اس مختصر لشکر کی طرف دیکھا، پھر پوچھا۔ "تم لوگ کون ہو؟"

اسے اس کے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا گیا بلکہ اسے اٹھا کر داؤدؑ کے سامنے پیش کیا گیا۔ داؤدؑ نے اس کی طرف ترحم آمیز جذبات سے دیکھتے ہوئے کمال ہمدردی سے پوچھا۔ "اے جوان تو کون ہے اور کیوں اس صحرا میں بے بسی کی حالت میں تنہا پڑا ہوا ہے۔"

وہ جوان کچھ کہنا چاہتا تھا پر بھوک اور پیاس سے اس کی حالت ایسی ہو رہی تھی کہ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے داؤدؑ معاملے کو سمجھ گئے، پہلے اسے کھانے کو روٹی اور پینے کو پانی دیا، جب وہ روٹی کھا کر پانی پی کر اپنی بھوک اور پیاس بجھا چکا تب اس کی حالت بہتر ہوئی، تب داؤدؑ نے پھر اس سے اپنا سوال دہرایا، اس پر وہ جوان بولا۔

"اے میرے محسن! میرے مربی! میں نے گزشتہ تین دن سے کچھ کھایا پیا نہیں، اگر تم لوگ نہ آتے تو اس بے کنار صحرا کے اندر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا۔ میرا تعلق مصر سے ہے اور میں ایک عمالیقی کا غلام ہوں، میں چونکہ اچانک بیمار ہو گیا تھا اور میری بیماری میں افاقہ نہ ہو رہا تھا اس لئے میرا آقا مجھے چھوڑ کر چلا گیا، اس کا خیال تھا کہ میں اب ٹھیک نہ ہوں گا، لہٰذا اس صحرا میں جہاں نہ کچھ کھانے کو ہے نہ پینے کو، وہ ایک طرح سے مجھے موت کے حوالے کر گیا تھا، لیکن خداوند بڑا مہربان ہے، اس صحرا میں اس نے نہ صرف یہ کہ مجھے میری بیماری سے نجات دلائی بلکہ آپ جیسے مہربان بھی بھیج دیئے اور اب میں اپنے آپ کو اپنی پہلی حالت پر پاتا ہوں۔"

اس بار یوناف نے اس مصری جوان کو مخاطب کر کے پوچھا۔ "تمہارا عمالیقی آقا! تمہیں اس دشت میں چھوڑ کر کدھر چلا گیا؟

اس جوان نے بڑے خلوص اور انکسار سے کہا۔ "میرے آقا کا تعلق عمالیقیوں کے ایک بہت بڑے گروہ سے ہے، یہ لوگ خانہ بدوش ہیں اور صحرائے سینا کے اطراف میں زندگی بسر کرتے ہیں یہ لوگ تجارتی قافلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، بسا اوقات بستیوں اور سراؤں کو بھی لوٹ لیتے ہیں، اسی طرح ان کی گزر بسر ہوتی ہے، گزشتہ دنوں ان خانہ بدوش عمالیقیوں نے صقلاج شہر پر حملہ کیا۔ انہوں نے صقلاج شہر کو جی بھر کے لوٹا، شہر کو آگ لگائی اور شہر کی اکثر عورتوں اور لڑکیوں کو انہوں نے اسیر بنا کر اپنے ساتھ رکھ لیا۔"

یوناف نے چونک کر کہا۔ اے جوان تو تو ہمارے لئے بڑا قیمتی اور

انسول ثابت ہوا، جن عمالیقی خانہ بدوشوں کا ذکر کر رہے ہو ہم تو ان ہی کی تلاش میں ہیں۔ ہمارا تعلق صقلاج شہر سے ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے شہر پر حملہ کر کے عمالیقیوں نے اسے لوٹ لیا۔"

ذرا رک کر یوناف اس مصری جوان سے پھر بولا۔ "کیا تم عمالیقیوں کے ان خانہ بدوش قبائل تک ہماری رہنمائی کر سکو گے، جنہوں نے ہمارے شہر صقلاج کو تاراج کر کے رکھ دیا؟"

اس پر مصری جوان نے کچھ سوچا پھر کہا۔ "صحرائے سینا کی اس بے کنار ریت اور ٹیلوں، خوف ناک بھول بھلیوں کے درمیان میں یقیناً تم لوگوں کی مدد کر سکتا ہوں، لیکن اس کے لئے میری ایک شرط ہے۔"

اس بار داؤدؑ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "تمہاری شرط کیا ہے؟"

وہ مصری کہنے لگا۔ "تم لوگ مجھے عمالیقی آقا کے سپرد نہ کرو گے اس لئے کہ وہ ایک ظالم اور جابر انسان ہے وہ اپنے غلاموں سے جانوروں کا سا کام لیتا ہے اور کھانے کو بھی پورا نہیں دیتا، ایسا بے حس اور بھیڑیا صفت انسان ہے کہ میری بیماری کی وجہ سے مجھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کی خاطر مجھے اس صحرا میں مرنے کو چھوڑ گیا، لیکن جب وہ دیکھے گا کہ میں تندرست ہو گیا ہوں تو پھر مجھ پر اپنا حق جمائے گا تا کہ پھر مجھ پر مظالم کی انتہا کر سکے۔"

داؤدؑ نے اس مصری جوان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ "اے مہربان جوان! تم مطمئن رہو ہم ہرگز تمہیں تمہارے سابقہ آقا کے حوالے نہ کریں گے بلکہ تم ہمارے گروہ میں رہ کر پر امن اور باعزت زندگی بسر کر سکو گے اور سنو! اگر تم نے ان خانہ بدوش عمالیقیوں تک ہماری رہنمائی کر دی تو ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ان سب کا خاتمہ کر دیں گے اور جب اس جنگ میں ہم تمہارے آقا کا بھی کام تمام کر دیں گے تو کون تم پر حق ملکیت جتانے والا رہے گا۔"

وہ مصری جوان داؤدؑ کی اس گفتگو پر خوش ہو گیا، صحرا کے اندر اس نے رہنمائی کی حامی بھری اور پھر اس مصری جوان کے ساتھ داؤدؑ اپنے لشکر کو لے کر خانہ بدوش عمالیقیوں کی طرف بڑھنے لگے۔

☆☆☆☆

داؤدؑ نے صحرا کے اندر برق رفتاری سے سفر کیا اور رات کے پہلے پہر میں وہ صحرا کے اس حصے کے قریب پہنچ گئے جہاں ان خانہ بدوش عمالیقیوں نے پڑاؤ کر رکھا تھا، سردی کا موسم تھا، اور ان عمالیقیوں کے پڑاؤ میں جگہ جگہ آگ کے الاؤ روشن تھے۔ داؤدؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمالیقیوں کے اس پڑاؤ سے کچھ فاصلے پر صحرائی ریت پر لیٹ گئے تھے اور رات کے گزرنے کا انتظار کرنے لگے تا کہ عمالیقی سو جائیں اور وہ ان پر شب خون مار سکیں۔

رات بھاگتی جا رہی تھی، ہر شئے پر سکوت و پرسوز لمحات سے بغل گیر ہوتی جا رہی تھی، فضائیں دم بخود تھیں، آوارگی کے لمحوں کی طرح تیز سرد ہواؤں کے باعث ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے بگڑ بن رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے صحرائے سینا گم صم لمحات میں بے انت رُتوں کے عذاب اور سوچوں کے بوجھ کا شکار ہو گیا ہو، رات صدیوں کے سربستہ راز اپنے دامن میں سمیٹتی سناٹوں کی گونجوں اور سیل وقت سے لپٹی بھاگی چلی جا رہی تھی۔ داؤدؑ نے جب دیکھا کہ وہ خانہ بدوش عمالیقی گہری نیند سو گئے ہیں اور آگ کے جلتے الاؤ کے پاس بیٹھے ان کے محافظ بھی اونگھنے لگے ہیں تو انہوں نے اپنے قریب لیٹے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

"یوناف! یوناف! میرے عزیز! تم دیکھتے ہو کہ یہ عمالیقی اب گہری نیند سو چکے ہیں۔ میرا ارادہ ہے کہ ہم اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں، ایک کے ساتھ میں دائیں طرف سے اور دوسرے حصے کے ساتھ تم بائیں طرف سے ان پر حملہ آور ہو جاؤ، میرا ارادہ ہے کہ ان سب کا قتل عام کیا جائے، کیونکہ یہ عمالیقی بستے شہروں کے چہرے مسخ کرنے والے لوگ ہیں۔"

یوناف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں، مجھے امید ہے کہ اپنے دو طرفہ شب خون سے ہم ان عمالیقی لٹیروں کو خاک و خون میں نہلا کر رکھ دیں گے۔"

یوناف کا جواب سن کر داؤدؑ خوش ہوئے، پھر انہوں نے اپنے قریب ہی ایک طرف لیٹے راہنمائی کرنے والے مصری جوان سے پوچھا۔ "تمہارا اس تجویز سے متعلق کیا خیال ہے؟"

مصری بولا۔ "میں بھی آپ کی اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں، آپ کا یہ شب خون یقیناً کامیاب رہے گا، اس لئے کہ یہ عمالیقی لوٹ مار اور تباہی و بربادی کے بعد جشن منانے کے عادی ہیں اور اس جشن میں یہ لوگ خوب شراب پیتے ہیں، یہاں بھی ان لوگوں نے خوب جشن منایا ہوگا اور جی بھر کے شراب پی ہوگی اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ صبح

تک ان لوگوں کو کچھ ہوش نہ ہوگا کہ وہ کہاں اور کس حال میں ہیں، لہٰذا آپ کا یہ شب خون یقیناً ان عمالیقی خانہ بدوشوں کو ان ہی کے خون میں نہلا کر رکھ دے گا۔"

پھر داؤد اٹھ کھڑے ہوئے لشکر کو انہوں نے دو حصوں میں اسے تقسیم کیا، ایک حصہ انہوں نے یوناف کی سرکردگی میں دیا اور دشمن پر بائیں طرف سے ضرب لگانے کی ابتدا کرنے کو کہا۔ یوناف اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھا، اریسہ بھی جنگی لباس میں اس کے ساتھ تھی، پھر یوناف نے اپنے کام کی ابتدا کی اور بائیں طرف سے عمالیقیوں پر وہ باعث رسوائی، خزاں کی شام، طلسم بے کراں اور برق کے نادیدہ لپکوں کی طرح حملہ آور ہوا، وہ طغیانی و جبروت، تپش و لو اور سیل وقت کی طرح عمالیقیوں کے پڑاؤ میں داخل ہوا اور ان کی قطع و برید تحریف و تلبیس کا کام شروع کر دیا۔

جس وقت یوناف کے جاں کنی کے لمحات طاری کر دینے والے حملوں سے عمالیقی چونکے اور گہری نیند سے بیدار ہو کر انہوں نے یوناف کے سامنے اپنا دفاع مکمل کرنا چاہا اس وقت داؤد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی دائیں جانب سے حملہ آور ہوئے اور اپنے سامنے آنے والے عمالیقیوں کی حالت انہوں نے ریزہ ریزہ بربادی اور دھنکی ہوئی روئی جیسی کر کے رکھ دی، داؤد اور یوناف اسے اپنا فریضۂ حیات سمجھ کر یہ جنگ لڑ رہے تھے، جلد ہی انہوں نے عمالیقیوں کے سامنے صبر کی چٹان بن کر ان کے کبر نفس کو تلخی و تاریکی اور ذلت و نکبت میں ڈال کر رکھ دیا تھا، کافی دیر یہ جنگ جاری رہی، یہاں تک کہ داؤد اور یوناف نے اپنے تیز حملوں سے عمالیقیوں کا مکمل طور پر صفایا کر کے رکھ دیا اور صحرا کے اس حصے میں فضائیں ایک بار پھر دکھوں کے عمیق زخموں، سوچوں کے بوجھ تلے دب کر خاموش و دم بخود رہ گئیں۔

عمالیقیوں پر اس ہولناک شب خون سے داؤد نے نہ صرف یہ کہ اپنی دونوں بیویوں اور دوسری اسیر عورتوں اور لڑکیوں کو چھڑا لیا بلکہ کثیر تعداد میں ان کے ہاتھ مال اور بھیڑ بکریوں کے ریوڑ لگے اس کے علاوہ خیمے، خوراک کے وسیع ذخائر، ہتھیار اور خشک گوشت پھل اور سبزیاں بھی عمالیقیوں کے اس پڑاؤ سے انہیں ملی تھیں اور ان کی ساری کارآمد اور سودمند اشیاء کو عمالیقیوں ہی کے جانوروں پر لاد کر داؤد صقلاج شہر کی طرف کوچ کر گئے، عمالیقیوں کے خلاف یہ فتح داؤد کی کامیابیوں کی ابتدا تھی۔

☆☆☆☆

فلستیوں کا بادشاہ اکیس اور بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل اپنے اپنے لشکر کے ساتھ کوہستان جلبوعہ کے قریب ایک دوسرے کے سامنے صف آراء ہوئے۔ اس جنگ کی ابتدا کرتے وقت ساؤل نے ولولوں کو بے حد یاد کیا، اسے ان ساری کوتاہیوں اور برائیوں کا بھی احساس ہوا پر اب کیا ہو سکتا تھا، داؤد کو تو وہ پہلے ہی اپنی کوتاہ اندیشی کے باعث کھو چکا تھا، جب کوہستان جلبوعہ کے پاس فلستیوں اور اسرائیلیوں کی جنگ ہوئی تو وہ کچھ ہوا جس کا بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل کو اندیشہ تھا جنگ کے شروع میں ہی ساؤل کے تین بیٹے یونتن، ابینداب، اور میکشوع مارے گئے اور ان کے تھوڑے ہی دیر بعد خود بنی اسرائیل کا بادشاہ ساؤل بھی جنگ میں زخمی ہو کر موت کے گھاٹ اتر گیا، اسرائیلی لشکر نے جب دیکھا کہ ان کا بادشاہ اور اس کے بیٹے مارے گئے ہیں تو انہوں نے بھی چھوڑ دیئے اور رزم گاہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

اس طرح بنی اسرائیل کو فلستیوں سے عبرت ناک شکست ہوئی، فلستیوں کے بادشاہ اکیس نے پورا پورا فائدہ اٹھایا، اپنے لشکر کے ساتھ اس نے طوفانی پیش قدمی شروع کی، انہوں نے بہت سے شہروں اور بستیوں پر قبضہ کر لیا اور اسرائیلیوں کو تہ تیغ کر کے انہوں نے وہاں فلستیوں کو آباد کر لیا، جنہوں نے وہاں ان شہروں اور بستیوں کے اندر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔

☆☆☆☆

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۳ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۳ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دوستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پروالے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۳ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۶رفروری	زہرہ و مشتری	تثلیث	ابتداء	۵۵-۱۵
۷رفروری	زہرہ مشتری	تثلیث	مکمل	۲۷-۱۱
۷رفروری	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۴۸-۱۹
۸رفروری	زہرہ مشتری	تثلیث	خاتمہ	۳-۷
۸رفروری	عطارد مریخ	قران	مکمل	۲۷-۲۳
۹رفروری	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۳۰-۲
۹رفروری	مریخ مشتری	تربیع	ابتدا	۵۵-۵
۹رفروری	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۳۸-۱۷
۱۰رفروری	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۳۷-۴
۱۰رفروری	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۳-۹
۱۰رفروری	مریخ مشتری	تربیع	مکمل	۴۲-۱۳
رفروری	زہرہ زحل	تربیع	ابتدا	۵۰-۱۶
۱۱رفروری	زہرہ زحل	تربیع	مکمل	۱۲-۱۲
۱۱رفروری	مریخ مشتری	تربیع	خاتمہ	۴۰-۲۲
۱۲رفروری	زہرہ زحل	تربیع	خاتمہ	۳۴-۷
۱۲رفروری	عطارد و زحل	تثلیث	ابتدا	۵۳-۷
۱۳رفروری	عطارد و زحل	تثلیث	مکمل	۴۵-۰۰
۱۳رفروری	عطارد و زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۷-۱۸
۱۵رفروری	مریخ زحل	تثلیث	ابتدا	۶-۱۵
۱۶رفروری	مریخ زحل	تثلیث	مکمل	۲۴-۲۱
۱۸رفروری	مریخ زحل	تثلیث	خاتمہ	۱۸-۴
۲۵رفروری	شمس مشتری	تربیع	ابتدا	۵۴-۱
۲۵رفروری	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۳۷-۱۸
۲۶رفروری	شمس مشتری	تربیع	مکمل	۵۶-۳
۲۶رفروری	عطارد مریخ	قران	مکمل	۳۹-۱۴
۲۷رفروری	شمس مشتری	تربیع	خاتمہ	۵-۶
۲۷رفروری	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۵۵-۸
x	x	x	x	x
x	x	x	x	x
x	x	x	x	x

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
یکم مارچ	شمس و زحل	تثلیث	ابتدا	۳۱-۲
۲رمارچ	شمس زحل	تثلیث	مکمل	۱-۲
۳رمارچ	شمس زحل	تثلیث	خاتمہ	۲۹-۱
۳رمارچ	زہرہ مشتری	تربیع	ابتدا	۲۶-۲۲
۴رمارچ	شمس عطارد	قران	ابتدا	۳۶-۶
۴رمارچ	شمس عطارد	قران	مکمل	۲۸-۱۸
۴رمارچ	زہرہ مشتری	تربیع	مکمل	۲۲-۱۹
۵رمارچ	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۱۷-۶
۵رمارچ	زہرہ مشتری	تربیع	خاتمہ	۲۱-۱۶
۶رمارچ	عطارد و زحل	تثلیث	ابتدا	۱۵-۱۲
۶رمارچ	زہرہ زحل	تثلیث	ابتدا	۴۸-۱۳
۶رمارچ	عطارد و زہرہ	قران	ابتدا	۴۴-۲۳
۷رمارچ	زہرہ زحل	تثلیث	مکمل	۳۷-۸
۷رمارچ	عطارد و زہرہ	قران	مکمل	۲۴-۱۰
۷رمارچ	عطارد و زہرہ	تثلیث	مکمل	۴۷-۱۲
۷رمارچ	عطارد و زہرہ	قران	خاتمہ	۱۰-۲۱
۸رمارچ	زہرہ زحل	تثلیث	خاتمہ	۲۵-۳
۸رمارچ	عطارد و زحل	تثلیث	خاتمہ	۳۴-۱۴
۹رمارچ	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۵۷-۷
۱۰رمارچ	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۷-۹
۱۱رمارچ	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۴-۱۳
۲۴رمارچ	شمس زہرہ	قران	ابتدا	۵۳-۲۳
۲۵رمارچ	مریخ مشتری	تسدیس	ابتدا	۱-۱
۲۶رمارچ	مریخ مشتری	تسدیس	مکمل	۵۶-۱۵
۲۷رمارچ	عطارد و زحل	تثلیث	ابتدا	۴۱-۱۰
۲۸رمارچ	مریخ مشتری	تسدیس	خاتمہ	۱۹-۷
۲۸رمارچ	عطارد مشتری	تربیع	ابتدا	۳۱-۱۱
۲۸رمارچ	عطارد و زحل	تثلیث	مکمل	۱۸-۱۵
۲۸رمارچ	شمس زہرہ	قران	مکمل	۳۵-۲۲
۲۹رمارچ	عطارد و زحل	تثلیث	خاتمہ	۵۰-۱۷

اپریل و مئی

تاریخ	سیارے	نظر	کیفیت	وقت نظر
۲۹رمارچ	عطارد مشتری	تربیع	مکمل	۲۶-۲۲
۳۱مارچ	عطارد مشتری	تربیع	خاتمہ	۷-۶
یکم اپریل	شمس زہرہ	قران	خاتمہ	۵۳-۲۰
۵راپریل	زہرہ مریخ	قران	ابتداء	۲۱-۸
۷راپریل	زہرہ مریخ	قران	مکمل	۲۸-۱۰
۹راپریل	زہرہ مریخ	قران	خاتمہ	۲۹-۱۲
۱۳راپریل	شمس مریخ	قران	ابتدا	۷-۱۹
۱۸راپریل	شمس مریخ	قران	مکمل	۵۰-۵
۲۱راپریل	زہرہ زحل	مقابلہ	ابتدا	۵۴-۱۸
۲۲راپریل	زہرہ زحل	مقابلہ	مکمل	۱۳-۱۳
۲۲راپریل	شمس مریخ	قران	خاتمہ	۴-۱۶
۲۳راپریل	عطارد مشتری	تسدیس	ابتدا	۱۸-۱۷
۲۴راپریل	عطارد مشتری	تسدیس	مکمل	۵۵-۸
۲۷راپریل	مریخ زحل	مقابلہ	ابتدا	۰۰-۰۰
۲۸راپریل	شمس زحل	مقابلہ	ابتدا	۵۰-۱
۲۸راپریل	شمس زحل	مقابلہ	مکمل	۵۷-۱۳
۲۹راپریل	شمس زحل	مقابلہ	خاتمہ	۵۱-۱۲
۳۰راپریل	مریخ زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۰-۵
یکم مئی	مریخ زحل	مقابلہ	مکمل	۴۲-۱۰
۴رمئی	عطارد و زحل	مقابلہ	ابتدا	۳۸-۱۲
۵رمئی	عطارد و زحل	مقابلہ	مکمل	۴۱-۱۶
۵رمئی	عطارد و زحل	مقابلہ	خاتمہ	۲۶-۲۱
۷رمئی	عطارد مریخ	قران	ابتدا	۳۷-۱۲
۸رمئی	عطارد مریخ	قران	مکمل	۳-۶
۸رمئی	عطارد مریخ	قران	خاتمہ	۱۸-۲۳
۱۱رمئی	شمس عطارد	قران	ابتدا	۴۶-۶
۱۲رمئی	شمس عطارد	قران	مکمل	۴۰-۲
۱۲رمئی	شمس عطارد	قران	خاتمہ	۲۸-۲۲
۲۳رمئی	عطارد و زہرہ	قران	ابتدا	۴۵-۱۹
۲۵رمئی	عطارد و زہرہ	قران	مکمل	۲۴-۵

شرف قمر

۱۵فروری شام ۷ بجکر ۲۴منٹ سے ۱۵فروری رات ۹ بجکر ۲۹منٹ تک ۱۵مارچ رات ۴ بجکر ۲۸منٹ سے ۱۵مارچ صبح ۶ بجکر ۲۴منٹ تک ۱۱اپریل دوپہر ۱۲ بجکر ۴۲منٹ سے ۱۱اپریل دوپہر دو بجکر ۳۹منٹ تک قمر حالتِ شرف میں رہے گا۔
ان اوقات میں مثبت کاموں کو اہمیت دیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برامد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲فروری رات ۹ بجکر ایک منٹ سے ۲فروری رات ۱۰ بجکر ۴۷منٹ تک ۲مارچ رات ۲ بجکر ۳۰منٹ سے ۲مارچ رات ۴ بجکر ۴۵منٹ تک۔ ۲۹مارچ صبح ۹ بجکر ۴۶منٹ سے ۲۹مارچ صبح ۱۱ بجکر ۲۷منٹ تک۔ ۲۵اپریل شام ۷ بجکر ۱۴منٹ سے ۲۵اپریل رات ۸ بجکر ۴۵منٹ تک قمر حالتِ ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کام کرنے کے لئے بہتر مانے گئے ہیں۔ عاملین اگر ان اوقات میں منفی کام انجام دیں گے تو باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۱۸فروری بروز پیر کو شام ۵ بجکر آفتاب ۳۳منٹ پر برج حوت میں داخل ہوگا۔
۲۰مارچ بروز بدھ کو شام ۴ بجکر ۳۳منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔
۲۰اپریل بروز ہفتہ آفتاب رات ۳ بجکر ۲۴منٹ پر برج ثور میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاء کی قبولیت کے لئے اہم تسلیم کئے گئے ہیں۔ اپنی خاص دعاؤں کو اپنے رب کے حضور میں رکھیں انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف شمس

۷اپریل رات ۱۰ بجکر ۶منٹ سے ۱۸اپریل رات ۱۰ بجکر ۳۰منٹ تک کاروبار، روزگار، ترقی، حصول اقتدار، حصول منصب کے لئے بہترین وقت ہے۔

ہبوط عطارد

۱۴فروری رات ۱۰ بجکر ۱۹منٹ سے ۱۵فروری شام ۶ بجکر ۲۰منٹ تک کسی حصول علم اور حصول ہنر سے روکنے کے لئے، لیکن ناحق کسی کو پریشان کرنا گناہ ہے۔
عاملین منفی امور میں اپنی عاقبت کو پیش نظر رکھ کر کام کریں۔

منزلِ شرطین

۱۴فروری۔ رات ۹ بجکر ۳۶منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
۱۲مارچ۔ دن ۴ بجکر ۷ ۴منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
۱۹اپریل۔ رات ۱۲ بجکر ۳۲منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے لوگ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

۵/فروری	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	رات ۸ بج کر ۳۶منٹ
۲۳/فروری	عطارد	حالت رجعت	در برج حوت	دوپہر ۳ بج کر ۱۲منٹ
۱۸/مارچ	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	رات ۲ بج کر ۳منٹ
۴/اپریل	عطارد	حالت استقامت	در برج حوت	صبح ۸ بج کر ۷منٹ

تثلیث زہرہ مشتری

شروع ۶فروری دوپہر ۳ بجکر ۵۵منٹ۔ ۷فروری مکمل صبح ۱۱ بجکر ۲۷منٹ۔ ۸فروری ختم صبح ۷ بجکر ۳۱منٹ (اچھے کاموں کے لئے مبارک ترین وقت)

☆☆☆☆☆

کمالات جفر (زہرہ ومشتری تثلیث)

تسخیر ورجوع خلائق

حکیم سرفراز محمد زاہد
(پاکستان)

حسب منشاء شادی

اس بات سے اہل دانش بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی انسان کے دل کو اپنے لئے مسخر کرنا کتنا مشکل کام ہے، خاص کر عاملین کو اس سے کافی تعلق ہے۔ ہر کتاب میں ہر رسالہ میں محبت اور حاضری مطلوب کے سریع الاثر اعمال لکھے ہوتے ہیں، تاکہ جس کو دل قبول کرے اور جس پر آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اسی عمل کو اپنے عمل میں لاکر مقصد حاصل کیا جاسکے، لیکن اساتذہ کرام بھی اس نقطہ سے بایں ہمہ متفق ہیں کہ بعض اصول ایسے ہیں جو پوشیدہ رکھے جاتے ہیں جن کی قوت تاثیر سے صاحب جفر اچھی طرح واقف ہوتا ہے، بعض دلوں میں چھپا کر رکھتے ہیں بعض تحریر میں مخفی کر دیتے ہیں، عملیات کا کام بہت نازک ہے، جتنا اسے آسان سمجھا جاتا ہے اتنا ہے نہیں، کیوں کہ ایک عمل کو مکمل قواعد عملیات پر عمل کرتے ہوئے تیار کیا جائے تو کرتا ہے اور بلکہ بعض اوقات تو تیر کی طرح کام کرتا ہے، جس سے حیران رہ جاتا ہوں اور کئی دفعہ مکمل شرائط کے ساتھ تیار کرنے کے باوجود وہی عمل ایسا ناکام ہوتا ہے کہ مطلق اثر نہیں کرتا، باوجود اس کے کہ میں باریکیوں سے کچھ نہ کچھ واقف ہوں، پھر ناکامی کا سبب کیا ہے، جب ایک عمل میں اثر ہے، طاقت ہے، پھر ناکام ہونے سے کیا مراد ہے، جہاں تک میں نے سوچا ہے میرا ایمان ہے کہ "وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ" یعنی اللہ کا حکم ہر امر پر غالب ہے، اس کا کلام ہے اور وہ مؤثر حقیقی ہے، ذرہ ذرہ اس کے حکم کا پابند ہے، میں اور میرا علم اسی کا محتاج ہے۔

عملیات جفر میں وقت ایک بہت ضروری حصہ ہے، صحیح وقت کا استخراج ماہر جفر کے لئے اتنا ہی ضروری ہے، جتنا کہ علم جفر سے واقفیت عملیات میں علم نجوم سے لگد بدنہ ہونا اکثر ناکامی کا سبب بنتا ہے، درست وقت ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس کا حصول کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل کتنا ہی طاقت ور ہو اگر مناسب وقت پر نہیں کیا گیا تو اس کی پوشیدہ روحانی قوتیں متحرک ہونے میں ناکام رہتی ہیں، اکثر عملیات حب وتالیف ورجوع قلب شرف زہرہ یا کسی اور شرف میں کرنا ضروری ہوتے ہیں، اگر یہ اوقات میسر نہ ہوں تو نظرات سے کام لیا جاتا ہے، یہ نظرات سعد بعض اوقات شرف سے زیادہ مؤثر ہوتی ہیں، آنے والے مہینوں میں کئی اچھی نظرات حاصل ہوں گی، ان میں حصول مقصد کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔ سعد نظر میں تسخیر محبوب شادی، نکاح، تسخیر افسران، حصول مال ودولت، استحکام جائیداد، ازدواجی تعلقات، کاروبار، مقدمہ، امتحان، غرض ہر نیک کام کے علاوہ تباہی دشمنان، زبان بندی، ناجائز تعلقات کا خاتمہ اور طلاق، عداوت وبغض کے اعمال تیار کئے جاسکتے ہیں، یہ سعد نظرات زہرہ ومشتری تثلیث وتسدیس وقران وغیرہ ہیں۔

یاد رکھئے اعمال حب صرف عشق ومحبت پر ہی منحصر نہیں ہیں، بلکہ انسانی زندگی میں جتنے مسائل درپیش ہوتے ہیں، ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان اعمال کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے، اگر ہمارا نظریہ ہو کہ دیئے گئے اور تعریف شدہ اعمال صرف جنس مخالف ومؤنث کو تسخیر کرنے کے لئے ہیں تو یہ ہماری خام خیالی اور محدود سوچ وعلم کی غمازی ہے، اگر بالفرض ہم اس بات کو پختہ کرلیں، تو زندگی کے دوسرے مسائل مثلاً رزق، بیماری، مقدمہ، قرض، بیرون ملک کا سفر، خاندانی جھگڑے اور مسائل زمین جائیداد، پیداوار جنس کے لئے الگ اعمال اور وظائف تخلیق کرنے پڑیں گے، ایسا نہیں ہے صرف ایک عمل ہی تصرفات کا درجہ رکھتا ہے اور یہ کرنے والے کی صوابدید اور ذہنی صلاحیت پر منحصر ہے کہ اس کی سوچ اور ادراک کتنا وسیع ہے تاکہ وہ یا ہم اس عمل کو نئے

مسائل کے مطابق تبدیل کرسکیں۔

اس سال کی سب سے پہلی طاقت ور ترین نظر زہرہ ومشتری کی تثلیث ہے، جو اس سال ۷رفروری ۲۰۱۳ء دوپہر ۳ بج کر ۲۵ منٹ پر شروع ہوگی۔ ۷رفروری ۲۰۱۳ء کو صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ پر مکمل ہوگی اور ۹ر فروری ۲۰۱۳ء کو صبح ۶ بج کر ۳۳ منٹ پر ختم ہوگی۔ اس دوران زہرہ کی پانچ اور مشتری کی چھ ساعتیں ہوں گی۔ مشتری کی چار ساعتیں اور زہرہ کی چار ساعتیں کام کے لئے کارآمد ہوں گی۔ اوقات اس لئے نہیں لکھ رہا ہوں کیونکہ بھارت اور پاکستان کے اوقات میں آدھے گھنٹے کا فرق ہے، آپ اپنے کام کا وقت تقویم سے نکال سکتے ہیں۔ اب اس طاقت ور وقت کے متعلق ایک لاثانی عمل لکھ رہا ہوں۔

(۱) طالب مع والدہ، شاہد حسن بن رفیقہ، اعداد	۸۲۳
مطلوب مع والدہ، زیب النساء بنت قمر النساء	۶۴۳
جاذب	۷۰۶
مجذوب	۷۵۱
حبیب	۲۲
مطیع	۱۲۹

(۲) طالب = ۸۲۳ + عدد جاذب = ۷۰۶ = ۱۵۲۹ + عدد حبیب = ۳۳۶۳۸۔

مطلوب = ۶۴۳ + عدد مجذوب = ۷۵۱ = ۱۳۹۴ + عدد مطیع ۱۲۹ = ۱۷۹۸۲۶۔

عدد آیات مبارکہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ تاعَلٰی عَیْنِیْ (سورۂ طٰہٰ ۲۹) = ۲۱۲۳۔

تینوں اعداد کو جمع کیا۔

۳۳۶۳۸ + ۱۷۹۸۲۶ + ۲۱۲۳ = ۲۱۵۵۸۷ عدد نمبر ایک۔

(۳) عدد لفظ محبت = ۴۵۰ + ۱۹	۸۵۵۰
عدد لفظ شدید = ۳۱۸ + ۱۵	۴۷۷۰
مجموعہ	۱۳۳۲۰ عدد نمبر دو۔

اب عدد نمبر ایک سے عدد نمبر دو کو تفریق کریں گے اور ۴ پر تقسیم کریں گے۔

۲۱۵۵۸۷ ـ ۱۳۳۲۰ = ۲۰۲۲۶۷ (مربع پر کرنے کے لئے ۴ پر تقسیم کریں گے) اب نقش پُر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو خانوں میں عدد محبت جمع ہوں گے، دوسرے دو خانوں میں عدد شدید جمع ہوں گے، اسی حساب سے تمام نقش مکمل ہوگا اور اس کا وفق عدد نمبر ایک کے برابر ہوگا تو نقش درست ہے ورنہ غلط۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔ (۲۰۲۲۶۷ ÷ ۴ = ۵۰۵۶۶ باقی ۳) خانہ نمبر ۵ میں اضافہ ہوگا۔

خانہ اول	۵۰۵۶۶	
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۱۰۱۶	خانہ اول میں درج ہوگا
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۱۴۶۶	خانہ دوم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۱۷۸۴	خانہ سوم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۲۱۰۲	خانہ سوم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۲۵۵۳	خانہ پنجم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۳۰۰۳	خانہ ششم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۳۳۲۱	خانہ ہفتم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۳۶۳۹	خانہ ہشتم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۴۰۸۹	خانہ نہم
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۴۵۳۹	خانہ دہم
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۴۸۵۷	خانہ گیارہواں
عدد شدید	۳۱۸	
	۵۵۱۷۵	خانہ بارہواں
عدد محبت	۴۵۰	
	۵۵۶۲۵	خانہ تیرہواں

عددمحبت ۴۵۰

۵۶۰۷۵ خانہ چودہواں

عددشدید ۳۱۸

۵۶۳۹۳ خانہ پندرہواں

عددشدید ۳۱۸

۵۶۷۱۱ خانہ سولہواں

۷۸۶

۵۲۱۰۲	۵۶۳۹۳	۵۳۵۲۹	۵۲۵۵۳
۵۴۰۸۹	۵۳۰۰۲	۵۱۷۸۴	۵۶۷۱۱
۵۳۳۲۱	۵۵۱۷۵	۵۵۶۲۵	۵۱۳۶۶
۵۶۰۷۵	۵۱۰۱۹	۵۴۷۳۹	۵۳۸۵۷

شمکائیل، شفقیائیل، جبرائیل

الحب زیبؑ النساء بنت قمر النساء علی حب و عشق شاہ حسن بن رفیقہ مسخر و مہربان گردد العجل الساعہ الساعہ

چال نقش۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

اس کا وفق ہر طرف سے عدد نمبر ۲۱۵۵۸۷ کے برابر ہے۔ اس کے نیچے عزیمت لکھیں۔

طریقہ استعمال یہ ہے۔ نقش مکمل اصلاع اور مقرب فرشتوں کے ساتھ لکھا جائے، یہ نقش ساعت زہرہ میں مشک وزعفران سے لکھیں، عروج ماہ ہو، شرف زہرہ میں بھی لکھا جاسکتا ہے، پانچ تعویذ لکھیں، چار عناصر کے مطابق استعمال کریں اور پانچواں سبز کپڑے میں سلائی کر کے طالب پاس رکھے یا بازو پر باندھے اور روزانہ تصور سے آیت پاک کا ورد کرے، انشاءاللہ جلد اثرات ظاہر ہوں گے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

اکابر علماء کے گراں قدر کارنامے نئی نسل کے لئے قابل تقلید

دیوبند: مسلم پرسنل لاء بورڈ کے نائب صدر حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند نے کہا کہ اس ترقی یافتہ دور میں جدید آلات نے آسمانوں پر کمندیں ڈال دی ہیں تاہم عصر حاضر میں اس کی بڑھتی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے مرکز کے ذریعے اٹھائے گئے اس قدم کو تاریخ ساز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے دوررس نتائج مرتب ہوں گے اور آج کے دور میں عصری تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا بھی دین کی بڑی خدمت ہے۔ یہ کام اخلاص سے یوں ہی چلتا رہا تو مستقبل میں تحقیق کا یہ بڑا مرکز ہوگا۔ مولانا محمد سالم قاسمی مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے جدید ٹکنالوجی پر مشتمل سافٹ ویئر کے افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا موصوف نے حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ اور علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے فرقہ باطلہ کی تردید میں عملی جدوجہد اور گراں قدر علمی کارناموں کو نئی نسل کے لئے قابل تقلید قرار دیتے ہوئے کہا کہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کے سدباب کے لئے اس طرح کے اقدامات دور جدید کی بنیادی ضرورت ہے۔ مولانا نے امید ظاہر کی کہ اس نئے سافٹ ویئر کے آغاز سے دینی، علمی اور تحقیقی امور میں خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ اس موقع پر مولانا محمد سفیان قاسمی نائب مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند نے اپنے جد امجد حکیم الاسلام اور مولانا محمد طاہر کے جاری کردہ ایک نایاب اشتہار "حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ" اور تحقیق مسئلہ ختم نبوت کا سافٹ ویر کا بٹن دبا کر اجرا کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف تھانوی علیہ الرحمہ نے ایک معمولی سے حجرے میں رہ کر جو بے بدل تصنیفی وتالیفی خدمات انجام دی ہیں اس سے پوری علمی دنیا حیرت زدہ ہے۔ اقتصادی کونسل کے چیرمین مولانا حسیب صدیقی نے کہا کہ اس تعلیم یافتہ اور تغیر پذیر دور میں ہمیں چاہئے کہ وقت کے شانہ بہ شانہ چلنے کے لئے جدید علوم سے بھی ہم آہنگ ہوں۔ انہوں نے جدید تکنیکی آلات کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ان آلات نے دوریوں کو قربتوں میں تبدیل کردیا اور خوش کن امر یہ ہے کہ یہ جدید طریقہ نظام دینی، علمی وتحقیقی ادارے بھی اس کی ضرورت کے پیش نظر اس کو اپنا رہے ہیں جو خوش آئند ہے۔ مرکز التراث الاسلامی دیوبند کے انچارج نے بتایا کہ دیوبند کے تحت کسی بھی موضوع پر ریسرچ وتحقیق کرنے والوں کے لئے اس سافٹ ویئر سے کافی مدد ملے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کتب اور نیوز کلپس کے ذخائر کی تعداد زیادہ ہوجانے کی وجہ سے نیز اس کو ریسرچ اور تحقیق کے لئے سہل بنانے کی غرض سے ۲۷ زبانوں میں یہ سافٹ ویئر تیار کرایا گیا ہے۔ ہندی، اردو اور عربی زبان کے ریسرچ اسکالر بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ سافٹ ویئر جے پور کی سافٹ ویئر کمپنی میکرو کرازم ٹیکنالوجی پرائیویٹ لمیٹیڈ کے انجینئر ابوالفیض احمد کے ہاتھوں تیار کیا گیا ہے۔

صرف بچوں کے لئے نہیں

عمل سے زندگی بنتی ہے

کسی جنگل میں ایک کوا، طوطا اور چڑیا رہتے تھے جو ایک دوسرے کے ہم سائے تھے۔ کوا اور طوطا مالی طور سے امیر تھے جب کہ چڑیا کچھ غریب تھی۔ ہر روز کوے اور طوطے کے گھر طرح طرح کے مزیدار کھانے پکتے تھے، جن کی خوشبو چڑیا کے گھر بھی جاتی۔ چڑیا کے دو ننھے ننھے بچے تھے، جب وہ خوشبو سونگھتے تو اپنی امی سے فرمائش کرتے کہ وہ بھی ان کو ویسے ہی کھانے کھلائے جیسے کوا اور طوطا اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ سنکر چڑیا بہت پریشان ہو جاتی اور اپنے بچوں کو بہلاتی کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ انھیں بھی ایسے کھانے دے گا۔ لیکن کب امی جان؟ ہم انتظار کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ وہ دن کب آئیں گے۔ یہ سب باتیں اچانک بٹیر نے بھی سن لیں، اتفاق سے ادھر سے گزر رہا تھا۔ اس کے دل میں بہت رحم آیا۔ بوڑھے بٹیر کی جنگل میں سب بہت عزت کرتے تھے۔ وہ فوراً واپس اپنے گھونسلے میں گیا، اور طوطے اور کوے کو اپنے گھر بلایا۔ طوطا اور کوا اس کے گھر پہنچے تو کوے نے کہا "اور سنائیں بٹیر بھیا، خیریت تو ہے، آج کیسے ہمیں یاد کیا؟" بٹیر خاموش بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ طوطے نے پوچھا۔ بھیا کیا بات ہے جو آپ اس قدر خاموش بیٹھے ہیں۔ بٹیر نے جواب دیا: "اچھی طرح سوچ کر بتاؤ کہ تمہارے ہم سایہ میں کس کس کا گھر ہے۔" دونوں نے مل کر جواب دیا: "ہمارے سب سے نزدیکی تو چڑیا اور چڑا ہی ہیں۔" بٹیر نے کہا: "کیا کبھی تم دونوں نے اپنے ہم سایوں سے ان کا حال پوچھا ہے" کہ وہ کیسے جی رہے ہیں، ان کے یہاں دو وقت کا کھانا بھی ہے کہ نہیں اور جب تم دونوں اپنے بچوں کو مزے مزے کے کھانے کھلاتے ہو تو ان کے بچے ان دونوں کو کیسا تنگ کرتے ہیں۔ وہ دونوں بیچارے اپنے بچوں کی خواہشات پوری نہ کر سکنے کی وجہ سے کتنے پریشان ہوتے ہیں۔ بس کریں بٹیر بھیا! ہم اپنی امیری میں یہ بات بھول گئے تھے کہ ہماری وجہ سے چڑیا اور چڑا کتنے پریشان ہیں، اور ہماری لاپروائی کی وجہ سے دونوں کو اپنے بچوں کے سامنے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اب ہم جو بھی اپنے کھانے کے لئے لائیں گے، اس میں سے سب سے پہلے اپنے ہم سایوں کو دیں گے۔ شکریہ بٹیر بھیا! آپ نے ہمیں ہماری کوتاہی کا احساس دلایا۔ بٹیر نے کہا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ تم دونوں نے میری بات نہ صرف توجہ سے سنی بلکہ اس پر عمل کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے، کیوں کہ عمل سے ہی زندگی جنت کا نمونہ بنتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بٹیر بھیا! ہم اپنی امیری میں یہ بات بھول گئے تھے کہ ہماری وجہ سے چڑیا اور چڑا کتنے پریشان ہیں، اور ہماری لاپروائی کی وجہ سے دونوں کو اپنے بچوں کے سامنے جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اب ہم جو بھی اپنے کھانے کے لئے لائیں گے، اس میں سے سب سے پہلے اپنے ہم سایوں کو دیں گے۔ شکریہ

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
جنوری، فروری ۲۰۱۴ء
خوفناک واقعات نمبر
اگر آپ دل کے کمزور ہیں تو اس نمبر کو نہ پڑھیں
لیکن اگر آپ دل کے مضبوط ہیں اور ڈر خوف آپ
کے قریب نہیں بھٹکتا تو پھر اس نمبر کو پڑھ کر اندازہ کریں
جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔
RS.60\=
عاطف ہاشمی
خوفناک حویلی کا ھیبتناک اور روح فرسا منظر
جنات سے نمٹنے کے گر اس شمارے میں پڑھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

خوفناک واقعات نمبر

جلد نمبر ۲۱
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۴
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۷۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

ادار یہ

جنات کا وجود ـــ ایک مسلمہ حقیقت

بقلم خاص

ایک خلقت ایک طویل عرصہ سے جنات کے وجود کا انکار کرتی رہی ہے، جنات کا انکار کرنے والوں میں کچھ نادان قسم کے لوگ بھی شامل ہیں، لیکن زیادہ تر ایسے لوگوں کو انکار کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے جو صاحب عقل ہوتے ہیں اور بزعم خود وہ اپنے آپ کو "عقل کل" سمجھتے ہیں، جدید تہذیب ان کا اوڑھنا بچھونا ہوتی ہیں، ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ جن اور بھوت کی باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ بعض مسلمان بھی جنات کو وہم اور فرضیات پر محمول سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ کی نازل کردہ آخری کتاب میں متعدد مقامات پر جنوں کا ذکر کیا گیا ہے اور باقاعدہ ایک پوری سورت جنات کے تذکرے پر مشتمل ہے اور اس سورت کا نام ہی سورۂ جن ہے۔ قرآن حکیم میں تذکرۂ جنات اتنی بڑی حقیقت اور اتنی بڑی دلیل ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے وجود جنات کے لئے مسلمانوں کو کسی دوسری دلیل کی احتیاج نہیں ہے۔ روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی تخلیق سے پہلے دنیا میں جنات ہی آباد تھے، شروع شروع میں یہ اللہ کے احکامات کے پابند رہے اور پھر رفتہ رفتہ جنات نے گمراہی اور سرکشی کی راہیں اختیار کرلیں، جب جنات کی بغاوتیں حد سے زیادہ بڑھ گئیں تو رب العالمین نے آسمان پر رہنے والے جنات کا ایک لشکر روئے زمین کے جنات سے مقابلہ کرنے کے لئے زمین پر بھیجا اور اس لشکر کا سردار ابلیس کو بنایا۔ ابلیس بھی جنات ہی میں سے تھا، لیکن یہ اللہ کے احکامات کا پابند تھا اور اس کی عبادتیں اور ریاضتیں فرشتوں میں بھی ضرب المثل بنی ہوئی تھیں۔ ابلیس کا روئے زمین کے جنات سے زبردست مقابلہ ہوا اور ابلیس کے لشکر نے ان نافرمان جنوں کو قتل کرڈالا، کچھ جنات اِدھر اُدھر پہاڑوں اور سمندروں میں روپوش ہوگئے۔ قرآن حکیم کی تصریحات کے مطابق جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ آیت قرآنی ہے وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. یعنی جنات کو دہکتی ہوئی آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے ان جنات میں دہشت گردی عام ہوتی ہے۔ آگ کا مزاج جلانا ہوتا ہے، آگ میں ایک طرح کا غرور ہوتا ہے، جب آگ دہکتی ہے تو اس کے شعلے اور اس کی لپٹیں آسمان کی طرف اُچھلتی ہیں، آگ میں احساس برتری ہوتا ہے، جب کہ مٹی میں ایک طرح کی عاجزی اور ایک طرح کی منکسر المزاجی ہوا کرتی ہے۔ مٹی کو آسمان کی طرف اُچھالو وہ تب ہی زمین کی طرف آتی ہے۔ اللہ نے انسان کو اسی مٹی سے پیدا کیا ہے، چنانچہ مشہور عام ہے یہ بات کہ اللہ نے آدمؑ کے پتلے کو مٹی سے بنا کر اس میں اپنے حکم سے روح پھونکی اور آدمؑ کو اپنا خلیفہ بنانے کے لئے آسمان کے تمام فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو سب ہی نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی، لیکن ابلیس نے اللہ کے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس نے مخاطب ہوکر پوچھا تو نے کس وجہ سے ہمارا حکم نہیں مانا، تو ابلیس نے جواب دیا کہ اَنَا خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ. مجھے آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو مٹی سے۔ یعنی میرا مقام آگ کی مخلوق ہونے کی وجہ سے آدم سے بہتر ہے اور اس طرح ایک طرح کے غرور اور تکبر میں مبتلا ہوکر ابلیس نے اللہ کے حکم سے روگردانی کی اور قیامت تک کے لئے وہ راندۂ درگاہ ہوگیا اور یہیں سے انسانوں اور جنوں کی اس دشمنی کی بنیاد پڑگئی، جو آج تک جاری ہے۔ رفتہ رفتہ انسان اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں ترقی کرتا رہا اور جنات انسانوں کے درپئے آزار رہے۔ جنات کو اللہ نے یہ صلاحیت بخشی کہ وہ لہو بن کر انسانوں کی رگوں میں دوڑ سکتا ہے، چنانچہ جنات ہوا یا خون بن کر آج بھی انسانوں کے وجود میں تحلیل ہوجاتے ہیں اور انسانوں کو مختلف اذیتیں پہنچاتے ہیں، جنات چونکہ عام طور پر نظر نہیں آتے، اس لئے یہ گھروں میں، دفتروں میں، دکانوں میں، عبادت خانوں میں اور انسانوں کی دوسری رہائش گاہوں میں اپنے ٹھکانے بنالیتے ہیں اور انسانوں کے افعال واعمال پر بالواسطہ اثر انداز ہوتے ہیں اور انسانوں کی کارکردگی میں رخنے ڈالتے ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بحیثیت رسول مبعوث ہوئے تو جنات کا ایک گروہ آپؐ کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوگیا اور اس طرح آہستہ آہستہ جنات کی اقلیت صاحب ایمان ہوگئی۔ ایمان لانے والے جنات نے اپنی روش بھی بدل دی، یہ اللہ سے ڈرنے والے تھے اور کسی کو ناحق ستانا ان کے نزدیک بھی شرعاً ناجائز تھا، لیکن جنات کی اکثریت کا حال عام طور پر یہی رہا کہ انسانوں کو ستاؤ اور ان کو اذیت دے کر ان سے انتقام لو۔ اللہ نے انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا، پھر انسانوں کو روئے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور انسانوں کو اشرف المخلوقات جیسے گراں قدر خطاب سے سرفراز کیا، حاسد قسم کے جنات کو آج تک یہ بات ہضم نہیں ہوسکی کہ انسان مٹی سے پیدا ہوکر ہم سے بڑا کیسے بن سکتا ہے، ہم تو آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور آگ کا مقام مٹی سے بلند ہے۔ آج تک یہ جنات اسی غرور میں مبتلا ہیں اور انسانوں کو ستانے کا کوئی موقع اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیتے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری پیش گوئیوں کی طرح ایک پیشین گوئی یہ بھی ہے کہ قیامت کے قریب گھر گھر میں جادو اور گھر گھر میں جنات ہوں گے۔ ارباب تجربہ جانتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی بھی حرف بہ حرف پوری ہوگئی ہے۔ آج جادو ٹونے کی مصیبتیں تو ہیں ہی گھر گھر میں، جنات کی ریشہ دوانیاں بھی گھر گھر میں ہورہی ہیں اور انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو جنات سے مختلف قسم کی مصیبتیں اٹھانی پڑ رہی ہیں، یہ دور بطور خاص اللہ سے استعانت طلب کرنے کا ہے، اسماء حسنیٰ اور کلام الٰہی کے ذریعہ ہی ہم جنات کی کارروائیوں سے محفوظ ہو سکتے ہیں اور جنات کی بے جا حرکتوں سے ہمیں نجات مل سکتی ہے۔ ☆☆☆☆

نماز کی برکت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو نماز کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے، دوسرا عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے، تیسرا قیامت کو اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور چوتھا یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا اور پانچویں یہ کہ وہ حساب سے محفوظ رہے گا۔

اقوال

☆ تاریکیوں کو کوسنے کے بجائے ایک شمع روشن کرنا بہتر ہے۔

☆ دعا عبادت کی جان ہے۔

☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔

☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔

☆ سوچ گہری ہو تو فیصلے کمزور پڑ جاتے ہیں۔

☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ رزق دو طرح کا ہوتا ہے، ایک رزق جو انسان کھا رہا ہے اور دوسرا رزق وہ جو خود انسان کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔

☆ جو شخص چھوٹوں کو پیار اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔

☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

سنہرے موتی

☆ کامیابی بازاروں میں نہیں بکتی بلکہ انسان اسے اپنے عزم و حوصلے اور لگن سے حاصل کرتا ہے۔

☆ ایسی شہرت سے گریز کرو جو کسی کو عزت دے کر ذلت و رسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔

زندگی بہت حسین ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات انسان خود اسے اپنے ہاتھوں سے انتہائی بدصورت بنادیتا ہے۔

انمول موتی

☆ حضرت علی کا فرمان ہے کہ دولت تو چرائی جاسکتی ہے، مگر تعلیم اور علم کو کوئی نہیں چرا سکتا۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تاکہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆ حقیقی عابد وہ ہے جو خدمت خلق میں مصروف ہے۔

☆ تین چیزوں سے بچو یہ انسان کو تباہ کردیتی ہے، قرض، حسد اور غرور۔

☆ دولت مندی کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو کہ اس سے بہت دیر سے ہوش آتا ہے۔

☆ گمنامی کی زندگی کو پسند کر کہ اس میں نام وری کی نسبت بڑا امن ہے۔

☆ خوشامدی لوگ تیرے لئے تکبر کا تخم (بیج) ہیں۔

☆ مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اس کا ایمان طاقت ور ہوتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھنا افضل ترین عبادت ہے۔

☆ غصہ منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کردیتا ہے۔

☆قول بے عمل اور عمل بغیر خلوص نا قابل قبول ہے۔

جینے کا گر

میں نے بطخ سے جینے کا گر سیکھا، وہ دریا میں تیرتی ہے لیکن ڈوبتی نہیں ہے۔ وہ لحہ بھر کو اپنا منہ پانی کے اندر لے جاتی ہے اور کیڑا پکڑنے کے بعد منہ دوبارہ باہر نکال لیتی ہے۔ حتی کہ زمین پر آکر اپنے جسم سے پانی کے تمام قطرے بھی جھاڑ دیتی ہے۔

انسان کو بھی چاہئے کہ دنیا میں اس قدر مگن ہو جتنی ضرورت ہے اس کا دل دنیا کی یاد میں نہ ڈوبے، بلکہ بوقت ضرورت دنیا میں مگن ہو اور پھر واپس اللہ کی طرف رجوع کرے اور تمام گناہوں سے توبہ کرے، جس طرح بطخ پانی کے قطرے جھاڑ دیتی ہے۔

ہر لفظ ہے خوشبو

☆دو طرح کے لوگوں کو ہم کبھی نہیں بھلا سکتے، ایک وہ جنہیں ہم یاد رکھنا چاہتے ہیں اور دوسرے وہ جنہیں ہم بھول جانا چاہتے ہیں۔

☆بلندی پر اڑنے والوں کو پستیاں بھی اتنی ہی گہری ملتی ہیں۔

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور دوسرے وہ جو میرے، بہت اپنے تھے۔

☆ ہر انسان کی خوشی کی وجہ بنیں، خوشی کا حصہ نہیں اور ہر انسان کے دکھ کا حصہ بنیں، دکھ کی وجہ نہیں۔

☆ اپنے آپ کو "زیر" سمجھیں "زبر" نہیں کیوں کہ ایک دن "پیش" بھی ہونا ہے۔

☆ معاف کردیں انہیں جنہیں آپ بھول نہیں سکتے یا پھر بھول جائیں انہیں جنہیں آپ معاف نہیں کر سکتے۔

☆ کتنے دکھ کی بات ہوتی ہے تا کہ جب ہم کسی پر اندھوں کی طرح اعتماد نہ کریں اور وہ ثابت کردے کہ ہم واقعی اندھے ہیں۔

☆ کچھ لوگ اتنے بہادر ہوتے ہیں کہ اگر ان کی زندگی میں غم بڑھ جائیں تو ان کے قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔

☆رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی بہتر ہے، خواہ وقتی ہی سہی۔

☆ہم جن سے پیار کرتے ہیں انہیں کبھی نہیں بھلا سکتے، مگر جن سے ہم نفرت کرتے ہیں وہ تو بالکل ہی نا قابل فراموش ہوتے ہیں۔

☆انسان کو لفظ نہیں، رویے مارتے ہیں۔

مت کرو

☆مت خواہش کرو، اس چیز کی جو تمہیں زندگی سے دور کردے۔

☆مت چاہو کسی کو اتنا کہ اس کے بچھڑنے کا غم نہ سہہ سکو۔

☆مت روٹھو کسی سے بے وجہ کہ سدا پچھتاتے ہی رہو۔

☆مت ظلم کرو کسی پر اتنا کہ وہ برداشت نہ کر پائے۔

☆مت کرو وہ کام جو تباہی و بربادی کا باعث بنے۔

انداز فکر

☆اگر یہ دنیا آنکھ ہے تو ماں بینائی ہے، اگر یہ دنیا پھول ہے تو ماں اس کی خوشبو ہے۔

☆اپنے غم سینے میں دفنادو، اگر چہرے پر غم سجالو گے تو بہت کمزور ہو جاؤ گے۔

☆جتنا ہم روشنی کے قریب ہوں گے اتنا ہی ہمارا سایہ چھوٹا ہوگا۔

☆ہر تجربے سے کوئی نہ کوئی سبق ضرور ملتا ہے۔

☆ ہر نقص ہمیں اصلاح سکھاتا ہے۔
☆ زیادہ باتیں سوچ وفکر کو مردہ کردیتی ہیں۔
☆ قناعت سب سے بڑی دولت ہے۔
☆ اپنے نفس کو سختیوں کا عادی بناؤ۔
☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔
☆ ہم دولت سے نرم بستر تو خرید سکتے ہیں، لیکن نیند نہیں۔
☆ ہر منزل میں کوئی نہ کوئی کانٹا ضرور ہوتا ہے۔
☆ ہم دولت سے دوا تو خرید سکتے ہیں، لیکن شفا نہیں۔
☆ ہم دولت سے جسم تو خرید سکتے ہیں، محبت نہیں۔
☆ ہر وہ نیک کام کرو جو ثواب میں زیادہ ہو۔
☆ ایک مجاہد کی زندگی ایک قوم کی امانت ہوتی ہے۔
زبان کی حفاظت دولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔

اقوال بے مثال

☆ وہ روزانہ کبھی پوشیدہ نہیں رہتا، جس کی خبر کسی عورت کو ہو۔
☆ اگر وہ دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو اپنے سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔
☆ دوست کو پر خلوص محبت دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔
☆ کسی کی اچھی باتوں پر مسکرانا بھی ایک قربانی ہے۔
☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔
☆ سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔
☆ تمہیں اس دن رونا چاہئے جس دن کو تم نے بغیر نیکی کے گزارا ہو۔
☆ تمنا کو اپنے دل میں جگہ نہ دو یہ بڑے گہرے زخم دیتی ہے۔
☆ کسی کے بارے میں برا مت سوچو، ہوسکتا ہے خدا کی نظر میں وہ تم سے بہتر ہو۔
☆ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔
☆ سب سے بڑی فتح اپنے آپ پر فتح ہے۔
☆ جسے ہارنے کا خوف ہے وہ ضرور ہارے گا۔
☆ دنیا میں مہنگی ترین چیز عزت اور دوستی ہے۔
☆ اگر عافیت اور امن درکار ہو تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔
☆ پیش کرنے کا انداز تحفے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔

اقوال زریں

☆ اگر تم ایک پینسل بن کر کسی کی خوشیاں نہیں لکھ سکتے تو کوشش کرو کہ ایک ربڑ بن کر اس کے غم مٹادو۔
☆ خدا جاننے سے نہیں ماننے سے ملتا ہے۔
☆ سچا مسلمان وہ ہے جو کافر کی نگاہ میں مسلمان ہو۔
☆ غم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو صرف نیند سے پہلے تک ہے۔
☆ بدی کی طرف مائل ہو کر بھی بدی نہ کرنا نیکی ہے۔
☆ ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جو ہر کسی کا دوست ہو۔
☆ بھول کر بھی کامیابی کو دماغ میں اور ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ پالے اور تکبر اور ناکامی بھی دل میں جگہ بنالے تو مایوسی بڑھ جاتی ہے۔
☆ حرص اور لالچ دو بدبودار لاشیں ہیں، کبھی بھولے سے بھی انہیں دل کی مقدس زمین میں دفن نہ ہونے دو۔
☆ مثبت رویے اور مثبت فکر کے ساتھ ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

بات تو سچ ہے مگر.........!

☆ اگر آپ ایک سیب روزانہ کھائیں تو ڈاکٹر بے روزگار ہوجائیں گے۔ کیوں کہ ایک سیب روزانہ کھانے سے آپ صحت مند رہیں گے۔
☆ آنسو آنے کے بعد گرتے ہیں اور غصہ گرنے کے بعد آتا ہے۔
☆ آج کا کام کل پر چھوڑ دیں ہوسکتا ہے کل اس کو کرنے کے لئے کوئی مشین ایجاد ہوجائے، اگر یہ ممکن نہیں تو آج کا کام آج ہی کرلیں۔
☆ ماں کے قدموں تلے جنت اور حکمرانوں کے قدموں تلے جنتا ہوتی ہے۔
☆ آپ کے بچے کتنا آگے جاسکتے ہیں، اس کا انحصار اسی بات پر ہے کہ آپ نے گاڑی میں کتنا پیٹرول چھوڑا ہے۔

شمع فروزاں

☆راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینا بھی ایمان کا حصہ ہے۔
☆جب تک نظر کی حفاظت نہ کی جائے، گناہوں سے بچنا دشوار ہے۔
☆ہر آدمی اپنا گزشتہ کل کھو چکا ہے۔
☆انسان کی عقل کا اندازہ غصے کی حالت میں ہوتا ہے۔
☆حلال روزی کمانے سے دل نور سے بھر جاتا ہے۔
☆غصہ حماقت سے شروع ہوکر ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
☆ہر کام کرنے سے پہلے اس کا انجام سامنے رکھیں۔
☆جو کام کرو نیک نیتی اور ایمانداری سے کرو۔
☆اگر تم خوشی چاہتے ہو تو جھوٹ اور غیبت ترک کردو۔
☆زندگی میں غم ہیں تو اسے جھیل کر گزارو۔
☆زندگی ایک المیہ ہے تو اس کا مقابلہ کرو۔
☆زندگی ایک للکار ہے تو اسے قبول کرلو۔
☆اپنی قوم سے محبت کرو کیوں کہ تم قوم کے بچے ہو۔
☆چاند پر تھوکنا اپنے منہ پر تھوکنا ہے۔

مہکتی کلیاں

☆لمبی دوستی کے لئے دو چیزوں پر عمل کرو، ایک دوست سے غصے میں بات نہ کرو، دوسرا دوست کی غصے میں کہی بات دل پر مت لو۔
☆اگر ہارنے والے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو تو جیتنے والے کے لئے جیت کا مزہ جاتا رہتا ہے۔
☆اپنے دل میں ایسے انسان کی محبت پیدا کرو جو تمہیں اپنے رب کے بے حد قریب کردے۔
☆لوگ تمہیں بچھڑنے کے بعد بھی بھول نہ پائیں یہی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔
☆اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیوں کہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔
☆شرافت سے جھکا ہوا سر، ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔
وقت کو پیچھے سے مت پکڑو، اس کو آگے سے روک کر قابو کرنے کی ہمت کرو۔
☆ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو اور پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹادو۔
☆ناامیدی موت کے قریب لے جاتی ہے۔
☆زندگی کے حساب وکتاب میں دوستوں کو جمع، دشمنوں کو نفی، خوشیوں کو ضرب دو۔
☆ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

☆اس دنیا میں بڑا بننے کے لئے اپنے اندر چھوٹا بننے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہئے۔

روشن روشن باتیں

☆ذوق وشوق سے عاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔
☆بزرگی علم وعقل اور تقویٰ کے سبب سے ہوتی ہے۔
☆تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ، ساری عمر کے اطاعت وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔
☆عاجزی، تواضع اور ادب سابقہ خطاؤں کو بھی معاف کرادیتا ہے۔
☆اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادت کا پہلو ہے اور خدمت کا پہلو نہیں تو وہ سراسر غرور کی پوٹلی بن جاتا ہے۔
☆خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر علم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔
☆قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر معرفت کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔
☆ہر اچھا عمل تقویٰ ہے۔

سنہرے پھول

☆ خوش مزاجی ہمیشہ خوبصورتی کی کمی کو پورا کرتی ہے، لیکن خوبصورتی خوش مزاجی کی کمی پوری نہیں کرسکتی۔
☆ چھوٹے ذہن میں ہمیشہ خواہش اور بڑے ذہن میں ہمیشہ

مقصد ہوتا ہے۔

☆ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہوتا ہے اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

☆ کوئی نیکی تکلیف کی وجہ سے مت چھوڑنا کیوں کہ تکلیف ختم ہو جائے گی، لیکن نیکی باقی رہ جائے گی۔

☆ آنکھ کے پانی اور سمندر کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

☆ اگر تیری دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو پھر بھی ایک آنکھ والے کو حقارت سے نہ دیکھ، شاید وہ تجھ سے زیادہ صاحب نظر ہو۔

☆ اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کرائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

سنیئے تو سہی

☆ ظالم کے ظلم سے نہیں، صابر کے صبر سے ڈرو۔

☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کیوں کہ راستے کا معمولی پتھر بھی منہ کے بل گرا سکتا ہے۔

☆ جس کو اپنا خیال نہیں، وہ کسی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

☆ دوست کی مجبوری کو اس کی بے رخی مت سمجھو۔

☆ اخلاق اچھا ہونا، اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔

☆ نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

☆ گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو مسخر کر لیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے، لیکن جہاں علم کی روشنی ہو وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آ سکتا۔

☆ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنی بے عزتی کرنے کی اجازت دے دے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

☆ شہرت بخارات کے مانند ہے، مقبولیت کو ایک حادثہ کہنا چاہئے۔

☆ دولت کو پر لگ جاتے ہیں، بس ایک چیز رہنے والی ہے کردار۔

☆ یاد ساحل پر چلنے والے ایک بچے کے مانند ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بچہ کونسا پتھر اٹھا کر پسند کے خزانے میں جمع کرے گا۔

☆ غصہ پی جانے کی عادت ایک اچھی عادت ہے، اگر تمہارے اندر آگ لگی ہوئی ہے تو بہتر یہی ہوگا کہ دھواں باہر نہ نکلنے پائے۔

☆ ہر ناکامی اپنے دامن میں کامرانی کا پھول لئے ہوئے ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم کانٹوں میں الجھ کر نہ رہ جائیں۔

منتخب اشعار

درد پر بھی پیار آیا چوٹ بھی اچھی لگی
آج پہلی بار مجھ کو زندگی اچھی لگی

☆

یہی ہے آرزو میری کسی کی کوئی حسرت ہو
وطن میں پیار کی گنگا بہے ہر سو محبت ہو

☆

احساس مٹ نہ جائے تو انسان کے لئے
کافی ہے ایک راہ میں ٹھوکر لگی ہوئی

☆

راہ کی مشکلیں آسان بنا لیتے ہیں
گھر سے چلتے ہوئے جب ماں کی دعا لیتے ہیں

☆

پرکھنا مت پرکھنے میں کوئی اپنا نہیں رہتا
کسی بھی آئینے میں دیر تک چہرہ نہیں رہتا

☆

لوگوں سے بے پناہ تعلق تو ہے مگر
میرے سوا مجھے کوئی پہچانتا نہیں

☆

لوگ جس حال میں مرنے کی دعا کرتے ہیں
میں نے اُس حال میں جینے کی قسم کھائی ہے

قسط نمبر: ۱۶۷

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

علاج بالقرآن

بہ سلسلۂ سورۂ فلق

جو شخص یہ چاہے کہ وہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ حالت وضو میں سورۂ فلق کی یہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ یہ عمل چاند کی پہلی تاریخ کو کرے اور دشمن کا تصور کرتے ہوئے زمین پر دستک دے، لگاتار ۳ ماہ تک پہلی تاریخ کو کرے، انشاء اللہ دشمن مغلوب ہو جائے گا۔ شیاطین کے شر سے حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد سورۂ فلق ۱۳ مرتبہ پڑھنی چاہئے۔

سورۂ ناس

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے حساب سے سورۂ ناس قرآن حکیم کی ۱۱۴ ویں سورت ہے۔ اس سورت کے بارے میں اتنا ہی لکھنا کافی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کوئی شخص اس سورت کی تلاوت کرے گا اس کو ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ سورۂ فلق اور سورۂ ناس کو معوذتین کہا جاتا ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ معوذتین پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں، ان کے ورد سے اثرات دور ہوتے ہیں اور تمام مصائب سے نجات ملتی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام ان دونوں سورتوں کو کو پڑھتے تھے پھر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے اپنے پورے بدن پر پھیرتے تھے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جب آندھی چلتی تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سورتوں کی تلاوت کرنے لگتے تھے اور اس کی برکت سے آندھیاں رک جاتی تھیں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی پابندی کے ساتھ تلاوت کرنے سے طبیعت عبادت کی طرف مائل ہوتی ہے اور انسان معاصی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو آسیب پریشان کرتا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۂ ناس سات مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کرلے، پھر اس تیل کی مالش اپنے پورے بدن پر کرے، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ جو بچے سوکھ رہے ہوں یا ام الصبیان کے اثر میں ہوں تو ایک سیدھی لوکی لے کر اس پر یہ عبارت پڑھ کر دم کردیں اور اس لوکی کو وہاں لٹکا دیں جہاں رات کو بچہ سوتا ہو، چند دن میں لوکی سوکھ جائے گی اور بچہ موٹا ہو جائے گا۔ جب لوکی بالکل سوکھ جائے تو اس کو جنگل میں دبا دیں، اگر ایک لوکی کے سوکھنے سے پوری طرح شفا نہ ہو تو دوسری اور تیسری لوکی پر اسی عمل کو دہرائیں، انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر تین لوکیوں سے سوکھیا سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مَلِكِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ اِلٰهِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ نَاسٍ نَاسٍ. اگر کوئی سحر کا شکار ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ ناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۲	۱۳۳۰	۱۳۶۷	۱۳۲۳
۱۳۶۸	۱۳۲۲	۱۳۶۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۶۵	۱۳۲۲	۱۳۶۸
۱۳۲۶	۱۳۶۹	۱۳۳۰	۱۳۲۶

معوذتین اور چاروں قل کے مزید فوائد آئندہ بیان کئے جائیں گے۔

ان اعمال سے جو ہزاروں بار تجربہ میں آچکے ہیں، صاحب ایمان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے اور اکابرین کے اس علمی اثاثے کی قدر کرنی چاہئے جو کتابوں کے ذخیروں میں مذکور ہے اور جس کو آسان زبان میں ہم اپنے قارئین کے لئے وقتاً فوقتاً پیش کررہے ہیں۔ علاج بالقرآن کی آخری قسط انشاء اللہ اگلے شمارے میں پیش کی جائے گی۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۳۱

مفتاح الارواح

حسن الهاشمی

جنات کے اثرات سے نجات

اگر کوئی شخص جنات کے اثرات میں مبتلا ہو اور کسی بھی طور اس کو اثرات سے نجات نہ مل رہی ہو تو ایسے شخص کو پہلے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے پانی سے غسل کرائیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک جگ پانی پر چالیس مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر پانی پردم کردیں، پھر اس پانی سے مریض کو نہلا دیں اور یہ تعویذ موم جامہ کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ تین مہینے کے اندر مریض کو اثرات سے نجات مل جائے گی۔ تعویذ ڈالنے کے بعد پابندی کے ساتھ یہ عمل کریں کہ ایک بوتل پانی پر چالیس بار لاحول پڑھ کر دم کردیا کریں اور یہ بوتل تین دن تک مریض کو دن میں دو بار صبح وشام پلا دیا کریں۔ اس طرح کل دس بوتل پلانی ہیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فوائد ظاہر ہوں گے اور اثرات سے کلی طور پر نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۸۵	۴۸۹	۴۷۵
۴۸۸	۴۷۶	۴۸۱	۴۸۶
۴۷۷	۴۹۱	۴۸۳	۴۸۰
۴۸۴	۴۷۹	۴۷۸	۴۹۰

بحرمۃ ایں نقش ہر بلا دفع شود

دفع آسیب

اگر کسی کے گھر میں جنات ریشہ دوانیاں کرتے ہوں اور اس کے گھر کے رہنے والوں کی طبیعتیں خراب رہتی ہوں، روزگار بھی متاثر ہو تو اس نقش کو گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈالیں، نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں اور یہی نقش گھر کے کسی کمرے میں لٹکا دیں۔ اس نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۵	۲۹۸	۳۰۲	۲۸۸
۳۰۱	۲۸۹	۲۹۴	۲۹۹
۲۹۰	۳۰۴	۲۹۶	۲۹۳
۲۹۷	۲۹۲	۲۹۱	۳۰۳

اس کے بعد روزانہ چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ لکھیں۔ اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک بار لکھ کر اس کو پانی سے دھو کر گھر کے سب افراد کو پلائیں۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔ چالیس دن تک اگر مریض گوشت کا استعمال نہ کرے تو بہتر ہے۔

جنات کا پتھر برسانا

اگر کسی کے گھر میں جنات سنگ ریزے برساتے ہوں یا گھر میں خون کی چھینٹیں آتی ہوں یا جنات گھر میں گندگی پھینکتے ہوں تو اس نقش کو پانچ انچ کی بوتل میں لمبا کر کے ڈالنا، پھر گھر کے چاروں کونوں میں اس طرح کی بوتلوں کو لٹکانا، موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس بندش کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ صٰفٰت پڑھ کر ایک بالٹی پانی پر دم کر لیں، پھر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں میں (باتھ روم اور بیت الخلاء) کو چھوڑ کر چھڑک دیں۔ اس گھر کے کسی بھی کمرے میں بوتلوں کو چاروں خانوں میں لٹکا دیں اور تیرہ دن تک روزانہ سورۂ صٰفٰت کی تلاوت کریں، انشاءاللہ جنات کی مذکورہ کارروائیوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

بوتلوں میں جو نقش رکھا جائے گا وہ یہ ہے۔ اس نقش کو اگر زرد کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں تو افضل ہے، ورنہ کالی روشنائی سے سفید کاغذ پر لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۱۸۸	۶۶۱۹۱	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۱
۶۶۱۹۳	۶۶۱۸۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۹۲
۶۶۱۸۳	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۸۶
۶۶۱۹۰	۶۶۱۸۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۹۵

بچے پر جن کا اثر

اگر کسی چھوٹے بچے پر جن کا اثر ہو تو اس بچے کے گلے میں نقش نمبر (۱) ڈالیں اور نقش نمبر دو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین تک پلائیں۔ اس طرح سات نقش اکیس دن تک پلائیں۔ بچے کو پانی دن میں دو بار پلائیں۔ انشاءاللہ اثرات سے نجات مل جائے گی۔ نقش نمبر (۱) یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۱	۵۶۴	۵۶۸	۵۵۴
۵۶۷	۵۵۵	۵۶۰	۵۶۵
۵۵۶	۵۷۰	۵۶۲	۵۵۹
۵۶۳	۵۵۸	۵۵۷	۵۶۹

نقش نمبر (۲) یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳۰	۷۲۵	۷۳۲
۷۳۱	۷۲۹	۷۲۷
۷۲۶	۷۳۳	۷۲۸

خواتین پر جنات کے اثرات

بعض خواتین پر جنات کے مسلط ہوجاتے ہیں اور مختلف انداز سے انہیں پریشان کرتے ہیں، ان خواتین کو اکثر بے ہوشی ہوجا
ہے، اکثر غشی بھی رہتی ہے، رات کو ڈراؤنے خواب بھی آتے ہیں، ایسی خواتین کو بھوک بھی نہیں لگتی، نیند بھی نہیں آتی، اگر نیند آتی ہے
ڈراؤنے خواب آتے ہیں اور بار بار آنکھ کھلتی ہے۔ ایسی خواتین اپنے شوہروں سے بھی بیزار سی رہتی ہیں، ان خواتین کو پہلے اس نقش سے
غسل دیں، اس نقش کو تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پانی کو خوب گرم کریں، پھر اس پانی کو غسل کے پانی میں ملا کر اس سے مریضہ کو
نہلا دیں۔ تعویذ کا کاغذ نکال کر کہیں دبا دیں یہ نالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر نالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ غسل کا نقش ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۴	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۵۲۱

گلے میں یہ نقش ڈالیں۔

۷۸۶

۸۱۹	۸۲۳	۸۲۶	۸۱۲
۸۲۵	۸۱۳	۸۱۸	۸۲۴
۸۱۴	۸۲۸	۸۲۱	۸۱۷
۸۲۲	۸۱۶	۸۱۵	۸۲۷

پینے کا نقش یہ دیا جائے۔

۷۸۶

۱۰۹۴	۱۰۸۹	۱۰۹۶
۱۰۹۵	۱۰۹۳	۱۰۹۱
۱۰۹۰	۱۰۹۷	۱۰۹۲

شیر خوار بچوں پر اثرات

جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہوں اوران پر جنات کے اثرات ہوگئے ہوں تو یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کرکے ان کے گلے میں ڈالیں۔اس نقش کولال رنگ کے کاغذ پرلکھ کر بچے کے جسم پر کاغذ اچھی طرح مل کر سات دن تک روزانہ ایک نقش جلادیں۔انشاءاللہ بچہ کو اثرات سے چھٹکارا مل جائے گا۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹

جنات فیکٹری میں

بعض فیکٹریوں میں، آفسوں میں، اسکولوں میں یا کاروبار کی کسی بھی جگہ جنات کا بسیرا ہوتا ہے اور جنات کی موجودگی کی وجہ سے کاروبار چل نہیں پاتا، ایسی جگہوں میں مندرجہ ذیل نقش کو کالے کپڑے میں باندھ کر لٹکائیں۔فیکٹری میں جتنے کمرے ہوں اتنے ہی نقش بنائیں اور ہر کمرے میں یہ نقش لٹکائیں۔انشاءاللہ جنات فیکٹری کو چھوڑ کر کہیں چلے جائیں گے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰۵	۵۰۸	۵۱۱	۴۹۸
۵۱۰	۴۹۹	۵۰۴	۵۰۹
۵۰۰	۵۱۳	۵۰۶	۵۰۳
۵۰۷	۵۰۲	۵۰۱	۵۱۲

سورۂ قریش سے علاج

جنات کتنے بھی قوی ہوں کلام الٰہی کے سامنے دم نک نہیں پاتے، شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا عامل پورے اصولوں کو پیش نظر رکھے اور صحیح طریقہ سے مریض کا علاج کرے۔ایک ایک شرط کو پورا کرے، پھر کلام الٰہی کا کرشمہ دیکھے۔

عامل کو سب سے پہلے سورۂ یٰسین کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ سورۂ قریش کو بہ نیت زکوٰۃ ۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور لگاتار اکتالیس دن تک پڑھیں۔دوران چلہ پرہیز جمالی اور جلالی کریں اور اس دوران کالا لباس نہ پہنیں۔انشاءاللہ اکتالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مغرب کی نماز کے بعد سورۂ قریش روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔جب کوئی آسیب زدہ مریض آئے تو سب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد سورۂ قریش کا نقش مریض کے گلے میں

ڈال دیں۔اس نقش کوموم جامہ کرکے کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈالیں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷۵	۱۵۷۹	۱۵۸۲	۱۵۶۸
۵۱۸۱	۱۵۶۹	۱۵۷۴	۱۵۸۰
۱۵۷۰	۱۵۸۴	۱۵۷۷	۱۵۷۳
۱۵۷۸	۱۵۷۲	۱۵۷۱	۱۵۸۳

اس کے بعدایک بوتل پرسورۂ قریش چالیس مرتبہ پڑھ کردم کرکے تین دن تک پلاتے رہیں۔جب تک طبیعت پوری طرح بحا نہ ہوجائے اس پانی والے عمل کوجاری رکھیں۔انشاءاللہ ایک مہینے یاچالیس دن میں اثرات سے نجات مل جائے گی۔

اس نقش کا پرہیز یہ ہے کہ اس کو پہن کرکسی میت والے یازچہ والے گھر میں نہیں جاناچاہئے ورنہ نقش کے خراب ہونے یا کمز ہونے کااندیشہ رہے گا۔

دفع جنات کے لئے طلسماتی دنیا کا ''جنات نمبر'' کامطالعہ کریں، جنات نمبرایک علمی شاہکار ہے،اس نمبر میں شائع شدہ فارمولو سے لاکھوں لوگوں نے استفادہ کیاہےاورآج بھی اللہ کے ہزاروں بندے''جنات نمبر'' سے استفادہ کررہے ہیں۔

نامۂ مبارک

اگرگھر میں جنات ہوں توسرکارِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کانامۂ مبارک گھر میں آویزاں کردیناچاہئے۔اس نامۂ مبارک کی برکت سے جنات اپنی ریشہ دوانیوں سے بازآجاتے ہیں یاپھرگھرچھوڑکرچلے جاتے ہیں۔یہ نامہ مبارک ایک قیمتی عطیہ ہے جواکابرین سے سلسلہ بہ سلسلہ چلاآرہاہے۔یہ خط سرکارِدوعالم ﷺ طرف سے روئے زمین کے تمام جنات کے نام ہے۔

هَـٰذا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ يَطْرُقُ مِنَ العمارِ والزوار السَّائِحِيْنَ اِلَّا طارِقٍ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ امَّا بَعْدُ. فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ دَاعِيًا اَو حَقًّا بَاطِلًا فَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَ رُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبْدِهِ الْاَصْنَامِ وَ اِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهٌ آخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا. هُوَ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تفرقُ اَعْدَ اللّٰهِ وَ بلغتُ حُجَّةُ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

(اس نامۂ مبارک کی زکوٰۃ کاطریقہ مکمل تفصیل کے ساتھ طلسماتی دنیا کے''جنات نمبر''میں ملاحظہ کریں۔)

☆☆☆

آپ کے لئے 2014 کیسا رہے گا؟

برج حمل۔ستارہ مریخ
عرصہ پیدائش ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان
متعلقہ حروف۔الف،ع،ی

جن حالات سے آپ گذریں گے آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ لاپرواہی اور جلد بازی کے قریب نہ پھٹکیں اگر آپ جلد بازی کا مظاہرہ کریں گے تو آپ کو کسی بڑے نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ کی ازدواجی زندگی متاثر رہے گی آپ کو فریقِ ثانی کو مطمئن رکھنے کے لئے نہایت حکمت عملی سے کام لینا ہوگا۔ کاروباری افراد کے لئے غیر معمولی دباؤ کا سامنا کرنا پڑیگا۔ جس کا مقابلہ صرف محنت سے اور کام پر پوری توجہ دینے سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ کو جو نیا کام شروع کرنا تھا اب اس میں دیر نہ لگائیں اور کر گزریں، تقدیر آپ پر مہربان ہونے کے لئے تیار ہے۔ جو لوگ شادی یا منگنی کے خواہش مند ہیں وہ جلد ہی اپنی خواہش کو پروان چڑھتا ہوا دیکھیں گے۔ دوستوں سے اپنے تعلقات کو ایک حد میں رکھیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ تعلیمی میدان میں آپ دوسروں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ اگر آپ کو اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے تو آپ کو حد سے زیادہ محنت کرنی ہوگی۔ ماہ جولائی تا دسمبر ۲۰۱۴ء آپ کے حالات خاصے بہتر رہیں گے، خصوصاً ملازم پیشہ حضرات کے لئے اس سال کے آخری چار ماہ نہایت راحت بخش ثابت ہوں گے ملازمت میں ترقی کا بھی امکان قوی ہے۔

خواتین: یہ سال آپ سے محنت، جدوجہد کا طلب گار ہے۔ تقدیر آپ پر اس سال مہربان رہے گی۔ لیکن حسن تدبیر کو آپ نظر انداز نہ کریں۔ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ سال کے ابتدائی چند مہینوں میں آپ کو اپنی ازدواجی زندگی کو مطمئن اور خوش حال رکھنے کے لئے بہت چوکنا رہنا پڑے گا، کیونکہ اس بات کا اندازہ ہے کہ آپ سے قریبی رشتہ دار آپ کے خلاف سازشوں کا کوئی محاذ کھولدیں گے اور ان سازشوں کا مقصد ہوگا کہ آپ کے شوہر گھریلو ذمہ داریوں میں دلچسپی نہ لیں اور آپ دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوجائے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے شوہر سے الگ ہونے کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں ایک بار پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے اُس وقت بھی آپ آپے سے باہر ہو گئیں تھیں اور معاملات آخری حد تک بگڑتے رہ گئے تھے۔ اس سال آپ کو اور زیادہ صبر وضبط کرنا ہے اور شوہر کی غیر ذمہ داریوں کو نظر انداز کردینا ہے۔ اگر آپ نے قوت صبر وضبط سے کام نہ لیا تو پھر وہی ہوگا جس کی امید آپ کے دشمن لگائے بیٹھے ہیں۔ اس سال کے درمیان میں یا آخر میں جائیداد سے متعلق آرزو پوری ہوجائے گی۔ اپنے جذبات کو آپ کنٹرول میں رکھیں کیونکہ درمیان سال میں کسی رسوائی کا اندیشہ ہے۔ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو اس سال کے آخیر تک آپ کی منگنی یا شادی کا امکان قوی ہے۔

برج ثور۔ستارہ زہرہ
عرصہ پیدائش ۲۱ راپریل سے ۲۱ رمئی کے درمیان
متعلقہ حروف۔ب،و

اس سال کے شروع میں آپ خود کو غیر سنجیدگی سے محفوظ رکھیں اور جو بھی حالات سامنے آئیں سنجیدگی کے ساتھ اس کا مقابلہ ڈٹ کرو۔ غیر سنجیدگی اور چھچھورپن آپ کے لئے نئی مشکلات کھڑی کردے گا۔ اس سال کے شروع میں اور مارچ کے آخیر تک آپ کو اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھنا ہے۔ ٹریفک اور پیدل چلتے ہوئے آپ کو بہت محتاط رہنا ہے کیونکہ جنوری یا فروری میں کسی حادثہ کا اندیشہ ہے۔ ۲۵/مارچ سے پندرہ اپریل تک حلقہ احباب میں آپ کی مقبولیت بڑھ جائے گی اور کچھ نئے احباب بھی آپ کے حلقۂ احباب میں جڑ جائیں گے جو آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ اس سال شریک حیات کی جانب سے قدرے اطمینان رہے گا مگر آپ اولاد پر کنٹرول نہیں کرسکیں گے۔ اگر آپ کی اولاد جوان ہے تو ان کی ناپسندیدہ حرکات ان کے لئے اور آپ کے لئے بدنامی کا باعث بن جائیں گی۔ چھوٹے بچوں کی صحت مارچ سے جون کے درمیان تشویش ناک حد تک خراب ہوسکتی ہے۔ ملازمت کرنے والے حضرات کو کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن ضروری ہوگا کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے غفلت نہ برتیں۔ ترقی کا امکان سالِ رواں کے دوران بہت ہی معمولی سا ہے۔ البتہ اگست وستمبر کے بعد نئی ملازمت کا امکان ہے جو آپ کے لئے خوش بختی

کا ذریعہ بنے گی۔ جولائی تا دسمبر کے درمیان اس بات کا امکان ہے کہ آپ مطلوبہ جائیداد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

آپ جس مکان کی تعمیر کرنا چاہتے تھے اس میں آپ کو کامیابی مل جائے گی۔ دیگر تمام معاملات اور حالات اس سال کی دوسری ششماہی کے دوران اطمینان بخش رہیں گے۔ اور انشاء اللہ آپ پر خوش بختی کے نئے نئے دروازے کھل جائیں گے۔ آپ کو حوصلہ رکھنا چاہئے اور اس جدوجہد کو جاری رکھنا چاہیے۔

خواتین : اس سال کی شروعات مایوسی سے ہوگی۔ کاروبار میں رکاوٹیں رہیں گی۔ لیکن ۳ ماہ کے بعد یعنی اپریل کے اوائل سے امید افزا حالات بنیں گے۔ سال کے شروع میں آپ کو آپ کی زندگی کے لئے کوئی خطرہ لاحق ہوسکتا ہے آپ کو چاہئے کہ احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھیں۔

بالخصوص کچن میں محتاط رہیں کیونکہ جس خطرہ کا اندیشہ ہے وہ آگ کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو اس سال کی شروعات میں ۱۳؍جولائی تک شوہر کے ساتھ اختلاف ہوجانے کا اندیشہ ہے، لیکن اگر آپ نے حکمتِ عملی سے کام نہیں لیا تو پھر حالات پہلے سے بھی زیادہ بدتر ہوسکتے ہیں۔

اس بات کا قوی امکان ہے کہ سال رواں کی ششماہی تک آپ کوئی پلاٹ یا مکان کسی عزیز کے تعاون سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ دیگر تمام حالات ماہ جولائی کے بعد بہتر ہوجائیں گے۔

برج جوزا۔ سیارہ عطارد
عرصہ پیدائش۔ ۲۲؍مئی سے ۲۱؍جون کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ک، ق

اس سال ذرائع آمدنی میں وسعت پیدا ہوگی۔ دن بدن مالی حالات بہتر ہوتے رہیں گے۔ لیکن یار دوستوں کی وجہ سے خاندان میں کسی اختلاف کے پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اپریل تا مئی اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کے مخالفین آپ پر غالب آجائیں۔ اس درمیان آپ کو حکمت عملی سے کام لینا چاہئے اور حتی الامکان خاندانی اختلافات سے خود کو بچانا چاہئے۔ کیونکہ یہ اختلاف آپ کے لئے نئی نئی مشکلیں پیدا کر دیگا اور آپ کا کاروبار بھی متاثر رہے گا۔ ماہ جون سے قبل آپ کی تعلیمی پوزیشن زیادہ مضبوط نہیں ہوگی۔ بہت محنت کے بعد بھی اگر آپ پاس ہوجاتے ہیں تو غنیمت ہوگا۔ اپریل کے آخر میں کسی بزرگ کی دعاء ان کی توجہات کی وجہ سے آپ کا کوئی مسئلہ حل ہوجائے گا۔ اور آپ کو زبردست کامیابی مل جائے گی۔ ملازمت کرنے والے لوگ قدرے پریشان رہیں گے لیکن ان کی ملازمت کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ مگر گھریلو حالات بہتر رہیں گے۔ اہلیہ اور اولاد کی طرف سے تشویش رہے گی۔ مارچ تا جون میں شریک حیات کی صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس سے اس درمیان ان کی صحت پر خصوصی توجہ رکھی جائے۔ اور اگر بیماری معمولی سے بھی ہو تو علاج سے غفلت نہیں برتی جائے۔ جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی یا شادی کا امکان اکتوبر یا دسمبر تک ہے۔

خواتین : غیر حسب عادت اس سال آپ کے رشتے دار کئی معاملوں میں آپ کے ساتھ ہوں گے اور غیر معمولی تعاون کا مظاہرہ کریں گے۔ آپ کو بھی ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہئے۔ جو بھی اختلاف جس وجہ سے بھی ختم یا کم ہو رہا ہو آپ کے حق میں بہتر ہے۔

شریک حیات کے ساتھ فروری اور جون کے درمیان معمولی سا اختلاف ہوسکتا ہے اگر آپ نے حکمتِ عملی سے کام نہ لیا تو یہ اختلاف بڑھ بھی سکتا ہے۔ آپ کی دوراندیشی اس میں ہے کہ آپ اس اختلاف کو بڑھنے نہ دیں۔ آپ کی ازدواجی زندگی کا یہ اختلاف شوہر کے کم آمدنی کی وجہ سے ہوگا، آپ کی حکمت عملی یہ ہونی چاہئے کہ آپ اپنے اخراجات کم کردیں تاکہ کم آمدنی کا اثر آپ کے گھریلو حالات پر نہ پڑے۔ فروری اور اپریل کے دوران آپ کو کسی حادثہ سے بھی دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔ اس حادثہ میں آپ معمولی طور پر زخمی بھی ہوسکتے ہیں۔ اس دوران آپ کو روڈ پر چلتے ہوئے بالخصوص بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔

حادثے تقدیر کا ایک حصہ ہوتے ہیں لیکن اگر تدبیر سے کام لیا جائے تو کافی حد تک ان حادثوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ اس سال کے آخری چھ مہینوں میں آپ کو غیر معمولی ترقیات ملیں گی، گھر میں خوش حالی رہے گی اگر آپ ملازمت پیشہ ہیں تو آپ کی ملازمت میں ترقی ہوگی، یا تنخواہ میں اضافہ ہوگا۔ غیر شادی شدہ خواتین کی ستمبر، اکتوبر یا دسمبر میں منگنی یا شادی کا امکان ہے۔

برج سرطان۔ ستارہ قمر
عرصہ پیدائش ۲۲؍جون سے ۲۳؍جولائی کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ح، ہ

آپ کے لئے یہ ایک اچھا اور خوش قسمت وقت ہے کاروباری اعتبار سے آپ کو بھرپور کامیابیاں ملیں گی گھریلو اور ازدواجی زندگی خوش گوار رہے گی اب تک آپ جن ناگواریوں کا شکار تھے اور جن مسائل

میں مبتلا تھے ان سے نجات ملے گی اور جن رشتے داروں سے ان بن چل رہی تھی ان سے بھی تعلقات بحال ہو جائیں گے، لیکن کچھ رشتے دار بھی ایسے بھی ہوں گے کہ وہ اس سال بھی آپ کے لئے سازشوں کے نئے جال بچھائیں گے۔ خاص طور پر فروری اور جون کے درمیان یہ رشتے دار آپ کے خلاف بہت کچھ کرنے اور کرانے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے، ہم حالات کا تجزیہ کرنے کے بعد آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ صورت حال کچھ بھی ہو جائے آپ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی غلطی نہ کریں۔ امکان یہ بھی ہے کہ اپریل، مئی، یا جون، جولائی تک جائداد کا جو جھگڑا چل رہا ہے وہ آپ کے حق میں ہو جائے گا۔ اس سال کی دوسری ششماہی آپ کے لئے راحت بخش ثابت ہوگی اور آپ کو اپنے کاموں میں غیر معمولی کامیابی نصیب ہوگی۔ اس سال کے آخیر میں آپ کو کوئی اعزاز بھی حاصل ہوگا جس کی وجہ سے آپ کی شہرت ومقبولیت میں غیر معمولی اضافہ ہوگا اور گھر میں بھی آپ کی قدر ومنزلت بڑھے گی۔ مئی، جون میں آپ کی صحت خراب رہے گی اور ان مہینوں میں کسی حادثہ کا بھی اندیشہ ہے اس لئے ان مہینوں میں اگر آپ محتاط رہیں بالخصوص سفر کے دوران تو بہتر ہوگا۔

خواتین : اس سال۔ سال کے شروع ہی سے آپ کو بہت چوکنا رہنا ہوگا آپ کے وہ رشتے دار جن کی وجہ سے اکثر آپ شوہر سے بھی الجھ پڑتی تھیں آپ کے لئے سازشوں کے نئے نئے جال بنیں گے۔ کوئی جائیداد جھگڑے کا سبب بنے گی یا پھر آپ کے بچوں کے رشتوں کو لے کر مخالفتیں سر اُبھاریں گی اور آپ جن لوگوں پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرتی رہی ہیں وہ گھات میں چھپے ہوئے دشمن ثابت ہوں گے اور آپ کی مخالفت کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ ان حالات کی وجہ سے مارچ اور اپریل کے درمیان شوہر کے ساتھ بھی آپ کا اختلاف ہو سکتا ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ صبر وضبط سے کام لیں۔ اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں۔ اگر آپ کو ملازمت کی تلاش ہے تو آپ کو اپنے مقصد میں جولائی اگست تک کامیابی مل جائے گی۔ اور ایک اچھی ملازمت آپ کو میسر آجائے گی۔ فروری سے جون کے درمیان آپ کے کسی عزیز کی وفات بھی ممکن ہے۔ اس کے ترکہ میں سے شاید آپ کو کچھ ملے۔ اس سے آپ کو کچھ راحت ہوگی۔ اولاد کی طرف سے آپ کا دل مطمئن رہے گا۔ مئی جون کے درمیان آپ کسی حادثہ کی وجہ سے زخمی ہو سکتی ہیں۔ مجموعی طور پر یہ سال بھی پچھلے سال کی طرح آپ کے حق میں اچھا ثابت ہوگا۔

برج اسد۔ ستارہ شمس
عرصہ پیدائش ۲۴ رجون سے ۲۳ راگست کے درمیان
متعلقہ حروف۔ م

اس سال کی شروعات آپ کے لئے راحتوں کا پیغام لے کر آئی ہے۔ یہ سال آپ کی کئی خواہشوں اور ارادوں کو پورا کرنے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اگر آپ کو سال کے شروع میں کوئی کاروباری سفر درپیش ہو تو آپ سفر ضرور کریں کیونکہ اس سفر سے آپ کے لئے نئی راہیں کھل جائیں گی۔ بے شک آپ باصلاحیت انسان ہیں لیکن آپ کافی حد تک جذباتی ہیں اور جلد باز ہیں یعنی معاملات میں آپ کو کبھی کبھی یہ شک ہوتا ہے کہ شاید کامیابی نہ ملے لیکن آپ عجلت پسندی کی وجہ سے اس کام کو کر گزرتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں۔ کچھ اسی طرح اقدامات اس سال آپ پہلی ششماہی میں کریں گے اور آپ کو خسارہ ہوگا۔ آپ کے حق میں بہتر ہی ہے کہ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں اور اپنی بنتی ہوئی تقدیر کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑنے کی غلطی نہ کریں اگر آپ مشترکہ کاروبار کرتے ہیں تو اپریل تا جون اپنے شریک کاروبار کو کام کرنے کا موقع دیں۔ اگر آپ تعلیم حاصل کرنے کی فکر میں ہیں اور اس میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عشق ومحبت جیسی حرکتوں سے باز رہیں۔ یہ چیزیں تعلیم میں خلل ڈالنے کا موجب بنتی ہیں۔ اور طالب علم کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور بسا اوقات وہ امتحان میں فیل بھی ہو جاتے ہیں۔ شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات تقریباً نارمل رہیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنے کسی عزیز کو اپنے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنے کا موقع نہ دیں اگر آپ کی بیوی آپ سے ناراض بھی ہو جاتی ہیں تو ان کو منانے کے لئے دوسروں کا سہارا نہ لیں آپ خود ہی اس کو راضی کرنے کی تدبیر سوچیں اور اس پر خود ہی عمل کریں۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کی اولاد کے وہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے جو آپ کے لئے دردسر بنے ہوئے ہیں۔ جو لوگ ملازمت پیشہ ہیں ان کے لئے یہ اچھا وقت ہے لیکن انھیں اپنے اخراجات کو کنٹرول میں رکھنا چاہئے۔ اس سال دوستوں سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ اور کسی غیر ملکی سفر کا بھی امکان ہے جو خوش حالی کا سبب بنے گا۔ اپریل کے مہینے میں کسی حادثہ کا بھی اندیشہ ہے۔ اس ماہ احتیاط لازم ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان ستمبر

اور دسمبر کے درمیان ہے۔

خواتین: اس سال کے شروع میں آپ ذہنی دباؤ میں رہیں گی آپ جن لوگوں پر بھروسہ کرتی ہیں ان سے بدظن ہو جائیں گی اور جن لوگوں کو آپ کبھی پسند نہیں کرتیں ان لوگوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں پر یقین کرنے کی غلطی کریں گی۔ جو آپ کے حق میں نقصان دہ ہوگا۔ آپ کی اسی حرکت سے آپ کے وہ رشتے دار فائدہ اٹھائیں گے جو آپ کے خیر خواہ نہیں ہیں۔ اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ آپ کی ازدواجی زندگی پراگندگی کا شکار ہو جائے اور آپ کا شوہر آپ سے بدظن ہو جائیں اگر ایسا ہوا تو یہ آپ کے لئے ایک المیہ ہوگا۔ آپ کے شوہر کی کوشش ہوگی کہ گھر کی فضا مکدر نہ ہو جائے۔ کاش آپ کی بھی کوشش یہ ہی رہے تو آپ کا آشیانہ اندیشوں کی آندھیوں سے محفوظ رہے گا۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کی وہ خواہشات جو آپ کو اپنی اولاد سے وابستہ ہیں انشاء اللہ پوری ہو جائیں گی۔ مالی پوزیشن بھی بہتر رہے گی۔

جو خواتین ملازمت سے وابستہ ہیں ان کا وقت بھی جون کے بعد اچھا گزرے گا۔ خواتین کی منگنی یا شادی کا امکان اس سال کی آخری سہ ماہی کے دوران ہے۔ اپریل کے مہینے میں کسی بیماری یا کسی حادثہ کا اندیشہ ہے۔

برج سنبلہ۔ عطارد
عرصہ پیدائش ۲۴ راگست سے ۲۳ ر ستمبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ پ، غ

کچھ معاملات میں نتائج حسب خواہش برآمد ہوں گے لیکن اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں ورنہ صورت حال بگڑنے کا اندیشہ رہے گا۔ دوستوں کے ساتھ سیر سپاٹوں میں آپ مگن رہیں لیکن اس بارے میں آپ کو ایک حد میں رہنا چاہئے۔ مارچ اور اپریل کے درمیان اپنی صحت پر خاص توجہ دیں لایعنی باتوں سے پرہیز کریں اور کھانے پینے کے معاملہ میں محتاط رہیں۔ جولائی سے ستمبر تک کے دوران گھریلو معاملات میں تناؤ رہے گا۔ الجھے ہوئے معاملات میں آپ کو بہت چوکنا رہنا چاہئے اور خاموشی کے ہتھیار سے فتح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ماہ اکتوبر میں ان لوگوں کو خاص کامیابی مل سکتی ہے جو مذہبی رجحانات رکھتے ہیں یا جنھیں مخفی معاملات میں دلچسپی ہے۔ اس عرصہ کے دوران انھیں اپنی جدوجہد میں زبردست کامیابی ملے گی۔ ملازمت کرنے والے لوگ جولائی یا اگست میں ترقی حاصل کریں گے جو لوگ غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی یا شادی کے امکانات ستمبر اور اکتوبر کے درمیان ہیں۔

خواتین: آپ اگر اوپر والی سطروں کو غور سے پڑھیں تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ آپ بھی تقریباً انہیں حالات سے دوچار ہوں گی۔ آپ کی قوت برداشت کم ہے اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ اپنے گھریلو حالات کی الجھن نہ لیں۔ آپ کو خرچہ کے معاملے میں محتاط ہونا پڑے گا۔ اور آپ کے شوہر آپ سے بدظن ہو جائیں گے اور اولاد کے متنفر ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ اولاد کی غلط حوصلہ افزائی کی وجہ سے آپ کی اولاد بے راہ روی کا شکار ہو سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو آپ کا وقار بھی متاثر ہوگا۔ فروری اور مارچ کے درمیان آپ کے شوہر کی صحت خراب ہو سکتی ہے۔ اگر بروقت ان کے علاج کی طرف توجہ نہیں دی گئی تو نتائج بہت برے ہوں گے اور آپ کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا۔ ملازمت سے وابستہ خواتین جولائی کے بعد حسب خواہش ترقی کر سکیں گی۔

برج میزان۔ ستارہ زہرہ
عرصہ پیدائش ۲۴ ر ستمبر سے ۲۳ راکتوبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ت، ٹ، ر، ط

اس سال اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر آپ بھرپور جدوجہد کریں گے اور کامیابی کافی حد تک آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کے تمام کاموں میں ترقی ہوگی اور مسائل کا حل نکلتا محسوس ہوگا۔ آپ کو نئے کاموں میں جلدی بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور ایک ساتھ کئی کام شروع نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک کام کو ایک وقت انجام تک پہونچانے کی جدوجہد کیا کریں۔ اس سال کے شروع میں کسی نئے کام کا ٹھیکہ نہ لیں اگر آپ پروپرٹی یا کنسٹرکشن کے کام سے جڑے ہوئے ہیں تو ایک ہی کام کی طرف اپنی توجہ کو مبذول رکھیں۔ آپ کے حریف بھی نت نئے جال سازشوں کے بچھائیں گے۔ اور آپ کو ناکام کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ اگر کسی ایک کام پر محنت کرتے رہے تو انشاء اللہ آپ ترقی کرتے رہیں گے اور آپ کے حریفوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

آپ کے قریبی عزیزوں سے اس بات کی امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ آپ کی کسی معاملے میں کوئی دستگیری کریگا۔ اگر آپ کرائے کے

مکان میں رہتے ہیں تو مالک مکان سے کچھ معمولی سا اختلاف ہو سکتا ہے۔اس بارے میں صلح کن راستہ اختیار کرنا ہی آپ کے حق میں مفید ہوگا۔کاروباری حضرات جولائی کے بعد زبردست ترقی کریں گے اور دسمبر تک ان لوگوں کی کاروباری پوزیشن بہت مضبوط ہوجائے گی۔ گھریلو حالات بہتر رہیں گے شریک حیات کی محبت اور خدمت کی وجہ سے دل مطمئن اور شاداں رہے گا۔

جن حضرات کی اب تک شادی نہیں ہوئی ان کو امید رکھنی چاہئے کہ اس سال مئی اور جولائی کے درمیان ان کی منگنی یا شادی ہوسکتی ہے۔ اپریل ومئی کے درمیان کسی عزیز سے جدائی ہوگی۔اور دل کو ایک صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔عشق ومحبت کے چکروں سے خود کو آزاد کرلیں ورنہ رسوائی اور بدنامی کا اندیشہ رہے گا۔اور مالی خسارے کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔

خواتین: ہم آپ سے اس بات کی گذارش کریں گے کہ آپ اپنے مزاج کو پوری طرح کنٹرول میں رکھیں بالخصوص آپ اپنی زبان کی حفاظت کریں۔آپ کے کئی رشتے دار آپ کی بدزبانی کی وجہ سے آپ سے دور ہوگئے تھے۔یہ لوگ خدانخواستہ مارچ یا اپریل کے درمیان آپ سے انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھا تو بدخواہوں کو اپنے برے مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔اپنے مزاج کی گرمیوں کو مصلحت کے سردخانوں میں ڈال دیجئے اور میٹھی گفتگو سے اپنے دشمنوں کو فتح کرنے کی کوشش کیجئے۔آپ اپنے جن رشتے داروں پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ کرتی ہیں وہ مشکلات کے وقت صرف تماشہ دیکھنے والے ثابت ہوں گے۔ آپ کو اپنی ہر جنگ اکیلے ہی لڑنی ہوگی ہاں آپ کا شوہر ہر مشکل اوقات میں آپ کا ساتھ دے گا۔اور وہ تو آپ کا صحیح معنوں میں غم گسار ثابت ہوگا۔اپنے اخراجات کو کم کرنے کی کوشش کریں تاکہ کم آمدنی کی بنا پر آپ کو پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔مارچ اور جون کے درمیان آپ کی صحت خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

برج عقرب۔ستارہ مریخ
عرصہ پیدائش ۲۴؍اکتوبر سے ۲۳؍نومبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ز،ذ،ض،ظ،ن

اس سال کی شروعات کچھ بہتر طرح سے نہیں ہوگی۔آپ کو کئی پہلوؤں پر نظر رکھنی ہوگی۔اور کئی معاملوں میں آپ کو محتاط رہنا پڑے گا۔اس سال کے شروع میں آپ کو تنقید کرنے والوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔اگر آپ نے کچھ مسائل کو التوا میں ڈال دیا تو آپ حریفوں سے بآسانی نمٹ سکیں گے۔جو لوگ جائیداد وغیرہ کا کام کرتے ہیں ان کو ۲۴؍مارچ تک احتیاط برتنی چاہئے خرید وفروخت یا کرایہ داری کے سلسلے میں کسی طرح کا فراڈ ان کے ساتھ ہوسکتا ہے۔

۲۵مارچ سے ۲۵؍اپریل تک کسی بھی سفر کا امکان ہے جو خوش بختی کے دروازے کھول دے گا۔نوکری پیشہ افراد اس دوران آسودہ رہیں گے اور ترقی کا بھی امکان ہے گذشتہ سال آپ کے نام نہاد دوستوں اور رشتے داروں نے جو کچھ آپ کے ساتھ کیا وہ بہت تکلیف دہ تھا۔اس سال بھی یہ لوگ آپ کو ٹارچر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔لیکن اگر آپ نے جدوجہد اور حکمت عملی سے کام لیا تو آپ اپنے بدخواہ قسم کے رشتہ داروں اور عزیزوں پر غالب رہیں گے۔ مئی جون کے درمیان کسی قدر مایوسی رہے گی۔لیکن اس جگہ سے ہلنا بھی صحیح نہیں رہے گا۔آپ کو اس جگہ ثابت قدم رہنا چاہئے اور جو بھی حالات پیش آئیں ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے۔

جون اور جولائی کے بعد سے حالات بہتر ہونے شروع ہوجائیں گے اور برے رشتے داروں کی سازشوں سے بھی پیچھا چھوٹ جائے گا۔ شادی شدہ حضرات کو اولاد کی طرف سے کچھ صدمات برداشت کرنے پڑیں گے بہ سلسلہ تعلیم سال کے شروع کے چھ مہینے مایوس کن ثابت ہوں گے۔غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی کا امکان ستمبر تا اکتوبر رہے گا۔ملازمت سے وابستہ حضرات کو مارچ اور جون کے درمیان کچھ الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سرکاری طور پر بھی انھیں کسی جواب دہی کی مشکلوں سے گذرنا پڑے گا۔جولائی کے بعد حالات میں کچھ سدھار ہوجائے گا۔

خواتین: آپ کو گذشتہ سال کچھ مسائل درپیش تھے اس سال بھی آپ کو قریبی رشتے داروں کی وجہ سے کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا کسی قریبی عزیز کی خودغرضی کی وجہ سے خاندانی جائداد کے سلسلے میں آپ کو کوئی غم برداشت کرنا پڑے گا،ممکن ہے کہ کسی جائیداد کے سلسلے میں آپ کو مقدمہ بازی سے بھی گذرنا پڑے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سوجھ بوجھ سے کام لیتی ہیں اور اپنی غلطیوں کا جلد ہی اندازہ کرلیتی ہیں۔اس لئے اکثروبیشتر آپ اپنے مسائل پر ازخود غلبہ حاصل کرلیتی ہیں۔اور حالات سے سمجھوتہ کرنے میں کامیابی حاصل کرلیتی ہیں۔شاید اس سال بھی آپ کی کئی سہیلیاں آپ کے خلاف کوئی

پروپیگنڈہ کریں اور آپ کو کسی مسئلے میں الجھانے کی کوشش کریں۔اس وقت بھی آپ کو سوجھ بوجھ اور حکمت عملی سے کام کرنا ہوگا۔ ماہ جولائی کے بعد آپ کے مخلص کچھ رشتے دار آپ کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور مخالفین سے نمٹ لیں گے۔اپنے لوگوں کی آپ کو قدر کرنی چاہئے اور بروقت ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے تاکہ آئندہ بھی وہ آپ کی پشت پناہی کرتے رہیں۔آپ کے گھریلو حالات بہتر رہیں گے لیکن مارچ تا مئی اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کے شوہر کی طبیعت خراب ہوجائے۔ملازمت سے وابستہ رہنے والی خواتین کے حالات مارچ تا جولائی بہت بہتر رہیں گے۔جن لڑکیوں کی شادی نہیں ہوئی ہے ان کی منگنی یا شادی کے امکان ستمبر کے درمیان رہے گا۔

برج قوس۔ستارہ مشتری
عرصہ پیدائش ۲۴رنومبر سے ۲۳ردسمبر کے درمیان
متعلقہ حروف۔ف

جو لوگ علوم مخفی سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے یہ سال آگے بڑھنے کے مواقعات فراہم کرے گا۔ترقی اور مقبولیت کا واضح امکانات ہیں۔آپ کے قریبی رشتے دار آپ سے مالی تعاون کے طلب گار رہیں گے ان کی مالی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ ان کے لئے قرضوں کی ادائیگی یا اضافی ذمہ داریوں کا بوجھ نہ اٹھائیں۔اس سال آرٹ یا سیاست سے تعلق رکھنے والے افراد کو نمایاں کامیابی ملے گی۔

۲۵ر مارچ، ۲۵ر اپریل تک گھریلو زندگی خوش گوار رہے گی شریک حیات سے ہر طرح کا تعاون حاصل رہے گا۔اس دوران سفر کا امکان رہے گا اور سفر میں بھی بھرپوری کامیابی ملے گی۔جو ماں باپ اپنی اولاد کیطرف سے پریشان تھے انہیں کچھ راحت ملے گی۔اور اولاد اطاعت والدین کی طرف مائل ہوگی۔

۱۲مئی سے ۲۵رجون تک روزگار میں اضافہ ہوگا۔جو لوگ تعلیم وتربیت کے مرحلوں سے گزر رہے ہیں ان کے لئے اچھا وقت ہے۔ کاروباری حضرات کو ٹھیک لوگ بالخصوص خواتین بلیک میل کرنے کی کوشش کریں گی۔اس دوران بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہیں۔اولاد کی خواہش رکھتے ہیں ان کے لئے ۲۵رمئی سے ۲۵رجون تک کسی خوش خبری کا امکان ہے۔

۱۱رنومبر سے ۱۴ردسمبر تک حالات بہتر ہوں گے۔عزت ومقبولیت میں اضافہ ہوگا۔لوگ آپ کے مشوروں کو اہمیت دیں گے اور ہر جگہ آپ کی پذیرائی ہوگی۔عمومی طور پر بگڑے حالات بہتر ہوں گے۔ البتہ قریبی رشتے داروں سے کسی اختلاف کا اندیشہ ہے مکان یا زمین کے سلسلے میں کوئی تنازعہ پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔آپ کو سوجھ بوجھ اور حکمت عملی سے کام لینا چاہئے۔

خواتین: اس سال کے شروع ہی سے آپ کو اپنے عزیزوں سے سازشوں کا اندیشہ رہے گا۔اس لئے آپ کو بہت چوکنا رہنا چاہئے لیکن رشتے دار اپنی اغراض اور مفادات کی خاطر آپ کے خلاف سازشوں کے جال بچھاتے رہیں گے۔آپ پر تہمتیں بھی اچھلیں گی لیکن اگر آپ نے اپنی فطری سوجھ بوجھ سے کام لیا تو حالت اچھا رخ اختیار کریں گے اور بدخواہوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔کچھ رشتے دار آپ کے شوہر کو بھی بھڑکانے کی کوشش کریں گے لیکن انہیں اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔اور آپ کی ازدواجی تعلقات بہتر ہی رہیں گے ملازمت کرنے والی خواتین کو اس سال کی پہلی ششماہی میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔البتہ دوسری ششماہی ان کے لئے راحتوں اور خوشیوں کا پیغام لائے گی۔پہلی ششماہی کو اگر صبر وضبط سے کام نہ لیا تو ملازمت ختم ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا۔مکان زمین یا کسی جائیداد کی وجہ سے پریشانی رہے گی۔اس جھگڑے کی وجہ سے گھر میں بھی آپس میں اختلاف پھوٹ پڑنے کا خطرہ رہے گا۔آپ کو اپنے شوہر کے مشوروں سے اقدامات کرنے ہوں گے۔تاکہ آپ کی ازدواجی زندگی کسی طوفان کا شکار ہونے سے محفوظ رہے جن لڑکیوں کی شادی ابھی تک نہیں ہوسکی ہے اس سال کے آخر تک ان کی منگنی یا شادی کے امکان ہے۔آپ کے لئے مجموعی طور سے یہ سال کوئی خاص اہمیت کا حامل نہیں رہے گا۔البتہ کوئی ایسا غم بھی اس سال نہیں ملے گا جسے اذیت ناک کہا جاسکے۔

برج جدی۔ستارہ زحل
عرصہ پیدائش ۲۴ردسمبر سے ۲۰رجنوری کے درمیان
متعلقہ حروف۔ج،خ،گ

اگر آپ بے روزگار ہیں تو اس سال کی شروعات آپ کے لئے اچھی ہے۔فوراً کوئی کوشش شروع کیجئے اچھا روزگار میسر آئے گا۔ جو لوگ برسر روزگار ہیں ان کے لئے بھی نئی نئی راہیں کھلنے والی ہیں۔ زمین جائیداد مکانات کی خرید فروخت سے زبردست کامیابی ملنے کا

امکان ہے۔ ماہ مارچ میں خاندان کے کسی بزرگ کی صحت حد سے زیادہ خراب ہوجانے کا اندیشہ ہے۔
آپ اب تک جن مسائل کا شکار تھے ماہ اپریل میں ان سے چھٹکارہ ملنے کا قوی امکان ہے۔ جو لوگ بیرونی ملک کے سفر کے خواہش مند ہیں ان کے لئے ۱۲؍اپریل سے ۲۵؍مئی تک کامیابی ملنے کا امکان ہے۔ اس دوران معاشرہ میں اچھی پوزیشن حاصل رہے گی۔ اور آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ جون جولائی تک حالات میں کچھ بگاڑ ہوجائے گا۔ آمدنی بھی کم ہوجائے گی۔ مصلحتاً اخراجات کم کردینے چاہئیں اگست اور ستمبر میں حالات پھر بہتر ہوجائیں گے۔ کئی جگہ سے مختلف انداز سے آپ کو مدعو کیا جائے گا۔ اور آپ کی مصروفیات بڑھ جائیں گی۔ مذہب کی طرف رجحان رہے گا۔ دسمبر میں بچوں کی صحت کی طرف دھیان رکھیں، خود اپنی صحت پر توجہ دیں، کسی بڑی بیماری کا خطرہ ہے۔
خواتین : اس سال آپ کو اپنے خرچ پر بہت زیادہ کنٹرول کرنا پڑیگا۔ فروری اور جون کے درمیان آپ کے رشتے دار آپ کے لئے کئی پریشانیاں کھڑی کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اگر آپ نے اسی وقت نظرانداز کرنے والی پالیسی کو نہیں اپنایا تو آپ کے لئے بے شمار مشکلات پیدا ہوجائیں گی۔ اور ان سے نکلنا امر محال ہوگا۔ البتہ اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور انتقامی کاروائی سے خود کو محفوظ رکھا تو آپ سرخرو رہیں گی اور بدخواہوں کو اپنے منصوبوں میں ناکامی ہوگی۔
اگر آپ ملازم پیشہ ہیں تو آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں، ورنہ ملازمت خطرے میں پڑجائے گی۔ اپنے اخراجات بھی حتی الامکان گھٹانے کی کوشش کریں آپ کی شاہ خرچی آپ کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کرسکتی ہے۔
سال رواں کی دوسری ششماہی آپ کے لئے خوشیوں کے پیغام لائے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی منگنی یا شادی کا امکان جولائی کے آخر میں ہے۔ شرف شمس اور شرف مشتری کا نقش آپ کے لئے مفید ہوگا۔

برج دلو۔ ستارہ زحل
عرصہ پیدائش ۲۰؍جنوری سے ۲۰؍فروری کے درمیان
متعلقہ حروف۔ ف، س، ش، ص

اب تک آپ جن مسائل میں الجھے ہوئے تھے ان سے نکلنے کا وقت آپ کے در پر دستک دے رہا ہے آپ کے حالات میں بہتری پیدا ہوگی آپ کو اپنے گھر کے لوگوں کی طرف سے اطمینان میسر آئے گا اعتماد میں اضافہ ہوگا اور ذہنی صلاحیتوں کو فروغ ملے گا۔ ۲۰؍مارچ سے ۱۵؍اپریل تک بیرونی سفر کے لئے راہیں ہموار رہیں گی۔ گھر میں آسودگی پیدا ہوگی اور بچوں کی طرف سے اطمینان رہے گا۔ جو کام حکومت کی وجہ سے رکے پڑے تھے اب ان کی تکمیل کا وقت بھی آرہا ہے۔ مئی اور جون میں کچھ ایسے کام پایۂ تکمیل کو پہونچ جائیں گے جو ایک طویل عرصہ سے سردخانوں میں دبے ہوئے تھے جولائی سے ستمبر تک آپ دوسروں کے بارے میں اچھی طرح سوچ سکیں گے۔ اور آپ کو لوگوں کی مدد کرکے قلبی راحت نصیب ہوگی۔
اگر آپ سماجی یا سیاسی کارکن ہیں تو اکتوبر سے نومبر تک آنکھیں کھلی رکھیں اور کسی بھی معاملہ میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں۔ پراپرٹی کا کام کرنے والے لوگ اکتوبر نومبر دسمبر میں بہت محتاط رہیں جلد بازی کرنے سے بڑی رقم کا خسارہ حصے میں آئے گا۔ اور ایسا نقصان بھی ہوسکتا ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہوگی۔ گھریلو ماحول خوش گوار رہے گا۔ لیکن اپنے گھر میں دوستوں کی آمد ورفت کو بند یا کم کردیجئے کیونکہ ان سے کسی رسوائی کا اندیشہ ہے۔ جن افراد کی ابھی تک شادی نہیں ہوسکی ہے وہ دسمبر کے مہینے میں اپنی منگنی یا شادی کی امید باندھ سکتے ہیں۔
خواتین: گذشتہ سال آپ کو بے شمار الجھنوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور ذہنی طور پر آپ کافی تارچر رہی تھیں، اس سال بھی آپ کو کئی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کئی ایسی پریشانیاں درپیش رہیں گی جن سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو کافی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ آپ کی صحت ہی تشویش ناک حد تک خراب ہوسکتی ہے۔ ماہ مئی یا جون میں کوئی حادثہ ایسا بھی پیش آئے گا جس کی زد سے آپ زخمی ہوجائیں گی۔ لیکن آپ کے زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ تاہم مئی جون میں دوران سفر بالخصوص اور گھر میں رہتے ہوئے بالعموم محتاط رہیں۔ اس سال کی دوسری ششماہی میں آپ کو کئی پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ آپ کو ذہنی سکون میسر رہے گا۔ اور آپ کی ترقی میں بھی اضافہ ہوگا۔

برج حوت۔ ستارہ مشتری
عرصہ پیدائش ۲۰؍فروری سے ۲۰؍مارچ کے درمیان
متعلقہ حروف۔ د، ج

اس سال کی شروعات آپ کے لئے آزمائشوں سے ہورہی ہے۔ آپ کو ہر قدم پر محتاط رہنا ہوگا۔ قدیم اور غیر آباد علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ جنوری اور فروری کے پورے مہینے میں بچوں پر

بھی دھیان رکھیں ورنہ بچوں کی طرف سے کوئی ایسی بات سامنے آئیگی جو آپ کے لئے اذیت ناک ہوگی۔ جون تک معاملات کے سلسلے میں تناؤ برقرار رہے گا۔ مخالفین اور دشمن زور پکڑیں گے۔ اس دوران سفر کرنا آپ کے لئے مفید رہے گا۔ آپ بدزبانی سے خاص طور پر بچیں خاندان میں کچھ جذباتی مسائل کھڑے ہوں گے، جن کو حکمت عملی سے حل کرنا چاہئے اگر آپ بھی جذبات میں بہہ گئے تو مشکلیں آپ کے لئے بھی بڑھ جائیں گی۔ اکتوبر نومبر کے درمیان شریک حیات کی صحت خراب ہوسکتی ہے۔ علاج میں کوتاہی نہ برتیں ورنہ نقصان اُٹھانا پڑے گا نومبر دسمبر میں حالات خوش گوار ہوجائیں گے اور اب تک آپ جن مسائل کا شکار تھے ان سے نجات مل جانے کا امکان رہے گا۔ دسمبر میں آمدنی بڑھ جائے گی۔ اور کئی حوالوں سے راحتیں گھر میں واپس آجائیں گی، بیوی بچوں کی طرف سے خوشیاں میسر رہیں گی۔ گھر میں دوستوں کی آمدورفت پر کنٹرول رکھیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

خواتین: سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی آپ کو کافی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ الجھنیں گھریلو نوعیت کی نہیں ہوں گی۔ شوہر اور بچوں کی طرف سے آپ کو سکون میسر رہے گا۔ کچھ مخالفین کو آپ گذشتہ سال اپنی حکمتِ عملی سے زبردست شکست دے چکی ہیں اس سال بھی وہی مخالفین آپ کے خلاف برسر پیکار رہیں گے اور اس سال آپ کو حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے۔ اگر آپ جذبات میں بہہ گئیں تو آپ کو نقصان ہوگا۔ حسب فطرت صبر وضبط سے کام لیں اور سوجھ بوجھ سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں اور مخالفین کے ساتھ بھی نرم رویّے کو اپنائے رکھیں۔ جولائی کے بعد آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔ آپ اس سال کی پہلی ششماہی میں جو کچھ گنواں بیٹھیں تھیں دوسری ششماہی میں اس کی تلافی ہوجائے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ حوصلہ نہ ہاریں اور صبر وضبط اور حکمتِ عملی کے ساتھ اقدامات کرتی رہیں۔ اور ہر حال اور ہر صورت میں اپنے رب پر بھروسہ کرتی رہیں۔

حضرت مولانا **حسن الھاشمی** صاحب مدظلہ العالی کا فون بے حد مصروف رہتا ہے۔ آپ اپنے مسائل اس ای میل آئی ڈی پر ڈالیں اور صبر وضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔

HRMARKAZ19@gmail.com

اور اس نمبر پر رابطہ قائم کریں: 9557554338

قارئین متوجہ ہوں

"خوفناک واقعات نمبر" میں کئی خوفناک داستانیں طویل ہیں۔ ان کا چھاپنا ضروری تھا۔ اس لئے درجہ ذیل مستقل مضامین کی قسطیں اس ماہ روک دی گئی ہیں۔

- اسلام الف سے یا تک۔ قسط نمبر۔ ۲۷
- ایک نظر ادھر بھی۔
- تصوف وسلوک۔ قسط نمبر ۱۰
- انسان اور شیطان کی کشمکش۔ قسط نمبر ۱۳۵
- واقعات القرآن۔ قسط نمبر ۳۰
- امداد روحانی بذریعہ آیات ربانی قسط نمبر ۳۱
- اس ماہ کی شخصیت

ادارہ قارئین سے معذرت چاہتا ہے۔ انشاء اللہ مارچ ۲۰۱۴ء کے شمارہ میں آپ ان مضامین کو پھر پڑھ سکیں گے۔

منیجر

ماھنامہ طلسماتی دنیادیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

علم نجوم کی بے جا مخالفت

سوال از محمد عبدالحافظ وجے واڑہ ــــــ (آندھرا پردیش)

امید کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ کئی مرتبہ آپ سے اور مولانا سفیان عثمانی صاحب سے ٹیلی فون پر بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں ہر ماہ پابندی سے "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرتا ہوں، آپ کے جوابات سے اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے اور اشکالات رفع ہو جاتے ہیں۔ میرے کئی دوستوں نے میرے تعلق سے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ میں علم نجوم میں یقین کرنے لگا ہوں، میں نے انہیں "طلسماتی دنیا" کے شمارے پڑھنے کے لئے دیئے، مگر انہیں آپ کے جوابات سے تشفی نہیں ہوئی، وہ اس بات پر مصر ہیں کہ علم نجوم کے لئے تعلیمات دین میں کوئی جگہ نہیں ہے اور علم نجوم پر اعتماد کرنا حرام ہے، پھر انہوں نے مجھے "شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی تصنیف "فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان" کے چند اوراق کی زیراکس کاپیاں دیں اور کہا کہ ان احادیث کی روشنی میں علم نجوم قطعی حرام ہے۔

احادیث نقل کر رہا ہوں، براہ کرم مدلل جواب سے میری الجھن دور فرمائیں تاکہ میں انہیں احادیث کے صحیح مفہوم سے واقف کرا سکوں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "ستاروں کو دیکھنے والا (علم نجوم کی گہرائی میں جانے والا) اس شخص کی مانند ہے جو سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھے، جب بھی نظر زیادہ کرے گا اس کی بینائی جاتی رہے گی۔

(فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ دیلمی)

(۲) ربیع بن سبرۃ الجہنی کہتے ہیں کہ جب شام فتح ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سفر شام کا ارادہ کیا تو میں بھی آپ کے ساتھ نکل پڑا، جب آپ نے رات کے وقت چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے چاند کو دیکھا، وہ مقام دبران (چاند کی ایک منزل جو برج ثور کے پانچ ستاروں پر مشتمل ہے) میں تھا۔ میں نے چاہا کہ اس بات کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کروں، پھر خیال آیا کہ آپ ستاروں کے ذکر کو پسند نہیں فرمائیں گے، میں نے عرض کیا، اے ابوحفص رضی اللہ عنہ! (حضرت عمرؓ کی کنیت) ذرا چاند کو ملاحظہ فرمائیں، آج رات کیسا خوبصورت اور مکمل ہے، آپ نے دیکھا کہ وہ مقام دبران میں ہے تو فرمایا: میں سمجھ گیا تم کیا بتانا چاہتے ہو۔ اے ابن سبرۃ! تم کہتے ہو کہ چاند مقام دبران میں ہے (لہٰذا ہمیں سفر نہیں کرنا چاہئے) قسم بخدا! ہم سورج یا چاند کے سہارے نہیں، بلکہ اللہ واحد قہار کے سہارے سفر کر رہے ہیں۔

(فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ خطیب، ابن عساکر)

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے علم نجوم سیکھنے سے منع فرمایا اور وضو میں پانی خوب بہانے (اچھی طرح وضو کرنے) کا حکم دیا ہے۔(حوالہ مذکورہ بالا)

(۴) حضرت عبداللہ بن عوف راوی ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مقام انبار سے اہل نہروان کی طرف چلے تو مسافر بن عوف نے عرض کیا، امیر المؤمنین اس وقت سفر نہ کریں، دن کا مزید کچھ حصہ گزر جانے کے بعد چلیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مصیبت اور نقصان عظیم کا سامنا کرنا پڑے گا اور اگر آپ اس وقت سفر کریں جس کا میں نے آپ کو مشورہ دیا ہے تو فتح وکامرانی آپ کے قدم چومے گی اور سلامت رہیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجومی نہیں تھے اور آپ کے بعد ہمارا بھی نجوم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، کیا تم جانتے ہو کہ اس گھوڑی کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس نے کہا، اگر میں کوشش کروں تو جان جاؤں گا، آپ نے فرمایا: جو تمہاری اس بات کی تصدیق کرے گا وہ قرآن کو جھٹلانے والا ہوگا، کیوں کہ فرمان الٰہی ہے: بے شک قیامت کب آئے گی؟ بارش کب ہوگی؟ (مادہ کے) پیٹ میں کیا ہے؟ کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔الایۃ آخر میں کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نجومی نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے بعد علم نجوم سے ہمارا کوئی تعلق ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قیصر وکسریٰ کے اور دوسرے تمام شہر فتح کیے ہیں۔ لوگو! اللہ پر توکل کرو اور اسی سے ڈرو، بے شک وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: انساب کے ماہرین (عام طور پر) جھوٹ بولتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ان کے درمیان بہت سی صدیں حائل ہیں۔'' (فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ ابن سعد، ابن عساکر)

(۶) انہی سے (حضرت عبداللہ بن عوف سے) روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سفر جہاد کے لئے نکلنے لگے تو آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ آج کے دن سفر نہ کرو، فلاں دن سفر کرنا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو میں تمہیں قتل کردیتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہے ہیں لیکن آپ سے ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ (کہ فلاں دن سفر کرو اور فلاں دن نہ کرو) (فتح الرحمٰن فی اثبات مذہب النعمان، بحوالہ سیوطی)

آپ کے جواب کا شدید انتظار رہے گا، اگر میرا خط اس لائق ہو کہ ''طلسماتی دنیا'' میں شائع ہو سکے تو ضرور شائع فرمائیں۔

جواب

جس علم نجوم کا ذکر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور اس کو ناجائز بتایا ہے اس کو ہم بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ علم نجوم کی گہرائیوں میں جانا اور نجومیوں کی طرح علم نجوم کی تمام حدیں پار کرلینا ہمارے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔ آپ نے جو پہلی روایت نقل کی ہے خود یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ علم نجوم مطلقاً حرام نہیں ہے، البتہ اس کی گہرائیوں میں جانا اور علم نجوم کی تمام حدیں پار کرجانا بے شک اندھیروں میں بھٹکنے کے مترادف ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں کوئی بھی روایت احادیث کی کسی مستند کتاب سے نقل نہیں کی گئی ہیں، جب کہ آپ جانتے ہوں گے کہ کوئی بھی حدیث جب تک وہ صحیح سند کے ساتھ نقل نہ کی گئی ہو وہ قابل غور ہی ہوتی ہے۔ ہر روایت کو آنکھیں بند کرکے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ہر حرف قابل احترام ہے، لیکن یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچنی ضروری ہے کہ ہم جس کو قول رسول ثابت کررہے ہیں وہ قول رسول ہے بھی یا نہیں۔ نہ جانے کتنی روایات ایسی بھی نقل ہوتی رہی ہیں کہ جنہیں محدثین نے ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔ ایک اصولی بات تو یہ سمجھ لینے کی ہے کہ دین اسلام نے کسی بھی علم کو بحیثیت علم حرام قرار نہیں دیا ہے، اسلام نے ہر مشکوک علم کی بھی کچھ حدیں مقرر کی ہیں، کسی بھی علم پر آنکھیں بند کرکے لاٹھی چلانا، اسلام کی بنیادی قدروں کو پامال کرنے کے برابر ہے، اگر علم نجوم مطلقاً حرام ہوتا تو قرآن حکیم جگہ جگہ کسی بھی طرح اس کا ذکر نہ کرتا۔ دین وشریعت نے ہر جگہ اور ہر معاملے میں وہ علم کا ہو یا عمل کا، اعتدال کو اہمیت دی ہے۔ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوکر کبھی کبھی انسان گمراہی کے جنگل تک پہنچ جاتا ہے، بس یہی چیز خطرناک ہے۔ علم نجوم کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے بھی یا اس سے استفادہ کرتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص نقطۂ اعتدال کو نظر انداز کردے اور ان وادیوں میں بھٹکنے لگے جو اسلام کی نظروں میں مشکوک ہیں تو ایسے شخص کو گمراہ ہی کہا جائے گا، لیکن حدود شریعت میں رہتے ہوئے علم نجوم سے استفادہ کرنا اور انسانوں کی خدمات کے لئے اس کے دروبست کو اہمیت دینا حسن تدبیر کے درجہ میں آتا ہے اس کو شجر ممنوعہ وہی لوگ قرار دیں گے جو لکیر کے فقیر ہوں یا جنہوں نے آیات وروایات کی روح کو نظر انداز کردیا ہو۔

ایک زمانہ میں علماء نے انگریزی پڑھنے پڑھانے کو ناجائز قرار دے دیا تھا اور بانی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بے چارے سرسید احمد کفر کے فتوؤں کی زد میں بھی آگئے تھے، بعد میں علماء کو اپنے نظریات سے رجوع کرنا پڑا اور اب نوبت یہاں تک پہنچی کہ دارالعلوم دیوبند جیسے معتبر مدرسے میں باقاعدہ انگریزی زبان کی تعلیم دی جانے لگی اور علماء نہ صرف انگریزی بلکہ عصری علوم کی اہمیت کو سمجھنے بھی لگے اور دوسروں کو سمجھانے

بھی لگے۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس میں صرف یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ فلاں دن اور فلاں ساعت فلاں کاموں کے لئے مبارک ہے اور فلاں دن اور فلاں ساعت وغیرہ وغیرہ کاموں کے لئے غیر مبارک ہے، عقلاً ناجائز نہیں ہوسکتا اور دین اسلام میں کوئی ایک حکم بھی ایسا نہیں ہے جو عقل وخرد کی کسوٹی پر پورا نہ اُترتا ہو۔ اس دنیا میں اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس نے اپنے تمام احکامات کو نافذ کرتے ہوئے انسانی عقل کو ملحوظ رکھا ہے۔ فساد وہاں پیدا ہوتا ہے، فتنے وہاں اُبلتے ہیں اور شکوک وشبہات کی اجارہ داری وہاں ہوتی ہے جہاں جہاں علم عقل سے دور ہوجاتا ہے۔ آج کی افسوسناک صورت حال یہ ہے کہ علم بہت پھیل گیا ہے اور عقل حد سے زیادہ سمٹ کر رہ گئی ہے۔

بزرگوں کا یہ قول آج بھی ہمارے کانوں میں گونجتا ہے کہ ایک تولہ علم کے صحیح استفادہ کے لئے ایک من عقل کی ضرورت پڑتی ہے۔ انسان جہالت سے اتنا گمراہ نہیں ہوتا جتنا گمراہ انسان اس علم سے ہوتا ہے جو عقل وخرد سے محروم ہو۔ صاحب ایمان لوگوں کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول مبارک پر بھی غور کرنا چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا تھا، انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ عقل وفراست رکھتے تھے اور اُلجھی ہوئی گتھیوں کو معمولی سوجھ بوجھ سے سلجھادیا کرتے تھے۔ ان کی دوراندیشیاں تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ تھیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ ہیں، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم کے شہر میں جب بھی داخل ہو عقل کے دروازے سے داخل ہو اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علم اور عقل کا چولی دامن کا ساتھ ہے، علم عقل کے بغیر اور عقل علم کے بغیر کوئی کارنامہ انجام نہیں دے سکتے۔

ہمارے علماء نے جب جب عقل کو نظر انداز کرکے محض علم کی روشنی میں کوئی قدم اٹھایا ہے تو انہیں پچھتانا پڑا ہے اور جلد ہی انہیں اپنے خیالات سے رجوع بھی کرنا پڑا ہے۔ علم نجوم کی مخالفت کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ علم غیب کی باتوں کی طرف نشاندہی کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کا فرمان یہ ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ بے شک علم غیب صرف اور صرف اللہ کو حاصل ہے، لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں، قرآن حکیم میں پانچ آیتوں کے بارے میں صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ پانچ باتوں کا علم صرف خداوند تعالیٰ کو حاصل ہے وہ پانچ باتیں یہ ہیں۔

نمبر۱: قیامت کب آئے گی، نمبر دو: بارش کب ہوگی، نمبر تین: حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے، نمبر چار: کون انسان کل کہاں ہوگا اور کس انسان کو کب اور کہاں موت آئے گی۔

بے شک ان پانچ باتوں کا اندازہ کسی کو نہیں ہوسکتا، لیکن دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ان میں سے تین باتوں کا علم بے شمار انسانوں کو پہلے ہی سے ہوجاتا ہے اور دنیا والے اس علم کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ موسمیات کے ماہر آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی سے یہ بتادیتے ہیں کہ ملک کے کس کس علاقے میں بارش ہوگی، کن کن مقامات پر صرف بادل گرجیں گے اور کن کن شہروں میں برف باری ہوگی اور اکثر ماہرین موسمیات کی یہ پیشین گوئیاں درست ثابت ہوتی ہیں۔ علم نجوم کا سہارا لے کر جنوری میں یہ بتادیا جاتا ہے کہ اس سال کس مہینے میں سورج گرہن اور کس مہینے میں چاند گرہن ہوگا، صرف مہینہ نہیں بلکہ وقت گھنٹوں اور سکینڈوں کی بھی وضاحت کردی جاتی ہے اور ایسا ہی ہوتا بھی ہے، جو وقت بتادیا جاتا ہے اسی وقت چاند اور سورج گرہن کے مرحلے سے گزرتے ہیں۔ حاملہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے، تجربہ کار حکیم عورت کی نبض یا شکل دیکھ کر یہ اندازہ کرلیتے ہیں کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور الٹرا ساؤنڈ کی مشین یہ بات کھول کر بیان کردیتی ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور یہی وجہ ہے کہ سرکاری طور پر اس نشاندہی پر پابندی لگادی گئی ہے، کیوں کہ ماں باپ لڑکی کے حمل کو بالعموم گروادیتے ہیں۔ اب ڈاکٹر لوگ حاملہ عورتوں کا چیک اپ کرنے سے احتیاط برتتے ہیں، کیوں کہ اس چیک اپ سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ حاملہ لڑکے کو جنم دے گی یا لڑکی کو۔

اب رہی تیسری بات تو ہزاروں شاعر، ہزاروں وکیل، ہزاروں مقرر پہلے ہی سے اپنے پروگرام طے کرلیتے ہیں کہ ہم فلاں تاریخ میں فلاں شہر میں مشاعرہ پڑھیں گے یا کسی جلسے میں تقریر کریں گے، کئی ماہ پہلے سے یہ پروگرام طے ہوجاتے ہیں، ان کی تشہیر بھی ہوجاتی ہے اور فنکار پہلے ہی سے اندازہ کرلیتا ہے کہ وہ فلاں تاریخ میں فلاں شہر میں ہوگا۔ تو کیا قرآن کا دعویٰ غلط ہے، جب کہ دنیا کے سیکڑوں تجربات اس دعوے کی تردید کررہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ نہ دنیا کے تجربات غلط ہیں اور نہ ہی قرآن حکیم کا دعویٰ غلط ہے، کسی بند کمرے میں بیٹھ کر یہ نہیں بتایا جاسکتا

کہ بارش کس علاقہ میں کب اور کتنی ہوگی، کس عورت کو دیکھے بغیر کوئی حکیم اور کوئی ڈاکٹر یہ وضاحت نہیں کرسکتا کہ عورت حاملہ ہے بھی یا نہیں اور اگر وہ حاملہ ہے وہ لڑکا جننے والی ہے یا لڑکی اور مکمل سیٹنگ کے بغیر کسی انسان کو یہ اندازہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کل کہاں ہوگا، بے شک آج کل ایک ماہ قبل سفر کرنے کے لئے گاڑی میں ریزرویشن کرالیا جاتا ہے، لیکن بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس شخص نے سفر کے لئے گاڑی میں اپنی سیٹ بک کرائی ہوتی ہے وہ سفر ہی نہیں کرپاتا اور اس سفر سے پہلے اس کا آخرت کا سفر آسمان پر طے ہوجاتا ہے اور وہ اپنا شہر چھوڑنے کے بجائے یہ دنیا ہی چھوڑ دیتا ہے۔ ان باتوں سے اور ان مثالوں سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ دنیا کے تجربات بھی درست ہیں اور اللہ کا دعویٰ بھی اپنی جگہ درست ہے، لیکن ہمیں یہاں یہ غور کرنا چاہئے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں۔ ہمیں یہ بات پلے باندھ لینی چاہئے جو علم خواص خمسہ یعنی کسی توسل اور کسی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اسے علم غیب نہیں کہتے۔ حکیم صاحب اگر کسی انسان کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر اگر جگر اور گردوں کا حال بتارہے ہیں تو یہ علم غیب نہیں ہے۔ حکیم صاحب یہاں ایک علم کا سہارا لے کر جسے نبض شناسی کہتے ہیں، بول رہے ہیں۔ علم غیب جب ہوتا جب حکیم کسی کو دیکھے بغیر اس کے پیٹ کے احوال بیان کرتا، اسی طرح آلات کا سہارا لے کر اگر بارش ہونے یا نہ ہونے کا دعویٰ کیا جائے تو یہ بھی علم غیب نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آج زبان کھولنے والوں کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں اور قرآن حکیم کے دعوے کی حقیقت کیا ہے؟

ہم دیکھتے ہیں کہ توحید وسنت کے دعویداروں کا حال یہ ہے کہ وہ تمام تعویذات کو انتہائی بے رحمی کے ساتھ شرک قرار دے دیتے ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں کہ انہوں نے توحید کا حق ادا کردیا، حالانکہ اس طرح کے دعوؤں سے وہ حقانیت کا اور بزرگوں کی تسلیم شدہ سنتوں کا قتل عام کرتے ہیں۔ ہمارے بیشتر اکابرین نے تعویذات اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ علاج کو جائز مانا ہے اور انہوں نے خود ہی روحانی عملیات کے ذریعہ خدمت خلق کی مشغولیت کو اہمیت دی ہے، آج کے چھٹ بھیئے خود کو توحید وسنت کا ٹھیکیدار گردان کر تنقید وتنقیص کے جو پتھر ہمارے بزرگوں پر اچھال رہے ہیں وہ چاند پر تھوکنے کے مترادف ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جن تعویذوں میں غیر اللہ سے استمداد کی گئی ہو اور جو تعویذات جنتروں اور منتروں پر مشتمل ہوں ان کی مخالفت کرنی چاہئے کیوں کہ غیر اللہ سے استعانت طلب کرنا خواہ زبانی ہو، خواہ تعویذات کے ذریعے، کھلا شرک ہے۔ لیکن جو تعویذات اور جو نقوش کلام الٰہی یا اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں انہیں شرک سمجھنا عقل کا دیوالیہ پن ہے۔ اسی طرح اُس علم نجوم کے خلاف لٹھ بازی کرنا جو دائرۂ شریعت میں ہو اور جس سے صرف اوقات کے مبارک اور غیر مبارک کا اندازہ لگایا جاتا ہو، عقلاً تو غلط ہے ہی شرعاً بھی غلط ہے، بعض وہ لوگ جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں وہ "منحوس" کی اصطلاح سے بہت چراغ پا ہوتے ہیں، ان کا دعویٰ بلا دلیل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ تمام ساعتیں اور تمام اوقات مبارک ہیں، یہ دعویٰ کہنے اور سننے میں بہت خوشنما لگتا ہے لیکن حقیقتاً یہ دعویٰ محض ایک بچکانہ لفاظی ہے، صداقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جس خدا نے بلبل پیدا کی ہے اسی خدا نے کوا بھی پیدا کیا ہے، جس خدا نے تقدس اور پاکیزگی کو پیدا کیا ہے اسی خدا نے گندگی اور بے کرداری کو بھی پیدا کیا ہے۔ پھول، خوشبو، روشنی اُجالے، محبت، لطافت، دوستی اور اپنائیت اگر خدا کی پیدا کردہ ہیں تو کانٹے، بدبو، اندھیرے، تاریکیاں، نفرت، کثافت، دشمنی اور بیزاریاں بھی خدا کی پیدا کردہ ہیں، اگر اس نے دنیا میں مبارک چیزوں کو پیدا کیا ہے تو اسی نے اس دنیا میں منحوس چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ اس دنیا کی تمام ساعتیں، تمام چیزیں اور تمام اوقات اور تمام ایام سعید نہیں ہیں، بے شمار تجربات سے یہ بات ثابت ہے اور بے شمار شواہدات سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ اس دنیا میں بے شمار چیزیں ساعتیں، منحوس وہ مقامات منحوس بھی ہوتے ہیں، بعض دکانیں ایسی ہوتی ہیں ان میں کاروبار چل کر نہیں دیتے، بعض مکان ایسے ہوتے ہیں ان میں سکونت اختیار کرنے والا پنپنے نہیں پاتا، اگر تمام گھڑیاں سعید ہوا کرتیں تو لوگوں کی زبان پر کبھی یہ جملہ نہیں آتا کہ بعض گھڑیاں مقبول ہوتی ہیں، سوچ سمجھ کر کوئی بات بولنی چاہئے۔ جب تمام دن ایک جیسے ہوتے ہیں تو قرآن میں یہ کیوں فرمایا کہ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَأْنٍ۔ اس ذات باری تعالیٰ کا ہر دن ایک نئی شان ہے اگر تمام دن ایک ہی جیسے ہوتے ہیں تو پھر عید کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کیوں کی گئی ہے، اگر سب گھڑیاں اور ساعتیں مبارک ہی ہوتی ہیں تو زوال کے وقت سجدہ کرنے کو کیوں منع کیا گیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام چیزیں ایک جیسی نہیں ہیں، بے شک ہاتھ پاؤں، کان ناک، آنکھوں کے اعتبار سے اور اس اعتبار سے کہ سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں،

تمام انسان برابر ہیں، لیکن تمام انسان ایک جیسے کیوں کر ہو سکتے ہیں، کیا عقل اور علم اور سوچ وفکر اور کردار وعمل کے حساب سے سب لوگوں کو ایک جیسا ماننا عقل مندی ہو سکتا ہے، ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں، اللہ کی پیدا کردہ تمام اشیاء ایک جیسی نہیں ہیں، اگر سب دن برابر ہی ہوتے ہیں تو دارالعلوم دیوبند جیسی عظیم الشان اور عقیدے کا لحاظ رکھنے والی درسگاہ میں تعلیم کی شروعات ہر سال بدھ ہی کے دن کیوں ہوتی ہے؟ ہم بتاتے ہیں وہ یہ کہ بدھ کے روز ستارہ عطارد کی حکومت ہوتی ہے اور عطارد علم ومعرفت سے وابستہ ستارہ ہے، جن بزرگوں نے تعلیم کی شروعات بدھ کے دن سے شروع کی وہ اس بات سے واقف تھے کہ بدھ کا دن ستارہ عطارد کے تحت آتا ہے اور عطارد صاحب علم اور صاحب فن لوگوں کو باذن اللہ تقویت پہنچاتا ہے، گویا کہ ہمارے اکابرین ستاروں کی اہمیت کو سمجھتے تھے، اگر سب دن ایک جیسے ہوتے ہیں تو تعلیم کی شروعات منگل کو بھی ہو سکتی تھی اور سنیچر اور اتوار کو بھی۔

یہ کہنا سب دن برابر ہیں، دنوں میں کوئی تخصیص نہیں ہے ایک ایسی بات ہے جس کی توقع صاحب ہوش وحواس سے نہیں کی جاسکتی۔ بے شک ہر دن اللہ نے بنایا ہے، منگل بھی اس کا بنایا ہوا ہے، بدھ بھی اسی نے تخلیق کیا ہے اور جمعرات وجمعہ کو بھی اسی نے وجود بخشا ہے، لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ جو منگنی اور جو نکاح جمعہ کا دن ہوتا وہ مضبوط ہوتا ہے تو کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر نہیں تھی کہ سب دن بھی اللہ کے پیدا کردہ ہیں؟ پھر آپ نے نکاح اور منگنی کے لئے جمعہ کی خصوصیت کیوں بیان کی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اللہ کے پیدا کردہ تھے اور ابوجہل جیسے لوگ بھی اللہ ہی نے پیدا کئے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ سب انسان اللہ ہی نے بنائے ہیں اور سب انسان برابر ہیں۔

ہم پھر یہ عرض کریں گے کہ جب تک علم کے ساتھ ہم عقل کو لے کر نہیں چلیں گے تو علم محض تو ہمیں گمراہی کی طرف ہنکا دے گا۔ لوگ اس طرح کی باتیں کرکے کہ سب دن اللہ کے پیدا کردہ ہیں اور کوئی ساعت اور کوئی چیز منحوس نہیں ہوتی، طرم خاں تو بن جاتے ہیں، لیکن ان کا راستہ اس راہ راست سے کٹ جاتا ہے، جس کو صراط مستقیم بتایا گیا ہے اور جس کو راہ اولیٰ بھی کہتے ہیں۔

حالات زمانہ اور واقعات جہاں یہ ثابت کرتے ہیں کہ منحوس چیزیں تو اس دنیا میں موجود ہیں اور ان کی نحوست سے گھروں میں خاندانوں میں اور بڑے بڑے اداروں میں وہاں بھی آتے ہیں، یہ کہنا اللہ نے کوئی چیز منحوس پیدا نہیں کی، محض ایک خوش فہمی ہے، ایسی خوش فہمی جس کا حقیقت سے دور پرے کا بھی کوئی تعلق نہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے بعض دوستوں کو ہمارے جوابات سے تشفی نہیں ہوتی اور ان کا دعویٰ یہی ہے کہ علم نجوم کی تعلیمات کی دین میں کوئی جگہ نہیں ہے، جہاں تک تشفی کی بات ہے تو بعض لوگوں کی قرآن پڑھنے سے بھی کوئی تشفی نہیں ہوتی تو اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ قرآن حکیم غیر معتبر کتاب ہے، بلکہ اس کا سیدھا سادا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن حکیم سے مطمئن نہیں ہوتے ان کے اپنے دماغ میں کجی ہے، اپنے ان دوستوں سے آپ یہ کہہ دیجئے کہ علم نجوم دینی تعلیمات کا کوئی حصہ نہیں ہے، بلکہ دوسرے ان علوم کی طرح ہے جو تجربات کی کسوٹی پر پورے اُترتے ہیں اور تجربات زمانہ کو دین اسلام اہمیت دیتا ہے۔ علم طب، علم ریاضی، علم حکمت، علم فلسفہ، علم منطق، علم ادب وغیرہ جیسے علوم بھی دینی تعلیمات کا جزء نہیں ہیں، لیکن ان کی افادیت کو ایک دنیا نے چونکہ تسلیم کیا ہے اس لئے دین اسلام بھی ان کی مخالفت نہیں کرتا، اسی طرح محدود درجہ کا علم نجوم بھی دینی تعلیم کا کوئی حصہ نہ ہوتے ہوئے خلقت کی نظروں میں معتبر ہے، اس لئے اسلام اس کی مخالفت کو ضروری نہیں سمجھتا۔ قرآن حکیم کی آیات سے ستاروں کا چلنا، گردش کرنا، سیدھی چال چلنا پھر اُلٹی چال چلنا ثابت ہے اور ماہرین علم نجوم کی یہی وہ اصطلاح ہیں جس کے خلاف غل غپاڑہ مچایا جاتا ہے۔

صحابہ کرام کی بعض باتوں کو دلیل بنا کر علم نجوم کو حرام قرار دینا درست نہیں ہے، صحابہ کرام کا تقویٰ، پرہیزگاری، احتیاط اس قدر بڑھی ہوئی ہوتی تھی کہ وہ ان چیزوں کی اگر مخالفت کرتے تھے تو ان کے لئے اس طرح کی مخالفت بجا تھی، موجودہ دور کے وہ پاکباز لوگ جو نہ جانے کتنی جگہوں پر احتیاط کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور نہ جانے کن کن باتوں پر مکمل بھروسہ کرکے زندگی گزارتے ہیں کم سے کم ان کے لئے کسی بھی ایسے علم کی مخالفت کرنا جس کی حقیقت سے وہ کلیتاً واقف ہی نہ ہو، زیبا نہیں دیتا۔ کتنے ہی علماء، ڈاکٹروں اور حکیموں کے محتاج ہیں اور کتنے ہی علماء دواؤں اور غذاؤں کو اپنا سہارا سمجھتے ہیں، اگر دیکھا جائے تو یہ بھی "غیر اللہ" پر بھروسہ کرنے کے برابر ہے۔

ہم جائز حدوں میں علم نجوم کی حقیقت کو قبول کرتے ہیں، لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں نظام اللہ کے ہاتھوں میں ہے اور ستاروں کی حرکات اور تقدیر و تدبیر کی گہرائیاں حکم الٰہی کی پابند ہیں، اگر ان کی مرضی شامل حال نہ ہو تو علم نجوم انسان کے کام آتا ہے اور نہ علم طب۔

آپ کی بیان کردہ یہ روایت کہ حضرت علی کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نجوم سیکھنے سے منع فرمایا اور وضو میں پانی خوب بہانے کا حکم دیا، محل نظر ہے، کیوں کہ دوسری روایات سے یہ ثابت ہے کہ پانی کا ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا جائز نہیں۔ ہمارے علماء نے بے شمار روایات کی تاویلات کی ہیں، اگر ان روایتوں میں بھی تاویل کی گنجائش نکال لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو لوگ ساعت سعید میں کسی کام کی داغ بیل ڈال کر اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں کیا وہ صاحب عقیدہ نہیں ہوتے، اس طرح کے اقدامات حسن تدبیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ سعید اور منحوس ساعتوں کو تسلیم نہ کرنا اور پہاڑ جیسی حقیقت کی تکذیب کرنے کے مترادف ہے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ کے دوست ہماری بات نہیں سمجھیں گے تو مزید سمع خراشی کرنے کے بجائے ہم غالب کا یہ شعر پڑھنے پر قناعت کریں گے۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

حالات کی پراگندگی

سوال از: محمد اسماعیل ______ بنگلہ دیش

میری عمر تقریباً ۲۸ سال ہے، میری پیدائش سے تقریباً ۱۰ ماہ پہلے میرے والد محترم نے دوسری شادی کرلی، جب سے میں کچھ سمجھتا ہوں تب سے دیکھ رہا ہوں کہ میرے والد اور سوتیلی ماں کے بغیر سب مجھ سے محبت کرتے ہیں، میری ترقی چاہتے ہیں، میں اپنی ترقی کے راستے میں صرف ان دونوں کو رکاوٹ ڈالنے والا پاتا ہوں، والد صاحب ہم پر ناحق ظلم کرتے ہیں، کبھی اگر محبت اور انصاف کرنا چاہتے ہیں تو سوتیلی ماں کی وجہ سے کرنا نہیں چاہتے والد جی بے حد متکبر، ضدی، حاسد، بدمزاج اور بہت شک کرنے والے ہیں، نہ ہماری خبر گیری کرتے ہیں، نہ ہم کو خبر لینے دے سکتے ہیں۔ ہمیں ہر قسم کی مالی اعانت سے محروم رکھتے ہیں، ایسا احساس ہوتا ہے کہ گھر بار تو اپنا، لیکن چلنا پڑتا ہے مسافروں کی طرح۔

(۲) جب بھی کسی کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں اور اگر ترقی معلوم ہوتی ہوں، لیکن دن بہ دن تنزلی محسوس کرتا ہوں، ناکام ہو جاتا ہوں ... ایسی ہوتی ہے کہ ہاتھ میں جب پونجی ہے، تب کاروبار کا راستہ ... جب کاروبار کا راستہ کھلتا ہے تو پونجی ختم۔ اب میں بے کار ... کروں؟ کیسے کروں، معلوم نہیں۔ (۳) میں ایک مدرسہ کا استاذ ... میرے والد جی اس مدرسہ کے ممبر ہیں، مجھے درس و تدریس کی ... سے ظلماً نکال دیا، اب میں درس و تدریس کی خدمت سے بھی ... ہوں۔ مذکورہ احوال مجھے بے حد پریشان کرتے ہیں، اب میں ان ... سے کس طرح نجات پاؤں۔ برائے مہربانی بتا کر مشکور و ممنون فرمائیں ... بڑی عنایت ہوگی۔ (۴) میرے نام کے مفرد اور مرکب عدد اور ... اعداد کیا ہیں؟ خوبی کیا ہیں، راشی کیا ہے۔

جواب

اسلام نے ایک مرد کو ایک سے زائد شادی کرنے کی اجازت ... ہے، لیکن عام طور پر مردوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسری شادی کر ... کے بعد بالعموم پہلی بیوی کے ساتھ انصاف نہیں کر پاتے اور دوسری بیوی ... طرف ان کا رجحان زیادہ ہوتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلی بیوی اور اس ... بچے خوشیوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور ان کی درگت بن کر رہ جاتی۔ آپ نے اپنی زبان سے بہت کچھ اپنے والد کے بارے میں بتایا ... افسوسناک ہے۔ ان کے اندر جو برائیاں آپ نے گنوائی ہیں وہ کسی ... صاحب ایمان میں نہیں ہونی چاہئے۔ پھر آپ سے ہماری گزارش ... کہ آپ کو صبر و ضبط سے کام لینا چاہئے اور والد کی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنا چاہئے، ان کو تو اپنے کئے کی سزا ملے گی لیکن والد کی غلطیاں نظر ... کرنے سے آپ کا رتبہ سوا ہوگا اور آپ کا رب آپ سے راضی رہے گا۔

آپ کی زندگی میں جو رکاوٹیں ہیں وہ تشویشناک ہیں ... رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے نماز کی پابندی رکھیں ... فجر اور نماز عشاء کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵ مرتبہ ... کریں، انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے آپ کو گردشوں اور ... سے نجات مل جائے گی۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنا ... معمول بنائیے۔

درس و تدریس کے سلسلے کو برقرار رکھیں، اگر ایک جگہ سے ... ہٹا دیئے گئے ہیں تو کوئی دوسری درسگاہ تلاش کریں جہاں آپ ...

تدریس کی خدمات انجام دے سکیں، مایوس ہوکر بیٹھ جانا صاحب ایمان لوگوں کا طریقہ نہیں ہوتا، حالات کیسے بھی ہوں، انسان کو اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور محرومیوں سے گھبرا کر جدوجہد سے منہ موڑ نادرست نہیں ہے، جب کسی کی زندگی میں تعطل پیدا ہوجاتا ہے تو پھر کامیابی کی راہیں خود بخود بند ہوجاتی ہیں اور انسان کو جو کچھ ملنے والا ہوتا ہے اس سے بھی انسان محروم ہوجاتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا مَن جَدَّ وَجَدَ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ جو لوگ جو کچھ حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں ان کے لئے بھاگ دوڑ کرنا ضروری ہے، کوشش اور جدوجہد کے بغیر اس دنیا میں کچھ مل جانا محض ایک اتفاق ہے، تقدیر بھی انسان پر تب ہی مہربان ہوتی ہے جب انسان تدبیر کا دامن تھامے رکھے۔

آپ کے والد نے آپ کے ساتھ جو بھی برا سلوک کیا وہ قابل مذمت ہے، لیکن باپ پھر باپ ہی ہوتا ہے، اچھی اولاد کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کی برائیوں پر صبر کرے اور ان برائیوں کا تذکرہ اِدھر اُدھر نہ کریں، باپ کی ذمہ داریاں باپ کے ساتھ، لیکن اولاد کو اپنا فرض ہر حال میں ادا کرنا چاہئے، محض اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۴۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۰۴ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔ فجر کی نماز کے بعد اس اسم الٰہی کو ۳۰۴ مرتبہ پڑھیں اور عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ مذکورہ وظیفے کے ساتھ ساتھ اگر اس ورد کی بھی پابندی کریں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، آپ کی مشکلات انشاء اللہ آہستہ آہستہ آسانیوں میں بدل جائیں گی۔ صاحب ایمان حضرات کو مایوس کن حالات میں بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، مایوسی وہ برائی ہے جو کسی بھی مسلمان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے، اچھے لوگ اللہ پر بھروسہ کرنے والے لوگ خود پر اعتبار کرنے والے لوگ برے سے برے حالات میں بھی مایوس نہیں ہوتے، ناگفتہ بہ حالات میں وہ صبر وضبط سے کام لیتے ہیں اور کسی معجزے کے منتظر نہیں رہتے، اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے ان کی تدبیر اور جدوجہد کے سامنے ان کی تقدیر بھی ایک دن گھٹنے ٹیک دیتی ہے، کیوں کہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہوئے ایک دن اللہ ان پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں ضرور برساتا ہے، وہ کسی کی کوششوں کو رائیگاں نہیں کرتا، وہ نہ مانگنے والوں کو بھی دیتا ہے تو پھر مانگنے والوں کو کیوں دیر تک محروم رکھے گا۔

بزرگوں سے کسبِ فیض

سوال از: شیخ جاوید ـــــــ امراوتی

ولیوں اور بزرگوں کی قبروں سے بہت سے لوگ فیض حاصل کرتے ہیں اور ولی بھی فضل اللہ سے ان لوگوں پر توجہ دیتے ہیں، اس کے مطابق اس مضمون پر حضرت کی رائے کی درخواست اور اس عمل کا طریقہ بتائیں، اجازت کی درخواست ہے۔

حصول مراد مقصد، منصب حاصل کرنے کا وظیفہ یا عمل؟

جواب

اولیاء اللہ کا اپنا ایک خاص مقام ہے، اس لئے ان کا احترام کرنا اور ان کے مزارات کو عقیدت کی نگاہوں سے دیکھنا ایمان ویقین کا ایک حصہ ہے، وقتاً فوقتاً ان کے مزارات پر جانا محض اس لئے تاکہ ہمیں اپنی موت یاد رہے اور ہمیں یہ اندازہ ہو کہ اللہ کے نیک بندے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی کتنی شدت کے ساتھ یاد آتے ہیں اور ان کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے، اپنی ولایت اور اپنے کارناموں کی وجہ سے خلقت ہمیشہ انہیں اہمیت دیتی ہے اور ان کی قبر پر ایصال ثواب کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

ولیوں کی قبروں سے استفادہ کرنے کی نیت سے حاضری دینا وہاں جاکر سجدے کرنا اور انہیں مختار کل سمجھ کر ان کے سامنے دامن پھیلانا ایک طرح کی بدعت ہے اور اس بدعت کے سرے شرک سے ملتے ہیں۔ ہاں اگر بزرگوں کے مزار پر جاکر انہیں ایصال ثواب کرنے کے بعد ہم اپنے رب سے ان بزرگوں کے توسل سے دعا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور توسل اور طفیل میں دعا کرنے کے لئے مزار پر جانا ضروری نہیں ہے، کسی بھی بزرگ کا وسیلہ ہم اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

آپ کوئی بھی عہدہ منصب اور تسخیر خلائق کے لئے سورۂ یٰسین کو گیارہ مرتبہ پڑھیں، ہر مبین پر ۱۲۹ مرتبہ یالطیف پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر کسی بزرگ کے وسیلے سے اپنے پروردگار سے دعا کریں، انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی اور آپ کی مرادیں آپ کے یقین کے مطابق پوری ہوں گی۔

اولیاء اللہ کے بندوں پر وفات کے بعد بھی توجہ دیتے ہیں، یہ ایک

مخصوص قسم کی سوچ ہے، لیکن ہم اس سوچ و فکر سے متفق نہیں ہیں۔ ہمارا ماننا یہ ہے کہ اللہ کا ہر ولی اس قابل ہے کہ ہم ان کے وسیلے سے دعائیں کریں، لیکن خود اسی کو مختار کل سمجھ لیں اور یہ یقین کرلیں کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہے اور وہ بجائے خود ہماری مدد کرے گا شاید دین و شریعت کی رو سے درست نہیں ہے، کسی کو عزت دینے اور اس سے عقیدت رکھنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کو معبود یا مستعان مان لیں، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمارے عقائد کے پرخچے اڑ جائیں گے اور آخرت میں ہم تہی دامن رہ جائیں گے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت کرے اور ہمیں ہر حال میں توحید و سنت کا پابند رکھے، آمین۔

بنیادی ریاضتوں کی باتیں

سوال از: عبدالجلیل ـــــــــــــــ بھوپال

خدمت اقدس میں عرض ہے کہ الحمد للہ بندہ کو جاری کردہ کتابچہ دستیاب ہوا اور شاگرد بننے کی تمنا پوری ہوئی، بندہ دل سے حضرت والا کا شکر گزار ہے کہ آپ نے کتابچہ جاری فرما کر شاگردی کے شرف سے نوازا جو بندہ کے لئے نعمت ہے، اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور روحانی فیض جاری رہے، انشاء اللہ۔ میں کتابچے میں تحریر کردہ اصول کو اور آپ کے مفید مشوروں کی روشنی میں اپنا روحانی سفر طے کروں گا، لہٰذا بندہ بتلانا چاہتا ہے کہ میں آئندہ ماہ محرم کی نوچندی جمعرات سے ریاضت شروع کروں گا، انشاء اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ اصول و ضوابط کا پابند رہ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ آخر میں بندہ آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہے جس کا جواب طلسماتی دنیا میں ضرور شائع فرمائیں، مہربانی ہوگی۔ سوال نمبر۱: زکوۃ کے کتابچے میں اسماء الٰہی کا ورد ہر جمعہ کو تین مرتبہ پڑھنا آپ نے لکھا ہے تو کتابچہ میں اسماء الٰہی پر اعراب نہیں لگے ہیں تو کیا قرآن شریف میں سے دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔

سوال نمبر۲: حروف تہجی کی زکوۃ میں بھی باموکل زکوۃ ادا کرنے کے لئے اس پر بھی اعراب نہیں ہیں، اس لئے آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ حروف تہجی کی عزیمت میں آپ اعراب لگا کر طلسماتی دنیا میں شائع کردیں، جس سے پڑھنے میں کوئی غلطی نہ ہو۔ سوال نمبر۳: نقوش کی زکوۃ میں بادی چال سے جو نقوش لکھا جائے گا اور کسی پھل دار درخت پر لٹکایا جائے گا تو میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ نقوش کسی جنگل کے یا کسی قبرستان میں پیڑ مل جائے تو کیا تو کیا ہوا لٹکایا جائے تو درست ہوگا کیا؟ سوال ۴: خاکی چال کے نقوش کو زمین میں دبانا ہے تو کیا اس کو بھی قبرستان کی زمین میں دبا سکتے ہیں یا نہیں یا باہری زمین میں دبایا جائے وہ زمین کیسی ہونی چاہئے اور کتنا گہرا

سوال نمبر۵: نقوش آتشی چال سے لکھ کر آگ میں جلانے کے بعد جو کاغذ جل جائے گا اس کا کیا کریں۔ سوال نمبر۶: سورہ یٰسین چلوں کے بعد سات نمازیوں کو کھانا کھلانا ہے تو کیا یہ کھانا سات ہم سات فقیروں کو بھی کھلا سکتے ہیں یا نہیں، کیا سات نمازیوں کی کو ہے۔ سوال نمبر۷: اسی طرح ۴۱ بچوں کو شیرینی تقسیم کرنا ہے تو کیا تعداد سے زیادہ ہوجائے تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔ ان سوالوں کا طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں، ان سوالوں کا جواب ان تمام کے لئے بھی ہوگا جو ریاضتوں اور زکوۃ کے مرحلے سے گزر رہے ہیں۔

جواب

آپ کا خط ملا آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کے سوالوں کے جوابات طلسماتی دنیا میں شائع کئے جارہے ہیں۔ مقامی طور کسی مدرسہ سے اسماء الٰہی پر اعراب لگوالیں اور اگر قرآن حکیم میں دیکھ دعاؤں کی کسی کتاب میں دیکھ کر پڑھیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

حروف تہجی کی زکوۃ باموکل ادا کرنے کے لئے بھی کسی عالم سے رجوع کرلیں، ابھی ایک دو مہینے پہلے طلسماتی دنیا میں اعراب کے ساتھ حروف کا چارٹ چھاپا گیا تھا اگر آپ کوشش کریں گے تو طلسماتی دنیا کا شمارہ آپ کو کہیں سے مل جائے گا، غالباً نومبر یا دسمبر ۲۰۱۴ء کا ہے اسے حاصل کرلیجئے آپ کے لئے آسانی ہوجائے گی، ورنہ کسی سے اعراب لگوالیں۔ بادی نقوش کی زکوۃ ادا کرتے وقت نقوش کو میں یا شہر میں کسی بھی درخت پر لٹکادینا چاہئے، یہ درخت اگر قبرستان کی زمین پر بھی ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن گر درخت پھل دار یا ہرا بھرا ہو ہے۔ اسی طرح خاکی نقوش کی زکوۃ ادا کرتے وقت نقوش کو کسی بھی میں، حد یہ ہے کہ قبرستان کی زمین میں بھی دبا سکتے ہیں، زیادہ گہرا کی ضرورت نہیں ہے، بالشت بھر بھی دبادیں تو کافی ہے۔

آتشی نقوش کو جلانے کے بعد جو راکھ بچتی ہے اس کو جنگل میں ایک طرف کہیں ڈال دیں، آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کردیں۔

☆☆☆☆

غلام سرور شباب
(ماہر علوم مخفیہ)

جنات وشیاطین اور ارواح خبیثہ کی بہت سی اقسام ہیں اور ان کے علیحدہ علیحدہ اوصاف اور الگ الگ کام ہیں۔ یہاں صرف چند گروہ کے رہنے کی جگہ اور ان کی شرارتوں کے بارے میں آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ عوام الناس ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔

پہلا گروہ

ارواح خبیثہ کی یہ قسم کسی گھر یا مکان کے اندر سکونت اختیار کر لیتی ہے اور اس گھر کے مکینوں کو خواب اور بیداری میں ڈراتی اور دکھ تکلیف پہنچاتی ہیں۔ دنیا کے ہر شہر میں کوئی نہ کوئی ایسا گھر اور مکان ضرور ہوتا ہے جن میں یہ عامر جن رہائش رکھتے ہیں۔ ایسے مکان اور گھر کو عام طور پر "بھارا" اور "آسیب زدہ" کہتے ہیں۔ ایسے مکانات اور گھروں میں اس گروہ کے جنات مختلف حرکتیں کرتے ہیں۔

۱۔ بعض اوقات گھر کے رہنے والوں پر اینٹیں اور پتھر برساتے ہیں۔
۲۔ بعض جگہ پاخانہ اور گندگی پھینکتے ہیں۔
۳۔ کئی گھروں کے دریچے اور الماریوں سے چیزیں نیچے گراتے ہیں اور توڑتے پھوڑتے رہتے ہیں۔
۴۔ کئی بار یہی جنات وشیاطین گھروں میں کپڑوں اور سامان کو آگ لگا دیتے ہیں۔ یہ گروہ غیر آباد اور تاریک مکانوں میں بھی اپنا بسیرا کر لیتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف میں ہے کہ شام کے بعد اپنے مکانوں کے دروازوں کو کھلا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ کیوں کہ ایسے وقت میں بعض مسافر جنات آکر ان میں بسیرا کر لیتے ہیں۔ بعض گھروں اور دوکانوں کی برکت سلب کر لیتے ہیں۔ گھروں میں فساد اور جھگڑے پیدا کرتے ہیں۔ گھر میں رہنے والے افراد کے درمیان تفرقہ، عداوت پیدا کرتے ہیں۔ سفلی عاملین اسی گروہ کی مدد سے مندرجہ بالا کام کرواتے ہیں۔

دوسرا گروہ

یہ وہی گروہ ہے جس میں ایسے جنات، شیاطین اور ارواح خبیثہ شامل ہیں جو انسانوں پر مسلط ہو جایا کرتے ہیں۔ جس سے اُن کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور سخت لاعلاج امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو حکماء اور ڈاکٹروں کی دواؤں سے ہرگز علاج پذیر نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ اسی گروہ کے جنات انسان کے جسم کے کسی خاص حصہ کو متاثر کرتے ہیں۔ تو وہ حصہ شل، مفلوج اور بے کار ہوتا ہے یا اس پر کوئی زخم نمودار ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اس قسم کے شیطانی اور جنونی آسیب کا انکار کرتے ہیں گویا وہ حقائق قرآنی کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کی زبانی فرماتے ہیں۔

ترجمہ : یعنی شیطان نے مجھے چھو کر اپنے آسیب سے دکھ اور عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ بعض اوقات ارواح خبیثہ جب انسانوں پر مسلط ہو جاتی ہیں یا سفلی جادوگر اپنے عمل یا جادو کے ذریعے مسلط کر دیتے ہیں تو یہ انسانوں کو طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا کرتی رہتی ہیں۔ اس گروہ کے جنات کو تسخیر کیا جا سکتا ہے۔ تسخیر جنات کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ راقم الحروف کی کتاب غیبی مخلوق اور اس کی تسخیر یعنی "مصباح الارواح" امریکہ کے قدیم باشندوں اور ہندوستان، چین اور تبت کے لوگوں میں اس قسم کے سفلی عاملین بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی ایسے عامل موجود ہیں۔ ایسے عامل اس قسم کا علاج جوتی کی نوک سے کرتے ہیں۔

تیسرا گروہ

اس گروہ میں شامل جنات ارواح خبیثہ اکثر قبرستانوں میں اور ان کے گردونواح میں اپنا بسیرا کرتی ہیں۔ یہ جنات زندگی میں انسانوں کے ہمراہ رہنے والے طبعی اور ہمزاد ہوتے ہیں۔ جو موت کے بعد جسد عنصری سے جدا ہو کر کچھ عرصہ متوفی لوگوں کی قبروں پر منڈلاتے رہتے ہیں۔ ہندو لوگوں میں یہ عقیدہ عام طور پر پایا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد مردہ روح بھوت بن کر مردہ کے خویش واقارب پر بعض دفعہ مسلط ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ لوگ جب کبھی اپنے مردے جلانے کے لئے مرگھٹ پر

جاتے ہیں تو اپنا لباس اور حلیہ تبدیل کر کے اس قدر مبالغہ کرتے ہیں کہ اپنے مردہ کے بعد سر، داڑھی اور مونچھوں تک کو منڈوا ڈالتے ہیں تاکہ موت کے بعد ان کے متوفی کی روح بھوت بن کر انہیں پہچان نہ سکے۔ نیز ہندو لوگوں میں یہ بھی رواج ہے کہ مرگھٹ میں جس وقت یہ لوگ اپنا مردہ جلاتے ہیں اور مردے کی کھوپڑی جل کر تڑاخ سے پھٹتی ہے تو وہاں جس قدر ہندو جمع ہوتے ہیں سب کے الٹے پاؤں اپنے گھر کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور پیچھے دیکھنے کا نام تک نہیں لیتے۔ دراصل ان کا یہ خوف بے وجہ نہیں ہوتا۔ مردہ کی روح بھوت نہیں بن جایا کرتی بلکہ اس کا ہمزاد جو پیدائش سے اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ موت کے بعد اس کے جسد عنصری سے الگ ہوجاتا ہے اور بعض اوقات وہ ہمزاد موت کے بعد متوفی کے کسی خویش یا دوسرے شخص پر مسلط ہوجاتا ہے۔

تذکرہ غوثیہ میں حضرت غوث علی شاہ قلندر قادری راوی ہیں کہ عظیم آباد پٹنہ میں پَن ڈبوں کا ماجرا معروف ہے۔ یعنی پَن ڈبے از قسم بھوت مشہور ہیں۔ دریائے گنگ میں مردے جلس کر بہائے جاتے ہیں اور وہ بھوت بن جاتے ہیں۔ ان کا وطیرہ ہے کہ اگر رات کے وقت کوئی شخص تنہا کنارۂ دریا پر چلا جاتا ہے تو وہ پَن ڈبے اس کو زبردستی دریا میں کھینچ کر لے جاتے ہیں اور آپ جیسا بنا لیتے ہیں۔ دوسری جگہ حضرت غوث علی شاہ قلندری قادری راوی ہیں۔ ایک روز کسی شخص نے کہا اولیاء اللہ سے کچھ فیض نہیں ہوسکتا۔ ہے۔ بعد مردن مثل جماد ہوجاتے ہیں۔ اس وقت ارشاد فرمایا کہ ہم کو ایک نقل یاد آئی۔ دکن میں ایک فاحشہ عورت مرگئی تھی۔ جنگل میں دفن کی گئی۔ اس جانب کو جو شخص تنہا جاتا۔ وہ چھلاوہ بن کر خواہش پوری کراتی۔ تعجب ہے کہ ایک فاحشہ تو اپنے فحش میں ایسی کامل ہو اور اولیاء اللہ سے کچھ بھی فیض نہ ہو۔

یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ارواح خبیثہ انسانوں کو ستاتی ہیں اور بعض اوقات انتقام بھی لیتی ہیں۔ اگر یہ کسی انسان پر مسلط ہوجائیں تو علاج نہ کرانے کی صورت میں پشت در پشت تنگ کرتی ہیں۔

چوتھا گروہ

شیاطین اور جنوں کا یہ گروہ بوچڑ خانوں اور مذبحہ گاہوں کے آس پاس منڈلاتا رہتا ہے اور جانوروں کے خون اور ہڈیوں وغیرہ سے اپنی غذا حاصل کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنے سے اپنے اصحاب کو منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ چیزیں جنات کی خوراک ہیں۔" جب ان سے استنجا کیا جائے تو پھر وہ جنات کی خوراک کے قابل نہیں رہتے۔" دراصل بات یہ ہے کہ جنات ہڈی، گوبر اور کوئلے کو بعینہ نہیں کھاتے بلکہ ان میں سے فاسفورس اور کاربن کی قسم کی خارج ہونے والی گیسوں میں ان کی خوراک موجود ہوتی ہے۔ اس لئے بوچڑ خانوں اور مذبحہ گاہوں کے پاس اس قسم کے جنات اپنی مخصوص خوراک حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور بعض اوقات انسانوں کو تنگ کرتے ہیں۔

پانچواں گروہ

جنات کا یہ گروہ پرندوں کی طرح ہوا میں چکر لگاتا رہتا ہے۔ اسی گروہ کے جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھائے رہتے تھے۔ اس قسم کے جنات کو اگر تسخیر کرلیا جائے تو یہ اپنے عامل کو مختلف ممالک کی سیر کراتے ہیں۔ اس گروہ کے جنات کا عامل ہوا میں اڑسکتا ہے تبت کے علاقہ میں اس قسم کے عامل پائے جاتے ہیں

چھٹا گروہ

جنات وشیاطین کا چھٹا گروہ اصل ناری قسم کا ہوتا ہے اور اس گروہ کے جن شیاطین کسی شخص پر مسلط ہوجائیں تو مریض انگارے کھاتا اور شعلے نگلتا ہے۔ ان جنات کے عامل آگ میں گھس جاتے ہیں اور آگ سے کھیلتے ہیں اور صحیح سلامت نکلتے ہیں۔ ایسا ایک عامل میرا واقف تھا جو بانسری بجاتا ہوا آگ میں گھس جاتا تھا۔ میں نے چند ایسے عاملین کو دیکھا جو آگ سے کھیلتے تھے۔ لوہے کی چھری، چاقو آگ سے سرخ کرکے زبان پر لگاتے تھے۔ اس گروہ کے جنات اور شیاطین جب انسان کے کان یا انگلی کو چھوتے ہیں تو وہ جل اٹھتی ہے۔ یہ جن اگر کسی مرد یا عورت پر مسلط ہوجائیں تو اسے سخت دردناک عذاب میں مبتلا کردیتے ہیں۔ ایسے مریض چوبیس گھنٹے بھی غسل کریں تو بھی ان کا جسم آگ کی طرح رہتا ہے۔

ساتواں گروہ

اس گروہ کے جن شیاطین اکثر جنگلوں، باغوں اور کھیتوں، درختوں اور جھاڑیوں پر بسیرا کرتے ہیں اس گروہ کے جن وبھوت مختلف شکلوں،

صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں۔ اس میں بعض بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور بعض بڑے، قوی ہیکل، بھیانک شکل وصورت کے ہوتے ہیں اور رنگ برنگ کی سرخ، زرد اور سبز وردیوں میں ملبوس رہتے ہیں۔ جو لوگ جنگل میں درخت کاٹتے ہیں وہ لوگ بعض دفعہ اس قسم کے جن شیاطین کے آسیب میں آجاتے ہیں۔ اسی گروہ کے جن بھوت اور ان کی مؤنث قسم باغوں اور سرسبز کھیتیوں میں سے بعض دفعہ انسانوں پر مسلط ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے بھوت پریت اور جنات کو راقم السطور نے دیکھا ہے۔ اس قسم سے تعلق رکھنے والے جنات باغ باغیچوں جہاں پھول بکثرت ہوتے ہیں اور عورتوں سے انسانوں کی طرح جماع اور مباشرت کرتے ہیں اور بہت خراب کرتے ہیں میرے ایک جاننے والے جوزبردست سفلی عامل ہیں ان کا کہنا ہے کہ خواب میں کسی مرد کا عورت سے جماع کرنا اور کسی عورت کا مرد سے مباشرت کرنا اس قسم کے آسیب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

آٹھواں گروہ

یہ زانی اور شہوانی جنات وشیاطین کا گروہ ہے جو جوان مردوں، لڑکوں اور عورتوں نیز خوبصورت کنواری نوجوان لڑکیوں پر مسلط ہو کر غلط ترغیب دیتا ہے۔ اس گروہ میں لوطی جنات اور شیاطین بھی ہوتے ہیں جو مردوں سے لواطت کے قبیح فعل کا ارتکاب فاعلی اور مفعولی دونوں صورتوں میں کرتے ہیں اور کراتے ہیں۔ یہ شیاطین جن لوگوں پر مسلط ہو جاتے ہیں وہ ہرگز کسی صورت میں اس فعلِ بد سے باز نہیں آتے۔ ان کے لوطی تسلط اور تصرف سے بعض اشخاص اپنی جوان خوبصورت عورتوں سے منہ پھیر کر دیوانہ وار دن رات فطری وضع کے خلاف فعل کرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے اور بعض مفعولیت کی صورت میں مرتے دم تک دوسروں سے یہ شرمناک اور حیا سوز فعل کراتے پائے جاتے ہیں۔ بعض مرد اپنی بیویوں سے بھی یہ غیر فطری فعل کرتے ہیں۔ اس گروہ کے متاثرہ مریض مرد وعورت کا علاج کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ اس گروہ کے جنات وشیاطین کے عامل بھی اکثر زانی ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس گروہ کے جنات و شیاطین سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

نواں گروہ

اس گروہ میں شامل جنات وشیاطین انسانوں پر مسلط ہو کر انہیں بیمار کر دیتے ہیں اور انسانوں کا خون چوستے ہیں۔ یہی ظالم حیوانات پر بھی مسلط ہو جایا کرتے ہیں۔ اکثر دودھ دینے والی گائے، بھینس اور بکریوں، بھیڑوں پر ان کا تسلط ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے جن شیاطین کے عامل بھی اکثر لوگوں کے مال مویشیوں پر انہیں مسلط کر دیتے ہیں اور جانوروں کے بچے مرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جانوروں کے دودھ اور مکھن میں کمی بیشی میں ان جن شیاطین کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ عورتیں جو دودھ دوہتی اور بلوتی ہیں۔ ان کی اکثر شرارتوں سے بہت چلاتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ان عورتوں کا چیخنا اور چلانا محض بے وجہ نہیں ہوتا اور یہ نرا توہم بھی نہیں ہوتا۔ جانوروں سے زیادہ دودھ حاصل کرنے کا نقش ہم نے اپنی کتاب "ردِ سحر" کے صفحہ نمبر ۱۳۵ پر برائے مویشی کے نام سے تحریر کر دیا ہے اور اسی صفحہ پر مکھن زیادہ نکالنے اور مہارا مویشیاں کا عمل بھی درج ہے کیوں کہ اس قسم کے جنات کے عامل اپنے جادوئی اعمال سے لوگوں کے مال مویشی کا نقصان کرتے ہیں۔ "ردِ سحر" کے صفحہ نمبر ۱۳۷ پر ہم نے ایک ایسا نقش درج کر دیا ہے جو چوپاؤں کا اکسیری نقش ہے۔ مثلاً اگر بھیڑ بکریوں کے بچے مرجاتے ہیں، چوپایوں کے جوڑوں میں درد ہوتا ہو یا ان کے بچے ادھ کچرے ساقط ہو جاتے ہوں یا چوپایوں کے تھنوں سے بجائے دودھ کے خون آتا ہو ملاحظہ فرمائیں ہماری کتاب "ردِ سحر"۔

دسواں گروہ

اس گروہ میں شامل جن شیاطین بتوں اور مورتیوں میں گھس کر لوگوں میں بت پرستی کے مشرکانہ رسم ورواج کا موجب بنتے ہیں۔ اس قسم کے جن شیاطین طرح طرح کے مکروفریب سے اپنے پجاریوں کو اپنی پرستش میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ جب کبھی ان کے پجاری انکی چوکی بھرنے یا سلام اور سجدے کے روزانہ فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ تو یہ جن شیاطین ان پر اور ان کے گھر والوں پر مسلط ہو کر انہیں ستاتے ہیں اور دکھ پہنچاتے ہیں۔ بعض چڑھاوے طلب کرتے ہیں اور قربانیاں مانگتے ہیں۔ چنانچہ کلکتہ کی کالی دیوی جو ایک سخت قسم کی خونخوار اور سفاک قسم کی بھوتنی ہے اس معاملے میں بہت مشہور چلی آتی ہے اور یہ چڑیل دیوی اپنے پجاریوں سے انسانوں کی قربانی طلب کرتی رہی ہے اور جب تک کئی بے گناہ اس کی دہلیز پر ہر سال ذبح نہیں کئے جاتے تھے۔ یہ اپنے پجاریوں اور پرستاروں سے ناراض سمجھی جاتی تھی اور اس کی پاداش میں اپنے مشرک پرستاروں کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں پہنچاتی تھی۔

اس کی خوفناک ڈراونی سیاہ صورت جس کے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کی بڑی مالا پڑی ہوئی ہے۔ آج تک اس کے شیطانی ظلم وستم کی شہادت دے رہی ہے۔ چوں کہ انگریزوں کی عملداری میں یہ سفاکانہ رواج قانوناً بند کر دیا گیا تھا۔ اس واسطے اب ہر سال میلے پر بجائے انسانوں کے بکروں اور دیگر جانوروں کی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ سفلی عامل جادوگر اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ مثلاً کاکال دیوی، کالی مائی، کالی ماتا وغیرہ اور عجیب قسم کے منتر اس کے حاضر کرنے کے واسطے پڑھتے ہیں، مثلاً کالی کالی مہا کالی۔ برہما کی بیٹی اندر کی سالی..... کالی مائی کلکتہ سے آئی..... کالی ماتا بھبھوت پا..... کل کل کرے کاکال..... غرضیکہ قسم قسم کے منتر اس کے حاضر کرنے کے واسطے ہوتے ہیں۔ اس کا عامل بھی اکثر اس کی طرح سفاک ہوتا ہے اور ناجائز کاموں میں اس سے مدد لیتا ہے۔

گیارہواں گروہ

اس گروہ میں وہ جنات اور شیاطین شامل ہیں جو کاہنوں، ساحروں، جادوگروں اور سفلی عاملوں کے پاس خبریں لاتے ہیں یا اپنے عاملوں کے دم تعویذ گنڈے، جھاڑ پھونکوں اور ٹونے ٹوٹکوں جادو سحر میں ان کی امداد اور اعانت کرتے ہیں اور یوں ان کے دم قدم سے ان کے سفلی اعمال اور کالے علم کی دکان گرم رہتی ہے۔ اس قسم کے سفلی عامل اپنے خبیث موکلوں کی طرح پلید اور طیب ارواح سے بچنے کی خاطر اپنے اردگرد گوبر اور گندگی کا حصار کرتے ہیں۔ اس قسم کے جن شیاطین اور ارواح خبیثہ کے عاملین کے نمونے اگر دیکھنے ہوں تو ہندوؤں کے کنبھ کے میلے میں ان مادر زاد ننگے میلے کچیلے گندگی کھانے والے سادھوؤں کو جا کر دیکھو جو ہزاروں کی تعداد میں اس میلے میں شامل ہوتے ہیں۔ وہاں ان الف ننگے اور گندے غلیظ لوگوں کا ایک لمبا جلوس نکلتا ہے اور ہندو مرد، عورتیں لاکھوں کی تعداد میں دو طرفہ قطار باندھ کر ان کے درشن کے لئے بڑے ادب واحترام سے کھڑے ہوتے ہیں اور سب کے سب ان کے آگے ہاتھ جوڑے ڈنڈوت بھرتے اور زمین پر اوندھے اور دوہرے ہو کر آتے ہیں، ان میں جو سادھو بہت ڈراونی خوفناک صورت والا اور بہت میلا کچیلا اور گندہ غلیظ ہوتا ہے وہی بڑا صاحب کمال اور صاحب کرامت سمجھا جاتا ہے۔ یہ لوگ پاخانہ کھاتے اور پیشاب تک پیتے دیکھے گئے ہیں۔ اس قسم کے شیاطین کے عامل اپنے مسخر کردہ شیاطین کی مدد سے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں گندگی پھنکواتے ہیں۔ باطن اور کبھی ظاہر میں بھی ان سفلی کالے علم والے جادوگروں اور علوی و نوری علم کے عاملین کے درمیان طرح طرح کے مقابلے ہوا کرتے ہیں۔ فتح ہمیشہ نوری علم کے ماہرین کو حاصل ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی جنات وشیاطین اور ارواحِ خبیثہ کی بہت سی اقسام ہیں جن کا ذکر موجب طوالت ہے۔

(ساتوں اقلیم کے بادشاہ جنات سلمان جنات سے ملاقات کے نتیجہ میں علامہ مغربی تلسمانی اسماعیل وزیر شاہ جنات کا بیان نقل کرتے ہیں۔ اسماعیل کے قول سے جہاں جنات کے رہنے کے مقامات کا پتہ چلتا ہے وہاں ان کی مختلف اقسام اور ان کی مخصوص صفات وافعال پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک جن سے انٹرویو

ہم ایک مؤکل کے ذریعہ ایک جن سے جس کا نام خمران تھا۔ انٹرویو لینے میں کامیاب ہوگئے تھے اور اعلان یہ تھا کہ ہم اس انٹرویو کو جس میں کچھ کام کی باتیں تھیں اور کچھ راز کی باتیں بھی تھیں شائع کریں گے لیکن بعض جنات کی طرف سے اس انٹرویو کی اشاعت پر ہمیں متنبہ کیا گیا اور دھمکیاں دی گئیں ان کی تفصیل پیش کرنا ضروری نہیں ہے، مختصر یہ ہے کہ ہم نے اس انٹرویو کو طلسماتی دنیا میں شائع نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا اور اپنے قارئین سے معذرت طلب کرلی۔ ''خوفناک واقعات نمبر'' میں اسی انٹرویو کے بعض اجزاء ہدیۂ ناظرین کئے جارہے ہیں۔ اس انٹرویو کے وہ پہلو جو جنات کے رازوں کو فاش کرتے تھے اور ان سے نمٹنے کے اور انہیں غلام بنانے کے طریقے بتاتے تھے۔ ہمیں ضائع کرنے پڑے کیوں کہ ان کی اشاعت ہمارے لئے خطرے کی بات ہوتی اور جنات سے دشمنی کا ایک دروازہ کھل جاتا۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے انٹرویو کا یہ حصہ بھی بہت کافی ہے جو اس شمارے میں پیش کیا جارہا ہے۔ اس کو پڑھ کر انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ جنات انسانوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ان کی باقاعدہ اپنی ایک دنیا ہے۔ (ادارہ)

س : ہم سب قیامت تک پیدا ہونے والے انسان آدم وحوا کی اولاد ہیں۔ آپ لوگوں کے جدامجد کا نام کیا ہے؟

ج : ہمارے جد امجد کا نام مارج تھا اور ہماری دادی کا نام مرجہ تھا۔ ہم سب جنات مارج اور مرجہ کی اولاد ہیں۔

س : انسانوں میں اطاعت اور نافرمانی کے سلسلے آدمؑ کے دور ہی سے چل رہے ہیں ـــــ کیا آپ کے یہاں بھی یہ سلسلے قائم ہیں یا سب لوگ ایک طرز پر زندگی گزارتے ہیں؟

ج : ایک طرز پر زندگی گزارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسانوں کی طرح جنات میں بھی ہر طرح کے اجنہ موجود ہیں ـــــ بعض جنات اپنے پیدا کرنے والے کے فرماں بردار ہیں اور بعض نافرمان۔

س : کیا جنات میں طبقاتی اختلاف بھی موجود ہے؟

ج : کیوں نہیں جس طرح انسانوں میں مذہب اور مسلک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم میں بھی مذہب اور مسلک کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم میں بھی مذہب اور مسلک کا جھگڑا موجود ہے اور اکثر یہ جھگڑا فتنہ وفساد کو بھی جنم دیتا ہے۔ ہمارے یہاں بھی بعض جنات کافر ہیں۔ بعض مسلمان۔ ہمارے یہاں مسلک کا اختلاف بھی ہے اور شیعہ سنی جھگڑا بھی ہمارے یہاں موجود ہے۔ ہر وہ اختلاف جو انسانوں میں ہے وہی ہم جنات میں بھی پرورش پاتا ہے۔ حد یہ ہے کہ ہم جنات میں بعض لوگ بہت شریف ہوتے ہیں اور وہ نہ صرف یہ کہ جنات کی خدمت کرتے ہیں بلکہ انسانوں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں اور بعض اجنہ حد سے زیادہ ذلیل اور کمینے ہوتے ہیں اور ایسے اجنہ نہ صرف یہ کہ شریف جنات کو پریشان کرتے ہیں بلکہ انسانوں کا بھی ناک میں دم کردیتے ہیں ـــــ اور ان کی شکایات سن سن کر ہمیں بھی تکلیف ہوتی ہے۔

س : بنیادی طور پر یہ بات مشہور عام ہے کہ جنات انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ ان پر مسلط ہوجاتے ہیں، ان کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور انسانوں میں اس لحاظ سے جنات کے خلاف نفرت کا ماحول ہے۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کیا انسانوں کی یہ سوچ درست ہے؟

ج : جس طرح سب انسان برے نہیں ہوتے۔ اسی طرح سب

جنات بھی برے نہیں ہیں۔اور سب نفرت کے قابل نہیں ہیں اور جہاں تک ستانے اور پریشان کرنے یا کسی پر مسلط ہونے یا کسی کے گھر میں گھسنے کا معاملہ ہے تو یہ بات تحقیق طلب ہے کہ کون کس کو پریشان کررہا ہے۔انسان خود انسان کو بہت پریشان کرتا ہے۔بعض شریر اور کم ظرف لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ شریف اور بھلے انسانوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور انہیں مسلسل ستاتے رہتے ہیں اور ہم نے بعض انسانوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اپنے بھائیوں کے مکان پر قبضہ کررکھا ہے اور کسی طرح وہ اس قبضے سے باز نہیں آتے۔اسی طرح کے کچھ شری اور فتنہ پرور جن ہماری قوم میں بھی موجود ہیں جو انسانوں کو ستاتے ہیں اور مزے لیتے ہیں۔لیکن یہ سمجھنا کہ تمام جنات ہی ایسے ہیں ناانصافی اور غلط فہمی کی بات ہے ـــــــ ہمارے اپنے خاندان کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان کسی انسان کی بیٹی پر عاشق ہوکر اسے پریشان کرتا تھا۔جب اس کے باپ کو اس کی شکایت ملی تو انہوں نے اس کو بہت سخت سزا دی۔

س : کیا یہ ممکن ہے کہ آپ لوگ یہ قانون بنادیں جو کسی انسان کو ستائے گا اسے ہم برادری سے خارج کردیں گے؟

ج : اس طرح کا قانون بنانا آسان نہیں ہے۔اس طرح کا قانون تو انسان بھی نہیں بناسکتے۔وہ بھی یہ نہیں کرسکتے کہ جو انسان کسی کو ستائے گا ہم اس کو انسانیت سے خارج کردیں گے۔کربھی دیں گے تو اس کا ستانا موقوف نہیں ہوگا۔وہ پھر بھی اپنی کم ظرفی کیوجہ سے لوگوں کو ستاتا ہی رہے گا۔

س : تو پھر ان اوپری اثرات کا جن سے ایک دنیا پریشان ہے۔کیا علاج ہے؟

ج : میں کہہ رہا تھا کہ اثرات والی بات اور گھروں میں جنات کے تسلط والی بات ایک تحقیق طلب بات ہے۔یہ فیصلہ اس دنیا میں دشوار ہے کہ کون کس کو ستارہا ہے۔کیوں کہ ہر ظالم خود کو مظلوم ثابت کرتا ہے اور چور یہ کہتا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی۔تو پھر اس دنیا میں انصاف کیسے ہو؟ انسانوں کے قابل احترام نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیصلہ کیا تھا۔انسان اس فیصلے پر خود قائم نہیں رہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو اپنے ٹھکانے بنانے کے لئے بڑے بڑے تالاب، کنویں، درخت، گندگی کے ڈھیر اور قبرستان منتخب کئے تھے کہ جنات یہاں اپنی رہائش گاہیں بناسکتے ہیں ـــــــ لیکن انسانوں نے اپنی تنگ نظری کی وجہ سے تالاب کو مٹی سے پاٹ کران میں بھی اپنی بلڈنگیں بنالی ہیں اور کنوئیں بھی بند کردئے گئے ہیں۔انہیں بھی بند کرکے ان پر کچھ نہ کچھ بنالیا گیا ہے۔بڑے اور پرانے درختوں کو کاٹ کر جنات کے ٹھکانے برباد کردئے گئے ہیں۔رہے قبرستان تو اب قبروں پر بھی پھاوڑے چلائے جارہے ہیں ـــــــ اور وہاں بھی انسانوں نے اپنے دولت کدے تعمیر کرلئے ہیں۔آخر جنات بھی تو خدا کی مخلوق ہیں۔جب ان کے سب ٹھکانے تباہ کردئے گئے تو انہوں نے اسی میں اپنی عافیت سمجھی کہ انسانوں ہی کے گھروں میں گھس پڑو۔سچ بات یہ ہے کہ انسان خود عاقبت نااندیش ہے۔چار پیسے آتے ہی وہ دوسروں کو ستاتا ہے اور جب کوئی اسے ایک لفظ بھی کہتا ہے تو پھر بلکنے لگتا ہے۔

س : جنات عام طور پر کیسے ٹھکانوں کو پسند کرتے ہیں؟

جواب : ہمارے یہاں مختلف مزاج ہیں۔جس طرح انسانوں میں بھی مختلف مزاج ہیں۔بعض انسان آبادی سے الگ تھلگ کوٹھیاں بنانا پسند کرتے ہیں۔جب کہ بعض انسان آبادی ہی میں اپنی رہائش گاہ بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔بعض انسان صاف ستھرے رہتے ہیں اور نفاست انہیں پسند ہوتی ہے جب کہ بعض انسان گندے رہتے ہیں اور گندگی ان کا اوڑھنا بچھونا ہوا کرتی ہے۔اسی طرح جنات بھی سب طرح کے ہوتے ہیں۔بعض اس قدر نفاست پسند ہوتے ہیں کہ انہیں بدبو بھی گوارہ نہیں ہوتی اور بعض اس قدر گندے کہ انہیں صفائی ایک آنکھ نہیں بھاتی اور اسی مزاج اور طبیعت کے اختلاف کی بناپر سب کے ٹھکانے بھی الگ الگ مقامات پر ہوتے ہیں۔

عفریت کی نسل کے لوگ تالابوں، کنوؤں اور گڑھوں میں رہنا پسند کرتے ہیں اور شیاطین کی نسل کے لوگ شہروں، مقبروں اور ویرانوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔کچھ جنات کی خواہش عبادت گاہوں میں رہنے کی ہوتی ہے۔طواغیت ایسی جگہ رہنا پسند کرتے ہیں جہاں خون پڑا ہو۔انہیں مذبح خانوں میں رہنا اچھا لگتا ہے۔اس نسل کے جنات گندگی اور کوڑیوں کے ڈھیروں پر اپنے ٹھکانے بنالیتے ہیں۔انہیں گندگی

مرغوب ہے، زوالع درختوں پر اپنے ٹھکانے بناتے ہیں۔ انہیں املی، نیم اور برگد کے پیڑ پسند ہیں۔ پیپل پر بھی یہ ٹھکانے بناتے ہیں، سب سے زیادہ یہ املی کے درخت کو ترجیح دیتے ہیں، ان میں جو حد سے زیادہ نیک اور شریف ہوتے ہیں وہ انار کے درخت کو پسند کرتے ہیں، سیاسب کی نسل کے لوگ پہاڑوں اور ٹیلوں میں اور جنگلات میں بودوباش کو پسند کرتے ہیں۔

س : کیا سب ہی نسل کے جنات انسانوں کو ستاتے ہیں؟

ج : جنات کو کھانوں میں چاول زیادہ مرغوب ہیں، پھلوں میں سنگھاڑا اور بیر پسند ہے اور جنات کو ہڈیاں چوسنا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔

س : کیا آپ خود کو انسانوں سے افضل سمجھتے ہیں؟

ج : ہم میں جو کمینی فطرت کے لوگ ہیں وہ خود کو آگ کی مخلوق ہونے کی وجہ سے افضل سمجھتے ہیں۔ لیکن اکثریت اس خبط میں مبتلا نہیں ہے۔ وہ جانتی ہے کہ انسان ہی اشرف المخلوقات ہے ——— جس قوم میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامی پیغمبر آئے ہوں۔ اس کے افضل ترین ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

س : کیا آپ کو کسی خاص بات پر فخر ہے؟

ج : ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں ہمارا ذکر ایک سو اٹھارہ مقامات پر کیا ہے اور ایک پوری سورۃ ہماری قوم کے نام سے نازل کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

س : کیا آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ عام طور پر جنات کن لوگوں پر سوار ہوتے ہیں اور عورتیں ان اثرات کا شکار کیوں زیادہ ہوتی ہیں اور جنات کے اثرات سے محفوظ رہنے کی تدابیر کیا ہیں؟

ج : عام طور پر جنات ان لوگوں کو پریشان کرتے ہیں جو خود غیر محتاط ہوتے ہیں، گندے اور ناپاک رہتے ہیں اور کہیں بھی جگہ پیشاب کر دیتے ہیں یا رات کو کسی بھی ویران علاقے سے گزر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اثر انداز ہونا جنات کے لئے آسان ہوتا ہے۔ عورتیں پاکی صفائی کے معاملات میں بہت غیر محتاط ہوتی ہیں۔ اس لئے ان پر اثر انداز ہونا بھی آسان ہوتا ہے۔ جہاں تک جنات سے محفوظ رہنے کی بات ہے تو اللہ کے کلام میں بہت تاثیر ہے۔ مختلف آیتوں کی تلاوت سے اور اذان کے کلمات سے انسان اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ جب کوئی انسان آیت الکرسی پڑھتا ہے تو کسی پر سوار جن کو اپنا گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اگر لوگ پاک صاف رہیں اور صبح وشام آیت الکرسی کی تلاوت کر کے اپنے اوپر دم کریں اور نماز اور قرآن کی اور درود شریف کی پابندی رکھیں تو جنات کی کیا مجال کسی انسان کو پریشان کر سکیں۔

س : لوہے اور کوئلے سے جنات کی دلچسپی کا راز کیا ہے؟

ج : جنات کو لوہا عزیز ہے کیوں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کو اپنے ہاتھوں سے موم کر دیا کرتے تھے اور جنگلات کے درختوں کی لکڑیاں جل کر جب کوئلہ بن جاتی ہیں تو جنات ان کو مرغوب رکھتے ہیں۔ لوہے اور کوئلے کو جنات اچھی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور انسانوں کی طرف سے اس ہدیہ کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، لوہا اگر کسی دروازے پر دبا دیا جائے تو جنات اس گھر کے افراد کو نہیں ستاتے۔

اس انٹرویو کے کئی اہم سوال وجواب حذف کر دئے گئے۔ دفینے سے متعلق کچھ باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے پھر بھی یہ انٹرویو پڑھنے والوں کے لئے دلچسپ بھی ثابت ہوگا اور مفید بھی۔ عبرت ونصیحت کے لئے یہ سوال وجواب کافی ہیں اور جو لوگ کسی بھی بات کو ماننے اور عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ان کے لئے دفتر کے دفتر بھی بے سود ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی اطاعت کی بھی توفیق دے اور ظاہری اور باطنی طہارت سے ہمیں سرفراز کرے تاکہ ہم ہر طرح کے اثرات بد سے محفوظ رہیں۔

ہم انسانوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جنات بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ یہ اگر اذیت دیں تو ان کو اپنے گھروں سے نکالنا چاہئے لیکن خواہ مخواہ کسی مخلوق کو اُجاڑنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ (ادارہ)

☆☆☆

جنات کی رہائش گاہ

رونگٹے کھڑے کردینے والی خوفناک داستان جوایک آپ بیتی پر مشتمل ہے۔

از عرفان سبحانی

مجھے شکار کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ اس شوق کی شروعات پھاندیں لگا کر ابلغیں پکڑنے سے ہوئی تھی۔ بچپن میں، میں نے غلیل سے فاختاؤں اور جنگلی کبوتروں کا بھی شکار کیا ہے اور پھر رفتہ رفتہ شکار کرنے کی ایسی عادت سی پڑگئی تھی کہ بغیر کوئی پرندہ مارے چین نہیں پڑتا تھا۔ جوں جوں عمر بڑھتی رہی شکار کا شوق بھی جوان ہوتا رہا اور پھر مجھے یاردوستوں ہی میں ایسے لوگ بھی فراہم ہوگئے جو ہرن، نیل گائے ریچھ، چیتے اور شیر کا شکار کھیلا کرتے تھے۔ شکار کے شوق کے ساتھ ساتھ مجھے آفتوں اور حادثوں سے آنکھ مچولی کھیلنے کا بھی بہت شوق تھا۔ میں اپنی گردن کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسا کر لطف اندوز ہوا کرتا تھا بچپن ہی سے عجیب مزاج تھا۔ راحتیں کھلتی تھیں اور مصیبتوں میں الجھ کر سکون ملتا تھا۔ بعض لوگ مجھے پاگل سمجھتے تھے اور خود میں بھی اپنے مزاج کی دیوانگی سے شاکی رہتا تھا لیکن طبیعت خود بخود مسائل اور مصائب کے گرداب میں غرق ہونا چاہتی تھی اور جب بھی کہیں الجھتا تھا تو ایک عجیب طرح کی مسرت دل کو ملتی تھی جس کے صحیح مفہوم سے میں خود بھی ناواقف تھا۔ کسی بھی وادی پرخار میں قدم رکھ کر بس ایسا لگتا تھا کہ جیسے دل مطمئن ہے اور روح شاداب ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ ہر چیز بدل گئی۔ دنیا ہی دگرگوں ہوگئی۔ مزاج میں بھی کافی تبدیلی آگئی۔ پہلے جن چیزوں کو دیکھ کر ہنسی آتی تھی اب ان چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ پہلے کانٹے دیکھ کر بھی مزہ آتا تھا اب پھولوں کا دیدار کرکے بھی فرحت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن آج کی صورت حال بھی یہ ہے کہ جب دل کلفتوں کے کسی ہمالیہ پہاڑ سے ٹکراتا ہے تو روح رقص کرنے لگتی ہے اور دل کی وادیوں میں قہقہے روشن ہوجاتے ہیں۔

آج جو داستان میں سنانے جارہاہوں یہ بچی داستان اس زمانہ کی ہے جب میں بہادری کو اپنے گھر کی لونڈی سمجھتا تھا اور طاقت ور لوگوں سے دودو ہاتھ کرنا میرا روزمرہ کا مشغلہ تھا۔ جس دن میں کسی پریشانی کا شکار نہیں ہوتا تھا اس دن کو میں منحوس سمجھتا تھا۔ مصیبتوں کے میدان میں کودنا، درد وغم کی وادیوں میں چھلانگ لگانا، مسائل اور مصائب کی خاردار جھاڑیوں میں اپنی گردن پھنسانا بس یہی میری مصروفیات تھیں۔

میں تعلیم کے معاملے میں بہت چاق وچوبند تھا۔ ہر سال کلاس کو ٹاپ کرتا تھا لیکن اسکول میں بھی میرا حال یہی تھا کہ جب تک کسی سے پنگا نہیں ہوجاتا تھا، من کو شانتی نہیں ملتی تھی اور روح کو قرار نہیں آتا تھا۔

یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب میں بی اے کے پہلے سال میں تھا۔ ہم دوستوں میں یہ طے ہوا کہ اس سال چھٹیاں کسی ویرانے میں گزاریں گے اور لگاتار پندرہ دنوں تک وحشی جانوروں کا شکار کریں گے۔ اس دور میں شکار پر اتنی پابندیاں نہیں تھیں۔ اور جنگلوں سے وحشی جانور بھی اس طرح عنقا نہیں ہوگئے تھے جس طرح آج عنقا ہوکر رہ گئے ہیں۔ اس وقت ہمیں ایک عجیب سی شرارت سوجھی تھی وہ یہ کہ ہم شیر کو کسی طرح زندہ پکڑیں گے اور اس کے لئے ایک بہت بڑا پنجرہ بھی تیار کرلیا تھا۔ جس جنگل میں ہم نے شکار کا پروگرام بنایا تھا اس جنگل سے تقریباً ۱۰ کلومیٹر پہلے ایک جھیل تھی اور اس جھیل کے قریب میرے والد کے دوست کا ایک بہت بڑا فارم تھا اس فارم میں ایک بنگلہ تھا جو اس زمانہ میں تقریباً پانچ چھ سالوں سے غیر آباد تھا۔ کسی طرح اس بنگلے کی چابی ہم نے حاصل کرلی تھی اور پروگرام یہ طے کیا تھا کہ دن میں شکار کھیلیں گے اور رات کو بنگلے میں ہڑدنگے مچائیں گے۔ اس طرح شکار کا شکار رہے گا اور پکنک کی پکنک ہوجائے گی۔ یہ فارم ہمارے علاقے سے تقریباً ستر کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔ جہاں یہ بنگلہ بنا ہوا تھا ہم ۱۲ لوگ اس سفر کے لئے روانہ ہوگئے تھے۔ سفر کے اور شکار کے لئے ہم نے دو جیبوں کا انتظام کیا تھا۔ جو لوگ ہمارے ساتھ تھے ان کے نام یہ ہیں۔ عبدالحمید، شہزاد بیگ، نعیم اختر، گلزار قریشی، سلمان خاں، شمیم سلیمان، عبدالباسط خاں، شنومیاں، افتخار حسین، شہزاد بیگ کی بیوی نجمہ خاں اور شہزاد بیگ کی بہن انجمن آرا۔ دراصل شہزاد بیگ کی شادی کو صرف ۳ ماہ ہوئے تھے۔ انہیں یہ شوق سوجھا کہ چلو بیوی کو بھی ساتھ لے لو کھانے پینے میں بھی آسانی رہے گی اور اس طرح نئی نویلی دلہن کا ساتھ بھی رہے گا۔ اپنی بیوی کی دوسریت کے لئے انہوں نے

اپنی چھوٹی بہن کو بھی جس کی عمر دس گیارہ سال رہی ہوگی ساتھ لے لیا۔ یہ پوری ٹیم جگری دوستوں پر مشتمل تھی سب ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے کے لئے تیار رہا کرتے تھے۔ سب دوست بہادر تھے۔ ڈر خوف کسی کے آس پاس کو بھی نہیں پھٹکتا تھا لیکن مجھے زیادہ ہی زعم تھا اور میں جنات اور بھوتوں سے بھڑ جانے کے بھی دعوے کیا کرتا تھا۔ شکار کے لئے بنگلے میں ہمارا ارادہ پندرہ دن رہنے کا تھا۔ ضرورت کا سب سامان ہم نے رکھ لیا تھا۔

یہ بات ہمیں معلوم ہو چکی تھی کہ بنگلے میں لائٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے چراغ جلانے کیلئے ہمیں مٹی کا تیل یا سرسوں کا تیل کا یا پھر موم بتیوں کا انتظام کرنا پڑے گا اور ہم نے بھی طرح کا انتظام کر کے اس بنگلے میں قدم رکھا تھا۔ جب ہم اس بنگلے میں داخل ہوئے تو اس کی صورت حال بہت خراب تھی، جگہ جگہ مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے اور در و دیوار پر گرد کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ صحن میں جنگلی کبوتروں نے اپنے گھونسلے بنا رکھے تھے۔ اس بنگلے میں ایک صحن، ایک بڑے ہال، ایک کچن، ایک کوٹھری کے علاوہ چار خاصے بڑے کمرے بھی تھے جن میں ایک کمرے کی حالت بہت ابتر تھی۔ اس کمرے میں چمگادڑوں نے اپنے گھر بنا رکھے تھے اور چمگادڑ بھی بہت بڑے بڑے تھے جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ باقی کمرے اگرچہ بہتر تھے لیکن مکڑی کے جالے ان میں بھی لگے ہوئے تھے اور یہ کمرے چمگادڑوں اور دیگر جانوروں سے اس لئے محفوظ تھے کہ یہ سب بند تھے۔ اور آنے جانے کا کوئی راستہ ان میں نہیں تھا ان کے جو روشن دان تھے ان پر بھی کھڑکیاں لگی ہوئی تھیں۔ یہ بنگلہ جو اس وقت اچھا خاصا بھوت بنگلہ محسوس ہو رہا تھا اس کے در و دیوار اور ان پر نقاشی یہ ثابت کرتی تھی کہ کسی دور میں یہ مثل جنت رہا ہوگا لیکن بڑے دنیا سے گزر گئے اور چھوٹوں نے اس عمارت کی قدر نہ جانی۔ پورا ایک دن تو ہمیں اس بنگلے کی صفائی میں لگ گیا۔ ہاں میں یہ تو بتانا بھول ہی گیا کہ ایک کمرے میں جب ہم نے قدم رکھا تو وہاں ایک سیاہ رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ جسے دیکھ کر چند دوستوں کو کچھ وحشت سی ہوئی کیونکہ وہ بلی ہم سب کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اس کو ہمارا آنا ناگوار گزرا ہو۔ نجمہ خاتون اس بلی کو دیکھ کر ڈر سی گئی تھیں اور ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ بلی نہیں کچھ اور ہے۔

کچھ اور سے مراد؟ میں نے ان سے پوچھا تھا۔

انہوں نے کہا۔ بھوت، پریت، اور غیرہ وغیرہ۔

تمہیں ایسا خیال کیوں آیا؟ ان کے شوہر شہزاد بیگ نے ایک سوال کیا تھا۔

سوچو اس ویرانے میں جہاں دور دور تک آبادی نہیں ہے، آدم نہ آدم زاد، دور دور تک کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے وہاں بلی جیسا جانور کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔

بے شک، قابل غور بات ہے۔ ''میں نے کہا تھا'' چلو فرصت کے وقت اس موضوع پر بات کریں گے۔ پہلے بنگلے کی صفائی کریں گے۔ اور پانی وغیرہ کا انتظام کرلیں۔ ورنہ پیاسے مرجائیں گے۔

جی ہاں بنگلے میں پانی کا بھی کوئی بندوبست نہیں تھا۔ اور پانی آس پاس بھی موجود نہیں تھا۔ تقریباً دس بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک مسجد تھی اور اس مسجد میں کنواں تھا۔ یہ لوگ وہاں سے پانی بھر کے لائے تھے۔ شام تک بنگلے کا ناک نقشہ کافی بدل گیا تھا۔ کچن کی بھی ہم نے صفائی کر دی تھی اور سب سامان سیٹ کر دیا تھا۔ طے یہ پایا تھا کہ وہ کمرہ جس میں چمگادڑ بھرے ہوئے تھے اس کو تو ہم بند کر دیں گے۔ اس کے علاوہ تین کمروں میں سے ایک کمرہ ہم نے شہزاد بیگ ان کی بیوی اور ان کی بہن کے لئے سیٹ کر دیا تھا۔ ایک کمرے میں، میں عبدالحمید، نعیم اختر، سلمان خاں، عبدالباسط خاں نے ڈیرہ جمایا۔ اور تیسرے کمرے میں افتخار حسین، شمیم سلمان، شنو میاں اور گلزار قریشی نے اپنے بستر لگا لئے۔ نجمہ نے کھانا بنایا تھا۔ جنگل میں کھانا پکانے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے خوب کھل کر بھوک لگی اور سب نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ دن بھر کے تھکے ہوئے تھے رات کو جلدی ہی سب سو گئے اور یہ رات خیر و عافیت کے ساتھ گزر گئی۔ صبح کو ناشتے کے دوران یہ طے ہوا کہ چار لوگ بنگلے میں رہیں گے۔ شہزاد ان کی بیگم ان کی بہن اور گلزار قریشی۔ باقی سب لوگ شکار کیلئے نکلیں گے لیکن ہوا یہ کہ جب ہم بنگلے سے نکلنے لگے تو شمیم سلمان کا پیر پھسل گیا اور ان کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ جس کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ اس لئے ان کو بھی بنگلے پر چھوڑنا پڑا۔ شام چار بجے تک ہمیں کوئی شکار ہاتھ نہیں لگا۔ چار بجے ہم نے اپنی جیپ ایک ہرن کے پیچھے دوڑائی اور تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ہم نے اسے مار گرایا۔ اس کے بعد دن چھپ گیا اور ہم تھک بھی گئے تھے اس لئے ہم واپس ہو گئے۔ بنگلے میں پہنچ کر ہمیں یہ اطلاع ملی کہ کالی بلی بار بار سب کمروں میں چکر لگا رہی تھی اور سب کو وحشتناک نظروں سے گھور رہی تھی۔ بلی کی بات سن کر میں نے کہا۔

نجمہ بھابی تو ڈر گئی ہوں گی۔؟
نہیں بھائی جان ڈری تو نہیں۔لیکن یہ ضرور سوچ رہی ہوں کہ یہ بلی ہی ہے یا کچھ اور۔ دراصل ہمارے نانا مرحوم یہ کہا کرتے تھے جنات، سانپ اور کالی بلی کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔
رات کا کھانا کھانے کے بعد ہم سب ہال کمرے میں بیٹھ گئے۔ نجمہ اور انجمن دونوں باورچی خانہ میں چائے بنانے میں مصروف ہو گئیں۔باورچی خانہ ہی میں ہم نے ایک طرف ہرن کا ڈھانچہ رکھ دیا جو شکار کر کے لائے تھے۔خیال یہ تھا کہ صبح کو اس کی کھال اتار کر گوشت بنالیں گے۔اس وقت سب لوگ تھکے ہوئے تھے اس لئے اس کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ چند منٹ کے بعد سب کے ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں تھیں۔چائے نوشی کے دوران ہم سب کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زلزلہ آرہا ہو۔ بنگلے کے درودیوار ہمیں کانپتے ہوئے محسوس ہوئے۔ہم سب نے خیال کیا کہ جیسے ہال کمرے میں رکھی ہوئی چیزیں بھی ہل رہی ہیں۔ہم سب لوگ گھبرا کر ہال کمرے سے صحن میں آگئے۔صحن میں بھیانک اندھیرا تھا۔صحن میں جو لالٹین ہم نے جلا کر ٹانگی تھی وہ نہ جانے کیسے بجھ گئی۔ چند منٹ موت کا سا سناٹا رہا۔اس کے بعد میں نے ہی سناٹا توڑتے ہوئے کہا۔بہت زبردست زلزلہ تھا۔
خدا ہی جانے زلزلہ تھا۔یا کیا تھا۔؟شہزاد بیگ کی بیگم نے کہا۔
اگر یہ زلزلہ نہیں تھا تو کیا تھا۔؟
زلزلے برسات میں آتے ہیں۔اس موسم میں نہیں آتے۔
یہ کوئی ضروری نہیں،زلزلہ کبھی بھی آسکتا ہے۔
چلو خیر،اندر چلو اب ہم پھر ہال کمرے میں آگئے۔سب سے پہلے ہم نے صحن میں ٹنگی ہوئی لالٹین کو پھر جلایا اور اس کے بعد کافی دیر تک ہم گپ بازی کرتے رہے۔تقریباً ۱۲ بجے سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔دو کمروں میں اٹیچ باتھ روم تھا لیکن ایک کمرہ ایسا تھا جس میں باتھ روم نہیں تھا اور اس کمرے میں افتخار، شمیم، شنو اور گلزار آرام کرتے تھے۔سونے سے پہلے شمیم صحن والے باتھ روم میں فراغت کے لئے گئے۔ جب وہ واپس ہوئے تو اپنے کمرے میں جانے کے بجائے ہمارے کمرے میں آئے اور میں نے محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔کیا بات ہے۔؟ کچھ پریشان نظر آرہے ہو۔میں نے کہا۔
عرفان صاحب......... ان کے لب ولہجہ میں گھبراہٹ تھی۔ یار باہر لالٹین فضا میں ٹھہری ہوئی ہے۔ہم لوگوں نے جہاں لٹکائی تھی وہاں نہیں ہے۔
بکواس کرتے ہو۔ میں نے اپنے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا، چلو دیکھوں۔
ہم باہر صحن میں آئے تو لالٹین اسی جگہ ٹنگی ہوئی تھی جہاں ہم نے ٹانگی تھی میں نے شمیم سلمان کو گھور کر دیکھا۔ بولا میں کچھ نہیں۔وہ سمجھ گئے کہ جیسے میں ان کی حماقت کا مذاق اڑا رہا ہوں۔ میں نے شمیم سلمان سے کہا جاؤ اپنے کمرے میں سو جاؤ اور الٹے سیدھے خیالات کو دماغ سے نکال دو۔ ہمیں یہاں پندرہ دن تک ٹھہرنا ہے اور شیر کو زندہ پکڑنا ہے اس طرح کی واہیات باتوں میں اگر ہم الجھ گئے، بجائے شکار کرنے کے خود شکار ہو جائیں گے شمیم یہ سن کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور میں واپس اپنے کمرے میں آگیا۔ جب میں اپنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا تو نعیم اختر میرے پیروں کی طرف عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اور کچھ بولنا چاہ رہے تھے لیکن ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔
تمہیں کیا ہوا۔؟ میں نے ان سے پوچھا۔
انہوں نے کچھ نہیں کہا۔بس میرے پیروں کی طرف اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئے ان کے ساتھ ساتھ ہمارے دوسرے ساتھی بھی اٹھ گئے اور حیرت سے میرے پیروں کی طرف دیکھنے لگے۔
میں نے جب اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو ایسا دکھائی دیا جیسے میرے جوتوں سے خون بہہ رہا ہو۔ کمرے میں جہاں جہاں سے گزرا تھا سب جگہ خون کے نشان تھے اور میرے جوتے خون میں تربہ تر تھے۔میرے کمرے میں ٹھہرے ہوئے سب ساتھی کمرے سے باہر نکل گئے اور نعیم اختر نے ٹارچ روشن کر کے صحن کا جائزہ لیا لیکن صحن میں کسی بھی جگہ خون نہیں تھا۔البتہ میرے جوتے خون میں لت پت تھے اور خون کے نشانات کمرے میں پھیلے ہوئے تھے حیرت کی بات تھی کہ صحن میں کسی جگہ بھی خون نہیں تھا اور میرے جوتے خون میں اس طرح بھرے ہوئے تھے جیسے میں خون کا دریا عبور کر کے آیا ہوں۔ چند منٹ کے بعد بھی احباب میرے کمرے میں آگئے۔سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔سبھی خوفزدہ تھے لیکن ایک میں ہی ان میں ایسا شخص تھا جس کے دل میں ذرا بھی خوف نہیں تھا۔ میں یہ سمجھ رہا تھا کہ جانور میرے پیروں کے نیچے آکر مر گیا ہے۔اور یہ خون اسی جانور کا ہے۔میں اور شمیم ٹارچ لے کر کمرے سے باہر نکلے اور ہم نے صحن میں ہر طرف ٹارچ کی

روشنی ڈالتے ہوئے صحن کی ساری زمین کا جائزہ لیا لیکن ہمیں صحن میں نہ کوئی جانور پڑا ہوا ملا اور نہ ہی صحن میں کسی جگہ خون کے نشانات تھے۔ ہم پھر اپنے کمرے میں آگئے۔ تھوڑی دیر تک اس بات کو لے کر تبصرے ہوتے رہے اس کے بعد سب نے سونے کی تیاری کی اور سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ یہ رات تو خیریت سے کٹ گئی لیکن صبح پھر ایک عجیب وغریب بات پیش آئی جس کی وجہ سے سب سراسیمہ ہوگئے ہوا یہ کہ باورچی خانہ میں شکار کیا ہوا جو ہرن رکھا ہوا تھا وہ غائب ہوگیا۔ پورا بنگلہ تلاش کرلیا وہ کہیں نہیں ملا۔ تلاش کے دوران ہم اس کمرے میں بھی گئے جس میں لاتعداد چمگادڑ تھے۔ اس کمرے میں جاکر ہمیں ایک بات نظر آئی کہ کچھ چمگادڑ جو کمرے کی چھت سے چپٹے ہوئے تھے وہ گہرے سرخ رنگ کے تھے۔ اور سرخ رنگ کے چمگادڑ ہم نے پہلی بار دیکھے تھے۔ یہ سائز میں بھی بہت بڑے تھے اور ان کا جسم عجیب طرح کا تھا جسے دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ ہم نے اس کمرے کو پھر بند کردیا اور بہت دیر تک ہم یہ غور کرتے رہے کہ ہرن کیسے غائب ہوگیا؟ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد پھر شکار کی تیاری شروع ہوئی۔ آج پروگرام یہ بنا شکار کے لئے میں، شہزاد بیگ، عبدالحمید اور عبدالباسط صرف ۴ آدمی جائیں گے باقی سب لوگ بنگلے ہی پر رہیں گے۔ بندوقیں وغیرہ لے کر جب ہم نکلنے لگے تو مین گیٹ کے قریب ایک بہت بڑا سانپ جو اژدہے کی سی شکل کا تھا ہمیں نظر آیا۔ میں نے ایک لمحہ سوچے بغیر اس کے گولی ماردی اور وہ اسی وقت مرگیا۔ فہیم سلمان نے اس مرے ہوئے سانپ کو بنگلے کے باہر چند گز کے فاصلے پر پھینک دیا۔ اب ہم نکلنے ہی والے تھے کہ انجمن آرا نے آواز دی۔ بھابی کہہ رہی ہیں کہ چائے بن گئی ہے۔ تھوڑی سی چائے پی کر جائیں۔ مجھے چائے کا ایسا خاص شوق نہیں تھا۔ لیکن شہزاد بیگ اور عبدالباسط چائے کے رسیا تھے وہ چائے پینے کے لئے رُک گئے۔ چائے نوشی کے درمیان سانپ کو لے کر باتیں ہوتی رہیں۔ کسی کی رائے کچھ تھی کسی کی رائے کچھ۔ بھابی نجمہ کا کہنا تھا کہ سانپ کو مارنے سے پہلے اسے بھاگنے کا موقع دینا چاہئے۔ ہمارے والد کہتے تھے کہ سانپ کی شکل میں اکثر جنات آجاتے ہیں۔ اس لئے ایک دم سانپ کو مارنا ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ میں اس طرح کی باتوں کو وہم سمجھتا تھا اور جنات کے وجود کا قائل ہی نہیں تھا۔ اس لئے میں نے طنزاً مسکراتے ہوئے کہا۔ بھابی جان جنات کو کیا پڑی کہ وہ سانپ کی شکل میں آئیں۔ اگر انہیں آنا ہوگا تو وہ اپنی ہی شکل وصورت میں لوگوں سے ملاقات کیوں نہیں کریں گے۔ بھابی اس طرح کی باتیں اور اس طرح کی سوچ وفکر صرف توہمات سے تعلق رکھتی ہے۔ جنوں اور بھوتوں کی باتیں صرف کہانیاں ہیں اور یہ کہانیاں بچوں کو سنا کر کسی دور میں قائم پاس کیا جاتا تھا۔ آپ پڑھی لکھی ہیں آپ کی زبان پر اس طرح کی باتیں کم سے کم مجھے تو اچھی نہیں لگتیں۔ میری یہ باتیں سن کر کچھ ساتھیوں نے میری تائید کی اور کچھ چپ رہے لیکن ایک دو نے یہ کہا کہ خیر جنات کا وجود تو ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ سانپ کی شکل میں آتے ہیں یا نہیں۔ چلو چھوڑو۔ شہزاد بیگ بولے، وقت ضائع مت کرو، بہت دور جانا ہے۔ اس کے بعد ہم بنگلے سے باہر نکلے تو بنگلے سے باہر ایک عجیب وغریب منظر تھا۔ جہاں فہیم نے مرا ہوا سانپ پھینکا تھا وہاں سیکڑوں کی تعداد میں سانپ موجود تھے۔ جیسے اپنے ساتھی کی موت کا باقاعدہ ماتم کرنے کے لئے جمع ہوئے ہوں۔ اس منظر کو ہم دیر تک دیکھتے رہے۔ کسی کے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔ اس کے بعد ہم شکار کے لئے روانہ ہوگئے۔ دن بھر کی تگ ودو کے بعد ایک نیل گائے ہم نے شکار کی۔ ایک چیتا بھی نظر آیا لیکن وہ بھی دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ تقریباً شام کو ۷ بجے ہماری واپسی ہوئی۔ بنگلے میں واپس آکر ہمیں معلوم ہوا کہ سانپ کی لاش کے آس پاس کافی دیر تک سانپ جمع رہے اور اس کے بعد لاش بھی وہاں سے غائب ہوگئی۔ گاڑی سے نیل گائے نکال کر ہم نے ہال کمرے کے ایک کونے میں رکھ دی اور پروگرام یہ بنایا کہ کھانے سے فارغ ہوکر اس کا گوشت رات ہی کو بنالیں گے اور ناشتے میں اس کے گوشت کی بریانی پکائیں گے۔ رات کا کھانا ہم سب نے ایک ساتھ ہال کمرے میں کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر جب ہم سب چائے کا انتظار کررہے تھے اس وقت نجمہ خان نے آکر یہ اطلاع دی کہ چمگادڑوں والے کمرے میں کچھ شور سا مچ رہا ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے وہاں لوگ بول رہے ہیں۔

نجمہ کی یہ بات سن کر مجھے ہنسی چھوٹ گئی۔ میں نے کہا، بھابی تم تو بہت بڑی وہمن ہو۔ بھلا بتاؤ۔ چمگادڑوں کے کمرے میں کون آئے گا اور کون باتیں کرے گا۔ اسی وقت فہیم سلمان اٹھ کر باہر گئے۔ شاید وہ چمگادڑوں کے کمرے کا جائزہ لینے کے لئے گئے تھے۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو ان کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔ میں نے انہیں خوفزدہ دیکھ کر کہا۔ بھئی تمہیں کیا ہوا کیا نظر آگیا؟

عرفان بھائی کچھ نہیں۔
بھئی کچھ تو بولو _______ آخر کیا دیکھا۔
دیکھا تو کچھ نہیں۔ لیکن مجھے بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کمرے میں کچھ چہل پہل سی ہو رہی ہے اور کچھ آوازیں بھی آرہی ہیں جو انسانوں کی سی ہیں۔

میں نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ یار تم سب کے سب وہمی ہو اور تمہارے دماغوں میں جنوں اور بھوتوں کے واقعات کبڈی کھیل رہے ہیں چلو میں دیکھتا ہوں کہ کیا ہے۔؟

میں جب ہال کمرے سے باہر نکلا تو سبھی ساتھی بھی میرے ساتھ باہر آئے۔ ہال کمرے سے باہر نکل کر ابھی ہم چند قدم ہی چلے تھے کہ عبدالحمید بولے یار وہ دیکھو۔ سامنے کالے رنگ کی بلی بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ میں نے کہا یار وہ تو وہی بلی ہے جو پہلے دن سے یہاں نظر آرہی ہے۔ یار ادھر نہیں اُدھر دیکھو۔ عبدالحمید نے دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے اُدھر دیکھا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ مرا ہوا سانپ درمیان میں تھا اور اس کے چاروں طرف سیکڑوں سانپ جمع تھے اور عجیب سی آوازیں ان کے منہ سے نکل رہی تھیں۔

میں شمیم سلمان، عبدالباسط خاں اور شنو میاں اُن سانپوں کے قریب گئے تو ہم سب کی حیرت کی انتہاء نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ مرے ہوئے سانپ کے چاروں طرف جو سانپ موجود تھے وہ باقاعدہ رو رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ بعض سانپ زمین پر تڑپ رہے تھے اور بعض سانپ اپنا پیر زمین پر مار رہے تھے۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ماتم کر رہے ہوں، سانپوں کا یہ منظر دیکھ کر شمیم سلمان نے کہا۔

عرفان بھائی کیا سانپ ایسا کرتے ہیں؟

کیوں نہیں کر سکتے۔ جانوروں کا بھی دل ہوتا ہے، ان کے بھی احساسات ہوتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ''سوچو اگر جانوروں کے احساسات اور ان کے جذبات نہ ہوا کرتے تو پھر ان میں سلسلۂ نسل کیسے چلتا۔ کبوتروں کو دیکھو ان کا جوڑا ہوتا ہے اور کبوتر اور کبوتری میاں بیوی کی سی زندگی گزارتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ چڑے اور چڑیا کو دیکھو دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح محبت کا اظہار کرتے ہیں اور کس طرح دونوں ایک دوسرے سے چونچیں ملا کر بوس و کنار کرتے ہیں۔ اور جب ان کا ساتھی بچھڑ جاتا ہے تو کس طرح اس کی جدائی میں بے قرار ہو جاتے ہیں۔ جانور بھی دل و دماغ رکھتے ہیں انہیں غم اور خوشی کا احساس بھی ہوتا ہے مور جب جنگل میں مارے خوشی کے ناچتا ہے تو وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جب ناچتے ناچتے اس کی نظریں اس کے بدنما پنجوں پر پڑتی ہیں تو اس کی خوشی کافور کی طرح اڑ جاتی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

یہ سب ٹھیک ہے۔ ''شنو نے کہا'' لیکن یہاں صورت حال دوسری ہے، یہاں تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ سانپ نہیں بلکہ......

میں نے شنو کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تم بھی وہمی ہو اور تمہاری کھوپڑی میں وہی باتیں گھسی ہوئی ہیں جن باتوں کی تخلیق عورتیں کرتی ہیں۔ ارے بھئی تم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ جانوروں میں بھی حس ہوتی ہے اور وہ بھی اپنے ساتھیوں اور بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ جذبات رکھتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اگر کوئی شخص کوے کو مار کر کسی درخت پر لٹکا دے تو سارے کوے کائیں کائیں کر کے اسی درخت پر منڈلانے لگتے ہیں اور اپنے انداز میں آہ و فغاں شروع کر دیتے ہیں۔ بے شک ان سانپوں کا ایک ساتھی مر گیا ہے یہ اس کی موت کا غم محسوس کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ تڑپ رہے ہیں۔ اس کا مطلب کچھ اور نکالنا وہم اور صرف وہم ہے اور مجھے اس طرح کی سوچ و فکر سے گھن آتی ہے۔ چلو۔ میں نے شمیم سلمان کا ہاتھ پکڑ کر کہا چمگادڑوں والے کمرے میں دیکھتے ہیں۔ شاید وہاں بھوتوں کا بیچ بچ کوئی قافلہ آگیا ہو۔ میرے لہجے میں طنز تھا اور ہونٹوں پر مذاق اڑانے والی مسکراہٹ۔

ہم جس وقت چمگادڑ والے کمرے کے قریب پہنچے تو ہمیں ایک بولا عجیب طرح کی بدبو کا احساس ہوا، میں نے اپنے تینوں ساتھیوں کو معنی خیز انداز سے دیکھا۔ وہ تینوں خود مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ اس سے پہلے ان میں سے کوئی بولتا میں نے خود ہی کہا۔ اب تم اس بدبو کو لے کر بھی وہی بات چھیڑ دو گے جس سے مجھے وحشت ہوتی ہے۔ لیکن میں خود محسوس کر رہا ہوں کہ یہ بدبو کیسی ہے اور یہ بدبو اسی کمرے سے پھوٹ رہی ہے جس کا ہم جائزہ لینے کے لئے جا رہے ہیں۔

ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ یہ بدبو آخر ہے کس طرح کی۔ اگر گوشت سڑنے کی ہے تو شاید ہمارا گم شدہ شکار کسی طرح اس کمرے میں پہنچ گیا ہے اور سڑ گیا ہے۔ لیکن سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور

طرح کی ہوتی ہے۔ یہ بدبو سڑے ہوئے گوشت کی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ یہ تو ایک عجیب طرح کا تعفن تھا جسے ہماری ناکوں نے شاید پہلی بار محسوس کیا تھا۔ ہم ابھی تک کچھ نہیں سمجھ سکے تھے کہ وہ بدبو کس چیز کی تھی۔ ہم نے اپنی زندگی میں انسان کی سڑی ہوئی لاش بھی دیکھی ہے لیکن اس کی بدبو اور طرح کی تھی۔ سڑی ہوئی غلاظتیں بھی دیکھی ہیں ان کی بدبو اور طرح کی ہوتی ہے۔ دال سڑتی ہے، کوفتے سڑتے ہیں، کچا گوشت سڑتا ہے، سبزیاں سڑتی ہیں، پھل سڑتے ہیں، ان سب سڑی ہوئی چیزوں کی بدبو الگ ہوتی ہے۔ یہ بدبو جو چمگادڑوں والے کمرے سے پھوٹ رہی تھی یہ تو عجیب طرح کی بدبو تھی جسے ہم اپنی زندگیوں میں پہلی بار محسوس کر رہے تھے۔ ابھی ہم اس بدبو کے بارے میں غور ہی کر رہے تھے کہ گلزار ہماری طرف دوڑتا ہوا آیا اور اس نے آکر بتایا کہ انجمن کی طبیعت خراب ہوگئی ہے اور وہ بول نہیں پا رہی ہے۔

کیا ہوا ہے؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

تم ہی چل کر دیکھو۔ سب کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہیں۔ عجیب طرح کا دورہ سا اس پر پڑا ہوا ہے۔

ہم چاروں اس کمرے کی طرف چل دیئے جہاں شہزاد بیگ اور ان کی بیوی کا قیام تھا۔

میں نے جا کر دیکھا انجمن پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھی، وہ کچھ بولنا بھی چاہ رہی تھی لیکن بول نہیں پا رہی تھی، اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں عجیب طرح سے مڑی ہوئی تھیں۔ صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ کر ڈر گئی ہے اور خوف کی زیادتی کی وجہ سے اس کی آواز بند ہوگئی ہے۔ میں نے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔ انجمن بیٹا تو تمہیں کیا نظر آرہا ہے؟ کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا؟ آخر کیا ہوا تمہیں؟ تمہارے کہیں درد ہے؟ تمہیں چکر آرہے ہیں؟ بے ترتیب سے سوالات میری زبان پر آتے رہے لیکن اس نے میرے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دیا۔

میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ کیا اس طرح کی کیفیت اس کی پہلے بھی کبھی ہوئی ہے؟

عرفان میاں۔ بالکل نہیں۔ یہ تو ایسا پہلی بار ہو رہا ہے۔

اس کے بعد کافی دیر تک شہزاد بیگ کی بیوی انجمن کا سر سہلاتی رہی لیکن اس کی حالت وہی رہی اور وہ اسی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خود کو دیکھتی رہی۔ ہماری ٹیم میں افتخار ایک ایسا شخص تھا جسے کچھ دعائیں اور سورتیں یاد تھیں۔ اس نے بڑھ چڑھ کر انجمن پر دم کرنا شروع کیا۔ میں اگرچہ ان چیزوں کا قائل ہی نہیں تھا اور میں اس وقت یہ سمجھ رہا تھا کہ انجمن کی دماغی کیفیت کچھ متاثر ہوگئی ہے اور اس وقت اس کو کسی ڈاکٹر کو دکھانا چاہئے تھا لیکن وہاں ہم ڈاکٹر کہاں سے لاتے۔ اس لئے جب افتخار پڑھ پڑھ کر اس پر دم کرنے لگا تو میں خاموش رہا۔ ہم میں ایک شخص عبدالحمید ایسا بھی جو باقاعدہ ڈاکٹری کا پیشہ نہیں کرتا تھا لیکن اس نے ڈاکٹری کا کورس مکمل کر رکھا تھا اور اسے تھوڑا بہت تجربہ تھا۔ اس نے انجمن کی نبض وغیرہ دیکھ کر یہ کہا بظاہر تو اس کو کوئی بیماری معلوم نہیں ہوتی، پھر بھی میرے پاس ایک گولی ہے جو دماغی سکون کے لئے میں اس کو دے دیتا ہوں یہ سو جائے گی اور جب اٹھے گی تو بالکل ٹھیک ہوگی۔

عبدالحمید نے انجمن کو ایک Tablet کھلادی اور چند منٹ کے بعد وہ سوگئی۔ اس کے سونے کے بعد ہم کئی ساتھی چمگادڑ والے کمرے کی طرف گئے۔ اس وقت ایک حیرتناک بات یہ ہوئی کہ سانپوں کا غول غائب ہوگیا۔ اب اس جگہ جہاں سانپ کی لاش پڑی ہوئی تھی وہاں کوئی سانپ نہیں تھا اور مرا ہوا سانپ بھی غائب ہوگیا تھا۔

چمگادڑ والے کمرے کے پاس جیسے ہی ہم پہنچے تو ہمیں اس بار گرمی کا احساس ہوا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کے اندر آگ لگ رہی ہو اور اسی کی تپش باہر تک محسوس ہو رہی ہو۔ چلو کمرے میں چلو۔ میں ایک دم یہ کہہ کر چمگادڑوں والے کمرے میں گھس گیا۔ میرے پیچھے پیچھے عبدالباسط، شمیم، سلمان، نعیم اختر اور شنو میاں بھی کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کمرے کی چھت پر بڑے بڑے چمگادڑ لٹکے ہوئے تھے۔ دیواروں پر مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے اور کمرے میں ایک بدبو پھیلی ہوئی تھی، کمرے کی زمین تپ رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کمرے کی زمین کے نیچے کوئی بھٹی جل رہی ہو، میں نے اپنے ساتھیوں سے فخریہ انداز میں کہا۔ دیکھ لو کمرے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ تم لوگوں کا یہ کہنا کہ اس کمرے میں چہل پہل سی ہو رہی ہے اور کچھ انسانوں کے بولنے کی آوازیں بھی آرہی ہیں صرف وہم تھا۔ یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔ لیکن ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ مجھے بھی یہ محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں کوئی ہنس رہا ہے؟ ہنسی کی آواز سن کر میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہ خود بھی حیران اور ششدر نظر آرہے تھے کیوں کہ ہنسی کی آواز انہوں نے بھی سنی تھی۔

نعیم اختر بولا۔

کمرے میں کوئی نظر نہیں آ رہا ہے اور یہ ہنسنے کی آواز...... یہ تپش...... یہ بدبو؟...... یہ سب کیا ہے؟
وہ دیکھو...... شنو نے ایک کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کھڑکی ہل رہی ہے۔ ہم نے اس کھڑکی کی طرف دیکھا واقعی یہ کھڑکی ہل رہی تھی جب کہ اس کے برابر والی کھڑکی بالکل ساکت تھی۔
ارے یہ بھی ایک طرح کا وہم ہے۔ میں نے کہا چلو باہر چلو۔
لیکن کھڑکی تو صاف طور سے ہل رہی تھی۔
شمیم سلمان نے کہا۔
میں بولا: ہم بہت دیر سے یہی سوچ رہے ہیں کہ اس کمرے میں کچھ ہے۔ ہماری اپنی سوچ کی وجہ سے ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ کھڑکی ہل رہی ہے، زمین جل رہی ہے اور بدبو پھیل رہی ہے۔ ان خرافات کو دماغ سے نکالو اور شکار کی تیاری کرو۔ بچے مت بنو ورنہ یہاں سے بالکل ناکام لوٹو گے اور سننے والے ہمارا مذاق اڑائیں گے۔
اس کے بعد ہم ہال کمرے میں آگئے اور اگلے دن شکار کو جانے کے لئے پروگرام سیٹ کرنے لگے۔
اسی دوران گلزار، شمیم، نعیم اختر اور شہزاد بیگ نیل گائے کا گوشت بنانے میں مصروف ہو گئے اور باقی سبھی لوگ نجمہ اور انجمن کے سوا ہال کمرے میں موجود رہے اور آپس میں ہنسی مذاق چلتا رہا۔ ہمارا تذکرہ جن اور بھوت ہی تھے۔ عبدالحمید کو چھوڑ کر سب ساتھیوں کا کہنا یہ تھا کہ بھوت ہر جگہ ہوتے ہیں اور بھوت کوئی بھی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اس دوران گلزار قریشی نے بھوتوں کے کئی قصے سنائے اور نعیم اختر نے بھی بتایا کہ اس کے اپنے گھر میں بھی جنات کا اثر ہے لیکن جب سے اس کے والد نے اپنا گھر کسی مولانا سے کلوایا تب سے اثرات محسوس نہیں ہو رہے ہیں، اس کا کہنا تھا کہ رات کو ان کے گھر میں جنات کے چلنے پھرنے کی آوازیں آتی ہیں، الماری سے روپے پیسے اور زیورات غائب ہو جاتے تھے اور باورچی خانے سے اکثر کھانا پکا پکایا غائب ہو جاتا تھا، نعیم اختر نے یہ بھی بتایا کہ کئی باران کے برآمدے میں خون کی بارش بھی ہوئی اور کئی باران کی والدہ کو سوتے وقت ریشمی سی رسی سے باندھ دیا گیا۔ میں چونکہ ان باتوں پر یقین نہیں رکھتا تھا اس لئے میں ان باتوں کو سن کر بہت کوفت محسوس کر رہا تھا لیکن وقت گذارنے کے لئے ان باتوں سے برائے دکھاوا دلچسپی لے رہا تھا۔ لیکن جب میں نے نعیم کی زبان سے یہ بات سنی کہ رات کو ان کی والدہ کو رسی سے باندھ دیا جاتا تھا تو مجھے یقین نہیں آیا اور میں نے برجستہ کہا۔ یار مت پھینک کہ سمیٹنی ہی مشکل ہو جائے۔ میری بات سن کر سب ہو گئے۔ میں نے شہزاد بیگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: بھلا یہ کیسے ہے کہ رات کو کوئی جن آ کر کسی عورت کو باقاعدہ باندھ دے اور باندھنے سے اس کا فائدہ یہ کیا تھا؟
اللہ کی قسم: نعیم اختر بولا ایسا ہوا تھا۔ تمہیں میرا یقین نہیں آ رہا جب ہم واپس ہوں گے تو میں اپنی والدہ سے تمہاری بات کراؤں گا انہیں تو کسی عالم نے یہ بھی بتایا تھا کہ جنات تمہاری والدہ پر عاشق ہیں اور انہیں اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔
میں یہ بھی نہیں مانتا کہ جنات عورتوں پر عاشق ہو جاتے ہیں، جنات میں جنیوں کی کمی ہے جو وہ حوا کی بیٹیوں کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔ اور چلو مان لو کہ جنات آپ کی والدہ پر عاشق ہو گئے تھے تو کیا سمجھ میں یوں باندھ کر کوئی اپنی محبوبہ کو لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسان کو مٹھی میں یوں باندھ کر لے جا سکتے ہیں، کون ہاتھ پیر باندھ کر اپنی محبوبہ لے جاتا ہے۔ سنا ہے کہ جنات تو انسان کو مٹھی میں بند کر لیتے ہیں۔ میں نہیں مانتا۔ اور میرے دوستوں جب جنات کسی کو مٹھی میں بند کر لے جاتے ہیں تو رسیوں سے کسی کو باندھ کر لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔
میری باتیں یوں تو سب غور سے سن رہے تھے لیکن سب کا انداز یہ بتا رہا تھا کہ انہیں میری تنقید پر اطمینان نہیں تھا۔ ایک عبدالحمید کے باقی سب ساتھی میری تنقید کا نراسا مان رہے تھے۔
اور نعیم اختر تو باتوں سے باقاعدہ ناراض ہونے لگا تھا۔ میں موقعہ کی نزاکت سمجھتے ہوئے کہا
چلو یہ سب کچھ صحیح ہو گا اور اس دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہو گا لیکن اگر ہم ان باتوں میں الجھ گئے اور اگر ہم نے ان جنوں اور بھوتوں کے قصوں کو زیادہ اہمیت دیدی تو ہمارے حوصلے اور ولولے ختم سے ہو جائیں گے اور ہمیں دُم دبا کر یہاں سے بھاگنا پڑے گا۔ اسی وقت نجمہ خان کمرے میں داخل ہوئیں اور انہوں نے آ کر یہ بتایا کہ انجمن کو بخار آ گیا ہے اور وہ آپ کو بلا رہی ہے، شہزاد خاں یہ سن کر نجمہ خاں کے ساتھ اپنے کمرے میں چلے گئے۔
گوشت تیار ہو گیا تھا اور اتنا ہو گیا تھا کہ اتنا سارا گوشت ہم کھا نہیں سکتے تھے اس لئے ہم نے ضرورت کا گوشت رکھ کر باقی قریب میں ایک تالاب تھا اس میں ڈالنے کا پروگرام بنایا کہ صبح کو ڈال

سے پہلے ہی اس کو ٹھکانے لگا دیں گے۔
یہ رات بالکل سکون سے گذر گئی۔ انجمن بھی ٹھیک رہی اور رات کو
کسی بھی طرح کا کوئی سانحہ پیش نہیں آیا۔ البتہ ایک دو کو چھوڑ کر بھی
ساتھی خوف زدہ سے رہے اور سبھی اس تعلق کے ساتھ سوئے کہ آج کی
رات کچھ نہ کچھ حرکت ہو سکتی ہے۔ بریانی نجمہ خان نے بنائی اور ان کی
مدد گلزار قریشی اور نعیم اختر اور شہزاد بیگ نے کی۔ ناشتے کے دوران سب
خوش بخوش تھے اور رات خیریت سے گذرنے کی وجہ سے سب کو
قدرے اطمینان بھی تھا اور سب کے چہروں پر ایک طرح کی شگفتگی بھی
تھی۔ انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آ رہی تھی۔ ناشتے کے بعد میں عبدالحمید
منور شمیم سلمان آس پاس گھومنے کے لئے نکل گئے۔ شہزاد بیگ نجمہ اور
انجمن اپنے کمرے میں چلے گئے باقی دیگر ساتھی بنگلے ہی کے بیرونی حصے
میں مٹرگشت کرنے لگے۔ دوران چہل قدمی عبدالحمید نے کہا۔
عرفان: یہ بنگلہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کا بنانے والا بہت شوقین
مزاج تھا
بے شک میں نے تائید کی۔ بنگلے کے تقریباً مٹے ہوئے نقش و
یہ ثابت کر رہے ہیں کہ بنانے والے نے دل کھول کر اس بنگلے پر
لگایا تھا۔ لیکن یہ بات تو وہی ہے ناسب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب
بنجارہ۔
جی ہاں بڑی بڑی بلڈنگیں، پھر ان کی خستہ حالت دنیا کی بے ثباتی
جاگتا ثبوت ہیں، لوگ اپنی رہائش کے لئے اور اپنے شوق
کرنے کے لئے پختہ، آرام دہ اور خوبصورت مکان بناتے ہیں
دیواروں کو فلک بوس کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں لیکن
آنے پر سب کچھ اسی دنیا میں چھوڑ کر خالی ہاتھ اپنے آخری
کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ عبدالحمید کی باتوں میں حقیقت
تھی اور وہ اچھی طرح یہ ثابت کر رہے تھے کہ اس دنیا کا یہ انسان
کسی کچے مکان میں رہتا ہو یا کسی مضبوط ترین حویلی میں موت کا
اسے پکڑ ہی لیتا ہے اور پھر وہ انسان کتنا ہی بارعب ہو۔ کتنے ہی
والا ہو انتہائی بے کسی اور لاچاری کی حالت میں قبرستان کی
رواں دواں ہو جاتا ہے۔ حویلی کے گیٹ پر بھی اس کے نام کا
ہے پھر اس کے مزار پر بھی اس کے نام کا کتبہ لگ جاتا ہے۔
طرف اتنا ہے کہ حویلی کے گیٹ پر فریم وہ خود لگاتا ہے اور اس کی قبر
کے رشتے دار لگواتے ہیں۔

اور بھائی میں نے سنا ہے: میں بولا۔ کہ اس حویلی کے جو مالک
تھے وہ بہت مالدار تھے، وہ دو ہزار بیگھے زمین کے مالک تھے۔ اس بنگلے
کے علاوہ ان کے اپنے دس مکان اور بھی تھے، ان کی رہائش گاہ کا جو
مکان تھا وہ دس ہزار اسکوائر فٹ پر بنا ہوا تھا۔ اس میں پندرہ کمرے
تھے۔ دس باتھ روم تھے، ان کے پاس بیس گھوڑے تھے، پانچ کاریں
تھیں اور از راہ ذوق انہوں نے کئی ہاتھی بھی پال رکھے تھے۔ ان کی
بیویاں بھی دو تھیں اور میں نے تو یہ تک سنا ہے کہ جب ان کی بیٹیوں کی
شادی ہوئی تو انہوں نے اکیس کلو سونا جہیز میں دیا اور ضرورت کی ہر چیز
انہوں نے بوقت رخصت اپنی بیٹیوں کو دی۔ ان کی اولاد زیادہ نہ تھی،
ایک بیوی سے صرف دو لڑکیاں تھیں اور ایک بیوی سے صرف ایک لڑکا
تھا لیکن ان کے ساتھ یہ حادثہ ہوا کہ ایک سفر کے دوران ان کی ایک
بیوی ایک بیٹی اس کا شوہر اور ان کا بیٹا اور اس کی بیوی ایک حادثہ کا شکار
ہو گئے اور انہوں نے جائے حادثہ پر ہی دم توڑ دیا۔ نواب صاحب......
یار نواب صاحب کا نام کیا تھا۔ شمیم سلمان نے پوچھا۔
نواب صاحب کا نام۔ سید بدرالزماں تھا۔ اور وہ مزاج کے
اعتبار سے بہت سخت لیکن بہت فیاض اور سخی قسم کے انسان تھے۔ اس
حادثے کے بعد نواب صاحب بھی چند سال ہی جئے، اس کے بعد وہ
بھی دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس کے بعد ان کی جائیدادیں ہی تباہ و
برباد ہو گئی۔ نواب صاحب میرے والد کے بہت گہرے دوست تھے
اور والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ اس فارم میں وہ مختلف دوستوں کے
ساتھ آ کر کئی بار ٹھہرے ہیں لیکن اس وقت یہ فارم اور یہ بنگلہ مثل جنت
معلوم ہوتا تھا۔ اس بنگلے کے چاروں طرف بہت خوبصورت پھلواری ہوا
کرتی تھی اور اس کی دیکھ بھال کے لئے درجنوں ملازمین پہرے پر رہا
کرتے تھے۔ نواب صاحب کے انتقال کے بعد رفتہ رفتہ ہر چیز ویرانے
میں تبدیل ہو گئی، نواب صاحب کی ایک بیوی، ایک بیٹی اور داماد ابھی
تک زندہ ہیں لیکن اس حادثے کے بعد اور پھر نواب صاحب کی وفات
کے بعد سب بے جان ہو کر رہ گئے ہیں۔ نواب صاحب کی کثی ہی
جائیداد تتر بتر ہو گئی، اس طرح کی باتوں میں کافی وقت گذر گیا۔ دوپہر کا
کھانا کھا کر کچھ دیر گپ شپ رہی اور اس کے بعد میں، عبدالحمید، شہزاد
بیگ، نعیم اختر اور منو میاں شکار کے لئے روانہ ہو گئے۔ آج ہمیں ایک
ایسے جنگل میں جانا تھا جو ہماری قیام گاہ سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا
اور اس جنگل میں ہر طرح کے وحشی جانور موجود تھے۔ سنا تھا وہاں شیر

اور چیتے بھی ہیں، ہم دو جیپوں کے ساتھ روانہ ہوئے ہم پر چوں کہ یہ بولیڈ سوار تھی کہ شیر زندہ پکڑنا ہے اس لئے ہم نے بڑا پنجرہ بھی ایک جیپ میں سوار کرلیا تھا لیکن شکار سے پہلے ہمیں ایک ہرن زندہ پکڑنا تھا تاکہ اس کی مدد سے ہم شیر کو گھیر سکیں۔ جس وقت ہم جنگل میں داخل ہوئے اس وقت سورج ڈھلنے لگا تھا اور شام اس دوشیزہ کی طرح خوبصورت محسوس ہورہی تھی جو اپنی عمر کے اٹھارویں سال میں داخل ہو رہی ہو۔ ہمارے پاس کئی بڑی ٹارچیں موجود تھیں کیوں کہ بھیانک جنگل کے بھیانک اندھیرے ہم ان گاڑیوں کی مدد ہی سے جانوروں کو دیکھ سکتے تھے۔ ہماری ایک جیپ ایسی تھی کہ اس پر لوہے کی جالیاں تھیں اور اس کی چھت بھی ایک بڑے جال کی طرح تھی، اسی جیپ میں ہمیں جنگل کا دورہ کرنا تھا تاکہ ہم وحشی جانوروں کے حملے سے محفوظ رہیں۔ سورج غروب ہونے سے پہلے ہماری نظر ایک ریچھ پر پڑی۔ شنو نے کہا۔ عرفان! گھیر لو اسے۔

ریچھ پکڑ کر کیا کریں گے۔ کوئی چڑیا گھر تھوڑی کھولنا ہے۔

اسی وقت نعیم اختر نے ایک سائڈ میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ دیکھو کتنے سارے ہرن۔

میں نے دیکھا ہرنوں کا ایک غول تھا جو ایک طرف جا رہا تھا۔ ہم نے اپنی جیپ دوڑائی لیکن یہ غول گھنے جنگل میں جا کر کہیں گم ہوگیا۔ اب اندھیرا پوری طرح پھیل چکا تھا۔ اب ہم کسی ایسے ہرن کی تلاش میں تھے جسے ہم اپنی جیپ کی تیز لائٹ کے ذریعہ اندھا کرکے اسے پکڑ لیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمیں دو ہرن گذرتے ہوئے نظر آئے اور ہم نے اپنی جیپ ان کے پیچھے دوڑا دی۔ ایک ہرن ہم سے بچ کر نکل گیا لیکن دوسرے کو بے سدھ کرنے میں ہم کامیاب ہوگئے اور ہم نے تھوڑی بہت جدوجہد کے بعد اسے زندہ پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہم نے ایک نیل گائے کا بھی شکار کرلیا، اس کے بعد جب رات نو بجے تک ہمیں کوئی کامیابی نہیں ملی تو ہم واپس ہوگئے اور ہم نے یہ پروگرام سیٹ کرلیا کہ اگلے دن ہم شیر کا شکار کرنے کے لئے دن میں آئیں گے۔ ہم بارہ بجے کے بعد اپنی قیام گاہ پر پہنچے۔ وہاں جا کر ہمیں یہ معلوم ہوا کہ انجمن کی طبیعت پھر خراب ہوگئی تھی اور اس پر دورہ پھر پڑ گیا تھا۔ وہ کافی دیر تک اس کیفیت میں رہی لیکن پھر سوگئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی بات سننے کو نہیں ملی۔ سب لوگ کھانے پر ہمارا انتظار کررہے تھے، ہمارے فریش ہونے تک دسترخوان بچھ گیا تھا اور ہم سب کھانا کھانے میں مشغول ہوگئے۔ ابھی ہم کھانا کھا رہے تھے کہ دو کالے رنگ کی بلیاں ایک دوسرے کا پیچھا کرتے وقت اس کمرے میں چلی گئیں جس میں انجمن سو رہی تھی۔ ان کو کمرے میں جاتے ہوئے دیکھ کر نجمہ بولی ارے وہاں انجمن سو رہی ہے۔ اگر اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ ڈر جائے گی۔ یہ سن کر شہزاد بیگ تیزی کے ساتھ کمرے میں گئے لیکن اگلے لمحے انہوں نے مجھے آواز دی۔ عرفان! جلدی آؤ۔۔ میں ان کی آواز سن کر کمرے میں گیا تو میں نے دیکھا انجمن اپنے بستر پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے بالوں سے خون ٹپک رہا تھا۔

اس کے بعد کھانا چھوڑ کر سبھی کمرے میں آگئے۔ نجمہ خان نے کہا۔ انجمن کا سر دیکھ کر کوئی چوٹ لگی ہے کیا۔ شہزاد بیگ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تو ان کا ہاتھ بھی خون سے بھر گیا لیکن انہوں نے بتایا کہ سر میں خون ہے لیکن چوٹ محسوس نہیں ہورہی۔ انجمن اس وقت بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھی۔ آنکھیں اس کی پھٹی ہوئی تھیں، زبان بالکل بند تھی، آنکھوں سے آنسو جاری تھے، ایسا لگ رہا تھا کہ شاید دل کا دورہ تکلیف محسوس کررہی ہے۔ اس وقت ہم نے اس کو لٹانے کی کوشش کی لیکن اس کا بدن اینٹھا ہوا تھا اور وہ لیٹنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ میں نے نجمہ سے کہا: بھابی جان تم جا کے کھانے کے برتن سمیٹو میں اسے دیکھتا ہوں۔ نجمہ کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ دونوں بلیاں کہاں گئیں جو کمرے میں ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہوئے داخل ہوئی تھیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ذرا ادھر ادھر نظر ڈالو وہ کالی بلیاں کہاں گئیں۔ عبدالباسط نے کہا۔ کمال ہے وہ تو کہیں نظر نہیں آرہی ہیں، وہ تو اسی کمرے میں داخل ہوئی تھیں یہاں سے نکلنے کا تو کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں ہے۔

پھر وہ کہاں گئیں؟ شنو نے حیرت کا اظہار کیا۔

ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ اچانک نجمہ خان کے چیخنے کی آواز آئی۔ شہزاد خان اور نعیم اختر کمرے سے بھاگتے ہوئے باہر کمرے میں گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے آواز دی۔ میں جب کمرے میں پہنچا تو دیکھا نجمہ خان بے ہوش پڑی ہیں، میں نے شنو سے کہا یار نجمہ کو ہوا کیا؟

شاید انہیں کچھ نظر آیا ہے۔ سلمان خان نے کہا۔ لیکن یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بولا۔

اس طرف سے مجھے کچھ آہٹ محسوس ہورہی ہے۔ عبدالباسط

کس طرف؟ میں نے پوچھا
اس طرف دیکھئے۔ عبدالباسط نے چمگادڑوں کے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔
چلو ٹارچ اٹھاؤ میں نے کہا: اسی وقت اس کمرے کے اندر جا کر دیکھ لیتے ہیں ورنہ رات بھر وہم رہے گا۔
میں شمیم، سلمان اور شنو چمگادڑوں والے کمرے کی طرف چل دیئے۔ میں اس بات کا فیصلہ کر چکا تھا کہ میں ایک دم کمرے میں گھس جاؤں گا کیوں کہ مجھے یقین تھا کہ وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں کو صرف وہم ہو رہا ہے، ان کے دل و دماغ میں جن اور بھوت گھسے ہوئے ہیں۔ اس وقت ایک زہریلی قسم کی آواز فضا میں بلند ہوئی۔ رک جاؤ۔ پچھتاؤ گے۔
اس جنگل...... اور اس بنگلے میں جہاں دور دور تک کوئی انسان نہیں بستا تھا۔ وہاں کسی انسان کی آواز اور وہ بھی دہشت ناک قسم کی، میرے لئے یہ بات قابل حیرت تھی لیکن میں نے ایک لمحے کے لئے اپنے قدم روکے اور اس کے بعد میں اس کمرے میں داخل ہو گیا۔
جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا میرے پیچھے پیچھے شمیم اور شنو بھی کمرے میں داخل ہو گئے۔ لیکن اسی وقت ایک تھپڑ کی آواز آئی اور فوراً شنو کے منہ سے نکلا: مر گیا باپ رے۔
میں نے شنو کی طرف دیکھا۔ کیا ہوا؟
میرے کسی نے رہپٹ مارا ہے۔
سچ مچ؟
کیا تم نے آواز نہیں سنی۔ شنو نے کہا۔ میرا تو سر بھی چکرا گیا۔ رہپٹ تھا یا بم کا گولا۔ میں اس وقت ٹارچ کی مدد سے شنو کی طرف دیکھ رہا تھا کہ شمیم بولا۔ میرا کوئی دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔
یار تم لوگوں کو کیا ہو گیا۔ میں چیخا: تم سب کے سب بہت وہمی ہو۔
کمرے میں تو ہمیں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا، ہم کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اسی وقت میرے ہاتھ میں ٹارچ چھوٹ گئی اور میں جیسے ہی ٹارچ اٹھانے کے لئے جھکا تو مجھے کسی نے زور سے دھکا دیا اور میں زمین پر گر گیا۔
عرفان۔ خود کو سنبھالو شنو اور شمیم نے میرا ہاتھ پکڑ کر سہارا دیا۔
اس وقت؟؟ میں پھر ایک آواز گونجی۔ چلے جاؤ، پچھتاؤ گے۔

یار کون بولتا ہے یہ؟ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہا۔
ابھی ہم چمگادڑوں والے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے کہ شہزاد بیگ کی آواز آئی۔ کیا ہوا؟ میں نے ہال کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے کہا۔
دیکھو فرش کی طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا پورے فرش پر تازہ تازہ خون بہہ رہا تھا جیسے ایک ساتھ کئی جانور ذبح کر دئے گئے ہوں۔
ہم اس بہکتے ہوئے تازہ یہ تازہ خون پر غور ہی کر رہے تھے کہ ایک آواز پھر گونجی۔ جان کا بدلہ جان اور خون کا بدلہ خون۔
یہ آواز میں نے بھی سنی تھی۔ میں اس آواز کو اپنے ساتھیوں کا وہم قرار نہیں دے سکتا تھا۔
اس بھیانک آواز کو سننے کے بعد میرا سر چکرا گیا اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دماغ گھوم رہا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا۔ شاید میرے چہرے پر کچھ ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں۔ کئی ساتھیوں کی زبان سے نکلا۔ عرفان بھائی کیا ہوا؟
کچھ نہیں ہوا۔" میں نے جھلا کر کہا۔" شاید ہم سب لوگ وہم کا شکار ہو گئے ہیں۔ اگر چہ خوفناک آواز میرے کانوں میں پڑی تھی لیکن اپنا بھرم باقی رکھنے کے لئے مجھے یہ کہنا پڑا کہ یہ ضرور وہم ہے۔
عرفان بھائی! آخری یہ تازہ تازہ خون کس چیز کا ہے۔؟" شمیم سلمان نے پوچھا۔"
ارے ہوگا کسی چیز کا۔" میرے لہجے میں بیزاری تھی۔" آؤ سب کمرے سے باہر آؤ۔
ہم سب ہال کمرے سے باہر آ گئے۔ خون کو دیکھ کر اور انجانی خوفناک سی آوازیں سن کر بھی سراسیمہ تھے اور سب کی صورتوں پر تشویش کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے بھی اوسان خطا تھے۔ میرا ذہن بھی سوچ و فکر کی پگڈنڈیوں پر کسی نابالغ بچے کی طرح دوڑ رہا تھا۔ سمجھ مفلوج سی ہو کر رہ گئی تھی لیکن چونکہ میں ان باتوں کا قائل نہیں تھا اور میں اپنا بھرم بھی قائم رکھنا چاہتا تھا اس لئے میں نے اپنے سب ساتھیوں سے یہی کہا کہ یہ باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں اگر ہم ان میں الجھ کر رہ گئے تو ہمارا مقصد فوت ہو جائے گا اور شکار کرنے کے بجائے ہم خود شکار ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان باتوں سے قطع نظر ہمیں شیر کے شکار کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور ان چیزوں پر جو ناگہانی طور پر

ہمارے سامنے آ رہی ہیں ان پر دھیان نہیں دینا چاہئے۔ یہ جن بھوت سب بچوں کو بہلانے کی چیزیں ہوتی ہیں۔
لیکن یہ خون؟ وہ رمپٹ؟ یہ بھیانک سی آوازیں؟ شتو بولتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا۔
دیکھو شتو صاحب۔ آواز تو میرے کانوں میں بھی آئی ہے۔ "میں نے کہا۔" لیکن میں نے اس آواز کا کوئی مفہوم متعین نہیں کیا۔
ارے بھئی اگر آوازیں ہمارے کانوں میں آتی بھی ہیں اور اگر زمین پر خون کی ندیاں بھی بہتی ہیں تو ہمارا کیا گھس رہا ہے۔ یہ سب چیزیں ایک طرح کا طلسماتی کھلونا ہیں۔ ان چیزوں سے بھی لطف لو اور اسے اپنی تفریحات کا ایک حصہ سمجھو۔ لیکن ان چیزوں کی وجہ سے ہم اپنی بہادری کا گلا گھونٹ دیں اور بچوں کی طرح ڈر جائیں تو میں آپ لوگوں کو اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اور اگر یہاں سچ مچ کا جن ہے تو سنو۔ میں اپنے باپ سے پیدا نہیں اگر میں نے اس کے گولی نہ ماردی ہو، میں اس کا بھی شکار کرلوں گا اور اس کی پختہ قبر بنا کر یہاں سے جاؤں گا۔ اگر اس جنگل میں بھوت نام کی کوئی چیز ہے تو ہم ایک بھوت بھی پکڑیں گے۔ اسے بھی ہم اپنا غلام بنائیں گے۔ میں جذبات میں بہہ رہا تھا اور میرے سب ساتھی مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے مجھے پاگل سمجھ رہے ہوں۔ ابھی میری بات بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ قریب میں کوئی دھماکہ ہوا جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اور مجھے ایسا لگا جیسے فضاؤں میں بدبو بکھر رہی ہو۔ عجیب طرح کی چکوینڈ۔ ایک عجیب طرح کا تعفن پھیل گیا۔ یہ بدبو کل والی بدبو سے مختلف تھی۔ اور یہ بدبو کل والی بدبو سے بھی زیادہ اذیت ناک تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کے دماغ پھٹنے لگے۔ ابھی ہم صحن ہی میں موجود تھے کہ نجمہ کی چیخ سنائی دی۔ ہم لوگ بے تحاشہ اندر کمرے کی طرف بھاگے۔ ہم نے دیکھا کہ نجمہ ہق دق تھی اور سامنے انجمن بیٹھی تھی اس کے بال کھڑے تھے، اس کا جسم کانپ رہا تھا اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ بے ربط جملے اس کی زبان سے نکل رہے تھے۔
یہ کیا بول رہی ہے۔؟ عبدالباسط نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔
غور کرو۔ میں نے کہا، شاید کچھ تو سمجھ میں آئے۔ میرے پلے تو کچھ نہیں پڑ رہا ہے۔
شمیم سلمان نے انجمن کے قریب جا کر کہا۔ انجمن تمہیں کیا ہو رہا ہے کیا تمہیں ڈر لگ رہا ہے، کیا تمہیں کچھ دکھائی دیا ہے۔؟ تم کچھ تو بتاؤ۔ بالکل مت ڈرو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور ہم سب بہت نڈر ہیں۔ تو تم کیوں کانپ رہی ہو شمیم سلمان انجمن کے بالکل قریب بیٹھ کر یہ پوچھ تاچھ کر رہا تھا کہ ایک دم انجمن ہنس پڑی اس کی ہنسی انتہائی خوفناک تھی۔ اس نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگاتے ہوئے مردانہ آواز میں کہا۔
میں تم سب کو ماردوں گا، میں اپنے بیٹے کا بدلہ لوں گا۔ تم سب مرو گے، تم قاتل ہو، تم سب وحشی ہو۔
یہ تم کیا بول رہی ہو۔ "شہزاد بیگ بھی سٹپٹا رہے تھے۔" انجمن تمہیں کیا ہو گیا۔ یہ تم اوٹ پٹانگ کیا بک رہی ہو، ہم نے کس کا قتل کیا ہے، ہم وحشی کیوں ہیں، تم جانتی ہو ہم سب تو شریف لوگ ہیں۔
ذلیل انسان۔ ہماری بات کو تو اوٹ پٹانگ کہہ رہا ہے۔ ہم سب سے پہلے تجھے ہی ماریں گے، پھر ترے دوست عرفان کو ماریں گے۔
شہزاد بیگ کو بڑی حیرت ہوئی اور میں بھی تعجب کے سمندر میں غوطے لگا رہا تھا دراصل انجمن شہزاد بیگ کا بہت احترام کرتی تھی اور نہایت ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کرتی تھی۔ ویسے بھی وہ ایک سلیقہ مند لڑکی تھی، شائستگی اس کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اس کا انداز گفتگو بہت دلنشین ہوتا تھا جب وہ بات کرتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کے ہونٹوں سے پھول جھڑ رہے ہوں۔ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی خوشبو ماحول کو معطر کر دیا کرتی تھی۔ وہ دولتِ متانت سے بھی بہرہ ور تھی اس کی سنجیدگی سے بھی سب متاثر ہوتے تھے وہ صرف شہزاد بیگ کا ہی نہیں ہم سب کا احترام کرتی تھی اور اس کے رہن سہن اور بات چیت کے انداز پر رشک آتا تھا اور اندازہ ہوتا تھا کہ اس کے ماں باپ نے اس کی تربیت پر خاص دھیان دیا ہے۔ مجھے حیرت تھی کہ اس وقت وہ جس زبان میں بات کر رہی تھی یہ زبان تو گئے گزرے لوگوں کی زبان ہوتی ہے۔ پھر وہ اس طرح بول رہی تھی جیسے وہ لڑکی نہیں بلکہ کوئی مرد ہو اس کا لب ولہجہ بھی مردانہ تھا۔ ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پائے تھے کہ وہ پھر بھڑک اٹھی اور کہنے لگی۔
تم میں سے ایک بھی نہیں بچے گا .... میں تم سب کو ختم کر دوں گا۔ ہمارے قبیلے میں ایک قتل کے بدلے میں دس قتل کئے جاتے ہیں...... یہ حویلی ہماری ہے.........اور ہمیشہ ہماری رہے گی۔
لیکن یہ حویلی تو نواب صاحب کی تھی ....شمیم سلمان نے

کہا۔

اس شخص نے زور زبردستی سے ہماری رہائش کو مسمار کر کے یہ حویلی تعمیر کی تھی۔ہم نے اس کو مزا چکھا دیا تھا۔ہم نے اس کی نسل تک مٹادی.........ہم نے اس کے خاندان کو تباہ کر دیا۔

وہ ایکسیڈنٹ۔؟ میں کہا۔

ہاں وہ ایکسیڈنٹ اس نواب زادے کا ہم نے ہی کر دیا تھا۔اس نے بھی ہمارے قبیلے کی ایک عورت کا قتل کیا تھا ہم نے اپنا بدلہ لینے کے لئے اس کے خاندان کو ختم کر دیا تھا اور جب ہی سے اس حویلی پر ہمارا راج ہے لیکن ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔؟ عبدالباسط بولے۔ہم اس حویلی میں مہمان ہیں۔

تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان کا خون کیا ہے۔تم مہمان نہیں تم حیوان ہو۔تم نے اس حویلی میں آتے ہی وہی حرکت کی جو انسان کرتے ہیں۔تم نے ہمارے قبیلے کے ایک نوجوان پر گولی چلائی۔ اور ہم اس کا بدلہ لیں گے تم سب کو ختم کریں گے اور اس لڑکی کو ہم لے جائیں گے اسکو ہم اپنا غلام بنائینگے۔غلام۔غلام۔غلام۔

اس طرح کی کچھ الٹی سیدھی باتیں کر کے انجمن بے ہوش ہوگئی۔ نجمہ خان بے تحاشہ رو رہی تھیں۔شہزاد بیگ بھی فکر مند نظر آرہے تھے اور بھی ساتھی بے حد افسردہ ہو چکے تھے۔ میں اور عبدالحمید بھی اس ماحول سے بہت متاثر تھے اور ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہے۔میں چونکہ جنات وغیرہ کا قائل ہی نہیں تھا اس لئے میرے لئے یہ باتیں بالکل عجیب سی تھیں اور میں ان باتوں کی تاویل کرنے پر مجبور تھا۔ میں نے اپنے سب ساتھیوں کو افسردہ دیکھ کر کہا۔دیکھو دوستو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم سب مرد ہیں اور ہم سب بہادر بھی ہیں۔ہم میں بزدل شاید کوئی بھی نہیں ہے۔انجمن جو کچھ بول رہی تھی یہ کوئی بحران بھی ہوسکتا ہے۔کیوں عبدالحمید صاحب۔میں نے عبدالحمید کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہاں اکثر ایسا ہوتا ہے، عبدالحمید نے میری تائید میں زبان کھولی کہ شدید بخار کی وجہ سے مریض کا دماغ کام نہیں کرتا اور وہ اول فول بکتا ہے۔انجمن کی طبیعت کل سے ہی خراب ہے اسے بخار بھی ہے اور سر میں شدید درد بھی ہوسکتا ہے کہ بخار کی گرمی اس کے دماغ کی طرف چڑھ گئی ہو اور اسی لئے وہ یہ سب باتیں بولنے پر مجبور ہو دیکھ لینا جب اسے ہوش آئے گا وہ ان باتوں سے اپنی لاعلمی ظاہر کرے گی کیونکہ اسے بھی خبر نہیں ہوگی کہ وہ کیا بول رہی ہے۔

لیکن قتل۔پھر اس قتل کا بدلہ پھر ایک کے بدلے میں دس قتل کرنے کا مطلب..............شمیم نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔

اور کیا ایسا تو نہیں ہے۔"عبدالباسط" نے کہا کہ وہ جو سانپ ہم نے مارا ہے وہ از قبیلہ جنات ہو......پھر تو بات صاف ہوگئی۔ "عبدالحمید بولے" انجمن کے دماغ میں یہ سب باتیں موجود تھیں۔ اور ہم نے جو سانپ مارا تھا وہ بات بھی اسے معلوم تھی اور جن اور بھوت کی باتیں دودن سے ہمارے درمیان ہو رہی تھیں۔ بخار کی شدت کی وجہ سے یہ سب باتیں ایک خاص انداز میں اس کی زبان پر رینگنے لگیں۔ اور ایسا عام طور پر ہوتا ہے کہ جو باتیں کسی مریض کے دماغ میں موجود ہوں وہ بحران کی کیفیت میں ان ہی باتوں کی جگالی کرنے لگتا ہے۔ ایک بار کا نہیں ہزار بار کا تجربہ ہے۔ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ باتیں بس بحرانی کیفیت کا نتیجہ ہیں۔

میرا ذہن تو اب بالکل صاف ہوگیا۔"میں نے اپنا سینہ پھلا کر کہا۔"انجمن نے جو کچھ سنا وہ سب کچھ وہ ہی بول رہی تھی اور دماغ اس کا شدت بخار کی وجہ سے چونکہ کام نہیں کر رہا تھا اس لئے اول فول کی صورت میں وہ باتیں اس کی زبان پر آرہی تھیں۔اور اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔کیونکہ بخار کی زیادتی کی وجہ سے اس لئے ہوش وحواس قابو میں نہیں تھے۔بس اب سب لوگ اپنا ذہن صاف کر لو اور سو جاؤ۔کل شیر کا شکار کریں گے اور اگر کامیاب ہوگئے تو پھر جلدی ہی وہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ اس بنگلے نے میرا موڈ خراب کر دیا ہے۔

ایک ایک کر کے سب کے خراٹے کمرے میں گونجنے لگے اور بالآخر میں بھی سو گیا۔صبح کو اٹھے تو سب نارمل تھے، نجمہ بھی بالکل ٹھیک تھیں اور انجمن بھی ہشاش بشاش نظر آرہی تھی۔ دوران ناشتہ میں نے انجمن سے پوچھا۔

انجمن ! رات تم کیا بول رہی تھیں۔؟ اس نے لاعلمی کا اظہار کیا اس نے کہا اسے یاد نہیں کہ وہ کیا بول رہی تھی۔ہم نے ایک ایک بات اسے یاد دلانے کی کوشش کی ہم نے کہا تم کہہ رہی تھیں کہ خون کا بدلہ خون ہے۔اور تم ایک کے بدلے دس آدمیوں کا قتل کرو گی۔یہ سن کر وہ ہنسنے لگی اور اس نے کہا کہ اسے کچھ یاد نہیں اور وہ اس طرح کی باتیں

کیوں کرے گی۔ میں نے انجمن کی بات سن کر اپنے سبھی ساتھیوں سے کہا لو دیکھ لو انجمن کو کچھ بھی خبر نہیں۔ دراصل یہ بخار کی شدت کی وجہ سے وہی باتیں بڑبڑا رہی تھی جو اس نے شہزاد بیگ کی زبانی سنی تھیں اور جو باتیں یہ ہماری زبان سے دو دن سے سن رہی تھی۔

سبھی ساتھیوں نے اس بات کا یقین کر لیا کہ انجمن نے جو کچھ کہا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ باتیں بس ایک بحرانی کیفیت کا نتیجہ تھیں۔ لیکن میں محسوس کر رہا تھا کہ نعیم اختر اور گلزار قریشی مطمئن نہیں تھے ان کی آنکھوں سے اب بھی بے یقینی کا اظہار ہو رہا تھا وہ شاید اب بھی یہ سمجھ رہے تھے کہ انجمن جو کچھ بول رہی تھی وہ سب ایک جناتی کارروائی تھی اور کوئی جن انجمن کے بدن میں گھس کر ہم سے باتیں کر رہا تھا۔ لیکن میں نے اپنے ان دو ساتھیوں کی بے یقینی پر کوئی بحث نہیں کی اور شکار کی تیاریاں شروع کر دیں۔ شکار کے لئے ہم پانچ لوگ گئے۔ میں عبدالحمید، عبدالباسط اور شنو اور شمیم سلمان۔ باقی سب لوگ بنگلے ہی میں رہے۔

ہم نے ہرن کو ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا اور ہم لوگ اسی درخت پر چڑھ گئے۔ ہمیں یقین تھا کہ شیر اس ہرن کو دیکھ کر قریب آئے گا پھر ہم اس پر جال پھینکیں گے اور اس کو زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ کافی دیر تک ہم درخت پر چڑھے رہے اور ہم نے شیر کے چنگھاڑنے کی آوازیں بھی نکالیں تا کہ شیر ہماری آواز سن کر ہماری طرف آئے لیکن شیر نہیں آیا۔ البتہ ایک کالا ہرن ہمیں دکھائی دیا۔ ہرن کو دیکھ کر ہمارے منہ میں پانی آ گیا اور میں نے کہا کہ عبدالباسط اور شنو میرے ساتھ چلو اس ہرن کا شکار کریں گے۔ عبدالحمید اور شمیم سلمان آپ دونوں اسی درخت پر رہو اور شیر کا انتظار کرو۔ ہم تینوں جیپ گاڑی میں سوار ہو گئے اور ہم نے اپنی بندوقیں تان لیں۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی وہ کالا ہرن بھاگنے لگا۔ ہم نے بہت تیز رفتاری سے اس کا پیچھا کیا۔ دور تک ریتیلا میدان تھا، کچھ درخت اِدھر اُدھر موجود تھے لیکن اس طرح کی جھاڑیاں نہیں تھیں کہ ہرن کو چھپنے کا موقع مل جاتا وہ بے تحاشہ بھاگتا رہا اور ہم اس کا پیچھا کرتے رہے۔ ہمارے اور اس کے درمیان سو گز سے زیادہ کا فاصلہ تھا اس لئے ہم نے گولی نہیں چلائی۔ ہماری گاڑی سو کلو فی گھنٹہ کی رفتار سے بھاگ رہی تھی لیکن ہمارے اور ہرن کے درمیان کا فاصلہ کم نہیں ہو رہا تھا۔ ہم اس کا پیچھا کرتے کرتے اس درخت سے جہاں سے ہم نے ہرن کا پیچھا شروع کیا تھا، پچاس کلو میٹر سے بھی آگے آ گئے تھے۔ لیکن ہم ہرن پر حملہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ہم نے گاڑی روک دی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا واپس چلیں۔ یہ ہرن بہت تجربہ کار ہے اور بہت تیز بھاگ رہا ہے اس کا شکار کرنا ممکن نہیں ہے۔

عرفان بھائی، وہ دیکھئے۔ شنو نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

میں نے ہرن کی طرف دیکھا وہ بھی کھڑا تھا اور اس کا رخ ہماری طرف تھا۔ اس کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا کیونکہ دوران شکار بھی یہ تجربہ نہیں ہوا کہ کوئی ہرن یا کوئی جنگلی جانور شکاری کے رک جانے پر خود بھی رک گیا ہو اور شکاری کی طرف اطمینان سے دیکھ رہا ہو۔ جانور تو ہر حال میں بھاگتا ہی رہتا ہے وہ اپنی جان بچانے کے لئے جب تک کسی چیز کے پیچھے چھپ نہیں جاتا وہ اپنی بھاگ دوڑ ختم نہیں کرتا۔ ابھی ہم تینوں کالے ہرن کی اس حرکت پر غور ہی کر رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے۔

عبدالباسط نے کہا۔ عرفان صاحب یہ تو خود ہمارے پاس آ رہا ہے یہ ہرن تو ہمیں مسخرہ لگتا ہے کیا اسے اپنی جان پیاری نہیں ہے۔

اگر جان پیاری نہ ہوئی تو یہ بے تحاشہ بھاگتا کیوں۔ ’’شنو بولا‘‘

تو پھر اب یہ ہماری طرف کیوں آ رہا ہے۔ ’’عبدالباسط نے کہا‘‘ کیا یہ ہم سے ٹھٹھولیاں کر رہا ہے۔

چلو اب کی بار اڑا ہی دیں۔

ہم نے گاڑی پھر اسٹارٹ کر دی۔ جیپ گاڑی اسٹارٹ ہوتے ہی اس نے پھر جست لگائی اور بے تحاشہ بھاگنا شروع کیا۔ ہم بھی اس کا پیچھا کرتے رہے لیکن اس بار بھی ہم نے یہ غور کیا کہ جیپ گاڑی ایک سو پچاس میٹر فی گھنٹہ کے حساب سے بھاگتی رہی لیکن اس کے اور ہمارے درمیان کا فاصلہ کم ہو کے نہیں دیا۔ اور اس بار ہم نے یہ بھی دیکھا کہ کئی بار وہ اس طرح اُڑ کر ہم سے آگے گیا جیسے اس کے پر لگے ہوئے ہوں۔

اس کا پیچھا کرتے کرتے ہم سو کلو میٹر کے فاصلے پر پہنچ گئے لیکن ہمیں اس کو پکڑنے یا مارنے میں کامیابی نہیں ملی۔ اب ہم نے اپنی گاڑی واپس موڑ لی اس کا پیچھا کرتے کرتے ہمیں دو گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے اب مصلحت اسی میں تھی کہ ہم اس درخت کی طرف واپس چلیں جہاں ہم شیر کا انتظار کر رہے تھے ہم تینوں اس ہرن کی حرکت

پر تبصرے کر رہے تھے اور ہم تینوں ہی کو یہ حیرت تھی اس ہرن نے باقاعدہ ہمارے ساتھ مذاق کیا ہے اور ہمیں دوڑا کر ہمارا بے وقوف بنایا ہے۔ اس دوران ہمیں اکا دکا اور بھی جانور نظر آئے لیکن ہمیں تو بس اس ہرن ہی کو پکڑنا تھا اس لئے ہم نے دوسرے جانوروں کی طرف دھیان ہی نہیں دیا۔ آدھے گھنٹے تک چلنے کے بعد شنو نے مجھ سے کہا۔

عرفان صاحب۔ حیرت۔!

حیرت کیا۔؟

ذرا ہٹ کر تو دیکھو۔ تم بھی حیرت میں پڑ جاؤ گے۔

میں نے اور عبدالباسط نے پلٹ کر دیکھا۔ تو واقعی میری حیرت کی انتہا نہیں رہی وہ کالا ہرن ہمارے پیچھے پیچھے واپس آ رہا تھا۔ جس طرح کوئی پالتو جانور اپنے مالک کی گاڑی کے پیچھے گردن جھکائے چلتا ہے۔ اسے اس طرح آتا دیکھ شنو نے کہا۔

ارے یہ سب کیا ہے، ہم کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ ہرن ہے...... یا کوئی بھوت۔؟" میں نے چسکی لی۔"

نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے۔" شنو گھبرا کر بولا۔" لیکن یہ ہرن ایسا کیوں کر رہا ہے کیا اس کی موت اس کو مجبور کر رہی ہے۔

اگر اس کی موت ہوئی تو یہ بھاگنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا تو اب کیا کرنا ہے۔" عبدالباسط نے کہا۔" کیا پھر اس کا پیچھا کریں۔

میں نے گاڑی روک دی اور میں غور کرنے لگا کہ ہمیں اب کیا کرنا چاہئے۔ اس ہرن کو نظر انداز کر دیں یا اس کا پیچھا کر کے اس کو مزا چکھائیں۔

ہم نے گاڑی روک دی تو وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ اس وقت عبدالباسط نے ایک عقل کی بات کہی اس نے کہا کہ واپس چلتے رہو تا کہ ہم اس درخت کے قریب پہنچ جائیں جہاں سے ہم چلے تھے اگر یہ ہرن اسی طرح ہمارے پیچھے آتا ہے تو پھر اس درخت کے قریب پہنچ کر دوبارہ اس کا پیچھا کریں گے اگر اب ہم نے اس کا پیچھا کیا تو ہم بہت دور نکل جائیں گے اور ایسے میں رات ہو جائیگی۔

رائٹ۔ میں نے تائید کی۔ ابھی اس ہرن کی طرف مت دیکھو۔ ابھی ہم اس درخت کی طرف چلتے ہیں جہاں عبدالحمید اور شمیم سلمان ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔ اور کیا بعید ہے انہوں نے کوئی شیر پھنسا لیا ہو۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ہماری گاڑی دوڑتی رہی اور وہ ہرن بھی ہماری گاڑی کے پیچھے پیچھے دوڑتا رہا۔ یہ بات ہم تینوں کے نزدیک بہت حیرتناک تھی سیکڑوں بار ہم شکار کو گئے لیکن اس طرح کا ایک واقعہ بھی ہمیں پیش نہیں آیا۔ ہم سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے کہ یہ سب کیا ہے۔ کافی فاصلہ طے ہو گیا تھا اب تھوڑی دور چل کر ہم اپنی منزل کے قریب پہنچنے والے تھے۔

عرفان میاں! شنو نے کہا۔ اگر اس ہرن کا پیچھا کرنا ہے تو گاڑی کو گھما دو ورنہ پھر اس کو چھوڑ دو اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچو۔

اسی وقت عبدالباسط بولا۔ لیکن ہرن ہے کہاں۔؟!

ہیں۔ میں نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا تو ایک بار پھر مجھے حیرت کے سمندر میں غوطے لگانے پڑے۔ اب ہرن موجود نہیں تھا۔ دور دور تک اس کا کہیں پتہ نہیں تھا۔

یہ گیا کدھر۔؟ شنو نے کہا۔ اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔

چلو آج کی رات کے لئے یہ ہمیں ایک اور موضوع ملا۔ آج رات کو اسی پر بحث ہو گی کہ یہ ہرن کیا تھا۔؟

آپ لوگ تو اسے بھوت سمجھ رہے ہوں گے۔ کیوں دوستو۔؟

اس کمبخت کے بھوت ہونے میں کیا شک ہے۔؟ عبدالباسط اس طرح دانت چبا رہے تھے جیسے وہ یہ سمجھ رہے ہوں کہ ہرن نے خاص طور پر ان کا بیوقوف بنایا ہے۔

شنو نے کہا عرفان صاحب میں نے تو کالا ہرن آج زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔

میں نے کالے ہرن بہت دیکھے ہیں۔" میں بولا۔" تم بھول رہے ہو ایک بار متھرا کے جنگلوں میں ہم نے کالے ہرن کا شکار نہیں کیا تھا۔ پرکے سے پرکے سال، جب ہم نے ایک چیتا بھی مارا تھا۔

ہاں یاد آیا۔" عبدالباسط نے کہا۔" جس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ بہت بڑا ہرن تھا نیل گائے کے برابر۔

جی ہاں اور اس کا گوشت بھی بہت لذیذ تھا۔ سب دوست اپنی انگلیاں چاٹتے رہ گئے تھے۔

اس طرح کی باتیں ہوتی رہیں اور ہماری گاڑی ریت پر دوڑتی رہی۔ جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے ہمیں دور سے ہی یہ نظر آیا کہ ہمارے دونوں ساتھی عبدالحمید اور شمیم سلمان زمین کے نیچے کھڑے تھے اور ہرن موجود نہیں تھا۔ وہ ہرن جس کو ہم نے شیر کے شکار کے لئے درخت کی جڑ میں باندھ رکھا تھا۔

ہم نے انکے قریب جا کر پوچھا۔تم لوگ درخت سے نیچے کب اترے؟

ڈاکٹر عبدالحمید نے جواب دیا۔تقریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔

اور وہ ہمارا ہرن کہاں گیا جسے ہم نے اس درخت کے نیچے باندھا تھا۔"شنو نے سوال کیا۔"

وہ تو نہ جانے کہاں غائب ہو گیا۔ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

غائب ہو گیا۔میں نے حیرت کا اظہار کیا۔

ہاں یار آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہو گیا لیکن ہم دونوں پر گزری کیا یہ تو پوچھو؟

کیا ہوا تم دونوں کو۔تم تو بھلے چنگے دکھائی دے رہے ہو۔

یار ہوا یہ۔"شمیم سلمان نے بولنا شروع کیا۔" تم لوگوں کے جانے کے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ہمیں بار بار یہ محسوس ہوا کہ درخت ہل رہا ہے، ہچکولے کھا رہا ہے۔

درخت ہل رہا ہے۔میں نے طنزیہ ہنسی لیتے ہوئے کہا۔ارے بھئی ہوا چلی ہوگی تو درخت تھوڑا بہت ہل گیا ہوگا۔لیکن تم سب تو وہمی ہو نا۔کچھ نہ کچھ تو نئی بات نکالو گے۔

نہیں یار۔درخت پوری طاقت سے ہل رہا تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کو ہلا رہا ہے، جیسے کوئی اسکور سے باندھ کر کھینچ رہا ہے۔

پاگل ہو گئے ہو تم۔"میں نے جھلا کر کہا۔"

ڈاکٹر عبدالحمید جو توہمات کے قائل نہیں تھے۔کہنے لگے عرفان صاحب یہ تو مجھے بھی صاف طور سے محسوس ہوا کہ درخت باقاعدہ ہل رہا تھا اور ہمیں یہ لگ رہا تھا کہ ہم زمین پر گر پڑیں گے اس لئے ہم دونوں نیچے اتر گئے۔ہرن ہمارا پہلے ہی غائب ہو گیا تھا اور آپ دیکھئے کہ وہ رسی جوں کے توں بندھی ہوئی ہے۔لیکن ہرن غائب ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے ہی پل بھر میں غائب ہو گیا۔

تعجب کی بات ہے۔"میں نے کہا" اور اس دوران تم لوگوں کو کوئی جانور دکھائی نہیں دیا۔

نہیں۔ایک دو خرگوش اور ایک لومڑی ادھر سے گزری بس۔ ایک بار ایک سانپ جاتا ہوا دکھائی دیا۔اور سانپ بھی بہت بڑا تھا۔موٹا بھی بہت تھا جیسے اژدہا ہو۔اس کے سوا کوئی جانور ادھر سے نہیں گزرا۔

چلو واپس چلتے ہیں دن چھپ گیا ہے۔کل دیکھیں گے، آج کا دن تو بالکل بے کار ہو گیا۔

پھر ہم پانچوں لوگ بنگلے کی طرف روانہ ہو گئے۔یہ دونوں باتیں ہم سب کے لئے باعث حیرت تھی وہ کالا ہرن بھی جس کے پیچھے ہم دوڑ رہے تھے اور یہ ہرن بھی جو درخت کے نیچے سے غائب ہو گیا تھا، درخت کا ہلنا جو بھی کچھ ہو اسکی یہی تاویل کرتا رہا کہ ہوا کے زور سے وہ ہل رہا ہوگا اگرچہ ڈاکٹر عبدالحمید یہی کہتے رہے کہ درخت جس طرح ہل رہا تھا اس طرح کوئی درخت ہوا سے نہیں ہلتا۔ہوا سے شاخیں اور ٹہنیاں ہلتی ہیں۔درخت کی جڑیں نہیں ہلتیں۔ان کا کہنا تھا کہ درخت جڑ سمیت زمین کے قریب آکر پھر دوبارہ کھڑا ہو رہا تھا جو حیرتناک بات تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی درخت کے ساتھ کھینچ تان کر رہا ہو۔

بنگلے میں پہنچ کر ایک اور بات سننے کو ملی۔شہزاد بیگ نے بتایا کہ دن تو خیریت سے گزر گیا لیکن دن چھپتے ہی ایک سیاہ فام آدمی جس کا قد بھی ۸ فٹ سے زیادہ تھا یہاں آیا اور اس نے ہم سے کہا تم لوگ فوراً یہاں سے چلے جاؤ ورنہ اس رات جو کچھ ہوگا اس کے ذمہ دار خود تم ہوں گے۔میں نے اس سے پوچھا تم ہو کون؟اس شخص نے کہا۔یہ بنگلہ جنات کی رہائش گاہ ہے اور میں یہاں کا چوکیدار ہوں۔

اور تم.........کیا تم بھی جن ہو؟

ہاں میں بھی ایک جن ہوں۔آج کی رات ہمارے قبیلے کے جنات کی ایک میٹنگ اسی بنگلے میں ہونی ہے۔تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ، ورنہ تمہارا حشر خراب ہوگا۔کچھ جنات تو سب کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں۔

شہزاد بیگ کی بات سننے کے بعد ایک لمحہ کے لئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زمین ہل رہی ہے۔اور ہم سب ہچکولے کھا رہے ہیں۔میرا اپنا سر بھی چکرانے لگا۔لیکن میں نے فوراً ہی اپنے ہوش وحواس پر قابو پاتے ہوئے اپنے سب ساتھیوں سے کہا کہ سب لوگ ہال کمرے میں جمع ہو جائیں اور کسی طرح کا کوئی ڈر خوف محسوس نہ کریں۔

چند منٹ کے بعد سب ساتھی ہال کمرے میں جمع ہو گئے۔سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔میں نے محسوس کیا کہ سبھی خوف زدہ تھے اور یہ بات میرے لئے باعث فکر تھی۔مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ اگر میرے ساتھی خوف وہراس کے اندھیروں میں ڈوب گئے تو ہمیں اپنا پروگرام کینسل کرنا پڑے گا اور زندہ شیر پکڑنے کی خواہش

پوری نہیں ہوسکے گی۔ میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ دیکھو میرے دوستو! اگر ہم نے خود کو ان توہمات سے نہیں بچایا تو پھر ہم سب دریائے خوف میں قلابازیاں کھانے لگیں گے اور ہمیں اپنا بوریہ بستر سمیٹنا پڑے گا۔

عرفان صاحب!'' عبدالباسط نے زبان کھولی۔'' کیا آپ اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے یہ سب ہمارا وہم ہے۔ اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ بھی ہمارے ساتھ ہو رہا ہے یہ صرف ہمارا وہم یا یہ صرف خیالات کا عکس ہے۔ یعنی جو کچھ ہمارے ذہنوں میں بسا ہوا ہے وہی سب کچھ ہمیں نظر آرہا ہے۔ ہاں میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس زندگی میں انسان کو جو بھی حادثات یا واقعات پیش آئیں ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنا چاہئے اور بھئی آپ سب لوگوں کو میری یہ بات بری لگے گی لیکن میں کہنے سے باز نہیں آؤں گا کہ میں بھوتوں اور جنوں کا قائل نہیں ہوں۔ ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ ہال کمرے میں ایک زہریلے قہقہے کی آواز گونجی۔ اس آواز کو سب نے سنا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی ہال کمرے میں موجود ہے اور میری باتوں کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ ایک منٹ کے لئے تو میں بھی سناٹے میں آگیا لیکن پھر میں نے اپنی ذہنی کیفیت درست کرتے ہوئے کہا۔ آپ لوگ بالکل نہ ڈریں جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔

لیکن عرفان صاحب!'' شہزاد بیگ نے کچھ کہنا چاہا'' لیکن وہ کچھ کہہ نہ سکا۔ میں نے معنی خیز انداز سے شہزاد کو دیکھا۔ وہ بھی مجھے گھور رہا تھا۔ لیکن کچھ بولنے پر قادر نہیں تھا۔ شاید اس نے میرے چہرے پر خوف کے آثار محسوس کر لئے تھے۔ حالانکہ میں اس بات کی کوشش کر رہا تھا کہ میرے چہرے سے کسی طرح کا خوف ظاہر نہ ہو۔ ورنہ میرے سب ساتھی گھبرا جائیں گے اور ہمیں خالی ہاتھ واپس ہونا پڑے گا۔

شہزاد بیگ کے کچھ کہے بغیر میں اس کی بات سمجھ گیا اور میں نے سینہ تان کر کہا کہ یارو۔ چلو جان جائے گی اور یہ بھوت جو ہم پر چھپ کر وار کرینگے سب سے پہلے انہیں میری جان لینی ہوگی اس کے بعد تم لوگوں کا نمبر آئے گا۔ چلو.........

عرفان صاحب۔'' عبدالباسط بولا۔'' آپ کی جان فالتو نہیں ہے۔ جسے ہم یوں ہی گنوا دیں گے، میرے دوست اگر واقعتاً یہاں کچھ ہوسکتا ہے تو پھر کسی کی جان ضائع ہونے سے پہلے ہمیں یہاں سے رفو چکر ہو جانا چاہئے۔

میں نے غصہ سے عبدالباسط کی طرف دیکھا۔ پھر میں بولا۔ بھائیوں اگر تمہیں کسی طرح کا خوف اور ڈر ستا رہا ہے تو تم سب واپس ہو سکتے ہو۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ میں اس ویران بنگلے میں اکیلا ہی رہوں گا اور اکیلے ہی شکار کھیلوں گا۔ میری آواز کسی قدر رندھی ہوئی تھی اور میری آواز سے صاف ظاہر تھا کہ مجھے اپنے ساتھیوں کی بزدلی پر افسوس ہے میری بات سن کر سب کو دکھ ہوا اور سب ساتھیوں نے ایک ساتھ کہا۔ نہیں یار نہیں۔ عرفان صاحب موت آئے گی، آجائے گی لیکن ہم آپ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ ہم اتنی آسانی سے ہتھیار ڈالنے والے لوگ نہیں ہیں۔

ان لوگوں کا یہ جملہ سن کر میں نے ماحول بدلنے کے لئے کہا۔ کچھ چائے وائے کا پروگرام بنالیں۔ اس کے بعد چائے پینے تک دوسرے موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ ابھی کچھ ساتھیوں کے ہاتھ میں چائے کے کپ تھے کہ باہر ایک شور سا سنائی دیا۔ آوازیں کچھ اس طرح کی تھیں، پکڑلو، مارو، مت چھوڑو۔ اس شور کو سن کر ایک بار پھر ہال کمرے میں خوف سا پھیل گیا۔ اس وقت ساتھیوں کے منع کرنے کے باوجود میں ہال کمرے سے نکل کر باہر گیا، تو میں دیکھا کہ آسمان بالکل سرخ نظر آرہا تھا اور عجیب طرح کا سناٹا تھا اور کچھ ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے فضاؤں میں دھواں بکھر رہا ہو۔ کچھ چیخنے کی کچھ بڑبڑانے کی سی آوازیں بھی آرہی تھیں۔ میں واپس ہال کمرے میں آیا اور میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ تم میں سے کوئی بھی دو آدمی میرے ساتھ آجاؤ۔ میں اس بنگلے سے باہر نکل کر کچھ جائزہ لینا چاہتا ہوں۔

میری یہ بات سن کر چند منٹ تک کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ کوئی بھی ساتھی میرے ساتھ چلنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ میں بولا ٹھیک ہے میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا اگر میری موت اسی طرح لکھی ہوئی ہے تو مجھے منظور ہے لیکن میں خوف زدہ ہو کر گھٹ گھٹ کر جینا پسند نہیں کرتا۔ میرے یہ تیور دیکھ کر شہزاد اور عبدالباسط نے کہا۔ ہم آپ کو اکیلا نہیں جانے دیں گے، ہم دونوں بھی آپ کے ساتھ چلیں گے۔ اس کے بعد شہزاد نے ٹارچ لے لی اور ہم تینوں بنگلے سے باہر آگئے بنگلے سے باہر موت کی سی خاموشی تھی۔ البتہ ہوا کسی قدر تیز چل رہی تھی۔ اور ہوا کی سائیں سائیں سے ایک طرح کا خوف اور ڈر محسوس ہو رہا تھا۔ اس وحشت ناک خاموشی کو توڑنے کے لئے میں نے زبان کھولی اور میں نے کہا۔ دیکھو۔ دور دور تک کوئی بھی انسان اور جانور یہاں موجود نہیں

ہے۔ دراصل ہم سب لوگ نفسیاتی دباؤ محسوس کر رہے ہیں اور جس طرح کی باتیں کئی دن سے ہمارے درمیان چل رہی ہیں ان باتوں کی وجہ سے ہم خواہ مخواہ بھی خوف زدہ ہو رہے ہیں اور میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں کہ بھوتوں اور جنوں کی داستانیں زیادہ تر فرضی ہوا کرتی ہیں۔ ان میں ذرہ برابر بھی سچائی نہیں ہوتی۔ میرا جملہ ابھی پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری گردن پکڑلی ہے، پکڑنے والے کی گرفت اتنی مضبوط تھی کہ میری گردن کی رگیں منجمد سی ہو کر رہ گئیں۔ میری آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا لیکن میں ضبط کرتا رہا کیونکہ اگر میں اُف بھی کرتا تو میرا بھرم ختم ہو جاتا۔ میں تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے روڈ پر چلتا رہا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت میرے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوں گی لیکن چونکہ اندھیرا تھا اس لئے عبدالباسط اور شہزاد میرے چہرے کو صاف طور سے نہیں دیکھ پا رہے تھے البتہ میری آواز سے انہوں نے کچھ اندازہ لگا لیا تھا۔ چنانچہ عبدالباسط نے رک کر کہا عرفان، کیا ہوا۔ تمہاری آواز کیسی ہو رہی ہے۔

کیسی ہو رہی ہے۔؟

اور یہ تم گردن کیوں نہیں ہلا پا رہے ہو۔؟

میں ابھی کوئی جواب دینے نہیں پایا تھا کہ شہزاد کی زبان سے نکلا۔ اُف میرے اللہ۔

کیا ہوا۔؟ عبدالباسط اب شہزاد کی طرف متوجہ ہوا، خیریت تو ہے۔؟

شہزاد نے دردبھری آواز میں کہا۔ یار کسی نے گردن پکڑ رکھی ہے۔

پاگل ہو گئے ہیں۔ عبدالباسط نے کہا۔

میں یار پورے ہوش وحواس میں ہوں۔ میں کسی کے مضبوط پنجوں کی گرفت صاف طور سے محسوس کر رہا ہوں۔

عبدالباسط نے شہزاد کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور اسی لمحے ایک زوردار طمانچہ عبدالباسط کے چہرے پر پڑا۔ عبدالباسط پوری طرح گھوم گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا سر چکرا گیا، اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ یارو ہم کسی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔ چند منٹ کے بعد جب ہم خود کو سنبھال چکے تھے اور اب خود کو محفوظ بھی سمجھ رہے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے یہ پروگرام بنایا کہ اب واپس بنگلے کی طرف چلو اور سب مل جل کر کوئی فیصلہ کرو کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت میں نے خود اپنی گردن پر کسی مضبوط پنجے کی گرفت صاف طور سے محسوس کی تھی اور میں اس کو وہم نہیں کہہ سکتا تھا لیکن میں نے پھر بھی اپنے ان دونوں ساتھیوں سے کہا کہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس طرح کی باتیں ویرانوں میں پیش آجاتی ہیں، ہمیں ہمت سے کام کرنا چاہئے اور اس طرح کی حرکتوں سے خوف زدہ ہو کر اپنا فیصلہ نہیں بدلنا چاہئے۔ البتہ یہ ہے کہ راتوں کو اس طرح بنگلے سے باہر آ کر مٹر گشت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں بنگلے میں جا کر ایک ساتھ کچھ مشورہ کرنا چاہئے اور اس طرح کی باتوں سے بچنے کی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ میری بات سن کر شہزاد نے کہا، عرفان صاحب! یہ تو ٹھیک ہے کہ ہمیں اپنی ہمتوں کو پست نہیں کرنا چاہئے اور ہمارے حوصلوں میں کوئی کمی نہیں پیدا ہونی چاہئے لیکن جس طرح کی باتیں ہمارے ساتھ پیش آرہی ہیں وہ نظر انداز کر دینے کے قابل نہیں ہیں، ان پر بھی غور وفکر کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

میں تمہاری بات سے متفق ہوں اور میں ان باتوں کو جو پیش آرہی ہیں صرف وہم قرار دے کر نظر انداز نہیں کروں گا بلکہ آج رات کو ان باتوں پر ہم سب مل کر غور کریں گے اور ان باتوں کا کوئی حل سوچیں گے۔

اسی وقت ہم واپس اپنی رہائش کی طرف چل پڑے لیکن بہت دور سے ہم نے دیکھا کہ ۳ بیل ہماری طرف بڑھ رہے ہیں اور بہت ہی بدمستی کے ساتھ وہ چل رہے تھے اور بہت تیزی کے ساتھ ہماری طرف آرہے تھے۔

اللہ خیر کرے۔ عبدالباسط کے منہ سے نکلا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ ہمیں سڑک سے کھیت میں اُتر جانا چاہئے۔ کیونکہ ہم اگر سڑک پر بھاگیں گے بھی تب بھی ان بیلوں سے تیز نہیں بھاگ سکیں گے۔

میں نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا اور میں نے کہا کہ ابھی یہ بیل ہم سے کافی دور ہیں ہم اپنی رہائش کے برخلاف دوڑ لگا لیں اور آگے جا کر کہیں چھپ جائیں گے جب یہ تینوں بیل نکل جائیں گے تب ہم دوبارہ سڑک پر آجائیں گے اور اپنی رہائش گاہ کی طرف چل دیں گے۔

میرے اس مشورے کے بعد ہم تینوں نے بے تحاشہ بھاگنا شروع کیا، کافی دیر تک بھاگنے کے بعد اندازاً جب ہم نے دو تین کلومیٹر کا راستہ طے کر لیا تو ہم رک گئے اور ہم نے پلٹ کر دیکھا۔ ہماری

حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا کہ وہ بیل بدستور ہمارا پیچھا کررہے تھے اوراب وہ پہلے کے مقابلہ میں ہم سے کافی قریب تھے۔

یہ ایک نئی مصیبت سامنے آگئی۔ "شہزاد بولا"

عرفان بھائی۔ عبدالباسط نے خوش ہوکر مجھے پکارا، وہ سامنے دیکھو ایک مکان نظرآرہا ہے۔ آؤ ہم اس مکان میں پہنچ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس مکان میں رہنے والے لوگ شریف ہوں اوروہ چند گھنٹوں کے لئے ہمیں پناہ دیدیں اگرانہوں نے ہمیں پناہ دیدی تو ہم اس مصیبت سے محفوظ ہوجائیں گے کیونکہ مجھے یہ بیل کوئی اور مخلوق محسوس ہورہی ہے اوران سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔

تم صحیح کہہ رہے ہو۔ شہزاد نے کہا۔ آؤ ہم اس مکان میں پہنچ جائیں اس کے بعد ہم تینوں تیزی کے ساتھ اس مکان کے قریب پہنچ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ بیل اب بھی ہمارا پیچھا کررہے تھے اور کھیت میں کود کرہم تک پہنچنا چاہ رہے تھے۔

میں نے مکان کا دروازہ کھٹکٹایا۔ تھوڑی دیر کے بعد دروازے پرایک سیاہ فام انسان کھڑا ہوانظرآیا اس نے ہمیں اندرآنے کے لئے کہا۔ ہم تینوں اندرداخل ہوگئے اور ہم نے اندرداخل ہوکردروازے کی کنڈی لگالی۔ مکان میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ چند پلنگ پڑے ہوئے تھے ان پرکوئی بستر یاچادر بچھی ہوئی نہیں تھی۔ ہم الگ الگ پلنگوں پرتینوں بیٹھ گئے۔ میں صاف طور پر یہ محسوس کررہا تھا کہ عبدالباسط اور شہزاد حد سے زیادہ خوف زدہ تھے۔ ان دونوں کے چہرے اُترے ہوئے تھے اوران کی آنکھیں فرط خوف سے بالکل سفید ہورہی تھیں۔ لیکن یہ مجھ سے اپنے ڈراور خوف کوظاہر کرنے کی جرأت نہیں کرسکتے تھے اس لئے یہ اپنے مطمئن ہونے کی ایکٹنگ کررہے تھے۔

چندمنٹ کے وحشت ناک سناٹے کے بعد عبدالباسط نے سکوت توڑا اورانتہائی تعجب خیز انداز میں یہ بات کہی کہ عرفان صاحب ہم چنددنوں سے شکارکو جاتے ہوئے یہی راستہ طے کرتے ہیں لیکن ہم نے یہاں کبھی مکان نہیں دیکھا تھا۔ آج یہ پختہ حویلی کہاں سے آگئی۔ کیایہ حویلی دودن میں بن کرتیارہوگئی۔

عبدالباسط کی بات میں جان تھی اور مجھے بھی یاد پڑرہا تھا کہ ہماری رہائش گاہ سے بیس کلومیٹر تک کوئی بھی مکان تو مکان کوئی جھونپڑی بھی نہیں تھی اور یہ حویلی توبہت بڑی اور بہت اونچی تھی۔

عبدالباسط کی بات سن کرشہزاد بھی سٹپٹا گیا اوراس نے بھی پورے وثوق کے ساتھ کہا کہ یہاں تو مکان تھا ہی نہیں یہاں تو دور دور تک ویرانہ ہے۔ اوراگر اِکاڈکا کوئی کچا مکان ہے بھی تو وہ اُدھر دوسری سائڈ میں ہے۔ اس طرف تو دور دور تک جھاڑیاں اوردرخت تھے۔ آخر یہ کیاماجرہ ہے۔؟

اس گفتگو کے بعد میں دروازے کی طرف بڑھا اور میں نے مکان کا دروازہ کھول کر یہ دیکھنا چاہا کہ بیل اب کہاں ہیں لیکن دروازہ نہیں کھلا، مجھے ایسا لگا کہ جیسے کسی نے دروازہ باہر سے بند کردیا ہے، میں واپس اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس آیا تو شاید میری صورت پرخوف کے آثار تھے۔ مجھے دیکھتے ہی میرے دونوں ساتھیوں نے بیک آواز پوچھا۔

عرفان بھائی کیا ہوا۔؟

کچھ نہیں۔ بس ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے باہرسے دروازہ بند کردیا ہے۔

باپ رے باپ۔ شہزاد بڑبڑایا اب کیا ہوگا۔

اسی وقت مکان کے اندر سے وہی سیاہ فام انسان باہرآیا اوراس نے بڑے ہی غلیظ لب ولہجہ میں کہا۔ آؤتم تینوں اندرآؤ۔

لیکن تم ہوکون۔؟ "میں نے پوچھا"

جب اندرآجاؤ گے توتمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں کون ہوں۔

لیکن ہم اندرنہیں آسکتے، ہم واپس اپنی رہائش گاہ پرجانا چاہتے ہیں۔

اندرآئے بغیر تم کہیں نہیں جاسکتے۔

ہم ایک اورمصیبت کاشکار ہوچکے تھے۔ اب ہرطرف اندھیرا ہی اندھیرانظرآرہا تھا اور ہم یہ یقین کرچکے تھے کہ ہم نے کنوئیں سے بچنے کی کوشش کی تھی لیکن ہم کھائی میں گرگئے ہیں۔ عبدالباسط اورشہزاد کی طرف دیکھا اوراشاروں میں پوچھا کہ اب ہم کیا کریں۔ ان دونوں نے اشارے میں جواب دیا کہ باہرچلو۔ اندرنہیں۔

میں پھراس سیاہ فام انسان کی طرف مخاطب ہوا کہ بھائی صاحب ہمیں ہماری رہائش گاہ کی طرف چھوڑدو بس یہی تمہارا احسان ہوگا۔ ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ جس کمرے میں ہم تھے اس کادروازہ بھی خود بخود بند ہوگیا اوراس سیاہ فام انسان نے ایک زہریلی

ی ہنسی کے ساتھ کہا۔ اب میں رات کو دو بجے کے بعد تم لوگوں سے بات کروں گا اور تمہیں اندر آنا پڑے گا۔ یہ کہہ کر وہ سیاہ فام انسان اندر مکان میں چلا گیا اور ہم وحشت زدہ سے ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

میرے خیال سے ہمیں مکان کے اندر جانا چاہئے۔" میں نے کہا ویسے بھی ہم پھنس چکے ہیں اور ہمارے پاس بھاگنے کا بھی کوئی اور راستہ نہیں ہے۔

میرے دونوں ساتھیوں نے میری بات سے اتفاق کیا اور وہ میرے ساتھ مکان کے اندر داخل ہو گئے۔ اندر سے یہ مکان بہت بڑا تھا، یہ مکان کئی ہزار گز پر بنا ہوا تھا اور یہ مکان بہت عالیشان محسوس ہو رہا تھا، جیسے یہ مکان کسی راجہ مہاراجہ کا ہو۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس مکان میں کوئی بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ سیاہ فام آدمی بھی نہیں تھا، ہم آہستہ آہستہ اس مکان میں کافی دور تک چلے گئے۔

اچانک وہ سیاہ فام آدمی ہمیں ایک کمرے سے نکلتا ہوا نظر آیا، اس نے ہم تینوں کو دیکھ کر زوردار قہقہہ لگایا پھر اسی جگہ رک کر بولا۔ مجھے یقین تھا کہ تم ضرور اندر آ جاؤ گے۔ تم بہت اچھے لوگ ہو تم آ جاؤ یہاں کمرے میں آ جاؤ۔

ہم تینوں نے اس سیاہ فام شخص کو بغور دیکھنے کے بعد سبھی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں بزبانِ خاموشی یہ مشورہ کیا کہ اب کیا کریں اور پھر نادانستہ طور پر ہمارے قدم اس سیاہ فام شخص کی طرف اٹھ گئے۔ وہ ہمیں اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اور ہم بھی خراماں خراماں اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ جہاں ہمیں روشنی نام کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔

ہم کمرے کے قریب پہنچ چکے تھے لیکن ہم اندر داخل ہوتے ہوئے ٹھٹھک رہے تھے اور ایک انجانا سا خوف ہم تینوں کے چہروں پر بکھرا ہوا تھا۔ میں چیخ چیخ کر دسیوں بار یہ بات کہہ چکا تھا کہ میں ان باتوں کا قائل نہیں اس لئے مجھے ہی ہمت دکھانی پڑی اور میں نے آگے بڑھ کر کہا۔ میں کمرے میں داخل ہو رہا ہوں اگر تم دونوں مناسب سمجھو تو تم بھی میرے ساتھ کمرے میں آ جاؤ ورنہ یہیں رُکو۔

لیکن میں نے دیکھا کہ وہ دونوں میرے پیچھے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں صرف اتنی روشنی تھی کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ یعنی اندھیرا تو تھا لیکن اتنا اندھیرا نہیں تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہ دے۔

وہ سیاہ فام۔ سامنے ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں آگ کے شعلوں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس وقت اس شخص کو دیکھ کر ہمیں عجیب سا لگا۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ یہ شخص جسے ہم انسان سمجھ رہے تھے یہ انسان نہیں کوئی اور مخلوق ہے۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ڈر میں بھی رہا تھا لیکن میری مشکل یہ تھی کہ میں اپنے ڈر کو ظاہر بھی نہیں کر سکتا تھا۔ ایک تو اس سے میرا بھرم ختم ہو جاتا دوسرے میرے سب ساتھیوں کے حوصلے ختم ہو جاتے اور ہمیں بغیر بڑا شکار کئے واپس ہونا پڑتا۔ اسلئے میں برابر اس خوف کو چھپا رہا تھا جو میرے دل میں اب پیدا ہو چکا تھا۔ میں نے ہمت کر کے ایک سوال کیا، کیا تم اس گھر میں اکیلے رہتے ہو؟

میرے گھر والے کسی شادی میں گئے ہوئے ہیں۔

آپ کیوں نہیں گئے۔؟ شہزاد نے خاموشی کا قفل توڑا۔

مجھے بھیڑ سے وحشت ہوتی ہے۔ شادی میرے گھر کے قریب ہی تھی اور میں شور و غل سے اس قدر پریشان تھا کہ میں اپنا گھر اس جنگل میں اٹھا لایا تا کہ ایک رات یہاں سکون سے رہ سکوں۔ اس سیاہ فام انسان کی یہ باتیں سن کر ہمارے بدن میں کپکپی سی طاری ہو گئی اور شاید ہم تینوں ہی یہ بات سوچنے لگے کہ یہ شخص بھی کوئی جن ہے اور یہ اپنا مکان جو واقعتاً پہلے یہاں موجود نہیں تھا اٹھا کر لے آیا ہے تا کہ سکون حاصل کر سکے۔

ہم دل ہی میں دل میں بہت پریشان تھے اور خاص طور پر میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں نے ہی اپنے دونوں ساتھیوں کو بنگلے سے باہر کھلی فضا میں چہل قدمی کا مشورہ دیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ آفت ہمارے گلے میں پڑ گئی۔ ہم تینوں بالکل خاموش تھے اور یہاں سے رفو چکر ہونے کا طریقہ سوچ رہے تھے کہ اس سیاہ فام انسان نے پھر بولنا شروع کیا۔ اس نے بتایا کہ ہمارے قبیلے کے کچھ لوگ اسی علاقہ میں ایک پرانی حویلی میں آباد ہیں اور وہ بہت شری قسم کے جنات ہیں میں ان کے گھر بھی قیام کر سکتا تھا۔ لیکن ان کی بدتمیزیوں کی وجہ سے میرا ان جنوں سے ملنا جلنا زیادہ نہیں ہے اور وہ بھی آج شادی میں گئے ہوں گے۔ اس لئے میں نے مناسب یہ سمجھا کہ اپنے گھر کو ایک رات کے لئے اٹھا کر یہاں لے آؤں۔

آپ بہت اچھے ہیں۔" میں نے مکھن لگانے کی نیت سے اس

کی تعریف کی۔''

میں اچھا ضرور ہوں لیکن میں بہت اچھا نہیں ہوں۔ آپ لوگ کسی خوش فہمی میں جتلانہ ہوں۔ میں نے اپنے شباب کے دور میں بہت انسانوں کو خون کے آنسو رلایا ہے۔ میں نے کئی عورتوں کو برباد کیا ہے اور میں نے کئی مردوں کا خون شربت کی طرح پیا ہے لیکن ایک عامل نے ہمارے کنبے کو برباد کر دیا تھا اور اس سے الجھ کر ہمیں ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر میں اس عامل کو ہم نے نمٹالیا لیکن اس نے مرتے مرتے ہماری ایک نسل کو ختم کر ڈالا۔ اس کے بعد سے میں کچھ سنبھل گیا ہوں اور بے وجہ کسی انسان کو نہیں مارتا اور نہ کسی عورت کو ستاتا ہوں۔

آپ نے عورتوں کو کس طرح ستایا ہے۔؟ مجھے ایک طرح کے خوف کے باوجود اس سے باتیں کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

اس نے جواب دیا۔ میں مسان بن کر عورتوں کے رحم میں بیٹھ جاتا تھا اور ان کے بچے پیدا نہیں ہونے دیتا تھا۔ میں نے کتنی عورتوں کو صاحب اولاد نہیں بننے دیا۔

میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا۔''

ضرور پوچھو۔ اس نے اپنے پیلے پیلے دانت دکھاتے ہوئے کہا۔

کیا کوئی جن سانپ کی شکل میں بھی آجاتا ہے۔؟

یہ سوال میں نے اس لئے کیا تھا تاکہ اس وہم کا ازالہ ہو سکے جس میں میرے تمام ساتھی جتلا تھے اور ہم نے جو سانپ اپنی رہائش گاہ میں مار دیا تھا۔ اس کو وہ جن سمجھ رہے تھے۔

اس سیاہ فام انسان نے جواب دیا۔ جی ہاں جن کسی بھی جانور کی صورت میں آسکتا ہے اور زیادہ تر جنات جب انسانوں کی بستیوں میں گھومتے پھرتے ہیں تو کوے اور سانپ ہی کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے قبائل کے ایک چھوکرے کا ابھی چند دن پہلے کسی نے قتل کر دیا ہے وہ اسی جگہ ایک پرانے بنگلے میں ایک مہمان کی حیثیت سے آیا ہوا تھا۔

آپ کو یہ بات کس نے بتائی۔؟

وہ ہمارا قرابت دار تھا۔ اس کا انتقام لینے کے لئے اس کے رشتے دار بہت اتاؤلے ہو رہے ہیں لیکن اس لڑکے کے ماں باپ بہت نیک ہیں وہ ان کو روک رہے ہیں کہ یہ قتل انجانے میں بھول سے ہو گیا ہے۔ اس کے بدلے کوئی آفت کھڑی نہ کریں۔

تو کیا کوئی آفت کھڑی ہو گی۔ میں اس سیاہ فام انسان سے سوال پر سوال کئے جا رہا تھا۔ دراصل میرے دل کا ڈر کافی حد تک نکل چکا تھا۔ لیکن اس کی بات چیت سن کر میں اس بات کا قائل ہو گیا تھا کہ جنات کی ایک دنیا ہے اور جنات ہم انسانوں کی طرح جذبات، خواہشات اور احساسات رکھتے ہیں۔

میری بات کا جواب دیتے ہوئے اس نے کہا۔ میرا خیال یہ ہے کہ آفت تو ضرور کھڑی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ آج ہی کھڑی ہو جائے کیونکہ آج اس مقتول لڑکے کے ماں باپ شادی میں شریک ہیں اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر کچھ شریر قسم کے جنات ان انسانوں پر دھاوا بول دیں گے جو بے وقوف جنات کی رہائش گاہ میں اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے ہیں۔

اس سیاہ فام نے یہ بھی کہا کہ ہم جنوں کو عاملین کا مقابلہ کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ وہ اپنے عمل کی تیز دھار سے ہمارا قتل کر دیتے ہیں اور ان کے عمل کے سامنے ہماری طاقت صفر ہو کر رہ جاتی ہے۔ ہم ان کے سامنے ڈینگیاں تو بہت مارتے ہیں لیکن ان کا مقابلہ کرنا ہمارے لئے دشوار ہوتا ہے۔

اس کی وجہ کیا ہے۔؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کو خدا نے اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا ہے اور اس کو ایک خاص قسم کی روحانی قوت عطا کی ہے۔ اگر انسان اس قوت کو اپنے گناہوں سے پامال نہ کرے تو یہ قوت اس کا سب سے بڑا ہتھیار بن جاتی ہے۔ اور اس قوت کا استعمال کر کے وہ جنات پر حاوی ہو جاتا ہے۔ آپ لوگ یقین کریں کہ اگر کوئی روحانی قوت سے سرفراز بزرگ یا کوئی روحانی عملیات کے فن سے واقفیت رکھنے والا عامل جنوں کی بستی میں پہنچ جاتا ہے تو جنوں میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور وہ بے تحاشہ اِدھر اُدھر بھاگتے نظر آتے ہیں، ان کی شامت آجاتی ہے۔

اور اگر یہ روحانی قوت انسانوں کے پاس نہ ہو۔ اور وہ جنات سے بھڑ جائیں تو............؟ تو پھر ایک ہی جن دسیوں انسانوں کے نیچے مروڑ دیتا ہے اور بہت آسانی سے انہیں اپنا نوالہ بنا سکتا ہے۔

جن صاحب............! میں نے عاجزی کے ساتھ کہا۔ کیا شریر جنات کی شرارتوں سے بچنے کے لئے آپ کوئی فارمولہ عطا کریں گے۔

ضرور عطا کریں گے لیکن پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ لوگ اس ویران جنگل میں کیا کر رہے ہیں اور آپ لوگوں کا گھر کہاں ہے۔

شہزاد اس کا جواب دینے ہی والا تھا کہ میں نے اس کی بات

کاٹ دی اور میں نے کہا کہ ہم لوگ بہت دور سے یہاں گھومنے آئے تھے ہم راستہ بھٹک گئے۔

تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔؟"اس سیاہ فام نے پوچھا۔"

ہمارے کچھ ساتھی اور بھی ہیں۔

کیا میں ان کو تمہارے پاس بلادوں۔

آپ ہمیں انکے پاس پہنچاسکتے ہیں۔شہزاد نے ایک غلط بات پوچھ لی۔

اس سیاہ فام نے کہا کہ ہاں میں تمہیں ان کے پاس پہنچاسکتا ہوں اگر تم ان کا پتہ مجھے بتاؤ کہ کہاں ہیں۔؟

اس سیاہ فام کو پتہ بتانے کا مطلب یہ تھا کہ ہم یہ تسلیم کریں کہ جن کا قتل جو سانپ کی شکل میں ہوا تھا ہم نے کیا ہے اور ہم جنات کی رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور اگر ہم اپنے ساتھیوں کو بلانے میں کامیاب ہوجاتے تو ہمارا شکار کا پروگرام پوری طرح خاک میں مل جاتا کیونکہ اس رہائش گاہ سے نکلنے کے بعد ہمارے حوصلے خاک میں مل جاتے اور میں اپنے ساتھیوں کو ثابت قدم رکھنے میں ناکام ہوجاتا۔ میں اسی شش و پنج میں تھا کہ کیا کہوں کیا نہ کہوں کہ اس سیاہ فام نے کہا کہ اگر تم سے ایسی کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے جس سے کسی جن کو کوئی نقصان پہنچا ہو تو میں تمہارا ساتھ ہر طرح سے دوں گا اور اگر تم نے کسی جن کو کوئی نقصان پہنچایا ہے تو میں سوچوں گا کہ تمہارا ساتھ دوں یا جنات کا۔ اسی وقت ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اس کی شکل حد سے زیادہ وحشت ناک تھی۔ اس کو ایک نظر دیکھ کر کوئی بھی جنات کا قائل ہوسکتا تھا۔ اس نے نہ جانے کس زبان میں اس سیاہ فام سے کچھ کہا۔ اور پھر وہ ایک دم غائب ہوگیا۔ وہ ہمیں واپس جاتے ہوئے نظر نہیں آیا۔ اس کے بعد سیاہ فام ہم سے مخاطب ہوا اور بولا جس کا خطرہ تھا وہی ہوا۔ ان جنوں کے شریر لڑکوں نے قریب میں جو بنگلہ ہے وہاں انسانوں پر دھاوا بول دیا ہے۔

یہ سن کر ہم بے اختیار کھڑے ہوگئے اور ہمارے چہروں پر فکرات کی آندھیاں چلنے لگیں۔

تم لوگوں کو کیا ہوا۔؟

اس سیاہ فام نے ہمیں پریشان دیکھ کر پوچھا۔

کچھ نہیں۔ بس یوں ہی۔

ان لوگوں سے تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں۔؟

سیاہ فام کے اس سوال پر ہماری روح کانپ اٹھی۔

ہم تینوں ششدر ہو کر ایک دوسرے کو تک رہے تھے اور ہم سے کوئی جواب نہیں بن پا رہا تھا۔ ہمیں حیران و پریشان دیکھ کر اس سیاہ فام شخص نے کہا تم لوگوں کی خاموشی یہ بتارہی ہے کہ تم کچھ چھپا رہے ہو۔

بات یہ ہے............میں نے کچھ کہنا چاہا لیکن میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

اس سیاہ فام نے مجھے خاموش دیکھ کر کہا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ جنات کی رہائش گاہ میں ازراہ نادانی ٹھہرے ہوئے ہیں اور ناگہانی طور پر جن لوگوں سے ایک جن کا قتل بھی ہوگیا ہے ان سے تمہارا کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہے۔ ورنہ اس حیرانی اور پریشانی کی وجہ کیا ہے۔؟ تم لوگ اس درجہ بدحواس سے کیوں ہوگئے ہو؟ اس نے ہم تینوں کو اپنی سرخ آنکھوں سے گھورتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کی آنکھیں بھٹی کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں دیکھ کر ہم تینوں لرز کر رہ گئے۔ اور شہزاد اور عبدالباسط کے جسم پر کپکپی سی طاری ہوگئی۔ میں نے ازارہ مصلحت نرم لہجہ میں گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ہم آپ کو کچھ بتائیں گے لیکن ہم پہلے آپ کو اپنا ہمدرد سمجھ کر کچھ باتیں بے تکلف آپ سے کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہ جانے کیوں ہمیں آپ سے ڈر سا لگ رہا ہے۔ اس لئے دل کی باتیں منہ پر نہیں آپارہی ہیں۔

کیوں۔؟ ڈرنے کی کیا بات ہے۔؟ کیا میں نے تم لوگوں سے کوئی ایسی ویسی بات کہی ہے، کیا تمہیں کوئی دھمکی دی ہے۔؟ تم کیوں اس درجہ لرز رہے ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں کس قماش کا جن ہوں۔ کیا میرے چہرے پر لکھا ہوا ہے کہ میں انسانوں کا خون پینے میں تکلف نہیں برتتا۔

یہ سخت جملہ کہہ کر اس نے گفتگو کا انداز بدلا اور بہت نرم انداز میں کہا تم تینوں آرام سے بیٹھ جاؤ اور بے تکلف مجھ سے باتیں کرو۔ مجھے انسان سمجھو، اور اپنا بھائی مانو۔

میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں" میں نے ہمت کرکے کہا۔" یہ انسانوں اور جنوں کی دشمنی کب تک چلے گی، کیا یہ آپس کے اختلافات ختم نہیں ہوسکتے۔؟ اور جن صاحب! جہاں تک میرا معاملہ ہے میں تو جنوں اور بھوتوں کو قائل ہی نہیں تھا۔ اب آپ دیکھ کر اور آپ سے کھلی باتیں کرکے کچھ یقین آگیا ہے ورنہ میں تو جنات کے وجود کو ایک وہم سمجھتا تھا۔

تم کس طرح کے مسلمان ہو۔ اس سیاہ فام نے میری طرف دیکھ کر کہا۔ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے، کیا قرآن اللہ کی کتاب نہیں ہے۔؟ کیا قرآن میں جنوں کا ذکر نہیں ہے، قرآن میں تو ایک پوری سورۃ سورۂ جن کے نام سے بھی نازل ہوئی ہے، جس میں جنوں کا تذکرہ مدلل انداز میں کیا گیا ہے۔ قرآن کا پڑھنے والا، قرآن پر یقین رکھنے والا کوئی بھی مسلمان جنوں کے وجود کا انکار کیسے کرسکتا ہے۔؟

آپ کو دیکھنے کے بعد اور آپ سے باتیں کرنے کے بعد تو میرے خیالات بدل گئے اور اب تو مجھے یقین ہوگیا کہ جنات کی بھی ایک دنیا ہے، اور جنات کا بھی اپنا ایک وجود ہے۔

افسوس کی بات ہے۔ ''وہ سیاہ فام بولا۔'' مجھے دیکھ کر میرے وجود پر ایمان لا رہے ہو۔ قرآن پڑھ کر میرے وجود پر ایمان نہیں لائے، ارے نادان قرآن میں جو کچھ ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ قرآن پڑھنے والا اور قرآن کو اللہ کی کتاب ماننے والا کوئی بھی انسان جنوں کے وجود کو وہم کیسے سمجھ سکتا ہے۔

اس سیاہ فام کی باتیں سن کر میں شرمندہ سا ہوگیا اور میں نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔ جناب! میں آپ سے پوچھ رہا تھا کہ انسانوں اور جنوں کا اختلاف کب تک چلے گا۔؟

قیامت تک۔ ''اس نے کہا۔'' کیونکہ جو دشمنی دونوں فرقوں کے درمیان ہے اس میں دونوں ہی غلطی پر ہیں اور ہمارے حساب سے انسان غیر محتاط زندگی گزار رہے ہیں اس لئے بھی دشمنی بھی دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے۔

میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ ''میں نے کہا۔''

سیاہ فام بولا۔ تم سمجھو گے بھی نہیں۔ کیونکہ تمہاری عقل بچوں کی سی ہے۔ تم تو ہمارے وجود کے ہی قائل نہیں تھے، بڑی حیرت کی بات ہے!۔

جناب اب تو ہوگیا ہوں۔

اب تو اگر تم ہمارے وجود کا انکار کرتے تو میں تمہارے کان پکڑ کر کھینچ دیتا، یہ کہہ کر اس سیاہ فام نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ میں اس سے ۷ گز کے فاصلے پر تھا۔ اس کا ہاتھ اتنی دور سے بھی میرے کانوں تک پہنچ گیا۔ شہزاد اور عبدالباسط کے چہروں میں ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن میں اپنی پریشانی کو چھپانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے میرا کان پکڑ کر کہا۔ تو بہت بہادر بنتا ہے نا۔ لا تجھے بتا ہی دوں کہ جنات کیا کرسکتے ہیں۔

جناب۔ میں نادان تھا، اب میں اپنی نادانی سے توبہ کرچکا ہوں، اب کچھ دیکھے بغیر بھی میں آپ کے وجود اور آپ کی طاقت کو تسلیم کر رہا ہوں۔

اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، ہم تینوں کو اطمینان ہوا۔ اس کے بعد اس نے بولنا شروع کیا۔

دیکھو ہم جنات جنگل بیابان میں رہا کرتے تھے، ایسے ویرانوں میں اپنے مکانات تعمیر کرتے تھے جہاں انسانوں کی پہنچ نہ ہو۔ لیکن انسانوں نے ویرانوں کو خرید کر وہاں پلاٹوں کا کاروبار شروع کردیا اور ویرانے انسانوں کی بستیوں میں بدل گئے۔ ہمیں وہاں سے بھاگنا پڑا۔ کیونکہ انسانوں کی بستیوں میں ہمارا دم گھٹتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے درختوں پر اپنے آشیانے بنالئے لیکن انسانوں نے وہاں بھی ہمیں چین نہیں دیا۔ انسانوں نے درختوں کو کاٹ ڈالا۔ درختوں کی لکڑیاں بیچ ڈالیں اور درختوں کو کاٹ کر اس زمین پر بھی اپنا قبضہ جمالیا درختوں کی لکڑیوں پر ہمارے اثرات تھے۔ جب یہ لکڑیاں آرا مشینوں پر چیری گئی تو ہمیں دکھ اور تکلیف برداشت کرنی پڑی اس کے بعد جب یہ لکڑیاں انسانوں کے گھروں میں داخل ہوئیں ان کی چوکھٹے بنے، ان کے کواڑ بنے، ان کی کھڑکیاں بنیں تو ان میں ہمارے اثرات باقی رہے۔ ان اثرات کی وجہ سے جب گھر کے لوگ متاثر ہوئے تو گالیاں ہم پر بھی پڑیں، صلوٰتیں ہمیں بھی سننی پڑیں۔ عاملوں نے ہم پر نئے نئے حملے کئے اور ہمارے اثرات کو ختم کرانے کے لئے ہزار قسم کے فتیلے جلائے گئے۔ ہمیں دن رات عذاب بھگتنا پڑا۔ مجبور ہوکر ہمیں گھروں سے نکلنا پڑا۔ اس کے بعد ہم نے کنوؤں میں بسیرا کرنا شروع کیا۔ انسانوں نے کنوؤں کو بھی پاٹ ڈالا اور وہاں بھی اپنی بیٹھکیں تعمیر کرلیں۔ انسانوں کی خود غرضی کا عالم یہ ہے کہ جو کوئیں پیاس بجھانے کے لئے کسی نے کھدوائے تھے انہیں بھی بند کردیا اور ان پر اپنا قبضہ کرلیا ہمیں وہاں سے بھی بھاگنا پڑا۔ ہم قبرستانوں میں چلے گئے۔ قبرستانوں کی جگہ کو ہم نے محفوظ سمجھا۔ لیکن انسانوں نے قبرستانوں کی زمینیں بھی فروخت کرڈالیں، قبروں کو مسمار کردیا اور وہاں بھی انسانوں کے گھر بننے شروع ہوگئے۔ ہمیں وہاں سے بھی ہجرت کرنی پڑی۔ اس کے بعد ہم نے تالابوں میں اپنے ڈیرے ڈال لئے۔ کچھ دن ہم وہاں سکون سے رہے اور اب حال یہ ہے کہ تالابوں کی بھرائی کراکر انسان وہاں بھی اپنے مکانات اور پارک وغیرہ بنارہے ہیں۔ آخر ہم بھی اللہ کی مخلوق ہیں ہم

کہاں جائیں، کہاں اپنے ٹھکانے بنائیں۔؟ ہمارے اندر جو ضدی اور سرکش لوگ ہیں وہ انسانوں کے گھروں ہی میں گھس گئے [illegible] میں جا کر بس گئے جو عرصہ دراز سے بند پڑے تھے اور جو ٹھیک ٹھاک قسم کے جنات ہیں انہوں نے اپنی رہائش سمندروں میں اختیار کرلی۔ اسی طرح انسانوں اور جنوں کی دشمنی کیسے ختم ہوسکتی ہے۔؟ انسان خود غرضی میں جلتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اپنے مفادات کی وجہ سے اپنے بھائیوں ہی کو قتل کر دیتا ہے، یہ جنوں کو کیسے بخشے گا۔؟ آئے دن یہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں لڑکے نے اپنے باپ کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے باپ کو مار ڈالا۔ کبھی یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جائیداد کی خاطر سگے بھائی نے سگے بھائی کا قتل کر ڈالا۔ جنات تو اس لئے محفوظ ہیں کہ وہ انسانوں کو نظر نہیں آرہے۔ اگر وہ نظر آنے لگیں تو انسان جنات کی گردن ہی مروڑ دیں گے۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ اگر جنات کسی گھر میں اپنا ڈیرہ جمالیتے ہیں تو یہ انسان عاملوں کے ذریعہ ان کو وہاں سے بھگانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں پھر گھروں کی بندش کرادیتے ہیں تاکہ دوبارہ جنات وہاں داخل نہ ہونے پائیں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے۔؟

تھوڑی دیر سناٹا رہا، پھر میں نے کہا۔ قریب میں جو بنگلہ ہے کیا وہاں جنات رہتے ہیں۔؟

جی ہاں۔ یہ بنگلہ ایک مدت سے خالی پڑا تھا۔ یہ بنگلہ ایک من چلے نواب کا بنگلہ تھا جو اپنے دور میں کروڑپتی تھا اور جوان گنت جائیداد کا مالک تھا لیکن اس نے جنات کی ایک عورت کا جو ایک مورنی کی شکل میں جنگل میں گھوم رہی تھی قتل کر دیا تھا۔ جب کہ وہ اپنے قبیلے کی ایک امیر زادی تھی اور اسکے رشتے داروں کی بہت بڑی تعداد تھی۔

نواب صاحب نے اس جنی کا قتل کیوں کیا تھا۔؟" میں نے پوچھا۔"

نواب صاحب پر بھی شکار کا خبط سوار تھا، وہی خبط جو اکثر انسانوں کو سوار ہوجاتا ہے، جانوروں کا شکار کرنا انسانوں کا ایک ناجائز شوق ہے، اس شوق کی وجہ سے یہ معصوم جانوروں کا بے دریغ قتل کرتے ہیں اور اپنے نفس کی آگ بجھاتے ہیں۔

ایک منٹ، جن صاحب میں نے ڈرتے ڈرتے ان کی بات کاٹ کر کہا آپ شکار کو ناجائز بتا رہے ہیں لیکن شکار تو انسانوں کے مذہب میں جائز ہے۔

سیاہ فام نے مجھے خطرناک نظروں سے گھورا۔ اس نے اپنی پیشانی سکیڑی۔ پھر اس نے کھردرے لہجے میں بولنا شروع کیا۔ شکار کرنا ازراہ ضرورت جائز ہے، ازراہ شوق جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کو گوشت کھانے کی حاجت ہورہی ہے، وہ گوشت خریدنے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو وہ شکار کرسکتا ہے لیکن شکار کرنے کے بھی کچھ اصول ہیں، ہر جانور پر بندوق تان لینا غلط ہے۔ ایک بار ہمیں پتہ چلا تھا کہ کسی شکاری نے ایک ایسی ہرنی کو مار گرایا تھا جس کے چھوٹے تین بچے تھے۔ وہ بچے چند دن کے تھے، جن کی زندگی کا انحصار ان کی ماں کے دودھ پر تھا۔ شکاری نے ہرن کو مار دیا اور اس کا گوشت ہڑپ کر گئے۔ بے چارے بچے چند گھنٹوں کے بعد جب انہیں ماں کا دودھ نہیں ملا تو تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ اس طرح کا شکار جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بنتا ہو کیسے جائز ہے۔؟

جن صاحب! شکاری کو کیسے پتہ چلے گا کہ جس جانور کا وہ شکار کر رہا ہے اس کے بچے ہیں۔؟

ابھی میں نے کہا تھا کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہیں۔ شکاری کو اتنی تمیز ہونی چاہئے کہ وہ جانور کو پہچان سکے۔ ہرن اور ہرنی کی اس کو پرکھ ہونی چاہئے۔ ہرنی حاملہ ہے یا نہیں اس کا بھی شکاری کو اندازہ ہونا چاہئے۔ ہرنی دودھ پلا رہی ہے یا نہیں اس کی بھی شکاری کو پرکھ ہونی چاہئے ایک دم کسی جانور پر گولی چلا دینا اور تیس مار خاں بن جانا اچھا نہیں ہے۔ پھر انسان کو اسی جانور کا شکار کرنا چاہئے جس کا گوشت کھانا اس کے مذہب میں جائز ہو۔ انسان شیر کا شکار کیوں کرتا ہے، مسلمانوں کے لئے شیر کی کسی بھی چیز کا استعمال کرنا حرام ہے اس کا گوشت حرام ہے اور اس کی کھال پر اگر نماز پڑھی جائے تو وہ بھی ناجائز ہے۔ ہم انسانوں میں کسی عام انسان کا قتل کر دینا تو گناہ ہے، لیکن انسانوں میں اگر بادشاہ کا یا کسی قوم کے سربراہ کا اگر قتل کر دیا جائے تو یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے پھر جب انسان شیر کا شکار کرتا ہے جو جنگل کا بادشاہ ہے تو انسان کو اللہ کا خوف کیوں نہیں ہوتا۔ شیر کا شکار کرنا تمام جانوروں کی توہین ہے۔ یہ جنگل کے قانون کے خلاف ایک طرح کی بغاوت ہے اور ایک طرح کی بدتمیزی بھی ہے۔

وہ فصیح اردو میں باتیں کر رہا تھا اور ہم تینوں محو حیرت تھے، ہمیں یقین نہیں آرہا تھا کہ ہم کسی جن سے مخاطب ہیں۔ یہ بات ہم نے پہلی بار سنی تھی کہ شکار کرنا ازراہ ضرورت جائز ہے اور ازراہ شوق ناجائز۔ یہ بات بھی

نے پہلی بار سنی تھی کہ شکار کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔ بے تحاشہ جانوروں کو مارنا اور اس پر فخر کرنا ایک طرح کی درندگی ہے۔ میری عقل اور سوچ وفکر مجھ پر ملامت کر رہی تھی اور مجھے یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ جنات کی تو اپنی دنیا ہے ہی لیکن جانوروں کی بھی اپنی ایک دنیا ہے اور اس دنیا کے بھی کچھ اصول وضوابط ہیں۔ اور انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے جانوروں کا انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیتے ہیں۔ پرندوں سے لے کر چرندوں تک انسانوں نے واقعتاً کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔

اور میں ایک بات انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔" سیاہ فام پھر بولا" شکاریوں کا انجام بہت خراب ہوتا ہے اور اگر شکاری اپنے کئے کی سزا اس دنیا میں نہیں بھگتتے تو ان کی اولاد کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، معصوم جانوروں کی آہیں ان کی زندگی میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کرتی ہیں اور شکاریوں کی نسلیں تباہ ہو جاتی ہیں لیکن ان شکاریوں کا حال یہ ہے کہ نہ کسی سزا سے عبرت حاصل کرتے ہیں، نہ قدرت کی کسی مار سے سبق لیتے ہیں۔

میں یہ نہیں کہتا۔ سیاہ فام نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جنات میں شریر لوگ نہیں ہوتے جنوں میں بھی ایک سے بڑھ کر ایک سرکش جن موجود ہے۔ مثلاً میں اپنی بات بتاتا ہوں کہ میں اپنی جوانی میں حد سے زیادہ شریر تھا میں نے انسانوں کو بہت پریشان کیا خاص طور سے میں نے عورتوں کا بہت ناک میں دم رکھا میں ہوا بن کر عورتوں کے جسموں میں داخل ہو جاتا تھا اور ان کے جسم کو روندتا تھا۔ میں نے کئی عورتوں کو اولاد سے محروم رکھا، میں ان کے رحم میں مسان بن کر اپنا ڈیرہ جما لیتا تھا اور حمل ٹھہرنے نہیں دیتا تھا اور اگر حمل ٹھہر بھی جاتا تھا تو میں اس کو ۹ مہینے سے پہلے گرا دیتا تھا، میرے چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے اگر بچہ پیدا بھی ہو جاتا تھا تو بالغ ہونے سے پہلے مر جاتا تھا اور میرے ہی چھوڑے ہوئے اثرات کی وجہ سے کئی عورتوں کے معذور بچے پیدا ہوئے، میں نے کتنے ہی میاں بیوی کو ایک دوسرے کا بننے نہیں دیا، میں نے کتنے ہی گھروں میں خون برسایا اور کتنے ہی عورتوں اور مردوں کے کپڑے کاٹے، میں خون بن کر انسانوں کی رگوں میں دوڑتا تھا اور انہیں رنج پہنچاتا تھا۔ لیکن پھر ہوا یہ کہ عاملوں نے میرے خاندان کا بیڑہ غرق کر دیا اور ایک عامل نے تو میرے ایک قبیلے کو اس طرح تہس نہس کر دیا تھا کہ میں اس غم کو آج تک نہیں بھلا سکا ایک دن میرا بھی داؤ چل گیا تھا اور اس عامل کو میں نے اپنا نوالہ بنا ہی لیا لیکن اس نے جو ہمیں نقصان پہنچایا تھا اس کی تلافی آج تک نہ ہو سکی۔

جن صاحب آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔" عبدالباسط نے بولنے کی ہمت کی۔"

پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو۔؟ اور جو لوگ اس بنگلے میں ٹھہرے ہوئے ہیں ان سے تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں ہے۔

جن صاحب ہماری مشکل یہ ہے کہ اگر ہم سچ بولیں تو مصیبت اور اگر ہم جھوٹ بولیں تو ہمارے لئے پریشانی۔" میں نے کہا۔"

سچ بولو۔" سیاہ فام نے کہا" جھوٹ کیوں بولتے ہو۔

تو پھر سچ یہ ہے کہ وہ سب لوگ ہمارے اپنے لوگ ہیں اور ہم بھی وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

سیاہ فام نے ہمیں غصے سے دیکھا، پھر بولا۔ جن لونڈے کا قتل کس نے کیا تھا؟

میں نے۔" میں نے ہمت کر کے یہ سچ بھی بول دیا۔"

جانتے ہو کہ اس لڑکے کا چچا جو اس کو اپنا بیٹا مانتا تھا بہت ہی شریر ہے اور وہ انسانوں کا پکا دشمن بھی ہے۔ وہ شریر قسم کے جنات کو لے کر اس بنگلے میں پہنچ چکا ہے۔

جن بھائی، ان جنوں کو کوئی شرارت کرنے سے روک دیں اور خدا کے لئے ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی کوئی مدد کیجئے۔

بہت مشکل ہے۔ کیونکہ شریر قسم کے دسیوں جن اس بنگلے میں داخل ہو چکے ہیں اور وہ تمہارے ساتھیوں کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ہم اپنی غلطی کی معافی مانگنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ بیچ میں پڑ کر صلح صفائی کرا دیجئے ورنہ ہمارے ساتھیوں کا کیا ہوگا؟

کیا تمہارے ساتھ کوئی عورت بھی ہے۔" سیاہ فام نے پوچھا۔"

میں نے محسوس کیا کہ اس سیاہ فام کی آنکھوں سے عیاشی ٹپک رہی تھی۔

میں ابھی چپ تھا کہ شہزاد نے بتا دیا کہ ہاں ہمارے ساتھ ایک عورت اور ایک لڑکی بھی ہے۔ اگر میں آپ لوگوں کو بچا لوں تو کیا تم اس عورت کو ایک رات کے لئے میرے پاس چھوڑ دو گے۔؟

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔؟

دیکھو میری نیت پر کوئی شبہ نہ کرو۔ میں عورت ذات کی اب بہت عزت کرتا ہوں لیکن چونکہ عورت میری کمزوری رہی ہے اس لئے اس عمر میں بھی میں تھوڑا بہت وقت عورتوں کے ساتھ کاٹ کر ایک طرح کا سکون

محسوس کرتا ہوں۔

آپ کی عمر کتنی ہے۔" عبدالباسط نے ایک غیر ضروری سوال کر ڈالا۔"

میری عمر اس وقت ساڑھے چار سو سال ہے۔" سیاہ فام نے کہا۔" اور ہم جنوں میں تین سو سال سے عمر پہنچنے والا جن بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں اس عورت کو صرف دیکھوں گا وہ ہر طرح سے محفوظ رہے گی۔

جن بھائی۔ وہ تو شادی شدہ ہے اور اس کا شوہر بھی ساتھ میں ہے۔ میں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ شہزادی اس کا شوہر ہے۔

شوہر سے ہم نمٹ لیں گے۔" سیاہ فام نے کہا۔" اگر تم لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک عامل تمہیں دوں گا جو انسانوں ہی میں سے ہے وہ اپنے عمل کی طاقت سے ان جنوں پر قابو پالے گا جنہوں نے اس بنگلے پر دھاوا بول رکھا ہے۔

ہماری خاموشی کو سیاہ فام نے ہماری رضامندی سمجھا اور اس نے خود سے تالی بجائی، چند منٹ کے بعد ایک ڈیل ڈول کا انسان اندر کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی داڑھی بھی تھی اور اس کے سر پر ٹوپی بھی تھی، اس کا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ بیشک کوئی عامل ہے۔ اس نے سیاہ فام کو سلام کیا۔ سیاہ فام نے سلام کا جواب دے کر اس سے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھی کسی مصیبت کا شکار ہیں، تم ان لوگوں کے ساتھ جاؤ اور اپنے عمل کی طاقت سے ان کی مدد کرو اتنا کہہ کر سیاہ فام نے اس کے کان میں بھی کچھ کہا۔ اور پھر ہم سے بولا، جاؤ اس کے ساتھ جاؤ یہ تمہاری طرح ایک انسان ہے اور بہت اچھا عامل ہے۔ اس سے ہماری دوستی ہے یہ تمہاری ساتھ دے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں بھی وہیں پہنچ جاؤں گا۔ ان شری جنوں کو وہاں سے بھگا دیں گے اور ایک رات کے لئے تمہاری عورت بس ہمارا دل بہلائے گی۔ ہم چپ رہے اور وہ عامل ہمارے ساتھ بنگلے کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت ہم تینوں ایک انجانے خوف میں مبتلا تھے اور ہمیں ڈر لگ رہا تھا کہ ہماری جان کیسے بچے گی۔ جب ہم اپنی رہائش گاہ کے قریب پہنچے تو عبدالباسط نے آہستہ سے مجھ سے کہا۔

ذرا ایک طرف کو آ کر میری بات سنو۔

میں نے کہا بولو۔ کیا بات ہے۔

عبدالباسط نے لرزتی ہوئی آواز سے کہا، عرفان بھائی ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ تو نہیں ہو رہا ہے۔

کیسا دھوکہ؟

یار میں نے بچپن میں یہ سنا تھا کہ جنوں کا سایہ نہیں ہوتا۔

تو پھر؟

یار یہ عامل جو سیاہ فام نے ہمارے ساتھ بھیجا ہے اس کا سایہ نہیں ہے۔ جب کہ دیکھو چاند کی روشنی میں ہم تینوں کا سایہ پڑ رہا ہے لیکن اس انسان کا سایہ نہیں ہے۔

میں نے غور کیا۔ واقعتاً اس شخص کا سایہ نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بھی غور کیا اس کی چال بھی عجیب طرح کی تھی۔ جس طرح وہ چل رہا تھا کہ اس طرح کبھی کسی کو چلتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اب کیا ہوگا؟ ہم تو بے موت مارے جائیں گے۔؟" عبدالباسط بولا۔" اس سیاہ فام نے ہمارے ساتھ کوئی فریب تو نہیں کیا۔؟" شہزادی نے کہا۔"

ہو سکتا ہے۔" میں بولا۔" لیکن اس کو اس طرح کے فریب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ ہمیں مارنا چاہتا تو آسانی سے مار سکتا تھا ہم تو اس کے پوری طرح اس کے قبضے میں تھے۔

ہم تینوں اس عامل کے ساتھ چل رہے تھے اور میری کھوپڑی میں کئی طرح کے سوالات اُبھر رہے تھے۔

وہ سیاہ فام کون تھا۔؟ اس نے ہم سے جو باتیں کی تھیں وہ کتنی سچ تھیں اور کتنی جھوٹ۔؟ اپنے بارے میں بھی اس نے جو بتایا تھا وہ کتنا صحیح تھا کتنا غلط۔

اس نے ہم سے نجمہ کی فرمائش کیوں کی تھی۔؟ اس نے اس عامل کو ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا، کیا ہمیں مروانے کے لئے، کیا ہمارے ساتھی جنات کے ظلم کا شکار ہو چکے ہیں۔؟ کیا آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔؟ کیا ہم سب آج کی رات جنات کا نوالہ بن جائیں گے۔؟ کیا...... کیا میں ان سوالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اچانک اس عامل نے پلٹ کر دیکھا۔ میرے ہوش اُڑ گئے۔ کیا اس کو اندازہ ہو گیا تھا کہ میں کیا سوچ رہا ہوں............؟ کیا...... کیا...... کیا واقعتاً! آج کی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہے۔؟

ابھی میرا ذہن مختلف سوالوں کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا کہ اچانک ایک جیپ گاڑی ہماری طرف آتی ہوئی نظر آئی، اس کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر ہم چونک گئے۔ جیپ گاڑی ہمارے قریب آ کر رک گئی۔ اس جیپ گاڑی میں پانچ آدمی سوار تھے اور ایک ڈرائیور تھا۔ پانچوں آدمی جیپ گاڑی سے اُتر گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے جو

مولوی ٹائپ تھے اور بہت لحیم شحیم تھے ہمارے قریب آ کر کہا تم لوگ کون ہو؟ اور رات کو اس جنگل میں کیا کر رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ علاقہ خطرناک مانا جاتا ہے اور یہاں قدم قدم پر جنات بستے ہیں اور اکثر جنات انسانوں کو پریشان بھی کرتے ہیں۔

آپ کون ہیں۔؟ میں نے ان مولانا سے پوچھا۔

میں اور یہ میرے ساتھی، انہوں نے دوسرے ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ عامل ہیں اور ایک باغ سے جنات کا قبضہ ہٹانے کے لئے اس علاقہ میں آئے تھے۔ باقی یہ تین لوگ اسی علاقہ کے باشندے ہیں جو ہمیں اس جنگل سے باہر تک چھوڑنے کے لئے ہمارے ساتھ آئے ہیں۔

کیا تفصیل سے ہم آپ کو کچھ بتا سکتے ہیں۔؟ میں نے دوسرا سوال کیا۔

کیوں نہیں۔ انسانیت کے رشتے سے آپ لوگ ہمارے بھائی ہو۔

صرف انسانیت کے رشتے ہی سے نہیں۔ ''عبدالباسط بولا'' بلکہ دین اسلام کے رشتے سے بھی ہم آپ کے بھائی ہیں۔

تو کیا آپ مسلمان ہو۔؟

جی ہاں ہم تینوں مسلمان ہیں۔ اور یہ چوتھا شخص جو ہمارے ساتھ ہے وہ اسی علاقہ کا رہنے والا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ اندازہ نہیں ہے کہ یہ کافر ہے یا مسلمان۔

چوتھا شخص کونسا ہے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا۔ ہمیں تو تم تین ہی نظر آ رہے ہو۔

میں نے اپنے اردگرد نظر ڈالی تو مجھے حیرت ہوئی کہ وہ شخص جو سیاہ فام نے ہمارے ساتھ بھیجا تھا موجود نہیں تھا۔

ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی جن تھا، جو ہمیں دیکھ کر غائب ہو گیا۔

چند منٹ تک ہمارے اور ان کے درمیان تعارف کا سلسلہ چلا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کسی باغ کو کیلنے کے لئے آئے تھے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر اب واپس لوٹ رہے تھے۔ یہ دونوں شخص باقاعدہ عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولوی افتخار تھا۔ اور دوسرے کا نام مولوی ذوالفقار، یہ دونوں سگے بھائی تھے باقی ۳ لوگ اسی علاقہ کے رہنے والے تھے ان میں سے ایک کا نام جنید، ایک کا نام ارشاد اور تیسرے کا نام گلشن تھا۔ اس میں ہم نے اپنی کل آپ بیتی سنادی تھی اور انہوں نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور یہ یقین دلایا کہ وہ ہمارا بھرپور ساتھ دیں گے اور اس علاقہ سے نکال کر ہمیں لے جائیں گے انہوں نے سب سے پہلے اس سیاہ فام شخص سے ملنے کی خواہش کی جس کا ذکر ہم نے ان سے کیا تھا اور بتایا تھا کہ یہ شخص جو غائب ہو گیا ہے اسی کا بھیجا ہوا تھا انہوں نے ہمیں تینوں کو جیپ گاڑی میں بٹھایا اور اسی طرف چل دیئے جس طرف سے ہم ابھی آئے تھے۔ کافی دیر تک جیپ گاڑی دوڑتی رہی لیکن وہ بنگلہ جس میں سیاہ فام موجود تھا ہمیں دکھائی نہیں دیا۔

کہاں ہے وہ بنگلہ۔؟ مولوی افتخار نے پوچھا۔

خدا ہی جانے، میں نے حیرت سے کہا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ بنگلہ بھی غائب ہو گیا۔

بہتر ہوتا کہ ہم اس سیاہ فام سے مل لیتے۔'' مولوی ذوالفقار نے کہا'' خیر چھوڑو اور وقت کو ضائع کئے بغیر اس حویلی میں پہنچو جہاں آپ لوگوں کے ساتھی گھرے ہوئے ہیں اور ان کی جان کو خطرہ بھی ہے اس کے بعد انہوں نے جیپ کو ہماری رہائش گاہ کی طرف دوڑا دیا۔ یہاں سے ہماری رہائش گاہ کا راستہ زیادہ نہیں تھا۔ لیکن جیپ فرائے لے کر دوڑتی رہی اور راستہ طے ہو کر نہیں دیا۔ ہمارے خیال سے جو راستہ نصف گھنٹے میں تہہ ہو جانا چاہئے تھا وہ تقریباً سوا گھنٹے میں تہہ ہوا۔ جس وقت ہم اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہاں موت کا سا سناٹا تھا۔ افتخار اور ذوالفقار نے جیپ کو ایک سائڈ میں کھڑا کر کے ہم سے کہا کہ اس حویلی کے اندر پہنچنے کے لئے ہمیں کوئی عمل کرنا پڑے گا۔ اور اس سے پہلے بذریعہ حاضرات ہمیں یہ اندازہ کرنا ہوگا کہ حویلی کے اندر تمہارے ساتھیوں پر کیا بیت رہی ہے۔ یہ کہہ کر افتخار نے کہا آپ سب لوگ ادھر ہی کھڑے رہے میں جیپ میں جا کر حاضرات کرتا ہوں اور اندر کی کیفیت کا اندازہ کرتا ہوں۔ مولوی افتخار جیپ میں چلے گئے اور ہم سب لوگ حویلی کے سامنے کھڑے رہے۔ چند منٹ کی خوفناک خاموشی کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے حویلی کے اندر کوئی رو رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بلکنے اور سسکنے کی سی بھی آواز آئی۔ ہم نے اس آواز پر کان لگا دیئے اور ہم نے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ رونے کی آواز کس کی ہے اور یہ آواز عورت کی ہے یا مرد کی؟۔ ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے تھے کہ ایک زہریلا سا قہقہہ فضاؤں میں بلند ہوا۔ اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے حویلی کے در و دیوار کانپ رہے ہوں۔ ہمیں اپنے پیروں

تلے کی زمین بھی کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میں اور عبدالباسط تو تھے ہی حیران اور ششدر، لیکن شہزاد کی حالت تو دیکھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتی تھی اس کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں اس کی بیوی اور بہن کی جان خطرے میں نہ پڑ جائے، بلکنے اور سسکنے کی آوازیں سن کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے اور ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔ چند منٹ بڑی قیامت کے گزرے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم حویلی کے اندر کیسے داخل ہوں۔ اور کس طرح اپنے ان ساتھیوں کی مدد کریں جو اندر پھنسے ہوئے تھے۔ چند منٹ قیامت خیز انتظار کے بعد مولوی افتخار جیپ گاڑی سے نکل کر ہمارے پاس آئے اور انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے ساتھیوں کی کیفیت اچھی نہیں ہے۔ جنات انہیں برابر ٹارچر کر رہے ہیں اور اس وقت اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ان کی مدد کریں اور ان کی مدد ضرور کریں گے۔ مولوی افتخار نے ایک مخلصانہ انداز میں کہا۔ اس کے بعد انہوں نے مولوی ذوالفقار سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ ایک اور جنگ کے لئے کمر کس لو۔ اس کے بعد وہ دونوں حویلی کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے اور ان کے پیچھے ہم تینوں اور مولوی افتخار کے دیگر ساتھی بھی ہمارے ساتھ ساتھ حویلی کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ البتہ ڈرائیور کو انہوں نے یہ کہا کہ وہ جیپ گاڑی میں موجود رہے۔

حویلی کا گیٹ اندر سے بند تھا۔ مولوی افتخار نے حویلی کے گیٹ پر پڑھ کر کچھ دم کیا۔ اس کے بعد انہوں نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس پر کچھ دم کیا اور پھر انہوں نے اس مٹی کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اس پر پھونک ماری کہ وہ مٹی اڑ کر حویلی کے گیٹ پر پھیلنے لگی۔ میں نے دیکھا کہ مولوی ذوالفقار بھی جلدی جلدی کچھ پڑھ رہے تھے۔ میرے لئے یہ باتیں بالکل ہی نرالی تھیں اور میں تو جنات کا اور یوں پڑھنے پڑھانے کا قائل ہی نہیں تھا لیکن آج کی رات جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جس انداز میں ہماری ملاقات اس سیاہ فام شخص سے ہوئی تھی ان سب باتوں نے میری برسہا برس کی سوچ و فکر کو بدل دیا تھا اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اس دنیا میں جنات کا وجود ہے اور عاملین اپنے عمل کے ذریعہ ان سے نمٹنے کے گر بھی جانتے ہیں۔ عبدالباسط اور شہزاد کے چہروں پر فکر اور تشویش کی آندھیاں چلتی ہوئی صاف محسوس ہو رہی تھیں لیکن ان دونوں کو مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کی موجودگی کی وجہ سے ایک طرح کا اطمینان بھی تھا اور ... ن دونوں عاملوں کی خود اعتمادی میرے اندر بھی ایک طرح کا حوصلہ پیدا کر رہی تھی اور پیش آنے والی کسی درگھٹنا کا کوئی ڈر خوف میرے دل میں نہیں تھا۔ جنید، ارشاد اور کلن ہم سے زیادہ مطمئن تھے کیونکہ وہ جنات کے ساتھ کسی ایسی جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئے تھے جس جنگ میں مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ مولوی ذوالفقار نے کچھ پڑھنے کے بعد حویلی کے کواڑوں پر دم کیا اور حویلی کے کواڑ کھلنے شروع ہوئے۔ کواڑ کھلتے ہی ایک کہرام سا مچ گیا، کانوں میں زبردست شور وغل کی آواز آئی افتخار اور ذوالفقار حویلی میں داخل ہو گئے اور ان کے ساتھ ساتھ ہم بھی حویلی میں گھس گئے۔ حویلی میں دور دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بھی کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا البتہ ہماری گاڑیاں جوں کے توں کھڑی ہوئی تھیں۔ ابھی ہم آگے بڑھنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ ہم پر انگارے برسنے شروع ہوئے اور حویلی کے اِدھر اُدھر پھلجھڑیاں سی پھوٹنے لگیں۔

مولوی افتخار نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا۔ سب لوگ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں اور جس کو آیت الکرسی یاد نہ ہو وہ "یا رقیب" پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے۔ اب ہم آگے بڑھیں گے اور حویلی کے سامنے والے دالان میں داخل ہو کر مورچہ سنبھالیں گے۔ دالان کے اس پار ہی وہ ہال کمرہ تھا جہاں ہمارے ساتھی موجود ہوں گے۔ یا پھر وہ لوگ اس کمرے میں ہوں گے جو شہزاد اور ان کی بیوی کو دیا گیا تھا۔ ہمیں جو کچھ یاد تھا پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا اور ہم اپنے عاملوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ابھی ہم نے دو گز کا فاصلہ بھی تہہ نہیں کیا تھا کہ ایک درجن کالی بلیاں آ کر ہمارے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ ان بلیوں کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ہم سب کو یقین تھا کہ یہ بلیاں نہیں تھیں بلکہ یہ جنات تھے جو بلیوں کی شکل اختیار کر کے ہمارا راستہ روک رہے تھے۔ ہماری نظر ان بلیوں پر ٹکی ہوئی تھی کہ اچانک ہزاروں چمگادڑ، چمگادڑ والے کمرے سے نکل کر حویلی کے صحن میں اُڑنے لگے۔ سبھی چمگادڑ چیل کے برابر تھے، ان کو دیکھ کر ہم سب ایک عجیب طرح کی وحشت کا شکار ہو گئے اور ہماری آنکھوں کے سامنے وحشتناک قسم کی تاریکیاں بکھرنے لگیں۔ چمگادڑ اُڑتے اڑتے ہمارے اتنے قریب آ جاتے تھے کہ ہماری چیخیں نکل جاتی تھیں ابھی ہم ان مصیبتوں سے نمٹنے بھی نہیں پائے تھے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہماری ٹانگیں زمین کے اندر دھنس رہی ہیں۔ شروع میں تو میں یہ سمجھ

کہ ہم پر نفسیاتی اثر ہو رہا ہے اور ہم وہم میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن پھر میں نے اور میرے ساتھیوں نے صاف طور پر یہ محسوس کیا کہ ہماری ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس رہی ہیں اور ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی ہمیں زمین کے اندر گھسیٹ رہا ہے۔ ذوالفقار اور افتخار زور زور سے کچھ پڑھ رہے تھے لیکن شاید ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہو رہا تھا۔ ہماری ٹانگیں گھٹنوں تک دھنس چکی تھیں۔ اور اس وقت ہم بالکل ہی مجبور اور لاچار ہو کر رہ گئے تھے۔ مجھے تو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اس طرح ہم پورے کے پورے زمین میں دھنس جائیں گے اور حویلی کا صحن ہمارا قبرستان بن کر رہ جائے گا۔ چند لمحوں کے بعد ہم ایک چوتھی مصیبت کا شکار ہوئے اور ہم پر خون کی بارش برسنے لگی۔ ہمارے کپڑے خون سے تر بتر ہو گئے۔ اس خون میں اس قدر بدبو تھی کہ اس بدبو سے ہمارے دماغ پھٹے جا رہے تھے۔ عبدالباسط نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔ عرفان صاحب ہماری موت تو بہت بھیانک ہوگی۔ شہزاد بولا بے شک اب ہمارے بچنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور شاید ہمارے باقی ساتھی بھی ختم ہو چکے ہیں۔ خون کی بارش دس بارہ منٹ کے بعد رک گئی۔ اور اس وقت ہمیں دالان میں وہ سیاہ فام نظر آیا جس سے ہم بنگلے میں ملاقات کر چکے تھے۔ اس نے چیخ کر کہا۔ تم انسان ہم جنوں کو دھوکہ دیتے ہو۔ تم نے مجھ سے ہمدردی کی بھیک مانگی تھی، میں نے تم پر رحم کیا، تمہارے ساتھ میں نے ایک عامل کو بھیجا تھا لیکن تم پہلے ہی عاملوں کا بندوبست کر چکے تھے۔ تم نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکی ہے اب تم اپنے انجام کو پہنچو گے اور تمہاری عورت کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔

تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ مولوی افتخار نے گرجدار آواز میں کہا۔ میں تیرے جیسے کئی جنوں سے نمٹ چکا ہوں۔ میں تیری بھی گردن مروڑ دوں گا۔

یہ سن کر اس سیاہ فام نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور اس نے آگ کا ایک انگارہ افتخار کی طرف اُچھالا۔ افتخار نے اس انگارے کو دبوچ لیا۔

اس کے بعد انہوں نے نہ جانے کیا عمل پڑھا کہ ایک دم ایک شور سا اٹھا اور ہم سب کی ٹانگیں زمین سے باہر آ گئیں۔ اچانک چمگادڑ بھی غائب ہو گئے اور کالی بلیاں بھی بھاگ گئیں لیکن وہ سیاہ فام بدستور دالان میں کھڑا رہا اور اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے ہمیں گھورتا رہا۔ افتخار اور ذوالفقار دالان کی طرف بڑھنے لگے۔ ہماری ہمت تو آگے بڑھنے کی نہیں ہو رہی تھی لیکن ان کی عملی طاقت اور ان کا حوصلہ دیکھ کر ہم بھی ان دونوں کے پیچھے چلنے لگے۔ ابھی ہم کچھ دور ہی چلے تھے کہ کوؤں کا ایک غول آیا اور اس نے اتنا شور مچایا کہ ہمارا ناک میں دم ہو گیا۔ کوؤں کے شور کے ساتھ ساتھ اس سیاہ فام نے خطرناک قسم کے قہقہے لگنے شروع کئے اور اس نے ہم پر پتھر پھینکنے شروع کئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس سیاہ فام نے جس عامل کو ہمارے ساتھ بھیجا تھا وہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور وہ بھی ہم پر پتھر پھینکنے میں اس سیاہ فام کی مدد کر رہا تھا۔ ایک پتھر تو میرے سر میں آ کر لگا میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔ لیکن میں دیکھ کر رہا تھا کہ ذوالفقار اور افتخار بالکل خوف زدہ نہیں تھے اور وہ بدستور جنات کے حملے کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے اور ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ڈٹے ہوئے تھے۔

وہ سیاہ فام اور اس کا عامل دونوں ہم پر پتھر انگارے اُچھالتے رہے لیکن افتخار اور ذوالفقار اپنے عمل کی طاقت سے ان انگاروں کو بے اثر کرتے رہے کافی دیر تک یہ مقابلہ جاری رہا اس کے بعد وہ سیاہ فام اور اس کا ساتھی دالان سے غائب ہو گئے۔ ان کے غائب ہونے کے بعد مولوی افتخار نے ہم سے کہا یہ جنات دھوکہ دیتے ہیں ان کے دھوکہ میں آنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہمیں آپ کے ساتھیوں تک پہنچنا ہے اس لئے آگے قدم بڑھاؤ۔ یہ کہہ کر مولوی افتخار اور ذوالفقار دونوں دالان کی طرف بڑھے اور ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی دالان کی طرف اپنے قدم اٹھانے لگے اس وقت ہم پر ایک عجیب طرح کی وحشت سوار تھی اور ہماری موت ہمارے سامنے رقص کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اگر اللہ نے مولوی افتخار اور ذوالفقار کو رحمت کا فرشتہ بنا کر نہ بھیجا ہوتا تو ہم اس حویلی میں داخل نہیں ہو سکتے تھے بلکہ ہم بہت آسانی سے ان جنات کا نوالہ بن جاتے اور ایسی موت مر جاتے جو یقیناً عبرتناک ہوتی۔

ہم بخیر و عافیت سے دالان تک پہنچ گئے۔ اس کے بعد ہمیں اس ہال کمرے میں جانا تھا جہاں ہمارے سب ساتھی موجود تھے۔ لیکن دالان میں پہنچنے کے بعد ہمیں کئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے پہلے تو ہمارے جوتے تپنے لگے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہم نے آگ کے جوتے پہن رکھے ہوں۔ ہم جوتے اتار بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ جنات نے دالان کے فرش پر بہت باریک کانچ بکھیر دی تھی۔ اگر ہم جوتے اتارتے تو کانچ سے ہمارے پیر لہولہان ہو جاتے۔ دوسری حرکت جنات کی طرف سے یہ ہو رہی تھی کہ دالان کی چاروں

دیواروں پر ہزاروں آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ آنکھیں اس قدر خوفناک تھیں کہ انہیں دیکھ کر ہمارا رواں رواں کانپ رہا تھا ہم اپنی آنکھیں بند بھی نہیں کرسکتے تھے کیونکہ مولوی افتخار نے ہم سے کہا تھا کہ اگر ہم میں سے کسی نے اپنی آنکھیں بند کرلیں تو اس کی بینائی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے گی اس لئے ہم آنکھیں کھولے رکھنے پر مجبور تھے۔ اسی دوران عبدالباسط نے مجھ سے کہا۔ عرفان ذرا دالان کی چھت کی طرف تو دیکھو۔ میں نے ایک دم چھت کی طرف دیکھا تو اُف میرے خدا۔ میرا تو سر ہی چکرا گیا۔ دالان کی چھت پر کچھ کھوپڑیاں چپکی ہوئی تھیں اور ان کھوپڑیوں کے منہ سے خوفناک قسم کی زبان باہر نکلی ہوئی تھیں۔ آج جب اس وحشتناک منظر کا خیال آتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اس وقت جنات ہمیں ڈرانے کے لئے اور ہمیں پاگل کرنے کے لئے جو بھی خوفناک قسم کے ہتھکنڈے استعمال کررہے تھے وہ سب اذیت ناک بھی تھے اور وحشت ناک بھی۔ جنات نے ہمارے جوتوں کو آگ کا بنادیا تھا، ہمارے پاؤں اس طرح جل رہے تھے جس طرح آگ کے انگاروں پر کھڑے ہوکر کسی کے پاؤں جلتے ہیں۔ میں بیان نہیں کرسکتا کہ اس وقت ہم سب کس اذیت کا شکار تھے۔ ذرا آپ سوچیں کہ اگر آپ کے جوتے آگ کے بنادیئے جائیں تو آپ پر اور آپ کے پیروں پر کیا گزرے گی۔ آپ کو کتنی تکلیف پہنچے گی، خدا کی قسم اس وقت ہم شدید اذیت میں مبتلا تھے، ایک دوسرے کو مدد طلب کرنے کی نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن اس وقت کوئی بھی کسی کی مدد نہیں کرسکتا تھے۔ اگر کوئی روحانی مدد کرنے کا اہل تھا تو وہ مولوی افتخار یا مولوی ذوالفقار تھے لیکن بے چارے وہ دونوں بھی جنات کی ریشہ دوانی کا شکار تھے ان کے پیروں میں بھی آگ کے جوتے تھے جن سے ان دونوں کے سر بھٹی کی طرح تپ رہے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر ایک عجیب طرح کی وحشت بکھری ہوئی تھی، دراصل وہ دونوں پکے عامل تھے اور کئی بار جنات پر غلبہ حاصل کرچکے تھے لیکن اس وقت شکست اور فریب خوردگی کا احساس انہیں ہم سے زیادہ اذیت میں مبتلا کررہا تھا اور انہیں اس بات کا افسوس تھا کہ وہ ہمیں تو کیا ان جنات سے نجات دلاتے وہ خود ہی جنات کی حرکتوں کا شکار ہورہے تھے۔ لیکن وہ دونوں ہمت ہارنے والے نہیں تھے۔ وہ بدستور کچھ نہ کچھ پڑھ رہے تھے اور اشاروں ہی اشاروں میں ایک دوسرے سے مشورہ بھی کررہے تھے۔ ہم ان دونوں عاملوں کے اشاروں کو سمجھنے سے قاصر تھے لیکن ہمیں اس بات کا اطمینان تھا کہ ان دونوں کے ہوش وحواس صحیح سلامت ہیں اور یہ دونوں ان اذیت ناک لمحوں میں بھی ہمیں جنات سے نجات دلانے کی ترکیب سوچ رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارا ان لوگوں سے کسی بھی طرح کا کوئی تعلق نہیں تھا اور نہ ہی ان کا ہم سے کسی طرح کا کوئی مطالبہ تھا۔ ان دونوں کی ہمت اور حوصلہ دیکھ کر ہمیں رشک آرہا تھا اور ہم تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے محاذ پر ڈٹے ہوئے تھے۔ اگر یہ دونوں نہ ہوتے تو ہمارا تو دم ہی نکل جاتا۔ میں ان دونوں کو رشک کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور وہ دونوں خاموشی کے ساتھ کسی عمل میں مصروف تھے کہ چاروں طرف ایک عجیب طرح کا تعفن پھیلنا شروع ہوا۔ یہ تعفن اس قدر اذیت ناک تھا آج بھی اس کے تصور سے جی متلانے لگتا ہے۔ اس تعفن سے اس وقت سب کا دم گھٹنے لگا تھا۔ اور ذوالفقار اور افتخار بھی اس تعفن سے اس درجہ پریشان تھے کہ بار بار ان کا ہاتھ ان کی ناک پر جاتا تھا۔ یہ تعفن اس لئے پھیلایا گیا تھا تاکہ افتخار اور ذوالفقار کوئی عمل نہ کرسکیں۔ لیکن شروع شروع میں تو یہ دونوں کچھ گھبرا سے گئے تھے لیکن بعد میں انہوں نے خود پر قابو پاتے ہوئے اپنے عمل کے سلسلے کو جاری رکھا اور ان کے عمل کی برکت سے ہمیں وحشت ناک مناظر سے بھی نجات ملی اور اس تعفن سے بھی جو ہم سب کے لئے اذیت دہ بنا ہوا تھا۔ دالان میں اب سکون تھا، در و دیوار سے جو آنکھیں وحشت پھیلارہی تھیں اب وہ نظر نہیں آرہی تھیں، دالان کی چھت بھی اب بالکل صاف دکھائی دے رہی تھی اور چھت کا منظر بھی اب اپنی اصلی حالت میں تھا لیکن ہوا یہ کہ جب ہم اس کمرے کی طرف بڑھے جس میں ہماری رہائش تھی تو دالان نے ایک پنجرے کی سی شکل اختیار کرلی اس کے سب دروازوں پر لوہے کی جالیاں خود بخود تن گئیں۔ اور ہمارے اس دالان سے نکلنے کا راستہ ہی بند ہوگیا۔

دالان سے باہر ایک شخص ہمیں دکھائی دیا۔ جو بالکل انسانوں کی طرح تھا لیکن اس کے سر پر سینگ تھے۔ اس کو دیکھ کر مولوی افتخار نے کہا۔ تو کون ہے؟ اور تو کہاں سے آیا ہے۔

اس نے کہا۔ میں اس شخص کا بھائی ہوں جس کا قتل اس حویلی میں کیا گیا ہے۔ ہم نے کوئی قتل نہیں کیا۔ ''مولوی افتخار نے کہا۔'' تو جھوٹ بولتا ہے۔

تم سب پچھتاؤ گے۔ تمہارے سب ساتھی ہمارے قبضے میں ہیں اور تمہاری دونوں عورتوں کو ہم نے سمندر میں بھیج دیا ہے۔

اگر تم نے انہیں آزاد نہیں کیا تو میں تمہاری نسل کو برباد کردوں گا۔
یہ بات سن کر کہ عورتوں کو جنات نے سمندر میں بھجوادیا ہے۔ شہزاد کی حالت خراب ہوگئی۔ اس کو اپنی بیوی اور بہن کی جان خطرے میں محسوس ہوئی اس نے میرے قریب آ کر کہا۔
عرفان، اب کیا ہوگا۔؟ کیا میری بیوی اور بہن ہمیشہ کے لئے مجھ سے بچھڑ گئی ہیں۔؟ میں نے شہزاد کو تسلی دی اور اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ میرے دوست اللہ پر بھروسہ کرو۔ انشاء اللہ مولوی افتخار اور ان کے ساتھی کی محنت رنگ لائے گی اور ہمیں اس جنگ میں جنات پر فتح حاصل ہوگی اور جب ہم ان پر غلبہ حاصل کرلیں گے تو ہم اپنے سب ساتھیوں کو جس میں تمہاری بیوی اور بہن بھی شامل ہیں چھڑانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اسی لمحے وہ سیاہ فام بھی ہمیں دالان کے باہر نظر آیا اس نے اپنے پیلے پیلے دانتوں سے ایک زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔ چند منٹ کے بعد تم سب کو اندازہ ہوجائے گا کہ جنات کیا کچھ کرسکتے ہیں۔ میں تم سب کا سرمہ بنادوں گا اور تم چند منٹ کے بعد نیست و نابود ہوجاؤ گے۔ اس سیاہ فام نے قہر آلود نظروں سے مجھے اور شہزاد کو گھورتے ہوئے کہا۔ اپنے انتقام کا ایک نمونہ میں تمہیں دکھاتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے ایک جن سے کہا جو بہت ہٹا کٹا تھا، لاؤ اس چھوکری کو اور انہیں دکھاؤ کہ ہم کیا کرسکتے ہیں اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جن ارجمند کو پکڑ کر لایا۔ ارجمند پاگل پن کی سی کیفیت کا شکار تھی۔ اس نے دالان کے سامنے آتے ہی ناچنا شروع کردیا۔ ناچتے ناچتے وہ خطرناک قسم کے قہقہے بھی لگا رہی تھی وہ ہم میں سے کسی کو نہیں پہچان رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ اس کا چہرہ متغیر تھا۔ اس کی آنکھیں عجیب طرح کی ہورہی تھیں۔ اس کے سر کے بال کھڑے ہوگئے تھے، اس کے چہرے کا رنگ گلابی تھا لیکن اس وقت اس کا چہرہ ہمیں سیاہ محسوس ہورہا تھا۔
ارجمند کو دیکھ کر شہزاد کی حالت بگڑ گئی، اس نے روتے ہوئے کہا۔
ارجمند! میری بہن!
ارجمند نے شہزاد کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھتے ہوئے مردانہ آواز میں کہا۔ بکواس بند کر تو ہی ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ تو نے ہی ہمیں ان جنوں کے حوالے کیا ہے اگر تجھے ہم سے محبت ہوتی تو تو ہمیں چھوڑ کر نہ جاتا۔

ارجمند بانو کی کیفیت عجیب تھی۔ وہ ہنس بھی رہی تھی، رو بھی رہی تھی، قہقہے بھی لگا رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں شعلے بھی دہک رہے تھے۔ شہزاد بیگ اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر بے سدھ سے ہوئے جارہے تھے۔ اور انہیں اپنی بیوی کی بھی فکر تھی کہ وہ نہ جانے کس حالت میں ہوگی۔
مولوی افتخار نے شہزاد کو حد سے زیادہ پریشان دیکھ کر کہا۔ محترم خود کو سنبھالیں۔ اگر ہم نے اپنے ہوش وحواس پر قابو نہیں رکھا تو ہم یہ جنگ نہیں جیت سکیں گے۔ اور ایک بات یاد رکھیں کہ یہ جن جھوٹ بہت بولتے ہیں، یہ جھوٹی قسمیں بھی کھاتے ہیں۔ دیکھو ابھی انہوں نے یہ کہا تھا کہ تمہاری دونوں عورتوں کو سمندر میں بھیج دیا ہے اور ابھی کے ابھی یہ اس لڑکی کو لے کر حاضر ہوگئے۔ ان کی کسی بات کو سچ سمجھ کر ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک اس وقت ہم ایک خول میں بند ہیں اور ہمارا عمل کام نہیں کررہا ہے لیکن ہم ہمت نہیں ہاریں گے ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو ہم ہی ان جنات پر فتح پائیں گے۔
مولوی افتخار کی یہ باتیں سن میری رگوں میں خون جوش مارنے لگا شہزاد ور عبدالباسط کے چہروں پر بھی اطمینان ظاہر ہوا۔ ابھی مولوی افتخار نے اپنی بات مکمل نہیں کی تھی کہ ایک دم ایک شور سا مچا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی پر ظلم ہورہا ہے اور مظلوم واویلا کررہا ہے۔ میں نے شہزاد کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہمارے ساتھیوں پر جنات ستم توڑ رہے ہیں۔ رونے اور بلکنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ بے چارے نہ جانے کس حالت میں ہوں گے۔ عبدالباسط بولا۔ یار اس جنگل میں آکر ہم نے بہت غلطی کی۔ اب ہمارا سلامتی کے ساتھ واپس چلے جانا بہت مشکل ہے۔ ہم اس طرح کی باتوں میں معروف تھے کہ ارجمند کا چہرہ متغیر ہوتا محسوس ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا چہرہ بلی کی صورت میں بدل گیا۔ لیکن اس کا پورا جسم جوں کے توں رہا۔ صرف اس کا چہرہ بلی جیسا ہوگیا۔ ارجمند کو دیکھ کر شہزاد بیگ بے اختیار دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ انہیں اپنی بہن سے بہت محبت تھی اس کو اس کیفیت میں دیکھ کر وہ خود کو سنبھال نہیں سکے انہوں نے چیخنا چلانا شروع کردیا۔ مولانا افتخار نے شہزاد بیگ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جنات کی طرف سے یہ نظر بندیاں ہورہی ہیں آپ پریشان نہ ہوں آپ کی بہن بالکل ٹھیک ہے۔ ابھی ہماری حیرانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ ہمیں ایک اور بھیانک منظر

دیکھنے کو ملا۔ ہم نے دیکھا کہ ہمارے دو ساتھیوں کو جنات کھینچ کر لا رہے ہیں۔ یہ نعیم اختر اور گلزار قریشی تھے ان دونوں کے گلے میں طوق پڑا ہوا تھا۔ اور ان پر ایک جن کوڑے برسا رہا تھا۔ ان دونوں کی حالت یہ بتا رہی تھی کہ کافی دیر سے ان پر ظلم وستم ہو رہا ہے۔ وہ دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہمیں دیکھ رہے تھے۔ وہ زبان سے کچھ نہیں بول رہے تھے لیکن ان کی آنکھیں بول کر یہ کہہ رہی تھیں کہ خدا کے لئے ان جنات سے ہمیں بچاؤ۔ شاید مولوی افتخار نے بھی ان کے اس خاموش پیغام کو سن لیا تھا انہوں نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ گھبراؤ نہیں۔ انشاء اللہ ہم عنقریب ان جنات پر قابو پالیں گے اور اگلے ہی لمحے مولوی ذوالفقار علی نے چیخ کر کہا۔ ہمارا عمل کامیاب ہو گیا دیکھئے لوہے کی سلاخیں پگھل رہی ہیں۔ میں نے دیکھا ہم جس خول میں بند تھے اور دالان کے سب دروازوں پر سلاخیں اس طرح چڑھا دی گئی تھیں جیسے دالان نہ ہو کر کوئی پنجرہ ہو۔ سلاخوں کو پگھلتا دیکھ کر جنات نے ارجمند بانو اور ہمارے دونوں ساتھیوں کو اندر کی طرف گھسیٹا اور اسی کے ساتھ ساتھ حویلی میں ایک کہرام مچا۔ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ حویلی کے اندر ہزاروں جنات اس وقت موجود ہیں۔ ہمارے دل بہت تیزی کے ساتھ دھڑک رہے تھے، ہمارے جسم کا رُواں رُواں کھڑا ہو گیا تھا۔ پیاس کے مارے ہمارے حلق خشک ہو گئے تھے ہم تو مر جاتے اگر ہمارے ساتھ دو عامل نہ ہوتے۔ میں خود کو بہت بہادر سمجھتا تھا۔

لیکن اس رات جو میری حالت تھی میں بتا نہیں سکتا۔ میری سانس گھٹ رہی تھی اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آج کی رات ہم سب مر کر اس حویلی میں دفن ہو جائیں گے۔ شہزاد بیگ بھی بہت بہادر اور جرأت مند تھے میں نے ان کو کبھی خوف زدہ نہیں دیکھا تھا لیکن ان کی حالت بھی اس وقت اچھی نہیں تھی، ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور وہ بھی اس وقت یہ یقین کر چکے تھے کہ ہمارا زندہ بچ کر نکل جانا ناممکن ہے۔ وہ اپنی بیوی اور بہن کی طرف سے بہت فکر مند تھے۔ سلاخیں پگھلتے ہی ہم دالان سے باہر آگئے۔ اس کے بعد مولوی افتخار نے کہا کہ آؤ تم سب ایک جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ میں تم سب کا حصار کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم دونوں جنات کے ساتھ کھل کر لڑ سکیں گے۔

تو کیا آپ ہمیں چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔ عبدالباسط نے گھبرا کر پوچھا۔

نہیں نہیں۔ ہم تمہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔ ہم اس وقت تک اسی حویلی میں ہیں جب تک تم سب کو ان جنات سے آزاد نہیں کرا دیتے۔ لیکن ہمیں تمہارا خطرہ اس لئے ہے کہ تم کوئی عمل نہیں جانتے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ جنات تمہاری بھی درگت ایسی بنا دیں جیسی تمہارے ساتھیوں کی بنا رکھی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہارا حصار کر دوں۔

تو کیا حصار کے بعد جنات کی کارروائیوں سے ہم محفوظ ہو جائیں گے۔

یقیناً۔ مولوی افتخار نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

اس کے بعد انہوں نے ایک لکڑی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور ہمیں ایک جگہ کھڑا کر کے ہمارے چاروں طرف ایک دائرہ کھینچ دیا۔ اس دائرے میں ہم پانچ لوگ تھے۔ دو ہم اور تین مولوی افتخار کے ساتھی۔

ہمارا حصار کرنے کے بعد مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار اندر کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کے اندر جانے کے بعد زبردست شور مچا۔ کچھ اس طرح کی آوازیں ہمارے کانوں میں پڑیں مارو پیٹو۔ الفاظ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہے تھے لیکن مفہوم کچھ اسی انداز کا تھا کہ جیسے جنات کی طرف سے ہمارے عاملوں پر کوئی یلغار ہو رہی ہو۔ چند ہی منٹ کے بعد سیکڑوں چمگادڑ ہمارے ارد گرد منڈلانے لگے۔ ان چمگادڑوں کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ہزاروں سانپ اپنی طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ عبدالباسط کی روح فنا ہو رہی تھی اس نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب کیا ہوگا۔؟ عبدالباسط ان سانپوں کو دیکھ کر بھاگنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ جنید نے عبدالباسط کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا بے وقوفی کر رہے ہو۔؟ اگر تم حصار سے باہر چلے گئے تو تم خطرے میں آجاؤ گے۔ اسی دائرے کے اندر کھڑے رہو کوئی بھی چیز اس دائرے کے اندر نہیں آسکے گی۔ اس کے بعد ہم نے غور کیا کہ جو سانپ ہماری طرف بڑھ رہے تھے وہ حصار کے دائرے سے باہر باہر تھے۔ اور چمگادڑ بھی ہم سے ایک گز کے فاصلے سے پرے پرے اڑ رہے تھے البتہ یہ چیزیں ہمیں ڈرانے کی اور لرزانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ جنید اور ارشاد کے سمجھانے کے بعد ہم تینوں میں ایک طرح کی ہمت آگئی تھی۔ لیکن پھر بھی ایک طرح کا خوف ہمارے دلوں میں موجود تھا۔ حویلی کے کمروں میں بے تحاشہ شور مچ رہا تھا اس شور سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اندر کمروں میں گھمسان کی جنگ چل رہی ہے۔ ہمیں حیرت ہو رہی تھی کہ صرف دو آدمی کس طرح جنات کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ میں نے جنید سے پوچھ ہی لیا۔ کیا ہمارے یہ دو مولوی جنات پر

قابو پالیں گے۔؟

کیوں نہیں۔؟ یہ دونوں مولوی ابھی ایک رات پہلے جنات کے ایک غول سے نمٹ کر آرہے ہیں۔ دراصل ان کے پاس عمل کی طاقت ہے اور جنات عمل کی طاقت کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں۔

لیکن جنگ کیسی بھی ہو جان کا خطرہ تو دونوں فریق کو ہوتا ہے۔

اللہ ان کی مدد کرے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ بے چارے بغیر کسی لالچ کے ہمارا ساتھ دے رہے تھے۔ میری بات ابھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ عبدالباسط نے چونک کر کہا۔ عرفان وہ دیکھو۔ عبدالباسط نے حویلی کے مین گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے جب اس طرف دیکھا تو میرے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ میں نے دیکھا، اور میں نے ہی کیا ہم سب نے دیکھا۔ کہ پچاسوں سیاہ فام لوگ اپنے ہاتھوں میں آگ کی تلوار لئے حویلی کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ شاید یہ جنوں کی فوج تھی جس کو اپنی مدد کے لئے حویلی کے جنات نے طلب کیا تھا۔

یہ سب حویلی میں آنے کے بعد چمگادڑ والے کمرے میں چلے گئے۔ ان کی تعداد پچاس سے بھی زیادہ تھی یہ سب چار چار گز لمبے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں دو دو گز کی تلواریں تھیں جو شاید آگ کی بنی ہوئی تھیں۔ چند منٹ کے بعد دو جن کمرے سے نکل کر چمگادڑ والے کمرے میں گئے۔ اس کے بعد زہریلے قہقہوں کی آوازیں فضا میں گونجیں۔ اور اس کے فوراً بعد آگ کی بارش شروع ہوئی۔ لیکن ہم نے صاف محسوس کیا کہ آگ حصار کے دائرے سے باہر برس رہی تھی ہم سب محفوظ تھے۔ تقریباً دس منٹ تک شعلے برستے رہے۔ اس کے بعد آگ کی یہ بارش تھم گئی۔ بارش تھمنے کے بعد دو جن آگ کی تلوار گھماتے ہوئے ہماری طرف بڑھے۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہماری حالت خراب ہونے لگی اور ایک عجیب سا خوف ہمارے دل و دماغ پر منڈلانے لگا۔ اگرچہ حصار کی قوت کو ہم مان چکے تھے لیکن پھر بھی ایک عجیب طرح کا ڈر تھا۔ اور ایک عجیب طرح کی وحشت تھی جس سے ہم اس وقت ہم دوچار تھے۔ عبدالباسط نے ایک بار پھر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن اس بار پھر جنید نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ تم کیا کر رہے ہو، اگر تم اس حصار سے باہر نکل گئے تو تم زندہ نہیں بچو گے یہیں کھڑے رہو اسی میں ہم سب کی عافیت ہے۔

وہ دونوں جن ہمارے بالکل قریب آکر کھڑے ہو گئے۔ وہ انتہائی کریہہ شکل کے تھے۔ ان کا رنگ حد سے زیادہ کالا تھا۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں لیکن دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں۔ سر پر بال جانوروں کے سینگوں کی طرح کھڑے تھے، کان بہت بڑے تھے، ناک کے نتھنے بہت موٹے تھے، ہونٹ بھی حد سے زیادہ بھدے اور موٹے تھے۔ قد دونوں کا خاصا لمبا تھا، ہاتھ کھردرے تھے، اور دونوں کے ہاتھوں کے پنجے بہت ہی بدنما تھے، ان کے جسم پر جو لباس تھا وہ بے ترتیب سا تھا، ان کے ہاتھوں میں آگ کی تلواریں تھیں، دونوں کے دانت حد سے زیادہ پیلے تھے۔ ان دونوں نے ہمارے قریب آکر تلوار گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ تلوار ہمارے قریب کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ انہوں نے اپنی بے بسی کو خود بھی محسوس کیا۔ جب وہ ہم پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو انہیں بہت غصہ آیا اور انہوں نے وحشی جانوروں کی طرح چنگھاڑنا شروع کیا۔ وہ اپنے پیروں کو زور زور سے زمین پر مار رہے تھے اور جب جب وہ زمین پر پیر مارتے تھے زمین میں زلزلہ سا آجاتا تھا۔ جب چند منٹ تک وہ کامیاب نہ ہو سکے تو انہوں نے نہ جانے کس زبان میں اپنے ساتھیوں کو پکارا۔ ان کی آواز سن کر دو ان سے بھی زیادہ بدصورت قسم کے جن چمگادڑ والے کمرے سے نکل کر ہماری طرف پورے غصے کے ساتھ بڑھے ان کے ہاتھوں میں لوہے کی سلاخیں تھیں۔ جن میں آگ بھڑک رہی تھی۔ ان کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ ضرور ہم پر قابو پالیں گے۔ انہوں نے کافی فاصلے سے ہم پر چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی۔ وہ ہمارے دائرے سے باہر ہی گر گئے اس کے بعد انہوں نے ہمیں اس طرح گھور کر دیکھا جیسے وہ اپنی آنکھوں سے ہم پر کوئی وار کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنی زبان کو ہماری طرف بڑھایا۔ اس کی زبان ایک گز سے بھی زیادہ لمبی ہو کر ہماری طرف بڑھنے لگی۔ ہم سب سہم کر رہ گئے۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ اس کی زبان میں یقیناً کوئی زہریلا مادہ ہوگا اگر اس کی زبان نے ہمارے جسم کو چھو لیا تو ہمارے جسموں میں زہر پھیل جائے گا اور سب مرجائیں گے لیکن واہ رے حصار کی قوت اس کی زبان حصار کے دائرے سے باہر باہر رہی اور جب اس نے اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی تو وہ بے جان سی ہو کر لٹک گئی اب ہمیں قدرے اطمینان ہو گیا تھا کہ کوئی بھی جن حصار کے اندر نہیں آسکے گا۔ اسی وقت اندر کمروں میں ایک کہرام سا مچا۔ اور اسی وقت چمگادڑ والے کمرے سے جن نکل نکل کر کمرے کی طرف بے تحاشہ بھاگے۔ بالکل اس طرح جیسے

انہیں کسی نے کوئی حکم دیا ہو جو چار جن ہمارے پاس کھڑے تھے وہ بھی کمرے کی طرف چلے گئے۔ ہمیں یقین ہو گیا کہ کمرے میں بہت ہی خطرناک جنگ چل رہی ہے اور ہمارے دو عامل جنوں سے مقابلہ کر رہے ہیں، بے اختیار ہمارے ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گئے اور ہم نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا کردے۔ آئندہ ہم اس شکار وغیرہ کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ اندر کمرے میں گھمسان کی لڑائی چل رہی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ بار بار آگ کے گولے اچھل رہے تھے۔ غالباً ہمارے عامل اپنا کوئی محاذ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور جنات ان پر آگ کے گولے برسا کر انہیں پسپا کرنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔ اچانک حویلی کسی ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھانے لگی، یہ بھی جنات کا کوئی وار تھا۔ اس وار سے ہمیں اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم حصار سے باہر نہ ہو جائیں۔ کیونکہ زمین اتنی زور سے ہل رہی تھی کہ کئی کئی بار میں اور عبدالباسط زمین پر گرتے گرتے بچے۔ زمین ۲۰ منٹ تک ہچکولے کھانے کے بعد ٹھہر گئی لیکن اسی وقت ہزاروں کی تعداد میں کالے رنگ کے کتے حویلی کے اندر داخل ہوئے۔ یہ کتے گدھے سے کچھ ہی چھوٹے تھے۔ ان کتوں نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اور ہماری طرف جست لگانے کی کوشش کی لیکن وہ ہم تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اسی وقت ایک کتے نے ایسی جست لگائی کہ ہمارا ایک ساتھی کلن گھبرا گیا اور وہ اس طرح ہٹا کہ اس کی ایک ٹانگ حصار کے دائرے سے باہر نکل گئی اور اسی وقت ایک کتے نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اس کو کھینچ لیا۔ عجیب عالم تھا۔ کتے اس کو پھاڑ رہے تھے لیکن ہم اس کی کوئی مدد نہیں کر پا رہے تھے کیونکہ اگر ہم اس کی مدد کرنے کے لئے حصار سے باہر نکلتے تو ہمارا حشر بھی یہی ہوتا جو اس کا ہو رہا تھا۔ بے چارے کلن نے بھاگنے کی کوشش بھی کی لیکن وحشی کتوں نے اس کو بھاگنے کا موقعہ نہیں دیا۔ خدا ہی جانے یہ کتے تھے یا یہ بھی جنات تھے جو کتوں کی صورت میں آ کر ہم پر حملہ آور ہوئے تھے۔ کلن کے کپڑے پھٹ گئے تھے اور اس کے بدن سے خون بہہ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد کلن ڈھیر ہو گیا۔ لیکن کتوں نے اسے اب بھی نہ چھوڑا وہ اس کو بھنبھوڑتے رہے اور ہم اس قدر مجبور اور بے بس تھے کہ اس کی ذرا سی بھی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ارشاد اور جنید کلن کی یہ درگت دیکھ کر رو رہے تھے ہماری آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے تھے ایک اچھا صحت مند نوجوان جنات کے ظلم وستم کا شکار ہو گیا تھا۔

کلن کو بے جان کر کے کتوں کا غول پھر ہماری طرف بڑھا۔ ہم نے خود کو سنبھال لیا، ہم نے کلن کا حشر دیکھ لیا تھا کہ حصار سے باہر نکلنے کا انجام کیا ہوا۔ اس لئے ہم نے حصار کے دائرے میں خود کو سمیٹے رکھا۔ کتے ہمارے ارد گرد منڈلاتے رہے۔ ان کتوں کی آنکھیں اس قدر خطرناک تھیں کہ انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ وہ کتے اپنی فٹ بھر کی زبان نکال کر ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ وہ حصار کے دائرے تک نہیں پہنچ پا رہے تھے، کوئی روحانی طاقت انہیں آگے نہیں بڑھنے دے رہی تھی۔ چند گز کے فاصلے پر کلن کی لاش پڑی ہوئی تھی ان جنگلی کتوں نے اس کو ختم کر دیا تھا۔ کتنی مجبوری اور کتنی لاچاری تھی کہ ہم انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کی مدد نہیں کر سکتے تھے۔ ہمیں پوری طرح اس کا بھی اندازہ نہیں تھا کہ کلن سچ مچ مر چکا ہے یا نہیں۔ ہم کتوں کی حرکتیں دیکھ ہی رہے تھے کہ اندر کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بم پھٹ گیا ہو۔ اس آواز سے ہم تو لرز ہی گئے وہ کتے بھی خوفزدہ سے ہو گئے اور اس کے بعد وہ چمگادڑ والے کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ کمرے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک ان کتوں کو کسی نے آواز دی۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے انہیں کوئی بلا رہا ہے اور ہمارا اندازہ صحیح نکلا اس آواز کے آتے ہی کتے ہال کمرے کی طرف چلے گئے۔ لیکن ہماری قسمت میں اطمینان نہیں تھا کہ ان کتوں کے جاتے ہی حویلی کے مین گیٹ سے ایک جنگلی ہاتھی داخل ہوا۔ یہ ہاتھی بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اس ہاتھی کے اوپر ایک بچہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے جنگل میں کئی بار جنگلی جانوروں کو، شیروں کو، ریچھوں کو اور ہاتھیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا لیکن ہاتھی پر ہاتھی کو سوار میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ یہ ہاتھی پہلے چمگادڑوں والے کمرے کی طرف گیا۔ اور اس کے بعد وہ تیزی کے ساتھ ہماری طرف پلٹا اور اس نے بدمستی کے ساتھ ہماری طرف بڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں ہاتھی ہمارے قریب آ رہا تھا ہماری روح فنا ہو رہی تھی۔ ہماری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ ہمارے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ارشاد نے ہمیں سمجھایا کہ خود کو سنبھالے رکھنا اور اپنے پاؤں حصار سے باہر مت نکالنا ورنہ مصیبت آ جائے گی۔ جنید بولا۔ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ کے کلام کی طاقت کے سامنے ہر طاقت اور ہر مصیبت ہیچ ہے یہ ہاتھی بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اور واقعی ایسا ہی ہوا ہاتھی بار بار پوری قوت کے ساتھ ہم پر حملہ کرتا تھا لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے بعد وہ حصار سے باہر ہی رہتا تھا اور اس کے بعد ہاتھی کی ہمت بھی پست ہو گئی اور وہ بھی

چگادڑوالے کمرے میں جا کر روپوش ہو گیا۔ کچھ دیر موت کی سی خاموشی رہی اس کے بعد کمروں میں ایک خوفناک قسم کا شور ہوا۔ اور اس کے بعد اس طرح کی آوازیں بلند ہوئیں ہم بدلہ لیں گے، ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ان آوازوں کے ساتھ ساتھ ہچکیوں اور سسکیوں کی بھی آوازیں آرہی تھیں۔ اللہ ہی جانے اندر کمروں میں کیا ہو رہا تھا، ہمارے ساتھیوں پر کیا بیت رہی تھی۔ جنات کیا کیا حرکتیں کر رہے تھے اور مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار ان سے نمٹنے میں کس حد تک کامیاب تھے۔ بظاہر ایسا لگ رہا تھا کہ جنات حاوی ہو چکے ہیں اور ہمارے بھی ساتھیوں کی موت واقع ہو چکی ہے کیونکہ کتنی ہی خطرناک چیزوں کو ہم نے کمرے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ دو عامل اتنی ساری بھیانک مخلوقات کا مقابلہ بھلا کیسے کرتے۔ لیکن ان دونوں عامل کے کئے ہوئے حصار کی طاقت کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اس لئے ہمیں ایک طرح کا اطمینان تھا اور میں بھی جنات کے وجود کا قائل ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی قائل ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں عمل کی بھی ایک طاقت ہے اور عمل کے ذریعہ انسان جنات جیسی طاقت ور مخلوق پر قابو پالیتا ہے۔ جوں جوں وقت گزر رہا تھا ہمارے دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ ہم حصار کی وجہ سے خود تو مطمئن سے ہو گئے تھے لیکن ہمیں اپنے ان ساتھیوں کی فکر ستا رہی تھی جو پوری طرح جنات کے قبضے میں تھے۔ کلن کے بے جان جسم نے ہمیں اور زیادہ خوف زدہ کر دیا تھا۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ جب جنات کے بھیجے ہوئے کتے ایک انسان کا حشر یہ کر سکتے ہیں تو جنات کی پوری فوج جو کمرے میں ظلم وستم توڑ رہی تھی وہ ہمارے ساتھیوں کی کیا کچھ درگت نہیں بنا رہی ہوگی۔ میں کلن کے بے جان جسم کو گھور رہا تھا کہ شہزاد بیگ بولے۔ عرفان وہ دیکھو شہزاد بیگ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا ابابیل کا یا ان سے ملتی جلتی چڑیوں کا ایک لشکر ہماری طرف آرہا تھا اور چند ہی منٹ کے بعد اس لشکر نے باجرے کی مانند کنکریاں برسانی شروع کیں۔ کنکریاں بھی شاید آگ میں بجھی ہوئی تھیں کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا کہ جب وہ کنکریاں زمین پر گرتی تھیں تو ایک آگ سی روشن ہوتی تھی۔ لیکن اللہ کا کرم تھا کہ ایک کنکری بھی حصار کے اندر نہ آسکی۔ اور ابابیل کا جھنڈ ہمارے اوپر بھی نہیں منڈلا سکا۔ ہمارا حصار ہمارے سروں پر بھی تھا۔ اگرچہ ہم حصار میں پوری طرح محفوظ تھے لیکن پھر بھی ایک خوف، ایک ڈر، ایک وحشت ہمارے دلوں پر چھائی ہوئی تھی اور ہم یہی گمان کرتے تھے کہ ہمارا زندہ رہ جانا ممکن نہیں ہے۔ یہ لشکر بھی اپنی ڈیوٹی انجام دے کر غائب ہو گیا۔ لیکن اندر والوں کی کوئی خیریت ہمیں نہیں مل سکی۔ ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں برابر آرہی تھیں اور لمحہ بہ لمحہ ایک طرح کا شور وغل بھی بڑھ رہا تھا جیسے اندر پکڑ دھکڑ ہو رہی ہو اور جیسے مقابلہ آرائی پوری جم کر ہو رہی ہو اسی وقت ہم نے یہ دیکھا کہ جیسے کوئی آگ کے ہنڈولے میں بیٹھ کر حویلی میں اتر رہا ہے۔ یہ ہنڈولہ چگادڑ والے کمرے کی چھت پر اتر گیا۔ لیکن ہمیں اس کے بعد کچھ بھی دکھائی نہیں دیا ایک بار اندر کمروں سے پھر ایک بھیانک شور مچا۔ جیسے بہت سی آوازیں یہ کہہ رہی ہوں کہ ان کو ختم کر دو، ان کو جلا دو، ان کو بھسم کر دو۔ یہ آواز جنوں کی تھیں، جو شاید ہمارے ساتھیوں کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔

چگادڑوں والے کمرے کی چھت پر آگ کا بنا ہوا جو ہنڈولہ اترا تھا یہ غالباً شاہ جنات کی سواری تھی اس کی حفاظت کے لئے دسیوں جنات اس کے ساتھ تھے۔ اس ہنڈولہ کی آمد یہ ثابت کرتی تھی کہ حویلی کے کمروں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور دو عاملوں نے ان جنات کو زبردست کشمکش میں مبتلا کر رکھا ہے اور یہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے بادشاہوں اور خاص الخاص اجنہ سے مدد حاصل کریں۔ جنگ جنگ ہی ہوتی ہے اور جنگ کے مناظر جہاں ہوش اڑا دینے والے ہوتے ہیں وہیں وہ مناظر دیکھنے سے اور ریکارڈ رکھنے کے قابل بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے دلوں میں یہ خواہش مچلتی تھی کہ ہم اس مقابلہ آرائی کو جو انسانوں اور جنوں کے درمیان ہو رہی تھی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ لیکن ہم مجبور اور بے بس تھے اور ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اگر ہم نے اپنے قدم حصار سے باہر نکالے تو ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ کلن کا حشر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ اس کی ناگہانی موت نے ہمیں خوف اور دہشت سے دوچار کر دیا تھا۔ اور ہم حصار کے دائرے کے اندر خود کو محصور رکھنے پر مجبور تھے۔ کلن ایک ذرا سی غلطی سے اپنی جان گنوا بیٹھا تھا۔

حویلی کے اندرونی کمروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ ہمیں حیرت تھی کہ صرف دو انسان اتنے سارے جنوں کا مقابلہ کیسے کر رہے ہیں۔ اور ہمیں فخر تھا کہ اللہ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور فخر اس بات پر بھی تھا کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت عطا کی اور خوشی اس بات کی تھی کہ جنات کی دنیا میں پہنچ کر جہاں ہم بے دست و پا تھے اس نے اپنے فضل سے ہماری حفاظت کے لئے دو عاملوں کو بھیج دیا جو ہماری

جانوں کی حفاظت کے لئے خود کو خطروں میں ڈالے ہوئے تھے۔ ہماری بدنصیبی تھی کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے قرآن کی تعلیم سے محروم تھے۔ اور ہمیں آیت الکرسی بھی یاد نہیں تھی اور اب ہمیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ آیات قرآنی کی طاقت کیا ہے۔ اور علوم قرآن کے ذریعہ ہم اس دنیا پر کس طرح فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے جنات کی ریشہ دوانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ہم نے ان کی خطرناک منصوبہ بندیوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم خواب میں نہیں حقیقت میں یہ دیکھ رہے تھے کہ جنات کے پاس کتنی طاقت ہے۔ وہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کتنے حربے استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ انسانوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے سانپ بن جاتے ہیں، گھوڑوں اور گدھوں کا روپ اختیار کر لیتے، خطرناک قسم کے کتے اور بلی بن کر حملہ کرتے ہیں اور ہاتھی بن کر ڈرانے اور اڑانے کی بھیانک سازش کر لیتے ہیں۔ کیسی کیسی حرکتیں تھیں جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ آج یہ تمام آپ بیتی ہم کسی کو سناتے ہیں تو وہ ہمارا یقین نہیں کرتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس طرح کی آپ بیتی اگر کوئی ہمیں سناتا تو ہم بھی اس کا یقین نہ کرتے اور اس کو پاگل سمجھتے۔ اور اس کا مذاق اڑاتے۔ اس آپ بیتی سے پہلے جسے آج میں نقل کر رہا ہوں میں تو جنات کے وجود ہی کا قائل نہیں تھا۔ اور عملیات کو تو میں ایک ڈھکوسلہ سمجھتا تھا۔ میں فطرتاً بہادر بھی تھا۔ اس لئے میرا زعم یہ تھا کہ اگر کوئی جن سامنے آگیا تو میں اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ میں اپنے دوستوں سے اسی طرح کی باتیں کیا کرتا تھا لیکن اس شکار کے دوران جب جنات کی رہائش گاہ میں مجھ پر اور میرے دوستوں پر یہ سب کچھ گزری جس کو آج میں قلم بند کر رہا ہوں تو مجھے یہ ماننا پڑا کہ ہمارے خالق نے جنات جیسی ایک مخلوق کو بھی پیدا کیا ہے۔ جن کی قوت اور جن کے اختیارات ہم سے زیادہ ہیں اور میں اس بات کا بھی قائل ہوگیا کہ جنات پر عاملین غلبہ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ غلبہ علم و عمل کی بنیادوں پر حاصل ہوتا ہے۔ جسمانی قوتوں کی یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ جنات طرح طرح کے روپ اختیار کر کے ہمارے پاس آرہے تھے لیکن حصار کے اندر آنے کی ان میں ہمت تھی اور نہ اختیار۔ دیکھنے میں تو یہ حصار کا دائرہ ہاتھ سے کھینچی ہوئی ایک لکیر ہی تو تھا لیکن یہ مضبوط اور محفوظ قلعے کے برابر تھا جہاں دشمن کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

خطرناک آوازیں، سسکنے اور بلکنے کی آوازیں، مارو بھگاؤ کی آوازیں اور نہ سمجھ میں آنے والی کلمات کی آوازیں ایک بھیانک شور وغل کی طرح ہمارے کانوں میں پڑ رہی تھی اسی لمحے ایک خطرناک ہوش اڑا دینے والا جن جس کے گلے میں آگ کی مالائیں پڑی ہوئی تھیں اور جس کی آنکھیں دوزخ کی شعلوں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ہماری طرف آتا ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ میں ایک تلوار بھی تھی جو آگ کی بنی ہوئی تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک لوہے کی زنجیر تھی شاید اس زنجیر کو بھی آگ میں تپایا گیا تھا کیونکہ اس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کو کسی بھٹی میں تپا کر لایا گیا ہے۔ یہ جن زنجیر کو فضاؤں میں گھماتے ہوئے اور وحشیوں کی طرح چنگھاڑتے ہوئے پورے غصے کے ساتھ ہماری طرف بڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے چیلے بھی خطرناک طنزیہ ہنسی کے ساتھ اُچھلتے کودتے ہماری طرف آرہے تھے۔ ہمیں اس کا اندازہ ہوگیا تھا ہمیں ختم کرنے کے لئے ان کو بطور خاص بلایا گیا ہے اور یہ شاہ جنات کے ہنڈولے کے ساتھ نازل ہوئے تھے۔ ہم حصار کی قوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اور ہمارا یقین مضبوط تھا لیکن اس جن کو دیکھ کر ہمارے جسموں پر کپکپی طاری ہوگئی اور ہمیں ایسا لگا کہ یہ جن ہماری ہڈی پسلی توڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور ہم بھیانک موت سے ہمکنار ہو جائیں گے۔ ہم نے کلمہ پڑھنا شروع کیا تا کہ اگر ہم مرے بھی تو ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ چند لمحوں کے بعد وہ خطرناک جن، جس کا بھیانک ناک نقشہ آج بھی میرے جسم میں رونگٹے کھڑا کر دیتا ہے ہمارے روبرو آکر کھڑا ہوگیا۔ اس نے ہم سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنا فیل نما پیر زمین پر مارا تو اس کی پوری ٹانگ زمین میں دھنس گئی۔ اس کی ٹانگیں لوہے کی طرح سخت تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہم سب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن جب اس جن نے ایک قہقہہ لگایا اس کے ایک زہریلے قہقہے سے حویلی کے در و دیوار کانپنے لگے۔ اس کے اس خطرناک قہقہے کی بدنما آواز سے ہم لرز گئے اور ہم نے اپنی آنکھیں پھر کھول لیں وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ آدم کے بیٹو اپنی ماں حوا کو یاد کر لو۔ اب تمہارا خاتمہ ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر اس جن نے اپنی زنجیر کو پوری قوت کے ساتھ گھمایا۔ اس انداز سے کہ وہ زنجیر ہمارے جسموں کو گھائل کردے اور ہماری کرچیاں بکھر جائیں۔ لیکن واہ رے اللہ تیری شان اور واہ رے کلام الٰہی تیری طاقت! وہ زنجیر حصار کی وجہ سے اس جن سے گھومی ہی نہیں۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا

کہ وہ اپنی قوت پوری طرح صرف کر رہا تھا اس کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور غصہ میں انسان کی طاقت بھی دگنی ہو جاتی ہے اور جنوں کی طاقت تو کئی گنا بڑھ جاتی ہے لیکن اللہ کی قدرت اور اس کے کلام کی روحانیت کے قربان جائیے کہ وہ جن بے بس ہو گیا اور اس کے ہاتھ شل ہو گئے۔ وہ ہانپنے لگا۔ لیکن اس وقت پورے غصے کے ساتھ اس نے ہم پر حملہ کرنے کی آخری کوشش کی وہ چھلانگ لگا کر ہم تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن وہ حصار سے باہر ہی گر گیا۔ اس کے ساتھیوں نے مدد کر کے اس کو دوبارہ کھڑا کیا۔ لیکن نہ جانے کیوں اس کا جسم کانپنے لگا اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی اور اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر شکست کے آثار نمایاں تھے اس نے ایک بار اپنا ہاتھ پھر ہماری طرف بڑھایا لیکن اس کا ہاتھ ایک طرف کو ڈھلک گیا جیسے کسی پر فالج کا حملہ ہو جاتا ہے اس نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا۔ شکست کا اعتراف بھی تھا اور انسانی علوم کے سامنے اس کی بے بسی بھی ظاہر تھی۔ اس کے بعد وہ اور اس کے ساتھی الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ وہ چمگادڑوں والے کمرے میں داخل ہو گئے اندر کے شور وغل سے بہت وحشت ہو رہی تھی۔ رونے ہونے کی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ ہمیں کچھ بھی اندازہ نہیں تھا کہ کون غالب ہے اور کون مغلوب۔ لیکن حصار کی قوت دیکھ کر ہمیں اس بات کا احساس ضرور تھا کہ جنات بہت آسانی سے مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کو شکست نہیں دے سکتے۔ اور جب تک ان دونوں کو شکست نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہمارے ساتھیوں کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے۔ اس جن کے واپس ہو جانے کے بعد چمگادڑوں والے کمرے سے تین عورتیں نکل کر ہماری طرف چلیں۔ یہ عورتیں بالکل سیاہ فام تھیں۔ ان کی ناک کے نتھنے اتنے بڑے بڑے تھے کہ ہم ان میں اپنے ہاتھ کو گھسا سکتے تھے۔ ان کے کان اس قدر بڑے اور وحشتناک تھے کہ جن کو دیکھ کر ایک عجیب طرح کا خوف اور ڈر دل میں پیدا ہوتا تھا۔ ان کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے اور ان کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جس طرح سُتلی الجھ جاتی ہے۔ ان کے پیر اور ہاتھوں کے پنجے کھردرے، سیاہ اور اس قدر بدنما تھے جنہیں دیکھ کر تے ہوئے گھن آتی تھی۔ ان کے جسموں سے بدبوئیں پھوٹ رہی تھیں۔ یہ تینوں عورتیں ہم سے ایک گز کے فاصلے پر آ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایک ایک کر کے اپنے جسموں سے اپنے کپڑے اتار دیئے۔ حیرتناک

بات تھی کہ ان کے جسموں پر اتنے بال تھے کہ اتنے بال تو مردوں کے جسم پر بھی نہیں ہوتے۔ اور ان کی شرم گاہیں بالوں سے پٹی ہوئی تھیں۔ ان کی شرمگاہوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ وہ ہمیں اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھیں کہ جیسے ہم زندہ کو چبالیں گی اور جیسے ہمیں نگل کر ہی دم لیں گی۔ ان کو دیکھ کر ہمیں بہت وحشت ہو رہی تھی اور ہمارے قدموں میں ایک طرح کی کپکپی سی پیدا ہو رہی تھی لیکن ہم مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ کہہ رہے تھے کہ کلن کا انجام سامنے ہے۔ حصار سے اِدھر اُدھر ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ذرا بھی حصار سے باہر نکلے گا تو اس کا انجام بھیانک ہوگا۔ جب ان سڑی ہوئی عورتوں نے یہ اندازہ کیا کہ ہم تو ان کی کسی بھی حرکت سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں تو انہوں نے ایک ذلیل حرکت شروع کی انہوں نے اپنی شرم گاہوں میں اپنے ہاتھ گھسا کر انہیں چاٹنا شروع کیا۔ اس قبیح منظر کو دیکھ کر ہمکیں اُبکائی آنے لگی۔ وہ عورتیں یہ ذلیل حرکت اس لئے کر رہی تھیں کہ تا کہ ہم اس ذلیل حرکت کی تاب نہ لا کر پریشان ہو جائیں، ہمارے جی متلانے لگیں اور ہمارے جسم کا کچھ بھی حصہ دائرہ حصار سے باہر آ جائے۔ یہ ذلیل حرکت دیکھ کر ہمارے سر چکرانے لگے اور یہ اندیشہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بے سدھ ہو کر گر پڑے گا اور گرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ حصار ٹوٹ جائے اس لئے ہم نے خود کو سنبھالا اور ایک دوسرے کو سنبھلنے کی تلقین کی۔ چند منٹ تک وہ تینوں جنی عورتیں یہ ذلیل حرکت کرتی رہیں۔ ابھی وہ اس ذلیل حرکت میں مصروف ہی تھیں کہ حویلی میں ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد ہر طرف آگ کے گولے بکھرنے لگے۔ چمگادڑ والے کمرے سے طرح طرح کی مخلوقات نکل کر بے تحاشہ حویلی کے مین گیٹ کی طرف بھاگنے لگیں۔ اچانک یہ تینوں عورتیں بھی ننگ دھڑنگ حویلی کے مین گیٹ سے باہر نکل گئیں۔ چند لمحوں تک حویلی کے درو دیوار پر شعلے برستے رہے۔ ہمارے اردگرد بھی انگاروں کی بوچھاریں ہوتی رہیں لیکن کوئی ایک انگارہ بھی حصار کے اندر نہیں آ سکا، ہم پوری طرح محفوظ رہے لیکن ہمارے دلوں کا جو حال تھا وہ بس ہم ہی جانتے تھے۔ ہم ایک ایسے خوف اور دہشت کا شکار تھے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہ بات ہمارے سمجھ میں نہیں آئی کہ مختلف قسم کی مخلوقات جس میں سانپ، اژدہے، کتے، بلیاں، ریچھ، ہاتھی اور سور موجود تھے یہ سب

حویلی سے باہر کیوں چلے گئے اور تینوں جنی عورتیں بھی ہمیں ستانے کے بجائے بے تحاشہ بھاگتی ہوئی حویلی سے کیوں خارج ہوگئیں انہیں کس نے بھاگنے کا حکم دیا۔ کیا حویلی کے کمروں میں جو جنگ چل رہی تھی وہ کسی نتیجے پر پہنچ گئی تھی، کیا کسی گروہ کو دوسرے گروہ پر غلبہ حاصل ہوگیا تھا۔ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ ایک بار ہمارے ذہنوں میں یہ بات آگئی کہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دیکھیں کہ اب کمروں میں کیا چل رہا ہے۔ شہزاد اور میں نے حصار سے باہر نکلنے کا ارادہ بھی کرلیا تھا لیکن ہمارے ساتھیوں نے سمجھایا کہ یہ غلطی نہ کریں کیونکہ ہمیں مغالطہ دینے کی یہ کوئی چال ہوسکتی ہے اگر ہم حصار سے باہر ہوگئے تو سمجھ لینا کہ ہماری جانیں خطرے میں پڑجائیں گی اور ہم کلن میاں کی طرح بے موت مارے جائیں گے۔ ہمیں اس وقت تک حصار سے باہر نہیں جانا ہے جب تک مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار آکر ہمارا حصار نہ کھولیں۔ دوستو اگر جنگ ختم ہوجاتی اور ہمارے ساتھیوں کو جنات پر غلبہ مل جاتا تو وہ سب باہر آتے کسی کا باہر نہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ یا تو خدانخواستہ ہمارے ساتھی شہید ہوچکے ہیں یا پھر ابھی جنگ جاری ہے۔ تم ٹھیک کہتے ہو میں نے بولنے والے کی تائید کی اور اسی لمحے حویلی کے مین گیٹ سے ایک حبشی قسم کا انسان جس کا قد ۵ گز کا رہا ہوگا اندر داخل ہوا اور اس نے خود اعتمادی کے ساتھ ہماری طرف اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے چل کر بڑھنا شروع کیا۔ اس کے جسم پر کانٹے اُگے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر سینگ بھی تھے یہ سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا ہماری طرف آرہا تھا۔ اس کے ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک ایک فٹ کی تھیں اور ایک عجیب بات یہ بھی کہ اس کے بدنما پیر الٹے تھے۔ بچپن میں چھل پیریوں کی جو داستانیں ہم دادی اور نانی کی زبان سے سنا کرتے تھے یہ شخص اسی طرح کا تھا اس کے دونوں پاؤں الٹے تھے جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ اس نے غضبناک ہوکر ہماری طرف دیکھا اور اس سے اوپر کی جانب سے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھانا شروع کیا۔ ایک دفعہ کو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ یہ ہمیں نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجائے گا کیونکہ یہ اوپر سے حملہ کرنے کی پلاننگ کررہا تھا لیکن پھر ہمیں اطمینان ہوگیا کیونکہ جب حویلی میں انگارے برس رہے تھے کوئی بھی انگارہ ہمارے سروں پر آکر نہیں گر رہا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا وہ بار بار اوپر سے ہاتھ ہماری طرف بڑھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بار بار اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب بھی وہ ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کرتا اس کے ہاتھ میں نہ جانے کیا ہوجاتا کہ وہ ایک آہ اور ایک کراہ کے ساتھ اپنا ہاتھ سمیٹ لیتا، اپنے غلط ارادوں میں ناکامی کے بعد اس نے حویلی کی ایک دیوار پر اپنا گھونسہ مارا اور وہ دیوار مسمار ہوگئی۔ اس حرکت سے ہمیں اس کی قوت کا اندازہ ہوا کہ وہ دیوہیکل کس قدر طاقت ور تھا اگر اس کے ہاتھوں کے پنجے ہمارے سروں تک پہنچ جاتے تو ہمارا تو بھیجا ہی باہر ہوجاتا اور ہم چوں کئے بغیر ختم ہوجاتے۔ ہم سب اسی کو تک رہے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ شاہ جنات کی سواری چمگادڑوں والے کمرے کی چھت سے آسمان کی طرف اڑنے لگی۔ اور اس کے ساتھ جنات کا ایک لشکر بھی اس کے ساتھ واپس ہونے لگا۔ کچھ جانور نما لوگ حویلی کے کمروں سے نکل کر حویلی کے مین گیٹ کی طرف جانے لگے۔ ان کے چلنے کا انداز بتارہا تھا کہ یہ بہت تھکے ہوئے ہیں۔ یہ جانور عجیب طرح کے تھے اس طرح کے جانوروں کے بارے میں نہ کبھی سنا تھا نہ اس طرح کی تصویریں کبھی ہماری نظروں سے گزری تھیں۔ ان کو واپس دیکھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ جنات جنگ ہار گئے ہیں۔ وہ پانچ گز کا جن بھی ان کی واپسی کا منظر دیکھ کر حیرت زدہ تھا اور کبھی وہ ان کو دیکھ رہا تھا اور کبھی ہماری طرف۔ اس کے بعد اس نے ایک زوردار چیخ ماری، ایک وحشتناک چیخ اور پھر چیختا ہوا وہ بھی حویلی سے باہر چلا گیا۔

ہم شش و پنج میں تھے کہ ہوا کیا۔ اگر جنگ ختم ہوگئی تو ہمارے ساتھیوں کا کیا بنا، کیا وہ اس جنگ میں کام آگئے اور اگر وہ زندہ ہیں تو پھر باہر کیوں نہیں آرہے۔ ہمارے سوالوں کا کوئی جواب کسی طرح بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھور رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص سوال کرنے میں مشغول تھا جواب دینے کی پوزیشن میں کوئی بھی نہیں تھا۔ ابھی ہم سوالوں کی جنگل میں بھٹک رہے تھے کہ ہنڈولہ پھر آسمان سے زمین کی طرف آیا اور اس ہنڈولہ سے شہزاد کی بیوی نجمہ ہمیں اترتی ہوئی نظر آئی اس نے شہزاد کو دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا لیکن وہ دو جنوں کی حفاظت میں اندر کمرے میں چلی گئی۔ ہمارے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کہاں سے آئی ہے اور اس کو جنوں کی حفاظت میں اندر کیوں لے جایا گیا ہے۔ ہماری بے چینی اور بڑھ گئی ہمیں اختلاج سا ہونے لگا۔ اور ہم سب وحشت زدہ ہوکر ایک دوسرے سے بے چینیوں کا اظہار کررہے تھے اور کوئی بھی کسی کو تسلی دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ نجمہ کا ہاتھ ہلاکر سلام کرنے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ مطمئن تھی اسے کوئی خوف اور ڈر نہیں تھا۔ اگر وہ خوفزدہ ہوتی تو

وہ اس طرح ہاتھ ہلا کر اپنے شوہر سے مخاطب نہ ہوتی۔ لیکن یہ نجمہ کہاں گئی تھی اور جنات اس کو کہاں سے واپس لائے تھے۔ کیا جنات کی یہ بات درست تھی کہ انہوں نے اس کو سمندر کے پار پہنچا دیا ہے لیکن ارجمند بانو عرف انجمن تو واپس آتی نظر نہیں آئی۔ جب کہ جنات نے تو اس کے بارے میں بھی کہا تھا کہ اس کو بھی سمندر پار پہنچا دیا ہے۔ نجمہ کو دیکھ کر ہم عجیب سی الجھن اور کشمکش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ہمارے کسی بھی الجھے ہوئے سوال کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔ اندر کمروں میں اب موت کی سی خاموشی تھی۔ اسی پل پٹاپٹ زمین پر کچھ گرنا شروع ہوا۔ اللہ کی پناہ! ہم ایک بار پھر گھبرا گئے۔ ہم نے دیکھا اس بار بچھوؤں کی بارش ہو رہی تھی، بچھو ہمارے قریب بھی آ کر حصار سے باہر سیکڑوں کی تعداد میں برس رہے تھے اور ان کا رنگ بالکل سیاہ تھا آدھے فٹ کے بچھو زندگی میں کبھی نہیں دیکھے تھے۔ بچھو اتنی تعداد میں برس رہے تھے کہ زمین کا کوئی بھی حصہ خالی نہیں بچا تھا۔ ہر طرف بچھو ہی بچھو تھے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ بچھو ایک دوسرے ہی کو ڈس رہے تھے ان بچھوؤں نے ہم تک پہنچنے کی بھی کوشش کئی بار کی تھی لیکن اللہ کا کرم تھا وہ حصار کے دائرہ سے باہر باہر رہے اور کوئی بھی بچھو حصار کے اندر داخل نہ ہو سکا۔

چند منٹ کے بعد ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی، پھر ایک ہرے رنگ کی روشنی فضاؤں میں بکھری اور اس کے بعد ایک گھنٹی کی آواز آئی۔ ہم ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف لے رہے تھے اور فضاؤں میں گھور گھور کر سبز رنگ کی روشنی کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ روشنی کہاں سے نمودار ہوئی اور اس کا سبب کیا ہے کہ اچانک سارے بچھو غائب ہو گئے۔ اور اچانک مولوی ذوالفقار اور مولوی افتخار ہمارے ساتھیوں کے ساتھ جس میں نجمہ اور ارجمند بھی شامل تھیں، ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر ہماری طرف بڑھے، یہ سب لوگ حد سے زیادہ تھکے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

مولوی ذوالفقار نے بتایا کہ طویل ترین جنگ کے بعد جنات سے یہ معاہدہ ہو گیا ہے کہ ہم صبح ہوتے ہی جنات کی اس رہائش گاہ کو چھوڑ دیں گے اور پھر کبھی اس طرف آ کر رہائش اختیار نہیں کریں گے۔ مولوی افتخار نے ایک غمگین خبر یہ سنائی کہ ہمارا ایک۔ ساتھی گلزار قریشی اس جنگ میں شہید ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ جنات نے نجمہ کو کسی جزیرے میں بھیج دیا تھا اور معاہدہ کے بعد اس کو وہ واپس لے کر آئے لیکن نجمہ اور ارجمند اب پوری طرح ٹھیک تھیں۔ مولوی افتخار نے جنات کے ساتھ جنگ کی ساری تفصیل سنائی جو خوفناک بھی تھی اور خاصی دلچسپ بھی۔

نجمہ بھابی نے بھی بتایا کہ ان کے اوپر جزیرے میں کیا گزری۔ لیکن مولانا حسن الہاشمی کا حکم یہ ہے کہ داستان کافی طویل ہو گئی ہے اب اس داستان کو ختم کرو اس لئے آپ کا عرفان بھائی آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ کلام الٰہی سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں، کلام الٰہی ہی ہمیں دنیا کی آفتوں سے، جنات اور جادو جیسی چیزوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اگر مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار فرشتے بن کر ہمارے پاس نہ آتے تو ہم سب بے موت مر گئے ہوتے۔ دوستو! اب میں نے شکار سے بھی توبہ کر لی ہے کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ شکاریوں کا انجام بھی عبرتناک ہی ہوتا ہے۔

میرا نام عذرا تبسم ہے۔ میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔ اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کباڑی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔ یہ قلعہ دوہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔ اس کتاب میں اس قلعےکے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔ میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات واخلاق بے مثال تھے وہ سبھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کرسکتی تھی۔ جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کرلیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکنک ہوجائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہوجائے گا۔ اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرناٹک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کرلیا۔ قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔ نسیم کے ایک دوست شہباز خان، میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خاں (یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفینہ نکال سکیں) ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز وسامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تاکہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جمالیں۔ ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تکیے، چادر، اور صابن بالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں اس کا علم ہوچکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔ جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوجائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گرہستی چلتی ہے۔ سنیچر کی صبح کو ہمارا سفر شروع ہوا۔ دو دن دو رات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ پورا کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے کیں۔ لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔ تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔ یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔ کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سوگئے۔ مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہوچکا تھا۔ صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آگئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہو گئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسا لیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھونکوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے کہ بس اب ہم کروڑ پتی ہو جائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہو گئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کر ڈالے تھے جو اگر ہاتھ آجاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونے کی بھی پلاننگ شروع کر دی تھی کہ پہاڑ کی اس اونچائی سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس مال کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اگرچہ بہت سنجیدہ تھے، چھچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پیلی کر دوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پیلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہری بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں وہ بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹنوں سونا اور جواہرات اس زمانے کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام ونشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے در و دیوار یہ بتا رہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً ۱۱ بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد ہم چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ابھی ہم نے یہ سوچا کہ دفینے نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر قلعے کا لگا لیں اور یہ اندازہ کر لیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں، در و دیوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک کمرہ بھی ہے جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد یہ کہ اس کمرے کا کوئی دراوازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ چار افراد قلعہ کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۱۰_۱۱_۵۰۶۔ جس دن ہم لوگ قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰/اکتوبر ۲۰۰۰ء تھی۔ گویا کہ تقریباً پانچ سو سال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھودی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دو بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس کر نظروں سے غائب ہو گیا

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ درودیوار پہ اگر چہ کسی طرح کے نقش ونگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور درودیوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے درودیوار بتارہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اور ان کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل ودماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہوجاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کرکے قلعہ کے اندر داخل ہوگئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سالہا سال سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہوسکا۔ کیونکہ قلعہ کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعہ کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچاتا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہوکر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہیئت بتارہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھی۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہوکر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہوکر اس کمرے کے درودیوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گرگئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی، میرے شوہر نے مجھے سہارا دے کر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر مکڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔" "میں نے پوچھا۔"

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔" "میرے شوہر بولے۔"

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہوگئے۔ اس کمرے میں اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ کر کمرے کے درودیوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ میرا وہم تو نہیں ہے۔؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہوگیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ سامنے وہ دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

اس دروازے میں داخل ہو کر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جاکر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہو کر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ توہمات کا شکار ہو جاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی مل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہو گئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو توہمات سے تعبیر نہیں کر سکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کر سکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر توہمات کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلتے ہوئے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی مل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی مل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکرا گئی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہو جائے تو اسے جنات کی حرکت بتا سکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتا رہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقیناً راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا، شاید اس میں آگ روشن کر کے راجہ رانی اپنے ہاتھ تاپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری تو چیخ نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہو، میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟

کچھ نہیں، ''میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔''

کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخیں کیوں۔؟

مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزاری سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آجاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھوٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا۔؟

بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھر لی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہو جاتا۔

میرا خیال یہ ہے۔ ''سرفراز خاں نے کہا۔'' کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگادڑ میرے شوہر کی کمرے آکر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگادڑ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ چمگادڑ کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگادڑ زمین پر گرا پھر اڑ کر غائب ہو گیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔ میرے شوہر کہنے لگے حنا۔ چمگادڑ نہیں تھا۔ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

ڈریں گے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔
رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگادڑ پر بھی مختلف انداز کے تبصرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دفینہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہوگیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دفینے کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑسکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔
قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی سی لکڑیاں اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا ہلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے دان میں رکھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کررہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہوگئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ چھنو نے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھور رہا تھا جیسا وہ ہمیں کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔
بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہوسکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔" میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔"
سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو ماردیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہوکر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہوگئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش ونگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔
کھنڈر بتا رہے ہیں، عمارت حسین تھی۔
بے شک،" میں بولی۔" بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہوگیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جاکر سوگیا۔
جی ہاں،" شہباز بولے۔" لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور وغلماں بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔
کچھ دیر ستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جاکر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہے لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلے سے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہے لگا رہے

ہیں ۔قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کررہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کوحیرت کے ساتھ تکنے لگے۔

پھر سرفراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھنکنے کی آواز بالکل اس طرح آرہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سا سناٹا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تا کہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا ٹنوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمتِ عظمیٰ ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آرہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ ”میرے شوہر بولے۔“ یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔

جی نہیں محترم! بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔

آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پر وثوق انداز میں کہا۔ ”دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمت عظمیٰ ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ ”سونا“ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کے لئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ وہ کونسا ہے ”نسیم بولے۔“ اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگرچہ اس میں ایک خوبصورت محراب میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش و نگار اس کے مٹ چکے تھے اور کچھ باقی تھے جو نقش و نگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد

سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کردی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اور ان کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندو دھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ۔ لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیر و شکر ہو کر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض و عناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہو چکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم وستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اور ان کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتوی بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرپیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

صحیح تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہو گیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بو دیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اور ان سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش نیتاؤں اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفان محبت کی نذر ہو جائیں کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں کے بازار تلے اس ملک میں جگہ کر لئے ہیں۔

معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہوگئی اور اپنے موضوع ہی سے بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم ہق ودق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔

یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔

نسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔

یہ کہہ کر نسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر ہم سب بھی بادل نخواستہ اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو اِدھر اُدھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہوگئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں جلی اسی وقت نسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ۔

ٹارچ نہیں جل رہی ہے" ملک زادہ نے کہا۔" شاید اس میں کوئی خرابی ہوگئی ہے۔

بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔

ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ نسیم ہم سے دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر نسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ نسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس وحرکت کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم بڑھا کر نسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔

سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد نسیم اور میرے شوہر زمین پر آگئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واپس چلیں اور دفینے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ نسیم غصے میں بولے۔ بھائی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دفینہ تو ہم ضرور نکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا لیکن میں یہ کام کرکے ہی چھوڑوں گا۔

نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔" میرے شوہر نے تسلی دی۔" اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے نہیں مرنے دیں گے۔

نسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کوٹھڑی دکھائی دے رہی ہے۔

اور اوپر دیکھو کیا لکھا ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔"

نسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان میں لکھا تھا۔ رک جایئے۔

نسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آیئے ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔

حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن نسیم نے جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹکے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔ وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہوگئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر

اب بات ہی ختم ہوگئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھری کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھوٹو میاں۔ ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کر لیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔ خواہ مخواہ کی جلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔" نسیم نے کہا۔" لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہو جائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہو کر کر لیں۔

میرے شوہر چپ ہوگئے۔ سرفراز خاں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھری میں داخل ہو جائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمگادڑ ان کے منہ سے ٹکرایا۔ بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکرا گیا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لمحہ بھر کے لئے وہ ساکت وصامت سے ہوگئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ جنات کی ان چھچھوری حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ آؤ میں آپ سب پر دم کر دوں۔ پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آگئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھری کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ہم سب کوٹھری کے اندر داخل ہوگئے۔ جیسے ہی ہم کوٹھری میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ ہم سب پر پھر خوف طاری ہو گیا۔ ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھری کے در و دیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔ کس قدر بھیانک شکل ہے۔ میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ کوٹھری میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں بلی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان لٹکائے بیٹھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔ نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔ میں تو اپنے شوہر سے چمٹ گئی اور بولی۔

یہ کیا چیز ہے؟

بلی لگتی ہے۔" نسیم نے کہا۔"

نسیم بھائی بلی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ یہ تو ریچھ کی طرح ہے اور بلی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کمبخت تو ٹس سے مس بھی نہیں ہو رہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں لپٹ رہا ہے۔ شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔ مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔ نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہو گیا۔ نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔ ڈھیلا دبوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت میرے شوہر بولے۔

نسیم میاں اس وقت ہمیں باہر چلے جانا چاہئے۔ ہم کل مزید تیاریوں کے ساتھ انشاء اللہ آئیں گے اور ان تمام چیزوں کا مقابلہ ڈٹ کر کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ڈر گئے۔ میرے حوصلوں میں اور اضافہ ہو گیا ہے نسیم میاں میں آخری سانس تک تمہاری ہم میں تمہارا ساتھ دوں گا لیکن ہمیں کچھ تیاریوں کے ساتھ آنا ہوگا۔ کل ہم سب کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہونے چاہئیں اس کے علاوہ ایک ماچس اور موم بتی

وغیرہ بھی ہونی چاہئے تاکہ ٹارچ اگر بجھ جائے تو ہم اندھیرے میں نہ بھٹکیں۔

ابھی میرے شوہر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم وہ ڈھانچہ نیچے کود گیا اور اس کھڑکی کے دروازے پر کھڑا ہو گیا جہاں سے ہم اندر آئے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ڈھانچہ ہمیں باہر جانے سے روک رہا تھا۔

اب کیا ہوگا؟" میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی"۔

کچھ نہیں ہوگا۔ حنا تم ڈرو نہیں۔" میرے شوہر بولے۔" ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کردیں گے۔

نسیم میاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دی اور انہوں نے اپنی دونوں آستینوں کو چڑھا لیا جیسے حملے کی تیاریاں کررہے ہوں اس کے بعد انہوں نے سب سے بڑی لکڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نعرۂ تکبیر کہہ کر وہ ڈھانچہ پر کود پڑے لیکن ڈھانچہ وہاں سے غائب ہو گیا۔ ہم سب دروازے کی طرف لپکے لیکن دروازہ باہر سے بند کردیا گیا تھا۔ اب ہم پھر کمرے کی طرف پلٹے تو ہم نے کمرے میں دس بارہ ڈھانچوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ اس طرح گھما رہے تھے جیسے باقاعدہ جنگ لڑنے کے موڈ میں ہوں۔

نسیم اب بھی باز نہیں آئے انہوں نے لکڑی گھما کر ڈھانچوں پر وار کرنا چاہا لیکن ڈھانچے پرندوں کی طرح اُڑ کر اپنا بچاؤ کررہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہم سب کا مذاق اُڑا رہے ہیں اور ایک زہریلی سی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی اس کے بعد ہمارے چاروں مردوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بالکل توڑ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ یہ چاروں کمرے کے چار حصوں میں کھڑے ہو کر ان پر ٹوٹ پڑے لیکن ڈھانچے ان کے قبضے میں نہ آسکے اور اس کے بعد کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی اور خون میں اس قدر بدبو تھی کہ ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ سرفراز خاں نے کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد خون کی بارش رک گئی اور سب ڈھانچے بھی غائب ہو گئے۔ صرف ایک ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ وہ ڈھانچہ ایک بوسیدہ سی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سمجھوتے کے لئے تیار ہو لیکن ہم اس سے بات کیسے کرتے۔؟ اس کے منہ میں کوئی زبان نہیں تھی۔ پھر بھی سرفراز خاں نے اس سے کہا کہ ہمارا مقصد صرف دفینہ نکالنا ہے تم لوگوں کو ستانا نہیں ہے۔ تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔

اسی وقت ایک بلی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ اپنے پنجے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر آئی اور اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا میرے شوہر کے آگے ڈال دیا اس کے بعد وہ اچھل کر بخاری میں پہنچ گئی۔ میرے شوہر نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا۔ اس میں ہندی زبان میں لکھا تھا۔ ہم تمہارے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ہماری صرف تین شرطیں ہیں اگر تم نے ان شرطوں کو پورا کردیا تو تم دفینہ نکال لوگے اور ہم تمہاری مدد کریں گے تم اس کمرے سے نکل کر تیسرے کمرے میں پہنچو۔

لیکن یہ تیسرا کمرہ کدھر ہے؟" میرے شوہر نے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو یہاں سے تو نکلو ———— تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ اس قلعے میں تیسرا کمرہ کہیں تو ہوگا ہی۔

سرفراز خاں بولے اس کے بعد ہم سب اس کوٹھری سے نکل گئے کچھ دور چل کر ہمیں ایک ہال نظر آیا ہم تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس ہال کی طرف جانے لگے۔ اس ہال کے قریب پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر دو اُلو جو خاصے بڑے تھے، بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر ہمارے قدم رکنے لگے۔ ہمیں یہ شبہ ہوا کہ یہ اُلو نہیں ہیں یہ کوئی دوسری مخلوق ہے جو الو کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

نسیم نے پریقین لہجے میں کہا۔ بھائی جان! یہ الو نہیں ہیں۔ یہ دونوں جن ہیں۔ جو بھی کچھ ہوں ہمیں اس ہال کمرے میں داخل ہونا ہے۔" سرفراز خاں بولے" اور وہ کچھ پڑھتے ہوئے ہال کمرے میں داخل ہو گئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی ہال کمرے میں داخل ہو گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں الو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر نہیں ڈرے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے، میرے شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سائز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔" میں بولی۔"

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلا اچھالنا کافی نہیں ہے۔

تو پھر کیا کرنا ہوگا۔؟

میں ایک ڈھیلے پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں گا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوچ لیا اور اسی وقت پورے شور وغل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جا رہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہوسکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

نسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آکر اُڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اُڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے در و دیوار اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ پھوپھیاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گرگئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

لیکن بھئی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

چلو پہلے میں چلتا ہوں۔ نسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آکر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش و حواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نسیم کے ہوش و حواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید ہے کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

عذرا جی۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دفینے کی تلاش ہے اگر تمہیں یہ بات پسند نہ ہو تو کسی طرح ہمیں بتادو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کر رہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا۔ یہ اگر دوسری مخلوق ہو جب بھی اس تقریر سے متاثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الو اُڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم تو جنات میں بہت پاپولر ہو جاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟

اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی

حصے میں ہمیں نظر آرہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گھپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آرہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے ٹارچ کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟!'' میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔''

جی ہاں گدھا۔ لو دیکھو۔ سرفراز خاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

میری رائے یہ ہے۔'' میں بولی۔'' ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دفینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

میرے شوہر بولے۔ حاتم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ ''نسیم بولے۔''

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آگئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہو رہی تھی۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دفینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دفینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہو گیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔'' میرے شوہر بولے۔'' کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ ''نسیم بولے۔'' اور اگر خدانخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دفینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دفینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔ ''سرفراز خاں نے کہا۔'' وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جا رہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔'' میں بولی۔''

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔'' میرے شوہر نے کہا۔'' ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پر خود ہنسیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔

میں نے کہا۔ چھنو میاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کرلیں کچھ تو پیسے ہاتھ آئیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کرکے جان مت جلاؤ۔'' میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔'' میں نے دیکھا کہ وہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آچکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں۔؟

آیئے میرے ساتھ وہ واپس ہوکر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہولئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا۔ نسیم وہاں جاکر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہوکر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آرہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔'' میرے شوہر بولے۔'' لیکن تم کہتے ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہوگئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے در و دیوار سے جو وحشت ٹپک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔

'' سرفراز بولے۔'' ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کردوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کرلیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ٹارچ پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آگئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کر رہے ہیں۔؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلنا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں سجھائی نہیں دیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔

آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جارہی تھی اور اب تو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب جل کر بھسم ہوجائیں گے۔ اگرچہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا یکایک مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کر رہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر

دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیانک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔

سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہوں۔؟

اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔ اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔

رانی............رانی اور تم..........؟

ہاں میں اور وہ راجہ ہیں.............. اس عورت نے کمرے کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنگا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنسا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ اُدھر برف ہے اور اِدھر آگ، اب تم بچ کر کدھر جاؤں گے۔؟

لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے۔

ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دفینہ چاہئے۔

اور دفینہ بغیر بھینٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔

کیسی بھینٹ۔؟

یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دفینے تک تمہیں خود پہنچا دیں گے۔

یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چمٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیو نما انسان سے ہمکلام تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔

تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہو سکتی۔

سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کرو گے تو ہم بھی اپنے عاملین کو بلالیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کر دیں گے اور تم سب کو ہلاک کر دیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہو گئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اُف میرے خدایا، ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہو گئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہو کر ڈانس کرنا شروع کیا اور دوسرے ریچھ بھی دو پیروں پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ وہ ہمیں خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ ریچھ جو کھڑے ہو کر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں ریچھ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس ریچھ نے ہمارے قریب آکر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کر رہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ریچھ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ریچھ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں ریچھ ہمارے قریب آگئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان ریچھوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک ریچھ کے مار دیا بس پھر تو قیامت آگئی، ایک ریچھ نے نسیم پر حملہ کر دیا نسیم زمین پر گر گئے اور ریچھ ان پر سوار ہو گیا۔ اس کے فوراً بعد دوسرے ریچھ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے ریچھ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آگیا اور انہوں نے اس ریچھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے ریچھ نے میرے شوہر کو پچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہو گیا۔ اس وقت ہم

سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس ریچھ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کمبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آرہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ڈرنا مت۔ ہم تمہاری مدد کو آرہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پجامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آکر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان ریچھ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ریچھ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ریچھ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو ریچھ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں۔؟" نسیم نے پوچھا۔"

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔ اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آچکے تھے۔

پہلے آپ بتایئے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم "بولے۔" دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔

چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الٰہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب مل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ آدھا آپ کا ہوگا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الٰہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر:۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین نمبر کمرے کو تلاش کریں۔ اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔ عذرا بھابی شاید زلزلہ آرہا ہے۔ یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح ہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔ میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔ اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا ادھر چل دیئے۔ قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔ یہ قلعہ تقریباً ایک کلو میٹر میں

کو پھیلا ہوا تھا۔ اس کے در و دیوار سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیولے اور اژدہے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔ مولانا جنید نے کہا۔ آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔ مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کوٹھری میں گپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔ تقریباً دو ڈھائی گز۔ مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔ میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آچکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہوگی کہ اسے یہاں دفینے کا شبہ ہوگا۔ دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دبا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دبانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔ لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔ اس کے بعد ہم اس کوٹھری سے نکل گئے۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔ یہ چھوٹا سا مکان تھا۔ یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔ باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔ جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش و نگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔ اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

برخوردار تمہارا کیا خیال۔؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ورق گردانی کرنے لگے۔ اس کتاب کے اوراق اس قدر بھربھرے سے ہو گئے تھے ذرا سی بد احتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔ مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔ مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔ دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔ اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔ لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی طرف اشارہ کیا۔

ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔

اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھونڈیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جواب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔

اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو

مربع اسکوائر کر ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیمائش کی وہ عمارت ۱۲ اسومربع گز ہی نکلی۔

یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔" مولانا جنید بولے "سمجھو اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھیانک قسم کی آواز آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو دفینے تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔

تسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، تسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔

میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔

تو کریں بسم اللہ۔" مولانا جنید بولے۔"

چلئے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔" سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!

یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک صحن تھا جو کسی زمانہ میں باغیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل وغارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکلیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے؟

ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکلیاں تھیں ہم نے جو اُدھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔

چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔

اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

کمرے میں بھیانک اندھیرا تھا۔ صرف ٹارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آ جاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔

بدبو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کر لو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہو تم۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زناٹے دار طمانچہ ان کے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کمبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب ولہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔

میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا۔" میرے شوہر نے کہا۔" نظر تو مجھے بھی نہیں

آ رہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کردیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت وصامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑ دو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دفینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دفینہ انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھرکم آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔ بہت ہی کھردرے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دفینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کردیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہوگئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔

ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا؟ میں بڑبڑائی۔

یہ ملا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔

وہ ہاتھی بھی غائب ہوگیا۔

چھوٹے میاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دفینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مرجائیں گے۔

آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کرگیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند لکھا تھا وہ بند تھا۔ اس کے دروازے کے قریب جاکر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ پھر ایک بھیانک آواز کمرے میں گونجی۔ اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں۔ تم اس کمرے میں نہیں جاسکتے۔ دفینہ اسی کمرے میں ہے۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ اگر تم نکال سکتے ہو تو نکالو۔

تم دھوکہ دے رہے ہو، مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پرزور آواز میں کہا۔ میں سورۂ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کرکے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کردیں گے۔

شاہ جنات سے ہماری بات ہوچکی ہے۔" کوئی بولا۔" جس دفینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔ اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیتی اولاد اسی وقت ختم ہو جائے گی۔

مولانا جنید نے سورۂ جن پڑھنی شروع کی۔ وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آرہا تھا۔ پھر ایک بھیانک قسم کی آواز آئی۔ تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کرلیا ہے۔ اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ ہم سب خون میں شرابور ہوگئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔ تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔ اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔ پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہوگئے۔ اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے

تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر ٹارچ جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آ رہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ یہ اندازاً پچاس گز مربع ہوگا۔ کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی، نہ بلی نہ گدھا، نہ ہاتھی، نہ چمگادڑ، نہ کوئی بندر۔ کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔ مولانا جنید نے ایک طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں مال ہوگا۔ ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی ٹارچ بند ہوگئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آکر کھڑی ہوگئی۔ یہ عورت الٹے توے کی طرح کالی تھی۔ اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا۔ پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔ تم سب خطرے میں ہو۔

میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔ مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔ وہ چمگادڑ سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔ اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔ چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہوگئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔ جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ تم اس چمگادڑ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔ مولانا جنید نے کہا۔ میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔ میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا مجھے تو صرف دفینے سے غرض ہے اور............ وہ سیاہ فام عورت بولی۔

دفینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر پھوک ماری۔ خاک بکھر گئی۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اُڑایا۔ اور بولی۔ کرلے تو جو چاہے کرلے۔ ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی ہمارے قبیلے کا سردار آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کردیں گے۔ ہم چار سو سال سے اس دفینے کی حفاظت کررہے ہیں۔ اتنی آسانی سے تو دفینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔ تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔ میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔

بکواس مت کرو۔ مولانا جنید چیخے۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔ میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہوکر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہوگیا۔ اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اناڑی ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کرلیتے ہیں۔ اس سے گھروں میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ لمبا تڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب و لہجے میں بولا۔

تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہوکر ایک دوسرے پر وار

کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دھوکے سے نہیں مارتے۔
جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کر دیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔ لکیر سے اُدھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے اِدھر کا پالا ہمارا۔
میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔ تم پر کوئی پیچھے سے وار نہیں کریگا۔
میں ایک بات اور عرض کروں گا۔'' مولانا جنید نے کہا۔
جنگ کا ایک وقت مقرر ہوگا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔
ہمیں منظور ہے۔'' جن نے کہا۔''
مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں۔ تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔ اس سے زیادہ نہیں۔
چل یہ بھی منظور ہے۔'' جن بولا'' اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔ پہلا وار تم کرو گے۔ اَب تم تیاری کرلو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ لیکن دھوکہ سے کسی کو نہیں ماریں گے۔
جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔ البتہ نسیم اور سرفراز بے خوف سے نظر آرہے تھے۔ مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کر رکھی ہو۔
مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔ لاؤ وہ تھیلا مجھے دو۔ اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کرلو۔ اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کر دیا اور ایک لکڑی پر دم کر کے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھر لیں۔
اُدھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھنڈ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور لمبی تڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہوگئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل ننگی تھی اور اس کے سر پر سینگ بھی تھے۔ دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا

اور دانت بالکل زرد تھے۔ آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔ مردوں کے جسم پر صرف جانگیا تھا البتہ جوان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔
جنات کا سردار بولا۔ سنو دفینہ اسی کمرے میں ہے اس نے تہہ خانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر تم نے اس عورت کی بھینٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ دفینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔
مولانا جنید نے کہا۔
تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔ تم سب ایک ایک کر کے مرجاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے۔ اب تم وار کرو۔
مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔ وہ گیند ننگی عورت کے لگی۔ وہ بلبلا اٹھی۔ اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔ لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔ اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہو کر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہوگئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیں۔ اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہوگئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہوگئیں کہ ہمارا کھڑا رہنا مشکل ہوگیا۔ اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔ اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔ شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔ انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آسکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔ آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ حصار سے باہر جا کر تم نے بہت بڑی غلطی

کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے ادھر جانے کی غلطی نہ کرے۔ جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھڑیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔ چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔ اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیوہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر لٹکی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔ مولانا جنید نے کہا۔ یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔ یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنالیں گے۔ یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔ عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔ مولانا جنید چیخے۔ ساتھیوں اللہ کے بھروسے پر ان جنات پر ٹوٹ پڑو۔ اُدھر سے انہوں نے بیلچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں ایک کونہ میں سہمی سہمی کھڑی رہی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیانک منظر تھا۔ مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ سرفراز خاں بھی پڑھ پڑھ کر ڈنڈا اچھال رہا تھا۔ مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔ جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑ لی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔ میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے پنجے سے نہیں نکل سکیں گے۔ لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے دست و پا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غالب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ڈرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دفینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا ۔کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز .... آگے وہ کچھ بھی نہیں .... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا دوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے کود رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد

تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہوگیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین ہل رہی تھی۔ اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے ہل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے ہل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاوڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاوڑے چلانے شروع کیے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح کل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلو تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کیے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہوگئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکا رہ گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اشرفیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کوئلہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہوگئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعے سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دفینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔

بند مکان کی قیامتیں

اکرم فردوسی

یہ ہمارے کاروبار کا مختصر سا ٹور تھا۔ ہم لوگ چرم کا کاروبار کرتے تھے اور اسی سلسلے میں ہمیں کانپور کا سفر کرنا پڑا، ارادہ یہ بھی تھا کہ پندرہ دن کانپور میں رہنے کے بعد نینی تال جائیں گے تاکہ چند دنوں کے لئے تفریح کرکے اپنی روح اور قلب کو سکون فراہم کرسکیں۔ میرے علاوہ میرے دو پارٹنر اور ایک دوست شریک سفر تھے۔ میرا نام تو آپ جانتے ہی ہیں اکرم فردوسی ہے، میرے دو کاروباری پارٹنر ایک جاوید اختر اور ایک سلیم دُرّانی تھے۔ ایک ہمارا دوست بھی ہمارے ساتھ تھا اس کا نام صفدر خاں ہے۔ چوں کہ کانپور میں ہمیں تقریباً ۱۵ دن قیام کرنا تھا اس لئے باقاعدہ ایک مکان ہم نے کرائے پر لے لیا، اس مکان کا کرایہ تین ہزار روپے طے ہوا۔ اگرچہ ہمیں پندرہ دن قیام کرنا تھا لیکن مکان مالک نے ایک ماہ کا کرایہ ہم سے ایڈوانس وصول کرلیا، ہمیں رہائش کی ضرورت تھی اور ہوٹل کا کرایہ زیادہ تھا اس لئے ہم نے اس مکان کو ترجیح دی، بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ یہ مکان ایک طویل عرصہ سے بند ہے اور پھر ہمیں خود یہ اندازہ ہوا کہ یہ مکان چوں کہ جنات کی رہائش گاہ ہے اس لئے کوئی اس میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ مکان کیا اچھی خاصی ایک حویلی تھی۔ اس کے آثار یہ بتاتے تھے کہ کسی دور میں یہ حویلی نوابوں کی رہی ہوگی۔ پھر اس میں تالہ کیوں پڑ گیا اور اس میں جنات کس طرح آبسے، اس کی کوئی تحقیق ہمیں نہیں ہوسکی۔ مالک مکان جو مسلمان تھا اس نے کرایہ وصول کرنے کے بعد پورے مکان کی تفصیل ہمیں سمجھائی اور اس کے بعد وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں پندرہ دن سے پہلے ہی واپس آجاؤں گا۔ مجھے کوئی سفر درپیش ہے۔ آپ لوگ اطمینان سے مکان میں رہیں۔ اس مکان میں کل نو کمرے تھے، مالک مکان نے چار کمروں اپنا تالہ ڈال رکھا تھا، باقی پانچ کمرے خالی تھے اور ان میں کوئی قفل نہیں تھا۔ اس مکان میں تین کمرے پندرہ بائی پندرہ فٹ کے تھے اور ایک بڑا ہال تھا، اس کے بعد ایک بڑا صحن بھی تھا، مکانیت اوپر بھی تھی لیکن چوں کہ زینے میں تالا تھا اس لئے ہمیں اندازہ نہیں ہوسکا کہ اوپر کتنے کمرے ہیں۔ یہ مکان ہمارے قبضے میں جب آیا وہ دن اتوار کا دن تھا اور اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے۔ مکان میں پانی وغیرہ کی کوئی پریشانی نہیں تھی، مکان میں صفائی کا بھی اہتمام تھا، اس صفائی سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ مالک مکان کی مکان میں آمد و رفت ہے اور وہ صفائی ستھرائی کا خیال رکھتا ہے۔
اس دن ہم تھکے ہوئے تھے، ہم نے ایک کمرے میں اپنا سامان رکھ دیا اور ہم سب ہال کمرے میں لیٹ گئے۔ اور لیٹتے ہی نیند آگئی۔ جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے۔ میرے پارٹنروں نے مشورہ دیا کہ نہا دھو کر ذرا بازار چلیں۔ اندازہ کرلیں کہ یہاں سے ہوٹل کتنے فاصلے پر ہے اور آس پاس کیا کیا بکتا ہے تاکہ جب کسی چیز کی ضرورت پڑے تو ہمیں پریشانی نہ ہو۔ یہ مکان کی آبادی سے کچھ فاصلے پر تھا۔ اکا دکا کچے پکے مکان آس پاس تھے، ایک دو چھوٹی دوکانیں بھی تھیں لیکن ان دوکانوں میں بیڑی، سگریٹ اور چھوٹی موٹی ضروریات کی چیزیں بکتی تھیں۔ ہوٹل اس مکان سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھے۔ البتہ ڈھنگ کی دوکانیں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھیں جہاں بھی ضرورت کی چیزیں ملتی تھیں۔ دوران سفر ہمیشہ چائے کا چسکہ بہت پریشان کرتا ہے، چائے کی ہم سب کو عادت تھی، سوچا کہ ایک تھرمس خرید لیں گے اور چائے ہوٹل سے لے لیا کریں گے تاکہ اسے کئی بار پی سکیں۔
فروٹ وغیرہ کے لئے ایک چھری اور کچھ پلیٹیں اور گلاس اور تھرمس وغیرہ خریدنے کے بعد ہم نے دونوں وقت کا کھانا مغرب کے فوراً بعد کھالیا اور اس کے بعد مکان میں واپس آگئے۔ رات دس بجے تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ ان باتوں میں کاروبار کا موضوع بھی تھا اور دوستانہ گفتگو بھی۔ سوچا تھا کہ کل سے مارکیٹ میں گھومیں گے اور چرم کے بیوپاریوں سے مل کر بزنس کی سیٹنگ کریں گے۔ اگرچہ کانپور میں کئی لوگوں سے ہمارا لین دین تھا، لیکن ان سے ملاقات پہلی بار ہو رہی تھی اور کچھ نئے لوگوں سے بھی ملنے کی پلاننگ تھی، رات دس بجے تک ہنسی مذاق بھی ہوتا رہا اور بات چیت بھی چلتی رہی۔ اس کے بعد ہم نے ہال ہی میں سونے کا پروگرام بنایا، سونے سے پہلے عموماً سب لوگ باتھ روم جاتے ہیں چنانچہ میں اور صفدر دونوں حاجت سے فارغ ہونے کے

لئے باتھ روم چلے گئے، باتھ روم تو تین تھے لیکن تیسرا باتھ روم کچھ صاف نہیں تھا اس لئے ہم دونوں باتھ روم گئے، میں جس باتھ روم میں گیا وہ مین گیٹ سے متصل تھا اور صفدر جس باتھ روم میں گئے وہ زینے کے برابر میں تھا۔ میں تو چند منٹ کے بعد ٹھیک ٹھاک آ گیا لیکن صفدر جب لوٹا اس وقت اس کی کیفیت بہت بری تھی اس کے بدن پر کپکپی تھی اور اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی، اس کو اس طرح ہراساں اور پریشان دیکھ کر میں نے بے اختیار پوچھا۔

خیریت تو ہے کیا ہوا؟

اس نے اپنے ماتھے کا پسینہ پوچھتے ہوئے کہا۔ باتھ روم میں تو زلزلہ آ رہا تھا۔ باتھ روم تو ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ کیا آپ لوگوں نے بھی زلزلے کا جھٹکا محسوس کیا ہے؟

نہیں بالکل نہیں۔ ہم تینوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

تو پھر وہ سب کیا تھا؟

وہ تمہارا وہم تھا۔ بہت بہادر بنتے ہو نا۔ آج تمہاری بہادری کا امتحان ہو گیا۔ یہ کہتے ہوئے سلیم درانی اسی باتھ روم کی طرف گئے اور بولے میں دیکھتا ہوں کیا ہے؟

دس منٹ بڑی بے تابی کے ساتھ ہم سلیم کا انتظار کرتے رہے اور دس منٹ کے بعد جب سلیم باتھ روم سے واپس آیا تو اس کی حالت صفدر سے بھی زیادہ خراب تھی۔ اس کے کپڑوں پر خون بھی تھا، میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے پوچھا: تم بھی وحشت زدہ سے لگ رہے ہو؟ یہ تمہیں کیا ہوا؟

یار اس باتھ روم میں تو بھوت ہیں۔

بھوت! پاگل ہو گئے ہو؟

اللہ کی قسم مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے برفیلی ہوائیں چل رہی ہوں۔ سلیم نے کہا: اور یقین کرو کہ مجھے ایسا بھی محسوس ہوا جیسے کوئی میرے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

تم دونوں پاگل ہو گئے ہو کیا؟ کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ جاوید نے جھلا کر کہا۔

لیکن جاوید۔'' میں بولا سلیم کے کپڑوں پر یہ خون کے دھبے کیسے ہیں؟''

ارے پیشاب کر دیا ہوگا کسی چمگادڑ نے۔

یار تمہیں مذاق سوجھ رہی ہے۔ سلیم نے کہا: میرا تو دم گھٹا جا رہا ہے

اور اگر تم اس کو وہم سمجھ رہے ہو تو تم جاؤ نا اسی باتھ روم میں۔ جاؤ جلدی۔ ہم بھی دیکھیں گے تم کتنے پانی میں ہو؟

یہ سن کر جاوید اختر اٹھے اور اسی باتھ روم میں چلے گئے اور جاتے ہوئے از راہ مذاق کہنے لگے کہ آدھے گھنٹہ ہو جائے تو برائے مہربانی باتھ روم کے کواڑ توڑ دینا اور میری لاش کو ذرا احتیاط سے نکالنا۔ ایک دم مت گھسیٹنا۔

جاوید چلے گئے تو ہم آنکھیں پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پندرہ منٹ تک جب جاوید اختر واپس نہیں آئے تو ہمیں تشویش ہوئی۔ مزید پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد ہم نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت جاوید باتھ روم سے نکلے اور لڑکھڑاتے قدموں سے ہمارے پاس آئے، ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ انہوں نے اشارے سے پانی مانگا۔ میں نے پانی دیتے ہوئے کہا: تم نے کیا دیکھا ہے؟

بھوت! سو فیصد بھوت! بھاگ لو یہاں سے۔

اماں یار سنبھالو خود کو۔ کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔

اکرم میاں۔ تم بھی تجربہ کر لو تا کہ یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سب وہم کر رہے ہیں۔

میں اس کو وہم نہیں کہہ رہا ہوں: میں بولا میں نے اپنی نانی سے بھوتوں کے بہت قصے سنے ہیں اور انہوں نے مجھے کافی حد تک یہ بات سمجھا رکھی ہے کہ جس طرح اس دنیا میں دوسری بہت سی مخلوقات ہیں اسی طرح اس دنیا میں جن اور بھوت بھی رہتے ہیں۔ میں بھوتوں کا انکار نہیں کر رہا ہوں اور میں اس کو وہم بھی نہیں بتا رہا ہوں۔ جو تم تینوں پر گذری ہے لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح ہم نے اپنے اوسان خطا کر لئے تو پھر رات گذارنی بھی اس مکان میں مشکل ہو جائے گی اور دیکھو جہاں تک اُس باتھ روم کا معاملہ ہے تو نہیں جائیں اس میں۔ میں دوسرے باتھ روم میں گیا تھا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم ایک ایک کر کے اسی میں جائیں گے اور اسی میں اپنی حاجتوں سے فارغ ہوں گے۔

میری بات سے سب نے اتفاق کیا لیکن جاوید اختر اس دوسرے باتھ روم میں جانے سے بھی ڈر رہے تھے لیکن ہمت کر کے پھر وہ اس باتھ روم میں چلے گئے اور جب دس منٹ کے بعد واپس آئے تو وہ بالکل ٹھیک تھے اور کافی مطمئن تھے۔

اس کے بعد سلیم اور صفدر بھی اس باتھ روم میں گئے اور ساتھ

خیریت کے واپس آگئے، ہمیں یہ یقین ہوگیا کہ اس باتھ روم میں کچھ چکر ہے جو کے زینے کے برابر میں تھا لیکن پھر بھی ہم چاروں کی ہال کمرے میں سونے کی ہمت نہیں ہوئی۔ ہم چاروں اسی کمرے میں چلے گئے جہاں ہمارا سامان رکھا ہوا تھا۔ اگر چہ کمرے میں سب ٹھیک ٹھاک تھا لیکن کسی کو بھی نیند نہیں آرہی تھی، عجیب طرح کی وحشت ہم چاروں پر سوار تھی۔ تقریباً ایک بجے ہمیں محسوس ہوا کہ جیسے باہر ہال کمرے میں کوئی چل رہا ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے ہی محسوس ہوا۔ مجھے پریشان دیکھ کر صفدر خان نے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟

مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے باہر کوئی چل رہا ہے۔

اب تمہیں کیا ہوا؟ ابھی تو تم تقریر جھاڑ رہے تھے۔ اب خواہ مخواہ خود ڈر کر ہمیں ڈرا رہے ہو۔

کچھ نہیں ہے سو جاؤ اور خدا کے لئے ہمیں بھی سونے دو۔

اسی وقت ایسا لگا جیسے کوئی باہر کودا ہو۔

ہم ڈر کر سب ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور ہم نے لائٹ آن کردی لیکن ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ باہر جا کر دیکھ سکے۔ پھر میں نے ہی کہا: یارو! آیت الکرسی پڑھو اور کسی بھی طرح رات گذار لو، صبح کو یہاں سے رفو چکر ہولیں گے۔

اور ہمارے تین ہزار؟

ارے لعنت بھیجو تین ہزار روپے پر۔ جان ہے تو جہان ہے۔ تین ہزار کی فکر کروگے تو کل رات پتہ نہیں کیا ہوگا۔

ابھی میرا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کا کتا ہمیں ہال کمرے میں نظر آیا۔ اسے دیکھ کر ہم سب کو حیرت ہوئی، صفدر خان نے کہا۔

اس گھر میں کتے کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہاں سے آیا؟

چُ چ چپ! میں نے کانپتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ شاید میرے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے ساتھیوں نے میری پریشانی اور حیرانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں اتنے پریشان ہو؟ کتا ہی تو ہے۔ کوئی شیر تو نہیں ہے۔

یہ کتا نہیں ہے۔

کتا نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

دیکھو غور سے دیکھو۔ اس کا سایہ نہیں ہے اور میں نے سنا ہے کہ جنات کا سایہ نہیں ہوتا۔

باپ رے۔ صفدر خاں کے منہ سے نکلا "آج تو مر گئے اب کیا ہوگا؟

کسی کے آیت الکرسی یاد ہے: میں نے پوچھا۔

مجھے کچھ کچھ یاد ہے: جاوید اختر نے کہا۔

جو کچھ یاد ہے دل ہی دل میں اسے پڑھو۔ میں بولا: اور مجھے اچھی طرح یاد ہے میں بھی پڑھ رہا ہوں۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جنات آیت الکرسی پڑھنے سے بھاگ جاتے ہیں اور ہاں ایک بات بتاؤ اذان تو سب کے یاد ہوگی۔

یاد ہے۔ جاوید اختر اور سلیم بولے۔

تمہیں؟ میں نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار! مجھے پوری طرح یاد نہیں ہے۔

کس طرح کے مسلمان ہو یار۔ اذان بھی یاد نہیں ہے۔ خیر جاوید تم ایسا کرو کہ کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوکر اذان دو۔

اس سے کیا ہوگا۔ جاوید اختر نے کہا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ وقت بحث کا نہیں ہے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اذان سے بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔

جاوید نے کھڑے ہوکر کہا: میں کمرے میں اذان پڑھ دیتا ہوں۔

کمرے میں نہیں۔ ذرا آگے بڑھ کر کمرے کے گیٹ پر پڑھ دو۔

ڈرو نہیں جیسا میں کہہ رہا ہوں۔ ایسا کرو میں اپنے ساتھیوں کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرو نہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں بھی ڈر رہا تھا اور میری بھی پھونک سرک رہی تھی۔ میرے اصرار پر جاوید کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اُس کالے کتے نے جو ہال کمرے میں کھڑا تھا، آنکھیں نکال کر جاوید کی طرف دیکھا۔ جاوید ڈر گیا اور ہم سب بھی سہم کر رہ گئے۔ کالے کتے نے اس طرح دیکھا جیسے وہ حملے کی تیاری کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر جاوید لرز گیا اور اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ اذان پڑھ سکے۔

سلیم درانی بولے: یار اکرم میرا پیشاب نکل جائے گا۔

یار خود کو سنبھالو۔ اس طرح بے قابو ہو جاؤ گے تو سوائے مرنے کے کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

یار اتنے بڑے گھر میں ہم لوگ تنہا ہیں۔ چیخنے چلانے سے بھی کچھ نہیں ہوگا۔ اس رات کی تنہائی میں کون ہماری آواز سنے گا؟

ایسا کرتے ہیں: "میں نے کہا"۔

آہستہ آہستہ اپنا اپنا سامان تو سمیٹ لیں، موقع ملے گا تو بھاگ

لیں گے۔ کیا خیال ہے؟

صفدر بولے۔ بالکل صحیح ہے۔

اس کے بعد ہم سب نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کیا۔ لیکن اسی دوران ایک بلی کالے ہی رنگ کی بالکل کمرے کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوگئی۔ اسے دیکھ کر سلیم نے کانپتی ہوئی آواز میں زور زور سے پڑھنا شروع کیا: ''جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔''

میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ بلی کمرے کے دروازے پر کھڑی رہی وہ کمرے میں داخل نہیں ہوئی، اس کے بعد کتا بھی کمرے کی طرف بڑھا، کتا اس قدر وحشت ناک تھا کہ اس کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہورہی تھی اور بار بار یہ خیال آتا تھا کہ اگر اس نے ہم پر حملہ کردیا تو ہم پر کیا گزرے گی، کچھ دیر تک ہم چاروں مبہوت رہے اور جو بھی جس کو یاد آتا رہا وہ پڑھتا رہا۔ چند منٹ کے بعد بلی واپس ہوکر کتے کے پاس پہنچ گئی اور اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ہماری نظروں سے غائب ہوگئے، ان کے غائب ہونے سے یہ بات سو فیصد ثابت ہوگئی کہ وہ جانور نہیں ہیں بلکہ جنات میں سے ہیں۔ ہم چاروں کی حالت خراب تھی اور ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ آج کی رات ہم پر قیامت ٹوٹے گی۔ آہستہ آہستہ ہم نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کردیا۔ ہوش وحواس تو ہمارے خراب ہو ہی چکے تھے لیکن اس وقت تو ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی جب ہم نے کسی کے ہنسنے کی آواز صاف صاف سنی حالاں کہ یہ گھر ایک کنوئیں کی طرح تھا۔ باہر سے کسی کے بولنے کی یا ہنسنے کی آواز نہیں آسکتی تھی۔ آواز کسی عورت کی تھی، ابھی ہم اس بارے میں غور ہی کررہے تھے کہ صفدر خان نے کہا۔ باہر کمرے کا جو کیواڑ ہے اس کو دیکھو۔ ہماری تینوں کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں۔ ہم نے دیکھا کہ کیواڑ پر خون میں انسان کے پنجے کا نشان تھا جب کہ اس سے پہلے وہاں کوئی نشان نہیں تھا۔

یار یہ سب کیا ہے؟ یہ مکان تو جنات کی رہائش گاہ ہے۔

جو کچھ بھی ہے۔ یہاں سے بھاگنے کا راستہ سوچو۔

رات میں نکلنا بھی تو مشکل ہے۔

میں نے کہا۔

کیوں کہ اگر ہم یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو جنات آسانی سے ہمیں کہاں جانے دیں گے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔

سلیم درانی نے میری بات کی تائید کی۔''

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مالک مکان کو اس مکان کی حقیقت پوری طرح معلوم تھی، انہوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ بس اب تو اللہ ہی ہمارا مالک ہے۔

اس دوران کسی کے ہنسنے کی آواز پھر آئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی عورت گھونگھرو باندھے گھر میں چل رہی ہے۔

سامنے والے کمرے میں خونی پنجوں کے نشان بڑھتے بڑھتے چار تک پہنچ گئے اور ہم نے محسوس کیا کہ گھر میں عجیب طرح کی بدبو پھیلتی جارہی ہے۔

اب کیا ہوگا؟

ہم اس مکان سے نکلنے میں کس طرح کامیاب ہوں گے؟ ہم چاروں کی سوچ یہی تھی۔ صفدر بولے ایک بار یہاں سے نکلنے کی کوشش تو کریں۔ چلو میں اپنا سامان لے کر دروازے کی طرف جاتا ہوں، اگر میں نکلنے میں کامیاب ہوگیا تو تم لوگ بھی فوراً ہی یہاں سے نکل جانا۔

ہم نے صفدر کی بات سے اتفاق کیا اور صفدر اپنا بیگ لے کر دروازے کی طرف گئے لیکن وہ تو حیران پریشان ہوکر واپس آگئے۔ انہوں نے واپس آتا دیکھ کر ہم نے کہا:

کیوں بھئی کیا ہوا؟

یارو۔ دروازہ باہر سے بند ہے۔

یہ کیسے ممکن ہے؟

میرا یقین نہ آئے تو تم جاکر دیکھ لو۔

اس کے بعد دروازے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ میرے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ ٹکرایا۔ یہ چیل کے برابر تھا، میں گھبرا گیا اور اسی وقت لائٹ بھاگ گئی۔

اُف اب کیا ہوگا؟

سلیم بیڑی پینے کے عادی تھے اور ان کی جیب میں لائٹر تھا، انہوں نے لائٹر نکال کر جلایا، کمرے میں کچھ روشنی تو ہوگئی لیکن ایک عجیب طرح کی وحشت ناک خاموشی کمرے میں بکھری ہوئی تھی، ہم سب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم اپنی اپنی قبروں میں پہنچ گئے ہیں۔

اُف اوہ وحشت ناک سناٹا۔ آج بھی اس کا خیال آجاتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

لائٹ بھاگنے کو بھی ہم جنات کی کارستانی سمجھ رہے تھے اور اس

وقت ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ حرکت جنات ہی کی حرکت ہے، جب تھوڑی دیر کے بعد لائٹ آ گئی اور اس کے بعد ایک ایک منٹ کے بعد آتی بھی رہی اور بھاگتی بھی رہی۔ اس لائٹ کے جل بجھ ہونے نے ہمارے اوسان اور بھی خطا کر دئے اور ہم آنکھیں پھاڑے بلب اور ٹیوب کی طرف دیکھ رہے تھے جو ایک منٹ کے لئے جل جاتے تھے اور پھر بجھ جاتے تھے۔

اس ہم لائٹ کی اس آنکھ مچولی پر غور کر ہی رہے تھے کہ ہمیں ایسا لگا کہ جیسے کوئی چیز ہمارے جسم میں سرسرا رہی ہے، جب اس سرسراہٹ کو میں نے محسوس کیا تو میں بے اختیار بول پڑا۔

یار صفدر دیکھنا میری کمر پر کوئی چیز چل رہی ہے۔ شاید میری قمیص میں چھپکلی گھس گئی ہے۔

یار! مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ صفدر نے اپنے دونوں مونڈھوں کو اچکا کر کہا۔

سلیم درانی بولے۔ شاید میری کمر میں بھی کوئی چیز ہے۔ کیوں کہ میری کمر میں گدگدی سی محسوس ہو رہی ہے۔

جاوید اختر نے ہم تینوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے ہمیں وہم ہو رہا ہے۔ لیکن دو منٹ کے بعد وہ چیخا۔ مر گیا!

اُف! میرے اللہ!

ہم تینوں نے سٹپٹا کر اس کی کمر کی طرف دیکھا اور تینوں ہی کانپ کر رہ گئے۔

جاوید نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

میری کمر پر کیا ہے؟

میں نے کہا: جاوید! اللہ خیر کرے۔ تمہاری کمر پر ایسا ہی خونی پنجے کا نشان ہے جیسا سامنے دیواروں پر نظر آ رہا ہے۔

باپ رے باپ۔ جاوید کا چہرہ فق ہو گیا اور اس نے رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھا۔

میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

تم گھبراؤ نہیں۔ تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا اور اگر موت مقدر ہے بھی ہم چاروں ایک ساتھ مریں گے۔

ابھی میں اپنی بات پوری بھی نہیں کر پایا تھا کہ صفدر خاں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ ہال کمرے میں ایک بوسیدہ سی چھتری ٹنگ رہی تھی۔ اُس میں خود بخود آگ لگ گئی اور چھتری کے جلنے سے ایسی چراند پھیل گئی جیسے کوئی مردہ جل رہا ہو۔

چھتری جلنے سے جو بدبو آ رہی تھی اس سے پورے گھر میں ایک تعفن سا پھیل گیا تھا۔ مکان میں ہر طرف ایک روح فرسا قسم کا سناٹا تھا۔ ایک وحشتناک قسم کی خاموشی، ہم چاروں بھی خاموش تھے اور ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھورے جا رہے تھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں اور کس طرح اس مکان سے باہر نکلیں۔ سلیم درانی نے خاموشی کا قتل کرتے ہوئے کہا۔

اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے بات نہیں بنے گی ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔'' صفدر خاں بولے'' مگر یار یہاں سے نکلیں کیسے؟

چلو ایک بار پھر دروازہ دیکھتے ہیں کیا معلوم ہم پر رحم کھا کر کھول دیا ہو۔ میں نے کہا۔

اکرم! جاوید اختر نے کہا۔ چلو میں اور تم پہلے چل کر دیکھ لیں اگر قسمت نے ساتھ دیا تو اس گھر سے نکل لیں گے۔

ہم دونوں دروازے کی طرف چلے۔ لیکن اسی وقت ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ بالکل ایسا تھا جیسے کسی مکان کے اچانک منہدم ہونے سے ہوتا ہے ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھتے رہے لیکن اس مکان میں تو کوئی چھت یا دیوار ہمیں گری ہوئی نظر نہیں آئی۔ البتہ جب ہم غور کر رہے تھے تو اس وقت ہمیں یہ محسوس ہوا کہ جیسے مکان ہچکولے کھا رہا ہے۔ ہم سب کو زلزلے کی سی کیفیت کا احساس ہوا۔ جاوید نے کہا۔ شاید زلزلہ آ رہا ہے۔

لگ تو مجھے بھی رہا ہے لیکن کریں بھی کیا۔ بہت ہی بُرے پھنسے۔ چلو دروازہ دیکھیں ہو سکتا ہے کھل گیا ہو۔ یہ کہہ کر میں نے قدم دروازے کی طرف بڑھا دیئے ابھی میں مشکل سے چار قدم ہی چلا ہوں گا کہ جاوید اختر چیخا۔ اکرم مجھے بچاؤ۔

تمہیں کیا ہوا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔

جاوید اختر نے کہا۔ یار دیکھو میرے دونوں پاؤں زمین سے چپک گئے ہیں یہ اٹھ ہی نہیں رہے ہیں۔ جاوید اختر کی چیخ سن کر سلیم اور صفدر بھی ہمارے پاس آ گئے۔ بڑی حیرت کی بات تھی جاوید اختر کے دونوں پاؤں زمین سے اس طرح چپکے ہوئے تھے جیسے فیوی کول کے ذریعہ چپکا دیئے گئے ہوں۔ ہم تینوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹا لیکن وہ تو بہت بری طرح زمین سے چپکا ہوا تھا۔

اب کیا ہوگا؟

جو ہوگا دیکھا جائے گا۔" میں بولا۔" بس کوئی بھی ہمت مت ہارنا۔ کیونکہ اگر ہمت ہاریں گے تو پھر بھیانک موت مریں گے۔

مرنا تو برحق ہے۔ سلیم نے کہا۔ لیکن یار دیہ بھی کوئی موت ہے۔ اتنی بے بسی! اس سے تو بہتر ہوتا کہ ہم کسی روڈ پر کتے کی موت مرجاتے ۔ دنیا ہماری لاشوں پر کچھ آنسو تو بہالیتی۔ یہاں پر اگر مر گئے تو کوئی تماشہ دیکھنے والا بھی نہیں ہوگا اور لاشیں ہماری سڑ جائیں گی کیونکہ مالک مکان تو کم بخت پندرہ دن کے بعد ہی آئے گا۔

ابھی سلیم کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ جاوید اختر کے پاؤں زمین سے خود بخود الگ ہو گئے۔ جاوید ایک دم مجھے لپٹ گیا پھر اس نے کہا جلدی کرو سب دروازے کی طرف چلتے ہیں۔ کیا بعید ہے اسی طرح دروازہ بھی خود بخود کھل جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو یار ایک مہینے تک پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز پڑھیں گے۔

ہم چاروں دروازے کی طرف گئے۔ لیکن دروازہ باہر سے بند تھا جس وقت ہم دونوں کھولنے کی کوشش کرر ہے تھے اس وقت ہمیں ایسا لگا جیسے دروازے کے دوسری طرف کوئی موجود ہے میں نے ہمت کر کے پوچھا۔ باہر کون ہے۔؟ بھائی صاحب اپنا نام بولو۔ اگر انسان ہو تو ہماری مدد کرو۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ جیسے کوئی عورت پازیب پہنے گھر میں چل رہی ہے۔ ہم نے غور کیا۔ پازیب کے کھنکنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

اب کیا کریں۔ صفدر نے پوچھا۔

جو کچھ یاد ہے پڑھتے رہو اور چلو اپنے سامان کے پاس چلو۔

اور جب ہم اپنے سامان کے پاس پہنچے تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی ہمارے سامان کے پاس ایک اژدہا پڑا ہوا تھا۔ اژدہا تقریباً ۲ گز لمبا تھا اور تقریباً دو فٹ موٹا تھا اس کا رنگ بھورا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں وہ وحشتناک نظروں سے ہمیں گھور رہا تھا۔

ابھی ہم چاروں اس اژدہے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ ہمیں یہ لگا کہ جیسے کوئی ہمارے پیچھے موجود ہے۔ کسی کے سانس لینے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

بھئی کون ہو تم۔ تم ہمیں پریشان کیوں کر رہے ہو۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں آیا۔ البتہ ہم نے دیکھا کہ اژدہا آہستہ آہستہ چلنے لگا وہ اب بالکل ہمارے سامان کے قریب ہو گیا۔ اژدہا بہت خوفناک تھا لیکن اس سے زیادہ ہمیں ڈر اس بات سے لگ رہا تھا کہ کوئی ہمارے پیچھے ہے اور بالکل ہمارے قریب ہے ہم اس کے سانس لینے کی آواز سن رہے تھے لیکن ہمیں نظر کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔

اور اسی وقت سلیم کی چیخ نکل گئی اسکی زبان سے بے اختیار نکلا۔ باپ رے۔

کیا ہوا؟

سلیم کچھ نہیں بولا۔ لیکن اس کے چہرے سے وحشت ٹپک رہی تھی اور اس کے بدن پر کپکپی طاری تھی۔

یار تمہیں کیا ہوا۔ کچھ تو بولو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

سلیم نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اکرم! میرے مونڈھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور شاید یہ ہاتھ تو آگ کا بنا ہوا ہے۔ یار میرا مونڈھا جل رہا ہے۔

کون ہو بھئی۔؟ سامنے آکر بات کرو۔ تمہیں سلیمان علیہ السلام کی قسم۔ میں بے سوچے سمجھے بولے چلا جارہا تھا۔ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے تو میں ایک عمل کے ذریعہ تمہیں جلا دوں گا۔ اسی وقت کسی نے ایک وحشتناک قہقہہ لگایا اور ہم نے دیکھا کہ اژدہا بھی دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔

یار میں تو پہلی بار یہ دیکھ رہا ہوں۔ صفدر بولا۔ کیا اژدہے کے بھی دانت ہوتے ہیں۔

چھوڑو ان باتوں کو، دعا کرو دعا۔ کلمہ تو پڑھ لو اگر مر گئے تو خاتمہ ایمان پر ہو جائے گا۔

سلیم نے کہا۔ میں نے اس کی تائید کی کہ اس وقت صرف دعا ہی ہمیں بچا سکتی ہے ورنہ بظاہر ہم جنات کے نرغے میں ہیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی عامل نہیں ہے اس لئے ہمارا بچنا بہت مشکل ہے۔

یار ایسی باتیں نہ کرو، صفدر بولا۔ میرا تو دم گھٹ رہا ہے تم لوگ بار بار موت کی باتیں کیوں کر رہے ہو۔ مرنا ہوگا تو مر ہی جائیں گے لیکن ایسی باتیں مت کرو اس سے ڈر لگتا ہے مجھے تو میری امی یاد آرہی ہیں وہ کہا کرتی تھیں کہ آیت الکرسی یاد کرلو، کام آئے گی لیکن ہم نے ان کی بات کبھی نہیں مانی آج ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ اپنے بڑوں کی بات نہ مان کر انسان پر کیا کیا قیامتیں گزر جاتی ہیں۔

اکرم!! اکرم! وہ سامنے دیکھو۔ سلیم نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ سیاہ رنگ کا سانپ دیوار پر چڑھ رہا تھا۔

یار اکرم۔ صفدر خاں بولے۔ میرے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہے۔

پاگل ہو گئے ہو، میں چیخا، یار ایک طرف تو ہمیں دکھائی دے رہا ہے اور ایک طرف تم سب وہم کی باتیں کر رہے ہو اس طرح کیسے رات کٹے گی لیکن اچانک میری آواز میرے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور جب میں بولتے بولتے ایک دم چپ ہو گیا تو صفدر نے پوچھا۔

اکرم کیا ہوا۔؟ تمہارے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں کیوں چل رہی ہیں۔ تمہیں کیا نظر آرہا ہے۔؟

دوست! کیا تم بھی کسی وہم میں مبتلا ہو گئے ہو، یار کچھ تو بولو۔

میں نے ہمت کر کے کہا۔ میری کمر پر کسی کا ہاتھ ہے اور یہ ہاتھ لوہے کا ہے۔

سلیم میری بات سن کر ایک دم ہنس پڑا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا، شاید ہم سب وہم کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور وہم کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

سلیم نے جیسے ہی اپنی بات پوری کی ایک زناٹے دار طمانچہ اس کے چہرے پر لگا۔ وہ تو بلبلا کر رہ گیا اور اسی وقت ہم سب کو یہ اندازہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بھی وہم میں مبتلا نہیں ہے۔ بلکہ سچ مچ ہمارے اردگرد جنات اکٹھے ہو گئے ہیں اور ان میں کچھ عورتیں بھی شامل ہیں۔ سلیم کی تو جیسے بولتی ہی بند ہو گئی وہ اپنے گال کو سہلاتا رہا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہم سب کو گھورتا رہا۔

میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ گھبراؤ نہیں، انشاء اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

اس وقت بولنے سے زیادہ یہ ہے کہ سب دل ہی دل میں جو بھی کچھ یاد ہو پڑھتے رہو اور اپنی اپنی عقل سے کوئی تدبیر سوچو۔ اسی وقت ہماری نظریں سامنے دیوار کی طرف اٹھیں وہ کالے سانپوں سے بھر چکی تھی۔ سیکڑوں ناگ اس دیوار پر چپٹے ہوئے تھے اور اژدہا بھی ایک نہیں تھا بلکہ دو اژدہے اور بھی ہمارے سامان کے پاس آ گئے تھے۔

مَ مَ میں مرجاؤں گا جاوید اختر کانپ رہا تھا اور میں نے دیکھا اس کا پیشاب نکل گیا تھا۔

جاوید! کیا بات ہے۔؟

کک کوئی مجھے لپٹ رہا ہے۔ مجھے بچاؤ، اکرم میرے بھائی۔

میں نے اپنا ہاتھ جاوید کی طرف بڑھایا تو کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ لاکھ کوشش کے باوجود میں اپنا ہاتھ چھڑانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور اسی وقت سلیم اور صفدر بھی کانپنے لگے شاید انہیں بھی کوئی پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سلیم تو رونے ہی لگا۔ میں اگرچہ کسی کے قبضہ میں تھا لیکن میں نے ہمت کر کے کہا۔ دوستوں یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے۔ کچھ بھی ہو۔ ہمت کرو اور اپنے ہوش وحواس کو درست رکھو ورنہ ہم سب بھیانک موت مریں گے۔ اسی وقت میری گدی کسی نے بھینچ لی اور ایک ہاتھ سے کسی نے میرے بال پکڑ لئے میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی ابھی آیت الکرسی پوری نہیں ہوئی تھی کہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں آزاد ہو گیا ہوں۔ میں نے اپنے ہاتھ ہلا کر کہا۔ اب وہ میرے اختیار میں تھے اور میری گدی اور بال چھوڑ دیے گئے تھے۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت آ گئی اور میں سمجھ گیا کہ آیت الکرسی کے ذریعہ ہمیں نجات مل جائے گی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بالکل مت گھبرائیں اب میں تم سب کو بچالوں گا۔ لیکن اسی وقت کسی نے میرے اتنی زوردار تھپڑ مارا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور میں زمین پر گرتے گرتے بچا۔ جیسے ہی میں سنبھلا اسی وقت مجھے ایک دھکا سا لگا اور ہم سب ہی کھانسنے لگے اور ہمارا دم گھٹنے لگا دراصل مکان کے اندر دھواں پھیلنا شروع ہوا۔ اسی وقت ہم نے ادھر اُدھر بھاگنے کی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر۔ کیونکہ دھواں پورے ہی مکان میں پھیل چکا تھا ہمیں دھکے لگنے شروع ہوئے اور ہماری آنکھیں بند ہونے لگیں دھواں ہماری ناکوں میں گھسنے لگا۔ عجیب طرح کی وحشتوں کا ہم شکار تھے۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ میں آیت الکرسی پڑھ کر دستک دیدوں شاید اس سے ہمیں جنات کی ان حرکتوں سے نجات ملے۔ چنانچہ میں نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھ کر تین تالیاں بجائیں اور اللہ کے فضل وکرم سے آہستہ آہستہ دھواں غائب ہونے لگا۔ تقریباً ۱۵ منٹ کے بعد دھواں بالکل ہی ختم ہو گیا ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرے تینوں ساتھی کہنے لگے یار تم ایک طرف کھڑے ہو کر بار بار اسی طرح پڑھ کر تالیاں بجاتے رہو۔ شاید اسی طرح ہمیں ان حرکتوں سے پوری طرح نجات مل جائے۔

اور میرا تو ایک مشورہ ہے۔ صفدر خاں بولے۔

وہ کیا۔؟

میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم سب اپنا اپنا سامان اٹھا کر دروازے کے

پاس پہنچ جائیں اور دروازے کے قریب جا کر تم کوئی عمل پڑھ کر دروازے پر پھونکنا ہو سکتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے دروازہ کھل جائے۔

تمہارا مشورہ اہم ہے۔ میں نے کہا۔ جلد اپنا اپنا سامان اٹھاتے ہیں۔

لیکن وہ اژدہے!

چلو ان پر بھی کچھ پڑھ کر پھونک دیں گے۔

اور ہم چاروں اپنے سامنے کی طرف گئے لیکن سامان کے قریب پہنچ کر ہمارے ہوش اڑ گئے ہمارے بیگوں اور اٹیچیوں پر بے شمار بچھو چمٹے ہوئے تھے ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ ہم اپنے سامان کی طرف ہاتھ بڑھا سکیں میں نے آیت الکرسی پڑھ کر دستک دی لیکن کچھ نہیں ہوا میں نے پھر آیت الکرسی پڑھ کر زور سے اپنے سامان کی طرف پھونکا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اور اسی وقت اژدہے ہماری طرف بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر ہماری جان ہی نکل گئی۔ ہم بھاگ کر صحن کی طرف آ گئے لیکن تینوں اژدہے ہماری طرف آ رہے تھے اور تینوں کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ میں بار بار آیت الکرسی پڑھ رہا تھا لیکن اس بار آیت الکرسی پڑھنے کا کوئی فائدہ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

صفدر خاں بولے۔ اکرم! اب ہماری موت ہم سے بہت قریب ہو گئی دیکھو ذرا اوپر کی طرف بھی دیکھو۔

میں نے اوپر دیکھا تو چیل سے بھی بڑے چمگادڑ دسیوں کی تعداد میں ہمارے اوپر منڈلا رہے تھے اور ہر طرف سے قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے جنات ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ بظاہر ہم سب بے خوفی کا مظاہرہ کر رہے تھے لیکن درحقیقت ہم چاروں ہی اندر سے ٹوٹ چکے تھے اور حد سے زیادہ خوف زدہ تھے۔ اس مکان سے بھاگنے کا کوئی راستہ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اور ہر آن ایک نئی مصیبت ہمارے سامنے آ رہی تھی۔ اپنے ساتھیوں میں ایک میں ہی واحد ایسا شخص تھا جسے آیت الکرسی اور قرآن حکیم کی مختلف سورتیں اور دعائیں یاد تھیں اور ان کی برکت سے ہماری حفاظت بھی ہو رہی تھی۔ میرے باقی ساتھیوں کا حال برا تھا انہیں نہ آیت الکرسی یاد تھی اور نہ دوسری دعائیں۔ اذان کے کلمات بھی وہ صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے تھے جو ایک طرح کی بدنصیبی تھی۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ کس طرح اس مکان سے رفو چکر ہوں کہ اچانک ایک ایسا جانور ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا کہ جو دیکھنے میں پرندہ بھی محسوس ہوتا تھا اور درندہ

بھی۔ اس نے ہمیں اس طرح گھورا جیسے وہ کوئی فیصلہ کن معاملہ کرنے کے لئے نمودار ہوا ہے بظاہر وہ ایک چھوٹا سا جانور تھا لیکن ہمیں اندازہ تھا کہ اس کی طاقت ہماری سوچ و فکر سے کہیں زیادہ تھی ہم چاروں مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اس دوران ہمارے سامنے پڑے ہوئے اژدہے خود ہی غائب ہو گئے تھے اور اس طرح کم سے کم ایک خطرہ ٹل گیا تھا اور اس وقت ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اس جانور نے جو ہم سے چند گز کے فاصلے پر کھڑا تھا، انسانی زبان میں بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

میں اس مکان کے اصلی مالک کی طرف سے نمائندہ بن کر آیا ہوں۔

اس مکان کا اصلی مالک کون ہے۔؟ میں نے پوچھا۔

اس مکان کا اصلی مالک یغوث ہے جو فسطالیس کا بیٹا ہے۔

کیا یغوث جنات میں سے ہے۔" میں نے سوال کیا۔"

جی ہاں۔ وہ جنات میں سے ہے۔ وہ جنات میں ایک اچھا مقام رکھتا ہے اور وہ عامل بھی ہے۔

کیا جنات میں عامل بھی ہوتے ہیں۔

کیوں نہیں۔ جنات میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جادو کرنے اور کرانے کے سیکڑوں طریقوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ضد پر آ جاتے ہیں تو انسانوں کے پچاسوں جادوگر بھی مل کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اس مکان میں قیام کرنے سے پہلے کسی سے رائے مشورہ نہیں کیا۔

ہم اس شہر میں اجنبی ہیں اور ہمیں وقتی قیام کے لئے ایک ٹھکانہ درکار تھا ہمارے ساتھ تو اس مکان کے مالک نے دھوکہ کیا ہے اس نے ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا۔

تمہاری دوسری غلطی یہ ہے۔" اس جانور نے کہا۔" کہ تم نے ہم جنات سے مقابلہ آرائی کا وطیرہ اختیار کیا۔ تم عمل پڑھ پڑھ کر اپنا دفاع بھی کر رہے ہو اور ہم پر حملہ بھی۔

لیکن ہم نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔" صفدر خاں نے کہا۔"

تم لوگوں نے آیت الکرسی پڑھی اور قرآن کی یہ وہ آیت ہے جو ہم جنات کو موم بتی کی طرح پگھلا دیتی ہے۔ یہ آیت ہماری طاقت کو موم

بنا کر کو دیتی ہے اور تم نے اذان دینے کی کوشش کی۔ ہم سے اذان کے کلمات بھی برداشت نہیں ہوتے۔ وہ تو خیر یہ ہوئی کہ تم سب بے عمل ہو۔ صرف نام کے مسلمان ہو۔ اگر تم سب باعمل ہوتے اور کام کے مسلمان ہوتے تو ہمارے لئے سو مشکلات کھڑی ہو جاتیں اور ہم سب بے موت مر جاتے۔

اب ہم کیا کریں۔؟

تم سب کو یغوث کے پاس جا کر معافی مانگنی ہوگی۔

یغوث ہمیں کہاں ملے گا۔؟

سمندر کی تہہ میں۔ وہاں صرف اندھیرا ہوگا۔

باپ رے۔ سلیم نے گھبرا کر کہا۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم ہماری طرف سے معافی مانگ لو اور معاملے کو رفع دفع کرو ہم بھول کر بھی اس مکان کی طرف دوبارہ نہیں آئیں گے۔

نہیں۔ تمہاری جان اس طرح نہیں چھٹے گی یغوث نے تم سب کو طلب کیا ہے۔

یغوث کا نام سن کر ہم سب کا کلیجہ منہ کو آ گیا۔ اور بھیانک موت کے بادل ہمارے سروں پر منڈلانے لگے۔ ہم سب کے چہروں پر موت کی سی زردی صاف طور پر محسوس ہو رہی تھی۔ حلق خشک ہو گئے تھے اور بات کرنے کی کسی میں بھی نہ ہمت تھی نہ سکت لیکن میں نے اپنے ہوش و حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

ہم یغوث سے ملنے نہیں جائیں گے اگر یغوث یہاں آ جاتا ہے تو ہم اس سے معافی مانگ لیں گے۔

یغوث اپنے علاقہ کا سردار ہے۔'' وہ جانور بولا۔'' وہ کیوں تم سے ملنے آئے گا۔

ہم بھی خاندانی لوگ ہیں۔'' میری آواز میں اب کچھ دم آ گیا تھا۔'' اگر یغوث یہاں نہیں آئے گا تو ہم بھی اس سے ملنے نہیں جائیں گے اور رہی موت تو اگر آنی ہی ہے تو ہم اسی مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

ہم سمندر کی تہہ میں کیوں جائیں۔

اسی وقت ایک زنانے دار طمانچہ میرے چہرے پر پڑا۔ میرا سر چکرا گیا اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

خواہ مخواہ زبان چلاتے ہو۔'' جانور نے کہا۔'' تمہارا اور یغوث کا کیا مقابلہ وہ تمہیں مچھر کی طرح مسل دے گا۔ تم ضد مت کرو اور ہمارے ساتھ چلو ہم یغوث سے تمہاری سفارش کریں گے اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

لیکن ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔'' میں بولا۔'' اگر مرنا ہی ہے تو ہم اسی مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

اچانک مکان میں اندھیرا چھا گیا۔ لائٹ بجھ گئی۔ اور لائٹ بجھتے ہی ایک عجیب طرح کا تعفن مکان میں پھیل گیا۔ اس تعفن اور بدبو سے ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ مکان میں اتنا بھیانک اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ صفدر نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

اکرم۔ چلو یار یغوث کے پاس ہی چلو۔ کم سے کم اس مصیبت سے تو نجات ملے گی۔

تم کیا دیکھتے ہو۔'' میں چیخا۔'' اگر ہم یغوث کے پاس چلے جائیں گے تو ہماری لاشوں کا بھی پتہ نہیں چلے گا۔ اور اس مکان میں ''صفدر نے کہا۔'' ہماری لاشیں سڑتی رہیں گی۔

ٹٹولتے ٹٹولتے ہم چاروں ایک دوسرے کے بالکل قریب آ گئے تھے اور ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ ایک عجیب طرح کی وحشت ہم پر سوار تھی۔ اندھیرا مکان میں جوں کے توں تھا اور تعفن آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا تھا۔ عجیب طرح کی چکڑ بند تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہزاروں مردے ایک ساتھ جلا دیئے گئے ہوں۔ کچھ دیر تک بالکل سناٹا رہا۔ ہم چاروں بھی بالکل خاموش تھے کہ اچانک فضا میں ایک بھیانک قسم کی آواز گونجی۔

تم ابھی بھی بچ سکتے ہو۔ تم ہماری بات مان لو اور یغوث کے پاس چلو۔ ورنہ تم اس مکان میں اس طرح مرو گے کہ کوئی تمہاری لاشوں پر رونے والا بھی نہیں ہوگا اور جب ہم یغوث کے دربار میں مریں گے تو تب ہماری لاشوں پر کون آنسو بہائے گا۔'' میں نے کہا۔''

بے شک تم ہر طرح ایک مصیبت کے جال میں پھنس گئے ہو۔ مرنا تمہارا مقدر ہے تم یہاں مرو یا سمندر کی گہرائی میں مرو، موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

تم غلط کہتے ہو۔ میں نے پرزور آواز میں کہا۔'' اگر ہماری موت نہیں ہے تو ہمیں کوئی نہیں مار سکتا اور اگر اللہ ہماری مدد کرے تو ایک ہزار یغوث بھی ہمیں موت کے گھاٹ نہیں اتار سکتے۔

ایک دم ایک زہریلی قسم کا قہقہہ فضا میں گونجا۔ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ کہاں ہے تمہارا اللہ اور وہ تمہاری مدد کو کب آئے گا۔

اور اسی وقت میرے اندر ایک عجیب طرح کی ہمت پیدا ہوگئی۔ اور میں نے بے اختیار اذان دینی شروع کردی۔ اذان شروع ہوتے ہی اندھیرا خود بخود غائب ہوگیا اور مکان میں روشنی نمودار ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے سامنے کچھ کالے رنگ کے گدھے کھڑے ہوئے تھے اور وہ ہمیں اس طرح گھور رہے تھے جیسے ہمیں نگلنے کا پروگرام بنا رہے ہوں، میں اذان دیتا رہا۔

میری اس جرأت کو دیکھ کر میرے ساتھیوں میں بھی ایک عجیب طرح کی ہمت پیدا ہوگئی اور وہ بھی ہاتھ اٹھا کر اپنے اس خدا سے دعائیں مانگنے لگے جو اپنے بندوں کو کسی بھی حالت میں فراموش نہیں کرتا۔ اذان پوری ہوتے ہی یہ گھر سے غائب ہوگئے اور تعفن بھی بہت کم رہ گیا۔ اب ہمارے پاس نہ کوئی جانور تھا اور نہ مکان میں اندھیرا تھا اور بدبو بس برائے نام تھی۔ ہم چاروں کو قدرے اطمینان ہوا اور ہم چاروں اپنے سامان کے پاس بیٹھ گئے اور پھر ایک ایک کر کے چاروں اسی جگہ لیٹ گئے۔ ہم چاروں کافی تھک چکے تھے۔ چند منٹ کے بعد ہماری آنکھ لگ گئی۔ ایک اندازے کے مطابق ہم نصف گھنٹے تک سوتے رہے اس کے بعد سب سے پہلے میری آنکھ کھلی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرا گلا گھونٹ رہا ہے۔ میری آنکھ تو کھل گئی تھی لیکن میری آواز نہیں نکل رہی تھی کسی کے آہنی ہاتھ میری گردن پر تھے۔ میں اپنے ساتھیوں کو آواز دینے کی کوشش کرتا رہا لیکن میں ناکام رہا کیونکہ میری آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی مجھے یقین ہوگیا کہ میرا دم نکل جائے گا۔ میں نے ہمت کر کے صفدر کے اپنی ٹانگ ماری اور وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے مجھے بے بسی کے عالم میں دیکھا اور پھر اس نے سلیم اور جاوید اختر کو بھی اٹھایا۔ وہ مجھے گھورے جا رہے تھے لیکن وہ میری مدد کرنے سے قاصر تھے ان کو کوئی دعا بھی یاد نہیں تھی۔ سلیم کی زبان پر یہ وظیفہ جاری تھا جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ صفدر اور جاوید اختر بس دعائیں مانگ رہے تھے۔ ہوائیاں بھی چہروں پر اڑ رہی تھیں یقین سب کو یہی تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔ بس اب تو فکر اس بات کی تھی کہ ہماری موت بھیانک قسم کی نہ ہو۔

نظر نہ آنے والے ہاتھوں کی گرفت بہت مضبوط تھی، میرا سانس گھٹنے لگا تھا اور ہمت کر کے میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ بزدل ظالم سے باز آجا۔

پھر فضا میں ایک قہقہہ گونجا۔ ہمیں بزدل بتا رہا تھا۔

اگر تو بہادر ہے تو سامنے آ۔ میں تیری تکابوٹی کردوں گا۔

میرا یہ جملہ سن کر اس نے میرے گلے پر سے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ آہستہ آہستہ میرے اوسان بحال ہوئے اور اس وقت ایک آواز مکان میں گونجی۔ اب جو لڑائی ہوگی وہ آمنے سامنے کی ہوگی۔ ہماری طرف سے کوئی ایک سامنے آئے گا اور تم چاروں مل کر اس کا مقابلہ کرنا۔ ہماری طرف سے جو بھی سامنے آئے گا وہ تمہیں نظر آئے گا۔ چند منٹ کی تمہیں مہلت دی جاتی ہے تاکہ تم تیاری کرلو اس کے بعد جنگ شروع ہوجائیگی ایک ایک کر کے تم چاروں ختم ہوجاؤ گے اور تمہیں بکواس کرنے کی اور یغوث کا حکم ٹالنے کی سزا مل جائے گی۔

اب کیا ہوگا۔؟ سلیم نے پریشان ہوکر پوچھا۔

اب ہم اپنی اپنی موت کی طرف بڑھیں گے۔'' میں نے جواب دیا''

یار ہم انسان ہیں۔'' جاوید اختر بولا'' جنات سے ہمارا کیا مقابلہ تمہیں اس طرح بحث نہیں کرنی چاہئے تھی میں بحث کہاں کر رہا ہوں وہ میرا گلا گھونٹ رہا تھا مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ اگر میں کچھ بھی نہ بولتا۔ تو وہ مجھے مار دیتا۔

مریں گے تو ہم اب بھی۔

ضرور مریں گے اور ہر شخص اس دنیا میں مرنے ہی کے لئے پیدا ہوا ہے لیکن انشاء اللہ بزدلی کی موت نہیں مریں گے۔ میرے دوستوں مجھے اس وقت ایک بات یاد آگئی ہے وہ یہ کہ میری امی نے مجھے ایک بزرگ کا تعویذ دیا تھا کہ بیٹا اس کو اپنے گلے میں ڈال لینا یہ تعویذ تمہیں ہر طرح کی مصیبت اور ہر طرح کے اثرات سے بچائے گا۔

کہاں ہے وہ تعویذ۔'' صفدر اور سلیم دونوں کے منہ سے ایک ساتھ یہ جملہ نکلا''

میں نکالتا ہوں، وہ میری اٹیچی میں ہے۔

میں نے جلدی جلدی اٹیچی کھولی اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ تعویذ میں نے نکال لیا۔

تم فوراً اس کو گلے میں ڈال لو۔ کم سے کم تم تو محفوظ رہوگے۔ ''صفدر نے کہا''

اکرم کے تو دعائیں بہت یاد ہیں۔'' سلیم بولا'' یہ دعا پڑھتا رہے گا تو ہمارے بھی بچنے کی امید ہوجائے گی۔ ہم کتنے بدنصیب ہیں ہمیں قرآن کی کوئی آیت تک یاد نہیں ہے۔

تھے۔ میرے تینوں ساتھی اپنی اپنی جہالت پر افسوس کر رہے تھے۔ تعجب ہے کہ مسلمان کتنا بھی پڑھ لے اگر وہ قرآن حکیم پڑھا ہوا نہیں ہے تو اچھا خاصا جاہل ہی ہے اور اس کو اپنی جہالت کا اندازہ تب ہوتا ہے جب وہ کسی مصیبت کا شکار ہو جائے۔ میرے تینوں ساتھی جنات اور بھوتوں پر یقین بھی نہیں کرتے تھے جب کہ جنات کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے لیکن آج جنات کی کرتب بازیاں جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ اس دنیا میں انسانوں کی طرح جنات بھی رہتے ہیں اور وہ انسان کو پریشان بھی کرتے ہیں۔ اب انہیں اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم نہ پڑھا ہے اور نہ کوئی دعا یاد کی ہے اور اسی لئے آج وہ معمولی سا مقابلہ کرنے کے بھی اہل نہیں تھے اور میں اندھوں میں کسی کانے کی طرح حاکم بنا ہوا تھا اگر چہ مجھے بھی بہت کچھ کا علم نہیں تھا البتہ چاروں قل، آیت الکرسی اور کچھ قرآنی دعائیں مجھے یاد تھیں۔ اذان کے کلمات بھی مجھے ازبر تھے اور ان ہی دعاؤں کی برکت سے میں تھوڑا بہت مقابلہ اس وقت جنات کا کر رہا تھا لیکن پچھتاوا مجھے بھی ہو رہا تھا کہ کاش میں نے بہت کچھ یاد کر رکھا ہوتا تو آج مقابلہ کرنے میں مزا آتا۔

چند منٹ کے بعد ایک ریچھ ظاہر ہوا یہ عام ریچھوں سے کچھ بڑا تھا وہ ہمارے سامنے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد میں نے پوچھا۔

کون ہو تم۔؟

میں تم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

وہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن تم ہو کون۔؟ کیا تم کوئی جن ہو۔

میں ایک چھوٹا سا جن ہوں بڑے بڑے جنات میرے بعد ظاہر ہوں گے۔

تم کیا چاہتے ہو۔؟

ابھی تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میں سے سب سے پہلے کون مرنا پسند کرے گا۔

ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا۔" میں نے کہا۔" مرو گے تم۔ ہمیں ہمارا خدا بچا سکتا ہے وہ خدا جو اس دنیا میں سب سے بڑا ہے اور جو جنات کا بھی خالق ہے۔ تم سب سے زیادہ زبان چلا رہے ہو، تم سب سے پہلے مرو گے۔ تم ... ابھی تک ... جلال نہیں دیکھا۔ اگر تم ... بہادر ... ہمت ہے تو تم اپنی اصلی صورت میں سامنے آؤ۔ یوں ریچھ بن کر کیوں اترا رہے ہو، نہ جانے میرے اندر ہمت کہاں سے آ گئی تھی میں بے خوف ہو کر بات کر رہا تھا۔ میرے تینوں ساتھی سہمے ہوئے تھے لیکن میرے اندر تو جیسے ایمان کا کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ میری یہ بات سن کر ریچھ نے انگڑائی لی وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر بولا۔ لے تو میری اصلی صورت دیکھ اس کے بعد اُف میرے خدا۔ آج بھی ان لمحات کے تصور سے میری جان میں کپکپی ہو جاتی ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن گیا۔ وہ تو بالکل کالا بھجنگا انسان بن کر آہستہ آہستہ بڑھنے لگا اس کے سر پر تو سینگ بھی تھے اور وہ بڑھتے بڑھتے تقریباً ۹ گز کا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ کے پنجے بالکل کالے تھے اور لوہے کے سے لگ رہے تھے اس کے ناخن بہت نوکیلے تھے اور تلوار کی طرح تیز دھار والے تھے اس کے پیروں کے پنجے اتنے بھیانک تھے کہ ان کا میں اب تصور کرتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے دانت بالکل زرد رنگ کے تھے اور اس کی زبان بھینسوں کی طرح بہت موٹی اور لمبی تھی اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور اس کے بال کھڑے تھے جو اس کی بھیانک صورت کو اور زیادہ بھیانک بنا رہے تھے۔ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ بھوت کیسے ہوتے ہیں، میرا ساتھی صفدر خود کو بہت بہادر سمجھتا ہے اس کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ کاٹو تو جسم میں لہو نہیں۔ میری آڑ میں کھڑا وہ کانپ رہا تھا اگر چہ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اپنی نانی اماں یاد آ رہی تھیں لیکن میں نے بہادری کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔ میں تم سے اور تمہارے یغوث سے نہیں ڈرتا۔ میں تمہارا قیمہ بنا دوں گا۔ میں تجھے ایک منٹ میں ختم کر دوں گا۔ سب سے پہلے میں تیرا خاتمہ کروں گا تو بہت چڑ چڑ کر رہا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے خطرناک ہاتھ میری طرف بڑھائے لیکن اس کے ہاتھ مجھ تک نہیں پہنچ سکے شاید یہ بزرگ کے تعویذ کا کمال تھا۔ میں سمجھ گیا کہ میرے جسم کا اب حصار ہو چکا ہے اور کوئی بھی جن اب میرے جسم تک نہیں پہنچ سکے گا، جن بھی سمجھ گیا، پھر بولا۔ تیرے گلے میں جو تعویذ پڑا ہے اس کو نکال، پھر میں تیرا سرمہ بناؤں گا۔

میں اس کو نہیں نکالوں گا۔

تو پھر بہادر نہیں ہے۔

اس نے ایک بار پھر اپنا بھیانک ہاتھ میری طرف بڑھایا لیکن وہ مجھ پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ میری امی کا دیا ہوا تعویذ ایک بہت بڑی ڈھال ہے اور اس ڈھال کے ہوتے

ہوئے جنات کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہوسکتا۔ میرے ساتھی اس تعویذ پر رشک کررہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کاش ہمارے گلوں میں بھی ایسا کوئی نقش ہوتا ہم بھی جنات سے بحث کرنے کا لطف اٹھاتے۔

دوسری مرتبہ ناکام ہونے کے بعد اچانک وہ غائب ہوگیا اس کے بعد ایک زہریلی قسم کی عورت جو سیاہ فام ہونے کے ساتھ بہت موٹی بھی تھی۔ زمین سے نمودار ہوئی اور آتے ہی اس نے ناچنا شروع کردیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے اتارے اور وہ بالکل برہنہ ہوگئی۔ وہ کم بخت بار بار اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ میں دیتی تھی پھر ہاتھ نکال کر چاٹتی تھی اس منظر سے ہمیں گھن آرہا تھا اور عجیب طرح کی دہشت ہمارے چہروں پر بکھر گئی تھی۔ تقریباً تین چار مرتبہ ایسا کرنے کے بعد وہ بولی اب میں تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھ میں تیرے گلے سے اس تعویذ کو کیسے نکالتی ہوں یہ کہہ کر اس نے آسمان کی طرف ایک جست لگائی اور پھر بہت تیزی سے میری طرف لپکی لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکی۔ میرے جسم سے تقریباً نصف گز تک وہ آگئی اور پھر چاروں خانے چت زمین پر گر گئی اس کے بعد اس نے انتقام بھری نظروں سے مجھے گھورا اور سڑے ہوئے لہجے میں بولی۔ تعویذ نکال۔ پھر اپنا تماشہ دیکھ۔

یہ تعویذ تو اب کبھی نہیں نکلے گا اور اب میں تجھ پر حملہ کروں گا۔ دیکھ اب تیرا حشر کیا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے اللہ اکبر کی ایک صدا بلند کی اور اللہ کی بخشی ہوئی طاقت اور ہمت کا سہارا لے کر میں اس پر حملہ آور ہوگیا۔ میں نے اپنا ایک ہاتھ تعویذ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے میں نے اس ڈائن کے بال پکڑ لئے وہ ایک دم چیخی لیکن اس کم بخت نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس وقت مجھے ایک ترکیب سوجھی میں نے ایک گلاس پانی لے کر اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اور میں نے پانی اس کی طرف اچھال دیا اس پانی کا اچھلنا تھا وہ تو چیخ پڑی۔ اور بے تحاشہ رونے لگی اور بے اختیاری ہوکر یہ کہنے لگی مجھے معاف کردے۔ میرے جسم کو مت جلا میں اب کبھی تجھے نہیں ستاؤں گی۔ میں نے اس کی ایک نہ سنی میں نے پھر ایک گلاس پانی پر دم کیا وہ بلبلا اٹھی اور ایک دم غائب ہوگئی۔ میں سمجھ گیا کہ میرے گلے میں تعویذ ایک ڈھال کا کام کررہا تھا اور باقی جو کچھ مجھے یاد تھا اس کو میں بے خوف ہوکر ہتھیار کی طرح استعمال کررہا تھا۔ میرے ساتھی اگرچہ سہمے ہوئے تھے لیکن انہیں قدرے اطمینان ہوگیا تھا اور مجھے قابل رشک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت پیدا ہوگئی تھی اور بزدلوں کی طرح جان دینے کے بجائے میں یہ سوچنے لگا تھا کہ جب مرنا ہی ہے تو کوئی کارنامہ انجام دے کر مریں۔ چوہوں کی طرح مرنے سے کیا فائدہ۔ چند لمحے بالکل خاموشی رہی اس کے بعد بہت ساری آوازیں ہمارے کانوں میں گونجیں۔ ایک ساتھ کئی لوگ بول رہے تھے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔ دیکھو تمہارے ایک ساتھی کے کپڑے جل رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا حقیقتاً صفدر کے کپڑوں میں آگ لگ رہی تھی اور وہ جلدی جلدی کپڑے اتارنے کی فکر میں تھا وہ تو خود بھی جل ہی جاتا مجھے خیال آیا کہ جو پانی میں نے اس ڈائن پر ڈالنے کے لئے پڑھا تھا میں نے اس پانی کو صفدر پر ڈال دیا۔ پانی ڈالتے ہی آگ بجھ گئی۔ دراصل وہ آگ تو جنات کی لگائی ہوئی تھی اس لئے وہ قرآنی عمل کے ساتھ نہیں باقی رہ سکی۔ لیکن آگ لگنے کے بعد صفدر کے چہرے پر فکر و تشویش کی آندھیاں چلنے لگیں اور سلیم اور جاوید بھی ششدر سے ہوکر رہ گئے ان کا سارا بھروسہ اب مجھ پر تھا لیکن وہ یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ میں ایک ہوں اور جنات بہت سارے ہیں بظاہر ان کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا لیکن میں نے تو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سوچ لیا تھا کہ مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مردوں کی طرح مریں۔ ڈر ڈر کر کیوں جان دیں۔ میرے دماغ میں لڑائی کے عجیب عجیب منصوبے خود بخود آرہے تھے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ سامنے جو لاٹھی رکھی ہوئی ہے میں اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کردوں پھر جو بھی ہیں اس پر یہ لاٹھی چلادوں چنانچہ میں نے اس لاٹھی کو اٹھا کر اس پر سات مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کردیا۔ اور میں نے اس طرف لاٹھی گھمادی جدھر سے خوفناک قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔ میرا فارمولہ کامیاب رہا لاٹھی گھومتے ہی رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں ایسا محسوس ہورہا تھا کہ میری لاٹھی سب کے سروں پر پڑ رہی ہے۔ چند منٹ کی کارروائی کے بعد پھر مکان میں سناٹا چھا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد مکان میں آگ برسنے لگی۔ ہم نے پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر پانی آگ کے شعلوں پر برسایا آگ برسنی تو بند ہوگئی لیکن اس دوران سلیم کو کسی جن نے دبوچ لیا اور اس نے یہ بھی کہا کہ اگر تو کچھ پڑھے گا تو ہم اس کا گلا گھونٹ دیں گے۔ جاوید اختر اور صفدر مجھے انگلی سے یہ اشارہ کرنے لگے کہ تم کچھ مت پڑھنا۔ میں عجیب سی کشمکش کا شکار ہوگیا۔ مجھے یہ ڈر پیدا ہوگیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی کامیابی پر زعم میں آکر دوسرا جن میرے دو ساتھیوں کو نہ دبوچ

لیے یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے ساتھیوں کے مشورے یا انکار کی پرواہ نہیں کی اور پانی پر دم کر کے میں نے سلیم کی طرف اچھال دیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے سلیم کو چھٹکارا نصیب ہو گیا اور اس وقت ایک خوفناک قسم کی آواز آئی۔ کم بختوں یغوث آرہا ہے وہ تمہیں جلا کر بھسم کر دے گا۔ اس آواز کے ساتھ ساتھ ایک عجیب طرح کی سڑ بند مکان میں پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر زلزلہ کی سی کیفیت محسوس ہوئی۔ یغوث کا نام سن کر میرے تینوں ساتھیوں کے حواس باختہ ہو گئے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی سراسیمہ ہو گیا تھا اور مجھے یہ لگ رہا تھا کہ اب ہم ان جنات کا نوالہ بن جائیں گے لیکن واہ رے خدا تیری قدرت تو فی الحقیقت دنیا کی ہر چیز سے بڑا ہے اور تیری طاقت دنیا کی ہر طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔

یغوث کسی بھی طرح ہمارے سامنے نہیں آیا۔ البتہ وہ غائبانہ طور پر ہمیں ستاتا رہا۔ ایک بار ہم چاروں کے جسم میں کھجلی شروع ہو گئی۔ ہم کھجاتے کھجاتے پریشان ہو گئے۔ اسی وقت یہ بھی ہوا کہ جیسے کوئی چیز ہمارے کانوں میں گھس رہی ہو کئی بار ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہمارے مونڈھوں پر منوں بوجھ رکھ دیا ہے۔ کئی بار ہمارے طمانچے اور گھونسے بھی لگے اور ایک بار تو یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے ہم کسی برف کے کھیت میں کھڑے ہیں۔ ہم چاروں کو زبردست جاڑا محسوس ہوا۔ یہ لمحات انتہائی خطرناک تھے۔ ہمیں سردی چڑھ رہی تھی اور ہمارے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں تھا۔ شدید کڑاکے کی سردیوں میں جس طرح ہاتھ پیر کانپنے لگتے ہیں۔ خدا خدا کر کے اس عذاب سے بھی نجات ملی۔ اس روداد کے آخری لمحات انتہائی دہشت ناک تھے۔ ہوا یہ تھا کہ یغوث کا کوئی خاص نمائندہ گوریلے کی شکل میں نمودار ہوا اور اس نے ایک ہاتھ سے صفدر کو اور ایک ہاتھ سے جاوید اختر کو اٹھالیا بالکل اسی طرح جس طرح کوئی ربڑ کے گڈے کو اٹھالیتا ہے۔ اس وقت سلیم کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اسے یقین ہو گیا تھا کہ اب صفدر اور اختر نہیں بچیں گے اور اس کے بعد ہمارا نمبر آئے گا۔ لیکن آیت الکرسی کی طاقت دیکھیے جب میں نے ایک گلاس پانی پر دم کر کے وہ پانی گوریلے کی طرف اچھالا تو اس کے ہاتھوں کی طاقت بھی ختم ہو گئی اور اس کے ہاتھوں سے صفدر اور اختر جھٹ سے زمین پر گر گئے۔ آیت الکرسی کے پانی کی برکت سے گوریلے کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا اور وہ مجھ سے معافی مانگنے لگا۔ لیکن اس وقت ایک تلوار فضاؤں میں لہرانے لگی۔ تلوار کسی کے ہاتھ میں نہیں تھی وہ خود بخود ہم پر حملہ

کررہی تھی اور ہمیں اندیشہ ہو گیا تھا کہ اس تلوار سے ہماری گردنیں کٹ جائیں گی۔ میرے ذہن میں پھر ایک ترکیب آئی اور میں نے سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے زور سے تالی بجادی اس عمل کی برکت سے تلوار غائب ہو گئی اور مکان میں پھر ایک بار موت کا سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

یار تم تو اچھے خاصے عامل بن گئے۔

میں خود حیران ہوں۔ ”میں نے کہا۔“ نہ جانے میرے اندر کس طرح ہمت پیدا ہو گئی ہے اور ایک دو وظیفوں کی تکرار سے میں کس طرح ان جنات کا مقابلہ کر رہا ہوں۔

وظیفوں کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے۔ ”سلیم بولا۔“ یار تمہارے اندر ایک طرح کا یقین ہے تم اپنے اللہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہو اور یہ یقین اور یہ بھروسہ تمہارے اندر مومنانہ قسم کی جرأت پیدا کرتا ہے۔

یہ تو تم سچ کہہ رہے ہو۔ یقین تو میرا پہلے سے مستحکم ہے لیکن آج کی رات اس یقین میں اور بھی مضبوطی آگئی ہے مجھے یہ اعتماد کلی ہے کہ اگر ہمارا رب ہماری مدد کر رہا ہے اور یقیناً کر رہا ہے تو دنیا بھر کے جنات مل کر بھی ہمیں کوئی بھاری نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میرے خیال سے ہم سب مسلمانوں کا فرض اور دور اندیشی یہی ہے کہ ہم ہر طرح کے حالات میں صرف اور صرف اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر مصیبت کا مقابلہ کریں۔

جاوید بولا یار اکرم! میں تو جنات کا قائل ہی نہیں تھا۔ بلکہ میں ان لوگوں کا مذاق اڑاتا تھا جو جنات پر یقین رکھتے تھے میں اس طرح کی باتوں کو صرف وہم سے تعبیر کرتا تھا لیکن آج کی یہ حرکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ جنات کا ایک وجود ہے۔ جو مسلمان اللہ کے نازل کردہ قرآن پر یقین رکھتے ہوں وہ جنات کے وجود کا انکار کیسے کر سکتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ایک پوری سورۃ جنوں سے متعلق ہے اور اس کا نام بھی سورۂ جن ہے۔

یار ہم مسلمانوں کو قرآن پوری گہرائی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ ”صفدر نے کہا۔“ اور ہمیں کچھ وظیفے بھی یاد کرنے چاہئیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہمیں آیت الکرسی تک یاد نہیں ہے۔ یہ آیت الکرسی کتنا بڑا ہتھیار ہے۔ بے شک ”میں نے تائید کی۔“ آیت الکرسی ہر مسلمان کو یاد ہونی چاہئے یہ آیت الکرسی صرف جنات ہی سے نہیں بلکہ ہر آفت سے

مسلمان کو بچاتی ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر مسلمان کی حفاظت کرتی ہے۔ ابھی ہم اسی طرح کی باتوں میں کھوئے ہوئے تھے کہ مکان میں وہی بڑے بڑے چمگادڑ اڑنا شروع ہوئے اور زمین پر طرح طرح کے کیڑے مکوڑے پھیلنے لگے۔ کیڑے مکوڑوں کی تعداد دیکھتے ہی دیکھتے دگنی ہوگئی کہ پیر رکھنے کی جگہ باقی نہیں رہی۔ چمگادڑوں کی تعداد بھی حد سے زیادہ ہوگئی۔ پھر یہ چمگادڑ بار بار ہم چاروں کے بالکل قریب آکر اڑنے لگے۔

اب کیا ہوگا۔؟ صفدر نے پریشانی کا اظہار کیا۔

پھر اللہ ہماری مدد کرے گا۔ اپنے اپنے ہوش پر قابو رکھو۔

اور وہ دیکھو......؟ سلیم نے سامان کی طرف اشارہ کیا۔

ہمارا سامان باقاعدہ اس طرح ہل رہا تھا جیسے اس کے اندر کوئی چیز موجود ہو...... چند لمحوں کے لئے تو میرے ہوش ہی اڑ گئے تھے لیکن پھر میں نے اپنے ہوش وحواس پر قابو پاتے ہی آیت الکرسی پڑھنی شروع کی اور پھر اپنی لاٹھی پر دم کر کے اس لاٹھی کو گھمانا شروع کیا۔ لاٹھی جس چمگادڑ پر پڑ جاتی تھی وہ زمین پر گرتا ہوا غائب ہو جاتا تھا۔ اس طرح میں نے سیکڑوں چمگادڑ مار دیئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہوکر کہا۔ اگر یہ کیڑے تمہارے پیروں سے بھی لپٹ جائیں تو تم پرواہ مت کرو تم جلدی سے پانی ایک بالٹی بھر کر لاؤ۔

صفدر میری بات سن کر باتھ روم کی طرف بھاگا۔

لیکن ہم انتظار کرتے ہی رہ گئے وہ واپس نہیں آیا۔

پھر میں نے سلیم سے کہا۔ کہ جاؤ تم پانی لاؤ اور دیکھو صفدر کیا کر رہا ہے۔

سلیم گیا تو سلیم بھی واپس نہیں آیا۔

جاوید اختر اور میں ایک ساتھ باتھ روم میں گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں باتھ روم میں بے ہوش تھے۔ میں ابھی غور کر رہا تھا کہ یہ دونوں کس طرح بے ہوش ہوئے کہ جاوید اختر کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور اس کے بعد اس کا پورا جسم کانپنے لگا۔ اس کے منہ سے اس طرح کے الفاظ نکلنے لگے۔

اکرم بچاؤ۔ اکرم بچاؤ۔

میں نے باتھ روم میں داخل ہوکر پانی خود بھر لیا مجھے یقین تھا کہ میرے گلے میں تعویذ ہے میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔ چنانچہ میرے ساتھ کوئی درگھٹنا پیش نہیں آئی اور بالٹی بھر کے میں نے اس پر آیت الکرسی چاروں قل اور جو کچھ بھی یاد تھا پڑھ کر پھونک دیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنے دونوں ساتھیوں پر یہ پانی چھڑکا۔ تھوڑی بہت حرکت کے بعد وہ فوراً ہوش میں آگئے اس کے بعد میں نے جاوید اختر کے چہرے پر بھی اس پانی کی چھینٹیں ماریں ان کے حواس بھی پوری طرح صحیح ہو گئے۔ اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس پانی کو ان کیڑوں پر چھڑکیں گے جو زمین میں بکھرے ہوئے ہیں کیا کہیں ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا اب زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے اور فضاؤں میں اڑنے والے چمگادڑ خود بخود غائب ہو گئے۔ ہم پھر اپنے سامان کے پاس آگئے۔ یکا یک ایک کھردری قسم کی آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائی۔ شاید یہ کسی جن کی آواز تھی وہ کہہ رہا تھا۔

تم خوش نصیب ہو۔ جاؤ یغوث نے تمہیں معاف کر دیا اور تم کلام الٰہی کی برکت سے بچ گئے۔

ہم سمجھے کہ یہ بھی دھوکہ ہے۔ جنات پھر فریب دے رہے ہیں۔

پھر ایک آواز آئی۔ جاؤ دروازہ کھلا ہوا ہے۔ چند منٹ کے اندر اندر اس مکان سے نکل جاؤ۔

ہماری نظریں بے اختیار دروازے کی طرف اٹھ گئیں۔ دروازہ واقعتا بالکل چوپٹ تھا۔ ہم نے جلدی جلدی اپنا سامان اٹھایا اور ہم اس مکان سے باہر نکل گئے۔ ہم نے گھڑی دیکھی صبح کے ۵ بج رہے تھے۔ گویا کہ ساری رات اس یدھ میں گزر گئی تھی۔

ہم نے مکان سے باہر جا کر اس رب کا شکر ادا کیا جس کے فضل وکرم کی وجہ سے ہمیں جنات سے نجات مل گئی تھی اور اب ہم چاروں پوری طرح محفوظ تھے۔ بے شک اللہ بڑا ہے۔ اس کی قدرت دنیا کی ہر طاقت سے عظیم ہے اور بے شک وہ اپنے بندوں پر حد سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اس واقعہ کو ۳۵ سالوں سے زیادہ ہو چکے ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ آپ بیتی کل کی بات ہو آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے تو کلیجہ منہ کو آجاتا ہے اور ایک بار پھر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔

شبانہ افروز

دل دہلانے والی خوفناک داستان
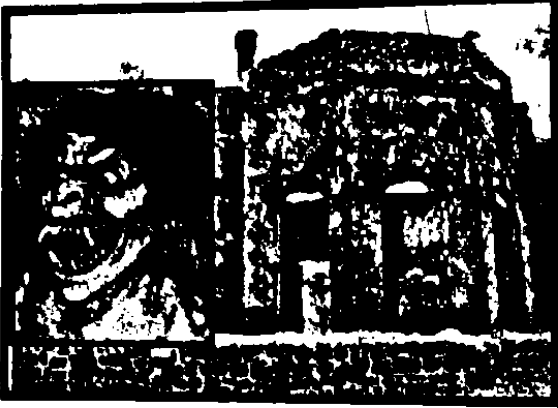
بھوت بنگلہ

اس داستان کو کمزور دل کے مرد اور حاملہ عورتیں نہ پڑھیں

اپنے مکان کی تمنا کسے نہیں ہوتی۔ ہر مرد اور ہر عورت کو اس بات کی خواہش ہوتی ہے کہ اسکا اپنا مکان ہو خصوصیت کے ساتھ عورت کا یہ ارمان ہوتا ہے کہ اس کا اپنا گھر ہو۔ اپنے گھر کی آرزو عورت کو بچپن ہی سے ہوتی ہے وہ بچپن ہی سے اس بات کی خواہش مند ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ذاتی مکان ہو جس میں اس کی اپنی حکومت ہو اس کا اپنا اختیار ہو۔ اسی آرزو کے ساتھ وہ اپنے مائکہ سے رخصت ہو کر سسرال جاتی ہے۔ میں بھی عورت ہونے کے ناطے اسی طرح کی خواہش اپنے دل میں رکھتی تھی۔ میری بھی یہ آرزو تھی کہ میرا اپنا ذاتی مکان ہو اور اس مکان میں مکمل میری حکومت ہو۔ میری شادی جس گھرانے میں ہوئی تھی وہ ایک معیاری گھرانہ تھا اور اس گھرانے کا ایک ایک فرد شرافت اور محبت میں بے مثال تھا۔

میری دو نندیں تھیں ایک کا نام شبنم اور ایک کا نام غزالہ تھا دونوں ہی مجھ سے حد سے زیادہ محبت کرتی تھیں۔ میرا ایک دیور تھا جو میرا دوست بھی تھا اور میرا بھائی بھی۔ میرے سسر تو اللہ کو پیارے ہو گئے تھے البتہ میری ساس حیات تھیں اور وہ عام ساسوں سے زیادہ بلند خیالات کی خاتون تھیں انہوں نے مجھے چند ہی مہینوں میں یہ احساس دلا دیا تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس دنیا میں سبھی برے نہیں ہوتے کچھ لوگ اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ ان کی اچھائی دوسروں کی برائیوں پر غالب آ جاتی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھ قطعاً وہی سلوک کیا جو میری سگی ماں میرے ساتھ کرتی تھی۔ وہ میری راحت و آرام کا خیال میری سگی ماں سے بھی زیادہ رکھتی تھیں اور میری ایک ایک خواہش کو پوری ذمہ داری سے پورا کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے مجھے کبھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میرا شوہر مجھ سے دور ہے۔ میں سلیم کی غیر موجودگی کو محسوس ہی نہیں کرتی تھی کیونکہ امی جان کا یعنی میری ساس کا سلیم صاحب پر یہ دباؤ تھا کہ تم ہر ہفتے اپنی دلہن کو فون کیا کرو اور جب سلیم کا فون آتا تھا میری ساس اور میری نندیں مجھے کمرے میں اکیلا چھوڑ دیا کرتی تھیں تاکہ میں جی بھر کے اپنے ان کے ساتھ باتیں کر سکوں۔ دراصل سلیم سعودیہ میں تھے وہ کسی کمپنی میں منیجر تھے۔ تنخواہ اچھی تھی اور وہ دل کے بھی بہت اچھے تھے ہر ماہ پابندی کے ساتھ وہ اپنی سیلری اپنی امی کے نام بھیجا کرتے تھے اور اس میں کا ایک بڑا حصہ ساس مجھے دیا کرتی تھیں۔ سلیم شادی سے تقریباً دس سال پہلے سے سعودیہ میں تھے اور انہوں نے خاصی رقم پس انداز بھی کر لی تھی وہ اکثر فون پر کہا کرتے تھے کہ میں انڈیا آؤں گا تو ہم اپنا مکان الگ خریدیں گے اور جو مکان ہمارے بڑوں کا ترکہ ہے وہ ہم اپنے بھائی کلیم کو دے دیں گے۔ میں بھی یہی چاہتی تھی کہ وراثت میں ملی ہوئی تمام جائیداد میں اپنے دیور کے نام کر دوں اور ہم اپنا گھر الگ بسالیں عام روایت کے خلاف ہماری ساس بھی اس بات کی آرزو مند تھیں کہ سلیم کا اور میرا مکان الگ ہو جائے دراصل ان کی خواہش یہ تھی کہ ہم دونوں میاں بیوی خوش رہیں۔ عام ساسوں کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بہو کے ساتھ سوتنوں والا سلوک کرتی ہیں اور الگ مکان کی بات آتے ہی پورا ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہیں۔ لیکن ہماری ساس تو اکثر یہ کہا کرتی تھیں کہ اب کے سلیم آجائیں تو دلہن میں تمہاری فطری خواہش کے مطابق تمہارا گھر

بسوادوں گی میں عورت ہوں اور میں جانتی ہوں کہ اپنے ذاتی مکان کا خواب عورت لڑکپن سے دیکھتی ہے۔ تم بھی عورت ہو تمہاری خواہش ہوگی کہ تمہارا اپنا مکان ہو اور میں تمہاری خواہش بہت جلد پوری کردوں گی۔ پھر ہمارے دو مکان ہو جائیں گے ایک یہ جو کلیم کا ہوگا اور ایک وہ جو سلیم اپنی کمائی سے خریدیں گے۔

ان لوگوں کے خیالات کس قدر اچھے تھے، کاش ہر گھر میں ایسا ہی ہوا کرتا تو مسلم سماج کی تعریفیں غیروں میں بھی ہوا کرتیں۔ لیکن ہمارے گھروں کا حال تو اس وقت یہ ہے کہ ساسیں ہر وقت کاٹنے کو دوڑتی ہیں اور ان کا بس نہیں چلتا کہ بہو کے ہاتھ کا نوالہ بھی چھین لیں۔ اکثر گھروں میں یہ دیکھا ہے کہ اگر صاحبزادے اپنی شریک حیات سے محبت کی دو باتیں کر لیتے ہیں تو ان کی والدہ کا منہ پھول جاتا ہے اور ساس یہ سمجھ کر کہ بیٹا ہاتھ سے گیا دنیا بھر کی سازشیں بہو کے خلاف شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری ساس ایسی نہیں ہیں۔ وہ آج بھی لاکھوں کروڑوں میں ایک ہیں اور ہم دونوں کو اپنی مخلصانہ دعاؤں سے ہر لمحہ نوازتی ہیں۔ ہم دونوں یہ اندازہ نہیں کر پاتے کہ وہ ہم میں سے کسے زیادہ چاہتی ہیں مجھے یا میرے شوہر کو۔

بہر کیف میری ازدواجی زندگی اور سسرالی زندگی ہنسی خوشی اور مکمل راحت و آرام کے ساتھ گزر رہی تھی اسی دوران ہمارے چار بچے پیدا ہوئے۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔ شروع میں دونوں لڑکے بعد میں دونوں لڑکیاں۔ اس دوران سلیم کا سعودیہ سے آنا جانا رہا اور جب ہمارے چوتھی لڑکی پیدا ہوئی اس وقت سلیم آگرہ ہی میں موجود تھے۔ اس وقت انہوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ اب وہ سعودیہ نہیں جائیں گے بلکہ آگرہ میں یا دہلی میں اپنا بزنس کریں گے۔ ہماری ساس کی بھی یہی رائے تھی کہ اب ملازمت چھوڑ دو اور اپنے ہی وطن میں اپنا کاروبار شروع کرو۔ اب کلیم کی بھی شادی ہو چکی تھی اور وہ بھی ایک بچے کا باپ بن گیا تھا۔ اب امی جان کا کہنا یہ بھی تھا کہ ہم لوگ اپنا مکان خرید لیں تاکہ ان کی زندگی میں ہم اپنے گھر میں چلے جائیں۔ اب گھر میں میں سلیم، کلیم اور اس کی دلہن شاذیہ رہا کرتے تھے۔ شبنم اور غزالہ کی شادی ہو چکی تھی وہ اپنے اپنے گھر چلی گئی تھیں۔

ہم اپنا مکان بنانے کی خواہش رکھتے تھے۔ اور اس کے لئے ایک زمین کی بات چیت بھی چل رہی تھی۔ لیکن اسی دوران ہمارے رشتے کے ایک ماموں نے ہمیں آکر بتایا کہ آگرہ ہی میں ایک بنگلہ بک رہا ہے جو بہت خوبصورت بنا ہوا ہے اور بہت بڑا بھی ہے لیکن اس کے مالکان اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے بہت سستا اس کو فروخت کر رہے ہیں صرف تین لاکھ روپے میں۔ یہ جس زمانہ کی بات ہے اس زمانہ کے دو لاکھ آج کے دس لاکھ کے برابر تھے لیکن وہ بنگلہ اس زمانے میں بھی دس لاکھ کی مالیت کا تھا۔ لیکن اس کا مالک اس کو اپنی کسی مجبوریوں کی وجہ سے صرف تین لاکھ میں فروخت کر رہا تھا۔ ہمارے ماموں نے بار بار اس بات کا اصرار کیا کہ ہم اس بنگلے کو دیکھیں پھر کوئی فیصلہ کریں اور ایک دن ماموں کے اصرار پر ہم اس بنگلے کو دیکھنے گئے۔ بنگلہ ایک نئے ڈھنگ سے تعمیر کیا گیا تھا اس میں رہائش کی تمام سہولتیں موجود تھیں۔ اس میں اوپر نیچے کی دو منزلوں میں آٹھ کمرے تھے۔ پانچ کمرے نیچے تھے تین اوپر، اوپر ایک برآمدہ تھا اور نیچے دو برآمدے تھے۔ اس کے علاوہ دو کچن دو باتھ روم تین ٹوئیلیٹ ایک اوپر دو نیچے۔ اسٹور وغیرہ کی سہولتیں بھی تھیں، گھر سے باہر بھی ایک چہار دیواری تھی جس میں پھلواری کا انتظام تھا۔ لیکن یہ پھلواری دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے سوکھی پڑی ہوئی تھی۔ بنگلہ جدید تعمیر سے مرصع تھا اور اس میں جدت کے ساتھ ساتھ قدامت کو بھی ملحوظ رکھا گیا تھا۔ اس بنگلے کو دیکھ کر کوئی بھی یہ بات نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس میں کوئی کمی ہے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت بنگلہ صرف تین لاکھ روپے میں مل رہا تھا جب کہ اس کی قیمت دس لاکھ کے قریب تھی۔

بنگلہ ہم سب کو پسند آگیا۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ جب ہم بنگلہ دیکھ کر اپنے گھر واپس ہوئے تو سلیم نے ماموں سے کہا تھا، ماموں جان ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ اتنا شاندار بنگلہ کیوں فروخت کیا جا رہا ہے اور اگر فروخت کیا جا رہا ہے تو اس کی قیمت اتنی کم کیوں ہے۔

سلیم میاں بات یہ ہے کہ ماموں نے جواب دیا تھا کہ جب انسان کسی مشکل سے دوچار ہوتا ہے تو وہ اپنی جائیدادیں اونے پونے میں فروخت کر دیتا ہے۔ اس بنگلے کے مالک صفدر حسین اس وقت کسی مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کے گھر والوں نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے وہ یہاں سے خود بھی آگرہ چھوڑ کر اندور منتقل ہونا چاہ رہے ہیں۔ میرے دوستوں میں ہیں انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ بھئی اپنے کسی رشتے دار کو یہ بنگلہ دلوا دو۔ آٹھ دس لاکھ کی مالیت کا یہ بنگلہ میں اس وقت تین لاکھ میں دے دوں گا اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا جاؤں گا۔ لالچ بہت بُری چیز ہے بنگلے کی خوبصورتی اور بڑائی دیکھ کر ہم سب چکر میں آگئے اور بے سوچے سمجھے یہ بنگلہ ہم نے خرید لیا۔ بنگلے میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں تھی اس لئے ہم خرید نے کے چند دن کے بعد ہی اس میں کلیم اور اس کی بیوی انجمن کو بھی لے گئے اس کے علاوہ ہم نے دو بھائی اور ان کی بیگموں کو بھی اسی وقت مدعو کیا۔

سلیم کے ایک دوست تھے الیاس حمید اور ان کی بیوی کا نام دُرِ شہوار ان کو بھی بنگلے کے افتتاحی پروگرام میں دعوت دی گئی۔ میں اس بات کی وضاحت کردوں کہ اس وقت میرے بڑے بچے کی عمر دس سال تھی۔ اس کا نام فیصل ہے چھوٹے بچے کی عمر آٹھ سال تھی اس کا نام فہد ہے۔ میری دونوں بچیاں چھ سال اور چار سال کی تھیں بڑی بچی کا نام شہلا اور چھوٹی بچی کا نام ندا ہے۔ میرے دیور کے اس وقت ایک لڑکا تھا اس کا نام ہشام تھا۔ ہم نے بنگلے میں منتقل ہوتے وقت اپنی دونوں نندوں کو بھی مدعو کیا تھا لیکن وہ کسی وجہ سے نہیں آسکیں تھیں البتہ انہوں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ چند دن کے بعد ہم لوگ آئیں گے۔

جس دن ہم بنگلے میں منتقل ہوئے ایک عجیب طرح کی خوشی ہو رہی تھی جیسے میں اپنی سلطنت میں آگئی ہوں۔ جیسے مجھے کوئی اقتدار مل گیا ہو۔ میں بتا چکی ہوں کہ میں اپنی سسرال میں حد سے زیادہ خوش تھی اور میری سسرال والے مجھ سے بے حد محبت کرتے تھے ان میں وہ برائیاں نہیں تھیں جو دوسری سسرالوں میں صاف صاف دکھائی دیتی ہیں۔ نہ جھوٹ، نہ کینہ، نہ حسد، نہ لگائی بجھائی، نہ دکھاوا، نہ نفاق۔ ان گندگیوں سے پاک تھا میری سسرال کا ماحول۔ میں وہاں ہر طرح سے مطمئن تھی لیکن پھر بھی میری خواہش یہ تھی کہ میرا اپنا مکان ہو اور جب میری یہ خواہش پوری ہوئی تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا۔

بنگلے میں پہلا دن بہت دھوم دھام سے گزرا۔ آس پاس کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس دن مجھے یاد ہے کہ پڑوس کی عورت نے جو ہماری دعوت میں آئی تھیں مجھ سے کہا تھا۔ بہن ویسے تو ٹھیک ہے لیکن میں نے سنا ہے اس بنگلے میں اثرات ہیں اور اس کے مالک لوگ ان اثرات سے بہت پریشان تھے اور اسی لئے وہ اس بنگلے سے نکل جانا چاہتے تھے۔ یہ بات سن کر مجھے تھوڑی سی تشویش ہوئی تھی۔ لیکن میں نے سنی ان سنی کردی۔ شام کو مہمان لوگ واپس چلے گئے۔ سلیم کے دوست حمید الیاس بھی چلے گئے۔ البتہ ہم لوگوں کا اصرار تھا کہ ہمارے اپنے خاص رشتے دار ایک دو روز بنگلے ہی میں قیام رکھیں تاکہ دو چار روز سب مل کر اس بنگلے کا لطف لے سکیں۔ رات کو کھانے کے بعد سب لوگ برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت کلیم کی دلہن انجمن نے کہا کہ پڑوس کی ایک عورت بتا رہی تھی کہ اس بنگلے میں جنات کا اثر ہے۔ اور اس سے پہلے جو لوگ یہاں رہتے تھے انہیں جنات نے بہت پریشان کیا۔ میں [illegible] یہ بات تو مجھے بھی کوئی بتا رہا تھا۔

[illegible]

چھوڑو ان واہیات باتوں کو۔ میرے شوہر سلیم بولے۔ اس طرح کی باتوں سے خواہ مخواہ وہم ہوتا ہے۔ ہماری ساس بولیں۔ اگر ایسا ہوگا تو ہم اس میں کسی مولوی سے کیلیں ٹھکوالیں گے اور ایک دن ہم قرآن خوانی بھی یہاں کرادیں گے۔ قرآن پڑھنے سے جنات خود ہی بھاگ جائیں گے۔

اس وقت اس موضوع پر اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوئی۔ سب لوگ تھکے ہوئے تھے رات کو سب جلدی ہی سو گئے۔ اگلے دن دیگر ملنے والے اور رشتے دار مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ اگلے دن بھی کافی رونق رہی۔ آنے جانے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ لیکن شام ہونے تک سبھی احباب واقارب چلے گئے۔ ان دو دنوں کی مہمانداری نے سبھی کو تھکا دیا تھا اس لئے رات آنے پر اپنے اپنے بستروں میں گھس گئے۔ بس یہ دو دن خیریت سے گزر گئے اس کے بعد مصیبتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ہوا یہ کہ صبح کو جب ہم لوگ اٹھے تو گھر کے پورے صحن میں خون کی چھینٹیں نظر آئیں۔ خون کی ان چھینٹوں کو دیکھ کر ہم لرز گئے۔ میں نے دیکھا کہ دیواروں پر بھی خون کی چھینٹیں بکھری ہوئی تھیں اور چھتوں پر بھی اور بعض جگہوں پر خون کے پنجوں کے نشان تھے۔

خون کے ان چھینٹوں کو دیکھ کر میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ آس پڑوس کی عورتوں نے جو بتایا تھا کہ بنگلے میں اثرات ہیں تو پھر کیا یہ سچ ہی ہے

چھوڑوں ان باتوں کو۔ یہ بالکل سب فضول کی باتیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی جانور زخمی گھر میں آگیا ہو اور اسی کی وجہ سے گھر میں ہر طرف خون کی چھینٹیں پڑ گئی ہوں۔

دراصل میرے شوہر نہ تو جنات کو مانتے تھے اور نہ ہی تعویذ گنڈوں کے قائل تھے۔ تعویذ گنڈوں کا ذکر سن کر تو وہ آگ بگولہ ہوجاتے تھے۔ ان کی ماں کا کہنا تھا کہ سلیم شروع ہی سے تعویذ گنڈوں کے مخالف تھے۔ اور جب سے وہ سعودی عرب گئے تو ان کی مخالفت اور زیادہ شدید ہوگئی تھی۔ چونکہ ہماری سسرال میں ہماری ساس کے بعد وہی سب سے بڑے تھے اور سب ان کے حکم کی تعمیل بھی کرتے تھے اس لئے انہوں نے کبھی کسی کو تعویذ نہیں باندھنے دیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ میرے نندوں سے ان کی اس بارے میں بحث ہوگئی تو میرے شوہر کو اس قدر غصہ آیا کہ ہم سب ڈر گئے۔ اُدھر میرے نندوئی بھی کسی طرح چپ ہونے کا نام نہیں لیتے تھے۔ دونوں کے درمیان کافی گرما گرمی ہوئی۔ پھر ہماری ساس نے بیچ بچاؤ کرایا اس کے بعد کسی کی ہمت نہیں ہوئی کہ کوئی گھر میں تعویذوں کا ذکر کرے۔

گھر میں خون کے چھینٹوں کو دیکھ کر سب ہی گھبرا گئے تھے اور سبھی کو یقین ہوگیا تھا کہ ہونہ ہو اس گھر میں جنات رہتے ہیں اور انہوں نے ہی ہمارے ساتھ یہ چھیڑ خانی کی ہے لیکن سلیم کسی طرح یہ مان کر نہیں دیتے تھے کہ خون کے چھینٹیں جنات کی وجہ سے گھر میں آئیں وہ برابر یہی کہتے رہے کہ یا تو کوئی جانور زخمی ہوکر گھر میں آیا یا پھر اس کی وجہ کوئی اور ہے۔

اسی دن دوپہر کو یہ ہوا کہ ایک کالے رنگ کی بلی آئی اور بڑے کمرے میں گھس گئی۔ اس بلی کی صورت اس قدر بھیانک تھی کہ بس خدا کی پناہ۔ اس بلی کو دیکھ کر بچوں کی تو چیخیں نکل گئیں۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ہم سب نے اسے کمرے میں تلاش کیا تا کہ اس کو بھگا سکیں لیکن اس کے بعد وہ کمرے میں نظر نہیں آئی۔ نہ جانے کہاں غائب ہوگئی۔ اس کا اس طرح آنا اور پھر کمرے میں سے غائب ہوجانا ہم سب کے لئے باعث حیرت تھا لیکن سلیم اس کی تاویلیں کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ صرف بلی ہی تھی اس کے سوا کچھ نہیں تھا۔

عام حالات میں سلیم اپنی امی کا کہنا بہت مانتے تھے ان کی ہر بات کے آگے سر جھکا دیتے تھے۔ ان سے اونچی آواز میں گفتگو کرنے کو بھی غلط سمجھتے تھے لیکن جب جنات اثرات، جادو اور تعویذوں کی بات چلتی تھی تو اس وقت آگ بگولہ ہوجاتے تھے اور امی جان کی باتوں کو بھی پورے تختی کے ساتھ رد کردیا کرتے تھے، ان کے اس مزاج کو دیکھتے ہوئے ہم اس طرح کے موضوعات سے دور رہتے تھے لیکن بنگلے میں آنے کے بعد جب خون کے چھینٹیں دیواروں پر اور فرش پر دکھائی دیں تو یہ موضوع جس سے ہم دور رہا کرتے تھے خود بخود چھڑ گیا اور اس موضوع کے چھڑتے ہی گھر کا ماحول خراب ہوگیا۔ سلیم چیخنے لگے کہ تم سب لوگ توہمات کا شکار ہو۔ تمہارا ایمان کمزور ہے، تم سب جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ دنیا میں اب کہیں جن وِن نہیں ہیں۔ تعویذوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ سب ڈھکوسلے بازی ہے میں نہیں مانتا ان باتوں کو، یہ مولویوں کی خرافات ہے۔

ان کی چیخ و پکار سن کر ہماری ساس نے کہا۔ بیٹا غصہ مت کر۔ چل ہم بھی ان باتوں کو نہیں مانتے لیکن اس گھر میں قرآن خوانی تو کرالے اس میں کیا حرج ہے۔

یہ بھی غلط ہے، سلیم بولے۔ قرآن اللہ کو یاد کرنے کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ تلاوت قرآن ایک عبادت ہے اس کو گھر کے اثرات دور کرنے کیلئے نہیں پڑھا جاتا۔ لیکن میں قرآن خوانی کرادوں گا یہ میرا وعدہ ہے۔

یہ دن تو ساتھ خیریت کے گزر گیا۔ رات آنے پر گھر کی صورت حال بگڑ گئی ہوا یہ کہ جب ہم کھانے سے فارغ ہوکر ایک کمرے میں بیٹھ کر کچھ مشورہ کررہے تھے اس وقت فیصل نے آکر بتایا کہ برآمدے میں خون برس رہا ہے۔ ہم لوگ گھبرا کر کمرے سے باہر آئے تو دیکھا باقاعدہ خون کی بارش ہو رہی تھی اور خون بھی بہت گاڑھا گاڑھا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر تو سلیم کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ عجیب بات ہے۔

بیٹا کچھ بھی عجیب نہیں ہے۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تم تو ہماری کوئی بات مانتے ہی نہیں۔ اس لئے ہم نے کچھ کہنا ہی چھوڑ دیا ہے

امی جان، چلئے میں کل کو قرآن ختم کراتا ہوں۔ لیکن میں کسی تعویذ والے کو اپنے گھر میں نہیں لاؤں گا۔ مجھے ان مولوی ملاؤں سے بہت وحشت ہوتی ہے۔

چلئے آپ قرآن تو ختم کرایئے۔ انشاء اللہ قرآن کی برکت سے بھی گھر کے اثرات ختم ہوجائیں گے۔

اس طرح اگلے دن قرآن خوانی تو گھر میں ہوگئی لیکن رات آنے پر گھر میں جو کچھ ہوا اس کے تصور سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور آج بھی اس بات کو یاد کرکے کلیجہ منہ کو آتا ہے اُف وہ رات!! اُف وہ دل کو لرزا دینے والی شکلیں۔!!!

رات کا ابتدائی حصہ تو ساتھ خیر وخیریت وعافیت کے ساتھ گزر گیا تقریباً دس بجے گھر کے در و دیوار اس طرح ہلنے لگے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ پہلے تو ہم سب یہی سمجھے یہ زلزلہ کا جھٹکا ہے لیکن جب در و دیوار سے زہریلے قسم کے قہقہوں کی آوازیں آئیں تو اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ یہ زلزلہ نہیں بلکہ یہ تو کچھ اور ہی چکر ہے۔ میری ساس نے ایک دم دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، میرے شوہر اگرچہ وہ ان چیزوں کے قائل نہ تھے لیکن جب انہوں نے قہقہوں کی آوازیں سنیں تو ہکا بکا ہوکر رہ گئے اور آنکھیں پھاڑ کر مجھے اس طرح دیکھنے لگے جیسے مجھ سے پوچھ رہے ہوں کہ یہ سب کیا ہے؟

میں نے بھی آنکھوں ہی آنکھوں میں اُن سے یہ کہہ دیا، دیکھ لیجئے یہ سب کچھ وہی ہے جس کے آپ قائل نہیں ہیں۔

چند سیکنڈ کے بعد زلزلہ کی سی کیفیت تو باقی نہیں رہی لیکن کمرے کی دیواروں پر خون کی بوندیں اُبھرنی شروع ہوئیں اور کمرے کی چھت پر سیکڑوں چھپکلیاں دکھائی دیں۔ یہاں تک بھی کچھ نہیں تھا اس کے بعد یہ ہوا کہ ایک چھپکلی نیچے گرگئی اور گرتے ہی غائب ہوگئی۔ اس کے غائب ہوجانے پر سب سے پہلے میرے شوہر ہی بولے۔ میری

عقل حیران ہے یہ سب کیا ہے، کیا ایسا بھی ہوتا ہے وہ ابھی کچھ اور بولنے نہیں پائے تھے کہ ایک چھپکلی اور گری اور گرتے ہی وہ بھی غائب ہوگئی اس کے بعد دو چھپکلی ایک ساتھ گریں اور وہ دونوں زمین پر گر کر سانپ بن گئیں۔ انہیں دیکھ کر تو سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

میرے شوہر بھی ایک دم خوف زدہ ہوگئے اور انہوں نے مجھ سے کہا میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے میں تو اس طرح کی باتوں کو خرافات سمجھتا تھا لیکن آج میری عقل حیران ہے کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور کیا آج کی دنیا میں جنات وغیرہ ہیں، میری ساس نے کہا۔ بیٹا ہیں یا نہیں ہیں یہ بحث تو الگ ہے لیکن تکلیف وہ بات یہ ہے کہ تم ایسے موضوع کے چھڑتے ہی آگ بگولہ ہوجاتے ہو اور الٹی سیدھی باتیں کرنی شروع کردیتے ہو۔ تم تعویذ گنڈوں کا مذاق اُڑانے لگتے ہو اور جادو اور جنات کے خلاف اس طرح بولتے ہو جیسے ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ حالانکہ جادو کا اور جنات کا ذکر اس قرآن میں بھی موجود ہے جو دنیا کی سب سے زیادہ سچی کتاب ہے۔

ابھی میری ساس اور شوہر کی بات چل ہی رہی تھی کہ دونوں سانپ نظروں ہی نظروں میں غائب ہوگئے۔ اس وقت تک دیواروں سے خون رس رس کر زمین پر آگیا تھا اور زمین پر پانی کی طرح بہنے لگا تھا گھر کا ہر فرد خوف زدہ تھا اور میرا تو کلیجہ منہ کو آرہا تھا چند منٹ کے بعد اوپر کمرے کی کھڑکیاں بجنی شروع ہوئیں۔ میرے شوہر نے کہا کہ شاید ہوا چل رہی ہے میری ساس بولیں۔ بیٹا اگر ہوا چلتی تو کیا نیچے محسوس نہیں ہوتا۔ میری باہر صحن میں آگئیں اور بولیں ہوا تو بالکل بھی نہیں ہے یہ تو جنات ہی کی حرکت ہے میرے شوہر بھی کمرے سے باہر آگئے اور انہوں نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا۔ آخر اب کریں کیا؟

میں نے جواب دیا۔ کچھ نہ کریں پہلے تو یہ بات مان لیں کہ دنیا میں جنات بھی ہیں۔ پھر یہ بات مان لیں کہ ان کا علاج عامل حضرات ہی کرسکتے ہیں اور ان کا علاج خمیرے یا جوارش جالینوس سے نہیں ہوگا بلکہ ان کا علاج ان ہی تعویذوں کے ذریعے ہوگا جن کو آپ کسی بھی صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اس وقت کیا کروں۔ وہ چلا کر بولے۔ تم تو بحث کا دروازہ کھول دیتی ہو۔ یہ مکان میں نے تنہا اپنی رائے سے تو نہیں خریدا۔ اس میں تم سب کا مشورہ تھا۔

میں یہ کب کہہ رہی ہوں کہ مکان خریدنے میں آپ نے کوئی غلطی کی ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس مکان میں اثرات ہیں تو ان اثرات کو آپ محسوس کریں اور اس کے لئے کسی عامل سے ملاقات کریں۔ ایک دم یہ نہ کہہ دیا کریں جن وِن کچھ نہیں ہوتا اور تعویذ وغیرہ بیکار کی چیزیں ہیں۔ جس وقت میرے شوہر مجھ سے بات کررہے تھے اس وقت ان کا رُخ زینے کی طرف تھا وہ زینہ جو بالائی کمرے کی طرف جاتا تھا۔ اور میں اس کے برخلاف کھڑی تھی یعنی میرا رخ زینے کی طرف تھا بلکہ زینہ کی طرف میری نسبت تھی۔ دوران گفتگو میں نے دیکھا کہ میرے شوہر کے چہرے پر خوف اور سراسیمگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ میں نے گھبرا کر پوچھا، آپ کو کیا نظر آرہا ہے؟

میرے شوہر بہت بہادر تھے وہ جلدی سے کسی بھی بات کا اثر نہیں لیتے تھے اور کسی بھی چیز سے خوف زدہ نہیں ہوتے تھے لیکن میں نے محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ہوائیاں اُڑرہی ہیں، میں نے پلٹ کر دیکھا تو میرے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ زینے کے دروازے پر کالے رنگ کا ناٹے قد کا ایک آدمی کھڑا تھا۔ جس کے بال کھڑے تھے اور جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ وہ ہنس رہا تھا اور اس کے دانت گہرے زرد تھے میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے جسم سے تعفن پھوٹ رہا تھا اور وہ پورے گھر میں پھیل رہا تھا۔ گھر کے سب افراد حد سے زیادہ خوف زدہ تھے اور سب نے اپنی ناک بند کرلی تھی کیونکہ اس کے جسم سے پھوٹنے والی بدبو پورے گھر میں پھیل چکی تھی دفعتاً اس کالے بھجنگے شخص نے ایک زوردار قہقہہ لگایا جس کی گونج شاید آس پاس کے مکانوں میں بھی گئی ہوگی اس کے بعد وہ میرے شوہر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

میرے شوہر اگرچہ بہت بہادر تھے لیکن اس وقت تو ان کی حالت خراب ہوچکی تھی اور وہ اپنی ماں کو جاکر لپٹ گئے تھے اور ان کے جسم میں کپکپی سی پیدا ہوگئی تھی۔ اس کے بعد ہم نے صاف طور سے دیکھا کہ پانچ کالے رنگ کے ڈھانچے جو بظاہر انسان لگ رہے تھے قل کے قریب کھڑے تھے اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملارہے تھے جیسے وہ ہمیں شکار سمجھ کر خوش ہورہے ہوں اور جیسے وہ ہمیں نوالہ بنانے کا پروگرام بنارہے ہوں ہم یقین کرچکے تھے کہ آج کی رات ہم پر کوئی قیامت ٹوٹے گی اور آج کی رات ہمیں صبر آزما حالات سے گزرنا پڑے گا۔

دیواروں سے خون برابر رس رہا تھا اور کمرے کے فرش میں خون کی کیچڑ سی بکھری ہوئی تھی۔ چند منٹ کے بعد ہم سب کو یہ محسوس ہوا جیسے ہمارے جسموں میں کوئی چیز داخل ہونے کی کوشش کررہی ہے۔ ہم سب

فرط خوف سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ میرے دیورانی بولی۔
بھابی! مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی چیز میرے جسم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہو۔ مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ ’’میں نے کہا‘‘
میری ساس بولیں۔ میرا سر بھاری ہو رہا ہے میرے کاندھوں پر بوجھ سا ہو گیا ہے۔ میری نند نے کہا۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی میری چٹیا پکڑ کر کھینچ رہا ہو۔
میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ اجی آپ کو کیا لگ رہا ہے۔
وہ بولے۔ میرا تو دماغ خراب ہو رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے جسم کے اندر انگارے دہک رہے ہوں۔
ابھی ہم ایسے ہی باتیں کر رہے تھے کہ کالے رنگ کی ایک بلی جس کی پیچھے والی ٹانگیں فالج زدہ سی تھیں۔ زینے سے اُتر کر کچن کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ وہ میرے شوہر کو گھورے جا رہی تھی۔ ایک دم نہ جانے میرے شوہر کو کیا ہوا کہ وہ اس بلی کی طرف بھاگے وہ بلی اپنی آگے کی ٹانگوں سے چل کر زینے پر چڑھ گئی۔ میرے شوہر بھی زینے پر چڑھنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ ایک دم میری ساس چیخ پڑیں۔ اور انہوں نے میرے شوہر کو آواز دے کر کہا۔ دروازے کی طرف دیکھو یہ کون کھڑا ہے۔ میرے شوہر زینے پر چڑھتے چڑھتے رک گئے اور دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ میں نے بھی دروازے کی طرف دیکھا وہاں ایک لمبا تڑنگا آدمی سفید لباس میں کھڑا تھا اور اس کے جسم پر سانپ لپٹے ہوئے تھے، اس کی شکل اس قدر بھیانک تھی کہ بس اللہ کی پناہ میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد اتنی بھیانک شکل نہیں دیکھی۔ اس کو دیکھ کر میرا سر چکرا گیا، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور میں بے ہوش ہو گئی۔
مجھے جب ہوش آیا تو میں برآمدے میں تھی اور گھر کے سبھی افراد میرے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے اور سب کے سب حد سے زیادہ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ میرے شوہر سلیم جو اس طرح کی باتوں کے قطعاً قائل نہیں تھے اور اس طرح کی باتوں کا ذکر سن کر الجھ جاتے تھے اور زوردار قسم کی مخالفتیں شروع کر دیا کرتے تھے وہ بھی ہکا بکا نظر آ رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے صاف صاف یہ محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا ہے اور انہیں بھی شاید یہ یقین ہو گیا ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں ایک مخلوق ایسی بھی ہے جو آنکھوں سے نظر نہیں آتی لیکن اس کا اپنا ایک وجود ہے اور انسانوں کو پریشان کرنے کی اس میں زبردست صلاحیت موجود ہے۔ میرے شوہر جنات کے واقعات کو صرف قصے کہانیوں کی حد تک مانتے تھے لیکن ان کی صداقت اور حقانیت کے قائل نہیں تھے لیکن آج وہ اس طرح ششدر اور حیرت زدہ نظر آ رہے تھے جیسے انہوں نے جنات کی حقیقت کو تسلیم کر لیا ہو۔ لیکن ابھی تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا مسئلہ باقی تھا وہ ان چیزوں کو ڈھکوسلہ اور فریب قرار دیا کرتے تھے ہماری ساس نے انہیں کسی قدر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ ہم اپنے مکان میں قرآن خوانی بھی کرا لیں اور اس کو کسی مولوی یا عامل سے باقاعدہ کلوا لیں۔
مجھے ہوش میں آتا ہوا دیکھ کر سب سے پہلے سلیم نے پوچھا۔
شبانہ! کیا ہوا تھا؟ تمہیں کیا دکھائی دیا۔ تم بے ہوش کیوں ہو گئی تھیں۔
سلیم کے سوال کا میں کچھ بھی جواب نہ دے سکی۔ میری آنکھوں سے جاری ہو گئے۔ اور مجھے روتا دیکھ کر سبھی رونے لگے۔ اسی لمحے میرے بڑے بیٹے فیصل پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کپکپانے لگا جس طرح شدید جاڑوں میں لوگ کپکپاتے ہیں۔ ہماری ساس نے اس کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور اپنی بانہوں میں دبا لیا لیکن اس کی کپکپاہٹ کم نہیں ہوئی۔ ابھی ہمارا دھیان فیصل ہی کی طرف تھا کہ میری بیٹی شہلا نے رونا اور چلانا شروع کیا وہ صحن کی طرف دیکھ کر بُری طرح گھبرا رہی تھی حالانکہ صحن میں کچھ نہیں تھا۔ اب میں اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ میں نے شہلا سے پوچھا۔ بیٹا تجھے کیا نظر آ رہا ہے؟
اس نے کہا۔ ممی باہر ایک ریچھ کھڑا ہے۔
ریچھ؟! سب نے حیرت سے شہلا کو دیکھا۔
ریچھ کیسا ہوتا ہے؟ سلیم نے شہلا سے پوچھا۔
شہلا بولی۔ پاپا، ریچھ ہے بہت بڑا، جیسا ہماری اسکول کی کتاب میں ہے، کالے رنگ کا اس کے بال بہت بڑے بڑے ہیں۔ یہ ہمیں گھور کر دیکھ رہا ہے۔ پاپا مجھے گود میں لے لو۔ یہ کہہ کر شہلا سلیم سے لپٹ گئی۔ اس کے بعد میری چھوٹی بیٹی ندا نے بھی رونا شروع کر دیا تھا۔ وہ بھی صحن کی طرف دیکھ کر سہمی ہوئی تھی لیکن وہ زبان سے کچھ بھی نہیں بتا رہی تھی۔ لیکن اس کے ڈرنے اور سہمنے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کو بھی کچھ دکھائی دے رہا ہے۔
اسی وقت میرا بیٹا فہد امی امی کہہ کر مجھ سے لپٹ گیا اور اس نے اپنا منہ میرے سینے میں چھپا لیا۔ میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔ فہد تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کیا دیکھا ہے تم نے؟
فہد روتے ہوئے بولا آپ زینے میں دیکھو کیا بیٹھا ہوا ہے؟
کلیم میرا دیور یہ سن کر زینے کی طرف گیا۔ تو ایک دم اس کی چیخ نکل گئی۔ اور جس وقت وہ پلٹا تو اس کی کمر پر خون کی چھینٹیں تھیں۔ اس کے بعد سلیم ہمت کر کے زینے کی طرف گئے تو ان کے ہوش و حواس ٹھیک

رہے لیکن جب وہ میرے پاس آئے تو ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ وہ بڑبڑا رہے تھے۔ خدا ہی جانے یہ سب کچھ کیا ہے کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں ہم۔

میں نے پوچھا، آخر ہے کیا؟

سلیم نے بتایا۔ زینے میں ایک سانپ جو بالکل اژدھے کی طرح ہے، سیاہ رنگ کا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی پھنکار ہی سے کلیم کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں آئی ہیں۔

یہ سن کر میں بھی لرز گئی اور گھر کے سب لوگوں کے ہوش اُڑ گئے۔ اس دوران شہلا بیہوش ہوگئی تھی، فیصل اور فہد اگرچہ ہوش میں تھے لیکن بری طرح ڈرے ہوئے تھے۔ فیصل کی کپکپاہٹ ابھی تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

کچھ دیر کیلئے کچھ سکون سا ہوا۔ سب لوگ اطمینان سے بیٹھ کر غور و فکر کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اب سلیم بھی اس بات کے لئے تیار ہوگئے تھے کہ کسی عامل کو اپنا گھر دکھائیں اگر ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ پھر اس گھر کو چھوڑ دیں گے، ایسے بنگلوں سے کیا فائدہ جس میں موت کا منظر نامہ روزانہ نظر آئے۔ اور جس کے گوشے گوشے میں موت رقص کرتی ہوئی دکھائی دے۔

اسی وقت ایک اور حیرتناک بات سامنے آئی، کلیم کی دلہن انجمن کھڑے کھڑے گر گئی۔ اس کے چوٹ تو نہیں لگی۔ البتہ اس کے ہاتھوں کی چوڑیاں جس میں چار چوڑیاں سونے کی بھی تھیں غائب ہوگئیں اور اس کے ہاتھ بالکل ننگے ہوگئے۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں نہ جانے کیا کیا بُدبُدا رہی تھی۔ صاف طور پر تو کچھ بھی نہیں سمجھ میں آرہا تھا کٹے پھٹے سے جملے اس کی زبان پر تھے جن کا مطلب کھینچ تان کر یہ سمجھ میں آرہا تھا کہ میں کہیں نہیں جاؤں گی تم مجھے کیوں مار رہے ہو میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

ہم سب اس کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کہہ رہے تھے کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ آخر تمہیں کیا نظر آرہا ہے تم اس وقت کہاں ہو۔

لیکن چونکہ وہ پوری طرح ہوش میں نہیں تھی اس لئے وہ ہمارے کسی بھی سوال کا صحیح جواب دینے کے بجائے نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی۔ اور اس طرح کی اس کی بے تکی باتوں کی وجہ سے ہم سب خوف زدہ تھے ابھی ہم سب اسی کی طرف متوجہ تھے کہ اچانک گھر میں ایک زبردست دھماکہ ہوا جیسے کوئی بم پھٹ گیا ہو۔ اتنی بھیانک آواز تھی کہ آج بھی اس آواز کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اس دھماکے سے ہم سب لرز گئے اور میرے شوہر جو اس طرح کی باتوں کے قائل نہیں تھے وہ بھی سہم گئے تھے اور میری طرف پھٹی پھٹی نظروں سے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ میں تو ان باتوں کا پوری طرح قائل ہو چکا ہوں۔

کلیم کی دلہن ابھی پوری طرح ہوش میں بھی نہیں آئی تھی کہ ہمارا پورا گھر اس طرح ڈولنے لگا، جیسے کوئی ہنڈولا ڈولتا ہے ہم سب اس طرح حرکت کر رہے تھے جس طرح شدید طوفانوں میں کشتیاں ڈولتی ہیں۔ خوف کی شدت کی وجہ سے ہم سب کے چہرے کالے پڑ چکے تھے۔ ہماری رگوں میں دوڑنے والا خون خشک ہوگیا تھا۔ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ آج کی رات ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا۔

چند منٹ تک زلزلے کی سی کیفیت رہی۔ اس کے بعد در و دیوار ساکت ہوگئے لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے اپنی کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا کہ کمرے کی دیوار پھٹی اور دیواروں سے ایک سیاہ رنگ کا گدھا کمرے میں داخل ہوگیا۔ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں کہ جیسے دہکتے ہوئے انگارے ہوں اس نے اپنی زبان اپنے منہ سے نکالی، اس کی زبان ربڑ کی طرح کھنچتی رہی اور ہماری طرف بڑھتی رہی۔ اس کی اس زبان کو دیکھ کر ہم سب کی چیخیں نکل گئیں۔ ہم سب کو جو بھی یاد آتا رہا پڑھتے رہے۔ کوئی آیت الکرسی پڑھ رہا تھا کوئی چاروں قل کوئی درود شریف جس کو جو بھی یاد آرہا تھا بس وہ وہی پڑھ رہا تھا اور سبھی کے ہوش وحواس پوری طرح اُڑ چکے تھے سب کو اپنی موت اپنی نگاہوں کے سامنے رقص کرتی نظر آرہی تھی۔ گدھے کی زبان بڑھتے بڑھتے کلیم کی دلہن تک آگئی اور اس نے کلیم کی دلہن کے رخساروں پر مس کرنا شروع کیا۔ ایک دم وہ ہوش میں آگئی۔ لیکن ہوش میں آنے کے بعد وہ مردانہ انداز میں بولنے لگی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ اب ہم اس کو اپنے ساتھ لے جائیں گے بس یہ ہماری ہو چکی ہے ہم اس کو لے جائیں گے اور اس گھر کو چھوڑ دیں گے۔ ہم نے دیکھا کہ کلیم کی بیوی کھڑے ہو کر اپنے قدموں سے اس وحشتناک گدھے کی طرف جانے لگی۔ اور گدھے نے اپنی زبان کو سمیٹنا شروع کیا۔ کلیم کی بیوی کو ہم سب نے پکڑ کر روکنا چاہا لیکن اس کے اندر زبردست طاقت پیدا ہوگئی تھی وہ کسی کے بس میں نہیں آرہی تھی۔ اس نے ہم سب کو پوری طاقت سے دھکیل دیا اور وہ خود جا کر اس گدھے پر سوار ہوگئی جو جہنم کی مخلوق معلوم ہوتا تھا۔ کلیم کی بیوی نے گدھے پر سوار ہو کر کہا کہ اب ہم جا رہے ہیں اور اس انجمن کو اپنے ساتھ لے جا رہے ہیں۔ اب یہ ہماری ہے۔

نہیں بالکل نہیں۔ یہ میری بیوی ہے۔ اس کو مجھ سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ کلیم چیخا اور کلیم نے اپنی دلہن کو ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا چاہا۔ اس وقت انجمن نے ایک زہریلے انداز کی ہنسی ہنستے ہوئے کہا بکواس مت کر، تیرا میرا کوئی تعلق نہیں، میں ایک جن کی بیوی بن چکی ہوں۔ اور یہ کہہ کر اس نے

کلیم کے چہرے پر تھوک دیا، ہم سب نے دیکھا کہ اس کے منہ سے تھوک کے بجائے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا اور کلیم کا پورا چہرہ خون سے سرخ ہو گیا۔

میرے شوہر سلیم بھی اس وقت آپے سے باہر ہو گئے اور انہوں نے ہمت کر کے انجمن کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹا، انجمن نے جو عام حالات میں حد سے زیادہ اپنے جیٹھ کا ادب کرتی تھی اپنا ہاتھ گھسیٹ لیا اور اس کے بعد اس نے میرے شوہر کے اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ ان کے ہوش اُڑ گئے۔ ابھی میرے شوہر پوری طرح ہوش میں نہیں آئے تھے اور ہم سب کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا۔ اسی وقت چار کالے کتے جن کی آنکھیں دوزخ کے انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں اس گدھے کے چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے۔ جیسے کہ اس گدھے کی حفاظت کے لئے آئے ہوں۔

ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ہم کیا کریں کس طرح اپنی جان بچائیں۔ کلیم کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی اسے اپنی بیوی کی طرف سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ ہم سب بھی فکر مند تھے اور ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ شاید کلیم کی بیوی کو جنات نہیں چھوڑیں گے۔

چند لمحوں کے بعد گھر کے اندر ہر طرف سے چھم چھم کی آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کئی عورتیں پازیب پہن کر گھر میں چل پھر رہی ہوں۔

پھر ایک نسوانی آواز آئی۔ کوئی عورت بول رہی تھی کہ ان لوگوں پر ناگہانی حملہ مت کرو انہیں موقعہ دو، اور انجمن کو آزاد کر دو۔

اس آواز کے آنے کے بعد اُن چاروں کتوں نے جو اس وحشی گدھے کے چاروں طرف کھڑے تھے بھونکنا شروع کیا جیسے انہیں اس فیصلے سے انکار ہو۔

نسوانی آواز پھر فضا میں بکھری، میں جو کہہ رہی ہوں وہ کرو، انہیں موقعہ دو۔ کل دن بھر ان کو آرام سے رہنے دو۔ کل کی رات ہم ان سے نمٹ لیں گے۔

گدھے نے ایک خوفناک قسم کا قہقہہ لگا کر کہا، یہ لوگ بھاگ جائیں گے۔ ہم سب کے لئے حیرت کی بات تھی کہ گدھا انسانی آواز میں بول رہا تھا۔

نسوانی آواز پھر گونجی۔ اگر ان لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی تو ان سب کو ختم کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر یہ چاہیں تو کسی بھی عامل کو ہمارے مقابلے کیلئے لا سکتے ہیں، اگر وہ جیت گیا تو ہم اس مکان کو چھوڑ دیں گے اور اگر وہ ہار گیا تو انہیں اس مکان کو چھوڑنا ہو گا۔

ہم تو بغیر مقابلے کے مکان چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری ساس نے کہا۔

نہیں ہرگز نہیں، مقابلہ تو ضرور ہو گا۔ ہم مکان خیرات میں نہیں لیں گے تم لوگ کل کسی عامل کو لاؤ، کل فیصلہ کن جنگ ہو گی۔

اب ہم جاتے ہیں اس کے بعد وہ گدھا اور وہ کتے غائب ہو گئے۔ انجمن بھی ہوش میں آ گئی اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا، لیکن ہم سب کی نیند اُڑ چکی تھی۔ کسی بھی طرح کروٹیں بدل بدل کر یہ رات تو گزر رہی گئی، اگلے دن میرے شوہر سلیم اپنے کسی دوست کی معرفت دو عاملوں کو لے کر آئے۔ لیکن اگلی رات تو ہم سب پر قیامت ٹوٹ پڑی اور ان عاملوں کی بھی دُرگت بن گئی جو ہزار طرح کے دعوے کرتے ہوئے آئے تھے۔

اگلی رات کیا ہوا یہ ہولناک آپ بیتی اگلے شمارے میں پڑھئے۔

میرے شوہر سلیم اپنے دوست کی مدد سے دو عاملوں کو لے کر آئے۔ ان میں ایک عامل ہندو پنڈت تھا اور دوسرا مسلمان، لیکن سفلی اور گندے عمل کرنے والا۔ ان دونوں کے ساتھ ایک ایک چیلہ بھی تھا جو ان کی مدد کے لئے تھا۔ مسلمان عامل کا نام حنیف تھا اور اس کے چیلے کا نام نفیس۔ ہندو پنڈت کا نام رامیش راؤ اور اس کے چیلے کا نام مصرا تھا۔ ان دونوں عاملوں کا اپنا اپنا دعویٰ یہ تھا کہ چند گھنٹوں میں ہم جنات پر قابو پا لیں گے اور جنات سے معافی منگوا کر ان سے مکان خالی کرا لیں گے۔ حنیف اپنے ساتھ ایک کالے رنگ کا بکرا لے کر آیا تھا اور کچھ اور بھی الا بلا قسم کی چیزیں تھیں۔ جن کی دھونی دے کر اسے جنات پر قابو پانا تھا۔ رامیش راؤ ایک کھوپڑی لے کر آیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کھوپڑی پر ایک دیوی حاضر ہو گی اور وہ دیوی اس گھر کے تمام جنات کو ختم کر دے گی۔ سلیم کے دوست صابر میاں بھی ساتھ آئے تھے اور انہوں نے ان دونوں عاملین سے ملوایا تھا اس طرح کل پانچ افراد مغرب کی نماز سے پہلے ہمارے گھر آ گئے تھے اور ان لوگوں کے آنے کی اطلاع ہمیں پہلے سے مل گئی تھی اس لئے ہم نے کھانے وغیرہ کی تیاری کر لی تھی دونوں عاملوں نے یہ بھی کہلوا دیا تھا کہ ہم لوگ گوشت نہیں کھائیں گے اس لئے کھانا پورے ہی گھر کا شاکاری تیار کرا لیا تھا۔ صابر میاں نے بھی منع کر دیا تھا کہ بہتر یہی ہے کہ آج کھانے میں گوشت انڈا اور مچھلی سے پرہیز رکھا جائے۔

ان سب کے آنے سے قدرے اطمینان ہوا تھا۔ ورنہ ہم سب گھر والوں کا سارا دن عجیب طرح کی بے چینی اور عجیب طرح کے خوف میں کٹا تھا۔ رات جو کچھ حرکتیں ہوئی تھیں ان کا تصور کر کے دن بھر ہمارے

لیکن اللہ کے کرم سے پورا دن خیریت کے ساتھ
رو گئے گزرے رہے۔ کی بھی کوئی واردات پیش نہیں آئی۔ ان پانچوں
ن گیا معمولی درجہ کی بھی کوئی واردات پیش نہیں آئی۔ ان پانچوں
حضرات کے اور سلیم کے آتے ہی سب سے پہلے ہم نے ناشتہ وغیرہ کا
اہتمام کیا۔ اس کے بعد سب لوگ برآمدے میں بیٹھ گئے۔ ہمارے لئے
المسوناک بات یہ تھی کہ یہ دونوں عامل اور ان کے چیلے بہت ہی گندے
سندے سے تھے۔ ان کو دیکھ کر بھی گھن آتا تھا۔ ان کے کپڑے میلے کچیلے
تھے اور ان کی ڈاڑھیوں کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جیسے مدتوں
سے یہ لوگ نہ نہائے ہوں اور نہ انہوں نے مدتوں سے اپنے بالوں میں
کنگھی کی ہو۔ عجیب سی وحشتناک ان کی شکلیں تھیں۔ انہیں دیکھ کر ہماری
ساس نے کہا تھا۔ کمبخت مارے کس طرح کے عامل ہیں یہ لوگ۔ ان کے
چہروں پر نور تو کیا ہوتا۔ یہ تو بالکل ہی پھٹکار زدہ سے ہیں۔
یہ سن کر صابر میاں نے کہا تھا۔ امی جان دراصل یہ سفلی عمل کرنے
والے عامل ہیں۔ اور سفلی عامل ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان کے چہروں پر
نور نہیں ہوتا۔ نور تو علوی اور پاک صاف عمل کرنیوالے عاملین کی
صورتوں پر ہوتا ہے وہ لوگ اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں اور صوم صلوٰۃ
کے پابند ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ صحیح طرح کے بھگت اور اللہ کے
پجاری ہوتے ہیں وہ بھی ہندوؤں میں بہت پرکشش اور اچھی شکل
وصورت کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور ان کے شکلوں سے تپسیا کا نور ٹپکتا ہے
۔ لیکن ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کے کیسوں سے سفلی عامل ہی
نمٹ سکتے ہیں کیوں ان کے قبضے میں شیاطین اور بدروحیں ہوتی ہیں اور
ان کے ذریعے ہی یہ برے جنات پر قابو پاتے ہیں۔
یہ سن کر میں بولی۔ ہمیں ان کے حلیوں اور شکلوں سے کیا لینا۔
ہمیں تو اپنا کام کرانا ہے۔
اسی طرح کی بات چیت کے بعد عورتیں سب الگ کمرے میں چلی
گئیں اور مرد لوگ سب برآمدے میں رہے۔ کلیم کے ایک دوست شہزاد
بھی آگئے تھے اور انہوں نے بھی رات کو ہمارے گھر رہنے کا پروگرام بنالیا
تھا۔ اس طرح برآمدے میں کل افراد یہ تھے۔ پنڈت اور ان کا چیلا،
حنیف اور رئیس، سلیم، کلیم، صابر میاں اور شہزاد۔ کل آٹھ افراد۔
ہمارا صحن بہت بڑا تھا اور اسی کے روبرو دوسرا برآمدہ تھا۔
ہم سب دوسرے برآمدے میں جو بالکل ہی روبرو تھا وہاں بیٹھ
گئے۔ اس دوران میں اور کلیم کی دلہن کچن کے کاموں میں بھی مصروف
تھیں۔ آہستہ آہستہ دن ڈھل گیا اور رات کے اندھیرے نے پوری
کائنات کو اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔ مغرب کی نماز کے ایک گھنٹے کے
بعد گھر کے صحن میں ایک اینٹ آکر گری۔ اور یہ اینٹ خون میں لت پت
تھی۔ شاید یہ دشمنی کا دعوت نامہ تھا۔ اس اینٹ کو دیکھ کر ہم سب لرز اٹھے
تھوڑی دیر کے بعد یہ اینٹ ایک ربڑ کی گڑیا کی شکل اختیار کر گئی۔ اور یہ
گڑیا جیتی جاگتی عورت کی طرح کھڑی ہوگئی اور ناچنے لگی۔ یہ سب کچھ
دیکھ کر ہمارا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ ہمارے ہاتھ پیر پھول گئے۔ اور ہمارے
جسموں میں کپکپی سی طاری ہوگئی۔ ہماری ساس نے پڑھنا شروع کیا۔
جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔
میں آیت الکرسی پڑھنے لگی۔ لیکن اسوقت میری حالت یہ تھی کہ مجھ
سے پڑھا نہیں جارہا تھا اور میں بار بار آیت الکرسی بھول رہی تھی۔ کئی کئی مرتبہ
پڑھنے کے بعد میں ایک بار ہی آیت الکرسی پڑھنے میں کامیاب ہوئی۔
حیرتناک بات یہ تھی کہ یہ گڑیا جو شروع میں ایک بالشت کے برابر
رہی ہوگی۔ آہستہ آہستہ بڑھنے لگی اور چند منٹوں کے اندر اندر یہ پوری
عورت بن گئی اور اس نے باقاعدہ رقص کرنا شروع کردیا۔ اس کی آنکھیں
دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں۔ اس کا رنگ بالکل سیاہ فام تھا۔ قد
درمیانہ تھا اور جسم خاصا موٹا تھا۔ یہ دوران رقص اپنی کالی زبان سے ہمیں
منہ بھی چڑا رہی تھی اور اس کے لمبے لمبے بالوں سے خون کے قطرے ٹپک
رہے تھے جو پورے صحن میں پھیلتے جارہے تھے۔ میں سوچنے لگی کہ شاید ہم
کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ خواب نہیں تھا یہ تو حقیقت تھی
اور اس نے تو جسم میں دوڑنے والے خون کو منجمد کردیا تھا۔
میں سوچنے لگی کہ شاید اب یہ عامل لوگ کوئی کرتب دکھائیں گے
لیکن شاید وہ کسی مصلحت کی وجہ سے چپ سادھے بیٹھے رہے۔ عین اسی
وقت کچن میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ لیکن ہم میں سے کسی کی
ہمت کچن تک جانے کی نہیں ہوئی۔ اسی وقت میری ساس نے میرے
شوہر کو آواز دی اور کہا سلیم میاں ان عاملوں سے کہو کہ کچھ کریں۔ اور
باورچی خانہ میں جاکر دیکھیں کہ کیا گرا ہے۔
یہ سن کر حنیف اٹھے اور انہوں نے باورچی خانہ تک جانے کی
ہمت کی۔ لیکن جب وہ صحن کے وسط تک پہنچے تو اس ناچنے والی گڑیا نے
جواب بالکل عورت کی طرح دکھائی دے رہی تھی ایک زہریلے قسم کا قہقہہ
لگایا اور اس نے اپنا ہاتھ حنیف کی طرف بڑھایا۔ حیرت اور خوف کی بات

یہ تھی کہ اس کا ہاتھ تین چار گز کا ہوگیا۔ اور حنیف کے گلے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس وقت حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے وہ گڑیا گھٹتے گھٹتے زمین سے جا لگی اور پھر غائب ہوگئی۔ یہ منظر دیکھ کر ہمیں کافی اطمینان ہوگیا اور اس بات کا بھی یقین ہوگیا کہ انشاء اللہ جنات کی اس لڑائی میں ہم بہت آسانی سے نہیں ہاریں گے۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد ہمارا اطمینان اور سکون قلب ایک دم کافور ہوگیا۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ باورچی خانہ کی ہر ہنڈیا اور ہر دیگچی اور ہر بگونہ سالن اور دودھ کے بجائے خون سے بھرا ہوا ہے۔ اور روٹیوں کی ڈلیا میں کسی مردہ جانوروں کی کھالیں رکھی ہوئی ہیں جنہیں روٹی کی طرح تراشا گیا ہے۔ ابھی ہم حیرت اور خوف میں ڈوبے ہوئے تھے کہ درودیوار سے خطرناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنی شروع ہوئیں اور اس کے بعد پورا بنگلہ اس طرح تھرتھرانے لگا لگا۔ جیسے شدید زلزلہ کے وقت مکانات تھرتھراتے ہیں۔

ہم سب کے چہروں پر ہوائیاں اُڑنے لگیں۔ عامل حنیف کچن سے نکل کر پھر اس برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ چند منٹوں تک بنگلہ زلزلہ کی سی کیفیت کا شکار رہا۔ اور زہریلے قسم کے قہقہوں سے ہمارے کان پھٹنے لگے۔ اس وقت ہم سب اس درجہ خوف زدہ ہوگئے کہ ہم نے سب مردوں کو پردے وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے پاس بلا لیا۔ اب سب ایک ہی برآمدے میں تھے۔ مرد برآمدے میں اس طرف بیٹھ گئے اور ہم سب عورتیں اور بچے ایک طرف بیٹھ گئے۔ قہقہوں کی آواز تو چند منٹ کے بعد ختم ہوگئی لیکن اسی وقت کالے بکرے نے چیخنا چلانا شروع کیا جو عامل حنیف اپنے ساتھ لائے تھے اس کے بعد وہ بکرا زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس کو تڑپتا دیکھ کر عامل حنیف بکرے کے پاس پہنچے اور اس پر پڑھ کر کچھ دم کرنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت عامل حنیف کے منہ سے عجیب طرح کا ایک دھواں سا نکل رہا تھا اور وہ بکرے کے چاروں طرف پھیل رہا تھا۔ بکرا کچھ پرسکون سا ہوگیا لیکن اس وقت صحن میں خون کی بارش شروع ہوگئی۔ اور گھر کے کونے کونے سے ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں۔ عامل حنیف بکرے کو برآمدے ہی میں سے لے آئے اور پنڈت سے مخاطب ہو کر بولے۔ جنات کی کارروائی شروع ہوچکی ہے۔ اب بولو پھر تم کچھ کرتے ہو یا میں اپنا کام شروع کروں؟

پنڈت نے جواب دیا۔ پہلے تم ہی کچھ کرو۔ میں بعد میں شروع کروں گا۔

عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھری نکالی۔ اور ایک سانپ نکالا۔ سانپ کالے ناگ کی طرح تھا اس کے بعد اس نے اس سانپ کو چھری سے کاٹ دیا اور اس کے چار ٹکڑے کردیئے۔ اور بہت ہی تیزی کے ساتھ اُن ٹکڑوں کو صحن میں پھینک دیا۔ جیسے ہی سانپ کے یہ ٹکڑے جو کٹنے کے بعد بھی پھڑک رہے تھے صحن میں جا کر گرے۔ اسی وقت خون کی بارش رک گئی۔ اور ہنسنے کی آوازیں بھی بند ہوگئیں۔ بنگلے میں ایک دم سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ تک قبرستان کی سی خاموشی رہی۔ اس کے بعد صحن میں ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر گرا۔ اس کا سائز چیل کے برابر ہوگا۔ اسکو دیکھ کر ہم سب ڈر گئے کیونکہ یہ گرتے ہی پھڑپھڑانے لگا اور اس کے گرنے کے بعد ایک عجیب طرح کی سڑیند پورے کمرے میں پھیل گئی۔ ہم سب کا سانس لینا بھی دشوار ہوگیا کیونکہ ہم سب نے اپنی ناکوں پر کپڑا چڑھا لیا۔ اتنی اذیت ناک بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ۔ بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہمارے دماغ پھٹے جارہے تھے۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ ہمارے دم گھٹ جائیں گے۔ اسی وقت عامل حنیف نے اپنے چیلے نفیس کو صحن کی طرف روانہ کیا اور وہ خود بھی اس کے ساتھ صحن تک پہنچا جب یہ لوگ چمگادڑ کے قریب پہنچے۔ چمگادڑ ایک دم غائب ہوگیا۔ عامل حنیف نے نفیس کی طرف ہنس کر اس طرح دیکھا جیسے وہ اپنی کامیابی پر خوش ہورہا ہو۔ لیکن ایک ہی منٹ کے بعد نفیس کی گردن ایک طرف کو اس طرح ڈھلک گئی جیسے کسی نے اس کو کاٹ دیا ہو اور اس کی زبان باہر کو نکل گئی۔ وہ اب بول بھی نہیں پارہا تھا صرف اشارہ سے اپنی اذیت اور اپنی پریشانی کا اظہار کررہا تھا۔

عامل حنیف بھاگتا ہوا برآمدے میں آیا اور اس نے اپنے جھولے میں سے کوئی راکھ نکال کر نفیس کے چہرے پر مل دی اور بولا۔ کمبختو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ ذلیلوں دفع ہوجاؤ۔ ورنہ ایک ایک کرکے جلا کر خاک کردوں گا۔ راکھ ملنے کے بعد نفیس کی گردن آہستہ آہستہ ٹھیک ہوگئی۔ لیکن درد کی شدت سے وہ بے چین و بے قرار رہا۔ اب حنیف اور نفیس دونوں برآمدے میں آگئے۔ اس کے بعد میرے شوہر سلیم نے حنیف سے کہا کہ آپ اب تک دفاع کررہے ہیں اب ان جنات پر آپ بھی کوئی حملہ کیجئے تاکہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔ انہوں نے تو ہمارا خواہ مخواہ ناک میں دم کردیا ہے۔

یہ سن کر حنیف بولا۔ چلو اب میں اپنا اصل فن پیش کرتا ہوں اور اس

بکرے کا بھینٹ دے کر اپنے چیلے نفیس پر اپنے شیطان کو حاضر کرتا ہوں
اور وہ شیطان ان جنات کا مقابلہ کرے گا۔ اتنا کہہ کر عامل حنیف نے
بکرے کو صحن میں لے جا کر باندھ دیا اور اپنے جھولے میں سے ایک چھری
نکالی۔ لیکن اسی وقت بکرے نے کودنا اور چیخنا شروع کیا جیسے اسے کچھ نظر
آرہا ہو۔ اور اسی لمحے ایک حیرتناک بات پیش آئی، ایک دم ایک کالا بکرا
نمودار ہوا جو حنیف کے بکرے جیسا تھا۔ دونوں بکرے بالکل ایک جیسے تھے
وزن میں بھی، جسم کی بناوٹ میں بھی، اور لمبائی چوڑائی میں بھی دونوں کا
ناپ بالکل ایک جیسا تھا۔ اب یہ پہچاننا مشکل تھا کہ دونوں میں سے
کونسا بکرا حنیف کا ہے اور کونسا بکرا جنات نے بھیجا ہے۔ حنیف چھری لئے
کھڑے ہوئے تھے ان کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ چھری کس بکرے کی گردن پر
چلائیں۔ اسی وقت در و دیوار سے بالکل وحشت ناک قہقہوں کی آوازیں
آنا شروع ہوئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے بنگلے میں زلزلہ آرہا ہے۔ پھر
گھر میں بدبو اور سڑیند پھیلنی شروع ہوئی۔ پھر ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔
بدبو کی زیادتی کی وجہ سے ہم نے ناک کیساتھ اپنے منہ بھی ڈھانپ لئے
چند منٹ کے بعد خود بخود بدبو کم ہوئی اور ہماری ہوش ٹھکانے آئے تو ہم نے
دیکھا کہ اب صحن میں چار بکرے کھڑے تھے اور چاروں بالکل ایک جیسے
تھے۔ ان میں اپنے بکرے کی شناخت کرنا مشکل تھا۔ حنیف بھی پریشان
نظر آرہا تھا اور اس کے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح اپنی کارروائی
شروع کرے۔ اس کے بعد ایک کوا آیا اور وہ ایک بکرے کے سر پر بیٹھ گیا۔
اس سے اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ حنیف کا بکرا یہی ہے۔ حنیف بھی
اس اشارے کو سمجھ گیا تھا لیکن جیسے ہی ایک وحشت ناک چیخ کے ساتھ اس
بکرے کی طرف بڑھا تو وہ بکرا ہی غائب ہوگیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوا کہ
جنات نے ہمیں اور حنیف کو کھلا دھوکہ دیا۔ اب بکرے تین رہ گئے۔ عامل
حنیف نے اپنے جھولے میں سے کسی جانور کی ہڈیاں نکالیں پھر اس پر کچھ
دم کر کے بکروں کی طرف اچھالیں تو دو بکرے غائب ہوگئے۔ صرف ایک
رہ گیا۔ حنیف نے جا کر اس بکرے کا کان پکڑ لیا اور اپنے چیلے نفیس کو بلا
کر اس کی مدد سے بکرے کو کھڑے کھڑے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن
حیرت کی بات یہ تھی کہ چھری اپنا کام نہیں کر رہی تھی۔ اور بکرا بھی اسی طرح
کھڑا تھا جیسے اس کو کوئی تکلیف نہ ہو رہی ہو۔
اس وقت سلیم اور صابر ایک ساتھ بولے۔ حنیف بھائی بکرے
کو لٹا کر ذبح کیجئے۔
حنیف نے جواب دیا۔ میں اپنے طور سے بھینٹ دوں گا اس میں
کھڑے ہو کر گردن کے اوپر ہی سے وار کرنا ہوتا ہے۔ میں ابھی کچھ کرتا ہوں
۔ اس کے بعد اپنے جھولے میں سے پھر راکھ نکالی اور چھری پر ملی۔ جب
حنیف چھری پر راکھ مل رہا تھا اسی وقت نفیس کے سر پر کوئی چیز آ کر گری اور وہ
چکرا کر زمین پر گر گیا اور بکرے نے بے تحاشہ چیخنا شروع کیا۔ اس کے بعد
ہم نے اپنی آنکھوں سے عجیب منظر دیکھا کہ بکرے میں آگ لگ گئی۔ اور وہ
جل کر راکھ ہو گیا۔ حنیف نے جلتے ہوئے بکرے میں اپنی پڑھی ہوئی راکھ
ڈالنے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود رہی بکرا جل کر راکھ ہو گیا۔ اس
طرح بھینٹ دینے کی نوبت نہ آسکی۔ نفیس کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آگیا۔
لیکن ہوش میں آتے ہی اس کو خون کی قے ہونے لگی۔ اس کے منہ سے نہ
صرف خون بلکہ گوشت کے بوٹے اور لوتھڑے سے نکلنے لگے جنہیں دیکھ کر
ہمارا جی متلانے لگا۔ اسی وقت عامل حنیف نے ایک ہڈی اپنی جیب میں
سے نکال کر اسکو نفیس کے سر پر رکھی۔ اس عمل سے خون کی الٹیاں بند تو بند
ہو گئیں۔ لیکن نفیس کی ٹانگیں بے دم ہو گئیں اور زمین پر ڈھیر ہو گیا۔
حنیف اور پنڈت کی مدد سے نفیس کو برآمدہ میں لایا گیا اور برآمدہ
میں لانے کے بعد حنیف نے مختلف انداز سے اس کی جھاڑ پھونک کی۔
تھوڑی دیر کے بعد نفیس کی حالت میں کچھ سدھار آ گیا لیکن پھر بھی وہ اپنی
ٹانگوں پہ کھڑا نہ ہو سکا۔ ابھی تک سب کی توجہ نفیس کی طرف تھی کہ صحن میں
ایک کالا خرگوش بھاگتا ہوا نظر آیا وہ اس طرح بھاگ رہا تھا جیسے کوئی اس کا
پیچھا کر رہا ہو اس کے بعد ایک کالے رنگ کا کتا صحن میں نمودار ہوا اور وہ
اس خرگوش کے پیچھے بھاگنے لگا۔ یہاں تک کہ کتے نے خرگوش کو دبوچ لیا
اور پھاڑ ڈالا۔ خرگوش کا پیٹ پھٹ گیا تو اس کے پیٹ میں سے چھوٹے
چھوٹے دسیوں خرگوش نکلے اور ان سب کو وہ کتا دیکھ کر ہنسنے لگا۔ میں خدا کی
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس سے پہلے کسی کتے کو ہنستے ہوئے نہیں
دیکھا تھا۔ کتوں کو روتے ہوئے تو کئی بار دیکھا تھا اور جب بھی کتے روتے
نظر آتے تھے کلیجہ منہ کو آتا تھا لیکن جب میں نے کتے کو ہنستے ہوئے دیکھا
تو یقین کریں کہ عجیب طرح کی وحشت مجھے بلکہ ہم سب کو محسوس ہونے لگی
۔ اور اس سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ تھی کہ وہ کتا ہنس کر ان خرگوش کے
بچوں کو دیکھتا تھا پھر ہماری طرف دیکھتا تھا جیسے وہ ہم سب کا بے وقوف بنا
رہا ہو۔ عامل حنیف نے طیش میں آ کر صحن میں چھلانگ لگائی اور کتے کی
طرف جھپٹے اس وقت خرگوش کے بچے تو اچانک غائب ہو گئے، کتے نے
حنیف کی گردن دبوچ لی اور اپنی زبان نکال کر حنیف کے گالوں کو چاٹنے
لگا اور زہریلی قسم کی ہنسی ہنستا رہا۔ عجیب دہشتناک قسم کا منظر تھا۔ ہم سب

کے رونگٹے کھڑے ہورہے تھے حنیف نے کافی جدوجہد کے بعد اس کتے سے اپنی گردن تو چھڑالی۔ لیکن وہ کتا جب حنیف کی ٹانگوں میں لپٹا تو حنیف بھوکلا گیا اور ایسا لگنے لگا جیسے حنیف اس کتے کے سامنے بے بس ہوگیا ہے ابھی یہ جنگ ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اچانک ایک سیاہ فام انسان دھم سے کودا اور اس نے حنیف کے بال پکڑ لئے۔

حنیف کو اس طرح بے بس دیکھ کر میں لرز کر رہ گئی۔ اور میرے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس وقت میرے شوہر سلیم نے میرے قریب آکر کہا۔

شبانہ۔ خدا کے لئے خود پہ قابو رکھو۔ اس طرح ہاتھ پیر چھوڑو گی تو کیسے بات بنے گی۔

میں نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کافی دیر تک میرے بدن میں کپکپی رہی۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرا سانس گھٹ رہا ہے۔ حنیف نے اچانک کوئی منتر پڑھا۔ اور ایک دم وہ سیاہ فام آدمی سامنے کی دیوار سے ٹکرایا۔ ایک دم دیوار کے قریب ایک شعلہ سا بھڑکا اور وہ سیاہ فام آدمی غائب ہوگیا۔ اس وقت ہم سب نے یہ بات محسوس کی کہ حنیف کچھ خوف زدہ سا تھا۔ اور اس کے چہرے پر ڈر اور وحشت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اور حنیف کو خوف زدہ اور سراسیمہ دیکھ کر ہمارے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔ میں نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے اپنی ساس سے کہا۔

امی جان!! اگر ہمارے یہ عامل اس جنگ میں ہار گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟

اس طرح کی باتیں مت کرو۔ ہمت رکھو۔ "سلیم بولے" اگر اس طرح ڈرو گی تو ہم سب کی ہمتیں جواب دے جائیں گی۔

میری ساس بولیں۔ بہت ہی خطرناک گھڑی ہے اور بہت ہی آزمائش کا وقت ہے۔ لیکن اللہ ہمارا نگہبان ہے ہمیں ان عاملوں سے زیادہ اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہئے ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے جو کوئی ہمارا بگاڑا کرنے میں کامیاب ہوگا۔ میری ساس میرے پاس مجھے سمجھانے لگیں اور انہوں نے مجھے اسطرح اپنے اندر دبوچ لیا جیسے میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں۔

عامل حنیف تھکا تھکا سا لگ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ پنڈت کے پاس پہنچا اور اس نے پنڈت سے بہت رازدارانہ انداز میں کچھ کہا۔ پنڈت نے بھی کوئی بات حنیف کے کانوں میں کہی۔ ابھی یہ دونوں اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ وہ سیاہ فام آدمی جو غائب ہوگیا تھا وہ پھر صحن میں کودا۔ اس بار وہ بالکل ننگا تھا۔ شرمناک بات یہ تھی کہ اس کے پوشیدہ مقام پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا اس کو اس طرح ننگ دھڑنگ دیکھ کر ہم نے لمحہ بھر کے لئے اپنی آنکھیں بند کرلیں لیکن ہم اپنی آنکھیں دیر تک بند نہیں رکھ سکتے تھے کیونکہ ہمیں ہر آن یہ بے چینی تھی کہ اب کیا ہونے والا ہے۔ اس سیاہ فام انسان نے صحن میں اس طرح کودنا شروع کیا جیسے کوئی پہلوان اکھاڑے میں اتر کر غرور تکبر کے ساتھ اپنی طاقت پر فخر کرتا ہے اور اس گھمنڈ میں مبتلا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ بالکل اسی طرح کے انداز سے وہ سیاہ فام آدمی ہمارے صحن میں کود رہا تھا۔ اور اپنے اپنے زرد زرد دانتوں کے ساتھ زہریلی ہنسی ہنس کر ہم سب کو خوف زدہ کر رہا تھا۔

اس وقت پنڈت جی اٹھے اور انہوں نے اپنے چیلے مصرا پر کوئی منتر پڑھا۔ ہم سمجھ گئے کہ آپسی مشورے کے بعد اب حنیف نے یہ فیصلہ لیا تا کہ پنڈت اپنے کرتب کا مظاہرہ کرے جس وقت پنڈت جی مصرا پر کچھ منتر پڑھ کر پھونک رہے تھے اس وقت اس سیاہ فام آدمی نے زوردار قہقہے لگانے شروع کئے۔ پنڈت جی مصرا پر پھونک مار کے اس کے ہاتھ میں ایک سانپ تھمایا اور اس کو صحن کی طرف چلتا کیا۔ مصرا نے انتہائی پھرتی کے ساتھ وہ سانپ سیاہ فام آدمی کی طرف اچھال دیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ کالا سانپ جو کسی اژدہے کی طرح موٹا اور لمبا تھا اس سیاہ فام آدمی کی گردن میں لپٹ گیا۔ اس سیاہ فام آدمی کی زبان منہ سے باہر نکل گئی۔ مصرا نے اس کالے آدمی کے منہ پر طمانچہ مارا پھر اس کی ٹانگیں پکڑ کر اس کو گرانے کی کوشش کی۔ وہ کالا انسان بے بس ہو چکا تھا اس کی آنکھیں بھی پھٹی پھٹی سی ہو رہی تھیں لیکن وہ مصرا کی پوری طاقت لگانے پر بھی ٹس سے مس نہیں ہوا۔ پنڈت جی کا یہ پہلا وار کافی حوصلہ بخش تھا۔ ہم سب خوف زدہ ہونے کے باوجود کچھ مطمئن سے ہوگئے لیکن چند ہی لمحوں کے بعد ایک اور سیاہ فام انسان بالکل برہنہ صحن میں کودا اور اس نے صحن میں کودتے ہی مصرا کو اس طرح اپنے ایک ہاتھ سے اٹھالیا جیسے وہ ربڑ کا گڈا ہو۔ پنڈت جی پہلے کچھ سٹپٹائے پھر انہوں نے ایک کھوپڑی اپنے جھولے میں سے نکالی اور اس پر انہوں نے کچھ پڑھا۔ ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے یہ دیکھا کہ اس کھوپڑی کی آنکھوں میں سے دو بندر نکلے اور وہ دونوں بندر ایک اس سیاہ فام انسان پر ٹوٹ پڑے جس نے مصرا کو بے بس کر رکھا تھا۔ چند منٹ کی دھینگا مشتی کے بعد دونوں ہی سیاہ فام آدمی غائب ہوگئے۔ پنڈت جی نے کوئی منتر پڑھا تو دونوں بندر اور سانپ بھی غائب ہوگئے۔ آدھے گھنٹے کے لئے بنگلے میں مکمل سناٹا چھا گیا۔ نفیس ابھی تک بے سدھ پڑا تھا اور اس کی ٹانگیں ابھی تک کھڑے ہونے

...ں نہیں تھیں۔ اسی وقت حنیف نے چائے کی فرمائش کی۔
...کچن کی طرف گئے۔ لیکن اُف میرے خدا۔
...کچن میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی اور اس کے پورے بدن پر
...ہوئے تھے۔ اس کو دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔
...تماشہ بھاگتا ہوا دیکھ کر سب گھر والے سمجھ گئے کچن میں کوئی چیز
...آئی ہوگی۔ اس کے بعد سلیم اور شہزاد کچن کی طرف گئے۔ انہوں
نے کچن میں جا کر دیکھا تو وہاں انہیں کچھ نظر نہیں آیا۔ انہوں نے اس کو
...وہم سمجھا۔ لیکن وہ چائے بنانے کا سامان برآمدے میں لے آئے۔
چائے بننے سے چائے پینے تک کسی طرح کی کوئی درگھٹنا نہیں ہوئی۔ اس
کے بعد بھی نصف گھنٹے تک بالکل سکون رہا۔ پھر اوپر والے کمرے سے
کسی کے رونے کی آواز آئی۔ حنیف نے صحن میں آکر چیخ کر کہا۔
کمبختوں تم سب روؤ گے۔ ابھی تم نے دیکھا کیا ہے۔ حنیف کے یہ
کہتے ہی بنگلے کے تمام در و دیوار سے قہقہے اُبلنے لگے۔ اسی وقت حنیف
کے کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ حنیف نے اپنے اوپر پڑھ کر دم بھی کیا
لیکن آگ بڑھتی رہی۔ پھر پنڈت جی نے اپنے جھولے میں سے وہ
کھوپڑی نکالی جو پہلے بھی نکالی تھی اس کھوپڑی پر انہوں نے کچھ پڑھ کر
دم کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی دونوں آنکھوں سے پانی کے چشمے سے
پھوٹ پڑے اور دونوں آنکھوں سے فواروں کی طرح پانی نکل کر حنیف
کے جسم تک پہنچنے لگا۔ اور چند لمحوں کے بعد آگ بجھ گئی۔ لیکن عامل حنیف
بالکل ہی بے دم ہو کر رہ گیا اور ہمیں بھی یقین ہوگیا کہ ہمارا ایک مہرہ بیکار
ہو کر رہ گیا ہے۔ اب صرف پنڈت جی کے کرتبوں پر بھروسہ تھا۔ شہزاد
نے پنڈت سے کہا۔ پنڈت جی ابھی تک آپ لوگ اپنا دفاع کر رہے ہو
آپ کوئی حملہ بھی تو کرو۔ تب ہی تو یہ جنات ڈریں گے۔
یہ سن کر پنڈت جی صحن میں آئے اور انہوں نے اپنی کھوپڑی کو صحن
میں رکھ کر کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا۔ اسی وقت اس کھوپڑی کی آنکھوں میں
سے دو ڈھانچے نکلے اور وہ دونوں ڈھانچے آپس میں ایک دوسرے کے
ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگے۔ پنڈت جی نے دعویٰ کیا کہ یہ دونوں
ڈھانچے تمام جنات کو ختم کر دیں گے اور اس کے بعد یہ بنگلہ بھوتوں سے
آزاد ہو جائے گا۔ لیکن پنڈت جی کا دعویٰ غلط ثابت ہوا۔ تقریباً ۵ منٹ
کے بعد گھر کے صحن میں چھپکلیاں پھیل گئیں اور ان کی تعداد اتنی زیادہ
ہوگی کہ صحن بالکل چھپ گئی۔ ان دونوں ڈھانچوں نے ان چھپکلیوں کو
پکڑنے کی کوشش کی لیکن چھپکلیاں انکے ہاتھوں میں آنے کے بجائے ان
دونوں ڈھانچوں کے پورے بدن پر کود کود کر چپک گئیں۔ پنڈت جی منتر
پڑھ کر شور سا مچاتے رہے اور عجیب طریقے سے پھوں پھاں سی کرتے
رہے لیکن اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر
اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا اسی وقت کھوپڑی کی دونوں
آنکھوں میں سے ایک گیس نکلی اور صحن میں بکھرنی شروع ہوئی اس گیس
میں نہ جانے کس طرح کی بدبو تھی کہ ہم سب کے دماغ بھی پھٹ گئے۔
اس گیس سے چھپکلیوں میں ہل چل سی مچ گئی۔ اور وہ ایک دوسرے پر
چڑھنے لگیں۔ چند منٹ کے بعد چھپکلیوں کی تعداد گھٹنے لگی پھر گھٹتے گھٹتے
تمام چھپکلیاں غائب ہوگئیں۔ پنڈت جی نے فاتحانہ انداز سے ہماری
طرف دیکھا جیسے ہم سے داد طلب کر رہے ہوں۔
اس کے بعد انہوں نے اُن ڈھانچوں کو اشارہ کیا وہ دونوں ڈھانچے
دھواں بن کر اسی کھوپڑی میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد پنڈت جی نے پھر
کھوپڑی پر پڑھ کر کچھ دم کیا تو اس کھوپڑی کے منہ سے دودھ سا نکلنا شروع
ہوا اور پنڈت جی وہ دودھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور نفیس کی ٹانگوں پر وہ دودھ ملنا
شروع کیا۔ اس دودھ میں نہ جانے کیا تاثیر تھی کہ اسی وقت اس کی ٹانگیں
ٹھیک ہوگئیں۔ اور پنڈت اور مصرا، حنیف اور نفیس کے ساتھ اچھل کود کر کے
ایک جشن سا منانے لگے۔ لیکن ابھی وہ سب اس خوشی اور اُچھل کود میں
مصروف تھے کہ ایک سیاہ فام عورت بیت الخلا میں سے نمودار ہوگئی۔ اس کے
ساتھ ساتھ ایک سیاہ رنگ کا گدھا بھی نمودار ہوا۔ وہ عورت اس گدھے کو لے
کر درمیان صحن کے کھڑی ہوگئی۔ اس نے بہت ہی خطرناک نظروں سے
پنڈت اور حنیف کو دیکھا۔ اس کے بعد اس نے گدھے کا کان دبایا۔ جیسے ہی
اس نے گدھے کا کان دبایا گدھے کے منہ سے ایک چوہا نکلا اور وہ کود کر
گدھے کے اوپر سوار ہوگیا۔ اس کے بعد اس کالی عورت نے پھر گدھے کا
کان دبایا پھر ایک چوہا گدھے کے منہ میں سے نکلا اور وہ بھی گدھے پر سوار
ہوگیا۔ اس طرح پے در پے دس پندرہ چوہے گدھے کے منہ میں سے نکل کر
سوار ہوگئے۔ پنڈت جی نے پھر اپنی کھوپڑی نکالی اور اس پر کچھ پڑھنے کا
ارادہ کیا لیکن ابھی تک وہ کچھ پڑھنے نہیں پائے تھے کہ دو چوہے ایک دم کسی
پرندے کی اُڑ کر اس کھوپڑی کی آنکھوں میں گھس گئے اس کے بعد پنڈت جی
نے دسیوں بار منتر پڑھ لیا لیکن کھوپڑی کی آنکھوں میں سے کچھ بھی نہیں نکلا۔
پنڈت جی کی بے بسی دیکھ کر ہم سب پریشان ہوگئے اور اس کالی عورت نے
ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ اُف میرے خدا۔ کس قدر بھیانک صورت تھی اس
عورت کی آج بھی جب میں تصور کرتی ہوں تو میرا رُواں رُواں کانپ جاتا

ہے۔اس عورت نے عجیب انداز سے اپنا منہ چلانا شروع کیا جس طرح کوئی چوپایہ جگالی کرتا ہے۔ پھر وہ عورت گدھے پر سوار ہوکر پنڈت اور حنیف کی طرف بڑھنے لگی۔ کلیم، سلیم اور شہزادایک دم کودکر ہماری طرف آگئے۔ برآمدہ میں پہنچ کر وہ کالی عورت پنڈت کو لپٹ گئی اور گدھے نے بھی پنڈت جی کو لاتیں مارنی شروع کیں۔ پنڈت کے چیلے مصرا نے پنڈت کو بچانے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش بے سود رہی اسی آپا دھاپی میں کھوپڑی چکنا چور ہوگئی اور ہر طرف گاڑھا گاڑھا خون پھیل گیا۔ حیرت کی بات تھی کہ اس کھوپڑی میں سے جو بے جان تھی خون کیسے نکلا۔اس کھوپڑی کے ٹوٹ جانے کے بعد پنڈت کے ہوش وحواس باختہ ہوگئے۔

اس وقت عامل حنیف نے اپنے تھیلے میں سے کوئی راکھ نکالی اور اس کو اس کالی عورت کی آنکھوں میں جھونکنے کی کوشش کی۔ حنیف کی اس حرکت پر وہ عورت غصہ سے پاگل ہوگئی اور اس نے پنڈت کو چھوڑ کر حنیف کو دبوچ لیا۔ اسی وقت پورے گھر میں خون کی بارش شروع ہوگئی۔ یہ بارش برسات کی موسلا دھار بارش کی طرح تھی۔ پورے گھر میں خون ہی خون ہوگیا۔ بارش اس قدر تیز تھی کہ ہم اپنے برآمدے میں سے دوسرے برآمدے کا منظر بھی نہ دیکھ سکے جہاں پنڈت اور حنیف موجود تھے۔ بارش کا زور جب کم ہوا تو ہم نے دیکھا کہ پنڈت جی ایک طرف کو بے سدھ پڑے تھے اور ان کا چیلے مصرا کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ حنیف کو بھی رسیوں میں جکڑ دیا گیا تھا اور حنیف کا چیلا نفیس ایک کونے میں بے ہوش پڑا تھا۔ اب وہاں نہ کالی عورت تھی اور نہ کوئی گدھا۔ اپنے عاملوں کا یہ حال دیکھ کر ہم سمجھ گئے کہ جنگ ختم ہوچکی ہے اور اب ہماری بربادی کا نمبر ہے۔ ہم سب قریب قریب بیٹھے ہوئے اپنی بربادیوں کا انتظار کررہے تھے اسی وقت ایک شخص بالکل سیاہ لباس میں ہمارے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ اور اس نے آکر ہم سے کہا کہ گھبراؤ نہیں ہم تمہیں ایک موقعہ اور دیں گے ابھی ہماری اور تمہاری درمیان ایک جنگ اور ہوگی اس کے بعد یہ فیصلہ ہوجائیگا کہ تم لوگ اس بنگلے میں رہوگے یا ہم۔

ہم معافی چاہتے ہیں۔ ''سلیم نے کہا'' ہم اپنی شکست تسلیم کرتے ہیں۔ ہم کل کو یہاں سے چلے جائیں گے۔

نہیں ایسا نہیں ہوگا ہم تمہیں اس طرح نہیں جانے دیں گے۔ اگر تم اس طرح بھاگے تو ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ رہے ہیں ہماری لڑائی تمہارے عاملوں سے ہورہی ہے۔ تم کل جاکر دوسرے عامل لاؤ۔ اس کے بعد فیصلہ ہوگا۔

ہم سب کے سب بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے لیکن دوراندیشی اسی میں تھی کہ ان جنات کی بات ہم مان لیں۔ اس کے بعد پوری رات سکون سے کٹی اور پنڈت اور حنیف نے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے ہم سے کہا کہ ہم ہار چکے ہیں۔ بہت خطرناک معاملہ ہے۔ اب آپ اس سلسلہ میں قرآنی عاملین سے ملو سفلی کے چکر میں مت پڑو۔

اگلا دن کیسے گزرا یہ بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ لیکن مختصر یہ ہے کہ ہم سب کے شدید اصرار پر پنڈت اور حنیف اپنے چیلوں سمیت ہمارے گھر موجود رہے۔ کلیم، سلیم اور شہزاد صبح کو بڑے مدرسے کی طرف چلے گئے تاکہ کسی اچھے عامل کو لاسکیں۔ شکر کی بات تھی جب وہ مغرب کے قریب گھر لوٹے تو ان کے ساتھ ایک عامل صاحب تھے جن کا چہرہ بہت نورانی تھا ان کا نام صوفی شمس الہدیٰ تھا۔

صوفی شمس الہدیٰ نے گھر میں آتے ہی اذان دی اور اس کے بعد انہوں نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ کلیم، سلیم اور شہزاد وغیرہ نے بھی باجماعت نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صوفی شمس الہدیٰ کافی دیر تک مصلے پر بیٹھے کچھ پڑھتے رہے اس کے بعد انہوں نے ہمارے اصرار پر ہلکا پھلکا ناشتہ کیا۔ دورانِ ناشتہ انہوں نے ہم سب کو یہ بات سمجھائی کہ اس دنیا میں سب سے بڑی طاقت اس وحدہٗ لاشریک کی ہے جس نے اس دنیا کو نہ صرف پیدا کیا بلکہ اس دنیا کا اس نے قیامت تک چلتے رہنے کا ایک نظام بھی بنایا ہے۔ اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں، اسی حکم سے شمس وقمر کا نظام قائم ہے اور اسی کے حکم سے ستارے گردش میں رہتے ہیں جو انسانوں کی تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں، اسی کے حکم سے زندگی اور موت کے سلسلے قائم ہیں، اس کی مرضی کے بغیر نہ کوئی جی سکتا ہے اور نہ کسی کو موت آسکتی ہے، کسی کی موت کسی حادثہ میں آتی ہے، کسی کی موت چھت سے گرکر ہوتی ہے، کوئی ٹی بی کا شکار ہوکر مرتا ہے، کوئی کسی کے ہاتھ سے گولی کھاکر مرتا ہے، کسی کا ہارٹ فیل ہوجاتا ہے اور کسی کی موت کینسر میں مبتلا ہوکر ہوتی ہے۔ دراصل یہ سب موت کے بہانے ہیں لیکن حق بات تو یہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی انسان کو موت اس وقت آتی ہے جب اللہ کا حکم ہوجاتا ہے اور اللہ کا حکم کسی بھی انسان کی موت کے لئے اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہوجاتا ہے۔ انسان جس دن نطفہ کی شکل میں اپنی ماں کے رحم میں داخل ہوتا ہے اسی دن اس کی موت کا وقت متعین ہوجاتا ہے اور اس انسان کی موت کس طرح واقع ہوگی یہ بھی طے ہوجاتا ہے۔ اس لئے کسی بھی انسان کو نہ

...ہوئے ڈرنا چاہئے اور نہ حادثات سے۔ کیونکہ یہ سب کچھ نظام قدرت کا ایک حصہ ہے اور نظامِ قدرت سے بچنا ممکن نہیں ہے ہمیں اس ...ہوئے کسی بھی مخلوق سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے، خواہ وہ ... جنگل کے درندے ہوں، یا پھر جنات ہوں۔ آپ سب کو یہ بات ... لینی چاہئے کہ شیر، ریچھ اور اسی طرح دوسرے درندے خود انسان ... سے ڈرتے ہیں اور جنات بھی جن کے تصور سے انسان کی روح فنا ہوتی ہے وہ بھی انسان سے خوف کھاتا ہے۔ کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر انسان اپنے رب سے ... تمام حالتوں میں ڈرتا رہے تو ساری دنیا اس کے سامنے گردن جھکانے پر مجبور ہو جائے۔ صوفی شمس الہدیٰ تقریر کر رہے تھے اور ہم سب پوری دلچسپی کے ساتھ ان کی زبان سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سن رہے تھے اور ہم سب کو یہ باتیں سن کر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ عامل حنیف اس کا چیلا اور پنڈت اور مصرا بھی صوفی شمس الہدیٰ کی باتوں کو بہت غور سے سن رہے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

سفلی عمل کے ذریعہ یا کسی جنتر منتر کے ذریعہ بھی ان جنات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے لیکن صرف وقتی طور پر میرے خیال میں یہ جنات اگر قابو میں آسکتے ہیں اور اگر ہتھیار ڈال سکتے ہیں تو صرف اور صرف کلامِ ربانی کے سامنے آپ نے آج تک یہ بات نہیں سنی ہوگی کہ کسی بھی طاقت نے خواہ وہ طاقت شیاطین کی ہو یا بدروحوں کی انسانوں پر اپنا تسلط جما لیا ہو اور باقاعدہ انسانوں پر حکومت کرنے کا اس کو اختیار حاصل ہو گیا ہو جبکہ ایک انسان کو جو کہ ایک پیغمبر تھے انہیں جنات پر اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات پر جن میں پرندے اور چرندے اور جنگل کے وحشی جانور بھی شامل تھے حکومت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی میری مراد ہے حضرت سلیمان علیہ اسلام کہ جنات بھی ان کی رعایا میں شامل تھے اور جنگل کے درندے بھی ان کا احترام کرنے پر مجبور تھے اور نہ صرف یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو کل مخلوقات کی بادشاہت کا شرف حاصل تھا بلکہ وہ جانوروں کی بولیاں بھی سمجھ لیتے تھے۔ بعض پرندے ان سے آکر اس طرح باتیں کیا کرتے تھے جس طرح ہم لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں ... اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسان کا مقام تمام مخلوقات ... اشرف بھی ہے اور افضل بھی۔ پھر انسان کیوں کسی وحشی جانور سے یا ... بہت سے ڈرے؟ انسان دراصل دوسری مخلوقات سے اس لئے ... لگتا ہے کہ اس نے اللہ سے ڈرنا چھوڑ دیا اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا پھر وہ سبھی سے ڈرنے لگتا ہے حد تو یہ ہے کہ وہ اپنے سائے سے بھی ڈر جاتا ہے۔

صوفی شمس الہدیٰ کی ابھی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ در و دیوار سے ہنسی کی آواز آنی شروع ہوئی۔ ہنسی اس انداز کی تھی جیسے کوئی ان کی باتوں کا مذاق اڑا رہا ہو۔ صوفی شمس الہدیٰ چپ ہو گئے۔ ایک منٹ کے لئے گھر میں بالکل سناٹا طاری ہو گیا لیکن اسی وقت گھر میں چھوٹے چھوٹے کنکر برسنے شروع ہوئے عامل حنیف نے کہا۔ حضرت کچھ کرنا پڑے گا۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ انشاء اللہ آج کی رات اس بنگلے میں ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تھوڑا صبر سے کام لو۔ میرا خیال یہ ہے کہ شروع میں میں آپ کو موقعہ دوں گا۔ اگر خدانخواستہ آپ کے اقدامات سے بات نہیں بنی تو پھر پنڈت جی اپنے منتر جنتر سے قابو پانے کی کوشش کریں گے اور اگر یہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے تو پھر میں کلام الٰہی کے ذریعہ ان جنات پر قابو پانے کی کوشش کروں گا۔ لیکن ہم اپنی کاروائی عشاء کی نماز کے بعد شروع کریں گے اور اس عرصے میں اگر ہم کھانے وغیرہ سے بالکل فارغ ہو جائیں تو بہتر ہے۔ میں اس بات کی وضاحت کر دوں گا کہ ایک رات پہلے کے حالات کی وجہ سے ہم نے کھانا پکانے کا سارا سامان برآمدے ہی میں رکھ لیا تھا کیونکہ کچن میں جس طرح کی حرکتیں ہو چکی تھیں اس کے بعد رات کو کچن میں جانے کی ہمت ہی کس میں تھی؟ میری ساس نے صوفی شمس الہدیٰ کی تائید کی اور انہوں نے مجھے اور کلیم کی دلہن سے کہا کھانے کی تیاری کرو۔ اور عشاء کی نماز کے فوراً بعد پہلے کھانا کھالیں گے اس کے بعد ہم لوگ مصلّے پر بیٹھ جائیں گے اور یہ لوگ اپنا کام شروع کر دیں گے۔

ابھی میری ساس اپنا جملہ بھی پورا نہیں کر پائی تھیں کہ صحن میں بہت بڑا پتھر آکر گرا۔ اس پتھر کے گرنے سے زبردست آواز ہوئی۔ سب لوگ اس پتھر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اس پتھر سے خون کا فوارہ پھوٹنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ پتھر بڑا ہونا شروع ہوا اور بڑھتے بڑھتے اس کی چوڑائی ایک گز کے قریب ہو گئی۔ صوفی شمس الہدیٰ بھی اس پتھر پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے اور سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ کیا ہے۔ چند منٹ کے بعد اس پتھر کے دو ٹکڑے ہو گئے اور یہ دونوں پتھر آپس میں بھی ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے۔ ان دونوں کے ٹکرانے سے ایک عجیب طرح کا جانور نمودار ہوا۔ اس کا چہرہ کتے کی طرح تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں انسانوں جیسے تھے اور اس کا دھڑ گدھے کی طرح تھا۔ عجیب طرح کا جانور تھا۔ اس کو دیکھ کر ہم سب لوگ حیران بھی تھے اور خوف زدہ بھی۔

میں نے غور کیا اس کی آنکھیں حد سے زیادہ خوف ناک تھیں وہ دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں اس نے ان خوف ناک آنکھوں سے جب ہمیں گھورا تو میری تو جان ہی نکلتے نکلتے رہ گئی۔ مجھے تو محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ مجھے کھا جائے گا۔ اس کے چند منٹ کے بعد ایک سیاہ فام بلی چھت سے کودی اور اس خوف ناک جانور کے قریب آ کر کھڑی ہوگئی۔ یہ بلی بھی شکل سے بہت خطرناک دکھائی دے رہی تھی اس کی آنکھیں بھی دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ اچانک یہ بلی اس جانور پر سوار ہوگئی اور وہ جانور برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ ہم سب چیخ مار کر کمرے میں چلے گئے۔ اسی وقت عامل حنیف کو صوفی شمس الہدیٰ نے کچھ اشارہ کیا اور عامل حنیف اپنے چیلے کے ساتھ صحن میں آ گئے۔ حنیف نے کچھ پڑھنا شروع کیا لیکن حنیف جتنا جتنا پڑھ رہا تھا وہ جانور اتنا اتنا ہی کود رہا تھا۔ اس کے بعد اس نے اپنی زبان نکالی جو بلا مبالغہ ایک گز کے قریب تھی۔ میں نے دیکھا اس کی زبان پر بڑے بڑے کانٹے بھی تھے۔ جنہیں دیکھ کر میرے اور سبھی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ ہم سب کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اگر ہمیں عاملوں کی موجودگی کا اطمینان نہ ہوتا تو ہم سب کے ہارٹ فیل ہو جاتے۔

لیکن اس وقت اللہ کا کرم یہ ہوا کہ حنیف کا عمل کارگر ہوگیا۔ اور چند منٹ کے بعد وہ جانور بھی غائب ہوگیا اور بلی بھی البتہ صحن میں خون کے نشانات جگہ جگہ پڑے ہوئے تھے اور کنکریوں کی جو بارش ہوئی تھی وہ بھی صحن میں بکھری ہوئی تھیں۔

کچھ سکون دیکھتے ہوئے صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ابھی موقعہ غنیمت ہے۔ نماز عشاء سے اور کھانے سے فارغ ہو جائیں۔ اس کے بعد اللہ کے بھروسے پر جنات کے ساتھ جنگ شروع کریں گے۔

اب ہم واپس برآمدے میں آ گئے تھے جلدی جلدی ہم نے کھانے کی تیاری کی اور مردوں نے اس دوران باجماعت عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہونے کے آدھے گھنٹے کے بعد سب نے کھانا کھایا اللہ کے فضل و کرم سے اس دوران جنات نے کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں کی۔ کھانے سے فراغت کے بعد صوفی شمس الہدیٰ نے ہم سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ عورتیں اور بچے سو جائیں۔ کیونکہ ان کا دل کمزور ہوتا ہے اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ اس بنگلے میں جنات بہت زبردست اور طاقتور ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی ہوگی۔ ان کی بات سن کر میری ساس نے کہا۔ حضرت! اللہ کے بعد آپ پر بھروسہ ہے اور آپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی ڈر خوف نہیں ہے اور یوں بھی ہمیں نیند کیسے آ سکتی ہے۔ آپ ہماری فکر نہ کریں اگر ہمیں خوف محسوس ہوا تو ہم سب کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیں گے لیکن آپ لوگوں کی فتح کے منظر ضرور دیکھیں گے۔

صوفی جی نے پھر ہمارے سونے کا اصرار نہیں کیا اور انہوں نے عامل حنیف اور پنڈت جی سے کچھ باتیں کیں کیا کہا وہ ہم نہیں سن سکے لیکن ابھی وہ ان دونوں سے محو گفتگو تھے کہ گھر کے در و دیوار اس طرح ہلنے شروع ہوئے جیسے زلزلہ آ رہا ہو۔ حد تو یہ ہے کہ الماریوں میں رکھی ہوئی چیزیں زمین پر گرنے لگیں اور ہمارا بنگلہ اس طرح ہلنے لگا جیسے یہ کاغذ یا گتے کا بنا ہوا ہو۔

چند منٹ کے بعد در و دیوار کا ہلنا تو بند ہوا لیکن بہت ہی خوف ناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں آنے لگیں اس وقت عامل حنیف نے چیخ کر کہا۔ سامنے آؤ۔ آج ہماری تمہاری فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ عامل حنیف کی چیخ کے بعد دو منٹ کے لئے ایک دم سناٹا چھا گیا۔ دو منٹ کے بعد ایک سیاہ فام آدمی صحن کی زمین سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خنجر بھی تھا۔ یہ آدمی بالکل ننگا تھا اس کے پوشیدہ مقامات پر بھی کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں گہرے زرد رنگ کی تھیں، بال گھاس کی طرح کھڑے تھے اس کے دونوں کانوں میں لوہے کی بالیاں تھیں اور اس کی شکل کالی ہونے کے ساتھ حد سے زیادہ وحشت ناک تھی، اس کی ناک کے دونوں نتھنوں میں دو چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں اور اس کے سینے پر دو سانپ لپٹے ہوئے تھے۔ بہت ہی خطرناک صورت حال تھی۔ اس وقت صوفی شمس الہدیٰ کے اشارے پر عامل حنیف صحن میں مقابلہ آرائی کے لئے بڑھا اور ان دونوں میں لڑائی شروع ہوگئی۔ پہلا حملہ اس سیاہ فام انسان کا بہت ہی خطرناک تھا حنیف کے کان کے پاس اس نے خنجر مارا اور حنیف کے کان سے خون کا فوارہ سا پھوٹ گیا۔ حنیف نے اپنے چیلے سے کہا کہ تم اس کے پیچھے سے وار کرو میں سامنے سے لڑتا ہوں۔ کافی دیر تک تینوں کی اچھل کود ہوتی رہی لیکن پھر حنیف نے اس کو شکست دیدی۔ وہ زمین پر گرتے ہی غائب ہوگیا۔ اسی وقت جب حنیف مطمئن ہو کر برآمدے کی طرف لوٹ رہا تھا ایک بہت بڑا چمگادڑ جو چیل سے بھی بڑا ہوگا حنیف کے چہرے پر آ کر لپٹ گیا اور اس نے حنیف کی آنکھوں میں اپنے پنجے گاڑ دیئے حنیف بے بس ہوگیا۔ اس وقت حنیف کے چیلے نے حنیف کو بچانے کے لئے اس چمگادڑ کو بھگانے کی کوشش کی لیکن اگلے ہی لمحے ایک

ہر حنیف کے چیلے کے سر سے ٹکرایا اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ اب پنڈت جی مصرا کو لے کر صحن میں آئے اور انہوں نے ایک راکھ سی نکال کر چمگادڑ کے اوپر پھینکی اس راکھ کے پھینکتے ہی چمگادڑ بے دم ہو کر زمین پر گری اور غائب ہو گئی۔ حنیف کی جان بچ گئی لیکن وہ بالکل ہی بے دم سا ہو گیا اور برآمدے میں آ کر نڈھال سا ہو کر بیٹھ گیا۔ مصرا اور پنڈت نے حنیف کے چیلے کو بھی اٹھا کر برآمدے میں ایک پلنگ پر لٹا دیا۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد صحن میں ہزاروں چوہے نمودار ہو گئے۔ جیسے چوہوں کا کوئی سیلاب آ گیا ہو۔ ہمیں ڈر ہوا کہ اگر یہ چوہے برآمدے میں یا کمرے میں داخل ہو گئے تو کیا ہوگا۔ ان کی تعداد اتنی تھی کہ صحن کی جگہ کم پڑ گئی اور ایک دوسرے پر چڑھنے لگے۔ پنڈت نے اپنی چمتکاری راکھ ان پر بکھیری تو آہستہ آہستہ یہ سب غائب ہو گئے۔ لیکن چند منٹ کے بعد پورے بنگلے میں چمگادڑ اڑنے شروع ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے اتنی ہو گئی کہ چمگادڑ کے سوا کسی کو بھی کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ ان کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر ہم لوگ چیخنے چلانے لگے۔ پنڈت جی نے اپنی راکھ کو فضاؤں میں اچھالا۔ کئی بار اچھالا لیکن ان کی تعداد میں کمی نہیں ہوئی۔ پنڈت جی نے اپنے پٹارے میں سے کوئی سفید سی چیز نکال کر فضاؤں میں بکھیری تو اللہ کے فضل سے ان کی تعداد گھٹنی شروع ہوئی پھر گھٹتے گھٹتے یہ بالکل غائب ہو گئے۔ چمگادڑ تو غائب ہو گئے مگر فضاؤں میں ایسی بدبو پھیل گئی جس سے ہم سب کے دم گھٹنے لگے۔ بالکل ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سیکڑوں لاشیں سڑ رہی ہوں۔ جنات کی طرف سے پے درپے حملے ہو رہے تھے۔ چمگادڑوں کے بعد گھر میں چھپکلیاں برسنی شروع ہوئیں اور ان کی تعداد بھی ہزاروں، لاکھوں تک پہنچ گئی۔ یہ عجیب طرح کی چھپکلیاں تھیں یہ اڑتی بھی تھیں اور اڑ کر ادھر ادھر دیواروں پر بیٹھ جاتی تھیں۔ سینکڑوں چھپکلیاں تو اڑ کر برآمدے کی چھت پر آ کر بیٹھ گئیں۔ پنڈت جی نے ایک بار پھر اپنا چمتکار دکھانے کے لئے اپنا سفید رنگ کا برادہ جو شاید پسا ہوا تھا سمندری جھاگ تھا صحن کے فرش پر اور بنگلے کے در و دیوار پر پھینکا۔ اللہ کے فضل سے ان کا یہ فارمولہ پھر کارگر ثابت ہوا اور چھپکلیاں رفتہ رفتہ غائب ہو گئیں۔ کچھ دیر تک سکون رہا۔ اب سلیم نے صوفی شمس الہدیٰ سے کہا۔ کہ حضرت اب آپ ہی کچھ کیجئے۔ جنات کی حرکتیں دیکھ کر سر میں درد ہو گیا اور ناک میں دم ہو گیا۔ کب تک یہ چلتا رہے گا۔ کبھی چوہے، کبھی چمگادڑ، کبھی چھپکلیاں، دل و دماغ پریشان ہو گئے تھے۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ برخوردار بس تھوڑا سا صبر کریں۔ اس کے بعد میں کلام الٰہی کا معجزہ آپ کو دکھاؤں گا۔ وہ کلام الٰہی جس کے سامنے دنیا بھر کے علوم ہیچ ہیں بس تھوڑے سے صبر کی ضرورت ہے۔ دراصل میں اپنا کام نصف شب کے بعد ہی شروع کروں گا۔ ابھی صوفی شمس الہدیٰ اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ صحن میں ایک بندر کودا۔ اور اس نے زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے پنڈت کو صحن میں باقاعدہ کھی کھی کر کے اپنے سامنے والی ٹانگ کے اشارہ سے بلایا۔ انداز کچھ اس طرح کا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ آ بے باہر آ۔

پنڈت جی نے مصرا کے ہاتھوں میں ایک لکڑی پکڑائی اور اس سے آہستہ سے کچھ کہا اس کے بعد پنڈت اور مصرا دونوں صحن میں آ گئے۔ ان دونوں کے صحن میں داخل ہوتے ہی ایک بندر اور کود پڑا اور یہ دونوں بندر ایک ایک کر کے پنڈت اور مصرا کو لپٹ گئے۔ بندروں نے دونوں کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ ادھر تو صحن میں بندروں کی اور پنڈت اور مصرا کی کشتی چل رہی تھی۔ دوسری طرف صحن میں خون برسنا شروع ہوا۔ خون کے ساتھ ساتھ کچھ بدبودار چیز بھی برس رہی تھی۔ پورے بنگلے میں عجیب طرح کے تعفن پھیل گیا۔ ہم سب کو ابکائی سی آنے لگی۔ پنڈت اور مصرا بندروں کا مقابلہ کرتے کرتے بے سدھ سے ہو گئے تھے۔ حنیف ابھی تک لمبے دم پڑے تھے اور حنیف کے چیلے کو کچھ ہوش تو آ گیا تھا لیکن اس کے اندر ہلنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید پنڈت اور مصرا بھی ہتھیار ڈال دیں گے یا یہ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ لیکن اسی وقت پنڈت نے چیخ چیخ کر کوئی منتر پڑھنا شروع کیا اس منتر سے پہلے تو خون برسنا بند ہوا، تعفن بھی کم ہو گیا اور بندر بھی غائب ہو گئے۔ پنڈت اور مصرا ابھی صحن ہی میں کھڑے تھے اور اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں کا جائزہ لے رہے تھے کہ پنڈت اور مصرا کے چہرے پر چانٹے لگنے شروع ہوئے۔ چانٹوں کی آواز صاف طور پر ہم سب کو برآمدے میں سنائی دے رہی تھی اور چانٹے اتنی زور سے لگتے تھے کہ پنڈت اور مصرا تڑپ اٹھتے تھے لیکن نظر کوئی نہیں آ رہا تھا۔ پنڈت نے پھر منتر پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار کچھ نہیں ہوا۔ البتہ پنڈت کی آواز کے ساتھ ساتھ عجیب طرح کی قہقہوں کی آواز فضاؤں میں بکھر رہی تھی جیسے جنات پنڈت اور مصرا کی بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

چانٹے کھاتے کھاتے پنڈت اور مصرا نڈھال ہو گئے۔ اور اب تو پنڈت میں منتر پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رہی۔ مصرا نے ہتھیار ڈال دیئے اور وہ اپنے گرو کو پٹا چھوڑ کر دوسرے برآمدے میں جا کر چھپ

گیا۔ جہاں حنیف اور اس کا چیلہ پڑے ہوئے تھے۔ چند منٹ کی زور آزمائی کے بعد پنڈت جی کا جسم کاغذ کی پتنگ کی طرح صحن میں اڑنے لگا۔ اگر چہ اب ان کے چانٹے نہیں پڑ رہے تھے لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی انہیں ادھر سے ادھر گیند کی طرح اچھال رہا ہو۔ ہم ہکا بکا ہو کر پنڈت جی کا حشر دیکھ رہے تھے اور ہمارا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔ ہمارے سارے سپاہی ہمت ہار چکے تھے لے دے کے اب صوفی شمس الہدیٰ باقی تھے جو بظاہر بہت دبلے پتلے تھے لیکن بہت نیک انسان تھے ان پر اور ان کے عملیات پر ہمیں بھروسہ بھی تھا۔ مگر حنیف، نفیس، پنڈت اور مصرا کا حشر دیکھ کر ڈر لگتا تھا کہ کہیں خدانخواستہ صوفی شمس الہدیٰ بھی شکست نہ کھا جائیں اور اگر ایسا ہو گیا تو ہم سب کی قبریں جیتے جی اسی بنگلے میں بن جائیں گی۔ ہماری ساس کہنے لگیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب ہم نے یہ بنگلہ خریدا۔ خدا ہی جانے میرا اور میرے بچوں کا کیا ہوگا۔ کلیم کی دلہن انجمن کہنے لگی میں تو اس بنگلے سے اب نکل گئی تو یہاں کبھی قدم بھی نہیں رکھوں گی۔ اُف میرے خدا۔ کیسی کیسی حرکتیں یہاں ہوتی ہیں۔

جب عاملوں کی یہ درگت بنی ہے تو ہمارا حشر کیا ہوگا۔

ابھی ہم لوگ اسی طرح کی باتوں میں مشغول تھے کہ ایک دم پنڈت جی کے فرش پر گرنے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ساتھ زبردست قہقہوں کی آواز بھی ابھری۔

ہم نے دیکھا۔ پنڈت جی فرش پر بے سدھ پڑے تھے۔ شاید وہ بے چارے بے ہوش ہو گئے تھے۔

اب کیا ہوگا؟ کلیم نے حیران ہو کر پوچھا۔

صوفی شمس الہدیٰ نے جواب دیا۔ اب ہمارے اور جنات کے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تم گھبراؤ مت۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ خدا پر بھروسہ رکھو جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں ان کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

یہ کہہ کر صوفی شمس الہدیٰ اٹھے اور انہوں نے دو رکعت نفل نماز ادا کی اور سلام پھیر کر انہوں نے چند منٹ تک دعا مانگی۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ایک تعویذ نکال کر سلیم سے کہا کہ اس تعویذ کو میرے دائیں بازو پر باندھ دو۔

صوفی شمس الہدیٰ نے بتایا کہ یہ تعویذ سورۂ یٰسین کا ہے اور سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ یہ تعویذ دورانِ جنگ میری حفاظت کرے گا۔

آپ کی حفاظت تو یہ تعویذ کرے گا۔ شہزاد بولا۔ لیکن ہماری حفاظت کیسے ہوگی؟

گھبراؤ مت۔ صوفی شمس الہدیٰ نے کہا۔ میں تم سب پر ابھی قرآن حکیم کی کچھ آیات پڑھ کر دم کرتا ہوں اور تمہارا حصار کر دیتا ہوں تاکہ جنات کی کوئی بھی کارروائی تم پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ اتنا کہہ کر انہوں نے سورۂ طارق کی آخری آیات اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّ اَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔ تین مرتبہ پڑھی اس کے بعد انہوں نے ۳ر مرتبہ سورہ قریش اور ۳ر مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر ہم سب کے اردگرد ایک دائرہ کھینچ دیا اور ہم سب پر دم بھی کر دیا۔ اور فرمایا کہ اب تم سب کلام الٰہی کی حفاظت میں ہو لیکن یاد رکھو کہ تم سے کوئی بھی اس حصار کے دائرہ کو پھلانگنے کی غلطی نہ کرے۔ اس کے بعد وہ پنڈت جی کے قریب گئے اور انہوں نے زور سے کچھ پڑھا جو ہمارے سمجھ میں نہیں آسکا لیکن ان کے پڑھتے ہی اور دم کرتے ہی پنڈت جی ہوش میں آگئے اس کے بعد صوفی شمس الہدیٰ حنیف اور نفیس کی طرف گئے ان پر انہوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئے مصرا بھی ہوش میں آگیا۔ اس اثنا میں جنات کی طرف سے خاموشی رہی۔ اب ہماری پوری فوج چاق و چوبند تھی لیکن صوفی شمس الہدیٰ نے سب سے یہ کہہ دیا کہ اب تم آرام سے بیٹھو اگر میں اشارہ کر دوں گا تو صحن میں آنا ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ پھر انہوں نے صحن میں جا کر باآواز بلند اذان دینی شروع کی۔ ان کے اذان دینے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ ہم سب مدہوش ہو گئے۔ انہوں نے پے درپے ۳ر بار اذان دی۔ اذان دینے کے بعد انہوں نے آواز لگائی۔

اے قوم جنات۔ میں تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم اس گھر کو چھوڑ دو۔ اور کہیں دوسری جگہ پناہ لے لو۔

ان کی آواز کے جواب میں ایک صدا آئی۔ غائبانہ طور پر کوئی بول رہا تھا کہ انجمن کو حصار میں سے باہر نکالو۔ ہمارا ایک فرد اس کے بدن میں داخل ہو کر تم سے بات چیت کرے گا۔

یہ ممکن نہیں ہے۔ صوفی شمس الہدیٰ نے چیخ کر کہا۔

اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر ہمارا اس گھر سے جانا بھی ممکن نہیں ہے۔

میں تم سے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ یا تو تم ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔ ورنہ پھر اپنے آخری انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

تم اپنی جان کو خطرے میں ڈال رہے ہو۔ ہمارے پاس بھی بڑے بڑے عامل موجود ہیں۔ جو تمہارے ہر عمل کو کاٹ دیں گے۔ ہم تم

سے بات چیت کرنے کو تیار ہیں لیکن یوں ہمیں بات کرنے میں دشواریاں ہوں گی تم انجمن کو حصار سے باہر کرو۔تا کہ اس کے بدن میں آ کر ہمارا نمائندہ تم سے بات چیت کر سکے۔

ابھی یہ بات چل ہی رہی تھی کہ انجمن ڈر کے مارے ایک دم چیختے ہوئے کمرے کی طرف بھاگی۔

اسی وقت صوفی شمس الہدیٰ بھی چیخے۔ یہ تم نے کیا حماقت کی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ایک دم ہم کچھ بھی نہیں سمجھے لیکن پھر فوراً ہی ہمارے یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ انجمن حصار سے باہر نکل گئی تھی۔ چند ہی منٹ کے بعد انجمن کمرے سے باہر نکلی تو اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں اوپر کو چڑھی ہوئی تھیں اور وہ اول فول بک رہی تھی۔ اول فول بکنے کے بعد اس نے صوفی شمس الہدیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ تو ان سب کی جان خطرے میں ڈال رہا ہے۔ ہم اس بنگلے کو چھوڑنے والے نہیں ہیں کیونکہ ہم چار سو برس سے یہاں رہ رہے ہیں۔

صوفی شمس الہدیٰ انجمن کا ہاتھ پکڑ کر صحن میں لے گئے اور انہوں نے اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور کہا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو اس بنگلے کو بنے ہوئے پچاس سال بھی نہیں ہوئے ہیں۔ تم چار سو سال کی بات کر رہے ہو۔

انجمن مردانہ آواز میں بولی۔ یہاں قبرستان تھا۔ اس میں ایک املی کا درخت تھا اور وہ درخت ہم سب کا ٹھکانہ تھا۔ تم انسانوں نے قبرستان کی قبریں توڑ کر اور املی کا درخت کاٹ کر اس زمین کو فروخت کر دیا اور اس پر یہ بنگلہ تعمیر کرا دیا۔ ظلم تم انسانوں نے کیا اور الزام تم ہمیں دیتے ہو۔

صوفی شمس الہدیٰ بولے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قبروں پر مکان بنانا ٹھیک نہیں ہے اور کسی درخت کو کاٹ کر اس پر مکان کی تعمیر کرنا بھی مصلحت کے خلاف ہے لیکن اس میں ان لوگوں کی کیا غلطی۔ اگر غلطی ہے تو ان لوگوں کی ہے جنہوں نے قبروں کو مسمار کر کے زمین فروخت کی۔ تم ان کے گھروں میں جا کر اگر انہیں ستاتے تو قرین عقل بات تھی ان لوگوں کا کیا قصور ہے۔ انہوں نے تو یہ بنگلہ خریدا ہے۔

ان لوگوں کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے بغیر تحقیق کے یہ بنگلہ خریدا۔ اگر یہ تحقیق کرتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ اس بنگلے میں پہلے جو لوگ رہتے تھے ان کا حشر کیا ہوا۔ اس بنگلے میں رہنے والی ایک عورت کے ۲ بچے اندھے پیدا ہوئے اور ایک بچہ اپاہج اور ذہنی طور پر مفلوج۔ اور جس نے یہ زمین فروخت کی تھی اس کی بیوی کے ۶ بچے مردہ پیدا ہوئے اور آج وہ خود ایک پاگل خانہ میں داخل ہے کیونکہ ہمارے رشتے داروں نے اس کی دماغ کی رگوں کو بے کار کر دیا ہے۔

ٹھیک ہے۔ ہم کل کو یہ بنگلہ خالی کرا دیں گے اور ہمارا تمہارا حساب کتاب آخرت میں ہوگا۔

تم ہمیں آخرت سے ڈراتے ہو۔" انجمن بولی۔" ارے حساب آخرت سے انہیں ڈراؤ جو صبح کو دیر سے سو کر اٹھتے ہیں۔ جب جانور تک اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس وقت اس گھر کے مرد سور ہے ہوتے ہیں اور ان میں کی اکثریت نماز اور تلاوت قرآن سے غافل ہے۔ یہ لوگ روزانہ ریڈیو پر گانے سنتے ہیں اور دن میں ہزار بار جھوٹ بولتے ہیں انہیں ڈراؤ آخرت سے اور ایک بات یاد رکھو کہ اگر یہ لوگ کسی اور جگہ چلے گئے تو ہم انہیں وہاں بھی نہیں چھوڑیں گے۔

اچھا یہ بات تو پھر میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ صوفی شمس الہدیٰ کو غصہ آ گیا اور انہوں نے انجمن کے ایک کان میں انگلی دے کر دوسرے کان میں کچھ پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھتے جا رہے تھے اور انجمن چیخ رہی تھی۔ مجھے چھوڑ دے۔ خدا کے لئے مجھے چھوڑ دے۔ میں جا رہا ہوں میں اب لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد انجمن بے ہوش ہو گئی۔ صوفی شمس الہدیٰ نے ایک گلاس پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر انجمن کے چہرے پر وہ پانی چھڑکا تو انجمن ہوش میں آ گئی۔ صوفی جی بولے۔ بیٹا اب تم ٹھیک ہو۔

جی۔ صوفی جی میرا دم سا نکل رہا ہے۔ صوفی جی نے اس پر پڑھ کر دم کیا اور اس سے کہا جاؤ تم سب کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ اب حصار سے باہر آنے کی غلطی مت کرنا۔

اسی وقت صحن میں سیاہ فام عورت نمودار ہوئی۔ اس کی چار ٹانگیں اور چار ہاتھ تھے اس کے بال بہت موٹے موٹے سُتلی کی طرح تھے۔ اس عورت نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا اس کے دونوں کانوں میں بندوں کی طرح چھپکلیاں لٹکی ہوئی تھیں۔ اور اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سیاہ رنگ کے بندر بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس عورت نے صوفی شمس الہدیٰ کی طرف دیکھ کر کہا۔ اب تیری خیر نہیں ہے۔ تو نے ہماری قوم کے ایک فرد کو مار دیا ہے۔ اب تو اور تیرے گھر والے سب کے سب مریں گے اور اسی بنگلے میں تم سب کی قبریں بنیں گی۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ یہ جاننے کے لئے مارچ ۲۰۱۴ء کا شمارہ پڑھئے۔

☆☆☆☆

روایتی امیر الہند سے مل کر ہمیں مایوسی تو بہت ہوئی اور شدومیاں بھی ان سے مل کر کافی بور ہوئے، لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ جب تم میدان سیاست میں کود ہی پڑے ہو تو تمہیں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس میدان میں دندنانے کے دوران ذلت نقد ملتی ہے اور عزت اُدھار ہوتی ہے اور اُدھار کے بارے میں تو تم جانتے ہی ہوں گے کہ اُدھار تو اُدھار ہی ہوتا ہے کتنی دکانیں اس لئے بند ہو گئیں کہ وہ اپنے گراہکوں کو اُدھار سودا دیا کرتے تھے اور اُدھار لینے والے لوگ اگر بے وقوف ہوں تو اُدھار چکتا کردیتے ہیں اور اگر وہ حسن اتفاق سے عقل مند ہوں تو پھر وہ اس گلی میں دوبارہ نظر نہیں آتے جس گلی سے انہوں نے سودا اُدھار لیا ہو۔ اب تو عزیزم تم اپنے دونوں ہاتھوں سے ذلت سمیٹتے جاؤ اور عزت کے بارے میں یہ سمجھو کہ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔

شدومیاں کے دماغ میں یہ فلسفہ گھسا یا نہیں اس کا تو مجھے اندازہ نہیں ہو سکا ہاں اتنا اندازہ مجھے ہو گیا کہ چندہ وصول کرنے کے لئے ہر طرح کی ذلت اُٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ مولوی نور الدین کا مکان دیکھ کر وہ ایک دم ہشاش بشاش ہو گئے اور حلق کے بل چیخے فرضی صاحب ان سے ضرور ملیں گے۔ سنا ہے کہ یہ لوگوں کی مدد کرنے ہی کو عبادت سمجھتے ہیں، میں نے انہیں کئی بار مرے گرے فقیروں کو پیسے دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

دیکھو بھئی۔ ’’میں نے کہا‘‘ مجھے ان کا کوئی تجربہ نہیں ہے، میں تو اتنا جانتا ہوں کہ مولوی اس کائنات کی ایسی مخلوق ہے جو لینے کے لئے پیدا ہوئی ہے نہ کہ دینے کے لئے، تاہم تمہارا شوق پورا کرنے کے لئے ہم ان کے گھر کی کنڈی کھنکھنائے دیتے ہیں۔

گھر کی کنڈی کھنکھنانے پر ایک بچی نمودار ہوئی اور اس نے سلام کئے بغیر پوچھا آپ لوگ کون؟

ابا گھر میں موجود ہیں؟ میں نے بچی سے سوال کیا۔

آپ اپنا نام تو بتائیں پھر میں پوچھ کر آتی ہوں۔ ’’بچی نے کہا۔‘‘

ابا سے جاکر کہہ دو کہ ابوالخیال فرضی آئے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔

بچی اندر چلی گئی تو میں نے شدومیاں سے کہا۔ دیکھا آپ نے مہ وسال کے حساب سے یہ بچی ابھی نابالغ ہے، لیکن ان مولویوں کی اولادیں اسی وقت سن بلوغ کو پہنچ جاتی ہیں جب یہ ماں کا دودھ پی رہی ہوتی ہیں، کتنی معصوم ہے، لیکن کہہ رہی تھی کہ میں پوچھ کر بتاؤں گی کہ ابا گھر پر ہیں یا نہیں، گویا ابا اہل خانہ کو درخانہ ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے، کیا انداز ہے اور کیا ادائیں ہیں۔

ابھی ہم اسی موضوع پر طبع آزمائی کررہے تھے کہ بچی دوبارہ نمودار ہوئی اور اس نے کہا۔ آپ لوگ اِدھر بیٹھک میں آجایئے، ابا حضور تشریف لارہے ہیں۔

ہم دونوں بیٹھک میں چلے گئے، چند منٹ کے بعد مولوی نورالدین حاشااللہ جلوہ افروز ہوئے، جی ہاں یہ اپنے نام کے ساتھ حاشااللہ بھی لگاتے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بچہ مکمل ولی بن کر اس کائنات میں ظہور پذیر ہوتا ہے، ان کے ایک مرید کا دعویٰ تو یہ ہے کہ مولوی نورالدین اور ان کے آباؤ اجداد کی مغفرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے کئی ہزار برس پہلے ہو گئی تھی، ان کی سخاوت کے بھی بہت چرچے ہیں، ایک دن شدومیاں کی والدہ خالہ طمطراق ہی فرمارہی تھیں کہ حاتم طائی صرف ان کے خاندان سے مرعوب تھا۔ ورنہ اس نے قارون جیسے مال داروں کو بھی کبھی اہمیت نہیں دی۔

مولوی نورالدین کا جسم کافی بھرپور قسم کا جسم ہے باقاعدہ شمال وجنوب اور مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے کافی لمبے بھی ہیں، ان سے بات چیت کرنے کے لئے اپنا سر اُٹھانا ہی پڑتا ہے۔ میں نے انہیں بڑے ادب سے سلام کیا اور ان کی تعظیم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

ان کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ جو ان کی تعظیم نہیں کرتا یہ اس کے منہ نہیں لگتے۔ عاجزی بے پناہ ہے، چلتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے فرشتوں کے دامن پر پیر رکھ رہے ہوں، ایک گھنٹے میں ایک گز سے زیادہ نہیں چل پاتے اور حسن غرور کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کو گھور کر دیکھ لیں تو اس وقت تک اسے گھورنا نہیں چھوڑتے جب تک وہ رو نہیں دیتا۔ سنتے ہیں کہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں، لیکن میں نے انہیں کبھی کسی کی مدد کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شدو میاں کا ذوق پورا کرنے کے لئے میں ان کے گھر حاضر ہو گیا، انہوں نے پُرتپاک انداز سے مجھ سے مصافحہ کیا، پھر شدو میاں کی کی طرف اشارہ کر کے بولے۔ یہ کون چیز ہیں؟

یہ ان خالہ طمطراق کے فرزند ہیں، جن کی لفاظیوں سے جبرئیل ومیکائیل بھی متاثر ہیں۔

جی ہاں سنا تو یہی ہے کہ بہت زبان چلاتی ہیں۔ ''وہ بولے'' اور بڑے بڑے سورماؤں کے پر کتر دیتی ہیں۔

کیا آپ کبھی ان سے ملے ہیں؟ ''میں نے یوں ہی پوچھ لیا''

ابھی تک تو اتفاق نہیں ہوا۔

آپ ایک بار ان سے ضرور مل لیں، آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔

جب اپنے پر کتروانے کا ارادہ کر لوں گا تو ضرور ان سے ملوں گا۔

سنا ہے کہ برجستہ ذلتیں تقسیم کرنے میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

مگر محترم آپ کا جثہ کچھ اس طرح کا ہے کہ وہ آپ کے سامنے بے بس سی ہو جائیں گی، پھر آپ تو صاحب تقویٰ ہیں، محسوس ہوتا ہے کہ تقویٰ آپ کے دائیں بائیں گھوم رہا ہے۔ ''میں بولے چلا جا رہا تھا''

وہ آپ کا دیدار کر کے مرعوب بلکہ معتوب ہو جائیں گی اور ممکن ہے کہ فی الفور آپ کی مرید بن جائیں۔

چھوڑیئے ان باتوں کو۔ ''انہوں نے اپنی طویل وعریض داڑھی پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔'' آپ تو یہ بتایئے کہ آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے۔

میں نے عرض کیا۔ حضرت شدو میاں الیکشن میں کھڑے ہونے کی تیاری کر رہے ہیں اور عالم یہ ہے کہ گھر میں نہیں دانے اور اماں چلی بھنانے۔ انہوں نے سنا تھا کہ آپ بہت غریب پرور ہیں، غریبوں کو ان کی امیدوں سے کہیں زیادہ عطا کرتے ہیں۔ اتنا جان لیں کہ یہ سر کے بل چل کر آپ کے دولت کدہ پر پہنچے ہیں، آپ کے گھر کی الماریوں میں جو کچھ بھی موجود ہے انہیں دیکھ کر ان کو خوش کر دیجئے اور ثواب دارین زیادہ سے زیادہ حاصل کر لیجئے۔

ہم تو انہیں سخی سمجھتے تھے لیکن ہماری عالمانہ گفتگو سن کر ان کا تو خون ہی خشک ہو گیا۔ بہت دیر تک تو وہ بول ہی نہیں پائے، پھر انہوں نے اپنے ہوش وحواس کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ آج کل ہمارے حالات اچھے نہیں ہیں، اہلیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں، ہم ان کا علاج نہیں کرا پا رہے ہیں، ایسے حالات میں ہم خود اس بات کے حق دار ہیں کہ کوئی ہماری مدد کر دے، ہم کیا کسی کی مدد کریں گے۔ اتنا کہہ کر وہ چپ ہو گئے، پھر انہوں نے اپنی جھوٹی سخاوت کا بھرم رکھتے ہوئے کہا کہ اگر پندرہ دن پہلے آپ لوگ آ جاتے تو ہم اتنا دیتے کہ آپ سے اٹھایا نہیں جاتا۔

پھر دعا ہی کر دیجئے۔ میں نے جھلا کر کہا۔

فرضی میاں ہم ان کے لئے دعا بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ منشی مروارید کے صاحب زادے مولوی گاؤزبان بھی اس بار الیکشن میں قسمت آزما رہے ہیں اور ہم نے ان کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔

ایک وقت میں دو دو انسانوں کے لئے دعا کیسے کی جا سکتی ہے۔

کچھ چائے وائے تو پلوا دیجئے۔ ''میں نے طنزاً کہا''

ہم نے بتایا نا کہ اہلیہ کی طبیعت ناساز ہے ہمیں تو خود چائے پیئے ہوئے کئی دن ہو گئے ہیں۔

میں نے شدو میاں کو اشارہ کیا کہ اٹھ لو، یہاں سے کچھ ملنے والا نہیں ہے، جب ہم باہر آ گئے تو میں نے شدو میاں سے کہا۔ دیکھ لیا آپ نے ان مولویوں کے اطوار، یہ وصول کرتے ہوئے کتنے بااخلاق محسوس ہوتے ہیں اور جب دینے کا لمحہ آتا ہے تو ان کے دامن میں لچھے دار باتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ کم سے کم پانچ ہزار تو عطا کر ہی دیں گے۔

عزیزم آپ خوش فہمیوں کے گنبد میں رہتے ہیں، مجھے ان لوگوں کا تجربہ ہے، یہ دھیلا کسی کو نہیں دیتے، لیکن ان کے مریدان کو آسمانوں پر اڑاتے پھرتے ہیں اور ان کے بارے میں اس طرح کے تاثرات چھوڑ آتے ہیں کہ ان سے بڑا ولی اس دنیا میں نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مریدوں کے شور وغل کی وجہ سے ان کا تقویٰ زندہ وتابندہ ہے ورنہ میں جانتا ہوں کہ ان کی پرہیزگاری کی بساط کیا ہے؟

اب کہاں جائیں؟" شدو میں نے حسرت بھری نظروں سے مجھے دیکھا" ان کے اس انداز پر میں تڑپ کر رہ گیا۔ میں نے ان سے کہا، حوصلہ مت ہاریئے، انشاءاللہ پورے دیوبند کو کنگھال کر رکھ دیں گے، کوئی تو بھینس دودھ دے گی۔

اور اس کے بعد ہم صوفی ظلِ الٰہی کے گھر پہنچے، قد وتن میں یہ مولوی نورالدین حاشالِلّا کے بالکل ہی برعکس ہیں، یہ اتنے دبلے ہیں کہ جس دن ہوا تیز چلتی ہے تو ان کے گھر والے انہیں انہیں گھر سے نکلنے نہیں دیتے کہ ہوا کا کوئی جھونکا انہیں اڑا کر نہ لے جائے۔ یہ بھی بہت باتونی قسم کے صوفی ہیں، ایک زمانہ میں میری ان کی دانت کاٹے کی دوستی تھی، لیکن ایک بار میں نے انہیں بھرے بڑھاپے میں عشق کی طرف مائل کردیا تھا، ان کی بیوی کو اندازہ ہوگیا کہ یہ کارنامہ میری کوششوں کی وجہ سے ہوا، انہوں نے ہماری ملاقاتوں پر پابندیاں لگادیں، اس طرح ان کا عشق ادھورا رہ گیا اور ہماری دوستی بھی تمت بالخیر کے مرحلے میں داخل ہوگئی۔ ایک طویل عرصہ کے بعد میں آج ان کے گھر پہنچا تھا، مجھے یہ بھی ڈر تھا کہ اگر ان کی زوجہ کو بھنک پڑ گئی کہ ابوالخیال فرضی آ گیا ہے تو وہ پردے کو طلاق مغلظہ دے کر مردانے میں آئے گی اور میری داڑھی کی ایسی کی تیسی کردے گی، لیکن ہمت مرداں مددِ خدا جیسے مقولوں پر بھروسہ کرتے ہوئے میں ان کے مکان پر پہنچ ہی گیا اور حسن اتفاق سے صوفی ظل الٰہی سے ملاقات بھی ہوگئی۔

نہ جانے کیوں انہیں دیکھ کر مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ دوبارہ جوانی کی طرف پلٹ رہے ہیں، ان کے بالوں پر مہندی لگی ہوئی تھی، آنکھوں میں سرمہ بھی تھا اور انہوں نے اپنے چہرے کی تراش خراش بہت ڈھنگ سے کررکھی تھی۔ میں نے گفتگو کی شروعات اس طرح کی۔ یار آپ تو بہت خوبصورت لگ رہے ہو، کہیں تمہیں ہماری نظر نہ لگ جائے۔

ایک طویل مدت کے بعد آپ کا آنا ہوا؟

بھول گئے، کیسی کیسی قیامتیں ٹوٹی تھیں، ان بیویوں سے شوہروں کا عشق برداشت نہیں ہوتا۔

آہستہ بولئے۔" انہوں نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا" گھر میں اکیلی بیٹھی ہے اگر سن لے گی کہ آپ آئے ہیں تو ابھی آئے گی اور اُچھل کود مچادے گی۔

کیا ہماری صلاحیتوں کو وہ ابھی تک نہیں بھولی۔

ایک دن کہہ رہی تھی کہ اگر ابوالخیال فرضی سے تمہاری دوستی برقرار رہتی تو تم اب تک ایک درجن عشق کر چکے ہوتے۔

عورتوں میں، میں اتنا بدنام ہوں۔

اس سے بھی زیادہ۔ صوفی گلفام کی زوجہ بتارہی تھیں کہ ابوالخیال فرضی نے ہمارے شوہر کو بھی ایک دن کسی عورت کی زلف گرہ گیر میں پھنسا دیا تھا، خیر ہو کہ وہ کسی پیر سے بیعت ہوگئے اور انہیں بروقت توبہ کی توفیق ہوگئی ورنہ ان کا عشق نہ جانے کہاں تک پہنچتا اور نہ جانے اس عشق نامراد سے کتنے فتنے جنم لیتے۔

محترم چھوڑیئے اس عشق وشق کو ـــــــ لوگ اس کی حقیقت نہیں سمجھیں گے، اگر سمجھ لیتے تو کبھی اپنی بیوی سے نہ ڈرتے اور عشق کرتے اور سیدھے خدا تک پہنچتے، مجھے دیکھئے کہ میں عشق کی سڑک پر بے تحاشہ دوڑتے ہوئے کئی بار ساتویں آسمان تک پہنچا ہوں اور پھر خیروعافیت کے ساتھ واپس آ گیا ہوں۔ فرشتوں نے شور بھی مچایا لیکن میں تو پتلی گلی سے نکل آیا اور زمین پر اُترتے ہی پھر ایک اور عشق کی داغ بیل ڈال دی۔

یار تمہاری بیوی کا جواب نہیں جو تمہیں اب تک برداشت کررہی ہے۔" صوفی ظل الٰہی پُر ملال لہجے میں بولے۔" ہماری بیوی تو عشق کی عین بھی برداشت نہیں کرتی ہم مجبور محض لوگ کبھی عشق کے قاف تک نہیں پہنچ سکے، ہم تو خواب میں بھی کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرسکتے، عشق تو بہت بڑی چیز ہے۔ آپ یہ تو بتایئے کہ آپ آج اچانک کہاں سے آ گئے، ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ نے ہمیں بھلادیا۔

ہم نے آپ کو بھلایا نہیں ـــــــ ہم نے تو آپ کی بیوی کی اُن پابندیوں کا احترام کیا ہے جو آپ پر لگائی گئی تھیں۔

ہاں، وہ آپ سے بہت خفا تھی۔" صوفی ظل الٰہی نے بتایا" اس کا دعویٰ تھا کہ اگر ابوالخیال فرضی کی صحبتوں میں رہے تو آپ امامِ عشق بن کر رہ جائیں گے۔

اور اس عشق کا کیا بنا جس کی رسم بسم اللہ ہمارے ذریعہ ہوئی تھی۔

صوفی ظل الٰہی نے اِدھر اُدھر دیکھا، پھر زیرلب بولے۔ وہ خاتون تو ہمیں اب بھی یاد آتی ہیں، لیکن عشق کا خانہ خراب اسی وقت ہوگیا تھا کہ جب خواجہ امرود بخت نے ہماری بیوی سے ہماری ان خفیہ ملاقاتوں کی مخبری کردی تھی اور انہوں نے یہ انکشاف بھی کردیا تھا کہ اس آنکھ مچولی کے ذمہ دار ابوالخیال فرضی ہیں۔

براہو ان خواجاؤں کا یہ خود تو کچھ کر نہیں سکتے دوسروں کو بھی نہیں

کرنے دیتے۔

فرضی صاحب، اب تو صبر سا آگیا ہے، لیکن جب ان کی یاد آتی ہے تو دل میں ایک ہوک سی تو آج بھی ہوتی ہے ـــــ ہاں یہ تو بتائیے کہ آج آپ راستہ کیوں بھول گئے۔

ان شدو میاں کو تو آپ پہچانتے ہوں گے، یہ خالہ طمطراق کے بیٹے ہیں، انہیں خواب میں بزرگوں کی طرف سے یہ بشارت ہوئی تھی کہ اپنی لاوارث قوم کے لئے الیکشن لڑو اور اس کی نیا کا پتوار اپنے ہاتھوں میں لو جو محرومی کے طوفانوں میں ہچکولے کھا رہی ہے، آنکھ کھلی تو یہ راتوں رات میرے پاس پہنچے، میں نے ان کی کمر تھپتھپائی اور اب میں انہیں لے کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ بھی ان کی حوصلہ افزائی کیجئے اور حوصلہ افزائی سے پہلے ان کی جیب میں کچھ ڈالئے، کیوں کہ الیکشن لڑنے کے لئے نقد نارائن کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ بے چارے نقد نارائن سے محروم ہیں۔

لیکن فرضی صاحب۔" صوفی ظل الٰہی نے فلسفیانہ انداز میں کہنا شروع کیا" سیاست تو بہت بری چیز ہے انہیں سمجھاتے ہوئے کہ اس سیاست سے تو جتنا بچیں ان کے حق میں اتنا ہی اچھا ہے۔

لیکن سیاست تو اس دور کے انسانوں کا اوڑھنا بچھونا ہے، میں نے بھی ان کے فلسفہ پر حملہ کرتے ہوئے کہا۔"

آج تو گھر گھر میں سیاست چل رہی ہے، بیوی دل میں شوہر کے خلاف ایک کڑھن رکھتی ہے اور شوہر کو دیکھ کر ایک دم مسکرا دیتی ہے، کیا یہ سیاست نہیں ہے۔ دینی مدرسوں میں صبح سے شام تک مہتمم کی غیبت کی جاتی ہے اور جب مہتمم صاحب نظر آتے ہیں تو پھر حضرت حضرت کی رٹ شروع ہو جاتی ہے تو کیا یہ سیاست نہیں ہے۔ وہ نفاق جو ہماری زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ بنا ہوا ہے وہ بھی تو اس سیاست کی کوکھ سے پیدا ہوا ہے، جھوٹ، نفاق، دکھاوا، لن ترانیاں سب مروجہ سیاست کی چھوٹی بڑی اولادیں ہیں، ان سے دامن بچانا کیسے ممکن ہے اور جب سیاست سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر الیکشن لڑنے میں کیا برائی ہے؟ جب آپ نے اتنا بہت کچھ بول دیا ہے۔" صوفی ظل الٰہی کا لب ولہجہ عجیب طرح کا تھا" وہ خشک سے لب ولہجے میں بول رہے تھے، میں ان کی مدد کرنے پر مجبور ہوں، لیکن اس وقت میں انہیں کچھ زیادہ نہیں دے پاؤں گا، یہ کہہ کر انہوں نے ایک ہزار روپے کا نوٹ شدو میاں کی طرف بڑھایا۔ شدو میری طرف دیکھنے لگے، وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھ سے یہ پوچھنا چاہ رہے تھے کہ میں کیا کروں؟

میں نے صوفی ظل الٰہی کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ شدو میاں کوئی بھکاری نہیں ہیں، یہ خاندانی انسان ہیں، ان کے خاندان میں ایک سے بڑھ ایک بڑا انسان پیدا ہوا ہے، ان کے خالو کے گھر سے کھانوں کے لنگر جاری ہوا کرتے تھے اور ان کے ابا حضور پوچھنے سے پہلے ہی خیرات شروع کر دیا کرتے، ان کی والدہ مس طمطراق خانم پوری برادری کی نظر اُتارنے کا فریضہ انجام دیتی ہیں اور علماءِ حق سے تو وہ باضابطہ قسم کا عشق کرتی ہیں، ایسا عشق جس میں طہارت اور پاکیزگی کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ان کے دل میں خالق کونین نے قوم کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا ہے اور بس وہ ہی جذبہ انہیں چناؤ لڑنے پر مجبور کر رہا ہے، اگر آپ جیسے فنا فی اللہ لوگ بھی انہیں ایک ہزار روپے میں ٹرخائیں گے تو ان کا تو حوصلہ پست ہو جائے گا اور یہ چناؤ لڑنے کے بجائے خودکشی کرنے کے طریقوں پر غور وفکر شروع کر دیں گے۔

میری عالمانہ گفتگو سے متاثر ہو کر انہوں نے ایک ہزار روپے اور شامل کر کے اپنے ہاتھ جھاڑ لئے اور فرمایا کہ اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ میں نے شدو میاں کو اشارہ کیا کہ پکڑ لو اور کہا ان صوفیوں کی رقم تو برائے برکت ہے، اگر یہ ایک روپیہ بھی دیتے تو بھی قابل شکر ہوتا۔

حاصل یہ ہے کہ دیوبند بھر میں ہم مارے مارے پھرتے رہے، لیکن کثیر رقم جمع کرنے میں ناکام رہے، خدا خدا کر کے الیکشن کی گھڑیاں قریب آئیں اور شدو میاں اپنے ہی پیروں سے الیکشن میں کھڑے ہو گئے، مجھ جیسے کئی کرم فرماؤں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ وہ جیت جائیں لیکن ہماری قوم کا حال بھی بہت برا ہے، یہ جس سوراخ سے کئی بار ڈسی جا چکی ہے، اسی سوراخ میں بار بار اُنگلیاں دیتی ہے، کچھ لوگ مولویوں کی طرح بھیڑ جمع کرنے کے گر سے واقف ہوتے ہیں، ان کے لئے قوم کو گمراہ کرنا آسان ہوتا ہے، قوم آنکھیں بند کر کے ان پر ایمان لے آتی ہے اور کثیر مجمع کو دیکھ کر ان مولویوں کو اپنا رہنما سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ ہر بار قوم کو اس اندھے کنوئیں میں لے جا کر ڈبو دیتے ہیں جہاں مایوسی اور محرومی کے اندھیروں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور مداری لوگ سرکار سے کچھ نہ کچھ مہنتانہ وصول کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، ہر الیکشن کے بعد شریف اور سچ مچ کے عقل مند یہی کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

بہار بٹ گئی گلشن کے سربراہوں میں
غریب آپڑے پھر اپنی درگاہوں میں

(یار زندہ صحبت باقی)

ظفر احمد ہاشمی

آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی برحقیقت ہے، جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازاہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے، کیوں کہ اس طرح کے معاملات میں پردہ دری کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ-ہ)

علی پور میں کرانے کی دوکان کرتے ہوئے مجھے تقریباً چھ ماہ گزر گئے تھے اور دوکان پوری کامیابی کے ساتھ چل رہی تھی، میں تنہا علی پور میں رہا کرتا تھا۔ بیوی بچے اور گھر کے دوسرے افراد مرادآباد میں ہی مقیم تھے کیوں کہ علی پور میں کسی مکان کا بندوبست نہیں ہوسکا تھا، مرادآباد میں آبائی مکان تھا جو خاصا بڑا تھا، اگرچہ اس مکان کو جو بزرگوں کی نشانی تھا، فروخت کرنے کے تصور سے بھی دل لرزتا تھا، لیکن حالات کچھ اس طرح بنے کہ اس جائیداد کو فروخت کرنا پڑا اور اسی رقم سے علی پور میں کرانے کی دوکان کرڈالی۔ کچھ قرضے بھی ادا کئے اور کچھ رقم بینک میں ڈپازٹ کرادی تاکہ کسی وقت اگر علی پور میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ ہوا تو علی پور میں اپنا ذاتی مکان خرید لیا جائے گا، اس دوران تمام اہل خانہ مرادآباد ہی میں ایک کرائے کے مکان میں مقیم رہے۔ ہر ماہ ایک یا دو دن ان کے لئے میں مرادآباد جاکر بچوں سے مل آیا کرتا تھا اور اُن کے خرچے پانی کے پیسے دے آیا کرتا تھا، میری دوکان علی پور میں توقع اور امید سے زیادہ چل رہی تھی، مجھے گراہکوں کی کثرت کی وجہ سے دولڑکے ملازم رکھنے پڑے تھے، دوکان تو یہ کرانے کی تھی لیکن اس میں پرچون کے سامان کے ساتھ ساتھ جنرل اسٹور کا سامان اور کچھ دوائیں بھی میں رکھتا تھا۔ اس لئے روزمرہ کی فروختگی دو تین ہزار سے زائد تھی، میں امید نہیں رکھتا تھا کہ علی پور میں ہی مجھے مستقل رہائش کا پروگرام بنانا پڑے گا۔ گھر والوں کی رائے بھی یہ بنی کہ جب اللہ تعالیٰ نے دوکان کو چلا دیا ہے اور اپن کے پاس مکان خریدنے کی رقم بھی ہے تو علی پور ہی میں مکان خرید لیا جائے تاکہ ایک ساتھ رہنے کا خواب بھی پورا ہوجائے۔ بچے اور اہل خانہ مجھ سے الگ رہ کر پریشان تھے۔ چنانچہ علی پور میں مکان خریدنے کی بات چلی، کئی مکان دیکھے، کچھ پسند نہیں آئے، کچھ پسند آئے تو ان سے سودا نہ ہوسکا، بالآخر ایک صاحب کی نشان دہی پر ایک مکان دیکھا جو اچھی خاصی ایک حویلی تھا، اس حویلی میں نیچے کی منزل میں پانچ کمرے تھے، ایک دالان تھا، ایک سدریٰ تھی۔ غسل خانہ، بیت الخلاء اور باورچی خانہ سب پختہ بنے ہوئے تھے۔ اوپر کی منزل میں تین کمرے اور ایک دالان تھا، اوپر والی منزل میں بھی غسل خانہ اور لیٹرین کی سہولت تھی، حویلی پختہ تھی اور پرانے طرز کی بنی ہوئی تھی، موجودہ دور میں اس کی حیثیت اندازاً دس لاکھ روپئے تھی، لیکن اس کے ورثاء سب پاکستان میں منتقل ہوگئے تھے۔ ایک صاحب باقی رہ گئے، وہ اس کو اونے پونے میں فروخت کرکے پاکستان جانا چاہتے تھے۔ میں نے جب اس حویلی کو دیکھا تو یہ مجھے پسند آئی، اس کے وارث شہزاد علی خاں نے اس کی قیمت پانچ لاکھ روپئے مانگی، لیکن کم کرانے پر ان سے تین لاکھ روپئے میں سودا ہوگیا اور اس وقت جس نے بھی یہ حویلی دیکھی اس کو اس بات پر حیرت تھی کہ یہ حویلی صرف تین لاکھ روپئے میں کس طرح مل گئی۔ صرف ایک صاحب کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ اس حویلی کو اتنے سستے داموں میں فروخت کرنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شہزاد علی خاں یہاں تنہا رہ گئے تھے اور اس

کرکے پاک کردہ ہندوستان سے رفو چکر ہونا چاہ رہے تھے۔ یہ بات تو اکثر لوگوں نے بتائی تھی لیکن انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ اس حویلی میں آسیبی اثرات کا کچھ چکر ہے۔ میں نے ان کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دی، کچھ ہی دنوں کے بعد میرے اہل خانہ علی پور منتقل ہو گئے۔ میرا گھرانہ صرف انیس افراد پر مشتمل تھا، ایک تو میں ہی تھا ظفر احمد ہاشمی دوسری میری بیگم تھیں۔ ان کا نام معصومہ خاتون تھا۔ ہمارے دو بچے تھے، لڑکے کا نام عرفان احمد تھا، لیکن پیار میں اس کو منے میاں کہا کرتے تھے، عمر پانچ سال تھی، لڑکی کا نام ثانیہ تھا، اس کی عمر دو سال تھی، میری دو کنواری بہنیں تھیں، ایک کا نام زرینہ تھا، اس کی عمر تقریباً بیس سال ہوگی اور دوسری کا نام فوزیہ تھا۔ یہ تقریباً سترہ سال کی تھی، میری بڑی بہن جو مجھ سے بھی بڑی تھیں صفورا باجی ان کا اور ان کے شوہر کا انتقال ایک کار حادثہ میں ہو گیا تھا۔ ان کی بچی دس سال کی تھی، وہ بھی ہمارے یہاں رہا کرتی تھی، اس کا نام صوفیہ تھا۔ میرے ماموں کا ایک لڑکا بھی شروع ہی سے میری والدہ کے پاس رہا۔ اس کا نام تنویر تھا اور ایک میری والدہ طاہرہ بیگم تھیں، ان کی عمر ساٹھ سال کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ یہ کل انیس افراد تھے۔ یہ سب علی پوری اس حویلی میں منتقل ہو گئے جو میں نے تین لاکھ روپے میں خریدی تھی۔

جب ہم لوگ حویلی میں منتقل ہوئے تو اس کا حال بہت برا تھا، جگہ جگہ مکڑی کے جالے لگے ہوئے تھے، حویلی میں دنیا بھر کا کباڑ بھرا ہوا تھا، صرف ایک کمرہ اور ایک دالان صاف ستھرا تھا، باقی پوری حویلی کباڑ خانہ لگتی تھی، اس کو صاف کرنے میں کئی ہفتے لگ گئے اور قلعی وغیرہ کرانے میں کافی رقم خرچ کرنی پڑی، باقاعدہ رہائش ہو جانے کے بعد شروع شروع میں رشتے دار آتے جاتے رہے اور مہمانداری کا سماں بندھا رہا، اس کے بعد آہستہ آہستہ صرف گھر کے افراد رہ گئے۔

رہائش کے لئے ہم نے یہ کیا کہ ایک بڑے کمرے میں والدہ اور دوسرے افراد رہنے لگے اور ایک چھوٹے کمرے کو جو بڑے کمرے کی دوسری سائڈ میں تھا، ہم میاں بیوی نے اپنا کمرہ بنا لیا۔ باقی کمرے خالی ہی رہتے تھے اور اوپر والی منزل کو تو صرف مہمانوں کے لئے مخصوص کر دیا۔ میرا روز کا معمول یہ تھا کہ صبح آٹھ بجے دوکان پر چلا جاتا تھا اور دوپہر کا کھانا ساتھ لے کر جاتا تھا۔ رات کو نو بجے دوکان سے واپس ہوا کرتا تھا۔ اتوار کی چھٹی رہا کرتی تھی، حویلی میں رہتے ہوئے ہمیں تین ماہ گزر گئے تھے۔ کسی بھی طرح کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تھا، ہم سب خوش اور بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنے سستے داموں میں ایک جائیداد ہمیں دلا دی تھی۔ ایک دن یہ ہوا کہ جب میں دوکان سے واپس ہوا تو میں نے گھر والوں کو حیران و پریشان دیکھا۔ میں نے اپنی بیوی کی طرف مخاطب ہو کر کہا: بیگم! خیریت ہے؟ کیا بات ہوئی؟ بیوی نے کہا آج زرینہ اور فوزیہ اوپر گئی تھیں، انہوں نے اوپر والے کمرے میں یہ دیکھا کہ ایک بوڑھا اور ایک بوڑھی عورت بیچ والے کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تفصیل ان دونوں سے پوچھیں۔

میں زرینہ اور فوزیہ سے مخاطب ہوا، میرے پوچھنے سے پہلے ہی انہوں نے بتانا شروع کیا۔

بھائی جان ہم دونوں اوپر والی منزل میں صفائی کرنے کی نیت سے گئے تھے۔ ہم دونوں ہی نے بالکل صاف صاف یہ دیکھا کہ ایک بوڑھا انسان جس کی داڑھی اور سر کے بال بالکل سفید تھے اور ایک بوڑھی عورت جس کے بال بھی کافی حد تک سفید تھے، مسہری پر بیٹھے ہوئے تھے اور یہ منظر ہم دونوں ہی نے دیکھا۔ ہم دونوں ہی یہ منظر دیکھ کر بری طرح گھبرا گئیں۔ ہماری آنکھوں میں اندھیرا سا چھا گیا اور سانس پھولنے لگی۔ ہم دونوں اوپر والی منزل سے الٹے پیر بھاگے اور نیچے آ کر ہم نے بھابھی جان سے یہ بات بتائی۔

ان دونوں کی یہ بات سن کر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آؤ چلو اوپر چلتے ہیں لیکن وہ میرے ساتھ اوپر جانے کے لئے تیار نہیں ہوئی، اسی وقت میری والدہ بولیں چل بیٹا میں چلتی ہوں تیرے ساتھ۔ ڈرنا صرف اللہ سے چاہئے اور ہمیں کس بات کا ڈر، ہم نے کسی کا کیا بگاڑا ہے۔ چل میں اور تو چلتے ہیں اوپر۔ دیکھیں تو سہی کہ کیا بلا ہے۔ میں اور والدہ دونوں ہی اوپر والی منزل میں گئے اور ہر طرف ہم نے نظر ڈالی لیکن ہمیں وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ جب ہم اوپر والے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں سے ایک بالکل سیاہ رنگ کی بلی نکل کر بھاگی۔ جو عام بلیوں سے کافی بڑی تھی۔ اس کے سوا ہمیں وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔ میری والدہ بولیں۔ بیٹا میرا خیال یہ ہے کہ اس مکان کو کسی مولوی سے کلوالو۔ کیوں کہ بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ پرانے مکانات میں اکثر جنات اپنا ڈیرہ ڈال لیتے ہیں، پھر اس مکان کے تو اکثر حصے مدتوں خالی پڑے رہے۔ اس لئے اس میں جنات کا ڈیرہ ڈال لینا کوئی تعجب خیز بات

نہیں ہے۔ بچوں کا ساتھ ہے ایسا نہ ہو کہ پھر کسی دن کسی کو کچھ نظر آ گیا تو بچے بری طرح ڈر جائیں گے اور گھر میں افراتفری مچ جائے گی۔

چھوڑیں امی جان...... میں نے کہا میں اس طرح کی باتوں پر یقین نہیں رکھتا۔ میرا خیال یہ ہے کہ زرینہ اور فوزیہ کو وہم ہوا ہے اور یہ کہہ کر میں نے اس واقعہ کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی تاکہ بچوں کے دلوں سے خوف نکل جائے اور یہ بھی چاہا کہ گھر میں اس موضوع پر کسی طرح کی کوئی بات چیت نہ ہو، لیکن پھر بھی یہ موضوع کئی دن تک گھر میں چلتا رہا اور گھر کے سبھی لوگ اس موضوع میں دلچسپی بھی لیتے رہے اور ہراساں بھی رہے۔

میری بیوی معصومہ اگر چہ ایک سیدھی سادھی عورت ہے لیکن فطرتاً وہ بہت بہادر ہے۔ اپنی زندگی میں شادی سے پہلے سنگین ترین حالات کا مقابلہ اس نے انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ کیا ہے۔ میں نے اسے کسی بھی چیز کا خوف کھاتا ہوا نہیں دیکھا ہے۔ وہ ہمارے پرانے مکان میں کئی کئی راتوں تک بالکل تنہا رہی ہے کہ جب کہ وہ مکان بھی بہت اجڑا ہوا مکان تھا اور اس کے در و دیوار سے عجیب قسم کی وحشت برستی تھی، رات کو بیوی سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی تو اس نے بھی اس واقعہ کو سچ ہی سمجھ کر بات چیت کی اور اس نے کہا زرینہ فوزیہ بچی نہیں ہیں، اگر اس طرح کا کوئی منظر صوفیہ یا منے میاں دیکھ لیتے تو وہم کا امکان تھا لیکن زرینہ اور فوزیہ نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ یہ دونوں ہوش مند ہیں، ان کے دیکھے ہوئے منظر کو ہم وہم کہہ کر نظر انداز نہیں کر سکتے۔ امی جان کی رائے درست ہے۔ میرے خیال سے اس مکان کو کسی عامل مولوی سے کلوالیں تاکہ کسی بھی ناخوش گوار بات سے ہم محفوظ ہو جائیں۔

اس کے بعد پندرہ دن پرسکون گزرے، پندرہ بعد رات بارہ بجے کے قریب فوزیہ ٹوائلیٹ گئی تو وہاں سے چیختی ہوئی بھاگی۔ بھوت، بھوت، بھوت۔ ہم سب گھبرا گئے، وہ کمرے میں آ کر میری والدہ سے لپٹ کر رونے لگی۔ پھر روتے روتے بے ہوش ہو گئی۔

کافی دیر بعد ہوش میں آئی۔ بے ہوشی کے دوران ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ وہ کچھ بُڑبُڑا رہی تھی، لیکن سبھی نے کافی غور کیا، پھر بھی یہ سمجھ میں نہیں آسکا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔ عجیب طرح کے کٹے پھٹے الفاظ میں وہ کچھ بُڑبُڑا رہی تھی، حالاں کہ وہ پوری طرح بے ہوش تھی، اس درجہ اس پر مدہوشی طاری تھی کہ ہم لوگوں نے اس کے سوئی بھی چبھو کر دیکھی لیکن اسے تکلیف کا کچھ احساس نہیں ہوا۔

جب وہ ہوش میں آئی تو حد سے زیادہ گھبرائی ہوئی تھی، اس کے چہرے پر وحشت بکھری ہوئی تھی، ہوش میں آ کر وہ بے تحاشہ رونے لگی اور پھر اس نے بری طرح اپنے ہاتھ پیر چلانے شروع کئے، ہم برابر اس بات کی کوشش کرتے رہے کہ وہ سنبھل جائے اور ہمیں بتائے کہ اس نے کیا دیکھا ہے لیکن وہ اپنے بس میں نہیں تھی، وہ نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی جس کا مفہوم سمجھنے سے ہم لوگ قاصر تھے۔ ہمیں اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے، وہ بے معنی سے الفاظ بولے چلے جا رہی تھی، والدہ محترمہ آیت الکرسی وغیرہ پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں، میری بیوی چاروں قل پڑھ پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی، لیکن اسے کسی بھی رح ہوش نہیں آ رہا تھا۔ بظاہر تو وہ ہوش ہی میں تھی، جس طرح پہلے بے حس و حرکت پڑی تھی اب وہ بات نہیں تھی۔ اس نے پانی بھی مانگا، پھر ہم نے اس کو دودھ دیا، وہ بھی اس نے پی لیا لیکن باتیں وہ بہکی بہکی کر رہی تھی، جس سے اس بات کا اندازہ ہوتا تھا کہ یہ اپنے آپے میں نہیں ہے اور اس کے ہوش و حواس گم ہیں، تقریباً سات آٹھ گھنٹوں کے بعد اس کے ہوش و حواس درست ہوئے اور اس نے صحیح طور سے بات چیت شروع کی، اس نے لرزتے ہوئے بتایا کہ ٹوائلیٹ میں جب وہ گئی تو اس کو سردی سی چڑھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا، اس نے ٹوائلیٹ سے باہر آنے کا ارادہ کیا تو اس کو ٹوائلیٹ میں ایک سفید ریش بوڑھا دکھائی دیا، اس بوڑھے کو دیکھ کر جب اس نے بھاگنے کی کوشش کی تو اس بوڑھے نے فوزیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا، لیکن وہ وہاں سے بھاگ آئی۔

فوزیہ کی زبانی یہ سب کچھ سننے کے بعد گھر کے سبھی افراد سہم گئے۔ فوزیہ کا چہرہ ہوش و حواس درست ہونے کے باوجود بالکل زرد ہو رہا تھا، یہ سب کچھ سننے کے بعد معصومہ رونے لگی اور زرینہ بھی بلکنے لگی، میری والدہ نے میری بیوی اور میری بہن کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے تسلی دی اور میری طرف مخاطب ہو کر وہ کہنے لگیں، بیٹا اس سے پہلے گھر میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آ جائے تم کسی مولوی ملا کو بلا کر اپنا گھر کلوا لو، میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہ جنات بڑے خطرناک ہوتے ہیں اور یہ اگر کسی کے پیچھے پڑ جائیں تو پھر ناک میں دم کر دیتے ہیں، ہمارا بچوں کا ساتھ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بچے کے ساتھ خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آ جائے اور ہمیں تاعمر رونا پڑے۔

امی جان...... میں نے جواب دیا، آپ بالکل بے فکر رہیں۔ میں

کسی مولانا کو لے کر آؤں گا، میرا ایک دوست کہہ رہا تھا کہ اس کے ایک مولانا سے تعلقات ہیں اور وہ مولانا اس طرح کے علاج کرتے ہیں، میں جلدی ہی اپنے دوست سے بات چیت کر کے اُن مولانا کو لے کر آؤں گا اور اپنے گھر کو کلوالوں گا۔

سارا دن سکون سے گزر گیا، بچے ٹوائیلیٹ میں جانے سے ڈر رہے تھے، لیکن ہم نے انہیں سمجھایا کہ بچوں کو ڈرنے سے کام نہیں چلے گا، اس طرح ڈرو گے تو بے موت مارے جاؤ گے۔ ہمت سے کام لو۔ جہاں تک ان چیزوں سے بچاؤ کا معاملہ ہے تو ہم اس سے غفلت نہیں برتیں گے۔ لیکن اگر اس طرح سے ڈر کر اوپر جانا چھوڑ دو گے اور ٹوائیلیٹ وغیرہ میں جاتے ہوئے ہچکچاؤ گے تو کیسے بات بنے گی۔

ہماری والدہ نے بھی سمجھایا ڈرنا بری بات ہے، ڈرنا صرف اللہ سے چاہئے۔ جنات وغیرہ سے ڈرنا وقت سے پہلے اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔

امی یہ جنات کیا ہوتے ہیں؟ منے میاں نے معصومانہ انداز میں پوچھا کچھ نہیں بیٹا۔ میری والدہ بولیں، جنات کچھ نہیں ہوتے۔ جو بچے ماں باپ کا کہنا نہیں مانتے ان کو جنات سے ڈراتے ہیں۔

اس طرح کی باتوں میں دن گزر گیا، رات آنے پر سبھی خوفزدہ سے تھے۔ بچے زیادہ سہمے ہوئے تھے، تقریباً رات کے دس بجے تک سبھی جاگتے رہے، اس کے بعد سب اپنے اپنے بستر پر پہنچ گئے، چھوٹے بچے تو سو گئے تھے لیکن بڑوں کو نیند نہیں آرہی تھی، زرینہ اور فوزیہ بھی جاگ رہی تھیں، یہ دونوں ایک ہی پلنگ پر سونے کی عادی تھیں، فوزیہ اگرچہ اب ٹھیک تھی لیکن پھر بھی اس کے چہرے سے بیماری کے آثار ٹپک رہے تھے اور زرینہ اس کی وجہ سے پریشان نظر آرہی تھی۔

بارہ بجے کے قریب میری آنکھ لگ گئی، لیکن آنکھ لگنے کے تھوڑی ہی دیر بعد فوزیہ کے رونے کی وجہ سے آنکھ کھل گی، فوزیہ بری طرح رو رہی تھی، اس کے رونے کی وجہ سے گھر کے سبھی لوگ اٹھ گئے، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ رو بھی رہی تھی اور تقریباً بے ہوش بھی تھی۔ والدہ صاحب اس سے پڑھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں لیکن کسی طرح اسے ہوش نہیں آرہا تھا اور اس کا رونا بھی کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹہ تک فوزیہ اسی طرح روتی رہی اور والدہ اس پر قرآن کریم اور وظائف پڑھ کر دم کرتی رہیں، لیکن اسے ہوش نہ آیا، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ بظاہر ہوش وحواس میں تھی لیکن کسی کو پہچان نہیں رہی تھی، بس روئے چلی جارہی تھی، اس کی یہ حالت دیکھ کر گھر کے سب لوگ پریشان تھے، تقریباً رات کے دو بجے اور چھت پر کسی چیز کے گرنے کا دھماکہ ہوا اس دھماکے سے سب لرز گئے، بظاہر میں نہ ڈرنے کی ایکٹنگ کر رہا تھا لیکن سچ یہ ہے کہ میں بھی اس آواز کو سن کر سہم گیا تھا، میری والدہ بولیں کہ کیا چیز گری ہوگی؟

امی جان چھوڑیں، آپ اس فوزیہ کو سنبھالیں اور اگر آپ کی رائے ہو تو میں اوپر جا کر دیکھوں؟

نہیں تمہارا جانا ٹھیک نہیں، البتہ دل کا وہم نکالنے کے لئے میں اور تمہاری دلہن بھی ساتھ چلیں گے، دیکھتے ہیں کیا چیز گری ہے۔

میری بیوی منع کرنے لگی، لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں اور میری والدہ اوپر جارہے ہیں تو پھر وہ بھی تیار ہوگئی، اس دوران فوزیہ کا رونا کچھ کم ہوگیا تھا، زرینہ کو فوزیہ کے پاس چھوڑ کر ہم تینوں اوپر گئے، جس وقت ہم تینوں زینے میں تھے اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اوپر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں اور آپس میں بول بھی رہے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے ہمارے قدم رک گئے اور ہمارے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی، لیکن ہم نے پھر ہمت کی اور ہم نے پھر قدم بڑھانے شروع کئے، جس وقت ہم اوپر پہنچے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب لوگ خوامخواہ ڈر رہے ہیں، اوپر تو کچھ بھی نہیں تھا، میں نے ٹارچ کی روشنی ادھر اُدھر ڈالی، مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا اور نہ ہی کوئی چیز گری ہوئی نظر آئی، ہمیں ایسا لگا جیسے ہم خوامخواہ وہم کا شکار ہوگئے ہیں، اب ہمارے قدم مضبوطی کے ساتھ بڑے کمرے کی طرف اٹھے، ہم تینوں کمرے میں داخل ہوگئے، میں نے آگے بڑھ کر لائٹ کا سوئچ آن کیا، ایک سیکنڈ کے لئے روشنی ہوئی اور پھر سوئچ خود بخود آف ہوگیا، میں نے پھر ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کر دیا، ایک لمحہ کے لئے پھر بلب روشن ہوا اور پھر سوئچ خود بخود آف ہوگیا، اس بات کو لے کر پھر ہم تینوں کے چہرے پر خوف وہراس پیدا ہوا اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم واپس نیچے چلیں، اسی وقت بہت تیزی کے ساتھ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا، لیکن ہم تینوں زینے کی طرف لپکے، میں آگے تھا، لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ تینوں زینے اندر سے بند تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے زینے کی کنڈی لگادی ہے، اس وقت ہم تینوں کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے، معصومہ بے اختیار رو پڑیں، میری والدہ نے انہیں تسلی دی، لیکن میں نے محسوس کیا کہ میری والدہ کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے اور فوراً مجھے

ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے میری روح نکل رہی ہو، میری والدہ کچھ پڑھنا چاہ رہی تھیں، لیکن ان سے کچھ پڑھا نہیں جا رہا تھا، میں نے ایک بار پھر زینہ کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود، زینے کا دروازہ بلاشبہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا، اسی وقت نیچے سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انہوں نے کوئی خوفناک چیز دیکھ لی ہے، ہم اپنی بے بسی اور حماقت پر رو رہے تھے، ہمیں بچوں کو چھوڑ کر اس طرح اوپر نہیں آنا چاہئے تھا، ہم اس کو بہادری سمجھ رہے تھے لیکن یہ تو کھلی حماقت تھی، اب کیا ہوگا؟ ہمارے بچوں پر کیا بیتے گی؟ خود ہماری درگت کیا بنے گی؟ کیا ہم میں سے کوئی بچ پائے گا؟ کتنے سوالات تھے جو ذہن میں کلبلا رہے تھے اور کتنے اندیشے تھے جو دل ودماغ میں مچل رہے تھے، ہم زینے کے پاس سے ہو کر کمرے میں پہنچ گئے اور اس آفت سے بچنے کی تدبیر سوچنے لگے، اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ کہ جیسے مسہری کے نیچے کوئی چیز چرمرا رہی ہے، میں نے والدہ سے اشارہ کیا لیکن والدہ نے مسہری کے نیچے کوئی چیز جھانکنے سے منع کر دیا، دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا، معصومہ میری بیوی اگر چہ بہت بہادر تھی، لیکن اس وقت بالکل سہمی ہوئی تھی، چند منٹ کے بعد پھر بچوں کے چیخنے وبلکنے اور رونے کی آواز آئی، اس وقت مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دیوار پر چڑھ کر نیچے کود جاؤں، میں دیوار پر چڑھنے کے لئے اسٹول اٹھانے لگا تو اسٹول اٹھا ہی نہیں، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں گڑا ہوا ہے، ہم تینوں نے مل کر اسٹول اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسٹول کو ہم ہلا بھی نہ سکے اور سی وقت برابر والے کمرے سے قہقہہ مارنے کی آواز آئی جیسے کوئی ہم تینوں کا مذاق اڑا رہا ہو، ہم تینوں بے حد پریشان تھے اور اس درجہ خوف زدہ تھے کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی بھی ہمت کسی میں نہیں تھی، ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے آج کی رات کوئی نہیں بچ سکے گا، ہمیں فکر ان سب افراد کی تھی جو نیچے کی منزل میں تھے لیکن اس وقت ہم کر بھی کیا سکتے تھے، تھوڑی دیر کے بعد والدہ کے اوسان بحال ہوئے تو انہوں نے سورۂ یٰسین پڑھنی شروع کی اور سورۂ یٰسین پڑھنے کے دوران زینے کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم تینوں تیزی سے زینے کی طرف بڑھے اور تیزی کے ساتھ نیچے اتر گئے، نیچے جا کر ہم نے دیکھا سب لوگ سہمے سہمے بیٹھے تھے اور سب ہی جاگ رہے تھے، ہمیں آتا دیکھ کر انہوں نے رونا شروع کر دیا، معصومہ نے منے میاں کو گود میں لے لیا، ثانیہ، زرینہ کی گود میں تھی، اس وقت فوزیہ بھی ہوش وحواس میں تھی، میں نے پوچھا تم لوگ چیخ کیوں رہے تھے؟

تنویر نے بتایا کہ ہم سب کو کالے رنگ کا ایک ہاتھی دکھائی دیا تھا اور اس کی آنکھیں بالکل دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح طرح اور دو بار ہمیں ایک ریچھ نظر آیا، معصومہ بولی، ماما اس ریچھ کے بڑے بڑے بال تھے اور اس کی آنکھیں بھی سرخ تھیں، لیکن تم لوگ اوپر سے اتنی دیر میں کیوں آئے؟ معصومہ باجی نے پوچھا: میری بیوی نے بتایا کہ باقی بات یہ ہے کہ جب ہم اوپر گئے تو پہلے یہ ہوا کہ تمہارے بھائی نے کمرے کی لائٹ جلانی چاہی لیکن لائٹ جلتے ہی بجھ جاتی تھی اور سوئچ خود بخود آف ہو جاتا تھا، اس کے بعد جب ہم نے کمرے سے نیچے آنے کا ارادہ کیا تو زینے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

اس کے بعد والدہ بولیں، مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسرے کمرے سے قہقہہ لگانے کی آواز صاف آرہی تھی، لیکن سورۂ یٰسین کی برکت سے زینہ خود بخود کھل گیا اور ہم نیچے آگئے، ورنہ ہمیں تو یقین ہو گیا تھا کہ اب ہم نہیں بچ سکیں گے۔

کافی دیر تک کسی کو نیند ہی نہیں آئی، سب ایک ہی تخت پر بیٹھے رہے، معصومہ کا کہنا تھا کہ اس مکان کو پہلی فرصت میں چھوڑ دو، اس سے پہلے کہ کسی طرح کا جانی نقصان ہو ہمیں اس مکان کو فروخت کر دینا چاہئے۔

صفورا باجی نے کہا بھائی! ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے، مالک مکان کو بتانا چاہئے تھا کہ اس مکان میں اثرات ہیں۔

والدہ بولیں، میری رائے یہ ہے کہ اس مکان کا خریدار جب تک نہ ملتے تب تک اس کو کلوا دو تا کہ آئے دن کے تماشے سے نجات ملے، اس طرح کی باتیں کرتے کرتے سب لوگ سو گئے، صبح کو جب اٹھے تو بظاہر تو خیریت تھی، فوزیہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، بچے بھی ٹھیک تھے، لیکن سب سے پہلے صفورا باجی باتھ روم میں گئیں تو وہ لرزتی ہوئی واپس آئیں اور انہوں نے بتایا کہ باتھ روم کی دیوار پر خون سے ایک عبارت لکھی ہوئی ہے، جا کر دیکھو، ان کے کہنے سے میں باتھ روم میں گیا تو وہاں خون سے لکھا تھا "اگر تم لوگوں نے یہ مکان بیچا یا کلوایا تو ہم سب کو ایک ایک کر کے جان سے مار ڈالیں گے" یہ عبارت پڑھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مجھے پوری طرح یقین ہو گیا کہ یہ مکان خرید کر ہم سب ایک بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔

اب ہمارے لئے ایک عجیب سی مشکل پیدا ہوگئی تھی۔ اگر ہم حویلی میں قیام رکھتے تو ہماری مصیبت تھی اور اگر ہم اس کو فروخت کرنے کا پروگرام بناتے تو بھی ہمارے لئے مشکل تھا، کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں کیا نہ کریں، ہم سب کی عقلیں ماؤف ہوچکی تھیں، ہمارے بچے بھی ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے، میری بیوی جو یقیناً بہت بہادر تھی اور بڑی سے بڑی مصیبت کا خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا کرتی تھی وہ بھی اپنے اوسان کھو بیٹھی تھی، میری والدہ صرف اللہ سے ڈرنے والی تھیں، وہ دنیا کی کسی بھی مصیبت سے خائف ہونا نہیں جانتی تھیں، لیکن اس حویلی کے کچھ احوال سامنے آنے کے بعد وہ بھی ہر آن لرزتی رہتی تھی، تاہم ان کے طرزِ عمل سے خوف و ہراس ظاہر نہیں ہوتا تھا، وہ ہر وقت ہم سب کو یہ سمجھایا کرتی تھیں کہ دنیا میں سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے اور بندے کو صرف اپنے اللہ سے ڈرنا چاہئے، ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن حکیم کی تلاوت جس گھر میں ہوتی ہے وہاں سے جنات بھاگ جاتے ہیں، اس لئے ہم سب کو اپنے اوپر خوف مسلط کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ جنات خود ہی پریشان ہوکر بھاگ جائیں گے اور ابھی ہمیں اس حویلی کو فروخت کرنے کی بات بھی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ یہ تو ایک طرح کی بزدلی ہوگی اور اس بزدلی سے جنات اور زیادہ ہمیں پریشان کریں گے اور زیادہ ہم پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے۔

چنانچہ پروگرام یہ بنا کہ اگرچہ وہ اس حویلی کو فروخت نہیں کریں گے لیکن اس کی جھاڑ پھونک ضرور کرالیں گے تاکہ خطرات ٹل جائیں اور یہ حویلی انسانوں کی صحیح معنوں میں قیام گاہ بن سکے۔ اگلے دن میرے ایک دوست نے مجھے ایک مولانا سے ملوایا، میں نے انہیں تمام صورتِ حال بتادی، اس تحریر کا ذکر بھی کردیا جو ہمیں موصول ہوئی تھی اور جس میں ایک بات کی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر حویلی فروخت کروگے تو انجام خراب ہوگا۔ میری گفتگو سننے کے بعد مولانا نے جن کا نام امام الدین تھا پُر وثوق لہجہ میں کہا کہ ظفر صاحب! آپ پریشان نہ ہوں، ہم نے نہ جانے کتنے جنات کو تو بوتل میں بند کرکے قبرستان میں دفن کردیا ہے، ایسے ہزاروں کیس ہم حل کرچکے ہیں اور ایک دو روز میں آپ کی حویلی کی بھی سیر کرلیں گے، ان کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی، لیکن میں تو ان سے حالات بتاکر بھی خوف زدہ تھا، میں نے مولانا سے عرض کیا اگرچہ اس طرح کی باتوں سے میرا سابقہ پہلی بار پڑا ہے لیکن مولانا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں جو جنات ہیں وہ بہت خطرناک قسم کے ہیں، آپ پوری تیاری کے ساتھ ہمارے گھر چلیں۔

میں کہہ چکا ہوں کہ، مولانا بولے کہ ابھی میں ایک دو روز میں آپ کے گھر آؤں گا اور سب جنات کو بوتل میں بند کرکے حوالۂ قبرستان کردوں گا

مولانا! ہمارے لئے تو مشکل پیدا ہوجائے گی، میں اور میرے گھر والے تو بے موت مارے جائیں گے، میرے اندازِ گفتگو سے خوف اور وحشت ٹپک رہی تھی۔

میرا دوست نجم بولا: امام الدین صاحب! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ آج ہی ان کے گھر جاکر صورتِ حال سے نمٹ لیں، اپنی مصروفیات کو ترک کردیں، تو یہ بھی آپ کا احسان ہوگا اور اس سلسلہ میں آپ کا جو بھی ہدیہ وغیرہ ہوگا اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

ہدیئے کی بات نہیں۔ مولانا امام الدین نے کہا، مجھے تو کچھ مصروفیت تھی اس لئے میں دو دن کی مہلت مانگ رہا تھا، لین جب آپ لوگوں کا اصرار ہے تو میں آج رات ہی کو یہ کام کرتا ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے کچھ سامان لکھوایا کہ رات کو تیار رہیں اور میں عشاء کے بعد آپ کے گھر پہنچ جاؤں گا۔

میں نے کہا: نجم اور آپ دونوں رات کا کھانا میرے ساتھ کھائیں اور مغرب کے فوراً بعد میرے گھر پہنچ جایئے گا۔

میں ان دونوں سے رخصت ہوکر گھر پہنچا، تاکہ دعوت وغیرہ کی تیاری کروں اور مولانا نے جو سامان لکھوایا تھا وہ بھی جمع کروں، گھر پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ فوزیہ پر پھر غشی سی طاری تھی اور اس غشی کی حالت میں وہ صرف یہ بڑبڑا رہی تھی کہ غلط ہورہا ہے، غلط ہورہا ہے۔

وہ ایک گھنٹے تک یہی اول فول بولتی رہی، پھر سوگئی، جب میں گھر میں آیا تو وہ سو رہی تھی۔

میں نے معصومہ اور والدہ کو بتایا کہ آج رات کو مولانا آئیں گے اور روز روز کی مصیبت ختم ہوجائے گی۔ والدہ نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا بیٹا ایسا تو نہیں کہ کوئی نئی پریشانی کھڑی ہوجائے۔

نہیں۔ امی جان! بہت پہنچے ہوئے ہیں مولانا۔ ہزاروں جنوں کو بوتل میں بند کرکے قبرستان میں دفن کرچکے ہیں، ایسا تو نہیں ہوگا کہ جنات مولانا ہی کو بوتل میں اتارلیں۔ معصومہ بولی۔ ہماری حویلی کے جنات ایسے ویسے نہیں معلوم ہوتے۔

دیکھتی رہو اب کیا ہوگا۔ نجم بتارہا تھا کہ مولانا کی دھوم دور دور تک

ہے اور انہیں جنات سے لڑنے کا شوق بھی ہے۔

یہ باتیں سن کر بچے بہت خوش تھے، ان کا خوف وہراس کچھ کم سا ہو گیا تھا، وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مولانا کسی جادو کی چھڑی کے ذریعہ کوئی ایسا چمتکار دکھائیں گے کہ جنات اس طرح بوتل میں خود بخود گھس جائیں گے، جس طرح چوہے دان چوہے میں گھس جاتے ہیں۔

کچھ خوف کچھ امید میں دن کٹ گیا اور مغرب کے فوراً ہی بعد نجم اور مولانا امام الدین تشریف لے آئے، میں نے ان کے بیٹھنے کا اوپر ہی انتظام کر لیا تھا کیوں کہ خود مولانا نے بھی مکمل تنہائی طلب کی تھی اور مکمل یکسوئی اور تنہائی کے لئے اوپر والا کمرہ ہی سب سے زیادہ موزوں تھا۔ مولانا اور دوست کے آنے کے بعد مجھے بھی ایک طرح کا اطمینان اور خوشی تھی، جیسے کوئی بہت بڑا ہتھیار ہاتھ لگ گیا ہو، ایک عجیب طرح کی خوشی دل میں موجزن تھی اور یہ شوق بھی دل میں اچھل رہا تھا کہ جنات کی شکست فاش کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔

میں نے نجم اور مولانا کو اوپر والے کمرے میں بٹھا دیا اور میں ان کے لئے ناشتہ لے کر پہنچا، مولانا نجم کو اپنے اوپر گذرے ہوئے حادثات اور واقعات سنا رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ کس کس طرح جنات سے لڑے ہیں اور کس کس طرح فتح یاب ہوئے ہیں۔ زرینہ اور معصومہ نے مولانا سے پردہ کیا تھا، البتہ والدہ چادر اوڑھ کر مولانا کے قریب ہی بیٹھ گئی تھیں، فوزیہ اور صوفیہ بھی مولانا کے سامنے آ گئی تھیں، صوفیہ کی تو عمر ہی دس سال تھی اور فوزیہ کا علاج کرانا تھا، اس لئے پردہ کرنے سے فائدہ نہیں تھا۔ تنویر میرا بھانجہ اور عرفان میرا بیٹا مولانا کے پاس بیٹھے تھے، سب کو مولانا کی باتوں میں مزا آ رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہمارے گھر کی پریشانیاں ختم ہو چکی ہیں اور یہ خوف وہراس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والا ہے، ہم اوپر ہی تھے کہ معصومہ نے زینے میں آ کر مجھے آواز دی، میں نیچے گیا تو معصومہ نے بتایا کہ اس نے مہمانوں کے لئے اڑد کی دال، قورمہ اور بریانی بنائی تھی۔ قورمہ تو ابھی پک رہا تھا، دال تیار ہو گئی تھی، بریانی بھی ابھی پک رہی تھی، لیکن ہوا یہ کہ دال جس دیگچی میں تیار کی گئی تھی اس میں خون بھرا ہوا تھا، معصومہ کا کہنا تھا کہ دال والی دیگچی میں دال تو نظر ہی نہیں آ رہی تھی، خون ہی خون نظر آ رہا تھا، میں نے چمچہ لے کر دیگچی میں چلانا چاہا تو چمچہ مجھ سے دیگچی میں ڈالنے کے بعد ہلا ہی نہیں، ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے پکڑ رکھا ہے، اس کے بعد ہم نے اس بھگونے کا ڈھکن ہٹانا چاہا جس میں بریانی پک رہی تھی، اس میں بھی خون کی چھینٹیں صاف صاف نظر آ رہی تھیں، میں نے معصومہ سے کہا کہ تم ابھی قورمہ بھی چولہے سے اتار دو، مولانا نیچے اتر کر کچن میں گئے، میں نے دال کا ڈھکن ہٹایا، مولانا نے دال کی طرف دیکھ کر کہا یہ ٹھیک ہے۔ میں نے بھی دال کی دیگچی کی طرف دیکھا۔ دیگچی میں صرف دال ہی نظر آ رہی تھی، خون کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

میں نے کہا کہ ذرا بریانی کا ڈھکن ہٹائیں، مولانا نے خود بریانی کے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو بریانی بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، خون کی ایک بھی بوند وہاں نظر نہیں آئی، مولانا پُراعتماد لہجے میں بولے: آپ لوگ گھبرائیں نہیں، کچھ نہیں ہوگا، اب میں آ گیا ہوں۔

اس کے بعد مولانا نے کھانے کے سب برتنوں اور کھانے پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا اور پھر اوپر والے کمرے میں آ گئے۔

بڑی حیرت کی بات تھی، دال کی دیگچی میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون بھرا ہوا دیکھا تھا اور میں نے اس میں چمچہ چلا کر دال دیکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود میں دیگچی میں چمچہ نہیں چلا سکی تھی۔ بریانی کے بھگونے میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون کی چھینٹیں دیکھی تھیں اور جو مولانا نے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا، صرف چاول ہی چاول تھے اور خون کی ایک بوند بھی نہیں تھی۔

معصومہ کو بھی حیرت تھی، وہ کچھ خوف زدہ سی تھی، لیکن میرے سمجھانے پر اسے اطمینان ہوا اور وہ پھر کھانا پکانے میں مصروف ہو گئی۔

اب گھر کا ہر فرد اس گھڑی کے لئے بے چین تھا، جب مولانا کوئی کارروائی شروع کریں گے اور جنات بوتل میں بند ہوں گے۔

تقریباً رات کے نو بجے ہم لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے، اس دوران کسی بھی طرح کی کوئی واردات پیش نہیں آئی، کھانا سب نے سکون سے تناول کیا، کھانے کے بعد چائے پینے کے دوران ایک مرتبہ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوا اور پھر خود بخود کھل گیا اور ایک مرتبہ یہ بھی ہوا کہ ایک سیاہ رنگ کی بلی کمرے کے اندر آئی، پھر فوراً ہی بھاگ گئی، اس کے سوا کچھ نہیں ہوا، ان دونوں باتوں کو مولانا نے جنات کی کارروائی بتایا، لیکن یہ اطمینان دلایا کہ اب جنات خود ڈر رہے ہیں اور وہ خود پریشان ہیں، کیوں کہ وہ میری موجودگی سے خوف زدہ ہیں۔

عجیب سی بات تھی ہم تو یہ سمجھا کرتے تھے کہ جنات کسی سے نہیں ڈرتے اور مولانا فرما رہے تھے کہ جنات کی خود ہی پھونک سرک رہی

ہے، میں نے مولانا سے پوچھا:

مولانا! خدانخواستہ ایسا تو نہیں ہوگا کہ وہ آپ پر غالب آجائیں؟

توبہ کرو ظفر صاحب! میں نے ایسے ایسے نہ جانے کتنے جنوں کو قبضے میں کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ایک بار وہ کسی جنگل سے گزر رہے تھے تو انہیں جنات اٹھا کر لے گئے اور وہ جنات کی پناہ گاہوں میں جا کر بھی نہیں ڈرے اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا کی اس طرح کی باتیں سن کر دل کو بڑی تقویت ہوتی تھی اور اس یقین میں اضافہ ہوجایا کرتا تھا کہ مولانا اب ہمیں جنات کی حرکتوں سے نجات دلادیں گے۔

رات کو دس بجے مولانا نے فوزیہ کو بلایا، مولانا نے کہ فوزیہ پر حاضرات کرکے وہ پوری حقیقت کا اندازہ کرلیں گے، مولانا نے فوزیہ کے کانوں میں کوئی عمل پڑھ کر دم کیا اور اسی وقت فوزیہ کا بدن کپکپانے لگا، فوزیہ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں، اس کے منہ سے جھاگ آنے لگے، وہ چیخنے لگی اور مردانہ آواز میں بولنے لگی۔

میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، میں سب کو ختم کردوں گا، میں تجھے بھی برباد کردوں گا، فوزیہ مولانا کو دیکھ کر چیخ رہی تھی۔

تو اپنا نام بتا، اپنے آنے کا مقصد بتا، مولانا نے فوزیہ کے ہاتھ کی انگلی دباتے ہوئے کہا میرا نام خدا بخش ہے، میں یونان کا رہنے والا ہوں، تو جھوٹ بولتا ہے، مولانا نے کہا تم لوگ اس گھر میں کب سے رہتے ہو؟ ہم اس گھر میں سو سال سے رہتے ہیں۔ تو ہم سے یہ سوال کیوں کررہا ہے؟ فوزیہ اٹھ کھڑی ہوئی اور مولانا کی اس نے دھاڑی پکڑ لی، میں اس وقت فوزیہ کو گھسیٹ بھی نہیں سکتا تھا کیوں کہ مولانا کی داڑھی اس نے بہت مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی، مولانا جلدی جلدی عمل کرکے اس پر دم کررہے تھے، اسی وقت اچانک زینے کی کواڑ بند ہوگئے اور ایک عجیب طرح کے زہریلے قسم کے قہقہے کی آواز بلند ہوئی، ہم سب گھبرا گئے، لیکن اسی وقت فوزیہ نے مولانا کی داڑھی چھوڑ دی اور مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے۔ مولانا بہت بہادری کے دعوے کررہے تھے، لیکن میں نے محسوس کیا کہ مولانا کے چہرے پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور خوف و ہراس ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہورہا تھا۔

میں، فوزیہ، والدہ اور تنویر اس وقت اوپر تھے، باقی لوگ نیچے تھے، زینہ پہلے کی طرح بند ہوچکا تھا، اب ہمیں نیچے کی بھی فکر تھی، فوزیہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی اور نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی، فوزیہ نے اسی حالت میں کہا، آج کمرے کے ہر ہر دروازے سے اور ہر ہر کھڑکی سے ایک جن داخل ہوگا اور اس گھر کی ایک ایک چیز پر اپنا قبضہ کرلے گا۔

مولانا نے فوزیہ کی طرف دیکھ کر گھبرائے ہوئے انداز میں کہا: تم لوگ یہاں سے جانے کا کیا لوگے؟ فوزیہ نے کہا: فوزیہ اور عرفان کو ہمیں دے دو ہم اس مکان سے چلے جائیں گے، ہم تمہارا یہ مطالبہ نہیں مانیں گے تو ہم اس مکان سے نہیں جائیں گے اور اسی طرح تمہیں ستاتے رہیں گے۔

میں تمہیں بھسم کردوں گا، مولانا نے پرزور آواز میں چیخے اور چیخنے کے ساتھ ساتھ مولانا نے ایک ڈنڈا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر گھمایا۔

اسی وقت فوزیہ بھی چیخی، اس نے پھر مولانا کی داڑھی پکڑنے کی کوشش کی، لیکن مولانا نے فوزیہ کو پوری طاقت سے دھکیل دیا۔ اسی اثناء میں نیچے سے زرینہ کی چیخنے کی آواز آئی، جیسے انہیں کچھ نظر آیا ہو، میں ایک دم بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگا، لیکن زینہ تو بند تھا، پھر ایک زہریلے قسم کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا، لیکن قہقہہ لگانے والا کوئی نظر نہیں آیا، آواز سب نے سنی، میں نے زینے کے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ تو اندر سے بند تھا، فوزیہ پھر اٹھی اور وہ مولانا کی گردن میں لٹک گئی اس نے مولانا کے چہرے پر تھوک دیا، مولانا بے بس سے ہوگئے تھے، وہ گھبراہٹ میں کچھ کر بھی نہیں پارہے تھے، مولانا سے زیادہ میری والدہ کے ہوش و حواس ٹھیک تھے، والدہ نے آیت الکرسی زور زور سے پڑھنی شروع کی، لیکن فوزیہ کا چہرہ خطرناک سے خطرناک ہوتا جارہا تھا، اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے، اس نے اپنی زبان سے مولانا کی داڑھی کو جکڑ لیا، میں صاف طور پر محسوس کررہا تھا کہ مولانا کے ہوش و حواس بالکل ختم ہوچکے تھے، وہ بالکل بے دم سے ہوگئے لیکن والدہ کے بار بار آیت الکرسی پڑھنے سے فوزیہ بے ہوش ہوکر گر پڑی اور مولانا بھی ایک طرف کو ڈھلک گئے۔

اسی وقت زینے کا دروازہ کھلا اور ایک ناٹے سے قد کا انسان نکل آیا اور چند قدم چل کر غائب ہوگیا، پھر ایک قہقہہ کی آواز زینے میں سے آئی تھی نیچے کے لوگ بھی یہ آواز بلند رورہے تھے، شاید انہیں بھی کچھ نظر آرہا تھا۔

زینہ کھل جانے کے بعد میں نیچے بھی نہیں جاسکتا تھا، کیوں کہ فوزیہ بھی بے ہوش تھی اور مولانا بھی، ان دونوں کو میں کیسے اٹھاتا، والدہ تو پڑھ کر فوزیہ پر دم کررہی تھیں، چند منٹ کے بعد فوزیہ اٹھ بیٹھی اور اس

نے غصہ سے مولانا کی طرف دیکھا، اس کے بعد اس نے اپنی انگلی کے اشارے سے مولانا کے چہرے کی طرف دیکھا، اس کے بعد اس نے اپنی انگلی کے اشارہ سے مولانا کے چہرے پر کراس بنایا، حیرت کی بات یہ تھی کہ مولانا کے چہرے پر خون سے کراس انشان بن گیا، اس کے بعد مولانا ہوش میں تو آ گئے لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہے تھے۔

انہوں نے میرے دوست کو آواز دی، نجم نجم! لیکن نجم تو بہت ہی بزدل ثابت ہو، وہ تو ایک کونے میں اس طرح دبا دبکا بیٹھا تھا جیسے چھ سال کا بچہ ہو، اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے، شاید اس نے پہلی بار اس طرح کے مناظر دیکھے تھے، مولانا کو اس بری کیفیت میں دیکھ کر وہ اور زیادہ خوف زدہ ہو گیا اور ہم سب ہی گھبرا گئے کیوں کہ مولانا شاید ہماری آخری امید تھے اور آج ہماری آخری امید پر بھی پانی پھر گیا تھا۔

والدہ نے آیت الکرسی پڑھ کر مولانا پر بھی دم کیا، آیت الکرسی کی برکت سے مولانا نے آنکھیں کھول دیں، لیکن انہوں نے ہم سب سے نیچے چلنے کے لئے کہا، فوزیہ ابھی تک اثرات کا شکار تھی، لیکن اس وقت ہم نے فوزیہ سے کوئی سوال کرنے کے بجائے اس کو نیچے چلنے کے لئے کہا، سب کھڑے ہو گئے، نجم بھی کھڑا ہو گیا لیکن فوزیہ پتھری ہو کر بیٹھ گئی، والدہ نے ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے فوزیہ کے چہرے پر چھینٹیں ماریں تو وہ ہوش میں آ گئی، اس کے بعد ہم سب نیچے آ گئے، نیچے آ کر ہم نے دیکھا کہ سب ایک پلنگ پر ڈرے سہمے بیٹھے تھے اور سب سے زیادہ خوف زدہ صوفیہ تھی، ہم سب کو بخیر آتا دیکھ کر سب خوشی سے رونے لگے، معصومہ بھی میری والدہ کو امی جان کہہ کر لپٹ گئی، صفورا بھی نانی، نانی کہہ کر والدہ سے لپٹ گئی، صفورا باجی بھی بے تحاشہ روتے چلی جا رہی تھیں، مولانا اور نجم ان کے سامنے ہی کھڑے تھے، کسی کو بھی پردے کا احساس نہیں تھا۔

اب کیا ہوگا؟ میرے لہجہ میں بہت مایوسی تھی۔

مولانا اب کچھ سنبھلے ہوئے تھے، انہوں نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے کہا: صبر کریں، کوئی تو راستہ نکالیں گے، اگر یہ معاملہ میرے بس میں آئے گا تو میں اپنے استاذ کو لے کر آؤں گا۔

والدہ نے معصومہ سے کہا کہ: ہمیں کئی بار بہت سی ہیبت ناک قسم کی شکلیں نظر آئیں اور ماموں جان! میں نے تو یہ دیکھا، صوفیہ نے معصومہ کی بات کاٹ کر کہا کہ جیسے کالے رنگ کے گندے جانوروں پر کوئی کالا سا آدمی بیٹھ کر آ رہا ہے۔

گندا جانور کیسا؟ میں نے پوچھا۔

وہ جو ہوتا ہے بھنگیوں کے محلے میں۔

اچھا! سور

ہاں بالکل صاف صاف میں نے ماموں جان ایک کالے بھونڈے آدمی کو سور پر سوار دیکھا ہے۔

مولانا بولے: یہ معاملہ بہت خطرناک ہے، اس لئے میں آج خود کوئی عمل نہیں کروں گا، اب تو میں اور نجم چلے جائیں گے، پھر کسی دن میں اپنے استاذ کو لے کر آؤں گا۔

مولانا! آپ کا بہت احسان ہوگا اگر آپ آج کی رات یہیں ٹھہر جائیں، اس رات ہم سب بہت ڈرے ہوئے ہیں، آپ سے ایک طرح کی ڈھارس سی ہے۔

اماں جان! میرے یہاں ٹھہرنے سے فائدہ ہی کیا ہے؟ فائدہ ہو یا نہ ہو، ایک طرح کا اطمینان سا ہے۔

مولانا نے نجم کی طرف دیکھا۔

نجم نے کہا: مولانا صحیح بات تو یہ ہے کہ میں بہت ڈر رہا ہوں، رات کو پتہ نہیں کیا ہو جائے۔

یار نجم! میں بولا، جو ہم پر گذرے گی وہ تجھ پر گذر جائے گی، ہمیں اس طرح چھوڑ کے جانے کو تمہارا دل کیسے گوارہ کرے گا۔

چلو بھائی، جو ہوگا دیکھا جائے گا، آج رات کو یہیں ڈیرہ جمائیں گے۔ نجم نے کہا تو مولانا بھی تیار ہو گئے۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی، معصومہ نے فون اٹھایا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ میں ظفر صاحب سے ملنے آیا تھا، لیکن تمہارے گھر کے چاروں طرف خون کی بارش ہو رہی تھی اور تمہاری حویلی کے اوپر والی کھڑکی پر ایک بدنما سا انسان کھڑا تھا اور کئی وحشت ناک قسم کے انسان تمہاری حویلی کے باہر عجیب سی صورت بنائے کھڑے تھے۔

اتنی بات کہہ کر فون کاٹ دیا گیا، آواز معصومہ پہچان نہ سکی۔

جب سونے کی تیاری کرنے لگے اس وقت اچانک ایک چمگادڑ آ کر صحن میں گری اور اسی وقت ایک کالی بلی آئی، اس نے چمگادڑ کو اپنے منہ میں دبایا اور زینے پر چڑھ گئی۔

مولانا، نجم اور میں ایک کمرے میں لیٹ گئے، رات گئے ہم لوگ

باتیں کرتے رہے، نہ جانے کب آنکھ لگ گئی، صبح کو اٹھے تو ایک حیرت ناک بات سننے کو ملی، نجم میرا دوست بستر سے غائب تھا۔

اور آج صبح ہی سے موسم بہت زیادہ خراب تھا، شدید بارش تھی اور بارش کے ساتھ ساتھ بہت تیز تیز ہوائیں بھی چل رہی تھیں، نجم کے غائب ہوجانے سے پورا گھر تو تھا ہی پریشان، مولانا امام الدین بھی بہت فکر مند نظر آرہے تھے اور ان کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں، والدہ نے مولانا سے کہا کہ آپ اپنے عمل میں یہ تو دیکھیں کہ نجم کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے؟ عامل حضرات کو تو سب معلوم ہوتا ہے، مولانا نے کہا: اماں جان میرے تو اوسان خطا ہو رہے ہیں، میں تو بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس حویلی میں جو بھی مخلوق آباد ہے وہ بہت خطرناک ہے اور ان سے نمٹنا آسان نہیں ہے، اس حویلی کے بارے میں میں اپنے استاد سے بات کروں گا، وہ کوئی علاج کریں گے۔

میں تو نجم کے بارے میں پوچھ رہی تھی، والدہ نے مولانا کی بات کاٹ کر کہا: وہ اس وقت کہاں ہے اور بند کمرے سے کہاں غائب ہوگیا ہے؟

اماں جان! جنات کے لئے کسی کو غائب کرنا مشکل نہیں ہے اور جب کوئی انسان جنات کے قبضے میں چلا جاتا ہے تو پھر اس کا سراغ آسانی سے نہیں ملتا، کیوں کہ جنات اس طرح کا حصار کردیتے ہیں کہ وہاں تک کسی عامل کے عمل کی پہنچ نہیں ہوتی، بس آپ دعا کریں کہ نجم جہاں بھی ہو خیریت سے ہو اور اب یہاں بھی خیریت رہے۔

ناشتے کے فوراً بعد مولانا جان بچا کر بھاگ جانا چاہتے تھے، کیوں کہ وہ اس بات کا اظہار بزبان خود کرچکے تھے کہ یہ کام ان کے بس کا نہیں ہے، لیکن بارش کی شدت کی وجہ سے وہ رکنے پر مجبور تھے، اسی دوران فوزیہ پر پھر حاضری ہوگئی، وہ اپنے ہوش میں نہیں رہی اور اس پر اثرات سوار ہوگئے۔ فوزیہ کو مولانا کے پاس لائے تو مولانا نے کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا، مولانا کو پڑھتا دیکھ کر فوزیہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ اس سے کیا ہوگا، تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، ہم یہاں سے نہیں جاسکتے، یہ مکان ہمارا ہے، میں تجھے کھا جاؤں گا، یہ کہہ کر فوزیہ نے مولانا کی پھر داڑھی پکڑلی اور بہت بری طرح مولانا پر ٹوٹ پڑی، مولانا خوف زدہ ہوگئے اور اپنے بچاؤ کی تدبیریں سوچنے لگے۔ میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو پکڑ کر مولانا سے الگ کیا اور اس کے ہاتھوں سے مولانا کی داڑھی چھڑوائی، اس کے بعد ہم فوزیہ کو دوسرے کمرے میں لے گئے، لیکن وہ مسلسل اول فول بکتی رہی اور مردانہ آواز میں یہی کہتی رہی کہ یہ مکان ہمارا ہے، ہم یہاں سے نہیں جائیں گے اور اگر جائیں گے تو تم سب کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

میں نے مولانا کے پاس جا کر کہا: مولانا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں، فوزیہ نے جو کچھ بھی آپ کے ساتھ کیا ہے اس پر ہم شرمندہ ہیں۔

مولانا بولے: آپ لوگوں کا اس میں کیا قصور ہے؟ قصور تو میرا ہی ہے، مجھے اس طرح یہاں نہیں آنا چاہئے تھا، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ جس طرح لوگوں کے اوپر سے جنات اتارے ہیں اس طرح میں یہاں بھی کامیاب ہوجاؤں گا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہاں معاملہ بہت خطرناک قسم کا ہے اور اس طرح کے معاملات میں اپنے استاذ کے مشورے کے بغیر مجھے یہاں آنے کا ارادہ بھی نہیں کرنا چاہئے تھا، مجھے تو اب نجم کی بھی فکر ہورہی ہے۔ اس طرح کسی کا غائب ہوجانا اچھا نہیں ہے۔

مولانا! اب کیا ہوگا؟ میں نے پوچھا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اب کیا ہوگا اور کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ جنات تو کچھ بھی کرسکتے ہیں، ان سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

ہم یہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ معصومہ نے آکر اطلاع دی کہ باورچی خانہ کے فرش پر خون بہہ رہا ہے اور نعمت خانہ میں رکھے ہوئے برتن خود بخود ہی کھنک رہے ہیں۔

میں نے جا کر دیکھا: باورچی خانہ کے فرش پر سرخ سرخ خون بکھرا ہوا تھا اور برتنوں کے کھنکنے کی آواز بارش کے شور وغل کے باوجود باہر صحن تک آرہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے باورچی خانہ میں آندھیاں چل رہی ہوں۔ میں نے مولانا سے آکر کہا: مولانا! آپ بھی چل کر دیکھیں کہ آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ مولانا نے جواب دیا: یوں دیکھنے سے کیا فائدہ ہوگا...... اب تو بس جب ہی بت بنے گی جب ہمارے استاد یہاں آئیں گے۔

گھر کے سب افراد مولانا ہی کے کمرے میں آگئے تھے اور سب کے سب خوفزدہ تھے۔ فوزیہ پر ابھی تک اثرات مسلط تھے اور اب وہ ایک بات کی رٹ لگائے ہوئے تھی کہ اس ملا کو یہاں سے بھگاؤ۔

مولانا تو خود بھی جانے کے لئے بے قرار تھے لیکن بارش اس قدر تیز تھی کہ ایسے میں گھر سے باہر نکلنے کا بھی تصور ممکن نہیں تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد بارش کچھ ہلکی ہوئی تو مولانا نے جانے کی

اجازت مانگی، میں نے کہا ابھی بارش رک جانے دیں، راستے میں آپ کو پریشانی ہوگی، لیکن وہ نہیں مانے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نجم کی طرف سے بھی فکر ہے اور آپ لوگوں کا بھی احساس ہے، مجھے فوراً ہی اپنے استاد سے رابطہ کرنا ہوگا تا کہ اس مصیبت سے جلد از جلد چھٹکارا نصیب ہو سکے۔

بات ان کی بہت معقول تھی، اس لئے میں نے انہیں جانے کی اجازت دیدی۔ مولانا نے سب گھر والوں کو تسلی دی اور رخصت ہونے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھے، میں نے انہیں چھتری دیدی تھی حالاں کہ بارش کی شدت کی وجہ سے چھتری میں بھی محفوظ رہنا ممکن نہیں تھا۔ میں مولانا کو چھوڑنے کے لئے گھر کے دروازے تک آیا، لیکن......

لیکن اب ایک نئی مصیبت پھر سامنے کھڑی تھی، گھر کا دروازہ باہر سے بند تھا، ہم نے کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کھلا ہی نہیں۔ مولانا نے بھی بہت زور لگایا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ مولانا دروازہ کھولنے کی کوشش میں ہی تھے اور میں بھی ان کی مدد کر رہا تھا کہ اچانک فوزیہ تیر کی طرح آئی اور مولانا کو اس طرح اٹھا کر لے گئی جیسے بلی چوہے کو لے جاتی ہے۔ مولانا جسم کے اعتبار سے اچھے خاصے بھاری بھر کم تھے اور فوزیہ ایسی صحت مند نہیں تھی بلکہ بہت دبلی پتلی لڑکی تھی...... لیکن اس میں نہ جانے ایسی طاقت کہاں سے آگئی کہ وہ مولانا کو کسی بچے کی طرح گود میں اٹھا کر لے گئی اور انہیں کمرے میں لے جا کر مسہری پر پٹخ دیا۔ ہم لوگ بھی کمرے کی طرف بھاگے۔ ہم نے دیکھا کہ مولانا سہمے سہمے مسہری پر پڑے تھے اور فوزیہ مسہری کے سامنے کھڑی تھی اور وہ مولانا کو غصے سے گھور رہی تھی۔ فوزیہ کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔ وہ زور زور سے سانس لے رہی تھی۔

مولانا شاید کچھ پڑھ رہے تھے، ان کی جان مشکل میں تھی، وہ تقریباً ان اثرات کے سامنے بے بس ہو گئے تھے لیکن ان کے لئے بھاگنے کے بھی راستے بند تھے...... اور ہم سب بھی پریشان تھے اور ہمیں تو کچھ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آہستہ آہستہ موت سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔

تھوڑی دیر فوزیہ چپ رہی، اس کے بعد اس نے پھر مردانہ آواز میں بولنا شروع کیا۔

وہ کہہ رہی تھی کہ چلو ہم یہاں سے چلے جائیں گے، اپنی جگہ چھوڑ دیں گے...... لیکن ہم فوزیہ اور عرفان کو لے کر جائیں گے۔

مولانا نے کانپتی آواز میں کہا: تم خدا کے لئے ان لوگوں کو معاف کر دو...... تم کو میں سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا۔

ابے تو لڑ کے...... جو تجھے کرنا ہو کر لے...... تو کر ہی کیا سکتا ہے؟

فوزیہ پھر بھڑک اٹھی، میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا...... میں تو تم سے درخواست کر رہا ہوں کہ تم چلے جاؤ اور ان لوگوں کو مت ستاؤ تم لوگوں نے نجم کو بھی غائب کر دیا۔

یہ سن کر فوزیہ مولانا پر ٹوٹ پڑی۔ اس نے مولانا کو بری طرح دبوچ لیا۔ مولانا بے سدھ سے ہو گئے، اس نے مولانا کے بال پکڑ کر کھینچ لئے۔

میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے مولانا کو نہیں چھوڑا۔ اتنی دبلی پتلی فوزیہ میں اتنی طاقت کہاں سے آگئی تھی۔ ہم سب حیران تھے، اسی وقت گھر کے بچے رونے لگے۔ سب پر خوف طاری تھا۔ ایک عجیب سی وحشت سب کے چہروں سے ٹپک رہی تھی۔ صوفیہ بھی بے تحاشہ رو رہی تھی اور معصومہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ تنویر پر بھی خوف طاری تھا۔ صفورا باجی بہت مضبوط حواس کی عورت تھیں، لیکن اس وقت ان کے بدن پر بھی کپکپی طاری تھی...... بے چارے مولانا ہم سب کو اس مصیبت سے نجات دلانے آئے تھے اور خود بری طرح اس مصیبت کا شکار ہو گئے تھے۔ تقریباً دس منٹ تک فوزیہ مولانا کو لپٹی رہی، اس کے بعد اُس نے مولانا کو چھوڑ دیا۔ مولانا بہت زیادہ خوفزدہ تھے اور شاید ان کے علم و عمل نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اب تو وہ کچھ پڑھ بھی نہیں رہے تھے۔ ان سے زیادہ تو ہماری والدہ پڑھ پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں۔ پانچ منٹ تک مولانا سہمے سہمے بیٹھے رہے، اس کے بعد ان کو خون کی قے پھر ہوئی۔ پے در پے انہیں خون کی قے ہوتی رہیں۔

اپنے منہ سے خون آتا دیکھ کر وہ رونے لگے۔ ہم سب بھی رو رہے تھے اور ہم سب کو مولانا امام الدین پر رحم آ رہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے ان کا بدن آگ کی طرح تپنے لگا۔ انہیں شاید بخار ہو گیا اور وہ بالکل بے جان سے ہو کر رہ گئے۔ ہم نے مولانا کو مسہری پر لٹا دیا اور بخار کی انہیں گولی دے دی۔ مولانا پر بری طرح خوف و ہراس طاری تھا اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔

ان سے بولا نہیں جا رہا تھا، شاید وہ حد سے زیادہ پچھتا رہے تھے، وہ سہمی سہمی نظروں سے کبھی مجھے دیکھتے تھے، کبھی والدہ کی طرف اور کبھی چھت کی طرف دیکھتے تھے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان کی آنکھوں سے آنسو

جاری ہوجاتے تھے۔ والدہ انہیں پڑھ پڑھ کر پانی پلا رہی تھیں اور ان پر دم کر رہی تھیں۔ فوزیہ اب خاموش تھی لیکن اس کے چہرے پر وحشت بکھری ہوئی تھی، وہ اب بھی اثرات کی لپیٹ میں تھی اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگارے کی طرح ہو رہی تھیں، کمرے میں بالکل خاموشی تھی، اسی وقت فون کی گھنٹی بجی، میں نے فون اٹھایا، کوئی کانپتی ہوئی آواز سے کہہ رہا تھا کہ میں مشکل میں پھنسا ہوا ہوں، مجھے بچاؤ۔ ایک لمحے کے لئے تو میں کچھ نہیں سمجھا۔ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ آواز نجم کی ہے۔ میں نے فوراً ہیلو، ہیلو کہا لیکن اس کے بعد دوسری طرف سے کوئی آواز نہیں آئی، شاید ادھر فون رکھ دیا گیا تھا۔ جب میں نے سب کو بتایا کہ یہ آواز تو مجھے نجم کی سی لگ رہی تھی اور وہ کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے تو سب کو حیرت ہوئی، اسی وقت معصومہ نے ایک مشورہ دیا کہ کسی ڈاکٹر کو فون کر کے بلائیں۔ ڈاکٹر صاحب مولانا کو بھی دیکھ لیں گے اور اس طرح باہر کا دروازہ جو بند ہو گیا ہے ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر وہ بھی کھل جائے گا۔ معصومہ کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے میں نے ڈاکٹر انیس کا فون ملانے کی کوشش کی لیکن اس وقت فون کی ڈائل ٹون ختم ہو گئی تھی اور فون بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔ بارش ابھی تک موسلا دھار ہو رہی تھی، دن کے ساڑھے دس بج گئے تھے لیکن گھٹا اس قدر گھنگھور تھی کہ دن بھی رات محسوس ہو رہا تھا، ہم سب ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے، مولانا سے بھی کا پردہ ٹوٹ گیا تھا اور مولانا تو بالکل ہی بے بس ہوئے پڑے تھے۔ فوزیہ مسلسل کچھ نہ کچھ بڑبڑا رہی تھی، صفورا باجی اسی کمرے میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگی تھیں، معصومہ اور والدہ کے ہاتھوں میں تسبیح تھی اور وہ اللہ کے ذکر میں مصروف تھیں، بارش اور ہواؤں کی سائیں سائیں کے باوجود عجیب طرح کی آوازیں اوپر والی منزل سے آرہی تھیں، کبھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی بول رہا ہو، کبھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی رو رہا ہو، کبھی ہنسنے کی آواز آتی تھی، آج جب ان باتوں کا خیال آجاتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، کس قدر مشکل کا شکار تھے ہم لوگ اور یقین نہیں ہوتا تھا کہ ہم زندہ بچ سکیں گے۔ آج ہم یہ باتیں کسی کو بتاتے ہیں تو کوئی یقین نہیں کرتا۔ آج کل کی نسل کے لوگ اس طرح کی باتوں کو توہمات کا درجہ دیتے ہیں، بہت سے نادان لوگ تو جنات کے وجود ہی کے قائل نہیں، حالاں کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ کا نام سورہ جن ہے اور اس میں جنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر جنوں کا کوئی وجود نہ ہوتا تو قرآن کریم میں ان کا ذکر کیوں ہوتا، خود ہم لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم لوگ جنات کے بہت زیادہ قائل نہیں تھے، لیکن جب ہم پر خود بیتی تو ہمیں اندازہ ہو گیا کہ جنات کا وجود ہے، ان کی اپنی دنیا ہے اور ان میں بھی اچھے اور برے افراد ہوتے ہیں، ان میں ستانے والا مزاج رکھنے والے بھی ہوتے ہیں اور نیک اور خدا ترس بھی ہوتے ہیں، جس طرح انسان میں کچھ انسان شری ہوتے ہیں اور دوسروں کو ستائے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی اور کچھ انسان نیک اور پارسا ہوتے ہیں اور یہ لوگوں کی خدمت کئے بغیر ایک دن نہیں گزار سکتے، بس ایسا ہی حال جنات کا بھی ہے، ان میں بھی اچھے برے، مسلمان اور کافر سب طرح کے جنات ہوتے ہیں، ہم نے اپنی آنکھوں سے دونوں طرح کے جنات کا مشاہدہ کیا ہے، اس لئے ہم اپنے وجود کی طرح ان کے وجود کے قائل ہیں اور آج ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ کی اس مخلوق کو نہیں مانتے اور جنات کے وجود کو صرف وہم قرار دیتے ہیں، دنیا کچھ کہے، جنات کے وجود کو مانے نہ مانے۔ لیکن ہم ان دنوں کو کیسے بھول سکتے ہیں جن دنوں ہم روزانہ ایک نئی مصیبت کا شکار ہوا کرتے تھے، جن کا تصور خواب میں بھی ممکن نہیں ہے۔ وہ دن جس کا میں ذکر کر رہا ہوں کسی قیامت سے کم نہیں تھا، دن میں گیارہ بجے کے قریب اچانک بارش رک گئی، معصومہ نے سب کے لئے چائے بنانے کا ارادہ کیا، وہ باورچی خانہ میں گئی تو اس کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے سر پر کوئی بھاری چیز دے کر ماری ہے، اس سے سر چکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، بہت مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا اور چائے بنائے بغیر وہ کمرے میں آئی اور اس نے یہ سب کچھ بتایا۔ صفورا باجی بولیں کہ تم یہاں بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں، معصومہ نے مجھ سے کہا: آپ باجی کے ساتھ جائیں، انہیں باورچی خانہ میں اکیلا نہ جانے دیں۔ چنانچہ میں بھی صفورا باجی کے ساتھ باورچی خانہ میں گیا، چائے تو ٹھیک ٹھاک بن گئی تھی، لیکن جب چائے نکالنے کے لئے کیتلی اٹھائی تو ایسا لگا جیسے وہ آگ سے تپ رہی ہو، ابھی میں اور صفورا باجی اس بات پر غور کر ہی رہے تھے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے باورچی خانہ پورا کا پورا آگ سے جل رہا ہو، ہم جلدی سے چائے کا بھگونا اور پیالیں اٹھا کر باورچی خانہ سے نکل آئے، صفورا باجی نے پیالیوں میں چائے نکال تو لی تھی لیکن چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بھی سب کو ڈر لگ رہا تھا، لیکن چائے آہستہ آہستہ سب نے پینی شروع کی، چائے ٹھیک ہی تھی، البتہ چائے پینے کے بعد ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے جی متلا رہا ہو، تھوڑی دیر بعد سب کو اُبکائی آنے لگی، مولانا کو پھر خون کی الٹی ہوئی، عجیب

بات تھی کہ فوزیہ کو کچھ بھی نہیں ہوا اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ فوزیہ کمرے کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کر کے یہ کہتی رہی کہ انجم انکل کھڑے ہیں، انہیں بھی چائے دو۔ دیکھو وہ چائے مانگ رہے ہیں، وہ بے چارے رو رہے ہیں، انہیں دیکھو وہ بلک رہے ہیں۔

حالاں کہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا، کافی دیر تک فوزیہ اسی طرح بولتی رہی، پھر وہ خود چپ ہوگئی۔ شام چار بجے تک کسی کی ہمت کھانا بنانے کی نہیں ہوئی، شام چار بجے کے قریب بارش پھر خوب زور شور سے برسنے لگی۔ البتہ اس وقت خود بخود ہی فوزیہ ٹھیک ہوگئی اور مولانا نے بھی کچھ سنبھالا لیا۔

مولانا کو اب بخار نہیں تھا لیکن انہیں عجیب طرح کی کمزوری محسوس ہو رہی تھی، جس کی وجہ سے وہ بس لیٹے ہی رہے۔ چار بجے معصومہ، صفورا باجی اور والدہ تینوں مل کر باورچی خانہ میں گئیں اور تینوں نے مل کر کھانا پکایا۔ چھ بجے کے قریب دوپہر کا کھانا کھانے کی نوبت آگئی، لیکن چھ بجے بارش کی کڑک اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کیوں کہ ہواؤں کی زیادتی سے بجلی کے تار ٹوٹ گئے تھے اور لائٹ بھاگ گئی تھی، ماحول کافی پُرہول سا ہو گیا تھا، ہر طرف قبرستان کا سا سناٹا تھا، شدید بارش اور سردی کی وجہ سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں گھسے ہوئے تھے، جس کمرے میں مولانا کو لٹا رکھا تھا یہ کمرہ کافی بڑا تھا، اس میں آٹھ دس پلنگ آسانی کے ساتھ آجاتے تھے۔

مولانا سے اب کسی کا پردہ نہیں رہا تھا، اس لئے تھوڑے سے تکلف اور حجاب کے ساتھ سب اسی کمرے میں موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بار پھر چائے کا دور چلا، اس مرتبہ چائے پکانے کا انتظام کمرے ہی میں تھا، کمرے میں چائے بناتے وقت کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی، اس لئے چائے بنانے اور پھر پینے میں کافی لطف آیا اور اس وقت تھوڑی دیر کے لئے سب کے موڈ ٹھیک رہے اور کمرے کا ماحول بے خوف رہا لیکن چائے پینے کے بعد کمرے کی ہر چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ بالکل اس طرح جس طرح زلزلہ سے ہر چیز دہل جاتی ہے۔ حد یہ ہے کہ صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے درو دیوار بھی ہل رہے تھے اور لرز رہے تھے۔ شروع شروع میں سب کو وہم سا لگا لیکن جب سب نے غور کیا تو صاف طور سے یہ لگا کہ زلزلہ سا آ گیا ہے اور کمرے کی ہر چیز ڈگمگا رہی ہے، اس کو موسم کی خرابی کی وجہ سے زلزلہ بھی سمجھا جا سکتا تھا۔ اگر اسی دوران ہر طرف سے وحشت ناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں نہ آرہی ہوتیں۔ جی ہاں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پورے گھر کے درو دیوار قہقہے لگا رہے ہوں اور ہر چیز ہم سب کا مذاق اڑا رہی ہو اور وہ قہقہے ہی ایسے تھے کہ جن کے تصور سے آج بھی روح کانپ جاتی ہے اور دل و دماغ خوف محسوس کرنے لگتے ہیں۔ جس وقت ہم سب ان وحشت ناک قہقہوں سے خوف زدہ تھے، اسی وقت فوزیہ نے حد سے زیادہ خوف ناک انداز میں ایک قہقہہ لگایا اور کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی وہ دیکھو! انجم انکل کس طرح زنجیروں میں جکڑے کھڑے ہیں اور آج رات بتاؤں کس کا نمبر ہے۔ یہ کہہ کر فوزیہ نے ایک لرزا دینے والی ہنسی کے ساتھ۔ جب کہ اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ مولانا امام الدین کی طرف اشارہ کیا۔

اور پھر ایک زہریلے انداز کا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا: یہ گھر ہمارا ہے اور اگر ہمیں اس طرح ستاؤ گے تو ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے۔ آج کی رات ہم نے بھی کچھ جنات باہر سے بلالئے ہیں جو تھوڑی دیر کے بعد اپنا پروگرام شروع کریں گے۔

مولانا امام الدین کی حالت بہت خراب تھی، وہ ہم میں سب سے زیادہ پریشان نظر آرہے تھے، وہ کچھ بولنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ فوزیہ بولی۔ ادملا! چپ۔ بس تجھے ہنسی خوشی مرنا ہوگا۔

جنات کی طرف سے ملنے والی ان دھمکیوں سے ہم جس قدر پریشان ہوتے کم تھا۔ ہم نے تو ان وحشیانہ حرکات کو دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیا تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ لیکن جنات کی دھمکیوں کا رُخ یہ بتاتا تھا کہ وہ فوزیہ اور عرفان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کی جان لینے کا پلان وہ کئی مرتبہ ظاہر کر چکے تھے۔ یہ رات جو موسم کے اعتبار سے کسی قیامتِ صغریٰ سے کم نہیں تھی۔ ہم سب کے لئے شاید زندگی کی سب بڑی آزمائش کی رات تھی۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی جان پڑ جانے کا یقین کر چکے تھے۔ لیکن اس تصور سے بہت زیادہ خوف زدہ تھے کہ شاید آج کی رات امام الدین صاحب اور فوزیہ اور عرفان ان جنات کی نذر ہو جائیں گے۔ جو بھی دعائیں ہم سب کو یاد تھیں وہ ہم نے کئی کئی مرتبہ پڑھ لی تھیں۔ اور ہماری والدہ تو مسلسل مصلیٰ بچھائے بیٹھی تھیں۔ ہم سب کے سب ایسی آزمائش میں مبتلا تھے کہ جس کا تصور کر کے ہی ابھی تک رُواں رُواں کانپنے لگتا ہے۔ مولانا امام الدین جن بے چاروں کو ہم اپنا پشت پناہ سمجھ کر اپنے گھر لائے تھے ان بے چارے کی جان مشکل میں پڑ گئی تھی۔

بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ہم بھی ان کی ذات کی وجہ سے مشکل میں پھنس گئے تھے نہ وہ گھر آتے نہ جنات کو ضد ہوتی۔ان کے آنے اور ان کے روحانی علاج کی وجہ سے جنات ہٹ دھرمی اور ضد بازی کا مظاہرہ کرنے لگے۔۔۔اور صاف صاف لفظوں میں مرنے مارنے کی دھمکیاں دینے لگے۔۔۔اگر ہم ان کی طرف سے ہونے والی معمولی پیش قدمیوں کو نظر انداز کردیتے اور ان کی چھوٹی چھوٹی حرکتوں کا نوٹس نہ لیتے تو شاید ان سے ہمارا کوئی سمجھوتہ ہوجاتا لیکن ہم نے مجم کے اور اپنے مولانا امام الدین کو اس فن کا استاد مان کر اپنے گھر بُلا لیا۔اور امام الدین صاحب اس جنگ میں پہلے ہی حملے میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئے۔اور ہمارا دوست ہی جنات کے نرغہ میں چلا گیا۔لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا، اب پچھتانے سے نہ کوئی حاصل تھا۔اور نہ کوئی فائدہ۔اب تو سوچ وفکر اس بات کی تھی کہ یہ رات کس طرح بیتے گی اور کس طرح ہم صبح پکڑیں گے اور پھر کس طرح ہم اس مکان سے نکلنے میں کامیاب ہوں گے۔

کچھ دیر کے لئے سکوت رہا۔اور کسی بھی طرح کی کوئی آواز کانوں میں نہیں پڑی۔اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں رہی ـــــ ہم بھی خوف وہراس سے وقتی طور پر بے نیاز سے ہوگئے اور باتیں کرنے لگے۔اس موضوع کے علاوہ ہم نے خصوصاً دوسرے موضوعات پر بات چیت شروع کی ـــــ باتیں نہ کرتے تو کرتے بھی کیا۔نیند کسی کو نہیں آرہی تھی۔اور چپ چاپ بھی کب تک بیٹھے رہتے۔چنانچہ بے ربط سی باتیں ہم سب کرتے رہے جن کا کوئی مطلب نہیں تھا۔وہ باتیں صرف اس لئے ہم کررہے تھے تاکہ نہ خاموشی سے جو وحشت برستی ہے وہ کم ہوجائے۔اور اُس موضوع پر اس لئے کچھ بولنا غلط تھا کہ اس موضوع سے جنات ضد بازی کا مظاہرہ کررہے تھے۔ابھی ہم آپسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اچانک فوزیہ کا چہرہ سُرخ ہونا شروع ہوا ـــــ اتنا سُرخ جیسے دھکتی ہوئی آگ کا رنگ ہوتا ہے ـــــ اس کا سرخ اور تمتماتا ہو چہرہ بھی اتنا وحشت ناک نہیں لگ رہا تھا جتنا وحشت ناک وہ اس وقت لگی جب اس کی آنکھیں گہری نیلے رنگ کی ہوگئیں ـــــ اور اس نے اپنی زبان نکال کر ہم سب کو ڈرانے کی کوشش کی ـــــ ہم سب ایک بار پھر خوف وہراس کے جنگل میں پہونچ گئے ـــــ ڈرتے ڈرتے ہماری والدہ نے کہا۔فوزیہ بیٹی فوزیہ بیٹی ـــــ یہ سُنکر فوزیہ نے ایک زہریلے انداز کا قہقہہ لگایا اور بولی میں فوزیہ نہیں ہوں۔میں آگ کے پہاڑوں سے آیا ہوا کہ آدم خور ہوں۔میں تم سب کو کھا جاؤنگا۔

بہت ہمت کرکے مولانا امام الدین ن کہا۔آخر تم کس طرح مانو گے۔ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لیکر جائیں گے۔

لیکن یہ تو ظلم ہوگا۔

اور یہ ظلم نہیں ہے کہ ہماری حویلی پر تم لوگوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

اسمیں ان لوگوں کا قصور کیا ہے؟ انہوں نے تو یہ خریدلی ہے۔

تو زیادہ بکواس مت کر۔یہ کہہ کر فوزیہ مولانا امام الدین کو طرف جھپٹی لیکن وہ ان پر اپنا تسلط نہ جما سکی۔مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے اور چپ ہوگئے۔مولانا کے چُپ ہونے کے بعد میں نے ہمت کرکے کہا ـــــ میری لاڈلی میری بیٹی فوزیہ ـــــ میں فوزیہ نہیں ہوں۔وہ پوری قوت کے ساتھ چیخی۔میں ناگن ہوں۔میں گروہ جنات کی طرف سے بھیجا ہوا ایک آگ کا بدن ہوں۔اور مجھے چھوکر دیکھو۔فوزیہ یہ کہہ کر میرے طرف بڑھی۔اور اس نے میری قمیص کا دامن پکڑلیا۔اس کے پکڑتے ہی میری قمیص میں آگ لگ گئی۔اور کمرے میں ایک کہرام مچ سا گیا۔سب نے ایک دم مجھ پر لحاف ڈال کر مجھے دبادیا۔آگ بجھ گئی۔فوزیہ کا چہرہ اچانک زرد ہوگیا۔مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا البتہ ایک عجیب طرح کی وحشت دل ودماغ پر سوار ہوگئی۔میرا سانس پھول گیا۔فوزیہ اچانک کچھ نارمل سے ہوگئی لیکن اب کمرے میں ایک عجیب طرح کب بدبو پھیل گئی۔عجیب طرح کا تعفن تھا جس سے ہم سب پریشان ہوکررہ گئے۔یہ بو بھی عجیب طرح کی تھی۔جیسے کوئی مُردہ جل رہا ہو۔ایک عجیب طرح کی چکر ینڈ تھی جو دماغ میں گھسی جارہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی گوشت جلا رہا ہو۔بچوں کو اُبکائی سی آنے لگی۔لیکن ہم بڑے لوگ اس نئی حرکت سے ایک نئی پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔آہستہ آہستہ یہ بدبو ختم ہوگئی۔ابھی ہم سکون کا سانس لینے بھی نہیں پائیں تھے کہ پورے کمرے میں ایک دُھواں سا پھیل گیا۔ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔پریشان ہوکر کمرے سے باہر نکل گئے۔کیونکہ دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔

اور ہم سب کو سانس لینے میں بھی مشکل پیش آرہی تھی۔ہم سب کمرے سے باہر نکل کر دالان میں آگئے ـــــ دالان میں آکر ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ بدبو کمرے میں پیدا ہوئی تھی وہی بدبو اب دالان میں محسوس ہورہی تھی بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے گوشت جل رہا ہو۔پھر آہستہ آہستہ یہ بدبو تو ختم ہوگئی۔لیکن دالان میں دھواں سڑا ہوا بکھر

گیا۔ اور اب دالان میں بھی ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔ کیسی مشکل تھی ـــــ اُف توبہ ـــــ آج جب ہمیں اُس وحشت ناک رات کا خیال آتا ہے تو ہمارے جسم میں لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے۔ اور ہم جب کسی کو اس رات کی باتیں اور اس کے بعد ہونے والے وحشت ناک ہنگامے سناتے ہیں تو کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔ یعنی عقل مند تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بھیانک قسم کا خواب دیکھا ہوگا۔ یعنی لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی نظر بندی ہوگی جس کی وجہ سے آپ کو ایسے ایسے مناظر نظر آئے یعنی لوگ یہ فرمادیتے ہیں کہ یہ سب باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ لیکن جس پر گذرتی ہے وہی جانتا ہے کہ آفت کیا ہوتی ہے۔ اور وحشت کسے کہتے ہیں۔

میں ظفر ہاشمی پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس دنیا میں جنات کا ایک مسلم وجود ہے۔ ان کی اپنی دنیا ہے۔ ان کی اپنی برادری ہے۔ وہ ہم انسانوں کی طرح دنیا میں آباد ہیں۔ قرآن حکیم میں ان کا ذکر ہے۔ ایک سورۃ سورۂ جن کے نام سے موسوم ہے اور جنات شیاطین ہی سے تعلق رکھتے ہیں لاّ یہ کہ ایمان میں آئیں کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے سرکار دوعالم ﷺ کے ہاتھوں پہ اسلام قبول کرلیا تھا۔ ان جنات کی اولاد میں بڑے بڑے اولیاء اور صلحاء پیدا ہوتے ہیں اور ان جنات نے ہر طرح سے انسانوں کی خدمت کی ہے جس طرح اولیاء اللہ اور صلحاء امت اللہ کے بندوں کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

عجیب طرح کے ایمان رکھتے ہیں وہ مسلمان جو جنات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جنات کے اثرات کو وہم قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ شیاطین انسان کی رگ و پے میں خون بنکر دوڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ جنات بھی انسان کی رگ رگ میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اور انسان کے ہوش وحواس کو گم کرکے اس کی زبان سے خود ہی بولنے لگتے ہیں ـــــ

بلاشبہ میں راقم الحروف بھی جنات کا بہت زیادہ قائل نہیں تھا۔ لیکن جب مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر قیامتیں ٹوٹیں تو مجھے اس بات کا یقین کرنا پڑا کہ جنات باقاعدہ انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں رہتے ہیں اور انہیں ستاتے ہیں۔ جو کچھ وحشت ناک اور بھیانک قسم کے مناظر میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے۔ اور جو آوازیں میں نے اپنے کانوں سے براہ راست سُنیں میں ان کی تکذیب کیسے کردوں اور کیسے میں ان کو وہم قرار دوں۔

اگر وہ سب کچھ وہم تھا تو پھر اس دنیا میں کسی حقیقت کا کوئی وجود نہیں۔ خیر بھئی کوئی مانے یا نہ مانے ہم پر تو قیامتیں ٹوٹی ہیں اور ہم پر سے تو وحشتوں کے طوفان گذرے ہیں۔ ہم تو جنات کے ستم نوازیوں کا شکار ہوئے ہیں ہم کیسے ان باتوں کو وہم بتادیں۔ اور ہم کس طرح ان حقائق کو جھٹلا کر ان عقل مندوں کی ہاں میں ہاں ملائیں جو اس طرح کی باتوں کو وہم بتا کر ہم سب کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

وہ رات ـــــ جو ہماری زندگی کی سب سے زیادہ خوفناک رات تھی۔ اس رات میں ہمارے دل اور دماغ پر کیا کچھ گذری تھی۔ اس کا احساس ہمیں ابھی تک ہے۔ اور ابھی تک ہم جنات کی اُن کرم فرمائیاں کو نہیں بھلا سکے ہیں جس کا ہم براہ راست شکار ہوئے تھے ـــــ

ہاں ـــــ اُس بھیانک رات ـــــ جو ہم سب کے لئے وحشتوں کا سامان لیکر آئی تھی۔ اور جس رات ہم سب کو یہ یقین ہو گیا تھا۔ کہ صبح کو یہ حویلی جس میں آج زندگی کے سانس لے رہے ہیں۔ دفعتاً ایک قبرستان میں تبدیل ہو جائیگی۔ یہ حویلی جو انسانوں کا مکان کہی جاتی ہے کل ہم سب مر جائیں گے ـــــ اور شاید کسی کو ہمارے مرنے تک کی خبر نہیں ہو سکے گی ـــــ اسکے بعد اس حویلی کی ایک ایک چیز پر جنات کا قبضہ ہو جائے گا ـــــ ہمارا یہ یقین اس وقت اور بھی بڑھ گیا جب ہمیں حویلی کے در و دیوار پر عجیب عجیب طرح کے چہرے ابھرتے ہوئے محسوس ہوئے ـــــ اور ہم سب کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں بھی آئیں بالکل تازہ تازہ خون حویلی میں اچھالا گیا ـــــ

دالان میں جب دھواں پھیلنے لگا ـــــ تو ہم سب دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ لیکن فوزیہ لیکن فوزیہ کسی طرح بھی ہمارے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی جب میں نے اور اس کی والدہ ـــــ اور میری والدہ نے اس کو آواز دی اور کہا کہ فوزیہ بیٹی ہماری بات مانو ـــــ آؤ ہمارے ساتھ ـــــ تو وہ تڑخ کر بولی، میں فوزیہ نہیں ہوں ـــــ میں تو ایک ناگن ہوں ـــــ میں آگ کے پہاڑوں سے آئی ہوں ـــــ میں تم سب کو بھسم کردوں گی ـــــ حیرت کی بات یہ تھی کہ فوزیہ کبھی عورت کی آواز میں اور کبھی مرد کی آواز میں بولا کرتی تھی، اور جس وقت اس پر اثرات چڑھتے تھے، اس وقت اس کا جسم پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی

طرح مضبوط ہو جاتا کرتا تھا کئی کئی لوگوں کے وہ بس میں نہیں آتی تھی، جب فوزیہ اس کمرے میں گھس گئی جس میں پہلے ہم سب موجود تھے اور جس میں دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹنے لگا تھا ــــــ میں نے والدہ نے معصومہ نے مولانا امام الدین صاحب سے کمرہ میں داخل ہو کر فوزیہ کو زبردستی نکالنا چاہا تو اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ آگ کی کوئی مخلوق ہے، اس کے بدن پر ہاتھ لگا کر ہمیں ایسا لگا جیسے ہم نے کسی دوزخ میں اپنا ہاتھ دے دیا ہو، ہم نے فوزیہ کو گھبرا کر ہلایا اور ہم اسی کمرے میں ایک طرف بیٹھ گئے کہ فوزیہ جب اپنے ہوش وحواس میں آجائے گی تب اس کو اس کمرے سے نکال لیں گے، لیکن ایک دم ہمیں معصومہ کے چیخنے کی آواز آئی ـــــ ہم لوگ کمرے سے نکلنے کے لئے کھڑے ہوئے تو کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور دروازے کے اوپر سے ایک پنجہ جس کی انگلیوں سے خون ٹپک رہا تھا ہماری طرف بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔

اُف میرے خدا! خون کے اس پنجے کو دیکھ کر جو دروازہ کے اوپر سے اس طرح ابھر کر فضاء میں لہرا رہا تھا جیسے کسی بھیانک مخلوق کا ہاتھ ہو اور اس میں سے آگ نکل رہی تھی۔ ایک لمحہ کے لئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہم سب کے سب موت سے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ معصومہ جو حقیقتاً بہت بہادر تھی اس کا چہرہ بھی فرطِ خوف سے پیلا پڑ گیا اور ہماری والدہ جن کا ایمان بہت مضبوط تھا وہ بھی لرز کر رہ گئیں، باقی گھر کے دوسرے افراد کی حالت تو ناقابل بیان تھی، خدایا یہ ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اور تو نے ہمیں یہ حویلی دلا کر کن گناہوں کی سزا دی ہے۔ اس طرح کے خیالات بار بار میرے ذہن میں آتے تھے اور میں یقین کر چکا تھا کہ ہم سب کی موت بہت عبرتناک ہوگی اور شاید ہم میں سے کسی کو بھی کفن نصیب نہ ہوگا نہ قبر۔ ہم اس حویلی میں مر جائیں گے اور ہماری موت کی کسی کو خبر بھی نہیں ہوگی اور ہماری لاشوں کو اس حویلی کے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے۔ اس طرح کی باتیں ذہن میں کیڑوں کی طرح کلبلا رہی تھیں اور دل خوف کی وجہ سے زبردست قسم کی وحشت کا شکار تھا۔ ابھی ہم اس پنجے کو دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ اچانک فوزیہ نے ایک زہریلا قسم کا قہقہہ لگایا، اس قدر زور دار اور اس بھیانک کہ ہم سب لرز کر رہ گئے، اسی وقت وہ پنجہ غائب ہو گیا اور کمرہ میں پھر ایک عجیب طرح کی تپش محسوس ہونے لگی اور ایسا بھی محسوس ہونے لگا کہ جیسے کمرے میں دھواں بھر رہا ہے۔ سب کا دم گھٹنے لگا، ادھر فوزیہ قہقہے پر قہقہے لگا رہی تھی اور ہم سب کا مذاق اڑا رہی تھی، اس کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور اس کے چہرے پر وحشتوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی فوزیہ ہے جو دیکھنے میں گلاب کے پھول سے زیادہ خوبصورت لگتی ہے اور جس کے چہرے سے فرشتوں جیسی معصومیت ٹپکتی ہے، ہمارے گھر میں سب سے زیادہ خوبصورت آنکھیں اسی فوزیہ کی تھیں، لیکن اس وقت اس کا حال یہ تھا کہ دیکھنے میں کوئی بھوتنی نظر آرہی تھی، آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے اور چہرے سے شیطانیت ٹپک رہی تھی، اس عالم میں اس نے بڑبڑانا شروع کیا۔ ہم لوگ یہاں سے نہیں جائیں گے۔ یہ حویلی ہماری حویلی ہے، اس کی ایک ایک دیوار ہماری ہے اور ہم اس کی ایک ایک اینٹ کے مالک ہیں، ہم اگر جائیں گے تو فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے، خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ ہماری والدہ نے فوزیہ پر کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا تو فوزیہ بلبلا اٹھی اور پوری طاقت سے چیختے ہوئے بولی اور بڑھیا تو کیا کیا پڑھتی ہے، میں تیرے بال نوچ ڈالوں گی۔

کس قدر حیرت اور افسوس کی بات تھی کہ وہ فوزیہ جو ہماری والدہ کے لئے بچھی جاتی تھی اور ان کے حکم کے آگے ہمیں اپنا سر جھکانے میں اپنی بھلائی سمجھتی تھی، آج وہ فوزیہ والدہ کے ساتھ اس لب ولہجہ میں بات کر رہی تھی۔ اگرچہ ہم سب کو یہ معلوم تھی کہ فوزیہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہے اور یہ کچھ آوازیں اس کے منہ سے نکل رہی ہیں، یہ فوزیہ کی آوازیں نہیں ہیں بلکہ فوزیہ کے جسم میں جو چیز گھسی ہوئی ہے وہی سب کچھ بول رہی ہے پھر بھی اس کی زبان سے نکلی ہوئی اس طرح باتیں سن کر دکھ سا ہوتا تھا۔

فوزیہ کی چیخ وپکار ابھی کم نہیں ہوئی تھی کہ صحن کی طرف سے ایک کالی بلی ہمیں کمرے کی طرف آتی ہوئی نظر آئی، اس کا رنگ کسی قدر براؤن سا تھا اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں، اس بلی نے عجیب طرح سے ہم سب کو گھورنا شروع کیا، بالکل اس طرح جس طرح کوئی بھوکی بلی کسی چوہے پر داؤ لگاتی ہے۔ اس بلی کو دیکھ کر ہم سب اور بھی زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ فوزیہ نے اسی دوران اچانک امام الدین پر حملہ کر دیا اور اس بار اس نے مولانا کی داڑھی کو اتنی زور سے کھینچا کہ مولانا کی جان سی نکل گئی، بے اختیار وہ رو پڑے اور اس حملے کی تاب نہ لا کر بے اختیار انہوں نے فوزیہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھے معاف کر دو، میری جان بخش دو اور مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ میں اب اس حویلی میں نہیں آؤں گا۔

فوزیہ چیخی، جھوٹ بولتا ہے تو، تیرا مشورہ ہے کہ اب یہ لوگ تیرے استاذ سے بات کریں۔ کہاں ہے تیرا استاد۔ ہم اس سے بھی نمٹیں گے۔ ہم سب نے مل جل کر امام الدین صاحب کی گردن اور داڑھی فوزیہ کے ہاتھوں سے چھڑوائی، اسی وقت فوزیہ نے میری گردن دبوچ لی۔ اس نے مجھ پر پہلی بار حملہ کیا۔ ایک دم ہماری والدہ نے فوزیہ کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے تو اس نے میری گردن چھوڑ دی اور فوزیہ نے پھر اول فول بکنا شروع کیا۔ اس نے پھر والدہ کو بری بھلی باتیں کہیں، اس وقت بلی نے اپنی زبان نکال کر تین گز کے فاصلے سے فوزیہ کا گال چاٹنا شروع کیا، جیسے فوزیہ کو شاباشی دے رہی ہو اور جب والدہ نے جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کیا تو بلی آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہوگئی اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں آگئی۔ دھواں بھی ختم ہوگیا اور بدبو بھی باقی نہیں رہی، ہم سب کو تھوڑا سا اطمینان ہوا اور ہم سب لوگ پھر سونے والے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس وقت فوزیہ نے رونا شروع کیا، پورے بدن میں درد بتا بتا کر وہ روتی رہی، شاید اس کو بہت تکلیف ہو رہی تھی اور جب وہ چیز اس پر سے غائب ہوگئی تھی تو اس کا درد کا احساس ہو رہا تھا اور وہ بلک بلک کر رو رہی تھی، ہماری والدہ نے اس کو اپنی گود میں لٹالیا اور اس کے بدن کو سہلانا شروع کیا۔

ہم سب کو اس بات پر حیرت تھی کہ اچانک سب کچھ ٹھیک کیسے ہوگیا۔ بلی بھی غائب ہوگئی تھی، خونی پنجہ بھی غائب ہوگیا تھا، دھواں اور بدبو بھی ختم ہوگئی تھی اور فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آگئی تھی۔

آخر کیوں؟

کیا اس رات ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹنے والی تھی؟

کیا یہ خاموشی کسی طوفان کا پتہ دیتی تھی؟

کیا ہم کسی بہت بڑی قیامت کا شکار ہونے والے تھے؟

ہم سب کو حیرت تھی اور ہم سب کے ذہنوں میں ہزاروں سوال کلبلا رہے تھے، چند گھنٹے بہت سکون سے گزرے اور رات کو تقریباً دو بجے۔

اوپر چھت پر زبردست دھماکہ ہوا، جس سے ہم سب کی آنکھ کھل گئی، ہم لوگ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اوپر ہونے والے دھماکے کے بارے میں غور کرنے لگے کہ آخر کیا ہوا، تھوڑی دیر تک بالکل سناٹا سا رہا اس کے بعد بلیوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دس بارہ بلیاں ایک ساتھ رو رہی ہوں، بلیوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بھیانک اور وحشت ناک تھیں کہ بس خدا کی پناہ ـــــــ آج بھی ان آوازوں کا تصور اگر آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں ـــــــ کون یقین کرسکتا ہے کہ ایسے قیامت خیز حالات سے گزر کر بھی ہم آج زندہ ہیں۔ حالانکہ اس رات تو ہمیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا۔

بلیوں کی آوازیں تو تھیں ہی بھیانک اور وحشت ناک اس کے ساتھ ساتھ کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی آنے لگی ـــــــ ہنسنے کی آواز کبھی خطرناک نہیں ہوتی، لیکن ہنسی کی آواز جو بلیوں کے رونے کے ساتھ ساتھ آرہی تھی وہ اس درجہ خطرناک دہوش ربا تھی کہ الامان والحفیظ۔ ہم سب حیران وپریشان ہوکر ایک دوسرے کو تک رہے تھے، اور کسی نئی پیش آنے والی حقیقت کا انتظار کررہے تھے۔

ہم نے کمرہ اندر سے بند کر رکھا تھا۔ کوئی ریخ کھلی ہوئی نہیں تھی، لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ بلیاں یہاں کمرے میں ہی رو رہی ہیں، اور وہ بھیانک ہنسی ہنسنے والا بھی ہمارے کمرے ہی میں موجود ہے، ہمارے بچے حد سے زیادہ خوف زدہ تھے، عرفان بھی فرط خوف سے اپنی ماں سے لپٹا ہوا تھا، معصومہ نے اسے اپنی آغوش میں چھپا رکھا تھا، معصومہ کے برابر میں میرا پلنگ تھا، میں محسوس کررہا تھا کہ معصومہ بھی خوف زدہ تھی، ہماری والدہ جلدی جلدی تسبیح کے دانوں پر اپنی انگلیاں چلا رہی تھیں، خدا ہی جانے وہ کیا پڑھ رہی تھیں، بس یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بھی سہمی ہوئی ہیں اور اللہ سے پناہ مانگ رہی ہیں، مولانا امام الدین بھی ڈر اور خوف کی وجہ سے بالکل پیلے پڑ گئے تھے، دراصل انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ وہ خاص طور پر جنات کا نشانہ ہیں، انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ میرے دوست کی طرح کہیں وہ بھی غائب نہ کردیئے جائیں، ان کی آنکھوں سے عجیب طرح کی وحشت ٹپک رہی تھی، سچ تو یہ ہے کہ ہم سب ہی سہمے ہوئے تھے، اور ہم سب کو اس بات کا یقین تھا کہ صبح ہونے سے پہلے کوئی بہت بڑی درگھٹنا ہمارے ساتھ گھٹنے والی ہے، میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اٹھوں اور دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکوں لیکن مجھے والدہ نے اشارے سے منع کردیا ـــــــ عین اس وقت کمرے کے اندر تقریباً کوے کے برابر ایک چمگادڑ اڑنا شروع ہوا ـــــــ حالانکہ ہمارے کمرے میں کبھی چمگادڑ دکھائی نہیں دیتے تھے، چھتیں بھی اس طرح کی تھیں کہ وہاں کسی چمگادڑ کے گھونسلے کا کوئی امکان نہیں تھا، لیکن اچانک چمگادڑ کمرے میں اڑنے لگے سب نے اپنے منہ لحافوں میں کرلئے، یہ

ایک نئی مصیبت ہمارے سر پر منڈ ھلانے لگی تھی ــــــ ایک دو منٹ کے بعد میں نے لحاف اپنے منہ سے ہٹا کر دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ اب کمرے میں چار چمگادڑ اڑ رہے تھے اور سب کوے کے برابر تھے، میں نے والدہ کو آواز دی، والدہ کا منہ بھی ڈھکا ہوا تھا، میں نے کہا امی دیکھو کہ اب چار یا پانچ چمگادڑ کمرے میں اڑ رہے ہیں، والدہ بولیں، منہ ڈھک لو اور اللہ سے دعا کرو، آیت الکرسی پڑھو، بس اللہ ہی کوئی مدد کرے گا، سب نے والدہ کا یہ جملہ سن کر پھر اپنا منہ ڈھک لیا ــــــ ایک دو منٹ کے بعد معصومہ چیخی، عرفان کے ابو دیکھو کمرے میں کیا ہو رہا ہے، میں نے آہستہ سے اپنا منہ باہر نکالا، تو میری چیخ نکل گئی، اس وقت پورے کمرے میں چمگادڑ ہی چمگادڑ بھرے ہوئے تھے، محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی، یہ چمگادڑ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے، انہیں دیکھ کر حد سے زیادہ وحشت ہو رہی تھی، اب کمرے میں کھڑے ہوتے بھی ڈر لگ رہا تھا، میں نے آہستہ آہستہ لحاف سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ہمت نہیں ہوئی، اس لئے کہ چمگادڑ اتنے سارے ہو گئے تھے کہ ان سے بچنا ممکن نہیں تھا ــــــ مولانا امام الدین صاحب لحاف ہی میں سے بولے۔

ظفر صاحب! کسی طرح کمرے سے باہر نکلیں، ورنہ مصیبت آجائے گی، مولانا کیسے نکلوں؟

میں نے کہا۔ پورا کمرہ چمگادڑوں سے بھرا ہوا ہے، میں لحاف سے نکلوں گا تو یہ مجھے چمٹ جائیں گے، پھر میرے ذہن میں یہ ترکیب آئی کہ لحاف اوڑھے کمرے سے باہر نکل جاؤں، چنانچہ میں لحاف سمیت کمرے کے دروازہ تک گیا اور میں نے کمرے کا دروازہ کھول دیا، اور میں کمرے سے باہر نکل گیا، اچانک لائٹ بھاگ گئی میں کمرے سے باہر تھا، میں نے لحاف ہٹایا تو میری چیخ نکل گئی، باہر چار آدمی کھڑے تھے، ان کے قد تین تین گز کے تھے، میرے باہر آنے کے بعد کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا، اب میں کمرے سے باہر بالکل تنہا اور دوسری مخلوق کے لوگ باہر کھڑے تھے اور اب میرے مرنے کی باری تھی، ہاں مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ بس اب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، میرا حلق بالکل خشک ہو گیا تھا، میری آواز بھی نہیں نکل رہی تھی، میں کسی کو پکار بھی نہیں سکتا تھا ــــــ بس میں اپنی موت کا منتظر تھا۔

کمرے سے باہر نکل کر بلیوں کے رونے کی آوازیں زور و شور کے ساتھ میرے کانوں میں آنے لگیں، اور کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی اب میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے دوسری مخلوق کے لوگ بڑھنے لگے اور وہ پندرہ تک ہو گئے، میں کسی بچے کی طرح خوف، دہشت میں مبتلا تھا اور لحاف اوڑھے دیوار سے لگا کھڑا تھا، ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا اور معصومہ کمرے سے باہر عرفان کو لے کر آگئی ــــــ یہ اس نے ٹھیک نہیں کیا تھا، لیکن شاید وہ میری وجہ سے پریشان ہو گئی تھی اور اس نے اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے کمرے سے باہر قدم نکال لیا تھا ــــــ معصومہ عرفان کو گود میں لئے میرے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی جب اس نے باہر پندرہ بیس لمبے لمبے انسان کھڑے دیکھے تو فرط خوف سے بے ہوش ہو گئی، میرے لئے ایک نئی مصیبت کا سامان پیدا ہو گیا، وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی اور عرفان نے بے تحاشہ رونا شروع کر دیا، میں معصومہ کو سنبھالنے میں لگ گیا، اسی وقت والدہ کمرے سے باہر نکل آئیں انہوں نے عرفان کو گود میں اٹھالیا، عرفان بری طرح رو رہا تھا ــــــ وہ کسی طرح چپ نہیں ہو رہا تھا ــــــ والدہ اسے چپ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں اور میں معصومہ کو ہوش میں لانے کی جدوجہد کر رہا تھا، ابھی معصومہ ہوش میں نہیں آئی تھی کہ والدہ کے منہ سے ایک زبردست چیخ نکلی اور وہ بھی زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئیں، میں نے گھبرا کر والدہ کی طرف دیکھا وہ پوری طرح بے ہوش ہو چکی تھیں، اور عرفان اب بالکل چپ تھا لیکن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خلاؤں میں گھور رہا تھا، اسی وقت میں نے اپنی بہن کو پکارا، اور امام الدین صاحب کو بھی آواز دی کہ فوراً باہر آجاؤ، باجی بھی باہر آگئیں اور انکے ساتھ ساتھ امام الدین بھی آگئے، ان لوگوں نے جب باہر کا منظر دیکھا تو سب گھبرا گئے۔

آہستہ آہستہ سبھی لوگ کمرے سے باہر آگئے، فوزیہ بھی باہر نکل آئی، اس وقت صحن میں دوسری مخلوقات کے لوگ موجود تھے، بلیوں کے رونے کی آوازیں بھی بند ہو گئی تھیں، اور کمرے سے چمگادڑ بھی غائب ہو گئے تھے، لیکن ہم سب خوف و دہشت میں مبتلا تھے، اور کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

ابھی والدہ اور معصومہ پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھیں کہ فوزیہ نے چیخنا شروع کر دیا، بچاؤ! بچاؤ! مجھے لے جا رہے ہیں، بچاؤ! مجھے لے جا رہے ہیں، بچاؤ! مجھے گھسیٹ رہے ہیں، وہ اس طرح کے جملے بولے چلی

جارہی تھی، حالانکہ کوئی اس کے پاس نہیں تھا، نہ کوئی اسے گھسیٹ رہا تھا، میں نے باجی سے کہا کہ آپ اسے سنبھالیں میں ان دونوں کو ہوش میں لے آؤں ——— باجی نے فوزیہ کو بہلانے کی کوشش کی لیکن وہ تو بری طرح چیخ رہی تھی اور بس سے باہر ہوتی جارہی تھی ——— اس وقت معصومہ کو ہوش آگیا تھا، لیکن والدہ بالکل ہوش میں نہیں تھیں، وہ بے سدھ پڑی ہوئی تھیں، میں انہیں بار بار جھنجوڑ رہا تھا لیکن انہیں ہوش نہیں آیا۔

معصومہ کو ہوش تو آگیا تھا لیکن وہ اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ وہ عرفان کو بھی نہیں سنبھال پارہی تھی اور عرفان بالکل چپ تھا، لیکن اس کی آنکھیں جوں کے توں پھٹی ہوئی تھیں، جنہیں دیکھ کر ڈر لگ رہا تھا ——— فوزیہ نے کہرام مچار کھا تھا ——— وہ کسی طرح قابو میں نہیں آرہی تھی، میں نے امام الدین صاحب سے کہا کہ کچھ پڑھ کر پھونک دو، کچھ تو کرو، تم کس طرح کے عامل ہو؟ میرا موڈ خراب ہو رہا تھا، ارے بھئی آیت الکرسی وغیرہ کچھ تو پڑھ کر دم کرو، تم تو کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو، انہوں نے کچھ پڑھنا شروع کیا اسی وقت فوزیہ نے اتنی زور تھپڑ مارا کہ وہ دیوار سے جاٹکرائے ——— پھر شکایت کے انداز میں بولے لو اور پڑھواؤ، میں نے پریشان ہو کر کہا، آخر ہم کریں کیا ——— امام الدین صاحب اگر یہ کام آپ کے بس کا نہیں تھا تو آپ منع کر دیتے، کم سے کم اتنی ساری مصیبتیں تو ہمیں نہ لپٹتیں۔ اب تو حال یہ ہے کہ:

نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن

ظفر صاحب! صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اگر کسی طرح باہر نکلنے کا موقعہ مل گیا تو میں بھی اپنے استاد کو لے آؤں گا، انشاء اللہ وہ اس سب کو کنٹرول کرلیں گے۔

پھر وہی ——— ذلیل۔ فوزیہ نے زہریلی آواز میں کہا اور انتہائی خوفناک انداز میں امام الدین کو گھورا ———

وہ بے چارے پھر سٹ پٹا کر رہ گئے، یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ امام الدین صاحب بالکل اناڑی تھے، ان کے بس کا کچھ تھا ہی نہیں، وہ تو اتنی جلدی گھبرا جاتے تھے کہ خود مجھے حیرت ہوتی تھی، ان سے زیادہ وظائف تو ہماری والدہ پڑھ رہی تھیں، اور ان کے پڑھنے سے فرق بھی پڑ جاتا تھا لیکن اس وقت وہ بے ہوش تھیں ——— معصومہ کو ہوش آگیا تھا لیکن وہ تو نیم مردہ سی ہو گئی تھی، تقریباً دس منٹ کے بعد والدہ کو ہوش آگیا ——— ان کے ہوش میں آنے کے بعد ہم دوسرے کمرے میں چلے گئے، رات کو ۳ بج گئے تھے، لیکن نیند سب کی اڑ گئی تھی، فوزیہ فی الحال کچھ خاموش تھی، لیکن ہمیں تو اس کی خاموشی سے بھی ڈر لگتا تھا، میں نے معصومہ سے کہا کہ چائے بنالو ——— وہ بولی آپ لوگ کچن سے سب سامان لا کر دو ——— اور اسٹو وغیرہ اس کمرے میں ہے، جس میں ہم سوئے ہوئے تھے وہ لا کر دو تو میں چائے بنادوں گی ———

معصومہ جس وقت چائے بنانے لگی تو چائے کی پتیلی چولہے سے اڑنی شروع ہو گئی اور تقریباً ایک گز اوپر چلی گئی، سب لوگ اپنے اپنے لحاف میں پھر گھس گئے، والدہ نے کہا، چھوڑو چائے وائے، سب بیٹھ کر استغفار پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، کوئی منت مانگو کہ ہم سب بچ جائیں، تو وہ منت پوری کریں گے، اس وقت ہم سب قہر خداوندی کے شکار ہیں، ابھی والدہ کی بات پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ کمرے میں ایک سیاہ رنگ کی بلی داخل ہوئی اور ایک اسٹول پر چڑھ کر بیٹھ گئی، وہ سب کو گھورے جارہی تھی ——— پھر یہ دیکھ کر ہم پریشان ہو گئے کہ فوزیہ اس کے قریب چلی گئی اور اس نے فوزیہ سے اپنا پنجہ بڑھا کر ہاتھ ملایا ——— معصومہ فوزیہ کو آواز دیتی رہی لیکن وہ نہیں آئی اور وہ بلی کے برابر میں ہی کھڑی رہی۔

ہم کھلی آنکھوں سے یہ بھیانک منظر دیکھ رہے تھے کہ بلی فوزیہ کے چہرے کو اپنی زبان سے چاٹ رہی تھی اور فوزیہ بلی کو محبت کی نظروں سے دیکھ رہی تھی، یاالٰہی یہ سب کچھ کیا ہے؟ ہم کس مصیبت کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں اور ہمیں ان مصائب سے کیسے نجات ملے گی؟ اور نجات ملے گی بھی یا نہیں؟ اس طرح کے بے ترتیب سے الجھے الجھے سوالات میرے دل میں ابھرتے رہے لیکن ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا، وقت سے پہلے یہ جان لینا ممکن نہیں تھا کہ آگے کیا ہوگا اور ہم اس مشکل سے نکل جائیں گے یا نہیں؟

ابھی میں ان سوالوں میں کھویا ہوا تھا کہ ایک چمگادڑ میرے چہرے سے ٹکرائی...... میں زمین پر گرتے گرتے رہ گیا...... میری یہ بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ دیکھ کر فوزیہ نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا اور وہ کالی بلی بھی اپنے دانت نکال کر بہت ہی زہریلی سی ہنسی ہنس رہی تھی اور انتہائی خطرناک نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔

ایک لمحہ کے لئے میرا موڈ خراب ہو گیا، اگرچہ میں جانتا تھا کہ فوزیہ بالکل ہی بے قصور ہے اور اس پر کوئی چیز چڑھی ہوئی ہے جو اس سے غلط حرکت کروا رہی ہے۔ ابھی اس وقت جب فوزیہ نے میرا مذاق اڑایا مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں دوسرے کمرے میں چلا گیا، میرے

پیچھے سبھی لوگ اس کمرے میں ہی پہنچ گئے، اب صرف فوزیہ باہر تھی، میں رونے لگا...... مجھے اپنی بدنصیبی پر رونا آرہا تھا، میرا پورا جسم کانپنے لگا، اس وقت میری والدہ نے مجھے لپٹا کر کہا: ظفر! تم ہمت سے کام لو، میں جانتی ہوں کہ یہ بہت ہی برا وقت ہے اور بہت ہی مصیبت کی گھڑی ہے لیکن بیٹا اگر تم ہمت چھوڑ دو گے تو ہم سب کا کیا بنے گا؟

امام الدین صاحب نے بھی مجھے تسلی دی اور میرے اندر ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی، میری یہ کیفیت دیکھ کر معصومہ کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئی تھیں، وہ بے سدھ سی ہوگئی تھی، چند منٹ کے بعد میں اپنے اوپر قابو پالیا اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا...... اسی وقت فوزیہ بے تحاشہ چیختی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی، اس کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا، وہ مجھے لینے آگئے ہیں، مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ، انہیں بھگاؤ۔ وہ چیختی چلی جارہی تھی اور ہمیں کمرے میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، میں اور امام الدین کمرے سے باہر آئے تو ہم نے دیکھا کہ اب وہ کالی بلی بھی صحن میں نہیں تھی، باہر بالکل موت کی سی خاموشی تھی، نہ بلی تھی، نہ کئی چمگادڑ نظر آرہی تھی، اور نہ کوئی اور چیز اور باہر وحشت ناک قسم کا سناٹا تھا، جیسے گھر کا صحن، صحن نہیں قبرستان ہو، ہم دونوں پھر کمرے کی طرف پلٹے، اس وقت بھی فوزیہ چیخ رہی تھی، امی مجھے بچاؤ، ابو مجھے بچاؤ، دادی مجھے بچاؤ، مولانا صاحب مجھے بچالو...... یہ لوگ مجھے لے جائیں گے، مجھے مار ڈالیں گے۔

فوزیہ کو اس قدر تڑپتا اور بلبلاتا دیکھ کر میں نے اس کو اپنی گود میں اٹھا لیا اور میں نے اس کو پیار کرنے کا ارادہ کیا، مگر اف میرے پروردگار...... میں کس طرح اس کیفیت کو بیان کروں...... جو اس وقت میری ہوئی تھی، کیسے بتاؤں کیاں گزری تھی میرے دل اور دماغ پر اس وقت جب فوزیہ نے میرے چہرے کو بری طرح کھسوٹ دیا تھا، وہ فوزیہ جو تھوڑی دیر پہلے بچاؤ بچاؤ کی صدائیں بلند کررہی تھی وہ فوزہ پھر اچانک بدل گئی، اس نے میرا منہ نوچ ڈالا اور میرے چہرے پر تھوک دیا، میں نے فوزیہ کو اپنی گود سے اتار دیا...... فوزیہ گود سے اترتے ہی باہر کی طرف بھاگی، وہ بھاگتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اب میں جارہی ہوں، میں ان لوگوں کے ساتھ جارہی ہوں میں، امام الدین اور معصومہ نے فوزیہ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ تیزی سے زینے پر چڑھ گئی، میں بھی تیزی کے ساتھ زینے پر چڑھ گیا اور میرے ساتھ امام الدین بھی زینہ طے کرتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گئے تھے۔ معصومہ کو میں نے خود ہی روک دیا تھا کہ تم ابھی نیچے ہی رہو، اس لئے وہ زینے پر نہیں چڑھی۔

میں نے اور امام الدین نے اوپر ہر طرف نظریں دوڑائیں لیکن ہمیں وہاں کہیں فوزیہ نظر نہیں آئی...... ہم دونوں آہستہ آہستہ کمرے کی طرف گئے، کمرے کے تین دروازے تھے اور تینوں ہی دروازے کھلے ہوئے تھے، کمرے میں اندھیرا تھا، اس لئے کچھ نظر نہیں آرہا تھا، میں فوزیہ کو بار بار پکارتا رہا لیکن فوزیہ کی آواز نہیں آئی، امام الدین اور میں کمرے میں داخل ہوگئے اور میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوئچ آن کردیا، لیکن لائٹ نہیں جلی...... میں نے دوسرا، پھر تیسرا اور چوتھا سوئچ آن کیا، لیکن لائٹ نہیں جلی، اسی وقت امام الدین نے کہا: ظفر صاحب! اس کونے میں دیکھو یہ کیا چیز چمک رہی ہے، میں نے دیکھا اور میں سمجھ گیا وہ بلی کی آنکھیں تھیں جو اندھیرے میں بلب کی طرح چمک رہی تھیں، میں نے امام الدین سے کہا کہ وہ بلی ہے، شاید فوزیہ بھی اسی طرف ہے، میں بلی کی طرف بڑھا اور امام الدین بھی میرے ساتھ ساتھ چلے، اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے کے تینوں دروازے بند ہوگئے ہوں، میں نے اور امام الدین نے ایک ساتھ پلٹ کر دیکھا، کمرے کے دروازے بند تھے، اندھیرے کی وجہ سے یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ ان کی چٹخنیاں کھلی ہوئی ہیں یا نہیں، گرچہ دروازے بند ہوچکے تھے، اب ہم دونوں پوری طرح جنات کے قبضہ میں تھے اور فوزیہ بھی شاید پوری طرح ان کی گرفت میں پہنچ گئی تھی، ہم نے یہ سمجھ کر کہ بچنا تو اب مشکل ہے اور بھاگنے کا راستہ بھی بند ہوچکا ہے اس لئے بلی کی طرف بڑھنا شروع کیا، اسی وقت ایک خوف ناک قسم کی آواز آئی ٹھہر جا...... اپنے اوپر رحم کھاؤ، خود ہمارا شکار مت بنو...... یہ آواز سن کر ہم دونوں لرز گئے اور اندھیرے میں ایک دوسرے کا قرب تلاش کرنے لگے، ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرپائے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ بلی کے رونے کی آواز آئی...... اس کا رونا اس کے ہنسنے سے بھی زیادہ بھیانک تھا...... ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا کہ بلی زمین سے دو گز اوپر بغیر کسی سہارے کے کھڑی تھی، وہ فضا میں معلق تھی، اندھیرے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آرہی تھی، ہم اس کا اندازہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں سے کررہے تھے، یہ تو ہمیں یقین ہوگیا تھا کہ آج کی رات، ہم سب یا گھر کے کچھ افراد زندہ نہیں بچیں گے، ہم دونوں محوِ اضطراب تھے کہ ایک زوردار قہقہہ کی آواز کمرے میں گونجی، اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہوگیا...... کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا...... اب کمرے کے چاروں گوشوں میں چار بلیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھیں وحشت ناک انداز سے چمک رہی تھیں...... میں نے امام الدین کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا...... اسی دوران فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، بچاؤ، مجھے بچاؤ! وہ مجھے لے جا رہے ہیں اور حیرت ناک بات یہ تھی کہ فوزیہ کی آواز کمرے کے باہر سے آ رہی تھی، حالاں کہ ہم نے اس کو کمرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور اسی لئے ہم دونوں کمرے میں پہنچ گئے تھے...... اب ہم باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے کیوں کہ باہر سے کمرے کے دروازے بند ہو چکے تھے اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے یہ بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ ہم کمرے میں کس جگہ کھڑے تھے، فوزیہ کی چیخ و پکار دل اور دماغ سے ٹکرا رہی تھی، خدا ہی جانے میری بچی پر کیا گزر رہی تھی اور میں بدنصیب اس کو اس عذاب سے نجات نہیں دلا پا رہا تھا...... دو دن اور دو رات ہمیں اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہو چکے تھے اور فرار کا کوئی راستہ ہمارے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، فوزیہ کی آواز کچھ دیر کے بعد آنی بند ہو گئی...... ہمیں کسی قدر اطمینان ہوا، اسی وقت میں نے امام الدین سے کہا کہ چلو دروازے کی طرف چلو، کسی طرح باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اور میں دروازے کی طرف بڑھے، اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں دھواں پھیل رہا ہو، ہمارا دم گھٹنے لگا...... ہم کسی بھی طرح ٹٹولتے ٹٹولتے دروازے تک تو پہنچ گئے لیکن دروازہ بند تھا، اس لئے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا۔ تینوں ہی دروازے باہر کی طرف سے بند تھے، آہستہ آہستہ دھواں کمرے میں بڑھتا جا رہا تھا اور ہمارا دم گھٹتا جا رہا تھا، ہمیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ شاید اب ہم زندہ نہیں بچ سکیں گے، ہماری عجیب سی پوزیشن تھی، نہ ہم رو سکتے تھے، نہ چیخ و پکار کر سکتے تھے، نہ کسی سے فریاد کر سکتے تھے، اگر ہمیں کوئی جن یا بھوت نظر آ جاتا تو اس کے پیروں میں پڑ جاتے اور اسی سے آہ و زاری کرتے لیکن جب کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا تو کس سے فریاد کرتے اور کس سے نجات حاصل کرنے کی درخواست کرتے، ہمیں دھسکے لگنے شروع ہو گئے، کیوں کہ دھواں ناک اور منہ کے راستوں سے ہمارے اندر گھس کر دماغ کی طرف چڑھ رہا تھا، ہمیں اُبکائیاں بھی آ رہی تھیں، ہم دونوں تڑپ تڑپ کر اپنے رب کو یاد کر رہے تھے...... اور بس اسی سے فریاد کر رہے تھے...... بے شک جب بندہ دل کی تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پکار کو ضرور سنتا ہے اور اللہ پھر اپنے بندے کی مدد بھی کرتا ہے...... اس وقت بھی جب ہم نے دل کی تڑپ کے ساتھ اپنے اللہ کو پکارا تو اللہ کی مدد آئی...... اور کمرے کا بیچ والا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم دونوں تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے...... بارش پھر شروع ہو گئی تھی...... اور ہوا بھی بہت تیز چل رہی تھی، ہم بھیگتے ہوئے زینے کے دروازے تک پہنچے تو اب زینے کا دروازہ ہمیں بند ملا، وہ اندر سے بند تھا...... ایک نئی مشکل پھر سامنے کھڑی تھی...... اس وقت پھر فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، اب فوزیہ کی آواز کمرے کے اندر سے آ رہی تھی، وہ امی ابو زور زور سے پکار رہی تھی اور بے تحاشہ رو رہی تھی، اس کے رونے سے ہمارے کلیجے پھٹ رہے تھے، لیکن اب ہماری ہمت کمرے میں جانے کی نہیں تھی، اب ہم نے فوزیہ کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا تھا، کیوں کہ ہم اس کو اس مشکل سے نجات دلانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اندیشہ اس بات کا تھا کہ اس کو مشکل سے نجات دلانے کے چکر میں ہم خود ہی کسی بڑی مشکل کا شکار نہ ہو جائیں، فوزیہ کی آواز چوں کہ کمرے کے اندر سے آ رہی تھی، ہم دونوں کی نظریں کمرے ہی کی طرف لگی ہوئی تھیں، ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں ایک نہیں کئی لوگ موجود ہوں، ہمیں کچھ سائے سے کمرے میں رینگتے ہوئے نظر آئے، ہوا کی سائیں سائیں بڑھتی جا رہی تھی اور بارش بھی بہت طوفانی تھی، ہمارے ہوش اڑے جا رہے تھے اور دل انجان سے اندیشوں سے پریشان تھا، زینہ اندر سے بند تھا، اس لئے نیچے نہیں جا سکتے تھے۔ کمرے میں اندھیرا تھا اور ہمارے اندر جنات سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہ تھی، نہ اہلیت۔ امام الدین بھی کچے پکے قسم کے عامل تھے، یہ بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ ایسے ہوش ربا حالات میں صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

طوفانی بارش سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی اور اب فوزیہ کی آواز بھی نہیں آ رہی تھی، خدا ہی جانے اس پر کیا گزر رہی تھی اور وہ کن مشکلات کا شکار تھی، ہم نے ایک بار پھر اپنے رب کے سامنے گڑگڑانا شروع کیا اور واہ رے اللہ! تیری شان...... چند منٹ کے بعد زینہ کا دروازہ بھی کھل گیا اور ہم دونوں آندھی اور طوفان کی طرح نیچے اتر گئے...... نیچے اتر کر کمرے میں پہنچے تو ہم نے سب کو روتے ہوئے دیکھا...... کیوں کہ گھر والوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن گئے ہیں۔ صائمہ فرطِ غم میں بے ہوش ہو گئی، باقی سب گھر کے افراد بالکل

اس طرح رو رہے تھے جس طرح کسی کی موت پر روتے ہیں، ہماری والدہ نے ہمیں دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور ہم سے پوچھا۔

"فوزیہ کہاں ہے؟"

امی جان۔ فوزیہ کے بارے میں اب میں بالکل مطمئن ہوں، وہ بڑے کمرے میں تھی، اور وہیں سے اس کے رونے کی، بلکنے کی آوازیں آرہی تھیں، لیکن کافی دیر سے اب اس کی کوئی آواز نہیں آرہی ہے، شاید کہ وہ بھی میرے دوست کی طرح یرغمال بنالی گئی ہے، بس اب ہمیں صبر کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر میری والدہ بے تحاشہ رونے لگیں، ہائے میری بچی! کیا گزر رہی ہوگی اس پر۔ اے خدا کس گناہ کی سزا دی تو نے ہمیں، انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کے بعد وہ امام الدین کی طرف مخاطب ہو کر بولیں، مولانا یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے، نہ آپ علاج کے لئے اس گھر میں آتے نہ اس قدر آفتوں کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا۔ مولانا صاحب! جب آپ کو اس کام میں مہارت نہیں تھی تو آپ کو یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔

اماں جی! اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں تو اس طرح کے کیس کرتا ہی رہتا ہوں مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کیس اس قدر ڈینجر ہے کہ میں خود الجھ کر رہ جاؤں گا، پھر بھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے استاد سے اس مصیبت کو ختم کراؤں گا، ایک بار یہاں سے نکل تو جاؤں، اسی اثنا میں صائمہ کو ہوش آگیا، مجھے دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی لیکن پھر فوراً ہی اس نے پوچھا۔

اور وہ فوزیہ؟

فوزیہ اوپر۔ ٹھیک ہے۔ آجائے گی۔ میں نے اس کو بہلانے کے لئے کہا۔

سچ سچ بتایئے فوزیہ کہاں ہے؟

میں کچھ بتانے ہی والا تھا کہ والدہ بول پڑیں۔ صبر کرو، فوزیہ بھی اب غائب ہوگئی ہے۔

ہائے اللہ۔ میری فوزیہ۔ صائمہ نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کردیا۔ اس کو دیکھ کر سب ہی رونے لگے اور اب تو مجھ سے بھی صبر نہ ہوسکا، میری بھی ہچکیاں بندھ گئیں۔

ہم تو روتے روتے سب ہی بے سدھ سے ہوگئے تھے۔ ہمیں اپنے گردوپیش کا بھی احساس نہیں تھا۔ لیکن امام الدین نارمل تھے، اگرچہ ان کے چہرے پر بھی تشویش اور فکرات کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں بھی کسی سوکھے ہوئے تالاب کی طرح خشک تھیں۔ لیکن ان کے چہرے سے یہ اندازہ ہورہا تھا کہ وہ بھی ہماری آفتوں سے ملول اور رنجیدہ تھے اور کچھ شرمندہ سے بھی تھے، ہم سب مدہوش سے تھے، ایک دم انہوں نے کہا۔ ظفر صاحب اوپر فوزیہ کے رونے کی آواز آرہی ہے۔

میں نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی تو مجھے بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ رو رہی ہے اور امی امی کی آوازیں نکال رہی ہے، عجیب بات تھی کہ جب وہ ان کے قبضے میں ہوتی تھی تو ہمیں پکارتی تھی اور جب وہ ہمارے قبضے رہتی تھی تو ان کی بولی بولتی تھی اور ہم سے الجھتی تھی، اس وقت وہ پوری طرح ان کے تصرف میں تھی وہ اس کو اگر جان سے مار دیتے، اس کا خون پی لیتے تو بھی ہم کیا کر سکتے تھے، اس وقت وہ امی امی کی صدائیں بلند کر رہی تھی اور اس طرح رو رہی تھی جیسے بالکل تھک چکی ہے اور جیسے اس کی جان ہلکان ہوگئی ہو، اولاد کی محبت بھی کیا چیز ہے جب کس مصیبتوں سے گزر کر اوپر سے نیچے آیا تھا لیکن اب جب فوزیہ کے رونے اور بلبلانے کی آواز سنی تو پھر میرے قدم زینے کی طرف اٹھ گئے، ابھی میں زینے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ والدہ نے مجھے آواز دی۔ اور وہ بولیں، بیٹا اکیلے جانا ٹھیک نہیں تم مولوی صاحب کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

میں نے امام الدین کی طرف دیکھا، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کچھ ڈر رہے تھے اور شاید اوپر جانے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کو کشمکش میں مبتلا دیکھ کر والدہ نے کہا۔ اگر مولوی صاحب کی ہمت جواب دے چکی ہے تو بیٹا میں تیرے ساتھ چلتی ہوں، لیکن کچھ بھی ہو میں تجھے اکیلے اوپر جانے نہیں دوں گی۔

والدہ کا یہ جملہ سن کر امام الدین بولے۔ چلو میں چلتا ہوں۔ اللہ مالک ہے۔

ہم دونوں کا ارادہ دیکھ کر والدہ نے کہا ذرا ٹھہرو ہم دونوں رک گئے، والدہ نے کچھ پڑھ کر ہم دونوں پر دم کر کے کہا۔ جاؤ بیٹا اللہ کی حفاظت میں۔

ہم دونوں مرے ہوئے سے انداز میں زینہ طے کر کے اوپر پہونچ گئے، بڑے کمرے میں اندھیرا ہی تھا۔ ہم دونوں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ مریں یا جئیں اب ہم فوزیہ کی آواز جہاں سے بھی آئے گی وہیں جا کر رہیں گے۔ ہاں میں یہ بتانا تو بھول ہی گیا۔ ہم اس مرتبہ ٹارچ لے کر اوپر آئے تھے تاکہ اندازہ کرسکیں کہ کمرے میں یا کسی اور جگہ فوزیہ کہاں

ہے اور کس حال میں ہے۔

موسم میں خنکی تھی، ہوا تیز تھی اور ہوا کی سائیں سائیں ایک عجیب طرح کا خوف پیدا کر رہی تھی، رات ڈھلنے والی تھی، ہر طرف موت کی سی خاموشی تھی، دور دور تک سناٹا تھا۔ اس بھیانک ماحول میں ہم دونوں چھت پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہے تھے، اس خاموشی میں برائے نام سی اگر کوئی آواز نکلتا تو وہ فضا میں بکھرتی، لیکن کسی طرح کی آواز نہیں تھی۔ اب فوزیہ کی بھی آواز نہیں آرہی تھی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب ہم کیا کریں، نیچے جائیں یا اسی طرح اوپر کھڑے رہیں۔

چند منٹ کی خاموشی کے بعد بلی کے رونے کی آواز آئی، بلی جب روتی ہے تو بڑی وحشت ہوتی ہے اور جس ماحول میں رونے کی آواز آئی تھی وہ تو خود ہی بہت وحشت ناک ماحول تھا، ہم دونوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، بلی ایک منٹ کے لئے روتی تھی پھر خاموش ہوجاتی تھی۔ بلی تین یا چار مرتبہ روئی اور خاموش ہوگئی، پانچویں مرتبہ رونے کے بعد جب خاموش ہوئی تو کسی کے ہنسنے کی آواز آئی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کون ہنسا، امام الدین کہنے لگے کہ یہ فوزیہ کی آواز تھی۔ لیکن مجھے ایسا لگا کہ جیسے کوئی بڑی عمر کی عورت ہنسی ہو۔ اس کے بعد پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس مرتبہ لگاتار دس منٹ تک یہ آواز آتی رہی اور اس مرتبہ یہ آواز اس قدر بھیانک اور خوفناک تھی کہ ہم دونوں کے جسم پر لرزہ سا طاری ہوگیا تھا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد بلی کا رونا بند ہوگیا اور پھر ہنسنے کی آواز آئی، غور وفکر کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون ہنس رہا ہے؟ شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ فوزیہ ہنس رہی ہے اور شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ کوئی عورت ہنس رہی ہے۔ ہم دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کچھ نظر آئے لیکن کچھ نظر نہیں آیا، امام الدین نے کہا کہ ٹارچ کی روشنی کمرے کی طرف ڈالو۔ ان کے مشورے پر میں نے ٹارچ آن کی اور اس کی روشنی بڑے کمرے کی طرف ڈالی۔ جب روشنی کمرے میں پھیلی تو ہمیں صاف صاف نظر آیا کہ جیسے کوئی سیاہ فام عورت ہے، جس نے فوزیہ کو گود میں اٹھا رکھا ہے، بلی ہمیں نظر نہیں آئی لیکن اسی وقت کمرے میں ایک دھمکا سا ہوا اور ایسا لگا جیسے کوئی کہہ رہا ہو۔ مردود۔ ذلیل۔ نانہجار۔

ظاہر ہے کہ یہ گالیاں ہمیں پڑ رہی تھیں کیوں کہ روشنی ہم نے ڈالی تھی، میں نے ٹارچ بند کرلی، اس کے بعد کمرے میں ایک آواز گونجی۔

اے ذلیل انسانو! ہمارا گھر خالی کردو۔ ورنہ ہم تم سب کو ماردیں گے، ہم یہاں آگ لگادیں گے۔

اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہوگیا۔ پھر بلی کے رونے کی آواز آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد بلی کا رونا ختم ہوا تو پھر وہی ہنسنے کی آواز گونجی۔ اس مرتبہ میں نے صاف صاف اس آواز کو پہچان لیا یہ آواز فوزیہ ہی کی تھی۔

میں نے امام الدین صاحب سے کہا۔ یار کچھ بھی ہو چلو کمرے میں چلتے ہیں، جو کچھ گزرے گی گزر جائے گی اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہم فوزیہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔

دیکھ لیں خطرہ بھی ہے، امام الدین نے کہا۔ خطرہ تو ہے ہی لیکن اس طرح کب تک کھڑے رہیں، نیچے جاتے ہیں تو فوزیہ کی فکر ہوتی ہے آخر کیا کریں؟

جب میں نے دیکھا کہ امام الدین کمرے میں جانے کے لئے تیار ہوگئے تو میرا ارادہ اور مستحکم ہوگیا پھر میں تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا، ابھی ہم لوگ ۳ر قدم ہی بڑھے ہوں گے کہ نیچے سے صائمہ کے چیخنے کی آواز آئی، ارے آکر دیکھو عرفان کو کیا ہوگیا ہے؟ ہم دونوں یہ آواز سنتے ہی نیچے بھاگے، میں نے دیکھا کہ عرفان بالکل نیلا سا ہوگیا ہے، اس کی آنکھیں عجیب سی ہوگئیں تھیں، اور بدن اس کا بالکل ٹھنڈا تھا، سب لوگ گھبرا گئے اور سب کو یقین ہوگیا کہ عرفان پر مردنی چھاگئی ہے والدہ نے آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر عرفان پر دم کیا پھر انہوں نے ایک کٹورے میں پانی لے کر سورۂ قریش پڑھی اور پانی پر دم کر کے یہ پانی عرفان کے اوپر چھڑکا، پانی چھڑکتے ہی عرفان نے ایک دُرْدُری سی لی اور رونے لگا۔ ایک دم صائمہ نے اسے سینے سے لگالیا۔ پھر وہ روتے ہوئے بولی میرا تو سارا سرمایہ اس گھر میں لٹ جائے گا، سنتے ہو جی اس نے مجھے مخاطب کیا۔ کسی طرح صبح ہوجائے تو اس گھر میں پہ لعنت بھیج دو، ورنہ ہم سب برباد ہوجائیں گے، ہمیں نہیں چاہئے یہ حویلی ہم کرائے کے مکان میں رہ لیں گے، ہائے میرا بچہ۔ یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، پھر وہ خود پہ قابو پاتے ہوئے بولی، اور فوزیہ کہاں ہے؟ ابھی چل کر دیکھتے ہیں تم عرفان کو سنبھالو اور امی جان آپ سب کے اوپر کچھ پڑھ کر دم کردو، ہم فوزیہ کو کسی بھی طرح لے کر آتے ہیں، اب میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ چاہے میری جان چلی جائے میں کمرے میں داخل ہوجاؤں گا اور کسی بھی طرح فوزیہ کو لے کر ہی آؤں گا،

میرے ساتھ امام الدین بھی چلنے کو تیار تھے، انہوں نے یہ بھی فیصلہ کرلیا تھا کہ قسطوں میں مرنے سے بہتر ہے کہ ایک ساتھ ہی جان دے دیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ہمت بندھاتے ہوئے پھر اوپر پہنچ گئے۔

لیکن اوپر پہونچ کر ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، ہم نے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بلی ہے اور بلی قد و قامت کے اعتبار سے گدھے کے برابر ہے۔

اس بلی کے چاروں طرف سانپ ہی سانپ ہیں اور بلی کے اوپر فوزیہ بیٹھی ہوئی ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی ہیں۔ یہ بلی بڑے کمرے کے بیچ میں دروازے کے پاس کھڑی ہوئی ہے اندر کمرے میں نیلے رنگ کی روشنی بکھری ہوئی ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کمرے میں بہت سارے لوگ ہوں، ان کی عجیب و غریب قسم کی آوازیں فضا میں بکھر رہی ہیں، فوزیہ کے ہاتھ میں ایک تلوار ہے اور وہ اس بلی پر سینہ تانے ہوئے قہر آلود نظروں کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم دونوں نے یہ خوفناک منظر دیکھ کر ایک دوسرے کو پریشان کن نظروں سے دیکھا۔

اور چند منٹ کے بعد میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج کچھ بھی گزر جائے مجھے فوزیہ کو اپنی گود میں اٹھا لینا ہے، میں نے امام الدین سے کہا کہ تم یہیں رکو مجھے آگے بڑھنے دو، جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا، یہ کہہ کر میں نے قدم بڑھانے شروع کئے، لیکن میں نے دیکھا کہ فوزیہ کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہو چکی تھیں اور وہ فرط غضب میں لال پیلی ہو رہی تھی اور اپنے ہاتھ کی تلوار کو اس طرح گھمار ہی تھی جیسے مجھے مارنے کے لئے بے تاب ہو، امام الدین نے مجھے روکنے کی کوشش کی لیکن میں نہیں مانا اور میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج چاہے میری گردن کٹ جائے لیکن میں فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے کر ہی دم توڑوں گا ____ میں ابھی قدم بڑھانے ہی والا تھا کہ ایک دم امام الدین کے منہ سے ایک چیخ نکلی، میں نے امام الدین کی طرف پلٹ کر دیکھا تو امام الدین کے جسم سے ایک بہت بڑی چمگادڑ لپٹی ہوئی تھی اور وہ اس کو اپنے جسم سے ہٹانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ عجیب قسم کی آوازیں نکال کر ان کے جسم میں گڑی جا رہی تھی ____ میں نے بھی اس چمگادڑ کو ان کے جسم سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود ____ اور اسی لمحے میرے سر سے بھی ایک چمگادڑ آ کر ٹکرائی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بہت ساری چیل کے برابر چمگادڑیں ہم دونوں کے سروں پر منڈلانے لگیں، چند لمحوں کے لئے میں فوزیہ کو بھی بھول گیا، اور میرا دھیان ان چمگادڑوں کی طرف لگ گیا، میں چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہا ____

چند منٹ کے بعد یہ چمگادڑیں غائب ہوگئیں اور جو چمگادڑ امام الدین کے جسم سے چپکی ہوئی تھی وہ بھی اڑ گئی، اور اب فوزیہ بھی غائب ہوگئی تھی، اور بڑے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا ____ میں نے امام الدین سے کہا کہ اب کیا کریں، امام الدین نے کہا ____ موت تو ظفر صاحب ایک دن آنی ہی ہے، موت سے کیا ڈرنا، میری رائے تو اب یہ ہے کہ چلو اندر کمرے میں چلیں، ایسا کرتے ہیں کہ نیچے سے ٹارچ لاتے ہیں، میں نے محسوس کیا اب امام الدین صاحب کا ڈر خوف نکل چکا تھا اور وہ بھی ان جنات سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔

ان کی بات سن کر میرے اندر بھی ایک نیا جوش پیدا ہوا اور میں ٹارچ لینے کے لئے نیچے آیا ____ نیچے سب گھر والے سہمے ہوئے تھے اور سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں، میں نے اپنی الماری میں سے ٹارچ نکالی اور میں نے اپنی والدہ سے کہا۔ امی جان! دعا کرنا اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ کچھ بھی ہو میں فوزیہ کو واپس لانے کی کوشش کروں گا۔

نہیں ہمیں نہیں چاہئے فوزیہ۔ ''معصومہ چیخی۔'' اللہ آپ کو سلامت رکھے آپ ہی کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا ہوگا۔

مجھے کچھ نہیں ہوگا ____ تم میرے لئے دعا کرو اور مجھے اوپر جانے سے مت روکو اوپر امام الدین اکیلے ہیں میرا جانا ضروری ہے۔

میں یہ کہتا ہوا اوپر چلا گیا اور میں جب اوپر پہنچا تو مجھے وہاں امام الدین نظر نہیں آئے ____ میں پریشان ہو گیا آخر وہ گئے کہاں؟ کیا وہ بھی..........غائب ہو گئے ____ کیا جنات نے ان کا بھی اغوا کرلیا؟ اب کیا ہوگا؟ میں نے کمرے کے اندر ٹارچ کی روشنی ڈالی تو مجھے وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا، امام الدین کے غائب ہو جانے سے میری ہمت پست ہوگئی ____ اور میں نے نیچے جانے کا ارادہ کرلیا ____ ابھی میں نے ارادہ ہی کیا تھا کہ اندر کمرے میں سے فوزیہ کی آواز آئی، ابو جی۔ اندر کمرے میں آ جاؤ آپ کے دوست مولانا بھی ہمارے پاس ہیں ____ آپ بھی آ جاؤ، یہ آپ کے دوست بہت ڈر رہے ہیں، یہ آواز قطعاً فوزیہ ہی کی تھی لیکن آواز میں کچھ بھاری پن سا تھا اور کسی قدر

گنگناہٹ بھی تھی ـــــ جملے توڑ توڑ کر بول رہی تھی، میں نے اس وقت سوچنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور میں ایک دم اس کی آواز سن کر اندر کمرے میں چلا گیا، کمرے میں جانے کے بعد میں نے ٹارچ جلانے کی کوشش کی لیکن نہ جانے کیوں ٹارچ نہیں جلی، اسی لمحے میری کمر سے کوئی چیز ٹکرائی اور کسی نے میرے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھین لی، کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا، میں نے کانپتی ہوئی آواز سے امام الدین کو پکارا۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، البتہ میری آواز کے بعد کمرے میں بلی کے بولنے کی آواز گونجی، پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس آواز کو سن کر مجھے عجیب طرح کی وحشت ہونے لگی ـــــ کمرے کے اندھیرے میں مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا، اب کیا ہوگا؟ میں اب کیا کروں؟ میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں نے سوچا ان جنات سے مقابلہ آرائی کرنا بے کار ہے، اس لئے مجھے واپس نیچے چلے جانا چاہئے، میں نے اندازے سے دروازے کی طرف قدم بڑھایا تو اسی وقت مجھے صاف طور سے یہ محسوس ہوا کہ جیسے دروازہ بند ہو گیا ہو، مجھے صاف صاف دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ـــــ گویا کہ اب میں پوری طرح امام الدین اور فوزیہ کی طرح جنات کی گرفت میں تھا، مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ہم لوگ ہار گئے ہیں اور آج کی رات ہمارا کام تمام ہو جائے گا ـــــ تھوڑی دیر کمرے میں بالکل سناٹا رہا، اس کے بعد فوزیہ کی آواز آئی ابو! بچاؤ۔ ابو! میرا گلا گھونٹ رہے ہیں، ابو یہ مجھے مار ڈالیں گے۔

کیسی بے بسی تھی، میری بیٹی تڑپ رہی تھی اور میں اس کی مدد کرنے سے مجبور تھا ـــــ پھر بھی میں نے پوچھا فوزیہ تم کہاں ہو؟

فوزیہ بولی میں اسی کمرے کے کونے میں ہوں آپ آیئے، میری طرف بڑھئے، آیئے میں آپ کا ہاتھ پکڑ لوں گی ـــــ میں نے جدھر سے آواز آ رہی تھی آہستہ آہستہ اس جانب قدم اٹھانے شروع کئے ـــــ ایک دم میرے کانوں میں امام الدین کی آواز آئی یہ آواز کمرے کے باہر سے آ رہی تھی۔

ظفر صاحب! آپ کمرے سے باہر آ جایئے دروازہ کھل گیا ہے اور میں کمرے سے باہر ہوں۔

میں نے دیکھا فی الحقیقت دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر کی روشنی نظر آ رہی تھی، میں نے سوچا کہ چلو پہلے امام الدین کے پاس جاؤں پھر اس کو لے کر فوزیہ کے پاس پہنچنے کی کوشش کروں گا، میں جب دروازہ کی طرف بڑھنے لگا تو کسی نے میرے سر پر کوئی چیز ماری، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا، لیکن میں خود کو سنبھالے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا، لیکن کمرے کے باہر امام الدین مجھے نظر نہیں آئے، میرا سر چکرا رہا تھا، میں صحن میں بیٹھ گیا ـــــ پھر فوزیہ کے رونے کی اور کراہنے کی آواز آئی، وہ شاید کسی پریشانی میں مبتلا تھی، لیکن کمرے میں جانے کی میری ہمت نہیں ہوئی، میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے نیچے چلے جانا چاہئے اور اپنی جان کو یوں ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہئے ـــــ میں نیچے جانے کے ارادے سے زینہ کی طرف قدم بڑھانے لگا، اسی وقت امام الدین کی آواز آئی گھبراؤ نہیں میں آ گیا ہوں ـــــ اور میں نے دیکھا فی الواقع امام الدین میرے سامنے کھڑے تھے، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟

مجھے دو جن اٹھا کر لے گئے تھے اور میں ایک روحانی فارمولے کا استعمال کر کے ان سے بچ گیا ـــــ میں نے اذان دینی شروع کر دی اور وہ دونوں جن چیختے ہوئے بھاگ گئے۔

تو چلو۔ کمرے میں چل کر اسی فارمولے کا استعمال کرتے ہیں۔ میں بولا۔ امام الدین نے کہا۔ بالکل اب میرے اندر ہمت پیدا ہو گئی ہے، چلو کمرے میں چل کر میں اذان بآواز بلند دوں گا۔

ہم دونوں کمرے میں داخل ہو گئے اور کمرے میں داخل ہوتے ہی امام الدین نے اذان دینی شروع کی ـــــ اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں بھگدڑ سی مچ گئی ہو اور تھوڑی دیر کے بعد کمرے کی لائٹ خود بخود جل گئی، فوزیہ سامنے مسہری پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی، فوزیہ کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا، اب کوئی بلی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔

امام الدین نے تین مرتبہ پھر اذان دی اور اس کے بعد فوزیہ پر بھی دم کر دیا، فوزیہ ہوش میں آ گئی لیکن وہ بخار کی شدت کی وجہ سے بری طرح تپ رہی تھی، میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور ہم لوگ نیچے آ گئے۔

نیچے سب لوگ ٹھیک تھے بس انہیں ہماری فکر تھی، فوزیہ کو دیکھ کر معصومہ خوشی سے رو پڑی اور اس نے فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے لیا ـــــ اس کے بعد ہم نے ساری بات معصومہ اور والدہ صاحبہ کو بتا دی۔ والدہ بولیں۔ بیٹا نیچے بھی اذان دیدو تاکہ یہاں سے بھی اثرات ختم ہو جائیں، امام الدین میں اب ایک نیا جوش پیدا ہو گیا تھا، انہوں نے والدہ کے کہتے ہی اذان دینی شروع کر دی، جس وقت انہوں نے اذان شروع کی ایک دم ایک آواز آئی، کمبخت۔ مردود۔ اس کے بعد سناٹا طاری ہو گیا، صاف طور

سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی جن ہمارے پاس ہی کھڑا تھا، جو امام الدین کو کوستا ہوا بھاگا اور ہمیں پوری طرح یہ اندازہ ہوگیا کہ یہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور اسی طرح بھاگ جاتے ہیں جس طرح اذان کی آواز سن کر شیاطین بھاگتے ہیں، اس کے بعد ہم سب لوگ آرام سے سوئے اور جب صبح کو اٹھے تو سب کچھ ٹھیک تھا اور فوزیہ بھی بالکل ٹھیک تھی، اب اس کو بخار بھی نہیں تھا اور وہ پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

اور اس طرح ہمیں اُس بھیانک رات کی جناتی کارروائیوں سے نجات مل گئی۔ اور ہمیں یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ جنات بھی شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سے ڈرتے بھی ہیں اور بھاگ بھی جاتے ہیں۔ مولانا امام امام الدین اب کافی حد تک مطمئن نظر آرہے تھے لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی محسوس کرر ہے تھے کہ ہماری حویلی میں جو جنات قابض ہیں وہ معمولی قسم کے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت ہی طاقتور قسم کے جنات ہیں اور یہ سب صاحب علم وعمل بھی ہیں۔ جی ہاں اُن کارروائیوں کے دوران ہم سب کو اس بات کا بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنی ایک دنیا رکھتے ہیں۔ اُنکی دنیا کافی حد تک ہماری دنیا ہی سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ ان میں انسانوں کی طرح جاہل بھی ہوتے ہیں اور عالم بھی، ان میں شریف بھی ہوتے ہیں اور رذیل بھی۔ ان میں یہودی بھی ہوتے ہیں اور نصرانی بھی۔ اور جنات میں کافر بھی ہوتے ہیں اور مسلمان بھی۔ جنات میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانوں کی عزت کرتے ہیں اور خدمتِ خلق میں انسانوں کی کھلی مدد کرتے ہیں اور جنات ہی میں ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو انسانوں کو پریشان کرتا ہے۔ مردوں کے کاروبار میں بندشیں پیدا کرتا ہے اور عورتوں کے ساتھ بدکاری کرتا ہے۔ غرضیکہ وہ تمام خوبیاں جو اچھے انسانوں میں ہوتی ہیں وہ جنات میں بھی ہوتی ہیں اور وہ تمام خرابیاں جو بُرے انسانوں میں پائی جاتی ہیں وہ بھی جنات کے اندر موجود ہوتی ہیں۔ اس طرح کی بہت سی باتیں جن سے کم سے کم میں بالکل لاعلم تھا۔ اُس دوران سننے کو ملیں اور مجھے یہ یقین ہوگیا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح باقاعدہ اپنا رہن سہن، اپنا کھانا پینا اور زندگی کے کچھ اصول رکھتے ہیں۔ اور ان سے بھی باز پرس اسی طرح ہوگی جس طرح ہم انسانوں سے ہوگی۔ ان کو بھی اپنی زندگی کی پائی پائی کا حساب دینا ہوگا۔ ہماری حویلی میں جو جنات قابض تھے وہ طاقتور بھی تھے، صاحبِ اہل وعیال بھی تھے اور اسکے ساتھ ساتھ وہ علم وعمل سے بھی تعلق رکھتے تھے اس لئے عمومی درجے کے عاملوں کے بس کی بات نہیں تھی کہ ان پر قابو پاسکیں۔

ہمارے امام الدین صاحب اگرچہ باقاعدہ عامل تھے لیکن وہ اس لائن میں پوری طرح تجربہ کار نہیں تھے۔ اس لئے وہ ان جنات پر اپنا قابو نہ جما سکے۔ البتہ جب انہوں نے اذان دی تو جنات میں کھلبلی مچ گئی۔ تب ہی امام الدین کو بھی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سن کر ان میں بھگدڑ مچ جاتی ہے۔ اذان کے کلمات ہی کے برکت تھی کہ ہم اس وقت بہت پرسکون تھے۔ اور کئی وقتوں کے بعد کھانے پینے میں مشغول تھے اور خوشی کی بات یہ تھی کہ فوزیہ بھی پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

صبح کے بعد دس (۱۰) بجے تک بھی جب کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تو آپسی مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ امام الدین صاحب کو رخصت کردیا جائے۔ تاکہ وہ رات آنے سے پہلے اپنے استاد کو لے کر آجائیں۔ اور وہ ان جنات پر قابو پاکر انہیں اس حویلی سے نکال دیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے ہم سب تمام خطرات سے محفوظ ہوجائیں۔ اما الدین تو مجھے بھی چلنے کو کہہ رہے تھے لیکن والدہ اور معصومہ کی رائے نہیں تھی کہ میں ان کے ساتھ جاؤں۔ والدہ کا کہنا تھا کہ ہوسکتا ہے پھر کوئی حرکت ہو تو اس صورت میں ہم خود کو اکیلا محسوس کریں گے۔ حالات کیسے بھی ہوں ایک مرد کا گھر میں رہنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے میں نے امام الدین کو تنہا جانے کیلئے کہا اور وہ تنہا چلے گئے اور وعدہ کر گئے کہ وہ رات سے پہلے ہی اپنے استاد کو لے کر آجائیں گے۔ میں نے انہیں کچھ پھل فروٹ وغیرہ کے لئے بھی رقم دیدی تاکہ ان کے استاد کی ان کے شایانِ شایان ضیافت کی جاسکے۔

امام الدین کے چلے جانے کے بعد بھی حویلی میں سکون رہا۔ فوزیہ بھی ٹھیک ٹھاک رہی۔ البتہ وہ زیادہ تر سوتی رہی۔ شاید جنات کی حرکات کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا رہا ووں ووں ہم لوگوں کا اضطراب بھی بڑھتا رہا۔ کیونکہ رات آنے کے تصور سے ہم سب ہی لوگ خوفزدہ تھے۔ عصر کے بعد ہمارا اضطراب بہت بڑھ چکا تھا اور امام الدین کی طرف سے کسی طرح کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ جو وجہ تشویش تھی۔ مغرب کی اذان سے چند منٹ قبل امام الدین صاحب کا فون آیا کہ ان کے استاد چنڈی گڑھ گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی واپسی اگر عشاء تک بھی نہ ہوگی تو پھر وہ کل آئیں گے۔ آج رات کو نہیں پہنچ سکیں گے میں نے امام الدین سے کہا کہ کم سے کم تم تو آجاؤ۔

تا کہ کچھ تو ہمیں ڈھارس رہے گی لیکن امام الدین نے عذر کردیا انہوں نے کہا کہ میں کئی دن سے گھر سے باہر رہا اس لئے آج کی رات مجھے معذور سمجھیں میں اپنے گھر والوں کے ساتھ آج کی رات بتالوں گا اور انشاء اللہ کل رات سے پہلے ہی میں اپنے استاد حافظ نور بخش چلکانہ والے کو لے کر میں حاضر ہوجاؤں گا انشاء اللہ کل رات کو سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔اور ان جناتوں سے ہم سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

امام الدین کے نہ آنے کی خبر ہم سب کیلئے باعث تشویش تھی لیکن اب ہم کر بھی کیا سکتے تھے۔صبر کے گھونٹ سے پی کر رہ گئے۔اور ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ اگر کوئی حرکت ہوئی تو ہم سب ہی اذانیں دینا شروع کردیں گے۔مغرب کے بعد سے عشاء تک کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ عشاء کے فوراً بعد فوزیہ پر پھر حاضری ہوئی۔اور فوزیہ مردانہ آواز میں بولی۔ آج رات کو تم سب ختم کردئے جاؤ گے ہم نے بھی اپنے عاملوں کو بلالیا ہے۔اب دیکھنا کہ خون کس طرح بہے گا ذلیل انسانوں تم سب مردود ہو۔

فوزیہ کی زبان سے یہ کلمات سن کر ہم سب کی حالت خراب ہوگئی۔اس وقت میں نے ارادہ کیا کہ اذان پڑھ کر فوزیہ پر دم کروں۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ میرے سر پر کسی نے کسی چیز سے وار کیا اور میں بے ہوش ہوگیا۔میں کافی دیر تک بے ہوش رہا۔جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ فوزیہ کے بال بکھرے ہوئے تھے۔سب گھر والے اس سے مخاطب تھے اور وہ اپنی آنکھوں سے شعلے برساتے ہوئے نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی۔اسکی زبان سے دھواں بھی خارج ہورہا تھا اور وہ اس طرح کی باتیں کررہی تھی کہ گھر تو خالی کرنا ہی پڑے گا۔تم سب کو یہاں سے دفع ہونا پڑیگا۔اور ہم عرفان اور فوزیہ کی بھینٹ لے کر ہی دم لیں گے۔

میں لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا تو مجھے دیکھ کر فوزیہ چیخی۔ تجھے نہیں چھوڑیں گے تجھے ختم کردیں گے میں فوزیہ کی طرف بڑھ رہا تھا اور فوزیہ زہریلے قسم کے قہقہے لگا رہی تھی۔اور اس طرح مجھے دیکھ رہی تھی جیسے مجھے زندہ کو نگل جائے گی۔اسی وقت باہر صحن میں ایک دھماکا ہوا۔ایسا لگا جیسے کسی نے بم پھاڑ دیا ہو۔میں نے باہر کی طرف دیکھا۔باہر کی لائٹ بھاگ گئی تھی۔میں نے دالان میں آکر نگاہیں پھاڑ کر دیکھا تو مجھے ایسا لگا جیسے کوئی انسان جو ریچھ نما ہے یعنی جس کا بدن بالوں سے ڈھکا ہوا ہے صحن میں ٹہل رہا ہے۔اور مجھے اپنے پاس بلانے کا اشارہ کررہا ہے میں کمرے کی طرف پلٹ گیا۔جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا تو ایسا لگا جیسے کمرہ جہنم کی شکل اختیار کرگیا ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آگ کے مکان میں سانس لے رہے ہیں۔کمرہ میں اتنی تپش اور گھٹن تھی کہ ہم لوگ بے تحاشہ بھاگ کر باہر صحن میں آگئے۔صحن میں جانور نما انسان اب ایک نہیں دو تین سے بھی زیادہ تھے اور عجیب طرح کی بدبو پورے صحن میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔اس وقت فوزیہ بولی۔عرفان کو ہمارے حوالے کردو۔اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔ہم دونوں کی بھینٹ لے کر یہ لوگ آپ کی حویلی کو خالی کردیں گے۔

نہیں ہرگز نہیں۔معصومہ چیخی اور اس نے عرفان کو اپنی آغوش میں چھپالیا۔

فوزیہ پھر چیخی اگر تم عرفان کو جنات کے حوالے نہیں کروگے تو پھر تم سب کو ہر لمحے ایک عذاب سے گزرنا ہوگا۔

کچھ بھی ہو ہم سب مرجائیں گے لیکن اپنے بچوں کو جنات کے حوالے نہیں کریں گے۔میری والدہ نے کہا۔میں نے بغیر ارادے کے اذان دینی شروع کردی۔ایک دم ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اِدھر سے اُدھر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں۔اسی وقت فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آگئی۔ پھر میں بار بار باآواز بلند اذان دیتا رہا۔تا کہ جنات گھر میں داخل نہ ہوسکیں۔

اذان کی برکت تھی کہ رات اس کے بعد سکون سے کٹ گئی۔اور پھر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔البتہ صبح کو بڑے کمرے کے دروازے پر خون سے لکھا ہوا ایک کاغذ چپکا ہوا تھا۔

اس میں تحریر تھا۔آج رات ہمارے اور تمہارے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔تم بھی تیاری کرنا ہم بھی تیاری کریں گے۔اس حویلی میں یا تو ہم نہیں یا تم نہیں۔

یکے از جنات

اس تحریر کو پڑھ کر ہم سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

صبح کو خون سے لکھی ہوئی تحریر پڑھنے کے بعد ہم سب کی حالت کافی خراب ہوگئی۔خوف ودہشت کی وجہ سے ہم سب کے چہرے اترے ہوئے تھے اور ہم سب کا رنگ بالکل زرد ہوگیا تھا۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کسی نے ہمارے چہروں پر ہلدی مل دی ہو۔سب سے زیادہ خوف ہمارے بچوں پر طاری تھا اور معصومہ بھی بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی کیونکہ اس کو اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں فوزیہ اور عرفان کی جانوں پر نہ بن جائے۔الغرض سید ھا ناشتہ کرنے کے بعد ہم نے امام الدین صاحب کو فون لگایا لیکن بدنصیبی سے فون ہی خراب ہوگیا۔فون کی ڈائل ٹون ختم

ہوگئی۔ فون کیسے خراب ہوا سمجھ میں نہیں آیا۔ فون خراب ہونے کی وجہ سے اور زیادہ دہشت ہم سب پر طاری ہوگئی کیونکہ اب یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ امام الدین صاحب اپنے استاذ کو لیکر آرہے ہیں یا نہیں؟ اگر اس رات بھی وہ نہ آسکے تو پھر کیا ہوگا؟ جنات کی کارستانیوں سے ہمیں کیسے نجات ملے گی؟ جنات فوزیہ یا عرفان کو غائب تو نہیں کردیں گے؟ جنات کہیں فوزیہ کو ختم نہیں کردیں گے؟ کیا عرفان کو انھیں سونپنا پڑے گا؟ کیا آج کی رات بھی جنات صرف اذان پڑھنے سے بھاگ جائیں گے؟ کیا ان کی فوج کا مقابلہ ہم صرف اذان کے کلمات سے کرسکیں گے؟ کیا ہم اس مقابلہ ارائی میں اپنی جان گنوادیں گے؟ کیا یہ رات ہماری زندگی کی آخری رات ہوگی؟ ایسے بہت سارے سوالات کیڑے مکوڑوں کی طرح ہماری کھوپڑیوں میں رینگ رہے تھے اور ہزاروں اندیشے ہمارے چہروں کی زردی میں اضافہ کررہے تھے ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ اگر امام الدین اور ان کے استاذ رات تک یہاں نہیں پہونچے تو پھر ہماری خیریت میں فرق پڑجائے گا اور ہم بے موت مارے جائیں گے۔

ظہر کے بعد ہماری والدہ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ کہ شاید اسی کی برکت سے کچھ حفاظت رہے لیکن چند ہی منٹ کے بعد ان کا دم گھٹنے لگا۔ حلق سے آواز نکلنی بند ہوگئی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھانے لگا انھیں چکر آنے لگا۔ ان کا جی متلانے لگا۔ اور انھیں ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے ان کا دم نکل جائے گا۔ ہم سب گھبرا گئے۔ ہمارے ہوش وحواس اڑ گئے۔ میں نے والدہ کے قریب جاکر پوچھا۔ امی جان آپ کو کیسا لگ رہا ہے؟

وہ میری بات کا جواب ہی نہیں دے سکیں۔ ان کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔ معصومہ نے قرآن حکیم کو جزدان کرکے الماری میں رکھدیا اور اس نے امی کا ہاتھ پکڑ کر کہا امی جان کیا ہورہا ہے؟ خدا کے لئے آپ خود کو سنبھالیں۔ کیا ڈاکٹر کو بلوائیں

امی نے انگلی کے اشارے سے منع کیا۔ دراصل وہ سمجھ رہی تھیں کہ یہ سب اثرات کا چکر ہے اسمیں ڈاکٹر کیا کریگا۔

اس کے بعد معصومہ نے آیت الکرسی چاروں قل پڑھکر امی پر دم کیا تو اس سے قدرے سکون ہوا۔ میں نے دیکھا کہ والدہ کی آنکھوں میں آنسو تھے دراصل وہ درد کی شدت کو جوان کے سینے میں ہورہا تھا برداشت کررہی تھیں۔ اور درد کی شدت کی وجہ سے ان کی پلکیں آنسوؤں سے تر ہوگئی تھیں۔ چند منٹ بعد والدہ کو افاقہ ہوگیا اور وہ خود کو سنبھالنے میں کامیاب ہوگئیں۔ اب آہستہ آہستہ ان کی آواز بھی نکلنے لگی۔

انھوں نے کہا کہ اللہ کے بھروسے پر بیٹھے رہو۔ کچھ پڑھنے پڑھانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ پڑھنے پڑھانے سے جنات کو اور چڑھ پیدا ہوتی ہے۔ بس دل ہی دل میں دعا کئے جاؤ۔ اگر زندگی ہے تو ہم بچ ہی جائیں گے اور اگر ہماری موت آگئی ہے تو کون ہمیں بچاسکتا ہے۔

ظہر کے بعد۔ تھوڑا بہت کھانا سب نے کھایا۔ اسکے بعد پھر ہم سب لوگ اپنی ہی تخت پر بیٹھے رہے جوں جوں وقت گزر رہا تھا اور شام آرہی تھی ووں ووں ہم سب کا کلیجہ منھ کو آرہا تھا۔ فون خراب ہونے کی وجہ سے امام الدین صاحب سے رابطہ بھی ممکن نہیں تھا۔ عجیب طرح کی وحشت اور گھبراہٹ دل ودماغ پر طاری تھی۔ تقریباً ۴ بجے اچانک خود بخود فون ٹھیک ہوگیا۔ اور امام الدین صاحب کے فون کرنے کی وجہ سے گھنٹی بجی۔ فون میں نے ہی ریسو کیا۔ امام الدین صاحب بولے دو گھنٹے سے بار بار فون کررہا ہوں آپ اٹھانے ہی نہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ فون خود بخود صبح خراب ہوگیا تھا۔ اور اب آپ کا فون آنے پر خود بخود ٹھیک ہوگیا کیسے حالات ہیں؟ انھوں نے پوچھا۔

مولانا امام الدین بولے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ آج مغرب کے بعد تک ہم دونوں پہونچ جائیں گے۔ میں نے کہا۔ مغرب کے بعد بہت دیر ہوجائے گی۔ ہم سب کا خون سارا ہی خشک ہوجائیگا آپ برائے مہربانی جلدی آنے کی کوشش کریں۔ ایسا میں کھانے کی تیاری کرالیتا ہوں۔

امام الدین صاحب کا فون آنے کے بعد قدرے اطمینان ہوا۔ اور سب کی جان میں جان آئی۔ کچھ دیر کے بعد معصومہ، صفورا باجی اور والدہ امام الدین صاحب اور ان کے استاذ کے لئے کھانا بنانے میں مصروف ہوگئیں۔ تقریباً شام کو ۶ بجے معصومہ کچن سے چیختی ہوئی باہر آئی۔ کہ جاکر دیکھو نعمت خانہ کے اوپر دو کالے سانپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہت بھیانک اُف میرے اللہ۔

میں کچن میں گیا تو مجھے وہاں کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔ البتہ میں نے محسوس کیا کہ کچن میں رکھی ہوئی تمام چیزیں خود بخود حرکت کررہی ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید زلزلہ آرہا ہے لیکن وہ زلزلہ نہیں تھا۔ اگر زلزلہ ہوتا تو گھر کے درودیوار بھی ہلتے۔ وہاں تو صرف برتن، کنستر، نعمت خانہ وغیرہ تھرک رہے تھے۔ میں نے اشارہ کرکے صفورا باجی کو معصومہ اور والدہ کو بلایا اور انھیں یہ منظر دکھایا۔ وہ سب بھی حیرت کرنے لگے کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ چند منٹ تک اسی طرح رہا۔ اسکے بعد برتنوں کا ہلنا بند ہوگیا۔

میں نے معصومہ سے کہا کہ تم اپنا کام جلدی جلدی مکمل کرلو۔اس کے بعد سب کمرے میں آجاؤ۔

معصومہ بولی۔آپ میرے ساتھ باورچی خانہ میں رہو۔کھانا تو تقریباً تیار ہوگیا ہے۔چاول میں مہمانوں کے آنے کے بعد چڑھاؤں گی۔البتہ میں روٹی پکالیتی ہوں۔اب ذرا سالن کا نمک وغیرہ چکھ لیں۔یہ کہہ کر اس نے مرغ کے سالن کا جو ڈھکن کھولا تو اس کی چیخ نکل گئی۔اسمیں مرغ زندہ تھا۔اور سالن کی جگہ بگونے میں خون بھرا ہوا تھا۔میری بھی حالت یہ دیکھ کر خراب ہوگئی۔ہماری والدہ بھی گھبرا گئیں۔اور میں نے بے اختیار امام الدین کو فون لگایا۔وہاں سے یہ خوشخبری ملی کہ امام الدین اور ان کے استاذ (حافظ نور بخش چلکانہ والے یہاں سے روانہ ہوگئے ہیں۔

ہم سب کچن سے کمرے میں آگئے۔اور اب یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ کھانا وغیرہ ان لوگوں کے آنے کے بعد ہی بنائیں گے۔اب جو کچھ بھی ہوگا ان کے سامنے اور ان کی موجودگی میں ہوگا۔

ہم لوگ کچھ سہمے سہمے کچھ اطمینان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ میرا ماموں زاد بھائی تنویر چیخنے لگا بچاؤ بچاؤ۔وہ خود بخود اچانک بولنے شروع ہوا۔بجلی تُو جلال تُو آتی بلا کو ٹال تُو بجلی تُو جلال تُو آتی بلا کو ٹال تُو۔وہ بے تحاشہ چیخے چلائے جارہا تھا اور ہمیں وہاں کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔اس کے بعد زرینہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھارہا ہے۔مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا ہے۔میرا دم گھٹ رہا ہے۔

اور اسی وقت فوزیہ پر پھر دورہ سا پڑ گیا۔اور اس نے زہریلی قسم کا قہقہہ لگا کر کہا۔اب دیکھنا کیا ہوگا۔تم سب کی موت آج کی رات اس حویلی میں ہے آئے گی۔تم سب مرجاؤ گے۔اب تم سب نہیں بچو گے۔

خدا خدا کرکے عشاء کے وقت امام الدین صاحب اور ان کے استاذ حافظ نور بخش ہمارے گھر پہونچ گئے۔ان کے پہونچتے ہی ایسا لگا کہ جیسے اوپر والی منزل میں ایک کہرام سا مچ گیا ہے۔کچھ آوازیں اس طرح کی تھیں کہ جیسے لوگ ہنس رہے ہوں کچھ آوازیں اس طرح کی تھی کہ جیسے کچھ لوگ رو رہے ہوں۔عجیب طرح کی وحشت ناک قسم کی آوازیں اوپر سے آرہی تھیں۔لیکن اب ہمیں کافی اطمینان سا تھا۔

امام الدین صاحب کے استاذ حافظ نور بخش چلکانے والے۔شکل صورت کے اعتبار سے خوفناک قسم کے انسان تھے۔ان کی داڑھی بھی گھنی تھی اور ان کی مونچھیں بھی بہت بڑی بڑی تھیں۔ان کی طرف دیکھکر ڈر سا لگتا تھا۔اگر وہ امام الدین صاحب کے ساتھ نہ آئے ہوتے تو شاید بچوں کا تو انھیں دیکھکر پیشاب ہی نکل جاتا۔

ہم نے انھیں کمرے میں بٹھا کر سب سے پہلے کچن میں ہونے والی حرکت کا ذکر کیا۔کہ کس طرح آج کھانا خراب ہوگیا ہے۔اور کس طرح مرغ کے سالن کا ستیاناس ہوا ہے۔

امام الدین بولے۔ہوجانے دیں۔ہم لوگ دال کھالیں گے۔اور کھانا کوئی ضروری بھی نہیں۔اصل چیز تو آج کی وہ کاروائی ہے جو محترم استاذ صاحب کریں گے۔کھانا تو کل بھی کھالیں گے۔ہماری والدہ یہ سن کر بولیں۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیا۔کھانا دوبارہ بن جائے گا۔کچھ گوشت تو معصومہ نے بچا کر رکھ لیا تھا۔انشاء اللہ گوشت ہی کا سالن بن جائے گا۔اتنے بڑے عامل ہمارے گھر آئے ہیں تو کیا ہم ان کو گوشت بھی نہیں کھلا سکتے۔

والدہ کی اس بات پر سب نے قہقہہ لگایا۔

عام طور پر تو معصومہ اور صفورہ باجی سب سے پردہ کرتی تھیں لیکن اب پردہ وردہ تو سب ختم ہوگیا تھا۔صرف گھونگھٹ سا باقی رہ گیا تھا۔

صفورا باجی چائے بنا کر کمرے میں لائیں۔سب نے چائے پی اور تمام حالات سے اس دوران حافظ صاحب کو آگاہ کردیا۔

حافظ صاحب تمام داستان سنکر بولے۔پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔انشاء اللہ آج کی رات ہی ان پر قابو پالوں گا ورنہ ایک دو دن میں کنٹرول ہوجائیگا۔

اسی لمحہ اوپر کی منزل پر ایک دھماکہ ہوا اور ایسا لگا کہ جیسے کچھ گرا ہو۔

فوزیہ ٹھیک تھی اور پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

عرفان بھی ٹھیک تھا۔سب ہی گھر والے مطمئن سے تھے۔اور کسی پر بھی کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہیں تھا۔البتہ اوپر کی منزل پر کچھ نہ کچھ حرکتیں ہورہی تھیں۔اور ظاہر ہے کہ یہ سب جنات کی کارستانیاں تھی اگر امام الدین اور حافظ صاحب نہ آتے تو ہم سب خوف زدہ ہوجاتے۔ان دونوں کی وجہ سے ہم کافی مطمئن تھے۔اور ہمیں ایک طرح کا سکون میسر تھا۔اور ہم اس خوش گمان میں مبتلا ہوچکے تھے کہ اب جنات سے ہونے والی جنگ میں فتح ہمارا مقدر بنے گی۔جنات کی طاقت کا ہمیں پوری طرح اندازہ ہو چکا تھا۔اور ہم نے اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ لیا تھا۔جس کا پہلے ہم تصور بھی نہیں کرسکتے تھے اس سے پہلے تو ہم جنات کو ایک خیالی مخلوق سمجھا کرتے تھے اور جنات کے واقعات کو من گھڑت کہانیوں پر محمول کیا کرتے تھے لیکن اس حویلی میں پیش آنے والے

واقعات نے ہم پر یہ بات ثابت کردی تھی کہ جنات بھی اللہ کی مخلوق ہیں ان کی بھی اپنی ایک دنیا ہے اور یہ بھی شریف اور شریر ہوا کرتے ہیں۔

اور ہم مسلمانوں کو تو یوں بھی ان کے وجود کو مان لینا چاہئے کہ اللہ کے آخری کلام قرآن مجید میں ان کا ذکر کئی جگہوں پر ہے اور ایک سورت سورۂ جن کے نام سے موسوم ہے لیکن بدعقیدگی کی بات تھی کہ ہم جنات کو پوری طرح نہیں مانتے تھے اور جب ہم پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے اور ہم نے اپنی آنکھوں سے ہولناک مناظر دیکھے تو پھر ہمیں ماننا پڑا کہ جنات کی ایک حقیقت ہے اور وہ واقعتاً انسانوں کو پریشان کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

ہماری حویلی میں خون کی بارش ہونا۔ خوفناک قسم کے دھماکے ہونا۔ کالی بلی کا نظر آنا۔ بلی کا ہنسنا، رونا۔ چیل سے بھی بڑے چمگادڑوں کا اُڑنا۔ سالنوں میں خون پیدا ہوجانا۔ سالن کے بگونے میں زندہ مرغ کا پیدا ہوجانا، فوزیہ پر اثرات طاری ہوجانا۔ اس کے اندر ایسی طاقت پیدا ہوجانا جو بڑے بڑے مردوں اور پہلوانوں میں بھی نہیں ہوتی۔ نجم کا ہمارے گھر سے غائب ہوجانا وغیرہ کتنی ساری باتیں تھیں جن سے جنات کے وجود کا ثبوت ملتا تھا۔ ہم نے اللہ معاف کرے زندگی میں ان جنات کا بہت مذاق اڑایا تھا اور ہم ان لوگوں کو دقیانوس اور بے وقوف سمجھتے تھے جو جنات کو مانتے تھے۔ اب ہمیں اپنی غلطی کو پوری طرح احساس ہوگیا تھا۔ اور اب تو ہم یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ شاید ہمیں ہماری غلطیوں کی سزا مل رہی تھی۔ ورنہ ایسا بھی نہیں ہوتا ہے کیا۔

بہرحال امام الدین کے استاذ صاحب کے آنے سے کافی سکون ہوگیا تھا۔ اور اس بات کی امید پیدا ہوگئی تھی۔ آج ہمارے گھر سے جنات دفع ہوجائیں گے۔

چائے پینے کے بعد امام الدین صاحب نے اپنے استاذ سے پوچھا۔ استاذ محترم! کام رات ہی کو شروع کریں گے یا کل دن میں؟

استاذ نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ معصومہ بولی۔ میری رائے یہ ہے کہ جو کچھ بھی کرنا ہو کل دن میں کریں۔ رات کو کوئی چھیڑ خانی نہ کریں تو بہتر ہے۔

یہ سنکر استاذ بولے۔ حرج تو رات کو بھی نہیں ہے۔ لیکن میں بھی کسی مصلحت کی بنا پر یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ کل دن میں ان لوگوں سے نمٹوں گا۔ البتہ اگر انھوں نے خود کوئی اقدام کیا تو دیکھیں گے۔ تو ہم ایسا کرتے ہیں کہ کچھ کھانا وغیرہ تیار کرلیں۔ آپ لوگ باتیں کریں۔ بے خوف وخطر باورچی خانہ میں آپ لوگ جائیں۔ حافظ صاحب بولے۔ کچھ ہوا تو میں دیکھوں گا۔ معصومہ، صفورا باجی، باورچی خانہ میں چلی گئیں اور اپنے ساتھ تنویر کو بھی لے گئیں۔ ہم تینوں ایک ہی پلنگ پر بیٹھے رہے۔ میں، امام الدین اور حافظ صاحب۔ والدہ بچوں کو لئے دوسری مسہری پر تھیں۔

میں نے حافظ صاحب سے پوچھا۔ محترم! کیا نجم کی واپسی ممکن ہے؟

کیوں نہیں۔ بس یہ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔ وہ تو فوزیہ یا عرفان کو مانگتے ہیں۔

یہ تو ممکن ہی نہیں۔ حافظ صاحب نے کہا۔ تو پھر؟

وہ یہ چاہیں گے کہ آپ لوگ یہ حویلی چھوڑ دیں۔ حافظ صاحب بولے۔ اگر آپ کا مشورہ ہوگا تو ہم چھوڑ دیں گے۔

نہیں۔ قطعاً نہیں۔ ہم کیوں شکست مانیں۔ ہم انھیں مجبور کریں گے کہ وہ اس حویلی کو چھوڑ کر جائیں۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو میں ان کے بچوں کو قید کردوں گا۔ پھر وہ مجبور ہوجائیں گے۔ کوئی بھی معاہدہ کرنے پر۔

امام الدین بولے۔ ظفر صاحب آپ حویلی چھوڑنے کی بات ہی زبان پر نہ لائیں۔ نہ ہم حویلی دیں گے نہ اپنے بچوں میں سے کسی کو دیں گے۔ بلکہ نجم بھی واپس لیں گے۔ میری استاذ سے بات ہوچکی ہے۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ ہمارے استاذ کی صلاحیتوں پر بھروسہ رکھیں۔

میں نے کہا۔ ہمیں اللہ پر بھی بھروسہ ہے اور استاذ جی کی صلاحیتوں پر بھی۔ اور انشاء اللہ فتح تو ہماری ہوگی۔

کیسی فتح۔ پاگل ہوگئے ہو تم؟! فوزیہ پر حاضری ہوگئی۔ اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگیں۔ ہم نمٹ لیں گے اس موچھڑ والے سے۔

او بے کون ہے تو؟ استاذ بولے۔

ترا باپ ہوں میں۔ فوزیہ مردانہ آواز میں بول رہی تھی۔ ابھی پتہ چل جائیگا کہ میں تیرا باپ ہوں یا تو میرا باپ ہے۔ یہ کہہ کر استاذ نے فوزیہ کا ناخن دبایا۔

فوزیہ چیخ اٹھی۔ اے ذلیل ابن آدم۔ مار ڈالا مجھے۔ ابھی میں نے کچھ نہیں کیا۔ لیکن آج تیری اور تیرے حمائتیوں کی خیر نہیں۔

اسی وقت فوزیہ بے ہوش ہوگئی۔ استاذ جی نے پانی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور پھر وہ پانی فوزیہ کے چہرے پر انھوں نے چھڑک دیا۔ ایک دم فوزیہ ہوش میں آگئی۔ لیکن ہوش میں آکر وہ رونے لگی۔ اسکے رونے کی آواز سن کر صفورا باجی اور معصومہ کمرے میں داخل ہوئیں۔

استاذ جی بولے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اس بچی کا ورنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ پوری طرح اپنے حواس میں ہے۔دراصل اسطرح کے اثرات سے نکل آنے کے بعد زبردست کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔اور آخر کو ہے تو یہ بچی ہی۔استاذ جی نے کہا۔آپ لوگ جاؤ اپنا کام کرو یہاں جو کچھ بھی ہوگا اس سے ہم نمٹیں گے۔

اس کے بعد تین گھنٹے تک کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔کھانے سے فراغت ہونے کے بعد بچے تو سب سو گئے تھے البتہ ہم بڑوں میں سے کسی کو نیند نہیں آرہی تھی۔تقریباً رات کے دو بجے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی زینے میں اتر رہا ہے۔امام الدین بولے۔

استاذ محترم! یہ لوگ مانیں گے نہیں۔آپ کی طرف سے کوئی اقدام ہونا چاہئے۔

کردوں کچھ چھیڑ خانی۔؟

معصومہ بولی۔یوں تو ہم آپ کے اقدام کی مخالفت نہیں کرسکتے۔لیکن میری رائے یہ ہے کہ جو بھی ہو وہ دن میں ہو۔

چلو...... تمہارا مشورہ مان لیتا ہوں۔لیکن بیٹی! حافظ صاحب نے کہا۔اگر جنات کی طرف سے کوئی حرکت ہوگئی تو پھر میں برداشت نہیں کرسکوں گا۔ابھی استاذ کا جملہ پورا بھی نہیں ہوا پایا تھا۔ایک چمگادڑ کمرے میں اڑتا ہوا آیا اور استاذ کے چہرے سے ٹکرا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔یہ پہلا تھا جو استاذ کے چہرے پر پڑا استاذ صاحب بلبلا اٹھے۔اور وہ غصہ کے مارے کمرے سے باہر چلے گئے۔ان کے ساتھ ساتھ امام الدین بھی کمرے سے نکل گئے اور میں بھی ہمت کرکے ان کے ساتھ چلا گیا۔

استاذ چیخ رہے تھے۔ارے کمبختو کوئی تمہارا چھوٹا بڑا ہے یا نہیں۔کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ارے ہمت ہو تو سامنے آؤ میں بتاؤں گا تمہیں انسان کی طاقت زیادہ ہے یا جن کی۔

استاذ کا یہ جملہ سننے کے بعد بعد ایک لمحے کے لئے تو سناٹا سا چھا گیا۔اس کے بعد اوپر والی منزل سے زہریلے قسم کے قہقہے گونجے

تم سب کے گلے گھونٹ دوں گا۔تم سب کو قید کردوں گا۔تم سب کو جلا کر راکھ کردوں گا استاذ چیخ رہے تھے اور اوپر سے برابر قہقہوں کی آواز بھی آرہی تھیں۔

آؤ امام الدین۔استاذ نے کہا۔اوپر چلیں اب بات نہیں بنے گی۔اب لڑائی ہوکر رہیگی۔اگر چہ اس وقت میں پوری طرح خوف زدہ تھا۔لیکن میں ان کے ساتھ چلتا رہا۔

معصومہ اور والدہ نے ہمیں روکنے کی بھی کوشش کی لیکن استاذ نہیں مانے۔انھوں نے کہا کہ اگر ہم نے کوئی کارروائی نہ کی تو یہ ہمیں بزدل سمجھیں گے پھر ان سے نمٹنا مشکل ہوگا۔آپ لوگ دعا کریں ہم اوپر جاتے ہیں۔ڈرنے سے کیا فائدہ؟ موت تو ایک دن آنی ہی ہے۔یہ کہہ کر استاذ زینے پر چڑھ گئے اور ان کے ساتھ ساتھ امام الدین اور میں بھی زینے میں پہونچ گئے میں آیت الکرسی پڑھتا رہا اور قدم اٹھاتا رہا۔جیسے ہی ہم اوپری منزل پر پہنچے ایک دم کمرے میں دھماکہ ہوا اور ایسا لگا جیسے دیوار یا چھت گر گئی ہو،اس کے بعد ایک درجن کے قریب چمگادڑیں جو تقریباً چیل کے برابر تھیں ہمارے سروں پر اڑتی ہوئی نظر آئیں،ان چمگادڑوں کی طرف ہم ابھی دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک درجن کالی بلیاں کمرے کے دروازے پر آکر کھڑی ہوگئیں،ان کی آنکھیں سرخ تھیں،رنگ بالکل سیاہ تھا اور ان کے سروں پر عجیب سا تاج سا کھڑا ہوا تھا،ان میں ایک بلی کتے کے برابر تھی اور یہ سب سے آگے کھڑی ہوئی تھی اور اس کے دانت بہت بڑے بڑے تھے،وہ اس طرح دانت نکال کر ہمیں گھور رہی تھی جیسے ہمارا مذاق اڑا رہی ہو،ہمارا دھیان ان بلیوں کی طرف تھا کہ ایک دم ایک چمگادڑ میرے چہرے سے ٹکرائی،میری چیخ ہی نکل گئی،ایک لمحہ کے لئے میرے ہوش اڑ گئے اور میرا پورا بدن کانپنے لگا۔

ابھی ہم زینہ پوری طرح طے نہیں کر پائے تھے کہ اوپری منزل میں زبردست دھماکہ ہوا،ایک لمحہ کے لئے ہم تینوں کے دل دہل گئے اور ہمارے بڑھتے قدم رک گئے،اسی وقت ایک عجیب طرح کا تعفن اوپری منزل سے آیا اور اس تعفن سے ہمارا دم گھٹنے لگا،عجیب طرح کی بدبو تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے مردے جلائے جارہے ہوں،اس بدبو کے ساتھ ساتھ اوپری منزل سے دھواں بھی زینے میں داخل ہورہا تھا،ایک مرتبہ کو تو حافظ صاحب کے بھی قدم رک گئے لیکن پھر فوراً ہی انہوں نے اپنے قدم تیزی کے ساتھ اٹھائے اور اوپری منزل میں داخل ہوگئے،ان کے پیچھے پیچھے ہم دونوں بھی اوپر پہنچ گئے،ابھی ہم نے اوپر کے ماحول کا اندازہ بھی نہیں کیا تھا کہ نیچے سے معصومہ کے چیخنے کی آواز آئی،اجی سنتے ہو جی فوراً نیچے آؤ،میں اکیلا ہی نیچے کی طرف بھاگا،نیچے پہنچ کر میں نے دیکھا کہ فوزیہ کا قد بڑھ کر کمرے کی چھت سے مل رہا تھا اور اس کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے،اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور وہ سب کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے کے ساتھ یہ بڑبڑا رہی تھی کہ آج کی رات فیصلے کی رات ہے،یا تو ہم نہیں یا پھر تم نہیں۔

میں نے کہا فوزیہ۔ بیٹا سنو۔
وہ چیخی میں فوزیہ نہیں ہوں، میں اپنی سلطنت کا بادشاہ ہوں، مجھے بھینٹ چاہئے۔
کیسی بھینٹ؟ میں چیخا۔
یہ گھر ہمارا ہے، ہم یہاں چار سو برس سے رہتے ہیں۔
لیکن اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے، اس میں بیچنے والوں کا قصور ہے۔
تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے بیچنے والوں سے بھی بدلہ لے لیا ہے اور اب تمہاری باری ہے، یہ کہہ کر فوزیہ نے ایک قہقہہ لگایا، ایک زہریلا قہقہہ اور اس کے بعد وہ بولی۔
''آج کی رات تم سے کوئی بھی نہیں بچے گا تم سب مرجاؤ گے اور ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔''
حافظ صاحب تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔
اوپر جا کر دیکھو حافظ صاحب کا کیا حشر ہو رہا ہے، ہماری قوم نے ان کے کپڑے پھاڑ دئے ہیں۔
اس کی یہ بات سن کر میں گھبرا گیا اور میں زینے کی طرف بھاگا، جیسے ہی میں نے زینے میں قدم رکھا، زینے میں اوپر سے خوف کی ایک لہر آئی اور میرے سر سے گزر گئی، لیکن نہ جانے میرے اندر کس طرح کی ہمت پیدا ہوگئی تھی میں بے تحاشہ بھاگتا ہوا اوپر پہنچ گیا، لیکن اوپر کوئی نہیں تھا، بڑے کمرے میں اندھیرا تھا اور کسی کے کراہنے کی آواز آرہی تھی، میں خوف زدہ ہوگیا، اسی وقت میرے سر سے نہ جانے کیا چیز ٹکرائی کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا اور میرا سر چکرانے لگا۔ میں ابھی خود کو پوری طرح سنبھالنے بھی نہیں پایا تھا کہ میرے اردگرد تین چار کالے رنگ کی بلیاں آکر کھڑی ہوگئیں، اور انہوں نے اس طرح اپنے اپنے منہ سے زبانیں نکال لیں جیسے منہ چڑا رہی ہوں، میں نے انہیں ڈرانے کی کوشش کی لیکن ایک بلی بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئی، پھر میں نے گھبرا کر امام الدین صاحب کو آواز لگائی، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، البتہ میں نے دیکھا کہ کمرے کے اندر کئی سائے آپس میں گتھم گتھا ہو رہے ہیں اور کراہنے کی آواز کمرے میں بدستور آرہی تھی، میرے آواز لگانے پر بلیاں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھ رہی تھیں جیسے میرا مذاق اڑا رہی ہوں۔
میں ابھی کوئی فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ کیا کروں کہ اچانک نیچے سے میری والدہ کی آواز آئی: ظفر میاں فوراً نیچے آؤ، دیکھو عرفان کو کیا ہوگیا ہے۔
میں ایک دم نیچے کی طرف بھاگا، اسی وقت دو بلیوں نے میرے سینے پر اچھل کر وار کیا اور میں گرتے گرتے بچا، جب میں زینے سے نیچے اتر رہا تھا تو اس وقت مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرا کرتا پکڑ کر کھینچ رہا ہے، لیکن میں نے پرواہ نہیں کی اور میں دوڑتے ہوئے زینے سے نیچے اتر گیا، فوزیہ بدستور چیخ رہی تھی اور نہ جانے کیا کیا اول فول بک رہی تھی، نیچے سب لوگ رو رہے تھے، عرفان بالکل بے ہوش تھا، اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا اور چہرے کا رنگ نیلا تھا۔
اب کیا ہوگا...... میرے پروردگار! معصومہ رو رو کر عرفان کو لپٹا رہی تھی، تم گھبراؤ نہیں، آج کی رات جو کچھ ہونا ہے ہو جائے گا، یا تو ہمیں نجات مل جائے گی ورنہ ہم سب ختم ہوکر ان مشکلات سے پیچھا چھڑائیں گے، میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔
کہاں گئے تمہارے حافظ صاحب، فوزیہ نے چیختے ہوئے کہا۔
تم سب ایک بات یاد رکھو کہ اگر آج نہیں تو ایک نہ ایک دن تمہارا حشر خراب ہوگا، میں پورے غصے کے ساتھ بول رہا تھا، میرے بچے تو برباد ہو ہی جائیں گے لیکن تم بھی کسی نہ کسی کے ہاتھوں ایک دن ذلیل ہوں گے...... کمبختوں تمہیں رحم نہیں آتا...... تم اللہ سے نہیں ڈرتے...... ایک دم مجھے نہ جانے کیا سوجھی میں نے اچھل کر فوزیہ کے ایک طمانچہ رسید کر دیا۔
بس اس طمانچے کا مارنا تھا کہ در و دیوار ہل گئے، پوری حویلی میں زلزلہ سا آگیا اور کمرے کی چھت سے خون ٹپکنا شروع ہوگیا۔
فوزیہ کا قد کچھ گھٹ گیا لیکن اس کی آنکھیں اور زیادہ انگارے برسانے لگیں، اس نے میرا گلا پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ سے میرے بال پکڑ لئے، معصومہ یہ کیفیت دیکھ کر رونے لگی، والدہ بھی گھبرا گئیں، پورا کمرہ ماتم کدہ بن گیا، معصومہ نے عرفان کو بستر پر لٹا دیا اور اس کو میری فکر ہوگئی، اس نے فوزیہ کے ہاتھوں سے مجھے چھڑانے کی کوشش کی، لیکن اس کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ معصومہ کے بس میں نہ آسکی، معصومہ نے فوزیہ کے ایک رہپٹ جڑ دیا، فوزیہ نے مجھے چھوڑ دیا اور اس نے معصومہ کے بال پکڑ لئے، اب یہ دونوں آپس میں گتھم گتھا ہوگئیں، میں نے بھی فوزیہ کے بال پکڑ لئے، اسی لمحے کسی نے میری کمر پر گھونسا جڑ دیا اور مجھے ایسا لگا جیسے میری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، میں ایک طرف کو ڈھلک گیا...... ابھی تک فوزیہ معصومہ کو لپٹی ہوئی تھی، میری والدہ کے ساتھ ساتھ تنویر نے بھی معصومہ کے بال چھڑانے کی کوشش کی لیکن فوزیہ نے

کسی طرح بال نہیں چھوڑے، میں ہمت کر کے اٹھا اور میں نے فوزیہ کا گلا دبا دیا، فوزیہ نے بال تو معصومہ کے چھوڑ دئے لیکن اس نے میرے چہرے پر تھوک دیا، خدا ہی جانے اس کے منہ سے تھوک نکل رہا تھا یا کیا چیز تھی کہ کافی دیر تک میرا چہرہ گرم رہا اور کافی دیر تک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے چہرے پر کیچڑ مل دی ہو۔

فوزیہ میری طرف دیکھ کر قہقہے لگا رہی تھی، اس دوران عرفان قدرے سنبھل گیا تھا، اس کے چہرے کا نیلا پن دور ہو گیا تھا اور اس کو ہوش بھی آ گیا تھا، اچانک فوزیہ کمرے سے نکل کر اوپر کی طرف بھاگی، میں نے اس کا پیچھا کیا، لیکن اس نے اتنی تیزی سے زینہ طے کیا کہ میں اس کو پکڑ نہیں سکا۔

میں اس کا پیچھا کرتے ہوئے اوپر پہنچا لیکن وہ تو اوپر جا کر غائب ہو گئی، کہاں گئی مجھے پتہ ہی نہیں چلا، میں ابھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہا تھا کہ میرے سر پر بڑے بڑے چمگادڑ منڈھلاتے ہوئے دکھائی دئے، وہ بار بار مجھ پر حملہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے، مجھے ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی سایہ میرے اردگرد ٹہل رہا ہے، اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ سامنے کی دیوار پر دو بڑی بڑی آنکھیں نظر آ رہی تھیں، یہ آنکھیں کسی کتے کی سی تھیں، میں اس وقت یہ یقین کر چکا تھا کہ اب ہمارا بچنا ناممکن ہے، حافظ صاحب اور امام الدین کا کچھ پتہ نہیں تھا اور اب فوزیہ بھی غائب ہو گئی تھی، مت پوچھئے کہ اس وقت میری کیا حالت تھی، میرے جسم کا خون خشک ہو گیا تھا، اور میری ٹانگیں کانپ رہی تھیں، اسی وقت کالے رنگ کے دو کتے جن کا قد بلا مبالغہ گدھے کے برابر تھا، میرے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے اور مجھے دیکھ کر اس طرح اپنی زبانیں نکالنے لگے جیسے مجھے کھا ہی جائیں گے، میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اب میں کیا کروں...... میں نے نیچے جانے کے لئے پلٹنے کا ارادہ کیا تو ان کتوں نے مجھے گھیرنے کی کوشش کی، مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ کتے مجھے اب نیچے نہیں جانے دیں گے، میں نے کچھ پڑھنا چاہا لیکن میری زبان نہ اٹھ سکی...... ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں بالکل ہی گونگا ہو گیا ہوں...... میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور میری ٹانگیں بری طرح کانپنے لگیں، میں آپ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا، میرے پورے بدن پر لرزہ سا طاری ہو گیا، میں اتنا بھی بزدل نہیں تھا کہ بلیوں اور کتوں سے ڈر جاؤں، لیکن اس وقت نہ جانے مجھے کیا ہوا کہ مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا، میں ابھی اپنے حواس درست کرنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ کمرے کے اندر سے فوزیہ نکل کر آئی اور آتے ہی وہ ایک کتے پر سوار ہو گئی، میں نے سوچا کہ جب فوزیہ نہیں ڈر رہی ہے تو دوسرے کتے پر میں سوار ہو جاؤں، میں ایک دم کود کر دوسرے کتے پر سوار ہو گیا، میرے سوار ہوتے ہی کتا اڑنے لگا...... اور تقریباً ایک میل کے قریب اونچا ہو گیا...... مجھے اندھیرا ہونے کے باوجود پورا شہر نظر آنے لگا...... اب اگر میں ہلنے کی کوشش بھی کرتا تو مجھے اپنے گرنے کا خطرہ تھا، اس لئے میں کتے کے کان پکڑے مضبوطی کے ساتھ بیٹھا رہا، تقریباً پانچ منٹ کے بعد وہ کتا نیچے اتر گیا...... فوزیہ ابھی تک کتے پر سوار تھی...... مجھے اترتا دیکھ کر اس نے ایک زہریلی قسم کی ہنسی کے ساتھ مجھ سے ہاتھ ملایا، اف میرے خدا! جب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں نے تپتے ہوئے لوہے کو چھو لیا ہے...... میری جان نکل کر رہ گئی، میں نے جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، میں نے کتے سے اترنے کی کوشش کی، لیکن میں اتر نہیں سکا، مجھے تو ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے اس کی پشت سے چپکا دیا ہے...... مجھے حیرت زدہ دیکھ کر فوزیہ قہقہے لگانے لگی، وہ میرا مذاق اڑا رہی تھی...... چند منٹ کے بعد کمرے میں ایک زبردست دھماکا ہوا، فوزیہ کتے سے اتر کر کمرے میں چلی گئی اور اس وقت میں بھی کتے سے اتر آیا، ایک دم وہ دونوں کتے غائب ہو گئے...... اسی لمحے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے زینے میں کوئی چڑھ رہا ہے، یہ معصومہ تھی جو میری وجہ سے پاگل سی ہو گئی تھی، اس نے اوپر آ کر اذان دینی شروع کی...... ایک دم آواز آئی بھاگو...... اور ہر طرف ایک بھگدڑ مچ گئی، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے بہت سارے لوگ بھاگ رہے ہیں، نظر کوئی نہیں آ رہا تھا، لیکن ہر طرف سے بھاگنے کی آوازیں آ رہی تھیں، معصومہ پاگلوں کی طرح اپنے دونوں کانوں میں اپنی شہادت کی انگلیاں دے کر اذان دئے جا رہی تھی، ایک دم اذان دیتے دیتے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی، اس کے گرنے کے بعد ہر طرف ایک دھواں سا پھیلنے لگا، میں نے معصومہ کو بیدار کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی جباڑی بند تھی اور وہ فرش پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی، میں نے سوچا اس کو گود میں اٹھا لوں اور نیچے پہنچا دوں چنانچہ میں نے اس کو اسی بے ہوشی کی حالت میں گود میں اٹھا لیا اور میں زینے میں پہنچ گیا، ایک دم مجھے فوزیہ کے چیخنے کی آواز آئی، میرے بڑھتے ہوئے قدم رک گئے، ایک لمحے کے لئے تو میں وہیں کھڑا رہا، پھر میں نے تیزی کے ساتھ زینہ طے کیا اور معصومہ کو نیچے لے گیا، نیچے کا منظر بڑا بھیانک تھا، نیچے کے سب افراد، میرے بچے، تنویر اور صفورا

باجی اور والدہ بھی سب کے سب بے ہوش تھے اور سب ہی کی جباڑیاں بند تھیں، میں نے معصومہ کو مسہری پر لٹا دیا، اسی لمحے فوزیہ چیخی، چلائی، کمرے میں داخل ہوئی اور مردانہ آواز میں بولی، عرفان کو میری گود میں دیدو، ہم سب یہاں سے اسی وقت چلے جائیں گے۔

نہیں یہ نہیں ہوگا...... میں نے جواب دیا۔

پھر تم ایک ایک کر کے سب کی موت کا منظر دیکھو گے۔

ہمارے آدمی کہاں ہیں۔" میں نے فوزیہ سے پوچھا۔"

تمہارے سب آدمی ہماری قید میں ہیں، تمہارے عامل بھی مرغے بنے ہوئے ہیں، آؤ میں تمہیں دکھاؤں، فوزیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

میں نے اس سے ہاتھ چھڑا لیا، فوزیہ کا ہاتھ جل رہا تھا، جیسے فوزیہ آگ کی بنی ہوئی ہو، چلو۔ اب فوزیہ نے چیخ کر کہا۔

اب فوزیہ نے زور سے تالی بجائی، اس کے تالی بجاتے ہی دو کتے گدھے کے برابر بالکل کالے رنگ کے کمرے میں داخل ہوئے اور ان میں سے ایک نے میری قمیص کا دامن اپنے منہ میں لے لیا۔

میری کیفیت بگڑنے لگی...... مجھ پر وحشت طاری ہوگئی، امام الدین اور حافظ نور بخش کا کچھ پتہ نہیں تھا اور ادھر تمام گھر والے بے ہوش پڑے تھے، میں تنہا رہ گیا تھا اور اب یہ لوگ میرے ساتھ نہ جانے کیا کرنے والے تھے، ایک لمحہ کے لئے تو میں نے سوچا کہ عرفان کو اٹھا کر ان لوگوں کے حوالے کردوں، فوزیہ اور عرفان کو دیکر باقی سب کی جانیں تو بچ جائیں گی لیکن پھر اولاد کی محبت آڑے آگئی، اور میں ایسا نہ کرسکا، اسی لمحے مجھے خیال آیا کہ ایک بار اذان دے ڈالوں، شاید ہے کہ یہ لوگ پھر بھاگ جائیں، چنانچہ میں نے ایک دم باآواز بلند اذان دینی شروع کردی، میرے اذان شروع کرتے ہی کتے غائب ہوگئے اور فوزیہ بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگی...... میں نے موقعہ غنیمت جان کر ایک جگ میں پانی لیا اور اس پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ، چاروں قل اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اور یہ پانی سب کے چہروں پر چھڑکا، اللہ کے فضل سے معصومہ اور والدہ تو اسی وقت ہوش میں آگئیں، باقی لوگ آہستہ آہستہ ہوش میں آگئے۔

ہمیں یہ تو اندازہ ہوگیا تھا کہ اذان کے کلمات سن کر جنات کے قدم اکھڑ جاتے ہیں، لیکن اذان کب تک دی جاسکتی ہے، ان لوگوں کو بھگانے کا اور کوئی طریقہ ہمیں معلوم نہیں تھا، اس لئے ہم ان کے سامنے مجبور سے ہوگئے تھے۔

معصومہ نے ہوش میں آنے کے بعد کہا۔ کہ امام الدین اور استاد جی کہاں ہیں؟

کچھ معلوم نہیں۔

والدہ بولیں، ایسا کرو کہ باآواز بلند اذان پڑھتے ہوئے اوپر جاؤ، اب اذان پڑھتے ہی رہو اور معصومہ اور عفورا بھی اذان پڑھتی رہیں گی، کیا خیال ہے؟

ٹھیک ہے، "میں نے کہا۔" میں اذان پڑھتے ہوئے اوپر جارہا ہوں اور تم دونوں اذان پڑھنا شروع کردو تاکہ پیچھے جنات کوئی کارروائی نہ کریں۔

میں اذان دیتے ہوئے زینہ طے کرنے لگا...... اور آہستہ آہستہ اوپر پہنچ گیا...... اوپر پہنچا تو مجھے کمرے کی لائٹ جلی ہوئی ملی، میں اوپر والے کمرے میں داخل ہوگیا اور میری زبان پر اذان کے کلمات جاری رہے...... کمرے میں کوئی نہیں تھا...... صرف فوزیہ بیٹھی ہوئی تھی اور وہ ہوش حواس میں تھی لیکن رو رہی تھی، میں نے فوزیہ سے پوچھا تم کیوں رو رہی ہو اس نے جواب دیا، میں بہت تھک گئی ہوں، میرا پورا بدن دکھ رہا ہے، میں نیچے جارہی ہوں اور اس کے بعد وہ اپنے پیروں سے چل کر نیچے چلی گئی۔

میں نے اوپر کے کمرے کا جائزہ لیا مجھے وہاں کچھ نظر نہیں آیا البتہ اس کمرے سے ملحق چھوٹے والے کمرے میں بات چیت کی سی کچھ آواز آئی، میں نے دروازے کے قریب جا کر کچھ سننے کی کوشش کی، لیکن میرے کچھ پلے نہیں پڑا، میں چھوٹے کمرے کے اندر جانے کی جرأت نہ کرسکا، میں خاموشی کے ساتھ نیچے اتر آیا، اب میں آہستہ آہستہ اذان کے کلمات پڑھ رہا تھا، لیکن اب بالکل سکون تھا، کسی بھی طرح کی کوئی حرکت کسی جانب سے بھی نہیں تھی، میں نیچے آگیا، نیچے سب ٹھیک ٹھاک تھے، البتہ سب کے سب بری طرح سہمے ہوئے تھے، فوزیہ والدہ سے لپٹی ہوئی تھی اور برابر رو رہی تھی، معصومہ نے پوچھا، وہ دونوں کہاں ہیں؟

میں نے نفی میں جواب دیا، کچھ پتہ نہیں۔

چند لمحوں تک ہم سب بالکل خاموش بیٹھے رہے، کمرے میں بالکل سناٹا تھا، چند لمحوں کے بعد ایسا لگا جیسے زینے سے کوئی اتر رہا ہے اور ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے زینے سے امام الدین کو، حافظ نور بخش کو اور ان کے ساتھ نجم کو آتے دیکھا۔

اللہ تیرا شکر ہے...... میری زبان سے بے اختیار نکلا، آپ سب کہاں تھے؟

بس جنات کی دنیا میں پہنچ گئے تھے، امام الدین نے کہا۔

لاؤ پہلے چائے بناؤ، سر میں درد ہو گیا ہے...... استاد جی بولے۔
نجم بیٹا، تم......؟ والد نے پوچھا۔
نجم بولا۔ امی جان سب کچھ بتا دیں گے، اب کوئی ڈر کی بات نہیں۔
اس کے بعد امام الدین صاحب نے بتایا کہ استاد کا جنات سے باقاعدہ معاہدہ ہو گیا ہے وہ صبح سے پہلے ہی یہ حویلی خالی کر دیں گے، جنات نے بتایا تھا کہ وہ لوگ شروع ہی سے یہاں آباد تھے، یہاں قبرستان تھا اور اس میں ایک کنواں بھی تھا، انسانوں نے قبرستان پر مکانات بنالئے اور یہ حویلی بھی قبرستان پر بنی ہوئی ہے اور وہ کنواں بھی اسی حویلی کے اندر بند ہوا ہے، جب کہ اس قبرستان اور کنویں میں جنات کی بستی تھی، اس اعتبار سے جنات کا قصور نہیں تھا، قصور ان انسانوں کا تھا جنہوں نے جنات کی بستی کو تباہ کر کے یہ کالونی آباد کی تھی۔
امام الدین صاحب نے بتایا کہ اللہ کے فضل سے ان جنات کے یہاں کوئی دو ہزار سال کی عمر کے ایک جن، جس کا نام اسماعیل تھا وہ آگئے اور یہ اسماعیل سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت پر ایمان لا چکے تھے اور بہت نیک قسم کے جن تھے، اللہ سے اور یوم آخرت کے حساب کتاب سے ڈرتے تھے، انہوں نے جنات کو سمجھایا کہ اس طرح کسی کو ستانا اور پریشان کرنا جائز نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ بے شک جو لوگ قبرستان میں اپنے مکان بناتے ہیں یا تالاب پاٹ کر اپنے مکان تیار کرتے ہیں یا کنویں اور جھیل وغیرہ کو بند کر کے اپنی حویلیاں بناتے ہیں وہ سب غلطی کرتے ہیں اور ان کو جنات کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ سب وہ مقامات ہیں جن کو سرکار دو عالمؐ نے جنات کے لئے مخصوص کر دیا تھا، اس لئے ان جگہوں پر بستیاں بسانا سرکار دو عالمؐ کے فرمودات کی خلاف ورزی ہے، اس لئے اس حویلی کو بسانے والوں نے بھی غلطی کی تھی لیکن کرے کوئی بھرے کوئی کے مصداق ظفر ہاشمی جیسے لوگوں نے خواہ مخواہ پریشانیاں برداشت کیں کیونکہ ان کی کوئی غلطی ہی نہیں تھی، انہوں نے تو پیسے دیکھ کر اس کو خریدا تھا، اسماعیل صاحب نے جنات کو سمجھایا کہ جب ان کا اس معاملے میں کوئی قصور نہیں ہے تو پھر ان کو ستانا اور ان کا ناطقہ بند کر دینا کہاں کی دانش مندی ہے، تم سب بھی اللہ کی مخلوق ہو اور انسانوں کی طرح تم سب سے بھی آخرت میں حساب کتاب ہونا ہے، اللہ سے ڈرو اور اپنی طاقت اور صلاحیت کا غلط استعمال نہ کرو، تم نے نجم کو قیدی بنا رکھا ہے، انسانوں کے عاملین جب تمہارے بچوں کو پکڑ لیتے اور انہیں بوتلوں میں بند کر دیتے ہیں یا انہیں ہنڈیوں میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیتے ہیں تو تمہیں کس قدر تکلیف ہوتی ہے، پھر تم کیوں دوسروں کو تکلیف پہنچاتے ہو، جب کہ تم بھی اس طرح کی لڑائی میں مارے بھی جاتے ہو، قید بھی کیے جاتے ہو اور ہلاکت سے بھی گزرتے ہو، میرا مشورہ مانو، اس حویلی کو چھوڑ دو، نجم کو آزاد کر دو اور مزید الجھنیں ایک دوسرے کے لئے پیدا نہ کرو اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔
ہم سب حیرت کے ساتھ امام الدین کی بات سن رہے تھے اور ہمیں مزا بھی آرہا تھا، امام الدین نے بتایا۔
اسماعیل صاحب کی نصیحت سے متاثر ہو کر جنات نے نجم الدین کو آزاد کر دیا اور اس حویلی کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔
اس کے بعد اسماعیل صاحب نے حافظ نور بخش سے بھی آمنے سامنے بیٹھ کر بات کی اور کہا کہ آپ بھی انسانوں کو یہ سمجھا دیں کہ وہ قبرستانوں میں، کنوؤں پر، تالابوں پر اور اسی طرح کی اجڑی ہوئی جگہوں پر مکانات کی تعمیر سے گریز کریں، اس کے بعد انہوں نے یہ فارمولہ بھی بتایا کہ چالیس دن تک سورہ بقرہ روزانہ اس حویلی میں پڑھوالیں اور ہر کمرے میں اصحاب کہف کے نام لکھوا کر لگا دیں اور نامہ مبارک بھی ایک کمرے میں آویزاں کر لیں تا کہ جنات کے اثرات سے پوری طرح محفوظ ہو جائیں، اسماعیل صاحب نے یقین دلایا کہ صبح ہونے تک جنات اس حویلی کو چھوڑ دیں گے اور کسی دوسری جگہ منتقل ہو جائیں گے۔
ان کی یہ گفتگو سن کر سب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ جنات میں بھی بعض، بہت نیک اور اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور انسانوں میں بھی بعض ایسے برے لوگ موجود ہیں جن کی غلطیوں کی وجہ سے خود ان کو بھی بھگتنا پڑ رہا ہے اور جنات کو بھی پریشانیاں اٹھانی پڑ رہی ہیں، اگر انسان اور بالخصوص مسلمان اپنے پیغمبرؐ کی احادیث کی روشنی میں زندگی گزاریں تو خود انہیں بھی فائدہ ہو اور جنات سے بھی ان کی دشمنی کی نوبت نہ آئے۔
امام الدین اور حافظ نور بخش کی زبانی تمام تفصیلات سن کر ہمیں اطمینان حاصل ہو گیا اور ہم دو دو نفلیں شکرانے کی پڑھ کر اس رب کا شکر ادا کیا جس کے فضل و کرم کی وجہ سے ہمیں جنات سے نجات مل گئی، اس کے بعد ۴۰ دن تک ہم نے ایک قاری صاحب سے سورہ بقرہ بھی پڑھوائی، ہر کمرے میں اصحاب کہف کے نام بھی لکھ کر لگا دئے اور نامہ مبارک بھی آویزاں کر دیا، اللہ کا کرم ہے اب ہم اسی حویلی میں اطمینان و سکون کی زندگی گزار رہے ہیں اور ہمیں اب کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔

☆☆☆☆

خوف ناک حویلی کی ہوش رُبا داستان جو ''طلسماتی دنیا'' کے قارئین انتہائی دلچسپی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ یہ بالکل سچی اور مبنی برحقیقت داستان ہے۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتی کہ اس کا حرف حرف سچا ہے کیوں کہ پندرہ بیس سالہ پہلے واقعات جو میں ایڈیٹر صاحب کے اصرار پر قلم بند کر کے ماہ بہ ماہ پیش کر رہی ہوں یہ یادداشت کی بنیاد پر ہیں۔ ان میں حروف اور زیروزبر کی غلطی ممکن ہے اور یہ بات بھی عین ممکن ہے کہ واقعات اور حادثات ترتیب اور تواتر کے ساتھ بیان نہ ہو سکیں۔ لیکن حتی الامکان میں اس بات کی کوشش کر رہی ہوں کہ تمام واقعات کی تصویر کشی ہو جائے یا پھر وہ تمام حادثات قارئین کے سامنے آجائیں جو خاص طور پر ہمارے چھوٹے سے گھرانے سے متعلق تھے۔ پھر بھی اگر کوئی بات چھوٹ جائے یا کسی حادثے کا ذکر کرتے ہوئے ترتیب الٹ جائے تو میں اس کے لئے تمام ناظرین سے معذرت چاہتی ہوں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ بیس سالہ پرانی آپ بیتی کو بعینہٖ بیان کر دینا عقلی اعتبار سے بھی ناممکن ہے۔ اس داستانِ ہوش رُبا کو آگے بڑھانے سے پہلے کچھ اور باتیں آج کی صحبت میں یہ ناچیز رابعہ اپنے پرستاروں سے کرنا چاہے گی۔ سب سے پہلے تو میں اُن تمام قارئین کا شکریہ ادا کروں گی جو پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ اس داستان کو پڑھ رہے ہیں اور مجھ کمبخت سے ہمدردی رکھتے ہیں اور گاہے گاہے خلوص نامے بھی ایڈیٹر صاحب کی معرفت ارسال کرتے رہتے ہیں۔ میں اپنے تمام قارئین کی قدر کرتی ہوں اور ان کی محبت کا احترام کرتے ہوئے اُن کو دین ودنیا کی ترقی کی دعائیں دیتی ہوں۔ اس کے بعد میرا روئے سخن اُن حضرات کی طرف ہے جو ایڈیٹر صاحب کو بار بار میرا پتہ شائع کرنے کا تقاضہ کرتے ہیں اور اس بات کا اصرار کرتے ہیں کہ خوف ناک حویلی کی کامل نشان دہی کی جائے۔ ایسے لوگ شاید تمام تر مصلحتوں کو نظر انداز کر کے اپنی تمنا کا اظہار کرتے ہیں جب کہ رابعہ بانو کے پتے کی اشاعت خود رابعہ کے لئے ایک دردِ سر بنے گی اور جس دن ایڈیٹر صاحب نے قارئین کے اصرار کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دئے۔ اُس دن اس خاکسار رابعہ کا تو حشر برا ہوگا۔ میں کس کس کے خط کا جواب دوں گی اور اگر خوف ناک حویلی کی مکمل نشان دہی کر دی گئی تو اس جناتی آثار قدیمہ کو دیکھنے کے لئے عوام وخواص کا جو اجتماع اُمڈ پڑے گا اس کی روک تھام کون کرے گا۔ اس لئے میں اپنے تمام قارئین سے دست بستہ اس بات کی درخواست کروں گی کہ وہ داستان کو دلچسپی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ ممکن ہے کہ اختتام داستان پر بہت سے سربستہ راز کھول دئے جائیں۔ اس سے پہلے ایسی باتوں کی فرمائش میرے نزدیک نامناسب ہے۔ بعض بھولے بھالے قارئین ایسی باتیں بھی لکھ دیتے ہیں کہ کیا آج تک کوئی عامل ہاتھ نہیں لگا جو خوف ناک حویلی میں ہونے والے ہنگاموں اور قتل و غارت گری کی روک تھام کر سکے۔ ایسے قارئین کے لئے یہ عرض ہے کہ یہ داستان آج کل کی بیان نہیں ہو رہی ہے۔ بلکہ بیتے ہوئے بیس سالوں کی بیان ہو رہی ہے۔ اس وقت روحانی عملیات کا سلسلہ اتنا عام نہیں تھا۔ خاص خاص لوگ یہ کام کرتے تھے اور جنات اور جادو کے توڑ کے ماہرین سے ہم نے کئی بار رابطہ قائم کیا تھا۔ میں بار بار یہ بھی بیان کر چکی ہوں کہ جس گھرانے کے ساتھ یہ واقعات پیش آئے وہ جن اور بھوت جیسی چیزوں پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور روحانی عملیات کو ملاؤں کا ڈھکوسلہ قرار دیتا تھا لیکن جب حادثات کی بارش ہوئی اور مصائب کی آندھیاں چلیں

اور قتل عام کا سلسلہ شروع ہوا تو اس گھرانے کے ذمہ دار لوگ مولوی ملاؤں کی تلاش میں نکلے اور ان سے انہوں نے علاج بھی کرائے لیکن تقدیر کا لکھا پورا ہوا اور ایک ایک کر کے تمام لوگ موت کا نوالہ بنتے چلے گئے۔ خوف ناک حویلی میں کل پندرہ افراد رہا کرتے تھے۔ ایک بار پھر میں ان سب کے نام بیان کردوں تاکہ نئے قارئین کو بھی اندازہ ہو جائے کہ موت نے کیسے کیسے پھولوں کو اپنے پیروں سے روندا ہے اور جنات نے کس طرح قسط وار ہماری خوشیوں کا گلا گھونٹا ہے۔ میرے حقیقی خالو تھے۔ اس حویلی کے مالک جو جنات وغیرہ بالکل قائل نہ تھے ـــــ اور ان ہی کی تنہا رائے کی وجہ سے یہ حویلی خریدی گئی تھی۔ ان کا اسم گرامی یٰسین تھا۔ ان کی بیگم اپنے وقت کی بہت خوبصورت عورت تھیں۔ ان کے حسن و جمال کے چرچے خاندان بھر میں ہوا کرتے تھے۔ انہیں اوڑھنے پہننے کا بھی سلیقہ تھا۔ اس لئے بھی ان کے حسن میں ہمیشہ چار چاند لگے رہا کرتے تھے۔ وہ ہر محفل کی شان اور مجلس کی آن سمجھی جاتی تھیں۔ اس عورت کا نام تھا۔ شوہر کی اصطلاح میں بہار بیگم اور یہی بہار بیگم نجمہ کے نام سے ابھی بھی زندہ ہیں اور اس وقت وہ دنیا کی شاید سب سے زیادہ بدشکل عورت ہیں۔ اُن کی صورت اُف میرے مولیٰ۔ ایک آنکھ اُن کی حادثات کا شکار ہو چکی ہے۔ دوسری موجود ہے تو اس سے برائے نام نظر آتا ہے۔ اُن کے نصف چہرے پر جھلس جانے کی وجہ سے بہت بڑا سیاہ داغ ہے جو بجھی ہوئی لکڑی کی مانند ہے۔ سر پر بال نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ بالکل چٹیل میدان، آواز اور گفتگو سے بالکل محروم۔ بات اشاروں میں کرتی ہیں، منہ میں دانت ابھی تک موجود ہیں لیکن اُن کا رنگ سیاہ ہے۔ اُن کے ہنسنے کا تو اب کوئی سوال ہی نہیں لیکن کبھی کبھار اگر ہنس لیتی ہیں تو میں جناتی حادثات میں پلنے والی بھی خوف کی شدت سے کانپنے لگتی ہوں۔

یہ ہیں اس خوف ناک حویلی کی مالکن۔ ان کے ایک بھائی تھے یعنی میرے حقیقی ماموں جنہیں ہم زبیر ماماں کے نام سے جانتے تھے۔ ہماری خالہ کے دو لڑکے تھے۔ ایک کا نام یونس تھا اور ایک کا یوسف۔ یوسف چھوٹا تھا۔ بہت پیاری پیاری باتیں کیا کرتا تھا۔ بڑا ہی معصوم بچہ تھا۔ خالہ کی چار لڑکیاں تھیں۔ صاعقہ، روبینہ، زریں اور گڑیا۔ صاعقہ سب سے بڑی تھی، روبینہ اور زریں درمیان کی تھیں۔ یہ دونوں جڑواں پیدا ہوئی تھیں اور گڑیا سب سے چھوٹی تھی۔ خالو یٰسین کی دو بہنیں تھیں یعنی ہماری ممی اور خالہ نجمہ کی نندیں۔ ایک کا نام شاہدہ تھا اور دوسری کا آمنہ۔ میرا ایک بھائی تھا، اس کا نام گڈو تھا، ان کے علاوہ ہمارے گھر میں ایک کام کرنے والا ملازم بھی تھا، جسے چھوٹو کہا کرتے تھے۔ ایک ہماری نانی اماں تھیں اور ایک میں خود تھی۔ اس طرح کل پندرہ لوگ اس حویلی میں رہا کرتے تھے اور اس اس وقت ہم کل پندرہ انسان تھے جو ایک ایک کر کے جنات کی کارروائی کا نشانہ بنے اور ان پندرہ افراد میں آج صرف دو نفر گھر میں باقی بچے ہیں۔ ایک ناچیز اور دوسرے بہار بیگم۔

☆　☆　☆

پچھلی قسط میں بات یہاں تک پہنچی تھی کہ عامل صاحب لاپتہ ہو گئے تھے اور زبیر ماما بے حس و حرکت پڑے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ اسی وقت صاعقہ بھی بڑبڑا کر بے ہوش ہو گئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد وہ پھر ہوش میں آ گئی۔ ماما زبیر کی وفات کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی اور ایک ایک کر کے تمام رشتے دار آ گئے اور ہمارے ساتھ ان کے ماتم میں شریک ہو گئے۔ سبھی کا حال برا تھا۔ ماما زبیر سب بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس لئے سبھی بچوں پر ان کی موت کا گہرا اثر ہوا تھا۔ یونس اور یوسف بھی ہچکیوں اور سسکیوں کے ساتھ رو رہے تھے۔ نانی اماں بالکل چپ تھیں۔ وہ عورتیں کے بیچ میں ابھی تک میرا چہرہ گھومتا ہے اس طرح بیٹھی تھیں جیسے مردے کو ٹیک لگا کر بٹھا دیا گیا ہو۔ عامل کی بات کو ہم نے چھپا لیا تھا۔ کسی کو کچھ بتایا ہی نہیں۔ گھر میں بس زبیر ماما کی موت کا ماتم تھا اور فضا صرف ان کی موت کی وجہ سے سوگوار تھی۔ عامل کا غائب ہو جانا ہمارے لئے قانونی طور پر کچھ مشکلات بھی کھڑی کر سکتا تھا۔ اس لئے ہم نے اس بارے میں باہمی مشورے کے بعد یہ طے کر لیا کہ اس بارے میں کوئی بات زبان سے نہیں نکالیں گے۔ چند گھنٹوں کے بعد ماماں زبیر کو غسل کرا کر کفن پہنا دیا گیا۔ ظہر کے وقت تک سبھی رشتے دار جمع ہو چکے تھے اور اب ماما جی کو رخصت کرنے کا وقت قریب آ چکا تھا۔ جنازہ اٹھانے سے پہلے پٹواری اصغر حسین اور خالو یٰسین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے اور انہیں تسلیاں دینے لگے۔ جوان بیٹے کی موت پر ایک ماں کو جتنا بھی صدمہ ہوتا کم تھا۔ پھر نانی اماں نے تو پے در پے کئی صدمات برداشت کئے تھے۔ میری امی اور پاپا کی موت نے انہیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا پھر گڈو کی موت ان کے لئے دکھ کا باعث بنی۔ شاہدہ اور آمنہ باجی اگرچہ ان کی سگی بیٹیاں نہیں تھیں لیکن نانی اماں انہیں سگی اولاد

کی طرح چاہتی تھیں، ان کی موت سے بھی انہیں زبردست جھٹکا پہنچا اس کے بعد جو کچھ تماشے حویلی میں ہوتے رہے وہ سب نانی اماں کو بار بار صدمات پہنچاتے رہے۔ نانی اماں روحانی اور ذہنی طور پر بری طرح ٹوٹ چکی تھیں اور ماما زبیر کی دلخراش موت نے انہیں بالکل ہی نڈھال کر دیا تھا لیکن ان کی آنکھیں خشک تھیں دل ان کا رو رہا ہوگا لیکن بظاہر وہ صبر و ضبط ہی کر رہی تھیں اور از خود سارے گھر کو تسلی دے رہی تھیں۔

جس وقت خالو یٰسین اور پٹواری اصغر حسین وغیرہ نانی اماں کے پاس آئے تو نانی اماں نے خود ہی بولنا شروع کیا۔ صبر کرو اور اللہ کی رضا میں راضی رہو اور میری طرف سے اجازت ہے میرے بیٹو زبیر کے جنازے کو رخصت کرو۔ یہ سن کر خالو جان کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں اور کئی عورتوں کو دورے پڑ گئے تھے۔ میں بھی خوب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ کیسا قیامت کا منظر تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے موت نے ہمارے گھر پر اپنا قبضہ جما لیا ہو۔ ہر آنے والے کی صورت پر آنسو بہہ رہے تھے۔ کچھ کچھ یاد پڑتا ہے کہ اس وقت پٹواری اصغر حسین نے کہا تھا ـــــ اماں جان ـــــ خدا خیر کرے میں نے تو یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ زبیر کا تیجہ نمٹتے ہی اس گھر پر لعنت بھیج دینی ہے۔ سرا بکے نہ بکے بس اب اس گھر میں یٰسین اور اس کے بچے نہیں رہیں گے۔

پٹواری اصغر حسین کی اس بات کی نہ کسی نے اس وقت تائید کی تھی نہ تردید۔ اس وقت تک تو بس رو رہے تھے اور بلک رہے تھے۔ جنازہ اٹھانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ اچانک گھر میں ایک کہرام مچا۔ کئی عورتوں کی چیخیں آسمان کی بلندی کو چھو گئی تھیں۔ دسیوں عورتیں تو خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھیں اور یہ بات بھی حد درجہ خوفناک اور دہشت ناک تھی۔ ماما زبیر کفن میں لپٹے پڑے تھے۔ اچانک اٹھ کر بیٹھ گئے۔ ان کو اس طرح اٹھتے ہوئے دیکھ کر سب کی چیخیں نکل گئیں اور پورے گھر پر وحشت طاری ہو گئی۔ بہت سی عورتیں تو اسی وقت بھاگ گئی تھیں اور جو موجود تھیں وہ بھی حیرت زدہ تھیں۔ ہر شخص سہم کر رہ گیا تھا۔ یہ زندگی کا پہلا ایسا واقعہ تھا کہ لوگوں نے ایک مردہ انسان کو کفن سمیت بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

ماما زبیر زندہ ہونے کے بعد کافی دیر تک کچھ بول نہ سکے۔ وہ خود خوف زدہ سے محسوس ہو رہے تھے۔ کافی دیر تک گھر کے ماحول پر خوف طاری رہا۔ کچھ دیر کے بعد ماما زبیر کو کالی چادر اڑھا دی گئی اور پھر رفتہ لوگ رفتہ رفتہ واپس جانے لگے۔ گھر کے لوگ بھی زبیر ماما سے بات چیت کرنے کے لئے بیتاب تھے کہ ان پر اُن پر گزری ہوئی ان کی زبان سے سنیں کہ اچانک ایک اور حادثہ گھر میں ہو گیا اور وہ قبر جو ماما زبیر کے لئے کھدوائی گئی تھی وہ کسی اور کی آخر آرام گاہ بنی۔ (باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆☆☆☆

اُف، وہ بھیانک رات

ایم، کے راہی

جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بھاگنے کے تمام راستے بند ہوجاتے ہیں۔ کوئی ایک کھڑکی بھی ایسی کھلی نہیں رہتی جس میں سے انسان چھلانگ لگاسکے اور اپنی جان بچاسکے۔ ہوا یہ کہ ایک دن ہم ازراہ تفریح دہرہ دون اور مسوری کے درمیان ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہوگئی اور گاڑی ایسی جگہ خراب ہوئی کہ وہاں دور دور تک نہ کوئی آدم تھا نہ کوئی آدم زاد، گاڑی میں ہم دس افراد تھے۔ ایک میں خود ہی تھا، میرے بڑے بھائی ان کی بیوی تھیں، میرے بڑے بھائی کا نام شہزاد حسین ہے، ان کی بیگم سلمٰی خانم تھی۔ میری بیوی شہناز انجم کے علاوہ میرے ایک دوست اختر بیگ اور ان کی بیوی صالحہ خانم، تین بچے تھے دو بچے ہمارے بھائی صاحب کے تھے ایک کا نام سلمان اور دوسرے کا نام عدنان تھا، ایک بچہ اختر صاحب کا تھا اس کا نام یونس تھا۔ کل نو افراد مسوری جانے کے خیال سے نکلے تھے۔ واپسی میں ہماری گاڑی ایک ایسے مقام پر خراب ہوگئی جہاں ہُو کا عالم تھا، یہ بات موسم سرما کی تھی۔ مسوری میں زیادہ تر لوگ گرمی کے موسم میں جاتے ہیں لیکن ہم نے سنا تھا کہ سردی کے موسم میں مسوری کا مزہ کچھ اور طرح کا ہوتا ہے وہاں برف برستی ہے اور برف کا برسنا اچھا لگتا ہے۔ ہم موسم گرما میں کئی بار مسوری جاچکے تھے اس بار پروگرام یہ بنا کہ موسم سرما میں مسوری کا لطف اٹھایا جائے۔ یہ کسے خبر تھی کہ یہ لطف عذاب بن کر رہ جائے گا اور اس راستے سے ہم زندگی بھر کے لئے پناہ مانگ لیں گے۔

شدید سردی کی بنا پر گاڑی سے باہر کھڑا ہونا مشکل ہورہا تھا، ڈرائیور نے تھوڑی دیر گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کی اس کے بعد وہ مایوس ہوگیا اور اس نے کہا کہ یہ گاڑی اس طرح ٹھیک نہیں ہوگی جس وقت گاڑی خراب ہوئی اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ شروع شروع میں کچھ کاریں کچھ بسیں اور کچھ ٹرک اِدھر سے گزرے اس کے بعد سناٹا طاری ہوگیا۔ عورتیں گاڑی میں بیٹھی تھیں ہمیں خیال ہوا کہ اِدھر اُدھر سے کچھ لکڑیاں اور کچھ پتے اٹھا کر آگ جلالیں تاکہ سردی کی شدت سے نجات مل سکے۔ ہمارے پاس اتفاق سے ایک ٹارچ بھی تھی۔ یوں تو گاڑی کی لائٹ سے اچھی خاصی روشنی ہوگئی تھی لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لکڑیاں چننے میں کامیاب ہوگئے اور تھوڑی دیر کے بعد ہم وہاں آگ جلاکر بیٹھ گئے ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے کہ ایک بوڑھا سا انسان اچانک ہمارے پاس آکر کھڑا ہوگیا اور اس نے ہمیں سلام کرکے مخاطب کیا۔ ڈرائیور سمیت ہم چار آدمی اور دو بچے اس وقت آگ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اس بوڑھے کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ آپ کون ہیں؟ اور اس بھیانک جنگل میں اکیلے کیوں گھوم رہے ہیں۔ وہ بولا، میں آگ کی روشنی دیکھ کر آیا ہوں، یہاں قریب میں میرا مکان ہے۔ آپ سب لوگ میرے مکان میں چلیں، آرام سے وہاں رات کو سوئیں صبح میں خود آپ کی گاڑی ٹھیک کردوں گا۔

آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہماری گاڑی خراب ہے؟ میرے بھتیجے نے معصومیت کے ساتھ اس سے پوچھا۔

بیٹا! سردیوں کی اس سیاہ فام رات میں اس خطرناک جنگل میں کون گاڑی روک کر بیٹھتا ہے۔ اس کے بعد وہ بوڑھا بولا۔

میں صرف آپ کی خیر خواہی کے لئے کہہ رہا ہوں اور مجھے مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوجائے گا یوں میں کوئی زبردستی نہیں کرتا۔ یہ کہہ کر وہ ادائے بے نیازی کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے آگے بڑھ کر اسے روکا اور کہا، لیکن تمہارا گھر ہے کہاں اور اس جنگل میں تم نے گھر کیوں بنایا؟ کیا تمہارے گھر کے پاس دوسرے گھر بھی ہیں۔

دو یا تین گھر اور بھی ہیں لیکن وہ بھی اس وقت خالی ہیں۔

اور آپ کے گھر میں اور کون رہتا ہے۔

میری بیوی، اور میری بیوی بہت خوبصورت ہے تم لوگ دیکھو گے تو دیکھتے ہی رہ جاؤ گے۔

بابا! تم ناک میں کیوں بول رہے ہو۔ میرے دوسرے بھتیجے نے پوچھا۔

نہیں بیٹا۔ میں منہ سے بول رہا ہوں۔ شاید مجھے زکام ہورہا ہے اس لئے تمہیں ایسا لگ رہا ہوگا کہ ناک سے بول رہا ہوں۔

اچھا تم ہم آپ کے گھر تک جائیں گے کیسے؟ میرے دوست نے پوچھا۔

پیدل چلیں گے، دیکھو وہ سامنے جو پہاڑ ہے۔ بس اس کے بالکل پیچھے میرا مکان ہے۔ اس پر چڑھیں گے اور جب اس طرف اُتریں گے تو سیدھے اپنے گھر میں پہنچیں گے۔ اتنے اونچے کیسے چڑھیں گے۔

میرے دونوں بھتیجے ایک ساتھ بولے۔

بچوں، یہ صرف دیکھنے کی اونچائی ہے۔ جب تم اس پہاڑ کے قریب پہنچو گے تو یہ اونچائی کم محسوس ہوگی اور اس پہاڑ پر چڑھنے میں بڑا مزہ آئے گا۔

میں اور میرے دوست نے گاڑی کے قریب جاکر اپنی بیویوں سے مشورہ کیا۔ تو عورتوں کی بھی رائے یہ ہوئی کہ تمام رات گاڑی میں بیٹھنے کے مقابلے میں گھر میں جاکر آرام کرنے میں فائدہ ہے۔ کیسا بھی گھر ہوگا لیٹ تو جائیں گے لیکن پروگرام یہ طے ہوا کہ ڈرائیور گاڑی کی حفاظت کی وجہ سے گاڑی ہی میں رہے گا باقی ہم نو آدمی اس شخص کے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ کچھ ضروری سامان لے کر جس میں کچھ بچا ہوا کھانا بھی اور کچھ کمبل وغیرہ بھی تھے ہم سب اس بوڑھے انسان کے پیچھے پیچھے پہاڑ پر چڑھنے لگے۔ راتیں چاندنی نہیں تھیں، ہر طرف دل ہلا دینے والا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ لیکن ٹارچ کی مدد سے ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے لگے، چڑھائی اچھی خاصی تھی تقریباً نصف گھنٹے میں ہم اوپر چڑھ گئے اور پندرہ سے لے کر بیس منٹ میں ہم دوسری طرف اُتر گئے۔

اس بوڑھے کے کہنے کے مطابق ہمیں وہاں تین چار پختہ مکان نظر آئے لیکن ان پر کھپریل پڑی ہوئی تھی، ایک ہال کمرے میں ہمیں اس بوڑھے انسان نے بٹھا دیا اور کہا کہ طاق میں چراغ رکھا ہوا ہے تم لوگ اس کو جلا لینا، میں کھانے وغیرہ کا بندوبست کرکے لاؤں گا۔ ہم نے اس کو منع بھی کیا کہ ہمیں بھوک نہیں ہے اور کچھ کھانا ہمارے پاس موجود بھی ہے۔ لیکن اس نے ہماری نہیں سنی اور وہ گھر سے باہر نکل گیا، جاتے جاتے وہ یہ بھی کہہ گیا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو دوسرے کمرے میں میری بیوی موجود ہے تم اس سے مدد لے سکتے ہو۔

اس کے جانے دو منٹ بعد ہم آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اس بھیانک رات میں اور اس خطرناک جنگل میں یہ شخص کھانا لینے کہاں گیا ہے۔ اسی وقت میری بیوی بولی آؤ بھابی اس کی بیوی سے ملتے ہیں۔ ہماری بھابی تو تیار نہیں ہوئیں لیکن میرے دوست کی بیوی کو لے کر میری بیوی دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی۔ تقریباً تین منٹ کے بعد میری بیوی کی چیخ سنائی دی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسری چیخ بھی اُبھری جو انتہائی زہریلی تھی۔ ہم لوگ گھبرا کر کھڑے ہوگئے اور اسی وقت وہ دونوں بے تحاشہ بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئیں۔ ان دونوں کے چہروں پر وحشت برس رہی تھی۔ میری بیوی تو کچھ بول ہی نہیں سکی البتہ میرے دوست کی بیوی نے بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر کہا۔

بھائی جان وہاں جو عورت ہے اس کا صرف آدھا جسم ہے اس کی ٹانگیں نہیں ہیں اور اس کا چہرہ بندر کی طرح ہے، لگتا ہی نہیں ہے کہ یہ عورت ہے اور بالکل کالا رنگ ہے اور اس آنکھیں دہکتی ہوئی انگاروں کی طرح ہیں اور وہ تو ہمیں دیکھ کر چیخ اُٹھی اور اپنی زبان نکال کر اس نے عجیب طرح کی ہنسی ہنسی۔ ہم شاید غلط جگہ آگئے۔

یہ سنتے ہی میں کمرے سے باہر نکلا اور میرے ساتھ میرے بڑے بھائی اور میرے دوست بھی کمرے سے باہر نکل گئے لیکن ہمیں حیرت ہوئی کہ وہ بوڑھا انسان سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیا اور اس نے کہا کہ میں بڑا لذیذ گرما گرم کھانا لے کر آیا ہوں آپ سب لوگ پہلے کھانا کھالیں اس کے بعد بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ اس نے بڑے پیار سے بات کی اور اس کے دونوں ہاتھ میں ناشتے دان تھے۔

ہم لوگ بیٹھ گئے تو اس نے چراغ ہمارے قریب رکھ دیا اور بڑے سلیقے سے وہ کھانا اُتارنے لگا۔ ہمیں حیرت اس بات پر ہورہی تھی کہ وہ بہت خوبصورت برتن اور چمچے ساتھ لے کر آیا تھا ہم سب کو حیرت تھی کہ اس جنگل میں یہ کھانا اور برتن کہاں سے لے کر آیا ہے اور حقیقت میں اُس بوڑھے انسان نے مہمان نوازی کا صحیح فریضہ انجام دیا۔ ہمیں بھوک نہیں تھی لیکن ہم ڈر کے مارے کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے دوران میرے بھائی نے آہستہ سے میرے کان میں کہا۔ اس بوڑھے انسان کا سایہ نہیں ہے اور حقیقتاً اس کا سایہ نہیں تھا۔ یہ دیکھ کر کہ اس کا سایہ نہیں ہے میری سٹی گم ہوگئی، کھانے سے فارغ ہوکر وہ بوڑھا دوسرے کمرے میں چلا گیا اور ہم لوگ یہ کہنے لگے کہ شاید ہماری خیر نہیں۔ لیکن اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا اور نہ جانے کس طرح پھر سب سو گئے حیرتناک بات یہ تھی کہ جب صبح کو ہماری آنکھ کھلی تو ہم سب گاڑی کے پاس زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ڈرائیور گاڑی کے اندر سو رہا تھا۔ غالباً وہ کوئی جن مسلمان تھا اور نیک تھا اس نے ہم سب کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا لیکن اس کی بیوی؟! آج بھی اس رات کا خیال آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

بلاشبہ جلوس عید میلاد النبیؐ میں مذہب وعقیدہ کے نام پر خرافات شامل ہوگئی ہیں

ممبئی: امام الانبیاء کی دنیا میں تشریف آوری کی مناسبت سے ۱۲ ربیع الاول کو نکالے جانے والے جلوس عید میلاد النبیؐ اور جشن میلاد کے نام پر کی جانے والی خرافات پر علماء نے سخت انتباہ دیا ہے اور شرکاء جلوس کو ان سے بچنے کا مشورہ دیا ہے علماء کا کہنا ہے کہ یہ جلوس آقائے دو عالمؐ کی ذات بابرکات کے حوالہ سے نکالا جاتا ہے لہٰذا قدم قدم پر عظمت اور تقدس کا خیال رکھا جانا چاہئے نہ کہ ایسی حرکتیں جس سے بے حرمتی ہو یا کسی کی دل آزاری ہو۔

اس تعلق سے گوونڈی کے پلاٹ نمبر ۱۲ ار[illegible]بری جامع مسجد میں منگل کو ظہر کی نماز کے بعد علماء اور ائمہ کی ایک میٹنگ میں مولانا قمر رضا مصباحی، مولانا جاوید احمد برکاتی، مولانا محمد اسلم مصباحی، مولانا اسد اللہ خان، مولانا عبد القدوس، مولانا جنید احمد اور حافظ جنید رضا وغیرہ موجود تھے۔ میٹنگ میں موجود تمام علماء نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جلوس عید میلاد النبیؐ کے نام پر کئی ایسی خرافات شامل ہوگئی ہیں جن کا جلوس عید میلاد النبیؐ سے ہی نہیں بلکہ اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا سرکار دو جہاںؐ سے ہماری سچی عقیدت ومحبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان خرافات سے خود کو دور رکھیں اور ان سے بچنے کا عزم مصمم کریں۔ اس موقع پر شرکاء جلوس کو جو مشورے دیئے گئے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں (۱) جلوس کے دوران آتش بازی ہرگز نہ کی جائے کیونکہ آتش بازی حرام ہے (۲) شرکاء جلوس ادب واحترام اور باوضو باادب ہوکر درود پاک کا ورد کرتے ہوئے چلیں (۳) اپنے عمل سے سرکار کا امتی ہونے اور آپ کی نورانی سنتوں کو عام کرنے کا طریقہ اپنائیں (۴) ڈی جے بجانے، ناچ، گانا، ڈھول تاشہ سے خود کو مکمل دور رکھیں کیونکہ یہ چیزیں عظمت کے بجائے توہین کا سبب ہوتی ہیں اور خود سرکار مدنیؐ نے ان چیزوں سے امت کو روکا ہے۔ (۵) جھانکیوں کی شکل میں ایسی نمائش جو غیر اسلامی ہو یا ایسی شکلیں بنانا جو مذہب اسلام اور تعلیمات اسلام کے خلاف ہوں، ان سے سختی سے بچیں (۶) جلوس کے دوران بھی نمازوں کا مکمل اہتمام رکھا جائے (۷) ایسے نعرے نہ لگائے جائیں جو غیر اسلامی یا غیر شرعی ہوں اور ایسے بھی نعرے سے گریز کیا جائے جس سے کسی کی دل آزاری ہو یا کسی کو شکایت کا موقع ملے۔ مولانا محمود رشیدی نے کہا کہ بلاشبہ جلوس عید میلاد النبیؐ میں مذہب اور عقیدت کے نام پر خرافات شامل ہوگئی ہیں۔ ہم تمام سنی علماء کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کو سمجھائیں، انہیں امام الانبیاء کی ذات کے حوالے سے نکالے جانے والے جلوس کی عظمت کے بارے میں بتائیں۔

فرانس میں باحجاب مسلم خاتون پر جرمانہ اور ایک ماہ تعطلی کی سزا

پیرس (ایجنسی) فرانس کی ایک عدالت نے ایک باحجاب مسلم خاتون کو پولیس کی بے عزتی کرنے کے الزام میں ڈیڑھ سو یورو جرمانہ اور ایک ماہ کی تعطلی کی سزا سنائی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال ٹراپس میں پولیس اہلکاروں نے ایک باحجاب مسلم خاتون کا جرمانہ کرنے کی کوشش کے دوران اس سے بدسلوکی کی تھی جس کے بعد فرانس کے اس مسلم اکثریتی مضافات میں فساد بھڑک اٹھا تھا جس پر قابو پانے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ گیا تھا۔ خاتون کے وکیل نے اس سے قبل عدالت سے کہا کہ فرانس میں حجاب پر پابندی کے تعلق سے قانون غیر آئینی ہے۔ وکیل نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اس معاملے کو آئینی عدالت میں بھیجا جائے۔ تاہم عدالت نے ایسا کرنے سے انکار کردیا۔ واضح رہے کہ فرانس میں قانون سازی کے ذریعہ حجاب پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ گرچہ ملک میں مکمل طور پر چہرہ ڈھکنے والی مسلم خواتین کی تعداد بہت کم ہے۔ لیکن اس کے باوجود حکومت انہیں نشانہ بنا رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عملیات اکابرین نمبر دیو بند

جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۱،۲
جنوری فروری ۲۰۱۵ء
سالانہ زر تعاون ۳۰۰ روپئے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت -/60 روپئے ہے۔

پاکستان سے
زر تعاون سالانہ
1500 سو روپئے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زر تعاون
1800 سو روپئے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپئے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون 09359882674
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور

کہاں

اداریہ

آنکھیں کھولنے کا وقت

بقلم خاص

امت مسلمہ روحانی عملیات کے بارے میں ہمیشہ افراط وتفریط کا شکار رہی ہے۔ شروع ہی سے ایک گروہ کا حال یہ رہا ہے کہ اس نے روحانی عملیات کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ شدت کے ساتھ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا ہی ان کا شیوہ رہا ہے۔ اس طبقہ کے کچھ لوگوں نے اس کو بدعت اور ضلالت سے تعبیر کیا ہے اور ان ہی میں ایک مٹھی بھر جماعت ایسی بھی ہے جس نے تعویذ کو شرک قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس ایک جماعت شروع ہی سے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتی رہی ہے۔ اس درجہ کہ اس سے احتیاط کی راہیں پامال ہوتی نظر آتی ہیں لیکن ابتداء اسلام سے ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ اس نے اس راہِ اعتدال کو اختیار کیا ہے۔ جو ہر جگہ اور ہر معاملے میں دین اسلام کا طرۂ امتیاز رہی۔ اسلام نہ صرف معاملات، نہ صرف حقوق العباد، نہ صرف کاروبار دنیا بلکہ اس نے عبادتوں اور ریاضتوں میں بھی اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے اور اپنے ماننے والوں کو افراط اور تفریط سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اسلام نے دن چھپتے ہی سونے کی جہاں مذمت کی ہے وہیں اس نے تمام رات عبادت کرنے کو بھی پسند نہیں کیا ہے۔ ایک موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے واضح الفاظ میں یہ فرمایا تھا کہ میں رات کو آرام بھی کرتا ہوں اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہوں اور یہی میری سنت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی تربیت اسی انداز میں کی تھی کہ انہوں نے ہر ہر معاملے میں انہیں راہِ اعتدال پر رکھا اور حد تو یہ ہے کہ عبادت کے معاملے میں بھی انہیں افراط وتفریط میں مبتلا نہیں ہونے دیا۔ آج امت کا حال یہ ہے کہ کوئی بھی معاملہ ہو اور کوئی بھی مسئلہ ہو وہ افراط وتفریط کا شکار نظر آتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ کامیابیوں کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنے سے محروم ہے۔ معاملہ ملک کا ہو یا سیاست کا، یا کسی نقطۂ نظر کا یا کسی مذہب ومشرب کا، ہر جگہ یا تو افراط وتفریط کے بادل چھائے ہوئے ہیں یا پھر تفریط کی دھوپ بکھری ہوئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور مدبرین بھی افراط وتفریط جیسی اذیت ناک بیماری سے محفوظ نہیں ہیں۔

روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کا معاملہ بھی افراط وتفریط سے جڑا ہوا ہے۔ کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ تعویذ حاصل کرنے کے لئے کسی بھی کُٹیا میں گھس جاتے ہیں، انہیں یہ تمیز نہیں ہوتی کہ شرک اور گمراہی کیا ہے اور اس کے کتنے مضر اثرات ہمارے ایمان ویقین پر پڑتے ہیں۔ اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات لکھے ہوں یا ایسے جملے لکھے ہوئے ہوں جس میں استعانت دیوی دیوتاؤں سے یا من گھڑت معبودوں سے طلب کی گئی ہو تو بے شک اس طرح کے تعویذوں کا استعمال شرک ہے اور ہر صاحب ایمان کو اس سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کے برخلاف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ان تعویذوں کی مخالفت میں بھی اپنا سر دُھنتا ہے جن میں اللہ کا کلام لکھا ہوا ہو اور جن تعویذوں سے اسماءِ حسنیٰ، اسماءِ محمدیؐ اور آیات قرآن کے ذریعہ روحانی امداد طلب کی گئی ہو اور اس یقین کے ساتھ تعویذوں کو ترتیب دیا گیا ہو کہ اس کا اصل کرتا دھرتا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کے حکم پر اس دنیا کا نظام چل رہا ہے اور اسی کی مرضی سے بیماریوں اور تندرستیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس طرح کے تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا اپنے علم وعقل کا صحیح استعمال نہیں ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ علماء دیوبند کے زمرے میں بھی معدودے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو تعویذ گنڈوں کی پیچھے اپنی لاٹھی لئے دوڑتے ہیں، جب کہ علماء دیوبند کی نہایت معتبر جماعت نے روحانی خدمات کو اپنے مشاغل میں شامل رکھا ہے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، فقیہ الامت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ جیسے اساطین امت نے تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کی ہے اور علم وعمل کا بہت بڑا اثاثہ بعد کی نسلوں کے لئے اپنی کتابوں میں چھوڑا ہے۔ تعویذ گنڈوں کی اندھی مخالفت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اپنے مرحوم اکابرین کی سوچ وفکر اور ان کے نقطۂ نظر کی دھجیاں بکھیرنے کے خبط میں مبتلا ہیں۔ آج امت روحانی علاج کی خاطر در در بھٹک رہی ہے اور ان سفلی عاملین کی چوکھٹوں کے چکر لگا رہی ہیں جو ایمان سے محروم ہیں۔ ان کے پاس جانے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے عقائد سے بھی ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر ہم نے امت کو صحیح قسم کے اور خدا ترس قسم کے عاملین فراہم نہیں کیے تو بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اللہ ہم سب کو ہر معاملے میں افراط وتفریط سے محفوظ رکھے اور علم کے ساتھ ساتھ ہمیں عقل سلیم کی دولت سے بھی سرفراز فرمائے۔

مختلف پھولوں

ہر آدمی پر پانچ سختیاں آئیں گی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر آدمی پر پانچ گھاٹیاں اور سختیاں ضرور آئیں گی۔

☆ پل صراط سے گزرنے کی سختی۔

☆ قبر کی قید کی سختی۔

☆ قیامت کے دن میدان حشر کی سختی۔
موت کی سختی۔

☆ جنت میں جانے سے پہلے حساب کتاب کی سختی۔
پس جو مرد اور عورت دنیا میں پانچ وقت نماز ہمیشہ پڑھتا رہے گا اس کو ان پانچ سختیوں سے اللہ تعالیٰ بچائے گا۔

حضرت شفیق بلخی کی پانچ نصیحتیں

☆ حضرت شفیق بلخیؒ کا فرمان ہے کہ اے لوگو! پانچ باتیں اختیار کرو اور دل سے ان پر عمل پیرا ہو۔

☆ جس طرح سے جنت میں رہنا چاہتے ہو تو اسی اندازے کے مطابق دنیا میں نیک اعمال کا ذخیرہ کرلو۔

☆ دنیا سے اس قدر حصہ لو جس قدر اس میں نیک عمل کرو۔

☆ جس طرح سے قبر میں رہنا چاہو، اس کے مطابق نیک اعمال کا توشہ ساتھ لے لو۔

☆ عذاب الٰہی جس قدر برداشت کرنے کی قدرت ہو، اسی قدر گناہ کرو۔ (تذکرۃ الواعظین)

☆ جس قدر ہو سکے اپنی طاقت کے موافق اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

رہنما باتیں

☆ کمینوں کی دولت تمام مخلوق کے واسطے مصیبت ہے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ میرا منہ سچ بولتا رہے گا، میرے ہونٹ ناپاکوں پر نفرین کرتے رہیں گے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

☆ جو لوگ زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر بسر کرتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔ (حضرت داؤد علیہ السلام)

☆ معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

شیخ سعدی شیرازیؒ

☆ عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا، جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

☆ رزق کی کمی اور زیادتی دونوں ہی برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔

☆ دنیاداری نام ہے اللہ سے غافل ہو جانے کا، ضروریات زندگی اور بال بچوں کی پرورش کرنا دنیاداری نہیں ہے۔

☆ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا جوانمردی ہے۔

☆ اچھی عادات کی مالک نیک و پارسا عورت اگر فقیر کے گھر میں بھی ہو تو اسے بھی بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ دوست وہ ہے جو دوست کا ہاتھ پریشان حالی و تنگی میں پکڑتا ہے۔

☆ بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا۔

☆ بھوک اور مسکینی میں زندگی گزارنا کسی کمینے کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بہتر ہے۔

☆ جو کوئی اپنی کمائی سے روٹی کھاتا ہے اسے کسی حاتم طائی کا احسان اٹھانا نہیں پڑتا۔

افکار جبران

☆ بہترین انسان وہ ہے جب اس کی تعریف کی جائے تو وہ شرمندہ ہو اور جب اس کی برائی کی جائے تو وہ خاموش رہے۔

☆ زیب و زینت کی نمائش کم ظرفی کی دلیل ہے۔

☆ جو شخص سوال پوچھنے میں تیز ہو وہ جواب دینے میں کمزور ہوتا ہے۔

☆ اقوال بے معنی ہیں جب تک یہ عادات پر اثر انداز نہ ہوں۔

☆ جو لوگ تمہاری خدمت کرتے ہیں، اس کے بدلے میں سونے کے ڈھیر بھی انہیں دو تو کوئی بڑی قیمت نہیں ہو سکتے تو انہیں اپنا دل پیش کر دو یا پھر ان کی خدمت کرو۔

☆ میری صرف ایک سانس میری اوقات ہے۔

☆ مرد وہ ہے جسے زندگی، عورت اور محبت کو برتنے کا فن آتا ہے۔

انمول موتی

☆ آگ لکڑی میں نہیں اس ہاتھ میں ہوتی ہے جو اسے آگ لگاتا ہے۔

☆ حقیقی سخاوت یہ ہے کہ مخلوق خدا کو تکلیف سے بچانے کے لئے خود تکلیف اٹھالو۔

☆ جو تمہارے چہرے سے تمہاری خواہش پڑھ لے سمجھ لو کہ وہی تمہارا سچا دوست ہے۔

☆ بے اعتدالی کی اس سے بڑی سزا کیا ہو سکتی ہے کہ انسان کو خوراک کے بجائے دوا کھانی پڑے۔

☆ کتابیں جوانی میں رہنما، بڑھاپے میں تفریح اور تنہائی میں رفیق ثابت ہوتی ہیں۔

☆ ضمیر کی عدالت میں ضرور جائیں کیوں کہ وہاں غلط فیصلے نہیں ہوتے اور نہ وکیلوں کی فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔

☆ کردار ایک ایسا جوہر ہے جو پتھر کو بھی کاٹ دیتا ہے۔

زرّیں اقوال

☆ پیشے کا انتخاب کرتے وقت ہمیں بنی نوع انسان کی بھلائی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ اگر ہم کوئی ایسا پیشہ چنیں جس میں ہمیں انسانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا موقع مل سکے تو ہماری کمر بھاری سے بھاری بوجھ سے بھی ختم نہیں ہوگی۔

☆ وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جو مرنے سے پہلے نوع انسانی کے حالات بہتر کرنے میں کوئی کردار ادا کر جائے۔

☆ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ انسانیت سے تعلق رکھتا ہو۔

☆ کسی شخص کی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کر کے انسانیت کی مدد کی جا سکتی ہے۔

☆ انسانیت کی بہتری کے لئے کچھ کئے بغیر ہی زندگی کا گزار جانا شرمندگی کی بات ہے۔

خواہشات وتمنائیں

ہر آنے والا وقت امیدوں، تمناؤں اور آرزوؤں کا گہوارہ ہوتا ہے

مکمل اگلے صفحہ

اور ہم جذباتی طور پر اس سے بے شمار خواہشیں وابستہ کر لیتے ہیں، مگر وقت کسی کا ساتھ نہیں دیتا، وہ خاموشی کے ساتھ ہمارے دامن میں یادوں کے بے شمار پھول ڈال کر رخصت ہو جاتا ہے اور صرف یادیں دے جاتا ہے، جو کچھ تلخ ہوتی ہیں اور کچھ شیریں۔

عظیم انسان وہ ہوتے ہیں جو سمندر کی طرح پرسکون رہتے ہیں، لیکن اس کی گہرائی میں ہزاروں تمنائیں دم توڑ دیتی ہیں، خواہشات کی کرچیاں اس کے وجود کو زخمی کر دیتی ہیں، مگر انسان اپنے چہرے کے گرد مسکراہٹ کا خول چڑھالیتا ہے، جس سے سارا زمانہ فریب کھاتا ہے، مگر امید کی کرن اس کے دل سے کبھی دور نہیں ہوتی۔ وہ اس آس پر جیتا ہے کہ اندھیری دنیا میں اُجالا بھی ہوگا۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆ جو نرم مزاجی کی صفت سے محروم ہو گیا وہ سارے خیر سے محروم ہو گیا۔ (آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ غلط جگہ پر خرچ کرنا نعمت کی ناقدری ہے۔

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ)

☆ عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک [illegible] خاموشی نہیں ہو جاتی۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔ (امام شافعیؒ)

☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں، حرص، حسد، غرور۔

(امام غزالیؒ)

☆ خلق چار چیزیں ہیں۔ سخاوت، الفت، نعمت اور شفقت۔

(جنید بغدادیؒ)

اقوال زریں

(۱) ہوشیار انسان بلا کو پیش بینی سے دیکھتا ہے اور اپنے آپ کو بچالیتا ہے، مگر نادان لوگ خود ہی اس بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

(۲) جب تیری آنکھیں بیگانہ آنکھوں سے لڑیں گی اور تیرا دل اس کے غلط مطلب نکالے گا تو تیرا انجام برا ہی ہوگا۔

(۳) کج رو آدمی اپنی راہ میں خود کانٹے اور پھندے بچھا دیتا ہے، جب کہ جو آدمی اپنی اصلاح خود کر لیتا ہے، اس کی راہ سے کانٹے اور پھندے دونوں بھاگتے ہیں۔

(۴) بے وقوف آدمی کے کانوں میں عقل کی باتیں مت ڈال، کیوں کہ وہ عمل کے بجائے تیرے کلام کا مذاق اڑائے گا۔

(۵) وہ جو بے وقوف کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہے گویا اپنے پاؤں خود ہی کاٹتا ہے۔

سنہرے اقوال

(۱) موت سے کوئی بھی شخص نہیں بچ سکتا، آخرکار موت آکر رہے گی۔

(۲) ظلم اور لوٹ مار سے فساد برپا ہوتا ہے۔

(۳) شیطان انسان کا ازلی اور ابدی دشمن ہے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔

(۴) انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

(۵) موت وزندگی اور خیر وشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

ارے بھائی مسکراؤنا

ایک بوڑھی عورت کسی گھر میں تعزیت کے لئے گئی گھر سے نکلتے وقت اس کی نظر ایک کونے میں پڑے مریض پر پڑی، اسے دیکھتے ہی وہ واپس پلٹی اور گھر والوں سے بولی۔

''بڑھاپے کی وجہ سے میرے لئے چلنا پھرنا مشکل ہے، لہٰذا ان صاحب کی بھی ابھی تعزیت کر دیتی ہوں۔

خواہش: زندگی میں انسان کسی چیز کی دل سے خواہش کر سکتا ہے لیکن اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ کچھ خواہشات حسرت میں تبدیل ہو کر رہ جاتی ہیں اور یہ حسرتیں ایک گہرا زخم بن جاتی ہیں اور زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں، ایک جس کی خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری جس کی خواہش نہ ہو اس کا مل جانا۔

کاش: خواہشات جو ہم نہیں ہمارا دل کرتا وہ پوری ہو سکتی۔

مشعل راہ

☆ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے کچھ لے کر اور کسی کو کچھ دے کر آزماتا ہے۔

☆ غیبت، حرص، حسد اور تکبر کی دنیا سے باہر نکل کر کسی کی مدد کر کے دیکھیں، آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی زندگی حسین ترین بن جائے گی اور آپ کو حقیقی سکون میسر آئے گا۔

☆ برداشت! عقل مند آدمی کا وہ صبر ہے جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔

☆ کسی کا دل مت دکھا، کیوں کہ دکھی دل کی فریاد آسمانوں کا سینہ چیر دیتی ہے۔

☆ آنکھیں مسکراتی ہیں تو کائنات کی تمام معصومیت جذب کر لیتی ہیں، روتی ہیں تو عرش کو ہلا دیتی ہیں۔

حسد کرنے والے پر پانچ مصیبتیں

☆ بزرگوں کا قول ہے کہ حسد سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی شئے ضرر دینے والی نہیں، کیوں کہ حسد کرنے والا پانچ مصیبتوں کا مستحق ہے، جب کہ محسود کا صرف کچھ نقصان ہوتا ہے۔

(۱) بے انتہا غم

(۲) وہ مصیبت جس کا کوئی اجر و ثواب نہیں۔

(۳) مذمت، جس کے ساتھ کوئی تعریف نہیں۔

(۴) اس سے خدا ناخوش ہوتا ہے۔

(۵) اس پر توبہ کا دروازہ بند رہتا ہے اور اس کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

لفظوں کی پھوار

☆ شہرت وہ ہے جو مرد اور عورتیں ہمارے بارے میں سوچتے ہیں اور کردار وہ ہے جو خدا اور فرشتے ہمارے بارے میں جانتے ہیں۔

☆ ہم جتنے بلند ہو جاتے ہیں اتنے تنہا بھی ہو جاتے ہیں، تمام بلندیاں ہمیں سرد کونوں میں ڈال دیتی ہیں۔

☆ یہ دنیا اس جوشیلے آدمی کی ہے جو ٹھنڈا رہتا ہے۔

☆ اکثر بہادری کا امتحان مرنے سے نہیں جینے سے ہوتا ہے۔

عورت کے عظیم روپے

عورت کیا ہے؟

یہ وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جن کے ناقص دماغ ہیں۔ ذرا سوچو تو کہ تمہارے وجود نے کہاں پرورش پائی؟ کس نے تخلیق کا دکھ اٹھا کر زندگی بخشی؟

وہ عورت ہی تو ہے جو اگر ماں ہے تو پاؤں کے نیچے جنت لئے ہوئے ہے۔ بہن ہے تو تمہارے لئے دل میں بے شمار دعائیں لئے ہوئے ہے۔ بیٹی ہے تو تمہاری آبرو بن کر چمکنے والی اور اگر بیوی ہے تو تمہیں مجازی خدا کا رتبہ دینے والی ہے۔

عورت کے وجود اور چاندی میں کوئی فرق نہیں، بکھر کر چھا جانے والی اور کائنات کو روشن کر دینے والی عظیم ہستی عورت ہی ہے۔

منتخب اشعار

ان بارشوں سے دوستی اچھی نہیں فراز
کچا ترا مکان ہے کچھ تو خیال کر

☆

یوں تو پتھر کی بھی تقدیر بدل سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ اسے دل سے تراشا جائے

☆

آنکھ جو دیکھتی ہے لب پر آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

☆

تکلف برطرف کیسی کشش ہے تری آنکھوں میں
خموشی بھی تری گفتار سی محسوس ہوتی ہے

☆

کہیں دراڑ نہ پڑجائے اپنے رشتے میں
اسی خیال سے میں تجھ کو آزما نہ سکا

نوشتہ دیوار

کسی پر لا اعتباری کا الزام لگاتے ہوئے ایک بار یہ سوچ لو کہ تم دنیا والوں کی نظروں میں کتنے معتبر ہو۔

●●●●●

محمد امین الصاری

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

امدادِ روحانی بذریعہ آیاتِ ربانی

حسن الہاشمی

آخری قسط

قرآن حکیم کی ایک سورۃ ''سورۂ اخلاص'' ہے۔ یہ سورت قرآن حکیم کی اہم سورت ہے۔ یہ بظاہر مختصر ہے، لیکن درحقیقت یہ سورت علم ومعرفت کا ایک سمندر ہے۔ اس سمندر میں غوطے لگانے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔ اس کو بارگاہِ خداوندی سے اس قدر عطا ہوتا ہے کہ یہ عطا اس کے وہم وگمان سے بھی کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوتی ہے۔ اس سورت کے بارے میں حدیث پاک میں یہ آتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورت کی تلاوت ۳ بار کرلے تو اس کو پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ چنانچہ اکثر حضرات اس سورت کی تین بار تلاوت کرنے کے بعد اپنے مرحوم رشتے داروں کو ایصال کرتے ہیں اور اس طرح بار بار انہیں پورے قرآن پاک کا ثواب پہنچاتے ہیں۔

اس سورت کی بہ کثرت تلاوت سے دل میں اخلاص اور پاکیزگی پیدا ہوتی ہے اور روح کو شرک کی آلودگیوں سے مکمل نجات مل جاتی ہے۔

بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سورۂ اخلاص کا پڑھنا صحت اور تندرستی کے لئے بھی مفید ہے اور اکثر حضرات کے نزدیک اس کی تلاوت دونوں طرح کی صحت جسمانی بھی اور روحانی بھی پڑھنے والے کو حاصل ہوجاتی ہے۔ سورۂ اخلاص کے پڑھنے سے دل میں نرمی، روح میں لطافت اور اعمال میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے، دولت اخلاص میسر آتی ہے اور مال ودولت میں زبردست خیر وبرکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی صاحب ایمان مغرب کی نماز کے بعد ۴۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو وہ تنگ دست نہ رہے، رزق حلال بہ کثرت ملے اور موذی بیماریوں سے وہ پوری طرح محفوظ رہے۔

کسی بھی مرض کو دفع کرنے کے لئے سورۂ اخلاص ۴۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلائیں، اللہ کے فضل وکرم سے شفا ہوگی اور اس عمل کی مداومت سے تندرستی بحال ہوجائے گی۔

اس سورت مبارکہ کا نقش تمام جسمانی اور روحانی بیماریوں میں مؤثر ثابت ہوتا ہے اور اس نقش سے رزق حلال بھی میسر آتا ہے اور مال میں خیر وبرکت بھی ہوتی ہے۔ سورۂ اخلاص کا نقش اعمال میں اخلاص اور طہارت پیدا کرتا ہے اور اس نقش کی برکت سے انسان شرک سے، ضلالت سے اور بدعات سے محفوظ رہتا ہے اور خدانخواستہ اگر ان گناہوں میں مبتلا ہو تو نقش سورۂ اخلاص کی برکت سے اس کو ان گناہوں سے نجات ملتی ہے۔ اس کے بعد وہ توحید باری تعالیٰ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نہایت حساس ہوجاتا ہے اور پھر اپنی زندگی کا ہر قدم نہایت احتیاط کے ساتھ اٹھاتا ہے۔ سورۂ اخلاص کا نقش ذوالکتابت فریم میں آویزاں کرکے لگانا چاہئے۔ اس سے گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے، آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور گھر آسمانی بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

سورۂ اخلاص کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد	اللّٰهُ الصَّمَدُ	لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ	وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَد
۲۴۱	۳۱۰	۲۲۱	۲۳۰
۳۰۹	۲۳۸	۲۳۳	۲۲۲
۲۳۲	۲۲۳	۳۰۸	۲۳۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت، ل یاض ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۶	۲۵۱	۲۴۹	۲۵۶
۲۵۷	۲۴۸	۲۵۴	۲۴۳
۲۵۲	۲۴۵	۲۵۵	۲۵۰
۲۴۷	۲۵۸	۲۴۴	۲۵۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳۱	۳۳۶	۳۳۵
۳۳۸	۳۳۴	۳۳۰
۳۳۳	۳۳۲	۳۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، یاظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۶	۲۴۳	۲۵۰	۲۵۳
۲۴۹	۲۵۴	۲۵۵	۲۴۴
۲۵۱	۲۴۸	۲۴۵	۲۵۸
۲۴۶	۲۵۷	۲۵۲	۲۴۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳۵	۳۳۶	۳۳۱
۳۳۰	۳۳۴	۳۳۸
۳۳۷	۳۳۲	۳۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ع، غ، خ، ر، ل ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھیں تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳۳	۳۳۸	۳۳۱
۳۳۲	۳۳۴	۳۳۶
۳۳۷	۳۳۰	۳۳۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر سورۂ اخلاص ۴۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ سورۂ اخلاص کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔ مردوں کو دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر باندھنا چاہئے۔

الحمدللہ۔ امداد روحانی بذریعہ آیات ربانی کا مضمون آج پورا ہوا۔ اس مضمون سے استفادہ کرنے والے ناچیز حسن الہاشمی کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

القرآن سورۃ مبارکہ، اعداد، حروف، کلمے

پارہ نمبر	سورہ نمبر	نام سورۃ مبارکہ	اعداد	حروف	کلمے	آیات
۱	۱	فاتحہ القرآن	۹۴۲۱	۱۴۰	۲۷	۷
۱ ۲ ۳	۲	بقرہ	۹۴۸۰۰۹	۲۵۵۰۰	۶۱۴۱	۲۸۶
۳ ۴	۳	آل عمران	۱۸۴۹۵۶	۱۴۵۲۰	۳۴۸۰	۲۰۰
۴ ۵ ۶	۴	نساء	۱۱۳۹۲۹۲۳	۱۲۰۳	۳۰۴۵	۱۷۶
۶ ۷	۵	المائدہ	۸۴۸۵۴۶	۱۲۳۶۴		۱۲۰
۷ ۸	۶	انعام	۹۳۵۳۲۹	۱۲۳۹۵	۳۱۰۰	۱۶۵
۸ ۹	۷	اعراف	۲۵۲۵۹۲	۱۴۰۱۰	۳۳۲۵	۲۰۶
۹ ۱۰	۸	انفال	۴۱۲۳۷۵	۵۸۰	۱۰۷۵	۷۵
۱۰ ۱۱	۹	توبہ	۷۰۳۶۱۵	۱۰۴۸۸	۴۰۷۲	۱۲۹
۱۱	۱۰	یونس	۵۵۰۱۰۸	۹۰۹۹	۱۸۳۲	۱۰۹
۱۱ ۱۲	۱۱	ہود	۵۰۴۷۸۱	۹۵۶۷	۱۶۰۰	۱۲۳
۱۲ ۱۳	۱۲	یوسف	۵۰۳۹۸۰	۷۱۶۶	۱۶۰۰	۱۱۱
۱۳	۱۳	رعد	۲۲۴۶۹۲	۳۵۰۶	۸۲۵	۴۵
۱۳	۱۴	ابراہیم	۲۳۵۱۰۵	۳۴۳۴	۸۶۱	۵۲
۱۳ ۱۴	۱۵	الحجر	۱۷۶۷۰۹	۲۷۶۰	۶۵۴	۹۹
۱۴	۱۶	نحل	۵۲۰۱۸۸	۷۷۰۷	۲۸۴۰	۱۲۸
۱۵	۱۷	بنی اسرائیل	۲۳۵۸۱۸	۳۴۶۰	۵۳۳	۱۱۰
۵۱ ۶۱	۱۸	کہف	۵۰۵۵۱۷	۶۳۶۰	۱۵۷۷	۱۱۱
۶۱	۹۱	مریم	۲۸۹۶۴۴		۸۸۰	۹۸۰
۱۶	۲۰	طٰہٰ	۳۹۹۲۸۳	۵۲۴۲	۱۶۴۱	۱۳۵
۱۷	۲۱	انبیا	۳۸۲۲۱۹	۴۸۹۰	۱۸۶	۱۱۲
۱۷	۲۲	حج	۳۸۲۳۴۴	۵۰۷۵	۱۲۹۱	۷۸
۱۸	۲۳	مومنون	۳۵۱۷۴۱	۴۸۰۲	۱۸۴۰	۱۸۸
۱۸	۲۴	نور	۴۰۲۳۵۷			۶۴
۱۸ ۱۹	۲۵	فرقان	۲۰۹۵۷۵	۲۷۰۳	۸۹۲	۷۷
۱۹	۲۶	شعراء	۴۰۳۷۴۷	۵۵۴۰	۱۲۷۹	۲۲۷

پارہ نمبر	سورہ نمبر	نام سورۃ مبارکہ	اعداد	حروف	کلمے	آیات
۱۹ ۲۰	۲۷	نمل	۳۴۰۹۲۶	۴۷۹۹	۱۱۴۷	۹۳
۲۰	۲۸	قصص	۴۰۷۱۲۰	۵۸۰۰	۴۴۱	۴۸۸
۲۰ ۲۱	۲۹	عنکبوت	۲۷۵۲۹۷	۴۱۶۵	۹۸۰	۴۹
۲۱	۳۰	روم	۲۶۹۹۷۷	۳۵۲۳	۸۱۹	۶۰
۲۱	۳۱	لقمان	۱۵۹۰۰۰	۲۱۱۰	۵۴۸	۳۴
۲۱	۳۲	سجدہ	۱۱۳۴۳۱	۱۵۱۸	۳۸۰	۳۰
۲۱ ۲۲	۳۳	احزاب	۳۵۵۲۵	۵۷۹۰	۱۲۸۰	۷۳
۲۲	۳۴	سبآء	۲۵۲۴۱۹	۱۵۱۲	۸۳۳	۵۴
۲۲	۳۵	فاطر	۲۳۶۸۷۱	۳۱۳۰	۹۷۰	۴۵
۲۲ ۲۳	۳۶	یٰسین	۲۲۱۴۱۰	۳۰۰۰	۷۶۹	۸۳
۲۳	۳۷	صفت	۲۶۴۷۵۴	۳۸۲۶	۸۶۰	۱۸۲
۲۳	۳۸	صٓ	۲۲۹۳۳۷	۳۰۶۷	۷۳۲	۸۸
۲۳ ۲۴	۳۹	زمر	۳۰۶۵۸۵	۴۹۰۸	۱۱۷۲	۷۵
۲۴ ۲۵	۴۰	حم سجدہ	۳۶۸۵۲۴	۴۹۶۰	۱۱۹۹	۸۵
۲۴ ۲۵	۴۰	مومن	۲۴۵۸۲۷	۳۳۵۰	۷۹۶	۵۴
۲۵	۴۲	شوریٰ	۲۰۱۲۳۹	۳۵۸۸	۸۶۰	۵۳
۲۵	۴۳	زخرف	۱۶۰۶۹۷	۳۴۰۰		۷۹
۲۵	۴۴	دخان	۹۷۷۹۳	۱۴۳۱	۳۴۶	۵۹
۲۵	۴۵	جاثیہ	۱۵۰۱۵۴	۲۱۹۱	۴۸۸	۳۵
۲۶	۴۶	احقاف	۷۲۷۷۴	۲۵۹۵	۶۴۴	۳۵
۲۶	۴۷	محمد	۱۸۰۶۵۵	۲۴۷۵	۵۵۸	۳۸
۲۶	۴۸	فتح	۱۸۸۸۲۸	۲۵۵۹	۵۶۸	۴۹۳
۲۶	۴۹	حجرات	۱۰۲۸۹۲			۱۸
۲۶	۵۰	ق	۱۰۹۷۳۶	۱۴۹۴	۳۵۷	۴۵
۲۶ ۲۷	۵۱	ذاریٰت	۱۰۹۷۳۶	۱۴۹۴	۳۵۷	۴۵
۲۷	۵۲	طور	۹۴۱۳۸۳	۱۵۰۰	۳۱۲	۴۹
۲۷	۵۳	نجم	۲۸۴۳۳۴	۱۴۰۵	۳۶۰	۶۲۳

۲۷	۵۳	قمر	۱۶۰۴۵۰	۱۳۲۳	۳۳۲	۵۵
۲۷	۵۵	رحمٰن	۱۶۰۱۳۱۴	۱۶۳۶	۳۵۱	۷۸
۲۷	۵۶	واقعه	۱۰۲۹۶۵	۱۷۰۳	۳۷۸	۴
۲۷	۵۷	حدید	۱۹۸۹۲۴	۲۳۷۶	۵۴۴	۲۹
۲۸	۵۸	مجادله	۳۴۲۳۷	۱۷۹۲	۴۷۳	۲۲
۲۸	۵۹	حشر	۱۳۳۳۶۱	۱۹۱۳	۴۳۵	۲۴
۲۸	۶۰	ممتحنه	۱۰۱۳۵۰	۱۵۰۱	۳۴۸	۱۳
۲۸	۶۱	صف	۵۹۰۶۰		۱۸۰	۱۴
۲۸	۶۲	جمعه	۶۱۵۲۲	۷۲۰	۱۸۰	۱۱
۲۸	۶۳	منفقون	۲۵۲۵۶	۹۷۶	۱۸۰	۱۱
۲۸	۶۴	تغابن	۷۹۷۴۱	۱۰۷۰	۱۴۱	۱۸
۲۸	۶۵	طلاق	۸۲۳۰۱۲	۱۰۶۰	۲۴۹	۱۲
۲۸	۶۶	تحریم	۴۹۲۳۲	۱۰۶۰	۲۴۷	۱۲۱
۲۹	۶۷	ملك	۹۹۵۹۴	۱۳۱۳	۳۳۰	۳۰
۲۹	۶۸	قلم	۹۳۷۰۸	۱۰۵۶	۳۰۰	۵۲
۲۹	۶۹	حاقه	۸۱۷۱۹	۱۳۲۳	۲۵۶	۵۲
۲۹	۷۰	معارج	۷۳۵۲۵	۹۲۹	۲۲۴	۴۴
۲۹	۷۱	نوح	۷۴۳۱۴	۹۹۹	۲۲۴	۲۸
۲۹	۷۲	جن	۶۰۶۳۳	۸۷۰	۲۵۰	۲۸
۲۹	۷۳	مزمل	۶۸۷۶۶	۸۳۸	۲۸۵	۲۰
۲۹	۷۴	مدثر	۹۲۳۵۵	۱۰۱۰	۲۵۵	۵۶
۲۹	۷۵	قیٰمه	۵۴۶۰۷	۶۹۶	۱۹۹	۴۰
۲۹	۷۶	دهر	۷۷۵۸۸	۱۰۵۴	۲۳۰	۳۱
۲۹	۷۷	مرسلٰت	۷۰۶۳۳	۸۱۶	۱۸۰	۵۰
۳۰	۷۹	نازعات	۲۷۶۵۳	۷۵۳	۱۹۷	۴۶
۳۰	۸۰	عبس	۵۱۳۱۴	۵۳۳	۱۳۰	۴۲
۳۰	۸۱	تکویر	۳۸۳۰۹	۵۳۳		۲۹
۳۰	۸۲	انفطار	۲۶۷۴۵	۱۲۷	۸۰	۱۹
۳۰	۸۳	مطففین	۴۸۷۰۷	۷۳۰	۱۶۹	۳۶
۳۰	۸۴	انشقاق	۲۸۸۴۴	۴۳۰	۱۰۷	۲۵
۳۰	۸۵	بروج	۳۲۱۵۵	۴۶۵	۱۹۰	۲۲
۳۰	۸۶	طارق	۱۷۷۶۵	۲۳۹	۱۶	۱۷
۳۰	۸۷	اعلیٰ	۱۷۷۰۴			۱۹
۳۰	۸۸	غاشیة	۳۸۴۵۷	۳۸۱	۹۲	۲۶
۳۰	۸۹	فجر	۸۹۰۹۲	۵۹۷	۱۳۹	۳۰
۳۰	۹۰	بلد	۴۳۲۸۳			۲۰
۳۰	۹۱	شمس	۱۹۴۹۹	۲۳۷	۵۴	۱۵
۳۰	۹۲	لیل	۲۹۶۶۶	۳۱۰	۷۱	۲۱
۳۰	۹۳	ضحیٰ	۱۳۳۲۲	۱۷۲	۴۰	۱۱
۳۰	۹۴	الم نشرح	۱۲۳۱۶	۰۱۲	۲۷	۸
۳۰	۹۵	تین	۱۰۲۳۷	۱۰۵	۳۴	۸
۳۰	۹۶	علق	۲۲۵۴۱	۲۸۰	۹۲	۱۹
۳۰	۹۷	قدر	۸۳۱۱	۱۱۲	۳۰	۵
۳۰	۹۸	بینة	۳۱۲۲۳	۳۹۹	۹۴	۸
۳۰	۹۹	زلزال	۱۹۹۷۷	۱۳۹	۳۵	۸
۳۰	۱۰۰	عادیات	۱۳۳۵۴	۱۶۳	۴۰	۱۱
۳۰	۱۰۱	قارعة	۱۲۴۶۴	۱۵۲	۳۶	۱۱
۳۰	۰۱۲	تکاثر	۷۷۰			۸
۳۰	۱۰۳	عصر	۴۷۴۰	۶۸	۱۴	۳
۳۰	۱۰۴	همزه	۸۲۳۱	۱۳۰	۱۳	۹
۳۰	۱۰۵	فیل	۸۵۸۹	۹۶	۲۰	۵
۳۰	۱۰۶	قریش	۶۳۰۴	۷۳	۱۷	۴
۳۰	۱۰۷	ماعون	۹۲۹۳	۱۲۵	۲۵	۷
۳۰	۱۰۸	کوثر	۲۸۵۴			۳
۳۰	۱۰۹	کافرون	۲۸۳۲	۹۴	۲۶	۶
۳۰	۱۱۰	نصر	۲۱۲۴	۷۷	۱۷	۳
۳۰	۱۱۱	لهب	۸۵۲۶	۷۷	۲۰	۵
۳۰	۱۱۲	اخلاص	۱۰۰۲	۷۷		۴
۳۰	۱۱۳	فلق	۵۶۷۵	۷۴	۲۳	۵
۳۰	۱۱۴	ناس	۵۲۹۶	۷۹	۲۰	۲

اسلام اور علاج روحانی

دین اسلام: اسلام سے پہلے عرب کے باشندے رفع امراض کے لئے جھاڑ پھونک اور سحر وغیرہ سے کام لیتے تھے اور اپنی عبادت گاہوں میں جاکر بتوں سے بھی صحت کی التجائیں کرتے تھے۔ یہ جھاڑ پھونک کرنیوالے طرح طرح سے اپنے مقاصد حاصل کر لیتے تھے۔ گنڈے بھی کرتے تھے اور خود بھی دیوتاؤں کے حضور میں اپنے مریضوں کے شفایابی کے لئے منتر جپتے تھے عربی کے مشہور شاعر جریر کا یہ واقعہ کتب تاریخ میں موکود ہے کہ اس نے اپنی ام غیلان کی شادی ابلق نامی ساحر کے ساتھ اس وجہ سے کردی تھی کہ اس نے جزیر کو اپنے ساحرانہ طریقوں سے پت کے مرض سے نجات دلائی تھی۔

سلب مرض یعنی کسی مادی تدبیر کے بغیر روحانی طقت سے مرض کو دور کردینا کم وبیش ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں سلب مرض کا رواج عام ہے ۷۵ رفیصد مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مادی دوائیں اور تدبیریں جس طرح امراض کو دور کرتی ہیں اسی طرح روحانی طاقتیں اس معاملہ میں کارفرما ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ جہاں تک ہمارا خیال ہے قرآن وحدیث کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صدہا مواقع پر اپنی روحانی قوت سلب مرض فرمایا ہے۔ صحاح ستہ میں میں صحیح حدیثیں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ نے سلب مرض فرمایا اور مریض فوراً تندرست ہوگیا۔ حضرت ﷺ سلب مرض کے لئے لعاب دہن استعمال فرماتے تھے یا اپنے ہاتھ سے درد کی جگہ چھوتے یا کچھ دعا یا آیاتِ قرآنی پڑھ کر دم فرماتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں میں سلب مرض کے جو طریقے رائج ہیں ان میں محض قوتِ ارادی کے ساتھ ہاتھوں کو جنبش دینا نہیں ہے بلکہ قوتِ ارادی کے ساتھ زبان سے بھی کچھ پڑھا جاتا ہے اور عقل کا تقاضا ہے کہ سلب مرض کا یہ طریقہ دوسروں طریقوں سے زیادہ مؤثر ہے۔ کیونکہ سلب مرض اس صورت میں ممکن اور آسان ہے مریض عامل پر پورا بھروسہ رکھتا ہو وہ چونکہ آیات قرآنی کو خدا کا کلام سمجھتا ہے اس لئے عامل کے متعلق اس کا یہ عقیدہ راسخ ہوجاتا ہے کہ اس کے عمل میں اس کی روحانی قوت کے ساتھ خدا کے کلام کی قوت بھی شامل ہے۔ کلام الٰہی کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ "شفاء" ہے کیونکہ قرآن میں یہ بتایا گیا ہے بہر حال روحانی طاقتوں سے سلب مرض کا انکار جس طرح موجودہ تنویمی اور حیوانی مقناطیسیت کے تجربات کی روشنی میں نہیں کیا جاسکتا اسی طرح مسلمانوں کے عقیدوں پر بھی انگلی اٹھانے کا کوئی موقع نہیں ہے۔

ذیل میں چند واقعات معتبر کتابوں سے نقل کئے جاتے ہیں جو امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہونگے۔

جنگ خیبر میں جب محاصرے نے طول کھینچا تو حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو فوج کا سردار بناؤں گا جو قلعہ کو فتح کر کے رہے گا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو بہت محبوب ہے۔ دوسرے دن لوگ حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ دیکھئے یہ سعادت کس کے نصیب میں آتی ہے۔ حضرت رسول خدا نے حضرت علیؓ کو یاد فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ انہیں آشوب چشم کی شکایت ہے کہ شرکت جنگ سے معذور ہیں حضرت نے فرمایا کہ کوئی جائے اور انہیں ساتھ لے آئے حکم کی تعمیل کی گئی حضرت علیؓ حاضر ہوئے لیکن آنکھوں میں ایسی تکلیف تھی کہ سر نہیں اٹھا سکتے تھے حضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن حضرت علیؓ کی آنکھوں میں لگا کر دعا فرمائی حضرت علیؓ کی آنکھیں آن کی آن میں اچھی ہوگئیں کہ گویا کبھی انہیں شکایت ہی نہ تھی۔ چنانچہ آپ کو جھنڈا دیا گیا اور خیبر کا قلعہ آپ کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

امام بخاریؒ نے جنگ خیبر کا ایک اور واقعہ صحیح بخاری میں نقل کیا ہے کہ یزید ابن عبید نے حضرت سلمہؓ کی پنڈلی میں تلوار کا نشان دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ خیبر میں یہ زخم آیا تھا اور مشہور ہوگیا تھا کہ میں ہلاک ہوگیا ہوں میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے تین دفعہ اس زخم پر دم کیا جس سے میں بالکل اچھا ہوگیا اور پھر آج تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

جریر بن عبداللہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میری جسمانی حالت ایسی تھی کہ گھوڑے پر اچھی طرح نہیں بیٹھ سکتا تھا میں نے اپنی یہ معذوری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آپ نے میرے سینے پر دست مبارک سے تھپکی دی اور زبان اقدس سے فرمایا: اَللّٰھُمَّ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا یَا مُھْدِیًا۔ اس کے بعد اچھی طرح گھوڑے پر سوار ہونے لگا۔ اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کو اگر درد کی شکایت ہوتی تو سرور دو عالم ﷺ درد کی جگہ دست مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے۔ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَماً۔

آں حضرت ﷺ کے زمانے میں اور آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہ کرام بھی سلب مرض کیا کرتے تھے۔ اور بعض اوقات ان کے عمل اور دعا کی برکت سے مہلک امراض دور ہوجاتے تھے۔ ایک بستی میں ان کا گزر ہوا انہوں نے چاہا کہ بستی والے ان کو اپنا مہمان بنائیں لیکن بستی والوں نے ان کو ٹھہرانے سے انکار کردیا اتفاق کی بات کہ اس بستی کے سردار کو سانپ نے کاٹا انہوں نے ہر ممکن تدبیر کی لیکن سردار شفایاب نہ ہوا وہ لوگ سراسیمہ ان افراد کے پاس آئے اور سب حال سنا کر کہا تم لوگ کوئی تدبیر جانتے ہو تو بتاؤ ایک صحابیؓ نے کہا کہ میں سانپ کے کاٹے کا منتر جانتا ہوں لیکن تم لوگوں نے ہمارے ٹھہرانے سے انکار کیا ہے اس لئے میں اجرت لئے بغیر منتر نہیں پڑھوں گا۔ آخر کار گفت وشنید کے بعد تیس بکریوں پر معاملہ طے ہوا وہ صحابیؓ مارگزیدہ کے پاس گئے اور سورۃ الحمد پڑھ کر کاٹی ہوئی جگہ پر دم کرنے لگے تھوڑی دیر میں وہ شخص بالکل تندرست ہوگیا بے وہ ہوش پڑا تھا دفعتاً چلنے پھرنے لگا۔ وعدے کے مطابق بستی والوں نے تیس بکریاں پیش کیں۔

بہر حال اسلام نے مرض اور دفع مرض کے متعلق ایک ایسا نقطۂ اعتدال پیش کیا ہے جسے جتنا بھی سراہا جائے کم ہے دفع مرض کے لئے جہاں دعا یا تاثیر نفسی کو مؤثر مانا گیا ہے وہاں جھاڑ پھونک کی افادیت کو بھی معتبر سمجھا گیا۔

طب اسلامی کا طرز عمل: ظہور اسلام کے بعد جہاں اہل عرب کی زندگی کے تمام شعبوں میں انقلاب آیا وہاں طب اور طریقہ علاج نے بھی اپنا رخ بدلا سحر ٹوٹکے اور گنڈوں کا خاتمہ ہوا اور اس کی جگہ ایک ایسے نقطہ اعتدال نے لی جو ہر طرح قابل ستائش تھا۔ جو دعا اور دوا کے یکساں مؤثر ہونے کے کا علمبردار تھا پیغمبر اسلام ﷺ اگرچہ کسی نئے طب کی داغ بیل ڈالنے نہیں آئے تھے لیکن ان کے متوازن تفکر نے نہ صرف طب اور حفظ صحت کے متعلق معاشرتی اعتبار سے صحیح قسم کا زاویۂ نگاہ پیش کیا۔ بلکہ حقیقتاً علوم کا صحیح توازن محمد ﷺ نے یہ فرما کر بھی العلم علمان علم الابدان وعلم ادیان کہہ کر واضح کردیا یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے علم الابدان کو کبھی بھی پس پشت نہیں ڈالا اور اس میں آہستہ آہستہ ایسی ترقیاں کیں جواب تک دنیا سے خراج تحسین وصول کررہی ہیں اور جن کی خوشہ چینی یورپ بھی ایک ہزار سال تک کرتا رہا ہے۔

پیغمبر اسلام طب اور حفظان صحت کے متعلق جو خیالات رکھتے تھے ان کا اندازہ حدیثوں کی کتابوں سے کیا جا سکتا ہے ان کتب احادیث میں ہر موضوع اور بحث کو کتاب اور ہر روایت کو ایک باب قرار دیا گیا ہے حدیث کی مقبول کتاب صحیح بخاری کی چوتھی جلد کے شروع میں دواؤں اور مریضوں کے متعلق دو کتابیں وقف کی گئی ہیں جو ان ہی ابواب پر مشتمل ہیں ان ابواب میں مریض کی عیادت اس کی حوصلہ فزائی اس کو مفید مشورے اور اس کی صحت کی دعا شامل ہے۔

جو لوگ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرتے ہیں وہ عقل سلیم سے بہرور نہیں ہیں۔ عقل سلیم کا دعویٰ ہے کہ قرآن حکیم پر ایمان ویقین پیدا کرنے کے لئے تعویذ اور جھاڑ پونک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے ذریعہ غیر مسلمین کے دلوں پر دستک دی جاسکی ہے۔ اور بے شمار شواہد اس بات کا ثبوت ہیں۔

اکابرین نے اپنی دعاؤں اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ غیر مسلمین کے دلوں میں اسلام کے تئیں نرم گوشے پیدا کئے ہیں۔

اقوال زریں

جو شخص دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ نمونہ بہت بڑا معلم ہے، اگرچہ بے زبان ہے۔ ☆ ضروریات کم کرلینا سب سے بڑی مالداری ہے۔ ☆ انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔ ☆ حکمت عملی قوت بازو سے زیادہ کام کرتی ہے۔ ☆ کسی نے ایک حکیم سے پوچھا کہ جھوٹ بولنے میں کیا نقصان ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی سچ بات کا اعتبار بھی جاتا رہتا ہے۔ ☆ لائق آدمی کو نسبی فضیلت کی ضرورت نہیں اور نالائق آدمی کو اس سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

زندگی کے دکھ سکھ

سوال از: عابد حسین ــــــــــــ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو خدمت خلق کے لئے مخصوص رکھتا ہے۔ ایسے ہی لوگ قوم کے دردمندوں کی پکار سنتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا ہونے والوں پر رحم کرکے روشنی دیتے ہیں، جو کہ حد سے زیادہ غم کا مارا ہے اور بہت پریشان ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ میری پریشانیاں دور کردے۔ میں تین سوالات آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں، ضرور جواب عنایت فرمائیں۔ میں آپ کے طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں، ہر ماہ اس کو پڑھے بنا سکون نہیں ملتا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ بے حد مصروف رہتے ہیں، لیکن سائل کو حل ضرور بتاتے ہیں۔ یہ ایک انسان کی موت وزندگی کا سوال ہے، میرا بھائی زندگی اور موت سے لڑ رہا ہے۔ دواخانہ میں شریک ہے، گزارش ہے کہ میرے تینوں سوالوں کے جواب ضرور دیں، ان کو آپ طلسماتی دنیا میں بھی شائع فرمادیں، اگر اس میں تاخیر ہو تو میرے پتہ پر جواب ارسال کریں، آپ کے ماہنامہ میں سوال وجواب میرا نام اور ایڈریس بھی شائع کریں۔

یہ درد بھری کہانی تمام پڑھنے والوں کے لئے حیران کن ہوگی۔ یہ میرے ہی خاندان کی دکھ بھری آپ بیتی ہے۔

میرے والد محمد اکرام حسین (مرحوم) ہیں، خورشیدہ بیگم (مرحوم میری والدہ ہیں) ہم چھ بھائی ہیں۔

(۱) محمد لیاقت حسین (مرحوم)

(۲) محمد جاوید حسین (مرحوم)

(۳) محمد عابد حسین

(۴) محمد حمید حسین

(۵) محمد احمد حسین جو اس وقت سخت بیمار ہے۔

(۶) محمد مجیب حسین (مرحوم)

ہم سب بھائی الگ الگ مکان میں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور ہمارے کاروبار الگ الگ ہیں، تمام بھائی بااخلاق ہیں، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار غریبوں کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اچانک غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، سب سے پہلے منجھلے بھائی محمد جاوید حسین عمر اندرون ۴۰ سال کو دل کا دورہ پڑا اور ان کا انتقال ہوگیا، اپنے پیچھے ایک بیوہ اور پانچ بیٹیاں، ایک لڑکا۔ یہ غم ابھی تازہ تھا کہ ہمارے بڑے بھائی محمد لیاقت حسین کے گردے خراب ہوگئے، ڈائلاسس ۲، ۳ بار کیا گیا، دردناک تکلیف اٹھائے، لیکن سال کی عمر میں دنیا چھوڑ گئے۔ ۴ عدد معصوم لڑکے ۲ لڑکیاں اور بیوہ بے سہارا ہوگئے۔ اس موت سے سارے خاندان کو گہرا صدمہ پہنچا، ہم سب کے لئے یہ دکھ ناقابل برداشت تھا، ساری بستی میں ایک کہرام مچ گیا، چار سال کے اندر دو موت ہوگئی، تمام بستی میں ہر چھوٹا بڑا تعجب کرنے لگا۔

اس موت سے سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ہمارے چھوٹے بھائی (نمبر چھٹا) محمد مجیب حسین جو آٹو چلایا کرتے تھے، ان کو بھی گردوں کی تکلیف ہوگئی اور کڈنی سے ہولناک تکلیف اٹھائے، دونوں گردوں بیکار ہوگئے اور وہ چل بسے، ان کی تکالیف بیان کرنے کے لئے میرے پاس

الفاظ نہیں ہیں۔ ان کی دو معصوم بیٹیاں، دو بیٹے اور بیوی۔ ساری بستی میں خوف اور پریشانی پھیل گئی ہے کہ ہمارے خاندان کا کوئی نہ کوئی مرد ہر دو سال میں مرجاتا ہے، سب پر ایک سکتہ طاری ہے کہ سب کی موت کی بیماری ایک ہی تھیں۔ تین بھائیوں کے بچے یتیم ہوگئے، تینوں کی بیویاں بیوہ ہوگئیں، معلوم نہیں اللہ کو کیا منظور ہے، گزشتہ مہینے میرا پانچواں بھائی محمد احمد حسین جولاری ڈرائیور ہے، اچانک بیمار ہوگیا، اس نے ماں باپ کی بہت خدمت کی، بیوہ بھاوجوں اور یتیم بچوں کی پرورش کررہا تھا، نہایت نیک انسان تھا، گورنمنٹ گاندھی اسپتال میں داخل کرائے تھے، وہ بھی بہت بیمار ہے، وہی بیماری ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ بھی گردے بیکار ہوئے اور دل کے دورے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ چھ سال کے عرصے میں تیسرا بھائی بھی اسی طرح بیمار ہے اور تکلیف میں ہے، زندگی اور موت کے درمیان ہے۔

میں یعنی محمد عابد حسین بھی ذیابیطس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں، ہم سب پر خوف اور دہشت بیٹھ گئی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے خاندان کے لئے دعا کریں اور ہماری رہبری کریں کہ کس طرح ان ناگہانی حالات کو روکا جاسکتا ہے۔

جواب

زندگی میں دُکھ سکھ تو چلتے ہی رہتے ہیں، اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے جسے خوشیاں میسر نہ آتی ہوں اور جو رنج وغم سے دوچار نہ ہوتا ہو، زندگی میں مسرتوں کا پرسکون سایہ بھی نصیب ہوتا ہے اور درد والم کی چلچلاتی دھوپ بھی، لیکن آپ کی زندگی کو پے در پے جس طرح کے دکھوں کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ واقعتا حیرتناک بھی ہے اور قابل افسوس بھی۔ چند سالوں میں ایک ہی طرح کے مرض میں مبتلا ہوکر کئی بھائیوں کی موت یقیناً باعث تشویش ہے۔ اس طرح کے حادثات میں آپ نے اور آپ کے اہل خانہ نے کس طرح صبر وضبط کیا ہے۔ اللہ ہی جانے، سچ تو یہ ہے کہ رب العالمین نے اس دنیا میں صبر وضبط کی دولت پیدا کرکے اپنے دکھی بندوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اگر صبر وضبط نہ ہوتا تو پھر ہر گھر سے ایک جنازے کے ساتھ کئی اور جنازے بھی نکلا کرتے اور ایک موت پر کئی کئی لوگوں کی موت بھی ہوا کرتی، زندگی میں کتنی ہی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم فلاں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے، لیکن وہ فلاں دنیا سے رخصت ہوجاتا ہے اور ہم کچھ دن رو دھوکر پھر اپنی زندگی کی ہماہمی میں کھوجاتے ہیں اور مرنے والے کی صرف یادیں باقی رہ جاتی ہیں۔

اس دنیا میں آئے دن یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں کی تدفین کے بعد کچھ دنوں تک گھروں پر افسردگی کے بادل چھائے رہتے ہیں، در ودیوار سے رنج ٹپکتا ہے اور انسانی چہروں پر دکھ اور کرب کی آندھیاں چلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور پھر چند دنوں کے بعد ان ہی گھر میں مسرتیں مچلنے لگتی ہیں، ان ہی گھروں سے قہقہے اُبلنے لگتے ہیں اور ان ہی گھروں میں طرب ونشاط کے قمقمے روشن ہوجاتے ہیں اور یہ اسی لئے ہوتا ہے کہ مالکِ کون ومکاں نے اس دنیا میں رنج وغم، اذیتوں اور حادثوں کے ساتھ ساتھ صبر وضبط کی دولتیں بھی پیدا کی ہیں۔ اگر صبر وضبط نہ ہوتا تو پھر اس دنیا کا سارا انظام ہی چوپٹ ہوکر رہ جاتا۔

آپ ہی کی زندگی دیکھئے کتنے رنج آپ نے سہے ہیں اور کتنی لاشوں کو آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، پے در پے کتنے جنازے آپ کے گھر سے نکلے ہیں، آپ کا ذہن مفلوج ہے، روح پراگندہ ہے اور دل آٹھوں پہر بلک رہا ہے، لیکن پھر بھی آپ زندہ ہیں اور زندگی کی سیکڑوں ذمہ داریاں ادا کررہے ہیں، لیکن ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ آپ نے اتنے سارے حادثوں کے باوجود کسی مقامی روحانی معالج سے رابطہ نہیں کیا۔ ایک خاندان میں ایک ہی انداز میں لوگوں کا فوت ہونا ایک تشویشناک بات ہے۔ ان حادثوں کو صرف بیماری نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس طرح کے حادثے یا تو جادوٹونے کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں یا پھر جنات کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے۔ اگر آپ پہلے اور دوسرے حادثے کی بعد ہی کسی اچھے عامل سے رجوع کرلیتے تو شاید بعد کے حادثات کی نوبت نہ آتی۔ اس طرح کے غمناک واقعات کو کرنی کرتوت سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ آپس کی دشمنی اور خاندانی چپقلش نے انسانوں کو وحشی جانور بناکر رکھ دیا ہے۔ اس وقت انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے اور ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے درندگی کی ساری حدیں پار کرجاتے ہیں اور اپنے ناپسندیدہ لوگوں پر جادو کراکر ان کو بربادی کی اُس منزل تک پہنچادیتے ہیں کہ جہاں پہنچ کر انسان نہ زندہ ہی رہتا ہے اور نہ ہی اسے موت آتی ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں فوراً سے پیشتر اچھے عاملوں سے رجوع کرنا چاہئے، کیوں کہ یہ جسمانی بیماریاں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے برے اثرات ہی کا نتیجہ ہوا

کرتی ہیں۔ عام طور پر اس طرح کے حادثات جادو ٹونے ہی کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں، لیکن ہماری سوچ یہ ہے کہ آپ کے پیچھے کسی جنات کے گروہ کا ہاتھ ہے جو کسی بات کا انتقام لے رہا ہے۔ آپ طلسماتی دنیا میں خوفناک حویلی کی روداد پڑھ رہے ہوں گے کہ کس طرح ایک خاندان جنات کے انتقام کا شکار ہوگیا اور کس کس طرح ایک ایک فرد کو لقمۂ اجل بننا پڑا۔

خیر جو ہوا وہ ہوا اب آپ کو اولین فرصت میں کسی معتبر عامل سے ملنا چاہئے۔ عامل اگر آپ کے شہر ہوگا تو آپ کو آسانی رہے گی، کیوں کہ دوران علاج جنات کی کارروائیاں جاری رہیں گی اور اس وقت آپ کو نت نئے حالات سے عامل کو آگاہ کرنا پڑے گا تا کہ بروقت وہ آپ کا اور آپ کے افراد خانہ کا دفاع کر سکے۔ جادو ٹونا اور جنات کی حرکتیں عام ہیں اور عاملین کی بھی کوئی کمی نہیں ہے، ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں والی بات ہے، لیکن اس کے باوجود اچھے اور معتبر قسم کے عاملین آج بھی عنقا ہیں اور تلاش بسیار کے بعد ہی ہاتھ لگتے ہیں، لیکن سچ یہ ہے کہ اگر ڈھونڈنے سے خدا بھی مل جاتا ہے تو تلاش کرنے سے اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا۔ تدبر اور دوراندیشی کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی عامل کی جستجو کیجئے اور اپنا کیس اس کے حوالے کر دیجئے۔ انشاء اللہ وہ آپ کے گھر میں ہونے والے حادثوں کی حقیقت بھی سمجھ لے گا اور آپ کی کشتی کو پار لگانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ شفا اور صحت تو ہر حالت میں اللہ ہی دیتا ہے، لیکن شفا اور صحت کے لئے صحیح ذرائع تلاش کرنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ باقی اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ جب تک آپ کی رسائی کسی عامل تک نہ ہو اس وقت تک گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنے میں جاری رکھیں اور روزانہ ختم سورت پر ایک بالٹی پانی پر دم کرکے گھر میں چھینٹے دیں اور یہ پانی سب کو پلائیں۔ ممکن ہو تو سب کے گلے میں معوذتین کا یہ نقش ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

بحرمۃ ایں نقش ہر بلا دفع شود

اس گھر کے چاروں کونوں میں یہ نقش لکھ کر لٹکا دیں۔

الٰهی بحرمة يمليخا مكسلمينا كشفوطط اذر فطيونس كشا فطيونس تبيونس يوانس بوس و كلبهم قطمير وعلى الله قصد السبيل ومنها جائر ولو شاء لهداكم اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين.

لیکن اس علاج کی اجازت اس صورت میں ہے جب آپ کسی عامل سے نہ مل سکیں اور بہتر تو یہی ہے کہ آپ کسی اچھے عامل سے جو سچ مچ کا عامل ہو، ملیں اور اس کے سامنے اپنا دکھ درد بیان کریں۔ انشاء اللہ وہ آپ کو ان تمام الجھنوں اور کلفتوں سے نجات دلانے کی صحیح جدوجہد کرے گا اور اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کریں گے۔

نقصان ہی نقصان

سوال از: (ایضاً)

میرا دوسرا سوال یہ ہے۔ میرے دو عدد پیٹرول پمپس ہیں۔ ایک کا نام، ویمل فلنگ اسٹیشن ہے، بمقام دہرور منڈل، رنگا ریڈی ضلع میں ہے۔ یہ سروے نمبر ۱۵ ایکس ۲ کی زمین پر ہے۔ یہ ۲۰۰۶ء سے چلا رہے ہیں۔ میری بیوی کے نام پر ہے اور دوسرے پٹرول پمپ کو سروے نمبر ۹۹ کی زمین پر موضع کوٹ پلی، ضلع رنگا ریڈی میں ہے، جس کو میرا بیٹا محمد نوید حسین چلاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم لکھ پتی ہیں اور ہر ماہ لاکھوں کی آمدنی ہے۔ افسوس کہ یہ پمپس ۹ سال سے چلا رہے ہیں، مگر آج تک ایک روپے کی آمدنی نہیں ہوئی نہ ایک روپیہ ہم کھائے۔ ہم کو لاکھوں روپوں کا نقصان اور طرح طرح کی پریشانیوں نے گھیر لیا ہے، کبھی کچھ خرابی ہوتی ہے، کبھی گاہک ناحق لڑتے ہیں۔

(۱) ویمل فلنگ اسٹیشن جو میری بیوی کے نام پر ہے، اس پر تقریباً ۵۰ لاکھ کا قرض ہے، پھر کاروبار بھی بہت کم ہوگیا ہے۔ گراہٹ بہت کم آتے ہیں، حد سے زیادہ نقصان ہو رہا ہے، تاج پیٹرول پمپ پر عجیب حالات ہیں، یہاں کوئی گراہک نہیں آرہے ہیں، اگر آئے تو جھگڑے کرتے ہیں، مار پیٹ کرتے ہیں، اللہ ہی جانتا ہے کس طرح ہماری زندگی گزر رہی ہے، نقصان پر نقصان ہو رہا ہے، آپ سے دعاؤں کی التجا

ہے۔فوراً اس کا حل لکھیں، کس طرح نفع ہوگا، کاروبار کی یہ پریشانی کب دور ہوگی۔

جواب

اس زمانہ میں اگر کسی کے پاس ایک ہی پیٹرول پمپ ہو تو وہ عیش وعشرت کی زندگی بسر کرتا ہے، لیکن آپ کے پاس دو پیٹرول پمپ ہیں اور پھر بھی آپ پریشانیوں کی گنتی گنوار ہے ہیں اور خود کو آفت زدہ اور مقروض ترین ثابت کررہے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ جنات تو ہیں ہی آپ کے تعاقب میں، مگر آپ کی تقدیر کے ستارے بھی گردش میں ہیں۔کاش آپ نے اپنی تاریخ پیدائش، اپنی بیوی کی تاریخ پیدائش اور اپنی شادی کی تاریخ پیدائش بھی لکھ دی ہوتی تو ہمارے لئے سمجھنا آسان ہوجاتا اور ہم آپ کے بارے میں کسی نتیجے پر پہنچنے میں کامیاب ہوجاتے۔

آپ جب کسی عامل سے ملیں گے تو اپنے مالی حالات کے بارے میں تفصیل سے انہیں بتائیں اور انہیں اپنی تاریخ پیدائش سے بھی آگاہ کریں تاکہ یہ اندازہ ہوسکے کہ آپ کا برج کیا ہے اور اس برج سے متعلق کونسا ستارہ ہے، اگر یہ ستارہ الٹی چال چل رہا ہے تو کب تک راہ استقامت پر آئے گا۔یادرکھئے کہ انسان کی زندگی میں پریشانیوں کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں، کسی ایک بنا پر انسان ابتری کا شکار نہیں ہوتا، کبھی انسان کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں، کبھی یہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے مار کھاتا ہے، کبھی کرنی کرتوت کی وجہ سے اسے صدمات جھیلنے پڑتے ہیں، کبھی جنات اس کو ستاتے ہیں اور رُلاتے ہیں اور کبھی رشتے داروں کی ریشہ دوانیاں اس کا ناطقہ بند کردیتی ہیں۔جب انسان کسی بھی آفت میں مبتلا ہو تو اس کو چوطرفہ دھیان دینا چاہئے اور یہ غور وفکر کرنا چاہئے کہ اس کی تباہی اور بربادی کی اصل وجہ کیا ہے اور وجہ کچھ بھی رہی ہو، اسباب وتدابیر اختیار کرنے کے ساتھ اللہ سے رجوع کرنا چاہئے، کیوں کہ کشتیٔ حیات جب طوفانوں میں پھنس جاتی ہے تو اس کو ان طوفانوں سے نجات باری تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں۔

ہم آپ کو ایک عمل بتاتے ہیں اس عمل کو پابندی کے ساتھ اور ایمان ویقین کے ساتھ کریں، انشاء اللہ آپ کو رفتہ رفتہ راحت محسوس ہوگی اور آپ مصیبتوں کے جنجال سے نکل جائیں گے۔

عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو، سورۂ یٰسین کا یہ عمل شروع کریں۔۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت عشاء کی نماز کے بعد کریں اور اس عمل سے پہلے دو رکعت نفل ادا کریں، نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں چلے جائیں اور تقریباً سو بار اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔اس کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں، سورۂ یٰسین میں سات مبین ہیں، ہر مبین پر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۳۰۰ مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر پڑھ کر دعا کریں۔۲۱ دن تک اس عمل کی پابندی رکھیں، انشاء اللہ آپ کو مالی مسائل سے نجات مل جائے گی اور آپ کی تقدیر کا ستارہ چمکنے لگے گا۔

اس عمل کو آپ کی بیوی بھی کرسکتی ہیں۔چلتے پھرتے درود شریف کی کثرت رکھیں اور بالخصوص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں۔انشاء اللہ حیرتناک طریقے سے آپ کے مسائل حل ہوں گے۔آہستہ آہستہ آپ کو قرضوں سے بھی نجات مل جائے گی۔ دونوں میاں بیوی سورۂ یٰسین کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۵۹

اس نقش کی چال یہ ہے۔اور معوذتین کے نقش کی چال بھی یہی ہے جو اوپر لکھا گیا ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نافرمان اولاد کا غم

سوال از: (ایضاً)

یہ سوال لکھتے ہوئے شرم آرہی ہے اور غم یہ ہے کہ اللہ کسی کو ایسی اولاد نہ دے جو ماں باپ کو ہمیشہ شرمندہ کرے۔ میرے اس لڑکے کا نام محمد قاسم حسین ہے، سعید اس کی عرفیت ہے۔ والدہ کا نام عطیہ فاطمہ ہے۔ میرا یہ لڑکا بچپن سے جھوٹا ہے، اسکول کے زمانہ سے گھر چھوڑ کر بھاگتا پھرتا ہے، سال میں ایک دو بار ضرور غائب ہو جاتا ہے، کبھی خود بھی لوٹ آتا ہے، کبھی ہم کو ڈھونڈ کر واپس لانا پڑتا ہے۔ اس کی شادی کر دی گئی ہے اور اس کو ایک بیٹا بھی ہے، چند دنوں سے جب بھی غائب ہوتا ہے قرض کر کے آتا ہے۔ سارے خاندان کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہمارے کاروباری ملازموں کے روبرو ہم کو شرمندہ کر دیتا ہے، بیوی بچہ روتے ہیں اور بچہ کو بخار چڑھ جاتا ہے، اس کو نہ بیوی کا خیال ہے، نہ بچہ کا۔ اس بار تو حد ہو گئی۔ ایک شخص سے پچاس ہزار روپے قرض لے کر گھر کی انڈیکا کار میں فرار ہو گیا، آج ایک ماہ سے ہر جگہ ڈھونڈ چکے ہیں، کوئی پتہ نہیں ہے، نہ فون اٹھاتا ہے، نہ فون کرتا ہے۔ کئی عاملوں سے رجوع ہوئے، مرشد کے پاس بھی گئے، لوگ کہنے لگے ہیں کہ اس پر اثرات ہیں، اس لئے گھر سے بھاگتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے پیٹرول کے کاروبار ہیں، گھر میں نوکر چاکر ہیں، مگر اس کو گھر سے بھاگ کر غائب ہونا پڑتا ہے، گھر کے تمام لوگ فکر میں غرق ہیں، بیوی رو رو کر بے حال ہو گئی ہے، اب تو یہ ڈر ہے کہ یہ لڑکا ہمیں برباد کر کے رہے گا، خدارا مدد کریں۔ بے شک اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہوتی ہے۔

جواب

آپ سے جو مصیبتیں لپٹی ہوئی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ سنگین اور اذیت دہ مصیبت یہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے، اولاد کی نافرمانی اور بے راہ روی انسان کے سکون و اطمینان کو غارت کر دیتی ہے۔ مصیبت در مصیبت والی بات یہ ہے کہ آپ کا بیٹا شادی شدہ بھی ہے اور ایک بچے کا باپ بھی ہے، گویا کہ ان کے اخراجات اور دلجوئی بھی آپ ہی کو کرنی ہے اور آپ ہی کو ان کی پرورش اور تربیت کرنی ہے، جب کہ یہ بات مسلم ہے کہ جو لوگ بگڑ جاتے ہیں ان کی اولاد بھی بگڑنے سے محفوظ نہیں رہتی۔

معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی بھی تربیت نہ کر سکے، آپ نے خود ہی تو لکھا ہے کہ آپ کا بچپن سے جھوٹ بولنے کا اور اسکول اور گھر سے بھاگنے کا عادی تھا، جب بچپن میں وہ ان بری حرکتوں کا شکار تھا تو آپ کو اسی وقت اس کی پوری ذمہ داری سے تربیت کرنی تھی اور اس کی اصلاح کے لئے صحیح اسباب اختیار کرنے تھے۔ غالباً آپ کے یا پھر اپنی ماں کی لاڈ کی وجہ سے بگڑا اور پھر بگڑتا چلا گیا۔ اگر آپ نے اس کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے سنجیدگی کے ساتھ تدابیر اختیار کی ہوتی تو شاید نوبت یہاں تک نہ پہنچتی اور آپ کو اس کے غم میں دن رات رونا نہ پڑتا اور اب اس کو سدھارنے کے لئے آپ کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کو اپنے پوتے پر بھی خاص دھیان دینا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ جب باپ بگڑ جاتا ہے تو پھر اس کی اولاد بھی غلط راستوں پر چلتی ہے، الا ماشاءاللہ۔

اگر آپ کا بیٹا کسی وقت گھر آجائے تو اس کے لئے یہ عمل کریں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ يَاهَادِي چالیس مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلیں اور یہ پانی اس کو تین دن تک دن میں دو بار پلادیں، اس عمل کو پے در پے کرتے رہیں اور اگر یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں، گلے میں ڈالنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے تکیہ میں رکھ دیں۔ انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے آپ کے بیٹے میں سدھار پیدا ہوگا اور اس کی آنکھوں پر پڑے ہوئے برائی کے پردے ہٹیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۹	۳۶۴	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۸	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۲	۳۶۷

یاہادی، برائے اصلاح

محمد قاسم حسین ابن عابد حسین

اگر قاسم حسین گھر میں کسی رات آکر سو جائے تو سونے کی حالت میں سورۂ یٰسین پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں دم کردیں اور اس عمل کو وقتاً فوقتاً کرتے رہیں۔ انشاءاللہ عمل کی برکت سے بھی اس کی اصلاح

ہوجائے گی اور اس کے اندر ایک اچھا انقلاب سر ابھارے گا، لیکن یہ عمل اسی وقت اثر کرے گا جب وہ سو رہا ہو اور اس کا لاشعور بیدار ہو۔

آپ کو مایوس ہونے کے بجائے دن رات نمازیں پڑھ کر اس کی اصلاح کی دعا کرنی چاہئے اور اس کی بیوی بھی اگر اس سے محبت اور خدمت کرکے اس کو بولنے اور سدھارنے کی کوشش کرے تو اس میں بھی کامیابی ملے گی، کیوں کہ انسان کتنا بھی برا کیوں نہ ہو وہ محبت اور خدمت کے اثر کو قبول کرتا ہے۔ اگر اتفاق واتحاد ماں اور بیوی قاسم حسین کی اصلاح کے لئے جدوجہد کریں گے تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ رب العالمین اس کو اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق عطا کریں۔ حق یہ ہے کہ اولاد کی سرکشی اور نافرمانی کا غم سب سے بڑا غم ہے اور یہ غم انسان کو ایسی دق لگادیتا ہے کہ ماں باپ کو موت پکڑ لیتی ہے اور یہ غم اس طرح کھوکھلا کردیتا ہے جس طرح دیمک لکڑی کو کھوکھلا کردیتی ہے۔

ہم دعا کریں گے کہ رب جلیل آپ کی جملہ پریشانیوں کا ازالہ فرمادے، آپ کی معیشت کو مضبوط کردے آپ کو قرض کی لعنت سے نجات عطا کردے اور آپ کے بیٹے کو ان نیک کاموں کی توفیق دے جن کو کرنے کے بعد انسان اہل دنیا کی نظروں میں سرخرو ہوجاتا ہے اور ماں باپ بھی اپنے بیٹے کے اچھے کارناموں کی وجہ سے فخر محسوس کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو حفظ وامان میں رکھے اور آپ کے خاندان کو استحکام عطا کرے اور جنات کی شرارتوں سے بھی تمام افراد خانہ کی حفاظت فرمائے آمین، بجاہ سید المرسلین۔

کینسر سے پریشان

سوال از: عابد حسین انصاری ——— ٹونک

میرا نام عابد حسین ماں کا نام، غفورن۔ میرے مکان کے کونے پر ایک دکان جو میرے والد نے اپنے بھائی کو کرائے پر دی تھی۔ خالی کروانے کے لئے میں نے کورٹ کا سہارا لیا، صرف نوٹس کے بعد ہی ان لوگوں نے چالیس ہزار روپے لے کر خالی کرادی، یہ واقعہ جولائی ۲۰۱۱ء کا ہے تب سے ہی میری طبیعت خراب رہنے لگی اور جون ۲۰۱۲ء آتے آتے مجھے کینسر جیسے موذی مرض نے جکڑ لیا، ایک سال کیموتھراپی کے بعد آپریشن ہوگیا، ایک آپریشن ہوگیا لیکن ابھی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، کیموتھراپی کے ڈوز چڑھتی ہے، تب ۱۵ دن طبیعت ٹھیک رہتی ہے۔ ۲۰ دن بعد پھر ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے، بہت لاغر ہوگیا ہوں، آپریشن کے بعد میرے لیٹرین کے راستے کو پیٹ میں سے نکال کر اس پر تھیلی لگی ہوئی ہے۔ ایک بار میں جاوہ جو مدھیہ پردیش میں رتلام ضلع میں ہے۔ وہاں جس ٹیلکری گیا تھا وہاں مسافر خانہ کے آنگن میں سونے کے درمیان میرے اوپر ایک ۲۰ گرام کا پتھر گرا تھا۔

میری تاریخ پیدائش اندازاً ۱۹۵۴ء۔۵۔۲۵ یا ۱۹۵۲ء ہے۔ میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا، اللہ تعالیٰ تو کسی آدمی کو اتنی تکلیف نہیں دیتا نہ تو مجھے موت آتی ہے اور نہ ہی یہ مرض ٹھیک ہوتا ہے۔ مرض بہت پریشانی ہے، مہربانی فرماکر کچھ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

کینسر کا مرض ایک موذی اور ضدی مرض ہے۔ اس مرض کے ساتھ جب چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے تو پھر یہ کن کھجورے کی طرح پورے جسم میں پھیلنے لگتا ہے۔ کینسر کے مرض میں آپریشن کرانا موت کو دعوت دینا ہے، لیکن جب کوئی انسان اس طرح کے مرض کا شکار ہوجاتا ہے تو خاندان والوں کی طرف سے اس درجہ مشورے موصول ہوتے ہیں کہ انسان گھبرا جاتا ہے اور پھر اس کو مہنگے مہنگے علاج کے لئے اُن ڈاکٹروں کی دکانوں کے چکر لگانے پڑتے ہیں جو بجائے خود اس بات کے قائل ہیں کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ مانتے ہوئے بھی کہ کینسر کا کوئی علاج نہیں ہے وہ مریض پر اتنے بہت سارے تجربے کرگزرتے ہیں جن کی وجہ سے مریض کی ایسی کی تیسی ہوجاتی ہے اور مریض اپنی زندگی سے بیزار ہوجاتا ہے۔ روحانی علاج سے کئی مریض ہمارے یہاں سے شفایاب ہوگئے ہیں اور انہیں کینسر سے نجات مل گئی ہے، لیکن یہ مریض آپریشن کرانے سے پہلے ہی ہمارے پاس آئے تھے۔ اس مرض میں کانٹ چھانٹ مرض کو بڑھاتی ہے اور وہ مریض جو آہستہ آہستہ قبر کے کنارے پہنچ رہا تھا اس کو بہت تیز رفتاری سے موت کے آغوش میں پہنچادیتی ہے۔ ہم آپ کی کیفیت سے مطمئن نہیں ہیں، پھر بھی اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے آپ اس عمل کو شروع کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس عمل کی برکت سے آپ کو مذکورہ مرض سے نجات مل جائے گی۔

کانچ کی ایک بوتل لیں (روح افزا جیسی) اس پر باریک لال کاغذ (پتنگ والا) چسپاں کردیں اور اس میں گردن تک پانی بھر کر چار

گھنٹے تک دھوپ میں ترچھا کر کے کھڑا کر دیں۔ یہ پانی تیار ہو جائے گا۔اس پانی پر ۷۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں، پھر یہ پانی دن میں تین بار پئیں۔ایک بار میں نصف پیالی کے بقدر پئیں، صبح ناشتے کے بعد شام عصر کے بعد اور رات کو سوتے وقت۔اس طرح پانی تیار کر کے پینا شروع کریں۔ انشاء اللہ بیماری سے چھٹکارا ملے گا۔مرض تو اب بہت بڑھ گیا ہے، لیکن اللہ بہت بڑا ہے، اس کی قدرت وسیع ہے اور اس کے سامنے ہر چیز ہیچ ہے، وہ چاہے تو اس دنیا میں سب کچھ ہو سکتا ہے۔مذکورہ پانی پینے کے ساتھ ساتھ اگر آپ اس نقش کو لال پینسل سے لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵

ابرار الحاج

ن والقلم وما یسطرون

روحانی عملیات میں معاوضہ کی بات

سوال از: ولی ——— گجرات

روحانی عملیات کا کام روزانہ کرنا چاہئے یا ہفتے میں ایک بار۔فیس طے کی جائے یا کام کی نوعیت کے مطابق ہدیہ لیا جائے۔اگر کوئی بغیر معاوضہ کے کریں تو کیسا ہے۔کہتے ہیں کہ معاوضہ لینے سے کام کی اہمیت سمجھ میں آتی ہے اور علاج کی قدر کی جاتی ہے اور بلا معاوضہ انبیاء کی سنت ہے۔بعض عامل سامان کے نام پر پانچ دس بیس ہزار لیتے ہیں، وہ کیسا ہے۔روحانی عملیات کی بدنامی کی اصل وجہ کیا ہے؟

جواب

روحانی عملیات صرف ہفتے میں ایک ہی دن کرنا ضروری نہیں ہے۔اگر کوئی دوسرا مشغلہ نہیں ہے تو پھر روزانہ بھی یہ خدمت کی جا سکتی ہے، لیکن اگر دوسری مصروفیات کی وجہ سے روزانہ یہ خدمت کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ہفتے میں ایک دن یا دو دن یہ خدمت کر سکتے ہیں۔کسی بھی کام کا ہدیہ لینا ناجائز نہیں ہے۔جب کسی کام کے بغیر بھی نذرانے کا لینا جائز ہو سکتا ہے تو پھر کوئی کام کر کے ہدیہ وصول کرنا کیسے ناجائز ہوگا۔شریعت تو نذرانے کو بھی جائز مانتی ہے جو کسی بھی بزرگ اور کسی بھی مہمان یا استاد کو دیا جا سکتا ہے۔روحانی علاج کے لئے عامل اپنا وقت لگاتا ہے، اپنی صلاحیتیں کھپاتا ہے وہ اگر مریضوں سے کوئی ہدیہ وصول کرتا ہے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ہدیہ کی کوئی حد بھی مقرر نہیں کی جا سکتی۔مریض اپنی بساط کے مطابق ہدیہ دے سکتا ہے، یہ دس بیس روپے بھی ہو سکتا ہے اور دس بیس ہزار بھی۔

عامل کو یہ چاہئے کہ وہ کوئی لالچ اور طمع نہ رکھے، ہنسی خوشی جو ہدیہ مریض دیدے وہ قبول کرے اور مریض کو چاہئے کہ وہ اپنے مرض کے مطابق ہدیہ دے۔اگر کوئی شخص بڑے مرض میں مبتلا ہو، کسی عامل کی کوششوں سے اس کا مرض رفع ہو جائے تو اس عامل کو سو پچاس روپے ہدیہ دینا ایک طرح کا مذاق ہوگا اور اگر عامل نے کسی کا دردِ سر یا دردِ پیٹ بذریعہ روحانی علاج ٹھیک کیا ہو تو اس عامل کا ہزاروں روپے کی امید رکھنا یا مطالبہ کرنا ایک طرح کا ظلم ہوگا۔صحیح بات یہ ہے مرض اور ضرورت کے مطابق ہدیہ کا لین دین ہونا چاہئے اور اس میں عامل کی طرف سے کوئی زور زبردستی نہیں ہونی چاہئے اور مریض کو بھی چاہئے کہ جب وہ حکیموں اور ڈاکٹروں کی دکانوں میں جا کر ہنسی خوشی پیسے خرچ کرتا ہے تو عاملین کو بھی بلا تنقید اسے معاوضہ دے دینا چاہئے اور معاوضہ دیتے وقت الٹے سیدھے تبصرے نہیں کرنے چاہئیں۔

روحانی عملیات کی بدنامی کی اصل وجہ ہدیہ نہیں ہے، بلکہ بدنامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ جو لوگ روحانیت کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہیں وہ اپنے سروں پر ہرے رنگ کی پگڑیاں باندھ کر دھونی رچائے بیٹھے ہیں۔اللہ کے بندوں کو دھوکہ دے رہے ہیں، کتنے ہی عاملین ایسے ہیں کہ جنہیں نقش لکھنے کی تمیز نہیں ہے اور کتنے عاملین ایسے ہیں کہ جن میں آیات قرآنی صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت نہیں ہے، لیکن ایسے لوگ بھی میدان عملیات میں دندنا رہے ہیں اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ایسے نااہلوں کی وجہ سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہو رہی ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ بلا معاوضہ کام کرنا انبیاء کی سنت تھی۔بے شک انبیاء اللہ کے بندوں کی خدمت کسی لالچ اور کسی معاوضہ کے بغیر ہی کیا

کرتے تھے لیکن اس کے علاوہ بھی انبیاء میں بے شمار خصوصیات تھیں۔ اس دور کے عاملین یا دیگر خواص کا ذکر کرتے ہوئے انبیاء کا ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ انبیاء تو جھونپڑوں میں رہنا پسند کرتے تھے، ایک ہی جوڑے میں کئی سال گزار دیتے تھے، اسی کو دھودھو کر پہنتے تھے، جواور جوار کی روٹی کھاتے تھے۔ اپنے دشمنوں کو بھی گلے لگالیتے تھے، حسد اور بغض سے کوسوں دور رہتے تھے اور بھی ان میں بے شمار خصوصیات تھیں۔ اس دور میں یہ خصوصیات کس میں ہیں۔ نہ عاملین میں ہیں، نہ علماء میں ہیں اور نہ ہی مسلم سماج کے دیگر معیاری لوگوں میں ہیں، پھر عاملین کو انبیاء سے جوڑنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

حالت حمل میں طلاق

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــــــــــ بھوپال

حاملہ عورت کو طلاق دی گئی تو کیا طلاق واقع ہوجاتی ہے، وہ دوسرا نکاح کب کرے۔

جواب

اس طرح کے سوالوں کے جوابات حاصل کرنے کے لئے کسی دینی مدرسہ سے رجوع کرنا چاہئے، کیوں کہ ہمارے رسالے کا موضوع یہ نہیں ہے اور ہم اپنے موضوع سے ہٹ کر بات کرنا مناسب نہیں سمجھتے تاہم آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ حالت حمل میں بیوی کو طلاق دینا بری بات ہے اور ایک طرح کا ظلم ہے۔ عورت جب حمل سے ہوتی ہے وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہوتی ہے۔ اس وقت اس کو تسلی دینا اس سے ہمدردی اور محبت کرنا ایک اچھے شوہر کا اخلاقی فرض ہے۔ اس حالت میں اس کو طلاق جیسا غم عطا کرنا اعلیٰ درجے کی ستم ظریفی ہے۔ یوں تو طلاق اللہ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے، لیکن اگر طلاق غلط انداز سے دی جائے اور غلط وقت میں دی جائے تو پھر اس کی قباحت اور بڑھ جاتی ہے اور یہ کریلا نیم چڑھا ہوکر رہ جاتی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ حمل کی حالت میں طلاق ہوجاتی ہے اور عورت کو وضع حمل تک اپنی عدت کے دن پورے کرنے پڑتے ہیں۔ اتفاقاً اگر حمل ۹ مہینے کا ہو اور طلاق کے فوراً بعد بچہ پیدا ہوجائے تو عدت پوری ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں عورت کے لئے تین مہینے عدت گزارنا ضروری نہیں ہوتا۔

طلاق کے فوراً بعد نکاح

سوال از: (ایضاً)

ایک عورت کو تین دن پہلے طلاق دی گئی اور تین دن کے بعد اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا گیا، کیا اس عورت کا نکاح ہوگیا۔

جواب

عدت پوری کئے بغیر دوسرے مرد سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جب جائز نہیں ہے تو نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں۔ نکاح تو بعد کی چیز ہے، دوران عدت مطلقہ کی کسی دوسرے مرد کے ساتھ منگنی کرنا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ منگنی اور شادی کی باتیں کرنا بھی ناجائز ہے۔ عورت کی شان وفاداری کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ عدت پوری کرے، اس دوران بناؤ سنگھار سے خود کو بچائے اور کسی دوسرے مرد سے وابستہ ہونے کی بات چیت بھی نہ کرے۔ عدت پوری ہوتے ہی اگلے ہی دن وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے لئے آزاد ہے۔ عدت کے بعد کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ طلاق کے تین دن بعد نکاح کرنا گناہ ہے اور جو لوگ اس سلسلے میں عورت کے مددگار رہے ہیں وہ سب گناہ گار ہیں اور وہ قاضی بھی گناہ گار ہے جس نے کسی عورت کا نکاح طلاق کے تین دن بعد پڑھایا۔

برائے تسخیر خواتین

سوال از: نورالدین صدیقی ـــــــــــــــ اورنگ آباد

میں چاہتا ہوں کہ میرے رشتے دار میرے احباب و متعلقین اور کل مخلوقات مجھ سے محبت کرے اور میری طرف متوجہ رہے اس کے لئے کوئی آسان سا عمل تجویز فرمادیں، آپ کی نوازش ہوگی۔ اس عمل کو طلسماتی دنیا ہی میں چھاپ دیں، میں انتظار کروں گا۔

جواب

روزانہ نماز فجر کے بعد ''یالطیف'' ۱۲۹ مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ''یاودود'' دوسو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ ''الرحمٰن الرحیم'' سومرتبہ پڑھا کریں۔ بہرصورت اول و آخر ۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور کل مخلوقات سے خود بھی محبت کریں، تسخیر کا کوئی بھی عمل اس وقت تک کارگر نہیں ہوتا جب تک تسخیر خلائق کا خواہش مند خود اللہ کی مخلوق سے محبت نہیں کرتا۔ نفرت، عداوت، خواہ مخواہ کی چپقلش اور طناطنی سے توبہ کرلیں، دشمنوں کے خلاف بھی زبان کھولنے اور غیبت کرنے سے احتیاط برتیں۔ انشاءاللہ کامیاب ہوجائیں گے اور ساری دنیا مسخر ہوجائے گی۔

جنگ بدر کے بعد مکہ کے بت پرستوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کی عزت کے دامن پر ایسا داغ لگ گیا ہے جسے مسلمانوں سے انتقام لینے کے سوا کسی اور چیز سے دھویا نہیں جاسکتا۔ ان کی سوچ تھی کہ جب تک وہ اپنے مقتولین کے خون کا بدلہ نہیں لے لیں گے، ان کو تسکین نہیں ملے گی۔

لہٰذا ابوسفیان کہ جس نے کچھ عرصہ پہلے مکہ کی قیادت وسیاست سنبھالی تھی، یہ اعلان کیا کہ قریش کے کسی خاندان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی تعزیت داری کرکے اور کسی کی موت پر آنسو بہائے، کیوں کہ کسی کی موت پر آہ وبکا کرنے سے اس کو صبر آجاتا ہے اور اس کا جذبۂ انتقام ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ ہمیں اپنے جذبۂ انتقام کو باقی رکھنا ہے جب تک ہم اپنے مقتولین کے خون کا بدلہ مسلمانوں سے نہیں لے لیں گے۔ ہم چین نہیں بیٹھیں گے۔ غزوۂ بدر کو ابھی ایک سال ہی ہوا تھا کہ ابوسفیان نے اگلی جنگ کی تیاری شروع کردی اور اس نے شاعروں اور خطیبوں کو اس بات پر اُکسایا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار رکھ کر اپنے مقتولین کی دردناک موت کے واقعات لوگوں کے سامنے لائیں اور ان واقعات کو نمک مرچ ملا کر اتنا سنگین کردیں کہ سننے والے بھڑک اُٹھیں اور مسلمانوں کو وحشی اور درندہ سمجھنے پر مجبور ہوجائیں۔ اسی طرح ہم مسلمانوں سے انتقام لینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

قریش کا وہ مالِ تجارت جو غزوۂ بدر کے موقع پر ابوسفیان کے ہاتھ لگ گیا تھا وہ ابوسفیان کے پاس محفوظ تھا۔ اس نے سوچا کہ اس مالِ تجارت اور اگلی جنگ کے وقت ہتھیار وغیرہ کی خریداری میں خرچ کیا جائے گا۔ تاکہ ہم مسلمانوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکیں اور مسلمانوں کو تہس نہس کرکے اپنے انتقام کی آگ بجھاسکیں۔

ابوسفیان اہل مکہ اور قریش کو راضی کرنے میں کامیاب ہوگیا اور خفیہ طور پر جنگ کی تیاری شروع ہوگئی اور ایک لشکر تیار کرلیا گیا جس میں تین ہزار سے زائد گھڑ سوار، شتر سوار اور ایک ہزار کے قریب پیدل چلنے والے سپاہی بھی شامل تھے، ان کے لئے جنگی ساز وسامان اور خوراک وغیرہ کا بھی انتظام کرلیا گیا۔

جب اس فوج کی روانگی کی خبر مدینہ پہنچی، تو مسلمانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہوا اور انہوں نے مشرکین مکہ سے مقابلہ کرنے کے بارے میں غور وفکر کرنا شروع کردیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ اس ہونے والی جنگ کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔

بعض اصحاب کا خیال تھا کہ مدینہ کی فصیل کو اور اس کے برجوں کو مضبوط کیا جائے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے شہر کے اندر ہی مقیم رہیں اور اگر دشمن کی فوج شہر کے کناروں تک پہنچ جائے تو ہم شہر سے باہر ہی ان کا مقابلہ کریں، لیکن ایک جماعت کی رائے یہ تھی کہ یہ تو بزدلوں کا کام ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم شہر سے باہر نکل کر دشمنوں کو شہر کی طرف آنے سے روکیں اور شہر سے باہر ہی ان کا مقابلہ کریں تاکہ ہمارے بیوی بچے محفوظ رہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری جماعت کی تجویز کو پسند کیا اور جنگ کی تیاری کا حکم دے دیا۔

اور جب مسلمانوں کا لشکر برائے مقابلہ مدینہ سے روانہ ہوا تو اس کی کل تعداد ایک ہزار تھی لیکن ابھی یہ لشکر زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ اچانک عبداللہ ابن اُبی (رئیس المنافقین) اپنے ساتھیوں سمیت اسلامی فوج سے کٹ کر واپس مدینہ چلا گیا اور اس نے یہ بہانہ بنایا کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تجویز کو ٹھکرادیا کہ مدینہ میں رہ کر ہی دشمن کا مقابلہ کیا جائے میں اسلامی فوج کا ساتھ نہیں دے سکوں گا۔ اب مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ رہ گئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان تین سو تیرہ مسلمانوں کو لے کر آگے بڑھتے رہے اور عبداللہ ابن ابی کے واپس چلے جانے سے آپ کے پائے استقلال میں جنبش نہیں ہونے پائی۔ آپ چلتے چلتے کوہ احد کے بہت قریب پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے مسلمانوں کی صفیں درست کیں۔ آپؐ نے کچھ مسلمانوں کو کوہ احد کی پشت پر، کچھ مسلمانوں کو کوہ بائیں طرف مقرر کیا، کوہ میں ایک جگہ ایسی

بھی تھی کہ جہاں سے دشمن فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ یہاں ایک طرح کی آڑ تھی، ممکنہ خطرہ کے پیش نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن جبیر کو پچاس تجربہ کار تیر اندازوں کے ساتھ وہاں کھڑا کر دیا اور ہدایت کی کہ یہاں سے ٹس سے مس نہ ہونا۔ مسلمانوں کو شکست ہو یا فتح تم لوگ یہیں کھڑے رہنا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطبہ دیا، جس کا خلاصہ یہ تھا۔

اے لوگوں میں تم سے وہ کہتا ہوں جو میرے خدا نے مجھے بتائی ہے اور اس چیز کی وصیت کرتا ہوں جس کی وصیت مجھے آسمانی کتاب سے ملی ہے۔

چنانچہ میرے خدا نے مجھے تاکید کی ہے کہ میں اس کے احکام کا پابند رہوں اور جو کچھ اس نے حرام کیا ہے اس کو حرام سمجھوں۔ اس سے دوری اختیار کروں اور ہمیشہ رزق حلال کا پابند رہوں، پرہیزگاری اختیار کروں اور اللہ کی نافرمانی سے ہمیشہ بچتا رہوں۔

آج تم سب اس مقام پر کھڑے ہو جو خدا کی طرف سے بدلے اور اجر کا مقام ہے، تمہارا کردار آنے والوں کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوگا اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم یہاں ثابت قدم رہو صبر اور ہمت سے کام لو اور جاں نثاری کے لئے تیار رہو۔

دشمنوں سے جنگ لڑنا اور ان کے ہاتھوں زخم کھانا ایک مشکل کام ہے، اس لئے کہ جنگوں میں فتح حاصل کرنے کے لئے اور فتح وکامرانی لوٹنے کے لئے عظیم قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب تم میدان جہاد میں قدم رکھو اور آگے بڑھو۔ دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کرو اور اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ تمہیں وہ کامیابی عطا کرے جس کے تم حقدار ہو اور جس کی تمنا تمہارے دلوں میں ہے۔

روح الامین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی جاندار اس وقت تک نہیں مرتا جب تک وہ دنیا میں اپنی روزی حاصل نہ کرے، تم روزی طلب کرنے میں حرص اختیار نہ کرو جو تمہارے مقدر میں ہوگا وہ تمہیں مل کر رہے گا اور جب تمہارے مقدر کا لکھا ہوا پورا ہو جائے گا تب ہی تمہاری موت واقع ہو جائے گی۔

اے مسلمانو! یاد رکھو تم سب آپس میں بھائی ہو اور ایک جسم کی طرح ہو، مسلمان وہ ہے جو اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنے جسم میں محسوس کرے۔ یاد رکھو کہ جسم کے کسی بھی حصے میں درد ہوتا ہے، اس سے پورا جسم متاثر ہوتا ہے، تم ایک جسم بن کر رہو اور ایک دوسرے کی تکلیف کو اپنے دلوں میں محسوس کرو۔

اُدھر قریش کے لوگوں نے بھی اپنی صفیں درست کرلیں، ان کا جھنڈا عبدالدار کے خاندان کے ایک شخص کے ہاتھوں میں تھا، فوج کے سپہ سالاروں میں خالد ابن ولید میمنہ میں اور عکرمہ ابن ابوجہل میسرہ میں تھا۔ عمرو ابن عاص اور صفوان ابن امیہ گھوڑ سواروں کے کمانڈر تھے اور تیر اندازوں کی کمان عبداللہ ابن ربیعہ کے ہاتھوں میں تھی۔

ایک بڑا بت ''ہبل'' جسے قریش مکہ سے اپنے ساتھ لائے تھے وہ فوج کے آگے رکھا گیا تھا۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ اور مکہ کی کچھ عورتیں جو سپاہیوں کو جوش دلانے کے لئے محاذ پر آئی تھیں وہ فوج کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں اور ہیجان انگیز گانے گا رہی تھیں۔ قریش کی فوج میں سے جو پہلا شخص میدان میں آیا وہ ان کا پرچم اٹھانے والا طلحہ ابن ابی طلحہ تھا۔ اس نے اپنا مد مقابل طلب کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے پر گئے اور اسی وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا خاتمہ ایک ہی وار میں کر دیا۔

پھر بنی عبدالدار کا پہلا، دوسرا، تیسرا اور چوتھا شخص میدان میں کودا، یکے بعد دیگرے یہ لوگ حضرت علیؓ کے ہاتھوں قتل ہوتے رہے، یہ دیکھ کر قریش مکہ کے لوگوں پر خوف طاری ہو گیا اور ان کے قدم لڑکھڑانے لگے اور اسی وقت مسلمانوں نے ایک شدید حملہ کیا اور دشمنوں کی صفیں اُلٹ کر رہ گئیں، کفار و مشرکین کی فوج کے اکثر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور ان کی فوج کا شیرازہ بکھر گیا۔ جب کہ اسلامی فوج کے لوگ پورے جوش کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ اور اپنے دین کا کماحقہ حق ادا کر رہے تھے، یہاں تک کہ مسلمانوں نے ان کے بت ہبل کو بھی زمین پر گرا دیا اور دشمن کی کمر ہی توڑ کر رکھ دی، یوں رفتہ رفتہ میدان جنگ مکہ سے آنے والے سپاہیوں سے خالی ہو گیا اور مسلمان مال غنیمت لوٹنے میں لگ گئے اور اس وقت انہیں گرد وپیش کی ہوش نہیں رہی۔ دشمن بھاگ گئے اور بہ ظاہر مسلمانوں کو یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ ہم نے یہ جنگ بھی جیت لی ہے اور ہمارے دشمن شکست کھا کر بھاگ گئے ہیں، کیوں کہ ایک کے بعد ایک سپاہی کے قتل سے دشمن کے ہوش اڑ گئے تھے۔ اور خوف وہراس ان پر پوری طرح طاری ہو چکا تھا۔ (باقی آئندہ)

راہِ طریقت

قسط نمبر:۱۹

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

برائے علماء کرام

☆نفس کی سرکشی کو توڑنا اماطة الاذی عن الطریق میں داخل ہے۔

☆آج کا عام روحانی مرض ہے یا لیت لنا مثل ما اوتی قارون انه لذو حظ عظیم.

☆البدایہ والنہایہ میں ہے کہ لوگ صحابہ کرامؓ کی بڑی کرامت اسے سمجھتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا لشکر دریائے دجلہ عبور کرگیا۔ محققین کے نزدیک صحابہ کرامؓ کی بڑی کرامت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے قیصر وکسریٰ کی دولت کے دریا بہے تو وہ اس میں سے ایمان کو بچا کر گزر گئے۔

نقش بندی، چشتی وغیرہ نسبت کرنے میں حرج نہیں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا واتبعت ملة آبائی ابراهیم واسحاق ویعقوب حالانکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی شریعت کے متبع تھے۔

☆قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ کی تفسیر یہ ہے کہ جب اعلیٰ سامنے آئے تو ادنیٰ سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔

☆جس سے محبت ہو اس کا نام آئے تو نبض تیز ہوجاتی ہے، یہی معنی وجلت قلوبهم کا ہے۔

☆ ومن یعمل من الصّٰلحٰت وهو مومن فلا کفران لسعیه وانّا له کٰتبون. اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نیکیاں لکھنے کی نسبت اپنی طرف کی، قربان جائیں اس عزت افزائی پر۔

☆بغیر معصیت کے کوئی نعمت چھن جائے تو بہتر ملتی ہے۔ ماننسخ من آية اوننسها نات بخير منها او مثلها اس کی دلیل ہے۔

☆کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے کہا، آپ بھوک کی اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں، فرمایا۔ "اگر فرعون بھوکا ہوتا تو انا ربکم الاعلیٰ نہ کہتا۔"

☆علماء کا درس نظامی کا نصاب آٹھ سالہ ہوتا ہے۔ سند یہ ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رہنے کا عہد آٹھ سالہ ہے، لیکن تخصص کے لئے اتممت عشراً فمن عندك.

☆نانا کی طرف اولاد کی نسبت جائز ہے۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ○وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ○

☆بعض اسلاف کے چراغ کے تیل کا خرچہ زیادہ ہوتا تھا اور کھانے کا خرچہ کم ہوتا تھا۔

☆بے عمل علماء کے لئے عجیب تنبیہ ہے، فرمایا۔ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ.

☆امام باقرؒ سے فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ کی تفسیر پوچھی گئی کہا کل من شغلك من مطالعة الحق فهو طاغوتك.

☆حضرت حبیب عجمیؒ کا قول ہے۔ "خدا کی رضا ایسے دل میں ہے۔ لیس فیه غبار النفاق. (جس میں نفاق کا ذرہ بھی نہ ہو)

☆حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا۔ السکون حرام علی قلوب الاولیاء.

☆حدیث: من کثر صلوٰة باللیل حسن وجهه بالنهار (جورات میں کثرت سے نماز پڑھے گا دن میں اس کے چہرے پر نور بھی زیادہ ہوگا)

☆عبودیت کی شان ہے۔ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ اور معبود کی شان

ہے یا عباد لا خوف علیکم الیوم.

☆خواجہ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ ''محبت یہ ہے کہ جو کچھ محب دے اسے تھوڑا جانے اور جو کچھ محبوب دے اسے زیادہ جانے، مثلاً اللہ تعالیٰ نے دنیا کو متاع الدنیا قلیل کہا اور وَالذّاکرین اللّٰہَ کثیرًا. یہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے محبت کی دلیل ہے۔''

☆ویزید فی الخلق ما یشآء سے مراد خوش آوازی ہے۔

☆شاہ مینا شرح وقایہ پڑھتے تھے، جب کتاب الزکوٰۃ پر پہنچے تو چھوڑ دیا۔ استاد نے پوچھا، کیوں؟ کہا علم کا مقصد عمل ہے۔ صوم وصلوٰۃ فرض ہیں، پس ان کا علم ضروری ہے۔ جب زکوٰۃ فرض ہوگی تو مسائل سیکھ لوں گا۔ سبحان اللہ پہلے لوگ جتنا پڑھتے جاتے تھے اتنا عمل بھی کرتے جاتے تھے۔

☆ایک مرتبہ شیخ الاسلام عزالدین ابن عبدالسلام سے کسی نے کہا کہ بادشاہ کے ہاتھ چومیں۔ حضرت نے فرمایا۔ ''خدا کی قسم، اس پر بھی راضی نہیں ہوں کہ وہ میرا ہاتھ چومے چہ جائیکہ میں اس کے ہاتھ چوموں۔''

☆حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کو بادشاہ وقت نے بڑی جاگیر پیش کی فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو متاع الدنیا قلیل کہا، اسی قلیل میں سے تھوڑا سا حصہ آپ کو ملا ہے۔ اب اس میں سے بھی تھوڑا سا حصہ آپ مجھے دیں گے تو اتنا تھوڑا لیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔''

☆ایک بزرگ کسی امیر کے سامنے پاؤں پھیلا کر بیٹھے تھے۔ امیر نے کہا انہیں دینار بھری تھیلی دے دو، فرمایا جو پاؤں پھیلاتا ہے وہ ہاتھ سمیٹ لیا کرتا ہے۔

☆عطر لگاتے وقت یہ نیت کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو، فرمایا گیا ہے۔ من تطیب للہ فلہ اجو. (جو اللہ کے لئے خوشبو لگائے اس کے لئے اجر ہے)

☆اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ○ میں اہل سلوک کے لئے بڑی تسلی ہے۔

☆ایک ککڑی بیچنے والے نے آواز لگائی الخیار العشرۃ بدانق حضرت شبلیؒ نے چیخ ماری کہ جب دس خیار کی یہ قیمت ہے تو ہم اشرار کی کیا قیمت ہوگی۔

☆احوال ومواجید کے متعلق حضرت جنیدؒ کا قول ہے تسلک خیالات تربی بھا اطفال الطریقۃ.

☆ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی زبان سے نکلا ماشاء اللہ وشئت. نبی علیہ السلام نے فرمایا جعلتنی للہ نداً بل ما شآء اللہ وحدہ.

تِلْکَ ایٰتُ الْکِتٰبِ وقرآن مبین. پہلے حصے میں کتاب کی حفاظت اور دوسرے میں سمجھ کر پڑھنے کی تلقین، یہ کہنا غلط ہے کہ بدون سمجھے پڑھنا بے فائدہ ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کو بندے کا یسر مطلوب ہے اور یرید اللّٰہ بکم الیسر کا یہی مطلب ہے۔

☆یدعون ربھم خوفا وطمعا میں عجیب تعلیم دی یعنی عبادت کو ایسا کامل نہ سمجھو کہ ناز کرنے لگو نہ ایسا ناقص کہ بے کار سمجھنے لگو۔

☆انسان کو آئندہ کی خبر نہ دینا حق تعالیٰ کی رحمت ہے ولو اتبع الحق اھواء ھم لفسدت السمٰوٰت والارض.

☆ایک شعر سن کر حضرت ابوالحسن نوریؒ پر حال پڑا لوگوں نے حضرت جنیدؒ سے کہا آپ پر حال کیوں نہ ہوا فرمایا وتری الجبال تحسبھا جامدۃ.

☆انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا. (اس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا۔ چنانچہ اس کے مطابق وادیاں بہنے لگیں) اس آیت میں چاروں سلاسل کے لئے تمثیل ہے۔

☆مہمات میں ایک دو کا مشورہ کافی ہوا کرتا ہے۔ ان تقوموا للہ فرادی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ.

☆ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک میں علم پر ناز ختم اور ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیھم میں عمل پر ناز کی جڑ اکھاڑ دی۔ اس آیت کو سمجھنے والا نہ علم پر ناز کر سکتا ہے، نہ عمل پر۔

☆اخبار پڑھنے کی ضرورت پر دلیل دی جا سکتی ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتفقد اصحابہ. ☆اذا حضر العشاء والعشاء فابدوا بالعشاء. (جب عشاء اور کھانا ایک وقت پیش ہوں تو پہلے کھانا کھاؤ پھر نماز پڑھو)

☆کسب دنیا جائز جب دنیا منع بلکہ کمال رحمت یہ کہ احبیت منع ہے۔ قل ان کان اباء کم وابناء کم میں یہی بتایا گیا۔

☆مومن پل صراط سے گزریں گے تو جہنم کہے گی یا مومن اسرع فان نورك اطفاء ناری.
☆اہل دنیا روز محشر غرباء کو اجر ملتا دیکھیں گے تو کہیں گے یا لیتنا جلودنا قرضت بالمقاریض فنعطی مثل ما اوتوا.
☆ایک دن آواز آئے انك من اهل الجنة دوسرے دن آواز آئے انك من اهل النار تو بھی عبادت میں فرق نہ آئے۔
☆نادانوں کی بات تحمل عقل کی زکوٰۃ ہے۔
☆بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد فاقہ کشی سے بیمار ہونے والوں سے زیادہ ہے۔
☆ہر بچے کی پیدائش اس بات کی علامت ہے کہ خدا ابھی بندے سے مایوس نہیں ہوا۔
☆سچ پر چلنے والوں کا ہر قدم شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔
☆حیرت ہے کہ انسان ہاتھ تو دنیا کے آگے پھیلاتا ہے مگر گلہ خدا سے کرتا ہے۔
☆بری عادات کی طاقت کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب انہیں چھوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
☆جتنی محنت سے لوگ جہنم خریدتے ہیں اس سے آدھی محنت میں جنت ملتی ہے۔
☆کسی سے کنارہ کشی کے لئے بھی معذرت ضروری ہے ولا تنسوا الفضل بینکم.
☆ترک تبلیغ کے لئے مخاطب کی ناگواری عذر نہیں۔ افنضرب عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین.
☆الاثم ماحاك في صدرك (گناہ وہ جو دل میں کھٹک پیدا کرے)
☆مکہ کی حقیقت تجلی الوہیت، مدینہ کی حقیقت تجلی عبدیت، عرفان کی حقیقت "حاضری" کی اہمیت۔
☆مسلم شریف کی حدیث ہے اماتھم الله اماتة (مومنوں کو جہنم میں ایک قسم کی موت دی جائے گی، جس سے تکلیف کم ہو جائے گی)

متفرقات

☆جنت میں حوریں، شراب اور قرب خداوندی جمع ہوگا چونکہ حکم الٰہی ہوگا۔
☆ایک عمل ایک وقت ناجائز اور دوسرے وقت جائز ہو سکتا ہے، جیسے نکاح سے پہلے لڑکی کو دیکھنا حرام بعد میں دیکھنا ثواب، چونکہ بیوی بن گئی ہے۔
☆نیچی داڑھی سے زیادہ تاکید اونچے پاجامے کی ہے۔
☆زبان سے اثر نہ ہونے کی مثال ایسے ہے جیسے ایک عام پولیس والے کو کہے کہ تم برطرف ہو۔ سو دفعہ بھی کہے تو کیا اثر، الٹا اثر پولیس والا گردن ناپے گا جب کہ وزیر ایک دفعہ کہے تو برطرف۔ لہٰذا پہلے عنداللہ مقام پاؤ پھر زبان سے جو نکلے گا اس کا اثر ہوگا۔
حضرت شاہ ابوسعیدؒ نے سلاسل اربع کی مثال اربع انہار میں یوں دی ہے۔ پانی کی نہر نسبت سہروردیہ، دودھ کی نہر نسبت نقشبندیہ، شراب کی نہر نسبت چشتیہ، شہد کی نہر نسبت قادریہ۔
☆طب جسمانی میں معدے اور طب روحانی میں دماغ کی اہمیت ہوتی ہے۔
☆انگریزی پڑھ کر دین دار بننا عربی پڑھ کر بے دین بننے سے بہتر ہے۔
☆صبر کی حقیقت یہ ہے کہ بڑے آرام کے لئے چھوٹی تکلیف برداشت کرنا آسان ہوتی ہے۔
☆شریعت میں اعضاء وجوارح کو آمادہ کرنا پڑتا ہے، طریقت میں اعضاء وجوارح آدمی کو آمادہ کرتے ہیں۔
☆جس نے اپنی زندگی میں اپنی ذات کو مشتہر کیا وہ مرنے کے بعد گمنام، جس نے زندگی میں گمنامی کی کوشش کی وہ مرنے کے بعد مشتہر۔
☆حیض کے درمیان طہر کا ایک دن بھی حیض سمجھا جاتا ہے، اسی طرح جھوٹے آدمی کا سچ بھی جھوٹ سمجھا جاتا ہے۔
☆یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ جو بچہ سورۂ یوسف پہلے یاد کر لے اسے قرآن جلدی یاد ہو جاتا ہے۔
☆مرشد کی دعا کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ وفات نبویؐ سے تین سال پہلے ایمان لائے مگر حافظہ اتنا کہ روایات سب سے زیادہ ہیں، چونکہ نبی علیہ السلام نے دعا دی تھی۔
☆جس طرح شہوت بغیر محل حرام ہے، اسی طرح غصہ بھی بغیر محل حرام ہے۔

☆ شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ کے ایک مخالف نے تھپڑ مارا، آپ نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا۔ والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ. آپ نے، دیکھنا یہ چاہتا ہوں کس کے چہرے پر سیاہی لگی ہے۔

☆ بزرگوں کا کلام نقل کرنے سے کیا ہوتا ہے، دیکھو طوطا کیسے ہو بہو آدمی کی طرح بولتا ہے، کیا وہ آدمی ہو جاتا ہے، ہرگز نہیں۔

☆ حقیقی صبر یہ ہے کہ بلا آنے کو ایسا سمجھے جیسے بلا جانے کو سمجھتا ہے۔

☆ عقل مند وہ ہے جو مصیبت نازل ہونے کے پہلے دن وہی کرے جو تیسرے دن کرے گا۔

☆ اگر سارے جہاں کا لقمہ بنا کر مہمان کے منہ میں رکھ دو تو بھی حق مہمانی ادا نہ ہوگا۔

☆ سچائی کی مشعل جہاں جلتی دیکھو فائدہ اٹھاؤ، یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے۔

☆ ہر بچے کی پیدائش اس بات کی علامت ہے کہ خدا ابھی بندے سے مایوس نہیں ہوا۔

☆ مسلمان کو فائدہ نہ پہنچا سکو تو نقصان نہ دو۔ خوش نہ کر سکو تو رنجیدہ نہ کرو۔ تعریف نہ کر سکو تو غیبت نہ کرو۔

☆ صرف ریاضی ہی میں نہیں اخلاقیات میں بھی خط مستقیم کا فاصلہ سب سے کم ہوتا ہے۔

☆ سو سال کی عمر میں ایک لمحے کی غلطی انسان کا رخ مشرق سے مغرب کی طرف بدل دیتی ہے۔

☆ غلطی کے بعد چہرے کو بہانے کی چادر سے نہ چھپاؤ کیوں کہ چادر چہرے سے زیادہ میلی ہے۔

☆ کمینے آدمی سے دوستی نہ کرو کیوں کہ گرم کوئلہ ہاتھ جلاتا ہے اور ٹھنڈا کوئلہ ہاتھ کالے کرتا ہے۔

☆ جب جسم سیر ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء شہوت کے بھوکے ہو جاتے ہیں۔

☆ حیوانات میں مکھی سب سے زیادہ حریص اور مکڑی سب سے زیادہ قناعت پسند پس اللہ تعالیٰ نے مکھی کو مکڑی کی غذا بنا دیا۔

☆ اگر انسان کے خیالات شرعی گواہ ہوتے تو کوئی پارسا بدمعاش ہوتے۔

☆ نظر اس وقت تک پاک ہے، جب تک اٹھائی نہ جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے نصیحت فرمائی۔ "بری نظر چھوڑ دو، خشوع کی توفیق ملے گی۔ بیہودہ گوئی چھوڑ دو دانائی عطا ہوگی۔"

☆ فحش کلامی کرنے پر ایک نوجوان کو کسی بزرگ نے کہا۔ "دیکھ تو خدا تعالیٰ کے نام کیسا خط بھیج رہا ہے۔"

☆ اگر غرور کوئی علم ہوتا تو اس کے کئی سند یافتہ ہوتے۔

☆ اگر تو حق تعالیٰ سے راضی ہے تو یہ نشانی ہے اس بات کی کہ وہ تجھ سے راضی ہے۔

☆ جو شخص کسی دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہے وہ قرضے کی پہلی قسط ادا کر دیتا ہے۔

☆ انکساری کا سہارا لے کر چلو ورنہ ٹھوکر کھا کر گر پڑو گے۔

☆ عیاری چھوٹے کمبل کی طرح ہے اس سے سر چھپاؤ گے تو پاؤں ننگے ہو جائیں گے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی، خدایا! مخلوق کی زبان مجھ سے روک دے، فرمایا۔ اگر میں ایسا کرتا تو اپنے لئے کرتا۔

قسط نمبر:۴۱

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہو اور کسی بھی صورت اس قرض سے نجات حاصل کرنے کی سبیل نہیں نکل رہی ہے تو اس کو بزرگوں کے بتائے ہوئے اس عمل کو اختیار کرنا چاہئے، یہ عمل کارآمد ثابت ہوگا اور کتنا بھی قرض ہوگا اس کو اس عمل کی برکت سے قرض سے نجات مل جائے گی۔

عشاء کی نماز کے بعد بستی سے باہر ایسی جگہ کا انتخاب کرنا ہے کہ جہاں کسی کا گذر نہ ہوتا ہو، بالکل سنسان جگہ، اگر یہ جگہ تالاب کے کنارے یا کسی کنوئیں کے قریب ہو تو افضل ہے، ورنہ کوئی بھی سنسان جگہ ہو اس جگہ کھڑے ہو کر ایک سو ایک مرتبہ بہت دھیمی آواز سے کہ خود کے سوا کوئی نہ سن سکے اذان دینی ہے۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے، اس عمل کو لگاتار چالیس راتوں تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ لاکھوں کا بھی قرض ہوگا تو ہو جائے گا۔ اس کو ادا کرنے کی غیب سے راہیں نکلیں گی اور مکمل طور پر قرض سے نجات مل جائے گی۔ اس عمل کو بھی جب بھی کیا گیا ہے مجرب ثابت ہوا ہے، جو لوگ مقروض ہیں انہیں اس عمل کا تجربہ کرنا چاہئے۔ واضح رہے کہ یہ عمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتیں اس سے استفادہ نہیں کر سکتیں۔

نقش سلیمانی

یہ بات مشہور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر اسم اعظم کندہ تھا اور اس کی برکت سے حضرت سلیمان علیہ السلام کو زبردست فتوحات نصیب ہوا کرتی تھیں۔ آپ جس کے لئے بھی دعا کرتے تھے دعا قبول ہو جاتی تھی اور آپ کی حکومت بحر و بر، چرند و پرند اور جن و انس پر تھی، جنگل کے وحشی جانور بھی آپ کے سامنے سر جھکاتے تھے، وہ اسم اعظم کیا تھا۔ اس بارے میں اختلاف ہے لیکن کثیر روایات سے یہ ثابت ہے کہ وہ اسم اعظم "یالطیف" تھا۔ یہ اسم الٰہی آج بھی انسانوں کو مصائب اور مسائل سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ بشرطیکہ عامل نے اس کی زکوۃ بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقہ سے ادا کر رکھی ہو۔ اس کی زکوۃ کا طریقہ بزرگوں نے یہ بتایا ہے۔

ذوجسدین کے چار ہندی مہینے ہاڑ، اسوج، پوہ یا چیت میں سے کسی مہینے میں اس کی زکوۃ شروع کریں، مہینے کی پہلی تاریخ سے عمل شروع کریں، لکڑی کے قلم سے روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ لکھیں گے تو چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد ہو جائے گی۔ روزانہ ان لکھے ہوئے اسموں کو قینچی سے نہایت ادب کے ساتھ کاٹ لیں اور ان کی آٹے میں گولیاں بنائیں اور ان گولیوں کو کسی نہر یا بڑے تالاب میں ڈال دیں، روز کے روز ڈالنے کی ضرورت نہیں، ایک ہفتے یا دس دن میں اکٹھے بھی ڈالے جا سکتے ہیں۔

چالیس دن تک یہ پرہیز عامل کے لئے ضروری ہے۔ ہر قسم کا گوشت، پیاز، لہسن، شراب، دہی، دودھ، افیون، پان، بیڑی، سگریٹ، مچھلی، گھی ہر طرح کا تیل، زیتون کا تیل استعمال کر سکتے ہیں، ترکاری اور ہر قسم کی دالیں کھا سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد تمام جائز امور میں بالخصوص تسخیر و محبت کے امور میں "یالطیف" کا پڑھنا اور یالطیف کا نقش موثر ثابت ہوگا۔

یالطیف کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ طالب و مطلوب کے اعداد شامل کر کے نقش مثلث کے مطلوب کے عنصر کے اعتبار سے تیار کریں، اس کے بعد طالب نقش باندھ کر مطلوب کے سامنے جائے گا تو مطلب اس سے اظہار محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

عامل کو چاہئے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ تین بار یالطیف لکھ لیا کرے۔ اگر کبھی ناغہ ہو جائے تو اگلے دن چھ نقش لکھ لیا کرے۔ زکوٰۃ کے دوران ناغہ نہیں ہونا چاہئے، روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ "یالطیف" لکھنا ضروری ہے۔ یہ عمل بہت عجیب و غریب ہے اور اکثر و بیشتر عاملین نے اس عمل کے ذریعہ فتوحات حاصل کی ہیں اور اس عمل کے ذریعہ ضرورت کے مندوں کی خدمت کی ہے۔

دستِ غیب کے لئے

عروج ماہ میں نوچندی جمعرات سے اس عمل کی شروعات کریں اور روزانہ مندرجہ ذیل نقش ۱۸ کی تعداد میں لکھیں اور انہیں جنگل میں جا کر کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبا دیں۔ اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں غیب سے کچھ ملنے کا سلسلہ شروع ہوگا۔ روزانہ کچھ ملے گا لیکن جو کچھ بھی ملے اس کو روز کے روز خرچ کر دینا ضروری ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۵	۲۶۸	۲۶۵	۲۶۲
۲۶۶	۲۶۱	۲۵۶	۲۶۷
۲۶۰	۲۶۳	۲۷۰	۲۵۷
۲۶۹	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۴

واپسی مفرور کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو تو اس کو واپس بلانے کے لئے اس نقش کو جست کی تختی پر لکھ کر اس کو چولہے میں دبا دیں۔ ورنہ اس کو کسی مٹی کی ہانڈی میں رکھ کر اس ہانڈی میں کوئلے دہکا کر ڈال دیں اور روزانہ اس میں سی طرح کوئلے جلا کر ڈالتے رہیں تاکہ نقش کو آگ کی آنچ پہنچتی رہے۔ انشاء اللہ پندرہ دن کے اندر اندر مفرور واپس آجائے گا اور اگر مر گیا ہوگا تو گھر کے در و دیوار سے اس کے رونے کی آواز آئے گی۔

نقش اگلے صفحہ پر ہے۔

۷۸۶

۳۷۰	۳۷۳	۳۷۶	۳۶۳
۳۷۵	۳۶۴	۳۶۹	۳۷۴
۳۶۵	۳۷۸	۳۷۱	۳۶۸
۳۷۲	۳۶۷	۳۶۶	۳۷۷

ہر بیماری سے نجات کے لئے

یہ نقش ہر بیماری میں مفید ہے، اس نقش کو عروج ماہ میں مشتری کی ساعت میں لکھیں اور مریض کے گلے میں ڈالیں، نقش گلے میں ڈالنے سے پہلے مریض کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈال کر لاتعداد مرتبہ "یا حی یا قیوم" پڑھیں۔ یہاں تک کہ مریض آنکھیں بند کر لے، جب مریض آنکھیں بند کر لے تو مریض پر دم کر دیں، انشاء اللہ بیماری سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰	۴۴	۴۷	۳۳
۴۶	۳۴	۳۹	۴۵
۳۵	۴۹	۴۲	۳۸
۴۳	۳۷	۳۶	۴۹

دفع بواسیر کے لئے

اگر کسی کو خونی یا بادی بواسیر ہو تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۳۵	۳۸	۵
۳۷	۶	۱۱	۳۶
۷	۴۰	۳۳	۱۰
۳۴	۹	۸	۳۹

دفع بیماری کے لئے

کوئی بھی بیماری ہو اس کو دفع کرنے کے لئے یہ نقش بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کام کالے

کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر اس کو بوتل میں ڈال دیں اور بوتل کا پانی ۷ دن تک دن میں دو بار صبح شام پئیں۔ انشاء اللہ کیسی بھی بیماری ہوگی اس سے لامحالہ نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۵۳	۲۱۵۶	۲۱۵۹	۲۱۴۶
۲۱۵۸	۲۱۴۷	۲۱۵۲	۲۱۵۷
۲۱۴۸	۲۱۶۱	۲۱۵۴	۲۱۵۱
۲۱۵۵	۲۱۵۰	۲۱۴۹	۲۱۶۰

گم شدہ چیز کے لئے

اگر کوئی چیز گم ہوگئی یا کسی چیز کو رکھ کر بھول گئے ہوں تو ایک دوپٹے پر یا کسی بھی کپڑے پر وضو کر کے سات گرہ لگا دیں، پھر سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہیں، ہر گرہ کھولنے سے پہلے سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ ساتویں گرہ کھولنے سے پہلے یہ یاد آجائے گا کہ چیز کہاں رکھی تھی اور اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہوگی تو وہ بھی اس عمل کی برکت سے انشاء اللہ مل جائے گی۔ عجیب وغریب عمل ہے۔ اس کو کامل یقین کے ساتھ کرنا چاہئے۔

دفع جنات کے لئے

اگر کسی گھر میں جنات ہوں تو ان کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی بکس میں بند کر کے رکھ دیں اور اس بکس میں تالا لگا دیں، انشاء اللہ جنات کی شرارتوں سے حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶۱۸۸	۶۶۱۹۱	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۱
۶۶۱۹۳	۶۶۱۸۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۹۲
۶۶۱۸۳	۶۶۱۹۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۸۶
۶۶۱۹۰	۶۶۱۸۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۹۵

قوتِ باہ کے لئے

اگر کسی شخص کی قوتِ باہ میں کمی ہو یا اس کو تھکن کا احساس ہوتا ہو تو اس کو یہ نقش اپنے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ دونوں شکایتیں اس کی دور ہو جائیں گی اور جسم میں زبردست قوت پیدا ہوگی۔

یہ نقش جوانوں اور بوڑھوں کے لئے یکساں مفید ثابت ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

مقتدر	قوی	قائم	قادر
قائم	قادر	مقتدر	قوی
قادر	قائم	قوی	مقتدر
قوی	مقتدر	قادر	قائم

جنون اور پاگل پن کے لئے

اگر کوئی شخص جنون یا پاگل پن کا شکار ہے تو اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈالنا چاہئے اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر اور اس کو بوتل میں ڈال کر اگر اس بوتل کا پانی مریض کو سات دن تک دن میں دو بار صبح وشام پلائیں تو مرضِ جنون سے جلد نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۰۰	۳۵۰۴	۳۵۰۷	۳۴۹۳
۳۵۰۶	۳۴۹۴	۳۵۹۹	۳۵۰۵
۳۴۹۵	۳۵۰۹	۳۵۰۲	۳۴۹۸
۳۵۰۳	۳۴۹۷	۳۴۹۶	۳۵۰۸

عزت واقتدار کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ اپنے ہم عصروں میں باعزت اور سرخ رو رہے اور اس کو اقتدار اور سربراہی کی دولت حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ "یاعزیز یامقتدر" روزانہ سو مرتبہ صبح وشام پڑھا کرے۔ اول وآخر سات بار درود شریف۔ اس عمل کو عمر بھر جاری رکھے اور اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ زبردست عظمت حاصل ہوگی۔

۷۸۶

۴۲۲۰	۴۲۲۳	۴۲۲۷	۴۲۱۳
۴۲۲۶	۴۲۱۴	۴۲۱۹	۴۲۲۴
۴۲۱۵	۴۲۲۹	۴۲۲۱	۴۲۱۸
۴۲۲۲	۴۲۱۷	۴۲۱۶	۴۲۲۸

ڈراؤنے خوابوں سے حفاظت کے لئے

اگر کسی شخص کو ڈراؤنے خواب آتے ہوں اور کسی طرح سلسلہ موقوف نہ ہوتا ہو تو اس نقش کو پلنگ کے چاروں پاؤں میں باندھ دیں، اگر کوئی شخص فرش یا چٹائی پر سونے کا عادی ہو تو وہ اپنے تکیہ کے چاروں کونوں میں یہ تعویذ رکھ دے، انشاءاللہ برے اور ڈراؤنے خوابوں سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش
ش	ش	ش	ش	ش	ش	ش

قوتِ حافظہ اور امتحان میں کامیابی کے لئے

امتحان کے زمانہ میں اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال لیں اور اس بوتل کا پانی بچے کو روزانہ صبح شام پلایا کریں۔ انشاءاللہ قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا اور امتحان میں زبردست کامیابی حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۲۲	۱۶۲۶	۱۶۲۹	۱۶۱۵
۱۶۲۸	۱۶۱۶	۱۶۲۱	۸۱۶۲۷
۱۶۱۷	۱۶۳۱	۱۶۲۴	۱۶۲۰
۱۶۲۵	۱۶۱۹	۱۶۱۸	۱۶۳۰

دفع شوگر کے لئے

سورۂ بروج (پارہ ۳۰) عَذَابُ الْحَرِيقِ تک گیارہ بار پڑھیں، اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ اگر شوگر خون میں ہو تو گیہوں کے دانے پر دم کر کے نہار منہ روزانہ چالیس دن تک کھائیں۔

اگر شوگر پیشاب میں ہو تو مذکورہ تعداد میں تلوں پر دم کر کے چالیس دن تک نہار منہ کھائیں۔ چالیس دن کے بعد ٹیسٹ کرائیں، اگر

شوگر نارمل ہو جائے تو اس عمل کو ترک کر دیں، دورانِ علاج چاول اور مٹھائی سے پرہیز کریں، انشاء اللہ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔

استحاضہ کے لئے

اگر کسی عورت کو استحاضہ کا مرض ہو اور خون زیادہ جاری ہو تو اس نقش کو لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے کمر میں باندھیں، انشاء اللہ خون رک جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا قابض یا قابض

ی	ی	ی	ی
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹	۹
۷	۷	۷	۷

یا قابض یا قابض

جن بھوت کو ختم کرنے کا عمل

اگر کسی مرد عورت کو کوئی جن یا بھوت پریشان کرتا ہو تو اس دعا کو نو مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں، اس کے بعد اس عزیمت کا ایک نقش تیار کریں اور اس کے نیچے مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

ایک ہانڈی لیں، اس میں سوا کلو ثابت اڑد ڈال دیں اور تعویذ بھی اس میں ڈال دیں، ہانڈی کو ڈھکن سے بند کر دیں، اس پر گوندھا ہوا آٹا چڑھا دیں اور اس ہانڈی کو لگاتار تین دن تک ایک ایک گھنٹے روزانہ پکائیں، تیسرے دن پکانے کے بعد ہانڈی کو جنگل میں دفن کر دیں، مریض کو غسل کرا کر اس کے گلے میں وہی نقش ڈالیں جو ہانڈی میں ڈالا گیا تھا، انشاء اللہ جن، بھوت جو بھی شئے ہوگی ختم ہو جائے گی، ایک بار سورۂ جن اور آیت الکرسی پڑھ کر ایک کلو ثابت اڑد پر دم کر کے کسی غریب کو دیں۔

عزیمت یہ ہے: نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر، بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۰	۵۳۴	۵۳۷	۵۲۳
۵۳۶	۵۲۴	۵۲۹	۵۳۵
۵۲۵	۵۳۹	۵۳۲	۵۲۸
۵۳۳	۵۲۷	۵۲۶	۵۳۸

چور کی شناخت کے لئے

ایک ابڑ کاغذ پر یہ نقش لکھیں اور جس جگہ خانہ سیاہ ہے اس میں عطر لگائیں اور کسی نابالغ بچے سے کہیں کہ وہ اس کالے خانہ کو دیکھے، کچھ دیر کے بعد بچے کو اس میں کوئی چہرہ نظر آئے گا، بچے سے کہیں کہ اس کو پہچانے، وہی چور ہوگا۔ جب بچہ نقش کو دیکھ رہا ہو اس وقت عامل کے لئے ضروری ہے کہ "اللہ الصمد" کی لاتعداد مرتبہ تکرار کرتا رہے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۳۵	۲۴۸	۲۴۵	۲۴۲
۱۷۶	۲۴۱	۲۳۶	۲۴۷
۲۴۰	۲۴۳		۲۳۷
۲۴۹	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۳

مراد پوری ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دلی مراد پوری ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نماز بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھے، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین بار اور باقی ۳ ررکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد چاروں قل ایک ایک مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرے۔

اس عمل کو تین راتوں تک کرے، انشاء اللہ مراد پوری ہو جائے گی۔

اگر گھر میں پتھر برستے ہوں

اگر کسی کے گھر میں اینٹ، پتھر برستے ہوں تو مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں پکالیں، پھر وہ پانی اس مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں، انشاء اللہ پتھر برسنے بند ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

ف ال م ا ع ی وی
ف ل ک ے
ک د م ق
ح ا ے بدوح بدوح

☆☆☆

روحانی عملیات کے خزانے

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ اور فتوحات

ہر عمل کی زکوٰۃ جداگانہ ہے اور تعداد بھی علیحدہ علیحدہ۔ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کر سکے یا زکوٰۃ عمل کی دینا نہیں چاہتا تو ایسے شخص سے اجازت حاصل کرے جو اس کا عامل، کامل، بزرگ صفت، پرہیزگار، پابند شریعت ہو۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ عامل ہونے کے اثرات بہت کچھ زیادتی ہو جاتی ہے۔

حروف تہجی میں نام کے اعداد شامل کر کے ترقی مرتبہ اور فتوحات غیبی کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔ اگر روزانہ ۲۸ روز تک باوضو اس طرح پڑھیں۔ اجب یا اہرائیل بحق یا ذال چار سو چوالیس مرتبہ، پھر اپنے نام کے اعداد بہ حساب ابجد نکال کر اسی تعداد میں روزانہ پڑھا کریں۔ قدرت الٰہی کا تماشہ دیکھیں کہ کس طرح غیب سے فتوحات ہوتی ہیں۔

زکوٰۃ سورۂ مزمل شریف

عروج ماہ میں چہار شنبہ کو روزہ رکھو اور رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر قبل وتر ننگے سر کھڑے ہو کر سات بار سورۂ مزمل شریف پڑھو اور تین دن یعنی بدھ، جمعرات اور جمعہ پڑھو۔ زکوٰۃ پوری ہوگئی، اب جس کام کے لئے پڑھوگے کامیاب ہوں گے، غیب سے کشائش رزق ہوگا اور بہت سے فوائد حاصل ہوں گے۔

زکوٰۃ سورۂ یٰسین شریف

چالیس یوم تک چالیس مرتبہ روزانہ دریا میں کھڑے ہو کر پانی ناف تک ہو پڑھیں۔ عامل ہوں گے جس کام کے لئے ہاتھ ڈالو گے اور جس مقصد کے لئے پڑھوگے کامیاب ہوں گے۔ پڑھنے میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ کلام پاک کا قلب ہے اور فتوحات کا بڑا زبردست زینہ ہے۔ اسی طرح بجنسہٖ زکوٰۃ سورۂ جن کی ہے۔ گھر پر بیٹھ کر پڑھ ڈالو، اس کا عامل دنیا پر سلطنت کر سکتا ہے۔ اس میں خطرات ہیں، جب جلالی طریقہ سے زکوٰۃ دی جائے۔ طریقہ جمالی میں خطرات تو نہیں ہیں، البتہ پاک صاف ہر وقت رہنا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ سورت شریف تمام جنوں کی سرتاج ہے اور فتوحات کا ذریعہ بڑا اچھا ہے۔

ہمزاد کا عمل

اکثر احباب کو اس کی تلاش ہے، کوئی سفلی عمل تلاش کرتا ہے، کوئی علوی۔ سفلی میں ایمان زائل ہونے کا قوی خطرہ ہمزاد سے رہتا ہے۔ اپنا ہمزاد سایہ ہے اور بہ شکل انسان ظاہر ہو جاتا ہے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔ بعد مردن دفن کرتے وقت اس کا ہمزاد اس کے ساتھ دفن ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک ہمزاد کوئی چیز نہیں ہے، بلکہ اقوام میں سے ایک فرد ہے اور اسی کا نام ہمزاد رکھ لیا جائے تو بیجا نہیں۔ ترکیب یہ ہے کہ دریا کے کنارے پانی میں پیر ڈال کر یا دریا قریب نہ ہو تو کنوئیں میں پیر لٹکا کر ایسا وقت مقرر کرے کہ عمل پڑھتے وقت کوئی سامنے نہ ہو۔ بلا بسم اللہ شریف کے سورۂ جن پچاس بار پڑھو اور روزانہ اسی طرح پڑھتے رہو۔ چالیس یوم جب پورے ہو جائیں گے اور تعداد ختم ہو جائے گی۔ پاکیزہ شخص تمہارے سامنے آئے گا اور عجز و انکساری سے کہے گا کہ میں آپ کا مطیع الامر اور تابع ہوں۔ جو حکم دیں گے بجالاؤں گا۔ عامل اس سے خدا کی قسم لے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم بھی لے۔ جب وہ قسم کھالے اجازت دے دیں اور روزانہ سات بار سورۂ جن کا ورد کھیں۔

حاضر کرنے کا طریقہ تم خود اس سے دریافت کرلو کہ ہم جس وقت چاہیں تم حاضر ہونے کے لئے اپنی آسان ترکیب سے مطلع کرو، وہ خود بتلائے گا۔

انتباہ

ترک حیوانات کرنا ہوگا، خطرات زیادہ ہیں، لیکن زبانی سورۂ جن یاد کرلو، پڑھتے رہو اور ہر ایک عامل کے ساتھ ہر قسم کے مختلف نوع کے

خطرات ہوتے ہیں، مثلاً کنوئیں کے اندر سے پانی اُبلتا چلا آرہا ہے، ہم ڈوب گئے اوراب چلے۔اب چلے یا شوروشغب یا ہجوم اجنہ صف بہ صف اگر درحقیقت عاشق اور شیدائی ہے۔ دلیراور بہادر ہے، آنکھیں کھول کر پڑھتا رہے اورکانوں میں روئی لگائے، مہیب شکلیں دکھلائی دیں یا اور کچھ مطلق پروانہ کرے۔ اگر بھاگ کھڑا ہوا یا ڈر گیا یا چھوڑ دیا، دیوانہ ہوجائے گا، پاگل ہوجائے گا۔مناسب ہے کسی بزرگ سے اجازت لے اوروہ دعا کریں، منزل آسان ہوجائے گی۔ بلامحنت شاقہ کے کوئی چیز ہاتھ آیانہیں کرتی۔اگراس کے لئے تیار نہیں تو ہرگز ہرگز شروع نہ کرے، نہ اس وہم اور خطرات میں اپنی جان کو پھنسائے۔فتوحات غیبی کے بڑے بڑے زبردست عمل روحانی کتب میں موجود ہیں، انہیں کسی کی اجازت سے کرسکتا ہے۔ لیجئے ہم ہمزاد کے مقابل اورایک نعمت غیر مترقبہ کے طریقہ پر تحفہ بے بہا نذر ناظرین کرتے ہیں جس سے ہزاروں روپیہ غیب سے ملے گا، یعنی رزق میں بڑی زبردست کشادگی ہوگی۔حیران رہ جاؤگے اوروسعت رزق بے پناہ ہوجائے گا۔

عمل وسعت رزق

اپنانام، اپنی ماں کا نام اوروسعت رزق تینوں کوایک ترتیب سے لکھ کران حروف کے اعدادنکالواوران اعداد کے مطابق اسماءالٰہی میں سے ایسے نام تلاش کروجووسعت رزق کے لئےمخصوص ہیں، پھرروزانہ ان کو پڑھو۔ مثال یہ ہے زید بن ہندہ ازدیاد معاش لکھو یا وسعت رزق یا کشائش رزق لکھ کر اعدادنکال کر ایسے اسماء باری تلاش کرے دوچار چھ جس قدر نکلیں، پھران سب کوروزانہ ہرنماز کے بعد پڑھو، ایک وقت مقرر کرکے پڑھو، فتوحات کادروازہ کھل جائے گا، انشاءاللہ اسماءالٰہی تیسرے حصے میں دیکھو۔

کسی امیر وکبیر سے فائدہ اٹھانا

اصول یہ ہے کہ اول اس کومحبوب بنایا جائے اورخوداپنے اندرایسے اوصاف حمیدہ پیدا کئے جائیں جس سے وہ گرویدہ محبت بن جائے۔جس کے اوصاف پسندیدہ ہوتے ہیں وہ خودمحمود ہوتا ہے اورجومحمود ہوتا ہے وہی مقصود یعنی معشوق ہوتا ہے(اور مقصود ہوتا ہے وہی معبود) اور جومعبود ہوتا ہے وہ موجود ہوتا ہے، یعنی عبادت سے ملتا ہے اور عبادت عشق ہے۔

ایسے ہی پسند کرنے والے کورغبت پسندیدہ ہوتی ہے اور جب رغبت بڑھتی ہے اس کوطلب کہتے ہیں اور طلب بڑھتی ہے اس کومحبت کہتے ہیں اور جب محبت بڑھتی ہے تواس کوعشق کہتے ہیں۔عشق سے معشوق ملتا ہے کیوں کہ معشوق خودطالب عاشق ہے۔عشق میں حسن ہے اورحسن میں عشق بھلاکونسامعشوق ہے عاشق پہ نہیں شیدا۔

جب یہ اوصاف پسندیدہ پیدا ہوجائیں تو مطلوب خود بخود مسخر ہوجائے گا اور مقصود مطلوب محبوب سے حاصل ہوگا۔اب اس کے ساتھ ساتھ ایک روحانی چیز بھی ظاہر کئے دیتے ہیں وہ کیا ہے؟ نماز تسخیر۔

عظیم فائدہ پہنچانے والی نماز تسخیر

چاررکعت نمازتسخیر کی نیت باندھے، اول رکعت سبحانک، الحمد شریف مع سورت پڑھے، پھر ۶۰ مرتبہ یادومرتبہ پڑھ کررکوع کرے، بعد تسبیح رکوع پھریادوڈ چالیس باراب سراٹھایا یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔پھرچالیس بار پڑھنا اب سجدہ میں بعد تسبیح چالیس بار، پھرسراٹھا کر قاعدہ میں چالیس بار، پھردوسری بارسجدہ میں بعد تسبیح چالیس بار۔

دوسری رکعت میں بھی اسی طرح، پھرتیسری اور چوتھی، گویاتعداد پوری ۱۲۰۰ مرتبہ ہوئی، لیکن اس نماز کے پڑھنے میں تصور مطلوب جس سے نفع حاصل کرنا ہے یامسخر کرنا ہے، پیش نظر رہے، چند ہفتہ میں فضل الٰہی سے محبوب انسان ہو یا فرشتہ، جن ہو یا ملک، روح ہو یا جسم سب واصل ہوگا اورطرح طرح کے فوائد سے مالامال ہوگا اوراگرروزانہ بلاناغہ معمول بنالے گا تمام عزیزوقریب، دوست دشمن سب کا پیارا ہوگا اورعجب تسخیر ہوگی۔ ہرشخص فرمان کا بندہ ہوگا اور جس شخص کی جانب جوحکم دے گا وہ منحرف نہ ہوگا، جس قسم کا چاہے فائدہ حاصل کرے، خاکساراس عمل سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا۔طریقے اورترکیب اپنی اپنی جگہ سب مؤثر ہیں، خدا کامیاب فرمائے۔

جس طرح نمازتہجد کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے، اسی طرح اس نماز کے لئے نمازعشاء کے بعدوقت مقرر ہے اوراس شخص کوجس سے فائدہ اٹھانا منظورہ، اول آخردرودشریف سہ سہ بار یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. اکتالیس بارشیرینی یا کھانے کی چیز یاالائچی سب وغیرہ پردم کرکے اس کوچند بارکھلائے۔

جانی دوست بن جائے اور وہ خوب فائدہ پہنچائے، جائز فائدہ اٹھائے اور ناجائز جگہ پر اس کا استعمال مطلق نہ کرے ورنہ سخت نقصان اور خجالت کا باعث ہوگا۔ اس کی اجازت مخصوص عورتوں کو بھی دی جاتی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو نماز کے ذریعہ مسخر اور فرمانبردار بنائیں۔ دوسرے شیرینی پر دم کر کے شوہر کو کھلا دیا کریں اور دم کیا ہوا پانی پلا دیا کریں۔

فائدہ: یہ خطرہ دل میں گزرا کہ آخر تمام عمل مردوں کے واسطے مخصوص ہیں اور مرد ہیں کہ رات دن اسی شغل میں لگے ہوئے ہیں، پس ان کو قبضہ میں لانے کے لئے مشین گن ہے، جس کا نشانہ انشاء اللہ خطا نہ جائے گا۔ فی زمانہ گھر کی مستورات سخت پریشان ہوتی ہیں، جب مرد گھر سے باہر نکل جاتا اور اپنے خیالات ناپاک کاموں میں حصہ لینے کے لئے صرف کرتا ہے۔ اگر اپنے شوہروں کو سمجھاتی ہیں تو وہ اور شیر بن جاتے ہیں اور برا بھلا کہتے ہیں۔ دنیا میں پروردگار عالم نے انسان کے لئے ایک راحت کا سامان پیدا کیا ہے تاکہ دنیا کا لطف جائز اٹھائیں۔ انصاف کی نظر سے دیکھو کہ عورت کو کس درجہ مجبور اور لاچار بنا دیا گیا ہے پھر اپنی عورت کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے تعلقات پیدا کرنا اور حرام کاری کی جانب شیطانی حرکات سے مائل ہو جانا کونسی عقل مندی ہے۔ اس لئے مخصوص اجازت عورتوں کو دی جاتی ہے جو مرد اپنے گھر میں محبت سے نہ پیش آئیں ان کو ارتکاب گناہ سے باز رکھیں اور اس کے علاوہ وہ عمل جفر کے حصے میں ہیں جس کی اجازت صرف طلسماتی دنیا کے قارئین کو ہے، وہ کرلیں۔ انشاء اللہ مردان کے قابو سے باہر نہ نکل سکیں گے۔

اس کے علاوہ ایک اور عمل غضب کا ہے جس میں سترہ آٹھارہ آیات حب ہیں۔ چار بار شیرینی پر دم کر کے کھلاتے پلاتے ہیں وہ کرلیں۔

تیسرے حصے میں دیکھو

اور یہ بھی نہ ہوسکے یا تعلیم یافتہ نہیں ہیں تو پھر سورۂ یٰسین شریف کو اکتالیس بار پوری پڑھ کر شکر پر دم کر کے رکھ لیں اور وقتاً فوقتاً اس کو کھلایا کریں، انشاء اللہ وہ حرام فعل سے باز رہے گا اور اس کا دل اپنی بیوی کے سوا کسی دوسری جانب رجوع نہ ہوگا اور معصیت سے بچانے کا ثواب علیحدہ ہوگا یا کسی بزرگ صفت سے جو لقمہ حرام نہ کھاتا ہو پڑھوالیں یا کسی تعلیم یافتہ اپنی بہن سے جو پرہیزگار ہو جب غسل کر کے فارغ ہو اور مہینہ ثابت یا ذوجسدین کا ہو شروع ماہ میں پڑھوا کر رکھ لیں۔ یہ واضح رہے کہ مرد کے ساتھ بے جا طریقہ عمل جائز نہیں ہے کہ ان کو غلام بنایا جائے۔ اپنے قدم دھو دھو کر پلانے کی کوشش کی جائے، اس لئے کہ عورت انتہائی فتنہ پرواز، حاسد اور فاسد خیالات رکھنے والی ہے۔ ماہ ثابت وغیرہ ہم بتلاتے ہیں۔ حساب لگالینا یہ عمل منقلب کے ماہ میں نہ کرنا۔

ثابت	محرم	ربیع الثانی	رجب	شوال
منقلب	صفر	جمادی الاول	شعبان	ذی قعدہ
ذوجسدین	ربیع الاول	جمادی الثانی	رمضان	ذی الحجہ

باقی اور مہینہ کی شروع چاند کی تاریخوں میں کرنا، یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ جو آیت پڑھو یا پڑھواؤ آخر آیات شریف کے یہ ضرور کہہ لو اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ قلب فلاں بن فلاں علٰی حُبِّ فلاں بن فلاں مرد کا نام مع والدہ کے خود کا نام مع والدہ کے پھر شیرینی یا شکر یا الائچی سبز پر دم کردیا۔ خدا کو منظور ہے کام پورا ہوگا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ تم کو جائز کاموں میں کامیاب فرمائے۔

۷۸۶

۳۰۴	۲۹۱	۲۹۸	۳۰۱
۲۹۷	۳۰۲	۳۰۳	۲۹۳
۲۹۹	۲۹۶	۲۹۳	۳۰۶
۲۹۴	۳۰۵	۳۰۰	۲۹۵

عمل زر از بسیار فتوحات و دولت کثیر معمول اولیاء اللہ کمیاب، نایاب ایں مربع در چراغ کندہ بدارند۔ ساعت عطارد یا مشتری باید کہ قبل از طلوع آفتاب ختم شود ماہ ثابت شود نقش ایں است۔ ترکیب ایں است ہر روز چہار مربع بر کاغذ نوشتہ چہار نقش پر کردہ چار فتیلہ کردہ وقت شب در چراغ مذکورہ بار روغن گاؤ و شہد بغیر وز زوفرفت سوختن فتیلہ ایں بگوید یا حق یا غنی یا قیوم گیارہ ہزار نو سو اکتالیس بار پڑھے۔ یا صمد یا دائم دریں عزیمت ہر چہار طرف نقش بنویسد تا چہل شب یا بست شب بعمل آرند، بعض منقضی ایام مذکور در ہر ماہ سہ شب کافی است۔

(نوٹ) چراغ کے آس پاس بھی اس عزیمت کو کندہ کرائے اور فتیلوں کے نیچے بھی کاغذ پر لکھے اور وقت جلانے کے اس عزیمت کو پڑھے۔ بعد ختم روزانہ چار بار اسماء الٰہی کو پڑھتا رہے۔ ہر ماہ میں صرف تین یوم انشاء اللہ کثیر نعمتوں سے مالا مال ہوگا۔ ☆☆☆☆☆

عجائبات

ملازمت کا انتظام خود بخود ہو جانا

اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار درمیان میں ہر چاروں قل یعنی سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس، اکیس اکیس مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھے۔ بعد نماز ظہر بائیس بار، پھر بعد عصر ۲۳ بار، بعد نماز مغرب چوبیس بار، بعد نماز عشاء ۲۵ بار، یہ ایک روز کی تعداد ہوئی۔ اسی طرح دوسرے دن، تیسرے دن پورے ایک چلہ تک پڑھنا چاہئے اور ہر جمعرات کے روز ساتویں دن خاص طور سے دعا مانگنی چاہئے۔

فائدہ : بحمد اللہ اس کا تجربہ کئی بار ہو چکا ہے اور خدا کے فضل وکرم سے مخلوق اور افسران خود بخود ملازمت کے اسباب نکالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں جگہ ہے ہم نے آپ کے لئے تجویز کی ہے اور محض افسران حکم لکھ کر دیدیتے ہیں کہ ہم نے اس مشاہرہ پر آپ کو مقرر کر دیا، فوراً ملازمت کر لینا چاہئے۔ اگر درمیان چلہ کے ملازمت مل جائے تو پھر بھی چالیس دن تک چلے کی تکمیل کرے۔

روزانہ ہر سوال کا جواب ذریعہ تحریر مل جانا

سورۂ جن کی اول آیت شریف کو زبانی یاد کرلو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا o يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ. اَحْضَرُوْا يا خدام هذ السور بحقِّ محمداً ن المصطفى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ.

ترکیب : ماہ ثابت چاندرات کے روز سے اس عمل کو شروع کریں، ترک حیوانات جمالی کریں، جگہ پاک صاف محفوظ کوئی دوسرا وہاں نہ پہنچے۔ غسل کر کے احرام باندھ کر عطر خوب لگا کر اور احرام کے کپڑے ایک حصہ میں قریب ایک چھٹانک کے جو باندھ کر اس کو اوڑھ لیں اور اگر مل سکیں تو خوشبودار پھول بھی رکھیں۔ رو بہ قبلہ ہو کر ۴۰۵ مرتبہ مع اول آخر درود شریف تین تین بار روزانہ بیس یوم تک پڑھیں، پھر ایک دن ناغہ کریں، پھر بیس روز پڑھیں، جب پورے چالیس دن ہو جائیں تو اکتالیسویں دن کوئی مطلب کاغذ پر لکھ کر مصلے کے نیچے رکھ دیں اور اس روز ناغہ ہوگا، پھر تیسرا چلہ بیس یوم کا جب شروع کریں تو اس کاغذ کو مصلے کے نیچے سے نکال کر دیکھیں۔ انشاء اللہ ضرور جواب ملے گا، لیکن باوجود جواب ملنے کے عمل پورا بیس دن کرنا ہوگا۔ اس کے بعد جب کبھی کوئی جواب لینا منظور ہو ۴۰۵ مرتبہ اس آیت شریف کو پڑھ کر سوال لکھا ہوا کاغذ پر دم کر کے سرہانے رکھ کر سو جائیں، صحیح جواب مل جائے گا۔

ھدایت : جس جگہ بیٹھ کر پڑھیں، آیت الکرسی شریف کا حصار کرلیں اور کھلا ہوا چاقو یا چھری اپنے پاس رکھیں، اسی سے لکیر کھینچ کر حصار کرلیں۔

کامیابی مقدمات وہر قسم کی حاجات

بعد نماز مغرب ۳۳۵ مرتبہ مع اول آخر درود شریف سہ سہ بار روزانہ مقدمے کے فیصلے تک پڑھتے رہیں اور روزانہ ثواب اس کا روح پاک حضور اور صحابہ کرام اور شہیدان کربلا کی روح پاک کو بخشا رہے۔ انشاء اللہ کامیاب ہوگا، تجربہ شدہ ہے۔

جس کو چاہو فرمانبردار بنالو

اول آخر درود شریف ایک ایک سو بار، درمیان میں یاودودُ پانچ سو مرتبہ جس شخص کو مسخر کرنا ہو تصور میں لے کر پڑھے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں کامیاب ہوگا، تجربہ شدہ ہے۔

لوہے کی کیلوں پر دم کرنا محبوب کا حاضر ہونا

سات کیلیں بقدر ایک انگشت طویل، ہر ایک پر ایک ایک بار سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر آخر میں کہے، سوختم دل وجان فلاں بن فلاں بہ محبت فلاں بن فلاں پھر ان کو چولہے میں گاڑ دے، جب کیلیں گرم ہوں گی

محبوب حاضر ہوگا۔

نصف گھنٹہ میں دفینہ

اول سو پرچے کاغذ کے چھوٹے چھوٹے کاٹ کر ایک سے سو تک ترتیب وار لکھے اور سو گولیاں بنائے۔ یعنی ۱۔۲۔۳۔۴ اور ان گولیوں کو پاک مٹی میں بہ صورت گولی کے رکھے اور ایک پاکیزہ طشت میں پانی بھر کر رکھے۔ پھر ایک تسبیح درود شریف پڑھ کر ان گولیوں پر پھونک دے، پھر ایک سو مرتبہ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ پڑھ کر پھونکے، پھر ایک سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اس کے بعد الحمد شریف ایک بار پھر چاروں قل ایک ایک بار پھونک کر سب گولیاں اس پاک طشت میں جس میں ایک بالشت پانی بھرا ہے، ڈال دے۔ اب بہ صد خشوع باوضو سورۂ یٰسین شریف پڑھنا شروع کرے، پانی سے چرخ کھا کر ایک گولی یا اس کا پرچہ اوپر آجائے، بعد ختم سورت دیکھے اس نمبر پر لگادے۔ دو نکلیں دو پر لگائے جیسی صورت ہو، بہر حال قمار بازی حرام ہے۔ یہ ایک فقیر نے بتلایا تھا، کسی مناسب جگہ مثلاً دفینہ معلوم کرنا ہے تو مکان کے سو حصے قرار دے اور ان پر نمبر لگادے، مثلاً حصہ نمبر ایک۔ کمرہ نمبر دو۔ ڈھالیو نمبر ۳ فلاں دیوار شرقی نمبر ۴ فلاں دیوار غربی۔ اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے قائم کرکے نمبر لگا کر بھی طریقہ عمل میں لائے۔ جس کا نمبر نکلے اسی مقام پر دفینہ ہوگا۔ اب اس کے کھودنے میں جلد بازی سے کام نہ لے، بلکہ سورۂ جن کی آیت شریف کا عمل پورا کرے اور اس کے ذریعہ سے جواب حاصل کرے، پھر کھودے تاکہ دفینہ مل جائے ورنہ خواہ مخواہ عقلی گدھے دوڑا کر مکان کو نہ کھود ڈالے جو بلاوجہ پچھتانا پڑے، یہ عمل انتہائی مجرب ہے۔ اگر آپ کی قسمت میں اس کا ملنا نہیں ہے تو وہ فوراً اس مقام سے ہٹ جاتا ہے۔ اجنہ کا قبضہ اس مال پر ہوتا ہے، پس جب جواب صحیح مل جائے اس وقت کام کرنا اچھا ہوتا ہے ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا ہے۔ ہر کام طریقے اور قانون کے تحت میں اچھا ہوتا ہے۔ دوسرے کسی پرہیزگار سے آیات دم کرائے تاکہ نتیجہ خاطر خواہ نکلے یا خود پاک صاف اور نمازی پرہیزگار ہو۔ یہ عمل قمار بازی کے لئے نہیں ہے بلکہ جائز کام کے لئے ہے۔

جس قدر چاہو روپیہ منگالو اس میں سے روزانہ خرچ کر سکتے ہو

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ○ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ (سورۂ نمل پارہ ۱۹، رکوع)

کلام پاک سے دیکھ کر یاد کرے، اول اس آیت شریف کو خوب تیز یاد کرلو تاکہ بھولنے کا شائبہ نہ رہے نیز کسی بزرگ سے اجازت حاصل کرلیں یا کسی بزرگ کے پاس بیٹھ کر اسی جگہ تکمیل کریں۔ اس عمل کے لئے دلیر آدمی کی ضرورت ہے جو خوف وخطر سے نہ ڈرے۔ مکان میں وہ حصہ پاک صاف ہو اور پلنگ پر پاک بستر ہو اس پر تازہ پھول ڈالے، چاروں طرف اگربتیاں روشن کرے۔ عطر سے خوب معطر ہو، بستر کو خوشبودار کرے، جامہ پاک، پلنگ پر بیٹھ کر پڑھنا ہوگا۔ گیارہ یوم کا عمل ہے۔ اول ماہ ثابت شروع ماہ سے ابتدا بعد نماز عشاء پلنگ پر بستر لگا کر پڑھنا شروع کرے۔ تعداد آیت شریف دو ہزار اکیس بار ہے، گیارہ یوم تک مع اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار، بعد ختم روزانہ اسی پلنگ پر سو رہے۔ آیت الکرسی شریف کا حصار تین بار پڑھ کر پلنگ کا کردیا کرے، احتیاط ضروری ہے۔ حصار کے اندر کوئی چیز نہیں آتی، پانچ یوم تک مطلق خوف وخطر نہیں اس کے بعد اجنہ کی آمد روز رہتی ہے اور طرح طرح کا خوف اجنہ دلاتے ہیں، اگر بھاگ کھڑا ہوا دیوانہ ہوجائے گا، اگر پڑھنا بھول گیا عمل بیکار ہوجائے گا۔ ایسے موقع پر آنکھ بند کرکے پڑھتے رہنا کانوں میں روئی لگالینا چاہئے، پڑھنے کو بھولنا نہ چاہے، عجیب وغریب قسم کے خوف وخطر پیش آتے ہیں، ڈرنا نہیں چاہئے اس لئے کہ وہ ہاتھ نہیں لگا سکتے نہ وہ پاس آسکتے ہیں۔ اب جب عمل پورا ہوگیا تو کھلا رزق روزانہ آپ کو ملا کرے گا۔ اب جس قدر روپیہ منگانا ہوں اس کا عامل لاکر دے گا، یہ ترکیب کرنا کہ ان پر زبان کی نوک سب پر پھیر دو دو روپیہ رک جائیں گے۔ اگر زیادہ منگایئے، مثلاً اشرفیاں منگائیں آئیں گی اور سب واپس کرنا ہوگی۔ یہ طریقہ عمل محض دنیا کے لوگوں کو مسخر کرنے اور ان کا رجحان طبع اپنی جانب کرنے کے لئے یہ تماشہ دکھلایا جاتا ہے۔ باقی روپیہ یومیہ کے خرچ کے لئے عام اجازت خریداران طلسماتی دنیا کے لئے

ہے۔ خطرات ہر دو صورتوں میں ہیں، اس کا لحاظ رہے۔

مرد ہو یا عورت اسم الٰہی کا کنکر پڑھ کر مارو پیچھے پیچھے ہو لے گا

ماہ ثابت عروج ماہ نوچندی جمعرات ہو، ورنہ شروع ماہ میں کرو اور یکم کی ۱۴ رتاریخ چاند کے پورا ہونے تک روزانہ کرو۔ دو تولہ دانہ الائچی خرد، دو تولہ مسلم الائچی سبز، دو تولہ عطر، سڑک کی کنکریاں بیس عدد، ٹھیکری کمہار کے یہاں کی بیس عدد کنکریاں اور ٹھیکریاں پاک پانی سے دھولو اور پھر سب اشیاء کو سامنے رکھو، غسل کرو، پاک کپڑے پہنو، عطر لگاؤ، پاک جگہ مصلے پر روبہ قبلہ بعد غسل پھر وضو کر کے نماز عشاء پڑھ کر شروع کرو، گھڑی اپنے پاس رکھو اور روزانہ ایک گھنٹہ بلاتعداد اکیس اکیس بار درود شریف پڑھ کر پھر سورۂ فاتحہ پوری پڑھو۔ ایک گھنٹہ کے بعد اس پر پھونک دو، ایسا ۱۴ یوم کرو، انشاء اللہ دو ہفتہ کے بعد یہ تحفہ عجیب وغریب ہوگا۔ پس ان اشیاء کو احتیاط سے رکھو۔ اگر مرد کو مسخر کرنا ہے تو اس کی کمر میں کنکر مارو چلتے ہوئے میں پھر اس کی جانب نہ دیکھو۔ عورت ہے تو ٹھیکری چلتے میں مارو اور اس جانب نظر ڈالو مسخر ہوں گے۔ عطر دوسروں کے لگانا، الائچی کھلانے، دانے پیس کر شربت ملا کر پلانا الفت اور فریفتگی کو بڑھاتا ہے اور ہر دو قلوب کو راحت پہنچاتا ہے۔ اکل حلال صدق مقال والے کامیاب ہوتے ہیں، بارہا کا تجربہ ہے۔

لوح، عالم تسخیر مثلو ہیلو

جس طرح ہیلو آئینہ پر کام کرتا ہے اسی طرح یہ لوح آفتاب پر بنائی جاتی ہے اور آفتاب کی کرن کی روشنی میں جس جس جگہ اپنا عکس پہنچاتی ہے وہ تمام جہاں کے لوگ مسخر ہو جاتے ہیں۔ اس عجیب وغریب لوح کو اگر آپ بنا سکتے ہیں تو ضرور بنا کر اپنے پاس رکھیں اور پھر تماشہ دیکھیں۔ سورۂ والشمس کا ایک عمل اس کتاب کے چوتھے باب میں درج کیا گیا ہے۔ اب لوح عالم تسخیر کو ہم پوری ایک مثال دے کر سمجھائیں گے تاکہ تیاری لوح میں مطلق دشواری نہ ہو۔

ایک خالص سونے کی ۱۱ ماشہ ۲ رتی کی تختی بنواؤ جس میں تمام مسالہ جو ظاہر کیا جا رہا ہے درج ہو سکے۔ سات نام پیغمبروں کے لو چھ نام بادشاہوں کے اور ایک اپنا نام۔ سات یہ اور سات ستاروں کو لو جملہ ۲۱ نام پورے کر لو، ۷ نام حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۷) نام۔ کسریٰ، نوشیرواں، ذوالقرنین، فریدوں، جمشید، قیصر، محمود الحسن،

(۷) نام۔ زحل، شمس، قمر، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ۔

اب ان اکیس ناموں کو ایک لائن میں لکھو اور اس کی تکسیر جفری کرو، یہاں تک کہ زمام نکل آئے۔ ترتیب وار حروف اسی طرح ایک لائن میں لکھو۔

ا د م ا ب ر ا ہ ی م ی و س ف د ا و د س ل ی م ا ن ع ی س ی م ح م د ک س ر ی ن و ش ی ر و ا ن ذ و ا ل ق ر ن ی ن ف ر ی د و ن ج م ش ی د ق ی ص ر م ح م و د ا ل ح س ن ز ح ل ش م س ق م ر م ر ی خ ع ط ا ر د م ش ت ر ی۔

زہرہ = مجموعہ میزان کل حروف ۱۰۷ ہیں۔ اب ان میں سے آتشی حروف علیحدہ کر لکھو اور حروف نورانی علیحدہ لکھو۔

آتشی حروف یہ نکلے۔ اجم اام ف ادم اامم اش اذ اف م ش م م اش م م م طا م ش ہ ہ۔ کل حروف ۳۵ ہوئے۔

اب حروف نورانی یعنی بے نقطہ والے حروف لکھیں۔

ادم اراہ م وس داوس ل م اع س ام ہ م دک س رادر داوال ر ر د و م د ص رم ہ م دوال ح س ح ل م س م رم رع طا ارد م رہ رہ۔ جملہ میزان ۷۲۔

پس معلوم ہوا کہ پینتیس حروف آتشی اور حرف آتشی اور حرف نورانی نکلے بہتر نکلے۔ اب ان دونوں کی ایک سطر بنا لو۔ اسی طرح سے کہ اول حرف آتشی لکھتے چلے جاؤ اس کے بعد حروف نورانی اسی لائن میں لکھو اور یہ ایک سطر جو بنی ہے اس کو علیحدہ کاغذ پر رکھ لو۔ اب ان کے اعداد نکالو، آدم ۴۵، ابراہیم ۲۵۹، یوسف ۱۵۶، داؤد ۱۵، سلیمان ۱۵۰، عیسیٰ ۹۲، محمد ۹۲، مجموعہ میزان ۷۵۸۔

کسریٰ ۲۹۰، نوشیرواں ۶۲۳، ذوالقرنین ۱۱۴۷، فریدوں ۳۴۰، جمشید ۳۵۷، قیصر ۴۰۰ = مجموعہ ۳۱۵۷۔

زحل ۴۵، شمس ۶۴۰، قمر ۳۳۰، مریخ ۷۵۰، عطارد ۲۸۴، مشتری ۹۵۰ = مجموعہ میزان ۳۰۰۹۔

مجموعہ میزان ۶۹۲۴، ۲۰ ناموں کی ہوئی۔ اب محمود الحسن ۲۴۷ کے مجموعہ میزان، مجموعی سات ہزار ایک سو اکہتر ہوئی۔ علیحدہ علیحدہ مجموعہ اس وجہ سے نکال دیا ہے کہ کسی قسم کی زحمت نہ ہو۔ جب آپ اپنے نام کی لوح تیار کریں تو صرف نام کے اعداد کا مجموعہ ۶۹۲۴ میں ملانا ہوگا۔ غلطی بھی ممکن ہے، اس لئے آتشی اور نورانی حروف کے اعداد نکالو تا کہ غلطی کا احتمال نہ رہے اور دیکھو حساب سے مجموعہ علاوہ نام کے ۶۹۲۴ آتا ہے۔

اب کل ۲۱ ناموں کے مجموعے میں سورۂ والشمس کے اعداد ملاؤ پھر آیت شریف قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ تا بِغَيْرِ حِسَابٍ کے اعداد نکال کر اس کو شامل کرو۔ اب سمجھو تین میزانیں حاصل ہوئیں، اول آتشی نورانی سطر کی۔ دوسری سورۂ والشمس کی تیسری آیت شریف کی تین میزانیں جمع کر کے مخمس نقش بھرو، مجموعہ میں سے (۶۰) عدد گھٹادو۔ مابقیہ کو پانچ پر تقسیم کر کے پھر نقش بھرو۔

۱۸	۲۲	۱	۱۰	۱۴
۲۴	۳	۷	۱۱	۲۰
۵	۹	۱۳	۱۷	۲۱
۶	۱۵	۱۹	۲۳	۲
۱۲	۱۶	۲۵	۴	۸

(نوٹ) اب یہ مخمس نقش بھر کر دکھلایا گیا ہے اور ایک تکسیر والا طریقہ دوسرا آتشی نورانی حروف تیسرے والشمس کے اعداد۔ اب چوتھی چیز اور بناؤ۔ سورۂ والشمس کے اعداد ۱۹۴۷۸ نکلتے ہیں۔ تم خود بھی صحت کے ساتھ نکال لو تا کہ احتمال نہ رہے۔ اب ان کے حروف بناؤ۔ یہ حرف بنے۔ غ ۱۰۰۰۔ ا۔ ح ۸۔ ع ۷۰۔ ت ۴۰۰۔ غین کے ایک ہزار عدد ہیں۔ پس ۱۹ بار غین کے اعداد جو مکرر ہیں، سب کاٹ دے اور اب حروف بنالیں اور اپنے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ ان حرفوں میں مرکب کریں، اس طرح کہ ایک حرف سورت کے اعداد کا بنایا ہوا، ایک حرف اپنے نام کا اگر اپنے نام میں حروف زیادہ ہیں تو سورت شریف کے اعداد کے حرف پھر شروع سے لے لو یہاں تک کہ تمہارے نام کے حروف ختم ہو جائیں۔ بس یہی چار چیزیں اس عمل میں کام دیں گی، اب سونا تو اس وقت بے حد گراں ہے، پختہ سیسہ کے ٹکڑے یا مس کر ٹکڑے پر جب کہ آفتاب کو شرف ہو لوح کے ایک طرف وہ تکسیر جفری مکمل کندہ کریں، دوسری طرف مخمس درمیان میں آس پاس مخمس کے تین طرف میں یعنی دائیں بائیں اوپر شمسی دنورانی لکھیں، نیچے وہ حرف مرکب تحریر کریں جو اپنے نام سے اور سات شریف کے اعداد کے حروف بنا کر امتزاج دیا ہے۔ بس اب لوح تیار ہوگئی۔ سیسہ اور مس پر بھی نہ ہو سکے تو کاغذ پر مجبوراً تیار کرلیں، جس روز آفتاب شروع پر آئے اس کی صبح کو آفتاب نکلنے سے دو گھنٹہ پیشتر اٹھو، غسل کرو، جامہ پاک پہنو۔ سرخ رنگ کا عمامہ باندھو اور ایک کمر سے سرخ رنگ کا پٹکا کمر میں باندھو اور ایک تلوار بھی لٹکاؤ، عطر لگاؤ اور ایسے مقام پر جانب مشرق آفتاب طلوع ہونے سے پندرہ منٹ اول منہ کر کے کسی میدان میں کھلی جگہ پر کھڑے ہو اور سورۂ والشمس پڑھنا شروع کو حتی کہ تمہارے سامنے پورا آفتاب نکلے خواہ دوبارہ پڑھ سکو یا دس بار پڑھو، کوئی تعداد نہیں ہے، اب سورت پڑھنا ختم کردو اور لوح کو داہنے ہاتھ میں لے کر سورج کے سامنے کرو اور کہو کہ جس طرح اے نیر اعظم تجھے خدا نے تمام دنیا میں بلند کیا ہے، اسی طرح لوح مقدس کے طفیل سے مجھے دنیا میں معزز محترم اور مکرم بنا۔ چار چھ مرتبہ کہو، اس کے بعد لوح کو سرخ کپڑے میں لپیٹ کر بازو پر باندھ لو، چھوٹی بڑی حاجت کے وقت لوح علیحدہ کرنا ہوگی، روزانہ اسی طرح پھر دوسرے روز سے وقت طلوع سہ بار سورۂ والشمس پڑھنا ہوگی اور لوح کو پھر سورج کے سامنے اسی طرح کر کے دعا مانگ لیا کرو۔ اکیس روز تک کا ہو، بس ختم روزانہ بازو پر لوح کو باندھ لیا کرو، کپڑا ریشمی سرخ رنگ کا ہو۔ مکان کھلا ہوا چھت پر طلوع آفتاب کے وقت پڑھ سکتے ہو، چالیس روز تک نتیجہ اس کا دیکھو، نفع علم پہنچائے، ہر دلعزیز رکھو، ورنہ خارج کر دو، یعنی علیحدہ کر دو، تجربہ اس کا کامیاب ضرور ہے اور زندگی بھر انسان اس کی بدولت مکرم اور محترم بنا رہتا ہے۔ ترکیب جفر کا یہ بڑا زبردست علوی طریقہ ہے، کوشش کرنا اور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

آنسو

☆ آنسو اگر باپ کی آنکھوں سے گریں تو سمجھ لو بیٹی جوان ہوگئی ہے۔ ☆ آنسو اگر ماں کی آنکھوں سے گریں تو سمجھ لو بہو جھگڑالو ہے۔ ☆ آنسو اگر بھائی کی آنکھوں سے گریں تو سمجھ لو غیرت بیدار ہوگئی ہے۔

اسماء حسنیٰ مع مزاج مع اعداد مع

اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد
اللہ	۶۶ آتشی	الباسط	۷۲ بادی	الکبیر	۲۳۲ خاکی	الواحد	۱۹ بادی
الرحمن	۲۹۸ آبی	الرافع	۳۵ آبی	الحفیظ	۹۹۸ آبی	الاحد	۱۳ آتشی
الرحیم	۲۹۵ آبی	الحافض	۱۴۸۱ آتشی	المقیت	۵۵۰ آتشی	الصمد	۱۳۴ بادی
الملک	۹۰ آتشی	المعز	۱۱۷ آتشی	الحسیب	۸۰ آبی	القادر	۳۰۵ خاکی
القدوس	۱۷۰ خاکی	المذل	۷۷۰ آتشی	الجلیل	۷۳ خاکی	المقتدرد	۷۴۴ آتشی
السلام	۱۳۱ خاکی	السمیع	۱۸۰ خاکی	الکریم	۲۷۰ خاکی	المقدم	۱۸۴ آتشی
المومن	۱۳۶ آتشی	البصیر	۳۰۲ بادی	المجید	۵۷ آتشی	الموخر	۸۴۶ آتشی
المہیمن	۱۴۵ آتشی	الحکیم	۷۸ آبی	الباعث	۷۳ بادی	الاول	۳۷ آتشی
العزیز	۹۴ آبی	العدل	۱۰۴ آبی	الشہید	۳۱۹ آتشی	الآخر	۸۰۱ آتشی
الجبار	۲۰۶ خاکی	الطیف	۱۲۹ آتشی	الحق	۱۰۸ آبی	الظاہر	۱۱۰۶ خاکی
المتکرر	۶۶۲ آتشی	الخبیر	۸۱۲ آبی	القوی	۱۱۲ خاکی	لباطن	۲۶ بادی
الخالق	۷۳۱ آبی	الرقیب	۳۱۲ آبی	الوکیل	۴۴ بادی	الولی	۴۷ بادی
الباری	۲۱۳ بادی	الحلیم	۸۸ آبی	المتین	۵۰۰ آتشی	المتعالی	۵۵۱ آتشی
المصور	۳۳۶ آتشی	المجیب	۵۵ آتشی	الولی	۴۶ آبی	البر	۲۰۲ بادی
الغفار	۱۲۸۱ آبی	الواسع	۱۳۷ بادی	الحمید	۶۲ بادی	المنتقم	۶۳۰ آتشی
القہار	۳۰۶ خاکی	الحکیم	۶۸ آبی	المعصیٰ	۱۴۸ آتشی	التواب	۴۰۹ بادی
الوہاب	۱۴ بادی	الودود	۲۰ بادی	الممیت	۴۹۰ آتشی	المنعم	۲۰۰ آتشی
الرزاق	۳۰۸ آبی	العظیم	۱۰۲۰ آتشی	الحی	۱۸ آبی	العفور	۱۵۶ آبی
الفتاح	۴۸۹ آتشی	الغفور	۱۲۸۶ آبی	القیوم	۱۵۶ خاکی	الرئوف	۲۸۶ آبی
العلیم	۱۵۰ آبی	الشکور	۵۲۶ آتشی	الواجد	۱۴ بادی	مالک الملک	۲۱۲ آتشی
القابض	۹۰۳ خاکی	العلی	۱۱۰ آبی	الماجد	۴۸ آتشی	ذوالجلال	۸۰۱ آتشی
والاکرام	۲۹۹ بادی	المغنی	۱۱۰۰ آتشی	النور	۲۵۶ بادی	الرشید	۵۱۴ آبی
الرب	۲۰۲ آبی	المعطی	۱۲۹ آتشی	الہادی	۲۰ آتشی	الصبور	۲۹۸ بادی
المقسط	۲۰۹ آتشی	المانع	۱۶۱ آتشی	البدیع	۸۶ بادی	الستار	۱۶۱ خاکی
الجامع	۱۱۴ خاکی	الناصر	۱۰۰۱ آتشی	الباقی	۱۱۳ بادی	النعیم	۱۷۰ بادی
الغنی	۱۴۰۴۰ آتشی	النافع	۱۶۱ بادی	الوارث	۷۰۷ بادی	الوالی	۴۷ بادی

عملیات:

حضرت مولانا محمد ابراہیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ یہ اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم ہے اور ایک ایک حرف اس کا کامل ہے۔ ہمزہ یعنی الف مفتوح موقوف کیا جائے تو باقی لِلّٰہ رہے گا۔ یہ بھی اسی طرح ذات پاک پر دلالت کرے گا۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْض. قرآن میں ہے۔ پھر اگر دوسرا لام بھی الگ کر دیا جائے تو صرف ''ہ'' رہ جاوے گا۔ وہ بھی بدستور ذات الٰہی پر دلالت کرے گا۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ. بھی وارد ہے۔ عاشقان الٰہی کا ورد زبان بھی نام پاک ہے۔ دو جہاں کی مرادیں برلانے والا یہی نام ہے۔ اس کی تاثیر اور خاصیتیں بے حد ہیں کہ چودہ طبق کے ملائکہ بھی اسے نہیں لکھ سکتے۔ ایک ادنیٰ سی تاثیر اس کی یہ ہے کہ اگر ہر روز پانچ ہزار مرتبہ نماز روزہ کی پابند ہوکر حلال کا نوالہ کھا کر باوضو ہو کر روبقبلہ بیٹھ کر اللہ اللہ کا ورد کرے گا، تھوڑے سے عرصہ میں صاحب کشف اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔ ہر ایک عبادت میں بے حد مزا اٹھائے گا۔ اکثر راتوں کو زیارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اور اگر تائید الٰہی شامل حال ہوگئی تو رب العزت کی زیارت خواب یا استغراق میں انشاءاللہ نصیب ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ رْزُقْنِی حُبَّکَ وَلِقَاءَکَ . فرشتوں کو آتے جاتے اڑتے ہوئے اکثر خواب میں دیکھے گا۔ الغرض بارگاہ خداوندی میں مقربین کے مرتبہ میں شامل ہوگا۔

تنبیہ: بعض عامل لوگ اللہ کا نام مبارک لکھ کر آٹے کی گولیوں میں رکھ کر مچھلیوں کو چالیس دن تک کھلاتے ہیں۔ یہ عمل طریقت کے خلاف ہے۔ کیونکہ وہ آٹے کی گولی مچھلی کے پیٹ میں ہضم ہونے کے بعد وہ کاغذ جس پر اللہ کا نام پاک لکھا ہوا ہے ثابت مچھلی کے پیٹ سے نکلتا ہے۔ اس میں اللہ کے نام پاک کی سخت بے ادبی ہے اور اللہ کے نام پاک کی بے ادبی کرنے والا خدا کا غضب میں آتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ. یعنی اللہ کے غصہ سے اللہ کی پناہ۔ یہاں اگر یوں کر لیا جائے کہ اللہ کے نام مبارک کے عدد لئے جاویں یعنی ۶۶ ر کا ہندسہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ کاغذ پر لکھ کر آٹے کی گولیاں بنا کر چالیس روز مچھلیوں کو کھلا جائے تو امید ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے حاجت پوری کرے گا۔

اگر کوئی مسلمان اللہ کے نام کو جو کہیں زمین پر پڑا نظر آیا، اٹھا کر اپنی پگڑی یا ٹوپی میں رکھے گا۔ دنیا و آخرت میں ولایت کا مرتبہ پائے گا۔ یہ اسم جمالی ہے اس کے پڑھنے سے کسی طرح کی کوئی گرمی مزاج میں پڑھنے والے کے پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اتنا خیال ضرور رہے کہ اللہ کے نام کی بے تعظیمی کرنے والا یا اللہ کی جھوٹی قسم کھانے والا کسی وقت میں بے حد محتاج اور فقیر ہو جائے گا۔ یا آخری عمر میں اندھا ہوگا۔ آنکھیں جاتی رہیں گی۔ یا کسی ایسی سخت مصیبت یا بیماری میں مبتلا ہوگا کہ سارے حکیم طبیب اس کے علاج سے عاجز ہو جائیں گے۔ اسم اللہ کی مثال یوں سمجھے کہ جیسا بحر محیط یعنی بڑا سمندر جو ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور باقی سارے ناموں کی مثال ایسی ہے جیسے سمندر کی کھاڑیاں۔ سب کھاڑیاں بڑے سمندر سے نکلی ہیں۔ اور پھر اسی میں مل گئی ہیں۔ اسی طرح سارے نام اللہ کے نام کے سوا ذات الٰہی میں سے ظاہر ہوئے اور پھر اسی میں چھپ گئے۔

خاصیت: اگر کوئی مسلمان اسم اللہ کو نہایت خوش خط جلی قلم سے لکھ کر اپنے سامنے رکھ کر اور دن رات میں کم سے کم تین دفعہ نہایت ادب سے باوضو ہو کر روبقبلہ خلوت میں بیٹھ کر محبت کی نگاہ اس مبارک نام پر ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ یہ مبارک نام اس کاغذ یا تختی پر جس طرح لکھا ہوا ہے اسی طرح خوبصورت اور خوش خط میرے دل میں لکھا ہوا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے کم سے کم دس منٹ تک اس تصور کو جمائے اور اسی خیال میں محو رہے اور ہر روز تین دفعہ اس عمل کو کرے انشاء اللہ العزیز کبھی ساری عمر خفقان۔ ہول دلی دھڑکن۔ اضطراب قلب وغیرہ وغیرہ قلب کے کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔ دنیا کے

کسی جابر ظالم سے کبھی دہشت نہ ہوگی۔ عشق الٰہی میسر ہوگا۔

خاصیت : صبح نہار منہ تازی روٹی پکا کر اس پر سات مرتبہ یااللہ لکھ کند ذہن بچے کو کھلائے سات دن یا گیارہ دن یا اکیس دن جیسی ضرورت دیکھے عمل کرے بفضلہ تعالیٰ کند ذہن بچہ کا ذہن کھل جائے گا۔

خاصیت: جو کوئی رہنے کے مکان کی پریشانی پر تین جگہ یااللہ لکھے گا جب تک وہ نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا کبھی اس مکان میں دب کر نہ مرے گا۔ کبھی سوتے یا جاگتے میں وہ مکان آدمیوں پر نہ گرے گا۔ یا خواختیاری گر اجائے گا۔ یا خالی وقت میں مہندم ہوگا۔ کسی انسان کی اس مکان کے صدمے سے اچانک موت نہ ہوگی۔

خاصیت: اگر کسی کی پسلی یا سینہ یا کمر یا سر میں درد ہو تو دوسرا شخص باوضو ہو کر درد کی جگہ سات مرتبہ یااللہ انگلی سے خالی بلا سیاہی وغیرہ لکھے اور دن میں سات دفعہ اس عمل کو کرے انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔

خاصیت: اللہ کے نام مبارک کو جلی قلم سے لکھے اور الف کو قینچی سے کتر کر الگ کرلے اور جو کوئی مسافر باہر جاتا ہو وہ حرف اللہ کا الف اپنے بازو پر باندھے اور باقی نام اللہ اپنے گھر میں اہل وعیال میں امانت رکھ جائے انشاء اللہ تعالیٰ مع الخیر وہ مسافر اپنے گھر واپس آئے گا۔

خاصیت : اگر کسی عورت کے بچہ نہ ہوتا ہو اور درد نہایت شدید ہو تو ایک سو اکیس مرتبہ یااللہ پڑھ کر گڑ یا خمیرہ وغیرہ پر دم کر کے تین حصے کر کے کھلایا جائے فوراً خدا کے فضل سے مشکل آسان ہوگی۔ مجرب ہے۔

خاصیت :کوئی شخص ناحق کے جھگڑے میں پھنس جائے، کسی مفسد جھگڑالو شخص سے معاملہ پڑجائے تو عین مقدمہ کی پیشی کے وقت یا باہمی گفتگو کے وقت سترہ دفعہ اللہ اللہ کہے اور دل میں یہ تصور کرے کہ ساری سجھا فنا ہوئی اور اب خاص ذات باری تعالیٰ اس مقدمہ کا فیصلہ فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ مقدمہ اس کے حق میں اچھا فیصلہ ہوگا۔ اور جھوٹا دشمن عدالت یا باہمی گفتگو میں ہارے گا۔

یَا رَحْمٰنُ :اے بخشنے والے۔ رحمت نازل کرنے والے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ اس کے عدد ۲۹۸ رہیں۔ اس اسم کا خاصہ سارے عالم پر رحمت نازل کرنا بلا قید مذہب خواہ مسلمان ہو یا کافر، یہودی ہو یا نصرانی، خدا کا دوست ہو یا دشمن، انسان ہو یا حیوان، درخت ہو یا پتھر، عام طور سے سب پر رحمت فرمانا اس نام کا خاصہ اور اس سرکار کا منصب ہے۔ اس سرکار نے رحمت کے سو حصوں میں سے ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا ہے جس کا اثر سارے عالم میں رحمت کے یہ نشان ہیں کہ شیر جیسا خونخوار جانور کس محبت سے اپنے بچوں کو دودھ پلاتا ہے۔ ہاتھی اپنے بچوں کو کس محبت او شفقت سے دیکھتا ہے۔

تاثیر: جو شخص یارحمٰن کا اکثر وظیفہ پڑھے گا اس کا دل نہایت نرم اور گداز رقیق القلب ہو جائے گا۔ جس کسی بیمار مصیبت زدہ کو دیکھے گا فوراً آبدیدہ ہو کر اس شخص کی تکلیف رفع کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور خدا چاہے کامیاب ہوگا۔

خاصیت :جو شخص یارحمٰن کو فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے مرتبہ پڑھے گا خداوند کریم کی خاص رحمت میں داخل ہوگا اور دنیا میں اس پر کوئی آڑی اور مشکل نہ پڑے گی۔ ہر ایک کاروبار میں فراخ دستی نصیب ہوگی۔

خاصیت :جو کوئی ٹھیک دوپہر کے وقت کہ جس کو زوال کا وقت کہتے ہیں باوضو بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ یارحمن پڑھے اور پانی پر دم کرے، جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس میں سلائی تر کر کے دکھتی آنکھوں میں لگائے گا ہر ایک آنکھ میں سات سات سلائیاں، انشاء اللہ تین دن میں آنکھیں اچھی ہو جائیں گی اور پھر ایک سال تک دکھنے نہ آئیں گی۔

خاصیت :صبح کی سنتوں اور فجر کی نماز کے درمیان جو کوئی شخص ایک سو اکیس مرتبہ **یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ** کسی بیمار کے سرہانے کھڑے ہو کر پڑھے گا سات دن میں کیسا ہی بیمار ہو تندرست ہو جائے گا۔ اگر موت مقدر ہے تو خاتمہ بالخیر ہوگا۔ مشکل جلد آسان ہوگی۔ یہ عمل میرے بزرگوں کا مجرب ہے۔

یَا رَحِیْمُ :اے بہت مہربان۔ یہ اسم جمالی ہے۔ دین دنیا اس جہاں اور اُس جہاں میں رحمت فرمانا اس نام کا خاصہ ہے۔

تاثیر: اگر کوئی کافر اعتقاد سے یارحیم کا وظیفہ پڑھے گا۔ انشاء اللہ مسلمان صاحب ایمان ہو کر مریگا۔ اور اگر کوئی مسلمان اس مبارک نام کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا تو خاتمہ بالخیر ہو کر جان ایمان کے ساتھ نکلے گی۔۔ خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے انسان ساری عمر اس نام کو ہزار مرتبہ

روزانہ پڑھے اس مبارک عمل کی مدت ساری عمر ہے۔

خاصیت: جو کوئی پانچ سو مرتبہ صبح کی نماز کے بعد یارحیم خلوص کے ساتھ پڑھے گا تمام خلقت اس پر مہربان ہوگی۔ اور اگر دشمن بھی سامنے پڑے گا تو نرم ہو جائے گا۔

خاصیت: جو کوئی یارحمٰن یارحیم دونوں نام ملا کر ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ پڑھے گا۔ حق تعالیٰ غفلت اور بھول اس کے مزاج سے مٹادے گا۔ نماز کی محبت پیدا ہوگی۔

خاصیت: جو کوئی یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَهُمَا پڑھے گا اڑی مشکل اس کی کھل جائے گی۔

یَامَلِکُ: اے بادشاہِ حقیقی۔ ہر ایک چیز ہر وقت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ یہ اسم جمالی ہے اثر اس مبارک نام کا یہ ہے کہ اس کا وظیفہ پڑھنے والا اپنی حاجت سوائے خدا کے کسی بادشاہ کے سامنے بھی پیش نہ کرے گا اور بجز ذات الٰہی کے کسی کو اپنا حاجب روانہ جانے گا۔

خاصیت: جو کوئی اس مبارک نام کو تین ہزار بار ہمیشہ پڑھے گا تو اہل دنیا کی نظروں میں نہایت عزت مند ہوگا اور بڑی وجاہت والا ہوگا۔ حاکم اور بادشاہ اس کی بات غور سے سنیں گے ظالم جابر شخص اس کے سامنے سختی سے نہ بول سکے گا۔

خاصیت: جو کوئی مَالِكَ الْمُلْكِ کو دس ہزار مرتبہ پڑھے گا گم ہوئی چیز مل جائے گی یا دل کو صبر آجائے گا۔ بے چینی مال کے گم ہو جانے کی یک لخت جاتی رہے گی۔

خاصیت: جس کسی کو مقدمہ کی وجہ سے سخت پریشانی ہو یا کسی دشمن سے خوف ہو تو اکیس ہزار دفعہ مَالِكَ الْمُلْكِ کا ختم تین روز تک متواتر کیا جائے، انشاء اللہ مقدمہ میں فتح اور دشمن پست ہوگا۔

ترکیب ختم کی یہ ہے کہ تین آدمی باوضو روبقبلہ بیٹھیں اور سات سات ہزار مرتبہ تینوں آدمی مَالِكَ الْمُلْكِ پڑھیں، اول اور آخر میں سات سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَادِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ یہ تینوں شخص بعد ختم وظیفہ کے یہ دعا کریں الٰہی آج فلاں مقدمہ کا استغاثہ اور اپیل تیری بالادستی سرکار میں دائر کیا ہے اگر تو بھی ہرادے گا تو یہ بندہ کہاں جائے گا۔ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْ اِلَّا اِلَيْهِ ۔ تیری سزا کا بچاؤ اور تیری مصیبت کی پناہ تیرے ہی پاس ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد حسب مرضی کام ہوگا۔

یَا قُدُّوْسُ: اے پاک اور مبرا ہر عیب سے، یہ اسم جمالی ہے اس مبارک نام کی تاثیر یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا زنا، چوری، شراب خوری وغیرہ وغیرہ جملہ عیوب سے پاک ہو جائے گا۔

خاصیت: جو کوئی اس مبارک نام کو زوال کے وقت ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا دل اس کا ہر طرح کی برائی کینہ، حسد، عداوت، بغض سے پاک ہوگا۔ کچھ عرصہ کے بعد دل میں نور پیدا ہو جائے گا۔

خاصیت: جس شخص کی بیوی کو حمل قرار پائے جس دن سے معلوم ہو کہ بچہ پیدا ہونے تک ہر روز اکتالیس مرتبہ یا قدوس پانی پر پڑھ کر دم کر کے پلائے، بچہ نہایت بااخلاق و پاک باطن اور نیک، ماں، باپ کا تابعدار ہوگا۔ ساری عمر کبھی والدین کی نافرمانی یا دوا کو پسند نہ کرے گا۔

خاصیت: جو شخص يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ ہر روز صبح کی نماز اور مغرب کی نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کرے گا، انشاء اللہ کبھی کسی گندے مرض میں جیسے بواسیر، نواسیر، ناسور وغیرہ وغیرہ میں مبتلا نہ ہوگا۔ کبھی اس کو پردے یا شرم کی جگہ کوئی زخم یا بیماری نہ ہوگی اور کبھی اس کو کوئی شرم وحیا کی جگہ کسی غیر کو دکھانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ یہ میرے بزرگوں کا مجرب عمل ہے۔

خاصیت: جو کوئی يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ ۔ ملا کر ایک ہزار دفعہ عشاء کے بعد اندھیرے میں پڑھے گا، اگر صاحبِ ملک ہو اس کا ملک قائم رہے، صاحب ریاست ہو ریاست باقی رہے، جس عہدہ پر ملازم ہو اس میں عزت پاوے۔ حاکم بالادست ہمیشہ نظر عنایت رکھیں اگر کوئی اس کا دشمن اس کی چغلی کھائے وہ خود ذلیل ہو یا جلد مرجائے۔ اور اس مبارک نام کے وظیفہ پڑھنے والے کی ہمیشہ عزت زیادہ ہوگی۔

خاصیت: جس مسافر کو سفر کی حالت میں کچھ جان و مال کا اندیشہ ہو یا مسافر تھک جائے تو جس قدر ہو سکے يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ پڑھے انشاء اللہ جو کچھ خوف ہو جلد رفع ہو جو کلفت ہو جلد دفع ہو باامن

داماں منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔

یَاسَلَامُ : اے ہر طرح کے عیب اور ہر مرض ونقصان سے پاک۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا جس بیمار کو دیکھے گا نہایت ترس کھائے اس کی شفا کے لئے دعاء، اس کے لئے دوا کی کوشش کرے گا۔

خاصیت: جو کوئی تین ہزار دفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَا سَلَامُ تین دن تک کسی بیماری کی شفا کے واسطے ختم پڑھے گا، بیمار بہت جلد شفا پائے گا۔ یا جلد نہایت آسانی سے مریض کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

ترکیب: جو کوئی شخص ختم پڑھے پہلے غسل کرے سفید کپڑے پہنے، قبلہ رو ہو کر اول تین دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّنَا فِی الْاَنْبِیَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ پھر بسم اللہ یَاسَلَامُ تین ہزار دفعہ کسی شمار دانے یا تسبیح پر پڑھے۔ ختم کے بعد پھر تین دفعہ یہی دورد شریف پڑھے پھر اٹھ کر مریض پر دم کرے یا پانی یا دوا پر دم کرے وہ دوا یا پانی مریض کو پلائے۔ تین روز یا پانچ روز انتہا سات روز۔ انشاء اللہ بیمار تندرست ہوگا۔ میرا بذات خاص بارہا کا مجرب عمل ہے۔

خاصیت: اگر کوئی بیمار بے ہوش ہو گیا ہو، اس کے پاس سرہانے بیٹھ کر تین سو دفعہ یَارَحْمٰنُ یَاسَلَامُ پڑھا جائے، پڑھتے ہی انشاء اللہ بہت جلد مریض ہوش میں آئے گا۔

عجیب عمل: جس عورت کے بچے ام صبیان کے مرض میں مرجاتے ہوں شروع کرے اور بچہ کے دودھ پینے تک برابر یہی عمل کرتا رہے، تین مرتبہ ہر روز سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ کسی روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر حاملہ کو کھلائے یا کاغذ پر لکھ کر پانی یا دوا میں گھول کر پلائے۔ بفضلِ تعالیٰ بچہ ہر مرض سے محفوظ رہے اور طبعی عمر کو پہنچے۔

یَامُؤْمِنُ: اے امن دینے والے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا امن پسند ہوگا۔ ہر ایک قسم کے جھگڑے فساد کو برا جان کر دفع کرنے کی کوشش کرے گا۔

خاصیت: جو شخص اس مبارک نام کو ایک ہزار ایک دفعہ اس مبارک نام کو لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے شیطان کے فتنہ سے محفوظ رہے۔ کوئی دشمن اس پر قابو نہ پائے گا۔

خاصیت: جو شخص اس مبارک نام کو ایک ہزار ایک دفعہ روزانہ ساری عمر پڑھتا رہے ساری دنیا والے اس کے تابعدار رہیں۔ اور جو عورت اس نام کو ایک ہزار ایک دفعہ پڑھے، خاوند کی بداخلاقی، برائی سے اور شر سے محفوظ، مرد پڑھے، بیوی کی برائی سے، ہمسائے کی برائی سے بچا رہے، اگر تجارت یا معاملہ والے شرکاء لوگوں کو آپس میں کچھ برائی بداخلاقی وغیرہ کا اندیشہ ہو تو اس مبارک نام کو پڑھیں ساری عمر ایک دوسرے کی برائی سے محفوظ رہیں گے۔

یَامُهَیْمِنُ: اے نگہبان۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا ہر ایک انسان کے جان ومال کی حفاظت کی فکر رکھتا ہے۔

خاصیت: جو شخص غسل کر کے قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار ایک سو پندرہ مرتبہ یَامُهَیْمِنُ تین روز تک پڑھے جس کام کا بطور استخارہ انجام معلوم ہوگا۔ اگر ہر روز ایسا کیا کرے تو ساری دنیا کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر فوج کا سپاہی کہیں اور لام پر چلا گیا انشاء اللہ بندوق کی باڑ میں سے زندہ سلامت آئے گا۔ اگر کوئی شخص اس مبارک نام کا عامل ہے یعنی ہمیشہ ہر روز غسل کر کے ایک ہزار ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھتا ہے وہ شخص اتفاقاً جہاز میں سوار ہو اور جہاز پھٹ گیا ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ شخص زندہ رہے گا۔ اور صحیح سلامت کنارے پر پہنچے گا۔ کسی شہر میں وباء طاعون ہو یا اور کوئی وباء ہو جو شخص اس عمل کا عامل ہوگا اس بلائے عالم گیر سے محفوظ رہے گا۔

تنبیہ: اگر ایک روز غسل یا وظیفہ ناغہ ہو گیا تو پھر چالیس روز تک تاثیر ندارد ہو جائے گی۔ اب پھر برابر چالیس دن تک یہی عمل کرتا رہے گا۔ تب بفضلہ تعالیٰ پھر وہی تاثیر خدا کی سرکار سے مل جائے گی۔ اگر کسی مکان کی چھت آدمیو پر گری اور اس عمل مبارکہ کا عامل بھی وہاں دب گیا ہو تو بفضلہ تعالیٰ یہ شخص اس صدمہ سے سلامت باہر نکلے گا۔

یَاعَزِیْزُ: اے عزت دینے والے اور سب پر غالب۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس مبارک نام کو پڑھتا ہے وہ اپنے اور پرائے کی عزت آبرو کی حفاظت کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ مسلمان بلکہ ہر ایک انسان کے بے آبرو ہونے کو برا جانتا ہے

اور ہمت اس نام کے عمل کی ہمیشہ عالی اور بلند رہتی ہے۔ حقیر ذلیل بات کو بھی پسند نہیں کرتا۔

خاصیت: جو کوئی صبح کی نماز کے بعد اکتالیس بار اس مبارک نام کو پڑھے گا کبھی دنیا اور آخرت میں کسی کا محتاج نہ ہوگا۔

خاصیت: اگر کوئی شخص کسی عہدہ یا منصب سے گر گیا، یا ملازم تھا موقوف ہو گیا وہ سات دن تک غسل کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے، ان دونوں رکعتوں میں الحمد شریف اور قل ہو اللہ احد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر نماز کو ختم کرے۔ پھر تین روز تک کھڑے ہو کر یاعَزِیْزُ تین ہزار دفعہ پڑھے چوتھے دن بیٹھ کر پانچ ہزار دفعہ یا عَزِیْزُ پڑھے اور دعا کرے انشاء اللہ وہی عہدہ ملے یا اس سے بہتر کہیں اور عزت و آبرو کی کوئی صورت غیب سے پیدا ہو جائے کھوئی ہوئی عزت پھر حاصل ہو جائے گی۔

آگاہی: جو عورت خاوند کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو اگر وہ اس مبارک عمل کو پورا کرے تو خاوند کی نظروں میں نہایت عزت والی اور محبوب ہو جائے اس مبارک نام کے فوائد اور خاصیتیں عجیب اور غریب ہیں۔

یَا جَبَّارُ: اے بگڑے کاموں کے درست کرنے والے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ اس مبارک نام کا پڑھنے والا فقیروں محتاجوں، بیماروں، اپاہجوں کی امداد کرنے کا بڑا فکر رکھے گا۔ تھوڑی سی حکومت کی سی بو مزاج میں پیدا ہوگی۔

خاصیت: اس مبارک نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس مبارک نام کو نگینہ میں کندہ کرا کر انگوٹھی پہنے گا اس کی ہیبت اور شوکت خلقت کی نظروں میں اور دلوں میں بہت ہوگی۔

خاصیت: جو بچہ یا بیمار بے حد لاغر اور دبلا ہو گیا ہو، تھوڑا سا سرسوں کا تیل لے کر ایک ہزار ایک سو نو مرتبہ اس تیل پر یَاجَبَّارُ پڑھ کر دم کیا جائے اور وہ تیل روزانہ مریض کے تن بدن پر مالش کیا جائے انشاء اللہ طاقت اور توانائی جلد واپس آئے گی اور کمزوری اور لاغری دفع ہوگی۔

خاصیت: جو شخص ہمیشہ پنج گانہ نماز کے بعد ایک سو دفعہ یَاجَبَّارُ پڑھے گا۔ لوگوں کے غیبت کرنے اور برا کہنے سے رنجیدہ نہ ہوگا۔ اس کا دل محکم و صابر ہو جائے گا کسی صدمہ سے حالت ابتر نہ ہوگی۔ جوانمردی اور نیکی کی طرف دل مائل ہوگا۔

خاصیت: اگر کوئی شخص کے اولاد ہوئی اور پیدا ہو کر مر گئی یا آئندہ اولاد ہونی بند ہو گئی ہو وہ گیارہ دن تک عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار دفعہ یَاجَبَّارُ۔ پڑھ کر تین عدد مغز بادام پر دم کرے۔ ایک دانہ روزانہ بیوی کو کھلائے دو دانہ آپ کھائے پھر اپنی بیوی سے خلوت کرے گیارہ دن تک ایسا ہی کرے، انشاء اللہ ضرور بیوی اس کی حاملہ ہو اور فرزند صالح عطا ہو۔ جب لڑکا ہو وہ اس کا نام عزیز اللہ رکھے اور سات برس تک ہر سال ایک بکرا اللہ کے واسطے ذبح کرے اور محض اللہ کے واسطے غریبوں کھانا پکا کر کھلائے اور اگر اتنا مقدور نہ ہو تو کچا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ اور اگر یہ بھی مقدور نہ ہو تو سات پیسے ہر مہینہ کے شروع میں بچہ کے ہاتھ سے کسی اندھے فقیر کو دلوا دے عمل پورا ہو جائے گا۔ اور انشاء اللہ فرزند صاحب عمر ہوگا۔

خاصیت: جس کے سر میں درد ہو اس کے ماتھے پر سات مرتبہ یَاجَبَّارُ انگلی سے لکھا جائے پھر تین دفعہ ماتھا پکڑ کر یَاجَبَّار یَا سَلَامُ سات سات دفعہ پڑھ کر دم کرے انشاء اللہ کیسا ہی درد ہو جاتا رہے گا۔ اور اگر آدھا سر کا درد ہے تو سورج نکلنے سے پہلے اس عمل کو کرے بہت جلد شفا ہوگی۔

یَا مُتَکَبِّرُ: اے نہایت بزرگ اور بڑے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ اس کے عامل اور پڑھنے والے میں خلقت سے نفرت اور یکسوئی کی تلاش پیدا ہوگی۔ ہمیشہ خلوت میں رہنے کو پسند اور زیادہ بولنے کو ناپسند کرے گا۔ مخلوق کے مجمع یا ہنگامہ میں شریک ہونے سے نفرت مگر جماعت یا جمعہ یا حج یا نیک مجلسوں میں حاضر ہونے اور باادب ساکت بیٹھنے کو بہت دوست رکھے گا۔

خاصیت: جو شخص اپنی بیوی سے ہم بستر ہونا چاہے اور خاص فعل کے شروع سے پہلے دس دفعہ یَامُتَکَبِّرُ پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرزند پرہیزگار سعادت مند عطا فرمائے گا۔

خاصیت: جس شخص کو بدخوابی یا سوتے ہوئے خوف و ڈر معلوم ہوتا ہو، سونے سے پہلے اکیس دفعہ اس مبارک اسم کو پڑھ کر خاموش ہو کر سو رہے۔ انشاء اللہ پھر کبھی بدخوابی نہ ہوگی۔

یَاخَالِقُ: اے خلقت کے پیدا کرنے والے حکمت کے ساتھ۔ یہ اسم جمالی ہے تاثیر اس مبارک نام کی یہ ہے کہ جو کوئی شخص اس نام کا وظیفہ کرے گا، مسلمان گناہ گار یا کافر کو دیکھ کر یکا یک غصہ نہ آئے گا۔

برے سے برے عیب دار انسان کو دیکھ کر بدمزاج نہ ہوگا۔ بلکہ نظرِ عبرت سے دیکھے گا کہ اسے بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس کے عیبوں کو بھی اسی نے بنایا ہے۔ ضرور ایسے عیب دار شخص کے پیدا کرنے میں کوئی حکمت ہے جس کو خدا ہی خوب جانتا ہے، اور یہ نظرِ عبرت اور تامل، اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے خدا جسے نصیب کرے اسی کا حصہ ہے۔

خاصیت: جو کوئی شخص اس مبارک نام کا ورد کرے اور بے گنتی صبح و شام رات دن پڑھتا رہے حق تعالیٰ اس شخص کے لئے ایک فرشتہ پیدا کرے گا اور پھر قیامت تک جو کچھ بھی وہ فرشتہ عبادت کرے گا وہ عبادت اس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور دل و چہرہ اس شخص کو نورانی ہوگا، اور سارے کاموں میں دل قوی رہے گا۔

خاصیت: جو کوئی لڑائی کے موقع پر تین سو دفعہ اس مبارک نام کو پڑھے گا دشمن اس کا مغلوب ہوگا۔

خاصیت: جو کوئی شخص جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن کے روزے رکھے اور ظہر کے بعد تین روز تک تین ہزار دفعہ یا خالق پڑھے اور اول میں سو دفعہ اور بعد میں سو دفعہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ. بعد ختم تین روز تک برابر پانی پر دم کرے اور پھر دعاء کرے کہ اے خالق مجھے فرزند عطا کرے۔ اس کے بعد یہ دم کیا ہوا پانی آدھا بیوی کو پلائے اور آدھا خود پیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بانجھ عورت کو حمل رہ جائے گا۔ اور صحیح و سلامت فرزند پیدا ہوگا۔

خاصیت: جس عورت کے کچے حمل گر جاتے ہوں تو وہ خود یا اس کا کوئی رشتہ دار سات دن تک برابر ہر روز سات ہزار دفعہ عشاء کی نماز کے بعد یا خالق پڑھے مگر اوّل اور آخر اکیس اکیس دفعہ یہ مبارک درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظَمَتِہٖ ذَالِکَ. بعد وظیفہ کے ختم کے روزانہ سات روز تک پانی پر دم کر کے عورت کو پلایا جائے اور تھوڑی سی روئی پر روز دم کئے ہوئے پانی میں تر کرلی جائے پھر اس کا تعویذ بنا کر عورت کے گلے میں ڈالا جائے بفضلہٖ تعالیٰ تھوڑے سے عرصے میں حمل قرار پائے اور صحیح سالم تندرست بچہ پیدا ہو۔ جب بچہ پیدا ہو تو اسی دن وہ تعویذ ماں کے گلے سے کھول کر بچہ کے گلے میں ڈالا جائے بفضلہٖ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز ہوگی۔

یَابَارِئُ: اے پیدا کرنے والے ارواح کے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس عظیم الشان نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس مبارک نام کا باقاعدہ وظیفہ کرے گا ہر ایک انسان کی روح پر اس کا اثر اور اس وظیفہ پڑھنے والے کی قبولیت پیدا ہوگی۔

خاصیت: جو کوئی ہر جمعہ میں ایک سو دفعہ اس مبارک نام کی تلاوت کرے گا حق تعالیٰ اس شخص کو قبر میں دفن کے بعد ریاض القدس کی طرف اٹھالے گا۔ قبر میں نہ چھوڑیگا۔

خاصیت: جو طبیب اس مبارک نام کا وظیفہ پڑھے گا، جس مریض کا علاج کرگا موافق پڑے گا۔ تمام مخلوق میں اس کی عزت و وجاہت بہت ہوگی۔

ترکیب: ختم کی یہ ہے کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد غسل کیا جائے اور مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر اکتالیس اکتالیس بار یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ. پھر گیارہ ہزار مرتبہ یَا بَارِئُ پڑھا جائے۔ اور اس عمل کو ہمیشہ کیا جائے۔ تسخیر عالم کے لئے یہ عمل عجیب و غریب ہے اسی طرح اگر کوئی حاکم اس عمل کو کرے گا تو حکام بالا دست نیز ماتحت لوگوں میں اس کی وجاہت بہت ہوگی۔ اس کے فیصلہ کا اپیل بہت کم منظور ہوگا۔ ملک میں بہت قابل اور لائق مانا جائے گا۔

یَامُصَوِّرُ: اے انسان اور حیوان کی صورت بنانے والے۔ یہ اسم جلالی ہے تاثیر اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی شخص اس نام کا بہت ورد کرے گا ہر ایک چیز کو دیکھ کر ہر ایک انسان اور حیوان کا مشاہدہ کرنے کے بعد خدا کی عظمت اور قدرت پر اس کا ایمان زیادہ ہوتا جائے گا۔ ہر تصویر سے خدائے مصوّر کا تعلق محسوس ہونے لگے گا۔

خاصیت: جو کوئی سات دن تک پانچ ہزار دفعہ روز اس

مبارک نام کا ورد کرے اور اول آخر گیارہ دفعہ اس مبارک درود شریف کو پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ س ۔سخت سے سخت مشکل آسان ہو، مقدمہ فتح ہو، غائب ہوا آدمی مع الخیر واپس آئے یا اس کی خیریب کی خبر جلد آئے۔ یہ اسم آیت کریمہ کی تاثیر کے قریب قریب ہے۔ **یَا غَفَّارُ** : اے بندوں کے گناہ معاف کرنے والے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس اسم کی یہ ہے کہ اس اسم کا پڑھنے والا توبہ اور استغفار کا طالب مغفرت الٰہی کا عاشق اور شیدائی ہو جاتا ہے۔ گناہ کم کرتا ہے اور اگر بھولے سے قصور ہوا تو فوراً ہی توبہ واستغفار کرتا ہے۔

خاصیت: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد یَا غَفَّارُ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ سو دفعہ کہے گا حق تعالیٰ اس کا نام بخشے ہوئے لوگوں میں درج فرمائے گا۔

خاصیت : اگر کوئی شخص کسی مقدمہ میں راضی نامہ کرنا چاہتا ہو اور فریق ثانی نہ مانتا ہو تو ظہر کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ یَا غَفَّارُ پڑھے اور پھر دعا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ فوراً مقصود حاصل ہوگا۔ دشمن خود بخود التجا کرے گا۔

یَا قَھَّارُ : اے سب پر غالب اور زبردست۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ جو کوئی اس اسم کا ورد رکھے گا نفس وشیطان پر غالب، دشمن پر زبردست رہے گا۔ دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوگی خدا کی محبت پیدا کرنے کے لئے یہ اسم عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے یہ نام اسم اعظم کا اثر رکھتا ہے۔

خاصیت : جب کوئی مہم درپیش آئے سات روزے رکھ کر ہر روز ظہر کی نماز پڑھ کر گیارہ ہزار دفعہ یَاقَھَّارُ پڑھے مگر اکیس دفعہ اول اکیس دفعہ آخر یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرًّا وَّجَھْرًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ ہر تسبیح کے ختم کے بعد خیال کرے کہ ایک بجلی نے آسمان سے گر کر دشمن اور اس کی ساری کائنات کو جلا دیا۔ انشاء اللہ دشمن جلد ذلیل ہوگا۔ اور اگر کوئی دشمن مقابل نہیں ہے تو ہر ایک تسبیح کے ختم پر یہ تصور جمائے کہ آسمان سے آگ نازل ہوئی اور جس طرح نمرود کی آگ نے حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیڑیاں اور لوہے کے طوق کو جلا دیا تھا اسی طرح اس آگ نے میری مشکل کے بند جلا کر کھول دئے۔ انشاء اللہ سات روز کے اندر وہ مشکل کتنی ہی سخت ہو حل ہو جائے گی او سخت سے سخت بلا بفضلہٖ تعالیٰ دفع ہوگی۔ پرہیز: اس ختم کے ایام میں کھانا جو کی روٹی جو غذا جناب پیغمبر ﷺ کی تھی ہونی چاہئے۔ ختم پڑھنے والا سارے صغیرہ کبیرہ گناہوں سے بچے، حقہ نہ پئے، پیاز، لہسن، مولی، بودار کوئی چیز نہ کھائے۔ ورنہ وظیفہ الٹ جائے گا۔ بجائے نفع کے نقصان ہوگا۔ بر رسولاں بلاغ باشد وبس۔

خاصیت: جو بچہ شیر خوار نہایت دبلا ہو جیسے اکثر ام الصبیان کی وجہ سے بچوں کو سوکھا لگ جاتا ہے، آدھ سیر تیل سرسوں کا لے کر سامنے رکھا جائے روبقبلہ باوضو ہو کر ایک ہزار مرتبہ یَاقَھَّارُ : پڑھ کر تیل پر دم کیا جائے وہ تیل صبح وشام اکیس روز بچہ کے جسم پر مالش کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ تندرست ہو کر توانا ہوگا۔

خاصیت : فجر کی سنتوں کے بعد فرضوں سے پہلے جو شخص سو مرتبہ گیارہ روز یَا قَھَّارُ لکھ کر تیل سے بھر کر روشن کیا جائے جس گھر میں گیارہ دن تک یہ چراغ روشن ہوگا بفضلہٖ تعالیٰ اس گھر میں کوئی جن یا سانپ وغیرہ موذی چیز نہ رہے گی۔ اور وہ مکان تمام آفتوں سے پاک رہے گا بشرطیکہ اس مکان میں کوئی تصویر یا بت یا مٹی وغیرہ کی مورت نہ ہو، اور اگر کسی مکان میں یہ چراغ جلایا گیا اور وہاں کوئی تصویر یا مورت موجود ہوئی تو بجائے نفع کے نقصان ہوگا۔

یَا وَھَّابُ : اے بہت دینے والے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ اس نام کا پڑھنے والا نہایت سخی، نرم مزاج ہوتا ہے۔ کسی سائل کے سوال کو رد کرنا پسند نہیں کرتا۔

خاصیت : جو شخص فاقہ سے لاچار ہو اور کوئی صورت کشائش رزق کی نہ ملے ہر روز ایک ہزار مرتبہ اس اسم کو فجر کی نماز کے بعد پڑھے اور ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے تھوڑے ہی عرصہ میں یہ مصیبت اس طرح دفع ہوگی کہ ہر شخص حیران ہوگا۔

خاصیت : اگر ایک ہزار دفعہ اس مبارک نام کو کاغذ پر لکھ کر اپنے پاس رکھے رزق میں تنگی نہ ہوگی۔

خاصیت: اگر کوئی شخص گیارہ بجے دن کے وضو کرے اور قبلہ

روکھڑا ہو کر سجدہ کی یہ آیت پڑھے وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ پھر سجدے میں جائے اور سات مرتبہ یَا وَھَّابُ پڑھے ساری مخلوق سے بے پرواہ رہے گا جتنے روز یہ عمل کرتا رہے گا عمل کا اثر موجود رہے گا جب چھوڑ دے گا، سات دن کے بعد یہ اثر جاتا رہے گا۔

خاصیت: اگر کسی شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو ٹھیک آدھی رات کو مسجد یا گھر کے صحن میں تین بار سجدہ کرے پھر سجدے سے سر اٹھا کر سو بار یَا وَھَّابُ پڑھے تین روز کے اندر حاجت پوری ہوگی۔

خاصیت: رزق کی فراخی کے لئے یہ عمل جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ کا مجرب ہے۔ دن کے دس بجے وضو کرے پھر چار رکعت نفل چاشت کی نیت سے ادا کرے نماز کے بعد پھر سجدے میں جائے اور ایک سو چار مرتبہ سجدے میں یَا وَھَّابُ پڑھے ہر مہینہ میں سات دن یہ عمل کرے، انشاء اللہ ساری عمر کبھی روزی کی تنگی نہ ہوگی۔

خاصیت: اگر کسی ملک میں قحط کے نشان معلوم ہوتے ہوں اور بارش نہ ہوئی ہو تو گیارہ آدمی یَا وَھَّابُ کا ختم پڑھیں اکہتر ہزار دفعہ تین دن تک برابر پڑھا جائے چوتھے ہی دن انشاء اللہ بخیریت تمام بارش ہوگی۔ ختم یہ ہے کہ اول گیارہ شخص باوضو بیٹھیں اور جس شے پر ختم پڑھا جائے وہ سامنے رکھیں، انیس انیس دفعہ اول یہ دورد شریف پڑھا جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ پھر اکہتر مرتبہ اسم یَا وَھَّابُ پڑھ کر پھر انیس مرتبہ یہی درود پڑھ کر دعا مینہ برسنے کی کی جائے۔ انشاء اللہ جلد مقصود حاصل ہوگا۔

یَا رَزَّاقُ: اے روزی دینے والے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس اسم کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کا ورد کرے گا۔ کوئی بھوکا انسان یا جانور اس شخص سے دیکھا نہ جائے گا۔ جہاں تک بس چلے گا آپ بھوکا رہ کر دوسرے بھوکے شخص کو کھلانے کی کوشش کرے گا۔

خاصیت: جو کوئی شخص صبح صادق ہونے کے بعد صبح کی نماز سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس دفعہ یَا رَزَّاقُ پڑھے گا اور ہمیشہ یہ عمل کرتا رہے گا کبھی اس گھر میں مفلسی نہ آئے گی۔ لیکن یہ عمل اس طرح پڑھے کہ مکان کے داہنے کونے سے شروع کرے اور منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھرے۔

خاصیت: جس شخص کی نوکری چھوٹ گئی ہو وہ یہ چاہتا ہو کہ پھر نوکر ہو جاؤں تو وہ تین روزے رکھے اور صبح کی نماز کے بعد دس ہزار دفعہ یَا رَزَّاقُ پڑھے اور اول و آخر سات سات دفعہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی مہینہ میں اسی جگہ یا اس جگہ سے بہتر جگہ نوکر ہوگا۔

یَا فَتَّاحُ: اے رحمت کا دروازہ کھولنے والے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ جو شخص اس مبارک نام کا ورد کرے گا ہر ایک مصیبت زدہ کی مصیبت کو کھولنے میں حتی المقدور دعا سے دوا سے ہاتھ سے زبان سے روپیہ سے کوشش کرے گا۔

خاصیت: جو کوئی صبح کی نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر ستر بار یَا فَتَّاحُ پڑھے گا اور ہمیشہ اس عمل کو کرتا رہے گا، دل کا زنگ جاتا رہے گا۔ اور دل کی صفائی میسر ہوگی۔

خاصیت: اگر کوئی شخص دشمن کی قید یا مقدمہ میں ناحق پھنس گیا ہو تو اس کے متعلقین اکیس ہزار مرتبہ سات دن تک برابر اس اسم مبارک کو پڑھیں انشاء اللہ وہ شخص بہت جلد رہا ہوگا۔

یَا عَلِیْمُ: اے جاننے والے ظاہر و باطن کے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ تاثیر اس نام کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کا ورد کرے گا، ہر ایک کام میں وہ سمجھ اور ہر ایک بات کا انجام معلوم کرے گا۔

خاصیت: جس شخص کو استخارہ کے طور پر کسی بات کا نیک و بد انجام معلوم کرنا منظور ہو تو جمعہ کی شب کو عشاء کی نماز کے بعد سجدے میں جا کر سو دفعہ یا علیم کہے اور پھر خاموش ہو کر سو رہے اسی رات کو انشاء اللہ پورا پورا حال معلوم ہو جائے گا۔

خاصیت: جو کوئی چالیس دن تک نہار منہ اپنے بچہ کو اکیس مرتبہ یَا عَلِیْمُ پانی پر دم کر کے پلائے گا بچہ صاحب علم ہوگا۔ ذہن اور حافظہ اس کا روشن ہو جائے گا۔

یَا قَابِضُ: اے قبض کرنے والے۔ یہ اسم جلالی ہے۔ تاثیر اس کی یہ ہے کہ جو شخص اس نام کا ورد کرے گا ہر ایک طرح کے گناہ سے رک جائے گا۔ گویا اس میں گناہ کرنے کی طاقت نہ رہے گی۔

خاصیت: جو شخص چالیس دن تک چار نوالوں پر یَا قَابِضُ لکھ کر کھائے گا بھوک سے محفوظ رہے گا۔

عملیات وتعویذات

حضرت علامہ شیخ ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ

عجیب وغریب بیشمار خواص وفوائد والی آیت

خاص لوح آیت کریمہ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ. اس کے اعداد (۸۱۸) ہیں۔ اس آیۂ معظمہ کے خواص بے شمار عجیب غیریب ہیں۔ کیونکہ یہ آیۂ سورۂ یٰسین کا قلب ہے اور سورۂ موصوفہ قرآن مجید کا قلب ہے۔ پس آیۂ گویا قلب قلب القرآن ہے۔ جلب منافع ودفع مضار کے لئے اس کو مدخل عظیم ہے اس کے تعویذ (۱) مظہر (۲) مضمر (۳) ذوالکتابہ تین طریقہ پر شرف آفتاب میں لکھے جاتے ہیں۔

۷۸۶

سَلَام	قَوْلًا	مِنْ رَّب	الرَّحِیْم
الرَّحِیْم	مِنْ رَّب	قَوْلًا	سَلَام
قَوْلًا	سَلَام	رَحِیْم	مِنْ رَّب
مِنْ رَّب	رَحِیْم	سَلَام	قَوْلًا

دوم مضمر

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

سوم ذوالکتابہ

۷۸۶

سَلَام	قَوْلًا	مِنْ رَّب	الرَّحِیْم
۲۹۳	۲۵۷	۱۳۷	۱۳۶
۲۵۶	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۵۵	۲۹۱

آفتاب کو شرف برج حمل میں انیسویں درجہ پر ہوتا ہے۔ ہمیشہ ۳۰ اپریل خواہ یکم مئی کو کسی وقت ہوتا ہے۔ تقویم سالانہ سے یہ امر بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔ پس شرف آفتاب میں بساعت شمس خواہ مشتری اس تعویذ ذوالکتابہ کو برعایت شرائط تانبے کی تختی پر نقش کرے پھر یہ آیۂ اس پر ۸۱۸ مرتبہ پڑھے اور سورۂ یٰسین ایک مرتبہ اس ترکیب سے پڑھ کر اس پر دم کرے کہ ہر ہر لفظ مبین سے از سر نو ابتداء کرتا ہے۔

جب اس طریقہ سے سورۂ مذکورہ ختم ہوجائے سر برہنہ سجدہ میں جا کر اپنی حاجت طلب کرے اس کے بعد ہر روز بلا ناغہ سجدے میں جا کر اپنی حاجت طلب کرے اس کے بعد ہر روز بلا ناغہ بعد نماز صبح ایک تعویذ کاغذ سفید پر لکھے اور اس پر آیۂ ۸۱۸ مرتبہ سورۂ مسطورہ بترکیب بالا ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور تعویذ کو اپنے پاس رکھے اور اسی طرح ہر روز نیا تعویذ بدلتا رہے اور پچھلے تعویذوں کو آب رواں میں ڈالتا رہے۔ چالیس روز تک بلا ناغہ ایسا ہی عمل کرے اور لوح مذکور ہمیشہ اپنے پاس رکھے اور ہر روز عمل کے وقت اس کو روبرو رکھے۔ اس کے بعد جس مطلب ومقصد کے واسطے اس کا تعویذ کاغذ سفید یا ہرن کی جھلی پر شرف آفتاب کا لکھا ہوا جس کسی کو دے گا انشاء اللہ ضرور مفید ہوگا۔

(۱) سرخروئی حکام واعزاز کے واسطے یہ تعویذ عمامہ میں رکھا جائے گا۔ (۲) خلاصی محبوس کے لئے گلے میں لٹکایا جائیگا۔ (۳) خلاصی دردزہ کے واسطے ران پر رشتۂ خام سے باندھا جائے۔ (۴) حفاظت اطفال کے واسطے گلے میں لٹکایا جائے۔ (۵) مال ومتاع کی حفاظت کے لئے اس مال میں رکھا جائے جس کی حفاظت منظور ہو۔ (۶) ترقی رزق وفتوحات کے واسطے اپنے پاس رکھے۔ (۷) محبت وتسخیر خلائق کے لئے بازوئے دست راست پر باندھا جائے۔

عامل کو چاہئے کہ بقائے عمل کے لئے سورۂ یٰسین وآیۂ کریمہ کا ورد ہمیشہ رکھے اور لوح مذکور کو پڑھتے وقت روبروپیش نظر اور پھر اس کو ہمیشہ

رکھے اور لوح مذکور کو پڑھتے وقت روبرو پیش نظر اور پھر اس کو ہمیشہ اپنے پاس یا تکیہ میں رکھے۔

کثیر خواص آیہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ

قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ اس کے اعداد (۱۶۸۸۴) ہیں یہ اس کی لوح ہے۔

۷۸۶

۴۲۲۰	۴۲۲۳	۴۲۲۸	۴۲۱۳
۴۲۲۷	۴۲۱۴	۴۲۱۹	۴۲۲۴
۴۲۱۵	۴۲۳۰	۴۲۲۱	۴۲۱۸
۴۲۲۲	۴۲۱۷	۴۲۱۶	۴۲۲۹

یہ عمل خاص واسطے عروج وترقی رزق وفتوحات کے سریع الاجابت ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ شرف آفتاب میں بساعت آفتاب اس لوح کو حسب شرائط تانبے کی تختی مربع پر نقش کرے اول تعویذ کو حسب رفتار لکھے پھر اس کے گرد اکتالیس میم اسی طرح کی مد ور جیسے کہ اس میں لکھی ہیں (یعنی م) پھر اس کے اوپر نقش سلیمانی کی سطر گرداگرد جیسے کہ اس میں ہے لکھے۔ اس کے بعد ہر صبح بعد نماز صبح اول ذکر استغفار ودرود شریف میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج نکلے پھر سورج طلوع ہوتے ہی فوراً پشت بہ قبلہ شرق رویہ بیٹھ کر لوح مذکورہ روبرو رکھے اور ایک تعویذ کاغذی بھی اسی کا لکھ کر سامنے رکھ لے اور پھر آیۂ مذکورہ ۴۲۳ بار اور سورۃ الشمس ۹ بار اور درود شریف اول وآخر بحساب عشر پڑھ کر اس پر دم کرے اور چار رکعت نماز چاشت ادا کرے اس ترکیب سے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ الشمس دوسری میں وَالَّیْلِ تیسری میں وَالضُّحٰی چوتھی میں اَلَمْ نَشْرَحْ بعد فراغت نماز آیہ مذکورہ نو نو مرتبہ پڑھ کر سجدہ میں سر برہنہ اپنی حاجت خداوند کریم سے طلب کرے واضح ہو کہ صبح سے چاشت تک سوائے اس کے اور نہ کوئی کام کرے اور نہ کچھ کلام کرے خلوت میں یہ عمل کرے چالیس روز تک برابر بلاناغہ اسی طرح یہ عمل کرتا رہے بعد پورے ہوجانے چلہ کے آیہ مذکورہ اور سورۂ مذکورہ کا ورد نو نو مرتبہ لوح کے روبرو رکھ کر اور لوح کو ہمیشہ اپنے پاس یا اپنے تکیہ میں رکھے۔

امراء حکام میں تقرب وعزت

فائدہ پنجم: تقرب وعزت امراء وحکام کے واسطے اس لوح کو شرف قمر میں بساعت قمر چاندی کی چھوٹی تختی مربع پر نقش کرے اور اس پر اسم مذکور کو ۲۹ مرتبہ اور دعائے ذیل ۲۳ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور اس کی انگشتری نقرائی بنوا کر ہمیشہ دست راست کی چھوٹی انگلی میں پہنے رہے۔

ز ی ۷۸۶ ز ع

۲۳	۲۶	۲۹	۱۶
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

ز ی ز ع

اور اسم اور دعا کا ورد بعد اوذکور ہمیشہ رکھے۔ دعا یہ ہے۔

یَاعَزِیْزُ عَزِّنِیْ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ۔ قمر کو شرف برج ثور کے تیسرے درجہ پر ہوتا ہے اور یہ ہر ماہ کی کسی ایک تاریخ کو ہوتا ہے اور تقویم سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔

حفاظت وعزت وبرکت

فائدہ ششم: خواص لوح حروف مقطعات قرآنی اعداد اس کے ۶۹۳ ہیں لوح کی صورت یہ ہے۔

س ر ۷۸۶ ح ا

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

ع ک م ل

حفاظت وعزت وبرکت کے واسطے یہ لوح اول پنجشنبہ ماہ رجب کو وقت طلوع آفتاب بساعت مشتری چاندی کی چھوٹی تختی پر دعائے ذیل ۲۹ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور اس کی انگشتری نقرائی بنوا کر دست راست میں پہنے دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ كِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

حاسدوں کی زبان بندی کے لئے نقش

فائدہ پنجم: خواص اس لوح حروف صامتہ۔ اعداد اس کے ۲۴۳ رصورت لوح یہ ہے۔

ا ح ۷۸۶ د ر

۱۸۰	۱۸۵	۱۷۸
۱۷۹	۱۸۱	۱۸۳
۱۸۴	۱۷۷	۱۸۲

زبان بندی حاسدان و معاندان کے لئے یہ تعویذ لوح آہنی پر جبکہ قمر تحت الشعاع ہو۔ بساعت عطارد یا بساعت زحل نقش کرکے اس پر یہ آیات ۵۱ رمرتبہ پڑھ کر دم کرے اور ہمیشہ تکیہ میں رکھے۔ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ. قمر تحت الشعاع ہر ماہ میں ۲۷، ۲۸، ۲۹ رتاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو کسی وقت ہوتا ہے اور یہ امر تقویم سے بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔

طالب ومطلوب میں اتحاد ومحبت

فائدہ ہشتم: خواص لوح اعداد متحابہ یہ عمل خاص محبت واتفاق طالب ومطلوب کے واسطے ہے۔ یہ دو عدد ہیں۔ اول (رک ۲۲۰) دوم (رفد ۲۸۴) اس کی ترکیب بہت مشکل ہے مگر یہاں ایک آسان ترکیب بطور مثال کے استخراج کرکے لکھ دی جاتی ہے تاکہ طالب اس کو غور وتامل کرکے اس سے مستفید ہوسکے۔ مثلاً زید بن مریم بکر بن آسیہ دوستی وموافقت چاہتا ہے۔ پس زید۔ طالب ہوا اور بکر مطلوب۔ صورت استخراج کی یہ ہے۔

عدد طالب مع الالام	عدد مطلوب مع الالام
۳۶۳	۳۵۰
۲۸۴	۲۲۰
۶۴۷	۵۷۰
۳۲۳	۲۸۵
۳	۴
۳۲۰	۲۸۱

اس کو بقیہ آٹھ خانوں میں پر کرے اس کو آٹھ خانے اول میں حسب رفتار پر کرے

۷۸۶

۲۸۹	۳۲۲	۳۲۵	۲۸۱
۳۲۴	۲۸۲	۲۸۸	۳۲۳
۲۸۳	۳۲۷	۳۲۰	۲۸۷
۳۲۱	۲۸۶	۲۸۴	۳۲۶

جب اعداد میں کچھ کسر آجائے تو اس کو پانچویں خانہ میں زیادہ کردے پس جب یہ ترکیب سمجھ میں آجاوے اور اس ترکیب سے تعویذ مرتب ہوجائے تب اس تعویذ کو وقت شرف زہرہ خواہ مشتری میں بساعت زہرہ یا مشتری چاندی کی تختی پر نقش کرے اور اس پر یہ آیت بعدد حروف اس کے پڑھ کر دم کرے اور اپنے پاس رکھے ہر روز لوح مذکور کو دیکھتا رہے اور یہ آیت پڑھتا رہے يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ. وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. شرف زہرہ برج حوت میں ۲۷ ردرجہ اور شرف مشتری برج سرطان میں ۱۵ ردرجہ پر ہوتا ہے۔

ہر قسم کے غم سے نجات کے لئے

فائدہ نہم: خواص آیت ذالنون لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. اس کے اعداد (۲۳۷۵) ہیں۔ نقش یہ ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۶۰۰	۵۸۶
۵۹۹	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۲	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۱

دفعیہ جمیع ہم وغم کے واسطے اس تعویذ کو حسب شرائط اول لکھ کر روبرو رکھ لیوے پھر یہ آیت کریمہ اس پر بعدد مذکورہ پڑھ کر دم کرے اور وہ تعویذ اپنے پاس رکھے دوسرے روز پہلا تعویذ آب رواں میں ڈال دے اور دوسرا تعویذ لکھے اور آیہ کریمہ بدستور پڑھ کر اپنے پاس رکھے۔ اسی طرح چالیس روز پڑھتا وبدلتا رہے بعد چلہ کے جو تعویذ لکھے اس کو اپنے پاس رکھے اور ۳۳ رمرتبہ آیہ کریمہ ہمیشہ پڑھ لیا کرے۔

استخارۂ خیر و شر اور دفع رنج و غم اور حاجات کے لئے

فائدہ دھم : لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَئُوْفٌ رَحِیْم. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

اس کے (۶۷۸۰) اور تعویذ مربع حسب اختیار پر کرے۔

اس آیت شریف کا عمل خاص استخارۂ خیر و شر و دفع رنج و غم کے لئے اور عام ہر ایک حاجت اور مطلب کے واسطے لکھے اور اس پر ایک سو ستر مرتبہ آیت شریفہ پڑھ کر دم کرے اور اس تعویذ کو سرہانے تکیہ میں رکھ کر سورہے اور جو کچھ خواب میں دیکھے کسی سے بیان نہ کرے ایک چلہ تک ایسا ہی کرے اور تعویذ بدلتا رہے بعد چلہ کے ستر مرتبہ ہر روز سوتے وقت پڑھ لیا کرے۔

وسعت رزق کے لئے نقش

فائدہ دھم: خواص آیہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ. اعداد (۱۲۸۷) ہیں وہ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۹
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

حسب شرائط بہ نیت وسعت رزق کے اس کا تعویذ لکھے اور موافق اعداد کے آیہ مذکورہ پڑھے اور بعد چلہ کے ان اسماء کو اسی کے عدد کے موافق پڑھ لیا کرے۔ یَا لَطِیْفُ. یَا قَوِیُّ. یَا عَزِیْزُ.

حالات و فتوحات کے لئے نقش

فوائد دوازدھم: عمل سورۂ مُزّمّل واسطے فتوحات کے مفید ہے۔ ہر روز یہ سورہ تین مرتبہ بعد نماز صبح اور تین مرتبہ بعد نماز عشاء کے اس ترکیب سے پڑھا کرے کہ جب اس آیہ پر پہنچے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا. تو اس آیہ کو تین بار تکرار کرے اور یہ تعویذ روبرو رکھ کر حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.

۴۵۰ مرتبہ پڑھے اور سورۂ مذکورہ کو تمام کرے آخر میں سجدہ کرے اور حاجت طلب کرے یہ تعویذ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ. ہے جس کے اعداد ۴۵۰ ہیں۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۰۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

ادائے قرض اور فقر و فاقہ کے لئے اکسیر

فائدہ سیزدھم: عمل سورۂ واقعہ دفع فقر و فاقہ و ادائے قرض کے لئے نہایت مفید ہے۔ درمیان مغرب و عشاء کے یہ سورہ تین مرتبہ پڑھا کرے اور ہر مرتبہ ختم سورہ پر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے مگر چلہ ختم ہونے کے دن سب کے آخر میں یہ دعا ۲۵۳ مرتبہ پڑھ کر سجدہ میں اپنی حاجت طلب کرے۔ اَللّٰهُمَّ یَارَازِقَ الْمُفْلِسِیْنَ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا خَیْرَ النّٰصِرِیْنَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ رِزْقُنَا فِی السَّمَآءِ فَاَنْزِلْہُ وَاِنْ کَانَ فِی الْاَرْضِ فَاَخْرِجْہُ وَاِنْ کَانَ مَعْدُوْمًا فَاَثْبِتْہُ وَ اِنْ کَانَ بَعِیْدًا فَقَرِّبْہُ وَاِنْ کَانَ قَرِیْبًا فَیَسِّرْہُ وَاِنْ کَانَ یَسِیْرًا فَکَثِّرْہُ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرًا فَطَیِّبْ لَنَا وَ بَارِکْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَرْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. بعد ختم ایک مرتبہ سورہ اور ایک مرتبہ دعا کا ہمیشہ وِرد رکھے۔

قضائے حاجت و ترقی کے لئے

فائدہ چہاردھم: عمل سورۂ فاتحہ واسطے ترقی رزق و قضائے حاجت کے ہمیشہ اس سورۂ متبرکہ کو سنت اور فرض فجر کے درمیان ۴۱ بار بوصل میم بِسْمِ اللّٰہِ کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے پڑھے۔ اور بعد فرض کے طلوع شمس تک استغفار و درود شریف برابر ورد رکھے اور ہمیشہ نماز صبح اول وقت پڑھے۔ جب تک نماز و وظیفہ سے فراغت نہ ہو صراحۃً یا کنایۃً کوئی کلام نہ کرے۔

ہر قسم کی آفات آگ پانی چوری وغیرہ سے حفاظت

فائدہ پانزدھم: خواص اسماءِ اصحاب کہف یہ سات نام امان ہیں حرق وغرق وسرق سے جس شخص کے پاس یہ ہوں یا جس مال ومتاع یا مکان میں ہوں وہ سب بفضلِ خدا محفوظ رہتے ہیں۔ جملہ مکروہات وآفات سے۔ اس کے اعداد (۳۵۶۴) ہیں۔ اس کا تعویذ اور اس کی دعا دونوں علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۳	۸۹۸	۸۸۳
۸۹۷	۸۸۴	۸۸۹	۸۹۴
۸۸۵	۹۰۰	۸۹۱	۸۸۸
۸۹۲	۸۸۷	۸۸۰	۸۹۹

حسب شرائط لکھ کر اس پر یہ دعاء بعدد حروف اس دعا کے پڑھنا ضرور ہے۔

یَمْلِیْخَا. مَکْسَلْمِیْنَا. کَشْفُوطَطْ. اَذْرَفَطْیُوْنَس. کَشَافَطْیُوْنَس. تَبْیُوْنَس. یُوَانِس. بُوْس. وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْرٌ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ. اِحْفَظْ ھٰذَا عَنِ الْحَرْقِ وَالْغَرْقِ وَالسَّرْقِ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاھَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ۔ ان ناموں میں بہت اختلاف ہے جو مجھ کو صحت سے ملا ہے اور میرا معمول ہے یہی ہے۔

ادائے قرض وغنائے قلبی کے لئے مجرب عمل

فائدہ شانزدھم: اوراد شب جمعہ وروز جمعہ۔ جمعہ و شب جمعہ کو جس قدر ممکن ہو سکے استغفار و درود شریف کا ورد ادائے قرض وغنا قلبی کو بہت مفید ہے۔ شب جمعہ کو یہ دعا وقت خواب ۴۹ ر بار پڑھے: یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اور بروز جمعہ قبل نماز جمعہ یا بعد نماز جمعہ کے یہ دعاء بلاکلام کے ستر بار پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

وسعت رزق کے لئے

فائدہ ھفدھم: وسعت رزق کے واسطے درمیان مغرب وعشاء کے بعد صلوۃ الاوابین کے اس آیہ کو ۶۲۸ ر مرتبہ پڑھا کرے۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا.

حسب منشا کاموں کی تکمیل کے لئے

فائدہ ھجدھم: درمیان سنت وفرض صبح کے اس دعا کو ۴۱ ر مرتبہ پڑھا کرے خدا چاہے تو سب کام خاطر خواہ ہوں۔ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ.

حل مشکلات کے لئے

جب کوئی مشکل پیش آوے تو چاہئے کہ بعد وضو کامل وخلوت دو رکعت نماز پڑھے اور پھر یہ دعا بعدد حروف ۲۱۹ ر بار پڑھے اور سجدے میں اپنی حاجت طلب کرے۔ اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا مُبْدِءُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالُ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْھِكَ الَّذِیْ مَلَاءَ اَرْکَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِكَ وَرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا غِیَاثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ۔ تین روز تک متواتر یہ عمل کرے۔

مشکل کاموں کی انجام دہی کے لئے

فائدہ بستم: جب کوئی ایسی مہم پیش آوے کہ اس کی تدبیر سے عاجز ہو تو چاہئے کہ اس دعا کو تین روز برابر موافق شرائط کے ۶۹ ر ہر روز پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُحَمَّدٍ وَّرِفْعَتِہٖ وَبِصِدْقِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلَابَتِہٖ وَبِحَیَاءِ عُثْمَانَ وَسَخَاوَتِہٖ وَبِعِلْمِ عَلِیٍّ وَّشُجَاعَتِہٖ وَبِشَرْفِ فَاطِمَۃَ وَنَسَبِھَا وَبِسَخَاوَۃِ الْحَسَنِ وَرُتْبَتِہٖ وَبِشَھَادَۃِ الْحُسَیْنِ وَغُرْبَتِہٖ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

قضائے حاجات، حصول عزت، امراء کے تقرب کے لئے

فائدہ بست ویکم: واسطے قضائے حاجات وعزت وحرمت دخول امرا احکام کے۔ چاہئے کہ اول پنجشنبہ عروج ماہ میں روزہ رکھے اور انگور یا کشمش یا خرمے سے روزہ افطار کرے اور نماز مغرب

پڑھ کر پوری بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ایک سو اکیس بار پڑھے پھر نماز عشاء کی پڑھے اور اسی جگہ بسم اللہ پڑھے بلا تعداد سو جاوے اور صبح صادق کے وقت اٹھے اور بعد نماز بسم اللہ ۷۸۶ بار پڑھے اور یہ دونوں تعویذ اس کے مظہر و مضمر لکھ کر اپنے پاس رکھے مگر اس کا عمل اربع عناصر حسب قاعدہ پہلے کر لینا چاہئے۔

۷۸۶

بِسمِ	اَللّٰہِ	اَلرَّحمٰنِ	اَلرَّحِیمِ
اَلرَّحِیمِ	اَلرَّحمٰن	اَللّٰہ	بِسمِ
اَللّٰہ	بِسمِ	اَلرَّحِیمِ	اَلرَّحمٰن
اَلرَّحمٰن	اَلرَّحِیمِ	بِسمِ	اَللّٰہ

دونوں تعویذ یہ ہیں۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

وسعت رزق اور قیدی کی رہائی کے لئے

فائدہ بستم ودوم: بیان عمل یالطیف اس کے اعداد کبیر ۱۶۶۴۱ اور اس کی چار خاصیتیں ہیں۔ اس کا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۵۲	۴۱۶۵	۴۱۶۲	۴۱۵۹
۴۱۶۳	۴۱۵۸	۴۱۵۳	۴۱۶۴
۴۱۵۷	۴۱۶۰	۴۱۶۷	۴۱۵۴
۴۱۶۶	۴۱۵۵	۴۱۵۶	۴۱۶۱

اول واسطے وسعت رزق کے اس کی ترکیب یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پنجشنبہ روزہ رکھے اور برعایت شرائط یہ تعویذ لکھے اور اسم مذکور کو بعدا اعداد اس کے حسب شرائط پڑھے اور ہر صدی پر یہ آیت اور یہ دعا ۱۹ بار تلاوت کرے۔ اَللّٰہُ لَطِیفٌ بِعِبَادِہٖ یَرزُقُ مَن یَّشَآءُ وَھُوَ القَوِیُّ العَزِیزُ. اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ اَن تَرزُقَنِی رِزقًا وَّاسِعًا طَیِّبًا مِن غَیرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ.

دوم واسطے برائے حاجات کے بعد ذکر اسم مذکور کے یہ آیت اور یہ دعا پڑھے اَلَا یَعلَمُ مَن خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیفُ الخَبِیرُ. اَللّٰھُمَّ اقضِی حَاجَتِی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ. باقی ترکیب سب وہی ہے جو اوپر لکھی گئی ہے۔

سوم واسطے خلاصی محبوس کے

بعد ذکر اسم کے یہ آیت تلاوت کرے باقی سب وہی ترکیب ہے۔ اِنَّ رَبِّی لَطِیفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الحَلِیمُ الحَکِیمُ.

چہارم واسطے چشم پوشی ظالم کے۔ اس میں بعد ذکر اسم مسطور کے اس آیۃ کی تلاوت کرنا چاہئے۔ باقی سب وہی پچھلی ترکیب ہے۔ لَاتُدرِکُہُ الاَبصَارُ وَھُوَ اللَّطِیفُ الخَبِیرُ.

اقوال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

مقدمات کا جلد تصفیہ کرنا چاہئے تا کہ دعویٰ کرنے والا دیر کے سبب سے کہیں اپنے دعویٰ سے مجبور اً دستبردار نہ ہو جائے۔ ☆ خدائے تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو میرے عیوب پر مجھ کو مطلع کرتا ہے۔ ☆ جب عالم کو لغزش ہوتی ہے تو اس سے ایک عالم لغزش میں پڑ جاتا ہے۔ ☆ ایک دن ایک شخص نے آپ کی تعریف کی تو فرمایا کہ تو مجھے اور اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ ☆ اگر میں ایسی حالت میں مرجاؤں کہ اپنی محنت و سعی سے اپنی روزی تلاش کرتا ہوں، تو مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کے خدا کی راہ میں غازی ہو کر مروں۔ ☆ طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ میں تلوار فروخت کرنا ہے۔ ☆ کسی کے خلق پر اعتماد نہ کر، تا کہ وقت کہ غصہ کے وقت اسے نہ دیکھ لے۔ ☆ کسی کی دینداری پر اعتماد نہ کر، تاوقت کہ طمع کے وقت اسے نہ آزمالے۔ ☆ جو عیب سے واقف کرے، وہ دوست ہے اور منہ پر تعریف کرنا گویا ذبح کرنا ہے۔ ☆ ہنسنے سے عمر کم ہوتی ہے اور رعب داب جاتا رہتا ہے۔ یہ موت سے غافل کا نشان ہے۔ ☆ طمع کرنا مفلسی، بے غرض ہونا امیری اور بدلہ نہ چاہنا صبر ہے۔ ☆ دوزخ سے بچو اگرچہ آدھے خرمانی کی بدولت ہو۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو میٹھی بات ہی سہی۔

عملیات و تعویذات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سرخیل اعظم مسلک علماء دیوبند

سر اور دانت کا درد

کسی جگہ ریت بچھا کر اس پر یہ حروف لکھ دیں، الف ب ج د ہ و ز ح ط ی، پھر کوئی میخ یا پاک صاف لکڑی لیں اور اس پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرلیں، پھر مریض سے کہیں کہ وہ درد کی جگہ یا دانت پر انگلی رکھ لے، عامل حرف الف پر میخ یا لکڑی رکھ کر دبائے اور مریض سے کیفیت پوچھے کہ اب درد کیسا ہے؟ ہر حرف پر دبش دے کر پوچھتا رہے، انشاء اللہ ی تک پہنچنے سے پہلے ہی درد موقوف ہوجائے گا، تیر بہدف عمل ہے۔

پیٹ کے درد کے لئے

اس آیت کو تین بار پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پلادیں، انشاء اللہ درد رفع ہوگا، لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ۔

دردِ سر کے لئے

اگر کسی کے سر میں درد ہوتو ''یا وہاب'' ایک سانس میں چودہ مرتبہ پڑھ کر اس کی پیشانی پر دم کردے، انشاء اللہ دردِ سر ختم ہوجائے گا۔

نظرِ بد کے لئے

اگر کسی بڑے آدمی کو نظر لگ جائے یا کسی عورت کو نظر لگ جائے تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، نقش کو کالے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

برائے اختلاجِ قلب

آیات ذیل کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، ڈورہ اتنا لمبا رکھیں کہ دل تک رہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ. اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. وَ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. لَوْ لَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ.

پیشاب رک کر آنا یا گردہ میں پتھری کا پیدا ہوجانا

سورۂ الم نشرح اکیس مرتبہ پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور اکیس دن تک نہار منہ یہ پانی پئیں۔ انشاء اللہ اکیس دن میں پتھری ریزے ریزے ہوکر پیشاب کے ساتھ باہر آجائے گی اور مریض کو پتھر نکلنے کا احساس تک نہیں ہوگا۔

بخار کی شدت کو ختم کرنے کے لے

اگر بخار شدید ہوتو یہ نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور انیس مرتبہ بسم اللہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں، انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	الرحیم	الرحمٰن	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	اللہ	بسم	الرحیم

سانپ یا بچھو کے کاٹے کا عمل

آدھے گلاس پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جائیں جہاں جانور نے کاٹا ہے اور اس دوران سورہ کافرون پڑھتے رہیں، تقریباً دس منٹ تک اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔

گنڈہ برائے ہر مرض

نیلے رنگ کے اکیس ڈورے لے لیں اور اس میں ۲۱ گرہ لگائیں، ہر گرہ لگاتے وقت سورۂ مزمل ایک بار پڑھ کر گرہ کے گول دائرہ میں دم کریں پھر گرہ لگادیں، اس طرح اکیس گرہ لگانی ہیں، پہلی گرہ سے پہلے اور آخری گرہ کے بعد ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں، یہ ڈورہ مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

گنڈہ برائے چیچک

نیلے رنگ کے سات ڈورے لیں، درود شریف پڑھ کر سورۂ رحمٰن کی تلاوت شروع کریں، جب آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن پر پہنچیں تو ایک گرہ لگادیں، گرہ لگاتے وقت گرہ کے دائرہ پر دم بھی کردیں، کل اکتیس گرہ لگیں گی، ختم سورۃ کے بعد ایک بار پھر درود شریف پڑھیں اور پورے ڈورے پر دم کردیں، یہ گنڈہ بچے کو چیچک سے محفوظ بھی رکھے گا اور اگر چیچک نکل چکی ہو تو یہ چیچک سے نجات بھی دلائے گا۔

استقرارِ حمل کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے انیس حروف کو جداگانہ (الگ الگ کرکے) لکھیں اور ایک سو دس مرتبہ لکھیں، پھر تعویذ بنا کر عورت کے گلے میں لٹکادیں، ڈورہ اتنا لمبا ہو کہ تعویذ ناف تک پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ ایک چینی کی طشتری پر سورہ الحمد شریف مع بسم اللہ لکھ کر گلاب و زعفران سے عورت کو نہار منہ پانی سے دھو کر پلائے جائے۔ اس عمل کو لگاتار چالیس دن تک کرنا ہے۔ جب ایام حیض آئیں تو اس عمل کو ترک کردیں اور ایام سے فارغ ہونے کے بعد پھر اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔ جب حمل تین ماہ کا ہوجائے تو تعویذ عورت کے گلے سے کھول دیں، پہلی مرتبہ تعویذ جب گلے میں ڈالیں جب عورت ایام حیض سے فارغ ہوکر پاک صاف ہوگئی ہو۔ ان چالیس دنوں کے درمیان تین چار مرتبہ یا اس سے زائد مرتبہ صحبت کرنا ضروری ہے۔

ناف ٹلنے کے لئے

اگر کسی کی ناف بار بار ٹلتی ہو تو جب ناف صحیح جگہ پر ہو اس وقت اس نقش کو ناف پر باندلیں، انشاء اللہ ناف پھر نہیں ٹلے گی۔

۷۸۶

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٨

اثراتِ جن سے محفوظ رہنے کے لئے

اپنے بچوں کو جنات کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے سورۂ جن کا یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے بچے کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

٧٨٢۴	٧٨١٧	٧٨٢٢
٧٨١٩	٧٨٢١	٧٨٢٣
٧٨٢٠	٧٨٢٥	٧٨١٨

نقش برائے دفع جنات

اگر کسی گھر میں جنات ہوں، آواز لگاتے ہوں یا دوسرے طریقوں سے ستاتے ہوں اور ڈراتے ہوں تو اس نقش کو مٹی کی پلیٹ پر لکھ کر یا کاغذ پر لکھ کر گھر کے دروازے پر اندر کی طرف لٹکادیں۔ انشاء اللہ جنات کے اثرات سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

بحق جبرائیل یا بدوح

٢	۴	٦	٨
٨	٦	۴	٢
۴	٢	٨	٦
٦	٨	٢	۴

لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص کسی ناحق مقدمہ میں مبتلا ہو اور اس میں فتح چاہتا ہو تو ان اسماء کا ختم کرے اور ایک نشست میں ایک لاکھ اکیاون ہزار مرتبہ پڑھے، کئی لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن ختم ایک ہی نشست میں ہوگا۔ اسماء یہ ہیں: یاحلیمُ یاعلیمُ یاعلیّ یا عظیمُ۔

دشمن کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی دشمن سے پریشان ہو تو اس کی شرارتوں سے بچنے کے لئے نماز فجر کی سنت وفرض کے درمیان دس مرتبہ اس عزیمت کو پڑھے اور اس عزیمت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ دشمن کی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے گا۔ عزیمت یہ ہے: سبحان اللّٰہ القادرُ القاھر القویُ الکافیُ اعوذ باللّٰہ من شر عدد ھو اقویٰ منہ اِنَّا کفیناك المُستھزئین اللّٰھم رَبِّ اَنِّیْ مغلوبٌ فانتصر و صلی اللّٰہ عَلٰی مُحَمدٍ وَ اٰلِہٖ وسَلِّم۔

مرگی کا علاج

آیات ذیل کو گلے میں ڈالیں۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَاب . رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ. رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْن. وَ اَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحضُرُوْنِ.

کسی بھی حاجت کے لئے

چالیس لونگوں پر سات سات بار قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھ کر دم کرے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَغْشٰهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰاهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ. ایک لونگ عورت کو روزانہ سوتے وقت کھانی ہے، جس دن ایام حیض سے فارغ ہو اُس دن سے شروع کرنا ہے، درمیان میں اگر ایام آجائیں تو لونگ کھانی بند کردے اور فارغ ہونے کے بعد باقی لونگیں پوری کرے، اس دوران میاں بیوی صحبت کرتے رہیں، انشاء اللہ دو ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔

دفینے کی کھوج

وَ اِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔

خاصیت : بعض عارفین سے منقول ہے کہ یہ آیتیں اور سورۂ شعراء کاغذ پر لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں، مرغا دیسی ہو، سفید ہو اور اس کا سر کا تاج بڑا ہو، اذان دینے والا ہو۔ اس مرغ کو اُس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، مرغ ٹہلتا ہوا اس جگہ جاکر کھڑا ہو جائے گا، جہاں دفینہ زیر زمین ہوگا۔

اکثر و بیشتر مرغا اگلے دن مرجاتا ہے۔ لیکن اکابرین کا فرمانا یہ ہے کہ اس طرح کے کاموں میں چونکہ جانور کی جان کا ضیاع ہے اس لئے اگر ایسے کاموں سے دور رہیں تو بہتر ہے۔

چوری شدہ مال

چور جس دروازے سے مال لے کر فرار ہوا ہو اس دروازے پر کھڑے ہو کر سورۂ طارق ایک بار پڑھنے سے مال واپس آجائے گا۔ چور گرفتار ہو جائے گا یا پھر دوسری کوئی صورت پیدا ہوتی ہے لیکن بہر حال مال واپس آجائے گا۔

قید سے نجات کے لئے

اگر کوئی گرفتار ہو تو اس بہ کثرت یہ آیات پڑھنی چاہئیں، انشاء اللہ جلد ہی اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًا۔

بچوں کی اصلاح کے لئے

اگر کوئی بچہ بگڑا ہوا ہو تو الٓمّٓرٰ گیارہ مرتبہ پڑھ کر صبح وشام بچے پر پڑھ کر دم کریں، لگاتار اکیس دن تک یہ عمل دونوں ٹائم کریں، انشاء اللہ بچہ سدھر جائے گا۔

☆☆☆

عملیات و تعویذات

مدبر و مفکر حضرت مولانا اعزاز علی صاحب

سابق شیخ الادب والفقہ دارالعلوم دیوبند

برائے حب

جائز محبت کے لئے اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے طالب اپنے گلے میں ڈالے، انشاءاللہ مطلوب بے قرار ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعم المولٰی و نعم النصیر

الحب فلاں ابن فلاں

علٰی حب فلاں ابن فلاں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

انی مغلوب فانتصر

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

یہ نقش نوچندی منگل کی پہلی ساعت میں لکھا جائے تو بہتر ہے۔

برائے گمشدہ شخص یا چیز

اس نقش کو ٹھیکرے پر لکھے اور دوسری سائڈ میں اس شخص یا چیز کا نام لکھ کر دو کونڈوں کے درمیان اس کو رکھ دے، انشاءاللہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر سراغ ملے گا۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ایک نایاب نقش

اس نقش کو جو اپنے پاس رکھے گا وہ تمام آفات اور تمام حملوں سے محفوظ رہے گا، اگر اس نقش کو باندھنے کے بعد وہ اپنے دشمنوں کے درمیان سے بھی گذرے گا تو دشمنوں کی نظروں سے محفوظ رہے گا، مرد کو یہ نقش سیدھے بازو پر باندھنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ نقش گلے میں رہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۶۱۸	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۱۱
۱۶۵۶۲۳	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۲۲
۱۶۵۶۱۳	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۱۶
۱۶۵۶۲۰	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۲۶

چوری، سٹہ، جوا سے محفوظ رکھنے کے لئے

اگر کوئی شخص اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے گا تو تمام برائیوں سے محفوظ رہے اور بالخصوص مذکورہ برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ اس نقش کو عروج ماہ میں منگل کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۱۷۷۹	۱۰۱۷۸۳	۱۰۱۷۸۶	۱۰۱۷۷۲
۱۰۱۷۸۵	۱۰۱۷۷۳	۰۱۷۷۷۸	۱۰۱۷۸۴
۱۰۱۷۷۴	۱۰۱۷۸۸	۱۰۱۷۸۱	۱۰۱۷۷۷
۱۰۱۷۸۲	۱۰۱۷۷۶	۱۰۱۷۷۵	۱۰۱۷۸۷

کسی کو بھولنے کے لئے

اگر کسی مرد یا عورت کا دل کسی دلبرداشتہ ہو اور کسی وجہ سے اس کو بھولنا ضروری ہو تو یہ حروف اپنے ہاتھوں کی دائیں ہتھیلی پر لکھیں اور نہار منہ ان کو چاٹ لیں۔ اب ق ال و ول ور ک م و۔ اس عمل کو تین دن تک کریں اور ان ہی تین دنوں میں عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کو تین بار پڑھا کریں۔ آخر میں اس کا نام بھی لیں۔

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا. كَذٰلِكَ يَنْسٰى فلاں ابن فلاں۔

انشاءاللہ دل اس کی یاد سے ہٹ جائے گا۔

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

دفع درد

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ درد ٹھیک ہو جائے گا۔

۷۸۶

هو	هو
هو	هو

برائے تپ ولرزہ

اگر کسی کو بار بار بخار چڑھتا ہو تو اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں اور جس وقت بخار چڑھے ایک نقش پانی میں گھول کر مریض کو پلادیں، اور جب بخار تیز ہو جائے تو دوسرا نقش پلادیں، تیسرا نقش جب پلائیں جب بخار اتر جائے۔ اس عمل کو لگا تار تین دن کریں، انشاء اللہ بخار تین کے بعد نہیں چڑھے گا۔ صحت مند ہونے کے بعد تعویذ گلے سے اتار کر کسی کنویں میں یا کسی ندی میں میں ڈال دیں۔

نقش یہ ہے

ططط ططط ططط

برائے دفع مشکلات اور برائے فراخی رزق

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو یا کسی کو روزی کی تنگی کی شکایت ہو تو اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرے گلے میں ڈلیں، انشاء اللہ اس کی مشکلات دفع ہوں گی اور اس کی روزی میں اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۱	۱۸۰	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۷۹
۶	۹	۱۸۲	۳
۱۸۱	۴	۵	۱۰

اس تعویذ کو گلے میں ڈالنے کے بعد اگر وہ روزانہ ایک تسبیح اللہ الصمد کی عشاء کے بعد پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔

اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سوالا کھ مرتبہ اس کو لکھ کر الگ الگ اس کی گولیاں بنائے اور ان کو دریا میں بہادے۔ دنوں کی کوئی قید نہیں ہے، سوالا کھ مرتبہ جتنے دنوں میں بھی لکھا جائے لکھ لے۔ پہلے دن جتنے بھی نقش لکھے جائیں اگلے دن اس سے کم نہ لکھے، اتنے ہی لکھے یا اس سے زیادہ لکھے۔ سب سے پہلے دن سب سے پہلے جو نقش لکھا کرے اس کے اوپر اللہ الصمد لکھ دیا کرے، آخری دن جب سوالا کھ کی تعداد پوری ہو جائے تو آخیر میں جو نقش لکھا جائے گا اس کو اس نقش کے ساتھ جو سب سے پہلے دن لکھا گیا تھا ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کی بعد روزانہ کم سے کم ایک نقش لکھتا رہے۔ اب پانی میں گولی بنا کر ڈالنے کی ضرورت نہیں، انشاءاللہ اس نقش کو جس کو بھی دے گا اس کے مسائل حل ہوں گے اور روزی میں بھی زبردست اضافہ ہوگا۔

برائے فراخی رزق اور تسخیر حکام

اس نقش کے ذریعہ رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور افسران وحکام مسخر ہوتے ہیں، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے سیدھے بازو پر باندھیں، اس نقش سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی بدھ سے اس کی شروعات کرے، پہلے دن ایک نقش لکھے، دوسرے دن دو، تیسرے دن تین لکھے۔ روزانہ ایک نقش بڑھاتا رہے، یہاں تک کہ تعداد ۶۶ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد روزانہ ایک نقش کم کرتے رہیں، یہاں تک کہ تعداد ختم ہو جائے۔ ان تمام نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر پانی میں بہانا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ایک نقش لکھتے رہیں

اور جب تمیں ہوجایا کریں تو انہیں پانی میں بہادیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اک سال تک روزانہ ایک نقش لکھنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ زکوٰۃ کا اثر ختم ہوجائے گا۔

اس نقش کو جس ضرورت مند کو بھی عامل دیدے گا اس کے تمام مسائل حل ہوں گے اور اس کے رزق میں زبردست فراوانی ہوگی۔ اس نقش کا عامل اگر روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یا اللہ" ۶۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۶	۱۹
۲۰	۲۲	۲۴
۲۵	۱۸	۲۳

زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت اس نقش کو خاکی چال سے لکھیں، لیکن اس کو زمین میں نہیں دبانا ہے، پانی میں بہانا ہے لیکن جب اس نقش کو کسی ضرورت مند کو دیں تو اس وقت اس کو آتشی چال سے لکھیں،

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

ہر بیماری سے نجات

کوئی بھی بیماری ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈال دیں، اور مریض کو تاکید کریں کہ وہ روزانہ ایک تسبیح یا حفیظ کی پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۶۸	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۷	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۶
۲۱۷۱	۲۱۶۵	۲۱۶۴	۲۱۷۶

دل کی تمام بیماریوں کے لئے

نوچندی جمعرات کو دو نقش لکھیے، دونوں نقش گلاب و زعفران سے لکھیے، ایک نقش گلے میں ڈالے اور ایک نقش پانی میں گھول کر اس کا پانی دن میں تین بار پئے۔ صبح کو ناشتے کے بعد، شام کو عصر کے بعد، رات کو سوتے وقت، اگلے دن سے روزانہ ایک نقش تا جمعرات اسی طرح روزانہ تین بار پیتا رہے۔ انشاء اللہ دل کی بیماریوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

العلی العظیم	الا باللہ	ولا قوۃ	لاحول
لاحول	ولا قوۃ	الا باللہ	العلی العظیم
الا باللہ	العلی العظیم	لاحول	ولا قوۃ
ولا قوۃ	لاحول	العلی العظیم	الا باللہ

ہر کام کی کامیابی کا عمل

اگر تم کسی کام کے لئے پریشان ہو اور اس بات کے آثار صاف نظر آتے ہوں کہ تمہارا کام تمہاری منشاء کے مطابق نہیں ہوگا تو ذیل کی عزیمت جفری تیار کرو جس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد اور اس کام کے اعداد بحساب ابجد نکالو اور اگر وہ کام کسی شخص سے متعلق ہو تو بجائے کام کے اس شخص کے نام کے اعداد نکالو، جس قدر اعداد نکلیں ان کو اس میں ضرب دو، مثلاً اعداد ۵۲ حاصل ہوئے تو باون کو باون میں ضرب دو پھر ان کا مخرج حاصل کرو مثلاً ۵۲×۵۲=۲۷۰۴ عدد بنے، مخرج اس کا یہ ہوا، د۔ ز۔ ب۔ (صفر کوئی عدد نہیں ہوتا) اس مخرج کے آگے لفظ 'ایل' بڑھادو تو اب یہ 'دزبائیل' ہوا، یہ خاص اس کام کا یا اس شخص کا موکل علوی ہے، اب جس قدر اعداد تم نے ناموں سے حاصل کئے تھے اتنی مرتبہ روزانہ ساعت شمس میں ذیل کی عزیمت پڑھو انشاء اللہ تین یا سات یوم یا زیادہ سے زیادہ ۹ یوم میں مقصد حاصل ہوگا عزیمت یہ ہے

اقسمت علیکم یا دزبائیل بحق یابدوح. عزیمت پڑھتے وقت اس کام کا یا اس شخص کا تصور رہے، پرہیز اس میں کچھ نہیں سوائے اسکے کہ جب تک عمل جاری رہے کوئی سرخ کپڑا اپنے پاس ضرور رکھے مثلاً سرخ بنیان پہنے یا سرخ رومال وغیرہ۔

عملیات و تعویذات

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مایوس مریض تپ دق اور ٹھہرے ہوئے بخار کیلئے

باوضو تازہ پانی لے کر اس کو مٹی کے برتن میں گھڑے میں صراحی میں یا ہانڈی میں رکھ کر اس پر یہ عمل پڑھیں۔

سورۂ فاتحہ کو اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے مل جائے بِسمِ اللہِ الرحمنِ الرحیمِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ. اس طرح ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر معوذتین گیارہ گیارہ مرتبہ قُلنَا یٰنَارُ کُونِی بَردًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبرٰھِیمَ. پڑھیں اور پانی پر دم کردیں، اس پانی کو مریض کو نہار منہ وہ جتنا پی سکے اتنا پلائیں اور اس کے بعد آدھے گھنٹہ تک کوئی غذا اس کو نہ دیں، آدھے گھنٹہ کے بعد جو غذا اس کو دینا چاہیں دیدیں، پھر رات کو سوتے وقت تک یہ پڑھا ہوا پانی جتنی بار مریض کو پلاسکیں پلادیں، اس کے بعد جو پانی بچے وہ کسی کیاری یا گملے میں ڈال دیں۔ اگلے دن اسی طرح پھر دوسرا پانی تیار کرلیں، برتن جو پہلے دن رہے گا اسی کو اکیس دن تک استعمال کریں، اور اس عمل کو اکیس دن تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ ٹی بی سے اور ٹھہرے ہوئے بخار سے نجات مل جائے گی۔

دوسرا عمل

اس عمل کے بارے میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ عمل میرے معمولات میں رہا ہے اور اس عمل کے ذریعہ میں نے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں مایوس کن مریضوں کو عصر کے بعد پلاتا تھا اور ان پر سورۂ مجادلہ کی شروع کی آیتیں تین بار پڑھ کر پھونکتا تھا اور تین دن میں مریض شفایاب ہوجاتا تھا۔

سورۂ مجادلہ کی آیتیں یہ ہیں: قَد سَمِعَ اللّٰہُ قَولَ الَّتِی تُجَادِلُكَ فِی زَوجِهَا وَتَشتَكِی اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ. اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِن نِسَآئِهِم مَا هُنَّ اُمَّهَاتِهِم اِن اُمَّهَاتُهُم اِلَّا الّٰٓئِي وَلَدنَهُم وَاِنَّهُم لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِنَ القَولِ وَزُورًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ. وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِسَآئِهِم ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحرِيرُ رَقَبَةٍ مِن قَبلِ اَن يَتَمَآسَّا ذٰلِكُم تُوعَظُونَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعمَلُونَ خَبِيرٌ.

ردّ سحر کا ایک تیر بہدف عمل

سفید مرغ کو باوضو ذبح کرکے اس کے خون سے ایک کاغذ پر ”جادو بر سر جادوگر“ لکھ دیں اور جہاں مریض سوتا ہے اس کے اوپر لٹکا دیں، اس طرح کہ یہ کاغذ مریض کے سینے پر رہے۔

اس کے بعد کالی روشنائی سے مندرجہ ذیل نقش لکھے اور یہی نقش گلاب و زعفران سے چالیس عدد لکھیں، ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں اور چالیس نقش مریض کو پلائے، اس طرح کے نقش کو کسی گلاس میں روزانہ صبح کو بھگودیں اور اس کا پانی دن میں دو بار صبح شام پلاتے رہیں۔ انشاءاللہ کیسا بھی سحر ہوگا اس سے مریض کو نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

ردّ سحر کا دوسرا عمل

دریا کے پانی کا یا سات کنوؤں کے پانی کا ایک مٹکا بھرلیں، تقریباً ایک بڑی بالٹی کے برابر، اس پانی پر گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ فلق اور سوہ ناس دونوں سورتیں پڑھ کر پھونک دیں اور مندرجہ ذیل تین آیات بھی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔

فَلَمَّآ اَلقَوا قَالَ مُوسٰی مَا جِئتُم بِهِ السِّحرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصلِحُ عَمَلَ المُفسِدِينَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَو كَرِهَ المُجرِمُونَ. (آیت ۸۱-۸۲، سورہ یونس)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ. وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ. (آیت ۱۱۸ تا ۱۲۱، سورہ اعراف)

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى. (آیت ۶۹، سورہ طٰہٰ)

پانی پر دم کرنے کے بعد اس پانی کے تین گھونٹ مریض کو پلا دیں اور اس پانی سے مریض کو غسل کرا دیں، لگاتار تین دن تک ایسا کریں، لیکن اگر جادو سفلی یا جناتی حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے تو پھر اس طرح کے پانی سے اکیس دن یا چالیس دن مریض کو غسل کرانا چاہئے اور یہی آیات کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ مریض صحت مند ہو جائے گا اور جادو پوری طرح اتر جائے گا۔

بچوں کے لئے سوکھا یا مسان کا علاج

آدھا کلو تل لے کر ان کو دھلوائیں، پھر ان کا تیل نکلوائیں، اس کے بعد تیل پر یہ آیات پڑھ کر پھونک دیں۔ بسم اللہ، الحمد شریف، آیت الکرسی، سورہ صافات، آیت لاذب تک، سورہ جن شروع سے شططا تک اور چاروں قل۔ اس کے بعد بچے کا سر منڈوا کر یہ تیل روزانہ بچے کے سر پر ملتے رہیں اور سر کے ساتھ ساتھ اس کے پورے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ اس کے بچے کو غسل کروائیں، اس عمل کو چالیس دن تک کریں، تیل ایک بار یہ میں چالیس دن کا نکلوا کر دم کر کے رکھ لیں، انشاء اللہ بچہ مسان سے نجات پالے گا اور صحت مند ہو جائے گا۔

مرگی کا علاج

اتوار کے دن سورج نکلتے ہی یہ عبارت ایک تعویذ کی صورت میں تانبے کی تختی پر کندہ کرا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ مرگی سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

یاقهار انت الذی لا یطاق انتقامه یاقاهر
یا مذل کل جبار عنید بقهرِ عزیزِ سُلطانهٖ یامذلُّ

عورت میں دودھ کی کمی دور کرنے کے لئے

اگر کسی عورت کے دودھ کم اترتا ہو اور بچہ بھوکا رہ جاتا ہو اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پسے ہوئے نمک پر دم کر دیں اور وہ نمک اڑد کی دال میں ڈال کر عورت کو کھلائیں، چند دن ایسا کریں، انشاء اللہ دودھ کی کمی دور ہو جائیگی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. اور آیت وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ.

بینائی کی کمزوری دور کرنے کے لئے

ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی آنکھوں سے لگائیں، انشاء اللہ بینائی مضبوط ہو جائے گی۔

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ.

قوت حافظہ کے لئے

سورہ فاتحہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر عصر کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیا کریں، انشاء اللہ قوت حافظہ بڑھ جائے گی۔

بچے کی قوت حافظہ بڑھانے کے لئے

روٹی کے ایک نوالے پر کالی روشنائی سے یہ لکھیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ.

اور یہ نوالہ بچے کو کھلا دیں، اس عمل کو لگاتار گیارہ دن کریں اور یہ نقش بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بچہ کی قوت حافظہ بڑھ جائے گی اور قرآن کریم حفظ کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷	۹۰	۹۴	۸۰
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۸۹	۸۴	۸۳	۹۵

تنگ دستی اور قرض سے نجات کے لئے

بعد نماز عشاء مکمل تنہائی میں یاوہاب ۱۴۱۴ مرتبہ پڑھ کر یہ دعا سو

بار پڑھیں، یاوھابُ ھَب لِیْ مِنْ نِعْمَۃِ الدنیا و الآخرۃِ اِنَّکَ اَنْتَ الوھّاب.

اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ قرض سے نجات ملے گی اور آمدنی میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس عمل کو چالیس دن تک کریں۔

تنگ دستی دور کرنے کا عمل

اگر کوئی تنگ دست سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس عمل کی مداومت چالیس دن تک کرے۔

بعد نماز فجر سورۂ نصر ۲۱ مرتبہ پڑھے
بعد نماز ظہر سورۂ نصر ۲۲ مرتبہ پڑھے
بعد نماز عصر سورۂ نصر ۲۳ مرتبہ پڑھے
بعد نماز مغرب سورۂ نصر ۲۴ مرتبہ پڑھے
بعد نماز عشا ئسورۂ نصر ۲۵ مرتبہ پڑھے

روزانہ اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تنگ دستی ختم ہو جائے گی اور رزق کے لئے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے۔

تنگ دستی سے نجات پانے کا ایک اور عمل

روزانہ مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ مزمل گیارہ مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ جب آیت فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلاً پر پہنچیں تو ۲۵ بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگاتار ایک سو بیس دن کریں، انشاء اللہ رزق موسلادھار بارش کی طرح برسے گا۔

وسعتِ رزق کے لئے

تہجد کے وقت اولاً دو رکعت نماز نفل بہ نیت وسعت رزق پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قریش ۲۵ مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر ۲۵ مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر یاوہاب چودہ سو مرتبہ پڑھیں۔ اگر کھڑے ہو کر پڑھنا ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر ہی پڑھ لیں۔ ہر وضو میں مسواک کو ضروری سمجھیں، انشاء اللہ رزق میں وسعت پیدا ہوگی اور غربت ختم ہو جائے گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ. ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔

ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے

روزانہ ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف، انشاء اللہ تمام خطرات و حوادث سے محفوظ رہیں گے۔

نمازِ حاجت

چار رکعت نماز بہ نیت قضاءِ حاجت عشاء کے بعد اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. سو مرتبہ پڑھیں، دوسری رکعت میں اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. سو مرتبہ پڑھیں، تیسری رکعت میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ. سو مرتبہ پڑھیں اور چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل سو مرتبہ پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو کر اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ تین سو مرتبہ پڑھ کر سجدے میں چلا جائے اور اپنی حاجت کی دعا کرے۔ اس نماز کو بدھ کی شب میں جمعرات کی شب میں اور جمعہ کی شب میں پڑھے۔

تنفس سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو دمہ یا تنفس کی شکایت ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ "یاحمید" پڑھا کرے اور چاند کی چودھویں شب میں مٹی کی ایک پلیٹ پر سورہ ناس لکھ کر رکھ لے اور ہر چودھویں شب کو اس میں پانی ڈال کر پی لیا کرے۔ انشاء اللہ تنفس کی شکایت دور ہوگی۔

اغوا شدہ یا گم شدہ لڑکی کے لئے

یاحفیظ ایک سو انیس بار پڑھیں پھر آیت یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ

فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ. اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ. (سورہ لقمان، رکوع ۲) انشاء اللہ تین دن کے اندر اندر لڑکی آجائے گی۔

گمشدہ اور مفرور کے لئے

سورہ ضحیٰ سات مرتبہ پڑھیں پھر اپنی شہادت کی انگلی کو اپنے پورے جسم پر پھیریں، اور سات مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات کہیں:

و اصبحت فی امان اللّٰه و امسیت فی جوار الله و امسیت فی امان اللّٰه و اصبحت فی جوار الله. پڑھ کر تین مرتبہ دستک دیں انشاء اللہ گمشدہ واپس آجائے گا۔

اس عمل کے اول و آخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جب وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى پر پہنچیں تو گم شدہ کا نام مع والدہ لے کر واپس آنے کی دعا کریں، پھر سورت پوری کریں۔

عمل برائے مشکلات

مشکلات، مصائب اور مقدمہ سے نجات کے لئے یا بدیع العجائب بالخیر یابدیع بارہ سو مرتبہ پڑھیں اول و آخر درود شریف بارہ بارہ مرتبہ پڑھیں، اس عمل کو لگاتار بارہ دن تک کریں، اگر کسی مریض کی شفا مقصود ہو تو بالخیر کی جگہ بالشفاء پڑھیں اور اگر کسی دشمن کے خلاف پڑھنا ہے تو بالخیر کی جگہ بالقہر پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست نتائج برآمد ہوں گے۔

برائے عداوت

ساعت زحل میں سیسہ کی چادر لاکر ان دونوں کی تصویریں بنائے، جن دو شخصوں میں عداوت کرانا مقصود ہے، یہ غرض نہیں کہ تصویر اصلی ہو بلکہ دونوں کی تصویریں فرضی بنائے، اگر ایک مرد اور ایک عورت ہے تو ایک مرد اور ایک عورت کی تصویر آمنے سامنے بنائے اور دونوں کے ہاتھ میں تیر کمان بنائے، ان دونوں کے ناموں کے اعداد بحساب ابجد علیحدہ علیحدہ نکال کر جس کے جتنے عدد ہوں ایک ایک تصویر پر کندہ کردے، تختی کی پشت پر دوسری طرف ذیل کے اعداد لکھ دے۔ ۴۸۱/۱، ۱۴۳۳/۲ پھر اس تختی کو کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادے، ایک ہفتہ نہ گزرنے پائے گا کہ دونوں میں دلی عداوت ہوجائے گی۔

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا محمد یٰسین صاحبؒ
سابق مدرس دارالعلوم دیوبند

آسیب یا سحر معلوم کرنے کا طریقہ

نیلے ڈورے سات عدد مریض کے قد کے برابر لے کر اس پر یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد ان ڈوروں کو مریض کے تکیہ کے نیچے رکھ کر مریض کو لٹادیں، صبح کو ان ڈوروں کو پھر ناپیں، اگر بڑھ جائیں تو آسیب کا اثر ہے، اگر گھٹ جائیں تو جادو ہے اور اگر جوں کا توں رہے تو پر کوئی جسمانی بیماری ہے۔ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ۔

وسعت رزق کے لئے

صبح کی نماز کے بعد ستر مرتبہ یہ آیت پڑھنے کا معمول بنائے: اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ. اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ایک سال تک جاری رکھیں اور یہ تعویذ ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت پیدا ہوگی۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

ادائے قرض کے لئے

قرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ دعا مغرب کی نماز کے بعد اکیس مرتبہ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت ڈاڑھی میں یا سر میں کنگا کیا کریں، انشاء اللہ قرض ادا ہوجائے گا لیکن اس عمل کو تین چار ماہ تک لگاتار کرنا ہے۔ دعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ
اوّلین صدر مدرس دارالعلوم دیوبند

دفع دشمن کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْقَاھِرِ الْقَائِمِ الْکَافِیْ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ عَدُوِّ ھُوَ اَقْوٰی مِنِّیْ بِرَبِّ ھُوَ اَقْوٰی مِنْہُ. عشاء کی نماز کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ دشمن دفع ہوگا اور اس کی شرارتیں ختم ہو جائیں گی۔

برائے حب

محبت کے عمل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس آیت کی زکوٰۃ نکالیں۔ یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ. زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اس آیت کو ۴۸ ہزار مرتبہ پڑھنا ہے۔ ۴۸ ہزار کی تعداد کم سے کم گیارہ دن میں اور زیادہ سے زیادہ اکیس دن میں ادا کرنی ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اس آیت کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

یہ آیت عامل کسی بھی میٹھی چیز پر گیارہ مرتبہ مع اسماء طالب و مطلوب مع والدہ پڑھ کر دم کر کے مطلوب کو کھلا دے گا تو اس کے دل میں طالب کی شدید قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی لیکن یہ عمل ناجائز امور میں نہ کرنا چاہئے۔

برائے حب

وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ . اس کی زکوٰۃ بھی اوپر والی آیت کی زکوٰۃ کی طرح ادا ہوگی اور زکوٰۃ کے بعد روزانہ اس آیت کو سات مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ کسی بھی میٹھی چیز پر اگر اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر مذکورہ طریق سے مطلوب کو کھلایا جائے گا تو اس کے دل میں طالب کی محبت پیدا ہوگی۔ لیکن قرآن کریم کی آیتوں کے ذریعہ جو بھی عمل کئے جائیں وہ جائز امور ہی میں ہونے چاہئیں، ناجائز امور میں کرنے والا عامل گناہگار ہوگا۔

ادائیگی قرض کے لئے

مغرب کی نماز کے بعد سورۃ الم نشرح ۷۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے سے قرض ادا ہو جاتا ہے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔

نقش برائے آسیب زدہ

یہ نقش آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں، یا سیدھے بازو پر باندھیں، اس کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ذٰلِکَ تخفیفٌ مِن رَّبِکُمْ وَ رَحمَۃٌ

فَمنِ اعتدٰی بعدَ ذٰلکَ فلَہٗ عَذابٌ الِیمٌ

۵۱۱۱۶   ۱۱۱۱۶

آسیب زدہ مریض کو گلاب و زعفران سے لکھ کر یہ نقش لگاتار ۲۱ دن پلائے۔

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

ولایَزِیدُ الظّٰلمِینَ اِلاَّ خَسارًا

نقش سورۂ مزمل

یہ نقش دفع آسیب کے لئے مجرب ہے، ایک نقش پلائیں اور ایک نقش بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۴	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

برائے تفریق

جب اس نقش کو لکھیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ وقت زوال ماہ کا ہو، اگر زحل یا مریخ کی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔ نقش لکھتے وقت نیم کی پتی منہ میں رکھ لیں اور کیکر کے درخت کی لکڑی لے کر اس کا قلم بنائیں اور نقش لکھتے وقت ہینگ سے دھولیں اور نقش کو کسی پرانی قبر میں دبادیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

برائے حب

آیت وَ اِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ. وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ. تین بار کسی کاغذ پر لکھ کر میٹھے پانی سے دھو کر مطلوب کو پلادیں۔ یہ پانی شربت میں ڈال کر بھی پلا سکتے ہیں۔ لگاتار تین روز تک یہ عمل کریں، انشاء اللہ مطلوب کے دل میں طالب کی محبت پیدا ہوگی

جلنے اور ڈوبنے سے محفوظ

اگر کوئی شخص اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لے تو ڈوبنے اور جلنے سے محفوظ رہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۱
۱۳	۱۲	۱۷	۲۲
۱۳	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۴	۲۵

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ
سابق مدرس دار العلوم دیوبند

گنڈہ برائے آسیب زدہ

گیارہ تار نیلے ڈورے کے لے کر جن کی لمبائی مریض کے قد کے برابر ہو پھر اس ڈورے پر گیارہ مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر گرہ لگادیں او ہر بار گرہ لگاتے ہوئے گیارہ بار آیت پڑھ کر پھونکیں، کل گیارہ گرہیں لگیں گی، اس کے بعد اس ڈورے کو دوہرا تہہ کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے: اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا. فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا.

جھاڑ بیٹھا اور پسلی چلنے کی

بچوں کو بیٹھے کی بیماری ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں بھی چلنے لگتی ہیں، اس کی یہ جھاڑ نہایت موثر ثابت ہوتی ہے، طریقہ اس جھاڑ کا یہ ہے کہ نئے چاقو سے پاک صاف زمین پر سات لکیریں اس طرح کھینچ دیں اور بچے کو برابر سیدھا لٹا دیں اور اس کے اوپر والے کپڑے اتار دیں، جس سے اس کا پیٹ کھل جائے، عامل اپنے دائیں ہاتھ میں چاقو پکڑ لے اور سات بار آیت پڑھ کر چاقو پر دم کرے، بچے کے پیٹ کے اوپر سے بائیں سے دائیں اشارہ کرتے ہوئے لکیروں کے اوپر لکیر اس طرح کھینچے ——— کھینچتا رہے، کبھی کبھی چاقو بچے کے پیٹ سے یا اس کی پسلی سے ہلکا سا چھوادے جو چل رہی ہو۔ آیت یہ ہے: اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ۔ دوبارہ ایک سطر کھینچنے کے بعد یہ صورت یہ رہے گی۔ جب بائیں سے دائیں ساتوں لکیریں کھنچ جائیں تو بچے کو اٹھا کر پیشاب کرادیں، اس عمل کو تین روز تک کریں، انشاء اللہ بچہ بیماری سے چھٹکارا پائے گا۔ اگر گھر میں کوئی کچی زمین نہ ہو تو پھر ریت زمین پر پھیلا کر یہ عمل کریں۔ دوران عمل کوئی شخص بچہ کو پکڑ سکتا ہے تاکہ وہ سیدھا لیٹا رہے۔

عملیات و تعویذات

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

مچھروں سے حفاظت

اگر کسی مکان میں مچھر زیادہ ہوں تو اس مکان کے چاروں کونوں میں یہ اعداد لکھ کر دبا دیں، انشاء اللہ مچھر وہاں پریشان نہیں کریں گے۔

۰۰ ۱۲ ۱۲ ۱۱ ۰۰

مچھروں سے بچاؤ کے لئے ایک اور عمل

اگر مچھروں کی کثرت ہو اور رات کو ان سے ناک میں دم ہو، نیند میں خلل پیدا ہو رہا ہو تو ایک جگ پانی پر مندرجہ ذیل آیات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی کو چارپائی کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ مچھر قریب نہیں آئیں گے۔ وَ مَا لَنَا اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَ قَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ. اور پانی چھڑکتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے رہیں: اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ اَیَّتُھَا الْبَرَاغِیْثُ فَکُفُّوْا عَنَّا شَرَّکُمْ وَ اَذَاکُمْ.

چینٹیوں سے حفاظت

اگر کسی برتن میں کوئی میٹھی چیز رکھی ہے اور اس بات کا اندیشہ ہو کہ چیونٹیاں اس برتن میں گھسنے کی کوشش کریں گی تو برتن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ کلمات پڑھیں اور برتن پر دم کر دیں، انشاء اللہ چیونٹیاں اس برتن کے قریب نہیں جائیں گی۔ ھٰذَا الْوَکِیْلُ الْقَاضِیْ اَوْ ھٰذَا لِرَسُوْلِ الْقَاضِیْ اَوْ ھٰذَ الْغُلَامِ الْقَاضِیْ.

گمشدہ چیز ملنے کے لئے

اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو اس کے ملنے کے لئے بہ کثرت اس دعا کو پڑھیں۔ انشاء اللہ وہ چیز مل جائے گی، دعا یہ ہے: یَاجَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ.

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص فرار ہو جائے تو اس کی واپسی کے لئے یہ عمل کریں، یہ دعا عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ کر ۱۱۹ مرتبہ پڑھیں اور جب تک مفرور واپس نہ آجائے اس وقت تک پڑھیں ورنہ کم سے کم چالیس دن تک پڑھیں۔ دعا یہ ہے: اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ.

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں ناراضگی ہو تو دونوں میں جس کو بھی اپنے شریک حیات کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہو تو وہ اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ شریک حیات کی بے رخی دور ہوگی۔

۷۸۶

۲۴۳ و	۲۵۶ و	۲۵۳ و	۲۵۰ و
۲۵۴ و	۲۴۹ و	۲۴۴ و	۲۵۵ و
۲۴۸ و	۲۵۱ و	۲۵۸ و	۲۴۵ و
۲۵۷ و	۲۴۶ و	۲۴۷ و	۲۵۲ و

یاودود الحی القیوم دارندہ این نقش معظم سورۂ اخلاص را قلّب قلب فلاں ابن فلاں (نام مطلوب) علیٰ حب فلاں ابن فلاں (نام طالب) حبّاً شدیداً مطیعاً عاشقً دائماً ابداً ابداً یا مقلب القلوب والابصار.

بند شہوت کھولنے کے لئے

اگر کسی شخص کی جادو کے ذریعہ شہوت بند کر دی گئی ہو اور وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے قابل نہ رہا ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ ایک

نئی چھری لیں اور اس پر یہ عمل لکھ کر اس چھری سے کالی مرغی کا انڈا ابال کر پھر اسے چھیل کر درمیان سے کاٹ دیں۔ انڈے کا ایک ٹکڑا مرد کھالے اور دوسرا ٹکڑا عورت کھالے۔ اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں، انشاء اللہ بند شہوت کھل جائے گی اور مرد مجامعت کے قابل ہو جائے گا۔

بند شہوت کھولنے کے لئے

اگر بذریعہ سحر کسی مردانی طاقت کو سلب کرلیا گیا ہو تو اس کے گلے میں یہ آیات لکھ کر ڈال دیں، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں اس کی مردانی طاقت بحال ہو جائے گی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ. وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ. تَجْرِىْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ.

اولاد نرینہ کے لئے

جس عورت کے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں اور اس کو لڑکے کی خواہش ہو تو اس کے گلے میں یہ دعا لکھ کر لٹکا دیں اور یہ دعا حمل ٹھہرنے کے ایک ماہ بعد سے لگاتار چالیس دن طشتری پر لکھ کر روزانہ پلائیں۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لا ء لا ا لا و س واللّٰہ مِن ورائهم مُحیط حیث یلون بالحق د ہ فا ہ ح ص د.

آسیب زدہ کے لئے

اگر کوئی شخص آسیب زدہ ہو تو یہ آیات لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور ان ہی آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر لگاتار اکیس دن تک پلائیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓ الٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓ طٰسٓمٓ كٓهٰيٰعٓصٓ يٰسٓ والقرآن الحکیم حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ والقلم وما یسطرون.

دشمنوں سے حفاظت کے لئے

دشمنوں کی چالوں اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس آیت کو بہ کثرت پڑھنا چاہئے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِىْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

نظر بد کے لئے

اگر کسی کو بری نظر لگ گئی ہو تو تین ہلدی کے ٹکڑوں پر یہ دعا تین مرتبہ پڑھ کر ہلدی پر دم کرکے آگ میں جلا دیں، انشاء اللہ اسی وقت نظر بد دور ہو جائے گی۔ دعا یہ ہے: اَلاسلامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ.

سانپ کے کاٹے کا علاج

اگر کسی شخص کو سانپ نے ڈس لیا ہو تو اس کو چاہئے کہ یہ دعا پڑھ کر اس جگہ دم کرلے جہاں سانپ نے کاٹا ہے تو انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے زہر اتر جائے گا۔ نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِى النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

کوئی بھی زہریلا جانور اگر کاٹ لے

کوئی بھی جانور جس کے کاٹنے سے زہر پھیلتا ہو اس کو چاہئے کہ اس جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے اس آیت کو ایک ہی سانس میں تین بار پڑھ کر دم کر دیں، انشاء اللہ زہر نہیں چڑھے گا۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ.

کتے کے حملے سے بچاؤ کے لئے

اگر یہ خطرہ ہو کہ کوئی کتا حملہ کرے گا اور کاٹ لے گا تو اس آیت کو پڑھنا شروع کر دیں، انشاء اللہ کتا حملہ نہیں کر سکے گا۔ آیت یہ ہے: وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ.

کتے کے کاٹے کا زہر

اگر کسی شخص کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو یہ کلمات چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر لگاتار سات دن تک اس شخص کو پلائیں، انشاء اللہ زہر اتر جائے گا۔
کلمات یہ ہیں: اب ج اح وہ دہاب اللہ۔

دردِ سر کے لئے

اگر کسی کو دردِ سر ہو تو وہ یہ حروف لکھ کر اپنے سر میں باندھ لے، انشاء

اللہ درد رفع ہوگا:دم وم ل ہ۔

آدھے سر کا درد

آدھا سیسی کے درد کو رفع کرنے کے لئے قرآن کریم کی اس آیت کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ اس مرض سے نجات مل جائے گی۔آیت یہ ہے:اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا.

اگر کسی کو نیند نہ آتی ہو تو وہ مذکورہ آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لے، انشاء اللہ نیند آجائے گی۔اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے، انشاء اللہ فوراً نیند آجائے گی۔

جنون یا پاگل پن کو دفع کرنے کے لئے

سات کنوؤں کے پانی پر سورۂ جن کی ابتدائی آیات رَشَدًا تک پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلائیں، انشاء اللہ جنون اور پاگل پن سے نجات مل جائے گی۔

دردِ کان کے لئے

اگر کسی کے کان میں درد ہو تو سرسوں یا زیتون کے تیل پر اس آیت کو تین بار پڑھ کر دم کرکے تیل کانوں میں ٹپکا لے، انشاء اللہ درد سے نجات ملے گی۔اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا۔

کان کا درد رفع کرنے کے لئے

اگر کسی کے کان میں درد ہو تو ''یا سمیع'' اکیس مرتبہ پڑھ کر اس کے کانوں میں دم کر دیں، انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔

کان کا بہنا

اگر کسی کا کان بہتا ہو تو سورۂ اعلیٰ (پارہ ۳۰) تین بار پڑھ کر کان پر دم کر دیا جائے، انشاء اللہ کان کا بہنا بند ہو جائے گا۔

ایضاً کان کا بہنا

جس کا کان بہتا ہو تو اس کے کان پر یہ آیت تین بار پڑھ کر دم کر دیں، آیت یہ ہے:لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ختم سورت تک تین بار پڑھ کر دم کریں۔

بہرہ پن دور کرنے کے لئے

اگر کوئی اونچا سنتا ہو تو اس کو قرآن کریم کی یہ آیت روزانہ صبح وشام سات مرتبہ پڑھنی چاہئے، انشاء اللہ بہرے پن سے نجات ملے گی: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ.

نکسیر کا علاج

جس شخص کو نکسیر چھٹنے کا مرض ہو اس کو مندرجہ ذیل آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں، انشاء اللہ نکسیر کی بیماری سے نجات مل جائے گی۔وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِئْنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ.

نزلہ،زکام کے لئے

تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کر لیا جائے، اس عمل کو تین دن تک کیا جائے، انشاء اللہ مریض کو نزلے سے نجات ملے گی۔

دردِ دانت کے لئے

جس شخص کے دانت میں درد رہتا ہو تو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کریں:لِکُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.

داڑھ کا درد

کسی کی داڑھ میں درد ہو تو اس آیت کو تین بار پڑھ کر اپنی شہادت کی انگلی پر دم کرکے اپنی داڑھ پر ملے، انشاء اللہ درد ٹھیک ہو جائے گا، آیت یہ ہے:بسم اللہ الرحمن الرحیم الٓمٓصٓ طٰسٓمٓ کٓھٰیٰعٓصٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.

لقوے سے نجات

اگر کسی شخص کو لقوہ کی بیماری ہو جائے تو وہ یہ آیت لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے انشاء اللہ لقوے سے نجات مل جائے گی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ

قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

گلے کی تمام بیماریوں کے لئے

گلے کی کوئی بھی بیماری ہو یا حلق کا کوئی بھی مرض ہو سب کے لئے یہ عمل موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا مغیثاً برحمتك یاارحم الراحمین.

اگر ہچکی آرہی ہوں

اگر کسی کو ہچکی آرہی ہو تو تین سانس میں پانی پئیں اور ہر سانس میں سات مرتبہ "یاحفیظ" پڑھیں، انشاء اللہ ہچکیاں آنی بند ہوجائیں گی۔

دردِ سینہ کے لئے

اگر کسی کے سینہ میں درد رہتا ہو تو اس کو یہ آیت پڑھ کر اپنے گلے میں ڈال لینی چاہئیں۔ انشاء اللہ درد سے نجات مل جائے گی۔ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ.

کھانسی کے لئے

اگر کسی کو کھانسی ہوتی ہو تو اس کو کالے کپڑے پر یہ آیت اکیس بار پڑھ کر دم کرکے مریض کو چٹائیں، انشاء اللہ کھانسی سے نجات ملے گی، آیت یہ ہے: وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ.

دردِ دل کے لئے

اگر کسی کے دل میں درد ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ دردِ دل سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے: يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِلنَّاسِ.

دل زور سے دھڑکتا ہو

اگر کسی کا دل زور زور دھڑکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ یہ کلمات لکھ کر اور تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈالے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

بدہضمی

اگر کسی کو بدہضمی ہوجائے تو اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کرکے مریض کو چٹائیں، انشاء اللہ بدہضمی سے نجات ملے گی، آیت یہ ہے: وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا.

دردِ جگر کے لئے

دردِ جگر سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ کلمات لکھ کر گلے میں ڈالیں: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یا مَنْ قَوِیٌّ یا مَنْ اَمَرَ بِاِذْنِ اللّٰہ

سیلان الرحم

اگر کسی عورت کو سیلان الرحم (لیکوریا) کا مرض ہو تو اس آیت کو عرق گلاب پر دم کرکے اکتالیس دن تک پلائیں، انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ. بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

پھیپھڑوں کی کمزوری دور کرنے کے لئے

اگر کسی انسان کے پھیپھڑے کمزور ہوگئے ہوں تو اس کو چاہئے کہ پانی پر تین سو مرتبہ "السلامُ المؤمن" پڑھ کر دم کرکے پئے، انشاء اللہ اس عمل کی اکیس دن پابندی کرنے سے پھیپھڑے مضبوط ہوجائیں گے۔

پتہ کی بیماری

اگر کسی کو پتے کی بیماری کی شکایت ہو تو اس کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلانا مفید ثابت ہوتا ہے: "الرحمٰنُ علی العرشِ استوی"

کثرتِ احتلام

اگر کسی کو احتلام کا مرض ہو تو اس کو چاہئے کہ ہمیشہ باوضو سویا کرے اور بستر پر لیٹ کر اپنی شہادت کی انگلی سے بغیر روشنائی کے "یاعمر" لکھ لیا کرے، انشاء اللہ احتلام سے نجات ملے گی۔

☆☆☆

عملیات و تعویذات

ولیِ کامل عارف باللہ حضرت محمد ہاشم صاحبؒ

والد محترم: مولانا حسن الہاشمی

برائے استخارہ

ذیل کے نقش کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے، عشاء کے بعد دو نفل بہ نیت استخارہ پڑھے اور اپنے مقصد کا تصور کرتے ہوئے کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائے، تکیہ کو عطر سے معطر رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح مقصد کی طرف رہنمائی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

دفع سحر کے لئے

اگر کسی شخص پر سخت جادو کرایا گیا ہو تو اس کو سات کنوؤں کا پانی سے نہلائیں، اس طرح کہ سات کنوؤں کے پانی کی دو بالٹی بھر لیں اور اس پر آیات سحر پڑھ کر دم کر دیں۔

آیات سحریہ ہیں: فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ. وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى.

روزانہ اس پانی کے تین گھونٹ مسحور کو پلا دیں اور باقی پانی سے اس کو نہلا دیں، لگاتار سات دن تک نہلانا ہے اور اتوار سے شروع کر کے ہفتہ تک نہلائیں، روزانہ غسل صبح آٹھ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان کرائیں۔ اگر سردی کا زمانہ ہے تو اس پانی کو گرم کر لیں، اس کے ساتھ ساتھ ایک بوتل پانی پر دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور سات چھوارے لے کر ہر ایک چھوارے پر سات مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کر دیں، عصر کے بعد روزانہ ایک چھوارہ مریض کو کھلا کر پڑھا ہوا پانی چند گھونٹ پلا دیں، اور مذکورہ آیت کا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہوگا سات دن میں اتر جائے گا۔ گلے کا نقش ایک سال تک گلے سے نہ اتاریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

تمام حاجات کے لئے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ مرتبہ چاروں سمت کھڑے ہو کر پڑھیں، سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر مشرق کی طرف رخ کر کے پڑھیں، دوسری بار مغرب کی طرف رخ کر کے پڑھیں، تیسری بار شمال کی طرف رخ کر کے پڑھیں، چوتھی بار جنوب کی طرف رخ کر کے پڑھیں، آخر میں پھر درود شریف پڑھیں، اس کے بعد خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے سجدے میں چلے جائیں اور لاتعداد مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ پڑھیں یہاں تک کہ رقت طاری ہو جائے، اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائیں، اپنی حاجت اور ضرورت

اللہ کے حضور رکھیں۔ اس عمل کو پینتالیس دن تک کرنا ہے۔ اس کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں۔ انشاء اللہ جو بھی مراد ہوگی پوری ہوگی۔ اگر پہلے دن کے عمل کے بعد اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

قرض کی ادائیگی کے لئے

اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کتنا بھی قرض ہوگا اس کے ادا کرنے کے راستے پیدا ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الوکیل	ونعم	اللہ	حسبنا
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
۹۰	۹۰	۹۰	۹۰

جنات چوری نہ کرسکیں

گر کسی دوکان یا مکان کی تجوری یا غلّے میں پیسے غائب ہوتے ہوں تو اس نقش کو گلے میں یا تجوریا الماری میں کسی بھی جگہ چسپاں کرادیں، انشاء اللہ اس کے بعد جنات چوری نہ کرسکیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
اللہ	الرحیم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	الرحیم	الرحیم	اللہ
بسم	اللہ	الرحمٰن	بسم

ہر بیماری سے نجات کے لئے

کیسی بھی بیماری ہو، اس نقش کو گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ یہ نقش بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آرہا ہے اور ہمیشہ نہایت مجرب ثابت ہوا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۶	۱۸۹	۱۹۲	۱۷۹
۱۹۱	۱۸۰	۱۸۵	۱۹۰
۱۸۱	۱۹۴	۱۸۷	۱۸۴
۱۸۸	۱۸۳	۱۸۲	۱۹۳

مالدار بننے کا عمل

اگر کوئی شخص چالیس دن تک روزانہ نماز فجر کے بعد اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن ۲۲۴۱ مرتبہ پڑھے تو پروردگار عالم اس کو بے پناہ دولت عطا فرمائیں گے۔ اس عمل کے آخری دن اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

المتین ۵۵۲	ذوالقوۃ ۵۶۶	ھوالرزاق ۵۶۳	ان اللہ ۵۶۰
ان اللہ ۵۶۴	ھوالرزاق ۵۵۹	ذوالقوۃ ۵۵۳	المتین ۵۶۵
ذوالقوۃ ۵۵۸	المتین ۵۶۱	ان اللہ ۵۶۸	ھوالرزاق ۵۵۴
ھوالرزاق ۵۶۷	ان اللہ ۵۵۵	المتین ۵۵۷	ذوالقوۃ ۵۶۲

☆☆☆

عملیات و تعویذات

حافظ جمیل احمد جمیل صاحبؒ

اسماء الحسنیٰ کے خواص و طریقۂ زکوٰۃ

(۱) یا اَللّٰہُ

معنی خدا، عنصر آتشی، خاصیت جلالی، اعداد ۶۶، موکل اسرافیل ہے۔ یہ نام اسم ذات ہے اور تمام صفاتِ الٰہیہ کا جامع ہے۔

طریقۂ زکوٰۃ : اول اسم کی زکوٰۃ اگر کوئی عامل نکالنا چاہے تو عروج ماہ میں پنجشنبہ کے روز سے شروع کرے، بعد نماز عشاء ایک متعین وقت پر چالیس دن تک پڑھے، تعداد روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ چالیسویں روز شیرنی لاوے اور ایصالِ ثواب بر روح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کر کے شرینی تقسیم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص صاحب یقین ہونے کے لئے اکیس روز تک ایک ہزار مرتبہ روز پڑھے انشاء اللہ صاحب یقین ہوگا۔

اگر کوئی شخص کسی بھی سخت اہم امر کے لئے چار سو مرتبہ روز چالیس روز تک پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے ہی مراد کو پاوے۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ رزق میں ترقی و وسعت ہو تو پانچ سو مرتبہ روز پڑھے، اللہ کے فضل و کرم سے رزق میں ترقی و فراوانی ہو۔

اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد پانچ سو مرتبہ روز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کا رحم و کرم ازحد پاوے۔

اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ پڑھے مستجاب الدعوات ہووے

اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ روز پڑھے بعد نماز عشاء اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں بہادے تو صاحب کشف اور صاحب باطن ہووے، انشاء اللہ جو بھی مراد ہوگی وہ برآئے گی۔

ایک خاص عمل اس طریقہ سے ہے جو کہ سہل الحصول ہے کیوں کہ آج کے زمانہ میں باموکل اور پرہیز جلالی و جمالی کے ساتھ پڑھنا ازحد مشکل کام ہے، اس لئے آسان طریقہ لکھتا ہوں۔

عروج ماہ میں چہارشنبہ کے روز شروع کرے، بعد نماز عشاء اول تین یوم چار ہزار مرتبہ پڑھے "یا اللّٰہُ اجب یا اسرافیلُ" بعد تین یوم کے شیرینی لاوے اور دودھ چاول کی کھیر بناوے اور نو شخص نمازیوں کو پیٹ بھر کے کھلاوے اور ایصالِ ثواب بروح حضور کائنات محمد ﷺ اور پنجتن کرے اور شرینی تقسیم کرے، بعدا ہمیشہ بعد نماز فجر چار سو مرتبہ ورد میں رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ موکل تسخیر ہوگا اور غائبانہ پورا تعاون کرتا رہے گا اور جو بھی خواہش ہوگی یا ضرورت ہوگی اسم ہذا کا موکل غائبانہ امداد کرتا رہے گا۔ اس اسم کا عامل اگر اسم ذات کا نقش ذوالکتابت لکھ کر کسی بھی حاجت مند کو دے گا، انشاء اللہ وہ شخص اپنی مراد کو پاوے گا اور مقصود کو پائے گا۔ اہل ہنود کو نقش ذوالکتابت برائے احترام نہ دیں بلکہ اعداد کا نقش دیں، انشاء اللہ وہ بھی اپنے مقصدیں کامیاب ہوگا۔ عامل بھی گوہر مقصود کو پائے گا۔ مجرب و آزمودہ ہے۔

نقش ذوی الکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

ہ	ل	ل	ا
۲۹	۲	۴	۳۱
۳	۳۲	۲۸	۳
۲۹	۲	۴	۳۱

نقش اعدادی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

(۲) یَارَحْمٰنُ

معنی مہر والا، مہربان، عنصر خاکی، خاصیت جمالی، اعداد ۲۹۸، موکل الواکیل۔

طریقۂ زکوٰۃ :اگر کوئی عمل یا زکوٰۃ ادا کرنے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ عروج ماہ میں شروع کرے اور بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، چالیسویں دن شیرینی لاوے اور ایصال ثواب بروح پاک سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرے اور شرینی تقسیم کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جو لوگ دینی اور دنیوی امور میں سستی و کاہلی کرتے ہیں ان کے واسطے ایک مرتبہ شکر پر پڑھ کر دم کر کے پلائیں، انشاءاللہ سستی و کاہلی دور ہوگی، ہر نماز کے بعد ۱۰۱ مرتبہ پڑھنے والا کاہلی وغفلت سے پاک ہو جائے گا، جو بچے پڑھنے سے بھاگتے ہوں ان کو بھی پانی یا شکر پر دم کر کے پلائیں، انشاءاللہ پڑھنے میں دل لگے گا اور سستی و کاہلی دور ہوگی اور ذہین ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ ورد میں رکھے تو اس پر رحمت خدا کی ہووے اور دل منور ہو جائے گا۔ اگر کسی شخص کو مرگی کا عارضہ ہو تو ایک سانس میں چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرے، انشاءاللہ تعالیٰ فوراً ہوش میں آجائے گا۔

اگر کوئی شخص دو ہزار مرتبہ روز بعد نماز عشاء پڑھے تو تمام اسرار کا مشاہدہ کرے۔

اگر کوئی شخص نقش ذوالکتابت مرگی والے یا ہسٹریا والے یا آسیبی دورے والے یا سحر کی وجہ سے دورہ پڑنے والے کے گلے میں باندھے اور چند نقوش پینے کے لئے دیوے اعدادی نقش تمام جسم پر مل کر آگ میں جلائیں، انشاءاللہ تعالیٰ صحت کامل اور شفائے عاجل ہوگی۔ مجرب ہے۔

نقش یہ ہیں:

۷۸۶

ن	م	ح	ر
۷	۲۰۱	۳۹	۴۱
۲۰۲	۱۰	۳۸	۴۸
۳۹	۴۷	۲۰۳	۹

۷۸۶

۷۴	۷۷	۸۰	۶۷
۷۹	۶۸	۷۳	۷۸
۶۹	۸۲	۷۵	۷۲
۷۶	۷۱	۷۰	۸۱

(۲) یَارَحِیْمُ

معنی رحم والا، عنصر خاکی، خاصت جمالی، اعداد ۲۵۸، موکل اموا کیل ہے۔

طریقہ زکوٰۃ : عروج ماہ میں بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیسویں روز شیرینی لاوے اور ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس اسم کی ۲۵۸ مرتبہ روز مداومت کرے تو اس شخص کا انجام بخیر ہوگا اور ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ سکرات اور قبر و پل صراط کی منزلیں آسان ہوں گی۔

اگر کوئی شخص پانچ سو مرتبہ روز یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم پڑھے تو دینی و دنیاوی تمام حاجات برآویں اور دولت مند ہووے اور خلق میں مہربان ہووے اور خلق میں مہربان ہووے اور ہر دل عزیز ہووے۔

اگر کسی کو وسعت رزق، ترقی خیر و برکت کے واسطے دیوے تو فائدہ کثیر پاوے اور حکام و افسران کی تسخیر کے واسطے دے تو حکام و افسران مطیع و مسخر و مہربان ہوں۔ مسلمانوں کو ذوالکتاب اور اہل ہنود کو اعدادی نقش دیں، انشاءاللہ تعالیٰ کامیابی حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہیں:

۷۸۶

م	ی	ح	ر
۷	۲۰۱	۳۹	۱۱
۲۰۲	۱۰	۸	۳۸
۹	۳۷	۲۰۳	۹

۷۸۶

۶۴	۶۷	۷۰	۵۷
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۱

(۴)یاقُدُّوسُ

معنی پاکی والا، عنصر آبی، خاصیت جمالی، اعداد ۱۷۰، موکل ظاہری قائیل۔

طریقہ زکوٰۃ : یہ ہے کہ عروج ماہ میں شروع کرے، بروز پنج شنبہ بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، اول وآخر درود شریف پڑھے۔ گیارہ گیارہ بار چالیسویں دن شیرینی لاوے اور ایصال ثواب کرے، شرینی تقسیم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اگر اس اسم کو بوقت زوال ۱۷۰ مرتبہ پڑھے تو چند روز میں دل ومعصیت اور ممنوعہ اشیاء سے پاک وصاف ہوجائے۔

اگر یاقدوس، یاسبوح بعد نماز جمعہ ۱۷۰ مرتبہ روٹی پر لکھ کر کھاوے تو چند جمعہ ایسا کرنے سے روحانیت بکثرت جسم میں پیدا ہو اور ملکوتی صفات پیدا ہوجائیں۔

اگر دشمنوں کا بھاری دباؤ ہو اور بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو لاتعداد مرتبہ ورد کرے، انشاء اللہ تعالیٰ دشمنوں کے اور خود کے درمیان حصار قائم ہوجاوے اور دشمنوں کی نظر سے پوشیدہ ہوجاوے۔

اگر کوئی شخص سبوحٌ قدوسٌ ۲۲ سو مرتبہ روزانہ پڑھے تو کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ اور اگر کوئی اتنی ہی تعداد چالیس روز تک پڑھتا رہے اور ممنوعات شرع کی پابندی کے ساتھ پڑھے، بعدہ ۱۷۰ مرتبہ روز پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ خود کیمیا بن جائے، اس کا عامل اگر کسی ضرورت مند کو یا حاجت والے کو تنگدستی ومبتلائے خوف وہراس والے کو نقش ذوی الکتابت یا نقش عددی لکھ کر دیوے تو بھی انشاء اللہ کامیابی ملے اور جس مقصد کے لئے نقش دیا جائے اس میں کامیابی ملے، مجرب ہے۔

نقش یہ ہیں:

۷۸۶

ق	د	و	س
۷	۵۹	۱۰۱	۳
۵۸	۴	۶	۱۰۲
۵	۱۰۳	۵۷	۵

۷۸۶

۳۵	۴۸	۴۵	۴۲
۴۶	۴۱	۳۶	۴۷
۴۰	۴۳	۵۰	۳۷
۴۹	۳۸	۳۹	۴۴

(۵)یاسَلَامُ

معنی سلامتی والا، عنصر آبی، خاصیت جمالی، تعداد ۱۳۱، موکل عمرائیل۔

طریقہ زکوٰۃ : عروج ماہ میں شروع کرے، بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، چالیسویں روز شیرینی لاوے اور ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس اسم کی زکوٰۃ ادا کرنے والا افعالِ رذیلہ اور کردار قبیحہ سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ بعد نماز فجر کے ایک ہزار مرتبہ پڑھنے سے علم میں اور جودت یعنی ذہن میں تیزی اور قوت حافظہ میں زیادتی ہوتی ہے اور اس اسم کا ذاکر بوجہ علم وسخا مشہور خاص و عام ہوجاتا ہے اور شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ عوام وخواص تعریف کرنے لگتے ہیں۔ ذہن کی کشادگی کے واسطے، بلندیٔ اقبال کے لئے، تسخیر ودوستی کے واسطے، حصول علم کے لئے، امتحان میں کامیابی کے لئے اس اسم کا نقش ذوالکتابت یا نقش اعدادی اہل ضرورت کو عامل لکھ کر دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حاجت مند کی حاجت پوری ہوگی، مجرب ہے۔

نقش یہ ہیں:

۷۸۶

س	ل	ا	م
۲	۳۹	۶۱	۲۹
۳۸	۰	۳۲	۶۲
۳۱	۶۳	۳۷	۰

۷۸۶

۲۵	۳۹	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۲۶	۳۸
۳۰	۳۳	۴۱	۲۷
۴۰	۲۸	۲۹	۳۴

(۶) یَامُؤْمِنُ

معنی یقین والا، عنصر آتشی، خاصیت جلالی، اعداد ۱۳۶، موکل رویائیل۔

طریقہ زکوٰۃ: عروج ماہ میں شروع کرے، بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، چالیسویں روز ایصال ثواب کرے اور شرینی تقسیم کرے، بعدہٗ ایک سو چھتیس مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو قلب میں ایمان کی لہریں موجزن ہوجائیں۔ شیخ بونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ۱۱۳۲ مرتبہ روزانہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو عوام الناس کی بدگوئی اور امراضِ خبیثہ سے محفوظ رکھے۔

جو شخص شہوت نفس اور غصہ وغضب سے خالی ہوکر خلوت میں بخلوص نیت زبان وقلب سے ذکر میں مشغول ہوکر محو ہوجائے اور اسی طرح چالیس روز برابر پڑھتا رہے، اکتالیسویں روز سامنے دیوار پر ایک نور ظاہر ہوگا جس کا اظہار زبان سے ناممکن ہے۔ ذاکر کا قلب انوار معرفت سے منور ہوجائے گا اور ذاکر خود اپنے کو بحر انوار میں دیکھے گا اور ذاکر میں یہ صفت پیدا ہوجائے گی کہ جو اسے دیکھے گا گناہ سے توبہ کرے گا اور باایمان ہوجائے گا۔ قلب کی نورانیت کے لئے، تزکیہ نفس کے لئے، حصول علم کے لئے، جاہ ومراتب کے لئے، وسعت روزگار کے لئے، اگر کسی کی نوکری چھوٹ گئی ہو اس کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے نقش ذوالکتابت یا اعدادی دیوے، انشاءاللہ تعالیٰ مقصد برآری ہوگی۔

نقش یہ ہیں:

۷۸۶

ن	م	و	م
۵	۴۱	۴۹	۴۱
۴۲	۸	۳۸	۴۸
۳۹	۴۷	۴۳	۷

۷۸۶

۳۳	۳۷	۴۰	۲۶
۳۹	۲۷	۳۲	۳۸
۲۸	۴۲	۳۵	۳۱
۳۶	۳۰	۲۹	۴۱

(۷) یَامُهَيْمِنُ

معنی نگہبانی کرنے والا، عنصر آتشی، خاصیت جلالی، اعداد ۱۴۵، موکل رویائیل۔

طریقہ زکوٰۃ: یہ ہے کہ عروج ماہ میں شروع کرے اور بعد نماز عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ روز پڑھے، اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، چالیسویں روز ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس اسم کا عامل ۱۴۵ مرتبہ روز ورد جاری رکھے تو لوگوں کے دلوں میں ہیبت وعظمت ہوجاتی ہے۔ دشمنوں کے قلب کو مسخر کرنے اور رعب وجاہت سے مسخر کرنے کی خاص تاثیر ہے۔

اس اسم کے عامل کی طرف سے سخت سے سخت دل بھی موم ہوجاتے ہیں۔ اس اسم کے عامل سے کسی بھی قسم کا کسی بھی جگہ اپنے پرائے کو کوئی گزند ونقصان نہ پہنچے گا اور بد سے بدترین دشمن بھی عامل کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

اگر کوئی شخص ۱۸۴۹۶ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے تو ایسی محیر العقول تسخیر ہوگی کہ عامل خود بھی حیران ہوجائے گا۔ اگر عامل اس اسم کا نقش ذوی الکتابت یا نقش اعدادی کسی شخص کو دے تو انشاءاللہ تعالیٰ مریض کو صحت کامل ہوگی اور اہل تسخیر کو کامیابی حاصل ہوگی۔ مجرب و آزمودہ ہے۔

نقش یہ ہیں:

۷۸۶

من	ی	ہ	م
۴	۴۱	۸۹	۱۱
۴۲	۷	۸	۸۸
۹	۸۷	۴۳	۶

۷۸۶

۳۶	۳۹	۴۲	۲۸
۴۱	۲۹	۳۵	۴۰
۳۰	۴۴	۳۷	۳۴
۳۸	۳۳	۳۱	۴۳

عملیات و تعویذات

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

سابق مفتی ومدرس دارالعلوم دیوبند
مصنف: تفسیر معارف القرآن

ناپاک جنوں سے محفوظ رہنے کے لئے

بیت الخلاء میں جاتے وقت نہایت پابندی کے ساتھ یہ پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اس دعا کی پابندی سے ہر انسان برے جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

ہر مشکل اور حاجت کے لئے

جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ عمل شروع کرے اور ہر ہزار کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا رہے پھر آخر میں درود شریف پڑھے، اس کے بعد دعا مانگے تو جو بھی حاجت ہوگی انشاء اللہ پوری ہوجائے گی۔

مقصد میں کامیابی کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے اعداد ۷۸۶ ہیں جو شخص روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھے اول و آخر روزانہ سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو سات دن تک کرے تو اس کو اپنے مقصد میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو عروج ماہ میں کریں تو افضل ہے۔

تسخیر قلوب کے لئے

جو شخص سات سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے پاس رکھے گا لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت وعظمت برقرار رہے گی اور لوگوں کے قلوب اس کی طرف کھنچیں گے۔ ہمیشہ دولتِ تسخیر خلائق اس کو حاصل رہے گی۔

آفات و بلیات سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کوئی شخص آفات وبلیات سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ۱۱۳ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

حافظے کو بڑھانے کے لئے

۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے نہار منہ پئیں، انشاء اللہ اس عمل کو ۲۱ دن کرنے سے حافظے میں زبردست اضافہ ہوگا، جو بھی یاد کرے گا وہ ہمیشہ دماغ میں محفوظ رہے گا، اور استحضار علم کی دولت عطا ہوگی۔

حمل ساقط ہونے سے محفوظ رہے

جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو تو ان کو چاہئے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد ۶۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں، اس تعویذ کو سرخ کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ اسقاط حمل سے حفاظت رہے گی۔

حکام کے لئے

ایک کاغذ پر ۵۰۰ مرتبہ پوری بسم اللہ لکھیں، پھر ڈیڑھ سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کاغذ پر دم کردیں اور اس کو تعویذ بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ جس حاکم کے پاس جائیں گے وہ مہربانی سے پیش آئے گا، اور بات مانے گا۔

دردِ سر کے لئے

اگر انیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے تو دردِ سر کی تکلیف سے نجات مل جائے گی۔

حاجت روائی کے لئے

جو شخص صبح وشام آیت کریمہ لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظلمین. سات مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے گا وہ اپنے

کاموں میں انشاء اللہ خود کفیل رہے گا، اور کبھی کسی کا محتاج نہیں رہے گا، اس کی تمام حاجتیں اور تمام ضرورتیں از خود پوری ہوں گی، اس کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی

برائے محبت

یکتب نقشین متوضیا و یغسل واحد بالماء و یو کل المحبوب کیف ما تسیر و یربط الحب الثانیة علی عضده ثم بعد حصول المراد یشتری من الحلوان بقدر (پانچ روپئے و بقدر ۹ روپئے) و یقسم علی الفقراء و یوصله ثوابه الی روح الجیلانی سره و یکتب حرف النقش بالخط العربی و نقش هکذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحب	کمابین	آدم وحوا
الحب	کمابین	یوسف وزلیخا

ایضاً برائے حب

یہ نقش حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کو مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ نے عطا کیا تھا۔

ان اسماء کو مغرب وعشاء کے درمیان لکھے اور طالب ومطلوب کا نام بھی مع اسم والدہ لکھے اور گھر میں دفن کردے۔

سـ۱۱۱۱۱۱۹۱۹ـحباو یـامبدا مالاخذ تأتی فلانة بنت فلانة الی فلان ابن فلان و نفخ فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الا ما شاء اللّٰه ثم نفخ فیه اخری فاذاهم قیام ینظرون عجل اللّٰه للوحا الله الطور انهم سابقون.

قید سے رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو اور قید سے اس کی رہائی کی کوئی سبیل نہ بن رہی ہو تو جمعرات کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اس کے سیدھے بازو پر بندھوا دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۶۰	۱۰۷۳	۱۰۷۰	۱۰۶۷
۱۰۷۱	۱۰۶۶	۶۰۶۱	۱۰۷۲
۱۰۶۵	۱۰۶۸	۱۰۷۵	۱۰۶۲
۱۰۷۴	۱۰۶۳	۱۰۶۴	۱۰۶۹

شوہر کی کے لئے

اگر کسی عورت کا شوہر اس سے محبت نہ کرتا ہو اور اپنے مزاج کی خرابی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اپنی بیوی سے بیزار رہتا ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ جمعہ کی پہلی ساعت میں جو سورج طلوع ہونے کے ساتھ شروع ہوتی ہے کسی چینی کی پلیٹ پر زعفران سے یہ عزیمت لکھ کر جمعہ ہی کے دن کسی بھی وقت شوہر کو پلا دیا کرے۔ انشاء اللہ اس عمل کو سات جمعہ تک جاری رکھنے سے حالات بدل جائیں گے اور شوہر کے دل میں بیوی کی محبت زبردست ہو جائے گی۔

۷۸۶

الهی الهی الهی بحرمة جبرائیل و میکائیلؑ اللهم اللهم اللهم بحرمة میکائیل و جبرائیل

الهی الهی الهی بحرمة اسرافیل و عزرائیلؑ اللهم اللهم اللهم بحرمة عزرائیل و اسرافیل

بحرمة جمیع انبیاء و محمد صلی اللّٰه علیه وسلم

فلان ابن فلان علیٰ (نام شوہر مع والدہ) حب فلان ابن فلان (نام بیوی مع والدہ)

ہر حاجت کے لئے

کوئی بھی چھوٹی بڑی حاجت ہو اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ ہر جائز حاجت پوری ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

بِسْمِ اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

واضح رہے کہ کمالات عزیزی کے اختتام کے بعد حضرت مولانا صاحب کے خاندانی اعمال کا بیان کرنا بھی مناسب ہوا، لہٰذا کتاب قول الجمیل سے جو حضرت کے والد بزرگوار شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کی تصنیف سے ہے نقل کئے جاتے ہیں۔ اور جو فوائد کہ حضرت مولانا قطب الدین خان صاحب محدث مرحوم کے ہیں، وہ نیچے نوٹ میں لکھے جاتے ہیں۔

برائے کشائش ظاری وباطنی

برائے دردِ دنداں ودردِ سر ودردِ ریاح وبرائے رفع حاجات درغیب وشفائے مریض: حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے مرشد قدس سرہٗ نے مجھ کو وصیت کی یا مغنی کی مواظبت کی ہر روز گیارہ سو بار اور سورۃ مزمل پڑھنے کی چالیس بار اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دونوں عمل غنائے باطنی اور ظاہری کے واسطے مجرب ہیں[۳] اور مجھ کو وصیت کی کہ درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا اسی کے سبب سے ہم نے سب کچھ پایا[۴] اور سنا اپنے مرشد سے فرماتے کہ جب کوئی تیرے پاس دانت کے درد یا سر کے درد سے نالاں آئے یا اس کو ریاح ستاتی ہو تو ایک تختی یا پٹری پاک لے اور اس پر پاک ریتا ڈال اور ایک کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور کیل کو الف پر زور سے دبا، اور ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھ اور درد والا آدمی موضع کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دبائے رہے پھر اس سے پوچھ کہ تجھ کو آرام ہوگیا یا نہیں، اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے نہیں تو کیل کو دوسرے حرف ب کی طرف نقل کر اور دوبارہ سورۃ فاتحہ پڑھ اور پہلی بار کی طرح پھر پوچھ کہ صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد نہیں تو جیم کی طرف کیل کو نقل کر اور تین بار سورۃ فاتحہ ہر بار پڑھتا جا تو آخر حرف تک نہ پہنچے گا کہ خدائے تعالیٰ اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا اور میں نے حضرت والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ حق تعالیٰ اس کو سالم وغانم پھر لادے یا کوئی بیمار ہو سوچاہے کہ اللہ اس کو صحت بخشے، تو سورۃ فاتحہ کو اکتالیس مرتبہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھ۔ ف۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ نے حاشیہ میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ جو سورۃ فاتحہ کو چالیس بار پانی کے پیالہ پر پڑھے اور تپ والے

---

[۱] سات سو ستائیس بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے کو بھی کشائش کے واسطے مفید عمل ہے [۲] صلوٰۃ تنجینا کا ہر روز ستر بار پڑھنا قضائے حوائج کے لئے ایک بزرگ سے مجھ کو پہنچا ہے۔ اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے پڑھے۔ [۳] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اس طرح کہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے، ۲۱ر بار پہلی رکعت میں اور ۲۰ر بار دوسری رکعت میں اور مولانا فخرالدین صاحب کے مریدوں میں ایک طریق مجرب یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز پنج گانہ کے دو دو بار کہ شب وروز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب کی اجازت ہے وقد ہذا العمل فوجود کذا لک ۱۲ محمد قطب الدین۔ [۵] ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے الفاظ اس کے میں نے لکھے جو چاہے اس میں سے دیکھ لے۔ ۱۲ ق

کہ منہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اس کو فائدہ بخشے گا۔[1]

برائے گزیدنِ سگ دیوانہ

کتے کے کاٹے ہوئے کا علاج: میں نے سنا حضرت سے فرماتے تھے کہ جس کو باؤلا کتا کاٹے اور اس کے دیوانے ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا آخر لفظ رُوَيْدًا تک اور اس سے کہہ دے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے۔[2]

برائے دفع فاقہ

فاقہ دور کرنے کا ذریعہ: میں حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا اور یہ عمل حدیث کے موافق ہے۔[3] واللہ اعلم۔

بیدار شدن از شب

رات کو بے دار ہونے کے لئے: میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اس کو جگا دے گا۔ یہ عمل حدیث کے موافق ہے۔ چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے کذا فی الحاشیۃ العزیز۔

برائے امان ہر آفت

سنا ہے میں نے حضرت والد صاحب سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں لٹکا اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا اور وہ یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ هَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اور سنا میں نے ان سے فرماتے تھے کہ یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کر اس کو صبح اور شام اور وہ یہ ہے۔[3]

بِسْمِ اللّٰهِ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَىْءٍ عَدَدًا. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ. اِنَّ وَلِيِّ َۦ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

برائے خوف حاکم

میں نے سنا حضرت والد صاحب سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہئے کہ یوں کہ كٓهٰيٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمِيْثٌ اور چاہئے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر احرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

برائے شفائے مریض

میں سنا ہے حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن پر لکھے اور اپانی سے دھو کر پلا دے۔ وہ یہ ہیں وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

---

[1] اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہنچا جس لڑکے کو سان کی بیماری ہو اس پر الحمد ۴۰ ر بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر ۴۰ ر روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ وہ مرض اس کا جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲ اق [2] اور سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا اسحاق صاحبؒ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو باؤلا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا ہنات کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلا دے تو انشاء اللہ زہر اس کا اثر نہیں کرے گا۔ محمد قطب الدین [3] حضرت شاہ ولی اللہؒ نے حزب البحر شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار روزانہ پڑھ لے اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ ۱۲ اق۔ معمول حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور مولانا اسحاق صاحبؒ کا فقط اس دعا کے لکھنے کا تھا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ هَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ

مُؤْمِنِيْنَ. يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاءٌ.

آیات برائے دفع سحر

میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتیں کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہے۔اور شیطان اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہوجاتی ہے۔وہ آیتیں القول الجمیل یا چہار باب میں کامل طور سے مفصل ملیں گی اور اس کتاب کے حصہ دوم میں مجملاً درج ہیں۔

برائے حفظ چیچک

میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا دھاگہ لے اس پر سورہ رحمٰن پڑھے اور جب فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر پہنچے تو اس پر پھونک کر گرہ دے جب تمام کر چکے تو بچے کی گردن میں ڈال دے حق تعالیٰ اس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

برائے امان غرق وآتش زدگی

سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ تجھ کو کہف کے نام امان ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے حملاً و تلاوتاً۔

اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يَمْلِيْخَا. مَكْسَلْمِيْنَا. كَشْفُوطَطْ. اَذْرَفَطْيُوْنَس. كَشَافَطْيُوْنَس. تَبْيُوْنَس. يُوَالِس. بُوْس. وَكَلْبُهُمْ قِطْمِيْرٌ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ. اِحْفَظْ هٰذَا عَنِ الْحَرْقِ وَالْغَرْقِ وَالسَّرْقِ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ.

برائے حاجت روائی

سنا میں نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے تو يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ. کو بارہ سو بار پڑھے بارہ دن تک کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لائے گا۔اور ان اعمال مذکورہ کی اول سے یہاں تک مجھ کو میرے والد مرشد نے اجازت دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جن کی مجھ کو اجازت فرمائی ہے، حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعتیں پڑھے۔پہلے رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کہے رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار

ف: مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ ان کے وسیلہ سے جو سوال کرے پاوے۔اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھ کو تعجب آتا ہے کہ اس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو۔

اعمال آسیب زدہ

جس کو شیطان باؤلا کر ڈالے یعنی آسیب کا خلل ہو تو اس کے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ اس کے کان میں سات بار آذان دے اور سورۃ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی اور سورۃ طارق اور سورۃ حشر کی آیتیں یعنی ھو اللہ الذی سے آخر تک اور سورۃ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاوے گا اور آسیب زدہ کے واسطے یہ عمل بھی ہے کہ اس کے کان میں سورۃ مومنون کی آیتیں پڑھی یعنی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ سے آخر سورہ تک۔اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے، کہ پاک پانی پر سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۃ جن قل اوحی الی سے علی اللہ کذبا تک پڑھے اور اس پانی کا اس کے منہ پر چھینٹے مارے تو وہاں پھر نہ آوے گا، اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے اور ان کے پتھر پھینکنے کے لئے یہ دعا پڑھے۔اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر پچیس پچیس مرتبہ پڑھے پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دے اور یہ بھی دفع

جن کا عمل ہے کہ اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں پر لکھے۔

برائے عقیمہ

بانجھ پن کا علاج: بانجھ پن کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُوْنَ. إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ. جس عورت کو دردزہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھے۔ وَأَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اَهْيًا اَشْرَاهِيًا. اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس کی بائیں ران پر باندھ دے تو وہ جلد جنے گی اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حُقَّتْ تک شیرنی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے گی۔

برائے زنیکہ فرزند نرینہ نزاید

جس عورت کا لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو: جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ. يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا. بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ. تعویذ کو حاملہ کے باندھے۔

برائے زنیکہ فرزندش نزید

جس عورت کے بچہ نہ جیتا ہو: اس شخص نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے خبر دی ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لے دونوں چیزوں پر دوشنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۃ الشمس پڑھے، ہر بار درود پڑھ کر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ اس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک۔

برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اسی شخص معتمد نے مجھ کو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے۔ ستر بار اور ہر انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے اور اعمال چشم زخم وغیرہ طوالت کے سبب یہاں نہیں لکھے گئے عاملین قول الجمیل کو ملاحظہ فرمائیں۔

برائے مسحور و مریض مایوس العلاج

جس پر جادو کا اثر ہو اور اس بیمار کی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن پر یہ اسم لکھے يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ. پھر اس کو پانی سے چالیس دن پئے میں کہتا ہوں کہ میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۃ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گمشدہ

جس کی کوئی چیز کھو جائے پھر کہے يَا حَفِيْظُ ۱۱۹ / بار بدون زیادتی یا کمی کے پھر یہ آیت يَا بُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمَاوَاتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ. ۱۱۹ / بار پڑھیں تو حق تعالیٰ اس گم ہوئی چیز کو اس کے پاس پھیر لاوے گا۔

برائے شناخت دُزد

چور پکڑنے کا طریقہ: چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان تھامے رہیں اور اس کلمہ کی دونوں انگلیاں اٹھائے رہیں اور جس پر چوری کی تہمت ہو اس کا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰسین کو مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائے گی پھر اگر نہ گھومی تو اس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے، یہاں تک کہ بدھنی گھوم جاوے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کر کے چور پر مطلع ہو تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چرانے پر یقین نہ کرے اور اس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ نہ پیچھے پڑ۔ اس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں، مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاوے گا لے (بردہ گریختن کا عمل اصل کتاب سے لیں۔)

تعویذ جواہر الاکسیر

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۳۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

مندرجہ بالا تعویذ مختلف مقاصد کے لئے ہے۔ اگر کوئی مریض ہو تو ایک تعویذ سات کنوؤں کے پانی سے دھو کر سات یوم پلانے کے لئے دیا جائے اور ایک تعویذ گلے میں باندھنے کے لئے اور اگر مرض طویل ہے تو اکیس روز پلانے کے لئے تین تعویذ دیئے جائیں۔

ام الصبیان، اختلاج قلب اور تپ دق کی صورت میں تعویذ تین عدد سچے موتی (مروارید ناسفتہ) رکھ کر تعویذ کو روئی میں لپیٹیں بعد ازاں کپڑے میں سی کر گلے میں باندھ دیں۔ سات روز پینے کے لئے صرف ایک تعویذ زعفران یا سیاہی سے لکھ کر دیں یا اکیس روز پلانے کے لئے تین تعویذ دیں۔

ہر قسم کی بواسیر کے لئے یہ تعویذ ہرن کی سفید اور کاغذ کی طرح باریک جھلی پر لکھ کر جمعرات کے دن دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسری جمعرات تک کیا جائے گا۔ ساتویں جمعرات کو تعویذ داہنے بازو پر آجائے گا۔ اس کے بعد نہ بدلا جائے اور بندھا رہنے دیں۔

یہ تعویذ جب کسی مرض کے لئے دیا جائے تو اس کے نیچے تحفظہ وتنقیه من الاسقام تحریر کردیں۔ حضرت میاں صاحبؒ کا یہی معمول تھا۔

اس تعویذ کو اگر حب کے لئے دیا جائے تو تعویذ کے نیچے اس طرح تحریر کریں اَللّٰهُمَّ قَلِّبْ .... عَلٰی حُبِّ ...... یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ۔ نقطوں کے بجائے قلب کے بعد مطلوب کا نام اور علی حب کے بعد طالب کا نام لکھیں۔ اگر یہ تعویذ فتح مقدمہ یا حصول ملازمت کے لئے ہو تو پانی کے کنارے کھڑے ہو کر دوشنبہ یا جمعرات کے روز یہی تعویذ سبز کپڑے میں سی کر دائیں بازو پر باندھیں اور آٹے میں سات گولیاں بنا کر پانی میں ڈال دیں۔ جب اس مقصد سے تعویذ لکھا جائے تو اس کے نیچے یہ عبارت تحریر کریں۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ ...... وَهَزِهٖ وارزقه وكن له نصيرا

لفظ رحم کے بعد نقطوں کے بجائے اس شخص کا نام تحریر کریں جس کے لئے تعویذ لکھا گیا ہے۔

استقرار حمل کے بعد یہ تعویذ زعفران سے لکھ کر ناف پر لٹکایا جائے۔

تعویذ برائے بخار واختلاج قلب

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۳	۲۰۳

بخار کے لئے یہ تعویذ گلے میں باندھیں اور دھو کر پینے کے لئے دیں اور اگر اختلاج قلب یا ہول دلی کے لئے ہو تو گلے میں باندھیں، کسی بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے ہو اس تعویذ کے نیچے مفرور اور اس کی والدہ کا نام تحریر کریں اور سرخ کپڑے میں سی کر گرم جگہ مثلاً چولہے یا تنور کے نیچے دفن کریں۔

برائے ادائے قرض

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

مندرجہ بالا دعا اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ روزانہ ایک سو ستر مرتبہ پڑھی جائے۔

برائے قوت حافظہ وذکاوت

مندرجہ ذیل آیت زعفران سے چینی کی طشتری پر تحریر کریں اور

جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے قبل اس کو پانی سے دھو کر ایک قطرہ شہد ڈال کر پیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ .

برائے اضافہ شیر

دودھ میں اضافہ کے لئے زیرہ سفید پر چالیس مرتبہ سورۂ کوثر اور چالیس مرتبہ "يَا رَزَّاقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ" پڑھ کر دم کریں اور عورت کو کھانے کے لئے دیں۔

تعویذ افزائش رزق ومشاہرہ

۷۸۶

۱۲۲	۹۴	۱۱۴
۱۰۲	۱۱۰	۱۱۸
۱۰۶	۱۲۶	۹۸

مندرجہ بالا تعویذ بازو پر باندھنے کے لئے دیا جائے۔

برائے دفع آسیب (معمول)

ایک تعویذ باندھیں اور ایک تعویذ کو چراغ میں بطور فتیلہ روشن کریں۔

۷۸۶

ب ۲	د ۴	و ۶	ح ۸
ح ۸	و ۶	د ۴	ب ۲
د ۴	ب ۲	ح ۸	و ۶
۵ ۶	ح ۸	ب ۲	د ۴

یہ تعویذ سر میں باندھا جائے۔

برائے دردسر

۷۸۶

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	[illegible]
۱۴	۱۹	۱۲

برائے حفاظت حمل

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

اگر اسقاط کا اندیشہ ہو تو یہ تعویذ حاملہ کی ناف پر باندھا جائے۔

تمام آفات سے حفاظت

اگر سورۂ اخلاص کا یہ نقش کوئی اپنے گلے میں ڈالے تو تمام آسمانی اور ارضی آفات سے وہ محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۵۶	۲۴۷	۲۵۲

ہر بیماری سے نجات کے لئے

کوئی بھی بیماری ہو اس نقش کو اس کے گلے میں ڈالنے سے نجات ملے گی۔ اگر بیماری شدید ہو تو اس نقش کو زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اور گلے میں ڈالیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

۷۸۶

ش	ا	ف	ی
۱۸	۹	۳۰۱	۰
۸	۷۸	۳	۳۰۲
۲	۳۰۳	۷	۷۹

حضرت مالک بن دینار کے پاس اگر کتا آکر بیٹھتا تو اسے نہ دھتکارتے اور فرماتے "برے دوست سے یہ اچھا ہے"۔ آدمی کے برے ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ خود نیک نہ ہو اور نیک لوگوں کو برا کہے

عملیات و وظائف:

حضرت شیخ ابوالمفاخر عماد الدّین محمد شامی رحمۃ اللہ علیہ

خاک پائے مریدان حضرت غوث الاعظم پیران دستگیر قدس سرہٗ، الشیخ ابوالمفاخر عماد الدین محمد الشامی اپنے شیخ و مرشد پیر دستگیر محی السنۃ والدین قطب ربانی غوث الصمدانی حضرت ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر تھا۔ عرض گذار ہوا قبلہ عالم مجھے چند وظائف اپنے وظائف کریمہ میں سے ارشاد فرمائے۔ جن کو میں ہر نماز میں پڑھتا رہوں۔ ایمان پر خاتمہ ہو اور مقبول درگاہ احدیت بن جاؤں ارشاد فرمایا اے محمد! لکھ حضرت فرماتے تھے۔ میں لکھتا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے ۶۲ ناموں کے خاص:

حضرت غوث پاک نے فرمایا: جو شخص اسم اعظم اللہ کو جس مطلب کے واسطے ہر نماز کے بعد بالخصوص بعد نماز فجر ۶۲ رمرتبہ پڑھے گا۔ اللہ پاک بہت جلد اس کے تمام دینی و دنیاوی مقاصد پورے کردے گا۔ شروع مہینے کی پہلی جمعرات کو ورد شروع کر کے ۶۲ رروز تک پڑھنا چاہئے۔

یاعزیز: حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یہ اسم مبارک جس مقصد کے لئے ۱۵۵ رمرتبہ ہر نماز اور فجر کے بعد خصوصیت سے پڑھے گا بہت جلد مراد پوری ہوگی۔ اور مخلوق کی نظروں میں معزز و مکرم بن جائے گا۔ یہ ورد شروع چاند میں جمعرات سے شروع کرنا چاہئے۔

یَا مُعِزُّ: اس اسم کے خواص بھی وہی ہیں جو یاعزیز کے ہیں۔ یہ اسم ۱۱۰ رمرتبہ پڑھنا چاہئے اور شروع مہینہ کی پہلی جمعرات سے کرنا چاہئے۔

یَــا رَبُّ: ہر نماز کے بعد بالخصوص بعد نماز فجر ۲۰۰ رمرتبہ ورد کرنے سے دلی مقاصد پورے ہوں گے۔ خاص کر بڑے کام سہولت سے سرانجام پائیں گے۔

کشائش رزق کے واسطے اس اسم الٰہی کا ورد نہایت مفید ہے۔

یَا حَیُّ: جس کام کے واسطے ۱۰۰ رمرتبہ ہر نماز کے بعد بالخصوص بعد نماز فجر پڑھا جائے گا، پورا ہوگا۔ تندرستی اور سلامتی کے لئے اس کا ورد کرنا چاہئے۔ مہینہ کی پہلی جمعرات کو شروع کر کے ۱۸ رویں دن ختم کرنا چاہئے۔

یَاقَیُّوْمُ: عزت، مرتبہ عہدہ برقرار رکھنے کے لئے ۱۵۶ ربار حسب طریقہ بالا ورد کرنا چاہئے اور ۱۵۶ ردن تک جاری رکھنا چاہئے۔

یَــا مَالِكُ: یہ اسم بھی ہر مقصد کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ ۹۱ رمرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔

یَــا بَــاسِطُ: کشائش رزق اور تکثیر مال و دولت کے لئے اس اسم الٰہی کا ورد مجرب ہے۔ روزانہ ۷۲ رمرتبہ ۱۲ ردن تک پڑھنا چاہئے۔

یَاوَهَّابُ: ادئے قرض کے لئے ۱۴ رمرتبہ ہر نماز کے بعد ۱۴ ردن تک پڑھنا چاہئے۔

یَامُعْطِی: یہ اسم بھی حاجب براری کے لئے ۱۲۹ رمرتبہ ۱۲۹ ردن تک پڑھا جاتا ہے۔

یَا مُنْعِمُ: تکثیر مال دولت کے لئے ۲۰۰ رمرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔

یَــاغَــفُـوْرُ: گناہ صغیرہ و کبیرہ کی مغفرت کے لئے ۱۲۸۶ رمرتبہ مہینہ کی پہلی جمعرات سے شروع کر کے اعداد اسم کے مطابق ایام تک پڑھنا چاہئے۔

یَــا رَئُــوْفُ: جسمانی اور روحانی امراض دور کرنے کے لئے اس اسم کا ورد نافع ہے۔ ۲۸۷ رمرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔

یَــا وَاحِــدُ: اس اسم کا پڑھنے والا خلقت کی نظر میں معزز و محترم ہو جاتا ہے، ۱۹۰ رمرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔

یَــا بَــاقِــیُ: بقائے عمر و دولت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۱۱۳ ر مرتبہ پڑھنا نافع ہے۔

یَا قَاضِیُ: دینی و دنیاوی ہر حاجت کے لئے ۹۱۱ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔

یَاشَافِیُ: مریض کی صحت یابی کے لئے ۳۹۱ رمرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

یَــا خَــالِـقُ: مال اور اولاد میں خیر و برکت کے لئے ۷۳۱ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔

یَاعَلِیُّ: بڑا مرتبہ حاصل کرنے کے واسطے ۱۰۰ رمرتبہ ورد رکھنا نافع ہے۔

یَــا قَوِیُّ: دشمن پر فتح یابی کے لئے ۱۱۶ رمرتبہ بعد نماز صبح ورد رکھنا چاہئے مہینہ کی پہلی جمعرات کو شروع کر کے ۱۱۶ رروز تک پڑھیں۔

یَاوَلِیُّ: آسان سکرات موت کے لئے ۴۶ رمرتبہ پڑھتے رہنا چاہئے۔
یَـا وَالِـیُ: مخلوق کی نظر میں باعزت وو قار رہنے کے لئے ۹۶ر مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا چاہئے۔
یِـاجَبَّـارُ: تمام کاموں کی دورستی اوراستگی کے لئے اعداد کے مطابق ہمیشہ وردرکھنا چاہئے۔
یَـا قَھَّارُ: دشمنوں کو مقہوراورمغلوب کرنے کے لئے ۳۰۶ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔
یَـاغَـفَارُ: توبہ پرقائم رہنے اور گناہوں سے مغفرت کے لئے ۲۸۱ رمرتبہ وردرکھنا چاہئے۔
یَـااَحَدُ: ہر مقصد کے لئے پڑھ سکتے ہیں۔زیادہ مال وفعال کے لئے ۱۳ رمرتبہ ۱۳ رروز تک ہر نماز کے بعد بلاناغہ پڑھا کریں۔
یَـاصَمَدُ: صفائی باطن اور پرہیزگاری کے لئے ۱۳۴ رمرتبہ ہمیشہ پانچوں وقت پڑھا کریں۔
یَـاعَلِیْمُ: پوشیدہ امور کا علم حاصل کرنے کے لئے ۱۵۰ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔
یَـاحَـکِیْـمُ: ۷۷ رمرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھا کریں مشکل کام آسان ہوں جائیں گے۔
یَـا قَدِیْمُ: ۱۵۴ رمرتبہ ہر نماز کے بعد مداومت کرنے سے بہت جلد مراد حاصل ہوتی ہے۔خلقت کی نظر میں عزت توقیر بڑھتی ہے۔عمر دراز ہوتی ہے۔
یَـاکَـرِیْمُ: دولت اور سخاوت میں زیادتی ہوتی ہے۔۲۷ رمرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔
یَارَحِیْمُ: نزول رحمت الٰہی کے لئے ۲۵۸ رمرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔
یَارَحِیْمُ: نزول رحمت الٰہی کے لئے ۲۵۸ ر مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔
یَاقَائِمُ: نوکری برقرار رکھنے کے لئے ۱۵۱ رمرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہیں۔
یَـا دَائِـمُ: عبادت میں دوام پیدا کرنے کے لئے اس اسم کا ورد نہایت مؤثر ہے، پڑھنے کی تعداد ۵۵ رمرتبہ ہے۔
یَـاقَـدِیْـرُ: ۳۱۴ رمرتبہ دشمنوں پر غالب آنے کے لئے پڑھا کریں۔روزانہ ۳۱۴ رمرتبہ۔
یَاخَبِیْرُ: ہوشیار اور خبردار رہنے کے لئے ۸۱۲ رمرتبہ روزانہ وردکیا کریں۔
یَابَصِیْرُ: ۲۰۳ رمرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔

یَاسَامِعُ: برآمد حاجات کے ۱۷۱ رمرتبہ ہمیشہ پڑھنا چاہئے۔
یَـادَافِعُ: دشمنوں کو دفع کرنے کی نیت سے یہ اسم الٰہی ۱۵۱ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔
یَـاسَـمِیْـعُ: قبولیت دعا اور ہر مقصد کے لئے پڑھ سکتے ہیں۔ ۱۸۰ رمرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔
یَـارَفِیْـعُ: ۳۶ رمرتبہ بلندی مرتبہ وعظمت وشوکت کے لئے بعد نماز فجر روزانہ پڑھنا چاہئے۔
یَامَنَّانُ: اس اسم الٰہی کے ورد سے بہت جلد مراد حاصل ہوتی ہے۔
یَامَنَّانُ: ۱۴ رمرتبہ ورد کریں۔دلی مراد پوری ہوگی۔
یَـا سُبْحَانُ: لوگوں کے نظروں میں عزت واکرام حاصل کرنے کے لئے ۱۲۱ رمرتبہ پڑھیں۔
یَـارَحْـمَانُ: دنیا کے واسطے حق تعالیٰ کی طلب رحمت کے لئے مہینے کی پہلی جمعرات سے ۲۹۹ رمرتبہ روزانہ وردکیا کریں۔
یَـابُرھَانُ: طالب عزوجاہ اور مخلوق کی نظروں میں عزت حاصل کرنے کے لئے ۲۵۸ رمرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔
یَامُعِیْنُ: اللہ کی مدد حاصل کرنے ۱۷۰ رمرتبہ روز پڑھنا چاہئے۔
یَـامُبِیْنُ: آنکھوں اوردل کی روشنی کے لئے ۱۰۲ رمرتبہ روزانہ پڑھا جاتا ہے۔
یَامُقْتَدِرُ: ۳۴۴ رمرتبہ ہر فرض نماز کے بعد رد بلا کے لئے پڑھیں۔
یَـا مُدَبِّرُ: دشوار کام کی تدبیر معلوم کرنے کے لئے ۲۴۶ رمرتبہ روزانہ پڑھیں۔
یَا قَرِیْبُ: خدا کی رحمت اور مہربانی حاصل کرنے کے لئے ۳۱۲ر مرتبہ بعد نماز فجر پڑھنا چاہئے۔
یَامُجِیْبُ: قبولیت دعاء کے واسطے ۲۳ رمرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھنا چاہئے۔
یَـا نَاصِرُ: ۳۴۱ رمرتبہ دشمنوں پر غلبہ اور فتح حاصل کرنے کے لئے ۳۴۱ رمرتبہ ورد کرنا چاہئے۔
یَاطَبِیْبُ: تندرستی کے واسطے ۲۳ رمرتبہ روزانہ بعد نماز فجر پڑھنا چاہئے۔
یَا قَادِرُ: ۳۰۵ رمرتبہ ہر مشکل کام آسان ہونے کے لئے پڑھیں۔
یَـاحَبِیْبُ: مخلوق کو اپنا دوست بنانے کے لئے روزانہ ۲۲ رمرتبہ پڑھنا چاہئے۔

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

نقش برائے فتح مقدمہ

اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں، جس وقت جج کے روبرو ہوں اس وقت یہ نقش پاس رہنا بہت ضروری ہے۔ نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

۸	۹۴	۹۷	۱
۹۶	۲	۷	۹۵
۳	۹۹	۹۲	۶
۹۳	۵	۴	۹۸

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں نقش ہر بلا دفع شود و جملہ حکم مسخر شود

آسانی ولادت کے لئے

دروزہ کے وقت اس نقش کو عورت کے ہاتھ میں پکڑا دیں، انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

ز	ب
ھ	ط
ج	د

ایضاً برائے ولادت

اس اسم کو لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کی بائیں ران پر باندھ دے، انشاء اللہ بچہ پیدا ہوگا، بچے کے پیدا ہوتے ہی نقش کھول دے۔ اسم یہ ہے: ماخینوا

ضدی اور رونے والے بچے کے لئے

جو بچہ بات بات پر ضد کرتا ہو اور بہت روتا ہو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں، انشاء اللہ ضد اور رونے سے باز آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ط ط ط ط ط ط ط ط می می می می می می می
قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس
باسم فلاں ابن فلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ بچے کا اور اس کی ماں کا نام لکھیں اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں۔

جملہ مقاصد کے لئے

اس نقش کو جملہ مقاصد کے لئے ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ الصمد

۸	۱۱	۱۸۰	۱
۱۷۹	۲	۷	۱۲
۳	۱۸۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۸۱

اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ نقش سوا لاکھ مرتبہ لکھ کر ان کی گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ دنوں کی کوئی قید نہیں ہے۔ سوا لاکھ کی تعداد جتنے دنوں میں بھی پوری ہوں اتنے دنوں میں پوری کرلیں۔ سب سے پہلے جو نقش لکھیں اس کے اوپر "اللہ الصمد" لکھ دیں، اس کے بعد ہر روز جو نقش سب سے پہلے لکھیں اس پر بھی "اللہ الصمد" لکھ لیا کریں۔ سب سے پہلے دن جو نقوش سب سے پہلے لکھے لکھا جائے گا وہی عامل کے پاس رہے گا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ایک نقش لکھنا ضروری ہے، پھر پانی میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

عملیات و تعویذات

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحبؒ

کسی بھی مہم میں کامیابی کے لئے

کوئی بھی مہم اور مقصد درپیش ہو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اور ہر مبین پر سورۂ فاتحہ سات مرتبہ مع بسم اللہ پڑھیں، ساتوں مبین پر ایسا ہی کریں، سورۂ یٰسین کے ختم پر گیارہ مرتبہ پھر درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کریں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

عزت وسرفرازی کے لئے

عزت وسرفرازی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو جمعہ کے دن لکھیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ جمعہ چاند کی ۱۱ر یا ۱۲ر تاریخ کو پڑ رہا ہو۔ یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ رزقِ حلال کے لئے دروازے کھلیں گے اور لوگوں کی نظروں میں عزت و سرخروئی برقرار رہے گی۔

۷۸۶

۴۳	۴۶	۴۹	۳۶
۴۸	۳۷	۴۲	۴۷
۳۸	۵۱	۴۴	۴۱
۴۵	۴۰	۳۹	۵۰

برائے تسخیر

تسخیر خلائق کے لئے اس نقش کو نوچندی جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ مخلوق مسخر ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	ع۱۱۸	ع۱۲۱	۱
ع۱۲ع	۲	۷	ع۱۱۹
۳	ع۱۲۳	ع۱۱۶	۶
ع۱۱۷	ع	ع	ع۱۲۲

نظر بد کے لئے

نظرِ بد دور کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ نظرِ بد دور ہوگی اور مرض ٹھیک ہوجائے گا۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

تمام بلاؤں سے حفاظت کے لئے

جو شخص اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے گا وہ انشاء اللہ تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ نقش کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔

یاناصر ۷۸۶ یاحافظ

الوکیل	ونعم	الله	حسبنا
مغنی	محیط	سابق	عزیز
عالم	ملک	واحد	مانع
باقی	معبود	ممیت	محیی

یابصیر یاحفیظ

ہول دل کے لئے

اگر ہول دل ہو یا اختلاجِ قلب کی شکایت ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں انشاء اللہ اختلاجِ قلب کی شکایت دور ہوگی اور دل قوی ہوجائے گا۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۳	۱۱۵
۱۱۶	۱۰۹	۱۱۴

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ

دعا کی قبولیت کے لئے

روزانہ "یاسمیع یا مجیب" سو مرتبہ صبح وشام پڑھا کریں، انشاء اللہ جو بھی دعا کریں گے قبول ہوگی۔

قوتِ حافظہ کے لئے

آیت الکرسی اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھیں، پھر وہاں تھوڑا سا پانی ٹپکالیں اور اسے چاٹ لیں، اس عمل کو اکیس دن تک لگاتار کریں، انشاء اللہ قوت حافظہ بڑھ جائے گی اور نسیان کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

ہر قسم کے درد سے نجات کے لئے

جسم میں کسی بھی جگہ درد ہو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر اپنے سینے پر دم کردیں، انشاء اللہ درد سے نجات ملے گی۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ من شرِّ ما اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ.

کسی بھی مہم میں کامیابی کے لئے

کیسی بھی مہم ہو یا کتنا ہی بڑا مقصد ہو ان کلمات کو کاغذ پر لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال لیں، لگاتار گیارہ دن تک، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ یاحنّانُ یاسلطانُ یا غفرانُ یا بدیع السمٰوٰتِ والارْض یاذوالجلالِ والاکرام برحمتك یا ارحمَ الراحمین.

رات کو گھر کی حفاظت کے لئے

اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ رات کو اس کا گھر ہر طرح کے اثرات اور چوری چکاری سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ رات کو سونے سے پہلے کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک ایک بار آیۃ الکرسی، ایک بار سورۂ بقرہ کا آخری رکوع آمن الرسول سے شروع کر کے ختم سورۃ تک پڑھ کر تین بار دستک دے، انشاء اللہ جہاں تک تالیوں کی آواز جائے گی وہاں تک بھی گھروں کی حفاظت رہے گی۔

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
سابق مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند

برائے دفع وساوس

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ العليّ العظیم صبح وشام بہ کثرت پڑھے، انشاء اللہ شیطان کے وساوس سے نجات ملے گی۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْل ۴۵۰ مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْر ۳۰۰ مرتبہ صبح وشام پڑھے، انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہوگا؟

مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لئے

مغرب کی نماز کے بعد سورۂ قریش اکتالیس مرتبہ اور سورۂ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو اکیس دن تک کرے، انشاء اللہ مصائب سے نجات ملے گی۔

شوہر کی محبت حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند اس سے بیزار ہو اور محبت نہ کرتا ہو تو بیوی کو چاہئے کہ بہ کثرت "یاعزیز" صبح شام پڑھا کرے، انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد اس کا شوہر اس سے قابل رشک محبت کرنے لگے گا۔

اگر بچہ بہت روتا ہو

اگر بچہ بہت روتا ہو تو اس کے گلے میں یہ لکھ کر ڈال لیں، انشاء اللہ اس کا رونا بند ہو جائے گا۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ھذا یوم لا ینطقون.
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَ خشعت الاصوات للرحمن.
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الیوم نختم علیٰ افواھھم

عملیات و تعویذات

حضرت موسیٰ جی ترکیسری

وظیفہ کشائش رزق

روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ان وظائف کی پابندی رکھیں، انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت پیدا ہوگی۔

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ

(۲) وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۱۰۰ مرتبہ

(۳) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ۱۰۰ مرتبہ

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔

وظیفہ سلامتی

نو سلام نقل کئے جا رہے ہیں، ان نو سلاموں کو رات کو سونے سے پہلے جو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھے گا وہ ہمیشہ امن و امان میں رہے گا اور اس کو کسی بھی آفت سے خواہ وہ ارضی یا سماوی ہو انشاء اللہ کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ یہ عمل بے شمار اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔

(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۲) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (۳) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ (۴) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ (۵) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ (۶) سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (۷) سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (۸) سَلٰمٌ یٰمَلٰٓئِكَةَ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ (۹) سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ یَارِجَالُ الْغَیْبِ.

حق تعالیٰ کا دیدار کرنے کے لئے

یہ دعا رات کو سوتے وقت دس مرتبہ نہایت یقین کے ساتھ پڑھیں، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ خواب میں حق تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس وظیفہ کو کم سے کم ایک سال تک جاری رکھنا چاہئے۔

وظیفہ یہ ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

سرکار دو عالمؐ کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے

روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سورۂ الم نشرح چالیس مرتبہ اور اول و آخر درود ابراہیم گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ بستر کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں اور تکیہ کو روزانہ سونے سے پہلے عطر لگائیں، سینٹ لگانے کی غلطی نہ کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ جس رات زیارت ہو جائے نماز فجر کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھے۔

ہر طرح کے مرض کے لئے

مرض کوئی بھی ہو اس سے نجات دلانے کے لئے مریض کو یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر دیں۔ اس نقش کا پانی دن میں تین بار پلائیں۔ صبح ناشتے کے بعد شام کو عصر کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے۔

۷۸۶

س	لا	م
لا	م	س
م	س	لا

دفع بواسیر کے لئے

بدھ کے سورج نکلنے سے پہلے یہ نقش لکھیں اور اس کو لوبان سے دھونی دے لیں، اس کے بعد اس کو کالے کپڑے میں پیک کر کے کمر میں باندھ لیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

یا حفیظ ۱	یا حفیظ ۳	یا رقیب ۶
یا حافظ ۲	یا رقیب ۵	یا وکیل ۸
یا رقیب ۴	یا وکیل ۷	یا اللہ ۹

عملیات و تعویذات

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

فراخیٔ رزق کے لئے

جو شخص یہ چاہے کہ اس کو تنگ دستی سے نجات ملے اور اس کے رزق میں وسعت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ ماہِ رجب کی پندرہویں شب کو دس رکعت نفل پڑھے، یہ نفلیں وہ دو دو رکعت کے ساتھ پڑھے، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، پھر رزق کی وسعت کے لئے دعا کرے، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ رزق میں زبردست وسعت ہوگی اور خیر و برکت بھی خوب ہوگی۔

زیارتِ رسول اللہ ﷺ

اگر کوئی رحمۃ للعالمین ﷺ کو خواب میں دیکھنے کا متمنی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر پاک صاف بستر پر سو جائے اور اپنے تکیہ کو عطر سے معطر کرلے۔ اس عمل کو لگاتار سات جمعرات تک کرے، انشاء اللہ اس دوران رحمۃ للعالمین کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔

بیوی کے دل میں محبت پیدا کرنا

اگر کسی شخص کی بیوی اس سے نفرت کرتی ہو یا اس سے بیزار رہتی ہو یا بار بار مائکہ میں جا کر بیٹھ جاتی ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ چاند کی ۳ رتاریخ کے بعد جو جمعہ پڑے اس جمعہ کو سورج نکلنے کے ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ نقش ۳ رعدد لکھے، نقش کے نیچے اپنا اور بیوی کا نام مع اسم والدہ لکھے، نقش لکھنے سے پہلے سات مرتبہ درود شریف پڑھے، نقش کے بعد بھی سات مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر ان تینوں نقش میں سے ایک اپنے گلے میں ڈالے، ایک کسی پھل دار درخت پر لٹکا دے اور ایک نقش اپنے گھر میں لٹکا لے، تینوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کرے۔ انشاء اللہ اس کی بیوی کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی اور اس کا قلبی سکون بحال ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یالطیف	یاودود	یاکریم	یابدوح
یابدوح	یاکریم	یاودود	یالطیف
یاودود	یالطیف	یابدوح	یاکریم
یاکریم	یابدوح	یالطیف	یاودود

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

ایمان کی سلامتی کے لئے

ایمان کی سلامتی کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے بازو پر باندھے یا اس کو اپنے گلے میں ڈالے، اس نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں، انشاء اللہ ایمان سلامت رہے گا اور شرک و بدعت سے بھی حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰	۷۱۳	۷۱۰	۷۷
۷۱۱	۷۶	۷۱	۷۱۲
۷۵	۷۰۸	۷۱۵	۷۲
۷۱۴	۷۳	۷۴	۷۰۹

علم میں زیادتی کے لئے

نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یاعلیم" ۱۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اول و آخر صرف ایک بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ علم اور

ذہانت میں زبردست اضافہ ہوگا اور جو کچھ بھی پڑھیں گے مستحضر رہے گا۔

سورۂ بقرہ

سورۂ بقرہ قرآن حکیم کی اہم سورت ہے اور اس کے اہم خواص یہ ہیں اس کی تلاوت سے حافظے میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل میں علم کو استحکام حاصل ہوتا ہے، معرفت کی دولت میسر آتی ہے، کشف کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

چیچک، پیٹ درد، جادو، نظر بد، آنکھوں کے امراض، خونی بواسیر، زہریلے جانوروں کی ضرر رسانی، بلغم، مرگی وغیرہ کو دفع کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ گھر سے ہر طرح کے اثرات کو دفع کرنے میں اس سورت کی تلاوت بے حد موثر بنتی ہے، اگر لگا تار چالیس دن تک آسیب زدہ مکان میں اس کی تلاوت کی جائے تو آسیب گھر سے چلا جاتا ہے اور گھر ہر طرح کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔

مذکورہ پریشانیوں اور امراضِ جسمانی اور روحانی کے علاوہ اس سورت کی تلاوت سے اختلاجِ قلب کو فائدہ ہوتا ہے۔ مرادیں پوری ہوتی ہیں اور دل سے دشمنوں کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اس سورت کا نقش بزرگوں نے بے شمار ضرورتوں کے لئے استعمال کیا ہے اور اس سے زبردست فائدے پہنچے ہیں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے ایک بار یہ فرمایا تھا کہ سورۂ بقرہ کا نقش ہر مشکل کو دفع کرنے اور ہر بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے موثر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۸۹۳	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۰۴

سورۂ یٰسین

سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے، اس سورت کی صبح وشام تلاوت کرنے والے کو دین و دنیا کی راحتیں نصیب ہوتی ہیں، سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنے سے دل کو سکون ملتا ہے اور اس کے پڑھنے سے ہر بیماری نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر ولادت کے وقت عورت کا درد جسے دردزہ کہتے ہیں نہ بڑھ رہا ہو تو سورۂ یٰسین کی تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے پلا دیں تو درد بڑھ جائے گا اور جلد آسانی کے ساتھ ولادت ہو جائے گی۔

سورۂ یٰسین کا پڑھنا میرے معمولات میں رہا ہے اور والد محترم علیہ الرحمہ کی تاکید کے مطابق میں اس کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھتا ہوں جب کہ توفیق خداوندی کی بنا پر میں اوابین کی نفلوں میں قرآن حکیم کا ایک پارہ پڑھ کر اپنے والد کو بخشتا ہوں اور سورہ یٰسین کی تلاوت کر کے اپنے مرحوم تمام رشتے داروں کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔

اس سورۃ کا نقش دورانِ سفر میرے ساتھ رہتا ہے۔ عام استفادے کے لئے میں اس کو یہاں نقل کر رہا ہوں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

یا مجید

یا مجید پڑھنے سے بڑائی اور عظمت عطا ہوتی ہے اور اللہ کی مخلوق کی نظروں میں اپنا وقار ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص برص کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر ماہ ایام بیض کے روزے رکھے اور اگر افطار کے بعد ایک تسبیح یا مجید کی پڑھے اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ہمیشہ یا مجید ۵۷ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے۔

تمام بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے گا تو وہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ

۷۸۶

یا دافع	الطلبات	یا قاضی	الحاجات
یا مجیب	الدعوات	یا شافی	یا کافی
بحرمت	سید المرسلین	واصحابہ	وآلہ
الطاہرین	اجمعین	آمین	ثم آمین

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

مشکلات کے حل کے لئے

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسٓ اس طرح پڑھے کہ ہر مبین پر یااللہ، یارحمٰن یارحیم گیارہ مرتبہ پڑھے اور جب کلمہ کُن پر پہنچے تو یااللہ یاغنی یامغنی یافتاح پڑھ کر ختم کردے اور آخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو گیارہ دن تک کرے۔ انشاء اللہ تمام مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

برائے دفع بلیات

مصائب دور کرنے کے لئے مندرجہ ذیل دعا بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھنی چاہئے کہ اگر ایک نشست میں تعداد پوری نہ ہوسکے تو دوسری نشست میں تعداد پوری کرلے۔ اس عمل کو لگاتار بارہ دن تک کرنا ہے۔ اول وآخر بارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔ انشاء اللہ تمام بلاؤں سے حفاظت رہے گی۔

دعا یہ ہے: یابدیعُ العجائبِ بالخیر یابدیعُ.

آسیب کی تشخیص کرنا

اس نقش کو لکھ کر مریض کو دکھائیں، اگر مریض دیکھنے کے لئے تیار نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اس پر آسیب ہے، اگر وہ دیکھ لے تو سمجھیں آسیب نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

☆☆☆

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا مفتی دین محمد خاں صاحبؒ

برائے ملازمت

اگر کسی ملازمت یا عہدے کے لئے کثیر درخواستیں پہنچ گئی ہوں اور کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی درخواست منظور ہوجائے تو تین روز تک مندرجہ ذیل آیت عشاء کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ اس کی درخواست منظور ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے: نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْم.

تسکین قلب اور نیند کے لئے

بَعْدَ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا کو ایک سو ستر مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ قلب کو سکون ملے گا اور نیند آجائے گی۔

امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کسی طالب علم کو نتیجہ امتحان کے بارے میں تشویش ہو تو وہ تین روز تک ایک نشست میں قبلہ رو ہوکر عشاء کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ ''یاحسیب'' اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ نتیجہ حسب منشا ظاہر ہوگا۔

ازالۂ تفکرات کی دعا

روز وشب ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے: ''يَاحَيُّ يَاقَيُّوْم بِرَحمَتِكَ اَستَغِيثُ.

رشتہ اور نسبت میں کامیابی کے لئے

جس شخص کی لڑکیوں کے رشتے نہ آتے ہوں اس کو چاہئے کہ روزانہ ''یالطیف'' تین سو مرتبہ تیس دن تک پڑھے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لے۔ انشاء اللہ اچھے رشتے موصول ہوں گے اور تین ماہ کے اندر اندر رشتہ طے ہوجائے گا۔

☆☆☆

عملیات و تعویذات

عارف باللہ حضرت مولانا سید حاجی عابد حسین صاحبؒ
یکے از بانیان دارالعلوم دیوبند

برائے فراخیٔ رزق

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس عمل کو شروع کریں۔ ۱۴۱ مرتبہ مع بسم اللہ سورہ فاتحہ پڑھیں، پھر ۱۴۱ بار یہ دعا پڑھیں، درود شریف گیارہ مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اکتالیس مرتبہ بعد ازاں اکتالیس بار یہ دعا پڑھے: یا

اَللّٰہُ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ سَهِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ

۔ آخری میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں، اور اگر اس عمل کو نماز فجر کے بعد اشراق کے وقت کریں تو افضل ہے۔ انشاء اللہ رزقِ حلال کے دروازے کھل جائیں گے۔

تعویذ برائے تپ ولرزہ

اس نقش کو کالی سیاہی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بخار سے اور تپ ولرزہ سے چھٹکارا مل جائے گا۔

۷۸۶

ہاروت	ہاروت	کس	ل
ماروت	ماروت	مع	ف
۲۵۸	۷۸۶	یاشافی	یاکافی

بارش کے لئے

اگر بارش نہ ہوتی ہو اور بارش کی شدید ضرورت ہو تو اس نقش کو لکھ کر کسی درخت پر لٹکا دیں، انشاء اللہ رحمت کی بارش برسے گی۔

۷۸۶

۹۹۲	۱۰۰۶	۱۰۰۳	۹۹۹
۱۰۰۴	۹۹۸	۹۹۳	۱۰۰۵
۹۹۷	۱۰۰۱	۱۰۰۸	۹۹۴
۱۰۰۷	۹۹۵	۹۹۶	۱۰۰۲

دفع بواسیر کے لئے

دفع بواسیر کے لئے یہ نقش انتہائی موثر اور مجرب ہے۔ اس نقش کو منگل کے دن پہلی ساعت میں کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بواسیر کیسی بھی ہو خونی ہو یا بادی اس سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۱	۴۷	۴۴	۸
۴۵	۷	۲	۴۶
۶	۴۲	۴۹	۳
۴۸	۴	۵	۴۳

آدھا سیسی کے درد کے لئے

اگر کسی شخص کے آدھے سر میں درد کی شکایت ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش باندھیں، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں درد کی شکایت دور ہوگی۔

۷۸۶

یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ
یااللہ	یااللہ	یااللہ	یااللہ

تمام مشکلات سے نجات کے لئے

کیسی بھی مشکلات اور دشواریاں ہوں ان سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو جمعرات کے دن مشتری کی ساعت میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ مشکلات سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۷۳۷۴	۲۷۳۸۷	۲۷۳۸۴	۲۷۳۸۱
۲۷۳۸۵	۲۷۳۸۰	۲۷۳۷۵	۲۷۳۸۶
۲۷۳۷۹	۲۷۳۸۲	۲۷۳۸۹	۲۷۳۷۶
۲۷۳۸۸	۲۷۳۷۷	۲۷۳۷۸	۲۷۳۸۳

عملیات و تعویذات

حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحبؒ

بڑوں کو نظر بد سے نجات دلانے کے لئے

اگر کسی بڑے آدمی کو نظر لگ جائے، اس کی صحت خراب ہو جائے یا اس کے کاموں میں خلل پیدا ہونے لگے تو اس پر ایک بار یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور نقش اس کے گلے میں ڈال دیں۔ آیت یہ ہے: وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ.

۷۸۶

۱۱۶۶	۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۷	۱۱۷۲	۱۱۶۷	۱۱۷۸
۱۱۷۱	۱۱۷۴	۱۱۸۱	۱۱۶۸
۱۱۸۰	۱۱۶۹	۱۱۷۰	۱۱۷۵

بچوں کو نظر سے چھٹکارا دلانے کے لئے

اگر چھوٹے بچے جو کمسن یا نابالغ ہوں اگر ان کو نظر لگ جائے تو مذکورہ آیت ایک بار پڑھ کر ان پر دم کر دیں اور اس نقش کو گلے میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ھا ھا ھا ھا
ء ء ء ء ء
و و و و
ط ط ط ط
اللہ اللہ اللہ اللہ
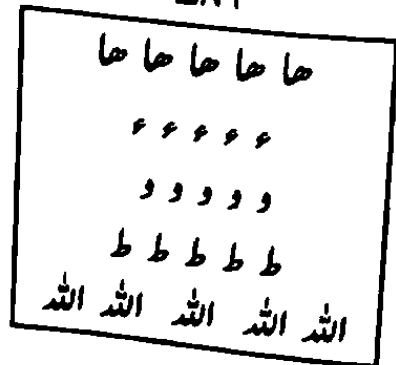
اگر کوئی جانور کاٹ لے

اگر کسی کے کوئی جانور کاٹ لے تو اس آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر دو، جہاں جانور نے کاٹا ہے۔ انشاء اللہ درد یا لہر جو بھی ہوگا وہ ختم ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے: اَمْ اَبْرَمُوْا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ۔

ہر قسم کے درد کے لئے

یہ نقش لکھ کر دیں اور مریض کے گلے میں ڈلوا دیں، انشاء اللہ پورے جسم میں جہاں بھی درد ہوگا، اسی وقت ختم ہو جائے گا۔

۷۸۶

بسم اللّٰہ الشافی بسم اللّٰہ الکافی بسم اللّٰہ المعافی بسم اللّٰہ یکون ما یکون بسم اللّٰہ لا یضرُّ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم. بِرحمتك یا ارحم الراحمین.

دولت مند بننے کے لئے

نوچندی اتوار کو یہ نقش گلاب و زعفران سے پہلی ساعت میں لکھے اور پھر عشاء کی نماز کے بعد دو نفلیں پڑھ کر اس نقش کو اپنے سامنے رکھ کر سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے: یالطیفُ یاطاطائیلُ تین مرتبہ پڑھ کر پھر سو مرتبہ یہ پڑھے یالطیفُ اُلْطُفْنِیْ بِلُطفكَ یا لطیفُ انشاء اللہ چند ماہ کی مداومت سے دولت مند بن جائے گا۔

نقش خیر و برکت

یہ نقش خیر و برکت کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ خیر و برکت خوب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۳۳	۲۱۳۶	۲۱۴۰	۲۱۲۶
۲۱۳۹	۲۱۲۷	۲۱۳۲	۲۱۳۷
۲۱۲۸	۲۱۴۲	۲۱۳۴	۲۱۳۱
۲۱۳۵	۲۱۳۰	۲۱۲۹	۲۱۴۱

ہر مرض سے نجات کے لئے

مرض کوئی بھی ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور یہی نقش چینی کی پلیٹ پر لکھ کر روزانہ تازہ پانی سے دھو کر پئیں۔ کم سے کم اکیس نقش اکیس دن تک پئیں، انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا اس سے نجات حاصل ہوگی۔

۷۸۶

۸۶۰	۸۶۳	۸۶۷	۸۵۳
۸۶۶	۸۵۴	۸۵۹	۸۶۴
۸۵۵	۸۶۹	۸۶۱	۸۵۸
۸۶۲	۸۵۷	۸۵۶	۸۶۸

ذہن کی کشادگی اور زبان کی لکنت کے لئے

اگر ذہن اور حافظے کی کمی کی شکایت ہو یا زبان میں لکنت ہو اور روانی کے ساتھ بولنے میں کچھ دقت محسوس ہوتی ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ ذہن میں کشادگی پیدا ہوگی، قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا اور زبان کی لکنت کو فائدہ پہنچے گا۔ اس نقش کی برکت سے روانی کے ساتھ بولنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۳	۶۱۷	۶۲۰	۶۰۶
۶۱۹	۶۰۷	۶۱۲	۶۱۸
۶۰۸	۶۲۲	۶۱۵	۶۱۱
۶۱۶	۶۱۰	۶۰۹	۶۲۱

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اس نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھیں اور نقش کی پشت پر یہ عبارت لکھیں: الحب فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) علیٰ حب فلاں ابن فلاں (نام طالب مع والدہ) اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ مطلوب کے دل میں طالب کی محبت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۱۷۲	۱۷۵	۱۷۹	۱۶۵
۱۷۸	۱۶۶	۱۷۱	۱۷۶
۱۶۷	۱۸۱	۱۷۳	۱۷۰
۱۷۴	۱۶۹	۱۶۸	۱۸۰

بدوح بدوح بدوح بدوح بدوح بدوح بدوح بدوح بدوح

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی ناحق مقدمہ میں مبتلا ہو تو اس سے نجات پانے کے لئے یا اس میں فتح حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اسے سیدھے بازو پر باندھے، انشاء اللہ یا تو فتح ہوگی یا آپس میں مصالحت ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲	۱۰۵	۱۰۸	۹۴
۱۰۷	۹۵	۱۰۱	۱۰۶
۹۶	۱۱۰	۱۰۳	۱۰۰
۱۰۴	۹۹	۹۷	۱۰۹

یاباطن

جو شخص نماز فجر کے بعد "یاباطن" ۳۳ مرتبہ پڑھے گا اس پر اسرار الٰہی منکشف ہونے لگیں گے۔

علم الاعداد کی روشنی میں

آپ کا ۲۰۱۵ء کیسا ہوگا؟

حالات سے آگاہی کا ایک قدیم ترین فارمولہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اعداد کا علم ایک نہایت دقیق و عمیق علم ہے، اعداد کی بازی گری کی آج ساری دنیا معترف ہے، بیسویں صدی کو اگر علم ریاضی کے کمال کی صدی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہ سب اعداد وشمار کا ہی تو کھیل ہے کہ انسان، زمین تو کیا خلا کی وسعتیں ناپ رہا ہے۔ کروڑوں نہیں اربوں میل کے فاصلے پر واقع خلا میں تیرتے ہوئے ستاروں کے حدود اربعہ کا جامع حساب پیش کر رہا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ علم ہندسہ میں کمال حاصل کئے بغیر انسان زندگی کے کسی بھی شعبے میں اور علم کی کسی بھی شاخ سے انصاف نہیں کرسکتا تو بجا ہوگا۔ قدیم ماہرین علم الاعداد نے اعداد کے باطنی خواص اور اسرار پر جو تحقیق وتجربات ماضی میں کئے تھے، جدید دور کے ماہرین علم الاعداد اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بابل ومصر اور یونان کی قدیم تہذیبیں علوم وفنون کے میدان میں کیا مقام رکھتی تھیں۔

آج ہم اعداد سے کام لینے کا ایک ایسا ہی قدیم طریقہ بیان کررہے ہیں جو صدیوں سے مروج ہے اور ماہرین علم الاعداد نے اسے تجربے کی کسوٹی پر بار بار پرکھا ہے۔ یہ طریقہ ایک فرانسیسی ماہر علوم خفیہ نے پہلی بار سولہویں صدی عیسوی میں پیش کیا تھا بعد ازاں اس کی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہوا، ہم نے اس طریق کار کو بارہا آزمایا اور 100 فیصد درست پایا، اس طریقے سے آپ یہ معلوم کرتے ہیں کہ کوئی تعلق آپ کے لئے کیسا ہے؟ وہ تعلق کسی جاندار شے سے ہو بے جان شے سے۔ مثلاً اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کسی شخص سے آپ کے تعلقات کیسے رہیں گے اور مستقبل میں ان کی نوعیت کیا ہوگی تو یہ طریقہ اس میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ یا اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ کونسا شہر، ملک، مکان، مہینہ یا سال، کوئی رشتہ یا کاروبار آپ کے لئے کیسا رہے گا؟ تو اس سلسلے میں بھی اس طریقہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے ذہانت شرط ہے اور اعداد کے باطنی خواص سے آگاہی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ ایک نہایت ہی سادہ وآسان طریقہ ہے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو کوئی بہت زیادہ محنت بھی نہیں کرنی پڑے گی۔ آیئے ہم آپ کو اس کا بنیادی اصول سمجھاتے ہیں تاکہ آپ اپنی زندگی کے کسی بھی سال کے بارے میں یہ معلوم کرسکیں کہ وہ آپ کے لئے کیسا ہوگا؟

ہر انسان کی زندگی پر کچھ اہم اعداد اثر انداز ہوتے ہیں۔ جن میں سرفہرست اس کی تاریخ پیدائش کے اعداد ہیں اور اس کے بعد نام کے اعداد، تاریخ پیدائش کے اعداد کو ہم پہلے نمبر پر اس لئے رکھتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہوتی ہے۔ جبکہ نام انسانوں کا رکھا ہوا ہوتا ہے جسے تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے۔ مگر تاریخ پیدائش کبھی تبدیل نہیں ہوسکتی۔

علم الاعداد کے اس طریقہ کار میں سب سے پہلے آپ کو اپنی تاریخ پیدائش کی ضرورت ہوگی یعنی پیدائش کے دن کی تاریخ اور مہینہ چاہئے ہوگا کیونکہ تاریخ اور مہینے کے عدد کی حاصل جمع سے جو عدد حاصل ہوگا وہ اس طریقہ کار میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ مثلاً آپ کی تاریخ پیدائش کسی بھی سال میں اگر 27 رفروری ہے تو ہم 27 رتاریخ کا مفرد عدد معلوم کریں گے جو 2+7=9 ہوگا۔ اب فروری کا عدد ہمیں معلوم ہے کہ 2 ہے کیونکہ یہ سال کا دوسرا مہینہ ہے لہٰذا اسے بھی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں جمع کیا گیا تو 2+9=11 ہوگا۔ اسے ایک مرتبہ اور جمع کیا گیا تو 1+1=2 کا عدد حاصل ہوا چنانچہ معلوم یہ ہوا کہ 27 فروری کو پیدا ہونے والے شخص کا کلیدی مقسوی عدد 2 ہے۔

اب اگر ہم یہ معلوم کرنا چاہیں کہ فلاں شخص سے اس کلیدی مقسومی عدد کے مالک کے تعلقات یا مستقبل کی شراکت یا ازدواجی رفاقت کیسی رہے گی؟ تو اس کے نام کا عدد معلوم کریں۔ فرض کریں کہ جس شخص سے آپ اپنے تعلقات کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں اس کے نام کا عدد "4" ہے تو اس عدد کو اپنے کلیدی مقسومی عدد میں جمع کردیں۔ یعنی 4+2=6 ہوگا۔

اب نیا عدد 6 سامنے آیا یہی وہ عدد ہے جو اس شخص سے یعنی متعلقہ فریق سے آپ کے تعلقات کو ظاہر کرے گا چنانچہ عدد 6 کی خصوصیات اور منسوبات کا مطالعہ کیجئے۔ مختصراً یہ کہ 6 کا عدد دوستی، تعلقات اور محبت کا عدد ہے لہٰذا یہ شراکت یا تعلق خاصا جذباتی نوعیت کا ہوسکتا ہے اس کے علاوہ بھی عدد 6 کی خصوصیات کا تفصیلی مطالعہ اس تعلق کے دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالے گا۔ اسی طرح کسی بھی مکان، شہر، ملک، کاروبار یا مہینہ و سال وغیرہ سے متعلق عدد معلوم کرکے اپنے کلیدی مقسومی عدد میں جمع کریں اور پھر جو مفرد عدد حاصل ہو اس سے رہنمائی حاصل کریں۔

اگر یہ معلوم کرنا مقصود ہو کہ زندگی کا فلاں سال کیسا ہوگا تو اس سال کا عدد حاصل کریں مثلاً سال 2015ء کا مفرد عدد 8 ہے عدد 8 کو اپنے کلیدی مقسومی عدد میں جمع کرلیں اور پھر جو مفرد عدد ظاہر ہو اس کے نتائج دیکھیں لیکن اس کے لئے اعداد کی عام خصوصیات زیادہ رہنمائی نہیں کرسکیں گی۔

اس لئے ہم 1 سے 9 تک اعداد کی مخصوص خصوصیات دے رہے ہیں جن سے آپ اپنی زندگی کے کسی بھی سال کے بارے میں جان سکتے ہیں کہ یہ کیسا ہوگا۔ یعنی اس سال میں کیسے حالات پیش آئیں گے اور آپ کو کس نوعیت کی کامیابیاں پیش آسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ذاتی خوبیوں اور خامیوں کی صورتِ حال کیا ہوگی؟

ہم یہاں 1 سے 9 تک تمام اعداد کے جو اثرات لکھ رہے ہیں وہ صرف مندرجہ بالا قاعدے کے لئے مخصوص ہیں۔ علم الاعداد کے کسی اور قاعدے کے لئے کارآمد نہ ہوں گے۔ کسی بھی سال کے اعداد اور اپنی تاریخ پیدائش اور مہینے کے عدد کے حاصل جمع سے جو مفرد عدد حاصل ہوگا اس کے نتائج مندرجہ ذیل ہوں گے۔

نمبر 1 کے تحت

اس عدد کے تحت آپ کی خود اعتمادی اور حوصلے میں اضافہ ہوگا اور آپ کوئی نمایاں اور بڑا کام کرنے کے خواہش مند ہوں گے مگر ضروری ہوگا کہ مکمل غور وفکر اور منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی قدم اٹھائیں اور باقی توانائیوں اور صلاحیتوں کو کسی ایک ہدف پر مرتکز رکھیں۔ تب ہی یہ سال آپ کو کسی بڑی کامیابی سے ہم کنار کرسکتا ہے۔

اس سال آپ کے لئے یہی ضروری ہوگا کہ بعض معاملات کا ازسرنو جائزہ لیں اور بعض کاموں کو دوبارہ ابتدا سے شروع کریں۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا اپنے کام میں نیا پن لائیں اور کوئی نیا آغاز کریں اس سال کچھ نئے لوگ اور کچھ نئے راستے آپ کے سامنے آئیں گے لیکن آپ کسی شراکت کے موڈ میں نہیں ہوں گے بلکہ اکیلے ہی کام کرنا پسند کریں گے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش 19,10,1 یا 28 ہے تو اس صورت میں یہ سال آپ کے لئے مزید اہمیت کا حامل ہوگا۔ آپ یقیناً کسی نئے کاروبار کی بنیاد رکھیں گے یا نئی ملازمت شروع کریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ پہلے سے اگر کسی منصوبے پر کام کررہے تھے تو اس سال اسے پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ یہ سال ذاتی تعلقات کے حوالے سے بھی اہم ثابت ہوگا۔ آپ ایسے لوگوں سے ربط بڑھانا پسند کریں گے جو معاشرے میں کوئی اعلیٰ مقام اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اپنے سے چھوٹے لوگوں سے بھی بہتر تعلقات کی ضرورت محسوس کریں گے۔ اگر آپ کی زندگی میں اس سے پہلے کسی تعلق یا رشتے میں اختلافات موجود ہیں تو ان کا خاتمہ کرنے کے بارے میں سوچیں گے۔ ایسے اختلافات محبت کے سلسلے میں پیدا ہوئے ہوں یا کاروباری نوعیت کے ہوں۔

کام اور کیریئر

عدد 1 کے تحت آنے والے سال میں آپ آزادی پسند ہوں گے اور اپنے کیریئر لئے نئے اور تازہ منصوبوں کو اپنائیں گے۔ آپ کے ارادے اور حوصلے بلند ہوں گے۔ اس سال کامیابی کے لئے ضروری ہوگا کہ آپ کسی معاملے میں پہل کرتے ہوئے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہ

کریں اور اپنے مفادات ومطالبات کے حصول کے لئے پوری خود اعتمادی کے ساتھ قدم آگے بڑھائیں۔ یہ بھی امکان ہے کہ اس سال آپ اپنے مقاصد مطالبات کے لئے اتنے زیادہ پرجوش ہو جائیں کہ دوسروں سے جھگڑے مول لیں۔ بہرحال کوئی بھی صورت حال ہو آپ کامیاب رہیں گے اور دوسروں کو اپنی صلاحیتوں کے ذریعہ متاثر کریں گے۔

نمبر 2 کے تحت

نمبر 2 کے تحت سال میں تعلقات پر زور رہے گا اور آپ دوسرے لوگوں سے تعلقات قائم کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہ کریں گے۔

آپ کے لئے یہ ایک ایسا سال ہے جو ڈپلومیسی کے ذریعے کامیابی کے راستے دکھائے گا یعنی اس سال میں مصلحت آمیزی دہرے پن، مفاہمت اور اپنی قابلیت سے کام لینا ہوگا۔ آپ نے گزشتہ سال جو بھی کام شروع کئے تھے انہیں تیزی سے آگے بڑھانے میں مدد ملے گی مگر کسی معجزے کے انتظار میں نہ رہیں، اچانک اس کی رفتار کم ہو سکتی ہے۔

دراصل عدد 2 تبدیلیوں کا مظہر ہے لہٰذا اس سال آپ کی زندگی میں کچھ نئی تبدیلیاں خصوصاً آپ کے کام یا رہائش کے حوالے سے آسکتی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کر جائیں یعنی شہر یا ملک ہی تبدیل کر لیں یا اپنی کاروباری جگہ میں کوئی تبدیلی لائیں۔ اس سال آپ کے روحانی جذبات واحساسات بھی عروج پر ہوں گے۔ مخالف جنس کی طرف سے آپ زیادہ کشش محسوس کریں۔ محبت، منگنی اور شادی کے مسائل میں کامیابی ہو سکتی ہے اور آپ کو اپنے خوابوں کی پسندیدہ تعبیر مل سکتی ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش 2،20 یا 28 ہے تو اس بات کا یقین کر لیں کہ اس سال آپ کی زندگی میں یقیناً کوئی بڑی تبدیلی یا بڑا واقعہ رونما ہوگا۔

جیسا کہ ابتدا میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس سال تعلقات کا موضوع زندگی میں زیادہ اہم ثابت ہوگا۔ لہٰذا آپ دوسرے لوگوں سے گہرے اور جذباتی تعلقات قائم کریں گے۔ مگر اسی وقت جب اس کی ضرورت محسوس ہوگی۔ خصوصاً محبت، دوستی اور کاروباری معاملات میں تعلقات کی اہمیت بڑھ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے معاملات میں جنسی مخالفت کی مداخلت بھی بڑھے گی۔

کام اور کیریئر

کام اور کیریئر کے حوالے سے یہ سال کسی بڑی تبدیلی کی نشان دہی کر رہا ہے ممکن ہے وہ تبدیلی عارضی طور پر آپ کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہو مگر آپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ تبدیلیاں ہی ترقی کے نئے راستے کھول سکتی ہیں۔ اس سال اگر آپ کو ملازمت میں ٹرانسفر یا کاروبار میں کسی انقلابی اتار چڑھاؤ سے واسطہ پڑے تو تعجب کی بات نہ ہوگی۔ بہرحال آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو آسان بنانے پر توجہ دیں اور ایسے کام نہ کریں کہ مشکلات میں اضافہ لانے کا سبب ہوں۔ کیونکہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ کچھ زائد ذمہ داریاں قبول کر لیں یا وہ آپ پر زبردستی ڈال دی جائیں۔ ایسی صورت میں پسپائی اختیار کرنا بھی درست نہ ہوگا کیونکہ اس سے آپ کی ساکھ اور حیثیت کو دھچکا پہنچ سکتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے چیلنجوں کو قبول کرنے سے پہلے مستقبل کے فوائد کے بارے میں ضرور سوچ لیں۔ اگر وہ معقول نظر آئیں تو پھر محنت سے نہ گھبرائیں۔

نمبر 3 کے تحت

اگر آپ کی تاریخ پیدائش، مہینہ اور مطلوبہ سال مثلاً 2015ء کے اعداد کی حاصل جمع سے مفرد عدد 3 برآمد ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس سال کے دوران میں آپ کی تحقیقی اور تصوراتی صلاحیتیں عروج پر ہوں گی اور اپنے آپ کو وسعت دینے اور نکھارنے کے مواقع ملیں گے۔ آپ گہرے اثر دینے کے لئے یعنی دوسروں پر گہرے اثر ڈالنے کے لئے اپنی شخصیت کو نمایاں کر سکتے ہیں۔

جان لیجئے کہ آگے بڑھنے اور اپنے آپ کو وسعت ترقی دینے کی راہ پر ڈالنے کے لئے یہ ایک اچھا سال ہے۔ آپ کے لئے سماجی اور فنکارانہ فروغ دلچسپ اور سودمند ثابت ہوگا اور خوشیوں کے حصول میں مددگار ثابت ہوگا۔ آپ کے اندر اپنے آپ کو فروغ دینے یا اپنے امیج کو بہتر بنانے، اپنے وقار میں اضافہ کرنے یا اپنے ذہن کو نکھارنے کی زبردست خواہش جنم لے گی۔ آپ کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوگا

اور آپ اپنی مقبولیت سے خوش ہوں گے۔ کسی تخلیقی کام سے وابستگی فائدہ مند ثابت ہوگی اور اس سے آپ کو ذاتی طور پر اطمینان وسکون حاصل ہوگا لیکن بہر حال یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے مزاج کو خوشگوار رکھیں۔ اس سے لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں گے اور آپ کی تمام صلاحیتوں کو سراہا جائے گا۔ جو کام آپ نے دو سال پہلے شروع کئے تھے اس سال آپ اس کا پھل کھائیں گے۔

اگر آپ برج حوت یا قوس کے تحت پیدا ہوئے ہیں یا آپ کی تاریخ پیدائش 3,12,21 یا 30 ہے تو یہ سال آپ کی کامیابی کے لئے بالخصوص بے حد اہم ہوگا۔

کام اور کیریئر

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ سال عدد 3 کے تحت آگے بڑھنے اور ذاتی فروغ کا ہے۔ لہٰذا کسی بھی نئی بات یا نئی چیز کے لئے تیار رہیں۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ آپ کا کیریئر بہت روشن اور تابناک نظر آتا ہے۔ آپ یقیناً بہت پرعزم ہوں گے۔ اپنی سوچ مثبت رکھیں اور مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے فرائض سے نظریں نہ چرائیں۔ اس سال اپنے تمام فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔

آپ کوئی نیا کورس شروع کر سکتے ہیں یا نئی ملازمت تلاش کر سکتے ہیں۔ اس سال جمعرات اور جمعہ آپ کے لئے اہم ثابت ہوں گے۔ یہ دونوں آپ کے موافق اور بہترین دن ہیں۔ خاص طور سے فروری مارچ، جون، جولائی اور نومبر میں یہ دونوں دن نہایت مبارک ثابت ہوں گے۔ اپنی زندگی میں وسعت کی توقع رکھیں اور ان وقتوں میں کوئی چانس لیں۔

آپ کی صحت

چونکہ اس کا امکان ہے کہ آپ بہت مصروف ہوں گے لہٰذا کام کی زیادتی اور تھکن کے باعث صحت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں لیکن یہ آپ کے کنٹرول میں ہوں گے۔ البتہ اس کا بھی امکان ہے کہ کام کی زیادتی کے سبب آپ کے مزاج میں چڑچڑا پن آجائے اور کچھ جذباتی مناظر دیکھنے کو ملیں لیکن آپ اتنے ہوش مند ضرور رہوں گے کہ ایسی صورت حال کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے ان پر قابو پانے کی کوشش کریں۔ اس سال آپ کسی جلدی بیماری کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ کے لئے بہترین مشورہ یہ ہے کہ انتہائی پسندی سے گریز کریں جو آپ کے جسم اور ذہن دونوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ جنوری، مارچ، جون اور اکتوبر میں اپنا زیادہ خیال رکھیں خاص طور سے سردیوں کے مہینوں میں۔

نمبر 4 کے تحت

کلیدی مقسوی نمبر 4 کے تحت اس سال بنیاد پر زور ہے۔ کمزور بنیادوں پر کوئی کام شروع نہ کریں۔ اپنے آپ کو منظم کریں اور معمول سے زیادہ محنت کرنے کے لئے خود کو تیار کریں۔ اسی طرح آپ اپنی بڑی مشکلات پر قابو پا سکیں گے۔

آپ کے لئے کوئی جامع منصوبہ بندی بہت ضروری ہے۔ بے سوچے سمجھے عجلت میں اور نتیجہ کی پروا کئے بغیر کوئی کام نہ کریں کیونکہ یہ ایک سخت سال ہے، اسی طرح دل کے بہلاوے کے لئے بھی کوئی کام یا مشغلہ اختیار نہ کریں۔ اس بات کا امکان ہے کہ آپ بہت سی ذمہ داریاں اکٹھی کرلیں گے اور وقتاً فوقتاً ان سے الجھ کر اپنے بوجھ میں اضافہ کرلیں گے۔ یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ سال آپ کی انفرادی زندگی میں ایک خاص حدود وقیود متعین کرے گا، چاہے یہ جسمانی ہو، نفسیاتی ہو یا مالی۔ اب آپ کو اپنی ہمت مجتمع کر کے مزید ٹھوس بنیادوں پر خود کو استوار کرنا ہے۔ اس وقت آپ کے لئے اپنا تحفظ بہت ضروری ہے۔

جب کسی منصوبے، آئیڈیے یا جاب کی بات ہو تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ صحیح سوال پوچھیں، یعنی حقیقت سے نظریں نہ چرائیں۔ دوسرے لفظوں میں اپنا ہوم ورک کریں اور آنکھیں بند کر کے کنویں میں چھلانگ مت لگائیں۔ ورنہ پریشانیوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

اگر آپ کو برج دلو یا اسد ہے یا آپ کسی مہینے کی 4,13,22 یا 31 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں تو یہ سال انفرادی طور پر آپ کے لئے بے حد اہم ثابت ہوگا جسے آپ مدتوں یاد رکھیں گے۔

دوسروں سے تعلقات

آپ دیکھیں گے کہ اس مخصوص سال کے دوران میں خلاف معمول غیر روایتی سنکی اور بے حد عجیب وغریب لوگ یا چیزیں آپ کی

کھنچی چلی آرہی ہیں۔اس کا بھی قوی امکان ہے کہ وہ لوگ جن سے آپ کچھ عرصہ سے نہیں ملے، دوبارہ آپ کے حلقے میں داخل ہورہے ہوں یا کوئی بزرگ ہستی یا آپ کے سماجی حلقے سے باہر کی کوئی مذہبی شخصیت بھی آپ کی جانب متوجہ ہوجائے۔ جہاں تک آپ کی زندگی کے جذباتی ورومانی پہلو کا تعلق ہے آپ ایک بار پھر اس طرف کھنچیں گے جو خلاف معمول ہوگا۔ آپ کسی ایسی شخصیت سے بھی تعلقات استوار کرسکتے ہیں جو شاید آپ کے لئے اجنبی یا دور پار کا اور بالکل ہی مختلف پس منظر کا حامل ہوگا۔ان لوگوں میں کوئی ایسی خلاف معمول بات ہوگی جو آپ کو بہت دلچسپ لگے گی اور آپ کے اندر تحریک پیدا ہوگی۔ یہ بھی امکان ہے کہ جوزا، اسد اور دلو اور اس کے ساتھ 1،4،5،یا 7 کے پیدائشی عدد والے آپ کے پسندیدہ لوگ ہوں گے، فروری، اپریل، اگست اور نومبر رومانس کے اعتبار سے بے حد پرجوش مہینے ہوں گے۔ غیر شادی شدہ افراد کی اس دوران منگنی یا شادی کے لئے کوششیں بارآور ثابت ہوسکتی ہیں۔ گویا ان مہینوں میں عملی طور پر کچھ بھی پیش آسکتا ہے اس کے لئے تیار رہیں۔

کام اور کیریئر

زندگی کے اس پہلو میں بھی ایک بار پھر "خلاف معمول" کا عمل دخل نظر آتا ہے۔آپ اپنی پرانی ڈگر پر چل رہے ہوں گے کہ اچانک جیسے بجلی کوند جائے اور آپ پر ہر طرف سے پیشکش کی بارش ہونے لگے، آپ یقیناً اس صورت حال سے بوکھلا اٹھیں گے اور آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کیا کریں، کیا نہ کریں؟ جبکہ ایسا وقت بھی گزرے گا جب کسی بھی معاملے میں کوئی خاص پیش رفت نظر نہیں آئے گی مگر پھر اسی دوران اچانک آپ کا پرموشن یا کوئی سنسنی خیز چیلنج آپ کو ایک خوش گوار شہرت سے دوچار کردے گا۔زندگی کے اس خاص چکر کے دوران میں آپ کے ساتھ عملی طور پر کچھ بھی پیش آسکتا ہے۔نمبر 4 کے زیر اثر یہ سال آپ کو نئی ذمہ داری بھی سونپ سکتا ہے۔لیکن آپ کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ آپ وہ ذمہ داریاں دوسروں کے سر پر نہ تھوپ دیں یا ان سے بچ نکلنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ کو اس کا اضافی حصہ ملے گا اور اس سے نہ صرف آپ کے تجربات میں اضافہ ہوگا بلکہ آگے چل کر آپ کی ترقی کی راہ بھی ہموار ہوگی۔

اگر آپ کسی قسم کی میٹنگ، گفت وشنید یا مذاکرے میں شرکت کرنا چاہتے ہوں یا کسی بھی قسم کی مراعات چاہتے ہوں تو اس کے بہترین نتائج کے لئے پیر یا بدھ کا دن مقرر کریں۔ خاص طور سے جنوری، فروری، اپریل، اکتوبر اور نومبر وہ مہینے ہیں کہ جب آپ ہر صورت میں موقع پرستی کا ثبوت دیں اور دفتر میں یا اپنے کاروبار میں ہر کام انجام دینے کے لئے تیار ہیں۔انکار کرنا فائدہ مند نہ ہوگا۔

آپ کی صحت

اس سال آپ کو جن بڑے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اس کا تعلق ذہنی تناؤ سے ہے لہٰذا آپ کے لئے بہت ضروری ہے کہ وقت پر کھانا کھائیں، الجھے ہوئے معاملات کو ذہن پر سوار نہ کریں اور خود کو بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ لوگ بدکردار اور بددیانت ثابت ہوں جنھیں آپ اپنے تئیں بہت اچھا سمجھتے تھے یا جنھیں آپ اچھی طرح جانتے تھے۔ چنانچہ کوئی ایسا انکشاف آپ کے قدم ڈگمگا دے گا۔ڈاکٹر کے پاس جاتے ہوئے بھی احتیاط برتیں۔ یاد رکھیں کہ ڈاکٹر بھی انسان ہوتے ہیں اور انسان ہونے کے ناطے وہ بھی غلطیاں کرسکتے ہیں جب تک آپ سو فیصد مطمئن نہ ہوں کسی اہم مسئلے پر آگے قدم نہ بڑھائیں۔ دوبارہ غور وفکر کریں اور دوسروں سے تبادلہ خیال کریں۔خود اپنے بارے میں شک وشبے کی گنجائش رکھیں اور بہت زیادہ پر اعتمادی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ آپ معمول سے زیادہ متلون مزاج ہوں گے۔ فروری، مئی اور ستمبر آپ کی خصوصی توجہ چاہتے ہیں۔

نمبر 5 کے تحت

اس سال اگر آپ کلیدی مقسومی عدد 5 کے زیر اثر ہیں تو سمجھ لیں کہ یہ ایک غیر یقینی کیفیت کا حامل سال ہے۔بے شک آپ کے اردگرد حالت وواقعات میں تیز رفتار نظر آئے گی اور آپ کو نئے مواقع بھی ملیں گے مگر یہ مواقع ایسے ہوں گے کہ جن سے آپ کی زندگی سنور بھی سکتی ہے اور بگڑ بھی سکتی ہے۔اب یہ آپ پر منحصر ہوگا کہ آپ اپنی صلاحیتوں کا

استعمال کس انداز میں کرتے ہیں۔ یہ سال زائد سفر بھی لائے گا۔ گویا آپ کو سال کے بڑے حصہ میں سفر سے متعلق مسائل کا سامنا رہے گا اور نئی تبدیلیوں کے عمل سے گزرنا پڑے گا۔

نمبر 5 کے تحت اس بات کا امکان موجود ہے کہ آپ کسی پرانی غلطی کو دوبارہ دہرائیں یا ماضی کے کسی ادھورے چھوڑے ہوئے کام یا منصوبے کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں آپ عملی قدم اٹھائیں گے۔ اگر آپ نے اچھی طرح غور وفکر کے بعد قدم آگے بڑھایا اور ثابت قدمی سے مصروف عمل رہے تو یقیناً کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ خیال رہے کہ عوامی مصروفیات ایسی نہ ہوں کہ جن کی وجہ سے آپ کا قیمتی وقت برباد ہو اور ضروری کام پڑے رہ جائیں۔ دوسرے لوگ بھی چاہیں گے کہ آپ انہیں زیادہ سے زیادہ وقت دیں اور آپ کو اپنی تقریبات اور دلچسپیوں میں شامل کریں۔ ایسی صورت میں یہ آپ پر منحصر ہوگا کہ آپ کام اور تفریح میں کس کا انتخاب کرتے ہیں۔

اگر آپ کا شمسی برج جوزا یا سنبلہ ہے، یا آپ کی تاریخ پیدائش 14,5 اور 23 ہے تو اس سال کی اہمیت مزید بڑھ جائے گی اور یہ سال آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

دوسروں سے تعلقات

محبت یا منگنی کے حوالے سے یہ سال خاصا دلچسپ ثابت ہوسکتا ہے، آپ کے حلقہ احباب میں اضافہ ہوگا اور لوگ آپ کی طرف خود بخود متوجہ ہوں گے۔ جن غیر شادی شدہ لڑکے لڑکیوں کے رشتے میں رکاوٹ اور مسائل کا سامنا ہے ان کے رشتے طے ہوسکتے ہیں لیکن اس معاملہ میں احتیاط کی ضرورت ہوگی کیونکہ ایسے تعلقات میں خاصی جلد بازی کا مظاہرہ دیکھنے میں آئے گا۔ لہٰذا کوئی غلط تعلق بھی قائم ہوسکتا ہے۔

تعلقات کے حوالے سے آپ کا رجحان زیادہ تر اپنے سے کم عمر یا برابر کی عمر کے افراد سے زیادہ رہے گا۔ ممکن ہے کہ اس سال کوئی ثور، جوزا، سنبلہ اور میزان شخصیت خصوصیت سے آپ کی توجہ کا مرکز بن جائے یا پھر جن لوگوں کی تاریخ پیدائش یا نام کا عدد 5,2 یا 6 ہو ان میں آپ زیادہ کشش محسوس کریں گے، تعلقات کے حوالے سے اس سال کے اہم مہینے جنوری، مارچ، جون، اکتوبر اور دسمبر ہیں۔

کام اور کیرئیر

جیسا کہ ہم نے ابتداء میں بتایا ہے کہ اس سال بہترین مواقع آپ کے منتظر ہیں اور آپ بھی صرف اپنی ذات کی بہتری اور مفاد کی طرف توجہ دیں گے، خاص کر پیشہ وارانہ معاملات میں ممکن ہے آپ کا رویہ خاصا خود غرضانہ ہو جائے جس کی وجہ سے کچھ لوگوں کو آپ سے شکایت بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ بہر حال اس سال آپ کو ایسے مواقع مل سکتے ہیں جن سے فائدہ اٹھا کر آپ اپنے لئے بہتر مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ لوگ آپ کی کامیابی کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کریں گے۔ گویا یہ سال آپ کے لئے اس اعتبار سے نہایت شاندار ہے کہ آپ خود کو دوسروں کی توجہ کا مرکز بنا سکیں اور انہیں متاثر کرسکیں۔

جمعہ اور بدھ کے دن کسی نئی مہم جوئی یعنی ملازمت کی تلاش یا ترقی کی کوشش کے لئے موافق ثابت ہوں گے۔ اس طرح مارچ، مئی، ستمبر اور اکتوبر اور دسمبر بھی موافق مہینے ہوں گے۔

آپ کی صحت

اچھی اور پرسکون نیند اس سال آپ کا سب سے بڑا مسئلہ ہوگا۔ کیونکہ مصروفیات کی نوعیت اور زیادہ غور وفکر کی وجہ سے آپ بے خوابی یا نیند میں خلل کی شکایات سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ جلدی یا درست وقت پر نہ سوسکیں اور اس طرح ایک بھرپور نیند سے محروم رہیں جس کے نتیجے میں چڑچڑے پن اور کسی قسم کی الرجی وغیرہ کا شکار ہو جائیں۔ لہٰذا بہتر ہوگا کہ بیک وقت 3,2 دو تین سمتوں میں یا دو تین کاموں میں خود کو نہ الجھائیں بلکہ مرحلہ وار کسی ایک کام پر بھرپور توجہ دیتے ہوئے اسے مکمل کرنے کی کوشش کریں۔

اپنے اوقات کار اور خوراک کے توازن کا خیال رکھیں، یقیناً یہ سال آپ کو بہت متحرک اور تیز رو بنائے گا۔ مگر آپ کو توازن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا ہے، اس بات کا بھی امکان ہے کہ آپ اگر کوئی نشہ آور چیز مثلاً سگریٹ، پان، مسکن دوا استعمال کرتے ہیں تو اس کی مقدار بڑھ جائے گی۔ لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔ جنوری، اپریل اور اگست میں احتیاط کی زیادہ ضرورت ہوگی۔

نمبر 6 کے تحت

اگر اس سال آپ کا کلیدی مقسومی عدد 6 ہے تو سمجھ لیں کہ آپ کی نجی زندگی زیادہ اہمیت کی حامل ہوگی اور آپ کا واسطہ نئی تبدیلیوں اور کچھ اضافی ذمہ داریوں سے پڑے گا، آپ کی زندگی میں دوستوں، عزیزوں اور محبت کرنے والوں کے مسائل اہمت اختیار کریں گے اور آپ ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھیں گے۔

اس سال آپ ایسی چیزوں کو اپنائیں گے جن کی طرف آپ کی دلی رغبت ہوگی اور جو آپ کی نظروں کو اچھی لگیں گی۔ دوسرے معنوں میں ان چیزوں یا شخصیات کی طرف آپ کا جھکاؤ ہوگا جو آپ کے لئے روحانی اور جذباتی سکون کا باعث ہوں۔ محبت، زمین و جائداد، رہائش اور خاندان کے معاملات زیادہ آپ کی توجہ کا مرکز رہیں گے۔

اس سال چونکہ گھریلو معاملات پر زیادہ توجہ رہے گی لہٰذا اس بات کا بھی امکان ہے کہ آپ رہائش کی جگہ تبدیل کریں یا پھر موجودہ رہائش گاہ کو زیادہ آرام دہ اور پرآسائش بنانے پر توجہ دیں۔ اعلیٰ تعلیم یا کوئی غیر معمولی کورس بھی آپ شروع کر سکتے ہیں جس سے آپ کی حیثیت وعزت میں اضافہ ہو اور آپ کے ذہن کو وسعت ملے۔

یہ سال سماجی مصروفیات میں ابھی اضافہ لائے گا۔ آپ تقریبات یا تفریحات میں زیادہ شرکت کریں گے یا پھر سماجی نوعیت کے کاموں میں دلچسپی لیں گے۔ بہرحال اس قسم کی دلچسپیاں اور مصروفیات آگے چل کر آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ اگر آپ کسی بھی مہینے کی 6,15 اور 24 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں یا آپ کا برج ثور، سرطان، یا میزان ہے تو یہ سال آپ کے لئے توقع سے بڑھ کر مثبت تبدیلیاں لے کر آئے گا۔

دوسروں سے تعلقات

عدد 6 کے زیر اثر سال آپ کے لئے محبت، دوستی، منگنی یا شادی کی خوشیاں لا رہا ہے مگر اس سال کا تعلقات کے حوالے سے ایک منفی پہلو بھی ہے اگر آپ محبت، دستی یا ازدواجی زندگی میں اپنے موجودہ تعلق سے مطمئن نہیں ہیں اور متنازعہ مسائل کا شکار ہیں تو پھر یہ سال علیحدگی یا طلاق کے خدشات ظاہر کر رہا ہے لہٰذا بہتر ہوگا کہ باہمی اختلافات کو دور کرنے اور تعلقات کو مزید بہتر بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اپنی فیملی میں اضافے کے خواہاں ہیں یعنی مزید اولاد چاہتے ہیں تو اس سال آپ کی یہ خواہش پوری ہوسکتی ہے۔

فروری، مئی، ستمبر اور نومبر اس سال کے اہم مہینے ثابت ہوسکتے ہیں جن میں آپ کو اپنی شخصیت کو نمایاں کرنے اور تعلقات کو وسعت دینے کے مواقع مل سکتے ہیں۔

کام اور کیریئر

یہ سال ماضی کی کارکردگی کی بنیاد پر ترقی کے دروازے کھولے گا۔ ایسے کاموں کا صلہ ملے گا جو آپ نے گزشتہ سالوں میں انجام دیئے تھے ملازمت میں اگر آپ کی ترقی رکی ہوئی ہے تو اس سال آپ کو آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔ بہتر ہوگا کہ مایوسی اور ناامیدی کا شکار نہ ہوں جس طرح اب تک کام کرتے آئے ہیں اسی طرح اپنا کام جاری رکھیں اور اپنے فرائض کو پورا کرنے میں کسی کوتاہی کا مظاہرہ نہ کریں۔ یقیناً آپ کے اعلیٰ افسران کو یا بوس یا ساتھ کام کرنے والے دوسرے افراد آپ کی کارکردگی اور ذمہ دارانہ رویے کو محسوس کریں گے اور سراہیں گے۔ اس کے نتیجے میں آپ کو اپنی محنت کا پھل ضرور ملے گا۔

اس سال کسی بھی مہینے کے پیر، جمعرات، اور جمعہ موافق ترین دن ہوں گے۔ نئی ملازمت کی تلاش یا انٹرویو یا اہم لوگوں سے ملاقات کے لئے ان دنوں کا انتخاب کریں۔ اسی طرح فروری، اپریل، اگست، ستمبر اور نومبر کے مہینے نئے مواقع لائیں گے۔

آپ کی صحت

اس سال ناک، حلق اور گلے کے متعلق تکالیف آپ کو پریشان کرسکتی ہیں۔ متوازن غذا، ورزش، دھوپ اور تازہ ہوا اس سال آپ کے لئے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ آؤٹ ڈور تفریحات سے بھی آپ کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا اور صاف پانی کا زیادہ استعمال بھی آپ کے لئے مفید رہے گا کیونکہ گردے اور مثانے سے متعلق شکایات بھی پیدا ہوسکتی ہیں۔ مارچ، جولائی، ستمبر اور دسمبر میں صحت کے معاملات پر زیادہ توجہ دیں۔

نمبر 7 کے تحت

یہ باطنی فروغ کا سال ہے اور اس کا بھی کہ آپ کو کیا ناگوار گزرتا ہے اور آپ کس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ اس انفرادی سال میں خود آگاہی اور دریافت پر بھی زور ہے۔

آپ کو اپنی ذاتی زندگی اور اپنی بہتری پر زور دینے کا پورا موقع ملے گا۔ ایسے بہت سے مواقع آئیں گے جب آپ اپنے پیچھے محرکات اور افعال کا تجزیہ کر سکیں گے اور اپنی ذاتی ضروریات، اہداف اور خواہشات پر بھی زیادہ توجہ دے سکیں گے اور ایسے بھی بہت سے مواقع آئیں گے جب آپ الجھنوں اور شور وغل سے نجات حاصل کرنا چاہیں گے۔ تنہائی میں گزارا جانے والا وقت رائیگاں نہیں جائے گا۔ یہ آپ کو سوچنے اور غور کرنے کا موقع دے گا، آپ اب تک ٹھیک ٹھیک کہاں تک پہنچے ہیں اور مستقبل میں کہا جانا چاہتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کہ آپ اس کے بارے میں اپنا ذہن بنالیں کہ آپ اس مخصوص سال سے کیا چاہتے ہیں؟ کیونکہ آپ ایک مرتبہ ایسا کر کے اپنے وہ عزائم پورے کر سکتے ہیں۔ اس میں ناکامی کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ اپنے ہی سائے کا تعاقب کرتے ہوئے انجام کو پہنچ گئے اور یہ وقت اور توانائی کا سراسر ضیاع ہے۔ آپ پر اپنے راز بھی عیاں ہوں گے اور اس سال کے دوران میں دوسرے لوگ بھی نمودار ہو رہے ہوں گے۔ اگر آپ برج حوت یا سرطان کے تحت یا 16,7 یا 25 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں تو یہ خاص طور پر ایک حیرت انگیز سال ہوگا۔

دوسروں سے تعلقات

یہ کہنا پڑتا ہے کہ محبت یا روحانی دلچسپی کے لئے یہ بہتریں سال نہیں ہے۔ غور وفکر کرنے کی شدید ضرورت کا مطلب ہوگا کہ آپ کو تنہائی میں وقت گزارنا پڑے گا۔ اس سال اگر کوئی محبت پروان چڑھی بھی تو یہ آپ کی توقعات پر پوری نہیں اترے گی لیکن اگر آپ اچنبھے میں پڑے بغیر معاملات کو جوں کا توں قبول کر لیں گے تو آپ کو دکھ نہیں ہوگا اور آپ لطف اندوز ہوں گے۔ فیصلہ کریں کہ آپ کے ذہن میں ٹھیک کیا ہے اور پھر اس کے حصول کی کوشش کریں۔ اس سال رومانی دلچسپی کا بھی امکان ان لوگوں کے لئے ہے جو 24 یا 7 تاریخ کو یا برج سرطان یا حوت کے تحت پیدا ہوئے ہیں۔ رومانی یا شادی کے مواقع کے لیے جنوری، اپریل، اگست اور اکتوبر کو دھیان میں رکھیں۔

کام اور کیریئر

جب ہم اس مخصوص انفرادی گردش سے گزرتے ہیں جو نمبر سات کے زیر اثر ہے تو زندگی میں دو باتیں پیش آسکتی ہیں۔ شہرت سے کنارہ کشی اور عمومی سرگرمی میں کمی۔ لوگ یا تو طویل رخصت پر چلے جاتے ہیں یا از سر نو اپنی تربیت کرتے ہیں۔ اس کا بھی امکان ہے کہ آپ اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور اہلیت سے زیادہ آگاہ ہوسکیں گے۔ اپنی زندگی کے صحیح مقصد کو سمجھنے لگیں گے اور اپنے کو پہلے سے زیادہ باشعور اور روشن خیال تصور کرنے لگیں گے۔ اگر آپ ادھر کچھ عرصہ سے بھٹکتے رہے تھے تو وہ اہداف ایک بار پھر جی اٹھیں گے جنھیں آپ حاصل کرنے کے آرزومند تھے۔ اس پورے سال آپ کا رویہ چھان بین کرنے والا ہونا چاہئے۔ آپ کو اپنے کام کے معاملے میں چھان بین کرنی پڑے گی۔ اگر آپ گفت وشنید یا انٹرویوں یا میٹنگ کا اہتمام کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے سوموار یا جمعہ کا دن مقرر کریں۔ یہ دونوں دن آپ کے لئے مبارک ہیں۔ جنوری، مارچ، جولائی، اگست، اکتوبر اور ستمبر ذاتی ترقی کے لئے بالخصوص اچھے مہینے ہیں۔

صحت کے مسائل

گزشتہ سالوں کے مقابلے میں یہ ایک پرسکون سال ہوگا۔ صحت کے معمولی مسائل درپیش ہوں گے۔ بعض مسائل پریشانی اور چڑچڑے پن سے پیدا ہوں گے اور ان کے بچنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ خاموش اور پرسکون رہیں۔ اس پرسکون ذہنی کیفیت سے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔ اس میں ناکامی سے غیر ضروری مسائل پیدا ہوں گے۔ جس سے آپ کے تصورات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ آپ کو غور وفکر کرنے اور اپنی صحت بحال کرنے کے لئے یہ سال مددگار رہے گا۔ اگر صحت میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی تو فروری، جون، اگست اور نومبر میں ہوگی۔

نمبر 8 کے تحت

یہ کامیابی حاصل کرنے، اہم پیش رفت کرنے اور تبدیلیاں

لانے کا سال ہے اور یہ ایک ایسا وقت بھی ہے جب آپ اختیارات حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کی صلاحیتوں کو بھی تسلیم کیا جائے گا۔

یہ سال انفرادی سال آپ کو سوچنے کا زیادہ موقع دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا وقت ہے جب آپ شہرت، مقبولیت اور طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ 17,8، یا 28 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں تو اس سال پر توجہ دیجئے اور اس امر کو یقینی بنائیے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنے اندر اور بھی شعور کا سچا احساس پیدا کریں، وقت کی گردش کے اس حصہ کا تعلق کیریئر، عزم اور پیسے سے ہے لیکن پچھلے قرض بھی چکانے پڑیں گے۔ مثال کے طور پر کوئی پرانی ذمہ داری یا قرض جسے ادا کرنے سے آپ پچھلے کئی برسوں سے گریز کرتے رہے ہیں، آپ کو پریشان کریں گے۔ بہرحال آپ ان مہینوں کے درمیان کچھ بھی کریں۔ عزم بلند رکھیں، اعلیٰ سوچیں، کامیابی کا سوچیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مثبت سوچیں۔

یہ مخصوص انفرادی سال ہے جو پیدائش، طلاق اور شادی جیسی حقیقتوں سے جڑا ہوا ہے جن سے ہمیں گزرنا پڑتا ہے۔ محبت کی فہم رکھنے والے آپ سے زیادہ تجربہ کار زیادہ عمر کے لوگ یا اثر ورسوخ کے مالک یا اختیار اور طاقت ور اور دولت مند حضرات آپ کے لئے بہت پرکشش ہوں گے۔ اس سال ماضی کے پرانے دوستوں، ساتھیوں، شریک کاروں، رفیقوں سے رابطہ ہوگا۔ یہاں تک کہ پرانی محبتیں بھی ایک بار پھر نمودار ہوں گی اس سال رومانس کے حوالے سے آپ کو زیادہ پریشانیاں نہیں اٹھانی پڑیں گی۔ خاص طور سے اگر آپ کو برج جدی یا میزان والوں سے یا ان لوگوں سے معاملات کرنا پڑیں جو 8,6، اور 26 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں۔ محبت کے لئے مارچ، جولائی، ستمبر اور دسمبر بہترین مہینے ہوں گے۔

پچھلی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپ کو صلہ ملے گا۔ مالی کامیابی کی بھی ضمانت دی جاسکتی ہے بشرط یہ کہ آپ اپنے ارادوں پر قائم رہیں۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے لئے اہم اہداف مقرر کریں اور آہستہ آہستہ ان کی طرف بڑھیں۔ آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ وہ منصوبے کتنی آسانی سے پورے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کام کی تلاش میں ہیں تو انٹرویو یا میٹنگ وغیرہ کے لئے ترجیحاً سنیچر، جمعہ یا جمعرات کا دن مقرر کریں جو آپ کے لئے مبارک ترین دن ہیں۔ فروری، جون، جولائی، ستمبر، اور نومبر بھی آپ کے لئے قدرے بہتر ہیں۔

صحت مسائل

آپ ڈپریشن اور تنہائی کے احساس کی طرف سے محتاط رہ کر صحت کے بہت سے مسائل خصوصاً سر کے درد، قبض اور چکر کی شکایتوں سے بچ سکتے ہیں۔ اگر آپ ان مسائل سے دوچار ہوں تو ضروری ہے کہ ان کی طرف سے دھیان ہٹانے کے لئے اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ سوچ سمجھ کر کھائیں اور زندگی کے بارے میں پرجوش اور مثبت نقطہ نظر رکھیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ کو جنوری، مئی، جولائی، اور اکتوبر میں اپنا خاص خیال رکھنا پڑے گا۔

نمبر 9 کے تحت

یہ کمر کسنے کا وقت ہے۔ آرزوؤں کے پورے ہونے کا امکان ہے۔ معاملات کا فوری نتیجہ برآمد ہوگا۔ زیادہ سفر کا بھی امکان ہے۔

9 نمبر کے تحت سال شاید سب سے کامیاب سال ہے۔ یہ معاملات کی تکمیل کی نمائندگی کرتا ہے۔ چاہے ان کی نوعیت، کام، کاروبار یا ذاتی معاملات کی ہو۔ آپ میں عادتوں کو، لوگوں کو اور حتیٰ حالات یا صورت احوال کو جو آپ کو روکے ہوئے تھیں نظر انداز کرنے کی اہلیت بہت پختہ ہے۔ آپ کے کردار میں ہمدردانہ اور انسانیت کا پہلو ابھرتا ہے اور آپ کسی صلے کی پروا کئے بغیر لوگوں کے کام آتے ہیں۔ آپ جو بھی نیک کام کرتے ہیں اس سے آپ کو اطمینان قلب اور شاید مالی فائدہ بھی حاصل ہوگا۔ اگر آپ برج حمل یا عقرب کے تحت یا مہینے کی 18,9، یا 27 تاریخ کو پیدا ہوئے ہیں تو یہ آپ کے لئے بہت اہم سال ہوگا۔

دوسروں سے تعلقات

9 نمبر کے تحت سال ایک ایسا چکر ہے جو کشش اور اس کے ساتھ اثر پذیری عطا کرتا ہے۔ لہٰذا اس کے سبب آپ صنف کے کسی ایسے فرد سے جذباتی طور پر وابستہ ہوں گے جو آپ کی برادری یا لسانی

گروپ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مخصوص عدد کا تعلق انسانیت سے ہے اور سوبات کی ایک بات یہ ہے کہ عشق نہ پوچھے ذات۔ آپ پر یہ بھی عیاں ہوگا کہ حمل، اسد اور عقرب والوں کا اور اس کے ساتھ 1,3,9 تاریخ کو پیدا ہونے والوں کا آپ کے گھریلو معاملات میں عمل دخل رہے گا۔ تعلقات کے لئے فروری، جون، اگست، اور نومبر اہم مہینے ہیں۔ یہ رومانی نقطہ نظر سے مصروف اور معنی خیز ہوں گے اور ان اوقات میں آپ ہوش وحواس سے بے گانہ ہو جائیں گے یعنی رومانس کا جادو سر چڑھ کر بولے گا۔

کام اور کیریئر

یہ وہ سال ہے کہ جب آپ کے بہت سے خواب اور ارادے پائے تکمیل تک پہنچیں گے۔ مزید یہ کہ اگر آپ مارکیٹنگ سے وابستہ ہیں تو یہ کامیابی کا وقت ہے جس میں آپ اپنی صلاحیتوں، مہارتوں اور اہلیت کو بہت وسعت دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ بیرونی ملک میں کاروبار کو وسعت دینے کے بارے میں سوچتے رہے ہیں اور اگر ایسا ہے تو یہ اچھی بات ہے۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ اپنے رفیق اور شریک کاروں سے آپ کی ہم آہنگی پہلے سے زیادہ اور آسان ہے اور یہ آپ کے خوابوں اور عزائم کی تکمیل میں معاون ہوگی۔ انٹرویو یا میٹنگ وغیرہ کے لئے منگل اور جمعرات بہت مبارک دن ہوں گے۔ کوئی بھی کام شروع کریں تو ان 2 دنوں کو مدنظر رکھیں۔ جنوری، مئی، جون، اگست اور اکتوبر کے دوران ملازمت یا کاروبار میں تبدیلیاں واقع ہوسکتی ہیں۔

صحت کے مسائل

آپ کے ساتھ اس سال واحد جسمانی صحت کا مسئلہ کسی حادثے کے نتیجہ میں پیش آسکتا ہے لہٰذا احتیاط برتیں۔ لوگوں سے خوامخواہ الجھن اور ذہنی تناؤ کا شکار ہونے سے بچیں۔ جب سڑک پر ہوں تو اپنا خاص خیال رکھیں۔ آپ خود اپنے بدترین دشمن کا کردار ادا کر کے ہی اپنے لئے مسائل کھڑے کر سکتے ہیں۔ کچن اور باتھ روم میں ہوں تو اپنا خیال رکھیں۔ ان جگہوں پر تیز دھار آلوں سے آپ زخمی ہو سکتے ہیں لہٰذا احتیاط برتیں۔

اقوال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی گئی۔ آپ نے غلام سے فرمایا کہ سب سے پہلے میرے پڑوسی یہودی کو گوشت بھیجا جائے، آپ نے بار بار یہی تاکید فرمائی۔ غلام نے عرض کیا آپ بار بار کیوں تاکید فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے بار بار اس کے متعلق تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے میں بار بار کہتا ہوں۔ ☆ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ (۱) ایک سلام کرنا۔ (۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ (۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔ ☆ ندامت چار قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) ندامت ایک دن کی، جب کوئی شخص گھر سے بلا کھانا کھائے چلا جائے (۲) ندامت سال بھر کی کہ زراعت کا وقت غفلت میں گذر جائے (۳) ندامت عمر بھر کی جب بیوی سے موافقت نہ ہو (۴) ندامت ابدی کہ خدائے برتر ناخوش ہو۔ ☆ ایمان اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے اور زبان سے اس کا اقرار کرے اور اس کے حکم پر عمل کرے۔

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے۔ اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے۔ کیونکہ تم کو معلوم ہے آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔ ☆ اگر غیب دانی کا خیال نہ ہوتا تو میں کہتا کہ پانچ اشخاص جنتی ہیں۔ (۱) وہ محتاج جو عیالدار مگر صابر ہو۔ (۲) وہ عورت جس کا خاوند اس سے رضی اور خوش ہو۔ (۳) وہ عورت جس نے اپنا شوہر کا حق مہر معاف کر دیا ہو۔ (۴) وہ جس کے والدین اس سے خوش ہوں (۵) وہ جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرے۔ ☆ نیکی کی عوض نیکی حق ادائیگی ہے۔ اور بدی کے عوض نیکی احسان ہے۔ ☆ کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت ہے، کم سونا عبادت ہے، اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔ ☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جان۔ ☆ سخی حبیب خدا تعالیٰ ہے، اگرچہ فاسق ہو، بخیل دشمن خدا ہے اگرچہ زاہد ہو۔ ☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔ ☆ جب حلال وحرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوتا ہے چاہے وہ تھوڑا ہی سا ہو۔ ☆ بدترین آوازیں دو ہیں، راگ کی اور نوحہ کی۔ ☆ سلامتی گمنامی میں ہے یا خلوت میں۔

سیدہ حنا عامر رضوی

اسمائے عظام، قرآنی آیات، اسلامی واقعات، اور عدد ۸

۲۰۱۵ء کا مفرد عدد ۸/ رہے عدد ۸/ کا متعلقہ سیارہ "زحل" ہے۔ یہ سیارہ پابندیوں، نحوست اور صبر وتحمل کا سیارہ ہے۔

عدد ۸/ کے متعلقہ سیارے کے اثرات

یہ سیارہ تنگی ترشی، قدامت پسندی، جہل مسلسل اور ان تھک محنت کا مظہر ہے۔ تحمل و بردباری، ثابت قدمی، مستقل مزاجی، اپنی ذات پر مکمل کنٹرول یہ وہ جوہر ہیں جن سے یہ سیارہ مالا مال ہے۔ زحل زندگی کا سب سے بڑا معلم ہے۔ اس کا حامل اپنے آپ کو حدود سے تجاوز نہیں ہونے دیتا۔ یہ حد سے بڑھی ہوئی خواہشات کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے حامل لوگ نہ ڈرنے والے، پس انداز کرنے والے، محنتی اور چال چلن کے اچھے ہوتے ہیں۔ اگر زائچہ میں سعد حالت ہو تو صدمات کے بعد دیرپا کامیابیاں ترقی کے سالوں میں اعلیٰ مرتبہ، اختیار اور منصب سخت کوششوں کے بعد شہرت دیتا ہے۔

اگر زائچہ کے اندر ناقص یا کمزور حالت میں ہو تو اکثر غمگین، شکی، زود رنج، حاسد، شرمیلا اور ڈرپوک بناتا ہے۔ اگر یہ نحس ہو تو قانونی پابندیاں، ضمانت، ناگوار فرض تکلیف دہ، دباؤ، شناخت اور قدر شناسی سے انکار، بڑھاپے میں اکیلا پن۔

عدد ۸/ اور اسمائے اعظم

یاقدوس	۱۷۰/۸	یاجبار	۲۰۶/۸
یاغفور	۱۲۸۶/۸	یاحفیظ	۹۹۸/۸
یا حافظ	۹۸۹/۸	یاقوی	۱۱۶/۸
یاحمید	۶۲/۸	یاقادر	۳۰۵/۸
یاظاہر	۱۱۰۶/۸	یاباطن	۶۲/۸
یامانع	۱۶۱/۸	یاحسیب	۸۰/۸
یامعین	۱۷۰/۸	یاصمد	۱۳۴/۸

اسمائے چہاردہ معصومین علیہ السلام

(۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اسم گرامی کے اعداد (م ح م د ب ا ق ر) ۳۹۵/ کا مفرد ۸۔ آپ کے والد کا نام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ بن حسین علیہ السلام۔ ظہور یکم رجب ۵۷/ ہجری، شہادت ۷/ ذوالحجہ ۱۱۴ ہجری، روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اسم گرامی کے اعداد (ج ع ف ر ص ا د ق) ۵۴۸/ کا مفرد ۸۔ آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک اُم فروا بنت قاسم بن محمد۔ ظہور ۱۷/ ربیع اول ۸۳/ ہجری شہادت ۱۵/ شوال ۱۴۸/ ہجری، روضہ مبارک جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۳) حضرت امام محمد تقیؑ کے اسم مبارک کے اعداد (م ح م د ت ق ی) ۶۰۲/ کا مفرد ۸۔ آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک حضرت امام علی رضاؑ آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک بی بی خیزران۔ ظہور ۱۰/ رجب ۱۹۵/ ہجری، شہادت ۲۹/ ذوالقعدہ ۲۲۰/ ہجری، روضہ پرنور کاظمین بغداد عراق،

عدد ۸/ اور قرآن مجید

سورۃ فاتحہ کے نام کے اعداد	۴۲۲/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ توبہ کے نام کے اعداد	۴۱۳/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ فرقان کے نام کے اعداد	۴۳۱/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ عنکبوت کے نام کے اعداد	۵۴۸/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ طور کے نام کے اعداد	۲۱۵/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ یٰسین کے نام کے اعداد	۱۷/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ حدید کے نام کے اعداد	۲۶/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ صف کے نام کے اعداد	۱۷۰/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ قلم کے نام کے اعداد	۱۷۰/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ معارج کے نام کے اعداد	۳۱۴/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ جن کے نام کے اعداد	۵۳/ کا مفرد عدد	۸
سورۃ نباء کے نام کے اعداد	۵۳/ کا مفرد عدد	۸

سورۃ انفطار کے نام کے اعداد	۳۴۱ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ مطففین کے نام کے اعداد	۲۶۹ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ ضحیٰ کے نام کے اعداد	۹۸ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ الم نشرح کے نام کے اعداد	۶۲۹ر کا مفرد عدد	۸

قرآن مجید کے اندر حرفوں کی تعداد

جن کا مفرد ۸ر ہے۔

حرف "ی" ۲۵۹۱۹۰ر کا مفرد عدد ۸ر ہے۔

حرف "ت" ۴۷۹۶۰۰ر کا مفرد عدد ۸ر ہے۔

حرف "ث" ۶۳۸۰۰۰ر کا مفرد عدد ۸ر ہے۔

قرآنی سورتوں میں حرفوں کی تعداد جن کا مفرد عدد ۸ر ہے۔

سورۃ المائدہ میں حرفوں کی تعداد	۸۴۸۵۴۶ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ ھود میں حرفوں کی تعداد	۵۱۴۷۸۱ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ ص میں حرفوں کی تعداد	۲۲۹۳۹۷ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ دخان میں حرفوں کی تعداد	۹۷۷۹۳ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ فتح میں حرفوں کی تعداد	۱۸۸۸۲۸ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ ق میں حرفوں کی تعداد	۱۰۹۷۳۶ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ طلاق میں حرفوں کی تعداد	۸۲۴۰۱۲ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ الحاقہ میں حرفوں کی تعداد	۸۱۷۱۹ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ دھر میں حرفوں کی تعداد	۷۷۵۸۸ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ مطففین میں حرفوں کی تعداد	۴۸۷۰۷ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ انشقاق میں حرفوں کی تعداد	۲۸۸۴۴ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ طارق میں حرفوں کی تعداد	۱۷۷۶۵ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ غاشیہ میں حرفوں کی تعداد	۳۷۴۵۷ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ قارعہ میں حرفوں کی تعداد	۱۲۴۶۴ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ تکاثر میں حرفوں کی تعداد	۱۰۳۷۷۰ر کا مفرد عدد	۸
سورۃ فلق میں حرفوں کی تعداد	۸۶۷۵ر کا مفرد عدد	۸

ابتداء سن ھجرت سن ۸/ھجری کے اہم واقعات

ماہ رمضان سن ۸/ھجری

فتح مکہ: مکہ کے اندر جہاں جہاں بت نصب تھے۔ بالخصوص حرم کعبہ کے اندر حضرت علی علیہ السلام نے توڑے۔

مکہ کی تمام زمینیں مال غنیمت قرار پائیں۔ غزوۂ حنین قیام فتح مکہ کے دوران ہوا۔

ماہ ذوالحج سن ۸ ھجری

حضرت ابراہیم بن حضرت محمد ﷺ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے۔

سن ۸ر ہجری میں حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینب بنت جحش اور حضرت جویریہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہ کے ساتھ تھیں۔

خداوند تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ سن ۲۰۱۵ء تمام عالمین بالخصوص مسلمین کے لئے مبارک ہو اور ہمارے ملک میں امن و امان قائم رہے (آمین)

فیوض الجفر

عمل تسخیر

تحریر، تحقیق: روحانی اسکالر علامہ حکیم پیر صوفی غلام سرور شباب قادری (پاکستان)

یورپ امریکہ میں بھی اب روحانیت کو بہت زیادہ اہمیت دی جارہی ہے اور سائنس نے اسے شجر ممنوعہ سمجھنے کی بجائے قبول کرلیا ہے۔ اب دونوں شعبوں کے تعاون سے حیرت انگیز کام لیئے جارہے ہیں۔ دکھوں کے ستائے ہوئے لوگ اب روحانیت کی طرف مائل ہورہے ہیں۔ روحانی قوتوں کو بروئے کار لانا، روحانی اعمال تیار کرنا، تکالیف اور امراض کے ازالہ کے لئے تعویذات دم، جھاڑ، پھونک کا نظریہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود حضرت انسان۔ آج سائنٹفک ریسرچ اور ایجادات کا دور ہے، آج کے اس جدید خلائی اور مشینی دور میں کچھ لوگ پر اسرار علوم کو نا قابل یقین گردانتے ہیں۔

جہاں کچھ لوگ روحانیت اور روحانی علوم کے خلاف ہیں وہاں بے شمار لوگ ایسے ہیں جو ان علوم کو تسلیم کرتے ہیں اور ان سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنے ربع صدی کے وسیع تجربات کی بنا پر کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم کے انسان اور عصر حاضر کے مہذب لوگوں میں روحانی قوتوں کو تسلیم کرنے کی نسبت جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

عصر حاضر کا انسان بے حد مصروف ہوکر رہ گیا ہے، آج کا انسان لمبے وظائف، طویل ترین ریاضتوں اور کئی کئی ایام کی روزانہ گھنٹوں پڑھائی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ علم الجفر ایک ایسا علم ہے جو آج کے مصروف انسان کے شعبہ ہائے زندگی کے جملہ امور میں فوری اور نتیجہ خیز اثرات پیدا کرتا ہے۔ مگر ضرورت ہے کے کامل اعتقاد کی۔ واضح رہے کہ شک روح کی بیماری ہے اسے کبھی اپنے قریب نہ بھٹکنے دیں۔ ایک ایسا انسان جس نے اپنی عمر عزیز کا ایک بڑا حصہ پراسرار اور مخفی علوم جھاڑ پھونک، ٹونے ٹوٹکوں سیاہ وسفید علم کے مطالعہ میں صرف کیا ہو۔ یا کسی اچھے کامل استاد سے ان علوم کو خوب سمجھا اور سیکھا ہو۔ وہ انسان آپ کا بے حد معاون ومددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسا انسان اس لئے آپ کا مددگار ثابت ہوگا کہ اسے ماہر طب کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ کس مرض کا کیا علاج ہے۔ کسی مشکل امر اور پریشانی کا کیا حل ہے۔ ایسا انسان اس لئے آپ کا مددگار ثابت ہوگا کہ اسے ماہر طبیب کی طرح معلوم ہوتا ہے کہ کس مرض کا کیا علاج ہے۔ کسی مشکل امر اور پریشانی کا کیا حل ہے۔ قرآنی آیات، اسمائے باری تعالیٰ میں جہاں جسمانی روحانی امراض کا بطور خاص لاعلاج امراض کے لئے شفاء کاملہ موجود ہے وہاں انسانی ضروریات زندگی کے تمام امور، جملہ پریشانیوں کا حل بھی موجود ہے۔ ذرا فہم وادراک سے کام کیا جائے تو کوئی مشکل نہیں جس طرح ماہر طبیب کسی مرض کے علاج کے لئے مفید نسخے تجویز کرتا ہے بعینہ اسی طرح ایک عامل اور مخفی علوم کا ماہر کسی روحانی وجسمانی مرض اور کسی مشکل امر، پریشانی اور خیر وشر کے کسی بھی مقصد کے لئے یہ جانتا ہے کہ اسے کسی مقصد کے لئے کونسا اسم باری تعالیٰ یا کون سی آیت مبارکہ یا کن حروف کو کس نقش میں کس طرح استعمال میں لاکر مقصد کو حل کرنا ہے۔

آج کی نشست میں علم الجفر کا ایک نایاب عمل تسخیر پیش خدمت ہے۔ جائز جگہ استعمال کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کامیابی عطا فرمائے گا۔ اس عمل کے بارے میں صرف اتنا عرض کردینا کافی ہے کہ اس عمل کا اثر یقینی ہے۔ طریقہ یوں ہے کہ طالب معہ والدہ کے اعداد نکال کر پہلے چار سے تقسیم کریں۔ اس کے مزاج کی حالت معلوم ہوگی۔

مثلاً: تقسیم سے اگر ایک باقی بچے تو آتشی مزاج ہے۔
دو باقی بچیں تو آبی مزاج ہے۔ چار باقی بچیں یعنی کامل تقسیم ہو جائے تو خاکی مزاج ہے۔

اسی طرح نام مطلوب مع والدہ کے اعداد ابجد سے استخراج کر کے چار پر تقسیم کریں اور مزاج معلوم کریں، اگر مزاج موافق یا دوست برآمد ہو تو یقین کریں کہ عمل اثر بہت جلد ہوگا۔ اگر مزاج مخالف یا دشمن برآمد ہوا، تو عمل کے اثر میں بالکل رکاوٹ پیدا نہ ہوگی۔ ہاں کچھ دیر میں اثر ہوگا۔ بہر حال مزاج استخراج کر کے جو بھی برآمد ہوا ہے۔ دونوں کے ناموں کے تحت میں لکھیں۔ اب انہی اعداد کو الگ الگ بارہ پر تقسیم کریں۔ جو باقی بچے اس سے بروج معلوم کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ بروج اور سیارگان مخالف برآمد ہوئے ہیں، تو ایسا کریں کہ طالب مع والدہ اور مطلوب مع والدہ کے اعداد ایک جگہ جمع کریں اور ایک مزاج اور ایک ستارہ نکالیں۔ ایک ستارہ اور مزاج نکالنے میں مخالف اور موافق کی قید جاتی رہتی ہے۔ لیکن الگ الگ تقسیم سے اگر مزاج موافق اور ستارہ موافق برآمد ہوا ہے تو اس عمل کا اثر اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے اسی طرح یقینی ہے جس طرح صبح مشرق سے سورج کا طلوع ہونا۔ اگر مزاج مخالف ہونے کی صورت میں مجموعی طور پر مزاج و ستارہ نکالا ہے تو اس کا اثر کچھ دیر میں ہوگا۔ مگر ضرور ہوگا۔ اب اگر الگ الگ مزاج اور ستارہ استخراج کیا ہے تو اس عمل کا یہ طریقہ ہے کہ نام طالب مع والدہ کے اعداد کا مثلث اسی رفتار سے پر کریں جو مزاج برآمد ہوا ہے۔ مزاج کی رفتاریں یہ ہیں۔

بادی رفتار				آتشی رفتار		
۲	۷	۶	☆	۸	۱	۶
۹	۵	۱	☆	۳	۵	۷
۴	۳	۸	☆	۴	۹	۲

خاکی رفتار				آبی رفتار		
۴	۹	۲	☆	۶	۷	۶
۳	۵	۷	☆	۱	۵	۹
۸	۱	۶	☆	۸	۳	۴

اس قسم کے نو مثلث ہر ایک کے پر کریں۔ اس ساعت میں جس ساعت یعنی ستارے کا استخراج آپ نے کیا ہے۔ اگر دونوں کے ناموں سے ایک مزاج اور ستارہ بنایا ہے تو صرف نو مثلث تیار کریں یعنی موافق مزاج اور ستارہ برآمد ہونے میں صرف مثلث اسی مزاج کے نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے اعداد سے۔ اگر مزاج مخالف ہے تو ہر مزاج کے نو۔ نو مثلث تیار کریں یعنی نو مثلث طالب مع والدہ کے نام کے اس کے ہم مزاج اور نو مثلث مطلوب مع والدہ کے ہم مزاج تیار کریں۔

اگر مزاج آتشی برآمد ہوا ہے تو نو مثلث آتشی رفتار سے پر کریں۔ اور آگ میں جلائیں یا آگ کے قریب دفن کریں۔

اگر بادی ہے تو کسی شیریں پھل دار درخت انار یا سیب، امرود وغیرہ کے ساتھ باندھیں۔

اگر آبی ہے تو پاکیزہ جاری پانی میں بہا دیں یا کسی نہر دریا کے کنارے نمی والی جگہ دفن کر دیں۔

اب مفصل ترکیب یہ ہے کہ یہ عمل نو دن کا ہے۔ اگر نقش اٹھارہ ہیں تو فی یوم دو نقش خرچ ہوں گے۔ اگر نقش نو ہیں تو ایک روزانہ خرچ ہوگا۔ اگر نقش آتشی ہے تو ایک یا دو نقش باہم باندھ کر یعنی اگر نقش اٹھارہ ہیں تو دو نقش کو ایک دھاگے میں باندھ کر آگ میں ڈال دیں۔ یا آگ کے قریب دفن کر دیں۔

اور خود اس جگہ پر بیٹھ کر کامل تصور مطلوب سے آیت مبارکہ ایک تسبیح پڑھیں۔ اور جہاں نقش دفن کیا ہے وہاں پھونک دیں۔ مطلوب کا کامل ضرور سمجھیں۔ پس ایک یوم کا عمل مکمل ہوا۔ روزانہ نو دن تک یہ عمل کریں۔ یاد رکھیں کہ نقش تو اس ستارے کی ساعت میں پر کرنا ہوں گے۔ جی چاہے تو پہلے دن ہی مکمل تعداد کے نقوش متعلقہ ستارے میں تیار کر لیں۔ لیکن استعمال کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ہاں بہتر ہوگا کہ پہلے دن جس وقت نقش استعمال کیا ہے روزانہ اسی وقت باقی آٹھ دن بھی نقش کو استعمال میں لائیں۔ چند منٹوں کی کمی بیشی میں حرج نہیں ہے۔ انشاء اللہ نو دن کے اندر اندر مطلوب بے قرار ہو جائے گا۔ اور ملاقات کئے بغیر چین نہ پائے گا اگر نقش بادی ہے تو صحرا، باغ یا اپنے گھر میں جو درخت ہو، اس درخت میں ایک یا دو نقش کسی اونچی شاخ پر دھاگے سے باندھ دیں۔ اور ایک تسبیح آیت مبارکہ پڑھ کر پھونک دیں۔ اسی طرح نو دن کریں۔ اگر نقش آبی ہے تو دریا میں بہادیں اور باقی عمل حسب سابق پڑھیں۔ اگر خاکی ہے تو زمین میں دفن کریں باقی عمل بدستور۔ آبی نقوش ایسا ہو جو شریعت سے پاک ہو۔ کنوئیں میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ مگر دریا نہر قریب ہو تو بہتر ہے زمین پاک ہو۔ پڑھتے وقت منہ اسی طرف رکھیں جس طرف نقش استعمال کیا ہے۔ پاک صاف اور باوضو عمل کریں اور کسی قسم کا اس میں پرہیز نہیں ہے۔ اللہ پاک کے کلام اور مقدس نام پر یقین کامل رکھیں انشاء اللہ اس عمل کا اثر ضائع نہ ہوگا۔

کسی دوست کے لئے یا حاکم کو مسخر کرنے کے لئے۔

اور ہر جائز جگہ مثلاً بیوی خاوند کے لئے اور خاوند بیوی کے لئے۔

عزیز رشتہ داروں کو مسخر کرنے کے لئے اس عمل کو کیا جاسکتا ہے۔

ہاں حرام کی نیت سے نہ کریں ورنہ رجعت کا خوف ہے۔ کیونکہ یہ عمل جلالی ہے۔

اگر کسی جگہ شادی کا ارادہ ہو تو بھی یہ عمل کر سکتے ہیں۔

بروج اور ستاروں کے باہمی تعلقات کی جدول درج کی جارہی ہیں۔ تاکہ ہر قاری استفادہ کر سکے۔ اور کسی قسم کی دشواری عمل کے تیار کرنے میں نہ آئے۔ ذیل میں بروج اور ستاروں کی تفصیل درج کی جاتی ہے کہ کس بروج کے ساتھ کون سا ستارہ منسوب ہے۔

نام برج	حاکم ستارہ	نام برج	حاکم ستارہ	نام برج	حاکم ستارہ
حمل	مریخ	ثور	زہرہ	جوزا	عطارد
سرطان	قمر	اسد	شمس	سنبلہ	عطارد
میزان	زہرہ	عقرب	مریخ	قوس	مشتری
جدی	زحل	دلو	زحل	حوت	مشتری

بروج کے باہمی تعلقات کے جدول

حمل اور اسد	ثور اور عقرب	جوزا، قوس، دلو	سنبلہ اور حوت	میزان اور حمل
باہم بہت زیادہ دوستی	اوسط درجہ کی دوستی	تینوں میں بہت دوستی	باہم دوست ہیں	اوسط درجہ کی دوستی ہے
ثور اور سنبلہ	جوزا اور میزان	سرطان اور عقرب	اسد اور قوس	سنبلہ اور جدی
بہت زیادہ دوست ہیں	بہت زیادہ دوست ہیں	اوسط درجہ کے دوست ہیں	بہت زیادہ دوست ہیں	باہم اوسط درجہ کی دوستی
اسد اور حوت	حمل اور سنبلہ	حمل اور عقرب	ثور اور میزان	حمل اور ثور
باہم زیادہ دشمنی	باہم اوسط دشمنی	باہم اوسط درجہ کی دشمنی	باہم اوسط درجہ کی دشمنی	باہم اوسط درجہ کی دشمنی

ستاروں کے باہمی تعلقات کی جدول

کواکب	زحل	مشتری	مریخ	شمس	زہرہ	عطارد	قمر
دوست	عطارد۔زہرہ	شمس۔قمر۔مریخ	شمس۔قمر۔مشتری	مریخ۔قمر۔مشتری	عطارد۔زحل۔	شمس۔زہرہ	شمس۔عطارد
مساوی	مشتری	زحل	زحل۔زہرہ	عطارد	مریخ۔مشتری	مریخ۔مشتری۔زحل	مریخ۔مشتری۔زحل۔زہرہ
دشمن	شمس۔قمر۔مریخ	عطارد۔زہرہ	عطارد	زحل۔زہرہ	شمس۔قمر	قمر	☆☆☆☆☆

مثال سے سمجھاتے ہیں تاکہ ہر قاری بوقت ضرورت عمل تیار کر کے فائدہ حاصل کر سکے۔

نام طالب: شمشاد بنت حاجراں: اعداد ۹۰۸

نام مطلوب: اشرف بن نواب: اعداد ۶۴۰

عمل طالب: مزاج معلوم کرنے کے لئے چار پر تقسیم کیا: ۹۰۸/حاصل تقسیم ۲۲۷/باقی کچھ نہ بچا: مزاج خاکی ہوا۔

برج اور ستارہ معلوم کرنے کے لئے بارہ پر تقسیم کیا: ۹۰۸/حاصل تقسیم ۷۵/باقی ۸/بچا: برج عقرب اور ستارہ مریخ ہوا۔

عمل مطلوب: مزاج معلوم کرنے کے لئے چار پر تقسیم کیا: ۱۶۰/باقی کچھ نہ بچا: مزاج خاکی ہوا۔

برج اور ستارہ معلوم کرنے کے لئے بارہ پر تقسیم کیا: حاصل تقسیم ۵۳/باقی ۴/بچا: برج سرطان اور ستارہ قمر ہوا۔

طالب و مطلوب کا مزاج خاکی برآمد ہوا۔ دونوں کے بروج آبی ہیں بروج کی جدول میں سرطان اور عقرب میں دوستی ہے۔ مریخ اور قمر آپس میں مساوی ہیں۔ لہٰذا عمل کے اثرات قوی الاثر ہوں گے۔ اس لئے طالب و مطلوب کی نونو مثلث خاکی رفتار سے تیار ہوں گی۔

طالب معہ والدہ کے اعداد: ۹۰۸/ہیں۔

مثلث پر کرنے کے لئے: ۹۰۸: تفریق ۱۲=۸۹۶/تقسیم ۳/حاصل تقسیم ۲۹۸/باقی ۲/بچے کسر خانہ ۴/میں آئے گا۔

اگر تقسیم کے عمل سے باقی ایک بچے تو کسر خانہ نمبر ۷/میں آئے گی۔

مطلوب معہ والدہ کے اعداد: ۶۴۰/تفریق ۱۲=۶۲۸/تقسیم ۳/حاصل تقسیم ۲۰۹/باقی ایک بچا کسر خانہ نمبر ۷/میں آئے گی۔

نقش مثلث خاکی برائے مطلوب				نقش مثلث خاکی برائے طالب		
۲۹۹	۳۰۷	۳۰۲	☆	۲۱۰	۲۱۸	۲۱۲
۳۰۵	۳۰۳	۳۰۰	☆	۲۱۶	۲۱۳	۲۱۱
۳۰۴	۲۹۸	۳۰۶	☆	۲۱۴	۲۰۹	۲۱۷

روزانہ ایک نقش طالب اور ایک مطلوب کا کسی پاکیزہ جگہ جنگل یا کھلے میدان یا گھر میں زمین میں دفن کرنا ہوگا اور اسی جگہ بیٹھ کر ایک تسبیح یہ آیت مبارکہ پڑھنا ہوگی۔ عمل کی مدت نو یوم ہے۔ نو نقش تحریر کرنے ہوں گے۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔

إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ (25) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (سورہ غاشیہ: ۲۵ تا ۲۶)

اقوال حضرت عمر فاروقؓ: ایمان کے بعد عورت بڑی نعمت ہے۔ ☆ قبل اس کے بزرگ بنو علم حاصل کرو۔ ☆ اسراف اس کا بھی نام ہے کہ جس چیز کو انسان کی طبیعت چاہے کھائے۔ ☆ جو شخص اپنے راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔ ☆ جو آدمی اپنے کو عالم کہے وہ جاہل ہے، اور جو اپنے کو جنتی بتائے وہ جہنمی۔ ☆ توبۃ النصوح اس کا نام ہے کہ برے فعل سے اس طرح پر توبہ کی جائے کہ پھر اس کو نہ کرے۔ ☆ قوت عمل یہ ہے کہ آج کے کام کل پر نہ اٹھا رکھے۔ ☆ خشوع کا تعلق دل ہے نہ کہ ظاہری حرکات سے۔

محبت میں بے قرار کرنے کا روحانی فارمولہ

عالی جناب
سعید احمد مرحوم

یہ عمل ان بہن بھائیوں کے لئے ہے جو شادی شدہ ہو کر بھی تنہائی کی زندگی گزار رہے ہیں یا میاں بیوی میں نا اتفاقی رہتی ہے یا بیوی دل نہ ملنے کی وجہ سے میکے جا کر رک گئی یا اسی بنا پر شوہر لینے نہیں آتا ہے یا دونوں میاں بیوی یا بہن بھائی یا والدین یا بیٹا بیٹی برجوں یا ستاروں کی آپسی مخالفت کی وجہ سے مذکورہ بھی لوگوں میں نا اتفاقی رہتی ہو، بہرحال ہر مخالف کے دل میں اپنی محبت قائم کرنے کے لئے یہ عمل تیر کی طرح کام کرتا ہے، یہ عمل میرا دو چار بار کا نہیں سینکڑوں بار کا تجربہ ہے۔ جس نے تیر کی طرح کام کیا، صحیح ترتیب صحیح طالع وقت اور صحیح ستارے کی ساعت میں یہ عمل کیا جائے تو عمل پورا نہ ہو پائے گا کہ عامل انشاء اللہ کرشمہ قدرت خود دیکھے گا، مطلوب بے قرار ہو کر آپ کے پاس خود طالب بن کر حاضر ہوگا یا مطلوب آپ کے ساتھ موجود ہے اور آپ کو محبت سے نظر انداز کر رہا ہے تو اس کی محبت کا جذبہ اپنے لئے آپ خود دیکھیں گے۔

عمل اس طرح تیار کیا جائے گا۔ مطلوب مع والدہ کے اعداد بحساب ابجد نکال کر (۱۲) پر تقسیم کریں، جو بھی باقی بچے وہ مطلوب کا برج ہے، اب اس برج کے حاکم ستارے کو معلوم کریں کہ بقیہ برج کا کون سا ستارہ ہے، اب اس ستارے کے متعلقہ حروف لکھیں اور حرف کے عدد بحساب ابجد نکال کر مطلوب مع والدہ کے جمع عدد آپ کے پاس موجود ہیں، ان عدد کو ان میں جوڑ دیں۔

اب طالب اپنے مع والدہ کے عدد بحساب ابجد نکال کر (۱۲) پر تقسیم کریں جو بھی باقی بچے وہ طالب کا برج، اب باقی برج کے حاکم ستارے کو معلوم کریں کہ اس برج کا حاکم ستارہ کون ہے، ستارہ معلوم ہونے پر ستارے کے متعلقہ حروف کے اعداد بحساب ابجد نکالیں اور طالب مع والدہ کے عدد میں شامل کر دیں۔

اب ٹوٹل مجموعہ اعداد اس طرح کریں کہ سب سے پہلے (۱۴۹۲) عدد لکھیں، اس کے نیچے مطلوب بہ معہ والدہ حرف کے عدد لکھیں، اس کے نیچے (۱۲۰) عدد علیٰ حب کے لکھیں، اس کے نیچے طالب مع والدہ معہ حروف کے اعداد آپ کے پاس موجود ہیں، لکھ کر ٹوٹل مجموعہ کریں، ٹوٹل جمع عدد میں سے (۳۰) عدد کم کر کے (۴) پر تقسیم کر دیں۔

ایک باقی بچنے پر تیرہویں خانے میں (۱) عدد بڑھا دیں (۲) باقی بچنے پر نویں خانہ میں ایک عدد بڑھا دیں (۳) باقی بچنے پر (۵) دیں خانہ میں ایک عدد بڑھا دیں، کچھ نہ بچنے پر کوئی ضرورت نہیں، حاصل تقسیم سے نقش بھرنا شروع کر دیں، میں نے بہت خلاصہ تشریح کر کے سمجھایا ہے تاکہ آپ سب قارئین ذہن نشین کر لیں۔

اب طالب اپنے نام معہ ستارے کے حرف الگ الگ فاصلے سے لکھے، درمیان میں جگہ چھوڑ دیں تاکہ آپ کے حرف کے درمیان والی جگہ میں مطلوب مع والدہ ستارے کے حرف الگ الگ لکھے جا سکیں، اب ان تمام حرفوں کی گنتی کریں، اگر حرف طاق ہیں تو پانچ پانچ کے حرف کے مرکب کلمات بنالیں، اگر شمار میں جفت حروف ہیں تو چار چار حرف کے مرکب کلمات بنا کر لکھ لیں۔

اب میں مثال سے آپ کو سمجھاتا ہوں تاکہ ذہن نشین ہو جائے۔

مطلوب عبدالقادر ابن نصیرن

الحب

طالب محسنہ بنت پروین

مطلوب

مطلوب عبدالقادر عدد	۴۱۲
والدہ نصیرن عدد	۴۰۰

```
۱۲ ) ۸۱۲ ( ۶۷
      ۷۲
      ---
       ۹۲
       ۸۴
      ---
        ۸
```

۸۱۲　(۸) برج عقرب ستارہ مریخ

ط=۹ حرف=ط=ی=ک=ل=

ی=۱۰ مطلوب کا برج عقرب ستارہ مریخ

ک=۲۰ مریخ حروف=ط=ی=ک=ل

ل=۳۰ مطلوب کا آٹھواں برج عقرب ستارہ مریخ ہے،

طیکل ۸۸۱ اس لئے طالب سے نااتفاقی ہے کیوں کہ طالب کا برج دلو ہے، ستارہ زحل ہے اور زحل و مریخ میں آپسی دشمنی ہے۔

طالب

طالب محسنہ عدد ۱۶۳

والدہ پروین عدد ۲۶۸

۱۲)۴۳۱(۳۵

۳۶

۷۱

۶۰

۱۱

۴۳۱

الف=۱

ب=۲

ج=۳

د=۴

۴۴۱ ٹوٹل مجموعہ مع حرف

طالب کا برج دلو ہے۔

ستارہ زحل ہے، حرف یہ ہیں۔

الف=ب=ج=د=(۴۴۱)

ابجد= طالب کا برج دلو ستارہ زحل ہے، اس لئے طالب و مطلوب میں نااتفاقی و دشمنی رہتی ہے کیوں کہ زحل مریخ کا دشمن ہے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

ٹوٹل مجموعہ ۲۹۳۴

کم کئے ۳۰

۴)۲۹۰۴(۷۲۶

۲۸

۱۰

۸

۲۴

۲۴

×

حاصل تقسیم ۷۲۶ سے نقش بھرا جائے گا، چال پوری ہے، نقش کے درمیان میں پہلے نام مطلوب لکھا جائے گا اس طرح حرفوں کے کلمات، ستارے کے حرف الگ الگ فاصلے سے لکھئے تاکہ درمیانی جگہ میں مطلوب مع والدہ مع ستارے کے حرف آسکیں۔

۱۴۹۲=آیت شریفہ: یحبونهم کحب الله

۸۸۱=مطلوب والذین آمنوا اشد حبا لله

۱۲۰=علی حب

۴۴۱=طالب

۲۹۳۴=ٹوٹل مجموعہ

مرکب کلمات کو نقش کے چاروں طرف تحریر کردو، اس طرح یہ ٹوٹل حروف (۳۲) ہیں، اس لئے (۴)(۴) کلمات بنائے ہیں۔

۷۸۶

سونا محب

۷۳۳	۷۳۶	۷۳۹	۷۲۶
۷۳۸	۷۲۷	۷۳۲	۷۳۷
۷۲۸	۷۴۱	۷۳۴	۷۳۱
۷۳۵	۷۳۰	۷۷۲۹	۷۴۰

عبدالقادر ابن نصیرن علی حب فی غرض وحق محسنہ بنت پروین جلد از جلد

نوٹ: طالب و مطلوب کے حرف کے کم یا زیادہ ہونے پر ویسے لکھ دیجئے جیسے کہ آخر کا کلمہ 'طیکل' لکھا ہوا ہے کیوں کہ طالب کے حرف کم مطلوب کے زیادہ ہیں۔

م ح س ن ھ پ ر و ی ن ا ب ج د

م ع ح ب) س و ن ا) ھ ل ی ق) ر ا و د) ی ر ن ن)

معب سونا ھلیق راود یرنن

اس ب ی) ج ر د ن) ط ی ک ل)

اسی جردن طیکل

برج ستاروں کے حرفوں کی جدول یہ ہے۔

(۱) حمل=ستارہ=مریخ حروف=ط=ی=ک=ل

ثور (۲) زہرہ ف=ص= ق=ر

(۳) جوزا ستارہ عطارد حروف ش= ت=ث= خ

(۴) سرطان=قمر ذ=ض=ظ=غ

(۵) اسد شمس م=ن= س=ع

(۶) سنبلہ=عطارد ش=ت=ث=خ

(۷) میزان=زہرہ= ف=ص=ق=ر=

(۸) عقرب=مریخ ط=ی=ک=ل=

(۹) قوس= مشتری= ھ=و= ز=ح

(۱۰) جدی=زحل الف=ب=ج= د=

(۱۱) دلو=زحل الف=ب= ج=د

(۱۲) حوت=مشتری ھ=و=ز=ح

بروج ستاروں کے حرفوں جدول موجود ہے (۱۲) سے تقسیم کرنے پر جو بھی عدد بچے اس عدد کے خانہ کے حروف لئے جائیں گے، کچھ نہ بچنے پر (۱۲) ویں گھر کے لئے حرف لئے جائیں گے۔

نوٹ : یہ برجوں کے حروف نہیں بلکہ متعلقہ برجوں سے ستاروں کے حرف ہیں، متعلقہ برجوں اور ستاروں کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے (۱۲) سے تقسیم ہونے پر آپ کو معلوم ہو کہ باقی برج کا حاکم ستارہ یہ ہے اور متعلہ حروف یہ ہیں، میں نے بہت خلاصہ طریقہ سے سمجھایا ہے تا کہ آپ کو کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے، ویسے تو آپ لوگ یہ سوچیں گے کہ اس عمل کو اتنا طویل کر کے سمجھانے کی کیا ضرورت تھی، اہل علم اور دانش مند تو یوں ہی اشارے سے سمجھ لیتے مگر معاف کیجئے دنیا میں سارے اہل علم ہی نہیں ہیں پھر بھی کوئی غلطی ہو تو معاف کیجئے، خادم ہوں۔

اس عمل سے فیضیاب ہونے پر میرا ذمہ اگر آپ نے صحیح ترتیب و ترکیب سے عمل پورا کیا تو آپ کی محنت بہت جلد رنگ لائے گی انشاء اللہ، طالع وقت صحیح ہونا چاہئے، سعد ستارہ ہونا چاہئے، رجال الغیب کا خیال رکھیں، ستاروں میں سے قمر، مشتری، زہرہ، شمس کی ساعت ہونی چاہئے۔

نوٹ : یک بار کے عمل کرنے پر فوراً اثر ظاہر ہوگا، دیر اس وجہ سے بھی ہو سکتی ہے کہ مطلوب کے طالع پر کسی نحس ستارے کی نظر پڑنے پر کام میں دیر ہو سکتی ہے مگر چالیس چالیس دن کے وقفے سے تین بار اس عمل کو کریں گے یقیناً تیسری بار میں آپ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس عمل کو بے یقینی کے ساتھ بھی کریں تو بھی یقیناً آپ فیضیاب ہوں گے، آزما کے دیکھیں۔

نقش کے متعلق ضروری باتیں

(۱) اگر کسی کا مطلوب دور ہے، موجود نہیں ہے تو طالب کو (۷) نقش آتشی جلانے کے لئے (۱) بادی درخت پر لٹکانے (۱) خاکی زمین میں دبانے کے لئے (۱) نقش اپنے عنصر کے مطابق اپنے بازو یا گلے میں باندھنے کے لئے ہرے رنگ کے کپڑے میں دو نقش مطلوب کے عنصر کے مطابق زعفران سے لکھنے ہوں گے، مطلوب کو پلانے کے لئے (۳) کسی کا مطلوب ساتھ موجود ہے جیسے میاں یا بیوی ایک ساتھ موجود ہیں مگر محبت نہیں ہے تو ان کے لئے تین نقش زعفران سے لکھے جائیں گے، صرف پلانے کے لئے (۱) درخت پر لٹکانے کے لئے بادی چال سے (۱) خاکی چال سے زمین میں دابنے کے لئے (۱) اپنے عنصر کے مطابق اپنے بازو یا گلے میں باندھنے کے لئے، اگر کوئی بیوی باندھنے میں ہچکچاتی ہے کہ اس کا شوہر دیکھ لے گا یا سسرال والے اعتراض کریں یا نقش کھول کر پڑھوایا جائے تو زیبا نہیں ہوگا، ان کو باندھنے کی کوئی ضرورت نہیں صرف (۳) نقش پینے کے لئے (۱) بادی (۱) خادی کافی ہے۔

نوٹ: (۷) نقش جو آتشی جلانے والے بنائے جائیں اس عمل سے مطلوب کہیں بھی ہو فوراً حاضر ہوگا، چاہے میاں بیوی میں مقدمہ بازی ہی کیوں نہ چل رہی ہو، دونوں میں موافقت ہوگی، قابل رشک ہے۔

نوٹ : جلانے کا وقت مغرب کے فوراً بعد ایک نقش کی بتی بنا کر پاک وصاف روئی لپیٹ کر بہت ہلکی سی تل کے تیل میں صرف تر کرنی ہے، یعنی بھگونی ہے، پلیٹ میں تیل بھرنے کی ضرورت نہیں، جلائیں اور

''یاودود'' کا ورد اور مطلوب کا تصور رکھیں، چند روز نہ گزریں گے کہ مقصد حل ہوگا۔

جمعہ اور منگل کے دن عشاء کے وقت جلائیں۔

آتشی جلانے والے نقش سرخ روشنائی لکھے جائیں گے۔

اس عمل سے دنیا کے اور بھی ضروری اور جائز مقصد حل ہوتے ہیں جو کہ میں نے کئی لوگوں کے لئے کئے ہیں، جیسے رزق، روزگار، منافع، شادی، رشتہ، نکاح۔ جن جن بہن بھائیوں کی شادی نہ ہوتی ہو خواہ وہ کوئی بھی وجہ ہو انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے چھ مہینے نہ گزریں گے کہ شادی ہوجائے گی، میرا کئی بار کا تجربہ ہے، روزی، روزگار میں انشاء اللہ تین ماہ میں زیادہ سے زیادہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے، روزی روزگار کی ترقی اس کے لئے اپنے زائچہ کے دسویں گھر سے کام لیں اور مضمون بدلیں اور رشتہ نکاح، شادی کے لئے مضمون بدل کر اپنے زائچہ کے ساتویں گھر سے کام لیں، یعنی کہ دسویں اور ساتویں گھر کے حرف لئے جائیں گے۔

☆☆☆

سید الاستغفار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

ترجمہ : اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، جس قدر مجھ سے ہوسکا، میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو میں نے کیا، تیرے آگے اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا پس تو مجھ کو بخش دے۔ کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

ہر دعا کو شروع کرنے سے پہلے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔

☆☆☆

دل کے مریض کے لئے

جس شخص کو دل کی تکلیف ہو یا دل کمزور ہو گیا ہو، یا گھبراہٹ ہوتی ہو تو اس شخص کو روزانہ سورہ یٰسین پانی پر دم کرکے پلانا دل کی قوت کا باعث ہوتا ہے۔

☆☆☆

سورہ یٰسین کا عمل

اللہ تعالیٰ نے سورہ یٰسٓ کو قرآن کا دل فرمایا ہے زچگی کے دوران تین دفعہ سورہ یٰسین کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے زچہ کو پلانے سے زچگی میں آسانی ہوجاتی ہے۔ (سورہ یٰسین پارہ ۲۲)

☆☆☆

بلڈ پریشر کا عمل

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ O (آیت ۱۳۴، پارہ ۴، سورہ آل عمران)

جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو وہ اس دعا کو ۱۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ پہنچے گا۔

☆☆☆

شوگر کا عمل

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا O

جس شخص کو شوگر کی بیماری ہو تو وہ اس دعا کو ۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ضرور فائدہ ہوگا۔

☆☆☆

دفع درد کا عمل

اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو تو ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ۴۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کرے۔ یہ عمل نہایت ہی آزمودہ اور مؤثر ہے۔

☆☆☆

بچے بستر پر پیشاب کیوں کرتے ہیں؟

وجوہات و علاج

ڈاکٹر آر بلگرامی

میرا ایک بچہ ہے جس کی عمر تقریباً تیرہ برس ہے۔ ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ اتنی عمر ہونے کو آئی۔ مگر اس کی گندی عادات نہیں چھوٹتی کہ بستر میں پیشاب کر دیتا ہے۔ بہت سمجھایا، شرم دلائی مار پیٹ سے کام لیا۔ مگر یہ عادت نہ گئی۔ سوچا شائد کوئی بیماری ہو۔ دو ایک ڈاکٹروں سے کہا۔ انہوں نے باقاعدہ طبی معائنہ کیا۔ دوائیں دیں۔ لیکن فائدہ نہ ہوا۔ بتایئے اس کا کیا علاج کریں۔؟ ہم تنگ آچکے ہیں۔

(الف) عام طور پر تین برس کی عمر تک بچہ بستر میں پیشاب خطا ہونے پر خود بخود قابو پالیتا ہے۔ بارہویں یا تیرہویں برس تک پہنچنے کے باوجود آپ کے بچے کا بستر گیلا کرنا واقعی تشویشناک ہے۔ آپ نے اچھا کیا جو اس کا طبی معائنہ کرالیا۔ یہ ایک اہم اور موزوں قدم تھا۔ عام طور پر گردے یا مثانے کی کمزوری۔ ذیابطیس، معدے یا انتڑیوں یا پیشاب کی نالی میں جراثیم کی موجودگی اور دماغی یا عصبی ضعف کی وجہ سے یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ امر باعث اطمینان و مسرت ہے کہ آپ کے بچے میں ایسا کوئی جسمانی یا دماغی نقص نہیں۔

میرے نزدیک اس تکلیف کے دو اسباب ہوسکتے ہیں۔

(۱) بچپن میں بچے کو بول و براز کی تربیت صحیح طریقے سے نہیں دی گئی یا اس تربیت میں کچھ خامی رہ گئی۔

(۲) بچہ کسی جذباتی یا نفسیاتی الجھن کا شکار ہے۔ اس مسئلے کا معاشرتی پہلو یہ ہے کہ بول و براز کی صحیح تربیت نہیں ہوئی۔

بچے کی عمر کا دوسرا اور تیسرا سال اس تربیت کے لئے موزوں ہے۔ شروع میں وہ صفائی اور پاکیزگی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ جہاں چاہتا ہے رفع حاجت کرلیتا ہے۔ اس مرحلے پر ماں اس کی تربیت اور رہنمائی کرتی ہے۔ اور رفع حاجت کے معاشرتی اور تہذیبی اصولوں سے روشناس کراتی ہے۔ چنانچہ بچے کو مناسب مقام اور مقررہ وقت پر اس فطری ضرورت کو تکمیل کا علم ہوجاتا ہے۔ یہ ایک نازک اور کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ یہاں ماں اور بچے دونوں کے صبر و تحمل کی آزمائش ہوتی ہے۔ بعض مائیں پیار و محبت کوشش پیہم اور ضبط و تحمل سے کام لیتی ہیں۔ بچے کو ضبط نفس کی تربیت دینے میں کامیاب و کامران ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض مائیں بے جالاڈ پیار، سستی کاہلی یا غفلت کی بنا پر بچوں کی مناسب تربیت نہیں کرسکتیں۔ نتیجتاً بچوں میں حوائج فطری پر کنٹرول کی صلاحیت مفقود ہوجاتی ہے اور وہ خاصے بڑے ہونے کے باوجود بستر کو رفع حاجت کے لئے استعمال کرنے سے باز نہیں رہتے۔

ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔ ہوسکتا ہے آپ کے بچے کی موجودہ الجھن کے پس پشت کوئی ایسی خامی ہو جس کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے اگر ایسا ہے تو اب بھی وقت ہے پیار و محبت اور ضبط و تحمل سے بچے کی تربیت پر توجہ دیجئے۔ مار پیٹ، تشدد اور شرمندہ و ذلیل کرنے کی عادت سے اجتناب لازم ہے۔ سخت گیری سے بچے کی نفسیاتی الجھنوں میں مزید اضافہ ہوگا۔

آیئے ہم اس مسئلہ کے نفسیاتی محرکات کا جائزہ لیں۔ ماہرین نفسیات کے نزدیک بچوں میں کثرت بول یا بستر اور کپڑوں میں پیشاب کی عادت چند گہری نفسیاتی اور جذباتی وجوہ کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ وجوہ حسب ذیل ہوتی ہیں۔

۱۔ خوف اور دہشت کی وجہ سے یہ شکایت پید ہوتی۔ دہشت کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر والد یا کسی اور بزرگ کا غصیلا پن، بات بات پر ڈانٹ ڈپٹ، دھمکیاں، بدسلوکی یا ظلم و تشدد وغیرہ۔ خود والدین کا ہر وقت آپس میں جھگڑتے رہنا۔ استاد یا ہم عمر بچوں کی طرف سے ڈر، خوف یا تردد، کسی عزیز کی جدائی کا صدمہ، سنسنی خیز اور ڈرامائی کہانیوں کا مطالعہ وغیرہ وغیرہ۔

۲۔ بعض اوقات بچہ والدین کی بدسلوکی یا محبت کی کمی کی وجہ سے اپنے اندر انتقامی جذبات پید کرلیتا ہے اور جان بوجھ کو ایسی حرکات کرتا ہے جن سے والدین پریشان اور آزردہ خاطر ہوں۔ اور انھیں بدسلوکی کا بدلہ مل سکے۔

۳۔ نئے بچے کی پیدائش پر دشمنی اور حسد کے فطری جذبات بھی

اس مرض کو جنم دیتے ہیں۔ بستر پر پیشاب کر کے بچہ دراصل والدین کی توجہ اپنی طرف کروانا چاہتا ہے۔ اس بچگانہ کوشش کے صلے میں اسے مار پیٹ یا دھمکیاں ملتی ہیں۔ بچہ اس تشدد سے ایک گونہ لذت حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ والدین کی توجہ بہر حال اسے مل جاتی ہے۔

ان وجوہ کو سامنے رکھتے ہوئے بچے کی اصلاح پر توجہ دیجئے گھر اور باہر ایسے حالات پیدا کیجئے کہ اس کے تفکرات میں کمی ہو اور وہ آسودگی حاصل کر سکے اور اس کے اعصاب پر سکون رہیں۔ علاج کے لئے درج ذیل مشورے بھی کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

۱۔ بچے کو زیادہ نمک مرچ والی، تیز مصالحہ اور پیشاب آور غذائیں نہ دی جائیں۔

۲۔ سونے سے پہلے زیادہ پانی نہ پینے دیا جائے۔

۳۔ بستر پر لیٹنے سے قبل بچہ پیشاب کرلے تاکہ رات کو پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

۴۔ رات کو جگا کر پوچھ لیجئے کہ اسے پیشاب تو نہیں کرنا۔

بعض اوقات بچہ رات کے وقت پیشاب کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ لیکن سردی کی وجہ سے کمرے سے باہر نہیں نکلتا یا تاریکی سے خوف کھاتا ہے۔ اس کے بستر کے قریب بلب کا سوئچ لگوادیجئے۔ تاکہ جب چاہے تاریکی دور کر سکے۔ سخت سردی میں چارپائی کے نزدیک کموڈ وغیرہ رکھ دیجئے۔ تاکہ اسے کمرے سے باہر نہ جانا پڑے۔

۶۔ رات کو جنوں، بھوتوں اور چڑیلوں کی کہانیاں نہ سنایئے ڈراؤنے خواب دیکھ کر بھی بچے کا پیشاب خطا ہو سکتا ہے۔ کہانیاں اور خوف دور کرنے کے لئے قرآن پاک کی آیات پڑھ کر سنایئے۔ اسے سمجھایئے کہ کلمۂ طیبہ یا درود شریف پڑھا کرے۔ اس طرح سوتے میں ڈر اور خوف محسوس نہیں ہوگا۔

۷۔ والدین کے ساتھ ایک ہی کمرے یا بعض اوقات ایک بستر پر میں سونے سے بچے کی الجھنوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچہ جب دو تین برس کی عمر سے اوپر ہو جائے تو اسے دوسرے بستر یا کمرے میں سلانا بھی اس ضمن میں مفید رہے گا۔

نصیحت

جو شخص غریب نہیں ہے اس کو طبقہ، غربا میں نہیں، بلکہ زمرۂ امراء میں شمار کرو۔ ☆ ہزار دوستوں کی موجودگی سے خوش نہ ہو بلکہ ایک دشمنِ غائب سے خائف رہ۔ (امام شافعیؒ)

مچھلیاں پکڑنے کا عمل

جمعہ کے دن سورج نکلنے کے دس منٹ کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس چھڑ میں باندھ لیں جس میں ڈوری باندھ کر مچھلی پکڑنے کا کانٹا باندھا جاتا ہے۔ اس کے بعد مچھلی کا شکار کھیلیں۔ انشاء اللہ بہت سی مچھلیاں کانٹے میں پھنسیں گی۔ نقش یہ ہے۔

قید سے رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کر کے قید خانہ میں ڈال دیا گیا ہو۔ اس کو گلاب و زعفران سے لکھ کر یہ نقش اس کے سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ اور اس کو تاکید کر دیں کہ لاتعداد مرتبہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف پڑھتا رہے۔ نقش یہ ہے۔

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

فالج کا مجرب نسخہ

لہسن کا ایک جوا پہلے روز، دوسرے روز ۲، تیسرے روز ۳، اسی طرح ہر روز ۱ عدد بڑھائیں، کہ چالیسویں روز ۴۰ ر ہو جائیں اور اسی ترکیب سے پانی سے نگل لیں۔ اس کے بعد گھٹانا شروع کر دیں۔ یعنی اکتالیسویں روز ۳۹ ر جوے پھر ۳۸ ر یہاں تک کہ ۱ ر جوے پر آجائیں۔ انشاء اللہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

حکایت

نوشیرواں کے عہد میں ایک ظالم نے ایک ضعیف کے طمانچہ مارا۔ نوشیرواں نے اس کی گردن اڑا دی۔ ایک ندیم نے کہا تھوڑی سی خطا پر ایسی سخت سزا۔ نوشیراں نے کہا میں نے آدمی کو نہیں مارا بلکہ ایک بھیڑیئے کو قتل کر دیا ہے۔ تاکہ بھیڑیں محفوظ رہیں۔

شادی کے پیغام کثرت سے آئیں گے!

(۱) لڑکا یا لڑکی کی شادی کا پیغام نہیں آتا ہو یا رکاوٹیں پیدا ہوں۔ بار بار رشتہ طے ہونے کے بعد چھوٹ جاتا ہو تو چاہئے کہ وقت سعد میں اس دعا کو زعفران سے لکھ کر اس لڑکا یا لڑکی کے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رشتہ اور رشتہ کی پختگی کا سامان غیب سے ہوجائے گا۔

تعویذ کو خوب اچھی طرح موم جامہ کرے یا کئی بار پاک پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپیٹ لے تاکہ پسینہ یا غسل کا پانی وہاں تک سرایت نہ کرے۔

جب تعویذ کو موم جامہ کردیا جائے یا پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپیٹ دیا جائے تو اس کے ساتھ غسل خانہ یا استنجا خانہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تعویذ اس وقت تک گلے میں پڑا رہے جب تک کہ بخیر وخوبی شادی نہ ہوجائے۔ شادی ہوجانے کے بعد تعویذ کو بہتے پانی میں ڈال دیا جائے اور فقیروں پر کچھ صدقہ کردیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاحلیم لایعجل یاکریم لایجھل یاذا لجبروت و یا ذالجود والقوۃ یا ذالرّحمۃ الواسعۃ لا الٰہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ محمود کریم موجود وھوالغفور الودود ومن کلّ شیٔ خلقنا زَوجین لعلکم تذکرون. الھم بحق آیہ ھذا وبحرمت محمد علیہ السلام .ان ترزق ھذہ المراۃ (اس جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھے) زوجاَموافقا غیر مخالف بحرمت محمد وآلہ اجمعین.

تعویذ اگر مرد کے لئے ہے تو بجائے ھذ المراۃ کے اخیر تک یہ لکھنا چاہئے ان ترزق ھذالرجل (لڑکا اور اس کی ماں کا نام) زوجۃ موافقۃ غیر مخالفۃ الخ۔

نوٹ:۔ دعاء مذکورہ کے لکھتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ جن حروف کی آنکھیں ہوئی ہیں اسکو کھلی ہی رہنی چاہئے۔ مثلاً:

تعویذ مذکور جب کسی غیر مسلم کو دینا ہو تو اس نقش کی صورت میں دی جائے۔

لڑکی کے لئے

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق ھذا لمراۃ (لڑکی کا نام مع والدہ)

زوجا موافقا غیر مخالف

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق ھذا الرجل (لڑکے کا نام مع والدہ)

زوجہ موافقۃ غیر مخالفۃ

(۲) یہ آیات ونقش بھی دختر نا کتخدا کے بخت خوابیدہ کو بیدار کرنے کیلئے خاص ہے لڑکوں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تعویذ آویزاں ہوجانے کے بعد چلہ پورا نہیں ہوگا کہ غیب سے جوڑوں کا انتظام ہوجائے گا۔

یہ تعویذ بھی ساعت سعد میں زعفران سے لکھی جائے گی۔

نوٹ: جن جن تعویذوں کو زعفران سے لکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر زعفران یا مشک دستیاب نہ ہو تو کسی بھی پاک روشنائی

سے لکھ سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وینصرك الله نصرا عزیزا. نصرمّن الله وفتح قریب. وبشرِ المؤ منین ان تستفحو ا فقدجآء کم ا لفتح انّا فتحنا لك فتحا مبینا .وعندہٗ مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو. وفتحت اسمآء کانت ابوابا. اذا جآء نصر الله وا لفتح وهو اعلم برحمتك یا ارحم الرا حمین.

(زیرزبر لگانے کی ضرورت نہیں)

۱۲۲۱	۱۲۲۴	۱۲۲۷	۱۲۱۳
۱۲۲۶	۱۲۱۴	۱۲۲۰	۱۲۲۵
۱۲۱۵	۱۲۲۹	۱۲۲۲	۱۲۱۹
۱۲۲۳	۱۲۱۸	۱۲۱۶	۱۲۲۸

نوٹ : یہی تعویذ اگر غیر مسلم کو دینی ہو تو بجائے آیات مذکورہ کے نقش بالا کے ساتھ یہ نقش دیا جائے۔

۳۳۵۵	۳۳۵۸	۳۳۶۱	۳۳۴۸
۳۳۶۰	۳۳۴۹	۳۳۵۴	۳۳۵۹
۳۳۵۰	۳۳۶۳	۳۳۵۶	۳۳۵۳
۳۳۵۷	۳۳۵۲	۳۳۵۱	۳۳۶۲

پیغام شادی بکثرت آویں

یآایها النبی انا ارسلناك سے وکیلا تک (پارہ ۲۲) ہرن کی جھلی یا کاغذ پر لکھ کر ایک ڈبے میں رکھ کر گھر میں رکھیں۔ انشاء اللہ لڑکیوں کے پیغام شادی بکثرت آنے لگیں گے۔

لکھتے وقت زیرزبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن حکیم سامنے رکھ کر صرف عبارت نقل کرلیں اور نقل کرنے سے پہلے وضو کرلیں۔

☆☆☆

نمازِ حاجت (صلوٰۃ المضطر)

☆ اس نماز کے پڑھنے سے ایسی جگہ سے اسباب مہیا ہوتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

پہلی رکعت : یہ نماز دو دو رکعت کرکے پڑھی جاتی ہے۔ نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سورۂ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ مومن کی یہ درج ذیل آیتیں پڑھیں۔ اُفَوِّضُ اَمۡرِیۡ اِلَی اللّٰہِ. اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ.

☆ رکوع و سجود بجالانے کے بعد دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو۔

دوسری رکعت : سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ انبیاء کی یہ درج ذیل دو آیتیں پڑھیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ. فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ وَنَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ.

☆ اس کے بعد رکوع و سجود بجالاکر تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کردے۔

پہلی رکعت : نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت پڑھے: حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَكِیۡلُ.

☆ اس کے بعد رکوع و سجود بجالاکر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔

دوسری رکعت : سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ درج ذیل ذکر پڑھے: لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ رکوع و سجود کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

اس کے بعد پچیس مرتبہ صلوٰۃ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔

☆☆☆

علم وفضل، دیانت داری، صداقت شعاری کا روحانی عدد ۱۵

از تحریر: سید قاسم علی نقوی

ایک خاص تحریر جو علم الاعداد سے دلچسپی رکھنے والوں کے واسطے ۲۰۱۵ء کے لئے لکھا گیا ہے۔ عدد ۱۵ در اصل عدد ایک اور پانچ کا مجموعہ ہے

عدد ۱۵/ اور اسمائے اعظم

یَا حَکِیْمُ	۷۸/کا مفرد	۱۵
یَا رَحِیْمُ	۲۵۸/کا مفر	۱۵
یَابَاعِثُ	۵۷۳/کا مفر	۱۵
یَامُقْتَدِرُ	۷۴۴/کا مفر	۱۵
یَا اَحْکَمُ	۶۹/کا مفر	۱۵
یَااَعِزُّ	۷۸/کا مفر	۱۵
یاجودُ من کُلِ جواد	۱۶۸/کا مفر	۱۵
یَااَصْدَقُ	۱۹۵/کا مفر	۱۵
یاابصرُ من کُلِ بصیر	۷۳۵/کا مفر	۱۵
یَابُرْهَانُ	۲۵۸/کا مفر	۱۵
یَاحَاکِمُ	۷۹/کا مفر	۱۵
یَاخَفِیُّ	۶۹۰/کا مفر	۱۵
یاخیر المحسنین	۱۰۵۹/کا مفر	۱۵
یَاخَیرَ الوَارِثِین	۱۶۰۸/کا مفر	۱۵
یَادَائِمَ اللُّطف	۱۹۵/کا مفر	۱۵

عدد ۱۵/ اور قرآن مجید

قرآنی سورتوں کے نام جن کے اعداد ۱۵/ ہیں۔

هود	۱۵
تکویر	۱۵
کافرون	۱۵
مدثر	۱۵
کوثر	۱۵

ان قرآنی سوتوں میں کلمات کی تعداد ۱۵/ ہے۔ اعداد ۱۵/ ہیں۔

سورۃ یونس	۱۸۴۲	۱۵
سورۃ صٓ	۷۳۵	۱۵
سورۃ مجادلہ	۴۷۴	۱۵
سوۃ جمعہ	۱۷۷	۱۵

ان قرآنی آیات کی تعداد ۱۵/ ہے۔

سورۃ حج	۷۸/کا مفرد عدد	۱۵
سورۃ عنکبوت	۶۹/کا مفرد عدد	۱۵
سورۃ الرحمن	۷۸/کا مفرد عدد	۱۵
سوۃ واقعہ	۹۶/کا مفرد عدد	۱۵
سورۃ الشمس	۱۵/کا مفرد عدد	۱۵

عدد ۱۵/ اور فرمانِ رسول اکرم ﷺ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب امت ۱۵/ کام کرے گی تو ان پر عذاب آجائے گا۔

ا۔ حضرت محمد بن حنیفہ نے اپنے والد حضرت علیؓ سے روایت کی اور حضرت علی علیہ السلام نے حضور ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا جب میری امت ۱۵/ قسم کے کام کرے گی تو ان پر عذاب آجائے گا۔

پوچھا گیا یا رسول اللہ! وہ کون سے کام ہیں۔؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

☆ جب مال غنیمت گردش میں آجائے۔
☆ امانت غنیمت بن جائے۔
☆ زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے
☆ شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے۔
☆ اولاد اپنی ماں اور باپ کی نافرمانی کرے۔
☆ اپنے دوست سے وفا کرے۔
☆ رذیل اشخاص قوم کے سردار بن جائیں۔
☆ لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے ان کی عزت کریں۔
☆ مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔
☆ ریشم پہنا جائے۔
☆ لڑکیاں اور عورتیں مردوں کا لباس پہنیں۔
☆ مرد جب عورتوں جیسا لباس یا حلیہ بنائیں۔
☆ سارنگی بجائی جائے۔
☆ اس امت کے لوگ پہلوں پر لعنت کریں۔
☆ بے حیائی عام ہوجائے اور احترام انسانیت ختم ہوجائے۔
☆ تو اس وقت سرخ آندھی زمین کے دھنسے اور مسخ ہونے کا انتظار کریں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ہمارے دیوبند میں جہاں اور بہت سی خوبیاں ہیں، وہیں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہاں کے باشندے ایک دوسرے کی نقل کرنے میں یدِ طولیٰ ہیں۔ ان کی مثال بالکل بھیڑوں جیسی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اگر ایک بھیڑ خواہ مخواہ کسی طرف چل دیتی ہے تو ساری بھیڑیں اُدھر ہی کا رخ کرلیتی ہیں، یا جیسے خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر اپنا رنگ بدلتا ہے، بالکل اسی طرح دیوبند کے باشندے دیکھنے میں تو تربوز محسوس ہوتے ہیں، لیکن ان کی روش خربوزوں جیسی ہوتی ہے اور یہ دوسرے خربوزوں کو دیکھ کر اپنا رنگ بدل دیتے ہیں اور ہاں رنگ بدلنے پر ایک بات یاد آئی کہ جس جگہ ایک دوسرے کو دیکھا دیکھی لوگ اپنا رنگ بدل دیتے ہوں، اس جگہ وفا عنقا ہوجاتی ہے اور لوگوں میں ایک طرح کا ہرجائی پن سا آجاتا ہے۔ صبح کو کسی اور سے اظہار وفا اور شام کو کسی اور سے اظہار تمنا اور اس طرح جہاں بے وفائی عام ہوجائے، وہاں آدمیت کے تمام ٹھیکے بے حیائی کے حصے میں آجاتے ہیں اور جب بے حیائی ٹھیکیدار ہوجاتی ہے تو پھر ہر گناہ بہ صد اطمینان زندہ و تابندہ رہتا ہے۔

دیوبند میں علم کی کمی نہیں ہے لیکن یہ علم بھی بے چارہ قابل رحم سا ہوگیا، جب تک اس علم کا ساتھ عقل نے دیا تھا تو دنیا بھر میں اس نے اپنی اجارہ داری کو برقرار رکھا اور بڑے بڑے سورماؤں کے سر اس علم کے آگے جھکے، پھر نہ جانے کس کی نظر لگی کہ عقل نے اس علم کا ساتھ چھوڑ دیا، پھر بے وقوفوں اور نادانوں کی ٹولیوں نے اس علم کو لاوارث سمجھ کر گھیر لیا اور پھر آہستہ آہستہ ایسے ہی لوگ اس علم کے آباء واجداد بن گئے، پھر اس علم کے ساتھ ایک ظلم یہ بھی ہوا کہ مس حیا جو اس علم کے ساتھ لازم وملزوم کی حیثیت سے رہتی تھی وہ اپنا دامن چھڑا کر پتہ نہیں کہاں چلی گئی۔ جب سے حیا نے ساتھ چھوڑا علم بے چارہ بازیچۂ اطفال بن کر رہ گیا۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب تلاش بسیار کے بعد بھی ایک مفتی کسی شہر میں نظر نہیں آتا تھا، مسائل کی تحقیق وتجسس میں بڑی دشواری ہوا کرتی تھی اور آج کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ مفتیوں کی کمی نہیں غالب، ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز زیادہ ہوجاتی ہے تو پھر اس کی قدر ومنزلت گھٹ جاتی ہے۔ امرود کی مثال لے لیجئے۔ رمضان المبارک میں ڈھونڈنے سے نہیں مل رہا تھا تو سو روپے کلو تک لوگوں نے خریدا اب ہر موڑ پر امرودوں سے لدی ہوئی ٹھگیاں کھڑی ہوئی ہیں تو اس امرود کو دس روپے کلو بھی لوگ خریدنے کے لئے تیار نہیں ہیں، کسی بھی چیز کی کثرت اس کو بے حیثیت بنا دیتی ہے۔ جس زمانہ میں مولویوں کی تعداد کم تھی اس زمانہ میں مولوی حضرات کا مقام بہت بلند تھا، لوگ ان کی عزت کرنے پر مجبور تھے اور ان کا خود اپنا کردار بھی صاف ستھرا تھا، ان کے کردار کی شفافی کو دیکھ کر آئینہ بھی شرمندہ ہوجاتا تھا اور ساری دنیا کی چغلی کھانے والا آئینہ بھی علماء کے سامنے ایک طرح کی احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا تھا۔ آج کی صورت حال بالکل دگرگوں ہے۔ حلیئے بہت شاندار ہیں، وضع قطع بے مثال ہے، کوئی بھی مولوی دیکھنے میں امام ابوحنیفہ اور فضیل ابن عیاض سے کم درجے کا نظر نہیں آتا، لیکن کردار کے اعتبار سے کہیں بھی کوئی ایسی چیز نظر نہیں آتی کہ جسے دیکھ کر انسان علم اور تقوے پر اعتبار کرسکے، سروں پر پگڑیاں ایسی کہ اگر فرشتے دیکھ لیں تو فرط عقیدت میں وہ بے ہوش ہوجائیں اور دنیاداری کا عالم یہ ہے کہ صبح سے شام تک ساری دوڑ دھوپ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے ہورہی ہے۔ میرے اپنے دوستوں میں ایک مولوی ایسے ہیں کہ جنہیں دیکھنے کے بعد یہ یقین ہوتا ہے کہ بس کل مخلوقات میں یہی سب سے بڑے عابد وزاہد ہوں گے۔ ان کا حلیہ اتنا شاندار ہوتا ہے کہ کتنے ہی کفار ومشرکین انہیں دیکھ کر مشرف بہ اسلام

ہونے کی آنا فانا تیاری شروع کردیتے ہیں۔ خود میرا اپنا حال یہ ہے کہ ان کی نیکیوں کے کل جغرافئے سے پوری طرح واقف ہوتے ہوئے بھی جب بھی انہیں دیکھتا ہوں تو اپنی مومنانہ زندگی پر ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے اور عقل بھی یہ کہنے پر مجبوری ہوجاتی ہے کہ بھئی اسلام ہو تو ایسا اور مسلمان ہوں تو بس اس طرح کے۔ حالانکہ قسم کربلا کی ان کی صحیح صورت حال یہ ہے کہ۔

شیخ خلاف شریعت تھوکتا بھی نہیں
اور مل جائے اگر موقعہ تو پھر چوکتا بھی نہیں

میں ان کا نام لے کر ان کی غیبت کرنے کا مرتکب نہیں ہوں گا، لیکن یہ کہنے میں مجھے کوئی تکلف نہیں ہے کہ اس طرح کے لوگوں کی تعداد مولویوں کے حرم سراؤں میں اچھی خاصی ہے، یہ لوگ تقوے کے نام پر لاکھوں لوگوں کو اپنا مطیع اور غلام بنالیتے ہیں، لیکن جس کو کہتے ہیں ''خالص تقوی'' اس سے کافی حد تک محروم ہوتے ہیں، عقل کی کمی نے اور دین کی بے شعوری نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے، اگر مسلم معاشرے میں عقل سلیم ہوتی تو پھر فریب دینے والے مولوی اور شیخ اس آسانی سے اپنا اُلو سیدھا نہیں کرسکتے تھے جس آسانی سے وہ وادیٔ دیہات میں اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ کل ہی کی بات ہے کہ ہمارے دیوبند کے ایک مولوی جو پورے مولوی بھی نہیں ہیں، جنہوں نے علم صرف، اصول الشاشی تک حاصل کیا ہے اور آج دیکھنے میں بوعلی سینا محسوس ہوتے ہیں۔ ایک مدرسہ کا وہ مجھے افتتاح کرتے نظر آئے میں بھی ان کے حلئے سے بہت متاثر ہوں، میں نے ان کے قریب جاکر کہا۔

بہت دنوں میں نظر آئے ہیں؟

وہ فخریہ انداز میں بولے۔ ابوالخیال صاحب جب سے پیری مریدی کا سلسلہ شروع کیا ہے تب سے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے۔ ایک قدم دیوبند میں ہے اور دوسرا اجمیر شریف میں۔

اور مسلک؟''میں نے انہیں حیرت سے دیکھا''

ارے بھئی مسلک کی باتیں چھوڑیئے۔ یہ سب باتیں پرانی ہوگئیں، اب ان باتوں سے دقیانوسیت کی بو آتی ہے، یہ دور نیا دور ہے۔ اب ہم مولوی کو زمانہ کے ساتھ کاندھا سے کاندھا ملا کر چلنا ہوگا تب ہی کوئی بات بنے گی، ورنہ ہم لوگ شیخ چلی بن کر رہ جائیں گے۔

مجھے حیرت ہوں کہ مولوی کیا سے کیا ہوجائیں گے۔''میں نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔''

وہ بولے۔ ہم بھی مسلک کی بھول بھلیوں میں بہت دنوں تک گمشدہ رہے اور محروم القسمت بھی رہے اور ہم جب سے اس قید وبند سے آزاد ہوئے ہیں تب سے ہماری پانچوں تر ہیں۔ اب ہم سے دیوبندی بھی خوش ہیں اور بریلوی بھی۔ آپ ہمارا حلیہ دیکھئے کون سوچ سکتا ہے کہ ہم اللہ کی کوئی نافرمانی بھول کر بھی کرسکتے ہیں۔ عزیزم جس ریاکاری کے خلاف ہم لاٹھی لے کر دوڑ رہے تھے اسی ریاکاری کے طفیل ہم پانچ مکان بناچکے ہیں اور ۶ گاڑیاں خرید چکے ہیں اور تم جیسے لوگ جو آج بھی پرہیزگاری کی پلیٹ میں تقوے کا پلاؤ کھارہے ہو، ایک جھونپڑی بھی تم نہ بنا سکے اور گاڑی تو کیا خریدتے ایک رکشے کے بھی مالک نہیں ہو۔

اور عاقبت؟''میں نے کہا۔''

ارے فرضی صاحب۔ اب تو آرام سے گزرتی ہے، عاقبت کی خبر خدا جانے۔

یہ کہہ کر انہوں نے ایسا قہقہہ لگایا کہ میرے ایمان کا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے رہ گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان سے مصافحہ کرنے والوں کی ایک لمبی سی قطار لگ گئی۔ یقین جانئے کہ ان سے ایسے ایسے لوگ مصافحہ کررہے تھے کہ جن کے عقل وہوش کے بارے میں کبھی کسی کو کوئی شک نہیں ہوا۔ میں سمجھ نہیں پارہا تھا کہ آخر ان کی عقلوں کو کیا ہوگیا ہے وہ بے وقوفی کے کونسے کھیت میں گھاس چرنے چلی گئی ہیں۔

میں بہت اچھی طرح ان بزرگ کی حقیقت سے واقف ہوں، ہم نے ایک طویل عرصہ یار باشی میں گزارا ہے اور ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ایک وقت کی نماز بھی نہیں پڑھتے تھے، نابالغ بچوں کے ساتھ کنچے کھیلتے تھے اور دوسروں کی چھتوں پر چڑھ کر کنکوے اڑاتے تھے اور یہ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ پیروں اور شیخوں کا مذاق اڑاتے تھے اور آج جب سے یہ کسی مزار کے مجاور بنے ہیں تب ان کی پانچ کیا بیسوں اُنگلیاں تر ہیں اور سر ان کا ہر وقت زیتون کے تیل میں ڈوبا رہتا ہے۔ میں تو دوستوں یہ اندازہ نہیں کرسکا کہ ان جیسے لوگ زیادہ چالاک ہیں یا ہماری قوم زیادہ بے وقوف ہے۔

آج صبح کی سنئے۔ میرے غریب خانہ میں صوفی ھل من مزید کے مجھلے داماد صوفی لاحول ولاقوۃ، جی نام تو ان کا کچھ اور ہے، لیکن آج کل یہ لاحول ولاقوۃ ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کو میں نے کنواری لڑکیوں

ے سے دن دہاڑے عشق کرتے دیکھا ہے۔شرم وحیا کے بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ جب سے ان کی محبت وعشق کے چرچے عام ہوئے ہیں، شریف لوگوں نے ان کے لئے اپنے گھروں میں گھسنے پر پابندی لگادی ہے، ان کا حال یہ ہے کہ کھٹ سے کسی لڑکی کو پسند کرتے ہیں اور جھٹ سے اس سے اظہار عشق کرڈالتے ہیں۔ عشق ومحبت پھر اس کا اظہار کرنے کی ایسی زبردست صلاحیتیں کہ بس الامان الحفیظ، لیکن اب چند مہینوں سے حلیہ بالکل بدلا ہوا ہے، داڑھی کا سائز حیرتناک ہے، داڑھی صرف لمبی ہی نہیں ہے، اچھی خاصی چوڑی بھی ہے، پھر ان کا لباس! اس کی کوئی حد ہی متعین نہیں ہے، پجامہ اتنا اونچا کہ جیسے کسی نابالغ بچے کا پہن لیا ہو اور کرتا اس قدر لمبا کہ اس کی لمبائی کسی مثال کے ذریعہ واضح نہیں کی جاسکتی، صرف یہی نہیں اب سر پر ہرے رنگ کا صافہ بھی ہوتا ہے، جو ان کی بزرگی میں چار چاند لگادیتا ہے۔ اسی حلئے اور اسی وضع قطع میں وہ آج صبح میرے گھر آدھمکے، ان کی شان نزول کی حقیقت سمجھنے کے لئے میں نے پوچھا۔

خیریت؟ کیسے تشریف لائے۔

کئی دنوں سے طبیعت خزاں رسیدہ درخت کی سی تھی۔ اس کو ہرا بھرا کرنے کے لئے آپ کے پاس آگیا ہوں۔

حضور! میری بیوی کئی دنوں سے بیمار ہے۔

کوئی بات نہیں۔ ''انہوں نے عالمانہ انداز سے کہا۔'' اچھے لوگ مہمانوں کی ضیافت کرنے کے لئے بیویوں کے محتاج نہیں ہوتے اور ماشاء اللہ آپ تو ہرفن مولا ہیں، انہوں نے مکھن بھی لگایا اور زبردستی کے سے انداز میں بیٹھک میں آکر بیٹھ گئے۔

آپ تو کافی بدل گئے ہیں؟ کل تک آپ کیا تھے اور آج آپ کیا سے کیا ہو گئے ہیں۔

میرے لہجے میں طنز تھا، لیکن وہ میرے طنز کو تعریف سمجھ کر بولے۔

فرضی صاحب۔ اب تو یہی سکہ چل رہا ہے، میں نے جب نام نہاد مولویوں اور خودساختہ صوفیوں کو بغیر پروں کے اڑتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی اپنی اکلوتی زوجہ سے مشورے کے بعد بس یہی لائن اختیار کرلی۔ میں الحاج قلندر شاہ کلی سے بیعت ہو کر کسی بھی طرح ان سے خلاف وصول کرکے میدان تصوف میں کود گیا ہوں، جو جیبیں ہمیشہ احساس کمتری کا شکار رہتی تھیں اب وہ نوٹوں سے بھری رہتی ہیں اور بفضل پیری مریدی اب وہ فخر کرنے کے قابل بن گئی ہیں۔ عورتوں کو مرید بنانے میں بہت فائدہ ہوا ہے، عورتیں تو بے حساب عطا کرتی ہیں اور جب دینے پر آتی ہیں تو دیتی ہی رہتی ہیں۔ ایک ہفتے پہلے سیٹھ کلن قریشی کی بیوی نے اپنا سارا زیور اتار کر میری بیوی کے قدموں میں ڈال دیا تھا۔

جب یہ حال ہے تو پھر ناشتہ آپ مجھے کرائیں۔ ''میں نے عرض کیا۔''

تمہیں شرم نہیں آئے گی کہ تمہارے گھر بیٹھ کر میں تمہیں ناشتہ کراؤں گا، یار یہ تو شرعاً بھی جائز نہیں ہے۔ ''انہوں نے مولویانہ انداز میں کہا۔''

اور یہ شرعاً جائز ہے کہ آپ الف کے نام بے نہیں جانتے۔ تصوف کی آپ ابجد سے واقف نہیں ہیں اور حلیہ ایسا بنائے پھرتے ہیں کہ حسن بصری کی روح بھی احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہوگی۔ اگر برا نہ مانو تو میں یہ کہوں کہ یہ حلیہ یہ لمبی چوڑی داڑھی اور یہ ہری پگڑی تمہارے کاروبار پیری مریدی کا صرف ایک سائن بورڈ ہے۔

دوست تم تو ناراض ہو گئے۔ ''انہوں نے ذرا گردن جھکا کر کہا۔'' جو تم کہہ رہے ہو وہ سچ ہے لیکن بھائی جب مچھلی کسی کانٹے میں نہیں پھنس رہی تھی تو پھر ہمیں یہ جال بننا پڑا اور بھائی اب اللہ کے فضل سے حال یہ ہے کہ مچھلی تو مچھلی مگرمچھ بھی اس جال میں پھنس رہے ہیں۔

لیکن عزیزم لاحول ولاقوۃ میاں، میرے سامنے آپ کی دال نہیں گلے گی، میں ان شاندار حلیوں سے متاثر ہونے والا نہیں ہوں، میں نے اپنی آنکھوں سے اس دیوبند میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو سچ مچ کے بزرگ تھے اور جن کے تقوے پر ریاکاری کی کوئی چھاپ نہیں تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مولانا حسین احمد مدنی، مولانا سید اصغر حسین میاں صاحب، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب، مولانا حافظ محمد احمد صاحب کو دیکھا ہے، ان لوگوں کے انگ انگ سے تقدس ٹپکتا تھا۔

ان کی کیا بات کرتے ہو، ان جیسے لوگ اب کہاں پیدا ہوں گے، آج کے زمانہ میں جو لوگ تصوف اور طریقت کے میدانوں میں اپنے گھوڑے دوڑا رہے ہیں ان سے ہمارا مقابلہ کرو پھر دیکھو ہم ان سے کچھ سوا ہی ہوں گے۔ برخوردار اس دور میں ریاکاری کے بغیر کوئی بزرگ نہیں بن سکتا، شہرت اور مقبولیت کے لئے ریاکاری ضروری ہے، میں کل ہی ایک مسلم بزرگ سے مل کر آرہا ہوں، جن کے تقوے کی دھوم سعودی عرب تک ہے وہ مجھے فرمارہے تھے کہ دو تین ہفتوں سے طبیعت پر نیند کا

غلبہ ہے، لیکن کسی نہ کسی طرح تہجد کی توفیق تو ہو جاتی ہے۔
فرضی بھائی بتایئے کیا یہ ریاکاری نہیں ہے، جب ایسے فانی فی اللہ لوگ بھی اپنی رات کی عبادتوں کا ذکر ہم جیسے لوگوں سے کر گزرتے ہیں تو پھر ہماری کیا بساط ہے، ہم کس کھیت کے بتھوے ہیں۔
آپ جن صاحب کا ذکر کر رہے ہیں۔ ''میں نے کہا۔'' وہ تہجد تو پڑھتے ہی ہیں، اگر انہوں نے اس کا ذکر کر دیا تو کیا حرج ہے۔ ہماری دنیا میں تو ایسے بھی بے شمار لوگ موجود ہیں جو عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھتے لیکن تأثر یہ دیتے ہیں کہ ان کی تہجد پچھلے سو سال سے قضا نہیں ہوئی۔ برا نہ مانیں تو میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے کبھی زندگی میں ایک بار بھی تہجد کی نماز پڑھی ہے۔
تم ہم سے یہ چبھتا ہوا سوال کیوں کر رہے ہو؟
ایسے ہی۔ یا یہ سمجھئے کہ میں کسی وجہ سے پاگل ہو گیا ہوں اور اسی لئے میں آپ سے یہ سوال کر رہا ہوں، آپ کے پاس اس کا جواب ہے کیا؟
انہوں نے کہا تم پوچھ رہے ہو تو سچ یہ ہے کہ ابھی تک نہیں پڑھی۔
چلئے وری گڈ۔ اور اپنے مریدوں پر آپ تأثر کیا چھوڑتے ہیں۔
آپ کو اللہ کی قسم جواب بالکل صحیح دینا۔
تأثر تو ہم یہ دیتے ہیں کہ ہم رات کو سوتے ہی نہیں، ہم تو ساری رات اللہ کو یاد کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ دراصل ہمارے مرید یہ سمجھتے ہیں کہ ہم چوبیس گھنٹے اللہ کی عبادت میں غرق رہتے ہیں، اس لئے ہم اپنے مریدوں کی دل شکنی نہیں کر سکتے۔ اگر ہم ان سے یہ سچ بولیں گے کہ ہم تو عشاء کے بعد ہی پڑ کر سو جاتے ہیں تو ان کا دل ٹوٹے گا اور ہم نے ایک حدیث میں یہ پڑھا ہے کہ دل بدست آور کہ حج اکبر است۔
یہ حدیث ہے؟
بات تو حدیث جیسی ہی ہے!
یہ ہیں اس دور کے اولیاء وقت جو دھڑلے سے پیری مریدی کر رہے ہیں اور جو عنقریب اپنی ایک خانقاہ بھی تعمیر کرنے والے ہیں، انہیں کچھ دیر کے بعد مجھے ناشتہ بھی کرانا پڑا اور ان کی خاص فرمائش کے مطابق انہیں نذرانہ بھی دینا پڑا۔
امابعد۔ جی ہاں میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہمارے دیوبند میں نقل مطابق اصل کا مرض عام ہے۔ یہاں ایک مدرسہ کھلتا ہے تو اس کی نقل کرتے ہوئے کسی دوسرے شخص کو یہ توفیق فوراً ہو جاتی ہے کہ وہ بھی ایک مدرسہ کھول ڈالے۔ یہاں کوئی تعویذ گنڈوں کی دکان کھولتا ہے اس کی نقل میں اگلے ہی ہفتے تین چار دکانیں کھل جاتی ہیں اور ایسے لوگ بھی اس فیلڈ میں کودنے لگتے ہیں جو تعویذوں کی صحیح طور سے سطر بھی نہیں کھینچ سکتے۔
اسی صفت کی وجہ سے دیوبند میں مدرسوں کی اور تعویذ کی دکانوں کی ایک باڑھ سی آگئی ہے۔ ان دکانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد دیکھ کر گھبرا گیا اور ایک دن میں نے جب مولانا حسن الہاشمی خاص موڈ میں تھے ان سے عرض کیا۔
حضرت! عاملین کی تعداد حشرات الارض کی طرح بڑھ رہی ہے۔ مجھے آپ کا مستقبل ڈوبتا ہوا نظر آ رہا ہے۔
انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے کوئی بھوکی بلی کسی موٹے تازے چوہے کو دیکھتی ہے۔ میں نے اپنے جملے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
آپ پریشان نہ ہوں، میرا مقصد آپ کو ڈرانا نہیں ہے۔ میں تو روزانہ نت نئی دکانیں دیکھ کر خود ڈر رہا ہوں کہ اگر تعویذ گنڈوں کی دکانیں اتنی تعداد میں ہر ہفتے کھلتی رہیں تو آپ کے بدھ کا تو خانہ خراب ہو جائے گا۔ حاجی جتا کا وہ ناکارہ لڑکا جسے ناک پونچھنے کی بھی تمیز نہیں ہے وہ بھی عامل بن گیا ہے اور دھڑا دھڑ جن بھوت اُتار رہا ہے۔ کتنے ہی شریف گھرانوں کی عورتیں اس کے گھر کے چکر لگا رہی ہیں۔
میں چاہتا ہوں کہ آپ ایسا کوئی عمل کر دیں کہ ان سب کی دکانیں بند ہو جائیں۔
مجھے حیرت ہے۔ ''وہ اپنے خاص انداز میں بولے۔'' کہ تم اس طرح کی تحقیقات کے لئے وقت کیسے نکال لیتے ہو۔
وہ کچھ دیر چپ رہے، پھر بولے میں نے تم سے کہا تھا کہ لوگ اذان بت کدہ کی دوسری جلد کی فرمائش کر رہے ہیں، تم مصروفیت کا عذر پیش کر دیتے ہو۔ آج میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس ڈیوٹی کے علاوہ جو تم میرے دفتر میں ادا کر رہے ہو اور تمہاری مصروفیات کیا ہیں۔ مجھ سے بانو یہ شکایت کر رہی تھی کہ جب کہ تم گھر کا سودا سلف بھی نہیں لاتے۔
تو یہاں سے جانے کے بعد تم کرتے کیا ہو؟
لو جی۔ نماز معاف کرانے گیا تھا، روزے ہی گلے پڑ گئے۔ میں عالمانہ انداز میں کھنکارا، پھر بولا۔
ملت زبوں حالی کا شکار ہے، روزانہ ان لوگوں سے میٹنگ لیتا ہوں جن کی خلوص پر فرشتے بھی شک کرنے کی غلطی نہیں کر سکتے، ان سے

مشورے کرتا ہوں کہ امت مسلمہ کی ہچکولے کھاتی ہوئی یہ نیا کیسے اس پار لگے گی اور ہم ڈوبتے ہوئے صاحب ایمان لوگوں کو کوئی فس کلاس قسم کا ناخدا کس طرح ہاتھ لگے گا۔

ان میٹنگوں کا سلسلہ کب سے جاری ہے؟

پچھلے کئی سالوں سے!

کوئی ناخدا ملا؟

ایک ناخدا مل گیا تھا۔ امید تھی کہ وہ ملت کی نیا کو پار لگا دے گا، لیکن اس ناخدا کو ملائم سنگھ نے ہتھیالیا۔ حسن اتفاق سے ایک ناخدا اور ہمیں میسر آ گیا تھا وہ بے چارہ راجیہ سبھا کی بھول بھلیوں میں کھو گیا اور بے چاری امت پھر یتیم ہو کر رہ گئی۔

میری رائے یہ ہے۔" وہ اپنی مختصری داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے" سیاست مروجہ کے اُجڑے ہوئے دیار میں تم جس ناخدا کی تلاش میں ہو وہ تمہیں یہاں نہیں ملے گا، اس بستی میں تمہیں ناخدا نہیں مداری ملیں گے اور مداری لوگوں کو کچھ دینے کے لئے نہیں ان سے کچھ لینے کے لئے مجمع جمع کرتے ہیں اور اس خوبصورتی سے اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں کہ حاضرین میں سے کوئی سمجھ میں نہیں پاتا کہ اس کی جیب کس طرح کٹی اور لوٹنے والے نے کس انداز سے ان کو لوٹا۔

تو پھر ہم کیا کریں؟ مخلصین کو کہاں تلاش کریں، آپ کو تعویذ گنڈوں سے فرصت نہیں، امت کا بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ میں بول رہا تھا وہ مجھے گھور رہے تھے۔ دوستو یہی تو مشکل ہے وہ جب بھی مجھے گھور کر دیکھتے ہیں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں گیا، وہاں جہاں سے کوئی واپس نہیں آیا میری اکلوتی ملازمت کا حلق خشک ہونے لگتا ہے اور میں یہ سمجھنے لگتا ہوں کہ آج میرا احساب بے باق کر دیا جائے گا۔

انہوں نے نہایت سنجیدگی سے کہا کہ جب تک مسلمان متحد نہیں ہوں گے اور جب تک نام نہاد قسم کے رہنما اپنی اپنی ڈفلی بجانے کی روش ترک نہیں کریں گے اور جب تک قوم کے خودساختہ ٹھیکیدار مفادات اور اغراض پسندی کی بھول بھلیوں سے باہر نہیں نکلیں گے تب تک ان مسلمانوں کا حشر ایسا ہی رہے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہو جائے گا۔ میں تم سے گزارش کروں گا کہ تم ان واہیات کاموں میں اپنا قیمتی وقت برباد مت کرو۔ تمہاری تحریروں کو کچھ لوگ پسند کرتے ہیں، ان کی فرمائش ہے کہ اذان بت کدہ کی دوسری قسط چھاپو مگر تم سنتے ہی نہیں ہو، تمہیں ان خرافات ہی سے فرصت نہیں ہے اور میرے تو یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ تمہیں ان فضولیات میں لگ کر کیا ملتا ہے، کبھی میدان سیاست میں چھلانگ لگا دیتے ہیں، کبھی شاعری کا دورہ پڑ جاتا ہے اور کبھی عشق جیسے لاعلاج مرض میں مبتلا ہو جاتے ہو اور کبھی خدمت خلق کے بہانے سے دوسرے لوگوں کے مسائل میں اپنی ٹانگیں اڑانے لگتے ہو، آخر یہ سب کیا ہے؟

میں کسی غم زدہ انسان کی طرح انہیں تک رہا تھا اور وہ بولے چلے جا رہے تھے۔

فرمانے لگے۔ اب تمہاری داڑھی کے بال پکنے لگے ہیں، چہرے پر بڑھاپے کے آثار اُبھر رہے ہیں۔ آنکھیں تھکی تھکی سی محسوس ہونے لگی ہیں، اب تمہیں سنجیدہ ہو جانا چاہئے۔ ان کی یہ بات سن کر تو میں چپ نہ رہ سکا، میں نے کہا۔

حضور والا! اگر میں سنجیدہ ہو گیا تو بت کدہ میں اذان دلوانے کے لئے آپ کو کسی دوسرے شخص کی کھوج کرنی پڑے گی۔ میری مشکل تو یہی ہے کہ میں چاہ کر بھی سنجیدہ نہیں ہو سکتا۔ میں اذان بت کدہ کی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ مضمون لکھتے وقت تو تمہیں کوئی نہ کوئی چھلانگ لگانی ہی ہوگی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر ضروری کاموں میں کھپے رہتے ہو، ان سے اپنا پیچھا چھڑاؤ، مجھے کسی نے بتایا ہے کہ تم پچھلے ہفتے کسی مشاعرے میں گئے تھے اور وہاں تم نے مرزا غالب کی غزل اپنی بتا کر پڑھ دی، کیا اس طرح کی باتیں تمہیں زیب دیتی ہیں؟

عالی جناب آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آج کے مشاعروں میں جو شاعر دونوں ہاتھوں سے داد لوٹ رہے ہیں وہ دوسروں ہی کی غزلیں پڑھ رہے ہیں، کچھ لوگ مفلس قسم کے شاعروں سے جن کی صورتیں بھی اچھی نہیں ہیں اور جو مشاعرے میں کسی بنا پر بلائے نہیں جا سکتے وہ غزلیں لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور شہرت یافتہ قسم کے شعراء ان سے غزلیں خرید کر لا رہے ہیں اور مشاعروں میں اس طرح پڑھ رہے ہیں کہ انسان تو انسان فرشتے تک داد دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ یہ کس قسم کی سنجیدگی ہے؟ پاکستانی شاعر رسالوں میں اپنا کلام چھپواتے ہیں، ان رسالوں سے اچھی اچھی غزلیں چرا کر ہمارے ملک کے نامور شاعران غزلوں کو اپنے اپنے ترنم سے پڑھ کر مشاعرے لوٹ رہے ہیں اور داد تو داد چوری کے مال پر بھی دعاؤں کے بھی طلب گار ہیں، وہ شاعر جو ابھی تک دنیا سے رخصت نہیں ہوئے اپنا کلام کسی

دوسرے کی زبان سے سن کر کس قدر تلملاتے ہوں گے اور ایک منٹ میں ان کا کتنی بار ہارٹ فیل ہوتا ہوگا۔

میں فرافر بول رہا تھا اور اب وہ مجھے معنی خیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ میں نے اپنی بات کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔ میں نے مرزا غالب کی غزل اس وقت تک پڑھی جب وہ جنت الفردوس میں موج مستی کررہے ہوں گے، انہیں یہاں کی شاعری سے اب کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

لیکن پھر ہوا کیا؟ کیا سامعین نے تمہیں عزت دی؟

آپ کتنے بھی بڑے بن جائیں اور آپ کی شہرت کا سرچا ہے ساتویں آسمان کو چھونے لگے، لیکن آپ بھولے کے بھولے ہی رہیں گے۔ آپ نے یہ مصرعہ اپنے کانوں سے ہزار بار سنا ہوگا۔

بدنام بھی ہوجائیں گے تو کیا نام نہیں ہوگا

مشاعرے میں جس وقت لوگوں نے ہنگامہ کیا، بعض لوگوں نے تو ڈھیلے بھی اُچھالے اور پتھر بھی برسائے، لیکن اس وقت عورتوں کے مجمع میں سے ایک نسوانی آواز آئی۔ ہائے پتھر سے نہ مارو میرے دیوانے کو۔ یہ سن کر بے عزتی کی ساری قیمت وصول ہوگئی اور جو لوگ مجھے جانتے بھی نہ تھے اور مجھے پہچانتے بھی نہ تھے انہیں پتہ چل گیا کہ میں ابوالخیال فرضی ہوں۔ بے عزتی ہوئی لیکن شہرت بھی ملی اور مرزا غالب کی وہ غزل جو گزشتہ دور کے صرف مردوں ہی کو یاد تھیں وہ اس دور کے زندوں نے بھی سن لی اور انہیں اندازہ ہوگیا کہ مرزا غالب بھی کوئی اچھے شاعر تھے۔

میں نے محسوس کیا وہ مسکرا رہے تھے، کتنی بڑی بات ہے۔ آپ یقین کریں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مولانا حسن الہاشمی کسی محفل میں ہنس دیں۔

میں نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے کہا۔ آپ جو کہیں میں کروں گا، ایک تو آپ میری تنخواہ میں اضافہ کردیں اور مجھ سے بے جا پابندیوں کو ہٹالیں پھر دیکھیں میری جولانیاں، ایک نہیں کئی کتابیں لکھ ماروں گا اور قسم مجھ جیسے کھلنڈروں کو پیدا کرنے والے کی کہ ایک کتاب ایسی بھی لکھوں گا کہ جسے ساری دنیا خریدے گی اور پڑھے گا کوئی نہیں .... ارے ارے رے .... میں گھبرا گیا کیوں کہ ان کے چہرے کی مسکراہٹ گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوگئی تھی۔

جب میری کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا بولوں تو میں نے کہا۔ آئی ایم سوری.........ویری ویری۔ استغفر اللہ۔

ان کے چہرے پر وہ سنجیدگی پوری طرح پھیل گئی تھی جس سے بھی لوگ لرزتے ہیں، انہوں نے نہایت خشک لہجے میں کہا۔ کہ میں ابھی تنخواہ میں کوئی اضافہ نہیں کرسکوں گا اور جب بھی تنخواہ بڑھاؤں گا تو سب کی بڑھاؤں گا صرف تمہاری نہیں۔ تم جاؤ اور اذان بت کدہ کی دوسری جلد کی تیاری کرو۔ تمہاری قسمت اس بارے میں اچھی ہے، میں نے ڈرتے ڈرتے تمہاری کتاب چھاپی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ اس کتاب کو پذیرائی نہیں ملے گی، لیکن حیرت کی بات ہے کہ اس کتاب کو لوگوں نے پسند کیا اور اب وہ اذان بت کدہ کی دوسری جلد کی فرمائش کررہے ہیں، مجھے دوسری جلد کی بڑھتی ہوئی مانگ سے یہ بھی اندازہ ہوگیا ہے کہ اب لوگوں میں غیر سنجیدگی بڑھتی جارہی ہے اور وہ ایسی کتابوں کو پسند کرنے لگے ہیں جو اوٹ پٹانگ قسم کی ہوں۔

آپ بھی ستم ڈھاتے ہیں۔ میری کتاب کو آپ اوٹ پٹانگ قسم کی بتا رہے ہیں، جب کہ اس دور کے پیر مغاں الحاج امیر الہند صوفی مولوی منشی امرود بخش قادری اجمیری، مکی، ثم مدنی فرمارہے تھے کہ اذان بت کدہ جب چھپی تو عالم برزخ میں اس کتاب کی چرچا اس قدر تھی کہ اس کتاب کو نقد خریدنے کے لئے فرشتے ایک دوسرے سے قرض مانگ رہے تھے۔ وہ ہنسے اور مجھے یقین ہوگیا کہ ہنسے تو پھنسے۔ میں نے جھٹ سے کہا کہ مجھے دو ہزار روپے قرض تو دے دیجئے۔ مجھے اذان بت کدہ کی دوسری جلد مرتب کرنے کے لئے قلم کاغذ اور روشنائی خریدنی پڑے گی۔ خدا ہی جانے کیوں؟ لیکن وہ رام ہوگئے اور انہوں نے دو ہزار میرے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا کہ طنز اتنا گہرا نہیں ہونا چاہئے کہ لوگوں کو اپنے دلوں میں نشتر گھستا ہوا محسوس ہو اور مذاق اس قدر چھچھورا نہیں ہونا چاہئے کہ بے شرم لوگوں کو بھی شرم آجائے۔

حضرت! میں آپ سے ایک بار پھر میں یہ عرض کروں گا کہ میں اُس بت کدہ میں اذان دیتا ہوں جو بت کدہ خوش فہمیوں اور بدعقیدگیوں کے گارے پانی سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس بت کدہ میں اذان کس طرح دی جانی چاہئے، یہ میں اچھی جانتا ہوں، دوسرے یہ کہ میں تو لوگوں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کرتا ہوں اگر اس آئینہ میں کسی کو اپنی شکل داغدار محسوس ہو تو اس میں میرا کیا قصور۔ اگر اس دور کا کوئی مولوی کوئی مفتی، کوئی پیر، کوئی امیر الہند، کسی قیمتی کار میں کسی منسٹر کے پہلو میں بیٹھ کر آئینہ دیکھنے

کے بعد حسنِ توفیق سے یہ شعر گنگنانے لگے۔

آئینہ تک میری صورت کا شناسا نہ رہا
وقت نے مجھ سے مجھ چھین لیا ہے یارو

تو آپ ہی بتایئے اس میں میرا کیا قصور ہے؟ اس دنیا کے بے شمار لوگ اپنی ہی نظروں سے گر گئے ہیں، یہ لوگ اگر آئینے کی نظروں سے بھی گر جائیں تو آئینے کا کیا قصور؟

میں ہاشمی صاحب سے نمٹ کر جب گھر پہنچا تو بانو بولی۔ آج اتنی دیر کیوں کردی، کہاں چلے گئے تھے؟

میں ہاشمی صاحب کو لپیٹنے گیا تھا، لیکن وہ تو مجھے ہی لپٹ گئے، وہی پرانی ادا۔ وعظ فرمانے لگے، بھلا سوچئے یہ دور وعظ کہنے سننے کا ہے؟

آخر کیا ہوا؟

کیا ہوتا، یہ چاہتے ہیں کہ اذان بت کدہ کی دوسری جلد مرتب کردوں اور اس میں کوئی ایسی بات نہ لکھوں جسے پڑھ کر لوگ ہنسیں۔ خود ہنستے نہیں اور دوسروں کو ہنسنے نہیں دیتے، ہے کوئی تک؟

پھر کیا ہوا؟

کیا ہوتا؟ مجھے فقیروں کی دعاؤں کی یا بددعاؤں برکتوں سے جو صلاحیتیں اللہ نے عطا کی ہیں، میں نے ان کا استعمال کیا اور دو ہزار روپے ہڑلئے۔ میں نے کہا کہ مجھے اذان بت کدہ لکھنے کے لئے قلم کاغذ اور دوات کی ضرورت ہے، اس لئے آپ مجھے دو ہزار روپے عطا کردیں۔ فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو ہزار روپے مجھے عطا کردیئے۔ ایک طرف اتنے ہوشیار بنتے ہیں کہ رکشے والے کو بھی دو روپے سے زیادہ نہیں دیتے۔ گزشتہ اتوار کو ایک رکشہ والے سے اُلجھ رہے تھے کہ اس کے اتنے پیسے نہیں بنتے جتنے وہ مانگ رہا تھا اور ایک طرف انہیں یہ تک خبر نہیں کہ آج کل قلم کاغذ اور روشنائی پچاس روپے میں دستیاب ہوجاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے بیگم۔ عقل تو انہیں ہے نہیں، سمجھتے ہیں خود کو رستم ہند۔

آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ بھائی صاحب میں ایک لاکھ خوبیاں ہیں، ذرا خود کو دیکھو اور اگر غور کروگے تو آپ کی برائیوں کو بھی پسینہ آجائے گا، بڑے آئے بکواس کرنے والے۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ کسی انسان کے احسانات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے، انہوں نے ہمارے لئے، ہمارے بچوں کے لئے کتنا کچھ کیا ہے، بس ان کی کوئی ایک بات پکڑ لیتے ہو اور لیکچر دینا شروع کردیتے ہو۔

بیگم! میں چیخا۔ میں نے کئی بار سمجھایا ہے کہ دوسرے مردوں کی تعریفیں خواہ وہ کتنے بھی دودھ کے دُھلے ہوئے ہوں، اس انداز سے نہیں کرنی چاہئے کہ شوہر کو کچھ سوچنا پڑ جائے۔ مردوں کی تعریف سے زمین و آسمان کے قلابے ملانے سے نکاح میں دراڑ پیدا ہوجاتی ہے۔ پچھلے جمعہ کو تقریر کرتے ہوئے حضرت مفتی علیہ الرحمہ فرمارہے تھے کہ شادی شدہ عورتوں کو چاہئے کہ وہ دوسرے مردوں کی تعریفوں کے پُل باندھنے سے احتیاط برتیں، اس سے نکاح نامہ تباہ ہوجاتا ہے اور تمہارا حال تو یہ ہے کہ جب ہاشمی صاحب کی تعریف کرنے پہ آتی ہو تو ایسا لگتا ہے کہ بس اچھے انسان تو ایک وہی ہیں باقی سب کو تو کسی اور خدا نے پیدا کیا ہے، اس دن ہمارے گھر مولوی آؤں تو پھر جاؤں کے ایک رشتے دار آئے تھے جو پہلے سبزی منڈی میں امرود بیچا کرتے تھے اور اب تعویذ گنڈوں کی دکان کھولے بیٹھے ہیں، ان کا حلیہ کتنا شاندار ہے، ان کی داڑھی کس قدر بین الاقوامی سی ہے، پھر ان کا لمبا چوڑا اور اونچا نیچا لباس، پھر اس پر ہری پگڑی، پھر ان کے جسم کا طول وعرض۔ انہیں جو دیکھتا ہے، آنا فاناً ان کا مرید بن جاتا ہے، ان کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے بغداد شریف کی کسی درگاہ سے ولایت کی سند لے کر لوٹے ہوں، لیکن بیگم افسوس صد افسوس ان کو دیکھ کر بھی تم متاثر نہیں ہوئیں۔ تم نے انہیں دیکھ کر یہ کہا تھا کہ یہ تو اچھے خاصے سرکس کے جوکر لگ رہے ہیں۔

یہ سن کر میں تو ڈر گیا تھا کہ تمہاری آخرت تباہ ہوگئی، جب تم ایسے لوگوں کا بھی مذاق اڑاؤ گی جو خاص وقت میں خاص طریقہ سے پیدا کئے گئے ہیں تو منکر نکیر تمہیں قبر میں کیسی کیسی سزائیں دیں گے۔ تم تو بس ہاشمی صاحب کی تعریف میں رطب اللسان رہتی ہو، جب کہ وہ ....

بیگم بول دوں، وہ کیا ہیں؟

بک دو کچھ بھی۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کو بھائی صاحب سے للّٰہی بغض ہے۔ اور ان کے ہزاروں احسانات کے باوجود یہ بغض ختم ہونے والا نہیں، ابھی ابھی ان سے دو ہزار روپے وصول کرکے آرہے ہو، لیکن زبان ان کی غیبتیں کرنے میں مصروف ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔

دیکھ لیا قارئین! یہ ہیں اس دور کی پڑھی لکھی بیویاں، جب اپنے معصوم عن الخطا شوہروں سے یہ اتنی زبان درازیاں کرتی ہیں تو جو بیویاں جاہل ہوتی ہیں، وہ کتنی قیامتیں ڈھاتی ہوں گی اور اپنے شوہروں پر کس قدر ستم توڑتی ہوں گی۔ آخر یہ نظام زوجیت کب بدلے گا؟!

قسط نمبر: ۳۶

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

ناک میں پانی ڈالتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ.

اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سے راحت پہنچایئے اس حال میں کہ آپ مجھ سے راضی ہوں۔

ناک سنکتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْءِ الدَّارِ.

اے اللہ! دوزخ کی بو سے پناہ مانگتا ہوں اور برے گھر سے۔

منہ دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِكَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِكَ.

اے اللہ! میرا چہرہ نورانی بنایئے جس دن کہ آپ نے اپنے اولیاء کے چہروں کو با نور بنائیں اور میرا چہرہ سیاہ نہ بنایئے، جس دن کہ آپ کے دشمن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

داہنا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دیجئے اور مجھ سے سہل حساب لیجئے۔

بایاں ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ.

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کہ آپ میرا نامہ اعمال مجھے بائیں ہاتھ میں دیں یا پشت کی جانب سے۔

سر کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ. اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے اس دن جگہ دیجئے جس دن آپ کے عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کان کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اَللّٰھُمَّ اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّةِ مَعَ الْاَبْرَارِ.

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں بنا جو اچھی بات کو سن کر اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے نیکوں کے ساتھ جنت کی منادی سنایئے۔

گردن کا مسح کرتے وقت

اَللّٰھُمَّ فك رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ. اے اللہ! میری گردن کو آگ سے بچایئے اور پناہ مانگتا ہوں میں زنجیروں اور بیڑیوں سے۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلٰی صِرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ.

اے اللہ! میرے قدموں کو سیدھے راہ پر جمادے۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمَیَّ عَلٰی صِرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ فِی النَّارِ.

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کہ میرے قدم پل صراط پر اس دن نہ

بڑھائیں جس دن منافقین کے قدم آگ میں ڈگمگائیں گے۔

وضو کے بعد کھڑے ہوکر

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھ کو توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں اور اپنے نیک بندوں میں بنائے۔ اس کے بعد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ تین مرتبہ پڑھے۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

اے اللہ! اے پروردگار اس پوری پکار کے اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ فضیلت اور بلند درجہ عطا فرمائیے اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کیجئے جس کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائیے۔ بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔

اذان کے جواب میں وہی کہے جو مؤذن کہتا ہے صرف حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور صبح کی اذان میں جب مؤذن اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے جو کلمات اذان کے جواب میں کہے وہی اقامت کے جواب میں بھی کہے، جب اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ سنے تو یوں کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنی اللہ نماز کو قائم اور ہمیشہ رکھے۔

جب مسجد میں داخل ہو

پہلے دایاں پاؤں مسجد میں رکھے پھر بایاں پاؤں اور درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔ مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کر لے۔

جب مسجد سے باہر نکلے

اول درود شریف پڑھے پھر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ. اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ. اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادے۔

بعد نماز چاشت

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ.

اے اللہ میں تجھ سے ہی اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

قنوتِ نازلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مصائب وحوادث کے ایام میں قنوت نازلہ صبح کی نماز میں پڑھی ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ امام نماز صبح میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑا رہے۔ امام اور مقتدی دونوں اپنے ہاتھ چھوڑے رکھیں اور امام قنوت نازلہ پڑھے۔ مقتدی سکوت کے موقع پر آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، اس کے بعد تکبیر کہہ کر امام ومقتدی سجدہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَآ اَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ

قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَجْحَدُوْنَ اٰيٰتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآئَكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَوَاخْذُلْ اَعْدَائَهُمُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى وَالْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَمَزِّقْ جَمْعَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَامْحَ اٰثَارَهُمْ وَاقْطَعْ دَابِرَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْهُمْ كَمَآ اَهْلَكْتَ عَادًا وَّثَمُوْدَ اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ.

اے اللہ ہم کو بھی ہدایت فرما ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے ہدایت فرمائی اور عافیت نصیب فرما ان کی طرح جن کو تو نے عافیت دی اور ہمارا ولی بنا اور برکت عطا فرما ان چیزوں میں جو تو نے عطا کیں اور بچا ہم کو فیصل شدہ شر سے کیوں کہ تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، بے شک وہ ذلیل نہیں ہوتا جس کا تو ولی ہو اور وہ عزت نہیں پاتا جس سے تو دشمنی کرے۔ اے ہمارے رب تو پاک ہے اور بلند ہے ہم استغفار کرتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ نازل فرمایئے۔ اے اللہ! ہماری اور مومن مردوں اور عورتوں کی اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما اور ان کے دلوں میں محبت ڈال دے اور ان کے آپس کے جھگڑوں میں صلح فرما اور اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان نافرمانوں کو غارت فرما جو تیری آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے دوستوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما اور ان کے دشمن یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو رسوا کردے۔ اے اللہ ان کے آپس کے اتحاد میں پھوٹ ڈال دے اور ان کے اجتماع کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور ان کے آپس میں اختلاف ڈال دے اور ان کی نشانیوں کو مٹادے اور ان کی جڑوں کو کاٹ دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جو تو مجرموں پر سے نہیں ہٹاتا۔ اے اللہ! ان کو اس طرح نیست و نابود فرما جس طرح قوم عاد و ثمود کو تو نے ہلاک فرمایا۔ اے اللہ ان کی ایسی پکڑ فرما جو تیرے غلبہ اور قدرت کے شایان شان ہو۔

نماز کے بعد سلام پھیر کر

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین بار کہہ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

الٰہی تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو بڑا بابرکت ہے اور اے بزرگی و بخشش والے۔

وتر پڑھ کر

تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ.

پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو بہت زیادہ پاک ہے۔ تیسری بار بلند آواز سے کہے اور القدوس کی دال کو خوب کھینچے۔

ہر فرض نماز کے بعد

۳۳ مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی بھی پڑھے۔

روزہ افطار کرتے وقت

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ.

اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے روزہ کھولا۔

بعد افطار

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. جاتی رہی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ۔

جب کسی کے یہاں روزہ افطار کرے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ. افطار کیا کریں تمہارے یہاں روزہ دار لوگ اور کھایا کریں تمہارے کھانے کو نیک اشخاص اور رحمت کی دعا کیا کریں تمہارے لئے فرشتے اور یہ بھی پڑھے تو بہتر ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ. اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

☆☆☆☆☆☆

طب وصحت

مفید سلسلہ

حکیم امام الدین ذکائی

غذا کے ذریعے علاج

شہد: روزانہ یک ایک بوند آنکھوں میں ڈالنے سے موتیا بند سے محفوظ رہا جاسکتا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ جن کو اگر موتیا ہوگیا تو وہ اگر ابتدائی حالت میں چار ہفتے شہد کا استعمال کریں تو ضرور ہی فائدہ ہوگا۔

رات کو سوتے وقت نیم یا کنول کے پھول کا شہد آنکھوں میں لگانے سے موتیا بند ٹھیک ہوجاتا ہے۔

گاجر: گاجر کا رس ۳۱۰ گرام، پالک کا رس ۱۲۵ گرام ملا کر پینے سے موتیا بند دور ہوجاتا ہے۔

دھنیا: پسا ہوا دھنیا ایک چمچ، ایک کپ پانی میں اُبالیں، پھر چھان کر ٹھنڈا ہونے پر آنکھوں میں ڈالیں، ضرور فائدہ ہوگا۔

گلاکوما

اس مرض میں آنکھوں کے سامنے دھند چھا جاتی ہے۔ یوں تو گلاکوما زیادہ تر چالیس سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے، لیکن اس سے کم عمر میں بھی ہوجاتا ہے۔ گلاکوما کے دوسرے نام ہیں، کالا پانی، کالا موتیا وغیرہ۔

گلاکوما کے شروع میں کبھی کبھی سر درد ہوتا ہے، آنکھوں کی نظر گرنے لگتی ہے، آنکھوں میں تناؤ ہونے لگتا ہے۔

گلاکوما بذات خود کوئی مرض نہیں ہے، بلکہ اس کی وجہ جسم کے دوسرے امراض ہیں، اگر شروع میں ہی علاج ہوجائے تو گلاکوما سے بچا جاسکتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کی آنکھوں میں تناؤ رہتا ہے۔ جب جسم کے دوسرے حصوں کے باعث گلاکوما ہوتا ہے تو آپریشن سے مستقل فائدہ نہیں ہوسکتا، کیوں کہ آپریشن سے وہ امراض دور نہیں ہوتے، جن کے باعث گلاکوما ہوتا ہے۔ ماہرین چشم کا کہنا ہے کہ بغیر آپریشن کے گلاکوما سے نجات حاصل کرنا اچھا ہوتا ہے۔

منشیات (مسکرات)

منشیات یا نشہ کرنے والی چیزیں ایک بار استعمال کرنے پر یہ عادت بن جاتی ہے جس کو چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔ ابتدا میں استعمال کرنے پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تھکن دور ہوکر پھرتی آتی ہے، دل کو خوشی ہوتی ہے، لیکن یہ اثر مستقل نہیں رہتا، جوں جوں ان کی عادت بنتی جاتی ہے، سکون و آرام دینے والے اثر کی صلاحیت کم ہوتی جاتی ہے اور شئے مسکرات کی مقدار بڑھاتا چلا جاتا ہے، یہ خرابی تمام مسکرات میں ہے۔ اس لئے تمباکو نوشی، بھنگ، شراب وغیرہ کوئی بھی نشہ لانے والی چیز کو استعمال نہیں لانا چاہئے۔ بھنگ پینے سے تو لوگ پاگل ہوجاتے ہیں، جو کسی علاج سے بھی اچھے نہیں ہوتے۔

تمباکو نوشی کا غذا سے علاج

لیموں: بیڑی، سگریٹ، زردے کے استعمال کی عادت ہو تو ان کا استعمال بند کردیں اور جب استعمال کرنے کی خواہش ہو تو لیموں چوسیں۔

کچھ بوندیں لیموں کے رس کی زبان پر ڈال کر ذائقہ ترش کرلیں، اس سے تمباکو نوشی کی خواہش ختم ہوجائے گی، اس طرح جب بھی خواہش پیدا ہو، لیموں کا استعمال کریں۔

سونف: اگر آپ سگریٹ، بیڑی وغیرہ پینا چھوڑنا چاہتے ہیں تو سونف کو گھی میں بھون کر شیشی میں بھرلیں، جب بھی تمباکو نوشی کی خواہش ہو تو اس سونف کو آدھا آدھا چمچ چباتے رہیں، اس سے تمباکو نوشی کی خواہش ختم ہوجائے گی، دل پر بھی قابو رکھیں۔

نشے کا غذا سے علاج

پیاز: کسی بھی نشے میں دھت شخص کو ایک کپ پیاز کا رس

پلانے سے نشہ بہت کم ہو جائے گا۔

نمک: کیسا بھی نشہ کیوں نہ کیا گیا ہو، زہر استعمال کیا ہو، ۶۰ گرام نمک پانی میں گھول کر پلائیں۔ اس سے قے ہوگی اور نشیلے، زہریلے اجزا باہر نکل آئیں گے۔

پانی: زیادہ مقدار میں پانی پینے سے نشہ کرنے کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

انگور: سگریٹ، چائے، کافی، زردہ، شراب کی عادت صرف انگور کھانے سے ہی چھوٹ سکتی ہے۔

املی: ۵۰ گرام املی، آدھا کلو پانی میں دو گھنٹے رکھ کر مسل لیں، اس میں ذائقہ کے مطابق دیسی چینی یا مصری یا چینی یا پھر کوئی بھی میٹھی چیز ملا کر چھان لیں اور پلا دیں، اس سے بھنگ اور شراب کا نشہ اتر جاتا ہے۔

چولائی: چولائی کا ساگ نشے کے اثر کو کم کرتا ہے۔

کافی: تیز کافی لینے سے افیون کے زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

چائے: نشیلی دوائیں کھانے والوں کے لئے چائے نقصان دہ ہے۔ چائے پینے سے ان کی بیماری اور بھیانک ہو جاتی ہے۔

شراب کی عادت چھڑانے کا غذا سے علاج

نارنگی: ناشتے سے پہلے نارنگی کھانے سے شراب کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

سیب: سیب کا رس بار بار پینے سے، کھانے کے ساتھ سیب کھانے سے شراب کی خواہش کم ہو جاتی ہے۔

ککڑی: شراب کا نشہ ککڑی کھانے سے اُتر جاتا ہے۔ شراب کے نشے سے بے ہوش شخص بھی ککڑی کا رس پینے سے ہوش میں آجاتا ہے۔

گھی: مصری پیس کر گھی میں ملا کر چٹانے سے شراب کا نشہ بڑھتا نہیں ہے۔

پھٹکری: ۶ گرام پھٹکری کو پانی میں گھول کر پلانے سے شراب کا نشہ اُتر جاتا ہے۔

ایک چمچ پسی ہوئی پھٹکری ۲۵۰ گرام دودھ میں گھول کر پلانے سے شراب کا نشہ اُتر جاتا ہے۔

بھنگ کے نشے کا غذا سے علاج

امرود: بھنگ کا نشہ امرود کھانے سے یا اس کے پتوں کا رس پلانے سے اُتر جاتا ہے۔

املی: پختہ املی کو پانی میں بھگو کر اس کا رس پینے سے بھنگ کا نشہ اُتر جاتا ہے۔

چاول: چاول کو پانی سے دھوئیں اور اس پانی کو پلانے سے بھانگ کا نشہ اتر جائے گا۔

ارھر: ۳۱ گرام ارہر کی دال کو پانی میں اُبال کر یا پانی میں بھگو کر اس کا پانی پلانے سے بھنگ کا نشہ اتر جاتا ہے۔

دھی: تازہ دہی کھلانے سے بھنگ کا نشہ اتر جائے گا۔

چھاچھ: کھٹی چھاچھ پلانے سے بھنگ کا نشہ اتر جائے گا۔

سفید کاغذ: سفید کاغذ کو پانی میں رگڑیں، پھر پانی کو چھان کر پلانے سے بھنگ کے نشے سے بے ہوش کو فوراً ہوش آجائے گا۔

تلسی: ۱۲ تلسی کے پتے اور ۶ سیاہ مرچ پیس کر ایک کپ پانی میں ملا کر پلانے سے بھنگ کا نشہ اتر جاتا ہے۔

بھنگ کا نشہ ہونے پر دودھ بار بار پلائیں۔ کانوں میں سرسوں کے تیل کی دو بوندیں ڈالیں۔

ادرک: ادرک کا رس ایک چمچ اور ایک چمچ لیموں کا رس ایک گلاس پانی میں ملا کر پلانے سے بھنگ کا نشہ اتر جاتا ہے۔

کان کی بیماریاں

کان میں پانی جانے سے، چوٹ لگنے، تیز آواز سے، کان میں میل جمنے سے، مٹی جانے سے، پھنسی ہونے، سردی لگنے، کیڑا مکوڑا گھسنے سے کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، ان کا خیال رکھتے ہوئے کانوں کی حفاظت کی کوشش کرنی چاہئے۔

کان میں درد کا علاج

کبھی کبھی کان میں شدید تیز درد ہوتا ہے، یہ ٹھنڈ لگنے، چوٹ لگنے، پھنسی ہونے سے ہوتا ہے، وجہ کو معلوم کر کے اس کا علاج کرنا چاہئے۔

سرسوں کا تیل: سرسوں کے تیل کو گرم کر کے کان میں

ڈالنے سے کان کا درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔ سرسوں کے تیل میں لونگ جلا کر یہ تیل کان میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نیم: نیم کے پتے پانی میں ڈال کر اُبالیں، اس کی بھاپ کان کو دینے سے کان کا میل نکل جاتا ہے۔ کان کے درد میں آرام ملتا ہے۔

ادرک: سردی لگنے، میل جمنے، پھنسیاں نکلنے، چوٹ لگنے سے کان میں درد ہو، تو ادرک کے رس کو کپڑے سے چھان کر نیم گرم کر کے تین چار بوندیں ڈالنے سے درد ٹھیک ہوجاتا ہے، درد رہنے پر تھوڑی دیر بعد دوبارہ ڈالیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس گرم کر کے کان میں ڈالنے سے درد ٹھیک ہوجاتا ہے۔ کان بہتا ہو تو لگاتار کچھ دن ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کان بہتا ہو تو لگاتار کچھ دن ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

کان بہنے کا علاج

لیموں: صبح پان میں لیموں نچوڑ کر روزانہ پینے سے کان بہنے میں فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن: ایک کلی (لہسن) اور ایک تولہ سیندور کو ایک تولہ تل کے تیل میں ڈال کر آگ پر پکائیں، جب لہسن جل جائے تو تیل کو چھان کر شیشی میں بھر لیں، اس کی دو دو بوندیں روزانہ کانوں میں ڈالنے سے پیپ آنا، کھجلاہٹ وغیرہ میں آرام ملتا ہے۔

لہسن کو سرسوں کے تیل میں اُبال کر کان میں ٹپکانے سے کان کا درد، زخم، پیپ بہنا ٹھیک ہوجاتا ہے۔

پیاز: کان میں درد، کان میں پیپ اور کان میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہو اور بہرہ پن ہونے پر پیاز کا رس تھوڑا سا گرم کر کے چھ سات بوند کان میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

کان میں کیڑے کا علاج

سرسوں کا تیل: کان میں کیڑا چلا گیا ہو، تو سرسوں کے تیل کو گرم کر کے ڈالنے سے کیڑا باہر آجاتا ہے۔

پھٹکڑی: کان میں چیونٹی وغیرہ چلی جائے تو پھٹکری کو پانی میں گھول کر کان میں ڈالیں۔

پانی: کان میں کیڑا داخل ہوجائے تو پانی گرم کر کے اس میں تھوڑا سا نمک ڈال کر کان میں ڈالیں، پھر کان الٹا کر دیں، کیڑا مر کر باہر نکل آئے گا۔

کان میں پانی بھرنا

غسل کرتے وقت، تیرنے پر، بھیگنے سے کبھی کبھی کان میں پانی بھر جاتا ہے اور سارا باہر نہیں نکلتا، کان میں پانی رہ جائے تو تل کا تیل گرم کر کے کان میں ڈالیں۔

جس کان میں پانی بھرا ہو تو اسی طرف کے ایک پاؤں پر کھڑا ہو کر اسی طرح سر جھکا کر کچھ دیر کو دیں، پانی باہر نکل آئے گا۔

بہرے پن کا علاج

لہسن: لہسن کی آٹھ کلیوں (تریوں) کو ایک چھٹانک تل کے تیل میں تل کر اس کی دو بوندیں کان میں ٹپکانے سے کچھ دنوں میں کان کا بہرہ پن ٹھیک ہوجاتا ہے۔

سرسوں کا تیل: سرسوں کا تیل گرم کر کے کان میں ڈالنے سے بہرے پن میں فائدہ ہوتا ہے۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس گرم کر کے کان میں ڈالنے سے سننے کی خرابی میں مفید ہے۔

کانوں کا بجنا اور اس کا علاج

کبھی کبھی کانوں میں سیٹی بجنے، بھن بھن کی آواز ہوتی رہتی ہے۔ یہ رات کو زیادہ سنائی دیتی ہے، یہ مرض اگر ٹھیک نہ ہو، تو آہستہ آہستہ بہرہ پن پیدا ہوجاتا ہے۔ کانوں میں آواز ہونا نہ ٹھیک ہونے والا مرض تسلیم کیا جاتا ہے لیکن مایوس نہ ہوں اور مندرجہ ذیل علاج کریں۔

کان میں درد بہنے والی درد کی طرف توجہ ہی نہ دیں، دماغ کی کمزوری دور کرنے والی چیزیں کھائیں۔

لہسن: کان بہنے کے لئے بتایا گیا لہسن کا نسخہ کانوں کے بجنے میں بھی مفید ہے۔

سرسوں کا تیل: سرسوں کا تیل گرم کر کے کانوں میں ڈالنے سے سردی سے ہونے والی کانوں کی گنگناہٹ دور ہوتی ہے۔

سونٹھ: سونٹھ میں گڑ اور گھی ملا کر گرم کریں، پھر کھائیں۔ اس سے

کانوں میں سائیں سائیں کی آوازیں نہیں آئیں گی۔

سر چکرانے کا غذا سے علاج

لیموں: جگر کی خرابی، پیٹ میں گیس سے چکر آتے ہوں تو گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ گرم پانی ایک کپ اور لیموں کا رس ڈیڑھ چمچ کی مقدار ہو۔

منقی: ۲۵ گرام منقی گھی میں سینک کر سوندھا نمک ڈال کر کھانے سے سر چکرانا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

آنولہ: گرمیوں میں چکر آتے ہوں، دل گھبراتا ہو، تو آنولے کا شربت پئیں۔

اگر آپ معلم، وکیل یا طالب علم ہیں، یا زیادہ ذہنی کام کرتے ہیں، سر گرم ہو جاتا ہے اور چکر آتے ہیں، تو آپ کے لئے آنولے کا مربہ تیر بہدف ہے۔ اس کا روزانہ صبح استعمال آپ کی دماغی اور ذہنی قوت کو مضبوط کرتا ہے۔ آنولہ کا مربہ کھا کر اوپر سے گرم دودھ پی سکتے ہیں۔

سیاہ مرچ: سیاہ مرچ پیس کر گھی میں تل لیں، نتھار کر اس میں گیہوں کا آٹا بھون کر، گڑ یا شکر ڈال کر حلوہ بنا کر اس کو صبح شام کھانے سے پہلے کھائیں، چکر آنا بند ہو جائیں گے۔

دھنیا: سر چکرانے پر خشک دھنیا چار چمچ، ایک گلاس پانی میں اُبال کر چھان کر مصری ملا کر پی لیں۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس چینی میں ملا کر پینے سے چکر نہیں آتے۔

شکر: دو چمچ شکر اور دو چمچ خشک دھنیا ملا کر چبانے فائدہ ہوتا ہے۔

قوت یادداشت بڑھانے کا غذا سے علاج

صحت کے نکتۂ نظر سے قوت یادداشت کمزور ہونے کی وجوہات جسمانی اور ذہنی کمزوری، مادہ منویہ کا غیر فطری طریقے سے ختم کرنا، زیادہ شوخی اور مباشرت ہیں۔ غذا کے ذریعہ علاج کی مندرجہ ذیل چیزیں مفید ہیں۔

سیب: جن لوگوں کا دماغ اور اعصاب کمزور ہو گئے ہوں۔ طالب علموں کو سبق یاد نہ رہتا ہو تو سیب کے کھانے سے قوت یادداشت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے لئے ایک یا دو سیب چھلکے سمیت چبا چبا کر کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے کھائیں۔

آنولہ: قوت یادداشت بڑھانے کے لئے روزانہ صبح آنولہ کا مربہ کھائیں۔

گاجر: صبح سات بادام کھا کر اوپر سے سوا سو گرام گاجر کا رس آدھا کلو دودھ میں ملا کر پینے سے قوت یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔

گیہوں: گیہوں کے پودے کا رس پینے سے قوت یادداشت بڑھتی ہے۔

گھی: سر پر گھی کی مالش کرنے سے قوت یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔

بادام: رات کو دس بادام بھگو دیں، صبح ان کے چھلکا اُتار کر بارہ گرام مکھن اور مصری ملا کر ایک دو ماہ تک کھانے سے دماغی کمزوری دور ہوتی ہے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو چالیس دن تک سات بادام، مصری، سونف ہر ایک دس گرام پیس کر رات کو گرم دودھ کے ساتھ لینے سے دماغی کمزوری دور ہوتی ہے۔ قوت یادداشت بڑھتی ہے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دس بادام باریک پیس کر آدھا کلو دودھ میں ملائیں، جب تین اُبال آجائیں تو اُتار کر ٹھنڈا کر کے چینی ملا کر پی لیں۔

سونف: سونف کو تھوڑا سا پیس کر اوپر کے چھلکے اُتار کر چھان لیں۔ اس طرح اندر کی مینگی نکال کر ایک چمچ صبح، ایک چمچ شام کو دو بار ٹھنڈے پانی سے یا گرم دودھ کے ساتھ پھانک لیں۔ اس سے دماغ میں تراوٹ آتی ہے، کمزوری دور ہوتی ہے۔

سیاہ مرچ: ۳۰ گرام مکھن میں ۸ سیاہ مرچ اور چینی ملا کر روزانہ چاٹنے سے قوت یادداشت بڑھتی ہے۔

تلسی: دس تلسی کے پتے، پانچ سیاہ مرچ، پانچ بادام، تھوڑا سا شہد اور پانی ملا کر ٹھنڈائی کی طرح پینے سے قوت یادداشت بڑھتی ہے۔

گلاب کا گلقند: گلاب کا گل قند روزانہ تین بار کھانے سے قوت یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔

آنکھیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ جسمانی آنکھ جو انسان وحیوان دونوں کو حاصل ہے، اس کا فعل صرف دیکھنا ہے۔ عقلی آنکھ بصیرت کہلاتی ہے جو صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے۔ ایمانی آنکھ خدا پرستوں کی ملکیت ہے جو دنیا کے علاوہ عالم بالا کا بھی نظارہ کرتی ہے۔

ایک ایسے خاندان کی ہولناک سچی داستان جو جنات کی انتقامی کارروائی کا شکار ہوگیا

آخری قسط

اس داستان کا ایک ایک حرف پڑھئے، دوران مطالعہ آپ ڈریں گے بھی، روئیں گے بھی، خوف ودہشت سے لرزیں گے بھی، لیکن آپ کی دلچسپی داستان ختم ہونے تک برقرار رہے گی

یونس کی وفات کے بعد حویلی کا آنگن بالکل ہی سونا ہوگیا۔ ذرا سوچئے کہ کیا گزرتی ہوگی اُن ماں باپ پر کہ ایک ایک کر کے جن کے چھ ساتھ بچے نذر اجل ہوگئے ہوں۔ دلوں کو ٹھیس لگتی تھی۔ آنکھیں بھیگ جاتی تھیں اور ابھی آنکھوں کی نمی خشک نہیں ہونے پاتی تھی کہ پھر کوئی دوسرا جان لیوا حادثہ پیش آجاتا تھا۔ درد وغم کا ایک سلسلہ تھا جو کسی بھی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔

یونس کی وفات سے پہلے یوسف کہیں گم ہوگیا تھا اور یوسف کے گم ہونے کے بعد زندگی کے تمام ولولے ہی سرد پڑ گئے۔ اب گھر کے کسی بھی فرد کو زندہ رہنے کی آرزو نہیں تھی۔ یونس کی موت نے رہی سہی کسر پوری کردی۔

مجھے آج تک یاد ہے کہ جس دن یونس کا جنازہ اٹھا اس دن خالو اس قدر روئے تھے کہ اگر ان کے آنسوؤں کو جمع کرلیا جاتا تو ایک دریا وجود میں آجاتا۔ محبت کرنے والے باپ کا یہ آخری نذرانہ تھا جو موت کے سپرد ہوا تھا، اس کے بعد اب گھر میں باقی ہی کیا رہ گیا تھا۔ یونس کی وفات پر خالہ نجمہ بے ہوش ہوگئی تھیں۔ انہوں نے جنازے کی روانگی کا منظر بھی نہیں دیکھا۔ کیوں کہ چوبیس گھنٹے تک ہوش ہی نہیں آسکا اور جب انہیں ہوش آیا تو گھر کی آخری بہار بھی پیوند خزاں بن چکی تھی۔

میں بتا چکی ہوں کہ خالہ نجمہ کی ایک آنکھ پھوٹ چکی تھی۔ یونس کی وفات پر بے ہوش ہونے کے بعد جب وہ ہوش میں نہیں آئیں تو ان کی دوسری آنکھ کی بینائی بھی تقریباً ختم ہوگئی اور دوسری افسوس ناک بات یہ ہوئی کہ ان کی ٹانگیں بے کار ہوگئیں۔ اب وہ ان ٹانگوں سے نہ کھڑی ہو سکتی تھیں اور نہ بیٹھ سکتی تھیں۔ اس طرح محتاج ہونے کے بعد خالہ نجمہ نے ہنسنا بولنا بالکل ترک کردیا تھا۔ وہ ہر وقت گم سم اس طرح بیٹھی رہتی تھیں جیسے کوئی پتھر کی مورتی رکھی ہوئی ہو۔ آہ! کس قدر دکھ جھیلے تھے انہوں نے۔ وہ کس قدر حسین تھیں اور اب وہ کس قدر بدنما ہوکر رہ گئی تھیں۔ اُن کے علاج پر خالو لیٹین نے لاکھوں روپے خرچ کردیئے۔ انہیں تیز تیز انجکشن لگوائے گئے۔ زوداثر دوائیں کھلائی گئیں لیکن ان کی ٹانگیں بھی صحیح نہیں ہوسکیں اور ان کی آنکھیں بھی ٹھیک نہ ہوسکیں اور مصیبت در مصیبت یہ ہوئی کہ تیز دوا کے ری ایکشن کی وجہ سے ان کے بدن میں کوئی زہریلا مادہ پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے اُن کے سر کے بال جھڑ گئے اور وہ بالکل گنجی ہوکر رہ گئیں اور ان کے دانت بھی بالکل کالے پڑ گئے۔ ان کی صورت حد سے زیادہ وحشت ناک ہوگئی تھی۔

اس دوران نانی اماں بھی ہمیں روتا چھوڑ کر اس درد وغم کی دنیا سے رخصت ہوگئیں۔ نانی اماں کی وفات شاید کہ ان کی طبعی وفات تھی۔ ان کی عمر بھی خاصی تھی لیکن ان کی وفات سے گھر کے سب افراد ایک سائبان سے محروم ہوگئے تھے۔ ان کے گزر جانے کے بعد ہمارا ملازم جمیل بھی بھاگ گیا تھا۔ غالباً وہ ڈر گیا تھا کہ حویلی کے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔ حویلی کی بربادی کا سب ہی کو پتہ تھا۔ اسی لئے لوگ حویلی میں آنے سے کتراتے تھے۔ اب گھر میں صرف ۴ انسان رہ گئے تھے۔ خالو جان، ماما زبیر، خالہ نجمہ اور ایک ناچیز، اتنی بڑی حویلی میں صرف چار افراد وہ بھی مُردوں کی طرح بالکل خاموش، نہ کوئی ہنستا تھا نہ کوئی بولتا تھا، نہ کسی میں ہنسنے کی ہمت، نہ کسی میں جینے کی آرزو۔ بس طے شدہ سانسیں پوری کرنے کے لئے زندہ تھے۔ خالو لیٹین کی ٹھیکیداری کا کام بالکل ختم ہوچکا تھا۔ انہوں نے پیسے کے لین دین سے بہت پہلے نجات حاصل کرلی تھی۔ جو پیسہ ان کے پاس جمع تھا بس اسی پر گزر بسر چل رہی تھی۔ کیا بتاؤں کہ اس وقت ہم سب پر کیا گزرتی تھی، اس وقت جب حسرتوں کے جنازے

ہماری نگاہوں کے سامنے ہوا کرتے تھے اور ہماری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوا کرتی تھیں۔ لوگ اس دنیا میں ایک بار مرتے ہیں اور ہم تو بار بار مرتے تھے اور بار بار ہماری میت درد وغم کی اندھیری قبر میں اتاری جاتی تھی۔ کیسے بھیانک دن تھے اور کیسی وحشت ناک راتیں تھیں۔ اب بھی ان غم ناک حادثات کو تصور میں لاتی ہوں تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے اور پھر ایک دن یہ بھی ہوا کہ خالو یٹیین تیسری منزل پر ایک کھڑکی سے گر پڑے۔ میں اس وقت رسوئی میں تھی۔ ماما زبیر بازار گئے ہوئے تھے۔ دن کے گیارہ بجے کی بات ہے۔ اچانک ایک زبردست دھماکہ سا ہوا۔ میں سٹپٹا کر رسوئی سے باہر آئی تو میں نے دیکھا کہ صحن میں خالو یٹیین کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ گرتے ہی ختم ہو گئے۔ ان کی لاش کے چاروں طرف خون پڑا ہوا تھا۔ ان کا ہاتھ ٹوٹ گیا تھا۔ ٹانگیں مڑی ہوئی تھیں۔ وہ منہ کے بل گرے تھے، دانت بھی ٹوٹ گئے تھے، میں نے انہیں بے حس و حرکت ہی دیکھا۔ وہ بے چارے اُف بھی نہ کر سکے۔ ان کے جسم کے چیتھڑے بکھر گئے تھے۔ مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا، جب ماما زبیر نے آ کر یہ منظر دیکھا تو ان کی کیفیت بھی ناقابل بیان ہو گئی۔ آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے اور جب ان کی لاش کو پلنگ پر ڈالا گیا تو اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ کی اُنگلیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں اور چہرہ بالکل چپٹ گیا تھا اور اس طرح اس حویلی کا ہیرو زخموں کی مالائیں پہن کر درد وغم کے پھول گلے میں ڈالے ہم سے جدا ہو گیا۔ اُن کی لاش کی کیفیت کو دیکھنے والے لوگوں کا کہنا تھا کہ یٹیین صاحب خود نہیں گرے بلکہ انہیں کسی نے دھکا دیا ہے۔ میں خود بھی یہی محسوس کر رہی تھی کہ انہیں باقاعدہ اوپر سے پھینکا گیا ہے۔ تب ہی تو ان کی ہڈیاں چور چور ہو گئیں ہیں۔ آج بھی جب خالو کی لاش آنکھوں میں گھومتی ہے تو دل پر ایک وحشت طاری ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان کے کفن پر بھی خون کے نشانات تھے۔ غسل دینے کے بعد بھی ان کے زخم رس رہے تھے اور خون بہہ رہا تھا۔ یہ شاید ان کے شہید ہونے کی علامت تھی۔ خالو یٹیین کے چلے جانے کے بعد اب گھر میں صرف تین وجود رہ گئے تھے اور ہم تینوں یہ سوچا کرتے تھے کہ دیکھو اب کس کا نمبر ہے۔

اس داستان کا اگلا حصہ بیان کرنے سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ میں نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ واقعات کی بالکل صحیح منظر کشی ہو جائے اور آپ بیتی حرف بہ حرف بیان ہو جائے۔ پھر بھی اس بات کا امکان ہے کہ کسی جگہ مبالغہ آمیزی کا رنگ شامل ہو یا کسی غم ناک کیفیت کو بیان کرنے سے میرا قلم مجبور رہا ہو۔ البتہ مجموعی حیثیت سے میں نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ مبنی بر حقیقت ہے اور اس میں جھوٹ ایک ذرّے کے برابر بھی شامل نہیں ہے۔

اس داستانِ کرب والم میں میں نے کوئی بھی بات چھپانے کی کوشش نہیں کی، ہر حادثہ میں نے پوری طرح کھول کر رکھ دیا ہے۔ البتہ دلوں کی کیفیات میں بیان کرنے سے قاصر تھی۔ اس حویلی کے رہنے والے انسانوں پر کیا گزرتی تھی اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ ہاں اگر کر سکتے ہیں تو وہ لوگ کر سکتے ہیں جن کے مکان آسیب زدہ ہوں اور جنہیں جنات کی ستم ظریفیوں سے سابقہ پیش آ چکا ہو۔ جن لوگوں کو جناتی اثرات سے کبھی کوئی سابقہ نہیں پڑا ہو وہ اس دردناک داستان کو صرف فرضی کہانی سمجھیں گے ـــــ ایسے لوگوں کو میں یہ دعا دوں گی کہ اللہ انہیں ہمیشہ جناتی اثرات سے محفوظ رکھے اور ان کے انکار پر انہیں کوئی سزا نہ دے۔ ہمارے خالو جان جنات اور جادو جیسے معاملات کو ڈھکوسلا بتایا کرتے تھے اور بھوت پریت کا مذاق اڑاتے تھے۔ بس ان کا اتنا ہی سا گناہ تھا جس کی انہیں اتنی بڑی سزا ملی کہ بس اللہ کی پناہ۔

ہاں اس داستان میں ایک بات میں نے چھپائی ہے اور وہ ہے زرّیں اور گڑیا کی دردناک موت، ان دونوں کی موت کس طرح ہوئی اس کو بیان کرنے کی طاقت نہ میرے دل میں ہے، نہ میرے قلم میں۔ آج بھی جب میں خیال کرتی ہوں کہ وہ دونوں ایک ساتھ کس طرح اس دنیا سے رخصت ہوئیں اور کس طرح ان کے نازک جسموں پر زہریلے خنجروں سے وار ہوا۔ تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی موت کی منظر کشی نہیں کی۔ داستان کی تکمیل کے لئے بس اتنا عرض کر دیتی ہوں کہ صاعقہ اور روبینہ کی موت کے بعد گڑیا اور زرّیں نذرِ ستم ہوئی تھیں اور انہیں بھی ایک ہی وقت جنات کا شکار ہونا پڑا تھا۔ وہ بھی ایک ہی وقت میں اس دنیائے درد سے رخصت ہوئی تھیں اور ان کی وحشتناک موت پر ہم سب پر جو گزری تھی اس کو بیان کرنے کی تاب میرے قلم میں نہیں ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس ہوش ربا حادثے پر پردہ ہی پڑا رہنے دیں۔

مجھے یاد آیا ایک بار میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں یہ بتاؤں گی کہ خالہ نجمہ کے چہرہ پر جو کالا داغ ہے یہ کس طرح پیدا ہوا تھا لیکن پہلے میں

بتادوں کہ ان کی دونوں ٹانگیں کس طرح بے کار ہوئی تھیں۔ ہوا یہ تھا کہ ایک رات ان کی ریڑھ کی ہڈی میں سخت درد ہوا، درد کی شدت کی وجہ سے وہ رات بھر تڑپتی رہیں۔ ان کو مختلف قسم کی دوائیں استعمال کرائی گئیں لیکن درد کسی صورت بھی کم نہیں ہوا اور اسی طرح تڑپتے تڑپتے تقریباً ساری رات کٹ گئی۔ صبح چار بجے انہیں کچھ سکون ہوا اور ان کی آنکھ لگ گئی اور جب وہ صبح کو اٹھیں تو بستر سے اٹھ نہ سکیں، ان کی دونوں ٹانگیں بے دم اور بے کار ہو چکی تھیں۔

خالو یٰسین کے انتقال کے بعد ایک بہت ہی لرزا دینے والا واقعہ پیش آیا تھا، اُف میری توبہ ——— آج بھی جب میں اس واقعہ کا تصور ذہن میں لاتی ہوں تو نس نس میں وحشت اور خوف کی آندھیاں چلنے لگتی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری رگوں میں خون کی جگہ طوفان دوڑ رہے ہیں اور دل کی جگہ گھڑیال رکھ دئے گئے ہیں جن کی دھک دھک کی صدائیں پورے جسم میں گونجنے لگتی ہیں۔ کیسی کیسی اَن ہونیاں ہمارے گھر میں ہو کر رہی ہیں اور کیسے کیسے قیامت خیز حادثات نے ہمارے گھر میں آنکھیں کھولی ہیں۔ کیا بتاؤں اور کیسے بتاؤں سمجھ میں نہیں آتا لیکن پھر بھی یہ داستان تو مکمل کرنی ہی ہے اور اپنے دل کی بھڑاس بھی تو نکالنی ہے۔ تو پھر لیجئے سنئے۔ ایک دن بلکہ ایک رات ایسا ہوا کہ قضائے حاجت کے لئے خالہ نجمہ بیت الخلاء پہنچیں یہ اس زمانہ کی بات ہے جب وہ اپنی ٹانگوں سے چل سکتی تھیں۔ جب وہ بیت الخلاء سے کافی دیر تک لوٹ کر نہیں آئیں تو مجھے اور ماما زبیر کو تشویش ہوئی۔ چنانچہ ماما زبیر نے بیت الخلاء کے قریب جا کر خالہ نجمہ کو آواز دی تو کوئی جواب آنے کے بجائے زوردار قہقہے کی آواز آئی۔ ماما زبیر نے کمرے میں آ کر خالو یٰسین سے کہا۔ اس وقت خالو یٰسین زندہ تھے۔ ماما زبیر نے کہا کہ بھائی صاحب دال میں کچھ کالا ہے۔ باجی کے بجائے بیت الخلا سے کسی غیر انسانی قہقہہ کی آواز آرہی ہے، میں اور خالو ماما زبیر کے ساتھ بیت الخلا کے قریب گئے لیکن وہاں تو بالکل سناٹا تھا۔ خالو یٰسین نے پکارا نجمہ! او نجمہ! انہوں نے کئی بار آواز دی لیکن اندر سے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہم تینوں کی تشویش بڑھنے لگی۔ رگوں میں دوڑنے والا لہو منجمد ہونے لگا، چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ ہاتھ پیر کانپنے لگے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہونے لگا کہ آج خالہ نجمہ کا کام تمام ہو گیا ہے۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ کیا کریں کہ یکایک بیت الخلا سے رونے کی اور کراہنے کی آواز بلند ہوئی اور پھر خالہ نجمہ کی آواز آئی۔ بس اب چھوڑ دو۔ چھوڑ دو مجھے۔ میرے جسم میں غلاظت مت پھیلاؤ۔ اس طرح کے جملے وہ بار بار بول رہی تھیں اور ہم تینوں ان جملوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ اچانک بیت الخلا کا دروازہ کھل گیا اور خالہ نجمہ نیم برہنہ بیت الخلا سے باہر آئیں۔ میں نے اور ماما زبیر نے چہرہ پھیر لیا۔ خالو یٰسین انہیں پکڑ کر کمرے کی طرف لے گئے۔ اس عرصے میں ان کے کپڑے درست کر دئے گئے تھے۔ ہم نے دیکھا وہ کچھ تھکی تھکی سی تھیں۔ ان کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح سرخ تھیں۔ بال بکھرے ہوئے تھے اور منہ سے جھاگ آرہے تھے۔ وہ کسی کو نہیں پہچان رہی تھیں، وہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے بے تحاشہ قہقہے لگانے شروع کئے۔ ان قہقہوں میں عجیب طرح کی وحشت اور خوف پوشیدہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ منہ سے بم برسا رہی ہوں۔ ہم تینوں سہے ہوئے تھے۔ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم کیا کریں۔ خالو یٰسین نے خالہ نجمہ کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ نجو تمہیں کیا ہو گیا۔ اس سوال کے جواب میں خالہ نجمہ نے خالو جان کے اتنی زور سے تھپڑ رسید کیا تھا کہ آج تک اس کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

خالہ نجمہ خالو کے ساتھ اور بھی زیادتیاں کر سکتی تھیں لیکن خالو نے ان کے دونوں ہاتھ مضبوطی کے ساتھ پکڑ لئے۔ اس پر وہ لاتیں چلانے لگیں تو ماما زبیر نے ان کی ٹانگوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس وقت خالہ نجمہ انتہائی غصہ کے ساتھ خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح بالکل سرخ تھیں۔ وہ اس طرح خالو جان کو گھور رہی تھیں جیسے انہیں زندہ چبالیں گی۔ ان کے چہرے پر عجیب طرح کی وحشت اور بربریت بکھری ہوئی تھی۔ وہ قطعاً اپنے آپے میں نہیں تھیں۔ صاف محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت ان پر کسی اور چیز کا تسلط تھا۔ اسی وقت خود کو بے قابو اور بے بس سمجھتے ہوئے خالہ نجمہ نے خالو کے چہرے پر تھوک دیا ——— اُف میرے اللہ! کیا کیا تو نے دکھایا ہے اور کیسی تو نے ہماری تقدیر بنائی تھی۔ آج بھی جب اپنی بے بسی اور بے کسی کا خیال آتا ہے تو آنکھوں سے خونِ جگر رواں ہو جاتا ہے اور نس نس میں درد و غم کی وحشتیں پھیل جاتی ہیں۔ کتنے وحشت ناک دن اور خوف ناک راتیں ہم نے گزاری ہیں اور کیسی کیسی وارداتیں ہمارے جسموں پر گزری

ہیں۔ اللہ کی پناہ۔ ہزار بار اللہ کی پناہ۔

جب خالہ نجمہ نے خالو پر تھوکا تو ہم نے دیکھا کہ ان کے منہ سے تھوک کے بجائے پاخانہ نکلا تھا اور یہ پاخانہ خالو جان کے چہرے پر گرا، خالو نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور اسی وقت خالو اور ماما زبیر نے خالہ نجمہ کے ہاتھ پیر چھوڑ دیئے چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے منہ سے غلاظت کا ایک فوارہ سا پھوٹ پڑا اور اس میں اس قدر بدبو تھی کہ آج بھی اگر اس بدبو کا تصور آتا ہے تو دماغ کی رگیں پھٹنے لگتی ہیں ــــــ خالو اور ماما خالہ نجمہ کو اس کیفیت میں دیکھ کر حد سے زیادہ اداس ہو گئے تھے اور چپ چاپ بت کی طرح ان کی صورت تک رہے تھے۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ چند ہی منٹ کے بعد خالہ نجمہ کے منہ سے غلاظت کا سلسلہ موقوف ہو گیا البتہ اسی وقت ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اُن کے چہرے پر باریک باریک سوراخ ہو گئے ہیں اور ان میں سے بھی بدبودار کوئی چیز نکل رہی ہے۔ اس وقت ہم نے یہ محسوس کیا کہ خالہ نجمہ کے چہرے کی وحشت میں کچھ کمی آگئی ہے اور ان کی آنکھوں میں بھی اب غیض وغضب کے آثار نہیں تھے۔ بلکہ صاف صاف یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ اپنی اصلی حالت کی طرف پلٹ رہی ہیں لیکن ایسا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ بے دم ہوتی جارہی ہیں۔ خالو نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ان کا سر سہلانا شروع کیا اور انہیں آواز دی۔ نجمہ تم کیسی ہو؟ تمہیں کیا محسوس ہو رہا ہے؟ خالو کی آواز انہوں نے پہچان لی تھی۔ اسی وقت خالہ نجمہ نے رونا شروع کیا اور بتایا کہ ان کے چہرے پر مرچیں سی لگ رہی ہیں، ہم نے دیکھا کہ ان کے چہرے پر بدبودار پانی اب بھی رس رہا تھا۔ خالو نے کپڑا لے کر ان کے چہرے سے یہ پانی صاف کرنے کی کوشش کی۔ اسی وقت خالہ نجمہ کے منہ سے ایک وحشت ناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ ہم سب انہیں گھورے جارہے تھے اور سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں پھر ہم نے صاف طور پر یہ محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ایک کالا نشان ابھرا اور یہ نشان خود بخود بڑھنے لگا یہاں تک کہ یہ ایک بڑے داغ کی صورت اختیار کر گیا اور اس طرح حسن کا وہ چاند جسے خالو جان بہار بیگم کے نام سے پکارا کرتے تھے ہمیشہ کے لئے گہن میں آگیا ــــــ کافی دیر کے بعد خالہ نجمہ ہوش میں آئیں تو ان کے جنت جیسے بدن کی کایا پلٹ ہو گئی تھی۔ اب وہ جہنم محسوس ہونے لگا تھا۔

ایک آنکھ تو پہلے ہی پھوٹ گئی تھی، تیز تیز دواؤں کی وجہ سے سر کے بال اڑ گئے تھے اور دانت سیاہ پڑ گئے تھے۔ ٹانگیں بے کار ہو گئیں تھیں۔ ایک ہاتھ کی انگلیاں بھی گل گئی تھیں اور آج ان کا چہرہ داغ دار ہو کر حد سے زیادہ بدنما ہو گیا تھا اور ان کی آواز بھی ختم ہو گئی تھی۔ ان کے بولنے کی صلاحیت ہی سلب ہو گئی تھی۔

میں نے بھی یہاں تک ہی لکھا تھا کہ رات کو مجھے ایک حادثے سے گزرنا پڑا لیکن میں اُسے حادثہ بھی نہیں کہہ سکتی کیوں کہ وہ حادثہ تو خالہ نجمہ کی زندگی تھی۔ جب ان کی زندگی خود ان کے لئے بھی اور میرے لئے بھی ایک حادثہ تھی تو ان کی موت کو حادثہ نہیں کہا جاسکتا۔ میں نے بتایا کہ کئی دن سے خالہ نجمہ کی یہ کیفیت تھی کہ وہ روتی تھیں، کراہتی تھیں، ایسا بھی لگتا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہی ہوں ممکن ہے کہ وہ اپنے ماضی کے غم اور خوشیاں یاد کر کے پریشان ہوتی ہوں۔ بہرحال ان پر عجیب طرح کی اضطرابی کیفیت طاری تھی اور کل رات جب وہ سوئیں تو پھر وہ سوتی رہ گئیں۔ صبح کو اٹھ کر مجھے روزانہ ان کا بستر صاف کرنا پڑتا تھا۔ کیوں کہ چند مہینوں سے وہ سوتے وقت پیشاب پاخانہ کر لیتی تھیں۔ آج صبح جب میں ان کو جگانے کے لئے ان کے قریب گئی تو میں نے انہیں مردہ پایا۔ وہ ہزار قسم کے درد اٹھا کر درد وغم کی اس دنیا سے رخصت ہو گئیں اور انہوں نے دکھوں کی آہنی زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کر لی۔

خالہ نجمہ کی تکفین وتدفین میں بڑی مشکل اٹھانی پڑی۔ خالہ نجمہ کو میری خواہش وفرمائش کا احترام کرتے ہوئے انہیں خالو یٰسین ہی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو اپنے گھر کی راحتیں عطا کرے اور دنیا کی اذیتیں اور آفتیں اُن کے گناہوں کا کفارہ بن جائیں۔

اب آیئے پھر اس داستانِ کرب والم کی طرف جس کے آخری ورق کو پورا کر کے میں قلم روکنا چاہتی ہوں۔

خالو یٰسین کی وفات کے بعد ماما زبیر بالکل ہی اجڑ کر رہ گئے تھے۔ انہیں یہ بھی یقین تھا کہ اچانک کسی دن وہ بھی شکار ہو جائیں گے۔ وہ کافی تندرست انسان تھے لیکن خالو کی وفات کے بعد وہ دن بدن دبلے اور پیلے ہوتے چلے گئے۔ ہر وقت ان کے چہرے پر ہوائیاں اڑا کرتی تھیں، ان کا مزاج ہنسنے بولنے کا تھا، بڑے مزے مزے کے لطیفے سنایا کرتے تھے، خود بھی ہنستے تھے ہم سب کو بھی ہنسایا کرتے تھے لیکن خالو کی وفات

کے بعد تو وہ ایک قبرستان بن کر رہ گئے تھے۔ صرف ہونٹ ہی نہیں بلکہ ان کے جسم کے ہر حصے پر سناٹا اور اداسی نظر آتی تھی۔

خالو یٰسین کی موت کے بعد ہم نے سات مہینے خیریت سے گزارے۔ اس عرصے میں جنات کی شرارتوں اور خباثتوں سے ہمیں نجات مل چکی تھی۔ شاید جنات بھی ظلم ڈھاتے ڈھاتے خود بھی تھک گئے تھے یا پھر وہ انتقامی کارروائی کر کے خود بھی اس حویلی سے رخصت ہو گئے تھے۔ جو مخلوق نظر نہیں آتی اس کے بارے میں یقین کے ساتھ کیا کہا جا سکتا ہے ـــــ صرف اندازے ہی کئے جا سکتے ہیں ـــــ ان ہی اندازوں کی بنیاد پر ہم یہ سمجھا کرتے تھے کہ جنات نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا ہے لیکن ہمارے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ دوپہر کو تین بجے جب ہم سو رہے تھے، دیوار پر لگا ہوا ایک فریم زمین پر گرا، اس کے گرنے کی آواز سے ہماری آنکھ کھل گئی، ماما زبیر نے سر اٹھا کر دیکھا اور اسے اتفاق سمجھتے ہوئے پھر انہوں نے چادر تان لی۔ میں نے بھی آنکھیں بند کر لیں، چند ہی منٹ کے بعد دوسرا فریم گرا اور بہت ہی زبردست آواز کے ساتھ اس طرح گرا جیسے کوئی کسی چیز کو خود زمین پر پٹختا ہے۔ اب تو ہم دونوں ہی اٹھ کر بیٹھ گئے اور تشویش پھر شروع ہو گئی لیکن اس کے بعد کچھ نہیں۔ چند گھنٹے پھر خیریت سے گزر گئے۔ شام کو چھ بجے ہمیں اپنے صحن کے فرش پر خون کے بے شمار قطرے نظر آئے اور اس وقت میں نے دیکھا کہ ماما زبیر کا دامن عجیب طرح سے کٹ گیا تھا اور کٹا ہوا کپڑا بھی غائب تھا، ہم اسے بھی اتفاق سمجھ لیتے کہ رات کے ابتدائی حصے میں ماما زبیر نے مسہری پر بیٹھ کر کھانا کھایا اور جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئے اور مسہری سے اترے تو اُن کے جوتے غائب ہو گئے بہت تلاش کئے لیکن جوتے نہیں ملے۔ اگر کسی کے جوتے کسی ایسے گھر میں گم ہو جائیں جہاں کئی افراد رہتے ہوں اور بچے بھی رہتے ہوں تو تعجب کی بات نہیں ہوتی۔ کوئی بھی کسی کے جوتے اتفاقاً پہن کر ادھر اُدھر کر دیتا ہے اور بچے جوتے اٹھا کر پھینک بھی سکتے ہیں لیکن ہمارے گھر تو صرف دو ہی آدمی تھے۔ ایک میں اور زبیر ماما۔ اور ہم دونوں کو اچھی طرح یاد تھا کہ کھانے سے پہلے جوتے مسہری کے نیچے ہی تھے۔ لیکن کھانے سے فراغت کے بعد دیکھا تو جوتے ہمیں مل کر نہیں دیئے۔ ہم دونوں سمجھ گئے کہ پھر کوئی آفت آنے والی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ اس رات ماما زبیر نے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا تھا۔ رابعہ! اگر میں بھی رخصت ہو جاؤں تو ہمت سے کام لینا اور انہوں نے اپنے اور خالو کے دوستوں اور رشتہ داروں کے نام اور پتے بھی نوٹ کرائے تھے کہ دیکھو تمہیں کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو اُن لوگوں سے رابطہ قائم کرنا۔ جب وہ مجھے سمجھا رہے تھے تو میرا جسم کسی پیش آنے والی مصیبت کا تصور کر کے کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

آہ کیسی لاچاری تھی وہ لاچاری بھی کہ نہ ماماں زبیر بیمار تھے، نہ بوڑھے تھے پھر بھی انہیں موت اپنے سر پر منڈلاتی نظر آ رہی تھی اور وہ سمجھ رہے تھے کہ اب جو وار ہوگا اس میں وہ ہی نشانہ بنیں گے، ماما زبیر نے یہ بھی کہا تھا۔ رنو مجھے موت کا ڈر نہیں۔ موت کا فرشتہ تو میرے لئے زندگی کا پیغام لے کر آئے گا۔ وہ زندگی جس میں فکرات اور تشویشات کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ اس سے تو نجات حاصل کر لینے ہی میں عافیت ہے۔ لیکن میری پیاری بیٹی میرے بعد تیرا کیا ہوگا۔ تو اکیلے نجمہ باجی کے بوجھ کو کیسے برداشت کرے گی اور وہ اتنا کہہ کر نہ جانے کیا سوچ کر ماضی کا کوئی دکھ یا مستقبل کا کوئی اندیشہ، اس قدر روئے تھے کہ میں بھی بلک اٹھی تھی، نہ جانے ہم کب تک روتے رہے نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے۔ چنانچہ درد و غم کے کانٹوں پر ہم دونوں بھی سو گئے۔ میں رات بھر آرام کی نیند سوتی رہی۔ صبح اٹھی تو ماما زبیر مجھے بستر پر نظر نہیں آئے۔ میں ایک دم پریشان ہو گئی ـــــ میں بستر چھوڑ کر کمرے سے باہر نکلی تو مجھے ماما زبیر بھی دکھائی نہیں دیئے میں ٹوئیلیٹ کی طرف گئی تو مجھے وہ وہاں بھی نظر نہیں آئے۔ میں نے باتھ روم کی طرف دیکھا تو باتھ روم بھی خالی تھا، میری پریشانی لحہ بہ لحہ بڑھ رہی تھی اور میرا جسم ٹھنڈا ہوتا جا رہا تھا۔ مجھے ڈر لگ رہا تھا اور مجھ پر وحشت سی طاری ہو گئی تھی۔ اس بوکھلاہٹ کے عالم میں میں ایک ہی جوتا پہنے گھر کے اِدھر اُدھر کے چکر لگا رہی تھی۔ اس کے بعد میں اس کمرے کی طرف گئی جو عام دنوں میں ماما زبیر کا کمرہ سمجھا جاتا تھا اور وہاں ان ہی کی کتابیں وغیرہ رہا کرتی تھیں۔ جب میں اس کمرے میں داخل ہوئی تو میرے پیروں سے زمین کھسکنے لگی۔ ماما زبیر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ کسی بت کی طرح ساکت تھے۔ میں نے چیخ کر انہیں آواز دی۔ ماماں! میرے ماما! لیکن ماما دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ صرف ان کا دھڑ دنیا میں باقی تھا۔ میں نے دیکھا کہ زمین پر ایک قلم پڑا

ہوا تھا اور میز پر ایک کاغذ رکھا ہوا تھا۔ میں نے کاغذ کو غور سے دیکھا۔ ماما زبیر نے اس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

رابعہ! تم ہمت سے کام لینا اور اپنا دھیان رکھنا۔ میں

میں کے بعد شاید انہیں جینے کی مہلت نہیں ملی اور ان سے زندگی کا حق چھین لیا گیا۔ یہ موت ماما زبیر کی دردناک موت تھی۔ جب وہ کفن میں ملبوس کر دئیے گئے۔ میں بار بار اللہ سے یہ دعا کرتی رہی کہ وہ معجزہ دکھا جو تو نے اس سے پہلے دکھایا تھا کہ ماما مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگئے تھے۔ لیکن میری دعا قبول نہ ہوئی اور پھر دیر کے بعد ان کا جنازہ رخصت ہوگیا اور اس طرح حویلی کا سارا انسانی سرمایہ آہستہ آہستہ نذرِ اجل ہوگیا اور حویلی قبرستان کا ایک ٹکڑا بن گئی۔ ہر گھر میں موت بھی داخل ہوتی ہے اور زندگی بھی۔ لیکن ہماری حویلی میں صرف موت آیا کرتی تھی۔ زندگی کو آنے کی اجازت ہی نہیں تھی۔

ماما زبیر کی موت کے بعد ایک صاحب جن کا نام میں ظاہر نہیں کرنا چاہتی وہ میرے ہمدرد بنے اور انہوں نے ہی میری ملاقات حسن الہاشمی صاحب سے کرائی۔ میری زبان سے چند دردناک باتیں سن کر ہاشمی صاحب نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس ہوش رُبا بپتا کو آپ بیتی کو "ماہنامہ طلسماتی دنیا" کے پڑھنے والوں کے لئے لکھ دوں تاکہ لوگوں کو اندازہ ہو جائے کہ جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں اور جنات کا مقابلہ کرنے والوں یا جنات کا مذاق اڑانے والوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ ان کے اصرار پر اور اپنے ہمدرد و محسن کے اصرار پر جن کے ساتھ میں ہندوستان سے جانے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔ میں نے یہ غم ناک اور وحشت ناک داستان قلم بند کر کے آپ کو سنا دی ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ "طلسماتی دنیا" کے پڑھنے والوں کو جنات کے حملوں سے محفوظ رکھے اور کسی کا گھر "خوف ناک حویلی" نہ بنے۔

خدا حافظ

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۱۴۴

"اے راجہ ہم تمہاری دشواری کو سمجھتے ہیں، یہ درست ہے کہ دھرم میں یہ رسم نہیں کہ ایک عورت ایک سے زائد شوہر رکھے لیکن اے راجہ ہم عام لوگوں سے مختلف ہیں۔ ہم پانچوں نے ہمیشہ ہر چیز میں ایک دوسرے کو حصہ دار بنایا ہے اور ہم ہمیشہ ایک ساتھ رہتے ہیں اور کوئی بھی شئے ہمارے درمیان حائل نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کسی شے نے ہمیں ایک دوسرے سے علیحدہ رہنے پر مجبور کیا ہے پھر میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ فیصلہ چونکہ ہماری ماں کا ہے۔ لہٰذا اس پر ضرور عمل ہونا چاہئے۔ جہاں تک دروپدی کی شادی پانچ بھائیوں کے ساتھ ہونا دھرم کے خلاف ہے تو میں ہندو دھرم کے اندر ایسی مثال دے سکتا ہوں جس میں ایک عورت کے ایک سے زائد شوہر تھے۔ اے راجہ تم نے اپنی مذہبی کتابوں میں پڑھا اور سن رکھا ہوگا کہ ہمارے بہت سے رشی آپس میں مل کر ایک عورت سے شادی کر لیتے تھے اور اس کے علاوہ جورشی متیلا کے سات خاوند تھے۔ اسی طرح ہندو دھرم کے اندر ایسی اور بھی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جہاں عورت کے ایک سے زائد شوہر تھے۔ لہٰذا اگر ہم پانچوں پانڈو بھائی تمہاری بیٹی دروپدی سے شادی کرنا چاہتے ہیں تو نہ یہ فیصلہ غیر اخلاقی ہے اور نہ ہی یہ دھرم کے خلاف ہے اور نہ ہی یہ کوئی نئی بات ہے۔"

یدھشٹر کے دلائل سن کر دروپدہ ایک طرح سے لاجواب ہو کر رہ گیا تھا۔ لہٰذا کوئی آخری فیصلہ کرنے کے لئے پروہت واسا کو طلب کیا گیا۔ سب سے پہلے خود راجہ نے واسا کے سامنے یدھشٹر کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس کے بعد واسا نے یدھشٹر کے دلائل تفصیل سے سنے اور اس ساری کارروائی کے بعد واسا نے اپنا فیصلہ یدھشٹر کے حق میں دے دیا۔ چنانچہ راجہ پنچال نے دروپدی کی شادی پانچوں پانڈو بھائیوں کے ساتھ کردی اور وہ پانچوں راج محل ہی میں رہنے لگے تھے۔ اس طرح پانڈو برادران کو ایک عرصہ تک دھکے کھانے کے بعد راجہ پنچال کی صورت میں ایک مضبوط رہائش گاہ مل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

یہ بات جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی کہ پانچوں پانڈو بھائی زندہ ہیں اور یہ کہ وہ اب ریاست پنچال کے راجہ دروپدہ کے داماد ہیں۔ یہ خبریں سن کر دریودھن اور اس کے بھائی فکر مند ہوگئے تھے اور ان کو یہ پریشانی لاحق ہوگئی کہ اگر راجہ پنچال کے ہاں رہتے ہوئے پانڈو برادران قوت پکڑتے ہیں تو وہ مستقبل قریب میں کورو برادران پر غلبہ حاصل کر کے ان سے ہستناپور کی حکومت چھین لینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

یہ خبریں ملنے کے بعد دریودھن نے اپنے سارے مشیروں اور دوستوں سے مشورہ کیا۔ وہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی صورت حال نکل آئے کہ پانچوں پانڈو برادران کا خاتمہ کردیا جائے۔ وہ اس بات پر بھی بڑا حیران تھا کہ پانڈو بھائی درناورت کے راج محل سے کیسے بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ بہرحال اس سلسلے میں جب دریودھن نے اپنے مشیروں اور دوستوں سے مشورہ کیا تو سب نے اسے یہی صلاح دی کہ فوراً راجہ پنچال کے خلاف اعلان جنگ کردیا جائے اور اگر اس جنگ کی ابتدا کرنے میں دیر کردی گئی تو وہاں رہتے ہوئے پانڈو برادران زیادہ قوت پکڑ جائیں گے اور پھر ان پر قابو پانا مشکل ہوجائے گا۔ دریودھن نے ان مشوروں کو پسند کیا اور ایک لشکر تیار کیا اور لشکر کو لے کر وہ ریاست پنچال کی طرف بڑھا تھا۔

دوسری طرف راجہ دروپدہ اور پانڈو برادران کو بھی خبر ہوگئی تھی کہ دریودھن ایک لشکر کو لے کر ریاست پنچال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنا لشکر تیار کیا اور دریودھن کی راہ روکنے کے لئے آگے بڑھے اور پھر ایک خونناک لیکن مختصر سی جنگ ہوئی اور دریودھن کے لشکر کو بدترین شکست ہوئی۔ دریودھن اپنے لشکر کے ساتھ ہستناپور کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جب کہ پانڈو برادران اور راجہ دروپدہ نے دور تک ان کا پیچھا کیا

اور ان کے لشکریوں کو مارتے کاٹتے ہوئے انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ یوں دریودھن پانڈو برادران کے ہاتھوں بدترین شکست اٹھانے کے بعد ہستناپور میں داخل ہوگیا تھا۔ اس شکست کے بعد دریودھن غمزدہ اور اُداس اداس رہنے لگا تھا۔ اور وہ ان سوچوں میں غرق ہو کر رہ گیا تھا کہ وہ کونسا طریقہ ہے جسے استعمال کرکے ان پانچوں پانڈو بھائیوں سے چھٹکارا حاصل کرسکے۔ اس سلسلے میں وہ ہر روز کسی نہ کسی سے مشورہ کرتا لیکن کسی کا مشورہ بھی اسے پسند نہ آتا۔ دن تیزی کے ساتھ گزرنے لگے تھے۔

ایک روز دریودھن اپنے دوست رادیو کے ہمراہ اپنے باپ راجہ دھرت راشٹر کے پاس پہنچا اور کہنے لگا۔

''اے میرے باپ آپ جانتے ہیں کہ ہم ایک بار راجہ درپدہ اور پانڈو برادران کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرچکے ہیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ حالات اگر ایسے ہی رہے اور ہم نے کوئی قدم نہ اٹھایا تو پانڈو برادران ریاست پنچال میں رہتے ہوئے پہلے سے زیادہ قوت اور طاقت پکڑ جائیں گے اور پھر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ وہ ہمارے خلاف فیصلہ کن قدم اٹھائیں گے اور ہم سے ہستناپور کا راج پاٹ چھین لینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اے میرے باپ کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم پانڈو برادران میں نفرت کا بیج بوئیں اور راجہ پنچال درو پدہ کو قیمتی تحائف بھجوا کر اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں اور پھر ان تعلقات کو بنیاد بنا کر اگر ہم راجہ درو پدہ اور پانڈو برادران کے درمیان نفرت کی خلیج پیدا کردیں، کیا ایسا ممکن نہیں کہ ہم خوبصورت درو پدی کی مدد سے پانڈو برادران کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت بھردیں، کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ کم از کم پانڈو برادران میں سے بھیشم ہی کو قتل کردیں۔ اس لئے کہ یہ بھیشم ہی میرا بدترین دشمن ہے۔ جب یہ مارا جائے گا تو پانڈو برادران کے دل ٹوٹ جائیں گے اور وہ آنے والے دور میں ہمارے خلاف کامیابیاں نہ حاصل کرسکیں گے۔ اے میرے باپ میری یہ چند تجویزیں ہیں، آپ بتایئے کہ ہم ان تجویزوں میں سے کس پر عمل کرکے کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔''

دریودھن کے اس استفسار کے جواب میں اس کا باپ دھرت راشٹر تو گہری سوچوں میں غرق ہوگیا، مگر دیودھن کے دوست رادیو نے کہا۔

''اے دریودھن میرے دوست لگتا ہے کہ تم نے اپنی عقل سے کام لینا چھوڑ دیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو تم اس قسم کی تجاویز ہرگز پیش نہ کرتے۔ جو بھی تجویز تم نے پیش کی ہے یہ ساری دھوکہ فریب پر مبنی ہے اور ایک کھشتری کو یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسی فریب کاری سے کام لے کر اپنے دشمن پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

اے دریودھن نہ تو ہم ریاست پنچال کے راجہ درو پدہ کو پانڈو برادران کے خلاف کرکے کامیابی حاصل کرسکتے ہیں اور نہ ہی بھیشم کو قتل کرکے ہم پانڈو برادران پر اپنی گرفت مضبوط کرسکتے ہیں اور نہ ہی درو پدی کی مدد سے ہم ان پانچوں پانڈو بھائیوں کے درمیان نفرت پیدا کرسکتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ پانچوں بھائی ایک دوسرے کے حق میں جان کی بازی لگانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ تمہاری یہ ساری تجاویز بیکار اور ناقابل عمل ہیں۔ پانڈو برادران اور راجہ درو پدہ پر قابو پانے کا صرف ایک ہی واحد طریقہ ہے کہ ایک ہولناک جنگ کی جائے، گزشتہ جنگ جس میں ہمیں شکست اٹھانی پڑی وہ ہم نے جلد بازی میں شروع کی تھی اور اس میں ہم نے مناسب تیاری نہ کی تھی، آئندہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے میں تمہیں مشورہ دوں گا، راج پاٹ کے سارے بڑے لوگوں اور مشیروں کو طلب کیا جائے اور پانڈو برادران کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے سلسلے میں مشورہ کیا جائے۔

دریودھن اور اس کے باپ دھرت راشٹر نے رادیو کی اس تجویز کو پسند کیا اور تمام سرکردہ لوگوں کو بلانے کی تیاری کرنے لگے۔ جب سارے لوگ جمع ہوگئے تو سب سے پہلے بھیشم نے مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''میں اپنی گفتگو کی ابتداءیوں کرتا ہوں کہ ہمیں پانڈو برادران کے خلاف کسی قسم کے غصے اور نفرت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے، ان سے نفرت کرنا برا فعل ہے۔ دھرت راشٹر اور پانڈو دونوں ہی میرے بھتیجے ہیں اور ان کے بیٹے مجھے ایک جیسے عزیز ہیں۔ دریودھن مجھے ایسا ہی پیارا ہے جیسے یدھشٹر کورو اور پانڈو برادران کے درمیان آج کل جو معاملات چل رہے ہیں یہ میرے لئے انتہائی تکلیف دہ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم پانڈوؤں کے ساتھ اپنے رویئے کو درست کرلیں، وہ شفقت اور محبت کے حق دار ہیں، اس لئے کہ ان کا باپ مرچکا ہے۔ دریودھن میرے بیٹے ہستناپور کی ریاست میں پانڈو برادران کو بھی

حکومت کا ایسا ہی حق ہے جیسے تمہیں اور تمہارے باپ کو ہے، تمہیں چاہئے کہ تم پانڈو برادران کو پیغام بھجواؤ اور فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے کہو کہ وہ آ کر راج پاٹ میں حصہ دار بنیں۔ اب یہی ایک طریقہ ہے جس سے ان کے دل جیتے جاسکتے ہیں اور لوگوں کے اندر تم اپنے لئے شہرت حاصل کرسکتے ہو۔ اگر اس کے علاوہ کوئی طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے تمہارے اور تمہارے باپ کی بدنامی میں اضافہ ہی ہوگا۔

میں اس بات پر خوشی محسوس کرتا ہوں کہ پانڈو برادران اور ان کی ماں کنتی زندہ ہیں اور مجھے اس بات پر بھی اطمینان ہے کہ تمہاری لونڈی پروچن اپنے بھیانک اعمال کی وجہ سے اپنے انجام کو پہنچ چکی ہے۔ اس موقع پر اگر تم پانڈو برادران کو پیغام بھجوا کر ہستنا پور بلواتے ہو اور انہیں راج پاٹ میں حصہ دار بناتے ہو تو اس سے تمہاری شہرت میں اضافہ ہوگا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے اور ان کے خلاف جنگ کی ابتدا کرتے ہو تو سنو! لوگ یہی سمجھیں گے کہ تم لوگوں نے ہی درناورت کے راج محل کو آگ لگا کر انہیں ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ لہٰذا میں تمہیں آخری بار یہی مشورہ دوں گا کہ انہیں محبت اور شفقت کے ساتھ ہستنا پور لایا جائے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد بھیشم خاموش ہوگیا تھا۔

بھیشم کے بعد درونا اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور اس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بھیشم کی تجویز پر مکمل طور پر اتفاق کرتے ہوئے بولا۔

''جو بہترین کام ہم کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم راجہ پنچال کی طرف ایک قاصد بھجوانا چاہئے۔ اس قاصد کے ہاتھ ہمیں راجہ پنچال اور پانڈو برادران کے لئے تحائف بھجوانا چاہئیں۔ انہیں سب سے پہلے یہ یقین دلانا چاہئے کہ ہستنا پور میں اب ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے اور ان کے لئے شفقت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ہستنا پور آنے کی دعوت دینی چاہئے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد درونا خاموش ہوگیا تھا۔ درونا کے بعد رادیو کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا۔

''میں بھیشم اور درونا دونوں کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا۔ اس موقع پر اگر ہم پانڈو برادران کے خلاف محبت اور شفقت کا اظہار کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ ہم ان سے کمزور ہیں اور ان کے سامنے جھکنے پر مجبور ہیں۔ میرے خیال کے مطابق پانڈو برادران سے نپٹنے کا سب سے بہترین اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ ان کے خلاف اس وقت تک جنگ کی جائے جب تک وہ ہماری مرضی کے مطابق ہمارے سامنے جھکتے نہیں اور اگر ہم نے ایسا نہیں کیا تو آنے والے دنوں میں پانڈو برادران ہم سب کے لئے ایک ہولناک خطرہ بن کر کھڑے ہوں گے۔''

ان الفاظ کے بعد رادیو بھی اپنی جگہ پر کھڑا ہوگیا۔ اس کے بعد پانڈو برادران کا چچا وِدورا کھڑا ہوا اور اپنے بھائی دھرت راشٹر کو مخاطب کر کے اس نے بھی بھیشم کی تجویز کی حمایت کی اور پانڈو برادران کے خلاف دشمنی کا سلسلہ ختم کرنے پر زور دیا۔ بھیشم اور وِدورا کی بات سننے کے بعد راجہ دھرت راشٹر اٹھا اور بولا۔

''میں اس گفتگو سے جو بھیشم اور وِدورا نے کی مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ میں حقیقی معنوں میں اس بات کا حامی ہوں کہ پانڈو برادران کے ساتھ بہترین اور ہمدردانہ رویہ اختیار کیا جائے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ زندہ ہیں۔ لہٰذا اس موقع پر میں اپنے قاصد کی حیثیت سے وِدورا کو مقرر کرتا ہوں کہ وہ ریاست پنچال کی طرف جائے۔ میری طرف سے وہ انہیں یقین دہانی کرائے اور انہیں ہستنا پور لانے کی کوشش کرے۔'' اس ساری گفتگو کے ساتھ وہ اجلاس ختم ہوگیا اور سارے لوگ اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے گئے تھے۔

پانڈو برادران کا چچا وِدورا ریاست پنچال کے مرکزی شہر کمپیلہ پہنچا۔ راجہ دروپدہ اور پانڈو برادران نے اس کا بڑی گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ وِدورا نے جو تحائف اپنے ساتھ لے کر آیا تھا، وہ راجہ دروپدہ اور پانڈو برادران کو پیش کئے، ان دنوں دوار کا حکمراں کرشن اور اس کا بھائی بلرام بھی کمپیلہ میں قیام کئے ہوئے تھے۔ انہیں شک تھا کہ کورو برادران ایک بار پھر پانڈو برادران کے خلاف لشکر کشی اختیار کریں گے۔ لہٰذا وہ دونوں بھائی اپنے لشکر کے ساتھ پانڈو برادران کے لئے ریاست پنچال پہنچے ہوئے تھے۔ کرشن اور بلرام بھی خلوص کے ساتھ وِدورا سے ملے تھے۔ وِدورا نے انہیں راج محل میں ہونے والی گفتگو سے آگاہ کرتے ہوئے ہستنا پور چلنے کی دعوت دی۔

پانڈو برادران نے اپنی ماں، اپنی بیوی دروپدی، راجہ دروپدہ، کرشن اور بلرام سے مشورہ کیا اور آخر یہ فیصلہ کیا گیا کہ انہیں ہستنا پور جانا چاہئے کہ وہاں جا کر وہ ریاست میں اپنا حق حاصل کرسکیں۔ یوں پانڈو

براداران اپنی ماں کنتی اور بیوی کے ساتھ ہستناپور روانہ ہوگئے، جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو شہر کے لوگوں نے ان کا بہترین استقبال کیا، ان کی خاطر گلیوں میں خوشبودار پانی چھڑکا گیا اور ان کے اوپر پھول برسائے گئے اور پانڈو براداران پہلے کی طرح ایک بار پھر اپنی ماں کنتی اور بیوی دروپدی کے ساتھ ہستناپور کے راج محل میں رہنے لگے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

گزشتہ چند ہفتوں سے عزازیل اس تاک میں تھا کہ بیوسا اسے کہیں اکیلی ملے۔ آخر ایک روز اسے ایسا موقع میسر آ ہی گیا۔ وہ صبح کا وقت تھا۔ سورج ابھی طلوع نہ ہوا تھا۔ یوناف علی الصباح سرائے سے باہر چہل قدمی کرنے گیا تھا۔ عزازیل نے اسے ایک سنہرا موقع جانا، وہ گہری نیند سوئی بیوسا پر وارد ہوا۔ سب سے پہلے اس نے اسے اس کی سری قوتوں سے محروم کیا، اس پر غشی اور بے ہوشی سی طاری کر کے زوسر کے اہرام کی طرف روانہ ہوگیا۔

جس وقت وہ بیوسا کو لے کر زوسر کے اہرام کے بڑے دروازے پر پہنچا، اس کی ہدایت کے مطابق عارب اور نبیطہ پہلے سے وہاں اس کا انتظار کررہے تھے۔ تینوں بیوسا کو لے کر اہرام میں داخل ہوئے، پھر وہ اس تہہ خانہ میں گئے اور بیوسا کو زنجیروں میں جکڑ دیا۔ اس کے بعد عزازیل نے بیوسا پر اپنا عمل دہراتے ہوئے اس پر چھائی ہوئی غشی اور بے ہوشی کو ختم کردیا تھا۔

جونہی بیوسا ہوش میں آئی اور اس نے خود کو اس تہہ خانہ میں زنجیروں میں جکڑا پایا تو وہ پریشان ہوگئی، پھر جونہی اس کی نگاہ عزازیل، عارب اور نبیطہ پر پڑی تو اس کے چہرے پر خوف کے سائے رقص کرنے لگے۔ اس موقع پر عزازیل نے بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اے بیوسا تو نے دیکھا ہم سے دھوکا، فریب اور غداری کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ تم نے اپنے طور پر یہ سمجھ لیا تھا کہ یوناف کا ساتھ دیتے ہوئے اب تم بالکل محفوظ ہو، لیکن یہ تمہارا خام خیال تھا۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جو موت تک بھی اپنے دشمن کا تعاقب ترک نہیں کرتے اور سنو! میں تم پر یہ بھی واضح کردوں کہ اس تہہ خانہ میں تمہاری کوئی بھی سری طاقت تمہارے کام نہیں آسکتی اور اگر میرے اس انکشاف پر تمہیں کسی قسم کا شبہ ہو تو تم اپنی سری قوتوں کو اس تہہ خانہ کے اندر آزما کر دیکھو۔''

عزازیل کی اس گفتگو کے جواب میں بیوسا اور زیادہ فکر مند ہوگئی تھی تاہم پھر بھی اس نے اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانا چاہا لیکن ناکام رہی۔ یہ صورت حال دیکھ کر بیوسا کی گردن انتہائی ملول اور فکر مندی میں جھک گئی تھی۔ اسی موقع پر عزازیل نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا، پھر اس نے بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے طنز اور تمسخر سے کہا۔

''اے بیوسا تمہارا یہاں سے بچ نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ یوناف کا ساتھ ترک کر کے تم پھر پہلے کی طرح ہمارا ساتھ دینے پر آمادہ ہو جاؤ، اگر تم ایسا کرنے کی حامی بھر دو تو میں ابھی اور اسی وقت تمہاری زنجیریں کھلوادوں گا اور تم آزاد ہو کر پہلے کی طرح عارب اور نبیطہ کے ساتھ خوش کن زندگی بسر کرسکو گی اور اگر تم نے ایسا کرنے سے انکار کردیا تو سن رکھو تمہاری آئندہ زندگی اسی تہہ خانہ ہی میں ختم ہو کر رہ جائے گی۔''

بیوسا کچھ دیر تک سر جھکا کر کچھ سوچتی رہی، پھر اس نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اے عزازیل تو انڈے پینے والے کوے سے مختلف نہیں ہے۔ خدائے خلائق کی قسم اگر تو مجھ سے میری زندگی کے سارے نغمے چھین لے، میرے لئے ہر کام پر ایک آزمائش ہر موڑ پر ایک امتحان کھڑا کردے تب بھی میں تیری بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس لئے کہ یوناف کے ساتھ رہتے ہوئے میری آنکھیں اب کھل چکی ہیں اور اب میں پوری طرح گناہوں کے گرداب سے نکل چکی ہوں۔ لہٰذا اب کیوں کر میں تیری بدی کی پکار کا مثبت جواب دے سکتی ہوں۔ اے عزازیل! نیکی زندگی کے اندھیروں میں روشنی کا ستون ہے، جب کہ بدی جس پر تو چل رہا ہے وہ فتنہ انگیزی اور ریاکاری ہے۔ اے خداوند کے دھتکارے ہوئے، نیکی سورج کا جلال اور خوابوں کی دھنک ہے۔ اے عزازیل! تو اگر میرے سامنے ذرّہ ذرّہ پکارتی موت اور آگ اور خون کا آشوب بھی کھڑا کردے تب بھی مجھے قسم خالق خیر و نور کی میں ہرگز تمہارا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں ہوسکتی۔ میں اپنی ساری زندگی اس تہہ خانہ میں، ان زنجیروں کی اسیری میں گزار سکتی ہوں، لیکن تیرا ساتھ دینے سے قطعاً انکار کرتی ہوں۔''

اے عزازیل تو زندگی کے دروازوں پر سیاہ رات بن کر دستک دینے والا ہے۔ جب یوناف تیرے مقابلے میں پھیلتی ہوئی روشنی اور بکھیرتا ہوا ایک نور ہے۔ اے عزازیل! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو مجھے قید و بند

میں ڈال کر تمام قوتوں کو مفلوج کر کے اس بات پر آمادہ کر لے گا کہ میں نیکی کا ساتھ چھوڑ کر بدی کی طرف ہولوں گی، یوناف کو چھوڑ کر پہلے کی طرح تمہارے ساتھ کام کرنے پر آمادہ ہو جاؤں گی تو پھر یہ تمہاری بھول اور غلط فہمی ہے۔ اور ہاں یہ بھی اپنے ذہن کے نہاں خانوں پر لکھ رکھ کہ تم مجھے ہمیشہ کے لئے اس تہہ خانہ میں ایک قیدی اور اسیر بنا کر نہیں رکھ سکتے۔ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ یوناف ایک طوفان بن کر تمہارے خلاف حرکت میں آئے گا اور مجھے اس اسیری سے ضرور نکال دے گا۔ اس لئے کہ ہم دونوں نیکی کی راہ پر چل رہے ہیں اور جو نیکی کی راہ پر چلتا ہے خداوند اس کا ساتھ دیتا ہے۔''

بیوسا جب خاموش ہوئی تب عبیطہ اس کے پاس گئی اور بڑے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگی۔

''اے بیوسا میری بہن میری بات غور اور توجہ سے سنو! میں تمہاری دشمن نہیں، تمہاری ہمدرد اور تمہاری غمگسار ہوں، تم کیوں اپنے ہاتھوں اپنی زندگی اجیرن بنانے پر تلی ہوئی ہو۔ آقا عزازیل نے جو شرائط تمہارے سامنے پیش کی ہیں وہ تمہاری ہی بہتری اور بھلائی کے لئے ہیں۔ میں تمہیں مخلصانہ مشورہ دوں گی کہ تم یوناف کو چھوڑ کر پھر ہمارے ساتھ کام کرنے پر رضامند ہو جاؤ۔ آخر اس سے پہلے بھی تو تم ہمارے ساتھ کام کرتی رہی ہو اور اب دوبارہ اگر تم ہمارا ساتھ دوگی تو اس میں کونسی بدی اور برائی ہوگی اور سنو بیوسا میری بہن! اگر تم آقا عزازیل کی بات نہیں مانوگی تو ساری زندگی اس تہہ خانہ میں گزار دوگی اور اگر عزازیل کی شرائط تسلیم کرلوگی تو ابھی اور اسی وقت یہ زنجیریں کھول دی جائیں گی اور تم پہلے کی طرح ہمارے اور عزازیل کے ساتھ زندگی بسر کر سکوگی۔''

عبیطہ کی اس گفتگو کے جواب میں بیوسا نے نفرت اور قہر آلود انداز میں عبیطہ کی طرف دیکھا اور پھر وہ کہنے لگی۔

''سنو عبیطہ! تم میری ہمدرد ہو یا دشمن یہ بات میں خوب اچھی طرح جانتی ہوں اور یہ بھی سن رکھو کہ اس عزازیل نے جو شرائط پیش کی ہیں میں انہیں بھی خوب جانتی ہوں کہ ان میں میری بھلائی ہے یا نقصان۔ بہر حال تم تینوں میری بات غور سے سنو بلکہ اپنے ذہن میں بھی لکھ رکھو کہ میں اب نیکی کے راستے پر چل نکلی ہوں، خواہ تم اس تہہ خانہ کے اندر میری زندگی کو جہنم ہی کیوں نہ بنا کر رکھ دو میں نیکی ترک کر کے بدی کا ساتھ دینے پر ہرگز آمادہ نہ ہوں گی اور میں تم کو یہ بھی یقین دلاتی ہوں کہ نیکی ہی میں خداوند کا قرب ہے اور مجھے امید ہے کہ خداوند مجھے اس تہہ خانہ کی اذیت سے بہت جلد نجات دلا دے گا۔ میرا یہ آخری فیصلہ ہے کہ میں کبھی بھی اور کسی بھی صورت میں تمہارا ساتھ دینے پر آمادہ نہ ہوں گی۔''

بیوسا کا یہ جواب سن کر عزازیل، عارب اور عبیطہ ایک طرح سے مایوس اور افسردہ سے ہو گئے تھے، پھر وہ بیوسا کو اس کے حال پر چھوڑ کر وہاں سے نکل گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔
(نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں، سلام کرنا، دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا، مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔
(حضرت عمر فاروقؓ)

☆ سب سے بہتر لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔
(حضرت علیؓ)

☆ جس نے اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھ لیا جان لو اسے کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔
(حضرت عبدالقادر جیلانیؒ)

تسدلیس عطارد و زہرہ

یہ وقت ۹ر جون رات ۸ بجکر ۵ر منٹ سے ۱۱ر جون شام ۶ر بجکر ۴۶ر منٹ تک رہے گا۔ یہ وقت دو شخصوں کے اتصال، محبت مابین زن وشوہر وطالب ومطلوب، حصول علم وکامیابی امتحان، رکاوٹ، بیاہ شادی ترقی نہ ہونا۔ ملازمت میں سعی کا قبول نہ ہونا (بشرطیکہ ملازمت نوشت وخواند سے متعلق ہو) ان تمام امور کے لئے یہ وقت پر تاثیر ہے اور اس وقت کی روحانیت سے فائدہ اٹھا کر مقاصد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ طالب کے نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اس میں مطلوب کے اعداد شامل کرلیں۔ مطلوب اگر مرد یا عورت ہو تو اس کا نام مع والدہ لیں اگر ترقی، نکاح وغیرہ کوئی مطلوب ہے تو اس کے اعداد لیں اور کل اعداد جمع کر کے اس میں ۳۵ر عدد اور زیادہ کریں اور تین مربع نقش پر کریں۔ پہلے دو لکھے ہوئے دریا میں بہادیں گولیاں بنانے کی ضرورت نہیں۔ تیسرا نقش معطر کر کے موم جامہ کر کے سیدھے بازو پر باندھیں اور نیاز حسب توفیق حضرت خواجہ خضر اور رسول اکرم ﷺ کی دلائیں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔

اس عمل کو مثال کے طور پر سمجھا دیتا ہوں۔ مثال:

احمد دین ترقی چاہتا ہے تو طالب احمد دین کے اعداد ۷۱۱ ہوئے۔ مطلوب ترقی کے اعداد ۷۱۰ر ہوے ۳۵ر عدد قانون کے اور جمع کئے۔ کل ۸۶۲ر ہوئے جس کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۱	۲۰۸	۲۱۵	۲۱۸
۲۱۴	۲۱۹	۲۲۰	۲۰۹
۲۱۶	۲۱۳	۲۱۰	۲۲۳
۲۱۱	۲۲۲	۲۱۷	۲۱۲

یہ نقش آبی چال کا ہے نقش پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل تعداد سے ۳۰ر تفریق کریں باقی کو ۴ر سے تقسیم کریں جو حاصل قسمت ہوا سے خانہ ایک میں لکھ کر نقش چال کے پر کریں۔ مثال کے مطابق کل اعداد ۸۶۲ر سے ۳۰ر تفریق کئے تو باقی ۸۳۲ر بچے انہیں ۴ر سے تقسیم کیا تو ۲۰۸ر خارج قسمت ہوا۔ ایک سے خانہ اول میں رکھ کر ترتیب وار خانوں کو لکھتے جائیں نقش پر ہوجائے گا ۴ر پر تقسیم کرنے سے اگر ایک بچے تو خانہ ۱۳ر میں ایک کا اضافہ کردیں۔ اگر باقی بچیں تو خانہ نو میں باقی تین ہوں تو خانہ ۵ر میں ایک کا اضافہ کردیں۔ نقش پر ہوجائے گا۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۳	۶	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

تسدلیس زہرہ ومشتری

یہ طلسم ان لوگوں کے لئے لکھا جاتا ہے جن کا ستارہ مشتری ہے۔ لیکن جن کے حالات اچھے نہیں ہیں ہر کام میں رکاوٹ اور ہر معاملہ میں پریشانی ہوتی ہے۔ آمدنی اور مرتبہ میں ترقی نہیں ہوتی۔ اخراجات اور پریشانی پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اس کے علاوہ اگر ان لوگوں کا کوئی خاص مقصد جو پورا نہیں ہوتا ہو تو یہ عمل کام دے گا۔ یہ نظر ۲۲ر اپریل رات ۲ر بجکر ۲۹ر منٹ سے شروع ہوکر ۲۳ر اپریل رات ۹ر بجکر ۵۸ر منٹ تک رہے گی۔ اس وقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنا نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری سے لے کر اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) عدد کا اضافہ کریں اور اس مجموعہ کو وقت مقررہ پر ایک نقش مربع آتشی میں پر کریں۔ قلم اور دوات نئی ہونی چاہئے۔ نقش زعفران سے پر کیا جائے گا۔ پھر مربع سامنے رکھ کر یا باسط ایک سو چوراسی (۱۸۴) بار پڑھیں اور دم کر کے موم جامہ کرا کے اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ بہترین مدد ملے گی۔ مربع پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۳۰ر عدد تفریق کریں اور باقی کو ۴ر پر تقسیم کریں۔ جو خارج قسمت ہوا سے خانہ اول میں رکھیں اور ایک ایک کا اضافہ کرتے ہوے ۱۶ر خانے پر کریں۔ اگر تقسیم کے بعد باقی ایک ہو تو خانہ ۱۳ر میں۔ اگر ۲ر باقی رہیں تو خانہ ۹ر میں۔ اگر ۳ر باقی رہیں تو خانہ ۵ر میں مزید ایک کا اضافہ کریں۔ نقش پر ہوجائے گا۔ نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۵ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امو مرھون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمرومریخ	تربیع	۲۵-۶
یکم جنوری	قمرومشتری	تربیع	۳۳-۷
۲جنوری	مریخ ومشتری	مقابلہ	۱۸-۱
۳جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۴۳-۱۴
۴جنوری	زہرہ زحل	تسدیس	۴۴-۱۹
۵جنوری	قمروشمس	مقابلہ	۲۳-۱۰
۶جنوری	عطارودوزحل	تسدیس	۵۱-۳
۶جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۲۳-۲۱
۸جنوری	قمرومشتری	قران	۲۷-۱۰
۹جنوری	قمروزحل	تربیع	۴۸-۷
۱۰جنوری	قمروشمس	تثلیث	۱۵-۲۱
۱۱جنوری	قمروزحل	تسدیس	۱۵-۲۱
۱۲جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۴۰-۱۵
۱۳جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۵۳-۱۰
۱۴جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۴۴-۷
۱۵جنوری	قمروعطارد	تربیع	۵۹-۶
۱۶جنوری	قمروشمس	تسدیس	۲۰-۵
۱۷جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۵۶-۱۶
۱۸جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۵۳-۰۰
۱۹جنوری	زہرہومشتری	مقابلہ	۱۳-۱۹
۲۰جنوری	قمروشمس	قران	۴۳-۱۸
۲۱جنوری	قمروعطارد	قران	۴۲-۲۱
۲۲جنوری	قمروزحل	تربیع	۴۹-۲۲
۲۳جنوری	شمس وزحل	تسدیس	۵۳-۱۰
۲۵جنوری	قمروشمس	تسدیس	۳۶-۲
۲۶جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۲۲-۳
۲۷جنوری	قمرومریخ	تسدیس	۴-۱۹
۲۸جنوری	قمرومشتری	تربیع	۴۸-۷
۳۰جنوری	زہرہوزحل	تربیع	۵۲-۱۳
۳۱جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۲۵-۲۲

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمرومریخ	تثلیث	۶-۱۹
۳فروری	قمروعطارد	مقابلہ	۰۰-۱۱
۴جنوری	قمرومشتری	قران	۰۰-۱۱
۵فروری	عطارودوزحل	تسدیس	۱۱-۱۷
۶فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۳۲-۱۱
۷فروری	قمرومریخ	مقابلہ	۳۸-۳
۹فروری	قمرومشتری	تسدیس	۱۴-۱۱
۱۰فروری	قمروعطارد	تربیع	۱۹-۱۵
۱۱فروری	قمرومشتری	تربیع	۴۰-۲۱
۱۲فروری	قمرومشتری	تربیع	۱۸-۹
۱۳فروری	قمروعطارد	تسدیس	۴۹-۰۰
۱۴فروری	قمرومشتری	تثلیث	۳۶-۴
۱۴فروری	قمرومریخ	تربیع	۲۳-۲۰
۱۶فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۲۱-۲۱
۱۷فروری	قمرومریخ	تسدیس	۴۵-۱
۱۸فروری	قمرومشتری	مقابلہ	۲۸-۷
۱۹فروری	قمروزحل	تربیع	۱۸-۱۲
۲۱فروری	قمروزہرہ	قران	۵۹-۴
۲۲فروری	قمرومشتری	تثلیث	۳۵-۵
۲۳فروری	قمرومشتری	تسدیس	۲۴-۱۳
۲۴فروری	زہرہوزحل	تثلیث	۲۷-۲۰
۲۵فروری	قمروزحل	مقابلہ	۵۴-۱۸
۲۵فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۱۰-۲۱
۲۶فروری	قمرومشتری	تسدیس	۱۴-۱۴
۲۸فروری	قمرومریخ	تربیع	۱۰-۶
۲۸فروری	قمروزہرہ	تربیع	۵۷-۱۱
۲۸فروری	قمروشمس	تثلیث	۲۴-۱۲
۲۸فروری	قمرویورانس	تربیع	۱۹-۲۲
۲۸فروری	قمروپلاٹو	مقابلہ	۵۳-۲۲
۲۸فروری	قمروشمس	مقابلہ	۳۰-۰۰

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	عطاردیورانس	تسدیس	۲۴-۲۱
۲مارچ	عطارودمشتری	مقابلہ	۴۳-۲
۳مارچ	قمرومشتری	قران	۲۱-۱۰
۴مارچ	زہرہومشتری	تثلیث	۴۳-۲۰
۵مارچ	قمروزحل	تربیع	۱۷-۳
۶مارچ	قمروشمس	مقابلہ	۳۵-۲۳
۷مارچ	قمروزحل	تسدیس	۱۵-۱۶
۸مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۵۳-۱۰
۹مارچ	قمروعطارد	تثلیث	۵۳-۶
۱۰مارچ	قمرومشتری	تربیع	۵۹-۲۱
۱۱مارچ	قمروشمس	تثلیث	۲۳-۱۰
۱۲مارچ	قمروعطارد	تربیع	۱۴-۱
۱۳مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۱۱-۱۱
۱۴مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۲۸-۱۵
۱۵مارچ	قمرومریخ	تربیع	۲۵-۱۹
۱۶مارچ	عطارودوزحل	تربیع	۹-۱۵
۱۷مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۴۲-۱۳
۱۸مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۳۶-۱۸
۱۹مارچ	قمروعطارد	قران	۵۷-۶
۲۰مارچ	قمرزحل	تثلیث	۴۳-۲۳
۲۱مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۵۱-۲۱
۲۲مارچ	قمرومریخ	قران	۴۳-۱۶
۲۳مارچ	قمرومشتری	تربیع	۴۶-۱۳
۲۵مارچ	قمروزحل	مقابلہ	۲۳-۳
۲۶مارچ	شمس وزحل	تثلیث	۵۴-۰۰
۲۷مارچ	قمروشمس	تربیع	۱۳-۱۳
۲۸مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۰۰-۱
۲۹مارچ	قمرومریخ	تربیع	۲۸-۷
۳۰مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۴۵-۱۳
۳۱مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۴۹-۲۳

شرف قمر

۲۷؍جنوری رات ایک بج کر ۳۹ منٹ سے ۲۷؍جنوری رات ۳ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۲۳؍فروری صبح ۹ بج کر ۲۲ منٹ سے ۲۳؍فروری دن گیارہ بج کر ۳ منٹ تک۔

۲۲؍مارچ شام ۷ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۲؍مارچ رات ۹ بج کر ۶ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، مثبت کام کرنے کے بہترین اوقات۔ ان اوقات کا عاملین کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوط قمر

۱۴؍جنوری صبح ۹ بج کر ۸ منٹ سے ۱۴؍جنوری صبح ۱۰ بج کر ۳ منٹ تک۔ ۱۰؍فروری شام ۴ بج کر ۳۳ منٹ سے ۱۰؍فروری شام ۶ بج کر ۳۱ منٹ تک۔ ۹؍مارچ رات ۱۰ بج کر ۹ منٹ سے ۱۰؍مارچ رات ۱۲ بج کر ۳۱ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کام کرنے کے لئے بدترین اوقات، ان اوقات کا فائدہ اٹھانا چاہئے اور حق وانصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان اوقات میں منفی کام کرنے چاہئیں۔

تحویل آفتاب

۲۱؍جنوری کو دن ۳ بج کر ۱۳ منٹ پر آفتاب برج دلو میں داخل ہوگا۔ ۱۹؍فروری کو صبح ۵ بج کر ۱۹ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔ ۲۱؍مارچ کو صبح ۴ بج کر ۱۵ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات میں اپنی ضروریات وخواہشات اپنے پروردگار کے دربار میں پیش کیجئے، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف زہرہ

۱۷؍فروری رات ۸ بج کر ۳ منٹ سے ۱۸؍فروری دوپہر ۳ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ محبت کے تعویذ بنانے کا بہترین موقع۔

ہبوط عطارد

۲۲؍مارچ صبح بج کر ۲۷ منٹ سے ۲۲؍مارچ رات ۸ بج کر ۴۴ منٹ تک تعلیم اور وکالت وججوں سے جڑے لوگوں کے خلاف عمل کرنے کا قیمتی وقت۔ لیکن ناحق کسی کو پریشان کرنا گناہ ہے۔ جو لوگ امت کے لئے پریشان کن بنے ہوئے ہیں ان کے خلاف عمل کیا جاسکتا ہے۔

عطارد	۵؍جنوری در برج حالت استقامت ۶ بج کر ۳۸ منٹ
عطارد	۲۱؍جنوری در برج دلو حالت رجعت رات ۹ بج کر ۲۵ منٹ
عطارد	۱۱؍فروری در برج دلو حالت استقامت رات ۸ بج کر ۱۸ منٹ
عطارد	۱۳؍مارچ در برج حالت استقامت صبح ۹ بج کر ۲۰ منٹ
عطارد	۳۱؍مارچ در برج حمل حالت استقامت صبح ۷ بج کر ۱۱ منٹ
زہرہ	یکم؍جنوری در برج جدی حالت استقامت رات ۰۰ بج کر ۳۶ منٹ
زہرہ	۳؍جنوری در برج دلو حالت استقامت رات ۲۰ بج کر ۱۷ منٹ
زہرہ	۲۷؍جنوری در برج حوت حالت استقامت رات ۸ بج کر ۲۹ منٹ
زہرہ	۲۱؍فروری در برج حمل حالت استقامت رات ایک بج کر ۳۵ منٹ
زہرہ	۱۷؍مارچ در برج ثور حالت استقامت دن ۳ بج کر ۴۴ منٹ
مریخ	۱۲؍جنوری در برج حوت حالت استقامت دن ۳ بج کر ۴۹ منٹ
مریخ	۲۰؍فروری در برج حمل حالت استقامت صبح ۵ بج کر ۴۱ منٹ
مریخ	۳۱؍مارچ در برج ثور حالت استقامت رات ۹ بج کر ۵۷ منٹ
زحل	یکم؍جنوری در برج قوس حالت استقامت رات ۱۲ بج کر ۳۶ منٹ
زحل	۱۴؍مارچ در برج قوس حالت رجعت رات ۸ بج کر ۳۳ منٹ

منزل شرطین

۲۴؍جنوری	رات ۷ بج کر ۲ منٹ
۲۱؍فروری	صبح ۴ بج کر ۴۴ منٹ
۲۰؍مارچ	دوپہر ۳ بج کر ۵۹ منٹ

چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے قیمتی اوقات۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والے حضرات روزانہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، اگر باموکل پڑھیں تو افضل ہے۔

فہرست نظرات

جنوری، فروری، مارچ، اپریل ۲۰۱۵ء

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۳رجنوری	زہرہ وزحل تسدیس	ابتدا	۲۲_۵۷
۴رجنوری	زہرہ وزحل تسدیس	مکمل	۱۹_۴۴
۵رجنوری	عطارد وزہرہ تسدیس	ابتدا	۱۱_۵
۵رجنوری	زہرہ وزحل تسدیس	خاتمہ	۱۶_۳۱
۶رجنوری	عطارد وزحل تسدیس	مکمل	۳_۵۳
۶رجنوری	عطارد وزحل تسدیس	خاتمہ	۲۰_۴۹
۱۴رجنوری	مریخ وزحل تربیع	ابتدا	۶_ایک
۱۵رجنوری	مریخ وزحل تربیع	مکمل	۱۱_۳۹
۱۶رجنوری	مریخ وزحل تربیع	خاتمہ	۴_۵۴
۱۹رجنوری	زہرہ ومشتری مقابلہ	ابتدا	۱_۳۹
۱۹رجنوری	زہرہ ومشتری مقابلہ	مکمل	۱۹_۱۳
۲۰رجنوری	زہرہ ومشتری مقابلہ	خاتمہ	۴_۰۰
۲۲رجنوری	شمس وزحل تسدیس	ابتدا	۹_۲۰
۲۳رجنوری	شمس وزحل تسدیس	مکمل	۱۰_۵۳
۲۴رجنوری	شمس وزحل تسدیس	خاتمہ	۱۲_۲۴
۲۹رجنوری	زہرہ وزحل تربیع	ابتدا	۱۷_۲۷
۳۰رجنوری	شمس وعطارد قران	ابتدا	۸_۳۵
۳۰رجنوری	زہرہ وزحل تربیع	مکمل	۱۳_۵۲
۳۰رجنوری	شمس وعطارد قران	مکمل	۱۹_۱۴
۳۰رجنوری	زہرہ وزحل تربیع	خاتمہ	۰۰_۴
۳۱رجنوری	شمس وعطارد قران	خاتمہ	۰۰_۳۲
۴رفروری	عطارد وزحل تسدیس	ابتدا	۱۶_۴
۵رفروری	عطارد وزحل تسدیس	مکمل	۱۷_۲۶
۶رفروری	شمس ومشتری مقابلہ	ابتدا	۲_۵۳
۶رفروری	عطارد وزحل تسدیس	خاتمہ	۲۳_۴۷
۶رفروری	شمس ومشتری مقابلہ	مکمل	۲۳_۴۹
۷رفروری	شمس ومشتری مقابلہ	خاتمہ	۱۰_۱۸
۱۸رفروری	عطارد وزحل تسدیس	ابتدا	۴_۲۶
۱۹رفروری	عطارد وزحل تسدیس	مکمل	۱۸_۲۲
۲۰رفروری	زہرہ مریخ قران	ابتدا	۶_۴۷
۲۱رفروری	عطارد وزحل تسدیس	خاتمہ	۳_۱
۲۲رفروری	زہرہ مریخ قران	مکمل	۱۰_۴۲
۲۳رفروری	شمس وزحل تربیع	ابتدا	۱۸_۴۷

عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲۳رفروری	زہرہ ومریخ قران	خاتمہ	۱۲_۴۰
۲۳رفروری	شمس وزحل تربیع	مکمل	۱۹_۲۵
۲۳رفروری	زہرہ وزحل تثلیث	ابتدا	۰۰_۲۵
۲۴رفروری	شمس وزحل تربیع	خاتمہ	۷_۴۳
۲۴رفروری	زہرہ وزحل تثلیث	مکمل	۲۰_۲۷
۲۴رفروری	مریخ وزحل تثلیث	ابتدا	۰۰_۵
۲۵رفروری	زہرہ وزحل تثلیث	خاتمہ	۱۶_۲۸
۲۶رفروری	مریخ زحل تثلیث	مکمل	۸_۳۷
۲۷رفروری	مریخ زحل تثلیث	خاتمہ	۱۷_۷
۲رمارچ	عطارد ومشتری مقابلہ	ابتدا	۸_۱۱
۲رمارچ	عطارد ومشتری مقابلہ	مکمل	۲_۴۰
۲رمارچ	عطارد ومشتری مقابلہ	خاتمہ	۱۱_۵۲
۴رمارچ	زہرہ ومشتری تثلیث	ابتدا	۲_۳۶
۴رمارچ	زہرہ ومشتری تثلیث	مکمل	۲۰_۴۴
۵رمارچ	زہرہ ومشتری تثلیث	خاتمہ	۱۴_۵۳
۹رمارچ	مریخ ومشتری تثلیث	ابتدا	۲۳_۳۸
۱۰رمارچ	مریخ ومشتری تثلیث	مکمل	۱۲_۳
۱۱رمارچ	مریخ ومشتری تثلیث	خاتمہ	۱۶_۰۰
۱۵رمارچ	عطارد وزحل تربیع	ابتدا	۲۳_۳۸
۱۶رمارچ	عطارد وزحل تربیع	مکمل	۱۵_۹
۱۶رمارچ	عطارد وزحل تربیع	خاتمہ	۲۳_۴۹
۲۵رمارچ	شمس وزحل تثلیث	ابتدا	۱_۷
۲۶رمارچ	شمس وزحل تثلیث	مکمل	۰۰_۵۴
۲۷رمارچ	شمس وزحل تثلیث	خاتمہ	۰۰_۵۹
۲۷رمارچ	زہرہ ومشتری تربیع	ابتدا	۱۲_۱۱
۲۸رمارچ	زہرہ ومشتری تربیع	مکمل	۷_۴۰
۲۸رمارچ	زہرہ ومشتری تربیع	خاتمہ	۱۷_۲۶
یکم راپریل	شمس ومشتری تثلیث	ابتدا	۲۳_۰۰
۲راپریل	عطارد وزحل تثلیث	ابتدا	۵_۲۹
۲راپریل	عطارد وزحل تثلیث	مکمل	۱۷_۴۸
۲راپریل	شمس ومشتری تثلیث	مکمل	۲۲_۵۰
۳راپریل	عطارد وزحل تثلیث	خاتمہ	۶_۲
۳راپریل	شمس ومشتری تثلیث	خاتمہ	۲۲_۳۶

●●●●●●●

فرعون کی ''ملکہ'' کا مقبرہ دریافت

مصر میں ماہرین آثار قدیمہ نے ایک غیر معروف ملکہ کا مقبرہ دریافت کیا ہے۔ یہ مقبرہ جنوب مغربی قاہرہ میں ابو سیر کے مقام پر دریافت ہوا ہے۔ جس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ وہ ۴۵۰۰ رسال پہلے کے دور کے فرعون نے فریفری کی ماں یا بیوی کا ہو سکتا ہے۔ مصر کے نوادرات کے وزیر ممدوح الدماتی کہتے ہیں کہ اس ملکہ کا نام کھیمتکاویس ہے اور یہ اس کے مقبرے کی دیوار پر لکھا پایا گیا ہے۔ دماتی کا کہنا ہے کہ اس سے لگتا ہے کہ کھیمتکاویس سوئم ہیں۔ یہ مقبرہ فرعون نفریفی کے مقبرے کے کمپلیکس میں دریافت ہوا ہے۔ چیک انسٹیٹیوٹ آف ایجپٹولوجی مشن کے سربراہ میروسلاو بارتا جنھوں نے یہ دریافت کی کہتے ہیں کہ ملکہ کے مقبرے کی جگہ دیکھ کر لگتا ہے کہ وہ فرعون کی بیوی تھیں۔ میروسلاو کو اس مقبرے سے چونے کے پتھر اور تانبے کے ۳۰ ربرتن بھی ملے ہیں۔ دماتی کہتے ہیں کہ اس مقبرے کی دریاف پانچویں شاہی گھرانے کے بعض نامعلوم پہلوؤں پر نظر پڑتی ہے جس نے فورتھ ڈائنیسٹی کے ساتھ مل کر پہلے اہرامِ مصر تعمیر دیکھی تھی۔ ابو سر قدیم مصر کے دارالحکومت میمفیس کا پرانا شاہی قبرستان ہو کرتا تھا۔

کانگریس کی طرف سے اردو میڈیا سیل کا قیام خوش آئند قدم

نئی دہلی (پریس ریلیز) انجمن اردو۔ دوست کانفرنس نے کانگریس کے دہلی یونٹ کی طرف سے اردو میڈیا سیل کے قیام کو خوش آئند قرار دیا ہے۔ اس موقع پر انجمن اردو۔ دوست کانفرنس کے کنوینر ایاز محمود نے کہا کہ اگر قومی سیاسی جماعت نے یہ قدم اٹھایا ہے تو اس سے یقیناً اردو کو فروغ ضرور ملے گا، جس سے دوررس نتائج برآمد ہوں گے، کانگریس کے سیاسی ترجمان اخبار ''قومی آواز'' جس کے بانی پنڈت جواہر لعل نہرو جی تھے، اس کے بند ہونے سے پورے ہندوستان میں ایک پیغام عام ہو گیا تھا کہ اب قومی سیاسی پارٹی کانگریس اردو کی خیر خواہ نہیں رہی۔ ہندوستان کی اردو دوست اقلیت سے اب اس کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ جس سے کانگریس کا ووٹ بینک سلسلہ وار اس سے کھسکنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے یہ قدم اپنی گھٹتی تعداد کو روکنے کے مدنظر اٹھایا ہے۔ اس قدم سے اس میں مسلم اقلیت کے تئیں ہمدردی کی جھلک نظر آتی ہے۔ انجمن اردو۔ دوست کانفرنس کے کنوینر ایاز محمود نے مزید کہا کہ کانگریس میں ٹیامحل کے ایم ایل اے شعیب اقبال کی شمولیت سے ایک نئی بیداری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے تمام اردو میڈیم اسکولوں کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے دہلی کی وزارت تعلیم کا ایک افسوس ناک پہلو اجاگر کیا۔

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
مارچ، اپریل ۲۰۱۶ء
بندش نمبر
ڈھال بھی۔تلوار بھی
بندشوں سے نجات کے قیمتی روحانی فارمولے
زندگی برباد کرنے کا ذریعہ
بندش کیا ہے؟
بندش نمبر
ہر گھر کے ضرورت، ہر عامل اور عام آدمی
کے پاس رہنے والا روحانی ہتھیار
مکان، دکان اور پلاٹ کی بندش کیسے کی جاتی ہے
شادی، نکاح، کاروبار، سفر، گھر، آفس کی بندش کھولنے کا طریقہ
RS.60/=
عاطف ہاشمی

پاکستان سے
زر تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۳،۴
مارچ، اپریل ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

عاقبت کی فکر ضروری ہے

بقلم خاص

خوف خدا سے دوراور عاقبت نااندیشی کے اس دور میں روحانی عملیات کا غلط استعمال ایک قسم کا ذوق بن کر رہ گیا ہے۔عوام کی گھٹیا سوچ کے غلط در غلط پہلو تو اپنی جگہ لیکن غلط اور دنیا پرست عاملین نے بھی وہ ستم ڈھائے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو بلبلاتا دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

معمولی سی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے روحانی عملیات کا سہارا لیا جاتا ہے اور اپنے حریف کو ذلیل کرنے کے لئے غلط قسم کے عاملین کا سہارا لے کر وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ جن کی اذیتیں دیر تک محسوس کی جاتی ہیں۔عوام کی غلط سوچ اور غلط عاملین کی بے جا حرکتوں کی وجہ سے سینکڑوں گھر برباد ہوگئے ہیں اور اس کائنات کے کونے کونے میں افراتفری مچ گئی ہے۔

کسی کا کاروبار بند کردیا جاتا ہے، کسی کے روزگار پر چاند ماری کی جاتی ہے، کسی کی کوکھ بند کردی جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اولاد سے محروم ہوجاتی ہے، کسی لڑکی کا رشتہ باندھ دیا جاتا ہے، اس کی شادی نہیں ہوتی اور اس بے چاری کی ساری عمر فریب امید میں گذر جاتی ہے، کسی کے سفر باندھ دیئے جاتے ہیں، اس کے عزائم کو زنجیریں پہنادی جاتی ہیں۔ سچی محبت کرنے والے میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھینچ دی جاتی ہیں اور روحانی عملیات کے ذریعہ گھروں میں اور خاندانوں میں ایسی دراڑیں ڈال دی جاتی ہیں کہ لوگ محبت اور التفات کو ترسنے لگتے ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ تکلیف دہ حرکتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کو دنیا مسلمان سمجھتی ہے اور چہرے مہرے کے اعتبار سے یہ مسلمان ہی نظر آتے ہیں لیکن بزبانِ اسلام مسلمان اس کو کہتے ہیں کہ جس کی زبان اور قلم سے اللہ کے دوسرے بندے سلامت اور محفوظ ہوں۔دوسروں کو ستانے والا، اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو رُلانے والا، معمولی سی رنجش پر دوسروں کو کسی عذاب میں جھونک دینے والا اور ذاتی خرمستی کی خاطر کسی کی راہیں کاٹ دینے والا ہرگز ہرگز مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کے دعوے کے مطابق بروز محشر ذرے ذرے کا حساب ہوگا، اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری پر حملہ کیا ہوگا تو اس کو بھی خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔پھر وہ لوگ عذاب الٰہی سے کیسے بچ پائیں گے کہ جن کی پوری زندگی لوگوں کو اذیت پہنچانے میں گذری ہو۔

لوگوں کی بندش کرنے والے اور کرنی کرتوت کا سہارا لے کر اللہ کے بندوں کو ستانے والے عاملین تو قیامت کے دن اللہ کا عذاب جھیلیں ہی گے لیکن وہ تمام لوگ بھی اللہ کی پکڑ کا شکار ہوں گے جنہوں نے اپنے مفادات یا اپنے نفس کی تسکین کی خاطر محض دولت پرستی کی بنا کر عاملین کو خوش کرکے اپنے رشتے داروں یا اپنے حریفوں کے لئے تباہ وبربادی کے کارنامے انجام دیئے ہوں گے۔انہیں بروز حساب سخت قسم کی سزاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کردہ عذابِ الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عوام وخواص کی فرمائش پر ادارہ طلسماتی دنیا نے ”بندش نمبر“ مرتب کرنے کا پروگرام بنایا۔یہ نمبر انشاء اللہ گھر گھر کی ضرورت بنے گا اور اس نمبر سے نہ صرف عاملین فائدہ اٹھائیں گے بلکہ اس سے وہ تمام عوام بھی مستفیض ہوسکیں گے جو کسی وجہ سے عاملین سے رابطہ نہیں کرپاتے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اُن برے کارناموں سے محفوظ رکھے جو دوسروں کو ستانے، تڑپانے اور رُلانے کے لئے انجام دیئے جاتے ہیں۔

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس اور پاکیزہ لائن ہے، جو لوگ اس لائن کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ دودھ کو زہر بنانے کی کوششوں میں مبتلا ہیں اور ایسی تمام تر کوششیں عاملین کی عاقبت کو برباد کرنے کا سبب بنتی ہیں۔قابلِ قدر ہیں وہ عاملین جو دوسروں کو نفع پہنچانے میں مصروف ہیں اور بدترین ہیں وہ عاملین جو چند روپیوں کی خاطر لوگوں پر مصائب اور آفتیں برسانے کی بدترین حرکتوں کے ذمہ دار بنیں اور لوگوں کی زندگی میں زہر گھولیں۔

اللہ اپنے فضل وکرم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں کسی بھی فن اور کسی بھی صلاحیت کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے محفوظ رکھے۔

اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نفع اور نقصان نہیں پہنچتا

خالد مقبول حفظہ اللہ

میرا شعبہ روحانی علاج سے بیس سال سے تعلق ہے۔ بہت سے مریضوں سے واسطہ پڑا۔ مریضوں میں عقیدہ کے حوالے سے جو غلط باتیں دیکھیں، ان میں ایک اہم غلطی ''اللہ کو حقیقی طور پر نفع ونقصان کا مالک نہ ماننا ہے۔ کئی پڑھے لکھے اور مذہبی افراد بھی زبانی طور پر تو اقرار کرتے ہیں مگر حقیقت سے واقف نہیں یا پھر ان کا عقیدہ بھی مضبوط نہیں۔

خاص کر جادو اور جنات کے مریضوں میں تو یہ بات بہت ہی زیادہ دیکھنے میں آئی۔ جادو کروانے والے، کرنے والے یعنی جادوگر اور جنات وشیاطین سے نقصان .... سے زیادہ خوف بلکہ یقین ہوتا ہے کہ وہ عمل کریں گے اور ہم پر اثر ہوجائے گا یا جنات ہم پر حملہ کریں گے اور ہم پر اثرات آئیں گے یا نقصان ہوجائے گا۔

اسی لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس عقیدہ کی صحیح تشریح ہوجائے اور عقیدہ صحیح اور مضبوط ہوجائے۔

وضاحت کے لئے بنیادی بات سمجھنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ جب بھی ہمارے نفع یا نقصان کے لئے کوئی تدبیر کرتا ہے تو اس کے بعد'' اَمـرِ رَبِّـی ''یعنی اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے کہ ہم کو کتنا نفع پہنچے یا کتنا نقصان؟ پھر جو فیصلہ ہوتا ہے، وہی عملی طور پر ہوتا ہے۔ اس کو درج ذیل مثالوں سے سمجھیں۔

ا۔ ایک صورت یہ کہ کسی جادوگر نے ہمارے خلاف عمل کیا۔ اپنی طرف سے اس نے بہت مضبوط عمل کیا۔ اب'' اَمـرِ رَبِّـی '' یہ ہے کہ ۱۰۰ ر فیصد کی جگہ صرف ۲۰ ر فیصد اثر ہو تو جادو خود بخود ۸۰ ر فیصد ضائع ہوجائے گا۔ اور ہم پر لازمی ۲۰ ر فیصد اثر ہوگا۔

۲۔ دوسری صورت یہ کہ کسی جادوگر نے ہمارے خلاف عمل کیا۔ اپنی طرف سے اس نے بہت مضبوط عمل کیا۔ اب'' اَمـرِ رَبِّـی '' یہ ہے کہ ۱۰۰ ر فیصد اثر ہو تو ہم پر لازمی ۱۰۰ ر فیصد اثر ہوگا۔ چاہے جتنے مرضی حفاظت کے اعمال ہم لوگ پڑھتے رہیں۔ یعنی پورا اثر ہوگا۔

یہا ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ۱۰۰ ر فیصد ہم پر جادو کا اثر ہوتا ہے تو پھر حفاظتی اعمال پڑھنے کا فائدہ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ'' اَمـرِ رَبِّـی ''میں بہت حد تک آپ کے اعمال اور نیت کا دخل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے تو میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسے ہی ہو۔ (مسند احمد اور صحیح ابن حبان)

جب آپ عمل کرتے ہیں اور بے یقینی کی کیفیت سے کرتے ہیں تو'' اَمـرِ رَبِّـی ''میں آپ کے یقین کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ اور جو جادو یا جن آپ کو نقصان دینے کے لئے آرہا ہوتا ہے، اس کو آپ کو نقصان دینے کے لئے جانے دیا جاتا ہے۔ کتنے مریض ایسے دیکھے جن کا یقین ہوتا ہے کہ فلاں شخص عمل کرتا ہے اور ہمیں نقصان ہوتا ہے۔ ان کی زبان پر یہ نہیں آتا کہ اللہ جل جلالہ کی مرضی سے ہم کو تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ جل جلالہ کو تو وہ بیچ سے ہی نکال دیتے ہیں۔ بس وہ ہیں اور جادوگر۔ جادوگر حملہ کرتا ہے اور ان پر اثر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں اسی حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ بھی ہیں جو عمل کرتے ہیں اور اللہ جل جلالہ پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ حفاظت فرمائیں گے۔ اور یقین بھی کامل درجہ کا رکھتے ہیں۔ ان کے

گھر اور مکان کی بندش کا طریقہ

عامل کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ قرآن کریم کی ان آیتوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔ زکوٰۃ کا طریقہ ہر ایک آیت کو بہ نیت زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ سب سے پہلے سورۂ نحل کی آیتوں کی زکوٰۃ ادا کرے، پھر سورۂ طارق کی اور آخر میں سورۂ قریش کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۱۔سورۂ نحل کی آخری دو آیت وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○

۲۔سورہ طارق کی آخری تین آیات اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ○ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○

۳۔لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ. اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ○ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

سورۂ قریش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں اور لگاتار چالیس دن تک پڑھیں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں۔ ورنہ زکوٰۃ میں کمزوری رہے گی اور مقصود پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ ان آیات کی زکوٰۃ کے بعد اصحاب کہف کی بھی زکوٰۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ اصحاب کہف کو روزانہ ۱۲۵ مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ چالیس دن تک پڑھیں، اس زکوٰۃ کے دوران پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھیں: اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ يَمْلِيْخَا مَكْسَلْمِيْنَا كَشْفُوْطَطْ اَذْرَفَطْيُوْنَس كَشَافَطْيُوْنَس تَبْيُوْنَس يُوَانِسْ بُوْس وَ كَلْبُهُمْ قِطْمِيْر وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ. وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَاۤ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. مذکورہ آیات قرآنی اور اصحاب کہف کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل اس بات کا حق دار بن جاتا ہے کہ وہ گھروں، میدانوں، پلاٹوں اور مکانوں کی بندش کر سکے۔

کسی بھی یا دوکان کی بندش سے پہلے عامل کو چاہئے کہ وہ اس بات کی جانچ کر لے کہ اس جگہ میں جنات ہیں یا نہیں؟ عامل کو اس کا اندازہ کرنے کے لئے اس عزیمت کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے: الیقًا ملیقًا تلیقًا انتَ تعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ. اس عزیمت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ بہ نیت زکوٰۃ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرنے سے عامل دورانِ بندش ہر طرح کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

انتباہ : عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر بندش کرے۔ بندش کرتے وقت چاند عقرب میں نہ ہو، اماوس نہ ہو، اور عامل خود کسی بھی طرح کے مرض میں مبتلا نہ ہو، بندش کرتے وقت عامل پوری طرح پاک صاف ہو اور باوضو ہو۔ اگر بندش کے وقت عامل کا کوئی مددگار ہے تو وہ بھی پوری طرح پاک صاف ہو اور باوضو ہو۔ بندش کرتے وقت کوئی نابالغ بچہ اور عورت قریب نہ ہو۔ اگر بچہ اور عورت تین گز کے فاصلے پر ہے تو اس کو قربت نہیں مانیں گے۔ اگر جگہ کی بندش کرتے وقت یہ یقین ہو کہ جنات موجود ہیں تو پہلے سوا کلو اجوائن پر مذکورہ آیات پچیس پچیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور بندش سے چوبیس گھنٹے پہلے اس اجوائن کو اس جگہ کے کونوں میں بکھیر دیں جہاں کی بندش کرنی ہو۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے جنات ہٹ جائیں گے اور اپنا ٹھکانہ تبدیل کرلیں گے۔ اگر عامل نے موکل تابع کر رکھا ہو تو بندش کرتے وقت عامل کو چاہئے کہ بذریعہ موکل جنات سے معاہدہ کرلے اور اندازہ کرلے کہ وہ کتنے دنوں میں جگہ خالی کردیں گے۔ یہ معاہدہ ان مقامات پر ضروری ہے جہاں بندش کے بعد تعمیری کارروائی کا ارادہ ہو۔ تعمیر شدہ مکانوں کی بندش کے وقت جنات سے معاہدہ صرف احتیاط ہے، ضروری نہیں لیکن اگر عامل موکل کے ذریعہ کوئی جنات سے معاہدے کرنے کا اہل نہ ہو تو اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ کھلی جگہوں کی بندش کرنے کے بعد تین ماہ تک تعمیر اور پرانی عمارت کو منہدم کرنے کی اجازت نہ دے، ورنہ خود مالکان عمارت کو وہاں رہائش کرنے کے والوں کو اور خود عامل کو کسی بھی طرح کا جانی، مالی نقصان ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ آسیب زدہ اور سحر زدہ مقامات کی بندش کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ مین گیٹ سے یا جہاں پر مین گیٹ بنانا ہو اس کے دائیں طرف سے بندش کا آغاز کیا جائے، اس کے بعد اس کی سیدھ میں دوسری جانب بندش کریں، پھر بائیں طرف کی بندش کرکے واپس مین گیٹ کی طرف لوٹیں اور مین گیٹ کے بائیں طرف بندش کرکے مین دروازے پر کھڑے ہوکر اذان پڑھیں اور تین بار تالی بجائیں۔ انشاء اللہ بندش ہوجائے گی۔ عامل بندش شروع کرکے بندش ختم ہونے تک کسی سے بات نہ کرے تو بہتر ہے۔ (ناچیز حسن الہاشمی)

اسم مبارک

☆ انبیاء علیہم السلام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالوہاب ہے۔

☆ شیاطین کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقہار ہے۔

☆ جنات کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالرحیم ہے۔

☆ پہاڑوں کی مخلوق کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالخالق ہے۔

☆ جنگلات کے جنگلی جانوروں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقادر ہے۔

☆ سمندروں کی مخلوق کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقدوس ہے۔

☆ زمین کے کیڑے مکوڑوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالغیاث ہے۔

وہ باتیں جن سے خوشبو آئے

☆ میں نے یہ جانا ہے کہ لوگ آپ کی باتیں اور آپ کے کام بھول جائیں گے لیکن وہ اس احساس کو کبھی نہیں بھولیں گے جو آپ کی کسی بات یا کام کی وجہ سے ان کے ذہن و دل میں پیدا ہوا تھا۔

☆ اگر آپ کسی چیز کو پسند نہیں کرتے تو اسے تبدیل کر دیجئے۔ اگر آپ اسے تبدیل نہیں کر سکتے تو پھر اپنا رویہ تبدیل کر لیجئے۔

☆ ہم کسی تتلی کی خوبصورتی کی تعریف وستائش تو کرتے ہیں لیکن اسے وہ خوب صورتی پانے کے لئے جن تبدیلیوں سے گزرنا پڑا ان کا اعتراف نہیں کرتے۔

☆ اگر کوئی شخص آپ کو محض ایک عام سا فرد سمجھتا ہو تو آپ بھی اس شخص کو دوسروں پر ترجیح نہیں دیتے۔

☆ تخلیقیت کبھی ختم نہیں ہوتی، آپ اسے جتنا استعمال کرتے ہیں اس میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔

☆ اگر کوئی فرد اپنی اصلیت آپ پر آشکار کر دے تو آپ اس پر یقین کیجئے۔

☆ ممکن ہے اپنی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات پر آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے لیکن آپ کو یہ اختیار ضرور حاصل ہے کہ ان سے مغلوب نہیں ہوں۔

☆ محبت کسی حد بندی کو نہیں مانتی، محبت اپنی امیدوں سے بھری منزل پانے کے لئے ہر رکاوٹ پار کر جاتی ہے اور دیواروں میں سے گزر جاتی ہے۔

☆ اگر آپ کے پاس صرف ایک مسکراہٹ بچی ہو تو اسے ان لوگوں کو دیجئے جن سے آپ محبت کرتے ہیں۔

☆ اگر آپ کام نہیں کرتے تو پھر سب کچھ بے فائدہ ہے۔

☆ کسی کے بادلوں میں قوس قزح بننے کی کوشش کیجئے۔

☆ جرأت سب سے بڑی نیکی ہے کیوں کہ جرأت کے بغیر آپ کوئی نیک کام مسلسل انجام نہیں دے سکتے۔

☆ آپ خود کو سب سے بڑا تحفہ جو دے سکتے ہیں وہ ہے معاف کرنا، ہر کسی کو معاف کر دیجئے۔

خوشبو کی

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆میری ماں نے مجھے کہا تھا جہالت کو بالکل بھی برداشت نہیں کرنا لیکن کسی کے جاہل ہونے اور غیر تعلیم یافتہ ہونے میں فرق ضرور سمجھنا کیوں کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تعلیم تو حاصل نہیں کر سکے لیکن وہ کالجوں کے پروفیسروں سے زیادہ پڑھے لکھے اور ذہین ہیں۔

☆تعصب ایک ایسا بوریا ہے جو ماضی کو الجھن میں بدل دیتا ہے، مستقبل کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور حال کو ناقابل رسائی بنا دیتا ہے۔

سیم وزر سے لکھنے کے قابل باتیں

☆اپنے آپ کو اس وقت تک انسان نہ سمجھو جب تک تمہاری رائے تمہارے غصہ کے زیر اثر رہے۔

☆اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

☆جو شخص تمہارا غصہ برداشت کرلے اور ثابت قدم رہے تو وہ تمہارا سچا دوست ہے۔

☆اچھے کے ساتھ اچھے رہو لیکن برے کے لئے برے مت بنو کیوں کہ تم پانی سے خون صاف کر سکتے ہو پر خون سے خون نہیں۔

☆منزل حق کے حصول کے لئے نماز نہایت ضروری ہے کیونکہ مومن کی معراج ہی نماز ہے۔

☆موت وہ تیر ہے جو اپنے ہدف پر لگنے کے لئے (گمان سے) نکل پڑا ہے۔

☆غصہ ہمیشہ تنہا آتا ہے لیکن جاتے ہوئے اپنے ساتھ عقل، اخلاق اور شخصیت کی خوبصوری کو لے جاتا ہے۔

☆معاف کردینے سے انسان کی اپنی روح پاک ہو جاتی ہے۔

☆انسان زبان کے پردے میں چھپا ہے۔

☆ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔

☆بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینہ سے بچو۔

☆گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے، نیکی پر غرور، نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆سب سے بہترین لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

☆جو پاک دامن پر تہمت لگاتا ہے اسے سلام مت کرو۔

☆اگر تو کل سیکھنا ہے تو پرندوں سے سیکھو کہ جب شام کو واپس گھر جاتے ہیں تو ان کی چونچ میں کل کے لئے کوئی دانہ نہیں ہوتا ہے۔

☆سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

☆اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔

☆دو طرح سے چیزیں دیکھنے میں چھوٹی نظر آتی ہیں ایک دور سے دوسرے غرور سے۔

☆کسی کو اس کی ذات اور لباس کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا کیوں کہ تم کو دینے والا اور اس کو دینے والا ایک ہی ہے اللہ، وہ ہے جو اس کو عطا کر کے آپ سے لے بھی سکتا ہے۔

☆دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہوتے ہیں۔

☆پریشانی، حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

☆بہترین آنکھ وہ ہے جو حقیقت کا سامنا کرے۔

☆دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اور آسان کام

دوسروں پر تنقید کرنا ہے۔

☆نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆انسان زندگی سے مایوس ہو تو کامیابی بھی ناکامی نظر آتی ہے۔

شمع فروزاں

☆ معاشرے پر تمہارا اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہو سکتا کہ تم خود سنور جاؤ۔

☆ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو کیوں کہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔

☆ دو بھائیوں میں صلح کرا دینا نماز، روزہ اور صدقہ سے بڑی نیکی ہے۔

☆ صبر کی دو قسمیں ہیں ایک ناپسندیدہ چیز ملنے پر اور دوسرا محبوب چیز نہ ملنے پر۔

☆ اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے، ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

☆ اگر برائی کو ابتدا میں نہ روکا جائے تو وہ آہستہ آہستہ ضرورت بن جاتی ہے۔

☆ قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

☆ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

☆ جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائے وہ ناقابل اعتماد ہے۔

☆ کمزور ترین شخص وہ ہے جو اپنا راز نہ چھپا سکے۔

☆ دنیا میں اپنی زندگی اچھی بسر کرنا چاہتے ہو تو لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

☆ جو جنت کی خواہش کرتا ہے وہ بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

☆ عقل مند بولنے سے پہلے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

☆ علم ایک ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اسے کوئی چرا نہیں سکتا۔

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

☆ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا اللہ سے کلام کرنے کے مترادف ہے۔

☆ لوگوں سے کٹ کر زندہ تو بے شک رہا جا سکتا ہے مگر خوش نہیں۔ اگر کسی سے محبت کرتے ہو تو اسے مت آزمانا، کیوں کہ اگر وہ دھوکہ باز یا بے وفا نکلا تو دکھ تمہیں ہی ہوگا۔

☆ سچائی کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔

☆ محبت اور شک ایک دل میں نہیں رہ سکتے۔

☆ انسان گناہ اس وقت کرتا ہے جب وہ موت کو بھول جاتا ہے۔

☆ احساس کمتری اور احساس برتری میں مبتلا انسان کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا۔

☆ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔

سنا آپ نے؟

جب آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین پر پھول اور غنچے کھلتے ہیں اور جب اللہ کی محبت یا خوف سے آنسو جاری ہوتے ہیں تو اللہ کی رحمت برستی ہے۔

☆ جب رب راضی ہونے لگتا ہے تو بندے کو اپنے عیبوں کا پتہ چلنا شروع ہو جاتا ہے اور یہی اس کی رحمت کی پہلی نشانی ہے۔

☆ شکوے شکایات کم کیجئے اور اللہ کی ان نعمتوں کے لئے شکریہ ادا کیجئے جو آپ کے پاس ہے۔

☆ صرف اتنی ذمہ داریاں قبول کریں جتنی کر سکتے ہیں، اپنی سکت سے زیادہ کام لینے سے گریز کریں۔

☆ اپنے اردگرد کے لوگوں اور گھر والوں کو خوش رکھنے کی کوشش کیجئے، آپ کو بھی خوشی ملے گی۔

☆ دوسروں کی برائیوں پر نظر مت رکھیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں۔

☆ اپنے مسائل کے بارے میں کم سوچیں، مسائل کے حل کے لئے پوری کوشش کریں، نتائج کے بارے میں فکر مند نہ ہوں۔

☆ گلاب کی ان پتیوں کی طرح بنو جو اپنے مسلنے والے کے

ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتی ہیں۔

☆ اگر کچھ لینے کی خواہش ہو تو بزرگوں کی دعا لو۔

☆ اگر کچھ دینے کی خواہش ہو تو اللہ کی راہ میں دو۔

☆ آپ کا ایک لفظ زخم بھی لگا سکتا ہے اور مرہم بھی بن سکتا ہے، اختیار آپ کے پاس ہے۔

☆ جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆ جب قضا آتی ہے تو خرگوش کے ہاتھوں شیر کو بھی مات ہو جاتی ہے، اس لئے غرور صرف اللہ کی ذات کے لئے ہی ہے۔

☆ آنسو ضرور لیکن اتنا کہ رونے کی نوبت نہ آئے۔

☆ وقت، دوست اور رشتے، یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمیں مفت میں ملتی ہیں، ان کی قیمت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ کہیں کھو جاتی ہیں۔

☆ کوئی آئینہ انسان کی اتنی سچی تصویر پیش نہیں کرسکتا جتنی کہ اس کی گفتگو۔

☆ حق پر چلنے والوں کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔

☆ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔

☆ کام جب صدق نیت سے کیا جائے تو کرنے کے بہت سارے طریقے نکل آتے ہیں، نہ کرنے کی نیت ہو تو کوئی طریقہ نہیں نکلتا۔

لفظ لفظ موتی

☆ کسی کی ناجائز شکایت کرنے والا اپنی ہی شخصیت کا تأثر خراب کرتا ہے۔

☆ سچی دوستی، نایاب اور خالص چیز کی مانند ہے جو مشکل سے ہی ملتی ہے۔

☆ کسی کی خوبیوں کو دیکھ کر حسد نہ کرو بلکہ کوشش کرو کہ اس کی خوبیاں تمہارے کام آسکیں۔

☆ غریب انسان کی دولت، اعتبار، عزت اور تعلیم ہے، ان چیزوں کے ذریعہ وہ شہرت بھی پالیتا ہے۔

☆ جو شخص اپنے مزاج کو سمجھتا ہے وہ اپنے مسائل کا حل خود نکالتا ہے۔

☆ دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔

☆ خدا کے حضور دعا مانگنا پریشانیوں کا سب سے بڑا حل ہے۔

☆ کسی کی نسبت سے برا خیال دل میں مت لاؤ ورنہ اس کا عکس تمہارے دل پر بھی ضرور پڑے گا۔

☆ تجربہ، مفت میں ملنے والی چیز نہیں اس کے لئے وقت وعمر گنوانی پڑتی ہے۔

☆ انسان کو جس قدر بری صحبت تباہ کرسکتی ہے کوئی دوسری شئے نہیں۔

☆ جذباتی لوگ دوسروں کے لئے کم اپنے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

☆ آپ اپنے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی اس وقت کر رہے ہوتے ہیں جب آپ کسی کی غیبت کر رہے ہوتے ہیں۔

☆ ایسی توجہ کے حق دار مت بنو، جس کے تم حق دار نہیں ہو۔

☆ دنیا کی محبت میں مبتلا شخص کو دنیا دکھ بھی بہت دیتی ہے۔

☆ بہت سے نقصانات اس لئے بھی ہوتے ہیں کہ ہم دوسروں سے مشورہ لینا گوارا نہیں کرتے۔

☆ وقت کے انتظار میں وقت کو ضائع کرنے والا بہت بڑا احمق ہے۔

☆ ہم دولت سے دوا حاصل کرسکتے ہیں، تندرستی نہیں۔

☆ دشمن ایک بھی بہت، دوست ہزار بھی کم ہیں۔

☆ پاؤں بھلے ہی پھسل جائے مگر زبان کو نہ پھسلنے دو۔

☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو، زبان نہیں۔

☆ ہم دولت سے کتابیں حاصل کرسکتے ہیں، علم نہیں۔

رہنما اقوال

☆ زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے اوپر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔

☆ موت کو ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو نہ کرو۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تاکہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔
☆ سب سے بہترین لقمہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔
☆ مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے کیوں کہ ستارے ہمیشہ اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔
☆ اللہ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہیں ہونا چاہئے، حالات کیسے ہی ناسازگار کیوں نہ ہو۔
☆ جہنم کی آگ وہی آنسو بجھا سکتے ہیں جو وقت سحر ایک مومن کی آنکھ سے ٹپکیں۔
☆ جس طرح پھول کا حسن خوشبو، دل کا حسن یاد، زندگی کا حسن آس اور انسان کا حسن اخلاق ہے، اسی طرح آنکھوں کا حسن آنسو ہیں۔
☆ کبھی کبھی انسان زیادہ دکھوں کے باوجود ایک آنسو نہیں بہا سکتا اور کبھی یہ آنسو خوشی کے اظہار کے لئے آنکھوں سے چھلک پڑتے ہیں۔
☆ آنسو وہ انمول موتی ہیں جن کے آگے ہر چیز ماند پڑ جاتی ہے، یہ پتھر دل انسان کو بھی موم بنا سکتے ہیں۔
☆ اس دن پر آنسو بہانا چاہئے جو نیکی کے بغیر گزرا۔
اس دن پر آنسو بہانا چاہئے جو تیری عمر میں کم ہو گیا اور اس میں نیکی اور خدا کی یاد نہ تھی۔
☆ اپنے اندر وہ چیز پیدا کرو کہ تمہاری آنکھ سے پانی نکلے کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔
☆ خون کی ندیاں بہانے کے بجائے ایک آنسو پونچھنے کی شہرت زیادہ ممتاز ہے۔
☆ امیر تکبر کریں تو برا ہے لیکن غریب تکبر کریں تو بہت برا ہے۔
☆ زبان کو شکایت سے بند کرو خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔
☆ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھو۔
☆ زندگی سادہ اور مختصر ہونی چاہئے ورنہ قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔
☆ دنیا کے ساتھ مشغول ہو جانا جاہل کا بد ہے لیکن عالم کا بدتر ہے۔

حرف حرف روشن

☆ جس درخت کی لکڑی نرم ہو، اتنی ہی اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔
☆ جس کی تعلیم صحیح ہو وہ آنکھ سے بھی دیکھتا ہے، دماغ سے بھی اور دل سے بھی۔
☆
☆ جو شخص ہوش میں ہو، وہ غرور نہیں کرتا۔
☆ استاد بادشاہ نہیں ہوتا لیکن بادشاہ بناتا ہے۔
☆ جو دکھ کو گلے کو ہار بنا لیتے ہیں، وہ کبھی بھی دکھ سے نجات نہیں پاتے۔
☆ جڑیں سلامت ہوں تو ٹنڈ منڈ درختوں پر بھی موسم بدلتے ہی پھول آ جاتے ہیں۔
☆ دعا ایک ایسی چیز ہے جس سے بڑی سے بڑی آرزو کی تکمیل میں مدد ملتی ہے۔
☆ خواہشات وہ بھنور ہے جس میں پھنس کر انسان اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے۔
☆ خواہشات وہ سیاہ رات ہے جو انسانی زندگی میں کبھی سویرا نہیں کرتی۔
☆ خواہشات وہ سمندر ہے جس کے ساحل تک پہنچنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔
☆ خواہشات وہ جام ہے جس کو جتنا زیادہ پیا جائے، پیاس اتنی ہی بڑھتی ہے۔

سنہری باتیں

☆ عبادت جو مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، زمین میں دھنسا دیتی ہے اور عبادت جو خالق کے لئے کی جاتی آسمان پر پہنچا دیتی ہے۔
☆ جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ عالم ہے، جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔
☆ خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی دے۔

▼▼▼▼▼

باب بندش

۲۲واں باب

صنم خانۂ عملیات

رزق کی بندش ختم کرنے کیلئے

طریقہ (۱) : اگر کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہو کہ کسی نے اس کا روزگار بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے اس پر روزی کی راہیں تنگ ہوگئی ہیں اور دن بدن وہ غربت وافلاس کی دلدل میں دھنستا جا رہا ہے، کم آمدنی یا آمدنی کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے قرض بھی بڑھتا جا رہا ہے تو ایسے شخص کو اپنے روزگار اور رزق کی بندش کو کھولنے کے لئے یہ عمل کرنا چاہئے۔

نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء غسل کریں، بغیر سلا کپڑا پہنیں، اس لباس پر خوشبو لگائیں اور احرام کی طرح زیب تن کریں یعنی ایک ایک سفید چادر بطور لنگی کے باندھیں اور ایک سفید چادر اپنے تن پر ڈال لیں، سر پر ٹوپی نہ اوڑھیں یعنی یہ عمل ننگے سر ہی کریں، عمل مکمل تنہائی میں کریں اور جس جگہ عمل کریں وہاں بخور روشن کریں۔ جس مصلّے پر عمل کی نیت سے بیٹھیں اس کے نیچے کاغذ کے دس ٹکڑے رکھ لیں، ان دس ٹکڑوں پر الگ الگ یہ حروف تحریر کریں: ک، ہ، ی، ع، ص، ح، م، ع، س، ق۔ کاغذ کے ان ٹکڑوں کو اوپر نیچے کر کے مصلے کے نیچے رکھ لیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ایک ٹکڑا نکالیں اور دیکھیں کہ اس پر کون سا حرف لکھا ہوا ہے۔ جو بھی حرف لکھا ہوا ہو اس حرف کے اعداد کے مطابق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھیں: وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى. كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ.

اسی طرح ایک ایک کر کے دس ٹکڑے نکالے جائیں گے اور ہر ہر ٹکڑا نکالتے وقت تین مرتبہ درود شریف پڑھیں گے اور ہر ٹکڑا اٹھا کر کاغذ کے ٹکڑے پر جو حرف تحریر ہوگا اس کے اعداد کے مطابق ہی مذکورہ آیت پڑھنی ہے۔

حروف کے اعداد یہ ہیں:

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
۲۰	۵	۱۰	۷۰	۹۰	۸	۴۰	۷۰	۶۰	۱۰۰

جب دس ٹکڑوں پر اسی طرح پڑھ لیں تو رکعت نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر سجدے میں چلے جائیں اور سو بار ''یارزاق'' پڑھیں، اس کے بعد سر اٹھا کر بندشِ روزگار سے نجات کی دعا کریں۔

اس طرح اس عمل کو لگاتار اکیس راتوں تک کریں، انشاء اللہ رزق کی بندش ختم ہو جائے گی اور بفضلِ خداوندی روزگار کے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے۔

اس عمل کے پہلے دن غسل کرنا ہے اور آیت قرآنی پڑھتے وقت ایک بار بسم اللہ پڑھنی ہے، ایک بار کی تعداد میں ہر بار بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے، اس عمل کے بعد دو رکعت نفل قضاءِ حاجت روزانہ پڑھنی ہے، پہلے دن عمل سے پہلے غسل کریں، اس

کے بعد روزانہ صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ احرام پہلے دن اور اکیسوے دن پہننا ہے، باقی دنوں میں اچھا لباس زیب تن کریں۔

طریقہ (۲) : رزق کی بندش سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی بھی نوچندی بدھ، جمعرات یا جمعہ کو یہ عمل کریں، عشاء کی نماز کے بعد غسل کریں اور عمل کی نیت سے تنہائی میں بیٹھ کر عمل کی شروعات کریں۔ عمل سے پہلے دو نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں اور اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا کرنے کے بعد عمل شروع کریں۔ واضح رہے کہ عمل کے وقت کمرے میں روشنی کم ہو، چراغ جلائیں یا پھر نائٹ بلب روشن کریں جس کی روشنی ہری ہو۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد اکتالیس بار یہ پڑھیں: یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اس کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھیں: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ. وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ. اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا. پھر آسمان کی طرف پھونک ماریں اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ مجھے بندش رزق اور بندش روزگار سے نجات دے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے، اس عمل کو لگاتار اکتالیس دن کرنا ہے، اکتالیسوے دن پھر یہی نقش دوبارہ لکھیں اور اس کو اپنی دوکان یا آفس وغیرہ میں ہرے کپڑے میں پیک کر کے لٹکائیں۔ انشاء اللہ بندش کتنی بھی سخت ہوگی ختم ہو جائے گی اور رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۴	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں ورنہ ہری پنسل سے لکھیں۔

طریقہ (۳) : جس شخص کی روزی بذریعہ سفلی عمل بند کر دی گئی ہو اس کو چاہئے کہ گیارہ دن تک یہ عمل کرے، اس عمل میں آیات کفایات کے ذریعہ روحانی مدد لی جاتی ہے۔ اس کے عمل کے دوران گیارہ دن ایک وقت کی نماز بھی اور نمازِ اشراق بھی قضا نہیں ہونی چاہئے۔ نمازِ اشرق کے علاوہ تمام نمازیں باجماعت پڑھنی چاہئیں۔

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا پڑھیں، نماز اشراق کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا پڑھیں، نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک لاتعداد مرتبہ درو:

شریف پڑھتے رہیں، نمازِ ظہر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً پڑھیں، نمازِ عصر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا پڑھیں، نمازِ مغرب کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا پڑھیں اور نمازِ عشاء کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد اول و آخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں۔ عمل سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر بندش کھلنے کی دعا کریں، اس کے بعد یہ آیات بطور نقش ایک کاغذ پر لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

اس نقش کو ناپاکی کی حالت میں نہ پہنیں اور بیت الخلا جاتے وقت بھی اس کو اتار دیا کریں۔

طریقہ (۴) : عمل بندشِ روزگار کھولنے میں عجیب تاثیر رکھتا ہے، اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں اور لگاتار پانچ راتوں تک یہ عمل کریں، یہ عمل نصف رات گذرنے کے بعد ہی کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ رات کو ایسی جگہ کھلے صحن میں ننگے سر اور ننگے پیر کھڑے ہو جائیں کہ کسی چیز کا سایہ اپنے وجود پر نہ پڑے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد ۶۶ مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں۔ اس کے بعد پانچ سو مرتبہ "یَا مُسَبِّبَ الاسباب" پڑھیں، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ پانچ راتوں کے بعد یہ محسوس ہوگا کہ بندش کٹ رہی ہے اور رزق کے لئے دروازے کھل رہے ہیں۔

طریقہ (۵) : اگر کسی کا کاروبار جادو کے ذریعہ بند کر دیا گیا ہو اور کسی بھی عمل سے یہ بندش نہ کٹ رہی ہو تو اس نقش کو عروج ماہ میں بروز منگل بوقت طلوع آفتاب گلاب و زعفران سے سفید کاغذ پر یہ نقش لکھیں اور اس کو فریم میں لگا کر ایسی جگہ دوکان میں آویزاں کریں کہ اس پر گراہکوں کی نظر پڑے۔ انشاء اللہ چند روز میں بندشِ کاروبار ختم ہو جائے گا اور گراہکوں کا بھی تانتا بندھے گا اور خوب خیر و برکت ہوگی۔

۷۸۶

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

طریقہ (۶) : اگر کسی کی خواہش ہو کہ اس کے روزگار کی بندش کھل جائے اور اس کے بعد پھر کوئی بھی شخص اس کے روزگار کو بند نہ کر سکے تو اس کو چاہیئے چالیس دن تک روزانہ گیارہ مرتبہ درود شریف، سو مرتبہ الم نشرح، چار سو پچاس مرتبہ حسبنا

اللہ و نعم الوکیل، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں کاروبار کی بندش کھل جائے گی۔ چالیس دن کے دوران یہ نقش ہری پنسل سے لکھ کر اپنی دوکان کی چوکھٹ پر لگائے، انشاء اللہ اس کے بعد کوئی بندش نہیں کرا سکے گا۔

۷۸۶

۶۶	۱۶۷	۶۶	۶۷
الوکیل	ونعم	اللہ	حسبنا
۶۵	۱۲۳	۹۶	۱۶۰
۱۲۲	۶۸	۱۶۴	۹۵
۱۶۵	۹۴	۱۲۴	۶۷

طریقہ (۷) : اگر کاروبار، دوکان، آفس یا گھر کی بندش کا شبہ ہو تو اس عمل کے ذریعہ بندش سے نجات حاصل کریں۔

عروج ماہ میں کسی بھی دن اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، شروع میں الحمد شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ پڑھیں، سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑ۔ ں، چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھیں، سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک ایک بار پڑھیں، دوبارہ الحمد شریف ایک مرتبہ پڑھیں، یہ سب ایک بار پڑھیں۔ اسی طرح تین بار پڑھیں پھر پانی پر دم کریں اور وہ پانی دوکان میں، آفس میں، مکان وغیرہ میں چھڑک دیں لیکن باتھ روم، بیت الخلا وغیرہ میں یہ پانی نہ چھڑکیں، اگر کوئی مریض بندشوں کا شکار ہے بالخصوص کاروباری بندشوں کا شکار ہو تو وہ اس سے غسل بھی کر سکتا ہے لیکن یہ پانی نالی میں نہیں جانا چاہیے، کچی زمین میں گڑھا کھود کر نہائیں یا ایسی جگہ نہائیں ریت وغیرہ بچھا کر کہ پانی خشک ہو جائے لیکن نالی میں نہ جائے۔ انشاء اللہ کتنی بھی سخت بندش ہوگی ختم ہو جائے اور راہیں کھل جائیں گی۔

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر اس عمل کو لگاتار تین دن تک کرلیں تو بندشوں کا نام و نشان تک نہیں رہے گا۔

طریقہ (۸) : اگر کسی جگہ کو سفلی عمل کے ذریعہ باندھ دیا ہو یا کسی لڑکی کا عقد باندھ رکھا ہو یا کسی کی دوکان وغیرہ باندھ رکھی ہو یا کسی مرد کی شہوت باندھ رکھی ہو تو لوبان لے کر اس پر ۱۴۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور گیارہ دن تک اس لوبان کی بندش کی جگہ پر دھونی دیں۔ بندش میں مبتلا افراد بھی اس لوبان سے دھونی لیں، انشاء اللہ اس دھونی دینے سے بندش سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ (۹) : اگر بذریعہ بندش کسی کاروبار کو بند کر دیا گیا ہو تو بندش کھولنے کے لئے اس عمل کو مکمل یقین کے ساتھ کریں۔ انشاء اللہ بندش کتنی بھی سخت ہوگی کھل جائے گی اور کاروبار پھلنے پھولنے لگے گا۔ طریقۂ عمل یہ ہے کہ ایک جگ پانی لیکر اس پر ستر مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں: بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم . یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ. اول وآخر درودِ تنجینا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کردیں، پھر یہ پانی کاروبار کی جگہ میں چاروں کونوں میں چھڑک دیں اور تھوڑا سا پانی دروازے پر بھی چھڑک دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات حاصل ہوجائے گی۔

درودِ تنجینا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم . اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْآفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَ قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ وَ دَافِعُ الْبَلِیَّاتِ وَ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یا الٰھی اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

طریقہ (۱۰) : اگر کسی شخص کی ملازمت کی بندش کردی ہو کہ جہاں بھی کوشش کرے اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو اس کو چاہئے نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کرے، عشاء کے بعد عمل کرے اور لگاتار گیارہ دن راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ بندش ختم ہوجائے گی اور ملازمت کے لئے راستے کھل جائیں گے۔ اول وآخر درود شریف کے ساتھ یہ عمل کرے اور یہ عمل ایک رات میں سو بار پڑھے، بسم اللہ صرف ایک بار پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم. یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب. یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب. یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَار یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ وَ تَوَکَّلْتُ علی اللّٰہ یاربِّ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

طریقہ (۱۱) : برائے ملازمت کسی کی کیسی بھی بندش ہو انشاء اللہ نو دن میں مکمل کھل جائے گی، نوچندی جمعرات کو باوضو ہوکر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ نقش لکھیں اور اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	یاوہاب
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

اگلے دن سے روزانہ یہ نقش نو عدد لکھیں اور نو آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں یہ نقش رکھ دیں اور روز کے روز گولیاں دریا میں

ڈالیں اور عشاء کی نماز کے بعد روزانہ کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہوکر نو سو مرتبہ ''یامسبب الاسباب'' پڑھیں، انشاء اللہ بندش رفع ہوگی اور ملازمت مل جائے گی۔

طریقہ (۱۲) :ہر طرح کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ عمل کریں۔ایک سو مرتبہ آیت الکرسی، ایک سو بار سورۂ فاتحہ، ایک سو بار معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کرلیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں اور پانی پر دم کرکے پانی گھر کے تمام کونوں میں چھڑک دیں اور تھوڑا پانی گھر کے سب افراد پی لیں، اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ بندش سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

طریقہ (۱۳) : مکان اور دکان کی بندش کھولنے کا نقش۔اس نقش کو عروجِ ماہ میں مشتری کی ساعت میں لکھیں اور اس کے بعد اس پر ۶۶ مرتبہ چہل کاف پڑھ کر دم کردیں، پھر اس نقش کو شیشے کے فریم میں لگا کر دکان یا مکان میں آویزاں کردیں، انشاء اللہ ہر طرح کی بندش اور سحر سے نجات ملے گی۔اس نقش کو اگر جمعرات کے دن لکھیں تو پہلی ساعت میں لکھیں، جمعہ کے دن پانچویں سات میں اور اگر پیر کے دن لکھیں تو تیسری ساعت میں لکھیں۔فریم کو وقتاً فوقتاً کپڑے سے صاف کرتے رہیں اور وقتاً فوقتاً درود شریف پڑھ کر اس پر دم کرتے رہیں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاالله	یارحمن	یارحیم
یامالك	یارزاق	یاقادر
یارزاق	قل هو اللّٰه احد	یارزاق
الحمد للّٰه	یارزاقُ	الحمد للّٰه
یارزاقُ	الله الصمد	یارزاقُ
یاکافی المهمّات	یاکفیلُ	یاالله

طریقہ (۱۴) : روزانہ سو مرتبہ ''یالطیفُ یارزاقُ'' گلاب و زعفران سے پورے سال لکھیں، یکم جنوری سے شروع کرکے ۳۱ر دسمبر تک یا کسی بھی مہینے سے شروع ہوکر کسی بھی مہینے تک لیکن انگریزی مہینوں میں پورے ایک سال تک لکھتے رہیں پھر جو کچھ بھی لکھا ہے اس کو آخیر میں سمندر میں ڈال دیں۔اگر آٹے میں گولے بنا کر ڈالیں تو بہتر ہے، انشاء اللہ ہر طرح کی بندش سے نجات ملے گی اور آئندہ کے لئے بندش سے حفاظت بھی رہے گی، رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا اور دنیا ہر طرف سے کھنچی چلی آئے گی۔

طریقہ (۱۵) : اگر کسی لڑکی کا نکاح باندھ دیا گیا ہو اور اس کے پیغام موصول نہ ہوتے ہوں یا پیغام تو موصول ہوتے ہوں، ٹھہرتے نہ ہوں تو اس کی بندش کھولنے کے لئے یہ عمل کریں۔ایک تالہ لائیں اور اس کو بند کردیں، پھر اس تالے پر سو مرتبہ ''یابدوح'' پڑھ کر اُس تالے کو لڑکی کے سر پر رکھ کر ۲۷ر مرتبہ ''یاباسط'' پڑھیں، اس کے بعد اُس لڑکی سے کہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے تالہ کھول دے، پھر اس تالے کو چابیوں سمیت بہتے پانی میں پھینک دیں اور یہ نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ اس کی

بندش ختم ہوجائے گی اور اچھے پیغام موصول ہوکر ٹھہر جائیں گے۔اس عمل کے لئے تالا نیا خریدنا چاہئے۔استعمال شدہ تالہ اس عمل کے لئے استعمال نہ کریں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و ينصرك الله نصراً عزيزاً	نصر من الله وفتح قريب	ان تستفتحوا فقد جاء كم الفتح	انا فتحنا لك فتحاً مبينا
۲۱۷۵	۱۲۳۲	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۲۳۱	۲۱۷۲	۱۳۰۴	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۲۳۰	۲۱۷۳

طریقہ (۱۶) : اگر کسی لڑکی کا نکاح باندھ دیا گیا ہو،عمر نکل رہی ہو اور شادی طے نہ ہو رہی ہو تو یہ عمل کریں۔انشاءاللہ بہت جلد اس کو بندش سے نجات مل جائے گی اور شادی ہوجائے گی۔نوچندی جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد لڑکی کو غسل کرائیں اور اس سے کہیں کہ وہ سورۂ احزاب کی تلاوت کرے،سورۂ احزاب اکیسویں پارے میں ہے۔اگر لڑکی سورۂ احزاب نہیں پڑھ سکتی تو سامنے بٹھا کر کوئی دوسرا شخص یا عورت سورۂ احزاب کی تلاوت کرے۔

اس عمل سے پہلے ایک لکڑی کی صندوقچی لا کر رکھ لیں، جس میں کنڈی بھی ہو اور جس میں تالہ لگایا جاسکتا ہو، تالے پر ''یافتاح'' ۴۸۰ مرتبہ پڑھ کر دم کرلیں۔صندوقچی میں نئی روئی بچھادیں، ایک سچا موتی رکھ دیں، سورۂ احزاب کی تلاوت کے بعد لڑکی کے ہاتھ سے یہ نقش صندوقچی میں رکھ کر لڑکی ہی کے ہاتھوں اُس صندوقچی میں تالہ لگوادیں اور اس کی چابیاں سمندر یا دریا میں پھنکوادیں، اور ایک نقش لکھ کر قرآن حکیم میں سورۂ احزاب کی جگہ رکھوادیں، انشاءاللہ بہت جلد بندش کھل جائے گی اور زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ شادی ہوجائے گی،شادی کے بعد صندوقچی کو دریا میں چھوڑ دیں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲	۸۸۸۰۹
۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۶

برائے نصیبہ کشائی

فلاں بنت فلاں

طریقہ (۱۷) : بندش شادی کی ہو، کاروبار کی ہو، گھر کی یا دکان کی ہو، ان سب بندشوں کے توڑ کے لئے یہ عمل اللہ

کے فضل سے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، یہ عمل اکیس دن کا ہے، اس عمل کے لئے دریا یا نہر کا پانی اتنی مقدار میں لے آئیں کہ اکیس دن کے لئے کافی ہو۔ اس پانی میں تھوڑا سا نمک بھی ملالیں۔ اس پانی پر یہ عمل پڑھ کر دم کردیں۔

(۱) **عليُ اللّٰه، باقيُ اللّٰه، باقيُ خنّاس سب فاني، فنا بحكم اللّٰه.** ایک سو بار

(۲) سورۂ فاتحہ اکتالیس بار، سورۂ توحید اکتالیس بار، سورۂ کافرون اکتالیس بار، سورۂ فلق اکتالیس بار، سورۂ ناس اکتالیس بار۔

(۳) **یاقهارُ یاجبارُ قهر کن فی علم السفلی الناری بحق لا الٰه الا الله محمد رسول اللّٰهؐ وعلیؑ امیر المؤمنین** ۱۰۱ بار یہ سب پڑھ کر پانی پر دم کریں، اس کے بعد اس پانی کو سب دیواروں پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ اس عمل سے ہر طرح کی بندش ختم ہوجائے گی۔ کاروبار کے لئے راستے کھلیں گے، اچھے رشتے موصول ہوں گے گھر کی تمام نحوستیں ختم ہوں گی۔

اس کے بعد سات دن تک سورۂ حشر کی آخری چار آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں یا کسی سے پڑھواتے رہیں۔

طریقہ (۱۸) : کسی بھی طرح کی بندش یا گردش یا نحوست میں برائے صحت ہو، برائے کاروبار ہو یا برائے حزن و ملال ہو، کاغذ کے چار ٹکڑوں پر مندرجہ ذیل کلمات گلاب و زعفران سے لکھیں اور پتلی سی لکڑی لے کر اس پر ان کاغذ کے ٹکڑوں کو چپکا دیں، پھر نوچندی جمعرات کو ایک لکڑی بہتے دریا میں چھوڑ دیں، یہ عمل ۴ نوچندی جمعراتوں میں کرنا ہے۔ انشاء اللہ بندش سے گردش نحوست سے اور ہر قسم کے رنج والم سے نجات مل جائے گی۔ کلمات یہ ہیں: **بسم اللّٰه الحق المبين من العبد الذّليل الٰى رب الجليل ربِّ اَنّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِيْن و صلى اللّٰه على سيدنا محمد و آله و اصحابه اجمعين الطيبين الطاهرين.**

طریقہ (۱۹) : اگر کسی شخص کی ایسی بندش کرادی گئی ہو کہ جہاں بھی جائے ناکامی ہو یا کسی کو بذریعہ سحر و بندش کسی منصب اور عہدے سے ہٹا دیا گیا ہو یا کسی شخص کی ایسی بندش کرادی گئی کہ وہ کسی خاص عہدے تک پہنچ نہ پاتا ہو اور بار بار کی کوششوں کے بعد بھی اس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہو، جو شخص کسی مقابلہ میں یا الیکشن میں بار بار ہار جاتا ہو وغیرہ ایسے تمام امور میں آیاتِ لطیف کے ذریعہ بندش اور رکاوٹ سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ قرآن حکیم میں آیات لطیف چار ہیں۔ ان آیاتِ لطیف کے مجموعی اعداد ۶۶۹۹ ہیں، ان کا نقش مربع آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۶۷۴	۱۶۷۷	۱۶۸۱	۱۶۶۷
۱۶۸۰	۱۶۶۸	۱۶۷۳	۱۶۷۸
۱۶۶۹	۱۶۸۳	۱۶۷۵	۱۶۷۲
۱۶۷۶	۱۶۷۱	۱۶۷۰	۱۶۸۲

اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کریں، یہ عمل نوچندی جمعرات کو کریں، اس کے بعد سات دن تک نمازِ فجر کے بعد ۱۲۹ مرتبہ ''یالطیف'' پڑھیں، نمازِ ظہر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ انعام کی آیت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ. پڑھیں۔ نماز عصر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ یوسف کی یہ آیت پڑھیں اِنَّ رَبِّیْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ.

نمازمغرب کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ شوریٰ کی یہ آیت پڑھیں اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ.

نمازِ عشاء کے بعد سورۂ ملک کی یہ آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں: اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ سات دن کے بعد نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد یالطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ہر طرح کی بندش اور گردش سے نجات ملے گی۔

طریقہ (۲۰) : کسی بھی طرح کی بندش کھولنے کے لئے اپنے نام مع اسم والدہ میں جتنے بھی حروف صوامت (بغیر نقطے والے حروف) ہیں ان کے اعداد جمع کرلیں اور ان کو ان اعداد میں شامل کر کے ۲۴۷۔

پھر حسبِ قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے بنا کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بندش کسی بھی طرح کی ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

مثال : اگر ہمیں نور احمد کے لئے جو بیٹا ہے سروری کا رفعِ بندش کے لئے نقش بنانا ہے تو اس کے بعد اور ماں کے نام میں جو نقطے والے حروف ہیں ان کو حذف کر دیں، نور احمد ایک حرف نقطے والا ہے 'ن' اس کو الگ کیا، سروری کے نام میں بھی ایک ہی نقطے والا حرف ہے 'ی' اس کو بھی حذف کر دیا، باقی حروف کے کل اعداد ۷۲۵۔

قانون کے وضع کئے ۳۰

۷۲۵

۴) ۳۰ (۱۷۳

پھر چار سے تقسیم کیا ۴

۲۹

۲۸

۱۵

۱۲

۳

اس نقش کو عروج ماہ میں جو اتوار آئے اس کی پہلی ساعت میں بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، یا پھر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ بندش کسی بھی طرح کی ہوگی، کاروبار کی ہو، مقدمہ کی ہو، شادی کی ہو،، ترقی کی ہو، حصولِ منصب یا حصولِ اقتدار کی ہو کھل جائے گی اور ضروریات وخواہشات بروقت پوری ہونے لگیں گی۔

سات سلام اور چہل کاف کے عامل بنیں

تعارف

سات سلام اور چہل کاف کا عمل ''پیران پیر غوث اعظم حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ یہ عمل سایہ اور جادو کا خاص توڑ ہے۔اس عمل کا عامل بننے کے لئے صرف اجازت کی ضرورت ہے،اجازت نقد ہدیہ کے ساتھ مشروط ہے، اجازت حاصل کرنے کے بعد اس عمل کے ذریعہ سے جنات، جادو ٹونا اور نظر بد کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ چہل کاف کے عامل اور اہل خانہ پر جادو اور سایہ اثر نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سب محفوظ رہتے ہیں، بشرطیکہ وہ اجازت لیتے وقت پہلے سے جادو اور جنات کے مریض نہ ہوں۔

چہل کاف وہ عمل ہے جو عاملین میں بہت مقبول ہے، دنیا کا شاید ہی کوئی جائز کام ایسا ہو جو اس عمل سے ممکن نہ ہو، شرط یہ ہے کہ اس عمل کا ماہرانہ استعمال کرنا آتا ہو، اسلحہ تو بہت سے لوگوں کے پاس ہوتا ہے مگر اچھی طرح چلانا کسی کسی کو آتا ہے، یہی روحانی اسلحہ کا بھی معاملہ ہوتا ہے۔ اگر اسلحہ کو صحیح استعمال نہ کرنا آتا ہو یا پھر بوقت ضرورت پاس نہ ہو، بے شک سامنے رکھا ہو تو دشمن مارا جائے گا، اس لئے دنیاوی اسلحہ کی طرح روحانی اسلحہ کو بھی ہر وقت لوڈ رکھنا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت فوری استعمال کیا جاسکے۔

اجازت لینے کے بعد کیا حاصل ہوگا

اس عمل کے لئے کسی چلہ کشی کی شرط نہیں ہے، اجازت لینے کے بعد آپ کو سات سلام اور چہل کاف کی ایک معمولی تعداد روزانہ (جب تک عمل رکھنا چاہیں) پڑھنی ہوتی ہے، اس کے پڑھنے سے آپ کی روزانہ حاضری لگتی رہے گی اور اس عمل کے پیچھے جنات آپ کی بوقت ضرورت مدد کریں گے، اس عمل کے پیچھے چونکہ جنات کی ایک بڑی تعداد ہے اور وہ سب ہی جادو اور جنات کے علاج کرنے میں ماہر ہونے کے ساتھ دیگر دنیاوی کاموں میں بھی معاون ہوتے ہیں، اس لئے روزانہ پڑھتے رہنے سے وہ بھی مدد کو تیار رہتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب پولیس کی ضرورت پڑتی ہے تو ۱۰۰ پر کال کی جاتی ہے، کون آتا ہے؟ اس کا کوئی نہیں سوچتا، بس آنا چاہئے۔ اسی طرح جب اجازت یافتہ پڑھتا ہے تو اس کی کال بھی چہل کاف والوں کو جاتی ہے اور وہ آتے ہیں اور جس کام کے لے پڑھا گیا ہوتا ہے اس میں معاونت کرتے ہیں۔ اگر کسی کی نظر کھلی ہو تو اس کو جنات واضح نظر بھی آتے ہیں۔

اجازت کون لے

روحانی معالجین، مشائخ اور پیر حضرات، ایسے مریض جو عرصہ سے جادو اور جنات کی پکڑ میں ہوں، جو لوگ اپنی اور اپنے گھر والوں کو جادو اور جنات سے خود عمل کرکے نجات دلانے والے افراد۔

اجازت کے لئے اهلیت

اس عمل کی اجازت ہر کوئی لے سکتا ہے، اجازت لینے والے کا فن عملیات سے پہلے سے واقف ہونا ضروری نہیں۔ بالغ مرد اور عورت اجازت لے سکتے ہیں۔ اجازت لینے کا طریقہ، اس عمل کی اجازت چونکہ پانچ سو روپے نقد ہدیہ کے ساتھ مشروط ہے اس لئے جو بھی اجازت لینا چاہے وہ نقد برائے غرباء ہدیہ ادا کرکے محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی سے اجازت لے سکتا ہے۔ یہ رقم غریبوں پر تقسیم کی جاتی ہے۔

بندش لگانے اور کھولنے کے تیر بہدف اعمال

قیصرا حمد بی اے

معزز سامعین کرام! کسی کو تکلیف پہنچانا یا کسی کو اذیت دینا، یہ اسلام کے خلاف ہے۔ دین اسلام دنیا میں سب سے اعلیٰ دین ہے۔ اسلام ہمیں ہر برائی سے روکتا ہے۔ قدم قدم پر نیک اور اچھے کاموں کی تعلیم دیتا ہے۔ کسی کی دل آزاری نہ کرو، کسی کو تکلیف مت دو، غریبوں کی مدد کرو، خواہ وہ زکوٰۃ یا صدقہ کی صورت میں ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، کسی کی حق تلفی مت کرو، ورثاء کا مال نہ کھاؤ، حق دار کا حق مت مارو، جھوٹ مت بولو، کسی کی غیبت مت کرو، حرام کاری وجوئے وشراب نوشی سے بچو، سود خوری سے بچو، رزق حلال کھاؤ، نماز پڑھو، روزہ رکھو۔ غرض قدم قدم پر نیکی کی تعلیم دین اسلام دیتا ہے۔ اگر میں دین اسلام پر لکھوں اور اس کے نیک اعمال کی ترغیب پر لکھوں تو میرے خیال سے صفحات کے صفحات بھر جائیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ہم سب مومنین اور مسلمانوں کو اسلام کے احکامات پر چلنے کی توفیق بخشے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہر کام بند کرنے کے لئے

زکوٰۃ: پاک وصاف پکی اینٹ لے کر گیارہ (۱۱) دن اکیس (۲۱) مرتبہ یہ عمل پڑھ لیں۔ پھر بعد میں کام میں لائیں۔ عمل تجربہ شدہ مندرجہ ذیل ہے۔

عمل: زہرہ بند۔ تن بند۔ کافی بند۔ صافی بند جبرائیل بند۔ اسرافیل بند۔ عزرائیل بند۔ منتر لوتیار بند۔ بحق توریت موسیٰ علیہ السلام بند۔ بحق فرقان حضرت محمد ﷺ بند۔ یا الٰہی بند۔ یا الٰہی بند ان جنتر منتروں حاضرین بند غائبین بند۔ بحکم خدا بند پیدا الیدخون۔ موسیٰ بھٹی بند۔ با اجازت پیر استاد ہر چیز بند۔

طریقہ: پاک وصاف اینٹ پر گیارہ دن اکیس دفعہ عمل پڑھ کر اینٹ پر دم کر کے کسی کنوئیں میں یا دریا میں ڈال دیں یا پھر کسی قبرستان میں دفن کر دیں۔

بندش

منتر: اندری ابٹھاں۔ بندری بنھاں بوند گھٹ ستارے سوئے بناں۔ گھٹ کا پیٹ بناں۔ وچ ناڑا باہر بن بھاروٹا کی ڈھوئے میرا بیرا پیارا چلے منتر پھرے جنتر ویکھاں کالیا بھوت تیرے علم دا تماشا۔ چھوڑ مار کلدم گجے فلاں شے بند۔

زکوٰۃ: ۱۰۸ بار سات یوم قبرستان میں جا کر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

طریقہ: بعد جب بھی کام لینا ہو تو یا کسی بھی چیز کو باندھنا ہو تو سات مرتبہ منتر پڑھ کر سات عدد کنکروں پر پڑھ کر دم کرے اور اس چیز پر ماریں۔ انشاء اللہ فوراً بندھ جائے گی۔

نکاح باندھنا، رزق باندھنا و ہر چیز کو باندھنا

عمل: فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ۔ (فیل:۵)

طریقہ: اس آیت کے اعداد ۵۸۵ ہیں۔ دشمن کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد اور آیت کے اعداد تینوں کو جمع کر کے سات عدد نقش بنائیں۔ پھر نقش کے نیچے اپنا جو بھی مقصد ہو، لکھیں۔ نقش کے اوپر ۷۸۶ مت لکھیں۔ پھر ہر روز ٹھیک رات کے ۱۲ بجے ایک نقش جلائیں۔ چند ہی دن کے بعد نتائج آپ کے سامنے آجائیں گے۔

تشریح: مثلث آتشی چال میں بنا کر استعمال کریں۔ خ

منتر: التی بنھاں پلٹی بنھاں بنھاں اگن سوائی۔ باراں گل بانستے بنھاں۔ قربت تیری دہائی۔ انگلو گجے پیرو گجے صدقہ شاہ اصغر دا۔

طریقہ: قبرستان کی تین کنکریاں لے کر عمل کو سات بار پڑھ کر کنکریوں پر دم کر کے پھونک ماریں اور اس چیز پر یہ کنکر ماریں، جس کو باندھنا ہے۔ ہر چیز بندھ جائے گی۔

نوٹ: جو چیز بھی باندھنی ہو تو بنھاں کی جگہ اس چیز کا نام لیں۔

بندش لگانا۔ حسبِ منشاء ہر چیز باندھنا

یا قابض　　　　　　　　یا قابض

۳۱۸	۵۴۶	۱۰۶
۴۴۰	بستم دکان بحق یا قابض یا محیط تا من نہ کشایم نکشاید	۵۳۰
۲۱۲	۴۲۴	۳۳۴

یا قابض　　　　　　　　یا قابض

طریقہ : منگل یا سنیچر کو کسی دکان یا کا اکھاڑہ یا فیکٹری یا مشین غرض جو چیز باندھنی ہو تو اس نقش کو اپنے مقصد کے ساتھ لکھ کر اکھاڑے یا دکان میں کسی ترکیب سے رکھ دے، کان بند ہو جائے اور اکھاڑہ اجڑ جائے گا۔ جب منظور ہوا کھاڑہ پھر جاری ہو جائے تو اس نقش کو نکال لے۔

دکان و کاروبار باندھنا حسب منشاء ہر چیز باندھنا

منتر: جل باندھوں۔ جنگلات باندھوں۔ ہری بیل کی تو مڑی باندھوں۔ دکان باندھوں۔ باندھوں پھوک سوائی۔ میری باندھی نہ بندھے تو گرو گورکھ ناتھ کی دہائی۔

طریقہ : ۱۰۸ر مرتبہ اس عمل کو منگل یا سنیچر کو پڑھ کر پانی پر دم کرے۔ پھر اس پانی کو دشمن کی دکان کے باہر گرادے۔ دوسرے دن اسی طرح کرے۔ تین دن متواتر کرے۔ دشمن کا پوری عمر کا کاروبار بند ہو جائے گا۔

تنبیہ : مذہب اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانا گناہِ کبیرہ ہے۔ احتیاط کریں تو بہتر ہے۔ دامن بچائیں تو افضل ہے۔

کاروبار بند کرنا

طریقہ : اگر کسی کا کاروبار، دکان وغیرہ بند کرنا ہو تو دو چار دانہ ماش ثابت لے کر اس پر سات سات دفعہ مندرجہ ذیل منتر پڑھ کر پھونک دیں اور اس جگہ ڈال دیں، کاروبار بند ہو جائے گا۔

منتر : جل باندھوں جلیائی باندھوں جل کی باندھوں کا ہی۔ تانبے کی تمبوریا۔ باندھوں لوہے کی کڑاہی۔ میرا باندھے علم نہ بچے ہنومان کی دہائی۔

منتر بندش

منتر: ہتھ بنھاں۔ ہتھیار بنھاں۔ لوہاتے لوہار بنھاں گاؤ کا کھیر بنھاں۔ ندی کا نیر بنھاں۔ چھوڑ بنھاں۔ بانڑ بنھاں۔ حاضر پٹھا گرتے گران بنھاں چُھرا یا گزتے پر یا بانڑ حکم اللہ تے پیرا استاد دے نال بنھاں۔

زکوۃ: اس کی کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ روزانہ طاق اعداد میں پڑھیں گے۔ اتنا ہی زور اثر ہوگا یعنی عمل جتنا پرانا ہوگا، اتنا ہی اثر کرے گا۔

پرھیز : سفید پیاز اور گوشت۔

طریقہ: جب کسی چیز کو باندھنا ہو تو لوہاتے لوہار کی جگہ اس چیز کا نام لیں اور آگے بنھاں کہیں اور عمل پڑھیں، وہ چیز بندھ جائے گی۔ جب کھولنا مقصود ہو تو شروع منتر سے لے آخر بنھاں لفظ کی جگہ چھوڑاں پڑھیں، وہ چیز کھل جائے گی۔

(مجرب المجرب ہے اور آزمودہ ہے)

مشین روکنا یا آٹے کی چکی روکنا

عمل : اول اسم اللہ دا۔ جادوا اسم رسول اللہ ﷺ دا تیجا اسم خلفائے راشدین دے۔ چوتھی آیت قرآن دی حدہ حضرت پیر دستگیر دا۔ ڈس پیر مرشد پیرا استاد وانجن بنھاں انجن کی سبھ سار بنھاں تیل بنھاں تیل کی سبھ سار بنھاں۔ ٹھس بنھاں ٹھس دی سب رفتار بنھاں۔ ایسی بادی بنھاں جیسی بدھے نہ کوئی۔ پھر منتر ایسر بادھے دا۔ تیری واچھیا بھورے کم سوئی اللہ کے رسول ﷺ کرے۔

طریقہ: گیارہ مرتبہ مٹی پر یا قبرستان کی گیارہ کنکریوں پر گیارہ مرتبہ عمل پڑھ کر ڈال دیں یا رکھ دیں، وہ چیز بند جائے گی۔

عمل بندش، ہر چیز کو باندھنا

عمل : اللہ تے رسول بدھے پیر۔ بدھے ساجی احمد۔ احمد کبیر بدھے سبھ نال۔ بل بدھاں کنباں نال۔ ایسی بادی بدھاں جیسی بدھے نہ کوئی۔ پھر منتر ایسر مانڈے کا تیری واچھیاں پھرے کم سوئی آپ اللہ تے آپ رسول ﷺ کرے۔

طریقہ : مندرجہ بالا عمل کو گیارہ مرتبہ مٹی پر یا قبرستان کی سات کنکریوں پر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس جگہ پھینک دیں۔ انشاءاللہ فوراً وہ جگہ ویران اور بند ہو جائے گی۔

ہر چیز بند کرنا

طریقہ : دکان، فیکٹری یا جو بھی چیز بند کرنی ہو تو منگل یا سنچر

کو دن بارہ بجے سات عدد قبرستان کی کنکریوں پر ۱۰۱ بار یہ آیت پڑھ کر بغیر بسم اللہ بغیر درود کے دم کریں اور اس جگہ ڈال دیں، وہ چیز فوراً بندھ جائے گی آیت یہ ہے۔

اِنَّهُمْ یَكِیْدُوْنَ كَیْدًا وَّاَكِیْدُ كَیْدًا ۔ (طارق: ۱۵۔۲۶)

بندش ہر چیز باندھنا

عمل : دربناں دربار بناراجہ بناں پرج ابناں نگر نابناں تلوار بناں کالی مائی کے چارے بیٹے چوہاں سر بھرو یاں نہ پتن بنھ نہ پکن روٹیاں پار سمندر کیڑاوسے، جاں مچھی مول نہ پھسے، جلتی بنھ ملتی بنھ بنھوں (چلتی دکان) اگن سرائیں، سوائے مکھ سن کا مکھ بنھ، ہنومان کی دہائی۔

طریقہ : سات عدد قبرستان کی کنکریاں یا قبرستان کی مٹی لے کر عمل مذکورہ بالا کو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے ڈال دیں، وہ چیز فوراً بند ہو جائے گی۔

ہر چیز بند کرنا

عمل: یاالٰہی بند، یاالٰہی بند، یاالٰہی بند۔ بحرمت محمد مصطفیٰ ﷺ و بدن۔ یا قابض یا قہار یا جبار یا ضار احد رس طعک لموہ پڑھ کر پھینکوں جس پر خاک، اس کی دکان (یا جو بھی چیز باندھنی ہو) بند بحق اسرافیل بند بحق میکائیل بحق عزرائیل بند۔ بحکم خدا بند۔ ریتی اتے ریتا، ستی اُتے ستاں فلاں دی دکان بند (یا جو چیز بند کرنی ہو اس کا نام لیں۔) الٰہی بحرمت چارے یار بند۔

طریقہ : ۱۰۸ مرتبہ بغیر بسم اللہ درود شریف پڑھ کر عمل مذکورہ بالا کو کسی مٹی پر یا قبرستان کی مٹی پر دم کر کے پھینک دیں، وہ جگہ وہ چیز فوراً بندھ جائے گی۔

بندش ہر چیز باندھنا

عمل : جل باندھوں جلیائی باندھوں۔ باندھوں تیل کڑاہی چھتیس بوند کا چھونپڑا، باوا آدم کی دہائی۔

طریقہ : قبرستان کی ۲۱ عدد کنکریاں لے کر ہر کنکری پر عمل کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس جگہ پھینک دو، فوراً چیز بندھ جائے گی۔

بندش یعنی ہر چیز کو باندھنا

عمل: اللہ اللہ حق فرید۔ یا فرید بابا فرید۔ کملی مس اندھیری رات۔ پانی باندھوں پون باندھوں۔ چاروں کھونٹ باندھوں۔ جن باندھوں۔ جنات باندھوں۔ بھوت باندھوں۔ پری باندھوں۔ چڑیل باندھوں۔ ڈائن باندھوں۔ ہر چیز باندھوں۔ دکان باندھوں۔ مکان باندھوں۔ کاروبار باندھوں۔ میرا باندھے نہ بندھے تو بابا فرید کی کملی نہ کہلاؤں۔ حق فرید فرید بابا فرید۔

طریقہ : ۲۱ مرتبہ عمل کو پڑھ کر کسی چیز مثلاً قبرستان کی مٹی یا قبرستان کے کنکروں پر دم کر کے اس جگہ ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز فوراً بندھ جائے گی۔ (آزمودہ است)

اعمال بندش اور اخلاص صدری

۱۔**عمل بندش** :اندری بنھاں بندی بنھاں، بوند ستارے سکے گیٹ کا پیٹ بنھاں وچ بنھاں ناڑے بھاروٹا کی ڈھووے میرا بھیرو۔ پیر پیارا چلتے منتر پھرے جنتر دیکھاں کالیا بھوت تیری حاضری کا تماشا بنھ مار کلام کچے لال شئے دامنہ بجھے۔

۲۔**عمل بندش** :حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی بیٹھا میں تا دلیر بند کھڑا ہیں تاثیر بند لکھ بنھ، مکھ، ہتھیار بنھ، دل دل دریا بنھ فلاں چیز بنھ ایسا بنھے جیسا آپ دانا تارنی بنھے۔

عمل خلاص (کھولنا)

عمل : حاضر ماتا تارنی نیل سنگل جھاڑنی بیٹھا ہیں تا کھڑا کر، کھڑا ہیں تاراہ چھوڑ۔ لکھ چھوڑ، مکھ چھوڑ، ہتھیار چھوڑ، دل دل دریا چھوڑ، فلاں جند سحر جادو ترڑ، ایسا جادو چھوڑ جیسی آپ ناتارنی چھوڑے۔

مندرجہ بالا اعمال پر تاثیر و تجربہ کی کسوٹی پر پورے اترے ہیں۔ ان اعمال بندش کو جائز جگہ پر استعمال کریں۔

فوائد

۱۔ اگر کسی چیز کو باندھنا ہو تو عمل بندش سات بار مٹی کی سات کنکروں پر پڑھ کر جس چیز کو باندھنا ہو، اس کو ایک ایک کر کے ماریں۔ یا مٹی پر دم کر کے مٹی ڈال دیں۔ ان شاء اللہ وہ چیز فوراً بند ہو جائے گی۔ اگر اس کو کھولنا ہو تو عمل خلاص کو سات بار پڑھ کر سات عدد مٹی کے کنکروں پر دم کر کے اس چیز کو ماریں، ان شاء اللہ فوراً خلاص ہوگی۔

۲۔ اگر کسی عورت کے حمل اسقاط ہو جاتے ہوں تو آپ عمل

بندش نمبر یعنی حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی سات بار پڑھ کر نئے تالے پر دم کر کے تالے کو بند کرلیں اور چابی اس عورت کو دیں۔ عورت تالا اور چابی اپنے گھر میں محفوظ جگہ رکھے جب بچہ کی ولادت کا وقت آجائے تو پھر عمل خلاص یعنی عمل نمبر ۳ کو سات بار پڑھ کر اسی تالے پر دم کر کے چابی لگا کو کھولیں، ان شاء اللہ جلدہ ولادت ہوگی۔ اگر عورت کی کلکھ نہ کھولی گئی تو بچہ آپریشن سے ہوگا۔

۳۔ اگر کسی گائے بکری، بھیڑ، دنبی، اونٹنی کے یا بھینس یا کوئی مادہ جانور کا حمل اسقاط ہوجاتا ہوتو آپ عمل بندش سات بار پڑھ کر نمبر ۲ر والا یعنی حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی پڑھ کر تالے کے اوپر سات بار پڑھ کر دم کر کے تالے کو بند کریں اور چابی تالے سے نکال لیں اور جب بچہ کی پیدائش کا وقت ہوتو اسی تالے کے اوپر سات بار عمل خلاص پڑھ کر دم کر کے تالا کھول دیں ان شاء اللہ بچہ کی جلدی پیدائش ہوگی۔

۴۔ اگر کسی عورت یا مرد پر کسی نے جادو کر دیا ہوتو آپ عمل خلاص حاضر ماتا تارنی نیل سنگل جھاڑنی سات بار پڑھ کر مسحور پر پھونک ماریں، انشاء اللہ فوراً اسی وقت جادو کا اثر ختم ہوجائے گا۔

۵۔ اگر کسی نے کسی کا ہتھیار باندھ دیا ہو اور وہ ہتھیار اس کو تنگ کر رہا ہو یا ہتھیار ہاتھ اور پاؤں کو لگ کر زخمی کرتا ہو یا خراب رہتا ہوتو آپ عمل خلاص سات مرتبہ پڑھ کر اس پر پھونک ماریں، ان شاء اللہ فوراً ہتھیار خلاص ہوجائے گا۔

۶۔ اگر کسی نے دکان، ٹریکٹر، موٹر سائیکل، انجن، بھٹہ یا بھٹی، آٹا پیسنے والی مشین، ورکشاپ، کاروبار، فٹ بال، کبڈی، اکھاڑہ، کرکٹ، والی بال باندھ دیا ہوتو آپ عمل خلاص سات مرتبہ پڑھ کر اس پر پھونک ماریں، ان شاء اللہ فوراً ہی خلاص (کھل) جائیگی۔

ہمہ قسم کی بندش دکھولنے کے تیر بہدف اعمال

سحر جادو اور ہر قسم کی بندش کھولنا

عمل: ڈب چھوڑاں۔ ڈب جھاڑ چھوڑاں۔ اگ دانار چھوڑاں کالی گانیاں ست سُریاں۔ ست بیٹیاں چھوڑاں۔ آڑے چھوڑاں۔ جڑے چھوڑاں۔ سلطان احمد کبیر دے کڑے چھوڑاں۔ بارہ کوہ اگاڑی بارہ کوہ پچھاڑی چھوڑاں۔ ایسی چھوڑا چھوڑاں جیسی چھوڑ چھڑے۔ حضرت سلیمان پیغمبر ماعیلی بیری واچہ۔ چھوڑاں کا ہو اللہ استاد پیر بادشاہ چھوڑے۔ اللہ دے نبی دا بچن کوئی نہ سکے پھیر۔ ماعیلی پھرے منتر ایشور مہادیو۔ قدرے اللہ قدرے رسول ﷺ اللہ دی الٰہی محمد ﷺ دی بادشاہی۔

طریقہ: سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پئیں۔ اگر آپ پر کسی بھی قسم کی بندش سحر یا جادو ہوگا، ان شاء اللہ فوراً ہمیشہ کے لئے ختم ہوگا۔ اگر کسی کی دکان، فیکٹری یا کارخانہ بند ہوتو سات مرتبہ عمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی صبح اور شام چھڑکیں، انشاء اللہ ہر قسم کی بندش ختم ہوگی۔

عمل (۲) بندش ختم کرنا

عمل: اللہ دی الٰہی۔ محمد دی بادشاہی، جو قرآن پاک پڑھے کرے بچے نبی کو سلام۔ آدس پچھی پچاس وی نبی بائی۔ بائی سیٹھر ماتر چھوڑی ایڑا پیڑا میں چھوڑاں رس چھوڑاں رسکار چھوڑاں۔ دریاں چھوڑاں۔ دردی دردی چھوڑاں سوموار آیا۔

طریقہ: عمل مذکورہ بالا کو پانی پر سات بار پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ اگر دکان مکان، فیکٹری، مکارخانہ بند ہوتو پانی دم کیا ہوا صبح اور شام چھڑکیں۔ ان شاء اللہ ہمہ قسم کی بندش فوراً ختم ہوگی۔

سحر و جادو ہمہ قسم کی بندش کھولنا

منتر: ہتھ بجے ہتھیار بجے۔ کوکھ بجے پھوک بجے۔ گرصراحی۔ لکھ ٹکے دا دستہ بجے ہنومان دی دہائی۔ ایسی بجنی بجے جیسے ساگر سمندر دی نہر بجے۔

طریقہ: مذکورہ بالا عمل کو سات یا گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور اگر کسی نے دکان، فیکٹری، کارخانہ یا کوئی بھی شے باندھی دی ہوتو پانی کو روزانہ صبح و شام چھڑکیں۔ تین یوم میں انشاء اللہ ہر قسم کی بندش وسحر دور ہو۔

سحر و جادو اور ہر قسم کی بندش کھولنا

سورۂ کوثر اور سورۂ الم نشرح ۱۰۱ر بار دونوں پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور دکان فیکٹری کارخانہ یا کوئی بھی چیز بند ہوتو پانی پر دم کر کے پانی کو صبح و شام چھڑکیں۔ کیا مجال ہے کہ تین چار دن میں بندش ختم نہ ہو۔ عمل کیا ہے؟ معجزاتی کرشمہ ہے۔ آزمائیں اور احقر کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

سحر و جادو اور وہمہ قسم کی بندش ختم کرنا

عمل سورۂ عبس ۲۱ر مرتبہ پڑھیں اور دم کریں اور کہیں کہ جس نے مجھ پر جادو کیا ہے، وہ جادو سحر اس پر پلٹ کر جائے اور اسی پر پڑے۔ ایسا ہی ہوگا۔ اور اگر کسی کی دکان فیکٹری، کارخانہ یا کوئی اور دوسری چیز بند ہو تو مذکورہ بالا عمل کو ۲۱ر مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کر کے صبح وشام دکان پر یا فیکٹری پر چھڑکیں۔ تین چار یوم میں بندش ختم ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دنیا کی ہر قسم کی بندش ختم کرنا

عمل: الم نشرح، سوۂ کوثر۔

الٓمّٓ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ، وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِیْمِ. اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. یَا بَاسِطُ. یَا مُخْلِصُ یَا خَلَاصُ بِحَقِّ خواجه خضر والیاس علیه اسلام وبحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

تمام آیتیں صرف ۱۰۱ر بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ اور اگر دکان، کارخانہ فیکٹری یا کوئی اور چیز باندھ دی ہو تو مذکورہ بالا عمل ۱۰۱ر بار پانی پر پڑھ کر دم کریں اور صبح وشام پانی چھڑکیں۔ برسہا برس کی بندش ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں ختم ہو جائے گی۔

(آزمودہ است، مجرا لمجرب است)

ہر قسم کی بندش سحر و جادو ختم کرنا

عمل: بجری باچار بجری کوڑ باندھوں۔ بجری دسوں دوار۔ بجری آئے بجری جائے سب جگ سمائے جادو ٹونہ سب رد ہو جائے۔ جو جو کرے سوسو مرے۔ اُلٹ پلٹ کر اسی پر پڑے بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا بِحَقِّ كٓهٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ. طریقہ: عمل مذکورہ بالا صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ ہر قسم کا سحر و جادو ختم ہوگا۔ اور اگر کسی نے مکان، دکان، فیکٹری، کارخانہ یا کوئی بھی چیز باندھ دی ہو تو عمل مذکورہ بالا کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بندش فوراً ختم ہوگی۔

سحر جادو ہر قسم کی بندش کھولنا

عمل: بند بند سحر بند۔ آسیب بند۔ کرتوت بند۔ دشمن کا دماغ بند۔ دشمن کا ہاتھ بند۔ دشمن کا پیر بند۔ دشمن کا دل بند۔ دشمن کا ہر قسم کا وار بند۔ بحق حضرت علی کرم الله وجهه وبحق یَا وَلِیُّ یَا عَلِیُّ لَآ اِلٰهَ کی کہائی محمد رسول اللہ کی دہائی العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة الوحاً الوحاً الوحاً.

طریقہ: سرسوں کے ۴۰ر عدد دانوں پر عمل مذکورہ بالا کو ۲۱ر مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دکان، مکان کے تمام گوشوں میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو سحر وہمہ قسم کی بندش ختم ہوگی۔

عمل سفلی سے دنیا کی ہر قسم کی بندش صرف پانچ منٹ میں کھولنا

اگر کسی نے کسی کی دکان، مکان، فیکٹری یا کارخانہ یا کوئی بھی چیز باندھ دی ہو تو اس سے بہتر عمل آپ کو کہیں نہ ملے گا۔

یعنی کھولنے کا عمل۔ یہ عمل میرا سیکڑوں مرتبہ کا خود کا آزمایا ہوا ہے۔ عمل کیا ہے؟ چلتا جادو ہے۔ ہر چیز صرف پانچ منٹ میں کھلتی ہے۔

ٹوٹکا: خنزیر (سور) کی چند عدد ہڈیاں یا دانت لیں۔ اگر دونوں نہ ملیں تو ان دونوں میں سے کوئی بھی چیز لے لیں۔ ان کو کسی برتن یا ڈبہ میں رات کو پانی میں بھیگا رہنے دیں۔ اب اس پانی کو جو جگہ سحر و جادو سے باندھی گئی تھی، اس جگہ اس پانی کو صبح وشام چھڑکیں اور پھر تماشہ ملاحظہ فرمائیں۔ پانچ منٹ میں نتیجہ آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ اور اگر آپ یہ نہ کر سکیں تو سور کی ہڈی یا دانت دکان کی دہلیز میں دفن کر دیں، بندش ختم ہو جائے گی۔

بندش کھولنا جادو سے نجات

عمل: جادو ٹونہ آسیب۔ دیو پری سوکھا مسان۔ آگ کا کوٹ سمندر کی چھائی۔ اللہ کی دہائی۔ جے توں نہ جاویں تینوں پاپ۔ میں کراں مینوں پاپ بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

طریقہ: سات یا گیارہ بار عمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ اور اگر دکان کارخانہ یا کوئی اور دوسری چیز بندھ ہو تو پھر عمل مذکورہ بالا کو گیارہ یا اکیس مرتبہ سرسوں پر پڑھ کر دم کر کے اس جگہ بکھیر دیں۔ انشاء

اللہ دو یا چار روز میں بندش ختم ہو جائے گی۔

ہر بندھی ہو چیز کو کھولنا

منتر: ہتھ بجے ہتھیار بجے۔ کوکھ بجے پھوک بجے گر مراجی۔ لکھ نکے دارستہ بجے۔ ہمنو ماندی دہائی۔ ایسی بجنی بجے۔ جیسے ساگر سمندر دی لہر بجے۔

طریقہ: مندرجہ بالا منتر کو پہلے سات یا گیارہ بار یا پھر اکیس بار پانی پر دم کر کے دے دیں۔ اگر دکان بندھی ہوئی ہو تو پانی کو دکان میں چھڑکیں۔ اگر کسی کے عضو تناسل کو باندھا تو اس کے جسم پر تھوڑا سا پانی چھڑکیں اور تھوڑا سا پانی مریض کو پینے کو دیں۔ انشاء اللہ العزیز تین یوم میں مکمل کامل شفا ہوگی۔ یہ منتر ہر بندھی ہوئی چیز کو کھولنے میں تیر بہدف ہے۔

ہر بندھی چیز کو کھولنا (چھٹکارا بندش)

۱۔ **عمل**: جل کھولوں جلال کھولوں۔ دل کھولوں۔ دماغ کھولوں۔ نظر کھولوں۔ ہر طرح کی بندش کھولوں۔ میرا کھلے نہ کھلو تو راجن مائی کی دہائی۔ راجن مائی سے بھی نہ کھلے تو حضرت سلیمانؑ کی دہائی۔

طریقہ: دو یا چار عدد اگربتی سلگائیں اور ۱۱۳ بار عمل پڑھ کر اگربتی پر پھونک ماریں اور اگربتی جلائیں۔ انشاء اللہ عمل سے ہر بندھی شے فوراً ہی کھل جائے گی۔

۲۔ **عمل**: آیت الکرسی دل قرآن۔ چودہ طبق و آسمان۔ آیت الکرسی دل ہزاری رسول اللہ ﷺ کی آئی سواری۔ لنکا کا کوٹ سمندری کھائی۔ ہمارا کاٹا نہ کٹے تو حضرت سلیمانؑ کی دہائی بحق سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ (سورہ یٰسین)

طریقہ: عمل کو صرف ۲۱ مرتبہ پڑھ کر اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے پر دم کریں۔ ان شاء اللہ ہر بندھی سے کھل جائے گی۔ اور اگر دکان، کاخانہ یا کوئی اور دوسری شے بندھی ہو تو پھر عمل مذکورہ بالا کو ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پانی صبح و شام چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر بندھی شے فوراً کھل جائے گی۔

۳۔ **عمل**: تن خلاصی۔ من خلاصی۔ جل خلاصی۔ جبرائیل خلاصی۔ میکائیل خلاصی۔ اسرافیل خلاصی۔ عزرائیل۔ خلاصی۔ جادو ٹونہ سب خلاصی نہیں تو دہائی حضرت علی شیر خدا کی۔

طریقہ: صرف ۱۲ مرتبہ عمل پڑھ کر اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونک ماریں۔ انشاء اللہ عمل سے ہر بندھی چیز فی الفور کھل جائے گی۔

عمل: بابا فرید چلے بن کر سہات سرخاں گورگان شیداں چوران سحراں چاروں دیا ہٹاتے بحق لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

طریقہ: یہ نیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اگر دکان فیکٹری، کارخانہ بند ہو تو بیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھڑکاؤ کریں۔ انشاء اللہ فی الفور پر بندھی ہوئی چیز کھل جائے گی۔ اور بندش ختم ہو جائے گی۔

دکان، فیکٹری کارخانہ، ہر بندھی ہوئی شے کھولنا

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو اور بندش کر رکھی ہو تو اس کو چاہیے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کو چار کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر اور ان ٹکڑوں کو گتے پر الگ الگ چپکا کر دکان کے چاروں کونوں پر لٹکا دے۔ ان شاء اللہ خوب آمدنی ہوگی اور ہر قسم کی بندش ختم ہو جائے گی۔

طلسم، ہر بندھی چیز کھولنا

اگر کسی مرد یا عورت کو جادو کے ذریعے باندھ دیا گیا ہو تو ہدہد کے گوشت کا بخور کریں، فوراً کھل جائے گا۔ اگر دکان، کاخانہ، فیکٹری یا جو بھی شے بند ہو، ادھر بھی اس کے گوشت کی دھونی دیں، فی الفور بندش ختم ہوگی۔

بند خواب کو کھولنا، مرد اور عورت کی شہوت کو کھولنا بندش دکان کو کھولنا، ہر بندھی ہوئی چیز کو کھولنا

عمل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ جیسے بادشاہ۔ محمد ﷺ جیسے وزیر۔ حضرت خواجہ خضرؑ جیسے دلبند۔ دستگیر جیسے پیر۔ ہٹ کھلے۔ دکان کھلے کاروبار کھلے۔ چار کوٹ کی راہ کھلے۔ دوہائی حضرت خضر دی۔ دہائی مہتر الیاسؑ۔

طریقہ: عمل کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے تو بندھا ہوا آدمی، عورت کھل جائے گی اور اگار دکان کھولنی ہو تو پانی پر عمل کر کے چھڑکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جادواور بندش کاتوڑ

حسن الہاشمی

ایک تیر بہدف روحانی علاج

اکابرین نے جادواور بندش کا توڑ بذریعہ ہفت سلام کیا ہے۔ راقم الحروف نے جب بھی اس عمل کو کسی سحرزدہ یا بندش پر آزمایا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے ہمیشہ مجرب پایا ہے۔ اللہ کا کرم یہ ہے کہ اس عمل نے کبھی خطا نہیں کی، یہ ایک تیر بہدف علاج ہے، اس علاج سے ضرورت مندوں کو اور عاملین کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔

اس علاج کی شروعات اس طرح کریں کہ جمعرات کے دن مریض کو غسل کراکر صاف ستھرا لباس پہنادیں۔ اگر جمعرات نوچندی ہو یا عروج ماہ کی کوئی جمعرات ہو تو اور بھی بہتر ہے لیکن اگر مریض سحر وبندش سے پریشان ہو تو کسی بھی جمعرات سے علاج کی شروعات کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو اور اماوس نہ ہو۔ اگر جمعرات کے دن چاند عقرب میں ہو یا اماوس ہو تو پھر اگلی جمعرات کا انتظار کریں، مریض کو غسل دینے کے بعد ہفت سلام کا تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور جمرات کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر اس کو آبِ زمزم سے یا تازہ پانی سے دھوکر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ علٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْن			
۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

جمعرات کے دن مریض سَلامٌ علٰی نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْن ۶۲۷ مرتبہ پڑھے۔ اگر مریض خود نہیں پڑھ سکتا تو عامل یا گھر کا کوئی دوسرا فرد پڑھ کر مریض پر دم کردے، یہ پانی صرف ایک بار عصر کے بعد پلانا ہے اور مریض کو عصر کے بعد ہی مذکورہ آیت پڑھنی ہے یا کسی اکوئی دوسرا پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ جمعہ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھیں اور اس کو بھی آبِ زمزم سے یا سارے پانی سے دھوکر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ علٰی مُوسٰی وَھَارُوْن			
۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

جمعہ کے دن مریض سَلامٌ علٰی مُوسٰی وَھَارُوْن ۶۲۵ مرتبہ پڑھے، ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر مریض پر دم کردے اور عصر کے بعد ہی مریض پر پڑھ کر دم کرنا ہے۔

ہفتہ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھوکر عصر کے بعد پلانا ہے۔

۷۸۶

سَلامٌ علٰی اِلْیَاسِیْن			
۱۲۰	۴۲	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۱۱۹	۴۳
۱۳۳	۱۱۲	۴۰	۱۱۸
۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۱

ہفتہ کے دن مریض سَلامٌ علٰی اِلْیَاسِیْن ۴۰۳ مرتبہ پڑھے ورنہ کوئی اور اتنی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

اتوار کے روز چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادہ پانی سے دھوکر پلادے۔

۷۸۶

سَلامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۴۶۰	۹۰	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۴۵۹	۹۱
۱۳۳	۱۳۹	۸۸	۴۵۸
۸۹	۴۵۷	۱۳۴	۱۳۱

اتوار کے دن مریض سَلامٌ قَولاً مِن رَّبٍ رَّحِیم ۸۱۸ مرتبہ پڑھیں ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر اتنی ہی تعداد میں مریض پر دم کردے۔

پیر کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھیں اور آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ			
۵۵۳	۹۰	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۵۵۲	۹۱
۱۳۳	۱۱۲	۸۸	۵۵۱
۸۹	۵۵۰	۱۳۴	۱۱۱

پیر کے دن مریض ۸۸۴ مرتبہ سَلامٌ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ پڑھے، ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر دم کردے۔

منگل کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوھَا خالدین			
۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۱
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

منگل کے دن مریض ۲۱۷۴ مرتبہ سَلامٌ عَلَیکُم طِبتُم فَادخُلُوھَا خالدین پڑھے یا کوئی اور اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

بدھ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادے۔

۷۸۶

سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطلَعِ الفَجر			
۴۶۳	۴۱۸	۱۵	۱۳۱
۱۴	۱۳۲	۴۶۲	۴۱۹
۱۳۳	۱۷	۴۱۶	۴۶۱
۴۱۷	۴۶۰	۱۳۴	۱۶

بدھ کے دن مریض "سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطلَعِ الفَجر" ۱۰۲۷ مرتبہ پڑھے یا کوئی اور اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

پہلے دن یعنی جمعرات کے دن یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

۷۸۶

۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

۷۸۶

۱۲۰	۴۲	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۱۱۹	۴۳
۱۳۳	۱۱۲	۴۰	۱۱۸
۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۱

۷۸۶

۴۶۰	۹۰	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۴۵۹	۹۱
۱۳۳	۱۳۹	۸۸	۱۵۸
۸۹	۴۵۷	۱۳۴	۱۳۸

۷۸۶

۵۵۳	۹۰	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۵۵۲	۹۱
۱۳۳	۱۱۲	۸۸	۵۵۱
۸۹	۵۵۰	۱۳۴	۱۱۱

۷۸۶

۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۶
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

۷۸۶

۴۶۳	۴۱۸	۱۵	۱۳۱
۱۴	۱۳۲	۴۶۲	۴۱۹
۱۳۳	۱۷	۴۱۶	۴۶۱
۴۱۷	۴۶۰	۱۳۴	۱۶

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھ لیں، کالا کپڑا چڑھانے سے پہلے اچھی طرح موم جامہ کرلیں یا مضبوط قسم کی پلاسٹک لپیٹ لیں یا لیمولیشن کرالیں تاکہ پانی اندر نہ پہنچ سکے۔ اس نقش کو پہننے کے بعد سات دن تک کسی میت میں شرکت نہ کریں نہ ہی سات دن تک ایسے گھر میں جائیں جہاں موت ہوگئی ہو یا بچہ پیدا ہوا ہو۔ اس نقش کو باندھ کر سات دن تک کسی زچہ خانہ میں بھی نہ جائیں۔ سات دن کے بعد ۴۰ دن تک ۱۳۱ مرتبہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یا سلام" پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ہر طرح کے سحر، گردش اور بندش سے نجات ملے گی، یہ عمل عورت و مرد اور بچوں کے لئے یکساں مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔

❂❂❂❂

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا ایک دینی اور روحانی تحریک ہے اور اس کو گھر گھر پہنچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔

موبائل نمبر: 09756726786

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

بندش کھولنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد خاں ــــــــــ بجنور

میں تین سال تک شارجہ میں رہا، والد کے انتقال کے بعد میں انڈیا واپس آ گیا تھا اور اپنے وطن بجنور میں، میں نے کپڑے کی دوکان کھولی، شروع شروع میں یہ دوکان خوب چلی، دیکھنے والوں کو حیرت ہوا کرتی تھی اور بدخواہوں کو حسد بھی ہوتا تھا، اس کے بعد رفتہ رفتہ کام ہلکا ہوتا چلا گیا اور رفتہ رفتہ میرے کام کی پوزیشن بالکل خراب ہو گئی اور اب حالت یہ ہے کہ میں سارا دن دوکان پر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا ہوں، سیزن بھی خالی چلا جاتا ہے، قرض بے حد ہو گیا ہے، زندگی کی ضروریات رو رو کر پوری ہوتی ہیں، بعض عاملوں سے بات کی تو انہوں نے بندش بتائی، تعویذ بھی انہوں نے دیئے لیکن مجھے ان سے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا، آپ کوئی علاج بتائیں تاکہ بندش کھل جائے اور پریشانیاں دور ہوں۔

جواب

دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور چالیس روز تک دوکان کھولنے کے بعد اپنے ٹھیے پر بیٹھ کر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں، یہ عمل بیٹھ کر کریں، لیکن عمل کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، جب تک اس عمل سے فارغ نہ ہو جایا کریں خرید و فروخت شروع نہ کریں، انشاء اللہ چالیس دن میں بندش کھل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی والا عمل جاری رکھیں اور سورۂ الم نشرح والا بند کر دیں، فائدہ ہونے پر اطلاع دیں۔

بندشوں کی ستم نوازیاں

سوال از: انور علی انور ــــــــــ مرادآباد

میں تقریباً دو سال سے ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کر رہا ہوں یقیناً آپ نے یہ رسالہ جاری کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا ہے، اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

میرا نام انور علی، میری عمر ۳۵ سال ہے، ماں کا نام قیصر جہاں ہے۔ میں مرادآباد کا رہنے والا ہوں، تقریباً پندرہ سال پہلے میں مرادآباد سے پورنپور آ گیا تھا، پڑھائی ختم کرنی پڑی، آٹھویں پاس کرنے کے بعد پھر نہ پڑھ سکا۔ اپنے ایک رشتہ دار کی سرپرستی میں ۹ سال گزارے، بدلے میں تمام محنتوں کے باوجود خالی ہاتھ مرادآباد آنا پڑا۔ پھر مرادآباد کئی جگہ نوکری کی، بہت محنت کی مگر کہیں بھی مستقل نوکری بھی نہیں مل سکی، ہر ہر قدم پر حادثے ہوتے ہیں، میرے ساتھ حادثے بہت ہوتے ہیں، کہیں سفر پر جاتا ہوں تو ایکسیڈنٹ بہت ہوتے ہیں مگر اللہ کے کرم سے صاف بچ جاتا ہوں۔

میرے چھ بھائی اور بھی ہیں سب بہت محنت کرتے ہیں مگر کسی کو کامیابی نہیں ملتی ہے، سب تنخواہ لاتے ہیں مگر پھر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، سارے بھائی پریشان ہیں، اللہ کے کرم سے نماز وغیرہ اور تمام ہی دعاؤں کا بھی ورد رکھتے ہیں مگر ہر گھڑی کوئی نہ کوئی حادثہ یا پریشانی منہ اٹھائے رہتی ہے، اب پھر میں مرادآباد چھوڑ کر پورنپور آ گیا ہوں، ایک

صاحب نے اپنی دوکان کرائے پر دینے کا وعدہ کرلیا تھا۔ مراد آباد سے نوکری چھوڑ کر پورنپور آ گیا۔ انہوں نے دوکان کی چابی بھی دیدی مگر آٹھ روز کے بعد اپنی دوکان واپس مانگ لی، مجھے ان کی دوکان بغیر کسی حجت کے واپس کرنا پڑی کہ یہ ان کی امانت تھی، اب میں نے کچھ روپیہ اُدھار قرض لے کر بیس ہزار روپیوں سے جوتے چپل کا کام شروع کیا، دوکان نہ ہونے کی صورت میں، میں نے گھر لاکر لگالیا، تمام دوکانوں پر مال کے سیمپل دکھائے، دوکانداروں سے طے کیا کہ نقد مال دوں گا۔ سب نے حامی بھرلی، جب مال دیدیا تو اب پیسے نہیں دے رہے ہیں۔ اگر دے بھی رہے ہیں تو آٹھ آٹھ دن میں سوسو روپے کرکے دیدیتے ہیں۔ وہی مال دوسروں سے اسی ریٹ پر لیتے ہیں مگر میرے ساتھ بھی لوگ پیسے دینے میں بہت پریشان کرتے ہیں، میرا مال اچھا ہونے کے باوجود بھی کم بکتا ہے، اب کچھ دن بعد جن لوگوں سے ایک سال کے وعدے پر اُدھار روپے لایا تھا اس کا ٹائم پورا ہونے والا ہے، اب مجھے فکر ہے کہ وعدے کے مطابق ان کی رقم بھی پہنچادوں جب کہ میری رقم سب پھنس چکی ہے۔ حساب لگا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ چھ مہینے محنت کرنے کے بعد بھی کوئی منافع نہیں ہوا ہے۔ ساری رقم ملنے کے بعد بھی اور باقی مال کا حساب لگانے کے بعد بھی بیس ہزار روپے ہی ہوسکیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے کاروبار باندھ دیا ہو، مجھے یہ بتائیں ایسا کیوں ہے؟ یا کوئی چیز مجھے پڑھنے کی بتادیجئے۔ میری شادی چار سال لگی رہی، پھر بغیر کسی وجہ سے لڑکی والوں سے ان بن ہوگئی، میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ کے کرم ہے اللہ نے بہت عزت دی ہے مگر کامیابی نہیں ملتی۔ خط کچھ زیادہ طویل ہوگیا، برائے مہربانی میرا خط ردّی میں نہ ڈالیں میری رہنمائی فرمائیں، اللہ آپ کو اس کا دے گا۔

ایک سال میں نے کوئی غزل بھی نہیں کہی، بالکل ذہن کند ہوگیا ہے، پہلے روزانہ ایک دو شعر کہتا تھا۔

جواب

آپ بلاشبہ بندشوں کا شکار ہیں، اسی لئے زندگی میں قدم قدم پر آپ کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ کسی معتبر عامل سے اپنا باقاعدہ علاج کراتے کیوں کہ اس طرح کی بندشیں جو سفلی عمل کے ذریعہ کی گئی ہوں بغیر روحانی علاج ختم نہیں ہوتی۔ اس طرح کی بندشوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی صحیح عامل سے باقاعدہ علاج کرانا ضروری ہے، لیکن جب تک آپ کسی عامل سے رابطہ قائم نہ کرسکیں اس وقت تک ان وظائف اور اعمال پر توجہ دیں جو ہم آپ کے لئے پیش کررہے ہیں۔

نماز تو آپ پڑھتے ہی ہوں گے۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرلیا کریں۔

جمعہ کے بعد سورۂ بقرہ پڑھ کر اپنے قلب پر دم کیا کریں، عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ایک تسبیح لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کی پڑھا کریں اور نماز فجر کے بعد یا نماز اشراق کے بعد یہ تسبیحات پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ یہ تسبیحات آیات قرآنی پر مشتمل ہیں اور انہیں ہر ہفتے کے سات دنوں میں اسی ترتیب کے ساتھ پڑھنا ہے۔

جمعرات کے دن سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ. سومرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن سَلَامٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ. سومرتبہ پڑھیں۔

ہفتہ کے دن سَلَامٌ عَلٰى اِلْيَاسِيْنَ. سومرتبہ پڑھیں۔

اتوار کے دن سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. سومرتبہ پڑھیں۔

پیر کے دن سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. سومرتبہ پڑھیں۔ منگل کے دن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ سو مرتبہ پڑھیں۔

بدھ کے دن سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سومرتبہ پڑھیں۔

ان تسبیحات کو پڑھنے کے بعد اپنے قلب پر بھی دم کریں اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی بھی لیا کریں، انشاء اللہ ان تسبیحات سے آپ کو زبردست فائدہ محسوس ہوگا اور آپ کی رکاوٹیں خود بخود ختم ہونے لگیں گی۔

اگر جمعرات کے دن ۱۴ سومرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ. مغرب کے بعد پڑھ لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے۔ اگر آپ نے ان تمام تسبیحات کو ہمارے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنا معمول بنالیا تو انشاء اللہ آپ کو بندشوں کی ستم نوازیوں سے نجات مل جائے گی، آپ کے دماغ کے بند دروازے ایک بار پھر کھل جائیں گے اور آپ کے لئے روزگار کے دروازے بھی مفتوح ہونے لگیں گے لیکن ان

تسبیحات کی پابندی کرنے کے ساتھ آپ کو چاہئے کہ کسی معتبر عامل سے جوقرآنی آیات کے ذریعہ علاج کرتا ہو رابطہ قائم کریں۔سفلی علاج کے چکر میں نہ رہیں، زندگی میں ہزار نقصانات اٹھانے کے باوجود بھی کوئی ایساراستہ اختیار نہ کریں جواللہ کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔آج کل یہ بات اڑی ہوئی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل کے ذریعہ ہی ممکن ہے، یہ قطعاً غلط ہے،سفلی جادو کی کاٹ بھی قرآنی آیات سے ہوجاتی ہے۔شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا فی الحقیقت عامل ہو اور اس نے نقش وغیرہ کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کررکھی ہو۔ جولوگ گلی گلی عامل بنے بیٹھے ہیں ان کی اکثریت جہل مرکب میں مبتلا ہے، انہیں نہ روحانی عمل کرنے کی تمیز ہے نہ نقش بھرنے کا سلیقہ، یہ تو صرف اپنے گھر کا دال دلیا چلانے کے لئے قلم کاغذ لے کر بیٹھ گئے ہیں، ان لوگوں کے چکر میں پڑکر اپنی عقل کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ ہی اپنے آپ کو نئے نئے عذاب میں مبتلا کریں بلکہ آپ اپنے ماحول میں ایسے عامل کو تلاش کریں جو متقی اور پرہیزگار ہو اور جو قرآنی آیات کے ذریعہ روحانی علاج کی خدمت انجام دے رہا ہو۔آپ تلاش کریں گے تو ایسے عامل آپ کو ایک نہیں کئی مل جائیں گے اور ان ہی کے ہاتھوں میں شفا ہوگی کیوں کہ جولوگ سفلی عمل کرتے ہیں ان کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں اور ایسے لوگ بسا اوقات شرکیہ علاج کے ذریعہ مریض کی آخرت کا بھی بیڑہ غرق کردیتے ہیں۔اس طرح روحانی علاج کے لئے قدم اٹھاتے وقت پوری احتیاط برتیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو ان مشکلات سے اور ان بندشوں سے نجات دے اور کسی عامل کامل سے آپ کی ملاقات کرادے تاکہ آپ اپنی آخرت اور اپنے عقیدے کی حفاظت کے ساتھ اپنا روحانی علاج جاری رکھ سکیں۔

بندش کا دکھ

سوال از: (نام ندارد) ________ باڑی پورہ

میں کریانہ دوکانداری کرتا ہوں۔ میرا کام بے حد اچھا چلتا تھا بیوپاری مجھے پندرہ بیس لاکھ روپے کا کام دیتے تھے۔میں انھیں کے روپیہ سے کام کرتا تھا وہ میری بے حد عزت احترام کرتے تھے۔میں نہایت ایمانداری کے ساتھ ان کے روپیہ واپس دیتا تھا۔وہ بھی مجھے بے حساب مال بھیجتے تھے لیکن اچانک کسی نے میرے ہرے بھرے باغ کو اجاڑ دیا۔ انہوں نے مال دینا بند کردیا۔ وہ میری شکل دیکھ کر لڑنے جھگڑنے کو اٹھتے ہیں صرف اپنا روپیہ مانگتے ہیں۔ میں انہیں دیتا ہوں۔لیکن وہ میری بے عزتی کرتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جن کے پاس میرا روپیہ بقایا ہے۔ وہ بھی گالیاں دیتے ہیں۔لڑتے ہیں جھگڑتے۔انہوں نے تقریباً لاکھوں روپیہ کھایا میں ان کے پاس جاکر ہاتھ جوڑتا ہوں۔لیکن وہ نرم ہونے کے بجائے مارنے کو آتے ہیں۔ دوکان میں جو مال تھا وہ سڑ گیا۔کوئی گاہک اسے لینے کو تیار نہیں۔ دکان خالی ہوگئی۔صرف قرضدار ہی قرضدار آتے ہیں۔ بیوپاری گاہک۔گھر والے سب لوگ میری بے عزتی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں پاگل ہوگیا ہوں۔کس نے مجھے تباہ کیا۔ میں پریشان ہوں گھر میں تنگ دستی آگئی ہے۔جب کہ وہ ہی میرے بیوپاری میرے ہمسایہ دکان داروں کو بے حساب ٹرکوں کے ٹرک مال بھیجتے ہیں۔نہ جانے وہ مجھے کیوں نہیں دیتے ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر میں زہر کھانے پر تیار ہوگیا ہوں۔

جواب

کسی بھی صاحب ایمان شخص کو زہر کھانے کی بات زبان سے نہیں نکالنی چاہئے۔ایسی باتیں ان ہی لوگوں کو زیبا دیتی ہیں جو ایمان سے محروم ہوں اور جو زندگی کو خدا کی امانت کے بجائے اپنی ملک سمجھتے ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے والے اور اس سے ڈرنے والے خودکشی کرکے اپنی جان گنوانے کی بات خواب وخیال میں بھی نہیں کرسکتے۔ حالات کتنے بھی خراب ہوں۔ وہ پھر بھی ٹھیک ہوسکتے ہیں۔ زخم ہمیشہ ہرے بھرے نہیں رہتے۔ان پر کھرنڈ بھی جمتا ہے۔اور وہ مندمل بھی ہوجاتے ہیں۔اندھیرے کتنے ہی بھیانک ہوں بالآخر چھٹ جاتے ہیں اور سورج ایک بار پھر طلوع ہوتا ہے۔اور گھروں میں پھر روشنی بکھرتی ہے۔ دورِ خزاں کے بعد پھر دورِ بہار آتا ہے۔

آپ کے حالات آج ابتر ہیں۔آپ کی جیب آج خالی ہے۔آج ذہنی کشمکش اور مالی کس مپرسی کا شکار ہیں۔لیکن آپ یقین کریں کہ جس طرح آپ کا اچھا دور بیت گیا ہے۔اسی طرح یہ برا دور بھی بیت جائے گا۔اور ایک دن آپ پھر سکون وعافیت کی دولت سے اور چھوٹے بڑے نوٹوں سے بہرور ہوں گے۔غم کے بادل چھٹیں گے اور خوشیوں کے خزانوں سے آپ ایک بار پھر مالا مال ہوں گے۔صبح ہوتی ہے شام ہوتی

ہے عمریوں ہی تمام ہوتی ہے۔ کہ مصداق آپ کی زندگی میں بھی شام کے بعد پھر روشنی نمودار ہوگی۔ جس طرح چاند اور سورج کو گہن لگتا ہے۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کو بھی گہن لگ جاتا ہے اور وقتی طور پر چاند اور سورج کی طرح انسان کے آسمان تقدیر میں کالس بکھر جاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد پھر گہن کا پردہ ہٹتا ہے اور چاند اور سورج کی طرح تقدیر بھی پھر چمکتی ہے۔ اور اپنے جلوے دکھاتی ہے۔

بالاشبہ آج آپ کی کی بدخواہی کی وجہ سے بندش میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور جہاں ہاتھ ڈال رہے ہیں نقصان ہو رہا ہے۔ انہوں نے بھی نگاہیں پھیر لی ہیں اور دوستوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اعتماد کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اور ساکھ ڈانواں ڈول ہو کر رہ گئی ہے۔ لیکن اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور اپنے اللہ کو یاد کرتے رہے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کو درد وغم کی اس دلدل سے جس میں آپ پھنسے ہوئے ہیں نجات مل جائے گی۔ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ. پڑھا کریں۔ اور روزانہ ایک گلاس پر پانی پر سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم پڑھ کر دم کر کے پیا کریں۔ دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت ۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ چالیس دن کے بعد آپ کو بندش کے دکھ سے انشاء اللہ چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔

بندش کا شکار

سوال از: حفیظ رحمانی ــــــــــــ ممبئی

''طلسماتی دنیا'' کا جادو ٹونا نمبر پڑھا۔ بہت بصیرت افروز معلومات ہیں اس میں، میں نے ''روزی کی بندش'' کا مضمون پڑھا، میں اس سے بہت متاثر ہوں خدانخواستہ میں بھی بندشِ رزق کا شکار ہوں۔ برسوں سے میں اپنے کام کے لئے کوشاں ہوں۔ مگر کام انجام نہیں پا رہا ہے۔ بلکہ چار پانچ برس سے تو ایک کام بھی ہاتھ میں نہیں ہے۔ میرا تعلق فلمی شعبے سے ہے۔ کام کے لئے بہت کوشش کرتا ہوں۔ مگر کوئی کام نہیں بنتا۔ بے روزگاری اس نوبت تک پہنچ چکی ہے کہ واقعی اب اپنے عزیز ورشتہ داروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت آگئی ہے۔ شاید میرے کسی ہم پیشہ نے مجھ پر روزی کی بندش لگادی ہے تاکہ میں ترقی نہ کر سکوں۔

براہ کرم آپ مجھے اس لعنت سے آزاد کریں۔ اور بندشِ روزگار سے چھٹکارا دلائیں۔ اس سلسلے میں آپ کی ہدایات کا منتظر ہوں۔

جواب

آج کل جادو ٹونا اور کرنی کرتوت عام ہو کر رہ گیا ہے۔ ان برائیوں سے کوئی شعبۂ زندگی مبرا نہیں ہے۔ ہر جگہ اس طرح کی نحوستیں بکھری ہوئی ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کہیں بھی ہوں۔ اپنا تعلق اپنے رب سے قائم ودائم رکھیں۔ نماز پنجگانہ کی حفاظت کریں اور ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور معوذتین (قرآن کی آخری دو سورتیں) پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے رہیں۔

رات کو باوضو سونے کی عادت ڈالیں۔ اور سونے سے پہلے آیت الکرسی ۳ مرتبہ پڑھ کر زور سے تالی بجایا کریں۔

عشاء کی نماز کے بعد'' یَا حَافِظُ یَا رَزَّاقُ یَا کَرِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا نَاصِرُ'' ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ بہت جلد بندشوں سے آزاد ہو جائیں گے۔ اور کاروبار کی تمام رکاوٹیں آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گی۔

غم زندگی کا رونا

سوال از: عائشہ بیگم ــــــــــــ محبوب نگر

آپ کی خدمت میں چند پریشانیاں لے کر حاضر ہوئی ہوں، میری بچیوں کا کہیں بھی رشتہ نہیں طے ہو رہا ہے، عمر بڑھتی جا رہی ہے۔ مولانا علاج بھی کروائی ہوں۔

کرنی کرتوت رکاوٹیں آرہی ہیں، چار بچے ہیں دو لڑکے اور دو بچیاں ہیں، بچی کی عمر ۲۵ رسال ہے، اس سے بڑا بچہ حافظ قرآن ہے۔ عمر ۳۰ رسال ہے، ابھی تک کہیں بھی بچی کی وجہ سے شادی نہیں کر رہی ہوں، بچی کے رشتے والے آتے ہیں، دیکھ کر چلے جاتے ہیں پلٹ کر جواب نہیں دیتے، بچوں کی فکروں کی وجہ سے آئے دن بیمار ہوگئی ہوں، زندگی کا کیا بھروسہ جلد سے جلد فرض سے سبکدوش ہو سکوں اور ہم لوگ معاشی طور پر مستحکم نہیں ہیں، سر پر خاوند کا سایہ بھی نہیں ہے اور ایک بیوہ کا پرسانِ حال اللہ ہی ہے۔

میں ایک ان پڑھ عورت ہوں، علم سے واقف نہیں ہوں، چند نماز کی سورتیں اور اللہ کے نام پڑھ سکتی ہوں اور خط برابر والے ایک پڑوسی

بہن ہماری پریشانیاں دیکھ کر لکھ رہی ہے۔ اور اس کے پتہ پر خط کا جواب دیں، چند آسان وظائف دیں اور تعویذ بھی دیں جس کو میں پڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کے سامنے گڑگڑا کر دعا کر سکوں، میرے بچے بھی میری نافرمانیاں کرتے ہیں، گھروں میں لڑائیاں بچے بات نہیں مانتے، معاشی طور پر بھی خدمت کے ذریعہ نندوں ساس، بھاوجوں، بھائیوں کے کام آئی اب ہمیں ضرورت کے وقت کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے۔

چھ شادیاں کی ہیں۔ ان کی خدمت کرنا، انہیں احساس تک نہیں ہے۔ بچی کا نام احمری بیگم ہے۔ ۱۹۸۱ء ہے تاریخ پیدائش معلوم نہیں، بروز ہفتہ صبح ۵ بجے پیدا ہوئی ہے بچی۔ ذرا بھاری موٹی جسم کی ہے اور رنگت بھی گندمی ہے، چہرے پر نکھار کے لئے اور منہ پر نور پیدا ہونے کے لئے وظیفہ بتایئے، بچی انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن ہم امتحان دینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ امتحان میں کامیابی کے لئے وظیفہ بتادیں۔ اللہ کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرنے اور اللہ سے بچی کے لئے رشتہ آسان طریقہ سے ملے، میں بہت پریشان ہوں جس کا شوہر نہیں ہے، جس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے، جس کے پاس نقدی نہیں ہے اس کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے کیوں کہ میرے شوہر ہر معاشی ذمہ داریاں، چار بہنوں اور ایک بھائی کی شادی کرنے کے بعد میرے شوہر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اور فالج کی وجہ سے گزر گئے۔

مولانا سے ایک بیوہ کی گزارش ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے دعا اور وظائف کی درخواست کرتی ہوں، ان وظائف اور تعویذ کی وجہ سے جلد سے جلد قرض سے سبکدوش ہو سکوں۔ اللہ آپ کو اور آپ کے اسٹاف کو خدمت خلق کرنے والے تمام لوگوں کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بنائے۔

جواب

آپ کی زندگی کے حالات جان کر دکھ ہوا، اللہ آپ کو مزید صبر وضبط کی دولت سے سرفراز کرے اور زندگی کے باقی ایام بھی اسی طرح صبر وضبط کے ساتھ گزاریں جس طرح کے صبر وضبط کے ساتھ آپ نے اب تک کی زندگی گزاری ہے، اس میں شک نہیں کہ بعض لوگوں کی زندگی میں اتنے مصائب اور اتنے مسائل صف بہ صف آگے پیچھے اور دائیں بائیں کھڑے رہتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، آپ پر جو بھی گزرتی ہوگی اس کا اندازہ کرنا ہر ایک کی بس کی بات نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے اور اب تو آپ کے پاس کچھ کھونے کو ہے بھی نہیں اور آپ کیا کھوئیں گی، بس ایک زندگی ہے جو وقت پر آپ کا ساتھ چھوڑ دے گی لیکن ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ اس زندگی کی کیا خوشیاں اور کیا غم۔ جب یہ زندگی فانی ہے تو اس زندگی میں پیش آنے والی ہر چیز بھی فانی ہے، خوشیاں ملتی ہیں تو وہ بھی ہمیشہ نہیں رہتیں اور غم ملتے ہیں تو ان کو بھی دوام نصیب نہیں ہوتا۔ ہمارے دین اسلام نے یہ کہہ کر ہی تسلی دی ہے کہ اس زندگی کا ہر دکھ اور ہر غم خواہ وہ کتنا بھی شدید اور اذیت ناک ہو وہ ایک دن فنا ہو جاتا ہے۔ ہر رات وہ کتنی ہی سیاہ اور اذیت ناک ہو بالآخر گزر جاتی ہے اور صبح کا نور پھر دنیا میں پھیل جاتا ہے، انشاء اللہ ایک دن تقدیر کی رات بھی ڈھل جائے گی اور آپ کی قسمت کے آسمان پر رنج وغم کی جو کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں وہ چھٹ جائیں گی اور خوشیوں کا آفتاب ایک دن ضرور طلوع ہوگا، آپ کی دعائیں قبول ہوں گی اور جو دعائیں ہم آپ کے لئے کریں گے وہ بھی قبول ہوں گی، اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے، تھوڑا سا صبر اور کریں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔

قرض کی ادائیگی کے لئے مغرب کی نماز کے بعد یہ دعا ۲۱ بار پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. انشاء اللہ بہت جلد آپ کا قرض ادا ہو جائے گا، یہ دعا پڑھتے وقت اگر اپنے بالوں میں کنگھا کرتی رہیں تو جلد نتائج برآمد ہوں گے۔

لڑکی کے رشتہ کے لئے ہر جمعہ کو سورۂ احزاب کی تلاوت ایک بار کیا کریں، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھا پیغام وصول ہوگا۔

اگر آپ روزانہ ۱۵۰ مرتبہ "یا علیم" پڑھ کر صاحبزادی کو پلا دیا کریں تو انشاء اللہ اس کو تعلیم کی طرف رغبت ہوگی اور انشاء اللہ صاحبزادی امتحان کے لئے بھی راضی ہو جائے گی۔ امتحان کے زمانہ میں اگر وہ روزانہ "یا حسیب" ۸۰ مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جائے گی۔

عشاء کی نماز کے بعد اگر ۴۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کریں تو اس سے چہرہ پرکشش اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اس عمل کی تاکید اپنی بیٹی کو کریں، انشاء اللہ وہ

جاذب نظر ہوجائے گی اور دیکھنے والے اس کو خوشنما محسوس کریں گے۔

آپ صبح شام ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ عافیت میں رہیں گی، راحتوں کا نزول گھر میں ہوگا اور دل کو ایک طرح کا سکون میسر رہے گا۔

ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کی مزید آزمائش نہ کرے اور آپ پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برسادے اور آپ کو آپ کی اولاد کے دامن سے وہ محبت اور خوشی عطا کرے، جس کی کمی آپ کی زندگی میں ہے۔

بندشوں کے اُتار چڑھاؤ

سوال از: محمد حسین قاسمی ــــــــــ اورنگ آباد

میں پندرہ سال پہلے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا تھا، فارغ ہونے کے بعد میں چند سال تک مقامی مسجد میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیتا رہا، اس کے بعد میری شادی ہوگئی، میری بیوی کا نام شاکرہ پروین ہے، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، شادی کے بعد میں نے امامت چھوڑ دی اور میں اپنے چچا کے ساتھ زمین کی خرید وفروخت کے کاروبار میں مصروف ہوگیا لیکن اس کاروبار میں کافی رکاوٹیں پیش آتی رہیں، مجبوراً میں نے اس کاروبار سے خود کو الگ کرلیا، اس کے بعد میں سعودی عرب چلا گیا، میں ریاض میں اپنے ایک دوست کے کاروبار میں لگ گیا اور میں نے سیلز مینی کی ملازمت اختیار کرلی، میرے دوست کا کاروبار ٹھیک تھا لیکن جب سے میں اس کی دوکان کا سیلز مین بنا اس کا کام ٹھپ ہوگیا، یہاں تک کہ دوکان کو بند کرنا پڑا۔ میں ریاض سے واپس آگیا اور میں نے اپنے ہی گھر کے پاس پرچون کی دوکان کھول لی، اس دوکان کے کھولنے میں میرے چچا نے جو میرے سسر بھی ہیں مالی مدد کی اور دوکان کے لئے انہوں نے مجھے ایک لاکھ روپے دیئے، دوکان شروع میں خوب چلی، دیکھنے والے بھی رشک کرتے تھے ہر وقت گراہکوں کا ہجوم رہتا تھا لیکن چند ماہ کے بعد آہستہ آہستہ یہ دوکان بھی ختم سی ہوکر رہ گئی، دوکان کے ٹھپ ہوجانے پر مجھے تشویش ہوئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی یار دوستوں کے مشورے پر میں نے ایک عامل کو دکھایا۔ انہوں نے بتایا کہ تمہاری سخت بندش کی گئی ہے اور تم کچھ بھی کرلو کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک کسی سے اپنی بندش نہ کٹ والو، مجھے ان کی باتوں پر یقین نہیں آیا، پھر میں ایک پنڈت کے پاس گیا، یہ پنڈت ایک گاؤں میں جنتر منتر کا کام کرتا ہے اس کے پاس بھی میرا ایک دوست لے گیا۔ اس پنڈت کے علاج سے اس کو کچھ فائدہ ہوا تھا، پنڈت نے مجھے دیکھتے ہی بول دیا کہ تم جادوٹونے کا شکار ہو اور جب تک تم اس سے مکتی حاصل نہیں کرلوگے پریشان رہوگے اور جہاں بھی ہاتھ ڈالوگے ناکام رہوگے۔ اس کی بات سن کر میری تشویش بڑھ گئی، طالب علمی کے زمانہ میں، میں نے طلسماتی دنیا ایک دوبار پڑھا تھا اور مجھے یہ رسالہ مفید بھی معلوم ہوا تھا۔ ایک شمارہ جو ۲۰۰۲ء کا ہے، میرے پاس ابھی تک موجود ہے، اس کی روحانی ڈاک سے میں بہت متاثر ہوا تھا اسی لئے میں آپ سے رجوع کررہا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ آپ میری مشکلوں کا کوئی حل نکالیں گے اور اگر میں واقعتاً کسی جادوٹونے اور کسی بندش کا شکار ہوں تو مجھے اس سے نجات دلائیں اور میرا کوئی روحانی علاج تجویز کردیں تاکہ میری دوکان پھر چل پڑے، میں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہوں ناکام ہوجاتا ہوں اللہ کے لئے کچھ کیجئے اور میری مدد کیجئے۔

جواب

بلاشبہ آپ زبردست بندش کا شکار ہیں اور آپ کو جس نے بھی یہ بتایا ہے کہ آپ پر جادوٹونا کا اثر ہے تو وہ صحیح بتایا ہے۔ بندش دو طرح کی ہوتی ہے، ایک بندش تو مال پر ہوتی ہے اور اس بندش میں انسان آمدنی کے لئے ترستا ہے، آمدنی کے ذرائع تقریباً بند ہوجاتے ہیں، آمدنی جب مفقود ہوجاتی ہے تو پھر قرض بڑھتا ہے اور بڑھتا ہی رہتا ہے کیوں کہ آمدنی ہوتی نہیں اور جب آمدنی ہوتی نہیں تو پھر قرض ادا ہونے کی نوبت بھی نہیں آتی۔ آج کل چونکہ قرض کا لین دین بھی بطور سود ہوتا ہے اور جب بروقت سود کی رقم ادا نہیں ہوتی تو پھر قرض بے تحاشہ بڑھتا ہے۔ اس لئے مقروض دوہری مار کا شکار ہوتا ہے اور جب سود کی رقم ہی ادا نہیں ہوتی تو اصل رقم ادا کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا نہیں ہوتا۔ مالی اور کاروباری بندش میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا آپ کے ساتھ ہوا ہے۔ بندش میں مبتلا انسان دوکان کرے، ملازمت کرے یا کوئی اور دھندہ کرے اس کو نقصان ہی ہوتا ہے، پیسے کی آمدورفت فطری انداز میں نہیں چلتی، دوکان چلتے چلتے بند ہوجاتی ہے، گراہک آتے آتے رک جاتے ہیں، ملازمت میں بھی وہ راحت نصیب نہیں ہوتی اور کم آمدنی کے ساتھ ساتھ بڑھتے

ہوئے قرض کا غم بھی انسان کو خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ کتنے ہی لوگ اگر وہ کاروباری بندشوں اور رُکاوٹوں کا شکار ہوں تو وہ بیرون ملک جا کر بھی پنپ نہیں پاتے اور اچھی خاصی رقم خرچ کر کے بیرون ملک کی ملازمت میں ناکام رہتے ہیں اور پھر خالی ہاتھ ہوتے ہوئے بے چارے واپس ہوجاتے ہیں۔ اور اس کے بعد جب وہ اپنے وطن میں کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں یہاں بھی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہاں بھی قدم قدم پر انہیں پسپائی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ اس طرح کی بندشوں کو خود بھی محسوس کرنے اور دوسروں کے انتباہ کے باوجود بھی انسان اپنا علاج کرنے میں اتنی تاخیر کردیتے ہیں کہ رائی کا پربت بن جاتا ہے اور مشکلات دس سے ضرب کھا کر دس گنی ہوجاتی ہیں۔ جو لوگ دور اندیش ہوتے ہیں وہ شروع ہی میں اپنا علاج کرالیتے ہیں اور شکرا پالنے کی غلطی نہیں کرتے۔

ایک بندش عزت واقتدار اور مقبولیت واعتبار کی بھی ہوتی ہے اگر کوئی شخص اس طرح کی بندش میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو پھر اس کی عزت خاک میں مل جاتی ہے، وہ جہاں بھی جاتا ہے وہیں کسی نہ کسی وجہ سے رسوا ہوتا ہے۔ اقتدار کے لئے جدوجہد کرتا ہے یا کسی عہدے اور منصب کی جستجو کرتا ہے تو ناکامی اور نامرادی کے سوا اس کے کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا لوگ اس سے دور ہوجاتے ہیں اور اقارب آستین کا سانپ بن کر رہ جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ یہ ہوجاتا ہے کہ بندش صرف مال کی نہیں جان کی بھی ہوتی ہے اور دوسرے معاملات کی بھی ہوتی ہے۔ مختصر یہ سمجھئے کہ بندش کا دکھ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور یہ غم کبھی کبھی اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انسان پوری طرح اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے لیکن آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صرف مالی بندش کا شکار ہیں اور آپ صرف پیسے کی آمد سے محروم ہیں، بیوی آپ سے محبت کرتی ہے آپ کے اہل خانہ بھی آپ سے محبت کرنے میں آپ کے تعلقات سسرال والوں سے بھی ہمیشہ سے اچھے ہیں اگر ابتر ہوتے تو آپ اس کا ذکر ضرور کرتے۔

کاروباری بندشوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد "یاغنی یامغنی" دوسو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ روزانہ مغرب کے بعد ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں اور جمعہ کی شب میں عشاء کے بعد سورۂ یٰسین کی اس طرح تلاوت کریں کہ ہر مبین پر "اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ" ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں، سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ ان وظائف کی پابندیوں سے آپ کو راحت نصیب ہوگی اور آپ مالی بندشوں کے غم سے پوری طرح نجات پائیں گے۔ اگر آپ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

اللّٰہُ لَطِیْف

۳۱۴	۳۲۸	۳۲۴	۳۲۱
۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵	۳۲۷
۳۱۹	۳۲۲	۳۳۰	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷	۳۱۸	۳۲۳

رہنمائی چاہتے ہیں

سوال از: سید نثار محی الدین ——— بنگلور

(۱) اردو سے اردو معنی کی کتاب جو اردو کی ہوتی ہے سمجھ میں نہ آنے والی ہوتی ہیں، اس لئے ایک ہی حروف کے معنی کو دوہرا کر ۳، ۴، ۵ بار معنی لکھا ہوا ہوتا ہے۔

(۲) اور کچھ پھلوں اناج، دال، دانے وغیرہ کے نام بھی آتے ہیں، یہ بھی کچھ سمجھ میں آتے ہیں، اس لئے اگر یہ ہوسکے تو ہر چیز کو تصویر کے ساتھ اور نام کے ساتھ لکھے جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔ ایک پھل کا نام یا کچھ دال دانے کا نام وغیرہ الگ الگ ریاست میں الگ الگ نام سے جانا جاتا ہے۔ ان چیزوں میں پنساری کے دوکان کی چیزوں کے اہم نام ہیں۔ (۳) آپ اپنے شاگردوں کے لئے اپنا ایک الگ نمبر فون اور وقت مقرر کر کے رکھیں تا کہ آپ سے ضرورت پڑنے پر گفتگو ہوسکے، یہ بہت ہی ضروری چیز ہے، آپ اگر چاہیں تو اس کے لئے سالانہ کچھ متعین کر کے وصول کرسکتے ہیں۔

(۴) ایک اور کتاب کی ضرورت ہے جو تعویذوں کے بارے میں کچھ لوگ غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں جن کے لئے ایک چھوٹی سی کتاب جو اچھی طرح سے سمجھ میں آجائے اور تعویذوں کی مخالفت کرنا چھوڑ دے

اس کے لئے آپ کو بہت ساری خوبیوں اور قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھنا ہوگا اور حروف کو نمبر میں تبدیل کرنے کو بھی غلط کہتے ہیں اور ہاتھ کی انگلیوں میں نگینہ جو چاندی کی انگوٹھی لگوا کر پہننے کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔اس کے بارے میں بھی تفصیل سے آپ سمجھائیں۔

(۵) ہرنیا کا کوئی روحانی علاج ہوسکتا ہے یا پھر کوئی قرآنی آیتوں سے تھائی رئیڈ کا بھی کوئی علاج ہے کہ نہیں۔سفید داغ کا بھی کوئی قرآنی علاج ہے کہ نہیں۔ میں آگے چل کر یابصیر کا چلّہ شروع کرنے جارہا ہوں،اس کے لئے آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے اور دوسرا دولت حاصل کرنے کے لئے بھی ہر جمعہ کو نماز شروع کیا ہوں اور مجھے آپ بیمار کی بیماری کو پہچاننے کا حروف تہجی کے ذریعہ کیسے کیا جاتا ہے یہ بھی معلوم کرادیں۔سب سے بڑی اور اچھی بات یہ ہوگی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ کوئی غائب آدمی جیسا کہ کوئی مؤکل یا جن یا کوئی مخلوق جو میرے عمل سے متاثر ہوکر میری مدد کرے جیسا کہ اگر کوئی بیمار میرے پاس آیا ہے اسے کیا بیماری ہے اور کیا تکلیف ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرنے کا صحیح طریقہ بتلا سکے۔بیمار کی ساری ہسٹری مجھے معلوم کرا سکے اور وقت ضرورت میری اور میرے گھر والوں کی مدد بھی کر سکے، ویسے میں ہر کام میں بہت دیری سے اترا ہوں اور غربا کی مدد کرنے بڑا شوق ہے اور میں مرنے سے پہلے کچھ اچھے کام کر کے لوگوں کی دعا لینا چاہتا ہوں اس میں اگر آپ کی رہنمائی ہوگئی تو آپ بھی اس ثواب کے کام میں شامل ہوجائیں گے۔دعا کریں کہ مجھے نیک مقصد میں کامیابی ملے، میں بھی آپ کے حق میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں تا کہ آپ جیسے بزرگ رہنما برائے خدمت خلق سلامت رہیں آمین۔ یہ خط میں آپ کو بنگلور میں پرسنلی دے رہا ہوں، میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا جواب ضرور دیں گے،اس کا جواب آپ جس طریقہ سے چاہو آپ دے سکتے ہیں، آپ مجھے ای میل بھی کر سکتے ہیں،بس ختم کر رہا ہوں۔خدا حافظ

جواب

آپ روحانی عملیات کی قدیم کتابیں پڑھ کر دیکھیں کتنی ادق زبان میں یہ کتابیں لکھی گئی ہیں، اکثر مضامین کسی کے پلّے ہی نہیں پڑتے۔روحانی عملیات پر مشتمل مضامین ویسے بھی خشک ہوتے ہیں اور اگر صاحب مضمون کا انداز نگارش بھی خشک ہو تو پڑھنے والوں کو بہت کوفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔بہت ہی اہم اور قیمتی مضامین خشکی کی وجہ سے اپنی اہمیت کھودیتے ہیں، نقش سلیمانی، نافع الخلائق، حرز سلیمانی وغیرہ میں ایسے ایسے قیمتی عمل درج ہیں کہ اگر ان کو صحیح طریقہ سے کرلیا جائے تو دنیا بھر کی راحتیں عامل کے دامن میں سمٹ آئیں، لیکن ان روحانی فارمولوں سے اسی وقت استفادہ ممکن ہے جب یہ کسی کے سمجھ میں آرہے ہوں، جب صحیح طریقہ سے سمجھ میں ہی نہیں آئیں گے تو کوئی عامل ان سے استفادہ کیسے کرسکتا ہے۔آج کل تو لوگوں کو محنت ومشقت کرنے کا شوق بھی نہیں ہے، زیادہ تر لوگ اپنی ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی خواہش کرتے ہیں۔روحانی عملیات کی لائن میں پہلا قدم اٹھاتے ہی نادان لوگ مؤکل، ہمزاد اور جن تابع کرنے کی باتیں شروع کردیتے ہیں ایسے ہی نادان لوگوں کی وجہ سے روحانی عملیات کی لائن ایک عجوبہ بن کررہ گئی ہے۔جب صحیح طریقہ سے اس لائن کی شروعات نہیں ہوتی اور جب کوئی بھی طالب علم خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں سے باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کرتا تو پھر اس کو صحیح طور پر کامیابی بھی نصیب نہیں ہوتا۔ایسی صورت میں طالب علم یا تو روحانی فارمولوں سے بدظن ہوجاتا ہے یا پھر خالصتاً جھوٹ اور افترا کی بنیادوں پر اپنی دوکان چلاتا رہتا ہے اور لوگ جب بے وقوف بننے کے لئے خود ہی تیار رہتے ہیں اور انہیں بے وقوف بنانا کچھ مشکل بھی نہیں ہوتا، سچ یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے علم وعمل کا جو اثاثہ علمی کتابوں میں چھوڑے ہیں وہ حرف بہ حرف درست ہیں اس کے اثر وجاذبیت میں ذرّہ برابر بھی شک نہیں کیا جاسکتا لیکن قدیم کتابیں زیادہ تر ایسی زبان میں لکھی گئی ہیں اور اس انداز سے انہیں مرتب کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے لوگ انہیں ہضم نہیں کرپاتے۔ادارہ طلسماتی دنیا نے ان کتابوں کو بہ انداز جدید اور پرکشش تحریر اور اسلوب کے ساتھ اس طرح پیش کیا ہے کہ لوگوں نے نہ صرف کہ اس انداز کو سراہا ہے بلکہ ان تحریروں سے زبردست استفادہ بھی کیا ہے۔

طلسماتی دنیا کی تحریک بھی آپ دیکھئے کہ روحانی عملیات کی لائن جو کل تک خشک اور پیچیدہ تھی آج دلچسپ اور پرکشش بن کر لوگوں کے سامنے آئی ہے اور لوگ ان عملیات سے بھرپور استفادہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو ہمارے بزرگوں کا نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔

آپ نے مشورہ دیا ہے کہ مختلف علاقوں میں چونکہ مختلف چیزوں

کے نام دوسرے ہوتے ہیں تو ان کے وہ نام بھی چھاپ دینے چاہئیں، مشورہ تو آپ کا قابل قدر ہے لیکن ایسا کرنے میں ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگی کیوں کہ دنیا میں چھ ہزار سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے طلسماتی دنیا دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ امریکہ کے ان جزیروں میں بھی جارہا ہے جہاں آج تک ہندوستان کا کوئی شخص نہیں پہنچ سکا۔ ہمیں بتایئے دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں اس کا صرف آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم جن جن چیزوں کے نام لکھیں ان کے دوسرے نام اپنے اپنے علاقوں میں لوگ خود سمجھیں اور دوسروں کو بھی ان ناموں سے روشناس کرائیں۔

مثلاً بطور صدقہ جوار، باجرہ، مکی اور گیہوں کا ذکر ہوتا ہے تو جوار، اور باجرے کو دوسری کسی زبان میں کیا کہا جاتا ہے، اس کی زحمت قارئین کو خود کرنی چاہئے۔ اگر ہم اس جستجو میں لگ جائیں گے تو مضامین کی افادیت اور ان کی وسعت کم ہو جائے گی اور ہم ان ہی چیزوں کے مختلف ناموں میں الجھ کر رہ جائیں گے تاہم پھر بھی اس بات کی کوشش کریں گے کہ کچھ چیزوں کے عام فہم نام بتانے کی کوشش کریں اور اس بات کی کوشش بھی کریں کہ چیزوں کے نام بالکل ہی ناقابل فہم بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ کا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ ہم شاگردوں کے لئے اپنا کوئی دوسرا موبائل نمبر مقرر کرلیں اور اس نمبر پر صرف شاگرد ہی ہم سے مخاطب ہوں آپ کا یہ مشورہ بھی قابل قدر ہے، انشاء اللہ اس پر ہم جلد عمل کریں گے اور ایک موبائل صرف شاگردوں کے لئے مخصوص کردیں گے تاکہ بوقت ضرورت ان سے بات چیت ہوسکے اور بروقت شاگردوں کی تشفی ہوسکے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ اس کی شاگردوں سے کوئی سالانہ فیس رکھ لیں شاید اچھا نہیں ہے، یہ ایک غیر ضروری بات ہے، یہ ہرگز ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ہمارے شاگرد اگر ہم سے کوئی رہنمائی چاہیں گے تو ہمارا فرض ہے کہ آپ ان کی رہنمائی کریں اور انہیں مطمئن کریں۔ رہنمائی کا کوئی ہدیہ یا فیس مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہوگا لیکن آپ نے جس نقطہ نظر سے یہ مشورہ دیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ آپ کا یہ مشورہ بہت اہم ہے کہ کوئی ایسی کتاب ضرور مرتب کرنی چاہئے جس میں اُن اعتراضات کے جواب دیئے جائیں گے جو تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں کئے جاتے ہیں۔ جب کہ ان اعتراضات میں کوئی جان نہیں ہوتی یہ اعتراضات زیادہ تر ان لوگوں کی طرف سے اچھلتے ہیں جنہیں توحید وسنت کی گہرائیوں کا کوئی علم نہیں ہوتا یہ لوگ خود کو دانش مند سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اتنی عقل سے بھی بہرہ ور نہیں ہوتے جو اپنا گھر چلانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو تعویذ گنڈوں سے خدا واسطے کا بیر ہوتا ہے اور یہ تعویذ اور روحانی عملیات پر پھبتیاں کس کر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی کارنامہ انجام دیدیا ہے، کوئی ایک آدھ حدیث کو آڑ بنا کر یہ دسیوں احادیث کے خلاف اپنی زبان کو کھولتے ہیں اور اُن تمام بزرگوں کی سوچ وفکر پر بہتان اٹھاتے ہیں جن کی ساری زندگی توحید وسنت کی آبیاری میں گزرتی ہے۔

ہم بہت جلد ایسی کتاب پیش کریں گے جس میں اُن واہی اعتراضات کا جواب موجود ہوگا جو تعویذ اور روحانی عملیات کے سلسلہ میں کچھ چھٹ بھیّوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اچھالے جاتے رہے ہیں۔

نادان اور کمسن ہیں وہ لوگ جو انگوٹھی اور نگینہ پہننے کو بھی شرک سمجھتے ہوں، ایسے ہی لوگ اسلام کی حقانیت اور اس کی وسعت نظری کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اکثر انبیاء نے انگوٹھی پہنی ہے اور اکثر بزرگوں نے نگینوں اور پتھروں کے استعمال کو جائز سمجھا ہے لیکن جن کے سروں میں عقل ہی نہ ہو ان سے کیا الجھنا۔ آپ کے اور دیگر ہوش مند حضرات کے مشورے کے پیش نظر اگر بے جا اعتراضات کے دفاع میں کوئی کتاب مرتب کی گئی تو اس میں ۷۸۶، علم الاعداد، انگوٹھی، اور نگینوں سے متعلق بھی انشاء اللہ مدلل گفتگو کی جائے گی اور ان مخالفین روحانی عملیات کے اُن اعتراضات کی قلعی کھولی جائے گی جسے وہ پوری دنیا میں اپنے سروں پر اٹھائے پھر رہے ہیں اور ان کے شور وغل سے شریف لوگوں کا ناک میں دم ہوگیا ہے اور سادہ لوح قسم کے لوگ تعویذ اور جھاڑ پھونک سے بدظن ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

روحانی عملیات میں تمام جسمانی بیماریوں کا علاج بھی موجود ہے، ہرنیا، تھائرائڈ، شوگر، اختلاف قلب، ہارٹ اٹیک اور حد تو یہ ہے کہ کینسر کا بھی علاج روحانی عملیات میں موجود ہے لیکن علاج کرنے اور کرانے والوں کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ کلام اللہ میں ہر جسمانی اور روحانی امراض سے نمٹنے کے بے مثال فارمولے موجود ہیں۔ یقین ہی ہر کامیابی کی کنجی ہے اور اگر انسان قوت اعتبار اور قوت یقین سے محروم ہو جائے تو پھر اس کو

کسی بھی چیز سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اس کی اپنی بدگمانی اور سوءِ ظنی اس کو اللہ کی بے شمار نعمتوں اور حقیقتوں سے محروم کردیتی ہے۔

برص کا بھی روحانی عملیات میں علاج ہے۔ وہ یہ کہ مریض ہر ماہ ایام بیض کے تینوں روزے رکھے، افطار کے وقت "یا مجید" سو مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ اس کو برص کی بیماری سے اور سفید داغوں سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۰۳	۲۱۷	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۴	۲۱۶
۲۰۸	۲۱۱	۲۱۹	۲۰۵
۲۱۸	۲۰۶	۲۰۷	۲۱۲

آپ ایمان ویقین کے ساتھ "یا بصیر" کا چلہ کریں اور یقین رکھیں کہ اس چلّے کی برکت سے آپ کی بینائی قائم ودائم رہے گی اور اگر آنکھوں میں اور بصارت میں کوئی کمزوری پیدا ہوگئی ہوگی تو وہ بھی انشاء اللہ دور ہوجائے گی۔

روحانی امراض کی تشخیص کے لئے کئی بار کئی فارمولے ہم طلسماتی دنیا میں پیش کرچکے ہیں ان کو آپ تلاش کرلیں اور حروف تہجی سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے راقم الحروف کی مرتب کردہ "علم الحروف" کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں حروف تہجی سے متعلق آپ کو سیر حاصل بے شمار خزانے مل جائیں گے اور آپ کے سوال کا جواب بھی اس میں موجود ہوگا۔

نظر نہ آنے والی مخلوقات جنات، مؤکلین اور ہمزاد وغیرہ کی تسخیر کے لئے آپ طلسماتی دنیا کا جنات نمبر، مؤکلین نمبر، حاضرات نمبر اور ہمزاد نمبر کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ کریں۔ ان نمبرات میں ایسے ایسے فارمولے موجود ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ان نمبرات کے مطالعہ سے آپ کو بیش بہا معلومات حاصل ہوں گی اور انشاء اللہ آپ کا مطالبہ بھی پورا ہوجائے گا، آپ کا ذوق ہے کہ آپ روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے پریشان اور ضرورت مندوں کی خدمت کریں، یہ ایک اچھا ذوق ہے اور یہ ایک قابل قدر جذبہ ہے لیکن اس ذوق کی صحیح معنوں میں تکمیل اسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ روحانی عملیات کی کتابوں کا نہایت غور وفکر کے ساتھ مطالعہ جاری رکھیں۔ عامل کے لئے کمال یہ ہے کہ اس کو روحانی فارمولوں کا استحضار رہے، اسے روحانی علاج کی خاطر بار بار کتابوں کی ورق گردانی نہ کرنی پڑے۔ شوگر کے لئے کونسا نقش دیا جاتا ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لئے کونسا روحانی فارمولہ استعمال ہوتا ہے، ردِ سحر اور ردِ آسیب میں کونسے نقوش مؤثر ثابت ہوتے ہیں، جسمانی امراض میں کن تعویذوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور غربت وافلاس سے نجات حاصل کرکے مال دار بننے کے لئے کونسے وظائف واوراد مؤثر ثابت ہوتے ہیں اور نظر بد سے چھٹکارا پانے کے لئے کن آیات قرآنی کو پڑھ کر جھاڑ پھونک کی جاتی ہے وغیرہ۔ عامل کے ذہن میں جس قدر ان فارمولوں کا استحضار ہوگا اتنے ہی کامیابی اس کے حصہ میں آئے گی۔ مؤکل حاضرات اور ہمزاد اس لائن کا ایک جزو ہیں، یہ چیزیں اس لائن کی شرط نہیں ہیں۔ اگر یہ نہ بھی حاصل ہوں تب بھی آپ ایک کامیاب عامل بن سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ کا مطالعہ اس قدر وسیع ہو کہ علاج کے دوران آپ کا اپنا سر پکڑ کر سوچنا نہ پڑے، دیگر عامل کی نیت بالکل صاف ستھری ہونی چاہئے، ہدیہ لینا ناجائز نہیں ہے لیکن صرف ہدیے کی خاطر ہی لوگوں کے کام آنا شاید درست نہیں ہے، اگر کسی کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تب بھی اس کا کام کرنا چاہئے اور عامل کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کسی کو وقت سے پہلے اور تقدیر سے زیادہ نہ کبھی ملا ہے اور نہ کبھی ملے گا۔

بہت سے لوگوں کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ ہم تو کسی سے کچھ بھی نہیں لیں گے تو یہ سوچ بھی غلط ہے، اس سوچ وفکر سے روحانی عملیات کی ناقدری ہوتی ہے اور لوگ مفت میں ملی ہوئی چیزوں کو استعمال میں بھی نہیں لاتے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ مناسب ہدیہ مقرر کرکے حسن نیت اور حسن خلوص کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرے اس کے بعد کوئی اپنی خوشی سے زیادہ سے زیادہ دے یا کوئی تنگ دست کچھ بھی نہ دے عامل کے چہرے پر خوشی اور غم کے کوئی آثار نمایاں نہیں ہونے چاہئیں، دنیا قدموں میں آجائے گی یا بالکل بھی دنیا ہاتھ نہ آئے گی تو عامل کے دل ودماغ کی کیفیت یکساں رہنی چاہئے۔ بقول شاعر

خوشی خوشی میں ہے نہ غم میں ہے کچھ ملال مجھے
بنادیا ہے محبت نے بے مثال مجھے

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کے اندر لوگوں کی خدمت کرنے کی صلاحیت پیدا کرے، آپ اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمت اسی انداز میں کریں اور عمر کے آخری سانس تک کرتے رہیں جس انداز میں اللہ کے بندوں کی خدمت اولیاء کرام نے کی تھی۔ یقین رکھیں کہ ''خدمت خلق'' سے بڑھ کر کوئی اچھائی نہیں، کوئی ریاضت نہیں اور کوئی کام نہیں۔ خدمت خلق اللہ تک پہنچنے کا سب سے زیادہ مؤثر اور آسان طریقہ ہے، خدمت اگر دکھاوے کی بھی تو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے جب کہ دکھاوے کی کوئی عبادت اللہ کی نظروں میں مقبول نہیں ہے۔ آپ کے خط کے جواب میں جو تاخیر ہوئی اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں، مصروفیات بے پناہ ہیں اس دوران عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور اس دوران لکھنے پڑھنے کا کام موقوف رہا۔

آپ نے ہمارے بارے میں حسن ظن اور جس حسن عقیدت کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا آپ سمجھتے ہیں اور ہمیں ان تمام خطاؤں سے محفوظ رکھے جو دیکھنے والوں کو نظر نہیں آتیں لیکن جو انسان کی روح کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں اور انسان ظاہراً اچھا بھلا ہو کر بھی اللہ کی نظروں سے گر جاتا ہے اور اس کی شخصیت قطعاً پامال ہو کر رہ جاتی ہے۔

سچ ہے یا وہم

سوال از: رئیسہ فاطمہ ——— اورنگ آباد

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں۔

حضرت ایک سوال عرض تحریر ہے کہ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرے گھر میں ہمیشہ پریشانی و اداسی کیوں رہتی ہے، خیر و برکت بھی نہیں ہے، دشمنوں کی سازشوں کا شکار تو رہی ہوں مگر کوئی اور بھی وجہ لگی ہے۔ حضرت مجھے ہمیشہ پتہ نہیں کیوں یہ لگتا ہے کہ میرے گھر کی زمین یا گھر پر کوئی جادو کیا گیا ہے یا پھر زمین پر کوئی دفینہ موجود ہے، پاس پڑوس میں بھی ایک گھر ایک ایک کرکے جب افراد خانہ فوت ہوگئے ناچیز کا ایک نوجوان بھائی بھی کچھ سال پہلے اچانک ہارٹ اٹیک سے انتقال کر گیا، گھر میں میرے ساتھ افراد خانہ کا سلوک بہت ٹھیک نہیں، عجیب عجیب خواب بھی دیکھتی ہوں، کئی بار مرغی کے بچے پالے تھے سب اچانک بیمار ہو کر مرجاتے تھے یا بلی کے نوالہ بن جاتے تھے، کئی بار بیمار بھی ہوئی تھی، کسی نے علاج کے لئے مرغ منگایا تھا مجھ پر سے اُتار کرنے کے لئے وہ مرغ بھی راتوں رات مرگیا۔ میں آسیبی اثرات و جادو کا بھی شکار ہوں، آپ نے تشخیص بھی کی تھی اور طریقہ علاج بھی بتایا تھا، فلیتے کا پانی استعمال کررہی تھی اور سر پر سرسوں کے تیل پر معوذتین پڑھ کر سوتے وقت سر پر لگا کر سوتی تھی، لگانے پر کئی دنوں سے نیند نہیں آرہی ہے، کبھی آئی بھی ہے تو صبح ہونے کے بعد کچھ دیر، یہاں بہت نیند آئی تھی ایک نشہ کی طرح ہمیشہ نیند طاری رہتی تھی مگر وہ نقصان دہ تھی پر تھوڑی دیر میں سونا پڑتا تھا کوئی ذہنی کام نہیں کرسکتی تھی مگر الحمد للہ آپ کے طریقہ علاج سے نیند میں کمی ضرور ہے مگر تھکاوٹ کا احساس بھی نہیں ہے۔ حضرت آپ اپنے علم کی روشنی میں بتائیں کہ کیا گھر یا زمین میں جادو کا اثر ہے یا گھر میں خزانہ ہے کیوں دوران علاج خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چھوٹا بچہ میرے پرانے گھر میں جواب دوبارہ بنوائے ہیں وہاں آنگن میں ایک چھوٹا بچہ کھڑا ہے مگر نیند خواب میں میں نے دو چھوٹے چھوٹے مرغی کے بچے کو اپنی خالہ زاد بہن کے ہاتھوں میں دیا اور دل میں سوچا کہ معلوم کریں گے خزانہ کونسی جگہ ہے میری بہن کے ہاتھوں اس بچہ کے ہاتھ میں مریں گے، بچہ کو دیدیا اس بچہ نے ان چوزوں کو آنگن میں ایک جگہ رکھ دیا اور وہ چوزے فوراً مرگئے۔ یہ خواب بھی مجھے سرسوں کے تیل لگانے پر بڑا اور عجیب عجیب خواب نظر آنے لگے۔

حضرت خط کی طوالت پر معافی چاہتی ہوں کہ وجہ کیا ہے مجھے جو جو پریشانیاں ہیں وہ آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے میں نے کئی خطوط آپ الگ الگ پریشانیاں لکھ کر بھیجی ہیں الحمد للہ ان مں سے ایک دو شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت آپ کی پرانی مریضہ ہوں اس بار بھی تشخیص کر دیں، خدا آپ کی عمر دراز کرے آمین۔

جواب

آپ کے گھر میں آسیبی اثرات کا شبہ ہے اور اس کا امکان بھی ہے، گھر میں دفینہ ہو لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ دفینہ کے چکر میں نہ پڑیں، آپ کو اپنے اور اپنے گھر کی علاج کی فکر کرنی چاہئے۔ الحمد للہ آپ اس سے غافل بھی نہیں ہیں۔ آپ نے پہلے بھی روحانی علاج کی طرف دھیان دیا ہے اور ہماری رہنمائی کا فائدہ اٹھایا ہے اور آپ نے بہ ذات

خود یہ محسوس بھی کیا ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں آپ کی صحت کچھ بہتر ہے اور آپ کے کچھ مسائل حل بھی ہوئے ہیں، نیند وغیرہ کے معاملہ میں آپ کو کچھ آرام ملا ہے۔ آپ ذہنی طور پر کافی پریشان رہا کرتی تھیں اور بے وقت کی نیند سے بھی آپ کو کافی پریشانی تھی، اب ان تکلیفوں سے آپ کو نجات مل چکی ہے لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ جسے کہتے ہیں مکمل صحت اور پوری طرح اثرات بد سے نجات وہ ابھی آپ کو حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ اس لئے آپ کو روحانی علاج جاری رکھنا چاہئے۔

یہ بات بھی تجربات سے ثابت ہے کہ جب کوئی آسیبی اثرات میں مبتلا ہوتا ہے وہ مرد ہو یا عورت یا کسی گھر میں اثرات ہوتے ہیں تو اس گھر میں رہنے والوں کو الٹے سیدھے خواب نظر آتے ہیں اور طبیعت ہر وقت گری گری اور اکھڑی رہتی ہے اور آپ کے گھر میں تو اثرات ثابت شدہ ہیں اور خود آپ بھی آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور آپ غم سحر سے بھی دوچار ہوچکی ہیں۔ لہٰذا آپ کو جتنے بھی خراب خواب نظر آئے کم دھیان دیں، آپ روزانہ سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی ضرور پڑھ لیا کریں اور اگر آپ روزانہ سونے سے پہلے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہوکر "یارقیب" ۲۱ مرتبہ پڑھ کر تین بار تالیاں بجادیا کریں تو انشاء اللہ رات بھر آپ کے گھر کی حفاظت رہے گی اور برے خوابوں سے بھی محفوظ رہیں گی۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کو اثرات بد سے نجات دے اور برے اور پریشان کن خوابوں سے بھی آپ کی حفاظت فرمائے۔ اگر آپ اس نقش کو لکھ کر لٹکائیں تو انشاء اللہ جنات کی ریشہ دوانیوں سے کافی حد تک محفوظ رہیں گی۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم
الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط
اذرفطیونس کشا فطیونس تیبونس یوانس
و کلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل
ومنھا جائر ولوشآء لھٰداکم اجمعین
برحمتك یاارحم الراحمین.

دکھ یہ بھی

سوال از: (ایضاً)

محترم بزرگ اس ناچیز کو کوئی ایسا تعویذ و وظیفہ عنایت کردیں جس سے جلد ہی برسر روزگار ہوجاؤں۔ سخت محنت کرکے بھی ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتی ہوں اور اس کے برعکس ساتھی لوگوں کو عزت دی جاتی ہے، کئی جگہ اسکولوں میں ٹمپریلی ٹیچر کی سروس کی ہے مگر وہاں بھی لوگ حد سے زیادہ محنت کرواتے ہیں اور بنا معاوضہ دیئے کچھ ایسا پریشان کرتے ہیں کہ اسے چھوڑ دینا پڑتا ہے، لوگ محنت کرواکر بھی معاوضہ نہیں دیتے کام سے پہلے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں، پرمانینٹ کا لالچ دیا جاتا ہے مگر مجھے پھر بے آسرا کردیا جاتا ہے۔ اس فیلڈ سے ہٹ کر بھی دوسری جگہ کام کیا ہے مگر وہاں بھی رکاوٹ آگئی، سب کے کام بنتے ہیں صرف میں اٹک جاتی ہوں۔

حضرت مجبور ہوں، معاشی مسئلہ درپیش ہے، بچی ہوئی زندگی میں کہیں روزگار سے لگ کر اپنا بوجھ اٹھانا چاہتی ہوں، اسباب نہیں بنتے ہیں۔ حضرت اس ناچیز کو کوئی ایسا زوداثر تعویذ عنایت کردیں کہ کہیں جلد از جلد کسی اسکول میں پرمانینٹ لگ جائے اور اللہ وسیلے بنادے۔ حضرت جانتی ہوں مجھ پر جنات وجادو کا اثر ہے، آپ نے پہلے تصدیق کی تھی اور حل بھی بتایا تھا، وہ علاج ابھی چالو ہے، فلیتے پانی میں ڈال کر پینے والا۔

حضرت اب سروس کے لئے بھی تعویذ عنایت کردیں، دعا کے ساتھ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

جواب

چند وظائف آپ کے لئے لکھ رہے ہیں اگر آپ نے ان کی پابندی کرلی تو انشاء اللہ بہت جلد اچھا روزگار نصیب ہوگا اور آپ کو مالی مشکلات سے انشاء اللہ نجات عطا ہوگی۔

روزانہ نماز فجر کے بعد "یارزاق" سومرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر درود شریف صرف ایک بار۔ نماز ظہر کے بعد "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر درود شریف گیارہ بار۔ نماز عصر کے بعد "یَامُغْنِیُ" سومرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر درود شریف صرف ایک بار مغرب کی نماز کے بعد "نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ" تین سومرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر درود شریف سات بار۔ عشاء کی نماز کے بعد "یَاوَاسِعُ" ۱۳۷ مرتبہ پڑھا کریں، درود شریف اول وآخر صرف ایک بار۔ نصف رات کے بعد کھلے صحن میں ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہوکر "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ" پانچ سومرتبہ پڑھا

کریں، اول وآخر درود شریف پانچ بار۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھا کریں، انشاءاللہ ان وظائف کی پابندی سے آپ کے روزگار سے متعلق جو گلے شکوے ہیں وہ ختم ہوجائیں گے آپ کو اچھی نوکری مل جائے گی یا پھر کاروبار کے لئے غیب سے کوئی بندوبست ہوجائے گا، اللہ اگر اپنا فضل فرمادے تو دنیا کی ہر مشکل آسانی میں اور دنیا کی ہر آفت راحت میں بدل جاتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ آپ کو تنگ دستی اور تنگ دامانی سے نجات دے آپ کو پیسہ بھی دے اور خیر وبرکت بھی عطا کرے آمین۔

عمل ترک کردینے کی اذیت

سوال از: محمد اسرائیل۔

خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ میرا بھائی محمد عارف آپ کی کتاب جنات نمبر سے بادشاہ ابو یوسف کا وظیفہ تین دن کا کیا جس میں دوسرے دن ارواح حاضر ہوئی اور اس نے عمل کرنے سے منع کیا اور کہا کہ آپ وظیفہ بند کردیں، آپ کا کام ہوجائے گا، اس نے دوسرے ہی دن سے وظیفہ بند کردیا، دو تین دن کے بعد اس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کو بخار اور سر درد ہونے لگا اور وہ دیوانوں کی طرح واہی تباہی کی باتیں کرتا ہے، کچھ ہی دیر کے بعد ٹھیک ہوجاتا ہے اس کو دن میں ارواحیں نظر آتی ہیں جن سے وہ طرح طرح کی باتیں کرتا ہے، سر اور بدن میں شدید درد کی وجہ سے نیند نہیں آتی جب کہ بندہ اس سے پہلے چند وظیفہ کرچکا ہے جس میں بہ فضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے لیکن اس وظیفہ میں ناکام ہوگیا، مجھے معلوم ہے کہ آنجناب نے عہد کیا ہے کہ کوئی بھی علم پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ لہٰذا بزرگوار سے بصد احترام التماس ہے کہ اس عمل کی ناکامی سے جو بلا نازل ہوئی ہے اس سے آنجناب کا کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیں، عنداللہ مشکور رہوں گا۔ اس رقعہ کے جواب کا شدت سے منتظر رہوں گا۔

جواب

کوئی باموکل وظیفہ شروع کرنے کے بعد بند نہیں کرنا چاہئے، بند کرنے سے رجعت ہوجاتی ہے اور رجعت عامل کو بہت پریشان کرتی ہے، جب بھی کوئی عامل کسی غیبی مخلوق کو حاضر کرنے کا عمل کرتا ہے تو غیبی مخلوق کوئی بھی ہو جن ہو، موکل یا ہمزاد وغیرہ میں سے کوئی ہو تو وہ بہ آسانی مسخر نہیں ہوتے اور اگر وہ یہ دیکھتے ہیں کہ عامل کے اندر مسخر کرنے کی صلاحیت ہے تو پھر وہ عامل کو ورغلانے کی کوشش بھی کرتے ہیں، اس کو ڈراتے بھی ہیں، اور اس کے عمل میں خلل ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ کا بھائی مذکورہ عمل میں کامیابی کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن ارواح نے حاضر ہوکر اس کو گمراہ کردیا اور اس کو عمل سے روک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عمل تو ختم ہوا لیکن عمل کی رجعت نے عامل کو ایک عجیب طرح کے خلجان میں مبتلا کردیا۔ اب ارواح اس کا اس وقت تک ناک میں دم کرتی رہیں گی جب تک اس کو اپنے عمل کی رجعت سے نجات نہیں مل جاتی۔

رجعت سے نجات حاصل کرنے کے لے مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ دن تک تین سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔ **الیقا ملیقا تلیقا شافیا کافیا ارتضی مرتضی بحق یا بلوح وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا. اسا لاسا سالوسا**۔ ۲۱ دن کے بعد روزانہ صرف ۲۱ مرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہیں اور آئندہ کے لئے نہیں تاکید کردیں کہ کوئی بھی باموکل وظیفہ اگر شروع کریں تو اس کو درمیان میں بند نہ کریں۔ وظیفے کو ادھورا چھوڑنے سے عامل رجعت کا اور انقلاب عمل کا شکار ہوجاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریوں میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

بندش کیا ہوتی ہے؟ اور کیسے لگتی ہے کیسے ختم ہوتی ہے

خالد مقبول حفظہ اللہ

بندش کو سمجھنے کے لئے ایک اصول ذہن میں رکھیں۔ کسی بھی چیز کو تصور میں لائیں اور اس کو زنجیر سے جکڑ کر تالا لگا دیں۔ اسی کو بندش لگانا کہتے ہیں۔ یہ مختصر اور جامع تعریف بندش کی ہے۔ اس کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

☆ مثلاً...... کسی کی گاڑی کرایہ پر چلتی ہو اور اس کو زنجیر سے باندھ کر تالا لگا دیں تو وہ اب نہیں چل سکے گی۔

☆ کسی کی دکان یا کاروبار کو زنجیر سے باندھ کر تالا لگا دیں تو اب وہ کاروبار یا دکان نہیں چلے گی۔ مسلسل نقصان ہی ہوگا۔

☆ بہت ذہین بچے کے ذہن کو زنجیر سے جکڑ کر تالا لگا دیں تو اب وہ ذہین بچہ ایک نالائق بچہ بن جائے گا۔

☆ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بندش کسی بھی چیز کو لگائی جاسکتی ہے۔ بندش لگائی بھی جاتی ہے اور لگ بھی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل بہت لمبی ہے اور یہ روحانی معالجین کو سمجھانے کی چیز ہے۔ عوام کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ بندش لگتی ہے اور بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی۔

بندش کیسے لگتی ہے؟

بندش لگنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہم صرف روحانی وجوہات کا ذکر کریں گے۔ روحانی وجوہات میں تین بڑی وجوہات ہیں۔

(۱) نظر بد: یہ اپنی والدین، قریبی ملنے والے یا کسی فرد کی لگ سکتی ہے۔

(۲) سحر (جادو) حاسدین کسی جادوگر سے عمل کروا کر بندش لگوا دیتے ہیں۔

(۳) جنات وشیاطین کبھی شرارتاً اور کبھی انتقاماً بندش لگا دیتے ہیں۔

بندش کیسے ختم ہوتی ہے؟

امید ہے کہ درج بالا باتیں سمجھ میں آگئی ہوں گی۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جب تک تالا نہیں کھولیں گے، کام نہیں ہوگا۔ فرض کریں کہ حقیقت میں کسی کے پاؤں میں زنجیر باندھ کر تالا لگا دیا جائے تو کیا یہ صحیح ہے کہ وہ صرف اللہ جلالہ سے دعائیں کرتا رہے اور کوئی تدبیر نہ کرے؟ یقیناً یہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح بندش لگنے کے بعد صرف دعائیں نہ کریں، بلکہ تالا کھولنے کی حتی الامکان تدبیر کریں اور ساتھ دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اب تدبیر کیا کریں؟ یہی صحیح طریقہ ہے اور اسی سے بندش سے نجات ملتی ہے۔

اب تدبیر کیا کریں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب تالا لگا ہو اور آپ کے پاس چابی نہ ہو تو تالا کھولنے والے کو بلائیں اور تالا کھلوا کر اس کو اجرت ادا کریں۔ اسی طرح روحانی طور پر تالا کھولنے والے ہی بندش کا تالا کھول سکتے ہیں۔ خود سے کوشش کرتے رہنے سے کبھی کبھار کامیابی ہو بھی جاتی ہے مگر صحیح طریقہ یہی ہے کہ کسی ماہر تالا کھولنے والے سے کام کروائیں۔ وہ کام ٹھیک بھی کرے گا، جلدی بھی کرے گا اور خرابی بھی نہیں آئے گی۔ جتنا وہ ماہر فن ہوگا، اتنا ہی جلدی اور اچھا کام کرے گا۔ یہی حال روحانی علاج کرنے والے عاملین کا ہے۔ جتنا ماہر ہوں گے، وہ بندش کو سمجھیں گے بھی اور اس کا توڑ بھی اسی کے حساب سے کریں گے۔ جس طرح تالا کھولتے وقت ضرب لگائی جاتی ہے۔ صحیح ضرب لگے تو تالا کھل جاتا ہے، غلط ضرب لگے تو نہیں کھلتا۔ تالا بڑا اور مضبوط ہو اور ضرب کسی چھوٹی سی چیز سے لگائی جائے تو بھی نہیں کھلتا۔ اسی طرح روحانی علاج کرنے والے عاملین کو بھی چاہئے کہ مہارت حاصل کریں۔ جس طرح کی بندش ہو، اس سے بڑھ کر علاج دیں گے تو بہت جلدی مریض کی بندش سے جان چھوٹ جائے گی، ورنہ مریض کا وقت اور پیسہ برباد ہوگا اور کام بھی نہیں ہوگا یا ہوگا بھی بہت دیر سے ہوگا۔ اس طرح مریض روحانی معالج اور روحانی علاج سے بدظن ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ خود سے تالا اس وقت کھولنے کی کوشش کریں، جب آپ کچھ کھولنا جانتے ہوں۔ ورنہ اس اصول پر عمل کریں "جس کا کام اسی کو ساجھے۔"

مختلف قسم کی بندشوں سے نجات اور بندش لگانے کے اعمال

ازقلم: مولانا اعجاز دامت برکاتہم

اولاد کی شادی، ہر قسم کی رکاوٹ، پریشانی دور ہو

جو شخص پریشان ہو کہ خود کی یا اپنے بھائی بہن کی یا اولاد کی شادی میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں، شادی کے رشتے اول تو آتے ہی نہیں یا آتے ہیں تو بہانہ بہانہ سے انکار کر دیتے ہیں، ان سب شکایات کے ازالہ کے لئے ایک خاص عمل ہے، وہ عمل یہ ہے۔

اول درود شریف ایک سو ایک بار پڑھ کر یہ عمل شروع کریں۔ سوا لاکھ (یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار) بار آیت کریمہ لَا اِلٰــهَ اِلَّا اَنْــتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ○ پڑھیں، چاہے اکیلا شخص (مرد بھی پڑھ سکتا ہے، عورت بھی پڑھ سکتی ہے، جس کی شادی رکی ہوئی ہے، وہ خود بھی پڑھ سکتا ہے) پڑھ لے یا گھر میں تمام اہل خانہ مل کر پڑھ لیں یا محلہ کی عورتیں لڑکیاں مل کر پڑھ لیں۔ اس میں دنوں کی قید نہیں ہے کہ اتنے دن میں لازمی طور پر پڑھی جائے بلکہ سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے، چاہے جتنے دنوں میں ہو، سوا لاکھ کی تعداد پوری ہونے کے بعد ایک سو ایک بار درود شریف پڑھیں۔

آیت کریمہ کی تعداد سوا لاکھ کرنے کے بعد۔ یَا لَطِیْفُ سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ یہ بھی اکیلے پڑھ سکتے ہیں، کچھ لوگ جمع ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جب اس کی تعداد سوا لاکھ پوری ہو جائے تو اب روزانہ کسی بھی وقت گیارہ سو بار یَا لَطِیْفُ پڑھنا شروع کر دیں اور گیارہ سو مرتبہ روزانہ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک شادی ہو کر دولہن رخصت نہ ہو جائے، درمیان میں ناغہ نہ کریں، بددل ہو کر نہ چھوڑیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

یہ عمل ہر مشکل پیش آنے پر، دشمن کے شر کو ختم کرنے کے لئے اور دیگر لوگوں کے شر سے حفاظت کے لئے بھی بہت مفید ہے، ہر قسم کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے بھی یہ عمل بہت کارآمد ہے۔

پیشاب پاخانہ کی بندش کھولنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب یا پاخانہ بند ہو گیا ہو تو اس کے لئے یہ آیت باوضو لکھ کر مریض کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پیشاب جاری ہوگا، یہ عمل پاخانہ کی بندش کے لئے بھی کارآمد ہے، نیز یہ عمل مثانہ کی کنکریوں کے لئے بھی مفید ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک مکمل شفا نہ ہو، باوضو لکھ کر پلاتا رہے، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ○ (سورۂ واقعہ آیت نمبر: ۵،۶) وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ (سورۃ الحاقہ، آیت نمبر: ۱۴)

پیشاب پاخانہ کی بندش ختم کرنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب بند ہو گیا ہو تو اس کے لئے باوضو یہ آیت لکھ کر دھو کر مریض کو پلائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پیشاب جاری ہو جائے گا، یہ عمل پاخانہ کی بندش کے لئے بھی مفید ہے، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

پیشاب پاخانہ کا بند کھولنا

اللہ نہ کرے کسی کا پیشاب یا پاخانہ بند ہو جائے اور ایسا بند لگے کہ مریض تڑپنے لگے اسکے لئے مندرجہ ذیل آیت باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلائے، انشاء اللہ تعالیٰ پیشاب کی بندش کھل جائے گی اور پیشاب جاری ہو جائے گا، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِىْ

صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا○

پیشاب پاخانہ کا جاری ہونا

اگر پتھری کی وجہ سے پیشاب رک گیا ہو یا پاخانہ میں رکاوٹ پیدا ہوگئی ہو تو اسکے لئے باوضو سورۂ تکاثر لکھیں اور پانی میں گھول کر مریض کو پلائیں، انشاءاللہ تعالیٰ پیشاب کی یا پاخانہ کی بندش کھل جائے گی۔

سورۂ تکاثر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ○

پیشاب کی بندش دور کرنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب بند ہو گیا ہو تو اس کے جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے مریض کے گلے میں باندھ دے، انشاءاللہ تعالیٰ پتھری سے نجات حاصل ہوگی اور پیشاب جاری ہو جائے گا، وہ آیت یہ ہے۔ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ○ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ○

(سورۂ قمر، آیت نمبر: ۱۱،۱۲)

دشمن کی نیند اور کھانا پینا باندھنا

اگر شرعی اعتبار سے کسی سخت جانی دشمن سے واسطہ پڑ جائے کہ اس کی نیند کی بندش کردی جائے اور اس کا پانی بند کر دیا جائے تو مندرجہ ذیل نقش باوضو لکھ کر موم جامہ کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، عورت اپنے بائیں بازو پر باندھے، انشاءاللہ تعالیٰ دشمن کا کھانا پینا اور سونا سب بند ہو جائے گا اور وہ پریشان ہو کر شرارت سے باز آجائے گا۔

وہ نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

تنبیہ: اس نقش کو ضرورت کے وقت باندھے اور چند دن بعد کھول کر رکھ دے، کسی کو بلاوجہ ستانا سخت گناہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ نقش لکھنے سے قبل کسی عالم دین متقی بزرگ سے مشورہ کر لے تاکہ ہر قسم کے حقوق العباد کے گناہ سے محفوظ رہے۔

شادی کی رکاوٹ دور کرنا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ○

(سورۂ مومنون: ۱۱۸)

شادی میں رکاوٹ اور ہر قسم کی رکاوٹ کے لئے اول درود شریف گیارہ بار، اس کے بعد تین سو تیرہ بار یہ دعا، اس کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے، مسلسل پڑھتا رہے، کم از کم چالیس دن پڑھے، ایک چلّہ میں کام نہ ہو تو دوسرا چلّہ کرے، انشاءاللہ تعالیٰ شادی کی رکاوٹ اور ہر قسم کی رکاوٹ دور ہوگی، مجرب عمل ہے۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

ہر طرح کی بندش کا ایک کرشماتی توڑ

مولانا حکیم سلیم اللہ ظفر

اگر خدانخواستہ آپ کسی بھی قسم کے بندش کے اثرات بد کا شکار ہیں، بندش جیسی بھی ہو جب سے ہو، جس پر بھی ہو، جہاں ہو، چند دنوں سے ہو یا صدیوں پرانی۔ الغرض جہاں بھی بندش کا نام یاذکر آئے تو آپ کو فی الفور یہ نسخہ کیمیا یاد آنا چاہئے، اُدھر بندش کا ذکر، ادھر اس کرشماتی عمل کا نام زبان پر، آپ انشاء اللہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے کہ اس بابرکت عمل نے آپ کی تمام بندشوں کو کیسے چن چن کر ختم کیا ہے، بفضل خدا بندشوں کا نام تک مٹ جائے گا۔

بابرکت کرشماتی عمل

یَافَتَّاحُ تَفَتَّحْتُ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِيْ فَتْحٍ فَتْحِكَ يَافَتَّاحُ.

ترجمہ: اے فتاح! میں نے تیرے فضل سے فتح پائی ہے اور درحقیقت ساری فتح تیرے حکم سے اے فتاح ہے"

جو حضرات اس کرشماتی اور پرتاثیر عمل سے بھرپور اور ہمیشہ کے لئے مستفید ہونا چاہیں وہ ہمارا ادارہ ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ فرماکر اس عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کریں کیوں کہ جب تک کسی عمل کی بھرپور طاقت عامل کے پاس نہ ہو تو کامل و مکمل فائدہ یقینی نہیں ہوتا۔

صبح شام اول وآخر ۱۱ بار درود شریف کے ساتھ اس کی ایک تسبیح پڑھ لینے سے بھی بہت سارے فوائد مشاہدہ میں آئے ہیں۔

مختلف چالوں میں عمل مذکورہ کے نقوش

یَافَتَّاحُ

وَالْفَتْحِ	بِالْفَتْحِ	تَفَتَّحْتُ	يَافَتَّاحُ
فِيْ فَتْحٍ	وَالْفَتْحُ	بِالْفَتْحِ	تَفَتَّحْتُ
فَتْحِكَ	فِيْ فَتْحٍ	وَالْفَتْحُ	بِالْفَتْحِ
يَافَتَّاحُ	فَتْحِكَ	فِيْ فَتْحٍ	وَالْفَتْحُ

يَافَتَّاحُ

یہاں پر اپنا مقصد تحریر فرمائیں۔
(کل اعداد عبارت) ۴۴۲۰

آتشی چال

۵۰۰

۱۱۰۴	۱۱۰۸	۱۱۱۱	۱۰۹۷
۱۱۱۰	۱۰۹۸	۱۱۰۳	۱۱۰۹
۱۰۹۹	۱۱۱۳	۱۱۰۶	۱۱۰۲
۱۱۰۷	۱۱۰۱	۱۱۰۰	۱۱۱۲

۵۰۰ — ۵۰۰ — ۵۰۰

مقصد تحریر

بادی چال

۵۰۰

۱۱۰۰	۱۱۰۶	۱۱۰۳	۱۱۱۱
۱۱۱۲	۱۱۰۲	۱۱۰۹	۱۰۹۷
۱۱۰۷	۱۰۹۹	۱۱۱۰	۱۱۰۴
۱۱۰۱	۱۱۱۳	۱۰۹۸	۱۱۰۸

۵۰۰ — ۵۰۰ — ۵۰۰

مقصد تحریر کریں

آبی چال

۵۰۰

۱۱۱۱	۱۰۹۷	۱۱۰۴	۱۱۰۸
۱۱۰۳	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۰۹۸
۱۱۰۶	۱۱۰۲	۱۰۹۹	۱۱۱۳
۱۱۰۰	۱۱۱۲	۱۱۰۷	۱۱۰۱

۵۰۰ — ۵۰۰ — ۵۰۰

مقصد تحریر کریں۔

خاکی

۵۰۰

۱۱۰۷	۱۱۰۱	۱۱۰۰	۱۱۱۲
۱۰۹۹	۱۱۱۳	۱۱۰۶	۱۱۰۲
۱۱۱۱	۱۰۹۸	۱۱۰۳	۱۱۱۰
۱۱۰۴	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۰۹۷

۵۰۰

مقصد تحریر کریں۔

بندش بندش بندش

حسد و بغض کے اس پرفتن ماحول میں ہر طرف سے بندش، بندش اور بندش کی صدائیں دن رات، صبح شام سننے کو ملتی ہیں! الا ماشاء اللہ، شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو کہ جو خود یا اس کے تمام معاملات زندگی بندشوں سے کامل محفوظ ہوں۔

نوجوانوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے عورتوں تک، انسانوں سے جانوروں تک، فصلوں، کھیتوں، کاروبار سے عمارتوں تک، اللہ کی پناہ! ہر طرف بندشیں ہی بندشیں ہیں۔ عام طالب علموں، اسٹوڈینٹ سے لے کر محنت کرنے والے ذہین، محنتی اچھے پیپرز حل کرنے والے مگر ہر بار ہی مایوسی اور ناکامی والے ریزلٹ کا منہ دیکھنے والے طلباء تک، کلاس روم میں داخل ہوتے ہی سر درد، طبیعت کی ناسازی، نسیان اور مختلف قسم کی پریشانیوں اور ٹینشنوں کا شکار ہونے والے باصلاحیت، ایماندار معلمین، مدرسین، ٹیچرز اور پروفیسرز صاحبان تک، مساجد کے عام مؤذنین سے لے کر خوبصورت آواز ترنم والے مؤذنین، ائمہ کرام، واعظین، مقررین، خطباء کرام، نامور قراء کرام اور ثنا خواں اچانک گلے کی خرابی، بندش، طبیعت کی خرابی میں اکثر مبتلا رہنے والے ناظمین، مہتمین و مشائخان طریقت تک، ان پڑھ طبقے سے لے کر تعلیم یافتہ طبقہ کی محرومیوں تک، عام چھوٹے درجے کے ملازمین سے لے کر غربت، تنگی قرضوں، بے برکتی، نحوست، ٹینشن کا رونا رونے والے بڑے بڑے پرکشش تنخواہوں اور آمدنیوں والے افسران بالا تک روزگار کی تلاش میں مارا مارا پھرنے والے ان پڑھ نوجوان سے لے کر در در کی خاک چھاننے والے اور مایوسی کے عالم میں روزانہ واپس آنے والے اچھے بھلے ڈگری ہولڈرز نوجوانوں تک۔

شہر و ملک میں ناکامی دیکھنے والے نوجوان سے لے کر اپنے ہاتھوں میں تھامے ویزے، پاسپورٹ اور قرضہ لی ہوئی بھاری رقم اور مستقبل کو بہتر سے بہتر بنانے کی امید میں بیرون ملک جانے میں رکاوٹ بندش کا رونا رونے والے جفاکشوں تک ایک چھابڑی فروش ریڑھی لگانے والے اور عام معمولی درجہ کے دکانداروں سے لے کر تاجروں، مارکیٹ، فیکٹریز اور کارخانہ جات کے مالکان تک، چھوٹی چھوٹی بیماریوں سے لے کر مختلف لیبارٹیریز، مہنگے مہنگے ہسپتالوں، بھاری فیسز والے ڈاکٹروں اور صحت کی امید میں بھاری قرضوں کے تلے رہنے والے بے شمار بیماریوں کا مجسمہ بنتے موت وحیات کی کشمکش میں تڑپنے والے انسانوں کے اشکوں تک، سانولے رنگ اور متوسط گھرانوں کی بچیوں سے لے کر اچھے تعلیم یافتہ، ہنرمند و برسر روزگار، بڑی بڑی فیملیوں کے کھاتے پیتے گھرانوں کے بچوں کے رشتے نہ ملنے سے مایوس والدین تک صدیوں سے معاشرے میں خاندانی شرافت میں مشہور اچھی سیرت کردار کیریکٹر کے باوجود بلاوجہ ذلت و رسوائی اور بے عزتی کا شکار ہونے والے معززین تک۔

نئے نویلی شادی شدہ جوڑوں سے لے کر محبت کی جگہ اچانک نفرتوں، اتفاق واتحاد کی جگہ لڑائی، جھگڑوں، اولاد خاص کر نرینہ اولاد سے محروم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے والے جوڑوں تک، اچانک طلاق، خودکشی کی نوبت تک پہنچے والے دوست احباب تک ہر وہ شخص جو پریشان ہے، مایوس ہے۔

سب سے پہلے توبہ کرے، اللہ کو منائے، اللہ کو راضی کرے اور اپنی بداعمالیوں سے من جانب اللہ لگنے والی بندشوں سے آزادی اللہ سے عاجزانہ گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگے۔ اس کے بعد علاج کو سنت سمجھتے ہوئے ہاشمی روحانی مرکز میں تشریف لائیں، جہاں ہر دلعزیز شخصیت ہمارے شیخ و مربی حضرت مولانا حسن الہاشمی امت مسلمہ کی خدمت کے لئے دن رات کوشاں ہیں! اللہ اپنے سب پریشان بندوں کی تمام پریشانیاں دور فرمائے آمین۔

❀ ❀ ❀

رزق کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

مرتب: اراکین روحانی علاج گاہ، دار العمل چشتیہ لاہور

رزق کی بندس سے مراد آمدنی کی بندش ہے۔ ہم نے اس رسالے میں کاروبار کی بندش ختم کرنے کے روحانی طریقوں کو الگ سے تحریر کیا ہے، دیگر آمدنی کے تمام طریقوں کی بندش کے روحانی علاج کو رزق کی بندش میں دیا گیا ہے۔ مثلاً نوکری کی بندش، ترقی کی بندش، آمدنی کی بندش وغیرہ۔

اپنی آمدنی کا ذکر لوگوں کے سامنے نہیں کرنا، بہتر تو یہ ہے کہ کسی سے نہ کیا جائے، کیوں کہ نظر بد لگتے دیر نہیں لگتی اور نظر بد سے بھی بندش لگ جاتی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ بندش لگنے کی تین روحانی وجوہات ہوتی ہیں۔ (۱) نظر بد (۲) جادو (۳) جنات۔ اس لئے پہلے تشخیص کی جائے کہ بندش کس وجہ سے لگی ہے؟ پھر اسی کے مطابق علاج کیا جائے۔

رزق کی ہر طرح کی بندش ختم کرنے کا انمول عمل

اگر حالات روز بروز بد سے بدتر ہورہے ہوں، کسی جگہ سے بھی آمدنی کا ذریعہ نہ بن رہا ہو، جس کام میں ہاتھ ڈالیں، ناکامی کا منہ دیکھیں، ہر طرف سے رزق کے معاملہ میں بندش لگ گئی ہو تو اس انمول عمل کو کریں۔ وسعت رزق کے لئے عجیب وغریب عمل ہے، صحیح طرح عمل کرنے سے ہر طرح کی بندش ختم ہوجاتی ہے اور رزق کے معاملات میں آسانی ہوجاتی ہے، وافر مقدار میں زرق میسر آتا ہے۔ عمل کا معمول جاری رکھنے سے دوبارہ رزق کے معاملات میں بندش نہیں لگتی۔

اس عمل کی شرط یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد کیا جائے۔ جو لوگ فجر کے بعد نہیں کرسکتے وہ کوئی وقت مقرر کرکے عمل کرلیں لیکن تاثیر میں فرق آئے گا۔ جو تاثیر فجر کے بعد عمل کرنے کی ہے وہ کسی اور وقت میں نہیں ہے، ایک ہی شخص پڑھے گا اور ایک ہی نشست میں پڑھا جائے گا، مل کر پڑھنے سے عمل کا چلہ نہیں ہوتا۔

عمل یہ ہے۔ نماز فجر کے بعد اول وآخر گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. ایک چلّے میں سوالاکھ پورا کریں، تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ چالیس یوم پڑھیں۔ ایک بھی کم یا زیادہ نہ ہو، ایک وقت مقرر پر پڑھیں، کوشش کریں کہ جگہ بھی ایک ہی رہے، کھانے میں کوئی پرہیز نہیں، جتنا تقویٰ اختیار کریں گے اتنا ہی زیادہ فیض پائیں گے۔

چلہ کی تکمیل کے بعد روزانہ پانچ سو مرتبہ معمول میں رکھیں، یہ ضروری ہے پانچ سو کم کا معمول کرنے سے اثرات میں کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے، معمول رکھنے کے تین طریقہ ہیں۔

(۱) کوئی وقت مقرر کرکے پانچ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر سات بار درود شریف۔

(۲) نماز فجر کے بعد تین سو مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد دو سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر تین تین بار درود شریف پڑھیں۔

(۳) ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اول وآخر ایک ایک بار درود شریف۔

جو معمول آسان لگے، اسی کو اپنائیں، معمول بنانے کے بعد تبدیل کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

(نوٹ) اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ رزق کے علاوہ کسی بھی قسم کی بندش لگی ہو وہ بھی دور ہوجاتی ہے، البتہ رزق کے معاملات میں آسانی کے لئے اس میں خاص تاثیر ہے۔

اس عمل کو نوچندی شب جمعرات یا شب جمعہ سے شروع کیا جائے۔ خواتین بھی یہ عمل کرسکتی ہیں، ناغہ کے دنوں میں اس عمل کو پڑھنے کی شرعی ممانعت نہیں ہے اس لئے ناغہ کے دنوں میں بھی پڑھا جائے گا۔ خواتین کے لئے ایک الگ طریقہ یہ بھی ہے کہ پاکی کا غسل کرکے اس عمل کو شروع کریں اور اکیس یوم میں سوالاکھ پورا کرلیں۔

اس عمل کی ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ممبران کو اجازت ہے اور دعا بھی

ہے کہ ہر عمل کرنے والے کا اللہ جل شانہ ہمیشہ کے لئے رزق فراخ کردے آمین۔

رزق میں حائل تمام دشواری اور بندش ختم

سید ذیشان نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ دریا یا نہر یا جاری کنوئیں سے پانی لیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر بہتے نلکے کا پانی لیں، اس پر ذیل کا ورد کریں، پھر اس پانی کو اپنی دوکان یا جائے تجارت پر اس طرح چھڑکیں کہ پانی اس جگہ پر نہ پڑے، جہاں پاؤں آتے ہوں، یہ کام مسلسل اکیس یوم تک جاری رکھیں۔

(۱) سورۂ الحمد شریف مع بسم اللہ شریف ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۲) سورۂ اخلاص ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

(۳) يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ قَهِّرْ كُنْ فِي الْعِلْمِ سِفْلِيْ وَنَارِيْ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۴) وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا○ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا○ (سورۂ بنی اسرائیل: ۴۵، ۴۶) ۴۱ مرتبہ اور اس کے بعد ذیل کا نقش بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر موٹے مارکر سے بنائیں اور اس پر ذیل کا ورد مبارک بہ تعداد ذیل کرکے دم کریں، اس کو خوشبو لگا کر فریم کرکے دوکان میں دروازے کے عین سامنے والی دیوار پر لٹکا دیں جہاں گاہکوں کی نظر اس پر پڑتی رہے، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت رزق میں حائل تمام دشواریاں اور رکاوٹیں اور سحر سفلی وناری سب ختم ہوجائیں گی اور دوکان پر کاروبار کی پہلی حالت نہ صرف بحال ہوجائے گی بلکہ دن بہ دن ترقی پیدا ہوجائے گی، فقیر اور اس کے بزرگوں کا نہایت آزمودہ نسخہ ہے۔

ورد یہ ہے۔

(۱) اول وآخر درود تنجینا ۱۱ مرتبہ۔

(۲) اسم الٰہی ''یَا مُهَيْمِنُ'' ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

(۳) ''سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ'' ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

طلسمات کا خزانہ

علامہ محمد رفیق زاہد

نظروں سے غائب ہوجانا

نظر خلائق سے مخفی ہوجانے کے عملیات کا تعلق نوامیس کے اعظم ترین اعمال سے ہوتا ہے۔ ابو بکر بن وحشید یمانی اس سلسلہ کا ایک مجرب المجرب عمل کتاب بلنیاس میں بیان کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ مولا جانور جو خاکستری رنگ کا ہر جگہ پایا جانے والا عام ابابیل کی شکل وصورت کے مشابہ پرندہ ہے۔ آخر فصل خریف میں پکڑ کر مضبوط فولادی پنجرے میں بند کریں اور بڑی احتیاط کے ساتھ اسے صبح وشام دانہ وپانی کھلاتے پلاتے رہیں۔ پچیسویں روز کے بعد اس جانور کے سر پر تاج نما ہالہ کی طرح بال اُگنے لگیں گے۔ ان بالوں کے اُگنے اور سر پر تاج کی صورت کے مکمل بننے تک اس کی خوب احتیاط کے ساتھ پرورش کرتے رہیں۔ جب اس جانور کے سر پر پیدا ہونے والے بالوں کی مقدار پوری ہوجائے گی تو اس کے ساتھ ہی وہ جانور عامل کی نظروں سے پوشیدہ ہوجائے گا۔ جس وقت عامل معلوم کرے کہ وہ جانور نظروں سے غائب ہوگیا ہے تو کسی قسم کی کوئی بھی پریشانی دل میں نہ لائے کیوں کہ جانور پنجرہ میں ہی موجود ہوتا ہے جس کا ثبوت پنجرے میں جانور کی آوام اور اس کی پوشیدہ حرکات وسکنات سے ہوسکتا ہے۔ جانور کا عامل کی نظروں سے مخفی ہوجانا دراصل اس کے سر پر اُگنے والے بالوں کے باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ عامل کامل احتیاط کے ساتھ قفس سے اس جانور کو نکالے اور نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑے، یہ جانور باوجودیکہ عامل کے ہاتھ میں پکڑا ہوتا ہے لیکن ظاہری طور پر نظر نہیں آتا، اس وقت عامل خدا کا نام لے کر مولا کے سر پر اُگنے والے بالوں کے تاج کو قینچی سے کتر کر حفاظت کے ساتھ رکھے اور جانور کو دوبارہ قفس میں بند کردے۔ اس وقت وہ پرندہ جو اپنے سر پر موجود بالوں کی موجودگی کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہوگیا تھا، بالوں کے اس کے سر سے کاٹ لینے کے بعد دوبارہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس عمل کے بعد یہ بات عامل کے اپنے اختیار میں ہوتی ہے کہ وہ اس پرندے کو چھوڑ دے یا دوبارہ عمل کے لئے اسے قفس میں بند کر کے رکھے۔ بہتر ہے کہ عمل میں کامیابی کے حصول کے بعد جانور کو آزاد کردیا جائے، پھر جس وقت ضرورت ہو ان تاج نما بالوں کو کتان یعنی السی کے پاک کپڑے میں باندھ دیں اور اپنے پاس رکھیں نظر خلائق سے غائب ہوجائیں گے۔

نظروں سے اوجھل ہونا

دوالیس کا اعمال خفا کے سلسلہ کا ایک عمل جس کے متعلق مندرج ہے کہ یہ عمل نہایت صحیح ومجرب ہے۔ اس طرح پر ہے کہ صحرائی گرگٹ کو پکڑ کر سورج گرہن میں ذبح کر کے اس کی کھال اتار کر اسے دباغت دیدیں اور باقی جسم کے ڈھانچے سے اس کا تمام گوشت وپوست کاٹ کر پھینک دیں کہ ہڈیاں بالکل صاف ہوجائیں۔ اس عمل کے بعد ان تمام ہڈیوں کو ایک صاف برتن میں رکھ کر برتن میں پانی ڈالیں اور خیال کریں تو ایک ہڈی ان میں سے پانی کے اوپر تیر آئے گی اور ایک پانی کے درمیان میں رہے گی جب کہ دوسری ہڈیاں پانی کی تہہ میں بیٹھ جائیں گی۔ ان دونوں ہڈیوں کو نکال کر نشان کر کے علیحدہ علیحدہ رکھ لیں۔ خفا کے اس عمل کا دارومدار انہی دو ہڈیوں پر ہے۔ چنانچہ وہ پہلی ہڈی جو پانی کی سطح پر تیر کر آئی تھی اسے گرگٹ کی دباغت کردہ کھال کے خشک ہوجانے کے بعد اس کھال میں لپیٹ کر رکھیں اور دوسری ہڈی کو ویسے ہی رہنے دیں پھر جب عمل کرنا مقصود ہو تو عمل کے وقت پہلی ہڈی کو سر پر رکھیں اور دوسری ہڈی کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر رکھیں، نظروں سے اوجھل ہوجائیں گے۔

ایک مجرب دخنہ بیان کرتے ہوئے ترکیب عمل میں تحریر کرتے ہیں کہ گدھے اور بندر کی چربی اور دونوں کا خون فصد ہم وزن لے کر ان تمام اجزاء کو خوب پیس کر باہم آمیز کرلیں اور کتان کے کپڑے کو اس محلول سے آلودہ کر کے اس کی بتی بنائیں اور تانبے یا کانسی کے نئے چراغ دان میں روغن تلخ کے ساتھ روشن کریں۔ اہل محفل ایک دوسرے کو گدھے اور بندر کی صورت دیکھیں گے۔

دفائن کا وخزائن کا مشاہدہ

مرأۃ العالمین میں حضرت خواجہ ارفع شالیلی لکھتے ہیں کہ زمین کے ہر قسم کے پوشیدہ فائن وخزائن کا پتہ چلانے کے لئے ذیل کا عمل جسے دخنۃ الدفائن کا نام دیا جاتا ہے۔ علمائے مخفیات وطلسماتی کا مجرب المجرب عمل ہے۔ قصائد میں اس دخنہ کو حکیم افلاطون کی طرف منسوب کر کے

بیان کیا گیا ہے، اجزاء اس کے یہ ہیں۔ گدھے کا خون، میعہ سائلہ، زہرہ گاؤ، بھیڑیئے کی چربی۔ ترکیب کے مطابق ان سب اجزاء کو ہم وزن لے کر خوب پیش کر خشک کرلیں پھر جس جگہ دفینہ کے موجود ہونے کا گمان ہو وہاں رات کے وقت اس دخنہ کو آگ پر سلگا کر سور ہیں، خواب میں دفینہ کے اسرار کو عیاں پائیں گے۔ راقم الحروف اس عمل کے ذریعہ متعدد بار دفینوں کا پتہ چلا چکا ہے۔

عملِ مطران

عمل مطران یعنی حسب ضرورت وحالات مینہ کا برسانا حکیم ناصر جمال طہرانی اخبار روحانیات میں اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہ ایک نہایت عجیب وغریب عمل ہے جسے علمائے مخفیات وطلسمات نے اسرار میں شمار کیا ہے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ جب عامل اس عمل کو بجالانا چاہے تو جو یا آرد گندم کی ۹ روٹیاں پکائے اور طلوع فجر سے قبل آبادی سے دور نکل کر یہ روٹیاں نو کتے تلاش کرکے ان کو ایک ایک روٹی کھلائے اور خاموشی کے ساتھ واپس پلٹ آئے، بحکم خدا پہلے ہی روز بادل چھا جائیں گے اور خوب بارش ہوگی اگر ایسا نہ ہو تو دوسرے روز بھی یہ عمل بجالایا جائے۔ اگر دوسرے روز بھی بارش نہ ہو تو پھر تیسرے روز اس عمل کے نتیجہ میں یقینی طور پر رحمت خدا جوش میں آجائے گی اور اس قدر بارش ہوگی کہ زمین خدا سیراب ہوجائے گی۔ یہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آج جب کہ اس عمل کو حاصل ہوئے کوئی ربع صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، میں متعدد مواقع پر اس عمل کو آزما کر خدائے بزرگ وبرتر کی حکمت کاملہ کا عملی مشاہدہ کرچکا ہوں۔

طلسم طلب باراں

عبداللہ بن عجلان العقدی عوارف الحروف میں طلب باراں کے لئے اکابر علمائے طلسمات کا ایک مجرب المجرب عمل نقل کرتے ہوئے ترکیب عمل کے متعلق لکھتے ہیں کہ موسم گرما کے دنوں میں بارش کے پانی کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی زمین پر گرتی ہیں، انہیں جمع کرکے سایہ میں خشک کریں اور سفوف کی طرح پیس کر سنبھال کر رکھیں، پھر جب بارش کی حاجت ہو تو درخت سدرہ کی لکڑی کی آگ روشن کرکے اس پر اس سفوف کا دخنہ جلائیں جب یہ دھواں آسمان کی طرف بلند ہوگا تو خدا کی قدرت سے مطلع ابر آلود ہوجائے گا اور بارش برسنے لگے گی، جب تک یہ دخنہ روشن رہے گا بارش برستی رہے گی، جب بارش کا موقوف کرنا مقصود ہو تو دخنہ کو بند کردیں بارش بند ہوجائے گی۔

طلسماتِ عجیب

فوراً درخت اُگانے کے لئے طلسمات فلاطیس کا عمل ہے کہ مختلف قسم کے پھل دار درختوں کے بیج لے کر ان کو کسی شیشے کے برتن میں ڈال کر پہلے ایک ہفتہ تک روزانہ انسان کے خون فصد سے تر کرکے سورج کی دھوپ میں خشک کریں۔ دوسرے ہفتے میں بھی متواتر روزانہ بقدر خون ڈالتے رہیں اور برتن کو سایہ میں رکھ کر خشک کرتے رہیں۔ اس عمل کے بعد یہ تمام بیج اپنے پاس بہ حفاظت رکھ چھوڑیں، پھر جب اس عمل کا مظاہرہ کرنا مقصود ہو تو کھیت کی تازہ مٹی میں ان میں سے چند ایک بیج لے کر اگا دیں، پانی کو گرم کرکے اس مٹی پر چھڑکیں اور قدرے انتظار کریں، کچھ ہی دیر بعد سرسبز درخت پیدا ہوجائیں گے جن میں پل بھر کے اندر پھول اور پھل بھی آجائیں گے۔ درخت کو فوراً بار آور کرنے کے لئے مادہ گائے کے پہلے حمل کے بچے کو پیدائش کے فوراً بعد ذبح کرکے اس کا کلیجہ نکال کر سایہ میں خشک کرکے باریک پیس کر محفوظ کرلیں، پھر جب مطلوب ہو کہ کسی درخت میں فوراً پھول آجائیں تو اس سفوف میں سے حسب ضرورت لے کر اس کو پانی میں حل کرکے اس درخت کی جڑ میں ڈال دیں، تھوڑی دیر میں وہ درخت پھل پھول لے آئے گا۔

طلسم حصول زر ومال

قدیان بن انوش اپنے قصائد میں حکیم حورابی سے نقل کرتا ہے کہ جب چاند گرہن لگتا ہے تو اس وقت خدائے تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے گرگٹ جانور کے جسم میں یاقوت کی طرح کا سرخ رنگ کا ایک چمکدار پتھر پیدا ہوتا ہے جو سات روز میں پختہ ہوکر مکمل ہوجاتا ہے، چنانچہ چاند گرہن کے ایک ہفتہ بعد اس جانور کو پکڑ کر ہلاک کیا جائے تو یہ پتھر اس کے پوٹہ میں یعنی سنگ دانہ سے دستیاب ہوگا۔ اس پتھر کو جو کوئی انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ لگوائے اور کسی سعید ساعت میں اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی میں پہن لے تو دولت، شہرت، عزت، خوش اقبالی اور حسن دعوت کی لازوال دولت سے مالا مال ہوگا جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اس میں اسے بطور احسن کامیابی حاصل ہوگی، تجارت اور کاروباری امور میں سو فیصدی نفع ہوگا غرضیکہ ایسا شخص جہاں کہیں بھی جائے مال ودولت کی کمی نہ ہوگی، یہ عمل مجرب المجرب ہے۔ ☆

قسط نمبر ٦

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

فرمان خداوندی ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَىْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ.

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر: ۳۰)

یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا، پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ارشاد ہوا:

فَاَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ. (سورۃ النحل، آیت نمبر: ٦٠)

کہ پس اُگائے ہم نے اس سے باغ رونق والے تم کو یہ قدرت نہ تھی کہ ان کے درختوں کو اُگاتے، کیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو پھر جاتے ہیں۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے میٹھا پانی پیدا فرما کر اپنے بندوں پر کیسا احسان فرمایا اور زمین پر حیوانات و نباتات دونوں کی زندگی کا اس کو سبب ٹھہرایا، پانی انسان کے لئے اس قدر قیمتی ہے کہ اگر انسان اس کے ایک گھونٹ کا سخت حاجت مند ہو اور اس کو اس سے روک دیا جائے تو وہ اس کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کے سارے خزانے دیدینا بھی آسان سمجھے، سخت تعجب ہے کہ لوگ اس زبردست نعمت سے بھی غافل ہیں۔

ملاحظہ کیجئے انسان کو اس کی اس قدر سنگین حاجت اور یہ اتنا ارزاں کہ ہر شخص اس کے حاصل کرنے پر قادر۔ اگر اس کے حصول پر پابندی لگ جائے تو مخلوق کی زندگی تنگ ہو جائے بلکہ ان کی حیات ہی سخت خطرہ میں پڑ جائے پھر پانی کی نرمی اور لطافت کو بھی ذرا ذہن میں لایئے کہ پانی زمین میں کس طرح گھس کر اس کے اجزاء میں پیوست ہو جاتا ہے اور درختوں کی جڑیں اس سے غذا حاصل کرتی ہیں نیز حرارت آفتاب سے یہ اپنی لطافت ہی کی بنا پر درخت کی شاخوں تک چڑھتا ہے، حالانکہ اس کی طبعی حرکت نیچے جانے کی ہے اور چونکہ انسان کے لئے اس کا پینا بھی ضروری تھا کہ غذا نرم ہو کر بدن میں پھیل جائے، اس لئے قدرت نے پینے والے کو اس کے پینے میں خاص لذت بخشی اور بے بدل سرور ولطف عطا فرمایا تاکہ یہ آسانی سے نیچے اتر جائے اور پھر اترتے ہی بدن میں رچ جائے۔

قدرت نے پانی کو یہ صلاحیت بھی نصیب فرمائی کہ یہ بدنوں اور کپڑوں پر سے میل کچیل صاف کردے۔

پانی سے ہی مٹی نرم کر کے اور گوندھ کر اس سے عمارت تیار کی جاتی ہے اور دوسرے کام بھی نکالے جاتے ہیں۔

غرض پانی سے اس چیز کو رقیق اور پتلا کر لیا جاتا ہے جو خشک کام میں نہیں آسکتی، پینے کی چیزیں اس سے رقیق کر کے آسانی سے پی لی جاتی ہیں۔اس سے آگ بجھائی جاتی ہے، آگ کے شعلوں کو پانی سے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔اگر انسان کو ایسا خطرناک پھندا لگ جائے کہ جان کے لالے پڑ جائیں تو پانی ہی اس پھندے کو دور کرتا ہے، انسان اگر تکان سے چور ہو، تھکا ماندہ ہو تو پانی پینے سے فوری تسلی ملتی ہے، سکون نصیب ہوتا ہے۔پانی سے کھانے بھی پکتے ہیں اور وہ ساری اشیاء اس سے قابل استعمال بنتی ہیں جو تر ہو کر ہی کام میں آتی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ انسان کی وہ ساری غرضیں اسی سے پوری ہوتی ہیں جن میں بغیر اس کے چارہ نہیں، یہ عین خداوند قدوس کی کریمی ہے کہ اس قدر بڑی نعمت اور اس قدر سستی اور قابل حصول۔اگر اس پر ذرا روک تھام لگ جاتی تو یہ روک انسان کے لئے موت کا پیغام ہوتی۔

بس صرف پرورش مخلوق کی خاطر پانی کو سب پر پھیلا دیا، کیا حیوان کیا نباتات ومعدنیات سب ہی کو سیراب کیا اور اپنی کریمی کا سب سے بڑا ثبوت دیا۔سبحان المتفضل العظیم۔

ف: یہ پانی جو ہر ایک کو ملے اور اس کے بغیر کسی کا کام نہ چلے ایک

بے بہا دولت ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا کی ہر دولت بے حقیقت ہے، یہ خشک مردہ زمین میں جان ڈال کر اس کو تر و تازہ ہرا بھرا شاداب بناتا ہے، پھل لاتا ہے، پھول کھلاتا ہے۔ اگر اس کا وجود نہ ہو تو انسان عدم کی نذر ہو، دنیا جل بھن کے ختم ہو، گرمی کے تپتے دنوں میں جب پانی کی کمی پڑتی ہے تو دنیا اس کو ترستی ہے، اس کی امید میں تڑپتی ہے۔

زمین مارے خشکی کے تڑکتی ہے، ہر طرف دھول اڑتی ہے، سبزہ کو نگاہ ترستی ہے، پھر جب یہ جھوم جھام کر دنیا پر چھاتا ہے اور پھر برس پڑتا ہے تو دم بھر میں خشک میدانوں کو جل تھل کر ڈالتا ہے، انسانوں کی امیدوں کو بر لاتا ہے اور ہر چیز کے لئے پیغام حیات لاتا ہے اس لئے فرمان خداوندی ہے کہ ہر شئے اسی سے زندہ ہے۔
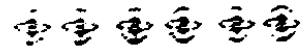
☆ بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مرجائے اور اس کا گناہ نہ مرے، یعنی کوئی بری بات جاری کر جائے، مثلاً کوئی کھوٹا سکہ بنانا، برا کھیل جاری کرنا، بری کتاب کی اشاعت کرنا وغیرہ۔

☆ موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔

☆ شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔

☆ جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔

☆ تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں۔

☆ خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔

☆ کفران نعمت اور خودستائی قرب حق کی ضد ہیں۔

☆ افلاس گناہوں سے بچاتا ہے اور تونگری معصیت کا جال ہے۔ افلاس کو اپنا محافظ خیال کر۔

سفر کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

محمد اجمل انصاری

بیرون ملک سفر کی بندش کو ختم کرنے کے لئے

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل نصاب پر عمل کریں۔ ان شاء اللہ چند ہی دنوں میں مشکلات کا خاتمہ ہوگا اور بیرون ملک سفر کی بندش سے نجات ملے گی۔ دعائیں قبول ہونا شروع ہو جائیں گی۔ نصاب یہ ہے۔

ظہر کی نماز کے بعد چار سو نواسی (۴۸۹) مرتبہ

یَا فَتَّاحُ

عصر کی نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ

یَا وَلِیُّ یَا نَصِیْرُ

مغرب کی نماز کے بعد ایک سو اسّی (۱۸۰) مرتبہ

یَا سَمِیْعُ

عشاء کی نماز کے بعد ایک سو سینتیس (۱۳۷) مرتبہ

یَا وَاسِعُ

فجر کی نماز کے بعد تین سو آٹھ (۳۰۸) مرتبہ

یَا رَزَّاقُ

پڑھیں۔ اور جمعے کی نماز کے بعد سے یہ عمل شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرون ملک سفر میں بندش کا خاتمہ ہوگا۔ زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

بیرون ملک سفر میں ہر قسم کی رکاوٹ اور بندش کا خاتمہ

جس شخص کو بیرون ملک جانے میں بہت رکاوٹیں آرہی ہوں، بیوی کو شوہر کے پاس جانے میں یا شوہر کو بیوی کے پاس جانے میں، نوکری کے سلسلے میں یا کسی بھی مقصد کے لئے بیرونِ ملک کا سفر کرنا ہو اور کسی طرح کامیابی نہ ہو رہی ہو تو اس عمل کو کریں۔ کئی بار کا تجربہ ہے کہ اس عمل کو کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ وہ عمل یہ ہے۔

اول درود شریف ایک سو ایک بار پڑھ کر یہ عمل شروع کریں۔ سوا لاکھ (یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار) بار لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. پڑھیں۔ چاہے اکیلا شخص (مرد بھی پڑھ سکتا ہے، عورت بھی پڑھ سکتی ہے، جو باہر جانا چاہتا ہے وہ خود بھی پڑھ سکتا ہے، پڑھ لے یا گھر میں تمام اہل خانہ مل کر پڑھ لیں یا محلّہ کی عورتیں لڑکیاں مل کر پڑھ لیں۔ اس میں دونوں کی قید نہیں ہے کہ اتنے دن میں لازمی طور پر پڑھی جائے بلکہ سوا لاکھ تعداد پوری کرنی ہے، چاہے جتنے دنوں میں ہو۔ سوا لاکھ کی تعداد پوری ہونے کے بعد ایک سو بار درود شریف پڑھیں۔ آیت کریمہ کی تعداد سوا لاکھ کرنے کے بعد

یَا لَطِیْفُ

سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بھی اول و آخر درود شریف ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھیں۔ یہ بھی اکیلے پڑھ سکتے ہیں، کچھ لوگ جمع ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جب اس کی تعداد سوا لاکھ پوری ہو جائے تو اب روزانہ کسی بھی وقت، جو باہر جانا چاہتا ہے، گیارہ سو بار یَـا لَطِیْفُ۔ پڑھنا شروع کر دے اور گیارہ سو مرتبہ روزانہ اس وقت تک پڑھتے رہیں، جب تک کام نہ ہو جائے۔ درمیان میں ناغہ نہ کریں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی۔

مرد مسحور جو بوجہ سحر عورت پر قادر نہ ہو سکے

مرغی کے تین انڈے ابال کر چھلکا اتار لیں اور پھر ترتیب وار یہ

آیات (ایک انڈے پر ایک آیت) لکھ دیں۔

(۱) قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ. (یونس:۸۱)

(۲) أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ. (الانبیاء:۳۰)

(۳) وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا. (الفرقان:۲۳)

یہ انڈے مسحور کو کھلائیں۔

عدم قدرت برعورت

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت کرنے سے قاصر ہوں، حالانکہ میں کمزور نہیں لیکن جب پاس جاتا ہوں تو بند ہوجاتا ہوں۔ آپ دو انڈے ابلے ہوئے منگوا کر چھلکا اتار کر ایک انڈے پر یہ آیت لکھیں۔

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ (ذٰریات:۴۷)

اس کو مرد کو کہیں "تو کھالے"۔ دوسرے پر یہ آیت لکھی:

وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ (ذٰریات)

اسے کہیں "کہ یہ بیوی کو کھلا دے"۔ چنانچہ اس کی رکاوٹ دور ہوگئی۔ (باوضو لکھیں)

مرد کی نامردی بوجہ سحر علاج

اگر کوئی مرد سحر سے نامرد ہو جائے تو تین بار روز سورہ ابراہیم کو پڑھے۔ نامردی دور ہوگی۔ اور مشک و زعفران سے لکھ کر پئے تو قوت اصلی سے زیادہ قوت ہوگی۔

دیگر قاصر از زن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (1) رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (2) فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (3) وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (4) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (5) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (6) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (7) جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (8)

بستہ عورت کا علاج

اگر پاک باز عورت کو کسی نے حسد و بغض کی وجہ سے بذریعہ جادو بستہ کر دیا ہو تو ان حروف کو کسی کاغذ پر لکھ کر دھو کر عورت اپنی شرم گاہ کو دھوئے۔ اور ایسا ہفتہ عشرہ تک کرے۔ اثر باطل ہوگا، ان شاء اللہ۔

حروف یہ ہیں: ف ج ش ث ظ ز ف ج ا ش ج ش ت

اقوال زریں

☆ جو شخص تادیب دنیا سے راہِ صواب اختیار نہ کرے، وہ عذاب عقبیٰ میں بھی گرفتار ہوگا۔

☆ اتنا کھاؤ جتنا ہضم کرسکو، اتنا پڑھو جتنا جذب کرسکو، علم در سینہ، نہ کہ در سفینہ۔

☆ زندگی میں تین چیزیں بہت سخت ہیں۔ ا۔ خوف مرگ۔ ۲۔ شدتِ مرض۔ ۳۔ ذلتِ قرض۔

☆ کسی کی نسبت برا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ یاد رکھو کہ اس کا عکس اس کے دل پر ضرور پڑے گا۔

☆ نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک وہ اٹھائی نہ جائے۔

☆ بیماریوں میں سب سے بری دل کی بیماری ہے۔ دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہے۔

اولاد کی بندش کو ختم کرنے کا ایک خاص عمل

از قلم : اراکین روحانی علاج گاہ دار العمل چشتیہ، لاہور

اولاد کی بندش سے مراد یہ ہے کہ مرد یا عورت میں کوئی ایسا نقص پیدا کر دینا جس کی وجہ سے ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو۔ یا اگر ہو بھی جائے تو مردہ ہو۔ اس بندش کا شکار زیادہ تر خواتین ہی ہوتی ہیں۔

اولاد کی بندش کا علاج کرتے وقت یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہیے کہ اولاد نہ ہونے کی صرف بندش ہی وجہ نہیں ہوتی، طبی وجوہات بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے جب بھی بندش اولاد کا علاج کریں، یہ تسلی کر لیں کہ مرد اور عورت میڈیکل رپورٹس کے مطابق اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ شوہر یا بیوی میں سے کسی میں یا دونوں میں کوئی نقص نکل آئے تو طبی علاج بھی جاری رکھا جائے۔ ورنہ اولاد کے حصول میں بندش ختم ہونے کے باوجود، ناکامی کا سامنا ہوگا۔

ہر قسم کی بندش اولاد کا مجرب روحانی علاج

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔

یہ آیت ''آیت قطب'' کہلاتی ہے۔ اس کی بے شمار خاصیتیں ہیں۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اس کا عامل ہونا ضروری ہے جو عامل، وہ بھی اس کے ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہر طرح کے جادو، جنات، نظر بد وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں خاص تاثیر رکھی ہے۔ بندشِ اولاد کے علاج کے لئے اس کا طریقہ درج ذیل ہے: علاج کے پہلے روز پانی چینی، نمک، آٹا اور بخور یا اگر بتیوں کو سامنے رکھ کر تین سو تیرہ (۳۱۳) بار اس آیت کا ورد کیا جائے۔ شوہر اور بیوی مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرے روز سے شوہر اور بیوی دونوں اکتالیس (۴۱) مرتبہ اس آیت کا ورد بعد نماز عشاء کریں۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف۔ اچھا سا بخور یا عربی خوشبو والی اگربتی بھی روشن کریں کہ دونوں ایک ہی کمرے میں، ایک ہی وقت میں وظیفہ پڑھیں۔ وظیفہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور درج بالا دم شدہ اشیاء پر بھی دم کریں۔ پانی صبح نہار منہ، عصر کی نماز کے بعد، عشاء کے بعد اور رات کو سوتے وقت پئیں اور سونے والے کمرے میں رات کو چھڑکیں۔ چینی، نمک اور آٹے کو اپنے کھانے پینے میں استعمال کریں۔ بخور یا اگر بتیوں کی دھونی مغرب سے دس منٹ قبل اپنے سونے والے کمرے میں دیں۔ اگر پورے گھر میں دے سکتے ہیں تو بہت اچھا ہے۔ پھر پانی بھی پورے گھر کے پاک کونوں اور دیواروں پر چھڑکیں۔ مسلسل اکیس یوم عمل کریں۔ جس دن عورت پاکی کا غسل کرے، اس دن سے آغاز کریں۔

یہ ایک بہت مجرب علاج ہے اور اس کو کرنے کے بعد دوسرے علاج کی ضرورت نہیں رہتی۔ اکیس یوم کا ایک کورس ہے۔ عموماً دو سے تین کورس میں مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا کورس شروع کریں تو پہلے کی طرح تین سو تیرہ بار پڑھ کر شروع کریں۔

اولادِ نرینہ کی بندش کو ختم کرنے کا ایک خاص عمل

اولاد نرینہ کی بندش میں کوئی ایسا نقص پیدا کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکا پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو مردہ ہوتا ہے یا پیدا ہو کر جلد مر جاتا ہے۔ شادی شدہ جوڑا اسی

خواہش میں عمر گزار دیتا ہے کہ ان کے ہاں لڑکا ہوگا۔ بروقت علاج نہ کروانے کی وجہ سے لڑکے پیدا کرنے کی صلاحیت میں بھی فرق آجاتا ہے۔ بندش ختم ہونے کے بعد پھر طبی علاج بھی کرنا پڑتا ہے۔

آج کل تو میڈیکل سائنس نے بہت ترقی کرلی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں لڑکا یا لڑکی۔ آپ کی مرضی ہے۔ جو چاہیں گے، وہی پیدا ہوگا۔ جب تک میڈیکل سائنس نے یہ دعویٰ نہیں کیا تھا، اس وقت تک کچھ پڑھے لکھے افراد اس بات کو مانتے ہی نہیں تھے کہ ایسا جادو کیا جاسکتا ہے کہ لڑکا پیدا نہ ہو، لڑکیاں ہی پیدا ہوں۔ ان کا کہنا یہ ہوتا تھا کہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اب ڈاکٹرز کہتے ہیں تو وہ مانتے بھی ہیں اور کوئی اعتراض بھی نہیں کرتے۔ اب یہ بھی نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ کہنے کا مقصد ہے کہ عاملین کے خلاف جاتا ہے، ڈاکٹرز کے نہیں۔ جب تک ڈاکٹرز نہیں کہیں گے، بات نہیں مانیں گے۔

اولادِ نرینہ پیدا کرنے کی صلاحیت اللہ جلہ شانہ نے صرف مرد میں رکھی ہے۔ عورت میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ اس کے لڑکا ہو۔ کچھ لوگ لڑکی ہونے پر یہی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے فیصلہ پر راضی ہیں مگر وقت آنے پر ان کے منہ سے بھی لڑکے کی ہی خواہش نکلتی ہے۔ کئی بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ بندش کا علاج کروانے کے بعد، جب بندش ختم ہوجائے تو اولادِ نرینہ کے حصول کے لئے روحانی علاج ضرور کرائیں۔ ساتھ ہی طبی ادویات بھی استعمال کریں، جن کو استعمال کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اولادِ نرینہ کی بندش کا ایک خاص روحانی علاج تحریر کیا جاتا ہے۔ اگر پابندی کے ساتھ اس علاج کو کرلیا جائے تو امید ہے کہ ان شاء اللہ، ناکامی ہرگز نہ ہوگی۔

حمل کے آغاز سے ہی اس علاج کو شروع کردیں۔ آغاز سے قبل ایک جاندار کا صدقہ دیں۔ اسی طرح اختتام پر بھی دیں۔ مرد روزانہ وقت مقررہ پر سورۂ یوسف ایک بار پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ عورت سورۂ مریم ایک بار پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ پڑھ کر دونوں اولادِ نرینہ ہونے کی دعا کریں۔ یہ عمل تہجد کے وقت کرنا افضل ہے۔ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر کریں تو اور بھی اچھا ہے۔

نمازِ عشاء کے بعد شوہر اور بیوی سورۂ فلق اور سورۂ ناس، ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر تین بار درود شریف۔ یہ مرضی ہے کہ شوہر سورۂ فلق کو منتخب کرے اور بیوی سورۂ ناس کو۔ پڑھ کر پانی، چینی، نمک اور آٹے پر دم کریں۔ اور ان سب کو اپنے کھانے پینے کے استعمال میں لائیں۔ چالیس دن کا ایک کورس ہے۔ ہر کورس کے بعد تشخیص کریں یا کروائیں۔ انشاء اللہ، دو سے تین کورس میں بندش سے نجات مل جائے گی۔ علاج میں حتیٰ الامکان اس بات کی پابندی کی جائے کہ شوہر اور بیوی کے علاوہ کسی اور کو علاج کی خبر نہ ہو۔

اقوال حضرت غوث الاعظمؒ

☆ اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

☆ اے عالم! اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر۔

☆ تیرا کلام سب بتادے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے؟

☆ ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔

☆ مقتدی بن مقتدائے امت مت بن

☆ عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

☆ تنہا محفوظ ہے اور ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

☆ بجز اپنے اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے گھر سے باہر مت نکل۔

☆ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتداء تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔

☆ غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ چہ جائے کہ تو خود کوئی فضول بات کرے۔

☆ دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

☆ مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

☆ بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

ہر قسم کی بندش کو ختم کرنے کے مجرب اعمال

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہٗ

۱۔ مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْلِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یَافَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ یَافَتَّاحُ

ہر نماز کے بعد ایک سو ایک (مرتبہ، اول وآخر تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ رحم وکرم فرمائیں گے۔ ہر قسم کی بندش کا خاتمہ ہوگا۔

۲۔ کوئی شخص حالات کے گرداب میں پھنس گیا ہو اور اپنی مسلسل کوششوں کے باوجود اس سے نکل نہیں پا رہا ہو، ہر طرف بندشیں ہی بندشیں لگی ہوں تو وہ مندرجہ ذیل عمل کرے۔

فجر کی نماز کے بعد تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ

یَاعَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ

ظہر کے نماز کے بعد تین سو پچاس (۳۵۰) مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

عصر کی نماز کے بعد دوسو (۲۰۰) مرتبہ

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

مغرب کی نماز کے بعد دوسو (۲۰۰) مرتبہ

یَاسَلَامُ

عشاء کی نماز کے بعد تین سو (۳۰۰) مرتبہ

یَامُغْنِی یَابَاسِطُ

پڑھیں۔ ہر وظیفہ کے اول وآخر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چار پانچ ماہ مکمل پابندی کے ساتھ یہ عمل کرلے تو اللہ کے فضل وکرم کا مشاہدہ ہوگا۔ ہر طرح کی بندشوں سے نجات مل جائے گی۔

رشتہ، کاروبار اور ہر قسم کی بندش دور کرنے کے لئے

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا . اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. پارہ ۳۰ سورہ الم نشراح کی آیت ۵ تا ۶ کو ہر نماز کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو مسلسل چالیس (۴۰) یوم کریں۔ اول وآخر ایک بار دورد تنجینا پڑھیں۔

ہر قسم کی بندش سے نجات...... "یَا اللّٰهُ یَارَحْمٰنُ" کا عمل

ہر قسم کی بندش کو دور کرنے کے لئے "یَا اللّٰهُ یَارَحْمٰنُ" کا چالیس (۴۰) دن تک چھ ہزار دو سو پچاس مرتبہ (۶۲۵۰) مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ، ہر طرح کی بندش دور ہوجائے گی۔ اگر ایک چلے میں کام نہ بنے تو پھر دوسرا چلہ کریں۔

ہر قسم کی بندش سے نجات۔ "یَافَتَّاحُ" کا عمل

"یَا فَتَّاحُ" کا کو صبح یا رات کو سوتے وقت گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ ہر بندش خود بخود ختم ہوجائے گی کیونکہ اس اسم کی برکت ہر راستے کی رکاوٹیں ہٹ جاتی ہیں۔

ہر قسم کی بندش اور مشکلات کا خاتمہ

ایسی بندش جو کسی تدبیر سے نہ ٹوٹ رہی ہو یا کسی ایسی مہم درپیش آگئی ہو جس کا حل ہونا بہت ہی مشکل نظر آرہا ہو تو چالیس (۴۰) روز تک اس اسم "یَاقَیُّوْمُ" کو بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھیں، انشاء اللہ جس کام میں بندش لگی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ جو مشکل بھی درپیش ہوگی حل ہوجائے گی۔

ہر قسم کی بندش ختم کرنے کا ایک خاص عمل

ہر قسم کی بندش کو ختم کرنے کے لئے اکسیر عمل ہے۔ روزانہ مقررہ وقت پر اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ
اے کھولنے والے دروازوں کے اور اے سبب پیدا کرنے والے اسباب کے
وَيَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ
اور اے پھیرنے والے دلوں کے اور نگاہوں کے اور اے فریاد سننے والے فریاد والوں کے
وَيَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ وَيَا مُفَرِّ الْمَحْزُوْنِيْنَ
اور اے راہ بتانے والے حیرانوں کے اور اے فرحت دینے والے غمگینوں کے
اَغِثْنِيْ　اَغِثْنِيْ　اَغِثْنِيْ
میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے
تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّيْ وَفَوَّضْتُ اِلَيْكَ اَمْرِيْ
بھروسہ کیا میں نے تجھ پر اے میرے پروردگار اور سپرد کیا میں نے تجھ کو اپنا کام
يَارَبِّ　يَارَبِّ　يَارَبِّ　يَااَللّٰهُ
اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار اے اللہ
يَابَاسِطُ　يَارَزَّاقُ　يَافَتَّاحُ　يَاكَرِيْمُ
اے خوشحالی بخشنے والے اے روزی دینے والے اے رحمت کے دروازے کھولنے والے اے سخی

ہر قسم کی بندش کو کھولنے کے لئے چہل کاف کا خاص وظیفہ

نوچندی شب پنجشنبہ کو (جمعرات) کو بعد نماز عشاء چالیس (۴۰) مرتبہ درود شریف پڑھ کر چہل کاف چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھیں۔ ہر ایک مرتبہ پڑھنے پر رب ذوالجلال کے حضور نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے دعا مانگیں۔ آخر میں دوبارہ چالیس دن تک عمل بلا ناغہ جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ، اللہ جل شانہٗ کے فضل سے چالیس (۴۰) دن سے قبل مراد پوری ہوگی، ہر قسم کی بندش سے نجات ملے گی۔ مگر پھر بھی چالیس (۴۰) دن تک پڑھتے رہنا ہے۔ درمیان میں نہ چھوڑیں۔ اس کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لئے نماز پنج گانہ ادا کریں۔ گناہوں سے پرہیز لازمی ہے۔ وقت اور جگہ ایک رکھیں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اس کا تلفظ خوب درست کریں۔ تاکہ غلطی نہ ہو۔

نوٹ: چہل کاف کے وظیفہ کے لئے اجازت لینی بہت ضروری ہے۔

صرف اکیس یوم میں ہر قسم کی بندش ختم کرنے کا خاص عمل

یہ عمل ایک خاص بزرگ کا عطیہ ہے اور انتہائی مجرب ہے۔ یقین سے صرف اکیس یوم پڑھیں۔ ان شاء اللہ، ہر قسم کی بندش ٹوٹ جائے گی۔ شروع چاند کی تاریخوں میں شب جمعرات یا شب جمعہ سے آغاز کریں۔ اور اکیس یوم مسلسل پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی کسر رہ جائے تو مزید ایک بار دہرالیں۔ عمل یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (2) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (3) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (4) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (5) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (6) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (7)

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ. فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ. وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ.

اقوال زریں

☆ بہترین قول ذکر، بہترین فعل عبادت اور بہترین خصلت حلم ہے۔

☆ ہر ایک بات جو ذکر سے خالی ہو، لغو ہے، ہر ایک خاموشی جو فکر سے خالی ہو سہو ہے، ہر ایک نظر جو عبرت سے خالی ہو لہو ہے۔

☆ نہایت خوشحالی اور نہایت بدحالی برائی کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ اس سے پوچھا گیا بھائی بہتر ہے یا ر؟ جواب دیا، بھائی اگر یار ہو۔

☆ فقیر وہ ہے کہ اس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔

☆ ملک الموت جان کنی کے واسطے صرف ایک بار نہیں آتے بلکہ زندگی میں بصورت قرض خواہ بھی نمودار ہوتا رہتا ہے۔

☆ صرف مجرم کو سزا دینا کافی نہیں بلکہ راز دان کو بھی سزا ملنی چاہئے۔

ہر قسم کی بندش کھولنے کے لئے

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری، ضلع اوکاڑا، پنجاب، پاکستان

بخت کشادن دختران و پسران

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہر دور میں اہم رہا ہے۔ عصرِ حاضر میں تو لڑکیوں کے لئے اچھا بر ملنا ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ ہر فرد یہی چاہتا ہے کہ ہونے والی بیوی کافی سارے جہیز کے ساتھ کاربار کے لئے بھی رقم اپنے ساتھ لائے جب کہ لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ بعض عاشق نامراد اچھے رشتہ کی بات طے ہونے پر اور جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر سفلی عاملین سے بوجہ بغض لڑکیوں کا بخت بستہ کرواتے نظر آتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد، عورت ہر دو ناکام ہونے کی صورت میں مخالف کی عقد بندی کے درپے رہتے ہیں۔ پاکستان ہی نہیں دنیا کے ہر خطہ میں سفلیات کے جاننے والے بکثرت پائے جاتے ہیں، جو یہ کام معمولی معاوضہ لے کر خرابی پیدا کرتے ہیں۔ یہی لوگوں کے کاروبار کو بھی بستہ کرتے ہیں۔ ہم ہر دو جنس کی بخت کشائی کے اعمال تحریر کر رہے ہیں تاکہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔ اس مقصد کے لئے ہم سورۂ یٰسین شریف کی آیت مبارکہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ. سے نقوش بخت کشائی اور دل پسند شادی تیار کرنے کا طریق تحریر کرتے ہیں۔

نام سائلہ رانی بنت شریفاں   اعداد ۹۰۲

آیت مبارکہ کے اعداد   ۴۲۸۸

مجموعہ اعداد   ۵۱۹۰

ان اعداد کا مربع جفت جفری قاعدہ کے مطابق تحریر کریں۔ آیت کے اعداد کے حروف پیدا کر کے اس موکل علوی اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ موکل علوی کا اسم لوح کے اوپر درج کریں اور اس اجنہ لوح کے نیچے درج ہوگا۔

اعداد آیت مبارکہ ۴۲۸۸ حروف: ح ف ر د غ...... اسم موکل علوی: حفردغائیل...... اسم اجنہ: حفرغغغغیوش مثال نقش مربع جفت آتشی یہ ہے خانہ نمبر ۹ میں کسر ہے۔

حفردغائیل

۱۲۹۶	۱۳۰۳	۱۳۰۹	۱۲۸۲
۱۳۰۷	۱۲۸۴	۱۲۹۴	۱۳۰۵
۱۲۸۶	۱۳۱۳	۱۲۹۹	۱۲۹۲
۱۳۰۱	۱۲۹۰	۱۲۸۸	۱۳۰۱۱

غغغغیوش

اس نقش کو سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے کسی محبت کی ساعت میں تحریر کیا جائے اور سائلہ اپنے پاس رکھے یا گلے میں لٹکائے۔ انشاءاللہ بخت کشادہ ہو جائے گا اور شادی کے پیغامات آئیں گے۔

اگر کسی مخصوص جگہ رشتہ کرنا مطلوب ہو تو اس آیت کے اعداد میں ہر دو کے نام مع والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش تیار کیا جائے اور طالب اپنے گلے میں پہنے یا اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مطلوبہ جگہ شادی ہوگی، مثلاً:

نام طالب: رانی بنت شریفاں: اعداد ۹۰۲

نام مطلوب: اختر بن سرداراں: اعداد ۲۱۱۷

آیت مبارکہ کے اعداد: ۴۲۸۸ مجموعہ: ۷۳۰۷

اس نقش کے آیت مبارکہ کے اعداد سے اسم موکل اور اسم اجنہ حسب سابق پیدا کئے جائیں گے اور اسم طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد سے بھی اسم موکل اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ مثلاً اعداد طالب و مطلوب: ۹۰۲ + ۲۱۱۷ = ۳۰۱۹

حروف: ط ی غ غ غ   اسم موکل: طیغغغائیل

اسم اجنہ: طیغغغیوش
مثالی نقش مربع جفت مخصوص جگہ شادی کے لئے یہ ہوگا۔ کسر خانہ نمبر ۵ میں ہے۔

طیجغائیل—حفر دغائیل—طیغغغیوش

۱۸۲۶	۱۸۳۲	۱۸۳۸	۱۸۱۱
۱۸۳۶	۱۸۱۳	۱۸۲۴	۱۸۳۳
۱۸۱۵	۱۸۴۲	۱۸۲۸	۱۸۲۲
۱۸۳۰	۱۸۲۰	۱۸۱۷	۱۸۴۰

حفر غغغغیوش

اس نقش کو رانی اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر چاہے کہ اس کی شادی رانی سے ہوجائے تو اس نقش کو اختر گلے میں ڈالے۔ اگر اختر کی بخت کشائی مطلوب ہے تو نقش اول میں بجائے رانی کے اختر کے اعداد اور آیت مبارکہ سے مربع جفت آتشی رفتار سے تیار کر کے اختر کے گلے میں ڈالے۔

بخت کشائی کے لئے چند چٹکلے

جس لڑکی کا نکاح یا شادی نہ ہوتی ہو یا بخت باندھا گیا ہو تو ذیل کے اسمائے طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر کسی سعد وقت میں لکھ کر کسی مٹی کے کوزے میں ڈال کر پانی سے بھر دیں۔ تین ہفتہ تک لڑکی اس کوزہ سے پانی پیتی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور جلد شادی یا نکاح ہوجائے گا۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں:

سـو لـمـا لـج سـلـحـی هـمـلـوخیم

ایضاً

اسم طلسم کو کسی کپڑے پر دھاگہ سے کڑھائی کر کے اپنے پاس رکھے، مقصد بر آئے گا، طلسم یہ ہے۔

هـمـطیـطـلا هـنـا سـلـمـسـلا بـطیـسـلـه—
هـمـوبـریـحـه مهـسـه کهـلـهـه بـلـع عـجـائـب

اگر کسی دوشیزہ کا بخت بستہ ہو تو

اگر کسی دوشیزہ کا بخت بستہ ہو تو ذیل کی عبارت کو کسی سعد وقت میں سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے کسی کنویں یا دریا میں ڈال دیں۔ روزانہ ایسے گیارہ تعویذ تیار کر کے آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالیں۔ صرف گیارہ روز تک ایسا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور شادی یا نکاح کے پیغامات آئیں گے اور کسی صالح مرد سے شادی ہوجائے گی۔ وہ عبارت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم من یحی العظام وھی رمیم رب العرش العظیم من کان لکم الفتح بخت (نام لڑکی مع والدہ) و آور بازوجاً صالحا ابداً۔

مردوں کے لئے چند چٹکلے

اگر کسی مرد کو لڑکی نہ دیتے ہوں تو اس طلسم کو سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر دھو کر پانی کو لڑکی کے دروازے پر چھڑک دے اور ایک تعویذ لکھ کر لڑکی کے گھر کے دروازے کی چوکھٹ کے نیچے دفن کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو لڑکی والے راضی ہو کر رشتہ دیں گے۔

ع مرع ل ا ح ااا ھـ ـ ح م ر اا م ر اا ا ھ مرح ا ح اا ح
م ر ۰ ا ح ۹ ـ ـ اا ھ ۹ م ر ۱۱۱۲۱۳۱ ھ ااا - اا ۳ ھ ح ۰ ـ ع -
ا ۵ ا م ر ۳۹

اگر لڑکی والے رشتہ نہ دیتے ہوں

اگر لڑکی والے رشتہ نہ دیتے ہوں تو ان اسمائے طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی ان کے دروازے پر چھڑک دیں۔ اللہ نے چاہا تو وہ رشتہ دینے پر راضی ہوجائیں گے۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

جابها له سحر ۸۹ مه ۱۹ ا ح ااا ع اللّٰہ

اگر لڑکی والے رشتہ کے لئے راضی نہ ہوں

اگر لڑکی والے رشتہ کے لئے راضی نہ ہوتے ہوں تو اس دعا کو سفید کاغذ پر لکھ کر دھو کر لڑکی کے گھر میں جہاں رشتہ کی بات کرنا ہو چھڑک دیں، وہ راضی ہوجائیں گے۔ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یاشفیا یا شفیھا بلقھا یا طلمسلسیا یا سحایا انحایالع (نام لڑکی مع والدہ اور ناراض لوگوں کے

نام لکھیں) راضی شود یا محشایا محشینا یاسین ماتعسنایا طنایا سمنا آہٖ آہٖ آہٖ فتصبر یا کھیح یا کھکھح یا ارحم الراحمین

ہمہ قسم کی بندش نکاح ختم کرنے کے لئے

ہمہ قسم کی بندش نکاح ختم کرنے کے لئے سورہ فتح لکھ کر غسل کرنے اور پینے کے لئے دیں۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

بستہ مردوزن کا کشادہ کرنا

اکثر سفلی عاملین چند روپوں کے لالچ میں بذریعہ سحر جادو کسی کا اچھا خاصا چلتا ہوا کاروبار بستہ کردیتے ہیں، کسی کی ترقی باندھ دیتے ہیں، کسی کا نکاح بستہ کردیتے ہیں تاکہ شادی نہ ہوسکے۔ اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ مردوزن کی قوت مباشرت تک بستہ کردیتے ہیں اور اس طرح میاں بیوی ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ متنفر ہوجاتے ہیں۔ اساتذہ عظام اور علمائے جعفر نے شہوت بستہ کے اعمال صرف اس لئے وضع کئے ہیں کہ آوارہ اور زانی مردوزن کی شہوت بستہ کردی جائے تاکہ وہ اس فعل بد سے باز آجائیں، لیکن دولت کے پجاریوں نے اس سے بھی شر کا پہلو نکال لیا ہے۔ ہم ذیل میں بستہ مردوزن کو کشادہ کرنے کے چند مجرب اعمال تحریر کررہے ہیں۔

اگر کسی مرد کو سحر جادو کے ذریعہ بستہ کردیا ہو

اگر کسی مرد کو کسی حاسد دشمن نے سحر جادو کے ذریعے بستہ کردیا ہوتو وہ مرد اپنی حلال بیوی پر بوقتِ ملاپ قادر نہ ہوتا ہوتو ذیل کے نقش کو قمر درجدی کے اوقات میں سیسہ کی دھات پر کسی لوہے کے قلم سے کندہ کریں اور مرد بستہ اس لوح کو اپنی کمر پر باندھے تو سحر جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۵	۴۸
۴۹	۵۱	۵۳
۵۴	۴۷	۵۲

کینیج

اگر پاکباز عورت کو بذریعہ جادو بستہ کردیا ہو

اگر پاکباز عورت کو کسی نے حسد وبغض کی وجہ سے بذریعہ جادو بستہ کردیا ہوتو ان حروف کو کسی کاغذ پر تحریر کرکے دھوکر عورت کے عضو پوشیدہ کو دھوئے اور ایسا ہفتہ عشرہ تک کرے۔ اثر باطل ہوگا۔ حروف یہ ہیں۔

ف ج ش ث ظ ز ف ج ا ش ج ش ث

بستہ مرد کا عورت پر کشادہ کرنا

کئی بار کا مجرب عمل ہے، طریقہ یوں ہے کہ بستہ مرد کا نام مع والدہ لے کر ابجد قمری سے عدد نکالیں اور ان اعداد میں (۱۲۰۰) اعداد اور جمع کرکے ایک مربع ذیل کی چال سے پر کریں اور نقش کو قمر در سنبلہ کے اوقات میں جب شمس وقمر کی نظر تثلیث یا تسدیس ہو تحریر کریں۔ نقش کو زعفران اور گلاب سے تیار کریں۔ مقررہ وقت میں زیادہ تعداد میں نقش تیار کریں تاکہ مرد بستہ ہفتہ عشرہ تک دھوکر صبح وشام پی لیا کرے۔ مقصد حاصل ہوگا، مثلاً

بستہ مرد کا نام مع والدہ = اسماعیل بن صاعہ

اعداد = ۴۷۸+۱۲۰۰=۱۶۷۸ تفریق ۳۰=۱۶۴۸

۱۶۴۸ تقسیم ۴=۴۱۲ مقررہ رفتار سے نقش پر کیا تو تیار ہوا۔ مذکورہ بالا اوقات کے لئے کوئی بھی رائج الوقت تقویم ملاحظہ فرمائیں۔

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲

اور اصل نقش یہ تیار ہوا۔

۲۵	۴۱۲	۴۱۹	۴۲۲
۴۱۵	۴۲۶	۴۲۱	۴۱۶
۴۲۰	۴۱۷	۴۱۴	۴۲۷
۴۱۸	۴۲۳	۴۲۴	۴۱۳

جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو

جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو، خواہ اس کو کسی نے بذریعہ سحر جادو

باندھ دیا ہو یا نامرد ہو، اسے تین روز تک بالترتیب اس عبارت کو لکھ کر کاغذ کے ٹکڑوں پر دیا جائے تاکہ وہ بھی دھو کر پی لے یا اسے چینی کی پلیٹ پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے لکھ کر نہار منہ شہد ڈال کر چٹایا جائے۔ انشاء اللہ عورت پر قادر ہوگا۔ پہلے روز لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِيْ عَلَى الْجِمَاعِ الْجَلِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

دوسرے روز لکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَاذَا الْجَلَالِ، وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِيْ عَلَى الْجِمَاعِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

تیسرے روز لکھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ اَنْ تُعَافِيَنِيْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِيْ عَلَى الْجِمَاعِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اگر بذریعہ جادو مرد کو بیوی سے روک دیا ہو یعنی بندش کر دی ہو

اگر بذریعہ جادو مرد کو بیوی سے مجامعت سے روک دیا ہو تو اس کے علاج کے لئے ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں۔ درخت سدرہ کے سات تازہ پتے یعنی کونپلیں لے کر دو پتھروں میں پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اس پانی پر آیت الکرسی اور چاروں قل شریف پڑھ کر دم کریں اور پھر سحر زدہ کو صرف تین گھونٹ پلا دیں اور باقی پانی سے غسل کرائیں۔ یہ نسخہ بیماری، سحر زدہ کے لئے تیر بہدف ہے جب کہ مرد کو بیوی سے جماع سے روک دیا گیا ہو۔ انشاء اللہ ایک ہی بار کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ آیت الکرسی اور چاروں قل بھی یہاں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ہر قاری کو آسانی رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ. لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ. وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ. وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ. وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ. لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

ترقی رزق اور بستہ کاروبار کشادہ کرنا

اگر کسی کی دکان، دفتر یا کاروبار بستہ کر دیا گیا ہو یا کسی وجہ سے کاروبار نہ چلتا ہو، لاکھ کوشش اور محنت سے بھی کاروبار میں ترقی نہیں ہوتی، تو ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے غیبی اسباب پیدا ہوں گے اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ جب تک نقش دکان، دفتر میں آویزاں رہیں گے کسی قسم کے سحر، جادو اور نظر بد کا اثر نہیں ہوگا۔

ترکیب عمل کچھ اس طرح ہے کہ سفید کاغذ کے چوبیس الگ الگ ٹکڑوں پر ذیل کا نقش تحریر کریں، نقش لکھنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں، عروج ماہ میں کسی بھی دن مبارک دن کی سعد ساعت میں تحریر کیا کریں۔ اب سوا کلو گندم کا آٹا گوندھ کر اس کے اکیس برابر وزن کے پیڑے بنائیں اور ہر پیڑے میں ایک ایک نقش بند کر کے کسی نہر یا دریا میں ڈال دیں اور واپس اپنی دوکان، دفتر، کاروباری جگہ پر آ کر وہاں لوبان کا بخور روشن کریں۔ باقی جو تین نقش ہیں ان میں سے ایک کو

دکان، دفتر کے اندر بالکل سامنے اونچی جگہ پر جہاں آنے والے کی نظر پڑے آویزاں کریں۔ باقی دو کو دائیں بائیں طرف کی دیواروں پر بلند جگہ آویزاں کریں۔ اب کچھ دیر بیٹھ کر وہی شعر پڑھیں، پس عمل مکمل ہوا۔ اسی شعر کو بلاتعداد چلتے پھرتے اور کاروباری جگہ پر بیٹھے پڑھا کریں۔ اس عمل سے وہ تمام لوگ جن کا واسطہ اکثر عوام الناس سے رہتا ہے مثلاً ڈاکٹرز، حکماء، وکلاء، تاجران اور دوکاندار حضرات یکساں فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ پڑھنے والا شعر یہ ہے۔

یا ہست خضر یا مست خضر جو چلے خضر کی آن
ہند سندھ کوٹ نگر تھمس لے آنیو میری دوکان

اور نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ.

ااک اااا۹۰۰۰طءل۹و

بندش کاروبار ختم کرنے کے لئے

سفید کاغذ پر عام روشنائی سے ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار الم نشرح، ایک بار آخری دونوں قل شریف اور آخر میں دعا تحریر کریں۔ سارا عمل مکمل تحریر کیا جارہا ہے تاکہ آپ کو آسانی رہے۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ. الَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

طریقہ استعمال

اس کاغذ کو سات مساجد سے تھوڑا تھوڑا پانی جو تقریباً ایک لیٹر ہو میں بھگودیں، جب سیاہی اتر جائے تو اس پانی کو صبح وشام کاروباری جگہ، دفتر، دکان وغیرہ میں چھڑکاؤ کریں، جب پانی خشک ہوجائے تب اوپر سے گزر سکتے ہیں۔ دیواروں پر بھی چھڑک دیں۔ انشاء اللہ بندش ختم ہوگی اور کاروبار خوب چلے گا۔

دکان کی بندش ختم کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل سب نام لکھ کر کاروبار کی جگہ پر روزانہ تین بار جلائیں اور لوبان کا بخور روشن کریں، ہفتہ عشرہ کافی ہے، نام یہ ہیں:

ابلیس۔ نمرود۔ شداد لعین۔ فرعون۔ ابوجہل۔
ہارود و ماروت۔ ہامان

ہمہ قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کی دکان بذریعہ جادو باندھ دی گئی ہو، حلوائی کی بھٹی، گھر کا چولہا، کمہار کی آوی وغیرہ، مرد وزن کی شہوت، ہر قسم کی بندش کو کھولنے کے لئے یہ عمل بارہا کا مجرب ہے۔ آزمائیں اور راقم کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

اللہ جیسے بادشاہ محمد ﷺ جیسے وزیر
حضرت خواجہ جیسے دل بند دستگیر جیسے
پیر ہٹ کھلے دکان کھلے چار کوٹ کا راہ
کھلے دوہائی حضرت خضر علیہ السلام دی۔
دوہائی حضرت مہتر الیاس دی۔

اس عمل کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر دم کریں اور پانی کو متونہ جگہ پر چھڑک دیں، انشاء اللہ سحر باطل ہوگا اور بندش کھل جائے گی۔

ترقی رزق و برکت کے لئے

یہ نقش سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے تحریر کرکے جو شخص اپنے پاس رکھے اس کے رزق میں برکت ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۰	۴۲۵	۴۳۲
۴۳۱	۴۲۹	۴۲۷
۴۲۶	۴۳۳	۴۲۸

اللّٰہُ لطیفٌ بعبادہٖ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز

خسارہ دکان، کاروبار ختم کرنے کے لئے

اگر کسی دکان یا کاروبار میں خسارہ جارہا ہوتو اسے چاہئے کہ جب صبح اٹھ کر اپنی دکان یا کاروبار کی جگہ پر آئے تو سب سے پہلے درود شریف باوضو گیارہ بار پڑھے، پھر سورہ نصر دس مرتبہ پڑھے۔ سورہ نصر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

پھر دعا کرے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا کرے اور اپنے کام میں مصروف ہوجائے۔ انشاء اللہ بہت جلد تنگی دور ہوجائے گی اور دوکان وکاروبار خوب چلے گا۔

برائے ادائیگی قرض

اگر کسی پر قرض کا بوجھ بڑھ گیا ہوتو اسے چاہئے کہ نماز عشاء پڑھ کر اسی جگہ پر سورہ نصر اکتالیس مرتبہ روزانہ اکتالیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ قرض سے سبک دوش ہوجائے گا۔ مجرب وکثیر الاثر عمل ہے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور درود شریف سے دعا کو روحانی پر لگ جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

علم ومعرفت اور بند حافظہ کو کھولنے کا نقش

مشک وزعفران اور گلاب سے چینی کی پلیٹ پر یہ نقش لکھے۔ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک بعد نماز فجر یہ تین نقش لکھے۔ جس کو استعمال کرانا مقصود ہو وہ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک روزہ رکھے اور ہر دن نقش آب زمزم سے گھول کر روزہ افطار کرے۔ انشاء اللہ بے حد فوائد حاصل ہوں گے۔

۷۸۶

الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	نٓ والقلم وما یسطرون	الٓمٓ

بند حافظہ کو کھولنے اور علم ومعرفت کے لئے

جو شخص

الٓمٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورہ البقرہ: ۱ تا ۵) بروز جمعرات دن کے پہلے پہر کسی پاکیزہ برتن میں مشک وزعفران سے لکھ کر اور شیریں پانی سے دھوکر پی لیا کرے اور اس روز کھانا نہ کھایا کرے بلکہ اسے رات کو بھی پی لیا کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ تین دن یا پانچ دن ایسا ہی کرے۔ حافظہ قوی اور علم ومعرفت مستحکم ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اگر کسی کی پڑھائی باندھ دی گئی ہو

اگر کوئی بچہ یا بڑا کند ذہن ہو اور جو کچھ بھی یاد کرتا ہو اسے بھول جاتا ہوتو وہ نقش عدد زعفران سے لکھے اور ایک کو اپنے گلے میں باندھے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس پانی کو استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کا ذہن تیز ہوگا۔ اگر کوئی امتحان میں کامیاب ہونا چاہتا ہوتو اس نقش کو بوقت صبح سورج طلوع ہونے کے بعد سورج کے سامنے بیٹھ کر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اُسے باریک شکل میں موڑ کر اسے اپنے لکھنے والے قلم کے اندر رکھ لے اور اپنے پاس ایسا بھی قلم رکھے جو لکھتا نہ ہو، پھر اس سے امتحانی پرچہ پر اس آیت کو لکھے اور جس کے اندر اس نقش کو رکھا ہو اس کے ساتھ پرچہ تحریر کرے اللہ کے حکم سے امتحان میں غیبی امداد حاصل ہوگی۔ ایک عدد نقش کو اپنے سیدھے بازو پر بھی باندھے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس کا پانی استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے زبان صحیح ہوگی اور وہ الفاظ کو صحیح بیان کرے گا۔ پڑھائی میں ذہن تیز

رکھنے کے لئے اس نقش کو گلاب کے عرق میں ڈال کر اس عرق کو پینا نہایت فائدہ مند ہے۔

ن

والقلم	وما	یسطرون
یسطرون	والقلم	وما
وما	یسطرون	والقلم
والقلم	وما	یسطرون

ن

پیشاب کھولنے کے لئے

اگر کسی انسان یا حیوان کا پیشاب بند ہو گیا ہو، وجہ خواہ سحری ہو یا کوئی اور تو یہ طلسم ہاتھوں اور پیروں پر لکھیں، پیشاب کھل جائے گا، طلسم یہ ہے۔

دائیں ہاتھ پر یہ طلسم لکھیں عطست

بائیں ہاتھ پر یہ طلسم لکھیں عطست

دائیں پاؤں پر یہ طلسم لکھیں عبطوسا

بائیں پاؤں پر یہ طلسم لکھیں عطس

جب پیشاب کھل جائے تو لکھے ہوئے طلسم پانی سے دھو دیں۔

مریض عشق کا علاج

اگر کوئی شخص کسی پردہ نشین دوشیزہ سے عشق میں مبتلا ہو اور اس کے ساتھ کسی بھی طرح نکاح ممکن نہ ہو یا کوئی عورت کسی حسین مرد پر عاشق ہو گئی ہو اور کوئی صورت وصال کی ممکن نہ ہو یا کسی مرد کو کسی نے بذریعہ سحر جادو اپنے عشق میں مبتلا کر دیا ہو، یا کسی پاک دامن عورت کو کسی مرد نے بذریعہ سحر جادو اپنے عشق میں مبتلا کر دیا ہو تو مریض عشق کے علاج کے لئے یعنی اس کے دل سے معشوق کا عشق و محبت ختم کرنے کے لئے عالم علامہ فاضل یگانہ ولی صالح امام ابی عبداللہ محمد بن یوسف السنوسیؒ فرماتے ہیں کسی برتن پر یہ حروف تحریر کر کے مریض عشق کو نہار منہ چٹا دیں۔ وہ اپنے معشوق و محبوب دل ربا کو بالکل بھول جائے گا اور کبھی اس کا خیال تک دل میں نہ لائے گا۔ راقم السطور نے کئی بار اس عمل کو آزمایا اور سریع الاثر پایا۔ وہ حروف یہ ہیں:

ا ب ق ا ل ہ و ل د ر ك م ہ۔ و وَ قِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ و نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ۔ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا۔ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى۔ (نام محبوب و دل ربا مع والدہ تحریر کریں)

بندش شدہ مردمی طاقت کھولنا

بند شدہ مردمی طاقت کھولنے کے لئے مندرجہ ذیل کو زعفران سے لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پلائیں، ایک ہفتہ کافی ہے۔ عمل نورانی یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا. (سورہ فتح ۱ تا ۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. (سورہ نصر) وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. اُدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ. فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ. رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ. وَيَسِّرْ لِيْۤ اَمْرِيْ. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ. يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ. وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا. وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ. قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ. حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَكْنُوْنِ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ اَنْ تَحُلَّ ذَكَرَ فلان بن فلان عن فلانة بنت فلانة بكهيعص حمعسق بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد. وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا بِالْف لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

اگر کسی کو سحر سے باندھا گیا ہو تو

معقود اور بستہ فرد پر سحری اثرات ختم کرنے کا یہ خاص عمل ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ، سورہ نصر، چاروں قل کسی نئے پیالے، شیشے یا چینی کی پلیٹ پر عرق گلاب و زعفران سے تحریر کریں اور پھر آبِ زمزم یا عرقِ گلاب سے دھو کر مسحور، معقود کو پلادیں، فوراً خلاصی ہوگی۔

حل المعقود

جس کسی کو سحر جادو سے معقود کردیا گیا ہو اور وہ اپنی بیوی سے جماع پر قادر نہ ہوتا ہو تو اس کے لئے یہ عمل چار انڈوں پر لکھا جاتا ہے اور مسحور کو کھلایا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ انڈے کو ابال کر چھلکا اتار کر سفیدی پر لکھا جائے اور پھر کھلایا جائے۔

پہلے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: مصعلل کال ماصعی کعممال حل عقد فلاں بن فلاں قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

دوسرے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: مطعل کال ماصعب کعممال حل عقد فلاں بن فلاں وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

تیسرے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

چوتھے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: یا صعکمال حل عقد فلانہ بنت فلانہ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا یا مصعلل کال حل عقد فلانہ بنت فلانہ

اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو

اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو عورت کے قد کے مطابق کچا سوت کے ساتھ دھاگے لے کر اس عزیمت کو سات مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائے، اس طرح سات گرہ لگائے اور عورت کے گلے میں ڈال دے۔

عزیمت جو دھاگے پر پڑھنا وہ یہ ہے:

الف نام اللہ تعالیٰ قدرت رحمانی
سچا کلمہ دین کا اور بہشت نشانی
اور ٹالے جب نہ لگے قدرت ربانی
سپتل شیو سارا دان جار جُگ کلام پہنچانی
سوا لاکھ اسی ہزار پیغمبر اور پیر مرشد کی دہائی

ڈورا باندھ کر اکیس یوم تک مندرجہ ذیل بزرگوں کے نام کی نیاز دے
حضرت خواجہ شاہ کمالؒ، حضرت لال دیالؒ، حضرت بال صاحبؒ، حضرت شال سکندرؒ، حضرت خواجہ پیر صوفی بہادر علی شاہ قادریؒ، حضرت بنا بوئیؒ، حضرت خواجہ علی شہیدؒ، حضرت تا کھڑ غازیؒ۔

اکیس یوم کی نیاز میں گھی دو کلو، چاول سات کلو، گیہوں پانچ کلو، چینی پانچ کلو، سوگی حسب ضرورت شامل کرے۔ یہ اکیس یوم کی نیاز ہے، چاہے ایک ہی روز اکٹھی دے یا روزانہ تھوڑی تھوڑی کر کے دے۔ انشاءاللہ حمل ہوگا اور طویل العمر بیٹا پیدا ہوگا۔

عمل خضر علیہ السلام برائے زیادتی آمدنی و رزق

اس عمل کو پانی کے کنارے یعنی کسی دریا، بڑی نہر، حوض کے کنارے کیا جائے۔ اگر ایسا موقع میسر نہ ہو تو بڑا سا ٹب یا برتن پانی کا بھر کر پاس رکھ لیں اور نوچندی جمعرات سے پانچ تسبیح روزانہ پڑھا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ہو، چند ہی ہفتوں میں رزق کے اسباب پیدا ہوجائیں گے، جب تک تسلی بخش حالت نہ ہو عمل جاری رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خضر نور۔ خضر ظہور۔ خضر حاضرا حضور۔ خضر مامور۔ خضر بھرپور۔ خضر غرض غریب نواز۔ میری مشکل کرو آسان۔ خواج خضر مہتر اولیاء سے رزق، مہتر اولیاء کے پاس سے۔ اللہ کا دیدار محمد ﷺ کی شفاعت۔ رزق آئے دن اور رات۔ نہیں آئے تو ڈھائی ہے محمد ﷺ کی لاکھ لاکھ۔

آسانی ولادت کے لئے

بعض اوقات لوگ دشمنی سے عورتوں کی سوہانہ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بروقت بچہ کی پیدائش نہیں ہوتی۔ آسانی ولادت کے لئے خواہ وجہ بندش ہو یا دیگر کوئی وجہ ہو درج ذیل نقش لکھ کر دھو کر پلائیں۔

ایک نقش ہاتھ میں دیدیں یا موم جامہ کرکے کمر میں باندھ دیں، انشاء اللہ تعالیٰ بچہ کی ولادت آسانی سے ہوجائے گی۔

۷۸۶

ح ظ	اس	ت ا	ف ب
ف ب	ت ا	اس	ح ظ
اس	ح ظ	ف ب	ت ا
ت ا	ف ب	ح ط	اس

آسانی ولادت

جس وقت اثر وضع حمل ظاہر ہوجائے کہ اس وقت وضو کریں جب تری وضو خشک ہوجائے تب زن حاملہ کے ہاتھوں اور پاؤں کے سب ناخنوں پر ایک ایک الف لکھ دیں، انشاء اللہ تعالیٰ آسانی ولادت ہوجائے گی، وجہ بندش ہو یا کوئی اور وجہ ہو، سب کے لئے عمل لاجواب ہے۔

آسانی ولادت

اگر کسی حاملہ کی بائیں ران پر بوقتِ ولادت الف اس طرح تین تین مرتبہ لکھ کر باندھ دیا جائے تو بچہ بہ آسانی پیدا ہوگا، وجہ بندش ہو یا کوئی اور وجہ ہو، سب کے لئے یہ عمل لاجواب ہے۔ کاغذ اس وقت باندھا جائے جب پیدائش کا درد شروع ہوجائے۔ نقش اس طرح لکھیں۔

ااا	ااا

ناکامی کو کامیابی میں بدلنا

اس حروف کے اسوار کو یاد کرے جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، ہر کام کے بعد ایک دفعہ پڑھنا چاہئے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا رَبُّ یَا بَدِیْعُ یَابَاقِیْ یَابَاعِثُ یَابَرُّبِمَا اَوْدَعْتَهٗ حَرْفَ الْبَاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَكْنُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَخْزُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ صَلَاۤئِكَتِكَ خُدَّامَ هٰذِهِ الْحَرْفِ فِیْمَا اٰمُرُهُمْ بِهٖ مِمَّا فِیْهِ رِضَاءُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

بندش رزق ختم ہو اور فراخی رزق کے لئے

اگر کوئی شخص حرف ب کو ان تمام اسماء الٰہی کے درمیان لکھے جو ب سے شروع ہوتے ہیں پھر مفلس آدمی کو دے کہ وہ واپس رکھے تو خدائے تعالیٰ اس کی روزی فراخ کردے گا۔ اسی ترکیب سے لکھ کر یبوست کی مرض والے کو پلائیں تو اس کو آرام ہو، مثلاً یوں لکھے: باسط ب باطن ب باری ب باعث ب باقی ب بدیع ب بصیرت۔

فراخی رزق

اگر کوئی آدمی رزق میں فراخی چاہتا ہے تو زحل و مشتری کی تسدیس یا تثلیث میں یہ نقش لکھ کر پاس رکھے، انشاء اللہ رزق میں فراوانی ہوجائے گی۔

۷۸۶

ب ب ب یاباسط یاباطن باری یاباعث یاباقی یابدیع یابصیر ب ب

درخت ثمر آور ہو

اگر اس حرف کو کوری اینٹ پر مندرجہ ذیل انداز سے لکھ دیا جائے، پھر اس کوری اینٹ کو اس درخت پر باندھ دیا جائے جس پر پھل نہ آتے ہوں تو انشاء اللہ اس پر پھل آنا شروع ہوجائیں گے۔ "ج ی م ترمیهم ایاتنا ج ی م فی الآفات ج ی م فی انفسهیم جیم"

بندھی ہوئی مردانہ قوت کا علاج

جس شخص کی مردانگی متاثر ہوگئی ہو وہ کسی چینی کی پلیٹ پر سو حرف ج لکھ کر دس روز تک پئے، روزانہ لکھے، پھر اس کو پانی سے دھو کر پئے۔ انشاء اللہ مردانگی پلٹ آئے گی۔

آسانی ولادت

اگر حرف جیم کو بشکل مثلث لکھ کر اس کے نیچے موکل کا نام لکھ کر کسی درد زہ والی عورت کی کمر میں باندھ دیں تو فوراً وضع حمل ہو، اس کی شکل یہ ہے۔

۷۸۶

ج	ج	ج
ج	ج	ج
ج	ج	ج

بحق یا کلکائیل

درخت پر پھل لانا

درخت جھاؤ کی لکڑی پر یہ طلسم لکھ کر اس درخت پر باندھیں، جس میں پھل، پھول نہ آتے ہوں تو وہ درخت بار آور ہوگا۔

ج	ی	م

برائے کشائش رزق

اہل خاصیت نے لکھا ہے کہ جب قمر سرطان میں ہو اور مشتری کو بہ نظر مودت دیکھتا ہو، اس وقت ۳۵ حرف دال قطعہ حریر سفید پر لکھ کر زیر نگین انگشتری رکھیں اور وضو کر کے لباس پاک و پاکیزہ پہن کر وہ انگشتری پہن لیں۔ اگر منعم ہے تو نعمت اس کی باقی رہے گی اور خیر و برکت زیادہ ہوگی اگر مفلس ہے تو اس پر ابواب رزق وروزی کشادہ ہو جائیں گے۔

قید سے نجات

اگر کوئی شخص ناحق قید ہو تو پانچ مرتبہ ھھھھھ اور اس کے ساتھ سورہ الم نشرح پوری تحریر کر کے قیدی کے گلے میں ڈال دیں اور قیدی روزانہ سورہ طٰہٰ پڑھا کرے، بہت جلد قید سے خلاصی پائے گا۔

حصولِ نکاح وشادی

ایک سبز ریشمی ٹکڑے پر ۳۵ مرتبہ واؤ لکھیں اور ساتھ لکھیں وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ. لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ. بے نکاح والی عورت جب اپنے پاس رکھے گی تو فوراً نکاح کی خواست گاری ہوگی۔

شہوت بستہ کھولنا

اگر کوئی فاحشہ عورت کسی مرد کی شہوت باندھ دے کہ سوائے اس کے کسی دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس وقت آفتاب برج جدی میں ۱۴ درجے پر ہو اس وقت کسی نئے کپڑے پر حرف "ز" لکھ کر اس مرد کا نام مع والدہ لکھ کر اس کپڑے میں کسی ویرانے کی مٹی لگادے اور سے گوگل اور کافور کا بخور دے کر کسی کنویں میں پھینک دے، جس میں پانی خشک ہو۔ انشاء اللہ اس کی شہوت کھل جائے گی۔

دفع تپ وقوت باہ

صاحب حرز الامان تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حرف (حا) کو بعد مجمل اس کے کہ آٹھ ہیں، انگوٹھی کے نگینہ پر اس طرح لکھے (ح ح ح ح ح ح ح ح) اس کی حرارت زائل ہو جائے گی۔ اگر اس پل میں صاحب تپ چند بار غسل کرے تو بخار بالکل دفع ہو جائے گا اور جو کوئی اس انگوٹھی کو اپنے پس رکھے اس کی قوت باہ زیادہ ہوگی اور اگر اس کو سحر کر کے باندھا ہو تو سحر باطل ہو جائے گا لیکن چاہئے کہ یہ حرف انگشتری پر اس وقت تحریر کریں کہ جب قمر ناظر بسعود و منصرف از نحوس ہو اور ساعت اولیا ہشتم روز دوشنبہ یا جمعہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، حرز الامان میں ہے کہ حرف حا واسطے دفع حمیات محرقہ دفع اورام حارہ جمیع امراض کے جو یبوست یا حرارت سے پیدا ہوتے ہیں نہایت نافع ہے اور مواضیت کرنا اس حرف کی تکرار پر احداث برودت ورطوبت کرتا ہے اور یہ حرف کل حروف باردہ میں سے ایسے اعمال قوت میں نفوذ و تاثیر میں ممتاز ہے اور اس کا فعل قوی و اکمل ہے۔ ان حروف کے بہ نسبت کل جو اس مزاج پر ہیں اور شمس المعارف میں ہے کہ اس حرف کو نرم کرنے میں قلوب کے اور تسکین غضب میں ایک سر عجیب ہے اور جلب مودت و جذب نفوس میں تاثیر عظیم ہے۔

زبان کھلنا

جس بچے یا بچی کی زبان نہ کھلی ہو تو یہ طلسم لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ طلسم منزل اکلیل میں ہی لکھنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی دنوں میں زبان کھل جائے گی۔

ف ف ف ف ف ف ف ف احب یاسمطسطائیل بحق
سلطف سطیطال کیطم لطلم لطش ۲۲ هلنك احب واکشف
الحجاب بيني و بينك نام مع والده العجل الوحا الساعة

شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو

اس قسم کا جادو اکثر نوجوان لڑکیوں پر کیا جاتا ہے تاکہ ان کی شادی نہ ہو سکے۔ کچھ لوگ حسد اور دشمنی کی وجہ سے کنواری لڑکیوں پر جادو کرواتے ہیں کہ ہمیں رشتہ نہیں مل سکا، لہٰذا کسی دوسرے سے بھی شادی

نہ ہوسکے گی۔

جادوگر کا طریقہ

سفلی عامل کے پاس لوگ بندش شادی کے لئے لڑکی کے استعمال کی چیزیں مثلاً کنگھی، کپڑا، زیر جامہ یا بال وغیرہ لے کر جاتے ہیں۔ جادو کرنے والا لڑکی اور اُس کی ماں کے نام سے جادو کا عمل کر کے دیتا ہے اور اُسے کسی ویرانے یا قبرستان میں دفن کرنے کو کہتا ہے جس کے اثرات بدشروع ہوتے ہیں تو شادی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات جادو کا عمل تالے یعنی قفل پر کیا جاتا ہے اور اسے کسی بڑی نہر، دریا یا تالاب وغیرہ میں ڈالا جاتا ہے۔

تیسری شکل یہ ہوتی ہے کہ جادو کے عمل سے لڑکی پر شیطان جنات یا خبیث روح کی چوکی بٹھادی جاتی ہے۔ وہ شیطان اُس کے اوپر مسلط ہو جاتے ہیں۔ ان چار مواقع پر جنات کو مسلط ہونے کے لئے آسانی ہوتی ہے۔ شدید غصہ یا شدید خوف کی حالت میں، شدید غفلت یا بہت زیادہ شہوت پرستی کی کیفیت میں۔

مسحور کی علامت

اگر عورت پر یہ جادو ہوجائے تو اس کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں:

۱- اکثر سر درد ہونا اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہونا۔

۲- چھاتی میں شدید گھٹن کا احساس خاص طور پر عصر کے بعد سے نصف رات تک۔

۳- رشتہ طلب کرنے والے شخص کا بدصورت نظر آنا۔

۴- ریڑھ کی نچلی ہڈیوں میں درد ہونا۔

۵- بعض دفعہ معدے میں مسلسل شدید درد ہونا۔

۶- نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ ہونا۔

۷- بہت زیادہ پریشان خیالی۔

۸- دل میں کثرت سے وسوسے پیدا ہونا۔

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو اس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور اس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہو جائے گی۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اسے آگ میں گرم کریں، پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیشاب کرے تاکہ پیشاب سے وہ قفل ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے۔ پھر اُس قفل پر مزوجات مع مؤکلات تحریر کریں، جو یہ ہیں:

۲	۴	۶	۸
ب	د	و	ح
ہُدُوحائیل		کمسفائیل	رَتُخضائیل

پھر اس باکرہ لڑکی کو کسی بڑے دروازے میں کھڑی کر کے اُس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اسے کسی بڑی نہر یا دریا میں ڈال دیا جائے۔ پس سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان دوشیزہ کا نکاح نہ ہو رہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اسے کندر کا بخور دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

نہش۔ کھل۔ ماوش۔ بارش۔ سدرش۔ ہوش۔ نوش۔ نواش۔ فھواش۔ انحلت عُقدۃ فلاں بن فلاں و رَغَبَ فِیْ خِطْبَتِہَا کُلُّ مَنْ رَاہَا بحق ھٰذہِ الاَسْمَاءِ الْعَظِیْمَۃِ وَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صلّی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و سلم الوحا العجل الساعۃ۔

شادی کے لئے

اگر کسی کنواری لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا اس پر سحر تعطیل الزوج کا اثر ہو یا وہ کنواری کسی مخصوص جگہ شادی کرنا چاہتی ہو تو اس کے لئے یہ عمل کیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ جگہ شادی ہو جائے گی۔ بدھ کے دن نماز ظہر کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت کسی کاغذ پر تحریر کریں تاکہ لڑکی اسے اپنے پاس رکھے، بہت جلد مقصد پورا ہو۔

عمل یہ ہے:

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ یاحیُّ یاحیُّ یاحیُّ یاوَدُوْدُ یاوَدُوْدُ یاوَدُوْدُ یا فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ اسأَلُکَ بِالقُرانِ العَظِیمِ وَالنَّبِیِّ الکَرِیمِ وَ بِحَقِّ عِیسٰی وَ مُوسٰی وَ اِبراھِیمَ الخَلِیلِ تَحلِیُوا (فلاں بن فلاں) الی مُحَبَّةِ (فلاں بنت فلاں) وتَحلِیُوا اَیُّھَا اَولَادَ ادَمَ لِلخَطُوبَةِ وَالزَّوَاجِ فِی الحَلَالِ بحقِّ وَ اَلْقَیتُ عَلَیکَ مَحَبَّةً مِّنِّی وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الخَیرِ لَشَدِیدٌ یا مُقَلِّبَ القُلُوبِ یا عَلَّامَ الغُیُوبِ یامُحَلِّبَ القُلُوبِ لِلقُلُوبِ اَنْ تَحلِبَ اَولَادَ آدمَ اِلٰی حَامِلَةِ حِجَابِیْ ھٰذَا بِھَا یَظھَرُالحُبُّ فِیْ قُلُوبِ وَ اَعیُنِ النَّاسِ بِحَقِّ اللّٰہِ الوَاحِدِ الاَحَدِ الفَرْدِ الصَّمَدِ وَ بِحَقِّ مَنْ یَّقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْن وَ صَلَّی اللّٰہُ علی سیدنا محمد و علی آلہٖ وسلم۔

رشتوں کا پیغام آئے

اگر کسی کنواری کی منگنی نہ ہوتی ہو یا رشتہ کا کوئی پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کریں تاکہ لڑکی اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئیں گے یا منگنی وغیرہ ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ک ک ک ک ک

ک ک ک ک ک	۲۵۴	۲۴۶	۲۵۱	ک ک ک ک ک
	۲۴۸	۲۵۰	۲۵۳	
	۲۴۹	۲۵۵	۲۴۷	

ک ک ک ک ک

بندش کا علاج

اگر کسی کا نکاح وشادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت ونکاح نہ ہوتا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تاکہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح و نسبت ہوجائے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

رر	ررر	رر
س	س	س
رر	ررر	رر

اَفَمَنْ یَمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ اَھْدٰی اَمَّنْ یَمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ

پیغامِ نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو، یا کسی نے نکاح و نسبت باندھ دی ہو یا شادی میں رکاوٹ ہو سب کے لئے یہ عمل بڑا لاجواب ہے۔ یہ تحریر کرکے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ لِتَعَیَّنَ بَعْلًا صَالِحًا یَاْتِیْ (فلاں بنت فلاں) بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِدنا محمد و علی آلہٖ وسلم اور مسجد سے مٹی لے کر اس کی سات ٹکیاں بنائی جائیں، پھر ہر ایک ٹکیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ یَاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

پھر ایک ٹکیہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی ٹکیہ بدن پر ملے اور غسل کرے، اسی طرح ہر جمعۃ المبارک کو غسل کرے اور غسل کا پانی چلتے راستے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات ہفتے گزرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح ونسبت ہوجائیگی۔

پیغام شادی

اگر کسی لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کر کے گلے میں ڈال دیں یا بائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اندر اچھا پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ يَنصُرَكَ اللّٰهُ نَصرًا عَزِيزًا	نَصرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتحٌ قَرِيب	اِن تَستَفتِحُوا فَقَد جَاءَكُمُ الفَتحُ	اِنَّا فَتَحنَا لَكَ فَتحًا مُّبِينًا
۲۱۷۵	۱۲۳۲	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۲۳۱	۲۱۷۲	۱۳۰۴	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۲۳۰	۲۱۷۳

الٰہی بحرمت ایں نقش مبارک فلاں بنت فلاں کا بخت کشادہ ہو

برائے پیغام نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش تحریر کر کے باندھا جائے۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے، گرہ آگے لگائیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام وصول ہوگا، نقش یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ص	ط	ع	رک
ک	ص	ط	ح ف
ق	ک	ص	ط ع
ح	ن	ی	ص ع
ط	ف	ی	ع ع

یا اللہ جل جلالہٗ بحرمت ایں نقش فلاں بنت فلاں کا پیغام نکاح جلد آئے آمین

برائے نکاح و نسبت

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو رہی ہو تو اس کے لئے سورہ طٰہٰ کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورہ طٰہٰ کی تلاوت کر کے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح و نسبت یا شادی کی بات پکی ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸
۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴

اچھے رشتوں کے لئے

جس لڑکی کے لئے رشتے نہ آتے ہوں یا بات بن کر بگڑ جاتی ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش تحریر کر کے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنے کو دیں تاکہ کنواری دوشیزہ اسے اپنے گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۶
۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲	۸۸۸۰۹

ایاك نعبد و ایاك نستعین

اور سورہ احزاب سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر لکڑی کی ایک ڈبیہ میں خوشبو لگا کر رکھ دیں، سورۃ کے آخر میں اُس لڑکی کا نام جس کے رشتہ نہ آتے ہوں، مع والدہ بھی تحریر کریں، پھر اس ڈبیہ کو بکس میں کپڑوں کے درمیان رکھ دیں اور روزانہ ایک مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کرتی رہے۔ انشاء اللہ بہت جلد اچھے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے۔

من پسند رشتوں کے لئے

من پسند رشتوں کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں، ان دونوں پتھروں کا وزن دو کلو سے کم نہ ہو، نقش کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ، پھر اس لڑکے کا نام مع والدہ تحریر کریں جس سے شادی کرنا مطلوب ہو۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۱	۷۳	۷۹
۷۵	۷۸	۸۰
۷۷	۸۲	۷۴

نام لڑکی مع والدہ الحب نام لڑکا مع والدہ

پیغاماتِ نکاح کے لئے

اگر کسی نوجوان لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورۂ ممتحنہ ایک نشست میں پانچ مرتبہ پڑھ کر لڑکی اپنی شادی کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو مسلسل پانچ روز تک کرے۔ اگر لڑکی خود نہ کر سکے تو اس کی والدہ یا کوئی بہن بھائی عمل کرے اور پھر اُس لڑکی کا نام لے کر شادی کے لئے دعا کرے۔ عمل سے قبل مندرجہ ذیل نقش جو اسی سورہ مبارکہ کا ہے تحریر کرکے لڑکی کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رشتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵۳۳۰	۲۵۳۴۳	۲۴۳۴۰	۲۵۳۳۷
۲۵۳۴۱	۲۴۳۳۶	۲۵۳۳۱	۲۵۳۴۲
۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۲
۲۵۳۴۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۹

بخت کشادہ فلاں بنت فلاں

قوتِ جمع ختم کردینے کا جادو

اس جادو سے مرد کی شہوت ختم یا کم ہو جاتی ہے، وہ باوجود کوشش کے اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتا۔ یہ جادو مرد اور عورت دونوں پر بھی سفلی عامل کر دیتے ہیں۔

جادو کا طریقہ

اس مقصد کے لئے جادو کرنے والا عامل کسی مردہ جانور کی لمبوتری ہڈی پر جادو کا عمل جس مرد یا عورت کے نام سے کرے اس پر اثرات شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات سفلی عامل ہمبستری والے گندے کپڑے پر عمل کرتا ہے اور کبھی کسی قفل پر جادو کا عمل کرکے قفل کو بند کرکے دفن کروا دیتا ہے۔ کبھی شیطان جن کی چوکی بٹھا دیتا ہے۔

علامات جو مرد پر ظاہر ہوتی ہیں

۱- اس جادو سے متاثرہ مرد جب اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس سے جماع کا ارادہ کرتا ہے تو مرد کا آلہ تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا جب کہ اس سے قبل مرد کی شہوت عروج پر ہوتی ہے۔

۲- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے مرد اپنی بیوی سے معمولی شہوت کے ساتھ جماع کرنے میں قدرے کامیاب ہو جاتا ہے، مگر لذت سے محروم رہتا ہے۔

۳- جب مرد جماع کی کوشش کرتا ہے تو اسے اپنی بیوی پر غصہ آنے لگتا ہے یا عجیب سی گھبراہٹ طاری ہوتی ہے، جس کی وجہ سے جماع کی طرف سے اُس کا خیال ہٹ جاتا ہے۔

علامات جو عورت پر ظاہر ہوتی ہیں

اگر سحر الربط عورت پر کیا گیا ہو تو عورت پر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱- عورت کی ٹانگیں غیر ارادی طور پر ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں اور اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا۔

۲- مجھے ایک ایسے نوجوان کا واقعہ یاد ہے جب وہ اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرتا اور کوشش کرتا تو اس کی بیوی غیر ارادی طور پر اپنی دونوں سرینوں کو ملا لیتی تھی کہ خاوند جماع کرنے میں ناکام ہو جاتا تھا۔ وہ اپنی بیوی کو ڈانٹتا تو بیوی یہی کہتی کہ مجھے اس پر اختیار نہیں ہے، بے شک زنجیروں سے باندھ دے۔

۳- خاوند مباشرت کرے تو عورت کو لذت محسوس نہیں ہوتی اور دورانِ جماع نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی رہتی ہے۔

۴- عین اُس وقت عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کا خاوند اس سے مباشرت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ہم بستری نہیں کر سکتا۔ اسے سحر الربط النزیف بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ قسم سحر نزیف سے مختلف ہے۔ اس سے صرف جماع کے وقت خون آتا ہے جب کہ سحر النزیف میں ہر وقت خون آتا ہے۔

۵- مرد جب مباشرت کرتا ہے تو اس کے عضو کے سامنے گوشت کا

ایک بہت بڑا بند آجاتا ہے، جس سے وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔اسے سحر الربط الانسداد کہتے ہیں۔

۶۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کنواری لڑکی سے شادی کرتا ہے اور جب اس سے ہمبستری کرتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ لڑکی کنواری نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہوجاتا ہے لیکن جب علاج کیا جائے اور جادو کا اثر باطل ہوجائے تو اس باکرہ کا پردۂ بکارت اسی طرح واپس آجاتا ہے جس طرح جادو کے عمل سے پہلے ہوتا ہے۔اس جادو کو ربط التغویر کہتے ہیں۔

علاج سحر الربط عن الزوجۃ

۱۔سات انڈے لے کر ان کو ابال لیا جائے، پھر ان کا چھلکا اُتار کر پہلے انڈے پر تحریر کریں۔

سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ.

دوسرے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

تیسرے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

اَوَلَمْ يَرَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا.

چوتھے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ. وَ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا.

پانچویں انڈے پر یہ تحریر کریں۔

فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا.

چھٹے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ.

اور ساتویں انڈے پر یہ تحریر کریں۔

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ.

پھر ایک ایک کر کے روزانہ نہار منہ مسحور کو کھلادیں۔پس اس طرح مربوط کا ربط ختم ہوجائے گا اور وہ اپنی زوجہ سے جماع کے قابل ہوجائے گا۔

باطل سحر الربط

حسب سابق سات انڈے لے کر پہلے پر الطهطيل دوسرے پر ۱۱۱ مهطهطيل تیسرے پر مطهطيل چوتھے پر #جهطهطيل پانچویں پر ۱۱۱۱ لهطهطيل چھٹے پر ہے منهطهطيل اور ساتویں پر لهطهطيل لکھیں اور روزانہ ایک انڈا نہار منہ مسحور کو کھلایا کریں۔اور ایک چینی کی پلیٹ پر یا سفید کاغذ پر سورہ فاتحہ اور سورہ الم نشرح پھر الٓـمٓ الٓـمٓصٓ الٓـر الٓمٓر كهيعٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ يٰسٓ صٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ قٓ نٓ والقلم وما يسطرون تحریر کریں، پھر یہ خاتم بنائیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

۶۵	۷۰	۶۳
۶۴	۶۶	۶۸
۶۹	۶۲	۶۷

اور اسے دھو کر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی کو دیا جائے تا کہ وہ اس سے غسل کریں اور کچھ پانی پی لیں، پس انشاء اللہ تعالیٰ ان دونوں کا ربط ختم ہوگا۔

انوکھا علاج

مسحور معقود مرد ہو یا عورت اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کی ہتھیلی پر سورہ الم نشرح تحریر کریں، پھر اُس کی ہتھیلی پر سورہ یٰس شریف کی تلاوت کریں یہاں تک کہ اُس کی مٹھی بند ہوجائے، پھر بند مٹھی پر سورہ واقعہ کی تلاوت کریں یہاں تک کہ مٹھی کھل جائے۔ پڑھتے وقت سندروس، مصطگی اور جاوی کا بخور روشن کریں۔اگر مسحور کی مٹھی بند نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اس پر جادو کا اثر نہیں ہے، جسمانی مرض ہے۔

مرد وزن کا ربط ختم کرنا

مندرجہ ذیل حروف کسی برتن میں تحریر کریں، پھر اُس برتن میں خالص روغن زیتون ڈال دیں، یا کسی موی کاغذ پر تحریر کر کے شیشی میں ڈال دیں اور اس میں روغن زیتون ڈال دیں اور مسحور وزن کو دیں، مرد اپنے ذکر پر اس روغن کی مالش کرے جب کہ عورت اپنی فرج میں لگائے۔پس دونوں کا ربط ختم ہوجائے گا، حروف یہ ہیں:

ف ح س ع د ث ظ خ ذ ظ خ ز ف ج ش ح ش ث
ز ث ح ش ث ط ہ ث خ ز ف ب ق ح ث س ث ث ح ظ خ
ز ذ ح س ن ش ظ ت ح ط خ ر ہ ح س ث ش ث ط خ ن

معقود کا کشادہ کرنا

معقود مرد وزن کے لئے یہ عمل بھی عجیب الاثر ہے، طریقہ یہ ہے کہ کسی نئے چینی یا شیشے کے برتن میں زعفران وگلاب سے یا سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے مندرجہ ذیل عزیمت تحریر کریں، پھر اسے دھو کر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی یا معقود مرد وزن کو پلایا جائے۔ پس ربط ختم ہوجائے گا اور دونوں جماع کے قابل ہوجائیں گے۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا و مولانا محمد ﷺ طبِّ القُلُوبِ وَ دَائِھَا وَ عَافِیَۃ الاَبْدَانِ وَ شِفَائِھَا وَ نُورِ الاَبْصَارِ وَ ضِیَائِھَا وَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ دَائِمًا اَبَدًا۔ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ فَاِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَہٗ دَکَّاءَ وَ کَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب	ط	د
ز	ھ	ج
ا	و	ح

مسحور کا سحر باطل ہو

معقود مسحور مرد کے لئے جو اپنی زوجہ سے جماع سے عاجز آچکا ہو اپنے ذکر پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کرے، پھر اپنے دائیں ہاتھ پر بھی یہی خاتم تحریر کرے جماع کرے، اس حالت میں کہ خاتم لکھے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بند رکھے۔ بے شک کھل جائے گا۔

خاتم یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب۳۵	ط۴۹	د۲۷
ز۴۷	ھ۴۸	ج۳۶
و۳۹	ا ۳۴	ح۳۸

فی حل المعقود

گھوڑے کا دایاں کھر لے کر اس پر مندرجہ ذیل حروف لوہے کی کسی نوک دار چیز سے تحریر کریں، پھر اسے گرم کر کے کسی نئے برتن میں پانی لے کر اس میں ٹھنڈا کریں اور یہ پانی مسحور معقود کو پلادیں، پس انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا ربط کھل جائے گا اور وہ بالکل تندرست ہوجائے گا۔

حروف یہ ہیں: ل م ق ف ن ح ل

مربوط کو کھولنا

مندرجہ ذیل عمل کسی سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے ایک بڑی بوتل عرق گلاب میں ڈال دیں تاکہ مربوط مسحور اس سے روزانہ صبح وشام دو، دو دو گھونٹ پی لیا کرے۔ کم از کم اکیس یوم تک ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرست ہوجائے گا۔ عمل یہ ہے۔

سورہ فاتحہ کے بعد یہ تحریر کریں: عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ کُمُ الْفَتْحُ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَظَلُّوْا فِیْہِ یَعْرُجُوْنَ. فَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ. وَ عِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ. رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ. رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا. وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ. قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِیْمَانُھُمْ. قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا بِالْحَقِّ. وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. مَا یَفْتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَۃٍ فَلَا مُمْسِکَ لَھَا. حَتّٰی اِذَا جَاءُوْھَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُھَا. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا. فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْھَمِرٍ. لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ. وَ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَکَانَتْ اَبْوَابًا. اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ. الخ

شہوت کشادن

جس کسی کی قوت مردمی باندھی گئی ہو کہ وہ اپنی حلال بیوی سے جماع نہ کرسکے، اُس کی شہوت کشادن کے لئے مندرجہ ذیل عمل عجیب الاثر ہے۔ ذیل کا نقش ایک سبز رنگ کے پیالہ یا پلیٹ میں تحریر کریں، پھر اسے سندروس کا بخور دیں اور اسے رات کو گھر کے صحن میں رکھ دیں تاکہ

اس پر شبنم گرتی رہے۔ سورج نکلنے سے پہلے اٹھا کر اس کو خالص زیتون کے تیل سے دھو کر اس تیل کو کسی شیشی میں محفوظ کرلیں، یہ تیل میاں بیوی جماع سے پہلے لگائیں۔ اللہ کے حکم سے مقصد پورا ہوگا، نقش یہ ہے۔

جبرائیل

م	ط	ہ	ا
ا	م	ط	ہ
ہ	ا	م	ط
ط	ہ	ا	م

اسرافیل

مسحور و معقود کا سحر باطل کرنا

مندرجہ ذیل نقش تحریر کر کے مسحور مریض کو دیں تاکہ وہ اسے پانی میں بھگو دے اور اس پانی سے کچھ پی لے اور باقی پانی سے غسل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسحور کا سحر ختم ہوجائے گا اور معقود اپنی بیوی پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے قادر ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل

حل مربوط

اس خاتم کو ایک کاغذ پر تحریر کر کے ایک رات تک روغن بیضہ مرغ میں رکھیں، پھر اس روغن کی مربوط مسحور مالش کرے، انشاء اللہ اس کا ربط ٹوٹ جائے گا۔

جبرائیل

رمیال	طفیال	بقطریال
جلیس	ھطططعیش	زنقطا
حارادیہ	ایہ	وھیم

اسرافیل

مربوط کے کھولنے کے لئے

عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے یہ عمل لکھا مربوط و مسحور کے لئے بہت فائدہ ہوا اور مربوط فوراً تندرس ہوگیا۔ عمل یہ ہے: سورہ فاتحہ تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ معوذتین، تین مرتبہ پھر یہ تحریر کریں۔

حَـلَلْتُ ذُكْرَ فُلَانٍ بِنْ فُلَانٍ مِنْ عُقْدَةٍ فِي حَرِيْرٍ اَوْ بِشْرٍ اَوْ تَنُّوْرٍ اَوْ سَاقِيَةٍ اَوْ قُبُوْرٍ اَوْ بَيْتٍ مَعْمُوْرٍ اَوْ مَهْجُوْرٍ اَوْ سَقْفٍ مَرْفُوْعٍ اَوْ بَحْرٍ مَسْجُوْرٍ اَوْ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ اَوْ رَصَاصٍ اَوْ نُحَاسٍ اَوْ قَمَاشٍ اَوْ جَبٍّ اَوْ حَجَرٍ اَوْ شَقٍّ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ بِيْعَةٍ اَوْ عَجِيْنٍ اَوْ سِكَّةٍ اَوْ طَرِيْقٍ اَوْ فَلَاةٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ غَارٍ اَوْ كَهْفٍ اَوْ غَيْطٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ قِرْطَاسٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ اَوْ رَمْلٍ اَوْ وِسَادَةٍ اَوْ قَلَنْسُوَةٍ اَوْ مَرْتَبَةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَلْتُ ذُكْرَ فُلَانٍ بِنْ فُلَانٍ مِنْ كُلِّ عَقْدَةٍ فِي كُلِّ مَا ذُكِرَ وَ غَيْرِهٖ بِقُدْرَةٍ مِنْ اَمْرِهٖ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ. كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ.

یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے اور ایک نئے برتن میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر کر کے اسے روغنِ زیتون سے صاف کریں، پھر اس روغن کو میاں بیوی پی لیں، مقصد پورا ہوجائے گا۔

المص الر کھیعص حمعسق طس یٰس ق ن

اور مربوط مسحور کی دائیں ران پر الگ الگ حروف میں یہ تحریر کریں کھیــعــص اور بائیں ران پر حروف جداگانہ میں یہ اسم تحریر کریں حــمعسق انشاء اللہ تعالیٰ ربط کھل جائے گا، خواہ کتنا ہی عرصہ گزر چکا ہو اور ہر طرح کے سحر، جادو، طلسم گرہ لگائی گئی ہو، کھل جائے گی یا کسی قبر میں جادو دفن ہو۔

انشاء اللہ تعالیٰ سب کا اثر ختم ہوجائے گا۔

☆☆☆

قارئین سے گزارش ہے کہ بندش نمبر کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کریں۔ (منیجر)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رُدراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رُدراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

مختلف قسم کی بندشیں ختم کرنے کے اعمال

سید ذیشان نظامی

کاروباری بندش کا توڑ

اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھیں اور اس کو سات بار پڑھیں، اَقْطَعَ السِّحْرُ الْبَنْدِشِ الرِّزْقِ بِحَقِّ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اس کے بعد سورہ کافرون گیارہ مرتبہ، سورہ فلق گیارہ مرتبہ اور کلمات ذیل گیارہ مرتبہ:

یَا قَهَّارُ یَاجَبَّارُ قَهَرَ کُنْ فِی الْعِلْمِ السِّحْرِ سِفْلِیْ وَ نَارِیْ وَ بَنْدِشْ رِزْقِ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یَاقَهَّارُ یَاجَبَّارُ پڑھیں اور دعا کریں، بعدازاں دیا سے پانی ایک بوتل لے کر آئیں اور اس پر ذیل کی آیت مبارکہ ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو اکتالیس دن صبح کو دوکان یا کاروبار کی جگہ پر دیواروں پر اچھی طرح چھڑکا دیں، یہ پانی ہرگز زمین پر نہ گرے، اس کے بعد یہ آیات سات بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓی اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ. فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ.

ہر قسم کی کاروباری بندشوں کے لئے

ذیل کا عمل ہر قسم کی کاروباری بندشوں کے لئے نہایت مجرب و اعلیٰ اور کارگر ہے۔ فقیر کا آزمائش شدہ نسخہ ہے۔

اس مقصد کے لئے نوچندی بدھ کو بوقت تہجد اٹھ کر تازہ غسل و وضو کے ساتھ آٹھ رکعت نفل تہجد اس طریقہ سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں، بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر پانی پر دم کریں، پھر ذیل میں دیا ہوا نقش پانچ عدد سفید کاغذ پر زعفران و عرق گلاب سے لکھیں اور سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع سے دعا مانگیں۔

طریقۂ استعمال

چار عدد نقوش کو علیحدہ گتے پر چسپاں کریں، خوشبو لگائیں اور دوکان یا جائے تجارت کی چاروں دیواروں پر چسپاں کردیں یا لٹکا دیں اور عدد نقش موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں۔

اس پانی کے سات حصے کرلیں اور روزانہ ایک حصہ دوکان میں، دوکان کھولنے کے فوری بعد چھڑکیں، اب اپنی نشست پر بیٹھ کر روزانہ اکتالیس یوم تک سورہ اخلاص اور درود پاک ذیل ہی گیارہ مرتبہ پڑھ کر دوکان کے چاروں اطراف میں پھونک ماردیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کی سحری، سفلی اور ناری بندش ٹوٹ جائے گی اور دم بدم رزق میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔

درود پاک اور نقش یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا جَمِیْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

۷۸۶

۵۳۳۰	۵۳۳۳	۵۳۳۷	۵۳۲۳
۵۳۳۶	۵۳۲۴	۵۳۲۹	۵۳۳۴
۵۳۲۵	۵۳۳۹	۵۳۳۱	۵۳۲۸
۵۳۲۲	۵۳۲۷	۵۳۲۶	۵۳۳۸

بندش کاروبار کے لئے بے حد مفید اور آزمودہ عمل

سفلی و ناری عمل سے بندش کے لئے چھ انچ لمبی چار عدد کیل آہنی

شکل لیں اور ہر کیل پر ذیل کی آیات مبارکہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر دوکان یا جائے تجارت کے چاروں کونوں میں ان کو ٹھوک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے سحر سفلی وناری کا اثر ختم ہوجائے گا اور بندش ٹوٹ جائے گی۔

پہلی کیل: فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ. وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

دوسری کیل: فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ. فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

تیسری کیل: وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا. فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا. فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا. اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ. رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ. اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ.

چوتھی کیل: وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ. لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ. دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ. اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ.

ان کیلوں کو ٹھونکنے کے بعد گیارہ یوم تک ذیل کا عمل بھی باوضو حالت میں قبلہ رخ ہوکر کریں، معتدل آواز میں اذان کہیں اور اپنی نشست پر بھی پھونک ماریں، اس کے علاوہ اپنے اوپر اور ملازمین پر بھی پھونک ماریں، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت بندش ہمہ اقسام مکمل طور پر ختم ہوجائے گی اور کاروبار پھر رواں دواں ہوجائے گا۔

سخت ترین سحری بندش کو کھ کے توڑ کے لئے

سخت ترین سحری بندش کو کھ کے توڑنے کے لئے ذیل کا عمل از حد نافع اور آزمودہ ہے۔ عمل تھوڑا محنت طلب ہے، اس لئے اسے دھیان سے کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ عمل اپنا اثر ونتیجہ نہ دکھائے۔

اس کے لئے ایک چاقو یا چھری لوہے کی لی جائے، جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو، اس چھری پر اکتالیس مرتبہ سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الکوثر پڑھ کر دم کریں۔

اب مریض کے سر سے پیروں تک چھری اتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دیں۔ سات لکیریں کھینچنے کے بعد مریض کو الٹا لٹادیں اور عمل مذکورہ دوبارہ پڑھ کر ان ہی لکیروں کے اوپر سے نیچے کی طرف تین لکیریں کھینچ دیں جو بائیں سے دائیں ہوں۔ اس مرتبہ بھی مریض کے سر سے پیروں کی طرف سے اتارنا ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوگی۔

اس طریقہ سے روزانہ عصر اور مغرب کے درمیان یہ کاٹ مسلسل گیارہ یوم تک کی جائے گی۔ یہ کام شوہر کرے یا کوئی دوسری عورت کرے، ہرگز غیر محرم مرد نہ کرے۔

اب روزانہ چینی کی ایک طشتری پر باوضو حالت میں زعفران و عرق گلاب سے سورہ فلق اور سورہ ناس مع بسم اللہ شریف (جعفری طریقہ) سے تحریر کریں۔

مسلمان جنات کے بتائے ہوئے اعمال

رشتہ کی بندش: سورۂ یٰسین تین بار دس دن تک پڑھیں۔

کاروباری بندش: سورہ بقرہ روزانہ ایک بار گیارہ دن پانی پر دم کرکے تیزی پھیرنی ہے، پاک جگہ پر اور اپنے اوپر پانی بہانا کپڑوں سمیت۔

اولاد کی بندش: سورۂ یٰسین چالیس دن پانچ مرتبہ پانی پر دم کرکے نہار منہ دونوں میاں بیوی پئیں۔

چہل کاف کے جنات کے بتائے ہوئے علاج

کاروباری بندش: چہل کاف ۲۷ بار دو دن عشاء کے بعد اور منگل کیدن سوا پاؤ کالے ماش پر چہل کاف سات بار پڑھ کر دم کریں، اپنے اوپر سات دفعہ الٹا وار کر ویرانہ میں جا کر رکھیں اور یہ چار منگل کرنا ہے، ہر قسم کی بندش انشاء اللہ ختم ہوجائے گی۔

رشتوں کی بندش: ہر نماز کے بعد رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ گیارہ بار پڑھ کر دعا کریں۔

رشتوں کی بندش: سورۂ فجر سات بار اکتالیس دن پڑھ کر دعا کریں۔

اولاد کی بندش: سورۂ عصر عشاء کی نماز اکیس دن اکتالیس بار پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کرکے میاں بیوی دونوں کھائیں۔ ایک تسبیح استغفار کی دونوں میاں بیوی پڑھیں اور ایک تسبیح رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ صبح کی نماز کے بعد پڑھیں۔

از: قاری محمد ممتاز صاحب لاہور

رشتہ کی بندش ختم کرنے کے اعمال

رشتہ کی بندش آج کل کے بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ بہت زیادہ والدین صرف اسی مسئلہ میں پریشان ہیں۔

رشتہ کی بندش کا مسئلہ عام ہونے کی ایک بڑی وجہ خود والدین بھی ہیں، ایک روحانی بندش ہوتی ہے اور ایک دنیوی بندش۔ دنیوی بندش سے مراد خود اپنے گرد اپنے قائم کردہ اصولوں کا جال بننا، جس کی وجہ سے اچھے سے اچھے رشتہ میں کوئی نہ کوئی خامی نکل آئے۔

رشتہ کی روحانی بندش تین وجہ سے لگتی ہے۔

(۱) نظریہ: یہ اپنی، والدین، قریبی ملنے والے یا کسی بھی فرد کی لگ سکتی ہے۔

(۲) جادو : حاسدین کسی جادگر سے عمل کروا کر رشتے کو باندھ دیتے ہیں، عموماً اس میں دو وجوہات کا مشاہدہ زیادہ ہوا، پہلی یہ کہ رشتہ مانگا اور نہیں دیا۔ دوسری دشمنی کہ فلاں کی اولاد کا رشتہ نہ ہو۔ ایک وجہ آج کل نئی دیکھنے میں آرہی ہے کہ لڑکا لڑکی محبت کرتے ہیں، والدین راضی نہیں، لڑکی اپنے اوپر خود بندش لگوا لیتی ہے کہ میرا کہیں رشتہ ہی نہ ہو۔ والدین پریشان ہو کر آخر کار اسی لڑکے سے رشتہ کر دیں گے۔ بے چارے والدین عاملین سے علاج لے کر آتے ہیں اور لڑکی علاج کرتی نہیں، والدین اور عامل سے جھوٹ بولتی رہتی ہے کہ میں علاج کر رہی ہوں، وظیفہ پڑھ رہی ہوں، تعویذ استعمال کر رہی ہوں۔ جب علاج کیا ہی نہ جائے تو بندش کیسے کھلے؟ آخر کار والدین تھک ہار کر لڑکی کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح کبھی لڑکا بھی یہی حرکت کرتا ہے اور اپنے اوپر بندش لگوا لیتا ہے۔ ماہر عامل کو پتہ لگ جاتا ہے کہ معاملہ کیا ہے لیکن عام عاملین کو پتہ نہیں لگتا۔ جب وہ تشخیص کرتے ہیں تو بندش آتی ہے اور وہ علاج دیتے رہتے ہیں اور نتیجہ وہی صفر۔

(۳) جنات وشیاطین : جنات یا شیاطین کسی لڑکا یا لڑکی کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا رشتہ ہونے نہیں دیتے۔ کچھ شرارت کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور کہیں رشتہ نہیں ہونے دیتے۔ کچھ دشمنی میں ایسا کرتے ہیں کیوں کہ بچوں کے والدین یا ان کے بڑوں میں کسی نے جنات کو یا ان کے بچوں کو تکلیف دی ہوتی ہے یا پھر کسی عامل کے ذریعے تکلیف دلوائی ہوتی ہے اور وہ انتقاماً بدلہ لیتے ہیں۔

ایک اچھے عامل کو یہ پتہ لگانا بہت ضروری ہے کہ رشتہ کی بندش کی وجہ کیا ہے؟ ہر بندش جادو نہیں ہوتی۔ جب وجہ پتہ لگے گی تو علاج کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔

درج ذیل میں رشتہ کی بندش کو ختم کرنے کے جو اعمال دیئے جارہے ہیں ان کو کرنے کی عام اجازت ہے۔ اگر کسی عمل میں اجازت ضروری ہوگی تو اس میں لکھا ہوگا، ورنہ عام اجازت تصور کی جائے۔

رشتے میں ہر طرح کی رکاوٹ کے خاتمے کے لئے

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جس کے رشتے میں رکاوٹ ہو (لڑکی ہو یا لڑکا) رشتہ پسند نہ آتا ہو، لڑکی لڑکے والوں کو پسند نہ آتی ہو یا لڑکا پسند نہ آتا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلد رکاوٹ دور ہو کر رشتہ طے ہو جائے گا۔ یہ عمل حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (سومرانی شریف) کا فرمودہ ہے۔ عمل یہ ہے: ہر نماز کے بعد سات مرتبہ اس آیت کو پڑھیں: حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (التوبہ:۱۲۹)

اور رات کو سوتے وقت ایک سو مرتبہ یہی آیت پڑھیں اور دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں گے۔

رشتے کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا. (فرقان:۵۴)

اکیس دن تک تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں اور خوب دعائیں مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رشتے کی رکاوٹ دور ہوگی اور بہترین رشتہ نصیب ہوگا۔

بیٹیوں کے رشتوں میں رکاوٹ دور کرنے کا عمل

بیٹیوں کے رشتوں میں رکاوٹ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد اول و آخر درود شریف پڑھ کر سورہ زمر کی آیت ۳۴-۳۳ پارہ ۲۴ و الذی جآء بالصدق سے لے کر المحسنین تک پڑھیں اور رکاوٹوں سے نجات اور اچھی جگہ رشتے طے ہونے اور خیر و عافیت سے شادی ہونے کی دعا کریں۔

طلسم عقد بستہ کے لئے

پیرزادہ محمد مبین ہاشمی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت یا مرد یا لڑکی کا عقد سحر و جادو کے ذریعہ باندھ دیا گیا ہو اور کسی قسم کی کوئی تدبیر کارگر ہوتی نظر نہ آرہی ہو اور مایوسی دامن گیر ہو چکی ہو تو ذیل کی عبارت کو اکتالیس بار پڑھا جائے اور لکھ کر اسے پاس رکھا جائے تو عقد بندی کا جادو باطل ہو جائے گا۔ اگر یہ عمل اس طرح کیا جائے کہ جمعہ سے شروع کر کے سات روز تک متواتر صبح شام ۲۵ بار پڑھیں، پھر بعد نماز عشاء ۱۲۵ر بار پڑھیں، اس عمل کے بعد اس کو لکھ کر بازو پر باندھ لیں، نصیب کشائی کے لئے مجرب ہے۔

وَتَسُوْتَهَا جَوْمَيَا قَاسَوْا اَومَاسَاتَا تَمْهَاتَا قَاقُوْا شَاطَاتَا سَوْعَاهَاتَا لَقَسَاتَا خَاصَو طَلَاَقَا خَادَوْ سَوْ تَطَاوَسْتَوْهَتَا وَجَيَا مَا قَا اَسَوْا سَاتَوْا هَمْتَا قَاهَوْا تَاسَوْا هَوْ قَوْسَا خَا اَوتَسْهَا جَوْ مَسْقَاتَسْهَاتَوْا مَسْقَاقَوْا۔

نوٹ : اس عمل کو صرف عاملین حضرات کر سکتے ہیں، جنہیں سریانی اور عبرانی زبان کے عمل کرنا آتے ہوں۔

شادی کی رکاوٹ دور

اگر کسی کی شادی کسی ناگہانی کی وجہ سے بار بار ملتوی ہو جاتی ہو اور اس رکاوٹ کے دور ہونے کی کوئی امید بر نہ آتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل مفید ہے، اس کے لئے بعد نماز فجر قبلہ رخ بیٹھ کر اول و آخر درود شریف اکیس اکیس مرتبہ، سورہ الانشراح سات بار اور آیات کفایہ ساٹھ مرتبہ پڑھ کر سجدہ میں گر کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ سات یا گیارہ یوم کے عمل سے رکاوٹ بفضل باری تعالیٰ دور ہو جائے گی اور شادی ہو جائے گی۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا. (نساء:۴۵)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا. (نساء:۴۵)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا. (احزاب:۳۹)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا. (نساء:۷)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. (رعد:۴۳)

رکی ہوئی شادی کا حل

جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں اور والدین کے لئے پریشانی کا سبب بنتی ہیں، ایسی رکی ہوئی شادیوں کی راہ کھولنے کے لئے یَا فَتَّاحُ کو روزانہ ایک سو چھپن (۱۵۶) مرتبہ بعد نماز عصر چالیس روز تک پڑھیں، اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں، اگر وہ خود نہ پڑھ سکیں تو ان کے والد یا والدہ میں سے کوئی ایک اس وظیفہ کو پڑھ لے۔ انشاء اللہ شادی کی راہیں کھل جائیں گی۔

شادی میں رکاوٹ کا عمل

بعد نماز عشاء اور فجر سات سات مرتبہ سورہ مزمل کی تلاوت کریں اور پھر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر گڑگڑا کر خصوصی دعا کریں، انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔

شادی میں رکاوٹ ہو تو

اگر رشتوں کی بندش لگادی گئی ہو اور لڑکا لڑکی بوڑھے ہو رہے ہوں، جہاں بات لگتی ہو انکار ہو جاتا ہے، اول تو رشتے آتے نہیں، اگر آتے ہیں تو واپسی جواب نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں سورۂ والتین مکمل روزانہ باوضو ساٹھ مرتبہ بعد نماز فجر پڑھیں، چالیس دن عمل کریں، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر کام ہو جائے گا۔ سورۂ والتین یہ ہے:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ. فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ.

سفلی، بندش، جادو سحر اور جنات کا علاج بذریعہ قرآن و نورانی اعمال

حکیم پروفیسر عبدالرؤف نظامی چشتی قادری

جب ہم اپنے معاشرے میں زندگی کا تجربہ کرتے ہیں تو کئی مرتبہ انسان اپنی جدوجہد اور خلوصِ نیت کے باوجود اپنی منزل کے حصول میں ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ پھر اس کا ذہن ایسے امور کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو مروجہ شعوری علوم سے یکسر الگ ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کی توجہ براہِ راست روح، ماورائی علوم، کالا جادو، بندش وغیرہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ کوشش اور جدوجہد کے باوجود کاروبار نہ چلنا۔

۲۔ لڑکے لڑکیوں کی شادی میں تاخیر۔

۳۔ لڑکیوں کے رشتے نہ آنا یا بات بن کر ٹوٹ جانا۔

۴۔ لاعلاج بیماریاں پیدا ہونا اور ادویات کا اثر نہ کرنا۔

۵۔ کاروبار یا فیکٹری میں ملازمین کا نہ ٹکنا اور مشینوں کا خراب رہنا۔

۶۔ خاندان میں چھوٹے بڑے کا ادب، رشتوں کی قدروں اور اخلاقیات کا فقدان۔

۷۔ آس پڑوس اور خاندانوں کے افراد اور ان کی اولادوں میں بدسلوکی اور شک وغیرہ۔

۸۔ بیوی شوہر میں بدگمانی، نفرت، عداوت و طلاق وغیرہ۔

یہ چند ایسی مثالیں ہیں جو انسان کو بندش، کالا علم کے شک اور احساس میں مبتلا کئے رکھتی ہیں۔ عموماً یہ بیماریاں دوسروں کی ترقی، خوشحالی، کامیابی اور سکون و اطمینان دیکھ کر بغض و حسد پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے جو آگے چل کر عداوت اور دشمنی جیسے قبیح امراض دلوں میں پیدا کرتی ہے اور پھر ایسے مریضانہ ذہنیت کے حامل افراد اس بے وجہ کی دشمنی میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ سامنے سے حملہ آور ہونے کے بجائے پیٹھ پیچھے چھرا گھونپنے کے لئے پیشہ ور عاملیں، شیاطانی اور جناتی طاقتوں کے معاونین کے پھندے میں پھنس کر نہ صرف بے دریغ روپیہ بلکہ اپنا ایمان، دنیا اور آخرت اپنے خود ساختہ دشمنوں کو تباہ و برباد کر دینے کے لئے داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

جادو واقعات کو غیر فطری طور پر ظہور پذیر لانے کا ایک فن ہے۔ اس میں حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی خفیہ صلاحیتوں چلہ کشی، ارتکاز وغیرہ کے ذریعے استعمال کے قابل کر لے اور ان صلاحیتوں کو تخریب کاری کے لئے استعمال کرتے ہوئے نفرت، بیماری اور بندش میں کسی عام انسان کو مبتلا کر دے۔ ایسے عامل دراصل اپنے منتروں اور مؤکلات کے ذریعے فریقِ مخالف کی قوت متخیلہ پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کے بگڑ جانے سے انسانی جسم کا اندرونی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور غصہ و بے چینی، بے سکونی اور خود دہشت میں مبتلا ہو کر اپنے روز مرہ کے امور بخوبی نمٹانے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں، حوصلہ ہا رجاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مالی امور میں نقصانات، قرض کے بوجھ تلے دب جانا، کاروبار میں دل کا نہ لگنا، اپنوں سے نفرت، بے گانوں سے محبت غرض ہر معاملے میں تنزلی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بندش میں مبتلا ہیں، اگر آپ کے گھر کی دیواروں پر خون کے چھینٹے آتے ہوں بستروں سے زنگ آلود کیلیں یا سوئیاں برآمد ہوں، چلتے ہوئے کاروبار میں رکاوٹ پیش آنے لگے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو جائیں،

ذہن بچوں کا اچانک پڑھائی سے دل اچاٹ ہو جائے، باقاعدگی سے میڈیکل چیک اپ کرانے اور ان کے اچھے رزلٹ آنے کے باوجود اچانک بیماریاں گھیر لیں۔ بچے بچوں کے رشتے میں پریشانی ہو، سایہ چھٹ اور جناتی مخلوق کی جانب سے پریشان کیا جارہا ہو تو۔

ا۔گھر میں ہلکی آواز سے کثرت سے آذانیں دینا شروع کردیں۔

۲۔قرآن کی باقاعدہ گی سے تلاوت کو معمول بنالیجئے اور اگر معنی کے ساتھ پڑھنا شروع کریں تو یقین بڑھ جاتا ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

۳۔صدقات دیتے رہیں، چاہے ایک مٹھی آٹا یا چاول ہی کیوں نہ ہو، کہ صدقات ردِ بلا ہوتے ہیں۔

۴۔چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کثرت سے کوئی اسماء الٰہی اور دورد ابراہیمی پڑھتے رہیے۔

۵۔سخت مالی مشکلات میں مبتلا افراد روزانہ بلاناغہ چالیس راتوں تک زیر آسمان ۱۱رمرتبہ درود شریف اول آخر ۱۱رمرتبہ الحمد اللہ، ۱۱رمرتبہ آیت الکرسی، ۱۱رمرتبہ سورۂ واقعہ پڑھ کر اپنے حق میں دعا کریں اور چونٹیوں کو روزانہ چالیس دن تک آٹا، سوجی چینی کی صورت میں بطور غذا صدقہ ڈالیں۔

اسماء الٰہی سے جادو بندش کا علاج

قرآن حکیم، ''طبیب اعلی اللہ رب العالمین'' کا کلام ہے اور شیطان کے تمام ہتھیاروں، حربوں اور جنتر منتر سب کو ختم کردیتا ہے۔ اس کا سہارا لینے والے پر کئے گئے جادو سحر بندش سے سب حربے ناکام بنا دیتا ہے۔قرآن کریم کے اسماء الٰہی جہاں ایسے گندے علوم کا توڑ کرتے ہیں، وہیں دواؤں اور علاج کی رفتار واثر اور محبتوں اور الفتوں کو بڑھانے کی تاثیر بھی رکھتے ہیں۔جس طرح آب یعنی پانی جادو کو ختم کرتا ہے، اس اصول پر میرا تجربہ ہے کہ تمام ذکر واذکار کا جن کے حرف اول آخر آبی ہوں، وہ سب جادو ختم کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔یاد رہے کہ آبی حروف یہ ہیں ''ج۔ز۔ک۔س۔ق۔ش۔ظ۔''

ا۔آبی حرف ''یا سلام'' سلام قولا من رب رحیم (جسمانی امراض پیدا کرنے والے جادو اور ابتدائی بندش کا توڑ)

۲۔ "یا قیوم" (روحانی منزل کے مسافر پر ہونے والے جادو کا توڑ)

۳۔ "یاقابض" (جادوگر کی قوت سلب کرنے کا عمل)

۵۔''یاقوی'' (جسمانی قوت کو زائل کرنے والے جادو کا توڑ)

۶۔ "یا قدوس "سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح (جادو بندش کے علاوہ روحانی ودنیا استدراجی حملوں کا توڑ)

۷۔ "یا جبار "(جان لیوا جادو کا توڑ)

۸۔''یا قہار'' (جان لیوا جادو کے لئے)

۹۔''یا کبیر'' (اگر جادو سے کسی کو عہدہ یا مرتبہ سے گرادیا گیا ہو تو اسم بہترین علاج ہے)

۱۰۔''یا سمیع'' (سماعت بیکار کردیتے والے جادو کا توڑ)

۱۱۔''یا جلیل'' (عوام میں مقبولیت کے خاتمے کا علاج)

۱۲۔''یاجامع'' (اپنی قوت مدافعت کو بڑھانے کے لئے تاکہ جادو بےاثر ہوجائے۔

۱۳''یاقادر'' (اعصابی طور پہ مسحور افراد کا علاج)

۱۴۔''یا قدیر' (اعصابی طور پر مسحور افراد کا علاج)

۱۵۔''یا ظاہر'' (جادو کرنے اور کرانے والے کو بےنقاب کرنے والا اسم)

آبی حرف آخر والے اسماء الٰہی

آبی حرف آخر والے اسماء الٰہی نہ صرف جادو کو زائل کرتے ہیں بلکہ رجعت السحر یعنی جادو کرانے والے پر بھی پلٹاتے ہیں۔مگر یاد رکھیں کہ نورانی الفاظ کے اثرات ہمیشہ ایک وقت معین کے بعد ظلماتی تاثرات پہ غالب آتے ہیں۔عامل کے لئے یقین کامل ہونا ضروری ہے۔نیت کا ہونا شرط ہے۔

ا۔''یا باعث'' (مردہ کے ہمزاد کے ذریعہ ہونے والے جادو اور بندش کا علاج)

۲۔''یا وارث'' (اولاد بندی، کوکھ بندی والے جادو کا علاج)

۳۔''یا قدوس'' (جادو کے علاوہ روحانی یا استدراجی حملوں

کا توڑ)

۴۔ ''یا حافظ'' (برائے تحفظ از بندش وسحر)

۵۔ ''یا حفیظ'' (برائے تحفظ از سحر)

۶۔ ''یا حق'' (آبی باطنی قوتوں کو جگاتا ہے تاکہ ہر قسم کا جادو خود بخود زائل ہو جائے)

۷۔ ''یـاعـزیز'' (عزیز و اقارب میں جھگڑا پیدا کرنے والے جادو کا علاج)

۸۔ ''یا رزاق'' (بندش روزگار والے جادو کا توڑ)

۹۔ ''یا خالق'' (سیارگان کی عدم موافقت کا علاج)

روحانی ونورانی اعمال

اگر کسی کے کاروبار کو ختم کرنا ہوتا ہے تو ایسی جگہ بدارواح اور سفلیات کو مسلط کر دیا جاتا ہے جن کی وجہ سے افراد کا رجحان مخصوص جگہ کم ہو جاتا ہے اور یوں بارونق علاقہ میں بھی کوئی کاروبار نہیں رہتا۔ انجام کار بندہ جگہ چھوڑتا رہتا ہے۔ یہ جہاں جاتا ہے، جادو اور سفلیات اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کاروبار کی جگہ پہ ایسے نقوشِ قرآنی یا طلسمات نورانی کا استعمال کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے نحوست و بندش ختم یا کم ہو اور کاروبار کی جگہ آباد ہو۔ بعض اوقات گردشِ سیارگان کی وجہ سے بھی مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں جنہیں اکثر عاملین بندش اور جادو کی آڑ لے کر افراد کو ذہنی طور پر کوفت میں مبتلا کرتے ہیں۔ جہاں تک ستاروں کی نحس اثرات کو ختم کرنے کا تعلق ہے، اس میں آیات الٰہی کو ستاروں کی مناسبت سے استعمال کرتے ہوئے شفا اور نجات ممکن ہے۔ بیماری، بندش بھی تو ستاروں کی منفی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے جو انسانی رجحان میں تاثیر پیدا کرتی ہیں۔ علم نجوم ایک قدیم سماوی سائنس ہے۔ سیکھنے اور سمجھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہمارے دین میں اس کی جازت ہے۔ ہمارے کابرین بھی اس علم کو جانتے تھے۔ خصوصاً دور جدید میں ہم احمد رضا خان بریلویؒ صاحب کا نام تو اس حوالے سے پیش کر سکتے ہیں۔ علم نجوم کا جو نفور ہمارے یہاں رائج ہے، وہ درست نہیں ہے۔ علم نجوم اور اس طرح کے دیگر پر اسرار علوم سے انسانی رجحانات کا اندازہ ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت ۱۶ میں ہے نہ نجوم سے ہدایت ملتی ہے۔

اب بندش ختم کرنے کے اعمال لکھے جاتے ہیں

۱۔ عمل: اس عمل میں درج ذیل دو قسم کے عمل پڑھے جائیں گے۔ یا خالص یا مخلص یا خلاص جل وچ خواجہ سیو یا باعث درور پیر بدھی بنھ چھڈ اوندا جو ظاہر حضرت پیر۔

۲۔ بجلی چھڈاں تاراں چھڈاں رت پوہ دیاں دھاراں چھڈاں۔ دوکان دی بندش چھڈاں بال کھڈ کی لا گیا جو بھیرو ویر پیارا ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے دونوں قسم کے عملوں کو پانی یا مٹی پر ۱۴۱ بار پڑھ کر چھڑکیں۔ چند یوم کرنے سے بندش ختم ہو جائے گی۔

۲۔ عمل: ایسے عمل میں جن کی مخفی قوتیں کس عامل نے سلب کر لی ہوں کا کسی بے احتیاطی کے سبب ختم ہوگئی ہوں، جنات مؤکلات ہمزاد چھوڑ کر چلے گئے ہوں تو ایسے عاملین کو چاہئے کہ وہ روزانہ اس عمل کو صبح و شام ایک تسبیح پانی پہ دم کر کے ایک سانس میں پی لیں۔ یقین دلاتا ہوں کہ بندش ختم ہو جائے گی۔ سلب کی ہوئی قوتیں عمل کو دوبارہ واپس مل جائیں گی، لیکن اس عمل کی اجازت شرط ہے۔ اجازت فقیر راقم الحروف سے یا پھر ڈاکٹر خالد مقبول صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس عمل میں اجازت سے مؤکلات جاتے ہیں اور جب کام ہو جائے تو ان کو واپس کرنا سائل کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لا الہ کھولیس۔ الا اللہ آن کھولیس۔ محمد الرسول اللہ جس میکوں بدھاں تُساں آپ کھول ڈیوو۔

بندش کاروبار کے توڑ کا عمل

۱۔ عمل: ۲ یا ۴ عدد لیموں پہ آخری دونوں سورتیں ۷، ۷ بار پڑھ کر ۲، کٹ لگائیں۔ پھر لیموں کاٹ دیں اور اس کے چار ٹکڑے کریں۔ لیموں کاٹتے وقت نیت یہ ہو کہ جس نے مجھ پہ اور میرے بچوں پر، گھر، کاروبار بندش کا عمل کیا ہے، اس کی کاٹ کر رہا ہوں۔ چاروں لیموں چورستہ پہ پھینک دیں۔ یہ عمل سات ہفتہ کریں۔ جس روز یہ عمل کریں، پھر ہر ہفتہ اسی دن عمل کریں۔

شادی کی بندش کو ختم کرنا

روزانہ بعد نماز عشاء نہایت توجہ، یکسوئی اور کامل یقین کے ساتھ صرف گیارہ دن (جمعرات سے شروع کرکے اتوار تک) اس طرح پڑھیں: (۱) درود شریف ۱۰۰ ر مرتبہ۔ (۲) یا مغنی ۱۱ ر ہزار مرتبہ۔ (۳) درود شریف ۱۰۰ ر مرتبہ وظیفہ اتوار کو ختم کریں۔ نیاز دلائیں، صدقہ دیں اور دیکھیں کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شادی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

صدقات

قارئین! یاد رکھیں کہ مشکل کیسی ہی کیوں نہ ہو، صدقہ ایک بہترین علاج ہے۔ ستاروں کی نحوست ہو یا جادو آسیبی یا جناتی بندش یا اثرات ہوں یا روحانی وکالا علم، صدقہ کسی بھی مشکل کا زور توڑنے کا ایک مجرب طریقہ ہے۔ فرمانا مولا علیؑ ہے کہ جب مشکلات میں گھر جاؤ تو صدقہ کے ذریعے سے اللہ سے تجارت کرو۔ اول اپنا صدقہ دیں، کالے علم، بندش یا سفلی علم کے خلاف بہترین صدقات مریخ کے ہیں۔ دوئم زحل کے۔ بڑا گوشت گائے کا بروز منگل ہلدی ملا کر صدقہ کریں۔ کالے ماش یا کالا نمک بروز ہفتہ صدقہ دیں۔

صدقہ رزق: چاول، باجرہ چینی فی کس ایک کلو لے کر مکس کریں۔ پھر برابر حصے کریں۔ روزانہ صبح کیڑے مکوڑوں کی رہائش گاہ میں ڈال دیا کریں۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔

بندش نکاح

حسب توفیق زرد رنگ کا کپڑا لے اس میں چنے کی دال اور شکر سوڈا سوا کلو باندھ کر اپنے جسم سے پھیر کر جمعرات کے روز عصر کی نماز کے بعد کسی ایسی جگہ رکھ دیں، جہاں کیڑے مکوڑے ہوں۔ وہاں پوٹلی کو کھول کر رکھیں۔ صدقہ والا عمل کم از کم پانچ جمعرات ضرور کریں۔ رشتے میں رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

اپنے آپ کو بدل دو تمہاری قسمت خود بخود بدل جائے گی۔
☆ کسی سے اتنی توقعات وابستہ مت کیجئے کہ توقعات ٹوٹیں تو ساتھ ساتھ آپ خود بھی ٹوٹ جائیں۔

مختلف بندشوں کو ختم کرنے کے روحانی طریقے

از قلم مولانا حسن الہاشمی

ہمہ بندش سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ایسی مصیبت کا شکار ہو گیا ہو جو عزت و مال کے درپے ہو یا جس کی وجہ سے انسان کا چین وسکون ختم ہو گیا ہو اگر کوئی شخص ایسی ناگہانی بلا کا شکار ہو کر رہ گیا ہو۔ مختلف قسم کی بندشوں اور رکاوٹوں نے زندگی کو مفلوج کر دیا ہو اور اس شخص کو اس مصیبت سے چھٹکارے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو ایسے حالات میں اس کو سورۃ فاتحہ کا یہ عمل کرنا چاہئے۔ سورۃ فاتحہ کے کل حروف کی تعداد ایک سو پچیس (١٢۵) ہے۔ اگر ہر حرف کے بدلے میں ایک ہزار (١٠٠٠) مرتبہ سورۃ فاتحہ کو پڑھا جائے تو تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار (١٢۵٠٠٠) مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو "ختمِ کبیر" کہتے ہیں۔ اگر حرف کے بدلہ میں ایک سو (١٠٠) مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھا جائے تو تعداد ١٢۵٠٠) مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو "ختم وسیط" کہتے ہیں۔

اگر ہر حرف کے بدلہ میں دس (١٠) مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی جائے تو تعداد بارہ سو پچاس (١٢۵٠) مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو "ختمِ صغیر" کہتے ہیں۔

ان تینوں ختم میں جو بھی فوری طور پر ممکن ہو، اس پر عمل کرے۔ ان شاءاللہ کیسی بھی مصیبت ہوگی رفع ہو جائے گی۔

اگر ختمِ صغیر پڑھنا ہو تو پھر ایک ہی آدمی باوضو ہو کر پڑھے۔ اگر مصیبت ختم نہ ہو تو لگاتار چھ (٦) مہینوں تک نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار کو پڑھے۔ اگر مصیبت سے نجات مل جائے تو عمل موقوف کر دے۔ باقی دونوں ختم ایک سے زائد افراد مل کر پڑھیں۔ ختم کے بعد ہر بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور اپنی بے بسی اور کمزوری کا کھلے الفاظ میں اقرار کریں۔ انشاء اللہ رحمت خداوندی جوش میں آئے گی اور مصائب رفع ہوں گے۔ بندشوں کا خاتمہ ہوگا۔ مشکلات دور ہوں گی۔

لڑکیوں کی شادی کی رکاوٹ دور کرنے کا مجرب ترین عمل

نئے چاند کی پہلی جمعرات کو بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو، مندرجہ ذیل نقش ان لڑکیوں کے لئے تیار کریں، جن کی شادی نہ ہو رہی ہو، رشتے نہ آ رہے ہوں یا شادی میں رکاوٹیں کھڑی ہو رہی ہوں۔ ان لڑکیوں کے لئے یہ تعویذ تیر کی طرح کام کرے گا۔ تعویذ باوضو بنائیں اور اس کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔ تعویذ کو اس طرح تیار کریں۔
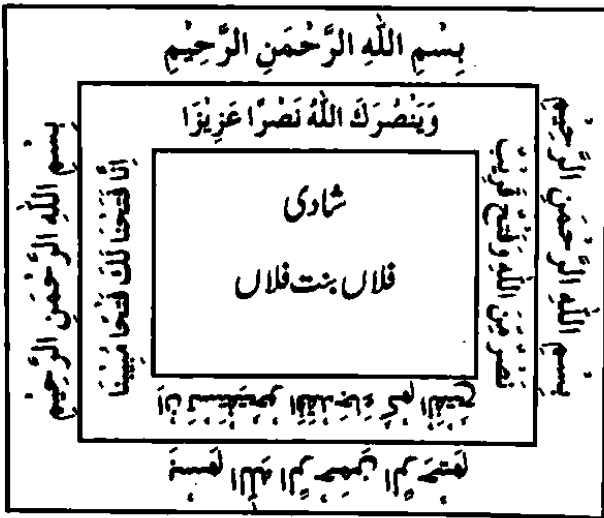
تعویذ کو تیار کرنے کے بعد چاروں آیات قرآنی سو سو مرتبہ پڑھ کر اس تعویذ پر دم کر دیں اور لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ، چند ماہ کے اندر پیغام وصول ہوگا۔ اور شادی کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

یہ عمل ایک بزرگ کا بخشا ہوا ہے، جسے قارئین کے لئے اجازت عام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین، سب بیٹیوں کو عزت وآبرو کے ساتھ رخصت کرے اور سب کے گھر آباد رکھے۔ آمین۔

رشتے کی ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو، منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو، سرے سے کوئی رشتہ ہی نہ آتا ہو یا اگر رشتہ آتا ہو تو کوئی بھی بات طے نہ ہوتی، رشتے والے ناپسند کر کے چلے جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی سورۂ فاتحہ کی تلاوت اس مشکل سے نجات دلا دیتی ہے۔ چنانچہ جو کوئی یہ چاہے کہ کسی اچھی اور نیک جگہ پر اس کا نکاح ہو جائے اور اس معاملے میں اسے کامیابی نصیب ہو، اس کا گھر بس جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ چالیس یوم تک ہر روز بلا ناغہ ایک سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر ہی مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور کوئی اچھا اور نیک رشتہ آجائے گا۔

اگر بالفرض چالیس یوم تک مقصد پورا نہ ہو تو مایوس نہ ہو، اس عمل کو مزید چالیس یوم تک جاری رکھے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اور جلد ہی کسی اچھی جگہ نکاح ہو جائے گا اور اچھے طریقے سے شادی کا مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے پا جائے گا۔ (عام اجازت ہے۔ خ)

شادی کی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو، بندشیں اور رکاوٹیں ہوں، تو جمعہ کے دن، بوقتِ اشراق، چار رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔ اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے۔ ان شاء اللہ، بندش اور رکاوٹیں دور ہوں اور مقصد حاصل ہو جائے گی۔

اقوال زریں

☆ جو شخص اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے، اس کے دشمن بہت ہوں گے۔

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

☆ زاہد وہ ہے کہ دنیا سے احتراز رکھے، اپنی قسمت پر رضامند رہے اور مقدارِ عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔

کشکول اخلاق

☆ بندہ جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر چار احسان فرماتا ہے۔ (۱) نہیں بند کرتا رزق کو (۲) نہیں موقوف کرتا تندرستی کو (۳) نہیں ظاہر کرتا گناہ کو (۴) نہیں عذاب کرتا فی الحال۔

☆ ڈھونڈا ہم نے دولت مندی کو مال میں مگر پایا اس کو قناعت میں۔ (۲) ڈھونڈا ہم نے راحت کو کثرتِ مال میں مگر پایا اس کو قلتِ مال میں۔ (۳) ڈھونڈا ہم نے لذت کو نعمتوں میں مگر پایا ہم نے اس کو تندرستی میں۔ (۴) ڈھونڈا ہم نے رزق کو زمین میں مگر پایا اس کو آسمان میں۔

☆ چار چیزیں سخت ترین اعمال سے ہیں: (۱) بخشنا خطا کا وقت غصے کے۔ (۲) سخاوت کرنا وقت مفلسی کے۔ (۳) پاک دامن رہنا وقت خلوت میں۔ (۴) سچی بات کہنا بوقت خوف یا امید کے۔

☆ سچ بولنے کے لئے ہمیشہ دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک وہ جو سچ بولے، دوسرا وہ جو سچائی کو سنے، اگر سچ سننے والے نہ ہوں تو بولنے سے کیا فائدہ؟۔

☆ دنیا آٹھ چیزوں سے قائم ہے۔ (۱) خدائے رحیم کی رحمت سے۔ (۲) رسول کریم ﷺ کی رسالت سے (۳) حکما کی عقل و حکمت سے۔ (۴) عابدوں کی عبادت سے۔ (۵) عالموں کی پند و مواعظت سے۔ (۶) بادشاہوں کی سیاست و عداوت سے۔ (۷) بہادروں کی شجاعت و شہادت سے۔ (۸) کریموں کی سخاوت سے۔

☆ نیک کام کرنے سے دل کو دو مرتبہ راحت ملتی ہے۔ (۱) جب وہ کام کیا جاتا ہے۔ (۲) جب اس کا اجر ملتا ہے۔

☆ جلدی کرنا چھ کاموں میں سنت ہے۔ ان کے علاوہ سب کاموں میں جلدی شیطان سے ہے۔ (۱) مہمان کو کھانا کھلانے میں (۲) مردے کی تجہیز و تکفین میں۔ (۳) لڑکی کی شادی کرنے میں۔ (۴) قرض ادا کرنے میں۔ (۵) گناہ سے توبہ کرنے میں۔ (۶) اذان سن کر مسجد کو جانے میں۔

☆ چار چیزوں کو تھوڑا نہ سمجھو۔ (۱) قرض (۲) مرض (۳) دشمنی (۴) آتش۔

☆ تین چیزوں کی قلت ہی بہتر ہے۔ (۱) قلت طعام (۲) قلت المنام (۳) قلت الکلام۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: جنید احمد خاں

نام والدین: سرفراز خاں، یاسمین

تاریخ پیدائش ۱۷ر ستمبر ۱۹۸۲ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں اور باقی حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ایک حرف آبی، دو حرف بادی، دو حرف خاکی اور تین حروف آتشی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۰ ہیں۔ تین کا عدد جولانیٔ طبع کی علامت مانا گیا ہے۔ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان آزاد رہنے کی تربیت دیتا ہے چنانچہ وہ تمام لوگ جن کا مفرد عدد تین ہو، آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں انہیں پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ لوگ جلدی سے کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے۔

۳ عدد کے لوگوں میں حکومت کرنے کا شوق بھی ہوتا ہے اور صلاحیت بھی۔ ۳ عدد کے لوگ اصول اور ضابطوں کو پسند کرتے ہیں اور خود بھی بے اصولیوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ پرامن زندگی کو پسند کرتے ہیں، ان میں غیرت ہوتی ہے اور یہ لوگ خوددار بھی ہوتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ ہر مجلس اور ہر محفل میں خود کو نمایاں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں رہنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ حسن پسند بھی ہوتے ہیں، عاشق مزاج بھی، عشق ومحبت ان کی زندگی کا اہم مشغلہ ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں زبردست خوداعتمادی ہوتی ہے اس لئے بروقت اقدام کرنا ان کی فطرت ہوتا ہے، یہ اپنی خوش اخلاقی اور خوش طبعی کی وجہ سے اپنا حلقہ احباب وسیع سے وسیع تر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ جب اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں تو ان کا اعتماد گھائل ہوجاتا ہے، یہ راز دار بتانے کے قابل نہیں ہوتے کیوں کہ یہ اپنا راز بھی محفوظ نہیں رکھ پاتے، ان میں مبالغہ آمیزی کی بھی عادت ہوتی ہے، کسی کی تعریف اور تضحیک میں یہ حدود سے تجاوز کرجاتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں انہیں ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے اور بغیر ذاتی مفاد کے یہ کسی سے دوستی نہیں کرتے۔ ۳ عدد کے لوگ زندہ دل ہوتے ہیں اور زندہ دلی کی قدر کرتے ہیں، یہ خشک زندگی گزارنے کے قائل نہیں ہوتے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مطلب پرستی کے ساتھ ساتھ ایک طرح کا غرور بھی ہوتا ہے، یہ جلدی سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور جلدی سے کسی کی بڑائی تسلیم نہیں کرتے، ان کا یہ گھمنڈ کبھی کبھی ان کو بہت نقصان پہنچاتا ہے لیکن یہ اپنی فطرت سے باز نہیں آتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۳ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ جولانیٔ طبع سے بہرہ ور ہوں گے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی شوخی نمایاں ہوگی، آپ دل پھینک قسم کے انسان ہیں، محبت کرنے میں نڈر ہیں اور کسی سے بھی اظہار محبت کرنے میں آپ ذرا بھی نہیں جھجکتے، آپ کے اندر ایک طرح کا احساس بڑائی ہے، آپ خوش اخلاق ہیں اور اپنی خوش اخلاقی سے لوگوں کو مسحور کرنے میں کامیاب رہتے ہیں، آپ مال ودولت کمانے کے اہل ہیں، لیکن شاہ خرچی کی وجہ سے اکثر آپ تنگ دست اور تنگ دامن ہی نظر آتے ہیں، آپ بغیر کسی مطلب کے کسی کے لئے کوئی مصیبت مول نہیں

لیتے، آپ کے پیش نظر ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد ہوتے ہیں اور آپ اپنے مفاد کی خاطر ان سے بھی ہاتھ ملا لیتے ہیں، محبت کرنا آپ کا مشغلہ ہے۔ لیکن محبت کے معاملہ میں بھی آپ اپنے مفادات کو نظر انداز نہیں کرتے، آپ کے خیالات بہت بلند ہیں، آپ کی طبیعت میں نفاست ہے اور آپ لوگوں میں بھی نفاست اور طہارت تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ خود کو بے جا انا اور تکبر سے بچائے رکھیں تو آپ کی دوستی پر لوگ فخر کریں گے اور اپنے بلند خیالوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ایک بے مثال انسان بن جائیں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں گے، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا موجب بنیں گی۔ ۵، ۶ اور ۹ عدد والوں کے ساتھ آپ کی دوستی خوب جمے گی۔ ایک اور ۲ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے یا برے ثابت ہوں گے۔ ۴ اور ۸ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوں گے، ان عدد کے لوگوں اور چیزوں سے آپ کے لئے حتی الامکان دور رہنا ہی مفید ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھا عدد نہیں ہے، یہ بد قسمتی کا عدد ہے، اس عدد کی وجہ سے دوسرے لوگ حامل عدد کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس عدد کی وجہ سے خدانخواستہ آپ کو چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں سے سابقہ پڑ سکتا ہے۔ اس لئے احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۷ ہے۔ اس کا مفرد عدد ۸ اور ۸ آپ کا دشمن عدد ہے اس لئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آئیں گے اور کئی بار ایسا بھی ہوگا کہ آپ کامیابیوں کے بالکل نزدیک پہنچ کر ناکام ہو جائیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶ اور ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں، آپ اپنے کاموں کی شروعات بدھ، جمعہ اور اتوار کو کر سکتے ہیں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی، پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اس دن بھی اپنے اہم کاموں سے احتیاط برتیں۔

پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، چار یا ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں پتھر جڑوا کر استعمال کریں اور اللہ کی قدرت پر بھروسہ رکھیں، اسی کی مرضی اور حکم اس دنیا کی ہر چیز اپنا اثر دکھاتی ہے۔

فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔ ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کی بیماری، جوڑوں کے درد، امراض کمر، پتے اور گردے کی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ چقندر، کاسنی، سیب، زیتون، انار، اناناس، انگور، انجیر اور پودینہ ہمیشہ آپ کے لئے فائدے مند ثابت ہوں گے اور انشاء اللہ آپ کو تقویت پہنچائیں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۵۷ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۲۳ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ ہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۰	۳۳	۳۷	۲۳
۳۶	۲۴	۲۹	۳۴
۲۵	۳۹	۳۱	۲۸
۳۲	۲۷	۲۶	۳۸

آپ کے مبارک حروف ب اور غ ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، ان رنگوں کو اہمیت دیجئے۔ اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر لٹکائیں گے تو انشاء اللہ آپ راحت و فرحت محسوس کریں گے۔

آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ کی سنجیدگی آپ کی شخصیت کی جان ہے، آپ بہت امید پرست واقع ہوئے ہیں، برے سے برے حالات میں بھی آپ آس کے دامن کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، آپ کے اندر کاروبار کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ کاروبار میں کسی بھی طرح کا نقصان اٹھانے کے قائل نہیں ہیں۔ اگرچہ آپ کی طبیعت میں تعلّی اور احساس بڑائی کا عنصر غالب ہے لیکن اس کے باوجود آپ اپنے حلقۂ احباب میں مقبول ہیں، آپ میں انتقام لینے کی عادت بھی ہے، اگر آپ کسی کے مخالف ہو جائیں تو بدلہ لینے پر آپ کی طبیعت آپ کو اُکساتی ہے لیکن اگر کوئی آپ کے سامنے اپنا سر جھکا دے تو آپ جلد ہی معاف بھی کر دیتے ہیں، برے حالات میں بے راہ روی اور بلیک میلنگ جیسے استعمال کا سرزد ہو جانا بھی آپ کی طرف سے عین ممکن ہے۔ اگر آپ عیاری اور مکاری کی ٹھان لیں تو بڑے سے بڑے شیطان کو آپ مات دے سکتے ہیں، آپ تعیش پسند بھی ہیں بلکہ تعیش پسندی آپ کی فطرت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے، آپ جیسے لوگ نیند کو دنیا کی ہر قیمتی چیز سے زیادہ قیمتی چیز سمجھتے ہیں۔ آپ اپنی شخصیت سے متعلق یہ تفصیل پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی ان خامیوں کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش کریں جو آپ کی شخصیت کو داغدار بناتی ہیں اور لوگوں کی نظروں میں آپ کا وزن کم کرتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دوبار آیا ہے جو آپ قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کر سکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ کے اندر کمی یہ ہے کہ آپ بروقت اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے، آپ کو چاہئے کہ اپنی فہم وادراک کی دولت کا بھرپور فائدہ اٹھائیں اور کامیابی اور ترقی کا کوئی چانس گنوانے کی غلطی نہ کریں۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے بروقت پیش نہیں کر پاتے، آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ رہتی ہے جس کی بنا پر آپ پیش قدمی کرنے سے گریز کرتے ہیں اور اپنی ہنرمندیوں کو دنیا کے روبرو پیش نہ کر کے انعام واکرام سے محروم رہ جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴، ۵، اور ۶ کی غیر موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ گھریلو ذمہ داریوں سے اپنا دامن چراتے ہیں، آپ گھریلو مسائل سے اکثر راہِ فرار اختیار کرتے ہیں جو آپ کو زیبا نہیں دیتا، یہ ایک طرح کی کوتاہی ہے اور یہ پست ہمتی کی علامت ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچپن میں کسی وجہ سے غربت کی وجہ سے یا ماں باپ کی بے توجہی کی وجہ سے آپ کے اندر ایک طرح کی محرومی کا احساس پنپ رہا ہے جو گھریلو مسائل میں عدم دلچسپی یا بیزاری پر اُکساتا ہے، اگر ایسا ہے تو آپ کو اس احساس کو اپنے دل و دماغ سے اتار کر پھینک دینا چاہئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اپنی اصلاح کے لئے آپ کو کسی ماہر نفسیات سے ملنا چاہئے تاکہ وہ آپ کی بیماری کو پرکھ کر آپ کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کو پسند کرتے ہیں، آپ ہر جگہ انصاف اور مساوات کو دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ستم آپ کو ہرگز ہرگز گوارہ نہیں ہوتے اور عدم رواداری سے بھی آپ کو کڑھن محسوس ہوتی ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ نفاست پسند بھی ہیں، گندگی اور غلاظت سے آپ کو سخت نفرت ہے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا اضطراب ہے جو ہر وقت آپ کو دکھی اور پریشان رکھتا ہے، اس اضطراب اور بے چینی سے آپ کو اپنا پیچھا چھڑانا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت مضبوط ہے، آپ کے عزائم مستحکم ہیں۔ ۹ کا دوبار آنا آپ کے خیالات کی پاکیزگی کو بھی ظاہر کرتا ہے اور یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر غیرت اور حمیت بھی بدرجہ اتم موجود ہے، آپ حسن

اخلاق اور جذبۂ خیر سگالی کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے، یہ لائن زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضرورت کی چیزوں کے انحصار سے بھی ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، لیکن اپنی فطری خودداری کی بناپر آپ کسی سے کبھی کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے آپ یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ لوگ خود آگے بڑھ کر مدد کریں لیکن آپ کی اس امید پر پانی پھرتا ہے تو آپ کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں، متانت، آزادی، امید و یقین، ہردلعزیزی، قوت استدلال، خوش طبعی، دانائی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ شاہ خرچی، فریب دہی، مکاری، نفس پرستی، غرور و بڑائی، مبالغہ آمیزی، اظہار تکبر وغیرہ۔

آپ کی تقدیر اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ میں ایک طرح کا بڑاپن موجود ہے، سنجیدگی آپ کی آنکھوں سے ٹپکتی ہے اور آپ کا چہرہ خود بول کر آپ کے حسن اخلاق اور آپ کی باطنی خوبیوں کو واضح کرتا ہے۔ آپ کے دستخط میں ایک طرح کا سسپنس موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کو معمہ بنائے رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی گہرائی تک نہ پہنچ سکیں، اپنی شخصیت کے اس خاکہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ اس خاکہ نویسی کا حق ادا کریں گے وہ اس طرح کہ آپ اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے تاکہ آپ کی خوبصورت شخصیت اور بھی خوبصورت اور پرکشش ہوجائے۔

ہر قسم کے امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی اسکول، کالج یا یونیورسٹی کا طالب علم ہو وہ امتحان میں کامیابی کے لئے ہر نماز کے بعد باوضو ۱۶ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی کامیابی کی دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ امتحان میں ضرور کامیابی ہوگی، یہ عمل کسی نوکری یا باہر کے ملک جانے کے لئے، انٹرویو کے لئے بھی کارآمد ہے۔

قسط نمبر:۴۶

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

رحمۃ

مہربانی، وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. اور ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔(۲۱:۱۰۷)

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.

کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے، بے شک مومنوں کے لئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔(۲۹:۵۱)

رحیم

رحم والا، اسم الٰہی۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اور خدا سے بخشش مانگو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲:۱۹۹)

اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ العقاب وَاَنَّ اللّٰهَ غفور رحیم.

جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا اور یہ کہ خدا بخشنے والا مہربان بھی ہے۔(۵:۹۸)

رخ : گال، چہرہ، ایک خیالی پرند کا نام جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہاتھی کو اٹھا کر لے جانے کی قوت رکھتا ہے۔

رد

رد کے معنی لوٹا دینے کے ہیں اور شریعت میں ایک یا کئی ذوی الفروض وارثوں کو مقررہ حصہ دینے کے بعد عصبہ کی غیر موجودگی میں باقی ترکہ کو ان ہی میں لوٹا دینے یا تقسیم کر دینے کو رد کہتے ہیں، عول میں تو ہر وارث کے حصہ سے کچھ کمی کر کے تمام ورثاء کے حصہ پورے کئے جاتے ہیں اور رد میں ایک وارث کو اپنے مقررہ حصہ سے بھی کچھ زیادہ ملتا ہے۔

رد کا طریقہ حضرت علیؓ نے صحابہ کے مشورہ سے تجویز فرمایا مگر اس سے حضرت زید بن ثابتؓ نے اختلاف کیا، وہ کہتے ہیں باقی ترکہ بیت المال کا ہے، انہی کی رائے کو امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے، البتہ امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ نے حضرت علیؓ کی رائے کو ترجیح دی ہے کہ وراثت چونکہ رشتہ و تعلق نسب کی بنا پر تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے جب تک وہ موجود ہے اس کو مقدم رکھنا چاہئے، قرآن میں صاف صاف ارشاد ہے۔

وَاُولُوا الاَرْحَام بعضهم اولیٰ ببعضٍ. حکم خداوندی میں رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔(۳۳:۶)

اگر کسی میت کے ذوی الفروض میں وارثوں میں صرف بیوی ہو یا بیوی کے ذوی الفروض ورثہ میں صرف شوہر ہو تو ان کا جتنا حصہ مقرر ہے اتنا ہی ملے گا اور باقی ترکہ اگر عصبہ ہیں تو عصبہ پائیں گے ورنہ ذوی الارحام پائیں گے۔(اسلامی فقہ جلد:۲)

رزاق

رزق دینے والا، خدا تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ. بے شک وہی خدا رزاق ہے جو زبردست قوت والا ہے۔ (۵۱:۵۸)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ.

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے، رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔(۴۲:۱۲)

رس

ایک کنوئیں کا نام اصحاب الرس، وہ قوم ہے جس نے اپنے نبی کو

اس کنوئیں میں ڈال دیا، پھر ان پر عذاب خداوندی نازل ہوا تو وہ لوگ اسی کنوئیں میں دھنسا دیئے گئے۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا. وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا.

اور نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر ڈالا اور لوگوں کے لئے نشانی بنادیا اور ظالموں کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی ہلاک کر ڈالا۔

(۳۸/۳۷:۲۵)

رسالت

پیغمبری، تیسری چیز جس پر ہر مسلمان کو ایمان لانا اور عقیدہ رکھنا ضروری ہے وہ رسالت ہے، رسالت کے لفظی معنی کس بات یا پیغام کو دوسروں تک پہنچانا ہے اور شریعت میں رسالت اس منصب کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت اور اپنے احکام بندوں تک پہنچاتا ہے۔

اللہ عقل فوق المادیٰ دائرہ میں داخل ہوسکتی ہے اور نہ جذبات کی فعل اندازی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ انسانی عقل بے شمار اخلاقی رویوں اور ان کے اثرات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اس لئے اسے الہامی تعلیم ہدایت کی ضرورت ہے، اللہ کے مبعوث کردہ رسول انسان کی ہدایت کے لئے نوشتے اور صحیفے لاتے رہے اور اپنی زندگیوں کو بھی ان کے لئے نمونہ عمل بناتے رہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک اہل دنیا کے لئے ایک مکمل نظام حیات تھی اور قرآن مجید بھی ان کی لائی ہوئی ایک جامع اور مکمل کتاب ہے اور یہ رسالت ایک وہبی چیز ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ اللّٰہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً و من الناس.

اللہ خود ہی اپنے پیغام رساں منتخب فرماتا ہے، فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔ (۷۵:۲۲)

رسول

خبر لانے والا وہ نبی جو صاحب کتاب ہو، قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ رسول وہ ہے جو شریعت جدیدہ لے کر آیا ہو اور نبی کے لئے یہ ضروری نہیں پس نبی، رسول سے عام ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کتنے انبیاء گزرے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی اور رسولوں کی ۳۱۳۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کے سوا کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزرے ہیں۔ (۱۴۴:۳)

وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ.

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں۔

(۴۵:۳۳)

اگرچہ کہ نبی اور رسول کا اطلاق ایک ہی معنی میں ہوتا ہے مگر محققین کے نزدیک نبی اور رسول میں فرق ہے۔ نبی عام ہے اور رسول خاص جس شخص پر اللہ کی طرف سے وحی آئی اور جس کو تبلیغ احکام الٰہیہ پر مامور کیا گیا وہ نبی ہے، اس کے علاوہ جس کو منجانب اللہ کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہو، مثلاً اس کو کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت دی گئی ہو اس کو نبی رسول یا رسول نبی کہتے ہیں۔

رشوت

ناواجب کارروائی کا معاوضہ، گھونس، سود اور جوا کی طرح اسلام میں رشوت بھی حرام ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت کی۔ (ترمذی)

حضرت علیؓ نے حکام کی تقرری کے لئے لازمی قرار دیا کہ ایسے شخص کو حاکم مقرر کیا جائے جس کا نفس طمع کی طرف مائل نہ ہو اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بھی یہی فیصلہ تھا کہ جو لالچ سے پاک ہو، اسی کو ملازم رکھا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا

اِلَـی الْحُکَّام. آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ۔(۸۸:۲)

رضا

رضا کے معنی خوشنودی کے ہیں اور اہل تصوف کی اصطلاح میں بندہ کا خدا کی مرضی پر خواہ فضل وکرم ہو، خواہ آزمائش وابتلاء، راضی رہنا ہے۔ رضا کی دوصورتیں ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ سے راضی ہونا، اس کی صورت یہ ہے وہ اپنے بندہ کو ثواب ونعمت وفضل سے نوازے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم سے راضی ہوجائے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ فرمان الٰہی پر عمل پیرا ہو، منع اور عطا، افضال وابتلاء دونوں حالتوں میں اپنے دل کو مستحکم رکھے، ابوذرغفاریؓ کا قول یہ ہے کہ میرے نزدیک مفلسی تونگری سے اور بیماری صحت مندی سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ رضا زہد سے افضل ہے کیوں کہ راضی اس سے اوپر کی منزل کا متمنی نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب بناتا ہے تو اس کو کسی مصیبت میں بتلا کردیتا ہے، اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کو چن لیتا ہے اگر اس کی قضا پر راضی ہوتا ہے تو اس کو برگزیدہ کرلیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللّٰھُمَّ دلنی علی عمل اذا عملت رضیت عنی.

اے میرے رب مجھے ایسا عمل بتا جس پر میں کروں تو مجھے تیری رضا حاصل ہوجائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ یہ بات تمہاری قوت برداشت سے باہر ہے، یہ سن کر وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑے، چنانچہ وحی نازل ہوئی کہ اے فرزند عمران! میری رضا تو تمہارے اندر ہے، تم کو چاہئے کہ قضا پر راضی ہو۔ مطلب یہ کہ جب بندہ خدا کی قضا پر راضی رہے گا تو یہ اس کی دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس سے راضی ہے۔

حضرت ابوالعباس بن عطا کہتے ہیں کہ الرضا نظر القلب الی قدیم اختیار للّٰہ للعبد. بندے پر اللہ کے قدیم اختیار کی جانب دلی نگاہ کو رضا کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ بندے کو جو کچھ پہنچے اس پر وہ اعتقاد رکھے، یہ اللہ کے ارادہ قدیم اور حکم ازلی کی بنا پر ہے جو میرے لئے مقدر فرمایا ہے۔ اس پر بندہ بے چین نہ ہو بلکہ خوش دل رہے۔ (کشف المحجوب)

رضاعت

وَالْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ.

اور جو باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد پوری مدت ماں کا دودھ پئے تو ماؤں کو چاہئے کہ کامل دوبرس تک دودھ پلائیں۔(۲۳۳:۲) امام اعظمؒ کے نزدیک مدتِ رضاعت ڈھائی برس ہے۔ اس مدت کے اندر کسی بچہ نے کسی عورت کا دودھ پیا تو وہ اس کی رضائی ماں بن جائے گی۔ اگر باپ کی حیثیت کم ہے تو بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب ہے، اگر اس کو طلاق مل جائے تب بھی عدت بھر بغیر اجرت کے اس کو دودھ پلانا چاہئے۔ (تفسیر مظہری) اسی طرح اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی کا دودھ نہیں پیتا تب بھی عورت پر بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے، اگر خاوند مالدار ہے اور وہ کسی عورت کو اجرت دے کر دودھ پلوا سکتا ہے تو ماں دودھ پلانے سے انکار کرسکتی ہے، اگر ماں مریض یا بے حد کمزور ہے تب باپ کو چاہئے کہ بچہ کو ماں سے دودھ نہ پلوائے اگر ماں کا دودھ بچہ کے لئے مضر ہے تب بھی ماں دودھ نہ پلائے۔ کسی غیر عورت سے بچہ کو دودھ پلائے تو اس کی اجرت ادا کرنا ضروری ہے۔ ماں جب تک اس شوہر کے نکاح میں رہے جس کا یہ بچہ ہے تو وہ شوہر سے اجرت نہیں مانگ سکتی، البتہ مطلقہ عورت عدت کی مدت گزر جانے کے بعد اجرت کا مطالبہ کرسکتی ہے اور باپ کو یہ اجرت دینی پڑے گی۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ماں بچہ کو دودھ پلانا چاہتی ہے اور اس کا دودھ بچہ کی صحت کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہے مگر باپ اپنی کسی جذباتی خواہش کی بنا پر اس کو اس سے روکتا ہے تو باپ کو ایسا نہ کرنا چاہئے، کسی دوسرے کے بچہ کو شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو دودھ نہ پلانا چاہئے البتہ کسی بچہ کی جان بچانے کے لئے بے اجازت بھی پلاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

☆ گناہ کے چہرے پر اگر کوئی نقاب نہ پڑا ہو اور کوئی روغن یا ملمع نہ کیا ہو تو وہ ایسا ڈراؤنا اور گھناؤنا نظر آئے کہ اس کی طرف رغبت کرنا ناممکن ہو بلکہ ایسی نفرت ہو کہ کسی طرح اس کے پاس جانے کو دل نہ چاہے گا۔

سحر وجادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق مسحور شخص کو نہلا دھلا کر پاکیزہ لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹھالیتا ہے۔ مسحور شخص کپڑے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آنکھیں بند کئے رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر وجادو کے حاضر ہوجانے کے ارادے کو دل ہی دل میں دوہراتا ہے۔ عامل تانبے یا پیتل کے برتن کو کسی رنگ دار قسم کے سوتی کپڑے میں باندھ کر مریض کے لواحقین کے سامنے مریض کو دیدیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دبا کر لگائے رکھے اس کے بعد لکڑی کے کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں اور کوئلوں پر کوئی سا خوشبودار قسم کا دخنہ جلا کر اس کی دھوپ مریض کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے مریض کے تمام بدن کو کسی کمبل وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھونی کے سبب پیدا ہونے والے دھویں اور کوئلوں کی تپش وحرارت مریض کے جسم میں خوب کھل کر پسینہ آجائے، چنانچہ جب دھونی کے عمل کے نتیجہ میں مریض کا تمام جسم پسینہ سے تربتر ہوجاتا ہے تو عامل ذیل کے اسمائے طلسمات کا ورد کرنا شروع کردیتا ہے۔

اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

فَقَوْخِيًا قُوْخَا خَقُوْقًا حَارًا وَبَارِدًا كَقَامِيْطَرًا قُوْقَرْقًا مِسحرًا عَنْ جَمِيْع بَدَنِهٖ وَمَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَنْ حَوْلَهٗ عَلٰى مَاحَقَانَا صَبَاباً اَنْ يَّبْطِلَ جَمِيْعًا مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَمِنْ ثَوْرِ السَّاحِرِيْنَ مَسَامِيْرًا لَقَاخَقًا شَمْشَاعًا مَارِسًا لَحْمًا شَحْمًا تَاكِلُ الْعَظَامَ وَتَشْرِبُ الْمَرْقَةَ مَذْقُوْقًا رَقُوْشًا عَنْ مَرِيْدِهَا عَظِيْمَةٌ مَشْوِيَّةٌ هَيَاجًا دَامُوْهطًا هٰذِهِ السَّاعَةِ رَوِيْدًا كِيْدًا يَرْقَدًا فِى الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ يَاذُو الطَّوْلِ قَوْمًا نَاظِرًا بِالْعَيْنِ نَاظِرَةً بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

عمل کی برکت سے مسحور شخص پر اثر انداز سحر وجادو کی متعلقہ تمام اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہے اس کے دل کے مقام پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر ہوجاتی ہے۔ اگر عامل کے عمل کے باوجود مسحور شخص کا سحر وجادو اس کے مقام دل پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر عامل برتن کو اس شخص سے لے کر علیحدہ رکھ دیتا ہے اور عمل کا ورد کرتے ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچنا شروع کردیتا ہے اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی باری باری کرکے پکڑ کر کھینچنے لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ پتہ چلتا ہے کہ بقدرت خدا متاثرہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھ پاؤں سے نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ عامل اس عمل کو جاری رکھتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہورہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کردیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا اتار کر اسے عمل کے مقام سے اٹھادیا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو وسحر کی حاضری کے عمل میں جو کچھ کاغذات، ہڈیاں، گوشت وخون فولادی کیل کانٹے، جلے سڑے پتلے، حیواناتی اعضاء، مسان کی خاک وغیرہ برآمد ہوا سے دریا ندی یا کسی نہر میں پھینک دیں اور جس طرح بھی مناسب خیال کریں اس شخص کا روحانی علاج کریں اور اس کے لئے ایسا عمل تجویز کریں کہ جس کی موجودگی کی وجہ سے اس شخص پر دوبارہ سحر وجادو کا حملہ نہ ہوسکے۔ سحر وجادو کی حاضری کے اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے روحانی پیشوا کے حکم سے بجالانا، مضبوط قوت ارادی کا مالک ہونا اور ظاہر وباطن کی طہارت کا پابند ہونا ضروری ہے جیسا کہ تحریر کرچکا ہوں کہ یہ عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے۔ اس لئے اس کی صداقت وحقانیت پر کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل ہزارہا سحر وجادو کے ستائے ہوئے انسانوں پر آزمایا جاچکا ہے اور تادم تحریر آج بھی میری دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ بیسیوں لوگ اس عمل کا عملی مظاہرہ دیکھنے، سحر وجادو کے علاج اس کے مستقل حل اور روحانی علاج معالجہ کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل وکرم سے مستفیض ومستفید ہوکر جاتے ہیں۔ روحانی علوم وفنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص وعام کو اجازت ہے تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلسمات کا مشاہدہ کرسکے۔ ☆

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے
ان کی زباں بندی

دشمن کے دل کو نرم کرنے کا عمل

کوشخص فجر کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ ''یَـا رَحِیْمُ'' پوری توجہ کے ساتھ پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ تمام مخلوق اس پر مہربان ہوگی اگر جودشمن کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ بھی نرم ہوجائے گا اور نقصان پہنچانے سے رک جائے گا۔

دشمن کے مکروفریب سے محفوظ رہنے کا عمل

جوشخص سوۃ'' لِاِیْلَافِ قُرَیْش ''اکتالیس مرتبہ پڑھے بعد نماز مغرب ان شاء اللہ دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

حاسداور دشمن کی زبان بندی کا عمل

صبح شام ان آیات کو تین مرتبہ پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے داہنے بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ بدگو، حاسد اور دشمن کی زبان بند ہوجائے گی، اور لوگوں کے سامنے برائی نہ کرسکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ لَا تُبْطِلُوْ صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُـوْمِنُوْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَـاَصَـابَـهٗ وَابِلٌ فَتَرَکَهٗ صَلْدًالَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْئٍ مِمَّا کَسَبُوْ وَاللّٰهُ لَایَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ (پ۳،ع۴)

دشمن کی بربادی کے لئے

سورۃ کوثر پچاس مرتبہ پڑھ کرم پانی پردم کرکے دشمن کے گھر میں ڈال دے دشمن برباد ہوجائے گا۔

بربادی دشمن ظالم کے لئے

اگر دشمن بہت ہی ظالم اور مکار ہواور مخلوق خدا کو بلاوجہ ستاتا ہوتو کسی متقی عالم دین سے مشورہ کرکے کہ اس کو برباد کرنا جائز ہے تو:

یَـاقَهَّـارُ اُقْهُرْهُ بِحَقِّ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰـالِمِیْنَ. تین سوساٹھ بار بعد نماز مغرب ایک تاریک گوشہ میں بیٹھ کر بلاناغہ اکتالیس روز پڑھے اور دشمن کی صورت پڑھتے وقت دل میں یوں رکھے کہ وہ میرے سامنے تڑپ رہا ہے۔

ہر مشکل کے حل اور دشمن کے شر وفتنہ کے خاتمہ کے لئے اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جوشخص دشمنوں میں گھرا ہواور دشمن اسے ستاتے ہوں یا کوئی ایسی مشکل آگئی ہوصبر کا حل دور دور نظر نہ آتا ہو دل پریشان رہتا ہو دماغ کام نہ کرتا ہو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل عمل ہر مشکل سے نجات دلائے گا اور دشمنوں کے شر وفتنہ کا خاتمہ کردے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ وہ عمل یہ ہے: بعد نماز عشاء اول گیارہ بار درود شریف ل پھر تین سو بار یہ آیت پڑھے۔اِنَّمَا اَشْکُوْابَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ .

پھر پانچ سو بار پچھتر (۵۷۵) بار پڑھے حَسْبُنَـا الـلّٰـهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ .

آخر میں گیارہ مرتبہ دورد شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ بڑی سے بڑی مشکل حل ہوگی۔اور دشمن کا شر وفتنہ ختم ہوگا۔ اگر مقدمہ بازی ہورہی ہوتو مقدمہ میں بھی انشاء اللہ کامیابی ہوگی یا مقدمہ کرنے والا خود ہی راضی نامہ لکھے گا۔

ہر قسم کے دشمن موذی جانور سے حفاظت اور ہر نا گہانی مصیبت سے بچاؤ کے لئے

اگر کوئی آدمی دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائے تو فوراً ان کلمات کا ورد شروع کر دے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھ لیا کرے تو بحکم خداوندی ہر نقصان سے بچا رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَغِثْنِیْ یَارَحْمٰنُ.

برائے خرابی وہلاکت دشمن

اگر کوئی دشمن جان سے مارنا چاہتا ہو یا جائیداد اور مکان پر قبضہ کر کے بیٹھا ہو حق پر غاصبانہ قابض ہو اس کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

شنبہ (ہفتہ) کے دن چاند کی آخری تاریخوں (آخری عشرہ) میں ان آیات کو باوضو لکھ کر وہ کاغذ ایک شیشی میں رکھے اور اس شیشی پر درخت کے پتوں کا رس ڈال کر دشمن کے گھر وہ شیشی دفن کر دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن طرح طرح کی آفات ومصائب میں مبتلاء ہو کر خراب وبرباد اور ہلاک ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ بلاوجہ کسی پر ظلم نہ کرے اور یہ عمل کرنے سے پہلے کسی نیک متقی عالم دین سے مشورہ کر لے ورنہ زیادتی کرنے پر خود نقصان اٹھائے گا۔ ایات درج ذیل ہیں۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ. اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ. الَّتِیْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ. وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوْا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ. الَّذِيْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ. فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ. فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ. اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ. فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ. وَلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ.

دشمن اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت (سورۂ قریش کا عمل)

مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ لایلاف قریش ہر بار بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں بہت مقبول مفید اور موثر عمل ہے۔

اول آخر درود شریف پڑھیں۔

طریقہ

عصر کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ . اول آخر درود شریف پڑھیں۔

یالطیف کا عمل

ہر نماز کے بعد ایک سو انتیس (۱۲۹) مرتبہ یالطیف پڑھیں آخر میں یہ آیت پڑھیں لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ. (انعام ۱۰۳)

ایک آموزمودہ عمل

دشمنوں سے حفاظت کے لئے ذیل کی دعا اکسیر ہے اور بارہا کی آمودہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَاهِرِ الْقَوِیُّ الْكَافِی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شِرِّةِ عَدُوِّلِی هُوَ اَقْوٰی مِنِّی بِرَبِّ هُوَ اَقْوٰی مِنْهُ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ رَبِّ اَنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

وہ لوگ جن کے دشمن زیادہ ہیں کم از کم ایک بار صبح وشام پڑھ لیا کریں اور زیادہ مشکل کے وقت سو بار پڑھا کریں۔

ظالم وکافر کو مغلوب کرنے کا عمل

جب کسی دشمن ظالم وکافر سے سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ دعا پڑھیں وہ سخت مشکل میں مبتلا ہو جائے گا اور مغلوب ہوگا۔

اَللّٰهُ الْغَالِبُ اللّٰهُ الْقَاهِرُ مُذِلٌّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ قَاهِرُ الْحَقِّ حَيْثُ كَانَ وَبِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ خَامِدُوْنَ.

یہ بہت عجیب التاثیر اور سخت دعا ہے پڑھتے ہی فوراً اثر کرتی ہے بارہا کی آزمودہ ہے اس بارے میں سخت ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ دعا نہ پڑھیں اور نہ ہی چھوٹے موٹے جھگڑے یا اختلاف میں استعمال کریں۔

ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل

ظالم حکمران سے خطرہ ہو تو پورے یقین کے ساتھ درج ذیل دعا

پڑھیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا عمل

سورہ یٰسین شریف کی اس آیت بوقت ضرورت ورد کیا جائے۔

يٰس (1) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (2) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (3) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (4) تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (5) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ (6) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (7) اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (8) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ۔

ان آیات کو صبح و شام تین تین بار پڑھ لیا جائے یا بوقت ضرورت پڑھا جائے۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (یٰس ۹)

☆ دشمنوں سے حفاظت اور جائز مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ چار اعمال اکسیر ہیں۔

☆ سات بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُ نَاصِرُنَا، اَللّٰهُ حَافِظُنَا، اَللّٰهُ نَاظِرُنَا، اَللّٰهُ مَعَنَا۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد چارسو پچاس بار یہ دعا پڑھیں۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

☆ بکثرت یہ آیت پڑھیں: وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. (المومن ۴۴)

☆ کثرت سے ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' کا ورد رکھیں۔

دشمنوں کے شر سے حفاظت کا ورد

جو شخص فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھے گا۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ ہوگا۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْقَوِيُّ لِمَا بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِیَ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْوَوِيُّ لِمَنْبَغٰى عَلَيَّ حَسْبِیَ اللّٰهُ الشَّدِيْدُ لِمَنْ كَادَنِیْ بِسُوْءٍ. دشمنوں کے دفع کرنے اور ان کے نقصان رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے۔

دفع دشمن کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرُ الْقَائِمِ الْكَافِی اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ عَدُوٍّ هُوَ اَقْوٰی مِنِّیْ بَرَبٍّ هُوَ اَقْوٰی. بعد نماز عشاء ایک سور گیارہ بار پڑھے اول و آخر درود شریف گیاہ بار۔ انشاء اللہ دشمن دفع ہوگا۔

دشمن سے حفاظت کے لئے

یہ آیت دشمنوں سے حفاظت کے لئے اکسیر ہے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِیْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ روزانہ ۱۰۰ ر مرتبہ پڑھیں۔

دشمن یا مصیبت کا خوف

اگر دشمن یا کسی طرح کی بلا کی آمد خوف ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے

جو آدمی ۳۱۳ ر مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے گا۔ وہ انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے

جب دشمن کا سامنا ہو ہو جائے یا دشمن کے سامنے جائے تو کلمات ذیل پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن اس سے مغلوب ہوگا اور وہ ناکام رہے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ يَا غَفُوْرُ.

دشمن کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی دشمن چرب زبان ہو اور اپنی زبان زوری سے ہر وقت پریشان کرتا ہو یا عدالت میں جھوٹی شہادت دیتا ہو تو ایسے آدمی کی زبان بندی کے لئے یہ آیت مسلسل بلا ناغہ پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ مخالفت کے معاملے میں دشمن کی زبان بندھ جائے گی اور وہ مخالفت میں کبھی کچھ نہ کر سکے گا۔ وہ آیت یہ ہے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْكُمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ . وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

دشمن سے حفاظت

اگر جنگل میں کوئی قتل کرنے کے درپے ہو، تو اس آیت کا ورد کریں دشمن کے شر ایذا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.

برے دفع دشمن

دشمنوں کو تباہ و برباد نیست و نابود کرنے کے لئے اس آیت کریمہ کا ورد کیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا . (طٰہٰ ۱۰۵)

دشمن کر زیر کرنے کی دعا

جو کوئی اس دعا کر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کا ورد کرے گا حق تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا خاتمہ بالخیر ہوگا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی نظر میں اس کی عزت بڑھے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ وَسَلَّمْ.

دشمن پر فتح یابی

ہر کام میں ثابت قدم رہنے کے اور دشمنوں پر فتح یابی کے لئے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ظالموں کی صحبت سے نجات

ظالموں کی صحبت سے نجات کے لئے درج ذیل آیات بہ کثرت پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا.

ہر قسم کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے

ہر قسم کے قدمہ مینکامیابی کے لئے روز صبح وشام پارہ ۲۶/اور سورۂ طور پارہ ۲۷/ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

مقدمہ سے نجات کے لئے

خدانخواستہ کسی مقدمہ میں پھنس جائے تو اس مصیبت سے نجات کے لئے موقع ہو تو خود پڑھے ورنہ اگر خود مجبور ہے تو اپنے ماں باپ بھائی یا عزیز واقارب سے پڑھوالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً بلا اخذ جواب بری ہوگا۔ روزانہ بعد نماز عشا یا بعد نماز فجر باوضو بارہ سور (۱۲۰۰) مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ خود بخود چھوٹ جائے گا۔

يَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَيْءٍ وَّوَرِثَهٗ وَرَحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ.

زبان بندی دشمن

یہ دعا ۳ مرتبہ پڑھ کر دشمن کی طرف دم کرے زبان بند ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ مِنْ شَافِيَةِ الْكِفَايَةِ وَسُرَادِقَتِ الرِّعَايَةِ مَنْ هُوَ الْغَايَةُ وَالنِّهَايَةُ اِخْتِمْ عَلٰى لِسَانِ فُلَانٍ فُلَانٍ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَقْفَالُهَا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نظر بد، جادو اور جنات کے اثرات کی روحانی تشخیص کرنے کے طریقے

خالد مقبول حفظه الله

بندش کا علاج کرنے کے لئے سب سے ضروری ہے کہ صحیح تشخیص کی جائے۔ بندش کی روحانی وجوہات تین ہوتی ہیں۔

۱. نظر بد　۲. جادو　۳. جنات

جب بھی کسی کو یہ شک ہو کہ بندش لگ گئی ہے تو اس کو چاہئے کہ روحانی تشخیص کرے۔ درج بالا تینوں وجوہات کا اطمینان کرلے کہ ان میں سے کسی کا اثر تو نہیں ہے۔ اگر تینوں میں سے کسی کا اثر نکل آئے تو پھر سمجھے کہ بندش ہوسکتی ہے۔ اگر کسی کا بھی اثر نہ نکلے تو بندش کا گمان نہ کرے۔ ہر مصیبت یا مشکل روحانی وجوہات کی بنا پر نہیں آتی۔ انسان کے گناہوں کی شامتِ اعمال ہوتی ہے، بددعاؤں کا اثر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔

یہاں یہ ضروری ہے کہ عوام کس طرح خود سے روحانی تشخیص کر سکے کہ کیا اس پر نظر بد کا اثر ہے؟ کیا اس پر یا اس کی جگہ پر جادو یا جنات کے اثرات ہیں؟ اس مسئلے کے حل کو عوام تک آسانی سے ہاشمی روحانی مرکز کی روحانی درسگاہ نے پہنچایا ہے۔ اب عوام خود آسانی سے گھر بیٹھے اپنی اور اپنی جگہ کی تشخیص کرسکتی ہے۔ اعتماد سے درج ذیل روحانی تشخیص کے اعمال کریں اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نظر بد کی روحانی تشخیص

اس عمل سے نظر بد کی تشخیص بھی ہوتی ہے اور علاج بھی۔ عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سات ثابت لال مرچیں لی جائیں۔ ایک مرچ پر درج ذیل آیات سات بار پڑھ کر دم کی جائیں۔ اگر مریض پاس ہو تو اس پر بھی ساتھ ہی دم کردیا جائے۔ اسی طرح ساتوں لال مرچوں پر دم کیا جائے۔ کل انچاس (۴۹) مرتبہ آیات پڑھی جائیں گی۔ پھر مریض کو لٹا کر اس پر سے سات چکر (گھڑی کی الٹی سمت میں) دے کر ساتوں مرچوں کو چولہے پر رکھ کر جلائیں۔ نظر بد ہونے کی صورت میں مرچوں سے دھسک نہیں آئے گی یا کم آئے گی۔ روزانہ عمل کریں یہاں تک کہ دھسک آنا شروع ہوجائے۔

چاہے جتنے دن لگ جائیں۔ سورۂ قلم کی ۵۱-۵۲ آیات ہیں:

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَاهُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ.

نظر بد اگر تشخیص میں آجائے تو جلد از جلد اس کو ختم کرنے کی تدابیر کریں۔ اس سلسلے میں روحانی علاج گاہ کی خدمات بھی حاضر ہیں۔

نوٹ: مرچیں ثابت لیں۔ خالی نہ ہوں اور نہ ہی کوئی سوراخ ہو۔ پہلے سات لال مرچوں کو بغیر دم کئے چولھے پر رکھ کر جلا کر دیکھ لیں کہ دھسک کیسی ہوتی ہے؟

جادو اور جنات کی فرد کی روحانی تشخیص

روحانی علاج میں سب سے اہم مرحلہ روحانی تشخیص کرنے کا ہوتا ہے۔ عاملین کی ایک بہت بڑی تعداد سادہ عوام کو غلط اور جھوٹ پر مبنی تشخیص بتا کر ڈراتے ہیں، ان کی لاعلمی اور سادگی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طرح طرح کی باتیں کر کے ان کو ذہنی مریض بنا دیتے ہیں اور پھر مجبور ہو کر مریض یا سائل وہ سب کچھ کرتا ہے، جو عامل چاہتا ہے۔

جو شخص کسی کلام کا عامل ہوتا ہے، اس کا وہ عمل چلتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اہل ہوتا ہے اور اگر کسی بھی کتاب میں کوئی عمل یا کلام کو دیکھے تو وہ بغیر اجازت کر سکتا ہے۔ مگر عوام کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہے۔ وہ عامل بھی نہیں ہوتے اور عموماً ذکر واذکار کے پابند بھی نہیں ہوتے۔ ایسے میں جب وہ تشخیص کا عمل کتاب سے دیکھ کر کرتے ہیں تو اکثر ناکامی ہوجاتی ہے۔ اس کی وجہ روحانی قوت کی کمی ہوتی ہے۔ تشخیص کے عمل میں کسی ایک آیت کو تین یا سات بار پڑھنا لکھا ہوتا ہے، کچھ

میں تین چار سورتوں کا پڑھنا لکھا ہوتا ہے۔ کچھ میں تعویذ لکھ کر تشخیص کی جاتی ہے۔ ان سب میں عوام کو نہیں پڑنا چاہئے۔ ہم آپ کو ایک ایسا عمل بتا رہے ہیں، جس میں کسی اجازت کی ضرورت نہیں اور تشخیص بھی بالکل صحیح ہوگی۔ بشرطیکہ ہمارے بتائے ہوئے طریقے پر تشخیص کی جائے۔

یہ عمل ''منزل'' کا عمل ہے ''منزل'' قرآنی آیات اور سورتوں کا وہ مجموعہ ہے، جس میں قرآن مجید کی تقریباً وہ تمام آیات وسورتیں شامل ہیں جو جادو اور جنات کے متاثر مریضوں کے علاج میں پڑھی جاتی ہیں۔ اس عمل کو پڑھ کر تشخیص کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ کئی آیات اور سورتیں پڑھنے سے تشخیص میں مخالف طرف سے جنات وشیاطین جو رکاوٹیں ڈالتے ہیں، وہ آسانی سے نہیں ڈال سکتے اور ایک عام آدمی بھی با آسانی روحانی تشخیص کرسکتا ہے۔ میری تمام حضرات وخواتین سے کہ خود روحانی تشخیص کریں اور دیکھیں کہ آپ خود اور آپ کے گھر میں کتنے روحانی مریض ہیں؟ اگر روحانی مریض موجود ہوں تو ان کے روحانی علاج کی طرف توجہ دیں اور اپنے قریبی کسی نیک اور ماہر عامل کو دکھائیں اور علاج کروائیں۔ جادو اور جنات کے اثرات کا علاج نہ کرانے سے ہماری زندگیوں میں طرح طرح کی پریشانیاں اور رکاوٹیں آتی رہتی ہیں۔ جنہیں ہم اپنی کم علم کی بنا پر اتفاق سمجھ کر درگزر کرتے رہتے ہیں اور بداثرات کی دل دل میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ پھر جب نکلنے کا کوئی راستہ نہیں نظر آتا یا پانی سر سے اونچا ہوجاتا ہے اور اثرات ختم ہونے میں کافی وقت لگتا ہے۔

اس لئے اگر پہلے سے ہی علم ہو اور علاج کی طرف توجہ دیں تو انشاء اللہ، بہت سی موجودہ پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جلہ شانہ ہم سب کو اس عمل کی سمجھ عطا فرمائیں۔

کپڑا ناپ کر تشخیص کرنا

سب سے پہلے مریض کے کپڑے کو بالشت سے ناپیں اور نشان لگائیں۔ نشان کا آغاز پہلا نشان اور اختتام دوسرا نشان کہلائے گا۔ پھر جو نشان لگائے ہوں، ان پر منزل ایک بار یا تین بار پڑھ کر دم کریں۔ دوبارہ ناپیں اور نیا نشان (تیسرا نشان) حالیہ ناپ کے مطابق لگا دیں۔ اب دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلا ہے؟ تیسرا نشان دوسرے سے آگے آیا، پیچھے گیا یا کچھ فرق نہیں پڑا۔ اگر فرق پڑا ہو تو اس کو نوٹ کرلیں۔ اب دوبارہ منزل ایک بار پڑھ کر دم کریں۔ مگر اب کی بار پیائش کا آغاز تو وہ رہے گا جو کہ پہلے تھا (یعنی نشان اول) مگر اختتام جو بعد میں نیا نشان (چوتھا نشان) لگائیں اور دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلا؟

اس طریقے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر مریض پر دونوں اثر یعنی جادو اور جنات کا ہو تو دونوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جب کہ عام طریقہ پر جس میں ایک بار پیائش کی جاتی ہے صرف ایک ہی اثر کا پتہ چلتا ہے۔ اس مثال سے سمجھیں

پہلا نشان — دوسرا نشان

جب دم کیا تو نیا نشان جس کو تیسرا نشان کہیں گے، یہ آیا
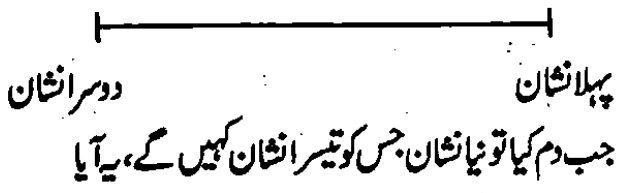
پہلا نشان — دوسرا نشان

اب دیکھیں کہ تیسرا نشان پہلا دونوں نشانوں کے اندر آیا ہے تو کہیں گے کہ مریض پر جنات کا اثر ہے۔ دوسرے الفاظ میں کپڑا بڑھ گیا ہے۔ یہاں تک تو عام طریقہ ہے جو عاملین کے ہاں رائج ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر مریض پر جادو کا اثر ہو جو کہ اکثر ہوتا ہے تو پھر پتہ کیسے چلے گا؟ اس کے لئے ایک بار مزید وہی دم کپڑے پر دوبارہ کیا جائے گا مگر اب نشان پہلا اور تیسرا ہی ناپا جائے گا۔

جب دم کیا تو نیا نشان جس کو چوتھا نشان کہیں گے، یہ آیا:
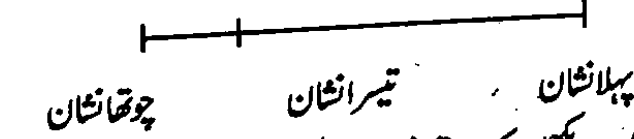
پہلا نشان — تیسرا نشان — چوتھا نشان

اب دیکھیں کہ چوتھا نشان پہلے اور تیسرے نشانوں سے باہر چلا گیا۔ اس کو ہم جادو کہیں گے۔ دوسرے الفاظ میں کپڑا چھوٹا یا کم ہوگیا۔ اس طرح مریض پر جادو اور جنات دونوں کا اثر ہے۔ اور دونوں کا ہی علاج کرانا ہوگا۔ اگر دوبارہ دم پر نیا نشان (تیسرا نشان) اپنی جگہ پر ہی رہے اور کوئی تبدیلی نہ ہو تو ہم کہیں گے کہ صرف جنات کا اثر ہے۔ اور اگر چوتھا نشان پہلے اور تیسرے نشان کے دوبارہ اندر آیا تو ہم کہیں گے کہ شدید جادو جنات کا اثر ہے۔ اسی طرح جادو کے لئے بھی سمجھ لیجئے۔ کے ناپ کو لکھ کر محفوظ رکھیں۔

اس طرح آپ خود اپنی اور اپنے اہل وعیال کی تشخیص کرسکتے ہیں۔

کیسے پتہ لگائیں کہ علاج کا فائدہ ہورہا ہے یا نہیں؟

جس طرح طبی علاج میں ٹیسٹ ہوتے ہیں اور رپورٹ آتی ہے۔ پھر علاج کرتے ہیں اور جب رپورٹ کرواتے ہیں تو نئی رپورٹ سے پتہ لگ جاتا ہے کہ فرق پڑ رہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح کپڑا بھی ایک روحانی ٹیسٹ ہے۔ اگر علاج کے بعد کپڑا ناپنے پر پہلے سے کم فرق ہے تو سمجھ لیں کہ علاج سے فائدہ ہورہا ہے۔ اسی کو جاری رکھیں۔

کیسے پتہ لگائیں کہ جسم کے کسی خاص حصے پر جادو یا جنات کا اثر ہے؟

سب سے پہلے جتنے بھی کمرے، باتھ روم چھت، گیراج اور گھر کے ایسے حصے ہوں، جہاں کونے ہوں جیسے سیڑیاں، ان کو گن لیں۔ ان کی تعداد کے برابر دو انچ چوڑے اور ایک فٹ لمبے سفید کاٹن کی پٹیاں لے لیں۔ مثلاً چار کمرے، دو باتھ روم، ایک چھت، ایک گیراج، ایک اوپر جانے والی سیڑھیاں۔ یہ کل نو ہوئے تو ۹ پٹیاں لیں گے۔ رات کو سونے سے قبل ایک پٹی لے کر جس جگہ کی تشخیص کرنا ہو، اس کے جتنے کونے ہوں، ہر کونے پر تین چار بار پٹی کو رگڑیں۔ پھر اس جگہ درمیان میں پٹی کو رکھ دیں۔ اسی طرح سب جگہ کریں۔ باتھ روم میں کسی اونچی جگہ رکھ دیں اور سو جائیں۔ صبح اٹھ کر کسی ایک جگہ کی پٹی لیں اور دوبارہ اسی جگہ کے کونوں پر رگڑیں اور ایک لفافے میں پٹی کو ڈال دیں۔ اسی طرح سب پٹیاں اکٹھی کرلیں۔ اب یہ پٹیاں تشخیص کے لئے تیار ہیں۔ یہ سارا کام کرنے کے بعد اب ان پٹیوں پر دم کیا جائے گا اور تشخیص کی جائے گی۔

ایک پٹی لیں۔ اس پر ایک بالشت کھول کر رکھیں اور دونوں طرف نشان لگادیں۔ اسی طرح سب پٹیوں پر نشان لگالیں۔ ایک وقت میں چار سے پانچ پٹیاں اپنے سامنے رکھیں۔ ان پٹیوں پر منزل پڑھ کر دم کریں۔ دوبارہ ناپیں اور نیا نشان حالیہ ناپ کے مطابق لگادیں۔ اب دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلا ہے؟ پھر منزل پڑھ کر ایک بار اور دم کریں مگر اب کی بار پیمائش کا آغاز وہی رہے گا جو کہ پہلا تھا مگر اختتام جو بعد میں نیا نشان (تیسرا نشان) لگایا ہے، وہ ہوگا۔ اب حالیہ ناپ کے مطابق نیا نشان لگائیں اور دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلا ہے؟ پچھلے صفحات میں تفصیل سے طریقہ تحریر کردیا ہے۔

یہاں تک تو تشخیص ہوگئی اور پتہ چل گیا کہ کون کون سے کمرے میں جنات کا اثر ہے، کس میں جادو کا اور کن کمروں میں جنات اور جادو دونوں کا اثر ہے۔ جیسا کہ مرض، ویسی دوا۔ جس کمرے میں جس کا اثر ہو، اسی طرح کا علاج کیا جائے۔ پھر ایک ہفتہ بعد دوبارہ یہ تشخیص کا عمل کریں۔ اور پرانے ناپ سے نئے ناپ کا موازنہ کریں۔ اور دیکھیں کہ کس کس جگہ سے اثرات کم ہوگئے؟ کس جگہ بالکل فرق نہیں پڑا؟

ایک اہم بات کہ جس جگہ پر ایک انگلی سے زائد کا اثر ہو، وہاں صرف اثرات نہیں ہوتے، وہاں مخلوق کی موجودگی بھی ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پر مریض یا بچوں کو بالکل سونے نہ دیں۔ اور جلد از جلد اس جگہ کو روحانی طور پر صاف کریں یا کروائیں۔

یہ عمل کئی لوگوں کو بتایا اور جب انہوں نے کیا تو حیران رہ گئے کہ ان کے گھروں میں کتنا زیادہ اثر ہے۔ دراصل اب وہ ماحول نہیں رہا کہ صبح ہوتے ہی نماز فجر ادا کی جائے یا ہر طرف سے قرآن پاک کی تلاوت۔ ان کی جگہ ٹی وی اور گانے فلموں نے لے لی۔ اس لئے اب گھروں میں زیادہ اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔

تمام پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ اس عمل کو ضرور کریں۔ آپ کی بہت سی پریشانیاں اور رکاوٹیں، گھر پر اثرات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو کرنے والوں کو کامیاب کرے۔ آمین۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو خود سے تشخیص کرنے کے عمل کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائیں تا کہ لوگ غلط قسم کے عاملین کے جھانسے میں نہ آئیں۔

☆ جو شخص کہ علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے، وہ ایک بیمار ہے، جس کے پاس دوا تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔

☆ عالم بے عمل اور عابد بے معرفت چکی کے مانند ہیں، جو روز وشب چکر میں سرگرداں ہے لیکن نہیں جانتی کہ کس حال میں

مرد اور عورت کی شہوت کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

شہوت کی بندش سے مراد یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی شرمگاہ کی بندش لگا دی جائے۔ مرد کی لگے گی تو وہ عورت سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ عورت کی لگتی ہے تو وہ مرد کو جماع کرنے نہیں دیتی۔ مگر شرمگاہ میں عجیب طرح کی خارش ہوتی ہے۔ اگر صحبت کر لی جائے تو عورت کو بہت درد بھی ہوتا ہے۔ مرد و عورت کی شہوت کی بندش کا علاج دیا جارہا ہے۔

مرد مسحور جو بوجہ سحر عورت پر قادر نہ ہوسکے

ان آیات کا تعویذ لکھ کر سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ۔ (الانبیاء:۳۰)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ (الاعراف:۱۱۹)

قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (یونس:۸۱)

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (بنی اسرائیل:۸۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)

سحری نامردی کا علاج

جو کوئی بوجہ سحر یا جادو اپنی عورت پر قدرت سے محروم ہو گیا ہو اور اسے شرمندگی کا سامنا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد لئے روزانہ بعد از نماز فجر، (۲۱) اکیس یوم تک چینی کی طشتری پر اسم الٰہی ''یَاجَبَّارُ'' زعفران وگلاب سے گیارہ (۱۱) مرتبہ لکھ کر اسے پانی سے دھو کر نہار منہ اس کا پانی لیا کرے اور اسی کا ورد اکیس (۲۱) مرتبہ کر کے اپنے اور پر دم کیا کرے۔

ان شاء اللہ العزیز الحکیم، اس عمل کی بدولت، اس کی قوت مردمی نہ صرف بحال ہو جائے گی بلکہ اس کے مادہ منویہ کے اندر گاڑھا پن پیدا ہو جائے گا اور اسے اپنی عورت پر مکمل قدرت حاصل ہو جائے گی۔

لوح خلاصی بندش

ذوالفقار احمد (راول پنڈی)

سب سے پہلے اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر، آقائے نامدار محمد ﷺ پر کھربوں درود وسلام۔ آج آپ کی خدمت میں ''لوح خلاصی بندش'' لے کر حاضر خدمت ہوں۔ یقین کے ساتھ استعمال کریں کیونکہ کلام برحق ہے، شک وسوسہ کرنا کفران نعمت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح بند دروازے کھلتے ہیں۔

سب سے پہلے کسی بھی نوچندی شب جمعرات یا شب جمعہ کو غسل کریں۔ پاک صاف کپڑے زیب تن کریں۔ صاف جگہ کا انتظام کریں۔ دانت ضرور صاف کریں۔ جو لوگ غیبت، چغل خوری، زنا جیسے کاموں میں ملوث ہیں، وہ پہلے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، توبہ کریں اور آئندہ یہ کام نہ کرنے کی قسم کھالیں اور عہد کریں۔ تب یہ لوح ان کو کام دے گی۔ اگر یہ کام چھوڑ سکتے تو پھر لوح بنانے کی زحمت نہ کریں۔

لوح کی تیاری سے پہلے ۱۰۰۱ر مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر ۱۰۰۱ر مرتبہ کوئی سا درود شریف پڑھیں اور آقائے نامدار محمد ﷺ کی محبت اگر دل میں نہیں تو پھر دل پتھریلی اور بنجر زمین سے بھی بدتر ہے۔ اس کے بعد پورے لوازمات سے لوح تیار کریں۔ اگربتی جلا کر رجال الغیب کو پشت کر کے رکھیں۔ کل ۸ر نقش تیار کریں۔ حسب توفیق صدقہ کر کے ایک نقش رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح نہار منہ چند گھونٹ یہ پانی پی لیں۔ باقی جو پانی بچے اس کو کسی بڑے ٹب یا بالٹی میں پانی ڈال کر مکس کر لیں۔ اس پانی سے ایک بوتل بھر لیں اور گھر کی سب دیواروں اور دوکان، فیکٹری وغیرہ کی دیواروں پر چھڑکاؤ کریں۔ احتیاط کریں پانی نیچے نہ گرے۔ اب جو پانی بالٹی یا ٹب میں باقی ہے، اس سے غسل کریں۔ ایسی جگہ غسل کریں کے پانی نالی وغیرہ میں نہ جائے۔ اگر ایسی نہیں ہے تو ٹب یا بالٹی کمرے میں لے جائیں۔ اس پانی میں تولیہ بھگو کر اپنے پورے جسم میں ملیں اور باقی پانی چھت پر ڈال دیں۔ متواتر ۷ر روز عمل کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ۴۰ر روز متواتر صبح کے وقت سورۃ الفلق و ناس ۲۱ر مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور مغرب کی نماز کی جو سنتیں ہیں، ان میں یہ دونوں سورتیں فاتحہ کے بعد پڑھا کریں۔ ہر چیز کی بندش ختم ہو جائے۔

یہ لوح صرف میرے پاس دستیاب ہے اور کہیں نہ ملے گی۔ جو حضرات خود تیار نہ کر سکیں وہ براہ راست مجھ سے یا پھر ادارے سے رابطہ کریں۔ آخر میں مجھ گناہ گار کو طلسماتی دنیا کے بانی اور تمام اسٹاف کو اور میرے استاد محترم کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ ہم سب کو زندگی اور صحت دے تا کہ ہم لکھتے رہیں اور ادارہ یہ انمول موتی آپ تک پہنچاتا رہے۔ اللہ نگہباں۔

نقش جو گلے میں پہننا ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۳۴۹۲	۳۴۹۵	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۱	۳۴۹۶
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۳	۳۴۹۰
۳۴۹۴	۳۴۸۹	۳۴۸۸	۳۵۰۰

میکائیل

یہ نقش ۷ر عدد تیار کرنے ہیں جن سے غسل کرنا ہے اور بندش والی جگہ چھڑکائی کرنا ہے۔ اور نہار منہ پینا ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۲	۳۴۹۵	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۱	۳۴۹۶
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۳	۳۴۹۰
۳۴۹۴	۳۴۸۹	۳۴۸۸	۳۵۰۰

یہ عمل ایک بزرگ کا بخشا ہوا ہے، جسے قارئین کے لئے اجازت

عام کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین، سب بیٹیوں کو عزت وآبرو کے ساتھ رخصت کرے اور سب کے گھر آباد رکھے۔ آمین۔

رشتہ کی ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو، منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو، سرے سے کوئی رشتہ ہی نہ آتا ہو یا اگر رشتہ آتا ہو تو کوئی بھی بات طے نہ ہوتی ہو، رشتے والے ناپسند کر کے چلے جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی سورۂ فاتحہ کی برکت سے دلی مراد جلد ہی پوری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جو کوئی یہ چاہے کہ کسی اچھی اور نیک جگہ پر اس کا نکاح ہو جائے اور اس معاملے میں اسے کامیابی نصیب ہو، اس کا گھر بس جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر اور عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ چالیس یوم تک ہر روز بلا ناغہ ایک سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر ہی مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور کوئی اچھا اور نیک رشتہ آجائے گا۔

اگر بالفرض چالیس یوم تک مقصد پورا نہ ہو تو مایوس نہ ہو، اس عمل کو مزید چالیس یوم تک جاری رکھے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور مقصد میں کامیابی ہوگی اور جلد ہی کسی اچھی جگہ نکاح ہو جائے گا اور اچھے طریقے سے شادی کا مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے پا جائے گا۔ (عام اجازت ہے۔ خ)

شادی کی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو، بندشیں اور رکاوٹیں ہوں، تو جمعہ کے دن، بوقتِ اشراق، چار رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔ اول وآخر اکیس بار درود شریف۔ پھر سجدہ میں جا کر اپنی شادی کی دعا کرے۔ اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ بندشیں اور رکاوٹیں دور ہوں گی اور مقصد حاصل ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆ کسی کی قلتِ عقل کا اس کے کثرت کلام سے اندازہ ہوتا ہے۔
☆ حقیقی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے۔ اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں ہیں۔

اقوال زریں

☆ دوست سے اپنے حقوق کا خواہاں نہ ہو بلکہ دوست کے حقوق خود بخود پورے کر۔ (امام شافعیؒ)

☆ ہزاروں دوستوں کی موجوگی میں خوش نہ ہو بلکہ ایک دشمنِ غائب سے خائف رہ۔ (امام شافعیؒ)

☆ یہ خیال غلط ہے کہ مفلسوں کو مفلسی بے قرار رکھتی ہے بلکہ دولت مندوں کو دولت ان سے بھی زیادہ بے قرار رکھتی ہے۔

☆ نفس کی خواہش پوری کرنے سے اطمینان نہیں ہوتا بلکہ یہ آگ پر گھی ڈالنے کی مانند ہے۔ جو بجھانے کی بجائے الٹا اس آگ کو تیز کرتا ہے۔

☆ سچی خوشی کوئی پالتو پرندہ نہیں ہے جو ہر وقت ہمارے پنجرے میں بند رہے بلکہ وہ عنقائے بلند پرواز ہے۔ جس کے قابو میں لانے کے لئے بہت کچھ نفس شکنی کی ضرورت ہے۔

☆ یتیم وہ نہیں جو والدین کے سائے سے محروم ہو گیا ہے، بلکہ یتیم درحقیقت وہ ہے جو اخلاق کی نگرانی سے محروم ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ غم وغصہ اتنا نہ کر کہ وہ تمھیں کھا جائے، بلکہ اتنا غم وغصہ کر کہ تم اسے کھا جاؤ۔

☆ ایک اور ایک دو نہیں بلکہ گیارہ ہوتے ہیں۔

☆ صرف زبان ہی سے شکر کافی نہیں بلکہ اپنے عمل اور سے بھی ظاہر کرو۔

☆ باتیں بنانا اور کام کچھ نہ کرنا طلب نہیں کہلاتی بلکہ سراسر ہوس ہے۔

☆ دانا لوگ دوسرے سے متعلق بری باتیں فوراً نہیں مال لیتے بلکہ کان بھی نہیں دھرتے۔

☆ شرافت ونجابت کوئی ماں کے پیٹ سے لے کر نہیں آتا۔ ملکہ سب ایک سے ہوتے ہیں لیکن جو اپنے اخلاق وعادات اور دل ودماغ کی حالت کو اچھا کر لیتا ہے۔ وہی اصلی شریف ونجیب ہوتا ہے اور جو اپنے آپ کو خراب کر لیتا ہے وہ کمینہ ورذیل ہوتا ہے۔

☆ عیب کو کرنے والا ہی نہیں بلکہ عیب کو ظاہر کرنے والا بھی بدتر ہے۔

بندش روزگار کیسے ختم ہو؟

مولانا علی آفاق

فون کی گھنٹی بجی اور سلام اور دعا کے بعد سائل نے اپنا نام محمد علی بتایا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ راولپنڈی کا رہنا والا ہوں۔ تقریباً پچھلے بیس سال سے انگلینڈ معاش و روزگار کے لئے جانا آتا رہتا ہے، مگر پچھلے ۲۰ سال کی معاشی کسمپرسی اور آج کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔ پہلے بھی مقروض تھا آج بھی چولہا جلانے کے لئے قرضہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اسوقت بھی سوالاکھ سے زائد کا مقروض ہوں۔ پاکستان میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کا کام کرتا ہوں، جس کی بدولت معاشی پہیہ چلتا ہے۔ لیکن ایک دوست کے مکان میں پاٹنر شپ کے عنوان سے ۵/لاکھ روپے پھنس گئے ہیں۔ اب وہ مکان بک جائے اور میں قرض خواہوں اور قرضوں سے نجات حاصل کرسکوں۔ جب ان کی ساری کہانی سن لی اور روحانی تشخیص کی تو پتہ چلا کہ وہ کافی عرصہ سے معاشی بندش کا شکار ہیں اور بغیر درست علاج کے ان کے اس مکان کے فروخت ہونے اور معاشی حالات کی درستگی کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے۔

میری عادت ہے کہ میں روحانی یا جسمانی مریض کو اودھیرے نہیں رکھتا اور سبز باغ دکھانے سے بھی اساتذۂ کرام نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے اس مریض سائل کو دوٹوک انداز میں بتا دیا کہ آپ کا علاج بشمول آپ کے گھر کے علاج کے، تقریباً ۴۱ سے ۶۰ روز کا ہوگا۔ اس دورانیہ میں آپ کے معاملات ان شاء اللہ درست ہوجائیں گے۔ اس دوران خواب یا دیگر پیش رفت سے آگاہ رکھیں۔ مگر یہ علاج آدھا تصور ہوگا۔ اس کے بعد حفاظت، حصار، بچاؤ، دفاع اور آپ کے دشمن کی امیدوں پر پانی پڑجائے، وہ مایوس ہوجائیں تو اس کے لئے علاج سے اگلا قدم اٹھانا ہوگا۔ جو علاج کا اہم حصہ ہونے کے باوجود مریض اور معالج کی نگاہ سے عموماً اوجھل ہوتا ہے۔ معالج کی نگاہ سے اس لئے کہ مریض ہمیشہ ان کے پاس چکر لگاتا رہے اور مریض کی نگاہ سے اس لئے کہ وہ ناواقف ہوتا ہے یا پھر ہوشیاری اور چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مزید پیسہ صرف نہیں کرنا چاہتا۔

خاص الخاص علاج، تعویذات، دھونیاں اور مخصوص وظائف کے ساتھ مریض اور اس کے اہل خانہ کے لئے روزانہ ترتیب سے وقت مقرر کر کے پڑھائی دی تو اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ مریض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک کے بجائے، دو مکان فروخت کروا دیے اور معاشی بوجھ جو قرضو کی صورت میں تھا، اس سے بھی نجات مل گئی۔

مگر وہ مریض حصار، دفاع حاصل کئے بغیر رفو چکر ہوگیا تو چند ایام کے بعد معاملات بگڑنا شروع ہوگئے۔ رابطہ پر میں نے ساری صورت حال سے آگاہ کردیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ جلدی میں تھا۔ چلیں ابھی کچھ کریں میں حصار بھی لوں گا۔

خلاصہ: علاج اور حصار سے ہی روحانی امراض سے نجات ممکن ہے۔ ورنہ پریشانی ہی پریشانی ہے۔

بندش کا علاج

عذرا نامی ایک خاتون نے فون پر رابطہ کیا۔ اور اپنی بیٹی کے رشتہ کے متعلق مسائل پر گفتگو کرنے لگیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ پچھلے دو سال سے مختلف مشہور رسائل سے وظائف کرچکے ہیں۔ مگر بیٹی کے رشتہ کے سلسلہ میں معاملات ٹس سے مس نہیں ہوئے بلکہ پہلے جو تھوڑے بہت رشتہ والے دیکھنے آتے تھے، وظائف کی کثرت اور بلا تشخیص اور اندھا دھن اور دیوانہ وار پڑھنے کی وجہ سے وہ بھی آنا بند ہوگئے۔ جس کا سادہ سا ترجمہ یہ ہے کہ بندش رشتہ میں مزید سختی آگئی۔ پہلے پہل جادو کے ذریعہ مسلط کردہ جنات جادوگر کی ہدایت کے مطابق رشتہ کے طے ہونے میں رکاوٹ بنے تھے۔ مگر اب وہ جنات اور جادو ذاتی عناد پر اتر آیا ہے۔ مریضہ کے لواحقین اور مریضہ کو صاف عرض کردیا کہ علاج کے دوران رابطہ، جیسے علاج بتایا جائے ویسے ہی کرنا اور جو وظائف تجویز کئے جائیں، ان کی پابندی کرنی ہوگی۔ مریضہ نے ساری ہدایات پر عمل کرنے کی یقین دہانی کروادی تو علاج شروع ہوا۔ پہلی ہی رات لڑکی

کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود اور اس کے گھریلو ملازمین گھر کا کوڑا کباڑ اٹھا کر گھر سے باہر پھینک رہے ہیں۔ جو اس بات کی نشانی تھی کہ تیر نشانہ پر لگا۔

علاج چلتا رہا، گھر میں خوشگوار احساس نمودار ہونا شروع ہوگیا، ۲۰ دن کے بعد رشتے دوبارہ آنے شروع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے خاص کرم کیا کہ ان رشتوں میں سے ایک رشتہ پسند آگیا اور بات طے ہوگئی۔ لڑکی نے وظیفہ پوری تندہی سے پڑھا۔ علاج بھی بھرپور توجہ سے کیا۔ یہ بھی سمجھادیا کہ آپ کے روحانی دشمن، کاروبار کے دشمن، آپ کے گھریلو سکون کے دشمن اور آپ کے جان ومال کے دشمن آپ کے علاج سے ختم نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کا مسلط کردہ جادو آپ سے تھوڑی دیر کے لئے دور ہوا ہے۔ اب اگر آپ مستقل بنیادوں پر حاسدین، جادوگروں اور ظالموں سے نجات چاہتے ہیں تو پھر حصار کا عمل لینا ہوگا۔ ورنہ خود بھی مایوس ہوں گے اور عاملین کو الگ بدنام کریں گے اور بالآخر ایسی دلدل میں پھنس جائیں گے کہ جس سے نکلنے کا موقع، پیسہ اور وقت آپ کے پاس نہیں ہوگا۔

لہٰذا علاج مکمل کروائیں یعنی علاج وحصار پر توجہ دیں۔ ادھورا علاج ہمیشہ پریشانی اور مایوسی ہی لاتا ہے۔ الحمدللہ ہمارے ادارے میں علاج بھی سکھایا جاتا ہے۔ حصار بھی کروایا جاتا ہے اور مکمل رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ اس مریضہ کو حصار کا عمل اجازت کے ساتھ ادارہ کی طرف سے عنایت ہوا اور اس کی پہلی منزل کی ریاضت تجویز ہوئی۔ ۷۵ دن کی ریاضت کے بعد اس نے اپنی قریبی عزیزہ کو خواب میں دیکھا کہ اور ساتھ ہی اگلے دن اس کی طبیعت ناساز ہوگئی اور اس سحر کروانے والی عورت کو ہسپتال جانا پڑا۔

قارئین! دیکھا آپ نے جب درست علاج کے بعد حصار وحفاظت کا عمل کیا جائے تو جادو کروانے والوں کی کسی شامت آتی ہے۔ پس بندش کے خاتمے کے لئے علاج اور حصار کے لئے ادارہ سے فوری رابطہ فرمائیں۔

عامل بندش کا علاج کیسے کرے؟

عامل بندش کا علاج کیسے کرے؟ ایک انتہائی اہم سوال ہے جو کہ روحانی علوم کے شائقین اور روحانی درسگاہ کے طالب علم اکثر کرتے ہیں۔ بعض عاملین بھی یہ سوال کرتے ہیں۔ ان تمام کے افادہ اور قارئین کے علم میں اضافہ کے لئے یہ مضمون خاص طور پر ''بندش'' کے عنوان پر خاص نمبر میں شائع کیا جارہا ہے۔ بندش کے خاتمے کے لئے صحیح اور غلط طریقے سب ہی رائج اور مشہور ہیں۔

غلط طریقے تو یہ ہیں کہ بغیر تشخیص علاج دے دیا، نہ علامات پوچھیں، ظاہری اور باطنی تشخیص کے بغیر ہی صرف بندش کا نام سنا اور فتویٰ صادر کردیا کہ منزل پڑھیں، درود شریف کی کثرت کریں، یالطیف پڑھیں، یامنتقم پڑھیں۔ ایسے غلط طریقہ علاج سے معاملہ جادو کا ہو یا جن کا، معاملہ نظر بد کا ہو یا پھر معمولی چھلاش کا، ہرصورت معاملات بگڑتے ہیں اور عموماً سائلین کا اعتماد روحانی معالجین اور بعض دفعہ قرآن حدیث سے بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے جو کہ زبردست آخرت کا نقصان ہے۔ اس لئے ایسا طریقہ ہرگز اختیار نہ کریں اور سائلین ایسے معالجین اور نیم حکیم لوگوں سے اجتناب کریں۔ یہ بات نہیں کہ ان اذکار سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فائدہ ضرور ہوتا ہے مگر علاج نہیں ہوتا۔ اور کئی بار معاملہ بہت زیادہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

دوسرا غلط طریقہ علاج یہ ہے کہ معالج نے روحانی تشخیص تو کرلی مگر درست تشخیص نہ کرسکا۔ کپڑے کو چیک کیا مگر مریض سے اس کے گھر، کارو، روزگار، ملازمت اور گھریلو زندگی کے معاملات پوچھے بغیر علاج شروع کردیا۔ جس کا نقصان یہ ہوسکتا ہے کہ: گر گھریلو حالات کی جانچ پڑتال نہ کی تو مکمل علاج اور شفاء سے مریض محروم رہے گا اور بالآخر معالج اور مریض دونوں ہی مایوسی کا شکار ہوں گے۔

تیسرا غلط طریقہ مریض علاج لینے کے بعد رفوچکر ہوگیا، کوئی رابطہ نہ رکھا۔ معالج کی طرف سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے اپنے جنات سے مریض کی روانہ کی بنیاد پر رپورٹ حاصل نہ کی۔

چوتھا غلط طریقہ علاج یہ ہے کہ: معالج نے علاج شروع کردیا مگر مریض کے حالات کے مطابق صدقہ عملیات ادا نہ کیا اور نہ ہی کروایا۔ جس کی وجہ سے مریض کو علاج میں خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا اور بعض دفعہ معالج بھی علاج کی رجعت کا شکار ہوگیا۔

پانچواں غلط طریقہ یہ ہے کہ مریض کی خصوصی رعایت کی، اس کا بڑھ چڑھ کر علاج کیا، جادو اتارا، جنات سے دوبدو جنگ کی مگر اس خصوصی شفقت اور محنت ومحبت کا صلہ مریض نے یہ دیا کہ وہ سر چڑھ گیا۔ اس لئے میرا اپنا مشورہ یہ ہے کہ مریض کو پابند رکھا جائے جب تک وہ پوری طرح سے صحت یاب نہ ہوجائے۔

کاروبار کی بندش کو ختم کرنے کا اعمال

مرتب: اراکین رحانی علاج گاہ، دار العمل چشتیہ، لاہور

کاروبار کی بندش سے آج کل ایک دنیا پریشان ہے۔ حسد اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ایک دکان دار، ساتھ والی دکان کو چلتے دیکھتا ہے تو اس پر بندش لگوا دیتا ہے۔ حالانکہ اس کو چاہئے کہ اپنے لئے ترقی کاروبار کا عمل کرے اور کروائے مگر اس کی طرف دھیان نہیں جاتا کہ دوسرے بھی خوش رہیں اور ہمیں بھی رزق ملے۔ بس ایک ہی دھن سوار ہے کہ دوسروں کو کیوں رزق میسر آ رہا ہے؟ کیوں اس کی دکان میں گاہک جاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی اس سوچ رکھنے والوں کے ذہنوں کی اصلاح فرمائیں۔

کاروبار میں بندش

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اچھا خاصا چلتا ہوا کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ اور دکان یا کاروبار میں ایسی بندش ہو جاتی ہے کہ تمام سامان اور وسائل مہیا ہونے کے باوجود بکری نہیں ہوتی۔ اور آڈر وغیرہ نہیں آتے۔ کہیں سے آڈر ملتا ہے تو اس کی تکمیل نہیں ہوتی۔ دکان میں خریدار آتے ہیں، مال پسند کرتے ہیں لیکن خریدے بغیر چلے جاتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے یہ عمل کریں۔

صبح سویرے اٹھ کر وضو کریں۔ دکان یا دفتر میں ایسے وقت پہنچیں کہ ابھی سورج نہ نکلا ہو۔ ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس پوری سورۃ پڑھ کر دکان یا دفتر کے دروازے پر دم کریں۔ پانچ قدم پیچھے ہٹ کر پیروں کے دونوں جوتے اتار لیں اور جوتوں کو ہاتھ میں لے کر تین دفعہ اس طرح جھاڑیں کہ جوتوں کے تلوے ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ اور جوتے پہن کر دکان یا دفتر کے اندر جا کر لوبان کی دھونی دیں۔ یہ عمل صرف ایک دفعہ کر لینا کافی ہے۔ اس عمل میں یہ بات پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ جوتے لیدر سول (Leather Sole) کے ہوں۔

چلتی دکان کو بندش لگ گئی ہو

اگر دکان چلتے چلتے یک دم رک جائے تو پھر ہر جمعرات کو چند آدمیوں کو اکٹھا کرے اور سوا لاکھ مرتبہ ''یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ'' کا ورد کروائے۔ اس کے بعد اللہ کے حضور کاروبار کھلنے کی التجا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کاروبار کھل جائے گا۔ اور دکان خوب چلنے لگے گی یا کاروبار کا کوئی اور ذریعہ بن جائے گا۔ یہ عمل گیارہ جمعرات تک جاری رکھے۔

بند کاروبار یا دکان کا چلنا

اگر کسی کی دکان چلتی نہ ہو یا چل کر بند ہو گئی ہو یا فائدہ کم ہو گیا ہو، بندش لگ گئی ہو تو اس صورت میں دکان پر اسم ''یَا وَاجِدُ'' کو روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں۔ اگر ایک چلے میں کام شروع نہ ہو تو دوسرا چلہ کریں۔ اس طرح تین چلوں تک دکان بہت منافع دینے لگے گی۔ انشاء اللہ۔ بندش کا خاتمہ ہو گا۔

کاروبار کو تباہی سے بچانے کے لئے

اگر کسی شخص کا کاروبار بندش کی وجہ سے تباہی کے کنارے پہنچ چکا ہو اور وہ شخص یہ چاہے کہ میرا کاروبار باقی رہے اور ہر طرح کی بندش ختم ہو جائے ''تو یَا رَزَّاقُ'' کو روزانہ بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) مرتبہ دس (۱۰) دن تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس جگہ پر چھڑکیں جس جگہ سے بندش دور کرنا مقصود ہو۔ انشاء اللہ وہ کاروبار بربادی سے محفوظ رہے گا اور دیر تک باقی رہے گا۔

رکے ہوئے کام یا دکان کا جاری ہونا

یہ وظیفہ "یَــا رَزَّاقُ" رکی ہوئی دوکان یا بند شدہ کام کو دوبارہ جاری کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اگر کسی شخص کا کاروبار چلتے چلتے گر جائے اور آمدنی ختم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ چالیس (۴۰) دن تک دکان یا کاروبار شروع کرتے وقت اس وظیفہ کو پہلے کی طرح تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ روزانہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد گیارہ (۱۱) دن گیارہ سو مرتبہ (۱۱۰۰) مرتبہ روزانہ "یَــا وَهَّــابُ" کا ذکر کرے۔ بارہویں دن پھر پہلے والے وظیفہ کو پہلے کی طرح تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ پڑھنا شروع کردے اور چالیس (۴۰) دن تک پھر پڑھے چالیسویں دن شرینی لاکر اللہ کی راہ میں لوگوں میں تقسیم کردے۔ ان شاء اللہ وظیفہ کی برکت سے اس کی دکان کا رکا ہوا سلسلہ دوبارہ شروع ہو جائے گا۔

دکان، دفتر، فیکٹری کی بندش توڑنے کا ایک خاص عمل

یہ علاج چالیس دنوں پر مشتمل ہے۔ حسب ضرورت چینی اور شکر لے کر دونوں ملا دیں۔ ایک پیکٹ نمک بھی لے لیں۔ زیادہ مقدار میں پانی لیں۔ بروز منگل اور ہفتہ چالیس دن تک، بندش والی جگہ پر تین سو تیرہ بار معوذتین، اول وآخر اکیس اکیس بار درود تنجینا پڑھ کر ان اشیاء پر دم کریں۔ شکر اور چینی داخلی راستوں کے کونوں پر ڈال دیں۔ کچھ بالکل مین دروازے کے دائیں اور بائیں، اندر اور باہر کی طرف ڈال دیں۔ نمک کو بندش ولی جگہ کے ہر کونے میں ڈالتے جائیں۔ ڈالنے والا عمل منگل اور ہفتہ کو کرنا ہے۔ جب کہ پانی روزانہ چالیس یوم تک چھڑکتے رہنا ہے۔ جس دن چینی اور شکر پر چیونٹیا آگئیں، سمجھیں بندش کا خاتمہ ہو گیا۔

نــوٹ : جن لوگوں نے معوذتین کی بنیادی زکوۃ ادا کی ہوئی ہے، وہ تین سو تیرہ کی بجائے ایک سو اکیس کی تعداد پڑھیں۔

معذتین کی زکوٰۃ

: روزانہ ایک ہزار، روزانہ چالیس دن تک پڑھ کر ادا کریں۔ اورل وآخر گیارہ بار دورد شریف۔

اقوال زریں

☆ بے تدبیر وہی نہیں ہے جو تدابیر سوچنے کی عقل نہیں رکھتا بلکہ وہ بھی ہے جو صرف اپنی ہی تدبیر سے کام کرتا ہے۔ اور کسی کی صلاح نہیں لیتا۔

☆ گناہ گار خالق ومخلوق دونوں کا بلکہ اپنا بھی دشمن ہے۔

☆ لباس میں آرائش کا نہیں بلکہ آسائش کا خیال رکھو۔

☆ دروغ گو صرف یہ ہی نہیں کہ اس کی بات پر کسی کو یقین نہیں ہوتا بلکہ اصل سزا یہ ہوتی ہے کہ خود اسے کسی پر بھروسہ نہیں ہوتا۔

☆ اس بات کا خیال نہ کرو کہ کون کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔

☆ بے قوف وہی نہیں ہے جو جاہل ہے بلکہ وہ بھی بے قوف ہے جو پیسے کے لئے جان دیتا ہے اور جان کے لئے روپیہ صرف نہیں کرتا۔

کام نہ کرنے سے انسان کو آرم نہیں ملتا بلکہ بے کار دماغ زیادہ پریشان اور تکان محسوس کرتا ہے۔

☆ غریب وہ نہیں جس کے پاس دولت نہ ہو بلکہ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

بہادر وہ ہی نہیں جو دوسروں کو مغلوب کر سکے، بلکہ وہ بھی بہادر ہے جو اپنے آپ کو بچا سکے۔

☆ عابد وہی نہیں جو شبانہ روز عبادت کرے بلکہ وہ بھی عابد ہے جو خدمتِ خلق میں مصروف رہے۔

زندہ وہی نہیں جس کے جسم میں جان ہو، بلکہ وہ بھی زندہ ہے جس نے دوسروں کے لئے جان دیدی ہو۔

☆ بدخو کی صحبت سے فاسق خوش خلق کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔

☆ جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں، جس نے بدمعاش پر انعام کیا اس نے بدمعاشی کی امداد کی جس نے کسی سے سوال کیا اس نے ذلت اٹھائی، جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے اس کی جہالت کو ترقی دی۔ جس نے بے وقوف کو علم پڑھایا، اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی۔ جس نے ناشکر گزار پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔

☆ مجھے رونا آتا ہے جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیل تے دیکھتا ہوں۔

بندش رزق و بیان عملیات تسخیر الرزق

امتیاز حسین سروری قادری

فتوح وکشائش رزق کے اعمال سے یہاں یہ مراد ہے کہ آدمی اسباب میں تاامکان پوری سعی وکوشش بجالائے اور ساتھ ہی دعا ومناجات یا عمل ووظیفہ کی صورت میں خداوند تعالیٰ سے اپنی کوشش میں خیر وبرکت ہونے کا طالب ہو۔ فتوحات، دستِ غیب، توکل وغیرہ کی کسی اصطلاح سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ انسان کو کسی حالت میں بے سعی کچھ مل جانے کی امید دلائی گئی ہے اور ان اصطلاحات کا مفہوم بے سعی وکوشش مال وزر مل جانے کا امکان ظاہر کرتا ہے۔ ہرگز نہیں، سعی وکوشش، کسب وتحصیل شرعاً، اخلاقاً، عرفاً نہایت ضروری ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے ”طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة“ یعنی حلال روزی کے لئے سعی کرنا فرائض عبادات کے بعد فرض ہے۔ (مشکوٰۃ)

مزعومہ توکل اور دست غیب کے بھروسہ پر اختیار اسباب سے غافل وکاہل ہوجانا سنت اللہ اور حکمت الٰہیہ کی خلاف ورزی بلکہ خودکشی ہے۔

بے تردد و امن روزی نے آید بدست
میکند یا کاہلاں ایں نکتہ تلقین آسیا

بعض کم ہمت اور ناکارہ مزاج کے آدمی، پرائز بانڈ، سٹہ اور دست غیب وغیرہ کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تن پروری کے لئے بیٹھے بٹھائے روپے، تکیہ یا مصلے کے نیچے سے نکل آیا کریں اور ہم مزے سے دن بھر گل چھرے اڑاتے پھریں۔ لاحول ولاقوۃ کس قدر لغو اور بیہودہ خیال ہے، یہ تو کیمیا کے شوق سے بھی بدتر ین شوق ہے اور اس کے متعلق جس قدر عملیات کتابوں میں بھرے پڑے ہیں وہ سب من گھڑت اور روایتی ہیں۔ تعویذات سے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بعض لوگ جنات یا شیاطین کو مسخر کر کے ان کے ذریعہ روپے منگواتے ہیں، جو وہ کہیں سے چوری کر کے عامل کو لا کر دیتے ہیں یہ شرعاً سخت حرام ہے۔ ہاں البتہ اولیاء اللہ کی کرامات ہے کہ ان سے خلاف عادات دست غیب ظاہر ہوا ہو، سچ تو یہ ہے کہ انہیں یہ کرامت شریعت پر عمل کرنے اور اطاعت رسول ﷺ کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ کرامات کا کرشمہ ہے نہ کہ عملیات وتعویذات کا۔ اولیاء اللہ اپنے لئے کبھی مصلے کے نیچے نہیں جھانکتے، ان کو ان باتوں کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ وہ چاہیں تو سنگریزوں کو اشرفیاں اور جواہرات بنادیں جیسا کہ خلیفہ چہارم داماد رسول ﷺ امام الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہ کی کرامت کا قصہ مشہور ہے۔ دیکھو ان کی کرامت سے مٹھی بھر کنکر اشرفیاں بن کر سائل کے دامن میں پہنچ گئیں اور شاہ ولایت عمر بھر فقر وفاقہ میں ہی رہے۔ اپنے لئے کبھی ایک ٹھیکری پر کچھ دم کر کے پیسہ تک نہ بنایا۔

الغرض بزرگان دین نے جو وظائف وعملیات تعلیم فرمائے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی کوشش ومحنت میں خیر وبرکت کا طالب ہو نہ کہ بیٹھے بٹھائے مفت کے کھانے کی فکر میں مبتلاء ہو اور وہاں یہ بات یاد رکھیں کہ رزق دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کلید توحید کلاں میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں کہ ”کہتے ہیں کہ دو طالب اپنی اپنی غرض سے ایک باطن باصفا درویش کی خدمت میں گئے اور وہیں رہنے لگے۔ ایک کہتا تھا کہ روزی ازلی تقدیر کے مطابق ملتی ہے اور دوسرے کا کہنا تھا کہ روزی کا انحصار کرامت درویش پر ہے۔ ایک دن درویش نے شفقت فرمائی اور اس طالب کے پاس چلے گئے جو حصول روزی کو کرامت درویش سے مشروط سمجھتا تھا اور اپنے خادموں میں سے ایک خادم کو حکم دیا کہ ایک تربوز کا گودا نکال کر اس میں موتی بھر کر لاؤ۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی اور تربوز میں موتی بھر کر درویش کی خدمت میں پیش کر دیا اور درویش نے وہ تربوز طالب کو عطا کر دیا۔

طالب تربوز کی اندرونی حالت سے بے خبر تھا، اس لئے بدحالی و مفلسی کی بنا پر اس نے وہ تربوز راستے میں ایک سبزی فروش کے ہاتھ ایک ٹکے میں بیچ دیا۔ کچھ دیر بعد نصیب ازلی کا قائل دوسرا طالب وہاں آنکلا اور سبزی فروش سے وہ تربوز خرید کر اپنے گھر لے گیا۔ ادھر تربوز کی اندرونی حالت سے واقف خادم پہلے طالب کے پاس پہنچا تا کہ اسے درویش کی خفیہ عطا سے آگاہ کر کے انعام حاصل کرے لیکن طالب اسے تنہا دیکھ کر پہلے ہی خفگی سے بول اٹھا کہ آج درویش نے مجھے ایک تربوز عطا کیا تھا لیکن میں نے اسے ایک ٹکے میں فروخت کر دیا ہے۔ خادم یہ بات سن کر حیران رہ گیا اور مقصود بے سود سے پردہ ہٹا کر حقیقت حال بیان کردی۔ حقیقت حال سن کر طالب کے دل میں حسرت کی آگ بھڑک اٹھی اور بھاگا بھاگا سبزی فروش کے پاس پہنچا اور اس سے وہ تربوز واپس مانگا۔ سبزی فروش نے کہا کہ بھئی وہ تربوز تم نے میرے پاس بطور امانت تو نہیں رکھا تھا کہ میں اسے تمہارے لئے سنبھال کر رکھتا۔ میں نے تم سے خریدا اور دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا۔ طالب اس خریدار یعنی دوسرے طالب پاس پہنچا اور اس سے تربوز مانگا۔ اس نے جواب دیا کہ بھئی یہ تو مرا ازلی نصیب تھا جو مجھے مل گیا، تجھے کیوں دوں؟ آخر دونوں نے یہ معاملہ درویش کی خدمت میں پیش کر دیا۔ درویش یہ سن کر متعجب ہوا اور اس خدائی عطا کو تسلیم کر کے تربوز کا فیصلہ خریدار طلب کے حق میں کر دیا۔

رزق ہر چند باسباب تعلق دارد
روزِ میثاق اسباب بمسبب انگیخت
ہمت عالم زدل وجاں بسبب بستہ کمر
کمتراست دل وجان بمسبب انگیخت

ترجمہ: ہر چند کہ رزق کا تعلق اسباب سے ہے لیکن اسباب بھی تو روزِ میثاق مسبب ہی نے پیدا کئے ہیں۔

سارا جہاں دل و جان سے اسباب کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جن کی نظر مسبب الاسباب پر جاتی ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا جسے رزق و منصب سے محروم رکھا گیا ہو اور نہ ہی ایسا تن پیدا کیا ہے جس پر سر نہ رکھا ہو۔

جو شخص اپنے سر کو ہوا و ہوس سے خالی رکھتا ہے، اس کا سر خزائن اسرار الٰہی سے بھرا رہتا ہے۔ وہ جہاں بیٹھتا ہے اور جدھر بھی دیکھتا ہے اسے خزائن الٰہی دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی نظر سے مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔ چنانچہ ضرب المثل ہے۔ مٹی کسی بڑے ڈھیر سے اٹھاؤ۔ کبھی کوئی مادرزاد مفلس خدا رسیدہ نہیں ہوا کیونکہ فقر مکب (منہ کے بل گرانے والے فقر) سے مرتبہ محبت اور مرتبہ محبّ پر ہرگز نہیں پہنچا جا سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ رزق کسب و اعمال سے آتا ہے اور خواص کا رزق معرفت ذات لم یزل سے آتا ہے کہ وہ لازوال ہے، متوکل آدمی روزی معاش کی فکر میں نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ ربیع وخریف کی فصل کا انتظار کرتا ہے کیونکہ روزِ اول جب رزق لکھا جا چکا تو نوکِ قلم ٹوٹ گئی تھی۔ مردہ دل آدمی کا رزق حرص ہے اور حرص کا پیٹ نہیں، اس لئے حریص آدمی کسی حال میں بھی مال و دولت سے سیر نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ غلط طریق پر رہتا ہے۔ اس کے برعکس عارف ہر وقت استغراق حق کی حالت میں وصال مطلق کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس لئے ان کا رزق ہر وقت ان کے تعاقب میں سرگرداں و پریشاں رہتا ہے۔ اس حقیقت کو بھلا یہ بے توکل و بے معرفت و بے عمل و بے شعور و بے مذہب و اہل بدعت، جاہل و ناشائستہ لوگ کیا جانیں؟ چنانچہ گبریلے (گوبر کا کیڑا) کا رزق گوبر ہے اور وہ اس میں خوش رہتا ہے اور عطار کا رزق عطر ہے اور وہ اس سے معطر رہتا ہے۔ جو آدمی طلب الٰہی میں محو ہو جاتا ہے، رزق اس کی تلاش میں سرگرداں ہو جاتا ہے۔ فرمایا گیا ہے، جسے اللہ مل گیا وہ مخلوق سے مستغنی ہو گیا۔ عارف، واصل اور متوکل کے لئے ہر روز نیا رزق اترتا ہے۔ لہٰذا روح بایزید پر سکون رہتی ہے لیکن نفس مرید پریشان رہتا ہے۔ بندے کا رزق موت کی طرح شہ رگ سے قریب رہتا ہے۔ جس طرح موت بندے کو کہیں نہیں چھوڑتی اس طرح رزق بھی بندے کے پس ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔

رزق گر برآدمی عاشق نہ می بودی چرا
از زمین گندم گریبان چاک می آمد برون؟

قولہ تعالیٰ: وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (ھود:٦)

''اور زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو'' مصنف کتاب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ

اللہ علیہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ "جو شخص رزق، ایمان، یقین اور تصدیق قلب تو چاہتا ہے لیکن ذکر اللہ سے غافل رہتا ہے تو یہ چاروں مراتب اس سے بیزار رہتے ہیں اور جو شخص ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے اس سے رزق ایمان یقین اور تصدیق قلب جدا نہیں ہوتے بلکہ اس سے یکتا وشادر رہتے ہیں۔ رزق آدمی کی تلاش میں اس طرح سرگرداں رہتا ہے"۔ جس طرح کہ ملک الموت عزرائیل علیہ اسلام طلب جان میں اور جس طرح وہ آدمی کو بحر وبر میں کہیں نہیں چھوڑتے، اسی طرح رزق بھی آدمی کو کہیں نہیں چھوڑتا۔

تسخیر عناصر

خواجہ حسن نظامی اپنی کتاب تسخیر مہر وقہر شرح حزب البحرص ۱۰۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "دعائے تسخیر کے متعلق عاملین کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ عناصر کی تسخیر کا سب سے بڑا عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے اندر شروع میں سات موکلوں کی قسم کھائی ہے جو ہوا میں ہیں اور سات موکلوں کی مزید قسم کھائی کہ زمین پر ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہوا کے سات موکلوں سے مراد عناصر ہیں جن کا تعلق فضائے آسمانی سے ہے اور اس کے اندر تمام مقناطیسی اور برقی کہربائی وغیرہ عناصر پوشیدہ ہیں اور زمین کے موکلوں سے مراد بھی وہ عناصر ہیں جن کا تعلق زمین کی مٹی سے ہے مثلاً جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان اور تین چیزیں اور کہ جوان کے علاوہ زمین سے تعلق رکھتی ہیں۔

یورپ وامریکہ کے اعمال تسخیر

میں ناظرین کو ایک بہت ضروری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ عناصر کی تسخیر ہو یا جنات، ہمزاد اور ملائکہ اور پوشیدہ موکلوں کی تسخیر یا دھاتوں کی شکل کا بدلنا یعنی پارہ کا چاندی بنانا یا سونا بنانا یا تانبے کا سونا بنانا یا جواہرات بنانا، جو کہ ہم ایشیائی لوگوں میں صدیوں سے رائج ہے اور ہمارے ہزاروں لاکھوں بزرگ اس خیال میں اپنی پوری زندگیاں خرچ کر چکے ہیں کہ جنات کو اور ہمزاد کو اور کواکب کو اور ملائکہ کو اور غیبی موکلوں کو اپنا مسخر بنائیں اور دھاتوں کو سونے میں بدل دیں۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں ایک شعر لکھ دیا کہ کیمیا، ریمیا اور سیمیا سوائے اولیاء اللہ کے کوئی نہیں جانتا، گویا مولانا روم کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو ان علوم کا بہت شوق تھا اور غالباً ہزاروں لاکھوں آدمی ان چیزوں کی طرف متوجہ تھے، اس لئے مولانا کو لکھنا پڑا کہ یہ علوم صرف اولیاء اللہ ہی کو معلوم ہوتے ہیں اور دوسروں کو معلوم نہیں ہوتے۔

میں ان علوم کے وجود کا منکر نہیں ہوں اور میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ بعض اولیاء اللہ کیمیا جانتے تھے اور ان کو دست غیب بھی حاصل تھا کیونکہ وہ لاکھوں روپیہ بے دریغ خرچ کرتے تھے اور ان کی آمدنی کا کوئی مقررہ ذریعہ نہ تھا۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کیمیا اور سیمیا اور ہیمیا وغیرہ علوم وفنون اور تسخیر کواکب وجنات میں جتنا وقت اور پیسہ خرچ کیا اس کا کوئی عام فائدہ نہیں ہوا یعنی ان کے ان علوم وفنون سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوئی جو سب لوگوں کے مشاہدہ میں آجاتی اور ہر خاص وعام کو اس کا فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اب میں اپنا مقصد سمجھانے کے لئے یورپ وامریکہ کی مثال دینا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے عملی کیمیا اور عملی تسخیر کواکب اور عملی تسخیر عناصر دنیا کے سامنے پیش کر دیئے اور آج دنیا کے کروڑوں آدمی ادنیٰ، اعلیٰ، عالم، جاہل سب ہی اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔

ایشیاء کے جو لوگ مسلمان نہیں تھے وہ آگ اور سورج کو، سمندر اور دریاؤں کو اور درختوں کو آگ، پانی، سانپ، بچھو، بندر، ہاتھی وغیرہ کو پوجتے تھے تاکہ وہ چیزوں ان کی مسخر ہو جائیں اور ان کے کام آئیں۔ مسلمانوں نے غیر خدا اشیاء کی پوجا تو نہیں کی لیکن ان کی تسخیر کے لئے اپنا وقت اور روپیہ بہت ضائع کیا۔

یورپ اور امریکہ کی کیمیا گری سب کو معلوم ہے۔ گھڑیوں کو بال کمانی لوہے کی ہوتی ہے اور اس کا وزن بہت ہی کم ہوتا ہے کیونکہ وہ بال کی طرح باریک ہوتی ہے، اس لئے اس کو بال کمانی کہتے ہیں لیکن باوجود لوہے کی ہونے کے وہ سونے کے بھاؤ بکتی ہے یورپ اور امریکہ کے کیمیا گروں نے لوہے کو سونے کے بھاؤ بکوا دیا۔

ایسا ہی عناصر کا حال ہے۔ یورپ اور امریکہ نے پانی کو آگ میں گرم کے بھاپ بنائی اور بھاپ کو ایسا مسخر کیا کہ ہزاروں ریلیں اور کارخانے اس بھاپ کے زور سے چل رہے ہیں۔ بجلی، مقناطیس اور ہوا کی اور بہت سی قوتیں ہیں جن کا ذکر اس "دعائے خاص" میں ہے جن کو

مسخر کرنے کے لئے ہم اور ہمارے بزرگ صدیوں سے محنت کررہے ہیں، یورپ اور امریکہ کی مسخر ہو چکی ہیں ہوائی جہاز ہوا کو مسخر کر کے اڑ رہے ہیں۔ بے تار کی خبریں آسمان اور زمین کے درمیان کی مقناطیسی قوتوں کے ذریعہ آناً فاناً میں آ جارہی ہیں، بجلی، کمپیوٹر، سوئی گیس وغیرہ کے تماشے دنیا دیکھ رہی ہے۔ غرض یہ کہ لاکھوں چیزیں یورپ اور امریکہ والوں کی ایجاد کردہ، تسخیر کواکب اور تسخیر عناصر کا سر عام مشاہدہ اور فائدہ دنیا والوں کے سامنے پیش کیا جارہا ہے، جن سے عام لوگ بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان کے موجدوں کو بھی کروڑوں روپے کی دولت بھی مل رہی ہے۔

حق الیقین کی طرف آئیں

یہ سب معلوم ہونے کے بعد اب میں اپنے قائین کو خزینہ روحانیات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ علم الیقین اور عین الیقین کے میدان سے آگے بڑھ کر اب حق الیقین کے قصرِ عالی میں داخل ہوں یعنی تسخیر کواکب، تسخیر جنات، تسخیر ہمزاد، دست غیب اور تسخیر مؤکلات کے اعمال میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی وہ ہنر سکھائیں جس سے عملاً ہم لوگ بھی عناصر اور کواکب اور جنات اور موکلوں کی مخفی قوتوں پر قبضہ کر سکیں۔

رسالہ طلسماتی دنیا میں ہر ماہ مختلف مضامین چھپتے ہیں، تصوف، اخلاقیات، معاشرات، طب، نفسیات وغیرہ، جن کا مقصد قائین کو اعمال، عقیدے اور اصلاح کے ساتھ روحانی علاج ومعالج کی تربیت دینا ہوتی ہے۔ بعض اوقات قائین کی معلومات کے لئے تسخیر مؤکلات وہمزاد کے اعمال بھی دیے جاتے ہیں اور مضمون کے آخر میں ایڈیٹر سے اس بات کی وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ ایسے اعمال عوام کے لئے نہیں ہیں، ایسے اعمال کی تکمیل کاملین حضرات کی زیرنگرانی ہی ہو سکتی ہے۔ الغرض ایسے اعمال لکھنے سے پہلے مجھے بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی قوم کو اور اپنے ملک کو وقت اور روپے کی قدر سکھاؤں اور کوشش کروں کہ میری قوم اور میرے ملک کے افراد اس قسم کے کاموں میں اپنا وقت اور اپنا روپیہ پیسہ خرچ نہ کریں جیسا کہ عملیات وتسخیر کواکب وجنات کے اعمال میں وقت اور پیسہ دونوں خرچ ہوتا ہے اور نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ نکلا کہ چند افراد میں ایسی قوتیں پیدا ہو گئیں کہ وہ محض اپنی ذات کو یا اپنے صرف چند متعلقین کو ہی فائدہ پہنچا سکیں۔ مفاد عامہ ان میں بہت کم ہے اور روپے اور اور وقت کا خرچ زیادہ اور کامیابی کا چانس بھی نہ ہونے کے برابر۔

حضرت میاں محمد شیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خوجہ حسن نظامیؒ آگے مزید فرماتے ہیں کہ ”کتاب کی اشاعت سے بیس پچیس سال پہلے ایک بزرگ پیلی بھیت میں رہتے تھے جن کا اسم گرامی حضرت میاں محمد شیر تھا۔ اس زمانہ میں چار بزرگ ہندوستان میں بہت مشہور تھے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآباد میں اور حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحبؒ دیوہ میں اور حضرت غوث علی شاہؒ پانی پت میں اور حضرت میاں محمد شیر صاحبؒ پیلی بھیت میں۔ مجھے اس زمانہ میں تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا شوق تھا اور میں دو برس تک مسلسل ان اعمال کی کوشش کررہا تھا اور جو شخص جو طریقہ تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا بتاتا تھا، اس پر محنت کرتا تھا۔ سردی کے موسم میں دریا کے پانی کے اندر آدھی رات کو کھڑے ہو کر عمل پڑھنے سے گردوں میں تکلیف ہو گئی تھی۔ ترکِ حیوانات کے چلوں سے جسم مرجھا گیا تھا اور ایک طرح کا جنون اور خبط میرے اندر پیدا ہو گیا تھا۔ یکایک میں نے سنا کہ پیلی بھیت میں حضرت میاں محمد شیر صاحب تسخیر جنات اور تسخیر ہمزاد کے بہت بڑے عامل ہیں۔ اس واسطے میں دہلی سے ریل میں سوار ہو کر پیلی بھیت گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے دل میں صرف ہمزاد اور جنات کی تسخیر کا شوق تھا۔ خدا پرستی یا خداجوئی کا کچھ بھی خیال نہ تھا، جب میں پیلے بھیت کے اسٹیشن پر اترا تو میرے پاس صرف چار پیسے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ بزرگوں کے پاس خالی ہاتھ نہ جانا چاہئے اس لئے میں نے ایک آنہ کے امرود خرید لیئے اور شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں دیکھا مٹی سے لپا ہوا ایک کچا چبوترہ ہے اور اس پر کوئی فرش نہیں ہے۔ چبوترہ کے اوپر ایک دروازہ ہے اور اس کا آدھا کواڑ کھلا ہوا ہے اور چوکھٹ کے پاس ایک چھوٹی سی منڈھیا بچھی ہوئی ہے اور سانولے رنگ کے چھوٹے قد کے ایک بزرگ اس منڈھیا پر بیٹھے ہیں جن کی سفید لمبی داڑھی ہے اور گاڑھے کا

لباس ہے اور نیلے گاڑھے کی ایک چھوٹی سی پگڑی سر پر باندھی ہوئی ہے۔ میں نے قریب جا کر سلام کیا اور امرود ان کے قدموں میں رکھ دیئے اور جہاں اور بہت سے لوگ مٹی کے چبوترے پر بیٹھے تھے میں بھی وہیں بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہو میاں دلی میں خیریت ہے؟ میں نے گستاخانہ انداز میں عرض کی۔ جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ میں دہلی کا ہوں اور دہلی سے آیا ہوں تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ دہلی میں خیریت ہے یا نہیں؟ یہ سن کر شاہ صاحب مسکرائے اور فرمایا ہم تو درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے نام لینے والوں میں ہیں جہاں تم رہتے ہو اور جن کے تم کہلاتے ہو۔ یہ امرود کیوں لائے ہو؟ میں نے کہا جن کا نام ابھی آپ نے لیا کہ آپ ان کا نام لینے والے ہیں۔ انہی کی نصیحت ہے کہ بزرگوں کے پاس خالی ہاتھ نہ جانا چاہئے۔ شاہ صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ جب چار ہی پیسے پاس تھے تو انسان انہیں خرچ ہی کیوں کرے۔

تھوڑی دیر کے بعد نینی تال پہاڑ کے کچھ آدمی ایک عورت کو لائے اور اس کو چبوترہ کے نیچے بٹھا دیا، اس عورت کی آنکھیں لال تھیں اور وہ بہک رہی تھی، ساتھ والوں نے کہا۔ اس عورت پر آسیب ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا تیل منگاؤ۔ تھوڑی دیر میں تیل آ گیا۔ شاہ صاحب نے اس تیل کو نہ اپنے ہاتھوں میں لیا نہ اس کو دیکھا نہ اس پر کچھ کیا۔ تیل کے آتے ہی فرمایا کہ ایک ایک قطرہ تیل کا عورت کے دونوں کانوں میں ڈال دو۔ فوراً تعمیل کی گئی۔ تیل ڈالتے ہیں عورت اچھی ہوگئی۔ آنکھوں کی سرخی جاتی رہی اور اس کے حواس بھی درست ہو گئے۔ شاہ صاحب پھر مسکرائے اور مجھ سے فرمایا۔ لوگ کہیں گے یہ عورت میری کرامت سے اچھی ہوئی۔ حالانکہ اس میں میری کوئی کرامت نہیں ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، نہ تیل پر کچھ پڑھا، نہ اس کو ہاتھ لگایا۔ دراصل عورت کے دماغ میں خشکی تھی، تیل ڈالنے سے خشکی جاتی رہی اور عورت تندرست ہوگئی۔ میں نے کہا جاننے والے سب جانتے ہیں۔ آپ کے بہلانے اور ٹالنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب نے پھر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا میاں جب ہم تمہاری عمر میں تھے تو ہم کو ہمزاد اور جنات تابع کرنے کا بہت شوق تھا۔ ہمیں ایک شخص نے تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا عمل بتایا اور ہم نے مسجد میں جا کر اس کو پڑھنا شروع کیا۔ ایک غیبی چیز نے ہم کو مسجد کے بوریہ میں لپیٹ کر کونہ میں کھڑا کر دیا اور ہم مشکل سے بوریہ کے باہر نکلے اور ہم نے بوریہ کو پھر بچھا دیا اور پھر عمل پڑھنا شروع کیا اور پھر ہم کو کسی نے بوریہ میں لپیٹ کر کھڑا کر دیا۔ تین دفعہ ایسا ہوا۔ چوتھی دفعہ ایک آدمی ہمارے سامنے آیا اور اس نے کہا میں جن ہوں تو یہاں کیوں بیٹھا ہے اور کیا پڑھ رہا ہے؟ ہم نے کہا جنات اور ہمزاد کو تابع کرنے کا عمل پڑھ رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا "اے پاگل: تو خدا کا مسخر ہو جا اور خدا کا تابعدار بن جا۔ ساری مخلوق تیری مسخر اور تابعدار بن جائے گی اور ہم جنات بھی خدا کی مخلوق ہیں ہم بھی تیرے تابعدار ہو جائیں گے"۔ اس دن سے ہم نے تو میاں جنات اور ہمزاد کی تسخیر کے عملیات چھوڑ دیئے اور خدا کے دروازہ پر آن بیٹھے۔

شاہ صاحب کی یہ بات سن کر میرے دل کی آنکھیں کھل اور ایک کانٹا سا نکل گیا جو دو برس سے میرے خیال میں چھپا ہوا تھا اور اس دن میں نے عہد کر لیا کہ اب خدا کی تابعداری کے سوا اور کسی چیز کی تسخیر کا عمل نہیں پڑھوں گا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ہے پھر میں نے اس شوق کی طرف توجہ نہیں کی۔

نتیجہ

حاصل مقصد یہ ہے کہ عملیات تسخیر رزق وفتوحات کے اعمال لکھنے سے پہلے قارئین خزینۂ روحانیات کو یہ بات سمجھا تا جاتا ہوں کہ آپ اپنا وقت اور پیسہ تسخیر کواکب، تسخیر عناصر، تسخیر ہمزاد اور تسخیر مؤکلات اور جنات میں ضائع نہ کریں۔ ان عملیات کو محض مقاصد دین اور کشائش دنیا کے لئے کام میں لائیں۔ یا دنیوی محنت اور تجارت اور علوم وفنون اور ہنر مندی حاصل کرتے وقت یہ اعمال اس نیت سے کریں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور غیبی مدد شامل حال رہے اور انسان کی کوشش اور محنت کا کوئی اچھا نتیجہ نکلے۔ اس سے زیادہ اور کسی بکھیڑے اور خلجان میں پڑنا مناسب نہیں ہے۔

میں جانتا ہو کہ اتنی لمبی تمہید باندھنے کا کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ سچی اور فائدہ کی کھری بات بہت کم لوگ ہی قبول کرتے ہیں اور دھوکہ اور فریب اور خاص کر پرائز بانڈ کے نمبر، ریس وسٹہ

وغیرہ کے اعمال لوگوں کو فوراً اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں کیونکہ لوگوں کی ڈیمانڈ ہی یہی ہوتی ہے۔ دستِ غیب، تسخیر ہمزاد و جنات کے بارے میں جو کچھ صاف صاف لکھ دیا وہ یقیناً بہت تھوڑے لوگوں پر اثر کرے گا اور صدیوں کا بنا ہوا رواج آسانی سے تبدیل نہیں ہوگا۔

باوجود محنت کے جس شخص کا کاروبار ترقی نہ کرتا ہو یا کسی نے سحر وجادہ کے زور سے کاروبار بند کر دیا ہو یا گردش سیارگان کا اثر ہو، اس کے لئے یہ عمل اکسیر ہے۔ طریقہ ہے کہ شب جمعرات عروج ماہ سے روزانہ پانچ پانچ مرتبہ اور جمعہ کو گیارہ مرتبہ معہ اول آخر درود ۷، ۷ مرتبہ اس طرح سے سورۂ فتح کو پڑھو کہ فتحاً قریبا کے بعد کہو ماشاء الله لا حول ولا قوۃ الا بالله العلی العظیم اللهم لك الدینا والاخرۃ تعطی من تشاء ومنع ممن تشاء اللهم انك غنی فاغننی من الفقر واقض دینی وحائجی وارزقنی طواف بیتك الحرام وزیارت سید الانا صلی الله علیه وسلم فی العاجل وشفاعتهم فی الاجل ووفقنی فی عبادتك وارزقنی جهادافی سبیلك یا ارحم الراحمین . اللهم انی اسئلك بکلماتك ومعا قد عرشك وسکان سموتك وارضك وانبیائك ورسلك ان تصلی علی محمد وال محمد وان تجعل لی من امری مرجا ومخرجا ومن عسری یسرا برحمتك یا ارحم الرحمین ۔ پھر سورۃ پڑھو اور دوسرے فتحنا قریباً کے بعد پھر یہی دعا ماشاء الله لا حول سے الرحم الرحمین تک پڑھو اور جب محمد رسول الله پر پہنچو تو دل میں طلب حاجت کرو اور سورہ پڑھتے جاؤ تا آنکہ وہ ختم ہو جائے اور ختم ایک مرتبہ سورۃ اذاجاء ایک مرتبہ یا من اذا تضایقت الا مور ففتح لها بابا لا تصل الیه الا وهام ضاقت علی اموری ففتح لی بابا لایصل الیه وهمی انك علی کل شئی قدیر وبالا جابة جدید صلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه وآله واصحابه اجمعین اللهم افتح لنا ابواب رحمتك یافتاح الهی بحق انا فتحنا لك فتحا مبینا وبحق ینصرك الله نصرا عزیزو بحق انا ارسلنك شاهدا ومشر اونذیداً وبحق حلو اساور من فضة وسقهم ربهم شرابا طهوراً یا ففتح فتح یا مسبب سبب یا سهل سهل یا میسر یسرا یا مفرج فرج یا مکرم کرم نصر من الله وفتح قریب وبشر المومنین یاارحم الرحمین ویا غافر المذنبین ویا غیاث المستغیثین ویا اله العالمین ویا خیر ا لناصرین برحمتك یا ارحم الرحمین وبحق محمد وآله واصحابه اجمعین. (تمام وظائف صحیح تلفظ سے پڑھیں۔)

پڑھ کر سجدہ میں جا کر طلب حاجب کرو اور پھر درود پڑھو مگر جمعہ کے روز جب اس طرح ۱۱رمرتبہ سورۃ فتح کو ختم کر لو تو سورہ توحید، سورہ ناس، سورۃ فلق، سورۃ قریش ہر ایک تین تین مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو، وان یکادو الذین کفرو الیزلقونك بابصارهم لما سمعو االذکرویقولون انه لمجنون وما هوا الا ذکر للعٰلمین .بسم الله الرحمن الرحیم اللهم خلقتنی ولم اك شیئًا وعلمنی ولم اعلم شیئًا ورزقنی ولم املك شیئًا رب ظلمت نفسی وارتکبت المعاصی انا مقربذ نوبی الٰهی ان غفر تنی فلاینقض من ملکك شیئًا وان عزتنی فلا یزیدنی فی سلطانك شئی تجد من تعوذبه غیری ولا اجز ولا جزمن یر حمنی غیرك اسئلك بعزتك ان تغفرلی وترحمنی وتر زقنی وتعطینی وتقضی حاجتی برحمتك یا ارحم الرحمین. پھر سجدہ میں جا کر بواسطہ محمد ﷺ وآلہ وسلم وآل محمد ﷺ طلب حاجب کر کے ۷رمرتبہ درود پڑھو، ان شاء اللہ باب فتوح کشادہ ہوئے مگر کسی کو اس کا بھید نہ بتادے۔

عمل یا باسط زیادتی رزق و روزی کے لئے

عمل "یا باسط" عاملین میں بہت مشہور ہے۔ اکثر قدیم بزرگ اسے عمل میں رکھتے تھے، جس کی وجہ سے بفضل تعالیٰ وہ لوگوں سے مستغنی رہتے تھے۔

اگر کوئی نقش "یا باسط" کا عامل ہونا چاہے تو اول اس دعا کو ۲۷ر مرتبہ معہ اول وآخر سات سات مرتبہ درود کے پڑھے "بسم الله الرحمن الرحمین . یا باسط انت الذی یبسط الرزق ممن یشاء بقدرته یا باسط " اس کے بعد سیب کی لکڑی کے قلم سے صحریا دریا کے کنارے ۲۷ نقش دو پایہ "یا باسط" کے لکھ کر چلتے پانی میں ڈالے۔

۷۸٦

٦	۴۸	۱۸
۳٦	۲۴	۱۲
۳۰	یا اخی جبرائیل احضرا وامسخرات والفتوحات بحق یا باسط	۴۲

یہی عمل روزانہ ۲۷؍روز تک کرے، اس کے بعد ہر روز صرف ایک نقش لکھ کر اپنے مصلے کے نیچے سجدے کے مقام پر رکھ کر ۲۷؍بار معہ اول آخر درود کے یہ پڑھے یا جبرائیل بحق یا باسط الذین یبسط الرزق لمن یشاء بقدرته یاباسط ۔ مگر یہ عمل صرف اس کو کرنا چاہئے جو دین [illegible] معاش نہ کرسکتا ہو، رزق حلال کھاتا ہو، جھوٹ نہ بولتا ہو، پابند صوم صلوٰت ہو اور صاحبِ اجازت ہو، ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوگا۔

عمل مجرب برائے دفع تنگ دستی وذلت

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پہلے بہت خوش حال اور آسودہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں کہ یکا یک ایسی سخت پکڑ میں آجاتے ہیں کہ مال ودولت وحشمت آناً فاناً ختم ہوجاتے ہیں۔ دوست اپنے پرائے سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، غرض دیکھتے ہی دیکھتے وہ پائی پائی کے محتاج ہو جاتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ اگر وہ کسی روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہاں سے بھی نتیجہ ندارد، علاج معالجے کی طرف توجہ کریں تو دوائیں بے اثر۔ غرض ہر طرف سے مایوسی اور ناامیدی ہی ناامیدی۔

عاملین کے پاس جائیں تو کوئی جادو بتائے تو کوئی نظر بد و جنات کا اثر بتائے، سب کچھ بتانے اور کرنے کے باوجود نجات کا کوئی راستہ پھر بھی نہیں ملتا۔ محترم قارئین جادو، جنات اور نظر بد کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی ہوسکتی ہیں جن کی طرف عاملین بہت ہی کم توجہ دیتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ عموماً کسی کی بددعا کا شکار ہوتے ہیں قصداً یا سہواً اپنے کسی رشتہ دار، والدین، ہمسایہ، غریب، کسی فقیر یا علمائے کرام یا دین سے وابستہ اشخاص کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور ان کی تذلیل کرنا، رشوت خوری، شرابی، بے جا اسراف کرنے والے متکبر دوسروں کا حق دبانے والے وغیرہ جب خدائی گرفت میں آجائیں تو بھلا یہ عملیات وتعویذات کب ان کو اس آزمائش سے نکال سکتے ہیں۔ جو مرضی سے کرلیں، نتیجہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ الامان والحفیظ.

ایسے بدنصیب لوگ جو ہر طرف سے مایوس ہو چکے ہوں تو ان کے لئے راقم السطور ایک طریقہ کا تعلیم دیتا ہے، انشاء اللہ جس نے بھی ان باتوں پر عمل کرلیا تو ضرور بالضرور رب غفور رحیم کے فضل وکرم سے مصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور پھر سے زندگی کی رونق لوٹ آئی۔

۱۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی سچے دل سے معافی مانگیں۔

۲۔ اپنا اصلاحی تعلق کسی عالم دین، اللہ والے سے جوڑ کر رکھیں اور ان کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کریں۔

۳۔ جتنا زیادہ ہو سکے روزانہ بلا تعداد درود شریف خواجہ دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر کے آپ ﷺ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ انشاء اللہ رحمة للعلمین ﷺ کی برکت سے دعا ضرور قبول ہوگی۔

۴۔ نماز باجماعت کی پابندی، قرآن کی بلا ناغہ تلاوت، شعائر اسلام پہ عمل یقیناً اللہ کی رحمت کو متوجہ کرتے ہیں۔

۵۔ ان تمام پریشانیوں اور ان دیکھی مصیبتوں سے بچنے کا ایک خاص وظیفہ بتایا جاتا ہے۔

درود یہ: اللهم صلى على سيدنا محمد وعلىٰ آل سيدنا محمد وعترته بعدد كل معلوم لك.

اول آخر ۱۰۰+۱۰۰ بار، درمیان میں ہزار مرتبہ (اللھم اغفرلی ورحمتی) پڑھ کر دعا کریں کہ یا اللہ میں نے اس تمام وظیفہ کا ثواب، تمام امت محمد ﷺ اور خصوصاً ان لوگوں کو بخش دیا ہے جن کا کسی قسم کا دینی یا دنیوی حق میرے پیچھے رہ گیا ہو یا کوئی مسلمان میرے سے آزردہ ہوا ہو یا کسی کو میری وجہ سے جانی، ومالی یا روحانی تکلیف پہنچی ہو۔ یا اللہ اس وظیفہ کا ثواب ان کو پہنچا اور ان کے حق سے مجھے نجات عطا فرما اور میرے دینی ودنیوی کاموں کو تکمیل تک پہنچا الغرض اس طرح کم از کم ۱۰ منٹ تک انتہائی خشوع وخضوع سے دعا کریں۔

ان شاء اللہ جلد ہی آپ فرق محسوس کریں گے کہ کوئی روحانی قوت آپ کے کاموں کو بناتی چلی جارہی، غائبانہ اسباب رزق وغیرہ پیدا ہوتے جارہے ہیں، بس عمل کو نہ چھوڑیں بلکہ مقاصد کے حصول تک جاری رکھیں۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ــــــ
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

منتر، مندرہ، افسون سے ردِّ بندش اور ردِّ سحر کا طریق

ماہر علومِ مخفیہ حکم غلام سرور شباب

روحانی علوم وفنون کی تلاش وجستجو اور تحقیق وتجربات کے لئے ایک عمر چاہئے، تلاش علوم کی خاطر مجھے کیا کچھ نہ کرنا پڑا۔ ایک ایک عمل کو حاصل کرنے کی غرض سے مہینوں اور برسوں عاملین کی خدمت کرنا پڑی، پھر کہیں جاکر انہوں نے اپنے صدری اعمال کا اظہار کیا۔

ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا جو علم کو اپنے گناہوں کی طرح چھپائے پھرتے ہیں، کہ مبادا دوسروں کو علم ہوجائے، بخیلوں کے سینے سے علمی بات نکالنا بڑا صبر آزما اور جان جوکھوں کا کام ہے، جو بہر صورت راقم الحروف کو کرنا پڑا۔

مجھے معلوم نہ تھا کہ برسوں کی محنت، خدمت اور تلاش وجستجو سے حاصل کردہ اعمال ایک دن یوں بلا بخل پیش کرنا پڑیں گے، جٹا دھاری سادھوؤں، تیاگی لوگوں، مادی دنیا سے دل برداشتہ شہر خاموشوں کے باسی مردوں کی خدمت کرنے والے زندہ دل فقیروں کے سینے کے رازوں کو طشت ازبام کررہا ہوں۔

آج آپ کو کیسے کیسے نایاب اور صدری اعمال مل رہے ہیں جنہیں آپ برسوں تلاش کررہے تھے مگر نہ ملتے تھے، ان کی قدر کرنا اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں تو اشاعتِ علم کے لئے کوشاں ہوں۔

مندرہ شاہ علی خورد

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. یَااَللّٰہُ یَا کَرِیْمُ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا تَنْکَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ یَاوَرْدَائِیْلُ یَاجِبْرَائِیْلُ یَااِسْرَافِیْلُ حَاکِمٌ حَکِیْمٌ حَافِظٌ حَفِیْظٌ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ. بحق یابدوح یا علی شاہ علی

یا علی دھنوں کھینچ بان مار
سلطان سید احمد کبیر بجیر تاں مار
شاہ شرف الدین کا سبز نشاں مار
شاہ علی آفت کا جہاں مار
گرو گیا تپلی سیتی جادو گری سب ابتری
استاد گر کے تیرے سے گنڈا مسان مار
نارسنگھ کو پکڑ لچھمن اور سیتا کو تان مار
ہنوماں کی دم لپیٹ کے بھیروں کے کان مار
ہر طرف سے اک پل میں آن مار
لاحول کے زنجیر سے ملحد شیطان مار
ہاتھی اور مہاوت باندھ گھوڑے کا اسوار باندھ
تیر و تفنگ طنبور جنتر کی تار باندھ
ٹونہ ٹوٹکا سب جادو باندھ
ہاتھ کی گھ گھتان کو باندھ
کیا کرایا بھیجا بھیجایا افسون باندھ
کل مڑھی مسان کل منتر باندھ
ندین الہ دریا کی لہر پون پانی پربت پہاڑ باندھ
بہتی گنگا کا اشنان باندھ
چاہے اژدہا شیش ناگ سون طنبوے کو باندھ
جل جوگنی پتال چارسوسٹھ جوگناں سٹھ چکر آس پاس
رحمت ہمارے رسول اللہ کی سب ؟؟؟؟ راس
حق لَآ اِلٰہَ الا للّٰہ محمد رسول اللّٰہ

طریقۂ ریاضت

چاند یا سورج گرہن جب لگنا شروع ہو پڑھنا شروع کردیں اور گرہن ختم ہونے سے قبل ایک سودس مرتبہ مندرا پڑھ لیں، اس عمل کے عامل ہوجائیں گے، عمل قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اور

ہر گرہن میں عمل کی تجدید کرتے رہیں، عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

علاج

اس عمل سے سحر، جادو، ٹونہ، آسیب، سب کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ آسیب زدہ اور مسحور کے لئے گنڈا تیار کریں، مریض کے قد کے برابر کچے سوت کے سات تار لے کر چار تہہ کر کے گیارہ گرہ لگائیں، ہر گرہ پر ایک مرتبہ پڑھیں، یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

مندرجہ حضرت علی کلاں

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیفَ اِلَّا ذُوالفِقَار.

مردانِ شاہ علی کی ضرب زور سے لگا ☆ عجائبات پر سوار ہوئے آپ شہنشاہ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ. اَلحَیُّ القَیُّومُ. لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَومٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ. مَن ذَا الَّذِی یَشفَعُ عِندَہٗٓ اِلَّا بِاِذنِہٖ. یَعلَمُ مَا بَینَ اَیدِیھِم وَمَا خَلفَھُم. وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیءٍ مِّن عِلمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ. وَسِعَ کُرسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ. وَلَایَئُودُہٗ حِفظُھُمَا. وَھُوَالعَلِیُّ العَظِیم.

کو پڑھے آپ مرتضیٰ سبحان اللہ پڑھ کر کمر باندھ لیا گیا۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَینَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ. اَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَ رَسُولُہٗ.

کی ڈھال کو اٹھا

اَلَم تَرَکَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصحٰبِ الفِیلِ. اَلَم یَجعَل کَیدَھُم فِی تَضلِیلٍ. وَّاَرسَلَ عَلَیھِم طَیرًا اَبَابِیلَ. تَرمِیھِم بِحِجَارَۃٍ مِّن سِجِّیلٍ. فَجَعَلَھُم کَعَصفٍ مَّاکُولٍ.

کی شمشیر لی اٹھا

لِاِیلٰفِ قُرَیشٍ. اٖلٰفِھِم رِحلَۃَ الشِّتَآءِ وَالصَّیفِ. فَلیَعبُدُوا رَبَّ ھٰذَا البَیتِ. الَّذِیٓ اَطعَمَھُم مِّن جُوعٍ وَّاٰمَنَھُم مِّن خَوفٍ.

کٹار سان لا۔

قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ. لَم یَلِد. وَلَم یُولَد. وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ.

کا نیزہ دست میں لے آ

قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِکِ النَّاسِ. اِلٰہِ النَّاسِ. مِن شَرِّ الوَسوَاسِ. الخَنَّاسِ. الَّذِی یُوَسوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ. مِنَ الجِنَّۃِ وَالنَّاسِ.

کی کمان لی اٹھا

یا ایہا المزمل بالکمان کا تیر ترکش میں لا

وَالتِّینِ وَالزَّیتُونِ. وَطُورِ سِینِینَ. وَھٰذَا البَلَدِ الاَمِینِ. لَقَد خَلَقنَا الاِنسَانَ فِیٓ اَحسَنِ تَقوِیمٍ. ثُمَّ رَدَدنٰہُ اَسفَلَ سٰفِلِینَ. اِلَّا الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُم اَجرٌ غَیرُ مَمنُونٍ. فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعدُ بِالدِّینِ. اَلَیسَ اللّٰہُ بِاَحکَمِ الحٰکِمِینَ.

کی گرز آپ دی اللہ
مومنین کمر باندھ کر تیار ہو کھڑا
لا الہ کو پڑھ کر جبرائیل کو بلا
مندرہ الا انت کا میکائیل بھی آ
سبحانک اسرافیل جلدی پھیرا پا
انی کنت عزرائیل یا علی چڑھے دھا
من الظالمین کلکائیل یا بدوح مدد آ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جی اسم اعظم الست ہوا تھا
خواجہ اویس قرنی سب نبی کے یار آ
خواجہ خضر آئے ہیں بحروں کے جو ملاح
پیر میراں محی الدین جسی بھی آئے ہیں غوثوں کے بادشاہ
فرید شکر گنج خواجہ قطب کو بلا
آدم نبی نوح ذکر شعیب کا بھی آ
یعقوب تے اور وہیں یوسف بھی ساتھ تھا
موسیٰ توریت لے کر عاصاں کو پکڑ دھا
عیسیٰ انجیل بغل یں دس کو نال لا
عیسیٰ بھی زبور لے داؤد آ گیا

چڑھے سب مرسل نبی حجت کا حکم تھا
دلدل پر سوار ہوئے شاہ لا فتی
کفر بھی ست ہوا رستم بھی ساتھ تھا
؟؟؟ یاقید جو جنوں کا بادشاہ
راون مچھندر شاہ شرف کو باندھ لا
جسرت گھر وگورکھ ناتھ بوعلی کا پہرہ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلْكَا تَكَرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبِدٍ تَجَلّٰى مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ كَلَكًا كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ يَا كَوْكَبًا كُنْتُ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا.

چہل کاف پڑھ کر رام کو بلا
سیتا کو لیا باندھ رام کے سوا
دھسر کو کیا قید جو لنکا کا بادشاہ
باراں امام نال لے حضرت الیاس چڑھے دھا
جوگی اسماعیل رام چندر جی کو قید کردیا
دھنت بھیم سین عیسر ما کو پکڑ دھا
لونا چماری کالکاں دیوے دھرت میں دبا
جو اللہ جل شانہٗ کو مانے اس کو مارے دھا
نانک تے مردانہ پکڑ کر دیویاں کو لا
ناردیو کل سبھی جوگناں کو زنجیر پا
چھ راگ چھتی راگنیاں حضور میں لا
جنتر کی تار بن سبھی تار تھیں ہٹا
جادو مسان کل جڑی کو میخ لا
الو کا بدن باندھ گنڈا تعویذ باندھ لا
منتر سبھی کو باندھ و دھنتر کو بیچ پا
جادو جل کو آگ مردوں کی خاک پا
کالے علم کو باندھ چلی مٹھ کو پکڑ لا
سید احمد کبیر سب دھتوں کو باندھ لا
کھیل سبھی بند مدار کے مدار کا
مدد میری پیر مولیٰ علی بادشاہ
سانپوں سہوں کی ذات ان سے قید لا
سانپوں کی زہر کیل بچھو کی طرف آ
بس ان کی پکڑ باندھ ڈنگ سبھی چیز کا
حضرت سلیمان سمیت تخت دیوؤں کی طرف جا
دیو پری جن بھوت سب چڑیلوں کو باندھ لا
سایہ سب کو باندھ جو غائبات میں رہا
نظر اورپٹار اک پلک میں ہٹا
چندری اور ہر تاپ اک پھوک میں ڈرا
بیماری سب کو دفع کر پڑھو ورد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سرور بھی اس سے یاد کرے علی جی کا مندرا
جنگ چڑھے چوک کر کبھی زخم نہ ہوا
مدد میری پیر دستگیر بادشاہ
بندوق توپ کرچ اور سبھی راہکا
نیزہ اور تلوار گرز سب باندھوں کو باندھ لا
ہتھیار سبھی کو باندھ زمین میں جو رہا
رضا کو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

دعا گو آمین
درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین سے سدا
حضرت سلیمان پیغمبر کا تخت چلے خدا کا حکم چلے
حضرت شاہ علی کا مندرہ چلے
ہر دم چلتی رہے یہ صدا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

طریقہ اوّل چلہ کبیر

اس مندرہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں روزانہ ایک وقت مقرر پر جاکر اکتالیس مرتبہ روزانہ گیارہ روز تک پڑھیں مگر روزانہ گھر سے دونفل

برائے ثواب روح حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پڑھ کر جائیں اور قبرستان پہنچ کر پہلے اہل قبور کے لئے فاتحہ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود پاک اور پھر مندرہ پڑھیں، پھر آخر میں اہل قبور کے لئے فاتحہ پڑھ کر واپس آجائیں، پھر گیارہ روز عیسائیوں کے قبرستان میں جائیں۔

اب روزانہ گھر میں دو نفل برائے ثواب روح حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ پہلے کی طرح پڑھ کر جائیں مگر اب قبرستان میں جا کر فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اکتالیس مرتبہ مندرا اور اول و آخر ایک تسبیح درود پاک پڑھیں اور گیارہ روز بلاناغہ ایسا کریں۔ تیسری دفعہ ہندوؤں کے مسان گھاٹ کی جگہ گیارہ روز بیٹھ کر روزانہ اکتالیس مرتبہ مندرہ پڑھیں، جیسے عیسائیوں کے قبرستان میں پڑھا تھا، اگر مسان گھاٹ کی جگہ نہ مل سکے تو تیسری مرتبہ کسی ویران جگہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا تاکہ عمل ہمیشہ قابو میں رہے۔

طریقہ دوم چلہ صغیر

عالم نوروز کے وقت سے کچھ دیر قبل مندرہ پڑھنا شروع کردیں اور صرف گیارہ مرتبہ پڑھیں، ایک سال کے لئے آپ اس کے عامل ہوجائیں گے، ہر سال نوروز کے وقت پڑھ کر تجدید عمل کرنا ہوگی اور روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

طریقہ سوم چلہ صغیر

چاند یا سورج گرہن کے وقت مندرہ کو گیارہ یا اکتالیس مرتبہ پڑھیں تو بھی اس کے عامل ہوجائیں گے۔ اسی طرح اگر دیوالی کی رات اکتالیس مرتبہ پڑھیں تب بھی عمل قابو میں آجائے گا، مگر ہر برس گرہن یا دیوالی کو تجدید عمل ضروری ہوگی، روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا، عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

طریقہ چہارم چلہ صغیر

چلتے پانی کے کنارے کسی بڑی نہر یا دریا کے کنارے دو نفل برائے ثواب روح حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود پاک اور پھر گیارہ مرتبہ مندرہ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود اور آخر میں دو نفل برائے ثواب حضرت خضر علیہ السلام پڑھ کر واپس آجائیں۔

روزانہ ایک وقت مقررہ پر عمل پڑھیں اور گیارہ روز تک بلاناغہ پڑھیں، آپ مندرہ کے عامل ہوجائیں گے، اب روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھتے رہیں، عمل قابو میں رہے گا۔

یہ مندرہ جادو، ٹونہ، مٹھان، جن، بھوت، چڑیل، دیو، پری، ڈاکنی، عیسر ماہو اور ہندوؤں کے علوم ہنومان اور دیگر تمام ترسفلی، کالے علم اور غلیظ جادو، سرجھنگا جادو وغیرہ کے بد اثرات کو جڑ سے ختم کرکے تمام بیماریوں سے مسحور اور آسیب زدہ کو نجات دلاتا ہے، علاوہ ازیں ہانڈی یا جادوئی مٹھ گنڈا وغیرہ کے تمام اثرات کو ختم کرتا ہے۔

اٹھراہ کی مریض عورتیں خاص کر جن کا بچہ ہوکر مرجاتا ہے یا اسقاط حمل ہوناحتی کہ اٹھراہ کی تمام ترجملہ اقسام پر حاوی ہے، اسی طرح اگر کوئی مسحور یا آسیب زادہ جو جناتی اور شیطانی علوم کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہو شفایاب ہوجاتا ہے، جنات اور آسیب اس کے پڑھنے سے انسان کے جسم سے علیحدہ ہوکر بھاگ جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ اس سے ہر مرض کا علاج کیا جاسکتا ہے، معمولی امراض تو صرف ایک مرتبہ کے دم سے ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتے ہیں۔ غضب کا جھاڑ ہے، اگر میں یہ کہوں کہ تمام دم کرنے والے عملوں کا سرتاج عمل ہے تو بے جانہ ہوگا۔ اس سے بڑا کوئی بندش کا عمل میری نظر سے نہیں گذرا۔

اس مندرہ شریف کا چلہ کبیر کے عامل پر گولی اور کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔ اس کے عاملِ کبیر کے سامنے کوئی شخص نہ گا سکتا ہے نہ ساز بجا سکتا ہے۔

اس کا عامل ہشت راگ اور چھتیس راگنیوں کو باندھ سکتا ہے، اس عمل سے سانپ، بچھو اور ہر زہریلی چیز کا زہر باندھا جاسکتا ہے۔ تمام اقسام کے ہتھیار باندھے جاسکتے ہیں، بخار، گفتار بد کے اثرات کو باندھا جاسکتا ہے۔ کالے علم کا اثر باندھا جاسکتا ہے، جنات کو اس سے قید بھی کیا جاسکتا ہے۔ غرضیکہ اس مندرجہ سے اس کا عامل ہزاروں کام لے سکتا ہے، عملیاتی دنیا میں یہ ایک عمل ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔

افاداتِ مندرہ شریف

۲- جو شخص بھی کامل یقین واعتماد سے مندرہ کو روزانہ وردِ زباں

رکھے تو اس کا عامل کامل ہوجائے گا اور ہر مریض کا علاج کرسکتے گا۔

۲- یہ مندرہ تمام راگوں کو باندھ دیتا ہے، اگر اس کو ورد زباں رکھا جائے تو بجتے راگ ڈھول، بینڈ، باجے سب باندھ دیتا ہے۔

۳- قبرستان میں لگا تار جا کر اگر روزانہ غروب آفتاب منہ مغرب کی طرف کر کے اکتالیس یوم پڑھنا ہر جائز مقصد میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

۴- گھریلو بجلی کا کام کرتے وقت اگر مندرہ شاہ علی رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے تو اگر کرنٹ لگ بھی جائے تو بجلی دور پھینک دے گی، آسمانی بجلی مندرہ شریف کے ورد کرنے والے پر کبھی نہیں گرتی۔

۵- تلوار اور نیزہ، بندوق، پستول چلانے والا مندرہ شاہ علی کے عامل پر وار نہیں کرسکتا، جو روزانہ مندرہ کو ورد میں رکھے تو کبھی کوئی دشمن اس کا سامنا نہ کرسکے گا۔

۶- اس سے سانپ کا زہر بھی ختم ہوجاتا ہے، سانپ کے کاٹنے والے کو جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو وہاں پر نشتر سے ہلکا سا بدن زخم کردیں، تاکہ خون بہنے لگے، پھر مندرہ پڑھ کر دم کریں تو اللہ کے حکم سے مریض شفایاب ہوگا۔

۷- رات کو پیدل سفر کرتے یا رات کو کسی خطرناک اور ویران جگہ جانے سے یا ایسا سفر جو آپ کے لئے خطرے کی علامت ہو سات مرتبہ مندرہ پڑھ کر گھر سے نکلیں، انشاء اللہ تعالیٰ خیریت سے مقصود پر پہنچیں گے۔

۸- جس جگہ پر وقتی طور پر معالج نہ مل سکے اور کوئی وسیلہ نہ ہو جب کہ مریض سخت لاچار ہو، رات ہو یا دن کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو سات مرتبہ پڑھ کر مریض کے اوپر دم کریں اور پانی کے اوپر پڑھ کر پلائیں۔ مریض کو آرام پہنچے گا، وہ وقت ٹل جائے گا جس کی وجہ سے وہ مریض پریشان تھا۔

۹- گائے، بھینس، بکری اور اونٹ یا دیگر پالتو حلال جانور نا گہانی وجہ سے بیمار ہوجاتے ہیں، تو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر ان کے کانوں پر دم کردیں اور پانی پڑھ کر پلائیں یا نمک خوردنی لے کر اس پر پڑھ کر کھلائیں، انشاء اللہ صحت یاب ہوں گے۔

۱۰- دشمن کے پاؤں کی مٹی دائیں یا بائیں کسی ایک پاؤں کی لے کر کا اس مندرہ کو اکتالیس مرتبہ باتصور دشمن پڑھ کر دم کریں اور وہ مٹی بغرض تباہی دشمن کے اس کے گھر میں پھینک دیں، تو دشمن ذلیل و خوار ہوگا، بشرطیکہ دشمنی جائز ہو۔ ناجائز کسی کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

۱۱- روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ پڑھ کر تمام گھر کا حصار کرلیں، تو صبح تک کوئی جناتی خلل نہ ستائے گا اور نہ کسی طرح کے سحر جادو کا حملہ ہوگا، نہ ہی کوئی ڈراؤنے خواب آئیں گے، رات آرام سے بسر ہوگی۔

۱۲- جو کوئی اس مندرہ کو روزانہ غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت ایک ایک مرتبہ پڑھے ہمیشہ سحر، جادو و آسیب اور شر شیطانی سے محفوظ رہے۔

۱۳- مکانوں کی بنیاد رکھتے وقت چار اینٹوں پر ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک اینٹ بنیاد کی طرف لگادیں تو ایسا مکان ہمیشہ آسیبی اور سحری خلل سے پاک رہے گا۔

۱۴- اگر بے اولاد حضرات اس کو ہمیشہ ورد رکھیں اور دونوں میاں بیوی ایک ایک مرتبہ روزانہ پڑھ کر دم کرکے اس پانی کو پیا کریں تو وہ صاحبِ اولاد ہی نہیں بلکہ حسین اولاد پیدا کریں گے، جو کہ سخت کڑیل اور غصہ ور قسم کی ہوگی مگر بات حق کی کریگی۔

۱۵- دشمن کو زیر کرنے کے لئے عدالت یا کچہری، تھانہ یا حوالات، جیل خانہ یا بندا غوا گان جس جگہ بھی سات مرتبہ پڑھے گا، چوبیس گھنٹوں کے اندر اثر ہوگا، دشمن اگر سامنے آجائے تو اس کے دائیں پاؤں کی مٹی پر پڑھ کر دم کریں، اگر وہ عدالت کے کمرے کیا ندر جاتے جاتے گرانا شروع کردیں تو مقدمہ آپ خود جیت جائیں گے اور دشمن خوف کھائے گا۔

۱۶- ایسے مرد و زن جن کے پٹھے درد کرتے ہوں، کمزوری اور ضعیفی ہو، ہر وقت پورے جسم میں درد رہتا ہو، ایسے وقت جب کہ مریض کا نفس مستاویہ چل رہا ہو تو مندرہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلادیں، انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا، اگر چند مرتبہ ایسا کیا جائے تو مکمل صحت ہوگی۔

۱۷- جس گھر میں جناتی، آسیبی یا سحری اثرات ہوں، مندرہ کو سات مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کریں اور پانی گھر کے درو دیوار پر چھڑک دیں، اثرات ختم ہوں گے، ارواح خبیثہ، جنات و شیاطین اور جادو ٹونہ کے لئے لوگان، گوگل، تخمہ اسپند، کافور پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ان چیزوں کا بخور روزانہ شام کو روشن کریں، ایک ہفتے کے اندر تمام خطرات ختم ہوں گے۔

۱۸- اگر کسی شخص پر سحر جادو، سفلی یا کالے علم، عارضہ جناتی یا شیطانی ارواح خبیثہ کی وجہ سے پاگل پن کا دورہ پڑتا ہو یا کسی شخص کا دماغ خراب ہو کر وہ مجنون و دیوانہ ہو گیا ہو، ایسے مسحور و آسیب زدہ کے لئے روزانہ تین مرتبہ پانی پر مندرہ پڑھ کر دم کر کے اکتالیس یوم تک بلاناغہ پلائیں تو مریض جلد از جلد ٹھیک ہو کر صحت یاب ہو جائے گا۔

۱۹- جس مرد و زن کو صرع یعنی مرگی، جنات یا سحر جادو کی وجہ سے سخت تکالیف ہو تو اس کے لئے کچے سوت کے ساتھ تار مریض کے قد کے برابر لے کر ان کو چار تہہ کر کے گیارہ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ مندرہ پڑھیں اور یہ گنڈا بطور تعویذ بنا کر مریض کے دائیں بازو پر باندھا جائے اور روزانہ تین مرتبہ مندرہ پانی پر دم کر کے پلایا جائے اور ایک مرتبہ مریض پر دم کیا جائے گا، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

۲۰- جنگل میں اگر آپ اکیلے ہوں اور ڈر وخوف محسوس کریں تو ایک دفعہ بلند آواز سے مندرہ شاہ علی پڑھیں اور آخر میں تین مرتبہ یا علی المدد کہیں، انشاء اللہ دور دور تک شور سنائی دے گا، یہ جنات اور شیاطین، ارواح خبیثہ کے بھاگنے کی آواز ہوگی، جنگل کے درندے تک کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

۲۱- دنیا میں پائے جانے والے تمام قسم کے سحر، جادو، ٹونہ اور ہر ایسا علم جو کہ شیطانی قوتوں کا حامل ہے، اس مندرہ کے آگے ذرا بھی دم نہیں مار سکتا۔

راقم الحروف نے خود اس مندرہ شریف سے بے شمار مسحوران دہر کا علاج کیا ہے۔

۲۲- ہانڈی یا مٹھ جو کہ ایک دشمن دوسرے شخص پر وار کرتا ہے اگر کہیں ایسا واقعہ ہو تو مندرہ کا عامل مندرہ پڑھ کر ہانڈی کی طرف پھونک مارتا ہے، ہانڈی اور مٹھ واپس انہیں کے گھر پر چلی جائے گی، جو کہ اس علم کے چلانے والے ہوں گے۔

۲۳- اگر کسی مرد یا عورت پر کسی خبیث روح ہنومان، کالی دیوی، عیسر مہاہو، لونا چماری، بھیروں، چڑیل وغیرہ کی چوکی بٹھائی گئی ہو جس کی وجہ سے مریض بے حد پریشان ہو، ایسے مریض کو گنڈا گرہ لگا کر بطور تعویذ گلے میں لٹکانے کو دینا چاہئے۔ روزانہ ایسے مریض پر مندرہ صبح و شام پڑھ کر دم کیا جائے اور پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ بخور، گوگل، لوبان، تخم اسپند کا ورشن کیا جائے۔

۲۴- جو عورتیں عرصہ دراز سے اٹھراہ کے موذی مرض میں مبتلا ہوں، ان کے لئے ان کے قد کے برابر کچے سوت کے تاروں سے گرہ لگا کر گنڈہ تیار کر کے ان کے گلے میں ڈال دیا جائے اور حمل کے شروع سے بچہ کی پیدائش تک عورت کو اجوائن دیسی اور مرچ سیاہ جس پر اکتالیس مرتبہ مندرہ پڑھ کر دم کیا گیا ہو، روزانہ سونے سے قبل تھوڑی سی کھانی چاہئے اور اس کے بعد پانی بالکل نہیں پینا، انشاء اللہ تعالیٰ بچہ صحیح سلامت صحت مند اور خوبصورت طویل العمر ہوگا۔

۲۵- جن لوگوں کو مسان، چڑیل، بھوت، دیو، ڈاکنی، کالے علم کے تعویذات، گنڈا وغیرہ کی وجہ سے مختلف قسم کے جسمانی، ذہنی عارضہ پیدا ہو گئے ہوں اور کسی بھی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو، ایسا مریض مندرہ کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرے اور تین مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کر کے روزانہ پی لیا کرے، اکتالیس یوم کے اندر شفایاب ہوں گے۔ انشاء اللہ

لاعلاج بیماری سے شفا کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ایک ہزار بار پڑھ کر سرسوں کا تیل ایک بوتل پر دم کر کے محفوظ رکھئے، جب کوئی مریض کسی قسم کے درد یا دیگر تکالیف میں آئے تو ذرا سا تیل اس میں سے دیا جائے اور کہہ دیں کہ ایک ایک قطرہ سوتے وقت مریض کے کان میں ڈالیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔ اس سے ہر قسم کی تکلیف رفع ہوگی۔ اگر سوتے میں طرح طرح کے ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس سے نجات ہوگی۔ اگر کسی قسم کا خطرہ آسیب وغیرہ کا ہوگا تو اس سے نجات ہوگی اور جو دوا مریض کے استعمال میں آ رہی تھی اور وہ اثر نہیں کرتی تھی انشاء اللہ اثر کرے گی۔

چیچک سے نجات

اگر چیچک یا خسرا نکلنے کا خوف ہو تو انشاء اللہ نہ نکلے گی اور اگر نکل آئی ہو تو چینی کی رکابی پر لکھ کر آب زمزم سے اور اگر آب زمزم نہ ملے تو بارش کے پانی سے اور یہ بھی نہ ملے تو تازہ پانی سے دھو کر پلائیں۔ انشاء اللہ صحت کامل ہوگی۔

کلونجی

کلونجی کا استعمال

کلونجی کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر مندرجہ ذیل بیماریوں کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

۱۔ ہائی بلڈ پریشر اور دیگر امراض قلب۔
۲۔ قوت حافظہ کے لئے۔
۳۔ سرطان (کینسر) کے لئے۔
۴۔ آنکھوں کا موتیا۔ ۵۔ بہرا پن اور کان کا بہنا۔
۶۔ ہچکی۔ ۷۔ یرقان۔
۸۔ قبض۔ ۹۔ پیچش۔
۱۰۔ شوگر (ذیابیطس) ۱۱۔ گنجا پن۔

اس کے علاوہ دیگر بے شمار امراض میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔

مزاج: کلونجی کا مزاج گرم خشک ہے۔

مقدار خوراک: کلونجی مزاج گرم ہونے کی وجہ سے اس کا تین ماشہ سے زیادہ استعمال ٹھیک نہیں ہے اسے کسی چیز کے ساتھ ملا کر کھانا چاہئے۔

ضروری نوٹ: حاملہ خواتین کلونجی یا روغن کلونجی کا استعمال نہ کریں۔

آنکھ کے امراض

کلونجی لے کر باریک پیس لیں اور پانی میں جوش دیں پھر کلونجی کو کپڑے میں باندھ کر نکور کریں اور اس کا پانی آنکھ میں ڈالیں۔ بفضل تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

اختلاج قلب

اختلاج قلب میں دل دھڑکتا ہے اور نبض غیر منظم چلتی ہے۔ یعنی نبض میں نظم نہیں ہوتا۔ کلونجی ۵ رگرام برگ بادرنجبویہ۔ ۲۰ رگرام۔

ترکیب استعمال: دواء المسک معتدل جواہر دار ۳ رگرام۔ مذکورہ بالا جوشاندہ کے ہمراہ کھائی جاتی ہے۔

اخراج پتھری کے لئے

شہد۔ تھوم باریک شدہ۔ کلونجی۔ حرمل۔ زیرہ سفید ہم وزن کو پیس کر ملالیں یہ ایک معجون کی شکل میں تیار ہوگا۔ ایک چمچہ نہار منہ تین دن مریض کو کھلائیں۔ باذن اللہ تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

اعصابی تناؤ

ایک چمچہ کلونجی آئل ایک کپ چائے کے ساتھ آپ کو سکون بخشا ہے اور تناؤ کی تمام علامات کو دور کرتا ہے۔ (دن میں ایک دفعہ)

امراض جلد

تمام جلدی امراض کے لئے مفید نسخہ۔

کلونجی کا تیل آدھا چمچہ روغن گلاب آدھا چمچہ۔ ہلدی ایک چمچہ۔ سرکہ حسب ضرورت۔ سرکہ کے علاوہ تمام ادویہ کو مکس کرلیں سرکہ سے تکلیف زدہ عضو کی مالش کریں۔ اور مکس دوا کو تکلیف والی جگہ پر لیپ کریں۔

پرہیز: مچھلی۔ انڈا اور ان جیسی گرم اشیاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

امراض ناک

کلونجی کا تیل۔ زیتون کا تیل۔ ہم وزن لے کر ملالیں اور ناک میں روزانہ علی الصبح ٹپکائیں۔ تین قطرے روزانہ ڈالیں۔ یہ علاج دس یوم تک کریں۔

چہرے کا حسن

کلونجی ۵۰ رگرام پیس کر ۵۰۰ رگرام شہد میں ملا کر آمیزہ تیار کرلیں۔ ترکیب استعمال: صبح وشام چہرے پر لیپ کرکے آدھ گھنٹہ بعد چہرہ صاف کرلیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بندشوں کو ختم کرنے کے فارمولے

ازقلم: استاذ العاملین حضرت مولانا محمد امان اللہ صاحبؒ

برائے کشادن مردمی

درج ذیل تعویذ بارہ عدد بنائے اور ایک کو کمر میں باندھے۔ باقی گیارہ تعویذ، گیارہ دن تک پیتا رہے۔ ایک تعویذ روزانہ پینا ہے۔ انشاءاللہ، مردمی کھل جائے گی۔ تعویذ درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یا فتاح	تفتحت	بالفتح	والفتح
تفتحت	بالفتح	والفتح	فی فتح
بالفتح	والفتح	فی فتح	فتحك
والفتح	فی فتح	فتحك	یافتاح

الٰہی کشادم مردمی فلاں بن فلاں تا زندہ باد کشادہ باد

برائے کشادن نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدُوْنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (5)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) اَلَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)

تین تعویذ بنائے۔ ایک بازو میں باندھے اور دو عدد بارش کے پانی یا آب زمزم میں گھول کر گیارہ دن تک بوقت صبح نہائے۔ انشاءاللہ نکاح کھل جائے گا۔

برائے کشادن نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (131) وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى.

اتوار، سوموار، جمعہ کو لکھے۔ اور سبز کپڑے میں لپیٹ کر سبز دھاگہ کے ساتھ بازو پر باندھے اور بعد نماز عشاء، فرض و وتر کے درمیان ''یا لطیف یا وَدُودُ'' نوسونو (۹۰۹) بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ بار۔ اکیس (۲۱) یوم یا اکتالیس (۴۱) یوم پڑھیں۔

دفعہ برائے بندش۔ روحانی علاج کا طریقہ

برائے عاملین

۱۔ علاج مکمل کیا جائے۔ ۲۔ تمام علامات ایک دفعہ لکھ کر دی جائیں۔ ان کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ ۳۔ مریض کو حصار اور دفاع کی طرف بھرپور توجہ دلائی جائے۔

علاج مکمل کیا جائے: اس کا مطلب بہت آسان اور سادہ ہے کہ مریض کو اس کی بتائی ہوئی علامات اور اس کے کپڑوں کی تشخیص کے مطابق علاج مکمل دیا جائے۔ اگر جادو کھلایا جا رہا ہو تو تعویذات پینے کے لئے دیے جائیں اور جسمانی طور پر جادو متاثر کر رہا ہو تو تعویذات جسم پر ملنے کے لئے اور تعویذات پینے کے لئے دیئے جائیں۔

اگر مریض اپنے کاموں میں رکاوٹ محسوس کرتا ہو تو نہانے، پینے اور جسم پر ملنے کے علاج کے ساتھ گلے میں تعویذ ڈالنے کے لئے دیا جانا ضروری ہے۔ مثلاً حمل ہو، ملازمت میں پریشانی، امتحانات کے معاملہ میں رکاوٹ وغیرہ کے لئے گلے میں تعویذ دیا جانا ضروری ہے۔

گھر میں علامات کی موجودگی کی صورت میں گھر کا عمل کرنا انتہائی اہمت کا حامل ہے۔ مثلاً ایک لڑکی کا رشتہ نہیں ہو رہا ہے۔ ایک لڑکے کو ملازمت نہیں مل رہی۔ کاروبار میں رکاوٹیں آ رہی ہیں۔ بیرون سفر کی رکاوٹ ہے۔ کام چلتا چلتا رک جاتا ہے۔ ملازمت برقرار نہیں رہتی گھر میں بے سکونی، لڑائی جھگڑا، طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ مریض کے کپڑے پر بہت اثرات کا اظہار ہو رہا ہے۔ جنات باطنی طور پر آپ کی رہنمائی کر رہے ہیں کہ گھر میں کوئی چیز ہے۔ مریض خواب مختلف دیکھتا ہے جس میں جانور، پانی، ہوا میں اڑنا وغیرہ سمیت چیزیں ظاہر ہو رہی ہیں تو سمجھ لیں کہ گھر کا علاج کئے بغیر مریض کے ساتھ گھر کو بھی مستقل مریض کا درجہ دے کر علاج نہ کیا گیا تو شفاء بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

گھر کا عمل کیسے ہو؟: آپ کے بنیادی مضبوط اور وہ اعمال جن پر آپ کو سالہا سال کا بھروسہ ہے اور بطور عامل بہت ہی کم آپ کو اس عمل نے مایوس کیا ہے، اس عمل کے ذریعے گھر کے جادو، جنات کی صفائی کریں۔ پانی چھڑکنے کے لئے دیں۔ اگر بتی پر دم کریں۔ بخورات پر دم کر کے دیں۔ ہر کونہ ہر کمرہ، چھت، صحن، واش روم، کچن اور اسٹور سمیت ہر مقام کی روحانی طور پر اپنے جنات اور کلام کے ذریعے صفائی کریں۔ اس کے بعد چراغ وغیرہ جلوا کر معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

وظائف کا علاج میں کردار: آپ کے پاس رشتہ کی بندش کا مریض آیا ہے۔ اس کا علاج مکمل درج بالا طریقے سے کریں۔ جادو کی کاٹ سے متعلق وظائف تجویز کریں۔ سارا علاج مکمل ہونے کے بعد اس کی شادی میں آسانی کے لئے وظائف تجویز کریں۔ (وظائف کی تجویز ہمارے ادارے میں سکھائی جاتی ہے)

دفاع اور حصار کی اہمت اور ضرورت: آپ کو ایسے بے شمار مریض ملیں گے جو بے شمار اور لاتعداد معالجین اور عاملین سے علاج کروا کر مایوسی کا شکار ہو چکے ہوں گے۔ اب پیسے خرچ کرنے سے کترا رہے ہوں گے یا پھر پیسے ختم ہو چکے ہوں گے اور ساتھ ہی یہ بات کہیں گے کہ ہمارا علاج آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ جبکہ معاملے کی حقیقت یہ ہوگی کہ علاج کروالیا، وظائف پڑھ لئے حفاظت کی طرف سے عدم توجہ یا عاملین کی طرف سے راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہر بار دشمنوں کی دشمنی کا نشانہ بنتا ہے۔

بیرونی بندش: عامل علاج کر لیتا ہے، مریض کے معاملات درست ہو جاتے ہیں، جادوگر کی مسلط کردہ مخلوق، باہر رہ کر نوکری، کاروبار، سفر اور دیگر معاملات میں پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس معاملے کے حل کے لئے عامل کو خود محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور مریض کو وظائف بھی تجویز کرنے ہوتے ہیں۔ یہ بندش کی شکل پریشان کن ہوتی ہے مگر حل ہو سکتی ہے۔ ناقابل حل نہیں ہے۔

دفاع کے بغیر گزارہ نہیں: آج کے دور میں دفاع اور حصار کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ ورنہ بار بار علاج سے مریض اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے لازماً حصار اور علاج دونوں پر توجہ دیں۔

لوح خاص دفع بندش

محمد اسد اللہ سلیمانی صاحب (جھنگ)

قارئین کی خدمت میں بندش دور کرنے کے لئے خاص الخاص عمل پیش کر رہا ہوں۔ جس کی برکت سے سخت بندش کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ آج کے دور میں لوگوں کو بندش کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ کوئی کاروباری بندش سے پریشانی ہے تو کوئی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے بندش کا شکار ہے۔ جسے دیکھو وہ پریشانی کے عالم میں ہے اور عامل کے پاس جا کر لوگوں کا صرف یہی سوال ہوتا ہے کہ مجھ پر یا میرے گھر پر بندش تو نہیں لگی ہوئی؟

آج ہم جس دور میں سانس لے رہے ہیں یہ حسد اور بغض کا دور ہے کوئی کسی کو برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے پھر حاسد لوگ سفلی علم والوں کے پاس جا کر بندش لگوا دیتے ہیں۔ اور ایک اچھے بھلے گھرانے تباہ کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنات کی طرف سے بھی بندش لگ جاتی ہے۔ یعنی بعض جگہ جنات رہتے ہیں یا کسی پر آجائے یا کسی عامل نے بھیجے ہوتے ہیں بندش لگانے کے لئے۔ تو ایسے مریض کے لئے پھر کافی محنت کرنی پڑتی ہے تب جا کر بندش ختم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نظر بد کی وجہ سے بھی بندش کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ نیکی کی طرف راغب رہنا چاہئے تا کہ انسان رکاوٹوں اور مصیبتوں سے بچا رہے۔

اگر کوئی واقعی کالے علم کی وجہ سے بندش کا شکار ہو یا جنات کی وجہ سے ہو یا کوئی اور حرج سے بندش آپ پر لگی ہوئی ہے تو ''لوح خاص بندش'' اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بندش سے نجات مل جائے گی۔ اس لوح مبارک کو بے شمار مقاصد میں استعمال کر سکتے ہیں مثلاً کاروبار کی بندش دور کرنا، رشتہ وشادی کی بندش دور کرنا، ستاروں کی بندش لگی ہو تو پھر بھی فائدہ ہوگا۔ یعنی نحوست سے بچائے گی، بیرون ملک وحصول ملازمت میں بندش دور کرنا جنات وسفلی ارواح وغیرہ کی بندشیں ختم ہو جاتی ہیں۔ غرض آپ ہر طرح کی بندش دور کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

ترکیب استعمال :طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو علیحدہ پاک وصاف کمرہ میں داخل ہو جائیں۔ پھر خوشبودار بخور یا اگر بتیاں سلگائیں۔ اب بعد نماز عشاء مصلے پر بیٹھ جائیں۔ عامل خود بھی عطر خوشبودار لگا کر بیٹھے اور اپنا خوصوصی حصار کر کے بیٹھے۔ پھر گولڈن کاغذ پر تین عدد مشک وزعفران سے لوح مبارک تحریر کرے اور عبارت عمل ۳۱۳ ر پڑھے اور الواح مبارکہ پر دم کر دیں اور نیاز بھی ساتھ رکھی ہو جو بعد میں تقسیم کر دیں۔ اسی طرح ۱۱ر روز مسلسل کرنا ہے۔ پھر ایک اپنے پاس رکھ لیں اور دوسری گھر میں لٹکائیں اور تیسری بوتل میں ڈال کر لوح مبارک اس میں ڈال دیں۔ اس میں سے روزانہ پیتے رہیں۔ انشاء اللہ ۲۱ تا ۴۱ ر روز میں اثرات شروع ہو جائیں گے اور بندش ختم ہونا شروع ہو جائیں گی۔ فیض اٹھانے والوں کو چاہئے کہ مجھ عاجز کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور اجازت مجھ سے ضرور لے لیں تا کہ مکمل فائدہ حاصل ہو۔ عبارت عمل یہ ہے: الا اللہ ختم کر بندش، محمد رسول اللہ کرم کرو مجھ پر بحق یا فتاح تفتحت بالفتح و الفتح فی فتح فتحک یا فتاح العجل الساعة الوحا.

لوح مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

کھیعص

حمعسق

(عبارت عمل یہاں لکھیں)

وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

دعائے حاجات

جوشخص ہر نماز کے بعد اس دعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اس کی حفاظت کرے گا۔ اس کے دشمنوں پر اس کی مدد کریگا اور اس کو غنی کردیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں اس کا خیال بھی نہ جائے اور اس کی زندگی اس پر آسان کردے گا۔ اور اس کا قرضہ ادا کردیگا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو ادا کردے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَامَوْجُوْدُ یَا جَوَّادُ یَا بَاسِطُ یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ یَا ذَاالطَّوْلِ یَاغَنِیُّ

اے اللہ اے یکتا اے یگانہ اے موجود اے بہت سخی اے پھیلانے والے اے کرم کرنے والے اے بہت دینے والے اے بخشش کرنے والے اے بے پرواہ اے بے پرواہ کرنے والے اے

یَامُغْنِیُّ یَافَتَّاحُ یَارَزَّاقُ یَا عَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَارَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَابَدِیْعَ

بہت کھولنے والے اے بہت روزی دینے والے اے تمام چیزوں کو جاننے والے اے حقیقت کو جاننے والے اے زندہ اے قائم بالذات مہربان اور رحم کرنے والے اے بے انتہا مہربان اور رحم

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ . یَا حَنَّانُ یَامَنَّانُ نَفِّحْنِی مِنْکَ بِنَفْحَۃٍ خَیْرٍ

کرنے والے اے آسمان اور زمین کو بلانمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عظمت والے اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ احسان کرنے والے مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشی عطا کر

تُغْنِیْ بِھَا عَمَّنْ سِوَاکَ اِنْ تَفْتَحُ فَقَدْ جَآءَ کُمُ الْفَتْحُ اِنَّافَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. نَصْرٌمِّنَ

جو تیرے سوا تمام سے بے پرواہ کردے، اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو یہ (جان لو) کہ کامیابی آچکی ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح

اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ. اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِئُی یَامُعِیْدُ یَا وَدُوْدُ یَاذَالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا

(کی امید ہے) اے اللہ اے بے پرواہ اے قابل تعریف اے پیدا کرنے والے اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بہت زیادہ محبت کرنے والے اے عظمت والے عرش کے مالک اے

فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اِکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاحْفَظْنِیْ

جو چاہے وہ کر گزرنے والے اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعے حرم باتوں سے مجھے بے پرواہ کردے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنی ذات کے سوا تمام سے بے پرواہ کردے اور جس

بِمَا حَفِظْتَ بِہِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا نَصَرْتَ بِہِ الرُّسُلَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ.

ذریعے تو نے اپنے کلام کی حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جن ذریعے سے تو نے اپنے رسولوں کی مدد فرمائی انہی ذرائع سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

بندش لگانے کے طریقے

حضرت کاش البرنیؒ

بستن را مطلوب

اگر کسی شخص کا مطلوب شہر سے باہر جانا چاہے اور طالب کو یہ امر ناگوار ہو، نیز جس شخص کی بیوی میکے میں ہی رہے اور سسرال میں بہت کم ٹھہرے، اس کے لئے یہ عمل سودمند ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ قمر درعقرب یا قمر تحت الشعاع ہو، تو نام مطلوب معہ مادر کے اعداد نکالے اور اس میں ۵۴۳/اضافہ کرکے ایک مثلث خاکی پر کرے۔

رفتار مثلث خاکی

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

حاشیۂ مثلث پر مطلوب کا نام معہ والدہ لکھے اور اپنے گھر کے دروازے کے باہر دفن کردے، جہاں سے اس کے جانے کا احتمال ہو۔ بحکم خدا مطلوب باہر قدم نہ رکھ سکے گا۔

نکاح باندھنا

اگر کسی شخص نے لڑکی کی نسبت ایک جگہ سے توڑ کر دوسری جگہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہو اور غرض یہ ہو کہ وہ کسی دوسری جگہ رشتہ طے نہ کر سکے تو اس کے لئے یوں کریں کہ نام اس شخص کا معہ والدہ کو، جس کے ہاتھ میں رشتہ ہے، زیادہ اشخاص ہوں تو تمام کے نام معہ والدہ لے۔ ہر ایک کے نام میں علیحدہ علیحدہ ۵۴۳/عدد جمع کر کے ایک ایک مثلث خالی علیحدہ علیحدہ تیار کرے۔ ہر مثلث کے گرد مطلوب کا نام معہ والدہ اور حروف صوامت کے امتزاج سے جو کلمات بنیں وہ لکھو۔

یہ جس قدر نقش ہوں، ان کو ایک جگہ لپیٹ کر تعویذ بنالو۔ ایسے تین تعویذ تیار کرانے ہیں۔ ایک کو رشتہ والوں کی گزرگاہ یا ان کے مکان میں دفن کرادو۔ دوسرے کو پانی میں بھگو کر وہاں چھڑک دو، جہاں کوئی مجلس فیصلہ مقرر کی جاتی ہے۔ تیسرے کو قبر میں گڑھا کر کے اس میں دفن کردو۔ اور اس قبر سے تھوڑی سی مٹی اٹھا لو اور اس جماعت کے اندر ڈال دو، جو فیصلہ کرنے والی ہو۔ اگر فیصلہ ہو چکا ہو تو مطلوب کے گھر ڈال دو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مجلس یا لڑکی کے وارث تمہارے خلاف رائے نہ دے سکیں گے۔ مطلب بہر کیف حاصل ہوگا۔ رشتہ واپس مل جائے گا۔ اس میں عمل کو استعمال کرنے کے لئے خواہ مجلس اپنے گھر بلا کر قائم کردیا مطلوب کے گھر کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد کامیابی ہوگی۔

تعلقات باندھنا

جن دو ہستیوں کے درمیان ناجائز تعلقات ہوں اور وہ اس فعل قبیحہ سے باز نہ آتے ہوں تو اس نقش کو قمر در عقرب یا قمر در محاق یا قمر در زوال میں اتوار کے دن ساعتِ زحل میں کالی سیاہی سے لکھو۔ اس نے نیچے یہ عبارت لکھو۔

''بستم فعل زنا، فلاں ابن فلاں بین فلان بنت فلاں بحق عزرائیل''۔

اجھزط

۹۷۷	۹۸۵	۹۸۰
۹۸۳	۹۸۱	۹۷۸
۹۸۲	۹۷۶	۹۸۴

نقش کے اوپر ۷۸۶ نہ لکھیں بلکہ اجھزط لکھو۔ نقش کو ایک سانس میں پر کرو اور دونوں میں سے کسی ایک کے پرانے کپڑے میں لپیٹ کر کسی قبر میں دفن کردو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دونوں کے درمیان ناجائز قسم کے تعلقات ختم ہوجائیں گے۔ خواہ مرد، مرد سے ہوں یا مرد عورت سے ہوں۔

ھدایات برائے عاملین

عام روحانی خدمات کی بنا پر وقتاً فوقتاً ایسے واقعات فون یا خط و کتابت کے ذریعہ علم میں آتے رہتے ہیں، جن میں مختلف عاملین قارئین اور دوست احباب اس بات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں کہ میرے پاس روحانی امراض کے حوالے سے لوگ آتے رہتے ہیں، علاج کرتا ہوں شفاء ہو جاتی ہے۔ بندش رشتہ، کاروبار ملازمت، حب وغیرہ کے کام آسانی سے کر لیتا ہوں، روحانی میدان میں پچھلے کئی سال سے لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں۔ میرا معاشی سلسلہ بھی بہتر چل رہا تھا، مگر پچھلے چند ماہ سے مختلف پریشانیوں کا شکار ہوں۔ ا۔ مریض کم آتے ہیں۔ ۲۔ پیسے کی تنگی ہونی شروع ہو گئی۔ ۳۔ گھر میں بیماری اور ناچاقی نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ ۴۔ قرضوں میں جکڑا گیا ہوں۔ ۵۔ کسی کا علاج کروں تو ری ایکشن فوری آتا ہے۔ ۶۔ گھر میں مختلف چیزوں کی موجودگی کا احساس ہے۔

ان تمام معاملات یا اس طرح کے دیگر مضر اثرات اور علامات کی وجہ عام طور پر مضبوط حصار سے محرومی ہے۔ مریضوں کے علاج پر بھرپور توجہ بلکہ ضرورت سے زائد توجہ مگر اپنے گھر سے غفلت، اپنے علاج اور حصار سے نا صرف غفلت بلکہ اس تکبر اور گھمنڈ کا احساس اور دعویٰ کہ مجھے ہرگز کس صورت کچھ ہونا ممکن نہیں ہے۔

دوسری وجہ مضر اثرات کی یہ ہے کہ ایسے کیس میں ہاتھ ڈالنا کہ جو کہ اپنے بس سے باہر ہو۔ اب یہ بات کیسے پتہ چلے کہ یہ کیس میرے سے بھاری ہے؟ ہمارے سلسلہ اور ادارے میں یہ چیز بھی سکھائی جاتی ہے کہ جنات اور موکلات سے رابطہ کس طرح کیا جائے اور ان سے مشاورت کیسے کی جائے؟

تیسری وجہ مضر اثرات اور عامل کی بندش کی یہ ہوتی ہے کہ مریض کے علاج کے وقت جنات سے ان کی خوراک معلوم نہیں کی جاتی ہے۔ ان کو بغیر خوراک اور اجرت کے بغیر ہی کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مضر اثرات اور بندش آنا ایک لازمی امر ہے۔

چوتھی وجہ مضر اثرات اور عامل کی بندش یہ ہوتی ہے کہ عام طور مریض اور اپنی جانب سے عملیاتی صدقہ کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں، وہ صدقہ کس شکل اور کتنی مقدار میں ہوتا ہے۔ ہمارے سلسلے اور ادارہ میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

پانچویں وجہ مضر اثرات اور بندش کی عموماً یہ بھی ہوتی ہے کہ ابتدا میں ہم مریض کا ایک کام جنات و موکلات کے سپرد کرتے ہیں مگر مریض کے اہل خانہ کی طرف سے ایک لمبی فہرست خواہشات کی سپرد کی جاتی ہے جس کی جنات کو سخت کوفت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ مریض کے معالج کو بندش کا سامان کرنا پڑتا ہے۔

چھٹی وجہ مضر اثرات کی یہ ہوتی ہے کہ کمزور حصار، دفاع اور کتابی عمل یا استاد کی مضبوط نگرانی کے بغیر عمل کی صورت میں فوری طور پر عامل بندش رزق بندش مریضاں یا سائلین کا شکار ہوتا ہے اور ساتھ معاشی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ بچوں اور بیوی کا پریشانیوں میں مبتلا ہونا، کمزور عمل اور کمزور حصار کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس لئے ہمارا ادارہ کمزور اور ابتدائی درجہ کے عمل میں صرف اپنے علاج کی پابندی اور توجہ پر زور دیتا ہے۔

ساتویں وجہ مضر اثرات کی یہ ہوتی ہے کہ عامل سارے جہاں کا علاج کرے گا، تشخیص میں دلچسپی لے گا، اپنے گھر، اپنی ذات، اپنی اولاد اور اپنی بیوی اور اپنے کاروبار کو تشخیص کے مرحلے سے گزارنے کی زحمت ہرگز گوارہ نہیں کرے گا۔

خلاصہ یہ کہ سب سے پہلے مضبوط اعمال، و حصار دفاع حاصل کریں۔ ان کی پابندی کریں، مریضوں سے صدقات دلوائیں۔ اپنی تشخیص، علاج اور بال بچوں کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں ورنہ مضر اثرات، بندش رزق، گھریلو ناچاقی سمیت بے شمار دیگر علامات خون، ہڈی، بے سکونی، بے چینی اور پریشانی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

گھر کے علاج کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ چراغ جلائیں۔ گھر کا عمل کریں، جنات کو گھر سے نکالیں، پانی چھڑکیں، دھونی دیں، یہ سارے اعمال الحمد للہ ہم اپنے ادارے میں بنیادی درجہ میں سکھانا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ادارے سے منسلک تمام لوگ جو ہماری بتائی ہدایات پر عمل کرتے ہیں وہ معاشی تنگی، قرضہ، گھریلو ناچاقی سمیت تمام روحانی اور عملیاتی علاج کی پیچیدگیوں اور مضر اثرات سے محفوظ رہتے ہیں لہٰذا دیر نہ کریں اور ادارے سے علاج کے مضر اثرات اور پریشان کن حالات سے حفاظت کے لئے آج ہی رابطہ فرمائیں۔ بندشوں سے نجات کے لئے کامران اگربتی، طلسماتی موم بتی اور ہفتہ واری بخورات نہایت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ عاملین ان سے استفادہ کریں تو بہتر ہے۔

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
محمد اجمل انصاری
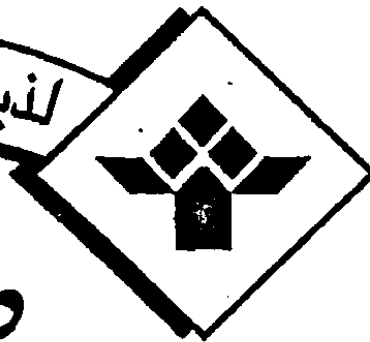
دشمن کا کاروبار تباہ کرنے کے لئے

از قلم : سید فیض احمد شاہ

قرنِ اول میں سحر و ساحری کی ترکیب و ترتیب کے لئے محولہ بالا عمل کے علاوہ ہزاروں ایسے اعمال آج بھی مرقوم و مستور ملتے ہیں جن سے اس دور کی طلسماتی و روحانی حقائق کی علمی اور عملی شکل کو واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ دورِ قدیم سے لے کر متاخرین کے دور تک کے طلسماتی اعمال و وظائف کو تقابلی حیثیت سے دیکھا جائے تو دونوں کے درمیان صرف اجمال و تفصیل کا ہی فرق دکھائی دے گا۔ دوسرا سب سے اہم اور واضح فرق یہ بھی نظر آئے گا کہ قرنِ اول کے طویل ترین دور میں علمائے فن نے طلسماتی اعمال و وظائف کو رمز و کنایہ میں لکھا اور شدید ضرورت کے وقت اپنے قریب ترین اور قابلِ اعتماد تلامذہ کو ہی تعلیم کیا۔ دوسرے دور میں جو دورِ وسطیٰ کے نام سے پہنچانا جاتا ہے علمائے فن نے رمز و کنایہ کے طلسم کو توڑتے ہوئے مخفی علوم کو واضح عبارت میں ترتیب دے کر لکھا اور بخل شکنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان علوم کو عام لوگوں تک پہنچانے میں ممکنہ حد تک کوششیں کیں، تاریخ طلسمات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل کالدوسرایان اور بابل کے علمائے مخفیات نے اس علم کو مدون کرنے میں قابل صد تحسین کوششیں کیں۔ اور اس علم کے باقیات کو ایک جگہ حضبط کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

واصل ابنِ عطا بغدادی اپنے مصحف میں تحریر کرتا ہے کہ مخفی علوم کی تعلیم و اشاعت کا سہرا بابل و کالدوسریان کے علماء کے سر پر ہی بندھتا ہے۔ جنھوں نے اس فن کی بقاء و اشاعت کے لئے متقدمین و متاخرین کے مختلف ادوار کے امام علماء کی نسبت زیادہ کام کیا اور اس فن کی ایک باقاعدہ بنیاد قائم کر ڈالی۔ اہل کالدوسریان کے یہاں طلسماتی اعمال کی جس تربیت کو مستند علیہ حیثیت حاصل ہے بطور نمونہ ان میں سے مصحفِ بغدادی کے حوالہ سے دو ایک اعمال سپردِ قلم کئے جاتے ہیں تاکہ اس فن کے ماہرین کو اس دور کے اعمال و وظائف کی حیثیت و حقیقت سے آگاہی حاصل ہو سکے۔

قاضی جرجان الیافوجی مشہور کالدی ساحر، البیان والتبیان میں رقمطراز ہیں کہ ذیل کا عمل جس کا موضوع دشمن کے کاروبار کو تباہ کر کے اسے معاشی طور پر تباہ کرنا ہے، اس طرح پر پایا جاتا ہے۔

کہ عامل کسی منحوس ساعت میں جو مریخ و زحل سے متقارن ہو منگل کے روز دشمن کی جائے رہائش سے طلوع فجر سے پیشتر تین یا سات مٹھی بھر خاک اٹھالائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر خانہ دشمن کے قریب واقع کسی چوراہے سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر عیسائیوں یا ہندوؤں کے مرگھٹ سے خاک اٹھالائے اور اس پر دشمن اور اس کے والدین کے ناموں کے ساتھ ذیل کی عبارت کو تین سونو (۳۰۹) مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور قمر ناقص النور کے دنوں میں ہفتہ اتوار اور منگل کے دن مسلسل تین دفعہ اسی مٹی کو خانہ دشمن میں پھینک دے یا اس کی راہ گزر میں ڈال دے۔ دشمن کا کاروبار دن بدن تباہی و بربادی کا شکار ہو کر بالکل ختم ہو جائے گا۔ دشمن کے چاروں راستے بند ہو جائیں گے وہ معاشی طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ ایسا کاروبار بستہ ہو جائے گا کہ کوئی صورت بھی اس کے لئے حصول روزگار و رزق کی باقی نہ رہے گی۔

عبارت عمل حسب ذیل ہے۔

طَنبُورَا غَـطَا غَطْمَا غَنطُورَا غِیَاطَارَا طِیَا غَا غَوغَطَا طَنُوبُورَا غِیَاطَا ھَیَا ھَطَا غَطَا غَنطَا غَنطُورا غَنطَارَاہ۔

الیافوجی اس عمل کو درج کرنے کے بعد اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ اسمائے عمل طلسماتی اعمال و وظائف کے سلسلہ کے ان اعمال پر ترتیب ہیں جن کو عملیات میں مستقل حیثیت حاصل ہے۔ بغدادی لکھتے

ہیں کہ اس عمل کی حقانیت وصداقت پر علمائے فن کا بالاتفاق اجماع ثابت ہے۔ یہ ایک انتہائی مؤثر و بے خطا قسم کا زبردست سفلی عمل ہے جس کے بجائے لانے کی صرف اسی صورت میں اجازت ہے کہ جب عامل اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارۂ کار نہ سمجھتا ہو۔ اس کا مقابل ومخالف دشمن اس قدر مضبوط وطاقتور ہو کہ وہ اس کے مقابلہ سے عاجز ہو اور دشمن کو نقصان پہنچانے کا راستہ اسے معاشی طور پر برباد کر دینے میں ہی بہتر اور مناسب خیال کرتا ہو تو اس وقت اس عمل کی اجازت ہے۔ محض ذاتی دشمنی وعداوت کے لئے اس عمل کا بجالانا عذابِ خدا کو دعوت دیتا ہے۔ جن کا انجام خود عامل کے حق میں اس کی تباہی وبربادی کی صورت میں نکلے گا۔ اس لئے عمل کی بجا آوری سے قبل عامل کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس معاملہ پر خوب غور وفکر سے کام لے اور جائز ضروریات کے لئے ہی اس عمل کو بجالائے ورنہ اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے۔ کیونکہ وبال کی صورت میں عامل کی مالی ومعاشی تباہی کی صورت کے علاوہ اس کی ہلاکت کا بھی یقینی خطرہ ہو جاتا ہے۔

بغدادی اپنے مصحف میں قاضی جرجان کے اس عمل کی تشریح وتوضیح میں فرماتے ہیں کہ تباہی روزگار کے اس طلسم مقابل میں علمائے فن نے سحر وجادو کے زیر اثر تباہ وبرباد کا روزگار کی بہتری اور کشادگی کے لئے ترقی روزگار کے نام سے جو عمل ترتیب دیا ہے وہ حیرت انگیز طور پر اسی عبارت کے کلمات وحرف میں اول وآخر "یا" اور "قا" کے الفاظ کی زیادتی کے ساتھ سلسلہ کے لئے مؤثر عمل کے طور ملتا ہے۔

چنانچہ اس عمل کے متعلقہ طلسم کی عبارت یوں ملتی ہے۔

یَا طَنبُوْ رَا قًا یَا غَطَا قًا یَا غَطْمَا قًایَاغَنطُوْ رَاقًا یَا غِیَا طَا رَاقًـا یَـا طِیَا غَا قًا یَا غَوْغَطَا قًا یَا طَنبُوْدَاقًا یَاغَیَا طافا یا ھیا قا ما عطا تا یَا غَطَاقًا یَا غَنْطَا قًا یَا غَنْط.ا رَا قًا.

ترکیب عمل کے مطابق عامل قمر زائد النور کے اوقات میں اپنے مطلوبہ سائل کے کاروباری مقام کی مٹی منگوائے اور عبارت عمل کو چھ سو مرتبہ تلاوت کر کے کاروباری کشادگی کی نیت کے ساتھ پھونک اور اپنے سائل کو حکم دے کہ وہ اس مٹی کو اپنے مکان، دکان یا کاروباری جگہ پر زمین کھود کر دفن کر دے اس کے علاوہ عامل اس عبارتِ عمل کو زہرہ مشتری کی سعید ساعت میں پارچۂ کاغذ پر لکھ اور اس پرچہ کو بطور تعویذ لپیٹ کر مکان یا کاروباری جگہ میں کسی بلند مقام پر لٹکائے۔ بغدادی کہتا ہے کہ صاحب البیان والتبیان کے مطابق اگر اس عبارت عمل کے کلمات وحروف کو بارش برستے وقت بارش کا پانی حاصل کر کے اس پانی پر عمل کی مقررہ معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر اس پانی کو سحر وجادو سے باندھے ہوئے کاروبار کی جگہ یا مکان میں چودہ (۱۴) یوم تک صبح وشام چھڑکے اور اسی عمل کو پاک کو صاف کاغذ پر زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے تحریر کر کے وہ شخص اپنے پاس رکھے جو گردشِ روزگار کا شکار ہو تو عمل کی خیر وبرکت سے اس شخص پر ایک چلہ کامل یعنی چالیس (۴۰) دن بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ اس کی کاروباری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ سحر وجادو کے اثرات باطل ہو کر کشادگی کے دروازے کھل جائیں گے اور برسوں سے تباہی وبربادی کا شکار کاروبار خدا کے فضل وکرم سے منافع بخش ثابت ہونے لگے گا۔ اس طرح تمام مالی ومعاشی الجھنوں کا دور دورہ جاتا رہے گا۔

مصحف بغدادی کے مطابق یہ عمل جو دشمن کی کاروباری تباہی وبربادی اور تباہی وبربادی کے شکار کاروبار کو از سر نو کشادہ کر دینے کے حقائق پر مشتمل ہے۔ درحقیقت ابلیسی اور اس کی حواریوں کے ان منحوس قسم کے مخفی اسماء سے مرتب ہے جو لوح محفوظ میں پائے جاتے ہیں۔ چونکہ اس عبارت عمل میں شیاطین کے ان مخفی ناموں سے مدد طلب کی گئی ہے اور ایسا کرنا چونکہ غضبِ خداوندی کو چیلنج کرنا ہوتا ہے اس لئے عامل کے عمل کا شکار شخص نحوستوں کے جال میں پھنس کر تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ اس کی معکوس عبارتِ عمل جو ترقی روزگار کے اسرار ورموز کی جامع ہے۔ اس میں چونکہ یہ شیطان نام کے اول "یا" آخر "قا" کے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے دعا کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ غضب کی بجائے خدائے بزرگ وبرتر سے مدد طلب کی گئی ہے اور اس طرح یہ جامع الاعمال عبارت اللہ تعالیٰ کی رحمت وکرم کی مناجات کی حامل بن جاتی ہے اور خدائے رحیم وکریم اس عبارت کو بطور امداد پڑھنے والے کے کاروباری حالات کو ترقی وکشادگی سے بدل دیتا ہے۔

محرر السطور السید فیض احمد شاہ نقوی الباخری قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ دو بیاول کے سحر وساحری حقائق پر مشتمل یہ عمل میرا مدتوں سے ذاتی طور پر آزمودہ ومجرب عمل ہے جسے ہزارہا

کاروباری طور پر ستائے ہوئے بندگانِ خدا کے لئے عملی طور پر آزما کر جہاں ان لوگوں کی روحانی طور پر مدد کر چکا ہوں وہاں اس عمل کی صداقت کے ان گنت کرشمے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ میں منکرانِ اعمال ووظائف کو چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ اگر آپ کا روحانی اعمال پر یقین ہے تب بھی نہیں ہے تو بھی کسی مالی معاشی طور پہ ستائے ہوئے شخص کے لئے اس عمل کو آزمائیں اور اس کی زودواثری کو آپنی انکھوں سے خود ملاحظہ کر کے دیکھیں کہ ان حقائق میں کس قدر صداقت کا عنصر ہے۔

دشمن کی صحت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے

بغدادی اپنے مصحف میں سحر و ساحری کے قرنِ اول کی تصنیفِ اول البیان والتبیانی کے مندرجات کے حوالہ سے تحریر کرتا ہے کہ چونکہ سحر و ساحری کا موضوع تباہی و بربادی، مصائب وآلام اور مختلف جسمانی روحانی امراض کا پیدا کرنا ہے اس لئے ضروری خیال کیا گیا ہے کہ اس فن متین کے عاملین کے لئے بطور نمونہ نفاق و عداوت اور تباہی و بربادی روزگار کے محققہ بالا ہر دو اعمال کے لئے ساتھ خرابی صحت کے اثرات کا حامل ایک عمل بھی پیش کر دیا جائے تا کہ یہ اعمال اس فن کی اصلیت وحقیقت کو واضح کر سکیں۔

بغدادی رقمطراز ہے کہ الیافوجی تحریر کرتا ہے کہ جو عامل اپنے جس دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی صحت کو تباہ برباد کر دینا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قمر در عقرب کے اوقات میں پیر یا بدھ کے روز غروبِ آفتاب کے وقت سیاہ مرچ، بابونہ، بلادر، خشخاش اور اسپند کا بخور جلائے عمل کو تنہائی کے کسی پرسکون مکان میں بجالائے۔ ترکیب کے مطابق عامل اپنے مطلوبہ دشمن کی شکل وصورت پر زفت، موریا سرخ رنگ کی مٹی سے ایک پتلا تیار کرے۔ اسے بخور سے دھوپ دے کر خشک کر لے۔ اس پتلا کو اپنے سامنے کسی بلند مقام پر رکھے۔ کامل یقین کے ساتھ اس پتلا کو دشمن کا حقیقی جسم تصور کرتے ہوئے قہر وغضب کی نگاہوں سے دیکھے اور ذیل کی عبارت عمل کو ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ تلاوت کر کے پھونکے۔ اس عمل پر روزانہ وقت مقررہ پر مداومت کرے اور جب سات یوم گذر جائیں تو اس پتلا کو کفن کے ٹکڑا میں لپیٹ کر رات کے وقت قبرستان میں چلا جائے، آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس عمل کو بلاتعین تعداد پڑھنا شروع کرے۔ جب افقِ آسمان پر سرخ رنگ کا ستارہ ٹوٹے تو فوراً ہی اس پتلا کو کسی امنہ وبوسیدہ قسم کی قبر میں دبا دے اور خاموشی کے ساتھ واپس چلا آئے۔ اس عمل پر ایک رات اور ایک دن بھی نہ گزرنے پائے گے کہ عامل کے عمل کا شکار اس کا مطلوبہ دشمن حیرت انگیز طور پر کربناک و دردناک عوارضات جسمانی میں مبتلا ہو کر بسترِ مرگ پر جا پڑے گا۔

اس عمل میں بغدادی احتیاط وانتباہ کے طور پر تحریر کرتا ہے کہ اس عمل غضب کی زبردست اور نقصان دہ تاثیر کی وجہ سے علمائے فن نے یہ حکم کیا ہے کہ عامل اس عمل کے زیادہ سے زیادہ ہفتہ وعشرہ کے بعد اس مدفون پتلا نکال لائے اور اسے کسی دریا، ندی، نہر یا جاری پانی میں بہا دے۔ اگر عامل اس عرصہ سے زیادہ اس پتلا کو دفن رکھے گا تو اس کا مطلوبہ دشمن لاعلاج مریض بن کر تیر قضائے اجل کا شکار ہو جائے گا۔ جس کی ذمہ داری خود عامل کے سر پر ہوگی اور ظلم کرنے کی صورت میں بارگاہِ رب العزت میں سخت قسم کی پرسش ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عمل کے ساتویں روز عامل اس پتلا کو اکھاڑ کر لائے اور پانی میں بہا ڈالے۔ بغدادی اس عمل کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ سات یوم تک عامل کے دشمن کے پتلا کے دفن رہنے کی صورت میں اس کا مطلوبہ دشمن ایسی پوشیدہ قسم کی بیماریوں کا مریض بن جاتا ہے کہ جن سے جیتے جی اس کے لئے چھٹکارا پانا انتہائی مشکل بن جاتا ہے۔ عبارت عمل ملاحظہ ہو۔

قَهَارْ قَيْرْ قَهْرَا قَــقَّا قَهْـرَ فَاقُوْ قِيْطَقَا قَرْ قُوْ مُوْ تُوْا يَا قَيَا قُوْطَطَا شَطَطَا هَلَكَا نَيَا سَا قَا قَا طَا قَنَا قَنَاقَنطُوْ الْسَّاعَقَا.

اس عمل کی تشریح وتفسیر میں تحریر ہے کہ اس کے بجالانے کی ایک دوسری صورت اس طرح پر ہے کہ عامل زوالی ماہ قمری میں دشمن کے جسم کا پہنا ہوا کوئی ایسا کپڑا حاصل کرے جس میں اس کا پسینہ موجود ہو۔ اس کپڑے پر عامل روغن بلادر (یعنی بھلانواں) کے تیل سے فولادی قلم کے ساتھ غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی سرخی کو دیکھتے ہوئے منہ میں فلفل گرد کے چند دانے رکھ کر تحریر کرے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی عبارت عمل کو اس کی مقررہ تعداد جو ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ ہے پڑھتے ہوئے انگوٹھی پر رکھ کر جلا ڈالے اور اس کپڑے کی جو خاک ہاتھ لگے اسے حفاظت کے ساتھ اپنے پاس سنبھال رکھے۔ پھر جب دشمن کو

جسمانی بیماریوں میں مبتلا کرنا چاہے تو اسی خاک کی ایک چٹکی میں کلب سیاہ (یعنی کالا کتا) کا خون یا خون خنزیر کے چند قطرے اضافہ کر کے خوب ملائے۔ اس خاک کو کسی طریقہ سے جس بھی دشمن کو کھلا پلا دے گا۔ اس خاک کے اس کے حلق سے نیچے اترتے ہی وہ خورندہ کھاتے ہی ایسا ہو جائے گا کہ اسے اپنے تن بدن میں ایک آگ سی جل اٹھتی محسوس ہونے لگے گی۔ اس کے دل ودماغ کی قوتیں مفلوج ہو جائیں گی۔ اعصاب وعضلات میں تشنجی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ جوڑ جوڑ میں درد پیدا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص سر سے پاؤں تک سراپا مریض بن جائے گا۔

ایسا مریض جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے گی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی علاج ہی کارگر ہو سکے گا۔

اگر عامل اپنے عملِ روحانی اور فیضانِ نظر سے اس عمل کو باطل کر دے تو ایسے مریض کا زندہ بچ نکلنا ممکن ہو سکتا ہے ورنہ اسی سحر وجادو کے نتیجہ میں مریض کسی بھی صورت میں موت سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چونکہ دوسرا طریقۂ عمل بھی انتہائی مہلک اور لاعلاج قسم کے اسرار کا حامل ہے اس لئے اس عمل کو بجالاتے سے بیشتر مکمل غور وفکر کر لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ کسی کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کی بجائے خوفِ خدا کا فکر کرنا چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ عامل خود ایک دن عذاب الٰہی کا شکار ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ دشمن کو بیمار کر دینے کے متعلقہ ان ہر دو اعمال کو درج کرنے کے بعد بغدادی سحر وساحری کے متاثرہ مریض کے علاج کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ عمل غضب کی عبارت کے ہر کلمہ کے اول وآخر ''وَ'' اور ''اَلَا'' کے چند الفاظ کا اضافہ کیا جائے تو اس صورت میں یہ اعجازِ مسیحا کی مالک بن جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی ترتیب شدہ صورت یہ ہوگی۔

وَقَهَا رًا اَلَا وَقَیوَ اَلَا وَقَهرًا قَقَاالَا وَقَهرَ قَا اَلَا وَقَوقَیطَقَا اَلَا وَقَوقَوْاَلَا وَمَوطُوْ اَلَا وَیَا قَیَاقُوْ طَطَاً اَلَا وَشَطَطَا اَلَا وَهَلکَا اَلَا وَنَیَاسَا قَااَلَا وَیَا قَا طَا قَنَا اَلَا وَقَنطُوْ اَلَا وَالسَّاعَقَا اَلَا وَسَاعَقَا اَلَا ۔

جادو وسحر کے شکار مریض کے علاج کے لئے اس عمل سے مستفید ہونے کی صورت یوں ہے کہ عامل مریض کو غسل کروا کے پاک وصاف لباس پہنائے اور اسے خوشبویات سے معطر کر کے اپنے سامنے بٹھائے۔ عمل کو سرانجام دینے سے قبل اپنا اور مریض کا حصار کرے اس کے بعد مریض کے سر کے بالوں میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ڈالے، بائیں ہاتھ کو اس کے مقام دل پر رکھے اور مندرجہ بالا عبارت عمل کر نو (۹) مرتبہ تلاوت کر کے دونوں ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے فوراً ہٹا لے اس وقت عامل محسوس کرے گا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں مریض کے جسم سے آگ کے شرارے نکل کر داخل ہو گئے ہیں۔ عامل اپنے ہاتھوں کو جلتا ہوا محسوس کریگا جبکہ مریض محسوس کرے گا کہ اس کے جسم سے جلانے والی آگ خارج ہونے لگی ہے ایک لمحہ تک اس حالت کے جاری رہنے کے بعد عامل دوبارہ مریض کے سر اور اس کے دل پر ہاتھ رکھے، عمل کو پڑھے اور حسب سابق جب اس کے ہاتھوں میں تپش وحرارت پیدا ہو جائے تو ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے ہٹا کر کچھ دیر توقف کرے اور پھر دوبارہ عمل پر مداومت کرے اور اس عمل کو اس وقت تک بجالاتا رہے جب تک کہ اس کے ہاتھوں میں مریض کے جسم سے حرارت نکل کر اسے جلاتی رہے جوں ہی تپش وحرارت کا مریض کے جسم سے نکلنا بند ہو جائے گا عامل کے ہاتھوں میں پیدا ہونے والی تپش جاتی رہے گی۔

اس عمل کے نتیجہ میں سحر وجادو کا مریض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحت یاب ہو جائے گا۔ ہم نے قارئین فیوض طلسمات کے لئے فصلِ اول کے طور پر درج کیا ہے ان کی تفصیل بیان کرنے سے مراد خلقِ خدا پر ظلم کرنے کے لئے ذخیرہ اعمال کو اکٹھا کرنا نہیں ہے بلکہ ایک خالصتاً علمی اور فنی معلومات پر مشتمل علوم مخفیہ کے دوران کی باقیات کا بیان کرنا ہے۔ جس کے ساتھ شر کے بیان میں خیر کے پہلو کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ارباب علم وفن صرف خیر کے پہلو کو ہی اپنے عمل وتجربہ میں لاکر خوشنودی خدائے تعالیٰ حاصل کریں گے اور یہی ہمارا مدعا اور مقصد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منفی اعمال انجام دیتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ جذبات مین بہہ کر کسی پر ظلم نہ جائے۔ اور ناحق کوئی لقمۂ اجل نہ بن جائے۔

بندش لگانے کے خاص اعمال

خواب کا باندھنا اور کھولنا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس کی نیند بند کرنی ہو تو نام مطلوب مع والدہ کے نام کے ساتھ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" لکھ کر زمین میں دفن کر دیں تو مطلوب کو نیند نہیں آئے گی۔ اور اگر نیند کھولنی ہو تو تعویذ نکال کر پانی میں بہا دیں۔

نوٹ: اس عمل کے لئے "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کا عمل ہونا ضروری ہے۔

مرد کو بستہ (باندھنا) اور کھولنا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس مرد کو بستہ (باندھنا) منظور ہو اس کی نیت سے پچاس (۵۰) مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" چھری پر پڑھ کر چھری زمین میں گاڑ دیں اور دوسری چھری پر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھ کر زمین میں گاڑ دیں۔ مرد بستہ ہو جائے گا۔

اگر کھولنا منظور ہو تو چھریوں کو نکال کر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" سات روٹیوں کے ٹکڑوں پر دم کر کے کھلائیں۔ کھل جائے گا۔

نوٹ: اس عمل کے لئے "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کا عامل ہونا ضروری ہے۔

بدکاری سے باز رکھنا

اگر کوئی بدکاری کی طرف مائل برے کاموں سے رغبت رکھتا ہو، کسی بھی طرح سے باز نہ آتا ہو تو پرانی قبر کی تھوڑی سی مٹی لا کر اس پر باوضو حالت میں بارہ (۱۲) بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کریں اور کسی میوہ دار درخت کے نیچے دفن کریں۔ دفن کرتے وقت اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس طرح دعا مانگیں کہ "یا اللہ تعالیٰ افلاں بن فلاں کو بری حرکات سے محفوظ رکھ:

ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز، جس کے لئے بھی یہ عمل کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ عزوجل اس پر اپنا خاص فضل وکرم نازل فرمائے گا اور حرام کاری سے بچا کر رکھے گا۔

رغبت زنا کے خاتمے کے لئے

اگر کوئی مرد یا عورت زنا جیسے مکروہ فعل میں مبتلا ہوں اور کسی بھی طور اس عملِ بد سے باز نہ آتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے اس زانی یا زانیہ کا وہ کپڑا جو اس نے پہنا ہوا ہو اور اس میں سے اس کے پسینے کی بو آتی ہو۔ اس کپڑا پر سورۂ مائدہ کی آیات ذیل لکھیں اور ساتھ میں سورۂ کوثر کو اس زانی یا زانیہ کے نام مع والدہ کے حروف کے اعداد کے مطابق پڑھ کر اس پر دم کریں اور بعد ازاں کلمات ذیل گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کپڑے پر دم کریں اور پھر اس کپڑے کو قبرستان مین جا کر کسی انتہائی بوسیدہ پرانی قبر میں دفن کر دیں اور دفن کرتے وقت یہ کلمات ادا کریں۔

کلمات: کَمَا مَاتَ صَاحِبُ هٰذَا لِلْقِیدِ بِمُوْتُ الزِّنَا وَحُبُّهٗ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةَ اَوْفُلَان.

جس طرح یہ قبر والا مر گیا ہے، یہ زنا بھی مر جائے اور اس کی رغبت فلاں مرد یا فلاں (زانیہ کا نام لیں) کے دل سے فوت ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز، اس عمل سے اس زانی یا زانیہ کے دل سے زنا کی رغبت کا خاتمہ ہو جائے گا، اور زنا سے متنفر ہو جائے گا۔ (ہو جائے گی)

یَااَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اَوْفُوْ بِالْعُقُوْدِ . اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَام (المائدہ)

سورہ کوثر کا طریقہ

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ. اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ. فلان بنت فلان فی الزِّنَا الْحَرَام خَتَمْ شُوْدِ ابتر.

نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ زانی یا زانیہ اور اس کی ماں کا نام لیں۔

کلمات مبارکہ: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِہِ الْاٰیَةِ وَالسُّوْرَةِ الْکَوْثَرِ اِصْفَعِ الزِّنَا وَالزَّیْغُ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةَ اَوْفُلَانٍ فَاِنَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا تَشَآءُ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

یااللہ بحق ان آیات اور سوۃ کوثر کے، عادت زنا اور خواہش بد کو مٹا دے دل سے فلاں جو دختر فلاں عورت کی ہے یا دل سے فلاں مرد کے جو پسر فلاں عورت کا ہے (زانی یا زانیہ میں سے جو بھی ہو، اس کا اور اس کی ماں کا نام لیں) کیونکہ جو کچھ تو جانتا ہے، وہی کرتا ہے یعنی جو تیری مشیت میں ہے، وہی ہوتا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔

مرد بدکار کی بندش

عامل کامل حضرت حافظ جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک لال رنگ کا ریشمی کپڑا لے کر اس پر چہل کاف لکھ کر مرد کی چارپائی یا بستر کے بیچ میں باندھیں یا سی دیں۔ انشاء اللہ مرد بدکاری کو چھوڑ کر نیکوکاری اختیار کرے گا۔

زنا باندھنے کا عمل

نوٹ: اس عمل کے لئے چہل کاف کا عامل ہونا شرط ہے۔

علامہ محمد جاوید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی زنا جیسے بد عمل میں مبتلا ہو اور کسی طور پر اس فعلِ بد سے باز نہ آتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ بعد نماز عشاء یہ عمل کریں اور مٹھائی اور پانی پر دم کریں۔ جب زانی یا زانیہ پاک صاف ہوں، اس وقت اس کو مٹھائی کھلا دیں اور پانی، چائے یا شربت میں ملا کر پلا دیں۔ یہ عمل عروجِ ماہِ قمر میں جمعہ سے شروع کیا جائے۔ اور ہفتے میں تین دن پیر، جمعرات اور جمعہ کے دن کریں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم نوے (۹۰) یوم کے عمل پیہم سے وہ زانی یا زانیہ، زنا جیسے فعلِ بد سے تائب ہو جائیں گے۔ اور زنا کرنے کی بندش لگ جائے گی۔ مزید زنا نہیں کر سکیں گے۔ عمل یہ ہے:

سورۂ فاتحہ معہ تسمیہ	اکیس (۲۱) مرتبہ
سورۂ رحمٰن	تین (۳) مرتبہ
سورۂ ملک	سات (۷) مرتبہ
سورۂ جمعہ	تین (۳) مرتبہ
سورۂ مزمل	تین (۳) مرتبہ

اقوال زریں

☆ بے اعتبار وہی شخص نہیں جو کسی کی امانت کو مار لیتا ہے۔ بلکہ وہ بھی ہے جو کسی کی بات کو دوسروں پر ظاہر کر دیتا ہے۔

☆ مصیبت ہمیں آزار پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں۔

☆ اپنے آپ کو دانا نہ سمجھو بلکہ اس بات کا اندازہ لگا کہ تجھ میں کیا کیا نادانیاں ہیں؟۔

☆ چور وہی نہیں جو کسی کی چیز چرائے۔ بلکہ وہ بھی ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ وہ جانی اور سجھی ہوئی بات کو چوراتا ہے۔

☆ بلی چوہے کو ثواب کی خاطر نہیں بلکہ سواد کی خاطر مارتی ہے۔

☆ قیامت کے روز یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کچھ پڑھا ہے۔ بلکہ یہ کہ تم نے کیا کچھ کیا ہے۔

☆ دولت مند وہی نہیں جس کے پاس دولت ہے۔ بلکہ وہ بھی دولت مند ہے جو قانع ہے۔

دوست وہ نہیں جو حالتِ بد دیکھ کر افسوس کرے، بلکہ دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

☆ اگر پیٹ کا دھندا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا، بلکہ خود شکاری بھی جال نہ بچھاتا۔

☆ آدمی کو صرف باتوں سے ہی مت پرکھو بلکہ زیادہ تر اس کے اعمال وخواہشات سے اس کی انسانیت کا اندازہ لگاؤ۔

☆ جاہل ہی بیوقوف نہیں ہوتے بلکہ وہ تعلیم یافتہ بھی بیوقوف ہوتے ہیں جو علم کا صحیح استعمال نہیں جانتے۔

☆ بیوقوف کے گلے میں گھنٹی باندھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ خود ہی بہت جلد اپنے آپ کو واضح کر دے گا۔

☆ خدا کے دین کے لئے قابلیت شرط نہیں ہے۔ بلکہ خدا کا دین شرط قابلیت ہے۔

☆ بادشاہوں کے جاہ وجلال وشان وشوکت، امرء کے دولت ومال وحشمت وثروت اور حسینوں کے حسن وجمال اور زیب وزینت ہی کو نہ دیکھو، بلکہ بنظر عبرت یہ دیکھو کہ کتنی جلدی جلد چلے جاتے ہیں۔

جنات کی حقیقت

جنات کیا ہیں

انسان اور فرشتوں کے علاوہ جنات ایک دوسری دنیا کا نام ہے۔ جنات اور انسانوں میں ایک قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں سمجھ بوجھ کی صفت رکھتے ہیں، دونوں میں اچھے اور برے راستہ کو منتخب کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جنات انسانوں سے چند چیزوں میں مختلف ہیں ان میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جن کی حقیقت انسان کی حقیقت سے مختلف ہے۔

جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ (الاعراف:۲۷)

وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔

جنات کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں خبر دی ہے کہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں چنانچہ فرمایا: وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. (الحجر:۲۷)

اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔

اور سورۂ رحمٰن میں فرمایا: وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ. (الرحمٰن) اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔

ابن عباس، عکرمہ، مجاہد اور حسن وغیرہ نے کہا کہ "مارج من نار" سے شعلہ کا کنارہ مراد ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ خالص اور عمدہ آگ سے پیدا کیا۔ (البدرایۃ والنہایہ:۱/۵۹)

امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا "مارج" سے وہ شعلہ مراد ہے جس میں جنات کی سیاہی کی آمیزش ہو۔

جنات کے آگ سے پیدا ہونے پر ایک شبہ اور اس کا جواب

اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ آگ میں اتنی زیادہ خشکی ہوتی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے آگ میں زندگی کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ زندگی کے وجود کے لئے رطوبت درکار ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے لئے ایک مخصوص ڈھانچہ اور روح جس کو نفس بھی کہتے ہیں ناگزیر ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض اپنی جگہ درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اس آگ میں اتنی مقدار میں رطوبت فراہم کر سکتا ہے جس سے آگ میں زندگی پیدا ہو سکے۔ اس لئے کہ پانی اور آگ کے اجزاء سے گرم ہوتا ہے۔ یہ اجزاء پانی کے اجزاء میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے گرم پانی جب ہوا میں ہوتا ہے تو آگ کے اجزاء لطیف شکل اختیار کر کے پانی سے جدا ہو جاتے ہیں اور پانی اپنی پہلی سی خنکی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو بھاپ اوپر کو اٹھتی ہے وہ اس لئے کہ آگ کے اجزاء بھی اوپر کو اٹھتے ہیں کیونکہ آگ کے اجزاء خفیف ہوتے ہیں اور اور خفیف چیز میں اوپر آنے کی قوت ہوتی ہے۔ ہر چند کہ بھاپ میں رطوبت کے اجزاء ہوتے ہیں لیکن اس میں زیادہ تر آگ ہی کے اجزاء پائے جاتے ہیں، جو مرطوب اجزاء پر غالب ہو کر ان کو بھی اپنے ساتھ اوپر لے جاتے ہیں اور اجزاء کو اپنی لطافت کے حکم میں کر دیتے ہیں۔ اس طرح پانی اور آگ کے اجتماع کی جو بات ہم نے کہی بالکل ثابت اور صحیح ہو جاتی ہے جب یہ کلمہ صحیح ہو گیا تو یہ بات محال نہیں رہی کہ اللہ رطوبت کے کچھ اجزاء آگ میں پیدا کرتا ہے جس سے آگ میں زندگی آجاتی ہے ان اجزاء کا ڈھانچہ اور روح سے کوئی تعلق نہیں اس لئے کہ آگ بذات خود ڈھانچہ رکھتی ہے اور اس کی روح ہوا ہے۔

دوسرا شبہ اور اس کا جواب

ایک اعتراض یہ ہو سکتا ہے کہ جن آگ سے نہیں پیدا ہوئے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تمام فرشتوں کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تمام فرشتے سجدہ میں چلے گئے مگر ابلیس نہیں گیا اس کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: فَسَجَدُوْ اِلَّا اِبْلِيْس ،اس آیت میں ابلیس کو فرشتوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھا کیونکہ زبان عرب میں کسی کو استثناء دوسری جنس سے نہیں کرتے ہیں مثلاً یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ "عندی عشرة دراھم الا ثوبا" (میرے پاس دس درہم ہیں مگر ایک کپڑا نہیں ہے) لہٰذا اگر ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا تو تمام فرشتوں سے اس کا استثناء کیوں کر جائز ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ عربی زبان میں ہم سے خطاب کر رہا ہے؟ اس لئے اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا اور جن آگ سے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا۔ پھر بھی اس کو رشتوں کے ساتھ اس لئے جمع کر دیا گیا ہے کہ دونوں کے لئے (اپنی جنسیت کے اختلاف کے باوجود) ایک خاص حکم صادر کیا گیا تھا اور وہ سجدہ کا حکم ہے چونکہ زبان عرب میں اس طرح کا استثناء جائز بلکہ اہل عرب میں مشہور ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا اعتراض صحیح نہیں صحیح بات وہی ہے جو ہم نے کہی۔

ابوالوفاء بن عقیل نے اپنی کتاب "الفنون" میں کہا کہ ایک شخص نے جنوں کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. (الحجر:۲۷) ہم نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ آگ کے شعلے ان کو نقصان پہنچاتے اور ان کو جلا دیتے ہیں، تو بھلا آگ کو کیسے جلا سکتی ہے؟۔ ابوالوفاء نے جواب دیا:

"معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کو مٹی کی طرف منسوب کیا اسی طرح شیطانوں اور جنوں کو آگ کی طرف منسوب کیا ہے۔ انسان کے مٹی سے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصلیت آگ ہے وہ خود آگ نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "نماز میں شیطان نظر آیا تو میں نے اس کا گلا دبوچ دیا جس سے مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کے تھوک کی برودت محسوس ہوئی۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعاء نہ ہوتی تو میں اسے قتل کر دیتا۔"

جو شخص جلا دینے والی آگ ہو بھلا اس کے تھوک میں برودت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے ہمارا قول کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

یہ بات کہ جنات اب اپنے آتشیں عنصر پر باقی نہیں ہیں۔ نبی ﷺ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ "اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر ڈالنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میں نے ایک عفریت کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لے کر میرا تعاقب کر رہا تھا۔ جب بھی میں نے پیچھے دیکھا وہ نظر آیا۔

ان حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر جنات اپنے آتشیں عنصر یا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آتا بلکہ اس کا ہاتھ یا کوئی اور عضو ہی انسان کو چھو کر جلا دینے کے لئے کافی ہوتا جیسا کہ حقیقی آگ محض انسان کو چھو دینے سے جلا دیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ آگ تمام عناصر میں گھل مل کر برودت ہی کا غلبہ ہو جاتا ہے یا تو خود اعضاء کی وجہ سے یا بدن سے نکلنے کی وجہ سے یا بدن سے نکلنے والی چیزوں مثلاً لعاب کی وجہ سے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہاں تک کہ مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کی زبان کی برودت محسوس ہوئی۔" اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غذا کو جسم کی بالیدگی کا ذریعہ بنایا ہے۔ غذا جتنی گرم یا ٹھنڈی خشک و تر ہوتی ہے اسی حساب سے بالیدگی اور نشو ونما ہوتی ہے اور ان میں توالد و تناسل کا عمل جاری رہتا ہے ان اسباب کی بنا پر وہ اپنے آتشیں عنصر سے منتقل ہو کر عناصر اربعہ کا مجموعہ ہو گئے۔

جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

اس میں شک نہیں کہ جنوں کی تخلیق انسان کی تخلیق سے پہلے ہوئی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. الحجر: ۲۶-۲۷)

"ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور

اس سے پہلے جنو کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔"

اس آیت میں صراحت ہے کہ جن انسان سے پہلے پیدا کئے گئے ہیں۔ بعض متقدمین کا خیال ہے کہ ان کی پیدائش انسان سے دو ہزار برس پہلے ہوئی۔ لیکن قرآن اور حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو انسان سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے باشندے نماز، تسبیح اور دعا کرتے، ہر اوپر آسمان والے فرشتے نیچے آسمان والوں سے زیادہ عبادت، دعا، تسبیح اور ذکر واذکار کرتے۔ اس طرح فرشتوں نے آسمان کو آباد کیا اور جنوں نے زمین کو۔

جن بوڑھے ہو کر دوبارہ جوان ہوتے ہیں

ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے باپ "سومیا" کو پیدا کیا اور اس سے کہا: کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو دیکھیں لیکن لوگ ہمیں نہ دیکھ سکیں، ہمیں زمین میں دفن کیا جائے۔ ہم لوگوں میں بوڑھا دوبارہ جوان ہو جائے۔ چنانچہ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی اب وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں لیکن لوگ انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ جب وہ مرتے ہیں تو زمین مدفون ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی بوڑھا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک دوبارہ جوان نہ ہو جائے یعنی بالکل بچہ کی طرح۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا: پھر اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ آدم نے کہا: پہاڑ (یا شاید جنت کہا) آدم کو پہاڑ (جنت) دے دیا گیا۔

اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے جو یبر عثمان نے سند کے ساتھ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جنوں کو پیدا کر کے ان کو زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے۔ ایک عرصہ دراز کے بعد انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور کشت و خونریزی شروع کر دی۔ ان میں ایک بادشاہ تھا جس کو یوسف کہا جاتا تھا۔ انھوں نے اس کو قتل کر دیا۔ چنانچہ اللہ نے آسمان دنیا سے فرشتوں کی ایک فوج بھیجی اس فوج کو جن کہا جاتا تھا، انہیں میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار فوج کا کمانڈر تھا۔ فوج زمین پر اتری اور جنوں کی اولاد کو تباہ کر دیا اور ان کو زمین سے جلاوطن کر کے سمندر کے جزیروں میں منتقل کر دیا۔ ابلیس اور فوج اس کے ساتھ تھی اس نے زمین میں بود و باش اختیار کر لی۔ ان کے لئے کام کرنا آسان ہو گیا اور انھوں نے زمین ہی میں رہنا اچھا سمجھا۔ محمد بن اسحاق نے حبیب بن ثابت وغیرہ سے بیان کیا کہ ابلیس اور اس کی فوج آدم کی پیدائش سے پہلے چالیس برس تک زمین میں قیام پذیر رہی۔

عربی زبان میں جنوں کے نام

ابن عبدالبر نے کہا کہ اہل علم وزبان کے نزدیک جنوں کی چند قسمیں ہیں:

۱۔ اصلی جن کو "جنی" کہتے ہیں۔

۲۔ وہ جن جو لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں اسے "عامر" کہتے ہیں۔

۳۔ جو جن بچوں کو پریشان کرتا ہے اسے "ارواح" کہتے ہیں۔

۴۔ سب سے زیادہ خبیث اور پریشان کرنے والے جن کو "شیطان کہتے ہیں۔

۵۔ جس جن کی شرارت حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اس کی گرفت مضبوط تر ہو جائے تو اسے "عفریت" کہتے ہیں۔

جن کی قسمیں

اس سلسلے میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنوں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔

۲۔ ایک وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔

۳۔ وہ ہے جو سفر اور قیام کرتی ہے یعنی بھوت وغیرہ۔ اس کو طبرانی، حاکم اور بیہقی نے "الاسماء والصفات" میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۳/۸۵۔

ابن ابی الدینا نے "مکاید الشیطان" میں ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے جن پیدا کئے۔

ایک قسم سانپ بچھو اور کیڑوں مکوڑوں کی ہے۔

دوسری ہوا کی مانند۔

تیسری وہ جو حساب و کتاب اور جزا و سزا کی مکلف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بھی تین قسموں میں پیدا کیا۔

ایک قسم چوپایوں کی ہے۔ ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَا يَسْمَعُوْنَ بِهَا. (الاعراف:۱۷۹)

''ان کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، کان ہیں مگر سنتے ہیں''

دوسری قسم وہ ہے جس کا جسم آدم کی طرح ہے لیکن روح شیطان کی۔

تیسری قسم وہ ہے جو بروز قیامت زیر سایہ الٰہی ہوں گے جب کہ وہاں کوئی سایہ نہ ہوگا۔

زمخشری کہتے ہیں کہ میں نے دیہاتیوں کے ہاں جنوں کے بارے میں ایسی عجیب چیزیں دیکھی ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ کہتے ہیں کہ جنوں میں ایک جنس ایسی بھی ہے جس کی نصف شکل انسان کی سی ہوتی ہے اس کا نام ''شق'' ہے یہ مسافر کو تنہا دیکھ کر پریشان کرتا بلکہ بسا اوقات مار ڈالتا ہے۔

جنوں کی دنیا ایک ناقابل انکار حقیقت

کچھ لوگوں نے جنوں کے وجود کا بالکل انکار کیا ہے۔ بعض مشرکین کا خیال ہے کہ جن سے وہ شیاطین مراد ہیں جو ستاروں کی شکل میں ہوتے۔ (مجموع الفتاویٰ ۲۴/ ۲۸۰)

فلاسفہ کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ جنات سے مراد وہ برے خیالات اور خبیث طاقتیں ہیں جو نفس انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح فرشتوں سے مراد وہ اچھے رجحانات وخیالات ہیں جو انسان میں موجود ہوتے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ ۴/ ۲۴۶)

متاخرین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جنات وہ جراثیم اور مائیکروب ہیں جن کو جدید سائنس نے دریافت کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد البہی نے سورہ جن کی تفسیر میں کہا کہ جنات سے مراد فرشتے ہیں۔ ان کے نزدیک جنات اور فرشتے ایک چیز ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ فرشتے لوگوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ البتہ انہیں نے جنات میں ان لوگوں کو شامل کیا ہے جو اپنے ایمان وکفر اور خیر وشر کے معاملہ میں انسانوں کی دنیا سے اوجھل ہوتے ہیں۔ (تفسیر سورہ جن، ص ۸)

جنوں کے وجود کا انکار کرنے والوں کے پاس اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ انھیں ان کے وجود کا علم نہیں، لیکن لاعلمی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی، عقل مند کے لئے یہ معیوب بات ہے کہ جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس کا انکار کر بیٹھے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی تردید کی اور فرمایا: بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ. (یونس:۳۹)

دلائل

۱۔ تواتر: مجموعہ فتاویٰ ۱۹/ ۱۰ میں ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: ''جنوں کے وجود کے سلسلہ میں مسلمانوں میں سے کسی جماعت نے مخالفت نہیں کی اور نہ اس سلسلہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اکثر کافر جماعتیں بھی جنوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں، یہود ونصاریٰ جنوں کے بارے میں اسی طرح اعتقاد رکھتے ہیں جس طرح کہ مسلمان، البتہ ان میں کچھ لوگ اس کے منکر ہیں جیسا کہ مسلمانوں میں جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ جمہور ائمہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ جنوں کے وجود کو تسلیم کرنے کی دلیل یہ ہے کہ اس سلسلہ میں انبیاء کرام سے بتواتر واقعات منقول ہیں جو بدیہی طور پر معلوم ومشہور ہیں اور یہ بھی بدیہی طور پر معلوم ہے کہ جنات زندہ اور عقل وفہم رکھنے والی مخلوق ہے، وہ جو بھی کام کرتے ہیں اپنے ارادہ سے کرتے ہیں بلکہ وہ امر ونہی کے بھی مکلف ہیں، وہ کوئی صفت یا عرض نہیں جو انسان کی ذات سے قائم ہیں جیسا کہ بعض ملحدین کا خیال ہے۔ جب جنوں کا معاملہ انبیا کرام سے اس قدر تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ ہر خاص وعام اسے جانتا ہے تو اس کا انکار کسی ایسی جماعت کے شایان شان نہیں جو اپنے کو رسولوں کی طرف منسوب کرتی ہو۔ (ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۳ پر رقمطراز ہیں)

۲۔ قرآن حدیث میں کے نصوص: مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ. (الجن:۱)

''اے نبی ﷺ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا''

دوسری جگہ فرمایا: وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا. (الجن:۶)

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا''
اس کے علاوہ بے شمار آیات واحادیث ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں ہوگا۔

۳۔مشاہدہ اور معائنہ

آج اور آج سے پہلے بہتیرے لوگوں نے ان میں سے کچھ چیزوں کا مشاہدہ بھی کیا ہے یہ اور بات کہ جو لوگ اس کا مشاہدہ کرتے اور سنتے ہیں ان میں سے اکثر نہیں جانتے کہ وہی جن ہیں کیونکہ ان کے تصور میں پہلے سے یہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو روحین ہیں یا غیبی اور فضائی مخلوق۔

عہد قدیم میں وجدید میں معتمد لوگوں نے اپنے مشاہدات بیان کئے ہیں۔ اعمش ایک عظیم المرتب عالم گزرے ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس شام کے وقت ایک جن نکل کر آیا، میں نے کہا: تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے؟ اس نے کہا: چاول، ہم نے اس کو چاول پیش کیا، میں دیکھ رہا تھا کہ لقمے اور پر اٹھتے ہیں مگر کوئی وجود نظر نہیں آتا، میں نے کہا: یہ خواہشات جو ہم میں پائی جاتی ہیں کیا تم لوگوں بھی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا کہ: ہاں! میں نے کہا: تم لوگوں میں روافض ہیں؟ اس نے کہا: جو ہم لوگوں میں سب سے برا ہے۔

اس قصہ کو بیان کرنے کے ابن کثیر نے کہا: میں نے یہ سند اپنے استاد حافظ ابوالحجاج المزی کو دکھائی تو انھوں نے کہا: اعمش تک اس کی سند صحیح ہے۔ پھر کہا کہ: حافظ ابن عساکر نے عباس بن احمد دمشقی کی سوانح حیات میں بیان کیا کہ عباس بن احمد نے کہا کہ ایک رات جب میں اپنے گھر میں تھا ایک جن کو یہ شعر گنگناتے سنا۔

قُلُوْبٌ بَرَاهَا الْحُبُّ حَتّٰی تَعَلَّقَتْ
مَذَاهِبُهَا فِیْ کُلِّ غَرْبٍ وَّشَرْقٍ
تَهِیْمُ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَبُّهَا
مُعَلَّقَةٌ بِاللّٰهِ دُوْنَ الْخَلَائِقِ

(یہ دل جس کو محبت نے زخمی کر دیا ہے اور اس کی کرچیاں مغرب و مشرق میں بکھری گئی ہیں۔ یہ دل اللہ کی محبت میں دیوانہ اور اسی کا اسیر ہے نہ کہ مخلوق کا، کہ اللہ ہی اس کا رب ہے۔) (ابن کثیر کا بیان تمام ہوا)

میں کہتا ہوں: بہتیرے معتبر لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے جنوں سے کلام کیا اور ان کو دیکھا ہے، ان کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں کریں گے جہاں ہم نے یہ بحث کی ہے کہ ان میں مختلف صورتیں بدلنے کی صلاحیت موجود ہے۔

۴۔جنوں کے اصلیت وماہیت:

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے یہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور جنات آگ سے گویا آپ نے دو حقیقتوں کے درمیان فرق ملحوظ رکھا۔ اس سے ان لوگوں تردید ہوتی ہے جو جنات اور فرشتوں میں فرق نہیں مانتے ہیں۔

گدھے اور کتے جنوں کو دیکھتے ہیں

ہر چند کہ جنات ہمیں نظر نہیں آتے لیکن بعض جاندار مثلاً گدھے اور کتے ان کو دیکھتے ہیں۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے: ''اگر تمہیں رات میں کتے یا گدھے کی آواز سنائی دے تو اللہ کے ذریعہ شیطان سے پناہ مانگو۔ اس لئے کہ گدھے ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے ہو۔''

اس میں کوئی تعجب نہیں کیونکہ سائنس دانوں نے یہ تحقیق کی ہے کہ بعض جانداروں میں ایسی چیزوں کو دیکھنے کی صلاحیت ہے جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ چنانچہ شہد کی مکھی بنفشی اوٹ کے اوپر بھی شعاعوں کو دیکھ سکتی ہے۔ اسی لئے وہ سورج کو بدلی کی حالت میں بھی دیکھ لیتی ہے اور الورات کی گھٹاٹوپ تاریکی میں چوہے کو دیکھ لیتا ہے۔

شیطان اور جنات

شیطان جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ ہم سے بیان کیا ہے اس کا تعلق جنوں کی دنیا سے ہے۔ پہلے پہل وہ اللہ کی عبادت کرتا تھا اس نے آسمان میں رشتوں کے ساتھ سکونت اختیار کی، جنت میں داخل ہوا، پھر جب اللہ نے اس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تکبر گھمنڈ اور حسد سے حکم کی تعمیل نہ کی چنانچہ اللہ نے اس کو اپنی رحمت سے دور و نفور کر دیا۔

عربی زبان میں شیطان ہر سرکش اور متکبر کو کہا جاتا ہے۔ شیطان کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے رب سے سرکشی کی۔

عجیب و غریب عمل

حسن الہاشمی / فاضل دارالعلوم دیوبند

اس عمل کو ایسے افراد کریں جو انتہائی مشکل میں گرفتار ہوں یا ان کی کوئی عزت نہ کرتا ہو یا وہ مختلف بندشوں کا شکار ہوں یا کوئی شخص اپنا مرتبہ اونچا کرنا چاہے یا کوئی کسی مقدمہ میں کامیاب ہونا چاہے۔ یہ عمل انسان کو ذلتوں سے نجات دلاتا ہے، روزق کے دروازے کھولتا ہے، مصائب سے خلاصی عطا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس عمل کی زکوٰۃ ادا کرے تو پھر وہ روحانیت کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اس عمل کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی سوالاکھ کی تعداد ۴۰ دن میں پوری کی جائے۔

اگر چالیس دن میں پوری کرنا مشکل ہو تو پھر تین چلوں میں پوری کی جائے گی۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چھ چلوں میں پوری کی جائے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر زیادہ سے زیادہ ۹ چلوں میں پوری کی جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اگر کسی بھی مقصد کے لئے سات مرتبہ پڑھ لیں تو انشاء اللہ اسی وقت کام ہوگا۔

عمل یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم. بسم اللّٰہ بَابُنَا تَبَارَکَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم.

اگر اس نقش کو لکھ کر کوئی اپنے گلے میں ڈال لے تو اس کی بھی جائز مرادیں پوری ہوجائیں لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس نقش کے اوپر مذکورہ عمل بھی تحریر کردینا چاہئے، تب ہی اس نقش میں اثر پیدا ہوگا۔

اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر اس نقش کو اس کا عامل لکھے گا تو اس نقش کی تاثیر سو فیصد ظاہر ہوگی اور جس کے گلے میں یہ نقش ہوگا اس کی تمام حاجتیں، تمام ضرورتیں اور تمام خواہشات اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہوں گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللّٰہ بَابُنَا تَبَارَکَ حِیْطَانُنَا یٰسٓ سَقْفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ

حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم.

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص
م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح
ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م
س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع
ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س
ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی مسکین کا بھی جواب نہیں ہے۔ یہ بھی نئے دور کے ایک کامیاب صوفی ہیں، ان کو دیکھ کر شریعت وطریقت کی افادیت کا اندازہ بہت آسانی سے ہوجاتا ہے۔ پیری مریدی اور تعویذ گنڈوں کا سلسلہ ان کے خاندان میں کئی نسلوں سے بدستور چلا آرہا ہے اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے کہ صوفی مسکین خاندانی صوفی ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اس دنیا میں جب خاندانی حکیم ہوسکتے ہیں تو خاندانی صوفی کیوں نہیں ہوسکتے۔

صوفی مسکین شکل وصورت کے اعتبار سے گربہ ملت محسوس ہوتے ہیں لیکن عقل وخرد کے اعتبار سے ان کا مقام لومڑی اور کوے سے بھی سوا ہے۔ بے حد عقل مند اور بے حد چالاک، کیسی بھی الجھن ان کے حوالے کردو چٹکی بجا کر اس کو منٹوں میں حل کرلیں گے اور حل کرتے ہوئے ذرا بھی انہیں تھکان کا احساس نہیں ہوگا۔ کرامتوں کا عظیم سلسلہ بھی ان کے خاندان کی مخصوص روایت ہے۔ کرامتیں تو ان کے خاندان کے نابالغ بچوں سے بھی صادر ہوجاتی ہیں۔ ان کے چچازاد بھتیجے کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے پوری بخاری شریف تین دن میں یاد کرلی تھی پھر ایک دن میں بھلادی۔ ان کے جدامجد کرامتوں کے ماہر تھے ایسی ایسی کرامتیں ان کی طرف منسوب ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے، ان کے جدامجد کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ پرندوں کی طرح ہوا میں اڑتے تھے اور اس سے بڑی کرامت یہ تھی کہ اڑتے وقت کسی کو نظر بھی نہیں آتے تھے۔ ان ہی کے بارے میں چشم دید گواہوں نے بتایا کہ وہ خشکی میں مچھلی کی طرح تیرتے تھے، ان کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ ان کا جسم نور بن کر فضاؤں میں بکھر جاتا تھا لیکن یہ منظر وہی لوگ دیکھ سکتے تھے جن کی پچاس سال سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔ ان کے والد بھی صاحب کرامت بزرگ تھے، ان کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ وہ عصر کی نماز روزانہ مدینہ میں جاکر پڑھتے تھے، چنانچہ عصر اور مغرب کے درمیان انہیں کبھی ان کے محلہ میں نہیں دیکھا گیا اور یہی اس بات کی سب سے بڑی دلیل تھی کہ وہ بہ نفس نفیس مدینہ میں موجود ہیں۔

ان کے منجھلے چچا کے بڑے داماد کے خالہ زاد بھائی کا حال یہ تھا کہ وہ اڑتے ہوئے پرندوں کے پر گن کر بتادیا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آسمان کے ستاروں کی صحیح تعداد بتائی اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ تعداد بالکل درست ہے تاہم اگر کسی کو یقین نہ آئے تو وہ خود گن کر دیکھ لے۔ صوفی مسکین کے پاس بھی کرامتوں کا پورا اسٹاک ہے، لیکن یہ اپنی کرامتوں کو زیادہ ظاہر نہیں کرتے، ان کی ایک کرامت تو میں نے بہ چشم دیکھی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ بھری برسات میں وہ میرے ساتھ ایک سڑک پر مٹر گشت کررہے تھے، سڑک پر کیچڑ پھیلی ہوئی تھی اچانک صوفی مسکین کا پاؤں پھسل گیا اور گرتے گرتے سنبھل گئے۔ میں نے کہا الحمدللہ، اللہ نے آپ کو چاروں خانے چت ہونے سے بچالیا، وہ بولے جب بھی ایسا ہوتا ہے تو فرشتے مجھے سنبھال لیتے ہیں اور زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ ابھی بھی نصف درجن فرشتوں نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا تاکہ ایک صوفی کی بے عزتی نہ ہونے پائے۔ میں بولا لیکن مجھے تو ایک فرشتہ بھی نظر نہیں آیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ فرشتے ہر کس وناکس کو نظر نہیں آتے ان کا دیدار کرنے کے لئے بانگ دہل پکا صوفی بننا پڑتا ہے۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ تم بھیا اس وادی پرنور میں پوری طرح داخل ہوجاؤ، تاکہ تمہارے حصے میں بھی اس طرح کی کچھ کرامتیں آجائیں، کب تک قلم کے ذریعہ اوراق سیاہ کرتے رہوگے۔ انہوں نے کہا صوفی شہتوت کو دیکھئے الف کے نام بے نہیں جانتے لیکن ہزاروں لوگوں کو وہ بلاٹکٹ جنت میں داخل کراچکے ہیں۔ صوفی نمکین کو دیکھو، دیکھنے میں بالکل چوپٹ نظر آتے ہیں لیکن روزانہ مجلسیں جماتے ہیں اور روزانہ درجنوں مرید بنالیتے ہیں۔ میں نے کہا آپ کی باتیں سن کر دل میں لالچ تو بہت آتا ہے اور ایک ہوک سی

بھی اٹھتی ہے، لیکن بیوی صوفی بننے کی اجازت نہیں دیتی۔ عزیزم! انہوں نے کہا تھا کہ بیوی کی غلامی سے فوراً نجات حاصل کرو اور راہ تصوف میں گھوڑے دوڑاؤ۔

لیکن میں گھوڑا کہاں سے لاؤں گا میں تو گدھا خریدنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں۔

تم ہاتھی بھی خرید سکتے ہو، چند مرید تو بناؤ پھر ان کی طرف سے تحفے اور ہدیئے اتنے وصول ہو جایا کریں گے کہ بغیر بلّے کے رن بناؤ گے اور بغیر پچ کے کرکٹ کھیلو گے اور بغیر گیند کے چھکے مارو گے۔

سمجھ گئے؟ اگر نہیں سمجھے تو شام کو گھر آنا تفصیل سے سمجھاؤں گا۔

ان سے نمٹ کر جب گھر پہنچا تو بانو اخبار کی تلاوت میں مصروف تھی۔ وہ ایک خاص ادا کے ساتھ کہنے لگی۔

موسم کس قدر خراب ہے، مسلسل بارش ہو رہی ہے، سڑکوں پر پانی بھرا ہوا ہے اور آپ کو ایسے میں بھی گھومنے پھرنے کی سوجھ رہی ہے۔

بیگم! میں صوفی مسکین کے ساتھ ٹہل رہا تھا وہ مجھے سمجھا رہے تھے کہ اگر یہ زندگی آرام و راحت کے ساتھ گزارنا چاہتے ہو تو میدان تصوف میں قدم رکھو اور پیری مریدی کرنے کے لئے اپنی کمر کس لو۔

بانو میری بات سن کر آگ بگولہ ہوگئی اور کہنے لگی کہ آج تک تمہارے دماغ میں یہ کیڑا کلبلا رہا ہے۔

میں نے بھی لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ تم پیری مریدی کو کیڑا کہتی ہو، اللہ سے ڈرو، بخشش بھی نہیں ہوگی۔

میں بھی اس پیری مریدی کو عظیم وسیلۂ تربیت سمجھتا ہوں جو سچ مچ کے اولیاء اور صوفیاء کے ذریعہ اس میں چلی تھی اور چل رہی ہے۔ بانو تقریر کرنے کے انداز سے بول رہی تھی لیکن وہ پیری مریدی جو صرف اپنا الو سیدھا کرنے، دولت سمیٹنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس سے مجھے وحشت ہوتی ہے اور میں اسی کی مخالفت کرتی ہوں۔ مرید وہی لوگ بنا سکتے ہیں جو خود کسی کے مرید ہوں اور جن کو اپنے شیخ کی طرف سے بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہو۔

بجا فرما رہی ہو۔ ''میں نے کہا'' میں بغیر کسی کا پلّہ تھامے اس کام کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا، میرے بچپن کے دوست کلن شاہ کے سوتیلے سسر منشی نواب کے پیرزاد بھائی کے استاذ مکمل قسم کے شیخ ہیں، ان کو خلافت راشدہ ان کے اُن بزرگوں سے باضابطہ اور براہ راست موصول ہوئی تھی جو ایک ہزار سال سے کوہ ارارات میں دفن ہیں۔ وہ مجھے از راہ ہمدردی خلافت دینے کے لئے بے چین ہیں، ان سے خلافت وصول کرکے میں اس میدان مبارک میں چھلانگ لگاؤں گا، بس تم اجازت مرحمت فرما دینا تاکہ میں عذاب دنیا سے محفوظ رہوں۔

میں تو اجازت نہیں دے سکتی، بانو نے کہا۔ میں آپ کی حقیقت جانتی ہو، آپ پابندی سے نماز تو پڑھتے نہیں، رمضان کے روزے رکھ لیتے ہو کس طرح یہ میں جانتی ہوں، برائے خدا خلافت لینے سے پہلے پانچوں وقت کی نماز بروقت پڑھنے کی عادت ڈالو۔ فضول باتوں سے خود کو بچاؤ، چھچھورے اور نکمے دوستوں سے اپنی حفاظت کرو اور حسن و عشق کی ناجائز باتوں سے پکّی توبہ کرو۔ پھر میں سوچوں گی کہ آپ کو اجازت دوں یا نہ دوں۔

واری اللہ کی بندی میں بڑبڑاتا رہا مجھے سرتاپا تقویٰ بنے بغیر اجازت نہیں دوگی۔

بے شک جب تک آپ سدھر نہیں جائیں گے میں اس کار مقدس کی آپ کو اجازت نہیں دے سکتی۔

تم بیوی ہو یا تھانیدار، تمہیں شوہر سے بات کرنے کا سلیقہ تک نہیں آتا تم مجھے بگڑا ہوا ثابت کر رہی ہو، تم کہتی ہو کہ میں پابندی سے نماز نہیں پڑھتا۔ تم یہ بک رہی ہو کہ رمضان کے روزے بھی کھاپی کے پورے کرتا ہوں، بھلی مانس!

میں درجنوں ایسے مولویوں سے واقف ہوں جو گنڈے وار نماز پڑھتے ہیں اور جو رمضان بھر سفر میں رہتے ہیں اس لئے روزے بھی نہیں رکھ پاتے لیکن جن کے چہرے مہرے پر ایمان لانے والے ان کے گھروں پر جوق در جوق جارہے ہیں اور ان کے حلئے سے مستفیض ہو رہے ہیں اور دن رات مرید بننے کی ایک تحریک چلا رہے ہیں۔

چلئے ان کے پاس حلیہ تو ہے آپ کے پاس تو حلیہ بھی نہیں، آپ تو اکثر پتلون پر کرتا پہن لیتے ہیں اور نیکر اور بنیان میں بازار تک چلے جاتے ہیں۔

تم کہتی ہو کہ میں حسن و عشق کی باتیں کرنا چھوڑ دوں۔ اری بھلی مانس حسن و عشق کے دم سے اس کائنات میں رنگ ہے، ورنہ اس غم سے بھری دنیا میں رکھا کیا ہے؟ اور محترمہ یہ دور جدید ہے اس دور میں معیاری

قسم کی داڑھی والے لوگ بھی حسن وعشق سے مسلسل مستفیض ہورہے ہیں، نہ ان پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں نہ کوئی قیامت آرہی ہے۔

انگلیاں تو اس لئے نہیں اٹھ رہی ہیں۔ بانو بولی کہ جن لوگوں کو انگلیاں اٹھانی چاہئے تھیں وہ خود ان بیماریوں میں مبتلا ہیں، لیکن برائی تو برائی ہے، برائی اگر مولوی حضرات بھی کررہے ہوں تو بھی قابل گرفت ہے بلکہ زیادہ قابل گرفت ہے کہ وہ جانتے بوجھتے بے راہ روی کے صحراؤں میں بھٹک رہے ہیں اور اللہ سے بے خوف ہوکر خرمستیاں کررہے ہیں۔

تم کہتی ہو میں خود کو سدھار لوں، آخر میں کدھر سے بگڑا ہوں، تمہیں اپنے شوہر سے اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی، بے حساب دوزخ میں جاؤ گی۔

میں جہاں بھی جاؤں گی آپ ہی کے ساتھ جاؤں گی۔

گویا کہ تم مجھے جہنم میں بھی چین سے کوئی عذاب نہیں بھگتنے دوگی۔

اچھا ایک کام کرتی ہوں، بانو نے اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا۔ چلو بھائی صاحب سے مشورہ کرتے ہیں اگر انہوں نے اجازت دیدی تو آپ کار خیر کے لئے گھر سے نکل پڑیں میں نہیں روکوں گی۔

بہت چالاک ہوگئی ہو، میں نے بانو کو گھورتے ہوئے کہا۔ تم جانتی ہو کہ ہاشمی صاحب مجھے پیری مریدی کی اجازت نہیں دیں گے کیوں کہ وہ ایک دنیادار قسم کے عالم دین ہیں وہ کیوں مجھے اجازت دیدیں گے، وہ تو غصہ میں آکر میرے ہاتھ کا نوالہ بھی چھین لیں گے۔

آپ بکواس مت کیجئے، بانو چیخ کر بولی۔

میں بکواس کررہا ہوں، سچ تو کڑوا ہوتا ہے، کسی کو برا کہہ لوں آپ کو برا نہیں لگے گا لیکن اگر ہاشمی صاحب کو برا کہوں گا تو آپ چراغ پا ہوجائیں گی۔ ارے ہاشمی صاحب میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہیں، ان کے چہرے پر داڑھی بھی ایک ہی ہے ایک درجن داڑھیاں نہیں ہیں کہ تم ان کا اتنا احترام کرتی ہو، شوہر شوہر ہوتا ہے اس کے مجازی خدا ہونے میں شک کرنا بھی کفر ہے، لیکن تم ان باتوں کو کیا سمجھو گی۔

چلئے میں آپ کی سفارش کردوں گی، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ میری سفارشوں کو جلدی سے نہیں ٹھکراتے۔

جی ہاں، وہ میرے سلام کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ جیسے کوئی کنجوس سرمایہ دار جو کسی فقیر کو ایک چونی دیتے ہوئے ناک منہ چڑھائے

اور جب تم سلام کرتی ہو تو ان کا جواب لاجواب ہوتا ہے اور اس طرح پرتپاک انداز سے جواب دیتے ہیں کہ مجھ جیسے شریف شوہروں کو رقابت سی ہونے لگتی ہے اور وادیٔ دل میں شک کروٹیں لینے لگتا ہے۔

بانو ہنس دی اور میں نے بھی مصلحت اسی میں سمجھی کہ موڈ صحیح کرلوں۔

شام کو مغرب کے بعد ہم دونوں مولانا ہاشمی صاحب کے دولت کدے پر پہنچے، اتفاق سے وہ گھر ہی میں موجود تھے اور اپنی اہلیہ سے بات چیت کررہے تھے، میں نے گھر میں داخل ہوتے ہی انہیں سلام کیا۔ انہوں نے اسی طرح جواب دیا جس طرح معیاری مالکان اپنے نوکروں کے سلام کا جواب بے نیازی سے دیتے ہیں تاکہ نوکروں کو اس بات کا احساس رہے کہ سلام وجواب سے وہ دوست نہیں بن جائیں گے غلام ہی رہیں گے۔ بانو نے بھی انہیں سلام کیا، انہوں نے اس کے سلام کا جواب چہرے پر تبسم لاکر دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت بھی پوچھی۔ اس طرح کی حرکتیں دیکھ کر میں احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہوں اور میرے اندر کا شوہر پن میری غیرت کی دیواروں سے سرٹکرا کر خودکشی کرنے کی پلاننگ کرنے لگتا ہے اور دل میں ایک عجیب طرح کی اُچھل کود شروع ہوجاتی ہے۔ اُف! میری دور اندیشیاں۔

ان کی اہلیہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا، فرضی میاں اچھے ہو، بہت دبلے ہوگئے۔ بانو کھانے کو نہیں دے رہی کیا، ان کا یہ جملہ سن کر سب ہنس دیئے لیکن جب میں نے ہنسنے کی کوشش کی تو میں اور افسردہ ہوگیا۔

کچھ دیر کے بعد بانو نے کہا بھائی صاحب آج تو میں آپ کے پاس ایک فریاد لے کر آئی ہوں۔

بولو، میں کیا خدمت کرسکتا ہوں، ہاشمی صاحب نے حسن اخلاق کے ساتھ کہا۔

انہیں بہت دنوں سے یہ شوق لگ رہا ہے کہ یہ لوگوں کو مرید بنائیں اور ان کی تربیت کریں، ان کے کچھ دوستوں نے انہیں یہ مشورہ اس لئے بھی دیا ہے کہ اس سے ان کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا اور ان کا وقت بھی کٹ جایا کرے گا۔

بیٹا تربیت تو اللہ کے بندوں کی وہی کرسکتا ہے جو خود تربیت یافتہ ہو، جو خود تربیت سے محروم ہوں وہ کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا

ہوں کہ یہ تو ابھی مرید بننے کے بھی اہل نہیں ہیں، یہ شیخ کیسے بن سکتے ہیں اور اگر ان جیسے لوگ بھی پیری مریدی کرنے لگیں گے تو اس لائن کا رہا سہا وقار بھی خاک میں مل جائے گا۔

آپ تو دراصل پیری مریدی کے مخالف ہیں۔"میں نے ہمت کر کے کہا۔

جی ہاں۔لیکن میں اس پیری مریدی کا مخالف ہوں جو صرف پیسے بٹورنے کے لئے کی جاتی ہے اور جس کا مقصد صرف لوگوں کو بے وقوف بنانا ہوتا ہے۔پیری مریدی کے کچھ اصول ہوتے ہیں، کچھ ضابطے ہوتے ہیں، کچھ شرائط ہوتی ہیں، ایسا تھوڑا ہی ہے کہ کوئی بھی ایرا غیرا اس لائن میں کود پڑے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا شروع کردے، تم ابھی تک پتنگ اڑا لیتے ہو، پکچروں کا شوق رکھتے ہو، ٹی وی میں پوری دلچسپی ہے اور موقع بہ موقع عشق بازی بھی کر لیتے ہو بلکہ اس کرنے میں تم یگانۂ زمانہ سمجھے جاتے ہو۔

بھائی صاحب آپ میری توہین کر رہے ہیں، یہ سب کام جن کا آپ نے ذکر کیا میرے ذاتی فعل ہیں۔جنہیں میں اپنے گھر کی چہار دیواری میں کرتا ہوں، باہر والوں کو اس کی خبر نہیں ہے، جب کہ پیری مریدی تو میں گھر سے باہر کروں گا اور سب لوگ گھر سے باہر ہی کرتے ہیں۔مولوی ابوداؤد بھی گھر سے باہر مکمل پیر نظر آتے ہیں۔آسمان کے فرشتے بھی ان پر عش عش کرتے ہیں، حالانکہ ان کے گھر کا حال بہت برا ہے اور گالیاں بھی اچھی خاصی بک لیتے ہیں، وہ تو صبح شام اپنی زوجہ کو نہایت پابندی کے ساتھ زدوکوب بھی کرتے ہیں۔

اس طرح کے لوگوں کی مثال دے کر تم خود کو اچھا ثابت نہیں کر سکتے۔اس طرح ہی کے لوگوں نے اس مقدس سلسلہ کو بدنام کیا ہے، کوئی چور اگر پکڑا جائے تو وہ پولیس سے یہ کہہ کر سزا سے نہیں بچ سکتا کہ فلاں شخص بھی چوریاں کر رہا ہے، اگر چوری کرنا برا ہوتا تو وہ کیوں کرتا؟

چلئے مولوی ابوداؤد کو چھوڑیئے آپ تو صوفی مسکین کو بھی پیر نہیں کہتے جب کہ وہ خاندانی پیر ہیں اور ان کے دو ہزار سے زیادہ مرید تو عالم برزخ میں ہیں۔

میں صوفی مسکین کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن جتنا جانتا ہوں اس کی روشنی میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ مرید کرنے کے حق دار نہیں ہیں۔خلافتیں تو آج کل مل ہی جاتی ہیں لیکن ہر کس وناکس کی عطا کردہ خلافت کوئی سند نہیں ہوتی، پھر میں تو اس بات ہی کو نہیں مانتا کہ صوفی اور پیر خاندانی بھی ہوتے ہیں، یہ کوئی ترکہ نہیں ہے جو باپ کے مرنے کے بعد بیٹے کو ملے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہے اور جہاں یہ ترکہ والا سلسلہ چل رہا ہے وہاں نہ کوئی اصلاح ہو رہی ہے نہ تربیت، چند وظائف بتا کر پیر صاحب مرید سے اپنا دامن چھڑا لیتے ہیں اور ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال بس ہدیہ وصول کرتے رہتے ہیں۔اس طرح کے پیروں سے نہ شریعت کی حفاظت ہو رہی ہے، نہ طریقت کو پھلنے پھولنے کا موقع مل رہا ہے۔ہاں اگر تم سچ مچ کے پیر بننا چاہو تو پہلے اپنی اصلاح کرو، بزرگوں کی صحبت اختیار کرو اپنی وضع قطع درست کرو، زبان کی حفاظت کرو اور غلط سلط دوستوں سے دور رہو، چند سال اس طرح گزار کر پھر کسی کے مرید بنو اس کے بعد جب شیخ تمہیں خود خلافت دیدے تو پھر پیری مریدی کا آغاز کرو۔

یہ تو وہ بات ہوگئی۔"میں نے کہا" نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

بھائی صاحب!" بانو نے کہا، بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں تصوف کے الف بے کی بھی خبر نہیں ہے، مثلاً منشی کرامت علی کا بیٹا خواجہ زعفران علی کا پوتا منقاد علی کل تک سڑکوں پر کنچے کھیلتا تھا اور چھتوں پر کنکوے اڑاتا تھا۔لڑکیوں کو چھیڑنے کے بھی کئی قصے اس سے منسوب ہیں۔آج اس کا حال یہ ہے کہ روزانہ مجلسیں جماتا ہے، لمبی لمبی دعائیں کراتا ہے، گاؤں کے لوگ دھڑا دھڑ اس کے مرید ہو رہے ہیں اور اس کے گھر میں اب بھی گھی شکر کی کمی نہیں ہے۔اگر آپ انہیں اجازت دیدیں گے تو ان کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور کچھ معاشی حالات بھی سدھریں گے، تنخواہ میں تو اب گزارہ ہوتا نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا۔"ہاشمی صاحب بولے" کہ تم بھی بھٹک گئی ہو، یہ بھی تیتر بازی، کبوتر بازی کی طرح کوئی شوق ہے جس کی اجازت نابالغ بچوں کو دیدی جائے اور یہ بھی کوئی ذریعہ معاش ہے کہ جسے اختیار کر کے اپنے گھر کی غربت ختم کی جائے۔بانو جو لوگ پیسے بٹورنے کے لئے یا اپنے نفس کی تسکین کے لئے بزرگی کا پیشہ اختیار کر رہے ہیں وہ کوئی بھی ہوں وہ بزرگی کو بدنام کر رہے ہیں اور اس لائن کی عظمتوں کو خاک میں ملا رہے ہیں۔مجھے تم سے ہمیشہ حسن ظن رہا۔آج تمہاری زبان سے

ایسی کچی بات سن کر مجھے افسوس ہورہا ہے۔ ابوالخیال کی صحبتوں نے تم پر بھی غلط اثر ڈالا ہے۔

بیٹا ہاشمی صاحب کی اہلیہ بولیں، بیٹا تو بت کدہ میں اذان دیتا رہ اسی میں تیری بھلائی ہے اور اسی میں قوم کی آبرو ہے۔

ان کے لکھے ہوئے مضامین سے لوگوں کی اصلاح ہورہی ہے۔ ''ہاشمی صاحب بولے'' اور بناوٹی لوگوں کی حقیقتیں کھل رہی ہیں، ان کی لکھی ہوئی کتاب اذان بت کدہ بھی خوب فروخت ہورہی ہے اور سماج کے معیاری لوگ اس کتاب سے استفادہ کررہے ہیں، لیکن افسوس جو دوسروں کو آئینہ دکھانے کے کام کررہا تھا اب وہ خود ایسی صورت اختیار کرنا چاہتا ہے کہ جب کوئی اور اسے آئینہ دکھائے گا تو اسے خود اپنے منہ کو چھپانا پڑے گا۔ برخوردار! ہاشمی صاحب نے میری طرف دیکھ کر کہا، تمہیں میری باتیں کڑوی لگیں گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم جو کام کررہے ہو بہی کام عظیم ہے، تم طنز میں ڈوبے جملوں سے سماج کے بگڑے ہوئے لوگوں کے کھوکھلے کردار کی حقیقت کھول کر دامن معاشرہ میں جو پیوند کاری کررہے ہو یہ ایک عظیم کام ہے اسی میں لگے رہو اسی میں تمہاری عزت ہے اور اسی میں فلاح و کامرانی مضمر ہے۔

مجھے ان تحریروں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ کچھ لوگ تعریف کرتے ہیں، واہ واہ کرتے ہیں اور بس نہ کوئی ڈرافٹ آتا ہے نہ کوئی منی آرڈر۔

بہت سے کاموں کے فائدے دیر میں ظاہر ہوتے ہیں، لیکن جب ظاہر ہوتے ہیں تو انسان کو اس وقت اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا وقت ضائع نہیں ہوا۔ کھیتی کرنے والے کو چند ماہ میں فصل مل جاتی ہے لیکن باغ لگانے والے کو دیر میں پھل نصیب ہوتے ہیں، کھیتی اپنے لئے بوئی جاتی ہے اور باغ آنے والے نسلوں کے لئے لگائے جاتے ہیں، تمہارا کام باغ لگانے کا ہے جس کا پھل آنے والی نسلیں کھائیں گی اور تاقیامت تمہارا نام ایک اچھے طنز نگار کی حیثیت سے لائبریریوں کی زینت بنے گا۔ تم مرجاؤ گے لیکن دنیا میں تمہاری کتابیں زندہ رہیں گی۔

آپ ان کی کچھ تنخواہ بڑھا دیجئے، گھر کا سودا سلف، دوائیں، بچوں کی فیس، ان کا دماغ پریشان رہتا ہے، الگ سے کوئی آمدنی بھی نہیں ہے میں بھی ان کے چہرے پر جب فکر و تشویش کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھتی ہوں تو مجھے ہی ان پر رحم آجاتا ہے۔

چلو میں اس بارے میں غور کروں گا اور کوئی بہتر صورت ان کے لئے نکالوں گا۔ ہاشمی صاحب نے ایک سنجیدہ اعلان کیا اور اس کے بعد ہم دونوں میاں بیوی اپنے گھر کو واپس آگئے۔

گھر جیسے پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ گھر کے دروازے پر صوفی مسکین، صوفی ہل من مزید، صوفی قالوبلی، صوفی صواد ضواد اور صوفی آرپار کھڑے ہوئے تھے، صوفی قالوبلی نے ہم دونوں کو دیکھ کر کہا۔

کہاں تشریف لے گئے تھے؟

میں نے جھلا کر کہا، ہنی مون منانے گیا تھا۔

ماشاءاللہ صوفی مسکین نے کہا، کیا ہنی مون ہفتے کے ہفتے منا رہے ہو۔

آپ لوگوں کا شان نزول؟ میں نے کسی جج کی طرح پوچھا۔

یہیں دروازے پر کھڑے ہوکر پوچھوگے، بیٹھک کھولو تو ہم کچھ عرض کریں۔

میں نے بیٹھک کھولی ہی تھی کہ بانو نے مجھے آواز دی، میں اندر آگیا تو بانو بولی، میں ناشتہ بھجوا رہی ہوں، آپ ان سے باتیں کریں۔

بڑی حیرت کی بات تھی بلکہ یہ تو ایک طرح کا معجزہ تھا۔ بانو میرے دوستوں کے لئے ناشتہ اس وقت بناتی ہے جب میں اس کی خوشامد کروں اور اپنے دوستوں کے فضائل بیان کروں لیکن یہ آج کیا ہوا کہ اس نے خود ہی ناشتہ بنانے کی تیاری شروع کردی اور اس لب و لہجہ میں مجھ سے بات کی کہ مجھے بے اختیار اپنی سہاگ رات یاد آگئی، وہ سہاگ رات جب اس نے پرتپاک انداز میں مجھ سے کہا تھا، آئی لو یو۔ شاید مجھے خوش کرکے پیری مریدی کی لائن سے ہٹانے کی پلاننگ کررہی تھی اور میں بھی اندر سے کچھ ٹوٹ گیا تھا اور مجھے یہ احساس ہوگیا تھا کہ پیری مریدی ایک عظیم سلسلہ ہے جو عظیم لوگوں کے ہی بس کی بات ہے، ہم جیسے بچونگڑے اور لپاٹی قسم کے لوگ اس مسند پر اگر دندنانے لگیں گے تو بزرگی اور ولایت کی ایسی کی تیسی ہوجائے گی۔

میں نے اپنے چاروں دوستوں کو ناشتے کی خوش خبری سنائی، پھر ان لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

صوفی قالوبلی بولے ہر چیز کی کانفرنس ہورہی ہے آج تک تصوف کی کانفرنس نہیں ہوئی۔ ہم لوگوں نے یہ سوچا ہے کہ ہم تصوف کی ایک کانفرنس منعقد کریں گے اور اس میں دنیا بھر کے صوفیوں کو مدعو کرکے اس

کانفرنس کی رونق بڑھائیں گے۔

یار اصل بات تو کرو، صوفی مسکین نے لقمہ دیا۔

اور ہاں، صوفی قالو بلی بولے ہم لوگوں نے یہ سوچا ہے کہ اس کانفرنس میں آپ کو خصوصی مہمان کی حیثیت سے بلائیں۔

میرے خیال میں خصوصی مہمان تو آپ کسی صوفی ہی کو بنائیں۔

یار تم صوفیاء سے کچھ کم ہو، ذرا سی داڑھی ہی تو کم ہے ورنہ دیکھنے میں ایسے لگتے ہو جیسے تصوف تمہارے گھر کا لونڈا ہو۔

میں اپنی بیوی سے مشورہ کرلوں۔ ''میں نے کہا، آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی زوجہ سے پوچھے بغیر ہگنا موتنا بھی پسند نہیں کرتا۔''

بے شک آپ اپنی زوجہ سے مشورہ کر لیجئے، انشاء اللہ وہ ہماری تجویز سے متفق ہوگی اور تم دیکھنا کہ خصوصی مہمان کی حیثیت سے تمہیں اسٹیج پر دیکھ کر کتنے ہی صوفیوں کے منہ میں پانی آجائے گا وہ تمہیں اسی وقت نقد خلافت عطا کریں گے اور تمہارا مرید بننے کے لئے ایک لمبی قطار وجود میں آجائے گی، بس تم ہاں کردو اور اگلے ہی دن بینک میں اپنا اکاؤنٹ کھول لو اور دیکھو صوفیوں کے گھروں میں دولت کس طرح برستی ہے۔

ناشتے کے بعد یہ لوگ چلے گئے اور یہ فرما گئے کہ بیوی سے مشورہ کر کے ہمیں جلد مطلع کر دینا تاکہ کانفرنس کی تیاری شروع کی جاسکے۔

ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد میں اندر بانو کے پاس گیا اور میں نے کہا۔

ناشتہ ازخود بنانے کا اور اتنا اچھا بنانے کا شکریہ۔

اس میں شکریہ کی کیا بات ہے، آپ کے دوستوں کی مہمان نوازی کرنا تو میرا فرض ہے، اس فرض میں اگر کوئی غلطی ہوجایا کرے تو آپ نظر انداز کردیا کریں۔

بانو میں سو فیصد جھجک کے ساتھ ایک مشورہ لے رہا ہوں وہ یہ کہ میرے یہ احباب جو ابھی آئے تھے تصوف کی ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ لوگ مجھے اس کانفرنس میں خصوصی مہمان بنانا چاہتے ہیں۔

آپ کیوں اس چکر میں پڑتے ہیں، ابھی ابھی بھائی صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ آمدنی بڑھانے کے لئے غور و فکر کریں گے اور کوئی بہتر صورت نکالیں گے، اگر آپ کا کوئی قدم اس وقت غلط اٹھ گیا تو انہیں برا لگے گا اور وہ ہاتھ اٹھالیں گے۔

صحیح بات ہے لیکن ان دوستوں سے کیسے نمٹوں جو ہر قدم پہ میرے کام آتے ہیں اور ہر اعتبار سے چندے ماہتاب اور چندے آفتاب ہیں، ان کی مخالفت کرنے سے یہ ڈر لگتا ہے کہ یہ چاند سورج ناراض نہ ہوجائیں اور میری دنیا کسی بھیانک اندھیرے کا شکار نہ ہوجائے۔

جب یہ لوگ دوبارہ آئیں تو ان سے میری بات کرا دینا، میں انہیں سمجھالوں گی۔

ایک دو دن کے بعد صوفی مسکین اور صوفی قالو بلی آدھمکے اور انہوں نے پوچھا، کیا مشورہ ہوا۔

میں بولا، ذرا ان ہی کی زبانی سنئے۔

کیا براہ راست بات کریں گی؟ ''صوفی مسکین کے منہ سے پانی ٹپک رہا تھا۔''

جی ہاں، لیکن برقعہ پہن کر۔

یار کبھی کبھی تو یہ برقعہ بازی بہت کھلتی ہے۔

اس کے بعد بانو برقعہ اوڑھ کر بیٹھک میں آئی اور اس نے ملکۂ ترنم کی آواز میں بولنا شروع کیا۔

کانفرنس کی ذمہ داریاں عظیم ہوتی ہیں اور انہیں فرصت ہی کہاں ملتی ہے جو اس عظیم ذمہ داری کو نبھا سکیں، عنایت ہوگی اگر آپ ان کی معذرت قبول کرلیں، یہ کانفرنس میں شریک ضرور ہوجائیں گے لیکن انہیں خصوصی مہمان نہ بنائیے، یہ ایک طالب علم کی حیثیت سے کانفرنس میں آئیں گے۔

بانو بہن، صوفی قالو بلی بولے۔ اس موضوع پر پہلی بار کانفرنس ہو رہی ہے، اس کانفرنس میں ہم خصوصی مہمان ایسے شخص کو بنانا چاہتے ہیں جو بالکل فٹ ہو، ابوالخیال فرضی چاہے صوفی نہ ہوں لیکن دیکھنے میں ایسے لگتے ہیں کہ جیسے ابھی کسی خانقاہ سے تصوف کی ڈگری لے کر نکلے ہوں اور جیسے ملائکہ نے بہ ذات خود انہیں وضو کرا کے دنیا میں روانہ کیا ہو۔

کچھ بھی ہو، بانو نے کہا۔ میں تو اجازت نہیں دے سکتی، البتہ ہماری دعا ہے کہ آپ کی کانفرنس کامیاب رہے اور اس میں ایسا خصوصی مہمان آپ کو دستیاب ہوجائے کہ اس کی وجہ سے آپ کی کانفرنس میں چار چاند لگ جائیں۔

بانو کے سامنے ان لوگوں کی ایک نہیں چلی مجھ جیسے افلاطون کی کبھی

نہیں چلی تو ان بے چاروں کی کیا چلتی۔ یہ اپنی دلیلیں دیتے رہے اور بانو ایک ایک کرکے انہیں کاٹتی رہی، بالآخر یہ طے پایا کہ میں کانفرنس میں شریک رہوں گا اور اسٹیج پر رہوں گا اور خصوصی مہمان صوفی بل تری من فطور کو بنائیں گے جو اس وقت کے مانے ہوئے صوفی ہیں اور جن کا چرچا قبرستانوں تک میں چل رہا ہے اور مردے دھڑا دھڑ ان سے بیعت ہو رہے ہیں۔

صوفی مسکین اور صوفی قالو بلیٰ بھی ناشتہ کرکے جب چلے گئے اور میں زنان خانہ میں پہنچا تو بانو مکمل رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے بولی، یہ ہوئی نا بات، اگر آپ اسی طرح میری بات مانتے رہیں تو ہمارے گھر کا ناک نقشہ بدل جائے اور ہماری ازدواجی زندگی میں ایسے گل بوٹے کھلیں گے کہ جس سے مادرزاد شریف لوگ بھی متاثر ہوں گے۔

میں تو ہمیشہ تمہاری بات مانتا ہوں، لیکن تم میری قدر ہی نہیں کرتیں۔

میں ہمیشہ آپ کی تعریف کرتی ہوں اور آپ کو ایک اچھا شوہر قرار دیتی ہوں، بس آپ اتنا کرلیں کہ اپنا وقت فضول باتوں میں ضائع نہ کریں اور غیر معیاری دوستوں سے خود کو بچائیں۔

پھر وہی بات، تم میرے دوستوں کو غیر معیاری بتاتی ہو، جب کہ ان جیسے معیاری لوگ آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوئے۔ ان سب کا حال یہ ہے کہ ہر معاملہ میں مجھے اہمیت دیتے ہیں اور ہر حال میں میرا احترام کرتے ہیں۔

صرف اس لئے کہ یہ لوگ جب بھی اپنا ٹائم پاس کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں تو آپ ان کو ناشتہ کراتے ہیں اور ان کی ہر طرح کی مدد کرتے ہیں، آپ بھول گئے ہیں ان ہی لوگوں نے آپ کو میدان سیاست میں کودنے کا مشورہ دیا تھا تو میں نے جب بھی مخالفت کی تھی۔ اس زمانہ میں یہ لوگ آتے رہے اور آپ کو اکساتے رہے، ہمارا پرچون کا سودا پندرہ دن میں ہی میں ختم ہو گیا تھا، بار بار ان لوگوں کا آنا اور کھانا اور ان کی خوراکیں توبہ ہی بھلی۔ چوپائے بھی ان کے شغل کلوواشر بوا کے سامنے شرمندہ سے ہو جاتے ہیں۔

لیکن عزت کتنی ملی تھی، الیکشن سے پہلے جو بھی ملتا تھا وہ اس طرح سلام کرتا تھا جیسے برسوں کی شناسائی ہو اور جیسے میں ملک کا وزیر خزانہ ہوں۔ عورتوں تک نے سلامیاں دینی شروع کردی تھیں، دودھ پیتے بچے آٹو گراف لینے کے لئے مچل اٹھتے تھے۔

اور الیکشن کے بعد کیا ہوا تھا جب آپ کو صرف نوے ووٹ ملے اور آپ کی ضمانت ضبط ہوئی تو مذاق سا بن کر رہ گیا تھا۔ آپ کے دوستوں کی تعداد نوے سے کہیں زیادہ ہے لیکن ان دوستوں نے بھی آپ کو ووٹ نہیں دیا۔

بیگم تم نے وہ شعر نہیں سنا۔

شکست و فتح نصیبے سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

بیگم اس دنیا میں ہار کر بھی عظمت ملتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ میں الیکشن میں ہار گیا تھا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ میری ضمانت بھی ضبط ہو گئی تھی لیکن آج بھی جب کسی چبوترے پر چڑھتا ہوں تو دیکھنے والے کہتے ہیں۔

آیئے نیتاجی! پدھاریئے قائد ملت جی، آج تک لوگ اس طرح سلام کرتے ہیں جیسے میں پورا پارلیمنٹ ان کے نام کردوں گا۔

اور ایک دن تو حد ہو گئی کہ اچھے بھلے انسان نے مجھے "امیر الہند" کہہ کر مخاطب کیا۔ اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارے ملک میں امیر الہند بننا کتنا آسان ہے، ہلدی اور پھٹکری لگائے بغیر بھی انسان امیر الہند بن جاتا ہے۔

میں تو یہی کہوں گی کہ ان دوستوں سے خود کو بچایئے جو آپ کو مبالغے کرکے خوش فہمی کے قطب مینار پر چڑھا دیتے ہیں اور جب وہاں سے آپ گرتے ہیں تو آپ کو بہت چوٹ لگتی ہے اور ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو یاد نہیں کہ آپ کو ایک مرتبہ ان لوگوں نے شاعری کے لئے اکسایا اور آپ کو مشاعرے اٹینڈ کرنے کی ترغیب دی، اس زمانہ میں دن بھر آپ زینے کی آخری سیڑھی پر بیٹھ کر غزلیں لکھتے رہتے تھے اور غزلیں ایسی ہوتی تھیں کہ انہیں ہضم کرنے کے بعد پیٹ میں مروڑ ہو جاتا تھا، آپ نے نشستوں میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کردیا تھا لیکن آپ کو لوگ ایک بار دیکھنے کے لئے سو بار سوچا کرتے تھے کہ وہ آپ کے پہچان والے تھے اور بعض لوگ اس لئے واہ واہ کرتے تھے کہ وہ اپنی ناسمجھی کو چھپانے کے لئے واہ واہ کا شور مچا دیا کرتے تھے تاکہ شاعر بھی مطمئن ہو جائے اور دیگر سامعین کو یہ اندازہ ہو جائے کہ شعر سمجھنے والے بھی اس مشاعرے میں موجود ہیں پھر ان ہی دوستوں نے آپ کو یہ غلط مشورہ دیا کہ پاکستان کے شاعروں کی غزلیں پڑھ دیا کرو۔ مشاعرہ انڈیا میں ہو رہا ہے، کراچی اور لاہور سے کون چوری کی رپٹ لکھوانے آئے گا،

اس میں بھی بہت بدنامی ہوئی۔ آپ نے کسی ایسے شاعر کا کلام بھی پڑھ دیا تھا جو اسٹیج پر موجود تھا اور اس نے وہیں آپ کو پکڑ لیا اور ایک بار ان ہی دوستوں کے مشورے پر آپ نے شادی کرانے کا ایک "میرج آفس" کھول لیا تھا اس وقت کیا ہوا تھا۔ یاد ہے آپ کو، ہندوستان کے وہ تمام بوڑھے جن کی زندگی کے آخری ایام چل رہے تھے، عورتوں کے امیدوں پر ہمارے گھر کے سامنے لائن لگا کر کھڑے ہو گئے تھے۔

اس زمانہ میں آپ کا پوسٹر بھی تو کس قدر دل کو لبھا دینے والا تھا، آپ نے پوسٹر میں لکھا تھا، پہلے آیئے، پائیدار بیوی کے لئے۔ سب سے پہلے درخواست دیجئے، زیادہ درخواستیں موصول ہو جانے پر قرعہ اندازی کی جائے گی اور ہاں۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی یہ کہہ کر بانو اتنی زور سے ہنسی کہ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ بس اب قیامت قریب ہے، اس قدر تو وہ جب بھی نہیں ہنسی تھی جب میں اس کا نیا نیا شوہر بنا تھا اور جب میں اس کو یہ سمجھانے میں کامیاب تھا کہ مجھ سے اچھا شوہر آج تک اس کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا اور ہاں بیگم مجھے بھی اس زمانہ کی ایک بات یاد آ گئی کہ ہمارے دفتر میں جتنے بھی لوگ برائے شادی آیا کرتے تھے سب شادی شدہ ہوا کرتے تھے اور سب کی ایک ہی التجا ہوا کرتی تھی کہ یعنی نکاح صیغۂ راز میں رہے گا اور نان ونفقہ کی ذمہ داری بیوی پر ہوگی، ہم صرف اپنی مردانہ خدمات پیش کر سکیں گے۔

چلو ہٹو بدتمیز کہیں کے۔ بانو نے اپنے ان آنسوؤں کو جو زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں سے نکل آئے تھے پونچھتے ہوئے کہا۔

اور مجھے تو اس وقت شرمندگی ہوئی تھی جب آپ یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھے کہ یہ غزل اس بے چارے شاعر کی ہے جو بدنصیبی سے انڈیا کے ہندوپاک مشاعرے میں شریک ہو گیا تھا۔ اس طرح کے کارنامے آپ کے دوستوں ہی کا نتیجہ تھے۔ اسی لئے تو میں کہتی ہوں کہ وہ دوست اچھے نہیں جو جھوٹی تعریفیں کر کے آپ کو گمراہ کریں کہ آپ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ آپ بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔

اللہ نے آپ کو لکھنے کی صلاحیت دی ہے اسی ذریعہ سے آپ کو دولت بھی مل سکتی ہے اور عزت بھی۔ دوسری خرافات کی طرف ہرگز ہرگز دھیان نہ دیں اور دوستوں کے غلط سلط مشوروں پر ایک دم ایمان نہ لے آیا کریں۔

اچھا بھئی اب چپ بھی ہو جاؤ، میں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا، میں مانتا ہوں کہ میرے دوست جب تعریف کرنے پر آتے ہیں تو مجھے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں لیکن میں ان کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتا۔ یہ سب معصوم عن الخطا ہیں اور یہ سب مجھ سے سچی محبت کرتے ہیں، چلو میں تمہاری بات مانتا ہوں، میں پیری مریدی کے میدان میں خود کو نہیں اتاروں گا کیوں کہ میں اس لائق نہیں ہوں، لیکن ان دوستوں کے ہر مشورے کو میں نہیں ٹھکرا سکتا، پھر بھی میں ان کے مشوروں پر ایک دم فیصلہ نہیں کرتا، میں تم سے ضرور پوچھتا ہوں جب تم کوئی بات کہتی ہو اسی کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ میرے تمام سمجھدار دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ میں بیوی کا غلام ہوں اور تم یہ سمجھتی ہو کہ میں ان بے چارے دوستوں کی زد میں ہوں، آخر میں کروں کیا؟

فی الحال موڈ صحیح کرو اور قلم کاغذ اٹھا کر اپنی ذمہ داری ادا کرو، لکھو اور لکھتے رہو، ایک دن آپ کا نام سارے عالم میں پھیل جائے گا۔

میں نے بیوی کا مشورہ مان تو لیا لیکن مولویوں اور صوفیاؤں کے پاس جب بھی میں اچھی کار دیکھتا ہوں اور جب بھی میں انہیں بغیر پروں کے اڑتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میرے منہ میں پانی آنے لگتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ کسی طرح آنا فاناً میں، میں بھی کسی طرح بزرگ بن جاؤں اور دن دہاڑے پیری مریدی کرنے لگوں، تا کہ میری بھی پانچوں تر ہو جائیں اور میں بھی ہلدی اور پھٹکری لگے بغیر سرخرو ہو جاؤں اور میری دھوم بھی اسی طرح ہو جائے جس طرح مولوی گلفام اور صوفی چقندر کی ہے۔ یہ لوگ کسی مستند مدرسہ کے پڑھے ہوئے نہیں ہیں لیکن ان کی طوطی بول رہی ہے اور ان کا نام چل رہا ہے اور جب میں مولوی ابوالخبیث کو دیکھتا ہوں جو کل تک ایک اجڑے ہوئے سے مکتب میں نابالغ بچوں کو الف بے پڑھایا کرتے تھے اور آج وہ بغیر پروں ہی کے زمین پر اڑے اڑے پھر رہے ہیں، لگاتار عورتوں کو بھی اپنا مرید بنا رہے ہیں، پڑھی لکھی خواتین کی اچھی خاصی تعداد گھیر چکے ہیں، کل تک ان کی جیب میں رکشے کے پیسے نہیں ہوتے تھے اور آج انہوں نے ایک کار بھی خرید لی ہے، ان کی کار دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ آہ! ثم آہ، کیا کہوں کیا کروں۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

یار زندہ صحبت باقی

کیف مریم اور سورۃ الناس

زہر مہرے سے بندش کا مکمل خاتمہ

سید عبد الخالق عباس

قارئین اکرم طلسماتی کو السلام علیکم۔ بعد سلام تمام قارئین کرام سے خاص اپیل ہے کہ خزینۂ روحانیات کے باقی محترم جناب خالد مقبول اور علی مقبول صاحب کے لئے اور ادارے کے تمام لوگوں کے لئے خاص دعائیں کیا کریں۔ میرا روحانی علوم ان ہی ہستیوں کی وجہ سے آپ تک پہنچ رہا ہے۔ میری ہمیشہ سے ہی خواہش رہی کہ میں روحانی علوم کو پھیلاؤں تاکہ ہر بندۂ خدا فیض حاصل کر سکے۔ میں اللہ کے بعد بہت شکرگزار ہوں مولانا حسن الہاشمی صاحب کا، یہ بندش نمبر کے حوالے سے مضمون لکھنے کا کہا ہے۔

میرے مضامین، میرے خاندان کے بزرگوں کے کیے ہوئے عمل ہوتے ہیں۔ جو میں آپ قائین کو پیش کرتا ہوں۔ میرے آج کے عمل کا عنوان ہے "عمل کیف مریم اور سوۃ ناس خاتمہ بندش" اس عمل میں اتنی روحانی قوت ہے کہ ہر قسم کی بندش کو جڑ سے ختم کر دے گا۔ یہ عمل میرے نانا مرشد حضرت سراج الدین میاں بندگی کا عطا کیا ہوا ہے اور میرے آنے والی کتاب کرشمات بخاری میں ہے۔ یہ کتاب زیر طبع ہے۔ اس عمل سے جس نے بندش لگائیں ہو، وہ عامل خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور اگر جناتی بندش ہو یا آسیبی، آپ یقین کریں، آپ خود محسوس کریں گے ان کو دفع ہوتی ہوئے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ایسے مضمون مستقبل میں پیش کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ جو قارئین نے نہیں پڑھے ہوں گے۔

کیف مریم ایک خاص بوٹی ہے جو دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی اور دوسری زرد رنگ کی۔ کیف مریم کو دائی حلیمہ کا پنجہ بھی کہا جاتا ہے۔ زرد رنگ کیف مریم خواتین کے امراض میں استعمال ہوتی ہے خاص کر کے حاملہ کے جب بچہ پیدا ہونے لگے تو یہ بوٹی یعنی مریم بوٹی کیف مریم کا پانی پلاتے ہیں۔ درد کے بغیر بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بوٹی کی خاص بات یہ ہے کہ بوٹی دیکھنے میں بے جان محسوس ہوتی ہے۔ جب اس بوٹی کو پانی کے ایک پیالہ، جس میں پانی بھرا ہوا ہو، ڈال دیا جائے تو دس سے پندرہ منٹ میں یہ بوٹی کھل جاتی ہے۔ یہی اس کی خاص قوت روحانی ہے۔ یہ اس کی تاثیر ہے۔ میرے نانا مرشد نے سیاہ رنگ کی کیف مریم استعمال کی ہے۔ کیف مریم سعودی عرب اور مصر میں پائی جاتی ہے۔ میں نے اس عمل کی قوت کو مریم بڑھانے کے لئے زہر مہرہ پتھر بھی استعمال کیا ہے۔ میں جو عمل پیش کرتا ہوں، پہلے خود کرتا ہوں، پھر آپ قائین کی نظر کرتا ہوں۔

"بندش چاہے کسی بھی قسم کی ہو مثلاً رزق کی ہو، اولاد کی ہو، ملازمت کی ہو، کاروبار، ازدواجی زندگی کی ہو، مردانہ قوت کی بندش کو، رحم کی بندش کو یہ عمل جڑ سے ختم کرے گا۔ ہر بندش کو ختم کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ میں ان تمام بندشوں کو ختم کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔

۱۔ رزق کی بندش

اکثر یہ میرے مشاہدہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اچھا بھلا چلتا ہوا کاروبار یکدم شدید مندے کا شکار ہو جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے رزق کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ جب ایسی صورت حال ہو تو اس بات کو جان لینا چاہئے کہ اس کے پیچھے کسی حاسد دشمن کا ہاتھ ہے، جس نے اپنے حسد کے زیر اثر کسی بد عامل سے ایسا عمل کروایا ہے جو رزق وکاروبار کی تباہی اور بندش کا باعث بنا ہے اور مریض نجات حاصل نہیں کر پا رہا اور دوسری طرف ایسا فرد یا گھر کے تمام لوگ ذہنی پریشانیوں اور ٹینشن کا شکار ہو کر مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

طریقہ بندش رزق، کاروبار کو زائل کرنے لئے

ایک مٹی کے کوزے میں پانی ڈال کر کیف مریم ڈالدیں۔ ۳۰۸ر بار سورۃ الناس اول وآخر درود شریف ۲۱ر بار پڑھیں پانی پر دم کریں، جس میں کیف مریم ڈالی تھی اور زہرمہرہ پر بھی دم کریں۔ ۲۱ر تک دم کر کے مکان یا دوکان یا آفس میں پانی چھڑکیں اور عمل کے دوران زہر مہرہ بھی رکھیں۔ ۲۱ر دن اور زہرمہرہ اس پتھر پر بھی دم کریں۔ خوشبو سے معطر کر کے کالی ڈوری میں مکان یا آفس یا دوکان کی بیرون چوکھٹ پر لگائیں انشاءاللہ بندش ختم ہوجائے گی۔ خوشحالی آئیگی۔

۲۔ اولاد کی بندش

یہ بندش عورت یا مرد پر آکر ہوتو اولاد پیدا نہیں ہوسکتی۔ گندے عامل شہوت کو باندھ دیتے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ بھی ٹھیک ہوگی مگر بندش کی وجہ سے اولاد نہیں ہو سکے گی۔ اس بندش کی وجہ سے مرد اور عورت میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ ازواجی زندگی خراب ہوتی ہے۔ آخر طلاق کی بات آجاتی ہے۔ اس بندش کو زائل کرنے کے لئے ۳۸۱ر بارہ سورۃ الناس مٹی کے کورے برتن میں آب زمزم یا عرق گلاب ڈال کر اور کیف مریم ڈال کر پڑھیں۔ ۴۱ر دن تک۔ اور زہرمہرہ پر بھی دم کرتے رہیں۔ زہرمہرہ دوعدد ہوں۔ ایک عورت اور دوسرا مرد کے لئے۔ وہ پانی روزانہ میاں بیوی پئیں۔ چاہے بندش عورت پر ہو یا مرد پر، زہرمہرہ دونوں عمل ختم ہونے پر یعنی ۴۲ر دن گلے میں ڈالیں۔ انشاءاللہ اولاد پیدا ہوگی۔

۳۔ بندش شادی ونکاح

نکاح وشادی میں رکاوٹ اور آئے رشتوں میں باوجود پسندیدگی کے، کسی نہ کسی وجہ سے معاملہ بھی کا طے نہ ہونا آج کے دور کا ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس ساری کاروائی کے پیچھے گھر یا خاندان کے کسی ذاتی پسند، انا، حسد اور بغض کی کارفرمائی کا نتیجہ ہوتا ہے، جو کسی نہ کسی بدذات، نام نہاد، لالچی اور آنکھوں پر دولت کی پٹی باندے ساحرین عاملین سے ان کی منہ مانگی رقم دے کر سحر سفلی، ناری اور میلہ گندہ کا لا عمل کرواتا ہے اور مختلف طریقوں سے سحری لحاظ سے ایسی بندش کروائی جاتی ہے، جس سے کاموں میں مسلسل رکاوٹ پڑتی ہے اور اچھے بھلے رشتے لڑکی یا لڑکے کی جانب سے محض ناک بھوں چڑھا کر بلا کسی خاص وجہ سے، ٹھکرادیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں لڑکی یا لڑکے کی عمر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور صحیح وقت شادی کا گزر جاتا ہے۔ اب ہر طرح سے رشتے آنا بند ہوجاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں عورت فطرت سے مغلوب ہو کر اکثر ہسٹریا کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس سحری بندش کے توڑ کے لئے منگل کے دن سوا کلو گوشت بغیر ہڈی کا لائیں۔ جس پر بندش نکاح ہو ۹ر بار واریں اور نماز جعفر کے ایک گھنٹے بعد چیل کوے کو ڈال دیں۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ اگر گوشت خریدنے کی طاقت نہ ہو تو لال مسور سوا کلو لے کر ۹ر بار اسی طریقے پر وار کر پرندوں کو ڈال دیں۔ گھر آکر غسل کریں۔ پھر نوچندی جمعہ کے دن، نماز فجر کے بعد ۳۱۳ر بار سورۃ الناس اول وآخر درود شریف گیارہ بار، کیف مریم مٹی کے کوزے میں ڈالیں پانی کے ساتھ اور زہرمہرہ پر بھی ساتھ میں پڑھتے جائیں اور کوزے میں دم کریں اور زہرمہرہ پر بھی۔ تھوڑا پانی پیں لیں اور چھت پر جاکے دوسرے پانی میں حل کر کے ۳ر لوٹے سر سے پاؤں تک ڈالیں۔ کپڑے پہنے رہیں۔ دھوپ میں سوکھ جائیں تب جا کر کپڑے تبدیل کرلیں۔ ہر جمعے نماز کے بعد سوجی اور شکر چیونٹیوں کو ڈالیں اپنے ہاتھ سے۔ ۴۱ر دن کے اندر اندر بندش ختم ہوگی اور زہرمہرہ کالی ڈوری میں ڈال کر گلے میں ڈالیں۔

قارئین کرام! زہرمہرہ ایک عام پتھر دیکھنے میں آتا ہے مگر میری روحانی ریسرچ اور میرے خاندان کے درویشوں کی نظر میں ایک نایاب اور لاجواب روحانی پتھر ہے۔ اس کے استعمال سے جادو، نظر بد، بندش، حسد، رکاوٹ، بیماری، دل کی بے چینی، زائل ہوتی ہے۔ یہ پتھر کالے اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ دل کے مریض اس کو لاکٹ بنا کر گلے میں ڈالتے ہیں۔ بے پناہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ قارئین کرام اس عمل سے اپنی بندشوں سے نجات پائیں گے۔ انشاءاللہ۔

خالد مقبول صاحب اور علی مقبول صاحب اور مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ل)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اپریل	قمروزحل	تربیع	۹-۱۲
۲/اپریل	عطاردوزحل	تثلیث	۴۹۱۷
۳/اپریل	شمس ومشتری	تثلیث	۲۲-۵۰
۳/اپریل	قمروزحل	تسدیس	۲۱-۵۳
۴/اپریل	قمروعطارد	مقابلہ	۳-۲۶
۵/اپریل	قمرومریخ	مقابلہ	۸-۲۷
۶/اپریل	عطاردومشتری	تثلیث	۱۸-۵۵
۷/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۱-۱۲
۸/اپریل	قمروزحل	قران	۱۸-۵۹
۹/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۲۲-۹
۱۰/اپریل	شمس وعطارد	قران	۹-۲۹
۱۱/اپریل	قمرومریخ	تثلیث	۸-۴
۱۲/اپریل	قمروشمس	تربیع	۹-۱۳
۱۳/اپریل	قمرومریخ	تربیع	۱۵-۱۲
۱۴/اپریل	قمروشمس	تسدیس	۱۶-۱
۱۵/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۱-۱۳
۱۵/اپریل	زہرہ وزحل	مقابلہ	۹-۵۴
۱۷/اپریل	قمروزحل	تثلیث	۸-۵۹
۱۸/اپریل	مریخ ومشتری	تربیع	۵-۸۵
۱۹/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۰۰-۲
۲۰/اپریل	قمرومریخ	قران	۲-۹
۲۱/اپریل	عطاردومشتری	تربیع	۹-۴۵
۲۲/اپریل	قمروزہرہ	قران	۱-۲۳
۲۲/اپریل	زہرہ ومشتری	تسدیس	۰۰-۱۰
۲۴/اپریل	قمرومریخ	تسدیس	۱۸-۲۹
۲۶/اپریل	قمرومشتری	قران	۲۰-۳۳
۲۷/اپریل	قمروعطارد	تربیع	۱۹-۴۲
۲۸/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۲۳-۶
۳۰/اپریل	قمرومریخ	تثلیث	۱-۵۰
۳۰/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۱۷-۵۳

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مئی	قمروزحل	تسدیس	۲-۲
۲ مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۱۹-۳۲
۳ مئی	عطاردوزحل	مقابلہ	۱۴-۷
۴ مئی	قمروشمس	مقابلہ	۹-۱۱
۴ مئی	قمرومشتری	تربیع	۹-۳۴
۴ مئی	شمس ومشتری	تربیع	۱۴-۳۴
۵ مئی	قمروزحل	قران	۲۲-۶
۶ مئی	قمرومشتری	تثلیث	۱۸-۱۴
۷ مئی	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۳-۲۰
۹ مئی	قمروشمس	تثلیث	۸-۸
۱۰ مئی	قمرومریخ	تثلیث	۲-۴
۱۱ مئی	قمرومشتری	مقابلہ	۵-۲۰
۱۲ مئی	قمرومریخ	تربیع	۸-۲۳
۱۳ مئی	قمروعطارد	تربیع	۳-۵۷
۱۴ مئی	قمروزحل	تثلیث	۱۴-۳۰
۱۵ مئی	قمرومشتری	تثلیث	۱۰-۵۵
۱۵ مئی	مریخ وزحل	مقابلہ	۱۱-۳۲
۱۷ مئی	قمروزہرہ	تسدیس	۴-۵۵
۱۸ مئی	قمروشمس	مقابلہ	۹-۲۳
۱۹ مئی	قمروعطارد	قران	۱۳-۳۶
۲۱ مئی	قمروزہرہ	قران	۲۲-۲۷
۲۳ مئی	قمروزحل	تثلیث	۶-۴۱
۲۴ مئی	قمروعطارد	تسدیس	۳-۴
۲۵ مئی	قمروشمس	تربیع	۲۲-۴۸
۲۶ مئی	قمرومریخ	تربیع	۱۰-۲۱
۲۷ مئی	قمروزہرہ	تسدیس	۷-۵۰
۲۸ مئی	قمروشمس	تثلیث	۱۷-۰۰
۲۹ مئی	قمرومشتری	تسدیس	۱۱-۵۳
۳۰ مئی	شمس وعطارد	قران	۲۲-۲۵
۳۱ مئی	قمرومشتری	تربیع	۲۲-۵۹

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جون	قمروزہرہ	تثلیث	۱۶-۳۰
۲ جون	قمروزحل	قران	۱-۴۹
۳ جون	قمرومریخ	مقابلہ	۳-۵۹
۳ جون	قمرومشتری	تثلیث	۷-۰۰
۶ جون	مریخ ومشتری	تسدیس	۵-۷
۶ جون	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۳۱
۷ جون	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۲۷
۸ جون	قمروزحل	تربیع	۱۴-۳۱
۹ جون	قمروشمس	تربیع	۲۱-۱۱
۱۰ جون	قمروزحل	تثلیث	۱۷-۱۴
۱۰ جون	عطاردوزہرہ	تسدیس	۱۸-۳۱
۱۱ جون	قمروعطارد	تسدیس	۰۰-۳۳
۱۲ جون	قمروشمس	تسدیس	۳-۵۲
۱۳ جون	قمروزہرہ	تربیع	۷-۱۴
۱۴ جون	شمس ومریخ	قران	۲۱-۲۵
۱۵ جون	قمروزہرہ	تسدیس	۱۵-۸
۱۶ جون	قمرومشتری	تسدیس	۸-۳۳
۱۹ جون	قمروزحل	تثلیث	۱۱-۲۲
۲۰ جون	قمروعطارد	تسدیس	۱-۶
۲۱ جون	قمرومشتری	قران	۲-۷
۲۲ جون	قمروعطارد	تربیع	۱۵-۵۷
۲۴ جون	قمروزحل	تسدیس	۱۰-۲
۲۵ جون	قمروعطارد	تثلیث	۹-۲۷
۲۶ جون	قمرومشتری	تسدیس	۴-۵۱
۲۷ جون	قمرومریخ	تثلیث	۲-۲۹
۲۸ جون	قمرومشتری	تربیع	۱۶-۱۰
۲۹ جون	قمروزحل	قران	۷-۱۹
۳۰ جون	قمروعطارد	مقابلہ	۱۵-۴۹
۳۰ جون	قمروزہرہ	تثلیث	۲۳-۱۵
۳۰ جون	قمرومشتری	تثلیث	۲۳-۴۶

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اپریل، مئی، جون ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۴ر اپریل	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۱۳_۴
۱۴ر اپریل	تثلیث عطارد ومشتری	مکمل	۷_۲۱
۱۵ر اپریل	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۴۰_۱۴
۱۸ر اپریل	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۱۳_۱
۱۸ر اپریل	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۶_۲۰
۱۹ر اپریل	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۵۹_۱۴
۲ر مئی	تثلیث شمس ومشتری	شروع	۱۳_۱
۳ر مئی	تثلیث شمس ومشتری	مکمل	۲۷_۱۳
۴ر مئی	تثلیث شمس ومشتری	ختم	۴۶_۱۳
۹ر مئی	قران شمس وعطارد	شروع	۲۵_۵
۹ر مئی	قران شمس وعطارد	مکمل	۴۱_۲۰
۱۰ر مئی	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۵۷_۴
۱۱ر مئی	تثلیث زہرہ ومشتری	مکمل	۳۱_۱
۱۱ر مئی	تثلیث زہرہ ومشتری	ختم	۵_۲۰
۱۳ر مئی	قران عطارد وزہرہ	شروع	۱۲_۱۱
۱۴ر مئی	قران عطارد وزہرہ	مکمل	۴۳_۱
۱۴ر مئی	قران عطارد وزہرہ	ختم	۳۰_۷
۱۷ر مئی	تربیع مشتری زحل	شروع	۴۱_۱۱
۲۱ر مئی	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۴۱_۲
۲۱ر مئی	مقابلہ شمس ومریخ	شروع	۲۵_۲۲
۲۲ر مئی	مقابلہ شمس ومریخ	مکمل	۴۶_۱۶
۲۳ر مئی	مقابلہ شمس ومریخ	ختم	۵۶_۱
۲۴ر مئی	مقابلہ زہرہ ومریخ	شروع	۵۶_۱۶
۲۵ر مئی	مقابلہ زہرہ ومریخ	مکمل	۷_۸
۲۵ر مئی	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۳۵_۱۳
۲۵ر مئی	مقابلہ زہرہ ومریخ	ختم	۴۳_۱۵
۳۰ر مئی	تربیع مشتری وزحل	ختم	۵۵_۱۴
۳ر جون	قران شمس وزہرہ	شروع	۵۲_۱۰
۳ر جون	مقابلہ شمس وزحل	شروع	۵۲_۱۲
۳ر جون	مقابلہ زہرہ وزحل	شروع	۵۱_۱۱
۳ر جون	مقابلہ شمس وزحل	مکمل	۷_۱۲
۳ر جون	تربیع شمس ومشتری	شروع	۱۹_۱۳
۳ر جون	مقابلہ شمس وزحل	ختم	۴۴_۲۳
۴ر جون	مقابلہ زہرہ وزحل	مکمل	۱۶_۶
۴ر جون	تربیع زہرہ ومشتری	شروع	۳۰_۹
۴ر جون	مقابلہ زہرہ وزحل	ختم	۲۹_۱۵
۴ر جون	تربیع شمس ومشتری	مکمل	۲۷_۱۶
۵ر جون	تربیع شمس ومشتری	ختم	۳_۶
۵ر جون	تربیع زہرہ ومشتری	مکمل	۱۸_۶
۵ر جون	تربیع زہرہ ومشتری	ختم	۴۳_۱۶
۷ر جون	قران شمس وزہرہ	مکمل	۱۸_۳
۸ر جون	قران شمس وزہرہ	ختم	۲۵_۲۳
۹ر جون	مقابلہ عطارد ومریخ	شروع	۴۵_۵
۹ر جون	مقابلہ عطارد ومریخ	مکمل	۲۵_۲۲
۱۰ر جون	مقابلہ عطارد ومریخ	ختم	۳۹_۶
۲۰ر جون	مقابلہ عطارد وزحل	شروع	۵۹_۶
۲۰ر جون	مقابلہ عطارد وزحل	مکمل	۲۱_۲۰
۲۱ر جون	مقابلہ عطارد وزحل	ختم	۵۷_۲
۲۲ر جون	تربیع عطارد ومشتری	شروع	۲۷_۱۴
۲۳ر جون	تربیع عطارد ومشتری	مکمل	۲۴_۴
۲۳ر جون	تربیع عطارد ومشتری	ختم	۲۲_۱۱
یکم رجولائی	تسدیس زہرہ ومشتری	شروع	۵۰_۲

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تربیع عطارد و مشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۲رجون دن میں ۲بجکر ۲۷منٹ سے ہورہی ہے۔ یہ نحس وقت ۲۳رجون کو صبح ۴ربجکر ۲۴منٹ پر مکمل ہوگا۔ ۲۳رجون کو دن میں ۱۱ربجکر ۲۲منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

اس وقت دشمنوں اور حاسدوں کی املاک کو نقصان پہنچانے کے لئے ساعتِ عطارد یا ساعت مریخ میں بھوج پتھر پر سورۂ فیل کا خالی البطن نقش تیار کریں اور کسی قبرستان میں دبادیں لیکن خدا کے لئے ناحق کسی کو برباد نہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	فلاں ابن فلاں برباد شود	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تربیع شمس و مشتری

یہ نحس وقت ۳جون دوپہر ایک بج کر ۹منٹ پر شروع ہوگا، ۴رجون کو شام ۴بجکر صبح ۲۷منٹ پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اور ۵رجون صبح ۶ بج کر ۳منٹ پر یہ نحس وقت ختم ہوجائے گا۔ حاسدوں اور دشمنوں کو ویران کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں اور اس کو قبرستان میں دبادیں۔

۷۸۶

۶۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۶۱۹
۲۹۳۱	۵۱۵۲	۹۷۶

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے قبرستان میں دبائیں، اگر زوال کے وقت دبائیں تو اچھا ہے۔

تثلیث عطارد و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۲۱رمئی رات ۱۰ربجکر ۲۵منٹ پر ہوگی اور ۲۵مئی کو دوپہر ایک بج کر ۳۵منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس دوران عطارد یا مشتری کی ساعت میں کسی بھی حاجت کے لئے نادِ علی کا یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱۵۹۶	۱۶۰۹	۱۶۰۶	۱۶۰۳
۱۶۰۷	۱۶۰۲	۱۵۹۷	۱۶۰۸
۱۶۰۱	۱۶۰۴	۱۶۱۱	۱۵۹۸
۱۶۱۰	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۵

تثلیث زہرہ و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۱۰رمئی صبح ۴بجکر ۵۷منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۱۱رمئی ایک بجکر ۴۶منٹ پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اور ۱۱رمئی کو رات ۸بجکر ۵منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

اس دوران حصولِ محبت، حصولِ دوستی اور حصولِ تسخیر خلائق اور حصولِ خیر وبرکت کے لئے سورہ یوسف کا نقش خالی البطن تیار کرکے ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

قران شمس و زہرہ

اس سعد وقت کی شروعات ۳رجون صبح ۱۰ربجکر ۵۲منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۷رجون رات کو ۳ربجکر ۱۸رمنٹ پر مکمل ہوگا اور ۸جون کو رات ۱۱بجکر ۲۵منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس وقت سعد میں سورۂ یٰسین کا نقش خالی البطن بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ جملہ مقاصد حسنہ میں زبردست کامیابی ملے گی۔

۷۸۶

۱۸۴۵۰	۱۴۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۹۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

☆☆☆

شرف قمر

۶ر مئی رات ایک بج کر ۵۲ منٹ سے ۶ر مئی رات ۳ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۲ر جون دن ۱۱ بج کر ۳۳ منٹ سے ۲ر جون رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں ہوگا، ان اوقات میں مثبت کاموں کو ترجیح دیں، انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۹ر مئی شام ۴ بج کر ۵ منٹ سے ۱۹ر مئی شام ۶ بج کر ۷ منٹ تک۔ ۱۵ر جون رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ سے ۱۶ر جون رات ۱۲ بج کر ۵۵ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کاموں کو اہمیت دیں، ناجائز امور سے خود کو بچائیں، انشاءاللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر در عقرب

۱۹ر مئی دن گیارہ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۱ر مئی رات ۱۲ بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۱۵ر جون شام ۶ بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۸ر جون صبح ۷ بج کر ۳ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں ان اوقات میں اہم کاموں سے گریز کرنا چاہئے۔ ان اوقات میں کسی گھر کی بنیاد رکھنا، منگنی کرنا، شادی کرنا وغیرہ احتیاط کے خلاف ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰ر مئی کو رات ۸ بج کر ۳۲ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱ر جون کو صبح ۴ بجے ۳۰ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات میں اپنی خاص دعائیں اپنے رب کے حضور رکھیں، انشاءاللہ شرف قبولیت سے سرفراز ہوں گی۔

منزل شرطین

۳ر مئی رات ایک بج کر ۴۲ منٹ

۳۱ر مئی صبح ۶ بج کر ۳۹ منٹ

۲۷ر جون دن ۱۲ بج کر ۳۸ منٹ

اوج شمس

۹ر جون دن ۴ بج کر ۳ منٹ سے ۱۰ر جون شام ۵ بج کر ۷ منٹ تک اوج شمس ہوگا۔ جو لوگ شرف شمس سے فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں اس وقت وہ اپنی غفلت کی تلافی کر سکتے ہیں، کاروبار، اقتدار اور ترقی اور حصول منصب کے لئے نقوش تیار کریں۔

اوج زہرہ

۱۰ر جون شام ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۱۱ر جون دوپہر ایک بج کر ۱۴ منٹ تک اوج زہرہ ہوگا۔ جو لوگ شرف زہرہ سے فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں ان کے لئے تلافی کا وقت، حصول پیغام نکاح اور تسخیر و محبت کے لئے نقوش تیار کریں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

عطارد	۲۲ر مئی شام ۶ بج کر ۵۰ منٹ	بحالت استقامت در برج ثور
عطارد	۱۳ر جون صبح ۵ بج کر ۱۲ منٹ	بحالت استقامت در برج جوزا
عطارد	۳۰ر جون صبح ۵ بج کر ۶ منٹ	بحالت استقامت در برج سرطان
زہرہ	۲۴ر مئی دن ۳ بج کر ۳۵ منٹ	بحالت رجعت در برج جوزا
زہرہ	۱۸ر جون رات ایک بجکر ۲۹ منٹ	بحالت رجعت در برج سرطان
مریخ	۱۷ر مئی شام ۷ بج کر ۲۲ منٹ	بحالت رجعت در برج عقرب
مریخ	۳۰ر جون صبح ۵ بج کر ۱۹ منٹ	بحالت استقامت در برج عقرب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

اے یم یو اقلیتی کردار کی بحالی

معروف وکیل جیٹھ ملانی نے کیس کی مفت پیروی کی پیش کش کی

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے معروف وکیل رام جیٹھ ملانی نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی سے متعلق کیس کی مفت پیروی کی پیش کش کی ہے۔ اے ایم یو کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ جیٹھ ملانی نے کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے اقلیتی کردار سے متعلق مقدمے کی سپریم کورٹ میں مفت پیروی کریں گے، اے ایم یو ان کی پیش کش کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اے ایم یو کے اس معاملے کی سماعت آئندہ ۴ر اپریل کو ہوگی، فی الحال اس کی پیروی مشہور وکیل ہریش سالوے کر رہے ہیں۔ افسر نے بتایا کہ اے ایم یو کے اقلیتی درجے سے متعلق ایک قومی سیمینار آئندہ ۲۷ر فروری کو نئی دہلی میں منعقد کیا جائے گا۔ منتظمین کی طرف سے جاری بیان کے مطابق وائس آف ہیومینیٹی نامی ادارے کی طرف سے منعقد اس سیمنار کی صدارت سابق چیف جسٹس اے ایم احمدی کریں گے۔ جبکہ جیٹھ ملانی اس پروگرام میں مہمان خصوصی ہوں گے۔

افضل گرو کے معاملہ میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیئے گئے۔ پی چدمبرم

نئی دہلی: (ایجنسی) سابق وزیر داخلہ اور کانگریس کے سینئر رہنما نے ۳ رسال بعد اعتراف کیا ہے کہ پارلیمنٹ پر حملے میں سزائے موت پانے والے افضل گرو کے معاملہ میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیئے گئے۔ سابق وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ پر حملہ کیس کے حوالہ سے افضل کی سزائے موت کے معاملے میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیئے گئے۔ ۲۰۰۱ء کے حوالے سے سنگین قسم خدشات موجود تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے عدالتی فیصلے کو غلط نہیں کہا جا سکتا لیکن ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ افضل گرو کے معاملہ میں انصاف نہیں کیا گیا۔ افضل گرو کی برسی کے موقع پر منعقد کی گئی تقریب کے حوالے سے کانگریس کے سینئر رہنما نے کشمیری طلبہ پر لگائے گئے غداری کے الزامات کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ پہلی سماعت کے موقع پر ہی عدالت ان تمام الزامات کو مسترد کردے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ طالب علمی کے زمانہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب طلبہ کو غلط ہونے کا بھی حق ہوتا ہے اور یونیورسٹی ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں کسی کو اشتہاری قرار نہیں دیا جاسکتا۔ واضح رہے کہ گرو کو عدالت نے ۲۰۰۱ء پالیمنٹ حملہ کیس میں ملوث ہونے کے جرم میں سزائے موت سنائی تھی اور پھر انھیں ۲۰۱۳ء میں سزائے موت دے دی گئی، افضل کی موت کے وقت پی چدمبرم وزیر خزانہ جبکہ سشیل کمار شندے وزیر داخلہ تھے۔

پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں جو بھی ہوا وہ افسوس ناک

راجناتھ سنگھ

نئی دہلی: وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے جمعرات کو راجیہ سبھا میں کہا کہ پٹیالہ ہاؤس میں جو بھی ہوا وہ افسوس ناک ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے جیسے ہی واقعہ کی اطلاع ملی، میں نے فوراً دہلی پولیس کمشنر سے کہا کہ سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جس رکن اسمبلی کی بات ہو رہی ہے، اس کے خلاف بھی ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور گرفتاری ہوئی ہے۔ ادھر سپریم کوٹ نے دہلی کی پٹیالہ ہاؤس عدالت کے احاطہ میں جے این یو طلبہ یونین کے صدر کنہیا کمار اور دیگر بشمول صحافیوں کے ساتھ مار پیٹ کرنے والے ان تین وکیلوں کے خلاف، جو ایسا کرتے ہوئے کیمرے میں قید ہو گئے ہیں، کارروائی کی درخواست پر جلد سماعت کرنا منظور کرلیا۔

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۷ء
سالانہ زرِتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
بحرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi

کیا اور کہاں

☆☆

اداریہ

طلسماتی دنیا کا ''دفینہ نمبر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ نمبر بے شمار قارئین کی فرمائش پر نکالا گیا ہے۔ دفینے سے متعلق یہ علمی مواد ''صنم خانہ عملیات'' کا جزو بھی بنے گا، اس لئے بھی اسے پیش کرنا ضروری تھا اور قارئین کی فرمائش کا احترام بھی اپنی جگہ تھا۔ یہ موضوع غیر ضروری تو نہیں ہے لیکن ہمیں اس موضوع سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ پھر بھی قارئین کے حکم کی تعمیل اور ''صنم خانہ عملیات'' کی تکمیل کے لئے ہم نے اس نمبر کو مرتب کیا، جس کو ہم عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تیاری مکتبہ روحانی دنیا پورے زور وشور کے ساتھ کر رہا ہے۔

قارئین کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ دفینے کے بارے میں فریب اور مکاری عام ہے۔ جو عاملین اس بارے میں کچھ بھی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ بھی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور از راہِ فریب ان سے پیسے بٹورتے ہیں۔ جب کہ دفینے اگر موجود ہوں اور عامل اس کو نکالنے کے فن سے واقف ہو تو اس کو نکالنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ بے شک بعض جگہوں پر بھینٹ دینی ضروری ہوتی ہے لیکن بھینٹ کا دینا ہر جگہ ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے باز قسم کے عاملین بھینٹ کے نام پر اچھا خاصا پیسہ پہلے ہی وصول کر لیتے ہیں اور چوں کہ وہ دفینہ نکالنے کے ماہر نہیں ہوتے اس لئے بالآخر انہیں کوئی چقمہ دے کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عوام الناس کے پیسے بھی برباد ہوتے ہیں اور دفینہ نکلنے کا خواب بھی ان کا پورا نہیں ہوتا۔ بہت سے غریب لوگ جن کو عامل یہ سنہرے خواب دکھا دیتا ہے تمہارے گھر میں مال دبا ہوا ہے اور یہ مال اتنی تعداد میں ہے کہ تمہارے سارے قرض بھی ادا ہو جائیں گے اور تمہاری آنے والی نسلیں بھی لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جائیں گی، یہ سن کر وہ قرضوں پر رقمیں اٹھا لیتے ہیں اور عامل کی جیب بھر دیتے ہیں۔ عامل تو ناکامی کے بعد اپنی راہ لیتا ہے اور یہ بے چارے مزید مقروض ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ کسی دوسرے عامل کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بھی ایک فریب کافی حد تک پھیلا ہوا ہے کہ عامل شعبدوں کے ذریعہ بھی لوگوں کا بے وقوف بناتے ہیں اور انہیں مزید کنگال کر دیتے ہیں۔ کرتے یہ ہیں کہ کسی بھی جگہ چند سکّے دبا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ فن ہوتا ہے کہ ان سکوں کو دوسری کسی بھی جگہ نکال دیتے ہیں۔ مثلاً عامل نے زید کے گھر میں سو پچاس سکے سونے یا چاندی کے گاڑ دیئے، پھر ان کو بکر کے گھر سے نکال دیا۔ یہ ایک طرح کا شعبدہ ہے اور اس شعبدے سے اچھے خاصے سمجھ دار حضرات بھی بے وقوف بن جاتے ہیں۔ عامل اُن سکوں کو جو اس نے کسی اور جگہ دبائے تھے اُس گھر سے نکال دیتا ہے جہاں لوگوں کو دفینے کا یقین ہے۔ ان سکوں کو دیکھ کر جو اصلی ہوتے ہیں صاحب خانہ کی آنکھیں چکاچوند ہو جاتی ہیں، عامل ان سکوں کو اس لئے صاحب خانہ کے حوالے کر دیتا ہے کہ چوں کہ وہ اتنے پیسے تو صاحب خانہ سے بھینٹ کے نام پر وصول کر ہی چکا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عامل صاحب خانہ سے کہتا ہے کہ اب جو مال میں نکالوں گا اس کو نکالنے کے لئے مجھے اپنے موکلوں کو بڑا نذرانہ پیش کرنا پڑے گا، ورنہ بات نہیں بنے گی۔ چاندی سونے کے سکے دیکھ کر گھر والوں کو پورا یقین ہو جاتا ہے عامل فن کار ہے اور وہ سکوں سے بھری ہوئی پوری دیگ نکال دے گا۔ چنانچہ وہ لاکھوں کا انتظام کر کے عامل کو تھما دیتے ہیں اور عامل کسی پتلی گلی سے نکل جاتا ہے، یہ فریب بھی پورے زور وشور کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہم اُن تمام حضرات کو متنبہ کرتے ہیں جن کے گھروں میں دفینہ کا گمان ہے کہ دھوکے باز عاملوں سے ہوشیار رہیں اور خداترس عاملوں کی جستجو کریں۔ اگر عامل سچ مچ کا فن کار ہوگا تو وہ دفینے سے اپنا حصہ طے کرے گا، خرچ کے نام پر فریب نہیں دے گا۔ آپ خود سوچئے کہ جس عامل کو آدھا یا اس سے کچھ کم یا زیادہ مال ملنے والا ہو وہ بیس ہزار یا پچیس ہزار کی بات کیوں کرے گا؟ جب اس مال میں وہ شریک ہو گیا ہے تو اس کو خود اس کے نکالنے میں دلچسپی ہوگی اور وہ فینہ نکالنے میں اپنی ساری صلاحیت کھپا دے گا۔ دفینے دنیا میں موجود ہیں لیکن اس سلسلے میں مکاریاں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ عوام و خواص کو چوکنا رہنا چاہئے اور کسی لالچ میں آ کر بیوقوف نہیں بننا چاہئے۔

لفظ لفظ موتی

☆ جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا ہو تو، تو مومن ہے۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اللہ پاک ہے اور صرف پاک مال قبول کرتا ہے۔

☆ آخرت کی لذت ہرگز اس کو نہیں ملتی جو شہرت اور عزت کا چاہنے والا ہو۔ (حضرت بشر حافیؒ)

☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا دکھ بھی کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔
(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ان باتوں پر عمل کریں اور خوش ہو جائیں

☆ اپنی زندگی میں ہر کسی کو "اہمیت دو جو اچھا ہوگا" وہ خوشی دے گا اور جو برا ہوگا وہ سبق سکھائے گا۔

☆ ہمیشہ خوش رہیں اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

☆ غلطی معاف کردیں بدلہ نہ لیں، کیوں کہ بدلہ لینے والا اور بددعا دینے والا کمزور ہوتا ہے۔

☆ صرف اللہ سے مانگیں دوسروں سے کوئی امید نہ رکھیں، دینے والا اللہ ہی ہے۔

دوستی

☆ دوست پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے مگر بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار اور دوستوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ دوست وہ نہیں ہے جو جان دیتا ہو، دوست وہ بھی نہیں جو مسکان دیتا ہو، دوست تو وہ ہے جو پانی میں گرا آنسو پہچان لے۔

☆ ایک اچھا دوست پہلے آنسو کو دیکھ لیتا ہے، دوسرے کو صاف کرتا ہے اور تیسرے کو روک لیتا ہے۔

☆ دوست کی کوئی بات بری لگے تو خاموش ہو جاؤ اگر وہ تمہارا دوست ہوا تو سمجھ جائے گا اور اگر نہ سمجھ سکا تو پھر تم سمجھ لینا کہ وہ تمہارا دوست نہیں۔

رہنما باتیں

☆ زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ اچھی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

☆ شہد کے سوا ہر میٹھی چیز میں زہر ہے اور زہر کے سوا ہر کڑوی چیز میں شفا ہے۔

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کردیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ کامیابی حوصلوں سے ملتی ہے اور حوصلے دوستوں سے ملتے ہیں، دوست مقدر سے ملتے ہیں اور مقدر انسان خود بناتا ہے۔

☆کوئی پیار کرنے والا اگر دکھ دے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس یقین کے ساتھ آنسو صاف کر لینا کہ اس پل میں وہ تم سے کہیں زیادہ رویا ہوگا۔

☆عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟

☆خوبصورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے، خوبصورت کل کی تلاش میں آج کے خوبصورت دن کو ضائع مت کرو۔

☆عقل مند کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔

☆خوش کلامی ایسا ہتھیار ہے جس سے دل جیتا جاتا ہے۔

☆دنیا میں وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جن کی محبت سچی ہوتی ہے۔

انمول موتی

☆کوشش کرنے سے نیند آتی ہے اور بغیر کوشش کے موت۔

☆موت سے نہ ڈرو کہ یہ ایک بار آتی ہے، زندگی کی فکر کرو جو دوبارہ نہیں ملے گی۔

☆میت نے قبر میں اترتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی جب کہ اس کی یادوں نے دفن ہونے سے انکار کر دیا۔

☆اگر کفن کا رنگ مرنے والے کے کردار کی مناسبت سے ہوتا تو بیشتر لوگوں کے کفن کا رنگ کالا ہوتا۔

☆عورتیں اپنا سادہ ترین لباس مرنے کے بعد پہنتی ہیں۔

☆دولت مند موت سے اور غریب زندگی سے گھبراتا ہے۔

☆انسان کے لئے مچھر مارنا جتنا آسان تھا اب مچھر کے لئے بھی انسان کو مارنا اتنا ہی آسان ہے۔

اقوال زرّیں

☆مظلوم کی آہ سے بچو یہ سیدھی عرش تک جاتی ہے۔

☆اللہ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

☆گھڑی اگر رک بھی جائے تو وقت نہیں رکتا۔

☆خوبصورتی شکل وصورت سے نہیں علم وادب سے ہوتی ہے۔

☆زمین کے اوپر عاجزی کے ساتھ رہنا سیکھ لو زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔

☆عورت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔

☆مال کو ضائع نہ کرو مال ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ڈوبنے والے کے ساتھ ہمدردی کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود بھی ڈوب جاؤ بلکہ تیر کر اس کو بچانے کی کوشش کرو۔

☆تم اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ دوسرے لوگ دیکھ کر کہیں اگر امت ایسی ہے تو نبی کیسے ہوں گے۔

☆دنیا میں آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔

☆کم کھانا، کم سونا، کم بولنا زندگی کے بہترین اصول ہیں۔

☆جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو۔

☆نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔

☆گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆صدقہ دینے کے لئے اگر کچھ نہ ہو تو اچھی بات کہہ دیا کرو اگر

یہ توفیق بھی نہ ہو تو کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کرسکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہوتی ہے۔

☆ جب تمہیں ذکر اللہ سننا اچھا لگنے لگے تو جان لو کہ تمہیں اللہ سے اور اللہ کو تم سے محبت ہوگئی ہے۔

☆ دولت سے کتابیں خرید سکتے ہو علم نہیں۔

☆ ایک اور نیک بنو، غازی اور نمازی بنو۔

☆ دوستی ایک آسمان ہے جس پر پیار کے تارے چمکتے ہیں۔

☆ دوستی ایک سورج ہے جس کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی ہیں۔

☆ مقابلے کا پہلا میدان تمہارا اپنا نفس ہے، اس سے جنگ کر کے خود کو آزمالو کہ تم آزاد ہو یا غلام۔

☆ دوستی ایک چاند ہے جس سے پوری دنیا میں اجالا ہے۔

☆ دوستی ایک دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

☆ زبان اکثر آدمی کو مصیبت تک پہنچاتی ہے۔

☆ بدکلامی جانوروں کو بھی پسند نہیں۔

سنہرے اقوال

☆ ہر اچھی بات بننے کا ثواب صدقہ کے برابر ہے۔

☆ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔

☆ گناہ کو پھیلانے کا ذریعہ بھی مت بنو کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ آپ تو توبہ کرلو، مگر جس کو آپ نے گناہ پر لگایا ہے وہ آپ کی آخرت کی تباہی کا سبب بن جائے۔

☆ لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ بچہ دنیا میں صرف ایک "ہنر" لے کر آتا ہے اور وہ ہے "رونا" بچہ رو رو کر اپنی ماں سے ہر بات منوالیتا ہے مگر کتنے بدنصیب ہوں گے ہم لوگ اگر ہم رو رو کر اس رب سے اپنے گناہوں کی بخشش نہ کرواسکیں جو ایک ماں سے ستر گنا زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے۔

☆ نماز نہیں تو زندہ رہنا بیکار ہے۔

☆ زندگی میں لوگ کوشش نہیں کرتے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆ انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں، اچھا اخلاق اور اس کا ایمان ہے۔

☆ گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

☆ جہاں اپنی بات کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

☆ لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال کیا جائے۔

☆ ہر رشتہ معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے اگر سختی سے پکڑو گے تو مرجائے گا، نرمی سے پکڑو گے تو اڑ جائے گا لیکن محبت سے پکڑو گے تو ساری عمر ساتھ نبھائے گا۔

☆ ہمیشہ اپنے خالق سے مانگو جو دے تو "رحمت"، نہ دے تو "حکمت"، مخلوق سے مت مانگو جو دے تو "احسان" نہ دے تو "شرمندگی"

☆ اس رب سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

مشعل راہ

☆ اگر تم کسی کو اپنانا چاہتے ہو تو اپنے دل میں قبرستان کھود لو تاکہ اس میں اس کی برائیاں دفن کرسکو۔

☆ کسی سے محبت کرنا اور اسے کھودینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

☆ جو محبتوں کی قدر نہیں کرتے وہ نفرت کا نشانہ بنتے ہیں۔

☆ جو لوگ درد کو سمجھتے ہیں وہ کبھی درد کی وجہ نہیں بنتے۔

☆ اس شخص کا دل کبھی مت توڑو جو آپ سے محبت کرتا ہو۔

☆ بے کار محبت ہوتی ہے وہ جس میں خلوص نہ ہو۔

سنہری باتیں

☆ امام کعبہ سمیت دنیا کے ۷۰ علماء کرام نے "ہیلو" کرنے یا کہنے کو حرام قرار دیا ہے کیوں کہ "ہل" کے معنی "جہنم" کے ہیں اور ہیلو کے

معنی ''جہنمی''

☆ دنیا کے سب سے دکھی الفاظ سب سے مزاحیہ شخص چارلی نے کہے تھے اس نے کہا۔

''مجھے بارش میں چلنا بہت پسند ہے اس لئے کہ کوئی میرے آنسو نہ دیکھ لے۔''

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''تم اپنی انگلیوں پر تسبیح کیا کرو کیوں کہ قیامت والے دن یہ تمہاری گواہی دیں گی۔

انسان

☆ انسان کا دل بھر آتا ہے تو وہ برسات کی صورت میں رو دیتا ہے۔

☆ پہاڑ جب غموں کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا تو آتش فشاں کے روپ میں اپنا زہر اُگل دیتا ہے۔

☆ پھول غموں کی دھوپ میں مرجھا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں جاندار اور بے جان چیزیں اندر کے دکھ نکال باہر کرتی ہے مگر انسان کتنا بے بس ہے وہ بادل نہیں کہ برس پڑے، وہ پہاڑ نہیں کہ پھٹ جائے، پھول نہیں کہ مرجھا جائے، آخر انسان ہے کیا؟

خوب صورت بات

امام غزالی فرماتے ہیں:

☆ سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہیں جو علم والے ہیں۔

☆ سب علم والے سوئے ہوئے ہیں مگر بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں۔

☆ تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں، فائدے میں وہ ہیں جو اخلاص والے ہیں۔

☆ سب اخلاص والے خطرے میں ہیں صرف وہ کامیاب ہیں جو تکبر سے پاک ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کی ۶ نصیحتیں

(۱) جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔

(۳) جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

(۴) جس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔

(۵) جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کی پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے۔

(۶) جس کی پرہیز گاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

اشک جو تو نے دیئے تھے ہیں ابھی تک محفوظ
میری آنکھوں کی ذرا دیکھ امانت داری

☆

لازم نہیں کہ شب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

☆

ملے کوئی بھی ترا ذکر چھیڑ دیتے ہیں
کہ جیسے سارا جہاں رازدار اپنا ہے

☆

کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے وہ اس قدر خاموش ہے

☆

آگئے ذرا دیکھو اشک تعزیت کرنے
شہر دل میں لگتا ہے پھر سے مرگیا کوئی

☆

ہوئی جو شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو

بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)

☆ آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔ (ارسطو)

☆ دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں ہے۔ (سوفکس)

☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۷

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

لفظ ذکر کا استعمال

ذکر کا لفظ اللہ تعالیٰ یاد کے لئے بھی استعمال ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے ''وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر امنہ'' اور اگر مجھے کسی محفل میں بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس بندہ کو اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی محفل میں یاد کرتا ہوں۔ ''وان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی'' اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس بندے کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں تو یہاں ذکر سے مراد (یاد) ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ) نماز قائم کر امیری یاد کی خاطر، تو نماز کا بھی اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں

آج ذکر کے جو معنی ہم اس محفل میں لیں گے اس کا مطلب اللہ کی یاد ہے، اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

(۲) اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے دل میں اللہ کو یاد کرے۔

زبان سے یاد کرنے کو لسانی ذکر کہتے ہیں اور دل میں یاد کرنے کو قلبی ذکر کہتے ہیں، لسانی ذکر تو یہ ہوا کہ انسان کی زبان سے خیر کی باتیں نکلیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا اِلٰہ اِلّا اللہ، استغفار، درود شریف، یہ جتنے کلمات زبان سے نکلتے ہیں یہ سب ذکر میں داخل ہیں تو اس کو لسانی ذکر کہا جاتا ہے اور جب انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کو قلبی ذکر کہا جاتا ہے، حدیث پاک میں قلبی ذکر کے لئے ذکر سری کا لفظ بھی آیا ہے۔ ذکر خفی کا بھی لفظ آیا ہے، ذکر خامل کا بھی لفظ آیا ہے تو یہ تمام الفاظ قلبی ذکر کے لئے حدیث پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

یاد کا مقام کیا ہے؟

اگر آپ غور کریں تو کسی کی یاد ہمیشہ انسان کے دل میں ہوتی ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، آپ غور کیجئے! جب کوئی ماں اپنے بچے کو خط لکھوائے جو دور گیا ہوا ہو تو ہمیشہ یہ لکھواتی یہ کہ بیٹا! میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے، اس نے کبھی یہ نہیں لکھوایا کہ بیٹا! میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے، کبھی کسی دوست نے دوسرے دوست کو لکھا کہ میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے؟ ہمیشہ یہی بات کہی جائے گی کہ بھائی میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے تو یہاں سے معلوم ہوا کہ یاد کا مقام انسان کا دل ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، اصل یاد دل میں ہوتی ہے۔

وہ جن کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

تو جب انسان کے دل میں سچی محبت ہوتی ہے تو زبان تو خاموش ہوتی ہے اور دل میں یاد ہوتی ہے۔

ذکر کی قسموں کا قرآن پاک سے ثبوت

قرآن مجید میں بھی ذکر کی یہی دو قسمیں بتائی ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ) ذکر کر اپنے رب کا اپنے نفس میں، اپنی سوچ میں، اپنے دھیان میں۔ ''اَیْ فِیْ قَلْبِکَ'' مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں مقصد یہ کہ تو اپنے دل میں اللہ کو یاد کر، اب دل میں اللہ تعالیٰ کو کیسے یاد کریں؟ آگے اس کی تفصیل بتائی گئی (تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً) گڑگڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز سے، کسی کو پتہ ہی نہ چلے، چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے ان الفاظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے۔

اور اس کے بعد فرمایا کہ (دُونَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ) اور تم آہستہ مناسب آواز میں بھی ذکر کرسکتے ہو تو یہ ذکر لسانی کا ثبوت ملتا ہے مگر وہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی کا تذکرہ چونکہ پہلے کیا گیا اس لئے ذکر قلبی کو ذکر لسانی کے اوپر فضیلت ہے، حدیث پاک میں آتا ہے جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں اور جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے یعنی ذکر لسانی کو وہ سنتے ہیں، ذکر قلبی کو نہیں سنتے، تو حدیث پاک میں فرمایا کہ جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے اس ذکر سے جس کو وہ سن لیتے ہیں ۷۰ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو گویا دل میں اللہ کو یاد رکھنا اس کی ۷۰ گنا فضیلت زیادہ ہے۔

ذکر قلبی ہر حال میں

یہ ذکر قلبی انسان لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، ہر وقت کرسکتا ہے، لیکن زبان کو تو اور بہت سارے کام کرنے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک آدمی کھانا کھا رہا ہے تو وہ کھانے کے دوران زبان سے کیسے اللہ کا ذکر کرسکتا ہے، وہ کھانا کھائے گا یا پھر زبان سے ذکر کرے گا، لیکن آپ غور کریں کہ کھانا کھانے کے دوران دل تو سوچتا رہتا ہے، دل میں خیالات کا تانا بانا تو چلتا رہتا ہے، اچھا اسی طرح ایک آدمی لیکچر دے رہا ہے، اب وہ لیکچر کے دوران زبان سے کیسے ذکر کرسکتا ہے، زبان تو مصروف ہے، ایک آدمی اپنا کاروبار کر رہا ہے، اب وہ کاروبار کے دوران اپنی زبان سے ذکر کیسے کرسکتا ہے، اس کو تو گاہک سے بات کرنی ہے اس کو تو سودا طے کرنا ہے، اس کو تو بھاؤ طے کرنا ہے، لہٰذا وہ تو زبان سے ذکر نہیں کرسکتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے وہ نیک بندے جن کو خرید و فروخت میری یاد سے غافل نہیں کرتی، یہ بھی شرط لگادی اور زبان سے خرید و فروخت کے دوران ذکر کر بھی نہیں کرسکتے، فرض کرو بندہ کپڑے بیچتا ہو، اب اس کا ایک (Customer) اس کے پاس آئے اور کہے جی! آپ کو کپڑا بیچنا ہے، یہ کہے اللہ اللہ جناب میں کپڑا خریدنے کے لئے آیا ہوں، بتائیں کہ آپ کو کپڑا بیچنا ہے یا نہیں وہ کہے اللہ اللہ وہ کہے گا جناب آپ کیا (Rate) لگائیں گے، یہ کہے اللہ اللہ کہ مجھے تو یہ کہا گیا کہ میں خرید و فروخت کے دوران اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہوں، اب یہ اللہ اللہ ہی ہر سوال کے جواب میں کہتا رہے تو وہ تو پھر کہے گا جھلا جھلا بے وقوف آدمی ہے تو کیسے کام کرے گا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا ہم اس وقت زبان سے ذکر نہیں کرسکتے، ہاں دل میں اللہ کو یاد ضرور کرسکتے ہیں، زبان سے بیٹھ کر بھاؤ طے کریں گے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں، یہ اصل چیز ہے۔

زبان ذکر کا لوگوں کو پتہ چل سکتا ہے لیکن قلبی ذکر کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا، جب تک کہ ذکر کرنے والا خود ہی نہ بتائے، اچھا کسی کو کیا پتہ کہ کون کیا سوچ رہا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ پتہ نہیں چلتا۔

دل دریا سمندروں ڈھونڈے کون دلاں دیاں جانے ہو

دل تو دریا ایسے کہ دل تو سمندر سے بھی زیادہ گہرے ہیں تو دلوں کی گہرائی تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، تو اس لئے ذکر قلبی سے مراد دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کیسے ذکر کرتے تھے؟

آپ یہ جو دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے، یہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ تھی۔ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قلبی طور پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے۔ ''کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ فی کل احیان '' کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''تنام عینای ولاینام قلبی '' میری آنکھیں تو سوجاتی ہیں میرا دل نہیں سوتا، دل ذکر کرتا رہتا ہے۔

اس ذکر قلبی کا کرنا ہمارے لئے بھی ضروری ہے، زبان کے تو اور بھی کام ہیں، دل کا کیا کام، تو دل لیٹے بیٹھے ہر وقت اللہ کو یاد کرسکتا ہے، اب اس کی ذرا مثال سمجھ لیں! تاکہ یہ بات سمجھنا آسان ہوجائے۔

ایک مثال

دو بھائی ہیں ان پر کوئی مقدمہ بن گیا، اب ان میں سے بڑا بھائی کہتا ہے کہ بھائی میں تو جاتا ہوں عدالت میں، آپ پیچھے گھر کے کام کاج سنبھال لینا، تو بڑا بھائی تو چلا گیا، چھوٹا بھائی اب اپنی دوکان پر جا رہا ہے تو راستے بھر گاڑی میں یہی سوچتا ہے کہ آج مقدمے کا کیا فیصلہ ہوتا ہے، آج پتہ نہیں ہمارے جو گواہ ہیں وقت پر پہنچتے ہیں یا نہیں، آج جج صاحب کیا کہتے ہیں؟ وکیل کیا کہتے ہیں؟ آج ہمارے مخالف کیا کہتے ہیں؟

اب وہ جاتو رہا ہے اپنی دوکان پر لیکن پورے راستے میں یہ (Story) اس کے دماغ میں چل رہی ہے وہ بیٹھے سارے تانے بانے بن رہا ہے حتی کہ شام کو جب یہ واپس آتا ہے تو آتے ہی اپنے بھائی سے مل کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ کیا فیصلہ ہوا؟ میں تو سارا دن آپ ہی کو یاد کرتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس نے بھائی کا نام عبداللہ عبداللہ رٹا تھا؟ نہیں، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے دل میں بھائی کا دھیان رہا۔

جس طرح اس بندے کے دل میں سارا دن اپنے بھائی کا دھیان رہا اسی طرح مومن کے دل میں سارا دن اللہ کا دھیان رہنا چاہئے، اب اس میں کونسی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی، ہم تو حیران ہوتے ہیں جو پوچھتے ہیں جی یہ ذکر قلبی کیا چیز ہوتی ہے؟ بھائی اگر آپ اس نعمت سے محروم ہیں اور آپ کو نہیں ملی تو اس کا کیا مطلب ہے اس نعمت کے وجود سے انکار کردیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہوا۔

کس کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالی فرماتے ہیں (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) تم اس کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا، یہ قرآن مجید میں ذکر قلبی کا ثبوت ہے کہ نہیں؟ کوئی انکار کرسکتا ہے اس کا؟ ماں نے بیٹا نہیں جنا، جو کہہ سکے کہ قرآن پاک میں قلبی ذکر کا تذکرہ نہیں ہے۔ (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) اور یہ الفاظ تو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں، ہر اردو سمجھنے والا بھی اس آیت کا ترجمہ سمجھ سکتا ہے (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) آپ اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا تو معلوم ہوا کہ دل ذکر سے غافل بھی ہوجاتا ہے اور دل ذاکر شاغل بھی بن جاتا ہے اس لئے اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت ترغیب دی جاتی ہے، چونکہ ذکر قلبی حاصل ہوجاتا ہے تو لیٹے بیٹھے کھاتے پیتے، ہر وقت انسان کو اللہ تعالی کا دھیان ہوجاتا ہے، پھر گناہوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، پھر انسان خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتا کیوں کہ دل میں ہر وقت اللہ کی یاد، اللہ کا دھیان رہتا ہے، اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے مشائخ محنت بتاتے ہیں کہ کیسے محنت کی جائے، تو ذکر قلبی نصیب ہوتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ زبان تو ذکر کرے گی تو تھک جائے گی، تھوڑی دیر بعد دل تو نہیں تھکتا، دل تو جتنا یاد کرے اپنے محبوب کو اتنا زیادہ سکون پاتا ہے اس لئے کہنے والے نے کہا۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

تو اللہ تعالی کو یاد کرنے سے دل کو تسلی مل جاتی ہے، سکون مل جاتا ہے، اطمینان نصیب ہوجاتا ہے، اس کو طمانیت قلب کہتے ہیں۔

دنیا والے سکون کی خاطر کیا کرتے ہیں؟

آج دنیا کے لوگ دنیا کی پریشانیوں سے چھٹکارا پانی کے لئے (Meditation) کرتے پھرتے ہیں، اب (Meditation) کرنے والوں سے ذرا پوچھیں کہ کیا کرتے ہیں، یہ اپنے کلب میں جائیں گے اور آنکھیں بند کرکے یہ اپنے جسم کے کسی ایک حصہ پر غور کرنا شروع کردیں گے، اپنی توجہ کسی ایک نقطے پر مرکوز کرلیں گے، اب اپنی توجہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز کرلینے سے تھوڑی دیر میں دماغ کے اندر جو (Stress) (تناؤ) ہوتے ہیں وہ ختم ہوجاتے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ ہمیں سکون مل گیا، تو یہ کتنی ادھوری سی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

تحریر: احمد علی نقوی

نماز استغاثہ

ملکی حالات بیرونی واندرونی انتہائی خراب ہیں۔ دعا ہے کہ اس وطن کو ہمیشہ رب ذوالجلال قائم دوائم رکھے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے جب میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو سننے کو بہت خوفناک اور عجیب وغریب خبریں مل رہی تھیں۔ اس دور میں ہر شخص پریشان ہے چاہے روزگار کا مسئلہ ہو، صحت، عزت یا بچوں کی شادی ایسی تمام پریشانیوں سے نجات اور حل کے لئے نماز استغاثہ ارسال کر رہا ہوں جس۔ سے ہر مومن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

نماز استغاثہ: مکارم الاخلاق میں ہے کہ جب تم رات کو سونے لگو تو ایک پاک صاف برتن پانی سے بھر کے اپنے پاس اور پاک کپڑے سے اس کا منہ باندھ دو۔ جب رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کے لئے اٹھے تو اس برتن میں سے تین گھونٹ پانی پیو اور بقایا پانی سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر اذان واقامت کہو اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ ان دو رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہو پڑھو، جب حمد اور سورہ پڑھ لو تو رکوع میں جا کر پچیس مرتبہ کہو "یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ" اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، پھر رکوع سے سر اٹھا کر ذکر پچیس مرتبہ کرو اور سجدے میں جا کر بھی پچیس مرتبہ یہی کہو پھر دوسرے سجدے میں جا کر پچیس مرتبہ یہی کہو۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے بھی مذکورہ طریقے سے پورا کرو۔ اس طرح اس ذکر کی مجموعی تعداد تین سو ہو جاتی ہے۔ پھر تشہد وسلام پڑھ کر نماز کو تمام کرو۔ سلام کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے تیس مرتبہ کہو: "مِنْ عَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ" ناچیز بندے کی طرف سے مرتبے والے مولا کی خدمت میں، اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو۔ جلد پوری ہوگی۔

نماز استغاثہ حضرت بتول: ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو اور اس سے تمہارا دل گھبرا رہا ہو تو دو رکعت نماز ادا کرو، تشہد وسلام کے بعد تسبیح حضرت زہراؑ پڑھو اور پھر سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ پڑھو۔ "یَامَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ اَغِیْثِیْنِیْ" "اے میری مخدومہ اے فاطمہ میری فریاد کو پہنچیں" پھر اپنا سر دایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ بعدۂ پیشانی زمین پر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو پھر سر سجدے میں سر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو اس کے بعد اپنی حاجات بیان کرو، یقیناً خداوند عالم یہ دعائیں ضرور قبول فرمائیں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: شیخ حسن بن فضل بطرسیؒ مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں کہ نماز استغاثہ حضرت بتول کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر سو مرتبہ "یا فاطمۃ" کہو پھر دایاں رخسار زمین رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو، اب بار دیگر سر سجدے میں رکھ کر ایک سو دس مرتبہ یہی کہو اور پھر سجدے میں ہی یہ دعا پڑھو "یَآ اٰمِنًا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ کُلِّ شَیْءٍ مِنْکَ خَآئِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُکَ بِاَمْنِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ خَوْفِ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَمَانًا لِنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ حَتّٰی لَآ اَخَافَ اَحَدًا وَّلَا اَحْذَرَ مِنْ شَیْءٍ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔"

اے ہر چیز سے امان میں رکھنے والے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی اور ڈرتی ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر چیز سے امن میں ہے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی یہ کہ تو رحمت فرما سرکار محمد وآل محمد ﷺ پر اور یہ کہ تو امان میں رکھ مجھ کو میرے خاندان میرے مال اور اولاد کو یہاں تک کہ کسی سے نہ ڈروں نہ کبھی کسی چیز سے خوف کھاؤں ہمیشہ تک بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص اللہ کی بارگاہ میں استغفاثہ وفریاد کرے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے اور نماز کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

صنم خانہ عملیات کا ایک باب

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ایک روایت کے مطابق زیر زمین جو کچھ بھی خزائن مدفون ہیں وہ سب جنات کے ہیں اور جنات ہی ان کی حفاظت کرتے ہیں، لہٰذا اگر ان خزانوں کے چکر میں اپنی عمر اور صلاحیتیں نہ ضائع کی جائیں تو اچھا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری زیر ترتیب کتاب ''صنم خانہ عملیات'' کو ہمیں ایک مکمل کتاب بنا کر ہدیہ قارئین کرنا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو بالکل نظر انداز کرنا مناسب نہیں تھا۔ صنم خانہ عملیات کی تکمیل کے پیش نظر ہمیں اس موضوع پر علمی مواد اکھٹا کرنا پڑا کہ جس موضوع سے ہمیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

آج کل یہ موضوع بہت گرم ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بے شمار جگہوں پر خزانے مدفون ہیں۔ ہمارے ملک میں راجہ مہاراجہ اور شاہان مغل کے بنائے ہوئے بہت سے قلعوں میں آج بھی اتنے خزانے مدفون ہیں کہ ان سے ایک دنیا خریدی جاسکتی ہے لیکن اُن خزانوں تک انسانوں کی رسائی نہیں ہو پاتی، اکثر عاملین اس علم سے نابلد ہیں جو خزانہ تک پہنچنے اور اسے نکالنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عاملین انکل پچو سے کام کرتے ہیں اور اکثر اس بارے میں ناکام ہی رہتے ہیں، سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ عامل کو یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ خزانہ کس جگہ ہے تاکہ خزانہ نکالنے کی کارروائی اسی جگہ کی جاسکے۔

دوسری بات یہ کہ خزانہ صرف کھدائی سے نہیں نکالا جاسکتا، جب تک اس خزانہ کا حصار نہ کردیا جائے کیوں کہ خزانوں پر اکثر و بیشتر جنات کا پہرہ ہوتا ہے اور انہیں خزانے کو اِدھر اُدھر کرنے کی مہارت ہوتی ہے۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی کھدائی سے پہلے خزانہ کا حصار کرے تاکہ خزانہ اسی جگہ موجود رہے جہاں وہ زیر زمین محفوظ ہے، جنات کو گرفتار کرنے یا انہیں ہٹانے اور جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے فن سے بھی عامل کو بہرہ ور ہونا چاہئے ورنہ عامل کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اور صاحب مکان کو بھی جانی نقصان برداشت کرنا پڑسکتا ہے۔ خزانہ نکالنے کے لئے بھینٹ بھی دی جاتی ہے، وہ بچے بھی بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں جو الٹے پیدا ہوتے ہیں، بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو پہلے اس کا سر باہر آتا ہے جو بچے الٹے پیدا ہوتے ہیں پہلے ان کے پیر باہر آتے ہیں، ان بچوں کی بھینٹ دینے سے جنات پر قابو پایا جاسکتا ہے، کالے بکرے جن پر کوئی سفید دھبہ تک نہ ہو وہ بھی بھینٹ میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کی بھینٹ سے بھی جنات کی شرارتوں کی روک تھام کی جاسکتی ہے، بھینٹ کے اور بھی طریقے اس سلسلہ میں رائج ہیں لیکن بھینٹ کسی بھی انسان کی ہو یا جانور کی شرعاً حرام ہے، مال و منال کی خاطر کسی بھی انسان یا جانور کی جان لینا ایک ظلم ہے اور دین اسلام کسی بھی صورت میں کسی پر بھی کسی طرح کے ظلم و ستم ڈھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھینٹ سے مراد وہ قتل ہے جو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو بھینٹ پر چڑھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا تو پھر وہ بھینٹ کارگر نہیں ہوتی اور شریر قسم کے جنات اس بھینٹ کو رد کردیتے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن پر چھری چلانا قطعاً ناجائز ہے اور جہاں تک انسان کو قتل کرنے کا معاملہ ہے تو وہ اللہ کا نام لے کر بھی قتل نہیں کیا جاسکتا، جنگ میں جو کافر مشرک تلوار یا گولی کا نشانہ بنتے ہیں ان کو اپنا دفاع کرنے کی غرض سے ختم کیا جاتا ہے نہ کہ ان کو کسی مالی منفعت کی بنا پر، چنانچہ کسی کا مال ہڑپنے یا مال غنیمت کی خاطر کسی کافر کا قتل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

بہر کیف عاملین کے لئے ضروری ہے کہ دفینہ نکالتے وقت وہ شرعی حدود میں کام کریں اور ناجائز امور سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

ہم نے دفینے کی نشاندہی کے کافی طریقے اس باب میں جمع

کردیئے ہیں اور دفینے نکالنے کے طریقوں پر بھی کچھ روشنی ڈال دی ہے۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان طریقوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر اپنی معلومات کو مکمل کریں اور دفینے کو جائز طریقوں سے حاصل کریں، پھر جائز طریقوں سے ہی اس کو استعمال کریں، ورنہ عاملین دین ودنیا کے حساب کے ذمہ دار ہوں گے۔

زیر زمین دباتے ہوئے ایک مدت بھی متعین کی جاتی ہے، مدت پوری ہوجانے پر خزانہ خود بھی باہر نکل جاتا ہے یا اس کو نکالنے میں جنات کوئی مزاحمت نہیں کرتے، اگر مدت پوری نہ ہوئی ہو تو پھر جنات کی ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عام طور پر جیتی اولاد کو خطرات جھیلنے پڑتے ہیں۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بارے میں احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ خزانہ دستیاب ہوجانے پر اس کے چار حصے کرنے چاہئیں، ایک حصہ عامل کا، ایک صاحب خانہ کا، ایک غریبوں کا، اور ایک میں عبادت خانے تعمیر کرنے چاہئیں، جو لوگ ان پابندیوں کا اور طے شدہ حساب وکتاب کا لحاظ نہیں کرتے وہ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور انہیں آخرت کی کٹھنائیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

دفینے کی کھوج کے عنوان کے تحت جو طریقے دیئے جارہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور یہ یقین کریں کہ اللہ کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی فارمولہ کارگر ثابت نہیں ہوتا۔

طریقہ: (۱) حرف را کو ۸ سو مرتبہ پڑھ کر کسی سفید مرغ کے کان میں دم کردیں اور اس مرغ کو اس جگہ چھوڑدیں جہاں دفینے کا شبہ ہو۔ بروز اتوار کو اس کام کو کریں، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پہنچ کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔ یاد رکھیں اس طرح کے کام کے لئے دیسی مرغ جو اذان دینے والا ہو اس کا استعمال کریں، اس طرح کے کاموں کے لئے فارم کا مرغ ٹھیک نہیں ہے۔

طریقہ: (۲) حرف ک کو کسی کاغذ پر ۲۰ مرتبہ عروج ماہ میں لکھیں اور اس کاغذ کو تعویذ بنا کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو اس کمرے یا مکان میں چھوڑدیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاء اللہ مرغ جائے دفینہ پر جاکر بیٹھ جائے گا۔

طریقہ: (۳) جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد سورہ عبس کو گیارہ بار تلاوت کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کمرے ہی میں تنہا سوجائیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہئے اور اگر پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگئی تو پھر عمل کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۴) سورۂ شعراء کا نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھ دیں۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

یہ لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو وہاں چھوڑدیں جہاں دفینہ کا شک ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

سورۂ شعراء کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۴۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

طریقہ: (۵) بعض ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگر پوری شعراء لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں تو مرغ صحیح طور پر دفینے کی نشاندہی کرتا ہے اور بار بار اسی جگہ پر جاکر بیٹھتا ہے جہاں دفینہ گڑا ہو۔

طریقہ: (۶) کلام ذیل کو ایک کاغذ پر لکھ کر کسی کنواری لڑکی کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر ایسے مرغ کے گلے میں ڈال دیں جس کے دو تاج ہوں پھر اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑدیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی مقام پر بیٹھے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس کام کو اتوار کے دن عروج ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

سورۂ شعراء کی یہ آیت لکھ کر مرغ کے گلے میں ڈالیں۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ○ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ○ وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ○ اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ○

طریقہ: (۷) جس جگہ خزانے کا گمان ہو تو وہاں اس عمل کو کریں، قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل پانچ آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھیں پھر ان کو آبِ باراں (بارش کے پانی) سے دھوئیں، کچھ پانی خود پی لیں اور کچھ اسی جگہ پر چھڑک دیں، پھر ان آیات کو اسی جگہ پر بیٹھ کر تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ے مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۶۶ دن تک جاری رکھیں، پانی پینے اور چھڑکنے کا عمل صرف پہلے ہی دن کرنا ہے اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں، درمیان میں جب بھی جمعہ کا دن آئے تو مذکورہ آیات کو پانچ سو بہتر مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس عمل کی شروعات بدھ کے دن کریں، آخری دن جمعہ کا دن ہوگا، انشاء اللہ اس دوران بشارتیں شروع ہوجائیں گی۔

جب چالیس دن پڑھ چکیں اور ۲۶ دن باقی رہ جائیں تو تنہائی اختیار کریں، یعنی عمل بھی مکمل تنہائی میں ہو اور رات کو سونا بھی الگ تھلگ کمرے میں ہو، کمرے میں کسی اور کی دخل اندازی نہ ہو، مکمل تنہائی اختیار کرنے کے بعد کسی بھی دن یا کسی بھی رات ارواح سوتے یا جاگتے میں آکر خزانہ کی رہنمائی کریں گی۔

آیات یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ (سورۂ نساء)

(۲) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (سورۂ مائدہ)

(۳) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقَاعِدِيْنَ ۝ (سورۂ کہف)

(۴) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ (سورۂ سبا)

(۵) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بَارَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝

اس کے بعد تین بار یہ پڑھیں۔

يَارَحِيْمُ. اَرْحَمْنِيْ بِعِزَّتِكَ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَاوَهَّابُ يَارَزَّاقُ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

طریقہ: (۸) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں لیٹ کر رات کو نصف رات کے بعد بہ کثرت لاتعداد مرتبہ یہ پڑھے۔ يَاهَادِيُ الْخَبِيْرُ الْمَتِيْنُ. ہر ایک تسبیح کے بعد یعنی سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار یہ کہے اِهْدِنِيْ يَاهَادِيْ اَخْبِرْنِيْ يَاخَبِيْرُ وَبَيِّنْ لِيْ يَامُبِيْنُ. جب نیند کا غلبہ ہو تو سوجائے، انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۹) نوراتوں میں روزانہ ۷ ہزار دو سو مرتبہ "یَابَاسِطُ" سوتے وقت پڑھے اور آگے پیچھے ۹ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۹ راتوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ خزانہ کی رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۰) یہ عمل سات روز کا ہے، اس عمل میں پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔ اس عمل کو مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے، اس عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے کریں، دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۷ بار پڑھنے کے بعد ۷۰ مرتبہ سورۂ ملک کی یہ آیات پڑھیں۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ساتویں دن سورۂ فاتحہ ۱۴ بار اور آیات ۷۰ بار ہی پڑھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی، آخری رات یا کچھ دنوں کے بعد خواب میں مکمل رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۱۱) نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور افطار کے وقت مندرجہ ذیل سفید کاغذ پر لکھ کر اس کو ایک گتے پر چپکالیں، اس کے بعد نصف شب کے بعد مکمل تنہائی میں اس گتے کو سامنے رکھ کر تقریباً ۳ فٹ کے فاصلے پر اس نقش کو دیکھتے ہوئے ۳ ہزار ایک سو پچیس مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر فرض نماز کے بعد اسی عمل کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کا اہتمام کریں، چالیس دن میں زکوۃ ادا ہوگی، پھر جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں عشاء کے بعد اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سوجائیں گے اور نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں گے تو اس نقش کا موکل سونے یا جاگنے کی حالت میں دفینے کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۹۸	۱۲	۶۰۱
۱۳	خ	ب	۱۹۷
۵۹۹	ی	ر	۳
۱۹۹	۴	۵۹۸	۱۱

طریقہ: (۱۲) یَانُورُ یَاظَاهِرُ یَا بَاسِطُ کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالے، جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوجائے اور تین سو مرتبہ ان اسماء الٰہی کو پڑھ لے، انشاء اللہ خواب میں صاف طور سے رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۳) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوئے اور دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ''یاسویعُ'' لکھ لے اور ''یاسریعُ'' ۶۴۴ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اس عمل کو پانچ راتوں تک کرے، انشاء اللہ موکل دفینے کی نشاندہی کرے گا۔

طریقہ: (۱۴) ریشمی ہرے کپڑے پر یہ آیت لکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَاتَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی. (سورہ رعد)

پھر اس کپڑے کو تعویذ بنا کر چاندی کی ڈبیا میں رکھ لیں اور اس کو عود اور عنبر کی خوشبو لگادیں، اس ڈبیا پر آفتاب و ماہتاب کی روشنی نہ پڑے، بدھ کی رات کو عشاء کے بعد لیٹ کر ان کلمات کا ورد کریں، یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ یاعَالِمًا بخفیات الْاُمُوْر یَامَنْ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. اِطْلَعْنِیْ عَلٰی مَااُرِیْدُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر.

طریقہ: (۱۵) خزانہ کی دریافت کے لئے ایک دیسی سفید مرغ پالیں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ مرغ کوئی گندی چیز نہ کھائے، جب وہ بچہ ہو تو تب ہی سے یہ اہتمام رکھیں کہ ایک کلو آٹے پر ''یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ'' دو سو مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد یہی عمل ایک بوتل پانی پر دم کرکے اس پانی کو آٹے میں ڈال کر آٹے کو گوندھ لیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں اور روزانہ یہ گولیاں مرغی کے بچے کو کھلائیں، اس مرغی کے بچے کو شروع ہی سے پنجرے میں بند رکھیں اور اس کو گندی چیزیں نہ کھانے دیں، جب یہ بڑا ہوجائے اور اذان دینے لگے تو مندرجہ ذیل نقش اس کی گردن میں ڈال کر اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ یہ مرغ جائے دفینہ پر کھڑے ہوکر اذان دینا شروع کردیگا۔ پورے گھر میں گھومے گا اور جب اس جگہ پہنچے گا جہاں دفینہ ہے تو وہاں کھڑے ہوکر اذان دے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۵	۴۸۹	۴۸۵	۴۸۲
۴۸۶	۴۸۱	۴۷۶	۴۸۸
۴۸۰	۴۸۳	۴۹۱	۴۷۷
۴۹۰	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۴

طریقہ: (۱۷) جب کسی جگہ دفینے کی دریافت کرنا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر پانچ سو پانچ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ. اول و آخر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ نقش اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سوجائیں، انشاء اللہ ایک روح وارد ہوگی اور دفینے کے بارے میں اطلاع دے گی اور صحیح جگہ کی نشاندہی کرے گی۔ اس روح سے ڈرنا نہیں چاہئے یہ تابع ہوکر آئے گی اور جگہ کی صراحت کرکے رخصت ہوجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۳۷	۳۳۴	۳۳۱
۳۳۵	۳۳۰	۳۲۵	۳۳۶
۳۲۹	۳۳۲	۳۳۹	۳۲۶
۳۳۸	۳۲۷	۳۲۸	۳۳۳

طریقہ: (۱۸) اگر دفینہ کی جگہ دریافت کرنی ہو تو حرف ''ز'' کو سات سو بار پڑھ کر سفید مرغ کے کان پر دم کردیں اور مرغ کو اسی جگہ چھوڑ دیں، جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ دفینہ جہاں ہوگا وہاں کھڑے ہوکر اذان دینے لگے گا۔

طریقہ: (۱۹) اگر کوئی شخص روزانہ ''یَابَاطِنُ'' ۳۳ مرتبہ

پڑھنے کا معمول بنالے تو ایک سال کے بعد اس پر اسرار مخفی ظاہر ہونے لگیں گے، زیر زمین دبی ہوئی چیزیں بھی اس پر منکشف ہونے لگیں گی، اگر اس کو دفینے کی کھوج کرنی ہو تو جس گھر میں دفینہ کا گمان ہو وہ رات کو وہاں سوئے اور عشاء کے بعد سونے سے پہلے تین سو مرتبہ ''یاباطن'' پڑھے اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکئے کے نیچے رکھ کر سوجائے، انشاء اللہ خواب میں دفینے کی نشاندہی ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۱	۴۴۵	۴۴۱	۴۳۸
۴۴۲	۴۳۷	۴۳۲	۴۴۴
۴۳۶	۴۳۹	۴۴۷	۴۳۳
۴۴۶	۴۳۴	۴۳۵	۴۴۰

طریقہ: (۲۰) مندرجہ ذیل نقش سفید دیسی مرغ کے گلے میں ڈال کر جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغا اسی جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، پھر حسب قاعدہ دفینہ کو نکال لیں۔
نقش یہ ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر مرغ کے گلے میں ڈال دیں، مرغا بار بار اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں مال دبا ہوگا۔ یہ نقش زیر زمین دبی ہوئی ہر چیز کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس نقش کے ذریعہ سحر مدفونہ کی بھی نشاندہی ہوجاتی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَاذیرفع ابراهیم القواعد	من البیت واسمٰعیل	ربنا تقبل منا	انك انت السمیع العلیم
انك انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا	من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراهیم القواعد
من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراهیم القواعد	انك انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا
ربنا تقبل منا	انك انت السمیع العلیم	وَاذیرفع ابراهیم القواعد	من البیت واسمٰعیل

طریقہ: (۲۱) ایک سال تک روزانہ سورۂ جمعہ کی تلاوت تین مرتبہ اور جمعہ کے دن گیارہ مرتبہ کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک سال کے بعد سورۂ جمعہ کی تلاوت ایک مرتبہ کرتے رہیں اور سورۂ جمعہ کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں، اگر کسی گھر میں داخل ہوں گے تو خود بخود یہ بات منکشف ہوجائے گی کہ یہاں دفینہ ہے اور اگر اس گھر میں رات کو سوئیں گے اور گیارہ مرتبہ سورۂ جمعہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں گے تو انشاء اللہ پہلی ہی رات کو جگہ کی بھی نشاندہی ہوجائے گی اور سورۂ جمعہ کا مؤکل جگہ کی وضاحت کردے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۷۳	۱۵۳۸۶	۱۵۳۸۳	۱۵۳۸۰
۱۵۳۸۴	۱۵۳۷۹	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۸	۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۸	۱۵۳۷۵
۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۶	۱۵۳۷۷	۱۵۳۸۲

طریقہ: (۲۲) دفینے کی نشاندہی کے لئے اس عمل کو تجربہ میں لائیں، انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی، سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے پر یہ نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت لوبان کی دھونی دیں۔ نقش کے چاروں طرف قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ دیں۔ اَلّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اس نقش کو سفید رنگ کے مرغے کی گردن میں لٹکا دیں اور مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، مرغا اس جگہ پہنچ کر جہاں دفینہ گڑا ہوگا تین بار اذان دے گا اور پنجوں سے زمین کریدے گا، مرغا چھوڑنے کے بعد یہ دعا پڑھتے رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَاشَاکِرُ یَاشَکُوْرُ یَاشَھِیْدُ یَاشَدِیْدُ بِمَا اَوْ دَعْوَتَہ حرف الیقین من الاسرار المَخْزُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَلَکُوْتِہٖ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلٰئِکَتَكَ الکرام خُدَّام ھٰذا الحرف اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

طریقہ: (۲۳) جب دفینے کی نشاندہی ہوجائے تو اس نقش کو لے کر اس کے نیچے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر اس نقش کو پانی میں پکالیا جائے پھر اس پانی کو اس جگہ پر چھڑک دیا جائے جہاں مرغے نے نشاندہی کی ہے اور مندرجہ ذیل کلمات کو پڑھتے ہوئے زمین کھودی جائے، انشاءاللہ کامیابی ملے گی، خزانہ نکلنے پر اس کا ۳۳ فیصد خیرات کرنا ضروری ہے۔

۷۸۶

۳۴	۴۱	۳۶
۳۹	۳۷	۳۵
۳۸	۳۳	۴۰

کلمات یہ ھیں. اَجِبْ اَیُّهَا الْمَلِكْ هَمَّهُمْ طِلفیائیلُ بَطْیَائیلُ والرئیسُ

طریقہ: (۲۴) ۲۱ کاغذ کے پرزوں پر ایک سے ۲۱ تک نمبر الگ الگ ڈالیں، مثلاً ۱، ۲، ۳، ۴، ۵،، پھر ان کاغذوں کو ۲۱ آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں رکھ لیں، ایک طشت میں پانی بھر کر، درود شریف سوبار، سوبار سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ○ پڑھ کر پانی پر دم کردیں اس کے بعد سوبار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ بِاللّٰهِ الْعَلِی الْعَظِیْم پڑھ کر پانی پر دم کردیں، اس کے بعد ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر دم کردیں، اس کے بعد جس گھر میں دفینے کا گمان ہو اس کے مختلف مقامات پر نمبر ڈال دیں، ایک دو تین چار پانچ وغیرہ ۲۱ تک۔

طشت میں گولیاں ڈالنے کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ کر گولیاں کسی بچے سے ایک ایک کر کے اٹھوائیں، جو گولی آخر میں بچ جائے، بس سمجھیں اسی جگہ دفینہ ہے۔

طریقہ: (۲۵) مندرجہ ذیل نقش کو کالے دیسی مرغے کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، مرغا چل پھر کر اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا تعویذ کو کالی کپڑے میں ہی پیک کریں اور بالکل سیاہ مرغا اس کام کے لئے استعمال کریں، مرغے کے سر پر اگر دو تاج ہوں تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَاذْ قتلتُم نَفسًا	فادّارَأتُم فیها	واللّٰهُ مخرج	مَاکُنتُم تکتُمُوْن
مَاکُنتُم تکتُمُوْن	واللّٰهُ مخرج	فادّارَأتُم فیها	وَاذْ قتلتُم نَفسًا
فادّارَأتُم فیها	وَاذْ قتلتُم نَفسًا	مَاکُنتُم تکتُمُوْن	واللّٰهُ مخرج
واللّٰهُ مخرج	مَاکُنتُم تکتُمُوْن	وَاذْ قتلتُم نَفسًا	فادّارَأتُم فیها

طریقہ: (۲۶) حرف "ز" کو ۷۰ مرتبہ لکھ کر کسی گدھے کے کان میں باندھ دیں، ایک گھنٹے کے بعد کسی قلعی شدہ برتن میں رکھ کر اور اس پر پسا ہوا نمک ڈال دیں، اس برتن کو اس گھر میں جہاں دفینہ ہے اپنے سرہانے رکھ کر سو جائیں، انشاءاللہ خواب میں یہ رہنمائی مل جائے گی کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے۔

طریقہ: (۲۷) جس گھر میں دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر سو جائیں اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں نیز حرف جیم کا اضمار ایک مرتبہ پڑھ کر تکیہ پر دم کردیں، انشاءاللہ خواب میں دفینے کی رہنمائی ملے گی، در پیش رکاوٹوں سے نمٹنے کا طریقہ بھی بتایا جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ جَلَبْتُ بِجَاهِ الْجَبَرُوْتِ وبِعِزَّةِ الْعَظْمَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَبِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْمَاجِدِ الْقَیُّوْمِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ جَلِیْلُ تجلّٰی لِلْجَبَلِ وَجَعَلَهٗ دَكًّا وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا جَلَبْتُ مَطْلُوْبِیْ مَحْبُوْبِیْ لَیْسَ جَیْبُ سِوَاهُ الْقَرِیْبِ الْمُجِیْبِ اَجِبْ یَاحَرْفَ الْجِیْمِ بِمَا فِیْكَ مِنَ الْبِرِّ وَالْمَحَبَّةِ وَالتَّهَالِیْجِ جَدُّكَ الْجَلِیْلُ اَجِبْ مُطِیْعٍ وَبِحَقِّ الشَّمْسِ وَالْبَهِیْجِ جِیْم جَعَلْتُكَ جِیَادِیْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْكَ بِرَبِّ الْعِبَادِ بِیَدِ

الْاَمْرُ وَالْحُكْمُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم. اَجِبْ يَاطَغْيَائِيْلُ وَافْعَلْ اِنكشاف دفينه بهٰذ الحرف.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

تکیہ پر پڑھ کر پھونکنے والی اضمار یہ ہے۔ مَخْ لَيَصْف لهلطهلهلح احوج موجود سبوحٌ قدوس رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوح اَجِبْ اَيُّهَا الْمَلِكُ طَغْيَائِيلُ الوحا العجل الساعه.

طریقہ: (۲۸) حرف میم کو مسخر کر کے اس کے اور اس کے موکل کے ذریعہ دفینے کی تلاش کی جاسکتی ہے اور موکل کے ذریعہ ہی دفینہ نکالنا آسان ہوسکتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے عامل کو پہلے سے تیاری کرنی چاہئے اور حرف میم اور اسکے موکل کو مسخر کرنے کے لئے محنت کرنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ حرف میم کا تعلق تین عالموں سے ہے۔ عالم ظاہر، عالم سکوت اور عالم جبروت۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حرف کو ۴۰ مرتبہ لکھ کر مع اس آیت کے اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ اس پر پوشیدہ اور مخفی علوم واشگاف ہونے لگیں گے، وہ دولت کشف سے بہرہ ور ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ.

اگر عامل اس کے ساتھ ساتھ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی ان کے ساتھ لکھ کر رکھ لے تو دولت عظیم اور قبولیت عامہ نصیب ہو۔ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔ مُؤْمِنُ، مُهَيْمِنُ، مُتَكَبِّرُ، مُعِزُّ، مَاجِدُ مَالِكُ، مَجِيْدُ، مَنَّانُ، مُتَعَالِي، مُحْصِي، مُذِلُّ، مُصَوِّرُ، مُعْطِي، مُعِيْدُ، مُغْنِي، مُقْتَدِرُ، مُقَدِّمُ، مَتِيْنُ.

بعض اکابرین کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کی مغربی دیوار پر "میم" لکھ کر چسپاں کرلے اور روزانہ سونے سے پہلے اس کی طرف دیکھ کر آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تاشَیءٍ قَدِيْر. چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف تو اللہ اس کا حکم وفرمان سارے عالم پر جاری فرمادے گا اور ہر مخلوق اس کے لئے مسخر ہوگی اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیوار پر لکھے ہوئے م کی طرف دیکھ کر ۴۰ مرتبہ دعوت واضمار پڑھے گا اور اس سلسلہ کو ۴۰ دن تک جاری رکھے گا تو موکل حاضر ہوگا، ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات بھی پڑھنے چاہئیں۔ اجب یا خادم حرف المیم واعطنی روحا من روحانیک یخدمنی فیما ارید۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ چالیس دن تک ہر نماز کے بعد یہ عمل کرنا ہوگا، یہ موکل مسخر ہونے کے بعد دفینہ اگر سمندر کی گہرائی میں بھی ہوگا نکال کر عامل کے قدموں میں ڈال دے گا اور اگر دفینہ کسی گھر میں ہوگا تو اس کی نشاندہی کرنے میں اور اس کو نکالنے میں عامل کی زبردست مدد کرے گا اور عامل کو کوئی نقصان نہیں ہونے دے گا۔

حرف م کی دعوت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ مُلْكًا مِنْ مُلْكِكَ اَمْلِكُ بِهٖ مُلْكاً تَامًّا مَالِكَ الْمُلْكِ يَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَامُؤْمِنُ يَامُهَيْمِنُ يَامُعْطِيُ يَامَانِعُ يَامَالِكُ الْمُلْكِ مَلِّكْنِيْ خَادِمُ هٰذَ الْحَرْفِ اَوْاَمْزِجْهُ بِرُوْحَانِيَّتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن. اَجِبْ يَامِيْم وَابْطِلَ حَرَكَاتِ الْكُنُوْزِ وَاَجْلِبْ الْاَرْزَاقِ وَاَلْقِ مُحَبَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَطِعْنِيْ لَمْحَةً مِنْ لَمْحَاتِكَ يَاميم منحكَ اللّٰه اَنْعِمْ اَللّٰهُمَّ اَنْعِمْ بِالنِّعَمِ النَّامَةِ يَوْمَ غَوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا اَهَيا بِنَعْمِ نَعِيْمِ وَهَيَمْلاً يَامِيْمُ بِحَقِّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم الميسر بيام واهُ ضربام ولعلم سلطم الوهيم اهيا ميم بحق جبرائيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل ولقوة الملك مهيائيل اُكرم ياالله حرف الميم حتى تكونُ من العوالمِ بَيْن الْمُقربِيْن هيا وارجعُ الٰى كرامتِكَ بين الله الكريم اهبط واطرِد هٰؤُلآءِ العمّار مِنْ مكان هٰذا. الوحا الساعه العجل.

اضمار یہ ہے۔ اجب یاشراجیلُ بحق مَحْميثا اَلْق حججِ ياه يامره اهيا مجهلايا لمياه بنورِه الانوار ومنوّر الابصار اجب بارك اللّٰهُ فِيْكَ بِحَقِّ هٰذَ الْحُرُفِ.

ماہرین نے فرمایا ہے کہ اگر محنت ومشقت اُٹھا کر حرف میم کے خادم اور موکل کو تابع کر لیا جائے تو پھر دفینے نکالنے میں بہت آسانی ہوجاتی ہے اور عامل بے خوف وخطر سمندر کی گہرائی سے بھی دفینے نکال سکتا ہے اور ان دفینوں سے فائدے اٹھا سکتا ہے۔

طریقه: (۲۹) ایک سفید مرغا دیسی لائیں اور سات دن تک اس کے دانے پر "یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ" ۴۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائیں اور جو پانی اس کو پلائیں اس پانی پر بھی مذکورہ اسماء الٰہی پڑھ کر دم کر دیں، سات دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سفید کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا اسی جگہ جا کر کھڑا ہوجائے گا جس جگہ دفینہ ہوگا اور وہاں وہ زمین پر ٹھونگیں مارے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اول	آخر	ظاہر	باطن
باطن	ظاہر	آخر	اول
آخر	اول	باطن	ظاہر
ظاہر	باطن	اول	آخر

طریقه: (۳۰) سورۂ کہف کی اس آیت کو ایک کاغذ پر لکھے اور اس کو تکیہ میں رکھ کر دائیں کروٹ سے بستر پر لیٹے اور ۱۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا o (سورۂ کہف)

یہ پڑھنے کے بعد بائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور ایک بار یہ دعا پڑھے۔ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا كُلَّ سَامِرٍ عِنْدَهٗ كُلُّ ضَالَّةٍ اَرْشِدْنِي بِكَرَمِكَ مَا اَطْلُبُ۔

اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائے، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقه: (۳۱) سفید بلی کو ذبح کر کے اس کی کھال کو دباغت دیں، پھر اس کھال کے ایک ٹکڑے پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھیں۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ o شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ o

پھر اس کھال کو لال رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر ایسے سفید مرغے کے گلے میں ڈال دیں جس کے سر پر دو تاج ہوں اور اس مرغے کو اس مکان دوکان یا علاقہ میں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا دفینے کی جگہ پر جا کر کھڑا ہوجائے گا اور زمین پر ٹھونگے مارے گا، انشاء اللہ وہ جگہ کھودیں گے تو دفینہ برآمد ہوگا۔

طریقه: (۳۲) یہ نقش عامل اپنے گلے میں ڈالے اور ایک نقش سفید مرغے کے گلے میں ڈال کر مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور عامل کو چاہئے اس وقت اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ o انشاء اللہ چند منٹ کے بعد مرغا اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ دبا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۷	۶۰۱	۵۹۷	۵۹۴
۵۹۸	۵۹۳	۵۸۸	۶۰۰
۵۹۲	۵۹۵	۶۰۳	۵۸۹
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۶

طریقه: (۳۳) چینی کی نئی پلیٹ پر قرآن کی یہ آیت گلاب وزعفران سے لکھیں اور بارش کے پانی سے اسے دھو کر اس گھر میں چھڑک دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ تین رات کے اندر اندر خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا○

طریقہ: (۳۴) اگر دفینہ کی جگہ معلوم کرنی ہوتو عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگاتار پچاس دن تک کریں، عمل سے پہلے روزانہ حصار ضرور کرلیں، انشاءاللہ پچاس دن کے اندر اندر چار سیاہ پوش آئیں گے اور آتے ہی سلام کریں گے، اس کے بعد پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تم کیا چاہتے ہو؟ عامل کو کہنا چاہئے کہ فلاں جگہ دفینہ ہے ہمیں اس کی صحیح نشاندہی چاہئے، وہ چاروں سیاہ پوش صحیح نشاندہی کردیں گے اور غائب ہوجائیں گے۔ عامل کو چاہئے کہ اگلے دن شیرینی بچوں میں تقسیم کردے اور جو نشاندہی کی گئی ہو وہاں کھودنا شروع کرے، انشاءاللہ بغیر کسی مشقت کے دفینہ نکل آئے گا۔

اس عمل کو بغیر حصار کے ہرگز ہرگز نہ کریں ورنہ رجعت اور نقصان کا اندیشہ رہے گا۔

طریقہ: (۳۵) اگر کسی جگہ دفینہ کے بارے میں صحیح معلومات درکار ہوں اور عامل کو از خود یہ اندازہ نہ ہو پارہا ہو کہ دفینہ کس جگہ ہے تو اس عمل پر تجربہ کریں۔ عروج ماہ سے اس عمل کو شروع کریں اور روزانہ چالیس مرتبہ درود غوثیہ پڑھیں اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود اعلیٰ پڑھیں، اس عمل کو پچاس راتوں تک جاری رکھیں، انشاءاللہ عمل کے دوران چار سیاہ پوش آئیں گے اور پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تونے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ عامل بتادے کہ مجھے اس مقام پر دفینے کی تلاش ہے، اس بارے میں میری مدد کریں، وہ سیاہ پوش دفینے کی جگہ کی رہنمائی کریں گے۔ عامل کو ان سیاہ پوش سے یہ بھی کہنا چاہئے کہ یہ دفینہ مجھے بخش دیں اور اس کو نکالنے میں میری مدد کریں وہ جگہ رہنمائی کرکے اور مدد کرنے کا وعدہ کرکے چلے جائیں گے اس کے بعد عامل جب دفینہ نکالنے کی کوشش کرے گا تو جنات وغیرہ کسی طرح کی مزاحمت نہیں کریں گے اور بآسانی دفینہ باہر آجائے گا۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ دفینے کے تین حصے کرکے ایک حصہ خود رکھے، ایک صاحب خانہ کو دے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے۔

درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

درود اعلیٰ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ عَالِي الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

طریقہ: (۳۶) دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۶۰ دنوں تک جاری رکھیں، دوران عمل یا عمل کے آخری دن ۴ فرشتے حاضر ہوں گے اور سلام کرنے کے بعد پوچھیں گے کہ عامل تونے کیوں اس عمل کی زحمت اٹھائی اور ہمیں کیوں زحمت دی۔ عامل کو چاہئے کہ ان کو صاف صاف بتادے کہ وہ اس مقام پر جو دفینہ ہے اس کی نشاندہی چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ دفینہ اس کو مل جائے۔ فرشتے صحیح جگہ کی نشاندہی کردیں گے اور وہاں جو جنات پہرے پر ہوں گے ان کو بھی ہٹادیں گے عامل کو چاہئے کہ اس جگہ پر اچھی طرح نشان لگالے اور دفینہ نکالنے میں تاخیر نہ کرے۔ فرشتے نشاندہی کرتے ہی واپس چلے جاتے ہیں اور اگر عامل کے ذہن سے وہ جگہ نکل جائے تو پھر دوبارہ عمل کرنے سے بھی فرشتے دوبارہ حاضر نہیں ہوتے، اس لئے عامل کو چاہئے صبح اٹھتے ہی اس جگہ پر نشان لگالے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر دفینہ نکالنے کی کوشش شروع کردے، کامیابی ملنے پر اس کا ۳۳ فیصد حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرے تاکہ دفینہ کے وبال سے محفوظ رہے۔

طریقہ: (۳۷) جب چاند منزل رشا میں ہو اس وقت اس مکان میں رات گزارے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

غ غ غ غ غ غ غفور غ غ غ غ غ غ غنی غ غ غ غ غ غ غفار غ غ غ غ غ غ غافر

اور رات کو سونے سے پہلے چار ہزار نو سو اٹھانوے مرتبہ (۴۹۹۸) مرتبہ یہ اسمائے الٰہی پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ "يَا غَفُوْرُ يَا غَنِيُّ يَا غَفَّارُ يَا غَافِرُ". انشاءاللہ دفینہ کی صحیح جگہ کی رہنمائی خواب میں حاصل ہوجائے گی اور دفینہ نکالنے میں کوئی دقت نہیں آئے گی۔

طریقہ: (۳۸) نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں سورۂ شمس ۴۰ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوا کلو سرسوں پر دم کرکے اس کمرے میں ڈال دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، کمرے میں ہر طرف پھیلادیں اور رات کو کمرہ بند کرادیں۔ صبح کو دیکھیں انشاءاللہ سرسوں اس

جگہ سٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا، اس کے بعد عامل اسی جگہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

طریقہ: (۳۸) دس دن تک روزانہ ۱۰ ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھیں، اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، گیارہویں دن ایک سفید مرغے کی گردن میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں اور مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا اس جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	وعا	ہاد	ا
ع	y	ن	ن د
س	او	۲ع	ع
ع سہ	ھ	عہ	۹۸۰

طریقہ: (۴۰) عامل کو چاہئے کہ سات ہزار مرتبہ روزانہ "اللہ الصمد" پڑھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے، انشاء اللہ سات دن کے اندر خواب میں دفینے کی مخصوص جگہ کی رہنمائی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عہ د	عہ م ہ	س د	اللہ ع
۸۴	۲ع	سہ	ا
ع۸	۲و	۲۸	۲
۳و	ا	دع	او

طریقہ: (۴۱) ۱۱ دن تک عشاء کی نماز کے بعد روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ۱۲ ویں رات اس جگہ کی مٹی اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور گیارہ سو مرتبہ "اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ خواب میں جگہ کی نشاندہی ہوگی، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر نشان لگادیں اور ۷ دن کے اندر اندر حسب قاعدہ دفینے کو نکال لیں اور حسب شرائط خرچ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷	۹۰	۹۴	۸۰
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۸۹	۸۴	۸۳	۹۵

طریقہ: (۴۲) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں کی مٹی اپنے تکیہ میں رکھیں اور گیارہ دن تک صبح کو جب آنکھ کھلے اپنا منہ ڈھانپ کر گیارہ سو مرتبہ "الف الف" پڑھیں، اول وآخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر دفینے کی جگہ کا سراغ مل جائے گا، عجیب وغریب عمل ہے، یہ عمل کبھی کبھی مایوس نہیں کرتا۔

طریقہ: (۴۳) سوتی کپڑا جو کسی کنواری لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے بنا ہو، اس کو سنیچر کے دن مینڈک کے خون سے رنگ لیں، پھر ایک چراغ مٹی کا لے کر اس میں سرسوں کا تیل بھر لیں اور مندرجہ ذیل نقش پر خون سے رنگا ہوا کپڑا چڑھا کر فتیلہ بنالیں اور اس چراغ میں جلائیں، چراغ کے سامنے چنبیلی کے پھول اور بتاشے رکھ دیں اور چراغ کے روبرو بیٹھ کر ۲۱۷ امرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

فتیلہ روشن کر کے چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے ۲۱۷ بار سورۂ کوثر پڑھیں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک جبشی بچہ حاضر ہوگا، اس سے پوچھیں دفینہ کس جگہ ہے وہ نشاندہی کردے گا اور نشاندہی کر کے چلا جائے گا۔ اگر کوئی بات پھر معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اگلے دن پھر دوہرالیں وہ پھر حاضر ہوگا اور وضاحت کرے گا اور صحیح جگہ کی طرف عامل

کی رہنمائی کرے گا۔

طریقہ: (۴۴) دیسی سفید مرغ کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں اور مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، جس وقت مرغ کو چھوڑ دیں تو اس وقت لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○ انشاء اللہ مرغا وہیں جاکر بیٹھے گا جہاں دفینہ گڑا ہوگا، نشاندہی ہوجانے پر حسب قاعدہ دفینہ نکال لیں اور حسب شرائط اس کو استعمال کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا	اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا	اِنَّکَ اَنْتَ	الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ
۵۲۳	۲۸۹	۳۹۳	۶۶۳
۲۸۸	۵۲۰	۶۶۶	۳۹۴
۶۶۵	۳۹۵	۲۸۷	۵۲۱

طریقہ: (۴۵) رب العالمین کا ایک صفاتی نام "باطن" ہے اور یہی صفاتی نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اگر عامل یہ چاہتا ہو کہ خواب میں اس کو یہ نشاندہی ہوجائے کہ دفینہ کہاں ہے تو اس کو چاہئے کہ اس مکان میں جہاں دفینہ کا گمان ہو رات گزارے اور رات کو سوتے وقت یہ پڑھے۔ یَابَاطِنُ عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ بحق سیدنا باطنُ محمدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ. تین ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سوجائے، انشاء اللہ خواب میں صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقہ: (۴۶) جب چاند منزل بلدہ میں ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر اس کو سفید دیسی مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس نقش کے ذریعہ دفن شدہ جادو کی بھی نشاندہی ہوسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

طریقہ: (۴۷) دفینہ اور محافظ دفینہ دیکھنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ ایک نقش پالتو کبوتر کے خون سے مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں، پھر اس کو کچھ دیر سائے میں رکھیں، یہاں تک کہ حروف خشک ہوجائیں، پھر اس کو مٹی کی کوری ہانڈی میں ڈال دیں یہاں تک جل کر راکھ بن جائے پھر اس راکھ کو سرمہ اصفہانی کے ساتھ عرق گلاب میں ڈال کر کھرل کریں اور اس میں تھوڑا سا آب زر بھی ملالیں، خوب کھرل کرتے وقت اجب یااسرافیل بحق الف لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں، اسکے بعد اس سرمہ کو جو تیار ہوچکا ہوگا کسی شیشی میں رکھ لیں، جب کسی جگہ دفینہ اور اس کے محافظین کا مشاہدہ کرنا ہو تو یہ سرمہ آنکھوں میں لگا کر رات کو اس جگہ پہنچیں اور اندھیرا کردیں اور الف سے شروع ہونے والا اسم ذات الٰہی "یااللہ" لاتعداد مرتبہ پڑھیں، چند منٹ کے بعد زیر زمین دبا ہوا دفینہ صاف دکھائی دے گا، گھر کے جس حصے میں ہوگا اسی حصہ میں دکھائی دے اور اس پر جو اجنہ موجود ہوں گے وہ بھی نظر آئیں گے، عامل کو ڈرنا نہیں چاہئے، مشاہدے کے بعد مکمل تیاری کے ساتھ دفینے کو نکال لینا چاہئے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
و	و	و	و	و	و	و
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج

طریقہ: (۴۸) عامل کو چاہئے کہ جس گھر میں دفینہ ہو وہاں ایک رات گزارے، رات کو ایک ہزار دو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد. اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

عامل کو چاہئے کہ دو نقش سورۂ اخلاص کے تیار کرے، ایک نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے اور ایک نقش بالکل سیاہ مرغ کے گلے میں ڈال دے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرے، جب نقش مرغ کے گلے میں ڈال دے تو لاتعداد مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا شروع کرے، انشاء اللہ چند منٹ کے بعد ہی مرغا کسی جگہ جا کر بیٹھ جائے گا، بس سمجھ لیں کہ اسی جگہ دفینہ ہے۔ اگر دفینے پر جنات کا زبردست پہرہ ہوگا تو مرغا مر بھی سکتا ہے، اگر مرغا مر جائے تو عامل کو بہت احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔
سورۂ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

طریقہ: (۴۹) جنات سے دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے عروج ماہ میں تین روزے رکھے، تیسرے دن افطار کے بعد اس جگہ پہنچ جائے جہاں دفینے کا گمان ہو، وہاں جا کر لوبان کی دھونی دے، اس کے بعد ایک کاغذ پر وبسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ حشر لکھے اور ان کے نیچے یہ نقش اسی طرح لکھے، اس کے نیچے لکھے برائے نشاندہی دفینہ بحق حضرت سلیمان علیہ السلام، نیچے کچھ جگہ برائے جواب خالی چھوڑ دے، اس کے بعد یہ آیت پڑھے، نقش اس طرح بنے گا۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

نقش کو لٹکاتے وقت یہ پڑھے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ اگلے دن نقش کھول کر دیکھے، انشاء اللہ جنات کی طرف سے اس پر جواب تحریر ہوگا۔

طریقہ: (۵۰) اگر کسی جگہ خزانہ کی صحیح تحقیق کرنی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لائیں کہ جو ہو تو پھل والا لیکن اس پر ابھی تک ایک بار بھی پھل نہ آیا ہو، اس لکڑی پر خاتم غزالی کے حروف لکھیں اور سات مرتبہ حرف ح لکھیں، پھر جس جگہ خزانہ ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور دھنیئے کی دھونی دیں اور ۲۱ بار دعوت برہتیہ پڑھیں اور ہر بار مؤکل کو حکم دیں کہ اس لکڑی کو جہاں دفینہ ہو وہاں کھڑی کر دیں، کچھ دیر کے بعد وہ لکڑی وہاں کھڑی ہو جائے گی، لکڑی جہاں کھڑی ہو جائے عامل کو چاہئے کہ وہاں سے خزانہ نکال لے۔ اگر خزانہ نکالتے وقت جنات مزاحمت کریں اور رکاوٹیں ڈالیں تو عامل کو چاہئے وہاں لوبان کی دھونی دے اور اسماءِ برہتیہ کو پڑھ کر مؤکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو وہاں سے ہٹا دیں اور رکاوٹوں کو دور کر دیں، انشاء اللہ کچھ ہی دیر کے بعد رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی اور جنات وہاں سے ہٹ جائیں گے اور خزانہ بہ آسانی باہر آ جائے گا۔ یہ ایک حیرتناک عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ دسیوں عاملین نے خزانہ نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔
جن عاملین نے اسماءِ برہتیہ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو ان کو اس عمل میں بھرپور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

طریقہ: (۵۱) اس نقش کو سفید دیسی مرغے کی گردن میں باندھ دیں اور اس کو اس جگہ پر چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغا اس جگہ پر بیٹھ جائے گا جہاں کچھ دبا ہوا ہوگا، خزانہ کے علاوہ مدفونہ جادو کی بھی یہ نقش نشاندہی کرتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۷۷	۹۵۸۰	۹۵۸۳	۹۵۶۹
۹۵۸۲	۹۵۷۰	۹۵۷۶	۹۵۸۱
۹۵۷۱	۹۵۸۵	۹۵۷۸	۹۵۷۵
۹۵۷۹	۹۵۷۴	۹۵۷۲	۹۵۸۴

طریقہ: (۵۲) اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ خود ہی کسی بھی رات کو خواب

میں رہنمائی ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَعِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	لَا يَعْلَمُهَا	اِلَّا هُوَ
۱۸۹	۴۲	۱۳۶	۱۴۹۰
۴۱	۱۸۶	۱۴۹۳	۱۳۷
۱۴۹۲	۱۳۸	۴۰	۱۸۷

طریقہ: (۵۳) اس نقش کو سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر مرغ کو جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، مرغا اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں دفینہ موجود ہوگا۔

۷۸۶

یَاعَلِیْمُ	۱۱۰۵	۶۳	یَاخَبِیْرُ
۶۴	۸۱۱	۱۵۱	۱۱۰۴
۸۱۰	۶۱	۱۱۰۷	۱۵۲
یَاظَاهِرُ	۱۵۳	۸۰۹	یَابَاطِنُ

طریقہ: (۵۴) علماء علم وفن فرماتے ہیں کہ کسی جگہ دفینے کا شبہ ہو لیکن لوگوں کو وہاں کے بارے میں یہ یقین کرنا چاہئے کہ یہاں دفینہ ہے بھی یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بالکل کتھئی رنگ کا بکرا قربان کریں اور اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے، اس کا گوشت غریبوں میں بٹوادیں، اس کے بعد آکاش بیل کی وہاں دھونی دیں (یہ بیل عام عام طور پر بیری اور کیکر کے درختوں پر پھیلتی ہے) دھونی دیتے وقت ان عزیمتوں کو ایک سودس مرتبہ پڑھیں۔ اَدَادُوْهَاش. اَدَایُوْهَاش. اَدَاقُوْهَاش. اَدَاهُوْهَاش. يَادُوَّاادَاشَاس. يَايُوااداشَاش. يَاقُواداشَاش. يَاهُواداشَاس. يَاادَايُو يَاادَاقُو. يَاادَاهُو. اَهُوَ يَادَرْدَائِيل. اَللّٰهُمَّ ارِنِی دَفِيْنَةَ رمية وَاخِرَلَهَا وَاٰيَةَ العذاب مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَخُذْهُ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ. اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَنِيٌّ عَنِ الاعوان اَللّٰهُمَّ عنه الظالم وقلَّ الناصر وانت المطلع العالم العدلُ الحكيم. اَللّٰهُمَّ ارنى فُلَانًا الظالمَ عبدكَ قَدْ كَفَر نِعْمَتِكَ وَمَا شَكَرَهَا وترك اٰياتِ العدلُ وَمَاذَكَرَهَا الهعاهُ حِلْمُكَ ولعدى عَلَيْنَا ظُلْمًا وَعُدْوَانًا فَخُذْ بِنَاصِيَهٖ وَاجْعَلْنَا مَنْصُوْرٍ بِنْ عَلَيْهِ اِنَّكَ مَاتَشَاءُ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ فستتْ عَضُدَهٗ وقلل عَدُهٗ وَاهْدِم اركانته واخذلاعوانته وشتت جمعهٗ وَاَعْدِمْ سُلْطَانَتَه وَابْطُ بُرهَانته وَزَلْزِلْ اِقْدَامهٗ وَارْعِبْ قلبهٗ وَكَبَّهٗ عَلٰى مِنْخرِهٖ وَاجْعَلْ كَيْدَهٗ فِي نَحْرِهٖ واستدرجهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ.

ایک کالے رنگ کی بلی اس وقت یہاں چھوڑ دیں، اگر وہاں دفینہ ہوگا تو بلی عجیب عجیب حرکتیں کرے گی، کبھی ناچے گی، کبھی قلابازیاں کھائے گی، کبھی روئے گی، کبھی ہنسے گی اور کبھی اچھل کود کرے گی، لیکن وہاں سے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹے گی اور اگر وہاں دفینہ نہیں ہوگا تو بلی وہاں سے بھاگ جائے گی۔ دھونی اتنی دیں کہ وہاں دھواں پھیل جائے۔ عزیمت کے اول آخر میں درود شریف نہ پڑھیں۔

طریقہ: (۵۵) جس مکان میں دفینہ کا گمان، ہو وہاں روزانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد دس ہزار مرتبہ "اَللّٰهُ الصَّمَدُ" پڑھیں، اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاءاللہ کوئی بزرگ خواب میں آکر صحیح جگہ کی رہنمائی کریں گے، اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔

طریقہ: (۵۶) اس نقش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ "یااللہ" ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور روزانہ ۱۲۵ مرتبہ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، گولیاں روزانہ بنائیں، دریا میں سات دن کی یا ۱۰ دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں۔ جب دفینہ کی معلومات کرنی ہو تو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں سوجائیں اور رات کو سونے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "یااللہ" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش اپنے تکیہ میں رکھ کر سوجائیں، نقش کے خانہ میں زکوٰۃ ادا کرتے وقت کچھ نہ لکھیں لیکن جب دفینہ کی معلومات کے لئے نقش لکھیں تو سولھواں خانہ میں "برائے معلومات دفینہ" لکھ دیں، انشاءاللہ خواب میں مؤکل آکر دفینے کی صحیح جگہ

کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	برائے معلومات دفینہ	۱۱
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

طریقہ: (۵۷) جس مکان میں دفینے کا گمان ہو اس کی آخری چھت پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر یہ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم، یَا حَا بِحَقِّ یَا مِیکَائیل . اس عبارت کو لکھنے کے بعد اس کمرے میں آجائیں جہاں دفینے کا گمان ہو اور دو رکعت نفل قضاءِ حاجت کی نیت سے پڑھیں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی صحیح جگہ کی نشاندہی میں غیبی مدد کرے، اس کے بعد مذکورہ کلمات کو ۷۰ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جو تحریر چھت پر بیٹھ کر لکھی تھی اس کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور کسی سے بات کئے بغیر تنہائی اختیار کر کے سو جائیں، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کر دے گا، کبھی کبھی مؤکل آکر عامل کو اٹھا کر بھی نشاندہی کرتا ہے، ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۵۸) جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں عامل جاتے اور گھر میں داخل ہونے کے بعد گھر کا دروامہ بند کر کے مراد ہے مین گیٹ، دروازہ پر عامل اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہو، عامل یہاں کھڑے ہو کر ایک مرتبہ اذان پڑھے اور گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھے اور تین مرتبہ تالیاں بجادے۔ (واضح رہے کہ اس وقت درود شریف نہیں پڑھنا ہے)

اس کے بعد عامل مکان کے اس حصے میں پہنچے جہاں دفینہ کا شبہ ہو، وہاں وہ ایک چٹائی بچھائے، اس چٹائی پر بیٹھ کر قبلہ رو ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھے اس طرح کہ ہر مبین پر ایک بار سورۂ مزمل پڑھے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ہر مبین پر پیچھے بھی لوٹے اور ہر بار سورۂ یٰسین شروع سے پڑھے، جب ساتوں مبین تک وہ بدستور سورۂ مز[مل] پڑھتا رہے تو پھر آٹھویں بار سورۂ یٰسین کو شروع سے آخر تک پڑھے، [خ]سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ایک ہی نشس[ت] میں تین بار کرنا ہے، اس کے بعد عامل کسی سے بات کئے بغیر سو جا[ئے] نیت صحیح نشاندہی کی رکھے، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر پہلی نظر میں عامل [جو] ڈالے، کوئی اور دیکھے گا تو اس کی بینائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہے [گا] جہاں دفینہ ہوگا وہ جگہ پانی سے بھیگی ہوئی ہوگی یا وہ جگہ چٹخ گئی ہوگی یا [وہ] جگہ پر ابھار ہو گیا ہوگا، بس اس کے بعد عامل اپنی کارروائی کرے، غیبی [مدد] انشاء اللہ شامل حال رہے گی اور تھوڑی محنت کے بعد دفینہ نکل آئے گا۔

طریقہ: (۵۹) دیسی مرغی کے چار انڈے خالی کر کے ا[ن پر] ج د کی اضمار ان پر لکھیں، ایک انڈے پر حرف الف کی اضمار لکھیں دوسرے پر حرف ب کی تیسرے پر حرف ج کی اور چوتھے انڈے پر حرف د کی، پھر ان چاروں انڈوں کو کسی بھی طرح کسی دیسی سفید مرغ کے [گلے] میں ڈال کر جہاں دفینے کا اندازہ ہو وہاں چھوڑ دیں۔ مرغ صحیح جگہ [پر] جا کر کھڑا ہو جائے گا اور زمین پر اپنی چونچ بار بار مارے گا، سمجھ لیں [کہ] خزانہ اسی جگہ ہے۔

حرف کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلِكُ الْعَظِیْمُ السَّ[...] طَھْطَائِیلُ الرَّئِیسُ الْاَکْبَرُ وَاسرَعْ بحقِّ همه همه یهون یهوا[...] شیکل شیکل سَلَحُوا اَجِبْ واهبطْ تَمَثَّلْ لِیْ بِصُوْرَةِ حَسَ[...] الوحا العجل.

حرف ب کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ یَاخَادِمُ حرف الْبَاءِ السَّ[...] حر هَیَائِیلُ بَلَیْس لِیجِ هَیلجِ ذی النّورِ اِلَّا مَعْ ذِی الْاَ[...] وَالْکِبْرِیَاءِ.

حرف ج کی اضمار یہ ہے۔ لیصف لهلطقلهلح احوا[...] موجودُ سُبُّوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَة وَالرُّوْحِ اَجِبْ اَ[...] الْمَلِكُ طَغْیَائِیلُ الوحا العجل الساعه.

حرف د کی اضمار یہ ہے۔ لیصف هیطلف هیطلف نهالیا[...] اَجِبْ اَیُّھَا الملك بارك اللّٰهُ فیْكَ.

طریقہ: (۶۰) عامل کو چاہئے کہ وہ اسم "خبیر" کی زکوٰ[ۃ ادا] کرے، اس طریقے سے۔

زکوٰۃ اصغر الصغائر، روزانہ ۲۰۱ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۴۰۶ مرتبہ ۴۰ دن، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۸۱۲ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ کبیر ۳۲۴۸ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اکبر ۱۲۹۹۲ مرتبہ ۴۰ دن تک روزانہ پڑھیں، اس طرح ۲۰۰ دن کی ریاضت کے بعد عامل "یاخبیر" کا عامل ہوجائے گا، جب کسی جگہ دفینے کی تحقیق کرنی ہو تو عامل کو چاہئے کہ یاخبیر کا نقش اپنے گلے میں ڈالے، نقش کے نیچے یاخبیر کے مؤکل کا نام لکھے اور یاخبیر کا ذکر تین بار پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سوجائے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر دفینے کی جگہ کی نشاندہی بھی کرے گا اور دفینہ نکالنے میں عامل کی غائبانہ مدد بھی کرے گا۔

یاخبیر کا ذکر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَبِیْرُ الْمُطَّلِعُ عَلٰی خَفَایَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ لِلْعَالِمِ بِدَقَائِقِ عِلْمِكَ الْقَابِضِ اِلٰی بَاطِنِ خَفَایَا كُلَّ شَیْءٍ مِّنْ عَالِمِ الشهادة وَالْجَبَرُوْتِ اَسْئَلُكَ بِجبريةِ اَحَاطَتْكَ بوَطَنِ الْمَوْجُوْداتِ فَلَا تَتَحَرُّكَ ذرَّةٍ وَلَا تَنْشَقُّ جَبَّةِ الَّا وَقَدْ اَحَاطَ بِهَا نفرتَا الْمنتيَاتِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ عَنْ قَلْبِیْ حِجَابَ الظُّلُمٰتِ فِیْ مُنَزَّلِ انوارِ الْمَرْقِيَّةِ لِیَكُوْنُ خَبَرُ وَالْاَسْرَرِ صِفَاتِكَ مُبْتَهِجًا بِشُهُوْدِهٖ ذَاتِكَ اَللّٰهُمَّ ادخلنِیْ فِیْ حكيتِكَ الْحَصِیْنُ لِاَمِنَ بِهٖ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْمُوطنِ لِتَطْمَئِنَّ نَفْسِیْ بِذَالِكَ اَللّٰهُمَّ اَخرمنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ واكْفُنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یَضَامُ یااللّٰهُ یَاخَبِیْرُ بِالْعِبَاد.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۵	۲۰۹	۲۰۶	۲۰۲
۲۰۷	۲۰۱	۱۹۶	۲۰۸
۲۰۰	۲۰۴	۲۱۸	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۵

طریقہ: (۶۱) اسم مُقَدِّم اور اسم مؤخر کے نقش ذوالکتابت بنا کر سفید مرغ کی دونوں ٹانگوں میں باندھ دیں اور مرغ کو جائے وقت پر چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغ صحیح جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا۔

اسم مُقَدِّم کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مق	د	م
۵	۳۹	۳۲	۱۳۹
۳۸	۲	۱۴۲	۳۳
۱۴۱	۳۴	۳۷	۳

اسم مُؤَخِّر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مو	خ	ر
۷۰۱	۱۹۹	۳۲	۴۵
۱۹۸	۵۹۸	۴۸	۳۳
۴۷	۳۴	۱۹۷	۵۹۹

طریقہ: (۶۲) اسم ظاہر اور اسم باطن کے دو نقش بنائیں اور سفید مرغ کے دونوں ٹانگوں پر باندھ دیں، مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو اور ایک طرف بیٹھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت لاتعداد مرتبہ پڑھیں ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس آیت کا ورد کریں۔ نقش الظاہر کا یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ظا	ہ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳
۹۰۲	۳۴	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	با	ط	ن
۱۰	۴۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۷	۸

طریقہ: (۶۳) اگر عامل روزانہ "یاھادی" سومرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے، اس کے بعد وہ یاہادی کا نقش ذوالکتابت اپنے گلے میں ڈال کر اس مکان میں گھومے جہاں، دفینہ کا گمان ہو تو عامل جب صحیح جگہ پر قدم رکھے گا تو اس کے پاؤں جلنے لگیں گے، بس وہاں نشان لگا دینا چاہئے اور اس کے بعد حسب قاعدہ دفینہ نکالنا چاہئے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ہا	د	ی
۵	۹	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۳
۷	۳۴	۷	۳

طریقہ: (۶۴) اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہے کہ اس کے مکان میں اگر دفینہ ہے تو مکان کے کس حصے میں ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس حساب سے ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ اس کے بعد ۲ نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھے اور ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ پڑھ کر رات کو سوجائے، نیت دفینے کی رکھے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کردے گا اور دفینہ نکالنے کا طریقہ بھی بتا دے گا، مجرب عمل ہے۔

طریقہ: (۶۵) جو شخص روزانہ "یاظاھر" ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، اس کا ضمیر روشن ہوجاتا ہے۔ اگر پابندی سے اس اسم الٰہی کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھے تو کسی بھی مکان میں داخل ہوتے ہی اس کے قلب پر یہ بات وارد ہوجاتی ہے کہ اس مکان میں کس طرح کے اثرات ہیں۔ اسم ظاہر کا عامل کسی بھی مکان کی مٹی سونگھ کر بھی یہ بتا سکتا ہے کہ مکان کس طرح کا ہے اور اس مکان میں دفینہ ہے یا نہیں۔ عامل کو اگر مٹی میں کسی طرح کی بدبو آتی ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکان میں جنات ہیں اگر ملتانی کی سی بو آتی ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مکان کی بندش کی گئی ہے یا سحر دبایا گیا ہے، اگر مٹی سے زیرے کی سی یا دار چینی کی سی بو آتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس مکان میں دفینہ ہے وغیرہ۔ یاظاہر کی زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھ کر بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ماہرین عملیات کا فرمانا ہے کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ عامل عمر بھر روزانہ "یاظاہر" کا ورد ۱۱۰۶ مرتبہ رکھے اور بغیر کسی بڑے عذر کے اس میں ناغہ نہ کرے

دفینے کی نشاندہی کے لئے عامل کو چاہئے کہ جس مکان میں گمان ہو کہ وہاں دفینہ ہے وہاں رات گزارے اور عشاء کی نماز کے بعد دو نفل قضاء حاجت پڑھ کر دعا کرے اور پھر مصلّے ہی پر بیٹھ کر ۱۱ ہزار مرتبہ "یاظاہر" پڑھے اور گیارہ سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

اَجِبْ یَالوزائیلُ بِحقِّ ظاهر بحق یاظاهرُ سُبْحٰنَکَ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الظَّاهِرُ وَالْمُظْهِرُ یَاظَاهِرُ. انشاءاللہ رات کو مؤکل صحیح جگہ کی نشاندہی خواب میں کرے گا اور دفینہ نکالنے کے لئے غائبانہ مدد کرے گا۔ اگر جنات کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی تو مؤکل اس رکاوٹ کو دور کرے گا۔ دفینہ نکالتے وقت یاظاہر کا نقش عامل اگر اپنے گلے میں رکھے اور مذکورہ عزیمت اگر پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۸۲	۲۷۹	۲۷۶
۲۸۰	۲۵۵	۲۷۰	۲۸۱
۲۷۴	۲۷۷	۲۸۴	۲۷۱
۲۸۳	۲۷۲	۲۷۳	۲۸۸

طریقہ: (۶۶) جس جگہ خزانہ ہو، عامل رات وہاں گزارے، عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں سوئے، ۲۴ گھنٹے پہلے گوشت کھانا چھوڑ دے، عشاء کے بعد مصلّے پر بیٹھ کر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھے، سورۂ یٰسین میں ۷ مبین ہیں، ہر مبین پر اس عزیمت کو تین بار پڑھنا ہے۔

اس عمل میں کسی بھی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں، ہر مبین پر رکیں، یہ عزیمت پڑھیں اور آگے بڑھ جائیں۔ اس عمل سے پہلے ہی عامل اپنے گلے میں سورۂ یٰسین کا نقش ڈالے، انشاء اللہ موکل کے ذریعہ دفینے کی صحیح جگہ نشاندہی ہوگی اور دفینہ نکالتے وقت عامل کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، دفینے کے مال کی تقسیم عدل وانصاف کے ساتھ ہونی چاہئے ورنہ عامل اور صاحب مکان دونوں نقصان اٹھائیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سُبْحٰنَ الْمُنَوِّرِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحٰنَ الْمُرَّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحٰنَ النَّاصِرِ عَنْ کُلِّ مَظْلُوْمٍ سُبْحٰنَ الْمُخْلِصِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحٰنَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ سُبْحٰنَ الْھِمَمِ اَمْرُھٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ○

ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ ایک ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے لیکن تین راتوں کے ارادے سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، البتہ پہلی یا دوسری رات میں کامیابی مل جانے پر عمل کو ترک کردینا چاہئے، ۲۴ گھنٹے پہلے ہر طرح کا گوشت چھوڑدیں اور عمل جاری رکھنے تک ہر طرح کے گوشت سے پرہیز ہی رکھیں۔

سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۴۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲
۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۷
۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۶۰	۵۵۳۴۷
۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۴۹	۵۵۳۵۴

طریقہ: (۶۷) پابندی کے ساتھ اس درود شریف کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنے والے کی چھٹی حس بہت بڑھ جاتی ہے، ایسا شخص اگر کسی گھر میں داخل ہوتو اس کو اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس گھر میں دفینہ ہے یا نہیں۔ اگر ایسا عامل اس درود کو پڑھتے ہوئے گھر کے ہر حصے میں چکر لگالے تو جس جگہ دفینہ ہوگا وہاں پہنچ کر عامل کے جسم میں ایک طرح کا کرنٹ لگے گا، اس سے اندازہ ہوجائے گا کہ دفینہ کہاں ہے، پھر حسب قاعدہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ درود، درود کشف کے نام سے مشہور ہے اس درود کا ورد رکھنے والے عامل کی چھٹی حس تیر کی طرح کام کرتی ہے اور اس کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں ہروقت ہوتی ہیں۔

درود کشف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَکَاشِفِ الْاَسناد وَکَاشِفِ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَعْدَنَ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاکَاشِفَ الْاَستار وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاکَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِکْشِفْ عَیْنِیْ اِکْشِفْ قَلْبِیْ اِکْشِفْ صَدْرِیْ یَاکَاشِفَ الْاَسْرَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ اَغِیْثُوْنِیْ وَاَغِیْثُوْنِیْ یَاصَادِقُ مَصْدُوْقُ قَوْلُکَ مَنْ عُسِرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرَبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

طریقہ: (۶۸) سات مسجدوں کا پانی لائیں، پھر ان کو ایک برتن میں کرلیں، روزانہ سات راتوں تک عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین شروع کریں، سات مبین آئیں گے ہر مبین پر "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھیں (کسی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں) آخر میں ایک بار سورۂ یٰسین سیدھے سادے طریقے سے پڑھیں، ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر مبین پر جب "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھ لیں تو پانی پر دم کردیں۔ روز کے روز کے یہ پانی اس مکان کے جس حصے میں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھڑک دیا کریں، انشاء اللہ اس دوران یا سات دن کے بعد اس جگہ پر شگاف پڑجائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

طریقہ: (۶۹) "یَاعَلِیْمُ" کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں، جمعہ کے دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ "یَاعَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۶ راتوں تک، ایک دن کی بھی ناغہ نہ کریں، ساتویں

شب جو جمعہ کی شب ہوگی، دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں، نقش سے فارغ ہوکر اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی جگہ کی رہنمائی فرمادے، اس کے بعد پندرہ سو مرتبہ "یَاعَلِیْمُ" پڑھ کر اول آخر درود شریف کے ساتھ کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں، انشاءاللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی جگہ کا اشارہ خواب میں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

طریقہ: (۷۰) بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور ۴۱ مرتبہ درود شریف نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" پڑھیں اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر سوجائیں اور یہ نیت رکھیں کہ دفینے کی صحیح جگہ کی رہنمائی ہوجائے، انشاءاللہ حیرتناک طریقے پر رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۷۱) "یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ مِنْ اَسْرَارِ الْغَیْبِ" سوتے وقت ۱۹۴۰ مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، مندرجہ ذیل نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں، انشاءاللہ مؤکل خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۱۹۰۹	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۱۹۰۵
۱۷	۱۹۰۶	برائے نشاندہی دفینہ	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۱۹۰۷	۱
۱۹۰۸	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۲۵	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۱
۱۷	۲۲	۲۰	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۲۳	۱
۲۴	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

طریقہ: (۷۲) "دو نقش بنائیں" اور دونوں نقش الگ آٹے میں گولی بناکر سرخ رنگ کے مرغے کو کھلادیں، اس کے بعد اس مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاءاللہ مرغا صحیح جگہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر مرغا مرجائے تو پھر دفینہ نکالنے کی غلطی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ جنات کا سخت پہرہ ہے، لیکن اگر مرغا زندہ رہے اور کم سے کم ۳ بار اسی جگہ پر بیٹھ جائے تو دفینہ حسب قاعدہ نکال لیں۔

دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

۷۸۶

خ	ب	ی	ر
۱۱	۱۹۹	۶۰۱	۱
۱۹۸	۸	۴	۶۰۲
۳	۶۰۳	۱۹۷	۹

طریقہ:(۷۳) نوچندی جمعرات کومشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر رکھیں، رات کو آنے پر اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور سونے سے پہلے ۱۱مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِيْ يَاخَبِيْرُ اَخْبِرْنِيْ يَارَشِيْدُ اَرْشِدْنِيْ يَامُبِيْنُ بَيِّنْ لِيْ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَبِحَقِّ يَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ يَارَشِيْدُ يَامُبِيْنُ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵ ااا ھ ۱۱ ۱۱ ۲

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

طریقہ: (۷۴) گدھے کا خون، ہدہد، گائے کا پتہ، بھیڑیے کی چربی اور لومڑی کی تلی، ان سب چیزوں کو خشک کر کے باریک پیس لیں، پھر ان چیزوں کا بخور اس جگہ پر دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، نصف شب کے بعد دھونی دے کر سو جائیں اور اس جگہ کوئی نہ سوئے جہاں دفینہ کا گمان ہو، صبح وہ جگہ پھٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

طریقہ: (۷۵) عامل اگر اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنا چاہے کہ کسی بھی گھر یا کسی بھی حویلی وغیرہ میں داخل ہوتے ہی اسے اندازہ ہوجائے کہ اس مکان میں کیا ہے، اثرات ہیں یا نہیں، دفینہ ہے یا نہیں، بندش ہے یا نہیں وغیرہ، تو اس کو اسم الٰہی "یَابَاطِنُ" سے استفادہ کرنا چاہئے، اس کے لئے عامل کو یہ کرنا ہوگا کہ ہر مہینے قمر جب منزل بطین میں ہو تو اس کو "یَابَاطِنُ" چھ ہزار دو سو مرتبہ پڑھنا ہوگا، اول و آخر آٹھ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار سات ماہ تک جاری رکھنا ہے، عمل کے اختتام پر ۸غریبوں کو کھانا کھلائیں یا ۸غریبوں کی مدد کرے اور آخری بار جب اس عمل کو کرلے تو یَابَاطِنُ کا نقش لکھ کر اپنے دائیں بازوں پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ باطن آئینے کی طرح صاف وشفاف ہوجائے گا اور دولت بصیرت عطا ہوگی، اس کے بعد جب بھی کسی جگہ جائے گا حقیقت قلب پر کشف والہام کی طرح برسے گی۔ اس کے بعد اگر کسی گھر میں دفینہ اور سحر مدفونہ کی نشاندہی کرنی ہو تو اس گھر کا پانی لے کر اس پر "یَابَاطِنُ" چھ سو مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور اس پانی کو اس گھر کے سارے کونوں میں یا جس کمرے یا دالان میں شبہ ہو وہاں کے کونوں میں چھڑک دیں، یہ عمل نصف رات کے بعد کریں، اگلے دن وہاں سے زمین یا تو پھٹ جائے گی یا ابھر جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

اسم الٰہی "یَابَاطِنُ" کا نقش اس طرح بنے گا، نیچے قرآن حکیم کی ایک آیت لکھی جائے گی۔

۷۸۶

ب	ا	ط	ن
۱۰	۴۹	۳	۰
۴۸	۷	۳	۴
۲	۵	۴۷	۸

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

دفینے کی تصدیق اور نشاندہی کے باقی فارمولے انشاءاللہ صنم خانہ عملیات کے مخصوص باب میں پیش کئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ "صنم خانہ عملیات" جلد سے جلد مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ "صنم خانہ عملیات" روحانی عملیات کی سب سے بڑی اور عظیم کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی اور دیر تک شائقین اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔

ناچیز حسن الہاشمی

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

فن عملیات سے متعلق چند سوالات

سوال از: سید ارشد ہادی ــــــــ گنگل

پروردگار سے قوی امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے، اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے اور خلق خدایوں ہی آپ سے فیض پاتی رہے آمین۔ چند سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ ازراہِ شفقت آپ کے طلسماتی دنیا کے کسی قریبی شمارے میں جواب عطا فرمائیں۔

ایک شخص ہے جو باقاعدہ روحانی عامل ہے۔ اب وہ شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ انگریزی دوا کھاتا ہے تو کیا اس شخص کا انگریزی دوا کھانا عملیات کے کسی پرہیز جلالی وجمالی کو توڑ دیتا ہے؟ اگر انگریزی دوا کھانے سے پرہیز جلالی وجمالی میں خلل واقع ہوتا ہے تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ کیا اس دوا کا کوئی نعم البدل ہے۔؟

عملِ حاضرات کے لئے کوئی مضبوط حصار عطا فرمائیں جو ہر طرح کے اعمالِ حاضرات میں کیا جا سکتا ہو۔ نیز اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی عطا فرمائیں۔؟

قرآنِ مجید کی کسی بھی آیت کی دائمی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟

پرہیز جلالی وجمالی کی وضاحت آپ نے پچھلے شماروں میں بار بار کی ہے مگر میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دورانِ عمل اگر پرہیز جلالی وجمالی کی شرط ہو تو ان ممنوعہ غذاؤں کو چھوڑ کر جو (پرہیز جلالی وجمالی میں آتی ہیں) کون کونسی غذائیں کھائی جا سکتی ہیں۔ برائے مہربانی ان غذاؤں کی تفصیل بھی واضح فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ اور عامل کے لئے بڑی آسانی ہوگی۔

جواب

کوئی بھی انگریزی دوا اگرچہ کسی بھی طرح کے روحانی پرہیز پر اثر انداز نہیں ہوتی لیکن ہر انگریزی دوا کوئی ایک فائدہ پہنچا کر کئی طرح کے دوسرے نقصانات انسانی جسموں میں پیدا کرتی ہے اور بعض نقصانات تو اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ اتنا سنگین وہ مرض نہیں ہوتا جس کا علاج کرایا جا رہا ہے اس لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ علاج دیسی دواؤں سے یا پھر مرض کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جائے، شوگر کا علاج دیسی دواؤں کے ذریعہ بھی ممکن ہے اور اس مرض کو روحانی علاج سے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے، ہم بہ ذات خود شوگر کو کنٹرول میں لانے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز کے تیار کردہ شوگر کے کیپسول مریضوں کو دیتے ہیں جن کا خاطر خواہ فائدہ سامنے آتا ہے اور روحانی طریقے سے بھی ہم اپنے مریضوں کو آبِ شفا اور تعویذات وغیرہ دیتے ہیں جس کے نتائج امید افزا ہوتے ہیں اور اس علاج کا کوئی دوسرا نقصان کسی مریض کو بھگتنا نہیں پڑتا، جو لوگ دوسروں کا روحانی علاج کر رہے ہیں انہیں خود بھی اس علاج پر بھروسہ ہونا چاہئے اور انہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ روحانی علاج ہر علاج سے بالاتر ہے اور ہر علاج سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت۔ وَقُل رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا۝

(سورۂ بنی اسرائیل)

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے یہ آیت صرف ایک مرتبہ پڑھ لے تو شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ اسی آیت کا نقش اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو بھی شوگر اُچھل کود کرنے سے باز آجاتی ہے، لیکن روحانی علاج کے لئے یقین شرط ہے، جتنا یقین انگریزی دواؤں پر ہوتا ہے، کم سے کم اتنا ہی یقین روحانی علاج پر ہونا چاہئے تب ہی کسی فائدے کی امید کی جاسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

راقم الحروف اپنے مریضوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیتا ہے اس نقش کو کھانے سے دس منٹ پہلے پی لیا جائے اور نقش پینے سے آدھے گھنٹے پہلے اسے پانی میں گھول دیا جائے، مریض اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور بزبان خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب شوگر کے گھٹنے بڑھنے سے وہ نجات پاچکا ہے۔

پینے کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

اس روحانی علاج کو پہلے آپ خود آزمائیں اور جب آپ مطمئن ہوجائیں پھر اپنے مریضوں کو دیں، انشاء اللہ آپ کے سبھی امراض اطمینان کلی کا اظہار کریں گے اور انگریزی دواؤں سے انہیں نجات مل جائے گی۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ حصار کی دنیا میں حصار قطبی سے بڑا کوئی حصار نہیں ہے، لیکن یہ حصار اسی وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے جب عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو، بغیر زکوٰۃ کے اس کی تاثیر اتفاقی ہوتی ہے۔ اگر آپ اس حصار سے بھرپور قسم کے فائدے اٹھانے چاہتے ہوں تو اس حصار کی زکوٰۃ پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ سات مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں، اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے فوراً بعد دودھ کی کھیر بنائیں اور ۱۱ نمازیوں کو کھلائیں، ان کے کھانے کی دعوت کرکے کھانے کے بعد بھی یہ کھیر کھلا سکتے ہیں، چونکہ حصار قطبی باموکل ہے اس لئے دوران چلہ کشی پرہیز جمالی کا اہتمام کریں۔

حصار قطبی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یَامِیْکَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَةٌ یَارَفْقَائِیْلُ یَارَفْتَمَائِیْلُ یَارَفْتَمَائِیْلُ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَاسَرْطَائِیْلُ یَاسَرْطَائِیْلُ یَاسَرْطَائِیْلُ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا یَااَمْرَائِیْلُ یَااَمْرَائِیْلُ یَااَمْرَائِیْلُ هٰهُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ یَااِسْرَافِیْلُ یَااِسْرَافِیْلُ یَااِسْرَافِیْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ یَادَرْدَائِیْلُ یَادَرْدَائِیْلُ یَادَرْدَائِیْلُ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اهیا اشراهیا علیقاً ملیقاً تلیقاً خالقاً مخلوقاً بحق کاف ها یا عین صواد بحق حا میم عین سین قاف وبحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اس حصار کی خوبی یہ ہے کہ جس عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے اس عامل سے جنات لرزتے ہیں۔ اگر آپ نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ زکوٰۃ ادا کردی تو جنات آپ سے خوفزدہ رہنے لگیں گے اور

آپ کے کسی بھی مسئلے میں حارج ہونے کی جرأت نہیں کرسکیں گے۔اس حصار قطبی کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ عامل چشم تصور سے بھی دور بیٹھ کر کسی فرد کا یا کسی جگہ کا حصار کرسکتا ہے اور دوران سفر کتنا بھی فاصلہ ہو اپنے گھر کا اور اپنے بیوی بچوں کا حصار کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

آپ اس حصار قطبی کی دولت کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں، ناچیز اس حصار کی تمام خوبیوں کو بیان کرنے سے قاصر ہے

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا معروف طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور یہ زکوٰۃ دائمی ہوگی۔ اگر آیت بڑی ہو تو دو یا تین قسطوں میں بھی اس کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ایک ہی قسط میں زکوٰۃ ادا کی جائے۔ دوران چلّہ پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں یا کم سے کم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، لایعنی باتیں اور چغل خوری وغیرہ ان کو مطلقاً ترک کردیں، انشاء اللہ ان گناہوں کو ترک کرنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور آیت کی زکوٰۃ کا مقصد پورا ہوگا۔

آپ کے چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ دوران عمل پرہیز کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ جسم کے اندر جو کثافت موجود ہوتی ہے وہ ختم ہوجائے اور جسم لطیف ہوجائے، کیوں کہ لطافت پیدا ہوئے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ دوران عمل گوشت وغیرہ کی پابندی اس لئے عائد کی جاتی ہے کہ گوشت جسم میں سستی لاتا ہے اور تساہل پیدا کرتا ہے، گوشت کھانے سے نیند بھی آتی ہے، عامل کو ان تمام غذاؤں سے بچنا چاہئے، جو جسم میں سستی اور تساہل پیدا کرتی ہیں اور بادی غذاؤں سے بھی بچنا چاہئے کہ ان سے ریاحیں آتی ہیں اور وضو بار بار ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

پرہیز کا اصل منشاء یہ ہے کہ جسم تمام کثافتوں سے نجات پالے اور ایک ایک عضو میں لطافت پیدا ہوجائے تاکہ نشاط وانبساط روح پر طاری رہے اور دل ودماغ روحانی بصیرتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہوجائیں۔ اگر کوئی اللہ کا ولی اور کوئی بزرگ کوئی عمل کرنا چاہے تو اس کو پرہیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ولیوں کا جسم سرتاپا لطیف ہوتا ہے، انہیں پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک ضمن میں یہ بھی ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوران عمل صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہے تاکہ جسم ہلکا پھلکا رہے، پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے، رہی غذاؤں کی بات تو سیدھی سادی اور ہلکی غذاؤں کا تعین عامل کو خود کرلینا چاہئے، مثلاً ہلکی پھلکی دالیں جیسے مسور کی دال، مونگ کی دال سیدھے سادے چاول بغیر گھی کی کوئی بھی ترکاری، اُبلے ہوئے چنے یا ایسے بسکٹ وغیرہ جو جسم میں تقویت پیدا نہ کریں یا چاولوں کی پیچ وغیرہ۔

یہ یاد رکھیں کہ پرہیز کے بغیر کوئی بھی عمل پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا اور کوئی بھی اللہ کا بندہ مقام ولایت تک نہیں پہنچتا۔ نیکیاں کرنے سے زیادہ روح کو عروج گناہ چھوڑنے سے ہوتا ہے، خطائیں ترک کردینے سے روح قوی ہوجاتی ہے لہٰذا پرہیز بغیر کسی بھی عمل میں کامیابی کی امید نہ رکھیں۔

عمل کی اجازت

سوال از: محمد مشتاق حسین اسلم کاغذی ـــــــــــ نظام آباد

عرض خدمت ہے کہ بندہ پچھلے پندرہ سالوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہے۔ آپ کی تحریک سے بھرپور اتفاق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی اہمیت اور اس کے فضائل کو اجاگر کرنے کی جو کوشش آپ کررہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اس ملک میں علماء کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ علم کو چھپاتے ہیں ایک آپ ہیں کے اس لاثانی علم کو اجاگر کرتے ہوئے ہر کس وناکس کو اس کا قائل کررہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اچھی صحت عطا فرمائے آمین۔

آٹھ نو سال پہلے آپ کی حیدرآباد آمد ہوئی تھی مجھے ذاتی طور پر آپ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عملیات پر بھروسہ ہے لیکن عامل بننے کے لئے جو کٹھن شرائط ہیں وہ مجھ سے نہیں ہوسکتے کیونکہ میں سینٹر گورنمنٹ میں افسر تھا اب سبکدوش ہوچکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف چھوٹے موٹے عملیات کروں تاکہ میں خود اور میرے اہل وعیال دوست احباب کو فائدہ پہنچے چنانچہ اس سلسلے میں میں نے آپکے ادارے سے بہت سی کتابیں منگوا رہا ہوں۔ اب سب کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کے صرف ایک عمل آیت الکرسی کا کرلوں کیونکہ

اس میں بھی بے شمار فائدے ہیں۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ حصار کا طریقہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے واقف کریں میں ماہنامہ تجلی کا بھی دس سال تک قاری رہا ہوں۔

جواب

آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شب منگل سے اس کی شروعات کریں اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور چلّے کے دوران ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنالیں، آپ کے لئے سب سے آسان حصار یہ رہے گا کہ ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔

خواب میں حالات کی جانکاری کے لئے ''یاعلیم یاخبیر'' کی زکوٰۃ ادا کرلیں، نوچندی جمعرات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ''یاعلیم یاخبیرُ'' پڑھا کریں، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ جب کسی کے بارے میں آپ کو رہنمائی اور جانکاری مطلوب ہو تو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں، پھر تین سو مرتبہ ''یاعَلِیمُ یَاخَبِیرُ'' پڑھیں اور اپنے مقصد کا تصور رکھیں۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

کبھی کبھی پہلی رات میں واضح انداز سے کچھ نظر نہیں آتا اس لئے آپ جب بھی یہ عمل کریں تو اس کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ تیسری رات تو رہنمائی مل ہی جاتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے بہت کم خطا کرتا ہے۔

ہماری تو رائے یہ ہے کہ اگر آپ زندگی کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو چکے ہوں تو پھر روحانی عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور اس لائن کی ریاضتیں ادا کرنے کے بعد مکمل اہلیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور دونوں ہاتھوں سے ثواب دارین لوٹیں۔

مؤکل تابع کرنے کی خواہش

سوال از: (نام پوشیدہ رکھنے کی فرمائش)

باعافیت خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے رسالے پڑھنے کا بہت شوق وذوق ہے مجھے، اور میں آپ کا بہت عقیدت مند ہوں آپ کے رسالہ موکلات نمبر اور حاضرات نمبر پڑھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے اس لئے کے دیوبند نے علمی مہات بہت حاصل کی ہے۔ اور اب روحانی علوم میں بھی، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ویسے تو میں اس فن میں دلچسپی بہت کم رکھتا تھا لیکن کچھ کتابوں کے وظیفے پڑھا کرتا تھا روحانیت بڑھانے کے لئے ۵ روقت کی نماز اسلامی لباس مسجد کے امام مسجد کی تعلیم ہفتہ واری گشت یہ کام کیا کرتا ہوں۔ اور ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ **یاھادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب** ہر نماز کے بعد پڑھا کرتا ہوں روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک عمل کی اجازت چاہئے تھی اور اس عمل کے کچھ اصولوں کا جواب چاہئے تھا۔ بہت دور سے خط لکھ رہا ہوں پتہ نہیں کہ جواب ملے گا اس احقر کو؟ ایسا نہ ہو کہ اب خط لکھ نہ سکوں۔

۱۔ رسالہ مؤکلات نمبر میں ایک عمل درج ہے اس میں اس عمل کی معیاد نہیں ہے کہ کتنے دن کا چلہ کرنا ہوگا۔ اور مسجد میں عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟ حصار کے ساتھ یا بنا حصار کے۔ وہ عمل صفحہ نمبر ۵۶ پر سورۂ کوثر کے مؤکل کی حاضری کا عمل عروج ماہ پیر کے دن بعد نماز عشاء ۱۴۱ ر مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ آگے پیچھے ۷ ر مرتبہ آیت الکرسی سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھنا ہوگا۔ کیا اس عمل میں حصار کرنا ہوگا؟

۲۔ اور اس عمل کے نیچے جو نقش لکھا ہے اس کا کیا کرنا ہوگا۔ ویسے تو ہر عمل میں پرہیز جمالی وجلالی اور ترک حیونات کرنا ہوگا۔

صفحہ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ ر پر جو اعمال تحریر فرمائے اس کی اجازت عنایت فرمائیں۔ ہمارے علاقوں میں سب ڈھونگی، بازاری عامل گندے عملیات کرتے پھرتے ہیں۔

۳۔ عروج ماہ کسے کہتے ہیں۔ رجال الغیب سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں رجال الغیب کا سمتی تاریخی ہیں، لیکن کس سمت منہ کرنا ہے۔؟ جس

دن رجال الغیب نہیں ہیں اس دن منہ کس طرف کرنا چاہئے۔ جوابات عنایت فرمائیے اور کچھ ہدایت بھی فرمائیے۔

جواب

روحانی عملیات کی دنیا میں جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے، اس کو سب سے پہلے مؤکل تابع کرنے کی سوجھتی ہے جب کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس دور میں اولاد تابع نہیں ہوتی، سگا تابع نہیں ہوتا، یار دوست تابع نہیں ہوتے، رشتے دار تابع نہیں ہوتے تو پھر اس دور میں فرشتے اور مؤکلین کیسے تابع ہو سکتے ہیں۔ مؤکلین اور ہمزاد وغیرہ کو تابع کرنا ممکن ہے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس اس لائن میں کامیاب ہو سکے۔

مؤکل کو تابع کرنے اور اپنا گرویدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، پہلی منزل سے گزرے بغیر آخری منزل تک پہنچ جانا کسی بھی لائن میں اور کسی بھی سفر میں ممکن نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں سبھی طرح کے مضامین اور سبھی طرح کے قارئین کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔ طلسماتی دنیا کو جہاں بوڑھے پڑھتے ہیں وہیں بچے بھی دلچسپی سے پڑھتے ہیں لیکن ہم نے جو مضامین بطور خاص بڑوں کے لئے، اہل لوگوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے چھاپے ہوں جن میں روحانی عملیات کی شدھ بدھ پیدا ہوگئی ہو، ان مضامین کو اگر بچے پڑھ کر طبع آزمائی کرنے لگیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ سراسر نادانی ہوگی اور عاقبت نااندیشی بھی۔

آپ نے سورۂ کوثر کے عمل کی اجازت مانگی ہے، اجازت دیدینے میں ہمارا کیا گھٹتا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ محض آرزوؤں سے اور صرف کسی کی اجازت دیدینے سے کوئی عمل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ اس لائن کی بنیادی تمام ریاضتوں سے فارغ ہوکر ہم سے اجازت مانگتے تو پھر ہماری اجازت کا فائدہ یقیناً آپ کو پہنچتا اور یقیناً آپ کامیابی کے مراحل سے گزر جاتے، کسی بھی اسٹیج پر مقرر کرسی پر بیٹھ کر صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت چاہتا ہے اور صدر جلسہ اجازت دیتے ہیں تو مقرر اپنی تقریر شروع کرتا ہے اور سامعین کے دلوں کو موہ لیتا ہے لیکن ایسا تو نہیں ہوتا کہ مقرر نے تقریر کی بھی مشق نہ کی ہو اور اس سے تقریر کرنی آتی ہی نہ ہو اور محض صدر جلسہ کی اجازت سے وہ اپنی تقریر میں دھوئیں اٹھادے اور سامعین کو مسحور کردے۔ ایک طرف تو آپ فرمارہے ہیں کہ آپ کو روحانی عملیات میں کوئی دلچسپی نہیں دوسری طرف آپ کے ذوق وشوق کا عالم یہ ہے کہ یکلخت آپ مؤکل تابع کرنے کے کئی طریقوں کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

عزیزم ہم آپ کے اس ذوق وشوق کا احترام کرتے ہیں اور اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بزرگوں کے علمی اثاثے پر یقین کیا اور اسی یقین کی بنیاد پر آپ نے ہم سے رجوع کیا لیکن ہمارا فرض منصبی ہے کوئی بھی ہم سے روحانی عملیات کے سلسلہ میں رائے، مشورہ، رہنمائی یا اجازت طلب کرے تو ہم اس کو صحیح بات بتانے کی اور اسے سیدھا راستہ دکھانے کی ذمہ داری نبھائیں اور سوال کرنے والے کو گمراہ کرکے اپنی عاقبت داؤ پر نہ لگائیں۔ سچ یہ ہے کہ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے نمٹے بغیر کسی بھی نظر نہ آنے والی مخلوق کو تابع کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ پہلے اُن ریاضتوں کی تکمیل کریں جو اس لائن کا قاعدہ بغدادی ہیں، انہیں مکمل کئے بغیر آپ سپارے کیسے پڑھ سکیں گے؟ کم سے کم حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سورۂ یٰسین آپ کو حفظ یاد ہونی چاہئے، تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو نقش بھرنے کے اصول اور قواعد از بر ہونے چاہئیں۔

آپ نے اپنے جو معمولات بتائے ہیں وہ سب قابل اعتبار ہیں، عمر بھر آپ انہیں جاری رکھیں لیکن مؤکل تابع کرنے کے لئے یہ معمولات کافی نہیں ہیں، یہ عمل جو آپ نے منتخب کیا ہے اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک آپ کو کرنا ہے اور چونکہ عمل بامؤکل ہے اس لئے پرہیز جمالی اور جلالی آپ کو دوران عمل کرنے ہوں گے جس کی تفصیل آپ کو عملیات کی کتابوں میں مل جائے گی۔ پرہیز کے ساتھ ساتھ دوران عمل آپ کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا کہ رجال الغیب آپ کے روبرو نہ ہوں۔ ماہرین عملیات نے رجال الغیب کی سمتیں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے متعین کردی ہیں، یہ تفصیل آپ کو کسی بھی کتاب میں مل جائے گی۔ اس تفصیل کو ہم کئی بار چھاپ چکے ہیں، مراد یہ ہے کہ اگر رجال الغیب مشرق میں ہوں تو آپ اپنا رخ مغرب کی طرف کرلیں اور اگر رجال الغیب شمال میں ہوں تو آپ اپنا رخ جنوب کی طرف کرلیں، گویا کہ

دوران عمل آپ کی پشت رجال الغیب کی طرف ہونی چاہئے نیز آپ اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ عمل کی شروعات آپ کو مثبت مہینے میں کرنی ہے۔ عاملین کی تشریحات کے مطابق مہینے تین طرح کے ہوتے ہیں۔مثبت، ذوجسدین اور منفی، منفی مہینے میں عمل شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، مثبت مہینے کو فوقیت دیں، اگر جلدی ہو تو ذوجسدین میں بھی عمل کر سکتے ہیں۔

اس طرح کی تفصیلات کی جانکاری کیلئے ہماری تصنیف ''تحفۃ العاملین'' کا مطالعہ کریں۔

عمل کی شروعات اس وقت بھی نہیں ہونی چاہئے جب چاند برج عقرب میں ہو، یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں جو عمل شروع کئے جاتے ہیں وہ بالعموم پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتے۔

آپ نے مؤکلات نمبر کے جن فارمولوں کا ذکر کیا ہے ان سب میں نقوش بھی آپ کو تیار کرنے ہوں گے اور نقوش کی چونکہ آپ نے زکوٰۃ ادا نہیں کر رکھی ہے اس لئے آپ کے تیار کردہ نقوش مؤثر نہیں ہوسکتے، یہ نقش دوران عمل آپ کے دائیں بازو پر رہے گا۔ یہ تمام باتیں اس لئے بتادی گئی ہیں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت برباد نہ ہوتا ہم ہماری طرف سے مذکورہ فارمولوں کی اجازت ہے، آپ اپنی تقدیر آزما سکتے ہیں لیکن خدانخواستہ اگر آپ کو کامیابی نہ ملے تو آپ اکابرین کے علمی اثاثہ پر شک نہ کریں اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور پھر صحیح طریقہ اختیار کریں، پھر کبھی اپنی قسمت آزمائیں۔ اور اصول وقواعد کے ساتھ روحانی سفر شروع کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ کسی سفر کے لئے مسافر کا پہلا قدم صحیح اٹھ جائے تو مسافر منزل مقصود تک ضرور پہنچتا ہے اور اگر پہلا ہی قدم غلط اٹھ جائے تو پھر منزل تک پہنچنا ناممکن ہوجاتا ہے، بقول شاعر:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تاثریا می رود دیوار کج

زندگی کے مسائل تہہ در تہہ

سوال از: (نام مخفی)

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، اپنی پریشانی آپ کو بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں، میں پہلے بھی آپ کو بہت بار خط لکھ چکا ہوں، جب میں اپنے حالات لکھتا ہوں تو آپ جواب نہیں دیتے اور یاد دہانی کے لئے خط لکھتا ہوں تو اس کا جواب دیدیتے ہیں، خیر آپ کی مرضی جواب دیں یا نہ دیں، میں یہ خط آپ کو آخری بار لکھ رہا ہوں، انشاءاللہ اب میں اپنی پریشانی نہیں لکھوں گا بلکہ صرف اب شاگردی سے متعلق ہی بات ہوگی کیوں کہ میں اب تھک چکا ہوں میں جب بھاگ کر پڑھنے گیا تھا اس وقت امداد کی ضرورت تھی، اس وقت بھی کسی نے مدد نہیں کی کیوں کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کسی ایک کو کمانے کی ضرورت تھی۔ میرے والد تو کھیت باغ وغیرہ سب بیچ کر عیاشی میں خرچ کر لئے، میری امی نے گہنے تک بیچ دیئے، کچھ گہنے بچے تھے وہ عاملوں کے چکر میں بک گئے، ہاتھ آیا تو صرف مار پھٹکار۔ اس عالم میں بھی میری امی کسی طرح تھی اس کو بیچ کر مجھے پڑھنے کے لئے دیا میں بھاگ کر سہارنپور چلا گیا، ۲۰ سپارے کلام پاک کے حفظ کر لئے تو گھر کے حالات بہت خراب ہوگئے اس لئے مجھے تعلیم کو چھوڑنا پڑا، اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی میں گاؤں میں آیا اور وہیں امامت شروع کردی دو ہزار روپے ماہانہ پر اور تب سے لگ بھگ پانچ سال امامت کی اور پڑھنے کے لئے ہاتھ پیر مارتا رہا، مختلف تنظیموں سے اپیل کرتا رہا، آپ کے پاس خط بھیجا یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی امیر مریض ہے اس کو گردے کی ضرورت ہے تو میں ایک گردہ بھی بیچ سکتا ہوں، تب بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے مولانا ارشد مدنی صاحب کے نام بھی خط روانہ کیا، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، مسلم فنڈ میں فون کیا کہ قرض ہی مل جاتا جس پر سود نہ دینا پڑے، جواب ملا کہ گہنے گروی رکھنے پڑیں گے۔ اگر میرے پاس گہنے ہوتے تو قرض کی کیا ضرورت تھی، میں تو اس کو بیچ کر ہی کام چلا لیتا، آج میں بالکل تھک چکا ہوں، زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے بہنوں کی خاموشی دیکھی نہیں جاتی جو مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہیں، ان کی شادی بھی کرنا چاہتا ہوں اور محرم کے بعد شادی ممکن ہے۔ ۶۵ ہزار روپے نقد لے کر لکری کا سامان پورے گھر والوں اور ان کے رشتے داروں کو ان کے بہنوں کے کپڑے بھی دینے ہیں لگ بھگ سو باراتیوں کو کھانا بھی کھلانا ہے اس لئے آپ کی معرفت آپ سے اور تمام فلاحی تنظیموں سے تمام اہل خیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ میری مدد کریں ورنہ میں قرض لے کر شادی تو کردوں گا لیکن چکا نہیں پاؤں گا، اللہ ہی جانتا ہے زیادہ حالات بگڑے تو ایک ہی راستہ ہے خودکشی، اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی ذلیل حرکت سے

بچائے آمین۔

میں جوابی لفافہ نہیں بھیج سکتا خدا کے واسطے آپ اپنے جیب سے بیس پچیس روپے خرچ کر کے جواب مطلع فرمائیں، یہاں میں ایک بات تمام فلاحی تنظیموں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ضرورت مندوں کی مدد نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے کسی سے سودا مت کیجئے، خدا سے ڈریئے، قیامت کے دن کوئی بھی فریادی آپ کا دامن پکڑ سکتا ہے۔

یہ بات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک فلاحی تنظیم کے پاس فون کیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں پڑھنا چاہتے ہو، میں نے کہا کسی بھی مدرسہ میں تو انہوں نے کہا کہ مدارس میں امدادی داخلہ بھی ہوتا ہے میں نے کہاں کہ پیسے گھر کے لئے چاہئے تا کہ راشن کا خرچہ چل سکے تو انہوں نے میری عمر پوچھی میں نے کہا ۱۷ سال، اس کے بعد وہ دو دن کے بعد فون کرنے کے لئے کہا، جب فون کیا تو انہوں نے ایسی گھٹیا شرط رکھی کہ میرا سر شرم سے جھک گیا، انہوں نے کہا کہ منظور ہے تو بولو ورنہ فون مت کرنا، کیا یہی قوم کی خدمت ہے، میں نے آپ کے پاس خط لکھا تھا، مولانا ارشد مدنی صاحب کے پاس خط لکھا تھا، مسلم فنڈ میں بھی فون کیا اور دو تین جگہ درخواست بھی دی لیکن کسی نے مدد نہیں کی، انشاء اللہ قیامت میں تمام لوگوں کو اللہ کے دربار میں دامن پکڑوں گا کیوں کہ آپ قوم سے پیسہ محتاجوں کو خرچ کرنے کے لئے لاتے ہیں نہ کہ اپنی زندگی سنوارنے کے لئے، خدا حافظ۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، دل متاثر ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ آپ واقعتاً مصائب و مسائل کا شکار ہیں لیکن اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ آپ دوسروں سے توقعات باندھے بیٹھے ہیں اور خواہ مخواہ لوگوں سے سہاروں کی امید رکھتے ہیں جب کہ آپ کو کئی بار یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ اس دنیا میں جو لوگ اپنی مرضی سے تریاق عطا کر دیتے ہیں وہ مانگنے سے کسی کو زہر بھی نہیں دیتے۔ آپ نے جتنی لگن کے ساتھ دنیا والوں کے کی چوکھٹ پر حاضری دی ہے، اتنی لگن اور چاہت کے ساتھ اگر آپ نے اپنے خدا کا در کھٹکھٹایا ہوتا تو اب تک آپ کی کشتی پار ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ جسمانی طور پر معذور نہیں ہیں تو ہماری گزارش ہے کہ آپ خود جد و جہد کریں اور خود ہی پیسہ کمانے کی کوشش جاری رکھیں، رزق حلال کے لئے چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کیا جا سکتا ہے، لوگوں سے بار بار سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ بازار میں امرود اور کیلوں کی ٹھیلی لگالیں، اس چھوٹے سے کام میں برکت ہوگی اور ایک دن آپ کے بڑے بڑے مسائل حل ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں مسلم فنڈ اور مولانا ارشد مدنی کا بھی ذکر کیا ہے اور ان حضرات سے بھی آپ کو شکایت رہی۔

عزیزم کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنا مدعا صحیح طریقہ سے کسی کے سامنے پیش نہیں کر پاتے اور دوسرے کے دل میں اتر جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے بھی ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ دیوبند کا مسلم فنڈ لوگوں کی اپنے اصولوں کے تحت بھرپور مدد کرتا ہے اور حضرت مولانا ارشد مدنی بھی مختلف جہتوں میں، مختلف انداز سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، آپ ان حضرات کے سامنے ڈھنگ سے، سلیقہ کے ساتھ اپنا مطالبہ رکھتے تو شاید آپ کو مایوسی نہیں ہوتی۔

جہاں تک بہن کی شادی کا معاملہ ہے تو ہمیں تو یہ اندازہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی میں لوگ دل کھول کر مدد کرتے ہیں، دیوبند میں تو حال یہ ہے کہ غریب کی بیٹی مالدار کی بیٹی سے زیادہ ساز و سامان لے کر جاتی ہے اور رشتے داروں کے علاوہ غیر بھی اتنی مدد کر دیتے ہیں کہ سامان سمیٹا نہیں جاتا۔

آپ بہن کی شادی کا ارادہ کر لیں اور اس کی اطلاع اپنے یار دوستوں کو اور رشتے داروں کو دیدیں، انشاء اللہ عزت و راحت کے ساتھ آپ کی بہن رخصت ہوگی۔

اگر آپ کو اپنی تعلیم جاری رکھنی ہو تو اس سلسلہ میں آپ کسی تنظیم کے ذمہ داروں سے ملیں، انشاء اللہ آپ کی مدد ہوگی، اگر آپ ادارہ خدمت خلق دیوبند سے بھی مدد چاہیں گے تو یہاں سے بھی آپ کو بھرپور مدد مل سکتی ہے لیکن دیوبند آ کر آپ کو اپنا صحیح مقصد بتانا ہوگا اور اپنی بات طریقہ اور سلیقے سے رکھنی ہوگی، فی الحال آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ روزانہ اور نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ مسائل حل ہوں گے اور اللہ کی مدد آئے گی۔

آپ کے خط سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کا لب و لہجہ کبھی کبھی بہت جارحانہ ہو جاتا ہے جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بھی

بن سکتا ہے۔ یادرکھیں کہ کوئی بھی انسان کسی کی بھی ہمدردی اسی وقت حاصل کرسکتا ہے جب وہ عاجزی اور انکساری کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑے، طلب کرنے میں اور چھین جھپٹ کرنے میں فرق ہوتا ہے، ہمارا انداز سر جھکا کر لینے کا ہونا چاہئے اور سر اُٹھا کر اکڑفوں کے ساتھ کسی سے کچھ مانگنا خود کو نقصان پہنچانے والا وطیرہ ہے، اس سے احتیاط برتیں، دامن کسی کے سامنے پھیلائیں، طریقہ سے پھیلائیں، شعور اور سلیقہ کو پیش نظر رکھیں، کھردرا لب ولہجہ تو مال داروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، غریبوں کے لئے تو اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

رشتے داروں کے غم

سوال از: مظہر علی ———— کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادوٹونہ کرکے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزلہ عمارت سے گرپڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جاکر دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کی اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رورو کر دعا کی، ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی روشنی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دعوت دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرے اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں، دیکھ کر آئیں گے۔ میں نے ان کو بلواکر ان کے گھر گیا تھا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادوٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ۔ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا، میں تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں۔ ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتارہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عید کے موقع پر ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میرے ماں، بہن بھائیوں کو بلوایا، مجھے نہیں بلایا اور میرے ماں، بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں، میں سب سے بڑا میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمعنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیما بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس درجہ پامال ہوچکے ہیں کہ ایک دوسرے سے آخری درجہ کی بدگمانیاں ہورہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہوگئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کررہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔

آج کل اکثر خاندانوں میں یہی ہورہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں

ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہو جاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے، اس دورِ جہالت میں گناہگاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناسمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہو جاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دورانِ اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھیں بند کر کے لڑتے ہیں، جیسے انہیں پھر اپنے دشمنوں سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی جنگیں اور محاذ آرائیاں ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے درپئے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں۔ انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر وضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر وضبط کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کی وہ دولتیں نصیب ہو جاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوتیں۔

آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چیٹ بھی، قلم روکنے سے پہلے بس ایک شعر سن لیں۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جائیں گے

ذاتی جانکاری

سوال از: آصف علی ______ بنگلور

میرا نام: آصف احمد، پیدائش ۱۹۷۷-۱۵-۲۱۔

والدین: صفراء مرحوم محمد اسماعیل مرحوم۔

میری بیوی کا نام عائشہ، ماں امیر بی۔

میری بیٹی کا نام: تمیمہ کوثر، پیدائش ۲۰۰۹ء-۱-۱۶۔ اور ایک بیٹا محمد اکرم، پیدائش ۲۰۱۵ء-۱۲-۳۰۔

میں آپ کو اس سے پہلے بھی ایک خط لکھا تھا اور انتظار کیا مگر جواب نہیں آیا، یہ دوبارہ لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کا جواب ملے گا۔ طلسماتی دنیا سب لوگوں کے لئے ایک چراغ کی طرح ہے، اسے پڑھنے سے سب چیز کی معلومات ہوتی ہے، یہ کسی روشنی کی طرح دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اللہ آپ کو آپ کے گھر والوں کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔

میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، امید ہے کہ مجھے آپ اپنا شاگرد بنائیں گے اور پہلے خط میں میرے نام کے اعداد، اور میری شخصیت کے اعداد مجھے کیا کام دے گا، ابھی میں شادی کے، تین سال سے کر رہا ہوں، دو سال نیک چال رہا تھا، ابھی بند ہو گیا، ایک سال سے کوئی رشتہ نہیں لگ رہا ہے بہت پریشان ہوں، کپڑے کے کاروبار کیا تو کام نہیں چلا، مجھے دو سال سے پیٹ میں درد تھا، دوا بھی کھایا اور آپ کی طلسماتی دنیا میں جو بھی پیٹ میں درد کا ذکر آیا اس کو بھی پڑھ کر پانی دم کر کے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر شفا ہوئی، بعد میں پیٹ بھاری ہو گیا، اس میں کوئی دوا ہے، یا گیس کی ہے معلوم نہیں، میری پیدائش تاریخ ٹھیک نہیں، یہ اسکول میں درج ہے، میری بیوی کی تاریخ پیدائش ۱۹۷۵ء-۵-۷ ہے، میری شادی کی تاریخ ۲۰۰۶ء-۱-۱ ہے، بنگلور میں ہوئی۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

شاگرد بننے کے لئے آپ اپنا پورا نام، والدین کا نام، اپنی عمر لکھ کر بھیجیں، اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۴ فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھجوائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی تاریخ معتبر نہیں ہے اس لئے آپ کے برج اور ستارے کا اندازہ نہیں ہو سکے گا اور اگر ہو گا تو قیاسی طور پر ہو گا

اور اس کا بہت زیادہ اعتبار نہیں ہوتا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے، آپ کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں، آپ کی زوجہ کی مبارک تاریخیں ۸، ۱۷، اور ۲۶ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی بیٹی کا نام تیمما کوثر ہے اور تاریخ پیدائش ۱۶رجنوری ۲۰۰۹ء ہے، تیمما کوثر کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہی ہے، انشاء اللہ اس کی زندگی کامیاب گزرے گی، آپ کے بیٹے کا نام محمد اکرم ہے اور تاریخ پیدائش ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۱۵ء ہے۔

محمد اکرم کے نام کا مفرد عدد بھی ۲ ہی ہے۔ اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہے۔ اس کے دونوں اعداد میں بھی کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ کی شادی کی تاریخ بھی ٹھیک ہی ہے۔ آپ کی زندگی میں الجھنوں کی وجہ سے آپ کے ستاروں کی گردش ہے، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ پڑھا کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر آپ کو ان بے شمار الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ پیٹ کی بیماریوں سے چھٹکارا مل جائے گا، اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو تمام مسائل سے نجات دے اور آپ کی تندرستی بحال ہو جائے۔

ذکرِ خداوندی کی روح

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

بخدمت شریف حضرت گزارش یہ ہے کہ وہ کونسا عمل، ذکر، اسم باری تعالیٰ ہے جس کے پڑھنے سے قاری عامل، سیف زبان ہو جاتا ہے، زبان میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کن فیکون کی زبان ہو جاتی ہے، برائے کرم طلسماتی دنیا میں مفصل عمل شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

حق تعالیٰ کے ذاتی نام "یا اللہ" کا بہ کثرت ورد کرنے سے کوئی بھی صاحب ایمان صاحب کشف ہو سکتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر "یا رحمن یا رحیم" بھی بہ کثرت پڑھتے رہیں تو بھی انسان میں بے شمار خوبیاں اور اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ کسی بھی ذکر سے فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ دوسرے اوقات میں اپنی زبان فضول گفتگو اور دوسروں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی باتوں سے پرہیز رکھے۔

"یا رحمن و یا رحیم" پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہو سکتا ہے اور خاطر خواہ نتائج اسی وقت برآمد ہو سکتے ہیں جب ان اسماء الٰہی کا ذکر کرنے والا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں اور لوگوں کو دل شکنی سے بچے، جہاں تک کن فیکون والی بات ہے تو یہ صفت صرف خداوند تعالیٰ کی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر ہماری زبان لوگوں کے دلوں کو پھاڑنے سے محفوظ رہے تو پھر ذکر خداوندی کے فائدے سامنے آئیں گے اگر زبان صاف ستھری نہیں ہوتی تو ذکر کا فائدہ کیوں کر ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص رات بھر "یا رزاق" کی رٹ لگاتا ہو اور اسے کبھی اللہ کے کسی بندے کو ایک وقت کی روٹی کھلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو "یا رزاق" پڑھنے کے نتائج کیسے برآمد ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص "یا ستار العیوب" کی تسبیحیں پڑھتا ہے لیکن خود دوسروں کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی اسے توفیق نصیب نہ ہو تو "یا ستار العیوب" پڑھنے کا اس کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بندہ جس اسم صفاتی کو پڑھنے کا معمول بنائے اس صفاتی نام کے رنگ میں خود کو رنگ لے اور صفت خداوندی میں خود کو ڈھال لے، ایسا کرنے سے وہ عظیم صفات بندے کے اندر پیدا ہو جائیں گی جو رب العالمین کی ذات گرامی کی ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً. اللہ کے رنگ میں رنگ میں جاؤ اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔

ذکر خداوندی کا مزہ جب ہی ہے جب جس اسم الٰہی کا ورد رکھے، اس صفت میں خود کو پوری طرح ڈھال لے اگر "یا ودود" پڑھے تو اس کے انگ انگ سے محبت ٹپکنے لگے، اگر "یا عدل" پڑھے تو عدل و انصاف کا خوگر بن کر رہ جائے اور اگر "یا علیم" پڑھے تو اپنی پوری زندگی تحصیل علم میں گزار دے۔ راقم الحروف کے تو بس یہی سمجھ میں آتا ہے باقی۔

واللہ اعلم بالصواب

اس سلسلے میں کچھ اہم فارمولے دئیے جارہے ہیں۔ اگر عاملین محنت ومشقت کا اردہ کرلیں تو ان کے لئے یہ راہ آسان ہو سکتی ہے۔ ح۔ہ

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

آیت الکرسی کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کر و اور حسنِ نیت اور خلوص دل کے ساتھ چڑھتے چاند میں منگل کے دن فجر کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ آیت الکرسی ۲۷ رمرتبہ پڑھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۲۱ رمرتبہ پڑھتے رہو۔ عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر ۲۷ رمرتبہ دعوت پڑھو۔ اور اس دوران دھونی لیتے رہو۔

پہلی ہی رات میں گدھے کی آواز سنائی دے گی۔ دسری رات گھوڑے کی آواز سنائی دے گی۔ تیسری رات گھوڑے سوار تمہارے سامنے سے گزریں گے۔ اس دوران خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ چوتھی رات دورانِ عمل دیوار شق ہوگی اور ایک نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ وہ کہے گا السلام علیکم یاولی اللہ۔

اس کے جواب میں عامل کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر وہ پوچھے گا تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟

عامل کہے کہ ایک خادم چاہتا ہوں کہ جو عمر بھر میری خدمت کرے وہ کہے گا کہ سونے کی انگوٹھی لے لو اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان ایک عہد ہے۔ جب جسے بلانا چاہو تو اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن کر ۳ رمرتبہ دعوت پڑھو۔

یَامَلِکُ کَنْدَ یَا سُ اَجِبْنِی بِحُضُوْرِکَ فِیْ کُلِّ مَاتُرِیْدُ مِنْ طِیِّ الْمَنَّانِ وَامْشِیْ عَلَی الْهَاءِ وَغَیْرِهِمَا مِنْ اَنْوَاعِ الْکَرَامَاتِ هٰذَا مَعَ التَّوَکُّلِ.

اس دعوت سے پہلے شیخ یا استاد کی اجازت حاصل کر لینا ضروری ہے۔ امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کو اس طرح کریں کہ عشاء کے بعد ۳۱۳ رتین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات مرتبہ دعوت پڑھیں۔ تب بھی موکل حاضر ہو کر ہم کلام ہوتا ہے اور عامل کے تابع ہو جاتا ہے۔

علامہ بونیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ ر مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے تو اس کے موکل غائبانہ عامل کی مدد کرنے لگیں۔

کلمات دعوت وعزیمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ یَااللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَاهُ یَاهُ یَاهُ یَا رَبَّاهُ یَارَبَّاهُ یَارَبَّاهُ یَاسَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَاهُوَ یَاهُوَ یَاهُوَ، یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا اَنِیْسِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ دَعْوَتِیْ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، یَا مَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ یَا جَامِعَ الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِهٖ وَقَهْرِهٖ اَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ رُوْحَانِیَّة

هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الشَّرِيْفَةِ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِ يَامَنْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اِهْدِنَا اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ حَتّٰى اَسْتَرِيْحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَا مَنْ لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَاالَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ لِيْ وَاَرْسِدْنِيْ فِيْمَا اُرِيْدُ مَنْ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَاِثْبَات، قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ يَا مَنْ يَّعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَامَنْ يَّعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيْرَ عِبَادِهٖ سِرًّا وَجَهْرًا. اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تَسَخَّرَلِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ الْمُنِيْفَةِ يَكُوْنُوْنَ لِيْ عَوْنًا عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِيْ هَيْلًا هَيْلًا جَوْلًا مَلْكًا مَلْكًا يَامَنْ يَتَصرَّفُ فِيْ مُلْكِهٖ اِلَّابِمَا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، سَخِّرْلِيْ سَخِّرْلِيْ عِنْدَكَ كِنْدِيَاسَ حَتّٰى يَتَكَلَّمَنِيْ فِيْ حَالِ يَقْفِنِيْ وَ بِعَيْنِيْ جَمِيْعِ حَوَائِجِيْ يَا مَنْ وَّلَايَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ. يَا حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَابَاعِثُ يَا شَهِيْدُ يَا حَقُّ يَاوَكِيْلُ يَا قَوِيُّ يَامَتِيْنُ كُنْ لِيْ عَوْنًا عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِيْ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اقسمتُ عَلَيْكَ يَااَيُّهَا السَّيِّدُ اكند ياسَ اَجِبْنِيْ اَنْتَ وَخُذْ امكَ وَاَغِيْثُوْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

جنات سے دوستی کرنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی جنات سے دوستی ہو جائے اور دوستی بھی ایسی کہ وہ جب بھی کسی کام کا حکم دے جنات فوراً اس کی تعمیل کریں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنے اندر نیک لوگوں کی خصلتیں پیدا کرے۔ مثلاً پنج گانہ نماز کی پابندی، پاکی صفائی کا خیال، جھوٹ غیبت لعن طعن اور بدکاریوں سے احتراز کرے اور حتی الامکان شریعت کی پابندی کرے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کا معاملہ کرے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنات ہر کس و ناکس کے تابع نہیں ہوتے، وہ اسی انسان کے تابع ہوتے ہیں جس کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اہل ہے۔ کسی کو اگر وہ نااہل سمجھتے ہیں تو تابع ہونا تو درکنار وہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ اس لئے جنات سے دوستی کرنے کے لئے یا ان کو اپنا مطیع بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی چاہئے، صرف عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، مسلمان جنات کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ تلاوت قرآن پاک سے بہت خوش ہوتے ہیں اور جو کوئی قرآن حکیم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرتا ہے تو جنات اس کو بغور سنتے ہیں اور اپنے دلوں میں خوشی اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص سورۂ رحمٰن اور سورۂ جن اور سورۂ یٰسین کی تلاوت سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں، اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت صحت الفاظ کے ساتھ اور خوش الحانی کے ساتھ کیا کرے تا کہ غیبی مخلوق اس سے محظوظ ہو سکے۔

جنات کو مسخر کرنے کے لئے نو چندی بدھ سے عمل کا اہتمام کرے اور بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن یعنی ۴ دنوں تک لگاتار روزے رکھے اور اس درمیان ہر وقت پاک وصاف اور باوضو رہے۔ وضو اگر ٹوٹ جائے تو فوراً وضو کرے، روزانہ غسل کرے، جب بھی غسل کرے پاک، صاف لباس پہنے اور خوشبو کا استعمال کرے جس جگہ غسل کرنا ہے وہاں بھی اگربتی اور لوبان وغیرہ کا اہتمام کرے۔

جس جگہ غسل کرنا ہو وہاں ایک چٹائی، قلم، دوات، کالا ڈورا اور سفید کاغذ لا کر پہلے ہی رکھ لے۔ کالی روشنائی سے نقوش وغیرہ لکھنے ہوں گے، اس لئے کالی روشنائی رکھے۔ ایک ہزار دانوں پر مشتمل تسبیح بھی لاکر رکھے۔ پھر ایک وقت مقرر کر کے عمل کی شروعات کرے۔ اگر نماز عشاء کے بعد کا وقت مقرر کر لے تو بہتر ہے۔ اگر اس وقت ممکن نہ ہو تو پھر نماز فجر کے بعد کا وقت مقرر کر لے۔ یہ وقت بھی یکسوئی کا وقت ہوتا ہے۔ اگر رات کو عمل کرنا مقصود ہو تو چراغ زیتون یا چنبیلی میں جلائے ورنہ نائٹ بلب روشن کرے۔ نماز عشاء کے بعد عمل کا آغاز اس طرح کرے پہلے چار رکعات بہ نیت تہجد پڑھ لے پھر عمل کی شروعات کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ سورۂ دُخان پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۂ سجدہ اور ایک مرتبہ

سورۂ ملک پڑھے۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کرے کہ میری جو خواہش ہے اس کو پورا فرمادیں۔ چار راتوں تک اسی طرح عمل کرے۔ چوتھے دن جو ہفتے کا دن ہوگا اس دن عصر کی نماز سے پہلے کاغذ کے سات ٹکڑے برابر کرلے اور باوضو کاغذ کے ٹکڑں پر یہ آیات لکھے۔

پہلے ٹکڑے پر وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ.

دوسرے ٹکڑے پر وَاِذَاقَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهُ کُنْ فَیَکُوْنُ.

تیسرے ٹکڑے پر: فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

چوتھے ٹکڑے پر: ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ.

پانچویں ٹکڑے پر: فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ.

چھٹے ٹکڑے پر: وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ.

ساتویں ٹکڑے پر: یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مَنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا. فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم.

اس کے بعد ان ساتوں کاغذوں کو لپیٹ کر ان پر کالا ڈورا چڑھا دیں اور ان کو اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سوۂ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الاعلیٰ ۳۰ مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَکَلَّفَ بِالْحَمْدِ وَ تَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِیْ التَّبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَااَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنَ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءُ لَهٗ بکن سُبْحَانَ ذِیْ الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِیْ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ.

دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهِی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وَجْهِکَ الْکَرِیْمِ وَ بِکَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ عَوْنًا مِنْ مُلْحَاءِ الْجِنِّ یُعْنِیْنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا.

چاروں رکعات اسی طرح پڑھنے کے بعد دوزانوں بیٹھ جائے۔ اسی وقت سات جنات حاضر ہوں گے اور سلام علیکم کا نذرانہ پیش کریں گے۔

اس عامل کو کسی طرح کی گھبراہٹ اور خوف کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ یہ جنات طلب کرنے پر حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے کسی طرح کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ البتہ عامل کو اپنا حصار کر کے عمل کرنا چاہئے کیوں کہ جنات حصار کے اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ عامل کو چاہئے کہ بے خوف ہوکر جنات کے سلام کا جواب دے پھر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں سے وہ سات کاغذ نکال کر کسی ایک کاغذ میں لکھی ہوئی آیت کو پڑھے اور پوچھے کہ کاغذ کا یہ پرزہ کس کا ہے۔؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ یہ میرا ہے تو عامل کو پوچھنا چاہئے کہ اس نام کو اس کاغذ پر لکھے اور کہے کہ اپنی مہر لاؤ جب وہ جن اپنی مہر دیدے تو عامل کو چاہئے کہ اس مہر کو اس کاغذ پر لگادے، اس کے بعد عامل جنات سے کہے کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میں تمہیں جب بھی طلب کروں تم حاضر ہوکر میری مدد کروگے۔

عامل جب بھی جنات کو حاضر کرنے کا ارادہ کرے تو کسی بھی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَقَاعِدِ الْعَرْشِ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهِی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ وَبِکَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ عَوْنًا مِنَ الصُّلْحَاءِ الْجِنِّ یُعْنِیْنِیْ عَلٰی مَااُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا.

اس دعا کو جب بھی پڑھے گا جنات حاضر ہوجائیں گے، عامل کو

چاہئے کہ مکمل تنہائی میں حاضرات کرے۔ عامل جنات کو جو بھی حکم دے گا اس کی تعمیل کریں گے۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ وہ صرف جائز امور میں جنات سے خدمات لے۔ ناجائز کاموں میں انہیں پریشان نہ کرے ورنہ اس بات کا خطرہ رہے گا کہ وہ عامل کو ہلاک کردیں گے یا عامل کی اولاد کو پریشان کریں گے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ جنات سے بے خوف رہے، اگر وہ ان کی حاضری پر خوف زدہ ہوگیا تو ساری محنت بے کار ہوجائے گی اور جنات واپس ہوجائیں گے کیوں کہ جنات کسی بھی ڈرپوک عامل کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

اس عمل میں قرآن حکیم کی جن سورتوں کا ذکر کیا گیا ہے عامل کو چاہئے کہ ان کو حفظ کرلے اور ہر جمعرات کو ایک ایک بار ان کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاءاللہ اگر ہوش وحواس کے ساتھ اس عمل کی تکمیل کرلی گئی تو جنات تابع ہوں گے اور عامل کے ہر اس حکم کی تعمیل کریں گے جو جائز ہو۔ یہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا عمل ہے۔ جسے اس کتاب کے قائین کے لئے بطور خاص پیش کیا جارہا ہے اور اس کی اجازت ہر اس عامل کو دی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو۔

تسخیر مؤکلات سورۂ مزمل

یہ عمل مکمل تنہائی میں یقین کامل کے ساتھ کرنا چاہئے۔ عمل کی جگہ پاک صاف ہو۔ اس جگہ میں دوران عمل کسی اور کی آمد ورفت نہ ہو۔ دوران عمل اگربتی روشن کریں یا پھر عود یا عنبر کا بخور جلائیں۔ پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کے ساتھ اس عمل کر کو ۵۰ روز تک جاری رکھیں۔ پہلے دن غسل کریں۔ اس کے بعد روزانہ باوضو عمل کریں۔ اور ہر تیسرے دن غسل ضرور کریں۔ اگر روزانہ غسل کر کے عمل کے لئے بیٹھیں تو افضل ہے۔ حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کریں اور اس عمل کو روزانہ نصف شب کے بعد کریں۔

روزانہ اول وآخر ۳۔۳ رمرتبہ دورد شریف پڑھیں اور ۴۰ رمرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، دوران تلاوت مؤکلات کا تصور رکھیں۔ سورۂ مزمل ہر بار مکمل بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ پچاس راتوں کے اندر اندر کسی بھی رات ۴ رمؤکل حاضر ہوں گے، یہ مؤکل عمل کے وقت بھی حاضر ہوسکتے ہیں۔ اور عامل کو کسی اور جگہ بھی اچانک مل سکتے ہیں، ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ چاروں ایک ساتھ آتے ہیں۔ عامل کو ہوش وحواس کے ساتھ دن رات گزارنے چاہئیں اور انسانی روپ میں جب چار انسان ایک ساتھ اس سے ملاقات کریں تو اس کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ سورۂ مزمل کے مؤکل ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ اکثر وبیشتر یہ کالے یا سفید لباس میں ہوتے ہیں۔ ملاقات کے دوران عامل کو علیک سلیک کے بعد سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ حاضر کس طرح ہوں گے۔ مؤکل دوبارہ حاضری کا آسان عمل بتاتے ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس عمل کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھے۔ اگر عامل کی روحانی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے تو وہ عامل کے روبرو آکر ملاقات کرتے ہیں ورنہ خواب میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور عامل کے تمام سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ سورۂ مزمل کے مؤکلین کے ذریعہ دفینوں کی کھوج بھی کی جاسکتی ہے۔ اور گم شدہ لوگوں کا سراغ بھی نکالا جاسکتا ہے۔ دوران چلہ عامل کو مختلف نوعیت کی بشارتیں خوابوں میں ہوتی ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ ان بشارتوں کو اپنے پاس نوٹ رکھے اور کسی تجربہ کار سے ان کا ذکر کر کے ان کا مطلب معلوم کرے۔

یہ بات واضح رہے کہ اگر کوئی عامل سورۂ مزمل کے مؤکل تابع کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ روحانیت کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاتا ہے۔

حاضرات سورۂ مزمل

اس حاضرات پر قابو پانے کے لئے سب سے پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات یا اتوار سے شروع کرے۔ روزانہ ۲۱ رمرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کر کے اول وآخر ۱۱ رمرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۴۰ رویں دن کمسن بچوں کو شیرنی تقسیم کرے۔ انشاءاللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کے بعد نوچندی جمعہ کو صبح ۸ر بجے اور ۹ رکے درمیان نقش تیار کرے اور حفاظت سے اپنے پاس رکھے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو نقش مریض یا بچے کے ہاتھ میں دے اور تاکید کردے کہ وہ نقش کو دیکھتا رہے اور خصوصاً سیاہ خانہ میں اپنی نظریں جمائے رکھے۔ عامل کو چاہئے ایک مرتبہ سورۂ مزمل مع عزیمت پڑھے۔ انشاءاللہ اسی وقت موکل حاضر ہوکر ہم کلام ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اجب یا روقایائیل یا طاطائیل یا سر فیائیل یا رفتامائیل بحقق. یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (تاختم سورۃ پڑھے) ختم سورۃ کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ. شاہ بکتانوس رااعلام بدیدی ایں قعہ بوسیلۂ خداورسول خدا آمدہ حاضر شود۔

عامل موکلین سے دفینے کے بارے میں معلوم کرسکتا ہے اوران سے دفینہ نکالنے کی ترکیب بھی پوچھ سکتا ہے۔ موکلین جنات کی طرف سے ہونے والی مزاحمتوں کو بھی روک سکتے ہیں

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

۸۸۳۷۷راہ

۹۹۱۱۱۰۱۰۹۶۵۱۱۹

عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ شاہ بکتانوس رااعلام بدیدی ایں قعہ بوسیلۂ خداورسول خدا آمدہ حاضر شود۔

اس نقش کو ایک بار تیار کر کے رکھ لیں، لیکن اس کی کالس پہ حاضرات والی روشنائی لگائیں۔ انشاء اللہ لازماً حاضرات ہوگی اور موکلین حاضر ہوکر عامل سے ہم کلام ہوں گے اور جب عامل رخصت کی اجازت دے گا جب ہی رخصت ہوں گے۔

ہمزاد تابع کرنے کے لئے

ایک بہت ہی نادر اور موثر قسم کا عمل پیش کیا جارہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کے لئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ مشکل بھی نہیں ہے۔ اور جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہوتو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرالیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی آس پاس کسی طرح کا شور غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر قد آدم آئینہ لگالیں۔ اور ایک لالٹین جلا کرا سے کمرے کی چھت میں بالکل درمیاں میں لٹکادیں۔ عمل سے پہلے لالٹین لٹکادیں اور اپنا حصار کرلیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں۔ اوراس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (سورۃ انعام) جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر یَا لَطِیْفُ ۱۲۹ رمرتبہ پڑھیں، اس کے بعد اپنا رخ شمال کی طرف کریں۔ اور آئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ (سورۂ یوسف) عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (سورۂ ملک)

چند روز کے بعد آئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہوجائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دورانِ عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگا تار ۲۱ رروز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴ رنقش لکھ کر چاروں آئینوں پر چپا کردیں۔ اور حصار کے لئے گیرو تیار کریں۔ گیرو ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ کھینچ کر اس کے چاروں طرف گیرو ڈال دیں۔ اور اس گیرو پر سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ ایک ہزار مرتبہ پڑھ

ابوالغفور مرأة الابیض

عزیمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح

ابو ولید شمهور ش	ابو الحسن بعه زوابیض
سیاف السحالی ابو نوح شمون	یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے

احضرو احضرو اا حضرو ایا قوم همزاد

کرکیرو پر دم کریں۔ یہ ہمزاد اور دفینہ کی جگہ کی صحیح نشاندہی کرے گا اور عامل اسے حکم دے گا تو یہ دفینہ نکال بھی دے گا۔ نقش یہ ہے۔

نشت گا کی مثال

	آئینہ گہرو	
آئینہ گہرو	عامل کی نشست گاہ	گہرو آئینہ
	آئینہ گہرو	

یہ احتیاط سے کریں بہت عجیب عمل ہے ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے اعمال بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے ”صنم خانہ عملیات“ پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس ل ئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نا اہل کو ایسے اعمال سے دور رکھے۔

جنات سے دوستی کرنے کا طریقہ

جب تم کو جنات سے دوستی کرنا ہو کہ وہ تمہاری حاجتیں پوری کرے تو تم کو لازم ہے کہ بدھ سے سنیچر تک روزے رکھو اور غسل کر کے کپڑوں کو خوب پاک صاف کرو۔ اور ہر روز ایک ہزار بار سورہ اخلاص اور ایک سو بار سورۂ یٰسین اور سورۂ دخان اور تنزیل السجدہ اور سورہ ملک پڑھو۔ پھر جب سنیچر کے روز عصر کا وقت ہو یعنی دسویں ساعت آوے تو لوگوں سے علیحدہ کسی خالی مگر پاک مقام میں کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھو:

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور دوسرے پر یہ آیت فَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ اور تیسرے پر فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور چوتھے پر ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اور پانچویں پر فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ٥ اور چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے یَنْظُرُوْنَ تک اور ساتویں پر یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الفاتحہ کے سورۂ یٰسین دوسری میں سورۂ دخان تیسری میں سورۂ السجدہ چوتھی میں سورۂ ملک اور ہر سجدہ کے آخر میں یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا یَنْبَغِیْ التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ پھر اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ الْاَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ یُعِیْنُنِیْ عَلٰى مَا اُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا۔ اسی وقت سات جنات المسلمین میں سے تمہارے سامنے آئیں گے۔ اور سلام کریں گے اور اس نماز سے پہلے تم کو لازم ہے کہ ساتوں کاغذوں کو ایک تاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو۔ پھر نماز شروع کرو۔ اور تھوڑا موم بھی اپنے سامنے رکھنا۔ پھر جب وہ جنات حاضر ہوں تب تم ان کا غذوں میں سے ایک لے کر پڑھو اور ان جنات سے کہو کہ تم میں سے کس کا یہ کاغذ ہے۔ ان میں سے ایک کہے گا یہ میرا ہے۔ تم اس سے اس کا نام پوچھ کر اس کا نام کاغذ کے اوپر کی طرف لکھوا اور اس سے کہو اپنی مہر لاؤ۔ جب وہ اپنی مہر دے۔ تو اس کو موم لگا کر کاغذ کے نیچے کرو۔ جیسا کہ خطوں پر مہر لگاتے ہیں اور اس طرح سب سے کاغذ پر ایک ایک مہر لگوا لو۔ پھر ان کو رخصت کر دو اور ان رقعوں کو اپنے ساتھ لا کر کسی پاکیزہ جگہ پر رکھ دو۔ جب ضرورت ہو جنات کو بلاؤ۔ فوراً حاضر ہوں گے۔ اور جو کام کہو گے کریں گے۔ خزانے نکالیں گے۔ خبریں لائیں گے اور ہر چیز لا کر دیں گے۔ یاد رہے کہ اس کام کے واسطے قوی

دل اور مضبوط شخص چاہئے اگر عامل کمزور ہوگا تو اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

سلام قولاً من رب الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ چار سو بتیس بار پڑھے۔ رات کو کم از کم سوئے اور خلوت ہو کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب روز عود اور لوبان جلائے کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آ کر تجھ سے کہے گا۔ اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لیلے اس کے کہنے کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا۔ اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سلام قولاً من رب الرحیم لکھی ہوئی دکھائی دے گی اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے اردگرد خلق کثیر ہوگی تیرے سامنے آئے گا۔ وہ بادشاہ السلام علیم کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے۔ اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں، وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا۔ اور عہد اس طرح کے ہوں گے جھوٹ نہ بولنا گناہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِیْ السَّمٰوٰتِ ذَوَاتٌ وَّ لَا فِیْ الْاَرْضِ غَمَرٰتٌ وَّ لَا فِیْ الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّلَا فِی الْجِبَارِ قَطَرَاتٌ وَّلَا فِیْ الْعُیُوْبِ لَحَظَاتٌ وَّلَا فِیْ النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِکَ وَالْآتٌ۔ وَلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِیْ مُلْکِ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْیٍ اَنْ تَوَفَّقَنِیْ لَمَایُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ٥

تسخیر موکل الھادی

اگر آپ اسم باری تعالیٰ "ھادی" کو اس کے عددوں کے مطابق پڑھتے رہیں تو تمام مخلوق تابع فرمان ہو جائے گی۔ یہ اسم سرِ جلیل سے ہے۔ خادم روحانیت کا کامل اثر رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص بخورات کے ساتھ اس کی تلاوت کرے تو خادم ظاہر ہوگا۔ اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ہر روز سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ طہارتِ کاملہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو لوبان سلگائیں اور اس اسم کی مخصوص قسم "موکل کو حاضر کرنے والی" ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھیں اور ایک ماہ تک اسی طریقہ سے مسلسل پڑھیں تو خادمِ روحانی آپ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے خوف نہ کھائیں۔ خادم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی ہو گی۔ وہ اس سے طلب کریں۔ اس انگوٹھی پر اسم اعظم درج ہوگا۔ وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگوٹھی دے گا۔ آپ مخلوق میں سے جس کو بھی تابع کرنا چاہیں گے، انگوٹھی کو انگلی میں پہن کر اسے حرکت دیں، پس وہ شخص مسخر ہوگا۔ خواہ کتنے ہی فاصلہ پر ہوگا۔ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کریں یا مال و دولت تو بھی خادم لا دے گا۔ اگر کسی لشکر کو شکست دینا یا کسی دشمن کو قتل کرنا یا کسی ظالم کو ہلاک کرنا چاہیں تو موکل کی قسم پڑھ کر انگوٹھی کو حرکت دیں، فوراً حکم کی تعمیل کرے گا۔

موکل کے ذریعہ آپ زمین سے دفینہ نکال سکتے ہیں اسم ہادی کے ذریعہ سمندر کی گہرائیوں سے بھی خزانہ برآمد کر سکتے ہیں۔ ایک لا جواب عمل ہے لیکن قسمت آزمانا ضروری ہے۔

قسم یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِھَا الْھِدَایَتِ وَاَبْدَالِ الدَّیْمُوْمَتِ وَبِالْفِ الْوَاحِدَانِیَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ یَادَمْرِ یَا نَیْلُ الْمَلَکَ الرُّوْحَانِیْ اَسْئَلُکَ اَیُّھَا الْمَلَکُ الرُّوْحَانِیْ وَاَقْسَمُ عَلَیْکَ بِھَاءِ الْاَحَاطَۃِ وَبِالْمَلَائِکَۃِ الَّذِیْنَ یَدُوْرُوْنَ

حَوْلَ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَهُمْ وَاهِمُوْنَ وَاذْكُرْ مِنْ حَيْثُ التَّجَلِّيْ هُوَ وَمِنْ حَيْثُ التَّرَقِّيْ هَا وَبِالنَّهْرِ الدَّآئِرِ دَوْرَانَ الْهَآءِ وَبِعَظْمَةٍ بِكُوْرِ الْعَالَمِ الْعَلْوِيِّ وَالسِّفْلِيِّ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ مِثْلَ الْكُرَةِ وَمَا فِيْهَا وَمَا بَيْنَهُمَا قَدِ الْتَقَمَهُمَا الْمَلَكُ فِيْهِ وَهُوَ مُنْتَظِرُ الْاَمْرِ الْمَلَكُ الْهَدِيُّ وَبِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى جَبْهَةٍ بِالْحُرُوْفِ الْمِرِّ قُوْمَةِ هُنَالِكَ بِالْبُخُوْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْمَلْحَةِ الَّتِيْ تَجْرِيْ اِلَّا مَا اُجِيْبِيْ اَيُّهَا الرُّوْحَانِيْ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِفْعَلُوْ اَوْمَا تُؤْمَرُوْنَ.

اس اسم کا ایک نقش بھی ہے۔ اہل ریاضت کے لئے ضروری ہے کہ اسے تحریر کر کے اپنے پاس رکھے اور ہر نماز بعد اس قسم کو ایک مرتبہ اور طلوع شمس کے وقت اسم باری تعالیٰ ”ھادی“ کو ایک سو مرتبہ پڑھے تو کچھ برس بھی نہ گزریں گے کہ تسخیر مخلوق اس کو حاصل ہوگی۔ اور رزق کا حاصل کرنا بالکل آسان ہوگا۔ اور کم از کم مدت اس کی دو سال ہے۔
اس ”ھادی“ سے فیض حاصل کرنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے۔ پہلے طریقہ میں مؤکل کی تسخیر ہوتی ہے، اسم ”ھادی“ کا نقش مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱	۳۰	۵	۱	۴
۳۰	الھادی	لھادی	لھادی	۵
۵	لھادی	۵	لھادی	۱
۱	لھادی	لھادی	لھادی	۳۰
۴	۱	۵	۱	۳

مؤکل تابع کیجئے

عمل سورۂ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحت قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے۔ جس سے نظر ہٹا نے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیز گار خادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا جو کی روٹی کھائے۔ باقی ہدایات ترک جمالی وجلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔
اوراد اس پر عمل کریں۔ ۱۵ر دن کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۴۰۰ر بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود استغفار پڑھیں۔ یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰ر بار ایک دن رات میں۔ ۲۰۰ر بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اول وآخر درود شریف ۴۱ر بار۔

طریقہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ يَا صَمَدُ يَفَرْدُ يَا تِرُ يَامَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُجِيْبُوْلِيْ اِنِّيْ مَا اُرِيْدُ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ ۝ جب دو سو کی تعداد پوری ہو جائے یا ایک دن میں ۶۰۰ر کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰ر کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْخُدَّمُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الشَّرِيْفَةَ اَنْ تُجِيْبُوْلِيْ مَا تَعْبُدُوْنَهٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِجَابَةَ بِدَعْوَتِيْ وَبِطَاعَتِيْ فَاصْرَعُوْ وَاحْضِرُوْ اَطِيْعُوْا بِحَقِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

اس عمل کو شروع کرتے ہی تین مؤکل عامل کی مدد کے لئے متعین ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک عامل کی ضرورت پوری کردیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا بات کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آہیں اس وقت حائل نہ ہوں تو مؤکل سامنے حاضر ہو کر یوں کہتے ہیں۔ السلام علیکم اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اس کے جواب میں یو کہے وعلیکم السلام يَا عِبَادَ اللّٰهِ پھر وہ سوال کریں گے کہ تو نے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ ان سے اپنی حاجت بتلا دے جائز و محمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر مؤکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب بھی یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہو انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے۔ اگر تم نے اسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم رہیں گے۔ اور جب تک اس میں کوتاہی برتی۔ مؤکل حاضر نہ ہوں گے۔

قسط نمبر:٦

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

الحصارُ السَّبعة

سلطان ابراہیم غزنوی نے کس وجہ سے ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کرلیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کردیا، جب سلطان کی افواج ہندوستان میں تھیں، اس نے اس سخت پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کی دعا کی۔ جس کے نتیجے میں اسی رات سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ''امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عزیز سے فتح ونصرت کی آیات کا ایک انتخاب کر کے مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام ''الحصار السبعہ'' ہے اور یہ مجموعہ اس وقت کے قاضی ''زاہد'' کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے پوچھا تو انہوں نے وہ مجموعہ سلطان کو دیدیا اور ساتھ ہی اس کے ورد کا طریقہ بھی بتادیا کہ روزانہ ایک حصار پڑھ جائے اور ساتویں دن روزہ رکھ کر ان ساتوں کو ایک بار پھر پڑھلیا جائے اور کچھ صدقہ بھی دیدیں، انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ سلطان ابراہیم نے حسب ہدایت عمل کیا، ادھر ملک شاہ نے خواب دیکھا کہ غزنی کے اردگرد لوہے کا ایک جنگلہ بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلے کی حفاظت کے لئے دانت نکالے ہوئے اور اپنی سونڈیں اٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس طرح غزنی کا ملک محفوظ رہا۔

سلطان ابراہیم کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس ورد کو اسی طریقے پر پڑھتے تو اللہ تعالیٰ محفوظ فرماتے۔

فائدہ : چوں کہ ہفتے کے ساتھ دن ہیں اور یہ ساتھ دن ہی زمانے کی بنیاد ہیں، اس لئے یہ وظیفہ سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

بروز پیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَفْقَهُوْهُ وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ كُلٌّ مُتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى. يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا. سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا.

اَللّٰهُمَّ يَاذَالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَاذَالطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَاارْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز منگل

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ .هُنَالِكَ تَبْلُوْ كُلُّ نَفْسٍ مَا اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا اَضَآءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيْهِ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

يَااَللّٰهُ يَاوَلِیُّ يَارَبًّا وَ يَا مَلْجَا يَا مُسْتَغَاثًا يَاغَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ بِكَرَمِكَ اِلٰى كَرَمِكَ وَ بِفَضْلِكَ اِلٰى فَضْلِكَ وَ بِجُوْدِكَ اِلٰى جُوْدِكَ وَبِاِحْسَانِكَ اِلٰى اِحْسَانِكَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ.

يَارَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِیْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا.

اَللّٰهُمَّ يَاحَفِيْظِیْ وَ يَانَصِيْرِیْ وَيَا مُعِيْنِیْ فِیْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَشْغَالِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَاارْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز بدھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ.يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ. لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا. اِلَّا حَمِيْمًا وَغَسَّاقًا. جَزَآءً وِفَاقًا. فِیْ سَمُوْمٍ وَحَمِيْمٍ. وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُوْمٍ. لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيْمٍ. كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَآتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ.اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعرات

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُشَيَّدَةٍ.وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا. قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا. اَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ. مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ. بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِيَتِیْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَتَقْدِيْرِكَ فَاِنِّیْ اَسِيْرٌ بِحُكْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِهِمْ وَ حَرَكَاتِهِمْ وَ سَكَنَاتِهِمْ فِی اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

وَ اَقْرَبُ نَصْرًا وَ اَوْضَحُ دَلِيْلًا اَغْنٰی مِنَ الْاَعْدَاءِ . اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعۃ المبارک

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِيْنَ. قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ .

لَا حَوْلَ وَلَا حِيْلَةَ وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُهُمْ وَ مُحَوِّلُهُمْ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ بِكَ اُصُوْلُ.

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا وَ اَنْتَ رَجَاءُ نَا يَااَللّٰهُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ يَا نِعْمَ النَّصِيْرُ.

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز ہفتہ

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ. فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ. اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ. الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ.

اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ يَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَ يَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ وَ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ وَ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ اِدْفَعْ عَنِّیْ وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ النُّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اَللّٰهُم رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز اتوار

قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ. وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بَارَكْنَا فِيْهَا لِلْعَالَمِيْنَ. ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا. وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا. وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ. وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ. وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ.

اَللّٰهُمَّ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَاحَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَااَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَانَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ. اَللّٰهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَاشَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ، اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ، اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا فِی الْعَافِيَهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُم يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اکسیر عمل قرآنی

اس عمل کے بارے میں حضرت مولانا محمد طاہر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قرآن کریم کی وہ آیتیں جن کے شروع میں ''اللہ'' ہے ان کا ہر حاجت ومشکل میں پڑھنا حصول مدعا ومقصود کے لئے اکسیر ہے۔ اگر کوئی مقصد نہ بھی حاصل ہوگا تو اس سے بہتر مقصد کا حصول یقینی ہوگا۔ نیز تحریر فرمایا کہ یہ عمل مجھ کو حیدرآباد (دکن) کے ایک سو بیس برس کی عمر کے بوڑھے عامل سے پہنچا ہے۔ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے، اس عمل سے بڑی راہیں کھلتی ہیں۔

وہ آیات یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

(۱) اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۲) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلَّا بِاِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. (سورۂ بقرہ)

(۳) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۴) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ. مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ. (سورۂ آل عمران)

(۵) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا. (سورۂ نساء)

(۶) اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ (سورۂ انعام)

(۷) اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ. (سورۂ انفال)

(۸) آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ. (سورۂ یونس)

(۹) اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْ اِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِيْنَ. (سورۂ ہود)

(۱۰) اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ (سورۂ رعد)

(۱۱) اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ. عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ. (سورۂ رعد)

(۱۲) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

مَتَاعٌ. (سورۂ رعد)

(۱۳) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ. وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّیْلَ وَالنَّهَار. (سورۂ ابراہیم)

(۱۴) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی. (سورۂ طٰہٰ)

(۱۵) اَللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (سورۂ حج)

(۱۶) اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ (سورۂ حج)

(۱۷) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (سورۂ نور)

(۱۸) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورۂ نمل)

(۱۹) آللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ (سورۂ نمل)

(۲۰) اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (سورۂ عنکبوت)

(۲۱) اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (سورۂ عنکبوت)

(۲۲) اَللّٰهُ یَبْدَاُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهُ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ روم)

(۲۳) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (سورہ روم)

(۲۴) اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهُ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهٖ فَاِذَا اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ (سورہ روم)

(۲۵) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَیْبَةً یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ (سورہ روم)

(۲۶) اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ (سورہ الم سجدہ)

(۲۷) اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ. (سورۂ صافات)

(۲۸) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (سورۂ زمر)

(۲۹) اللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِقَوْمٍ یَتَفَکَّرُوْنَ (سورۂ زمر)

(۳۰) اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَکِیْلٌ (سورۂ زمر)

(۳۱) اللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّہَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۲) اللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَآءَ بِنَآءً وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبَاتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ (سورۂ غافر)

(۳۳) اللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْہَا وَمِنْہَا تَاْکُلُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۴) اللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَشَآءُ وَیَہْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُنِیْبُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۵) اللّٰہُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمُ اللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۶) اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا وَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ. (سورۂ شوریٰ)

(۳۷) اللّٰہُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (سورۂ شوریٰ)

(۳۸) اللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۹) اللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (سورۂ جاثیہ)

(۴۰) اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورۂ تغابن)

(۴۱) اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (سورۂ طلاق)

(۴۲) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. اَللّٰہُ الصَّمَدُ. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ. وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سورۂ اخلاص)

حل مشکلات کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ ''اقراء'' میں آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ '' سجدہ کریں اور زیادہ قریب ہو جائیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ سجدے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوجاتا ہے۔

چنانچہ بعض علماء کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ نے اسی کے پیش نظر فرمایا کہ سخت پریشانی کی حالت میں اگر قرآن کریم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی وہ آیات سجدہ یہ ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَابَّۃٍ وَالْمَلَائِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ. یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(۴) وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) اُولٰٓـئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَمِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْرَآئِیْلَ وَمِمَّنْ ھَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (سورۂ مریم)

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَسْجُدُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَکَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ وَکَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْہِ الْعَذَابُ وَمَنْ یُّھِنِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّکْرِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (سورۂ حج)

(۷) وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَھُمْ نُفُوْرًا (سورۂ فرقان)

(۸) اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورۂ نمل)

(۹) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ (سورۂ ص)

(۱۱) فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُمْ لَا یَسْاَمُوْنَ (سورۂ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا (سورۂ نجم)

(۱۳) وَاِذَا قُرِیَٔ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ (سورۂ انشقاق)

(۱۴) کَلَّا لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورۂ علق)

(دامانِ رحمت)

تمام امراض کے لئے نسخۂ شفاء

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا (سورۂ اسراء)

(۲) فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (سورۂ نحل)

(۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ (سورۂ یونس)

(۴) وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ (سورۂ توبہ)

(۵) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (سورۂ شعراء)

(۶) قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ (سورۂ حم سجدہ)

(۷) یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ. (سورۂ نساء)

(۸) اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ (سورۂ انفال)

(۹) ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ (سورۂ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سورۂ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورۂ انبیاء) (دامانِ رحمت)

امام شافعیؒ کی دعا

امام شافعیؒ کے شاگرد ربیع فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کی مشہور اور مقبول دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی۔ جو شخص روزانہ ایک سو انتیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام حوادث کے شر سے مامون و محفوظ رکھیں گے اور اس کے تمام حالات میں لطف نصیب فرمائیں گے۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "التفاخر العلیه فی الماثر الشاذلیه" میں اپنے شیخ ابوالحسن شاذلی کے ازکار اور اوراد میں سے ایک وظیفہ حزب اللطف کا نقل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعے شدائد اور مصیبتوں کے وقت دعا مانگی جاتی ہے اور اس دعا کا مشکلات دور کرنے میں عجیب راز پنہاں ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَ اَنْمِی الْبَرَكَاتِ وَ اَزْكَی التَّحِيَّاتِ فِیْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ عَلٰی اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ يَا رَبَّنَا اَزْكَی التَّحِيَّاتِ فِیْ جَمِيْعِ الْخَطَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ.

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لُطْفُهٗ بِخَلْقِهٖ شَامِلٌ وَ خَيْرُهٗ لِعَبْدِهٖ وَاصِلٌ وَّ سِتْرُهٗ عَلٰی عِبَادِهٖ سَابِلٌ لَا تُخْرِجْنَا عَنْ دَائِرَةِ الْاَلْطَافِ وَ اٰمِنَّا مِنْ كُلِّ مَا نَخَافُ وَ كُنْ لَنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ الظَّاهِرِ، يَابَاطِنُ يَاظَاهِرُ، يَالَطِيْفُ نَسْاَلُكَ وِقَايَةَ اللُّطْفِ فِی الْقَضَاءِ وَالتَّسْلِيْمِ مَعَ السَّلَامَةِ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ الرِّضَا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ بِمَا سَبَقَ فِی الْاَزَلِ، فَحُفَّنَا بِلُطْفِكَ فِيْمَا نَزَلَ، يَالَطِيْفًا لَمْ يَزَلْ وَاجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ مِنَ التَّحَصُّنِ بِكَ يَااَوَّلُ يَامَنْ اِلَيْهِ الْاِلْتِجَاءُ وَعَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ. اَللّٰهُمَّ يَامَنْ اَلْقٰی خَلْقَهٗ فِیْ بَحْرِ قَضَائِهٖ وَ حَكَمَ عَلَيْهِمْ بِحُكْمِ قَهْرِهٖ وَابْتِلَائِهٖ اِجْعَلْنَا مِمَّنْ حُمِلَ فِیْ سَفِيْنَةِ النَّجَاةِ وَ وُقِیَ مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ طُوْلَ الْحَيَاةِ.

اِلٰهَنَا اِنَّهٗ مَنْ رَعَتْهُ عَيْنُ عِنَايَتِكَ كَانَ مَلْطُوْفًا بِهٖ فِی التَّقْدِيْرِ مَحْفُوْظًا مَلْحُوْظًا بِرِعَايَتِكَ يَاقَدِيْرُ يَاسَمِيْعُ يَابَصِيْرُ يَاقَرِيْبُ يَا مُجِيْبَ الدُّعَاءِ اِرْعَنَا بِعَيْنِ رِعَايَتِكَ يَاخَيْرَ مَنْ رَعٰی، اِلٰهِیْ لُطْفُكَ الْخَفِیُّ اَلْطَفُ مِنْ اَنْ يُّرٰی وَ اَنْتَ اللَّطِيْفُ الَّذِیْ لَطَفْتَ بِجَمِيْعِ الْوَرٰی قَدْ حَجَبْتَ سَرَيَانَ سِرِّكَ فِی الْاَكْوَانِ فَلَا يَشْهَدُهٗ اِلَّا اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِيَانِ فَلَمَّا شَاهَدُوْا سِرَّ هٰذَا اللُّطْفِ الْوَفِیِّ هَامُوْا مَا دَامَ لُطْفُكَ الدَّائِمُ الْبَاقِیْ.

اِلٰهَنَا حُكْمُ مَشِيْئَتِكَ فِی الْعَبِيْدِ لَا تَرُدُّهٗ هِمَّةُ عَارِفٍ وَلَا مُرِيْدٍ، لٰكِنْ فَتَحْتَ لَنَا اَبْوَابَ الْاَلْطَافِ الْخَفِيَّةِ الْمَانِعَةِ حُصُوْنُهَا مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ فَاَدْخِلْنَا بِلُطْفِكَ تِلْكَ الْحُصُوْنَ، يَامَنْ يَّقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ.

اِلٰهَنَا اَنْتَ اللَّطِيْفُ بِعِبَادِكَ لَاسِيَّمَا بِاَهْلِ مَحَبَّتِكَ وَ وِدَادِكَ فَبِاَهْلِ الْمَحَبَّةِ وَالْوِدَادِ خُصَّنَا بِلَطَائِفِ اللُّطْفِ يَاجَوَّادُ.

اِلٰهَنَا اللُّطْفُ صِفَتُكَ وَالْاَلْطَافُ خُلُقُكَ، وَ تَنْفِيذُ حُكْمِكَ فِي خَلْقِكَ حَقُّكَ وَ رَأْفَةُ لُطْفِكَ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ تَمْنَعُ اسْتِقْصَاءَ حَقِّكَ فِي الْعٰلَمِيْنَ.

اِلٰهَنَا لَطَفْتَ بِنَا قَبْلَ كَوْنِنَا وَ نَحْنُ لِلُّطْفِ اِذْ ذَاكَ غَيْرُ مُحْتَاجِيْنَ اَفَتَمْنَعُنَا مِنْهُ مَعَ الْحَاجَةِ لَهُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن.

حَاشَا لُطْفُكَ الْكَافِيْ وَلُطْفُكَ الْوَافِيْ اَنْ يُمْنَعَ عَنَّا وَ اَنْتَ الشَّافِيْ.

اِلٰهَنَا لُطْفُكَ هُوَ حِفْظُكَ اِذَا رَعَيْتَ وَ حِفْظُكَ هُوَ لُطْفُكَ اِذَا وَقَيْتَ فَاَدْخِلْنَا سُرَادِقَاتِ.

لُطْفِكَ وَاضْرِبْ عَلَيْنَا اَسْتَارَ حِفْظِكَ يَالَطِيْفُ نَسْئَلُكَ اللُّطْفَ اَبَدًا، يَاحَفِيْظُ قِنَا السُّوْءَ وَ شَرَّ الْعِدَا يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ مَنْ لِعَبْدِكَ الْعَاجِزِ الْخَائِفِ الضَّعِيْفِ.

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطَفْتَ بِيْ قَبْلَ سُؤَالِيْ وَ كَوْنِيْ كُنْ لِيْ لَا عَلَيَّ يَااَمِيْنُ يَامُغْنِي فَاَنْتَ حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ وَعَوْنِيْ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْز. اَنِسْنِيْ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْفُ آنِسِ الْخَائِفَ فِي حَالِ الْمَخِيْفِ تَاَنَّسْتُ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْف وُقِيْتُ بِلُطْفِكَ الرَّدٰى فِي الْمَخِيْفِ وَاحْتَجَبْتُ بِلُطْفِكَ مِنَ الْعِدَا يَالَطِيْفُ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ. بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَحْفُوْظ.

نَجَوْتُ مِنْ كُلِّ خَطْبٍ جَسِيْمٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. سَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ حَاسِدٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ كُفِيْتُ كُلَّ هَمٍّ فِيْ كُلِّ سَبِيْلٍ بِقَوْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم.

حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ. اِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ. الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ وَّآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ. (تین مرتبہ)

اِكْتَفَيْتُ بِكٓهٰيٰعٓصٓ وَاحْتَمَيْتُ بِحٰمٓعٓسٓقٓ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

اَحُوْنٌ قَافٌ اٰدَمٌ هَاءٌ اٰمِيْن. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَالْاَسْرَارِ قِنَا الشَّرَّ وَالْاَشْرَارَ، وَ كُلَّ مَا اَنْتَ خَالِقُهٗ مِنَ الْاَكْدَارِ.

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِحَقِّ كِلَاءَ ةِ رَحْمَانِيَّتِكَ اِكْلَأْنَا وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِ اِحَاطَتِكَ رَبِّ هٰذَا ذُلُّ سُؤَالِىْ بِبَابِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ مَجَّدَ وَ عَظَّمَ وَ شَرَّفَ وَ كَرَّمَ سَيِّدِىْ لَا تُخْلِنِىْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْاَمَانِ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَارَحْمٰنُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ اٰلِهِمْ وَ صَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

یہ ساتوں دعائیں ایک عظیم وظیفہ ہے، ان میں سے ہر ایک مستقل وظیفہ اور عظیم خزانہ ہے، ان دعاؤں کو پڑھنے کے لئے اس ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔

جو شخص ان تمام دعاؤں کو ایک ساتھ روزانہ پڑھے گا وہ ان تمام فوائد سے جو ہر دعا کے ذیل میں لکھے ہوئے ہیں مکمل فیض یاب ہوگا اور ہر خیر کے ساتھ کامیاب ہوگا اور جو شخص کسی مصروفیت کی وجہ سے ان تمام دعاؤں کو نہ پڑھ سکے تو اپنی فرصت کے مطابق ان دعاؤں میں سے چند یا ایک کو فی الحال پڑھ لے اور دیگر دعاؤں کو فرصت ملنے کے بعد مکمل کر لے۔

اور مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی ان دعاؤں کے ذریعے استغاثہ اور اللہ سے مناجات کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی بھی ضرورت کا سوال کرے گا صدق نیت کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اور اس کی ضرورت منجانب اللہ پوری ہوگی۔

اس کی حاجت دنیوی ہو یا اخروی ضرور پوری ہوگی۔

یہ دعائیں فریاد اور مناجات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہترین ذکر بھی ہیں۔

(ریاض الجنۃ)

☆☆☆

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks محمد انیس الصاری

قسط نمبر ۱۱

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

دماغ کے اندر کی ساخت پر غور کیجئے کہ پرت پر پرت جمے ہوئے ہیں اور لپٹا اور سمٹا ہوا رکھا ہے تا کہ بیرونی آواز سے وہ محفوظ رہے، پھر اسی کی حفاظت کے لئے اس کے اوپر کھوپڑی قائم کی اور اس پر بال لگائے کہ گرمی اور سردی سے دماغ کی حفاظت بھی ہو اور خوب صورتی بھی پیدا ہوجائے، یہ روک تھام اور حفاظت اس لئے کی گئی کہ دماغ کو جسم میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے اور حواس کا چشمہ بھی یہی ہے۔

دل کو سینہ کے اندر جگہ دی اور اس پر ایک مضبوط جھلی لپیٹی، پھر مزید حفاظت کی خاطر اس پر گوشت اور پٹھوں کا خول چڑھایا، یہ سنگین حصار بھی دل کی اہمیت کو بتاتا ہے، حلق میں دو نالیاں برابر دو کاموں کے لئے لگائیں، ایک نالی آواز کے لئے ہے، جو پھیپھڑے تک جاتی ہے، دوسری غذا کے لئے ہے جو معدہ تک پہنچتی ہے، دونوں نالیوں کے درمیان ایک روک بھی قائم کی تا کہ کھانا آواز کی نالی میں نہ پہنچ جائے، پھیپھڑا دل کو ہوا برابر پہنچاتا رہتا ہے، ہوا دل میں پہنچاتا بھی ہے اور واپس بھی لیتا ہے، اگر ایسا نہ کرے تو دل میں حرارت گھٹ کر اس کو ختم کردے، ادھر قدرت نے فضا کو ہوا سے ہر وقت پُر رکھا تا کہ پھیپھڑا اس عمل سے کبھی خالی نہ رہے، پیشاب، اور پاخانہ کے اعضاء کو روک اور ضبط کی صلاحیت بخشی تا کہ غلاظت ہر وقت بہتی نہ رہے اور انسان کی زندگی کو بدمزہ نہ کردے۔

دیکھئے رانوں پر گوشت کا دَل کس قدر موٹا کیا تا کہ بیٹھنے میں انسان کو راحت ملے، چنانچہ دُبلا آدمی جب خالی زمین پر بیٹھتا ہے تو رانوں پر گوشت کم ہونے کی بنا پر بڑی تکلیف پاتا ہے، قدرت نے آلہ مردی کی ساخت بھی عجیب رکھی، نہ اس کو ڈھیلا رکھا کہ مادہ رحم تک نہ پہنچ سکے، نہ ایسا سخت کہ چلنے پھرنے میں دشواری ہو، اس میں گھٹنے کی بھی صلاحیت رکھی اور بڑھنے کی بھی، گھر میں پاخانہ تنہا جگہ اور آڑ میں بنایا جاتا ہے اور یہ مناسب ہے، دیکھئے قدرت کا بھی یہی عمل ہے کہ پاخانہ کا مقام ایسی جگہ بنایا جو بدن بھر میں سب سے زیادہ چھپی ہوئی اور پوشیدہ تھی، بدن کے پورے آدھے دھڑ نے اس کو چھپا رکھا ہے۔

پھر مزید احتیاط کے لئے رانوں پر گوشت زیادہ چڑھایا کہ پاخانہ کی جگہ کا بھی ایک گونہ پردہ ہوجائے اور پیشاب کی جگہ کا بھی، انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے یہ احتیاط انسان کے جسم میں برتی گئی ہے، بالوں اور ناخنوں میں بڑھنے کا مادّہ رکھا اور پھر ان کا کاٹنا اور تراشنا بھی قرینِ مصلحت سمجھا گیا۔ لہٰذا ان میں سے احساس کا مادّہ سلب کرلیا گیا کہ اگر ان کو تراشا جائے تو کسی قسم کا دکھ نہ ہو، اگر یہ صورت نہ ہوتی تو بڑی الجھن پیدا ہوجاتی یا تو ان کو ایسے ہی بڑھنے دیا جاتا تو یہ دونوں بڑھ انسان کی شکل کو وحشت ناک کردیتے یا پھر ان کو تراشا جاتا تو دکھ ہوتا۔

بالوں کی پیدائش پر غور کیجئے اگر یہ آنکھ کے اندر اُگ آتے تو آنکھ کو اندھا کردیتے، اگر منہ میں اُگ جاتے تو کھانے پینے کو دشوار کردیتے، اگر ہاتھ کی ہتھیلی میں نکل آتے تو کام کرنے میں سخت دقت پیدا ہوتی اور چیزوں کو چھونے کا لطف بھی ختم ہوجاتا، اگر شرم گاہ کے اندر نکل آتے تو جماع کی لذت کھودیتے، خالق عالم کا یہ عین احسان وکرم ہے کہ اس نے ہر چیز کو قرینِ مصلحت بنایا اور بے موقع کوئی بھی شئے پیدا نہیں فرمائی۔

قدرت کی طرف سے انسان میں کھانے پینے سونے اور جماع وغیرہ کی خواہشات پیدا کی گئیں، اس میں بھی بہت سی مصلحتیں مدنظر ہیں، ہر خواہش ایک خاص شئے کا مطالبہ کرتی ہے اور بدن انسانی پر خاص ہی اثر ڈالتی ہے، مثلاً بھوک کھانا مانگتی ہے جس سے انسان زندہ ہے، پیاس پانی کا تقاضا کرتی ہے جس سے انسان کی بقا ہے، نیند کی حاجت بدن اور عام قویٰ کی مصلحت سامنے رکھتی ہے، شہوانی جذبہ جماع کا داعی بنتا ہے جس سے نسل کو دوام اور بقا نصیب ہوتی ہے۔

اگر انسان کھانا کھاتا، پانی پیتا محض اس تخیل کے ماتحت کہ اس کو

بوجہ حیات ان چیزوں کی ضرورت ہے اور کوئی طبعی تقاضا یا مطالبہ نہ ہوتا تو بہت سے ضروری مشاغل میں الجھ کر وہ یقیناً کھانا پینا چھوڑ دیا کرتا، نتیجہ یہ ہوتا کہ قویٰ کمزور پڑ جاتے اور آخر میں انسان ہلاکت کی نذر ہوتا، بالکل اس طرح کہ اگر انسان مثلاً علاج کی مصلحت سے ایک ایسی دوا کا حاجت مند ٹھہرے جس کو اس کی طبیعت نہیں چاہتی ہے تو لامحالہ طبیعت اس دوا کے استعمال میں مزاحمت کرے گی اور اس کو استعمال نہیں کرنے دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان بیماری کا نشانہ بن کر موت کا لقمہ بنے گا، انسان اگر اپنے اختیار سے سوتا اور طبعی تقاضہ سے مجبور نہ ہوتا تو بہت سے مشاغل میں پھنس کر سونا چھوڑ دیا کرتا اور اس کا اثر لامحالہ یہ ہوتا کہ انتہائی تکان اور درماندگی اس کو ہلاکت کے گھاٹ اُتار دیتی، جماع اگر محض اس مصلحت سے کرتا کہ اس کے بچہ ہو تو کام کی زیادتی اس کو جماع سے روک دیا کرتی اور اس طرح نسل کا سلسلہ رک جایا کرتا لیکن نہیں قدرت نے اندر طبیعت میں اس ضروری امر کے لئے ایک زبردست داعیہ رکھا جس کی بناپر انسان ہر ضروری تقاضے سے باز نہیں رہ سکتا اور جب یہ ضروری کام عمل میں لایا جاتا ہے تو لامحالہ مناسب فائدہ مل کر رہتا ہے۔

نظامِ بدن کی ایک بڑی دلچسپ مثال سنئے اور اس سے حکمت الٰہی کا اندازہ لگائیے۔ بدن انسانی ایک بادشاہ کے گھر کے مانند ہے جس میں اس کے اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور کچھ لوگ ان کی خدمت میں مقرر ہیں، مثلاً ایک اس خدمت پر مامور ہے کہ اہل خانہ کی ضروریات گھر میں لے آئے، دوسرا اس امر پر کہ گھر میں لائی ہوئی ضروریات کو محفوظ رکھے، تیسرا اس کام پر کہ لائی ہوئی اور محفوظ کی ہوئی ضروریات کو قابل نفع اور قابل استعمال بنائے، چوتھے کا یہ فرض ہے کہ گھر کے کوڑے کرکٹ کو باہر نکال کر پھینکے۔

بدن کا بادشاہ خالق عالم ہے، بدن انسانی ایک گھر ہے، اعضاء جسمانی اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور نفس فکر، وہم، عقل، حفظ اور غضب کی قوتیں ان کے نوکر چاکر ہیں، ان قوائے بدنی میں سے اگر ایک قوت بھی گھٹ جائے تو بدن انسانی میں زبردست انقلاب آجائے، مثلاً اگر انسان میں ایک صرف قوت حافظہ ہی نہ ہوتی تو اس کی کیسی حالت ہو؟ کہ اس کو کچھ یاد نہ رہے، نہ اپنے حقوق یاد ہوں نہ دوسرے کے نہ لیا یاد ہو نہ دیا، نہ دیکھا یاد ہو نہ سنا، نہ پایا یاد ہو نہ کہا ہوا، نہ یہ یاد ہو کہ اس پر کسی نے کیا احسان کیا تھا؟ نہ یہ کہ کس نے اس کو کیا نقصان پہنچایا تھا؟ کس سے اس کو کیا نفع ملا تھا اور کیا ضرر؟ راستہ چل کر بھی اس کو وہ راستہ یاد نہ ہو، ایک چیز پڑھ کر بھی وہ اس کو یاد نہ رکھ سکے۔ نہ اپنی تحریر سے نفع اٹھائے نہ گزرے ہوئے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرے۔

پھر ذرا غور کیجئے کہ صرف ایک قوت کے نہ ہونے سے یہ کیفیات رونما ہوں تو اگر سب ہی نہ ہوں تو انسان کی کیا گت بنے اور اس کی کیسی مٹی پلید ہو، یہ قوت حافظہ تو پھر ایک خوبی ہے، لیکن نسیان کی عادت جو بظاہر ایک عیب ہے وہ بھی اگر انسان میں نہ ہو تو انسان ایک مصیبت میں گرفتار ہو جائے، انسان اگر کسی چیز کو نہ بھولے تو آئی ہوئی مصیبت کو بھی کبھی نہ بھولے اور اس کی حسرت دل سے نہ مٹے، نہ کینہ اور حسد اس کے دل سے کبھی ڈھلے، پڑی ہوئی چیزوں اور دل دکھانے والی باتوں کی یاد دنیاوی لذتوں کا لطف نہ اٹھانے دے، انسان ظالم سے غفلت کی امید نہ رکھے، نہ حاسد اور ضرر رساں سے بھولنے کی توقع ہو، غرض اس قسم کی یاد داشت سے انسان کی بے چینی کبھی نہ مٹے، پس دیکھئے کہ یہ حافظہ اور نسیان کی دو متضاد صفتیں بھی اپنے اندر کس قدر مصلحتیں رکھتی ہیں۔

نیز انسان کو قدرت نے تمام حیوانات سے جدا نہایت مفید صفتیں بخشیں، مثلاً صفت گویائی عطا فرمائی جس سے انسان اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھاتا ہے اور دوسرے کی بات خود سمجھتا ہے، یا صفت کتابت انسان کو بخشی، اس صفت کی بدولت گزشتہ لوگوں کے حالات موجودہ لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں اور موجودہ لوگوں کے حالات آنے والوں کو معلوم ہوں گے۔ کتاب ہی کی بدولت علم کو بقاء ملتی ہے، آداب کو ہمیشگی نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ کیا حساب کتاب اور معاملات فی زمانہ چل رہے ہیں یا پہلے چل رہے تھے۔ فن کتابت کا وجود اگر نہ ہوتو ایک زمانہ کے حالات دوسرے زمانہ سے پردہ میں رہیں، علوم صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں، فضائل و آداب تلف ہو کر رہ جائیں۔ غرض لوگوں کے معاملات میں زبردست خلل رونما ہو۔

یہاں یہ شک ہوسکتا ہے کہ ہمارا بیان موضوع بحث سے ہٹ گیا کیوں کہ بحث امور طبیعہ پر چل رہی ہے اور کلام اور اسی طرح کتابت طبعی امور نہیں بلکہ کسبی ہیں، چنانچہ کتابت اس لئے مختلف انواع پر بٹ گئی ہے کہ مثلاً ایک عربی ہے، دسری ہندی، تیسری رومی وغیرہ۔ اگر یہ طبعی امر

ہوتی تو اختلاف ناممکن تھا، یہی حال کلام کا ہے کہ اس کا مدار بھی جدا جدا اصطلاحات پر ہے، شک کا حل یہ ہے کہ کتابت سے مقصد وہ آلات طبیعہ ہیں جن سے فعل کتابت صادر ہوتا ہے، جیسے ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی یا ذہن وفکر جو اس میں کام کرتے ہیں، یہ سب طبعی ہیں ان میں فعل انسان کو کوئی دخل نہیں اور ان کے بغیر کتابت ممکن نہیں۔ اسی طرح کلام سے مراد آلات کلام ہیں، مثلاً زبان اور اس کی طبعی قوت گویائی یا ذہن جو اس میں مدد دیتا ہے اگر یہ چیزیں قدرت کے ہاتھوں تخلیق نہ پاتیں تو کلام وجود میں کب آتے۔

انسان کو خالق کی طرف سے صفت غضب دی گئی یا حسد کا مادّہ اس میں رکھا گیا۔ ان ہر دو صفات میں بھی مصلحتیں ہیں، اگر ان کو درجہ اعتدال پر رکھا جائے، غضب کا کام اذیت اور دکھ کو دور کرنا ہے اور حسد کا تقاضہ نفع حاصل کرنا ہے۔ یہ صفتیں مناسب حد سے جب بڑھتی ہیں تو تنگ انسان بنتی ہیں، غضب دفع ضرر کے درجہ تک رہے، ضرر رسانی کے مرتبہ تک نہ پہنچے تو خوب ہے۔ حسد اگر حصول نفع کا سبب بنے اور تلف نفع غیر کی رغبت نہ دے تو محمود ہے۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے یا اس سے لیا ہے اس میں سب سے زبردست مصلحتیں مضمر ہیں۔ مثلاً قدرت نے امید و آرزو کا ایک جذبہ اس میں ودیعت فرمایا اور اس سے دنیا کو آباد کیا، نسلوں کو دوام بخشا، کمزوروں کو موقع دیا کہ وہ آبادی دنیا میں اگلے قوی لوگوں کی جدوجہد سے فائدہ اٹھائیں، کیوں کہ ابتدائے آفرینش میں انسان کمزور ہوتا ہے۔ اگر اس کو اگلے لوگوں کو امیدوں کے آثار اور ان کے آباد کردہ مقامات نہ ملیں تو اس میں کہاں طاقت ہے کہ اپنے لئے امن وعافیت کا مقام یا نفع کا کوئی ذریعہ مہیا کر سکے۔

☆☆☆☆☆

سید عاقل حید شاہ کاظمی

استخارہ ذات الرقاب

اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب آپ کوئی کام کرنا چاہیں تو اللہ سے استخارہ کرنے کے لئے کاغذ کے چھ ٹکڑے کرلیں۔ ان میں سے تین ٹکڑوں پر لکھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خِيَرَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اِفْعَلْ (اور دوسرے تین ٹکڑوں پر اس جگہ) لَاتَفْعَلْ لکھیں۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور مہربان ہے طلب خیر ہے اللہ سے جو غلبہ وحکمت والا ہے، فلاں بن فلاں کے لئے یہ کام کرو۔ یہ کام نہ کرو لکھیں۔ جہاں پہلے ٹکڑوں پر "اِفْعَلْ" لکھا ہے۔ اب ان کاغذ کے چھ ٹکڑوں پر مصلے کے نیچے رکھ دے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد از نماز سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہے اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِيْ عَافِيَةٍ "ترجمہ" کے واسطے سے اس سے خیر طلب کرتا ہوں اور آسانی بھی" پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور کہے: اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ فِيْ يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ "ترجمہ: اے معبود مجھے خیر عطا کر میرے تمام امور میں بہتری پیدا فرما جس میں سہولت اور آسانی ہو۔ اس کے بعد کاغذ کے ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے باہم ملادے اور پھر ایک ایک کر کے باہر نکالے۔ پس اگر یکے بعد دیگرے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر "افعل" لکھا ہوا ہے تو اس کام کو انجام دے اگر متواتر ایسے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر لاتفعل لکھا ہو اس کام کو انجام نہ دے۔ اگر ایک ٹکڑے پر "افعل" اور دوسرے پر "لاتفعل" تو پھر یکبارہ پانچ ٹکڑے باہر نکالے اور دیکھے کہ اگر تین پر "افعل" ہے اور دو پر "لاتفعل" تو اس کام کو انجام دے اور اگر برعکس ہوں تو انجام نہ دے۔

استخارہ کے معنی: ہیں خیر طلب کرنا، لہٰذا جو کام انجام دینا چاہے اس میں اللہ سے خیر طلب کرے اور روایت ہوئی ہے کہ نماز شب کے آخری سجدے میں سو مرتبہ استخیر اللہ برحمتہ کہے۔ نافلہ صبح کے آخری سجدے اور نافلۂ زوال کی ہر رکعت میں بھی اسی طرح اللہ سے خیر طلب کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ علامہ مجلسیؒ نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا، انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائیؒ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ جو حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ، کے استخارے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو تسبیح پر کیا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ محمدﷺ وآل محمدﷺ پر درود بھیجے۔ پھر تسبیح کے کچھ دانوں کو اپنی مٹھی میں لے کر دو، دو کر کے شمار کرے۔ پس اگر ایک دانہ بچ جائے تو اس کام کو انجام دے اور اگر دو دانے بچ رہیں تو انجام نہ دے۔ فقیہ اجل صاحب جواہر الکلام میں نقل فرمایا ہے کہ ہمارے معاصرین میں ایک استخارہ زیر عمل ہے جسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کی طرف نسبت دی جاتی ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں لے کر اس کے کچھ دانے مٹھی میں لے اور پھر انہیں آٹھ آٹھ شمار کرے۔ اگر ایک دانہ بچے تو اچھا ہے۔ اگر دو بچیں تو یہ ایک نہیں ہے۔ اگر تین بچ جائیں تو اس کے لئے اختیار ہے کہ ان میں فعل اور ترک فعل برابر ہے۔ اگر چار دانے بچ جائیں تو یہ دوسری نہیں ہے۔ اگر پانچ بچیں تو بعض حضرات کے نزدیک اس میں رنج ومشقت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں ملامت ہے۔ اگر چھ دانے بچیں تو خوب اور اس کام کے انجام دینے میں جلدی کی جائے۔ اگر سات دانے رہ جائیں تو اس کا حکم پانچ دانے بچ جانے کا ہے۔ اگر آٹھ دانے بچ جائیں تو یہ چوتھی نہیں ہے۔

محدث کاشانیؒ نے تقویم المحسنین میں قرآن مجید سے استخارہ کرنے کے لئے ایام کی ساعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ مشہور طریقے کی بنا پر ہے اور اہل بیت اطہار سے اس بارے میں کوئی حدیث دستیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے سلسلے میں اتوار کا دن نیک ہے۔ ظہر تک پھر عصر سے مغرب تک، پیر کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک پھر دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخری وقت تک، منگل کا دن نیک ہے دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، بدھ کا دن نیک ہے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، جمعرات کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء کے آخر تک، جمعہ کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور زوال عصر تک اور ہفتے کا دن نیک ہے دوپہر تک اور زوال سے عصر تک۔ یہ جدول محقق طوسیؒ کی کتاب مدخل منظوم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت لقمانؑ کی اپنے کو نصیحتیں

حضرت حکیم لقمانؑ کو اللہ رب العزت نے علم وحکمت سے مالا مال اور بہرہ ور فرمایا تھا۔ آپؑ کا ذکر قرآن کریم میں نمایاں طور پر آیا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

ترجمہ: ''اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی (اور اُن سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔''

آپؑ نے اپنے تجربے کی روشنی میں بہت سی نصیحتیں دنیا والوں کے لئے بیان کی ہیں۔ آپؑ نے اپنی نصیحتیں اپنے بیٹے سے مخاطب ہوکر کیں، جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ نصائح لقمان کا زیادہ تر حصہ ان کے اپنے بیٹے سے منسوب ہے۔ لقمان حکیمانہ باتوں میں سے اس خاص نصیحت کو دو مناسبتوں کی بنا پر یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۱- یہ کہ انہوں نے یہ نصیحت اپنے بیٹے کو کی تھی اور ظاہر بات ہے کہ آدمی دنیا میں سب سے بڑھ کر اگر کسی کے حق میں مخلص ہوسکتا ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہی ہے۔ ایک شخص دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے، ان سے منافقانہ باتیں کرسکتا ہے، لیکن اپنی اولاد کو تو ایک برے سے برا آدمی بھی فریب دینے کی کوشش نہیں کرسکتا۔ اس لئے حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرنا اس بات کی تصریح ہے کہ ان کے نزدیک شرک فی الواقع ایک بدترین فعل تھا اور اسی بنا پر انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی اپنے لختِ جگر کو تلقین کی وہ یہ تھی کہ اس گمراہی سے اجتناب کرے۔

۲- مناسبت اس حکایت کی یہ ہے کہ کفار مکہ میں سے بہت سے ماں باپ اس وقت اپنی اولاد کو دین شرک پر قائم رہنے اور محمد ﷺ کی دعوت توحید سے منہ موڑ لینے پر مجبور کر رہے تھے جیسا کہ سورۂ لقمان میں ہے۔

اس لئے ان نادانوں کو سنایا جارہا ہے کہ تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم نے اپنی اولاد کی خیرخواہی کا حق یوں ادا کیا تھا کہ اسے شرک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی، اب تم جو اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کررہے ہو تو یہ ان کے ساتھ بدخواہی ہے یا خیرخواہی؟ (تفہیم القرآن ۴: ۱۵)

حکمت

حضرت لقمان سے کسی نے پوچھا: ''حکمت کس سے سیکھی؟''

فرمایا: ''اندھوں سے۔ وہ پہلے زمین کو اچھی طرح ٹٹول لیتے ہیں تب آگے بڑھتے ہیں۔

چغل خوری کی مذمت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تجھ کو ایسی عادتیں سکھلائے دیتا ہوں اگر ان پر کاربند ہوگا تو ہمیشہ سردار بنا رہے گا۔ وہ یہ ہیں: قریب وبعید سے بہ خلق پیش آیا کر، اپنا جہل کریم ولئیم پر ظاہر مت کر اور لوگوں کی حرمت کا لحاظ رکھ اور اپنے یگانوں سے ملا کر اور جو شخص تجھ میں اور لوگوں میں بگاڑ ڈالنا چاہئے اور فریب دینا چاہئے اس کی بات کبھی مت مان اور اپنا بھائی اور دوست اس کو جان کہ جب علیحدہ ہوجائے نہ تو اس کی برائی کرے، نہ وہ تیری اور بعضوں نے کہا ہے کہ چغلی جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے۔ اور یہی تینوں چیزیں ذات کے برے ارکان ہیں اور بعض کا قول ہے کہ چغل خور بالفرض اگر سچ ہی کہتا یہ تو واقع میں گویا گالی ہی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ جس کی طرف سے بیان کرتا ہے وہ اگر سچ پوچھو تو قابل رحم ہے، کہ اس کو اتنی ہمت وجرأت نہ ہوئی کہ سامنے کہتا بلکہ اس نے خود اپنی زبان سے رنج دیا۔ حاصل یہ کہ چغلی کی بدی بچنے کے قابل ہے، بری بلا ہے، اس سے بڑے بکھیڑے

ہوجاتے ہیں۔(احیاء العلوم،۳:۲۸۵)

دین داری

حضرت لقمان حکیم کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ اباجان! کون سی اچھی خصلتیں اور کون سے اچھے امور ایسے ہیں جو انسان میں ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمانؒ نے فرمایا کہ دین دار ہونا اور دین پر مکمل عمل پیرا ہونا سب سے اچھی بات ہے۔ بیٹے نے کہا کہ اگر انسان دو امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے دو امور بہتر ہیں؟

حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین اور مال (رزقِ حلال)

بیٹے نے کہا کہ اگر تین چیزیں انسان اختیار کرنا چاہے تو کون سی تین چیزیں اچھی ہیں؟ فرمایا: دین، مال اور حیا۔

بیٹے نے کہا کہ اگر کوئی آدمی چار باتیں اختیار کرنا چاہے تو کون سی چار باتیں اختیار کرنی چاہئیں؟ حضرت لقمان نے کہا کہ دین، مال، حیا اور حسنِ خلق۔

بیٹے نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پانچ چیزیں اختیار کرنا چاہے تو وہ کون سے امور ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا: دین، مال، حیا، حسنِ خلق اور سخاوت۔

بیٹے نے کہا اگر انسان چھ امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے چھ امور اختیار کرے؟ حضرت لقمن نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب کسی انسان میں یہ پانچوں خصلتیں اور امور جمع ہوجائیں تو وہ انسان پاک، صاف و متقی ہوجانے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے، اس طرح شیطان سے بری اور محفوظ ہوجاتا ہے۔(احیاء العلوم)

دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہوگی، تو اس کی قدردانی کرے گا تو وہ تیری قدردانی کا موجب ہوگی، حکمت کا سردار اللہ کا دین ہے۔

زبان اور دل

ان کی حکمت و دانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے۔ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے سب سے بہترین دو حصے لاؤ۔چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ایک دوسرے موقع پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کرکے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ، وہ پھر بھی وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے۔پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔(تفسیر احسن البیان، ص:۳۱)

شرک سے بچو

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے (ثاران) کو سب سے پہلی جو نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یادرکھو اس سے بڑی بے حیائی اس سے زیادہ برا کام اور کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ جب سورۂ انعام کی آیت نمبر۸۲(اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ) اتری تو اصحاب رسول اللہ ﷺ پر بڑی مشکل آپڑی اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ ہم میں سے وہ کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں ظلم سے نہیں ملایا وہی باامن اور راہِ راست والے ہیں تو آپ نے فرمایا ظلم سے مراد عام گنا نہیں ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔(تفسیر ابن کثیر۴:۱۹۲)

☆ شرک جلی کی طرح شرک خفی بھی اعمالِ انسانی کو اس طرح کھا لیتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے اور شرک خفی میں ریا، نمائش اور شہرت پسندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

☆ شرک باللہ تمام بھلائیوں کو مٹا کر انسان کو خدا کے سامنے خالی ہاتھ لے جاتا ہے اس لئے ہمیشہ اس سے پرہیز کرو۔

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو دوسری نصیحت کی اس کے مطابق یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرنا ہے۔جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ الخ یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرماچکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کر اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرتے رہو۔(سورہ لقمان:۱۴)

عموماً قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔ وہن کے معنی مشقت، تکلیف، ضعف وغیرہ کے ہیں۔ ایک تکلیف تو حمل کی ہوتی ہے، جسے ماں برداشت کرتی ہے۔ حالت حمل کے دکھ، درد کی حالت سب کو معلوم ہے، پھر دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔

چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۳ میں ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. الخ یعنی جو لوگ اپنی اولاد کو پورا پورا دودھ پلانا چاہیں ان کے لئے آخری انتہائی سبب یہ ہے کہ دو سال کامل تک ان بچوں کو ان کی مائیں اپنا دودھ پلاتی رہیں۔

چوں کہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: وَحَمْلُهٗ وَ فِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا. (سورۃ الاحقاف: ۱۵)

یعنی مدتِ حمل اور دودھ چھٹائی کل تیس ماہ ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے بڑے بڑے اماموں نے استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔ ماں کی اس تکلیف کو اولاد کے سامنے اس لئے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اولاد اپنی ماں کی ان مہربانیوں کو یاد کر کے شکر گزاری، اطاعت اور احسان کرے جیسا ایک اور آیت میں فرمان عالی شان ہے: وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل: ۲۴)

ہم سے دعا کرو اور کہوں کہ اے میرے سچے پروردگار! میرے ماں باپ پر اس طرح رحم و کرم فرما جس طرح میرے بچپن میں وہ مجھ پر رحم و کرم کیا کرتے تھے۔ یہاں فرمایا تا کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مند ہو، سن لے آخر کار لوٹنا تو میری ہی طرف ہے۔ اگر میری اس بات کو مان لیا تو پھر بہترین جزا دوں گا۔

ابن ابی حاتم میں ہے: جب معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا، آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا، جس میں اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ پیغام لے کر تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میری باتیں مانتے رہو، میں تمہاری خیر خواہی میں کوتاہی نہ کروں گا، سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے، پھر یا تو جنت مکان بنے گا یا جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہاں سے نہ اخراج ہوگا نہ موت آئے گی۔

پھر فرماتا ہے، اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ان کی ایسی باتیں نہ مانو بلکہ ان کی فرماں برداری کرو، جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں۔ سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو۔ اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دوں گا۔

طبرانی کی ''کتاب العشرہ'' میں ہے: حضرت سعدؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں، بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا؟ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یوں ہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آوازکشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میرا بہت ہی دل تنگ ہوا، اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامدیں کیں، سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آجاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں، اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہارے جیسی ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک و پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۹۳)

☆ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، ان کے ساتھ بھلائی کرو، ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی اور

نیازمندانہ طریقے سے کاندھے جھکاؤ۔

☆ والدین (ماں باپ) کو غنیمت جاننا چاہئے۔

بے تکلف کلام سے احتراز

☆ لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ کیا حکمت کرتے ہیں: فرمایا کہ جو چیز خود معلوم ہو جائے اس کے پوچھنے کے درپے نہیں ہوتا اور بے تکلف کلام بے فائدہ نہیں کہتا۔

آخرت کی اہمیت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر دنیا کو آخرت کے عوض میں دے ڈالے گا تو دونوں میں نفع رہے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں دو گے تو دونوں میں نقصان رہے گا۔

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول آخرت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

دنیا کی مثال

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے اور تم اپنی کشتی دنیا میں تقویٰ کو بناؤ اور ایمان کو اس میں رکھو اور توکل کا بادبان چڑھاؤ تاکہ موجِ طوفان سے نجات پاؤ۔ گو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ نجات ملے۔

توبہ میں عجلت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ جان پدر، توبہ میں تاخیر مت کرنا کیوں کہ موت ناگہانی آجاتی ہے۔ جو شخص توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہتا ہے وہ بڑے خطروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ گناہوں کی تاریکی اگر پے در پے دل پر آئے گی تو زنگ اور مہر ہو کر پھر قابل محو نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس عرصے میں مرض یا موت کے پنجے میں اسیر ہو جائے گا مہلت تدارک کی نہ ملے گی اور اسی موضوع پر حدیث میں ہے: ''بے شک دوزخیوں کا زیادہ چیخنا تاخیر کے باعث ہوگا۔'' (ابن ابی الدنیا)

اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ٹالنے ہی کے سبب ہوئے۔ غرض کہ دل کا سیاہ ہونا تو سردست موجود ہے اور طاعت سے اس کی جلا کرنی ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آجائے اور خدا کے پاس روگی دل لے کر جانا پڑے، حالاں کہ نجات اس شخص کی ہوگی جس کے دل میں روگ نہ ہو، علاوہ ازیں بندے کے پاس دل خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اور زندگی میں اس کی امانت ہے۔ اسی طرح سب اسباب اطاعت امانت خداوندی ہیں۔ پس جو شخص امانت میں خیانت کا تدارک نہ کرے گا تو اس کا انجام خطرناک ہے۔ (احیاء العلوم ۴: ۵۳-۵۲)

توحید

☆ خدا کی معرفت حاصل کرو اور اسے اچھی طرح پہچانو۔ (معاون الجواہر)

☆ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک نفس ہوگے تو وہ رجوع ہونے والوں کو بخشتا ہے۔

☆ جو کام خدا کے لئے کرو اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔

☆ اللہ کی اطاعت میں جھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ کسی ذکر میں بجز خدا اور کسی خاموشی سے بجز فکر روز جزا کوئی خیر وخوبی نہیں ہے۔

حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔ لقمان اس پر سوار ہوئے اور بیٹے سے کہا تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔ وہ کھیتوں کے پاس سے گزر رہے تھے، کسانوں نے انہیں دیکھا اور کہا: یہ کیسا بے رحم، سنگ دل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بے چارے بچے کو پیچھے گھسیٹتا لا رہا ہے۔

لقمان علیہ السلام گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا: دیکھئے بیٹا کتنا ناقدر شناس ہے کہ اس کو باپ کا احترام نہیں، خود تو گھوڑے پر سوار ہو گیا اور کمزور باپ پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا: یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں، دونوں کمزور، حیوان پر سوار ہیں۔ اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بے چارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، لوگوں نے ان کو دیکھ

لیا۔ عجیب بات ہے، یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں حالاں کہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لئے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لقمان نے بیٹے سے کہا:

''تمہیں معلوم ہوگیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان بند کرنا محال ہے۔ پس چاہئے کہ اپنے قول وعمل میں خدا کی خوشنودی کو مدنظر رکھو اور دوسروں کی تعریف اور تنقید کا خیال نہ کرو۔

☆ ہمیشہ خدا اور موت کو یاد رکھا جائے

☆ جو شخص اللہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے)

☆ خدائے بزرگ وبرتر کو پہچانو۔

موت کے آنے سے قبل تیاری کرلو

☆ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا موت کا حال تجھ کو معلوم نہیں کہ کب آئے گی، تو اس سے پہلے کہ وہ اچانک تجھ کو آدبائے تو اس کی تیاری کرلے اور تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سے بڑی لذت میں اور عمدہ مجلس تماشا میں ہو اور یہ تصور کرے کہ ابھی ایک سپاہی آکر پانچ سات لاٹھیاں مارے گا تو وہ لذت خاک میں مل جائے گی اور عیش میں کدورت آجائے گی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ملک الموت جان کنی کی سختیاں عین غفلت کے وقت لا ڈالے گا، مگر اس سے کچھ عیش مکدر نہیں ہوتا۔ اس کا سبب بجز جہالت اور مغالطے کے اور کیا کہنا چاہئے اور جس قدر تکلیف جان کنی میں ہوتی ہے اس کی ماہیت سوائے اس شخص کے جو اس کو چکھے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی، اور جو شخص اس کو نہیں چکھتا وہ دو طرح پر معلوم کرسکتا ہے یا تو اوروں پر قیاس کرنے سے جو اس کو ہوئے ہوں یا اور لوگوں کا حال نزع میں نہایت کرب میں دیکھنے سے۔ پس قیاس کی صورت تو یہ ہے کہ جس عضو میں جان نہیں ہوتی اس کو درد معلوم نہیں ہوتا اور جب اس میں جان ہوتی ہے تو درد معلوم ہوتا ہے، تو درد معلوم ہوا کہ درد معلوم کرنے والی چیز روح ہے۔ جب کسی عضو میں زخم لگتا ہے یا سوزش ہوتی ہے تو اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جس قدر اثر روح پر پہنچتا ہے اسی قدر اس کو درد ہوتا ہے اور چوں کہ درد گوشت اور خون میں بٹ جاتا ہے تو روح کو صرف تھوڑا ہی صدمہ ہوتا ہے، تو اگر ایسی صورت ہو کہ درد خاص روح ہی پر ہو اور دوسری چیز پر نہ ظاہر ہو کہ یہ درد نہایت برا ہوگا۔ (احیاء العلوم،۴: ۸۰۰)

دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر، لہٰذا تیرے لئے وقت تو بہت ہی کم باقی رہا۔

نفس

☆ تو اپنے نفس کو رنج وغم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے معلق ہوکر نہ رہ جائے۔ لالچ وطمع سے بچ، قضا وقدر پر راضی ہوجا، اس طرح تیری زندگی صاف ستھری رہے گی، تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہوسکے گا۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دور رہو، تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے اور تن راحت پائے۔

خاموشی کی تعریف

☆ خاموشی دانائی کی علامت ہے، مگر اس پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

☆ خاموشی میں کبھی ندامت اٹھانا نہیں پڑتی اور اگر کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔

☆ خاموشی معاملات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دین دار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا شعار بنا، تاکہ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ کم سخن اور کثیر الفہم بنے رہو اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہو۔

خوش اخلاقی

☆ خوش کلامی اختیار کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوجاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام واکرام سے نوازتا رہتا ہے۔

☆ معاملات میں اپنے لئے شفقت کے رویے کو لازم کرلے

اور حالات کی نامساعدگی (خرابی) پر صبر کر اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، کیوں کہ حسنِ خلق کی بشاشت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے، جب کہ فاسق وفاجر اس سے دور بھاگتا ہے۔

☆ خوش کلام بنو تب تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہو۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے، جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

آدابِ گفتگو

☆ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لئے لب کشائی کرو۔

☆ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔

☆ بات ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہونی چاہئے۔

☆ بے ہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔

☆ ہنسانے والی باتوں سے باز رہو۔

☆ جو بات کہو وہ نپی تلی اور پُر از دلیل ہو۔

☆ کسی کے سامنے اپنی یا اپنے گھر والوں کی تعریف مت کرو۔

☆ میں نے بولنے پر بارہا افسوس کیا مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

☆ تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ زبان کی حفاظت کرنا چاہئے۔

☆ جو شخص کسی ایسے آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس انسان کی مانند ہے جو اہل قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔

☆ حکمت و دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹ سمجھیں، عقل مندوں کے پاس فضول اور لایعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔

☆ جس بات کو تو نہیں جانتا منہ سے نہ کہو اور جو جانتا ہے مستحق سے بتانے میں دریغ نہ کر۔

☆ بات کو سننے والے کی سمجھ کے مطابق کرنی چاہئے۔

☆ کہی ہوئی بات کو نہ دہرائیں۔

☆ غصے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہئے۔

☆ دشمن سے پوشیدہ رکھنے والی بات دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔

جوانی

☆ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

☆ عہد جوانی کو غنیمت سمجھو۔

نعمت

☆ جس نعمت میں کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے اور جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال نہیں ہے۔

بدگمانی سے بچو

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر، کہ تجھے دنیا میں کوئی ہمدرد نہ مل سکے۔

خلقت

☆ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پہچانو اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔

☆ ہر شخص کے حق کو پہچانو۔

☆ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور اس کی خدمت کرو۔

☆ قوم وملت اور جماعت کے ساتھ میل جول رکھو۔

☆ جو اپنے لئے پسند نہ کرو اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔

☆ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

☆ بے خطا اور بے گناہ کو خطاوار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔

☆ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

☆ ہنرمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

☆ احمقوں سے دور رہو۔

☆ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونے دو۔

☆ حضرت لقمانؑ نے ایک شخص سے جو اسے دیکھ رہا تھا کہا اگر تم ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو گے تو اس کے ہونٹوں سے نرم اور باریک گفتگو سنو گے اگر تو سیاہ فام کو دیکھے گا تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

☆ کسی نے حضرت لقمانؑ سے پوچھا تم نے ادب کس سے سیکھا؟ انہوں نے کہا بے ادبوں سے۔ پوچھا: کس طرح؟ کہا: جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں میں ان کاموں کو نہیں کرتا تھا۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے، اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لئے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہئیں۔ انبیاء وصدیقین امیدیں منقطع کر کے اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔

☆ مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے کہ جب اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ آسائش خلق میں کوشش کر اور خلق سے مت ڈر اور اپنی جان کو مصیبت ومشقت کا عادی بنا۔

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھلا، بدی سے دور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ بدخلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہوگا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کریں گے۔

☆ طمع، بدخلقی اور لوگوں سے ضروریات پورا کرنے کی کثرت احمق ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ عام لوگوں کو گستاخ نہ بنائیں۔

☆ جو لوگ تیری معذرت قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں تو ان کے پاس معذرت نہ کر اور جو تیری ضروریات کی تکمیل پسند نہیں کرتے ان سے معاونت طلب نہ کر۔

☆ سست آدمی سے دور رہیں۔

☆ جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں صبر وثبات کا مظاہرہ کرے وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ دشمنوں سے وفا کی امید نہ رکھیں۔

☆ جو لوگ تجھے دھوکہ دیں ان سے مدد طلب نہ کر۔

☆ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہنا چاہئے۔

☆ انسان کی قدر پہچانو۔

☆ نیک لوگوں کو برے ناموں سے یاد نہیں کرنا چاہئے۔

☆ ہر ایک کا حق پہچانو۔

☆ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کرو۔

☆ نادان اور احمق شخص سے دور رہو۔

☆ جو شخص خود کو نہیں پہچانتا تم اسے پہچانو۔

☆ جماعت کا ساتھ دینا چاہئے۔

☆ لوگوں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

☆ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو کہ خود کو ذلیل وخوار کر بیٹھو۔

☆ جس چیز کو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ کسی کے متعلق خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔

☆ دوسروں کی چیز پر دل نہ لگائیں۔

راز

☆ اپنا راز کسی سے نہ کہو (معاون الجواہر)

☆ دن میں چوکنے ہو کر بات کیا کرو۔

☆ اپنے راز کی خود حفاظت کرو۔

☆ رات کے وقت آہستگی اور نرمی سے بات کرنی چاہئے۔

معرفت

☆ حضرت لقمانؑ نے کہا خلاصۂ معرفت اور روح حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان معاملات کے متعلق زحمت اٹھاتا ہے جن کا انجام خالق کائنات کے ذمہ ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے، ان میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

دشمن

☆ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو تا کہ کوئی تمہارا دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

☆ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

☆ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے لیکن اگر بوجہ خاص تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر کہ تیرا غضب (غصہ) تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

☆ دشمن تین ہیں:

(۱) تیرا دشمن (۲) تیرے دوست کا دشمن (۳) تیرے دشمن کا دوست۔

☆ اپنے دشمن سے بچ کر رہ اور اپنے دوست کے بارے میں احتیاط برت۔

☆ گزری ہوئی لڑائی کو کبھی یاد نہ کر۔

☆ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی کو مول نہ لو۔

☆ اپنے لئے دوسروں کی دشمنی مول نہ لو۔

☆ لڑائی اور فساد سے دور رہو۔

دوستی

دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

☆ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو۔

☆ اپنے صحیح دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

☆ اے بیٹے! اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے سے قبل اسے غصہ دلا اور اگر وہ غصہ میں اعتدال کا رویہ اختیار کرے تو پھر اسے دوست بنا ورنہ دوستی سے گریز کر۔

☆ یاروں اور دوستوں کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کرو یہ سمجھنے لگے گا کہ تجھے اس کی احمقانہ جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھ کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کرلے۔

☆ اپنے اور اپنے والد کے دوست کا ہمیشہ احترام کرنا۔

☆ نیکو کاروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ مصیبت کے وقت اپنے دوست کو آزماؤ۔

☆ دانا اور زیرک دوست کا انتخاب بہترین انتخاب ہے۔

☆ نفع و نقصان میں دوست و دشمن کی آزمائش کرو۔

☆ برے آدمی کو رفیق نہ بنائیں۔

اتفاق

☆ لوہے کا ایک کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا نہیں اتار سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

مومن کی خصوصیت

☆ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جب کہ منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

بری عورت

☆ نافہم عورتوں پر بھروسہ نہ کرو۔

☆ عورتوں اور بچوں سے راز نہ کہو اور کسی چیز میں طمع اور لالچ نہ کرو۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نامحرم عورتوں سے بھی پرہیز کرو، ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔

بچوں کی تربیت

☆ اپنے بچوں کو تیراندازی اور سواری کی مشق کراؤ۔

☆ اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاؤ۔

☆ استاد کو بہترین باپ سمجھو۔

☆ اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بڑے ہو کر تجھے اس کا فائدہ

ہوگا۔

☆ بیٹے کو علم وادب سکھانا ضروری ہے۔

☆ اپنی اولاد کی ہر خواہش پوری نہ کرو۔

صابر

دریافت کیا گیا سب سے زیادہ صابر کون ہوسکتا ہے؟

فرمایا: جس صبر کے پیچھے ایذا نہ ہو۔

علم اور اہل علم

☆ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش نہ کرو۔

☆ اہل علم کی مجلس کو اپنے لئے لازم کرلے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہوجا تو ان سے بحث ومباحثہ نہ کر، وگرنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کرکے) رنجیدہ نہ بنادیں۔

☆ کسی نے حضرت لقمانؑ سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھائیں۔

کمینہ آدمی

☆ کمینے آدمی کسے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیوں کہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کردیا تو یہ تیرے لئے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کردی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

سوچ بچار

☆ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو۔

غنی

☆ کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہوسکتا ہے؟ فرمایا: غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے (یعنی الگ ہوجائے)

آدابِ سفر

☆ سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آجائے تو اپنی سواری سے اتر جا۔ شب کے آغاز میں سفر نہ کر، سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ۔ اپنے ہم سفر کا ہمدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ ننگے خچر پر سواری کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

معاشیات

☆ سخاوت کی عادت ڈالو۔

☆ خرچ میں آمدنی کا لحاظ رکھو۔

☆ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دشمن کے سامنے نہ لاؤ۔

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے پاکیزہ چیزیں کھائی ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیذ چیز نہیں پائی اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ میانہ روی اختیار کر، فضول خرچ نہ بن، نہ ہی مال کو روک کر (جمع کرکے) (کنجوس بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جائے۔

☆ کسی کے مال پر طمع نہ کرنا، مال مل جائے تو اس کو رد نہ کرنا اور اگر میسر آجائے تو اسے جمع نہ کرنا۔

اصول، رسائی در بادشاہ

☆ جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقع آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر، نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

رزق

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی اور روزی پر آنکھ مت رکھ، اس طرح تو رنجش نفس سے سلامت رہے گا۔

اخلاق ومعاشرت

☆ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھ۔
☆ آستین سے رینٹ (ناک) صاف نہیں کرنی چاہئے۔
☆ مہمان کی حیثیت کے مطابق اس کی ضرور خدمت کر۔
☆ گھٹنوں پر سر نہیں رکھنا چاہئے۔
☆ گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔
☆ زمین کی طرف نگاہ رکھنا، دائیں بائیں نہ دیکھنا۔
☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔
☆ مست اور دیوانہ سے بات نہ کرنا۔
☆ سوراخ میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ بے کاروں اور لچے لفنگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔
☆ نفع ونقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کرنا۔
☆ جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔
☆ بیہودہ گو اور متکبر نہ بننا۔
☆ ناک میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ ہمیشہ عاجزی کو اختیار کرنا۔
☆ آنکھوں اور ابروؤں سے اشارے نہ کرنا۔
☆ خود کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کرنا۔
☆ سورج نکلنے کے وقت سونا نہیں چاہئے۔
☆ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھرو۔

صفائی

☆ اپنے کپڑوں کو پاک وپاکیزہ رکھو۔
☆ جسم اور لباس کو پاک رکھا جائے۔

صحت

☆ سب سے بڑی دولت صحت ہے اور سب سے بڑی نعمت خوش رہنا ہے۔

اعتدال پسندی

☆ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔
☆ پانی میسر ہو تو روز نہانا۔

رشتہ داری

☆ عزیزوں سے عزیزداری کے برتاؤ میں بڑھ چڑھ کر رہنا۔
☆ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔
☆ رشتہ داروں سے رشتہ داری برقرار رکھنا۔

مشورہ

☆ مشورہ صرف علمائے حق سے ہی لینا چاہئے۔

حاکمیت

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی تو ماتحتوں پر سخت لہجہ نہ اختیار کر۔

کھانے پینے کے آداب

☆ اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان اعضائے جسمانی خدا کی عبادت وریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔
☆ تیرے دسترخوان پر ہمیشہ نیکوکاروں کا اجتماع رہے تو بہتر ہے۔
☆ اپنی غذا دوسروں کے دسترخوان پر کھانے کی لالچ نہ کرنا۔

کام کی لگن

☆ نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھنا۔
☆ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔
☆ اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ضروری ہو تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر، ورنہ ترک کردے۔
☆ جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

☆ سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔
☆ کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دینا۔
☆ بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کرنا۔
☆ کام میں عجلت نہ کرنا۔

گناہ

☆ لقمان علیہ السلام نے کہا مدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے زندہ نہ رہنا بہتر ہے۔

☆ تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامۃ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

برائی

☆ اے بیٹے! جو کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی برائی کو ختم کرتی ہے، اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا یک جگہ کی دوسری جگہ لگی آگ کو بجھانے میں کس قدر مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی برائی کو ختم کرسکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔

☆ ہمیشہ شر سے دور رہو، شر تم سے دور رہے گا اس لئے کہ شر سے ہی شر پیدا ہوتا ہے۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اس کو برائی کرتا دیکھ کر برا سمجھیں۔

☆ مُر وں کو کبھی برائی سے یاد نہ کرنا۔

نیکی

☆ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہوگی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے اور خود جلتا ہے۔ چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کے باعث بنتے ہیں۔

☆ نیکی اس سے کر جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں ورنہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم رہے گا۔

☆ اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔

☆ دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جانا چاہئے۔ (یعنی نیکی کر دریا میں ڈال)

☆ تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

☆ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

حاجت مند

☆ کسی حاجت مند کو ناامید نہ کرو۔

نصیحت

☆ جو نصیحت دوسروں کو کی جائے پہلے اس پر خود عمل کرنا چاہئے۔

بزرگوں سے حسن سلوک

☆ بزرگوں سے بہت زیادہ بات نہ کرو (لمبی بات نہ کرو)
☆ اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاح اور خوش طبعی نہ کرو۔
☆ بزرگوں کے آگے مت چلو۔
☆ اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کرنا۔

حاسد کی تین علامتیں

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں: (۱) پیٹھ پیچھے لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔
(۲) ان کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے (یعنی خوشامد کرتا ہے)
(۳) دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

دل، گلا اور زبان کی حفاظت

حکیم لقمان نے فرمایا:
☆ اگر نماز پڑھو تو دل سے پڑھا کرو۔
☆ اگر کھانا کھاؤ تو گلے کا خیال رکھو۔
☆ اگر کسی دوسرے کے گھر ہو تو آنکھ کی حفاظت کرو۔
☆ اگر ایسے بندے کی بات کرو جو موجود نہیں تو زبان پر کنٹرول رکھو۔

غصہ وغضب

☆غیض وغضب سے بچو، اس لئے کہ شدت غضب دانا کے قلب کو مردود بنا دیتا ہے۔

کوشش

☆اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہاں مہمان ہو اور آخرت کے لئے ایسے کوشش کرو جیسے کل مرجانا ہے۔

☆ کارخیر کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

عقل کی تعلیم

☆ میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی، جن کاموں سے وہ گھاٹا اٹھاتے ہیں میں ان سے پرہیز کرتا رہا۔

☆ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں لڑکے کی طرح ہو لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔

☆عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمر دار اور عقل بے ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت بے ثمر۔

عقل مند کے لئے مشکل وقت

☆عقل مند کے لئے وہ وقت سخت مشکل ہوتا ہے جب کسی بات کا اظہار و اخفاء میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔

محتاجی

☆کوئی کام نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف بناتی ہے اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

☆حاجت مند کو ناامید نہیں کرنا چاہئے۔

عہد شکنی

☆ عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو۔

خوشامد سے بچو

☆اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہو جانا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن جاتی۔

امانت

☆ اللہ جب کسی کو امانت دار بنائے تو امین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆ امانت دار بن جا، غنی ہو جائے گا۔

☆امانت کی حفاظت کر۔

مہمان داری

☆مہمان کی ہمیشہ مناسب خدمت کرنا چاہئے۔

☆ مہمان کے سامنے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ مہمان کو کام پر نہیں لگانا چاہئے۔

☆ جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب ولحاظ کم ہو جاتا ہے، علاوہ ازیں جھوٹ تیری حیا، عزت وشرافت اور سچائی کی چمک کو ختم اور تجھے ذلیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سچ سمجھتے ہیں۔ بیٹے ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

سچ

☆ حضرت لقمان علیہ السلام ایک دن اپنے شاگردوں اور دوستوں کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ سب لوگ ان کے درس کو بہت غور سے سن رہے تھے کہ ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا، ان کی آوازیں اُس کے کان میں پڑیں تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا، اس لئے کہ آواز جانی پہچانی تھی۔ وہ کافی دیر تک کھڑا ان کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔ آخر جب وہ درس سے فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: ''میں فلاں مقام پر کسی زمانے میں بکریاں چرایا کرتا تھا، بکریاں چرانے والا میرا ایک ساتھی تھا اس شخص کی صورت اور آواز بالکل آپ جیسی تھی۔''

حضرت لقمان بولے: ''ہاں مجھے یاد ہے میں وہی ہوں۔''

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا: ''آپ کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا؟''

جواب میں حضرت لقمان بولے: "صرف دو باتوں سے ایک سچ بولنا اور دوسرا بغیر ضرورت کے بات نہ کرنا۔"

آدابِ مجلس

☆ جب کسی مجلس میں داخل ہوں تو اول سلام کرو، پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو خود گفتگو شروع نہ کرو، پس اگر وہ خدا کے ذکر میں مشغول ہوں تو تم بھی اس میں اپنا حصہ لے لو اور اگر وہ فضولیات میں مشغول ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور دوسری کسی عمدہ مجلس کو حاصل کرو۔

☆ مجلس میں ہمارا فعل ایسا ہونا چاہئے جس سے حاضرین کی عزت کے آثار نمودار ہوں۔

تقویٰ

☆ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ریا کاری کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ سے لوگ تیری عزت کریں اور دل حقیقتاً گناہ گر ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ریا کاری سے خدا کے ڈر کا مظاہرہ نہ کرو، کہ لوگ اس وجہ سے تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گناہ گار ہو۔

احسان

☆ جب تم کسی شخص پر احسان کرو تو اسے بھول جاؤ۔

عیب کا صحیح مطلب

☆ خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ (عیب) ہے۔

زندگی کیسے گزاریں

☆ زندگی خدا کے ساتھ صدق و اخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ علم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے اور عالموں کے ساتھ تواضع سے گزارنا۔

☆ فیاضی کو عادت کے طور پر اپنانا چاہئے۔

جاہل اور جہالت

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے جیسا بنا لیں۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں۔

دانا اور دانائی

☆ دانا آدمی اپنی دانائی و حکمت کی وجہ سے ہدایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ۔

☆ حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ دانا کے غصے کو بے پروائی میں نہ ٹال کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی نہ اختیار کر لے۔

☆ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے، ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا، مگر یہ کہ اس بات کو اللہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔

☆ حکمت و دانائی ایسی چیز ہے جس نے مسکین کو تخت شاہی پر لا بٹھایا۔

☆ عقل مند کی بات کو اللہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ مشورہ ہمیشہ مصلح اور دانا شخص سے کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

قسط نمبر:٦

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

یہ سوچتے سوچتے بہت دیر گزر گئی مگر حضرت جنید بغدادیؒ کو کسی کروٹ چین نہیں آتا تھا، پھر یہ اضطراب وحشت میں تبدیل ہوگیا اور حضرت جنید بغدادیؒ گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئے اور کھلی فضا میں ٹہلنے لگے، ابھی تھوڑی ہی دیر گئے ہوں گے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بیچ راستے میں چادر اوڑھے ہوئے لیٹا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کون شخص ہے جو رات کے پچھلے پہر اس طرح سر راہ سو رہا ہے آپ آہستہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھے تاکہ سونے والے کی نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ دبے پاؤں گزر جانا چاہتے تھے مگر جب آپ اس شخص کے قریب پہنچے تو وہ یکایک اٹھ کر بیٹھ گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اس شخص کے اس طرح بیدار ہو جانے پر بڑی حیرت ہوئی۔

پھر وہ آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''ابوالقاسم! آپ نے آنے میں اتنی دیر کی؟''

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی بات سن کر مجھ پر رعب ساطاری ہوگیا، پھر میں نے ذرا سنبھل کر اسے جواب دیا۔ ''مجھے کیا خبر تھی کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ سے کوئی وعدہ تو نہیں تھا کہ جس کی پابندی مجھ پر فرض ہوتی۔''

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! آپ سچ فرماتے ہیں مگر میں نے خداوند ذوالجلال جو دلوں کو حرکت دیتا ہے اور مقلب القلوب ہے، دعا کی تھی کہ آپ کے دل کو حرکت دے کر میری جانب مائل کر دے۔''

''بے شک! حق تعالیٰ نے میرے دل کو آپ کی طرف مائل کر دیا مگر یہ تو بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! میں ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں۔ یہ سوال کئی دنوں سے پریشان کر رہا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ بہت غور سے اس شخص کا سوال سنتے رہے، سوال یہ تھا کہ مرض نفس کب نفس دوا بن جاتا ہے؟

جب وہ شخص اپنی بات مکمل کر چکا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جب انسان اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے تو اس حالت میں نفس کا مرض ہی دوا بن جاتا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سنتے ہی اس شخص نے اپنے دل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تجھے سات بار یہی جواب دیا مگر تو نے میری بات نہیں مانی، ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ جب تک جنید نہیں کہیں گے اس وقت تک نہیں مانوں گا، اب تو تو نے سن لیا کہ جنید کیا کہتے ہیں؟'' یہ کہہ کر وہ شخص تیز رفتاری کے ساتھ چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کچھ دیر تک حیرت وسکوت کے عالم میں کھڑے سوچتے رہے کہ وہ شخص کون تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ نے ارادتاً کبھی کسی کرامت کا اظہار نہیں کیا مگر بڑے بڑے مشائخ آپ کے روحانی تصرف کے قائل تھے۔ شیخ خیر نساجؒ حضرت سری سقطیؒ کے مرید تھے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر میں آرام کر رہے تھے، اچانک انہیں خیال آیا کہ حضرت بغدادیؒ ان کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نساجؒ نے دل میں کہا کہ یہ کوئی واہمہ ہوگا، اس وقت شیخ جنیدؒ یہاں کہاں؟ تھوڑی دیر بعد ان کے دل میں پھر وہی خیال آیا کہ شیخ جنید دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت خیر نساجؒ نے اپنے ذہن سے اس خیال کو جھٹک دیا اور کسی کام میں مصروف ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر وہی خیال ابھرا، آخر اپنی خیالی رو سے پریشان ہو کر حضرت خیر نساجؒ نے دروازہ کھولا تو حضرت جنید بغدادیؒ کھڑے تھے۔ شیخ نساجؒ کو دیکھتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''جب پہلی بار آپ کے ذہن میں خیال آیا تھا تو اسی وقت باہر کیوں نہیں آئے؟''

حضرت شیخ نساجؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئے اکثر اپنی مجلس میں کہا کرتے تھے۔ ''دوسرے بزرگوں کو بھی روحانی تصرف حاصل ہے مگر شیخ جنیدؒ کی روحانیت کا عجیب عالم ہے۔''

مولانا جامیؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''نفحات الانس'' میں یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ مشہور بزرگ کہمش بن حسین ہمدان میں رہتے تھے اور ابو محمدؒ کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک دن رات کے وقت ان کے دروازے پر دستک دی، ابو محمدؒ کہتے ہیں کہ دستک کی آواز سنتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ جنیدؒ آئے ہوں گے حالانکہ حضرت جنیدؒ اس وقت ہمدان سے بہت دور بغداد میں قیام فرماتے، پھر جیسے ہی ابو محمدؒ گھر سے باہر آئے حضرت جنید بغدادیؒ کو دروازے پر اپنا منتظر پایا۔

''ابو محمدؒ! میں خاص طور پر تم ہی سے ملنے کے لئے بغداد سے یہاں آیا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ ملے۔ پھر کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔

دوسرے دن ابو محمدؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کا کہیں پتہ نہیں تھا، قافلے والوں سے جا کر پوچھا تو ان لوگوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆

مشہور بزرگ ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے جا رہا تھا، روانگی سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ شیخ جنیدؒ کی خدمت میں ضرور حاضری دوں گا مگر جب بغداد پہنچا تو اپنی صوفیت اور درویشی کا غرور آڑے آ گیا، میں تقریباً چالیس دن تک بغداد میں رہا مگر شیخ جنیدؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ اس دوران میں میرا معمول تھا کہ جب اپنے اوراد وظائف سے فارغ ہو جاتا تو شہر کے باہر جا کر کسی پاک وصاف چشمے سے پینے کے لئے پانی لے آتا۔ ایک دن میں پانی لینے کی غرض سے جنگل میں چلا جا رہا تھا کہ ایک ہرن کو دیکھا جو کنوئیں میں منہ ڈال کر پانی پی رہا تھا، پھر جب میں قریب پہنچا تو ہرن بھاگ گیا، میں نے جھانک کر دیکھا تو پانی بہت گہرائی میں تھا، میں نے ڈول ڈالا مگر رسی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکی، مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آخر وہ ہرن کس طرح اپنی پیاس بجھا رہا تھا، یہ میری آنکھوں کا دھوکا تھا یا پھر ہرن کے لئے کنوئیں کا پانی چھلک اٹھا تھا، میں کچھ دیر تک اس ذہنی کشمکش میں مبتلا رہا، آخر پانی کی تلاش میں آگے بڑھ گیا، اب میرا سفر جاری تھا کہ یکایک ایک صدائے غیبی سنائی دی۔

''وہ تیری آنکھوں کا دھوکا نہیں تھا، ہماری قدرت سے پانی نے یہاں تک جوش مارا کہ ہرن کے ہونٹوں تک پہنچ گیا۔

صدائے غیب سن کر میں نے عرض کیا۔ خداوندا! کیا میرا مرتبہ اس ہرن سے بھی کم ہے؟

میری شکایت کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ''ہم نے تجھے آزمایا مگر تو آزمائش میں پورا نہیں اترا۔''

ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں ندامت وشرمساری کے عالم میں آگے بڑھ جانا چاہتا تھا کہ وہی آواز دوبارہ سنائی دی، خیر! وہ وقت تو گزر گیا، دوبارہ کنوئیں پر جاؤ تمہیں پانی مل جائے گا۔

میں تیز قدموں کے ساتھ واپس آیا تو واقعتاً کنوں چھلک رہا تھا، میں اپنا ڈول بھر کر واپس آ گیا، پھر جب کھانے کے بعد میں نے پانی پینا چاہا تو وہی صدائے غیب گونجنے لگی۔

''تو نے ابھی تک اس راز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ تجھے اپنی درویشی پر بڑا ناز ہے۔''

یہ آواز سن کر میں لرز گیا۔ ''خداوندا! میں بہت عاجز وکمزور ہوں مجھ پر رحم فرما۔''

میری گریہ وزاری کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ''ہرن بغیر ڈول کے آیا تھا اور تو ساز وسامان کے ساتھ کنوئیں تک پہنچا تھا، اس لئے ہم نے دونوں کے ساتھ مختلف سلوک کیا۔''

ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ اس پانی میں خاص بات یہ تھی کہ میں جب تک بغداد میں مقیم رہا وہ پانی ختم نہیں ہوا، جس قدر پیتا تھا اسی قدر برتن میں موجود پاتا تھا۔

پھر کچھ دن بعد حضرت ابو عبداللہ عفیفؒ حج کے لئے چلے گئے، پھر واپسی میں دوبارہ بغداد آئے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، ایک روز نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے تو اتفاقاً حضرت جنید بغدادیؒ سے ملاقات ہو گئی، ابو عبداللہ عفیف کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا۔

''ابو عبداللہ! اگر تم صبر کرتے تو خود تمہارے پاؤں کے نیچے چشمہ

جاری ہوجاتا۔ کاش! تم نے ایک گھڑی صبر سے کام لیا ہوتا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی قوت کشف پر ابوعبداللہؒ حیران رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان یہ تھی کہ آپ بڑے بڑے مشائخ کے لئے مرکز قلب ونظر تھے، ایک دن جامع مسجد بغداد میں حاضر تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنے لگا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور ذکر میں مشغول ہوگئے، پھر وہ شخص نماز پڑھ کے مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا، اتفاق سے حضرت جنیدؒ کی نظر اس طرف اٹھی تو آپ نے دیکھا کہ وہ شخص اشارے سے بلا رہا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کسی تأمل کے بغیر اس کے پاس چلے گئے، اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا، جب حضرت جنید بغدادیؒ اس کے قریب آئے تو وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

''ابوالقاسم! معاف کرنا! میں آپ کے احترام میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا، مجبوری ہے۔''

''اس تکلف کی ضرورت نہیں، آپ اپنا کام بتایئے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔

''اللہ جل شانہ'' سے ملاقات کا وقت آگیا ہے۔'' اس شخص نے نہایت پرشوق لہجے میں کہا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت حیرت ہوئی، اس کے چہرے سے بیماری تو کجا نقاہت کے بھی آثار نمایاں نہیں تھے، پھر بھی وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا وقت رخصت قریب آگیا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اجنبی شخص کی بات سن کر سکوت اختیار کیا، شاید اس لئے کہ کسی انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں ہوگا۔

''ابوالقاسم! جب میں دنیا سے چلا جاؤں اور میری تجہیز وتکفین مکمل ہوجائے تو میرا یہ خرقہ، چادر اور مشکیزہ ایک شخص کے حوالے کردینا۔'' اجنبی نے کہا۔

''وہ شخص کون ہوگا اور میں اسے کیسے پہچانوں گا؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''اس سلسلہ میں آپ کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ خود تمہیں پہچان لے گا۔'' اس شخص نے کہا۔ ''وہ ایک نوجوان مغنی (گانے والا) ہے میری یہ امانت اس کے سپرد کردینا۔''

''تمہارا خرقہ مغنی کے حوالے کردوں گ؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے حیران ہوکر پوچھا، آپ کو اس بات پر حیرت تھی کہ نغمہ وموسیقی سے تعلق رکھنے والا شخص خلافت کا حق دار کس طرح ہوسکتا ہے؟

''ابوالقاسم! آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ ہمارے اندازوں سے زیادہ بے نیاز اور رحیم وکریم ہے، اسی نے اس مغنی کو یہ رتبہ عطا فرمایا ہے۔''

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ قدرت کے رازوں پر حیران ہو ہی رہے تھے کہ اس شخص نے بہ آواز بلند کلمۂ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی طرح دنیا سے رخصت ہوگیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اجنبی شخص کی تدفین کی پھر اس کام سے فارغ ہوکر دوبارہ مسجد میں تشریف لائے اور اس شخص کا انتظار کرنے لگے جو مرنے والے کی امانت کا حق دار تھا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو سلام کرکے کہنے لگا۔

''ابوالقاسم! میری امانت میرے حوالے کیجئے۔'' واضح رہے کہ ''ابوالقاسم'' حضرت جنید بغدادیؒ کی کنیت تھی۔

''تم نے مجھے کیسے پہچانا؟'' حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک بار پھر حیرت ہوئی۔

''یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔'' نوجوان مغنی نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں عرض کیا۔ ''میں لاکھوں انسانوں کے ہجوم میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید کون ہیں؟ آپ کا چہرہ مبارک ہی آپ کی پہچان ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نوجوان مغنی کے طرز کلام سے بہت متاثر ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ ''نوجوان! تمہیں کیوں کر خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟''

نوجوان مغنی نے عرض کیا۔ ''میں چند درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ اچانک ہاتف غیب نے صدا دی۔ شیخ جنیدؒ کے پاس جاؤ اور اپنی امانت لے لو۔ اس شخص کی جگہ تم ابدال مقرر کئے گئے ہو۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے مرنے والے کی تمام چیزیں نوجوان کے سپرد کردیں، مغنی نے اسی وقت غسل کیا، خرقہ پہنا، حضرت جنید

بغدادیؒ کا شکریہ ادا کیا اور ارض شام کی طرف چلا گیا۔

نوجوان مغنی کے جانے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ''اے ذات بے نیاز! تو ہی مالک کل ہے اور سارے خزانہ تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں، تو مختار کل ہے، جسے جس طرح چاہے سرفراز کردے اور جسے جس طرح چاہے ذلیل ورسوا کردے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔''

☆☆☆☆

حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں مرد مومن کی شان اس طرح بیان کی ہے کہ ہم اس کے کان بن جاتے ہیں، اس کی آنکھ بن جاتے ہیں اور اس کی زبان بن جاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں کم وبیش اسی مضمون کو بیان کیا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں، کار کشا کار ساز

بندگی کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ جب بندہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کارساز عالم اس کی دعا قبول فرمالے، ایسے ہی بندے کو ''مستجاب الدعوات'' کہا جاتا ہے۔ یہی کرامت ہے اور اسی کا نام تصرف روحانی ہے، یہی کشف باطن ہے اور یہی روشن ضمیری ہے، اللہ کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر غیر متزلزل یقین، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی، خدمت خلق اور ریاضت ومجاہدات، یہ ہیں وہ بنیادی اصول جن پر عمل پیرا ہونے کے بعد بندہ ''محبوبیت'' کے درجے تک پہنچتا ہے اور پھر عالم اسباب میں اسے بحکم خدا تصرف روحانی حاصل ہوجاتا ہے۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کو آشوب چشم کا مرض لاحق ہوا، ابتدا میں آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی تو خدمت گاروں نے عرض کیا۔

''بغداد میں ایک عیسائی ماہر امراض چشم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس سے رجوع کیا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جیسی تمہاری مرضی!''

دوسرے دن عیسائی طبیب حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بہت دیر تک آپ کی آنکھوں کا معائنہ کیا، پھر نسخہ تجویز کرتے ہوئے کہا۔ ''شیخ! آپ کی آنکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ انہیں پانی سے بچایا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی طبیب کا مشورہ سننے کے بعد فرمایا۔ ''میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں، اس صورت میں آنکھوں کو پانی سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے؟''

عیسائی طبیب نے جواباً عرض کیا۔ ''شیخ! اگر آپ کو اپنی آنکھوں کی سلامتی منظور ہے تو ہر حال میں پانی سے اجتناب کرنا ہوگا۔''

''اگر کسی وجہ سے میں ایسا نہ کرسکوں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''تو پھر آپ بہت جلد بینائی سے محروم ہوجائیں گے۔'' عیسائی حکیم نے اپنے طبی تجربات ومشاہدات کی روشنی میں فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا۔

عیسائی طبیب مایوسی کا اظہار کرتا ہوا چلا گیا، جاتے جاتے حضرت جنید بغدادیؒ کے مریدوں اور خدمت گاروں کو آخری ہدایت بھی کرگیا۔ ''اگر تم اپنے شیخ کی آنکھیں صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔''

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مریدین اور خدمت گار حاضر ہوکر عرض کرنے لگے۔

''سیدی! شریعت میں تیمم کی رعایت اور گنجائش موجود ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت تحمل کے ساتھ فرمایا، اس کے بعد آپ نے مکمل وضو کیا اور نماز عشاء ادا کرکے تکیے پر سر رکھ کر سوگئے، پھر اسی طرح آپ نے تہجد کی نماز ادا کی۔

نماز فجر کے بعد جن کی روشنی میں تمام مریدوں اور خدمت گاروں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی تک نہیں تھی، آپ آشوب چشم کے مرض سے مکمل طور پر صحت یاب ہوچکے تھے۔

دوسرے دن عیسائی طبیب پھر حاضر خدمت ہوا، اس کا خیال تھا کہ یا تو شیخ جنیدؒ نے اس کے مشورے پر عمل کیا ہوگا اور مرض میں کمی آگئی ہوگی یا پھر دوسری صورت میں بیماری شدت اختیار کرگئی ہوگی۔ ''شیخ! آپ کیسے ہیں؟'' عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادیؒ کی مزاج پرسی کرتے ہوئے کہا۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۵۴

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

سبیل

پھراس کے لئے راستہ آسان کردیا۔(۲۰:۸۰)

وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الحق وَھُو یَھْدِ ی السَّبِیْلِ○

خداتوسچی بات فرماتا ہےاوروہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔(۴:۳۳)

یٰا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ○

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرواور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکادے گی، جولوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلادیا۔(۲۶:۳۸)

مجاہدہ فی سبیل اللہ کے بارے میں ارشادہوا ہے کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِی سبِیْلِ اللّٰہ اَمْوَات بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ○

جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں تم ان کومردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کاشعور نہیں رکھتے۔(۲:۱۵۴)

ستر

ایک چادر، ایک پردہ، آدمی کے لئے کمر سے گھٹنے تک اورعورت کے لئے گلے سے پاؤں تک چھپانا ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک باب ''باب الستر'' ہے، فقہ کی کتابوں میں مرداورعورت کے ستر کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

سترہ

پردہ، ڈھال، قبلہ رو ہو کے عبادت کرنے والے کے آگے کوئی روک لگانا تاکہ اس کی عبادت میں دوسرے لوگ مخل نہ ہوں، یہ ایک انچ موٹی لکڑی بھی ہوسکتی ہے۔

سجادہ

جانماز، دری، قالین، پیروں، فقیروں کی مسند، سجادہ نشین، درویش کی گدی پر بیٹھنے والا، کسی پیر کا خلیفہ اور نائب ہونا۔

سجدہ

نماز میں زمین پر گھٹنے ٹیک کراور ہاتھ رکھ کرزمین سے پیشانی کو لگانااور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا۔ سجدہ سہووہ سجدہ جونماز میں کوئی بات بھول جانے یازیادہ کہہ جانے کی وجہ سے بعدنماز کیا جاتا ہے۔ نماز کی واجبات میں سے کوئی حصہ کسی بھول کی وجہ سے چھوٹ جائے اور نماز ہی کی حالت میں اس واجب کے چھوٹ جانے کا علم ہوجائے تو اس کی اصلاح کے لئے شریعت نے دوسجدہ سہو رکھا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر تکبیر کہیں اور ایک سجدہ کرکے تسبیح بھی پڑھیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائیں اور جلسہ کرکے اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں، پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھائیں اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف نماز کا سلام پھیردیں، اگر نماز میں جان بوجھ کرواجب ترک کردیں توسجدہ سہو سے تلافی نہ ہوگی بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ اگر نماز میں چندواجب ترک ہوجائیں تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں مگر نماز میں فرض ترک ہوجائے تو سجدہ سہو سے وہ نقصان رفع نہ ہوگا لہٰذا اسے پھر پڑھنا ہوگا۔

سجدہ شکر، اظہار شکر کا سجدہ، وہ سجدہ جو کسی امر کے شکریہ پر دو رکعت نماز شکر کے بعد یا بغیر نماز کے ادا کیا جائے اولاد کی پیدائش پر، مالی منافع پر یا گمشدہ چیز کے مل جانے پر، صحت سے شفایابی پر یا سفر سے واپسی پر یا کسی نعمت کے حصول پر سجدہ کرنے کو سجدہ شکر کہتے ہیں اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

سجدہ تلاوت: قرآن حکیم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں، سورۂ اعراف، سورۂ رعد، سورۂ نحل، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ مریم، سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر آیا ہے، سورۂ فرقان، سورۂ نمل، سورۂ الم تنزیل، سورۂ ص، سورۂ حٰم السجدہ، سورۂ نجم، سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔ اگر نماز کے اندر کوئی سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو فوراً اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جانا چاہئے اور پھر تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر کھڑے ہوجائیں اور جہاں سے قرآن چھوڑی تھی وہاں سے شروع کریں۔ اگر سجدہ نہ کیا تو گناہ ہوگا۔ امام کے ساتھ نمازیوں کو سجدہ کرنا چاہئے، اگر نماز سے باہر سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو بہتر ہے کہ فوراً کھڑے ہوکر اور اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور پھر سجدہ کرکے تلاوت شروع کرے۔ بعض مرد اور عورتیں قرآن کے اوپر ہی سجدہ کرلیا کرتے ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں، سجدہ اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مرد نے ناپاکی کی حالت میں یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ واجب نہیں، مذہب شافعیہ کے نزدیک مستحب اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ سجدہ گاہ: سجدہ کرنے کی جگہ، وہ خاک شفا کی ٹکیہ یا لکڑی کی ٹکیا جو اہل تشیع نماز میں سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہیں۔ سجدہ کی حالت میں بندہ جس قدر اللہ کے قریب ہوتا ہے اس کو اتنا قرب کسی اور عبادت میں نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف) بنی آدم جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان واویلا کرتا ہوا بھاگتا ہے، افسوس کہ انسان کو سجدہ کا حکم ہوا تو سجدہ کرکے جنت کا مستحق ہوگیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی اور راندہ درگاہ ہوگیا۔ (شرح اربعین نوویہ)

سجل

طومار، محضر، نوشتہ، امام راغب لکھتے ہیں کہ سجل ایک پتھر ہے جس پر لکھائی کی جاتی ہے، پھر ہر اس چیز کو جس پر لکھا جائے سجل کہا جانے لگا ہے۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ۝

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کردیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔ (۲۱:۱۰۴)

سجین

زمین کے ساتویں طبقہ کا نہایت تنگ اور بدبودار مقام جو ایک گڑھے کی مانند ہے، انتہائی گنہ گاروں، کافروں اور مشرکوں کی روحیں یہیں رکھی جاتی ہیں اور قیامت تک ان ناپاک روحوں کو بے شمار اذیتیں دی جاتی ہیں۔

سحر

جادو اسلام میں اگرچہ کہ اس کی ممانعت ہے تاہم کچھ لوگ عملیات کے قائل ہیں اور چند احادیث سے اس کا جواز پیش کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری نظر کے اثر کو زائل کرنے، سانپ بچھو کے کاٹنے کے لئے ایک رقیہ کی اجازت دی۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کی زردی کو جو کینہ توز نظر کا اثر ہے، دور کرنے کے لئے رقیہ کی اجازت دی۔ مشکوٰۃ میں عوف ابن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے رقیہ سے جس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں کوئی برائی نہیں۔ عملیات دو طریقے کے ہیں ایک روحانی یا رحمانی جس میں اسماء حسنیٰ اور قرآن پاک کی آیات سے مدد لی جاتی ہے، دوسرا شیطانی جس میں جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کو بھی سحر کی ایک شاخ فرمایا ہے۔

علماء اہل سنت میں جمہور کا خیال ہے کہ سحر مضرت رساں اثرات کا حامل ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، ابوبکر جصاص (صاحب احکام القرآن) علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ سحر کی حقیقت شعبدہ نظر اور فریب خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے وہ ایک باطل اور بے حقیقت چیز

ہے، مگر نووی فرماتے ہیں کہ سحر حقیقت میں سے ایک حقیقت ثانیہ ہے اور عام علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ فقہائے اسلام کی رائے ہے کہ جن اعمال سحر میں شیاطین، ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے وہ شرک کے برابر ہے اور ان کا عامل کافر ہے، قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ.

اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا اور وہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے۔ (۱۰۲:۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہلک باتوں سے بچو، یعنی شرک سے اور جادو سے، اگرچہ کہ سحر کی بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت معصیت ہیں، پس اگر کفر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا متقضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں اور سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (قصص القرآن)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا گیا تھا اور اس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوا تھا، یہ واقعہ بہت طویل ہے۔ اس سحر کے اثر کو زائل کرنے کے لئے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا کہ معوذتین پڑھو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں تو سحر کا اثر زائل ہو گیا۔

☆☆☆☆

چاند کی تاریخیں اور تعبیر خواب (الرویا، علامہ مجلسیؒ)

تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب
پہلی	اس شب کا خواب صحیح نہیں	گیارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی بروایتے تین روز میں ظاہر ہوگی	اکیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
دوسری	اس شب کا خواب صحیح نہیں	بارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔	بائیسویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔
تیسری	اس شب کا خواب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے	تیرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر ۲۶ یا ۴۰ دن میں ظاہر ہوگی	تیئسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
چوتھی	اس شب کا خواب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی	چودھویں	اس شب، کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایتے اس کی تعبیر برعکس ہے	چوبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
پانچویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی	پندرہویں	اس شب، کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی براوایتے اس کی تعبیر برعکس ہے	پچیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
چھٹی	اس شب کا خواب سچا ہے مگر تعبیر ایک دوروز بعد ظاہر ہوگی	سولویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر دوروز کے بعد ظاہر ہوگی بروایتے دیر میں ظاہر ہوگی	چھبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
ساتویں	اس شب کا خواب سچا ہے	سترہویں	اس شب، کا خواب سچا ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	ستائیسویں	اس شب کی خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
آٹھویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔	اٹھارویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	اٹھائیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی
نویں	اس شب کا خواب کی تعبیر برعکس ہے بروایتے تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی	انیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	انتیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگراس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی بروایتے اس شب کا خواب جھوٹا ہے
دسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔ بروایتے اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی	بیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر صحیح اور موثر ہے۔	تیسویں	اس شب کا خواب راست صحیح ہے۔اور موثر ہے۔

فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی، فاضل دار العلوم دیوبند

سوال: ۱۔ وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں۔؟

جواب: زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے۔

سوال: ۲۔ اگر سفر کی نماز کی قضاء سفر ختم ہو جانے کے بعد کرے تو بھی ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازوں کے لئے دو رکعت قصر ہی کی نیت کرے یا پوری چار رکعت ادا کی جائے، کیونکہ اب سفر کی حالت نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس صورت میں اگر سفر میں سابقہ نمازوں کی جو چار چار رکعت پڑھنا چاہئے تھی قضا کرے تو مذکورہ نمازوں میں پوری چار چار رکعت پڑھے یا دو دو؟

جواب: نماز سفر کی قضا میں قصر کرے اگر چہ سفر ختم، ہونے کے بعد ہو اور نمازِ مغرب کی قضا پوری پڑھے اگر چہ سفر میں ہو۔

سوال: ۳۔ کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کافر کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔؟

جواب: کافر کو تعظیمی سلام کرنا کفر ہے، تعظیم مقصود نہ ہو محض تحیہ کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔ اور کسی حاجت سے ہو تو جائز ہے، مگر السلام علیکم اتبع الھدیٰ کہے۔

سوال: ۴۔ مرد کے لئے کس دھات کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اور کس کی ناجائز؟ نیز مقدار کے بارے میں کوئی تعین ہے۔؟

جواب: مرد کے لئے دو شرطوں سے انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۱۔ چاندی کی ہو۔ ۲۔ پانچ ماشے سے کم ہو۔

سوال: ۵۔ نماز کی جماعت کھڑی ہو اور بھوک کی بھی شدت ہو، کھانا بھی بالکل تیار ہو، یا پاخانہ و پیشاب کی حاجب ہو تو کسے مقدم کیا جائے۔؟

جواب: صورت مسئولہ میں کھانا اور پیشاب و پاخانہ کی حاجب کو مقدم کیا جائے۔

سوال: ۶۔ ایک مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھرا اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو کیا مقتدی مذکور کی نماز ہو گئی یا نہیں ہوئی۔؟

جواب نماز ہو گئی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ ایسی سخت مجبوری سے سلام پھیرا جو نماز میں باعث تشویش بن رہی ہے تو نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔

سوال: ۷۔ باریک قمیص یا دوپٹہ اوڑھ کر عورت نے نماز پڑھی تو نماز ہو گی یا نہیں۔؟

جواب: ایسی باریک دوپٹہ میں نماز نہیں ہوتی جس سے بالوں کی رنگت نظر آئے۔ اسی طرح قمیص میں سے عورت کے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہ ہو گی۔

سوال: ۸۔ حلال جانور کے اندر کتنی چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا ہیں؟۔

جواب: سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) بہتا خون (۲) مذکر کی پیشاب گاہ (۳) خصیتین (۴) مونث کی پیشاب گاہ (۵) مثانہ (۶) پتہ (۷) غدود۔

سوال: ۹۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیجیں تو اس صورت میں تین طلاق ہوں گی یا ایک۔؟

جواب اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔

سوال: ۱۰۔ بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کا اختیار کتنے دن کے بعد ہے؟ اور ملنے جائے تو کتنے دن وہاں ٹھہر سکتی ہے؟ دور اور نزدیک میں کچھ فرق ہے۔؟

جواب: بیوی کو والدین سے ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے سال میں ایک بار ملاقات کا حق ہے۔ دور اور نزدیک میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ ملاقات کے لئے آمد و رفت کے مصارف شوہر کے ذمہ واجب نہیں، نیز بیوی کو صرف ملاقت کا حق ہے۔ ولدین کے یہاں رہنا بدون شوہر کی رضا کے جائز نہیں ہے۔

سوال:۱۱۔ چیچک کے واسطے دھاگہ میں سورحمٰن یا کوئی اور آیت پڑھ کردم کر کے گرہ لگا کر بچوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت آئی ہے۔اب شرعاً کیا حکم ہے۔؟

جواب: جائز ہے۔ایام جاہلیت میں ایسی چیزوں کو موثر بالذات سمجھا جاتا تھا اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

سوال:۱۲۔ گابھن جانور کو ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے البتہ اگر قریب الولادت ہو تو بعض علماء کرام نے مکروہ فرمایا ہے۔

سوال:۱۳۔ والدین اور بیوی کی اجازت کے بغیر روزگار کے لئے کسی دور شہر کا سفر کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس شہر میں روزگار نہ ملتا ہو۔

جواب: اگر سفر کی وجہ سے والدین یا بیوی بچوں کے ضیاع کا خوف ہو یعنی وہ خود غنی نہ ہوں یا ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں سفر نہ کرے اور اگر اپنے شہر میں روزگار کا انتظام کر کے سفر کر سکتے ہیں البتہ اگر سفر ایسا پر خطر ہے کہ ہلاکت کا ظن غالب ہے تو بہتر صورت والدین کی اجازت کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال:۱۴۔ کیا نام تبدیل کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس وجہ سے کہ پہلا نام معنی کے اعتبار سے اچھا نہ تھا یا بے معنی تھا یا دوسرا نام پسند آگیا نیز کیا ایک شخص کے کئی نام رکھے جا سکتے ہیں؟

جواب: برے نام کو اچھے نام سے بدل دینا ضروری ہے۔ بلا ضرورت نام بدلنے اور متعدد نام رکھنے میں کوئی حرج مضائقہ نہیں۔

سوال:۱۵۔ فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹا یا رات کا باسی کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

سوال:۱۶۔ پولیٹری فارم والے مختلف قسم کے مردار جانوروں کا خون اور دوسرے بعض اعضاء ملا کر مرغیوں کو غذا تیار کر کے ان کو کھلاتے ہیں، اس قسم کی خوراک مرغیوں کو کھلانا، اس خوراک کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز اس خوراک سے پلی ہوئی مرغیوں کا گوشت حلال ہے یا حرام۔؟

جواب ایسی غذا کی خرید وفروخت اور مرغیوں کو کھلانا جائز نہیں، البتہ ایسی مرغیاں حلال ہیں، گوشت کی حرمت کے لئے شرط یہ ہے کہ نجس غذا کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے۔

سوال:۱۷۔ کسی نے شراب جوا کی رقم سے پانی کا نل لگوایا تاکہ اہل محلہ پانی استعمال کریں تو اس پانی کا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب:۔ جائز ہے۔

سوال:۱۸۔ حاجی لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے مٹی کی ٹکیہ کر تقسیم کرتے ہیں۔ بعض عورتیں اس کو بابرکت سمجھ کر شفا حاصل کرنے کے لئے کھاتی ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: مٹی کا کھانا جائز نہیں، ہاں اتنی کم مقدار میں جو صحت کے لئے مضر نہ ہو جائے۔

سوال:۱۹۔ کافر کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جو کافر زندیق نہ ہو یعنی خود کو مسلمان نہ کہتا ہو اس کے گھر کا کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی آمدنی اسلام یا اس کے مذہب کی رو سے حلال ہو ورنہ نہیں۔

سوال: ۲۰۔ بچوں کو کھلونا دینا کیسا ہے؟ جب کہ کھلونے میں جاندار جیسے مصنوعی انسان گھوڑے بکری وغیرہ کے بھی مجسمے ہوتے ہیں۔

جواب: بچوں کو کھلونے دینا جائز ہے مگر جاندار کے مجسمے جیسے انسان گھوڑے بکری وغیرہ دینا جائز نہیں۔

سوال:۲۱۔ سوال بچوں کا قرآن ختم ہونے کے موقع پر دعوت کرنا یا مٹھائی تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی تعلیم بارہ سے میں مکمل کی اور اس خوشی میں اونٹ ذبح کیا۔

سوال:۲۲۔ جب کوئی حج کر کے واپس آئے تو تبرک حاصل کرنے یا حاجی کے اعزاز کی خاطر اس کی پیشانی کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رسم بن جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

سوال:۲۳۔ اس قسم کے نام رکھنے کا کیا حکم ہے۔؟ غلام غوث، غلام احمد، غلام مصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالغنی، عبدالعلی، وغیرہ۔

جواب: غلام غوث غلام احمد وغیرہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں عبدالرسول، وغیرہ ایسے نام رکھنا جس میں عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو، موہم شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، البتہ ایسے شخص کو مشرک نہیں کہا جائے گا کیونکہ عبد سے خادم اور مطیع قرار دیا جا سکتا ہے۔

جنات بارگاہ نبوی ﷺ میں

صاحب ھدیٰ للعالمین رحمۃ اللعالمین علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہِ ہدایت سے نہ صرف انسان نے شرف ہدایت پایا بلکہ ”جنات“ نے بھی آپ کی بارگاہِ رسالت کی صداقت پر سر تسلیم خم کیا ہے

قرآن مجید کی سورۃ جن میں جنات کی آمد قرآن حکیم کی سماعت اور تصدیق رسالت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا گیا ہے:

آپ فرمادیں: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا، تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بے وقوفوں نے اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی کی مجال ہی نہیں کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹے الزام تراشے۔ انسانوں میں سے کچھ انسانوں نے جنوں سے پناہ مانگی جس کے سبب جنات میں جذبہ سرکشی اور بڑھ گیا۔ اور بلاشبہ تمہاری ہی طرح انسانوں نے بھی گمان کر لیا کہ اب اللہ کسی ”ہادی“ کو نہیں بھیجے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمانوں کو چھوا، اور انہیں سخت پہرہ داروں اور (انگاروں کی طرح) جلنے اور چمکنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ ہم (پہلے آسمانی خبریں سننے کے لئے) اس کے بعض مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی سننا چاہے تو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ (منتظر) پائے گا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ (ہماری بندش سے) ان لوگوں کے حق میں جو زمین میں ہیں کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور ہم (ہی) میں سے کچھ اس کے سوا (برے) بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر (چل رہے) تھے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم بھاگ کر اسے مات دے سکتے ہیں۔ ہم تو ہدایت سنتے ہی مسلمان ہو گئے اور ہم سے بعض بے انصاف بھی ہیں۔ طے شدہ بات ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے صحیح راستہ کا انتخاب کیا اور ظالم جہنم کا ایندھن بن گئے۔ اور اے نبی! یہ بھی کہہ دو کہ اگر وہ لوگ راہ راست پر قائم رہتے ہیں تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔ (آیات: ایک تا ۱۶)

جنات کا قرآن مجید سننا اس کی اثر انگیزی اور مطالب ہدایات بحوالہ توحید کو دل سے تسلیم کرنے کے بعد اپنے باقی جنات کو جا کر ان کا اظہار توحید اقرار، توحید اور پھر اس کی تبلیغ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کو علم نہیں تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب شیاطین، جو اس سے پہلے آسمان کے ان حصوں میں جا کر بیٹھ سکتے تھے، مگر کچھ دنوں سے ان مقامات پر پہنچتے ہی ان کو آگ کے شعلوں نے طمانچے مارنا شروع کر دیئے جو ان کے لئے بڑی حیران کن بات تھی، آسمان پہ رونما ہونے والے اس بالکل نئے حادثہ کے بارے میں سب جن پریشان ہو گئے۔ آپس میں مشورہ ہونے لگا کہ۔ دانشوروں کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ بحث مباحثے کے بعد جنات نے اپنے سب سے بزرگ اور بڑے جن (شیطان) ابلیس کے سامنے مسئلہ پیش کیا۔ اس نے کہا:

میرے خیال میں روائے زمین پر کوئی غیر معمولی انقلاب انگیز شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ جاؤ، دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر پتہ لگاؤ۔ سمجھ میں نہیں آیئے تو ہر خطہ کی مٹھی بھر مٹی اپنے ساتھ لے آؤ۔

چنانچہ یہی ہوا۔ شیطانوں اور جنات کی ٹولیاں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلیں اور حسب حکم مٹی لے آئیں۔ بزرگ شیطان نے مختلف علاقوں سے لائی ہوئی مٹی کو سونگھنا شروع کیا لیکن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مٹی سونگھتے ہی اس کے چہرہ کی رنگت بدل گئی، آنکھوں میں غصہ غم کی اندھیری رات چھا گئی اور انتہائی دل شکستہ آواز میں اعلان کیا: یہ انقلاب انگیز شخصیت مکہ معظمہ کی سرزمین میں پیدا ہوئی ہے۔ سب کے سب چونکے اور اپنی دشمن شخصیت کی طرف اس لئے بڑھے کہ وہ اسے جانیں، اسے سمجھیں اور پھر اگر ان کے بزرگ ابلیس کے خلاف یا نسل آدم کی بھلائی میں اس شخصیت کا عمل کوشاں ہو تو اس کی پرزور مخالفت کریں اور اسے پھلنے پھولنے سے پہلے مسل دیں۔ (نعوذ باللہ)

چنانچہ اس مقصد کے لئے جنات کی ایک جماعت اس وقت مکہ معظمہ پہنچی جب کہ آپ ﷺ بازار عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جنات کی اس جماعت نے حضور ﷺ کی زبان اقدس، آواز رحمت و برکت سے قرآن حکیم کی آیات ''نور علی نور'' سنیں تو سب کے سب حیرت میں ڈوبے۔ شان رسالت ﷺ کے سامنے دم بخود۔ بغیر آداب وسلام کہے اپنی جماعت جنات میں لوٹے اور انھیں خبر دی! اے ہمارے بھائیوں! ہم نے اس بے مثال شخصیت انقلاب آفریں کی زبان سے ایسا عجیب وغریب کلام (قرآن مجید) سنا، اس نے ہم پر بڑی اہم حقیقت کا انکشاف کیا۔ ہمارے ضمیر تو اسی وقت اس کی صداقت کو مان گئے اور اب ہم اعلان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ختم المرسلین ﷺ سچے، قرآن سچا۔ آج سے ہم اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ ہی اس کو کسی نے پیدا کیا ہے۔

یہ تھی جنات کی سب سے پہلی دانشوروں کی جماعت، جن کی عقل نے صداقت رسالت کو تسلیم کیا اور زبان سے بے باک اعلان کیا جس سے جنات کی دنیا میں بھی تہلکا مچ گیا۔ تعلیم نبوی ﷺ کے مبلغ جنوں میں بھی پیدا ہو گئے۔ ابلیس ٹپٹایا، غصہ میں تھرتھرایا، ان کو ڈرایا دھمکایا، مگر سب بے سود! سچائی سب سے بڑی طاقت ہے اور جب یہ کسی کے دل میں ایمان کے ساتھ جاگزیں ہو جائے تو پھر نا قابل تسخیر قوت بن جاتی ہے۔

ابلیس نے اپنے ہم عقیدہ جنات کو یہ کام سونپا کہ تم احکامات الٰہیہ کو سنو اور اس میں ایسی تبدیلیاں کرو کہ حقیقت، خرافات میں ڈوب جائے۔ غرض ادھر ابلیس کی کاروائیاں تیز تر ہو گئیں۔ ادھر ایمان لانے والے جنات کا عمل دوسرے جنات کو متاثر کرنے لگا۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں گروہ درگروہ جنات تعلیم کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ ان کے لئے الگ اور مخصوص مقامات پر درس فرماتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آں حضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کی رات تم میں سے جو بھی چاہے ''جنات'' کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں میرے ساتھ چلے! سب کے سب خاموش رہے، لیکن میں نے اظہار معیت کیا۔ چنانچہ اس رات شفیع المذنبین ہدی اللعالمین ﷺ جب پہاڑی کے ایک بلند حصہ پر پہنچے تو مجھے اپنے قدم مبارک سے ایک گول دائرہ کھینچ کر حکم فرمایا کہ تم یہیں ان حدود میں بیٹھ کر دیکھتے رہو۔ میں بیٹھ گیا۔ آں حضرت ﷺ نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کی تو دیکھتے ہی دیکھتے مختلف سمتوں سے غول درغول جماعتیں، انتہائی ادب کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں چاروں طرف سے آئیں اور بیٹھ گئیں۔ میں تو قرآن حکیم اور پھر تلاوت کرنے والے رسول اکرم ﷺ کی حلاوتوں میں کھو گیا۔ اثرات نے دنیا ومافیہا سے بے خبر کر دیا، لیکن جیسے ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک خاموش ہوئی تو میں نے دیکھا، بادل کے چھٹتے ہوئے ٹکروں کی طرح جنات گروہ در گروہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے کیا دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا سیاہ رنگ بھیانک چہرے اور سفید لباس میں ملبوس مخلوق۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ مختلف قبیلوں اور مقامات سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے انسانوں کے ساتھ مساجد میں نماز پڑھنے کی درخواست کی لیکن میں نے انہیں منع کر دیا۔ اتفاقاً نماز پڑھ لیں تو جائز ہے۔ لیکن مستقل اختلاط یعنی گھل مل جانے سے منع کر دیا۔

(بحوالہ: نقوش، رسول نمبر، ج ۹)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: عزیز الحسن قاسمی

نام والدین: محمد مصطفیٰ۔ عابدہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۸ مارچ ۱۹۷۲ء

نام شریک حیات: انوری بیگم

شادی کی تاریخ: ۱۷/۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند: تکمیل ادب

آپ کا نام ۹ /حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۴ /حروف نقطے والے ہیں اور ۵ /حروف، حروفِ صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ /حروف خاکی ۳ /حروف آبی ۲ /حروف بادی اور ایک حرف آتشی ہے۔ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کا غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ /مرکب ۲۷ /اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۴۳ /ہیں۔

۹ /کا عدد جولانی طبع کی علامت ہے، یہ عدد ابھرتے ہوئے جذبات کی نشان دہی ہے۔ ۹ /عدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کا شعور اور قوتِ ادراک بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ذہانت اور فراست اس کے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔ لوگ اس کی دوراندیشی سے خائف رہتے ہیں۔ ۹ /عدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں یہ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ یہ کسی بھی معاملہ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے والوں میں سے نہیں ہوتے۔ جب تک یہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ جاتے ان کا سفر جاری رہتا ہے۔ ۹ /عدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اللہ کے بعد ان کا اعتماد خود ان کی ذات پر ہوتا ہے۔ یہ اپنی قدرتی صلاحیتوں پر پورا یقین رکھتے ہیں اور یہ خداداد صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان میں خود اختیاری بھی ہوتی ہے اور یہ خود مختاری کی زندگی گذارنا ہی پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر معاملے میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ اپنی عقل سے جو بھی راستہ منتخب کرتے ہیں وہ راستہ انہیں کامیابیوں کی منزل تک لے جا کر چھوڑتا ہے۔ یہ حد سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ فراست ان کی جیب میں پڑی رہتی ہے بقول شخصے یہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ کسی بھی الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانا ان کے لئے آسان ہوتا ہے۔ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا ہے۔ جو مسائل دوسرے لوگ مہینوں میں سلجھاتے ہیں وہ مسائل یہ لوگ منٹوں سکنڈوں میں سلجھا لیتے ہیں۔

۹ /عدد کے لوگوں کے حاسدین اور برا چاہنے والے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ لیکن ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ کبھی ہار نہیں مانتے، یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور سنگ لاخ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک دن منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے۔

مزاج ان کا نازک ہوتا ہے۔ دکھ اور رنج سے بہت گھبراتے ہیں۔ موسم کی سختی اور دھوپ کی شدت ان سے برداشت نہیں ہوتی۔ لیکن مزاج کی نزاکتوں کے باوجود بڑے بڑے غم اور بڑی بڑی مخالفتیں ہنستے کھیلتے جھیل لیتے ہیں۔ اور چلنے سے اور چلتے رہنے سے گریز نہیں کرتے ان کی مستقل مزاجی اور ان کی طبیعت کا استحکام انہیں سربلند اور سرخرو رکھتا ہے۔

۹ /عدد کے لوگوں کے کو اپنے رشتے داروں سے وفا نصیب نہیں ہوتی، انہیں بھلائی کا بدلہ اکثر برائی سے ملتا ہے، یہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں پھول تھماتے ہیں وہی لوگ پتھر اٹھائے ان کے پیچھے پھرتے ہیں،

اس طرح بار بار انہیں وفا کے بدلے جفا عطا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی دوسروں پر اپنی محبتیں لٹانے سے باز نہیں آتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن چونکہ یہ دل کے نرم ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی شرمندہ بھی ہوجاتے ہیں اور اپنے غصے کی تلافی کرلیتے ہیں۔ ۹ عدد والے لوگوں کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، ان کے جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے، منافقت سے یہ ہمیشہ دور رہتے ہیں، ان کی یہ خوبی ان کو اپنے دوستوں اور ملنے والوں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے، ان کی زندگی میں نشیب و فراز اور اُتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں، تمام عمر عروج و زوال کی کشمکش جاری رہتی ہے لیکن مجموعی اعتبار سے ان کی زندگی کامرانیوں سے بھری رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر نازک موڑ پر انہیں سرخرو رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگ گرمی اور دھوپ برداشت نہیں کرسکتے، موسم گرما میں یہ لوگ تھکے تھکے سے نظر آتے ہیں، انہیں عموماً سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ لوگ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے خیالات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پسند ہوتے ہیں، ان کے انگ انگ میں محبت بھری ہوتی ہے، بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے اور محبت کے نام پر یہ بآسانی فریب کھا جاتے ہیں، صنف نازک سے ان کی دلچسپیاں ہمیشہ برقرار رہتی ہیں اور اکثر و بیشتر خواتین ان کی طرف مائل رہتی ہیں، عشق و محبت کی راہوں سے گزرتے ہوئے انہیں کئی بار رسوائی اور بدنامی کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ دوستوں کا انتخاب کرنے میں ہمیشہ غلطی کرتے ہیں، یہ رشتے ناطے جوڑتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کرپاتے، دور اندیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے داری قائم کرنے کے معاملے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات ایسے لوگوں سے وابستہ ہوجاتے ہیں جو ان کے لئے عذاب جان بن جاتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور خوب خرچ کرتے ہیں اس لئے اکثر تنگ دست رہتے ہیں، کئی بار شاہ خرچی کی وجہ سے مقروض ہوجاتے ہیں، لیکن بُرے سے بُرے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوستوں کے سامنے نہیں پھیلتا، ان کی خودداری اور غیرت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن دوسروں سے مدد لینا انہیں اچھا نہیں لگتا، جلد بازی بھی ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتی ہے، عجلت پسندی کی وجہ سے کئی فیصلے یہ اپنی زندگی میں ایسے بھی کرڈالتے ہیں جو زندگی بھر انہیں دکھ دیتے ہیں اور انہیں خون کے آنسو رلاتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، آپ مستقل مزاج ہوں گے، آپ جو کام بھی کریں گے پوری لگن اور مستعدی کے ساتھ کریں گے، محبت کرنا آپ کی فطرت ثانیہ ہے، محبت کی وجہ سے کئی بار آپ کو رسوائی کے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور کئی بار آپ پر انگلیاں اٹھیں گی، آپ جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور حالت اشتعال میں کئی بار آپ اپنے فیصلے بھی کرگزرتے ہیں جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنتے ہیں اور آپ کو عرصہ دراز تک تڑپاتے ہیں، آپ کا دل و بغض و عناد کی گرد سے ہمیشہ پاک صاف رہے گا، آپ کینہ اور حسد سے ہمیشہ کوسوں دور رہیں گے لیکن طبیعت کی جھلاہٹ اور وقتی اشتعال کی وجہ سے آپ کبھی کبھی راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں، آپ کسی کے خلاف بھی کوئی بغض اپنے دل میں نہیں رکھتے لیکن آپ کے حاسدوں اور آپ کے بدخواہوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی، یہ لوگ ہمیشہ آپ کا ناک میں دم رکھیں گے اور آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے، ان سازشوں سے آپ کو قابل ذکر نقصان نہیں پہنچے گا لیکن آپ کا دل ان سازشوں کی وجہ سے ہمیشہ مغموم رہے گا، صبر و ضبط اور خاموشی کا ہتھیار اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی وجہ سے آپ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے، محبت آپ کی کمزوری اگر یہ کہا جائے کہ آپ دل پھینک قسم کے انسان ہو تو غلط نہیں ہوگا۔ محبت کی وجہ سے آپ کے دو نکاح متوقع ہیں، ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ عورتوں سے تعلقات بنانے میں احتیاط سے کام لیں اور اُن رسوائیوں سے ڈریں جو انسان کی شخصیت پامال کردیتی ہیں اور رسوائیوں کے زخم دامنِ روح پر کبھی کبھی ایسے پھیل جاتے ہیں کہ کبھی مندمل ہونے کا نام نہیں لیتے، آپ خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں، اپنی شخصیت کی

خوبصورتی کی حفاظت کرنا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری سے بھی پہلوتہی مت کیجئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸، اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون وراحت کا باعث بنیں گی۔ ۲، ۳ اور ۶ عدد آپ کے لئے مثالی معاون بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے۔ یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ معاملہ کریں گے، ان سے آپ کو نہ قابل ذکر نقصان پہنچے گا اور نہ قابل ذکر فائدہ۔ ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۷ عدد کی چیزیں اور ۷ عدد کے لوگ آپ کو راس نہیں آئیں گے، ۷ عدد کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۷ ہے یہ بہت مبارک اور طاقتور عدد ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً دانشور ہوتے ہیں اور یہ لوگ زبردست طریقہ سے مقبول اور معزز ہوتے ہیں، البتہ جلد مال دار بننے والی اسکیمیں اور ترکیبیں ان کے لئے نقصان دہ بنتی ہیں اسلئے ان کو اس طرح کی اسکیموں اور منصوبہ بندیوں سے پرہیز کرنا چاہئے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، یہ عدد آپ کے نام کے مفرد عدد کا معاون عدد ہے، یہ انشاء اللہ تمام عمر آپ کی خوش حالیوں کا ضامن بنا رہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۹ ہے اور یہ عدد آپ کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے اس لئے آپ زندگی بھر آگے بڑھتے ہی رہیں گے، آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۶ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ کا عدد بھی ۶ ہی ہے، اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی بھی عموماً پرسکون رہے گی۔

آپ کا اسم اعظم ''یاباسط'' ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اسم اعظم کے ورد کی وجہ سے آپ مطمئن اور آسودہ زندگی گزاریں گے اور تناؤ اور اُتار چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کے لئے جمعرات کا دن بہت اہم ہے۔ اتوار، پیر، منگل بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں۔

مونگا، پنا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی ترقی کا باعث ثابت ہوسکتے ہیں، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی ان میں سے کوئی سا بھی پتھر جڑوا کر پہنیں، انشاء اللہ راحت محسوس کریں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ درد سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا شکار ہوسکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، ادرک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہوں گے، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز میں وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ چیزیں آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالیں گی اور آپ کے اعضاء جسمانی کو تقویت پہنچائیں گی۔

سفید، نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ رنگ آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۹ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۳۵ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۸	۶۱	۶۵	۵۱
۶۴	۵۲	۵۷	۶۲
۵۳	۶۷	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۵۴	۶۶

د اور ج آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی، آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں حاصل کرنے کے لئے آپ انتھک

جدوجہد کریں گے، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خود اعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خود مختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق ومحبت کے معاملے میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ جب یہ عادت حد سے تجاوز کرجاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور انسان کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہوجاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں، لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑتا ہے، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں، آپ کسی بھی نظم کو حسن وخوبی کے ساتھ چلاسکتے ہیں لیکن آپ کے دل کی نرمی اور آپ حد سے زیادہ بڑھا ہوا اخلاق آپ کو کبھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گا، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرکے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے، آپ کی زمیوں کی وجہ سے انتظام میں خلل بھی پیدا ہوگا، آپ دوراندیش ہیں، فہیم وذکی ہیں، حد سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینا بھی آپ کی فطرت ہے، ہر کس وناکس پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے آپ کو بار بار صدمات اٹھانے پڑیں گے، نرم دلی اور شرافت کی بھی ایک حد ہونی چاہئے تاکہ انسان نت نئے صدموں اور زخموں سے محفوظ رہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوش طبع، بہادری جرأت حوصلہ مندی، عزائم کی پختگی، خوش وخرم زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدری، غربا پروری، وفا شعاری، طبعیت اور مزاج کا زبردست استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جھلاہٹ، اشتعال، عجلت پسندی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی، ہر کام کو ادھورا چھوڑ دینے کی خامی، غصے سے بے قابو ہوجانے کا مرض وغیرہ۔

خامیاں اور خوبیاں سبھی انسانوں میں ہوتی ہیں، اس دنیا میں اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو معلوم ہونے کے بعد اپنی خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ آپ نے اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد یہ اندازہ کرلیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور خامیاں بہت کم، لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ان خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں اور اپنی خامیوں کو اور بھی گھٹانے کی کوشش میں لگے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیئے آپ کا اصل خیر خواہ وہی ہے جو آپ کو یہ بات بتادے کہ آپ کے اندر فلاں فلاں خامی موجود ہے، جو لوگ صرف تعریفیں کرنے والے ہوتے ہیں وہ اچھے دوست نہیں ہوتے وہ تو انسان کو گمراہ کرنے اور راہ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کو اپنے لئے ایک آئینہ سمجھیں اور اس آئینے کی قدر کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۳		۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، چرب زبانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن اس سے بروقت فائدہ اٹھانے کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی وجدانی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ ضرورت کے وقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایسی قوت پوشیدہ ہے جو روشن ضمیر لوگوں کے پاس ہوتی ہے اور اس قوت کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک طرح کا نکھار رہتا ہے۔

۶،۵،۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل سے کام لیتے ہیں اور آپ کی یہ خامی آپ کو خوشیوں اور مسرتوں سے محروم رکھنے کا سبب بنتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، آپ مختلف امور میں افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوکر اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اور انصاف کی خاطر کافی جدوجہد بھی کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ ناانصافی بھی آپ کو گوارہ نہیں ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن اکثر آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو خواہ مخواہ کے کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع خیال اور وسیع نظر بھی ہیں، لیکن ۹ کی موجودگی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مشتعل ہو کر کبھی کبھی اپنا نقصان بھی کر بیٹھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو سطریں مکمل ہیں لیکن درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ میں دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کرے حالانکہ یہ توقع آپ کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ توقع کبھی پوری بھی نہیں ہوتی کیوں کہ اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ یہ بغیر مانگے تریاق بھی دے دیتی ہے اور مانگنے سے کبھی کسی کو زہر بھی نہیں دیتی، اگرچہ آپ مانگتے نہیں، لیکن دنیا امیدوں پر بھی کبھی کھری نہیں اترتی، آپ کی حمیت دوسروں کی محتاج نہیں ہے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی غیرت اور خودداری کو برقرار رکھنا چاہئے اور کسی سے بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

آپ کے دستخط آپ کی اندر کی افسردگی اور اُداسی کو ظاہر کرتے ہیں اور آپ کا فوٹو جہاں آپ کی خوش حالی، خوش طبعی کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں اور آپ کی آنکھوں میں انسانیت کی چمک دمک موجود ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ یہ خاکہ پڑھنے کے بعد پہلے سے زیادہ پرکشش بننے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ محنت جو ہم نے آپ کے لئے کی ہے یہ رائیگاں نہیں جائے گی۔

☆☆☆

☆ خونِ جگر سے سینچے ہوئے چمن کو اپنی آنکھوں سے اجڑتا ہوا دیکھنے کے بعد بھی تمہاری آنکھ سے آنسو اور لب سے آہ نہیں نکلنی چاہئے کیوں کہ وہ جو کچھ بھی تھا فانی تھا۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔

☆ سب سے اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے۔

☆ عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں۔

☆ نیکی کا ارادہ حشر کی آگ کو بجھاتا ہے۔

بہتری

ایک صاحب اپنے سفر کا حال سنا رہے تھے۔ ''ٹرین پانچ میل فی گھنٹے کی رفتار سے جارہی تھی مگر بری طرح ڈگمگا رہی تھی کہ مجھے اندیشہ تھا میری ہڈیوں کے تمام جوڑ الگ ہوجائیں گے۔ کبھی مسافر اچھلتے تو ان کے سر برتھ سے ٹکرا جاتے اور کبھی وہ بے چارے ایک سرے سے لڑھکتے ہوئے دوسرے تک چلے جاتے ہیں اور انہیں اپنی سیٹوں پر واپس پہنچنا مشکل ہوجاتا۔ بچے چیخیں مار رہے تھے اور بڑے آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ میں تو مضبوطی سے اپنی سیٹ کے ہتھے پکڑے بیٹھا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ کسی بھی لمحے میں اچھل کر باتھ روم سے جا ٹکراؤں گا۔ اچانک قدرت کو ہم پر رحم آیا۔ ٹرین کچھ ہموار انداز میں چلنے لگی۔ ٹرین کی کھڑکھڑاہٹ اور مسافروں کی چیخ وپکار تھمنے لگی۔ کمپارٹمنٹ میں کچھ سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی۔

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان ومال کی حفاظت، حادثات، شرشیطانی، شرانسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت وخواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆راہ خدا میں صدقے کی عجیب وغریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادہ فائدہ ہوتا ہے ☆حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ☆صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے ☆شافع محشر ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی ☆رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کرو گے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤ گے ☆امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے ☆پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں ☆امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم الرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی ☆صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ ☆حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴ چیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمیں آگ کی طرح دہک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔ ☆حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے ☆سرکار نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو ☆صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے ☆صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا ☆صدقہ حتمی قضا کو دور کرتا ہے ☆صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کردے گا ☆صدقہ ۷۰ قسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے ☆صدقہ ایک کامیاب دوا ہے ☆صدقہ مال ودولت کو زیادہ کرتا ہے ☆حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے ☆حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کردیتا ہے اور ۷۰ بلاؤ کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کردیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا بعث ہوتا ہے ☆حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے ☆صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے ☆صبح کا آغاز صدقے سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقے سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے ☆صدقہ مال ودولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے ☆حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے ☆صدقہ رد بلا ہے ☆حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰ مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے ☆حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔ ☆حضرت محمد ﷺ کا رشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض وغضب سے بچاتا ہے۔

ملا ابن العرب مکی

جواب حاضر ہے

اسلامی قانون جس کی افادیت اور ہمہ گیریت مسلم ہے لیکن اس عظیم الشان قانون کے بارے میں بھی بعض تہذیب زدہ مردوں بلکہ عورتوں نے بھی انگلی اٹھائی ہے اور بعض عورتوں نے تو اپنی اس عقل کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے جو بے چاری اپنا گھر چلانے کے لئے قابل بھی نہیں تھی۔ اس طرح کی عورتیں ہر دور میں پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں جب ایک خاتون جن کا نام نامی ڈاکٹر حمیرہ انصاری تھا انہوں نے بھی اسلامی قانون کے بارے میں اپنی چونچ کھولی تھی اور چیلنج کیا تھا ہے کوئی جواب دینے والا، اسی وقت ملا ابن العرب مکی نے یہ مضمون لکھا تھا، آج بھی کچھ نام نہاد مسلمان اور کچھ خواتین اس اسلامی قانون کے بارے میں اپنی کٹی ہوئی انگلیاں اٹھا رہے ہیں اس لئے یہ مضمون آج بھی پڑھے جانے کے قابل ہے، اس کو پڑھ کر بہ آسانی یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مخالفین اسلام کی عقل وفہم کا حدود اربعہ کیا ہے۔　　　(ح،ہ)

شادی شدہ ہیں یا کنواری، اگر ہفتہ روزہ نشیمن کے لائق مدیر اپنے نوٹ میں یہ تصدیق نہ فرمادیتے کہ سچ مچ وہ عورت ہی ہیں تو بہتیرے قارئین بے نمکین کو یہ غلط فہمی بھی لاحق ہوسکتی تھی کہ

کوئی استاد ہے اس پردۂ زنگاری میں

جی ہاں ایسا ہوتا ہے، مسٹر فرحت علی نے مضمون لکھا اور نام ٹانک دیا مس زہرہ جمال کا، بس پھر چلے آرہے ہیں خطوط پر خطوط کہ سبحان اللہ قلم توڑ دیا، جواب نہیں ہے، اگلے مضمون کے ساتھ تصویر بھی چھپوایئے وغیرہ وغیرہ۔ تو واقعی میں بھی خیال کرتا کہ ڈاکٹر حمیرہ کوئی مرد ہیں کیوں کہ کم سے کم ہمارے ہندوستان جنت نشاں میں ابھی تک عورتوں نے اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ وہ ایسے بے حجابانہ انداز میں خلوت کی روداد یں جلوت میں بیان کر ڈالیں اور گالیوں کی مار سے داڑھی مونچھ والے مردوں کا منہ پھیر دیں۔ مضمون پڑھتے پڑھتے کہیں کہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہال روم کے اسٹیج پر کیبرے ڈانس شروع ہوگیا ہو اور ناچنے والی فنکارہ نے اپنے بدن کی آخری دھجی اب اتاری اور تب اتاری۔

ظاہر ہے ایسے عبرتناک حادثے آرٹ کہلاتے ہیں لیکن مضمون کے بارے میں لائق مدیر کے یہ الفاظ بھلا کیسے نظر انداز کئے جاسکتے ہیں کہ:

آپ بیتی اور ایسی تہلکہ انگیز۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائیگی۔

اب ایسی آپ بیتی پر گفتگو کرتے وقت آخر یہ کرید کیسے نہ ہو کہ محترمہ مس ہیں یا مسز، مسوں سے بات کرنے کا طریقہ بالکل اور ہے اور مسزوں سے دوسرا، ہاں یہ سوال آپ ضرور کر سکتے ہیں کہ تمہیں بات کرنے کی ضرورت ہی کیا لاحق ہوئی ہے، تم نہ قاضی ہو نہ داروغہ، نہ محتسب ہو نہ ٹھیکیدار۔

تو اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ موصوفہ عزیزہ نے اپنے مضمون کا عنوان ہی رکھا ہے، ''مجھے جواب دو'' یعنی صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے، میں نالائق بھی اتفاق سے داڑھی مونچھ والا ہوں اور جن بدبختوں نے موصوفہ کو تلخ ومکروہ تجربات سے گزارا ہے وہ بھی ان کی وضاحت کے مطابق میری ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے جواب کا فرض کفایہ مجھ پر بہر حال عائد ہوتا ہے۔

دوسری یہ کہ دس بیس خطوط مدیر تجلی کے پاس فرمائش کے آئے کہ اس مضمون کا نوٹس لیا جائے۔

انہوں نے غالباً آدھا مضمون پڑھا اور پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان پر کتنے طبق روشن ہوگئے کہ نشیمن میرے سر پر مارا اور ایسی قہر آلود نظروں سے مجھے گھورا جیسے اس مضمون کے لکھنے اور چھپنے کی ساری ذمہ داری بھی مجھی پر عائد ہوتی ہو، میں نے حیران ہوکر پوچھا۔

''جناب عالی، میں اس کا کیا کروں؟''

کہنے لگے۔ ''شہد لگا کر چاٹو یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالو، بعض حضرات جواب کے طالب ہیں اور وہ تم دوگے۔''

"میں دوں گا" میں بڑبڑایا، وہ کچھ کہے بغیر چلے گئے میں نے کلیجہ تھام کر مضمون پڑھا، کلیجہ اس لئے تھاما کہ ڈاکٹر قسم کی عورتوں سے مجھے بڑا ڈر لگتا ہے، ڈرا کر حد سے بڑھ جائے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتے دیر نہیں لگتی۔ مضمون کی انشائے لطیف، سبحان اللہ، دل و دماغ میں گھنٹیاں سی بجیں کبھی بجلیاں سی کوندیں بقدر ظرف لذت اندوز ہونے کے بعد مدیر تجلی کو ڈھونڈا اور عرض کیا۔

"جناب، یہ تو ایک عبرت آموز قسم کی آپ بیتی ہے، سوالنامہ تو ہے نہیں پھر میں کس بات کا جواب دوں۔"

"عنوان تمہارے سامنے ہے، جب سوال کے بغیر ہی جواب مانگا گیا ہے تو جواب کے لئے سوال کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ بہر حال علم رہنا چاہئے کہ مسلم پرسنل لاء کے حریفوں میں کیسے کیسے اسوۂ کردار کے افراد ہیں۔"

"جناب۔ عورت کو آپ افراد کہہ رہے ہیں" میں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"سنجیدگی اختیار کرو، عورت عفت وحیا اور شرافت ونزاکت کے مجموعے کا نام ہے، بچے تو جانوروں کی مادائیں بھی جنتی ہیں۔"

مگر آپ کو کیا معلوم کہ ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ شوہر والی ہیں یا بے شوہر کی، شوہر کے بغیر بچے جنے جاسکتے ہیں۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا، عورت کی آنکھ کا پانی جب ڈھل جائے تو وہ شوہر کی محتاج نہیں رہتی، اس مضمون میں جو ذہن بول رہا ہے وہ حیوانات کی سطح سے بلند نہیں ہے، میرا خیال ہے ہندوستان کی بری عورتیں بھی اتنی بے تکلفی اختیار نہیں کرسکتیں۔"

"تو کیا آپ مجھے بھی اتنا ہی بے تکلف بن جانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔"

"نہیں تم آدمیت کے جامے میں رہوگے، مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسے پرچے میں یہ سب چھپا ہے جس میں نہ چھپنا چاہئے تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے تائیدی نوٹ بھی لکھا ہے۔" انہوں نے ٹھنڈا سانس لیا۔" ملا! نتائج تو اللہ کے ہاتھ ہیں، ہمیں تو بہر حال اپنے مسلمان بھائیوں کو دوست نما دشمنوں سے بچانے کی کوشش جاری رکھنی ہے اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مسلم پرسنل لاء کی آڑ میں قرآن وحدیث سے تمسخر کرنے والے نہ صرف دلیل وبرہان کے میدان میں شکست خوردہ ہیں بلکہ کردار واخلاق کے میدان میں گئے گزرے ہیں۔"

اس گفتگو کے بعد میرے لئے اس کے سوا کیا چارہ رہ گیا تھا کہ جھک ماروں اور جواب لکھوں، پھر چونکہ محترمہ نے عنوان ہی میں یہ مطالبہ پیش کردیا ہے کہ "مجھے" جواب دو، لہٰذا آداب کا تقاضا اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ براہ راست ان سے ہی خطاب کیا جائے، اب پھر وہی مصیبت کہ نہ عمر کا پتہ نہ یہ خبر کہ محترمہ کتخدا ہیں یا ناکتخدا۔ بات چیت میں صیغے اور الفاظ اور اسالیب ان سارے ہی پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر استعمال کئے جاتے ہیں، نہ ملحوظ رکھے جائیں تو شکر رنجی بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً میں نے اگر دوران گفتگو میں یوں کہہ دیا کہ محترمہ آپ ماشاء اللہ جہاندیدہ بھی ہیں اور سرد وگرم چشیدہ بھی تو ممکن ہے محترمہ خفا ہو کر فرمائیں۔

"اے بدتمیز، دیکھتا نہیں ہماری عمر! ابھی چشم بددور ہم بائیسویں سال میں ہیں، تو خود ہوگا جہاندیدہ اور سرد وگرم چشیدہ۔"

یا مثلاً میں موصوفہ کو کمسن سمجھ کر یوں عرض کروں کہ اے گلستان خوبی اور اے بلبل بوستانِ محبوبی! آپ تو ماشاء اللہ پیکر حسن ولطافت اور مجسمۂ رعنائی ونزاکت ہیں، آپ کو ایسی ثقیل اور غیر رومانی باتوں سے کیا ملا، تو عین ممکن ہے کہ ان کے شوہر مکرم مجھ پر ڈنڈا لے کر پل پڑیں کہ اے شخص نابکار! ہماری وائف کو شاعری کے ذریعہ پرچاتا ہے، مسکا لگاتا ہے، مار مار کے بھرکس نکالدیں گے۔

یہ سامنے کی مثالیں ہیں، بعض دفعہ کسی بال بچوں والی کو کنواری یا کنواری کو عیال دار کہہ دینے سے غدر سن ستاون بھی برپا ہوسکتا ہے، لہٰذا حفظ مراتب کے سلسلہ میں بندے کو معذور سمجھا جائے، ایک صورت یہ تھی کہ میں بہن کہہ کر خطاب کرتا مگر اس میں بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حوا کی ہر بیٹی آدم کے ہر بیٹے کی بہن ہے، وہ ستر سال کی بوڑھی ہو یا سولہ سال کی جوان، عفیفہ ہو یا آبرو باختہ، جاہل لٹھ ہو یا زیور تعلیم سے آراستہ گھرستن ہو یا بازاری۔

پھر!

غالباً "میم صاحب" کا لقب بہت موزوں رہے گا، یہ معناً چہار آتشہ ہے، کم خرچ بالا نشیں، ماڈرن اور خوش آہنگ، ہر عمر کے لئے مناسب۔

تو میم صاحب! آخر آپ کس سوال کا جواب چاہتی ہیں، آپ کے مضمون میں مجھے تو کوئی سوال نظر آیا نہیں، میں پورا ہی مضمون پورا پورا کرکے نقل کئے دیتا ہوں، ممکن ہے مجھ سے زیادہ تیز نظر رکھنے والے کسی قاری کو وہ سوال نظر آجائے جس کا جواب آپ چاہتی ہیں، بسم اللہ آپ نے اس طرح کی ہے۔

"ہے خیریت اسی میں کہ آگے نکل چلیں امید رہبری نہ کریں، راہبر سے ہم آخر وہ کونسی قباحت ہے جس نے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت پر ملک کے رجعت پسند اور قدامت پرست افراد کو اس قدر چراغ پا کردیا ہے؟ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم ہوجانے کے بعد مسلم سماج میں ایسے کونسے عناصر پیدا ہوجائیں گے جس سے قبل از وقت قیامت آجائے گی اور میدان حشر کا ہنگامہ پیدا ہوجائے گا؟ بس یہی نا کہ ہزار ہا ہزار سال کی مرد کی بالادستی جو اس نے عورت پر بہ جبر قائم کر رکھی تھی ختم ہوجائے گی اور جائز مساویانہ حقوق جو اسلام نے خصوصیت کے ساتھ مسلمان عورتوں کو دیئے ہیں، قانون کے ذریعہ مسلم عورتوں کو مل جائیں گے اور عورت مرد کے جبر وتشدد کو جبراً ومجبوراً برداشت نہ کرسکے گی۔"

میری اچھی میم صاحب! اگر کوئی شخص آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹھ گیا ہو تو ظاہر ہے سورج بھی اس کے لئے بال ہما بن جائے گا لیکن آنکھیں کھول کر آپ اگر اس لٹریچر کا پانچ فیصد حصہ بھی دیکھ لیتیں جس میں علماء دین نے مسلم پرسنل لاء کے مسئلہ پر عقل ونقل کے واضح دلائل سے گفتگو کی ہے تو یہ سطریں آپ کے قلم سے نہ نکلتیں، جہاں تک قبل از وقت قیامت آنے کا سوال ہے تو میم صاحب قیامت تو بہرحال اس صورت میں بھی نہیں آئے گی جب کہ ہم سارے اسلام کو طلاق دے کر ہندو یا سکھ یا عیسائی بن جائیں، قیامت تو اس پر بھی نہیں آئی کہ صرف ۲۵ سالوں میں ہزاروں فسادات ہوگئے اور بے شمار مسلمان مرد عورتیں اور بچے بے رحمی سے مار ڈالے گئے۔ قیامت اس پر بھی نہیں آئے گی کہ آپ تن کے کپڑے نوچ کر شاہراہوں پر گھومتی پھریں اور دس ہزار مزید گالیاں مولوی ملاؤں کو دے ڈالیں۔

مختصر یہ کہ سوال ہنگامۂ حشر برپا ہونے کا نہیں، سوال ملت کی بقا کا ہے۔ کیا آپ ماشاء اللہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود یہ موٹی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ ہمارا ملی امتیاز اور مذہبی انفرادیت صرف ان ہی تہذیبی وتمدنی مظہر پر قائم ہے جن کا اصطلاحی نام "مسلم پرسنل لاء" ہے، ان میں تبدیلی اور حذف وترمیم کا حق اگر ہم حکومت کو یا جہلائے اسلام کو دیدیں تو کیا اسے ملی خودکشی کے سوا بھی کچھ کہہ سکیں گے، آپ پر خدا کی سنوار، ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔

آپ کو مردوں کی اس بالادستی کا بڑا شکوہ ہے جو بقول آپ کے مردوں نے عورتوں پر ہزار ہا ہزار سال سے قائم رکھی ہے تو اے عاقل وبالغ میم صاحب ہم مرد اور آپ عورتیں خود اپنی مرضی سے تو پیدا نہیں ہوگئے ہیں، ہمیں پیدا کرنے والا کوئی اور ہی ہے اور اسی نے جس طرح ہاتھی پیدا کیا ہے چیونٹی بھی پیدا کی ہے اور شیر تخلیق کیا ہے تو بکری کو بھی وجود بخشا ہے اور اسی طرح ہمیں اور آپ کو بھی الگ الگ صلاحیتیں دے کر پیدا کیا ہے۔ آپ لنگر لنگوٹ کس کر چار جوان عورتیں اکھاڑے میں اتر آئیں مرد فقط ایک عدد بغیر لنگر لنگوٹ ہی کے مقابلے میں کھڑا کردیا جائے تو نتیجہ آپ کو معلوم ہی ہے، پھر بتایئے صلاحیتوں کا یہ تفاوت ایک ناگزیر حقیقت ہے یا مردوں کی کوئی سازش؟ آپ بہ حیثیت مسلمان جس قرآن پر ایمان رکھتی ہیں اسی میں اللہ تعالیٰ نے آگاہی دی ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (مرد عورتوں پر بالادست بنائے گئے ہیں) پھر بتایئے مرد کی بالادستی پر احتجاج کرنا کیا تقریباً ایسی ہی بات نہیں ہے جیسے آپ یہ شور مچانے لگیں کہ عورتیں بچے جننے کی کی مصیبت میں گرفتار کیوں ہیں اور ہر مہینے وہ ایک اور بھی آفت سے دوچار کیوں ہوتی ہیں، قانون کے ذریعہ ان عذابوں کو ختم کیا جائے۔

ہاں میم صاحب! مرد کی بالادستی تو اسی نوع کی فطری شئے ہے، قانون اسے ختم نہیں کرسکتا البتہ قانون وہ پارٹ ضرور ادا کراسکتا ہے جو اس نے مغرب میں کیا ہے یعنی عورت کو کتیا اور بندریا کی سطح پر لے آنا، مساوات مرد وزن کا سر من الاپ کر عورت کی جو مٹی پلید مغربی تہذیب میں کی گئی ہے آپ اگر وہ اپنی صنف کے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں تو اپنے ذوق ومزاج کی آپ مالک ہیں لیکن ابھی ساری امت تو بہرحال اتنی بدمذاق اور احمق نہیں ہوئی ہے کہ عورت کی اس درگت کو ترقی اور انصاف کا

نام دینے لگے۔

اور یہ جو اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا آپ نے حوالہ دیا ہے تو ذرا تشریح بھی فرمادی ہوتی کہ کن حقوق کا آپ ذکر فرما رہی ہیں اور کونسے مولوی صاحب ہیں جو ان حقوق کو نہیں دینا چاہتے۔ مولوی بے چارے تو یہ عرض کرتے کرتے گلا خشک کیئے لے رہے ہیں کہ اسلام نے جو بھی حقوق معین فرمادیئے ہیں خواہ وہ عورتوں کے ہوں، زنخوں کے ہوں، مردوں کے ہوں، جانوروں کے ہوں ان کا پورا پورا تحفظ ہونا چاہئے، کسی کو اختیار نہیں کہ ان میں سے ایک پر بھی خط تنسیخ کھینچے، لہٰذا آپ کا پہلا پیرا چراغ معمہ کے اشارے نمبر چار سو بیس کی طرح چیستاں ہی رہا کہ چاہے لڑکی لکھو یا کھڑکی ہر حال میں ایک غلطی ضرور آئے گی اور پہلا انعام بیس ہزار پروانوں میں مبلغ ایک روپیہ چالیس پیسے فی کس بٹ جائے گا۔

آپ کا دوسرا پیراگراف یہ ہے۔

''یہ صحیح ہے کہ اسلام نے دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اپنے پیروؤں کی عورتوں کو زیادہ ''مساویانہ حقوق'' دیئے ہیں لیکن یہ تمام حقوق آج تک صرف مقدس کتابوں کے اوراق تک ہی رہے اور ان کے صفحات کی زینت بنے رہے، انہیں عملی زندگی میں آج تک کسی کو اپنانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ ابتدائے اسلام سے سن ہجری کے تقریباً چالیس سالوں میں مسلمان عورتوں کو ان کے ''جائز حقوق'' جس قدر ملے یا حاصل ہوئے وہی اس بدبخت طبقہ کا سرمایہ ہیں جنہیں آج پندرہ سو سالوں سے مسلمان مرد دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تمام ''کھلے ذہن'' کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔''

وہی چیستانی قسم کا ابہام۔ سوئٹ میم صاحب! کچھ ارشاد تو ہو کہ فلاں حق اللہ یا رسول نے عورت کو دیا تھا مگر پندرہ سو سالوں سے معلق پڑا ہے، زیادہ نہیں صرف ایک حق کا اتا پتہ؟

اسلام کے جن ابتدائی چالیس سالوں کی بات آپ کرتی ہیں کیا ان سالوں کی قانونی اور عائلی تاریخ آپ کی نظر سے گزری ہے؟ شاید نہیں گزری، اگر گزرتی تو آپ خود محسوس کرتیں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ تو اپنے ہی خلاف چارج شیٹ ہے، یہ اس لئے کہ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خواہش مندوں کا پہلا ہدف جو چند مسائل ہیں ان میں نمایاں مسئلہ تعدد ازدواج کا ہے، یعنی مرد کا بیک وقت ایک سے زائد بیوی رکھنا، آپ اسیران گیسوئے مغرب اس فلافی پر ایمان لاچکے ہیں کہ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی لانا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے لیکن اسلام کے ان ابتدائی چالیس سالوں پر ایک نگاہ ڈال ہی لیں جن کے بارے میں خود آپ معترف ہیں کہ مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق ملے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک لیجئے جس پر آپ کو بھی ایمان کا دعویٰ ہے، کچھ خبر ہے آپ کو انہوں نے کتنی شادیاں کیں؟ کم سے کم گیارہ، یہ وہ تعداد ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں، پھر یہ مت سمجھئے کہ ہر دوسرا نکاح پہلی بیوی کی موت یا طلاق کے بعد ہوا۔ جی نہیں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی نو بیویاں منکوحہ موجود تھیں۔

اور یہ بھی سن لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار کنیزیں بھی رہی ہیں، جنہیں اصطلاحاً شرع میں ''باندی'' یا ''جاریہ'' کہا جاتا ہے، آپ کو تو شاید یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کنیزوں سے تو بغیر نکاح ہی ہمبستری اللہ نے اسی طرح جائز رکھی ہے جس طرح بیویوں سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کنیزوں سے ہمبستر ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیمؓ جن کی وفات لڑکپن ہی میں ہوگئی تھی ایک کنیز ماریہ ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے، ماریہ کو مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرما کر امت کے لئے اللہ نے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام قرار دیدیا۔ تو اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ خلفائے راشدین نے کیا فقط ایک شادی پر اکتفا کیا یا وہ سب بھی آپ کے نقطہ نظر سے ظالم ہی تھے، بوالہوس اور نفس پرست ہی تھے، (خاک در دہن گستاخ)

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چار شادیاں کیں، دو اسلام سے پہلے، دو اسلام کے بعد، حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق ایک مزید یعنی پانچویں شادی بھی آپ نے کی تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی نے چھ یا سات نکاح کئے، چھ اس صورت میں جب کہ فکیہہ نامی خاتون کو بیوی کے بجائے کنیز مان لیا

جائے، یہ بجا ہے کہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں نہیں رکھیں لیکن یہ بھی نہیں کہ صرف ایک رکھی۔

حضرت علیؓ خلیفہ چہارم نے مختلف اوقات میں نوشادیاں کیں، ایک وقت میں ایک سے زائد بیویاں بہرحال ان کے پاس رہی ہیں اور کنیزیں الگ۔

پھر دوسرے صحابۂ کرام ؓ کو آپ دیکھیں گی تو ان میں سے بھی اکثر کے گھروں میں ایک سے زائد بیویاں نظر آئیں گی۔

تو فرمایئے اگر مرد کا اپنی مرضی سے بیک وقت کئی بیویاں رکھنا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے تو آپ صحابہ اور رسول خداؐ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں؟ لطف کی بات یہ ہے کہ اس دور کے مقابلہ میں آج تو ایک سے زائد بیویوں کا رواج مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ہزاروں میں ایک دو گھر ملیں گے ورنہ ایک ہی سے بھگتان مشکل ہو رہا ہے، کہاں کی دو اور تین اور چار۔

بہرحال یہ معمہ حل نہ ہوا کہ کونسا وہ اسلامی حق ہے جو ابتدائی چالیس سالوں میں عورت کو ملا تھا مگر بعد میں امت نے اسے چھین لیا، ایک ہی کتاب مقدس کھول کر انگلی رکھئے کہ دیکھو یہ حق اس میں عورت کے لئے درج ہے اور تم داڑھی والے اسے غصب کئے بیٹھے ہو۔ ناچیز کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے آپ نے کوکا کولا کے دھوکے میں کوئی اور چیز تو نہیں پی لی تھی۔

آپ کا تیسرا پیرا یہ ہے۔

> ''مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ مقدس قرآن نے ''جو مساویانہ حقوق'' اور ''آزادی'' عورتوں کو دی ہیں اگر اسلام کے پیرو ''ایمانداری'' کے ساتھ اپنی نفس پرستی سے پرے ہو کر مسلمان عورتوں کو دیتے تو شاید آج دنیا میں مسلمان عورتوں کے لئے خصوصاً مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت کو قانون بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔''

وہی مرموز باتیں۔ اے میم صاحب! منہ سے تو پھول جھاڑیئے، کونسی وہ آزادی اور مساویانہ حقوق ہیں جو قرآن نے عورتوں کو بخشے ہوں اور اسلام کے پیروؤں نے ہضم کر لئے ہوں۔

اور کیا سچ مچ آپ بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کا شوق حکومت کو مسلمان عورتوں کی ہمدردی میں چلا رہا ہے؟ اگر نہیں تو خادم کا مشورہ ہے کہ کچھ روز دماغی امراض کے کسی ہسپتال میں استراحت فرمائیں تا کہ دو اور دو سات تصور فرمانے کی بیماری سے آپ نجات پا جائیں۔

آپ کے چوتھے پیرے نے تو عش عش کرنے پر مجبور کر دیا، ناظرین بھی ہمت کر کے عش عش کر لیں تو جان و مال میں برکت ہوگی۔

> ''مقدس قرآن کی تمام آیات کا نزول، خاص ان آیات کے مطالبہ، انہیں حالات اور مواقع کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھتے ہیں تو اپنے لفظی مسمّی سے قطعی مختلف ہوتے ہیں، ایسا ہی کچھ حال احادیث مبارکہ کا بھی ہے، لیکن مردوں کے اس ذہن کو کیا کہا جائے گا جنہوں نے محض اپنی جنسی تسکین کے لئے ان احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا اور اپنے مفاد کے مفہوم و معنی گڑھ لئے۔''

یہ کمترین اگر سرمایہ دار ہوتا تو یقین کیجئے میم صاحب! آپ کو نہ جانے کیا کچھ بخش دیتا، آپ نے امت مسلمہ کو ایک بالکل نیا اور نرالا اصول تفسیر عطا کیا ہے، الفاظ کچھ اور معانی کچھ! واہ واہ قربانت شوم مگر یہ جو آپ نے تمام مردوں کو جنس زدہ قرار دے کر یہ فیصلہ فرمایا کہ انہوں نے قرآن کے احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا ہے اور آیات کے غلط سلط معنی گڑھ لئے ہیں تو خدا کے لئے کسی عورت ہی کی تفسیر القرآن کا اتا پتہ بتایئے تا کہ یہ بدنصیب امت قرآن فہمی کے لئے اسے کلیجے سے لگائے اور ہونٹوں سے چومے۔ اگر بدقسمتی سے آجتک کوئی اس کار خیر کو انجام نہیں دے سکی ہے تو کیا حرج ہے، آپ ہی شروع ہو جایئے، بندے کا خیال ہے کہ آپ اگر تفسیر القرآن لکھ کر اس کی زیارت پر ٹکٹ لگا دیں تو امرتسر سے لے کر ممبئی تک قطاریں بندھ جائیں ٹکٹ خریدنے والوں کی کیا کیا نوادرات ہوں گے اس میں۔

اور یہ جو ''جنسی تسکین'' کا لعن آپ نے عطا فرمایا ہے اسکی بھی کچھ وضاحت ہو جاتی تو احساس ہو جاتا، کیا جنسی تسکین بھی کوئی ایسا نادر جرم ہے جسے آپ صرف مولوی ملاؤں کے نامۂ اعمال میں درج کرنے پر مصر ہیں، انصاف اے بلبل بوستاں لکھنؤ، آپ اور ہم زمین سے نہیں اُگے ہیں

نہ آسمان سے ٹپکے ہیں، وہ جنسی تسکین ہی کی کارفرمائی تو تھی جس نے ہمارے والدین کو رشتۂ نکاح میں باندھا تھا اگر مجرد یہ تسکین طلبی ہی جرم ہے تو پھر حضرت آدمؑ سے ملا ابن العرب مکی تک اور حضرت حوا سے ڈاکٹر حمیرہ تک کون بچا ہے اس جرم سے ہوسکتا ہے آپ غیر شادی شدہ ہوں اور صاف کہہ دیں کہ میں تو کوئی ایسی ضرورت محسوس نہیں کرتی مگر آگے جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ تو صاف صاف بتا رہا ہے کہ آپ کے جنسی تجربات ومشاہدات ماشاء اللہ بڑے کثیر اور گوناگوں ہیں، میں ناچیز تو ایسی بدگمانی نہیں کرسکتا۔

اور اگر آپ کا اشارہ جنسی تسکین کے کسی ایسے اسلوب کی طرف ہے جو واقعتاً ظالمانہ اور وحشیانہ ہو تو براہ کرم نشاندہی فرما دیجئے کہ دیکھو اے مولوی ملاؤ! قرآن اور حدیث میں جنسی تعلقات کے سلسلہ میں مردوں کو یہ ہدایات دی گئی تھیں اور تم مولوی ملاؤں نے ان ہدایات کی اس اس طرح خلاف ورزی کی اور فلاں مقدس حکم کی روح یہ تھی تم نے اس طرح اس کا گلا گھونٹا وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

اے میم صاحب! خادم اب آپ کی ان گل افشانیوں کی طرف آتا ہے جن میں آپ نے اپنے مزاج وسیرت اور مذاق ورجحان کو ماشاء اللہ بڑی بے تکلفی سے بے پردہ کردیا ہے۔

(قارئین بھی دل تھام لیں، دل کسی فتنۂ عالم کی نذر کرچکے ہوں تو کم سے کم معدے پر ہی ہاتھ رکھ لیں، یہ طریقہ حکماء نے مجربات میں درج کیا ہے)

تو پانچویں پیرایہ ہے۔

"عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو آؤ، جاؤ یا جیسے چاہو استعمال کرو" کا وہ مطلب نکالا گیا ہے تو بہ ہی بھلی، مسلمانوں نے خود کو مسلمان کہہ کر مقدس اسلام کا کتنا مضحکہ اڑایا ہے اس کا اندازہ مذہبیات کی کتابوں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے، آپ کو عورتوں کو رجھانے یا پھنسانے کے لئے بے شمار مجرب عملیات، مقبول دعائیں، نقوش، فلیتے اور گنڈے وغیرہ کے علاوہ مقدس قرآن کی آیات کا ورد بھی نفس پرستی کے غلیظ مقاصد کے لئے بتایا گیا ہے۔ طب اسلامی یا طب یونانی تو طلاؤں، ممسکات، منزلین اور عروس نو بنانے والے مجرب المجرب، خاص الخاص اور صدری مجرب نسخوں سے پٹی پڑی ہے، جہاں تک میری معلومات ہیں، طب قدیم میں جتنی اہمیت اس پہلو کو دی گئی ہے، دیگر کو نہیں، کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟ ان کے لئے کیا گیا، سوائے آلۂ کار بنانے کے!"

قارئین سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ "کھیتوں" والا فقرہ اس آیت قرآن کا ترجمہ ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ.

(سورۂ بقرہ، آیت: ۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو جاؤ۔

ہاں تو اے میم صاحب! آپ ہی منکشف فرماسکتی ہیں کہ کون سے مفسر قرآن نے اس آیت کا کوئی ایسا قبیح مطلب نکال دیا ہے جس پر آپ لال بگولہ ہوگئی ہیں۔ قرآن کے دسیوں اردو ترجمے اور تفسیریں مارکیٹ میں دستیاب ہیں، ان میں سے کسی ایک کا نام لیجئے۔ ارشاد تو فرمائیے کہ دیکھو نالائقو! آیت کا صحیح مطلب یہ تھا مگر فلاں مولوی نے یہ لکھ مارا ہے۔

اور مزید جو لالۂ وگل آپ نے اس پیرے میں بکھیرے ہیں ان کے سلسلہ میں یہ عاجز بڑے ادب کے ساتھ فقط اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ شاید کسی عیار مکار صوفی کے چکر میں آپ پھنس گئیں اور اس نے چھانٹ چھانٹ کر آپ کو ایسی کتابیں مہیا کیں جن میں یہ ساری خرافات بھری ہوئی تھیں، دیکھئے مزید گفتگو سے پہلے ایک بات سمجھ لیجئے ہر داڑھی والا "مولوی" نہیں ہوتا، نہ ہر وہ کتاب سند ہوتی ہے جس میں کچھ آیتیں اور حدیثیں اور دعائیں لکھ دی گئی ہوں، ہر دوسری شئے کی طرح مذہب کو بھی بے شمار لوگوں نے دنیا کمانے کا حیلہ بنایا ہے، گھٹیا اور بازاری قسم کی لاتعداد کتابیں مذہب پسند عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے چھاپی جاتی ہیں اور ان گنت لوگ داڑھیاں لگا کر اور مذہبی ڈھونگ رچا کر دوسروں کو بے وقوف بنانے کو پیشہ بنائے ہوئے ہیں۔

اگر اس قسم کی واہیات "مذہبی کتابیں" آپ کو واقعی کسی اور ہی شخص نے مطالعہ کو دی تھیں تو یقین کیجئے اس کی نیت خراب تھی، وہ اپنی مقصد براری کے لئے آپ کی عفت وحیا کے پاکیزہ احساسات کو کند کردینا

چاہتا تھا اور اگر یہ کتابیں آپ نے از خود تلاش کر کے مطالعہ کی ہیں تب گستاخی معاف، یہ تو وہی بات ہوئی کہ اعلیٰ ترین اشیاء کے ڈھیر لگا دو اور قریب میں ذرا سی غلاظت رکھ دو مکھی غلاظت پر ہی بیٹھے گی، آپ واقعی اسلامی قوانین اور علوم دینیہ کا مطالعہ کرنا چاہتیں تو اس کا اتنا بڑا دفتر اور آپ محسوس کرتیں کہ اس دفتر سے بڑھ کر شائستہ اور پاکیزہ کوئی دفتر علم وحکمت دنیا میں موجود نہیں، مگر آپ تو خدا جانے کس ترنگ میں کونسی دوکانوں اور کتب خانوں تک پہنچ گئیں جہاں آپ کو ایسی واہی کتابوں سے شرف نیاز حاصل ہوتا گیا جنھیں سنجیدہ اور ثقہ مولوی ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی جوان اپنی بگڑی ہوئی سیرت کے تقاضے پر اس بازار میں پہنچ جائے جہاں کوک شاستر اور فحش ناول فروخت ہوتے ہیں اور پھر کچھ دنوں مطالعہ کرنے کے بعد یہ ہانک لگائے کہ پریسوں میں تو سوائے فحشیات کے کچھ چھپتا ہی نہیں ہے۔

حیران ہوں میم صاحب! آپ کو ڈاکٹر کس ستم ظریف نے بنادیا اگر آپ اتنا شعور بھی نہیں رکھتیں کہ وہ دو دو ٹکے کی کتابیں جن میں بقول آپ کے عورتوں کو رجھانے اور پھنسانے کی ترکیبیں درج ہیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ شریف عورتیں تو درکنار شریف مرد بھی انہیں ہاتھ لگائیں۔

مگر آپ تو نہ صرف ان کا مطالعہ ذوق وشوق سے فرما رہی ہیں بلکہ انہیں مذہب کا ترجمان قرار دے کر جامے سے باہر بھی ہوئی جا رہی ہیں۔

ماشاء اللہ قابلیت کی انتہا ہے کہ آپ نے طب یونانی اور طب اسلامی کو ایک ہی کر دیا حالانکہ مڈل کلاس کا لڑکا بھی ایسے نادر بھول پن کا مظاہرہ نہیں کر سکتا کہ یونان کو مرکز اسلام سمجھ بیٹھے اور اس سے منسوب فن کو عین اسلامی فن ٹھہرا دے، اے قمری گلزار صحافت! نوٹ فرمالیجئے کہ طب یونانی طب اسلامی نہیں ہے اور اس کے بعد یہ نوٹ فرمالیجئے کہ یہاں بھی کسی نے آپ کو دھوکا ہی دیا۔ شاید کوئی حکیم ہوگا، اس شیطان نے آپ کو چھانٹ چھانٹ کر طب کی وہ کتابیں دکھلائیں جو جنسیات اور عضویات کے موضوع پر تھیں، آپ نے سمجھا کل طب قدیم یہی ہے اور اسی لئے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ طب قدیم میں سب سے زیادہ اہمیت عیاشی کے نسخوں کو دی گئی ہے۔ حالانکہ یقین کیجئے میم صاحب طب قدیم یا طب یونانی کے پورے دفتر میں اس عنصر کا حسابی اوسط دس فیصد بھی نہیں ہے اور یہ دس فیصد بھی عیاشی وفحاشی کے نقطہ نظر سے نہیں لکھا گیا بلکہ اس جائز ضرورت کے نقطہ نظر سے لکھا گیا جس کی بنیاد پر دنیا کی ہر طب میں اس موضوع کی بے شمار چیزیں موجود ہیں، طب کا محور ومبنیٰ آخر جسم انسانی ہی تو ہے پھر کوئی بھی طب خواہ وہ یونانی ہو یا امریکی، ایرانی ہو یا اسلامی آخر ان اعضاء کو کیسے نظر انداز کر سکتی ہے جن پر نوع انسانی کی بقا کا مدار ہے، آپ انگریزی یا امریکی یا جرمنی یا کسی بھی طب کا مطالعہ کریں اس میں بھی آپ کو یہی سب مل جائے گا، پھر اس پر تاؤ کھانا کیا معنیٰ اور اسے مولوی ملاؤں کے دامن کردار کا داغ قرار دینا کیسا انصاف ہے، آپ برا نہ مانیں اردو میں عرض کرتا ہوں کیا قرآن کیا حدیث، کیا طب آپ نے کسی بھی علم وفن کو پڑھنے کی طرح نہیں پڑھا اور دین و دنیا کسی بھی بارے میں آپ کی معلومات کافی نہیں ہیں۔

اور یہ فقرہ نہ جانے آپ نے کس مفہوم میں ارشاد فرمادیا کہ۔

"کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟"

آخر کس کی مستحق؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟ غور تو کیجئے آپ کیا فرما گئی ہیں!!

چلئے آگے چلئے، آپ کا چھٹا شاندار پیراگراف یہ ہے۔

"مجھے بحیثیت مسلمان یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہو رہی ہے کہ مسلمان مردوں نے جس طرح آیات مقدسہ کا انٹرپٹیشن ملت کے سامنے پیش کیا ہے شاید ہی دنیا کے کسی مذہب کے پیروؤں نے اور خصوصاً اس حیثیت میں کہ ان کا دین (مذہب نہیں) عین فطرت ہے، کیا ہو۔ مسلمانوں نے عورتوں کو اپنی کھیتیاں بنا کر دن رات ہاتھ دھو کر جوتنے بونے پر ہی پڑے ہیں، انہیں اس کا بھی خیال نہ رہا کہ جوتنے اور بونے کا ایک خاص وقت، موسم اور آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے، مزارعہ جب چاہے فصل بو دے، ایسا تو کوئی کلیہ قدرت نے نہیں بنایا ہے! پھر مزارعہ کے سامنے زمین کی طاقت کا بھی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ پیداوار کی متحمل بھی ہو سکے گی یا نہیں اور اسی بنا پر وہ اپنی زمین کی پیداواری طاقت کی بحالی کے لئے دو ایک فصل کا ناغہ دیدیتا ہے کہ اس کی زمین "فرٹی لائزڈ" ہو جائے۔

سنا تھا لکھنؤ تہذیب وشائستگی کا گھر ہے، آپ خود کو لکھنوی ہی لکھ رہی ہیں، پھر کیا یہی وہ لکھنوی تہذیب ہے جس کا نمونہ آپ پیش کر رہی ہیں۔ اے میم صاحب! عورت ہوکر ایسی باتیں اور وہ بھی مردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے تو پسینے چھوٹ گئے ہیں اور غضب یہ ہے کہ کام کی بات یہاں بھی آپ نے مبہم ہی رکھی، غالباً آپ ان لوگوں پر خفا ہو رہی ہیں جن کے گھروں میں ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں، یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اول تو بچوں کا کم زیادہ پیدا ہونا مسلم پرسنل لاء سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا، یہ ایک علمی مسئلہ ہے نہ کہ قانونی اور یہ مسلمانوں ہی سے مخصوص نہیں بلکہ تمام اقوام کا مسئلہ ہے، اس کے حوالہ سے مسلمان مردوں کو صلوٰتیں سنانا آخر ناز وادا کی کونسی قسم ہے۔

دوسرے آپ یہ تک نہیں سوچ رہی ہیں کہ زیادہ اور کم اولاد کا تعلق دن رات جوتنے اور بونے سے کچھ بھی نہیں، میں مرد ذات آپ عورت ذات سے اس نازک مسئلے میں کھل کر گفتگو کریں یہ ہے تو بڑی بے شرمی کی بات لیکن میم صاحب جب آپ ہی نے قمیص اُتار کر رکھ دی ہے تو میں بھی بہرحال آنکھوں والا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، نوٹ کیجئے کہ زیادہ اولاد اور زیادہ مباشرت لازم وملزوم نہیں ہیں، عین ممکن ہے ایک میاں بیوی سال میں ایک دوبار ہی ہمبستر ہوں اور ہر سال دوسرے سال ان کے یہاں ولادت جاری رہے اور عین ممکن ہے کہ ایک میاں بیوی سال میں تین سو پینسٹھ بار یہی عمل کریں مگر وہ سالہا سال تک اولاد کی صورت تک نہ دیکھیں۔

تیسرے یہ تو ارشاد فرمایئے کہ مسلمان مردوں کے رازہائے درونِ پردہ کا آخر آپ کو اتنا مفصل پتہ کیسے چلا اگر یہ ذاتی تجربہ ہے تو معاف کیجئے گا آپ کی ذاتی افتاد اور سارے ہی مسلمانوں کی افتاد تو نہیں مانی جاسکتی، ہوسکتا ہے کہ قسمت نے آپ کا پالا کسی ایسے ہی مرد سے ڈال دیا ہو جو بونے جوتنے میں وحشی اور بدلگام ہو، تو میم صاحب اس میں غریب مسلم پرسنل لاء کا کیا قصور اور سارے مسلمان مردوں کی کیا خطا، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتی ہیں کہ نہیں اے نالائق مرد! یہ صرف میرا ہی ذاتی تجربہ نہیں بلکہ میری تمام ملنے جلنے والیوں کو یہی مصیبت درپیش ہے تو اس سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، آپ کے حلقہ تعلق میں اتنی بے تکلف عورتیں دو چار سے زیادہ تو کیا ہوسکتی ہیں جو آپ سے پوری بے تکلفی کے ساتھ اپنی ساری داستانِ خلوت دل کھول کے دوہراتی ہوں تو ان دو چار پر کروڑوں عورتوں کو قیاس کر لینا اور سارے مسلمان مردوں کو سفاک اور وحشی ڈکلیئر کر ڈالنا، آخر معقول کیسے ہوسکتا ہے، میں نالائق پھر اس شبہ کا اظہار کروں گا کہ یہ مضمون آپ نے شاید کچھ پی کر لکھا ہے، برا نہ مانیں تو عرض کردوں کہ غصہ دراصل آپ کو قرآن کی اس مذکورہ بالا آیت پر ہے جس میں اللہ نے عورتوں کو مردوں کی کھیتیاں قرار دے کر مردوں کو ان سے حسب دلخواہ تمتع کی اجازت دی ہے مگر قرآن کو صاف صاف ہدفِ ملامت بنانا تو مشکل تھا، لہٰذا آڑ آپ نے غریب مسلمانوں کی لے لی اور بے محل، بے مصرف، بے سروپا طور پر قلم چلاتی گئیں، آپ کے دل کی کدورت اور بھڑاس کا بہت زیادہ نمایاں مظاہرہ اگلے پیروں میں ہوا ہے، ناظرین بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ساتواں پیرایہ ہے۔

"یہ ایک واضح حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے کہ آج بھی مسلمان اپنی عورتوں کو اپنے نفس کی تسکین کا آلہ ہی تصور کرتے ہیں، خصوصاً نام نہاد علمائے دین جنہیں ہم اپنے روزمرہ میں (Mullas) کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو تمبو اور قنات کے تقدیسی لباس میں ملفوف ہوتے ہیں، یہ کس طرح بھوکے سوروں کی طرح اپنی عورتوں کو اور موقع در موقع دوسری عورتوں کو احادیث وآیات خودساختہ کے شکنجہ میں کس کر جھنجھوڑتے ہیں؟ یہ کسی ملانی جی سے پوچھئے۔

راز درونِ پردۂ زندانِ مست پرس
ایں حال نیست صوفیِ عالی مقام را

کاش آپ ہندوستان میں چل پھر کر یہاں کی عورتوں کا مزاج وکردار معلوم کرتیں تو آپ پر منکشف ہوتا کہ جتنی گندی اور گھناؤنی زبان آپ نے استعمال کی ہے اور چوراہے پر کی ہے، ایسی تو یہاں کی وہ عورتیں بھی نہیں کرتیں جنہیں کوٹھے والیاں کہاں جاتا ہے، بے حیا سے بے حیا ہندوستانی عورت پردے کے پیچھے کچھ بھی کرتی رہے لیکن شاہراہ عام پر ننگا ناچ ناچنا اس کے بس سے باہر ہے۔

لیکن آپ!؟ خدا کی پناہ!!

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کسی وحشی مرد نے داڑھی بڑھا کر اور ”تمبو قنات والا لباس“ پہن کر آپ کو پہلے تو یہ دھوکا دیا کہ میں خدا کے فضل سے عالم دین اور مولانا صاحب ہوں پھر آپ کے ساتھ ایسے ہی سور پن کا ثبوت دیا جس کا ذکر آپ فرما رہی ہیں، بس پھر آپ یہ فیصلہ کر بیٹھیں کہ سارے ہی مسلمان مرد اور خاص طور پر علمائے دین ایسے ہی ہوتے ہیں۔

نہیں اے ستم زدہ میم صاحب! یہ فیصلہ ایک فیصد بھی صداقت نہیں رکھتا، آپ اگر ذاتی طور پر کسی مولوی نما ابوالہوس کی وحشیانہ چیرہ دستیوں کا شکار ہوگئی ہیں تو آپ سے ہمدردی مجھ ناچیز کو یقیناً ہے مگر یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ یہ لفنگا حقیقت میں مولوی نہیں ہوگا بلکہ فلموں والا مولوی صاحب ہوگا، کاش آپ نے اس کی داڑھی ذرا کھینچ کر دیکھی ہوتی، عین ممکن تھا الگ ہو کر ہاتھ میں ہی آجاتی، نہ آتی پھر بھی آپ بتایئے یہ کس کے بس میں ہے کہ لفنگوں کو داڑھی رکھنے اور مولویانہ لباس پہننے سے روک سکے، بہتیرے دھوکے باز داڑھیاں رکھ کر خود کو مولوی پوز کرتے ہیں اور آپ جیسی سادہ لوح مخلوق ان کا شکار ہوجاتی ہے تو بتایئے بیچارے مسلم پرسنل لاء کا اس میں کیا دوش؟

”کسی ملانی سے پوچھئے“ کا بانکا فقرہ بھی ذرا وضاحت چاہتا ہے، بھلا کسی سے پوچھنے کی ضرورت کہاں باقی رہ گئی جب آپ خود ہی بے حجاب سامنے آگئی ہیں، ہاں یہ اس فقرے سے ضرور ظاہر ہوگیا کہ آپ اگر شوہر والی ہیں تو یہ محترم مولوی ملا نہیں ہوں گے ورنہ خود آپ بھی ملانی ہی کہلائیں تو کیا میں نالائق یہ سمجھوں کہ آپ کے عبرتناک تجربات وحوادث کی تشکیل شوہر کے بجائے دوسرے ہی فنکاروں کے اشتراک وتعاون کی رہین منت ہے؟ کیا، مگر نہیں یہ تو بڑی گھٹیا بات ہوگی۔

ویسے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ فقط ایک دو داڑھی والے کیسے ہی وحشی اور درندے ثابت ہوئے ہوں ان کا برا رویہ تمام ہی داڑھی والوں کے خلاف رائے قائم کرنے کا محرک نہیں بن سکتا، یہ تحریک اسی صورت میں ہوسکتی ہے، جب متعدد داڑھی والوں نے بار بار اسی رویئے کا ثبوت دیا ہو جسے آپ نے ”سوروں کی طرح بھنبھوڑنے“ کے پیارے پیارے اور فصیح وبلیغ لفظوں میں زیب داستان کیا ہے، ہائے اللہ، تو کیا سچ مچ؟

ہوسکتا ہے کہ آپ اور مدیر نشیمن دونوں ہی یہ شکایت کریں کہ ملا ذاتی حملے کر رہا ہے تو اے میم صاحب میں حقیر پُرتقصیر جواباً عرض کروں گا کہ حملے میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ آپ نے خود یہ مضمون حقائق ہی کے انکشاف کے لئے تو لکھا ہے، آپ خود اس پر مصر ہیں کہ میں افسانے نہیں سچائیاں بیان کر رہی ہوں اور مدیر نشیمن بھی تائید فرما رہے ہیں کہ زیادہ تر آپ نے تجربات ہی زینت قرطاس کئے ہیں، پھر کیسے اس کے سوا بھی کچھ تصور کیا جاسکتا ہے کہ خلوت خاص کے جن بعض مناظر کی آپ نے لفظی تصویر کشی کی وہ دوسروں سے سن سنا کر نہیں کی بلکہ ذاتی تجربات کی بنا پر کی ہے، ملانیاں ابھی تک اتنی بے شرم تو نہیں ہوئیں کہ دوڑ دوڑ کر آپ کے پاس آیا کریں اور اپنی داستانِ شب بیان کیا کریں، ملامیاں تو ویسے بھی آپ جیسی ترقی یافتہ اور مہذب خاتون کے حلقۂ تعلق میں مشکل ہی سے دستیاب ہوسکتی ہیں، پھر آپ کے الفاظ کی تلخی وتندی ہی غمازی کر رہی ہے کہ صدمات آپ کو براہِ راست پہنچے ہیں، حوادث آپ کی اپنی ذات پر گزرے ہیں، اپنی ہی تکلیف انسان کو غصے سے پاگل کر دیتی ہے اور وہ کھوپڑی سے باہر ہوجاتا ہے، فرمایئے پھر شکایت کا کیا موقع؟

شکایت تو دراصل مجھ ناچیز کو آپ سے ہونی چاہئے کہ آپ نے بڑی بے تکلفی سے تمام مسلمانوں پر اور خاص طور سے علمائے دین پر بڑا ہی بے ڈھب حملہ کیا ہے، مسلمان میں بھی ہوں اور اتفاق سے مرد بھی، کیا آپ انصاف اور شرافت کا تقاضا یہ سمجھتی ہیں کہ مرد اپنی بیویوں سے تسکین نفس حاصل کرنے کے عوض ان کی پوجا کیا کریں اور اولاد بجائے شکم مادر کے کھیت میں اُگ آیا کرے، کیا حلال ذرائع سے نفس کی تسکین کوئی بری شئے ہے جسے آپ گالی بنا کر پیش کر رہی ہیں؟ اے میم صاحب! عقل بیچاری پر اتنا ظلم تو نہ توڑیئے، ظلم اکہرا نہیں بلکہ دوہرا، ایک تو تسکین نفس ہی کو آپ نے جرم بنا دیا دوسرے تنہا مرد بے چاروں میں آپ کو نفس نظر آیا، یا خدا۔ کیا آج تک آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ عورت کے بھی نفس ہوتا ہے، وہ بھی تسکین کی طلب سے خالی نہیں، مرد وزن کے تعلقات دوطرفہ تسکین کا مسئلہ ہیں، ایک طرف تسکین کا نہیں۔ کسی عورت کا پالا اگر کسی ایسے شوہر سے پڑ جائے جو فقط ووٹ ڈالنے کی حد تک مرد ہو تو وہی نتیجے نکلا کرتے ہیں، اگر عورت قدامت پرست اور ملانی ٹائپ کی ہے تو طلاق لے گی اور اگر ماڈرن اور مہذب اور روشن فکر ٹائپ کی ہے تو بوائے فرینڈ سے کام چلائے گی، یہ بہر حال نہیں ہوسکتا کہ اس کا نفس تسکین کا مطالبہ نہ کرے پھر یہ کیسی زیادتی ہے میم صاحب کہ آپ جنسی تعلق کے معاملے

میں حصول تسکین کا مجرم اکیلے مردوں کو قرار دے رہی ہیں اور اپنی جنس کو صاف بچائے لئے جارہی ہیں، کیا آپ ایمانداری سے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کی جنسی نفسانی لذات سے بے تعلق ہے؟

رہے "نام نہاد علمائے دین" تو اتفاق سے دنیا بھر کے سارے ہی علمائے دین آپ کے نقطۂ نظر سے "نام نہاد" کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ وہ سب مسلم پرسنل لاء میں ترمیم اور حکومت کی دخل اندازی کے خلاف ہیں، اس طرح آپ نے گویا تمام ہی علماء کو نہ صرف سوروں کی طرح بھنبھوڑنے والا قرار دیدیا ہے بلکہ زانی وبدکار بھی ٹھہرادیا ہے، مجھے آپ کے ذاتی تجربات سے انکار کا حق تو نہیں پہنچتا، ہوسکتا ہے کہ آپ کو یا آپ کی کسی شناسا عورت کو کسی بہروپیئے مولوی نے بقول آپ کے آیات واحادیث کے شکنجے میں کس کر بھنبھوڑ دیا ہو مگر ایسے ایک یا چند افراد کی بربریت اور شیطنت کو سارے ہی علماء دین کی طرف منسوب کردینا میں سمجھتا ہوں اتنا بڑا ظلم ہے کہ شاید ہمالیہ بھی اس کے آگے چھوٹا نظر آئے گا۔

اور یہ بھی کچھ کم عجیب نہیں کہ موضوع لے کر چلی ہیں آپ مسلم پرسنل لاء کا قاعدے اور قانون کا مگر بکھیڑا لے بیٹھیں، ان تجربات ومشاہدات کا جو افراد کے شخصی افعال سے متعلق ہیں، قانون کا ان سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا خیال رکھنے والی حکومت یہ قانون تو بہرحال نہ بنائے گی کہ ہر میاں بیوی کی خواب گاہ میں ایک عدد سپاہی کھڑا رہے کہ دیکھیں شوہر صاحب سورپن کا ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں، آپ کو جو شکایت ہے اس کا ازالہ بہرحال قانون کی دسترس سے باہر ہے، اس کا ازالہ تو بس اسی طرح ہوسکتا ہے کہ آئندہ آپ یا آپ کی ہم جنس کسی ایسے بہروپیئے کے چکر میں نہ آئیں جو عورتوں کے سلسلہ میں نرا جانور ہو، علماء دین کو آپ نہیں جانتیں وہ بفضلہٖ تعالیٰ بیویوں کے معاملہ میں تمام ان آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہیں جو اللہ ورسولؐ نے واضح فرمائے ہیں، بیویوں کے علاوہ وہ دوسری عورتوں کو جال میں پھنسانا ان کا شیوہ بالکل نہیں نہ وہ داشتائیں رکھتے ہیں، انہیں بھلا حرام کاری کی کیا ضرورت، ضرورت محسوس کی تو اپنے پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق دوسری اور تیسری بیوی لے آئے، یہ روشن فکری ان غریبوں میں نہیں پائی جاتی کہ دوسری بیوی نہ آنے پائے چاہے دس عورتوں سے رومان چلتا رہے، آپ پر خدانخواستہ اگر کسی مولوی ملا کے ہاتھوں کوئی ناگفتہ بہ افتاد گزری ہے تو یقین کیجئے کہ یہ صرف آپ بیتی ہے جگ بیتی نہیں، استثناء ہے کلیہ نہیں۔

☆☆☆☆

آپ کا آٹھواں پیرایہ ہے۔

"اگر کبھی عورتوں کے حقوق وآزادی کے متعلق سیدھے سادے عقیدت مند مسلمان بن کر کسی مولوی صاحب سے دریافت کرنے کا اتفاق ہو تو پھر دیکھئے کہ دہن مبارک سے "علمیت" کے کیسے کیسے رنگ برنگ کے پھول جھڑتے ہیں، عورت ناقص العقل ہے، عورت فتنہ ہے، عورت چھپانے کی چیز ہے، عورت ابلیس کا آلہ ہے اور عورت نہ جانے کیا کیا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ عورت کے متعلق یہ سب کہتے وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں ناقص العقل اور فتنہ عورتوں کی صف کی ایک عورت ان کی "ماں" بھی ہے۔"

آپ میم صاحب قلم چلانے کے بجائے ہانڈی چولہا دیکھتیں تو ملک وقوم کا زیادہ بھلا ہوتا، آخر مولویوں سے اتنی بیزاری کیوں؟ مولوی اس مخلوق کو کہتے ہیں جس نے دنیاوی جاہ ومنصب کو نظر انداز کرکے اپنا عزیز وقت اس علم دین کی تحصیل میں کھپادیا ہے جس سے نہ وزارت ملتی ہے نہ کلرکی، اگر یہ مخلوق سینۂ گیتی پر نہ پائی جاتی تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ پاکی کسے کہتے ہیں اور ناپاکی کسے۔ نہانا کب ضروری ہوتا ہے، حیض ونفاس کے خون میں کیا فرق ہے، آپ کو قرآن اور حدیث اسی مخلوق کے واسطے سے ملے ہیں، آپ سمت قبلہ تک سے بے خبر ہوتیں۔ اگر مولوی آپ کی رہنمائی نہ کرتا پھر یہ کیسی ناشکری اور ناقدری ہے جس کا آپ مظاہرہ کررہی ہیں۔

آپ نے کب، کس مولوی سے کیا دریافت کیا تھا اور اس نے کیا جوابات دیئے، یہ آپ جانیں۔ امر واقعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جو لوگ واقعی مولوی ہیں وہ عورت کی آزادی اور حقوق کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتے جو اللہ اور رسولؐ نے کہا کہ۔ مثلاً اگر وہ کہتے ہیں کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو یہ وہی بات ہے جسے آپ کسی بھی عربی لغت میں دیکھ سکتی ہیں، دور نہ جایئے قرآن ہی کھول لیجئے، سورۂ نور میں

...تعالیٰ پردے کے احکام بیان فرماتے ہوئے عورتوں کو جن افراد کے
...نے بناؤ سنگھار کے ساتھ آنے کی اجازت دے رہا ہے ان میں وہ
...لڑکے بھی ہیں جنہیں ابھی تک جنسی شعور نہ ہوا ہو اس کے لئے یہ
...استعمال فرمائے گئے ہیں۔

اوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ.

یا وہ لڑکے جو ابھی تک عورتوں کے بھید سے واقف نہ ہوں۔

آیت نمبر:۳۱

دیکھا آپ نے اللہ نے لفظ عورت کو اسی معنی میں استعمال فرمایا کہ ...چیز جو چھپائی جائے، عربی زبان میں ''ستر عورت'' ان اعضائے ...انی کے چھپانے کو بولا جاتا ہے جو پردے کے لائق ہیں، کسی مولوی ...کسی موقع پر یہ کہہ ہی دیا کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو اسے ایک ...قل فرد جرم بنا کر پیش کرنا آپ خود سوچئے کہ دانائی کی کونسی قسم ہے۔

عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، یہ بھی مولویوں کا اختراع کردہ نعرہ ...، یہ تو ایسی ہی آفاقی اور کھلی حقیقت ہے جیسے عورتوں کا بچے جننا اور ...کنے میں دس پانچ دن ''مریض'' رہنا، بڑے بڑے حکماء اور دانشور یہی ...تے آئے ہیں، انسان کا پورا معاشرہ اس پر شاہد عدل ہے، گستاخی معاف ...ر آپ اپنے ہی کو دیکھ لیجئے، ایک ایسا مضمون بیچ کھیت لکھ مارا جس کا ...صل آپ کی ذاتی رسوائی اور تضحیک کے سوا کچھ بھی نہیں اور سمجھ یہ رہی ...کہ میں نے بڑا تیر مارا، یہ حرکت سرزد ہو رہی نہیں ہوسکتی تھی اگر عقل ...نقص نہ ہوتا۔

عورت کا فتنہ ہونا بھی ایسا ہی ایک بین واقعہ ہے جیسے سورج کا ...ن اور رات کا تاریک ہونا۔ میم صاحب فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں، آپ ...ر ساٹھ سال سے کم عمر رکھتی ہیں اور چہرے مہرے میں کچھ کشش بھی ...جود ہے تو ذرا بن سنور سو دو سو مردوں کے پاس جایئے اور ناز و غمزہ ...ایئے، پھر دیکھئے کہ ان میں سے کتنے ہیں جن کا تقویٰ ڈگمگائے بغیر رہ ...تا ہے، غالباً ہزاروں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا پارسا نکل آئے جو مناسب ...وقعہ میسر ہونے کے باوجود آپ کو دھکے دے کر نکال دے، ورنہ اکثر ...بیشتر زبان حال سے آپ کو سمجھا دیں گے کہ دیکھو اس لئے کہا گیا ہے ...عورتوں کو فتنہ! آج کی دنیا میں عورت ہی عورت بج رہی ہے، گونج رہی ...ہے، دھوئیں اٹھا رہی ہے، بک رہی ہے، پھر بھی اگر آپ کی سمجھ میں اس کا ''فتنہ'' ہونا نہیں آیا تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ذہنی طور پر آپ ابھی چار پانچ سال کی بچی ہیں، بہتیرے لوگ محض قد تن میں بڑھتے ہیں، ذہنی بلوغ انہیں بڑھاپے تک میسر نہیں ہوتا۔

''عورت ابلیس کا آلہ ہے'' یہ بھی لفظ فتنہ ہی کی ایک تعبیر ہے، شیطان نے ہمیشہ ہی جہاں اور ذرائع مخلوق خدا کو آمادۂ گناہ کرنے کے لئے استعمال کئے وہیں عورت کا بھی استعمال کیا اور آج تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا میں زناکاری اور عشق بازی آگ اور پانی کی طرح عام ہوگئی ہے، پھر بے چارے مولوی کا کیا قصور اگر وہ کسی مناسب موقع پر یہ تنبیہ کردے کہ خبردار عورتوں کے چکر میں مت پڑنا ورنہ عاقبت برباد ہوجائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی قابل ذکر مولوی اگر کبھی عورتوں کے بارے میں ایسا کوئی خیال ظاہر کرتا ہے جو بظاہر توہین پر مبنی نظر آئے تو اس کا مقصد توہین و تنقیص نہیں ہوتا، خیر خواہی ہوتا ہے، وعظ و نصیحت ہوتا ہے، آپ کو برا لگے یہ ایک طبعی بات ہے، اندھے کو اندھا کہہ دیجئے بھنا اٹھے گا لیکن ظاہر ہے کہ اس بھناہٹ سے اس کے اندھے پن کی نفی نہیں ہوجاتی۔

رہا عورت کا ''ماں'' ہونا میم صاحب، تو کیا یہ کوئی سائنسی فارمولا ہے کہ جو جنس ''ماں'' بننے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ لازماً کامل العقل بھی ہوگی اور اسے پردے میں رکھنے کا بھی جواز نہ ہوگا، شاید آپ بھول گئیں عورت تو بیوی بھی ہوتی ہے کیا شوہروں کے سلسلہ میں بھی آپ یہ احتجاج فرمائیں گی کہ ہائے یہ لوگ عورتوں سے خلوت فرمارہے ہیں حالانکہ ان کی ماں بھی ایک عورت ہی ہے!

محض سستی شاعری! عورت ماں بھی ہے، بہن اور بیٹی بھی، زوجہ اور داشتہ بھی، اس رنگارنگی سے جس طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ وہ بہرحال بچے جنتی ہے اور ہر مہینے ایک خاص مرحلے سے گزرتی ہے، اسی طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ اسے اللہ نے عقل اور جسمانی قوت مردوں سے کم دی ہے۔ اعتراض کیجئے تو اللہ پر کیجئے، اس نے ہاتھی اتنا بڑا بنایا اور مچھر اتنا ذرا سا، پتھر کو سختی دیدی اور موم کو نرمی، گدھوں کے مغز میں بھوسا بھر دیا اور لومڑی کے سر میں مکر و فن۔

ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ.

نواں پیرا۔

"بات میں بات نکلتی ہے، اب ایک بات یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ اگر کبھی کوئی عورت اپنے کو بھنبھوڑے جانے سے باز رکھے یا اعتراض کرے تو فرمایا جاتا ہے کہ اس پر ستر ہزار فرشتے رات بھر لعنت کرتے رہتے ہیں اور برعکس مرد پر بقول اپنے "مولوی رب نواز" جنت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں اور دروازے پر جنت کی حوریں خوش آمدید کہنے کے لئے منتظر ہوتی ہیں اور اس ضبط نفس کا مرد کو عظیم ثواب ملتا ہے۔"

اُف! میرے اللہ!! ایک ہی رات کی ایک ہی سی بات اور اتنا بڑا تضاد؟!" کمال ہے میم صاحب کتنے وسیع تجربات ہیں آپ کے۔

دیکھئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے کسی دوست نما دشمن نے یہ مضمون لکھ کر آپ کو دیدیا ہو کہ لو اپنے نام سے چھپوا دو دھوم مچ جائے گی، آخر تجربات کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہئے، سارے مولوی ملا خلوت میں بیویوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے اور کیا باتیں منہ سے نکالتے ہیں، یہ سروے ایک اکیلی عورت کرلے یہ تو قیامت سے پہلے قیامت ہے، آپ آخر مولویوں اور ملانیوں کے کونسے باڑے میں پہنچ گئیں تھیں جہاں آپ کو اتنے مفصل بلکہ سیر حاصل مطالعے کا چانس ہاتھ لگا۔ اے میری بہت ہی اچھی میم صاحب! مجھے تو لگتا ہے ہو نہ ہو دنیا کی اس بھیڑ بھاڑ میں آپ اپنا جوہر نسوانیت کہیں گم کر بیٹھتی ہیں، ورنہ جو ہر نسوانیت کی موجودگی میں کوئی مسلمان عورت اس ٹائپ کی باتیں ہانکے، پکارے، کہے، یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں، بالکل بھیجے میں نہیں گھستی۔

☆☆☆

دسواں پیرا۔

"میں مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت کرنے والے اور اس قدر شدید غل غپاڑہ مچانے والے مسلمانوں سے استدعا کروں گی کہ وہ ایک معمولی سی اصلاحی ترمیم پر اس قدر چراغ پا کیوں ہیں؟ اسے مداخلت فی الدین کہہ کر معمولی سی بات کا بتنگڑ کیوں بنارہے ہیں؟

یہ آپ سے پہلی بار معلوم ہوا کہ سارا قصہ محض ایک معمولی سی ترمیم کا ہے جسے مسلمان قبول کرکے نہیں دے رہے ہیں۔

مگر میم صاحب! اس معمولی سی ترمیم کی نشاندہی تو کردی ہوتی، مجھ نالائق سمیت سارے مسلمانوں کی معلومات تو یہ ہیں کہ اصلاح و ترمیم کے نام پر مسلم پرسنل لاء کے درخت کو جڑوں سے کھودنے کی تیاری ہورہی ہے اور آپ جیسی ترقی پسند خواتین اس کار خیر میں ہاتھ بٹارہی ہیں، گویا معاملہ کسی معمولی قسم کی مداخلت فی الدین کا نہیں بلکہ بنیادیں تباہ کردینے کا ہے۔ مسلمانوں کی ملی امتیاز کے بقاو فنا اور دین کی آبرو کا ہے، پھر بھی اسے معمولی کہا جائے تو میں ادب سے سوال کروں گا کہ پھر دنیا میں آخر غیر معمولی کیا چیز ہوتی ہے؟

فرض کیجئے ایک لفنگا آپ کی عصمت تاراج کردینا چاہتا ہے اور آپ اس پر غل غپاڑہ مچائیں تو کیا کسی مسخرے کی یہ استدعا آپ کو پسند آئے گی کہ اے غل غپاڑہ مچانے والی محترمہ یہ تو ایک معمولی سا تفریحی عمل ہے، آپ اس پر اتنی چراغ پا کیوں ہیں، بات کا بتنگڑ کس لئے بنارہی ہیں، آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ بہ رضاء و رغبت خاموشی کے ساتھ اس معمولی سے عمل کو انجام پاجانے دیجئے۔

فرمایئے! اگر مسخرے کی اس بکواس پر آپ اسے کچا نگل جانے کا ارادہ کرسکتی ہیں تو پھر مسلمان اپنے دین کی بے آبروئی اور عقائد کی بیخ کنی اور مذہب میں کھلی مداخلت کے عزائم پر غل غپاڑہ کیسے نہ مچائیں اور آپ کی حسین استدعا کیسے زیادہ اہم ہے، آپ جانیں بھی کیسے، آپ نے خدا اور رسول کا صرف نام سنا، ان کی تعلیمات سے واقفیت حاصل نہیں کی۔

آپ کو اسلام کے بارے میں جو بھی کچھ معلومات حاصل ہوئیں وہ ان سرچشموں سے ہوئیں جن میں مغرب کی بازی گروں نے غلاظتیں ملا رکھی ہیں، آپ کی نسوانی غیرت وحیا بھی جس میں اسلامی قدروں کو تاریک خیالی، ملائیت اور دہقانیت جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور باطل قدروں کو روشن فکری، ترقی پسندی اور شائستگی کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا اور آپ کے طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے فنکاروں کا عام حال یہ ہے کہ اسلامی کی ابجد تک نہ جاننے کے باوجود وہ خود کو ماہر اسلامیات پوز کرتے ہیں اور بالائی منزل میں چاہے کوڑا کرکٹ بھرا ہو مگر اپنے لئے "دانشور" کا لقب پسند فرماتے ہیں۔

گیارہواں پیرا۔

"اگر انہیں اسلامی قوانین سے اتنی ہی شدید محبت ہے تو پھر وہ اس بات کی جمہوری کوشش کیوں نہیں کرتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سعودی عرب اور لیبیا جیسے ممالک کی طرح اسلامی قوانین نافذ کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان چوری کرے تو اس کے ہاتھ قلم کرلئے جائیں، شراب خوری اور قمار بازی پر شرعی حد قائم کی جائے، زنا کرے تو شریعت مطہرہ کے مطابق سنگسار کیا جائے یا دڑے لگائے جائیں، عورتوں کو چھیڑنے اور آوازیں کسنے پر کوڑے برسائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مجھے قطعی یقین ہے کہ اس قسم کی صحیح اور ضروری تحریک کبھی بھی نہیں چلائی جاسکتی کیوں کہ اس سے مسلمان مردوں کو ایک اچھی خاصی تعداد خصوصاً ہندوستان میں لولی اور لنگڑی نظر آنے لگے گی اور اکثر ہی ہمارے "شامیانہ پوش" حضرات جو طویل القد کے بجائے "عریض القد" واقع ہوئے ہیں۔ سنگسار ہوتے ہوئے یا دڑے لگے ہوئے بہ آسانی دیکھے جائیں گے اس لئے بھلا ایسی تحریکیں کیسے اٹھائی اور چلائی جاسکیں گی جن سے ان کی بوالہوسی کا خاتمہ ہو!؟ یہ لوگ تو ہمیشہ ان تحریکوں میں پیش پیش دیکھے جائیں گے جو عورتوں کو "غلام" بنانے اور "مجبور محض" بنانے والی ہوں چاہے ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہو یا وہ نام نہاد مذہبی نوعیت کی ہوں۔"

نہیں سمجھ میں آتا کہ آپ کا دماغی سانچہ کونسی فیکٹری میں ڈھلا ہے۔ اے میم صاحب! آپ اس دیش میں عرب اور لیبیا والے اسلامی قانون کی بات کررہی ہیں جس میں مسلمانوں کے لئے اپنی بچی کھچی پونجی ہی لٹنے اور برباد ہونے سے بچانا دشوار ہورہا ہے جس میں وہ کسی بھی وقت اس خوف سے مامون نہیں ہیں کہ کب کس بستی میں مسلح غنڈے اور لٹیرے ان کے گھروں اور دوکانوں اور کارخانوں پر دھاوا بول دیں گے اور مال و جان آبرو سب تباہ ہوکر رہ جائیں گے اور جس میں ان کے ہر ملی امتیاز اور مذہبی تشخص کو عناد اور تعصب کے تیروں سے چھلنی ہونا پڑ رہا ہے۔

ویسے آپ نے سنا تو ہوگا ایک جماعت ہے جماعت اسلامی، یہ بنی ہی تھی اس مقصد سے کہ تبلیغ و تعلیم کے پرامن ذرائع سے رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لئے ہموار کیا جائے اور جمہوریت کے راستے وہ انقلاب لایا جائے جس میں اسلام کا قانون نافذ ہوسکے مگر اسے دو قدم بھی چلنے کے وسائل میسر نہ آسکے۔ غیر مسلم تو بہر حال غیر مسلم ہیں وہ کیوں اسلامی نظام کی بات پسند کرنے لگے مگر آپ جیسا اسلام رکھنے والے حلقۂ مومنین نے بھی اس جماعت سے بیر اور دشمنی کا ریکارڈ ہی قائم کردیا۔ پاکستان میں آپ ہی جیسا اسلام رکھنے والوں کو تو اقتدار حاصل ہے۔ انہوں نے ایک لمحہ کو بھی پسند نہیں کیا کہ اسلامی نظام کا سایہ تک آس پاس کہیں پڑ سکے اور مصر میں اخوان المسلمین بھی اسلامی نظام ہی کی دعوت دینے والی ایک جماعت تھی اور ہے لیکن "ترقی پسند" اور "روشن فکر" ارباب اقتدار نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ یہی نا کہ سفا کی، تشدد اور بغض وعداوت کا ایک نیا ریکارڈ تاریخ کے حوالے کردیا۔

بہر حال آپ کی باتیں ایسی عجیب وغریب ہیں کہ ارسطو اور بقراط بھی اپنی قبروں سے اٹھ آئیں اور عش عش کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہ آئے گا۔

پھر کتنا زہر بھرا ہے آپ کے اندر مسلمان مردوں کے خلاف کہ بھر بھر کے انہیں زانی اور چور کہے چلی جارہی ہیں، خصوصاً مولوی ملا سے آپ کا بیر، تعالیٰ اللہ، میں ہاتھ جوڑ کر، بلکہ آپ فرمائیں تو آپ کے پیر پکڑ کر پھر ایک بار آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ شامیانہ پوش اور عریض القدر مردوں کی جابرانہ سیاہ کاریوں اور وحشیانہ گرما گرمیوں کا تختۂ مشق آپ بن گئی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیجئے کہ مولوی عموماً بدکار و بے درد ہوتے ہیں، بالکل ممکن ہے کہ آپ کو بدظن کرنے والے یہ لفنگے مولویوں کا میک اپ کئے ہوں، سچ مچ مولوی نہ ہوں، یا مولوی ہی ہوں مگر ان کی پاکبازی کا خانہ خراب کرنے میں خود آپ کے ناز وادا اور حوصلہ افزائیوں نے بھی کوئی پارٹ ادا کیا ہو۔ عورت جب ناز وادا کے حربے استعمال کرتی ہے تو زہد و تقویٰ کے بڑے بڑے ہمالئے اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں، اسی لئے تو اسلامی شریعت نے طرح طرح کی پابندیاں مرد و زن کے رہن سہن پر عائد کی ہیں۔ عورت کا پردہ اسی حکمت کا ایک اہم آئٹم ہے، آپ ایک طرف تمام مسلمان مردوں کو عموماً اور مولویوں کو خصوصاً بوالہوسی اور نفس پرستی اور بربریت جیسے اوصاف

کا پیکر ملعون قرار دے رہی ہیں مگر دوسری طرف یہ شکوہ بھی ہے کہ مولوی عورت کو چھپانے کی چیز بتاتا ہے، کیا جواب ہے اس ستم ظریفی کا۔

یہ کہاوت تو سنی ہی تھی کہ چور جب پھنس جاتا ہے تو خود بھی چور چور کی آوازیں لگاتا ہے تاکہ لوگ اسے چور نہیں ساہوکار سمجھیں، مگر آپ نے اس کہاوت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، آپ جس روشن فکر، ترقی پسند اور مہذب طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اس کا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اور اس کے یہاں رومان بازی ایک شائستہ قسم کی تفریح تسلیم کرلی گئی ہے، مگر آپ اسی طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود مولویوں کے پیچھے تالی پیٹ رہی ہیں کہ پکڑو دوڑو یہ رہے مجرم!

☆☆☆

آپ کا بارہوا اور آخری پیرایہ ہے۔

''یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی سعادت نصیب ہے جو میری نجات کا ذریعہ ہیں میری اور میری طرح اور بے شمار بہنوں کی دلی خواہش ہے کہ اسلام نے جو''نظام ربوبیت'' کے قیام کا ضابطۂ حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسے عملی طور پر مسلم سماج میں نافذ کیا جائے اور عورتوں کے ساتھ جو زندگی کے شعبوں میں زیادتی برتی جارہی ہے اس کا سدباب کیا جائے۔

کاش آپ نے غور کیا ہوتا کہ جس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے پر آپ فخر کررہی ہیں وہ کون تھے اور کیا تھے، یہ سب آپ کو مولوی ہی کے ذریعہ تو معلوم ہوا ہے۔ اگر مولوی رہنمائی نہ کرتا تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ محمد نامی ایک پیغمبر عرب میں گزرا ہے، قرآن کریم کا نام اگر آپ نے نہ سنا ہوتا تو محض ایک بے اہمیت کتاب کی حیثیت سے محمدؐ کے بارے میں غیر مولوی کے ذریعہ اگر آپ تک کچھ معلومات پہنچتیں تو وہ اتنی ہی سچی ہوتیں جتنی سچی یہ بات ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح خدا کے بیٹے تھے۔

اور اے میری اچھی بہن! محض زبانی دعووں کی اللہ کے یہاں کوئی قیمت نہیں نہ خالی الفاظ ذریعہ نجات بن سکتے ہیں۔ اصل چیز ہے ایمان، یعنی دل ودماغ کا اس پر مطمئن ہونا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات حق ہیں، ان کی تعلیمات نقص سے پاک ہیں، ان کا دین کامل ہے، جی چاہتا ہے کہ قرآن کی ایک آیت یہاں آپ کے سامنے رکھ دوں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (سورۂ نساء، آیت نمبر:۶۵)

پس قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف بنائیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پائیں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اور مولوی نقطہ یہی کہتا ہے کہ نماز روزہ اور زکوٰۃ وحج ہی نہیں، طلاق ونکاح، وراثت، معاملات، معیشت اور معاشرت سب کے دائرہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو فیصلے فرمادیئے ہیں وہ اٹل ہیں، ان میں تبدیلی کرنا خدا اور رسولؐ کو اصلاح دینے کی گستاخانہ جسارت ہے، وہ عین انصاف اور عین حکمت ہیں، ان میں ترمیم وتنسیخ کا کیا سوال، اس کے مقابلہ میں آپ مولوی کے اس موقف کا مضحکہ اڑاتی ہیں، اس پر گندے الزامات جڑتی ہیں، اس سے استدعا کرتی ہیں کہ خدا اور رسولؐ کے عطا کردہ قوانین میں تحریف وتغیر ہوجانے دے، غل غپاڑہ مت مچائے، کیا اسی کا نام ایمان اور اسلام ہے؟ کیا اسی کارنامے پر آپ نجات کی توقع رکھتی ہیں، میں مفتی نہیں ہوں کہ آپ کے کفر واسلام کا فیصلہ دوں لیکن کامن سینس بہرحال ایک چیز ہے جس سے روشنی اور اندھیرے میں یا حماقت اور عقل مندی میں یا کڑواہٹ اور مٹھاس میں فرق کیا جاسکتا ہے، یہ کامن سینس ہی کی بات تو ہے کہ وہ شخص دعوۂ ایمان واسلام میں سچا نہیں ہوسکتا جو اللہ اور رسولؐ کے عطا فرمودہ قوانین کو ناقص اور غیر منصفانہ تصور کرتے ہوئے ان میں ''اصلاح'' کے منافقانہ عنوان سے حذف وترمیم کی کوشش کرے اور دل سے اس بات کا متمنی ہو کہ شریعت میں تبدیلی ہوجائے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ علمائے دین کسی ایسی قاعدے قانون میں ترمیم کے مخالف نہیں ہیں، جو قرآن وسنت سے رشتہ نہ رکھتا ہو بلکہ رسم ورواج کے طور پر چل پڑا ہو، وہ تو صرف ان قاعدوں قانونوں کے لئے سینہ سپر

ہیں جو بلاشبہ قرآن وحدیث ہی سے مربوط ہیں اور ان کی خلاف ورزی اللہ اور رسول کی خلاف ورزی ہے، پھر بھی آپ انہیں لعنت ملامت کا نشانہ بنائیں تو آپ خود انصاف فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر جہالت وحماقت کا مظاہرہ اور کیا ہوگا۔

اور ہاں "نظام ربوبیت" کا لفظ آپ نے کہاں سے کھود نکالا، معلوم ہوتا ہے غلام احمد پرویز کی کوئی کتاب آپ نے پڑھ لی ہے۔ اے میم صاحب! اس سے تو بہتر ہے کہ آپ رومانی ناول پڑھ لیا کریں، ان سے رومان بازی کا سبق تو ملے گا مگر کفر ونفاق کے زہر سے بچی رہیں گی۔ حد کردی آپ نے خلط مبحث کی، کہاں پرویز کا خانہ زاد "نظام ربوبیت" اور کہاں مسلم پرسنل لاء، دیکھئے بہتر یہ ہوگا کہ بحث مباحثہ میں پڑنے کے بجائے آپ شریفوں کی زبان میں ان زیادتیوں اور ناانصافیوں کی فہرست تیار کریں جو آپ کی دانست میں مسلم پرسنل لاء کے تحت عورتوں کے ساتھ روا رکھی جارہی ہیں، یہ ایک مفید کام ہوگا، ہم مرد انصاف کے معاملہ میں آپ کے بالکل ہمنوا ہیں، ہر وہ تکلیف جو ناروا طور پر آپ کو پہنچائی جارہی ہو اس کا سدِ باب کرنے کے لئے ہمیں قانون کی جنگ لڑنے میں کوئی تأمل نہیں، ہاں جو تکلیفیں خود پیدا کرنے والے نے آپ کے لئے مقدر کردی ہیں ان پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ مثلاً اگر آپ ایسا قانون بنوانا چاہیں جس کی رو سے بچے جننا اور ماہ بہ ماہ ایک خاص ابتلاء سے گزرنا مردوں کی ذمہ داری قرار پاجائے تو ہمیں افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتے۔

☆☆☆

اے ناظرین باتمکین اور اے حاملان دین متین، ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ سے تو خطاب ختم ہوا اور ان کے مضمون کا ایک ایک حرف آپ نے پڑھ لیا، اب چلتے چلاتے ایک نظر اس پورے نوٹ پر بھی ڈال لیجئے جو محترم مدیر نشیمن نے مضمون کی پیشانی پر جھومر کی طرح سجایا ہے۔

"ابھی ممبئی میں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خلاف آل انڈیا کنونشن ہوا ہے اور علماء کی آراء سامنے آچکی ہے، کچھ فیصلے بھی ہوئے ہیں، یہ بات تو طے ہے کہ اللہ کے نافذ کردہ قوانین میں تبدیلی کی بات چاہے وہ کسی بھی طرف سے ہو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس امر پر بھی نگاہ رکھی جانی ضروری ہے کہ ان قوانین کا غلط اور بیجا استعمال ہرگز نہ ہو اور عورت کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اختیارات کے نام پر کوئی من مانی نہ کرنے پائے۔ ڈاکٹر حمیرہ انصاری کا یہ مضمون انہی خوف واندیشوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اور مظلوم عورت کی ایک فریاد ہے اور مبالغہ کم تجربہ کی باتیں زیادہ ہیں اور قیاس برائے نام سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے، جوش وجذبات سے الگ ہوکر اس کو پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کہاں تک حقیقت بیانی سے کام لیا گیا ہے۔(ادارہ)"

میری چڑیا جیسی عقل تو ششدر ہے کہ نوٹ لکھتے وقت فاضل مدیر فہم ودانش کے کس سمائے اعلیٰ پر تشریف رکھتے تھے، آپ کی سمجھ میں کچھ آئے تو آئے۔

مدیر موصوف مسلم پرسنل لاء کے مخالفین میں سے نہیں ہیں اور نشیمن کے اسی شمارے میں ایسا مواد موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عام مسلمانوں ہی جیسا موقف رکھتے ہیں نہ کہ ڈاکٹر حمیرہ جیسا، پھر آخر انہیں گالیوں اور تہمت تراشیوں کے پنچم راگ میں مظلوم عورت کی فریاد کے سُر کیسے سنائی دے گئے، وہ تو عقل مند آدمی ہیں کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی اس مضمون کو پڑھ کر بہ آسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے ہی ذہن کا تلخابہ ہے جو بے راہ روی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے جس میں حیا اور احساس ذمہ داری کی رمق بھی نہیں ہے۔ جو لباس اور عریانی میں فرق نہیں کرسکتا، فاضل مدیر ہی انگلی رکھ کر بتائیں کہ فلاں سطر میں عورت کی مظلومیت کا نقشہ ملتا ہے، فرض کیجئے میں ناچیز مان ہی لوں کہ مسلمان مردوں اور خاص کر علمائے دین کی جو تصویر کشی بڑی بے تکلفی کے ساتھ میم صاحب نے کی ہے وہ ان کے اپنے خلل پذیر جنسی رجحانات کا عکس نہیں، بلکہ حقائق سے بھی کوئی تعلق رکھتی ہے تو اس کا جوڑ آخر مسلم پرسنل لاء سے کیا ہوگا، کچھ شوہر اگر جنسی تعلق کے معاملہ میں بیوی کے آرام وراحت کا لحاظ نہ رکھیں تو کیا اس کی کوئی ذمہ داری قانون شریعت کے سرجائے گی؟ اگر واقعی یہ کوئی فریاد ہے تو فاضل مدیر بتائیں کہ اس کی دادرسی قیامت

سے قبل وہ آخر کس طرح ممکن تصور کرتے ہیں؟
پھر فرماتا کہ
''سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے
جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے۔''
اس قدر تعجب ناک ہے کہ میں تو مارے حیرت کے مر ہی گیا ہوتا اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ مدیر نشیمن قاتل ٹھہریں گے۔ اے بھائی صاحب! کیا ہوتا آرہا ہے؟ خدارا اپنے لفظوں کی صراحت تو فرمایئے۔ آپ کی حمیرہ بہن نے جو کچھ لکھا ہے وہ چیستاں کے قبیل سے ہے، ایسی چیستاں جس میں خواب اور بیداری کے سائے گڈ مڈ ہوگئے ہیں یا اسے کسی کھڑکی توڑ فلم کی کہانی کا اشاریہ کہہ لیجئے جس میں جنسی ہیجانات کو ایک تصوراتی شکل دے کر داڑھی چپکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے اس میں اگر تاریخی صداقتوں کا جلوہ ملاحظہ فرمالیا ہے تو خدا کے لئے مجھ جیسے کوتاہ بینوں کو اس سے مشرف فرمایئے۔

میرا تو خیال ہے۔ گستاخی معاف مدیر خوش تدبیر تانیث کے رعب میں آگئے، کوئی مرد اگر ایسا مہمل مضمون لکھ بھیجتا تو وہ شاید کبھی نہ چھاپتے، رعب ایسی ہی چیز ہے کہ شعور بے چارہ شل ہو کر رہ جاتا ہے اور لاشعور اعصاب کی پیٹھ پر سوار ہو کر آدمی سے من مانی کراتا ہے، ایسے عالم میں جو بھی افعال سرزد ہوں ان کا تعلق سوجھ بوجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔

عجب تیری قدرت کی کاریگری

☆☆☆

نبیوں سے شیطان کی ملاقات

شیطان کی حوا سے ملاقات

امام احمد کہتے ہیں کہ سمرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "جب حوا کو بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے ان کے ارد گرد چکر لگایا، حوا کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، شیطان نے کہا۔" اس کا نام عبدالحارث رکھو وہ ضرور زندہ رہے گا، چنانچہ حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھا، یہ شیطان کی وحی اور حکم تھا۔"

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسی طرح روایت کیا، لیکن یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔

شیطان کی نوح علیہ السلام سے کشتی میں ملاقات

ابوبکر بن عبید نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو انہوں نے کشتی میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس کو وہ پہچانتے نہیں تھے۔ انہوں نے اس بوڑھے سے کہا تم کشتی میں کیسے آگئے؟ اس نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کا شکار کروں؛ ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم آپ کے ساتھ، نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ دشمن خدا بھاگ یہاں سے، اس نے کہا، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، ان میں سے تین چیزیں میں آپ کو بتاتا ہوں، دو چیزیں نہیں بتاؤں گا، تبھی نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ تین چیزوں کی ضرورت نہیں، آپ کہئے کہ بس دو ہی بتادے کیوں کہ دو چیزوں سے اس نے لوگوں کو برباد کیا ہے۔ شیطان نے کہا وہ دونوں چیزیں حسد اور لالچ ہیں، حسد کی وجہ سے میں ملعون و مردود ہوا اور لالچ کی وجہ سے آدم نے پوری جنت کو مباح سمجھ لیا چنانچہ لالچ سے میں نے ان کو شکار کرلیا۔

ابلیس نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ "اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ میں اللہ ہی کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ اللہ سے شفاعت کیجئے کہ وہ میری توبہ قبول کرلے۔" موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو جواب ملا کہ آپ کی دعا قبول کرلی گئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور کہا۔ تمہیں حکم ملا ہے کہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرو تو توبہ قبول کرلی جائے گی، ابلیس کی رگ تکبر بھڑکی اس نے غصہ میں کہا۔ آدم جب زندہ تھے تو میں نے ان کو سجدہ نہیں کیا بھلا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کرسکتا ہوں؟ پھر ابلیس نے کہا، اے موسیٰ؟ آپ نے اپنے رب کے پاس میری شفاعت کی تھی اس کے بدلہ میں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تین موقعوں پر مجھے یاد رکھنا، انہی تین چیزوں سے میں ہلاک کرتا ہوں، غصہ کے وقت مجھے یاد رکھنا کیوں کہ میری دوستی (وسوسہ) تمہارے دل میں ہے، میری آنکھ تمہاری آنکھوں میں ہے اور میں تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کررہا ہوں اور مجھے جنگ میں یاد رکھنا کیوں کہ جب ابن آدم گھمسان کی رن میں ہوتا ہے میں اس کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کے بیوی بچے اور اہل وعیال کی ایسی یاد دلاتا ہوں کہ وہ جنگ سے بھاگ جاتا ہے اور تیسری چیز یہ کہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں تمہارے پاس اس کا قاصد اور اس کے پاس تمہارا قاصد بن کر جاتا ہوں۔

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ جب نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس کشتی کے دنبالہ پر بیٹھا ہے، نوح نے اس سے کہا، تمہارا برا ہو تمہاری وجہ سے زمین والے غرق آب ہوئے، تم نے ان کو برباد کردیا، ابلیس نے کہا تو کیا کیا جائے؟ نوح علیہ السلام نے کہا، توبہ کرو، اس نے کہا، اپنے رب سے پوچھئے کہ کیا توبہ

ہو سکتی ہے؟ چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ نے ان کو وحی کی کہ ابلیس کی توبہ کی شکل یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ نوح علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، تمہاری توبہ منظور ہوگئی، اس نے کہا کیسے؟ نوح علیہ السلام نے کہا اس طرح کہ تم آدم کی قبر کو سجدہ کرو۔ ابلیس نے کہا میں نے آدم کی زندگی میں تو اس کو سجدہ نہیں کیا، بھلا مرنے کے بعد اس کو سجدہ کر سکتا ہوں۔

عبداللہ بن وہب سے مروی ہے کہ وہ لیث سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے نوح علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا، اے نوح! حسد اور لالچ سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکلا اور آدمؑ نے شجر ممنوعہ کی لالچ کی تو ان کو بھی جنت سے نکلنا پڑا۔

شیطان کی ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

جب وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لے جارہے تھے

اللہ تعالیٰ کے قول:

اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ.

''میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کررہا ہوں۔'' کی تفسیر میں زہری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو قاسم بن محمد نے بتایا کہ ابوہریرہؓ اور کعب ایک جگہ جمع ہوئے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ کعبؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور کعبؓ ابوہریرہؓ کو گزشتہ کتابوں کے متعلق بتانے لگے، ابوہریرہؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا قیامت کے لئے اٹھا رکھی ہے، کعب نے کہا، کیا تم نے یہ بات براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ ابوہریرہؓ نے کہا ہاں، کعب نے کہا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، کیا میں تمہیں ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نہ بتاؤں جب انہوں نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ شیطان نے کہا تھا اگر میں اس وقت ان لوگوں کو نہ بہکاؤں تو پھر کبھی نہیں بہکا سکتا۔ کعب کہتے ہیں، چنانچہ ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے چلے تو شیطان سارہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ابراہیم علیہ السلام تمہارے بیٹے کو کہاں لے گئے ہیں؟ سارہ نے کہا کسی کام سے لے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا وہ اس کو کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے کر گئے ہیں، سارہ نے کہا وہ اس کو کیوں ذبح کرنے لگے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ سارہ نے کہا اگر وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کررہے ہیں تو بہتر ہی کررہے ہیں، شیطان وہاں سے نکلا اور اسماعیل[1] سے کہنے لگا تمہارے والد تم کو کہاں لے جارہے ہیں؟ اسماعیل نے کہا کسی کام سے، شیطان نے کہا وہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے جارہے ہیں۔ اسماعیل نے کہا وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ اسماعیل نے کہا، بخدا اگر اللہ نے ان کو اس کا حکم دیا ہے تو ضرور ایسا ہی کیا جائے گا۔ شیطان وہاں سے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے کہا، ضرورت سے لے جارہا ہوں۔ اس نے کہا تم اسے ضرورت سے نہیں بلکہ اسے ذبح کرنے لے جارہے ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اس کو کیوں ذبح کرنے لگا؟ اس نے کہا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے رب نے تم کو ایسا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا، بخدا اگر اس کا یہ حکم ہے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ شیطان مایوس ہوکر وہاں سے بھی نکل گیا، جب باپ بیٹے دونوں نے اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کردیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ۔

وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ (سورۃ الصافات: ۱۰۴، ۱۰۷)

''اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیئے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔''

زہری کہتے ہیں کہ اللہ نے اسماعیل کو وحی کی کہ دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی، اسماعیل نے کہا اے رب! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں تو میری دعا قبول کرنا کہ اولین و آخرین میں سے جو بھی بندہ تجھ سے اس حال میں ملے

---

[1] اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ذبیح کون ہے آیا اسماعیل یا اسحاق، اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اسحٰق ہیں لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ ذبیح اسماعیل ہیں، عقلی نقلی دلائل اسی کی تائید کرتے ہیں اور جمہور سلف کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

کہ اس نے تیرے ساتھ شرک نہیں کیا ہے تو اس کو جنت میں داخل کرنا۔

شیطان کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن زیادہ بن انعم سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیس آیا اس حال میں کہ اس کے سر پر برُنس (ایک قسم کی عربی ٹوپی) تھی۔ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا تو برنس اتار دی پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا۔ السلام علیکم یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تم کون ہو؟

اس نے کہا ابلیس، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تب تم پر اللہ کی سلامتی نہ ہو، تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اس نے کہا۔ آپ سے سلام کرنے آیا تھا کیوں کہ اللہ کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی میں نے تمہارے سر پر جو چیز دیکھی تھی وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ اس سے میں بنی آدم کے دلوں کا شکار کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہ کونسی چیز ہے جس کو اگر انسان کرے تو تم اس پر مسلط ہو جاتے ہو؟ اس نے کہا۔ جب وہ خود پسند ہو جائے، اپنے عمل کو عظیم سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے، میں تمہیں تین چیزوں کے بارے میں تنبیہ کرتا ہوں، ایک یہ کہ تم کسی ایسی عورت سے خلوت میں نہ ملنا جو تمہارے لئے حلال نہ ہو کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں ملتا ہے تو میں اس کے ساتھ لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ اس کو اس عورت کے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اس کو وفا کرو کیوں کہ جب کوئی شخص اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ کر وعدہ وفا کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں۔ تیسری بات یہ کہ صدقہ نکالو تو عملی طور پر اس کو انجام تک پہنچا دو کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اس کو انجام تک نہیں پہنچاتا میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ صدقہ کو نافذ کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں، پھر شیطان یہ کہتے ہوئے غائب ہو گیا، برا ہو، برا ہو، برا ہو، موسیٰ علیہ السلام کو ایسی بات معلوم ہو گئی کہ جس سے وہ بنی آدم کو آگاہ کر دیں گے۔

فضیل بن عیاض سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بعض شیوخ نے بتایا کہ ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اپنے رب سے محو مناجات تھے۔ فرشتہ نے شیطان سے کہا، تم موسیٰ سے کیا چاہتے ہو جب کہ وہ اپنے رب سے بدستور محو مناجات ہیں؟ شیطان نے کہا۔ میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم سے جنت میں چاہا تھا۔

شیطان کی ایوب علیہ السلام سے ملاقات

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان نے کہا۔ اے رب! مجھے ایوب پر مسلط کر دے، اللہ نے فرمایا۔ میں تجھ کو ایوب کے مال واولاد پر مسلط کرتا ہوں لیکن اس کے جسم پر نہیں۔ شیطان ایک جگہ ٹھہرا اور اپنی فوج کو جمع کرنے کے بعد ان سے کہا۔ مجھے ایوب پر مسلط کیا گیا ہے، تم لوگ اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو، چنانچہ وہ لوگ آگ بن گئے، پھر پانی بن گئے، ابھی مشرق میں تھے کہ اچانک مغرب میں ہو گئے اور ابھی مغرب میں تھے کہ اچانک مشرق میں ہو گئے۔ شیطان نے ان میں سے ایک گروہ کو ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف، ایک کو ان کے اونٹوں کی طرف، ایک کو گایوں کی طرف اور ایک کو ان کی بکریوں کی طرف روانہ کیا اور کہا کہ وہ صرف صبر کے ذریعہ تم سے محفوظ رہ سکتے ہیں اس لئے تم پے در پے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دو، چنانچہ کھیتی والا گروہ آیا اور ایوبؑ علیہ السلام سے کہا، اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری کھیتی پر آگ بھیجی جس نے ساری کھیتی خاکستر کر دی، پھر اونٹوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہارے اونٹوں کے پاس ایک دشمن بھیجا جو تمام اونٹ چرا لے گیا، پھر بکریوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوبؑ کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری بکریوں کو چرانے کے لئے ایک دشمن بھیجا جو تمام بکریاں چرا کر لے گیا پھر شیطان نے ایوب علیہ السلام کے تمام بیٹوں سے تنہائی میں ملاقات کی اور تمام کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور گھر کے در و دیوار ان پر گر پڑے۔

شیطان ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا جس کے کان میں دو بالیاں تھیں، کہنے لگا۔ اے ایوبؑ! کیا تم اپنے رب کو دیکھتے نہیں کہ اس نے تمہارے بیٹوں کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور

گھر کے بام و در ان کے اوپر گر پڑے، کاش تم وہ منظر دیکھتے جب ان کا کھانا پینا ان کے خون میں لت پت ہو رہا تھا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا۔ تم اس وقت کہاں تھے؟ اس نے کہا انہی کے ساتھ، ایوبؑ نے کہا، پھر تم کیسے بچ گئے؟ اس نے کہا بس بچ گئے، ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ تم شیطان ہو، پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ آج میری حالت اس دن کی سی ہے جب میری ماں نے مجھ کو جنم دیا تھا، پھر کھڑے ہوئے اور سر منڈایا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ابلیس نے اس زور سے چیخ ماری کہ آسمان و زمین کے لوگوں نے اس کی آواز سنی پھر وہ آسمان کی طرف رخ کر کے کہنے لگا۔ اے رب! ایوبؑ گناہ کے مرتکب سے بچ گیا تو اس کو میرے قبضہ میں کر دے، میں صرف تیری طاقت سے اس پر قابض ہو سکتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا، میں نے اس کے جسم کو تیرے قبضہ میں دیدیا، لیکن اس کے دل پر قبضہ نہیں، شیطان آسمان سے اترا اور ایوب علیہ السلام کے دونوں قدموں کے نیچے ایسی پھونک ماری کہ سر سے پیر تک پورا وجود حرکت میں آگیا اور ان کا جسم ایک پھوڑے میں تبدیل ہو گیا۔ ایوبؑ کی بیوی ان کی تیمارداری کرتی رہیں حتیٰ کہ ایک دن اس نے بھی کہہ دیا، اے ایوب! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بخدا میں اس قدر پریشان اور تنگ دست ہو گئی ہوں کہ ایک روٹی کے بدلہ اپنی بالیاں فروخت کروں تو آپ کو کھلا سکتی ہوں۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کو ٹھیک کر دے۔

ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم لوگ ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ستر سال مصیبت میں بھی گزر جائیں، چنانچہ سات سال تک وہ اس آزمائش میں مبتلا رہے۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں پر جو مصیبت آئی وہ کس وجہ سے آئی؟ انہوں نے کہا اللہ کی مشیت و تقدیر سے، شیطان نے کہا، میرے پیچھے آؤ وہ اس کے پیچھے گئیں، چنانچہ اس نے ان کو ایک وادی میں وہ تمام چیزیں دکھائیں جو برباد ہو چکی تھیں اور کہا اگر تم مجھے سجدہ کرو تو یہ تمام چیزیں واپس دیتا ہوں، انہوں نے کہا۔ میرے شوہر ہیں میں ان سے پوچھ کر آتی ہوں، چنانچہ انہوں نے ایوب علیہ السلام کو یہ بات بتائی، ایوبؑ نے فرمایا، کیا ابھی تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ شیطان ہے اگر میں صحت مند ہو گیا تو تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔

شیطان کی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملاقات

وہب بن ورد سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو نظر آیا اور کہنے لگا، میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے نصیحت مت کرو ہاں البتہ بنی آدم کے بارے میں کچھ بتاؤ! شیطان نے کہا، ہمارے نزدیک بنی آدم کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے ہم اس کے پیچھے ایسا پڑتے ہیں کہ اس کو فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس پر بالکل قابض ہو جاتے ہیں لیکن وہ پھر توبہ و استغفار کر کے ہماری ساری محنت رائیگاں کر دیتا ہے، ہم دوبارہ اس کو فتنہ میں ڈالتے ہیں تو وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے۔ چنانچہ نہ تو ہم اس سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے تئیں ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے، اس وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔

دوسری قسم: وہ ہے جن کی حیثیت ہمارے نزدیک کسی بچہ کے ہاتھ میں گیند کی سی ہے ہم ان کو جس طرح چاہتے ہیں الٹتے پلٹتے ہیں۔

تیسری قسم: وہ ہے جو آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہمارا ان پر کوئی بس نہیں چلتا، اس پر یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارا مجھ پر بھی بھی بس نہیں چل سکا؟ اس نے کہا، کبھی نہیں، صرف ایک مرتبہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو میں آپ کی کھانے کی خواہش کو بڑھانے لگا یہاں تک کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ کھا لیا اور سو گئے اور اس رات نماز کے لئے نہیں اٹھے جس طرح ہر رات اٹھا کرتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، قسم بخدا اب میں کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا، بخدا میں بھی آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے اپنی صحیح شکل میں یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یحییٰ نے فرمایا۔ ابلیس مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے نزدیک بہتر شخص کون ہے اور بدتر شخص کون؟ اس نے کہا، میرے نزدیک سب سے بہتر شخص بخیل مومن ہے اور سب سے بدتر فاسق سخی۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہ کیسے؟ اس نے کہا کیوں کہ بخیل مومن کا بخل میرے لئے بس ہے، لیکن فاسق سخی کے بارے میں خدشہ ہے کہ مبادا اللہ تعالیٰ کو اس کی سخاوت کا علم ہو جائے

اور اس کو قبول کرلے، پھر وہ کہتا ہوا غائب ہو گیا اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (واللہ اعلم)

شیطان کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

ابو بکر محمد نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ آپ ہی کی شخصیت اتنی عظیم ربوبیت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ نے بچپن میں گہوارہ کے اندر بات کی حالانکہ آپ سے پہلے کسی نے گہوارہ میں بات نہیں کی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ شان ربوبیت صرف اللہ کے لئے ہے جو مجھے مارے گا اور ان سب کو جن کو میں نے زندہ کیا، پھر مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔ شیطان نے کہا۔ بخدا آپ آسمان میں بھی معبود ہیں اور زمین میں بھی معبود ہیں، تبھی جبرائیل علیہ السلام نے شیطان کو اس زور سے طمانچہ لگایا کہ وہ سورج کی پہلی کرن کے پاس ہی جا کر رکا، پھر دوسرا طمانچہ مارا تو وہ گرم چشمہ کے پاس ہی جا کر رکا، پھر تیسرا طمانچہ مارا تو ساتویں طبقہ کے سمندر میں پہنچا دیا اور اتنے اندر تک دھنسا دیا کہ کیچڑ کا مزہ محسوس ہونے لگا، پھر شیطان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا، اے ابن مریم! مجھے تم سے اتنی تکلیف پہنچی جتنی کسی کو کسی سے نہیں پہنچی ہوگی۔

طاؤس روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہنے لگا۔ اے ابن مریم! اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ پر چڑھو اور وہاں سے کود کر دکھاؤ، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، تیرا برا ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے آپ کو ہلاک کر کے میرا امتحان نہ لے کیوں کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

ابو عثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضا و قدر سے ہوتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں۔ ابلیس نے کہا۔ تب آپ اس پہاڑ سے کود کر دکھایئے اور کہئے کہ یہ چیز میرے مقدر میں تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ملعون! اللہ کو اپنے بندوں کا امتحان لینے کا حق ہے، بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کا امتحان لیں۔

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عیسیٰ نے ابلیس کو دیکھا اور کہا یہ دنیا کا عاشق ہے۔ وہ اسی کی طرف نکلا اور اسی کا طلب گار رہا، میں دنیا کی کسی چیز میں اس کا شریک نہیں ہو سکتا، نہ سر کے نیچے پتھر رکھوں گا اور نہ دنیا سے نکلنے سے پہلے وہاں ہنسوں گا۔

شیطان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

صحیح مسلم ابو درداءؓ سے ثابت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا "اعوذ باللہ منک" (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پھر فرمایا "العنک بلعنۃ اللّٰہ" (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) اور تین مرتبہ ہاتھ پھیلایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور دیکھا کہ آپ ہاتھ بھی پھیلا رہے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ میرے چہرے پر مارے، تو میں نے تین مرتبہ "اعوذ باللّٰہ" پڑھا پھر کہا کہ میں تم پر اللہ کی بھرپور لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہیں ہٹا، میں نے سوچا اس کو پکڑلوں، بخدا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ باندھ دیا جاتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھلواڑ کرتے۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا تا کہ نماز تڑوادے چنانچہ اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا، میں نے چاہا کہ اسے ستون میں باندھ دوں تا کہ جب صبح ہو تو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، تبھی مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ "اے رب مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو" لہٰذا اللہ نے اس کو رسوا کر کے واپس کر دیا"

نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا، آپؐ نے اس کو پکڑ کر پٹخ دیا اور اس کا گلا دبوچ دیا، آپؐ نے فرمایا۔ میں نے اس کو ایسا دبایا کہ اس کی زبان کی خنکی ہاتھ میں محسوس ہوئی، اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو اس کو باندھ دیا جاتا تا کہ اس کا تماشہ دیکھیں۔"

عجیب وغریب فامورلے

سستی کے لئے: کٹیری کی جڑ شہد میں پیس کر صرف سونگھنے سے سستی دور ہوجاتی ہے۔ یہ میرا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

پاس ہونے کے لئے: اس کے لئے ایک آسان نسخہ ہے۔ جب تک امتحان ہوں بچے کو دہی روزانہ نہ دیں۔ صرف اس کے اوقات میں تبدیلی کرنی ہے۔ اسی میں راز ہے۔ جیسے پہلے دن صبح ۸ بجے دی۔ اگلے دن ۹ بجے اور پھر ۱۰ بجے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ روز بڑھاتے جائیں۔

کند ذہن بچوں کے لئے: جسم سے صحت مند ہونے پر بھی کچھ بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔ وہ بات کو دیر سے یا پھر کم سمجھتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لئے ایک عمل ہے۔ کسی بھی دن رات کے تقریباً ۱۲ بجے تھوڑے سے چٹیا کی جگہ پر سے بچے کے بال کاٹ لیں اور انہیں اپنے پاس رکھ لیں۔ اگلے دن بھی یہی ترکیب کریں۔ جب چار دن ہوجائیں تو اتوار کے دن ان بالوں کو جلا کر باہر پھینک دیں۔ ممکن ہو تو پاؤں سے رگڑ دیں۔ بچہ رفتہ رفتہ ذہین ہوجائے گا۔

پتھری: اس بیماری سے آرام حاصل کرنے کے لئے ہفتے کے دن کالے گھوڑے کی نال لا کر اس کا چھلا بنوالیں۔ اس چھلے کو بیچ کی انگلی میں پہننے سے پتھری کی بیماری ختم ہوجائے گی۔

آنت اترنا: آنت کے لئے ہفتہ کے دن لاجونتی پودے کی جڑ لا کر چھلے کی صورت میں کمر سے باندھیں۔ آنت کا اترنا بند ہوجائے گا۔ بھنڈی کی جڑ بھی اسی طرح استعمال کریں۔ فوراً فائدہ ہوگا۔

کھانسی: ہفتہ یا منگل کو لوبان کے پودے کی جڑ لا کر گلے میں باندھ دیں۔ کھانسی سے آرام مل جائے گا۔

کام نہ ملنے پر: اگر آپ کام کی کمی سے غمزدہ اور پریشان رہتے ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ کام مل جائے تو یہ ترکیب آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کام ملے گا۔ ایک بے داغ بڑا سا لیموں لے لو اس کے چار برابر ٹکڑے کرلو۔ دن ڈھلے چوراہے پر جاکر چاروں سمت میں پھینک دو۔ کام کی کمی ختم ہوجائے گی۔

نظر ہونے پر: اکثر بچوں کو نظر کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس وجہ سے بچہ بہت بے چین رہتا ہے۔ مشہور ہے کہ نظر تو پتھر کو پھوڑ دیتی ہے۔ اگر بچے کے گلے میں کالے دھاگے میں ریٹھا پرو کر ڈال دیں۔ نظر کا اثر ختم ہوجاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔

کبھی بیمار ہونے پر: کوئی انسان بہت دنوں سے، کسی بیماری میں مبتلا ہو اور دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو رہا ہو تو ہفتے کی رات کو بیسن کی ایک روٹی بنائیں۔ اور اس پر سرسوں کا تیل لگا کر بیمار کے اوپر سے سات مرتبہ گھما کر اتاریں۔ اس کے بعد کالے کتے کو وہ روٹی کھلادیں۔ دھیان رہے کتا کالا ہی ہو۔ اور صرف کتا ہو کتیا نہیں۔

بواسیر کی بیماری ہونے پر: یہ ایک تکلیف دینے والی بیماری ہے۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ بادی جس میں صرف تکلیف ہوتی ہے۔ خونی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور خون بھی گرتا ہے۔ اس کی وجہ سے بیمار کا اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے۔ اس بیماری کو بھگانے کے لئے سفید اور لال دھاگے کو ملا کر بانٹ لیں۔ منگل کے دن پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر یہ دھاگے لپیٹ کر باندھ لیں۔ اس فارمولے کو کرنے سے یہ بیماری رفتہ رفتہ ختم ہوجائے گی۔

کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے یانہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔ مستحصلہ کو ۲رسے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ موجود ہے۔ اگر صفر بچے تو دفینہ موجودنہیں ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے تو مستحصلہ کو ۴رسے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ کچن میں ہے۔ اگر ۲ربچیں تو دفینہ بیٹھک میں ہے یا برآمدے میں ہے۔ اگر ۳ر بچے تو دفینہ غسل خانہ میں یا نل کے آس پاس ہے۔ اگر مستحصلہ ۴رسے کم بچے تو مذکورہ تفصیلات سے دفینہ کا اندازہ کرلیں۔

مثال کے طور پر اگر ۱۵را پریل بروز منگل ۲۰۰۳ رکو صبح ۱۰ ربجے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا راشد ابن نجمہ کے مکان میں دفینہ ہے؟ (مکان نمبر جو بھی ہو شامل ہوگا۔ مثلاً راشد کا مکان نمبر ۳۲۲ ہے تو اس کی تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

	مجموعی اعداد	مفرد عدد
(۱)راشد نجمہ	۶۰۳	۹
(۲)حروف سوال کے اعداد	۴۳۶	۴
(۳)تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴)ماہ عیسوی	۴	۴
(۵)سن عیسوی	۲۰۰۳ء	۵
(۶)تاریخ ہجری	۱۲	۳
(۷)ماہ ہجری	۲	۲
(۸)سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۹)ماہ ہندی	۱	۱
(۱۰)دن منگل مقررہ نمبر	۳	۳
(۱)برج حمل	۱	۱
(۱۲)متعلقہ ستارہ ثبت مریخ	۹	۹
(۱۳)منزل قمر غفرا	۱۵	۶
(۱۴)مکان نمبر	۳۲۲	۷

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۹ ۴ ۶ ۴ ۵ ۳ ۲ ۲ ۱ ۳ ۱ ۹ ۶ ۷

۴ ۱ ۱ ۹ ۸ ۵ ۴ ۳ ۴ ۴ ۱ ۶ ۴

۵ ۲ ۱ ۸ ۴ ۹ ۷ ۷ ۸ ۵ ۷ ۱

۷ ۳ ۹ ۳ ۴ ۷ ۵ ۶ ۴ ۳ ۸

۱ ۳ ۳ ۷ ۲ ۳ ۲ ۱ ۷ ۲

۴ ۶ ۱ ۹ ۵ ۵ ۳ ۸ ۹

۱ ۷ ۱ ۵ ۱ ۸ ۲ ۸

۸ ۸ ۶ ۶ ۹ ۱ ۱

۷ ۵ ۳ ۶ ۱ ۲

۳ ۸ ۹ ۷ ۳

۲ ۸ ۷ ۱

۱ ۶ ۸

۷ ۵

۳

۱
۲) ۳ (
۲
۱

ایک بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ موجود ہے۔ ۳ کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ غسل خانہ میں ہے۔ یا نل اور ٹنکی کے پاس ہے۔

دفینے کی حفاظت اور دفینہ نکالنے کے لئے

ان اعمال کو تجربہ میں لائیں

دیسی مرغی کے تازہ انڈے پر یہ دعوت اور اضمار لکھ دیں۔

اجب یا کلکائیل یا جائیل بحق جیم یا جیم یا کلکائیل یا جائیل بحق یاجلیل یاجبار یا جمیل یافرتائیل بحق ذی الفضل العظیم اجب یا خادم حرف جیم السید طعیائیل مع لیصف لهلطعهلخ احوج موجود سبوح قدوس رب الملئِكة والروح اجب ایها الملك طعیائیل ، الوحا الساعه العجل.

اس انڈے کو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں۔ عامل کو چاہئے کہ چاند اور منزل ثریا میں ہو، اس وقت مکمل تنہائی میں بیٹھ کر چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ **اجب یا کلکائیل بحق جیم،** تعداد پوری ہونے پر ذیل کا نقش بنا کر عامل اپنے گلے میں ڈال لے، اس نقش کی رفتار ۳۶۰ سے شروع ہوگی۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۶۶	۳۶۵
۳۶۸	۳۶۴	۳۶۰
۳۶۳	۳۶۲	۳۶۷

جب دفینہ نکالنا ہو تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ جن ایک مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ یہ اسماء الٰہی پڑھے۔ **یاجارُ یاجلیل یاجابرُ یاجاعلُ یاجامعُ یاجمیلُ یاجوادُ**، آخر میں تین مرتبہ یہ کہے۔ **اَجبْ یا مؤکل حرف الجیم جطائیل واُنصری بهذا الامیر**۔ انشاء اللہ موکل غائبانہ عامل کی مدد کرے گا اور دفینہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ دفینے کی حفاظت کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پھر اس کو پانی میں پکا کر پانی اس گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں اور ایک نقش اس گھر میں کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں، انشاء اللہ دفینہ اسی گھر میں محفوظ رہے گا، جنات اسے اِدھر اُدھر نہیں کر سکیں گے۔

ن ن
اجب ایها الملك صفریائیل بحق مسلسله شلشلع شهفع سرودمح مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوکل العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم ومایسطرون
ن ن

عامل کو چاہئے کہ حرف نون کی دعوت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور جب کسی جگہ سے دفینہ نکالنے کا ارادہ کرے تو اسی دعوت کو پڑھ کر پانی پردم کر کے دفینے کی جگہ چھڑک دے۔ انشاء اللہ موکلین عامل کی مدد کریں گے اس وقت اگر چینی یا چونے کی دھونی دیں تو بہتر ہے۔

دعوت یہ ہے۔ **نوِّرْ اَللّٰهُمَّ قَلْبِیْ وَشِعْرِیْ وَبَصَرِیْ وَجَوَارِمِی وَبَدْنِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ الَّذِیْ نَوَّرْتَ بِهٖ اَهْلَ طَاعَتِكَ یَامُنَوِّرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ یَانُوْرَ كُلَّ النُّوْرِ یَاهَادِیُ یَانُوْرُ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمٰتِ بِنُوْرِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَنِیْ بِالْاَنْوَارِ یَامَنْ اَلْمُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْءَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُرْسِلَ لِیْ حرف النون یاسِیْنِیْ فِیْ خَلْوَتِیْ حَتّٰی اَمَالُ مِنْهُ مَارُنِیْ اَجِبْ بِتلائی انوارِ الْعُجْبِ وَنُوْرِ الْخَالِقِ هیًا یَانُوْنُ بِالَّذِیْ لَا اَعْظَمُ مِنْ نُوْرِهٖ نُوْرُ اَجب الدَّاعِیْ اکراما لِنُوْنِ وَالْقَلَمُ وَمَا یَسْطُرُوْنَ بِالنَّارِ وَالنُّوْرِ وَالظِّلِّ وَالْحُرُوْرِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُرُوْرِ وَمُسْتَقِرِّ الْاَرْوَاحِ عَبْدِلَیَاءُ لِیَانَ بِنُوْرِیَان بستوریان ۲ علیون ۲ طلعون لون سلیمان شان دیَّان یوم الدین بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.**

اضمار یہ ہے۔ **اجب ایها الملك صفریائیل حق سلسله شلشلع شههفع رودمح مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوکل .العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم ومایسطرون.** ☆☆

ایک خوفناک آپ بیتی

پڑھئے: دفینہ نکالنے والوں پر کیا گزری

از قلم: عذرا تبسم افغانی

میرا نام عذرا تبسم ہے۔ میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔ اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کباڑی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔ یہ قلعہ دو ہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔ اس کتاب میں اس قلعے کے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔ میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات واخلاق بے مثال تھے وہ بھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کرسکتی تھی۔ جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کرلیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکنک ہوجائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہوجائے گا۔ اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرناٹک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کرلیا۔ قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔ نسیم کے ایک دوست شہباز خان میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خاں (یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفینہ نکال سکیں) ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز وسامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تاکہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جمالیں۔ ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تکئے، چادر، اور صابن بالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں اس کا علم ہوچکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔ جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوجائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گھرہستی چلتی ہے۔ سنیچر کی صبح کو ہمارا سفر شروع ہوا۔ دو دن دو رات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ پورا کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے لیں۔ لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔ تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔ یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔ کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سو گئے۔ مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہوچکا تھا۔ صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آگئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہوگئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسالیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھونکوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہوگئے تھے کہ بس اب ہم کروڑپتی ہوجائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہوگئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کرڈالے تھے جو اگر ہاتھ آجاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونے کی بھی پلاننگ شروع کردی تھی کہ پہاڑ کی اتنی اونچائی سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس مال کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اگرچہ بہت سنجیدہ تھے، چھچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہوگئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پیلی کردوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پیلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہری بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں وہ بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹنوں سونا اور جواہرات اس زمانہ کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام ونشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے درودیوار یہ بتارہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً ۱۱ بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ابھی ہم نے یہ سوچا کہ دفینے نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر اس قلعے کا لگالیں اور یہ اندازہ کرلیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں کتنے درودیوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک بند کمرہ بھی ہے۔ جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد یہ تھا کہ اس کمرے کا کوئی دراوازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ ہم چار افراد قلعہ کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۵۰۶-۱۱-۱۰۔ جس دن ہم پہلی بار قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۰۰ء تھی۔ گویا کہ تقریباً پندرہ سوسال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھودی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دوبار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس گیا۔ قلعہ کا گیٹ خود

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ درودیوار پہ اگر چہ کسی طرح کے نقش ونگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور درودیوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے درودیوار بتا رہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اوران کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل ودماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہوجاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کر کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سالہا سال سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہوسکا۔ کیونکہ قلعہ کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعہ کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچتا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہو کر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہیئیت یہ بتا رہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھی۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہو کر اس کمرے کے درودیوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گر گئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی، میرے شوہر نے مجھے سہارا دیکر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر مکڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔ ''میں نے پوچھا۔''

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔ ''میرے شوہر بولے۔''

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ کر کمرے کے درودیوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ میرا وہم تو نہیں ہے۔؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہو گیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ سامنے وہ دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

اس دروازے میں داخل ہوکر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جاکر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہوکر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طوپر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ توہمات کا شکار ہوجاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی ہل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہوسکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہوگئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو توہمات سے تعبیر نہیں کرسکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کرسکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر توہمات کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلتے ہوئے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی ہل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی ہل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکراگئی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہوجائے تو اِسے جنات کی حرکت بتاسکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں دخل ہوگئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتارہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقیناً راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا، شاید اس میں آگ روشن کرکے راجہ رانی اپنے ہاتھ تاپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری تو چیخ نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہو، میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟

کچھ نہیں، ''میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔''

کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخیں کیوں۔؟

مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزاری سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آجاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھوٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا۔؟

بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھرلی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہوجاتا۔

میرا خیال یہ ہے۔ ''سرفراز خاں نے کہا۔'' کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگادڑ میرے شوہر کی کمر سے آکر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگادڑ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ چمگادڑ کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگادڑ زمین پر گرا پھر اڑ کر غائب ہوگیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔ میرے شوہر کہنے لگے حنا یہ چمگادڑ نہیں تھا یہ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

ی کے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔
رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگادڑ پر بھی مختلف انداز کے تبصرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دفینہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہوگیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دفینے کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑسکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔

قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی سی لکڑیاں اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا ہلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے دا[illegible] میں رکھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کررہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہوگئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ چھنو نے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھورتا رہا جیسا وہ ہمیں کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔

بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہوسکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔ ''میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔''

سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو ماردیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہوکر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہوگئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش ونگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔

کھنڈر بتا رہے ہیں، عمارت حسین تھی۔

بے شک، ''میں بولی۔'' بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہوگیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جا کر سوگیا۔

جی ہاں، ''شہباز بولے۔'' لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور وغلماں بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

کچھ دیر ستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جا کر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہے لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلے سے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہے لگا رہے

ہیں۔قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کررہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کو حیرت کے ساتھ تکنے لگے۔

پھر سرفراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھنکنے کی آواز بالکل اس طرح آرہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سا سناٹا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہوسکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا ٹنوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمتِ عظمٰی ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آرہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ ''میرے شوہر بولے۔'' یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔

جی نہیں محترم! بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔

آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پروثوق انداز میں کہا۔ ''دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمت عظمٰی ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ ''سونا'' کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کیلئے لئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ وہ کونسا ہے ''نسیم بولے۔'' اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگرچہ اس میں ایک خوبصورت محراب تھی، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش ونگار اس کے مٹ چکے تھے

اور کچھ باقی تھے جو نقش ونگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کردی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اوران کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندودھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی ۔نَصْرٌ مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب ۔لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیر وشکر ہوکر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض وعناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۰رمئی ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہوچکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم وستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اوران کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرپیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

صحیح تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہوگیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بودیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اوران سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش عیتاؤں

اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفانِ محبت کی نذر ہو جائیں
کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں کے ہزار فتنے اس ملک میں جگا رکھے ہیں۔
معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہوگئی اور اپنے موضوع ہی سے بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم ہق ودق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔
یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔
نسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔
یہ کہہ کر نسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر ہم سب بھی بادل نخواستہ اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل ودماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو اِدھر اُدھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہوگئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں جلی اسی وقت نسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ۔
ٹارچ نہیں جل رہی ہے" ملک زادہ نے کہا۔" شاید اس میں کوئی خرابی ہوگئی ہے۔
بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔
ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ نسیم ہم سے دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر نسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ نسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس وحرکت کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم بڑھا کر نسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔
سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد نسیم اور میرے شوہر زمین پر آگئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واپس چلیں اور دفینے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ نسیم غصے میں بولے۔ بھابی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دفینہ تو ہم ضرور نکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا لیکن میں یہ کام کر کے ہی چھوڑوں گا۔
نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔" میرے شوہر نے تسلی دی۔" اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے نہیں مرنے دیں گے۔
نسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کھوپڑی دکھائی دے رہی ہے۔
اور اوپر دیکھو کیا لکھا ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔"
نسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان میں لکھا تھا۔ رک جائیے۔
نسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آیئے ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔
حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن نسیم نے جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت

قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹکے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہوگئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر اب بات ہی ختم ہوگئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھڑی کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھنو میاں۔ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کرلیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔خواہ مخواہ کی چلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔"نسیم نے کہا۔" لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہوجائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہوکر کرلیں۔

میرے شوہر چپ ہوگئے۔سرفراز خاں نے کہا۔ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھڑی میں داخل ہوجائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کرپائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمگادڑ ان کے منہ سے ٹکرایا۔بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکرا گیا۔ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لحہ بھر کے لئے وہ ساکت وصامت سے ہوگئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔جنات کی ان چھچھوری حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔آؤ میں آپ سب پر دم کردوں۔پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آگئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھڑی کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ہم سب کوٹھڑی کے اندر داخل ہوگئے۔جیسے ہی ہم کوٹھڑی میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہوگیا۔ہم سب پر پھر خوف طاری ہوگیا۔ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھڑی کے درودیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔کس قدر بھیانک شکل ہے۔میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔کوٹھڑی میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں بلی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان نکالے بیٹھا تھا۔اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔میں تو اپنے شوہر سے چمٹ گئی اور بولی۔

یہ ہے کیا چیز۔؟

بلی لگتی ہے۔"نسیم نے کہا۔"

نسیم بھائی بلی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔یہ تو ریچھ کی طرح ہے اور بلی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کمبخت تو ٹس سے مس بھی نہیں ہورہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں لپٹ رہا ہے۔شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہوگیا نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح بوچ لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند بوچ لیتا ہے۔ڈھیلا بوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت

میرے شوہر بولے۔

نسیم میاں اس وقت ہمیں باہر چلے جانا چاہئے۔ ہم کل مزید تیاریوں کے ساتھ انشاء اللہ آئیں گے اور ان تمام چیزوں کا مقابلہ ڈٹ کر کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ڈر گئے۔ میرے حوصلوں میں اور اضافہ ہوگیا ہے نسیم میاں میں آخری سانس تک تمہاری مہم میں تمہارا ساتھ دوں گا لیکن ہمیں کچھ تیاریوں کے ساتھ آنا ہوگا۔ کل ہم سب کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہونے چاہئیں اس کے علاوہ ایک ماچس اور موم بتی وغیرہ بھی ہونی چاہئے تاکہ ٹارچ اگر بجھ جائے تو ہم اندھیرے میں نہ بھٹکیں۔

ابھی میرے شوہر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم وہ ڈھانچہ نیچے کود گیا اور اس کھڑکی کے دروازے پر کھڑا ہوگیا جہاں سے ہم اندر آئے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ڈھانچہ ہمیں باہر جانے سے روک رہا تھا۔

اب کیا ہوگا؟ ''میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی''۔

کچھ نہیں ہوگا۔ حنا تم ڈرو نہیں۔ ''میرے شوہر بولے'' ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کردیں گے۔

نسیم میاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دی اور انہوں نے اپنی دونوں آستینوں کو چڑھالیا جیسے حملے کی تیاریاں کررہے ہوں اس کے بعد انہوں نے سب سے بڑی لکڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نعرۂ تکبیر کہہ کر وہ ڈھانچہ پر کود پڑے لیکن ڈھانچہ وہاں سے غائب ہوگیا۔ ہم سب دروازے کی طرف لپکے لیکن دروازہ باہر سے بند کردیا گیا تھا۔ اب ہم پھر کمرے کی طرف پلٹے تو ہم نے کمرے میں دس بارہ ڈھانچوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ اس طرح گھمارہے تھے جیسے باقاعدہ جنگ لڑنے کے موڈ میں ہوں۔

نسیم اب بھی باز نہیں آئے انہوں نے لکڑی گھما کر ڈھانچوں پر وار کرنا چاہا لیکن ڈھانچے پرندوں کی طرح اُڑ کر اپنا بچاؤ کررہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہم سب کا مذاق اُڑا رہے ہیں اور ایک زہریلی سی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی اس کے بعد ہمارے چاروں مردوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بالکل توڑ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ یہ چاروں کمرے کے چار حصوں میں کھڑے ہوکر ان پر ٹوٹ پڑے لیکن ڈھانچے ان کے قبضے میں نہ آسکے اور اس کے بعد کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی اور خون میں اس قدر بدبو تھی کہ ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ سرفراز خاں نے کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد خون کی بارش رک گئی اور سب ڈھانچے بھی غائب ہوگئے۔ صرف ایک ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ وہ ڈھانچہ ایک بوسیدہ سی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سمجھوتے کے لئے تیار ہو لیکن ہم اس سے بات کیسے کرتے۔؟ اس کے منہ میں کوئی زبان نہیں تھی۔ پھر بھی سرفراز خاں نے اس سے کہا کہ ہمارا مقصد صرف دفینہ نکالنا ہے تم لوگوں کو ستانا نہیں ہے۔ تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔

اسی وقت ایک بلی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ اپنے پنجے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر آئی اور اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا میرے شوہر کے آگے ڈال دیا اس کے بعد وہ اچھل کر بخاری میں پہنچ گئی۔ میرے شوہر نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا۔ اس میں ہندی زبان میں لکھا تھا۔ ہم تمہارے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ہماری صرف تین شرطیں ہیں اگر تم نے ان شرطوں کو پورا کردیا تو تم دفینہ نکال لوگے اور ہم تمہاری مدد کریں گے تم اس کمرے سے نکل کر تیسرے کمرے میں پہنچو۔

لیکن یہ تیسرا کمرہ کدھر ہے؟ ''میرے شوہر نے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو یہاں سے تو نکلو .... تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ اس قلعے میں تیسرا کمرہ کہیں تو ہوگا ہی۔

سرفراز خاں بولے اس کے بعد ہم سب اس کوٹھڑی سے نکل گئے کچھ دور چل کر ہمیں ایک ہال نظر آیا ہم تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس ہال کی طرف جانے لگے۔ اس ہال کے قریب پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر دو اُلّو جو خاصے بڑے تھے، بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر ہمارے قدم رکنے لگے۔ ہمیں یہ شبہ ہوا کہ یہ اُلّو نہیں ہیں یہ کوئی دوسری مخلوق ہے جو اُلّو کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

نسیم نے پریقین لہجے میں کہا۔ بھائی جان! یہ الّو نہیں ہیں۔ یہ دونوں جن ہیں۔ جو بھی کچھ ہوں ہمیں اس ہال کمرے میں داخل ہونا ہے۔ ''سرفراز خاں بولے'' اور وہ کچھ پڑھتے ہوئے ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں الّو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر نہیں ڈرے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے، میرے

شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سائز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔ "میں بولی۔"

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلے اچھالنا کافی نہیں ہے۔

تو پھر کیا کرنا ہوگا۔؟

میں ایک ڈھیلے پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں گا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوچ لیا اور اسی وقت پورے شور وغل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جا رہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہو سکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

نسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آ کر اُڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اُڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے درودیوار اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ چھنو میاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گر گئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

لیکن بھئی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

چلو پہلے میں چلتا ہوں۔ نسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آ کر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش وحواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نسیم کے ہوش وحواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید ہے کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

[illegible]۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن، بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دفینے کی تلاش ہے اگر

تمہیں یہ بات پسند نہ ہوتو کسی طرح ہمیں بتادو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کررہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا ۔یہ اگر دوسری مخلوق ہوتب بھی اس تقریر سے متاثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الو اُڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم جنات میں بہت پاپولر ہو جاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟

اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی حصے میں ہمیں نظر آرہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آرہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے ٹارچ کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟!'' میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔''

جی ہاں گدھا۔ لو دیکھو۔ سرفراز خاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

میری رائے یہ ہے۔''میں بولی۔'' ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دفینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

میرے شوہر بولے۔ حنا تم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ ''نسیم بولے۔''

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آگئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہو رہی تھی۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دفینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دفینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابھی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہو گیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔ ''میرے شوہر بولے۔'' کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ ''نسیم بولے۔'' اور اگر خدانخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دفینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دفینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔

''سرفراز خاں نے کہا'' وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جارہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔''میں بولی۔''

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔''میرے شوہر نے کہا'' ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پہ خود ہنسیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔ میں نے کہا۔ چھنومیاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کرلیں کچھ تو پیسے ہاتھ لگیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کرکے جان مت جلاؤ۔''میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔'' میں نے دیکھا کہ وہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آچکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں۔؟

آیئے میرے ساتھ وہ واپس ہوکر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہولئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا۔ نسیم وہاں جاکر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہوکر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آرہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔''میرے شوہر بولے۔'' لیکن تم کہتے ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہوگئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے در و دیوار سے جو وحشت ٹپک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔

''سرفراز بولے۔'' ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کردوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کرلیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ٹارچ پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آگئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کررہے ہیں۔؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلنا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں سجھائی نہیں دیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ

کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔
آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جارہی تھی اور اب تو محسوس ہورہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب چل کر بھسم ہوجائیں گے۔ اگر چہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا یکا یک مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کررہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیانک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔
سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہو۔؟
اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔ اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔
رانی...........رانی اور تم...........؟
ہاں میں...........وہ راجہ ہیں...........اس عورت نے کمرے کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنگا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنسا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔

اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ اُدھر برف ہے اور اِدھر آگ، اب تم بچ کر کدھر جاؤں گے۔؟
لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔؟
تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے۔
ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دفینہ چاہئے۔
اور دفینہ بغیر بھینٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔
کیسی بھینٹ۔؟
یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دفینے تک تمہیں خود پہنچادیں گے۔
یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چمٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیونما انسان سے محو کلام تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔
تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہوسکتی۔
سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کروگے تو ہم بھی اپنے عاملین کو بلالیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کردیں گے اور تم سب کو ہلاک کردیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہوگئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اُف میرے خدایا، ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہوگئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔
اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہوگیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہوکر ڈانس کرنا شروع

کیااور دوسرے ریچھ بھی دو پیروں پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔ وہ ہمیں خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ ریچھ جو کھڑے ہو کر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں ریچھ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس ریچھ نے ہمارے قریب آ کر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کر رہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ریچھ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ریچھ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں ریچھ ہمارے قریب آ گئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان ریچھوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک ریچھ کے مار دیا بس پھر تو قیامت آ گئی، ایک ریچھ نے نسیم پر حملہ کر دیا نسیم زمین پر گر گئے اور ریچھ ان پر سوار ہو گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد دوسرے ریچھ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے ریچھ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آ گیا اور انہوں نے اس ریچھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے ریچھ نے میرے شوہر کو پچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہو گیا۔ اس وقت ہم سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس ریچھ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کمبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آ رہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ڈرنا مت۔ ہم تمہاری مدد کو آ رہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پجامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آ کر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان ریچھ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ریچھ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ریچھ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو ریچھ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں۔؟" نسیم نے پوچھا"

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔ اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آ چکے تھے۔

پہلے آپ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم "بولے۔" دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔

چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الٰہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب چل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کرلیں گے۔ آدھا آپ کا ہو گا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الٰہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر:۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین

نمبر کمرے کو تلاش کریں۔اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔عذرا بھابی شاید زلزلہ آ رہا ہے۔یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح دہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اُڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا اُدھر چل دیئے۔قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اُگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔یہ قلعہ تقریباً ایک کلومیٹر میں کو پھیلا ہوا تھا۔اس کے در و دیوار سے وحشت ٹپک رہی تھی۔کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیولے اور اژدہے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔مولانا جنید نے کہا۔آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔کوٹھری میں گھپ اندھیرا تھا۔ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔تقریباً دو ڈھائی گز۔مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔

مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آ چکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہو گی کہ اسے یہاں دفینے کا شبہ ہو گا۔دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دبا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دبانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔اس کے بعد ہم اس کوٹھری سے نکل گئے۔کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔یہ چھوٹا سا مکان تھا۔یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش و نگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

برخوردار! تمہارا کیا خیال۔؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ررق گردانی کرنے لگے۔اس کتاب کے اوراق اس قدر بھربھرے سے ہو گئے تھے ذرا سی بداحتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی

طرف اشارہ کیا۔
ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔
اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھونڈیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جواب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔
اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے، بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو مربع اسکوائر گز ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیائش کی وہ عمارت ۱۲سو مربع گز ہی نکلی۔
یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔'' مولانا جنید بولے'' اور اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھانک قسم کی آواز آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو دفینے تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔
نسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، نسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔
میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔
تو کریں بسم اللہ۔'' مولانا جنید بولے۔''
چلئے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔'' سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!
یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک صحن تھا جو کسی زمانہ میں باغیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل وغارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکلیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے۔؟
ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکلیاں تھیں ہم نے جو اُدھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔
چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔
اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
کمرے میں بھیانک اندھیرا تھا۔ صرف ٹارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آجاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے

قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔

بد بو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کرلو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہو تم۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زناٹے دار طمانچہ ان کے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کمبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب ولہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔

میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا''میرے شوہر نے کہا'' نظر تو مجھے بھی نہیں آرہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کر دیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت وصامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دفینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دفینہ انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھرکم آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔ بہت ہی کھردرے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دفینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کر دیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہو گئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔

ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا۔؟ میں بڑبڑائی۔

یہ ملّا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کر دوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔

وہ ہاتھی بھی غائب ہو گیا۔

چھوٹو میاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دفینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مر جائیں گے۔

آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کر گیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند

لکھا تھا وہ بند تھا۔اس کے دروازے کے قریب جا کر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔پھر ایک بھیانک آواز کمرے میں گونجی۔اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں۔تم اس کمرے میں نہیں جاسکتے۔دفینہ اسی کمرے میں ہے۔جہاں تم کھڑے ہو۔اگر تم نکال سکتے ہو تو نکالو۔

تم دھوکہ دے رہے ہو، مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پرزور آواز میں کہا۔ میں سورۂ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کرکے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کردیں گے۔

شاہ جنات سے ہماری بات ہوچکی ہے۔"کوئی بولا" جس دفینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیتی جاگتی اولاد اسی وقت ختم ہوجائے گی۔

مولانا جنید نے سورۂ جن پڑھنی شروع کی۔وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آرہا تھا۔پھر ایک بھیانک قسم کی آواز آئی۔تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کرلیا ہے۔اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ہم سب خون میں شرابور ہوگئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہوگئے۔اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر ٹارچ جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آرہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔یہ اندازاً پچاس گز مربع ہوگا۔کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی، نہ بلی نہ گدھا، نہ ہاتھی، نہ چمگادڑ، نہ کوئی بندر۔کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔مولانا جنید نے ایک طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں مال ہوگا۔ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی ٹارچ بند ہوگئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آکر کھڑی ہوگئی۔یہ عورت الٹے توے کی طرح کالی تھی۔اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح تھیں۔اس کے ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا۔پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔تم سب خطرے میں ہو۔

میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔وہ چمگادڑ سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہوگئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔تم اس چمگادڑ کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔مولانا جنید نے کہا۔میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا مجھے تو صرف دفینے سے غرض ہے اور.........وہ سیاہ فام عورت بولی۔ دفینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر پھوک ماری۔خاک بکھر گئی۔لیکن کچھ نہیں ہوا۔البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اڑایا۔اور بولی۔کرلے تو جو چاہے کرلے۔ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ابھی ہمارے قبیلے کا سردار

آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کردیں گے۔ہم چار سو سال سے اس دفینے کی حفاظت کررہے ہیں۔اتنی آسانی سے تو دفینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔

بکواس مت کرو۔مولانا جنید چیخے۔ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہوکر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہوگیا۔اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اناڑی ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کرلیتے ہیں۔اس سے گھروں میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ لمبا تڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب و لہجے میں بولا۔

تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہوکر ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔اور ایک دوسرے کو دھوکے سے نہیں مارتے۔

جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کردیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔لکیر سے اُدھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے ادھر کا پالا ہمارا۔

میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔تم پر کوئی پیچھے سے وار نہیں کرے گا۔

میں ایک بات اور عرض کروں گا۔''مولانا جنید نے کہا۔

جنگ کا ایک وقت مقرر ہوگا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

ہمیں منظور ہے۔''جن نے کہا۔''

مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں۔تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔اس سے زیادہ نہیں۔

چل یہ بھی منظور ہے۔''جن بولا'' اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔پہلا وار تم کروگے۔اب تم تیاری کرلو۔ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کرکے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔لیکن دھوکے سے کسی کو نہیں ماریں گے۔

جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔البتہ نسیم اور سرفراز بے خوف سے نظر آرہے تھے۔مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کررکھی ہو۔

مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔لاؤ وہ تھیلا مجھے دو۔اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کرلو۔اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کردیا اور ایک لکڑی پر دم کرکے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھرلیں۔

اُدھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھجنڈ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے۔اور لمبی تڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہوگئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل گنجی تھی اور اس کے سر پر سینگ بھی تھے۔دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا اور دانت بالکل زرد تھے۔آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔مردوں کے جسم پر صرف جانگیا تھا البتہ جوان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔

جنات کا سردار بولا۔سنو دفینہ اسی کمرے میں ہے اس نے تہہ

خانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر تم نے اس عورت کی بھینٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ دفینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔

مولانا جنید نے کہا۔

تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔ تم سب ایک ایک کر کے مرجاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے ۔اب تم وار کرو۔

مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔ وہ گیند گنجی عورت کے لگی۔ وہ بلبلا اٹھی۔ اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔ لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔ اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہو کر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہو گئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیں۔ اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہو گئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہو گئیں کہ ہمارا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔ اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔ اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔ شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔ انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آسکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔ آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ حصار سے باہر جا کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے اُدھر جانے کی غلطی نہ کرے۔ جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھرنڈیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔ چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔ اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیوہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر لٹکی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔ مولانا جنید نے کہا۔ یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔ یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنالیں گے۔ یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔ عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔ مولانا جنید چیخے۔ ساتھیوں اللہ کے بھروسے پر ان جنات پر ٹوٹ پڑو۔ اُدھر سے انہوں نے بیلچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں ایک کونہ میں سہمی سہمی کھڑی رہی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیانک منظر تھا۔ مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ سرفراز خاں بھی پڑھ پڑھ کر ڈنڈا چلا رہا تھا۔ مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔ جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑ لی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔ میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے نیچے سے نہیں نکل سکیں گے۔ لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ

گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے دست و پا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غالب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ڈرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دفینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا۔ کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز .... آگے وہ کچھ بھی نہیں .... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا دوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے کود رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہو گیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین ہل رہی تھی۔ اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے ہل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے ہل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاوڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاوڑے چلانے شروع کئے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح کل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلوں تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کئے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکا رہ گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اشرفیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کوئلہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعہ سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دفینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ ☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نادر عملیات

آپ نے فرمایا: نماز، مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو، رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ''قل ھو اللہ'' پڑھو پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات، پھر سلام کے بعد ایک سو بار یہ کلمات کہو:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

اس کے بعد حضور ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھو، پھر گیارہ بار یہ سلام پڑھا جائے۔

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله بركاته

السلام عليك يا رسول الله

السلام عليك يا خير خلق الله

السلام عليك يا شفيع المذنبين

السلام عليك وعلىٰ آلك واصحابك اجمعين

سحر کا اثر توڑنے کے لئے

حضرت یعقوب بن اسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ''انوار السالکین'' میں لکھا ہے کہ محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اوراد و وظائف میں یہ عمل فقیر کے علم و یقین میں نہایت مجرب ہے، ادائے گی قرض، وسعت رزق اور پرہیز گاری کے لئے، سحر کا اثر دور کرنے کے لئے، برق کے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے، ترقی علم اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتین پڑھے، بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھو اللہ'' پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر سر بسجدہ ہو کر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ کلمات ادا کئے جائیں۔

اللهم انت ربي وانا عبدك يا ربي رحمتك والشمس رضوانك اللهم نجني من عذابك ولفتح لي ابواب رحمتك يا ارحم الراحمين۔

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے باری تعالیٰ کی جناب میں التجاء پیش کیجئے۔

حضرت یحیٰ بن معاذ بغدادی، شیخ وجیہ الدین یوسف اور فتح نجیب الدین عبدالقاہر نے اس عمل کی بہت تعریف بیان کی ہے۔ ''البحر المعانی'' میں اس عمل کا نام ''عمل غوثیہ'' لکھا ہے۔ فقیر کے نزدیک یہ عمل ہر آزادی اور ہر مقصد کے لئے مفید ہے فقیر نے اس عمل کو جتنی بار پڑھا تیر بہدف پایا۔

پریشانیوں کے عالم میں

کسی شخص کے دریافت کرنے پر شیخ اعظم نے فرمایا اگر پریشانیوں کا ہجوم ہو تو یہ طریقہ اختیار کرو۔ پہلے ''سورہ فاتحہ'' سات مرتبہ، پھر ''سورہ الم نشرح'' سات مرتبہ پھر ''سورہ اخلاص'' سات مرتبہ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھو پھر سر بسجدہ ہو کر یہ الفاظ کہو:

يا قاضي الحاجات ويا كافي المهمات ويادافع البليات ويا حل المشكلات ويا رافع الدرجات ويا شافي الامراض ويا مجيب الدعوات ويا ارحم الراحمين۔

پھر یہ الفاظ کہو:

يا عالم مافي الصدر آخر جني من الظلمات الى النور

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے درگاہ الٰہی میں اپنی حاجت خشوع کے ساتھ پیش کی جائے۔

زیارت رسول علیہ کے لئے

کسی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ خواب میں رسول کریم علیہ کی زیارت ہوسکتی ہے، چونکہ پوچھنے والا صالح اور دیندار شخص تھا اکثر باوضو رہتا تھا۔ نماز کا پابند تھا اور تہجد کا عادی۔ اس کی عبادت میں خشوع وخضوع کی جھلک موجود تھی اور دل میں محبت رسول کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا غوث پاک کو اس کے ان اوصاف کا علم تھا اس لئے آپ نے اسے مشورہ دیا کہ دوشنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد کامل طہارت اختیار کرو، نیا لباس پہنو، خوشبو استعمال کرو، مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ علیہ کی زیارت کی التجا کرو۔ خشوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھو۔

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله الصلوة والسلام علیك یا حبیب الله صلی الله علیه محمد تحب وترضاه

اس کے بعد سوجاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسول اللہ علیہ کی زیارت نصیب ہوگی۔

آسودہ حالی کے لئے

ایک سائل کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اگر آسودہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان یہ کلمات روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھو:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم وبحمدو استغفرالله

خطرہ سے نجات

عزت وحیات کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس صورت میں آپ نے ذیل کے کلمات سو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

بسم الله الذی لایضر مع اسمه شئی فی الرض ولا فی السماء وهوا اسمیع العلیم

استخارہ غوثیہ

مفتاح اکرامات میں ''استخارہ غوثیہ'' کے نام سے ایک استخارہ درج ہے ''شیخ مجیب الدین'' لکھتے ہیں کہ اگر کسی کام کے سلسلے میں آپ صحیح طور پر نتیجہ معلوم کرنا چاہیں تو استخارہ غوثیہ پڑھیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت بعد نماز عشاء ادا کریں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھواللہ'' پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اللھم انی استخرك بعلمك من فضلك العظیم فانك تقدرو الاقدرو اتخم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامو خیر لی ناقدره لی ویسر لی وان کنت تعلم ان هذا الا مر شرلی ناصرنه عنی یا ارحم الراحمین

یہ دعا پڑھنے کے بعد سوجائیں کام کا انجام معلوم ہوجائے گا۔

استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ ''قل ھوا الله'' پڑھیں پھر آنحضرت علیہ پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں مندرجہ ذیل درود شریف کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

السلام علیك ایا النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علیك یا رسول الله، السلام علیك یا خیر خلق الله السلام علیك یا شفیع المذنبین، السلام علیك وعلی آلك واصحابك احمعین، اللهم صلی علم محمد کما تحب وترضاه

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمینی ، یا بشیر بسرنی، یا خبیر اخبرنی ، یا ترضاه

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمنی، یا بشیر بشرنی، یا خبیر اخبر نی، یا بین بین لی

دنیا سے بے رغبتی ملے گی

ایک شخص کے دریافت کرنے پر غوث اعظم نے فرمایا منازل طریقت طے کرنے کے لئے شرک سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے بہترین راہ عمل یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ''قل ھو الله'' پڑھے۔ پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے۔

لا معبود الا الله، لا مقصود الا الله، لا موجود الاالله

ان کلمات کے پڑھنے کا اثر یہ ہوگا کہ ماسوا سے بے تعلقی پیدا ہو جائے گی اور ذکر الٰہی سے دل کو لذت حاصل ہوگی۔

بعض اہل معرفت نے اس عمل کو مراقبہ توحید بھی لکھا ہے، اس عمل کے پڑھنے دلوں کو عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل ہوتی ہے دل پر کسی کا رعب نہیں بیٹھتا۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ اس عمل کی تعریف میں لکھتے ہیں :

اس سلسلہ میں فقیر کا مشاہدہ یہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے کبھی کبھی شرح صدر بھی ہو جاتا ہے معرفت کے لئے اس درویش کا سینہ کھل جاتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ معرفت کے لئے کھول دے اس کے خوش نصیب ہونے میں کیا شبہ ہے "فھو علی نور من ربہ" (اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے)

اگر اس عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ہدایت الٰہی توفیق راہ اور رفیق سالک ہو جاتی ہے اور سینہ میں معرفت کا شور جوش زن ہوتا ہے دل میں صداقت وحقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے اعلان حق کے لئے ہمت عالی مل جاتی ہے ریاضت ومجاہدہ کے لئے عزم راسخ مل جاتا ہے تنہائی بے کسی اور بے سروسامانی کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دل کو راحت ملے گی

ایک سائل کے جواب میں شیخ اعظم نے فرمایا کہ انشراح قلب ایک نعمت ہے اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یہ دو رکعت بہ نیت انقطاع از ماسوا اللہ پڑھی جائیں پھر حضرت رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں، پھر گیارہ بار الم نشرح پڑھیں:

اس کے بعد شیخ نے فرمایا:

انشرح قلب کے لئے ایک راہ عمل یہ بھی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اکیسویں رات، تیئیسوی رات، پچیسویں رات، ستائیسویں رات اور انیسویں رات کو ذکر الٰہی کریں تاکہ شب کو خدا تعالیٰ کی برکتیں حاصل ہوں۔ تہجد کی نماز بھی روزانہ پڑھیں، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، کھانا کم کھائیں کہ اس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے جہاں تک ممکن ہو گفتگو کم کریں اس سے دل کو راحت محسوس ہوتی ہے۔

یعقوب ابن اسحاق بغدادی نے "انوار السالکین" میں لکھا ہے کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت غوث پاک نے فرمایا زندگی کے تفکرات سے نجات پانے کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

بعد نماز مغرب سنتیں پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد گیارہ بار یہ پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد بحی ویمیت وهو علی کل شئی قدیر

پھر تین بار یہ پڑھے

یسبح له ما فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم

پھر گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اللھم افتح الی ابواب رحمتك یا ارحم الراحمین، اللھم استحب هذا وعالی بجاه النبی صلی الله علیه وسلم شیخ وجیہ الدین بغدادیؒ لکھتے ہیں کہ فقیر کے تجربہ میں رنج اور اضطراب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔

طالب معرفت

شیخ نجیب الدین بغدادیؒ عبد القادر سہروردی، "مناقب الحبیب" میں لکھتے ہیں۔

سیدنا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے ایک طالب معرفت سے فرمایا کہ سالک کے لئے ضروری ہے کہ سوائے فرائض وواجبات وسنن کے کچھ اور دو وظائف جو تزکیہ نفس کے لئے بے حد مفید ہیں ضرور پڑھے۔ خاص طور پر نماز تہجد اور نماز اشراق لازم ہے او بوقت فجر سنت وفرض کے درمیان اکتالیس بار "سورہ فاتحہ" پڑھے اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، وبحمدہ استغفر اللہ ضرور پڑھے اس عمل سے بے نظیر روحانی قوت نصیب ہوتی ہے۔

شیخ عفیف الدین "کشف الاسرار" میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے بہت سے اعمال ووظائف اس فقیر کو مرحمت فرمائے یہ عمل فقیر کے تجربہ میں نہایت زوداثر ہے اگر آپ کا دل بے حد پریشان ہے اور آپ سکون دل کے آرزومند ہیں تو سب سے پہلے تین

بار لا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم پڑھیں، پھر دو رکعت نمازِ نفل پڑھیں پھر سلام کے بعد اللھم طھر قلبی عن غیرك و نور قلبی بنور معرفتك ابداً یا اللہ، یا اللہ، گیارہ بار پڑھیں۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط۔

آپ کی دعائیں

آپ کی دعاؤں بہت مشہور ہیں آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے ذیل میں ان دعاؤں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی طاعت وعبادت کرنے والوں میں سے کردے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑے ہو سکیں ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اور امر ونواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ایسا فہم عطا کر جس سے تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ تو ہمیں دنیا وآخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کردے ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کردے۔ ہمارے افکار قدم شبہات کے موقعہ پر پھسلنے سے اور ہماری انفسیانیت کے پرندوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوت سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقوش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکوں کے ساتھ مٹادے اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں اور تمام اہل سخاء ہم سے منہ موڑنے لگیں، اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہوجائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا والی اور مددگار بن اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کررہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے۔ جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہوجائیں

اے اللہ! مجھے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

(آمین

نااتفاقی دور کرنے کا عمل

وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ○

جس گھر میں یا خاندان میں نااتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ر مرتبہ پڑھ کر اس کا تصور کرکے آسمان پر پھونک دے جب تک کامیابی نہ ہو عمل جاری رکھے۔

نوٹ : جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرو رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرو۔

☆☆☆☆

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

(۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہوجاتی ہے۔)

آج کے دور میں اکثر و بیشتر شادیاں ناکام ہو رہی ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ان میں ہی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کے اعداد ایک دوسرے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔

تجربات زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نام کے اعداد ہر انسان کی شخصیت پر اور اس کے حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کے اعداد اگر ایک دوسرے سے متضاد ہوں تو پھر ان کے درمیان ملاپ نہیں ہو پاتا۔ اسباب و علل کی اس دنیا میں جہاں دوسری وجوہات کو پیش نظر رکھ کر شادیاں کی جاتی ہیں وہاں میاں بیوی کے اعداد پر بھی غور کرنا چاہئے۔ میاں بیوی میں اتفاق ہوگا یا نہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے میاں بیوی کے نام اور ان کے اور ان کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان کا مفرد عدد برآمد کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں دیکھنا چاہئے کہ کونسا عدد کس عدد کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور کونسا عدد کس عدد کا مخالف عدد ہے۔

مثال : نام محمد ساجد، اعداد ۱۶۰

نام والدہ عزیزہ بیگم، اعداد ۱۷۱

ٹوٹل : ۳۳۱

نام زوجہ، پروین، اعداد ۲۶۸

نام والدہ اختری بانو، اعداد ۱۲۷۰

ٹوٹل ۱۵۳۸ مفرد عدد آٹھ

نتیجہ: شادی کا ابتدائی دور اچھا نہیں گزرے گا۔ بعد میں تعلقات ٹھیک رہیں گے۔

دیگر اعداد کی تفصیلات مندرجہ ذیل چارٹ سے معلوم کریں۔ اور اس کا فائدہ اٹھائیں۔

ایک اور دو	دونوں کی زندگی بہت خوشگوار رہے گی	۲ اور ۸	ابتدا میں محبت کریں گے پھر جھگڑے شروع ہوجائیں گے	۵/اور ۵	انجام جدائی اور طلاق
ایک اور ۲	قابل رشک زندگی گزارنے کی علامت	۲/اور ۹	ایک دوسرے کی قدر کریں گے	۵/اور ۶	دونوں میں موافقت رہے گی
ایک اور ۳	نااتفاقی اور خانہ جنگی میں مبتلا رہیں گے	۳/اور ۳	شادی محبت کی ہوگی انجام بے وفائی	۵/اور ۷	قابل رشک زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۵	معتدل زندگی گزاریں گے	۳/اور ۵	طلاق ہوجائے گی	۵/اور ۹	دونوں میں اعتدال کے ساتھ زندگی گزاریں گے

ایک اور ۶	ایک دوسرے کے ساتھ مددگار رہیں گے	۳/اور ۶	لڑائی جھگڑا نوبت طلاق	۶/اور ۶	قابل تعریف زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۷	اولاد کا غم دیکھنا پڑے گا	۳/اور ۷	ایک دوسرے پر جانچھاور کریں گے	۶/اور ۷	اعتدال قائم رہے گا
ایک اور ۸	غربت مفلسی اور رنج وغم کا سامنا کرنا پڑے گا	۳/اور ۸	ٹھیک زندگی گزاریں گے	۶/اور ۸	قابل رشک زندگی گزاریں گے
ایک اور ۹	انجام بہتر ہوگا زندگی معتدل رہے گی	۳/اور ۹	لڑیں گے لیکن جدا نہیں ہوں گے	۶/اور ۹	میانہ انداز کا تعلق ہمیشہ قائم رہے گا
۲/اور ۲	دونوں خوشگوار زندگی گزاریں گے	۴/اور ۴	انجام طلاق اور جدائی	۷/اور ۷	بے مثال ازدواجی زندگی گزاریں گے
۲/اور ۳	لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴/اور ۵	انجام طلاق اور جدائی	۷/اور ۸	شروع میں ختلاف رہے گا بعد میں موافقت ہوجائے گی
۲/اور ۴	ہر وقت لڑائی جھگڑا، لیکن طلاق نہیں	۴/اور ۶	اچھی اور بے مثال جوڑی	۷/اور ۹	دونوں کے مزاج میں اختلاف رہے گا
۲/اور ۵	ذہنی سکون حاصل نہیں ہوگا	۴/اور ۷	قابل رشک زندگی گزاریں گے	۸/اور ۸	بے مثال جوڑی
۲/اور ۶	ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہیں گے	۴/اور ۸	ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار	۸/اور ۹	ہر اعتبار سے خوشگوار زندگی گزاریں گے
۲/اور ۷	ایک دوسرے کی قدردان رہیں گے	۴/اور ۹	جنگ وجدال ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے والے	۹/اور ۹	ہمیشہ جنگ وجدال کا شکار رہیں گے لیکن طلاق نہیں ہوگی

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہا یک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں انسان کے جسم سے خود بخود ختم ہوجاتی ہیں۔ روزہ کا فائدہ آخرت میں تو ہوگا ہی جسمانی طاور پر بھی روزے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کئی بندے اس دنیام یں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے گھر کا باتھ روم غریب آدمی کے گھر سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ لوگ پورے سال اپنی مرضی سے کھاتے ہیں پیتے ہیں اور انہیں دنیا کی ہر نعمت میسر ہے۔ انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ بھوک کیا ہے اور غربت کسے کہتے ہیں۔ اللہ نے روزے فرض کئے تا کہ مال دار لوگ بھی بھوک کا مزہ چکھیں اور انہیں اندازہ ہو کہ انسان جب بھوکا رہتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ اس طرح روزے سے، جسمانی اور روحانی فائدہ حاصل ہوجاتے ہیں۔ روزہ گناہوں سے ڈھال بنتا ہے، صحت کے لئے کبھی کبھی فاقہ تریاق ثابت ہوتا ہے اور روزے سے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ بھوک کسے کہتے ہیں۔ اور اس دنیا میں اللہ کے غریب بندے کس طرح دن رات گزارتے ہیں۔

بازی کس کے ہاتھ؟

کیا اتر پردیش کے مسلمان غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر نہیں ہیں؟

بی جے پی جانتی ہے کہ اتر پردیش انتخابات میں مسلمان کسی بھی سیکولر پارٹی کی طرفداری تو کر سکتے ہیں، لیکن ان کا جھکاؤ بھی جے پی کی طرف نہیں ہوگا۔ ان دنوں بی جے پی کے لیڈران بھی کھل کر یہ بیان دے رہے ہیں کہ مسلمان بی جے پی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے، لیکن کیوں پسند نہیں کرتے، وہ اس حقیقت کی تہہ تک جانا نہیں چاہتے۔ اس بیان کا سب سے تاریک پہلو یہ ہے کہ جب مسلمان بی جے پی سے فاصلہ رکھتے ہیں تو اقتدار میں آنے کے بعد حکومت بھی مسلمانوں سے فاصلہ رکھے گی۔ اس فاصلے کی نوعیت مختلف ہوگی۔ اس فاصلے میں نفرت اور دشمنی کا بھی دخل ہوگا۔ مرکز میں آنے کے بعد جس طرح حکومت نے مسلمانوں سے فاصلہ بنایا، یہی کھیل ان ریاستوں میں بھی شروع ہوگا، جہاں جہاں بی جے پی کی حکومت ہوگی۔ مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا میں باضابطہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی۔ اڑیسہ میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا مگر اصل میں ٹارگیٹ وہاں مسلمان کی آبادی رہی۔ جب ریاستی حکومت کو اس بات کا احساس ہو کہ آپ کی نفرت اور دشمنی کے باوجود وہ اقتدار میں آئی ہے تو ظاہر ہے وہ ہر سطح پر آپ کو نیچا دکھانے اور کمزور کرنے کی کوشش کرے گی۔

اب ذرا کچھ دیر کے لئے موجودہ، حالات کو دیکھا جائے۔ نوٹ بندی کے بعد آر بی آئی اب تک پچاس سے زائد بار اپنے اصول وضابطے میں تبدیل کر چکی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ لاکھوں کی آبادی بے روزگار ہو چکی ہے۔ اڈانی، امبانی اور پے ٹی ایم پر محبتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ ۳۰ ر بی جے پی لیڈران کروڑوں کے کالے دھن کے ساتھ پکڑے جا چکے ہیں۔ حزب اختلاف کے ہنگامے اور راہل کی بیان بازیوں کے باوجود کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ اور میڈیا ہمیشہ کی طرح مودی کے ساتھ کھڑا ہے۔ کجریوال اور راہل مودی پر رشوت خوری کا الزام لگاتے ہوئے ہار چکے ہیں۔ اور حکومت ان لوگوں کا مذاق بنانے میں کمر کس چکی ہے۔ اتر پردیش کے عوام بالخصوص مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو وہی کرے گی جو وہ چاہے گی اور حزب مخالف کی نعرے بازی اور مخالفت سے بھی حکومت کا ایک پتہ تک نہیں ہلے گا۔ اگر وہاں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے اور بی جے پی مسلمانوں کا عرصۂ حیات تنگ کرتی ہے تو نہ کوئی بولنے والا ہوگا نہ روکنے والا۔ نہ ٹوکنے والا۔ کیونکہ بی جے پی کے پاس اس بات کا سیدھا جواب ہے کہ مسلمانوں نے اس سے فاصلہ بڑھایا اور بی جے پی نے مسلمانوں سے اس لئے حساب برابر۔ اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمان بی جے پی کا ساتھ دیتے، تب بھی نتیجہ کم وبیش یہی نکلتا۔ کیونکہ ہندو راشٹر کی کامیابی تبھی ممکن ہے جب مسلمان کمزور ہو جائیں اور بی جے پی آہستہ آہستہ تمام راستوں پر قبضہ کرلے۔ نوٹ بندی کے بعد، اس بات کی گونج مودی کے نئے بیان سے بھی ظاہر ہوئی ہے۔ آپ غور کریں تو یہ بیان نوٹ بندی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایک ملک ایک انتخاب کا بیان اقتصادیات اور ہندوستانی معیشت کو سامنے رکھ کر نہیں دیا گیا بلکہ یہاں بھی وہی جذبہ پوشیدہ ہے، جہاں مودی ہندوستان کی تمام ریاستوں پر بی جے پی کے قابض ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی آہستہ آہستہ ان قلعوں کو فتح کرتی جاتی ہے تو ہندو راشٹر کا خواب پھر خواب نہیں، بلکہ ہندوستان کے لئے ایک خوف زدہ کرنے والی حقیقت بن جائے گا۔ ہندوستانی سیاست

میں یہ ایشو پہلے بھی اٹھایا جاچکا ہے۔ لیکن اس بار یہ معاملہ سنگین ہے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ہندوتو کی سیاست کو مسلم مخالف لہر میں تبدیل کرکے بی جے پی مضبوط دیوار کی طرح اکثریت کو اپنے قابو میں کرلے گی اور غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں کی کوئی مخالفت کسی کام نہیں آئے گی۔ اس کے بعد جو ہوگا، مسلمانوں کو اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔ اور اسی لئے ملک کے تحفظ اور امن وسکون کا جائزہ لینے والی نگاہیں اتر پردیش کے انتخابات پر مرکوز ہیں کہ یہ واحد راستہ ہے جہاں سے امید کی ایک موہوم کرن نظر آتی ہے یعنی اگر یہاں بی جے پی کی فتح کے رتھ کو روک دیا گیا تو آگے کچھ اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

پہلے حال یہ تھا کہ بی جے پی لیڈران نے کئی مواقع پر مسلمانوں کو پاکستانی ٹھہرایا۔ نئے سیاسی پس منظر میں حزب مخالف کو سرعام پاکستانی ٹھہرایا گیا اور کوئی بھی سیاسی پارٹی اس کا منہ توڑ جواب پیش نہیں کرسکی۔ کیوں؟ کیونکہ غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں پر میڈیا اور حکومت قابض ہے۔ مرکزی حکومت، حز اقتدار کو ناکام بنانے کے طریقے جان گئی ہے۔ اس مجبور سیاسی فضا میں ساری طاقت بی جے پی کے پاس ہے اور اس طاقت کو روکنا ضروری ہے۔ اتر پریش کا معاملہ یہ ہے کہ ابھی صرف خوش فہمیوں کا بازار گرم ہے۔ ٹی وی چینلس الگ الگ سروے کے ذریعہ کہیں سماجودی کو بے وقوف بنارہے ہیں اور کبھی بی ایس پی کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ خوش فہمیاں اس لئے پیدا کی جارہی ہیں کہ یہ سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر سامنے نہ آئیں۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار یہ کہہ چکے ہیں کہ اتر پردیش میں ''مہا گٹھ بندھن'' تبھی ہو جب ایس پی اور بی ایس پی کے درمیان اتحاد ہوگا۔ ظاہر ہے، ان دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن نہیں ہے۔ کانگریس، اجیت سنگھ کی پارٹی اور ایس پی کا اتحاد ممکن ہے۔ لیکن کیا یہ اتحاد اپنی جیت کا یقین دلاسکتا ہے جبکہ سامنے بی ایس پی بھی ہے۔؟ اور دونو کے درمیان گہری اور سیدھی ٹکر بھی ہے۔ اویسی اور بی ایس پی کے اتحاد کی خبریں بھی گرم ہیں۔ لیکن ایسا لگتا نہیں کہ دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن ہو سکے گا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یوپی انتخابات میں جیت کا پیمانہ بہت حد تک مسلمانوں کے ووٹ سے طے کیا جائے گا اور موجودہ صورتحال میں ابھی بھی مسلمانوں کا سیاسی کنفیوژن برقرار ہے کہ وہ کس سمت جائیں اور کس کو ووٹ کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ نام نہاد سیکولر سیاسی پارٹیوں نے بھی کبھی مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ مگر مجبور و مظلوم مسلمانوں کی مجبوری سے خوفزدہ کرنے والی سیاسی فضا میں بی جے پی کو دور رکھنے کے لئے ان میں سے ہی کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اور مسلمان اس شک کے دائرے میں بھی ہیں کہ اگر نتیجہ کسی ایک کے حق میں نہیں نکلتا ہے تو ایس پی، بی ایس پی دونوں کا رجحان اقتدار کے لئے بی جے پی کی طرف جھک سکتا ہے۔ ماضی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں کا متحدہ فیصلہ کسی ایک پارٹی کا انتخاب کرتا ہے تو صورتحال بدل سکتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔

اتر پردیش کی موجودہ سیاسی فضا روزانہ ایک نئے انقلاب سے دوچار ہے۔ سماجودی پارٹی کے آپسی تنازعات ایک بار پھر سامنے آگئے ہیں۔ اس بار ملائم سنگھ نے شیو پال یادو کے ساتھ مل کر ٹکٹ بٹوارے پر اکھلیش کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ اکھلیش اب خاموش رہنے والوں میں نہیں ہیں۔ اس تنازع کا اثر ووٹ بینک پر پڑے گا۔ اور اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوگا۔ مودی حکومت نے سیاہ دھن کو لے کر بی ایس پی سپریمو مایاوتی اور ان کے بھائی کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا سیاسی دباؤ ہے جہاں مایاوتی کے جھکنے کے آچار زیادہ نمایاں ہیں۔ بی جے پی نے نوٹ بندی کے تماشے کے بعد ایسی فضا پیدا کی ہے جہاں تمام سیاسی پارٹیاں ایک خاص طرح کے دباؤ کا شکار ہیں۔ مودی کی مخالفت ہو رہی ہے مگر اس مخالفت میں دم اس لئے نہیں ہے کہ سیاہ دولت کے نام پر کبھی بھی ان پارٹیوں کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو اتر پردیش انتخابات کا ایک طرفہ ج کاؤ بی جے پی کی طرف نظر آتا ہے۔ لیکن موجودہ صورتحال میں بھی مسلمانوں کا اتحاد بازی پلٹنے کا کام کر سکتا ہے۔ مسلمان دانش مندی سے کام لیں تو اس بار اصل، کنگ میکر وہی ہوں گے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضورِ پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ للہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۱۴-۳
یکم جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۷-۲۳
۲ جنوری	قمروعطارد	قران	۲۸-۱۳
۲ جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۲۷-۱۸
۳ جنوری	قمرومریخ	قران	۵-۱۲
۳ جنوری	قمروشمس	تسدیس	۴۲-۱۵
۴ جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۱۰-۱
۶ جنوری	قمروشمس	تربیع	۱۶-۱
۶ جنوری	قمروزحل	تثلیث	۶-۱۲
۷ جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۳۸-۱۲
۸ جنوری	قمرومریخ	تسدیس	۲۶-۲
۹ جنوری	قمروزہرہ	تربیع	۵۹-۱۳
۱۰ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۹-۶
۱۰ جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۲۲-۱۵
۱۰ جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۱-۱۶
۱۱ جنوری	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۷-۱۵
۱۱ جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۴۱-۱۸
۱۲ جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۳۷-۹
۱۲ جنوری	شمس ومشتری	تربیع	۱۲-۱۰
۱۳ جنوری	قمروشمس	مقابلہ	۴۲-۲۰
۱۴ جنوری	قمروزہرہ	مقابلہ	۴۶-۱۷
۱۵ جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۲۸-۱۲
۱۶ جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۸-۹
۱۷ جنوری	قمروشمس	تثلیث	۲۹-۱۱
۱۹ جنوری	قمرومشتری	قران	۵۶-۱۲
۲۰ جنوری	قمروشمس	تربیع	۴۳-۳
۲۰ جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۴۴-۱۶
۳۱ جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۰۰-۹
۳۱ جنوری	قمروزحل	تربیع	۴۰-۱۷
۳۱ جنوری	قمروزہرہ	قران	۵-۲۳

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمرومریخ	قران	۴۱-۱۸
۲ فروری	قمروشمس	تسدیس	۲۰-۱۲
۲ فروری	عطاردومشتری	تربیع	۴۵-۲۰
۴ فروری	قمروشمس	تربیع	۴۸-۹
۵ فروری	قمروعطارد	تثلیث	۱۱-۴
۵ فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۴۱-۱۲
۶ فروری	قمروشمس	تثلیث	۱۹-۱۶
۷ فروری	قمروزہرہ	تربیع	۲۴-۱۷
۹ فروری	قمرومشتری	تربیع	۲۹-۳
۹ فروری	قمروزہرہ	تثلیث	۴۹-۲۲
۱۰ فروری	قمرومریخ	تثلیث	۳۴-۷
۱۱ فروری	عطاردوزہرہ	تسدیس	۴۸-۲
۱۱ فروری	شمس ومشتری	تثلیث	۵۵-۲۰
۱۳ فروری	قمروزحل	تربیع	۵-۱۸
۱۴ فروری	شمس وزحل	تسدیس	۲۷-۱۱
۱۴ فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۰-۱۶
۱۵ فروری	قمرومریخ	مقابلہ	۱۱-۳
۱۵ فروری	قمرومشتری	قران	۲۳-۲۲
۱۶ فروری	قمروزحل	تسدیس	۰۰-۴
۱۷ فروری	قمروعطارد	تربیع	۴۸-۱۹
۱۹ فروری	قمرومشتری	تثلیث	۵۰-۲۰
۲۱ فروری	قمروزحل	قران	۶-۵
۲۱ فروری	عطاردومشتری	تثلیث	۵۷-۲۳
۲۳ فروری	قمرومریخ	تربیع	۴۲-۱
۲۴ فروری	عطاردوزحل	تسدیس	۱۴-۳
۲۵ فروری	قمرومریخ	تسدیس	۱۵-۱۳
۲۵ فروری	قمرومشتری	تثلیث	۴۱-۱۶
۲۶ فروری	قمروزہرہ	قران	۵-۶
۲۶ فروری	قمروشمس	قران	۲۸-۲۰
۲۷ فروری	مریخ ومشتری	مقابلہ	۵۴-۱۹

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمروزہرہ	قران	۴۳-۸
۲ مارچ	قمرومریخ	قران	۱۸-۳
۳ مارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۵۸-۲
۳ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۱۷-۴
۵ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۴۳-۱۳
۶ مارچ	مریخ وزحل	تثلیث	۱۵-۲
۶ مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۴۲-۴
۷ مارچ	شمس وعطارد	قران	۵۸-۵
۸ مارچ	قمروعطارد	تثلیث	۴۲-۱
۹ مارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۴۳-۲۰
۱۰ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۲۷-۱۲
۱۱ مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۵۱-۴
۱۲ مارچ	قمروشمس	مقابلہ	۲۳-۲۰
۱۳ مارچ	قمروزحل	تربیع	۵۴-۵
۱۴ مارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۸
۱۵ مارچ	قمروزحل	تسدیس	۲۵-۱۵
۱۶ مارچ	قمرومریخ	مقابلہ	۷-۵
۱۸ مارچ	شمس ومشتری	تربیع	۱۷-۳
۱۹ مارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۲۸-۲
۲۰ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۵-۲
۲۱ مارچ	قمروزہرہ	تربیع	۲-۱۲
۲۲ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۱۴-۱۳
۲۳ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۳۶-۱۹
۲۴ مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۳۲-۲۱
۲۶ مارچ	قمرومریخ	تسدیس	۱۲-۱۲
۲۷ مارچ	قمروزحل	تربیع	۴۹-۱۵
۲۸ مارچ	قمروزہرہ	قران	۲۹-۱
۲۸ مارچ	قمروشمس	قران	۲۷-۸
۲۹ مارچ	قمروعطارد	قران	۲-۱۷
۳۱ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۳-۰۰

قسط نمبر: ۱۵۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کی اس گفتگو پر کرپا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اے دریودھن اس کیچک کی موت سے تم نے کیسے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اور دوسرے پانڈو برادران زندہ ہیں۔''

اس پر دریودھن انتہائی پریشانی اور اندوہناک انداز میں کہنے لگا۔ ''اے کرپا تم جانتے ہو ہندوستان کی سرزمین کے اندر چار جوان ایسے ہیں جن کی طاقت اور قوت کا کوئی اور جوان مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی انفرادی مقابلہ میں کوئی شخص یا کوئی سورما ان چاروں کو زیر کرسکتا ہے، ان چار میں سے پہلا کرشن کا بھائی بلرام دوسرا پانڈوں کا بھائی بھیم سین، تیسرا ریاست سلوا سلیا اور چوتھا ویرت کا کیچک ہیں اے کرپا تم جانتے ہو جیسا کہ جاسوس نے مجھے پہلے حالات سنائے تھے اس کا کہنا تھا کہ وہ ریاست پنچال بھی گیا، سلوا بھی گیا، دوارکا بھی گیا، اس نے کرشن کے بھائی بلرام کو دوارکا میں پایا، سلیا کو اس نے اپنی ریاست سلوا میں دیکھا، لہٰذا کیچک کو اگر کسی نے قتل کیا ہے تو وہ صرف بھیم سین ہی ہوسکتا ہے کیوں کہ ان چاروں میں سے اگر بلرام اور سلیا کو نکال دیا جائے تو باقی بھیم سین ہی بچتا ہے جو کیچک کو ختم کرسکتا ہے، ورنہ ہندوستان کی سرزمین میں اور کوئی ایسا جوان نہیں ہے جو انفرادی مقابلہ میں کیچک کو اپنے سامنے زیر کرسکے اور اس کا خاتمہ کردے۔'' تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد دریودھن پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اے میرے حمایتو! جیسا کہ یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ کیچک کو قتل کرنے والا بھیم سین ہے اور جس لڑکے کی خاطر کیچک قتل ہوا ہے وہ ضرور درو پدی ہی ہوگی تم لوگ جانتے ہو کہ درو پدی انتہا درجے کی خوب صورت اور جسمانی ساخت میں پرکشش ہے، کیچک ضرور اس کے نسوانی حسن اور پرکشش اداؤں سے متاثر ہوگا اور اس سے محبت کرنے لگا ہوگا اور جب درو پدی نے اس کا جواب محبت سے نہ دیا ہوگا تو کیچک زبردستی پر اتر گیا ہوگا اس کے بعد دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں، اول تو یہ کیچک یا تو زبردستی اٹھا کر درو پدی کو ناچ گھر میں لے گیا ہوگا یا خود درو پدی نے بھیم سین یا دوسرے پانڈو برادران کے کہنے پر کیچک کو ناچ گھر میں بلایا ہوگا اور وہاں پر بھیم سین نے اس کا خاتمہ کردیا ہوگا۔ اب کیچک کی موت بھیم سین کے ہاتھوں ہوجانے کے بعد یہ بات بھی ہمارے سامنے واضح ہوجاتی ہے کہ پانڈو برادران زندہ ہیں اور وہ سب کے سب درو پدی کے ساتھ ویرت شہر میں پناہ لئے ہوئے ہیں، یہ بات ثابت ہونے کے بعد اب ہم ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور انہیں ان کے بل سے باہر نکالیں گے جس میں وہ چھپ کر اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزار رہے ہیں تاکہ وہ شناخت ہوجائیں اور انہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنے پڑیں۔''

اس پر کرپا پھر دریودھن سے پوچھنے لگا۔ ''اے دریودھن تم کیسے پانڈو برادران اور درو پدی کو لوگوں کے سامنے لاؤ گے کہ لوگ پانڈو برادران اور درو پدی کو شناخت کرلیں اور وہ مزید بارہ سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجائیں۔''

جواب میں دریودھن کہنے لگا۔ ''سنو کرپا ہم یوں کریں گے کہ ہم ایک دو دن میں اپنی تیاری مکمل کرکے لشکر کو تیار کریں گے اور پھر ہم ویرت شہر پر حملہ آور ہوجائیں گے، آپ جانتے ہیں کہ ویرت کے راجہ کی گزر بسر جانوروں کے ریوڑ پالنے پر ہے ہم اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور جب راجہ کا شہر اور ریوڑ خطرے میں ہوں گے تو پانڈو برادران از خود ان کی حفاظت کے لئے نکلیں گے اس طرح جب وہ لوگ جنگ کرنے کے لئے سامنے آئیں گے تو وہ ضرور پہچانے جائیں گے اور ان کی یہ پہچان ہی انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کردے گی۔''

دریودھن کے خاموش ہونے پر اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام بولا۔ ''سنو دریودھن! یہ جو تم نے ویرت شہر پر

حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے میں مکمل طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں، میں خود بھی تم سے ویرت کے متعلق گفتگو کرنے والا تھا، سنو دریودھن جب سے میں اپنی ریاست تری گرت کا راجہ بنا ہوں تب سے ویرت کے راجہ کا سپہ سالار کیچک ہمیشہ ریاست سلوا کے راجہ کے ساتھ مل کر میری ریاست کی سرحدوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے اور سرحد پر بسنے والے لوگوں کے علاوہ وہ اکثر دوسرے شہریوں کو بھی لوٹ کر میرے علاقوں میں مسائل اور دشواریاں کھڑی کرتے رہے ہیں، اب جب کہ کیچک مر چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ویرت کے راجہ کی فوجی قوت بھی مر چکی ہے، ویرت کا راجہ دوسری ریاستوں کے ساتھ جو معاملہ بھی کرتا تھا وہ اس کیچک ہی کے بل بوتے پر کیا کرتا تھا، کیچک کے مرنے کے بعد اب ویرت کے راجہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہٰذا میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ میں آج ہی یہاں سے اپنی ریاست کی طرف چلا جاؤں گا اور پھر ویرت پر حملہ آور ہوں گا، ساتھ ساتھ تم بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر ویرت پر حملہ آور ہو جانا پھر میں دیکھوں گا کہ ہم دونوں کے سامنے ویرت کا راجہ کیسے اپنا دفاع کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شام ڈھلتی ہوئی جاڑے کی طویل شب اختیار کر گئی تو لوگوں کی نگاہوں میں نیند اور خوابوں کے ٹوٹے آئینے بکھرنے لگے اور ہوائیں سوکھے پتوں سے کھیلتی ہوئی آوارہ سرگوشیاں کرنے لگی تھیں، ایسے میں یوناف اور بیوسا اپنے کمرے میں بیٹھے ان چار سرکردہ اشخاص کا انتظار کر رہے تھے، جنہیں اپنے ساتھ لے جا کر یہ ثابت کرنا تھا کہ قتل عام وہ نہیں کر رہے بلکہ اس میں کچھ دوسری قوتیں ملوث ہیں ایسے میں ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم مؤثر اور خوش کن لمس دیا اور ساتھ ہی ابلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔

"سنو یوناف وہ چار اشخاص جن کا تم اور بیوسا انتظار کر رہے ہو وہ تمہارے کمرے کی طرف آ رہے ہیں میں اس وقت دریائے گنگا کے ساحل سے لوٹ رہی ہوں، عارب اور عبیطہ اس وقت دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جھونپڑیوں میں سے ایک جھونپڑے کے اندر بیٹھے آرام کر رہے ہیں جب کہ عارب نے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو دریا میں پھیلا رکھا ہے اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ تم ان چاروں اشخاص کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جا کر اس جگہ پر بیٹھ جاؤ جس کی سیدھ میں آگے دریا کے اندر نیلی دھند کی قوتیں پھیلی ہوئی ہیں اور وہاں دریا کے کنارے بیٹھ کر تم ان نیلی دھند پر نگاہ رکھو جب بھی وہ نیلی دھند حرکت میں آئے گی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ عارب اور عبیطہ لوگوں کے قتل عام کی مہم کا آغاز کرنے لگے ہیں، لہٰذا تم اس نیلی دھند پر نگاہ رکھتے ہوئے اس کے تعاقب میں نکلنا اس موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی اور پھر میں تم اور بیوسا مل کر دیکھ لیں گے کہ عارب اور عبیطہ کس خونی مہم کا آغاز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان لوگوں پر یہ واضح ہو جائے گا کہ لوگوں کے قتل عام کی مہم میں تم لوگ ملوث نہیں ہو بلکہ کچھ اور ہی قوتیں یہ خونی کھیل کھیل رہی ہیں اور سنو یوناف دریا کے اس کنارے تک جہاں پر نیلی دھند کی قوتیں منجمد برف کی طرح پھیلی ہوئی ہیں وہاں تک میں تمہاری رہنمائی کروں گی کیوں کہ....." یہاں تک کہتے کہتے ابلیکا خاموش ہو گئی کیوں کہ چار اشخاص یوناف کے کمرے میں داخل ہوئے تھے، ان چار میں سے ایک سرائے کا مالک بھی تھا۔

سرائے کا مالک یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "یوناف میرے عزیز مجھے بھروسہ اور یقین ہے کہ تم اور بیوسا لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث نہیں ہو تاہم میں دوسرے لوگوں کے یقین اور اعتماد کی خاطر تین آدمی لے کر آیا ہوں تا کہ تم ہماری ان لوگوں تک راہنمائی کرو جو ان بے گناہ لوگوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔"

سرائے کے مالک کی یہ گفتگو سن کر یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور ان سب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "تم آؤ میرے ساتھ میں تم لوگوں کو دریائے گنگا کے ساحل کی طرف لے کر چلتا ہوں۔"

یوناف کے اٹھنے پر بیوسا بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی اس پر سرائے کا مالک کہنے لگا۔ "بیوسا کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے، یہ یہیں رہے اور آرام کرے۔"

اس پر یوناف کہنے لگا۔ "نہیں میں بیوسا کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا یہ میرے ساتھ جائے گی وہ قوتیں جو لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث ہیں ہماری بھی بدترین دشمن ہیں، لہٰذا میری غیر موجودگی میں وہ اس پر حملہ آور ہو کر اسے نقصان پہنچا سکتی ہیں اس لئے میں یہاں بیوسا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔

یوناف کی اس گفتگو سے سرائے کا مالک مطمئن ہوگیا تھا، پھر وہ اور بیوسا ان چاروں اشخاص کے ساتھ سرائے سے نکل کر دریائے گنگا کی طرف بڑھ رہے تھے، جب کہ ابلیکا اس موقع پر یوناف کی راہنمائی کر رہی تھی۔

رات کی تاریکی میں یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں آکر بیٹھ گئے تھے اس وقت ان کے سامنے دریا کے وسط میں عارب کی نیلی دھند کی قوتیں آئینے کی طرح چمکتے دھوئیں کی طرح دریا کے پانی کے اوپر چھائی ہوئی تھیں اس موقع پر یوناف نے سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''سنو میرے ساتھیو! وہ دریا کے وسط میں جو تمہیں نیلی نیلی دھند دکھائی دے رہی ہے بس اس پر نگاہ رکھنا یہ دھند ہی وہ قوت ہے جو لوگوں کے قتل کا باعث بنتی ہے۔''

سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی بڑے غور سے دریا کے وسط میں پھیلی ہوئی نیلی دھند کو دیکھ رہے تھے اس وقت سرد قہر آلود رات فضاؤں کے سکوت کے اندر پراسرار تصورات بکھیر رہی تھی، سرد ہوائیں رگوں میں سوئیاں چبھو رہی تھیں، لحہ بہ لحہ گزرتی رات اپنی نبض کو تیز کرتی اور اپنی قبا کو کھولتی ہوئی قطرہ قطرہ گرتی شبنم سے بغل گیر ہونے کو بے چین ہو رہی تھی۔

اس موقع پر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک وہ دریا کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہوگیا اس لئے کہ نیلی دھند کی قوتوں کے قریب ہی ایک بہت بڑی کشتی جو ایک جگہ رکی کھڑی تھی اور اس کے اندر مچھیرے اور ملاح مچھلیاں پکڑ رہے تھے اس کشتی کے مستول پر ایک مچھیرا رات کی تاریکی میں بڑی تیزی سے چڑھنے لگا تھا، مستول سے اوپر کے حصے میں وہ مچھیرا رسیوں کا سہارا لے کر بیٹھ گیا شاید اس نے ایسا کشتی اور اس کے مچھیروں کی حفاظت کے لئے کیا تھا تا کہ وہ اپنے اردگرد نگاہ رکھ سکے اور خطرے کی صورت میں اپنے ساتھی مچھیروں کو آگاہ کر سکے، کافی دیر تک یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے جھنڈ کے اندر چھپ کر دریا کی سطح پر پھیلی نیلی دھند کو دیکھتے رہے اس دوران دریا کے وسط میں کھڑی وہ کشتی دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہوتی رہی اور اس کے اندر کام کرنے والے ملاح مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارہ کی دھن پر گاتے بھی جا رہے تھے، اچانک رات کی اس تاریکی اور ہولناک سناٹے کے اندر یوناف کی حالت بدلنے لگی تھی اس کی آنکھوں میں انگارے بھڑکنے اور وجود میں نفرت کی ریت اڑنے لگی تھی، اس لئے کہ نیلی دھند حرکت میں آئی تھی اور اب وہ آہستہ آہستہ اس بڑی کشتی کی طرف بڑھنے لگی تھی جس کے اندر مچھیرے مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارے کی دھن پر گانا گا رہے تھے۔

اس موقع پر یوناف نے بڑی بے چینی سے اپنے ان چاروں ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ ''اے میرے مہربانو! اس نیلی دھند کی طرف غور سے دیکھو کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ وہ نیلی دھند اب آہستہ آہستہ پھیلتی ہوئی قریب ہی کھڑی کشتی کی طرف جا رہی ہے اور میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہ نیلی دھند اس کشتی کے اندر کام کرنے والے ملاحوں اور ماہی گیروں پر حملہ کرنے والی ہے۔ یہ دھند عام دھند نہیں ہے بلکہ یہ نیلی دھند انتہائی خوفناک اور خطرناک ہے اور اس دھند کے اندر تیز شعلوں کی سی زبانوں والی شیطانی قوتیں کام کرتی ہیں اور یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو گزشتہ کئی دنوں سے لوگوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔''

سرائے کے مالک نے یوناف سے پوچھا۔ ''اے یوناف اپنی گفتگو سے بار بار تم ہمیں یقین نہ دلاؤ کہ اس قتل عام کی ذمہ دار اس نیلی دھند کی قوتیں ہیں تم ایک عرصہ سے میری سرائے میں قیام کئے ہو مجھے تم پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ تم ہرگز اس کام میں ملوث نہیں ہو، اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت یہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر کام کرنے والے ماہی گیروں پر حملہ آور ہونے کو بڑھ رہی ہیں تو ہمیں ان کے دفاع کے لئے کیا کرنا چاہئے؟''

یوناف نے کچھ دیر کے لئے سرائے کے اس مالک کو کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ہلکی اور دھیمی آواز میں ابلیکا کو پکارا، جونہی ابلیکا نے اس کی گردن پر پھولوں جیسا لطیف لمس دیا یوناف نے بڑی رازداری اور سرگوشی میں اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''سنو ابلیکا تم یہیں بیوسا کے پاس دریائے گنگا کے کنارے رکو اور بیوسا کے ساتھ ساتھ سرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت کرو جب کہ نیلی دھند کی ان قوتوں سے کشتی کے

اندر کام کرنے والے ملاحوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے بڑھتا ہوں۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہوگیا تھا اس لئے کہ مستول پر چڑھ کر جو ماہی گیر اپنے اطراف میں نگاہ رکھنے کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک خوف بھری آوازیں نکالتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکار پکار کر حرکت کرتی ہوئی نیلی دھند سے آگاہ کررہا تھا، وہ انہیں یہ بھی بتارہا تھا کہ دھند کے اندر مجھے یہ لگ رہا ہے جیسے آگ جیسی کوئی خوفناک قوتیں ہوں اور بار بار زہریلے سانپوں کی طرح اپنی زبان نکالتی ہوں، یہ الفاظ کہتے کہتے وہ ملاح بڑی تیزی سے اُتر کر نیچے کشتی میں جارہا تھا۔

یہ سماں دیکھتے ہوئے سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی انتہا درجے کے خوف زدہ ہوگئے تھے پھر سرائے کے مالک نے یوناف کو مخاطب کرکے پوچھا۔"اے یوناف میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس موقع پر اس کشتی کے ماہی گیروں کو بچانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔"

یوناف فوراً سرائے کے مالک کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔"تم اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ جھاڑیوں کے اس جھنڈ میں بیٹھے رہو میری ساتھی بیوسا بھی یہیں رہے گی اس کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے وہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی والوں کو چھوڑ کر تمہاری طرف چلی بھی آئیں تو یہ بیوسا اپنے ساتھ ساتھ تمہاری بھی حفاظت کرے گی، میں اب دریا میں کود کر اس کشتی کی طرف جاتا ہوں اور نیلی دھند کی ان شیطانی قوتوں سے اس کشتی میں کام کرنے والے ماہی گیروں کی حفاظت کا سامان کرتا ہوں۔" یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سرائے کا مالک کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ یوناف اس کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا، پھر وہ مگرمچھ کی طرح رینگتا ہوا آواز پیدا کئے بغیر پانی میں گھس گیا تھا۔

یوناف حیرت انگیز انداز میں تیرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ دریا کے وسط میں کھڑی اس کشتی کی طرف بڑھا تھا، جس پر نیلی دھند کی قوتیں حملہ آور ہوئی تھیں اور جب وہ پانی سے نکل کر اس کشتی میں سوار ہوا اس وقت تک نیلی دھند کی قوتیں اس کشتی پر حملہ آور ہوچکی تھیں اور ان میں سے ایک ماہی گیر کا کام تمام کرتے ہوئے جب وہ اور آگے بڑھی تو یوناف ان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر کھڑا ہوگیا تھا اس وقت یوناف نے اپنے بائیں ہاتھ میں وہ گول آئینہ تھام رکھا تھا جس کے اوپر اس نے اپنی تلوار سنبھال رکھی تھی جس کی نوک سے چنگاریاں اٹھ رہی تھیں جنہوں نے اس کشتی اور آس پاس کے سارے ماحول کو روشن کردیا تھا۔ یوناف کو دیکھ کر نیلی دھند کی وہ قوتیں ایک دم ٹھٹک کر رک گئی تھیں پھر وہ یوں پیچھے ہٹی تھیں جیسے سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر پھرتی ہیں یا کوئی زہریلا سانپ حملہ آور ہوتے ہوئے اچانک دہشت زدہ ہوکر پلٹ پڑا ہو تاہم یوناف سے ذرا فاصلہ رکھ کر نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر بھی کھڑی بڑے برہم انداز میں یوناف کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

آٹھ آیتوں کا مجرب عمل

سورۂ حج میں آٹھ آتیں ہیں اور بہشت کے دروزے بھی آٹھ ہیں اور ان آٹھ آیتوں کو ورد کرنے سے انشاء اللہ بہشت کے آٹھ دروزے اس کے لئے کھل جائیں گے۔ ان آیتوں کے کلمے کی عدد ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کا ایک کلمہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے کلمہ فرمایا ہے۔

جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا۔ ان آیتوں کے اسمائے حسنٰی چالیس ہیں اور وہ اسم ذات اور اسم صفات ہیں۔ اسی سبب سے ان آیتوں کے پڑھنے والے کے لئے ہر ایک اسم سے اس کے لئے یہ پردہ اور حجاب دور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ایک آیت خدا کے متبرک اسم پر ختم ہوتی ہے۔ یعنی ہر ایک آیت کا آخری کلمہ خدا کا متبرک اسم ہے اور آخری آٹھویں آیت خدا کے دو اسم رؤف اور رحیم پر ختم ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر ایک کام انجام خدا کی مہربانی اور لطف کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طریقے سے سارے قرآن شریف کا مطالعہ کیا لیکن ان آٹھ آیتوں سے کوئی دوسری آیت بزرگ تر نہیں دیکھی اور میں نے ان آٹھ آیتوں کی فضلیت کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آٹھ آیتیں خدا کے خزانوں میں سے آٹھ خزانے ہیں اور خدا کے بے شمار بھیدوں میں سے آٹھ بھید ہیں اور یہ آیتیں اسم اعظم سے خالی نہیں۔ اس لئے کو کوئی آٹھ آیتوں کو پڑھا کرے گا تو جناتوں کے طوفان سے اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے اور ہرگز ہرگز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ ہونے پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی اور زمانہ کے بادشاہ اور دین کے بزرگ اس کے مددگار ہیں۔ جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا وہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہوگا، دشمنوں کے حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی انسان کی مرضی کے مطابق چلیں گے اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور سفر کے تمام خطرات سے محفوظ رہے گا۔ (سورۂ حج، پارہ نمبر ۱۷، آیات ۵۷تا۶۴)

آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ

پہلے یا اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔

یَا خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْرُ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا رَئُوْفُ یَا اِفْتَحْ لِیْ بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجاً وَّمَخْرَجاً بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اس کے بعد یہ آٹھ آیتیں مندرجہ ذیل پڑھیں

(۱) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ○

(۲) لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ○

(۳) ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ○

(۴) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ○

(۵) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ○

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ○

(۷) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ○

(۸) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَئُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

وزیراعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی (مولانا حسن الہاشمی)

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نئے سال کی شروعات پر وزیراعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی۔ مولانا نے کہا ہندوستان کی جنتا یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ وزیراعظم کوئی دل لگتی بات کریں گے اور جو کچھ نوٹ بندی کے بعد ان پر گزری ہے اس کی معذرت چاہیں گے اور اپنی رعایا کو کوئی ایسا تحفہ عطا کریں گے جو نئے سال کی یادگار بن جائے۔ مولانا ہاشمی نے کہا ہندوستانیوں کے خواب چکنا چور ہوگئے اور انہیں پچاس دنوں کے بعد بھی کوئی راحت تو کیا نصیب ہوتی وہ اپنے وزیراعظم کی زبان سے نکلے ہوئے دو میٹھے بول سے بھی محروم رہے۔ مولانا ہاشمی نے عوام کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے کچھ اسکیموں کے جھنجھنے تھما کر حقائق سے راہِ فرار اختیار کی اور انہوں نے جنتا کے مرنے، جنتا کے رونے اور سسکنے کی ذرہ برابر بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے اپنی تقریر سے یہ ثابت کردیا کہ وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی راہ کبھی نہیں چھوڑیں گے جب کہ یہ بات مسلم ہے کہ ضد بازی، ہٹ دھرمی اور تاناشاہی کے مظاہرے سے پارٹی تو بچائی جاسکتی ہے سرکار نہیں بچائی جاسکتی۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ وزیراعظم کے رویوں سے یہ بات اب اظہر من الشمس ہوگئی ہے کہ مودی جی آسانی سے 100 گز ناپ تو سکتے ہیں لیکن ایک گز پھاڑنے کی بھی انہیں توفیق نہیں ہوسکتی۔ مولانا نے کہا کہ گجرات کے طوفان ظلم وستم میں ملوث ہونے کے باوجود ہم جیسے نادان قسم کے مسلمانوں نے بھی یہ امید باندھی تھی کہ شاید اب ہمارے ملک میں اچھے دن آجائیں گے اور نوٹ بندی وغیرہ جیسے مسئلوں کی ہم نے بھی وہی تاویلیں کی تھیں جو ہندوستان کے دوسرے سادہ لوح کررہے ہیں لیکن مودی جی کی حالیہ تقریر سن کر ساری خوش فہمیاں اپنی موت آپ مرگئیں اور یہ اندازہ ہوگیا کہ مودی جی عوام کے جذبات کا کوئی احساس اپنے دل میں نہیں رکھتے، انہیں من مانی کرنے ہی میں مزہ آتا ہے اور انہیں کسی کے دکھ درد کی کوئی پرواہ نہیں۔ مولانا نے کہا کہ وزیراعظم کی سوچ وفکر اور ان کے عاجلانہ فیصلے بھارتیہ جنتا پارٹی کی شبیہ کو مزید خراب کردیں گے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح نرسمہا راؤ نے کانگریس کی پختہ قبر بنادی تھی، مودی جی بھارتیہ جنتا پارٹی کی پختہ قبر بنانے میں کامیاب ہوجائیں۔

نوٹ بندی کے خلاف سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا احتجاج

نئی دہلی: نوٹ بندی کے ۵۰؍دن پورے ہونے پر نوٹ بندی کی مخالفت میں اب مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے ۸؍نومبر نوٹ بندی کے دن کو یوم سیاہ بتاتے ہوئے مودی حکومت کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اسی کے تحت آج دہلی کے جنتر منتر پر احتجاجی مظاہرہ اور مارچ کیا گیا جس کی قیادت ایس ڈی پی آئی کے نائب صدر ایڈوکیٹ شرف الدین احمد اور نیشنل کورڈنیٹر نظام الدین نے کی۔ اس موقع پر شرف الدین احمد نے کہا کہ مودی حکومت کی نوٹ بندی کی ہم شروع دن سے مخالفت کرتے رہے ہیں کیونکہ یہ فیصلہ آئین کے مطابق نہیں ہے۔ ۱۹۷۸ء میں مرار جی دیسائی کے زمانے میں جب نوٹ بند ہوئے تھے تو اس کا آڈینینس پاس کیا گیا تھا، مگر مودی حکومت نے آر بی آئی کو پرپوزل بھجوا کر دباؤ سے نوٹ بندی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج نوٹ بندی کی وجہ سے ملک ایک عجیب مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ وزیراعظم نے ۵۰؍دن میں سب کچھ معمول پر لانے کا وعدہ کیا تھا مگر آج بھی مشکلیں جہاں تہاں ہیں جس کے خلاف ایس ڈی پی آئی آج ۳؍جنوری سے ملک گیر تحریک مودی حکومت کے خلاف چلائی جارہی ہے تاکہ سرکار کو جواب دینے پر مجبور کرے۔ انھوں نے کہا کہ نوٹ بندی کے تعلق سے جانچ ہونی چاہئے کہ نوٹ بندی سے پہلے ملک کے کیا حالات تھے اور اب کیا ہیں۔

جلد سوم

علم جفر نمبر 2010 دست غیب نمبر 2011

امراض روحانی نمبر 2012 رد اعتراضات نمبر 2013

خوفناک واقعات نمبر 2014 عملیات اکابرین نمبر 2015

بندش نمبر 2016 دفینہ نمبر 2017